مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) "جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ"

سُنن ابُو داؤد شریف

مُترجم اُردو مع مختصر شرح

جلد اول

تالیف: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی (رفیق دار الافتاء، دار العلوم دیوبند)

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر: مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور، پاکستان

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سنن ابوداؤد شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph:7231788- 7211788

نام کتاب .... سنن ابوداوُد شریف جلد اوّل

تالیف:.......... امام ابوداوُد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی :.......... حافظ محبوبؒ احمد خان

طابع .... خالد مقبول

مطبع ....

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان ☎ 7211788

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

دورِ جدید میں دینی علوم و احکام سے آگاہی کے لیے اُمت کے علماء و صلحاء نے جس قدر تحریری کاوش و محنت کی ہے اس کی مثال قدیم ادوار میں ملنا مشکل ہے۔ مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور ائمہ حدیث نے جس قدر بھی سعی کی' اِس میں تعلیمات و سنن نبوی ﷺ کی تحقیق اور اس کیلئے خوب سے خوب تر انداز اُن کا طرۂ امیاز رہا۔ "سنن ابو داؤد" بھی امام الحدیث امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اِس کتاب میں صحیح احادیث کے انتخاب کو جدید انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے "صحاح ستہ" میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جس سے عام قارئین اور علماء کے لیے اس کتاب کی افادیت دو چند ہو گئی ہے۔

ماضی قریب میں خصوصاً قیامِ پاکستان کے بعد عربی کتب کے اُردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے آ جانے سے پبلیشرز حضرات نے بھی تراجم کی طرف زیادہ رغبت کا مظاہرہ کیا۔ لیکن اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہٖ نقل کر لیا گیا جس کی وجہ سے آج کا قاری کئی الفاظ کے متروک ہو جانے کی وجہ سے شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا۔ "مکتبۃ العلم" نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے برصغیر کے معروف عالمِ دین حضرت مولانا خورشید حسن قاسمی حفظہ اللہ سے گزارش کی کہ دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ ابو داؤد شریف کا اُردو ترجمہ تحریر فرمائیں۔ انہوں نے ہمارے اصرار پر نہ صرف ترجمہ کا کام کیا بلکہ اکثر مقامات پر تشریحات کے ذریعے احادیث کے مفہوم کو فقہاء کرام رحمہم اللہ کے اقوالات کی روشنی میں واضح بھی کیا۔

"مکتبۃ العلم" لاہور دینی کتب کو خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں اللہ کے فضل و کرم سے قارئین میں ایک خاص مقام کا حامل ہے اسی وجہ سے ہم نے "ابو داؤد شریف" کی تیاری میں بھی پہلے سے زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا اور اِن اُمور کو بطورِ خاص پیشِ نظر رکھا:

(۱) ترجمہ کو نقل در نقل نہ کمپوز کروایا جائے بلکہ نیا ترجمہ کروایا۔ (۲) پرانے نسخے میں کتابت کی اغلاط کا ازالہ کیا جائے۔ (۳) جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی ہوئی تھیں یا اُن کے نمبر درست نہیں تھے اُن کو عربی نسخے سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔ (۴) کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اُردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ (۵) کتاب کمپیوٹر پر کروانے سے پہلے ایک نامور عالم سے نظرِ ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دُور ہو جائے۔ (۶) پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتیٰ المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔ (۷) کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کے تلاش کی جستجو کی گئی۔

ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہرحال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں' ان شاء اللہ اُس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دُور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن و حدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر راہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) اُن کو اپنی دُعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہٗ سے دُعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں دامے درمے سخنے شامل ہونے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث کے کام کی اور زیادہ توفیق و رغبت فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کا طالب : خالد مقبول

ادارہ تحقیقات مسائل جدیدہ

Idara Tehqiqat Masail - e-Jadida

Sayed Manzil, Jama Masjid DEOBAND-247554 (U.P.) India

Ref...............   Dated..28/2/2000

مولانا خورشید حسن قاسمی صاحب سعید منزل گلی بکر قصاب جامع مسجد دیوبند سہارن پور۔ یو۔ پی۔ انڈیا

پوسٹ کوڈ (247554)

اقرار نامہ بابت حق تصنیف واشاعت "سنن ابی داؤد" (مترجم)

میں خورشید حسن قاسمی ولد مولانا سید حسین صاحب نے سنن ابی داؤد شریف کا اردو ترجمہ و مختصر حواشی تحریر کئے۔ جو تاحال شائع نہیں ہوئے۔ اس کے حقوق اشاعت پاکستان وہندوستان کیلئے جناب خالد مقبول ولد حاجی مقبول الرحمٰن صاحب مالک ادارہ مکتبۃ العلم۔ اردو بازار لاہور کو مختار عام بنا دیا ہے۔ کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت پاکستان وہندوستان میں اس کے حقوق کے مالک صرف جناب خالد مقبول ولد حاجی مقبول الرحمٰن صاحب مالک ادارہ مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور پاکستان ہی ہوں گے۔ تاحال میں نے سنن ابی داؤد مترجم کے حقوق اشاعت ترجمہ وحاشیہ نہ کسی کو فروخت کئے ہیں۔ اور نہ آئندہ کسی اور ادارہ کو پاک وہند میں اشاعت کی بابت معاہدہ کروں گا۔ حقوق اشاعت کے سلسلہ میں، میں نے اپنی محنت کا اعزازیہ وصول کر لیا ہے۔ آئندہ ان سے یا کسی اور ادارہ سے اس سلسلہ میں کسی قسم کا مطالبہ ومعاہدہ نہ کروں گا۔ یہ تحریر میں نے گواہان مذکورہ کی موجودگی میں بقائی ہوش وحواس تحریر کی ہے۔ جس کا میں ہر طرح پابند ہوں گا اور یہ تحریر لکھ دی تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

مخلص خورشید حسن

خورشید حسن قاسمی صاحب
مدرس دار العلوم دیوبند حال وارد لاہور

28/2/2000

مکتبہ احمد شہید — فون 7228272، 7228196، 7223862

مکتبہ رحمانیہ — اردو بازار لاہور

فہرست

پارہ: ۱

کتاب الطہارۃ

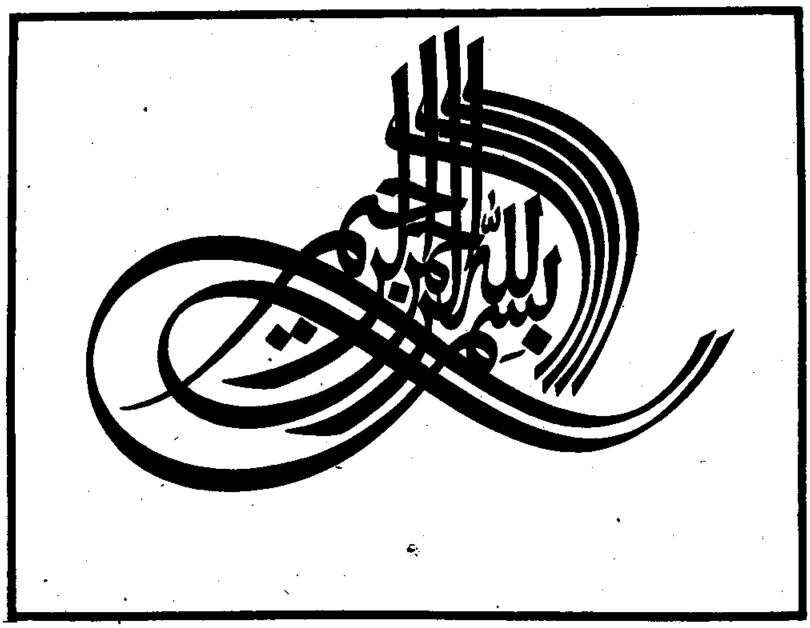
پارہ: ۲

کتاب الصلوٰۃ

پارہ : ۵

کتاب الکسوف

صلوٰۃ السفر


بسم الله الرحمن الرحيم

پیشْ لفَظ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم!

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ''فن حدیث میں'' سنن ابوداؤد شریف کا ممتاز مقام ہے اور یہ کتاب فن حدیث کی منفرد نوعیت کی کتاب ہے اور فقہی طرز کے اس متبرک مجموعہ احادیث کے تراجم وقت کی ضرورت کے تحت مختلف جگہ اشاعت پذیر ہوئے۔

لیکن اس کے باوجود عرصہ دراز سے بہت سے احباب کی جانب سے سنن ابوداؤد شریف کے جدید ترجمہ ومختصر شرح اور اُس کے جامع حواشی کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی چنانچہ احقر نے اس عظیم خدمت اور اس اہم ترین کام کے لیے خود کو اس کا اہل نہ محسوس ہوسکنے کے باوجود اس مقدس خدمت کا ارادہ کرلیا اور متوکلاً علی اللہ کام کا آغاز کردیا۔ اس اہم ترین خدمت کی انجام دہی کیلئے راقم الحروف کو کن کن مراحل سے گزرنا پڑا وہ ناقابل بیان ہیں۔ بہرحال راقم الحروف نے سنن ابوداؤد شریف کے جدید ترجمہ کو مندرجہ ذیلِ تفصیل کے مطابق مرتب کیا:

① ہر ایک حدیث شریف کا ترجمہ باب' حدیث نمبر اور مکمل سند کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ کئی ایک مقامات پر موجودہ مستند تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

② اختلافی مسائل سے متعلق احادیث شریف کی تشریح اور ضروری وضاحت مسلک حنفی کی روشنی میں پیش کی گئی ہے اگرچہ دیگر ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مسلک کو بھی مختصر طریقہ سے پیش کیا گیا ہے لیکن مختصر طریقہ سے مسلک حنفی کے ترجیحی دلائل بھی ساتھ ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

③ تشریح احادیث اور فقہی مسائل سے متعلق ضروری وضاحت ''بذل المجہود'' شرح سنن ابوداؤد شریف اور ''درسِ ترمذی'' مصنف حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے پیش کی گئی ہے۔

④ فقہی وضاحت کے سلسلہ میں حنفیہ کے دلائل احادیث شریف کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگرچہ بعض مقامات پر کتب فقہیہ کا بھی حوالہ درج کیا گیا ہے۔

⑤ تفصیل طلب مسئلہ میں شروحِ حدیث کے حوالے پیش کیے گئے ہیں اور اختلافی تفصیل طلب مسائل میں اکابرین کی کتب کے لیے مراجعت کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔

⑥ اصل حدیث شریف کے عنوان کے ترجمہ کو واضح عنوان سے جلی سرخی میں اور تشریح احادیث کے سلسلہ کے عنوانات کو ضمنی

عنوان سے تحریر کیا گیا ہے۔

⑦ امکانی حد تک احادیث مبارکہ کا لفظی ترجمہ پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور ترجمہ حدیث کی ضرورت کے پیش نظر مفہومِ حدیث کی وضاحت کو بین القوسین درج کیا گیا ہے تاکہ اصل مفہومِ حدیث اور اضافہ میں امتیاز باقی رہ سکے۔

⑧ چیدہ چیدہ مسائل کا مسودہ استاذِ محترم حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر صاحب دامت برکاتہم کے ملاحظہ کے بعد شامل کتاب کیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ کے ترجمہ اور تشریح میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا ہے پھر بھی کچھ نہ کچھ فروگزاشت ہو جانا خارج از امکان نہیں۔

اس لیے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں پر کوئی سہو نظر سے گزرے اس سے راقم الحروف یا کتاب کے پبلشر ''مکتبۃ العلم اُردو بازار لاہور'' کو مطلع فرمائیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور نافع خلائق بنائے' آمین

خورشید حسن قاسمی

رفیق دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۴۲۰/۱۰/۱۵

حیاتِ امام ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ [1]

(۲۰۲ھ۔۲۷۵ھ بمطابق ۸۱۷ء۔۸۸۹ء)

نام ونسب:

ابوداؤد کنیت' سلیمان نام' ابن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران [2] سلسلہ نسب' ازدی' سجستانی اور سجزی نسبت ہے۔

قبیلہ:

یمن کے مشہور قبیلہ اَزد سے آپ تعلق رکھتے ہیں' جس کی ایک شاخ قفص مقام پر سکونت پذیر تھی' جو جبال کرمان کے دامن میں' دریا کی جانب واقع ہے۔ غالباً آپ کا تعلق قبیلہ اَزد کی اسی شاخ سے ہے۔ تاریخوں سے یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے مشرف باسلام کون ہوا؟ البتہ آپ کے جد بعید حضرت عمران (جن کا دوسرا نام عامر بھی بیان کیا جاتا ہے) جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور شہید ہوئے تھے۔ (تہذیب ص۱۶۹ ج۴)

وطن:

آپ کی نسبت سجستانی اور سجزی آتی ہے' جس کے متعلق مؤرخ ابن خلکان لکھتا ہے:

هذه النسبة الى سجستان الاقليم المشهور۔ [وفیات ص ۱٤۰ ج ۲]

''یہ سجستان کی طرف نسبت ہے' جو ایک مشہور علاقہ ہے''۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

''این نسبت بہ سیستان است' کہ ملکے است مشہور فیما بین سند و ہرات متصل قندھار۔ عربان گاہے در نسبت ایں ملک سجزی نیز گویند''۔ (بستان المحدثین)

---

[1] یہ مضمون مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی کتاب ''حیاتِ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ'' سے بشکریہ لیا گیا۔

[2] تاریخ بغداد ص:۵۵' ج۹

نوٹ: جن کتب سے مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری نے اس کتابچہ کی تیاری میں استفادہ کیا ان میں تاریخ بغداد' تہذیب التھذیب' بستان المحدثین' تاریخ ابن خلکان' البدایہ والنہایہ' اعلام المحدثین' مقدمہ غایۃ المقصود' معالم السنن' وغیرہ قابل ذکر ہیں اور بندہ نے بھی ان ہی کتب سے دیکھ کر ہر ممکن حوالہ جات درج کرنے کی سعی کی۔ (علوی)

یاقوت حموی لکھتے ہیں:

اقلیم واسع جنوبی خراسان حول بحیرة زرة، وفی شرقیها۔

[حاشیه العبر في خبر من غبر ص ۲۰ ج ۲]

''بحیرۂ زرہ کے جنوب مشرق میں یہ وسیع ملک ہے''۔

یہ صحیح قول ہے۔

بہرحال آپ کا اصلی وطن ''سیستان'' ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ کا قیام کب تک یہاں رہا؟ البتہ آپ کے صاحبزادے عبداللہ کی ولادت ۲۳۰ھ میں بجستان میں ہوئی ہے۔ جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ۲۳۰ھ تک تو آپ کا قیام آبائی وطن میں رہا ہوگا بعد میں آپ نے بصرہ کو مستقر بنالیا تھا۔ البتہ گاہ بگاہ بغداد بھی تشریف ارزانی فرماتے رہے تھے۔

خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

فکان ابو داؤد قد سکن البصرة، وقدم بغداد غیر مرة۔ [تاریخ بغداد ص ۵۹ ج ۹]

''ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بصرہ میں سکونت اختیار فرمائی تھی وہ بغداد بھی کئی مرتبہ تشریف لائے ہیں''۔

آخری مرتبہ جب بغداد تشریف لے گئے ہیں تو وہاں سے بصرہ کو واپسی ۲۷۱ھ کے شروع میں ہوئی ہے۔ اس کے بعد تاحیات بصرہ سے کسی جگہ تشریف نہیں لے گئے۔ بغداد سے بصرہ آنے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ امیر ابواحمد موفق نے حاضر خدمت ہو کر تین درخواستیں کی تھیں:

① آپ بصرہ کو وطن بنائیں تاکہ تشنگانِ علم وہاں آئیں اور آپ سے سیرابی حاصل کریں اور وہ علاقہ علم سے معمور ہو جائے۔

② میرے بچوں کو کتاب السنن پڑھائیں۔

③ سبق میں میرے بچوں کے علاوہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ امراء کی اولاد کے لیے عوام کے ساتھ بیٹھنا ننگ و عار کی بات ہے۔

امام صاحبؒ نے پہلی دو درخواستیں تو قبول فرمالیں لیکن تیسری یہ فرما کر رد کردی کہ: ''علم کے معاملہ میں سب یکساں ہیں''۔

آپ کے شاگرد ابوبکر بن جابر کا بیان ہے کہ امیر موفق کے لڑکے سبق میں آتے تھے اور پردہ کے پیچھے بیٹھ کر عوام ہی کے ساتھ سنن کی سماعت کرتے تھے۔ (مقدمہ غایۃ المقصود ص:۶، تذکرۃ الحفاظ ص:۱۵۴، ج ۲)

بہرحال امیر موفق کی خواہش پر آپ بصرہ تشریف لے آئے اور تاحیات یہیں قیام رہا۔

ولادت اور وفات:

خود امام صاحب کا اپنا یہ بیان ہے کہ وہ سیستان میں ۲۰۲ھ میں جلوہ فرمائے جہانِ رنگ و بو ہوئے اور ۱۶ شوال بروز جمعہ ۲۷۵ھ کو بصرہ میں روحِ مبارک، قفس عنصری سے پرواز کر کے محبوبِ حقیقی کے آغوشِ رحمت میں جا پہنچی۔ اس طرح آپ نے دُنیا کی کل ۷۳ بہاریاں دیکھیں اور بصرہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس آرام فرما ہوئے۔

آپ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ اگر ممکن ہو تو مجھے حسن بن مثنیٰ غسل دیں' ورنہ سلیمان بن حرب کی تصنیف کتاب الغسل دیکھ کر اس کے مطابق نہلائیں۔ آپ کے جنازہ کی نماز عباس بن عبدالواحد ہاشمی نے پڑھائی۔

اساتذہ:

امام صاحب کے اساتذہ کی تعداد بے شمار ہے۔ ذہبی لکھتے ہیں:

سمع خلقا کثیرا۔ ''امام نے بہت سے اساتذہ سے علم حاصل کیا ہے''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و شیوخه فی السنن وغیرها نحو من ثلث مائة نفس۔ [تھذیب]

''سنن اور دیگر تصانیف میں امام صاحب نے جن شیوخ سے روایت کی ہے ان کی تعداد تقریباً تین سو ہے''۔

چند مشہور اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں:

''مسدد بن مسرہد' یحییٰ بن معین' قتیبہ بن سعید' عثمان بن ابی شیبہ' امام احمد بن حنبل' قعنبی' ابوالولید طیالسی' محمد بن کثیر عبدی' مسلم بن ابراہیم' ابوعمر حوضی' ابوتوبہ حلبی' ابوجعفر نفیلی' قطن بن نسیر' وغیرہ''۔

ابوعمر ضریر' سعدویہ اور عاصم بن علی سے آپ نے صرف ایک مجلس میں احادیث سنی ہیں' زیادہ استفادہ کا موقع نہیں مل سکا۔ (تاریخ بغداد)

امام صاحب موصوف امام بخاری اور ان کے معاصر محدثوں رحمہم اللہ کے ساتھ بہت سے شیوخ میں شریک رہے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گیارہویں طبقہ میں شمار کیا ہے جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی شمار کیا ہے۔ (تقریب ص:۱۵۵)

عمر بن حفص بن غیاث سے حدیث سننے کے لیے امام صاحب ان کے ہمراہ ان کے گھر تک گئے لیکن آپ کو اس کا موقع نہ مل سکا۔ خالد بن خداش کو آپ نے دیکھا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ یوسف صفار' ابن الاصبہانی' عمرو بن حماد بن طلحہ اور مخول بن ابراہیم کی وفات ۲۲۰ھ کے بعد ہوئی ہے تاہم امام صاحب نے ان سے بھی حدیث نہیں سنی۔ ابن الحمانی' سوید' ابن کاسب' ابن حمید' سفیان بن وکیع سے امام صاحب حدیث روایت نہیں فرماتے تھے۔ خلف بن موسیٰ بن خلف' ابوہمام دلال' رقاشی سے بھی امام صاحب نے حدیث نہیں سنی۔ (تاریخ بغداد ص ۵۶ ج ۹)

تلامذہ:

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس ماحول میں احادیث روایت فرمائی ہیں اس دور کے مذاق کا تقاضا یہ تھا کہ تلامذہ کی تعداد اساتذہ کی بہ نسبت زیادہ ہو۔ کیونکہ اس بابرکت دور میں بڑے محدثین رحمہم اللہ کے اسباق میں بسا اوقات کئی ہزار طلباء کا اجتماع ہو جاتا تھا۔

خود امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان اپنے استاذ سلیمان بن حرب ازدی (قاضی مکہ مکرمہ) کے متعلق یہ ہے کہ:

حضرت مجلسه ببغداد' فحزر باربعين الف' و حضر مجلسه المامون من وراء ستر۔

[البعر فی خبر من غبر ص: ۳۹۱' ج ۱ مطبوعہ کویت)

''میں بغداد میں ان کی مجلس درس میں حاضر ہوا ہوں جس میں طلباء کا تخمینہ چالیس ہزار تھا اور پردہ کے پیچھے خلیفہ وقت مامون بھی موجود تھا''۔

اس لیے امام صاحب کے تلامذہ کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ چند مشہور نام یہ ہیں:

لؤلؤی' ابن الاعرابی' ابن داسہ' ابوالحسن انصاری' ابوالطیب اشنانی' ابوعمر بصری' ابوعیسیٰ رملی (امام صاحب کے مسودہ نویس)' ابواسامہ روّاس (یہ آٹھ سنن کے راوی ہیں) ابوعبداللہ متوثی (کتاب الرد علی اہل القدر کے راوی) ابوبکر نجار (الناسخ والمنسوخ کے راوی) ابوعبید آجری (کتاب المسائل کے راوی) اسمٰعیل صفار (مسند مالک کے راوی) ابوبکر عبداللہ (صاحبزادے) امام ترمذی' امام نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ سے روایت:

یہ بات امام صاحب کے فضائل میں شمار ہوتی ہے کہ صحاحِ ستہ کے مصنفین میں سے دو مصنفوں نے آپ سے روایت کی ہے اور ائمہ اربعہ میں سے ایک امام نے آپ سے حدیث سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں آپ سے دو جگہ روایت کی ہے:

① کتاب الدعوات کے آخری باب میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابوداود سليمان بن الاشعث السجزی' ثنا: قطن البصری عن انس قال قال رسول الله ﷺ
((لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ)) [ترمذی ص: ۲۰۰ ج ۲ مجتبائی]

''ہر شخص اپنے پروردگار ہی سے اپنی حاجت کا سوال کرے حتی کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا بھی سوال اللہ پاک ہی سے کرے''۔

② **باب ما جاء فی الصائم يذرعه القيئ** میں امام صاحب کے واسطہ سے عبداللہ بن زید کی توثیق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔ (ترمذی ص ۹۰ ج ۱)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ سے روایت:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الکنی'' میں امام صاحب کا نام لے کر روایت کی ہے اور سنن صغریٰ (مجتبیٰ) اور کتاب الیوم واللیلۃ میں امام صاحب کی کنیت سے کئی جگہ روایت کی ہے۔ وہ تمام روایات اس طرح ہیں:

ابوداود عن سليمان بن حرب' و عن ابی الوليد' و عن مسلم بن ابراهيم' و عن علی بن المدينی'

و عن عمرو بن عون' و عن عبدالله بن محمد النفيلي' و عن عبدالعزيز بن يحيٰى الحرانى۔

مذکورہ تمام روایات میں ''ابوداؤد'' سے مراد کون ہے؟ حافظ ابن حجر اس کے متعلق لکھتے ہیں:

والظاهر ان اباداود فى هذا كله هو السجستانى وقد شاركه ابو داود سليمان بن سيف فى بعضهم۔ [تهذيب ص: ۱۷۰' ج ٤]

''ظاہر یہ ہے کہ مذکورہ سندوں میں ''ابوداؤد'' سے مراد امام ابوداؤد سجستانی ہیں' اگرچہ ابوداؤد سلیمان بن سیف بھی بعض اساتذہ میں شریک ہیں''۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی آپ سے روایت:

امام صاحب کا اساتذہ میں سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن حنبل نے آپ سے ایک حدیث سنی ہے جس کا تذکرہ امام صاحب فخر سے فرمایا کرتے تھے۔ خطیب بغدادی نے اس حدیث کا تذکرہ کیا ہے' جو مندرجہ ذیل ہے:

عن ابى العشر الدارمى عن ابيه ان رسول الله صلى((سُئِلَ عَنِ الْعَتِيْرَةِ فَحَسَّنَهَا))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ((عَتِيْرَة)) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا''۔

امام صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کا تذکرہ کیا۔ ان کو یہ حدیث بہت پسند آئی۔ فرمانے لگے: هذا حديث غريب۔۔۔۔۔ پھر مجھ سے ارشاد فرمایا۔ ذرا ٹھہرو! اور فوراً گھر میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد قلم' دوات اور کاغذ لے کر تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ ''وہ حدیث مجھے لکھاؤ!'' چنانچہ انہوں نے وہ حدیث میری سند سے لکھ لی۔۔۔۔۔ پھر ایک دن جب میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابن ابی سمینہ اتفاقاً وہاں تشریف لے آئے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ ابوجعفر! ابوداؤد کے پاس ایک غریب حدیث ہے تم اسے لکھ لو۔ چنانچہ ابن ابی سمینہ نے بھی مجھ سے وہ حدیث لکھنے کی خواہش ظاہر کی اور میں نے انہیں بھی وہ حدیث لکھائی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۵۵ ج ۱' تاریخ بغداد ص ۵۷ ج ۹)

لیکن سبکی کا خیال یہ ہے کہ حدیث ((عَتِيْرَة)) سے مراد: لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيْرَةَ ہے جس کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے امام احمد' بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی اور نسائی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کی ہے۔ (المنہل ص ۱۶ ج ۱) ہمارے خیال میں سبکی کا یہ ارشاد صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ حدیث جس کا وہ حوالہ دے رہے ہیں غریب نہیں بلکہ مشہور ہے۔ ہماری ناقص رائے میں حدیث عَتِيْرَة سے مراد وہی حدیث ہے جس کا خطیب بغدادی اور ابن جوزی حوالہ دے رہے ہیں۔ (سنن کبریٰ ص ۳۱۲ ج ۹)

فضائل ومناقب:

تمام تذکرہ نویس آپ کے فضائل ومناقب بیان کرنے میں رطب اللسان ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اتفق العلماء على الثناء على ابى داود و وصفه بالحفظ التام' والعلم الوافر' والاتقان والورع' والدين' والفهم الثاقب فى الحديث ۔ [عون المعبود ص ٥٤٦ ج ٤]

''امام صاحب کی قوتِ حفظ' علم وافر' زُہد وتقویٰ' ضبط واتقان اور حدیث کی فہم ثابت کی مدح وستائش پر تمام علماء متفق ہیں''۔

ابن خلکان لکھتے ہیں:

كان فى الدرجة العالية من النسك والصلاح ۔ [وفيات]

''امام صاحب صلاح وتقویٰ اور عبادت میں بلند رُتبہ پر فائز تھے''۔

سہل بن عبداللہ تستری (۲۰۰ھ۔۔۔۲۸۳ھ) آپ کے بڑے قدردان تھے۔ ملاقات کے لیے بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تشریف لائے اور امام صاحب سے فرمانے لگے کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام لینا ہے لیکن اس کے ظاہر کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ آپ پہلے حتیٰ الامکان اسے پورا کرنے کا وعدہ فرمالیں۔ امام صاحب نے وعدہ فرمالیا۔ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے درخواست کی کہ آپ اپنی زبانِ مبارک' جس سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کی ہیں' باہر نکالیں تاکہ میں اسے چوم لوں! امام صاحب چونکہ وعدہ فرماچکے تھے اس لیے اپنی زبانِ مبارک نکالی اور حضرت تستری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے چوم لیا۔

(وفیات' تہذیب ص۱۷۲ ج۴)

موسیٰ بن ہارون جو آپ کے معاصر ہیں' فرماتے ہیں:

خلق ابو داود فى الدنيا للحديث' وفى الآخرة للجنة ما رايت افضل منه۔ [تهذيب]

''امام صاحب دنیا میں علم حدیث کی خدمت کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں' میں نے آپ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا''۔

ابن حبان فرمایا کرتے تھے:

كان احد ائمة الدنيا فقهًا وعلمًا و حفظًا و نسكًا و ورعًا واتفاقًا۔ تهذيب]

''امام صاحب علم وفقہ' حفظ وورع' نسک وعبادت اور ضبط واتقان میں مسلّم امام تھے''۔

جلودی (کتاب السنن کے راوی) نے تو آپ کے حالاتِ طیبہ میں ایک مستقل کتاب ''اخبار ابی داؤد'' تصنیف کی ہے۔

(اعلام زرکلی ص۱۸۲ ج۳)

زُہد وورع:

تقویٰ وطہارت ہر محدث کا شعار ہوتا ہے۔ احادیث کی نورانیت کا سب سے پہلا اثر انسان پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طبیعت میں سادگی' مزاج میں تواضع' دِل میں دُنیا کی بے ثباتی کا یقین اور عام زندگی میں ترکِ تکلفات کی عادت بن جاتی ہے۔

امام صاحب کا ایک واقعہ ان کے شاگرد ابن داستہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کُرتے کی ایک آستین کشادہ اور ایک تنگ بنوایا کرتے تھے۔ کسی نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا کہ ایک آستین میں مَیں اپنے لکھے ہوئے کاغذات رکھ لیتا ہوں' اس لئے اسے کشادہ بنواتا ہوں اور دوسری کی کوئی حاجت نہیں ہے اس لیے اسے تنگ بنواتا ہوں۔

(تاریخ بغداد ص۵۸ ج۹' تذکرۃ الحفاظ)

ابوبکر شنوانی (متوفی ۱۰۱۹ھ) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ امام صاحب ایک مرتبہ کشتی پر سوار ہوکر کسی جگہ تشریف لے جارہے تھے۔ اچانک ساحل سے کسی کے چھینکنے اور الحمد للہ کہنے کی آواز آئی۔ آپ نے کشتی بان سے چھوٹی کشتی ایک درہم کرایہ پر لی اور کنارہ پر تشریف لے گئے اور اس کی تحمید کا جواب دے کر لوٹ آئے۔۔۔۔۔لوگوں نے وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا کہ میں اس خیال سے گیا تھا کہ ممکن ہے وہ شخص مستجاب الدعوات ہو پس جب وہ میرے جواب کے جواب میں ھَدَانَا اللّٰہُ کہے گا تو ممکن ہے وہ دُعا قبول ہوجائے۔ میں نے اسی دُعا کی آرزو میں یہ زحمت اُٹھائی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب تمام کشتی والے سوگئے تو ایک غیبی آواز آئی۔

یا اھل السفینۃ! ان ابا داود اشتری الجنۃ بدرھم۔

''اے کشتی والو! ابوداوٗد نے ایک درہم میں جنت خرید لی!''۔ شرح مختصر ابن ابی جمرۃ از علامہ شنوانی

امام صاحب رفتار و گفتار، چال چلن، خو بو میں اپنے استاذ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ تھے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وکیع کے مشابہ تھے۔ وہ سفیان کے، وہ منصور کے، وہ ابراہیم نخعی کے، وہ علقمہ کے، وہ ابن مسعود کے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔ (تاریخ بغداد ص ۵۸ ج ۹)

یعنی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ھدی و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تھے۔ **و کفٰی بہ فخرًا۔**

علمی مقام:

حدیث اور فقہ دونوں میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ احمد بن محمد ہروی فرماتے ہیں۔

ابو داود السجزی کان احد حفاظ الاسلام لحدیث رسول اللہ صلٰو علمہ و عملہٖ و سندہ۔

[تاریخ بغداد]

''حفاظ حدیث، ماہرین روایات، واقفین علل و اسناد میں امام ابوداوٗد سجزی رحمۃ اللہ علیہ بھی شمار ہوتے ہیں''۔

جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنن تصنیف فرمائی تو ابراہیم حربی نے فرمایا تھا:

الین لابی داود الحدیث کما لین لداود علیہ السلام الحدید۔ [معالم السنن]

''جس طرح حضرت داوٗد علیہ السلام کیلئے لوہا موم کردیا گیا تھا اسی طرح امام ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ کے لیے حدیث سہل کردی گئی ہے''۔

حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

و کان رأسا فی الحدیث رأسا فی الفقہ، ذاجلالۃٍ و حرمۃٍ و صلاحٍ و ورعٍ، حتی انہ کان یشبہ بشیخہ احمد بن حنبل۔ [العبر ص: ۵۵، ج ۲]

''امام ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ و حدیث میں تفوق حاصل تھا، وہ عزت و عظمت، صلاح و تقویٰ کے ساتھ اس درجہ متصف تھے کہ ان کو ان کے استاذ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مشابہت حاصل ہوگئی تھی''۔

حاکم ابوعبداللہ کی شہادت (گواہی) آپ کے بارے میں یہ ہے:

ابو داود امام اهل الحديث فى زمانه' بلا مدافعة۔ [تذكرة الحفاظ و تهذيب]

''ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں تمام محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے امام تھے اور ان کا کوئی ہمسر نہ تھا''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''جب آپ نے سنن تصنیف فرمائی اور لوگوں کے سامنے اس کی قرأت بیان فرمائی تو شائقین حدیث نے بڑی گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا اور سب نے آپ کی قوتِ حفظ کا لوہا مان لیا''۔ (تہذیب ص ۱۷۲ ج ۴)

ابن مندہ فرماتے ہیں:

''صحیح اور ثابت حدیثوں کو معلول حدیثوں سے ممتاز کرنے والی چار ہستیاں ہیں: بخاری' مسلم اور ان کے بعد ابوداوٗد اور نسائی رحمۃ اللہ علیہم۔ (تہذیب التہذیب)

امام صاحب کو جس طرح فن حدیث میں امامت کا درجہ حاصل تھا اسی طرح فقہی ذوق بھی آپ کا بہت بلند تھا' چنانچہ ابو اسحٰق شیرازی نے صحاحِ ستہ کے مصنفوں میں سے صرف آپ کو 'طبقات الفقہاء' میں جگہ دی ہے۔ (وفیات الاعیان)

فقہی مسلک:

امام صاحب کے فقہی مسلک کے بارے میں علماء کے چار نظریئے ہیں:

① آپ مسلکاً شافعی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔نواب صاحب بھوپالی نے امام بخاری' نسائی اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہم کو شوافع کی فہرست میں داخل کیا ہے۔ (ابجد العلوم قسم ثالث ص: ۸۱۰) سبکی نے بھی امام صاحب کو طبقات الشافعیہ میں داخل کیا ہے۔ (مقدمہ لامع الدراری ص: ۱۸) لیکن یہ رائے کسی صحیح دلیل پر مبنی نہیں ہے اور نہ ہی سنن سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

② آپ حنبلی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے۔ آپ کے امالی میں ہے:

ولكن الحق انهما حنبليان' وقد شحنت كتب الحنابلة بروايات ابى داود عن احمد۔

[عرف الشذى ص :٦]

''صحیح بات یہ ہے کہ امام ابوداوٗد اور نسائیؒ حنبلی ہیں' چنانچہ حنابلہ کی کتابیں ''ابوداود عن احمد'' کی سند سے بھری پڑی ہیں''۔

النسائ و ابو داود حنبليان صرح به الحافظ ابن تيمية۔ [مقدمه فيض البارى ص : ٥٨]

''نسائی اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہم حنبلی ہیں۔ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے''۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اعلام الموقعین میں امام صاحب کو حنابلہ کی فہرست میں داخل کیا ہے۔ ابو اسحٰق شیرازی بھی آپ کو ''اصحابِ احمد'' میں شمار کرتے ہیں' اسمٰعیل پاشا بغدادی نے بھی آپ کو حنبلی لکھا ہے۔ (ہدیۃ العارفین ص: ۳۹۵' ج ۱) بلکہ حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث مظاہر علوم) کے نزدیک تو امام صاحب متشدد حنبلی ہیں۔ وہ دلیل تحریر فرماتے ہیں:

''جس نے امام صاحب کی سنن کا بغور مطالعہ کیا ہے' اسے اس بارے میں قطعاً تردد نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بہت سی جگہوں میں روایاتِ معروفہ ہوتے ہوئے بھی امام صاحب نے حنابلہ کے مسلک کو ترجیح دی ہے۔۔۔۔ مثلاً بیٹھ کر پیشاب کرنے کی روایاتِ معروفہ موجود ہیں تاہم امام صاحب نے ''البول قائما'' کا باب باندھا اور اس میں کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کی حدیث لائے اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کی روایت نہیں لائے۔ حالانکہ سنن ہی میں دوسری جگہ اس روایت کو لائے ہیں۔۔۔۔ ایک جگہ امام صاحب نے باب قائم کیا ہے: ''بفضل طهور المرأة'' پھر اس کے بعد دوسرا باب رکھتے ہیں: ''باب النهي عن ذلك'' اس طرح اشارہ فرما رہے ہیں کہ نہی مؤخر ہے۔۔۔۔ ایک اور جگہ امام صاحب باب قائم فرماتے ہیں: ''باب ترك الوضوء مما مست النار'' پھر دوسرا باب لاتے ہیں: ''باب التشديد في ذلك'' اور اس طرح ترجیح دے رہے ہیں کہ اس مسئلہ میں تخفیف کے بعد تشدید کی گئی ہے۔'' (مقدمہ لامع ص ۱۵ و ۱۸)

ہماری ناقص رائے میں یہ قول بھی صحیح نہیں ہے۔ تفصیل آگے ''محاکمہ'' میں آ رہی ہے۔

③ امام صاحب مجتہد مطلق ہیں اور کسی امام کے مقلد نہیں ہیں۔۔۔۔ شیخ طاہر جزائری (۱۲۶۸ھ۔۱۳۳۸ھ) نے اسے بعض لوگوں کا قول کہہ کر بیان کیا ہے' فرماتے ہیں:

اما البخاری و ابوداود فاما مان فی الفقه' و کانا من اهل الاجتهاد

[توجیه النظر الی علم الاثر بحواله مقدمه لامع ص:۱۹]

''امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں خود مستقل ائمہ اور مجتہد ہیں''۔

لیکن خود شیخ جزائری نے یہ قول رَد کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''اگر یہ حضرات مجتہد مطلق ہوتے تو دیگر مجتہدین کی طرح ان کے اقوال بھی کتب فقہ میں منقول ہوتے۔ حالانکہ کتب فقہ ان کے اقوال سے خالی ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ تک اپنے استاذ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی اقوال سنن میں نقل نہیں کرتے ہیں''۔

④ آپ مجتہد منتسب ہیں (مجتہد منتسب وہ ہے جو کسی مجتہد مطلق کے اصول و ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہو اور مجتہد مطلق وہ ہے جس کے خود اپنے وضع کردہ اصول و ضوابط ہوں) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے' وہ فرماتے ہیں:

اما ابو داود والترمذی فهما مجتهدانِ منتسبان الی احمد واسحق۔

[الانصاف فی بیان سبب الاختلاف]

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مجتہد ہیں اور امام احمد اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کی طرف منسوب ہیں''۔

شیخ طاہر جزائری لکھتے ہیں:

ان البخاری و ابا داود لیسا مقلدین لواحد معینه' ولا من الائمة المجتهدین علی الاطلاق بل یمیلان الی اقوال ائمتهم۔ [مقدمه لامع ص:۱۹]

''بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کسی معین امام کے مقلد نہیں ہیں اور نہ ہی مجتہد مطلق ہیں بلکہ اپنے اپنے ائمہ کی طرف میلان رکھتے ہیں''۔

محاکمہ:

راقم کے ناقص خیال میں یہ آخری قول صحیح ہے کیونکہ سنن کے بعض تراجم جہاں امام احمد کی موافقت میں ہیں وہیں بعض ان کے خلاف بھی ہیں۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

① باکرہ بالغہ کے نکاح کے سلسلہ میں ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یا نہیں؟ احناف انکار کرتے ہیں' ان کے نزدیک نکاح صحیح ہونے کے لیے خود اس کی اجازت شرط ہے لیکن ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ باکرہ ہے۔۔۔۔۔ اگرچہ بالغہ ہو۔۔۔۔۔ پھر بھی ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی نکاح صحیح ہونے کے لیے اس کی اجازت شرط نہیں۔۔۔۔۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس مسئلہ کے متعلق باب رکھا ہے: **باب فی البکر یزوجھا ابوھا' ولا یستامرھا** اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں کہ ایک باکرہ لڑکی خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد نے باوجود میری ناراضگی کے میرا نکاح کر دیا' جس پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم لڑکی کو نکاح رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار مرحمت فرماتے ہیں۔ (بذل المجہود ص۲۶ ج۳)

علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اس باب کے بارے میں فرماتے ہیں:

غرضہ موافقۃ العراقیین' و کذا یفھم من صنیع البخاری۔

''امام صاحب کا مقصد اس باب سے احناف کی موافقت کرنا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انداز سے بھی یہی آشکارا ہوتا ہے''۔

② ''ستر'' کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک نہیں ٹوٹتا' حنابلہ اور شوافع کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ (بدایۃ المجتہد ص۳۹ ج۱' المنہل ص۱۹۶ ج۲) امام صاحب اس سلسلہ میں پہلا باب رکھتے ہیں: **باب الوضوء من مَس الذکر** اور ثانیاً فرماتے ہیں: **باب الرخصۃ فی ذلک** امام صاحب کی ترتیب ابواب غمازی کرتی ہے کہ وہ احناف کے مؤقف کی حمایت کر رہے ہیں۔

③ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء جاتا رہتا ہے یا باقی رہتا ہے؟ ائمہ اربعہ کی رائے یہ ہے کہ وضو باقی رہتا ہے۔ (المنہل ص:۲۱۳' ج۲) امام صاحب نے اس مسئلہ سے متعلق پہلا باب رکھا ہے: **باب فی ترک الوضوء مما مست النار** اور اس کے بعد فرماتے ہیں: **باب التشدید فی ذلک** جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک وضوء کا وجوب راجح ہے۔ چنانچہ علامہ محمود خطاب سبکی تحریر فرماتے ہیں:

''محدثین رحمہم اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے منسوخ احادیث ذکر کیا کرتے ہیں پھر ناسخ احادیث لاتے ہیں۔ چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے وجوبِ وضوء کی احادیث مؤخر بیان کر کے ان کے ناسخ ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان کے خیال میں یہ

احادیث ناسخ ہیں اور پہلے باب کی احادیث منسوخ ہیں جو ترکِ وضو پر دال ہیں۔۔۔۔۔۔حالانکہ صحیح اس کا برعکس ہے جیسا کہ جمہور کی رائے ہے۔'' (المنہل ص: ۲۲۳' ج ۲)

حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہی مثال امام صاحب کے حنبلی ہونے کی تائید میں پیش فرمائی ہے لیکن آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ باب تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ہے پھر یہ باب امام صاحب کے حنبلی ہونے کی دلیل کیسے بن سکتا ہے؟!۔۔۔ بلکہ یہ باب تو جمہور کے خلاف ہے!

بعض اہل علم نے تحریر فرمایا ہے کہ امام صاحب کا منشاء اس باب سے ''اُونٹ کے گوشت'' کے مسئلہ پر اثر ڈالنا ہے۔ (محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص: ۱۶۶) لیکن یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ ''لحوم ابل'' والے مسئلہ میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل دوسری ہے۔ یہ احادیث ان کی دلیل نہیں ہیں اور اگر مان لیں تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ لحوم ابل کی تخصیص کیوں؟ آگ پر پکی ہوئی تمام چیزوں سے وضوء ٹوٹ جانا چاہیے؟ آخر اس تفریق کی کیا بنیاد ہے کہ اُونٹ کا گوشت آگ پر پک جانے کی وجہ سے اس کے کھانے سے وضوء ٹوٹ جائے اور دیگر لحوم اور دوسرے ماکولات ومشروبات آگ پر پکنے کے باوجود ان کے کھانے سے وضوء نہ ٹوٹے؟

''مشتے نمونہ از خروارے'' یہ چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ سنن میں بہت سے تراجم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے خلاف مل جائیں گے۔ اس لیے امام صاحب کو حنبلی یا متشدد حنبلی قرار دینے کے بجائے مجتہد منتسب ماننا زیادہ صحیح ہے۔ احناف کے یہاں جو مقام ابو یوسف' امام محمد اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہم کا ہے' حنابلہ کے یہاں وہی مقام امام صاحب کا ہے۔۔۔ ہاں ہمارے پاس حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کو رد کرنے کی بھی کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ امام ابوداؤدؒ امام احمد اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم دونوں کی طرف میلان رکھتے ہیں' واللہ اعلم باحوال عبادہ!

ملفوظات:

محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی پوری کوشش حدیث کی کتابوں میں یہ رہتی ہے کہ ان میں ان کی اپنی کوئی بات نہ آنے پائے۔ صرف رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث درج کی ہیں حتیٰ کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنی صحیح میں تراجم بھی نہیں رکھے۔۔۔ اور ہمارے پیش نظر امام صاحب موصوف کی تصانیف میں سے صرف کتاب السنن اور کتاب المراسیل ہیں اس لیے ان کتابوں سے ملفوظات کا اقتباس جوئے شیر لانے کے مرادف ہے۔ تاہم ذیل میں آپ کے چند قیمتی ارشادات پیش کیے جاتے ہیں جو تذکرہ نویسوں کے قلم کے رہین منت ہیں۔

① فرمایا۔۔۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ان میں سے انتخاب کر کے چار ہزار آٹھ سو کتاب السنن میں درج کی ہیں جو سب کی سب صحیح یا اس کے مشابہ یا مقارب ہیں۔ جن میں سے چار حدیثیں ''حفاظت دین'' کے لیے کافی ہیں:

(ا) ((اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)) تمام اعمال (کی قبولیت اور عدمِ قبولیت) کا مدار (صحیح اور فاسد) نیت پر ہے (مثلاً ہجرت ایک عمل ہے اگر ہجرت کرنے والے کی نیت صحیح ہے تو اس کی ہجرت مقبول ہے ورنہ مَر دود)۔

(ب) ((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ)) انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لے۔

(ج) ((لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَرْضٰی لِاَخِیْہِ مَا یَرْضَاہُ لِنَفْسِہٖ)) آدمی صحیح مؤمن اُسی وقت ہوسکتا ہے جب اپنے بھائی کے لیے وہ باتیں پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(د) ((اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَ بَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرٌ مُتَشَابِھَاتٌ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ)) حلال اور حرام اُمور واضح ہیں اور ان کے درمیان مشکوک و مشتبہ اُمور ہیں جو ان سے (بھی) بچے گا وہی دین (کے دامن کو داغ سے) بچائے گا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب کے مذکور ملفوظ کی تشریح اس طرح فرماتے ہیں:

''ان چار حدیثوں کے کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین کے مشہور اصول و قواعد کلیہ جان لینے کے بعد جو شخص ان چار حدیثوں کو پیش نظر رکھے گا اُسے دین کی جزئیات معلوم کرنے کے لیے کسی مجتہد و مرشد کی حاجت نہ ہوگی۔۔۔۔ کیونکہ صحیح عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے۔ عمر عزیز کے لحات کی حفاظت کے لیے دوسری حدیث بس ہے اعزاء و اقرباء متعارفین و متوسلین اور ہمسائیوں کے حقوق کی رعایت کے لیے تیسری حدیث بہترین دستورُ العمل ہے اور علماء کے باہمی اختلاف یا دلائل کے تعارض سے مسائل میں جو شک پیدا ہو جاتا ہے اس سے حفاظت کے لیے چوتھی حدیث بہترین مرشد و رہنما ہے۔۔۔۔ خلاصہ یہ کہ یہ چار حدیثیں ایک عقلمند کے لیے مرشد و استاذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (بستان المحدثین ص: ۱۰۷)

اس حقیر پر تقصیر کے نزدیک چوتھی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حلال و حرام اُمور تو واضح ہیں جنہیں ہر مسلمان نصوص سے جانتا ہے۔ البتہ ان دونوں کے درمیان کچھ دورُخے اُمور بھی ہیں جو فی نفسہٖ تو حلال اور مباح ہیں لیکن وہی حرام تک پہنچنے کا زینہ بھی ہیں۔ پس جو شخص ان سے بھی بچے گا اُسی کا دین داغِ عصیاں سے محفوظ رہ سکے گا اور جو شخص ان میں مبتلا ہو جائے گا اس کے لیے وہ دن کچھ دُور نہیں جب وہ حرام کی گندگی میں ملوث ہو کر رہ جائے۔

دوسری حدیث شریف میں اس مضمون کو مثال سے یوں سمجھایا گیا ہے کہ سرکاری چراگاہ کی طرح' ناجائز کاموں کے لیے بھی باڑ اور آڑ ہے پس جو شخص چراگاہ کی باڑ سے دُور ہی دُور اپنے جانور چرائے گا اُسی کے لیے خیر ہے اور جو شخص اپنے جانور باڑ کے قریب لے جائے گا تو پھر کچھ بعید نہیں کہ اُس کا جانور چراگاہ میں مُنہ مار لے۔

ٹھیک یہی حال معاصی کا ہے۔ ان کے لیے باڑ اور آڑ یہی دورُخے اُمور ہیں پس جو شخص ان مشتبہ اُمور سے بچتا رہے گا وہی اپنے دین کو معاصی کے داغ سے محفوظ رکھ سکے گا اور جس نے ان مشتبہ اُمور کا ارتکاب شروع کر دیا تو اگرچہ ان کاموں کے کرنے

میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ مباح ہیں لیکن وہ دن کچھ دُور نہیں جب یہ شخص بڑھتا بڑھتا معاصی کی گھنگھور گھاٹی میں جا پہنچے۔ (اللہ تعالیٰ ہر شخص کی حفاظت کرے)۔

② اگر دو مرفوع حدیثوں میں تعارض معلوم ہو تو غور کیا جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس حدیث پر عمل کیا ہے‘ اسی کو ترجیح دے کر معمول بہ بنالیا جائے۔

[سنن ابی داوٗد باب من قال:لا یقطع الصلٰوۃ شیئ بذل ص : ۳۷٦‘ ج ۱]

③ بہترین کلام وہ ہے جو بغیر پوچھے کان میں داخل ہو جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ)

④ شہوتِ خفی ریاست اور بڑائی کی خواہش کا نام ہے۔ (تاریخ بغداد‘ منتظم)

⑤ حدیث اللہ پاک کی روزی ہے (جسے عطا فرمائے اُسی کو مل سکتی ہے) امام صاحب نے یہ ارشاد اُس وقت فرمایا تھا جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے عمر بن حفص بن غیاث سے حدیث سنی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں ان سے حدیث سننے کے لیے ان کے ہمراہ ان کے مکان تک گیا لیکن مجھے یہ سعادت حاصل نہ ہو سکی کیونکہ حدیث کا سننا اللہ کا رزق ہے جسے وہ عطا فرمائے اُسی کو مل سکتا ہے۔

⑥ میں نے مصر میں ایک کھیرا (خیار) دیکھا‘ جو پیمائش کرنے سے تیرہ بالشت تھا اور ایک ترنج (لیموں) دیکھا‘ جسے آدھا آدھا کر کے اُونٹ پر لادا گیا تھا‘ وہ اُونٹ کی دونوں جانب بڑے بڑے نقاروں کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔

تصانیف:

امام صاحب کی متعدد تصانیف ہیں لیکن ان میں سے چند ہی طبع ہوئی ہیں‘ ذیل میں ان کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

① رسالة تسمية الاخوة والاخوات:

اِس رسالہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے امام صاحب تک تمام بھائی بہن راویوں کا تعارف ہے مثلاً اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ‘ حضرت اسماء بنت ابی بکر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم بھائی بہن ہیں۔۔۔۔ یہ اصولِ حدیث کا ایک مستقل فن ہے جس سے مقصد راویوں میں اشتباہ اور التباس سے محفوظ رہنا ہے۔

② رسالة البعث:

اِس رسالہ میں بعث بعد الموت کی احادیث جمع فرمائی ہیں۔۔۔۔ یہ دونوں رسالے غیر مطبوعہ ہیں۔

(الاعلام ص : ۱۸۲‘ ج ۳)

③ كتاب الرد على أهل القدر:

اِس رسالہ میں منکرین تقدیر الٰہی کا رَد ہے۔

④ الناسخ والمنسوخ :

اِس رسالہ میں ناسخ ومنسوخ روایات میں امتیاز کیا گیا ہے۔

⑤ مسند امام مالک :

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کا مجموعہ ہے۔(مذکورۂ بالا تصانیف کے لیے تہذیب وتقریب ابن حجر (حالاتِ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ) اور خلاصۃ تذہیب تہذیب الکمال کا پہلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں)

⑥ کتاب المسائل التي سئل عنها الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

متفرق سوالات کے جوابات کا مجموعہ ہے۔ حافظ نے تقریب وتہذیب میں اور اسمٰعیل پاشا نے ہدیۃ العارفین میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مصر سے یہ کتاب ۱۳۵۳ میں ''مسائل ابی داوٗد'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

(سنن ترمذی تحقیق احمد محمد شاکر کی فہرست مصادر)

⑦ کتاب فضائل الانصار:

انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب کا مجموعہ ہے۔

⑧ ما تَفَرَّدَ بہ أھلُ الامصار :

اِس رسالہ میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن کی سند کے شروع کے راوی کسی خاص جگہ کے باشندے ہیں اگرچہ مابعد زمانہ میں وہ حدیث مستفیض ہو چکی ہو مثلاً نجاشی (شاہِ حبشہ) کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سیاہ موزوں کا نذرانہ بھیجنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ موزے زیب پا فرما کر وضوء کرنا اور ان پر مسح کرنا۔۔۔۔۔امام صاحب نے سنن میں یہ روایت حضرت بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ:

هذا مما تفرد به اهل البصرة۔ (بذل ص: ۹۳' ج ۱)

''یہ ان احادیث میں سے ہے جس کی روایت صرف بصرہ کے راویوں نے کی ہے''۔

⑨ کتاب بدء الوحي:

⑩ کتاب دلائل النبوة:

⑪ رسالة ابي داود الى اهل مكة:

جب امام صاحب نے کتاب السنن تصنیف فرمائی اور وہ مکہ شریف پہنچی تو وہاں کے علماء نے امام صاحب سے کتاب السنن

کے بارے میں چند اُمور دریافت کیے تھے چنانچہ امام صاحب نے اہلِ مکہ کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا تھا جس میں اپنی کتاب السنن کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ یہ رسالہ چند سال پہلے مصر سے علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ شائع ہو چکا ہے اور ہندوستان میں مطبوعہ کتاب السنن کے بعض قدیم ایڈیشنوں کے آخر میں بھی یہ رسالہ چھاپا گیا ہے۔۔۔۔آگے کتاب السنن پر جب ہم گفتگو کریں گے تو اس رسالہ کا بار بار حوالہ آئے گا اس لیے کہ کتاب السنن کے احوال جاننے کے لیے یہ اہم مرجع ہے۔

ع تصنیف را مصنف نکو کند بیاں!

⑫ کتاب المراسیل:

متاخرین کے نزدیک مرسل وہ حدیث ہے جس کی سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو بلکہ تابعی قال رسول اللہ کہہ کر حدیث بیان کرتا ہو۔ ہاں صحابی کے علاوہ باقی سند کتاب کے مصنف تک متصل ہونی ضروری ہے' پس اگر تابعی سے نیچے سند کا کوئی راوی چھوٹ رہا ہو تو اسے منقطع نام دیا جاتا ہے۔ لیکن متقدمین (جن میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی شمار ہے) کے یہاں یہ فرق نہیں تھا وہ دونوں طرح کی روایات کو مرسل کہتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کی کتاب المراسیل میں بھی دونوں طرح کی روایات ہیں۔

مرسل ومنقطع احادیث کو بعض فقہاء حجت مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے۔ امام صاحب کا منشاء کتاب السنن کی تالیف سے چونکہ مستدلاتِ فقہاء جمع کرنا ہے اس لیے اس میں تو صرف مرفوع احادیث جمع فرمائی ہیں جو بالاتفاق حجت ہیں اور مرسل ومنقطع روایات کو الگ رسالہ کی صورت میں جمع فرما کر کتاب السنن کے ساتھ بطور تتمہ ملحق کیا ہے جو بعض فقہاء کے نزدیک حجت ہیں۔ خود امام صاحب اہل مکہ کے نام مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''گزشتہ زمانہ میں تمام علماء مراسیل سے استدلال کیا کرتے تھے اور ان کو حجت مانتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری' امام مالک' امام اوزاعی رحمہم اللہ وغیرہم کا یہی مسلک تھا۔ یہاں تک کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا دَور آیا۔ انہوں نے سب سے پہلے مراسیل کے حجت ہونے نہ ہونے کے سلسلہ میں کلام کیا۔ ان کے بعد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ علماء بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے لگے۔۔۔۔
> لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں مرسل ومنقطع حدیث کے علاوہ کوئی مسند ومرفوع حدیث مستدل نہ ہو تو اس وقت مرسل سے بھی استدلال کیا جاسکتا ہے۔ گو قوت میں مرسل' متصل کے برابر نہیں۔''

اسی خط میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمادی ہے کہ میں نے جو مراسیل جمع کیے ہیں ضروری نہیں کہ وہ دوسرے علماء کے نزدیک بھی مرسل ہی ہوں بلکہ ممکن ہے کہ وہ دوسرے محدثین کی سندوں سے متصل اور صحیح ثابت ہو جائیں۔

خود امام صاحبؒ نے مراسیل کی تعداد چھ سو بتلائی ہے اور اُوپر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ کتاب المراسیل درحقیقت کتاب السنن کا جزء ہے لیکن بعد میں کسی نے اس کی سندوں کو حذف کر کے علیحدہ شائع کر دیا۔ اسانید حذف ہو جانے سے کتاب کی ضخامت کم ہوگئی پھر حجری طباعت نے اسے اور بھی مختصر بنا کر رکھ دیا' جسکی وجہ سے بعض علماء کو خیال پیدا ہوا کہ امام صاحب کی اصل کتاب المراسیل یہ نہیں ہے بلکہ یہ اسکا مختصر ہے لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہی اصل کتاب المراسیل ہے البتہ اسانید حذف کر دی گئی ہیں۔

کتاب السنن

یہ امام صاحب کی سب سے اہم تصنیف ہے' اسی نے امام صاحب کو زندہ و جاوید شخصیت بنایا ہے۔ اس لیے امام صاحب کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کے اس عظیم الشان کارنامہ کا تفصیلی تعارف پیش خدمت کریں۔

وجہ تالیف:

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ معالم السنن کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے پہلے علماء حدیث کی تصنیفات جوامع' مسانید وغیرہ ہوتی تھیں' جن میں سنن واحکام کی احادیث کے ساتھ اخبار و قصص' مواعظ و آداب وغیرہ کی احادیث بھی مختلط ہوتی تھیں' صرف سنن واحکام کی احادیث جمع کرنے کا ارادہ کسی نے نہیں کیا تھا' یہ سعادت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حصہ میں تھی اور واقعہ یہ ہے کہ یہ کام ہر کسی کے بس کا تھا بھی نہیں' اسی وجہ سے علماء حدیث کی نگاہ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کارنامہ قابل حیرت تسلیم کیا گیا ہے۔'' (معالم ص: ۷ ج ۱)

مستدلاتِ فقہاء جمع کرنے کے لیے حفظ و اتقان کے ساتھ تفقہ اور بالغ نظری کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اگر کسی حدیث میں کوئی قصہ مذکور ہو تو وہاں یہ پتہ چلایا جاسکے کہ کس جزء سے مسئلہ فقہیہ ثابت ہو رہا ہے۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ یہ کام ہر شخص نہیں کر سکتا' بالغ نظر فقیہ ہی اس کا بیڑا اُٹھا سکتا ہے۔

اللہ پاک جل شانہٗ نے صحاح ستہ کے مصنفین میں سے صرف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس دولت سے نوازا تھا۔ اللہ پاک نے ان دونوں حضرات کو فقہ کا خاص ذوق مرحمت فرمایا تھا' چنانچہ یہ کام امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و ابو داود تفقه علی فقهاء العراق و عظم مقدارُه فی الفقه' وهما۔۔۔۔ اعنی البخاری و اباداود۔۔۔۔ افقه الجماعة رحمهم الله تعالٰی ۔ اھ [شروط الائمة الخمسة ص: ۵۶]

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے عراق کے فقہاء سے (یعنی فقہائے احناف سے) علم فقہ حاصل کیا تھا اور فقہ میں آپ کو کافی دسترس حاصل تھی' آپ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحاحِ ستہ کے مصنفوں میں سب سے زیادہ فقہ کا ذوق رکھتے تھے۔ اللہ پاک سب پر اپنی مہربانی فرمائیں۔''

کتاب السنن کا موضوع:

علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ کتاب السنن کی وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد وہ احادیث جمع کرنا ہے جن سے فقہاء استدلال کرتے ہیں اور احکام کا مبنیٰ قرار دیتے ہیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر امام صاحب نے کتاب السنن تالیف فرمائی ہے اور صحیح' حسن' لین وغیرہ احادیث جمع فرمائی ہیں اور فقہاء

کرام نے جو مسائل مستنبط فرمائے ہیں انہی کو ابواب قرار دے کر ان کے تحت احادیث درج فرماتے گئے ہیں' اسی وجہ سے فقہیہ کو سب سے زیادہ ضرورت اس کتاب کی ہوتی ہے۔'' (شروط ص:۵۵)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو متون کا خیال رہتا ہے چنانچہ وہ مختلف اسانید سے حدیث کے الفاظ کا اختلاف بھی بیان کرتے ہیں۔۔۔۔۔خلاصہ یہ کہ امام صاحب کو فقہ الحدیث کا خیال اسانید سے زیادہ رہتا ہے۔'' (شروط ص:۴۴)

زمانہ تالیف:

امام صاحب نے ۲۴۱ھ سے پہلے ہی کتاب السنن مکمل فرمالی تھی۔ (مقدمہ لامع ص:۴۱' ج۱) اور مکمل کر کے اپنے استاذ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (۱۶۴ھ۔۲۴۱ھ) کی خدمت میں پیش فرمائی' استاذ نے اسے بہت پسند کیا۔ آپ کے تذکرہ نویس لکھتے ہیں:

جمع کتاب السنن قديما' و عرضه على الامام احمد بن حنبل فاستجاده و استحسنه۔

[وفيات۔ تهذيب۔ تاريخ بغداد]

''امام صاحب نے کتاب السنن اپنی وفات سے بہت پہلے تصنیف فرمالی تھی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی تھی' انہوں نے کتاب کو بہت پسند کیا تھا اور اس کی عمدگی کا اعتراف کیا تھا''۔

سنن کے نسخوں میں اختلاف کی وجہ بھی یہی بات بنی ہے کیونکہ ہر مصنف اپنی تصنیف پر نظر ثانی' حک و فک اور اضافے کرتا ہی رہتا ہے جس کی وجہ سے کتاب میں کمی بیشی ہونا ضروری ہے۔ امام صاحب کے تلمیذ لؤلؤی کی روایت اسی وجہ سے قابل اعتناء بن گئی ہے کہ انہوں نے امام صاحب سے ۲۷۵ھ میں سنن کی سماعت کی ہے جو امام صاحب کی وفات کا سال ہے۔

سنن کے نسخے

امام صاحب سے بے شمار تلامذہ نے کتاب السنن روایت کی ہے البتہ وہ نیک بخت تلامذہ جن کا سلسلہ بعد تک چلتا رہا وہ کل نو ہیں' جن میں سے صرف چار کا سلسلہ متصل رہ سکا' باقی پانچ کے سلسلے منقطع ہو گئے۔ ذیل میں ان راویوں کا اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے:

① لؤلؤی کا نسخہ:

ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو لؤلؤی بصری (متوفی ۳۳۳ھ) امام صاحب کے تلمیذ رشید ہیں' مؤرخ ذہبی لکھتے ہیں:

لزم ابا داود مدة طويلة' يقرأ السنن للناس۔ [العبر ص: ٥٤٧' ج ٤]

''عرصہ دراز تک لؤلؤی امام ابوداؤد کی صحبت میں رہے ہیں۔ درس میں وہی کتاب السنن کی قرأت فرمایا کرتے تھے''۔

گزربسر کے لیے آپ موتیوں کی تجارت کیا کرتے تھے اس لیے ''لؤلؤی'' کہلاتے ہیں۔ (مقدمہ المنہل العذب ص:۱۹) آپ نے محرم ۲۷۵ھ میں امام صاحب سے کتاب السنن کی آخری مرتبہ سماعت کی ہے اس لیے آپ کی روایت ''اصح الروایات'' مانی جاتی ہے۔ پاک و ہند' حجاز اور عرب کے مشرقی علاقوں میں آپ ہی کا نسخہ رائج ہے۔ ''سنن ابی داؤد'' جب مطلق بولتے ہیں تو آپ ہی کا نسخہ مراد ہوتا ہے۔ (عون المعبود ص ۵۴۷ ج ۴)

② ابن داستہ کا نسخہ:

ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بنداستہ تمار بصری' نماری (متوفی ۳۴۶ھ) بھی امام صاحب کے خاص شاگرد ہیں۔ آپ کی روایت ''اکمل الروایات'' مانی جاتی ہے۔ مغربی ممالک میں آپ ہی کا نسخہ رائج ہے۔۔۔۔ آپ کا نسخہ لؤلؤی کے نسخہ سے ملتا جلتا ہے۔ صرف احادیث وابواب کی تقدیم وتاخیر میں اختلاف ہے۔ خطابی نے' جو کتاب السنن کے سب سے پہلے شارح ہیں' ۳۴۵ھ میں آپ سے ''کتاب السنن'' پڑھی ہے۔ ابن حزم مشہور ''ظاہری'' علامہ بھی آپ ہی کا شاگرد ہے۔

③ ابن الاعرابی کا نسخہ:

ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درہم (ولادت ۲۴۶ھ وفات ذی قعدہ ۳۰۴ھ) بھی امام صاحب کے شاگرد ہیں' جو ''ابن الاعرابی'' سے شہرت یافتہ ہیں۔ ان کی روایت میں کتاب الفتن' کتاب الملاحم اور حروف و خاتم کا بیان نہیں ہے' کتاب اللباس کا نصف حصہ نہیں ہے۔ کتاب الصلوٰۃ' کتاب الوضوء اور کتاب النکاح کے بہت سے حصے نہیں ہیں۔۔۔۔ ابن حزم نے آپ سے بھی کتاب السنن روایت کی ہے۔ (عبر ص:۲۵۲' ج ۲' تذکرہ الحفاظ ص:۶۷' ج ۳)

نوٹ: ابن الاعرابی مشہور امام لغت اور ہیں جن کا نام نامی محمد بن زیاد ہے جن کی ۲۳۱ھ میں وفات ہوئی ہے۔

④ رملی کا نسخہ:

ابوعیسیٰ اسحٰق بن موسیٰ بن سعید رملی (متوفی ۳۱۷ھ) نہ صرف امام صاحب کے تلمیذ رشید ہیں' بلکہ آپ کے ورّاق (کتاب پڑھنے والے) بھی ہیں۔ آپ کی روایت ابن داسہ کی روایت سے ملتی جلتی ہے۔۔۔۔ یہ چار راوی وہ ہیں جن کی سند متصل ہے۔

(عون المعبود ص: ۵۴۷' ج ۴)

دیگر نسخے:

(۵) ابوالحسن علی بن محمد بن عبدانصاری کا نسخہ' جو ''ابن العبد'' سے شہرت یافتہ ہیں اور جن کا نسخہ ''عبدی'' کہلاتا ہے۔۔۔۔ سخاوی اور ابن حجر کی رائے میں روات واسانید پر امام صاحب کا تبصرہ جس قدر اس نسخہ میں پایا جاتا ہے دیگر نسخوں میں نہیں پایا جاتا۔ (مقدمہ المنہل ص ۱۹) (٦) ابواسامہ محمد بن عبدالملک بن یزید بن رَوّاس کا نسخہ۔ (۷) ابوسالم محمد بن سعید جلودی کا نسخہ۔ (تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو سنن کا راوی بتلایا گیا ہے) (۸) ابوعمرو احمد بن علی بن حسن بصری کا نسخہ۔ (۹) ابوالطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن اشنانی کا نسخہ۔

ان پانچوں راویوں کی سندیں متصل نہیں رہی ہیں۔

تعدادِ روایات:

خود امام صاحب کا یہ بیان ہے کہ کتاب السنن میں چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں جنہیں امام صاحب نے پانچ لاکھ احادیث کے ذخیرہ سے چھانٹ کر درج کیا ہے۔ امام صاحب کے تلمیذ ابن داسہ آپ کا قول نقل کرتے ہیں:

كبت عن رسول الله ﷺ خمس مائة ألف حديث' انتخبت منها ما ضمنت هذا الكتاب' جمعتُ فيه اربعة الاف حديث و ثمانمائة حديث۔

[وفیات' المنتظم' شروط الائمة الخمسة]

''رسول اللہ ﷺ کی پانچ لاکھ حدیثیں میں نے لکھی ہیں جن میں سے انتخاب کر کے چار ہزار آٹھ سو (۴۸۰۰) کتاب السنن میں درج کی ہیں۔''

شبہ کا جواب:

یہاں یہ شبہ ضرور پیدا ہو سکتا ہے کہ آخر احادیث کا اتنا بڑا ذخیرہ کہاں ہے؟ آج جو روایات موجود ہیں وہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں؟ تو اس سلسلہ میں یہ جان لینا چاہیے کہ متقدمین کے نزدیک صرف مرفوع حدیث ہی شمار نہیں ہوتی تھی بلکہ موقوف روایات یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے ارشادات بھی حدیث شمار ہوتے تھے بلکہ اگر کسی حدیث کی متعدد سندیں ہوتی تھیں تو انہیں بھی متعدد حدیثیں شمار کیا جاتا تھا' اس لیے احادیث کی تعداد ان کے شمار میں لاکھوں۔ سے بھی متجاوز ہو جاتی تھی۔

محدث ابوزرعہ کے بارے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہیں سات لاکھ حدیثیں یاد تھیں' جن میں سے ایک لاکھ چالیس ہزار حدیثیں صرف قرآن کریم کی تفسیر سے متعلق تھیں ۔۔۔۔۔خود امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند سات لاکھ پچاس ہزار حدیثوں سے انتخاب کر کے تیار کی ہے۔ (مقدمہ مسند ص ۲۱' ترتیب احمد محمد شاکر)

نیز گنتی میں صرف صحیح احادیث ہی شمار نہیں ہوتی تھیں بلکہ موضوع روایات بھی اس فہرست میں داخل رہتی تھیں۔ اس لیے امام صاحب کی احادیث کی تعداد کے بارے میں کسی قسم کا شبہ دامن گیر نہ ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ امام صاحب نے صرف ایک استاذ محمد بن بشار بصری (متوفی ۲۵۲ھ) سے جو ''بندار'' کے لقب سے جانے جاتے تھے' پچاس ہزار حدیثیں لکھی تھیں۔ (عبر ص: ۴' ج ۲)

کتاب السنن کی احادیث کی جو تعداد ہم نے اُوپر بیان کی ہے وہ کتاب المراسیل کی چھ سو حدیثوں کے علاوہ ہے پس کُل پانچ ہزار چار سو حدیثیں ہوں گی جو ''سنن و مراسیل'' میں جمع فرمائی گئی ہیں۔

کتاب السنن کی شروحات:

امام صاحب کی کتاب السنن کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر علمائے کرام نے ہر دَور میں اس کی طرف اپنی توجہات مبذول فرمائی ہیں اور طرح طرح سے اس کی خدمات انجام دی ہیں' ذیل میں ان خدمات کا تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے:

① معالم السنن:

یہ شرح امام احمد محمد بن ابراہیم بن خطاب ابوسلیمان خطابی بستی (ولادت رجب ۳۱۹ھ وفات ربیع الاوّل ۳۸۸ھ) کی ہے' آپ ''بست'' کے باشندے تھے جو ہرات' غزنہ اور بجستان کے درمیان علاقہ کابل کا ایک شہر ہے۔ آپ نے ابن الاعرابی (تلمیذ ابی داؤد) سے مکہ معظمہ میں کتاب السنن کی سماعت کی ہے اور ابوبکر بن داستہ (تلمیذ ابی داؤد) سے بھی بصرہ میں ''السنن'' پڑھی ہے۔ اس طرح آپ امام صاحب کے بیک واسطہ شاگرد ہوتے ہیں اور آپ ہی کو ''کتاب السنن'' کا سب سے پہلا شارح ہونے کا شرف حاصل ہے' آپ کے تلامذہ میں المستدرك علی الصیحین کے جلیل القدر مصنف حاکم ابوعبداللہ اور امام ابوحامد اسفرائنی جیسے حضرات ہیں۔

آپ کی شرح چار جلدوں میں ہے' انداز متقدمین والا ہے یعنی حسب ضرورت کلام فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔لیکن آپ کی شرح کو خصوصی شرف و امتیاز یہ حاصل ہے کہ غریب الحدیث (حدیث کے مشکل الفاظ) کی تشریح میں اسے اتھارٹی مانا جاتا ہے بعد کے تمام شارحین اختلافِ مذاق کے باوجود مشکل الفاظ کے معنی آپ ہی کی شرح سے نقل کرتے ہیں کیونکہ ادب و لغت میں آپ کو امامت کا مرتبہ حاصل تھا' یاقوت حموی معجم الادباء میں لکھتا ہے۔

کان ادیبا شاعراً' لغویا' اخذ اللغة والادب عن ابی عمر الزاهد' وابی علی اِسمعیل الصفار' وأبی جعفر الرزاز وغيرهم من علماء العراق۔

''خطابی ادیب، شاعر اور ماہر لغت تھے۔ لغت و ادب کا علم انہوں نے ابوعمر زاہد، صفار، رزاز وغیرہ علماء عراق سے حاصل کیا تھا۔

حدیث کے مشکل الفاظ کی تشریح میں آپ کی ایک لطیف تصنیف ''غریب الحدیث'' بھی ہے جس کی علماء نے دِل کھول کر مدح کی ہے۔ (جس کا قلمی نسخہ مکتبہ عاشر آفندی (نمبر ۲۳۴) میں ہے۔ (تذکرہ النوادر ص:۱۴ سید ہاشم ندوی)

آپ کو 'جرح و تعدیل' کے فن میں بھی امتیازی مقام حاصل تھا اور احکام کی علتیں، نکات و لطائف بیان کرنے میں تو آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ثم اتی الغزالی والخطابی و ابن عبدالسلام وامثالهم شکر الله مساعیهم بنکت لطیفة و تحقیقات شریفة۔ [حجة الله ص ۱۰ ج ۱]

ائمہ مجتہدین کے بعد امام غزالی، خطابی اور ابن عبدالسّلام کا دور آیا جنہوں نے عجیب عجیب نکات و لطائف اور عمدہ عمدہ تحقیقات بیان فرمائیں۔ اللہ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

حتیٰ کہ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شرح کو 'حدیث' کی نہیں بلکہ 'فقہ الحدیث' کی کتاب قرار دیا ہے لیکن جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں آپ باب کی ہر حدیث کی شرح نہیں فرماتے بلکہ اگر کسی باب کی تمام روایات کا منشاء متحد ہوتا ہے تو آپ ان میں سے جامع حدیث لے کر اس کی شرح کر دیتے ہیں باقی احادیث کی شرح نہیں کرتے، البتہ اگر کسی باب میں متعدد احادیث ہوں اور مضامین مختلف ہوں تو پھر سب کی علیحدہ علیحدہ شرح لکھتے ہیں۔ آپ مسلکاً شافعی ہیں لیکن گروہی عصبیت پاس سے ہو کر بھی نہیں گزری۔ اسی وجہ سے تمام متاخرین نے آپ کی شرح سے استفادہ کیا ہے۔

علامہ محمد راغب طباخ نے تصحیح کر کے آپ کی شرح حلب سے شائع کی ہے۔ تقریباً چودہ سو صفحات اور چار جلدیں ہیں۔ اب کمیاب ہے۔

ابومحمود جمال الدین احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہلال مقدسی شافعی (۷۱۴۔۷۶۵ھ) نے معالم السنن کی تلخیص کی ہے اور عجالۃ العالم من کتاب المعالم نام رکھا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

② شرح السنن (نامکمل):

محدث کبیر ولی الدین ابوزرعہ احمد بن حافظ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم عراقی (ولادت ذی الحجہ ۷۶۲ھ وفات ۲۷ شعبان ۸۲۶ھ) کی مبسوط شرح ہے۔ علامہ سیوطی ''حسن المحاضرة'' میں آپ کی شرح پر تبصرہ کرتے ہیں:

''یہ مبسوط شرح ہے، اس جیسی کوئی اور شرح تصنیف نہیں ہوئی، شروع سے سجدۂ سہو کے بیان تک سات جلدوں میں ہے اور ایک مستقل جلد میں صوم، حج اور جہاد کے ابواب کی شرح ہے اگر یہ شرح پایہ تکمیل کو پہنچتی تو چالیس سے زیادہ جلدوں میں سما سکتی''۔

③ شرح السنن (نامکمل):

حافظ ابوعبداللہ علاء الدین مغلطائی بن قلیج بن عبداللہ ترکی، ثم مصری، حنفی (ولادت ۶۸۹ھ وفات ۱۴ شعبان ۷۶۲ھ) بلند پایہ کے محقق ہیں۔ بخاری شریف، سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ کی شروح آپ کے قلم کی رہین منت ہیں۔ بخاری شریف کی شرح بیس جلدوں میں ہے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ کی شروح تشنہ تکمیل ہیں۔ ابن ماجہ کی شرح دو جلدوں میں خود مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی خزانہ فیض اللہ استنبول (نمبر ۳۶۲) میں ہے۔ (اعلام ص ۲۴۱ ج ۱۰)

④ شرح السنن:

شہاب الدین ابوالعباس احمد بن حسین بن حسن بن علی بن رسلان، رملی، مقدسی، شافعی (۷۷۳۔۸۴۴ھ) مشہور محقق یگانہ ہیں، رملہ (فلسطین) جائے پیدائش ہے اور بیت المقدس جائے وفات، اس لیے رملی، مقدسی دونوں نسبتیں ہیں۔ آپ نے بخاری شریف کی کتاب الحج تک تین جلدوں میں شرح لکھی ہے۔ سنن ابی داؤد کی شرح بھی تین جلدوں میں ہے۔ کاتب چلپی نے کشف الظنون میں اور زرکلی نے اعلام (ص: ۱۱۵، ج ۱) میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی اس شرح پر تبصرہ کرتے ہیں:

> ''یہ ایک جامع شرح ہے، اس جیسی کوئی اور شرح آنکھوں کو دیکھنا نصیب نہیں ہوا جس میں شارح اپنے استاذ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نقل کرتے ہیں''۔

حسن المحاضرہ میں سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

> ''میری نظر سے یہ شرح نہیں گزری لیکن عظیم آبادی صاحب ان کے استاذ حسین بن محسن انصاری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے بعض عرب ممالک میں یہ شرح دیکھی ہے جو آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے۔'' (غایۃ المقصود ص: ۹)

⑤ انتحاء السنن واقتفاء الحسن:

شہاب الدین ابو محمد احمد بن ابراہیم بن ہلال مقدسی (ولادت ۷۱۴ھ۔ وفات ۷۶۵ھ) کی ہے جو امام مزی کے شاگرد ہیں چلپی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الظنون میں اور حافظ نے الدرر الکامنہ (ص ۲۴۲ ج ۱) میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

⑥ شرح السنن:

علامہ یگانہ، فرید زمانہ محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود، قاضی القضاۃ بدر الدین عینی (ولادت رمضان ۷۶۲ھ وفات ذی الحجہ ۸۵۵ھ) کی ہے۔ بخاری شریف کی بے مثال شرح ''عمدۃ القاری''، ہدایہ کی فاضلانہ شرح ''بنایہ'' اور معانی الآثار طحاوی کی محققانہ شرح ''نخب الافکار'' آپ ہی کے قلم کے جواہر پارے ہیں، آپ نے سنن ابی داؤد کے کچھ حصہ کی شرح بھی لکھی ہے جس کا چلپی نے کشف الظنون میں تذکرہ کیا ہے۔ خود علامہ عینی بخاری شریف کی شرح کے مقدمہ میں اس شرح کے متعلق

تحریر فرماتے ہیں:

''معانی الآثار کی شرح سے فارغ ہونے کے بعد میں نے امام ابوداؤد کی ''السنن'' کی شرح لکھنا شروع کی تھی مگر حالات کی ناسازگاری نے اسے پورا نہ ہونے دیا' اس زمانہ میں مجھ پر ہموم وغموم کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ جب حالات سازگار ہوئے تو چند وجوہ سے اس کا ارادہ موقوف کر کے بخاری شریف کی شرح شروع کی''۔ (عمدۃ القاری)

⑦شرح السنن (ناتمام):

مشہور زمانہ' فاضل یگانہ' علامہ محیی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن حسن بن حسین نووی (ولادت ۶۳۱ھ۔ وفات رجب ۶۷۶ھ) کی شرح ہے لیکن آپ کی بخاری شریف کی شرح کی طرح یہ شرح بھی ناتمام رہ گئی ہے۔ البتہ صحیح مسلم کی شرح مکمل ہوگئی ہے جو فی زمانہ متداول ہے۔

⑧شرح السنن:

قطب الدین ابوبکر بن احمد بن علی قرشی ملقب بہ دعسین یمنی شافعی (وفات ۷۵۲ھ) کی ہے اور چار ضخیم جلدوں میں ہے لیکن شارح کا وقت موعود آ پہنچنے کی وجہ سے مسودہ کی شکل میں رہ گئی ہے۔ (کشف الظنون' تذکرہ سنن ابی داؤد) ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی نے السنة و مكانتها فى التشريع الاسلامى میں اور محدث مبارک پوری نے تحفۃ الاحوذی کے مقدمہ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ زرکلی لکھتے ہیں۔

''ان کی ''شرح السنن لابی داؤد'' بھی ہے جو تقریباً چار جلدوں میں ہے۔'' (اعلام ص: ۴۴' ج ۲)

⑨شرح زوائد السنن لابی داود علی الصحیحین:

سراج الدین ابوحفص عمر بن علی بن احمد (ولادت ۷۲۳ھ۔ وفات شب جمعہ ۱۶ ربیع الاوّل ۸۰۴ھ) کی ہے جو ابن الملقن سے شہرت یافتہ ہیں۔ جب آپ یک سالہ نونہال تھے اسی وقت شفقت پدری سے محروم ہو گئے تھے' والدہ صاحبہ نے عیسیٰ نامی ایک مغربی آدمی سے عقد کر لیا تھا جو بچوں کو قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے اس لیے آپ کی ابن الملقن سے شہرت ہوئی۔ آپ کو یہ لقب ناپسند تھا' چنانچہ اپنے قلم سے کبھی آپ نے یہ لقب استعمال نہیں کیا بلکہ آپ خود کو ''ابن النحوی'' لکھا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے یمن کے علاقوں میں آپ کی شہرت ''ابن النحوی'' کے لقب سے ہے۔

امام بخاری اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جلیل القدر استاذ اسمٰعیل بن علیہ ہیں۔ وہ بھی ابن علیہ کہا جانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ناراض ہوتے تھے۔ مگر انسان عجیب مخلوق ہے وہ اس کام پر زیادہ حریص ہے جس سے اسے روکا جائے اس لیے لوگ باوجود ان کی ناراضگی کے ان کو ابن علیہ ہی کہتے تھے۔

بہر حال ابن النحوی نے پہلے بخاری شریف کی شرح ''التوضیح'' لکھی پھر ''زوائد مسلم علی البخاری'' کی شرح لکھی یعنی مسلم شریف

میں جو احادیث بخاری شریف سے زائد ہیں صرف ان کی شرح لکھی پھر سنن ابی داوٗد کے زوائد علی الصحیحین کی شرح دو جلدوں میں تحریر فرمائی۔ (کشف الظنون' اعلام ص: ۲۱۸' ج ۵)

⑩ غاية المقصود في حل سنن ابي داوٗد:

محدثِ زمانہ علامہ شمس الحق ابو الطیب محمد بن امیر بن علی بن حیدر عظیم آبادی (ولادت ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ وفات ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ) کی فاضلانہ مبسوط شرح ہے۔۔۔سیّد محمد عمیم الاحسان صاحب تعلیقاتِ سنبھیلہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ: ''یہ شرح تیس جلدوں میں ہے''۔۔۔لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ شرح ۳۲ جلدوں میں ہوتی۔ اس لیے کہ امام صاحب کی کتاب السنن کو خطیب بغدادی نے ۱۳۲ اجزاء میں تقسیم کیا ہے اور شارح نے ہر جزو کی شرح کو مستقل جلد قرار دینے کا ارادہ کیا تھا چنانچہ شائع شدہ جلد کتاب السنن کی صرف پہلے جزو کی شرح ہے۔ اس لیے یہ شرح ۳۲ جلدوں میں پایہ تکمیل کو پہنچتی۔۔۔لیکن افسوس کہ صرف جلد اوّل ہی شائع ہو سکی ہے جو جہازی سائز کے دو سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور حاشیہ پر امام منذری کی تلخیص اور ابن قیم کی تہذیب السنن چڑھائی گئی ہیں۔ بقیہ جلدیں شائع نہیں ہوئیں۔ یہ شرح کتنی لکھی گئی ہے اس کا بھی ہمیں علم نہیں۔ مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس شرح پر تبصرہ کرتے ہیں:

فوجدته لكشف مكنوزاته كافلًا' و بجمع مخزوناته حافلا' فلله دره' قد بذل فيه وسعه' وسعى سعيه۔ [مقدمه بذل المجهود]

''سنن ابی داوٗد کے مخفی خزانوں کا پتہ چلانے کی یہ شرح ذمہ دار ہے۔ اس کے ذخائر ثمینہ کو پوری طرح جمع کرنے والی ہے۔ اللہ پاک شارح کو جزائے خیر دیں کہ انہوں نے اپنی سی کوشش میں کوئی کسر نہیں چھوڑی''۔

لیکن آگے شارح کا شکوہ بھی کیا ہے کہ تعصب کی وجہ سے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جگہ جگہ زبان درازی کرتے ہیں۔

شارح نے ایک عظیم الشان کارنامہ یہ بھی انجام دیا ہے کہ: ''سنن ابی داوٗد'' کا گیارہ نسخوں سے مقابلہ کر کے ایک صحیح نسخہ تیار کیا ہے۔۔۔یہ کام واقعی اہم تھا۔ بذل کے مصنف نے بھی اس مصح رحمۃ اللہ علیہ نسخہ سے کافی استفادہ کیا ہے۔۔۔اور اس سے بھی بڑھ کر قابل فخر کارنامہ خود شرح ہے۔ جس نے موافق و مخالف سب سے خراجِ تحسین وصول کیا ہے لیکن تعصب کا خدا برا کرے کہ اس نے کتاب کو ایک محدود حلقہ میں بند کر کے رکھ دیا ہے۔

⑪ عون المعبود في شرح السنن لابي داود:

ابوعبدالرحمٰن شرف الحق مشہور بہ محمد اشرف دیانوی عظیم آبادی (ولادت ۳ ربیع الثانی ۱۲۷۵ھ وفات ۱۵ محرم ۱۳۲۶ھ) کی مشہور زمانہ شرح ہے۔ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔

اِس شرح اور غایۃ المقصود کا پس منظر یوں بیان کیا گیا ہے کہ مشہور دہلوی محدث علامہ سیّد نذیر حسین صاحب کے پاس امام

صاحب کی کتاب السنن کا ایک نسخہ تھا جسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد نسخوں سے مقابلہ اور تصحیح کر کے تیار کیا تھا اور اس پر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی بھی تھے۔ یہ نسخہ ۱۸۴۷ء کے پُرآشوب دور میں سیّد صاحب کے پاس سے ضائع ہوگیا جس کا سیّد صاحب کو شدید قلق تھا' کہتے ہیں کہ جب کبھی سبق میں اس نسخہ کا تذکرہ آجاتا تو بے اختیار سیّد صاحب کے آنسو امنڈ آتے تھے۔ (خاتمہ عون المعبود ص:۵۵۲' ج۴' از محمد تلطف صاحب عظیم آبادی' ناشر عون المعبود وغایۃ المقصود)

بہرحال وہ نسخہ تو دوبارہ نہ ملنا تھا نہ ملا اس لیے سیّد صاحب نے اپنے خاص شاگرد علامہ شمس الحق صاحب سے کتاب السنن کی شرح لکھنے کی فرمائش کی چنانچہ امتثالِ امر میں سعادت مند شاگرد نے غایۃ المقصود لکھنا شروع کیا لیکن اس کی طوالت کی وجہ سے یہ اندازہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ کب پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اُدھر سیّد صاحب خود اپنی حیات میں اپنی آنکھوں سے وہ شرح دیکھنا چاہتے تھے اس لیے سیّد صاحب نے دوبارہ فرمائش کی کہ غایۃ المقصود تو تم ہی لکھتے رہو لیکن اس سے پہلے ایک مختصر شرح لکھ کر شائع کرو۔۔۔ شاگرد نے استاذ کی خواہش کی تکمیل کی ذمہ داری اپنے چھوٹے بھائی اشرف پر ڈالی اور خود بھی کام میں شریک رہے بلکہ محدث مبارک پوری (متوفی ۱۳۵۳ھ) اور اپنے صاحبزادے ادریس بن شمس الحق اور ماموں زاد بھائی عبدالجبار بن نور محمد دیانوی (۱۲۹۷۔۱۳۱۹ھ) اور چند دیگر علماء کی رفاقت ومعاونت سے مشترکہ طور پر عون المعبود کی تصنیف شروع کی۔۔۔ اسی وجہ سے جلد اوّل کے شروع سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محمد اشرف صاحب کی تصنیف ہے اور اسی کے خاتمہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خود علامہ شمس الحق صاحب کی شرح ہے۔ اسی طرح جلد ثانی کے خاتمہ سے محمد اشرف صاحب کی تصنیف ظاہر ہوتی ہے اور تیسری اور چوتھی جلدوں کے خاتمہ سے شمس الحق صاحب کی تصنیف ظاہر ہوتی ہے۔

یہ شرح پہلی بار مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوئی تھی۔ عرصہ سے نایاب تھی' اب حسن ایرانی صاحب نے دارالکتب العربیہ (بیروت' لبنان) سے عکسی شائع کی ہے۔ انہوں نے ''تحفۃ الاحوذی'' بھی عکسی شائع کی ہے جس کی وجہ سے اب ان کا حاصل کرنا آسان ہوگیا ہے۔

⑫ المنهل العذب المورود (ناتمام):

محقق زمانہ' علامہ ابومحمد محمود بن محمد بن احمد بن خطاب سبکی مالکی (ولادت ۱۹ ذی قعدہ ۱۲۷۴ھ وفات جمعہ ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ) کی مبسوط وجامع شرح ہے۔ کتاب المناسک باب التلبید تک دس جلدوں میں آئی ہے' تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحات ہیں۔ سبکی نے جب جامعہ ازہر میں سنن ابی داؤد کا درس شروع کیا تو کتاب کے نسخوں کی کمی کی وجہ سے طلباء کو بڑی دقت پیش آتی تھی اس لیے سبکی کو سنن شائع کرنے کا خیال پیدا ہوا' کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ شرح لکھ کر اور شرح اور متن ساتھ ساتھ شائع کرو اس لیے سبکی نے یہ شرح لکھی اور شائع کی مگر سبکی کی حیات میں اس کی کُل چھ جلدیں شائع ہوسکی تھیں بقیہ جلدیں ان کی وفات کے بعد شائع ہوئی ہیں۔ سبکی نے اس کی پہلی جلد ۱۳۵۱ھ میں شائع کی تھی پھر بعد کی جلدیں مختلف اوقات میں شائع کرتے

رہے۔ جب ۱۳۵۲ھ میں آپ کی وفات ہوگئی تو باقی چار جلدیں آپ کے صاحبزادے امین محمود خطاب سبکی (مدرس جامعہ ازہر) نے شائع کی ہیں۔

دسویں جلد کے خاتمہ میں امین صاحب نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ اس شرح کی تکمیل کا ہے' ابو القاسم ابراہیم (مدرس قاہرہ یونیورسٹی) نے لکھا ہے کہ ''شائع شدہ حصہ شرح کا آدھا حصہ ہے بقیہ آدھا حصہ ان شاء اللہ شائع ہوگا۔'' اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ باقی شرح کا مسودہ سبکی چھوڑ گئے ہوں گے۔

ابراہیم صاحب اس شرح کے بارے میں لکھتے ہیں:

انه موسوعة كبرى من موسوعات شراح كتب السنة۔

شارحین حدیث اور گنجینہ ہائے علوم میں یہ کتاب عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے۔

جناب مصطفیٰ بن علی بن محمد بن مصطفیٰ بیومی معروف بہ ''ابن بیومی'' نے تمام جلدوں کی فہرست مرتب کردی ہے جو تین سو صفحات میں امین محمود صاحب کے اہتمام سے شائع ہوئی ہے جس کی وجہ سے سنن اور شرح دونوں سے استفادہ آسان ہوگیا ہے۔''

⑬ بذل المجهود في حل سنن أبي داود:

سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (ولادت آخر صفر ۱۲۶۹ھ وفات ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ بدھ بعد العصر مدینہ منورہ میں) کی فاضلانہ شرح پانچ ضخیم جلدوں میں ہے۔ شروع کی چار جلدوں کی تسوید ہندوستان میں ہوئی ہے۔ پانچویں کی مدینہ منورہ میں۔ ۱۲ شعبان ۱۳۴۵ھ کو مدینہ منورہ میں یہ شرح پایہ تکمیل کو پہنچی ہے جو لمبی تقطیع (جہازی سائز) اور حجری طباعت کے باوجود تقریباً دو ہزار صفحات میں ہے۔ اب شارح رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید اور مجاز رشد و ہدایت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ (شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور) کے حاشیہ کے ساتھ بیس جلدوں میں ٹائپ میں شائع ہوگئی ہے جس کی کچھ جلدیں ہندوستان اور بقیہ مصر سے چھپی ہیں۔ اس شرح کی خصوصیات شارح کے بیان کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں:

① اکثر مباحث متقدمین کے کلام سے ماخوذ ہیں چاہے حوالہ ذکر ہو یا نہ ہو' البتہ ''قال ابوداؤد'' کی شرح و توضیح شارح کے قلم اعجاز رقم کا کرشمہ ہے کیونکہ متقدمین نے اس بحث کا حق کما حقہ ادا نہیں کیا۔

② ہر راوی کا جہاں پہلی مرتبہ ذکر آیا ہے وہاں اس کا مفصل تذکرہ لکھا گیا ہے۔ بعد میں صرف حوالہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

③ احناف کے مسلک کو مناسب انداز سے بیان کر کے حدیث پر نظر ڈالی گئی ہے' اگر حدیث ان کے مسلک کے موافق ہے تو ٹھیک ورنہ ان کے مستدلات درج کیے گئے ہیں اور حدیث کی توجیہ کی گئی ہے۔

④ اگر کسی مقام پر حدیث کا باب سے ربط پوشیدہ ہے تو اس کو واضح کیا گیا ہے۔

⑤ غایۃ المقصود اور عون المعبود کے شارحین سے جہاں جہاں تسامحات ہوئے ہیں وہاں تنبیہ کی گئی ہے تاکہ ناظرین غلط فہمی سے

محفوظ رہیں۔

⑥ بعض اہم مباحث کا اعادہ وتکرار کیا گیا ہے۔

⑦ جن روایات کو مصنف نے مختصراً لکھا ہے اگر وہ کسی کتاب میں مفصل مل گئی ہیں تو مع حوالہ نقل کی گئی ہیں۔

⑧ مجتہدین خصوصاً ائمہ اربعہ کے مذاہب شوکانی کے حوالہ سے درج کیے گئے ہیں۔

⑨ مصنف نے جن روایات کو مرسل یا معلق لکھا ہے ان کو موصول کیا گیا ہے مذکورہ بالا خصوصیات کے علاوہ اس شرح کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ:

⑩ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے امالی کا اہم حصہ اس شرح میں موجود ہے۔

شارح نے وجہ تصنیف یہ بیان کی ہے:

''جب غایۃ المقصود کا پہلا جزو شائع ہوا' جو کتاب کے حل کے لیے کافی ہے اور اس کے بقیہ اجزاء شائع نہ ہوئے تو خیال ہوا کہ اس نہج پر کام کرنا ضروری ہے' پھر جب اس کے بقیہ اجزاء شائع نہ ہوئے بلکہ اس کی جگہ عون المعبود چار جلدوں میں شائع ہوئی جس کے مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ اس سے کتاب کما حقہ حل نہیں ہوتی بلکہ وہ شرح کہے جانے کے قابل بھی نہیں ہے پھر مصیبت بالا مصیبت یہ ہے کہ جا بجا امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر زبان درازی کی ہے۔ اس لیے خیال نے عزم کی صورت اختیار کر لی' چنانچہ بذل المجہود کی تسوید شروع کر دیگئی۔''

شارح نے اس شرح کی تسوید میں مولانا زکریا صاحب قدس سرہٗ سے مدد لی ہے' جس کے نتیجہ میں آپ کو تصنیف کا ذوق اور خدمت حدیث کا ولولہ استاد سے ورثہ میں ملا ہے۔

حنفی نقطہ نظر سے ''عمدۃ القاری'' کے بعد شروحِ حدیث میں بجا طور پر اسی شرح کا مقام ہے۔ اس شرح کا ایک خاص امتیازی وصف یہ بھی ہے کہ اندازِ نگارش تعصب کی آلودگی سے پاک ہے' متانت اور سنجیدگی نے قلم کا ساتھ نہیں چھوڑا ہر جگہ احناف کے مذہب کو منصفانہ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے ہر مکتب فکر کے علماء نے اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

تعلیقات

شرح کی دو قسمیں ہیں: (ا) شرح ممزوج یعنی وہ شرح جو پورے متن کو حل کرے (ب) شرح بالقول یعنی جو پورا متن حل نہ کرے بلکہ کہیں کہیں حسب ضرورت لکھے۔۔۔۔ اب تک پہلی قسم کی شروح کا تذکرہ تھا اب دوسری قسم کی شروح کا تذکرہ شروع کیا جاتا ہے۔ ہماری اردو کی اصطلاح میں اس قسم کی شرح کو ''تعلیق یا حاشیہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔

⑭ مرقاة الصعود الى سنن أبي داود:

از حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق سیوطی شافعی (پیدائش یکم رجب شب اتوار بعد مغرب ۸۴۹ھ وفات ۹ جمادی الاولیٰ بروز جمعہ بوقت عصر ۹۱۱ھ) آپ کو علومِ سبعہ (حدیث' فقہ' نحو' معانی' بیان' بدیع اور ادب) میں مجتہد ہونے کا دعویٰ تھا۔ ان تمام علوم میں آپ کی بیش بہا تصانیف موجود ہیں۔ چنانچہ صحاح کی تمام کتابوں پر آپ نے حواشی تحریر فرمائے ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ''موطا'' پر آپ کی تین کتابیں ہیں ایک: کشف المغطانی شرح المؤطا دوسری: تنویر الحوالک علیٰ مؤطا مالک اور تیسری: اسعاف المبطانی رجال المؤطا صحاح ستہ پر آپ کی تعلیقات کے نام یہ ہیں: بخاری شریف پر التوشیح مسلم شریف پر الدیباج۔ سنن ابی داؤد پر مرقاۃ الصعود۔ ترمذی شریف پر قوۃ المغتذی۔ نسائی شریف پر زہر الربی اور ابن ماجہ پر مصباح الزجاجۃ۔ جن میں سے ''زہر الربیٰ'' نسائی شریف کے ساتھ بہت پہلے ہندوستان میں اور مصر میں شائع ہوئی ہے۔ باقی تعلیقات اب تک شائع نہیں ہوئی ہیں۔

آپ کا طرزِ نگارش متقدمین جیسا ہے یعنی حسب ضرورت کسی کسی جگہ کلام فرماتے ہیں لیکن جہاں قلم اُٹھ جاتا ہے بحث کا حق ادا کر دیتا ہے۔

⑮ درجاة مرقاة الصعود الیٰ سنن أبي داود:

از ابوالحسن علی بن سلیمان دمناتی یا دمنتی' مغربی' بجمعوی' مالکی (ولادت ۱۲۳۴ھ۔ وفات ۱۳۰۶ھ) آپ نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے صحاح ستہ کے تمام حواشی کی تلخیص کی ہے اور وہ تمام رسالے مصر سے ۱۲۹۸ھ میں خود دمناتی کے اہتمام سے شائع ہو گئے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رکھے ہوئے اصل نام پر صرف ایک لفظ (مضاف) بڑھا کر تلخیص کو اصل سے ممتاز کر دیا ہے' ہر رسالہ کے آخر میں سن فراغت لکھا ہے' یہ تلخیصات مندرجہ ذیل ہیں:

روح التوشیح (التوشیح حاشیہ بخاری شریف کی تلخیص)

وشی الدیباج (الدیباج حاشیہ مسلم شریف کی تلخیص)

درجاۃ مرقاۃ الصعود (مرقاۃ الصعود حاشیہ ابوداؤد شریف کی تلخیص)

نفح قوة المغتذی (قوت المغتذی حاشیہ سنن ترمذی کی تلخیص)

عرف زهر الربی (زہر الربی حاشیہ سنن نسائی شریف کی تلخیص)

نور مصباح الزجاجة (مصباح الزجاجۃ حاشیہ سنن ابن ماجہ شریف کی تلخیص)

⑯ فتح الودود علی سنن أبی داود:

ازعلامہ ابوالحسن نورالدین محمد بن عبدالہادی سندھی (کبیر) مدنی، حنفی تتوی (وفات مدینہ منورہ میں ۱۸ شوال ۱۱۳۹ھ) آپ نے بھی صحاح ستہ پر اور مسند امام احمد پر حواشی تحریر فرمائے ہیں جن میں سے ترمذی شریف کا حاشیہ تشنہ تکمیل ہے باقی حواشی مکمل ہیں اور ان میں سے بخاری شریف، سنن ابن ماجہ اور نسائی شریف کے حواشی طبع ہو چکے ہیں۔ سنن ابوداؤد کا حاشیہ مختصر، جامع اور آسان ہے۔ ہندوستان میں متداول نسخوں کے حواشی میں اس کے کافی اقتباسات شائع ہو چکے ہیں۔

⑰ التعلیق علی السنن لابی داود:

از ابوالوفا برہان الدین ابراہیم بن محمد بن خلیل طرابلسی، حلبی، شافعی (ولادت ۲۸ رجب ۷۵۳ھ وفات ۱۶ شوال بروز پیر ۸۴۱ھ) آپ کی سبط ابن العجمی اور برھان حلبی سے شہرت ہے۔ التلقیح فی شرح صحیح البخاری چار جلدوں میں آپ کی بہت مشہور کتاب ہے۔ آپ نے ابن ماجہ، صحیح مسلم اور ابوداؤد پر بھی حواشی تحریر فرمائے ہیں جو طبع نہیں ہوئے۔

(مقدمہ لامع الدراری ص ۱۳۶، اعلام زرکلی ص ٦٢ ج ۱)

⑱ تعلیقات عزیزیه علی سنن أبی داود:

ازمحدثِ وقت سراج الہند شاہ عبدالعزیز بن احمد ولی اللہ بن عبدالرحیم عمری، فاروقی، دہلوی (۱۱۵۹۔۱۲۳۹ھ) آپ نے کئی نسخوں سے مقابلہ کر کے سنن ابی داؤد کا ایک عمدہ نسخہ تیار فرمایا تھا اور جابجا اس پر قیمتی حواشی تحریر فرمائے تھے۔ سیّد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ کے پاس سے ضائع ہو گیا ہے، جس طرح آپ کی تفسیر ''فتح العزیز'' کا بیشتر حصہ دستبرد زمانہ سے محفوظ نہیں رہ سکا ہے۔

⑲ تعلیقات علی السنن:

ازحسین بن محسن انصاری الیمانی (ولادت ۱۴ جمادی الاولی ۱۲۴۵ھ وفات ۱۳۲۷ھ) اس حاشیہ کا تذکرہ محدث شمس الحق عظیم آبادی صاحب نے کیا ہے۔

⑳ التعلیق المحمود علی سنن أبی داود:

ازمولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی (متوفی ۱۳۱۵ھ) تلمیذ خاص حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ وحضرت مولانا

رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔آپ کے حواشی نہ طویل ہیں نہ مختصر اور کتاب کے ساتھ ہندوستان میں بار بار شائع ہوتے رہتے ہیں۔

(۲۱) التعلیقات السنبھلیة :

از مولانا محمد حیات سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ۔نور محمد صاحب (مالک اصح المطابع) کے ایماء پر آپ نے یہ حواشی تحریر فرمائے تھے لیکن وہ آپ کی حیات میں طبع نہیں ہو سکے۔آپ کی وفات کے بعد ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہندو پاک کے خونریز ہنگاموں میں وہ مسودہ تتر بتر ہوگیا جسے دوبارہ حضرت مولانا ظہور احمد صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ مدرس دارالعلوم دیوبند (متوفی ۱۳۸۳ھ) نے مرتب فرمایا اور نور محمد صاحب کے صاحبزادے بشیر احمد صاحب نے اسے شائع کیا۔

(۲۲) حاشیہ علی السنن:

از محمد بن طالب بن علی۔ابن سودتاؤدی مری فاسی (۱۱۱۱۔۱۲۰۹ھ) آپ نے بخاری کا بھی حاشیہ زاد المجد الساری لکھا ہے جو طبع ہوگیا ہے آپ کے مسلم اور ابوداؤد کے حواشی طبع نہیں ہوئے ہیں۔زرکلی نے آپ کے حاشیہ کا تذکرہ کیا ہے۔

(الاعلام ص۱۴۰ ج۷)

تلخیصات

⑳ مختصر السنن:

از زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ منذری ثم مصری شافعی (ولادت یکم شعبان ۵۸۱ھ وفات ۴ ذی قعدہ بروز ہفتہ ۶۵۶ھ) آپ نے پہلے صحیح مسلم کی پھر سنن ابی داؤد کی (بروایت لؤلؤی) تلخیص فرمائی ہے تلخیص کا طرز یہ ہے کہ سند حذف کر کے صحابی کا نام لکھ کر روایت درج کرتے ہیں پھر یہ بتلاتے ہیں کہ ائمہ خمسہ (بخاری مسلم ترمذی نسائی اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم) میں سے کس نے امام ابوداؤد کی باللفظ یا صرف معنی میں موافقت کی ہے اس کے بعد اگر حدیث میں ضعف وعلت ہوتی ہے تو اسے بھی بیان فرماتے ہیں۔

کتابوں میں جو صہ المنذری اور سکت عنہ المنذری کے الفاظ آتے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ جب امام ابوداؤد کی شیخین یا ان میں سے کوئی ایک یا اصحاب سنن ثلاثہ یا ان میں سے کوئی ایک موافقت کرتا ہے اور حدیث میں کسی طرح کا ضعف بھی نہیں ہوتا تو منذری ایسے مواقع پر اخرجہ فلان وفلان کہنے پر اکتفاء کرتے ہیں اور منذری کے نزدیک وہ حدیث صحیح یا کم از کم حسن ضروری ہوتی ہے جس کے لیے دوسرے علماء صہ المنذری یا سکت عنہ المنذری کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

مختصر منذری کے بارے میں علامہ ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب السنن میں لکھتے ہیں:

وقد أحسن فی اختصارہ وتھذیبہ و عزو احادیثہ و ایضاح عللہ' اھ

''منذری نے سنن ابی داؤد کی تلخیص واختصار تہذیب وتنقیح تخریج احادیث اور ضعف وعلل کی وضاحت بہت عمدگی سے کی ہے''۔

یہ تلخیص مطبع انصاری دہلی نے غایۃ المقصود کے حاشیہ پر طبع کی ہے لیکن غایۃ المقصود کی چونکہ صرف پہلی جلد طبع ہوئی ہے اس لیے اس نادر کتاب کا بھی صرف ابتدائی حصہ طبع ہو سکا ہے جو باب من قال تغتسل من طھر الی طھر تک ہے۔

کشف الظنون کے مصنف حاجی خلیفہ کا خیال ہے کہ منذری نے اپنی تلخیص کا نام ''مجتبیٰ'' رکھا ہے چنانچہ وہ اسی مفروضہ پر لکھتے ہیں:

وألف السیوطی کتابا سماہ زھر الربی علی المجتبی ولہ علیھا حاشیۃ أیضا۔

[کشف الظنون (تذکرہ سنن ابی داؤد)]

''سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجتبیٰ (تلخیص منذری) کا حاشیہ زہر الربی لکھا ہے سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اس کے علاوہ ایک اور حاشیہ بھی ہے''۔

لیکن یہ تسامح ہے کیونکہ منذری کی تلخیص کا کسی نے ''مجتبیٰ'' نام ذکر نہیں کیا ہے اور سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا حاشیہ زہر الربی امام نسائی کی سنن صغریٰ پر ہے جس کا نام مجتبیٰ ہے اور وہ حاشیہ بھی طبع ہو گیا ہے۔

۴۴ تهذيب السنن لابي داود :

از حافظ ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن قیم الجوزی الزرعی الدمشقی (ولادت ۶۹۱ھ وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ھ) آپ نے منذری کی تلخیص سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل اضافے کیے ہیں:

① جن احادیث کے علل وضعف کا بیان منذری سے رہ گیا تھا اس کو مکمل کیا ہے۔

② جن کی تصحیح باقی رہ گئی تھی ان کی تصحیح کی ہے۔

③ متن حدیث کے مشکل الفاظ کی شرح کی ہے۔

④ باب سے تعلق رکھنے والی احادیث کا اضافہ کیا ہے۔

⑤ خاص خاص مواقع پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے جس کے بارے میں خود ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ ابحاث کسی اور کتاب میں نہیں مل سکتیں۔

یہ تلخیص بھی غایۃ المقصود کے حاشیہ پر طبع ہونا شروع ہوئی تھی مگر پہلی جلد میں باب الوضوء من لحوم الابل تک آسکی ہے' کیا اچھا ہوتا جو کوئی یہ کتاب شائع کر دیتا۔

مستخرجات

محدثین کی اصطلاح میں مستخرج (بفتح راء) وہ کتاب ہے جو حدیث کی کسی کتاب کی احادیث کی قوت و تائید کے لیے تصنیف کی گئی ہو، جس میں مستخرج (بکسر راء) حدیث کی کسی کتاب کے متون اور سندوں کی ترتیب محفوظ رکھتے ہوئے اپنی سند سے مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ تک سلسلہ اسناد اس طرح بیان کرے کہ مصنف کتاب درمیان میں نہ آنے پائے، اس طرح غلطی کا الزام مصنف کتاب سے ہٹ جاتا ہے۔ (بستان المحدثین ص:۴۴، تدریب الراوی ص:۵۶)

صحیحین پر بہت سے مستخرجات لکھے گئے ہیں لیکن سنن ابوداؤد پر تین مستخرجات کا تذکرہ ملتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۲۵ مستخرج علی السنن:

از حافظ احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم ابوبکر ابن منجویہ اصفہانی، بردی، محدث نیشاپور (وفات ۴۲۸ھ/۱۰۳۷ء)

(الرسالة المستطرفه ص : ۲۷، الاعلام جلد اول ص : ۱۶۵)

۲۶ مستخرج علی السنن:

از امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالملک بن ایمن بن فرج قرطبی مسند الاندلس (وفات ۳۳۰ھ)

(الرسالة المستطرفه ص : ۲۸ تدریب الراوی ص : ٦٠)

۲۷ مستخرج علی السنن:

از ابو محمد قاسم بن اصبغ بن محمد بن یوسف بیانی اصفہانی، قرطبی محدث الاندلس (۲۴۷-۳۴۰ھ)۔ (الرسالۃ المستطرفۃ ص:۲۷)

امالی

متقدمین کے یہاں امالی کا یہ طریقہ تھا کہ مجلس میں تلامذہ مختلف قسم کے سوالات کرتے۔ استاذ اُن کے جوابات اپنی یادداشت سے دیتا۔ شاگرد اسے ضبط کر لیتے۔ لیکن اب یہ طریقہ ہے کہ کسی عالم کے سبق کی تقریر ضبط کر لی جاتی ہے اور اسی کو ''امالی'' کہا جاتا ہے۔ ذیل میں اسی قسم کے امالی کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

⑳ الدر المنضود:

از مسند وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (ولادت ۶ ذیقعدہ بروز پیر ۱۲۴۴ھ وفات ۱۸ جمادی الاخریٰ بروز جمعہ ۱۳۲۳ھ) آپ نے اپنی پوری زندگی حدیث وفقہ کی خدمت کے لیے وقف فرمادی تھی' آخر حیات میں جب بینائی کمزور ہوگئی اور نزول ماء کا عارضہ لاحق ہوا تو آپ نے حدیث کے اسباق موقوف فرمادیئے مگر بعض مشاہیر نے حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی (ولادت ۱۲۷۸ھ کا آخری دن۔ وفات ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۳۴ھ) کے لیے ایک مرتبہ دوبارہ حدیث شریف کا دورہ پڑھانے کی سفارش کی۔ چنانچہ آپ نے ۱۳۱۲ھ میں آخری دورہ شروع فرمایا۔ حضرت مولانا یحییٰ صاحب (سابق شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور) نے تمام کتابوں کی تقریریں عربی میں ضبط کرلیں' ابوداؤد شریف ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ کو شروع ہوئی اور ۷ ربیع الاوّل بروز جمعرات ۱۳۱۳ھ کو (تقریباً تین ماہ میں) ختم ہوگئی۔ آپ کی ضبط کردہ امالی کا نام الدر المنضود رہے جس کا تذکرہ بذل المجہود کے مقدمہ میں بھی ہے۔

حضرت مولانا زکریا صاحب قدس سرہٗ کی رائے ان امالی کے بارے میں یہ ہے:

مع أنه لم يترك شيئاً من غوامض سنن ابی داود الا و كشفه' واتى فيه بتحقيق عجيب يتحير فيه اولوا الالباب۔ [مقدمہ لامع]

''سنن ابی داؤد کے درس کی مدت مختصر ہونے کے باوجود کتاب کے غوامض حل فرمادیئے ہیں اور عجیب عجیب تحقیقات بیان فرمائی ہیں جسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔''

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ترمذی شریف کی تقریر ''الکوکب الدری'' کے نام سے حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ نے اپنے مفید حواشی کے ساتھ شائع فرمادی ہے اور بخاری شریف کی تقریر ''لامع الدراری'' کے نام سے اپنے مبسوط حواشی کے ساتھ شائع فرمائی ہے اور ابوداؤد شریف کی تقریر الدر المنضود' پر آپ کے بعض تلامذہ کام کررہے ہیں۔

حضرت شیخ علی متقی نے جب کنز العمال تصنیف فرمائی تو کسی نے کہا تھا:

للسيوطی منة علی الشافعی وللمتقی منه عليهما

''سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر احسان ہے اور شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کا دونوں پر۔''

یہاں بھی ایسا ہی معاملہ ہے یعنی:

للشیخ یحییٰ منة علی استاذه و لمولانا زکریا منة علیهما

''مولانا یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے استاذ پر احسان ہے اور مولانا زکریا صاحب کا دونوں پر''۔

㉙ امالی علی السنن:

از حافظ حدیث علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۲۷ شوال بروز ہفتہ ۱۲۹۲ھ وفات ۳ صفر ۱۳۵۲ھ) آپ کے یہ امالی نصف کتاب تک ہیں جو عربی میں ہیں' کاتب کا نام معلوم نہیں۔ راندیر کے مدرسہ جامعہ حسینیہ کے کتب خانہ میں یہ قیمتی ذخیرہ محفوظ ہے' راقم الحروف نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

㉚ انوار محمود:

از ابوالعتیق عبدالهادی محمد صدیق نجیب آبادی۔ آپ نے شیخ الہند حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریریں مرتب فرمائی ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں تجلی پریس دہلی سے ۱۳۵۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔ اب کم یاب ہے۔ بارہ سو صفحات ہیں ختم تصنیف کا سال ۱۳۴۴ھ ہے۔ مصنف احاطہ حبش خاں دہلی کے جامعہ صدیقیہ کے صدر مدرس تھے۔

㉛ الهدی المحمود:

از مولانا وحید الزماں بن مسیح الزماں لکھنوی' حیدر آبادی (ولادت تقریباً ۱۲۵۸ھ وفات ۴ شعبان ۱۳۳۸ھ) آپ نے صحاح ستہ کے اُردو تراجم کیے ہیں' الہدی المحمود ابوداؤد کے ترجمہ کا نام ہے۔ جگہ جگہ مختصر نوٹ بھی ہیں۔ مترجم نے ۱۲۹۶ھ میں ترجمہ کا آغاز کیا تھا' ترجمہ تین جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ درحقیقت نواب صدیق بن حسن صاحب بھوپالی کے ایماء پر کیا گیا ہے' مترجم ہندوستان چھوڑ کر مکۃ المکرمہ میں فروکش ہو گئے تھے' جب نواب صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے پچاس روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر کر دیا اور صحاح ستہ کے تراجم کرنے کا مشورہ دیا۔

مترجم اہلحدیث (غیر مقلد) ہیں اس لیے نوٹ (وضاحتی حاشیہ) جہاں جہاں بھی لکھا ہے اپنے مذہب کی تائید کے لیے لکھا ہے' ابھی حال میں کراچی سے نوٹ پر دوسرا نوٹ لکھ کر ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

سیّد محبوب صاحب رضوی لکھتے ہیں:

> ''تسہیل القاری اور معلم کی عام روش کے برخلاف ابوداؤد کا ترجمہ بہت مختصر ہے اور (ابتداء) صرف متوسط قسم کی دو جلدوں میں شائع ہوا ہے' تشریحات بہت کم ہیں اور کہیں کہیں ہیں' معالم السنن' شرح ابوداؤد دللنووی' حاشیہ ذکی الدین منذری' حاشیہ علامہ ابن قیم' شرح مغلطائی شرح ولی الدین عراقی اور مرقاۃ الصعود وغیرہ مشہور شروح وتشریحات اس کا مآخذ ہیں۔ ۱۳۰۱ھ

میں مطبع صدیقی لاہور سے چھپ کر شائع ہوا''۔

(ماخوذ از رسالہ ''دارالعلوم دیوبند'' ماہ صفر سن ۲۶ھ جنوری س ۴۷ء عنوان ''اُردو میں تراجم حدیث'')

(۳۲) ترجمہ سنن ابی داود:

از شیخ عبدالاول صاحب (ولادت ۱۲۸۴ھ۔ وفات ۱۲ شوال ۱۳۳۹ھ) سیّد محبوب صاحب رضوی اس ترجمہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ صرف ترجمہ ہے' زبان صاف اور سلیس ہے' حمیدیہ پریس دہلی نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ عام طور پر ملتا ہے''
(لیکن اب ناپید ہے)

متفرقات

۳۳ بذل المجهود لختم السنن لابی داود:

از حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر سخاوی' شافعی مصری (وفات ۹۰۲ھ) اسمٰعیل پاشا بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔ (ایضاح المکنون ذیل کشف الظنون ص: ۱۷۵' ج ۱)

۳۴ رجال السنن لابی داود:

از حافظ ابوعلی حسین بن محمد بن احمد غسانی' اندلسی' مالکی معروف بہ جیانی (ولادت ۴۲۷ھ وفات ۴۹۸ھ) محدث عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص: ۹۴)

۳۵ محمد بن سعید بن احمد ابوعبداللہ انصاری ابن زرقون مالکی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۵۰۲ھ وفات ۵۸۶ھ) نے ترمذی و ابوداؤد کی احادیث کو جمع کیا ہے۔ (الاعلام زرکلی ص: ۱۱' ج ۷)

۳۶ محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی ابن القیسر انی (ولادت ۴۴۸ھ وفات ۵۰۷ھ) نے کتب ستہ کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ (اعلام ص: ۴۱' ج ۷)

۳۷ ابو محمد بن حوط اللہ انصاری اندلسی (ولادت ۵۴۹ھ۔ وفات ۶۱۲ھ) نے کتاب تسمیۃ شیوخ البخاری ومسلم وأبی داود والترمذی والنسائی لکھنا شروع کی تھی مگر وہ تشنہ تکمیل رہ گئی۔ (العبر فی خبر من غبر حافظ ذھبی ص ۱۴۱ ج ۵)

۳۸ ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حسین بن سعید ازدی اشبیلی مالکی معروف بہ ''ابن الخراط'' (ولادت ۵۱۰ھ۔ وفات ۵۸۱ھ) نے الجمع بین الکتب الستۃ لکھی ہے۔ (العبر ص ۲۴۳ ج ۴' ہدیۃ العارفین)

۳۹ ابوالحسن رزین (بروزن امیر) بن معاویہ بن عمار عبدری' مالکی' سرقسطی' اندلسی امام الحرمین (وفات ۵۸۱ھ) نے صحاح ثلاثہ یعنی بخاری' مسلم اور موطا اور سنن ثلاثہ کو جمع کیا ہے' جس کا نام تجرید الصحاح الستۃ رکھا ہے۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۱۶)

۴۰ فتح الملك المعبود تكملة المنهل العذب المورود:

امین محمود خطاب سبکی نے یہ تکملہ شائع کرنا شروع کیا ہے' اس کی دو جلدیں نظر سے گزری ہیں۔ جن میں کتاب الحج تمام ہوئی ہے' نہ معلوم آگے شائع ہوئی یا نہیں؟

۴۱ عون الودود:

ابوالحسنات محمد بن عبداللہ بن نور الدین معروف بہ ''جیون بن نور الدین'' پنجابی ہزاروی کا حاشیہ ہے' اصح المطابع لکھنو نے ۱۳۱۸ھ میں دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔

⑫ خطیب بغدادی کا تجزیہ:

ابوبکر احمد بن علی بن ثابت مشہور بہ ''خطیب بغدادی'' بیک واسطہ لؤلؤی کے شاگرد ہیں۔ وہ سنن ابی داؤد قاضی ابوعمرو قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی سے روایت کرتے ہیں جو لؤلؤی کے شاگرد ہیں۔ خطیب نے سنن ابی داؤد کو بتیس اجزاء میں تقسیم کیا ہے۔ ہند میں جو ''سنن'' کی دو جلدیں کی گئی ہیں وہ خطیب کے تجزیہ کے اعتبار سے ہیں یعنی سولہ سولہ اجزاء کو ایک ایک جلد بنا دیا گیا ہے سولھواں جزو کتاب الجہاد کے درمیان میں پورا ہوتا ہے۔

محمد محی الدین عبدالحمید (مدرس جامعہ ازہر مصر) نے سنن ابی داؤد کو ایڈیٹ کیا ہے اور چار جلدوں میں شائع کیا ہے جس پر ان کی مختصر تعلیقات بھی ہیں، بہت عمدہ نسخہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں یہ نسخہ (حدیث نمبر ۲۹۶ (۲۹۷) موجود ہے۔

⑬ تصحیح شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ:

محقق زمانہ، محدثِ کبیر، زعیم حریت، حضرت شیخ الہند قدس سرہ نے ''سنن ابی داؤد'' کا ایک نسخہ تصحیح فرما کر تیار کیا تھا جس کے مطابق مطبع مجتبائی دہلی نے ''سنن ابی داؤد'' شائع کی ہے۔ البتہ اس نسخہ پر تعلیقات حضرت قدس سرہٗ کی نہیں ہیں۔

⑭ الدر المنضور علی سنن أبی داود (اُردو شرح):

یہ حضرت مولانا محمد عاقل صاحب سہارن پوری (صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور) کے امالی ہیں۔ عنفوانِ شباب سے مولانا کو ابوداؤد شریف پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپ حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ (متوفی ۱۴۰۲ھ) کے خویش اور تلمیذ خاص ہیں، مظاہر علوم میں موصوف کا درس بڑا تحقیقی اور مقبول سمجھا جاتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ ہزاری باغی مظاہری نے یہ امالی ضبط کیے ہیں اور حضرت مولانا کی نظر ثانی اور ترمیم و اضافے کے بعد یہ شائع ہو رہے ہیں۔ اب تک اس کی تین جلدیں آ گئی ہیں جو کتاب الحج کے ختم تک ہیں، اللہ تعالیٰ اس شرح کی تکمیل کا سامان فرمائیں۔ طلبہ کے لیے بہت مفید شرح ہے اور نہایت مفصل و مدلل کلام پر مشتمل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۱

کتاب الطہارۃ

طہارت کا بیان

توجیہ: سنن میں سے ہونے کی وجہ سے اس کتاب میں اصل مقصود فقہی مسائل کی احادیث کو فقہ کی ترتیب پر بیان کرنا ہے عقائد اور اخلاق تبعاً ذکر ہوں گے دین کے پانچ شعبوں میں سے تین عبادات' معاشرات' معاملات فقہ میں ہوتے ہیں اس کتاب میں بھی اصل یہی تین ہیں باقی دو شعبوں عقائد اور اخلاق کا ذکر تبعاً ہے پھر ان تین شعبوں میں سے عبادات میں توجہ الی اللہ جو کہ دین کی اصل روح ہے کی وجہ سے امام ابوداؤدؒ نے عبادات کو پہلے ذکر فرمایا ہے پھر عبادات میں نماز کئی وجوہ کی بنا پر بہت اہم عبادت ہے اس لئے امام ابوداؤدؒ نے نماز کا ذکر سب سے پہلے فرمایا ہے پھر نماز کے احکام کے دو رخ ہیں ا۔ مقصد ۲۔ مبادی۔ مقاصد کو کتاب الصلوٰۃ کے عنوان سے اور مبادی کو کتاب الطہارۃ کے عنوان سے لا رہے ہیں مبادی کا انتظام پہلے کرنا ہوتا ہے اس لئے کتاب الطہارۃ پہلے ہے پھر مبادی تو اور بھی ہیں مثلاً ستر عورت استقبال قبلہ وغیرہ لیکن مبادی میں کتاب الطہارۃ کو لینے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں طہارۃ کو بہت زیادہ اہمیت ہے حتیٰ کہ ایک حدیث میں ((نظفوا افنتیکم ولا تشبھوا بالیھود)) مطلب یہ ہے کہ اپنے گھر کے سامنے کی جگہ کو صاف ستھرا رکھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو جب دین اسلام میں گھر کے سامنے کی جگہ کو صاف رکھنے کا حکم ہے اندرونی حصہ کو بطریق اولیٰ صاف رکھنے کا حکم اسی حدیث سے بطور دلالۃ النص پایا گیا اور کمرہ صحن سے بھی زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کی صفائی کا حکم صحن سے بھی زیادہ تاکید سے ثابت ہوا اور کمرہ میں جہاں انسان کی بیٹھنے کی جگہ اور بستر وغیرہ بچھا ہوا ہوتا ہے اس کی صفائی کی تاکید کمرے کے باقی حصوں سے زیادہ ثابت ہوئی پھر بستر وغیرہ سے زیادہ پہنے ہوئے کپڑوں کی صفائی کا حکم اسی حدیث پاک سے ثابت ہوا اور ان سے بڑھ کر خود بدن کی صفائی۔

بَابُ التَّخَلِّي عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

ا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ۔

باب: قضاءِ حاجت کیلئے تنہائی کی جگہ میں جانا

ا: عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی' عبدالعزیز ابن محمد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قضاءِ حاجت کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دُور تشریف لے جاتے۔ (لوگوں کی نظروں سے)۔

خُلاصۃُ الباب: شریعت مطہرہ نے ہر چیز کے آداب تعلیم کئے ہیں ان آداب سے اسلام کے محاسن خوب واضح ہوئے حتیٰ کہ بول و

براز جیسی معمولی چیز کے لئے ہمیں بہت سے عمدہ آداب مسنون سکھلائے ہیں مثلاً:

۱) تعظیم قبلہ کہ پیشاب و پاخانہ کے وقت قبلہ رخ نہ ہو اور نہ پیٹھ کرے۔

۲) کامل صفائی سے فارغ ہونے کے بعد اول ڈھیلا استعمال کیا جائے بعد میں پانی سے استنجاء کیا جائے تا کہ خوب نظافت بدن حاصل ہو جائے۔

۳) کسی کو ایذا نہ دی جائے مثلاً کسی سایہ دار درخت کے نیچے جہاں لوگ دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے ہوں یا عام گزرگاہ یا لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ یا پانی کے گھاٹ میں پیشاب نہ کیا جائے۔

۴) اپنے آپ کو ایذاء نہ پہنچائی جائے مثلاً کسی سوراخ میں پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ کسی موذی کیڑے کے نکلنے کا اندیشہ ہوتا ہے سخت پتھر یا ہڈی سے استنجاء نہ کیا جائے کیونکہ جسم کے زخمی ہونے کا ڈر ہے۔

۵) اچھی عادات کہ مثلاً بیت الخلاء میں سب پہلے بایاں پاؤں رکھنا چاہئے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھیں ڈھیلے طاق یعنی تین یا پانچ وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔

۶) کپڑوں اور بدن کی حفاظت کہ اونچائی کی طرف پیشاب نہ کیا جائے یا جس طرف سے تیز آندھی آ رہی ہو اس طرف منہ کر کے پیشاب نہ کیا جائے۔

۷) جنات سے حفاظت کہ یہ دعاء پڑھی جائے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

۸) شکر مولیٰ کہ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد یہ دعاء پڑھنا سنت ہے: **الحمد لله الذی اذهب عنی الاذیٰ و عافانی۔**

۹) کامل پردہ کہ ایسی جگہ بول و براز سے فارغ ہونا چاہئے کہ ستر کی جگہ پر کسی کی نظر نہ پڑے اور نہ ہی نامناسب آواز کسی کان تک پہنچے ابتدائی ابواب میں ان میں عمدہ آداب کا ذکر ہے پہلے باب میں کامل پردہ کا ذکر ہے جب گھروں میں بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے یا سفر کی حالت میں حضور ﷺ ہوتے تو لوگوں کی ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف لے جاتے بیان جواز کے لئے گھر کی بیت الخلاء کو بھی استعمال فرمایا ہے۔

۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ۔

۲: مسدد بن مسرہد' عیسیٰ بن یونس' اسماعیل بن عبدالملک' ابو الزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاءِ حاجت کا ارادہ کرتے تو اِس قدر دور تشریف لے جاتے کہ کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ پاتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ

باب: پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا

۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ

۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوالتیاح اور ایک شیخ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ تشریف لائے تو وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى فَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى أَبِي مُوسَى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى إِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ مَوْضِعًا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور (ان سے) کچھ سوالات دریافت کیے تو حضرت ابوموسیٰ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کا ارادہ فرمایا تو نرم زمین میں ایک دیوار کی جڑ میں تشریف لائے اور پیشاب کیا پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو پیشاب کرنے کے لئے (مناسب) جگہ تلاش کر لے۔

پیشاب کرنے کی جگہ کیسی ہو؟

مطلب یہ ہے کہ پیشاب کرنے کی جگہ نرم ہو سخت نہ ہو ورنہ پیشاب کی چھینٹیں کپڑوں پر آئیں گی۔ جو کہ گناہ کا باعث ہوں گی جیسا کہ دیگر احادیث میں پیشاب کے قطرات سے نہ بچنے پر عذابِ قبر کی وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دُعا کا بیان

۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

۴: مسدد بن مسرہد' حماد بن زید' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو حماد نے روایت کیا کہ آپ یہ دُعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) اور عبدالوارث نے بیان کیا یہ پڑھتے: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) یعنی اے اللہ میں تمام شیطانوں سے پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللَّهِ وَ قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ۔

۵: حضرت حسن بن عمرو سدوسی' حضرت وکیع' حضرت شعبہ' حضرت عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بسند شعبہ بن عبدالعزیز ایسی حدیث مروی ہے اور اس روایت میں: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ)) کے الفاظ ہیں۔ شعبہ نے کہا کہ کبھی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ)) کہا اور وہیب نے عبدالعزیز بن صہیب سے جو روایت کی ہے اس میں: ((فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ)) کے الفاظ ہیں۔

۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

۶: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' نضر بن انس' زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت الخلاء میں شیاطین آتے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

رہتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جانے لگے تو یہ دُعا پڑھے: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) اے اللہ میں تمام شیطانوں سے پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

بیت الخلاء میں شیاطین آنے کا معاملہ:

شیاطین کے بیت الخلاء میں آنے سے مُراد یہ ہے کہ بیت الخلاء میں شیاطین کا جمگھٹا رہتا ہے وہ انسان پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے بیت الخلاء میں جانے سے پہلے دُعا کا حکم فرمایا گیا۔

الخبث کو دو طرح پڑھنا جائز ہے:

۱۔ باء کی پیش کے ساتھ جمع ہے خبیث کی اس کے معنی ہیں مذکر شریر جنات اس صورت میں خبائث سے مراد مؤنث شریر جنات ہیں۔

۲۔ الخبث باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اس کے معنی ہیں برے افعال اس صورت میں خبائث سے مراد بری عادتیں کہ جس طرح ملائکہ کو طہارۃ و نظافت اور ذکر اللہ اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین جس خبیث مخلوق کو گندگیوں سے اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اس لئے رسول اللہ ﷺ نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے خبیثوں اور خبیثنیوں کے شر سے پناہ مانگے اس کے بعد وہاں قدم رکھے ہم عوام کا حال یہ ہے کہ نہ ذکر و عبادت کے مقامات میں ہم فرشتوں کی آمد اور ان کا نزول محسوس کرتے ہیں اور نہ گندے مقامات پر ہمیں شیاطین کے وجود کا احساس ہوتا ہے لیکن صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ نے اس کی خبر دی اور اللہ کے بعض بندے اس کے خاص فضل سے ان حقیقتوں کو کبھی کبھی خود بھی اسی طرح محسوس کرتے ہیں اور اِس سے اُن کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

باب: قضاءِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنا مکروہ ہے

۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا

۷: مسدد بن مسرہد' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' عبدالرحمن بن یزید' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم لوگوں کو تمام اشیاء سکھلا دیں یہاں تک کہ پیشاب' پاخانہ کرنا بھی سکھلایا۔ امیر سلمان نے کہا ہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب' پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف چہرہ کرنے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے اور استنجاء

يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ۔

میں تین پتھروں سے کم لینے اور گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنْ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

۸: عبداللہ بن محمد نفیلی' ابن مبارک' محمد بن عجلان' قعقاع بن حکیم' ابوصالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم لوگوں کے لئے باپ کی طرح ہوں اور میں تمہیں دینی ضرورت کی تعلیم دیتا ہوں پس جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جانے لگے تو وہاں جا کر نہ تو قبلہ کی طرف رُخ کرے اور نہ ہی پشت کرے اور نہ ہی داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیں استنجاء تین پتھروں سے کرنے کا حکم فرماتے تھے اور آپ ﷺ گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے تھے۔

۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَتَيْتُمْ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

۹: مسدد بن مسرہد' سفیان' زہری' عطاء بن یزید' ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم قضاءِ حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف چہرہ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف چہرہ کرلیا کرو۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ مُلک شام آئے تو دیکھا کہ وہاں بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے ہیں تو ہم ان میں بیٹھتے وقت رُخ تبدیل کر کے بیٹھتے تھے (یعنی اس طرح پیشاب پاخانہ کرتے تھے کہ قبلہ کی طرف چہرہ نہ ہو اور توبہ کرتے رہتے تھے)۔

خُلاصَةُ الْبَاب : ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایات اس باب میں دی ہیں وہ چار ہیں ایک یہ کہ پیشاب پاخانہ کے لئے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یہ قبلہ کے ادب واحترام کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور واحساس ہو قضاء حاجت کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا بے ادبی اور گنوار پن سمجھتا ہے استقبال قبلہ اور استدبار کے بارہ ائمہ کرام رحمہم اللہ کے مابین اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک آبادی اور صحراء دونوں میں استقبال اور استدبار منع ہیں ان کی ایک دلیل اس باب کی دوسری روایت ہے جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں دوسری دلیل اس باب کی تیسری روایت ہے جس کے راوی حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس کے علاوہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک صحراء (جنگل) میں استقبال اور استدبار دونوں ناجائز ہیں اور آبادی میں اقبال و ادبار دونوں جائز ہیں ان حضرات کی دلیل اس باب کی پانچویں روایت ہے جو ابن عمرؓ سے موقوفاً ہے لیکن اس میں ایک راوی حسن بن ذکوان ہے جو ضعیف ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ صرف حضرت ابن عمرؓ کا اپنا اجتہاد ہے مرفوع حدیث نہیں ہے اور صحابہ کرام کی روایت پر عمل ضروری ہے ان حضرتؓ کے اجتہاد پر مجتہد کیلئے عمل ضروری نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت انکے مسلک کی دلیل نہیں

کیونکہ ان کا مسلک یہ ہے کہ صحراء (جنگل) مطلق ممانعت ہے سامنے کوئی رکاوٹ ہو یا نہیں اور اس روایت سے صرف یہ ثابت ہوا کہ جنگل میں جب سامنے رکاوٹ نہ ہو تو ممانعت ہے دوسرے ہدایت آپؐ نے یہ دی کہ دایاں ہاتھ جو عام طور پر کھانے پینے لکھنے پکڑنے لینے دینے وغیرہ سارے کاموں میں استعمال ہوتا ہے اور جس کو ہمارے پیدا کرنے والے نے پیدائشی طور پر بائیں ہاتھ کے مقابلہ میں زیادہ صلاحیت اور خاص فوقیت بخشی ہے اس کو استنجاء کی گندگی کی صفائی کے لئے استعمال نہ کیا جائے تیسری ہدایت آپ نے یہ دی ہے کہ استنجاء میں صفائی کے لئے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی پس اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لئے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ چوتھی ہدایت آپؐ نے اس سلسلہ میں یہ دی کہ کسی جانور کی گری پڑی ہڈی سے اور اس طرح کسی جانور کے خشک فضلے سے یعنی لید وغیرہ سے استنجاء نہ کیا جائے چونکہ زمانہ جاہلیت میں عرب کے بعض لوگ ان چیزوں سے بھی استنجاء کرلیا کرتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً اس سے منع فرمادیا اور ظاہر ہے کہ ایسی چیزوں سے استنجاء کرنا ہر سلیم الفطرت اور صاحب تمیز آدمی کے نزدیک بڑے گنوارپن کی بات ہے۔

نوٹ: میں نے اکثر دیکھا ہے کہ اگر کبھی بامر مجبوری مساجد کے طہارت خانہ میں جانا پڑ جائے تو وہاں ڈھیلوں کی بہتات ہوتی ہے۔ ارے بھائی! اب تو ماشاءاللہ لوگوں نے مساجد کو اتنی اچھی طرح آراستہ کرنا شروع کردیا ہے کہ ان کے طہارت خانے جدید ترین نلکوں (مسلم شاور وغیرہ) سے اور مناسب پانی وغیرہ کے انتظام سے لیس ہوتے ہیں وہاں پر اگر ہر نمازی اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے کر آنے لگے تو مسجد کی صفائی کرنے والوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ انتظامیہ ہی جان سکتی ہے۔ اس لئے مساجد میں ان چیزوں سے پرہیز کر کے اسے صاف ستھرا رکھنے میں ہر ممکن تعاون کرنا چاہیے۔ علوی

۱۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَبُو زَيْدٍ هُوَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ۔

۱۰: موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' عمرو بن یحییٰ' ابوزید' حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب' پاخانہ کرتے وقت بیت اللہ شریف اور بیت المقدس کی طرف رُخ کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں' ابوزید (جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں) وہ بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بیت المقدس اور قبلہ کی طرف پیشاب' پاخانہ سے منع کرنے کی وجہ:

مذکورہ بالا حدیث میں قبلہ کی طرف پاخانہ کرتے وقت رُخ کرنے کی ممانعت تو ظاہر ہے لیکن بیت المقدس کی طرف ایسی حالت میں رُخ کرنے سے ممانعت کی وجہ میں شراح حدیث نے تفصیلی بحث فرمائی ہے حضرت علامہ خلیل احمد صاحب (سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ بیت المقدس کی طرف رُخ کرنے سے ممانعت کی وجہ بیت المقدس کا احترام اور اس کی عظمت ہے کیونکہ عرصہ دراز تک بیت المقدس اہلِ اسلام کا قبلہ رہا ہے اور بیت المقدس کی طرف رُخ کرنے میں کعبہ کی طرف ہی پشت ہوتی ہے۔

١١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ۔

١١: محمد بن یحییٰ بن فارس، صفوان، حسن بن ذکوان، مروان اصفر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے اُونٹ کو قبلہ کی سمت بٹھایا اور پھر قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر میں نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! (رضی اللہ عنہ) کیا قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھلے ہوئے میدان میں قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے لیکن جب تمہارے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: بوقت پیشاب پاخانہ قبلہ رُخ ہونے کی اجازت

١٢ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

١٢: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا واسع بن حبان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک روز مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کر رہے تھے۔

خلاصۃ الباب: یہ احادیث بظاہر حضرت امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کی دلیل ہیں لیکن حضرات حنفیہ نے اسکے متعدد جوابات دیئے ہیں:

١۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ایک خاص واقعہ ہے جس کے لئے کوئی عموم نہیں پھر یہ معلوم السبب نہیں اسلئے اس کی تشریح میں کئی احتمالات ہو سکتے ہیں ایک احتمال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں قبلہ کی طرف پیٹھ کئے ہوئے نہ تھے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حیاء کی وجہ سے آپؐ نے اپنی ہیئت بدلی ہو اور اس تبدیلی کی وجہ سے استدبار متحقق ہو گیا ہو دوسرا احتمال یہ ہے کہ آپؐ پورے طریقہ سے ستر برقبلہ (قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے والے) نہ ہوں بلکہ تھوڑے سے پھرے ہوئے ہوں اور حضرت ابن عمرؓ دور سے اس معمولی پھرنے کو نہ سمجھ سکے ہوں اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں قبلہ رخ ہونا یا پشت کرنے کا مفہوم نماز کے استقبال قبلہ سے مختلف فقہاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ نماز میں عین قبلہ کا استقبال ضروری نہیں بلکہ سمت قبلہ کا استقبال کافی ہے چنانچہ نماز کے اندر اگر پینتالیس درجہ دائیں جانب میں اور پینتالیس درجہ بائیں جانب انحراف ہو جائے تب بھی نماز ہو جاتی ہے اس کے برخلاف بول و براز میں عین قبلہ کا استقبال و استدبار مراد ہے لہٰذا اگر قبلہ سے معمولی انحراف (پھرنا) بھی ہو جائے تو مکروہ نہیں ہوتا اب یہ ممکن ہے کہ آنحضرتؐ کا انحراف معمولی قسم کا ہو تب احتمال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہو اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جن میں حافظ ابن حجرؒ اور علامہ شامیؒ بھی داخل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات پاک تھے لہٰذا بعید نہیں کہ آپؐ اس حکم سے مستثنیٰ ہوں پھر سوچنے کی بات یہ

ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ نے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی اجازت دینی تھی تو ایک خفیہ عمل کے ذریعے تعلیم کی بجائے واضح الفاظ میں یہ حکم فرماتے جیسا کہ حضرت ابوایوبؓ کی روایت میں کیا گیا ہے

۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

۱۳: محمد بن بشار' وہب بن جریر' محمد بن اسحٰق' ابان بن صالح' مجاہد' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاءِ حاجت کے وقت قبلہ رُخ دیکھا۔

خلاصۃ الباب: یہ داؤد ظاہری کے مذہب کی دلیل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ آبادی ہو جنگل ہو استقبال اور استدبار دونوں جائز ہیں اس روایت کی سند میں دو راوی متکلم فیہ (ان کے بارہ میں کلام کیا گیا ہے) ایک ابان بن صالح اور دوسرے محمد بن محمد بن اسحاق اس بنا پر سند کمزور ہوگئی ہے تو یہ حدیث حدیث ابی ایوبؓ کی ناسخ نہیں بن سکتی بلکہ حضرت ابوایوب اس کے مقابلہ میں کہیں زیادہ قوی ہیں حنفیہ نے حضرت ابوایوبؓ کی روایت کو کئی وجوہ سے ترجیح دی ہے:

۱) تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ سند کے اعتبار یہ حدیث اصح مافی الباب ہے اور اس باب میں کوئی بھی حدیث سنداً اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

۲) حضرت ابوایوبؓ کی روایت ایک قانون کلی کی حیثیت رکھتی ہے دوسری تمام روایات واقعات جزئیہ۔

۳) حضرت ابوایوبؓ کی روایت قرآن کریم سے بہت موافق ہے اس لئے کہ قرآن کریم کی کئی آیات شعائر اللہ کی تعظیم کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۴) اس حدیث کی دوسری بہت احادیث سے تائید بھی ہوگئی نیز یہ حدیث مؤید بالقیاس بھی ہے کیونکہ احادیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قبلہ کی طرف تھوکا تو قیامت کے روز وہ شخص اس حالت میں آئے گا کہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگی تو تھوکنے کی ممانعت ہے تو قضاء حاجت کے وقت قبلہ کے استقبال کی ممانعت بطریق اولیٰ ہوگی۔

بَاب كَيْفَ التَّكَشُّفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب: قضائے حاجت کے وقت ستر کس طرح کھولے؟

۱۴: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ

۱۴: زہیر بن حرب' وکیع' اعمش' ایک راوی عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب قضاءِ حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک ستر نہ کھولتے تھے جب تک کہ آپ ﷺ زمین سے بالکل نزدیک نہ ہو جاتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو عبدالسلام بن حرب نے اعمش کے واسطے سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے مگر یہ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ ۔

سند ضعیف ہے کیونکہ اعمش نے انس رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس حدیث میں کامل ستر یعنی کامل پردہ کی تعلیم ہے کہ تنہائی میں بھی صرف بیٹھنے کے قریب پہنچ کر کپڑا بدن سے ہٹانا چاہئے کیونکہ ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے سب لوگوں سے زیادہ حیاوشرم کرنا چاہئے امام ابو داؤد کو حضرت اعمش اور حضرت انسؓ کے درمیان واسطہ معلوم نہیں اس لئے اس سند کو ضعیف قرار دیا کیونکہ حضرت اعمش کا سماع کسی صحابی سے بھی ثابت نہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: قضائے حاجت کے وقت گفتگو کرنا مکروہ ہے

١٥ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ۔

١٥: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ' ابن مہدی' عکرمہ بن عمار' یحییٰ بن ابی کثیر' ہلال بن عیاض حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب دو آدمی' پیشاب' پاخانہ کے لئے ستر کھول کر گفتگو کر رہے ہوں تو اللہ عزوجل ان پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو عکرمہ بن عمار کے علاوہ کسی راوی نے مسند بیان نہیں کیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: بعض اہل ظواہر کے نزدیک بدن پر کپڑا نہ ہونے کی صورت میں گفتگو حرام ہے لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اکٹھے غسل کرتے تھے اور ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ پانی چھوڑ دیجئے میرے لئے پانی چھوڑئے بھی کہتے تھے ظاہر یہ ہے کہ پانی کم ہونے کی صورت میں ننگے بدن ہی نہاتے ہوں گے اس طرح صحیحین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ وہ ننگا ہونے کی حالت میں نہا رہے تھے کہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پتھر کو آوازیں دیتے تھے ثوبی حجر ثوبی حجر اے پتھر میرے کپڑے دے دو۔ بہرحال حدیث باب سے حرمت ثابت نہیں ہوتی صرف کراہت تنزیہی ثابت ہوتی ہے۔

بَابُ أَيَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ

باب: پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا

١٦ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد

١٦: عثمان اور ابوبکر' صاحبزادگان ابن ابی شیبہ' عمر بن سعد' سفیان' ضحاک بن عثمان' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے تو اس شخص نے سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ امام ابوداؤد

وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے پہلے تیمّم کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

١٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ۔

١٧: محمد بن مثنیٰ، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حضین بن منذر، ابی ساسان، حضرت مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر معذرت کی اور فرمایا کہ مجھے برا معلوم ہوا کہ میں اللہ جل جلالہٗ کا نام بغیر طہارت کے لوں۔

خلاصۃ الباب: ثابت ہوا کہ بول و براز کی حالت میں سلام اور اس کا جواب مکروہ ہے اس کے علاوہ چند اور مواقع میں بھی سلام اور اس کا جواب مکروہ ہیں۔

١) جس کو سلام کیا جارہا ہے اس کا حرج ہو مثلاً نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر و تلاوت قرآن میں مشغول ہو یا اذان و قامت یا خطبہ دے رہا ہو یا تعلیم دینے میں مشغول ہو یا ان سب سے کسی کو سن رہا ہو۔

٢) جس موقعہ پر سلام کی توہین ہوتی ہو اس میں بھی سلام کرنا مکروہ ہے مثلاً کافر کو سلام کرنا شطرنج یا جوا کھیلنے والے کو سلام کرنا ننگے آدمی کو سلام کرنا۔

٣) فتنہ کا اندیشہ ہو مثلاً اجنبی عورتوں کو سلام کرنا علامہ شامیؒ نے سترہ مواقع ایسے لکھے ہیں جن میں سلام مکروہ ہے البتہ احناف کے نزدیک حالت حدث میں سلام مکروہ نہیں کراہت پہلے تھی بعد میں اس کی اجازت ہوگئی حضرت مہاجر بن قُنفذ کی روایت ہے کہ آپؐ نے وضو کر کے جواب دیا تو یہ استحباب پر محمول ہے چنانچہ سلام کا جواب دینے کے لئے اگر کوئی شخص وضو یا تیمّم کا اہتمام کرے تو یہ مستحب ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ

باب : بغیر پاکی کے اللہ عز وجل کا ذکر کرنے کا بیان

١٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي الْفَأْفَاءَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

١٨: محمد بن علاء، ابن ابی زائدہ، ان کے والد ماجد، خالد بن سلمہ، بہی، عروہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ جل جلالہٗ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

خلاصۃ الباب: حالت بول و براز میں جواب نہ دینے سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا باب سے کوئی تعارض نہیں کیونکہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ذکر قلبی پر محمول ہے ذکر قلبی کے یہ معنی ہیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور ہر وقت ان کی رضا حاصل کرنے اور ناراضگی سے بچنے کی فکر لگی رہے یہ معنی ہیں علیٰ کل احیانہ کے اور ذکر لسانی کسی وقت بند بھی ہو جاتا جیسا کہ گزشتہ حدیث میں ارشاد فرمایا حدیث کا ایک معنی یہ ہے کہ بیان جوا کے طور پر باوضو اور بے وضو دونوں حالتوں میں ذکر فرماتے تھے۔

بَاب الْخَاتَمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى يُدْخَلُ بِهِ الْخَلَاءُ

۱۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ وَالْوَهْمُ فِيهِ مِنْ هَمَّامٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا هَمَّامٌ۔

باب: جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو اس کو پہن کر بیت الخلاء میں جانا

۱۹: نصر بن علی' ابوعلی حنفی' ہمام' ابن جریج' زہری' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب' پاخانہ کے لئے جاتے وقت انگوٹھی نکال کر رکھ دیا کرتے تھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ یہ روایت منکر ہے (یعنی ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہے) اور اس طریقہ سے معروف ہے۔ عن ابن جریج' عن زیاد بن سعد' عن الزہری حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر اس کو نکال ڈالا اس حدیث میں ہمام کی طرف سے وہم ہوا ہے اور اس روایت کو ہمام کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کیا۔

خُلاصَةُ الْبَاب : مطلب یہ ہے کہ جس انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو اس کو لے کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے یہی حکم کاغذ وغیرہ کا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو اور وہ پڑھا بھی جاتا ہو البتہ اگر کوئی چیز جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو لیکن وہ جیب میں بند ہو پڑھا نہ جاتا ہو تو وہ مکروہ نہیں۔ امام ابوداؤد کا حدیث کو منکر قرار دینے کی دو وجہیں ہیں۔

۱) زیاد بن سعد کو ذکر نہیں فرمایا۔

۲) متن تبدیل کر دیا کیونکہ اصل متن یہ تھا کہ چاندی کی انگوٹھی بالکل چھوڑ دی اس کو حضرت ہمام نے یوں ذکر فرمایا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بیت الخلاء میں جاتے وقت چھوڑ دی تھی ان دو غلطیوں کی وجہ سے امام ابوداؤد نے اس حدیث کو منکر قرار دے رہے ہیں لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب فرمایا ہے اور حضرات محدثین نے اس حدیث کی تحقیق میں امام ترمذی کی رائے کو ترجیح دی ہے تفصیل کے لئے حسن المعبود اور دیگر شروح کی طرف مراجعت کی جائے۔

بَاب الِاسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

۲۰ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

باب: پیشاب سے بچنا

۲۰: زہیر بن حرب' ہناد' وکیع' اعمش' مجاہد' طاؤس' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا ان دونوں قبر

سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ۔

والوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی دُشوار اور مشکل بات پر عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک شخص تو پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا اور یہ دوسرا شخص چغل خوری کرتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اس ٹہنی کے درمیان سے چیر کر دو حصے بنائے اور ایک حصہ کو ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا اُمید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں تب تک ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ ہناد نے روایت میں ((لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ)) کی بجائے (لَا يَسْتَتِرُ) کا لفظ نقل کیا جس کے معنی ہیں پیشاب کے وقت آڑ نہیں کرتا تھا۔

۲۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزِهُ۔

۲۱: عثمان بن ابی شیبہ‘ جریر‘ منصور‘ مجاہد‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کے مفہوم جیسی روایت بیان کی۔ جریر نے اپنی روایت میں کہا کہ وہ شخص پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا اور ابومعاویہ نے کہا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

خلاصۃ الباب: راجح یہ ہے کہ اس باب کی احادیث میں جن دو قبروں کا ذکر ہے وہ مسلمانوں کی تھیں اس پر اشکال یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کی شان تو حدیث میں یوں منقول ہے: ((لا تمس النار من ور آنی)) یعنی جس نے مجھے دیکھا تو آگ اس کو مس نہیں کرے گی حالانکہ اس حدیث میں دو صحابیوں کا ذکر ہے جواب یہ ہے کہ دوزخ کی آگ کسی صحابی نہ چھوئے گی اور یہاں حدیث میں قبر میں کچھ مواخذہ کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں مقصد یہ ہے کہ یہ دونوں گناہ ایسے ہیں کہ ان سے بچنا کوئی مشکل کام نہیں اس لحاظ سے وہ کبیرہ نہیں لیکن معصیت کے لحاظ سے پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا اور چغل خوری کرنا کبیرہ گناہ ہیں یہاں روایات میں مختلف الفاظ آئے ہیں سب کے معنی ایک ہی ہیں کہ وہ شخص پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں کرتا تھا یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کو عذاب قبر سے کیا مناسبت ہے اس کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں البتہ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق ج اص ۱۱۴ میں اس کا یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ پیشاب سے طہارت عبادات اور نیکیوں کی طرف پہلا قدم ہے دوسری طرف قبر عالم آخرت کی پہلی منزل ہے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اور طہارت نماز سے مقدم ہے اس لئے منازل آخرت کی پہلی منزل یعنی قبر میں طہارت کے ترک پر عذاب دیا جائے گا اس کی تائید معجم طبرانی کی ایک مرفوع روایت سے بھی ہوتی ہے اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد فی القبر مطلب یہ ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچو کیونکہ قبر میں بندہ سے سب سے پہلے اس کا حساب لیا جائے گا۔

۲۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا

۲۲: مسدد‘ عبدالواحد بن زیاد‘ اعمش‘ زید بن وہب‘ حضرت عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عمرو بن العاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور ایک ڈھال

وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذَلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جِلْدِ أَحَدِهِمْ و قَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَسَدِ أَحَدِهِمْ۔

آپ ﷺ کے پاس تھی اس کو آڑ بنا کر پیشاب کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر ہم نے آپس میں کہا آپ ﷺ کو دیکھو اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جس طرح عورتیں کیا کرتی ہیں (یعنی چھپ کر) (اور آپ ﷺ کا یہ عمل مزاجِ مبارک میں شرم و حیاء کے غلبہ کی وجہ سے تھا) آپ ﷺ نے ہماری بات سن لی اور فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کا کیا انجام ہوا' بنی اسرائیل کا معمول تھا کہ جس چیز کو پیشاب لگ جاتا تھا تو اس جگہ یا چیز کو کاٹ ڈال دیتے تھے اور اس شخص نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا تو منع کرنے کی وجہ سے اس شخص کو عذابِ قبر ہو رہا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں منصور نے بحوالہ ابووائل ((جِلْدَ اَحَدِهِمْ)) کا لفظ نقل کیا یعنی اپنی کھال کاٹ دیتے تھے اور ابوعاصم نے ((جَسَدَ اَحَدِهِمْ)) کا لفظ نقل کیا ہے یعنی جسم کے جس حصہ پر پیشاب لگ جاتا تھا اس کو کاٹ دیا کرتے تھے مگر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ((ثَوْبَ اَحَدِهِمْ)) کا لفظ نقل کیا ہے یعنی جس کپڑے پر لگ جاتا تھا اس کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ کہ یہ عورت کی طرح پیشاب کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن معتمد نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے یہ جملہ کہا ہے کیونکہ پہلے ایسا نہ لکھا تھا کہ مرد بھی چھپ کر بول و براز کریں بنی اسرائیل کا معمول تھا کہ جس چیز کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ یا چیز کو کاٹ ڈال دیتے تھے اور اس شخص نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا تو منع کرنے کی وجہ سے اس شخص کو عذاب قبر ہو رہا ہے اس پر اشکال ہوتا ہے کہ بدن کی کھال کو کاٹنا تکلیف بمالایطاق ہے جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے ثوب جَسَدِ أَحَدِهِمْ کہ اپنے جسم کے کپڑے کو کاٹتے تھے دوسرا جواب یہ ہے کہ روایت بالمعنی کی گئی ہے اور اس میں راوی سے غلطی ہوگئی اصل روایت میں لفظ جِلْدِ أَحَدِهِمْ تھا اور مراد کھال کا لباس تھا جو بنی اسرائیل پہنتے تھے کسی راوی نے سمجھ لیا کہ انسانی کھال مراد ہے اس لئے جَسَدِ أَحَدِهِمْ نقل کر دیا حالانکہ مراد صرف چمڑے کا لباس تھا۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۲۳: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ حَفْصٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد

۲۳: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ (دوسری سند) مسدد' ابوعوانہ' اور حدیث شریف کے الفاظ حفص کے ہیں' سلیمان' ابووائل' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کوڑی پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' پھر پانی منگوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں مسدد نے کہا کہ حذیفہ کہتے ہیں کہ میں

قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ۔

پیچھے کی جانب ہٹنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں کے پاس موجود تھا۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر فرماتے رہتے تھے لیکن بیت الخلاء میں زبانی ذکر کا سلسلہ منقطع رہتا تھا اس انقطاع ذکر لسانی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار فرمایا اس کے علاوہ اور بھی غفرانک کہنے کی توجیہات بیان کی گئی ہیں لیکن سب سے بہتر توجیہ حضرت مولانا بنوری صاحبؒ نے ''معارف السنن'' میں کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہاں لفظ ''غفرانک'' درحقیقت شکر کے مفہوم میں آپ نے اپنی کتاب میں لکھا کہ اہل عرب کے یہاں معروف ہے غفرانك لا كفرانك اس محاورہ میں لفظ غفرانک شکر کے معنی میں آیا ہے جیسے کفرانک کے تقابل سے معلوم ہوا اس لئے یہاں بھی یہی معنی مراد لئے جائیں تو بات صاف ہو جاتی ہے بہرصورت بیت الخلاء سے نکلتے وقت غفرانك کہنا مسنون ہے اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایتوں میں الحمدلله الذى اذهب عنى الاذىٰ و عافانى کے الفاظ آئے ہیں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے گندگی اور تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت نصیب فرما دی دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ کبھی آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے اور کبھی یہ پڑھتے تھے۔ علماء نے فرمایا کہ دونوں کو جمع کر لینا بہتر ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ يَضَعُهُ عِنْدَهُ

باب: رات کے وقت برتن میں پیشاب کر کے چھوڑ دینا

۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ۔

۲۴: محمد بن عیسیٰ' حجاج' ابن جریج' حکیمہ بنت حضرت امیمہ بنت رقیقہ' اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت کے نیچے رکھا رہتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔

برتن میں پیشاب رکھنے کا حکم:

مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کی بنا پر پیالہ وغیرہ میں پیشاب کر کے رکھ لینا درست ہے اور اس روایت سے یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ دیگر احادیث میں ایسے مکان وغیرہ میں فرشتوں کے داخل نہ ہونے کو بیان فرمایا گیا ہے کہ جس مکان میں پیشاب رکھا ہو' تو اس سے مراد پیشاب کو بلا ضرورتِ شدیدہ زیادہ دیر تک رکھنا مراد ہے اور ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ممانعت سے پہلے کا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس کو ترک فرما دیا ہو۔

بَاب الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى النَّبِيُّ عَنْ الْبَوْلِ فِيهَا

باب: جن جگہوں پر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے ان کا بیان

۲۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

۲۵: قتیبہ بن سعید' اسماعیل بن جعفر' علاء بن عبد الرحمٰن' ان کے والد'

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ دولعنت کے کام سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے راستہ میں یا سایہ کی جگہ میں پاخانہ کرے۔

حاصل کلام: حاصل حدیث یہ ہے کہ لوگوں کی گزرگاہ اور سایہ دار درخت کے نیچے پاخانہ کرنے سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

۲۶ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔

۲۶: اسحٰق بن سوید رملی، عمر بن خطاب، ابوحفص اور ان کی روایت اسحٰق بن سوید کی روایت سے زیادہ مکمل ہے سعید بن حکم، نافع بن یزید، حیوۃ بن شریح، ابوسعید، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لعنت والے کاموں سے بچو یعنی پاخانہ کرنا پانی کے گھاٹ پر، کسی گزرگاہ میں اور کسی سایہ دار جگہ میں۔

بَابٌ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

باب: نہانے کی جگہ پیشاب کرنا

۲۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

۲۷: احمد بن محمد بن حنبل، حسن بن علی، عبدالرزاق، احمد اس کے بعد معمر کے واسطہ سے اشعث اور حسن واسطہ (اشعث بن عبد اللہ) حسن، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے کہ پھر اس جگہ غسل بھی کرے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ پھر اس جگہ وضو بھی کرے گا کیونکہ اکثر اس سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اور اگر نہانے کی جگہ کچی ہے یا وہاں پانی جمع ہو جاتا ہے تو اس جگہ پیشاب کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ غسل یا وضو کے وقت اگر کوئی چھینٹ آ جاتی ہے تو یہ وہم ہوگا کہ اس میں پیشاب بھی شامل ہو گیا ہو اور اگر وہ جگہ پکی ہے اور پانی جمع نہیں ہوتا تو ایسی جگہ پیشاب کرنے میں حرج نہیں ہے۔

۲۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۲۸: احمد بن یونس، زہیر، داؤد بن عبداللہ، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے

عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ۔

روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہتے تھے اس شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے اور غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

کنگھی کرنے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت تحریمی نہیں ہے بلکہ تنزیہی ہے کیونکہ روزانہ اس کا اہتمام کرنا تکلف ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

باب: سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۹ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالَ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

۲۹: عبیداللہ بن عمرو بن میسرہ' معاذ بن ہشام' ان کے والد' قتادہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ سن کر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت کس وجہ سے ہے؟ قتادہ نے جواب دیا کہ لوگ کہتے تھے کہ سوراخ میں جنات رہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ چونکہ سوراخ بچھو' سانپ وغیرہ کے رہنے کی جگہ ہیں اور یہ جنات کا بھی ٹھکانا ہو سکتے ہیں پیشاب کرنے سے ان کو اذیت پہنچ سکتی ہے اس لئے ممانعت فرمائی گئی۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دُعا

۳۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔

۳۰: عمرو بن محمد ناقد' ہاشم بن قاسم' اسرائیل' یوسف بن ابی بردہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت الخلاء سے نکلتے تو ((غُفْرَانَكَ)) پڑھتے (یعنی اے اللہ جل جلالہ میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الِاسْتِبْرَاءِ

باب: بوقت استنجاء شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے کی ممانعت

۳۱ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

۳۱: مسلم بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَاحِدًا۔

نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص پیشاب کرے تو شرم گاہ دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور جب پاخانہ کے لئے جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء کا ڈھیلا استعمال نہ کرے اور دائیں ہاتھ سے طہارت نہ کرے اور جب کچھ پئے تو ایک ہی سانس میں نہ پئے (بلکہ اطمینان سے پئے)۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس حدیث میں ایک ہی سانس میں پینے سے منع کیا گیا ہے علماء نے اس کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں:

۱) تین سانس میں پینے سے ہضم آسانی سے ہو جاتا ہے
۲) تاکہ پیاس بجھ جائے۔
۳) یہ ایک اچھی عادت ہے۔
۴) ایک ہی سانس میں پی جانا دنیا کی حرص کی علامت ہے اور مومن کی حرص تو صرف امور آخرت میں ہونی چاہئے۔

۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ يَعْنِي الْإِفْرِيقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ۔

۳۲: محمد بن آدم بن سلیمان مصیصی' ابن ابی زائدہ' ابوایوب افریقی' عاصم' مسیّب بن رافع' معبد' حارثہ بن وہب خزاعی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو کھانے پینے اور لباس کے لئے استعمال فرماتے اور بائیں ہاتھ کو اُن کے علاوہ دوسرے کام (استنجاء وغیرہ) کے لئے استعمال فرماتے تھے۔

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى۔

۳۳: ابوتوبہ بن ربیع' عیسیٰ بن یونس' ابن ابی عروبہ' ابومعشر' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ پاکی یعنی وضو اور کھانے پینے کے لئے استعمال فرماتے اور بایاں ہاتھ استنجاء اور گندگی وغیرہ کے ازالہ کے لئے استعمال فرماتے تھے۔

۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۴: محمد بن حاتم بن بزیع' عبدالوہاب بن عطاء' سعید' ابومعشر' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

بَابُ الْاِسْتِتَارِ فِي الْخَلَاءِ

باب: قضاءِ حاجت کے وقت پردہ پوشی کرنا

۳۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ

۳۵: ابراہیم بن موسیٰ رازی' عیسیٰ بن یونس' ثور' حصین حبرانی' ابوسعید'

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ الْحُصَيْنِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگائے جو اس طرح کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کوئی حرج نہیں اور جو شخص ڈھیلے لے تو طاق (عدد کے مطابق) لے جو شخص ایسا کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو شخص کھانا کھائے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اس کو پھینک دے اور جو زبان سے لگا رہے اسے نگل جائے۔ جو ایسا کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج نہیں اور جو شخص پاخانے کو جائے تو آڑ میں جائے اگر کچھ بھی آڑ نہ ہو سکے تو ریت کا ایک ڈھیر لگا کر اس کی آڑ میں بیٹھ جائے کیونکہ شیطان آدمی کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا تو بہتر ہے اور جو نہ کرے گا تو کوئی حرج نہیں' اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عاصم نے بواسطہ ثور' حصین حمیری (یعنی حبرانی کی جگہ حمیری) روایت ہے اور عبدالملک بن صباح نے بواسطہ ثور ابوسعید خیر کہا ہے۔

بَاب مَا يُنْهَى عَنْهُ أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ

باب: استنجاء کے لئے ممنوع اشیاء

٣٦ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ الْمِصْرِيَّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ إِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهُ مِنْ كُومِ شَرِيكٍ إِلَى عَلْقَمَاءَ أَوْ مِنْ عَلْقَمَاءَ إِلَى كُومِ شَرِيكٍ يُرِيدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَيْفِعٌ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيَأْخُذُ نِضْوَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ

٣٦: یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب ہمدانی' مفضل بن فضالہ مصری' عیاش بن عباس قتبانی' حضرت شییم بن بیتان سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے رویفع بن ثابت کو نشیبی زمین کا عامل بنایا۔ شیبان نے کہا میں ان کے ساتھ کوم شریک سے مقامِ علقماء تک ساتھ رہا یا کہا کہ علقام سے کوم شریک (نامی جگہ) چلے علقماء جانے کے لئے تو حضرت رویفع نے کہا کہ ہم میں سے ایک شخص حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوسرے شخص کا اُونٹ وغیرہ اس معاہدہ پر لے لیا کرتا تھا کہ نفع میں سے نصف حصہ اس کا ہوگا اور نصف حصہ میرا' اور پھر بعض اوقات ایک کے حصہ میں تیر کے پیکان آتے اور دوسرے کے حصہ میں تیر کی لکڑی آتی۔ پھر راوی رویفع نے کہا کہ مجھ سے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے رویفع! شاید تم زیادہ عمر پاؤ میری وفات

وَالرِّيشِ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنْهُ بَرِيءٌ۔

کے بعد تم لوگوں تک میرا پیغام پہنچا دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہ باندھی یا گھوڑے وغیرہ کے گلے میں تانت کا گھیرا ڈالا یا جانور کے پاخانہ سے یا ہڈی سے استنجاء کیا تو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

۳۷ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَذْكُرُ ذَلِكَ وَهُوَ مَعَهُ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ أَلْيُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد حِصْنُ أَلْيُونَ بِالْفُسْطَاطِ عَلَى جَبَلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ شَيْبَانُ بْنُ أُمَيَّةَ يُكْنَى أَبَا حُذَيْفَةَ۔

۳۷: یزید بن خالد، مفضل، عیاش نے شییم بن بیتان سے اس حدیث کو ابو سالم جیشانی سے بھی روایت کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا ہے وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کے جس وقت انہوں نے باب الیون کا گھیراؤ کیا تھا ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں الیون کا قلعہ مقام فسطاط میں ایک پہاڑ پر ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، شیبان کے والد کا نام اُمیہ ہے اور ان کی کنیت ابوحذیفہ ہے۔

۳۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَعْرٍ۔

۳۸: احمد بن محمد بن حنبل، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحٰق، ابوالزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنی (وغیرہ جیسی اشیاء سے) استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

خلاصۃ الباب : حضرت مسلمؓ، امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں مصر کے گورنر تھے اور اسفل الارض سے مراد بعض حضرات سمندر کا کنارہ مراد لیا ہے اور بعض کے نزدیک مصر کا مغربی حصہ ہے اس جہاد کے ذکر سے اپنا قدیم الاسلام ہونا ذکر فرما رہے ہیں کیونکہ شروع اسلام میں مال غنیمت کم ہوتا تھا، نبیؐ نے رویفعؓ سے ارشاد فرمایا شاید تم میرے بعد زیادہ دیر تک زندہ رہو گے اس ارشاد کے تقریباً چالیس سال بعد یہ حدیث بیان فرمائی داڑھی کو گرہ لگانا کنگھی کرنا چھوڑ دے گا یا داڑھی دبا دبا کر چھوٹی ظاہر کر کے عورتوں سے مشابہت کرے گا یا عجمی کفار کے مشابہت کرے گا کیونکہ اکثر عجمی کفار داڑھی منڈواتے تھے یا جاہلیت کی رسم اختیار کرے گا کہ ہر شادی پر داڑھی کو گرہ لگاتے تھے اور زیادہ شادیوں پر اس طرح تکبر و فخر کرتے تھے تَقَلَّدَ وَتَرًا اسکے کئی مطالب ہیں جس نے گھوڑے کے گلے میں تانت کا گھیرا ڈالا اس سے مراد ہے گھنٹی باندھنے کیلئے جانوروں کے گلے میں دھاگا ڈالنا کیونکہ بلاضرورت گھنٹی بجانا گناہ ہے اسلئے کہ ایک قسم کا باجا یہی ہے اور باجا بجانا حرام ہے یا تعویذ کیلئے جانور کے گلے میں دھاگا ڈالنا جبکہ تعویذ کو مؤثر بالذات سمجھے کیونکہ یہ شرک ہے ایسے گناہ کے کام یا لفظ والا تعویذ بھی ناجائز ہے حاصل یہ کہ تین شرطوں کے ساتھ تعویذ کرنا جائز ہے۔

۱) تعویذ کو مؤثر بالذات نہ سمجھے۔

۲) کوئی لفظ یا کام خلاف شرع نہ ہو۔

۳) بے موقعہ نہ ہو البتہ یہی پیشہ بنا لینا ہمارے اکابر کو پسند نہیں تَقَلَّدَ وَتَرًا ایک توجیہہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کمان کا دھاگا

اتار کر اس کو بچوں اور جانوروں کے کے گلے میں بطور تعویذ ڈالتے تھے اور اس کو مؤثر بالذات سمجھتے تھے اس سے منع فرمانا مقصود ہے۔

۳۹ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ انْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۹: حیوۃ بن شریح' ابن عیاش' یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی' عبداللہ بن دیلمی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت جنات کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو ہڈی' لید' کوئلہ سے استنجاء کرنے سے منع فرما دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا رزق ان میں رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا اشیاء سے استنجاء کرنے سے منع فرما دیا۔

خُلاصَۃُ الباب: مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ کوئلہ' ہڈی' لید سے استنجاء کرنا منع ہے کیونکہ ہڈی جنات کی غذا ہے اور کوئلہ بھی جنات کی خوراک ہے اور لید' جنات کے جانوروں کی غذا ہے۔

بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب: پتھر سے استنجاء

۴۰ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔

۴۰: سعید بن منصور' قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبد الرحمٰن' ابو حازم' مسلم بن قرط' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لئے جائے تو تین ڈھیلے اپنے ساتھ لے جائے اور ان سے استنجاء کرے اور یہ ڈھیلے استنجاء کے لئے کافی ہیں۔

استنجاء کا حکم:

اصل مقصد یہ ہے کہ مقامِ نجاست پاک ہونا ضروری ہے چاہے تین ڈھیلے سے پاک ہو یا اس سے زائد سے' لیکن طاق عدد کا ہونا مسنون ہے اور ڈھیلے یا پتھر سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے بھی مقامِ نجاست کو دھونا چاہئے۔

۴۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ

۴۱: عبداللہ بن محمد نفیلی' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' عمرو بن خزیمہ' حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجاء کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ الِاسْتِطَابَةِ فَقَالَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ۔

ارشاد فرمایا کہ استنجاء تین پتھروں سے کرنا چاہئے جن میں گوبر نہ ہو‘ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابواُسامہ اور ابن نمیر نے بھی ہشام کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

بَاب الِاسْتِبْرَاءِ

باب: پانی سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

۴۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوْأَمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ هَذَا مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔

۴۲: قتیبہ بن سعید‘ خلف بن ہشام مقری‘ عبداللہ بن یحییٰ توام‘ عمرو بن عون‘ ابو یعقوب توؤم‘ عبداللہ بن ابی ملیکہ‘ ان کی والدہ‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ نے ایک روز پیشاب کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے پانی کا کوزہ لے کر کھڑے ہوگئے یہ دیکھ کر حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر! یہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم نہیں فرمایا ہے کہ ہر ایک مرتبہ پیشاب کرنے کے بعد وضو کروں اور اگر میں ایسا کرنے لگوں تو یہ سنت مؤکدہ ہو جائے گا۔

بَاب فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب: پانی سے استنجاء

۴۳ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ۔

۴۳: وہب بن بقیہ‘ خالد واسطی‘ خالد حذاء‘ عطاء بن ابی میمونہ‘ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ ایک روز باغ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ ایک لڑکا تھا جس کے پاس وضو کرنے کا پانی تھا وہ لڑکا ہم سب میں کم عمر تھا اس نے وہ برتن ایک درخت کے پاس رکھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے بعد تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے پانی سے استنجاء کیا تھا۔

۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ

۴۴: محمد بن علاء‘ معاویہ بن ہشام‘ یونس بن معاویہ‘ ابراہیم بن ابی میمونہ‘ ابو صالح‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آیت مبارکہ مسجدِ قبا کے حضرات کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ

الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ۔

يُحِبُّونَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا﴾ وہاں ایسے لوگ ہیں جو کہ خوب طہارت حاصل کرنے والوں کو محبوب سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اہلِ قباء پتھروں سے استنجاء کے بعد پانی سے بھی طہارت کیا کرتے تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يَدْلُكُ يَدَهُ بِالْأَرْضِ إِذَا اسْتَنْجَى

باب: استنجاء کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا

۴۵ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهَذَا لَفْظُهُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي الْمُخَرِّمِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ أَتَمُّ۔

۴۵: ابراہیم بن خالد' اسود بن عامر' شریک (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ مخرمی' وکیع' شریک' ابراہیم بن جریر' مغیرہ' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیالہ یا چھاگل میں پانی لے کر حاضر ہوتا۔ آپ استنجاء کرتے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ زمین پر رگڑتے' پھر میں دوسرے برتن میں پانی لاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے وضو فرماتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسود بن عامر کی حدیث مکمل ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: لغت میں ''تور'' پیتل یا پتھر کا برتن ''رکوہ'' چمڑے کے چھوٹے برتن کو کہتے ہیں۔ احناف کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ نجاست مرئیہ میں تین دفعہ دھونے سے اور نجاست کے جسم کے ازالہ سے بدن اور کپڑا پاک ہو جاتے ہیں۔

بَاب السِّوَاكِ

باب: احکامِ مسواک

۴۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۴۶: قتیبہ بن سعید' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اُمت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں نمازِ عشاء تاخیر سے ادا کرنے اور ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم کرتا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مسواک کے مسنون طریقہ میں اتفاق ہے کہ دانتوں میں مسواک عرضاً کیا جائے گا یہ بات بھی حضرت عطاء بن ابی رباح کی ایک مرفوع مرسل روایت سے ثابت ہے: قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا شربتم فاشربوا مصاً و اذاستکتم فاستاکو اعراضا۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ حافظ ابن حجر تلخیص الحبیر میں لکھتے ہیں کہ عرضاً مسواک کرنا

دانتوں میں مسنون ہے لیکن زبان پر طولا مسواک کرنا افضل ہے جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابوموسیٰ کی حدیث سے ثابت ہے بحوالہ اعلاء السنن ج اص ۵۳ باب سنۃ المسواک مسنون یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو۔ مسواک شوافع اور حنابلہ کے نزدیک وضو اور نماز دونوں کی سنت ہے۔ احناف کا مشہور قول یہ ہے کہ صرف وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی لیکن ایک یہ بھی ہے کہ نماز کے وقت بھی مسواک کرنا سنت ہے جیسا کہ علامہ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ پانچ اوقات میں مستحب ہے۔ ۱) دانتوں کے پیلا ہونے کے وقت۔ ۲) منہ میں بو پیدا ہونے کے وقت۔ ۳) نیند سے بیدار ہونے کے وقت۔ ۴) نماز کی طرف قیام کے وقت۔ ۵) وضوء کرتے وقت مسواک کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔

۴۷ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا عِيسَىٰ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَرَأَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنَّ السِّوَاكَ مِنْ أُذُنِهِ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَاكَ۔

۴۷: ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، محمد بن اسحٰق، محمد بن ابراہیم تیمی، حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر مجھ کو اہلِ ایمان کی دُشواری میں پڑ جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم کرتا۔ حضرت ابوسلمٰی نے کہا کہ میں نے زید کو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے اور مسواک ان کے کان پر لگی رہتی تھی (جس طرح سے کاتب لکھتے وقت قلم کان پر لگاتے ہیں) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو پہلے مسواک کرتے۔

مسواک کی شرعی حیثیت:

جمہور میں یہ اختلاف رہا ہے کہ مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی؟ احناف اس کو وضو کی سنت بتاتے ہیں لیکن حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کو نماز کی سنت قرار دیتے ہیں اور مسواک کے بے شمار فوائد وفضائل ہیں۔ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے مسواک کے ستر سے زائد فوائد وفضائل بیان فرمائے ہیں اور مسواک کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مسواک دانتوں پر عرضاً کی جائے۔ مسنون یہ ہے کہ مسواک پیلو کی لکڑی کی ہو ورنہ زیتون یا نیم کی لکڑی کی ہو۔

۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

۴۸: محمد بن عوف طائی، احمد بن خالد، محمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن حبان، عبد اللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے سے معلوم کیا کہ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ ہر ایک نماز کے لئے وضو کرتے تھے، خواہ وہ باوضو ہوں یا بے وضو اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ سے اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا کہ ان سے حضرت عبداللہ بن

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حنظلہ بن عامر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو ہر ایک نماز کے لئے وضو کا حکم کیا گیا تھا خواہ آپ ﷺ اُس وقت تک باوضو ہوں یا بے وضو۔ لیکن جب یہ عمل آپ ﷺ کے لئے باعث مشقت ہوا تو اس کے متبادل ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم کیا گیا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سمجھتے تھے کہ انہیں ہر نماز کے لئے وضو کرنے کی طاقت ہے اس لئے وہ ایسا ہی کرتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن عبداللہ کے بجائے عبیداللہ بن عبداللہ بیان کیا ہے۔

بَابٌ كَيْفَ يَسْتَاكُ

باب: طریقۂ مسواک

٤٩ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِهْ إِهْ يَعْنِي يَتَهَوَّعُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَكَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَلٰكِنِّي اخْتَصَرْتُهُ۔

۴۹: مسدد' سلیمان بن داؤد عتکی' حماد بن زید' غیلان بن جریر' حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے نقل کیا کہ ہم لوگ سواری مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے میں نے دیکھا کہ جناب نبی کریم ﷺ زبانِ مبارک پر مسواک کر رہے ہیں یہ روایت مسدد نے بیان کی ہے اور سلیمان نے اس طرح روایت بیان کی ہے ایک روز میں جس وقت خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو زبان کی نوک پر رکھ کر اَہ اَہ کی آواز نکال رہے تھے جیسے کہ کوئی شخص قے کرتے ہوئے آواز نکالتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں مسدد نے بیان کیا یہ حدیث طویل تھی لیکن میں نے مختصر کر کے نقل کی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

باب: ایک دوسرے کی مسواک استعمال کرنے کا حکم

٥٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا۔

۵۰: محمد بن عیسیٰ' عنبسہ' بن عبدالواحد' ہشام بن عروہ' ان کے والد ماجد' حضرت اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک دن آنحضرت ﷺ مسواک کر رہے تھے اُس وقت آپ ﷺ کے پاس دو شخص موجود تھے اور ان میں سے ایک صاحب دوسرے سے عمر میں بڑے تھے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فضیلت مسواک کے سلسلہ میں وحی نازل فرمائی کہ آپ ﷺ ان دو میں سے زیادہ عمر والے کو مسواک دی۔

بَاب غَسْلِ السِّوَاكِ

۵۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْحَاسِبُ حَدَّثَنِي كَثِيرٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ۔

باب: مسواک صاف کرنے سے متعلق

۵۱: محمد بن بشار' محمد بن عبداللہ انصاری' عنبسہ بن سعید کوفی حاسب' کثیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھ کو دے دیا کرتے تھے تاکہ میں اس کو دھودوں' لیکن میں پہلے اس سے اپنے دانت صاف کرتی اس کے بعد دھو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی۔

بَاب السِّوَاكِ مِنْ الْفِطْرَةِ

۵۲ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنْ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ۔

باب: مسواک فطری سنت ہے

۵۲: یحییٰ بن معین' وکیع' زکریا بن ابی زائدہ' مصعب بن شیبہ' طلق بن حبیب زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس اشیاء فطرت سے تعلق رکھتی ہیں: (۱) مونچھ کتروانا' (۲) داڑھی چھوڑنا' (۳) مسواک کرنا' (۴) پانی سے ناک صاف کرنا' (۵) ناخن تراشنا' (۶) اُنگلیوں کے پوروں (اور جوڑوں) کو دھونا تاکہ اُنگلیوں میں میل جمع نہ ہو سکے' (۷) بغلوں کے بال اُکھاڑنا' (۸) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا' (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا' مصعب کہتے ہیں کہ مجھ کو دسویں شے یاد نہیں آ رہی ہے لیکن غالب گمان یہ ہے کہ دسویں چیز کلی کرنا مراد ہو۔

۵۳ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ و قَالَ دَاوُدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَزَادَ وَالْخِتَانَ قَالَ وَالِانْتِضَاحَ وَلَمْ يَذْكُرْ انْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي

۵۳: موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شبیب' حماد' علی بن زید' سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر (اس کے بعد موسیٰ نے کہا) ان کے والد ماجد اور داؤد نے کہا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دین فطرت سے تعلق رکھتا ہے اور انہوں نے باقی روایت حضرت اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جیسی روایت بیان کی۔ لیکن حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے داڑھی چھوڑ دینے کا تذکرہ نہیں فرمایا البتہ انہوں نے اپنی روایت میں ختنہ کرانے کو پیدائشی سنت فرمایا اور استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد شرم گاہ پر چھینٹے مارنے' پانی ڈالنے کا تذکرہ فرمایا (تاکہ

الِاسْتِنْجَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّأْسِ وَذَكَرَ فِيهَا الْفَرْقَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَوْلُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نَحْوُهُ وَذَكَرَ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَالْخِتَانَ۔

پیشاب کے قطرات آنے کے وسوسہ نہ آتے رہیں (اورانہوں نے استنجاء کے بارے میں بیان نہیں کیا ابوداؤد نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور انہوں نے پیدائشی سنتیں پانچ بیان فرمائی ہیں جن کا تعلق سر سے ہے اور پانچ میں مانگ (چیر) کے نکالنے کا تذکرہ کیا گیا ہے اور داڑھی چھوڑنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ حماد کی مذکورہ حدیث کی طرح طلق بن حبیب' مجاہد اور بکر بن عبداللہ مشرقی نے بھی ان کا قول نقل کیا اور کسی نے بھی داڑھی چھوڑنے کا تذکرہ نہیں کیا اور حضرت عبداللہ بن مریم سے روایت بیان کی اور اس میں مذکور ہے کہ داڑھی چھوڑنا اور حضرت عبداللہ بن مریم نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی کریمؐ اور حضرت ابراہیم نخعی سے بھی ایسی ہی حدیث منقول ہے اور اس میں انہوں نے تذکرہ کیا داڑھی چھوڑنے کا اور ختنہ کرنے کا۔

پیدائشی سنت فرمانے کی وجہ؟

مذکورہ اشیاء کو فطری سنت اس وجہ سے فرمایا گیا ہے اُمت محمدیہ سے قبل دیگر انبیاء علیہما السلام کے زمانہ سے یہ سنتیں چلی آرہی ہیں بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے چلی آرہی ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے بذل المجہود ملاحظہ فرمائیں)۔

بَاب السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ بِاللَّيْلِ

باب: رات کو جاگ کر مسواک کرنے کا بیان

۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۵۴: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' حصین' ابووائل' حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کر کے اچھی طرح مُنہ صاف کرتے تھے۔

۵۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوءُهُ وَسِوَاكُهُ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۵۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' بہز بن حکیم' زرارہ بن اوفی' سعد بن ہشام' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک رکھ دی جاتی تھی اور وضو کا پانی رکھ دیا جاتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہونے کے بعد پہلے استنجاء کے لئے تشریف لے

تَخَلّٰى ثُمَّ اسْتَاكَ۔

جاتے پھر مسواک کرتے۔

۵۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

۵۶: محمد بن کثیر' ہمام' علی بن زید' محمد کی والدہ ماجدہ' اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمولِ مبارک یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن کو نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو سے قبل مسواک کرتے تھے۔

مسواک کے سلسلہ میں معمولِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نیند سے بیداری کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کیا کرتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کریں یا نہ کریں۔

۵۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ [آل عمران:۱۹۰] حَتَّى قَارَبَ أَنْ يَخْتِمَ السُّورَةَ أَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

۵۷: محمد بن عیسیٰ' ہشیم' حصین' حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس' ان کے والد اور ان کے دادا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری پس میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور وضو کے لئے رکھا ہوا پانی لیا اور مسواک لے کر مسواک کرنا شروع فرما دیا اور یہ آیاتِ کریمہ: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ﴾ کی تلاوت شروع فرمائی یہاں تک کہ ختم سورت کے قریب تک تلاوت فرمائی یا سورت ختم فرما دی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مصلّٰی پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت ادا کیں پھر بستر پر آرام فرما ہوئے جب تک اللہ جل جلالہٗ کو منظور تھا پھر نیند سے بیداری کے بعد ایسا ہی کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک مرتبہ مسواک کرتے اور دو رکعات ادا کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا فرمائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے اس طرح روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی اور وضو کے دوران آیت کریمہ: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ کی تلاوت کی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم سورت تک آیات تلاوت فرمائی۔

حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ۔

باب

۵۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

باب:

۵۸:ابراہیم بن موسیٰ رازی' عیسیٰ' مسعر' مقدام بن شریح' ان کے والد' حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ گھر میں تشریف لانے کے بعد حضرت رسولِ کریم ﷺ کا معمولِ مبارک کیا تھا؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

بَاب فَرْضِ الْوُضُوءِ

۵۹ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ۔

۶۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ۔

باب: فرضیت وضو

۵۹:مسلم بن ابراہیم' شعبہ' قتادہ' حضرت ابوملیح اپنے والد ماجد' جن کا نام اُسامہ بن عمیر ہے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مالِ خیانت سے صدقہ قبول نہیں فرماتے اور بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے۔

۶۰:احمد بن محمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں فرماتے جب تک کہ وہ باوضو (وضو کرنے کے بعد) نماز ادا نہ کرے۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا کا حاصل یہ ہے کہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر عذرِ شرعی ہو یا وضو کا پانی نہ مل سکے تو اس صورت میں تیمّم کا حکم ہے جس کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں موجود ہیں۔

۶۱ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔

۶۱:عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابن عقیل محمد بن حنفیہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے منافی اعمال ممنوع ہو جاتے ہیں اور اس کی تحلیل سلام ہے یعنی سلام پھیرنے کے بعد تمام وہ افعال جائز ہو جاتے ہیں جو کہ نماز میں ممنوع تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يُجَدِّدُ الْوُضُوءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا

باب: بغیر حدث کے وضو پر وضو کرنا

۶۲:محمد بن یحییٰ بن فارس' عبداللہ بن یزید مقری (دوسری سند)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ يَحْيَى أَتْقَنُ عَنْ غُطَيْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُودِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّأَ فَصَلَّى فَلَمَّا نُودِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمٰن بن زیاد، ابوداؤد کہتے ہیں کہ مجھے ابن یحییٰ کی حدیث غطیف کی حدیث سے زیادہ محفوظ ہے محمد ابوغطیف ہزلی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب ظہر کی اذان ہوئی تو انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد جب عصر کی اذان ہوئی تو انہوں نے دوبارہ وضو کیا میں نے ان سے اس (دوبارہ وضو) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی وضو پر وضو کرے گا اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ مسدد کی روایت ہے جو زیادہ مکمل ہے۔

بَابُ مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ

باب: پانی کے احکام

۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ و قَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ الصَّوَابُ۔

۶۳: محمد بن علاء، عثمان بن ابی شیبہ، حسن بن علی، ابواُسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن جعفر بن زبیر، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تالاب کے پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس کو پینے کے لئے چوپائے اور درندے آتے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو جائے تو وہ ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔ الفاظ راوی ابن علاء کے ہیں اور عثمان اور حسن بن علی نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کیا ہے۔ (ابوداؤد کہتے ہیں کہ محمد بن جعفر صحیح ہے بغیر عباد کے واسطہ کے)

پانی کے ناپاک ہونے سے متعلق مسلک حنفیہ:

یہ ہے کہ جب پانی دس ہاتھ لمبے اور دس ہاتھ چوڑے حوض وغیرہ میں ہو اور اس میں ناپاکی گر جائے اور پانی پر ناپاکی غالب نہ آئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن مذکورہ بالا روایت میں دو قلے پانی میں اگر ناپاکی گر جائے تو اسکے بارے میں ناپاک نہ ہونے کو فرمایا گیا اور اس حدیث کے سلسلہ میں محدثینؒ نے تفصیلی کلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس حدیث میں سند، متن اور معنی کے اعتبار سے اضطراب ہے۔ بعض روایات میں ((اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث)) کے الفاظ ہیں اور بعض

روایات میں ((قلتین او ثلاثا)) کے الفاظ ہیں اور لفظ قلہ کے عربی زبان میں متعدد معنی ہیں:

۱) پہاڑ کی چوٹی۔

۲) انسانی قد

(۳) مٹکا (اس مقام پر ایک معنی کا تعین مشکل ہے)۔

اور مختلف النوع اضطرابات کی وجہ سے اس حدیث کی تضعیف کی گئی ہے اس وجہ سے حنفیہ کا مذکورہ حدیث پر عمل نہیں ہے البتہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث صحیح اور واجب العمل ہے اس مسئلہ کی تفصیل بذل المجہود و فتح الملہم میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی نے درسِ ترمذی ص ۲۷۲، ج ۲ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۶۴: موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) ابوکامل، یزید بن زریع، محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر ابوکامل نے اس کے بعد ابن زبیر، حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو جنگل میں پایا جاتا ہے تو راوی نے گزشتہ حدیث کے مفہوم جیسی حدیث بیان کی۔

۶۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ۔

۶۵: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عاصم بن منذر، حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوگا ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے اس روایت کو موقوفاً نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ

باب: بئر بضاعہ کا بیان

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ

۶۶: محمد بن علاء، حسن بن علی، محمد بن سلیمان انباری، ابواُسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن کعب، عبید اللہ بن عبداللہ بن رافع بن خدیج، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا بئر بضاعہ (ایک کنویں کا نام ہے) کے پانی سے ہم لوگ وضو کر سکتے ہیں؟ جبکہ اس کنویں میں کتوں کے گوشت، حیض کے کپڑے اور غلاظت ڈالی جاتی ہے یہ سن کر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ

بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعٍ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی پاک ہے اور اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے عبید اللہ بن رافع کے بجائے عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن رافع کہا ہے۔

۶۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَايِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْت قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيِّمَ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنْ عُمْقِهَا قَالَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ إِلَى الْعَانَةِ قُلْتُ فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدَّرْتُ أَنَا بِئْرَ بُضَاعَةَ بِرِدَائِي مَدَدْتُهُ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فَإِذَا عَرْضُهَا سِتَّةُ أَذْرُعٍ وَسَأَلْتُ الَّذِي فَتَحَ لِي بَابَ الْبُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِلَيْهِ هَلْ غُيِّرَ بِنَاؤُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ لَا وَرَأَيْتُ فِيهَا مَاءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ۔

۶۷: احمد بن ابی شعیب حرانی' عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' سلیط بن ایوب' عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن رافع انصاری ثم العدوی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت سنا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بئر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ اس کنویں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے کپڑے اور انسانوں کا فضلہ ڈالا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ پانی پاک ہے اور کوئی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے ''بئر بضاعہ'' کے نگران سے اس کنویں کی گہرائی کے بارے میں دریافت کیا اور پوچھا کہ اس کنویں میں زیادہ سے زیادہ کس قدر پانی موجود رہتا ہے؟ تو اُس نے بتلایا کہ پانی زیرناف تک ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ جب کم ہوتا ہے تو کہاں تک ہوتا ہے؟ تو اس نے کہا ستر سے کچھ کم (گھٹنوں تک یا اس سے کچھ کم) امام ابوداؤد نے فرمایا میں نے بئر بضاعہ کی اپنی چادر سے پیائش کی تو اس کنویں کی چوڑائی چھ ہاتھ نکلی جو شخص ہم کو باغ میں لے گیا تھا میں نے اس سے معلوم کیا کہ اس کنویں کی تعمیر میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی تو اُس نے جواب دیا کہ نہیں اور میں نے دیکھا کہ اس میں پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

مدینہ منورہ کا ایک تاریخی کنواں:

''بئر بضاعہ'' مدینہ منورہ میں ایک مشہور کنویں کا نام ہے جو کہ قبیلہ بنو ساعدہ کے محلہ میں واقع تھا اور آج تک موجود ہے

اور یہ کنواں نشیب میں تھا اس کے چاروں طرف آبادی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ وہم ہوا کہ اس کے چاروں طرف نجاستیں پڑی رہتی ہیں وہ ہوا سے اُڑ کر یا بارش سے بہہ کر اس کنویں میں گر جاتی ہوں گی۔ ان خیالات کی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور خدمت نبویؐ میں سوال کیا جس پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وسوسے رفع فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا وہ پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی یعنی اس کنویں کا پانی پاک ہے۔

بَابُ الْمَاءِ لَا يُجْنِبُ

باب: غسل جنابت کے بچے ہوئے پانی کا حکم

٦٨ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ۔

٦٨: مسدد' ابوالاحوص' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک نے لگن کے پانی سے (لگن (برتن) میں ہاتھ ڈال کر) غسل کیا' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بچے ہوئے پانی سے غسل کیا یا وضو کا ارادہ فرمایا یہ دیکھ کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ناپاکی کی حالت میں لگن سے غسل کیا تھا یہ سن کر حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانی اس طرح ناپاک نہیں ہوتا۔

حاصل کلام: مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت کا بچا ہوا پانی پاک ہے اور جس حدیث میں ممانعت ہے اس سے مراد کراہت تنزیہی ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟

٦٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

٦٩: احمد بن یونس' زائدہ' ہشام کی روایت میں محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ پھر اُس پانی سے غسل بھی کرے گا۔

٧٠ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

٧٠: مسدد' یحییٰ بن عجلان' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی وہ ایسے پانی میں ناپاکی کا غسل کرے۔

ٹھہرا ہوا پانی ناپاکی گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے:

مذکورہ بالا دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ٹھہرا ہوا پانی پیشاب کرنے سے ناپاک ہو جائے گا خواہ اس کا وصف (رنگ' بو' مزہ) تبدیل ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے جوٹھے پانی سے وضو

۷۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مِرَارٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَيُّوبُ وَحَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدٍ۔

۷۱ : احمد بن یونس' زائدہ' ہشام کی روایت میں محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا برتن میں مُنہ ڈال کر پانی پی لے تو وہ برتن سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ میں وہ برتن مٹی سے مانجھا جائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایوب اور حبیب بن شہید نے محمد کے واسطہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ایک حکم شرعی:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھونا کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھولیا جائے اور دیگر ائمہ'' کا ظاہر حدیث پر عمل ہے اور ان کے نزدیک سات مرتبہ دھونے کا حکم وجوبی ہے' بہرحال حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتے کا جوٹھا برتن تین مرتبہ دھونا واجب ہے اور سات مرتبہ دھونا مستحب ہے ساتویں مرتبہ مٹی سے صاف کر لینا ہے تاکہ جراثیم زائل ہو جائیں۔

۷۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَزَادَ وَإِذَا وَلَغَ الْهِرُّ غُسِلَ مَرَّةً۔

۷۲: مسدد' معتمر بن سلیمان (دوسری سند) محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے لیکن دیگر حضرات نے اس روایت کو مرفوع نہیں کہا اور وہ پہلی روایت کے ہم معنی روایت ہے لیکن دونوں نے اس کو مرفوعاً نقل نہیں کیا ہے اور ایوب نے یہ جزو مزید بیان کیا کہ جب بلی برتن میں مُنہ ڈال دے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔

حکم شرعی:

بلی کے جوٹھے برتن کو ایک مرتبہ دھونے کا حکم بھی استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے کیونکہ اس کا جوٹھا پانی پاک ہے۔ عام ابتلاء کی وجہ سے شریعت نے اس میں گنجائش دی ہے۔

۷۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا أَبُو

۷۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کتا برتن میں مُنہ ڈال کر پانی پی لے تو برتن کو سات مرتبہ دھوؤ اور ساتویں مرتبہ مٹی سے صاف کرو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوصالح' ابو رزین اعرج' ثابت احنف' ہمام بن منبہ' ابوسدی عبد الرحمٰن ان تمام

صَالِحٍ وَأَبُو رَزِينٍ وَالْأَعْرَجُ وَثَابِتٌ الْأَحْنَفُ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَأَبُو السُّدِّيِّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا التُّرَابَ۔

حضرات نے مذکورہ بالا روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے لیکن ان حضرات کی روایت میں برتن کو مٹی سے پاک کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةُ عَفِّرُوهُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ مُغَفَّلٍ۔

۷۴: احمد بن محمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' شعبہ' ابوتیاح' مطرف حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کر دینے کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کا کیا قصور ہے اور شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کرنے والے کتے کے پالنے کی اجازت دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب کتا برتن میں مُنہ ڈال دے تو وہ برتن سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ خشک مٹی سے صاف کرو۔ ابوداؤد کہتے ہیں ابن مغفل نے اس کے مطابق کہا ہے۔

بَاب سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

۷۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ' کبشہ بنت حضرت کعب بن مالک زوجہ ابن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ میں نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا تھا کہ بلّی آئی اور وضو کا پانی پینے لگی تو یہ دیکھ کر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے پانی کا برتن بلّی کی طرف جھکا دیا' کبشہ کہتی ہیں کہ اس دوران ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو دیکھا کہ میں اُن کی طرف دیکھ رہی ہوں یہ دیکھ کر انہوں نے کہا کہ کیا تجھے تعجب ہو رہا ہے میری بھتیجی؟ میں نے کہا جی ہاں! اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ پاک ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو ہر وقت گھروں میں اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہے۔

۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي

۷۶: عبدالعزیز' داؤد بن صالح بن دینار التمار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کو ان کی آزاد کرنے والی عورت نے "ہریسہ" نام کا کھانا دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں روانہ کیا جس وقت حضرت صالح بن دینار کی والدہ صاحبہ حضرت عائشہ

فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَائَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتْ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز میں مشغول ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا کہ کھانا کسی جگہ رکھ دو۔ عین اسی وقت ایک بلّی آ گئی اور اُس نے کھانے میں سے کچھ کھالیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوگئیں تو انہوں نے اسی جگہ سے کھانا شروع فرمایا کہ جہاں سے بلّی نے کھایا تھا پھر فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ بلّی ناپاک نہیں ہے وہ ہر وقت گھروں میں چکر لگاتی رہتی ہے اور میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بلّی کے جوٹھے پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی کا حکم

۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ۔

۷۷: مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور' ابراہیم' اسود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں (ہم دونوں) غسل جنابت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ کیا کرتے تھے۔

۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

۷۸: عبداللہ بن نفیلی' وکیع' اُسامہ بن زید' ابن خربوذ' حضرت اُم جہیبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ وضو کرنے کے لئے میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی برتن میں آگے پیچھے ہاتھ پڑتا تھا۔ (یعنی ہم دونوں ایک وقت وضو کر لیتے تھے)

بَاب:

باب: (مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے وضو)

۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا۔

۷۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع (دوسری سند) مسدد' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مرد و عورت مل کر ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کیا کرتے تھے۔

۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

۸۰: مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مرد و عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے اور اس برتن میں ہم سب ہاتھ

اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا۔

ڈالتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

۸۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

باب: عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو وغسل کی ممانعت

۸۱: احمد بن یونس' زہیر' داؤد بن عبداللہ (دوسری سند) مسدد' ابوعوانہ' داؤد بن عبداللہ حضرت حمید حمیری سے روایت ہے کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں چار سال تک اس طرح رہ چکا تھا جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ رہتے تھے ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا کوئی مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے نہائے اور مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ''اور وہ دونوں ایک ساتھ چلو سے (یعنی ہاتھوں سے) پانی لیتے جائیں''۔

توجیہ:

مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ بعض مرد بے سلیقہ اور بے احتیاط ہوتے ہیں اور اسی طرح بعض خواتین بھی بے سلیقہ اور بے احتیاط ہوتی ہیں ایسے مرد یا عورت جب ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کریں گے تو شک اور وہم کا سلسلہ شروع ہوگا اس لئے ایسی صورت میں کراہت تنزیہی ہوگی ورنہ اگر یہ صورت نہ ہو تو کراہت تنزیہی بھی نہ ہوگی۔

۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ۔

۸۲: ابن بشار' ابوداؤد طیالسی' شعبہ' عاصم' ابوحاجب' حضرت حکم بن عمرو' اقرع سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بچے ہوئے پانی سے غسل و وضو:

مذکورہ حدیث میں جو ممانعت فرمائی گئی ہے وہ تنزیہی ہے فی نفسہٖ جواز ہے اور اس سلسلہ میں معمولِ نبوی یہ تھا کہ آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (دونوں) ایک ساتھ ہی ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے اسی طرح حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس کی روایت ہے: ((ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بفضل ميمونة رضى الله عنها كذالك زوى عن ام سلمة رضى الله عنها فهذه الروايات تدل على انه يجوز تطهر الرجل والمراة من اناء واحد)) الخ (بذل المجهود ص ۵۱' ج ۱) بہرحال مذکورہ بالا نہی استحبابی ہے۔ان النهى للاستحباب والافضل۔ (بذل ص ۵۱)

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۸۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ قَالَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

باب: سمندری پانی سے وضو

۸۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' صفوان بن سلیم' سعید بن سلمہ' مغیرہ بن ابی بردہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگوں کو سمندر میں سفر کرنا پڑتا ہے کچھ پانی ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ اگر ہم اس پانی سے وضو کرلیں تو پیاس کی تکلیف ستائے گی۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سمندر کا پانی بلاشبہ پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

اُمت کے لئے ایک انعام:

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمندر سے وضو کرنے میں شبہ تھا کیونکہ سمندر کے پانی میں قسم قسم کے جانور رہتے ہیں اور اس میں ہر وقت ہر طرح کے جانور مرتے رہتے ہیں اور اس کا ذائقہ بھی دوسرے پانی سے مختلف ہوتا ہے اس لئے صحابہ کو اس کی حرمت کا شبہ ہوا' یا مذکورہ شبہ کی وجہ یہ تھی کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((ان تحت البحر نارا)) یعنی سمندر کے نیچے آگ ہے۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے صرف پانی کے پاک ہونے کا حکم فرمایا بلکہ اس کے مردار جانور کو بھی حلال ہونے کا حکم فرما کر اُمت پر احسانِ عظیم فرمایا کیونکہ سمندر کے سفر کرنے کی صورت میں کھانے کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ سمندر کے کون کونسے جانور حلال ہیں اور کون سے حرام ہیں؟ یہ ایک تفصیلی بحث ہے۔ اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ سمندری تمام جانور حلال ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں ایسی مچھلی کو اصطلاح فقہ میں سمک طافی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کے بارے میں ہے: "اما الذی یعیش فی البحر بجمیع ما فی البحر من الحیوان محرم الا السمك خاصة فانه یحل اکله الا ما طفی منه وهذا قول اصحابنا رضی اللہ عنهم" (بذل المجهود ص ٥٤' ج ١) اس مسئلہ کی مزید تفصیل فتح الملہم شرح مسلم میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ

۸۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي

باب: نبیذ سے وضو کے احکام

۸۴: ہناد' سلیمان بن داؤد عتکی' شریک' ابوفزارہ' ابوزید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن میں ارشاد فرمایا اے ابن مسعود! (رضی اللہ عنہ) تمہارے برتن میں کیا ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

إِدَاوَتِكَ قَالَ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَوْ زَيْدٍ كَذَا قَالَ شَرِيكٌ وَلَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ لَيْلَةَ الْجِنِّ۔

کہ نبیذ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔ ایک راوی سلیمان بن داؤد نے شک اور تردد کے ساتھ کہا عن ابی زید اور زید اسی طرح سے شریک نے بیان کیا اور دوسرے راوی ہناد نے لفظ لیلۃ الجن کا تذکرہ نہیں کیا۔

نبیذ سے وضو:

نبیذ یہ ہے کہ کھجوریں پانی میں اتنے وقت تک کے لئے بھگودی جائیں کہ جس سے پانی رنگ دار اور میٹھا ہو جائے اور کھجور کا اثر پانی میں ظاہر ہو جائے اور اس کی تین اقسام ہیں:

۱) جو نبیذ ابھی پکائی نہ گئی ہو اور اس میں نشہ نہ ہو اور نہ اس پانی کا رنگ' بو' مزہ تبدیل ہوا ہو اس سے باتفاقِ علماء وضو جائز ہے اسی طرح سے غسل بھی۔ بشرطیکہ وہ نبیذ رقیق ہو اور کھجور کی مٹھاس کا اثر پانی میں نہ آیا ہو۔

۲) ایسی نبیذ کہ جس کو پکایا گیا ہو اور وہ نشہ آور اور غلیظ بن گئی ہو کہ جس کی وجہ سے پانی کی رقت ختم ہوگئی ہو اس سے بالاتفاق وضو ناجائز ہے۔

۳) جو نبیذ کھجور کے اثر سے شیریں ہوگئی ہو اور اس کو پکایا نہ گیا ہو اور اُس میں نشہ نہ پیدا ہوا ہو اور اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اور اس قسم کی نبیذ کے بارے میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ ایسے پانی سے وضو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمّم کرے اور مذکورہ بالا پانی سے وضو نہ کرے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کے ہی قائل ہیں: "اختلاف العلماء فی جواز التوضی بالنبیذ وعدم جوازہ فعند ابی حنیفۃؒ توضاء بہ ولا یتیمم بشرط أن یکون حلوًا رقیقًا یسیل وعلی الاعضاء کالماء وما اشتد عنھا صار حرامًا لا یجوز التوضی بہ" الخ (بذل المجھود ص ۵۵' ج۱)

۸۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ مَا كَانَ مَعَهُ مِنَّا أَحَدٌ۔

۸۵: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' داؤد' عامر' حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم میں سے لیلۃ الجن میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون شخص تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے اس وقت کوئی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔

۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوءَ بِاللَّبَنِ وَالنَّبِيذِ وَقَالَ إِنَّ التَّيَمُّمَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهُ۔

۸۶: محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' بشر بن منصور' ابن جریج' حضرت عطاء سے روایت ہے کہ وہ دودھ سے اور نبیذ سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ نبیذ سے وضو کرنے سے بہتر میرے نزدیک تیمم ہے۔

۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَعِنْدَهُ نَبِيذٌ أَيَغْتَسِلُ بِهِ قَالَ لَا۔

۸۷: ابن بشار' حضرت ابوخلدہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو العالیہ سے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص کو غسل کی ضرورت پیش آ جائے اور اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو البتہ اس کے پاس نبیذ ہو تو وہ نبیذ سے غسل کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

بَاب أَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ

باب: پیشاب پاخانہ کی ضرورت کے وقت نماز کا حکم

۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَقَامَ الصَّلَاةَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ لِيَتَقَدَّمْ أَحَدُكُمْ وَذَهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ وَأَبُو ضَمْرَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْأَكْثَرُ الَّذِينَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ۔

۸۸: احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' اوران کے والد حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلے ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے اور وہ لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جب نمازِ فجر کی اقامت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ کوئی شخص آگے بڑھ کر نماز پڑھائے؟ یہ کہہ کر وہ قضاء حاجت کے لئے چلے گئے پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو قضائے حاجت پیش آ جائے اور نماز بھی کھڑی ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو جائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ وہیب بن خالد' شعیب بن اسحٰق اور ابوضمرہ نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اور اُن کے والد ماجد سے اور کسی دوسرے شخص سے جس کو عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے حدیث بیان کی ہے لیکن بہت سے راویوں نے ہشام سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ جس طرح زہیر نے بیان کیا ہے۔

خُلاصۃ الباب: حاقن کے اصل معنی ہیں پیشاب کا تقاضا روکنے والا پھر اس لفظ کا استعمال پیشاب پاخانہ اور ہوا روکنے والے پر ہوتا ہے یہاں عام معنی مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ کھانا سامنے ہو یا بول و براز کا تقاضا ہو تو فارغ ہونے کے بعد سکون و اطمینان سے نماز ادا کرے اور توجہ نماز کے علاوہ کسی دوسری طرف نہ مبذول ہو۔

۸۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا أَخُو الْقَاسِمِ

۸۹: احمد بن محمد بن حنبل' مسدد و محمد بن عیسیٰ نے ہم معنی روایت بیان کی کہا کہ یحییٰ بن سعید ابوحزرہ' عبداللہ بن محمد سے جو کہ قاسم بن محمد کے بھائی عبد اللہ بن محمد سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے اسی وقت ان کا کھانا آ گیا تو حضرت قاسم نے نماز شروع کر دی یہ دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں

بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُصَلَّى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کھانا سامنے ہوتو اس کو چھوڑ کر نماز نہ شروع کی جائے اور اسی طرح جب پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہوتو اُس وقت بھی نماز نہ شروع کی جائے۔

۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ۔

۹۰: محمد بن عیسیٰ، ابن عیاش، حبیب بن صالح، یزید بن شریح حضرمی، ابی حیی مؤذن، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کسی شخص کو تین کام کرنا درست نہیں: (۱) ایسا شخص قوم کی امامت نہ کرے جو کہ دُعا میں دوسرے لوگوں کو نظر انداز کر کے صرف اپنے واسطے ہی دُعا مانگے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے قوم سے خیانت کی۔ (۲) کسی کے گھر میں بغیر صاحب خانہ کی اجازت کے جھانکنا اگر کسی نے ایسا کیا تو گویا وہ شخص اس کے گھر میں بلا اجازت داخل ہوگیا۔ (۳) پیشاب، پاخانہ کے دباؤ کے وقت نماز پڑھنا جب تک کہ ہلکا نہ ہو جائے۔ (قضائے حاجت سے فارغ نہ ہو جائے)

۹۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَلَا يَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الشَّامِ لَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيهَا أَحَدٌ۔

۹۱: محمود بن خالد سلمی، احمد بن علی، ثور، یزید بن شریح حضرمی، ابو حیی مؤذن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ پیشاب، پاخانہ کو روک کر نماز ادا کرے جب تک کہ وہ ہلکا نہ ہو جائے پھر ثور نے حبیب ابن صالح کی حدیث کے مانند یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرے اور دوسروں کو نظر انداز کر کے صرف اپنے واسطے دُعا مانگے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے قوم کی خیانت کی۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مُلک شام کے لوگوں کے لئے ہے اور دوسرے (ممالک کے) لوگ اس میں شریک نہیں۔

بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو کے لئے پانی کی مقدار کا بیان

۹۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ۔

۹۲:محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابان نے قتادہ کے ذریعہ سے نقل کیا ہے اور اس میں انہوں نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت صفیہ سے یہ سنا کہ حضرت رسول کریم ﷺ غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر پانی) اور وضو کے لئے ایک مد استعمال فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: بعض روایات میں دو رطل وضو کے لئے مذکور ہے جو کہ ایک مد کے برابر ہوتا ہے اصل مقصد کم سے کم پانی استعمال کرنا ہے مگر بوقت ضرورت زائد بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۹۳ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

۹۳:احمد بن محمد بن حنبل' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' سالم بن ابی الجعد' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے اور وضو ایک مد سے کرتے تھے۔

۹۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ جَدَّتِهِ وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ۔

۹۴:ابن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' حبیب انصاری' عباد بن تمیم' اور ان کی دادی حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا ارادہ فرمایا تو ایک برتن لایا گیا جس میں دو تہائی مد پانی تھا۔

۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَسَعُ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنِي جَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ سَمِعْتُ

۹۵:محمد بن صباح بزاز' شریک' عبداللہ بن عیسیٰ' عبداللہ بن جبر' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ایسے برتن سے وضو کرتے تھے کہ جس میں دو رطل پانی آتا تھا اور آپ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث کو شعبہ نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ایک مکوک پانی سے وضو کیا کرتے تھے اور اس میں رطلین کا تذکرہ نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث کو یحییٰ بن آدم نے شریک سے روایت کیا' لیکن اس روایت میں عن بن جبر بن عتیک مذکور

أَنَسًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ رَطْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَهُوَ صَاعُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ۔

ہے اور اس کو سفیان نے عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کیا کہا اس میں جبر بن عبداللہ مذکور ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن ابی ذیب اور حضرت رسولِ کریم ﷺ کا بھی یہی صاع تھا۔

وضواور غسل کے لئے پانی کی مقدار:

حضرت رسولِ کریم ﷺ غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر پانی) اور وضو کے لئے ایک مد (تقریباً چودہ چھٹانک) پانی استعمال فرماتے تھے بعض روایات میں دو رطل وضو کے لئے مذکور ہے جو کہ ایک مد کے برابر ہوتا ہے' اصل مقصد کم سے کم پانی استعمال کرنا ہے جبکہ بوقتِ ضرورت زائد پانی بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بَابُ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو میں بلاضرورت پانی بہانا

۹۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ۔

۹۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید جریری' حضرت ابونعامہ سے روایت ہے' عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے سے سنا وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہا تھا کہ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے جنت میں داخلہ کے وقت جنت کی دائیں جانب سفید محل کا طلبگار ہوں۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت ملنے کی دُعا کرو اور دوزخ سے پناہ مانگ' کیونکہ میں نے حضرت رسولِ کریم ﷺ سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عنقریب اس اُمت میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جو پاکی حاصل کرنے میں اور دُعا مانگنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔

پانی کا اسراف: طہارت' استنجا کی صورت میں ہو یا غسل اور وضو کی صورت میں حدیثِ مذکور میں ہر ایک موقعہ پر پانی کے استعمال میں حد سے تجاوز کرنے اور ضرورت سے زیادہ پانی بہانے کی ممانعت کی گئی ہے اور دوسری احادیث میں غسل اور وضو کے لئے بقدرِ ضرورت پانی کی مقدار بھی بیان کر دی گئی جو کہ رسول اللہ ﷺ استعمال فرماتے تھے: "الاسراف تجاوز الحد لقوله تعالی کلوا واشربوا ولا تسرفوا ای لا تجاوز عن الحد اما بالزیادة علی الثلاث فی غسل الاعضاء و باراقة الکثیر عن عطاء هذا' کل فی الکراهة" (بذل المجهود ص ٦١' ج١)

بَابٌ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم

۹۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي

۹۷: مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور' ہلال بن یساف' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

ایک ایسی جماعت کو دیکھا کہ جن کی ایڑیاں وضو میں خشک رہ گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایڑیوں کی ہلاکت ہے (دوزخ کی آگ سے تم لوگ اچھی طرح وضو کیا کرو)۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے وضو میں ایڑیاں خشک رہ جائیں تو وہ دوزخ میں جلائی جائیں گی اور وضو اس طرح کیا جائے کہ فرض حصہ دھونے سے باقی نہ رہے اور سنت پر بھی عمل ہو۔
حدیث سے ثابت ہوا کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے اور یہ حدیث معنیً متواتر ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ فِي آنِيَةِ الصُّفْرِ

باب: کانسی یا پیتل کے برتن سے وضو

۹۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنِي صَاحِبٌ لِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ شَبَهٍ۔

۹۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ان کے ایک ساتھی' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں' کانسی کے گھڑے سے غسل کرتے تھے۔

۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۹۹: محمد بن علاء' اسحٰق بن منصور' حماد بن سلمہ' کوئی دوسرے صاحب' ہشام بن عروہ اور ان کے والد ماجد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت ہے۔

۱۰۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَائَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ۔

۱۰۰: حسن بن علی' ابو الولید' سہل بن حماد' عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ' عمرو بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پیتل کے پیالہ میں وضو کے لئے پانی نکالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کیا۔

خلاصۃ الباب: شبہ تھا کہ پیتل سونے جیسا ہی نظر آتا ہے رنگ کے لحاظ سے اور سونے کا استعمال ناجائز ہے تو پیتل کا استعمال بھی ناجائز ہوا ان احادیث میں اس شبہ کا ازالہ کر دیا۔

بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

باب: آغازِ وضو میں بسم اللہ کہنا

۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ

۱۰۱: قتیبہ بن سعید' محمد بن موسیٰ' یعقوب بن سلمہ' ان کے والد حضرت

يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہ ہوگی کہ جس کا وضو نہیں ہے اور اس شخص کا وضو نہیں ہوگا کہ جس نے (وضو کرتے وقت) اللہ کا نام نہ لیا ہو۔

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

وضو کرنے سے قبل اللہ کا نام لینا مسنون ہے خواہ بسم اللہ کے مخصوص کلمات ہوں یا دوسرے کلمات' اور حدیث میں جو بیان کیا گیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا نام لئے بغیر وضو کامل نہ ہوگا جس پر ثواب کا وعدہ ہے بلکہ وضو ناقص ہوگا جس پر ثواب نہیں ملے گا البتہ شرعاً وہ معتبر ہوگا اور اُس سے نماز ادا ہو جائے گی۔ بذل المجہود میں ہے: "ان هذه الصيغة حقيقةً فی نفی الشیء يطلق مجازاً علی نفی الاعتداد به لعدم صحته کقوله عليه الصلوة والسلام لا صلوة الا بطهور و علی نفی کماله کقوله عليه الصلوة والسلام لا صلوة لجارا المسجد الا فی المسجد" الخ (بذل المجهود ص' ٦٣ ج ١) اور اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ وضو سے قبل اللہ کا نام لیا جائے چاہے بسم اللہ پڑھ کر یا دوسرے طریقہ سے' جیسا کہ علامہ ابنِ ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کسی نے وضو کرتے وقت "لا اله الا الله والحمد لله واشهد ان لا اله الا الله" پڑھ دیا تو یہ بھی بسم اللہ کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (بذل المجہود ص ٦٣)

١٠٢: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ۔

١٠٢: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' دراوردی نے کہا ہے کہ حضرت ربیعہ نے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ: "اُس کا وضو نہ ہوگا کہ جس نے اللہ جل جلالہٗ کا نام نہ لیا ہو" کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جو شخص وضو یا غسل کرے اور اس وضو سے نماز کی اور غسل سے ناپاکی دُور کرنے کی نیت نہ ہوا یسے شخص کا وضو اور غسل درست نہ ہوگا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

باب: سو کر اُٹھنے والا شخص ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے برتن میں نہ ڈالے

١٠٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

١٠٣: مسدد' ابو معاویہ' اعمش' ابورزین' ابوصالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جب کوئی شخص رات کو نیند سے بیدار ہو تو وہ پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک کہ تین مرتبہ ہاتھوں کو نہ دھوئے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

نیند سے بیداری سے متعلق ایک ہدایت:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ قضاء حاجت کے بعد پتھروں سے استنجاء کرنے کا معمول تھا چونکہ عرب کا علاقہ گرم ہے نیند کے وقت پسینہ آئے گا اور استنجاء کی جگہ بھیگ جائے گی ہوسکتا ہے کہ نیند میں ہاتھ اس جگہ پہنچ جائیں اور نجاست کا اثر جو کہ استنجا کی جگہ تھا اُس سے ہاتھ بھی متاثر ہو جائیں اس کو احتیاطاً دھونے کا حکم دیا گیا۔ مذکورہ بالا حدیث میں رات کا تذکرہ اس لئے فرمایا گیا کیونکہ رات میں ہاتھ کو نجاست لگ جانے کا زیادہ احتمال رہتا ہے بہ نسبت دن کے۔ بہر حال مذکورہ حکم دن اور رات دونوں وقت نیند سے بیداری کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم استحبابی ہے۔ بذل المجہود میں ہے: "ان هذا لحكم ليس مخصوصًا بالقيام من النوم بل المعتبر فيه الشك في نجاسة اليد فمتى شك في نجاستها كره لهٗ غمسها في الاناء قبل غسلها سواءً كان قام من نوم الليل او نوم النهار" ۔ (بذل المجهود، ص ٦٤، ج١)

۱۰۴ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ۔

۱۰۴: مسدد عیسیٰ بن یونس اعمش ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک دو مرتبہ یا تین مرتبہ ہاتھ نہ دھولے اور باقی روایت سابقہ روایت کی طرح ہے یعنی سابقہ روایت کے ہم معنی ہے اور اُس میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ شک کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے اور سند میں ابورزین کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔

۱۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ۔

۱۰۵: احمد بن عمرو بن سرح اور محمد بن سلمہ مرادی ابن وہب معاویہ بن صالح ابومریم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ وہ تین مرتبہ ہاتھ نہ دھولے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری یا فرمایا کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں پھرتا رہا۔

بَاب صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت

۱۰۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۰۶: حسن بن علی حلوانی عبدالرزاق معمر زہری عطاء بن یزید لیثی حضرت حمران بن ابان جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ

عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِعَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

غلام ہیں' سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دایاں ہاتھ تین مرتبہ یعنی کہنیوں سمیت دھویا۔ پھر بایاں ہاتھ دھویا۔ اسی طرح پھر سر پر مسح کیا۔ پھر دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا پھر بایاں پاؤں اسی طرح دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت تحیۃ الوضو ادا کرے اس طرح کہ اس میں کوئی وسوسہ اور خیال نہ آئے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے پچھلے گناہ بخش دے گا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ان احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت اسحاق بن راہویہ اور بعض اہل ظاہر کہتے ہیں کہ وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض ہے اور امام حماد سے دو روایتیں ایک وجوب کی دوسری سنت کی جمہور ائمہؒ کے نزدیک سنت ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ فرضیت کے لئے نص قطعی ہونی چاہئے جس طرح اعضاء اربعہ کے دھونے کے لئے قرآن کریم کی آیت ہے باقی کچھ تشریح مترجم موصوف مدظلہ نے تحریر کردی۔

۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ وَقَالَ فِيهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ هَكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ دُونَ هَذَا كَفَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلَاةِ۔

۱۰۷: محمد بن مثنیٰ' ضحاک بن مخلد' عبدالرحمٰن بن وردان' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت حمران سے روایت ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر راوی نے مذکورہ بالا حدیث کے مفہوم جیسی روایت بیان کی لیکن اس روایت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا مذکور نہیں ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے سر پر تین مرتبہ مسح کیا پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے اور پھر فرمایا کہ جو شخص اس سے کم وضو کرے گا (یعنی اعضاء وضو ایک ایک مرتبہ یا دو دو مرتبہ دھوئے گا) تو بھی کافی ہے لیکن آپ ﷺ نے نماز کا تذکرہ نہیں کیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ائمہ ثلاثہ سفیان ثوری اور امام اسحاق اور جمہور کے نزدیک سر کا مسح صرف ایک بار کیا جائے گا لیکن امام شافعی دوسرے اعضاء کی طرح مسح میں بھی تین مرتبہ کو سنت قرار دیتے ہیں ان کی دلیل حدیث باب

ہے لیکن جمہور کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث شاذ ہے کیونکہ اس ایک حدیث کے علاوہ حضرت عثمانؓ کی تمام روایات صرف ایک مرتبہ مسح پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ خود امام ابوداؤد نے ثلاثا والی حدیث کو یہ کہہ کر رد کر دیا احادیث عثمان الصحاح كلها تدل على مسح الرأس مرة...... اور اگر بالفرض حضرت عثمانؓ کی اس ثلاثا والی روایت کو صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی وہ بیان جواز پر محمول ہو سکتی ہے چنانچہ حنفیہ میں سے بعض محققین نے تین مرتبہ کو جائز قرار دیا اگرچہ بعض حضرات نے اسے مکروہ اور بدعت قرار دیا ہے اور اس کی وجہ صاحب ہدایہ نے یہ بیان کی ہے کہ اگر تین مرتبہ ماء جدید لے کر مسح کیا جائے تو وہ مسح نہ رہے گا بلکہ غسل (دھونا) بن جائے گا۔

۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِمِيضَأَةٍ فَأَصْغَاهَا عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُونَ عَنِ الْوُضُوءِ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ عُثْمَانَ الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ مَرَّةً فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا الْوُضُوءَ ثَلَاثًا وَقَالُوا فِيهَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوا فِي غَيْرِهِ۔

۱۰۸: محمد بن داؤد اسکندرانی' زیاد بن یونس' سعید بن زیاد مؤذن' حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی ملیکہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کسی نے ان سے وضو کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے پانی منگوایا اور جب وضو کے پانی کا برتن آ گیا تو اس کو سب سے پہلے دائیں ہاتھ پر جھکایا یعنی دایاں ہاتھ دھویا پھر آپ نے دایاں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر پانی لیا اور تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین ہی مرتبہ چہرہ دھویا پھر تین مرتبہ داہنا ہاتھ دھویا پھر بایاں ہاتھ تین مرتبہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا سر اور کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وضو کے بارے میں سوال کرنے والے کہاں ہیں؟ میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جو احادیث صحیحہ وضو سے متعلق مذکور ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ ہے کیونکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے وضو کا طریقہ نقل کرنے والوں نے اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھونے کا تذکرہ کیا ہے مگر سر کے مسح کے بارے میں صرف اتنا کہا ہے کہ سر کا مسح کیا اور مسح راس میں (یعنی سر کے مسح کے بارے میں) کسی طرح کے عدد کا تذکرہ نہیں کیا۔ جیسا کہ دیگر ارکان میں کیا ہے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ

۱۰۹: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' عبیداللہ بن ابی زیاد' عبداللہ بن عبید بن عمیر' حضرت ابوعلقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَأَتَمَّ۔

نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا تو پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک دھویا' پھر کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا اور اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا اور سر پر مسح کیا اور بعد میں آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم لوگوں نے مجھے وضو کرتے دیکھا اور پوری روایت زہری کی طرح بیان فرمائی۔

۱۱۰ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَقَطْ۔

۱۱۰: ہارون بن عبد اللہ' یحییٰ بن آدم' اسرائیل' عامر بن شقیق بن جمرہ' حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو میں دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے اور پھر تین مرتبہ سر کا مسح کیا اور پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وکیع نے اسرائیل کے واسطہ سے اُس روایت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے فقط تین مرتبہ وضو کیا۔

۱۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيٌّ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُورِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ

۱۱۱: مسدد' ابوعوانہ' خالد بن علقمہ' حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ ہمارے پاس علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ اس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے پھر آپ نے پانی طلب کیا' ہم لوگوں نے دِل میں سوچا کہ اب آپ پانی کا کیا کریں گے' آپ نماز سے تو فارغ ہو چکے ہیں' شاید ہم کو تعلیم دینا مقصود ہے؟ بہرحال ایک برتن میں پانی لایا گیا اور ایک طباق لایا گیا تو آپ نے پہلے تو برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو (پہونچوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ' لیکن ایک ہی چلو سے (یعنی آپ ایک ہی چلو پانی سے کلی کرتے اور ایک ہی چلو پانی سے ناک میں پانی ڈالتے) پھر تین مرتبہ منہ دھویا اس کے بعد تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ بھی دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر دایاں پاؤں تین بار دھویا اور بایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ جس شخص کو رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ هٰذَا۔

۱۱۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ الْغَدَاةَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَاقَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ مَرَّةً ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ۔

۱۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ مَعَ الِاسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۱۱۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَسُئِلَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۵ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي

صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ معلوم کرنے کی خواہش ہوتو وہ یہی طریقہ ہے۔

۱۱۲: حسن بن علی حلوانی' حسین بن علی جعفی' زائدہ' خالد بن علقمہ ہمدانی' حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ فجر ادا کر کے رحبہ نامی (کوفہ کے ایک علاقہ میں) تشریف لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا چنانچہ ایک لڑکا پانی کا برتن اور ایک طشت لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن دائیں ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا اور تین مرتبہ کلی کر کے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر زائدہ نے ابوعوانہ کی روایت کے قریب بیان کیا۔ پھر زائدہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سر پر مسح کیا اور پیچھے کی جانب ایک مرتبہ مسح کیا پھر اسی طرح حدیث بیان فرمائی۔

۱۱۳: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' مالک بن عرفطہ' حضرت عبد خیر سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ایک کرسی لائی گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کرسی پر تشریف فرما ہوئے پھر پانی کا ایک پیالہ آیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور انہوں نے آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

۱۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' ابونعیم' ربیعہ کنانی' منہال بن عمرو' حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے سنا جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ پھر یہی روایت بیان کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایسا مسح کیا کہ پانی ٹپکنے والا تھا اور دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہی تھا۔

۱۱۵: زیاد بن ایوب طوسی' عبید اللہ بن موسیٰ' فطر' ابوفروہ' حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا

فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

انہوں نے وضو کیا تو منہ کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں کلائیوں کو تین مرتبہ دھویا اور پھر ایک مرتبہ سر پر مسح کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی وضو کیا تھا۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو تَوْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَذَكَرَ وُضُوئَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۶: مسدد اور ابوتوبہ' ابوالاحوص (دوسری سند) عمرو بن عون' ابوالاحوص' ابواسحٰق' ابوحیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب انہوں نے وضو کیا تو وضو میں تمام اعضاء تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پر مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر فرمایا کہ میرا جی چاہتا تھا کہ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھلاؤں۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَصْغَى الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى قَبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ

۱۱۷: عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن طلحہ بن یزید بن رُکانہ' عبیداللہ خولانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ استنجا سے فارغ ہو چکے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی طلب کیا چنانچہ ہم ایک پیالہ میں پانی لے کر حاضر ہوئے اور پانی آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیا میں تم کو بتاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کا کیا طریقہ تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برتن کو جھکا کر ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو دھویا پھر دایاں ہاتھ پانی کے برتن میں ڈال کر پانی لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں پہونچوں کو دھویا اس کے بعد کلی کر کے ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ برتن کے اندر ڈالے اور چلو بھر کر پانی لیا اور پانی اپنے منہ پر ڈالا پھر آپ نے دونوں انگوٹھوں کو کانوں میں گھمایا یعنی سامنے کی جانب سے پھر۔ آپ نے دوسری مرتبہ بھی اس طرح کیا پھر تیسری مرتبہ بھی یہی عمل کیا۔ پھر دائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر ڈالا اور اُسے بہتا ہوا چھوڑ دیا پھر آپ نے تین تین مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر آپ نے اس کے بعد

فَتَرَكَهَا تَسْتَنُّ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى رِجْلِهِ وَفِيهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا بِهَا ثُمَّ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشْبِهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ لِأَنَّهُ قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

سر کا مسح کیا اور کانوں کی پشت کی جانب بھی مسح کیا۔ اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھوں کو پانی کے برتن میں ڈال کر دونوں ہتھیلیوں میں بھر کر پانی لیا اور پانی پاؤں پر ڈالا اُس وقت آپ چپل پہنے ہوئے تھے اور پانی سے پاؤں رگڑ کر دھویا' پھر دوسرے پاؤں پر بھی اسی طرح پانی ڈالا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتا پہنے ہوئے ہی پانی پاؤں پر ڈالا تھا۔ تو آپ نے فرمایا' ہاں! میں نے عرض کیا کہ جوتا پہنے پہنے؟ آپ نے فرمایا ہاں' جوتا پہنے پہنے میں نے پھر دریافت کیا کہ جوتا پہنے پہنے؟ تو فرمایا' ہاں جوتا پہنے پہنے۔ کہا ابوداؤد نے ابن جریج کی روایت شیبہ سے یہ مشابہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے۔ روایت ہذا میں ابن جریج سے حجاج نے روایت کی ہے اور کہا کہ آپ نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور ابن وہب نے ابن جریج سے بیان کیا کہ آپ نے سر کا مسح تین مرتبہ کیا۔

خلاصۃ الباب: وضو میں منہ پر پانی مارنا کیسا ہے؟ حدیثِ بالا میں ((فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ)) کے الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں یہاں پر ضرب سے مراد پانی ڈالنا ہے اس لئے اس لفظ سے ترجمہ کیا گیا کیونکہ پانی مُنہ پر زور سے مارنا منع ہے۔ "اما العلماء الحنفية والشافعية فقالوا بكراهة لطم الوجه بالماء" الخ (بذل المجهود ص ۷۱' ج ۱) بہرحال مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ کے ساتھ کان کے اندرونی حصّہ کا بھی مسح کرے پھر سر کے مسح کے بعد کانوں کے باہر کے رُخ پر مسح کرے"۔ ان في هذا الحديث مسح باطن الاذنين مع الوجه وظاهرهما مع الرأس وهو قول اسحاق الخ۔ (بذل المجهود ص ۷۲' ج ۱)

اس حدیث میں تین مرتبہ منہ دھونے کے بعد چوتھی مرتبہ پیشانی پر پانی ڈالنا مذکور ہے بعض حضرات نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ شاید وضو میں کوئی جگہ خشک رہ گئی ہوگی اس لئے پانی ڈالا بعض نے دوسری تاویل کی ہے۔

۱۱۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى

۱۱۸: حضرت عبداللہ بن مسلمہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن زید سے جو کہ عمرو بن یحییٰ کے دادا تھے کہ کیا آپ مجھے حضرت نبی کریم ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ دکھا سکتے ہیں؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا' ہاں ضرور۔ چنانچہ انہوں نے پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد آپ نے کلی کی اور پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے

يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

تین مرتبہ چہرہ دھویا۔اس کے بعد آپ نے دو دو مرتبہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر پر مسح کیا اور سر کے مسح کے وقت پہلے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے واپس لائے یعنی آپ نے سر کے سامنے سے مسح شروع کیا اور ہاتھوں کو گدی تک لے گئے۔پھر دونوں ہاتھوں کو اسی جگہ واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا آخر میں دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۱۹: مسدد، خالد، عمرو بن یحییٰ مازنی، اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید نے کلی کی اور پھر ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو بھر کر، اور آپ نے تین مرتبہ یہی عمل کیا پھر راوی نے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق روایت بیان کی۔

۱۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ وَقَالَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا۔

۱۲۰: احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عمرو بن حارث، حبان بن واسع اور ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی سے روایت ہے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ اس طرح بیان فرمایا کہ انہوں نے نیا پانی لے کر سر کا مسح کیا (اور آپ نے اس پانی سے مسح نہیں کیا کہ جو وضو کے وقت ہاتھوں کو لگا ہوا تھا بلکہ نیا پانی لے کر اس سے سر کا مسح کیا) اور آپ نے دونوں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ پاؤں کو میل وغیرہ سے صاف کر دیا۔

۱۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيَّ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

۱۲۱: احمد بن محمد بن حنبل، ابوالمغیرہ، حریز، عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی، حضرت مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو کا پانی پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو پہونچوں تک دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر تین تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ پھر آپ نے سر کا مسح کیا اور کانوں کے باہر اور اندر کا بھی مسح کیا۔

۱۲۲ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبِ الْأَنْطَاكِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَّهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِى بَدَأَ مِنْهُ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنِى حَرِيزٌ۔

۱۲۲: محمود بن خالد' یعقوب بن کعب انطا کی' ولید بن مسلم' حریز بن عثمان عبد الرحمٰن بن میسرہ اور مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول کریم ﷺ کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ (وضو کرتے ہوئے) سر کے مسح پر پہنچے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سر کے آگے کی جانب رکھ کر پیچھے کی جانب لائے۔ یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ گدی تک چلے گئے پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو اسی طرف لے گئے کہ جس جگہ سے آپ نے مسح کا آغاز فرمایا تھا راوی حدیث محمود نے روایت میں ((اَخْبَرَنِی حَرِیْزٌ)) کا لفظ نقل کیا ہے۔

۱۲۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا زَادَ هِشَامٌ وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِى صِمَاخِ أُذُنَيْهِ۔

۱۲۳: محمود بن خالد' ہشام بن خالد' ولید مندرجہ بالا حدیث کی طرح دونوں راوی ایک ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کانوں کے اندرونی حصہ اور بیرونی حصہ دونوں کا مسح کیا اور ہشام کی روایت اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو کان کے سوراخ میں ڈالا۔

۱۲۴ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةُ بْنُ فَرْوَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِى مَالِكٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ غَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتَّى وَضَعَهَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ حَتَّى قَطَرَ الْمَاءُ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ

۱۲۴: مؤمل بن فضل حرانی' ولید بن مسلم' عبداللہ حضرت ابوز ہر' مغیرہ بن فروہ اور یزید بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھلانے کے لئے اس طرح وضو کیا کہ جس طرح انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا تھا جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے سر کا مسح کرنے لگے تو آپ نے ایک ہتھیلی پانی لے کر بائیں ہاتھ سے سر کے درمیانی حصہ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ سر سے پانی بہنے لگا یا بہنے کے قریب پہنچ گیا پھر آپ نے سامنے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے سامنے کی جانب مسح کیا۔

۱۲۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔

۱۲۵: محمود بن خالد' ولید سے مندرجہ بالا حدیث میں مذکور سند کی طرح روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب وضو کیا تو آپ نے وضو کے اعضاء تین تین مرتبہ دھوئے اور دونوں پاؤں بغیر شمار کے دھوئے۔

۱۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

۱۲۶: مسدد' بشر بن مفضل' عبداللہ بن محمد بن عقیل' ربیع بنت معوذ بن عفراء سے مروی ہے' جناب نبی کریم ﷺ (کبھی کبھی) ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی لانے کا حکم فرمایا راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھوئے اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ مبارک دھویا پھر ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین تین مرتبہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر دو مرتبہ مسح کیا پہلے آپ ﷺ نے مسح پیچھے کی جانب سے شروع کیا پھر آگے کی طرف سے مسح کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں کانوں کا اندر اور باہر کی جانب سے مسح کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے۔ ابوداؤد نے کہا کہ مسدد کی روایت کا یہی مفہوم ہے۔

۱۲۷ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا۔

۱۲۷: اسحق بن اسماعیل' سفیان' حضرت ابن عقیل سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس روایت میں بشر کی روایت سے بعض مقام پر اختلاف ہے اور بشر کی روایت میں تین مرتبہ کلی کرنے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے کا تذکرہ ہے۔

۱۲۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ كُلِّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ۔

۱۲۸: قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد ہمدانی' لیث' ابن عجلان' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس وضو کیا تو آپ ﷺ نے پورے سر کا مسح کیا اور مسح کی یہ کیفیت تھی کہ آپ ﷺ اُوپر سے سر کا مسح کرتے تھے اور آپ ﷺ سر کے ہر ایک کونے میں ہاتھ لے جاتے تھے بالوں کی روش پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے بالوں کو بالکل نہ حرکت دیتے تھے۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک جانب سے اُوپر سے نیچے تک مسح کیا لیکن مسح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو منتشر نہیں کیا۔

۱۲۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۲۹: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن عجلان' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر آگے اور پیچھے کی جانب مسح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنپٹیوں اور کانوں پر بھی ایک مرتبہ مسح کیا۔

۱۳۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ۔

۱۳۰: مسدد' عبداللہ بن داؤد' سفیان بن سعید بن عقیل' حضرت ربیع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح پانی کی اس تری سے کیا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں بچی ہوئی تھی۔

۱۳۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ۔

۱۳۱: ابراہیم بن سعید' وکیع' حسن بن صالح' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت ہاتھوں کی اُنگلیوں کو دونوں کانوں کے سوراخوں کے اندر ڈالا۔

۱۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتَّى بَلَغَ الْقَذَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ حَتَّى أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ أُذُنَيْهِ قَالَ مُسَدَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى فَأَنْكَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ سَمِعْت أَحْمَدَ يَقُولُ إِنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُهُ وَيَقُولُ إِيشْ هَذَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۱۳۲: محمد بن عیسیٰ اور مسدد' عبدالوارث' لیث' حضرت طلحہ ابن مصرف نے اپنے والد ماجد سے روایت نقل کی اور انہوں نے ان کے دادا (عمرو بن کعب یامی یا کعب بن عمرو سے روایت نقل کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر کا مسح ایک مرتبہ کرتے دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ سر کا مسح کرتے کرتے گردن کے سرے تک پہنچ جاتے اور مسدد کی روایت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ نے اپنے سر پر آگے سے پیچھے کی جانب مسح کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو دونوں کانوں کے نیچے سے نکالا۔ مسدد نے کہا' میں نے مذکور حدیث یحییٰ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ اس حدیث کا ابن عیینہ نے انکار کیا ہے اور کہا کہ اس روایت میں الفاظ روایت طلحہ عن ابیہ عن جدہ کے کیا معنی ہیں؟

۱۳۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ

۱۳۳: حسن بن علی' یزید بن ہارون' عباد بن منصور' عکرمہ بن خالد' سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم

عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل روایت تین مرتبہ بیان فرمائی اور ایک بار سر کا مسح اور ایک ہی بار کانوں کا مسح کیا۔

۱۳۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَذَكَرَ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مِنْ أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ۔

۱۳۴: سلیمان بن حرب' حماد (دوسری سند) مسدد اور قتیبہ' حماد بن زید' سنان بن ربیعہ' شہر بن حوشب' حضرت ابوامامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں کے حلقوں کو ملتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان سر میں داخل ہیں۔ سلیمان بن حرب نے کہا کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ ایسا ہی کہا کرتے تھے قتیبہ نے حماد کا یہ قول ذکر کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ کان سر میں داخل ہیں مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا؟ قتیبہ نے عن سنان بن ربیعہ کہا ہے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ اس سے مراد ابن ربیعہ ہیں جن کی کنیت ابوربیعہ ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب: وضو میں تین تین مرتبہ اعضاء دھونے کا بیان

۱۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

۱۳۵: مسدد' ابوعوانہ' موسیٰ بن ابی عائشہ' حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا ہے انہوں نے ان کے دادا سے سنا ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا اور شہادت کی دونوں انگلیوں کو دونوں کان کے اندر داخل کیا اور (دونوں) انگوٹھوں سے کانوں کے باہر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے پھر ارشاد فرمایا وضو کا یہ طریقہ ہے جو شخص وضو کے بارے میں اس بیان کئے ہوئے طریقہ میں اضافہ یا کمی کرے تو اس نے برا کیا اور وہ حد سے بڑھ گیا یا فرمایا کہ وہ حد سے بڑھا اور اس نے برا کیا۔

اعضاء وضو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

علماء نے فرمایا ہے کہ وضو میں تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ اعضاء دھونا مکروہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دو دو مرتبہ اور ایک ایک مرتبہ بھی اعضا کا دھونا ثابت ہے اور سب علماء نے ایک مرتبہ اعضاء کے دھونے پر اجماع کیا ہے اور امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے اس کا جواب یہ ہے کہ روایت میں جس جگہ گھٹانے کا لفظ ہے تو یہ راوی سے وہم ہے۔ بہرحال روایات سے یہ ثابت نہیں کہ جس نے تین مرتبہ سے کم اعضاء دھوئے اس نے برا کیا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ حدیث بالا میں گھٹانے کا یہ مفہوم ہے کہ وضو میں کوئی عضو دھوئے اور کوئی عضو نہ دھوئے اس طرح کوئی حصہ پورا دھوئے اور کوئی ادھورا۔

بَاب الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ

۱۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

باب: وضو میں اعضاء دو مرتبہ دھونا

۱۳۶: محمد بن علاء' زید بن حباب' عبد الرحمٰن بن ثوبان' عبد اللہ بن فضل ہاشمی' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو کیا یعنی وضو میں اعضاء دو دو مرتبہ دھوئے۔

۱۳۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ

۱۳۷: عثمان بن شیبہ' محمد بن بشر' ہشام بن سعد' زید' حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا میں تم کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھاؤں؟ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پانی کا ایک برتن منگوایا جس میں آپ نے دائیں ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دونوں ہاتھ سے چہرہ دھویا۔ اس کے بعد ایک چلو پانی لے کر دایاں ہاتھ دھویا' پھر ایک چلو پانی لے کر بایاں ہاتھ دھویا' پھر ایک چلو میں پانی لے کر اس کو پھینک دیا اور سر اور دونوں کان کا مسح کیا اس کے بعد ایک مٹھی پانی لے کر دائیں پاؤں پر چھڑک لیا (اور اس وقت آپ) جوتے پہنے ہوئے تھے اس کے بعد آپ نے ایک ہاتھ پاؤں کے اُوپر پھیرا اور ایک ہاتھ جوتے کے نیچے پھیرا۔ اس کے بعد آپ نے بائیں پاؤں پر بھی ایسا ہی کیا۔

النَّعْلِ ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۱۳۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب: اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۱۳۸: مسدد یحییٰ' سفیان' زید بن اسلم' عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ کیا میں تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کا طریقہ بتلاؤں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایک مرتبہ وضو کر کے بتلا دیا (یعنی وضو میں آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے)۔

بَابٌ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

۱۳۹ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ۔

باب: کلی کرنے اور ناک میں ڈالنے کے لئے الگ الگ پانی لینا

۱۳۹: حمید بن مسعدہ' معتمر' لیث' حضرت طلحہ نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا اور انہوں نے ان کے دادا سے کہ میں ایک دن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے اور وضو کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی اور چہرہ سے سینہ پر بہہ رہا تھا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی اور ناک میں ڈالنے کے لئے الگ الگ پانی لیا۔

خُلاصَةُ الْبَاب : مضمضہ بمعنی کلی کرنا یہ اصل مُنہ میں پانی پھرانے اور حرکت دینے کو کہتے ہیں: یقال مضمضت الماء ای حركة اور استنشاق لغۃً نشق سے مشتق ہے بمعنی بو سونگھنا اور باب استفعال میں ناک میں پانی داخل کرنے کے ہیں مضمضہ اور استنشاق کی حیثیت کے بارے میں تھوڑا سا اختلاف ہے امام احمد اور اسحاق کے نزدیک مضمضہ اور استنشاق وضو اور غسل دونوں میں واجب ہیں ان کی دلیل جامع ترمذی کی روایت ہے جس میں استنثار کے ساتھ صیغہ امر استعمال ہوا ہے اس سے مضمضہ کا بھی وجوب ثابت ہوا اور ابوداؤد میں حدیث نمبر ۱۴۲ باب سے بھی ہے امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں وضو اور غسل دونوں میں سنت ہیں ان حضرات کی دلیل باب السواک من الفطرہ میں گزری ہے اور حدیث باب ہے جس میں ہے کہ اعرابی سے فرمایا: توضاء كما امرك الله ایسے وضو کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور قرآن کریم میں باری تعالیٰ کا کوئی امر مضمضہ اور استنشاق سے متعلق نہیں اس سے معلوم ہوا کہ واجب نہیں یہ حضرات حدیث باب میں صیغہ امر کو استحباب پر محمول کرتے ہیں حنفیہ اور سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ مضمضہ اور استنشاق وضو میں تو سنت ہیں اور غسل میں واجب ہیں وضو کے باب میں حنفیہ کی دلیل وہی ہے جو شافعیہ اور مالکیہ کی ہے اس کے علاوہ بھی مضبوط دلائل ہیں۔

ا۔ دارقطنی نے غسل جنابت میں مضمضہ اور استنشاق کے متعلق ایک مستقل باب قائم کیا ہے اس میں حضرت محمد بن سیرین سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت میں مضمضہ اور استنشاق کرنے کا حکم فرمایا ہے اس کی سند صحیح ہے اسی طرح دارقطنی ہی نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے سوال ہوا کہ جو جنبی شخص مضمضہ اور استنشاق بھول جائے تو اس کا کیا حکم ہے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور نماز لوٹائے حضرت ابن عباس کا یہ فتویٰ حنفیہ کے مسلک پر صریح ہے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِنْثَارِ

۱۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ۔

۱۴۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

۱۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ لَنَا قَالَ وَأُتِينَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ قَالَ قُلْنَا

باب: ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا

۱۴۰: عبداللہ بن مسلمہ مالک ابوالزناد اعرج اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرے۔

۱۴۱: ابراہیم بن موسیٰ وکیع ابن ابی ذئب قارظ ابوعطفان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ناک دو یا تین مرتبہ اچھی طرح سے صاف کرلیا کرو۔

۱۴۲: قتیبہ بن سعید دوسرے شیوخ حدیث کی جماعت یحییٰ بن سلیم اسماعیل بن کثیر عاصم بن لقیط بن صبرہ حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ میں ''بنی منتفق'' نامی قوم کا نمائندہ تھا یا ان لوگوں میں شامل تھا کہ جو قوم ''بنی منتفق'' سے (منتخب ہو کر) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تھے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف فرما نہیں ہیں بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشریف فرما ہیں انہوں نے ہمارے لئے خزیرہ (ایک قسم کا اہل عرب کا کھانا) تیار کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ کھانا تیار کر دیا گیا اور ہمارے سامنے ایک بڑی پلیٹ لائی گئی۔ قتیبہ نے القناع یعنی پلیٹ کا ذکر نہیں کیا۔ القناع اس طشت کو کہتے ہیں جس میں کھجور رکھی جاتی ہے بہرحال ہمارے سامنے کھجور کا ایک طشت پیش کیا گیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ دریافت فرمایا کہ

نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ فَقَالَ مَا وَلَّدْتَ يَا فُ : لَانُ قَالَ بَهْمَةً قَالَ فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ قَالَلَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ فَطَلِّقْهَا إِذًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

تم لوگوں کے لئے کچھ کھانا وغیرہ تیار کیا گیا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے کچھ کھایا یا نہیں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ ﷺ لقیط نے کہا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ عین اسی وقت ایک گڈریا (چرواہا) بکریوں کو باڑے کی طرف لے کر چل دیا اور اس چرواہے کے پاس ایک بچہ تھا کہ جو چیخ رہا تھا نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے چرواہے! بکری کے نر پیدا ہوا یا مادہ؟ چرواہے نے جواب دیا کہ مادہ پیدا ہوئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس مادہ کے بدلہ ہم لوگوں کے لئے ایک بکری ذبح کرو۔ پھر فرمایا کہ یہ خیال نہ کرنا کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے ذبح کر رہے ہیں بلکہ ہمارے پاس سو بکریاں موجود ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ ان کی تعداد اس سے بڑھ جائے۔ ہمارے یہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم اس کے بدلہ ایک بکری (وغیرہ) ذبح کرتے ہیں۔ لقیط نے کہا اے اللہ کے رسول میری ایک بیوی ہے جو کہ بہت گستاخ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس عورت کو طلاق دے دو۔ لقیط نے کہا کہ عرصہ دراز تک میرا اور اس عورت کا تعلق رہا اور وہ عورت میرے ساتھ رہتی ہے اور میری اولاد بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو نصیحت کر اور یہ سمجھ لو کہ اس میں اگر بہتری ہے تو سمجھ جائے گی اور بیوی کو اس طرح نہ مارو کہ جس طرح باندی کو مارتے ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو اچھی طرح کیا کرو اور وضو میں اُنگلیوں میں اچھی طرح خلال کیا کرو اور وضو کرتے وقت ناک میں اچھی طرح پانی ڈالا کرو لیکن روزہ دار ہو (تو احتیاط کرو)۔

۱۴۳ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَلَمْ نَنْشَبْ أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ وَقَالَ عَصِيدَةٌ مَكَانَ خَزِيرَةٍ۔

۱۴۳: عقبہ بن مکرم' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' اسمٰعیل بن کثیر' عاصم بن لقیط بن صبرہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ وہ قبیلہ منتفق کے امیر تھے۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ نے اسی طرح روایت بیان کی جس طرح روایت اُوپر گزر چکی۔ آپ نے روایت میں یہ فرمایا کہ تھوڑی دیر میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپ آگے کو جھکے ہوئے تھے اور اس روایت میں ((خَزِيرَةٍ)) کے الفاظ کے بجائے ((عَصِيدَةٍ)) کا لفظ ہے۔ (دونوں اہلِ عرب کی غذا ہیں)

۱۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ۔

۱۴۴: محمد بن یحییٰ بن فارس ابوعاصم ابن جریج سے روایت ہے کہ جس وقت وضو کرو تو کلی کرو۔

بَاب تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی میں خلال

۱۴۵ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زَوْرَانَ عَنْ أَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۴۵: ابوتوبہ ربیع بن نافع ابوالملیح ولید بن زوران حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لے جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر داڑھی میں اُنگلیوں سے خلال کرتے اور یہ فرمایا کرتے کہ اللہ جل جلالہٗ نے مجھے ایسا ہی حکم فرمایا ہے۔

بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: پگڑی یا عمامہ پر مسح؟

خلاصۃ الباب: عمامہ پر مسح کے سلسلہ میں حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سر پر مسح کئے بغیر عمامہ پر مسح درست ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب تک سر پر مسح نہ کرے اس وقت تک عمامہ پر مسح پر اکتفا درست نہیں اور سر کی مقدار مفروض کا مسح کرنے کے بعد عمامہ پر مسح درست ہے بعض حضرات نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی اسی قول کی نسبت فرمائی ہے اس لئے حنفیہ کے نزدیک بھی محض عمامہ کا مسح کافی نہیں اور سر کی مقدار مفروض کا مسح کرنے کے بعد عمامہ پر ہاتھ پھیرنا درست ہے اس مسئلہ کی تفصیل اعلاء السنن ص ۸ تا ۴۷ ج ا میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ۔

۱۴۶: احمد بن محمد بن حنبل یحییٰ بن سعید ثور راشد بن سعد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر (میدانِ جہاد میں) روانہ فرمایا اہلِ لشکر کو سردی لگ گئی جب وہ لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو موزوں اور عماموں پر مسح کا حکم فرمایا۔

۱۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ

۱۴۷: احمد بن صالح ابن وہب معاویہ بن صالح عبدالعزیز بن مسلم ابومعقل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وضو کرتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر قطریہ (نامی بستی کا بنا ہوا) عمامہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ عمامہ کے نیچے لے جا کر سامنے کی جانب مسح کیا اور عمامہ کو

مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔

نہیں کھولا۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلِ

باب: (وضو میں) پاؤں دھونا

۱۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ۔

۱۴۸: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' یزید بن عمرو' ابوعبدالرحمٰن' حضرت مستورد بن شداد سے مروی ہے' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں چھنگلی سے پاؤں مبارک کی اُنگلیوں کو ملتے تھے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کے احکام

خلاصۃ الباب: مندرجہ ذیل حدیث میں آنحضرت ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ تفصیل ہے کہ:

''مسح علی الخفین'' کی احادیث متواتر ہیں۔ علامہ کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ''مسح علی الخفین'' کے جواز کا قائل نہ ہو اس پر کفر کا خوف ہے۔ حضرات اہلسنّت والجماعت نے ''مسح علی الخفین'' کے جواز پر اجماع کیا ہے لیکن بعض حضرات نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ''مسح علی الخفین'' کے انکار کی نسبت کی ہے لیکن یہ صحیح نہیں البتہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے جب تک موزہ نہ اُتارے مسح کرتا چلا جائے لیکن جمہور علماء کے نزدیک ''خفین'' پر مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات ہے اور ''خفین'' پر مسح کے سلسلہ میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''مسح علی الخفین'' اُوپر اور نیچے دونوں جانب سے ہوگا اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ موزوں کے اُوپر کے حصّہ پر مسح واجب اور نیچے کے حصّہ پر مسح کو افضل قرار دیتے ہیں لیکن امام اعظم اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ موزوں کے اُوپر کے حصّہ پر مسح ضروری فرماتے ہیں اور موزہ کے نچلے حصّہ کے مسح کرنے کو فرماتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہے۔ حضرت فقیہ الامت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے ''امداد المفتین'' میں رسالہ ''نیل المارب فی المرح علی الجوارب'' میں اس مسئلہ کے تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔

۱۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ

۱۴۹: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' عباد بن زیاد' عروہ بن مغیرہ بن شعبہ' مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ نمازِ فجر سے قبل راستہ چھوڑ کر ایک طرف کو چلے اُس وقت میں بھی آپؐ کے ہمراہ تھا تو میں بھی آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ آپؐ نے اُونٹ بٹھایا اور قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا۔ آپؐ

الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ ﷺ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ۔

نے (اس پانی سے) دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک دھویا پھر چہرۂ مبارک دھویا اس کے بعد آستین سے دونوں ہاتھ باہر نکالنے کا ارادہ فرمایا لیکن آپ ﷺ کی آستینیں تنگ تھیں اس لئے آپؐ نے چوغہ کے نیچے سے ہاتھ باہر نکال لئے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا پھر موزوں پر مسح کیا پھر سواری پر سوار ہوئے اور سفر شروع کیا۔ جب ہم آئے تو ہم نے لوگوں کو نماز میں مشغول پایا اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو امام بنایا ہوا تھا اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے معمول کے وقت کے مطابق نماز شروع کرا رکھی تھی اور عبدالرحمٰن بن عوف نمازِ فجر کی دو رکعت میں سے ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ دیگر مسلمانوں کے ساتھ نمازِ فجر میں شریک ہوئے اور آپؐ نے ایک رکعت فجر عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پیچھے ادا فرمائی (اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے (نماز پوری کر کے) سلام پھیرا) تو رسول اللہ ﷺ کی جو ایک رکعت باقی رہ گئی تھی آپ ﷺ وہ رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو دیکھ کر گھبرا گئے اور وہ یہ سمجھے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے نماز پڑھ لی تو انہوں نے تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں نے درست کیا یا فرمایا کہ تم لوگوں نے بہتر کیا۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے دوسرے یہ کہ اگر امام مقتدی سے درجہ کے اعتبار سے کم ہو تو جب بھی اس کی اقتداء درست ہے۔ جیسا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے افضل ہوتے ہوئے (مفضول) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ تیسرے یہ کہ اللہ کے نبی کی اقتدا اپنے اُمتی کے پیچھے درست ہے جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی نے اپنے اُمتی کے اقتدا کی ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَذَكَرَ

۱۵۰: مسدد' یحییٰ بن سعید (دوسری سند) مسدد' معتمر' تیمی' بکر' حسن' ابن مغیرہ بن شعبہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں پیشانی پر مسح کیا اور عمامہ پر بھی مسح کیا۔ (دوسری روایت) میں ہے کہ معمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن مغیرہ بن

فَوْقَ الْعِمَامَةِ قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ۔

شعبہ سے اور وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور پیشانی اور عمامہ پر مسح فرماتے تھے بکر نے کہا کہ میں نے اس کو ابن مغیرہ سے سنا۔

۱۵۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَكْبِهِ وَمَعِي إِدَاوَةٌ فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَضَاقَتْ فَادَّرَعَهُمَا ادِّرَاعًا ثُمَّ أَهْوَيْتُ إِلَى الْخُفَّيْنِ لِأَنْزِعَهُمَا فَقَالَ لِي دَعِ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي أَدْخَلْتُ الْقَدَمَيْنِ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ أَبِي قَالَ الشَّعْبِيُّ شَهِدَ لِي عُرْوَةُ عَلَى أَبِيهِ وَشَهِدَ أَبُوهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۵۱: مسدد، عیسیٰ بن یونس، ان کے والد، شعبی عروہ بن شعبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ سواریوں پر تھے۔ میرے ساتھ پانی کے لئے ایک برتن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو گئے میں چھاگل لے کر پہنچا میں نے پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اور چہرہ مبارک کو دھویا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازو نکالنا چاہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روم کے اُون کے بنے ہوئے چوغوں میں سے ایک چوغہ پہنے ہوئے تھے اور اس کی آستینیں تنگ تھیں کہ ہاتھ ان میں سے نہ نکل سکے۔ آپ نے چوغہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لئے۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے اُتارنے کے لئے نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا: موزوں کو رہنے دو اور فرمایا کہ میں نے موزوں کو طہارت کی حالت میں پہنا ہے پھر آپ نے موزوں پر مسح کیا۔ یونس نے کہا کہ شعبی نے روایت کیا کہ بالیقین میرے سامنے عروہ نے اپنے والد سے یہ روایت بیان کی ہے اور بلاشبہ اُن کے والد ماجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۲ : حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ فَأَتَيْنَا النَّاسَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَمْضِيَ قَالَ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ رَكْعَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ

۱۵۲: ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، حسن اور زرارہ بن اوفی، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نماز میں جماعت سے پیچھے رہ گئے اس کے بعد راوی نے مذکورہ بالا واقعہ بیان کیا اس کے بعد کہا کہ جب ہم لوگ پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نمازِ فجر پڑھا رہے ہیں۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے پیچھے ہونا چاہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر کی ایک رکعت ادا

فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ۔

کی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کر لی تو نبی کریم ﷺ نے وہ رکعت ادا کی جو عبدالرحمٰن پہلے پڑھ چکے تھے اور اس کے علاوہ آپ ﷺ نے کسی چیز کا اضافہ نہیں فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ جو شخص طاق رکعات میں شرکت کرے (مثلاً ایک رکعت یا تین رکعتیں) تو حضرت ابوسعید خدری' ابن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ وہ شخص سہو کے دو سجدے کرے۔

۱۵۳ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمُوقَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ۔

۱۵۳: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' ابوبکر بن حفص بن عمر بن سعد' ابوعبداللہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت تشریف فرما تھے کہ جب وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے جناب نبی کریم ﷺ کا طریقہ وضو دریافت فرما رہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پہلے قضاء حاجت کرتے۔ جب آپ ﷺ استنجا وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو جاتے تو میں خدمت نبوی میں پانی پیش کرتا چنانچہ اس پانی سے وضو کرتے اور اپنی پگڑی پر مسح فرماتے اور موزوں پر بھی مسح فرماتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں ابوعبداللہ وہ راوی مراد ہیں جو کہ بنی تمیم بن مرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۵۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ قَالُوا إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

۱۵۴: علی بن حسین درہمی' ابن داؤد' بکیر بن عامر' حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ بجلی نے پیشاب کیا پھر وضو میں موزوں پر مسح کیا اور کہا کہ میں موزوں پر کیونکر نہ مسح کروں؟ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا یہ عمل سورۂ مائدہ کے نازل ہونے سے قبل کا ہوگا۔ جریر نے فرمایا کہ میرا تو اسلام لانا ہی سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد ہوا ہے۔

مسح علی الخفین پر ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کا عمل:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی کے جس عمل مبارک کو بیان فرمایا گیا ہے آپ کا یہ عمل سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد کا ہے اور اس سورت میں جو پاؤں دھونے کا حکم فرمایا گیا ہے وہ اس وقت ہے جبکہ پاؤں پر موزہ ''خفین'' نہ ہوں اگر پاؤں پر ''خفین'' ہوں گے تو ان پر مسح درست ہے اور موزوں پر مسح کی تفصیلی بحث اور کس قسم کے موزوں پر مسح

درست ہے مسافر اور مقیم کے موزے پر مسح کی مدت وغیرہ مباحث ردالمحتار، فتاویٰ شامی اور دیگر کتب فقہ میں مفصلاً مذکور ہیں۔

۱۵۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

۱۵۵: مسدد اور احمد بن ابی شعیب حرانی، وکیع، دلہم بن صالح، حجیر بن عبد اللہ، ابن بریدہ، ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے جناب نبی کریم ﷺ کو دو سادہ اور سیاہ موزے ہدیتاً روانہ کئے۔ آپ نے ان موزوں کو پہنا پھر وضو کیا اور ان موزوں پر مسح کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مذکورہ حدیث کو صرف اہلِ بصریٰ نے روایت کیا ہے اور مسدد نے عن دلھم بیان کیا ہے اور ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث کو اہلِ بصریٰ روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

۱۵۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۶: احمد بن یونس، ابن حی حسن بن صالح، بکیر بن عامر بجلی، عبدالرحمٰن بن ابی نعم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ﷺ کو یاد نہ رہا (اور آپ بھول کر بجائے پاؤں دھونے کے مسح کر رہے ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم خود ہی بھول گئے ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

بَاب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ

باب: مدتِ مسح

۱۵۷ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِيهِ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

۱۵۷: حفص بن عمر، شعبہ، حکم، حماد، ابراہیم، ابوعبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے مسح کی مدت مسافر کے بارے میں تین دن ارشاد فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن کی مدت متعین فرمائی۔ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اگر ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح کی مدت زیادہ طلب کرتے تو زیادہ مدت مل جاتی۔

۱۵۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ

۱۵۸: یحییٰ بن معین، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عبدالرحمٰن بن رزین، محمد بن یزید، ایوب بن قطن، حضرت ابی بن عمارہ جن کے بارے میں یحییٰ بن ایوب کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہے، سے روایت

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَمَا بَدَا لَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ و السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ۔

ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں موزوں پر مسح کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن تک؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن تک۔ پھر انہوں نے کہا: دو دن تک؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو دن تک۔ پھر انہوں نے کہا کہ تین دن تک؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تین دن تک اور جتنے روز تک تو چاہے (موزوں پر مسح کرلے) ابوداؤد نے بیان فرمایا کہ اس روایت کو ابن ابی مریم راوی نے یحییٰ بن ایوب کے واسطہ سے عبدالرحمٰن بن رزین' محمد بن یزید بن ابی زیاد' عبادہ بن نسی نے ابی بن عمارہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں ہے کہ انہوں نے سات روز کا پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا جب تک چاہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے اور یہ حدیث قوی حدیث نہیں ہے ابوداؤد فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو یحییٰ بن اسحٰق سیلحی نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں بھی اختلاف ہے۔

بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

باب: جرابوں پر مسح اور لفظ جورب کی تحقیق

خلاصۃ الباب: عربی زبان میں جورب سوت یا اُون کے موزوں کو کہتے ہیں اگر ایسے موزوں پر دونوں جانب چمڑا بھی چڑھا ہوا ہو تو اس کو مجلد کہتے ہیں اگر صرف نچلے حصہ میں چمڑا چڑھا ہوا ہو اس کو منعل کہتے ہیں اور اگر موزے پورے کے پورے چمڑے کے ہوں یعنی سوت وغیرہ کا ان میں بالکل دخل نہ ہو تو ایسے موزوں کو ''خفین'' کہتے ہیں' خفین' جوربین مجلدین اور جوربین منعلین پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور اگر جوربین مجلد یا منعل نہ ہوں اور باریک ہوں تو اُن پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے البتہ جوربین' مجلدین' منعلین باریک پر مسح کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں درس ترمذی ص ۳۳۵ ج ا' مطبوعہ دیوبند)

۱۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

۱۵۹: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابوقیس اودی' عبدالرحمٰن بن ثروان' ہزیل بن شرحبیل' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اور جراب پر مسح کیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی بیان نہیں

وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنْ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو أُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

کرتے تھے (کیونکہ یہ منکر حدیث ہے) البتہ حضرت مغیرہ سے یہ مشہور ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا اور اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح فرمایا مگر اس روایت کی سند متصل نہیں ہے اور نہ ہی اس روایت کی سند قوی ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور حضرت ابن مسعود اور حضرت براء بن عازب اور حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوامامہ اور حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما نے بھی جرابوں پر مسح کیا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت بیان کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا کا حاصل یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کا جوتا جراب پر تھا تو آپ ﷺ نے دونوں پر مسح کیا یا یہ مفہوم ہے کہ آپ ﷺ نے علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبھی جرابوں پر اور کبھی جوتوں پر مسح کیا۔

۱۶۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ وَقَالَ عَبَّادٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى كِظَامَةَ قَوْمٍ يَعْنِي الْمِيضَأَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمِيضَأَةَ وَالْكِظَامَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ۔

۱۶۰: مسدد اور عباد بن موسیٰ' ہشیم' یعلی بن عطاء' ان کے والد حضرت اوس بن اوس ثقفی سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا اور حضرت عباد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کظامہ پر تشریف لائے۔ مسدد کی روایت میں کظامہ کا تذکرہ نہیں ہے صرف یہ مذکور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا دونوں پاؤں اور دونوں جوتوں پر۔

خلاصۃ الباب: مندرجہ بالا روایت میں آنحضرت ﷺ کا ایک قوم کے کظامہ پر تشریف لانا بیان فرمایا گیا ہے اس لفظ کی شرح حضرات محدثین رحمہم اللہ نے اس طرح فرمائی ہے کہ کظامہ عربی زبان میں ایسے قسم کے کنوؤں کو کہا جاتا ہے جو کہ ایک دوسرے کے بالکل قریب کھودے جائیں اور ہر ایک کنویں میں سے دوسرے کنویں کے اندر پانی جانے کا راستہ چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ سب سے آخر میں کنوئیں کا پانی زمین کے اوپر آ جائے نیز یہاں جوتوں پر مسح کرنے کا تذکرہ ہے جس کی تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ جب آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تو جوتے پہنے ہوئے تھے۔ صرف جوتوں پر مسح کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

بَابُ كَيْفَ الْمَسْحُ

باب: کیفیت مسح؟

۱۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ذَكَرَهُ أَبِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ و قَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ۔

۱۶۱: محمد بن صباح بزاز عبدالرحمٰن بن ابی الزناد ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرماتے تھے اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں کی پشت (یعنی اُوپر) کی جانب مسح فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ موزوں کے ظاہر اور باطن پر مسح فرماتے تھے جیسا کہ آئندہ احادیث میں مذکور ہے۔ موزوں کا ظاہر وہ حصہ ہے جو کہ پاؤں کی پشت کی جانب ہوتا ہے اور موزوں کا باطن وہ حصہ ہے جو کہ پاؤں کے تلے کے نیچے ہوتا ہے۔

۱۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ

۱۶۲: محمد بن علاء، حفص بن غیاث، اعمش، ابواسحٰق، عبد خیر، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر دین کا مدار قیاس پر ہوتا تو موزوں کے نیچے کے حصہ کی جانب مسح کرنا اُوپر کے حصہ میں مسح کرنے سے افضل ہوتا حالانکہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر خف پر (یعنی پاؤں کے پشت کی جانب مسح کرتے دیکھا ہے)۔

۱۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ۔

۱۶۳: محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبدالعزیز، حضرت اعمش مندرجہ بالا روایت کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں لیکن اس روایت میں اس طرح ہے، میں ہمیشہ پاؤں کے نچلے حصہ کو دھونا مقدم خیال کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہر پر مسح کرتے دیکھا۔

۱۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ

۱۶۴: محمد بن علاء، حفص بن غیاث، حضرت اعمش اُوپر ذکر کی ہوئی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ اگر دین کا مدار قیاس پر ہوتا تو پاؤں کے نچلے حصہ کا مسح پاؤں کے اُوپر کے حصہ سے افضل ہوتا حالانکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے ظاہر پر مسح فرمایا ہے اور وکیع نے اپنی مذکورہ سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول یوں نقل کیا ہے کہ میں پاؤں کے نچلے حصہ کا مسح پاؤں

الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

کے اُوپر کے حصہ کے مسح سے اولیٰ سمجھتا تھا یہاں تک کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دونوں پاؤں مبارک پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی موزوں پر)۔ یہ روایت وکیع کے طریقہ پر اعمش سے عیسیٰ بن یونس نے بھی بیان کی ہے اور مذکورہ حدیث ابوالسواد نے عبد خیر سے اس طرح روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ جب انہوں نے وضو کیا تو دونوں پاؤں اُوپر کی جانب سے دھوئے اور فرمایا اگر میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے عمل کرتے نہ دیکھتا آخر حدیث تک اسی طرح روایت کیا۔

۱۶۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفَّيْنِ وَأَسْفَلَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَجَاءٍ۔

۱۶۵: موسیٰ بن مروان اور محمود بن خالد دِمشقی ولید ثور بن یزید رجاء بن حیوۃ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک میں وضو کرایا (اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرانے کا شرف حاصل ہوا) میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اُوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے اور ثور نے یہ حدیث رجاء بن حیوۃ (راوی) سے نہیں سنی ہے۔

خلاصۃ الباب : مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے منقطع ہونے کا فیصلہ فرمایا اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث معلول ہے اور فرمایا کہ میں نے ابا زرعہ اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تو مذکورہ دونوں حضرات نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

باب فِي الِانْتِضَاحِ

باب: شرمگاہ پر پانی کے چھینٹیں مارنا

۱۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ أَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلَى هَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ

۱۶۶: محمد بن کثیر سفیان منصور مجاہد سفیان بن حکم ثقفی یا حکم بن حضرت سفیان بن حکم ثقفی سے مروی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کے بعد جب وضو کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرم گاہ پر (کچھ) پانی چھڑک لیتے' ایک طائفہ نے اس حدیث کی سند میں سفیان کی تائید فرمائی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کی سند میں سفیان بن حکم کا نام لیا ہے اور بعض حضرات نے حکم بن سفیان

بَعْضُهُمُ الْحَكَمُ أَوِ ابْنُ الْحَكَمِ۔ کا نام لیا ہے۔

وضو کے بعد شرم گاہ پر چھینٹیں ڈالنا:

حدیث بالا میں "انتضاح" کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے جس کے معنی ہیں پانی کے کچھ قطرات لے کر ڈالنا پانی کے چھینٹیں دینا۔ "وھو ان یاخذ قلیلًا من الماء فیرش به مذاکیرہ بعد الوضوء لنفی الوسواس وقیل ھو الاستنجاء وقیل اسالة الحاء بالنثر والتنحنح" الخ "بذل المجھود ص ۱۰۱ ج ۱" وسواس دور کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہتر طریقہ ارشاد فرمایا کہ پیشاب کے بعد جب وضو کیا جائے تو پانی کے کچھ قطرات لے کر شرم گاہ پر ڈال لئے جائیں ایسا کرنے سے طبیعت میں سکون ہوگا اور ذہن وسواس سے پاک رہے گا بعض حضرات نے فرمایا کہ اس جگہ پانی چھڑک لینے سے مراد استنجا کرنا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر استنجاء میں پتھروں پر قناعت فرماتے تھے: "وکان عادة اکثرھم ان یستنجوا بالحجارة ولا یمسوا الماء" الخ (بذل ص ۱۰۱ ج ۱) بہرحال نووی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق جمہور علماء نے اس جگہ یہی مراد لیا ہے استنجا کے بعد وضو کر کے شرم گاہ پر کچھ پانی چھڑک لیا جائے اور اس کی تائید دیگر روایت سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت جبریل امین خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھایا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرم گاہ کی طرف پانی کے قطرات کے چھینٹے مارے "فلما فرغ اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ماء فنضح به فرجه" الخ (بذل المجھود ص ۱۰۱ ج ۱) اس کے علاوہ مندرجہ بالا حدیث کے سلسلہ میں اسنادِ حدیث سے متعلق صاحب بذل نے مختلف اقوال بھی نقل فرمائے ہیں جس کی تفصیل بذل المجھود میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

۱۶۷: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ۔

۱۶۷: اسحق بن اسماعیل' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد نے ایک ثقفی شخص سے روایت کیا ہے (وہ شخص حکم بن سفیان ہے) اس نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے فراغت کے بعد شرم گاہ پر پانی چھڑکا۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ أَوِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ۔

۱۶۸: نصر بن مہاجر' معاویہ بن عمرو' زائدہ منصور' حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے یہ روایت سنی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے فراغت کے بعد وضو فرمایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم گاہ پر پانی چھڑکا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ

باب: وضو کے بعد کی دُعا

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ

۱۶۹: احمد بن سعید ہمدانی' ابن وہب' معاویہ بن صالح' ابوعثمان' جبیر بن نفیر' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جناب

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُدَّامَ أَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ إِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا قَدْ أَوْجَبَ فَقُلْتُ بَخٍ بَخٍ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ آنِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم لوگ اپنا کام خود کرتے تھے اور نمبر وار اُونٹ چرایا کرتے تھے۔ ایک دن اُونٹ چرانے میں میری باری تھی چنانچہ میں اُن اُونٹوں کو تیسرے پہر لے کر چلا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو کہ اچھی طرح وضو کرے (یعنی وضو کے فرائض، سنن و آداب کے ساتھ) پھر وہ دوگانہ نفل ادا کرے خشوع وخضوع کے ساتھ اور پورے حضور قلب کے ساتھ مگر اس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ واہ کیا عمدہ بات ہے۔ (اُس وقت) ایک شخص میرے سامنے موجود تھا اس نے کہا کہ اے عقبہ! اس سے قبل جو آپ نے بیان کیا وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ میں نے اُن کہنے والے کو دیکھا تو وہ کہنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پوچھا اے ابو حفص! وہ نسخہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ابھی ابھی تمہارے آنے سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے ایسا نہیں ہے جو کہ اچھی طرح (یعنی وضو کے فرائض وسنن وآداب کے ساتھ) وضو کرے پھر وہ وضو سے فراغت کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے مگر اُس کے لئے قیامت کے دن جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہوں گے اور وہ جنت کے جس دروازہ سے داخل ہونا چاہے گا داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ مجھ سے یہ روایت ربیعہ بن یزید نے بواسطہ عقبہ بن عامر بیان فرمائی ہے۔

وضو کے بعد کی دیگر دُعائیں:

حاصل حدیث یہ ہے کہ تحیۃ الوضو کی دو رکعات میں قلب سے بھی متوجہ رہے اور اعضاء سے بھی' بعض روایت میں یہ اضافہ ہے:

''اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين'' اور بعض روایت میں اس طرح ہے کہ وضو سے فراغت کے بعد یہ دُعا پڑھے:''سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك''۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۰: حسین بن عیسیٰ' عبد اللہ بن یزید مقری' حیوۃ بن شریح' ابو عقیل'

اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الرِّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا روایت جیسی روایت بیان فرماتے ہیں لیکن ان کی روایت میں اُونٹوں کے چرانے کا تذکرہ نہیں ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرنے پھر آنکھیں (اور چہرہ) آسمان کی طرف اُٹھائے اور ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) الخ کہے پھر انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہوئی حدیث کے مطابق روایت بیان فرمائی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

باب: ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرنا

۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ أَبُو أَسَدِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

۱۷۱: محمد بن عیسیٰ' شریک عمرو بن عامر بجلی یعنی محمد ابواسد بن عمرو نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور ہم لوگ ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کر لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ یعنی ایک وضو سے کئی کئی نمازیں پڑھتے تھے چنانچہ امام نوویؒ وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدث کے وضو واجب نہیں ہوتا لیکن یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس سے پہلے ہر نماز کے لئے وضو وجوباً فرماتے تھے یا بطور استحباب کے۔ جواب: امام طحاوی فرماتے ہیں کہ دونوں احتمال ہیں۔ اگر بطور وجوب کے وضو پر وضو نماز کے لئے فرماتے تھے تو یہ وجوبی حکم فتح مکہ کے دن منسوخ ہو گیا ہو لیکن علامہ شوکانی فرماتے ہیں کہ وجوبی حکم غزوۂ خیبر میں منسوخ ہوا کیونکہ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے غزوۂ خیبر میں عصر اور مغرب کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائیں' واللہ اعلم۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ۔

۱۷۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' علقمہ بن مرثد' حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد ماجد بریدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ یہ دیکھ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آج میں نے آپ کا وہ عمل دیکھا ہے کہ جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا (یعنی ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (اُمت کی سہولت کے پیش نظر) قصداً یہ عمل کیا ہے۔

باب تَفْرِيقِ الْوُضُوءِ

۱۷۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوئَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ وَحْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوئَكَ۔

باب: وضو میں کوئی عضو خشک رہ جائے؟

۱۷۳: ہارون بن معروف' ابن وہب' جریر بن حازم' قتادہ بن دعامہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کر کے حاضر ہوا اور اس نے وضو میں ایک ناخن کے برابر حصہ پاؤں میں چھوڑ رکھا تھا یہ دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اچھی طرح وضو کرو' ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث معروف نہیں ہے صرف ابن وہب ہی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور معقل بن عبید اللہ جزری نے روایت کیا ابوزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس روایت میں ہے' جاؤ لوٹ جاؤ اور اچھی طرح وضو (کر کے آؤ)۔

وضو سے متعلق ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اگر وضو میں معمولی جگہ چاہے سوئی کے ناکہ کے برابر ہی ہو' دھونے سے رہ جائے تو وضو درست نہ ہوگا۔

۱۷۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى قَتَادَةَ۔

۱۷۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' یونس' حمید' حضرت حسن' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُجَيْرٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَفِي ظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ قَدْرُ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ۔

۱۷۵: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بجیر بن سعد' حضرت خالد ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے پاؤں میں ایک درم کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نماز اور وضو کے اعادہ کا حکم فرمایا۔

باب إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ

باب: اگر وضو ٹوٹ جانے کا شک ہو جائے؟

۱۷۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۱۷۶: قتیبہ بن سعید اور محمد بن احمد بن ابی خلف' سفیان زہری' حضرت

أَحْمَدَ بْنِ أُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

سعید بن مسیّب اور عبادہ بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی) نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ کبھی کبھی انسان کو نماز کے دوران ایسا شک ہو جاتا ہے کہ گویا وضو ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک (ریح کی) آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے تو اس وقت تک نماز نہ توڑے (بلکہ وضو باقی سمجھ کر نماز پڑھتا رہے)

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

۱۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو نماز کے دوران مقعد میں کچھ حرکت محسوس ہو اور وضو کے ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے بارے میں یقین نہ ہو تو نماز نہ توڑے۔ جب تک کہ آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے۔

خلاصۃ الباب: اصل حدیث یہ ہے کہ یقین' شک سے زائل نہیں ہوتا جب تک کہ یقین سے وضو ختم ہونا معلوم نہ ہو محض شک اور وہم پر حکم نہ ہوگا اور وضو باقی رہے گا فقہ کا مسلمہ اصول ہے:
اليقين لا يزول بالشك (الاشباہ و النظائر) واضح رہے کہ مقعد میں محض حرکت سی محسوس ہونے سے وضو ختم نہیں ہوگا جب تک ریح خارج نہ ہو یا بدبو () نہ سونگھے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ الْقُبْلَةِ

باب: بوسہ لینے سے وضو ختم نہ ہوگا

۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد مَاتَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَلَمْ يَبْلُغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَانَ يُكْنَى أَبَا أَسْمَاءَ۔

۱۷۸: محمد بن بشار' یحییٰ اور عبد الرحمن' سفیان' ابو روق' ابراہیم تیمی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا' ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نہیں سنی ابوداؤد نے کہا کہ فریابی وغیرہ نے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اصطلاحِ حدیث میں مرسل وہ حدیث کہلاتی ہے جس میں اخیر سند میں راوی کا سقوط ہو جیسے کسی تابعی کا قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔ ابراہیم تیمی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عُرْوَةُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُالْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ۔

۱۷۹: عثمان بن ابی شیبہ وکیع اعمش حبیب عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ؐ نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں کسی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے لیکن آپ ؐ نے وضو نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہؓ عرض کیا کہ وہ زوجہ سوائے آپ ؓ کے اور کون ہو سکتی ہیں؟ (یہ بات سن کر) اُم المؤمنین ہنس پڑیں' ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ اور عبدالحمید حمانی نے سلیمان بن اعمش سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بعض اوقات نجی زندگی کی باتیں بھی بیان کر دیا کرتی تھیں کیونکہ یہ ان کی شرعی ذمہ داری تھی تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو بطور اُسوۂ حسنہ اُمت کے سامنے رہے۔ اگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ایسے مسائل بیان کرنے کی جرأت نہ کرتیں تو اللہ جانے کتنے مسائل پردۂ اخفا میں ہوتے اور اُمت آج پریشان ہوتی۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا أَصْحَابٌ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ احْكِ عَنِّي أَنَّ هَذَيْنِ يَعْنِي حَدِيثَ الْأَعْمَشِ هَذَا عَنْ حَبِيبٍ وَحَدِيثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ يَحْيَى احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنْ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا۔

۱۸۰: ابراہیم بن مخلد' طالقان' عبدالرحمن بن مغراء' اعمش اور ان کے کچھ رفقاء' عروہ مزنی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزشتہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں ابوداؤد نے فرمایا یحییٰ بن سعید قطان نے ایک شخص سے کہا کہ تم مجھ کو وہ دونوں روایات سناؤ (ایک اعمش سے بیان کردہ روایت جس میں راوی حبیب بھی ہیں اور وہ روایت بوسہ لینے کے بارے میں اُوپر بھی درج ہے دوسری وہ روایت کہ جو اس سند سے مستحاضہ کے لئے ہر نماز کے لئے وضو کرنے سے متعلق ہے) یحییٰ نے اس شخص سے کہا کہ تم مجھ کو بتلاؤ وہ دونوں احادیث ضعیف ہیں ابوداؤد نے فرمایا کہ ثوری نے کہا کہ ہم سے حبیب نے صرف عروہ مزنی کے ذریعہ سے روایت نقل کی ہے یعنی عروہ بن زبیر کے واسطہ سے کوئی روایت نہیں بیان کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں حمزہ زیات نے حبیب کے ذریعہ سے اور عروہ بن زبیر کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک صحیح حدیث بیان کی ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ

۱۸۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

باب: عضو مخصوص چھونے سے وضو کے احکام

۱۸۱: عبداللہ بن مسلمہ مالک عبداللہ بن ابی بکر عروہ بن ابی بکر حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا اور ہم نے نواقض وضو کا تذکرہ کیا۔ مروان نے نواقض وضو کی (تفصیل سن کر) کہا کہ کیا شرم گاہ چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا؟ عروہ نے جواب دیا کہ اس کا مجھے علم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے بتلایا کہ اس نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو وہ وضو کرے۔

شرمگاہ چھونے سے وضو:

اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ اگر شرم گاہ کو بغیر حائل مٹھی سے چھویا جائے تو یہ ناقض وضو ہے اسی طرح دبر چھونا بھی ناقض وضو ہے ان کی دلیل مذکورہ حدیث ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک شرم گاہ وغیرہ چھونا ناقض وضو نہیں۔ ان حضرات کی دلیل حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت: "عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال هل هو الا مضغة منه" الخ ہے یعنی شرم گاہ بھی دیگر اعضاء کی طرح جسم کا ایک ٹکڑا ہے یہ روایت حدیث ۱۸۲ میں تفصیل سے مذکور ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے بھی اسی حدیث پر عمل فرمایا ہے حضرت ابن مسعود، حضرت علی، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عمار بن یاسر، حضرت انس رضی اللہ عنہم وغیرہ کا بھی عمل مس ذکر سے ترک وضو ثابت ہے۔ بہر حال اعضاءِ مخصوصہ کو چھونا حنفیہ کے یہاں ناقض وضو نہیں ہے اور شافعیہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مرجوح ہے مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۱۸۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ قَالَ بَضْعَةٌ مِنْهُ

باب: شرمگاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے احکام

۱۸۲: مسدد ملازم بن عمرو حنفی عبداللہ بن بدر حضرت قیس بن طلق والد ماجد حضرت طلق بن علی سے مروی ہے کہ ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ اتنے میں ایک شخص بھی آیا جو کہ بدو محسوس ہو رہا تھا اور اس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے رسول خدا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ جب کوئی شخص وضو کرنے کے بعد شرم گاہ کو چھولے (تو کیا وہ شخص وضو کرے یا نہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ۔

ارشاد فرمایا کہ شرم گاہ بھی انسان کے بدن کا ایک ٹکڑا یا حصہ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ہشام بن حسان' سفیان ثوری' شعبہ' ابن عیینہ اور جریر رازی نے محمد بن جابر' قیس بن طلق سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۸۳: مسدد' محمد بن جابر' حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اس میں لفظ فی الصلوٰۃ کا اضافہ ہے۔

خلاصۃ الباب : مذکورہ بالا روایت حنفیہ کا مستدل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح انسان کے دیگر اعضاء چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح شرم گاہ کا چھونا بھی ناقض وضو نہیں اور قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ شرم گاہ چھونا ناقض وضو نہ ہو آپ خیال فرمائیں کہ پیشاب یا دیگر گندگی اگر ہاتھ کو لگ جائے تو کوئی بھی اس سے وضو کے ٹوٹ جانے کا قائل نہیں اسی طرح شرم گاہ چھونا بھی ناقض وضو نہیں (تفصیل کے لئے بذل المجہود وغیرہ ملاحظہ فرمائیں)

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

باب: اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو!

۱۸۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنْ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

۱۸۴: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' عبداللہ بن عبداللہ رازی' عبد الرحمن بن ابی لیلی' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹ کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا (یعنی اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں یا نہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکری کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کرو۔ پھر آپ سے اُونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں معلوم کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ شیطانوں کی جگہ ہے۔ پھر سوال ہوا بکریوں کے ریوڑ رہنے کی جگہ میں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں نماز پڑھو وہ برکت کی جگہ ہے۔

ایک مستحب حکم:

اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے سلسلہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے ہے کہ خواہ اُونٹ کا گوشت بغیر پکائے کھایا جائے یا پکا کر کھایا جائے۔ بہر حال وضو ضروری ہے لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اُونٹ کا یا کسی

یا کسی بھی جانور کا گوشت کھا کر وضو ضروری نہیں اور حدیث بالا میں جو وضو کا حکم فرمایا ہے تو اس سے مراد ہاتھ منہ دھونا ہے جسے لغوی وضو کہتے ہیں اور یہ حکم استحباب کے لئے ہے اور اس حدیث میں جو صرف اُونٹ کے گوشت کے بارے میں مذکورہ حکم استحبابا فرمانے کے سلسلہ میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دراصل اُونٹ کا گوشت بنی اسرائیل کے لئے حرام قرار دیا گیا تھا لیکن اُمت محمدیہ کے لئے جائز کر دیا گیا لہٰذا اس اُمت میں اس کے استعمال کی اجازت دیئے جانے کے شکرانہ کے طور پر وضو مستحب قرار دی گئی نیز یہ کہ اُونٹ کے گوشت میں کچھ بُو بھی زیادہ ہوتی ہے اس لئے وضو مستحب فرمائی گئی اور مذکورہ حدیث میں اُونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز سے اس لئے منع فرمایا گیا کہ اُونٹ میں شرارت آمیز مزاج پایا جاتا ہے ایسا نہ ہو کہ انسان کو نقصان پہنچادے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّیْءِ وَغَسْلِهِ

۱۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعَمْرٌو أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ وَهُوَ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ۔

باب: کچے گوشت کو ہاتھ لگانے یا اسکے دھونے سے وضو لازم نہ ہونے کا بیان

۱۸۵: محمد بن علاء' ایوب بن محمد رقی' عمرو بن عثمان حمصی عمروان بن معاویہ' بلال بن میمون' جہنی بن عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو کہ ایک بکری کی کھال اُتار رہا تھا۔ اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہٹ جاؤ' میں تمہیں اس کا طریقہ بتاتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے اندر ڈالا اور اس قدر اندر ڈالا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ بغل تک چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔ حضرت عمرو کی روایت میں یہ اضافہ ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو نہیں دھویا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عبدالواحد بن زیاد اور ابومعاویہ نے بلال' عطاء' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس روایت میں حضرت ابوسعید کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ

۱۸۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

باب: مُردہ کو ہاتھ لگانے سے وضو لازم نہ ہونے کا بیان

۱۸۶: عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان بن بلال' جعفر' ان کے والد' حضرت جابر

سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ حضرت رسول کریم ﷺ عالیہ (گاؤں) کی جانب سے داخل ہوتے ہوئے بازار تشریف لے گئے راستہ میں آپ کو ایک بکری کا مرا ہوا بچہ ملا کہ اس کے کان پیوستہ تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے کان پکڑ کر اس کو اُٹھایا اور فرمایا کہ کون شخص تم میں سے ایسا ہے کہ جو اس کو لینا چاہتا ہو۔ پھر آخر حدیث تک بیان کی۔

مُردار کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

عالیہ وہ دیہات ہیں جو کہ مدینہ کے اندر جانب نجد واقع ہیں: وهي اماكن باعلى اراضي المدينة من جهة نجد ص ۱۱۵ بذل المجهود۔ مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ مُردار اگرچہ فی نفسہٖ نجس و ناپاک ہے لیکن اس کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا: "وهذا الحديث يدل على ان مس الميتة مع كونه نجسًا لا ينقض الوضو فكيف اذا كان لحم الحيوان المُذكى طاهرًا فانه لا ينقض الوضوء ايضًا ۔ (بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۱۱۵' ج ۱)

اور اُوپر ذکر کردہ روایت مسلم شریف میں اس طرح نقل کی گئی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ یہ بکری کا مردار بچہ جو کہ چھوٹے چھوٹے کان والا ہے اس کو ایک درہم کے عوض کون شخص لینا چاہتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ہم اس کا کیا کریں گے اور ہم اس کو معاوضہ یا بغیر معاوضہ نہیں لینا چاہتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بھی عرض کیا اب تو یہ بچہ مردار ہے جو کہ بالکل ہی بیکار ہے اگر زندہ ہوتا تو جب بھی کام کا نہ تھا کیونکہ اس کے چھوٹے چھوٹے کان تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہی حال دُنیا کا ہے اور دُنیا بھی اس طرح ذلیل و خوار ہے اور یہ بھی اسی طرح پھینکنے کی چیز ہے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ا مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ۲

بَاب فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۸۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ مَالَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّي زَادَ الْأَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِي وَفَاءً فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قَالَ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ۔

۱۸۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

باب: آگ میں پکی ہوئی اشیاء کھانے سے وضو نہیں

۱۸۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہیں کیا۔

۱۸۸: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن سلیمان انباری' وکیع' مسعر' ابوصخرہ' جامع بن شداد' مغیرہ بن عبداللہ اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔ آپؐ نے بکری کی ران کا گوشت کھانے کا حکم فرمایا چنانچہ بکری کی ایک ران بھونی گئی اور آپؐ چاقو سے میرے لئے گوشت کاٹنے لگے اتنے میں حضرت بلال حبشیؓ تشریف لے آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپؐ نے چاقو ایک طرف رکھ دیا اور فرمایا ''خاک آلود ہوں اس کے ہاتھ کیا ہوا اس کو (عرب کا ایک محاورہ کہہ کر آپؐ پھر) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ انباری کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپؐ نے مونچھوں کے نیچے ایک مسواک رکھ کر مونچھ کو کتر دیا یا آپؐ نے یہ فرمایا میں مسواک اوپر رکھ کر مونچھ کتر دوں گا۔

۱۸۹: مسدد' ابوالاحوص' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول

أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى۔

فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ فرش سے صاف کیا وہ فرش آپ ﷺ کے نیچے بچھا ہوا تھا اس کے بعد آپ کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔

۱۹۰: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْتَهَشَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۹۰: حفص بن عمر نمری' ہمام' قتادہ' یحییٰ بن یعمر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست میں سے تھوڑا سا گوشت تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہیں کیا۔

۱۹۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزًا وَلَحْمًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۹۱: ابراہیم بن حسن' خثعمی' حجاج' ابن جریج' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں چیزیں تناول فرمائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا اور نماز ظہر ادا فرمائی نماز کے بعد باقی ماندہ کھانا منگوایا اور تناول فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

۱۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا اخْتِصَارٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۱۹۲: موسیٰ بن سہل' ابو عمران رملی' علی بن عیاش' شعیب بن ابی حمزہ' محمد بن منکدر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخیر عمل مبارک یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگ میں پکی ہوئی اشیاء تناول فرمانے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اوّل کا خلاصہ ہے۔

۱۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي كَرِيمَةَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي

۱۹۳: احمد بن عمرو بن سرح' عبدالملک بن ابی کریمہ' جو کہ ایک دیندار اور صالح مسلمان تھے' حضرت عبید بن ابی ثمامہ مرادی سے مروی ہے کہ صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء مصر میں ہمارے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کو مسجد میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا' آپ فرما رہے تھے جناب رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بشمول میرے سات اشخاص تھے یا چھ اشخاص کسی آدمی کے گھر میں تھے۔ اتنے میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور نماز کے لئے

سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلِكُهَا حَتَّى أَحْرَمَ بِالصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

کہا۔ چنانچہ ہم سب لوگ نماز کے لئے نکلے۔ راستہ میں ایک شخص کے پاس سے گزرنا ہوا جس کی ہانڈی آگ پر پکنے کے لئے رکھی ہوئی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا' کیا تیری ہانڈی پک گئی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا جی ہاں' یارسول اللہ! میرے والدین آپ ﷺ پر قربان۔ آپ ﷺ نے اس ہانڈی کے گوشت میں سے ایک بوٹی لی اور آپ ﷺ اسے چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر کہی اور میں یہ دیکھ رہا تھا۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِي ذٰلِكَ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو لازم ہونے کا بیان

۱۹۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوُضُوءُ مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ۔

۱۹۴: مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابوبکر بن حفص' اغر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شے آگ سے پکائی جائے اس کے کھانے سے وضو لازم ہے۔

خلاصۃ الباب : آگ سے پکی ہوئی چیز کے بارے میں صحابہ کے ابتدائی دور میں اختلاف تھا لیکن علامہ نووی فرماتے ہیں کہ اب اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز تناول کرنے سے وضو واجب نہیں جو حضرات وجوب وضو کے قائل تھے وہ بعض قولی یا فعلی احادیث سے استدلال کرتے تھے لیکن جمہور ان بے شمار احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن سے وضو نہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور وضو والی احادیث کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ حکم استحبابی ہے نہ کہ وجوبی ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ وضو سے مراد وضو اصطلاحی نہیں بلکہ وضو لغوی ہے یعنی ہاتھ منہ دھونا۔

۱۹۵ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَوَضَّأُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ أَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ أَخِي۔

۱۹۵: مسلم بن ابراہیم' ابان' یحییٰ بن ابی کثیر' حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان بن سعید بن مغیرہؓ نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت اُم حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ستو کا ایک پیالہ ان کو پلایا۔ پھر ابوسفیان نے پانی سے کلی کی۔ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھ کر حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے بھانجے! تم وضو کیوں نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زہری کی حدیث میں یَا ابْنَ أُخْتِي کے بجائے یَا ابْنَ أَخِي یعنی اے میرے بھتیجے! کے الفاظ ہیں۔

بَاب الْوُضُوءِ مِنْ اللَّبَنِ

۱۹۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم

۱۹۶: قتیبہ لیث عقیل زہری عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور اس کے بعد پانی منگا کر آپ نے کلی کی اور پھر ارشاد فرمایا کہ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے (اس لئے دودھ پی کر کلی کر لیا کرو)

بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۱۹۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِي شُعْبَةُ عَلَى هٰذَا الشَّيْخِ۔

باب: دودھ پی کر کلی نہ کرنے کی سہولت

۱۹۷: عثمان بن ابی شیبہ زید بن حباب مطیع بن راشد توبہ عنبری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دودھ پیا لیکن نہ کلی کی اور نہ ہی وضو کیا اور آپ ﷺ نے (اسی طرح) نماز ادا فرمائی (بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس روایت میں راوی مطیع بن راشد مجہول ہے) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زید نے کہا مجھے اس شیخ کا شعبہ نے بتلایا تھا۔

بَاب الْوُضُوءِ مِنْ الدَّمِ

۱۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَحَلَفَ أَنْ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أُهَرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ

باب: خون نکل جانے سے وضو ٹوٹنے کا بیان

۱۹۸: ابوتوبہ ربیع بن نافع ابن مبارک محمد بن اسحق صدقہ بن یسار عقیل بن جابر جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ ذات الرقاع میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلے (اس غزوہ میں) ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو قتل کر دیا (عورت کے شوہر) مشرک نے قسم کھائی کہ میں جب تک کسی صحابی کو قتل نہ کر ڈالوں گا تب تک میں چین سے نہ بیٹھوں گا۔ چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کی تلاش میں آپؐ کے نقش قدم پر چل پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ قیام فرمایا اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کون ہماری حفاظت کرے گا؟ چنانچہ آپ ﷺ کی آواز پر ایک انصاری اور ایک مہاجر نے لبیک کہی اور یہ دونوں آپ کی حفاظت کے لئے فوراً کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا کہ جاؤ گھاٹی کے سرے پر پہنچو۔ وہ دونوں اس گھاٹی کے کنارے پہنچ گئے مہاجر آرام کرنے کیلئے لیٹ گئے اور انصاری نے کھڑے ہو کر نماز کی نیت باندھ لی

إِلَى فَمِ الشِّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَهُ عَرِفَ أَنَّهُ رَبِيئَةٌ لِلْقَوْمِ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ حَتَّى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ انْتَبَهَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا عَرِفَ أَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ هَرَبَ وَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنْ الدَّمِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَى قَالَ كُنْتَ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا۔

وہ مشرک شخص آیا اور اس نے (انداز ے سے) شناخت کر لی کہ قوم کا محافظ یہی شخص ہے۔اس نے ایک تیر مارا جو کہ ان صحابی کے لگ گیا لیکن ان صحابی نے (نماز کی حالت ہی میں) وہ تیر نکال لیا یہاں تک کہ اس مشرک نے تین تیر مارے اس وقت ان صحابی نے رکوع' سجدہ ادا کر کے ساتھی کو ہوشیار کر دیا۔ جب اس مشرک کو معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہوشیار ہو گئے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا جب مہاجر نے انصاری بھائی کا خون بہتا ہوا دیکھا تو کہا تم نے پہلے ہی حملہ میں مجھے بیدار کیوں نہیں کیا؟ انصاری صحابی نے جواب میں فرمایا (دراصل) میں ایک سورت کی تلاوت میں مشغول تھا میرے دِل نے یہ گوارا نہ کیا کہ میں اسے درمیان میں چھوڑ دوں۔

خون کے ناقض وضو ہونے کی بحث:

بہنے والا خون یعنی دم سائل امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف' امام محمد اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک ناقض وضو ہے اور حضرت امام شافعی' امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک خون خواہ بہنے والا ہو یا بہنے والا نہ ہو بہر حال وہ ناقض وضو نہیں ہے۔حضرت امام شافعی' امام مالکؒ نے مذکورہ بالا صحابی کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ اگر خون ناقض وضو ہوتا تو وہ صحابی مسلسل نماز نہ پڑھتے رہتے بلکہ نماز ختم کر دیتے۔حنفیہ نے اپنے مذکورہ بالا موقف کے سلسلہ میں متعدد احادیث پیش کی ہیں جس میں سے ایک روایت حضرت فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ عنہا کی ہے جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فاذا اقبلت الحيضة فدعى الصلوة واذا ادبرت فاغلي عنك الدم وصلي)) حنفیہ کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جس میں کہ استحاضہ کو ناقض وضو فرمایا گیا ہے:

((وهذا الحديث يدل على ان الدم الخارج من العرق سواء كانت استحاضته او غيرها ناقض للوضوء)) (بذل المجہود شرح ابوداؤد ص ۱۲۲' ج ۱) حنفیہ کی تیسری دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جب نماز میں کسی کی نکسیر جاری ہو جائے تو اس کو نماز کا اعادہ اور وضو دوبارہ کرنا چاہئے:

(اذا رعف احدكم في صلوته اذا فلينصرف فليغسل عنه الدم ثم ليُعد وضوئه" الخ (بذل المجہود ص ۱۲۲' ج ۱) اسی طریقہ سے ایک حدیث میں ہے اذا رعف في صلوته توضا ثم بنى على ما بقي من صلوته یعنی اگر کسی کی ناک سے خون جاری ہو جائے تو اس کو وضو کا اعادہ ضروری ہے۔ بذل المجہود ص ۱۲۳۔ بہر حال احناف نے شوافع اور مالکیہ کے استدلال کا یہ جواب دیا ہے کہ حدیث ۱۹۸ میں انصاری صحابی کے واقعہ سے استدلال درست نہیں کیونکہ وہ صحابی عالمِ استغراق میں نماز ادا کرتے رہے اور نماز سے عشق اور محبت کی بنا پر انہوں نے نماز توڑنا پسند نہیں کیا بلکہ جذبہ محبت میں اس کو باقی رکھا تفصیل کے لئے حدیث کی شروحات ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي الْوُضُوءِ مِنْ النَّوْمِ

باب: نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

۱۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

۱۹۹: احمد بن محمد بن حنبل' عبد الرزاق' ابن جریج' نافع حضرت عبد اللہ بن

عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ۔

عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نمازِ عشاء ادا کرنے میں تاخیر کی۔ یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے۔ پھر نیند سے بیدار ہوئے اور پھر سو گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے سوا اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

۲۰۰ : حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ فِيهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَخْفِقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ۔

۲۰۰: شاذ بن فیاض' ہشام دستوائی' قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ عشاء کا انتظار فرماتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ان حضرات کے سر (تھک کر) جھک جاتے تھے (یعنی بیٹھے بیٹھے نیند آنے لگتی تھی) اس کے بعد نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دور میں ہم لوگوں کے سر جھک جایا کرتے تھے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن ابی عروبہ نے اس حدیث کو قتادہ سے دوسرے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

۲۰۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَاجَةً فَقَامَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَعَسَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوءً۔

۲۰۱: موسیٰ بن اسمٰعیل' داؤد بن شبیب' حماد' ثابت بنانی' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عشاء کی نماز کی تکبیر ہوئی عین اس وقت ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے کہ اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھے آپؐ سے ایک ضروری کام ہے اور پھر وہ آپؐ سے سرگوشی کرنے لگے۔ یہاں تک کہ تمام لوگ یا فرمایا کہ بعض حضرات کو نیند آ گئی پھر آپ نے ان لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھی اور حضرت انسؓ نے وضو کا تذکرہ نہیں کیا۔

۲۰۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ

۲۰۲: یحییٰ بن معین' ہناد بن سری اور عثمان بن ابی شیبہ' عبدالسلام بن حرب (اس روایت کے الفاظ یحییٰ کے ہیں' ابی خالد دالانی' قتادہ' ابوالعالیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سجدہ فرماتے اور سو جاتے۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خراٹوں کی آواز آنے لگتی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُٹھ کر نماز ادا فرماتے لیکن وضو نہیں فرماتے تھے (راوی کہتے ہیں کہ) ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز

يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَقَدْ نِمْتَ فَقَالَ إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَّادٌ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُهُ الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَى أَوَّلَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا شَيْئًا مِنْ هَذَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْفُوظًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي و قَالَ شُعْبَةُ إِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ حَدِيثَ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَحَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ وَحَدِيثَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ۔

پڑھی اور وضو نہیں کیا حالانکہ آپ ﷺ کو نیند آ گئی تھی۔ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص کروٹ لے کر سو جائے اس کے لئے وضو کرنا ضروری ہے عثمان اور ہناد کی روایت میں مزید یہ ہے کہ جب انسان کروٹ پر لیٹ کر سوئے گا تو اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں گے (اس لئے وضو ٹوٹ جائے گا)۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث کو قتادہ سے سوائے یزید دالانی کے کسی نے روایت نہیں کیا اور حدیث میں اوّل عبارت ایک جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی لیکن اس میں یہ مضمون نہیں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ اس نیند سے محفوظ تھے کہ جیسی نیند لوگوں کو آتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن دِل نہیں سوتا۔ شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف یہ چار احادیث سماعت کی ہیں: (۱) حدیث یونس بن متی (۲) حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے سلسلہ میں (۳) قضات تین قسم پر ہیں والی حدیث (۴) حدیث ((رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ)) الخ (گویا صرف یہ چار حدیثیں سنی ہیں)۔

نیند سے وضو ٹوٹنے کی بحث:

اس مسئلہ میں حضرات ائمہ اربعہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جو نیند انسان پر غالب آ جائے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور جو نیند غالب نہ آئے وہ ناقض وضو نہیں اور شریعت نے نیند کو ریح نکلنے کے گمان کی وجہ سے ناقض وضو قرار دیا اور کیونکہ معمولی نیند سے ریح نکلنے کا احتمال پیدا نہیں ہوتا اس لئے معمولی نیند کو ناقض وضو نہیں قرار دیا گیا البتہ جس نیند سے انسان بے خبر ہو جائے اور اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانا متحقق ہو جائے اس نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا چونکہ نیند کی کیفیت میں ریح کے خارج ہونے کا علم نہیں ہو سکتا اس لئے شریعت نے اعضاء کے ڈھیلے پڑ جانے کو ریح نکلنے کے قائم مقام کر دیا اور حدیث میں فرمایا گیا:

((اذا اضطجع استرخت مفاصلہ)) کے الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکم کا دارومدار استرخاء مفاصل پر ہے اور حنفیہ کا اس سلسلہ میں یہی مذہب ہے کہ اگر نماز کی ہیئت میں نیند آ جائے تو اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانا نہیں پایا جاتا لہذا ایسی نیند سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر غیر نماز کی حالت میں نیند آئے تو اگر سونے والے شخص کے سرین زمین پر سے نہ اُٹھیں تو ایسی نیند سے وضو نہیں ٹوٹے گا یا اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی شے سے سہارا لگا رکھا ہو اور سہارا اور ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا سو جائے تو اگر نیند اس قدر غالب ہو کہ سہارا نکال دینے سے انسان گر جائے تو ایسی نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس مسئلہ کی تفصیلی بحث شروحاتِ حدیث بذل المجہود فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ میں مفصلاً موجود ہے۔

۲۰۳ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۲۰۳: حیوۃ بن شریح حمصی' دوسرے راویوں کے ساتھ' بقیہ' وضین بن عطاء' محفوظ بن علقمہ' عبدالرحمٰن بن عائذ' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پاخانہ نکلنے کی جگہ کے لئے آنکھیں گویا ایک قسم کی ڈاٹ ہیں (یعنی جب تک انسان جاگتا رہتا ہے تو وہ ہوشیار رہتا ہے اور شرم گاہ اختیار میں رہتی ہے جب سو گیا تو شرم گاہ سے بے خبری میں کوئی نہ کوئی شے ضرور نکل سکتی ہے جس سے وضو ٹوٹ جائے گا) پس جو شخص سو جائے وہ وضو کرے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ

باب: اگر ناپاکی پر چلے تو وضو کا کیا حکم ہے؟

۲۰۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِءٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ فِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ۔

۲۰۴: ہناد بن سری' ابراہیم بن معاویہ' ابومعاویہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' شریک' جریر اور ابن ادریس' اعمش' حضرت شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ راستوں میں چلنے کے بعد پاؤں نہیں دھویا کرتے تھے (یعنی بغیر پاؤں دھوئے نماز پڑھ لیتے تھے) اور نہ ہم لوگ نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹتے تھے' ابراہیم بن معاویہ نے کہا کہ اعمش شقیق' مسروق' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں (یعنی مسروق کا واسطہ درمیان میں لائے) اور ہناد نے اس طرح کہا کہ شقیق عبداللہ سے روایت کرتے ہیں (یعنی مسروق کا واسطہ نہیں ہے)

خلاصۃ الباب: موطئ مصدر میمی ہے جس کے معنی روندنے کے ہیں مراد وہ نجاست ہے جو پاؤں سے روندی گئی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر چلتے ہوئے پاؤں کو کوئی نجاست لگ جاتی تھی تو ہم اس سے وضو نہیں کرتے تھے چنانچہ اسی پر تمام فقہاء کا اجماع ہے کہ اس سے وضو واجب نہیں ہوتا البتہ اگر نجاست گیلی اور نرم تو پھر پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔

بَاب مَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا بیان

۲۰۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ۔

۲۰۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' عاصم احول' عیسیٰ بن حطان' مسلم بن سلام' حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی شخص کی نماز میں ریح نکل جائے تو اس کو چاہئے کہ دوبارہ وضو کر کے نماز لوٹائے۔

مذی کیا ہے؟

بوقت انزال جو پانی (سفید رنگ جیسا) نکلتا ہے اور اس کے اخراج سے شہوت میں کمی آ جاتی ہے وہ منی ہے جس کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور ہمبستری سے قبل مرد کی شرمگاہ پر ایک سفید سی رطوبت ہوتی ہے جس کے نکلنے سے شہوت میں اضافہ ہوتا ہے یہ مذی ہے اور اس کے نکلنے سے وضو جاتا رہتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح ودی کے نکلنے سے بھی غسل واجب نہیں ہوتا صرف وضو ٹوٹتا ہے اور ودی پیشاب کے وقت کبھی کبھی کمزوری یا جریان وغیرہ کی وجہ سے نکل آتی ہے کتب فقہ میں ان کے اخراج سے نقض وضو کی صراحت ہے۔

بَاب فِي الْمَذْيِ

۲۰۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ فَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

باب: مذی کا بیان

۲۰۶: قتیبہ بن سعید' عبیدہ بن حمید الحذاء' رکین بن ربیع' حصین بن قبیصہ' سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے مذی کی کثرت کی شکایت تھی اور میں اس کی وجہ سے غسل کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ غسل کرتے کرتے کمر کی کھال پھٹنے لگی۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے (اپنی مشکل کا) تذکرہ کیا یا کسی دوسرے صاحب نے میرا معاملہ آپ ﷺ سے عرض کر دیا تو آپؐ نے غسل سے منع فرما دیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب مذی نکل جائے تو عضو مخصوص کو دھوؤ (یہی کافی ہے) اور پھر وضو کر لیا کرو جس طرح نماز کے لئے وضو کیا کرتے ہو البتہ منی نکلنے سے غسل کیا کرو۔

۲۰۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

۲۰۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالنضر' سلیمان بن یسار' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ معلوم کرنے کا حکم دیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب جائے (یعنی صحبت وغیرہ کا ارادہ کرے) اور مذی نکل آئے تو اس کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی محترمہ میری منکوحہ ہیں اس لئے مجھے یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ مسئلہ معلوم کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو (یعنی مذی خارج ہو) تو وہ اپنی شرمگاہ دھو ڈالے اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اسی طرح وضو کر لے۔

۲۰۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۲۰۸: احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِلْمِقْدَادِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَسَأَلَهُ الْمِقْدَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمِقْدَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کی تو اس پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے معلوم کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی شرم گاہ اور فوطے (خصیے) دھوڑالو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ثوری اور ایک جماعت نے اس روایت کو ہشام سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۰۹ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَجَمَاعَةٌ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ أُنْثَيَيْهِ.

۲۰۹: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' ان کے والد ہشام بن عروہ' ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا اس کے بعد گزشتہ روایت جیسی روایت بیان کی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت مفضل بن فضالہ ثوری اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطہ سے ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اس روایت کو ابن اسحاق نے ہشام' عروہ' مقداد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس میں ((أُنْثَيَيْهِ)) (یعنی خصیہ) کا تذکرہ نہیں کیا۔

۲۱۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنَ الِاغْتِسَالِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ.

۲۱۰: مسدد' اسماعیل بن ابراہیم' محمد بن اسحق' سعید بن عبید بن سباق' ان کے والد' حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو مذی نکلنے کی وجہ سے بڑی تکلیف محسوس ہوتی تھی میں اس کی وجہ سے اکثر و بیشتر غسل کیا کرتا تھا آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں حکم شرع دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو ہے میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مذی کپڑے کو لگ جائے تب کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک چلو پانی لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں تمہیں محسوس ہو کہ مذی لگی ہوئی ہے۔

۲۱۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ

۲۱۱: ابراہیم بن موسیٰ' عبداللہ بن وہب' معاویہ بن صالح' علاء بن حارث' حضرت حرام بن حکیم کے چچا عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے

الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونَ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يَمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ۔

مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ کس شے سے غسل ضروری ہوتا ہے؟ اور غسل کے بعد شرم گاہ کے اندر سے جو پانی (بغیر شہوت) نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مذی ہے اور ہر ایک نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو عضوِ مخصوص کو دھوؤ اور فوطوں کو بھی دھوؤ اور وضو کرو جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو۔

باب: في مباشرة الحائض وهو قلتيه

باب: حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور کھانا پینا

۲۱۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَذَكَرَ مُؤَاكَلَةَ الْحَائِضِ أَيْضًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۲۱۲: ہارون بن محمد بن بکار' مروان بن محمد' ہیثم بن حمید' علاء بن حارث' حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جس وقت میری بیوی کو حیض (ماہواری) آئے تو میرے لئے کونسا کام جائز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہبند سے اُوپر (سے نفع اُٹھانا) جائز ہے اور روایت میں حیض والی عورت کے ساتھ کھانے پینے کا تذکرہ کیا اور آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

اُمت پر ایک احسان:

یہود حائضہ عورت کو بالکل حرام سمجھتے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کا کھانا پینا تک ترک کر دیتے۔ اسلام نے اعتدال قائم کیا اور حائضہ سے ناف سے اُوپر سے نفع اُٹھانا' بوس و کنار کرنا اور پستان دبانا' پستان مُنہ میں لینا وغیرہ کی گنجائش دی۔ صرف ہمبستری کو حرام فرمایا ارشادِ باری تعالیٰ: وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ [البقرة : ٢٢٢] یعنی ایامِ حیض میں عورت کے ساتھ ہمبستری نہ کرو لیکن احتیاط اسی میں ہے اور افضل بھی یہی ہے کہ حالتِ حیض میں بیوی سے بوسہ وغیرہ سے بھی بچا جائے۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدٍ الْاَغْطَشِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمْصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ

۲۱۳: ہشام بن عبد الملک یزنی' بقیہ' سعد اغطش' ابن عبداللہ' عبد الرحمٰن بن عائذ ازدی' ہشام نے کہا کہ وہ ابن قرط امیر حمص ہے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عورت جب حائضہ ہو جائے تو مرد کو اس سے کیا کیا فائدہ اُٹھانا درست ہے؟ (یعنی کیا کیا اُمور جائز ہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہبند سے اُوپر سے (لذت حاصل کرنا) درست ہے اور اس سے بھی بچنا اولیٰ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ

ذَلِكَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ يَعْنِي الْحَدِيثَ بِالْقَوِيِّ۔

یہ حدیث قوی نہیں ہے اس کی سند میں بقیہ بن ولید نامی راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

بَاب فِي الْإِكْسَالِ

باب: شرم گاہ میں عضو مخصوص کے دخول سے غسل

۲۱۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ ذَلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ۔

۲۱۴: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن شہاب کے پسندیدہ اور معتمد شخص سہل بن سعد ساعدی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءِ اسلام میں اس کی اجازت دی تھی کہ غسل انزال کے بعد واجب ہوتا ہے' دخول سے نہیں یہ حکم کپڑوں کی کمی کی بناء پر تھا اس کے بعد دخول سے غسل کرنے کا حکم ہوا اور سابقہ حکم سے منع فرمایا گیا ابوداؤد کہتے ہیں کہ سابقہ حکم سے مراد الماء من الماء والا حکم ہے۔

منسوخ شدہ حکم:

ابتداءِ اسلام میں یہ حکم تھا کہ دخول کے بعد اگر انزال نہ ہوتا تو ایسی صورت میں غسل واجب نہیں ہوتا تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسی کو حدیث میں اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ سے تعبیر کیا گیا۔ (یعنی غسل کرنے کا حکم منی نکلنے سے ہے) یا اس سے مراد حالتِ احتلام ہے کہ جب احتلام میں کپڑے پر تری دیکھے تو غسل واجب ہوتا ہے۔

۲۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْبَزَّازُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ۔

۲۱۵: محمد بن مہران رازی' مبشر حلبی' محمد ابی غسان' ابوحازم' حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ جو حکم شرع دیا جاتا تھا کہ (منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے) یہ حکم دراصل اسلام کے شروع دور میں رخصت کے طور پر دیا گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرما دیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوغسان سے مراد محمد بن مطرف ہیں۔

۲۱۶ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

۲۱۶: مسلم بن ابراہیم فراہیدی' ہشام بن شعبہ' قتادہ' حسن' ابورافع' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس وقت مرد' عورت کے چار اعضاء (دو رانوں اور فرج کے دولبوں) کے درمیان بیٹھ جائے اور مرد کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ سے مل جائے (یعنی مرد کا عضو مخصوص عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے) تو غسل ضروری ہوگا۔

۲۱۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۲۱۷: احمد بن صالح، ابن وہب عمرو ابن شہاب ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی، پانی سے ہے یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی کے نکلنے کی وجہ سے (یعنی منی کے نکلنے سے) اور ابوسلمہ ایسا ہی کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَعُودُ

باب: ناپاک شخص غسل سے قبل دوبارہ ہمبستری کر سکتا ہے

۲۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰكَذَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۸: مسدد، اسماعیل، حمید طویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس سے ہو کر آئے اور ایک ہی غسل فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا کہ ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح معمر نے قتادہ کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور صالح بن ابی الاخضر نے زہری کے واسطہ سے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

خلاصۃ الباب : یہ امر جمہور کے نزدیک استحباب پر محمول ہے البتہ بعض اہل ظاہر اسے وجوب پر محمول کرتے ہیں جمہور کی دلیل حدیث باب ہے اور یہی روایت صحیح ابن خزیمہ میں سفیان بن عیینہؒ کے طریق سے مروی ہے نیز امام طحاوی نے حضرت عائشہ کی روایت کی تخریج کی ہے: قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجامع ثم یعود ولا یتوضاء اس سے بھی حدیث باب کا امر استحباب کے لئے معلوم ہوتا ہے اور اس باب پر بھی فقہاء کا اجماع ہے کہ دو جماعوں کے درمیان غسل ضروری نہیں چنانچہ آنحضرت ﷺ کا عمل اسی بیان جواز کے لئے تھا ورنہ آپ کا عام معمول یہ نہیں تھا آپ کا معمول یہی حدیث باب ہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر بار غسل کرنا افضل ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

باب: دوبارہ ہمبستری کرنا ہو تو وضو کر لے

۲۱۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ قَالَ

۲۱۹: موسیٰ بن اسماعیل، حماد عبد الرحمٰن بن ابو رافع ان کی پھوپھی سلمیٰ، حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک دن اپنی تمام بیویوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! آپ ایک ہی مرتبہ غسل کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ (ہمبستری کے بعد ہر ایک مرتبہ غسل کرنا) زیادہ پاکیزہ، عمدہ اور بہتر طریقہ ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ

أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ مِنْ هَذَا۔

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۰ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُعَاوِدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءً۔

۲۲۰:عمرو بن عون' حفص بن غیاث' عاصم احول' ابوالمتوکل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایک مرتبہ بیوی سے ہمبستری کے بعد دوبارہ ہمبستری کرنا چاہے تو اس کو دوبارہ وضو کر لینا چاہئے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يَنَامُ

باب: اگر جنبی شخص غسل کرنے سے قبل سونا چاہے؟

۲۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

۲۲۱:عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے رات کو احتلام ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضو کر لیا کرو اور عضو مخصوص دھو لیا کرو اور پھر سو جایا کرو۔

بَاب الْجُنُبِ يَأْكُلُ

باب: جنبی شخص کے کھانے کے احکام

۲۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

۲۲۲:مسدد' قتیبہ بن سعید' سفیان' زہری' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔

۲۲۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُورًا وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲۳:محمد بن صباح بزاز' ابن مبارک' یونس' زہری' گزشتہ روایت کے مفہوم جیسی روایت بیان کرتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کھانا کھانے کا قصد فرماتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو ابن وہب نے یونس سے روایت کیا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کو موقوف قرار دیا ہے اور صالح بن ابی الاخضر نے زہری کے واسطہ سے ایسا ہی فرمایا ہے جیسا کہ ابن مبارک نے فرمایا ہے مگر ان کی روایت میں عن عروہ یا عن ابی سلمہ کہا گیا ہے اور اوزاعی نے یونس' زہری کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ جس طرح ابن

وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

مبارک نے روایت کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْجُنُبَ يَتَوَضَّأُ

باب: جنبی کھاتے اور سوتے وقت وضو کر لے

۲۲۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ۔

۲۲۴: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حکم' ابراہیم' اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا یا کھانا تناول فرمانے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ جنابت کی حالت میں وضو کر لیتے تھے۔

۲۲۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلٌ و قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ۔

۲۲۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء خراسانی' یحییٰ بن یعمر' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی آدمی کو کھاتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی سہولت دی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ (اس حدیث کی سند منقطع ہے) یحییٰ بن یعمر اور عمار بن یاسر کے درمیان میں ایک شخص اور ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جب جنابت والا شخص کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کسی خاص مجبوری کی بنا پر غسل فوراً نہ کر سکے تو وضو ہی کر لینا چاہیے اس کے بعد کھانا' پینا' سونا وغیرہ اچھا ہے اگر رمضان المبارک میں غسل کی ضرورت پیش آ گئی تو پہلے وضو کر کے سحری کھا لے۔ واضح رہے کہ خواہ مخواہ غسل میں تاخیر مکروہ ہے اور بعض اوقات بہت زیادہ تاخیر کرنے سے روزہ تک مکروہ ہو سکتا ہے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ

باب: جنبی شخص غسل میں تاخیر کر سکتا ہے

۲۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي

۲۲۶: مسدد' معتمر (دوسری سند) احمد بن حنبل' اسماعیل بن ابراہیم' برد بن سنان' عبادہ بن نسی' حضرت غضیف بن حارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کا غسل اوّل شب میں کرتے تھے یا اخیر شب میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ کبھی آپ ﷺ رات کے اوّل حصہ میں غسل کرتے اور کبھی آخر رات میں (گویا دونوں معمول

آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَمْ يَخْفُتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

تھے) میں نے اس جواب پر اللہ کا شکرادا کیا کہ جس نے ہماری مشکل آسان کردی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ رسول اکرم ﷺ رات کے شروع حصہ میں وتر پڑھتے تھے یا آخر حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ کبھی شروع رات میں اور کبھی آخر رات میں وتر پڑھتے تھے۔ میں نے (بارگاہِ ربّ العزت میں) شکرادا کیا اور اللہ اکبر کہا اور کہا کہ اس پروردگار کا احسان ہے کہ جس نے ہماری مشکل آسان فرمادی۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اکرم ﷺ (رات کی نماز میں) تلاوتِ قرآن زور سے کرتے تھے یا آہستہ آہستہ؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی تلاوت بلند آواز سے کرتے تھے اور کبھی ہلکی آواز سے۔ میں نے اللہ اکبر کہا اور اس ربّ العزت کا شکرادا کیا جس نے ہمیں سہولت بخشی۔

۲۲۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

۲۲۷: حفص بن عمر' شعبہ' علی بن مدرک' ابوزرعہ بن عمرو بن جریر' عبداللہ بن نجی' ان کے والد ماجد سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر (یا دُکان وغیرہ میں) فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر' کتا یا جنبی شخص ہو۔

کس جگہ فرشتے داخل نہیں ہوتے؟

مذکورہ حدیث سے تصویر کی قباحت پورے طور پر واضح ہے واضح رہے کہ تصویر کے دائرہ میں ہر وہ تصویر آتی ہے جو کیمرہ () سے بنائی گئی ہو یا ہاتھ سے تیار کی گئی ہو کیونکہ شریعت میں دونوں کی حرمت برابر ہے اس مسئلہ کی تفصیل حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز کی تالیف ''تصویر کے شرعی احکام'' میں ہے اور مندرجہ بالا حدیث میں گھر وغیرہ میں جن فرشتوں کے داخل نہ ہونے سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ غسل واجب ہونے کے بعد عادت سے زیادہ تاخیر کرنا اور خواہ مخواہ غسل میں دیر کرنا منع ہے اور حدیث میں کتے سے وہ کتا مراد ہے کہ جو شکاری نہ ہو اور جانوروں اور کھیت کی حفاظت کے لئے بھی نہ ہو شرعاً ایسا کتا بوقت ضرورت پالنے کی گنجائش ہے اور آج کل جیسا کہ شوقیہ کتا پالنے کا سلسلہ ہے یہ قطعاً ناجائز ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۲۸: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحق' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاجت جنابت میں بغیر

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي إِسْحَقَ۔

غسل کئے ہوئے سو جاتے تھے ابوداؤد نے فرمایا مجھ سے حسن بن علی واسطی نے نقل کیا اور کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا وہ فرماتے تھے کہ یہ حدیث وہم ہے یعنی حدیث ابواسحاق۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

باب: جنبی کے تلاوتِ قرآن کے احکام

۲۲۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ وَجْهًا وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ قَالَ يَحْجِزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

۲۲۹: حفص بن عمر‘ شعبہ‘ عمرو بن مرہ‘ حضرت عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں دو آدمیوں کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دو آدمیوں میں سے ایک شخص قبیلہ بنی اسد سے اور غالباً دوسرا شخص ہمارے قبیلہ کا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں آدمیوں کو ایک طرف کر دیا اور فرمایا کہ تم لوگ طاقتور ہو تم لوگ دین کے لئے تقویت کا کام کرو۔ اس کے بعد آپ قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وہاں سے آ کر پانی طلب کیا اور ایک ہتھیلی سے مُنہ صاف کر کے تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو گئے۔ لوگوں نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ بیت الخلاء سے نکل کر ہم لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے اور ہم لوگوں کے ساتھ گوشت (کھانا وغیرہ) تناول فرماتے اور سوائے حالتِ جنابت کے کوئی دوسری حالت تلاوتِ قرآن سے نہ روکتی۔

خلاصۃ الباب: امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ کے لئے ذکر تسبیح وتہلیل لا الٰہ الا اللہ وغیرہ کے جائز ہونے پر اجماع ہے البتہ تلاوت قرآن کے بارہ میں اختلاف ہے حنفیہ شافعیہ حنابلہ اور جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک تلاوت ناجائز ہے امام مالک فرماتے ہیں کہ جنبی تھوڑی سی آیات تعوذ کے لئے پڑھ سکتا ہے امام بخاری اور داؤد ظاہریؒ کے نزدیک جنب اور حائض دونوں کے لئے تلاوت مطلقاً جائز ہے حدیث باب جمہور ائمہ کا مستدل ہے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ

باب: جنابت کی حالت میں مصافحہ کر سکتا ہے

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ

۲۳۰: مسدد‘ یحییٰ‘ مسعر‘ واصل‘ ابووائل حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ ان کی طرف ملاقاتِ مصافحہ کے لئے جھکے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ

فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔ میں حالت جنابت میں ہوں۔ آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

حالت ناپاکی میں مصافحہ کرنا:

جب آدمی پر غسل واجب ہوگیا تو اگرچہ وہ شخص پاک نہ رہا لیکن یہ جنابت حکماً نجاست ہے گرمی وغیرہ کی وجہ سے اگر بدن کی نمی کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا یا جسم ناپاک نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ حالتِ ناپاکی میں کھانا پینا' مصافحہ کرنا سب درست ہے۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَاخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي بَكْرٌ۔

۲۳۱: مسدد' یحییٰ اور بشر' حمید' رافع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ کی ایک گزرگاہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوگئی اور میں اس وقت ناپاک تھا۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پیچھے ہٹ کر غسل کرنے کے لئے چلا گیا۔ میں جب غسل کر کے آ گیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ابوہریرہ تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں ناپاک تھا تو مجھے یہ بات ناگوار محسوس ہوئی کہ میں حالتِ ناپاکی میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھوں آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا سبحان اللہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بشر کی حدیث میں یہ سند ہے کہ حمید' بکر الخ

کافر کے ناپاک ہونے کی بحث:

اس موقعہ پر یہ بات بھی واضح ہونا ضروری ہے کہ کافر ناپاک ہے لیکن شریعت نے کافر کو مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے اور کافر کی نجاست سے مراد نجاست معنوی ہے نہ کہ نجاست ظاہری ارشادِ باری تعالیٰ ہے: إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ [التوبة : ۲۸] اور اسی آیت میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کفار کو مسجدِ حرام میں نہ آنے دو (البتہ دوسری مساجد میں وہ داخل ہو سکتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ کفار سے نہ ملو۔ بقیہ بتوں کی طرح معنوی اعتبار سے ان کو ناپاک قرار دیا گیا اور صرف اسلام قبول کرنا ہی ان کے پاک ہونے کا طریقہ قرار دیا گیا۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: جنبی شخص کو مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَفْلَتُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا

۲۳۲: مسدد' یحییٰ' عبدالواحد بن زیاد' افلت بن خلیفہ' جسرہ بنت دجاجہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف ہیں (تاکہ وہ ہروقت مسجد جا سکیں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان گھروں کا رخ مسجد کی جانب سے تبدیل کر

هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعْ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ۔

دو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور صحابہؓ ابھی اس حکم پر عمل نہ کر سکے تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ شاید اس میں سہولت پیدا ہو جائے (اور اس حکم کا ناسخ حکم آ جائے) پھر جب آپؐ دوبارہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان گھروں کا رُخ مسجدوں کی طرف سے پھیر دو کیونکہ میں مسجد کو حائضہ اور جنابت والے شخص کیلئے حلال نہیں کرتا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ افلت راوی سے مراد فلیت عامری ہے۔

مسجد سے گزرنا:

شریعت نے مذکورہ بالا ممانعت کا حکم اس لئے فرمایا کیونکہ جس وقت لوگوں کے گھروں کا رُخ مسجد کی جانب ہوگا تو عورتیں اور دیگر افراد بلاضرورت بھی مسجد سے گزر کر ایک دوسرے کے یہاں جائیں گے۔ واضح رہے کہ شریعت نے بلاضرورتِ شرعی مسجد سے گزرنے کو منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ

باب: سہواً بحالتِ ناپاکی نماز پڑھانا شروع کر دے

۲۳۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔

۲۳۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' زیاد' حسن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے نمازِ فجر شروع فرمادی پھر اشارہ کیا کہ تم لوگ اسی جگہ رہو۔ پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے بالوں سے پانی بہہ رہا تھا (کیونکہ آپ ﷺ غسل کرنا بھول گئے تھے پھر آپ ﷺ غسل کر کے تشریف لائے پھر نماز پڑھائی)

۲۳۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ فَكَبَّرَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا عَنْ النَّبِيِّ

۲۳۴: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ مندرجہ بالا حدیث جیسی سند اور مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں (ان دونوں روایات میں فرق یہ ہے کہ) اس حدیث کے آغاز میں یہ ہے کہ جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ سے فارغ ہو گئے اور روایت کے آخر میں یہ ہے کہ جب آپؐ نے نماز سے فراغت حاصل کر لی تو فرمایا میں بھی انسان ہوں اور مجھ کو غسل کرنے کی ضرورت (پیش آ گئی) تھی ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو زہری نے بواسطہ سلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ جب آپؐ جاءِ نماز پر کھڑے ہوئے اور ہم لوگ تکبیر کہے جانے کا انتظار کرنے لگے تو آپؐ وہاں سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْقَوْمِ أَنِ اجْلِسُوا فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ وَكَذَٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَٰلِكَ حَدَّثَنَاه مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَبَّرَ۔

چلے اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی جگہ بیٹھے رہو اور ایوب ابن عون اور ہشام نے محمد بن سیرین کے ذریعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے تکبیر کہی اس کے بعد صحابہ کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے آپ تشریف لے گئے اور غسل فرما کر تشریف لائے اور امام مالکؒ نے بھی اسماعیل بن ابوحکیم' عطاء بن یسار کے ذریعہ سے بھی اسی طرح حدیث نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرمؐ نے ایک نماز کی تکبیر کہی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسلم بن ابراہیم نے ابان' یحییٰ کے واسطہ سے ربیع بن محمد سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہہ لی تھی (نماز کے لئے)۔

۲۳۵ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْأَزْرَقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ إِمَامُ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَقَامِهِ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ قَدِ اغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ حَرْبٍ وَقَالَ عَيَّاشٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ۔

۲۳۵: عمرو بن عثمان حمصی' محمد بن حرب' زبیدی' (دوسری سند) عیاش بن ازرق' ابن وہب یونس (تیسری سند) مخلد بن خالد' صنعاء کی مسجد کے امام ابراہیم بن خالد' رباح' معمر (چوتھی سند) مؤمل بن فضل' ولید' اوزاعی' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نماز کھڑی ہوگئی تھی اور لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے صفیں بنالی تھیں اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی جگہ رہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے جب گھر سے تشریف لائے تو غسل فرما کر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم لوگ صف بنائے کھڑے ہوئے تھے۔ یہ روایت ابن حرب کی ہے اور عیاش کی روایت اس طرح ہے کہ ہم لوگ اسی طرح کھڑے کھڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو غسل کر کے تشریف لائے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ فِي مَنَامِهِ

باب: اگر نیند سے بیداری کے بعد تری نظر آئے؟

۲۳۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ

۲۳۶: قتیبہ بن سعید' حماد بن خالد خیاط' عبداللہ عمری' عبیداللہ' قاسم' حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں

عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ الْمَرْأَةُ تَرَى ذَلِكَ أَعَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔

دریافت کیا گیا کہ جس کو کپڑے پر تری دکھائی دے لیکن خواب (میں احتلام) یاد نہ ہو آپ نے ارشاد فرمایا کہ (ایسا شخص) غسل کرے اور جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ جس کو خواب یاد ہو لیکن کپڑے پر تری نہ دیکھے تو اس کے بارے میں فرمایا کہ اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اُمّ سلیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر عورت کو بھی احتلام ہو اور اس کو تری نظر آئے کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا عورتیں تو مردوں کی جوڑا ہیں (یعنی جو حکم مرد کا ہے وہی حکم عورت کے لئے ہے)۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں دو مسئلے بیان کئے گئے ہیں ایک تو یہ ہے کہ اگر خواب یاد ہو لیکن کپڑوں پر تری وغیرہ نہ ہو تو وہ غسل کو واجب نہیں کرتی دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل ہے کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے علامہ شامی نے اس مسئلہ کی ۱۴ صورتیں لکھی ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل سات صورتوں میں غسل واجب ہے:

۱) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو۔
۲) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو۔
۴) منی یا مذی ہونے کا شک ہو اور خواب یاد ہو۔
۵) مذی یا ودی ہونے کا شک ہو اور خواب یاد ہو۔
۶) منی یا ودی ہونے کا شک ہے اور خواب یاد ہو۔
۷) منی مذی یا ودی کا شک ہو اور خواب یاد ہو۔

اور مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل باتفاق واجب نہیں:

۱) ودی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو۔
۲) ودی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو اور مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔

اور مندرجہ ذیل تین صورتوں میں اختلاف ہے۔

۱) منی اور مذی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۲) منی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۳) تینوں میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔

ان صورتوں میں طرفین (امام ابوحنیفہ اور امام محمد) کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں طرفین حدیث کے عموم سے استدلال کرتے ہیں اور امام ابو یوسف ان سات صورتوں پر محمول کرتے ہیں جو ان کے نزدیک غسل واجب کرتی ہیں فتویٰ طرفین کے قول پر ہے۔

بَاب الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ

۲۳۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيَّةَ هِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ أَمْ لَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَا عَائِشَةُ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَى عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَوَافَقَ الزُّهْرِيُّ مُسَافِعًا الْحَجَبِيَّ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَمَّا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

باب: عورت کو احتلام ہونے کے احکام

۲۳۷: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ اُمّ سلیم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بات (اور حکم شرع کے اظہار میں) شرم محسوس نہیں کرتے اگر عورت بھی خواب میں ایسی بات دیکھے کہ جو مرد محسوس کرتا ہے (یعنی اگر عورت کو بھی احتلام ہو) تو عورت غسل کرے یا نہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ضرور عورت بھی غسل کرے جبکہ منی دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' میں اُمّ سلیم کے پاس آئی اور کہا کہ تیرا بھلا ہو کیا عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے؟ اُسی وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے ارشاد فرمایا: تَرِبَتْ يَمِينُكِ (عرب کا ایک محاورہ ہے) پھر بچہ کو ماں سے کہاں سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے؟ ابوداؤد کہتے ہیں کہ زبیدی' عقیل' یونس' زہری کے بھتیجے اور ابن ابو وزیر نے مالک' زہری کے واسطہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور مسافع نے زہری کے موافق۔ (روایت کیا ہے اور) بواسطہ' عروہ' عائشہؓ کہا ہے لیکن ہشام بن عروہ نے بواسطہ عروہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اُمّ سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔

عرب کے محاورہ کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں جملہ ((اُفٍّ لَكِ)) کا ترجمہ یہ ہے تجھ پر تعجب ہے اور جملہ حدیث ((تَرِبَتْ يَمِينُكِ)) کا ترجمہ یہ ہے ''تیرے دائیں ہاتھ کو مٹی لگے'' اس حدیث میں بچہ سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں میں سے جس کا نطفہ غالب ہو بچہ اسی کے اعتبار سے ہوتا ہے دیگر احادیث میں بھی اس کی وضاحت ہے۔

بَابٌ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزِئُ فِي الْغُسْلِ

۲۳۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيهِ قَدْرُ الْفَرَقِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الْفَرَقُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ قَالَ فَمَنْ قَالَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِمَحْفُوظٍ قَالَ و سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرِطْلِنَا هَذَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا فَقَدْ أَوْفَى قِيلَ الصَّيْحَانِيُّ ثَقِيلٌ قَالَ الصَّيْحَانِيُّ أَطْيَبُ قَالَ لَا أَدْرِي۔

باب: پانی کی مقدار کا بیان کہ جس سے غسل کافی ہے

۲۳۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنابت کا غسل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے تھے جو کہ فرق کے وزن کا تھا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں معمر نے زہری سے یہ حدیث روایت کی اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جو کہ فرق کے مساوی تھا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسی روایت بیان کی ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ فرماتے تھے کہ فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور احادیث میں صاع سے یہی صاع مراد ہے) اور صاع ابن ابی ذئب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (اہل حجاز کا صاع یہی ہے) حسن نے فرمایا کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اور یہ قول غیر محفوظ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے جس کسی نے ہمارے یہاں کے رطل کے اعتبار سے پانچ رطل اور تہائی رطل سے صدقۃ الفطر ادا کیا اس نے گویا صحیح وزن سے صدقۃ الفطر ادا کیا۔ بعض حضرات نے کہا صیحانی (مدینہ کی ایک قسم کی کھجور) وزنی ہوتی ہے امام ابوداؤد سے کہا گیا کہ صیحانی عمدہ قسم کی کھجور ہوتی ہے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

حدیثِ بالا میں مذکور وزن کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں ایک برتن کا تذکرہ ہے جس کو فَرَق سے تعبیر کیا گیا ہے دراصل فرق اس برتن کو کہتے ہیں کہ جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے اور اس میں اہلِ حجاز کے تین صاع آتے ہیں یا اس میں بارہ مد تقریباً ساڑھے سات سیر پانی کے وزن کا برتن حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن سے غسل فرماتے تھے کہ جس میں آج کے اعتبار سے تقریباً ساڑھے سات سیر پانی آتا تھا اور حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ برتن کا پورا پانی غسل میں صرف فرماتے۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۲۳۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ

باب: غسل جنابت کا طریقہ

۲۳۹: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' سلیمان بن صرد' حضرت جبیر بن

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا۔

مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسل جنابت کا تذکرہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تین چلو پانی سر پر ڈالتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (کہ اس طرح)۔

۲۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ مِنْ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

۲۴۰: محمد بن مثنیٰ' ابوعاصم' حنظلہ' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تھے تو ایک برتن منگواتے' جیسے دودھ دوہنے کا برتن (ہوتا ہے) پھر پانی اپنے ہاتھ میں لے کر دائیں جانب ڈالتے پھر بائیں جانب پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالتے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح غسل فرماتے)۔

۲۴۱ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُؤُسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضُّفُرِ۔

۲۴۱: یعقوب بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن مہدی' زائدہ بن قدامہ' صدقہ' حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا ان میں سے ایک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا آپ (اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقۂ غسل کیا تھا؟ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اس طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے اور ہم (عورتیں) سر پر چوٹیاں ہونے کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں۔

حدیث بالا کی وضاحت:

حدیث مذکورہ بالا میں عورتوں کا سر پر پانچ مرتبہ پانی ڈالنا مذکور ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ عورتیں اپنے سروں پر زیادہ بال اور چوٹیاں ہونے کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں تا کہ پانی اچھی طرح بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور پاک ہونے میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے۔

۲۴۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاشِحِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ

۲۴۲: سلیمان بن حرب واشحی اور مسدد' حماد' ہشام بن عروہ' ان کے والد' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرُبَّمَا كَنَتْ عَنْ الْفَرْجِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ الْبَشْرَةَ أَوْ أَنْقَى الْبَشْرَةَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَضَلَ فَضْلَةٌ صَبَّهَا عَلَيْهِ۔

جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ مسدد کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وہ اس طرح کہ برتن کو داہنے ہاتھ پر انڈیلتے۔ اس کے بعد دونوں راوی ایک جیسی بات کہتے ہیں۔ پھر شرم گاہ دھوتے۔ مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شرم گاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ برتن میں ڈال کر بالوں کا خلال کرتے جب معلوم ہو جاتا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ گیا ہے اور سر کو صاف کر دیا ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر جس قدر پانی باقی بچ جاتا اس کو اپنے اُوپر بہا دیتے۔

۲۴۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِكَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَافِغَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَإِذَا أَنْقَاهُمَا أَهْوَى بِهِمَا إِلَى حَائِطٍ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوءَ وَيُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ۔

۲۴۳: عمرو بن علی باہلی، محمد بن ابوعدی، سعید، ابومعشر، نخعی، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرنے کا قصد فرماتے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہونچوں کو دھوتے پھر یوں کر کے دیگر جوڑ دھوتے (کہنیاں، بغلیں وغیرہ) اور ان پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہو جاتے تو دونوں ہاتھ دیوار پر ملتے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے اور اپنے سر پر پانی ڈالتے۔

۲۴۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُرِيَنَّكُمْ أَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۲۴۴: حسن بن شوکر، ہشیم، عروہ ہمدانی، حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہارا دل چاہے تو میں تم کو دیوار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کا نشان دکھلا دوں کہ جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۲۴۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ

۲۴۵: مسدد بن مسرہد، عبداللہ بن داؤد، اعمش، سالم، کریب، ابن عباس اور میمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپؐ نے برتن جھکا کر دائیں

قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى فَرْجِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَغَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ الْمِنْدِيلَ فَلَمْ يَأْخُذْهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْ جَسَدِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ كَانُوا لَا يَرَوْنَ بِالْمِنْدِيلِ بَأْسًا وَلَكِنْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ لِلْعَادَةِ فَقَالَ هَكَذَا هُوَ وَلَكِنْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي هَكَذَا۔

ہاتھ پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی ڈالا اور ہاتھ دھویا اس کے بعد شرم گاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھویا اس کے بعد بایاں ہاتھ زمین پر مل کر دھویا۔ پھر کلی کر کے ناک میں پانی ڈالا اور ہاتھ مُنہ دھوئے۔ پھر سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ میں نے بدن خشک کرنے کے لئے کپڑا دیا لیکن آپؐ نے کپڑا قبول نہیں کیا اور آپؐ خود بغیر کپڑے کے ہی) بدن سے پانی صاف کرنے لگے۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے بدن خشک کرنے کو ناگوار نہیں سمجھتے تھے لیکن کپڑے سے بدن خشک کرنے کو عادت بنا لینا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ مسدد نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن داؤد سے دریافت کیا کہ (کیا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے خشک کرنے کی عادت کو برا خیال کرتے تھے؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں واقعہ تو ایسا ہی ہے کیونکہ میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا دیکھا ہے۔

غسل کے بعد بدن خشک کرنا:

مذکورہ حدیث سے غسل کے بعد تولئے یا کپڑے وغیرہ سے بدن خشک کرنے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ افضل اور غیر افضل کی طرف اشارہ ہے ممکن ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے بدن خشک کرنے کو غیر افضل اس لئے سمجھتے ہوں کہ اس دور میں کپڑے اور لباس کی قلت تھی جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ابتداءِ اسلام میں کپڑوں کی کمی کے باعث محض دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا تھا (یہ حدیث باب ۸۶ باب فی الاکسال میں مذکور ہے) اور مندرجہ بالا حدیث کا دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ وقت جلدی کا ہوگا اور جلدی میں کپڑا نہ ملنے کے باعث مذکورہ ارشاد فرمایا گیا ہو یا ہو سکتا ہے کہ گرمی کے زمانہ کا یہ واقعہ ہو اور بدن زیادہ دیر تک تر رکھنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے بدن خشک نہ کرتے ہوں یا یہ وجہ ہو کہ وہ کپڑا جو کہ بدن صاف کرنے کے لئے دیا گیا تھا اس میں نجاست کا شبہ ہو۔ واللہ اعلم

۲۴۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي كَمْ أَفْرَغْتُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي

۲۴۶: حسین بن عیسیٰ خراسانی' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جس وقت غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے سات مرتبہ بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے تھے اور اس کے بعد شرم گاہ دھوتے تھے' ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ پانی ڈالا ہے۔ تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ میں نے کتنی مرتبہ پانی ڈالا ہے میں نے عرض کیا کہ مجھ کو یاد نہیں ہے انہوں نے فرمایا: لَا أُمَّ

فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ۔

لک تم نے یہ بات کیوں یاد نہ رکھی؟ اس کے بعد آپ ایسا وضو کرتے کہ جس طرح وضو نماز پڑھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پھر آپ تمام بدن پر پانی بہاتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح پاکی حاصل کرتے تھے (یعنی غسل جنابت کرتے تھے)۔

عرب کے ایک محاورہ کا مفہوم:

مذکورہ بالا محاورہ: "لَا أُمَّ لَكَ" اہلِ عرب کا ایک محاورہ ہے جو کہ تعجب اور توجہ دلانے کے وقت یا مناسب تنبیہ کے وقت وہ بولتے تھے اسی طرح کے عرب کے دیگر محاورے ہیں جیسے: "ثكلت امك، لا اب لك" وغیرہ وغیرہ۔

۲۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً۔

۲۴۷: قتیبہ بن سعید ایوب بن جابر، عبداللہ بن عصم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائے اسلام میں پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور ناپاکی کی حالت سے پاک ہونے کے لئے سات مرتبہ غسل کرنے کا حکم ہوا تھا۔ اسی طرح پیشاب کپڑے پر لگ جانے کی صورت میں کپڑا سات مرتبہ پاک کرنے کا حکم تھا۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ اُمت پر آسانی کے لئے ہمیشہ دُعائیں فرماتے رہے یہاں تک کہ نمازیں صرف پانچ وقت کی رہ گئیں اور غسل جنابت صرف ایک مرتبہ رہ گیا اور کپڑے سے پیشاب کو دھونا بھی ایک بار رہ گیا۔

۲۴۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ قَالَ أَبُودَاوُد الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

۲۴۸: نصر بن علی، حارث بن وجیہ، مالک بن دینار، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بال کے نیچے ناپاکی ہے اس لئے (غسل جنابت میں) بالوں کو پاک کرو اور بدن کو بھی پاک صاف کرو۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند میں ایک راوی "حارث بن وجیہ ضعیف راوی ہیں اور ان کی حدیث منکر ہے"۔

ف: شریعت کی اصطلاح میں منکر وہ حدیث کہلاتی ہے جس کو کسی ضعیف راوی نے اپنے سے بھی زیادہ ضعیف راوی کے خلاف نقل کیا ہو۔

۲۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ

۲۴۹: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عطاء بن سائب، زاذان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ناپاکی کی حالت کا غسل کرتے وقت ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک چھوڑ دی تو اس کو جہنم میں اس اس قسم کا عذاب ہوگا (یہ سن کر)

لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں اپنے سر کا اس وجہ سے دشمن ہوا میں اپنے سر کا اس وجہ سے دشمن ہوا' میں اپنے سر کا اسی بناء پر دشمن ہوا اور سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر کے بال کتروایا کرتے تھے۔

بَاب فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کے بعد وضو

۲۵۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ وَلَا أَرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوءًا بَعْدَ الْغُسْلِ۔

۲۵۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعات پڑھتے تھے اور نمازِ فجر ادا فرماتے لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل سے فراغت کے بعد وضو کرتے نہ دیکھا۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

باب: کیا غسل کے وقت عورت سر کے بال کھولے؟

۲۵۱ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ زُهَيْرٌ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضُفُرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تُحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ۔

۲۵۱: زہیر بن حرب اور ابن سرح' سفیان بن عیینہ' ایوب بن موسیٰ' سعید بن ابوسعید' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک خاتون نے سوال کیا اور زہیر نے فرمایا کہ (وہ سوال) رسول اللہ ﷺ سے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مضبوط چوٹی باندھتی ہوں کیا میں ناپاکی کی حالت میں پاک ہونے کے غسل کے وقت اپنی چوٹی کھولوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو تین مرتبہ چلو بھر کر پانی ڈالنا کافی ہے اور زہیر کی روایت میں ہے کہ تین چلو پانی بھر کر سر پر ڈالو اس کے بعد تمام بدن پر پانی ڈالو پھر تم پاک ہو گئیں۔

خلاصۃ الباب: اشر خضر رأس۔ محققین نے اسے ضاد کی زبر اور فاء کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک عورت کے لئے بٹے ہوئے بالوں کو نہ کھولنا جائز ہے البتہ داؤد ظاہریؒ سے بالوں کے کھولنے کا وجوب ثابت ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں بالوں کو کھولنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کو کھولنے کا ارشاد حج سے واپسی پر فرمایا گیا اور اس وقت صرف تطہیر ہی مقصود نہیں بلکہ تنظیف بھی مقصود تھی یعنی بالوں کی صفائی بھی مقصود تھی اس لئے بالوں کو کھول کر دھونے کا حکم فرمایا۔

۲۵۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً جَائَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ وَاغْمِزِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ۔

۲۵۲:احمد بن عمرو بن سرح' ابن نافع یعنی صائغ' اُسامہ' حضرت مقبری سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت حضرت اُمّ سلمہؓ خدمت میں حاضر ہوئی گزشتہ حدیث کے مطابق وہ فرماتی ہیں میں نے اس کی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گزشتہ حدیث کے مطابق لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پانی کا ہر ایک چلو بہا کر اپنے سر کی لٹیں نچوڑ لیا کر۔

۲۵۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ هَكَذَا تَعْنِي بِكَفَّيْهَا جَمِيعًا فَتَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا وَأَخَذَتْ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَصَبَّتْهَا عَلَى هَذَا الشِّقِّ وَالْأُخْرَى عَلَى الشِّقِّ الْآخَرِ۔

۲۵۳:عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن ابی بکیر' ابراہیم بن نافع' حسن بن مسلم' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو غسل کی ضرورت پیش آجاتی تو پانی کے تین چلو دونوں ہاتھ سے لے کر اپنے سروں پر ڈال لیا کرتیں اور ایک ہاتھ سے چلو بھر پانی لے کر سر کے اس طرف اور دوسرا چلو سر کے اس طرف ڈال لیا کرتیں۔

۲۵۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحِلَّاتٌ وَمُحْرِمَاتٌ۔

۲۵۴:نصر بن علی' عبداللہ بن داؤد' عمر بن سوید' عائشہ بنت طلحہ' حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت ہے کہ ہم عورتیں جب غسل جنابت کرتیں تو اپنے سروں پر (بالوں کو جمانے یا خوشبو کے لئے پٹی بندھی ہوئی حالت میں) لیپ لگائے ہوئے غسل کیا کرتیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتی تھیں حالت احرام اور غیر احرام دونوں میں اسی طرح غسل کرتیں۔

۲۵۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَفْتَانِي جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ عَنْ الْغُسْلِ مِنْ الْجَنَابَةِ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ اسْتَفْتَوْا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتَّى يَبْلُغَ أُصُولَ الشَّعْرِ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ لِتَغْرِفْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ

۲۵۵:محمد بن عوف' (دوسری سند) محمد بن عوف' محمد بن اسماعیل ان کے والد ماجد' ضمضم بن زرعہ' حضرت شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے سلسلہ میں فتویٰ دیا کہ اس سلسلہ میں حضرت ثوبان نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے طریقہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد کے لئے ضروری ہے کہ سر کھول کر اور بالوں کو دھو کر غسل کرے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑ تک پہنچ جائے مگر عورت کے لئے سر کے بالوں کو نہ کھولنا قابل گرفت نہیں ہے۔عورت سر پر تین چلو پانی دونوں ہاتھوں

غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا

سے ڈال لے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ أَيُجْزِئُهُ ذَلِكَ

باب: آدمی بحالتِ ناپا کی غسل کرتے وقت اپنا سر خطمی سے دھوسکتا ہے

۲۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِءُ بِذَلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

۲۵۶: محمد بن جعفر بن زیاد' شریک' قیس بن وہب' بنی سواءۃ کے ایک صاحب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بحالتِ جنابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک خطمی سے دھوتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید پانی نہیں بہاتے تھے (بلکہ اسی پر اکتفا فرماتے)۔

بَاب فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ الْمَاءِ

باب: عورت اور مرد کے درمیان بہنے والے پانی کا بیان

۲۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ يَصُبُّ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ يَصُبُّهُ عَلَيْهِ۔

۲۵۷: محمد بن رافع' یحییٰ بن آدم' شریک' قیس بن وہب' بنی سوأۃ بن عامر کے ایک صاحب' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مرد اور عورت کے غسل کرنے سے جو پانی گرے اس سلسلہ میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی لے کر اس کو پانی پر ڈال دیتے پھر دوسرا چلو لے کر اپنے بدن پر ڈالتے۔

جنبی کے بدن سے گرنے والے قطرات:

مذکورہ بالا حدیث کے محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے دو مفہوم بیان فرمائے ہیں کہ جنبی شخص کے ہاتھ کو اگر ناپاکی نہیں لگی ہوئی ہے تو برتن میں اگر اس کے ہاتھ کے قطرات گر جائیں تو اس سے باقی پانی ناپاک نہیں ہوگا' جیسا کہ عمل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جس کا تذکرہ مذکورہ حدیث میں ہے' سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے ایک چلو پانی لے کر بدن پر ڈالتے۔ بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن یا کپڑے پر منی لگ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے ہتھیلی سے پانی لے کر اس گندگی پر ڈال کر دھوتے تا کہ وہ پاک صاف ہو جائے شیخ ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آخر الذکر معنی بیان فرمائے ہیں۔ واللہ اعلم

بَاب فِي مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا

۲۵۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمْ الْمَرْأَةُ أَخْرَجُوهَا مِنْ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ﴾ [البقرة: ۲۲۲] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔

باب: حائضہ کے ہمراہ کھانا پینا اور ہم بستری کرنا

۲۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ یہود کی عورتیں جب حائضہ ہو جاتیں تو وہ لوگ عورتوں کو گھر سے باہر نکال دیتے (تھے) نہ عورتوں کو ساتھ کھلاتے' پلاتے اور نہ ہی ان کو ساتھ رکھتے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ سے لوگوں نے اس بارے میں (حکم شرع) دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت آیت کریمہ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ﴾ نازل فرمائی (یعنی اے نبی ﷺ لوگ آپ ﷺ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ ﷺ فرما دیں کہ حیض گندگی ہے اور عورتوں سے حالتِ حیض میں علیحدہ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے ہمبستری نہ کرو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے ساتھ ایک گھر (وغیرہ) میں رہو اور تمام کام کرو (یعنی ان کے ساتھ حالت حیض میں کھانا' پینا' آرام کرنا بوسہ لینا وغیرہ درست ہے) علاوہ ہمبستری کے یہ سن کر یہود نے (بطور اعتراض کے) کہا کہ یہ شخص (یعنی حضرت نبی اکرم ؐ) چاہتا ہے کہ کوئی کام (ایسا) نہ چھوڑے کہ جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ یہ بات سن کر حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہودی ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ اگر آپؐ فرمائیں تو ہم لوگ حائضہ کے ساتھ ہمبستری کرلیا کریں۔ یہ بات سن کر آپ ﷺ کا چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا (غصہ آ گیا) ہم کو گمان ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ آپؐ ان دونوں سے ناراض ہوگئے ہیں اس کے بعد وہ دونوں چلے گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی جگہ سے دودھ ہدیتاً آ گیا۔ آپؐ نے ان (دونوں آدمیوں) کو بلایا اور ان کو دودھ پلایا تب ہم کو احساس ہوا کہ آپ ﷺ کی ناراضگی ان پر نہیں تھی۔

خلاصۃ الباب: حائضہ عورت سے استمتاع (نفع اٹھانے کی تین صورتیں ہیں):

۱۔ جماع کے ذریعہ نفع اٹھانا یہ باتفاق امت حرام ہے۔

۲۔ استمتاع بما فوق الازار (ازار سے اوپر) سے نفع اٹھانا اس کے جائز ہونے پر اجماع ہے۔

۳۔ استمتاع بما تحت الازار من غیر جماع ازار کے نیچے سے جماع کے علاوہ نفع حاصل کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے باقی حائضہ کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا یہ سب جائز ہے۔

۲۵۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُعْطِيهِ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ وَأَشْرَبُ الشَّرَابَ فَأُنَاوِلُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ۔

۲۵۹: مسدد' عبداللہ بن داؤد' مسعر' مقدام بن شریح ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں بحالت حیض ہڈی چوستی تھی اور پھر میں وہ ہڈی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا اور میں پانی پی کر برتن رسول اللہ ﷺ کو دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اس جگہ رکھ کر پانی نوش فرماتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔

۲۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۶۰: محمد بن کثیر' سفیان' منصور بن عبدالرحمٰن' صفیہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر تلاوتِ قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت مجھے حیض آ رہا ہوتا تھا۔

بَاب فِي الْحَائِضِ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: اگر حائضہ مسجد سے کوئی شے لے کر آئے؟

۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔

۲۶۱: مسدد بن مسرہد' ابو معاویہ' اعمش' ثابت بن عبید' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہ مسجد سے نماز کے لئے بوریا لے کر آؤ۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو حیض آ رہا ہے آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں لگا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس پر تقریباً سب کا اتفاق ہے کہ حائض کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے اور عرف عام میں جسے داخل ہونا کہا جاتا ہے وہی مراد ہوگا یا تو مسجد میں داخل کرنا عرفاً دخول نہیں اس لئے باتفاق جائز ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے ہوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حجرہ میں ہوں اور بوریا حجرہ سے مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا دیں۔ حدیث کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بوریا مسجد سے اٹھا کر دینے کا حکم فرمایا یہ بھی درست ہے۔ بہرکیف دونوں صورتوں میں حائضہ کا مسجد میں ہاتھ داخل کرنا جائز ہے۔

بَابٌ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

باب: حائضہ (پاک ہونے کے بعد) نماز کی قضا نہیں کریگی

۲۶۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ لَقَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ۔

۲۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابوقلابہ' حضرت معاذہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حائضہ (حیض سے پاک ہونے کے بعد) نماز کی قضا کرے گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تو حروریہ ہے؟ ہم کو جب حیض آتا تھا تو ہم نماز قضا نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہم کو نماز کے قضا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

حروریہ کی وضاحت:

حروریہ خوارج کی ایک قوم کا نام ہے ان کے یہاں عورت کو حیض سے پاک ہونے کے بعد نمازوں کا قضا کرنا ضروری تھا' اور حروریہ کی نسبت حروراء کی طرف ہے جو کہ کوفہ کے قریب ایک گاؤں ہے۔

۲۶۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ۔

۲۶۳: حسن بن عمرو' سفیان بن عبد الملک' ابن مبارک' معمر' ایوب' حضرت معاذہ عدویہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پہلی (گزشتہ) حدیث کے مطابق روایت کرتی ہیں لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ہم کو روزہ کی قضا کا تو حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں (دیا جاتا تھا)۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ

باب: حالتِ حیض میں ہمبستری کرنے کا کفارہ!

۲۶۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ۔

۲۶۴: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حکم' عبدالحمید بن عبدالرحمٰن' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حالتِ حیض میں عورت سے ہمبستری کر بیٹھے تو وہ شخص ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روایت صحیحہ اس طرح ہے انہوں نے کہا کہ دینار یا نصف دینار اور کبھی شعبہ نے اس روایت کو مرفوعاً ذکر نہیں کیا (یعنی کبھی مرفوعاً کبھی موقوفاً روایت کی ہے) جس میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

۲۶۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا

۲۶۵: عبدالسلام بن مطہر' جعفر بن سلیمان' علی بن حکم' ابوالحسن جزری'

جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ۔

مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کوئی شخص عورت سے حیض آنے کے شروع دنوں میں (جس میں خون زیادہ ہوتا ہے) ہمبستری کر لے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ہمبستری کرے حیض بند ہونے کے دن میں تو وہ آدھا دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح عبدالکریم کے واسطہ سے ابن جریج نے مقسم سے روایت کیا ہے۔

٢٦٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بُذَيْمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ۔

٢٦٦: محمد بن صباح بزاز' شریک' خصیف' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص حالتِ حیض میں عورت سے ہمبستری کر بیٹھے تو وہ آدھا دینار صدقہ کرے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علی بن بذیمہ' مقسم سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً بیان کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے اور انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوخمس دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

روایت کی حیثیت:

مندرجہ بالا روایت میں مقسم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دوراوی ساقط ہوگئے ہیں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ

باب: حائضہ کے ساتھ جماع کے علاوہ باقی اُمور جائز ہیں

٢٦٧ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ

٢٦٧: یزید بن خالد' عبداللہ بن موہب رملی' لیث بن سعد' ابن شہاب' عروہ کے آزاد کردہ غلام حبیب' میمونہ کی آزاد کردہ باندی ندبہ' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے حالتِ حیض میں اختلاط کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رضی اللہ تعالیٰ عنہن آدھی ران تک یا گھٹنوں تک کپڑے سے رکاوٹ کرلیا کرتی تھیں۔

الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ۔

٢٦٨ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجُهَا وَقَالَ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا۔

٢٦٨: مسلم بن ابراہیم' منصور' شعبہ' ابراہیم' اسود' عائشہؓ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوا کرتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے (اس کے بعد اس کے ساتھ آرام کرتے) اور اس کے شوہر کو اس عورت کے ساتھ مساس اور اختلاط کی اجازت دیتے تھے۔ عائشہؓ نے کبھی مباشرت کا لفظ بھی استعمال کیا ہے جس کے معنی ساتھ لیٹنے کے ہوتے ہیں۔

٢٦٩ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ۔

٢٦٩: مسدد' یحییٰ' جابر بن صبح کہتے ہیں کہ میں نے خلاس ہجری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی کپڑے میں رات کو ایک ساتھ سو جاتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی اگر میرا حیض کا خون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر لگ جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی جگہ کو دھو لیتے تھے اس کے بعد نماز پڑھتے اور اگر وہ خون کپڑے وغیرہ پر لگ جاتا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی جگہ کو دھو کر پاک کر لیتے اور اسی کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیتے۔

٢٧٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ قَالَ إِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ قَالَتْ أُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَمَضَى إِلَى مَسْجِدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد تَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِهِ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ ادْنِي مِنِّي فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ وَإِنْ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلَى فَخِذِي وَحَنَيْتُ

٢٧٠: عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ بن عمر غانم' عبدالرحمٰن بن زید' حضرت عمارہ بن غراب کی پھوپھی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ ہم میں کسی کو حیض آتا ہے اور اس کے پاس خاوند اور بیوی دونوں کے لئے ایک ہی بستر ہوتا ہے ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ میں اس سلسلہ میں تم کو عمل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بتاتی ہوں۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اور میں حائضہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصلیٰ پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ نہیں ہوئے کہ میں اونگھنے لگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سردی لگنے لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب آ جاؤ۔ میں نے کہا کہ مجھ کو حیض آ رہا ہے۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر آ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی رانیں کھول لو۔ میں نے اپنی رانوں کو کھول لیا آپ نے اپنا منہ مبارک اور سینہ میری رانوں پر رکھ دیا۔ اور میں اُوپر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئی۔ یہاں

عَلَيْهِ حَتَّى دَفِءَ وَنَامَ۔

تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سردی ختم ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهُرَ۔

۲۷۱: سعید بن عبدالجبار' عبدالعزیز بن محمد' ابوسلیمان' اُمّ زرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جب حائضہ ہوتی تو فرش پر سے اُتر کر بورے پر آجاتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اور نہ قریب جاتی جب تک کہ میں حیض سے پاک نہ ہو جاتی۔

۲۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقَى عَلَى فَرْجِهَا ثَوْبًا۔

۲۷۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' حضرت عکرمہ' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی سے ان کے حیض کے آنے کے زمانہ میں کچھ (یعنی بوسہ' پیار' ننگے بدن سے لپٹنا وغیرہ) کرنا چاہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیوی کی شرم گاہ پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔

۲۷۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا فِي فَوْحِ حَيْضَتِنَا أَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ۔

۲۷۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' عبدالرحمٰن بن اسود' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہمیں زیادہ زور سے حیض آتا تھا یعنی حیض کی شدت ہوتی تھی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حیض کے شروع دنوں میں تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر ہم سے مساس وغیرہ کرتے اور تم میں سے کون شخص اپنے نفس پر شہوت کے معاملہ میں اتنا قابو رکھ سکتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شہوت پر قابو حاصل تھا۔

حائضہ عورت سے مساس میں احتیاط:

حاصل حدیث یہ ہے کہ دوسرے شخص کے لئے حالتِ حیض میں بیوی سے ہمبستری سے بچنا بہت مشکل ہے اس لئے بہتر اور افضل یہ ہے کہ مساس وغیرہ سے بھی پرہیز کرے ایسا نہ ہو کہ ایسی حالت میں بیوی سے ہمبستری کر بیٹھے اور ایک حرام کام کا ارتکاب ہو جائے۔ **اللّٰھم احفظنا**

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي عِدَّةِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ

باب: استحاضہ والی عورت کے بارے میں احکامِ مستحاضہ' ایامِ حیض کے بقدر نماز ترک کر دے

۲۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ

۲۷۴: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' سلیمان بن یسار' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خاتون کو (بہت) خون آتا تھا یعنی اسے استحاضہ ہو گیا تھا۔ حضرت اُمّ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو استحاضہ شروع ہونے سے پہلے ہر ماہ جتنے دن اور راتیں حیض آیا کرتا تھا ان کو شمار کرنے اور اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ مدت پوری ہو جائے تو غسل کر لے اس کے بعد لنگوٹ باندھ لے پھر نماز پڑھتی رہے۔

مستحاضہ کے احکام:

استحاضہ عورت کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے کہ جس میں خون بند نہیں ہوتا شریعت نے ایسی عورت کو یہ سہولت دی کہ وہ حیض آنے کے زمانہ کا حساب لگا کر مدت پوری کر کے اور حیض آنے کے بقدر دن گزار کر غسل کر کے نماز روزہ ادا کر لے اور اگر کوئی عورت استحاضہ کی ایسی مریض ہو گئی کہ جیسے سلس البول (مسلسل پیشاب وغیرہ آنے) اور مسلسل حدث پیش آنے والے مریض کی طرح اس کی حالت بن جائے اور وہ ایسی مجبور ہو جائے کہ نماز کی چار رکعات بھی نہ پڑھ سکے تو ایسی عورت ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کرے اور ایک نماز کے وقت میں وہ فرض، نفل سب ادا کر سکتی ہے اسی طرح تلاوت قرآن وغیرہ بھی کر سکتی ہے اور اس کا وہی وضو آخر وقت باقی رہے گا۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور استحاضہ اور حیض کے مسائل بہت زیادہ تفصیل طلب ہیں جس کی مفصل بحث بذل المجہود شرح ابوداؤد ج ۱ از ص ۱۶۸ تا ۱۸۵ پر موجود ہے اور اُردو میں بھی مذکورہ مسئلہ کی تفصیلی بحث حضرت علامہ تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے درس ترمذی مطبوعہ دیوبند جلد اوّل میں از ۳۵۷ تا ۳۷۳ پر بیان فرمائی ہے جو کہ قابل دید ہیں۔

۲۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ بِمَعْنَاهُ۔

۲۷۵: قتیبہ بن سعید یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب لیث نافع سلیمان بن یسار اور ایک (دوسرے صاحب نے خبر دی کہ حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون کو بہت خون (استحاضہ کا) آتا تھا اور پھر مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ جب اسکے حیض کے دن گزر جائیں اور نماز کا وقت شروع ہو جائے تو اس کو غسل کرنا چاہئے (باقی روایت مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے)۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْهُنَّ وَحَضَرَتِ

۲۷۶: عبداللہ بن مسلمہ انس بن عیاض عبیداللہ نافع سلیمان بن یسار ایک انصاری سے روایت ہے کہ ایک عورت کو (استحاضہ کا) خون بہتا رہتا تھا اس کے بعد لیث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی اور کہا کہ جب اس کو مسلسل خون آنے لگے اور نماز کا وقت شروع ہو جائے تو اس کو غسل کرنا چاہئے پھر گزشتہ روایت کی طرح بیان کیا۔

الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ۔

۲۷۷ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَبِمَعْنَاهُ قَالَ فَلْتَتْرُكْ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي ۔

۲۷۷: یعقوب بن ابراہیم' عبدالرحمن بن مہدی' صخر بن جویریہ' نافع نے سند اور معنی کے اعتبار سے بھی لیث کی بیان کردہ روایت جیسی روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ مستحاضہ' حیض کے دنوں کی مدت کے بقدر نماز چھوڑے اسکے بعد جب نماز کا وقت ہو جائے تو غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ وغیرہ کس لے اس کے بعد نماز پڑھ لے۔

۲۷۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَ [illegible] بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ [illegible] تَدَعُ الصَّلَاةَ وَتَغْتَسِلُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّى الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ۔

۲۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' سلیمان بن یسار' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس واقعہ کی روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ نماز ترک کر دے اور اس کے علاوہ میں غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز ادا کرے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے اس حدیث میں اس مستحاضہ عورت کا نام فاطمہ بنت ابی حبیش نقل کیا ہے۔

۲۷۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَرَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافِ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي آخِرِهَا وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

۲۷۹: قتیبہ بن سعید' لیث ' یزید بن ابی حبیب' جعفر' عراک' عروہ' حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے (استحاضہ کے) خون آنے کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' میں نے ان کے پانی کا برتن خون سے بھرا ہوا پایا (یعنی اس قدر مسلسل زیادہ خون آتا تھا کہ بند نہیں ہوتا تھا) اس پر رسول اکرم ؐ نے ارشاد فرمایا جتنی مدت تک حیض آنے کی وجہ سے تم نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں اتنی مدت تک رُکی رہ۔ اس کے بعد غسل کر لینا (اور نماز پڑھ لینا)' ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو قتیبہ نے جعفر بن ربیعہ کی حدیث کے درمیان اور آخر میں بیان کیا ہے اور اس روایت کو علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث' جعفر بن ربیعہ سے روایت کیا ہے۔

۲۸۰ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ

۲۸۰: عیسیٰ بن حماد' لیث ' یزید بن ابی حبیب' بکیر بن عبداللہ' منذر بن مغیرہ' حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (استحاضہ) کے خون کے بارے میں

فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ۔

دریافت کیا اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے تم یہ کرو کہ جب تمہارے حیض کے ایام (دن) شروع ہوں تو نماز نہ پڑھو۔ پھر جب حیض کے ایام پورے ہو جائیں اور تم پاک ہو جاؤ (پھر غسل کر کے) دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو جو فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے اندرونی اعضاء میں سے کوئی رگ کھل گئی ہے اس سے یہ خون آ رہا ہے۔

۲۸۱ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءُ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا أَمَرَتْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنَ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ

۲۸۱: یوسف بن موسیٰ' جریر' سہیل بن ابی صالح' زہری' حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے مجھ سے روایت بیان کی یا انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا یا اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی اور ان کو فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا تھا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں حکم شرع دریافت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنی مدت پہلے حیض کے لئے بیٹھی تھی اب بھی بیٹھے۔ پھر غسل کرے ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث کو قتادہ نے عروہ بن زبیر سے روایت کیا انہوں نے زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ (کا عارضہ) ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ حیض ان کو نماز ترک کرنے' اور بعد غسل نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے زہری کی روایت میں انہوں نے عمرو سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اسی قدر اضافہ فرمایا کہ حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ (کا مرض) ہو گیا تھا اور انہوں نے (اس کی بابت) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حکم شرع) دریافت فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے ایام میں ان کو نماز ترک فرمانے کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ سفیان بن عیینہ کا وہم ہے اور دیگر حضرات کی روایت میں یہ عبارت منقول نہیں ہے البتہ سہیل بن ابی صالح کی حدیث میں (اسی طرح مذکور ہے) اور

وَقَدْ رَوَى الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَرَوَتْ قَمِيرُ بِنْتُ عَمْرٍو زَوْجُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَرَوَى أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ سَوْدَةَ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرْئِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَطَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ وَكَذَلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا۔

حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا ہے (لیکن) اس روایت میں یہ (مذکور) نہیں ہے کہ (مستحاضہ) ان ایام میں نماز ترک کرے اس کے بعد غسل کرے اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بیوی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور اس روایت میں یہ مذکور نہیں ہے کہ (مستحاضہ) حیض آنے کے دنوں میں نماز ترک کر دے اور پھر غسل کرے اور عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایامِ حیض میں نماز ترک کرنے کا حکم فرمایا اور ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کا عارضہ ہو گیا الخ اور شریک نے ابویقظان سے اور انہوں نے عدی بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ مستحاضہ ایامِ حیض میں نماز ترک کر دے اس کے بعد غسل کرے اور نماز پڑھے اور علاء بن مسیّب نے حکم سے روایت کیا اور انہوں نے ابی جعفر سے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تھا آپ ﷺ نے ان کو حکم کیا کہ ایامِ حیض گزرنے کے بعد وہ غسل کر لے اور نماز پڑھ لے اور سعید بن جبیر نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایامِ حیض میں نماز نہ پڑھے اور ایسی ہی روایت بیان کی عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور اسی طرح معقل خثعمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ایسا ہی روایت کیا مسروق کی بیوی قمیر سے شعبی نے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ حسن اور سعید بن المسیّب، عطاء، مکحول، ابراہیم اور سالم اور قاسم کا یہی قول ہے کہ مستحاضہ حیض آنے کے دنوں میں نماز ترک کر دے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قتادہ نے عروہ سے کچھ نہیں سنا۔

بَاب إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ

باب: مستحاضہ ایامِ حیض میں نماز نہ پڑھے

۲۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

۲۸۲: احمد بن یونس' عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ میں استحاضہ والی عورت ہوں اور میں کبھی پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ (کھل گئی ہے) اور یہ حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو جب حیض کے ایام پورے گزر جائیں تو خون دھو کر نماز پڑھو۔ (یعنی غسل کر کے نماز پڑھ لینا)

۲۸۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي۔

۲۸۳: قعنبی' مالک اور ہشام سند اور معنی دونوں اعتبار سے زہیر کی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز ترک کر دے پھر جب اسی قدر دن اندازہ سے گزر جائیں تو خون دھو کر پاک صاف ہو کر نماز پڑھے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ سے ہرگز یہ مطلب اخذ نہیں کرنا چاہیے کہ میں نے تو اندازہ ہی دس' بارہ دن کا لگایا ہے یاد رکھیں ان مسائل پہ خود ہی مجتہد بن کر نہیں بیٹھ جانا چاہیے اور خواتین کو چاہیے کہ اب ان مسائل کی بابت بے شمار کتب آسانی سے بازار میں دستیاب ہیں ان میں سوالاً جواباً بے حد مواد مہیا کر دیا گیا ہے اس کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں۔

۲۸۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنِ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ لِتَدَعِ الصَّلَاةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

۲۸۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابو عقیل' حضرت بھیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جس عورت کا نظامِ حیض خراب ہو جائے اور خون برابر جاری رہے (تو وہ عورت کیا کرے؟) تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اُس (عورت) کو حکم کرو کہ ہر ماہ اس کو جتنے دن ٹھیک طریقہ سے حیض آتا تھا اتنے دن کو حیض میں شمار کرے۔ پھر اتنے دن تک انتظار کرے اور نماز ترک کر دے پھر غسل کرے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔

۲۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۲۸۵: ابن ابی عقیل اور محمد بن سلمہ' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن شہاب'

سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَمَعْمَرٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحَقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَإِنَّمَا هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضًا أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَهُوَ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ يَقْرُبُ مِنَ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ۔

عروہ بن زبیر، عمرۃ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبتی بہن (سالی) اور عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ صاحبہ حضرت اُم حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک (استحاضہ کا) خون جاری رہا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رگ (کا خون) ہے اس لئے غسل کر کے نماز پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اوزاعی نے بواسطہ زہری عروہ، عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ اُم حبیبہ بنت جحش کو سات سال خون آتا رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ جب حیض کے دن شروع ہوں تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ایام ختم ہو جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اوزاعی کے علاوہ زہری کے کسی شاگرد نے اس طرح بیان نہیں کیا اس حدیث کو زہری سے عمرو بن حارث، لیث، یونس، ابن ابی ذئب، معمر، ابراہیم بن سعد، سلیمان بن کثیر، ابن اسحٰق اور سفیان بن عیینہ نے بھی روایت کیا ہے لیکن انہوں نے یہ کلام نقل نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے اس حدیث میں یہ بھی اضافہ بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایامِ حیض میں نماز ترک کرنے کا حکم دیا حالانکہ یہ زیادتی ابن عیینہ کا وہم ہے البتہ محمد بن عمرو کی زہری کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے جو کہ اوزاعی کے اضافہ کے قریب ہے۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

۲۸۶: محمد بن مثنیٰ، محمد بن ابوعدی، محمد بن عمرو، ابن شہاب عروہ بن زبیر، فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ ان کو (استحاضہ) کا خون آیا تو ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض کے خون کا رنگ کالا ہوتا

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هَكَذَا ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي وَقَالَ مَكْحُولٌ إِنَّ النِّسَاءَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ فَإِذَا ذَهَبَ ذَلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ

ہے جو کہ معلوم ہو جاتا ہے۔ جب ایسا خون آئے تو تم نماز نہ پڑھو اور جب اس کے علاوہ (رنگ کا خون) آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لو کیونکہ وہ رگ (کا خون ہے) ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہم سے ابن مثنیٰ نے اپنی کتاب میں سے یہ حدیث ابن ابوعدی کے واسطہ سے اسی طرح بیان کی ہے پھر حافظ سے اس طرح روایت کی کہ محمد بن عمرو' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو خون آیا اور گزشتہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ انس بن سیرین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں بیان کیا کہ جب وہ گاڑھے رنگ کا سیاہ خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی حاصل کرنا چاہے تو کچھ دیر کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے۔ مکحول نے فرمایا کہ خواتین سے حیض کا خون پوشیدہ نہیں رہتا ہے کیونکہ وہ سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے۔ جب یہ خون ختم ہو کر پتلی زردی سی آنے لگے تو وہ استحاضہ کا خون ہے اس کو غسل کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کے بارے میں حماد بن زید' یحییٰ بن سعید' قعقاع بن حکیم' سعید بن مسیّب نے بیان کیا ہے کہ جب عورت کو حیض آنا شروع ہو تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے اور سمی وغیرہ نے سعید بن مسیّب سے بیان کیا ہے کہ وہ ایام حیض میں نماز سے رُکی رہے یعنی نماز نہ پڑھے اور ایسے ہی حماد بن سلمہ' یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یونس نے حسن سے روایت کیا ہے کہ جب حیض کا خون زیادہ عرصہ تک جاری رہے تو وہ حیض کے بعد ایک یا دو دن نماز نہ پڑھے (کیونکہ) اب وہ مستحاضہ ہوگئی۔ تیمی نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جب اس عورت کے حیض کے دن سے پانچ دن زیادہ گزر جائیں تو اب وہ نماز پڑھ لے۔ تیمی کہتے ہیں کہ میں ان مذکورہ پانچ دنوں کو کم کرتے کرتے دو روز تک آ گیا کہ جب دو دن زیادہ ہوں تو وہ حیض ہی کے ہیں۔ ابن سیرین سے جب اس سلسلہ میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دراصل اس معاملہ کو عورتیں ہی زیادہ بہتر طور پر جانتی ہیں۔

بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ و قَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ و قَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغَتْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا و سُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ۔

٢٨٧ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يَجْزِيكِ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ

۲۸۷: زہیر بن حرب وغیرہ عبدالملک بن عمر' زہیر بن محمد' عبداللہ بن محمد بن عقیل' ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے اور ان کی والدہ حضرت حمنہ بنت جحش کہتی ہیں کہ مجھ کو بہت زیادہ شدت سے (استحاضہ کا) خون آنے لگا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی یہ حالت عرض کرنے اور حکم شرع دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر تشریف فرما دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بہت زیادہ خون آتا ہے میں نماز روزہ بھی ادا نہیں کر سکتی میرے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو شرمگاہ میں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس طرح خون بند ہو جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لنگوٹ کی شکل میں روئی رکھ کر باندھ لو۔ انہوں نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کپڑا استعمال کر لو یعنی شرم گاہ میں کپڑا رکھ لو۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی مشکل ہے میرے تو برابر خون ہی خون جاری رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو دو مشورے دیتا ہوں کہ ان میں سے ایک پر بھی عمل کافی ہے لیکن اگر دونوں مشوروں پر عمل کر سکتی ہو تو تم جانو (یعنی دونوں پر عمل زیادہ بہتر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ یہ تو شیطان کی ٹانگ ہے جو کہ (یعنی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور تم ہر ماہ خود کو چھ یا سات روز تک حائضہ سمجھ لو۔ پھر غسل کر لو اور جب تم خود کو پاک وصاف سمجھ لو تو تئیس یا چوبیس دن نماز ادا کرو' یہ حکم کافی ہے اور جس طرح عورتیں حیض وغیرہ میں کرتی ہیں اسی طرح ہر ماہ تم بھی عمل کر لیا کرو۔ اگر تم اس مشورہ پر عمل کر سکتی ہو تو کر لو (اور نماز ظہر میں تاخیر اور نماز

حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدِرَتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ قَالَ فَقَالَتْ حَمْنَةُ فَقُلْتُ هَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَهُ كَلَامَ حَمْنَةَ

عصر میں عجلت کرلو) اور غسل کر کے ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو اسی طرح مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم کر اور غسل کر کے دونوں کو اکٹھا پڑھ اور ایک غسل نمازِ فجر کے لئے کرلو۔ اگر یہ کر سکتی ہو تو اسی پر عمل کرلو اور روزہ (نماز) پڑھتی رہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دوسری بات مجھ کو پسند ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ حمنہ نے اس طرح کہا کہ یہ دوسری بات مجھ کو پسندیدہ ہے اور اس کو قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بتلایا بلکہ حمنہ کا قول بتلایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے احمد کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عقیل کے ذریعہ سے ابن ثابت کی جو حدیث حیض سے متعلق بیان ہوئی ہے اس سے میرا قلب مطمئن نہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا یہ یحیٰی بن معین سے مذکور ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُد وَعَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيٌّ رَجُلُ سُوءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ صَدُوقًا فِي الْحَدِيثِ وَثَابِتُ بْنُ الْمِقْدَامِ رَجُلٌ ثِقَةٌ وَذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب: (کیا) استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے؟

۲۸۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي

۲۸۸: ابن عقیل اور محمد بن سلمہ مرادی' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن شہاب' عروہ ابن زبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبتی بہن حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی اہلیہ محترمہ اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات سال کی مدت تک حیض آتا رہا۔ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں حکم شرع معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رگ (کا خون) ہے لہٰذا غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے کمرہ میں ایک بڑے ٹب (وغیرہ) میں غسل کیا کرتی تھیں تو ان کے استحاضہ کے خون کا (لال) رنگ پانی پر غالب آ جاتا تھا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ۔

۲۸۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۸۹: احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے گزشتہ روایت کی طرح مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۹۰ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِمَعْنَاهُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ۔

۲۹۰: یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب ہمدانی، لیث بن سعد، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی حدیث کی طرح روایت ہے اور اس حدیث میں یہ مزید اضافہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے کہ ابوالقاسم بن مبرور نے یونس ابن شہاب، عمرہ، عائشہ، اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور اسی طرح معمر نے زہری، عمرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے لیکن بعض وقت معمر نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی بجائے) عمرہ، اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری، عمرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابن عیینہ نے اپنی روایت میں یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غسل کرنے کا حکم دیا۔

۲۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۹۱: محمد بن اسحٰق مسیبی، ان کے والد، ابن ابی ذئب، ابن شہاب، عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن، عائشہؓ سے روایت ہے کہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔ اوزاعی نے بھی یہ روایت اس طرح بیان کی ہے اوزاعی کی روایت میں ہے کہ عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل فرماتی تھیں۔

۲۹۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

۲۹۲: ہناد بن سری، عبدہ، ابن اسحٰق، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں استحاضہ کا

عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ۔

عارضہ ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا پھر آخر حدیث تک روایت بیان کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابوالولید طیالسی نے روایت کیا لیکن میں نے ان سے نہیں سنا۔ البتہ انہوں نے سلیمان بن کثیر سے اور انہوں نے زہری سے اور انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ زینب بنت جحش کو استحاضہ کا عارضہ ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم فرمایا الخ اور حدیث بیان کی ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو عبدالصمد نے سلیمان بن کثیر سے روایت کیا البتہ اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرو لیکن یہ بات عبدالصمد سے وہم ہے اور ابوالولید کی روایت صحیح ہے یعنی ہر نماز کے لئے غسل کرنے والی روایت۔

۲۹۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي و أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ إِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ أَوْ قَالَ عُرُوقٌ قَالَ أَبُودَاوُد وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا وَقَالَ إِنْ قَوِيتِ فَاغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِلَّا فَاجْمَعِي كَمَا قَالَ الْقَاسِمُ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ سَعِيدِ

۲۹۳: عبداللہ بن عمرو بن ابوالحجاج، ابو معمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسلمہ سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت کا (استحاضہ کا) خون بہا کرتا تھا اور وہ عورت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی منکوحہ تھیں تو ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم فرمایا اور غسل کر کے نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا کہ مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی اور انہوں نے کہا کہ مجھ کو اُمّ بکر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو عورت طہر کی حالت کے بعد خون دیکھ کر شک کرے تو وہ ایک رگ ہے یا فرمایا رگیں ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عقیل کی حدیث میں جن دو اُمور پر عمل کرنے کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا یہ تھے کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے ورنہ دو نمازوں کو جمع کر کے نماز ادا کرے جیسا کہ قاسم کی حدیث میں موجود ہے اور یہ قول حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

سے مروی ہے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا

باب: استحاضہ والی عورت دونمازوں کوایک غسل سے پڑھے

۲۹۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَأَنْ تُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ۔

۲۹۴: عبداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' عبدالرحمٰن بن قاسم' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں استحاضہ (کا عارضہ) ہوا اس عورت کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ نمازِ ظہر تاخیر سے پڑھ لے اور نمازِ عصر جلدی ادا کرے اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کر لے اور وہ نماز مغرب پڑھنے میں تاخیر کرے اور عشاء میں عجلت کرے اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے ایک غسل کرے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے کہا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کر رہا ہوں۔

۲۹۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا بِمَعْنَاهُ۔

۲۹۵: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحاق' عبدالرحمٰن بن قاسم' ان کے والد ماجد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ (کا عارضہ) ہوا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے ان کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ جب اس حکم پر عمل اُن کو گراں معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ان کو ایک غسل سے ظہر وعصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھنے کا حکم دیا اور دوسرے غسل سے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنے کا اور تیسرے غسل سے نمازِ فجر پڑھنے کا حکم دیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن قاسم' قاسم کے واسطہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک عورت کو استحاضہ کا خون آیا تو اس عورت نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ؐ نے اس عورت کو وہی حکم دیا کہ جو حکم حدیث بالا میں مذکور ہے۔

۲۹۶ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ۔

۲۹۶: وہب بن بقیہ خالد سہیل بن ابی صالح زہری عروہ بن زبیر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا ہے اور وہ نماز نہیں پڑھ رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ (ان کا یہ طریقہ تو) شیطانی حرکت ہے وہ ایک ٹب (بڑے برتن) میں بیٹھ جائے جب اس کو (بجائے سرخ رنگ کے) پانی پر زردی نظر آنے لگے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور نمازِ فجر کے لئے ایک غسل کرے اور اس وقفہ کے درمیان وضو کرتی رہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جب اس عورت کو بار بار غسل کرنا گراں گزرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابراہیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ

باب: استحاضہ والی عورت ایک طہر سے دوسرے طہر تک غسل کرے

۲۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي۔

۲۹۷: محمد بن جعفر بن زیاد (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ شریک ابو الیقظان حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ حیض کے دوران وہ نماز ترک کر دے۔ اس کے بعد وہ غسل کر کے نماز پڑھے اور ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عثمان نے یہ اضافہ کیا کہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

۲۹۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۲۹۸: عثمان بن ابی شیبہ وکیع اعمش حبیب بن ابی ثابت عروہ حضرت

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ خَبَرَهَا وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور راوی نے ان کا واقعہ بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ غسل کر اور ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

۲۹۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مِسْكِينٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ تَعْنِي مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّأُ إِلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا۔

۲۹۹: احمد بن سنان القطان واسطی' یزید' ایوب بن ابی مسکین' حجاج' اُمّ کلثوم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں حدیث ہے کہ مستحاضہ ایک مرتبہ غسل کرے پھر اپنے حیض کے ایام تک وضو کر لیا کرے۔

۳۰۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُودَاوُد وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ وَأَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لَا تَصِحُّ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَوْقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ حَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَأَوْقَفَهُ أَيْضًا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوفٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا أَوَّلَهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ هَذَا أَنَّ رِوَايَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِي حَدِيثِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَرَوَى أَبُو

۳۰۰: احمد بن سنان' یزید' ایوب ابی العلاء' ابن شبرمہ' زوجہ مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عدی بن ثابت اور اعمش کی روایت حبیب اور ایوب ابی العلاء سے تمام روایات ضعیف ہیں' صحیح روایات نہیں ہیں اور روایت اعمش حبیب کے واسطہ سے ضعف پر یہ حدیث شاہد ہے حفص ابن غیاث نے اعمش سے اس روایت کو موقوفاً بیان کیا ہے اور حفص بن غیاث نیز اسباط نے اعمش سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوفاً روایت کیا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کے پہلے حصہ کو اعمش سے ابن داؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس روایت میں ہر نماز کے وقت وضو ہونے سے انکار کیا ہے اور حبیب کے واسطہ سے ذکر کردہ روایت کے ضعف کی یہ دلیل ہے کہ زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت مستحاضہ میں یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور ابوالیقظان' عدی بن ثابت' ان کے والد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عمار مولیٰ بنی ہاشم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور عبدالملک بن میسرہ' مغیرہ' فراس اور مجاہد' شعبی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور داؤد' عاصم' شعبی' قمیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَبَيَانٌ وَالْمُغِيرَةُ وَفِرَاسٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَدِيثِ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَرِوَايَةَ دَاوُدَ وَعَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَرَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ إِلَّا حَدِيثَ قَمِيرَ وَحَدِيثَ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَحَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَالْمَعْرُوفُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغُسْلُ۔

میں اس طرح ہے کہ وہ (مستحاضہ) دن میں ایک غسل کر لے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ یہ جملہ احادیث ضعیف ہیں لیکن تین روایات صحیح ہیں ایک قمیر کی جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور دوسری عمار مولیٰ بنی ہاشم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' تیسری ہشام بن عروہ کی اپنے والد سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غسل کرنے کی روایت مشہور ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ

باب: مستحاضہ ایک ظہر سے دوسرے دن کی ظہر تک کے لئے غسل کرے

۳۰۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الْقَعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَكَذَلِكَ رَوَى دَاوُدُ وَعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ إِلَّا أَنَّ دَاوُدَ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ عِنْدَ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِنِّي لَأَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ وَلَكِنَّ الْوَهْمَ

۳۰۱: قعنبی' مالک' حضرت سمی مولیٰ ابوبکر سے روایت ہے کہ قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو حضرت سعید بن مسیب کی خدمت میں یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ سعید نے کہا کہ مستحاضہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے اور وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اگر خون بہت زیادہ آئے تو لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لے۔ ابوداؤد نے کہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی روایت ہے کہ وہ ایک ظہر سے دوسرے دن کی ظہر تک کے لئے غسل کرے اور اسی طرح داؤد' عاصم اور شعبی سے روایت کیا گیا کہ انہوں نے ایک عورت سے روایت کیا ہے' انہوں نے قمیر سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیکن داؤد نے ہر روز غسل کرنے کو کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر۔ یہی مذہب ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا اور مالک نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ سعید بن مسیب کی حدیث اس طرح ہوگی کہ (مستحاضہ) ایک طہر (پاکی) سے دوسرے طہر تک غسل کرے (غلطی سے) لوگوں نے اس کو وقت ظہر (نقل) کر

دَخَلَ فِيهِ فَقَلَبَهَا النَّاسُ فَقَالُوا مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَرَوَاهُ مِسْوَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ فِيهِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ فَقَلَبَهَا النَّاسُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ۔

دیا اور اس روایت میں وہم شامل ہو گیا ہے اور مسور بن عبدالملک نے (روایت میں) (مِنْ طُهْرٍ اِلٰی طُهْرٍ) بیان فرمایا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کو "مِنْ ظُهْرٍ اِلٰی ظُهْرٍ" کر دیا۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ

باب: استحاضہ والی عورت روزانہ ایک مرتبہ غسل کرے

۳۰۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ صُوفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ۔

۳۰۲: احمد بن حنبل' عبداللہ بن نمیر' محمد بن ابی اسماعیل' معقل خثعمی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مستحاضہ کا حیض ختم ہو جائے تو وہ ہر روز غسل کیا کرے اور وہ گھی یا روغن زیتون ایک کپڑے پر لگا کر شرم گاہ میں رکھ لیا کرے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ

باب: استحاضہ والی عورت ایام کے درمیان غسل کرے

۳۰۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّي ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْأَيَّامِ۔

۳۰۳: قعنبی' عبد العزیز بن محمد' محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایامِ حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے پھر ایام میں غسل کرے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب: استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے

۳۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ

۳۰۴: محمد بن مثنیٰ' ابن ابی عدی' محمد بن عمرو' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ (کا خون آتا تھا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون شروع ہوتا ہے تو وہ کالے رنگ کا ہوتا ہے اور وہ (صاف) پہچانا جاتا ہے تو ایسی حالت میں نماز ترک کر دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز ادا کر شعبہ نے اس حدیث کو موقوفاً روایت کیا ہے' ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن مثنیٰ نے کہا ابن ابی عدی نے جب یہ روایت ہم

أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حِفْظًا فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَشُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَوْقَفَهُ شُعْبَةُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

سے حفظ بیان کی تو اس روایت میں عن عروہ عن عائشہ ذکر کیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو علاء بن میسب اور شعبہ، حکم، ابوجعفر نے بھی روایت کیا ہے۔ علاء نے روایت مرفوعاً اور شعبہ نے روایت کو موقوفاً بیان کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ وہ (یعنی مستحاضہ) ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

بَاب مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوءَ إِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ

باب: استحاضہ والی عورت کو جب کوئی حدث پیش آئے تو وضو کرے

۳۰۵ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَنْتَظِرَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ۔

۳۰۵: زیاد بن ایوب، ہشیم، ابوبشر، حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ (کا خون) آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حیض کے دنوں میں انتظار کرنے کا (اور اس عرصہ میں نماز سے رُک جانے کا) حکم فرمایا پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا حکم کیا اور اگر اس کو حدث محسوس ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لے (یعنی کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کر لے)۔

۳۰۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوءًا عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ۔

۳۰۶: عبدالملک بن شعیب، عبداللہ بن وہب، لیث، حضرت ربیعہ کہتے تھے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے البتہ جب اس کو کوئی دوسرا حدث (ناقض وضو) پیش آ جائے (علاوہ استحاضہ کے خوف کے) تو وہ وضو کرے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

باب: جو عورت حیض ختم ہونے کے بعد پیلا پن دیکھے

۳۰۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا۔

۳۰۷: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قتادہ، اُمّ ہذیل، حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا، جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، کہتی ہیں کہ ہم حیض سے پاک ہو جانے کے بعد زردی اور مٹیالا پن کو کچھ نہ سمجھتے تھے (یعنی اس کو ہم حیض میں نہیں شمار کرتے تھے)۔

٣٠٨ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ۔

۳۰۸: مسدد' اسماعیل' ایوب' محمد بن سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ اُمّ ہذیل' حفصہ بنت سیرین ہیں ان کے لڑکے کا نام ہذیل اور ان کے خاوند کا نام عبد الرحمٰن تھا۔

بَاب الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا

باب: استحاضہ والی عورت سے شوہر ہمبستری کر سکتا ہے

٣٠٩ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ۔

۳۰۹: ابراہیم بن خالد' معلیٰ بن منصور' علی بن مسہر' شیبانی' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تھا اور ان کے خاوند اسی حالت میں ان سے ہمبستری کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے معلیٰ کو ثقہ راوی بتلایا ہے لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان سے روایت نہیں نقل کرتے تھے کیونکہ وہ قیاس میں دخل رکھتے تھے۔

٣١٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا۔

۳۱۰: احمد بن ابوسریج رازی' عبداللہ بن جہم' عمرو بن ابی قیس' عاصم' عکرمہ' حضرت حمنہ بنت جحش مستحاضہ ہو گئی تھیں اور ان کے شوہر ان سے ہمبستری کرتے تھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ

باب: نفاس کی مدت کا بیان

٣١١ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ تَعْنِي مِنْ الْكَلَفِ۔

۳۱۱: احمد بن یونس' زہیر' علی بن عبدالاعلیٰ' ابوسہل مسہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں عہد نبوی ﷺ میں چالیس رات اور دن مدت نفاس پورا کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر ورس (عرب کی ایک خوشبودار گھاس کو کہتے ہیں) ملا کرتے تھے چہرہ کے داغ دُور کرنے کے لئے۔

فائدہ: نفاس وہ خون کہلاتا ہے کہ جو بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد آتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ اس سے کم میں بھی ختم ہو سکتا ہے۔

۳۱۲ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ يَعْنِي حُبِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الْأَزْدِيَّةُ يَعْنِي مُسَّةَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلَاةَ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَاتِمٍ وَاسْمُهَا مُسَّةُ تُكْنَى أُمَّ بُسَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ كُنْيَتُهُ أَبُو سَهْلٍ۔

۳۱۲: حسن بن یحییٰ، محمد بن حاتم، عبداللہ بن مبارک، یونس بن نافع، کثیر بن زیاد، حضرت ازدیہ یعنی مسہ نے کہا کہ میں حج کو گئی تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے عرض کیا کہ سمرہ بن جندب زمانہ حیض کی نمازیں پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ زمانہ حیض کی نمازیں نہ پڑھی جائیں کیونکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نفاس کے زمانہ میں چالیس روز تک نمازیں نہ پڑھتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ نفاس کی نمازیں پورا کرنے کا حکم نہیں فرماتے تھے۔ محمد بن حاتم نے کہا کہ ازدیہ کا نام مسہ اور ان کی کنیت اُمّ بسہ تھی ابوداؤد فرماتے ہیں کہ کثیر بن زیاد کی کنیت ابوسہل تھی۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کا خون کس طرح دھوئے اور غسل حیض کس طرح کرے؟

۳۱۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ أُمَيَّةَ بِنْتِ أَبِي الصَّلْتِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا لِي قَالَتْ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَقِيبَةِ رَحْلِهِ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصُّبْحِ فَأَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيبَةِ رَحْلِهِ فَإِذَا بِهَا دَمٌ مِنِّي فَكَانَتْ أَوَّلَ حَيْضَةٍ حِضْتُهَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ إِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِي وَرَأَى الدَّمَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَصْلِحِي مِنْ

۳۱۳: محمد بن عمرو رازی، سلمہ بن فضل، محمد بن اسحٰق، سلیمان بن سحیم، اُمیہ بنت ابی الصلت سے روایت ہے کہ انہوں نے بنی غفار کی ایک عورت (جس کا نام لیلیٰ یا آمنہ تھا، جو کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں) سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اُونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا یا پالان کے حقیبہ پر بخدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اُونٹ سے اُترے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ کو بٹھایا اور میں اُونٹ کے پالان کے حقیبہ سے اُتری تو میں نے اُونٹ کے پالان میں خون کا نشان دیکھا اور یہ میرا سب سے پہلا حیض تھا تو میں شرم کی بنا پر اُونٹ سے چمٹ گئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی اور خون بھی دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ شاید تم کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خود کو ٹھیک کرلو (یعنی کچھ کپڑا وغیرہ باندھ لو) تا کہ حیض کا خون باہر نہ نکلے) پھر پانی کا ایک برتن لے کر

نَفْسِكِ ثُمَّ خُذِي إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَاطْرَحِي فِيهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِي مَا أَصَابَ الْحَقِيبَةَ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ عُودِي لِمَرْكَبِكِ قَالَتْ فَلَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ رَضَخَ لَنَا مِنَ الْفَيْءِ قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَطَّهَّرُ مِنْ حَيْضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ فِي طَهُورِهَا مِلْحًا وَأَوْصَتْ بِهِ أَنْ يُجْعَلَ فِي غُسْلِهَا حِينَ مَاتَتْ۔

اس میں نمک ڈال اور پالان میں جو خون بھر گیا تھا اس کو دھو ڈالا پھر اسی جگہ سوار ہو جانے کا حکم دیا اس عورت کا بیان ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ خیبر فتح کیا تو ہم کو بھی ایک حصہ مال غنیمت میں سے دیا تھا پھر وہ عورت جب حیض سے پاک ہوتی تو پانی میں نمک ڈالا کرتی۔ جب مرنے لگی تو وہ وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی میں نمک ڈالنا۔

حقیبہ کی وضاحت:

حقیبہ عربی میں وہ لکڑی کا تختہ ہے جو اُونٹ کے پیچھے پالان کے اخیر میں باندھ دیا جاتا ہے تا کہ کوئی اس پر بیٹھ سکے۔

۳۱۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ تَأْخُذُ سِدْرَهَا وَمَاءَهَا فَتَوَضَّأُ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهَا وَتَدْلُكُهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَاءُ أُصُولَ شَعْرِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يَكْنِي عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا تَتَّبِعِينَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ۔

۳۱۴: عثمان بن ابی شیبہ، سلام بن سلیم، ابراہیم بن مہاجر، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت شکل انصاریہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عورت حیض سے پاک ہو تو وہ غسل کس طرح کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیری کا ملا ہوا پانی لے کر پہلے وضو کرے پھر سر دھوئے اور سر ملے۔ یہاں تک کہ پانی اچھی طرح بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد اپنے تمام جسم پر پانی بہائے پھر اپنا فرصہ لے کر اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے میں کس طرح پاکی حاصل کروں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمائی تھی میں اس کو خوب اچھی طرح سمجھ گئی۔ میں نے اس عورت سے کہہ دیا کہ جس جگہ خون لگا ہوا ہو اس کو صاف کر ڈال (پھر وہ جگہ پانی سے دھولے)۔

۳۱۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ

۳۱۵: مسدد بن مسرہد، ابوعوانہ، ابراہیم بن مہاجر، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی خواتین کا تذکرہ فرمایا تو اُن کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ان کا سب لوگوں پر احسان ہے ان میں سے ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر وہی

دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ أَبُو عَوَانَةَ يَقُولُ فِرْصَةً وَكَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يَقُولُ قَرْصَةً۔

حدیث بیان کی جو اُوپر مذکور ہے مگر اس عورت کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ کپڑا (فرصہ) مشک لگا ہوا ہو۔ مسدد نے کہا کہ ابوعوانہ نے روایت میں فرصہ کا لفظ کہا اور ابوالاحوص نے قرصہ یعنی تھوڑا سا ٹکڑا بیان کیا ہے۔

۳۱۶ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتِرِي بِثَوْبٍ وَزَادَ وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذِينَ مَاءَكِ فَتَطَهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ ثُمَّ تَصُبِّينَ عَلَى رَأْسِكِ الْمَاءَ ثُمَّ تَدْلُكِينَهُ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِكِ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ۔

۳۱۶: عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، ابراہیم بن مہاجر، صفیہ بنت شیبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اس کے بعد گزشتہ حدیث جیسی روایت بیان کی۔ آپؐ نے فرمایا مشک لگا ہوا فرصہ۔ تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس سے میں کس طرح صفائی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ صفائی کرو اور پھر چہرہ کو کپڑے سے ڈھانپ لیا۔ اس روایت میں یہ مزید اضافہ ہے کہ انہوں نے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پانی لے کر مکمل طور پر پاکی حاصل کرو اس کے بعد سر پر پانی ڈال کر ملو۔ یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک اچھی طرح پہنچ جائے۔ اس کے بعد اپنے جسم پر پانی ڈالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انصاری عورتیں بہت اچھی تھیں ان کو حکم شرع معلوم کرنے اور مسئلہ کی اصل حقیقت دریافت کرنے میں کسی قسم کی حیا اور شرم مانع نہیں ہوتی تھی۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کے احکام و مسائل

۳۱۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأُنَاسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ قِلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ

۳۱۷: عبداللہ بن محمد نفیلی، ابومعاویہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسید بن حضیر اور دیگر حضرات کو اس ہار کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا کہ جو ہار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گم ہو گیا تھا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بغیر وضو نماز ادا کی۔ اس کے بعد خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا۔ اُس وقت آیت تیمم نازل ہوئی۔ ابن نفیل سے یہ اضافہ ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

نُفَيْلٍ فَقَالَ لَهَا أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَرْحَمُكِ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكِ فِيهِ فَرَجًا۔

سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اگر کوئی ایسا کام آ جاتا ہے جو ناگواری کا باعث ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں آپ کے لئے اور دیگر مؤمنین کے لئے آسانی اور خیر پیدا فرما دیتے ہیں۔

اُمت محمدیہ کی خصوصیت تیمّم:

چونکہ اس وقت تک آیاتِ تیمّم نہیں نازل ہوئی تھیں اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بغیر تیمّم اور بغیر وضو نماز پڑھ لی تھی۔ جب آیت تیمّم نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل فرمایا۔ واضح رہے کہ تیمّم کے طریقہ اور اس کی ضربات کے سلسلہ میں تفصیلی بحث ہے۔ حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمّم کے لئے دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر تیمّم کافی ہے ایک ضرب چہرہ پر ہاتھ پھیرا جائے اور دوسرے ضرب میں ہاتھوں سے لے کر کہنی تک ہے البتہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ ظاہر کے نزدیک تیمّم کے لئے ایک ہی مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا کافی ہے اور ایک ہی مرتبہ تیمّم کے لئے زمین پر ہاتھ مارنے سے چہرہ اور ہاتھوں دونوں کا مسح کیا جائے گا اور اس حدیث سے بہت سے مسائل مستنبط ہوتے ہیں اس حدیث سے مسئلہ فاقد الطہورین بھی نکلتا ہے یعنی جس شخص کو نہ تو وضو کے لئے پانی میسر آئے اور نہ تیمّم کے لئے مٹی یا مٹی کی جنس وغیرہ تو وہ کیا کرے؟ یہ ایک تفصیلی مسئلہ ہے اور تیمّم سے متعلق اس کی ضربات سے متعلق بحث اور ائمہ اربعہ کے تفصیلی دلائل بذل المجہود شرح ابوداؤد ص ۱۸۹ تا ۱۹۶ ج اوّل اور اُردو میں درس ترمذی جلد اوّل از ۳۸۳ تا ۳۹۰ میں موجود ہیں۔ اس موقع پر یہ عرض کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تیمّم اُمت محمدیہ کی خصوصیت ہے گزشتہ اُمتوں میں تیمّم نہ تھا۔ جیسا کہ حدیث جعلت لی الارض مسجدا و طهورا میں فرمایا گیا ہے۔

۳۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ۔

۳۱۸: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس بن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ' عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نمازِ فجر کے لئے مٹی سے تیمّم کیا تو انہوں نے مٹی پر ہاتھ مار کر ایک مرتبہ چہرہ پر پھیر لیا پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر اپنے ہاتھوں پر پھیر لیا یعنی کندھوں تک اور نیچے سے بغلوں تک (ہاتھ پھیرا)۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث پر امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ہے اور ان کے نزدیک مونڈھوں اور بغلوں تک تیمّم ضروری ہے ''وقال الزهری یتیمم الاباط الخ بذل المجہود ص ۱۹۶' ج ۱) اور جمہور کی طرف سے مذکورہ حدیث کی یہ توجیہ فرمائی گئی ہے کہ تیمّم کا حکم نازل ہونے کے بعد شروع شروع میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے اجتہاد سے مذکورہ عمل اختیار فرمایا تھا جس پر حضرت رسول اکرم ﷺ کی تقریر اور روایاتِ صحیحہ کے ہوتے ہوئے مذکورہ روایت سے استدلال درست نہیں۔

۳۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ

۳۱۹: سلیمان بن داؤد مہری' عبد الملک بن شعیب' حضرت ابن وہب

الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَنَاكِبَ وَالْآبَاطَ قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ إِلَى مَا فَوْقَ الْمِرْفَقَيْنِ۔

سے گزشتہ حدیث کی طرح مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح (مذکور) ہے کہ مسلمانوں نے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور بالکل مٹی نہیں لی اس کے بعد گزشتہ روایت کی طرح روایت بیان کی اور اس روایت میں کندھوں اور بغلوں کا تذکرہ نہیں کیا۔ ابن لیث نے کہا کہ انہوں نے کہنیوں سے اُوپر تک مسح کیا۔

۳۲۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ زَادَ ابْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَا يَعْتَبِرُ بِهَذَا النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ كَمَا ذَكَرَ

۳۲۰: محمد بن احمد بن ابی خلف' محمد بن یحییٰ نیساپوری' دوسروں کے ساتھ کہتے ہیں کہ یعقوب' ان کے والد صالح' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر) رات کو (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام اولات الجیش) میں قیام پذیر ہوئے اور اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں ان کے گلے کا ہار (جو کہ ظفار عقیق کا تھا) ٹوٹ کر گر گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس ہار کی تلاش میں رات کو وہیں رُکنا پڑا یہاں تک کہ صبح کی روشنی ہونے لگی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس پانی موجود نہیں تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ناراض ہونے لگے اور فرمایا کہ تم نے لوگوں کو روک رکھا ہے اور لوگوں کے ساتھ پانی موجود نہیں ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پاکی حاصل کرنے (یعنی تیمم کرنے) کی آیات نازل فرمائیں۔ اہلِ اسلام اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اس کے بعد ہاتھوں کو اُٹھایا اور مٹی ہاتھوں کو نہیں لگائی اور ہاتھ کو چہرہ پر پھیر لیا اور پھر ہاتھوں کو مونڈھوں تک پھیرا اور پھر ہتھیلیوں سے بغلوں تک مسح کیا۔ ابن یحییٰ کی روایت میں مزید اضافہ ہے کہ ابن شہاب نے کہا کہ ان حضرات رضی اللہ عنہم کے اس عمل کا اعتبار نہیں ہے (کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغلوں اور مونڈھوں تک کا مسح کرنا نہیں سکھایا تھا لوگوں نے اپنی رائے سے ایسا کر لیا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور اس میں ابن عباس

يُونُسُ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَرْبَتَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَشَكَّ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَرَّةً قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اضْطَرَبَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ وَفِي سَمَاعِهِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الضَّرْبَتَيْنِ إِلَّا مَنْ سَمَّيْتُ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے دوضرب (دومرتبہ تیمّم کے لئے ہاتھ مارنا) مذکور ہے۔ مالک نے سنداس طرح بیان کی ہے۔ زہری' عبید اللہ بن عبداللہ' ان کے والد' عمار اور ابواویس نے بھی زہری سے اس طرح روایت کیا ہے اور ابن عیینہ کو اس میں شک واقع ہوا کبھی انہوں نے عبداللہ ان کے والد ماجد' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور کبھی عبید اللہ بن عباس یعنی عبداللہ کو واسطہ کا تذکرہ کیا اور کبھی براہِ راست ابن عباس رضی اللہ عنہما کہہ دیا اور زہری سے ان کے سماع میں شک ہے ان کے علاوہ جن کا ذکر میں نے کیا ہے تیمّم میں دومرتبہ ہاتھ مارنے کو کسی نے بیان نہیں کیا۔

۳۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ فَقَالَ لَا وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِهَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ

۳۲۱: محمد بن سلیمان انباری' ابومعاویہ ضریر' اعمش' حضرت شقیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! (کنیت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی) اگر کسی شخص کو غسل کی ضرورت پیش آئے اور اس کو ایک مہینہ تک پانی نہ مل سکے وہ شخص تیمّم کرے (یا نہیں؟) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! نہیں خواہ ایک ماہ تک پانی نہ ملے لیکن وہ تیمّم نہ کرے اس پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر سورۂ مائدہ کی آیت کریمہ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر لوگوں کو تیمّم کی رخصت دی جائے تو قریب ہے (یعنی کچھ بعید نہیں) کہ جب پانی ٹھنڈا محسوس ہو تو لوگ (بجائے وضو کرنے کے) تیمّم کرنے لگیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ تم نے اس وجہ سے لوگوں کو تیمّم کرنے سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا جی ہاں۔ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت عمار بن یاسر کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے روانہ فرمایا میں راستہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے غسل کی ضرورت پیش آ گئی (اور تلاش کے باوجود) پانی نہ مل سکا تو میں جنگل میں

إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَهَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

مٹی میں اس طرح لوٹا کہ جس طرح جانور لوٹتا ہے۔ جب آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو اس طرح کرنا کافی تھا پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور مٹی پھونک دی۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر پھیرا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرا پھر آپ ﷺ نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ عبداللہ نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس باب میں عمار کے قول پر قناعت نہ کی۔

جنبی کے لئے تیمّم:

عذر شرعی کی بنا پر جنبی کے غسل کے لئے پانی نہ مل سکنے کی صورت میں تیمم درست ہے اور جس طریقہ سے نماز کے لئے تیمم (بدرجہ مجبوری) کیا جاتا ہے اسی طرح جنبی شخص بھی تیمم کرے گا اور مذکورہ حدیث میں سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بابت جو مذکور ہے اس کے بارے میں محدثینؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس وقت تک جنبی کے لئے تیمم کافی ہونے کے جواز کا علم نہیں تھا اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فی نفسہٖ جنبی کے لئے تیمم کے جواز کے قائل تھے لیکن آپ ﷺ کی یہ رائے تھی کہ جنبی کو تیمم کی گنجائش سہولت دی جائے گی تو لوگ غسل کے بجائے تیمم کر لینے کی عادت ڈال لیں گے اور سردی وغیرہ کا بہانہ کر کے غسل میں سستی کرنے لگیں گے: "وحاصله انه لا يقول لعدم جواز التيمم للجنب مطلقًا بل هو مسلم عنده ايضًا۔۔۔۔۔۔۔ فلو رخص لهم في ذالك لاستبقوا الى التيمم الخ بذل المجهود ص ۱۹۳ ج ا۔ بہرحال جمہور کے نزدیک جنبی کے لئے بھی مجبوراً تیمم درست ہے۔

۳۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أُصَلِّي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ قَالَ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا

۳۲۲: محمد بن کثیر عبدی، سفیان، سلمہ بن کہیل، ابو مالک، حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ ہم لوگ کسی جگہ (جہاں پانی نہ ہو) ایک مہینہ دو مہینہ رہتے ہیں اور جنبی ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تو ایسی صورت میں (کبھی بھی) نماز نہ پڑھوں جب تک کہ پانی نہ مل سکے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ آپ اور میں ہم دونوں اُونٹوں میں تھے اور ہم حالت جنابت میں ہو گئے تھے۔ میں تو مٹی میں لوٹ گیا تھا۔ یعنی مٹی سے (تیمم کر کے پاک ہو گیا تھا) پھر ہم نے خدمت نبوی میں آ کر عرض کیا تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو صرف اس قدر کر لینا کافی تھا اور آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر

ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ وَاللَّهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللَّهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

پھونک ماری اور اپنے چہرہ پر اور ہاتھوں نصف ذراع تک پھیر لیا۔ یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمار! اللہ کا خوف کرو۔ حضرت عمار نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ چاہیں تو بخدا میں یہ واقعہ کبھی کسی سے بیان نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ تمہارے قول کا تم کو ہی اختیار دیتا ہوں۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ جنابت میں بھی تیمّم جائز ہے جس طرح حدثِ اصغر سے تیمّم کے جواز پر اجماع ہے البتہ قرن اول میں اس کے بارے میں قدرے اختلاف تھا کہ حضرت عمرؓ و ابن مسعودؓ سے جنبی کے لئے عدم جواز کا قول مروی تھا لیکن بخاری وغیرہ کی روایات ہی سے ان دونوں کا رجوع ثابت ہے حضرت عمرؓ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استفسار پر جواب دیا لو لینك ما تولیت فقہاء نے اس جملہ کو جواز قرار دیا اسی طرح امام ترمذیؒ نے فرمایا: یروی عنه انه رجع عن قوله فقال تیمم اذالم یجد الماء (ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عدم جواز سے رجوع کر لیا اور فرمایا اگر پانی نہ ہو تو جنبی تیمّم کر سکتا ہے اسی طرح صاحب بدائع نے ضحاک سے نقل کیا ہے ان ابن مسعود رجع عن قوله (حضرت ابن مسعودؓ اپنے اس قول سے رجوع فرمایا نیز بخاری میں حضرت ابن مسعود سے جو مروی ہے اسے مترجم موصوف نے بھی نقل کر دیا ہے۔

۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدَيْنِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ۔

۳۲۳: محمد بن علاء، حفص، اعمش، سلمہ بن کہیل، ابن ابزیٰ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمار! تم کو اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آہستہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ایک کو دوسرے پر مارا پھر چہرۂ مبارک اور آدھی کلائی تک ہاتھ پھیر لیا اور ایک ضرب میں کہنیوں تک نہیں پہنچے (یعنی تیمّم کہنی تک کا نہیں کیا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو وکیع، اعمش، سلمہ بن کہیل، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے روایت کیا ہے اور جریر نے اعمش سلمہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد سے روایت کیا ہے۔

۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ

۳۲۴: محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد حضرت عمار رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کو یہ کافی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اس میں پھونک مار کر اپنے

يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ۔

چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔ سلمہ کو شک ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہنیوں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا یا صرف ہتھیلیوں تک (ہی ہاتھ پھیرا)۔

۳۲۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ انْظُرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ۔

۳۲۵: علی بن سہل رملی' حجاج' اعور' حضرت شعبہ' مذکورہ بالا سند کے ساتھ اس روایت کو بیان کرتے ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے پھر اس پر پھونک ماری اور چہرہ پر ہاتھ پھیر لئے اور ہتھیلیوں کو مرفقین یا ذراعین (کہنیوں یا پہونچوں) تک پھیر لیا۔ شعبہ نے کہا کہ سلمہ کہتے تھے آپ ﷺ نے ہتھیلیوں پر چہرہ اور کہنیوں پر ہاتھ پھیرا تو ایک روز منصور نے ان سے کہا کہ سوچ سمجھ کر کہو کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ آپ کے علاوہ کہنیوں تک تیمم کرنے کا کوئی اور تذکرہ نہیں کرتا۔

۳۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ فَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ۔

۳۲۶: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حکم ذر ابن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ' ان کے والد' حضرت عمار رضی اللہ عنہ اسی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو صرف اتنا کر لینا کافی تھا کہ زمین پر ہاتھ مار کر اپنے چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیتے پھر پوری حدیث بیان کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس روایت کو شعبہ نے حصین کے واسطہ سے ابو مالک سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اسی طرح خطبہ میں بیان کرتے ہوئے سنا مگر اس روایت میں لَمْ يَنْفُخْ کا لفظ کہا ہے اور حسین بن محمد نے بواسطہ شعبہ' حکم اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر ہاتھ مار کر پھونک ماری۔

۳۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ التَّيَمُّمِ

۳۲۷: محمد بن منہال' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' عزرہ' سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چہرہ اور ہاتھوں کے لئے ایک ضرب کا حکم

فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

دیا۔

۳۲۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

۳۲۸: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ (نے تیمم سفر میں کرنے کے سلسلہ میں جواب دیتے ہوئے فرمایا) محدث شعبی' عبدالرحمٰن بن ابزیٰ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہنیوں تک مسح کرے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

باب: مقیم کے لئے تیمّم کے احکام

۳۲۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِالْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَتَى عَلَيجِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

۳۲۹: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ان کے والد' دادا جعفر بن ربیعہ' عبد الرحمٰن بن ہرمز' حضرت عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن یسار جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوالجہیم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (مدینہ کے ایک گاؤں) سے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستہ میں ایک شخص ملا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔

۳۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي

۳۳۰: احمد بن ابراہیم موصلی' محمد بن ثابت عبدی' حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک کام کے لئے گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ضرورت پوری کی۔ اس دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کسی گلی سے گزرا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر نکلے تھے۔ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

السِّكَّةِ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيَمُّمِ قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى ضَرْبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَوْهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ۔

جب وہ شخص راستہ میں آنکھوں سے اوجھل ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے پھر چہرۂ مبارک کا مسح کیا پھر دوبارہ دیوار پر ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے تمہارے سلام کا اس وجہ سے جواب نہیں دیا تھا کہ میں پاک نہ تھا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ محمد بن ثابت نے یہ حدیث منکر بیان کی ہے ابن داسہ نے کہا کہ ابوداؤد نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہیں کی اور ہاتھوں کا دومرتبہ زمین پر مارنا بیان نہیں کیا بلکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بیان کیا ہے۔

۳۳۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

۳۳۱: جعفر بن مسافر، عبداللہ بن یحییٰ برنسی، حیات بن شریح، ابن الہاد، نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے فارغ ہو کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے ملاقات کی بیر جمل کے پاس۔ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس تشریف لائے مسح کیا۔ چہرۂ انور پر اور ہاتھوں پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ الْجُنُبِ يَتَيَمَّمُ

باب: جنبی آدمی کے لئے تیمّم کرنا جائز ہے

۳۳۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيهَا فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الْخَمْسَ وَالسِّتَّ

۳۳۲: عمرو بن عون، خالد واسطی، خالد حذاء، ابوقلابہ (دوسری سند) مسدد، خالد بن عبداللہ واسطی، خالد حذاء، ابوقلابہ، عمر بن بجدان حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بکریاں جمع ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! ان بکریوں کو جنگل میں لے جاؤ میں ان بکریوں کو (مدینہ منورہ کے جنگل (ربذہ) کی طرف لے گیا۔ وہاں مجھ کو غسل کی ضرورت پیش آتی رہتی اور میں پانچ پانچ، چھ چھ روز اسی طرح رہتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ملنے کی وجہ سے اور نماز اسی طرح پڑھ لیتا) جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَسَكَتُّ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَائَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنِّي أَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غُنَيْمَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَمْرٍو أَتَمُّ۔

پاس حاضر ہوا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ بیان کیا) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ابوذر! میں خاموش رہا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوذر ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ (عرب کا ایک محاورہ ہے) پھر آپؐ نے ایک سیاہ رنگ کی باندی کو بلایا جو کہ برتن میں پانی لے کر حاضر ہوئی۔ اس نے کپڑے کا پردہ کیا اور میں نے دوسری طرف اُونٹ کی آڑ کی اور میں نے غسل کیا اور مجھے ایسے محسوس ہوا کہ گویا میرے اُوپر سے پہاڑ کا بوجھ اُتر گیا ہے پھر آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کے لئے پاک مٹی وضو کا ذریعہ ہے۔ اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمّم کرلو یہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ وہ بکریاں صدقہ کی تھیں اور عمرو کی حدیث مکمل ہے۔

۳۳۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ فَقَالَ لِي اشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَشُكُّ فِي أَبْوَالِهَا هَذَا قَوْلُ حَمَّادٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ

۳۳۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' حضرت ابوقلابہ' بنی عامر کے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں (وہ صاحب ابوالمہلب خرمی ہیں) کہ میں نے جب اسلام قبول کیا تو مجھے دین کے کاموں کے سیکھنے کا اشتیاق ہوا تو میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا مجھے مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ اُونٹوں اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا۔ حماد کہتے ہیں کہ مجھے شک ہو گیا کہ شاید آپ ﷺ نے پیشاب پینے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دُور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی۔ جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پاکی حاصل کئے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا۔ جب میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو وہ دوپہر کا وقت تھا اور آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر! میں نے عرض کیا کہ ہلاک ہو گیا میں' اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے سے) دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں کہ مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آجاتی تو میں بغیر غسل کئے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے لئے

يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْآنَ فَتَسَتَّرْتُ إِلَى بَعِيرِي فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لئے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی ہل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اُونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! اگر چہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آسکے۔ البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہالو ابوداؤد نے فرمایا' حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں پیشاب کے پینے کا تذکرہ نہیں ہے البتہ پیشاب کا تذکرہ صرف حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جس کو صرف اہلِ بصرہ نے روایت کیا ہے۔

بَاب إِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبَرْدَ أَيَتَيَمَّمُ

باب: جنبی شخص کو سخت سردی کا خطرہ ہو تو کیا تیمّم کرلے

۳۳۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الِاغْتِسَالِ وَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ: وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا [النساء۲۹] فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ مِصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ۔

۳۳۴: ابن مثنیٰ' وہب بن جریر' ان کے والد' یحییٰ بن ایوب' یزید بن ابی حبیب' عمران بن ابی انس' عبدالرحمٰن بن جبیر' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سردی کی رات میں مجھے احتلام ہو گیا۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو مر جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے تیمّم کر کے ساتھیوں کو نمازِ فجر پڑھائی۔ میرے ساتھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمرو! تم جنبی تھے اور تم نے اسی حالت میں نماز پڑھا دی؟ میں نے غسل نہ کر سکنے کی وجہ عرض کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنے نفسوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے (آیت کریمہ) یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن جبیر مصری' خارجہ بن حذافہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور وہ جبیر بن نفیر نہیں ہیں۔

جنبی کو تیمّم کی گنجائش:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سخت سردی کی حالت ہو اور غسل کرنے سے مرض میں اضافہ کا یا دیگر نقصان کا گمان غالب

ہوتو ایسی صورت میں جنبی شخص کو تیمم کر کے نماز وغیرہ ادا کر لینا درست ہے اور جس طرح نماز کے لئے تیمم کیا جاتا ہے اس طرح جنبی شخص تیمم کرے اور جب سردی وغیرہ کا خوف ختم ہو جائے تو غسل کرے اور جو نماز تیمم سے پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔ **هکذا فی کتب الفقه۔**

۳۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ قَالَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ فِيهِ فَتَيَمَّمَ۔

۳۳۵: محمد بن سلمہ' ابن وہب' ابن لہیعہ اور عمرو بن حارث' یزید بن ابی حبیب' عمران بن ابی انس' عبدالرحمٰن بن جبیر' حضرت ابوقیس مولیٰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک دستہ کے سالار تھے اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی اور کہا کہ پھر انہوں نے اپنے چڑھے وغیرہ دھوئے اور وضو کر کے نماز پڑھائی اور روایت میں تیمم کا تذکرہ نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اوزاعی' احسان بن عطیہ سے بھی مروی ہے اور اس میں تیمم کا ذکر ہے۔

بَاب فِي الْمَجْدُورِ يَتَيَمَّمُ

باب: چیچک کا مریض تیمم کر سکتا ہے

۳۳۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ فَقَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ شَكَّ مُوسَى عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

۳۳۶: موسیٰ بن عبدالرحمٰن' محمد بن مسلمہ' زبیر بن خریق' عطاء' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ سفر کے لئے نکلے۔ ہم میں سے ایک شخص کے پتھر لگا اور اس کا سر پھوٹ گیا پھر اس شخص کو احتلام ہو گیا اس شخص نے لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا کہ کیا ایسی حالت میں میرے لئے تیمم کی گنجائش ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں' جب پانی پر قدرت ہے تو تیمم کس طرح ہوگا؟ اس شخص نے غسل کیا اور وہ شخص مر گیا جب ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُن لوگوں نے اس شخص کو ناحق قتل کر ڈالا اللہ تعالیٰ ان کو قتل کرے جب ان لوگوں کو صحیح طور پر حکم شرع معلوم نہ تھا تو معلوم کر لینا چاہئے تھا کیونکہ جس بات کا علم نہ ہو اس کا علاج یہ ہے کہ پوچھ لیا جائے۔ اس شخص کو صرف تیمم کر لینا کافی تھا اور زخم پر کپڑا یا پٹی باندھ کر اس پر مسح کر لیتا اور باقی تمام بدن دھو لیتا۔

زخم پر مسح کافی ہے:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ زخم پر پٹی باندھنا اور اس پر مسح کرنا کافی ہے زخم پر پانی ڈالنا ضروری نہیں۔ فقہاء نے مسح علی الجبیر کے نام سے اس سلسلہ میں متعدد مسائل بیان کیے ہیں جس کی تفصیل شامی وغیرہ کتب فقہ میں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر غسل کرنے سے نقصان کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

۳۳۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ۔

۳۳۷: نصر بن عاصم، محمد بن شعیب، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں ایک شخص زخمی ہو گیا اس کو اسی حالت میں احتلام بھی ہو گیا۔ لوگوں نے اس کو غسل کرنے کا مشورہ دیا (چنانچہ) اُس نے غسل کر لیا اور وہ مر گیا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ (جل جلالہٗ) ان لوگوں کو ہلاک کرے انہوں نے اس (بے چارہ کو خواہ مخواہ) مار ڈالا۔ کیا مسئلہ سے واقف نہ ہونے کا علاج معلوم کر لینا نہیں ہے؟

بَاب فِي الْمُتَيَمِّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ

باب: تیمّم کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت میں پانی مل گیا؟

۳۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيْرُ ابْنِ

۳۳۸: محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن نافع، لیث بن سعد، بکر بن سوادہ، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی سفر کر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا اور ساتھ پانی نہ تھا۔ انہوں نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی۔ پھر وقت کے اندر پانی بھی مل گیا ان میں سے ایک شخص نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی لیکن دوسرے شخص نے دوبارہ نماز نہ پڑھی۔ پھر دونوں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ بیان کیا جس نے دوبارہ نماز نہ پڑھی تھی اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے سنت پر عمل کیا اور تمہاری تیمم سے پڑھی گئی نماز کافی ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز لوٹائی تھی اس سے فرمایا کہ تجھے دوگنا ثواب ملے گا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علاوہ نافع کے دوسرے حضرات یہ روایت بواسطہ لیث،

نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ۔

عمیرہ بن ابی ناجیہ' بکر بن سوادہ' عطاء بن یسار' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے بلکہ یہ روایت مرسل ہے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے اول وقت میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی اس کے بعد اس نے پانی پایا تو اس پر نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں قاضی شوکانیؒ نے ذکر کیا ہے کہ اس نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانی پایا ہے تو باتفاق چاروں اماموں کے نماز کا لوٹانا ضروری نہیں گو نماز کا وقت باقی ہو کیونکہ حدیث باب سے یہی ثابت ہے بلکہ حدیث کے الفاظ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ سے صاف ظاہر ہے کہ اس صورت میں خطاب متوجہ نہیں اور اگر نماز کے دوران پانی پایا تو جمہور کے نزدیک ہو جائے گی لیکن امام ابوحنیفہؒ امام اوزاعی سفیان ثوری امام مزنی' ابن شریح اور ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک نماز کو ختم کرنا اور وضو کر کے نماز کو لوٹانا ضروری ہے اور اگر تیمم کرنے کے بعد نماز شروع کرنے سے پہلے پانی پایا تو عام فقہاء کے نزدیک وضو کرنا ضروری ہے۔

۳۳۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۳۹: عبداللہ بن مسلمہ' ابن لہیعہ' بکر بن سوادہ' ابوعبداللہ مولیٰ اسماعیل بن عبید' حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو حضرات رضی اللہ عنہما الخ' اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کا بیان

۳۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَوَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۳۴۰: ابوتوبہ' ربیع بن نافع' معاویہ' یحییٰ' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص دورانِ خطبہ حاضر ہوا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو وقت پر نماز کے لئے آنے پر پابندی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے اذان سنتے ہی وضو کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے صرف وضو ہی کیا ہے؟ کیا تم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے نہیں سنا کہ جو نمازِ جمعہ کے لئے آئے تو وہ غسل کر کے آئے۔

۳۴۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ عَنْ

۳۴۱: عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب' مالک' صفوان بن سلیم' عطاء بن ابی یسار'

مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ (عاقل) شخص کو جمعہ کے روز غسل کرنا ضروری ہے۔

۳۴۲ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَجْنَبَ۔

۳۴۲: یزید بن خالد رملی' مفضل بن فضالہ' عیاش بن عباس' بکیر' نافع' ابن عمر' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان پر (جبکہ وہ شرعاً معذور نہ ہو) نمازِ جمعہ پڑھنا ضروری ہے اور جمعہ کے لئے جانے والے پر غسل کرنا (ضروری) ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز اگر فجر طلوع ہونے کے بعد غسل کرے گا تو کافی ہے اگرچہ وہ غسل جنابت ہو۔ (اور اس طرح بھی) سنت ادا ہو جائے گی۔

۳۴۳ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَزِيدُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى

۳۴۳: یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی اور عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی' محمد بن سلمہ' (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحاق' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن یزید اور عبدالعزیز نے اپنی روایت میں اس طرح بیان کیا' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' ابوامامہ بن سہل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے اپنے لباس میں سے اچھے (سے اچھے) کپڑے پہنے اور اگر اس کو خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے (مسجد میں) حاضر ہو اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نہ آئے (بلکہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں جتنی نماز لکھی ہے وہ پڑھے اور جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو اس وقت سے لے کر نماز سے فراغت تک خاموش رہے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مزید تین دن کے اور گناہ معاف ہو جائیں گے کیونکہ ایک نیک عمل کا اجر دس گنا ہوتا ہے تو دس دن کے گناہ معاف ہوں

يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا قَالَ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَيَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ كَلَامَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ محمد بن سلمہ کی روایت مکمل ہے اور حماد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام بیان نہیں کیا۔

۳۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قُدِّرَ لَهُ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

۳۴۴: محمد بن سلمہ مرادی' ابن وہب' عمرو بن حارث' سعید بن ابی ہلال اور بکیر بن بن عبداللہ بن اشج' ان دونوں نے اس کو بیان کیا ابی بکر ابن المنکدر' عمرو بن سلیم زرقی سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر (عاقل و) بالغ پر جمعہ کے دن کا غسل اور مسواک ضروری ہے اور جو خوشبو مل سکے (وہ لگائے) لیکن بکیر نے عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا البتہ خوشبو کے بارے میں یہ کہا کہ اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو۔

۳۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ حُبِّي حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

۳۴۵: محمد بن حاتم جرجرائی حبی' ابن مبارک' اوزاعی' حسان بن عطیہ' ابو الاشعث صنعانی' حضرت اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص جمعہ کے دن خود بھی غسل کرے اور بیوی کو بھی غسل کرائے (یعنی ہمبستری کرے) پھر جمعہ کے لئے اوّل وقت مسجد میں جائے اور پیدل مسجد میں جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ جمعہ سنے اور فضول گفتگو نہ کرے تو اس کو ہر ایک قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۳۴۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ۔

۳۴۶: قتیبہ بن سعید' لیث' خالد بن یزید' سعید بن ابی ہلال' عبادہ بن نسی' حضرت اوس ثقفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے روز اپنا سر دھویا' غسل کیا' الخ۔ مندرجہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔

۳۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

۳۴۷:ابن ابی عقیل' محمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم کو خبر دی ابن وہب' ابن ابی عقیل کہتے ہیں کہ میری سند یہ ہے اسامہ بن زید' عمرو بن شعیب ان کے والد عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر اس کی بیوی کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور اچھے کپڑے پہنے پر لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے (یعنی صف چیرتا ہوا آگے صف میں نہ جائے) اور نہ ہی خطبہ کے وقت فضول گفتگو کرے تو وہ جمعہ پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا' لیکن جو شخص جمعہ کے خطبہ کے وقت اور جمعہ کے لئے جاتے وقت بے ہودہ باتیں کرے گا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگے گا تو وہ جمعہ اس کے لئے ایسا ہوگا جیسے ظہر کی نماز (یعنی ایسے شخص کے ذمہ سے صرف فرض ساقط ہوگا اور اس کے لئے جمعہ کفارۂ گناہ نہ بنے گا)۔

۳۴۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

۳۴۸:عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر' زکریا' مصعب بن شیبہ' طلق بن حبیب' عبداللہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا کرتے تھے ایک جنابت سے' دوسرے جمعہ کے لئے تیسرے فصد لگوا کر چوتھے میت کو نہلا کر۔

۳۴۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ فَقَالَ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

۳۴۹:محمود بن خالد دمشقی' مروان' علی بن حوشب نے بیان کیا کہ میں نے مکحول سے دریافت کیا کہ اوس بن اوس کی حدیث میں ((غَسَّلَ)) اور ((اَغْتَسَلَ)) کے کیا معنی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا (کہ اس کے معنی یہ ہیں) کہ اپنے سر اور بدن کو دھوئے؟

۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَّلَ رَأْسَهُ۔

۳۵۰:محمد بن ولید دمشقی' ابومسہر' حضرت سعید بن عبدالعزیز نے ((غَسَّلَ)) اور ((اَغْتَسَلَ)) کے یہ معنی بیان کئے کہ اپنے بدن اور سر کو خوب اچھی طرح دھوئے۔

۳۵۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

۳۵۱:عبداللہ بن مسلمہ' مالک' سمی' ابوصالح سمان' حضرت ابوہریرہؓ سے

عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرے اور نماز جمعہ کے لئے اوّل وقت (مسجد) چلا جائے تو گویا کہ اس نے (اللہ کی راہ میں) ایک اُونٹ قربان کیا اور جو شخص دوسری گھڑی میں جمعہ کو جائے (یعنی کچھ تاخیر سے جائے) تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں (یعنی وقت جمعہ سے اور زیادہ دیر سے مسجد جائے) تو وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے راہ الٰہی میں ایک مینڈھا قربان کیا اور چوتھی گھڑی میں جانے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے ایک مرغی فی سبیل اللہ قربان کی اور پانچویں ساعت میں جمعہ کو جانے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے اللہ کے راستہ میں ایک انڈا قربان کیا۔ جب امام (خطبہ کے لئے) حجرہ سے نکل آتا ہے تو فرشتے بھی (مسجد کے دروازوں سے ہٹ کر) خطبہ (جمعہ) سننے کیلئے (خطیب کے سامنے) آجاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی بناء پر اہل ظاہر کے نزدیک غسل جمعہ واجب ہے اور بعض صحابہ کرامؓ سے اسکا وجوب مروی ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک غسل جمعہ سنت مؤکدہ ہے انکا استدلال اگلے باب کی احادیث میں ہے' مترجم موصوف اسکی تشریح فرمادی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی اجازت

۳۵۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

۳۵۲: مسدد' حماد بن زید' یحییٰ بن سعید' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے (عرب میں خاص طور پر ابتداء اسلام میں) لوگ خوب محنت مزدوری کرتے تھے پھر اسی حالت میں جمعہ کی نماز کو چلے جاتے تو ان سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ غسل کر لیتے۔

۳۵۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ

۳۵۳: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' عمرو بن ابی عمرو' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عراق کے کچھ باشندے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ جمعہ کے روز کے غسل کو ضروری سمجھتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ نہیں۔ لیکن غسل کرنے والے کے لئے جمعہ کا غسل افضل ہے اور بہت پاک وصاف ہونے کا ذریعہ ہے اور جو شخص جمعہ کے دن کا غسل

فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ۔

نہ کرے اس پر جمعہ کا غسل ضروری نہیں ہے اور میں تم کو جمعہ کے دن کے غسل کی وجہ بتلاتا ہوں (دراصل بات یہ ہے کہ) لوگ مفلس تھے اور اُونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی کمر پر بوجھ اور وزن لادتے تھے مسجد بھی تنگ تھی اور مسجد کی چھت نیچی تھی اور مسجد کھجور کی شاخوں کا چھپر تھا (ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ گرمی کے دن نکلے اور لوگوں کو اُونی کپڑوں میں پسینہ آیا اور پسینہ کی بو پھیلی۔ ایک دوسرے کی بدبو کی وجہ سے تکلیف پہنچی۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بو محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جب جمعہ کا دن ہوا کرے تو تم لوگ غسل کرلیا کرو اور بہتر سے بہتر جو تیل اور خوشبو میسر ہو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے معاشی حالات بہتر بنا دیئے اور اُونی کپڑوں کے علاوہ دیگر کپڑے اور لباس پہننے لگے اور مزدوری کا کام ہونے لگا (یعنی غلاموں اور باندیوں سے مزدوری کا کام لیا جانے لگا) اور مسجد بھی کشادہ ہوگئی اور پسینہ کی بو سے (ایک دوسرے سے) جو تکلیف ہوتی تھی وہ بھی رفع ہوگئی (اس لئے اب غسل میں اختیار ہوگیا اور جمعہ کے دن کا غسل افضل ہے لیکن ضروری نہیں ہے)

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ۔

۳۵۴: ابوالولید طیالسی' ہمام' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیر اچھی بات ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ بہت بہتر ہے۔

جمعہ کے غسل کی اہمیت:

شروع اسلام میں غسل جمعہ ضروری تھا اس کی وجہ وہ ہی ہے جو کہ حدیث ۳۵۳ میں مذکور ہے لیکن اب غسل جمعہ مسنون ہے اور محدثین رحمہم اللہ نے اس کو سنت مستحبہ قرار دیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے اچھا کیا' اور غسل جمعہ افضل ہے''۔ من توضا یوم الجمعة فبھا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل الخ (بذل المجھود ص ۲۰۸' ج ۱) اور جمعہ کا غسل نماز جمعہ کے لئے ہے نہ کہ جمعہ کے دن کے لئے ان الغسل للصلوٰة لا للیوم وھو الصحیح (بذل المجھود ص ۲۰۸' ج ۱) خلاصہ یہ کہ جمعہ کا غسل سنت ہے اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔ وذھب جمھور العلماء من السلف والخلف وفقھاء الامصار الی انه سنة مستحبة لیس بواجب (بذل المجھود ص ۲۰۸' ج ۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۳

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ

باب: قبولِ اسلام کے وقت غسل کرنے کا بیان

۳۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَغَرُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

۳۵۵: محمد بن کثیر عبدی' سفیان' اغر' خلیفہ بن حصین' ان کے دادا حضرت قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہلے بیری کے پتوں میں جوش دیئے ہوئے پانی سے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الباب: علماء نے فرمایا ہے کہ تقریباً سولہ امور کے وقت غسل کرنا مستحب ہے منجملہ ان کے اسلام لانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے اگر چہ حدثِ اکبر (جنابت) سے پاک ہو۔

۳۵۶ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ احْلِقْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ۔

۳۵۶: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' ابن جریج' حضرت عثیم بن کلیب' اپنے والد کثیر سے سنا انہوں نے انکے دادا سے سنا (اصل نسب انکا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی وہ اپنے دادا کی طرف نسب بیان کرتے ہیں تو انکو عثیم بن کلیب کہتے ہیں یہ راوی مجہول ہیں سوائے ابوداؤد کے اور کسی نے روایت بیان نہیں کی) کہ وہ محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا حالتِ کفر کے بالوں کو کٹوا دو یعنی سر منڈ ادو اور ایک دوسرے آدمی نے خبر دی کہ نبی ﷺ

نے اسکے ساتھی سے فرمایا کہ کفر کے بال پرے کر اور ختنہ کر۔

بَاب الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا

باب: عورت کے حالتِ حیض میں استعمال ہونے والے لباس کو دھونے کا بیان

۳۵۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ قَالَتْ تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنْتُ أَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حِيَضٍ جَمِيعًا لَا أَغْسِلُ لِي ثَوْبًا۔

۳۵۷: احمد بن ابراہیم' عبدالصمد بن عبدالوارث' ان کے والد اُمّ الحسن' ابوبکر عدوی کی دادی حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی حیض والی عورت کے بارے میں معلوم کیا گیا کہ جس کے کپڑوں پر حیض کا خون لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ اُس (خون) کو دھوڈال۔ اگر اس کا اثر اور رنگ زائل نہ ہو تو اس کو کسی زرد چیز سے بدل دے نیز فرمایا: مجھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یکے بعد دیگرے تین تین حیض تھے اور میں اپنا کپڑا نہیں دھوتی تھی (کیونکہ ان کو خون لگا ہوا نہیں ہوتا تھا)۔

۳۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا۔

۳۵۸: محمد بن کثیر عبدی' ابراہیم بن نافع' حسن بن مسلم' حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں رضی اللہ عنہن کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا تھا جس میں ہم کو حیض بھی آتا تھا اگر اس لباس میں کچھ خون (وغیرہ) لگ جاتا تو اس کو مُنہ کے لعاب سے تر کر کے ناخن سے صاف کر دیتی تھیں۔

۳۵۹ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطَّهَّرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ

۳۵۹: یعقوب بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن مہدی' حضرت بکار بن یحییٰ نے کہا کہ میری دادی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان سے قریش کی ایک خاتون نے حیض کے کپڑوں میں نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو وہ بیٹھ جاتی تھی جب پاک ہو جاتی تو ان کپڑوں کو دیکھتی جو کہ پہنے رہتی تھی اگر اس میں کسی جگہ خون لگ جاتا تو اس کو دھوڈالتی پھر ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھتی اور اگر کچھ نہ لگا ہوتا تو یوں ہی رہنے دیتی اور ان

غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا۔

ہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتی اور جس عورت کے بال گندھے ہوتے تو وہ غسل کرتے وقت سر کی چوٹی نہ کھولتی البتہ وہ پانی کے تین لپ سر پر ڈالتی جب پانی کی تری بالوں کی جڑ تک پہنچ جاتی تو وہ سر کو ملتی پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی۔

۳۶۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ۔

۳۶۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن مسلمہ' محمد بن اسحٰق' فاطمہ بنت منذر حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ جب ہم پاک ہو جائیں تو ہم (زمانہ حیض کے) کپڑوں کا کیا کریں کیا انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو دیکھو اس کپڑے میں خون نظر آئے تو تھوڑے پانی سے اس کو (اچھی طرح) کھرچ دو اور اس پر (پانی کے چھینٹے مارو جب تک کہ (خون) نظر نہ آئے اور اس میں نماز پڑھ لو۔

۳۶۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

۳۶۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ہشام بن عروہ' فاطمہ بنت منذر حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر لباس میں حیض کا خون لگ جائے تو اس صورت میں کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کے لباس میں حیض (کا خون) لگ جائے تو اس کو چٹکی سے مل دے اس کے بعد پانی سے دھو ڈالے پھر اُسی کپڑے سے نماز پڑھ لے۔

۳۶۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ حُتِّيهِ ثُمَّ

۳۶۲: مسدد' حماد (دوسری سند) مسدد' عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' حضرت ہشام اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (اس حیض کے خون کو) کھرچ ڈالو پھر اس پر پانی ڈال کر مل کر دھولو۔

اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ۔

۳۶۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

۳۶۳: مسدد' یحییٰ بن سعید' قطان سفیان' ثابت حداد' عدی بن دینار' حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو ایک لکڑی سے صاف کردو اور بیری کے پتے سے جوش دیئے ہوئے پانی سے دھوڈالو۔

۳۶۴ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ قَدْ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا۔

۳۶۴: نفیلی' سفیان' ابن ابی نجیح' عطاء بن یسار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا تو اس کو حیض کی حالت میں بھی پہنتی' اسی میں حالتِ جنابت بھی ہو جاتی۔ اگر کسی جگہ خون کا قطرہ لگ جاتا تو اس کو تھوک لگا کر مل ڈالتی۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حیض کے ایام میں استعمال ہونے والے کپڑوں پر اگر خون وغیرہ نہیں لگا ہوا تو ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھنا درست ہے اور اگر خون یا اور کوئی نجاست لگی ہو تو دھوڈالے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ

باب: ہمبستری کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھنا

۳۶۵ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى۔

۳۶۵: عیسیٰ بن حماد مصری' لیث' یزید بن ابی حبیب' سوید بن قیس' حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ تھیں' ان سے دریافت کیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ اُس لباس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے کہ جس لباس میں آپ ﷺ ہمبستری کرتے تھے؟ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر اس لباس میں نجاست معلوم نہ ہوتی (تو آپ اُسی لباس میں) نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: معلوم ہوا کہ جو کپڑا پہن کر جماع کیا جائے اگر اس پر نجاست نہ لگی ہو تو اس میں نماز پڑھنا درست ہے البتہ لحاف میں نماز پڑھنے سے اجتناب کیا ہے ممکن ہے کہ زن میں حیض کا خون یا ہمبستر ہونے کے بعد نجاست لگ گئی ہو۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ

٣٦٦ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ فِي لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ شَكَّ أَبِي۔

باب: خواتین کے کپڑوں پر نماز پڑھنے سے متعلق احکام

۳۶۶: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد ماجد' اشعث' محمد بن سیرین' عبداللہ بن شقیق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شعار اور لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے (حدیث میں راوی) معاذ کو شک ہوا ہے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعار کا لفظ فرمایا یا لحاف کا؟)

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں شعار کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے معنی ہیں وہ لباس کہ جو بدن کے بالوں سے متصل ہو مصباح اللغات (ص ۴۳۹ مطبوعہ دہلی) رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ ہو سکتا ہے کہ ان میں حیض کا خون یا بوقت ہمبستری ناپاکی لگ گئی ہو۔

٣٦٧ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ وَلَا أَدْرِي أَسَمِعْتُهُ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوا عَنْهُ۔

۳۶۷: حسن بن علی' سلیمان بن حرب' حماد' ہشام ابن سیرین' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے' حماد نے سعید بن ابوصدقہ سے سنا انہوں نے محمد بن سیرین سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا اور فرمایا کہ میں نے اس روایت کو عرصہ دراز قبل سنا تھا نہ معلوم جس سے میں نے یہ روایت سنی تھی وہ راوی ثقہ ہے یا غیر ثقہ؟ (یعنی راوی معتبر ہے یا غیر معتبر؟) پہلے اس کی تحقیق کر لی جائے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی علماء نے تضعیف کی ہے اور فرمایا ہے کہ محمد بن سیرین نے یہ روایت خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی اور جس سے یہ روایت سنی ہے وہ مجہول الحال ہیں ومحمل بن سيرين لم يسمع من عائشة رضى الله عنها شيئا كما قاله ابو حاتم ثم يثبت هذا الحديث بهذا السند۔ (بذل المجهود ص ٢١٦' ج١)

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

٣٦٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ

باب: خواتین کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کی رخصت

۳۶۸: محمد بن صباح بن سفیان' سفیان' ابواسحٰق شیبانی' انہوں نے سنا عبداللہ بن شداد سے وہ بیان کرتے ہیں اسے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ الخ حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایسی) چادر اوڑھ کر نماز ادا فرمائی کہ جس کو ایک طرف

وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهُوَ عَلَيْهِ۔

سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوڑھ رکھا تھا اور (دوسری طرف سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہلیہ محترمہ جو کہ حائضہ تھیں اوڑھ رکھا تھا۔

۳۶۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ لِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ۔

۳۶۹: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' طلحہ بن یحییٰ' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی لیٹی ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی اور میرے اُوپر ایک چادر ہوتی جس کا ایک حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوپر ہوتا۔

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: منی کا کپڑوں پر لگ جانے کا بیان

۳۷۰ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۰: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابراہیم سے روایت ہے کہ ہمام بن حارث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تھے کہ ان کو احتلام ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ہمام بن حارث کو احتلام کی منی لگے ہوئے کپڑوں کو دھوتے ہوئے دیکھ لیا اس نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نے ان کو کپڑا دھوتے ہوئے دیکھ لیا تھا (دراصل) میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

منی کی نجاست پر بحث:

حدیث بالا میں جس منی کو کھرچ دینے کا تذکرہ ہے وہ منی غلیظ ہوگی اور غلیظ (گاڑھی منی) کو لکڑی یا چاقو وغیرہ سے کھرچ دینا کافی ہے اور اس طرح کپڑا و بدن پاک ہو جائے گا یا حدیث میں مراد یہ ہے کہ وہ کپڑے نماز کے لئے نہ ہوں گے بلکہ رات کے سونے کے کپڑے ہوں گے اس لئے منی کو کھرچ دینا کافی سمجھا گیا۔ بہر حال حنفیہ کے نزدیک منی ناپاک ہے اگر غلیظ ہو تو کھرچ دینے سے پاک ہو جائے گی اور اگر رقیق ہو تو پانی سے دھونا ضروری ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی منی نجس ہے جو کہ صرف دھونے سے ہی پاک ہوتی ہے خواہ منی غلیظ ہو یا رقیق ہو لیکن امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک منی پاک ہے اس مسئلہ کے سلسلہ میں تفصیلی بحث شروحاتِ حدیث میں موجود ہے اُردو میں درسِ ترمذی ص ۳۴۶' ج ا پر بھی تفصیلی بحث ہے۔

۳۷۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ

۳۷۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' حماد بن ابی سلیمان ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُصَلِّي فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَوَاصِلٌ وَرَوَاهُ الْعَمَشُ كَمَا رَوَاهُ الْحَكَمُ۔

علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ ڈالا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مغیرہ اور ابومعشر واصل نے بھی حماد بن ابی سلیمان کے موافق روایت کیا ہے اور اعمش نے حکم کی طرح اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۳۷۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ الْمَعْنَى وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ ثُمَّ أَرَى فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا۔

۳۷۲: عبیداللہ بن نفیلی' زہیر (دوسری سند) محمد بن عبید بن حساب بصری' سلیم بن اخضر' عمرو بن میمون بن مہران کہتے ہیں میں نے سنا سلیمان بن یسار سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے الخ۔ سلیمان بن یسار' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو دیا کرتی تھی پھر بھی دھونے کا ایک نشان یا کئی نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں دیکھتی۔

بَاب بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: بچہ کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے

۳۷۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

۳۷۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا (ایک دن) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ایسے چھوٹے بچہ کو لے کر حاضر ہوئیں جو کہ کھانا نہیں کھا سکتا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو گود میں بٹھایا تو اس بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر کپڑے پر پانی کے چھینٹے مار لئے۔ اچھی طرح کپڑا نہیں دھویا۔

۳۷۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ

۳۷۴: مسدد بن مسرہد اور ربیع بن نافع ابوتوبہ دونوں نے کہا ابوالاحوص' سماک قابوس' حضرت لبابہ بنت حارثہ کہتی ہیں کہ حسین بن علی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے تھے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا کپڑا بدل لیں اور اپنا تہبند پاک کرنے کے لئے مجھے عنایت فرماویں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو (اچھی

إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

طرح) دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب کے لئے تو معمولی طور پر دھونا کافی ہے۔

۳۷۵ : حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ فَجِئْتُ أَغْسِلُهُ فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ أَبُو الزَّعْرَاءِ قَالَ هَارُونُ بْنُ تَمِيمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ۔

۳۷۵: مجاہد بن موسیٰ اور عباس بن عبدالعظیم' عبدالرحمٰن بن مہدی' یحییٰ بن ولید' محل بن خلیفہ' حضرت ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ آپؐ جب غسل کا ارادہ کرتے تو مجھ سے فرماتے کہ پیٹھ موڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ میں پیٹھ موڑ کر کھڑا ہو جاتا اور پشت آپ ﷺ کی طرف کئے رہتا اور آڑ بنائے رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپؐ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا۔ میں دھونے کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھونا چاہئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے۔ عباس نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن ولید نے یہ روایت بیان کی کہ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یحییٰ ابوالزعراء ہیں ہارون بن تمیم نے حسن سے بیان کیا ہے کہ تمام پیشاب برابر ہیں (یعنی خواہ لڑکی کا پیشاب ہو یا لڑکے کا پیشاب ہو حکم دونوں کا ایک ہے)۔

۳۷۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ؟

۳۷۶: مسدد' یحییٰ بن ابی عروہ' قتادہ' ابوحرب بن ابوالاسود' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب کے اُوپر پانی چھڑکنا کافی ہے (اور یہ حکم اس وقت تک بدستور قائم رہتا ہے) جب تک بچہ کھانا نہ کھائے۔

۳۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا۔

۳۷۷: ابن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد' قتادہ' ابوحرب بن ابوالاسود ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی حدیث کی طرح فرمایا اور اس میں ''جب تک کہ بچہ کھانا نہ کھائے کا لفظ نہیں ہے'' یہ اضافہ ہے کہ قتادہ نے کہا کہ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ وہ دونوں یعنی بچہ اور بچی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھونا ضروری ہے۔

۳۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

۳۷۸: عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج' عبدالوارث' یونس' حضرت حسن نے اپنی والدہ سے روایت کیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ

يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ۔

عنہا لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیتی تھیں جب تک کہ بچہ کھانے پینے کے لائق نہ ہوتا اور جب بچہ کھانے کے لائق ہو جاتا تو اس پیشاب کو دھوتیں اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دھوتی تھیں۔

شیر خوار بچہ کے پیشاب کا حکم:

جمہور کے نزدیک بچہ کا بھی پیشاب ناپاک ہے اور جمہور کے درمیان بچہ کے پیشاب سے پاکی حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے امام شافعیؒ امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک لڑکے کے پیشاب کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینٹے مارنا کافی ہے لیکن لڑکی کے پیشاب کو پانی سے دھونا ضروری ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کی طرح لڑکے کے پیشاب کو بھی دھونا ضروری ہے لیکن شیر خوار بچہ کے پیشاب کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہلکے ہلکے طور پر دھونا کافی ہے حنفیہ کی دلیل وہ احادیث ہیں کہ جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید بیان کی گئی ہے۔ (بذل المجہود)

بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

باب: پیشاب والی زمین کو کیسے پاک کیا جائے؟

۳۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِي آخَرِينَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ صُبُّوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ۔

۳۷۹: احمد بن عمرو بن سرح اور ابن عبدہؒ دوسرے حضرات کے ساتھ اور الفاظ حدیث ابن عبدہ نے بیان کئے ہیں' سفیان' زہری' سعید بن مسیّب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات کا رہنے والا ایک شخص مسجد میں آیا۔ اُس وقت رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اس شخص نے دو رکعت پڑھیں اور کہا کہ اے اللہ مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ فرما نبی اکرم ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ تو نے اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس شخص نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا یہ دیکھ کر لوگ اس کو (مارنے کو) دوڑے آپ ﷺ نے لوگوں کو منع کر دیا اور فرمایا کہ تم اس لئے بھیجے گئے ہو کہ لوگوں پر آسانی کرو اور اس لئے نہیں بھیجے گئے کہ لوگوں کے لئے مشکل پیدا کرو (بس اب) ایک ڈول پانی کا اس جگہ (ڈال کر پاکی) بہادو''۔

خلاصۃ الباب: دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو بلوا کر فرمایا کہ مسجدیں پیشاب' پاخانہ کے لئے نہیں ہیں وہ عبادت کی جگہ ہیں۔ اس لیے ان میں گندگی پھیلانے سے بہر صورت بچنا لازم ہے۔

ان اعرابیا دخل المسجد...... اس دیہاتی کے نام کے بارے میں بہت اختلاف ہے بعض نے ان کا نام اقرع بن حابس۔ بعض نے عیینہ بن حصن۔ بعض نے ذوالخویرہ تمیمی۔ بعض نے ذوالخویرہ یمانی ذکر کیا ہے آخری قول راجح ہے اس حدیث سے استدلال کر کے امام مالک امام احمدؒ یہ کہتے ہیں کہ زمین کی تطہیر صرف پانی بہانے سے ہوتی ہے حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ پانی بہانے کے علاوہ کھودنے اور خشک ہونے سے بھی زمین ہو جاتی ہے حنفیہ کی دلیل حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے جو ابوداؤد ہی میں ہے امام بیہقیؒ نے بھی سنن کبریٰ میں کتاب الصلوۃ کے تحت تخریج کی ہے نیز یہی حدیث امام بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقاً جزم کے صیغہ کے ساتھ نقل کی ہے

۳۸۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ۔

۳۸۰: موسیٰ بن اسماعیل' جریر بن حازم' عبدالملک بن عمیر' حضرت عبداللہ بن معقل بن مقرن سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ اس کے بعد مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کی اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مٹی پر اس شخص نے پیشاب کیا ہے وہ مٹی اُٹھا کر (ایک طرف) پھینک دو اور اس جگہ پانی بہادو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

بَاب فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ

باب: خشک ہونے کے بعد زمین پاک ہو جاتی ہے

۳۸۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ۔

۳۸۱: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' حمزہ بن عبداللہ بن عمر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رات کے وقت مسجد میں رہتا تھا اور میں اُس وقت بالکل نوجوان اور کنوارا تھا اور مسجد میں کتے آتے جاتے پیشاب کرتے اور کوئی وہاں پانی نہ ڈالتا تھا۔

اگر زمین پر پیشاب گر جائے؟

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر اگر پیشاب گر جائے یا اور کوئی ناپاکی گر کر جذب ہو جائے اور زمین خشک ہو جائے تو زمین پاک ہو جائے گی اور اس پر نماز وغیرہ ادا کرنا درست ہو گا طھارۃ الارض یبسھا اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورۃً (معتکف و مسافر وغیرہ کے لئے) مسجد میں سونا بھی درست ہے۔

بَاب فِي الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ

۳۸۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ﴾۔

باب: دامن میں ناپا کی لگ جانے کے احکام

۳۸۲: عبداللہ بن مسلمہ مالک محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم محمد بن ابراہیم حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُمّ ولد نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ میرا دامن لمبا ہے (جو کہ نیچے کی طرف گھسٹتا ہے) اور میں گندے راستہ میں (بھی) چلتی ہوں۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعد والا حصّہ اس دامن کو پاک کر دے گا (مطلب یہ کہ اگر کوئی سوکھی ناپاکی لگ جائے تو پاک زمین پر چلنے سے اور زمین کی رگڑ سے وہ ناپاکی ختم ہو جائے گی اور کپڑا پاک رہے گا۔

خلاصۃ الباب: علماء کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں تاویل کی جائے گی اس لئے کہ موزے اور جوتوں کے بارے میں تو یہ بات مسلم ہے کہ ان پر لگی ہوئی نجاست پاک مٹی کی رگڑ سے پاک ہو جاتی ہے لیکن جسم اور کپڑے کے بارہ میں اس پر اتفاق ہے کہ اگر ان پر کوئی تر نجاست لگ جائے تو بغیر دھونے کے پاک نہیں ہوتی جبکہ یہاں دامن کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاک زمین سے چھو کر وہ بھی پاک ہو جائے گا اس کے جواب میں بعض حضرات نے تو یہ کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ ام ولد مجہولہ ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف نہیں ہے کیونکہ حافظ ابن حجرؒ نے ان کو تابعیہ قرار دیا ہے اور ان کا نام حمیدہ ذکر کیا ہے بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ یہاں قذر سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں خشک نجاستیں پڑی ہوں اور خشک نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کے لئے دھونے کی ضرورت نہیں اور مطلب یہ ہے کہ جو خشک نجاست کسی جگہ سے دامن پر لگ جائے تو بعد کی زمین سے لگ کر وہ خود اتر جائے گی بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ سوال کرنے والی خاتون یہ سوال کرنا چاہتی ہے کہ کیچڑ کی چھوٹی چھوٹی چھینٹیں پڑ جاتی ہیں تو حضور ﷺ نے سائلہ کو مطمئن کرنے کے لئے صرف معافی کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ پاک زمین کی تطہیر کا ذکر فرمایا تا کہ وہ بالکل مطمئن ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ ﴿أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا﴾ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ۔

۳۸۳: عبداللہ بن محمد نفیلی احمد بن یونس زہیر عبداللہ بن عیسیٰ موسیٰ بن عبداللہ بنو عبدالاشہل کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارا مسجد میں جانے کا راستہ گندا (رہتا ہے) جب بارش ہو تو ایسی صورت میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس راستہ سے آگے کوئی پاک راستہ بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پس یہ راستہ اس دوسرے راستہ کا بدلہ ہے (یعنی پاک راستہ میں چلنے کی وجہ سے کپڑا وغیرہ پاک ہو جائے گا) جب کہ ناپاک راستہ میں چلنے سے کپڑا ناپاک ہو گیا ہے۔

بَاب فِي الْأَذَى يُصِيبُ النَّعْلَ

باب: اگر جوتے پر ناپاکی لگ جائے؟

۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ح و حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ الْمَعْنَى قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ۔

۳۸۴: احمد بن حنبل' ابومغیرہ (دوسری سند) عباس بن ولید' مزید خبر دی مجھے میرے والد نے' ان کے والد (تیسری سند) محمود بن خالد' عمر بن عبد الواحد' اوزاعی' سعید بن ابی سعید مقبری' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص جوتا پہن کر ناپاکی پر سے گزرے تو اس کو مٹی پاک کر دے گی۔

۳۸۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفَّيْهِ فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ۔

۳۸۵: احمد بن ابراہیم' محمد بن کثیر صنعانی' اوزاعی' ابن عجلان' سعید بن سعید' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کے موزوں میں نجاست بھر جائے تو اس کو مٹی پاک کر دے گی۔

اگر موزہ پر ناپاکی لگ جائے؟

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ شریعت کی اصطلاح میں جوذف موزہ کہلاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ رگڑنے سے پاک ہو جائے گا جیسا کہ جوتا رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے لیکن جو موزے کپڑے یا نائلون کے ہوتے ہیں وہ دھونے سے ہی پاک ہوں گے۔

۳۸۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۸۶: محمود بن خالد' محمد بن عائذ' یحییٰ بن حمزہ' اوزاعی' محمد بن ولید' سعید بن ابوسعید' قعقاع بن حکیم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل حدیث کی طرح روایت کرتی ہیں۔

بَاب الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ

باب: اگر ناپاکی لگے کپڑوں میں نماز پڑھ لی تو کیا اب لوٹائے گا یا نہیں؟

۳۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ

۳۸۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابومعمر' عبدالوارث' اُمّ یونس بنت شداد' ان

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا ثُمَّ أَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ.

کی نند ام جحدر عامریہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا میں اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھی میں نے کپڑے پر اوپر سے کمبل (بھی) ڈال رکھا تھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کمبل کو اوڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ (کمبل پر) خون کا دھبہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نشان کے پاس سے مٹھی سے پکڑ کر غلام کے ہاتھ میں اسی طرح وہ کمبل میرے پاس بھیج دیا اور فرمایا کہ اس کمبل کو دھو کر خشک کر کے میرے پاس بھیج دو۔ میں نے پانی کا برتن منگا کر وہ کمبل دھویا پھر کمبل خشک کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوایا۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہی کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔

بَابُ الْبُصَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: اگر کپڑے میں تھوک لگ جائے؟

۳۸۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ.

۳۸۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' حضرت ابونضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے میں تھوک کر اس کو ہاتھ سے مسل ڈالا۔

۳۸۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۳۸۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كتاب الصلاة

بَاب فَرْضِ الصَّلَاةِ

٣٩٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

باب: نماز کی فرضیت کے احکام

۳۹۰: عبداللہ بن مسلمہ مالک ان کے چچا ابوسہیل ان کے والد کہ انہوں نے سنا طلحہ بن عبیداللہ سے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ ایک نجدی شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی آواز کی گنگناہٹ محسوس ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی گفتگو سمجھ نہیں جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ شخص جب قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں ہیں۔ اُس نے سوال کیا کہ اس کے سوا اور بھی کچھ نمازیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن نفل (نمازیں ہیں) راوی نے کہا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کو رمضان المبارک کے روزوں کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی روزہ رکھنا ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن نفلی روزہ ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ ﷺ نے اس کو زکوۃ کے بارے میں بتایا۔ اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ اور بھی کوئی صدقہ میرے ذمہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر نفلی صدقہ ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر وہ شخص پشت پھیر کر (واپس) چلا گیا اور (جاتے وقت) کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! میں (ان احکام میں) کسی قسم کی زیادتی نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ اگر وہ سچ کہتا ہے تو وہ کامیاب ہوا۔

نمازِ وتر اور غیر اللہ کی قسم سے متعلق ایک بحث:

مندرجہ بالا حدیث سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ نمازِ وتر اور نمازِ عید واجب نہیں ہے کیونکہ مذکورہ

حدیث میں اس کا تذکرہ نہیں ہے لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ عدمِ ذکر عدمِ شے کو مستلزم نہیں اور وتر کی تاکید کے بارے میں دیگر احادیث واضح ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث وتر کے واجب ہونے سے قبل کی ہے یا یہ کہ وتر دراصل نمازِ عشاء کے تابع ہیں اور نمازِ عیدین کا اس میں تذکرہ اس لئے نہیں ہے کیونکہ نمازِ عیدین فرائض یومیہ میں سے نہیں بلکہ اس کا وجوب ایک سال میں ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث میں فرائض یومیہ کی تعلیم دی گئی ہے۔وھذا قبل وجوب الوتر وانه تابع للعشاء وصلوة العيد لانها ليست من الفرائض اليوميه بل هى من الواجبات السنويه الخ (بذل المجهود ص ۳۲۵' ج ۱) اور اس حدیث کے آخری حصہ میں اُس شخص کے قسم کھانے کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت اللہ کی قسم کھانا درست ہے البتہ غیر اللہ کی قسم کھانا درست نہیں اور قرآن مجید میں جو غیر اللہ کی قسمیں کھائی گئی ہیں وہ قسمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھائی گئی ہیں لیکن انسان کے لئے کسی حال میں غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں' جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ''اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ اور جس شخص کو قسم کھانا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۳۹۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

۳۹۱: سلیمان بن داؤد' اسماعیل بن جعفر مدنی' حضرت ابوسہیل' نافع بن مالک' ابن ابی عامر مذکورہ سند کے ساتھ اس طرح روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے باپ کی قسم وہ شخص بامراد (اور کامیاب) ہوا میرے والد کی قسم وہ شخص جنتی ہے اگر اس نے سچے دِل سے کہا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَوَاقِيتِ

باب: اوقاتِ نماز

۳۹۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى

۳۹۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' مجھے بیان کیا عبدالرحمٰن بن فلاں بن ابی ربیعہ نے۔ (داؤد کہتے ہیں کہ فلاں سے مراد عبدالرحمٰن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعہ ہیں۔) حکیم بن حکیم نافع بن جبیر بن مطعم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل امینؑ نے خانہ کعبہ کے پاس دومرتبہ میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ سورج ڈھل گیا تھا اور سایہ جوتے کے تسمہ کے برابر ہوگیا (تھا) اور عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور نمازِ مغرب اس وقت پڑھائی جب روزہ افطار کیا جاتا ہے (یعنی غروبِ آفتاب کے بعد) اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہوگیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار سحری کھاتا ہے (یعنی بوقت طلوع صبح صادق) اس کے بعد دوسرے دن ظہر کی

بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی جبکہ ہر شے کا سایہ دو چند ہو گیا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ کھولا جاتا ہے اور نمازِ عشاء رات کے تین حصہ گزرنے پر پڑھائی اور فجر کی نماز (سورج نکلنے سے قبل) روشنی میں پڑھائی اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیگر انبیاءؑ کی اُمت میں بھی نماز کے یہی اوقات تھے اور مستحب وقت انہی دو وقتوں کے درمیان ہے۔

۳۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ

۳۹۳: محمد بن مسلمہ مرادی، ابن وہب، اُسامہ بن زید لیثی، حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ منبر پر تشریف فرما تھے انہوں نے عصر کی نماز میں تاخیر کی یہ دیکھ کر حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا تم کو اس کا علم نہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت (متعین) فرما دیا تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر بولو عروہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ بات بشیر بن ابی مسعود سے سنی ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت جبریل امین (علیہ السلام) تشریف لائے اور انہوں نے نماز کا وقت متعین فرمایا۔ میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی اور پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُنگلیوں پر پانچ نمازوں کو شمار کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس طرح) دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر سورج کے ڈھلتے ہی پڑھی اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر تاخیر سے ادا فرمائی اور ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرمی کی شدت میں کیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آفتاب بلند تھا اور سفید تھا اور اس میں زردی نہیں تھی اور آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ التَّغْلِيسَ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الْوَقْتَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يُفَسِّرُوهُ وَكَذَلِكَ أَيْضًا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْمَرٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا أَنَّ حَبِيبًا لَمْ يَذْكُرْ بَشِيرًا وَرَوَى وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الْمَغْرِبِ قَالَ ثُمَّ جَائَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتْ الشَّمْسُ يَعْنِي مِنْ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ يَعْنِي مِنْ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ حَدِيثِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے ہمراہ نمازِ عصر ادا کر کے ذوالحلیفہ (نامی جگہ) میں پہنچ جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غروبِ آفتاب کے فوراً بعد نماز مغرب ادا فرماتے اور عشاء کی نماز اس وقت ادا فرماتے کہ جب آسمان کے اطراف میں سیاہی پھیل جاتی اور کبھی (کبھی) نمازِ عشاء میں لوگوں کے جمع ہونے کے لئے تاخیر کرتے (تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ عشاء میں شریک ہو سکیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نمازِ فجر اندھیرے میں ادا فرمائی اور ایک مرتبہ روشنی میں بھی نمازِ فجر ادا فرمائی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندھیرے میں پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی روشنی میں نمازِ فجر ادا نہیں فرمائی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زہری سے معمر، مالک، ابن عیینہ، شعیب بن ابی حمزہ اور لیث بن سعد وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اس وقت کو بیان نہیں کیا جس میں نماز ادا کی اور نہ اس کی وضاحت کی۔ اسی طرح ہشام بن عروہ اور حبیب بن ابی مرزوق نے اس روایت کو عروہ سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ جس طرح معمر اور ان کے ساتھیوں نے بیان کیا ہے لیکن حبیب نے بشیر کا ذکر نہیں کیا اور وہب بن کیسان نے جابر کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ مغرب کے بارے میں بیان کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام دوسرے روز مغرب کے وقت سورج چھپ جانے کے بعد تشریف لائے یعنی (دونوں دن ایک ہی وقت تشریف لائے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے دوسرے روز نماز مغرب ایک ہی وقت میں پڑھائی اسی طریقہ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص حدیث حسان بن عطیہ، شعیب، ان کے والد اور ان کے دادا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں۔

عروہ کی روایت حضرت عمرو بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے اشکالات کی وجوہ:

اس حدیث میں حضرت عمرو بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عروہ کی روایت پر شبہ کا اظہار فرمایا اس کی مختلف وجوہات

بیان کی گئی ہیں ایک وجہ تو یہ تھی کہ عروہ نے حدیث کو سند کے بغیر نقل فرمایا یا شبہ کی وجہ یہ تھی کہ روایت ضعیف نہ ہو یا شبہ کی وجہ یہ تھی کہ نمازوں کے اوقات اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل امین کے واسطہ کے بغیر براہِ راست حضرت نبی اکرم ﷺ کو تعلیم فرمائے پھر حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطہ کا کیوں تذکرہ ہے؟ یا امامت جبریل پر شبہ ہوا کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام درجہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ سے کم ہیں اس لئے بعد میں حضرت عروہ نے روایت کو سند کے ساتھ پیش فرمایا اور مذکورہ روایت کے اس حصہ سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ نمازِ فجر اندھیرے میں افضل ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک یہ ہے کہ نمازِ فجر روشنی (اسفار) میں افضل ہے روایات دونوں قسم کی ہیں اس کے پیش نظر امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازِ فجر اندھیرے میں شروع کر کے روشنی میں ختم کر لی جائے اس طرح قرائت بھی طویل ہوگی اسی طرح روایات میں تعارض رفع کرنے کی ایک صورت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ نمازِ فجر اسفار (روشنی) میں پڑھی جائے جیسا کہ حدیث **اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر** میں فرمایا گیا ہے کیونکہ اس میں (کثرتِ جماعت ہونے کی وجہ سے) زیادہ ثواب ہے لیکن حضرت رسول اکرم ﷺ نے اندھیرے میں بھی نمازِ فجر پڑھی ہے کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تہجد کے عادی تھے اس لئے جس جگہ تہجد گزار حضرات زیادہ ہوں وہاں نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ہوگا جیسا کہ رمضان المبارک میں اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ورنہ اسفار (روشنی میں پڑھنا) افضل ہے۔وقال الحنفیه المستحب فی الفجر الاسفار وهو افضل من التغلیس (بذل المجهود ص۲۴۵' ج۱)

۳۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مُوسَى عَنْ اَبِي مُوسَى اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى حِينَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهِ اَوْ اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ اِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتَّى قَالَ الْقَائِلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْفَجْرَ وَانْصَرَفَ فَقُلْنَا اَطَلَعَتِ

۳۹۴: مسدد' عبداللہ بن داؤد' بدر بن عثمان' ابوبکر بن ابی موسیٰ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم کیا پھر آپ ﷺ نے نمازِ فجر اُس وقت ادا فرمائی کہ جب صبح صادق نکلتی ہے (یعنی اُس وقت کہ) جب کوئی شخص دوسرے کو نہ پہچان سکے (یعنی اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ پہچانا نہیں جا سکتا تھا) یا جو شخص اپنے پہلو میں ہوتا اس کو نہ پہچان سکتا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نمازِ ظہر کی اقامت اُس وقت پڑھی کہ جب سورج ڈھل گیا تھا یہاں تک کہ کسی نے کہا کہ (دوپہر ہوگئی ہے اور آپ ﷺ (وقت نماز سے) اچھی طرح واقف تھے (مطلب یہ کہ آپ ﷺ نے سورج کے ڈھلتے ہی ظہر کی نماز پڑھنا شروع کی جس کی وجہ سے بعض حضرات کو یہ خیال ہوگیا کہ اس وقت دوپہر ہو رہی ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم کیا اور انہوں نے نمازِ عصر کی اقامت کہی

الشَّمْسُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ قَالَ أَمْسَى وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ هَذَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى شَطْرِهِ وَكَذَلِكَ رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جبکہ سورج سفید اور بلند تھا۔ پھر حضرت بلال کو حکم فرمایا اور انہوں نے نمازِ مغرب کو اُس وقت قائم کیا جب سورج غروب ہو گیا تھا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور انہوں نے نمازِ عشاء کو ایسے وقت میں قائم کیا کہ جب شفق غروب ہو گیا تھا۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے نمازِ فجر پڑھی۔ نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد ہم نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ کیا سورج نکل آیا (آپ نے اگلے روز نمازِ فجر آخر وقت میں ادا فرمائی تھی اور آپ ﷺ کا یہ عمل اُمت کی تعلیم کے لئے تھا) اور آپ ﷺ نے نماز ظہر ایسے وقت ادا فرمائی کہ جب پہلے روز نمازِ عصر ادا فرمائی تھی اور نمازِ عصر اس وقت پڑھی کہ جس وقت آفتاب زرد رنگ کا ہو گیا تھا یا اُس وقت شام ہو گئی اور نمازِ مغرب شفق کے غائب ہونے سے قبل ادا فرمائی اور نمازِ عشاء تہائی رات تک ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے کہ جس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا۔ جان لو مستحب وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے بواسطہ عطاء بن جابر نبی اکرم ﷺ سے اس طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس کے بعد آپ نے عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ تہائی رات پر بعض نے فرمایا آدھی رات پر اسی طرح ابن بریدہ نے اپنے والد سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمل:

حضرت رسول اکرم ﷺ نے اُمت کو نماز کا اوّل اور آخر وقت بتلانے کے لئے ایک دن نماز شروع وقت میں ادا فرمائی اور دوسرے روز آخر وقت میں نماز ادا کی اور مذکورہ حدیث سے نمازِ فجر کو آپ ﷺ کا اندھیرے میں پڑھنا معلوم ہوتا ہے جس کا احناف نے یہ جواب دیا ہے کہ: **لا یعرف وجه صاحبه** الخ یہ جملہ راوی کا شک ہے جیسا کہ بذل المجہود ص ۲۲۱ ج ا میں ہے: وهذه شك من الراوى الخ

۳۹۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى

۳۹۵: عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، قتادہ کہ سنا ابو ایوب نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے الخ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ نمازِ عصر کا وقت نہ شروع ہو اور عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج میں زردی نہ آئے اور نمازِ مغرب کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ شفق کی روشنی زائل نہ ہو

نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

جائے اور نمازِ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور نمازِ فجر کا وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّيهَا

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پنج وقتہ نمازوں کو کیسے ادا کرتے تھے؟

۳۹۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرًا عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

۳۹۶: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سعد بن ابراہیم' حضرت محمد بن عمرو اور وہ ابن الحسن بن علی بن طالب ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر دوپہر کے ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج میں جان ہوتی تھی اور مغرب غروبِ آفتاب کے فوراً بعد پڑھتے تھے اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب لوگ جمع ہو جاتے تو جلدی ادا فرماتے اور جب لوگ کم ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء تاخیر سے پڑھتے اور نمازِ صبح اس وقت پڑھتے جب تک کہ اندھیرا ہوتا۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں سورج میں زندگی ہونے سے مراد سورج کا صاف اور روشن ہونا اور اس کی گرمی وغیرہ میں کسی قسم کی کمی نہ آنا مراد ہے۔

۳۹۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ وَكَانَ لَا يُبَالِي تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ

۳۹۷: حفص بن عمر' شعبہ' ابوالمنہال' حضرت ابی برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا فرماتے جس وقت کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر کی نماز اس وقت تک پڑھتے جبکہ ہم میں سے کوئی شخص مدینہ کی آبادی کے ایک سرے سے ہو کر واپس آ جاتا اور آفتاب میں جان ہوتی اور میں نمازِ مغرب کا وقت بھول گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ عشاء تاخیر سے پڑھنے میں کوئی باک نہ تھا اور کبھی آدھی رات تک ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ عشاء سے قبل سونا عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند تھا اور نمازِ فجر ایسے وقت میں ادا فرماتے کہ آدمی اپنے برابر میں کھڑے واقف شخص کو نہیں پہچانتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ساٹھ آیات سے لے کر سو آیات

يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔ تک پڑھتے۔

عشاء کے بعد گفتگو:

بعض علماء عشاء سے قبل سونے کو مکروہ فرماتے ہیں اور بعض حضرات نے اجازت دی ہے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ آپ عشاء سے قبل سو جاتے تھے اور پھر کچھ دیر آرام فرما کر عشا کے لئے بیدار ہو جاتے۔ بہر حال بعض علماء نے عشاء سے قبل سونے کی اجازت دی ہے آج کل جیسا کہ یہ طریقہ سا چل پڑا ہے کہ لوگ رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں جس سے عموماً نمازِ فجر قضا ہو جاتی ہے ایسا طریقہ شرعاً منع ہے اسی لئے حدیث میں عشاء کے بعد خواہ مخواہ کی فضول باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: وقت نمازِ ظہر

۳۹۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ۔

۳۹۸: احمد بن حنبل' مسدد دونوں نے کہا' عباد بن عباد' محمد بن عمرو' سعید بن حارث انصاری' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ ظہر پڑھتا تھا اور میں ایک مشت میں کنکری اُٹھا لیا کرتا تھا تاکہ وہ میری مٹھی میں ٹھنڈی ہو جائیں اور میں جب سجدہ میں جاتا تو میں کنکریوں کو پیشانی کے نیچے رکھ لیا کرتا تھا اور سخت گرمی کی وجہ سے میں انہی پر سجدہ کرتا تھا۔

۳۹۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔

۳۹۹: عثمان بن ابی شیبہ' عبیدہ بن حمید' ابو مالک اشجعی' سعد بن طارق' کثیر بن مدرک' اسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ ظہر کا موسم گرما میں اندازہ (سایہ کے) تین قدم سے پانچ قدم ہو جانے اور سردی کے موسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ ظہر کا اندازہ پانچ قدم سے سات قدم تھا۔

ظہر کے لئے معمولِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حدیث بالا سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ایک مثل کے بعد نہیں پڑھتے تھے کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اس کے سات قدم کے برابر ہوتا ہے آپ ظہر کبھی آدھی مثل پر پڑھتے تھے اور کبھی اس سے زیادہ پر پڑھتے تھے اور سایہ کی کمی زیادتی اسی

قدر ہو گی کہ جس قدر سورج سمت الراس سے قریب ہوگا اور سورج جس قدر سمت الراس کی طرف مائل ہوگا اسی قدر سایہ لمبا ہوگا واضح رہے کہ نماز کے اوقات ہر علاقہ اور ہر ملک میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ برطانیہ اور اس اطراف کے ممالک میں دیگر اوقات میں اور اس اطراف میں اس سے مختلف ہیں نظام الاوقات کے مختلف ہو جانے سے متعلق مختلف کتابچے پاک و ہند سے شائع ہوئے ہیں اس لئے اس سلسلہ میں ان رسائل کا مطالعہ مفید ہوگا اس جگہ وہ تفصیل عرض کرنا دشوار ہے۔ عموماً پاکستان کی مساجد میں فریم کروا کر ''اوقاتِ نماز'' کا سالانہ نقشہ لگا ہوتا ہے۔

۴۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ أَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ۔

۴۰۰: ابوالولید طیالسی' شعبہ' مجھے خبر دی ابوالحسن نے ابوداؤد کہتے ہیں یہاں ابوالحسن مہاجر مراد ہیں وہ کہتے ہیں میں نے سنا زید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوذر سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مؤذن نے ظہر کی اذان دینا چاہی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (ذرا) ٹھنڈک ہونے دو اس کے بعد مؤذن نے دوبارہ اذان کہنے کا ارادہ کیا تو پھر آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو اس طرح دو مرتبہ یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سخت گرمی دوزخ کی بھاپ سے (پیدا) ہوتی ہے جس وقت شدید گرمی ہو تو نماز (ظہر) ٹھنڈا کر کے پڑھو (یعنی تاخیر سے پڑھو)۔

۴۰۱ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۴۰۱: یزید بن خالد بن موہب ہمدانی اور قتیبہ بن سعید ثقفی' بے شک لیث نے انہیں بیان کیا ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت (یعنی کچھ دیر کر کے) پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

موسم کی تبدیلی کی شرعی وجہ:

بعض حضرات نے ان الفاظ کو ظاہری معنی پر محمول کیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ دوزخ کی آگ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرے بعض حصے بعض حصے کو کھا گئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو سردی اور گرمی میں ایک ایک سانس لینے کی اجازت دی چنانچہ دوزخ سردی میں اندر کی جانب سانس لیتی ہے اور گرمی کے موسم میں باہر کی جانب۔ لہٰذا اس کے نتیجہ

میں گرمی سردی کا موسم ہے بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کو تشبیہ پر محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ دُنیاوی گرمی بھی دراصل دوزخ کی گرمی کا ایک نمونہ ہے ایسی سخت گرمی میں نماز کے لئے حاضری میں تکلیف اور زحمت ہوتی ہے اور خشوع وخضوع بھی نمازی کو حاصل نہیں ہوتا اس لئے گرمی کی شدت میں نمازِ ظہر میں دیر کرنا بہتر ہے۔

۴۰۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ بِلاَلًا كَانَ يُؤَذِّنُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

۴۰۲: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی اذان دیا کرتے تھے۔

بَاب فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: وقت نمازِ عصر

۴۰۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۴۰۳: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر ایسے وقت پڑھتے تھے کہ جس وقت آفتاب زندہ' سفید اور بلند ہوتا اور آدمی عصر کی نماز پڑھ کر (مدینہ کے) اطراف عوالی میں پہنچ جاتا (لیکن) آفتاب (اُس وقت بھی) بلند ہوتا تھا۔

۴۰۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ أَوْ أَرْبَعَةٍ۔

۴۰۴: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' کہتے ہیں کہ عوالی مدینہ منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ راوی نے کہا کہ شاید چار میل بھی کہا۔

عوالی مدینہ:

حدیثِ بالا میں عوالی کا لفظ استعمال ہوا ہے دراصل عوالی ان دیہاتوں کو کہتے ہیں کہ جو مدینہ منورہ کی بلندیوں پر واقع ہیں اور وہ مدینہ سے تقریباً چار میل کے قریب ہیں۔

۴۰۵ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا۔

۴۰۵: یوسف بن موسیٰ' جریر' منصور' خیثمہ نے کہا کہ سورج کے زندہ ہونے کا یہ مفہوم ہے کہ سورج میں گرمی محسوس کی جائے۔

۴۰۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

۴۰۶: قعنبی کہتے ہیں میں نے مالک بن انس کے سامنے پڑھا ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے عروہ نے کہا تحقیق بیان کیا مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے جبکہ

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ۔

دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرہ میں ہوتی۔

وقت عصر کے بارے میں حنفیہ کا مسلک:

حنفیہ کے نزدیک عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنا افضل ہے جب تک کہ سورج کی رنگت زرد نہ ہو جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر بتاخير صلوة العصر۔ (مجمع الزوائد ج ۱ ص ۳۰۷) یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ عصر کو تاخیر سے ادا کرنے کا حکم فرماتے۔ لیکن حضرات شوافع نمازِ عصر جلدی پڑھنے کو افضل فرماتے ہیں اور وہ حدیث ۴۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال لاتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسے وقت میں نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت کہ دھوپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرش پر تھی اور دیوار پر نہیں چڑھی تھی لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ عربی زبان میں حجرہ چھت والی عمارت اور بغیر چھت کی عمارت دونوں پر اطلاق ہوتا ہے اگر اس جگہ چھت والی عمارت مراد ہے تو یہ واضح ہے کہ سورج کی روشنی حجرہ میں آنے کا راستہ صرف دروازہ ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا دروازہ جانب مغرب میں تھا لیکن کیونکہ اس کی چھت نیچی تھی اور دروازہ چھوٹا تھا اس لئے بوقت غروب آفتاب ہی وہاں دھوپ آ سکتی تھی فيدل على التاخير لا على التعجيل (بذل المجهود ص ۲۳۷' ج ۱)

۴۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً۔

۴۰۷: محمد بن عبدالرحمٰن عنبری' ابراہیم بن ابوالوزیر' محمد بن یزید یمامی' مجھے بیان کیا یزید بن عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان ان کے والد ان کے دادا علی بن شیبان سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر ادا کرنے میں تاخیر اُس وقت تک فرماتے جب تک کہ سورج سفید اور صاف رہتا۔

باب فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

باب: صلوٰۃ وسطیٰ

۴۰۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ

۴۰۸: عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ اور یزید بن ہارون' ہشام بن حسان محمد بن سیرین عبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (غزوہ) خندق کے موقعہ پر فرمایا کہ ہم کو اُن لوگوں نے (یعنی کفار نے) صلوٰۃ وسطیٰ سے (نمازِ عصر سے) روک دیا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی قبروں کو دوزخ کی آگ سے بھر دے۔

وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا۔

نماز قضا ہونے پر اظہارِ افسوس:

مذکورہ بالا حدیث میں غزوۂ خندق کے واقعہ کا تذکرہ ہے اس غزوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے اطراف میں ایک بڑی خندق کھودی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اُس خندق میں تھے اور کفار اُس خندق کے دوسری طرف تھے۔ کفار کی سختیوں کے سبب آپ کی نمازیں قضا ہو گئیں تھیں۔ نماز ظہر، عصر، مغرب کی قضا نمازوں کو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد پڑھا۔ بہر حال مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوٰۃ الوسطیٰ کے قضاء ہونے کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہارِ افسوس کا بیان ہے صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد اکثر حضرات کے نزدیک عصر کی نماز مراد ہے ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى......﴾

۴۰۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى [النساء: ۱۰] وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۰۹: قعنبی، مالک، زید بن اسلم، قعقاع بن حکیم، ابویونس مولیٰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے مجھے ایک قرآن شریف لکھنے کا حکم فرمایا اور یہ فرمایا کہ جب تم آیت کریمہ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ پر پہنچو تو مجھے خبر کر دینا چنانچہ جس وقت میں (قرآن مجید لکھتے لکھتے) مذکورہ آیت پر پہنچا تو میں نے ان سے عرض کیا تو انہوں نے مجھے اس طرح لکھوایا حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور عصر کی نماز کی اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا۔

۴۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزِّبْرِقَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ۔

۴۱۰: محمد بن مثنیٰ مجھے بیان کیا محمد بن جعفر، شعبہ نے، مجھے بیان کیا عمرو بن حکیم نے وہ کہتے ہیں میں نے سناز برقان سے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر اور زید بن ثابت سے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر دوپہر کو پڑھا کرتے تھے اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم پر تمام نمازوں سے زیادہ سخت یہی نماز تھی۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ (تو صلوۃِ وسطیٰ مقرر ہوئی) راوی نے کہا کہ دراصل اس نماز سے قبل دو نمازیں ہیں ایک نمازِ عشاء اور دوسری نمازِ فجر اور اس کے بعد دو نمازیں ہیں ایک نمازِ عصر اور دوسری مغرب۔

باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا

باب: ایک رکعت میں شامل ہونے والا پوری نماز کے ثواب کا مستحق ہے

۴۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ۔

۴۱۱: حسن بن ربیع' بیان کیا مجھ سے ابن مبارک نے' معمر' ابن طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غروبِ آفتاب سے قبل نمازِ عصر کی ایک (ہی) رکعت پائے تو گویا اس شخص نے عصر کی نماز پوری پڑھ لی اور جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل نمازِ فجر کی ایک ہی رکعت پالی تو (گویا) اس نے نمازِ فجر (پوری پڑھ لی)۔

اگر طلوع وغروب سے کچھ دیر قبل نماز پڑھی:

حدیثِ بالا کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ کیفیت میں فجر اور عصر دونوں نمازیں ادا قرار دی جائیں گی نہ کہ قضا۔ مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ نمازِ عصر کا وقت غروبِ شمس تک ہے حدیث مذکورہ بالا میں نمازِ عصر سے متعلق جو حکم فرمایا گیا ہے وہ متفقہ ہے اور نمازِ فجر کے بارے میں حدیثِ بالا میں مذکورہ حکم کے سلسلہ میں حنفیہ فسادِ نماز کے قائل ہیں اور حدیثِ بالا کے سلسلہ میں محدثین حنفیہ نے تفصیلی کلام فرمایا ہے صاحب بذل المجہود از ص ۲۴۰ تا ۲۴۱ جلد اوّل میں اور حضرت علامہ تقی عثمانی کا دامت برکاتہم نے درس ترمذی جلد اوّل از ص ۴۳۵ تا ۴۳۰ میں تفصیلی اور تحقیقی کلام فرمایا ہے مذکورہ مقامات پر حدیث کی مکمل تشریح ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

باب التَّشْدِيدِ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ إِلَى الْاِصْفِرَارِ

باب: سورج زرد ہونے تک عصر میں تاخیر کی وعید

۴۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ

۴۱۲: قعنبی' مالک' حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نمازِ ظہر پڑھ کر حاضر ہوئے (ہم نے دیکھا کہ) وہ نمازِ عصر ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ نماز پڑھ چکے تو ہم نے نماز (عصر) بہت جلدی پڑھنے کے بارے میں عرض کیا یا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (خود ہی) اس سلسلہ میں کہا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ یہ نماز منافقوں کی ہے یہ نماز نفاق کرنے والوں کے لئے یہ نماز نفاق کرنے والوں کی ہے۔ مطلب یہ کہ ان میں سے کوئی شخص آفتاب کے زرد (رنگ کے) انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور جب سورج زرد رنگ کا ہونے لگتا ہے اور سورج شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے یا فرمایا کہ جس وقت آفتاب شیطان کی دونوں سینگوں کے اُوپر آ جاتا ہے تو اس وقت کھڑا ہو کر (جلدی جلدی) چار ٹکر مار لیتا ہے اور بہت ہی معمولی اللہ کا ذکر کرتا ہے۔

منافق کی نماز:

مندرجہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں علماء کی مختلف آراء ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حقیقتاً شیطان' سورج غروب ہونے کے وقت اپنا سر سورج کے اُوپر رکھتا ہے تا کہ جو لوگ سورج کی عبادت کرنے والے ہیں ان کا سجدہ شیطان کے لئے ہو اسی لئے شریعت میں سورج نکلنے غروب ہونے اور اس کے عین استواء آسمان کے وقت ہونے کے وقت نماز پڑھنا ناجائز فرمایا گیا بعض حضرات نے فرمایا اس سے مراد شیطان کے ماننے والے ہیں جو کہ سورج کی عبادت کرتے ہیں اور حدیث کے آخری حصہ میں مذکورہ شخص کی نماز کی مثال مرغ کی ٹھونگ سے دی گئی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح مرغ یا کوئی اور پرندہ ایک دوسرے کے بعد ٹھونگیں زمین پر مارتا ہے درمیان میں نہیں ٹھہرتا اسی طرح دو سجدوں کے درمیان نہ بیٹھے گویا کہ ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعات میں چار سجدے ہوئے لیکن لاپرواہی اور بے دِلی کے ساتھ ہوئے۔ گویا اس حدیث میں جلدی جلدی نماز کی اور نماز کو قصداً تاخیر سے پڑھنے کی وعید فرمائی گئی اور مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھنے والے کی نماز کو منافق کی نماز فرمایا گیا۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلوٰةُ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر ضائع ہونے کی وعید

۴۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أُوتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ فِيهِ وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وُتِرَ۔

۴۱۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہوگئی گویا اس کا مال لٹ گیا اور اہل و عیال ضائع ہو گئے (تباہ ہو گئے) ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لفظ ''اُتِر'' استعمال فرمایا ہے اور اس روایت میں ایوب پر اختلاف ہے اور زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ ((وُتِر)) نقل فرمایا ہے۔

۴۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذَلِكَ أَنْ تَرَى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ۔

۴۱۴: محمود بن خالد' ولید' ابو عمر اوزاعی نے فرمایا کہ عصر کی نماز میں دیر کرنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد رنگ کی ہو جائے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۴۱۵ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَرْمِي فَيَرَى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ۔

۴۱۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا۔

۴۱۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ۔

باب: وقت نمازِ مغرب

۴۱۵: داوٗد بن شبیب' حماد' ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر جب ہم تیراندازی کرتے تو ہم لوگوں کو تیر کی جگہ نظر آتی تھی۔

۴۱۶: عمرو بن علی' صفوان بن عیسیٰ' یزید بن ابی عبید' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب سورج کے غروب ہوتے ہی پڑھ لیتے تھے یعنی جونہی سورج کا اُوپر کا کنارہ غروب ہو جاتا (اُس وقت مغرب پڑھ لیتے تھے)۔

۴۱۷: عبید اللہ بن عمر' یزید بن زریع' محمد بن اسحاق' یزید بن ابی حبیب' حضرت مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ابوایوب ہم لوگوں کے پاس جہاد کے ارادہ سے تشریف لائے اور اس وقت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مصر کے امیر تھے۔ انہوں نے جب نمازِ مغرب پڑھنے میں تاخیر فرمائی تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا اے عقبہ! یہ کیسی نماز ہے؟ عقبہ نے فرمایا کہ ہم لوگ مصروف تھے' انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری اُمت ہمیشہ بھلائی سے رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک کہ وہ نمازِ مغرب پڑھنے میں ستارے نظر آنے تک تاخیر نہ کریں گے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۴۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

باب: وقت نمازِ عشاء

۴۱۸: مسدد' ابوعوانہ' ابوبشر' بشیر بن ثابت' حبیب بن سالم' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نمازِ عشاء کے وقت سے خوب واقف ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اس قدر رات گزرنے کے بعد پڑھتے تھے کہ جس قدر رات گئے تیسری تاریخ کا چاند چھپتا ہے۔

۴۱۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَمْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ أَتَنْتَظِرُونَ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَوْلَا أَنْ تَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ۔

۴۱۹: عثمان بن ابی شیبہ‘ جریر‘ منصور‘ حکم‘ نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک رات کو ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے انتظار میں نمازِ عشاء کے لئے بیٹھے رہے آپ نمازِ عشاء کے لئے تہائی رات یا اس سے کچھ زیادہ وقت گزر جانے کے بعد تشریف لائے نہ معلوم آپ مشغول تھے یا ویسے ہی آپ ﷺ کو تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ جب آپ (حجرۂ مبارکہ سے) نکلے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اُس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کا انتظار کر رہے ہو؟ (یاد رکھو کہ) اگر میری امت پر یہ بات بوجھ نہ بنتی تو میں نمازِ عشاءِ ہمیشہ اسی وقت پڑھایا کرتا اس کے بعد آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم فرمایا‘ پھر اس نے نمازِ عشاء کے لئے تکبیر کہی۔

۴۲۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ أَبْقَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ فَأَخَّرَ حَتَّى ظَنَّ الظَّانُّ أَنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ صَلَّى فَإِنَّا لَكَذَلِكَ حَتَّى خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ كَمَا قَالُوا فَقَالَ لَهُمْ أَعْتِمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔

۴۲۰: عمرو بن عثمان حمصی‘ ان کے والد‘ جریر‘ راشد بن سعد‘ عاصم بن حمید سکونی کہ سنا انہوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے جناب رسول اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کیلئے انتظار کیا۔ آپ کو دیر ہو گئی یہاں تک کہ کسی کو خیال ہوا کہ شاید (آج آپ نمازِ عشاء کیلئے) تشریف نہ لائیں گے اور کسی صاحب نے کہا کہ آپ ﷺ نمازِ عشاء پڑھ چکے ہیں ہم ابھی اسی (شش و پنج) میں تھے کہ نبیؐ نماز کیلئے تشریف لائے۔ لوگ آپ کے تشریف لانے سے قبل جس طرح کی گفتگو کر رہے تھے آپ کے سامنے بھی ویسی ہی گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرو۔ تم لوگوں کو اس نماز کی وجہ سے تمام اُمتوں پر فضیلت بخشی گئی ہے (تم سے پہلے) کسی بھی اُمت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

۴۲۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي

۴۲۱: مسدد‘ بشر بن مفضل‘ داؤد بن ابی ہند‘ ابونضرہ‘ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نمازِ عشاء رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کرنا چاہی مگر آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف نہ لائے۔ یہاں تک (اسی انتظار میں) تقریباً آدھی رات گزر گئی مگر اس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور ہم لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو چنانچہ ہم لوگ اسی جگہ بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اور لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ اپنے اپنے بستروں میں سو گئے اور (تم

صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

لوگوں نے نماز نہیں پڑھی یاد رکھو) جب تک تم لوگ نماز کا انتظار کرتے رہو گے' نماز ہی میں رہے اگر مجھے کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار آدمی کی بیماری کا احساس نہ ہوتا تو میں اس نماز میں آدھی رات تک تاخیر کرتا۔

بَاب فِي وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کا وقت

۴۲۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

۴۲۲: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب عورتیں نماز سے فارغ ہو کر چادریں اوڑھے ہوئے واپس ہوتی تھیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے)۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

۴۲۳: اسحٰق بن اسماعیل' سفیان بن عجلان' عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان' محمود بن لبید' رافع بن خدیج' سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح کو روشن کرو یعنی صبح کی نماز روشنی میں ادا کرو اس میں اجر زیادہ ہے۔

نمازِ فجر روشنی میں پڑھنا افضل ہے:

یہ حدیث حضرات حنفیہ کی متدل ہے اور حنفیہ نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ نمازِ فجر صبح کی روشنی (اسفار) میں ادا کرنا افضل ہے البتہ حدیث ۴۲۲ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنے سے متعلق روایت کا حنفیہ نے یہ جواب دیا گیا ہے کہ اس روایت میں من الغلس (اندھیرے کی وجہ سے) جو یہ لفظ ہے یہ راوی کی طرف سے ہے اور راوی کی رائے ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام نہیں ہے یعنی راوی نے یہ سمجھا کہ نہ پہچانے جانے کا سبب اندھیرا تھا حالانکہ عورتوں کے نہ پہچانے جانے کا سبب چادریں تھیں نہ کہ اندھیرا اور اس روایت کے سلسلہ میں صاحب بذل المجہود فرماتے ہیں "واختلف فی معناه فقيل لا يعرفن النساء أم رجال وقيل لا يعرف اعيانهن بان لا يكون الامتياز بين خديجة وزينب الخ (بذل المجهود ص ٢٤٤، ج ١) روایت کے مفہوم میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ عورت' مرد یا یہ کہ زینب یعنی نام نہیں پہچانے جاتے تھے۔ تفصیل کے لئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

باب: نمازوں کی حفاظت کرنے کا حکم

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ

۴۲۴: محمد بن حرب واسطی' یزید بن ہارون' محمد بن مطروف' زید بن اسلم'

حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

عطاء بن یسار' حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ ابومحمد نے کہا کہ وتر کی نماز ضروری ہے (ابومحمد ایک صحابی کا نام ہے ان کا پورا نام مسعود بن زید ہے یا مسعود بن اوس ہے) جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ ابومحمد نے غلط کہا میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں پس جو شخص ان کے لئے اچھے طریقے سے وضو کرے گا اور ہر ایک نماز کو اس کے صحیح اور افضل وقت میں پڑھے گا اطمینان سے رکوع کرے گا اور نماز کو خشوع وخضوع سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کی مغفرت کا وعدہ ہے اور جو شخص اس طرح نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ (اس کی مغفرت کا) عہد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے خواہ اس کی مغفرت کرے یا عذاب دے۔

۴۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا قَالَ الْخُزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا أُمُّ فَرْوَةَ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ۔

۴۲۵: محمد بن عبداللہ خزاعی' عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ بن عمر' قاسم بن غنام ان کی والدہ حضرت اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ اعمال میں کونسا عمل اولیٰ اور افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز اوّل وقت میں ادا کرنا۔ خزاعی نے اپنی روایت میں یہ فرمایا کہ ان کی پھوپھی اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا سوال کیا گیا تھا۔

۴۲۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ

۴۲۶: عمرو بن عون' خالد' داؤد بن ابی ہند' ابوحرب بن الاسود' عبداللہ بن فضالہ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے دینی احکام سکھائے تو یہ بھی سکھایا کہ حفاظت کرو پانچ نمازوں کی۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ ان اوقات میں مجھے بہت مشغولیت رہتی ہے۔ آپ ﷺ مجھے ایک ایسا عمل ارشاد فرمادیں کہ میں جب وہ عمل کروں تو وہ ہی مجھ کو کافی ہو جائے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا کہ عصرین پر محافظت کر۔ ہمارے عرف میں عصرین کے لفظ کا رواج نہیں

عَنِّی فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا۔

تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ عصرین سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد ایک نماز سورج نکلنے سے قبل کی ہے اور دوسری نماز سورج ڈوبنے سے پہلے کی ہے یعنی نمازِ فجر اور نمازِ عصر مراد ہے۔

۴۲۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ۔

۴۲۷: مسدد' یحییٰ' اسماعیل بن ابی خالد' ابوبکر بن حضرت عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بصرہ کے ایک آدمی نے ان سے معلوم کیا کہ تم نے رسول اکرم ﷺ سے کیا بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جو کہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرتا ہو۔ اس شخص نے کہا کہ تم نے سنا ہے؟ تم نے سنا ہے؟ تم نے سنا ہے؟ انہوں نے ہر مرتبہ جواب دیا کہ ہاں سنا ہے میں نے اور میرے کانوں نے اور میرے قلب نے اس بات کو اچھی طرح یاد رکھا۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ میں نے بھی رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ یہی فرماتے تھے۔

بَاب إِذَا أَخَّرَ الْإِمَامُ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ

باب: امام نماز کو مقررہ وقت سے مؤخر کردے تو کیا حکم ہے

۴۲۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ يَعْنِي الْجَوْنِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ أَوْ قَالَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّهَا فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔

۴۲۸: مسدد' حماد بن زید' ابوعمران جونی' عبداللہ بن صامت' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! اس وقت تم کیا کرو گے جب تمہارے اُوپر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز ضائع کر دیں گے یا فرمایا کہ نماز میں تاخیر کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نماز وقت پر پڑھنا پھر اگر ان کے ہمراہ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

اگر عشاء اور ظہر دوبارہ پڑھے:

مذکورہ حدیث میں نماز کو اس کے وقت (اوّل وقت پر) ادا کرنے کا حکم ہے تا کہ جماعت کا ثواب بھی مل جائے اور احناف کے نزدیک نمازِ ظہر اور نمازِ عشاء ہی کے ساتھ مذکورہ حکم خاص ہے یعنی اگر ایک مرتبہ نمازِ عشاء یا نمازِ ظہر پڑھ لی تو دوبارہ نفل کی نیت سے ان دو نمازوں میں شریک ہونا درست ہے اس کے علاوہ جماعت میں شرکت نہیں کر سکتا اور مذکورہ بالا حدیث

میں مراد نمازِ ظہر اور نمازِ عشاء ہے: "قال القاری وھو محمول علی الظھر والعشاء عندنا وعند بعض الشافعیه لان الصبح والعصر لانفل بعدھما والمغرب لا تعاد عندنا لان النفل لا یکون ثلاثیا وان ضم الیھا رکعة فضیه مخالفة الامام" الخ (بذل المجھود ص ۲۴۹، ج۱)

۴۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْنَا قَالَ فَسَمِعْتُ تَكْبِيرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ أَجَشُّ الصَّوْتِ قَالَ فَأُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ مَيِّتًا ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْقَهِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَلَزِمْتُهُ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَتَتْ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

۴۲۹: عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی' ابوالولید' اوزاعی' مجھے بیان کیا حسان بن عطیہ' عبدالرحمٰن بن سابط' حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ ہمارے پاس یمن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قاصد رسول تشریف لائے۔ میں نے نمازِ فجر میں ان کی تکبیر سنی وہ بھاری آواز والے شخص تھے مجھے ان سے تعلق ہو گیا اور میں نے تا زندگی انہیں نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کو ملک شام میں دفنایا ان کی وفات کے بعد میں نے خیال کیا کہ اب فقہ سے زیادہ واقف کون شخص ہے؟ تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو بھی تمام زندگی نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہارے اُوپر ایسے سردار (مسلط) ہوں گے جو کہ نماز کو اپنے وقت ادا نہیں کریں گے میں نے عرض کیا کہ جس وقت ایسا دور آئے تو اس وقت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز اپنے وقت میں پڑھا کرنا اور ان کے ساتھ بھی نفل سمجھ کر پڑھ لیا کرنا۔

۴۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الْمَعْنَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ

۴۳۰: محمد بن قدامہ بن اعین' جریر' منصور' ہلال بن یساف' ابی المثنیٰ' حضرت عبادہ بن صامت کے بھانجے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے (دوسری سند) محمد بن سلیمان الانباری' وکیع' سفیان' منصور' ہلال بن سیاف' ابی مثنیٰ الحمصی' ابی ابن امرأة' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم لوگوں پر ایسے حکمران ہوں گے کہ جن کو ان کی مشغولیات وقت پر نماز ادا کرنے سے مانع ہوں گی حتیٰ کہ نماز کا وقت نکل جائے گا تم لوگ نمازوں کو وقت پر ادا کیا کرنا۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَالَ سُفْيَانُ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ایسے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دِل چاہے تو ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔ سفیان کی روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ایسے لوگوں کے ہمراہ نماز پاؤں تو پڑھ لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں تم ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لینا اگر تمہارا دِل چاہے۔

۴۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ يَعْنِي الزَّعْفَرَانِيَّ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ۔

۴۳۱: ابوالولید طیالسی' ابوہاشم زعفرانی' صالح بن عبید' حضرت قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم لوگوں پر ایسے حاکم ہوں گے کہ جو نمازوں کو دیر سے پڑھا کریں گے انکے ساتھ پڑھی ہوئی نماز تم لوگوں کیلئے باعث خیر ہوگی (کیونکہ تم لوگ اوّل وقت نماز پڑھ چکے ہو گے پھر ان لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھنے میں تم کو دوگنا ثواب ملے گا) البتہ ان حکمرانوں پر (نماز تاخیر سے پڑھنے کا) گناہ ہوگا۔ تم لوگ ان کے ساتھ نماز پڑھتے رہنا جب تک وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہیں۔

بَاب فِي مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا

باب: اگر بغیر نماز پڑھے سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے؟

۴۳۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

۴۳۲: احمد بن صالح' ابن وہب' مجھے خبر دی یونس' ابن شہاب' ابن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو واپسی کا سفر شروع فرمایا۔ ہم لوگوں کو نیند آنے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب میں ایک جگہ قیام کیا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تم ہماری حفاظت کرنا اور رات گزرنے کا دھیان رکھنا' راوی کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھی نیند آ گئی کیونکہ وہ اپنے اُونٹ سے سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے (اور وہ اسی حالت میں سو گئے) بہرحال نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی اور اسی طرح نہ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی آنکھ کھلی یہاں تک کہ (دن نکل آیا) اور دھوپ نکلنے لگی۔ سب سے پہلے رسول

فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذٰلِكَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِي عَنْ يُونُسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِذِكْرِي قَالَ أَحْمَدُ الْكَرَى النُّعَاسُ ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر بیدار ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ حضرت بلال نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' مجھ پر بھی نیند نے اسی طرح غلبہ پالیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پایا۔ اس کے بعد کچھ فاصلہ تک آپ اُونٹوں کو اس جگہ سے لے کر چلے۔ اس کے بعد رسول اکرمؐ نے وضو کیا اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی پھر نمازِ فجر پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے وہ نماز پڑھ لے کیونکہ ارشادِ الٰہی ہے کہ نماز کو قائم کرو میری یاد کے لئے یونس فرماتے ہیں کہ ابن شہاب اسی طرح پڑھتے تھے یعنی لذکری کے بجائے لذکریٰ (زبر کے ساتھ) لیکن مشہور قراءت میں اس طرح ہے یعنی نماز قائم کرو لذکری میری یاد کے لئے۔ احمد کہتے ہیں لذکریٰ کے معنی نیند کے ہیں۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحَوَّلُوا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِي أَصَابَتْكُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ إِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْأَذَانَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ هَذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَأَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ۔

۴۳۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' معمر' زہری' سعید بن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اُس حدیث میں اس طرح ہے کہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جگہ سے نکل چلو جہاں تمہیں غفلت نے آ لیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم فرمایا چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور تکبیر کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔ ابوداؤد نے روایت کیا کہ اس حدیث کو مالک' سفیان بن عیینہ' اوزاعی' عبدالرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن کسی نے اذان کا تذکرہ نہیں کیا زہری کی اس حدیث میں اور نہ ہی کسی نے اس حدیث کو معمر سے مسند روایت کیا ہے علاوہ اوزاعی کے اور ابان عطار نے معمر سے۔

خلاصۃ الباب: ائمہ ثلاثہ اس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ چاہے وہ وقت جائز ہو یا وقت مکروہ لیکن حنفیہ اس کی یہ تشریح کرتے ہیں کہ چاہے وقت ادا ہو یا وقت قضاء یہ دوسری تشریح ظاہری الفاظ کی رو سے زیادہ راجح ہے کیونکہ غیر وقت کا اطلاق وقت مکروہ کے بجائے وقت قضاء پر ہوتا ہے حنفیہ کی وجوہ ترجیح حدیث باب کی عملی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ التعریس کے واقعہ میں بیان فرمائی یہی وجہ ہے کہ حدیث تعریس اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز سورج کافی بلند ہو جانے کے بعد ادا فرمائی اس کے علاوہ اور بھی وجوہ ترجیح ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔

۴۳۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمِلْتُ مَعَهُ فَقَالَ انْظُرْ فَقُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَانِ رَاكِبَانِ هَؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ حَتَّى صِرْنَا سَبْعَةً فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا يَعْنِي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ فَمَا أَيْقَظَهُمْ إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَسَارُوا هُنَيَّةً ثُمَّ نَزَلُوا فَتَوَضَّئُوا وَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ وَرَكِبُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاةٍ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔

۴۳۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' عبداللہ بن رباح انصاری' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ دورانِ سفر آپ ہٹ کر ایک طرف کو چلے۔ میں بھی اس طرف چل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو' میں نے عرض کیا کہ یہ ایک سوار ہے اور یہ دو سوار ہیں اور یہ تین سوار ہیں یہاں تک کہ ہم سات افراد ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ نمازِ فجر کا (خاص طور پر) خیال رکھنا۔ پس لوگ سو گئے اور انہیں سورج کی گرمی ہی نے بیدار کیا (یعنی ان لوگوں کی آنکھ طلوعِ آفتاب کے وقت کھلی) پھر وہ لوگ اُٹھے اور کچھ دیر چلے پھر (ایک جگہ) اُترے اور وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور تمام حضرات نے فجر کی دو سنت ادا کیں اس کے بعد فرض نمازِ فجر پڑھی اور سوار ہو گئے۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے نماز میں کوتاہی کی۔ آپ وسلم نے فرمایا کہ نیند آ جانے میں کچھ قصور (حرج یا مواخذہ) نہیں البتہ یہ زیادتی (اور گناہ) ہے کہ انسان جاگنے کی حالت میں نماز ادا نہ کرے جب کسی شخص کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے اور دوسرے روز بھی نماز وقت پر پڑھے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ دوسرے روز نماز کا خیال رکھے ایسا نہ ہو اگلے دن بھی اسی طرح سو جائے یا جان بوجھ کر سستی کر کے سویا بنا رہے اور نماز قضا کرنے کی عادت بنا لے۔

۴۳۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ تُوقِظْنَا إِلَّا الشَّمْسُ طَالِعَةً فَقُمْنَا

۴۳۵: علی بن نصر' وہب بن جریر' اسود بن شیبان' خالد بن سمیر کہتے ہیں کہ آئے ہمارے پاس عبداللہ بن رباح الانصاری مدینہ سے اور انصار ان کو بڑا فقیہ مانتے تھے پس انہوں نے ہم سے بیان کیا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر روانہ فرمایا اور یہی واقعہ بیان کیا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو کسی شے نے بیدار نہیں کیا لیکن جس وقت سورج نکل آیا تو ہم لوگ اُٹھ گئے اور گھبرائے ہوئے اُٹھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی رُک جاؤ۔ جب سورج اُوپر ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَهِلِينَ لِصَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدًا رُوَيْدًا حَتَّى إِذَا تَعَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَرْكَعْهُمَا فَقَامَ مَنْ كَانَ يَرْكَعُهُمَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَرْكَعُهُمَا فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَادَى بِالصَّلَاةِ فَنُودِيَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَلَا إِنَّا نَحْمَدُ اللّٰهَ أَنَّا لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلَاتِنَا وَلَكِنَّ أَرْوَاحَنَا كَانَتْ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَهَا أَنَّى شَاءَ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا۔

کہ جولوگ سنت فجر پڑھتے تھے وہ سنت فجر پڑھ لیں تو سب لوگ کھڑے ہوگئے (ان میں وہ لوگ بھی سنت پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے جو لوگ سنت نہیں پڑھتے تھے اور جو لوگ سنت پڑھتے تھے وہ بھی کھڑے ہوگئے اور سب نے سنت ادا کی) اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اذان پڑھی گئی اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! ہم ربّ ذوالجلال کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم لوگ کسی دُنیاوی کام میں مشغول نہیں ہوئے تھے (جس کی وجہ سے ہم نماز ادا نہیں کر سکے) ہماری ارواح اللہ جل جلالہٗ کے قبضہ میں تھیں جب اللہ نے چاہا ہماری روحوں کو آزاد کر دیا پس جس شخص کو کل فجر بہتر وقت پر ملے تو وہ کل کی نماز کے ساتھ ایک اور کل جیسی نماز پڑھ لے (یعنی فجر کی نماز فجر میں قضا کر لے)۔

۴۳۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حَيْثُ شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ شَاءَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ فَقَامُوا فَتَطَهَّرُوا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ۔

۴۳۶: عمرو بن عون' خالد' حصین' ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی ارواح کو قبضہ میں رکھا اور جس وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا روحوں کو آزاد کر دیا پھر آپؐ نے (بلالؓ) کو اذان کا حکم دیا' صحابہؓ کھڑے ہوئے انہوں نے وضو کیا یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۳۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَتَوَضَّأَ حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ۔

۴۳۷: ہناد' عبثر' حصین' عبداللہ بن ابی قتادہ ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج بلند ہونے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھائی۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ

۴۳۸: عباس' عنبری' سلیمان بن داؤد' طیالسی' سلیمان بن مغیرہ' ثابت' عبداللہ بن رباح' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے میں کوئی قصور نہیں ہے بلکہ قصور تو جاگنے میں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاةً حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ أُخْرَى۔

ہے کہ نماز میں تاخیر کرے۔ یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔

۴۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ۔

۴۳۹: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو جب یاد آئے وہ نماز پڑھ لے اور نماز (قضا) پڑھنے کے علاوہ اس کے ذمہ (کسی قسم کا دوسرا کوئی) کفارہ نہیں۔

۴۴۰ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

۴۴۰: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' حسن' حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے' (آپ ﷺ کے ساتھ کے) لوگ سو گئے اور نمازِ فجر کے لئے بیدار نہ ہو سکے۔ اُس وقت بیدار ہوئے جب سورج نکل آیا پھر لوگ کچھ فاصلہ تک چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اذان دی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے قبل کی دو سنتیں پڑھیں پھر مؤذن نے تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

۴۴۱ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَهٰذَا لَفْظُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي الْقِتْبَانِيَّ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الزِّبْرِقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ تَنَحَّوْا عَنْ هٰذَا الْمَكَانِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الصُّبْحِ۔

۴۴۱: عباس' عنبری اور احمد بن صالح اور یہ لفظ عباس کے ہیں کہ عبداللہ بن یزید نے انہیں حیوۃ بن شریح سے بیان کیا۔ عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن شریح' عیاش بن عباس قتبانی' بے شک کلیب بن صبح نے انہیں بیان کیا کہ زبرقان نے اسے اپنے چچا عمرو بن اُمیہ الضمری سے بیان کیا کہ ہم لوگ کسی سفر میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کے لئے بیدار نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جگہ سے چل پڑو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا اس کے بعد تمام لوگوں نے وضو کیا اور دو سنت فجر پڑھیں پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی۔

۴۴۲ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي الْحَلَبِيَّ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَتَوَضَّأَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وُضُوءًا لَمْ يَلُثْ مِنْهُ التُّرَابُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ عَجِلٍ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ أَقِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى الْفَرْضَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ قَالَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ حَدَّثَنِي ذُو مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ و قَالَ عُبَيْدٌ يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ۔

۴۴۲: ابراہیم بن حسن' حجاج بن محمد' حریز (دوسری سند) عبید بن ابی الوزیر مُبشّر حلبی' حریز بن عثمان' یزید بن صبح' ایک حبشی غلام ذی مخبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے پانی سے وضو کیا کہ زمین میں کیچڑ نہیں ہوا۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیں (چنانچہ) انہوں نے اذان دی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھ کر اطمینان سے دو رکعات ادا کیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تکبیر پڑھو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطمینان سے نماز پڑھائی حجاج نے روایت میں یزید بن صالح اور حبشی شخص نے ذو مخبر کہا اور عبید نے یزید بن صلیح کہا۔

۴۴۳ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَرِيزٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَذَّنَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ۔

۴۴۳: مومل بن فضل' ولید' حریز بن عثمان' یزید بن صالح' نجاشی کے بھتیجے ذو مخبر سے اس واقعہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اطمینان سے اذان دی۔

۴۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَكَذَلِكَ فَافْعَلُوا لِمَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ۔

۴۴۴: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' جامع بن شداد عبدالرحمٰن بن ابوعلقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ کے زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں نیند سے کون اُٹھائے گا؟ حضرت بلالؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نیند سے اُٹھا دوں گا۔ اس کے بعد سب لوگ سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس وقت رسول اکرم ﷺ کی آنکھ کھلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے معمول کے مطابق عمل کرو (نماز پڑھو) ہم نے اسی طرح کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو نیند آ جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے وہ یہی طریقہ اختیار کرے (یعنی یاد آنے پر فوراً نماز پڑھ لے)

بَابٌ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

باب: تعمیر مسجد کے احکام

۴۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔

۴۴۵: محمد بن صباح بن سفیان' سفیان بن عیینہ' سفیان ثوری' ابوفزارہ' یزید بن اصم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اُونچی اُونچی مساجد بنانے کا حکم نہیں ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم مسجدوں کو اس طرح سجاؤ گے جیسا یہود ونصاریٰ نے کیا ہے (یعنی یہود ونصاریٰ کی طرح خوب مساجد میں سجاوٹ کرو گے)۔

۴۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

۴۴۶: محمد بن عبداللہ خزاعی' حماد بن سلمہ' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس اور قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک لوگ مسجدیں بنا کران پر فخر نہیں کریں گے۔

مساجد کی سجاوٹ:

ان احادیث سے مساجد کی آرائش اوران پر فخر کرنے کی ممانعت واضح ہے کیونکہ مسجد کی اصل زینت نماز وتلاوت سے آباد رکھنا اور آداب مساجد کا خیال رکھنا ہے ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ (الجن:۲۹) اور مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ جو لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے یعنی کوئی کہے گا کہ میری مسجد زیادہ خوبصورت ہے اور دوسرا بھی یہی کہے گا اور ایک دوسری حدیث سے بھی اسی مضمون کی تائید ہوتی ہے وہ حدیث اس طرح ہے کہ: **ان انسًا قال سمعته يقول يأتي على امتي زمان يتباهون بالمساجد ثم لا يعمرونها الا قليلا الخ ۔**

(ص ۲۶۰' ج ۱' بذل المجهود)

۴۴۷ : حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَوَاغِيتُهُمْ۔

۴۴۷: رجاء بن مرجی' ابو ہمام دلال' سعید بن سائب' محمد بن عبداللہ بن عیاض' عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقامِ طائف میں اس جگہ مسجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا جہاں کفار کے بُت رکھے جاتے تھے۔

۴۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا

۴۴۸: محمد بن یحییٰ بن فارس' مجاہد بن موسیٰ اور یہ زیادہ مکمل ہیں دونوں کہتے ہیں کہ یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد صالح' نافع

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَعُمُدُهُ مِنْ خُشُبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بِنَائِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهُ خَشَبًا وَغَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسَقَفَهُ السَّاجَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْقَصَّةُ الْجِصُّ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہدِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) خام اینٹ سے بنی تھی اور اس کی چھت اور ستون کھجور کے بنے ہوئے تھے مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں کیا۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اضافہ کیا لیکن اس کو اسی طرح بنایا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بنی ہوئی تھی یعنی کچی اینٹ اور کھجور کی شاخ سے اور مجاہد کا بیان ہے کہ اس کے ستون لکڑی کے بنائے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کی ہیئت کو بالکل تبدیل کر دیا اور مسجد میں بہت اضافہ کیا اور اس کی دیواریں چونے اور منقش پتھر کی بنائیں اور اس کے ستون بھی نقشین پتھروں کے بنائے اور اس کی چھت ساگوان کی لکڑی کی بنائی گئی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ قصہ کے معنی چونے کے ہیں۔

۴۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ سَوَارِيهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ أَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْآجُرِّ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْآنَ۔

۴۴۹: محمد بن حاتم' عبید اللہ بن موسیٰ' شیبان' فراس' عطیہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی میں مسجدِ نبوی کے ستون کھجور کے تنوں کے بنے ہوئے تھے اور چھت پر کھجور کی شاخوں سے سایہ کر دیا گیا تھا۔ پھر وہ کھجور کی شاخیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گل گئیں تو انہوں نے کھجور کے نئے تنے لگائے اور چھت پر کھجور کی نئی شاخیں ڈالی گئیں وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیکار ہوگئیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پختہ اینٹوں سے تیار کیا۔ چنانچہ وہ عمارت ابھی تک باقی ہے۔

۴۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ

۴۵۰: مسدد' عبد الوارث' ابو التیاح' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ مدینہ منورہ کی اُونچی طرف محلّہ بنی عمرو بن عوف میں اُترے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چودہ رات قیام فرمایا۔

عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو بھیج کر بنونجار کو بلوا بھیجا تو وہ لوگ اپنی تلواروں کو حائل کئے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ منظر مجھے یاد ہے کہ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر سوار ہیں اور آپؐ کے پیچھے حضرت صدیقؓ بیٹھے ہیں اور بنونجار کے لوگ آپؐ کے چاروں طرف حلقہ بنائے چل رہے ہیں یہاں تک کہ آپؐ ابوایوب کے صحن میں تشریف لائے اور جس جگہ بھی نماز کا وقت ہوتا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں نماز ادا فرما لیتے یہاں تک کہ آپؐ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ اس کے بعد آپؐ نے مسجد بنانے کا حکم کیا اور بنی نجار کے پاس آدمی بھیج کر انہیں بلوا بھیجا۔ پھر فرمایا اے بنی نجار! تم لوگ اپنی اس زمین کی قیمت لے لو۔ انہوں نے کہا کہ بخدا ہم لوگ اس زمین کی قیمت (یا کوئی عوض) وصول نہ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کا صلہ لیں گے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ اس زمین میں مشرکین کی قبریں تھیں اور گڑھے اور کھجور کے درخت تھے۔ آپؐ نے مشرکین کی قبریں کھود ڈالنے کا حکم فرمایا۔ وہ قبریں کھودی گئیں اور گڑھے برابر کر دیئے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور درختوں کی لکڑیاں مسجد کے بالمقابل لگا دی گئیں اور دروازوں کے چوکھٹ پتھروں سے بنائی گئیں۔ چنانچہ حضرت صحابہ کرامؓ پڑھتے جاتے اور پتھر اُٹھاتے جاتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہؓ کے ساتھ پتھر اُٹھائے جاتے اور زبان سے یہ کلمات ارشاد فرماتے اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

۴۵۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ الْمَسْجِدِ حَائِطًا لِبَنِي النَّجَّارِ فِيهِ حَرْثٌ وَنَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَامِنُونِي بِهِ فَقَالُوا لَا نَبْغِي بِهِ ثَمَنًا فَقُطِعَ النَّخْلُ وَسُوِّيَ الْحَرْثُ

۴۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' ابوالتیاح' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ پر بنونجار کا ایک باغ تھا اور اس باغ میں کھیتی بھی تھی اور اس کے علاوہ کھجور کے درخت بھی تھے اور اس کے ساتھ ساتھ مشرکین کی قبریں بھی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے باغ کی قیمت لے لو لیکن ان لوگوں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد درخت کاٹ لئے گئے اور کھیت برابر کر

وَنُبِشَ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فَاغْفِرْ مَكَانَ فَانْصُرْ قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بِنَحْوِهِ وَكَانَ عَبْدُ الْوَارِثِ يَقُولُ خَرِبٌ وَزَعَمَ عَبْدُ الْوَارِثِ أَنَّهُ أَفَادَ حَمَّادًا هَذَا الْحَدِيثَ۔

دیا گیا اور مشرکین کی قبریں اُکھاڑ دی گئیں۔ اس کے بعد باقی واقعہ وہی بیان کیا جو کہ اُوپر مذکور ہے البتہ اس حدیث میں اے اللہ انصار کی مدد کرنا کے بجائے اے اللہ انصار کو بخش دے کے الفاظ ہیں موسیٰ نے کہا کہ عبد الوارث نے بھی اسی طرح روایت کیا صرف اس میں (فرق یہ ہے کہ) خرب کا لفظ ہے عبد الوارث نے کہا ہے کہ انہوں نے حماد کو یہ حدیث سکھائی ہے۔

بَابُ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ

باب: گھروں میں مساجد بنانے کا حکم

۴۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ۔

۴۵۲: محمد بن علاء، حسین بن علی، زائدہ، ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مکانات میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا (یعنی آپ ﷺ نے گھروں میں نماز کی جگہ مقرر کرنے کا حکم فرمایا) اور آپ نے گھروں کو پاک وصاف رکھنے اور خوشبودار بنانے کا حکم فرمایا۔

۴۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ أَنْ نَصْنَعَهَا فِي دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا۔

۴۵۳: محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ، جعفر بن سعد بن سمرہ، خبیب بن سلیمان ان کے والد سلیمان بن سمرہ ان کے والد حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ: بعد الحمد والصلوٰۃ واضح ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو مکانات میں مساجد بنانے اور ان کو پاک وصاف رکھنے کا حکم فرماتے تھے۔

گھروں میں عبادت کا حکم:

مذکورہ بالا احادیث کا حاصل یہ ہے کہ گھروں کو بالکل ویران نہ چھوڑا جائے بلکہ انہیں بھی ذکر الٰہی سے منور رکھنا چاہئے اسی لئے ایک حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اے لوگو! اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھر پر بھی نماز وتلاوت وغیرہ کا سلسلہ رکھو۔ یہی وجہ ہے کہ گھر پر سنت اور نفل پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔

بَابُ فِي السُّرُجِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجدوں میں چراغ سے روشنی کرنا

۴۵۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ

۴۵۴: نفیلی، مسکین، سعید بن عبدالعزیز، زیاد بن ابی سودہ خادمہ رسول،

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ ائْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ وَكَانَتِ الْبِلَادُ إِذْ ذَاكَ حَرْبًا فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ وَتُصَلُّوا فِيهِ فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ بیت المقدس کے بارے میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیت المقدس جاؤ اور وہاں نماز پڑھو۔ اُس وقت تمام علاقوں میں جنگل پھیل رہی تھی (اس لئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بیت المقدس نہ پہنچ سکو اور وہاں تم نماز نہ پڑھ سکو تو بیت المقدس کے چراغوں کو روشن رکھنے کے لئے تیل (ہی) بھیج دو۔

خلاصۃ الباب: بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں چراغ نہ بھیج سکے تو اگر صرف تیل ہی چراغ کے لئے بھیج دے گا تو اس کا بھی وہ ثواب ہے۔ صاحب بذل نے اس موقعہ پر مندرجہ ذیل روایت نقل فرمائی ہے: "وفي بعض الروايات قالت ارأيت يارسول الله من لم يطق ان ياتيه قال فان لم يطق ان ياتيه فليهد اليه زيتا يسرج فيه. فمن اهدى اليه كان كمن صلى فيه" الخ ۔ (بذل المجهود ص ٢٦٤ ج ٦)

بَابٌ فِي حَصَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کی کنکریاں

۴۵۵ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحَصَى الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مُطِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ مُبْتَلَّةً فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْحَصَى فِي ثَوْبِهِ فَيَبْسُطُهُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا۔

۴۵۵: سہل بن تمام بن بزیع' عمر بن سلیم باہلی' حضرت ابو الولید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا جو مسجد میں بچھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک رات بارش ہوگئی تو زمین نم ہوگئی۔ ہر ایک شخص اپنے کپڑے میں کنکریاں لاکر اپنے نیچے بچھا دیتا۔ جب رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا خوب کام سرانجام دیا۔

۴۵۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَخْرَجَ الْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُهُ۔

۴۵۶: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ اور وکیع دونوں نے کہا ہمیں خبر دی اعمش نے ابوصالح سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ لوگ کہتے تھے کہ جب کوئی شخص مسجد سے کنکریاں باہر نکالتا ہے تو کنکریاں اس شخص کو قسم دیتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ ہم کو مسجد سے نہ نکالو۔

۴۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الصَّاغَانِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أُرَاهُ

۴۵۷: محمد بن اسحاق' ابوبکر' ابوبدر' شجاع بن الولید' شریک' ابوحصین ابوصالح' حضرت ابو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ابو بدر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ روایت مرفوع نقل کی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد سے کنکری باہر نکالتا ہے تو

قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ۔

کنکری اس کو قسم دیتی ہے۔

غیر جاندار میں بھی زندگی ہے:

شرعاً یہ ثابت ہے کہ حیوانات' نباتات اور جمادات میں بھی احساس پایا جاتا ہے اور وہ بھی اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ: وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ [الأسراء : ٤٤] یعنی کوئی شے ایسی نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی پاکی نہ بیان کرتی ہو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کنکری میں بھی احساس موجود ہے اور وہ بھی چاہتی ہے کہ اُسے اللہ کے گھر میں ہی رہنے دیا جائے تا کہ وہ اور زیادہ یادِ الٰہی میں مشغول رہ سکے۔

بَاب فِي كَنْسِ الْمَسْجِدِ

۴۵۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

باب: مسجد میں جھاڑو دینا

۴۵۸: عبدالوہاب بن عبدالحکم خزاز' عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد' ابن جریج' مطلب بن عبداللہ بن حنطب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری اُمت کے اَجر وثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ کوڑا کرکٹ جو مسجد سے نکالا جاتا ہے وہ بھی میرے سامنے پیش کیا گیا اور (اسی طرح) میری اُمت کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے اس سے زیادہ سخت گناہ کوئی گناہ نہیں پایا کہ کسی شخص کو قرآن کریم کی کوئی آیت یا سورت یاد ہو پھر اس کو بھلا دے۔ (یعنی وہ شخص قرآن کریم دیکھ کر بھی نہ تلاوت کر سکے)۔

بَاب فِي اعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ

۴۵۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

باب: خواتین کا مسجد میں مردوں سے علیحدہ رہنا

۴۵۹: عبداللہ بن عمرو' ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس دروازہ کو ہم لوگ خواتین (یعنی ان کے آنے جانے) کے لئے چھوڑ دیں تو بہتر ہے نافع نے کہا کہ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بعد تا وفات اس دروازہ سے کبھی نہیں تشریف لے گئے۔ عبدالوارث کے علاوہ دیگر حضرات نے کہا کہ مذکورہ فرمان حضرت عمرؓ کا ہے اور وہی درست ہے۔

۴۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَعْنَاهُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

۴۶۰: محمد بن قدامہ بن اعین' اسماعیل' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گزشتہ حدیث کی طرح فرمایا اور وہی درست ہے۔

۴۶۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ۔

۴۶۱: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' عمرو بن حارث' بکیر' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مَردوں کو اس دروازے سے مسجد میں آنے سے روکتے تھے جس سے عورتیں آتی تھیں۔

بَاب مَا يَقُولُهُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

۴۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

۴۶۲: محمد بن عثمان دمشقی' عبدالعزیز دراوردی' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن' عبد الملک بن سعید بن سوید' حضرت ابوحمید یا ابواسید انصاریؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور اس کے بعد ((اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) پڑھے اور مسجد سے باہر آئے تو ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) پڑھے۔

خُلاصۃ الباب: مسجد کو اللہ تعالیٰ سے ایک خاص نسبت ہے اور اس نسبت سے اس کو خانہ خدا کہا جاتا ہے اس لئے اس کے حقوق اور اس میں داخلہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہاں جا کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی جائے یہ گویا بارگاہ خداوندی کی سلامی ہے اس لئے اس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں (تحیۃ کے معنی سلامی کے ہیں) لیکن یہ حکم جمہور ائمہ کے نزدیک استحبابی ہے اس حدیث میں صراحۃً حکم ہے کہ تحیۃ السجد کی یہ دو رکعتیں مسجد میں بیٹھنے سے پہلے پڑھنی چاہئیں بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مسجد میں جا کر پہلے قصداً بیٹھتے ہیں اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز کی نیت کرتے ہیں معلوم نہیں یہ غلطی کہاں سے رواج پا گئی ہے ملا علی قاریؒ نے بھی اس غلطی کی نشاندہی کی ہے۔

۴۶۳ : حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ

۴۶۳: اسماعیل بن بشر بن منصور' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن مبارک' حضرت حیوۃ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے ملاقات کی۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سے کسی شخص نے حدیث بیان کی ہے اور وہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم

ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ۔

ﷺ جس وقت مسجد تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے کہ جو صاحب عزت و صاحب عظمت ہے اور جس کی بادشاہی قدیم ہے میں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں عقبہ نے کہا کہ کیا صرف اسی قدر (روایت ہے) میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ عقبہ نے کہا کہ جب کوئی شخص مذکورہ دُعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اب یہ شخص تمام دن تک کے لئے میرے شر سے محفوظ ہو گیا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں داخل ہوتے وقت کی نماز کا بیان

۴۶۴ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ۔

۴۶۴: قعنبی' مالک' عامر بن عبداللہ بن زبیر' عمرو بن سلیم' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات (نفل تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

۴۶۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ زَادَ ثُمَّ لِيَقْعُدْ بَعْدُ إِنْ شَاءَ أَوْ لِيَذْهَبْ لِحَاجَتِهِ۔

۴۶۵: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' ابوعمیس' عتبہ بن عبداللہ' عامر بن عبداللہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایسی ہی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب دو رکعات (تحیۃ المسجد ادا کر چکے) تو چاہے (نماز کے انتظار میں) بیٹھا رہے چاہے (اُٹھ کر) اپنے کام کے لئے چلا جائے۔

بَاب فِي فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: (انتظارِ نماز میں) مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت

۴۶۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

۴۶۶: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس شخص کیلئے دُعائیں کرتے ہیں جو کہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر (نماز کے انتظار میں) بیٹھا رہتا ہے جب تک اس کو حدث (ناقض وضو) پیش نہ آئے یا وہاں سے اُٹھ کر چلا نہ جائے۔ ایسے شخص کیلئے فرشتے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس بندہ کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

خلاصۃ الباب: مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ۲۵ گنا یا اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ نماز کا انتظار کرنے سے بھی نماز پڑھنے جتنا ثواب ملتا ہے مزید یہ کہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کیلئے مسلسل دعائیں کرتے رہتے

ہیں جب تک وہ کسی کو اپنے ہاتھ یا اپنی زبان سے ایذا نہ پہنچائے یا اس کا وضوٹوٹ نہ جائے۔

۴۶۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ۔

۴۶۷: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو گھر جانے سے روکے رکھے اور نماز ہی اہل وعیال میں جانے سے روکے رکھے۔

۴۶۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ فَقِيلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ۔

۴۶۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' ابورافع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ نماز ہی میں (شمار) رہتا ہے جب تک کہ وہ انتظارِ نماز میں نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے اور ایسے (خوش نصیب) شخص کے لئے فرشتے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما جب تک وہ بندہ نماز پوری نہ کر لے یا اس کو حدث (ناقض وضو) پیش نہ آئے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ حدث سے کیا مراد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آواز یا بغیر آواز کے ریح خارج ہو جائے۔

۴۶۹ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ الْأَزْدِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ۔

۴۶۹: ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد' عثمان بن ابی العاتکہ ازدی' عمیر بن ہانی عنسی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جس نیت سے آئے گا اس کو ایسا ہی بدلہ ملے گا۔

مسجد کے آداب:

دراصل مسجدیں عبادت کے لئے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ﴾ اس لئے مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنا سخت گناہ ہے اور دُنیاوی گفتگو کرنے سے نیکیاں برباد اور گناہ لازم ہوتا ہے اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے مذکورہ حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر دُنیاوی کام کے لئے آئے گا تو وہ ثواب سے محروم ہے اور عبادت کے لئے مسجد میں حاضر ہوگا تو وہ مستحق اَجر وثواب ہے۔ مساجد کے آداب اور مسجد کے مسائل سے متعلق حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''آداب المساجد'' اس موضوع پر کامل تحقیق ہے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: گمشدہ شے کے لئے مسجد میں اعلان کرنا مکروہ ہے

۴۷۰ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ يَعْنِي ابْنَ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَدَّاهَا اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا۔

۴۷۰: عبیداللہ بن عمر جشمی' عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن شریح' ابوالاسود' ابو عبداللہ مولیٰ شداد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیکھے تو یہ کہے کہ اللہ کرے تیری چیز کبھی نہ ملے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں ہیں۔

خلاصۃ الباب : اس باب میں بھی مساجد کا ادب بیان فرمایا گیا ہے کہ مساجد عبادت ذکر و تلاوت اعتکاف کے لئے بنائی گئی ہیں ان میں دنیا کی باتیں کرنا سخت گناہ ہے باہر سے گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا بھی دنیا کا عمل ہے ایسے کاموں کے لئے بازار ہیں تو مسجد میں اعلان کرنا بھی دنیا کا عمل ہے ایسے کاموں کے لئے بازار ہیں تو مسجد میں اعلان کرنے والے کو بددعاء دینے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اللہ کرے تجھے تیری گمشدہ چیز واپس نہ ملے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ شخص گویا مسجد جیسی بہترین جگہ کو بازار بنا رہا ہے جو زمین کا گھٹیا حصہ ہے ایسے شخص کی یہی سزا ہے کہ اس کے لئے بددعا کی جائے اور اگر کوئی چیز مسجد میں گم ہوئی ہو تو اس کا اعلان مسجد میں کرنا جائز ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنا مکروہ ہے

۴۷۱ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تُوَارِيَهُ۔

۴۷۱: مسلم بن ابراہیم' ہشام اور شعبہ ابان' قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس غلطی کا کفارہ یہ ہے کہ اس تھوک کو چھپا دے (یعنی فوراً صاف کر دے)۔

خلاصۃ الباب : بزاق کے معنی تھوک تفل کے معنی بھی تھوکنا ہے نخامۃ کے معنی ہیں بلغم مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کی صفائی وطہارت کا خاص اہتمام کیا جائے تھوک سے گندگی لازم آتی ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تھوک و بلغم مسجد میں گر جائے تو اسے دفن کر دینا چاہیے یہ پہلی غلطی کا کفارہ ہے اس باب میں ایک ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی ہے کہ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے تو قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے اس لئے سامنے کی طرف تو گویا کہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ مبارک ہے اور دائیں جانب منع اس لئے ہے کہ اس طرف ملائکہ ہوتے ہیں تو ضرورت کے وقت بائیں جانب تھوکے یا اپنے پاؤں کے نیچے یا اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص قبلہ کی

طرف تھوکے گا تو قیامت کے دن وہ تھوک اس کی پیشانی پر لگا کر تمام مخلوق کے سامنے اس کو پیش کیا جائے گا اور اس پر عذاب ہوگا۔

۴۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

۴۷۲: مسدد' ابوعوانہ' قتادہ وحضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اس تھوک کو دبا دے (یعنی صاف کر دے)

۴۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۷۳: ابوکامل' یزید بن زریع' سعید' قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد میں بلغم ڈالنا گناہ ہے پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر مسجد میں تھوک یا بلغم گر جائے یا گری پڑی دیکھے تو بہتر یہ ہے کہ مٹی یا چونا وغیرہ اُوپر سے ڈال کر دبا دے اور فی زمانہ چونکہ مسجدوں کے فرش پختہ ہو چکے ہیں اور اُوپر قالین وغیرہ بچھے ہوتے ہیں اس لیے اُسے کسی کاغذ یا کپڑے سے اچھی طرح صاف کر دے۔ اور اگر فرش وغیرہ پر ہو تو اس پر اچھی طرح پانی بہا دے۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ هَذَا الْمَسْجِدَ فَبَزَقَ فِيهِ أَوْ تَنَخَّمَ فَلْيَحْفِرْ فَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ لِيَخْرُجْ بِهِ۔

۴۷۴: قعنبی' ابومودود' عبدالرحمٰن بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جائے اور مسجد میں تھوک دے یا اس کا بلغم مسجد میں ڈال دے تو اس کو چاہئے کہ مٹی کھود کر اس کو دبا دے اگر ایسا نہ ہو سکے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو لے کر باہر نکلے۔

۴۷۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ أَوْ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ يَسَارِهِ إِنْ كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ لِيَقُلْ بِهِ۔

۴۷۵: ہناد بن سری' ابوالاحوص' منصور' ربعی' حضرت طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کے لئے کھڑا ہو یا نماز ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ آگے (قبلہ) کی طرف نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں جانب تھوکے بلکہ اگر (موقعہ اور) جگہ ہو تو بائیں جانب تھوک لے یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک کر پاؤں سے تھوک کو مسل دے۔

۴۷۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا

۴۷۶: سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خطبہ دے رہے تھے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۴۷۷ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ۔

۴۷۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيَّانِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَهٰذَا لَفْظُ يَحْيَى بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ فِي

کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی دیوار میں بلغم لگا دیکھ کر لوگوں پر ناراض ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بلغم کو کھرچ دیا اور نافع کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے اس پر زعفران پھیر دی اور ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والے کے چہرہ کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے۔

۴۷۷: یحییٰ بن حبیب بن عربی، خالد بن حارث، محمد بن عجلان، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی شاخوں کو پسند فرماتے تھے اس لئے ہمیشہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ٹہنی رہتی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیوارِ قبلہ میں بلغم دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو کھرچ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ ناراض ہوتے ہوئے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنے مُنہ پر تھوکنا اچھا لگتا ہے؟ جب کوئی شخص قبلہ کی طرف چہرہ کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف چہرہ کرتا ہے اور اس کے دائیں جانب فرشتے ہوتے ہیں اس لئے دائیں جانب نہ تھوکے اور نہ ہی قبلہ کی طرف تھوکے بلکہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک لے یعنی اگر اس وقت جلدی میں ہو تو پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ ابن عجلان نے اس طرح بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے۔

۴۷۸: یحییٰ بن فضل بجستانی اور ہشام بن عمار اور سلیمان بن عبدالرحمٰن، حاتم بن اسماعیل یعقوب بن مجاہد ابوحزرۃ، حضرت عبادہ بن ولید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اِسی مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں طاب نامی کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد

مَسْجِدِهِ فَقَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَتَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا وَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ ثُمَّ دَلَكَهُ ثُمَّ قَالَ أَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ۔

کی دیوار قبلہ میں بلغم لگا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بلغم کو لکڑی سے صاف کر دیا پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے (ناراض ہو کر) چہرہ دوسری طرف کر لے پھر ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے اُٹھ کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے روبرو ہوتا ہے۔ اس لئے تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے اور اگر وقت نہ ہو تو اپنے کپڑے سے اس طرح کرے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کو منہ پر رکھ لیا پھر کپڑے کو مسل دیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ((عبیر)) (نامی ایک خوشبو) لاؤ چنانچہ قبیلہ کا ایک شخص جلدی سے اپنے گھر گیا اور اپنے ہاتھ میں خوشبو لے کر آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لکڑی کے سرے میں لگا کر جہاں بلغم لگا ہوا تھا وہاں مل دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی لئے تم لوگ اپنی مسجدوں کو خوشبودار کرتے رہتے ہو۔

۴۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ أَحْمَدُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

۴۷۹: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو، بکر بن سوادہ جذامی، صالح بن خیوان، حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد (احمد کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک قوم کی امامت کی اور اس نے قبلہ کی جانب تھوکا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا آئندہ وہ شخص تمہارا امام نہ بنے۔ اس کے بعد اُس شخص نے امامت کرنے کا ارادہ کیا لوگوں نے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے۔ اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدیق فرمائی کہ ہاں (میں نے ہی قبلہ کی جانب تھوکنے کی ممانعت کی تھی) راوی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تو نے اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف پہنچائی۔

۴۸۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى۔

۴۸۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید جریری' ابوالعلاء' حضرت مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن شخیر بن عوف) سے روایت کیا ہے کہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا۔

۴۸۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ دَلَكَهُ بِنَعْلِهِ۔

۴۸۱: مسدد' یزید بن زریع' سعید جریری' ابوالعلاء اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تھوک کو) جوتے سے مسل دیا۔

۴۸۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ بَصَقَ عَلَى الْبُورِيِّ ثُمَّ مَسَحَهُ بِرِجْلِهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۴۸۲: قتیبہ بن سعید' فرج بن فضالہ' حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ میں نے واثلہ بن اسقع کو دمشق کی مسجد میں دیکھا کہ انہوں نے بوریئے پر تھوک دیا پھر اس کو پاؤں سے رگڑ دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس لئے ایسا کیا کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قبلہ کی طرف تھوکنے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نمازی کے سامنے ہونے سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے یعنی نمازی کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اس لئے قبلہ کی طرف تھوکنے سے منع فرمایا گیا اور ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ جو شخص قبلہ کی طرف تھوکے گا تو قیامت کے روز وہ تھوک وغیرہ اس کی پیشانی پر لگا کر خلق خُدا کے سامنے اس کو پیش کیا جائے گا اور اس پر عذاب ہوگا (اللھم احفظنا) اور مسجد میں توہین کے لئے تھوکنے کو علماء نے کفر قرار دیا ہے:

"قال ابن عماد لا خلاف ان من بصق فی المسجد استهانة به کفر و کفارتها اذا فعلها خطأ دفنها" الخ (بذل المجهود ص ۲۷۰' ج ۱) اس لئے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو چہرہ کے سامنے نہ تھوکے۔ اگر سخت مجبوری ہو تو کسی رومال یا وغیرہ میں تھوک لے اور اگر کچھ میسر نہ ہو تو اپنے پہنے ہوئے کسی کپڑے وغیرہ کو استعمال کرے کیونکہ آج کل پختہ فرش یا کی وجہ سے مسجد میں تھوکنا کسی صورت بھی مناسب نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: مشرک کا مسجد میں داخلہ

۴۸۳ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۴۸۳: عیسیٰ بن حماد' لیث' سعید مقبری' شریک بن عبداللہ بن ابی نمر' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص

بْنِ أَبِى نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِءٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِى فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ ﷺ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّى سَائِلُكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

اُونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے مسجد (کے صحن) میں اُونٹ بٹھایا اور اس کو باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے معلوم کیا کہ تم میں سے رسول اکرم ﷺ کون سے ہیں؟ حالانکہ آپ ﷺ اس وقت اس جگہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے جواب دیا کہ ہم میں جو سفید رنگ کے اور تکیہ لگائے بیٹھے ہیں وہ ہیں۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ اے عبدالمطلب کے بیٹے! آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری بات سن چکا (کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟) پھر وہ شخص کہنے لگا اے محمد! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث بیان کی۔

خلاصۃ الباب: مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک کا مسجد میں داخلہ درست ہے جس شخص نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تھا وہ مشرک تھا لیکن حضرت رسول اکرم ﷺ نے اس کو مسجد میں داخل ہونے سے منع نہیں فرمایا اور قرآن کریم میں کفار کے بارے میں جو یہ فرمایا گیا ہے ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ﴾ [التوبة : ۲۸] یعنی کفار نجس و ناپاک ہیں۔ اس سے مراد نجاست معنوی ہے جو کہ کافر و مشرک کے قلب میں ہوتی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ مشرکین کا مسجد میں داخلہ درست ہے لیکن حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ناجائز فرمایا ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد حرام میں منع فرمایا ہے: "یجوز دخول المشرك فى المسجد وفى انما المشركون نجس الايه مبنى على نجاسة اعتقادهم لاعلى نجاسة ابدانهم وفى دخول المشرك المسجد مذاهب فعند الحنفية الجواز مطلقا وعند المالكية المنع مطلقًا وعند الشافعية التفصيل من المسجد الحرام"۔ (بذل المجهود ص ۲۷۱' ج ۱)

۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِى سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ أَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۴۸۴: محمد بن عمرو' سلمہ' محمد بن اسحٰق' سلمہ بن کہیل اور محمد بن ولید بن نویفع' کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سعد نے اپنی طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ وہ خدمت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنا اُونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور اُونٹ کو باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ کہا کہ تم میں سے عبدالمطلب کے صاحبزادہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہوں۔ اس نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے اس کے بعد حدیث کو آخر تک بیان کیا۔

۴۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْيَهُودُ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ۔

۴۸۵: محمد بن یحییٰ بن فارس، عبد الرزاق، معمر، زہری مدینہ کے ایک صاحب (جس وقت ہم لوگ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی آئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص نے کہا اے ابو القاسم! اور اس کے بعد انہوں نے ایک مرد اور عورت کے زنا کرنے سے متعلق حکم شرع دریافت کیا۔

خلاصۃ الباب: ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ کافر مشرک کا مسجد میں داخلہ جائز ہے یا نہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک مسجد حرام میں داخلہ جائز نہیں مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں داخل ہونا جائز ہے امام مالکؒ کے نزدیک کسی مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں اور نہ ہی مسلمان کفار کو اجازت دیں امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے موقعہ پر اجازت دینے کی گنجائش ہے امام ابو حنیفہؒ کی دلیل احادیث باب ہیں کہ ایک کافر شخص مسجد نبوی میں آیا تو حضورؐ نے اس سے گفتگو فرمائی اس طرح ایک یہودی کا قصہ بھی ہے کہ اس نے مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے زنا کی حد دریافت کی تھی باقی سورہ براءت کی آیت: اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ [التوبة : ۲۸] یعنی مشرکین ناپاک ہیں اس سے مراد باطنی نجاست ہے جو کافر مشرک کے دل میں ہوتی ہے اس لئے آیت میں مشرکین کی طرز پر حج وعمرہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور دلیل یہ ہے کہ جس وقت موسم حج میں حضرت علی مرتضیٰؓ کے ذریعہ اعلان براءت کر دیا گیا تو اس میں اعلان اسی کا تھا کہ لا يحج بعدالعام مشرك کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اسلئے آیت میں: فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ [التوبة : ۲۹] کے معنی بھی اس اعلان کے مطابق یہی ہیں کہ انکو حج وعمرہ کی ممانعت کر دی گئی اور کسی ضرورت سے باجازت امیر المؤمنین داخل ہو سکتے ہیں احادیث باب کے واقعات اس پر شاہد ہیں۔

بَابٌ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ

باب: ان مقامات کا بیان جہاں نماز کی ادائیگی جائز نہیں

۴۸۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا۔

۴۸۶: عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، مجاہد، عبید بن عمیر، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے زمین کو پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔ (مراد تیمم کا جائز ہونا ہے جو کہ اُمت محمدیہ کی ہی خصوصیت ہے)

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر قبرستان سے علیحدہ نماز کی جگہ یا مسجد بنا دی گئی ہو تو مکروہ نہیں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مطلقاً قبرستان میں نماز ادا کرنا حرام ہے۔

۴۸۷ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِبَابِلَ وَهُوَ يَسِيرُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَلَمَّا بَرَزَ مِنْهَا أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ حَبِيبِي ﷺ نَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَنَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي أَرْضِ بَابِلَ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ۔

۴۸۷: سلیمان بن داؤد ابن وہب ابن لہیعہ اور یحییٰ بن ازہر عمار بن سعد مرادی حضرت ابوصالح غفاری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بابل شہر سے گزر ہوا آپ تشریف لے جا رہے تھے اسی وقت مؤذن عصر کی اذان دینے کے لئے آیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سرزمین بابل سے گزر چکے تو آپ نے مؤذن کو اذان دینے کا حکم فرمایا اس نے تکبیر کہی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو قبرستان میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے سرزمین بابل میں بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔

قبرستان میں نماز:

جمہور کے نزدیک قبر کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر قبرستان میں نماز ادا کرنے کے لئے علیحدہ کوئی جگہ بنا دی گئی ہو اور وہاں قبر نہ ہو تو کراہت نہیں ہے اور اس مسئلہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اصحابِ ظواہر کی رائے یہ ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنا بہرصورت حرام ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں بابل کی زمین پر نماز پڑھنے سے متعلق جو فرمایا ہے تو اس بارے میں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور یہ حدیث ایک دوسری حدیث: **جعلت لی الارض مسجدا وطهورا** (کے خلاف ہے) جس میں کہ تمام روئے زمین کو مسجد اور نماز پڑھنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: "قال الخطابی فی اسناد هذا الحدیث سقال ولا اعلم احدا من العلماء حرم الصلوة وفی ارض بابل وقد عارضه ما هوا اصح منه وهو قوله صلی الله علیه وسلم جعلت لی الارض مسجدا و طهورا" (بذل المجهود ص ۲۷) بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ بابل شہر پر ظالم اور کافر بادشاہوں نے حکمرانی کی اور وہ شہر تباہ ہو گیا اور وہاں اللہ کا عذاب نازل ہوا اس لئے اس حدیث میں بابل میں رہنے سے منع فرمایا گیا نہ کہ نماز سے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بابل شہر میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہ دوسری حدیث: **جلعت لی الارض مسجد او طهورا** کے خلاف ہے اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ ممانعت صرف حضرت علیؓ کے لئے تھی اس لئے الفاظ حدیث میں یہی ہے عام نہیں۔ دوسرا جواب یہ بابل شہر میں کسی قوم پر ایک مرتبہ عذاب آیا تھا اس لئے اس شہر میں سکونت سے منع فرمایا اس لئے کہ سکونت کو نماز پڑھنا لازم ہے اسلئے لازم بول کر ملزوم مراد ہے معنی یہ ہوئے کہ بہتر ہے کہ اس شہر میں سکونت اختیار نہ کی جائے۔

۴۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

۴۸۸: احمد بن صالح ابن وہب یحییٰ بن ازہر اور ابن لہیعہ حجاج بن شداد ابوصالح غفاری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں لیکن ان کی حدیث میں لفظ خرج کے بجائے برز

الْغِفَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ مَكَانَ فَلَمَّا بَرَزَ۔

ہے۔

۴۸۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فِيمَا يَحْسَبُ عَمْرٌو إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ۔

۴۸۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) مسدد' عبدالواحد' عمرو بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور موسیٰ نے اپنی حدیث میں کہا: عمرو کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمام اور قبرستان کے علاوہ پوری دُنیا نماز کی جگہ ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ

باب: اُونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز ادا کرنے کی ممانعت

۴۹۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

۴۹۰: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' عبداللہ بن عبداللہ رازی' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ برکت والی جگہ ہے۔ وہاں نماز پڑھ لو۔

اُونٹ اور بکری پالنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث میں اُونٹ کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کی ممانعت اس لئے فرمائی گئی کیونکہ اُونٹ میں طبعاً اُچھل کود ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ نمازی نماز میں مشغول ہو اور اُونٹ شرارت کر دے نمازی کے پاؤں وغیرہ مار دے تو نمازی کو نقصان پہنچ سکتا ہے یا اُونٹ کے آواز نکالنے کی وجہ سے نماز کا خشوع وخضوع ختم ہو جائے گا البتہ بکریوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی کیونکہ بکری طبعاً ایک مسکین جانور ہے اور اس میں اُونٹ کی بہ نسبت سلامتی زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے بعض نے بکریاں پالی ہیں اور اس کے پالنے سے تواضع پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسری حدیث میں اس طرح فرمایا گیا ہے: ''**وعند احمد من حديث ابن مغفل باسناد صحيح ولفظه لا تصلوا فی اعطان الابل كانها خلقت من الجن الا ترون التی عيونها وهيئتها**'' الخ اور اس حدیث میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس جگہ ناپاکی موجود ہو تو

وہاں نماز نہ پڑھو اور ناپاکی موجود نہ ہونے کی صورت میں بھی وہاں نماز مکروہ تنزیہی ہے۔ "ان النھی فی الحدیث محمول علی تنزیہ اذا لم تکن الارض نجسۃ لقولہ علیہ السلام جعلت لی الارض مسجدا وطھورا ولقولہ اینما ادرکتک فصلہ ولان ابن عمر رضی اللہ عنھما من الصحابۃ رو وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الی بعیرو" الخ (بذل المجھود ص ۲۷۶' ج ۲)

اونٹوں کے بارہ میں نماز ادا کرنے سے منع اس لئے فرمایا کہ اونٹ میں مزاجاً اچھل کود ہوتی ہے نمازی کو اس کی شرارت سے نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے البتہ بکریوں کے بارہ میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے کیونکہ بکری ایک مسکین جانور ہے اس کے مزاج میں اونٹ کی بہ نسبت سلامتی زیادہ ہوتی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ بعض انبیاء علیہم السلام نے بکریاں پالی ہیں اور چرائی بھی ہیں۔

بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ

باب: بچہ کو نماز کے لئے کب حکم کیا جائے

۴۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا۔

۴۹۱: محمد بن عیسیٰ بن طباع' ابراہیم بن سعد' عبدالملک بن ربیع بن سبرہ ان کے والد ان کے دادا حضرت سبرہ بن معبد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لڑکا جب سات سال کی عمر کا ہو جائے تو اس کو نماز پڑھنے کی ہدایت کرو اور جب دس سال کی عمر کا ہو جائے تو نماز کے لئے مارو (یعنی سخت تنبیہ کرو)۔

بچہ کو نماز کے لئے حکم سے متعلق:

شرعاً بچہ بالغ ہونے کے بعد ہی احکامِ شرع نماز' روزہ وغیرہ کا مکلف ہوتا ہے لیکن بالغ ہونے سے چند سال قبل نماز کے لئے تنبیہ اور ہدایت سے یہ فائدہ ہے کہ بالغ ہونے پر وہ نماز اور احکامِ شرع کو تسلیم کرنے کا بخوبی عادی ہو جائے گا اس لئے شریعت نے مذکورہ حکم فرمایا اور یہ حکم بچہ کے سرپرستوں اور اولیاء سے متعلق ہے کیونکہ نابالغ بچہ خود غیر مکلف ہوتا ہے: "امر للاولیاء لان الصبی غیر مکلف لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلاثۃ عن الصبی حتی یشیب او یحتلم فھو غیر فھو لیس لمخاطب" (بذل المجھود ص ۲۷۵' ج ۲)

بچہ بالغ ہونے کے بعد احکام کا مخاطب و مکلف ہوتا ہے لیکن سات سال کی عمر سے ہی اسے نماز کی تلقین کرنے کا حکم ہے اگر دس سال عمر ہونے کے بعد نماز نہ پڑھے تو مار کر نماز پڑھائی جائے تا کہ جب بالغ ہو تو نماز کا عادی بن گیا ہو سبحان اللہ شریعت مطہرہ کے احکام کتنے عمدہ ہیں۔

۴۹۲ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ سَوَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ

۴۹۲: مؤمل بن ہشام یشکری' اسماعیل' سوار بن ابی حمزہ (ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وہ سوار بن داؤد' ابوحمزہ ومزنی صیرفی) ہیں حضرت عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور اگر وہ نماز نہ پڑھیں اور دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مارو اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔

۴۹۳ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهِمَ وَكِيعٌ فِي اسْمِهِ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَوَّارٌ الصَّيْرَفِيُّ۔

۴۹۳: زہیر بن حرب' وکیع' حضرت داؤد بن سوار مزنی مذکورہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ: جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم سے اپنی باندی کا نکاح کر دے تو پھر اس کی ناف کے نیچے کا حصہ اور گھٹنوں کے اُوپر کے حصہ کو نہ دیکھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وکیع کو داؤد بن سوار کے نام میں مغالطہ ہوا ہے (اور صحیح نام سوار بن داؤد ہے) ابوداؤد طیالسی نے ان سے روایت نقل کی تو (راوی کا نام) ابوحمزہ سوار صیر فی کہا۔

۴۹۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَتَى يُصَلِّي الصَّبِيُّ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوهُ بِالصَّلَاةِ۔

۴۹۴: سلیمان بن داؤد مہری' ابن وہب' حضرت ہشام بن سعد سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے پاس گئے۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکے پر کب (یعنی کتنی عمر میں) نماز پڑھنا ضروری ہے؟ ان کی اہلیہ محترمہ نے کہا کہ ہم میں ایک شخص یہ بیان کرتا تھا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ سے (بھی) اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا (تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بچہ دائیں اور بائیں ہاتھ میں تمیز کرنے لگے تو اس کو نماز (پڑھنے) کا حکم کیا جائے۔

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

باب: اذان کی ابتداء

۴۹۵ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ زِيَادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ النَّبِيُّ ﷺ لِلصَّلَاةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ

۴۹۵: عباد بن موسیٰ اور زیاد بن ایوب (عباد کی حدیث مکمل ہے) ہشیم ابو بشر' حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے انصاری چچا سے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے نماز کا اہتمام فرمایا یعنی آپ ﷺ نے نماز کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا کہ کس طرح نماز کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے؟ تو بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ نماز کے لئے ہر نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کر دیا کیجئے اس کو دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو نماز کے وقت کی اطلاع کر دیں گے۔ لیکن

بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ يَعْنِي الشَّبُّورَ وَقَالَ زِيَادٌ شَبُّورُ الْيَهُودِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ الْيَهُودِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارٰى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأُرِيَ الْأَذَانَ فِي مَنَامِهٖ قَالَ فَغَدَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَبَيْنَ نَائِمٍ وَيَقْظَانَ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَأَرَانِي الْأَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ رَآهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَكَتَمَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرَنِي فَقَالَ سَبَقَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا يَأْمُرُكَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَافْعَلْهُ قَالَ فَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ أَبُو بِشْرٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو عُمَيْرٍ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَزْعُمُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ لَوْلَا أَنَّهٗ كَانَ يَوْمَئِذٍ مَرِيضًا لَجَعَلَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنًا۔

رسول اللہ ﷺ کو یہ مشورہ پسند نہیں آیا (کیونکہ اس میں سفر اور غیر سفر میں دُشواری تھی اور اس میں مختلف النوع دُشواریاں تھیں) اس کے بعد کسی شخص نے مشورہ دیا کہ یہودیوں کی طرح ایک نرسنگھا بنالیں۔ لیکن یہ تجویز بھی پسند نہیں آئی کیونکہ اس میں یہودیوں سے مشابہت تھی (اور اس میں یہ نقصان تھا کہ ایسا کرنے سے عبادت میں یہود سے مشابہت تھی اور اس میں یہ حرج تھا کہ ہر ایک مسجد کے لئے علیحدہ علیحدہ نرسنگھا رکھنا ہوتا اور دورانِ سفر نرسنگھا ساتھ رکھنے میں غیر معمولی دُشواری تھی) اس کے بعد کسی نے مشورہ دیا کہ ناقوس بجایا جایا کرے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ناقوس تو نصاریٰ کی عبادت کے لئے ہے۔ (اس طرح کرنے سے نصاریٰ سے مشابہت ہو جائے گی) اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے آئے لیکن وہ بھی اسی فکر میں رہے جس میں رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر خواب میں ان کو اذان کا طریقہ بتایا گیا راوی کہتے ہیں کہ جب صبح کو حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بیان کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں کچھ جاگ رہا تھا اور کچھ سو رہا تھا۔ اتنے میں خواب میں ایک صاحب نظر آئے اور مجھے اذان سکھائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پہلے اذان دینے کے طریقہ کو خواب میں دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے بیس دن تک کسی سے یہ بات بیان نہیں کی تھی۔ جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنی بات کہہ چکے تو انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تم نے طریقہ اذان خواب میں دیکھ کر کیوں بیان نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے حضرت عبداللہ بن زید نے بیان کر دیا تھا اس لئے مجھے حیا محسوس ہوئی اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اُٹھو جس طرح عبداللہ بن زید کہیں اسی طرح کرتے جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی ابوبشر نے کہا کہ مجھ سے ابوعمیر نے بیان کیا انصار کا خیال تھا کہ اگر اس دن حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیمار نہ ہوتے تو رسول اکرم ﷺ ان ہی کو موذن بناتے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس باب کی حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ اذان کی مشروعیت مدینہ میں ہوئی چنانچہ جمہور محدثین اور مؤرخین کا اس پر اجماع ہے البتہ بعض شارحین نے بعض روایات نقل کی ہیں کہ اذان کی تعلیم مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی کیونکہ آپ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تھے وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اذان سکھائی تھی اور آپ نے ملائکہ کو اذان دیتے ہوئے سنا تھا لیکن اول تو یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دوسرے یہ کہ معراج کی رات میں آپ کو اذان صرف سنائی گئی تھی

اس کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر یہ اختلاف ہے کہ ہجرت کے کون سے سال اذان سکھائی گئی حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اذان کی تعلیم کا واقعہ سن ۲ ہجری میں پیش آیا جبکہ علامہ عینیؒ کا خیال ہے کہ سن ۱ ہجری میں ہر ایک کے دلائل کتابوں میں موجود ہیں امام بخاریؒ کے طرز سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان کی مشروعیت ہجرت کے فوراً بعد ہوئی اس کے لئے انہوں نے آیت قرآنی: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ [الجمعة : ۹] سے استدلال کیا ہے کیونکہ جمعہ ہجرت کے فوراً بعد فرض ہو گیا تھا بہر حال یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ بعض جاہل صوفیوں نے اس حدیث کو اولیاء کے خوابوں کے حجت ہونے پر بطور استدلال پیش کیا ہے اس لئے کہ آپ نے فرمایا ان هذا لرؤیا حق کہ بے شک یہ البتہ سچا خواب ہے لیکن استدلال باطل ہے اس لئے کہ اذان کی مشروعیت ہمارے لئے خواب کی وجہ سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے کے تصدیق فرمانے اور ان کلمات کے تقریر فرمانے سے ہے کہ آپؐ نے بیداری کی حالت میں ان کلمات کا حکم دیا اور اس خواب کو سچا قرار دیا چنانچہ اگر آپ اس خواب کی تصدیق نہ فرماتے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم نہ دیتے تو اس پر عمل نہ کیا جاتا۔ اس حدیث باب میں اور اگلے باب کی پہلی روایت میں تین تعارض ہیں پہلا تعارض تو یہ ہے کہ جب اذان کا مشورہ ہوا تو بعض حضرات صحابہ نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا تو آپؐ نے اس مشورہ کو رد کر دیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے خود ناقوس بجانے کا حکم دیا اس کا جواب یہ ہے کہ مشورہ کے شروع میں امر نصاریٰ سمجھ کر رد کر دیا لیکن بعد میں فرمایا کہ نصاریٰ مسلمانوں کے زیادہ قریب ہیں اس لئے ان کا شعار اپنا کر ناقوس بجانے کا حکم دے دیا دوسرا تعارض یہ ہے کہ جب حضرت عبداللہ نے اپنا خواب حضور ﷺ کو سنایا تو آپؐ نے حکم دیا کہ یہ کلمات حضرت بلالؓ کو سکھائیں تاکہ وہ اذان دیں تو حضرت عمرؓ نے اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے حضور ﷺ کی طرف نکلے اس کے برعکس یہ بھی روایت میں ہے حضور ﷺ نے جب مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ وہاں موجود تھے اس کا جواب یہ ہے کہ اس مشورہ کے دوران یہ بات بھی زیر غور آئی کہ ایک آدمی الصلوٰۃ قائمۃ کا اعلان کیا کرے اس اعلان کرنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حضرت عمرؓ کے سامنے دیا تھا راوی نے غلطی سے اللہ اکبر والی اذان کے متعلق نقل کر دیا کہ اس کا حکم حضرت عمرؓ کے سامنے دیا تھا تیسرا تعارض حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے جب اذان دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے بھی یہ خواب آیا اسی سے معلوم ہوا کہ اس رات خواب دیکھا دوسری روایت میں ہے کہ بیس دن تک خواب چھپائے رکھا۔ حضرت عمرؓ نے خواب میں اذان دیکھی تھی لیکن نسیان یا کسی اور عذر کی وجہ سے ذکر نہ کی پھر حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضرت بلالؓ نے پڑھی تو حضرت عمرؓ کو یاد آ گیا کہ میں نے بھی تو یہی اذان خواب میں دیکھی تھی یا کوئی اور شک تھا تو وہ دور ہو گیا لیکن اب فوری طور پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ نہ ذکر کیا تاکہ حضرت عبداللہ بن زید کو جو فضیلت حاصل ہوئی ہے اس میں کمی نہ آئے پھر بیس دن بعد جب سمجھ لیا کہ اب ان کی فضیلت پختہ ہو چکی ہے تو اذان سن کر اچانک بتلانے کا شوق غالب آ گیا اس شوق میں چادر کھینچتے ہوئے حاضر خدمت نبویؐ ہوئے اور عرض کر دیا کہ میں نے بھی یہی اذان خواب میں دیکھی تھی ویسے خواب میں اذان کئی صحابہ کرام کو دکھائی گئی۔

باب كَيْفَ الْأَذَانُ

٤٩٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّي غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ وَتَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ

باب: کیفیت اذان

۴۹۶: محمد بن منصور طوسی' یعقوب' ان کے والد' محمد بن اسحٰق' محمد بن ابراہیم بن حارث' محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کی غرض سے ناقوس بنانے کا حکم دیا تو مجھ کو خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جو کہ اپنے ہاتھ میں ناقوس لئے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کہ بندۂ خدا! کیا ناقوس فروخت کرو گے؟ اس نے کہا کہ اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا کہ ہم ناقوس کے ذریعہ نماز کی اطلاع کریں گے اس شخص نے خواب میں کہا کہ میں تم کو ایسی چیز نہ سکھا دوں جو کہ ناقوس سے اچھی ہے؟ میں نے کہا ضرور' اس شخص نے کہا کہ اس طرح کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ' حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ' حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے بعد وہ شخص تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا اور اس شخص نے کہا کہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس طرح کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے بعد جب صبح ہوئی تو خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب سن کر فرمایا کہ یہ خواب سچا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تم اٹھو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اور جو تم نے خواب میں دیکھا ہے وہ بلال رضی اللہ عنہ کو بتاتے جاؤ وہ اذان دیں گے کیونکہ ان کی آواز (اور لہجہ) تم سے بلند (اور بہتر) ہے۔ چنانچہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا میں ان کو کلمات اذان سناتا جاتا تھا اور وہ اذان دیتے جاتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَيَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ و قَالَ فِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ و قَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِيهِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَمْ يُثَنِّيَا۔

اذان سنی تو وہ اپنے گھر تشریف فرما تھے کہ اذان سن کر جلدی جلدی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور عرض کیا کہ اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس نے آپ کو منصب رسالت پر فائز فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بھی بالکل اسی طرح کا خواب دیکھا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے (کہ اس نے غیب سے طریقہ اذان سکھلایا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زہری کی روایت سعید بن مسیب کے واسطہ سے اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ہے اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے اللہ اکبر چار مرتبہ بیان کیا ہے اور معمر اور یونس نے زہری سے دومرتبہ اللہ اکبر کہنا بیان کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: اذان کے کلمات میں ائمہؒ کے درمیان اختلاف ہے حنفیہ اور امام احمدؒ کے نزدیک کلمات اذان پندرہ ہیں شروع میں اللہ اکبر چار مرتبہ ہے اور شہادتین بھی چار مرتبہ ہے اور ترجیع نہیں امام شافعیؒ کے نزدیک کلماتِ اذان انیس مرتبہ ہیں وہ اس طرح کہ شروع میں اللہ اکبر چار مرتبہ ہے اور شہادتین کو ترجیع کے ساتھ ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ شہادتین کو دومرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دوبارہ دومرتبہ بلند آواز سے کہنا اس طرح اذان کہنا امام شافعیؒ کے نزدیک افضل ہے امام مالکؒ کے نزدیک اذان سترہ کلمات پر مشتمل ہے اس لئے ترجیع کے وہ بھی قائل ہیں البتہ ان کے نزدیک ابتدائے اذان میں اللہ اکبر صرف دومرتبہ ہے لیکن یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بھی ترجیع جائز ہے جن فقہاء کرام کی کتب میں ترجیع کو مکروہ کہا گیا ہے اس سے مراد خلاف اولیٰ ہے لفظ مکروہ بعض اوقات خلاف اولیٰ کے معنی میں بھی استعمال ہوجاتا ہے حنفیہ حنابلہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت ہے کہ ان کو خواب میں جواذان سکھلائی گئی تھی اس میں ترجیع نہیں تھی اسی طرح حضرت بلالؓ آخر وقت تک بلاترجیع اذان دیتے رہے چنانچہ حضرت سعید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ کو کلمات اذان اور کلمات اقامت دودو مرتبہ کہتے سنا ہے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ ٹھیک اس دن مدینہ طیبہ پہنچے ہیں جس دن آنحضرت ﷺ کا جسد مبارک دفن کیا گیا لہٰذا ظاہر یہ ہے کہ انہوں نے حضرت بلالؓ کی اذان آپ ﷺ کی وفات کے بعد سنی لہٰذا جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کی اذان میں حضرت ابومحذورہ کے واقعہ کے بعد تغیر آگیا تھا اس روایت سے ان کی تردید ہوتی ہے امام شافعیؒ اور امام مالک ترجیع کے ثبوت میں حضرت ابومحذورہؓ کی حدیث پیش کرتے ہیں جس میں ترجیع کا ذکر ہے اس کا جواب علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ نے المغنی میں دیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ابومحذورہؓ چھوٹے بچے تھے اور کافر تھے طائف سے آنحضرت ﷺ کی واپسی کے موقع پر ان کی بستی کے قریب مسلمانوں کا پڑاؤ ہوا وہاں مسلمانوں نے اذان دی تو حضرت ابومحذورہ اور ان کے ساتھیوں نے استہزاءً اذان کی نقل اتارنی شروع کردی حضور اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا اور پوچھا کہ تم میں سے زیادہ بلند آواز کس کی تھی معلوم ہوا کہ حضرت ابومحذورہ کی تھی آپ ﷺ نے حضرت ابومحذورہؓ کو بلند اور خوش آواز پایا تو ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے دل میں ایمان گھر کر گیا اس موقع پر آپ ﷺ

نے ان کو مشرف با اسلام کرنے کے بعد اذان بھی سکھلائی لہٰذا پہلی شہادتین کا مقصد ان کو مسلمان کرنا تھا اور دوسری مرتبہ شہادتین تعلیم اذان کے طور پر تھی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ معظمہ میں مؤذن مقرر فرمایا تو خود ان کی اذان میں ترجیع کو شامل فرمایا اور چار مرتبہ شہادتین کو باقی رکھا کیونکہ اس کی بدولت ان کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی تھی اس لئے واقعہ کو یادگار بنانے کی غرض سے ترجیع کو برقرار رکھا گیا لیکن یہ انہی کی خصوصیت تھی کوئی عام حکم نہیں تھا لیکن حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درحقیقت اذان کے یہ تمام صیغے شروع سے ہی منزل من اللہ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں ترجیع نہیں تھی البتہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں تھی اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ قباء کے مؤذن تھے ان کی اذان ترجیع پر مشتمل تھی جبکہ حضرت سعد القرظ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بغیر ترجیع کے اذان دیا کرتے تھے۔

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِي وَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنْ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنْ النَّوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۴۹۷: مسدد، حارث بن عبید، محمد بن عبدالملک بن ابومحذورہ ان کے والد، ان کے دادا حضرت ابومحذورہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان کی تعلیم دے دیں کہ اذان کس طرح کہی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے اگلے حصہ پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا بلند آواز سے کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس کے بعد آہستہ سے کہو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور پھر بلند آواز سے کہو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اذان فجر ہو تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہو اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ

۴۹۸: حسن بن علی، ابوعاصم، عبدالرزاق، ابن جریج، عثمان بن سائب، ابووام عبدالملک بن ابومحذورہ، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اس

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَفِيهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَبْيَنُ قَالَ فِيهِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ أَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا۔

طرح ہے کہ اذانِ فجر میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسدد کی روایت اس سے زیادہ واضح ہے اور اس روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ تکبیر و اقامت کی تعلیم دی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عبدالرزاق نے کہا کہ جب نماز کے لئے تکبیر کہے تو دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال نہیں کترواتے تھے اور نہ وہ مانگ نکالتے تھے کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر پھیرا تھا۔

اذان کی ابتداء:

اذان ۲ ہجری میں شروع ہوئی اس سے پہلے بغیر اذان کے نماز پڑھی جاتی تھی اور لوگ از خود نماز کے لئے جمع ہو جایا کرتے تھے بعض روایات میں ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بجانے کا حکم فرما دیا تھا اور ناقوس نصاریٰ میں رائج ہے اور اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک لکڑی چھوٹی ہوتی ہے اور ایک لکڑی بڑی ہوتی ہے بڑی لکڑی کو چھوٹی خاص قسم کی لکڑی پر مار کر (ڈھول جیسی) آواز پیدا کرتے ہیں۔

۴۹۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَحَجَّاجٌ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْأَذَانُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

۴۹۹: حسن بن علی' عفان' سعید بن عامر' حجاج' ہمام' عامر احول' مکحول' ابن محیریز' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمات اور تکبیر کے سترہ کلمات سکھلائے اور اذان یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِس کے بعد شہادتین چار مرتبہ اس کے بعد: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلٰی

أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالْإِقَامَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتُ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ كَذَا فِي كِتَابِهِ فِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ۔

الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تکبیر میں سترہ کلمے اس طرح ہیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسی طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔

۵۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يَعْنِي عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ ثُمَّ ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

۵۰۰: محمد بن بشار، ابوعاصم، ابن جریج، ابن عبدالملک بن ابومحذورہ یعنی عبدالعزیز بن محیریز، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بذاتِ خود ایک ایک حرف کر کے مجھے طریقہ اذان سکھایا اور فرمایا کہ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوبارہ بلند آواز سے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۵۰۱ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ

۵۰۱: نفیلی، ابراہیم بن اسماعیل بن عبدالملک بن ابومحذورہ ان کے دادا عبدالملک بن حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ فِي الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بذاتِ خود حرفاً حرفاً اذان کی تعلیم دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور فجر کی اذان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فرماتے تھے۔

۵۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْجُمَحِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيِّ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ أَذَانِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ قُلْتُ حَدِّثْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَطْ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ تَرْجِعُ فَتَرْفَعُ صَوْتَكَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

۵۰۲: محمد بن داؤد اسکندرانی، زیاد بن یونس، نافع بن عمر جمحی، عبدالملک بن ابومحذورہ، عبداللہ بن محیریز جمحی حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خود اذان کی تعلیم دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے تھے: اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر ابن جریج نے اور عبدالعزیز بن عبدالملک کی طرح بیان کیا اور حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے یہ کہا کہ تم میرے سامنے اپنے والد صاحب کی دی ہوئی اذان کہہ کر اذان کا طریقہ بتلاؤ تو انہوں نے فرمایا اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ اسی طریقہ پر جعفر بن سلیمان نے ابن ابی محذورہ کے ذریعہ سے اور ان کے چچا اور ان کے دادا سے روایت کیا ہے مگر اس میں یہ ہے کہ پھر تم ترجیع کرو اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ میں اپنی آواز کو بلند کرو۔

۵۰۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى

۵۰۳: عمرو بن مرزوق، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ

ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ أَعْجَبَنِي أَنْ تَكُونَ صَلَاةُ الْمُسْلِمِينَ أَوْ قَالَ الْمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةً حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبُثَّ رِجَالًا فِي الدُّورِ يُنَادُونَ النَّاسَ بِحِينِ الصَّلَاةِ وَحَتَّى هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رِجَالًا يَقُومُونَ عَلَى الْآطَامِ يُنَادُونَ الْمُسْلِمِينَ بِحِينِ الصَّلَاةِ حَتَّى نَقَسُوا أَوْ كَادُوا أَنْ يَنْقُسُوا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمَّا رَجَعْتُ لِمَا رَأَيْتُ مِنِ اهْتِمَامِكَ رَأَيْتُ رَجُلًا كَأَنَّ عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ أَخْضَرَيْنِ فَقَامَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَلَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى أَنْ تَقُولُوا لَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ يَقْظَانَ غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لَقَدْ أَرَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو لَقَدْ أَرَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنِّي لَمَّا سُبِقْتُ اسْتَحْيَيْتُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ يَسْأَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَامُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ

نماز تین مراحل سے گزری ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے ہم سے یہ روایت بیان کی کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ عمل بہت ہی بہتر اور عمدہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسلمان اجتماعی طور پر فریضہ نماز ادا کیا کریں۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو گھروں پر نماز کے لئے بلانے کے لئے بھیج دیا کروں جو یہ پکارا کریں کہ نماز کا وقت آ گیا ہے اور ارادہ کیا کہ کچھ لوگ ٹیلوں پر چڑھ کر نماز کے وقت کا اعلان کر دیا کریں یہاں تک کہ لوگ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے کے قریب ہو گئے۔ اُسی وقت ایک انصاری صحابی آئے اور حضرت رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں جب سے آپ ﷺ کے پاس سے رخصت ہوا اُس وقت سے برابر مجھے اس بات کا خیال رہا کہ جس کا آپ کو خیال تھا (مراد طریقہ اذان معلوم کرنے کا خیال) چنانچہ میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا اور جو سبز لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ اس نے مسجد پر کھڑے ہو کر اذان دی۔ اس کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر پھر وہ کھڑے ہو گئے اور اذان کے جو کلمات کہے تھے وہی کلمات کہے البتہ اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کا اضافہ کیا اور اگر لوگ میری تکذیب نہ کریں تو اچھی طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت جاگ رہا تھا سویا ہوا نہیں تھا۔ یہ سن کر حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت مبارک خواب دکھایا اس لئے تم (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کے لئے کہہ دو۔ تو اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بھی بالکل یہی خواب دیکھا ہے لیکن کیونکہ انصاری آدمی اپنا خواب مجھ سے پہلے بیان کر چکے تو مجھے جھجک محسوس ہوئی کہ میں آپ ﷺ سے بھی وہی خواب بیان کروں اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں میرے رفقاء نے مجھ سے روایت بیان کی کہ پہلے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا اور جماعت ہوتے ہوئے دیکھتا تو وہ یہ معلوم کرتا کہ اب تک کتنی رکعات ہو چکی ہیں اسے بتا دیا جاتا پھر وہ بقیہ نماز میں شرکت کرتا۔ رسول اکرم ﷺ کے پیچھے لوگوں کے حالات مختلف

وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِهَا حُصَيْنٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَتَّى جَاءَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ أَبُو دَاوُد ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَأَشَارُوا إِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهَذِهِ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ و حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ أُنْزِلَ رَمَضَانُ وَكَانُوا قَوْمًا لَمْ يَتَعَوَّدُوا الصِّيَامَ وَكَانَ الصِّيَامُ عَلَيْهِمْ شَدِيدًا فَكَانَ مَنْ لَمْ يَصُمْ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرہ:۱۸۵] فَكَانَتِ الرُّخْصَةُ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ فَأُمِرُوا بِالصِّيَامِ قَالَ و حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَفْطَرَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَرَادَ امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ نِمْتُ فَظَنَّ أَنَّهَا تَعْتَلُّ فَأَتَاهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالُوا حَتَّى نُسَخِّنَ لَكَ شَيْئًا فَنَامَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾

ہو جاتے کوئی نمازی کھڑا ہوا ہے کوئی حالت رکوع میں ہے کوئی قعدہ کی حالت میں ہے کوئی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ رہا ہے ابن المثنیٰ کہتے ہیں کہ عمرو بن مروہ نے کہا کہ یہ مجھ سے حصین نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ بیان کیا ہے' یہاں تک کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے حصین سے براہِ راست بھی سنا ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ پھر میں عمرو بن مرزوق کی حدیث کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ آئے اور ان کو اشارے سے بتایا گیا (کہ اتنی رکعتیں ہوگئی ہیں) شعبہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے حصین سے سنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو آپ ﷺ کو جس حالت میں دیکھوں گا اسی حالت اور کیفیت کو بہر صورت اختیار کروں گا۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے اس لئے تم ایسا ہی کیا کرو ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے مجھ سے یہ روایت نقل کی کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اور ان لوگوں کو روزہ کی عادت نہیں تھی اور ان لوگوں پر روزہ بہت سخت گزرتا تھا تو ان لوگوں میں سے جو شخص روزہ نہ رکھتا تو وہ ایک فقیر کو کھانا کھلا دیتا تھا۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوگئی کہ جس کو ماہ رمضان المبارک نصیب ہو وہ بہر حال روزہ رکھے اس کے بعد سوائے مریض اور مسافر کے رخصت ختم ہوگئی اور دوسرے کے لئے روزہ رکھنے کا حکم ہوا اور میرے رفقاء نے مجھ سے روایت بیان کی کہ ابتداءِ اسلام میں جب کوئی شخص روزہ افطار کر کے سو جاتا اور کھانا نہ کھاتا روزہ کی نیت نہ کرتا اور کھانا بھی نہ کھاتا (اور روزہ فاسد کرنے والا کوئی کام بھی نہ کرتا) تو اس شخص کو دوسرے دن کے روزہ کھولنے کے وقت تک کھانا پینا جائز نہ ہوتا چنانچہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آپ کی اہلیہ مطہرہ نے فرمایا کہ مجھے نیند آ گئی تھی۔ حضرت عمر

[البقرہ:۱۸۷] رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ اہلیہ ہمبستری سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ بنا رہی ہے۔ بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے صحبت کر لی اسی طرح ایک انصاری صحابی نے ایک مرتبہ افطار کے بعد کھانے پینے کا ارادہ کرلیا لوگوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ ذرا ہم تمہارے لئے کھانا گرم کر دیں وہ انصاری صحابی سو گئے جب صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ:﴿ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ ﴾ الآية [البقرة : ۱۸۷] نازل فرمادی یعنی:''روزہ کی رات میں بیویوں سے جماع کرنا جائز ہے۔''

فوت شدہ نماز اور روزہ کے متعلق ایک وضاحت:

حدیث بالا میں جو یہ مذکور ہے کہ بعد میں مسجد میں آنے والا پہلے سے موجود نمازی سے رکعات کی تعداد دریافت کرنے سے متعلق سوال کرتا تو اس کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس وقت تک نماز میں گفتگو کرنا درست تھا اور اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ مسبوق اپنی فوت شدہ نماز پڑھنے کے بعد پھر جماعت میں شریک ہوتا اور روزہ سے متعلق جس حکم کا تذکرہ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ ابتداءِ اسلام میں فرض روزہ اختیاری رہا خواہ کوئی شخص روزہ رکھے یا روزہ کا فدیہ ادا کرے اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا اور یہ آیت کریمہ:﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ [البقرة : ۱۸٤] حکم کے اعتبار سے منسوخ ہوگئی۔ "بان المسبوق اذا حضر الجماعة كان يسأل عما سبق بها فينجر فيود بها قبل الامام ثم يدخل فى صلوة الامام فحول ذالك غير مراد بانهم اذا مسقبرا بر كعة بين الصلوة فعليهم انهم اذا حضر وجماعة ان يدخلون صلوة الامام" الخ (بذل المجهود ۲۸۵' ج ۲)

۵۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ أَبِي دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَسَاقَ نَصْرٌ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاقْتَصَّ ابْنُ الْمُثَنّٰى مِنْهُ قِصَّةَ صَلَاتِهِمْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْ قَالَ الْحَالُ الثَّالِثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلّٰى يَعْنِي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ

۵۰۴: ابن مثنیٰ' ابوداؤد (دوسری سند) نصر بن مہاجر' یزید بن ہارون' مسعودی' عمرو بن مرہ' ابن ابی لیلیٰ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کے تین دور آئے اسی طرح روزہ کے بھی تین دور آئے۔ نصر نے تفصیل سے حدیث بیان کی ہے جبکہ ابن المثنیٰ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا واقعہ بیان کیا۔ تیسرا دور یہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا فرمائی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ:﴿ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ﴾ نازل فرمائی۔ ابن مثنیٰ کی حدیث مکمل ہوگئی اور نصر بن مہاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عبداللہ بن زید انصار میں سے ایک صاحب تھے اس حدیث میں یہ ہے کہ اس شخص نے قبلہ کی جانب رُخ کیا اور کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ [البقرہ:۱۴۴] فَوَجَّهَهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَسَمَّى نَصْرٌ صَاحِبَ الرُّؤْيَا قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ فِيهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَأَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ و قَالَ فِي الصَّوْمِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَيَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ طَعَامُ مِسْكِينٍ [البقرہ: ۱۸۳، ۱۸۴] فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَهَذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى أَيَّامٍ أُخَرَ [البقرہ ۱۸۵] فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ

اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے بعد کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور اسی طرح بیان کیا لیکن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا۔ راوی نے کہا کہ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے بارے میں بتلا دو۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات بتا دیئے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور روزہ کے بارے میں بیان کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور ایک دن عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے جب اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ اور آیت کریمہ: ﴿وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ﴾ جب نازل ہوئی تو ہر شخص کو اختیار تھا جس کا دل چاہتا وہ روزہ رکھتا اور جس کا دل چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا بلکہ وہ ہر ایک روزہ کے عوض فدیہ دے دیا کرتا تھا اور یہ حکم ایک سال تک چلتا رہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ یعنی ماہِ رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم (عرش سے آسمانِ دُنیا) پر نازل کیا گیا۔ جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کے دلائل ہیں اور قرآن نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا پس جو شخص اس ماہِ مبارک کو پائے تو وہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار یا مسافر ہو وہ روزہ کی قضا کرے قضا شدہ روزوں کے حساب سے دیگر ایام میں اس کے بعد روزہ ہر ایک اس شخص پر فرض ہو گیا جو اس مہینہ کو پائے اور مسافر اور مریض پر روزہ کی قضا کا حکم ہوا۔ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت پر فدیہ ادا کرنے کی رخصت دے دی گئی بشرطیکہ وہ روزہ نہ رکھ سکیں یعنی ان میں روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو اور

وَالْعَجُوزِ اللَّذَيْنِ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَ صِرْمَةُ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

نصر بن مہاجر نے آخر تک حدیث بیان کی۔

بَاب فِي الْإِقَامَةِ

۵۰۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

باب: تکبیر کا بیان

۵۰۵: سلیمان بن حرب اور عبد الرحمٰن بن مبارک' حماد' سماک بن عطیہ (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب ابوقلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا حکم ہوا۔ حماد نے اضافہ کیا کہ مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے علاوہ۔

خُلاصَۃُ الباب: پہلی روایت کی بنا پر ائمہ ثلاثہؒ کلمات اقامت طاق مرتبہ کہنے کے قائل ہیں لہٰذا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اقامت گیارہ کلمات پر مشتمل ہے جس میں شہادتین اور حیعلتین (حی علی الصلٰوۃ' حی علی الفلاح) صرف ایک ایک بار ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک اقامت میں کل دس کلمات ہیں کیونکہ وہ آخر میں اقامت ایک مرتبہ کہنے کے قائل ہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں اور شہادتیں اور حیعلتین دو دو مرتبہ اور شروع میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی گویا اذان کے پندرہ کلمات میں صرف دو مرتبہ قد قامت الصلٰوۃ کا اضافہ حیعلتین کے بعد کیا جائے گا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے دلائل میں حضرت عبداللہ بن زید کی روایت ہے جس میں صراحت ہے کہ حضور ﷺ کی اذان اور اقامت شفع شفع ہوتی تھی دوسری دلیل طحاوی کی روایات ہیں اسی طرح مصنف عبدالرزاق میں خود حضرت بلالؓ کی روایت ہے کہ حضرت بلال کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ ہوتی تھی یعنی کلمات اقامت جفت ہوتے تھے ان ہی روایات کو ترجیح ہے اولاً اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت جو اذان و اقامت کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے اس میں کلمات اقامت جفت کہنا ثابت ہے ثانیاً حضرت بلال کا آخری عمل شفع اقامت تھا جیسا کہ پیچھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے معلوم ہے نیز حضرت بلالؓ کی اقامت میں تعارض واقع ہونے کے بعد جب ہم نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اقامت کو دیکھا تو وہ سترہ کلمات پر مشتمل تھی اور حضرت ابومحذورہ سے جو روایت اقامت ایتار کے سلسلہ میں ہے وہ ضعیف ہے۔

۵۰۶ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمٰعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

۵۰۶: حمید بن مسعدہ' اسماعیل' خالد حذاء' ابوقلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح مروی ہے۔ اسمٰعیل نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث ایوب کو سنائی تو انہوں نے کہا سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے۔

تکبیر کے سلسلہ میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے مذاہب:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اقامت (تکبیر) کے سترہ کلمات ہیں اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ' حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تینوں جملے دو دو مرتبہ ہیں اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ شروع میں چار مرتبہ ہے اور حضرت امام شافعی' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اقامت کے گیارہ کلمات ہیں جس میں شہادتین اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ایک مرتبہ کہنا ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اقامت میں دس کلمے ہیں اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کو بھی ایک ہی مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔فذهب الشافعي واحمد رحمهما الله و جمهور العلماء الى ان الفاظ الاقامة احدى عشرة كلمة كلها مفردة الا التكبير في اولها واخرها' الخ (بذل المجهود ص ۲۹۲' ج ۲) خلاصہ یہ ہے کہ اقامت (تکبیر) مثل اذان کے ہے یہی تکبیریں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کا اضافہ ہے وذهب الحنفية والثوری وابن المبارك واهل الكوفة الى ان الفاظ الاقامة مثل الاذان مع زيادة قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ (بذل المجهود ص ۲۹۲ ج ۲)

۵۰۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ۔

۵۰۷: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' ابوجعفر' مسلم' ابوالمثنیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں اذان دو مرتبہ اور تکبیر ایک مرتبہ کہی جاتی تھی علاوہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے کہ اس کو دو مرتبہ کہتے تو جب ہم لوگ تکبیر سنتے تو وضو کر کے نماز کے لئے حاضر ہو جاتے شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے اس روایت کے سوا (اس کے علاوہ) ابوجعفر سے مزید کچھ نہیں سنا۔

۵۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْأَكْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۰۸: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابوعامر عقدی' عبدالملک بن عمرو' شعبہ' مسجد عریان کے مؤذن ابوجعفر مسجد اکبر کے مؤذن ابوالمثنیٰ ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ آخَرُ

باب: ایک شخص اذان کہے اور دوسرا تکبیر کہے

۵۰۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ

۵۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' حماد بن خالد' محمد بن عمرو' محمد بن عبداللہ' ان کے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْأَذَانِ أَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَأُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے سلسلہ میں کچھ اُمور انجام دینے کا ارادہ فرمایا (یعنی جماعت کے لئے ناقوس وغیرہ بجانے کے حکم کا ارادہ کیا) لیکن کوئی فیصلہ ابھی مکمل طور پر نہیں فرمایا تھا راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں طریقہ اذان دکھائی دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر فرمایا کہ اذان (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب کی حالت میں مَیں نے اذان دیکھی تھی۔ میں خود بھی اذان دینا چاہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم تکبیر کہہ لو۔

٥١٠ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَقَامَ جَدِّي۔

٥١٠: عبیداللہ بن عمر قواریری' عبدالرحمٰن بن مہدی' محمد بن عمرو' عبداللہ بن محمد' عبداللہ بن زید سے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ میرے دادا عبداللہ نے اقامت کہی۔

بَابُ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

باب: اذان دینے والا ہی تکبیر کہے

٥١١ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْأَفْرِيقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَمَرَنِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أُقِيمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَا حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ أَصْحَابُهُ يَعْنِي فَتَوَضَّأَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ هُوَ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ قَالَ فَأَقَمْتُ۔

٥١١: عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ بن عمر بن غانم' عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی' زیاد بن نعیم حضرمی حضرت زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے کہ جب فجر کی اذان کا اوّل وقت ہوا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنے کا حکم فرمایا چنانچہ میں نے اذان دی میں جب اذان سے فارغ ہو کر تکبیر کہنا چاہتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب نگاہ ڈالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی روشنی کو دیکھا اور فرمایا (ٹھہرو) ابھی فجر نہیں ہوئی جب فجر کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اُترے اور قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو کر آئے تو آپ ﷺ کے اصحاب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے۔ آپؐ نے وضو کیا اور جب حضرت بلالؓ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اَخا صُدَاءِ نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہ ہی تکبیر کہے۔ صدائی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے تکبیر پڑھی۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو آدمی اذان کہے وہی اقامت کہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے لہٰذا مؤذن سے اجازت لے کر اقامت کوئی دوسرا کہہ سکتا ہے بشرطیکہ مؤذن کو تکلیف اور رنج نہ ہو اور تکلیف ہو تو مکروہ ہے حدیث باب کو استحباب پر محمول کرنے کی وجہ دارقطنی وغیرہ کی روایات ہیں کہ بعض اوقات حضرت بلال اذان دیتے اور ابن ام مکتومؓ اقامت کہتے اور بعض مرتبہ اس کے برعکس ہوتا تھا۔

بَاب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ

باب: بلند آواز سے اذان دینے کی فضیلت

۵۱۲ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔

۵۱۲: حفص بن عمر نمری' شعبہ' موسیٰ بن ابی عثمان' ابویحییٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں جہاں پہنچتی ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اذان دینے والے کے لئے خشک اور تر اور تمام چیزیں اس کی گواہ بن جاتی ہیں اور جو شخص باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فضیلت مؤذن:

مندرجہ بالا حدیث کا یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے کہ مؤذن کی آواز جہاں جہاں جاتی ہے اور جو جو شے مؤذن کی آواز سنتی ہے خواہ وہ جمادات ہوں یا نباتات تمام اشیاء کی تعداد کے بقدر مؤذن کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں یا حدیث کا یہ مفہوم ہے کہ مؤذن کے لئے اس قدر مغفرت وسیع کر دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ہر چیز کو اپنی معرفت کا کوئی حصہ عطا فرمایا ہے (وان من شیء الا یسبح بحمدہ) تحقیق ہر چیز اور ہر مخلوق اللہ تعالیٰ تسبیح اور حمد کرتی ہے لیکن ان کی ہر تسبیح اور حمد کرنا انسانوں کے فہم وادراک سے باہر ہے اس لئے جب مؤذن اذان دیتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی اور اس کی توحید اور اس کے رسول کی رسالت اور اس کی دعوت کا اعلان کرتا ہے تو جن وانس کے علاوہ دوسری مخلوقات بھی اس کو سنتی اور سمجھتی ہیں اور قیامت میں اس کی شہادت ادا کریں گی بلاشبہ اذان اور مؤذنوں کی یہ بڑی قابل رشک فضیلت ہے۔

۵۱۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ

۵۱۳: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اذان شروع ہوتی ہے تو شیطان ریح خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز اس تک نہ پہنچ سکے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس اپنی جگہ آ جاتا ہے پھر جب تکبیر شروع ہوتی ہے تو پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے

بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ أَنْ لَايَدْرِيَ كَمْ صَلَّى۔

لیکن جس وقت تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور (نماز پڑھنے والے) انسان کے دِل میں ایسے ایسے خیالات ڈالتا اور وہ وہ باتیں یاد کراتا ہے جو اس کو پہلے یاد نہ آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

بَاب مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ مِنْ تَعَاهُدِ الْوَقْتِ

باب: مؤذن کو پابندیٔ وقت کی تاکید

۵۱۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ۔

۵۱۴: احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، اعمش، ایک شخص ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام ذمہ دار ہے اور مؤذن کے ذمہ (اذان کی) امانت سپرد ہے۔ یا اللہ! اماموں کو (علم و عمل کی) توفیق اور ہدایت کاملہ عطا فرما اور مؤذنوں سے جو بھول چوک ہو جائے اس کو معاف فرما۔

ائمہ رحمۃ اللہ علیہم اور مؤذنین کے لئے ایک پیغام:

چونکہ نمازیوں کی نماز امام پر موقوف ہے اس لئے امام کو طہارت میں اور دیگر معاملات میں غیر معمولی احتیاط کرنا ضروری ہے اور امام کو چاہئے کہ شرائط و آدابِ نماز کی رعایت کے ساتھ منصب امامت کی نزاکت کا خیال کرے اس طرح مؤذن بھی ان تمام چیزوں کا خاص طور پر خیال رکھے اور وقت کی پابندی کا خیال رکھے نہ وقت سے پہلے اذان دے اور نہ ہی اذان میں تاخیر کرے اور اگر دیکھا جائے تو درحقیقت امام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے اور مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا قائم مقام ہے اسلئے ان دونوں حضرات کو اپنی اپنی ذمہ داری پورے طور پر نباہنا ضروری ہے: "كيف لا والامام خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤذن خليفة بلال رضى الله عنه" الخ (بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۲۹۷، ج ۲)

مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نماز کی بھی ذمہ داری ہے اس لئے اس کو اپنی امکان کی حد تک ظاہراً باطناً اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور مؤذن پر لوگوں نے اذان کے بارے میں اعتماد کیا ہے لہٰذا اس کو چاہئے کہ اپنے ذاتی مصالح اور خواہشات کی رعایت کے بغیر صحیح وقت پر اذان پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مؤذن اور امام دونوں کی ذمہ داری بتلائی اور دونوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

۵۱۵ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ۔

۵۱۵: حسن بن علی، ابن نمیر، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

بَابُ الْأَذَانِ فَوْقَ الْمَنَارَةِ

۵۱۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً تَعْنِي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

باب: مینار پر اذان دینے کی فضیلت

۵۱۶: احمد بن محمد بن ایوب' ابراہیم بن سعد' محمد بن اسحٰق' محمد بن جعفر بن زبیر' عروہ بن زبیر بنونجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ مسجد کے آس پاس جس قدر مکانات تھے ان میں میرا مکان سب سے زیادہ اُونچا تھا۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ میرے مکان میں چڑھ کر اذان دیتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کی نیت سے صبح صادق سے قبل آ کر میرے مکان پر بیٹھ جاتے اور صبح کا انتظار کرتے۔ جب وہ صبح صادق کو دیکھتے تو وہ انگڑائی لیتے تھے پھر دُعا مانگتے کہ اے اللہ میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مدد چاہتا ہوں قریش پر تاکہ وہ لوگ تیرے دین کو قائم کریں (یعنی اسلام قبول کرلیں) وہ عورت بیان کرتی ہے کہ اس کے بعد وہ اذان دیتے تھے بخدا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی مذکورہ دُعا سے ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے بلند جگہ پر اذان دینے کا استحباب ثابت ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوا کہ اپنی قوم اور پوری امت کے لئے دعا کیا کریں نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مؤذن کو امکان کی حد تک وقت کی پابندی کرنا چاہیے۔

بَابٌ فِي الْمُؤَذِّنِ يَسْتَدِيرُ فِي أَذَانِهِ

۵۱۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَمَهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ بُرُودٌ يَمَانِيَةٌ قِطْرِيٌّ وَقَالَ مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى

باب: اذان دیتے وقت مؤذن گردن کو دائیں بائیں گھمائے

۵۱۷: موسیٰ بن اسماعیل' قیس بن ربیع (دوسری سند) محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سفیان' عون بن ابوجحیفہ' ان کے والد حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ ایک خیمہ میں تھے جو کہ لال رنگ کے چمڑے کا تھا۔ حضرت بلالؓ نکلے اور اذان دی۔ میں نے بلالؓ کو چہرہ کو گھماتے ہوئے اور دونوں جانب کرتے ہوئے دیکھا اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نکلے اور آپ سرخ دھاریوں والا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے جو ملک یمن کے علاقہ قطر کا بنا ہوا تھا۔ موسیٰ بن اسماعیل کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے بلالؓ کو دیکھا وہ ابطح کی جانب نکلے اور وہ اذان دیتے ہوئے جس وقت حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

الْفَلَاحِ لَوَى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَسَاقَ حَدِيثَهُ۔

پر پہنچے تو اپنی گردن دائیں اور بائیں جانب گھمائی اور خود نہیں گھومے اور وہ برچھی لے کر آئے اس کے بعد آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

باب: اذان اور تکبیر کے درمیان دُعا کی فضیلت

۵۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

۵۱۸: محمد بن کثیر' سفیان' زید عمی ابوایاس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی ہوئی دُعا رَد نہیں ہوتی۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ

باب: اذان کے جواب دینے کا طریقہ

۵۱۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔

۵۱۹: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' مالک بن شہاب' عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اذان سنو تو تم بھی وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

مؤذن کے جواب کے سلسلہ میں سنت طریقہ:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اذان کا جواب اسی طرح دو جس طرح کہ مؤذن کہہ رہا ہو اور مؤذن جس طرح کہتا جائے اسی طرح سننے والا بھی کہتا جائے لیکن جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ یا حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو اُس کے جواب میں اس طرح کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور مؤذن جس وقت اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو سننے والا اس طرح کہے۔ صدقت وبررت وبالحق نطقت۔

امام شافعیؒ اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ اس حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ حیعلتین کا جواب بھی حیعلتین ہی سے دیا جائے گا جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلتین کا جواب حوقلہ یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہے یہ مسلک حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلتین کا جواب حوقلہ کی تصریح کی گئی ہے یہ حدیث مفسر ہونے کی بناء پر حدیث ابوسعید خدریؓ کے لئے مخصص ہے حافظ ابن حجرؒ نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوافع اور مالکیہ کا مفتی بہ قول بھی یہی ہے وسیلہ جنت میں اونچا مقام ہے الفضیلۃ زائد مرتبہ۔ مقام محمود کے بارہ میں محدثین کرام رحمہم اللہ نے لکھا کہ جس وقت مخلوق قیامت کے دن میدان حشر میں حیران و پریشان ہوگی اور آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے یہاں تک۔ سب سے آخر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑ جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ سر اٹھاؤ آپ مانگئے عطا کیا جائے گا

آپ ﷺ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو جناب نبی کریم ﷺ امت کی شفاعت فرمائیں گے حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو آنحضرت ﷺ کی سنت کا اتباع کرنے والے ہوں گے بدعت کرنے والا سفارش سے محروم رہے گا۔

۵۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔

۵۲۰: محمد بن سلمہ' ابن وہب' ابن لہیعہ' حیوۃ اور سعید بن ایوب' کعب بن علقمہ' عبدالرحمٰن بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔ اس کے بعد مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کہ ایک بندہ کے سوا کسی کو نہیں ملے گا اور مجھے توقع ہے کہ وہ بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہوں گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا تو اس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔

وسیلہ کے بارے میں وضاحت:

وسیلہ طلب کئے جانے کے سلسلہ میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد اس وقت کا ہے جس وقت تک آپ ﷺ پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی لیکن آپ ﷺ کو بعد میں بذریعہ وحی معلوم ہو گیا کہ وسیلہ میرے ہی لئے ہے اب آپ ﷺ کے وسیلہ سے مسلمان اپنی بخشش اور دخولِ جنت کی دُعا مانگے۔

۵۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْحُبُلِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ۔

۵۲۱: ابن سرح' محمد بن سلمہ' ابن وہب' حیی' عبدالرحمٰن حبلی' حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اذان دینے والے کی فضیلت ہم لوگوں سے بہت زیادہ ہے (اس لئے ہمارا دل چاہتا ہے کہ) آپ ہمیں بھی کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں کہ جس کی وجہ سے ہم ان کے درجہ کو پہنچ جائیں تو حضرت رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن جو کلمات کہے تم بھی اسی طرح کہتے جاؤ اور اذان ختم ہونے کے بعد دُعا مانگو تو تمہاری دُعا قبول ہوگی۔

۵۲۲ :حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۵۲۲: قتیبہ بن سعید' لیث' حکیم بن عبداللہ' ابن قیس' عامر بن سعد بن ابی

الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ۔

وقاص رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سنے اور وہ جواب میں اس طرح کہے کہ: ''میں بھی اِس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اُس ذاتِ اقدس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور اُس کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کو ربّ مان کر اور حضرت محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوں تو (اس عمل سے) اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

۵۲۳ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا۔

۵۲۳: ابراہیم بن مہدی' علی بن مسہر' ہشام بن عروہ' ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن سے اذان دیتے وقت شہادتین سنتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرماتے میں بھی اس کا گواہ ہوں۔

۵۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ا قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۵۲۴: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جہضم' اسماعیل بن جعفر' عمارہ بن غزیہ' خبیب بن عبدالرحمٰن بن یساف' حفص بن عاصم بن عمر ان کے والد ان کے دادا' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو سننے والا بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور جس وقت مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو سننے والا (بھی جواب میں) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور جس وقت مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور جس وقت مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور جب وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ا الخ کہے اور مؤذن جب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو سننے والا بھی دِل سے اسی طرح کہے تو (اس عمل کی برکت سے) جنت میں داخل ہوگا۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ

۵۲۵ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا وقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ۔

باب: تکبیر سننے کے بعد کی دُعا

۵۲۵: سلیمان بن داؤد عتکی' محمد بن ثابت' شام کے رہنے والے ایک صاحب شہر بن حوشب' حضرت ابوامامہ یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر شروع کی۔ جب وہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہنے لگے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا (یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو ہمیشہ ہمیشہ قائم دائم رکھے) اور تکبیر کے باقی کلمات میں اسی طرح جواب دیا جس طرح کہ مندرجہ بالا حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ

۵۲۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب: اذان ختم ہونے کے بعد کی دُعا

۵۲۶: احمد بن حنبل' علی بن عیاش' شعیب بن ابی حمزہ' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سننے کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ الخ پڑھے تو اس شخص کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی (اس دُعا کا ترجمہ اس طرح ہے اے میرے پروردگار اور دعوتِ کاملہ اور قائم رہنے والی (عبادت) نماز کے مالک' آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دیں اور ان کو (اپنے فضل و کرم سے) مقامِ محمود عطا فرما دیں جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے)

وسیلہ کیا ہے؟

حدیثِ مذکورہ میں نماز کو ہمیشہ رہنے والی اس لئے فرمایا گیا ہے کیونکہ اس کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے گا (ان شاء اللہ) اور وسیلہ سے مراد جنت کا وہ مقام ہے جو کہ صرف حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوگا۔ جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: اعت محمّدا الوسيلة اى المرتبة العاليه فى الجنة التى لا ينبغى الا له والفضيلة اى المرتبة الزائدة على سائر المخلوقين۔(بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۳۰۲ ج ۱) اور حدیث مندرجہ بالا میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقامِ محمود کی دُعا فرمائی گئی ہے۔ مقامِ محمود کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ جس وقت مخلوق قیامت کے روز میدانِ حشر میں حیران و پریشان ہوگی اور لوگ سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے کہ آپ ہماری مغفرت کے لئے سفارش کریں لیکن آپ معذرت فرما دیں گے۔ یہاں تک سب سے آخر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ سر

اُٹھاؤ اور سفارش کرو اور جو مانگنا ہے مانگو اس وقت آپ سجدہ سے سر اُٹھائیں گے اور اُمت کی سفارش کریں گے۔

بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ

۵۲۷ :حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي۔

باب: اذانِ مغرب کے بعد کی دُعا

۵۲۷: مؤمل بن اِہاب' عبداللہ بن ولید عدنی' قاسم بن معن مسعودی' ابو کثیر مولیٰ اُمّ سلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مغرب کے وقت کی دُعا کی تعلیم دی کہ میں یہ پڑھا کروں اور وہ دُعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ' الخ ہے (اس کا ترجمہ یہ ہے) یا اللہ یہ وقت تیری رات کی آمد اور دن کی رخصت کا وقت ہے اور تیری طرف بلانے والی آوازوں کا وقت ہے یا اللہ میری مغفرت فرما دیجئے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۳ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۴

بَابُ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّأْذِينِ

۵۲۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا۔

باب: اذان پر معاوضہ لینا

۵۲۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید جریری' ابوالعلاء' مطرف بن عبد اللہ' حضرت عثمان بن ابوالعاص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قوم کا امام بنا دیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قوم کے امام ہو۔ لیکن جماعت میں جوضعیف ہیں ان کی رعایت ضروری رکھنا اور موذن ایسا مقرر کرو کہ جو اذان پڑھنے کے عوض اُجرت نہ لے۔

طاعات پر معاوضہ:

طاعتوں پر اجرت لینے کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اس مسئلہ میں احادیث بظاہر متعارض ہیں سنن ابن ماجہ ابواب التجارات میں حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے جس میں انہوں نے تعلیم قرآن پر ایک کمان بطور اجرت وصول کی تھی اور آنحضرت ﷺ نے اس پر وعید ارشاد فرمائی تھی وہ اجرت علی الطاعات کے ناجائز ہونے پر دلالت کرتی ہے اور حدیث باب بھی اس کی مؤید ہے چنانچہ حنفیہؒ کا اصل مسلک یہی ہے کہ طاعات پر تنخواہ لینا ناجائز ہے حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم اور اس کے علاوہ طاعات پر اجرت وتنخواہ لینا جائز ہے ان کی دلیل سنن ابی داؤد کتاب الطب میں روایت ہے جس کے راوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں' فرماتے ہیں ہم لوگ عرب کے کسی قبیلہ کے ہاں اترے ان لوگوں نے ہماری کوئی خدمت نہیں کی اس دوران ان کے سردار کو سانپ اور یا کسی کیڑے نے ڈس لیا تو وہ ہمارے پاس آئے تو میں نے کہا تم لوگوں نے ہماری

مہمان نوازی نہیں کی اس لئے جب تک معاوضہ نہیں دو گے تب تک میں دم نہیں کروں گا تو ان لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینا منظور کرلیا وہ ہم لے کر مدینہ آئے تو حضور ﷺ نے اس کی تصویب کی اگر چہ متقدمین حنفیہ کا قول اس معاملہ میں عدم جواز ہی کا ہے لیکن متاخرین حنفیہ نے ضرورت کی بناء پر جواز کا فتویٰ دیا ہے ضرورت کی وضاحت یہ ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے دور میں مؤذنین اور معلمین و مصنفین کے وظائف بیت المال سے مقرر تھے اس لئے بلا معاوضہ خدمت کرنے میں کوئی مشکل نہ تھی اور طاعات کا بغیر تنخواہ کے انتظام کرنا ممکن تھا لیکن جب یہ سلسلہ ختم ہوا اور وظائف بند ہوگئے تو تعلیم' اذان وامامت وقضاء وغیرہ میں خلل واقع ہونے اور بغیر اُجرت تمام دینی شعائر میں بدنظمی بلکہ ضائع ہونے کا شدید خطرہ ہونے لگا اس لئے متاخرین حنفیہؒ نے تنخواہ لینے کو جائز قرار دیا یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ ضرورت کی وجہ سے صرف ان احکام میں ردوبدل ہوسکتا ہے جن میں دلائل متعارض ہیں یا جن میں ائمہ رحمہم اللہ نے اجتہاد کیا متفق علیہ احکام میں ضرورت کا کوئی اعتبار نہیں۔

بَاب فِي الْأَذَانِ قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ

باب: اگر وقت سے پہلے اذان دے دی جائے؟

۵۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ زَادَ مُوسَى فَرَجَعَ فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَيُّوبَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ۔

۵۲۹: موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شبیب' حماد' ایوب نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کا وقت شروع ہونے سے قبل اذان دے دی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور آواز لگاؤ کہ (اذان دینے والا) بندہ سوگیا تھا (اس وجہ سے اس نے وقت سے پہلے اذان دے دی) موسیٰ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوٹے اور اسی بات کی آواز لگائی کہ بندہ سوگیا تھا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حماد بن سلمہ کے علاوہ ایوب سے کسی دوسرے راوی نے بیان نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: یہاں اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ فجر کی اذان طلوع فجر سے پہلے دی جاسکتی ہے یا نہیں ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسفؒ عبداللہ بن مبارک اور اسحاق بن راہویہ کا مسلک یہ ہے کہ اذان فجر وقت سے پہلے دی جاسکتی ہے جبکہ امام اعظم امام محمد اور سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی وقت سے پہلے جائز نہیں اور اگر دے دی جائے تو دوبارہ اذان دینا واجب ہے ائمہ ثلاثہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جس میں حضرت بلال کا رات میں اذان دینا بیان کیا گیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس سے استدلال کرنے سے کام نہیں بنتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس اذان پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ دوبارہ اذان دی گئی احناف کے دلائل حدیث باب ہے کہ حضرت بلالؓ کو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فجر کے روشن ہونے سے پہلے اذان نہ کہو اسی طرح بیہقی اور طحاوی' دارقطنی' ترمذی کی روایات بھی احناف کی مستدل ہیں ایک بحث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رات کے وقت اذان کیوں دی جاتی تھی اس کی متعدد وجہیں بیان کی جاتی ہیں عام حنفیہؒ اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں دو مرتبہ اذان ہوا کرتی تھی اور اس کا مقصد سحری کے لئے بیدار کرنا ہوتا تھا چنانچہ حدیث کے الفاظ ہیں: **کلوا و شربوا حتی تسمعوا تاذین ام مکتوم** مطلب یہ ہے کہ اے لوگو کھاتے پیتے رہو یہاں تک ابن ام مکتوم کی اذان سنو اس بات پر دلالت کرتے ہیں نیز بعض دوسری روایات میں یہ تصریح بھی ہے پہلی اذان سونے والے کو بیدار کرنے کے لئے ہے۔

۵۳۰ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ مُؤَذِّنٌ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ ذَاكَ۔

۵۳۰: ایوب بن منصور، شعیب بن حرب، عبدالعزیز بن ابی رواد، حضرت نافع سے روایت ہے جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مؤذن تھے جس کا نام مسروح تھا اس نے (ایک دن) فجر کے وقت سے قبل اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حکم فرمایا (یعنی اذان کے لوٹانے کا حکم فرمایا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حماد بن زید نے عبیداللہ بن عمر، نافع سے یا کسی دوسرے سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مؤذن تھا جس کا نام مسروح تھا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ دراوردی نے عبیداللہ اور نافع کے ذریعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مؤذن تھا جس کا نام مسعود تھا اور یہ قول گزشتہ قول سے زیادہ درست ہے۔

۵۳۱ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ لَا تُؤَذِّنْ حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَدَّادٌ مَوْلَى عِيَاضٍ لَمْ يُدْرِكْ بِلَالًا۔

۵۳۱: زہیر بن حرب، وکیع، جعفر بن برقان، شداد مولی عیاض بن عامر، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تک اس طرح سے صبح صادق کی روشنی نہ ہو جائے اُس وقت تک اذان (فجر) نہ کہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے دست مبارک کو چوڑائی میں پھیلایا، ابوداؤد کہتے ہیں، شداد نے بلال کو نہیں پایا (یعنی شداد نے حضرت بلال کا زمانہ نہیں پایا)۔

بَاب الْأَذَانِ لِلْأَعْمَى

باب: نابینا کی اذان کا بیان

۵۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ أَعْمَى۔

۵۳۲: محمد بن سلمہ، ابن وہب، یحیٰی بن عبداللہ بن سالم بن عبداللہ بن عمر اور سعید بن عبدالرحمٰن، ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ حالانکہ نابینا تھے لیکن وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے۔

بَاب الْخُرُوجِ مِنْ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

باب: اذان ہونے کے بعد مسجد سے نکلنے کے بیان میں

۵۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۵۳۳: محمد بن کثیر، سفیان، ابراہیم بن مہاجر، حضرت ابوالشعثاء سے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔

روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن اذان عصر کہہ چکا تو (اذان سننے کے باوجود) ایک شخص مسجد سے نکل کر باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم (یعنی رسول اکرم ﷺ) کی نافرمانی کی۔

بَابٌ فِي الْمُؤَذِّنِ يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ

باب: تکبیر کہنے کے لئے امام کا انتظار کرے

۵۳۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ۔

۵۳۴: عثمان بن ابی شیبہ' شبابہ' اسرائیل' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اس کے بعد ٹھہرے رہتے اور وہ جب حضرت رسول اکرم ﷺ کو (حجرۂ مبارک سے) برآمد ہوتے ہوئے دیکھتے تو نماز کے لئے تکبیر کہتے۔

بَابٌ فِي التَّثْوِيبِ

باب: اذان کے بعد جماعت کیلئے لوگوں کو آگاہ کرنا

۵۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هَذِهِ بِدْعَةٌ۔

۵۳۵: محمد بن کثیر' سفیان' ابویحییٰ قتات' حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمراہ تھا کہ ایک شخص نے اذان ہونے کے بعد پھر دوبارہ نماز ظہر یا عصر کے لئے اعلان کیا (اور الصَّلٰوةُ رَحِمَهُمُ اللّٰه کہا یا الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا) تو یہ بات سن کر عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا اس مسجد سے نکل چلو کیونکہ یہ طریقہ بدعت ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: تثویب کے لغوی معنی اعلان کے بعد اعلان کرنا ہے اور شریعت میں یہ دو چیزوں پر بولا جاتا ہے ایک فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوۃ خیر من النوم کہنا یہ فجر کے ساتھ مخصوص ہے بقیہ نمازوں میں ناجائز ہے دوسرے معنی یہ ہیں کہ اذان واقامت کے درمیان نماز کا اعلان کرنا اس معنی کے لحاظ سے تثویب کو اکثر علماء نے بدعت اور مکروہ کہا ہے اس لئے کہ عہد رسالت میں یہ تثویب ثابت نہیں اسی بناء پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ یہ طریقہ بدعت ہے نکل چلو اس مسجد سے۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ تُقَامُ وَلَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُونَهُ قُعُودًا

باب: تکبیر شروع ہونے کے بعد بھی امام مصلّٰی پر نہ آئے تو بیٹھ کر انتظار کیا جائے

۵۳۶ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۵۳۶: مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' عبداللہ بن قتادہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى وَهِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَقَالَا فِيهِ حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔

جب تک تم لوگ مجھ کو نہ دیکھ لو اُس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ایوب' صواف اور حجاج نے یحییٰ اور ہشام دستوائی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ کو یحییٰ نے لکھا تھا اور اس کو معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ یہاں تک کہ تم لوگ مجھے دیکھو درانحالیکہ تم پُر وقار اور سکون سے ہو۔

۵۳۷ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ قَدْ خَرَجْتُ إِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ قَدْ خَرَجْتُ۔

۵۳۷: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' معمر نے بواسطہ یحییٰ گزشتہ روایت کی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ تم لوگ مجھے برآمد ہوتا ہوا دیکھو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ معمر کے سوا کسی نے ''یہاں تک کہ میں نکلوں کا لفظ بیان نہیں کیا'' اور ابن عیینہ نے بھی معمر سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں بھی 'یہاں تک کہ میں نکلوں' یہ جملہ مذکور نہیں ہے۔

۵۳۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَقَامَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيُّ ﷺ۔

۵۳۸: محمود بن خالد' ولید' ابوعمرو (دوسری سند) داؤد بن رشید' ولید' اوزاعی' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں جب تکبیر ہوتی تھی تو لوگ اپنی جگہ پر جم جاتے یہاں تک کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (نماز پڑھانے کی) جگہ پر تشریف لے آتے۔

۵۳۹ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنْ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَمَا تُقَامُ الصَّلَاةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ۔

۵۳۹: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' حضرت حمید سے روایت ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص تکبیر کہے جانے کے بعد گفتگو کرے تو درست ہے یا نہیں؟ تو جواب میں انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نماز کے لئے تکبیر ہوئی اور ایک شخص حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور تکبیر کہے جانے کے بعد اس نے آپ کو نماز سے روکے رکھا (اور آپ سے گفتگو کرتا رہا)۔

خلاصۃ الباب : امام کے انتظار میں کھڑا ہونا منع ہے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی ان لوگوں کو جو آپؐ کے انتظار میں کھڑے تھے منع فرما دیا۔

۵۴۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ

۵۴۰: احمد بن علی بن سوید بن منجوف سدوسی' عون بن کہمس' حضرت کہمس

مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ بِمِنًى وَالْإِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هَذَا السُّمُودُ فَقَالَ لِي الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

سے روایت ہے کہ ہم لوگ منیٰ میں کھڑے ہوئے اور امام صاحب نماز پڑھانے کے لئے نہیں آئے تھے۔ ہم میں سے بعض حضرات (امام کے انتظار میں) بیٹھ گئے (اور میں بھی بیٹھ گیا) یہ دیکھ کر کوفہ کے ایک باشندہ نے کہا کہ تم کیوں بیٹھ گئے؟ میں نے جواب دیا کہ ابن بریرہ نے کہا کہ امام کے انتظار میں کھڑا رہنا اس کو سمود سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا کہ عہدِ نبوی میں ہم لوگ تکبیر کہے جانے سے قبل صفوں میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان نمازیوں کے لئے دُعا کرتے ہیں جو کہ پہلی صف میں ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے زیادہ کوئی قدم پسند نہیں ہے جو کہ صف میں شامل ہونے کیلئے اُٹھے۔

امام کے انتظار میں کھڑا ہونا:

نماز کے لئے امام کے انتظار میں کھڑے ہونے کا نام سمود ہے اور یہ منع ہے ایک مرتبہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ نماز پڑھانے کے لئے تشریف نہ لائے لوگ آپ کے انتظار میں کھڑے ہو گئے تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔ مذکورہ بالا حدیث کی تشریح میں صاحب بذل تحریر فرماتے ہیں: هذا القيام لانتظار الامام هو السمود المنهى عنهى كان ابن بريدة قال بكراهة كما روى عن على كرم الله وجهه انه خرج والناس ينتظرونه للصلوة قيامًا قال مالى اراكم سامدين' السامد المنتصب اذا كان رافعًا راسه ناصبا صدره' الخ (بذل المجهود ص ۳۰۹' ج۲)

۵۴۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَجِيٌّ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ۔

۵۴۱: مسدد' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) نمازِ عشاء کے لئے تکبیر کہی گئی اور مسجد کے ایک کونہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے گفتگو فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نہ اُٹھے یہاں تک کہ لوگ بیٹھے بیٹھے سو گئے۔

۵۴۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَقَ الْجَوْهَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ فِي

۵۴۲: عبداللہ بن اسحاق جوہری' ابوعاصم' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ سالم حضرت ابونضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کی تکبیر ہو جاتی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے کم تعداد میں آئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع نہ فرماتے

الْمَسْجِدِ إِذَا رَآهُمْ قَلِيلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَإِذَا رَآهُمْ جَمَاعَةً صَلَّى۔

بلکہ لوگوں کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب دیکھتے کہ جماعت پوری ہو گئی (اور لوگ آگئے) تو نماز پڑھانی شروع فرماتے۔

۵۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۵۴۳: عبداللہ بن اسحق' ابوعاصم' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ' نافع بن جبیر' ابومسعود زرقی اور سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح روایت نقل ہے۔

بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت ترک کرنے پر وعید

۵۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ۔

۵۴۴: احمد بن یونس' زائدہ' سائب بن حبیش' معدان بن ابی طلحہ یعمری' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ اگر تین اشخاص آبادی یا جنگل میں ہوں پھر بھی وہ نماز جماعت سے ادا نہ کریں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اس لئے تم لوگ نماز باجماعت ادا کرنے کا (غیر معمولی) اہتمام کرو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو اپنی خوراک بناتا ہے جو کہ اپنے گلے سے علیحدہ ہو جائے۔ زائدہ نے سائب سے نقل کیا کہ روایت میں جماعت سے باجماعت نماز ادا کرنا مراد ہے۔

خلاصۃ الباب: امام احمدؒ کا مسلک حدیث باب کی بناء پر یہ ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض عین ہے ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد ہے امام ابوحنیفہؒ کا مشہور قول وجوب کا ہے جبکہ امام شافعیؒ اسے فرض کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں بہر حال جماعت سے نماز ادا کرنا بہت اہم ہے اس بناء پر آنحضرت ﷺ نے ترک جماعت کرنے والے لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلانے کی وعید سنائی پھر تو سارے لوگ جماعت میں شامل ہونے لگے البتہ عذر کی بناء پر جماعت ترک کرنا بھی جائز ہے۔

۵۴۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ

۵۴۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی (دوسرے) شخص کو (اپنی جگہ) نماز پڑھانے کے لئے مقرر کر کے خود کئی افراد کو لے کر لکڑیوں کے گٹھڑ کے ساتھ جماعت کی نماز ترک کرنے والوں کے گھر جاؤں اور ان کے

حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ۔

گھروں کو جلا دوں۔

۵۴۶ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةَ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا۔

۵۴۶: نفیلی' ابوالملیح 'یزید بن یزید' یزید بن اصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کو لکڑیوں کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دوں اور پھر ان لوگوں کے یہاں آؤں جو کہ (بلا وجہ شرعی) اپنے گھروں پر نماز ادا کرتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ یزید بن یزید نے کہا کہ میں نے یزید بن الاصم سے دریافت کیا کہ اے عوف کے والد! کیا آنحضرت ﷺ کی مذکورہ وعید سے جمعہ کی جماعت مراد ہے یا عام نماز تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہو جاؤں اگر میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہ سنا ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے لیکن انہوں نے نہ جمعہ کا تذکرہ کیا نہ کسی اور نماز کا (یعنی یہ وعید جمعہ کی جماعت ترک کرنے پر نہیں ہے بلکہ ہر نماز ترک کرنے پر وعید ہے)

تاکید جماعت کے سلسلہ میں مذہب ائمہ رحمۃ اللہ علیہم:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جماعت سنّتِ مؤکدہ ہے اور اس کے ترک کرنے پر شدید وعید ہے اور اگر عذرِ شرعی کے بغیر گھر میں نماز پڑھ لی تو نماز تو ہو جائے گی لیکن ترکِ جماعت کا شدید گناہ ہوگا۔ بہر حال متقدمین شافعیہ' مالکیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے کہ جماعت سنّتِ مؤکدہ ہے اور امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری نے فرمایا ہے کہ بغیر جماعت کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں اور مذکورہ حدیث میں تارک جماعت کے مکانات جلانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد ڈرانا اور شدت اور وعید مراد ہے اور ابتداءِ اسلام میں یہی تنبیہ جاری تھی۔ حدیث کی تشریح میں صاحب بذل فرماتے ہیں: فهذا وعيد على ترك الصلوة بالجماعة من غير عذر لاعلى ترك الصلوة قال الامام النوويؒ فيه دليل على ان العقوبة كانت فى بدء الاسلام باحراق المال' الخ (بذل المجهود ص ۳۱۰' ج ۱)

۵۴۷ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ

۵۴۷: ہارون بن عباد ازدی' وکیع' مسعودی' علی بن اقمر' ابو الاحوص' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو! پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو جب ان کے لئے بلایا جائے (یعنی اذان سنتے ہی جماعت کی تیاری شروع کر دو) کیونکہ یہ نمازیں ہدایت کے راستے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان نمازوں کو اپنے نبی ﷺ کے لئے ہدایت

اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّہِ ﷺ سُنَنَ الْھُدٰی وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ وَمَا مِنْکُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَہُ مَسْجِدٌ فِی بَیْتِہِ وَلَوْ صَلَّیْتُمْ فِی بُیُوتِکُمْ وَتَرَکْتُمْ مَسَاجِدَکُمْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ ﷺ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ ﷺ لَکَفَرْتُمْ۔

کے راستے بنائے ہیں اور ہم لوگوں کا تو یہ خیال تھا' سوائے منافق کے کہ جس کا نفاق بالکل ظاہری اور اعلانیہ ہوتا تھا کوئی دوسرا شخص جماعت ترک نہیں کرتا تھا اور ہم لوگ (یہ بھی) دیکھتے تھے کہ کسی آدمی کو دو (دو) آدمی مرض ہو جانے کے سبب سہارا دے کر مسجد میں جماعت سے نماز پڑھوانے کے لئے لایا کرتے تھے اور اس کو صف میں شامل کرتے تھے تم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی مسجد (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) اس کے گھر میں نہ ہو اور اگر تم لوگ گھروں میں ہی نماز پڑھنے کی عادت بنالو گے اور مسجد میں (جماعت سے) نماز پڑھنا ترک کر دو گے تو اس طرح تم لوگ اپنے پیغمبر (ﷺ) کے راستہ کو ترک کر دو گے اور جب پیغمبر (ﷺ) کے راستہ کو ترک کر دو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔

۵۴۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ أَبِی جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِّبَاعِہِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلَاۃُ الَّتِی صَلّٰی قَالَ أَبُو دَاوُد رَوٰی عَنْ مَغْرَاءَ أَبُو إِسْحٰقَ۔

۵۴۸: قتیبہ' جریر' ابوجناب' مغراء عبدی' عدی بن ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سنے اور بلا عذر (شرعی) نماز باجماعت چھوڑ دے لوگوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذر کا کیا مفہوم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوف ڈر ہو یا بیماری ہو (تو اس کو ترک جماعت درست ہے اور اس کے علاوہ کی) تنہا نماز قبول نہیں ہوگی۔

۵۴۹ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَھْدَلَۃَ عَنْ أَبِی رَزِینٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَکْتُومٍ أَنَّہُ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنِّی رَجُلٌ ضَرِیرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِی قَائِدٌ لَا یُلَائِمُنِی فَھَلْ لِی رُخْصَۃٌ أَنْ أُصَلِّیَ فِی بَیْتِی قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَکَ رُخْصَۃً۔

۵۴۹: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عاصم بن بہدلہ' ابورزین' حضرت ابن اُمّ مکتوم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نابینا شخص ہوں اور میرا گھر بھی فاصلہ پر واقع ہے اور جو شخص مجھے مسجد تک لاتا ہے وہ میرا ماتحت بھی نہیں ہے کیا (ایسی صورت میں) مجھے گھر پر نماز ادا کرنا درست ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں' اس پر آپ نے حکم فرمایا کہ پھر تو تمہارے لئے کوئی گنجائش نہیں پاتا۔

۵۵۰ : حَدَّثَنَا ھَارُونُ بْنُ زَیْدِ بْنِ أَبِی الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَیْلٰی عَنْ

۵۵۰: ہارون بن زید بن ابوزرقا' ان کے والد ماجد' سفیان' عبدالرحمن بن عابس' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ!

ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ۔

مدینہ منورہ میں بہت زیادہ کیڑے مکوڑے اور درندے ہیں (مجھے ان سے نقصان کا ڈر ہے اسلئے) آپ مجھے نابینا ہونے کی وجہ سے مکان میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرما دیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں) پس تم مسجد میں ہی نماز ادا کرنے آؤ۔ ابوداؤد نے کہا کہ قاسم جرمی نے سفیان سے اسی طرح روایت نقل کی۔

بَاب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کی فضیلت کا بیان

۵۵۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى۔

۵۵۱: حفص بن عمر، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن ابی بصیر، حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا جماعت میں (فلاں) فلاں حاضر ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (فجر اور عشاء) یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت زیادہ بوجھ ہوتی ہیں اور اگر تم لوگوں کو ان دونوں نمازوں کے اَجر کا علم (اور احساس) ہوتا تو تم لوگ ان دونوں نمازوں میں گھٹنوں کے بل بھی چلے آتے اور صفوں میں سے صف اوّل فرشتوں کی صف جیسی ہے (یعنی اَجر اور ثواب کے اعتبار سے) اور اگر تم کو پہلی صف میں شامل ہونے کے اَجر وثواب کا علم ہوتا تو تم لوگ پہلی صف میں شامل ہونے میں سبقت کرتے اور تنہا نماز پڑھنے سے دوسرے آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا (کہیں زیادہ) بہتر ہے اور تین آدمیوں کا مل کر نماز کو پڑھنا دو آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے (مراد جماعت سے نماز پڑھنا) اور جماعت میں جتنی زیادہ تعداد ہو وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فجر وعشاء کی اہمیت بھی واضح فرما دی کہ اگر منافقین کو ان دو نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا ثواب واجر معلوم ہو جائے تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی آئیں گے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صف اول کا بہت اجر وثواب ہے مسند احمد کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے دعاء رحمت کرتے ہیں پہلی صف کے لئے یعنی اگلی صف والے خصوصی رحمت کے مستحق ہوتے ہیں اگرچہ دوسری صف والے بھی اس سعادت میں شریک ہیں لیکن بہت پیچھے ہیں۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

۵۵۲: احمد بن حنبل، اسحٰق بن یوسف، سفیان ابوسہل، عثمان بن حکیم، عبد

بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔

الرحمٰن بن ابوعمرۃ‘ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ عشاء باجماعت پڑھی گویا اُس شخص نے آدھی رات تک یادِ الٰہی میں وقت لگایا اور جو شخص نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کو جماعت سے پڑھے گویا اس نے تمام رات عبادت کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لئے پیدل جانے کی فضیلت

۵۵۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا۔

۵۵۳: مسدد‘ یحییٰ‘ ابن ابی ذئب‘ عبدالرحمٰن بن مہران‘ عبدالرحمٰن بن سعد‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی مسجد سے جس قدر فاصلہ پر ہوتا ہے اسی قدر اس کا اَجر بھی زیادہ ہوتا ہے (یعنی انسان مسجد کے لئے جتنے زیادہ قدم چلے گا تو اس کے نامہ اعمال میں اسی قدر زیادہ نیکیاں لکھی جائیں گی اور اسی قدر زیادہ گناہ معاف کئے جائیں گے)

خلاصۃ الباب: اس باب میں نماز کے لئے پیدل چل کر آنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے جتنا کوئی آدمی مسجد سے فاصلہ پر ہو گا اتنا ہی ثواب کا مستحق ہوگا بلکہ فرض نماز ہی کی نیت سے جو آدمی مسجد کی طرف آئے گا اس کو حج کا احرام باندھ کر آنے والے کی طرح ثواب ملے گا سبحان اللہ۔ اس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت کہ معمولی محنت پر اتنا بڑا اجر عطاء فرماتے ہیں۔

۵۵۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ

۵۵۴: عبداللہ بن محمد نفیلی‘ زہیر‘ سلیمان تیمی‘ ابوعثمان‘ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری نگاہ میں مدینہ کے باشندوں میں سے کسی صاحب کا گھر اس قدر فاصلہ پر نہیں تھا کہ جس قدر ایک صاحب کا گھر تھا لیکن پھر بھی ان صاحب کی جماعت کی نماز ناغہ نہیں ہوتی تھی میں نے ایک مرتبہ ان صاحب سے عرض کیا کہ اگر تم (آنے جانے کے لئے) گدھا (وغیرہ) خرید لو اور اس پر گرمی کی شدت اور اندھیرے کی وجہ سے یا گرم (سرد) موسم پر سوار ہو کر مسجد آؤ جاؤ تو بہتر رہے گا تو ان صاحب نے جواب دیا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد سے ملحق (مسجد کے بہت قریب ہمسائیگی میں) ہو (بہرحال) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے ان صاحب سے

ذَلِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُكْتَبَ لِي إِقْبَالِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي إِذَا رَجَعْتُ فَقَالَ أَعْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَنْطَاكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مَا احْتَسَبْتَ كُلَّهُ أَجْمَعَ۔

دریافت فرمایا کہ اس کہنے سے تمہاری کیا نیت تھی؟ ان صاحب نے جواب دیا کہ (میں چاہتا ہوں کہ) مجھے مسجد جانے اور واپس آنے کا زیادہ ثواب حاصل ہو۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا (تمہاری مبارک نیت کی بدولت) اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ سب کچھ عطا فرمایا جو تُو نے اُس سے چاہا۔

۵۵۵ :حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

۵۵۵: ابوتوبہ' ہیثم بن حمید' یحییٰ بن حارث' قاسم' ابوعبد الرحمٰن' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فرض نماز ادا کرنے کی نیت سے گھر سے باوضو چلے گا تو اس کو اس قدر اَجر ملے گا کہ جس قدر احرام باندھ کر حج کے ارادہ سے نکلنے والے شخص کو ملتا ہے اور جو شخص نمازِ چاشت کے لئے نکلے اور صرف اسی کے لئے تکلیف برداشت کرے تو اس شخص کو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو اور ان نمازوں کے درمیان کوئی گناہ نہ کیا ہو تو وہ نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

علیین اور نماز چاشت:

علیین ایک ایسا دفتر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس میں بندوں کے اعمالِ صالحہ لکھے جاتے ہیں اور نمازِ چاشت کو شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ الضحیٰ بھی کہا جاتا ہے اور اس کے بہت سے فضائل احادیث میں مذکور ہیں یہ نماز آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے اس نماز کو اشراق کی نماز بھی کہا جاتا ہے۔

۵۵۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ

۵۵۶: مسدد' معاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر پر یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ (زیادہ) بہتر ہے۔ اس لئے کہ جب کسی شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور باوضو ہو کر مسجد کی جانب چلا صرف نماز ہی ادا کرنے کے لئے نہ کہ دوسرے کام کے لئے ہو تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جب تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں آ جائے تو وہ گویا نماز ادا کر رہا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کے لئے ٹھہرا ہوا ہے جب تک کہ وہ اس جگہ بیٹھا رہے کہ جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے لئے

هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ۔

دُعا کرتے ہیں کہ اے میرے مولیٰ اس شخص کی مغفرت فرما دیجئے اور اے میرے آقا اس پر رحم فرما۔ یا الٰہی اس کی توبہ قبول کر لے اور (یہ دُعا اس وقت تک کی جاتی رہتی ہے) جب تک کہ وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے (اور جب وہ بندہ کسی کو تکلیف پہنچا دیتا ہے یا اس کی وضو ٹوٹ جاتی ہے یا نماز پڑھنے کی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جاتا ہے تو فرشتوں کی دُعا موقوف ہو جاتی ہے)۔

خُلاصَةُ الباب: جس طرح ہماری اس مادی دنیا میں چیزوں کے خواص اور اثرات میں درجوں اور نمبروں کا فرق ہوتا ہے اور اس کی بناء پر ان چیزوں کی افادیت اور قدر و قیمت میں بھی فرق ہو جاتا ہے اسی طرح ہمارے اعمال میں بھی درجوں اور نمبروں کا فرق ہوتا ہے اور اس کا صحیح تفصیلی علم بس اللہ تعالیٰ ہی کو ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی عمل کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ یہ فلاں عمل کے مقابلہ میں اتنے درجہ افضل ہے تو اس انکشاف کی بناء پر فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ میں آپؐ پر کیا جاتا ہے۔ بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ نماز با جماعت کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلہ میں پچیس درجہ زیادہ ہے اور اس کا ثواب پچیس گنا زیادہ ملنے والا ہے وہ حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر منکشف فرمائی اور آپؐ نے اہل ایمان کو بتلائی اب صاحب ایمان کا مقام یہ ہے کہ وہ اس پر دل سے یقین کرتے ہوئے ہر وقت کی نماز جماعت ہی سے پڑھنے کا اہتمام کرے اس حدیث سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ اکیلے پڑھنے والے کی نماز بھی بالکل کالعدم نہیں ہے وہ بھی ادا ہو جاتی ہے لیکن ثواب میں کم درجہ کی رہتی ہے اور یہ بھی یقیناً بڑا خسارہ اور بڑی محرومی ہے۔

۵۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي الْجَمَاعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۵۷: محمد بن عیسیٰ' ابومعاویہ' ہلال بن میمون' عطاء بن یزید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کہ فضیلت کے اعتبار سے) جماعت سے نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے مساوی ہے اور جب جنگل میں نماز ادا کی جائے اور اچھی طرح رکوع اور سجدہ سے نماز پڑھی جائے (یعنی خشوع و خضوع سے نماز ادا کی جائے) تو پچاس نمازوں کا اَجر ملے گا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں بیان کیا کہ آدمی کی نماز جنگل میں جماعت کی نماز سے کئی گنا اَجر میں زیادہ ہے اور اس کے بعد اخیر تک روایت بیان کی۔

باب مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ

باب: اندھیرے میں نماز کے لئے جانے کی فضیلت

۵۵۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَبُو سُلَيْمَانَ

۵۵۸: یحییٰ بن معین' ابوعبیدہ حداد' اسماعیل ابوسلیمان کحال' عبداللہ بن اوس' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَشِّرْ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

خوشخبری ہے قیامت کے دن مکمل روشنی کی ان لوگوں کیلئے کہ جو اندھیرے میں مسجد میں جاتے ہیں (اس میں اشارہ ہے آیت کریمہ:﴿نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ پ:۲۸ کی طرف۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْهَدْيِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ جانے کا بیان

۵۵۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ فَوَجَدَنِي وَأَنَا مُشَبِّكٌ بِيَدَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ۔

۵۵۹:محمد بن سلیمان انباری' عبد الملک بن عمرو' داؤد بن قیس' سعد بن اسحاق' حضرت ابوثمامہ حناط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو مسجد کی جانب جاتے ہوئے پایا (دیکھا) ابوثمامہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اُنگلیاں چٹخاتے ہوئے دیکھا تو مجھے اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص ٹھیک طریقے سے (یعنی سنّت طریقے سے وضو کر کے مسجد میں جانے کے لئے نکلے تو وہ تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز کے اندر ہے (یعنی نماز پڑھ رہا ہے)

تشبیک کی تعریف:

شرعًا تشبیک اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے ایک ہاتھ کی اُنگلی کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں (چٹخانے کے لئے) ڈالے شریعت نے اس کو پسند نہیں کیا آج کل بھی بعض لوگوں میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ خواہ مخواہ انگلیاں چٹخاتے رہتے ہیں بہرحال یہ عمل ناپسندیدہ ہے اور جب آدمی باوضو ہو کر مسجد میں داخل ہونے کے لئے نکلا تو گویا وہ نماز پڑھ رہا ہے اس لئے اس کو نماز کے منافی عمل سے منع فرمایا ہے اور تشبیک کی تعریف صاحب بذل نے اس طرح بیان فرمائی ہے: والتشبيك ان تدخل اصابع يدك في اصابع يدك الاخرى اصبهانى عن ذالك۔ (بذل المجهود ص ۳۱۷' ج ۱)

اس حدیث میں تشبیک کا لفظ توجہ طلب ہے تشبیک کی تعریف حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے اس طرح بیان فرمائی کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مطلب یہ ہے کہ جب ایک آدمی وضو بنا کر مسجد کی طرف چلا صرف نماز کے ارادہ سے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے تو ناپسندیدہ عمل سے اجتناب کرے کیونکہ یہ نماز کے منافی عمل ہے۔

۵۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ

۵۶۰:محمد بن معاذ بن عباد عنبری' ابوعوانہ' یعلی بن عطاء' معبد بن ہرمز' سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مرنے لگا اس

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذَلِكَ۔

نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اللہ کے واسطے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کر کے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اُٹھاتے وقت اس کے لیے اللہ ایک نیکی لکھے گا اور بایاں قدم رکھتے وقت ایک بُرائی اس کی مٹا دے گا اب اختیار ہے تم میں سے جس کا جی چاہے مسجد سے دُور رہے یا نزدیک رہے پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت سے نماز پڑھی تو بخش دیا جائے گا اگر مسجد میں اس وقت آیا کہ جماعت شروع ہوگئی تھی اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے تھے اور کچھ باقی تھی اس نے جتنی پائی نماز ان کے ساتھ پڑھی جتنی نہ پائی وہ بعد میں پڑھ لی تب بھی بخش دیا جائے گا اگر مسجد میں اس وقت آیا جب جماعت بالکل ہوگئی اور اس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخش دیا جائے گا۔

بَابُ فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا

باب: نماز باجماعت کے ختم ہونے پر بھی اَجر سے محروم نہ ہونے کا بیان

۵۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا۔

۵۶۱: عبداللہ بن مسلمہ عبدالعزیز بن محمد محمد بن طحلاء محصن بن علی عوف بن حارث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح (یعنی ان وضو کے فرائض سنن مستحبات و آداب کی رعایت کر کے) وضو کر کے مسجد کی طرف چلے لیکن جب مسجد پہنچے تو دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں یعنی جماعت ختم ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اسی قدر اَجر عطا فرمائیں گے جتنا کہ باجماعت نماز پڑھنے والے کو ملا ہے اور باجماعت نماز پڑھ لینے والوں کے اَجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو جماعت کی پابندی کرتا ہے اور اس کے لئے پورا اہتمام کرتا ہے اس کو اگر کبھی ایسا واقعہ پیش آجائے کہ وہ اپنی عادت کے مطابق اچھی طرح وضو کر کے جماعت کی نیت سے مسجد جائے اور وہاں جا کر اسے معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور اس کے اہتمام کی وجہ سے اس کو جماعت والی نماز کا پورا ثواب عطا فرمائیں گے کیونکہ ظاہر ہے کہ اس کی کسی دانستہ کوتاہی یا غفلت و لاپرواہی کی وجہ سے اس کی جماعت فوت نہیں ہوئی بلکہ وقت کے اندازہ

کی غلطی یا کسی ایسی ہی وجہ سے وہ بے چارہ جماعت سے رہ گیا جس میں اس کا قصور نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں خواتین کا داخلہ

۵۶۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ۔

۵۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کی بندیوں کو (یعنی خواتین کو) مساجد میں داخل ہونے سے نہ روکو لیکن جب وہ گھروں سے نکلیں تو وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔

مسجد میں عورتوں کا داخلہ:

عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا قطعاً ناجائز ہے اور بغیر خوشبو لگائے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے گنجائش دی ہے اور بعض حضرات نے جوان عورتوں کو منع کیا ہے اور ضعیف عورتوں کو گھر سے نکلنا درست قرار دیا ہے۔ بہر حال بلاضرورتِ شرعی عورتوں کا خواہ مخواہ گھر سے نکلنا ممنوع ہے اور اسی طرح مسجد میں عورتوں کے جانے کو بھی فقہا نے ناجائز قرار دیا ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور اس کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور مذکورہ بالا حدیث سے جو عورتوں کے مسجد جانے کی اجازت معلوم ہوتی ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دورِ نبوی میں خواتین احکام شرع دریافت کرنے کے لئے مساجد میں جاتی تھیں پھر یہ کہ وہ دور خیر القرون تھا اور اب یہ زمانہ فتنہ وفساد کا زمانہ ہے اس لئے اب خواتین کو مسجد میں نماز کے لئے جانا درست نہیں اس سلسلہ میں عبارت بذل المجھود ملاحظہ ہو: قال النووی فی شرح مسلم النھی عن منعھن عن الخروج الی ان قال انہ حیث کان فی خروجھن اختلاط بالرجال فی المسجد او طریقہ او قویت خثیتہ الفتنۃ علیھن لتزینتھن و ترجھن حرم علیھن بالخروج وعلی الحلیل والاذن لھن ووجب علی الامام او نائبہ منعھن عن ذالك الخ۔ (بذل المجھود ص ۳۱۹' ج ۱)

۵۶۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ۔

۵۶۳: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی بندیوں (خواتین) کو مسجد میں جانے سے مت روکو۔

۵۶۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ

۵۶۴: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' عوام بن حوشب' حبیب بن ابی ثابت' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو (خواتین کو) مسجد میں جانے سے مت روکو البتہ ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔

۵۶۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۵۶۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' ابو معاویہ' اعمش' حضرت مجاہد سے روایت

جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللّٰهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللّٰهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ۔

ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خواتین کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دو (یہ سن کر) ان کے ایک بیٹے نے کہا کہ بخدا ہم لوگ اس کی اجازت نہ دیں گے کیونکہ اس طرح وہ گھر سے نکلنے کا بہانہ تراش لیں گی۔ واللہ، ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ناراضگی ظاہر فرمائی اور بیٹے کو بہت بُرا بھلا کہا اور فرمایا کہ میں تو فرمانِ رسول بیان کرتا ہوں کہ عورتوں کو مسجد میں جانے دو اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہ دیں گے۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ

باب: عورتوں کے مسجد میں داخلہ کی وعید

٥٦٦ :حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَهُ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَمُنِعَهُ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَتْ نَعَمْ۔

٥٦٦: قعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسولؐ فرماتی ہیں کہ اگر حضرت رسول اکرم ﷺ عورتوں کا موجودہ حال دیکھتے (یعنی خوشبو لگانا، زیب و زینت، بناؤ سنگھار کر کے گھروں سے نکلنا وغیرہ وغیرہ) تو آپ ضرور عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرماتے جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کر دیا گیا تھا۔ یحییٰ نے کہا کہ میں نے عمرہ سے دریافت کیا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں داخلہ سے منع کر دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا ہاں۔

٥٦٧ :حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔

٥٦٧: ابن مثنیٰ، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ، مورق، ابو الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی نماز کوٹھڑی کے اندر (زیادہ) بہتر ہے بلسبت گھر (یعنی صحن میں) نماز پڑھنے سے اور اس کی نماز گھر کی اندرون کوٹھڑی میں افضل ہے کوٹھڑی میں نماز پڑھنے سے۔

عورت کی نماز:

شریعت میں عورت کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا حکم ہے یہاں تک کہ نماز جیسی عبادت میں بھی زیادہ سے زیادہ پردہ رکھنے کو افضل قرار دیا گیا اور فرمایا گیا کہ گھر سے زیادہ افضل کوٹھڑی میں نماز پڑھنا افضل ہے اور کوٹھڑی سے زیادہ افضل چھوٹی کوٹھڑی جو کہ مکان کے بالکل ہی اندرونی حصہ میں (تہہ خانہ نما) جیسی ہوتی تھیں اس میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے دیگر روایات

میں بھی عورت کی نماز زیادہ سے زیادہ پردہ اور مخفی جگہ پڑھنے کی زیادہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ مخدعھا سے مراد مکان کا سب سے اندر کا حصہ ہے یعنی جس جگہ انسان عام طور سے قیمتی اشیاء وغیرہ رکھتا ہے جس کو عرف عام میں کوٹھڑی یا اسٹور سے تعبیر کیا جاتا ہے اس جگہ عورت کی نماز زیادہ افضل ہے یہ لفظ میم کے پیش اور د کے فتح کے ساتھ ہے۔ وھو البیت الصغیر الذی یکون داخل البیت الکبیر لحفظ فیه الامتعته انفسیة من الخدع وھو اخفاء الشیء ای فی خزانتھا افضل من صلواتھا فی بیتھا لان مبنی امرھا علی التستر الخ۔

(بذل المجھود شرح ابوداؤد ص ۳۲۰' ج ۱)

۵۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهَذَا أَصَحُّ۔

۵۶۸: ابومعمر' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہم اس دروازہ کو خواتین ہی کے لئے رہنے دیں تو (بہتر ہے)۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس دروازہ سے تازندگی داخل نہیں ہوئے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو اسماعیل بن ابراہیم نے روایت کیا ایوب سے اورانہوں نے نافع سے' عمر کہتے ہیں کہ یہ بات زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں جبکہ مسجد نبوی میں پانچوں وقت کی نماز بنفس نفیس آپ خود پڑھاتے تھے تو آپ کی طرف سے بار بار کی وضاحت کے باوجود کہ عورتوں کے لئے اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھنا افضل اور زیادہ ثواب کا باعث ہے بہت سی نیک بخت عورتوں کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ کم از کم رات کی نمازوں (یعنی عشاء وفجر) میں مسجد میں جا کر حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کریں لیکن بعض لوگ اپنی بیویوں کو اس کی اجازت نہیں دیتے تھے اوران کا یہ اجازت نہ دینا کسی فتنہ کے اندیشہ سے یا کسی بدگمانی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ایک غیر شرعی قسم کی غیرت اس کی بنیاد تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں اگر رات کی نمازوں میں مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دینا چاہئے لیکن خود عورتوں کو آپ برابر یہی سمجھاتے رہے کہ بیویو! تمہارے لئے زیادہ افضل اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ہے ویسے بھی شریعت میں عورت کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا حکم ہے بغیر ضرورت کے گھر سے نکلنا منع ہے خوشبو لگا کر نکلنا تو قطعاً ناجائز ہے اس لئے نماز کے لئے آنا پڑے تو بغیر خوشبو کے نکلیں بہر حال زمانہ نبوت میں تو اجازت تھی لیکن بعد میں جب تبدیلی آنا شروع ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا اگر حضور ﷺ عورتوں کا موجودہ حال دیکھتے تو آپ ضرور عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کر دیتے۔

بَاب السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز میں شریک ہونے کے لئے دوڑنا

۵۶۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

۵۶۹: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت نماز

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا و قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوا و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوا فَأَتِمُّوا۔

کے لئے تکبیر کہی جائے تو نماز میں شرکت کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان اور سکون سے چلتے ہوئے آؤ اور نماز کے جس حصہ میں شوکت ہوجائے اس کو جماعت سے پڑھ لو اور جتنی نماز نکل گئی ہے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ زبیدی اور ابن ابی ذئب اور ابراہیم بن سعد اور معمر اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے فَأَتِمُّوا کے لفظ سے روایت بیان کی ہے اور ابن عیینہ نے وکیع زہری سے ناقض وضو کی روایت بیان کی ہے اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور جعفر بن ربیعہ سے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے لفظ فَأَتِمُّوا سے ذکر کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوقتادہ اور انس نے تمام حضرات سے لفظ فَأَتِمُّوا بیان کیا ہے۔

۵۷۰ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ائْتُوا الصَّلَاةَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو ذَرٍّ رَوَى عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا وَاخْتُلِفَ فِيهِ۔

۵۷۰: ابوالولید طیالسی' شعبہ' سعد بن ابراہیم' حضرت ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ نماز میں شریک ہونے کے لئے اطمینان سے آؤ اور جس قدر نماز ملے اس کو ادا کرو اور جو چھوٹ جائے اس کو بعد میں پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے لفظ وَلْيَقْضِ ہے اور ابورافع نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح لفظ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا نقل کیا ہے یعنی اس لفظ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اختلاف واقع ہوا ہے۔

بَاب فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ

باب: مسجد میں دو مرتبہ جماعت کرنا؟

۵۷۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ۔

۵۷۱: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' سلیمان اسود' ابوالمتوکل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز ادا کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی آدمی اس شخص کو صدقہ نہیں دیتا کہ اس کے ساتھ مل کر نماز ادا کرلے (یعنی دو آدمی مل کر جماعت ادا کرلیں)

خُلاصَۃُ البَاب: اس حدیث سے استدلال کر کے حنابلہ اور اہل ظاہر جماعت ثانیہ (دوسری جماعت) کے جائز ہونے کے قائل ہیں ان حضرات کی دوسری دلیل حضرت انس کا واقعہ ہے لیکن ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ) اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جس مسجد کے امام اور مؤذن مقرر ہوں اور اس میں ایک مرتبہ اہل محلّہ نماز پڑھ چکے ہوں وہاں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے البتہ اگر بعض اہل محلّہ نے چپکے سے اذان کہہ کر نماز پڑھ لی ہو جس کی اطلاع دوسرے اہل محلّہ کو نہ ہوسکی یا غیر اہل محلّہ نے آکر جماعت کر لی تو اہل محلّہ کو دوبارہ جماعت کرنے کا حق ہے یا اگر مسجد طریق ہو یعنی سڑک پر ہو جس کے امام اور مؤذن نہ ہوں تو اس میں بھی تکرار جماعت جائز ہے ان صورتوں کے سوا کسی صورت میں جمہور کے نزدیک تکرار جماعت جائز نہیں ائمہ ثلاثہ اور جمہور کی دلیل طبرانی کی معجم کبیر اور معجم اوسط میں حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے نواحی سے تشریف لائے نماز کے ارادہ سے لوگ تو نماز پڑھ چکے تھے پس حضور ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور گھر والوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ نماز ادا کی اس حدیث کے متعلق علامہ ہیثمی مجمع الزوائد میں فرماتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں ظاہر ہے کہ اگر دوسری جماعت جائز یا مستحب ہوتی تو آپ مسجد نبوی کی فضیلت کو نہ چھوڑتے لہٰذا آپ کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں تکرار جماعت کی کراہت پر کھلی ہوئی دلیل ہے ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب ایک جزوی واقعہ ہے اس کے سوا پورے ذخیرہ حدیث میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جس میں مسجد نبوی کے اندر دوسری جماعت کی گئی ہو اور اسی حدیث باب کا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ جماعت دو آدمیوں پر مشتمل تھی اور لوگوں کو بلائے بغیر تھی اور لوگوں کو دعوت دیئے بغیر تکرار جماعت ہمارے نزدیک بھی کبھی کبھی جائز ہے اور دعوت دینے کی حد بعض فقہاء نے یہ مقرر کی ہے کہ امام کے علاوہ جماعت میں چار آدمی ہو جائیں اور تکرار جماعت کی اجازت سے مسجد کی جماعت کا مطلوب وقار قائم نہیں رہتا چنانچہ تجربہ شاہد ہے تکرار جماعت کے رواج سے لوگ پہلی جماعت میں شریک ہونے میں بہت سست ہو جاتے ہیں نیز مسلمانوں میں انتشار کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔

بَاب فِيمَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ

باب: اگر گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں گیا وہاں جماعت کھڑی دیکھے تو پھر سے نماز پڑھے

۵۷۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا

۵۷۲: حفص بن عمر‘ شعبہ‘ یعلیٰ بن عطاء‘ جابر بن یزید بن اسود‘ حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بالکل نوجوانی کی عمر میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی تو (دیکھا کہ) دو شخص مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھے رہے اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے ان دونوں کو بلایا تو ڈرتے ہوئے آئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم دونوں نے ہمارے ساتھ جماعت میں شرکت کیوں نہیں کی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں نے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا کہ (آئندہ) ایسا نہ کرنا (یاد رکھو کہ) جب کوئی

صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ.

شخص گھر میں نماز پڑھ لے پھر امام کے پاس آئے اور امام نے نماز ادا نہ کی ہو تو پھر امام کے ساتھ نماز پڑھ لے تو وہ نماز نفل بن جائے گی (یعنی دوبارہ پڑھی گئی نماز نفل بن جائے گی)۔

تنہا نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ جماعت میں شامل ہونا:

جس شخص نے تنہا نماز پڑھ لی ہو اور بعد میں اس کو جماعت سے نماز بھی مل جائے تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف ظہر اور عشاء کی نماز میں شمولیت درست ہے باقی نمازوں میں شمولیت جائز نہیں کیونکہ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے اور مغرب میں تین رکعات ہوتی ہیں جو کہ نفل نہیں بن سکتیں اور حدیث بالا میں جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے تو بعض روایات میں اس واقعہ کو فجر کا اور بعض میں ظہر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے یہ روایت متن کے اعتبار سے مضطرب ہے اور اس مسئلہ میں حنفیہ نے دار قطنی کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فجر اور مغرب میں دوبارہ جماعت میں شامل ہونے سے منع فرمایا ہے عن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا صليت فى اهلك ثم ادركت' الصلوة فصلها الا الفجر والمغرب۔ (بذل المجهود ص ٣٣٤ ج ١)

خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے تنہا نماز پڑھ لی ہو بعد میں اس کو جماعت سے بھی نماز مل جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ظہر اور عشاء کی نماز میں شمولیت کرنا درست ہے البتہ فجر عصر میں نہیں جائز کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے اور مغرب میں تین رکعات ہوتی ہیں جو کہ نفل نہیں بن سکتیں کیونکہ دار قطنی میں روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فجر اور مغرب میں دوبارہ جماعت میں شریک ہونے سے منع فرمایا ہے حدیث کے الفاظ یہ ہے کہ: عن عبدالله بن عمرؓ ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا صليت فى اهلك ثم ادركت الصلوة فصلها الا الفجر والمغرب۔ یعنی جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو اس کے بعد جماعت کو پاؤ تو جماعت میں شامل ہو جاؤ لیکن فجر اور مغرب میں نہیں۔

۵۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ بِمِنًى بِمَعْنَاهُ.

۵۷۳: ابن معاذ ان کے والد' شعبہ' یعلیٰ بن عطاء' حضرت جابر بن یزید کے والد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ فجر ادا کی (الخ) پھر روایت گزشتہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۵۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۵۷۴: قتیبہ' معن بن عیسیٰ' سعید بن سائب' نوح بن صعصعہ' حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو (دیکھا) کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے آپ کی نماز میں شرکت نہ کی۔ جب آپ نے نماز سے فراغت فرمائی تو آپ نے یزید کو بیٹھا دیکھ کر بلایا اور فرمایا کہ اے

فَرَأَى يَزِيدَ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي وَأَنَا أَحْسَبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهِ مَكْتُوبَةٌ۔

یزید! تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں' میں تو مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم جماعت میں کیوں شریک نہیں ہوئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا اور مجھے گمان ہوا کہ آپ حضرات نے نماز سے فراغت حاصل فرمائی ہوگی۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں کے پاس آؤ اور ان کو نماز (باجماعت) ادا کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ نماز (جماعت) میں شرکت کرلو اگرچہ نماز پڑھ چکے ہو تو یہ نفل ہو جائے گی اور وہ فرض شمار ہوگی۔

۵۷۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَفِيفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ۔

۵۷۵: احمد بن صالح' علی بن وہب' عمرو' بکیر' حضرت عفیف بن عمرو بن مسیب' بنی اسد بن خزیمہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوایوب انصاریؓ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آجائے اور مسجد میں جماعت ہو رہی ہو اگر میں پھر ان کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھ لوں تو میرے دل کو اس میں ایک قسم کا شبہ ہوتا ہے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے یہ مسئلہ حضرت رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ (دوبارہ نماز میں شرکت والے کیلئے) ایک حصہ ہے غنیمت کا (یعنی اس عمل میں زیادہ اَجر ملے گا اور دوبارہ جماعت میں شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں)

بَاب إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً أَيُعِيدُ

باب: ایک مرتبہ باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد دوسری جماعت میں شریک ہونا

۵۷۶ :حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ يَعْنِي مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

۵۷۶: ابوکامل' یزید بن زریع' حسین' عمرو بن شعیب' حضرت سلیمان جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ہیں' سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس (مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام) بلاط میں حاضر ہوا اور لوگ نماز میں مشغول تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا فرماتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک دن میں ایک نماز کو دوسری مرتبہ نہ پڑھو۔

بَاب فِي جُمَّاعِ الْإِمَامَةِ وَفَضْلِهَا

۵۷۷ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔

باب: فضیلت امامت

۵۷۷: سلیمان بن داؤد مہری' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' عبدالرحمٰن بن حرملہ' ابوعلی ہمدانی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جو شخص لوگوں کی (صحیح) وقت پر امامت کرے (یعنی نماز وقت پر پڑھائے) تو اس (امام) کو بھی اُجر ملے گا اور مقتدیوں کو بھی اُجر ملے گا اور جو شخص تاخیر کرے تو اس کا وبال امام پر ہوگا نہ کہ مقتدیوں پر۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَافُعِ عَلَى الْإِمَامَةِ

۵۷۸ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عَقِيلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ۔

باب: امامت کو ایک دوسرے پر ڈالنا

۵۷۸: ہارون بن عباد ازدی' مروان' طلحہ اُمّ غراب' عقیلہ' خرشتہ بن حر فزاری کی ہمشیرہ سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ چیز علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے امامت (کرنے) کے لئے کہیں گے اور انہیں نماز پڑھانے کے لئے امام نصیب نہ ہوگا۔

بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۵۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ

باب: امامت کا زیادہ حقدار کون؟

۵۷۹: ابوالولید طیالسی' شعبہ' اسماعیل بن رجاء' اوس بن ضمعج' حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے امامت وہ شخص کرے جو کہ اچھا اور پرانا قاری ہو۔ اگر سب لوگ تلاوت قرآن میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے کہ جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر سب لوگ ہجرت میں برابر ہوں تو لوگوں میں جو زیادہ عمر رسیدہ شخص ہو اس کو امام بنایا جائے اور بلا اجازت (دوسرے کے گھر میں امامت نہ کرے اور نہ ہی دوسرے کے اقتدار کی جگہ میں اپنا اقتدار چلائے (یعنی کسی حکمران کے یہاں جا کر اپنی

الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمَعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ۔

حکمرانی نہ کرے) اور نہ ہی (اس کی اجازت کے بغیر) اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اسمٰعیل سے پوچھا کہ مخصوص جگہ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس کا بستر۔

خلاصۃ الباب: امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو قرآن وسنت کا زیادہ عالم ہے دلیل ترمذی شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم میں حضرت ابوبکر ہوں ان کی موجودگی میں دوسرا کوئی آدمی امام نہ بنایا جائے اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بندہ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا گیا تو اس بندہ نے آخرت کو پسند کیا یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ رونے لگے ہمیں رونے پر تعجب ہوا اس واقعہ کے تھوڑے دنوں بعد نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اس وقت ہمیں پتہ چلا کہ حضرت ابوبکر کیوں رو رہے تھے یہ نقل فرما کر حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں وكان ابو بكر اعلمنا کہ ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ عالم تھے۔ جس روایت میں اقرأهم کے الفاظ ہیں یعنی جس کو زیادہ اور عمدہ قرآن یاد ہو وہ امامت کرائے اس کی توجیہ یہ ہے کہ عہد صحابہؓ میں اعلم اور اقرأ میں کوئی فرق نہیں تھا یا جو اقرأتھا وہی اعلم بھی تھا گویا اقرأ اور اعلم کے درمیان برابری تھی لیکن حضرت علامہ انورشاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ قرأ صحابہ انہی کو کہا جاتا تھا جو قرآن کریم کے حافظ ہوتے تھے جیسا کہ بئر معونہ میں شہید ہونے والوں پر نیز جنگ یمامہ کے شہداء پر قرأ کا اطلاق کیا گیا صحیح بات یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں جبکہ قرآن حکیم کے حفاظ اور قراء کم تھے اور ہر شخص کو اتنی مقدار میں آیات قرآنیہ یاد نہ ہوتی تھیں جن سے قرأت مسنونہ کا حق ادا ہو جائے تو حفظ وقرأت کی ترغیب کے لئے امامت کے لئے اقرأ کو مقدم رکھا گیا تھا بعد میں جب قرآن کریم اچھی طرح رواج پایا گیا تو اعلیت کو استحباب امامت کا اولین معیار قرار دیا گیا کیونکہ اقرأ کی ضرورت نماز کے صرف ایک رکن یعنی قرأت میں ہوتی ہے جبکہ اعلم کی ضرورت نماز کے تمام ارکان میں ہوتی ہے بہرحال آنحضرت ﷺ کا مرض وفات میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امام مقرر کرنا ان کے اعلم ہونے کی بناء پر تھا اور چونکہ یہ واقعہ بالکل آخری زمانہ کا ہے اس لئے ان تمام احادیث کے لئے ناسخ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں اقرأ کو مقدم کرنے کا بیان ہے اور حدیث باب میں جو ہجرت کی تقدیم وتاخیر کے متعلق فرمایا گیا ہے وہ صحابہ کرام کے زمانہ میں تھا اس کا اعتبار نہیں اور فقہاء کرام نے اس کی جگہ اورع (زیادہ پرہیزگار) کو رکھا ہے اور یہ بات غالباً اس حدیث سے لی گئی ہے جس میں ارشاد ہے: المهاجر ماهجر ما نهى الله عنه یعنی حقیقت میں مہاجر تو وہ ہے جو منہیات سے رک جائے اسی ہجرت کو اورع کہتے ہیں نیز اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنی ملکیت و غلبہ کی جگہ میں امام نہ بنائے۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں جو شخص امام ہو وہاں وہی شخص نماز پڑھائے اور آدمی کی خاص مسند پر بھی نہ بیٹھے باقی نابالغ کو امام بنانے کے بارہ میں حنفیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ فرض ونفل کسی بھی نماز میں درست نہیں ہے عمرو بن سلمہؓ کو امام بنانے کا معاملہ ان کی اپنی مرضی سے تھا نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے نیز اس روایت پر ضعیف ہونے کا حکم بھی لگایا گیا ہے۔

۵۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ

۵۸۰: ابن معاذ انکے والد شعبہ اسی طریقہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کے یہاں امامت نہ کرے

الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَائَةً۔

(بلا اجازت) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس طرح یحییٰ بن قطان نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ ان میں جس کی قرأت مقدم ہو (وہ زیادہ) مستحق امامت ہے۔

۵۸۱ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَائَةً۔

۵۸۱: حسن بن علی' عبداللہ بن نمیر' اعمش' اسماعیل بن رجاء' اوس بن ضمعج حضرمی' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں سنا اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو کہ حدیث سے زیادہ واقف ہو۔ اگر سب لوگ حدیث میں بھی برابر ہوں تو وہ زیادہ حق دار امامت ہے جو کہ ہجرت پہلے کر چکا ہو اور اس روایت میں قراءت کے اعتبار سے جو قدیم ہو (وہ مقدم ہوگا) یہ جملہ نہیں ہے۔

۵۸۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذَلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمْ الصَّلَاةَ فَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ وَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ لِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي قَمِيصًا عُمَانِيًّا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحِي بِهِ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ۔

۵۸۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' عمرو بن سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایسی جگہ رہتے تھے کہ جہاں پر لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں جاتے ہوئے ہمارے ہاں سے گزر کر جاتے جب لوگ نبیؐ کے پاس سے واپس لوٹتے تو وہ ہمارے یہاں سے ہوتے ہوئے واپس جاتے اور وہ لوگ ہم سے یہ بیان کرتے کہ نبیؐ نے فلاں فلاں حکم فرمایا ہے (بہرحال) اس دور میں میں عمدہ حافظہ والا نوجوان تھا تو میں نے سن سن کر قرآن کریم کا بہت سا حصہ یاد کر لیا ایک مرتبہ میرے والد ماجد اپنی قوم کے چند افراد کے ہمراہ حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے میرے والد کو نماز کا طریقہ سکھا دیا اور فرمایا کہ امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو کہ سب سے زیادہ قرآن کریم سے واقفیت رکھتا ہو اور میں سب سے زیادہ قرآن کو جانتا تھا کیونکہ مجھے قرآن بہت زیادہ (اور اچھی طرح) یاد تھا۔ ان لوگوں نے مجھے امام بنایا' میں انکی امامت کرتا اور میں ایک چھوٹے سائز کی زرد رنگ چادر اوڑھے ہوئے تھا جس وقت میں سجدہ میں جاتا تو میری شرمگاہ کھل جاتی تھی۔ ایک عورت نے (میری یہ کیفیت دیکھ کر) کہا کہ تم لوگ اپنے قاری کی شرم گاہ کو ہم سے چھپاؤ (چنانچہ) ان لوگوں نے میرے لئے ملک عمان کا بنا ہوا ایک کُرتہ خرید لیا میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کسی چیز سے اس قدر مسرت محسوس نہیں کی کہ جس قدر اس کرتے کے ملنے سے محسوس کی میں ان لوگوں کی

امامت کرتا تھا اور میری عمر (بمشکل) اس وقت سات یا آٹھ سال کی ہوگی۔

نابالغ کی امامت:

حنفیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ فرض و نفل کسی میں بھی بالغ افراد کا نابالغ کی اقتدا کرنا درست نہیں ہے اس لئے صحیح یہ ہے کہ تراویح کی نماز بھی نابالغ کے پیچھے درست نہیں اس لئے جب تک لڑکا بالغ نہ ہو اس کو امام بنانا درست نہیں البتہ نفل میں نابالغ کا قرآن سن سکتے ہیں یعنی نابالغ لڑکا نفل کی نیت باندھ کر کھڑا ہو جائے اور سامعین ویسے ہی بیٹھ کر قرآن سن لیں تو درست ہے۔ اس حدیث میں حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کا معاملہ لوگوں کی اپنی مرضی سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے۔ لا یصح اقتداء رجل بامراۃ وخنثی وصبی مطلقًا ولو فی جناۃ ونفل علی الاصح (درمختار) یعنی عورت' مخنث اور بچہ کی اقتداء نفل اور جنازہ میں بھی درست نہیں اور مذکورہ بالا روایت نمبر ۵۸۲ کو علماء نے ضعیف قرار دیا ہے اور حسن نے اس روایت کی تضعیف کی ہے: وقال الحسن یضعف حدیث عمرو بن سلمہ وقال مرة رعه لیس بشئی۔ (بذل المجہود ص ۳۲۷' ج ۱)

۵۸۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ فِي بُرْدَةٍ مُوَصَّلَةٍ فِيهَا فَتْقٌ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ خَرَجَتْ اسْتِي۔

۵۸۳: نفیلی' زہیر' عاصم احول' عمرو بن سلمہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میں ایک جوڑ لگی ہوئی چادر اوڑھ کر ان لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا وہ چادر پھٹی ہوئی تھی جس وقت میں سجدہ میں جاتا تو میرے سرین کھل جاتے تھے۔

۵۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَؤُمُّنَا قَالَ أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مَا جَمَعْتُهُ قَالَ فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِي فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إِلَّا كُنْتُ إِمَامَهُمْ وَكُنْتُ أُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِلَى يَوْمِي هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا وَفَدَ قَوْمِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ۔

۵۸۴: قتیبہ' وکیع' مسعر بن حبیب جرمی' حضرت عمرو بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب واپس ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہماری امامت کون کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو قرآن کریم زیادہ (اچھی طرح) یاد ہو۔ تو مجھ جیسا عمدہ قرآن کسی کو یاد نہیں تھا ان لوگوں نے امامت کے لئے مجھے آگے بڑھایا جبکہ میں ایک بچہ تھا اور میں نے اس وقت ایک تہبند باندھ رکھا تھا اس کے بعد قبیلہ جرم کے ہر مجمع کا میں ہی امام ہوتا اور میں آج تک اُن لوگوں کی نماز جنازہ بھی پڑھاتا رہا ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے بیان کیا اور انہوں نے عمرو بن سلمہ سے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جب میری قوم کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے والد ماجد کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۸۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا زَادَ الْهَيْثَمُ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

۵۸۵: قعنبی انس بن عیاض (دوسری سند) ہیثم بن خالد جہنی ابن نمیر عبید اللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے قبل مہاجرین مقام عصبہ (یہ ایک مقام ہے مدینہ منورہ کے قریب) میں قیام پذیر ہوئے تو ان لوگوں کی امامت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم کرتے تھے اور ان کو سب سے زیادہ (اور سب سے عمدہ) قرآنِ کریم یاد تھا' روایت میں ہیثم نے یہ اضافہ کیا کہ ان حضرات میں حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی موجود تھے (پھر بھی سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ ہی امامت کرتے تھے)۔

۵۸۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ لِصَاحِبٍ لَهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِي حَدِيثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ و قَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقُرْآنُ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ۔

۵۸۶: مسدد' اسماعیل (دوسری سند) مسدد' مسلمہ بن محمد ایک ہی معنی ہیں' خالد ابوقلابہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ان کو یا ان کے ساتھی سے کہا کہ جس وقت نماز کا وقت شروع ہو تو اذان اور تکبیر کہو اس کے بعد تم لوگوں میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے (مراد جو عمر رسیدہ شخص ہو وہ امام بنے) اور مسلمہ کی روایت میں ہے کہ ان لوگوں میں علم میں ہم دونوں برابر تھے اور اسماعیل کی حدیث میں ہے کہ خالد نے کہا کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا کہ قرآن کہاں گیا؟ (یعنی رسول اکرم ﷺ نے قرآن کریم زیادہ جاننے والے کو امامت کے لئے زیادہ افضل کیوں نہ فرمایا) ابوقلابہ نے جواب دیا کہ قرآن کریم کا علم رکھنے میں دونوں برابر تھے۔

۵۸۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

۵۸۷: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن عیسیٰ حنفی' حکم بن ابان' عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ تم میں سے زیادہ بہتر ہو وہ اذان پڑھیں (یعنی وقت کے پابند اور متقی اذان دیں) اور امامت وہ شخص کرے جو کہ تلاوت قرآن سے خوب واقف ہو۔

آدابِ تلاوتِ قرآن:

تلاوتِ قرآن میں کم از کم دو اُمور کی رعایت ضروری ہے پہلی بات یہ کہ حروف کو مخارج سے ادا کرے دوسری بات یہ کہ

اخفاء اور اظہار وغیرہ کی بخوبی رعایت رکھے اور وقوف لازمہ پر ٹھہرے اور اوقاف کا صحیح طریقہ سے علم رکھے اور ہر لفظ کو اس کے مخرج سے ادا کرنے کی کوشش کرے بعض وہ حروف جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ان کو ان کے صحیح مخرج اور تجوید کے اصول کے اعتبار سے ادا کرنے کی کوشش کرے جیسے کہ حرف ض ظ د کو بہت سے لوگ صحیح مخرج سے ادا نہیں کرتے ان حروف کی ادائیگی کا خاص طور پر خیال رکھے اور ان کے مخرج سے ادا کرنے کی پوری کوشش کرے اور تجوید کے اصول کے سلسلہ میں متعلقہ تفصیل اس موضوع کی کتب میں ملاحظہ فرمائیں اور ''ض'' کو اس کے مخرج سے ادا کرنے نہ کرنے کی مفصل بحث جواہر الفقہ جلد اوّل میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب إِمَامَةِ النِّسَاءِ

۵۸۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ مَعَكَ أُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ قَرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةُ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتْ الْقُرْآنَ فَاسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَأَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا إِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيفَةٍ لَهَا حَتَّى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذَيْنِ عِلْمٌ أَوْ مَنْ رَآهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبٍ بِالْمَدِينَةِ۔

باب: عورت کی امامت

۵۸۸: عثمان بن ابی شیبہ وکیع بن جراح ولید بن عبداللہ بن جمیع ان کی دادی اور عبدالرحمٰن بن خلاد الانصاری حضرت اُمّ ورقہ بن نوفلؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب غزوہ بدر میں تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھ کو بھی جہاد میں شرکت کی اجازت عطا فرما دیں میں مریض مجاہدین کی خدمت کروں گی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کا مقام عطا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں ہی رہو اللہ تعالیٰ تم کو شہادت مرحمت فرما دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے ان کا نام شہیدہ ہوگیا راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کریم پڑھا ہوا تھا اس لئے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اپنے گھر میں مؤذن مقرر کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اس کی اجازت عطا فرما دی راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک غلام اور ایک باندی کو مدبر کیا تھا (یعنی ان سے کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو اس کو مدبر بنانا کہتے ہیں) ان دونوں نے رات کو چادر سے ان کا گلا گھونٹ کر مار دیا اور بعد میں وہ دونوں فرار ہوگئے۔ صبح کو جب حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کی خبر ملی (کیونکہ اس وقت حضرت عمرؓ ہی خلیفہ تھے) تو عمرؓ نے اعلان کیا کہ جس شخص کو ان دونوں کے بارے میں معلوم ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو وہ ان کو پیش کرے چنانچہ وہ دونوں (مجرم) پکڑ کر پیش کیے گئے اور مدینہ منورہ میں سب سے پہلے ان ہی کو سولی پر چڑھایا گیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے عورتوں کی امامت کا جواز ثابت ہوتا ہے لیکن وہ احادیث جن میں ہے کہ عورت کا اپنی کوٹھڑی

میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے اور شرعاً یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہے جو اس کے قائل ہیں کہ فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کی اقتداء کر سکتا ہے احناف اور بہت سے علماء کا مسلک یہ ہے کہ مفترض کی اقتداء متنفل کے پیچھے جائز نہیں ہے ان حضرات کی دلیل حدیث ابو ہریرہؓ ہے جس کی تخریج شیخین نے کی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفو علیہ یعنی امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے کسی حال میں اس کی مخالفت نہ کرو علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد جیسے افعال ظاہرہ میں اختلاف کو شامل ہے ایسے ہی افعال باطنہ میں اختلاف کو بھی شامل ہے

ایسے افعال باطنہ میں اختلاف کو بھی شامل ہے امام ابوحنیفہؒ امام مالک امام احمدؒ نے مخالفت قلبیہ کی بھی رعایت کی ہے حافظ ابن بطال فرماتے ہیں لااختلاف اعظم من اختلاف النیات کہ نیتوں کے اختلاف سے بڑھ کر اور کون سا اختلاف ہو سکتا ہے ابن بطالؒ کا قول ختم ہوا لہٰذا جب امام نفل کی نیت کرے اور مقتدی کی نیت فرض کی ہو تو نماز نہ ہو گی حدیث باب کا جواب جمہور کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فعل مذکور کا آنحضرت ﷺ کو علم نہیں تھا جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے منع فرما دیا کہ اے معاذ یا تو آپ میرے ساتھ نماز ادا کریں یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھائیں یہ حدیث کے الفاظ اسی پر دال ہیں کہ وہ دو باتوں میں سے کوئی ایک کریں یعنی آپ کے ساتھ نماز پڑھیں یا قوم کے ساتھ اور دونوں کو جمع نہ کریں دوسرا جواب یہ ہے کہ نیت ایک ایسی شے ہے جس میں کوئی دوسرا شخص مطلع نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ خود نیت کرنے والا یہ نہ بتائے کہ اس نے کیا نیت کی تھی پس اغلب یہ ہے کہ حضرت معاذؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ یہ نیت فرض نہیں بلکہ آپؐ سے طریقہ نماز مع آداب اور آپ کی برکت و فضیلت حاصل کرنے نیز تہمت یا نفاق سے بچنے کی خاطر بہ نیت نفل نماز پڑھتے ہوں گے پھر اپنی قوم کے پاس آ کر انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوں گے تاکہ دونوں فضیلتیں حاصل ہو جائیں۔

۵۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔

۵۸۹: حسن بن حماد حضرمی' محمد بن فضیل' ولید بن جمیع' عبدالرحمٰن بن خلاد' حضرت اُمّ ورقہ بنت عبداللہ بن حارث سے اسی طرح روایت ہے اگر سابقہ حدیث بالکل مکمل ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ان سے ملنے کے لئے ان کے گھر پر تشریف لے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک مؤذن مقرر فرما دیا تھا جو کہ اذان کہا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم فرمایا تھا۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے ان کے مؤذن کو دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے تھے۔

عورتوں کی امامت:

احناف کے نزدیک عورت کی امامت مکروہ ہے اور احناف کی دلیل وہ روایات ہیں کہ جن میں عورت کی نماز کو زیادہ باعث فضیلت قرار دیا گیا جو کہ زیادہ سے زیادہ چھپ کر اور پردہ میں ادا کی جائے تو شرعاً جس کے لئے انتہائی پردہ کا حکم ہو وہ امامت

کیسے کرسکتی ہے اور باجماعت نماز کیسے پڑھا سکتی ہے؟ حنفیہ کہتے ہیں کہ عورت کی امامت سے متعلق روایات کا حکم اب منسوخ ہے اور عورت کی امامت کا حکم ابتداءِ اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہوگیا: واما عند الحنفیة فجازت مع الکراهة الا ان جماعتهن مکروهة عندنا ویروی فی ذالك احادیث لکن تلك کانت فی ابتداءِ الاسلام ثم نسخت الخ ف ۳۳' ج ۱

(بذل المجهود)

یعنی عورتوں کی نماز مکروہ ہے اور عورت کی امامت کی روایات ابتداءِ اسلام میں تھیں بعد میں منسوخ ہوگئیں۔

بَاب الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

۵۹۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَلَاةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ۔

باب: مقتدیوں کی ناراضگی کے باوجود امامت کرنا

۵۹۰: قعنبی' عبداللہ بن عمر بن غانم' عبدالرحمٰن بن زیاد' عمران بن عبد عافری' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں کرتے: ایک تو وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے جبکہ لوگ اس کی امامت سے ناراض ہوں۔ دوسرے وہ شخص کہ جو کہ وقت قضاء ہونے کے بعد نماز کے لئے آئے (یعنی نماز قضا کرلے) تیسرے وہ شخص کہ جو آزاد عورت کو باندی بنائے یا آزاد مرد کو غلام بنائے۔

بَاب إِمَامَةِ الْأَعْمَى

۵۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى۔

باب: نابینا کی امامت

۵۹۱: محمد بن عبدالرحمٰن عنبری' ابن مہدی' عمران قطان' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کو (مدینہ منورہ میں) خلیفہ بنایا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

بَاب إِمَامَةِ الزَّائِرِ

۵۹۲ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ حُوَيْرِثٍ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هَذَا فَأُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ

باب: ملاقات کے لئے آنے والے کی امامت

۵۹۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' بدیل' حضرت ابوعطیہؒ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن الحویرثؓ ہماری نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ جب تکبیر ہوئی تو ہم لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ ہماری امامت کریں۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنے میں سے کسی سے امامت کے لئے کہو اور میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا اور اس حدیث (میں ممانعت) کی وجہ سے میں امامت نہیں کرتا۔ میں نے حضرت رسول اکرم

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لوگوں سے ملاقات کیلئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ ان لوگوں میں سے ہی کوئی ان کا امام بنے۔

ملاقات کے لئے جانے والے کی امامت:

حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ازخود امامت کرنے کے لئے آگے نہ بڑھے لیکن اگر وہ لوگ امامت کرنے کے لئے بخوشی کہیں اور اس شخص میں شرائط امامت پائی جاتی ہوں تو اس کا امام بننا درست ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ

باب: امام اُونچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي۔

۵۹۳: احمد بن سنان اور احمد بن فرات' ابومسعود رازی' یعلی' اعمش' ابراہیم' حضرت ہمام سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن (کوفہ کے پاس ایک شہر ہے) میں دُکان پر کھڑے ہو کر امامت کی (اور قوم یعنی مقتدی نیچے کھڑے تھے) حضرت ابومسعود نے ان کا کُرتہ پکڑ کر ان کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ کیا تم کو اس بات کی خبر نہیں کہ لوگوں کو اس عمل سے منع کیا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ ہاں (تم ٹھیک کہتے ہو) جب تم نے مجھے پکڑ کر کھینچا تو مجھے بھی یہ بات یاد آ گئی۔

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے سے متعلق:

امام اگر مقتدیوں سے بلند جگہ کھڑا ہو تو یہ منع ہے کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے اور اگر امام نیچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی اس سے بلند جگہ کھڑے ہوں تو اس میں کراہت ہے البتہ اگر امام کے ساتھ مقتدی کچھ اُونچی نیچی (یا ناہموار جگہ) کھڑے ہوں تو یہ مکروہ نہیں ہے۔

۵۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي

۵۹۴: احمد بن ابراہیم' حجاج' ابن جریج' ابوخالد' حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک آدمی نے جو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدائن میں تھا اس نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) نماز کھڑی ہوئی تو حضرت عمار (امامت کے لئے) آگے بڑھے اور وہ ایک دُکان پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے اور (اُس وقت)

وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ۔

لوگ نیچے کھڑے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر آگے بڑھے اور انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو (امامت کی جگہ) دکان سے نیچے اُتار دیا۔ اس کے بعد جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرے تو امام قوم سے اُونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو یا آپ نے اسی جیسا ارشاد فرمایا (یہ سن کر) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی لئے میں اس وقت پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتھ پکڑے (اور اسی وقت مجھے حدیث رسول ﷺ یاد آ گئی)

بَاب إِمَامَةِ مَنْ يُصَلِّي بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلَاةَ

باب: نماز پڑھنے کے بعد اُسی نماز کی امامت کرنا

۵۹۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ۔

۵۹۵: عبیداللہ بن عمرو بن میسرہ' یحییٰ بن سعید' محمد بن عجلان' عبیداللہ بن مقسم' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کرتے اور وہ اس کے بعد اپنی قوم کے پاس آ کر وہی نماز پڑھاتے۔

۵۹۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ۔

۵۹۶: مسدد' سفیان' عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس جا کر قوم کی امامت کرتے۔

خُلاصَۃُ الباب: نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتداء امام ابوحنیفہ' امام مالکؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جائز نہیں۔ ان کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ: ((الامام ضامن)) نیز ((انما جعل الامام لیوتم به)) ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مفترض کی نماز متنفل کے پیچھے جائز ہے اور ان کی دلیل بھی یہی حدیث ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ

٥٩٧ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

باب: اگرامام بیٹھ کرنماز پڑھائے؟

۵۹۷: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کا شانہ چھل گیا (یعنی کچھ زخمی ہو گیا) آپ نے (اس لئے) بیٹھ کر نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی نماز پڑھنے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ امام جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام (رکوع یا سجدہ سے) سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی (اسی طرح) بیٹھ کر نماز پڑھو۔

خلاصۃ الباب: قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ [البقرة : ۲۳۸] کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ ادب سے اس سے واضح ہے کہ نماز میں کھڑے ہونا فرض ہے اگر عذر شرعی ہو تو بیٹھ کر بھی فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے تو حدیث کی رو سے امام بیٹھا ہو اور مقتدی کھڑے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ امام شافعی اور امام ابو یوسف کا ان حضرات کی دلیل حدیث عائشہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری نماز بیٹھ کر پڑھی اور قوم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کی یہ واقعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کا واقعہ ہے اس لئے احادیث حضرت عائشہؓ کی حدیث سے منسوخ ہیں چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں دو جگہ اس کی تصریح کی ہے۔

٥٩٨ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ عَلَى جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا قَالَ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَسَكَتَ عَنَّا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى نَعُودُهُ فَصَلَّى الْمَكْتُوبَةَ جَالِسًا فَقُمْنَا

۵۹۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر اور وکیع' اعمش' ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے۔ گھوڑے نے آپ کو ایک درخت کی جڑ پر نیچے گرا دیا اور آپ کے پاؤں مبارک میں چوٹ لگ گئی جب ہم آپ کی مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دولت خانہ میں تسبیح پڑھنے میں مشغول ہیں ہم بھی بیٹھے بیٹھے آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ خاموش رہے اور دوسری مرتبہ جب ہم عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے نماز فرض بیٹھ کر ادا فرمائی۔

خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا۔

ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اشارہ فرمایا ہم بھی بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ جب امام نماز بیٹھ کر پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جس طرح اہل فارس اپنے سرداروں کے ساتھ کیا کرتے تھے تم ایسا نہ کرو (یعنی اہل فارس کے سردار بیٹھے رہتے تھے اور لوگ کھڑے رہتے تھے)۔

۵۹۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَلَا تُكَبِّرُوا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَالَ مُسْلِمٌ وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَسْجُدُوا حَتَّى يَسْجُدَ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سُلَيْمَانَ۔

۵۹۹: سلیمان بن حرب اور مسلم بن ابراہیم' وہیب' مصعب بن محمد' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ امام جس وقت اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو جب تک امام تکبیر نہ کہے تم بھی تکبیر نہ کہو اور امام جب رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب تک امام رکوع نہ کرے تم بھی رکوع نہ کرو اور جب امام ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔ جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم بھی سجدہ نہ کرو۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ (جب میں نے یہ حدیث سلیمان سے سنی تو مجھے اس حدیث کا مفہوم سمجھ میں نہیں آیا۔ یہاں تک کہ) ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) مجھے میرے بعض رفقاء نے پڑھنا سمجھایا۔

۶۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ الْوَهَمُ عِنْدَنَا مِنْ أَبِي خَالِدٍ۔

۶۰۰: محمد بن آدم مصیصی' ابوخالد' ابن عجلان' زید بن اسلم' ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام کو اس کی اتباع واقتداء کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب امام قراءت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ زیادتی محفوظ نہیں ہے اور ابوخالد کو روایت میں وہم ہو گیا ہے۔

۶۰۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَائَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔

۶۰۱: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے اپنے گھر مبارک میں بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگوں نے آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے اشارہ سے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ لو پھر نماز سے فراغت کے بعد ارشاد فرمایا کہ امام اس مقصد کے لئے (ہوتا) ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ جب امام رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم لوگ بھی سر اُٹھاؤ اور جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۶۰۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُوبَكْرٍ يُكَبِّرُ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

۶۰۲: قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب' لیث' ابوزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو ہم لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے (یعنی آپ ﷺ نے بیٹھ کر امامت فرمائی) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تکبیر فرماتے جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنیں۔ الحدیث

۶۰۳ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ۔

۶۰۳: عبدۃ بن عبداللہ' زید بن خباب' محمد بن صالح' حصین' حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ امامت کے فرائض انجام دیا کرتے تھے (ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گئے تو) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا امام مریض ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

بَاب الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ

باب: دو شخصوں میں سے ایک شخص امام بن جائے تو مقتدی کس جگہ کھڑا ہو؟

۶۰۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ

۶۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ حضرت اُمّ حرام (خالہ حضرت انسؓ) کے یہاں تشریف لائے انہوں نے آپؐ کو گھی اور کھجور پیش فرمائی۔ حضرت رسول

فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هَذَا فِي وِعَائِهِ وَهَذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ۔

اکرمؐ نے فرمایا کہ کھجور کو اپنے برتن میں ڈال لو اور گھی کو مشک میں بھرلو (کیونکہ) میں روزہ دار ہوں۔ اسکے بعد آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعات نفل ادا فرمائے تو اُمّ سلیم (والدہ حضرت انسؓ) اور اُمّ حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔ ثابت نے کہا کہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ انسؓ نے یہ فرمایا کہ آپ نے مجھ کو اپنی دائیں جانب فرش پر کھڑا کیا۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس پر اجماع ہے کہ مقتدی ایک ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہوگا البتہ کھڑے ہونے کے طریقے میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ مقتدی اور امام دونوں برابر کھڑے ہوں گے کوئی آگے پیچھے نہیں ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک مقتدی اپنا پنجہ امام کی ایڑیوں کے برابر رکھے گا فقہاء حنفیہ نے فرمایا کہ اگرچہ دلیل کے اعتبار سے شیخین کا قول راجح ہے لیکن عمل امام محمد کے قول پر ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورت خواہ ایک عورت ہو وہ پیچھے کھڑی ہوگی حدیث کے ظاہر سے امام شافعیؒ نفل نماز کی جماعت کو جائز بتاتے ہیں حنفیہ کے نزدیک تراویح نماز استسقاء اور صلوٰۃ کسوف کے سوا کہیں بھی نوافل کی جماعت جائز نہیں اور حدیث باب حنفیہ کے خلاف حجت نہیں کیونکہ یہ جماعت علی سبیل التداعی نہ تھی اور احناف کے نزدیک نوافل کی جماعت اس وقت مکروہ ہے جبکہ تداعی ہو اور تداعی کا مطلب ومصداق یہ ہے کہ کم از کم چار افراد امام کے علاوہ ہوں۔

۶۰۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّهُ وَامْرَأَةً مِنْهُمْ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَ ذَلِكَ۔

۶۰۵: حفص بن عمر، شعبہ، عبداللہ بن مختار، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اور ایک عورت کی امامت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو اپنے پیچھے کی طرف کھڑا کیا۔

خُلاصَۃُ البَاب: حدیث مذکورہ بالا میں جو عورت کو پیچھے کی جانب کھڑے ہونے کے بارے میں فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب قوم کے ساتھ کوئی عورت مقتدی ہو تو عورت کو مردوں کی صف کے بالکل آخر میں کھڑے کرنا چاہئے۔ "وفی ھذا الحدیث دلالۃ علی انه اذا کانت مع القوم امرأۃ فیھا ان تقوم خلف الرجال ولا تصف معھم بخدائھم۔ الخ

(بذل المجھود ص ۳۴۲، ج ۲)

۶۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ

۶۰۶: مسدد، یحییٰ، عبدالملک بن ابوسلیمان، عطا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا (میں نے دیکھا کہ) رسول اکرم ﷺ رات کو بیدار ہوئے اور آپ نے مشک کھول کر وضو کیا اور اس کے بعد مشک کو ڈاٹ لگا کر بند کر

فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَمِينِهِ فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ۔

دیا۔ پھر اس کے بعد آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے' میں بھی اُٹھا اور وضو کیا جس طرح آپ نے وضو کیا۔ پھر میں آکر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے میرا داہنا پہلو پکڑ کر پیچھے سے گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کرلیا۔ پس میں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

۶۰۷ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَخَذَ بِرَأْسِي أَوْ بِذُؤَابَتِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

۶۰۷: عمرو بن عون' ہشیم' ابو بشر' حضرت سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی واقعہ میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر یا میرے سر کے بال پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا۔

بَاب إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً كَيْفَ يَقُومُونَ

باب: تین آدمی نماز پڑھ رہے ہوں تو کس طرح کھڑے ہوں؟

۶۰۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَائَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۸: قعنبی' مالک' اسحق بن عبداللہ بن ابوطلحہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی دادی ملیکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے مدعو کیا۔ آپ نے کھانا تناول فرمایا اور نماز پڑھی اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کھڑے ہو جاؤ (یعنی تیار ہو جاؤ) میں تم کو نماز پڑھا دوں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اُٹھا اور میں نے وہ بوریا لیا جو کہ عرصہ دراز سے مسلسل استعمال ہونے کی بنا پر سیاہ ہوگیا تھا۔ میں نے اس پر پانی ڈال کر دھو دیا (اور آپ کے لئے بچھا دیا) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بوریئے پر کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم (انسؓ کے بھائی) آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور آپ نماز سے فارغ ہوگئے۔

نماز سے متعلق چند احکام:

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک کسی شے یا کسی جگہ کے بارے میں نجاست کا یقین یا ظن غالب نہ ہو اُس وقت میں اس جگہ یا اس شے سے نماز پڑھنا درست ہے اور حدیث بالا سے فرش پر نماز پڑھنا ثابت ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے اور اس حدیث سے مکان پر نوافل کی جماعت کرنا بھی ثابت ہے جیسا کہ صاحب بذل فرماتے ہیں: وفی ھذا الحدیث من الفوائد اجابة الدعوة ولو لم تکن عرسًا ولو کان الداعی امرأة لکن حیث تومن الفتنة والاکل من طعام الدعوة

وصلوۃ والنافلة جماعة فی البیوت فیه تنظیف مکان المصلی وقیام الصبی مع الرجل صفا وتاخیر النساء عن صفوف الرجال وقیام المرأة صفا وحدها اذا لم تکن معها امرأة غیرها۔ (بذل المجهود ص ۳۴۳' ج ۱)

۶۰۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ كُنَّا أَطَلْنَا الْقُعُودَ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُمَا فَأَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۶۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل' ہارون بن عنترہ' حضرت عبدالرحمن بن اسود کے والد سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اسی مقصد سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے مکان پر دیر تک بیٹھے رہے۔ اتنے میں ایک باندی اندر سے باہر آئی اور اس نے ان دونوں حضرات کے ملئے عبداللہ بن مسعودؓ اندر آنے کی اجازت طلب کی (چنانچہ) ابن مسعودؓ اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ حضرت علقمہ اور حضرت اسودؓ کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اس کے بعد کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا۔

اگر دو مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں؟:

امام کے پیچھے ایک سے زائد مقتدی ہونے کی صورت میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس صورت میں امام آگے کھڑا ہو اور امام کے پیچھے دو مقتدی ہونے کی صورت میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ اس صورت میں امام کو دونوں مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا چاہئے اور ان کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے لیکن اس حدیث کے بارے میں محدثین رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا مذکورہ عمل بعد میں منسوخ ہو گیا اور بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جگہ کی تنگی کی وجہ سے حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے درمیان کھڑے ہو گئے تھے اور ایسی صورت میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی امام کا دو مقتدیوں و کے درمیان کھڑا ہونا درست ہے حدیث کی تشریح میں صاحب بذل نے فرمایا ہے: قال فی البدائع واذا کان سوی الامام اثنان یتقدمهما وفی ظاهر الروایة وروی عن ابی یوسف انه یتوسطهما لما روی عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه انه قبل العلقمة والاسود ولنا ما روینا ان النبی صلی الله علیه وسلم حتی بانس والیتیم واقامها خلفه۔ (بذل المهجود ص ۳۴۴)

بَابُ الْإِمَامِ يَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کے بعد امام قبلے سے رُخ تبدیل کر لے

۶۱۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ۔

۶۱۰: مسدد' یحییٰ' سفیان' یعلیٰ بن عطاء' جابر بن حضرت یزید بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد قبلے کی جانب سے رُخ تبدیل کر لیا۔

۶۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ﷺ۔

۶۱۱: محمد بن رافع' ابواحمد زبیری' مسعر' ثابت بن عبید' عبید بن براء' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہماری یہ خواہش ہوتی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوں' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد ہماری طرف چہرۂ مبارک کر کے بیٹھتے۔

بَاب الْإِمَامِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ

باب: جس جگہ امام نے فرض ادا کیے ہیں وہاں نفل پڑھنا

۶۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّ الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ۔

۶۱۲: ابوتوبہ ربیع بن نافع' عبدالعزیز بن عبدالملک قرشی' عطاء خراسانی' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ امام نماز پڑھائے پھر امام اس جگہ نماز نہ پڑھے جب تک کہ وہاں سے نہ ہٹ جائے ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء خراسانی نے مغیرہ بن شعبہ سے نہیں سنا۔

بَاب الْإِمَامِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ

باب: امام آخری رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھ جائے پھر اس کو حدث پیش آ جائے

۶۱۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ۔

۶۱۳: احمد بن یونس' زہیر' عبدالرحمٰن بن زیاد بن نعم' عبدالرحمٰن بن رافع' بکر بن سوادہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام جب نماز سے فارغ ہو جائے اور قعدۂ اخیرہ کر لے پھر گفتگو کرنے سے قبل اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اور ان مقتدیوں کی نماز بھی مکمل ہوگئی جو اس کے پیچھے اپنی نماز پوری کر چکے تھے (اور جن کی نماز ابھی کچھ باقی تھی' ان کی نماز فاسد ہوگئی)۔

باب

باب: تحریمہ نماز اور تحلیل نماز

۶۱۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

۶۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابن عقیل' محمد بن حنفیہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کلید طہارت ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔ سلام ہے۔

نماز میں تکبیر اور سلام سے متعلق:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ جب تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی تو نماز کے علاوہ دوسرے کام حرام ہو گئے اسلئے شریعت میں اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے اور جب سلام پھیر لیا تو اب نماز شروع کرنے کی وجہ سے جو امور حرام ہو گئے تھے وہ حلال ہو گئے اس حدیث سے واضح ہے کہ نماز میں لفظ السلام کہنا ضروری ہے البتہ علیکم کہنا فرض نہیں جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ کتب فقہ میں وضاحت ہے اور حنفیہ کے نزدیک اگر کسی نے لفظ السّلام کہے بغیر نماز ختم کر دی تو ایسی نماز فاسد نہ ہوگی۔ **ثم قد روی عن رسول الله ﷺ ای فرما یدل علی ان ترك السّلام غیر مفسد للصلوة وهو ان رسول الله ﷺ صلی الظهر خمسا ولم یسلم فلما اخبر بصنعه مثنی رجله فسجد سجدتین۔** (بذل ص ص ۳۴۵' ج ۱)

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ الْمَأْمُومُ مِنْ اتِّبَاعِ الْإِمَامِ

باب: مقتدی کو امام کی مکمل پیروی ضروری ہے

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُودٍ فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ۔

۶۱۵: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' محمد بن یحییٰ بن حبان' ابن محیریز' حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکوع اور سجدے میں مجھ سے آگے مت نکلو کیونکہ میں جس قدر رکوع میں تم لوگوں سے پہلے رکوع میں جاؤں گا تم میرے رکوع سے سر اُٹھانے تک اس کو پالو گے کیونکہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

۶۱۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ يَخْطُبُ النَّاسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا رَفَعُوا رُئُوسَهُمْ مِنْ الرُّكُوعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَامُوا قِيَامًا فَإِذَا رَأَوْهُ قَدْ سَجَدَ سَجَدُوا۔

۶۱۶: حفص ابن عمر' شعبہ' ابواسحاق عبداللہ بن یزید خطمی' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو وہ کھڑے ہو جاتے تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے میں جاتا ہوا دیکھتے تھے تو اس وقت سجدہ کیا کرتے تھے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ

۶۱۷: زہیر بن حرب اور ہارون بن معروف' سفیان' ابان بن تغلب' حکم' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے (لیکن کوئی ہم میں سے رکوع کے لئے پشت نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ رسول اکرم صلی اللہ

الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ۔

علیہ وسلم کو رکوع میں نہ دیکھ لیتا۔

۶۱۸ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ ﷺ۔

۶۱۸: ربیع بن نافع' ابواسحاق فزاری' ابواسحق محارب بن دثار' عبداللہ بن یزید' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم بھی رکوع کرتے تھے اور جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے دیکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ وہ دیکھ لیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی مبارک زمین پر رکھ دی ہے تب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے (سجدہ کرتے)۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ نماز کے تمام ارکان اور جزاء میں مقتدیوں کو امام کے پیچھے رہنا چاہئے کسی چیز میں بھی اس سے سبقت نہیں کرنی چاہئے مسند بزار میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے ایک حدیث مروی ہے جس میں فرمایا گیا کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھاتا ہے اس کی پیشانی کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس سے ایسا کراتا ہے حدیث باب میں بھی بہت سخت وعید سنائی گئی۔ اعاذنا اللہ منه

بَابُ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ يَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَضَعُ قَبْلَهُ

باب: امام سے پہلے سر اُٹھانے یا سر رکھنے کی وعید

۶۱۹ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا يَخْشَى أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔

۶۱۹: حفص بن عمر' شعبہ' محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا کوئی شخص جب امام کے سجدہ سے سر اُٹھانے سے پہلے سجدہ سے سر اُٹھاتا ہے تو وہ اس بات سے خوف نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا بنا دیں یا ایسے شخص کی صورت (ہی) گدھے کی صورت بن جائے۔

امام کے سجدہ سے قبل سر اُٹھانا:

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ یا تو قیامت کے دن ایسے شخص کا چہرہ گدھے کی مانند کر دیا جائے گا یا دنیا میں بھی اس کا چہرہ گدھے جیسا بنایا جائے گا چنانچہ ایک واقعہ ایسا سنا گیا ہے کہ کسی شخص کو اس حدیث پر شبہ ہو گیا اور اس نے بطور تجربہ کے امام کے سجدہ سے سر اُٹھانے سے قبل اپنا سر سجدہ سے اُٹھا لیا تو اس کا چہرہ گدھے جیسا بن گیا۔ واللہ اعلم (اللّٰھم احفظنا منه)

بَاب فِيمَنْ يَنْصَرِفُ قَبْلَ الْإِمَامِ

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ بُغَيْلٍ الْمُرْهِبِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنْ الصَّلَاةِ۔

باب: امام سے پہلے صف سے اُٹھ جانا

۶۲۰: محمد بن علاء، حفص بن بغیل مرہبی، زائدہ، مختار بن فلفل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو باجماعت نماز ادا کرنے کی رغبت دلائی اور اس بات سے منع فرمایا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فارغ ہونے سے پہلے اُٹھ کر چل دیں۔

نماز کے بعد مسجد میں کچھ دیر ٹھہرنا:

حضرت رسول اکرم ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ کر کچھ دیر مسجد میں ٹھہرے رہتے جب خواتین مسجد سے باہر نکل جاتیں آپ اس وقت مسجد سے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ دیگر حضرات بھی ایسا ہی کرتے یہ عمل اس لئے تھا تاکہ خواتین اور مرد چلتے وقت ایک دوسرے سے مخلوط نہ ہوں اس وجہ سے آپ نے امام سے پہلے اُٹھنے سے منع فرمایا اب چونکہ عورتوں کا مسجد میں نماز کے لئے جانا منع ہے (فسادِ زمانہ کی وجہ سے) تو اب امام سے پہلے اُٹھ جانے میں حرج نہیں ہے صاحب بذل نے مذکورہ حدیث کی تشریح میں اس طرح تحریر فرمایا ہے: وھذا لان النساء بعد ینصرفن بعد فراغھن من الصلوۃ فلو انصرف الرجال فی ذالك الوقت لاختلط الرجال بالنساء فلذالك نهاهم۔ (بذل المجهود ص ۳۴۹ ج ۱)

حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ فرماتے ہیں کہ یہ خواتین اسلام کی وجہ سے تھا تاکہ مسجد سے نکلتے وقت مردوں اور مسلمان خواتین کا اختلاط نہ ہو اس زمانہ میں عورتوں کا مساجد میں آنا جانا نہیں اس لئے یہ حکم بھی نہیں امام سے پہلے نمازی حضرات مسجد سے جاسکتے ہیں اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ امام سے پہلے سلام نہ پھیرو اور ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ مسبوق امام کے سلام سے پہلے نہ اٹھے۔

بَاب جُمَّاعِ أَثْوَابِ مَا يُصَلَّى فِيهِ

۶۲۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

باب: نماز کے لئے کپڑوں کی مقدار

۶۲۱: قعنبی، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

خُلاصَۃُ البَاب: نماز دو کپڑوں میں پڑھنا افضل ہے حدیث باب کا حاصل یہ ہے کہ ہر آدمی کو کپڑے میسر آنا مشکل ہے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز کیوں درست نہیں ہوگی۔

۶۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۶۲۲: مسدد' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کپڑے کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

۶۲۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

۶۲۳: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) مسدد' اسماعیل' ہشام بن ابوعبداللہ' یحییٰ ابوکثیر' عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو کپڑے کے دائیں کنارہ کو بائیں کاندھے پر ڈالے اور بائیں کنارے کو داہنے کاندھے پر ڈالے۔

۶۲۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ۔

۶۲۴: قتیبہ بن سعید' لیث' یحییٰ بن سعید' امامہ بن سہل' حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس کپڑے کو لپیٹ رکھا تھا اس طریقہ سے کہ کپڑے کا دایاں کونہ آپ کے بائیں کندھے پر تھا اور بایاں کونہ آپ کے دائیں کندھے پر تھا۔

۶۲۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَرَى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَأَطْلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِزَارَهُ طَارَقَ بِهِ رِدَائَهُ فَاشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَنْ قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

۶۲۵: مسدد' ملازم بن عمرو حنفی' عبداللہ بن بدر' قیس بن طلق ان کے والد حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم لوگ حاضر ہوئے۔ اُسی وقت ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص کے سوال کے جواب میں) اپنے تہبند اور چادر کو ایک کر لیا (دوہرا کر لیا) اور اس کو لپیٹ کر کھڑے ہو گئے اور اسی طرح آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہر ایک شخص کے پاس (نماز پڑھنے کے لئے) دو کپڑے موجود ہوتے ہیں؟

ایک کپڑے میں نماز:

نماز دو کپڑوں میں پڑھنا افضل فرمایا گیا ہے اگرچہ ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہے اور حدیث بالا کا حاصل یہ ہے

کہ ہر ایک شخص کو دو کپڑے میسر آنا مشکل ہے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز کیوں درست نہ ہوگی؟ یعنی درست ہے۔ وحاصل الحدیث انه یکفی للرجل فی الصلوة ثوب واحد فانفلت کان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثوبان طابق بهما۔ الخ (بذل المجهود ص ۳۵۰' ج ۱)

بَابُ الرَّجُلِ يَعْقِدُ الثَّوْبَ فِي قَفَاهُ ثُمَّ يُصَلِّي

باب: گردن میں کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا

۶۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ كَأَمْثَالِ الصِّبْيَانِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُئُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

۶۲۶: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سفیان' ابوحازم' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کچھ لوگوں کو حالتِ نماز میں لڑکوں کی طرح (تنگ) تہبند گردنوں میں باندھے ہوئے دیکھا کیونکہ تہبند تنگ تھے اس پر ایک شخص نے کہا کہ اے عورتو! تم اپنا سر نہ اُٹھایا کرو جب تک کہ مرد (سجدہ سے) سر نہ اُٹھائیں (ایسا نہ ہو کہ ستر پر نگاہ پڑ جائے۔)

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: مذکورہ حدیث کے پہلے حصہ میں مردوں سے متعلق حکم بیان فرمایا گیا اور دوسرے حصہ میں عورتوں سے متعلق دوسرا حکم بیان کیا گیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ

باب: حالت نماز میں ایک کپڑا ایک شخص پر ہو اور دوسرا حصہ دوسرے پر ہو

۶۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ۔

۶۲۷: ابوالولید طیالسی' زائدہ' ابوحصین' ابوصالح' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کا ایک حصہ میرے اُوپر تھا۔

کپڑے کا ایک کونہ نمازی پر ہو اور دوسرا غیر نمازی پر:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ایک کپڑے کا ایک کونہ ایک شخص پر ہو اور دوسرا کونہ دوسرے شخص پر ہو تو یہ درست ہے۔ یہاں تک کہ اگر کپڑے کا ایک حصہ حائضہ عورت کے اُوپر ہو جب بھی درست ہے جیسا کہ اس سے قبل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث گزر چکی ہے کہ جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حالتِ حیض میں کپڑے کے ایک حصہ کو اپنے اُوپر اور دوسرے حصہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

باب: ایک کرتہ میں نماز ادا کرنا؟

۶۲۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

۶۲۸: قعنبی، عبدالعزیز بن محمد، موسیٰ بن ابراہیم، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک کُرتہ میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں لیکن اس کُرتہ کو باندھ لو چاہے کانٹے سے ہی باندھو (تاکہ بے پردگی نہ ہو کیونکہ نماز میں اصل چیز ستر کا چھپانا ہے وہ اگر ایک کُرتہ سے باندھ کر حاصل ہو جائے تو نماز درست ہے)

۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَوْمَلٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ أَبُو حَرْمَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ۔

۶۲۹: محمد بن حاتم بن بزیع، یحییٰ بن ابی بکیر، اسرائیل ابوحومل عامری، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ابوبکر ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک کُرتہ (ہی پہن کر) ہماری امامت کی اور آپ نے اس وقت چادر نہیں اوڑھے رکھی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کُرتہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَاب إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا يَتَّزِرُ بِهِ

باب: تنگ کپڑے میں نماز

۶۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا

۶۳۰: ہشام بن عمار اور سلیمان بن عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن فضل سجستانی، حاتم بن اسماعیل یعقوب بن مجاہد ابوحزرہ، عبادہ بن ولید بن حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم لوگ جابر بن عبداللہ کے یہاں آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شرکت کے لئے گیا۔ آپ نماز ادا کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے میرے پاس ایک چادر تھی میں اُس چادر کو اُلٹ پلٹ کرنے لگا لیکن اس میں گنجائش نہ تھی۔ اس چھوٹی چادر میں کنارے تھے میں نے اس چادر کو اُلٹ دیا اور خود جھک گیا اور چادر کو گردن سے روکے رکھا ایسا نہ ہو کہ چادر گر جائے۔ اس کے بعد میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب آ کر کھڑا ہوا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اور گھما کر مجھ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا۔ اس

تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حِقْوِكَ۔

کے بعد ابن صخر آئے اور وہ آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ہم دونوں کو پکڑ کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ مجھ کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے میں آپ ﷺ کو دیکھ کر (معاملہ) نہ سمجھ سکا۔ اس کے بعد معاملہ میری سمجھ میں آ گیا آپؐ نے تہبند باندھنے کا اشارہ فرمایا (وہ چادر چھوٹی تھی کھل جانے کے خوف سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ اس چادر کو باندھ لو) جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے آواز دے کر فرمایا اے جابر (سنو) میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ نے اشارہ فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اس کے دونوں کناروں کو پلٹ لو اور جب تنگ اور چھوٹی چادر ہو تو اس کو کمر پر باندھ لو۔

مقتدی کس جگہ کھڑے ہوں:

حدیث بالا سے واضح ہے کہ جس وقت امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو امام کو چاہئے کہ وہ آگے کھڑا ہو اور مقتدی کو چاہئے کہ وہ پیچھے کھڑے ہوں اگر چہ امام کے (ایسی حالت میں) دائیں اور بائیں جانب بھی کھڑا ہونا درست ہے اور مذکورہ حدیث میں چادر کو پلٹ دینے کا مفہوم یہ ہے کہ چادر کا جو بایاں حصہ ہے اس کو دائیں طرف کر دیا جائے اور دائیں حصہ کو بائیں جانب کر لیا جائے اس کو اصطلاح میں اشتمال سے تعبیر کیا جاتا ہے: ثم خالفت بين طرفيها اى جعلت طرفى البردة يساره الى اليمين واليمين الى اليسار۔ الخ (بذل المجهود ص ۳۵۳' ج۱)

بَابُ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کپڑا لٹکانے کی وعید

۶۳۱ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا جَمَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ۔

۶۳۱: زید بن اخزم' ابوداؤد' ابوعوانہ' عاصم' ابوعثمان' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص نماز میں بوجہ غرور اپنا تہبند (وغیرہ ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نہ تو جنت کو حلال کریں گے اور نہ ہی اس پر دوزخ حرام ہوگی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور ان راویوں میں حماد بن سلمہ' حماد بن زید اور ابوالاحوص اور ابو معاویہ ہیں۔

٦٣٢ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ۔

٦٣٢: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوجعفر' عطاء بن یسار' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنا تہہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا تو اُس شخص سے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ دوبارہ وضو کرو۔ اس کے بعد وہ شخص دوبارہ آیا تو آپ نے پھر اُس سے فرمایا کہ جاؤ پھر جا کر وضو کرو۔ چنانچہ پھر اُس نے جا کر وضو کیا۔ پھر جب وہ شخص آ گیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ جا کر وضو کر کے آؤ وہ پھر جب وضو کر کے آیا تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اس شخص کو بار بار وضو کرنے کا کیوں حکم دیا؟ آپ نے (وجہ بیان فرمائی) فرمایا کہ وہ شخص تہہ بند کو لٹکا کر (یعنی ٹخنے کے نیچے تہہ بند کر کے) نماز میں مشغول تھا اور اللہ تعالیٰ تہہ بند (پائجامہ' پینٹ وغیرہ) لٹکا کر نماز ادا کرنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتے۔

خُلاصَةُ البَاب :اسبال کے معنی ہیں تہہ بند یا پاجامہ وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے کرنا یہ نماز اور نماز سے باہر مردوں کے لئے مکروہ تحریمی ہے وضوء بار بار کرنے کا حکم اس لئے فرمایا تا کہ غلطی پر تنبیہ ہو جائے یہ مقصد ہوتا ہے کہ ٹخنوں کو چھپانا اتنا گندہ عمل ہے کہ اس کا آغاز سے گزر کر نماز کے مقدمہ یعنی وضوء پر بھی ہو گیا ہے جیسے گندے پرنالے کے چھینٹے دور دور تک پہنچ جاتے ہیں۔

باب

باب: تنگ کپڑے کو تہبند بنا لینے کا بیان

٦٣٣ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ وَلَا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ۔

٦٣٣: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' نافع حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کے پاس دو کپڑے موجود ہوں تو وہ شخص ان دو کپڑوں میں نماز ادا کرے اور اگر ایک ہی کپڑا کسی کے پاس ہو تو وہ اس کا تہبند باندھ لے اور اس کپڑے کو یہودیوں کے طریقہ سے نہ لٹکائے۔

خُلاصَةُ البَاب :وَلَا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ اس کے معنی ہیں کندھوں پر چادر ڈال لینا اور اس کو نہ لپیٹنا اسی باب کی دوسری روایت میں وارد ہے لَا يَتَوَشَّحُ یا اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ چادر نہ لپیٹے اور اشتمال یہود کرے کہ یہودی کپڑے کو اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے نماز کے وقت نیچے کی طرف لٹکا دیتے اس لئے اس عمل سے منع فرما دیا۔

٦٣٤ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ

٦٣٤: محمد بن یحییٰ' ذہلی' سعید بن محمد' ابوتمیلہ' یحییٰ بن واضح' ابوالمنیب' عبد

الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللَّهِ الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ وَالْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ۔

اللہ عتکی' عبداللہ بن بریدہ ان کے والدحضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چادر میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ جس کو (بدن پر) لپیٹا نہ گیا ہو اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پاجامہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ جس پر چادر نہ اوڑھی گئی ہو۔

باب: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ

باب: عورت کے لئے نماز میں کپڑوں کی مقدار

۶۳۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّي فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا۔

۶۳۵: قعنبی' مالک' حضرت محمد بن زید بن قنفذ کی والدہ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورت ایک دوپٹے میں اور ایک کرتے میں نماز پڑھ سکتی ہے جو اتنا لمبا ہو کہ اس کے دونوں پاؤں کو چھپا دے۔

۶۳۶ : حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ قَصَرُوا بِهِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ۔

۶۳۶: مجاہد بن موسیٰ' عثمان بن عمر' عبدالرحمن بن عبداللہ یعنی ابن دینار' حضرت محمد بن زید سے یہی حدیث منقول ہے اور اس روایت میں اس طرح سے مذکور ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت ایک دوپٹے اور ایک قمیض میں ازار کے بغیر نماز ادا کر سکتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ کرتا (یا قمیص) اتنا لمبا ہو کہ عورت کے پاؤں کو چھپا لے تو عورت اس کرتے میں نماز ادا کر سکتی ہے (کیونکہ جب کُرتہ پاؤں تک لمبا ہوگا تو ستر پوشی بھی ہو جائے گی) ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور بکر بن مضر اور حفص ابن غیاث' اسماعیل ابن جعفر' ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد ابن زید سے نقل کیا اور انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے اور ان کی والدہ نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً بیان کیا ہے لیکن کسی نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کیا۔

باب الْمَرْأَةِ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ

باب: دوپٹے کے بغیر عورت کی نماز

۶۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۶۳۷: محمد بن مثنی، حجاج بن منہال، حماد، قتادہ، محمد بن سیرین، صفیہ بنت حارث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ قبول نہیں فرماتے۔ ابوداؤد نے فرمایا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

ف: مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عورت کا سر کے کھلے رہنے کی صورت میں نماز درست نہیں ہوگی کیونکہ سر عورت کا ستر ہے جس کا چھپانا فرض ہے۔

۶۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلَى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ وَفِي حُجْرَتِي جَارِيَةٌ فَأَلْقَى لِي حَقْوَهُ وَقَالَ لِي شُقِّيهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِي هَذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّي لَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ۔

۶۳۸: محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب، حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، صفیہ اُمّ طلحہ کے یہاں تشریف لے گئیں تو انہوں نے حضرت صفیہ کی صاحبزادیوں کو دیکھ کر فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے۔ میرے پاس ایک لڑکی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند عنایت کیا اور یہ فرمایا کہ اس تہبند کو دو ٹکڑے کر دو۔ آدھا ٹکڑا اس لڑکی کو دے دو اور دوسرا آدھا اُمّ سلمہ کے یہاں جو لڑکی ہے اس کو دے دو کیونکہ میں اس لڑکی یا فرمایا میں یان دونوں لڑکیوں کو بالغہ سمجھتا ہوں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین سے ہشام نے اس طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز کپڑا لٹکانے کی ممانعت

۶۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔

۶۳۹: محمد بن علاء، ابراہیم بن موسیٰ، ابن مبارک، حسین بن ذکوان، سلیمان احول، عطاء، ابراہیم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے اور اسی طرح نماز میں مُنہ چھپانے سے بھی منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: ائمہ لغت نے سدل کی مختلف تفسیریں کی ہیں ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ کپڑے کو اس کے دونوں کنارے سمیٹے بغیر لٹکا ہوا چھوڑ دینا اور بکل نہ مارنا سدل کہلاتا ہے علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ سدل یہ ہے کہ کپڑا اس طرح چھوڑ دیا کہ وہ زمین

تک لٹکتا رہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ کپڑے میں خود کو لپیٹ کر دونوں ہاتھوں کو اندر داخل کر لیا جائے اور رکوع سجدہ اسی کیفیت میں ادا کیے جائیں بہر حال سدل کی جو بھی صورت ہو مکروہ ہے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي سَادِلًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ۔

۶۴۰: محمد بن عیسیٰ بن طباع' حجاج' حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء کو اکثر نماز میں سدل کرتے دیکھا ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عسل نے پہلی حدیث کو عطاء' ابوہریرہؓ کے واسطہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے نماز میں سدل سے ممانعت فرمائی ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي عَاقِصًا شَعْرَهُ

باب: جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا

۶۴۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَام وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرَزَ ضَفْرِهِ۔

۶۴۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' عمران بن موسیٰ' حضرت سعید بن ابوسعید مقبری نے ابورافع کو جو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے' کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنے بالوں کا جوڑا گردن کے پیچھے باندھ دیا تھا۔ ابورافع نے وہ جوڑا کھول دیا (اس بات پر) حضرت حسن رضی اللہ عنہما ابورافع کی طرف غصہ سے متوجہ ہوئے۔ ابورافع نے کہا کہ آپ نماز پڑھتے رہیں اور غصہ نہ کریں کیونکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہ جوڑا شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

خلاصۃ الباب: صاحب ہدایہ نے عقص شعر کی تفسیر یہ کی ہے کہ سر پر بالوں کا جوڑا جمع کر کے ڈورے سے باندھے یا گوند سے جمائے اس طرح کرنا نماز میں مکروہ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا چنانچہ ابن ماجہؒ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کیا ہے۔ نھی رسول اللہ ﷺ ان یصلی الرجل وھو لما عقص شعرہ یعنی نبی کریم ﷺ نے نہی فرمائی ہے اس بات سے کہ کوئی آدمی نماز پڑھے اس حال میں کہ اپنے بالوں کا جوڑا کرنے والا ہے اسی طرح مسند احمد اور مصنف عبدالرزاق کی روایت میں ہے: نھی رسول اللہ ﷺ ان یصلی الرجل و رأسہ معقوص۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ

۶۴۲: محمد بن مسلمہ' وہب' محمد بن حارث' بکیر' حضرت کریب سے جو کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ ہیں سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھنے کی حالت میں دیکھا اور ان کے سر میں پیچھے کی جانب جوڑا بندھا ہوا تھا (یہ

يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَائَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔

دیکھ کر) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے کھڑے ہو کر جوڑا کھولنے لگے اور وہ خاموش رہے۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ کو میرے سر سے کیا سروکار؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھے تو وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اس حالت میں نماز پڑھے کہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے ہوں (یہ اشارہ ہے کہ جس طریقے پر مجرم یا قیدی کے ہاتھ پشت کی جانب بندھے ہوئے ہوتے ہیں اس طریقے سے بالوں میں جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے والے کی بھی مثال ہے)

بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلِ

باب: جوتا پہن کر نماز پڑھنا

۶۴۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي يَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

۶۴۳: مسدد یحییٰ ابن جریج محمد بن عباد بن جعفر ابن سفیان حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ایسی حالت میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے آپ کے بائیں جانب رکھے ہوئے تھے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے جوتوں میں نماز کا جواز معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے خراب ہونے کا امکان نہ ہو باقی حدیث میں یہود کی مخالفت کرنے کی بناء پر جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا کیونکہ اس وقت یہودی جوتا پہن کر عبادت نہیں کرتے تھے اور آج کل یہود و نصاریٰ جوتے پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لئے مخالفت کا تقاضا یہ ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھی جائے ایسی ہی تحقیق علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے فتح الملہم میں بیان فرمائی ہے اس کے علاوہ اول تو عہد رسالت میں عموماً ایسے چپل پہنے جاتے تھے جو سجدے میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر ٹکنے سے مانع نہ ہوتے تھے اور مسجد نبوی کا فرش پختہ نہیں تھا سڑکوں پر گندگی بھی نہ ہوتی تھی اور جوتوں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا اس کے برعکس آج یہ باتیں نہیں رہیں اس لئے ادب کا تقاضا یہی ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھی جائے چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی: فاخلع نعليك انك بالواد المقدس طوی۔ نیز ابوداؤد ہی کی روایات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل مبارک سے جوتے اتارنا بھی ثابت ہے۔

۶۴۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ

۶۴۴: حسن بن علی عبد الرزاق اور ابو عاصم ابن جریج محمد بن عباد بن جعفر حضرت ابوسلمہ بن سفیان اور عبد اللہ بن مسیب عابدی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے کہ نبی کریم

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ مُوسَى وَعِيسَى ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوْ اخْتَلَفُوا أَخَذَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَعْلَةٌ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ لِذَلِكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مؤمنون کی تلاوت فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے واقعہ پر پہنچے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ پر پہنچے راوی کو شک ہوگیا یا ابن عباد کے شیوخ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت ترک فرما کر رکوع کرلیا اور اس وقت عبداللہ بن سائب موجود تھے۔

۶۴۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَاءِ نِعَالِكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ جِبْرِيلَ ﷺ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا أَوْ قَالَ أَذًى وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا۔

۶۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابونعامہ سعدی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اُتار کر بائیں جانب رکھ لئے لوگوں نے آپ کا یہ عمل دیکھ کر اپنے جوتے بھی نکال لئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اُتار لئے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جوتے اُتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی جوتے اُتار دیئے (اس پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس تشریف لا کر فرمایا کہ تمہارے جوتوں پر ناپاکی لگی ہوئی ہے۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو (پہلے) اپنے جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لے اگر ان میں ناپاکی لگی ہوئی ہو تو زمین پر رگڑ دے اس کے بعد پہن کر نماز پڑھے۔

۶۴۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ فِيهِمَا خَبَثٌ قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ خَبَثٌ۔

۶۴۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' بکر بن عبداللہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ طریقہ سے روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں لفظ ((قذر)) کی بجائے ((فِيهِمَا خُبُثٌ)) کے الفاظ ہیں اور دونوں مقام پر خبث ہے۔

۶۴۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

۶۴۷: قتیبہ بن سعید' مروان بن معاویہ فزاری' ہلال بن میمون رملی' یعلیٰ

بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔

بن شداد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ (نماز میں بھی) یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ لوگ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے (اور تم جوتوں اور موزوں میں) پڑھا کرو۔

۶۴۸ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا۔

۶۴۸: مسلم بن ابراہیم علی بن مبارک حسین معلم عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور جوتا پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَاب الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا

باب: نمازی جوتا اُتار کر کس جگہ رکھے؟

۶۴۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔

۶۴۹: حسن بن علی عثمان بن عمر صالح بن رستم ابو عامر عبدالرحمٰن بن قیس یوسف بن ماھک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ جوتے اُتار کر نہ تو دائیں جانب رکھے اور نہ ہی بائیں جانب رکھے کیونکہ دوسرے نماز پڑھنے والے شخص کی وہ دائیں جانب ہے لیکن جب نمازی کی بائیں جانب کوئی نہ ہو تو (بائیں جانب جوتے رکھ لے) بلکہ جوتوں کو (صاف کرکے) دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے۔

۶۵۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا۔

۶۵۰: عبدالوہاب بن نجدہ بقیہ اور شعیب بن اسحٰق اوزاعی محمد بن ولید سعید بن ابی سعید ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور جوتے اُتارے تو کسی کو ایذا نہ پہنچائے بلکہ جوتوں کو دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے یا جوتے پہن کر (صاف کرکے رگڑ کے) ہی نماز پڑھ لے۔

جوتا پہن کر نماز پڑھنا:

جوتا پہن کر نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ وہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور حدیث میں یہود کی مخالفت کرنے کی بناء پر جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا کیونکہ اس وقت یہودی جوتا پہن کر عبادت نہیں کرتے تھے لیکن آج کے دور میں یہ لوگ جوتا پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لئے یہود سے مخالفت والی علت باقی نہ رہی پھر یہ کہ ہمارے

یہاں جوتوں کے پاک صاف رکھنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور سڑکوں پر بھی گندگی عموماً پائی جاتی ہے اور ہمارے یہاں کے جوتوں میں سجدہ میں انگلیاں صحیح طریقہ سے زمین پر رکھنا مشکل بلکہ متعذر رہتا ہے اور عرب کے جوتوں میں سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں صحیح طریقہ سے زمین پر رکھی جاسکتی تھی ان وجوہات کی بنا پر ادب یہی ہے کہ جوتا اُتار کر ہی نماز پڑھی جائے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۶۵۱ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَائَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

باب: چھوٹے بوریئے پر نماز

۶۵۱: عمرو بن عون' خالد شیبانی' عبد اللہ بن شداد' حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں حالتِ حیض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں ہوتی تھی اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے پر نماز ادا فرماتے تھے۔

خُلاصۃُ الباب: امام ابوداؤدؒ نے دو باب قائم کئے ہیں ایک صلوٰۃ الخمرۃ دوسرا صلوٰۃ الحصیر۔ دونوں میں یہ فرق ہے کہ خمرہ اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف بانا کھجور کا ہو اور حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا بانا دونوں کھجور کے ہوں اور بعض حضرات نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ خمرہ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں اور حصیر بڑی چٹائی کو پھر یہ فرق اہل لغت کے اعتبار سے ہے بہر حال مقصود یہ ہے کہ نماز کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلّٰی پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے لہٰذا اس سے بعض ان علماء متقدمین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

۶۵۲ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِيَ بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ كَانَ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ

باب: چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

۶۵۲: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' انس بن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں موٹا ہوں اور واقعی وہ موٹا تھا مجھ میں اس قدر طاقت نہیں کہ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں۔ اُس شخص نے آپ کے لئے کھانا بنایا اور اپنے گھر پر مدعو کیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اس جگہ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں آپ کو دیکھوں کہ آپ کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں میں آپ کی اتباع کروں گا۔ اس کے بعد لوگوں نے ایک بوریہ کا کونا دھویا آپ نے کھڑے ہو کر اس بوریئے پر دو رکعات پڑھیں۔ ابن الجارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ صلوٰۃ

يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

الضحیٰ ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں نے تو آپ کو اس دن کے علاوہ کبھی پڑھتے نہیں دیکھا۔

۶۵۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ نَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ۔

۶۵۳: مسلم بن ابراہیم مثنیٰ بن سعید قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اگر وہیں پہ نماز کا وقت شروع ہو جاتا تو آپ ﷺ ہمارے ایک فرش پر جو بوریا تھا اس پر نماز ادا فرماتے تھے اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اس بوریئے کو پانی سے دھوتی تھیں۔

۶۵۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ا يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ۔

۶۵۴: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابی شیبہ ابو احمد زبیری یونس بن حارث ابو عون ان کے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر اور رنگے ہوئے چمڑے پر نماز ادا فرماتے تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ

باب: کپڑے پر سجدہ کرنا؟

۶۵۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

۶۵۵: احمد بن حنبل بشر بن مفضل غالب قطان بکر بن عبد اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے تھے اور جب کوئی شخص (شدید گرمی کی وجہ سے) سجدہ نہ کر سکتا تو وہ شخص کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الصُّفُوفِ بَاب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: صفیں درست کرنے کا حکم

۶۵۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ

۶۵۶: عبد اللہ بن محمد نفیلی زہیر سلیمان اعمش مسیّب بن رافع تمیم بن طرفہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ (نماز کے لئے) صفیں نہیں باندھتے جس طرح کہ فرشتے اللہ کے حضور صفیں باندھتے ہیں۔ ہم لوگوں نے (یہ سن کر) عرض کیا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے پاس

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَلَّ وَعَزَّ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

کس طرح صفیں باندھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (فرشتے) پہلے اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: مطلب یہ ہے کہ اقامت صلوٰۃ جس کا قرآن مجید میں جابجا حکم دیا گیا ہے اور جو مسلمانوں کا سب سے اہم فریضہ ہے اس کی کامل ادائیگی کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ جماعت کی صفیں بالکل سیدھی اور برابر ہوں حضور ﷺ صفوں کو سیدھا کرنے کی بہت تاکید فرماتے تھے صفوں کی درستگی اتفاق واتحاد کا ذریعہ قرار دیا آج امت میں اختلاف وانتشار دیکھنے میں آرہا ہے اس کا ایک سبب صفوں کو برابر نہ کرنا ہے۔

۶۵۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجُدَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثَلَاثًا وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَلْزَقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ۔

۶۵۷: عثمان بن ابی شیبہ وکیع' زکریا بن ابی زائدہ' قاسم جدلی' نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ (جماعت کے لئے) صفوں کو سیدھا کرو یا تم اپنی صفوں کو برابر کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا نعمان کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص' دوسرے شخص کے مونڈھے سے مونڈھا اور گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر کھڑا ہوتا۔

۶۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَخَذْنَا ذَلِكَ عَنْهُ وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔

۶۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ہم لوگوں کو صفوں میں تیر کی لکڑی کی طرح برابر برابر کرتے تھے (یعنی صفوں کو بالکل تیر کی لکڑی کی طرح سیدھا کرتے تھے) جب آپ کو علم ہوگیا کہ ہم لوگ (صف سیدھی کرنا اچھی طرح) سیکھ گئے یا سمجھ گئے ہیں (کہ کس طرح صف سیدھی کی جاتی ہے) تو آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو آپؐ نے دیکھا کہ ایک شخص اپنا سینہ آگے کو نکالے ہوئے ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم لوگ صفوں کو برابر کرو (یعنی سیدھا کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

صف سیدھا کرنے کی تاکید:

شریعت میں صفوں کو سیدھا کرنے کی غیر معمولی تاکید فرمائی گئی ہے اور اس کو نماز کے حسن کا ذریعہ اور علامت مقبولیت فرمایا گیا فان تسوية الصفوف من حسن الصلوة فرمایا گیا تو جب لوگوں نے صف کو ٹیڑھا کر دیا تو گویا انہوں نے ظاہری طور پر مخالفت کو دعوت دی جس کی نحوست کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قلوب میں بھی اختلاف پیدا کر دیں گے۔

۶۵۹: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ۔

۶۵۹: ہناد بن سری' اور ابو عاصم بن جواس حنفی' ابوالاحوص' منصور' طلحہ یامی' عبدالرحمٰن بن عوسجہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ایک کونے سے دوسرے کونے تک صف کے اندر تشریف لاتے اور آپ ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ تم لوگ آگے پیچھے نہ ہو (ورنہ) تمہارے دِل بھی (ایک دوسرے سے) پھر جائیں گے اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے صف اوّل والوں پر درود بھیجتے ہیں (یعنی پہلی صف میں نماز پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان لوگوں کے لئے دُعا کرتے ہیں)

۶۶۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔

۶۶۰: ابن معاذ' خالد بن حارث' حاتم بن ابی صغیرہ' سماک' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کیا کرتے تھے اور جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے۔

۶۶۱: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجَرَةَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي

۶۶۱: عیسیٰ بن ابراہیم غافقی' ابن وہب (دوسری سند) قتیبہ بن سعید' لیث' معاویہ بن صالح' ابوالزاہریہ' کثیر بن مرہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوں کو سیدھا کرو اور برابر کرو مونڈھوں کو اور (صف میں) جو جگہ خالی رہ جائے اُس کو پُر کرو اور اپنے بھائیوں کے لئے نرم ہو جاؤ (یعنی اپنے بھائیوں کے لئے نرم گوشہ اختیار کرو) اور عیسیٰ نے بھائیوں کے لئے نرمی والا جملہ نہیں کہا اور شیطان کے لئے صفوف کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے

إِخْوَانِكُمْ لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو شَجَرَةَ كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ۔

ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا (یعنی صف ٹیڑھی کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوگا) تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت سے اس کو کاٹ دے گا (محروم کر دے گا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابوشجرہ کثیر بن مرّہ ہیں۔

۶۶۲ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔

۶۶۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوف میں اچھی طرح مل کر کھڑے ہو اور ایک صف کو دوسری صف کے قریب (قریب) رکھو اور (نماز میں) گردنوں کو بھی سیدھا رکھو اور اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں شیطان کی صفوں کی خالی جگہ میں گھستے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔

۶۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ۔

۶۶۳: ابوالولید طیالسی اور سلیمان بن حرب' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوں کو برابر کرو کیونکہ صف کا برابر (اور سیدھا کرنا) نماز کو (صحیح طریقہ سے) پورا کرنا ہے۔

صف سیدھا کرنے کی ہدایت:

آج کل صفوں کی درستگی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ حدیثِ پاک میں بیان فرمائی گئی وہ پیشین گوئی صادق آ رہی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ صفوں کو سیدھا نہ کرنے سے قلوب میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ آج اُمت مسلمہ جس اختلاف اور شقاق کا شکار ہے وہ اظہر من الشمس ہے اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ نماز کی صفوں کو سیدھا نہ رکھنا بھی ہے۔

۶۶۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ صَاحِبِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي لِمَ صُنِعَ هَذَا الْعُودُ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ اسْتَوُوا وَعَدِّلُوا صُفُوفَكُمْ۔

۶۶۴: قتیبہ' حاتم بن اسماعیل' مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر' حضرت محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھی انہوں نے فرمایا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ یہ لکڑی کس مقصد سے رکھی ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں انہوں نے جواب میں فرمایا' بخدا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس لکڑی پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور (نماز کے لئے) صفوں کو درست کرو۔

۶۶۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ

۶۶۵: مسدد' حمید بن اسود' مصعب بن ثابت' محمد بن مسلم' حضرت انس

حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَخَذَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهِ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ اس لکڑی کو دائیں ہاتھ میں لے کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ (تم لوگ) سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو سیدھا کرو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں لکڑی لے کر فرماتے کہ سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو سیدھا کرو۔

۶۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

۶۶۶: محمد بن سلیمان انباری' عبدالوہاب بن عطاء سعید' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے اگلی صف کو مکمل کرو پھر اس صف کو مکمل کرو جو اس کے بعد ہوتا کہ اگر کچھ کمی رہ جائے تو وہ آخری صف میں رہے۔

۶۶۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ۔

۶۶۷: ابن بشار' ابوعاصم' جعفر بن یحییٰ بن ثوبان' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے وہ لوگ بہتر ہیں کہ جن کے مونڈھے نماز میں نرم (رہتے) ہیں (یعنی کسی نمازی سے وہ لوگ جھگڑا نہیں کرتے اور نہ کسی کو تکلیف پہنچاتے ہیں بلکہ ان کے قلوب سب لوگوں کے لئے نرم ہیں ایک ہی جگہ اکڑ کر کھڑے نہیں ہو جاتے)۔

بَابُ الصُّفُوفِ بَيْنَ السَّوَارِي

باب: ستونوں کے درمیان صف بنانا

۶۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا إِلَى السَّوَارِي فَتَقَدَّمْنَا وَتَأَخَّرْنَا فَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۶۶۸: محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' یحییٰ بن ہانی' حضرت عبدالحمید بن محمود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی ہجوم کی بناء پر ہم لوگ ستونوں کے درمیان دھکیل دیئے گئے تو ہم آگے پیچھے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دور نبوی میں ہم لوگ اس سے احتراز کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر امام احمد اور اسحاق بن راھویہ اور بعض اہل ظاہر ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ قرار دیتے ہیں جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک بلاکراہت جائز ہے یہ حضرات حدیث باب کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ستون متوازی نہیں تھے بلکہ منحنی تھے اگر ان کے درمیان صف بنائی جاتی تو صف سیدھی نہ ہو پاتی لہٰذا جہاں ستون متوازی ہوں وہاں ان کے درمیان کھڑا ہونا بلاکراہت جائز ہے۔

بَاب مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ

باب: صف میں امام کے نزدیک رہنے کا استحباب اور دور رہنے کی کراہت

۶۶۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

۶۶۹: ابن کثیر' سفیان' اعمش' عمارہ بن عمیر' ابو معمر' حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عاقل و بالغ اور باشعور افراد نماز میں مجھ سے نزدیک رہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہوں۔

ف: حاصل حدیث یہ ہے کہ امام کے پیچھے کھڑے ہونے میں عقل و شعور کے اعتبار سے ترتیب ہوگی۔

۶۷۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔

۶۷۰: مسدد' یزید بن زریع' خالد' ابو معشر' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں صرف یہ اضافہ ہے کہ اے لوگو! آپس میں اختلاف نہ کرو یعنی صفوں میں آگے پیچھے نہ کھڑے ہو (بلکہ برابر اور سیدھے کھڑے ہوں) ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا اور تم لوگ مسجدوں میں بازار کی طرح شور و غل کرنے سے بچو (اگر گفتگو کرنے کی ضرورت ہی پیش آجائے تو آہستہ سے گفتگو کرو)

۶۷۱ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ۔

۶۷۱: عثمان بن ابی شعبہ' معاویہ بن ہشام' سفیان' اُسامہ بن زید' عثمان بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور ان کے لئے فرشتے بھی دُعا کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: احلام جمع حلم کی ہے نہیٰ بمعنی العقول مطلب یہ ہے کہ اہل بصیرت لوگوں کو میرے قریب کھڑا ہونا چاہئے اور اس کی حکمتیں علماء کرام نے کئی بیان فرمائی ہیں ایک تو یہ کہ خلیفہ بنانے کی ضرورت پیش آئے تو امامت

کے لائق آدمی فوراً مل سکے دوسرے یہ کہ نسیان وغیرہ کی صورت میں صحیح لقمہ دیا جا سکے تیسرے یہ کہ یہ حضرات آنحضرت ﷺ کی نماز کو اچھی طرح دیکھ کر دوسرے لوگوں تک پہنچا سکیں پہلے دو سبب چونکہ آج بھی باقی ہیں اس لئے اس حکم کا اطلاق موجودہ زمانہ پر بھی ہوگا۔

حدیث کے الفاظ ایاکم وھیشات الاسواس ھیشات ھیشۃ کی جمع ہے جس کے معنی شور و شغب کے ہیں اس کا ایک مطلب یہ ہے بازاروں میں کثرت سے آمد و رفت نہ کرو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مسجدوں میں ایسا شور نہ مچاؤ جیسا بازاروں میں ہوتا ہے ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ بازار کے شور شغب میں ایسے مشغول نہ ہو کہ نماز میں میرے قریب ہونے میں رکاوٹ ہو۔

بَاب مَقَامِ الصِّبْيَانِ مِنْ الصَّفِّ

باب: صف میں لڑکوں کو کس جگہ کھڑے ہونا چاہئے

۶۷۲: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمْ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَالَ صَلَاةُ أُمَّتِي۔

۶۷۲: عیسیٰ بن شاذان' عیاش رقام' عبدالاعلیٰ' قرہ بن خالد' بدیل' شہر بن حوشب' عبدالرحمٰن بن غنم' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں آپ لوگوں کو نمازِ نبوی کا طریقہ نہ بتاؤں؟ کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے پہلے مردوں نے صف بنائی پھر ان کے پیچھے لڑکوں نے صف بنائی اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ اُمت محمدیہ کی نماز یہی ہے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا میری اُمت کی نماز یہی ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس سے معلوم ہوا کہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ مردوں کی صفیں آگے ہوں اور چھوٹے بچوں کی صفیں ان کے پیچھے الگ ہوں اور اگلے باب کی احادیث میں بیان ہے کہ عورتوں کی صفیں چھوٹے بچوں سے بھی پیچھے ہوں۔

بَاب صَفِّ النِّسَاءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ عَنْ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

باب: خواتین کی صفیں اور پہلی صف میں ان کے شریک ہونے کی ممانعت

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

۶۷۳: محمد بن صباح بزاز' خالد اور اسمٰعیل بن زکریا' سہیل بن ابی صالح' اور ان کے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر صف اوّل ہے اور سب سے بُری صف سب سے آخری صف ہے (کیونکہ سب سے آخری صف عورتوں کی صفوں سے قریب ہوتی ہے جس کی بنا پر غیر محرم

آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

عورتوں پر نگاہ پڑنے کا امکان ہے) اور خواتین کی صفوں میں سب سے اچھی صف آخری صف ہے (کیونکہ وہ صف مردوں سے دُور ہے اور بُری صف ان کی پہلی صف ہے (کیونکہ وہ مردوں کی صف کے قریب ہے)

٦٧٤ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔

٦٧٤: یحییٰ بن معین' عبدالرزاق' عکرمہ بن عمار' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے کی طرف ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو پیچھے کرتے کرتے دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے صف اوّل ہی میں کھڑا ہونا چاہئے اور سب سے پیچھے صف میں کھڑے ہونے سے اگر چہ نماز تو درست ہو جائے گی لیکن ترک سنت کا گناہ ہو گا ہاں اگر پہلی صف میں جگہ ہی نہ ہو تو یہ شرعی معذوری سمجھی جائے گی۔

٦٧٥ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

٦٧٥: موسیٰ بن اسماعیل اور محمد بن عبد اللہ الخزاعی' ابوالاشہب' ابی نضرۃ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلی صف سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ ذرا آگے آؤ اور میری اتباع کرو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں وہ تمہاری اتباع کریں اور بعض لوگ (نماز میں) پیچھے ہٹتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے ڈال دیں گے۔

بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّفِّ

باب: صف کے آگے امام کو کہاں کھڑا ہونا چاہئے؟

٦٧٦ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔

٦٧٦: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' یحییٰ بن بشیر بن خلاد' انکی والدہ' محمد بن کعب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور خالی جگہوں کو پر کرو۔

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ

باب: صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

٦٧٧ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الصَّلَاةَ۔

٦٧٧: سلیمان بن حرب' حفص بن عمر' شعبہ' عمر بن مرہ' ہلال بن یساف' عمرو بن راشد' وابصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرتے دیکھا تو اس کو نماز کے اعادہ کا حکم فرمایا۔

جماعت ہوتے وقت صف میں تنہا کھڑا ہونا:

جماعت ہوتے وقت اگر کوئی شخص صف پوری ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوتو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اس کو دوسرے شخص کی جماعت میں شرکت کا انتظار کرنا چاہئے ورنہ اگلی صف میں سے کسی نماز پڑھنے والے کو کھینچ کر اپنی صف میں شامل کر لینا چاہئے اگر اپنی طرف کھینچنے کی صورت میں کسی فتنہ یا تکلیف کا اندیشہ ہوتو تنہا ہی نماز پڑھ لے اس طرح اس شخص کی نماز بلا کراہت درست ہوگی لیکن اگر کوئی شخص دوسرے شخص کا انتظار کئے بغیر یا بلا وجہ شرعی جماعت کی صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے تو جمہور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس کی نماز بکراہت ادا ہوگی اور نماز کا اعادہ ضروری نہیں ہوگا اور مذکورہ بالا حدیث سند کے اعتبار سے مضطرب ہے جمہور نے مندرجہ ذیل حدیث ابوبکرہ سے استدلال کیا ہے۔

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں چونکہ جماعت اور اجتماعیت کی شان بالکل نہیں پائی جاتی اس لئے شریعت میں یہ اس قدر مکروہ اور ناپسندیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ

باب: جلدی کی وجہ سے صف کے پیچھے رہ کر رکوع کرنا

٦٧٨ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ رَاكِعٌ قَالَ فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

٦٧٨: حمید بن مسعدہ' یزید بن زریع' سعید بن ابی عروبہ' زیاد اعلم' حسن' ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے اور دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی حالت میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سے رکوع کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا' اللہ تم کو اس سے زیادہ توفیق دے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کرام فرماتے ہیں صف میں پڑھی گئی تنہا نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ حضرت ابوبکرہؓ کی نماز کو درست تسلیم فرما کر آئندہ کے لئے اس فعل سے منع فرمایا۔

٦٧٩ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا زِيَادٌ الْأَعْلَمُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا

٦٧٩: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' زیاد اعلم' حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اس وقت نماز کے لئے پہنچے جب رسول اللہ صلی اللہ

بَكْرَةَ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

علیہ وسلم رکوع میں تھے تو انہوں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کر لیا پھر چل کر صف میں شامل ہوئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دریافت فرمایا' صف کے پیچھے تم لوگوں میں سے کس نے رکوع کیا تھا پھر چل کر صف میں شامل ہوا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں نماز کے سلسلہ میں مزید حرص عطا فرمائے مگر آئندہ ایسا نہ کرنا۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمہور نے صف میں پڑھی گئی تنہا نماز کو واجب الاعادہ نہیں فرمایا کیونکہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کی نماز کو درست تسلیم فرما کر آئندہ کے لئے اس فعل سے منع فرمایا۔ (کمافی شروحات الحدیث)

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّتْرَةِ بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

باب: سترہ کے احکام

۶۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَعَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ۔

۶۸۰: محمد بن کثیر عبدی' اسرائیل' سماک' موسیٰ بن طلحہ' ان کے والد حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جس وقت) نماز پڑھنے کے لئے (اُونٹ) کے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر اپنے سامنے رکھ لو گے تو نماز کے سامنے کسی کے گزرنے سے نماز میں کوئی نقصان واقع نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں سترہ کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے امام شافعیؒ کے نزدیک سترہ قائم کرنا واجب ہے ترک سترہ پر وعید آئی ہے البتہ جہاں کسی آدمی کے گزرنے کا وہم نہ ہو وہاں سترہ شوافع کے نزدیک مستحب ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک سترہ قائم کرنا مستحب ہے سترہ کم از کم ایک ذراع ہونی چاہئے جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے ارشاد نبوی منقول ہے نیز سترہ نمازی کے قریب گاڑا ہوا ہو اس کا ثبوت ابوداؤد میں حضرت سہل بن ابی حثمہ کی روایت ہے نیز سترہ کو دونوں آنکھوں کے مقابل بیچ میں نہ رکھے بلکہ دائیں یا بائیں بھوؤں کے مقابل رکھنا چاہئے حدیث میں یہی منقول ہے۔

۶۸۱ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ آخِرَةُ الرَّحْلِ ذِرَاعٌ فَمَا فَوْقَهُ۔

۶۸۱: حسن بن علی' عبد الرزاق' ابن جریج' حضرت عطاء نے فرمایا کہ پالان کے پیچھے جو لکڑی ہوتی ہے وہ تقریباً ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

۶۸۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

۶۸۲: حسن بن علی بن نمیر' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب عید کے دن نماز عید کے لئے

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَیُصَلِّی إِلَیْھَا وَالنَّاسُ وَرَائَہُ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَھَا الْأُمَرَاءُ۔

نکلتے تو آپ برچھا لانے کا حکم فرماتے چنانچہ آپ کے سامنے وہ کھڑا کیا جاتا اور آپ اس کی طرف رُخ فرما کر نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ کے پیچھے نماز ادا کرتے۔ دورانِ سفر آپ یہ عمل اختیار فرماتے اس وجہ سے اب حکام نے برچھا ساتھ رکھنا اختیار کیا ہے۔

۶۸۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِی جُحَیْفَةَ عَنْ أَبِیہِ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی بِھِمْ بِالْبُطْحَاءِ وَبَیْنَ یَدَیْہِ عَنَزَةٌ الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ یَمُرُّ خَلْفَ الْعَنَزَةِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

۶۸۳: حفص بن عمر‘ شعبہ‘ عوف بن ابی جحیفہ‘ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بطحا میں امامت فرمائی اور ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھائیں اور آپ کے سامنے ایک برچھی کھڑی کی گئی اور اس برچھی کے پیچھے عورتیں بھی جاتیں اور گدھے (وغیرہ) بھی گزرتے رہتے تھے۔

بَابُ الْخَطِّ إِذَا لَمْ یَجِدْ عَصًا

باب: لکڑی نہ ملے تو زمین پر خط کھینچ لے

۶۸۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِیلُ بْنُ أُمَیَّةَ حَدَّثَنِی أَبُو عَمْرِو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُرَیْثٍ أَنَّہُ سَمِعَ جَدَّہُ حُرَیْثًا یُحَدِّثُ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْھِہِ شَیْئًا فَإِنْ لَمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ یَکُنْ مَعَہُ عَصًا فَلْیَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا یَضُرُّہُ مَا مَرَّ أَمَامَہُ۔

۶۸۴: مسدد‘ بشر بن مفضل‘ اسماعیل بن اُمیہ‘ ابوعمرو بن محمد بن حریث‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ مل سکے تو ایک لکڑی کھڑی کر لے اگر لکڑی بھی نہ مل سکے تو ایک خط (لائن) کھینچ لے۔ پھر جو شے سامنے سے گزرے گی تو اس کے گزرنے سے نماز میں کوئی نقصان واقع نہ ہوگا۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: مذکورہ حدیث ضعیف ہے اور خط کھینچنا کافی نہیں ہے اور مندرجہ ذیل روایت جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس روایت سے بھی مذکورہ بالا حدیث کا ضعیف ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اما عند الحنفیة لا یخط بین یدیه فان الخط وتركه سواء الخ۔ (بذل المجهود ص ۳۶۷‘ ج ۱)

ان احادیث کی بناء پر بعض حضرات نے خط (لکیر) کھینچنے کو جائز بتایا ہے لیکن اکثر ائمہ کرامؒ لکیر کھینچنے کے قائل نہیں حدیث مذکور کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ قابل استدلال نہیں چنانچہ امام ابوداؤد نے سفیان بن عیینہ سے اس کی تضعیف نقل کی ہے امام شافعی نے بھی اس کو ضعیف کہا علامہ خطابی نے امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ حدیث خط ضعیف ہے۔

۶۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ یَعْنِی ابْنَ الْمَدِینِیِّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ إِسْمٰعِیلَ بْنِ أُمَیَّةَ عَنْ أَبِی مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

۶۸۵: محمد بن یحییٰ بن فارس‘ علی بن مدینی‘ سفیان‘ اسماعیل بن اُمیہ‘ ابومحمد بن عمرو بن حریث‘ ان کے دادا حریث سے بنو عذرہ کا ایک آدمی‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخَطِّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَشُدُّ بِهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَجِئْ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَحْفَظُ إِلَّا أَبَا مُحَمَّدِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ قَدِمَ هَاهُنَا رَجُلٌ بَعْدَ مَا مَاتَ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَطَلَبَ هَذَا الشَّيْخَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى وَجَدَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ وَصْفِ الْخَطِّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا عَرْضًا مِثْلَ الْهِلَالِ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْتُ مُسَدَّدًا قَالَ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ الْخَطُّ بِالطُّولِ۔

نے ارشاد فرمایا اور اس کے بعد خط کھینچنے سے متعلق حدیث بیان کی۔ سفیان فرماتے ہیں کہ ہم کو ایسی کوئی دلیل نہیں مل سکی جس کی وجہ سے مذکورہ حدیث (۶۸۴) کو قوی سمجھ سکیں اور یہ حدیث صرف اسی سند سے مروی ہے۔علی بن مدینی نے سفیان سے کہا کہ ابومحمد کے بارے میں لوگوں کو اختلاف ہے۔انہوں نے کچھ دیر غور کر کے بتلایا۔ مجھے ابومحمد بن عمرو ہی یاد ہے۔سفیان نے کہا کہ ایک شخص اسماعیل بن اُمیہ کی وفات کے بعد کوفہ میں آیا تھا جو کہ شیخ ابومحمد کو تلاش کر رہا تھا چنانچہ اس شخص کی شیخ ابومحمد سے ملاقات ہوگئی اس شخص نے ان سے دریافت کیا تو اس روایت میں غلط ہو گیا ابوداؤد فرماتے ہیں احمد بن حنبل سے میں نے کئی مرتبہ خط کھینچنے کی کیفیت سنی کہ چوڑائی میں خط کھینچے ہلال کی طرح' ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسدد نے ابن داؤد کے حوالہ سے نقل کیا کہ خط لمبائی میں کھینچا جائے۔

۶۸۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ رَأَيْتُ شَرِيكًا صَلَّى بِنَا فِي جَنَازَةٍ الْعَصْرَ فَوَضَعَ قَلَنْسُوَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَعْنِي فِي فَرِيضَةٍ حَضَرَتْ۔

۶۸۶: عبداللہ بن محمد زہری' سفیان بن عیینہ سے روایت ہے میں نے شریک کو دیکھا انہوں نے جب ہم لوگوں کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کرتے ہوئے نمازِ عصر پڑھائی تو نماز پڑھتے وقت انہوں نے اپنی ٹوپی (بطور سترہ کے) سامنے رکھ لی۔

بَاب الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

باب: اُونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا

۶۸۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرٍ۔

۶۸۷: عثمان بن ابی شیبہ اور وہب بن بقیہ اور ابن ابی خلف اور عبداللہ بن سعید' ابوخالد' عبیداللہ' نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ کی طرف نماز ادا فرماتے تھے۔

بَاب إِذَا صَلَّى إِلَى سَارِيَةٍ أَوْ نَحْوِهَا أَيْنَ يَجْعَلُهَا مِنْهُ

باب: نماز کے وقت سترے کو کس شے کے سامنے کرے؟

۶۸۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ

۶۸۸: محمود بن خالد دمشقی' علی بن عیاش' ابوعبیدہ بن کامل' مہلب بن حجر

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا۔

بہرانی' ضباعہ بنت مقداد بن اسود ان کے والد' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لکڑی یا ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے تو اس کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اس کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان نہ کرتے۔

بَاب الصَّلَاةِ إِلَى الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ

باب: گفتگو کرنے والے یا سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

۶۸۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَعْنِي لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ۔

۶۸۹ : عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' عبدالملک بن محمد بن ایمن' عبداللہ بن یعقوب بن اسحق' ایک محدث' محمد بن کعب قرظی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو جو سو رہا ہو یا گفتگو کر رہا ہو۔

بَاب الدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

باب: سترے کے قریب کھڑے ہونا

۶۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ

۶۹۰ : محمد بن صباح بن سفیان' سفیان (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ اور حامد بن یحییٰ اور ابن سرح' سفیان' صفوان بن سلیم' نافع بن جبیر' حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص سترہ سامنے رکھ کر نماز ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ سترے سے قریب ہو جائے تا کہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کرے (یعنی خلل نہ ڈالے) ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو واقد بن محمد نے صفوان' محمد بن سہل ان کے والد یا محمد بن سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور بعض حضرات نے نافع بن زبیر' سہل بن سعد سے نقل کیا ہے البتہ اس کی

ﷺ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ۔

سند میں اختلاف ہے۔

سترے سے قریب کھڑا ہونے کی حکمت:

مذکورہ بالا حدیث میں نمازی کو سترے سے نزدیک کھڑا ہونے اور سترے کو قریب رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے کیونکہ اگر نمازی سجدے کی جگہ سے سترے کو کچھ فاصلے پر رکھے گا یا خود سترے سے فاصلے پر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا تو کوئی بھی انسان یا جانور وغیرہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے گا جس کی وجہ سے نمازی کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔

۶۹۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ بَيْنَ مَقَامِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَمَرُّ عَنْزٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَبَرُ لِلنُّفَيْلِيِّ۔

۶۹۱: قعنبی، نفیلی، عبدالعزیز بن ابی حازم، ان کے والد حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلے سے اس قدر فاصلہ پر کھڑے ہوتے (کہ گزرنے کے لئے) ایک بکری کے گزرنے کی جگہ خالی رہتی۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ الْمُصَلِّي أَنْ يَدْرَأَ عَنِ الْمَمَرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو منع کرنے کا حکم

۶۹۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۶۹۲: قعنبی، مالک، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے میں مشغول ہو (اس حالت میں) کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اور حتی الامکان گزرنے والے کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے (یعنی اس کو سختی سے روکے) کیونکہ وہ شیطان ہے (یعنی وہ شیطان جیسا کام کر رہا ہے اور تنبیہ کے باوجود اپنی حرکت سے باز نہیں آتا)۔

خلاصۃ الباب: نمازی سے سامنے سے گزرنے والے سے لڑائی کرنے کا حکم اس وقت کا ہے جب عمل کثیر سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ

۶۹۳: محمد بن علاء، ابوخالد، ابن عجلان، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری، ان کے والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو سترہ سامنے رکھ کر پڑھے اور سترے سے قریب کھڑا ہو الخ اس کے بعد

إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

راوی نے مندرجہ بالا جیسی روایت بیان کی۔

۶۹۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ أَخْبَرَنَا مَسَرَّةُ بْنُ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيُّ لَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ حَاجِبُ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ زَيْدٍ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّي فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِي ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ۔

۶۹۴: احمد بن ابی سریج رازی' ابواحمد زبیری' مسرہ بن معبد لخمی' حضرت ابوعبید' حاجب سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء بن یزید لیثی کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے دیکھا میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے ہٹا دیا پھر اس کے بعد فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ قدرت حاصل ہو کہ کسی کو نماز پڑھنے کی حالت میں اپنے اور قبلے کے سامنے سے نہ گزرنے دے تو وہ یہ کام ضرور کرے (یعنی نماز کے سامنے سے نہ گزرنے دے)

خلاصۃ الباب: حضرت ابوسعید خدری کا یہ واقعہ صحیح مسلم میں تفصیل سے یوں آیا ہے کہ جناب ابوسعید خدری نماز پڑھ رہے تھے کہ آگے سے ایک صاحب گزرنے لگے تو انہوں نے گزرنے نہ دیا بلکہ اس کو زور سے ہاتھ مارا اس نے خلیفہ وقت سے شکایت کی مروان نے حضرت ابوسعید خدریؓ کو بلا بھیجا تو آپ مروان کے پاس تشریف لے گئے اور یہ حدیث بیان کی۔ نمازی کے سامنے سے کتنی دور سے گزرنا جائز ہے اس میں کئی اقوال ہیں (۱) سجدہ کی جگہ چھوڑ کر گزر جائے تو جائز ہے۔ (۲) دو صفوں کی جگہ چھوڑ کر گزر جائے تو گنجائش ہے۔ (۳) نمازی جب کھڑا ہو کر اپنے سجدے کی جگہ کو دیکھے تو ظاہر ہے کہ آس پاس بھی نگاہ پڑھتی ہے پس ایسی جگہ سے گزر جائے کہ وہاں نمازی کی نگاہ نہ پڑے اور اس کا اندازہ نمازی کے پاؤں سے تقریباً اڑھائی صف کا ہے احتیاطاً تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر گزرے یہ قول راجح ہے۔

۶۹۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ أُحَدِّثُكَ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ دَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنْ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَمُرُّ الرَّجُلُ يَتَبَخْتَرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَنَا أُصَلِّي فَأَمْنَعُهُ۔

۶۹۵: موسیٰ بن اسماعیل' سلیمان بن مغیرہ' حضرت حمید بن ہلال' ابوصالح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں وہ بات بیان کرتا ہوں کہ جو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھی اور ان سے سنی ہے وہ بات یہ ہے کہ ایک دن حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' مروان کے یہاں گئے اور کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص سترہ سامنے رکھ کر نماز پڑھے لیکن (پھر بھی) کوئی شخص گزرنے سے باز نہ آئے تو اس کے سینہ پر مار دے اگر وہ انکار کرے (یعنی پھر گزرنا چاہے) تو اس سے لڑائی کرے (یعنی تنبیہ کرے) کیونکہ وہ شخص شیطان ہے۔

بَاب مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنْ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

۶۹۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی وعید

۶۹۶: قعنبی' مالک' ابونضر' مولیٰ عمر بن عبید اللہ' حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے ان کو ابوجہیم کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں کیا وعید سنی ہے؟ ابوجہیم نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو گزرنے کے عذاب کا علم ہو جائے تو اس کو چالیس روز کھڑے رہنا بہتر معلوم ہو بہ نسبت نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ ابوالنظر نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ روایت میں انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس سال کہا۔

بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

۶۹۷ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَقَالَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَيْدُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنْ الْأَحْمَرِ مِنْ الْأَصْفَرِ مِنْ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

باب: کس چیز کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

۶۹۷: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) عبدالسّلام بن مطہر' ابن کثیر' سلیمان بن مغیرہ' حمید بن ہلال' حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نماز گدھا' کتا یا عورت کے گزر جانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ جبکہ نمازی کے سامنے (سترے کے لئے) پالان کے پچھلے حصے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ کھڑی کی جائے۔ میں نے عرض کیا (اس میں) سیاہ رنگ کے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ سرخ' زرد اور سفید رنگ کا کتا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا اے بھتیجے! تم نے مجھ سے وہ سوال کر لیا کہ جو سوال میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک عورت گدھا اور کتا نمازی کے سامنے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی تو حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے ان ابواب کے آخر میں امام ابوداؤد بھی اسی طرف اشارہ فرما رہے ہیں دوسری توجیہ یہ ہے کہ نماز کا خشوع ٹوٹ جاتا ہے۔ الکلب الاسود شیطان حدیث کے الفاظ کے دو معنی ہیں (۱) شیطان حقیقتاً کالے کتے کی شکل میں آتا ہے۔ (۲) کالا کتا زیادہ تکلیف پہنچاتا ہے اس لئے وہ تکلیف پہنچانے میں شیطان جیسا ہے باقی خنزیر یہودی اور مجوسی کا حدیث میں ذکر آیا ہے اس کو شاذ قرار دیا ہے کیونکہ دوسری حدیثوں میں ان تینوں میں سے کسی کا بھی ذکر نہیں۔

۶۹۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَفَهُ سَعِيدٌ وَهِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۶۹۸: مسدد' یحییٰ' شعبہ' قتادہ' جابر بن زید' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' شعبہ نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازی کے سامنے سے حائضہ عورت یا کتا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو سعید نے اور ہشام نے اور ہمام نے بروایت قتادہ بواسطہ جابر بن زید اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف کیا ہے۔

۶۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِءُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔

۶۹۹: محمد بن اسماعیل بصری' معاذ' ہشام' یحییٰ' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ ارشاد) فرمایا ہوگا کہ جب کوئی شخص بغیر سترے کے نماز پڑھنے لگے تو اس کی نماز کتے' گدھے' خنزیر' یہودی' مجوسی اور عورت کے سامنے سے گزرنے سے بھی ٹوٹ جاتی ہے البتہ اگر یہ چیزیں ایک ڈھیلے کی مار کے فاصلہ سے گزریں تو نماز ہو جائے گی۔

۷۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوكَ مُقْعَدًا فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْطَعْ أَثَرَهُ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ۔

۷۰۰: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سعید بن عبدالعزیز' مولیٰ یزید بن نمران اور حضرت یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے تبوک میں ایک شخص کو دیکھا کہ جو اپاہج تھا اس نے بیان کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور میں گدھے پر بیٹھ کر آپ کے سامنے سے گزرا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس شخص کے پاؤں کاٹ دے چنانچہ اس دن کے بعد سے میں چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔

۷۰۱ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ يَعْنِي الْمَذْحِجِيَّ

۷۰۱: کثیر بن عبید مذحجی' ابوحیوۃ' سعید سے مذکورہ سند اور مذکورہ متن سے

حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ قَطَعَ صَلَاتَنَا۔

روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے ہماری نماز کاٹ دی اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں کاٹ دے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابومسہر نے سعید سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: ''اس شخص نے ہماری نماز کاٹ دی'' یہ جملہ فرمایا ہے۔

٧٠٢: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَ بِتَبُوكَ وَهُوَ حَاجٌّ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُقْعَدٍ فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا فَلَا تُحَدِّثْ بِهِ مَا سَمِعْتَ أَنِّي حَيٌّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِتَبُوكَ إِلَى نَخْلَةٍ فَقَالَ هَذِهِ قِبْلَتُنَا ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا فَأَقْبَلْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَسْعَى حَتَّى مَرَرْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ فَمَا قُمْتُ عَلَيْهَا إِلَى يَوْمِي هَذَا۔

٧٠٢: احمد بن سعید ہمدانی' سلیمان بن داؤد' ابن وہب' معاویہ' سعید بن غزوان' ان کے والد حضرت غزوان سے روایت ہے کہ وہ حج کی نیت سے تبوک میں قیام پذیر ہوئے تو انہوں نے اپاہج شخص کو دیکھا اور اس شخص کا حال چال دریافت کیا تو اس شخص نے کہا کہ میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں وبشرطیکہ جب تک میں زندہ رہوں اس بات کو کسی سے نہ کہنا اور (وہ بات یہ کہ) حضرت رسول اکرم ﷺ تبوک میں ایک درخت کے سائے میں اُترے اور آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور میں اس طرف دوڑتا ہوا پہنچ گیا اور میں اس وقت لڑکا تھا اور میں رسول کریم ﷺ اور درخت کے درمیان میں سے گزر گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے ہماری نماز فاسد کر دی اللہ تعالیٰ اس کو نشان قدم سے محروم کر دے چنانچہ اس دن سے میں اپنے پاؤں و پر کھڑا نہ ہو سکا۔

بَاب سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

باب: امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے

٧٠٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَعْنِي فَصَلَّى إِلَى جِدَارٍ فَاتَّخَذَهُ قِبْلَةً وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَاءَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا حَتَّى لَصَقَ بَطْنَهُ بِالْجِدَارِ وَمَرَّتْ مِنْ وَرَائِهِ أَوْ كَمَا قَالَ مُسَدَّدٌ۔

٧٠٣: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام بن غاز' عمر بن شعیب' ان کے والد اور ان کے دادا سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذاخر کی گھاٹی (اذاخر مدینے کے درمیان ایک جگہ ہے) سے اُترے کہ نماز کا وقت ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیوار کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھی اور ہم آپ کے پیچھے تھے تو ایک چوپایہ آیا جو آپ کے سامنے سے گزرنے لگا لیکن آپ اس کو روکے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو روکنے کے لئے) اپنا پیٹ دیوار سے ملا دیا بالآخر وہ چوپایہ (بجائے سامنے سے گزر کے) پیچھے سے گزرا۔

٧٠٤: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ

٧٠٤: سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر' شعبہ' عمرو بن مرہ' یحییٰ بن

عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيهِ۔

جزار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ سامنے سے گزرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گزرنے سے روکے رہے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْمَرْأَةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ

باب: نمازی کے سامنے سے عورت کا گزرنا

۷۰۵ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهَا قَالَتْ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو الْأَسْوَدِ وَتَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَذْكُرُوا وَأَنَا حَائِضٌ۔

۷۰۵: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سعد بن ابراہیم' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ اور قبلے کے درمیان میں تھی۔ شعبہ نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھ کو اس وقت حیض آ رہا تھا ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو زہیر' عطاء' ابوبکر بن حفص' ہشام بن عروہ' عراک بن مالک' ابوالاسود اور تمیم بن سلمہ' تمام حضرات نے عروہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابراہیم نے اسود کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابوالضحیٰ نے مسروق کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور اسی طرح قاسم بن محمد اور ابوسلمیٰ نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور ان تمام حضرات کے واسطہ سے بیان کردہ روایات میں ''میں حائضہ تھی'' کا جملہ نہیں ہے۔

۷۰۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ۔

۷۰۶: احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے اور وہ اس وقت آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھیں اور اس بستر پر آرام فرما ہوتی تھیں جس پر کہ رسول اکرم ﷺ آرام فرماتے تھے اور جس وقت آپ (رات کو) وتر ادا فرمانے کا ارادہ کرتے تو حضرت ﷺ ان کو (حضرت عائشہؓ) کو بھی نیند سے اُٹھا دیتے تھے اور وہ بھی وتر ادا کرتیں۔

۷۰۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ

۷۰۷: مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تم لوگوں نے خواتین کے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ تم نے ان کو گدھے اور کتے کے برابر کر دیا۔ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو نماز

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

پڑھتے دیکھا حالانکہ میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی تھی اور جب آپ سجدہ میں جاتے تو آپ (آہستہ سے) میرے پاؤں پر مار دیتے تھے (یعنی دبا دیتے) چنانچہ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپ سجدہ میں چلے جاتے۔

۷۰۸ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلَايَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا فَسَجَدَ۔

۷۰۸: عاصم بن نضر' معتمر' عبید اللہ' ابونضر' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سوتی رہتی تھی اور میرے پاؤں حضرت رسول اکرم ﷺ کے سامنے ہوتے جبکہ آپ رات کو نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب آپ سجدہ میں جانا چاہتے تو میرے پاؤں کو مار دیتے (یعنی میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے میں اپنے پاؤں اکٹھا کر لیتی اس کے بعد آپ ﷺ سجدہ میں جاتے)۔

۷۰۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ أَبُو دَاوُد و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَمَامَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحَّيْ۔

۷۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر (دوسری سند) قعنبی' عبد العزیز بن محمد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی سمت میں لیٹی رہتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں مشغول رہنے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹی رہتی۔ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ مجھے اُٹھنے کا اشارہ فرما دیتے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

باب: نمازی کے سامنے سے گدھے کے گزرنے سے نماز فاسد نہ ہوگی

۷۱۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ

۷۱۰: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما (دوسری سند) قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں جس زمانہ میں بالغ ہونے کے قریب تھا اس زمانہ میں مَیں (ایک روز) گدھی پر سوار ہو کر آیا جبکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھانے کی حالت

نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ وَاسِعًا إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

میں ایک صف کے سامنے سے گزرا اس کے بعد میں گدھی سے اُتر گیا اور گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور صف میں داخل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ قعنبی کے ہیں اور مکمل ہیں۔ مالک نے کہا کہ نماز پڑھنے کے وقت میں گدھے کے گزرنے کو درست خیال کرتا ہوں۔

ایک ضروری وضاحت:

مندرجہ بالا حدیث میں نکیر نہ کرنے کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کیونکہ وہ گدھی مقتدیوں کے سامنے سے نہیں گزری تھی صرف امام کے سامنے سے گزری تھی اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے یا اس عمل کے نکیر نہ کرنے کی یہ وجہ ہو گی کہ وہ حضرات گدھی کو نماز کے سامنے گزرنے سے قاطع صلوٰۃ نہ سمجھتے ہوں گے مذکورہ حدیث اور بعض دیگر احادیث سے واضح ہے کہ کسی شے کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد نہ ہو گی۔

۷۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَائَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَى ذٰلِكَ۔

۷۱۱: مسدد' ابوعوانہ' منصور' حکم' یحییٰ بن جزار' حضرت ابوالصہباء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ہم لوگوں نے ان اشیاء کا تذکرہ کیا کہ جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں اور ایک لڑکا جو کہ عبدالمطلب کی اولاد میں سے تھا گدھے پر آئے اور اُس وقت حضرت رسول اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے وہ بھی گدھے سے اُتر کر نیچے آئے اور میں بھی نیچے آ گیا اور میں نے گدھے کو (نماز کی) صف کے سامنے چھوڑ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس (گدھے کی نمازی کے سامنے گھومنے پھرنے) کی کوئی پرواہ نہیں کی (یعنی اظہارِ ناپسندیدگی نہیں فرمایا) اس کے بعد عبدالمطلب کی اولاد میں سے دو (نوعمر) لڑکیاں آئیں اور وہ صف میں گھس گئیں آپ نے ان کی بھی پرواہ نہیں کی (یعنی ان کو بھی صف کے سامنے گزرنے سے منع نہیں فرمایا)

۷۱۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَجَائَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا

۷۱۲: عثمان بن ابی شیبہ' داؤد بن مخراق فریابی' جریر' منصور سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ عبدالمطلب کی اولاد (یعنی ان کے خاندان) میں سے دو بچیاں لڑتی جھگڑتی ہوئی آئیں تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کو پکڑ لیا عثمان کہتے ہیں کہ ان دونوں کو علیحدہ کر دیا اور پھر

فَأَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوُدُ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا عَنِ الْأُخْرَى فَمَا بَالَى ذَلِكَ۔

کچھ پرواہ (یعنی خیال) نہیں کیا۔

بَابِ مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

۷۱۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذَلِكَ۔

باب: نمازی کے سامنے سے کتے کے گزرنے پر نماز نہیں ٹوٹتی

۷۱۳: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ان کے والد ماجد' ان کے دادا' یحییٰ بن ایوب' محمد بن عمر بن علی' عباس بن عبید اللہ بن عباس' فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جنگل میں تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اُس وقت) آپ کے ہمراہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے آپ نے جنگل میں نماز پڑھی اور آپ کے سامنے سترہ نہیں (لگا ہوا) تھا اور اس وقت (یعنی نماز پڑھنے کی حالت میں ہماری گدھی اور کتیا (وغیرہ) آپ کے سامنے کھیل کود کرتی (پھرتی) تھیں لیکن آپ نے ان کی بھی پرواہ نہیں فرمائی (یعنی اس پر بھی آپ نے نکیر نہیں کی)۔

بَابِ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

۷۱۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرَئُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۷۱۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ قَالَ مَرَّ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَفَعَهُ ثُمَّ عَادَ فَدَفَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَلَكِنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ا ادْرَئُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا

باب: کسی شے کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹنے کے احکام

۷۱۴: محمد بن علاء' ابواُسامہ' مجالد' ابی الوداک' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو کوئی شے نہیں توڑتی اور حتی الامکان (نمازی کے سامنے سے) گزرنے والے کو روکو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۷۱۵: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' مجالد' حضرت ابوالوداک سے مروی ہے کہ ایک قریشی جوان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کی حالت میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو روکا (اس کے بعد) پھر وہ شخص (نماز کے) سامنے سے گزرنے لگا آپ نے اس کو پھر روکا (اسی طرح) پھر وہ شخص گزرنے کے لئے آیا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کو پھر روک دیا اس طرح (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو) تین مرتبہ نماز کے

تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ نُظِرَ إِلَى مَا عَمِلَ بِهِ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔ سامنے گزرنے سے روکا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ نماز کو کوئی شے (یعنی کسی چیز کا گزرنا) نہیں توڑتا کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے سامنے گزرنے والے کو حتی الامکان روک دو (کیونکہ) وہ (گزرنے والا) شیطان ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ جس وقت احادیث مبارکہ میں تعارض ہو تو حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل کو دیکھا جائے گا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: واضح رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر حضرات کا یہی مسلک اور تعامل ہے کہ کسی شے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور مذکورہ بالا حدیث سے جمہور نے استدلال کیا ہے کہ کسی شے کے گزرنے سے نماز ختم نہیں ہوتی بلکہ نماز ادا ہو جاتی ہے اس مسئلہ کی تفصیل گزر چکی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مذکورہ بالا اشیاء یا کسی بھی شے کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ نماز کا خشوع وخضوع جو کہ مطلوب شرعی ہے وہ ختم ہو جاتا ہے نفس نماز ادا ہو جاتا ہے اور اس مسئلہ کی مکمل ومفصل بحث مع دلائل بذل المجہود شرح ابوداؤد ص ۳۷۱ تا ۳۷۳ میں مذکور ہے جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے:

ایراد ابی داؤد هذه القصة من غیر انکار علیها یدل علی انها ثابتة عنده غرضه من ایرادها ان المراد بقطع الصلوة لیس ابطالها بل المراد بقطع الصلوة قطع الخشوع فیها لاقطع اصل الصلوة۔ الخ

(بذل المجهود ص ۳۷۳ ج ۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعامل یہ ہے کہ کسی چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور تعامل صحابہ بہت بڑی دلیل ہیں اس مسئلہ کی تفصیل شروح مطولہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر ۴ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ ۵

بَاب تَفْرِيْعِ اِسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز شروع کرنے کا بیان

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالتِ نماز دونوں ہاتھ اُٹھانا

۷۱۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يَقُولُ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۷۱۶: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' سالم' ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس طرح) دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اُٹھاتے اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے (اس وقت بھی مونڈھوں تک دونوں) ہاتھ اُٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔

۷۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ

۷۱۷: محمد بن مصفی حمصی' بقیہ' زبیدی' زہری' سالم' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے پھر تکبیر فرماتے اور ہاتھ اُسی جگہ رہتے اس کے بعد رکوع کرتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اس کے بعد ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))

فَيَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ۔

فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے بلکہ ہر رکعت میں جب رکوع کرنے کے لئے تکبیر فرماتے اُس وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوری ہو جاتی۔

رفع الیدین کی شرعی حیثیت:

نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرنا جمہور کے نزدیک ثابت ہے لیکن رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما اس موقع پر بھی رفع یدین کا حکم فرماتے ہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا آخری قول رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کا ہے اور یہ اختلاف ''افضل'' اور ''غیر افضل'' میں ہے۔ جائز و ناجائز کا اختلاف نہیں ہے حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ احادیث سے رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنا راجح ہے۔ افضل ترکِ رفع یدین ہے۔ واما القائلون بعدم الرفع فانهم لا ينكرون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه بعد تكبيرة الافتتاح ولكن ينكرون دوامه وبقائه بانه صلى الله عليه وسلم رفع يديه ثم تركه۔ الخ (بذل المجهود ص ٥' ج ٢) مزید تفصیل کے لئے درسِ ترمذی از علامہ تقی عثمانی مدظلہ از ۲۶ تا ۴۵ ج ۲ و بذل المجہود شرح ابوداؤد ملاحظہ فرمائیں۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِي قَالَ فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا

۷۱۸: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ' عبدالوارث بن سعید' محمد بن جحادہ' عبد الجبار بن وائل بن حجر' وائل بن علقمہ' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی اس کے بعد دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا اور پھر دونوں ہاتھوں کو کپڑے کے اندر کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو باہر نکال کر ہاتھوں کو اُٹھایا۔ اسی طرح جب رکوع سے سر اُٹھانے لگے تو دونوں ہاتھوں کو (اُوپر) اُٹھایا اس کے بعد سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا اور جب سجدہ سے سر اُٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے محمد نے کہا کہ میں نے حسن بن ابی الحسن سے اس بات کا

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ مَعَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ۔

تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح ہے جس نے چاہا ایسا ہی کیا (یعنی اس طریقہ پر نماز پڑھی) اور جس نے چاہا چھوڑ دیا' ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ہمام ابن جحادہ سے روایت کیا ہے اور اس میں سجدہ سے اُٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو اُٹھانے کا تذکرہ نہیں کیا۔

سجدہ میں رفع یدین:

حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بوقت رفع یدین' ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا پھر سردی کی وجہ سے ہاتھ اندر کر لئے اور اس حدیث میں سجدہ سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کے بارے میں جو یہ فرمایا گیا ہے یہ منسوخ ہے۔ وفی روایة البخاری ولا یفعل ذالك فی السجود ولا یفعل ذالك حین یسجد ولا حین یرفع راسه من السجود۔ بذل ص :۱۱

۷۱۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ۔

۷۱۹: مسدد' یزید بن زریع' مسعودی' عبدالجبار بن وائل' ان کے اہل خانہ' ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر کے وقت ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۷۲۰ : حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

۷۲۰: عثمان بن ابی شیبہ' عبدالرحیم بن سلیمان' حسن بن عبید اللہ نخعی' عبدالجبار بن وائل ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایسی حالت میں) دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھائے اور دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر کئے اس کے بعد آپؐ نے تکبیر کہی۔

۷۲۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

۷۲۱: مسدد' بشر بن مفضل' عاصم بن کلیب ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے قصداً حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کس طرح نماز پڑھتے ہیں (تو میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوئے تو قبلہ کی جانب چہرہ کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھالیا۔ اس

حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

کے بعد بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کا ارادہ کیا تو اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سجدہ کیا تو سر کو دونوں ہاتھ کے درمیان رکھا۔ اس کے بعد ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ جب رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ پر دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا جب آپ (التحیات میں) بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں پاؤں کو بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کی کہنی داھنی ران سے الگ رکھی اور دو اُنگلیوں کو بند کر لیا اور (درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھے سے) ایک گھیرا بنالیا اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے تھے اور بشر نے بتلایا کہ انگوٹھے اور درمیان کی اُنگلی کا حلقہ کیا اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کیا۔

۷۲۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ شَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ۔

۷۲۲: حسن بن علی' ابوالولید' زائدہ' حضرت عاصم بن کلیب' سند اور معنی کے اعتبار سے اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پر اور کلائی اور پہنچے پر رکھا اور اسی روایت میں یہ (اضافہ) ہے کہ پھر میں سخت سردی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ کافی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کپڑوں کے اندر (بوقت رفع یدین) ان لوگوں کے ہاتھ حرکت کرتے تھے۔

۷۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ۔

۷۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' شریک' عاصم بن کلیب' ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھایا' وائل نے کہا کہ اس کے بعد جو میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز شروع کرنے کے وقت ہاتھوں کو سینہ تک اُٹھاتے تھے اور وہ کمبل اور جبہ (چوغہ وغیرہ) اوڑھے ہوئے تھے۔

خلاصۃ الباب: تحریمہ کے وقت رفع یدین (ہاتھ اٹھانے) سب کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ وہ مشروع ہے صرف شیعوں کا فرقہ زیدیہ اس کا قائل نہیں اسی طرح سجدہ کے وقت اور سجدہ سے اٹھتے وقت باتفاق رفع یدین متروک ہے البتہ رکوع میں

جاتے وقت اور رکوع سے آتے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنابلہ ان دونوں موقعوں پر بھی رفع کے قائل ہیں محدثین کی ایک بڑی جماعت بھی ان کے مسلک کی حامی ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا مسلک رفع یدین نہ کرنے کا ہے یہاں یہ واضح رہے کہ ائمہ اربعہ کے درمیان یہ اختلاف محض افضلیت کا ہے اور فقط افضلیت کا ہے چنانچہ دونوں طریقے فریقین کے نزدیک بلا کراہت جائز ہیں جہاں تک روایات کا تعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہیں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنے رسالہ نیل الفرقدین فی رفع الیدین میں تحریر فرماتے ہیں کہ رفع یدین کی احادیث معنیً متواتر ہیں جبکہ ترک رفع کی احادیث عملاً متواتر ہیں یعنی ترک رفع پر تواتر کے ساتھ تعامل صحابہ پایا جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ عالم اسلام کے دو بڑے مراکز یعنی مدینہ طیبہ اور کوفہ تقریباً بلا استثناء ترک رفع پر عامل ہیں مدینہ طیبہ کے ترک رفع یدین پر تعامل کی دلیل یہ ہے کہ علامہ ابن رشد نے بدایۃ المجتہد میں لکھا ہے کہ امام مالکؒ نے ترک رفع یدین کا مسلک تعامل اہل مدینہ کو دیکھ کر اختیار کیا ہے اور اہل کوفہ کے تعامل کی دلیل یہ ہے کہ محمد بن نصر مروزی شافعی تحریر فرماتے ہیں: ما اجمع مصر من الامصار علی ترك رفع اليدين ما اجمع عليه اهل الكوفة مطلب یہ ہے کہ ترک رفع یدین پر جتنا اتفاق اہل کوفہ نے کیا ہے اتنا کسی شہر والوں نے نہیں کیا جب عالم اسلام کے یہ دو عظیم مرکز ترک رفع پر کاربند تھے تو اس سے تواتر بالتعامل ثابت ہو گیا حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کی دلیل حدیث ابن عمرؓ بلاشبہ یہ حدیث اصح ما فی الباب ہے لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر کی روایات اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے یہ روایت چھ طریقوں سے مروی ہے۔

۱) امام طحاوی نے حضرت ابن عمرؓ سے صرف تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین روایت کیا ہے اس سے صاف واضح رہے کہ عبداللہ ابن عمرؓ کے پاس اس معاملہ میں کوئی حدیث مرفوع ضرور ہوگی۔

۲) مؤطا میں امام مالکؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اس میں صرف دو مرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے۔

۳) صحاح ستہ میں حضرت ابن عمرؓ سے تین مواقع میں رفع یدین کا ذکر ہے۔

۴) بخاری میں حضرت ابن عمرؓ ہی سے چار مقامات میں رفع یدین کا ذکر ہے ایک تکبیر افتتاح' دوسرے رکوع میں جاتے وقت' تیسرے رکوع سے اٹھتے وقت اور چوتھے قعدہ اولیٰ سے اٹھتے وقت۔

۵) امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں ایک حدیث حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت بھی رفع یدین کا ذکر ہے۔

اس طرح چھ مواقع میں رفع یدین ثابت ہوتا ہے: (۱) تکبیر افتتاح' (۲) رکوع' (۳) رکوع سے اٹھتے وقت' (۴) قعدہ اولیٰ سے اٹھتے وقت (۵) سجدہ میں جاتے وقت (۶) امام طحاویؒ نے مشکل الآثار میں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث مرفوع ذکر کی ہے کہ ہر قیام اور قعود دونوں سجدوں پر پستی اور ہر اونچائی میں ہر رکوع اور سجود کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے اس طرح حضرت ابن عمرؓ سے رفع یدین کے بارے میں چھ طریقے ثابت ہوئے امام شافعیؒ نے ان روایات میں سے تیسری روایت پر عمل کرتے ہوئے صرف

ایک طریقہ کو اختیار کیا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا ہے لہٰذا اگر حنفیہ نے ان میں سے پہلی قسم کی روایت کو اختیار کرتے ہوئے کسی ایک طریقہ کو اپنایا ہے تو صرف انہی پر اعتراض کیوں جبکہ حنفیہ کے پاس پہلی روایت اختیار کرنے کی ایک ایسی معقول وجہ بھی موجود ہے جس سے باقی روایات کی توجیہہ بھی ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ افعال صلوٰۃ میں غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ نماز کے احکام حرکت سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں مثلاً پہلے نماز میں کلام جائز تھا پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا پہلے عمل کثیر مفسد نماز نہ تھا پھر اسے مفسد قرار دے دیا گیا پہلے ادھر ادھر متوجہ ہونا جائز تھا پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں رفع یدین بھی بکثرت ہوتا تھا اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مقامات پر مشروع رہ گیا پھر اور کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس سے اور کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ صرف تکبیر افتتاح کے وقت باقی رہ گیا امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کی دلیل حدیث وائل بھی ہے یہ حدیث مختلف طریقوں سے مروی ہے بعض میں متنازع فیہ رفع یدین مذکور ہے اور اکثر میں نہیں ہے اور بعض میں دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین کا ذکر ہے اس اختلاف کے بعد یہ روایت اپنے مدلول میں اس درجہ قطعی نہ رہی جو ان امور کے نہ ہونے میں ہوتی پھر وائل بن حجرؓ ملازم صحبت اور فقیہہ صحابہ میں سے نہیں ہیں یہی وجہ ہے جب ابراہیم نخعیؒ کے سامنے (جو کبار تابعین میں سے ہیں) حضرت وائلؓ کی حدیث پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ وائلؓ نے ایک مرتبہ رفع یدین کرتے دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے پچاس مرتبہ نہ کرتے ہوئے دیکھا دارقطنی اور مسند ابوحنیفہؒ میں ہے کہ وائل احکام اسلام کو اچھی طرح پہچانتے نہ تھے اور آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز بھی ایک آدھ مرتبہ ہی پڑھی ہے اور حضرت ابن مسعودؓ کی روایات اس کثرت کے ساتھ پہنچی ہیں جن کا شمار بھی ممکن نہیں کہ انہوں نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا اور حضور ﷺ کا فعل بھی یہی بیان کیا۔

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب: نماز شروع کرنے کا بیان

۷۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَهُ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ فِي الصَّلَاةِ۔

۷۲۴: محمد بن سلیمان انباری‘ وکیع‘ شریک‘ عاصم بن کلیب‘ علقمہ بن وائل‘ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سردی کے موسم میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں ہاتھوں کو کپڑوں (ہی) کے اندر اُٹھاتے تھے۔

خُلاصَۃُ البَاب: روایات ابوحمید الساعدیؓ بھی شافعیہ اور حنابلہ کی متدل ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی تخریج مختلف محدثین نے کی ہے امام بخاریؒ نے اس کی تخریج کی اس میں متنازع فیہ رفع یدین مذکور ہی نہیں امام ابوداؤد وغیرہ کی روایت میں اس کا ذکر ہے جس میں چند وجوہ سے کلام ہے مثلاً اس کی سند میں اضطراب ہے دوسرا متن میں اضطراب ہے تیسری بات یہ ہے کہ صحابہ کا یہ فرمانا: فلم واللہ ما کنت باکثرنالہ تبعۃ ولا اقدمنالہ صحبۃ یہ کیسے جب تم نہ ہم سے زیادہ تابع ہو اور نہ ہم سے زیادہ صحبت میں رہے ہو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت ابوحمید ملازم صحبت نہیں چوتھی بات یہ ہے کہ اس روایت میں دیگر صحابہ کی تصدیق ثابت نہیں صرف ابوعاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں فقالو جمیعا صدقت اب اگر ان الفاظ کو صحیح بھی مان لیا جائے تب بھی

تصدیق واقعہ ہوگی ولا عموم للواقعات حضرت امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ کی ایک دلیل حدیث علیؓ ہے اس کے متعلق امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کے علاوہ کسی نے اس کو روایت کیا ہو اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کو امام احمد بن حنبل نے مضطرب الحدیث کہا ہے ابوحاتم کہتے ہیں یہ قابل احتجاج نہیں عمرو بن علیؓ کہتے ہیں کہ ابن مہدیؒ نے اس کو ترک کر دیا یعنی حافظ بیہقی نے باب افتتاح الصلوٰۃ میں حضرت علی کی جو روایت ابن جریج سے لی اس میں اس اختلافی رفع یدین کا ذکر نہیں نیز صحیح مسلم میں بھی بروایت یوسف بن الماجشون عن الاعرج رفع یدین کا ذکر نہیں اسی طرح حدیث کی دوسری کتب میں ابن ابی الزناد کے علاوہ جو لوگ حدیث کو روایت کرتے ہیں ان میں رفع یدین تکبیر تحریمہ کے علاوہ کا ذکر نہیں بلکہ عاصم بن کلیب جو اپنے والد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل نقل کرتے ہیں اس میں ہے کہ جناب علیؓ افتتاح (شروع) نماز کے وقت رفع یدین کرتے پھر کسی موقع پر نہ کرتے۔

۷۲۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَلِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ

۷۲۵: احمد بن حنبل' ابوعاصم' ضحاک بن مخلد (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' عبدالحمید بن جعفر' محمد بن عمر بن عطاء' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (ایک مرتبہ) دس حضرات صحابہ کرامؓ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوقتادہؓ بھی تشریف فرما تھے۔ ابوحمید نے کہا کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے واقف ہوں۔ اُن حضرات نے فرمایا بھلا یہ کس طرح؟ اللہ کی قسم آپ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگوں سے زیادہ اتباع نہیں کرتے تھے اور نہ ہی آپ ہم لوگوں سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ ابوحمید نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے۔ ان حضرات نے کہا کہ اچھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ) بیان کرو۔ ابوحمید نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور اس کے بعد تکبیر کہتے اور جب ہر ایک ہڈی اعتدال سے اپنی جگہ پر آ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن شروع فرماتے اس کے بعد تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اس کے بعد رکوع کرتے اور ہتھیلیوں کو اپنے اپنے گھٹنے پر رکھتے اور کمر سیدھی کرتے نہ کمر کو جھکاتے اور نہ اُونچا کرتے اس کے بعد سر اُوپر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے پھر سیدھے کھڑے ہو کر ہاتھوں کو مونڈھوں

يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي ﷺ۔

تک اُٹھاتے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے اور زمین کی جانب جھکتے تو ہاتھوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے اس کے بعد سجدہ سے سر اُٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور بوقت سجدہ (تمام) اُنگلیوں کو کشادہ رکھتے اسکے بعد دوسرا سجدہ کرتے اور تکبیر فرما کر سجدہ سے سر اُٹھاتے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ آ جاتی (پھر کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح (یعنی پہلی رکعت کی طرح) کرتے اس کے بعد جس وقت دو رکعتوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے اور ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے جس طریقہ سے نماز شروع فرمانے کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ اس کے بعد بقیہ نماز میں بھی اسی طرح کرتے حتیٰ کہ جب آخری سجدہ سے فارغ ہوتے کہ جس کے بعد سلام ہوتا ہے تو آپ ﷺ بایاں پاؤں نکالتے اور بائیں کولہے پر بیٹھتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر فرمایا کہ تم نے (بالکل) سچ کہا حضرت رسول اکرم ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَذَاكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ وَقَالَ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۷۳۶: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو بن حلحلہ' محمد بن عمرو عامری سے روایت ہے کہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس میں موجود تھا ان حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ فرمایا۔ ابوحمید نے کہا کہ پھر وہی حدیث بیان کی اور کہا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں کے اُوپر جمایا اور اُنگلیوں کو کھلا ہوا رکھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر کو جھکایا لیکن سر کو اُونچا نہ کیا اور نہ دائیں طرف یا بائیں طرف مُنہ موڑا (بلکہ چہرہ مبارک سیدھا قبلہ کی جانب رکھا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا اور جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین کے اُوپر رکھا اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دیا۔

۷۲۷ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ۔

۷۲۷: عیسیٰ بن ابراہیم مصری' ابن وہب' لیث بن سعد' یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو بن حلحلہ' حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو نہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر بچھایا اور نہ ہاتھوں کو سمیٹا اور اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی جانب کیا۔

۷۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ يَعْنِي مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ فِي التَّشَهُّدِ۔

۷۲۸: علی بن حسین بن ابراہیم' ابوبدر' زہیر' ابوخیثمہ' حسن بن حر' عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک' محمد بن عمرو بن عطاء' حضرت عباس' یا عیاش بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں موجود تھے جس میں ان کے والد ماجد بھی موجود تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوحمید ساعدی اور ابواُسید بھی تھے' اس کے بعد یہی روایت کچھ کمی بیشی کے ساتھ بیان کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا اور: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) فرمایا اور ہاتھوں کو اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں کو اور اُنگلیوں کے سروں کو سجدہ میں (زمین پر) جمایا اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک پاؤں کو کھڑا کیا۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھے اور (سیدھے) کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد (راوی نے) روایت کو آخر تک بیان کیا اور یہاں تک بیان کیا کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے جب اُٹھنے کا ارادہ کیا تو اللہ اکبر کہا اور کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد والی دو رکعت پڑھیں لیکن راوی نے تشہد میں تورک کا تذکرہ نہیں کیا۔

تورک کی تعریف:

سرین پر بیٹھنا اور دونوں پاؤں کو ایک جانب نکال دینے کو تورک کہتے ہیں۔ کما فی عامة الكتب الحديث۔

۷۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرْ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ۔

۷۲۹: احمد بن حنبل' عبدالملک بن عمرو' فلیح' حضرت عباس بن سہل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوحمید' ابواُسید' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ (ایک جگہ) جمع ہوئے اور ان حضرات نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ فرمایا۔ ابوحمید نے فرمایا کہ میں (نمازِ نبوی کے بارے میں) سب سے زیادہ واقف ہوں انہوں نے کچھ حصہ کا تذکرہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹنوں کو پکڑ لیا اور ہاتھوں کو سیدھا کیا گویا کمان کی طرح کر لیا اور ہاتھوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھا اس کے بعد سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونوں ہاتھ کو پہلوؤں سے الگ رکھا اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھا اس کے بعد سر کو اُٹھایا۔ یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ آ گئی (اس کے بعد دوسرا سجدہ کیا اور اس سجدہ سے) فارغ ہوئے اس کے بعد پاؤں بچھا کر بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا اور (پاؤں کی) اُنگلیوں کو قبلہ کی جانب کیا اور دائیں ہتھیلی کو دائیں گھٹنے پر رکھا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلی سے اشارہ کیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو عتبہ بن ابی الحکم نے عبداللہ بن عیسیٰ کے واسطہ سے' عباس بن سہل سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں ''تورک'' کا تذکرہ نہیں ہے اور فلیح کی طرح بیان کیا اور حسن بن حر نے فلیح کی روایت اور عتبہ کے جلسہ کے طریقہ پر تذکرہ کیا۔

۷۳۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

۷۳۰: عمرو بن عثمان' بقیہ' عتبہ' عبداللہ بن عیسیٰ' عباس بن سہل ساعدی حضرت ابوحمید سے اسی طریقہ پر روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو رانوں کو کشادہ رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کو رانوں سے نہیں ملایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس کو ابن مبارک نے فلیح کے واسطہ سے عباس بن سہل سے روایت کیا ہے جو کہ ان کو صحیح طریقہ پر محفوظ نہ رہا گمان یہ ہے کہ انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ'

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ۔

عباس بن سہل سے روایت کیا ہے کہ میں حضرت ابوحمید ساعدی کے پاس گیا تھا۔

۷۳۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبِطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ وَقَالَ هَمَّامٌ وَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ۔

۷۳۱: محمد بن معمر، حجاج بن منہال، ہمام، محمد بن جحادہ، عبدالجبار بن وائل ان کے والد، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسی روایت میں ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو دونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گھٹنے لگتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ رکھتے) اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو پیشانی کو ہاتھوں کے درمیان رکھتے اور بغلیں کشادہ رکھتے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ سے) اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں گھٹنوں (کے بل) اُٹھتے اور (سجدہ سے اُٹھتے وقت دونوں رانوں پر وزن ڈالتے (یعنی رانوں پر بوجھ ڈالتے ہوئے اُٹھتے)۔

۷۳۲ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۷۳۲: مسدد، عبد اللہ بن داؤد، فطر، عبدالجبار بن وائل ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ہاتھ کے) دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کی لوتک اُٹھاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لوتک اُٹھایا جائے۔

۷۳۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ

۷۳۳: عبدالملک بن شعیب بن لیث، ان کے والد، ان کے دادا، یحییٰ بن ایوب، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (شروع کرنے کے لئے) تکبیر کہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کرتے اور جب رکوع سے فراغت کے بعد سجدہ کرنے کے

لِلصَّلَاةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ لِلسُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

لئے سیدھے کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے اور جس طرح دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔

۷۳۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلَاةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هَذِهِ الْإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلَاةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۷۳۴: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' ابوہبیرہ' میمون مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور کھڑے ہونے کے وقت پورا رکوع وسجدہ کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی رفع یدین کیا) اور اسکے بعد آپ کھڑے ہونے کے وقت کھڑے ہوئے اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی رفع یدین کیا) (یہ دیکھ کر) وہ عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ کسی کو بھی اس طرح نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا نماز میں دونوں ہاتھ سے اشارہ کرنے (رفع یدین کرنے) کا تذکرہ کیا۔ عبداللہ بن عباسؓ (میری بات سن کر) فرمایا کہ اگر تم نمازِ نبوی دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اتباع کرو۔

۷۳۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي السَّعْدِيَّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ۔

۷۳۵: قتیبہ بن سعید' محمد بن ابان' نضر بن کثیر' سعدی سے روایت ہے کہ مسجد خیف میں میرے برابر میں حضرت عبداللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے پہلا سجدہ کیا اور سر اُٹھایا تو چہرہ کے سامنے تک ہاتھوں کو اُٹھایا۔ مجھے یہ بات انوکھی لگی اور حضرت وہب بن خالد سے یہ بات بیان کی۔ وہب بن خالد نے حضرت عبداللہ بن طاؤس سے کہا کہ تم ایسا کام کرتے ہو جو کہ میں نے کسی (دوسرے) کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن طاؤس نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت طاؤس کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا اور طاؤس نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور میں (اس سے زیادہ) نہیں جانتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے (اس کے بعد سے سجدوں کے درمیان رفع یدین کرنا چھوڑ دیا۔

رفع یدین بین السجدتین:

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں عرض کیا گیا کہ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ اُٹھانا منسوخ ہے آپ ﷺ نے بھی بعد میں دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین ترک فرما دیا تھا۔

۷۳۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد الصَّحِيحُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ بِمَرْفُوعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بَقِيَّةُ أَوَّلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَسْنَدَهُ وَرَوَاهُ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلَى ثَدْيَيْهِ وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا وَأَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحْدَهُ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيُّوبُ وَمَالِكٌ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَذَكَرَهُ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْأُولَى أَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءً قُلْتُ أَشِرْ لِي فَأَشَارَ إِلَى الثَّدْيَيْنِ أَوْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

۷۳۶: نصر بن علی' عبدالاعلیٰ' عبیداللہ' نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ نماز پڑھنا شروع کرتے تو (پہلے) تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے اور رکوع کرتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے وقت اور جب دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور فرماتے کہ یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ درست یہ ہے کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور یہ مرفوع حدیث نہیں ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ بقیہ نے اس روایت کے پہلے حصہ کو عبیداللہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور ثقفی نے بواسطہ' عبیداللہ' ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوفاً بیان کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو چھاتی تک اُٹھاتے اور یہی درست ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس کو لیث بن سعد اور مالک اور ایوب اور ابن جریج نے مرفوعاً نقل کیا ہے اور صرف حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطہ سے مرفوعاً اور مالک نے دونوں سجدوں سے اُٹھتے وقت رفع یدین کا تذکرہ نہیں کیا اور لیث نے اس کو اپنی روایت میں بیان کیا ہے۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلی مرتبہ میں ہاتھوں کو اُونچے اُٹھاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں (وہ تو) ہر مرتبہ برابر (برابر) ہاتھ اُٹھاتے تھے انہوں نے کہا کہ بتلاؤ انہوں نے ہاتھوں سے دونوں چھاتی تک یا اس سے بھی نیچے کی جانب اشارہ کیا۔

۷۳۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

۷۳۷: قعنبی' مالک' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تھے تو ہاتھوں کو شانوں تک اُٹھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو دونوں ہاتھ اس سے کم اُٹھاتے

الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ رَفْعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِيمَا أَعْلَمُ۔

تھے۔ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک کے علاوہ کسی دوسرے نے یہ بیان نہیں کیا کہ رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اس سے کم اُٹھاتے تھے۔

باب

۷۳۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

باب

۷۳۸: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن عبید محاربی' محمد بن فضیل' عاصم بن کلیب' محارب بن دثار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھ کر اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے۔

۷۳۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَائَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ۔

۷۳۹: حسن بن علی' سلیمان بن داؤد ہاشمی' عبد الرحمٰن بن ابی الزناد' موسیٰ بن عقبہ' عبد اللہ بن فضل' ربیعہ ابن الحارث بن عبد المطلب' عبد الرحمٰن اعرج' عبید اللہ بن ابی رافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فرض کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے اور ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور قراءت سے فراغت کے بعد جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے تو اسی طرح دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت میں ہاتھ نہ اُٹھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے فارغ ہونے کے بعد اُٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اسی طریقے پر اُٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابوحمید ساعدی کی روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے اور اپنے ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے جیسا کہ نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر کہی تھی۔

۷۴۰ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

۷۴۰: حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' نصر بن عاصم' حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ فرماتے تو آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ' دونوں کانوں کی لَو تک پہنچتے۔

۷۴۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْمَعْنَى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ ﷺ لَرَأَيْتُ إِبِطَيْهِ زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُولُ لَاحِقٌ أَلَا تَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَ مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ يَعْنِي إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

۷۴۱: ابن معاذ' ان کے والد ماجد (دوسری سند) موسیٰ بن مروان' شعیب ابن اسحاق' عمران' لاحق' بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کو دیکھتا ابن معاذ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ لاحق نے کہا کہ حالت نماز میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کس طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ہو سکتے تھے۔ موسیٰ نے یہ اضافہ کیا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے۔

۷۴۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أَمَرَنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

۷۴۲: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' عاصم بن کلیب' عبدالرحمٰن بن اسود' حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی تو آپؐ نے تکبیر فرمائی اور آپؐ نے ہاتھوں کو اُٹھایا اور جب آپؐ رکوع میں گئے تو آپؐ نے ہاتھوں کو جوڑ کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا (شرعاً اسی کو تطبیق سے تعبیر کیا جاتا ہے ابتدائے اسلام میں اسی طرح حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا) جس وقت یہ خبر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) نے بالکل صحیح فرمایا ہم لوگ پہلے اسی طریقے پر کیا کرتے بعد میں دونوں گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ

باب: بوقت رکوع رفع یدین نہ کرنے کا بیان

۷۴۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

۷۴۳: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' عاصم بن کلیب' عبدالرحمٰن بن اسود' علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر بتاؤں۔ اس کے بعد

عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

انہوں نے نماز پڑھی تو سوائے ایک مرتبہ کے (دوسری مرتبہ) ہاتھ نہیں اُٹھائے۔

۷۴۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

۷۴۴: حسن بن علی' معاویہ' خالد بن عمرو' ابوحذیفہ' حضرت سفیان سے سند اور متن کے اعتبار سے گزشتہ روایت کی طرح مروی ہے اور اس روایت میں یہ بیان کیا کہ اوّل مرتبہ ہاتھ اُٹھایا اور بعض حضرات نے کہا کہ ایک ہی بار ہاتھ اُٹھایا۔

۷۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلٰى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

۷۴۵: محمد بن صباح بزاز' شریک' یزید بن ابی زیاد' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے قریب تک اُٹھاتے پھر (دوبارہ) نہ اُٹھاتے۔

۷۴۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا بِالْكُوفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ لَمْ يَذْكُرُوا ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

۷۴۶: عبداللہ بن محمد زہری' حضرت سفیان' یزید بن ابی الزیاد کے واسطہ سے' شریک کی روایت کی طرح روایت کی ہے اس روایت میں لَا یَعُوْد کا جملہ نہیں فرمایا۔ سفیان نے فرمایا کہ اس راوی نے ہم سے کوفہ میں ثُمَّ لَا یَعُود (یہ جملہ بیان کیا) ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے بیان کیا اور اس روایت میں ثُمَّ لَا یَعُود (یہ جملہ) نہیں ہے۔

۷۴۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَخِيهِ عِيسٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتّٰى انْصَرَفَ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ۔

۷۴۷: حسین بن عبدالرحمٰن' وکیع' ابن ابی لیلیٰ' ان کے بھائی عیسیٰ' حکم' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا۔ پھر نماز سے فراغت حاصل کرنے تک ہاتھ نہیں اُٹھایا ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

حنفیہ اور مالکیہ کے دلائل احادیث:

احناف اور مالکیہ کے دلائل میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے یہ حدیث حنفیہ کے مسلک پر صریح ہے اور صحیح بھی اس کو اکثر اصحاب سنن نے تخریج کیا البتہ اس پر چند اعتراضات کئے گئے ہیں جن کے جوابات شروح میں تفصیل کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں اسی طرح حضرت براء بن عازب کی روایت ہے جس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں کے قریب تک اٹھاتے ثم لا یعود دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے حدیث براء کئی طرح سے مروی ہے اس حدیث کی سند پر بھی متعدد اعتراض کئے گئے ہیں سب سے پہلے تو امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابوداؤد نے تین طریقوں سے یہ حدیث ذکر کی ہے دو طریقوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ خاموشی اختیار کی ہے صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے طریق کی تضعیف کی اور بھی اعتراض کئے ہیں ان کے مفصل اور وافی شافی جوابات دیئے ہیں حنفیہ اور مالکیہ کی تیسری دلیل حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث ہے چوتھی دلیل حضرت عبادہ بن زبیر کی روایت ہے پانچویں دلیل حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے اسی طرح آثار صحابہ بھی مسلک حنفیہ کی تائید میں ہیں اور تابعین کرام کے آثار بھی حنفیہ کے مؤید ہیں بہر حال ترک رفع یدین کی روایات اوفق بالقرآن ہیں کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ [البقرة : ۲۳۸] جس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں حرکت کم سے کم ہو لہٰذا جن احادیث میں حرکتیں کم ہوں گی وہ اس آیت کے زیادہ مطابق ہوں گی ابتدا میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ اہل مدینہ اور اہل کوفہ کا تعامل ترک رفع رہا ہے جب کہ دوسرے شہروں میں رفع یدین کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں موجود ہیں۔

۷۴۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

۷۴۸: مسدد' یحییٰ' ابن ابی ذئب' سعید بن سمعان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو لمبے کر کے اُٹھاتے (تھے)۔

بَاب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

باب: بوقتِ نماز دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۷۴۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ۔

۷۴۹: نصر بن علی' ابواحمد' علاء بن صالح' حضرت زرعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ دونوں قدم کا برابر رکھنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا مسنون ہے۔

۷۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ

۷۵۰: محمد بن بکار بن ریان' ہشیم بن بشیر' حجاج بن ابی زینب' ابوعثمان نہدی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھ لیا تھا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ) دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِیَّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى۔

بَابُ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنَ الدُّعَاءِ

۷۵۱ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ لِي إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

باب: نماز شروع کرتے وقت کونسی دُعا پڑھیں؟

۷۵۱: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد ماجد' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' ان کے چچا' ماجشون بن ابی سلمہ' عبدالرحمن اعرج' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اس کے بعد فرماتے: ((اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ)) میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس کی جانب کیا کہ جس نے زمین و آسمان بنائے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو کہ مالک ہے تمام دنیا کا اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو اسی کا حکم ہوا۔ میں سب سے پہلے اتباع کرنے والا ہوں یا اللہ آپ ہی بادشاہ ہیں تیرے علاوہ کوئی (دوسرا) سچا معبود نہیں آپ میرے پروردگار ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما دیجئے آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت فرما۔ کیونکہ مجھے نیک عادتیں کوئی نہیں بتلاتا علاوہ آپ کے۔ اے میرے پروردگار مجھ سے بُری خصلتوں کو دُور فرما دیجئے اور آپ کے علاوہ کوئی دوسرا بری خصلتوں کو دور نہیں کرتا۔ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں اور میں آپ کا حکم بجالاتا ہوں۔ جتنی بھلائی ہے تمام آپ کے اختیار میں ہے اور برائی کا تیری طرف گزر نہیں۔ میں آپ کا ہوں اور میری پناہ گاہ آپ ہی کے پاس ہے آپ بڑی برکت والے اور بہت اُونچے درجے والے ہیں میں آپ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اور جب آپ رکوع میں جاتے تو ((اَللّٰھُمَّ لَکَ)) پڑھتے اے اللہ میں آپ ہی کے لئے رکوع میں گیا ہوں اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی کی پیروی کی اور آپ ہی کے لئے ہیں میرے کان' میری آنکھیں میرا دماغ میری ہڈی میرے تمام اعصاب اور جب

وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

آپ (رکوع سے) سر اُٹھاتے تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) فرماتے یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کی دُعا سنتے ہیں جو کہ اس کی تعریف بیان کرے۔ اے اللہ زمین وآسمان اوران کے درمیان جو بھی کچھ ہے اس کی بڑائی کے برابر تیری تعریف ہے جب آپ سجدے میں جاتے تو ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ)) پڑھتے یعنی اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے اپنی پیشانی رکھ دی اور اے اللہ میں آپ پر ایمان لایا اور میں آپ ہی کی پیروی کرنے والا ہوں میرا چہرہ زمین سے لگ گیا اس ذات کے لئے جس نے اس کو پیدا کیا اور پھر اچھی صورت بنائی اور کان اور آنکھ بنائے بڑی برکت والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے اور جس وقت آپ سلام پھیرتے تو آپ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ)) پڑھتے یعنی اے پروردگار میرے اگلے اور گزشتہ اور کھلے ہوئے اور پوشیدہ گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور جو مجھ سے زیادتی ہوئی اور جس کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں (میرے تمام گناہ معاف فرما دیجئے) آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور پیچھے کرنے والے ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں۔

۷۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ

۷۵۲: حسین بن علی' سلیمان بن داؤد ہاشمی' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' موسیٰ بن عقبہ' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن سے فارغ ہوتے تب بھی اسی طرح کرتے اور رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قعدے میں ہاتھ نہ اُٹھاتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اُٹھاتے اور تکبیر فرماتے اور کچھ کم و بیش مندرجہ بالا دُعائیں مانگتے اور اس روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت حاصل کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ' مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یہ دُعا) پڑھتے۔

وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

۷۵۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔

۷۵۳: عمرو بن عثمان' شریح بن یزید' حضرت شعیب بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابن المنکدر راور ابن فروہ اوران حضرات کے علاوہ مدینہ منورہ کے دیگر فقہاء نے فرمایا کہ جب تم اس دُعا کو پڑھو تو بجائے وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پڑھو۔

۷۵۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَهُ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ۔

۷۵۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' ثابت اور حمید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لئے آیا اور اس کے سانس پھول گئے تھے (چونکہ وہ شخص نماز کے لئے دوڑتا ہوا آیا تھا) اس شخص نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس شخص نے یہ کہا تھا۔ اس نے کچھ نامناسب نہیں کہا اس شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ کہا تھا میں (نماز کے لئے) آیا اور میرے سانس پھول گئے تو میں نے یہ کلمات کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ بہت عجلت کر رہے تھے کہ ان میں سے کون سا فرشتہ ان کلمات کو اُٹھا کر لے جائے۔ حمید نے یہ اضافہ کیا کہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے آئے تو معمول کے مطابق چال سے آئے اور (جو رکعت) ملے وہ پڑھ لے اور جو نہ مل سکے اس کو بعد میں ادا کرے۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً قَالَ عَمْرٌو لَا أَدْرِي أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

۷۵۵: عمرو بن مرزوق' شعبہ' عمرو بن مرہ' عاصم عنزی' ابن جبیر بن مطعم ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھنا شروع فرمائی۔ عمرو نے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ (وہ) کونسی نماز تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا))

كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ۔

تین مرتبہ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ)) (یعنی اے پروردگار میں شیطان کے تکبر اور اس کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ نفث سے مُراد شعر و شاعری ہے نفخ سے مُراد غرور اور تکبر ہے اور ہمزہ سے مُراد جنون ہے۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۷۵۶: مسدد' یحییٰ' مسعر' عمرو بن مرۃ' ایک صاحب' نافع بن جبیر' ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے نمازِ نفل میں یہ فرماتے ہوئے سنا گزشتہ روایت کی طرح۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللَّهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

۷۵۷: محمد بن رافع' زید بن خباب' معاویہ بن صالح' ازہر بن سعید حرازی' حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ رات کی نوافل کو کونسی دُعا سے شروع فرماتے تھے انہوں نے جواب دیا کہ تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے کہ تم سے پہلے کسی دوسرے نے یہ سوال نہیں کیا۔ آپ ﷺ جب (رات کی نوافل کے لئے) کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ دس مرتبہ تکبیر فرماتے اور دس مرتبہ الحمد للہ فرماتے اور دس ہی مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرماتے اور آپ ﷺ دس مرتبہ استغفار کرتے اور (یہ دُعا) پڑھتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ اور آپ ﷺ قیامت کے روز (میدانِ حشر میں) کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ مانگتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ خالد بن معدان نے بواسطہ ربیعہ جرشی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ

۷۵۸: ابن مثنیٰ' عمر بن یونس' عکرمہ' یحییٰ بن ابی کثیر' حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو پہلے کیا دُعا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوْا فِيهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ اَنْتَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ))۔

يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِى لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِى مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَادٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بِإِسْنَادِهِ بِلَا إِخْبَارٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ وَيَقُولُ۔

۷۵۹: محمد بن رافع' ابونوح قراد' حضرت عکرمہ اسی طرح حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ (رات کی نوافل کے لئے) کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور فرماتے الخ

۷۶۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ فِي الْفَرِيضَةِ وَغَيْرِهَا۔

۷۶۰: حضرت قعنبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز کے شروع میں' درمیان میں اور آخر میں فرض نماز اور نفل نماز میں دُعا مانگنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۷۶۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

۷۶۱: قعنبی' مالک' نعیم بن عبداللہ' علی بن یحییٰ زرقی ان کے والد حضرت رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) ایک شخص جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز پڑھ رہا تھا اس نے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ نماز سے فراغت کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کس شخص نے کہا تھا اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کہا تھا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ (اس دُعا کو لکھنے میں) عجلت کر رہے تھے کہ (ان میں سے) کون اس کو پہلے لکھے۔

۷۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ

۷۶۲: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزبیر' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)) (سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تک) پڑھتے یعنی اے اللہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ ہی زمین اور آسمان کے نور ہیں

قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

آپ ہی کے لئے جملہ تعریفیں ہیں اور آپ ہی زمین اور آسمان کو قائم کرنے والے ہیں آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے آپ ہی آسمانوں اور زمین کے پروردگار ہیں اور آسمان وزمین کے درمیان ہیں (ان سب کے آپ پروردگار ہیں) آپ ہی حق ہیں اور آپ کا وعدہ سچا ہے آپ سے ملاقات برحق ہے اور قیامت اور جنت اور دوزخ حق ہیں۔ اے اللہ میں آپ کے سامنے جھک گیا اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی پر بھروسہ کیا اور آپ ہی کے لئے جھکا اور آپ ہی کے حضور اپنا معاملہ پیش کیا اور آپ ہی کو حکم بنایا آپ میرے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور میرے تمام کھلے اور مخفی گناہوں کو معاف فرما دیجئے آپ ہی میرے مولیٰ ہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۷۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي التَّهَجُّدِ يَقُولُ بَعْدَ مَا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۷۶۳: ابوکامل' خالد بن حارث' عمران بن مسلم' قیس بن سعد' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تہجد میں اللہ اکبر کہنے کے بعد فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی دُعا ذکر کی جو اُوپر گزری ہے۔

۷۶۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسَ رِفَاعَةُ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ رِفَاعَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَتَمَّ مِنْهُ۔

۷۶۴: قتیبہ بن سعید' سعید بن عبدالجبار' رفاعہ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن رفاعہ بن رافع معاذ بن رفاعہ بن رافع' حضرت رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور مجھے (نماز میں) چھینک آ گئی۔ میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى (یہ دُعا) پڑھی۔ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت حاصل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس نے یہ کہا تھا (یعنی مذکورہ دُعا کس نے پڑھی تھی) اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا اور مذکورہ روایت سے بھی زیادہ بیان کیا۔

۷۶۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا

۷۶۵: عباس بن عبدالعظیم' یزید بن ہارون' شریک' عاصم بن عبید اللہ'

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتّٰى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَمَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَ مَا تَنَاهَتْ دُوْنَ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (بحالت نماز) ایک انصاری نوجوان کو چھینک آ گئی تو اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضٰى مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (یہ دُعا) پڑھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کہا تھا؟ وہ نوجوان خاموش رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دریافت فرمایا اور فرمایا کہ اس نے کوئی نامناسب نہیں کہا۔ تب ایک شخص نے کہا کہ میں نے حسن نیت سے یہ کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمہ رحمان کے عرش کے نیچے کہیں نہیں رُکا۔

بَاب مَنْ رَأَى الِاسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک پڑھنا

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ يَقُوْلُوْنَ هُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا الْوَهْمُ مِنْ جَعْفَرٍ۔

۷۶۶: عبدالسلام بن مطہر، جعفر، علی بن علی رفاعی، ابوالمتوکل ناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھتے اس کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ فرماتے پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا فرماتے اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پڑھتے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن کرتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ علی بن علی کی یہ حدیث حسن سے مرسلاً صحیح ہے اور اس روایت میں جعفر نے وہم کیا ہے۔

مذکورہ حدیث کیسی ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہے اور اس حدیث کی اسناد میں یحییٰ بن سعید کلام

فرماتے تھے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن اس حدیث کے ایک راوی (جن کا تذکرہ اس حدیث میں پہلے راوی کے بعد کیا گیا ہے) علی بن علی کی وکیع' ابن معین اور ابوزرعہ نے توثیق فرمائی ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دُعا کو حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر اور عمر' ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

۷۶۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ وَقَدْ رَوَى قِصَّةَ الصَّلَاةِ عَنْ بُدَيْلٍ جَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

۷۶۷: حسین بن عیسیٰ' طلق بن غنام' عبدالسلام بن حرب' بدیل بن میسرہ' ابوالجوزاء' اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ فرماتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو علاوہ طلق بن غنام عبدالسلام بن حرب سے (کسی دوسرے نے) روایت نہیں کیا اور بدیل سے سوائے عبدالسلام کے دیگر حضرات نے نماز کی کیفیت بیان کی (لیکن) اس میں یہ دُعا مذکور نہیں ہے۔

بَاب السَّكْتَةِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ — باب: نماز کی ابتداء کرتے وقت سکتہ کرنا

سورۂ فاتحہ سے قبل جس سکتہ میں ثناء (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الخ) پڑھی جاتی ہے یہ سکتہ متفق علیہ ہے صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے دوسرا سکتہ الحمد شریف پڑھنے کے بعد کا ہے احناف کے نزدیک اس سکتہ میں آہستہ سے آمین پڑھی جائے گی اور شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اس سکتہ میں خاموش رہا جائے گا کچھ پڑھا نہیں جائے گا۔ تیسرا سکتہ قرأت کے بعد رکوع سے قبل ہے۔

۷۶۸ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عِنْدَ الرُّكُوعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ حُمَيْدٌ فِي هَذَا

۷۶۸: یعقوب بن ابراہیم' اسماعیل' یونس' حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نماز میں دو سکتے کرنے یاد رکھے یعنی دو مقام پر نماز میں خاموش رہنا' ایک تکبیر تحریمہ کے بعد تلاوت قرآن تک خاموش رہنا' دوسرے فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع کے وقت عمران بن حصین نے اس بات کا انکار کیا آخر میں اس بات کی مدینہ منورہ میں (تصدیق کے لئے) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ انہوں نے سمرہ کی بات کی تصدیق فرمائی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ حمید نے بھی اس روایت میں تلاوت قرآن سے فراغت کے بعد سکتہ

الْحَدِيثِ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ۔

بیان کیا ہے۔

۷۶۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ كُلِّهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ۔

۷۶۹: ابوبکر بن خلاد' خالد بن حارث' اشعث' حضرت حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو سکتے کرتے تھے۔ ایک سکتہ ابتدائے نماز میں اور دوسرا سکتہ تلاوت قرآن سے اچھی طرح فراغت کے بعد اس کے بعد یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

۷۷۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَحَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ۔

۷۷۰: مسدد' یزید' سعید' قتادہ' حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا تو سمرہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے ہیں ایک سکتہ تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا سکتہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کے بعد حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا دونوں حضرات نے تائید کے لئے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک طریقے پر یاد رکھا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید فرمائی)۔

۷۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهِ قَالَ سَعِيدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

۷۷۱: احمد بن مثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سکتے یاد ہیں۔ سعید نے قتادہ سے فرمایا کہ وہ دو سکتے کون سے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک (سکتہ تو وہ ہے) کہ جب نماز پڑھنا شروع کرے اور دوسرا (سکتہ وہ ہے) کہ جب تلاوت قرآن سے فارغ ہو۔ اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھ چکے (یعنی تلاوت قرآن سے فراغت حاصل کرنے سے یہی مُراد ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہو)

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِـ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ﴾

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو آہستہ پڑھنا

بسم اللہ کے بارے میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ' امام احمد بن حنبل اور حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک یہی ہے کہ نماز میں بسم اللہ آہستہ سے

پڑھی جائے اور زیادہ تر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے اور دلائل فقیہہ سے بھی بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا واضح ہوتا ہے اور جن روایات میں بسم اللہ زور سے پڑھنا بیان فرمایا گیا ہے وہ روایات ضعیف ہیں۔

۷۷۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ أَنْقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

۷۷۲: احمد بن ابی شعیب، محمد بن فضیل، عمارہ (دوسری سند) ابوکامل، عبد الواحد، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کچھ دیر) خاموش رہتے (اس کے بعد تلاوت قرآن فرماتے) میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین آپ ﷺ پر فدا ہوں آپ ﷺ اس سکتے کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ (یعنی کونسی دعا پڑھتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ)) الخ (یعنی) اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ کر دیجئے اے اللہ میرے گناہوں کو اس طرح صاف کر دیجئے کہ جس طرح سفید کپڑے سے میل کچیل صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ میرے گناہ برف سے اور پانی اور اولوں سے دھو دیجئے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہؒ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں سراً پڑھی جائے گی اور اکثر روایات یہی ثابت کرتی ہیں اور فقہی دلائل سے بھی یہی واضح ہوتا ہے باقی اس باب میں چند دعاؤں کا ذکر ہے جن پر ہمارے اسلاف عامل رہے ہیں نیز حدیث باب میں شیطان کی بیٹھک سے منع کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سرین زمین پر رکھے اور دونوں ٹانگیں اور گھٹنے کھڑے کرلے جس طرح کتا بیٹھتا ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ دونوں ایڑیاں کھڑی کر کے ان پر سرین ٹکائے اس حالت کو شیطان کی نشست فرمایا ہے مسنون طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھائے اور دایاں پاؤں کھڑا کرے۔

۷۷۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۷۷۳: مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ سے تلاوت شروع فرماتے تھے۔

۷۷۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ

۷۷۴: مسدد، عبد الوارث بن سعید، حسین معلم، بدیل بن میسرہ، ابوالجوزاء، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ تکبیر تحریمہ سے نماز شروع فرماتے تھے اور (نماز میں) قراءت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ سے شروع فرماتے تھے اور جب

وَالْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فَرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ۔

آپ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے سر کو اُونچا نہ رکھتے اور نہ نیچا بلکہ (سر کو) درمیان میں رکھتے تھے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت جب تک (بالکل) سیدھے نہ کھڑے ہوتے اُس وقت تک آپ ﷺ سجدہ میں نہیں جاتے تھے اسی طرح آپ جب ایک سجدہ (پورا) کر کے سر اُٹھاتے تو جب تک آپ ﷺ سیدھے نہ بیٹھ جاتے (اس وقت تک) دوسرا سجدہ نہ کرتے تھے اور آپ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات پڑھتے تھے اور (نماز میں) جب بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور آپ شیطان کی نشست کی طرح بیٹھنے کو منع فرماتے اور درندوں کی طرح (نماز میں) ہاتھوں کو بچھانے سے منع فرماتے اور نماز کو سلام کہہ کر ختم کرتے (یعنی نماز پوری کرتے وقت السّلام علیکم الخ فرماتے)

شیطان کی نشست سے مُراد:

یہ ہے کہ نماز میں دونوں پاؤں کھڑے کرے اور سرین زمین پر رکھے جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس نشست سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ شیطان کی نشست سے مُراد یہ ہے کہ پاؤں کی دونوں ایڑیوں پر سرین رکھے اور جلدی کی وجہ سے پاؤں کو کھڑا رکھے اور سجدہ سے اُٹھنے کے بعد سکون اور اطمینان سے نہ بیٹھے اور جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھے بہر حال آپ ﷺ نے ایسی نشست سے بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۷۷۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ۔

۷۷۵: ہناد بن سری' ابن فضیل' مختار بن فلفل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر ابھی (ابھی) ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر وہ سورت پڑھی اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ پوری سورت تلاوت فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوثر سے کیا مُراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جس کا میرے ربّ نے مجھے جنت میں عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔

۷۷۶ : حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْإِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ

۷۷۶: قطن بن نسیر' جعفر' حمید اعرج مکی' ابن شہاب' حضرت عروہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرمایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگی تھی اس واقعہ کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ حضرت

وَقَالَ أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ عَلَى هَذَا الشَّرْحِ وَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ كَلَامِ حُمَيْدٍ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک کھولا اور فرمایا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآئُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ روایت منکر ہے اور اس کو زہری سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس طرح بیان نہیں فرمایا اور مجھے خوف ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ (کے بارے میں) خیال یہ ہے کہ یہ حمید کا قول ہے۔

بَاب مَنْ جَهَرَ بِهَا

باب: بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا

۷۷۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ وَإِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي فَجَعَلْتُمُوهُمَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا تَنَزَّلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَدْعُو بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ لَهُ وَيَقُولُ لَهُ ضَعْ هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَتَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ وَالْآيَتَانِ فَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَّلِ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ هُنَاكَ وَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

۷۷۷: عمرو بن عون' ہشیم عوف' حضرت یزید فارسیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے سورۂ برأت کو جو کہ مئین میں سے ہے اور سورۂ انفال کو جو کہ مثانی میں سے ہے' سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا اور سورۂ انفال اور سورۂ برأت کے درمیان بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کیوں تحریر نہیں کی؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات کریمہ نازل ہوا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاتب کو بلاتے اور فرماتے کہ اس آیت کریمہ کو فلاں سورت میں شامل کرلو کہ جس میں فلاں واقعہ مذکور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ایک' دو دو آیات نازل ہوتیں اور آپ ایسا ہی ارشاد فرماتے تھے اور سورۂ انفال مدینہ آنے کے بعد نازل ہوئی اور سورۂ برأت آخر میں نازل ہوئی اور سورۂ برأت کا واقعہ سورۂ انفال کے مشابہ ہے (مذکورہ دونوں سورتیں احکامِ جہاد پر مشتمل ہیں) اس بناء پر مجھے خیال ہوا کہ شاید سورۂ برأت سورۂ انفال میں شامل ہے۔ اس بنا پر میں نے سورۂ انفال کو سات طویل سورتوں میں شامل رکھا اور ان دونوں سورتوں کے درمیان بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر نہیں کی۔

سورتوں کے بارے میں وضاحت:

اصطلاحِ شریعت میں مئین وہ سورتیں کہلاتی ہیں کہ جن کی آیاتِ کریمہ دو سو آیات سے زیادہ ہوں جن کو طوال سے تعبیر کیا

جاتا ہے جیسے سورۃ البقرۃ' آل عمران' سورۃ النساء' سورۃ المائدۃ' سورۃ الانعام' سورۃ الاعراف' سورۃ التوبہ یا سورۂ یونس یعنی سورۃ الانفال چھوٹی سورت تھی اس کو طویل سورتوں کے درمیان کیوں شامل کیا گیا اور اس جگہ بِسْمِ اللّٰہِ فصل کے لئے بیان فرمائی گئی ہے اور یہ سورت کا جزء نہیں ہے۔

۷۷۸ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَبُو مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَتَّى نَزَلَتْ سُورَةُ النَّمْلِ هَذَا مَعْنَاهُ۔

۷۷۸: زیاد بن ایوب' مروان بن معاویہ' عوف' اعرابی' حضرت یزید فارسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی طرح روایت بیان فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمایا کہ سورۂ برأت سورۂ انفال میں سے ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں تحریر فرمائی یہاں تک کہ سورۂ نمل نازل ہوئی۔

۷۷۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى تَنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

۷۷۹: قتیبہ بن سعید' احمد بن محمد مروزی' ابن سرح' سفیان' عمرو' سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت مبارکہ کا دوسری سورت سے جدا ہونا نہ جانتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ نازل ہوئی اور یہ لفظ ابن سرح کا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: یہ امام شافعیؒ کے دلائل میں سے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنی روایات بسم اللہ کی جہر کے بارہ میں ہیں سب میں کلام ہے حافظ جمال الدین زیلعی نے نصب الرایہ میں مفصل ان کے جوابات دیئے ہیں۔

بَاب تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

باب: حادثہ پیش آنے کی صورت میں نماز میں عجلت جائز ہے

۷۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ

۷۸۰: عبدالرحمٰن بن ابراہیم' عمر بن عبدالواحد' بشر بن بکر اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' عبداللہ بن ابی قتادہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور لمبی تلاوت قرآن کا ارادہ کرتا ہوں (یعنی لمبی نماز پڑھنا چاہتا ہوں) لیکن میں بچہ کے رونے کی آواز سن کر قراءت مختصر

أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

پر نماز پوری کر دیتا ہوں (ایسا نہ ہو کہ لمبی تلاوت بچہ کی) ماں پر شاق گزرے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلَاةِ

باب: نماز میں ثواب کم ہونے کا بیان

۷۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمْنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا۔

۷۸۱: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن عجلان' سعید مقبری' عمر بن حکم' عبداللہ بن عنمہ مزنی' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ انسان نماز ادا کر کے واپس ہوتا ہے جب کہ (نماز کا ثواب) کبھی دسواں حصہ کبھی نواں حصہ اور کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں حصہ یا چوتھا حصہ' یا تیسرا حصہ یا (صرف نماز کے ثواب کا) آدھا حصہ اس کے (نامہ ء اعمال میں) لکھا جاتا ہے۔

بے رغبتی سے نماز پڑھنا:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی جب نماز اس طرح پڑھے کہ نماز کے ارکان کا خیال نہ رکھے یا خشوع وخضوع سے نماز ادا نہ کرے تو نماز کا اجر کم کر دیا جاتا ہے اور بعض مرتبہ ایسی ناقص نماز واپس لوٹا دی جاتی ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے بھی واضح ہے۔

بَاب فِي تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ

باب: ہلکی نماز پڑھنے کا بیان

۷۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً الصَّلَاةَ وَقَالَ مَرَّةً الْعِشَاءَ فَصَلَّى مُعَاذٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَصَلَّى فَقِيلَ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ

۷۸۲: احمد بن حنبل' سفیان' حضرت عمرو بن دینار نے حضرت جابرؓ سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے اس کے بعد واپسی میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے یا واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے رات کے وقت نماز (پڑھنے میں) تاخیر کر دی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے نمازِ عشاء میں تاخیر کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ اپنی قوم کی امامت کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو (انہوں نے) سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع فرما دی ایک شخص نماز سے علیحدہ ہو گیا (اور اس نے (سلام پھیر کر) تنہا نماز پوری کر لی لوگوں نے (اس شخص

مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَإِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا اقْرَأْ بِكَذَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَذَكَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ۔

سے) کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے اس شخص نے کہا کہ میں منافق نہیں ہوا۔ وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر یہاں سے تشریف لے جاتے ہیں اور وہ (آپ ﷺ کے یہاں سے واپسی میں) ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم لوگ تمام دن اُونٹوں کے ذریعے پانی کھینچتے ہیں اور ہاتھوں سے کام کرتے ہیں (یعنی محنت مزدوری کی وجہ سے تھک جاتے ہیں) انہوں نے آج (نماز میں) سورۂ بقرہ پڑھ دی (یہ سن کر) حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معاذ! تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالو گے' کیا تم لوگوں میں فتنہ برپا کرو گے؟ تم (نماز میں) فلاں فلاں (مختصر) سورت پڑھوابوزبیر نے فرمایا ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ (وغیرہ) پس ہم نے حضرت عمرو بن دینار سے اس کا تذکرہ فرمایا: میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۸۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَتَى مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِقَوْمٍ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَائَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ وَالْمُسَافِرُ۔

۷۸۳: موسیٰ بن اسماعیل' طالب بن حبیب' عبدالرحمٰن بن جابر' حضرت حزم بن کعب سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نمازِ مغرب پڑھا رہے تھے۔ اسی روایت میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ! تم لوگوں کو فتنہ میں نہ ڈالو تمہارے پیچھے بوڑھے کمزور لوگ اور کام والے (یعنی مشغول و مصروف لوگ) اور مسافر (بھی) نماز پڑھتے ہیں (اس لئے تمام مقتدیوں کی رعایت کر کے نماز پڑھایا کرو)

۷۸۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ۔

۷۸۴: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن علی' زائدہ' سلیمان' حضرت ابوصالح' ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سے حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ التحیات (تشہد) پڑھتا ہوں اور اس کے بعد (یہ دُعا مانگتا ہوں اور یہ) کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتا ہوں اور آپ کی جہنم سے پناہ مانگتا ہوں لیکن میں نہ آپ ﷺ کی آواز سمجھتا ہوں اور نہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی آواز سمجھتا ہوں (یعنی نہ معلوم آپ ﷺ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کونسی دُعا مانگتے ہیں الفاظ سمجھ میں نہیں آتے صرف آواز ہی آواز آتی ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہم بھی اسی جنت کے گرد گھومتے ہیں (یعنی ہم بھی ایسی ہی دُعائیں مانگتے ہیں جن سے جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ حاصل ہوتی ہے)۔

۷۸۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي وَمُعَاذًا حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هَذَا۔

۷۸۵: یحییٰ بن حبیب' خالد بن حارث' محمد بن عجلان اور حضرت عبداللہ بن مقسم' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بھتیجے! جب تم نماز پڑھتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی آواز کو نہیں سمجھتا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور معاذ رضی اللہ عنہ دونوں اس کے (جنت و جہنم کے) گرد ہیں یا آپ ﷺ نے ان الفاظ کے مانند فرمایا۔

۷۸۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

۷۸۶: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے (امامت کرے) تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُن (مقتدیوں) میں کمزور' مریض اور بوڑھے لوگ (بھی) ہوتے ہیں اور جب خود (تنہا) نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی نماز پڑھے (اور چاہے) جس قدر طویل قراءت کرے)۔

۷۸۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

۷۸۷: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن مسیّب اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے (یعنی امامت کرے) تو (اس کو چاہیے کہ) ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں بعض لوگ مریض اور بعض ضعیف و ناتواں اور بعض لوگ کام کاج والے (یعنی صاحب ضرورت) ہوتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ میں یہ ارشاد ہے کہ امام مختصر نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں مریض ہوتے ہیں اور بعض لوگ ضرورت والے ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں تو سب کی رعایت کرنی چاہیے آنحضرت ﷺ نے قرأت مسنونہ کی تعلیم دی ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصلات تلاوت کی جائیں اور عصر وعشاء میں اوساط مفصلات اور مغرب میں قصار سورتیں پڑھی جائیں بلکہ حضور ﷺ نے امت پر شفقت کرتے ہوئے مختصر سورتیں ظہر میں بھی تلاوت فرمائی ہیں مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے عمل میں بہت وسعت ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ

باب

۷۸۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ۔

۷۸۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قیس بن سعد' عمارہ بن میمون' حبیب' عطاء بن ابی رباح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ہر نماز میں قراءت کرتے تھے۔ جس نماز میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے پڑھا اور ہم کو سنایا' ہم لوگوں نے بھی تم کو سنایا اور جس میں آپ ﷺ نے ہلکی آواز سے پڑھا ہم نے بھی ہلکی آواز سے پڑھا۔

۷۸۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبِي سَلَمَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً۔

۷۸۹: مسدد' یحییٰ' ہشام بن ابوعبداللہ (دوسری سند) ابن مثنیٰ' ابن ابی عدی' حجاج' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ' ابوسلمہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جب) نماز پڑھاتے تھے تو نمازِ ظہر اور عصر کی شروع کی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ہم لوگوں کو ایک (دو) آیت کریمہ سنا دیتے تھے اور نمازِ ظہر کی پہلی رکعت دوسری رکعت کے مقابلہ میں طویل ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں بھی یہی کرتے تھے ابوداؤد نے فرمایا مسدد نے سورۂ فاتحہ اور سورت کا ذکر نہیں کیا۔

نبی کریم ﷺ کی نمازِ ظہر وعصر:

ظہر اور عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصداً تلاوت جہراً نہیں فرماتے تھے بلکہ آہستہ قرأت فرماتے مذکورہ حدیث میں سنا دینے سے مراد یہی ہے کہ کبھی بے اختیاری میں آپ ﷺ سے ظہر وعصر میں ایک دو آیت جہراً منہ سے نکل جاتی اور آپ ﷺ رکعت اولیٰ میں زیادہ قرأت فرماتے اور رکعت ثانیہ میں کم۔ اسی طریقہ سے مسلم شریف کی روایت سے بھی واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ ظہر و عصر کی شروع کی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ تلاوت فرماتے اور کوئی سورت ساتھ بھی شامل فرماتے اور آخر کی دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔

۷۹۰ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ

۷۹۰: حسن بن علی' یزید بن ہارون' ہمام' ابان بن یزید عطار' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے (حدیث کا) بعض حصہ اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں حسن بن علی سے یہ اضافہ منقول ہے کہ

بِبَعْضِ هَذَا وَزَادَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَزَادَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

آپ ﷺ آخری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ ہمام نے یہ اور اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ رکعت اولیٰ کو جتنا لمبا کرتے تھے اتنا دوسری رکعت کو نہیں کرتے تھے (یعنی دوسری رکعت کو پہلی رکعت کی بنسبت مختصر کرتے تھے) اور اسی طرح نمازِ عصر اور فجر میں بھی کرتے تھے۔

۷۹۱ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى۔

۷۹۱: حسن بن علی‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ یحییٰ‘ عبداللہ بن ابی قتادہ اور ان کے والد ماجد حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آپ ﷺ کی) رکعت اولیٰ کو طویل کرنے سے یہ مقصد تھا کہ لوگ رکعت اولیٰ میں شامل ہو جائیں۔

۷۹۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ۔

۷۹۲: مسدد‘ عبدالواحد بن زیاد‘ اعمش‘ عمارہ بن عمیر‘ حضرت ابومعمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب سے عرض کیا کہ کیا حضرت رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے کہا کہ تمہیں یہ بات کس طرح معلوم ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک ہلتی تھی (اس سے ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ قراءت فرماتے تھے)۔

۷۹۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى لَا يُسْمَعَ وَقْعُ قَدَمٍ۔

۷۹۳: عثمان بن ابی شیبہ‘ عفان‘ ہمام‘ محمد بن جحادہ‘ ایک صاحب‘ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر کی رکعت اولیٰ میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ (نماز میں شامل ہونے والوں کے) قدموں کی آواز آنا بند ہو جاتی۔

بَابِ تَخْفِيفِ الْأُخْرَيَيْنِ

باب: آخری دو رکعت میں مختصر قراءت کرنا

۷۹۴ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ

۷۹۴: حفص بن عمر‘ شعبہ‘ محمد بن عبید اللہ‘ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر فاروقؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا کہ لوگ ہر کام میں تمہاری شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی (شکایت کرتے ہیں)۔ سعدؓ نے فرمایا کہ میں تو پہلی دونوں رکعات کو طویل کرتا ہوں اور آخری دو رکعت کو چھوٹا (اور مختصر) اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر بن

ﷺ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے بارے میں میرا یہی گمان ہے۔

۷۹۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ۔

۷۹۵: عبد اللہ بن نفیلی' ہشیم' ابومنصور' ولید بن مسلم' ابوصدیق ناجی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے اندازہ لگایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر وعصر میں کتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے؟ تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دونوں پہلی رکعت میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص تیس آیت کریمہ پڑھ لے جیسے کہ سورۂ آلم تنزیل السجدہ پڑھے اور آخری دونوں رکعات میں اس کا آدھا اور نمازِ عصر کی دو رکعات میں نمازِ ظہر کی آخری دو رکعات کے برابر اور آخری دو رکعات میں اس کا آدھا۔

بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: نمازِ ظہر وعصر میں کس قدر قراءت کرے؟

۷۹۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

۷۹۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر وعصر میں سورۃ الطارق اور ﴿وَالسَّمَآءِ ذَات الْبُرُوْجِ﴾ سورۂ بروج اور ان سورتوں کے برابر سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

۷۹۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَأَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرَ كَذَلِكَ وَالصَّلَوَاتِ كَذَلِكَ إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا۔

۷۹۷: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد ماجد شعبہ' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت سورج ڈھل جاتا تھا تو حضرت رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر پڑھتے تھے اور سورۂ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى جیسی سورتیں پڑھتے تھے سوائے نمازِ فجر کے کہ اس میں آپ ﷺ قیام طویل کرتے تھے مگر نمازِ عصر و دیگر نمازوں میں ایسی (یعنی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى جیسی سورت) پڑھتے تھے۔

۷۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ

۷۹۸: محمد بن عیسیٰ' معتمر بن سلیمان' یزید بن ہارون' ہشیم' سلیمان تیمی' اُمیہ' ابومجلز' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول

سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ۔

اکرم ﷺ نے نمازِ ظہر میں سجدہ کیا اس کے بعد آپ ﷺ (نماز میں) کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا ہم نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الم تنزیل السجدہ تلاوت فرمائی۔ ابن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ سند میں اُمیّہ کا تذکرہ صرف معتمر نے کیا ہے۔

۷۹۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلْ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا لَا فَقِيلَ لَهُ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هَذِهِ شَرٌّ مِنْ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ۔

۷۹۹: مسدد' عبدالوارث' موسیٰ بن سالم' حضرت عبداللہ بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس (قبیلہ) بنی ہاشم کے کچھ نوجوانوں کے ہمراہ گیا۔ ہم نے ایک نوجوان (ساتھی) سے کہا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو کہ کیا حضرت رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر وعصر میں قراءت فرماتے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں! نہیں! لوگوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ شاید چپکے چپکے قراءت فرماتے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تمہارا چہرہ بے نور کر دے (یہ جملہ عرب کی ایک اصطلاح ہے جو کہ بددعا وغیرہ کے مقام پر استعمال ہوتا ہے) یہ تو پہلے سے بھی بُری بات ہے آپ ﷺ اللہ کے ایک بندے تھے اور اللہ کی طرف سے جو حکم ہوا وہ لوگوں تک پہنچاتے تھے اور بنی ہاشم کو خاص طور پر کوئی حکم نہیں دیا گیا علاوہ تین چیزوں کے ایک تو وضو پورے (اور صحیح) طور پر کرنے کا' دوسرے مالِ زکوٰۃ نہ لینے کا' تیسرے گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کرنے کا۔

۸۰۰ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا۔

۸۰۰: زیاد بن ایوب' ہشیم' حصین' حضرت عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر وعصر میں کچھ قراءت فرماتے تھے یا نہیں۔ (یعنی آپ ان دونوں نمازوں میں آہستہ قرأت فرماتے کہ بالکل آواز سنائی نہیں دیتی تھی)

بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب میں قراءت کی مقدار

۸۰۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ

۸۰۱: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا بنت حارث نے ان کو سورہ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بیٹا تم نے اس سورت کو پڑھ کر مجھے بھی یاد دلا دیا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ

ذَكَّرْتَنِي بِقِرَائَتِكَ هَذِهِ السُّورَةِ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

علیہ وسلم سے سب سے آخر میں سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو مغرب میں پڑھا تھا۔

نمازِ مغرب میں قرأت کی مقدار:

بعض روایات سے جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت میں ہے جو کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے جمعہ کی رات کو نماز مغرب میں قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی۔ بہرحال مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا بہتر ہے۔

۸۰۲ :حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ۔

۸۰۲: قعنبی، مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ مغرب میں سورۂ طور پڑھ رہے تھے۔

۸۰۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ قَالَ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ لِي مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ۔

۸۰۳: حسن بن علی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت مروان بن حکم سے زید بن ثابت نے کہا کہ تم نمازِ مغرب میں چھوٹی سورتیں کیوں پڑھتے ہو؟ حالانکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں دو طویل سورتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ مروان نے کہا کہ وہ کونسی سورتیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ اعراف اور سورۂ انعام۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے دریافت کیا وہ کونسی سورتیں ہیں انہوں نے اپنی طرف سے کہا کہ سورۂ مائدہ و سورۂ اعراف۔

بَاب مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا

باب: نمازِ مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

۸۰۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنْ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَاكَ مَنْسُوخٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ۔

۸۰۴: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انکے والد ماجد عروہ بن زبیر نمازِ مغرب میں ایسی ہی سورتیں پڑھتے تھے کہ جیسی سورتیں تم لوگ پڑھتے ہو جیسے سورۃ العادیات وغیرہا۔ ابوداؤد نے فرمایا! یہ دلیل ہے کہ وہ احادیث سورۂ مائدہ، سورۂ اعراف یا سورۂ انعام پڑھنے کی (جو بیان کی گئی) منسوخ شدہ ہیں اور یہ حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ۔

۸۰۵: احمد بن سعید سرخسی' وہب بن جریر انکے والد ماجد محمد بن اسحق' عمرو بن شعیب' ان کے والد اور ان کے دادا نے فرمایا کہ مفصل سورتوں میں (یعنی سورۂ حجرات سے لے کر ختم قرآن تک) جس قدر چھوٹی بڑی سورتیں ہیں میں نے ان میں سے ایک نہ ایک سورت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فرض میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۰۶ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

۸۰۶: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد قرہ' نزال بن عمار' حضرت ابوعثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی قراءت فرمائی۔

بَابُ الْقِرَأَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب: نمازِ عشاء میں قراءت

بَابُ الرَّجُلِ يُعِيدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ

باب: دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھنا

۸۰۷:حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا۔

۸۰۷: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' ابن ابی ہلال' حضرت معاذ بن عبد اللہ جہنی سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جو کہ جہنیہ میں سے تھا اس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں دو رکعات میں سورۂ زلزال پڑھی لیکن نہ معلوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سہواً کیا یا جان بوجھ کر؟

بَابُ الْقِرَائَةِ فِي الْفَجْرِ

باب: نمازِ فجر میں قراءت کی مقدار

۸۰۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَصْبَغَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَأَنِّي أَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِي الْكُنَّسِ۔

۸۰۸: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ بن یونس' اسماعیل' اصبغ مولیٰ عمرو بن حریث' اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سن رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ﴿فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ (آیت والی سورت) تلاوت فرماتے تھے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا تو مذکورہ آیت کریمہ ہی تلاوت فرماتے تھے یا پوری سورۂ تکویر تلاوت فرماتے تھے)

بَابُ مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاتِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: نماز میں قراءت کرنے کا بیان

۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔

۸۰۹: ابوالولید طیالسی' ہمام' قتادہ' ابونضرہ' ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو (نماز میں) سورۂ فاتحہ اور قرآن کریم میں سے جو آسان (سورت) ہو اس کو پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔

خُلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا ہے کہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا بھی واجب اور ضروری ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی نیز ان احادیث میں فاتحہ الکتاب کی اہمیت کو بیان کیا گیا چنانچہ شافعیہ اس سے فاتحہ خلف الامام کے وجوب پر استدلال کرتے ہیں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں سورۃ پڑھنا فرض ہے یا واجب ہے ائمہ ثلاثہ اسے فرض اور رکن صلوٰۃ مانتے ہیں کہ اس کے چھوڑنے سے نماز بالکل فاسد ہو جاتی ہے ان کے نزدیک سورۃ ملانا مسنون یا مستحب ہے یہ حضرات سورۃ فاتحہ کی فرضیت پر حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ امام صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں بلکہ واجب ہے اور فرض مطلق قرأت ہے سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کا حکم ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں اور کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن نماز واجب الاعادہ رہتی ہے حنفیہ کا استدلال: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ [المزمل: ۲۰] سے ہے کہ اس میں مَا تَيَسَّرَ کی قرأت کو فرض قرار دیا گیا ہے اور کسی خاص سورۃ کی تعین نہیں کی گئی اس مطلق کو خبر واحد سے مقید نہیں کیا جا سکتا نیز مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث: من صلی صلوۃ لم یقرؤ فیھا بام القرآن فھی خداج ثلاثا غیر تمام خداج کا مفہوم ہے ناقص اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کو غیر تام تو کہا گیا ہے لیکن اصل صلوٰۃ کی نفی نہیں کی گئی حنفیہ کی طرف سے حدیث کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں۔ قائلین قرأۃ فاتحہ خلف الامام کی سب سے قابل اعتماد اور قوی دلیل حضرت عبادہ بن الصامتؓ کی حدیث ہے یہ حدیث اگرچہ شافعیہ کے مسلک پر صریح ہے لیکن صحیح نہیں چنانچہ امام احمدؒ نے اس کو معلول قرار دیا (دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ص: ۱۷۱ مطبوعہ مصر) ویسے یہ حدیث تین طرق سے مروی ہے ان میں سے ایک طریق بالاتفاق صحیح ہے لیکن اس سے قائلین فاتحہ خلف الامام کا استدلال صحیح نہیں اسلئے کہ حنفیہ اس کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ یہ منفرد یا امام کے حق میں ہے ایک طریق وہ ہے جس میں مکحول ہیں محدثین کا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہوئی ہے کہ دو روایتوں کو خلط ملط کر کے یہ ایک روایت بنا دی وجہ یہ ہے عبادہ بن الصامت کی یہ حدیث محمود بن الربیع کے بہت سے شاگردوں نے روایت کی ہے ان میں سے کسی نے بھی قراءت فاتحہ خلف الامام کا حکم صراحۃً آنحضرتؐ کی طرف منسوب نہیں کیا یہ نسبت صرف مکحول نے کی ہے اس وہم کی پوری تفصیل علامہ ابن تیمیہؒ نے فتاویٰ میں ذکر کی ہے نیز امام ابو داؤد نے اس حدیث کو امام زہری کے طریق سے نقل کیا ہے جس میں فصاعداً کے الفاظ بھی ہیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اس حدیث کی سند میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں باقی اس حدیث کی سب سے بہترین توجیہہ شاہ صاحبؒ نے کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں فصاعداً کی زیادتی صحیح روایات میں ثابت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ کا بھی یہی حکم ہے جو فاتحہ الکتاب کا اسلئے کہ فصاعداً کی زیادتی کے بعد حدیث کا مطلب یہ بنتا ہے کہ جو شخص مطلق قرأۃ نہ

کرے یعنی سورۃ نہ ملائے اور نہ فاتحہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حدیث ابوہریرہؓ سے بھی قائلین فاتحہ خلف الامام استدلال کرتے ہیں لیکن اس میں فما زاد کے جو الفاظ ہیں ان سے تو مطلق قرأۃ کا ثبوت ہوتا ہے نہ کہ صرف فاتحہ کا۔

احناف کے دلائل:

حنفیہ کے دلائل سب سے پہلے دلیل قرآن کریم کی آیت: وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ [الأعراف: ۲۰۴] یہ آیت تلاوت قرآن کے وقت کان لگانے اور خاموش رہنے کے وجوب پر صریح ہے اور سورۃ فاتحہ کا قرآن ہونا متفق علیہ لہٰذا اس سے قراءت فاتحہ خلف الامام کی بھی ممانعت معلوم ہوتی ہے اس کے شان نزول کے بارہ میں حافظ ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم وغیرہ نے اپنی اپنی تفسیروں اور امام بیہقی نے کتاب القرأۃ میں حضرت مجاہدؒ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بعض حضرات صحابہؓ قرأت خلف الامام کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن مجاہد کو اعلم الناس بالتفسیر کہا گیا ہے یہ امام المفسرین حضرت ابن عباسؓ کے خاص شاگرد ہیں اور تفسیر میں ان کے مقام بلند کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جیسی شخصیت ان کی خدمت کیا کرتی یہی وجہ ہے کہ تفسیر میں ان کی مراسیل حجت ہیں حنفیہ کا دوسرا استدلال صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی طویل روایت ہے جس میں واذا قرأ فانصتوا کے الفاظ آئے ہیں یعنی جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اس کے علاوہ حدیث جابرؓ بھی حنفیہ کی دلیل ہے: قال قال رسول ﷺ من کان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ کہ جس کا امام ہو تو امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور حنفیہ کے مسلک پر صریح بھی کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کر دیا گیا ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہو جاتی ہے لہٰذا اس کو قرأت کی ضرورت نہیں نیز مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ اس بارہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا اس رخ سے دیکھا جائے تو بھی احناف کا پلہ بھاری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ترک القرأۃ خلف الامام کا مسلک تقریباً اسی صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے جن میں سے متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت متشدد تھے یعنی خلفاء راشدین اربعہ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زید بن ثابت حضرت جابر حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ واللہ الموفق لاصواب والیه المرجع والماب

۸۱۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

۸۱۰: ابراہیم بن موسیٰ رازی' عیسیٰ' جعفر بن میمون بصری' ابوعثمان نہدی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُٹھو اور مدینہ میں اعلان کرو کہ قرآن کے بغیر نماز درست نہیں' اگرچہ سورۂ فاتحہ یا اس کے علاوہ کچھ اور۔

۸۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

۸۱۱: ابن بشار' یحییٰ' جعفر' ابوعثمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

جَعْفَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول اکرم ﷺ نے یہ اعلان کر دینے کا حکم فرمایا کہ سورۂ فاتحہ یا اس سے کچھ اور زیادہ (یعنی کوئی اور سورت پڑھے بغیر) نماز درست نہیں ہوتی۔

۸۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زَهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَئُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَقُولُ اللّٰهُ هَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ يَقُولُ اللّٰهُ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

۸۱۲: قعنبی' مالک' علاء بن عبدالرحمٰن' ابوالسائب' مولیٰ ہشام بن زہرہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز پڑھے (تو) اس کی نماز ناقص ہے' ناقص ہے' ناقص ہے' مکمل نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں) انہوں نے (یہ بات سن کر) میرا بازو دبایا اور فرمایا کہ اے فارس کے رہنے والے اپنے دل (ہی دل) میں پڑھ لیا کر کیونکہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے اپنے اور بندہ کے درمیان نماز کو آدھا' آدھا تقسیم کر دیا ہے آدھی نماز میری ہے اور آدھی بندہ کے لئے ہے اور میرا بندہ جو کچھ طلب کرے گا اس کو ملے گا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ تمام تعریفیں اُسی کے لئے ہیں جو کہ تمام جہان کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی اس کے بعد ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے بندہ نے سراہا (اور میری بڑائی بیان کی) اس کے بعد بندہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے میری عظمت بیان کی اس کے بعد بندہ ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان میں ہے اور میرا بندہ جو مانگے میں اس کو دوں گا۔ اس کے بعد بندہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (یہ تینوں) باتیں میرے بندہ کے لئے ہیں اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔

فاتحہ خلف الامام:

مذکورہ حدیث سے قرأت فاتحہ خلف الامام پر استدلال کیا گیا ہے اور اس مسئلہ میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ جہری نماز اور سری نماز دونوں میں امام کے پیچھے قرأت فاتحہ مکروہ تحریمی ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جہری اور سری دونوں نمازوں میں قرأت فاتحہ خلف الامام واجب ہے احناف کی دلیل آیت کریمہ: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ﴾ [الأعراف : ٢٠٤] اور حدیث من كان له امام فقراء ة الامام له قراء ة اور اسی طرح سے حدیث ((الامام ضامن)) ہے تفصیل کے لئے بذل المجہود اور درس ترمذی از ص: ۱۷۱ تا ۱۰۴ ج ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۱۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ۔

۸۱۳: قتیبہ بن سعید' ابن سرح' سفیان' زہری' محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ یا اس سے کچھ زیادہ (قرآن) نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔ سفیان نے کہا کہ یہ حدیث اس شخص کے لئے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔

۸۱۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَئُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هَذًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

۸۱۴: عبد اللہ بن نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' مکحول' محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت فرمائی لیکن آپ ﷺ پر قرآن کریم کی تلاوت گراں محسوس ہوئی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرآن پڑھتے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات اسی طرح ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

۸۱۵ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى

۸۱۵: ربیع بن سلیمان ازدی' عبد اللہ بن یوسف' ہثیم بن حمید' زید بن واقد' مکحول' حضرت نافع بن محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کے لئے نکلنے میں تاخیر کر دی تو ابو نعیم نے اقامت کہہ کر نماز پڑھانا شروع کر دی اتنے میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ ہم لوگوں نے ابو نعیم کے پیچھے صف باندھی اور ابو نعیم بلند آواز سے قراءت فرما رہے تھے

أَبُو نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَائَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَائَةِ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَائَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا نَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَئُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سورۂ فاتحہ کی قراءت فرمانے لگے۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ کی قراءت کرتے ہوئے سنا حالانکہ ابونعیم بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہری نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کے لئے قراءت کرنا مشکل ہو گیا نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ جس وقت میں بلند آواز سے (قرآن) پڑھتا ہوں تو تم لوگ تب بھی قراءت کرتے ہو ہم میں سے بعض نے عرض کیا جی ہاں ہم لوگ اس طرح کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس طرح) نہ پڑھا کرو میں بھی کہوں مجھ سے قرآن لڑ جھگڑ رہا ہے۔ جب میں بلند آواز سے قرآن پڑھوں تو سورۂ فاتحہ کے علاوہ تم لوگ کچھ نہ پڑھا کرو۔

۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوا فَكَانَ مَكْحُولٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُولٌ اقْرَأْ بِهَا فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا فَإِنْ لَمْ يَسْكُتْ اقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

۸۱۶: علی بن سہل رملی، ولید بن جابر، سعید بن عبدالعزیز، عبداللہ بن علاء، حضرت مکحول نے حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن صامت سے دوسری حدیث بھی اسی طرح روایت کی ہے راوی نے کہا کہ حضرت مکحول مغرب اور عشاء ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھتے۔ مکحول نے فرمایا کہ اگر امام جہری نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سکتہ کرے تو اس وقت آہستہ سے (مقتدی) سورۂ فاتحہ کی آہستہ قراءت کرے اور اگر وہ سکتہ نہ کرے تو امام سے قبل یا امام کے ہمراہ یا اس کے بعد پڑھ لے اور اس کو ترک نہ کرے۔

بَابُ مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ

باب: جہری نماز میں قراءت چھوڑنے کے احکام

۸۱۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۸۱۷: قعنبی، مالک، ابن شہاب، ابن اکیمہ لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جہری نماز میں

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَائَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَائَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِرَائَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى حَدِيثَ ابْنِ أُكَيْمَةَ هَذَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى مَعْنَى مَالِكٍ۔

۸۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ بِمَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَائَةِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ و قَالَ ابْنُ السَّرْحِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَانْتَهَى النَّاسُ و قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ مِنْ بَيْنِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ وَتَكَلَّمَ الزُّهْرِيُّ بِكَلِمَةٍ لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ مَعْمَرٌ إِنَّهُ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَانْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى قَوْلِهِ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ وَرَوَاهُ

سے ایک نماز) پڑھ کر فارغ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی کسی شخص نے تم لوگوں میں سے میرے ہمراہ قرآن کریم پڑھا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میں نے پڑھا تھا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی تو میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوگیا کہ (نہ معلوم) کوئی شخص مجھ سے قرآن کریم چھینے لیتا ہے (یعنی کسی شخص کے قراءت کرنے کی وجہ سے مجھے قراءت میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے) راوی نے کہا اس کے بعد سے لوگ جہری نماز میں قراءت کرنے سے رُک گئے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن اکیمہ کی مذکورہ روایت کو معمر' یونس اسامہ بن زید۔ نے زہری سے مالک کی طرح بیان کیا ہے۔

۸۱۸: مسدد' احمد بن مروزی' محمد بن احمد بن خلف' عبداللہ بن محمد زہری' ابن السرح' سفیان' زہری' ابن اکیمہ' سعید بن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید نماز فجر پڑھائی۔ اس کے بعد روایت مذکورہ بالا کی طرح مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰن تک بیان کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ معمر نے زہری کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کے بعد سے لوگ (امام کے پیچھے جہری نماز میں) قراءت کرنے سے باز آ گئے اور عبداللہ بن محمد زہری نے مِنْ بَیْنِھِمْ کے الفاظ بیان کئے۔ سفیان نے کہا کہ زہری نے کچھ کہا جس کو میں نے نہیں سنا۔ معمر نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ رُک گئے کا کلمہ ہے۔ (یعنی فانتھی الناس کا جملہ ہے) ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے اس روایت کو زہری سے روایت کیا اور ان کی حدیث کے آخری الفاظ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰن (یعنی مجھے کیا ہوگیا کہ میں قرآن سے چھینا جاتا ہوں) اور اوزاعی نے زہری سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ اس کے بعد سے مسلمانوں کو نصیحت ہوئی اور جس نماز میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہراً پڑھتے تھے تو اس نماز میں (مسلمان قرآن کریم جہراً) نہیں پڑھتے تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محمد بن یحییٰ فارس سے سنا وہ فرماتے

الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِيهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَئُونَ مَعَهُ فِيمَا جَهَرَ بِهِ ا قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ قَوْلُهُ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

تھے کہ فَانْتَهَى النَّاسُ (یعنی لوگ قراءت سے منع کر دیئے گئے) یہ زہری کا کلام ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى الْقِرَائَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ

باب: جب جہری نماز نہ ہو تو قراءت کرے

۸۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلْفَهُ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ قَالُوا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَلَيْسَ قَوْلُ سَعِيدٍ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَهَرَ بِهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ لَوْ كَرِهَهُ نَهَى عَنْهُ۔

۸۱۹: ابوالولید طیالسی' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر عبدی' شعبہ' قتادہ' زرارہ' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قراءت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ کس نے (میرے پیچھے قرآن) پڑھا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایک شخص نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ سمجھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی مجھ سے قرآن کریم کی قراءت میں جھگڑ رہا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالولید کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا کہ کیا حضرت سعید بن مسیب نے نہیں فرمایا کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو خاموش رہو۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ (حکم) اس وقت ہے جب قرآن کریم آواز سے پڑھا جائے۔ ابن کثیر کی حدیث میں یہ ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ شاید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے کو ناپسند فرمایا؟ قتادہ نے فرمایا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم برا سمجھتے تو منع فرما دیتے۔

۸۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا۔

۸۲۰: ابن مثنیٰ' ابن ابی عدی' سعید' قتادہ' زرارہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ (میرے پیچھے) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ کس نے پڑھی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سمجھا کہ مجھ سے گویا قرآن کریم چھینا جاتا ہے۔

بَاب مَا يُجْزِءُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنْ الْقِرَاءَةِ

باب: عجمی اور اُمّی کو کس قدر قراءت کافی ہے؟

شرح الالفاظ: اصطلاح میں اُمّی وہ شخص کہلاتا ہے جو کہ ناخواندہ یعنی ان پڑھ ہو اور عجمی وہ شخص کہلاتا ہے جو کہ عرب کی سرزمین کے علاوہ دیگر ممالک میں سے کسی ایک کا باشندہ ہو۔

۸۲۱ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔

۸۲۱: وہب بن بقیہ' خالد' حمید اعرج' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت تلاوت قرآن میں مشغول تھے اور ہم میں اعرابی (یعنی جنگل کے رہنے والے) لوگ بھی تھے اور باہر کے (یعنی غیر عرب وغیرہ) بھی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو دیکھ کر) فرمایا کہ پڑھو! سب سے بہتر عنقریب ایسی اقوام ہوں گی کہ جو قرآن کریم کو تیر کے مانند درست کریں گی (یعنی وہ لوگ تجوید میں) مبالغہ کریں گے اور وہ لوگ قرآن کریم جلدی پڑھیں گے اور رُک رُک کر نہیں پڑھیں گے یا اس حدیث کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ لوگ دنیا ہی میں قرآن کریم پڑھنے کا عوض حاصل کریں گے اور وہ لوگ آخرت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے پڑھتے وقت دل میں عظمت قرآن بھی ہو اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے پڑھا جائے قرآن کریم کی تلاوت کر کے معاوضہ وصول نہ کیا جائے نیز جس شخص کی اتنا بھی قرآن یاد نہ ہو جو نماز میں پڑھ سکے تو اس کے لئے تسبیحات اور وظائف بیان فرمائے نماز کے صحیح ہونے کے واسطے اتنا قرآن کریم یاد ہو جس سے نماز درست ہو جائے۔

۸۲۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِءُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يَتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يَتَأَجَّلُهُ۔

۸۲۲: احمد بن صالح' عبد اللہ بن وہب' عمرو بن لہیعہ' بکر بن سوادہ' وفاء بن شریح صدفی' سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم لوگ تلاوت قرآن میں مشغول تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس کی ایک کتاب ہے اور اس کو پڑھنے والے کالے' سفید' سرخ سبھی قسم کے (لوگ) ہیں۔ اے لوگو! اس کو پڑھو اس سے پہلے کچھ قومیں آئیں گی اور قرآن کریم کو اس طرح مضبوط کریں گی کی جس طرح تیر کو ٹھیک اور درست کیا جاتا ہے لیکن وہ لوگ دنیا میں قرآن کا عوض حاصل کریں گے اور آخرت کیلئے اجر نہیں رکھیں گے (یعنی ثواب آخرت سے محروم رہیں گے)۔

۸۲۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ

۸۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' سفیان ثوری' ابوخالد دالانی' ابراہیم' حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم

أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ۔

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھوڑا سا بھی قرآن کریم یاد نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں کہ جو قرآن کریم کے بدلے میں میرے لئے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (یہ سن کر) اس شخص نے عرض کیا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف ہوئی۔ آپ ﷺ میرے نفع کے لئے کچھ ارشاد فرمائیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کہا کرو اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي (یا اللہ مجھ پر رحم فرما مجھے رزق عطا فرما اور صحت و عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت نصیب فرما) جب وہ شخص اُٹھا تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی اس شخص نے خوش ہو کر یہ اشارہ کیا کہ میں نے بڑی دولت حاصل کر لی) آنحضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اس شخص نے خیر و برکت سے اپنا دامن بھر لیا۔

ایک استدلال:

حدیث بالا سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم کی کوئی سورت یاد نہ ہو سکے وہ نماز میں اسے بھی پڑھ لے بعض حضرات نے فرمایا یہ اوراد و وظائف کے لئے ہے اور نماز کی صحت کے لئے کچھ نہ کچھ قرآن پڑھنا ضروری ہے۔ ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ [المزمل : ۲۰]

۸۲۴ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا۔

۸۲۴: ابوتوبہ' ربیع بن نافع' ابواسحاق فزاری' حمید' حسن' حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے ہم لوگ نمازِ نفل میں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دُعا مانگ لیتے تھے اور رکوع سجدے میں تسبیح پڑھتے تھے۔

۸۲۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِمَامًا أَوْ خَلْفَ إِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ ق وَالذَّارِيَاتِ۔

۸۲۵: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد نے حمید سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں نفل کا ذکر نہیں کیا حضرت حسن ظہر و عصر میں امامت کرنے کی صورت میں یا امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کی صورت میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور تسبیح کہتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سورۂ قٓ اور والذاریات کے بقدر پڑھتے تھے۔

بَابُ تَمَامِ التَّكْبِيرِ

باب: نماز میں تکبیر کون کونسے مواقع پر کہے؟

٨٢٦ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي وَقَالَ لَقَدْ صَلَّى هَذَا قَبْلُ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا قَبْلَ صَلَاةِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

٨٢٦: سلیمان بن حرب' حماد' غیلان بن جریر' حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ سجدہ میں جاتے' رکوع میں جاتے اور آپ دو رکعات پڑھ کر اُٹھتے تو تکبیر فرماتے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ انہوں نے ایسی نماز پڑھی ہے یا کہا کہ ایسی نماز پڑھائی کہ جیسی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھایا کرتے تھے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب میں تکبیرات انتقالیہ کا ذکر ہے صرف رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا باقی اٹھتے بیٹھتے اللہ اکبر ہی کہنا ہے۔

٨٢٧: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي اثْنَتَيْنِ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْكَلَامُ الْأَخِيرُ يَجْعَلُهُ مَالِكٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ

٨٢٧: عمر بن عثمان' ان کے والد ماجد' بقیہ' شعیب' زہری' حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز فرض اور غیر فرض نماز میں پہلے تکبیر فرماتے تھے اس کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے پھر سجدہ سے پہلے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے سر اُٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جانے لگتے تو اللہ اکبر فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے سر اُٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ جب دو رکعت پڑھ کر قعدہ سے فارغ ہو کر اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے تک ہر ایک رکعت میں ایسا ہی کرتے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ کی قسم میں تم لوگوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپ ﷺ کی نماز یہی تھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ مالک اور زبیدی وغیرہ نے اس کو ہی آخری کلام فرمایا ہے اور عبد الاعلیٰ نے معمر اور شعیب بن ابی حمزہ کے واسطہ سے زہری سے اسی کے مطابق نقل فرمایا ہے۔

وَوَافَقَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ شُعَيْبَ بْنَ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۸۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ الشَّامِيِّ و قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَاهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَمْ يُكَبِّرْ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يُكَبِّرْ۔

۸۲۸: محمد بن بشار' ابن مثنیٰ' ابوداؤد' شعبہ' حسن بن عمران شامی' حضرت ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ تکبیر کو پورا نہیں کرتے تھے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو تکبیر نہیں فرماتے تھے (بلکہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے تھے) اسی طریقہ پر جب سجدہ کا قصد فرماتے تو تکبیر نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی جب سجدہ سے کھڑے (یعنی فارغ) ہوتے تو تکبیر فرماتے۔

ایک ضروری وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث پر عمل نہیں ہے اور یہ حدیث معمول بہا نہیں ہے رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت کے علاوہ اور جملہ مواقع پر اللہ اکبر کہنا احادیث سے ثابت ہے اور اس حدیث میں ایک راوی حسن بن عمران مجہول ہیں محدثین نے ان پر کلام کیا ہے اس لئے یہ روایت قابل عمل نہیں ہے۔

اس مسئلہ میں جمہور رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہئے اور اس کے بعد دونوں ہاتھ کو پھر ناک پھر پیشانی کو اور سجدہ سے اُٹھتے وقت اس کے برعکس کیفیت ہونا چاہئے البتہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سجدہ میں جاتے وقت پہلے زمین پر ہاتھ رکھے جائیں اس کے بعد گھٹنے۔ قد اختلف الفقهاء فيه فذهب الجمهور وعامة الفقهاء الى استحباب وضع الركبتين قبل اليدين ورفعهما عند النهوض قبل رفع الركبتين۔ الخ (بذل المجهود ص ٦٤ ج ٢) یہ روایت قابل عمل نہیں ہے۔

بَابِ كَيْفَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

باب: سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو ٹیکے یا ہاتھوں کو؟

۸۲۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

۸۲۹: حسن بن علی' حسین بن عیسیٰ' یزید بن ہارون' شریک' عاصم بن کلیب' ان کے والد ماجد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کو (زمین پر رکھنے سے قبل) زمین پر رکھتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ سے) اُٹھتے تو گھٹنوں کے (اُٹھانے سے) قبل ہاتھوں کو اُٹھاتے۔

خُلاصۃ الباب: سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے پھر ہاتھ رکھے جائیں یہی جمہور ائمہ کا مسلک ہے کیونکہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین سے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا جائے البتہ امام مالک کے نزدیک مسنون یہ ہے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھا جائے ان کی دلیل حدیث ابو ہریرہؓ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں اونٹ کی طرح نہ بیٹھنا چاہئے کیونکہ اونٹ پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے لہٰذا گھٹنے پہلے زمین پر ٹیکنا ناپسندیدہ ہوا جمہور اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس میں ایک راوی محمد بن عبداللہ ابن الحسن کا سماع ابوالزناد سے مشکوک ہے دوسرے اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تب بھی اس سے جمہور کا مسلک ثابت ہوتا ہے نہ کہ امام مالک کا کیونکہ اونٹ بیٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کو پہلے زمین پر رکھتا ہے یہ اور بات کہ اس میں ہاتھوں میں بھی گھٹنے ہوتے ہیں لہٰذا اس ممانعت کا مطلب یہ ہوگا کہ ہاتھ پہلے نہ رکھے جائیں۔

۸۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثَ الصَّلَاةِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ۔

۸۳۰: محمد بن معمر' حجاج بن منہال' ہمام' محمد بن جحادہ' حضرت عبدالجبار بن وائل اپنے والد ماجد سے اسی طریقہ پر روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر پڑتے' ہمام نے شقیق' عاصم بن کلیب اور ان کے والد ماجد سے بھی اسی طریقہ پر روایت فرمایا ہے اور ان میں سے کسی کی روایت میں گمان غالب یہ ہے کہ محمد بن جحادہ کی روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے (فارغ ہو کر) کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں زانوں پر سہارا فرما کر گھٹنوں کے بل اُٹھتے۔

۸۳۱ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۸۳۱: سعید بن منصور' عبدالعزیز بن محمد' محمد بن عبداللہ حسن' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص سجدہ میں جائے تو اُونٹ کی مانند نہ بیٹھے بلکہ (زمین پر) اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے قبل رکھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال پر ایک حدیث:

حدیث بالا سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے قبل زمین پر رکھنا مسنون ہے۔ بعض حضرات نے اس حدیث کو منسوخ فرمایا ہے۔ بہر حال جمہور نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف فرمایا ہے کیونکہ اس روایت کے راوی محمد بن عبداللہ بن الحسن کا یہ حدیث سننا ابوالزناد سے مشکوک ہے دیگر یہ کہ

اگر یہ حدیث صحیح ہو جب بھی اس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ پہلے گھٹنوں کا رکھنا مسنون ہے کیونکہ اُونٹ کے ہاتھوں میں بھی گھٹنے ہوتے ہیں لہٰذا مفہوم حدیث یہ ہے کہ ہاتھوں کو پہلے نہ رکھا جائے۔قال الشوکانی الحدیث اخرجه الترمذی و قال غریب لا نعرفه من حدیث ابی الزناد وقال لا ادری سمع من ابی الزناد۔ الخ (بذل المجهود ص ٦٤' ج٢)

بَابُ النُّهُوْضِ فِي الْفَرْدِ — باب: پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر کس طرح اُٹھے؟

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے جلسہ استراحت کے بارے میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد جلسہ استراحت مسنون ہے لیکن حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک' امام احمد رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت سنت نہیں ہے بلکہ اس کے بجائے سیدھا کھڑا ہونا اولیٰ ہے البتہ اس عمل کے جواز کے احناف بھی قائل ہیں۔ فی هذه الاحادیث دلیل للشافعیة وغیرهم علی استحباب جلسة الاستراحة فقال مالك والاوزاعی والثوری وابوحنیفة ینهض علی صدور قدمیه ولا یجلس (بذل المجهود ص ٦٥ ج٢) بہرحال مذکورہ بالا حدیث کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ بیان جواز یا عذر کی حالت پر محمول ہے چونکہ حضرت نبی اکرم ﷺ کا آخر عمر میں بدن مبارک بھاری ہو گیا تھا ہو سکتا ہے یہ حدیث اس وقت سے متعلق ہو۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ۔

۸۳۲: قتیبہ بن سعید' عبداللہ بن نافع' محمد بن عبداللہ بن حسن ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص بحالت نماز اس طریقہ سے بیٹھتا ہے کہ جس طرح اُونٹ بیٹھتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے استدلال کر کے امام شافعی پہلی اور تیسری رکعت میں سجدہ سے فراغت کے بعد جلسہ استراحت کو مسنون قرار دیتے ہیں اس کے برخلاف جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک جلسہ استراحت مسنون نہیں اس کے بجائے سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے جمہور کا استدلال صحیح بخاری میں مسیٔ فی الصلوٰۃ کی حدیث سے ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے جس میں حضور ﷺ نے حضرت خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ کو نماز کا صحیح طریقہ بتاتے ہوئے سجدہ کی تعلیم کے بعد فرمایا: ثم ارفع حتی تستوی قائما یعنی سجدہ سے سر اٹھا یہاں تک کہ تو سیدھا ہو جائے پھر تمام نماز اسی طرح کرتا رہے اس میں آپؐ نے دوسری رکعت سجدہ کے بعد نماز کی ہر رکعت میں سیدھا کھڑا ہونے کا حکم دیا اور بیٹھنے کا نہیں دیا قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ والی رکعتوں کو خارج کرنے کے بعد ظاہر ہے کہ یہ حکم پہلی اور تیسری رکعت پر بھی لگے گا جمہور کے دلائل اور بھی ہیں۔

۸۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَ نَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى

۸۳۳: مسدد' اسمٰعیل بن ابراہیم ایوب' حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ بخدا میں صرف اس لئے نماز پڑھتا ہوں تا کہ

مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ صَلّٰى قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ إِمَامَهُمْ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى قَعَدَ ثُمَّ قَامَ۔

آپ لوگوں کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا طریقہ) دکھلا دوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ ایوب نے فرمایا کہ میں نے قلابہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح ہمارے یہ شیخ امام عمرو بن سلمہ پڑھتے ہیں (اسی طرح نماز پڑھی) انہوں نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جب وہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو ذرا بیٹھ کر کھڑے ہوتے تھے۔

۸۳۴ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ۔

۸۳۴: زیاد بن ایوب' اسمٰعیل' ایوب' حضرت ابوقلابہؓ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ میں اس نیت سے (تم لوگوں کے سامنے) نماز پڑھوں گا تا کہ میں بتلا دوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ راوی فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے پہلی رکعت کے آخری سجدہ سے سر اُٹھایا تو وہ صرف بیٹھ گئے۔

۸۳۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

۸۳۵: مسدد' ہشیم' خالد' ابوقلابہ' حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی یا تیسری رکعت سے اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہ ہوتے۔

بَابُ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا

خلاصۃ الباب: اقعاء کے دو معنی بیان فرمائے گئے ہیں ایک معنی تو یہ کہ آدمی اپنی سرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں کو اس طریقہ پر کھڑا کرے کہ دونوں گھٹنے دونوں شانوں کے بالمقابل ہو جائیں اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لے تو یہ بالاتفاق مکروہ ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ دونوں پاؤں کو پنجوں کے بل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھ جائے اس اقعاء میں اختلاف ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس اقعاء کو دونوں سجدوں کے درمیان سنت فرماتے ہیں' باقی تینوں ائمہ اس کو بھی مکروہ فرماتے ہیں۔ ان الشافعی نص علی استحبابه فی الجلوس بین السجدتین وله نص اخر وهو الاشهر ان السنة فيه الافتراش وقد علمت ان الاقعاء علی کلا نوعیه مکروه عند الحنفیة (بذل المجهود ص ٦٦' ج ٢)

۸۳۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

۸۳۶: یحییٰ بن معین' حجاج بن محمد' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت طاؤس سے

بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جُفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ۔

مروی ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجدہ کے درمیان اقعاء کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسنون ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم لوگ تو اس کو (یعنی اقعاء کو) پاؤں پر ظلم سمجھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

پاؤں پر ظلم:

مذکورہ بالا حدیث میں ''پاؤں پر ظلم'' کے الفاظ اس لئے فرمائے گئے کیونکہ جسم کا پورا وزن پاؤں ہی پر پڑتا ہے اور نیچے کھڑے ہونے کی بنا پر پاؤں کو جسم کا بوجھ محسوس ہوتا ہے اور آدمی بے ہیئت ہو کر بیٹھتا ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ

باب: رکوع سے سر اُٹھاتے وقت کیا کہے؟

۸۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِينَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا أَبَا الْحَسَنِ بَعْدُ فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

۸۳۷: محمد بن عیسیٰ' عبداللہ بن نمیر' معاویہ' وکیع' محمد بن عبید' اعمش' عبید بن حسن' حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے وقت سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کہتے۔ حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج عن عبید ابی الحسن سے فرمایا اور اس حدیث میں ''بعد الرکوع'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ سفیان نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے شیخ ابوالحسن سے ملاقات کی (اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا) تو انہوں نے اس روایت میں بعد الرکوع کے الفاظ بیان نہیں فرمائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو شعبہ نے ابوعصمہ' اعمش' عبید کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے بعد الرکوع کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ سے رکوع اور سجدہ کی طرح قومہ اور جلسہ میں بھی جو کلمات اور جو دعائیں منقول و ماثور ہیں ظاہر ہے کہ وہ سب نہایت ہی مبارک اور مقبول دعائیں البتہ اگر نماز پڑھنے والا امام ہو تو حضور ﷺ کی ہدایت کے مطابق اس کو اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اس کا طرزِ عمل مقتدیوں کے لئے زحمت و مشقت کا باعث نہ بن جائے۔

۸۳۸ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُودٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ اللّٰهُمَّ لَمْ يَقُلْ مَحْمُودٌ اللّٰهُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

۸۳۸: مؤمل بن فضل حرانی' ولید (دوسری سند) محمود بن خالد' ابومسہر (تیسری سند) ابن سرح' بشر بن بکر (چوتھی سند) محمد بن مصعب' عبداللہ بن یوسف' سعید بن عبدالعزیز' عطیہ بن قیس' قزعہ بن یحییٰ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد (یہ دُعا) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمٰوٰت وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لِمَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ اس روایت میں محمود نے وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ کے الفاظ کا اضافہ کیا اس کے بعد متفق ہوئے لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ کے الفاظ فرمائے بشر نے فرمایا محمود نے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے الفاظ نہیں فرمائے البتہ محمود نے اللهم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرمایا۔

۸۳۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۸۳۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوصالح سمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ تم میں سے جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے مطابق ہو جائے گا تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۸۴۰ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُولُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَكِنْ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

۸۴۰: بشر بن عمار' اسباط' مطرف' عامر نے کہا کہ مقتدی حضرات (نماز کے دوران) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نہ کہیں بلکہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دُعا

۸۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

۸۴۱: محمد بن مسعود' زید بن حباب' کامل' ابوالعلاء' حبیب بن ابی ثابت حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان (یہ دُعا) پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (یعنی اے پروردگار مجھ کو معاف فرما دیجئے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت ہدایت (کاملہ) اور رزق عطا فرما۔

بَاب رَفْعِ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الرِّجَالِ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ

باب: امام کے ساتھ جب خواتین نماز پڑھ رہی ہوں تو وہ مردوں کے بعد سجدہ سے سر اُٹھائیں

۸۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُءُوسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔

۸۴۲: محمد بن متوکل عسقلانی' عبدالرزاق' معمر' عبداللہ بن مسلم اخی الزہری مولیٰ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ تم میں سے جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے جب تک مرد (سجدہ سے) سر نہ اُٹھائیں وہ (سجدہ سے) سر نہ اُٹھائے تاکہ مرد کی ستر پر (عورت کی) نگاہ نہ پڑے۔

عورتوں کو مردوں سے قبل سجدہ سے سر اُٹھانے کی ممانعت:

حدیث بالا میں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں مرد تہبند ہی زیادہ تر باندھتے تھے جس کی بنا پر یہ اندیشہ تھا کہ اگر عورتیں مردوں کے سجدہ سے سر اُٹھانے سے قبل سر اُٹھائیں گی تو ایسا نہ ہو کہ مردوں کی شرمگاہ یا ستر پر عورتوں کی نگاہ پڑ جائے اس وجہ سے عورتوں کو مردوں نے قبل سجدہ سے سر اُٹھانے سے منع فرمایا گیا۔ اس سلسلہ میں عبارت بذل المجہود میں ملاحظہ ہو: ویحتمل ان یکون من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما الرد صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَاب طُولِ الْقِيَامِ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: رکوع سے سر اُٹھا کر کتنی دیر تک کھڑا رہے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار

۸۴۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۸۴۳: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابن ابی لیلیٰ' حضرت براء بن عازب

عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ سُجُودُهُ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان کا بیٹھنا سب برابر کا ہوتا۔

۸۴۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَمَامٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ وَكَانَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ۔

۸۴۴: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' ثابت' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز کسی دوسرے کے پیچھے نہیں پڑھی آپ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' فرماتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم لوگ یہ کہتے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ بھول گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے اور سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر بیٹھتے کہ ہم لوگ یہ سمجھتے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ بھول گئے ہیں۔

نمازِ نبوی:

حضرت رسول کریم ﷺ فرائض میں چھوٹی چھوٹی سورتیں تلاوت فرماتے۔ ارکان کو خشوع و خضوع سے ادا فرماتے۔ مذکورہ بالا احادیث میں آپ ﷺ کی نماز کو نہایت جامع انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔

۸۴۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ كَرَكْعَتِهِ وَسَجْدَتِهِ وَاعْتِدَالَهُ فِي الرَّكْعَةِ كَسَجْدَتِهِ وَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَسَجْدَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَرَكْعَتُهُ وَاعْتِدَالُهُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ

۸۴۵: مسدد' ابو کامل' ابوعوانہ' ہلال بن ابی حمید' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی نماز کو بطورِ خاص کرتے دیکھا تو میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے نماز میں کھڑے ہونے کو رکوع اور سجدہ کی طرح اور قومہ کو سجدہ کی طرح اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا سب تقریباً برابر (برابر) پایا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا رکوع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں رکعات کے بیچ میں اعتدال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور اس کے بعد دوسرا سجدہ اور اس کے بعد دونوں سجدوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ اور سلام کے بعد لوگوں کی طرف پھرنے تک بیٹھنا یہ تمام قریب قریب (برابر) ہوتا تھا۔

التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

تعدیل ارکان کی بحث:

حضرت امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تعدیل ارکان واجب ہے یعنی اس کے ترک سے فرض ادا ہو جائے گا۔ بہرحال مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ آپ ﷺ نماز کے ارکان خشوع وخضوع سے ادا فرماتے اور تعدیل ارکان کا پورا پورا خیال فرماتے۔

بَاب صَلَاةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: سکون واطمینان سے رکوع وسجدہ نہ کرنے والے کی نماز

۸۴۶ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۸۴۶: حفص بن عمر النصری' شعبہ' سلیمان' عمارہ بن عمیر' ابومعمر' حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان جب تک رکوع وسجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے اس کی نماز (درست) نہیں ہوتی۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا کا حاصل یہ ہے کہ اگرچہ فی نفسہٖ فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن تعدیل ارکان کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے کامل درجہ کا ثواب نہیں ملتا جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلہ میں ہے: هذا الكلام يدل على ان ما ذكر قبل من قوله فانك لم تصل فنفى الصلوة فيه محمول على نفى الكمال فان وقوع النقص فى الصلوة لا يستلزم بطلانها الخ۔ (بذل المجهود ص ۷۳)

اقامت صلب (پشت سیدھا کرنا) تعدیل وطمانیت سے کنایہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر مستقر ہو جائیں حدیث مذکور کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یہ حضرات لَا تُجْزِءُ کے الفاظ سے استدلال کرتے ہیں نیز ان کا استدلال حضرت خلاد بن رافعؓ کے واقعہ سے بھی ہے جس مین انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا لوٹ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ صلوٰۃ تو اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الاعادہ رہے گی۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ فرض اور سنت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی ہے۔ امام صاحب کی دلیل بھی حضرت خلاد بن رافع کا واقعہ ہے جس کے آخر میں آپ کا ارشاد بھی موجود ہے ماذا فعلت ذالك قدتمت صلوتك وان انتقصت شيئا انتقصت من صلوتك ۔ اس میں آپؐ نے تعدیل ارکان کے ترک پر نماز

کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرام نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیل ارکان کے ترک پوری نماز باطل نہیں ہوگی البتہ اس میں شدید نقصان آ جائے گا۔

۸۴۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا شَيْئًا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغْ الْوُضُوءَ۔

۸۴۷: قعنبی، حضرت انس بن عیاض (دوسری سند) ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اُس وقت حضرت رسول اکرم ﷺ (بھی) مسجد میں تشریف فرما تھے اس شخص نے (جلدی جلدی) نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ کر آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا آنحضرت ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا' پھر (دوبارہ) نماز پڑھ کر آ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص گیا اور (دوبارہ پھر) نماز پڑھ کر آیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جیسی کہ اس سے قبل پڑھی تھی اور آ کر سلام کیا۔ حضرت رسول اکرمؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا' پھر نماز پڑھ کر آ' تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے تین مرتبہ (اسی طرح جلدی جلدی) نماز پڑھی۔ (تیسری مرتبہ نماز لوٹانے کے بعد) اس شخص نے عرض کیا کہ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے میں تو (اس طریقہ کے علاوہ) دوسرے طریقہ سے نماز پڑھنا نہیں جانتا۔ مجھے آپ (نماز پڑھنا) سکھا دیں۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نے نماز پڑھنے کے لئے اُٹھے تو تکبیر کہہ اس کے بعد جو ہو سکے قرآن کریم میں سے پڑھ اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر اس کے بعد اُٹھ اور سیدھا کھڑا ہو اس کے بعد (سکون و) اطمینان سے سجدہ کر اور اس کے بعد اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر پوری نماز میں اسی طرح کر' ابوداؤد کہتے ہیں کہ قعنبی نے بواسطہ سعید بن ابی سعید' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں اس طرح ہے۔ جب تو نے اس طرح کر لیا تو تیری نماز پوری ہوگئی اور جو اس (بتلائے ہوئے) طریقہ نماز میں سے کمی کی تو اپنی نماز میں سے کمی کی اور اس روایت میں یہ (اضافہ) بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو (یعنی اچھی طرح سنن و آداب وغیرہ کی رعایت کر کے وضو کرو)۔

۸۴۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنْ النَّاسِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَيَضَعَ الْوُضُوءَ يَعْنِي مَوَاضِعَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُكَبِّرُ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۸۴۸: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ' علی بن یحییٰ بن خلاد کے چچا سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اس کے بعد مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (اچھی طرح) وضو نہ کرے کامل وضو اس کے بعد وہ تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور اس کی ثنا بیان کرے اور قرآن مجید میں سے جس قدر چاہے تلاوت کرے اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور اطمینان سے رکوع کرے اور اس طرح رکوع کرے کہ (بدن کے) تمام جوڑ اپنے مقام پر آ جائیں۔ اس کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے اور (بالکل) سیدھا کھڑا ہو جائے اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ تمام جوڑ اپنی جگہ آ جائیں (یعنی سکون واطمینان سے سجدہ کرے) اور اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور سجدہ سے سر اُٹھائے۔ یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور اطمینان سے دوسرا سجدہ کرے کہ سب جوڑ اپنی جگہ پر آ جائیں۔ اس کے بعد سر اُٹھائے اور تکبیر کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

۸۴۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ ثُمَّ يَقْرَأَ مِنْ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ ثُمَّ

۸۴۹: حسن بن علی' ہشام بن عبد الملک' حجاج بن منہال' ہمام' اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ' علی بن یحییٰ' ان کے والد سے' اُن کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں یہ مزید ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو پورا نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم فرمایا اور کہ وہ اپنا چہرہ دھوئے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں کو دھوئے ٹخنوں تک۔ اس کے بعد تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے پھر جتنا ہو سکے قرآن پڑھے۔ اس کے بعد (اُوپر کی روایت کی طرح) بیان کیا اور اس کے بعد فرمایا پھر وہ تکبیر کہے اور سجدہ میں جائے تو اپنا چہرہ زمین یا اپنا ماتھا اطمینان سے زمین پر ٹکا دے یہاں تک کہ بدن کے جوڑ کو آرام مل سکے اور وہ

يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ فَيُمَكِّنَ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمَ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى تَفْرُغَ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ۔

ڈھیلے ہو جائیں اس کے بعد تکبیر کہے اور اپنی نشست پر سیدھا بیٹھے اور اپنی کمر کو سیدھا کرے (راوی نے) اس طریقہ سے چاروں رکعات کو (پورے طور پر نماز سے) فراغت تک بیان کیا اور (فرمایا) کہ کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اس طرح نہ کرے (یعنی مذکورہ طریقہ پر نماز نہ پڑھے)

۸۵۰ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَقَالَ إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى۔

۸۵۰: وہب بن بقیہ' خالد' محمد بن عمرو' علی بن یحییٰ ابن خلاد' ان کے والد ماجد' حضرت رفاعہ بن رافع سے یہی واقعہ روایت ہے اور اس میں اس طرح ہے کہ جب تو (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑا ہو اور اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کرے تو تکبیر پڑھ اور سورۂ فاتحہ پڑھ اور قرآن کریم میں سے جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ پڑھے۔ جب رکوع میں جائے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ اور پنی کمر کو سیدھا رکھ اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں ٹھہر جا۔ جب (سجدہ سے) سر اُٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ۔

۸۵۱ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا أَنْتَ قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَكَبِّرِ اللَّهَ تَعَالَى ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ فَاطْمَئِنَّ وَافْتَرِشْ فَخِذَكَ الْيُسْرَى ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ إِذَا قُمْتَ فَمِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ۔

۸۵۱: مؤمل بن ہشام' اسمٰعیل' محمد بن اسحٰق' علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع' ان کے والد ماجد' ان کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہی واقعہ روایت ہے اور اس میں اس طرح ہے کہ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو پروردگار کی تکبیر کہہ اور پھر جو کچھ قرآن میں سے آسان ہو پڑھ راوی نے فرمایا کہ جب تو قعدۂ اولیٰ میں بیٹھے تو اطمینان سے بیٹھ اور بائیں ران کو بچھا دے اس کے بعد تشہد پڑھ۔ جب کھڑے ہو تو اسی طرح کرو یہاں تک کہ نماز سے فراغت حاصل کرلو۔

۸۵۲ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ

۸۵۲: عباد بن موسیٰ' اسمٰعیل بن جعفر' یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی' ان کے والد ماجد' ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ رُوایت ہے اور اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کر جس

اللّٰهِ ﷺ فَقَصَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ ثُمَّ كَبِّرْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ بِهِ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ وَقَالَ فِيهِ وَإِنْ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ۔

طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے بعد تشہد پڑھ اس کے بعد تکبیر کہہ اور اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس کو پڑھ ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ' اگر تو نے اس میں سے کچھ کمی کی تو اپنی نماز میں سے کمی کی۔

اگر کسی کو قرآن یاد نہ ہو سکے:

حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو الحمد شریف یا کوئی دوسری سورت یاد نہ ہو سکتی ہو تو اس کو کم از کم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سکھا دینا چاہئے۔

۸۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ هٰذَا لَفْظُ قُتَيْبَةَ۔

۸۵۳: ابوالولید طیالسی' لیث ' یزید بن ابی حبیب' جعفر بن حکم' (دوسری سند) قتیبہ' لیث' جعفر بن عبداللہ انصاری' تمیم بن محمود' حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (نماز میں) کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے سے اور درندے کی طرح سے بازو پھیلانے سے اور (نماز کے لئے) مسجد میں (کوئی) ایک جگہ متعین کر لینے سے کہ جیسے اُونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔ یہ الفاظ قتیبہ کے ہیں۔

جلدی جلدی سجدہ کرنا:

حدیث بالا میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے مُراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جلدی جلدی نماز کے ارکان ادا کرنے سے اور جلدی جلدی سجدے میں جانے سے منع فرمایا اور جلدی جلدی سجدے میں جانے کو کوّے کی ٹھونگ کے مشابہ قرار دیا اسی طرح نماز میں بحالتِ سجدہ ہاتھوں کو زمین سے ملا دینا اور پیٹ کو ران سے ملا دینا اس سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا اور اس حدیث میں نماز کے لئے کسی خاص جگہ کو متعین کر لینا اس سے بھی منع فرمایا گیا اور نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کر لینا کہ دوسری جگہ نماز نہ پڑھی جائے اس کو مکروہ فرمایا گیا ہے صاحب بذل المجہود نے اس موقعہ پر تفصیلی بحث فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے: ذکر عن اصحابنا ان یتخذ فی المسجد مکانا معینا یصلی فیه لان العبادة تصیر به طبعا فیه وتثقل فی غیره۔ الخ

(بذل المجهود ص ۷۶' ج ۲)

۸۵۴ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۸۵۴: زہیر بن حرب' جریر' عطاء بن سائب' حضرت سالم البراد سے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَجَلَسَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِثْلَ هَذِهِ الرَّكْعَةِ فَصَلَّى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي۔

مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عمرو انصاری کے یہاں آئے اور ان سے کہا کہ ہمیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا طریقہ) بتلاؤ۔ وہ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے تکبیر فرمائی جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور اُنگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے کی طرف رکھا اور کہنیوں کو جدا رکھا۔ حتیٰ کہ ہر ایک عضو جدا اپنی جگہ جم گیا۔ اس کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا اور کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہر ایک جوڑ رُک گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اللہ اکبر فرمایا اور سجدے میں گئے اور ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور کہنیاں الگ رکھی کہ ہر ایک عضو رُک گیا۔ اس کے بعد سر اُٹھایا اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر رک گیا اور پھر دوسری مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد اسی طرح انہوں نے چاروں رکعت پڑھیں۔ نماز کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهِ

باب: فرمانِ رسول ﷺ فرائض کا نقصان نوافل سے پورا کیا جائے گا

۸۵۵ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ أَوْ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِينَةَ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ يَا فَتَى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا قَالَ قُلْتُ بَلَى رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ يُونُسُ وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُولُ رَبُّنَا

۸۵۵: یعقوب بن ابراہیم' اسمٰعیل' یونس' حسن' حضرت انس بن حکیم ضبی بن زیاد' ابن زیاد کے ڈر سے مدینہ منورہ میں آ گئے اور وہاں پر ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے میرا نسب معلوم کیا تو میں نے اپنا نسب بیان کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اے جوان میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا (ضرور) کیوں نہیں حدیث بیان کریں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ یونس نے کہا کہ میرا یہی خیال ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام اعمال میں سب سے پہلے نماز کے

جَلَّ وَعَزَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذَالِكَ۔

بارے میں سوال ہوگا (یعنی پہلے نماز کا حساب وکتاب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ باوجود اچھی طریقے پر جاننے کے فرشتوں سے فرمائیں گے کہ دیکھو کہ میرے بندے کی نماز مکمل ہے یا اُدھوری؟ اگر بندے کی نماز پوری ہوگئی تو اس کا اجر بھی پورا لکھا جائے گا اور نماز اُدھوری ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ دیکھو کہ میرے بندے کی نماز مکمل ہے یا اُدھوری؟ اگر بندے کی نماز پوری ہوگئی تو اس کا اجر بھی پورا لکھا جائے گا اور نماز اُدھوری ہوگی تو فرمائیں گے کہ دیکھو کہ میرے بندے کے پاس نوافل ہیں تو وہ فرض (کی کمی) نوافل سے پوری کردی جائے۔ اس کے بعد (بندے کے) تمام اعمال کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا (یعنی اگر زکوٰۃ ناقص ہوگی تو وہ صدقات نافلہ سے اور اگر روزہ ناقص ہوگا تو وہ نفلی روزوں سے اور اگر حج فرض ناقص ہوگا تو نفلی حج سے اسی طرح دیگر فرائض میں کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نفلی اعمال سے اس کمی کو پورا فرمادیں گے)۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سب سے اول نماز کا حساب ہوگا یعنی حقوق اللہ میں البتہ حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا اس سے استدلال کر کے بعض علماءؒ نے فرمایا ہے کہ آخرت میں فرائض کی تلافی نوافل سے ہوسکتی ہے لیکن دوسرے بعض علماء نے فرمایا کہ اگر فرائض چھوٹ گئے ہوں پھر تو ہزاروں نوافل سے بھی تلافی ممکن نہیں ہاں اگر کیفیت میں نقص رہ گیا ہو تو نوافل سے اس کی تلافی ہوسکتی ہے اور حدیث باب میں کیفیت ہی کا نقص مراد ہے۔

٨٥٦ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۸۵۶: موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حسن بنو سلیط کے ایک صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا گیا۔

٨٥٧ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ۔

۸۵۷: موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابی ہند، زرارہ بن اوفی، حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے (البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد زکوٰۃ کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا اور پھر (بندے) کے تمام اعمال کا حساب وکتاب اسی طریقے پر ہوگا۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب: رکوع اور سجدے کے احکام اور بحالت رکوع دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

٨٥٨ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاسْمُهُ وَقْدَانُ

۸۵۸: حفص بن عمر، شعبہ، ابو یعفور، حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هَذَا فَإِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔

نے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ میرے والد نے مجھے اس عمل سے منع فرمایا۔ اس کے بعد (دوبارہ) میں نے اسی طرح کیا تو میرے والد (ابن ابی وقاص) نے فرمایا ایسا نہ کرو ہم لوگ بھی پہلے اسی طریقے پر کرتے تھے اس کے بعد ہمیں اس عمل سے منع فرما دیا گیا اور ہمیں دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم فرمایا گیا۔

۸۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۸۵۹: محمد بن عبد اللہ بن نمیر' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' علقمہ اور اسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص رکوع کرے تو ہاتھوں کو دونوں ران سے لگائے اور دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان کو جوڑ لے (آپ نے اس کیفیت کو بیان کرتے وقت یہ بھی فرمایا) گویا کہ میں اس وقت حضور رسول اکرم ﷺ کی اُنگلیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ (وہ گھٹنوں پر) کھلی ہوئی ہیں۔

منسوخ شدہ حکم:

مذکورہ حدیث میں دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنے کو بیان فرمایا گیا شریعت کی اصطلاح میں اس عمل کا نام تطبیق ہے شروع اسلام میں ایسا ہی حکم تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو پہلا حکم ہی یاد رہا۔ صاحب بذل المجہود اس کی تشریح میں فرماتے ہیں: **وهذا الحديث يدل على نسخ التطبيق واما فعل ابن مسعود رضى الله عنه فيحمل على انه لم يبلغه النسخ ويويد هذا الحديث ما روى ابن المنذور عن ابن عمر باسناد قوى قال انما فعله النبى صلى الله عليه وسلم مرة يعنى التطبيق** بہرحال مذکورہ حکم کا ناسخ ہونا اس روایت سے بھی واضح ہے **وما روى ابو داؤد عن علقمة عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فكبر ورفع يديه فلما ركع طبق يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخى قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعنى الامساك على الركبتين الخ** ۔ (بذل المجهود ص۷۸' ج۲)

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

باب: بحالت رکوع وسجدہ کیا کہا جائے

۸۶۰ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۸۶۰: ربیع بن نافع ابوتوبہ' موسیٰ بن اسمٰعیل' ابن مبارک' موسیٰ بن ایوب' ان کے چچا' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت کریمہ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو رکوع میں پڑھا کرو اور جس وقت آیت کریمہ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا

اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔

کہ اس کو بحالت سجدہ پڑھا کرو۔

فَائِدَہ : اس حدیث میں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ پڑھنے سے مراد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھا کرو اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى سے مراد یہ ہے کہ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا کرو۔

۸۶۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَوْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ نَخَافُ أَنْ لَا تَكُونَ مَحْفُوظَةً۔

۸۶۱: احمد بن یونس لیث بن سعد ایوب بن موسیٰ یا حضرت موسیٰ بن ایوب کی قوم کے ایک شخص حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اور تین مرتبہ فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ فرماتے ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمیں ڈر ہے کہ وَبِحَمْدِهِ کا اضافہ محفوظ نہ ہو۔

۸۶۲ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ أَدْعُو فِي الصَّلَاةِ إِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوْرِدٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ۔

۸۶۲: حفص بن عمر شعبہ نے سلیمان سے کہا کہ جس وقت میں نماز میں خوف والی آیات کریمہ پڑھتا ہوں تو میں نماز میں دُعا مانگتا ہوں تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ سعد بن عبیدہ مستورد صلہ بن زفر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور بحالت سجدہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فرماتے اور جس آیت کریمہ میں رحمت (خداوندی) کا تذکرہ ہوتا تو آپؐ اس جگہ ٹھہرتے اور دُعا فرماتے اور جس آیت کریمہ میں عذاب (خداوندی) کا بیان ہوتا وہاں ٹھہرتے اور عذابِ الٰہی سے پناہ مانگتے۔

۸۶۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

۸۶۳: مسلم بن ابراہیم ہشام قتادہ مطرف حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (یعنی وہ ذات باری پاک و برگزیدہ ہے اور وہ ذات فرشتوں اور روح کی پروردگار ہے) فرماتے تھے۔

۸۶۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةً سُورَةً۔

۸۶۴: احمد بن صالح' ابن وہب' معاویہ بن صالح' عمرو بن قیس' عاصم بن حمید' حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ ایک رات میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ (نماز کے لئے) کھڑا ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی۔ آپ ﷺ جب آیت رحمت تلاوت فرماتے تو اس پر ٹھہرتے اور دُعا فرماتے اور جب عذاب کی آیت (یعنی جن آیات کریمہ میں عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے وہ) تلاوت فرماتے تو آپ ﷺ وہاں ٹھہرتے اور (عذابِ الٰہی سے) پناہ مانگتے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے جتنی دیر تک قیام فرمایا تھا اتنی ہی دیر تک آپ ﷺ نے رکوع فرمایا اور آپ بحالت رکوع سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ (یہ دُعا) پڑھتے رہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سجدہ کیا۔ جتنی دیر تک آپ ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سجدہ میں ایسا ہی کیا اور پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے (باقی دو رکعتوں میں) ایک ایک سورت تلاوت فرمائی۔

۸۶۵ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ

۸۶۵: ابوالولید طیالسی' علی بن جعد' شعبہ' عمر بن مرہ' ابوحمزہ مولی الانصار قبیلہ بنوعبس کا ایک شخص' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذِي الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پڑھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے رکوع کیا اور آپ ﷺ نے قیام کے برابر رکوع فرمایا اور آپ ﷺ بحالت رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ' سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہتے رہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ ﷺ تقریباً اتنے ہی وقت کھڑے رہے اور لِرَبِّيَ الْحَمْدُ (یعنی میرے پروردگار ہی کے لئے تمام تعریف ہے یہ) کہتے رہے اس کے بعد آپ ﷺ نے کھڑے رہنے کی حالت کے بقدر سجدہ کیا اور آپ ﷺ بحالت سجدہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اس کے بعد آپ

رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

ﷺ نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور آپ ﷺ اتنی دیر تک بیٹھے رہے کہ جتنی دیر سجدہ میں رہے تھے اور آپ ﷺ (یہ دُعا) رَبِّ اغْفِرْلِي (اے میرے پروردگار مجھے معاف فرما دے رَبِّ اغْفِرْلِي فرماتے رہے اور آپ نے اس طرح چار رکعات پڑھیں اور ان رکعات میں آپ نے سورۂ بقرۂ سورۂ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ یا سورۃ الانعام تلاوت فرمائی اس میں شعبہ (راوی) کو شک ہے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع اور سجدہ کی حالت کی دُعا

۸۶۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

۸۶۶: احمد بن صالح، احمد بن عمرو بن سرح، محمد بن سلمہ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عمارہ بن غزیہ، سمی مولیٰ ابن بکر، ابوصالح ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کرنے کی حالت میں ہوتا ہے اس لئے (تم لوگ سجدہ میں) خوب دُعا کیا کرو۔

۸۶۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

۸۶۷: مسدد، سفیان، سلیمان بن سحیم، ابراہیم بن عبداللہ بن معبد، ان کے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے (اپنی بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس حجرہ کا) پردہ اُٹھایا (کہ جس میں خود آپ ﷺ تشریف رکھتے تھے) (تو آپ ﷺ نے دیکھا) کہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنائے کھڑے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے (لوگوں کو دیکھ کر) فرمایا کہ اے لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی اشیاء میں اب کوئی شے باقی نہیں رہی (کیونکہ اب سلسلہ نبوت ختم ہو چکا) سوائے سچے خواب کے کہ جس کو مسلمان دیکھے یا کسی مسلمان کے لئے دوسرا مسلمان (بھائی) (نیک) خواب دیکھے اور مجھے بحالت رکوع وسجدہ قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا گیا۔ رکوع کی حالت میں (تم لوگ) اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ کی حالت میں کوشش (اور توجہ) سے دُعا مانگا کرو توقع ہے کہ دُعا قبول کی جائے گی۔

۸۶۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

۸۶۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع وسجدہ کی حالت میں (یہ دُعا) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی آیت ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کا یہی مفہوم مُراد لیتے تھے۔

تسبیح کا حکم:

مذکورہ بالاحدیث کے آخری جملہ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ سورۂ نصر کی آیت کریمہ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کی آنحضرت ﷺ نے یہی تفسیر بیان فرمائی کہ جو مذکورہ حدیث میں مذکور ہے اور اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے ''اپنے پروردگار کی پاکی بیان کر اس کی تعریف کر کے اور اس سے گناہوں کی بخشش طلب کر''۔

۸۶۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ زَادَ ابْنُ السَّرْحِ عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ۔

۸۶۹: احمد بن صالح' وہب (دوسری سند) احمد بن سرح' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' عمارہ بن غزیہ' سمی مولیٰ ابوبکر' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ سجدہ میں یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي (اے پروردگار میرے چھوٹے اور بڑے گناہ اور اگلے اور پچھلے پوشیدہ اور ظاہری تمام گناہ معاف فرما دیجئے ابن سرح نے علانیة وسرة کا اضافہ کیا ہے۔

۸۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

۸۷۰: محمد بن سلیمان انباری' عبدہ' عبیداللہ' محمد بن یحییٰ بن حبان' عبد الرحمٰن' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک شب میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو (بستر یا حجرۂ مبارکہ میں موجود) نہیں پایا میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں تلاش کیا تو آنحضرت ﷺ سجدہ (کی حالت) میں تھے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ یہ دُعا کر رہے تھے اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ پڑھ رہے تھے یعنی اے پروردگار' تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی

کے سبب اور تیرے عذاب سے تیری معافی کے سبب پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ میں تجھ سے تیری پناہ کا طالب ہوں' میں تیری تعریف وتوصیف بیان نہیں کرسکتا اور تیری ذات (والاصفات) ایسی ہے کہ جیسی اپنی تو نے خود تعریف بیان فرمائی۔

بَاب الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کی حالت میں دُعا مانگنے کے احکام

۸۷۱ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنْ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

۸۷۱: عمرو بن عثمان' بقیہ' شعیب' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ دُعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَات اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یعنی اے اللہ! میں آپ سے عذابِ قبر کی پناہ مانگتا ہوں اور میں آپ ﷺ سے پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے (یہ دُعا سن کر) ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اکثر آپ قرض سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے (تو وہ) باتیں بناتا ہے' جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے (اسلئے میں قرض سے پناہ مانگتا ہوں)

۸۷۲ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ النَّارِ وَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ۔

۸۷۲: مسدد' عبداللہ بن داؤد' ابن ابی لیلیٰ' ثابت بنانی' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ان کے والد ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے پہلو (یعنی بالکل برابر) میں نفل نماز پڑھی تو میں نے (نماز پڑھنے کی حالت میں) آپ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِاَهْلِ النَّارِ میں دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اہلِ دوزخ کی خرابی اور بربادی ہے۔

۸۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ

۸۷۳: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے (تو) ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے نماز میں کہا اے اللہ مجھ پر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہم دونوں کے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ فرمانا۔ جب حضرت رسول اکرم ﷺ نے (نماز کا) سلام پھیرا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تو

وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا۔

۸۷۴ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ وَكِيعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ أَبُو وَكِيعٍ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا۔

۸۷۴: زہیر بن حرب' وکیع' اسرائیل' ابواسحق' مسلم' حضرت سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پڑھتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس میں وکیع (راوی حدیث) سے اختلاف ہے اور اس روایت کو وکیع اور شعبہ نے سعید بن جبیر کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۸۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوْقَ بَيْتِهِ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَلٰى فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ يُعْجِبُنِي فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَدْعُوَ بِمَا فِي الْقُرْآنِ۔

۸۷۵: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص (اپنے مکان کی) چھت پر نماز پڑھتا تھا وہ شخص جس وقت آیت کریمہ ﴿أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾ پڑھتا تو (جواب میں) سُبْحَانَكَ فبلٰی کہتا۔ لوگوں نے اس (طرح پڑھنے) کی وجہ دریافت کی تو اس شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے یہ سنا ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جو دُعا مذکور ہوئی ہے مجھ کو وہ دُعا پڑھنا اچھا لگتا ہے۔

ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى پڑھنے کے بعد جواب میں سُبْحَانَكَ فبلٰی کہنا چاہئے کیونکہ مذکورہ آیت میں سوال ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ جس کا جواب سُبْحَانَكَ فبلٰی کہہ کر (یعنی وہ ذات پاک ہے اور ضرور وہ اس پر قادر ہے کہ مُردے کو زندہ کرے) دینا چاہئے۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع اور سجدہ میں دیر کرنے کی مقدار

۸۷۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ

۸۷۶: مسدد' خالد بن عبداللہ' سعید جریری' حضرت سعدی سے مروی ہے کہ اس نے اپنے والد یا چچا سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ

فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا۔

(کرنے کی حالت) میں اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جتنی دیر میں تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا جائے۔

۸۷۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذَٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَذَٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللّٰهِ۔

۸۷۷: عبدالملک بن مروان اہوازی‘ ابو عامر اور ابوداؤد‘ ابن ابی ذئب‘ اسحٰق بن یزید الہذلی‘ عون بن عبداللہ‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص رکوع کرے تو اُسے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا چاہئے اور یہ کم از کم (درجہ) ہے اور جب سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین مرتبہ پڑھنا چاہئے اور یہ کم از کم ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عون کی یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

۸۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهَى إِلَى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهَى إِلَى أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى فَلْيَقُلْ بَلَى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ قَالَ إِسْمَعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ۔

۸۷۸: عبداللہ بن زہری‘ سفیان‘ اسمٰعیل بن اُمیہ‘ ایک دیہات کے رہنے والا شخص‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو شخص سورۂ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ پڑھے اور آخری آیت کریمہ یعنی ﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ﴾ تک پہنچے تو اس کے بعد بَلَى وَأَنَا ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ پڑھے اور جو شخص آیت کریمہ ﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ پڑھے اور آیت کریمہ: ﴿أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى﴾ تک پہنچے تو اس کو (جواب میں) بَلَى (یعنی ہاں ضرور) کہنا چاہئے اور جو شخص سورۂ والمرسلات کی تلاوت کرے اور آیت کریمہ ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ تک پہنچے تو اس کے (جواب میں) کہے آمَنَّا بِاللّٰهِ (یعنی ہم لوگ ایمان لائے) اسمٰعیل بن اُمیہ نے فرمایا کہ میں نے یہ روایت دیہات کے رہنے والے ایک شخص سے سنی (جس کا نام معلوم نہیں) تو میں دوبارہ اس شخص کے پاس گیا تاکہ پھر میں اس حدیث کو سنوں اور اس شخص کی غلطی کی آزمائش کروں وہ شخص بولا: اے میرے بھتیجے! تمہیں خیال ہے کہ (مجھے روایت اچھی طرح یاد نہیں) حالانکہ میں

نے ساٹھ حج کئے ہیں اور جو حج میں نے جس اُونٹ پر سوار ہو کر کیا تھا اس کو میں (اچھی طرح) پہچانتا ہوں (یعنی میرے حافظہ کا یہ عالم ہے تو بھلا میں حدیث رسول بیان کرنے میں کیسے بھول یا غلطی کر سکتا ہوں؟)

۸۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهُ مَانُوسُ أَوْ مَابُوسُ قَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُولُ مَابُوسُ وَأَمَّا حِفْظِي فَمَانُوسُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

۸۷۹: احمد بن صالح' ابن رافع' عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان' ان کے والد ماجد' وہب بن مانوس' سعید بن جبیر' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی نوجوان شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی' جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے سوائے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے (یعنی سیّدنا عمر بن عبد العزیز کی نماز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے سب سے زیادہ مشابہ تھی) انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ان کے رکوع (کرنے کے وقت) کا اندازہ دس تسبیحات کا کیا (یعنی آپ دس مرتبہ تسبیحات پڑھنے کے بقدر رکوع میں ٹھہرے) اور سجدے کا دس تسبیحات کا (اندازہ کیا)۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ احمد بن صالح نے عبداللہ سے دریافت کیا کہ راوی کا نام مانوس تھا یا مابوس تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ عبدالرزاق تو مابوس نقل کرتے تھے لیکن (مجھے راوی کا نام) مانوس یاد ہے اور یہ ابن رافع کے الفاظ ہیں احمد نے فرمایا سعید بن جبیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

باب: جو شخص امام کو سجدہ میں پائے تو وہ کیا کرے؟

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

۸۸۰: محمد بن یحییٰ بن فارس' سعید بن حکم' نافع بن یزید' یحییٰ بن ابی سلیمان' زید بن ابی العتاب' ابن المقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدے (کی حالت) میں ہوں تو تم لوگ سجدہ کر لو لیکن اس کو رکعت شمار نہ کرو (یعنی اس رکعت کو پورا ہی پڑھنا پڑے گا) اور جس شخص نے رکوع پا لیا (یعنی رکوع میں شریک ہو گیا) تو اس نے نماز پا لی (یعنی رکوع میں شرکت رکعت میں شرکت کے برابر ہے)۔

رکوع میں شرکت کرنے سے جماعت میں:

جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جس شخص نے جماعت میں رکوع میں شرکت کر لی تو اس کو وہ رکعت مل گئی اور اس کے ذمہ سے سورۂ فاتحہ پڑھنا ساقط ہو گیا۔ بعض حضرات نے اس سے اختلاف کیا ہے اور اس مسئلہ کی تفصیل فتاویٰ شامی اور کتب حدیث میں بذل المجہود شرح ابوداؤد میں مذکور ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں لفظ رکعت سے مراد رکوع ہے: ومن ادرك الركعة اى الركوع فقد ادرك الصلوة المُراد بالصلوة ههنا الركعة۔ الخ (بذل المجهود' ص۸٤)

اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ جس شخص نے جماعت کے ساتھ رکوع پالیا اس کو وہ رکعت مل گئی سورۃ فاتحہ اس سے ساقط ہو گئی۔

بَاب أَعْضَاءِ السُّجُودِ

باب: بحالت سجدہ کونسے اعضاء زمین سے ملانا چاہئے؟

۸۸۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

۸۸۱: مسدد' سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عمرو بن دینار' طاوس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے (اور وہ سات اعضاء یہ ہیں چہرہ' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنوں' اور دونوں پاؤں) اور دوران نماز کپڑے اور بالوں کو سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے۔

۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ۔

۸۸۲: محمد بن کثیر' شعبہ' عمرو بن دینار' طاوس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔

سجدہ کی تعریف:

مذکورہ بالا حدیث میں منہ کو سجدے میں زمین پر رکھنے کے بارے میں تحریر کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں یہ پیش نظر رہے کہ منہ کی تعریف میں ناک اور پیشانی دونوں داخل ہیں لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے ناک سجدہ کرتے وقت زمین سے نہیں لگی تو سجدہ درست ہو جائے گا لیکن سجدے میں پیشانی کا لگنا ضروری ہے اور نماز میں بالوں کا جوڑا باندھ لینا مکروہ ہے اگرچہ بالوں کا جوڑا باندھ لینے سے نماز فاسد نہیں ہو گی لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے: المُراد بالشعر شعر الراس اى فى حالة الصلوة لا خارجها ورده القاضى عياض بانه خلاف ما عليه الجمهور واتفقوا على انه لا يفسد الصلوة۔ الخ

(بذل المجهود ص ۸۵' ج ۲)

۸۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ

۸۸۳: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن الہاد' محمد بن ابراہیم' عامر بن سعد'

يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ جس وقت سجدہ کرتا ہے تو اس کے جسم کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۸۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

۸۸۴: احمد بن حنبل اسمٰعیل بن ابراہیم ایوب نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح منہ سجدہ کرتا ہے (اسی طرح) دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں۔ پس جب کوئی شخص زمین پر چہرہ رکھے تو دونوں ہاتھ بھی (سجدے میں) زمین پر رکھے جب (سجدے سے) منہ اُٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو بھی اُٹھائے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر مرفوعاً صحیح ہے۔ مالک نے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول روایت کیا ہے۔

بَاب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْجَبْهَةِ

باب: ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا

۸۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ۔

۸۸۵: ابن مثنیٰ صفوان بن عیسیٰ معمر یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی اور ناک پر نماز پڑھانے کی وجہ سے مٹی کا نشان ہوتا تھا۔

۸۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ نَحْوَهُ۔

۸۸۶: محمد بن یحییٰ حضرت معمر عبدالرزاق سے اسی طرح روایت ہے۔

بَاب صِفَةِ السُّجُودِ

باب: کیفیت سجدہ

۸۸۷ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

۸۸۷: ربیع بن نافع ابوتوبہ شریک ابواسحٰق سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ (کرنے کا طریقہ) بتلایا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور گھٹنوں پر سہارا کیا اور اپنے سرین کو اُونچا کیا اور فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح

ﷺ يَسْجُدُ۔

سجدہ فرماتے تھے۔

۸۸۸ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

۸۸۸: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سجدہ میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی شخص (سجدہ کرتے وقت) اپنے ہاتھ کتے کی طرح سے نہ بچھائے (یعنی ہاتھوں کو زمین سے نہ لگائے)۔

سجدہ کا طریقہ:

حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو ہموار رکھو اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھاؤ اور دونوں کہنیاں بازو سے علیحدہ رکھو اسی طرح پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھو بعض حضرات نے الفاظِ حدیث: اَعْتَدِلُوا کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ سکون و اطمینان سے ٹھہر کر سجدہ کرو اور جلدی جلدی کوے کی طرح ٹھونگ نہ مارو بلکہ پرسکون ہو کر سجدہ ادا کرو جیسا کہ گزشتہ صفحات میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے متعلق تفصیلی حدیث گزر چکی ہے اور سجدہ کن اعضاء کو زمین پر رکھنے سے ادا ہوگا اور کن سے نہیں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث بذل المجہود ص ۸۵ ج ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۸۸۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

۸۸۹: قتیبہ بن سفیان' عبید اللہ بن عبد اللہ ان کے چچا یزید بن اصم' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تو آپ ﷺ دونوں ہاتھوں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے (اس قدر فاصلہ کرتے) کہ اگر بکری کا بچہ (گزرنا) چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جائے (یعنی گزر جائے)

۸۹۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ التَّمِيمِيِّ الَّذِي يُحَدِّثُ بِالتَّفْسِيرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۸۹۰: عبد اللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابواسحق' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اُس وقت آپ ﷺ حالت سجدہ میں تھے) میں نے آپ ﷺ کی دونوں بغل کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازو کو پسلیوں سے علیحدہ کئے ہوئے تھے (اور آپ اپنے پیٹ کو زمین سے اُٹھائے ہوئے تھے)

۸۹۱ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا أَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ حَتَّى نَأْوِيَ لَهُ۔

۸۹۱: مسلم بن ابراہیم' عباد بن راشد' حسن' حضرت احمر بن جزء سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو آپ ﷺ دونوں بازوؤں کو دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے یہاں تک کہ ہم لوگوں کو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشقت اور تکلیف پر) رحم آنے لگتا۔

۸۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ۔

۸۹۲: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ابن وہب' لیث' دارج' ابن حجیرہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص سجدہ کرے تو (سجدہ میں) ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور دونوں ران کو ملا ہوا رکھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: سجدہ کی حالت میں کہنیوں کو سہارا دینے کی رخصت

۸۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ۔

۸۹۳: قتیبہ بن سعید لیث' ابن عجلان' سمی' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (میں سے بعض حضرات) نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جس وقت ہم لوگ پھیل کر سجدہ کرتے ہیں تو سجدہ کی حالت میں ہم لوگوں کو مشقت ہوتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ (سجدہ میں) گھٹنوں سے مدد لے سکتے ہو (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کا سہارا دے سکتے ہو)۔

خُلاصَةُ الباب: اس بات پر اتفاق ہے کہ سجدہ سات اعضاء سے ہوتا ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں بیان ہوا ہے اس پر بھی اتفاق ہے کہ پیشانی اور ناک دونوں کا ٹیکنا مسنون ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ ان میں سے کسی ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہے یا نہیں امام احمد وغیرہ کے نزدیک کسی ایک پر اکتفاء کرنا درست نہیں بلکہ پیشانی اور ناک دونوں کا ٹیکنا واجب ہے شافعیہ اور اکثر مالکیہ کے نزدیک پیشانی ٹیکنا ضروری ہے صرف ناک لگانا جائز نہیں امام ابوحنیفہؒ اور بعض مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ چہرہ کا جو حصہ بھی تعظیم کی ہیئت کے ساتھ زمین پر رکھ دیا جائے اس سے سجدہ ادا ہو جاتا ہے نیز سجدہ کی کیفیت بھی بیان کر دی کہ سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر نہ بچھاؤ اور دونوں کہنیاں بازوؤں سے علیحدہ رکھو اسی طرح پیٹ کو رانوں سے علیحدہ البتہ اگر پھیل کر سجدہ کرنے میں لوگوں کو اذیت ہو تو کہنیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کی گنجائش ہے۔

بَابٌ فِي التَّخَصُّرِ وَالْإِقْعَاءِ

باب: نماز میں پشت پر ہاتھ رکھنا ممنوع ہے

۸۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صَبِيحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَاصِرَتَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۸۹۴: ہناد بن سری' وکیع' حضرت سعید بن زیاد بن صبیح حنفی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھ لیا (یہ دیکھ کر) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ (طریقہ) نماز میں صلب ہے (یعنی یہ سولی کی شکل ہے جس کو سولی دی جاتی ہے اس کے ہاتھ کمر پر اسی طرح رکھے جاتے تھے) اور حضرت

يَنْهَى عَنْهُ۔

رسول اکرم ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

بَاب الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں رونا

۸۹۵: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنْ الْبُكَاءِ۔

۸۹۵: عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' ثابت' حضرت مطرف کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں سے ایسی آواز آتی تھی جیسے کہ چکی کے چلنے کی آواز آتی ہے (بعض روایت میں ہے کہ نماز پڑھتے وقت آپ کے اندر سے ایسی آواز آتی تھی کہ جیسے دیگ کھولنے سے آواز نکلتی ہے۔

فَائِدَةٌ: مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ خوف الٰہی سے رونے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالتِ نماز قلب میں وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت

۸۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۸۹۶: احمد بن حنبل' عبدالملک بن عمرو' ہشام بن سعد' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح (یعنی وضو کی شرائط' سنن و آداب کی رعایت کر کے وضو) کرے اس کے بعد وہ شخص دوگانہ ادا کرے اور ان دو رکعات میں کہیں بھول نہ کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۸۹۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۸۹۷: عثمان بن ابی شیبہ' زید بن حباب' معاویہ بن صالح' ربیعہ بن یزید' ابوادریس خولانی' جبیر بن نفیر حضرمی' حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد وہ قلب اور چہرہ کو متوجہ کر کے (یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ) دو رکعات ادا کرے مگر اُس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

بَاب الْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

۸۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيَى وَرُبَّمَا قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا أَذْكَرْتَنِيهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ كُنْتُ أُرَاهَا نُسِخَتْ و قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ۔

باب: بحالت نماز امام کو لقمہ دینا

۸۹۸: محمد بن علاء' سلیمان بن عبدالرحمٰن' مروان بن معاویہ' یحییٰ کاہلی' مسور بن یزید مالکی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی آپ ﷺ نے (سہواً نماز میں تلاوت قرآن فرماتے وقت) کچھ آیات کریمہ ترک فرما دیں (نماز کے بعد) ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں آیت کریمہ پڑھنا چھوڑ دیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (نماز ہی میں) تم نے مجھے کیوں یاد نہیں دلایا (یعنی کیوں تم نے مجھے لقمہ نہیں دیا سلیمان نے اپنی حدیث میں اس شخص کی یہ بات بھی نقل کی ہے کہ میں سمجھا کہ شاید ان آیات کریمہ کی تلاوت منسوخ ہوگئی (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے وہ آیات کریمہ نہ پڑھی ہوں)

امام کو لقمہ دینا کیا ہے؟

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اگر امام نماز میں تلاوت وغیرہ میں غلطی کرے یا بھول جائے تو لقمہ دینا یعنی نماز کی حالت میں امام کو بتلانا درست ہے لیکن لقمہ دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ امام کو موقعہ دینا چاہئے کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے اور دیگر احادیث سے بھی امام کو لقمہ دینے کا حکم ثابت ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دن سورۂ مؤمنون تلاوت فرمائی تو ایک لفظ ترک فرما دیا لیکن کسی نے لقمہ نہیں دیا تو نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے تنبیہ فرمائی: **لما روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ سورۃ المؤمنون فترک حرفا فلما فرغ قال الم یکن فیکم ابی قال نعم یا رسول اللہ قال ھلا فتحت علی قال ظننت انھا نسخت قال صلی اللہ علیہ وسلم لو نسخت لا نباتکم۔ الخ** (بذل المجھود ص ۸۸' ج ۲)

اس باب میں لقمہ دینے کی اجازت بیان کی گئی ہے لیکن لقمہ دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

۸۹۹ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ

۸۹۹: یزید بن محمد الدمشقی' ہشام بن اسمٰعیل' محمد بن شعیب' عبداللہ بن علاء بن زبر' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ایک نماز پڑھی اور آپ ﷺ قرآن کریم

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً فَقَرَأَ فِيهَا فَلُبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأُبَيٍّ أَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ۔

کی تلاوت فرماتے فرماتے بھول گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم نے میرے پیچھے نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے بتایا کیوں نہیں (یعنی بحالت نماز لقمہ کیوں نہیں دیا؟)۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ التَّلْقِينِ

٩٠٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَا تَفْتَحْ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو إِسْحٰقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ لَيْسَ هَذَا مِنْهَا۔

باب: بحالت نماز امام کو لقمہ دینے کی ممانعت کا بیان

۹۰۰: عبدالوہاب بن نجدہ، محمد بن یوسف الفریابی، یونس بن ابواسحٰق، ابواسحاق، حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی بحالت نماز امام کو نہ بتلاؤ (یعنی لقمہ نہ دو) ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابواسحاق نے حارث سے چار احادیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں سنی اور یہ حدیث ان چار احادیث میں سے نہیں ہے (اس لئے یہ حدیث منقطع ہوگئی ہے)۔

بَاب الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

٩٠١ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

باب: بحالت نماز گردن اِدھر اُدھر موڑنا

۹۰۱: احمد بن صالح، ابن وہب، یونس ابن شہاب، ابوالاحوص، سعید بن المسیب، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف ہمیشہ نماز میں توجہ کئے رہتے ہیں جب تک کہ وہ بندہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور جب بندہ (نماز میں) اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالیتا ہے۔

ضروری وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں ربّ ذوالجلال والاکرام کا چہرہ متوجہ کرنے سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نمازی کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور اس حدیث سے نماز میں اِدھر اُدھر منہ پھیرنے کی ممانعت ظاہر ہے اور ایک دوسری حدیث میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کو جو بیان فرمایا گیا ہے تو اس سے مُراد یہ ہے کہ آپ دائیں بائیں دیکھتے وقت گردن کو کمر کی جانب نہیں موڑتے تھے اور مندرجہ بالا حدیث میں گردن موڑ کر دیکھنے کو منع فرمایا ہے۔ بعض حضرات نے بغیر گردن موڑے ہوئے بھی نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ فرمایا ہے۔ بعض حضرات نے مذکورہ عمل کو نماز فرض میں مکروہ فرمایا ہے البتہ نمازِ نفل میں درست قرار دیا ہے۔

۹۰۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَشْعَثِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ۔

۹۰۲: مسدد' ابوالاحوص' اشعث بن سلیم' ان کے والد' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (یہ نماز میں) اِدھر اُدھر دیکھنا شیطان کا اُچک لے جانا ہے۔ بندے کی نماز میں سے (یعنی نماز کے ثواب میں سے اس طرح شیطان ایک حصہ اُڑا لیتا ہے اور اس حرکت کی وجہ سے خشوع وخضوع بھی متاثر ہوتا ہے)۔

بَاب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

باب: ناک پر سجدہ کرنا

۹۰۳ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الرَّابِعَةِ۔

۹۰۳: مؤمل بن فضل' عیسیٰ' معمر' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ کی مبارک پیشانی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناک کے اُوپر مٹی کا دھبہ دیکھا گیا۔ ابوعلی نووی نے فرمایا کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا۔

بَاب النَّظَرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کسی طرف دیکھنا

۹۰۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَرَأَى فِيهِ نَاسًا يُصَلُّونَ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ يَشْخَصُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبْصَارُهُمْ۔

۹۰۴: مسدد' ابومعاویہ' (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مسیّب ابن رافع' تمیم بن طرفہ طائی' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ نماز کی حالت میں آسمان کی جانب ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگ رہے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اپنی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ان کو اس سے باز آ جانا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی نگاہ چھن جائے (یعنی وہ اندھے ہو جائیں)۔

۹۰۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ

۹۰۵: مسدد' یحییٰ' سعید بن ابی عروبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی

بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی آنکھیں نماز میں آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے شدت سے (اس عمل) سے (منع) فرمایا اور فرمایا اس سے لوگ باز آ جائیں ورنہ ان کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی (یعنی وہ لوگ اندھے ہو جائیں گے)

۹۰۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ۔

۹۰۶: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی کہ جس میں نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان نقش و نگار نے میری توجہ ہٹا دی ہے اس کو ابوجہم کے پاس (واپس) لے جاؤ اور اس (چادر کے) بجائے کمبل لے آؤ۔

۹۰۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ وَأَخَذَ كُرْدِيًّا كَانَ لِأَبِي جَهْمٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْخَمِيصَةُ كَانَتْ خَيْرًا مِنَ الْكُرْدِيِّ۔

۹۰۷: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم کی کرد (ایک جگہ کا نام) کی بنی ہوئی چادر لے لی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس فرمائی) وہ چادر اس سے عمدہ تھی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: نماز میں بغیر گردن موڑے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے کی اجازت

۹۰۸ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ هُوَ أَبُو كَبْشَةَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ أَرْسَلَ فَارِسًا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ۔

۹۰۸: ربیع بن نافع' معاویہ بن سلام' زید' ابوسلام سلولی' حضرت سہل بن حنظلیہ سے مروی ہے کہ نماز فجر کی تکبیر پڑھی گئی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران گھاٹی کی طرف دیکھتے جاتے تھے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگہبانی کے لئے گھاٹی کی جانب ایک سوار بھیجا تھا۔

خُلاصَۃُ الباب: مذکورہ بالا حدیث سے بغیر گردن موڑے ہوئے دیکھنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے اور آنحضرت کا عمل اس وجہ سے تھا کیونکہ آپ کو کفار کے حملے کا اندیشہ تھا یا آپ کو اس سوار نگہبان کی خیریت کا شدید انتظار کہ جس کو آپ ﷺ نے دشمن

کے مورچوں کا حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز کونسا کام جائز ہے؟

۹۰۹ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

۹۰۹: قعنبی' مالک' عامر بن عبد اللہ بن زبیر' عمرو بن سلیم' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی حضرت امامہ کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو ان کو اُٹھا لیتے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی تین باتوں سے ثابت ہوا کہ سیاہ رنگ کے سانپ اور بچھو کو مارنے کی اجازت ہے کیونکہ یہ دونوں بہت زیادہ زہریلے ہوتے ہیں ان احادیث سے واضح ہوا کہ ایسے موذی جانوروں کو نماز کے دوران مارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بشرطیکہ کوئی اور کام نماز کے منافی نہ کیا ہو نیز اس باب میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ چھوٹا بچہ نماز پڑھتے ہوئے پریشان کرے تو اس کو اٹھا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ سرور عالم ﷺ نے اپنی نواسی کو اپنی کمر مبارک پر بٹھایا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ نماز کے دوران چلنا کیسا ہے۔

۹۱۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا۔

۹۱۰: قتیبہ بن سعید' لیث' سعید بن ابی سعید' عمرو بن سلیم الزرقی' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ بنت ابی العاص کو جو کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھی اپنے کاندھوں پر اُٹھائے ہوئے تھے وہ اس وقت بچی تھیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں نماز پڑھی اور حضرت امامہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) کاندھے پر رہیں۔ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو ان کو اُٹھا لیتے اسی طرح نماز پوری ہونے تک کرتے رہے۔

۹۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

۹۱۱: محمد بن سلمہ' ابن وہب' مخرمہ' ان کے والد' عمرو بن سلیم الزرقی' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے (رہتے) اور حضرت امامہ بنت ابی العاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَسْمَعْ مَخْرَمَةُ مِنْ أَبِيهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا۔

گردن پر بیٹھی رہتی۔ جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو ان کو بٹھا دیتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مخرمہ نے اپنے والد سے صرف ایک حدیث سنی۔

۹۱۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ قَالَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرْنَا قَالَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۱۲: یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحٰق، سعید بن ابوسعید المقبری، عمرو بن سلیم الزرقی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نمازِ ظہر یا نمازِ عصر کے لئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لئے بلا چکے تھے۔ اتنے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی حضرت ابوامامہ کو اپنی گردن مبارک پر بٹھائے ہوئے نکلے اور ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑے ہو گئے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ابوامامہ وہیں پر رہیں۔ اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی تو ہم نے بھی تکبیر کہی جب آپ ﷺ نے رکوع میں جانے کا ارادہ فرمایا تو امامہ کو نیچے بٹھا دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے رکوع کیا اور (پھر) سجدہ کیا۔ جب آپ ﷺ سجدہ سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے امامہ کو پھر اُسی جگہ سوار کرلیا اور آپ ﷺ ہر ایک رکعت میں اسی طرح کرتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے پوری نماز سے فراغت حاصل کی (یعنی بار بار امامہ کو حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم گردن مبارک پر بٹھاتے اور اُتارتے رہے)۔

۹۱۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔

۹۱۳: مسلم بن ابراہیم، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ضمضم بن جوس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو سیاہ رنگ کے (جانوروں) کو قتل کر ڈالو (یعنی) نماز کی حالت میں (بھی) سانپ اور بچھو کو قتل کر ڈالو۔

دو جانوروں کو مارنے کا حکم:

حدیث بالا میں دو سیاہ رنگ کے جانور یعنی کالے رنگ کے سانپ اور کالے رنگ کے بچھو کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے کیونکہ ان

دونوں کا زہر بہت زیادہ شدید قسم کا ہوتا ہے۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ سانپ اور بچھو کے مارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بشرطیکہ نماز کے منافی کوئی اور کام نہ کیا ہو۔

۹۱۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا بُرْدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَحْمَدُ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ قَالَ أَحْمَدُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔

۹۱۴: احمد بن حنبل' مسدد' بشر بن مفضل' برد' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے (اور اس وقت دروازہ بند تھا میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور دروازہ کھولنے کے لئے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چل کر دروازہ کھولا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نماز پڑھنے کی جگہ واپس آ کر نماز پڑھنے لگے اور (حجرہ کا) دروازہ جانب قبلہ تھا۔

بَاب رَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز سلام کا جواب دینے کا بیان

۹۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا۔

۹۱۵: محمد بن عبداللہ بن نمیر' ابن فضیل' اعمش' ابراہیم' علقمہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کو نماز پڑھنے کی حالت میں سلام کرتے تھے (آپؐ (نماز میں) ہم کو سلام کا جواب دیتے ہم لوگ جب نجاشی کے پاس سے لوٹ کر واپس آئے تو ہم نے (حسب سابق) آپ ﷺ کو سلام کیا (آپؐ حسب معمول نماز میں مشغول تھے) لیکن آپؐ نے سلام کا جواب نہیں دیا اور آپؐ نے (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا نماز میں ایک مشغولیت ہے (یہ اشارہ ہے بحالت نماز سلام کے جواب دینے کے حکم کی منسوخی کی جانب'')۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: نماز کی حالت میں الفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دینا یا کلام کرنا مفسد نماز ہے اور اشارہ سے سلام کا جواب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اشارہ سے جواب دینا مستحب ہے امام مالک امام احمد بن حنبل کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے ائمہ ثلاثہ کے دلیل حدیث باب ہے حنفیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے جب نماز میں اس قسم کے کام جائز تھے بعد میں یہ سب کام منسوخ ہو گئے حنفیہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے۔

۹۱۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي

۹۱۶: موسیٰ بن اسمٰعیل' ابان' عاصم' ابووائل' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ پہلے بحالت نماز سلام کرتے تھے اور ضروریات کی گفتگو کر لیا کرتے تھے میں حضرت ﷺ کے پاس (حبشہ سے واپس) آیا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے (حسب

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ۔

معمول) سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا مجھے نئی اور پرانی گفتگو کی فکر ہوئی (اور مجھے ڈر ہوا کہ نہ معلوم مجھ سے کونسی ایسی غلطی ہوگئی کہ آپ ﷺ جواب نہیں دے رہے ہیں) جب آپ ﷺ نے نماز پوری پڑھ لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں نیا حکم نازل فرما دیتے ہیں۔ اب اللہ نے یہ نیا حکم نازل فرمایا ہے کہ نماز میں گفتگو نہ کرو اس کے بعد آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۱۷ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِشَارَةً قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ إِشَارَةً بِأُصْبُعِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ۔

۹۱۷: یزید بن خالد بن موہب اور قتیبہ بن سعید لیث ' بکیر' نابل عبا والے ابن عمر' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے اپنی اُنگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں مگر یہ کہ حدیث میں اُنگلی سے اشارہ کرنے کے بارے میں فرمایا گیا اور یہ قتیبہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

نماز میں اشارہ کرنا:

ائمہ اربعہ کے نزدیک الفاظ کے ساتھ بحالتِ نماز سلام کا جواب دینا یا گفتگو کرنا ناجائز اور مفسد نماز ہے اور تینوں ائمہ کے نزدیک بحالتِ نماز بغیر الفاظ کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا بکراہت درست ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اشارہ سے نماز میں سلام کے جواب کو مکروہ سمجھتے ہیں ائمہ ثلاثہ نے مذکورہ بالا حدیث سے استدلال فرمایا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے استدلال فرمایا ہے وہ حدیث یہ ہے: **عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال كنا نسلم فی الصلوة ای علی رسول الله صلی الله علیه وسلم او یسلم بعضنا علی بعض ونامر بحاجتنا فقدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ما رجعت من الحبشة وهو یصلی فسلمت علیه فلم یرد علی السلام۔** (بذل المجهود ص ۹٦' ج ۲)

۹۱۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ وَيُومِءُ بِرَأْسِهِ

۹۱۸: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے (قبیلہ) بنی المصطلق کے پاس بھیجا۔ میں جب واپس آیا تو آپ ﷺ اپنے اُونٹ کے اُوپر بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے بات کرنا چاہی آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ اس کے بعد میں نے پھر بات کرنا چاہی آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور میں سن رہا تھا کہ آپ ﷺ قرآن کریم تلاوت فرما

فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي۔

رہے تھے اور (رکوع سجدے کے لئے) سر سے اشارہ فرماتے تھے نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ میں نے تمہیں جس کام کیلئے بھیجا تھا' تم نے اس کام کے سلسلے میں کیا کیا؟ اور میں نے اس وجہ سے تم سے گفتگو نہیں کی کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۹۱۹ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قُبَاءَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ فَجَائَتْهُ الْأَنْصَارُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يَقُولُ هَكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ وَبَسَطَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كَفَّهُ وَجَعَلَ بَطْنَهُ أَسْفَلَ وَجَعَلَ ظَهْرَهُ إِلَى فَوْقٍ۔

۹۱۹: حسین بن عیسیٰ الخراسانی الدامغانی' جعفر بن عون' ہشام بن سعد' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ انصاری حضرات آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو نماز کے دوران کس طرح سلام کا جواب دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اسی طرح جعفر بن عون نے اس کو بتلایا۔ ہتھیلی کو نیچے کیا اور اس کی پشت کو اُوپر کی طرف۔

۹۲۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا غِرَارَ فِي صَلَاةٍ وَلَا تَسْلِيمٍ قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي فِيمَا أَرَى أَنْ لَا تُسَلِّمَ وَلَا يُسَلَّمَ عَلَيْكَ وَيُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِصَلَاتِهِ فَيَنْصَرِفُ وَهُوَ فِيهَا شَاكٌّ۔

۹۲۰: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن بن مہدی' سفیان' ابو مالک اشجعی' ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں نہ غرار ہونا چاہئے اور نہ سلام حضرت احمد بن حنبل نے فرمایا کہ مُراد یہ ہے کہ نہ تو کسی کو سلام کرے اور نہ وہ تجھے سلام کرے اور نماز میں غرار یہ ہے کہ کوئی شخص نماز سے اس حالت میں فارغ ہو کہ اس کے دِل میں شبہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

نماز اور سلام میں نقصان:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ نماز میں سلام نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی کو سلام کرو اور نہ تجھے کوئی سلام کرے اور نماز میں غرار کا مفہوم یہ ہے کہ یہ شک ہو کہ رکعات تین پڑھی ہیں یا چار پھر اکثر پر عمل کر کے نماز پوری کر لے لیکن شک پھر بھی باقی رہے: اما الغرار فی الصلوۃ فعلی وجھین ان لا یتم رکوعه وسجوده وان یشك هل صلی ثلاثًا واربعًا فیاخذ بالاکثر وینصرف بالشك۔ (بذل المجهود ص ۹۶' ج ۲)

۹۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلَى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۹۲۱: محمد بن علاء معاویہ بن ہشام سفیان ابو مالک ابوحازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کہ سلام اور نماز (میں غرار نہیں ہونا چاہئے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن فضیل نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے طریقے پر یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کی ہے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۵ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ۶

بَاب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فِي الصَّلَاةِ

۹۲۲ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي لَكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَبِي وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هُوَ

باب: نماز میں چھینک کا جواب دینا

۹۲۲: مسدد' یحییٰ (دوسری سند)' عثمان بن ابی شیبہ' اسماعیل بن ابراہیم' حجاج صواف' یحییٰ بن ابی کثیر' ہلال بن ابی میمونہ' عطاء بن یسار' حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اچانک جماعت میں سے ایک شخص چھینکا تو میں نے اس کو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا اس پر لوگ (چھینک کا جواب بحالت نماز دینے کی بناء پر) مجھے گھورنے لگے تو میں نے کہا وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے جو کہ مذکورہ نوعیت کے ماحول میں استعمال ہوتا ہے) تمہیں کیا ہو گیا کہ تم لوگ میری جانب دیکھ رہے ہو۔ لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو میں نے یہ سمجھا کہ لوگ مجھے خاموش رہنے کو کہہ رہے ہیں عثمان کی روایت میں ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ لوگ مجھے خاموش رہنے کو کہہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں تو آپ نے نہ تو مجھ کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی مجھے بُرا بھلا کہا البتہ یہ فرمایا کہ یہ نماز ہے اور اس میں گفتگو کرنا جائز نہیں سوائے تسبیح تکبیر یا تلاوت قرآن کے یا کچھ ایسی بات فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نیا مسلمان ہوا ہوں

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَائَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَائَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ جَارِيَةٌ لِي كَانَتْ تَرْعَى غُنَيْمَاتٍ قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ إِذْ اطَّلَعْتُ عَلَيْهَا اطِّلَاعَةً فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْهَا وَأَنَا مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظُمَ ذَاكَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جاہلیت اور شرک وکفر سے نجات عطا فرما کر اسلام سے نوازا لیکن ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تو ان کے پاس مت جانا۔ میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے کچھ لوگ بُری فال لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے دِلوں کا وہم ہے (اور شرعاً یہ بالکل غلط ہے) لہٰذا یہ شگون انہیں ان کے کام سے نہ روکے یعنی کام کریں اور شگون بد سے اس کام سے رُک نہ جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض لوگ لائن کھینچتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے (یعنی حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام) اب جب کسی شخص کا خط اس کے مطابق ہو تو وہ شخص سچا ہو سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک باندی (کوہ) اُحد اور (مقام) جوانیہ کے قریب بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک روز میں جب وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بکری کو ایک بھیڑیا لے گیا ہے۔ میں بھی انسان ہوں اس لئے مجھ کو بھی اس کا افسوس ہوا جس طرح کہ دوسروں کو (ایسے موقعہ پر) افسوس ہوتا ہے۔ میں نے اس باندی کی خوب مار پٹائی کی۔ یہ بات آپ کو گراں محسوس ہوئی میں نے عرض کیا کہ کیا میں اس باندی کو آزاد کر دوں؟ آپ نے فرمایا اس باندی کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ میں وہ باندی کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ اللہ کہاں پر ہے؟ اس نے کہا آسمان میں ہے۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس باندی کو آزاد کر دے یہ مؤمنہ ہے۔

نجومی وغیرہ کے پاس جانا:

مذکورہ حدیث میں خط کھینچنے سے مراد مستقبل کے حالات معلوم کرنا ہے بعض نے کہا ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ کوئی شخص فال نکالنے کے لئے کاہن کے پاس جاتا وہ کاہن کسی بچہ کو مٹی وغیرہ پر لائن یا خط کھینچنے کا حکم کرتا پھر وہ دو دو لائن کو مٹاتا اگر دو لائن باقی رہ جاتیں تو اس کو اچھی فال سمجھتے اور ایک لائن باقی رہتی تو بدشگونی لیتے آپ نے اس سے منع فرمایا اور خط کھینچنے سے مراد حضرت دانیال یا حضرت ادریس کا معجزہ ہے۔ قیل هو ادريس او دانيال عليهما السلام يخط اى اعطى علم الخط فيعرف بتوسط تلك الخطوط الامور المغيبة۔ (بذل المجهود ص ۹۹، ج ۲)

۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ

۹۲۳: محمد بن یونس نسائی، عبدالملک بن عمرو، فلیح، ہلال بن علی، عطاء بن

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلِمْتُ أُمُوراً مِنْ أُمُورِ الْإِسْلَامِ فَكَانَ فِيمَا عَلِمْتُ أَنْ قَالَ لِي إِذَا عَطَسْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَإِذَا عَطَسَ الْعَاطِسُ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا قَائِمٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ رَافِعًا بِهَا صَوْتِي فَرَمَانِي النَّاسُ بِأَبْصَارِهِمْ حَتَّى احْتَمَلَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ بِأَعْيُنٍ شُزْرٍ قَالَ فَسَبَّحُوا فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قِيلَ هَذَا الْأَعْرَابِيُّ فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنَكَ فَمَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ أَرْفَقَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

یسار، حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے اسلام کی چند باتیں سکھائی گئیں۔ ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو اور جب کوئی دوسرا شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہو میں ایک مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز میں تھا اُسی وقت ایک شخص چھینک پڑا اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا۔ میں نے بلند اُونچی آواز میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا۔ لوگ مجھے گھورنے لگے۔ مجھے یہ بات ناگوار محسوس ہوئی۔ میں نے کہا تم لوگ آخر مجھ کو کنکھیوں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے سبحان اللہ کہا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا نماز میں کس نے گفتگو کی تھی؟ لوگوں نے کہا کہ اس دیہاتی نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ نماز قرآن کریم پڑھنے اور یادِ الٰہی کے لئے ہے۔ جب تم نماز کی حالت میں ہو تو تمہارا یہی فرض ہے (کہ گفتگو نہ کرو یادِ الٰہی میں لگے رہو) تو میں نے کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہتر تعلیم دینے میں نرم مزاج معلم نہیں دیکھا۔

خلاصۃ الباب: نماز سے باہر چھینک کا جواب مسنون عمل ہے' ایک مسلمان کے حق کو ادا کرنا لیکن نماز کی حالت میں چھینک کا جواب دینا منفسد صلوٰۃ ہے اور چھینکنے پر الحمدللہ دل میں بلا کراہت جائز ہے اور زبان سے پسندیدہ عمل نہیں حدیث باب کا جواب حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے یہ دیا کہ کسی عمل کا استحباب محض کسی جزئی واقعہ سے ثابت نہیں ہوتا بالخصوص جبکہ ساری امت کا تعامل اس کے خلاف رہا ہو۔

بَابُ التَّأْمِينِ وَرَاءَ الْإِمَامِ

باب: (نماز کی حالت میں) امام کے پیچھے آمین کہنا

تشریح: جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آمین کہنا امام اور مقتدی دونوں کیلئے مسنون ہے اور حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مفتی بہ مسلک یہی ہے اور ان حضرات نے حدیث ((اذا امن الامام فامنوا)) سے استدلال فرمایا ہے اور آمین آہستہ اور اُونچی آواز سے دونوں طرح جائز ہے۔ شوافع اور حنابلہ بلند آواز سے آمین کو افضل فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آہستہ آمین کہنے کو افضل فرماتے ہیں: وفی ظاهر الرواية عن ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ ان الامام والماموين و كذالك المنفرد يومنون فی

الصلوۃ۔ الخ (بذل المجھود ص ۱۰۰ ج ۲، مطبوعہ ملتان، پاکستان)

۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهَا۔

۹۲۴: محمد بن کثیر، سفیان، سلمۃ، حجر ابی العنبس الحضرمی، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد بلند آواز سے آمین فرماتے۔

مسئلہ آمین بالجہر:

مذکورہ روایت سے شوافع اور حنابلہ نے آمین کو بلند آواز سے کہنے پر استدلال کیا ہے۔ لیکن مذکورہ حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر پر مداومت فرمائی ہو یا آخر عمل میں یہ عمل اختیار فرمایا ہو البتہ امت کو تعلیم دینے کے لئے آپ نے کبھی کبھی آمین بالجہر فرمائی ہے پھر آمین آہستہ سے پڑھی ہے حضرات خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آہستہ ہی آمین پڑھی ہے۔ **فبهذا علمنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جهر بامين احيانا تعليما للامة ثم اخفى بها والدليل عليه ان آمين دعاء والاصل فى الدعاء الاخفاء لا الجهر وقد عمل بذلك بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكابر الصحابة عمر و على رضى الله تعالى عنهما** (بذل المجھود ص ۱۰۱، ج ۲) احناف اور مالکیہ نے اُس حدیث سے استدلال کیا ہے جو کہ شعبہ سے مروی ہے اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث کے حنفیہ نے متعدد جوابات دیئے ہیں جس کی تفصیل بذل المجھود ص ۱۰ جلد ۲ اور درس ترمذی ص ۵۱۴ ج ۲ میں مذکور ہے اور شوافع و حنابلہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث جس میں مد بھا صوتہ کے الفاظ ہیں اس سے بھی استدلال کیا ہے جس کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ مد سے مراد آواز کھینچنا نہیں ہے بلکہ آمین کی ی کو کھینچنا مراد ہے اور حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں مختلف وجوہات اضطراب ہیں: ان حديث وائل ابن حجر حديث مضطرب ووجه الاضطراب انه روى من طريق سفيان فى هذا الحديث بلفظ ورفع بها صوته ومن طريق شعبة اخفى بها صوته الخ (بذل ص ۱۰۱ ج ۲) تفصیلی بحث کتب حدیث ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

آمین کہنا امام اور مقتدی دونوں کے لئے مسنون ہے البتہ اختلاف اس میں ہے کہ آمین اونچی آواز سے کہنا افضل ہے یا آہستہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک آمین بالجہر افضل ہے حدیث باب سے ان حضرات نے استدلال فرمایا ہے لیکن اس سے مداومت یا آخری عمل ہو یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آمین بالسر کہنا افضل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کا عمل متواتر سندوں کے ساتھ وارد ہوا ہے کہ یہ سب حضرات نماز میں آمین آہستہ کہتے تھے اور حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث احناف نے کئی جوابات دیئے ہیں جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں البتہ نفس دراصل قبولیت دعاء کی درخواست ہے اور بندے کی طرف سے اس بات کا اظہار ہے کہ میرا کوئی حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ میری دعاء کو قبول ہی کرے اس لئے سائلانہ دعاء کرنے کے وہ آمین کہہ کے پھر درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ محض اپنے کرم سے میری حاجت پوری فرما دے اس طرح یہ مختصر سا لفظ رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے والی ایک مستقل دعاء ہے پھر امام کی آمین کہنے پر مقتدی کی آمین کسی کی آمین ملائکہ کی آمین

کے موافق ہو گی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اس کے شارحین نے کئی مطلب بیان کئے ہیں ان میں سب سے زیادہ راجح یہ ہے کہ ملائکہ کی آمین کہی جائے نہ اس سے پہلے ہو نہ اس کے بعد اور ملائکہ کی آمین کا وقت وہی ہے جبکہ امام آمین کہے اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے وقت آمین کا مطلب یہ ہوگا کہ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کر کے آمین کہے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ وہ بھی اسی وقت آمین کہیں کیونکہ اللہ کے فرشتے بھی اس وقت آمین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بندے فرشتوں کی آمین کے ساتھ آمین کہیں ان کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مردوں کو تالیاں نہیں بجانی چاہئے بلکہ سبحان اللہ کہنا چاہئے۔

۹۲۵ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ۔

۹۲۵: مخلد بن خالد' ابن نمیر' علی بن صالح' سلمہ بن کھیل' حجر بن عنبس' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند آمین پڑھی اور دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ میں نے آپ کے رخساروں کی سفیدی کو دیکھا۔

۹۲۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

۹۲۶: نصر بن علی' صفوان بن عیسیٰ' بشر بن رافع' ابو عبداللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھ لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین فرماتے یہاں تک کہ پہلی صف کے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوتے تو وہ (آمین) سن لیتے۔

۹۲۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۹۲۷: قعنبی' مالک' سمی جو مولیٰ ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے' ابو صالح السمان' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم لوگ آمین کہو تو جن لوگوں کا قول (یعنی آمین کہنا) فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے گا تو اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۹۲۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ

۹۲۸: قعنبی' مالک' ابن شہاب' سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو کیونکہ تم میں سے جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین فرمایا کرتے تھے۔

۹۲۹ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَسْبِقْنِي بِآمِينَ۔

۹۲۹: اسحق بن ابراہیم بن راہویہ وکیع' سفیان' عاصم' ابوعثمان' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے پہلے آمین نہ فرمایا کریں۔

۹۳۰ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ صُبَيْحِ بْنِ مُحْرِزٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو مُصَبِّحٍ الْمَقْرَائِيُّ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ فَإِذَا دَعَا الرَّجُلُ مِنَّا بِدُعَاءٍ قَالَ اخْتِمْهُ بِآمِينَ فَإِنَّ آمِينَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِآمِينَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِينَ وَأَبْشِرْ وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَقْرَاءُ قَبِيلٌ مِنْ حِمْيَرَ۔

۹۳۰: ولید بن عتبہ الدمشقی' محمود بن خالد' فریابی' صبیح بن محرز' ابومصبح مقرائی سے روایت ہے کہ ہم لوگ ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے اور عمدہ عمدہ احادیث مبارکہ ہم لوگوں کو سنایا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگوں میں سے کسی نے دُعا مانگی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس دُعا کو آمین پر ختم کرنا کیونکہ آمین کتاب پر (ایک قسم کی) مُہر کے مانند ہے۔ ابوزہیر نے کہا کہ میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ ہم لوگ ایک رات میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ہم لوگ ایک شخص کے پاس پہنچے جو کہ بہت عاجزی و انکساری سے دُعا مانگ رہا تھا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اس شخص کی دُعا کو) کھڑے ہو کر سننے لگے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی دُعا عنداللہ قبول ہوگئی اگر یہ اپنی دُعا پر مُہر لگا دے ایک شخص نے معلوم کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس شے سے مُہر لگائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ آمین سے' اگر یہ دُعا پر آمین کی مُہر لگائے گا تو وہ دُعا قبول ہوگی۔ وہ شخص (یہ بات) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر اس شخص کے پاس آیا کہ جو دُعا مانگ رہا تھا اور اس سے کہا کہ اپنی دُعا کو آمین پر ختم کرنا اور خوش ہو جا' یہ الفاظ محمود بن خالد کے ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مقرائی' حمیر میں سے ایک قبیلہ ہے۔

بَابُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ

۹۳۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

باب: نماز میں تالی بجانا

۹۳۱: قتیبہ بن سعید' سفیان' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور خواتین کے لئے تالی بجانا ہے۔

تصفیق کی تعریف:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں کوئی حادثہ یا واقعہ پیش آجائے یا کسی وجہ سے دوسرے کو خبر دار کرنے کی ضرورت پیش آجائے یا کسی نے آواز دی اور جواب دینا ضروری ہو تو مرد کیلئے حکم شرع یہ ہے کہ ''سبحان اللہ'' کہہ دے اور خواتین کے لئے یہ حکم ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارے۔ اصطلاحِ شریعت میں اسی کا نام ''تصفیق'' ہے اور مسلم شریف میں بھی یہ روایت اس طرح ہے البتہ بخاری میں الفاظ روایت اس طرح ہیں: من نابه شيء في صلوته فليقل سبحان الله فانه لا يسمعه احد حين يقول سبحان الله الا التفت۔ (بذل المجهود ص ۱۰۷' ج ۲)

۹۳۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ

۹۳۲: قعنبی' مالک' ابوحازم بن دینار' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے پاس ان لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا اور مؤذن (یعنی حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ اگر آپ نماز پڑھائیں تو میں تکبیر کہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ اسی وقت آپ تشریف لائے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجانا شروع کر دیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب لوگوں نے خوب تالیاں بجائیں تو انہوں نے مڑ کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ وہیں کھڑے رہو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھانے کے لئے فرمایا۔ پھر وہ پیچھے ہٹے اور صف میں

تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا فِي الْفَرِيضَةِ۔

شامل ہو گئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اپنی جگہ کیوں نہ کھڑے رہے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ ابوقحافہ کے بیٹے کا (یعنی میرا) یہ مقام نہیں ہوسکتا کہ آپ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھاؤں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کیا ہوا میں نے تم لوگوں کو بہت تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا (حکم شرع یہ ہے کہ) اگر نماز میں کوئی واقعہ پیش آ جائے تو (مردوں کو چاہئے کہ وہ) تسبیح کہیں اس سے اس طرف خیال متوجہ ہوگا اور (بحالت نماز) تالی بجانا خواتین کے لئے ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حکم نماز فرض میں ہے۔

فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

مندرجہ بالا حدیث سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت واضح ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی موجودگی میں امامت کا حکم فرمایا اس حدیث سے نماز میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا بھی معلوم ہوتا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے حکم کی اتباع میں امامت فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوجہ تواضع امامت سے معذرت فرمانا چاہی تھی اور ابوقحافہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا اسم گرامی تھا اور اس روایت سے امام کا دوسرے کو بحالت نماز میں اپنا قائم مقام بنا دینا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقال النووی وفیه جواز استخلاف المصلی بالقوم من یتم الصلوٰة لهم وهذا هو الصحیح من مذهبنا۔ (بذل' ص ۱۰۷' ج ۲)

۹۳۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِبِلَالٍ إِنْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِكَ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ قَالَ فِي آخِرِهِ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ۔

۹۳۳: عمرو بن عون' حماد بن زید' ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (قبیلہ) بنی عمرو بن عوف کی باہمی کچھ لڑائی ہوگئی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی بعد ظہر آپ ان کے پاس مصالحت کرانے کے لئے تشریف لے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرما گئے کہ (اگر میری واپسی تک) وقت عصر ہو جائے اور میں نہ آسکوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ دینا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ جب نمازِ عصر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اس کے بعد تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لئے کہا۔ وہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی مگر اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے یہ فرمایا کہ جب نماز میں کوئی چیز پیش آ جائے تو مرد تسبیح پڑھیں (سبحان اللہ کہیں) اور خواتین تالی بجائیں۔

۹۳۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ قَوْلُهُ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ تَضْرِبُ بِأُصْبُعَيْنِ مِنْ يَمِينِهَا عَلَى كَفِّهَا الْيُسْرَى۔

۹۳۴: محمود بن خالد' ولید' عیسیٰ بن ایوب نے فرمایا کہ آپ کے ارشاد ''عورتیں تالی بجائیں'' سے یہ مراد ہے کہ دائیں ہاتھ کی دو اُنگلیاں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ماریں (اسی کا نام تصفیق ہے)

بَاب الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز اشارہ کرنا

۹۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ۔

۹۳۵: احمد بن محمد شبویہ اور محمد بن رافع' عبد الرزاق' معمر' زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔

۹۳۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيَعُدْ لَهَا يَعْنِي الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ۔

۹۳۶: عبد اللہ بن سعید' یونس بن بکیر' محمد بن اسحٰق' یعقوب بن عتبہ بن الاخنس' ابوغطفان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانا خواتین کے لئے ہے اور جو شخص نماز میں (ایسا) اشارہ کرے کہ جس سے کچھ مفہوم سمجھ میں آئے تو وہ شخص اپنی نماز کا اعادہ کرے ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث وہم ہے۔

تصفیق کی بحث:

عورتوں کو نماز میں ''سبحان اللہ'' کہنے اور تسبیح سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کیونکہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور حتی الامکان اس کو پردہ کا حکم ہے اور مرد کو تالی بجانے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ عورت کی شان کے مطابق ہے: وکان منع النساء من التسبیح لانها مامورة بخفض صوتها فی الصلوة مطلقًا لما یخشی من الافتتان ومنع الرجال من التصفیق لانه من شان النساء۔ (بذل المجهود ص ۱۰۶ ج ۲) اور مذکورہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث کے آخری جملہ سے معلوم ہوتا ہے اور حدیث بالا پر کلام کی تفصیل بذل المجہود میں مذکور ہے۔

بَاب فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز کنکریاں ہٹانے کا حکم

۹۳۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ

۹۳۷: مسدد' سفیان' زہری' ابوالاحوص' ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے

الْمَدِينَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى۔

لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے تو اس کو چاہئے کہ کنکریاں نہ ہٹائے۔

۹۳۸ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْسَحْ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةَ الْحَصَى۔

۹۳۸: مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت معیقب سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز پڑھتے ہوئے کنکریوں کو نہ ہٹا' البتہ اگر کنکریاں ہٹانے کی ضرورت ہو تو ایک مرتبہ ہٹا لے۔

بَابِ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُخْتَصِرًا

باب: بحالت نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنا

۹۳۹ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَضَعُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ۔

۹۳۹: یعقوب بن کعب' محمد بن سلمہ' ہشام' محمد' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران اختصار کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اختصار کا مطلب ہے' کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔

بَابِ الرَّجُلِ يَعْتَمِدُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَصًا

باب: بحالت نماز لکڑی پر سہارا لگانا

۹۴۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَابِصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَدِمْتُ الرَّقَّةَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِي هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ غَنِيمَةٌ فَدَفَعْنَا إِلَى وَابِصَةَ قُلْتُ لِصَاحِبِي نَبْدَأُ فَنَنْظُرُ إِلَى دَلِّهِ فَإِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِئَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ أَغْبَرُ وَإِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصًا فِي صَلَاتِهِ فَقُلْنَا بَعْدَ أَنْ سَلَّمْنَا فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۹۴۰: عبدالسلام بن عبدالرحمٰن وابصی' ان کے والد' شیبان' حصین بن عبد الرحمٰن' حضرت ہلال بن یساف سے مروی ہے کہ میں (ملک شام کی ایک بستی مقام) رقہ میں آیا۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ کیا تم کو کسی صحابی سے ملاقات کی خواہش ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں یہ غنیمت ہے۔ پھر ہم لوگ حضرت وابصہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ اوّلاً ہم ان کی وضع (قطع) دیکھ لیں چنانچہ وہ ایک سر سے چپکی ہوئی دو کانوں والی ایک ٹوپی اوڑھے ہوئے تھے اور وہ خاکی رنگ کا ایک برنس اوڑھے ہوئے تھے اور نماز کی حالت میں ایک لکڑی پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے سلام کرنے کے بعد اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُودًا فِي مُصَلَّاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ۔

(جسم مبارک کا) گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے مصلیٰ پر کھڑا کرلیا اور آپ اس پر سہارا لگا کر نماز پڑھتے تھے۔

برنس کی تعریف:

مذکورہ بالا روایت میں برنس کا لفظ استعمال ہوا ہے برنس کی لغت میں یہ تعریف ہے وہ لمبی ٹوپی کہ جو عرب میں استعمال کی جاتی تھی یا وہ لباس کہ جس کا کچھ حصّہ ٹوپی کی جگہ کام دے۔ (مصباح اللغات ص: ۵۸)

بَاب النَّهْيِ عَنْ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: دورانِ نماز گفتگو کرنے کی ممانعت

۹۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنْ الْكَلَامِ۔

۹۴۱: محمد بن عیسیٰ' ہشیم' اسماعیل بن ابی خالد' حارث بن شبیل' عمرو شیبانی' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنے برابر والے (نمازی) سے نماز کے دوران گفتگو کرتا تھا۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ پس ہم لوگوں کو نماز میں خاموش رہنے کا اور کلام سے باز رہنے کا حکم ہوا۔

بَاب فِي صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنا

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

۹۴۲: محمد بن قدامہ بن اعین' جریر' منصور' ہلال بن یساف' ابویحییٰ' حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ میں نے فرمانِ رسول سنا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے۔ تو میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کو بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا۔ (تعجب سے) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ درست ہے لیکن میں تم لوگوں میں سے کسی کے مانند نہیں ہوں (میری بات اور ہے)

نبی آخر الزماں ﷺ کی ایک خصوصیت:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ملتا تھا اور یہ آپ کی خصوصیات میں سے تھا اور اکثر

علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مذکورہ حدیث میں نمازِ نفل مراد ہے یعنی وہ نفلی نماز تھی جو کہ بغیر عذر بھی بیٹھ کر بھی جائز ہوتی ہے۔ حمله اکثر العلماء علی الصلوۃ النافلة فتجوز قاعدا من غیر عذر قال فی الدر المختار ویتنفل مع قدرته علی القیام قاعد الا مضطجعًا الا بعذر۔ الخ (بذل المجهود ص ۱۱۰)

۹۴۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ صَلَاتُهُ قَائِمًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا وَصَلَاتُهُ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَائِمًا وَصَلَاتُهُ نَائِمًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا۔

۹۴۳: مسدد' یحییٰ' حسین معلم' عبد اللہ بن بریدہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر نماز پڑھنے سے اولیٰ ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہونے کا نصف اجر ملتا ہے اور نماز لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے (کی بہ نسبت) آدھا اَجر ملتا ہے۔

اگر امام بیٹھ کر امامت کرے؟

اس مسئلہ پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ امام اور مقتدی کے لئے بلاعذر شرعی نماز فرض بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں لیکن اگر امام عذرِ شرعی کی وجہ سے فرض نماز بیٹھ کر پڑھا رہا ہو تو ایسی حالت میں مقتدی کس طرح اس کی اقتداء کریں اس میں اختلاف ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء کرنے کو مطلقاً ناجائز فرماتے ہیں لیکن اگر مقتدی بھی معذور ہوں تو وہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ کر امامت کرنے والے کی اقتداء جائز فرماتے ہیں لیکن ان کے نزدیک مقتدیوں کے لئے بھی بیٹھ کر اقتداء کرنا ضروری ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء جائز ہے لیکن جن مقتدی کو عذر نہ ہو وہ ایسے امام کی اقتداء کھڑے ہو کر کریں ان کی دلیل مندرجہ ذیل آیت کریمہ: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرضِ وفات کا واقعہ کہ جس میں آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر اقتدا کی ہے۔ (بذل المجہود) اور مذکورہ حدیث میں آپ کا فرض نماز بیٹھ کر پڑھانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے تو یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ **قال الجمهور...... قال ای رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اجل ای نعم قلت ذلك ولكن هذا الحكم مختص بالامة** (ص ۱۱۰' ج۲)

۹۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا

۹۴۴: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' ابراہیم بن طہمان' حسین معلم' ابن بریدہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ناسور ہو گیا تھا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو اگر کھڑے نہ ہو سکو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لو۔ اگر بیٹھ کر (بھی) نہ پڑھ سکو تو کروٹ (کے بل)

فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ۔

پر لیٹ کر نماز پڑھ لو۔

۹۴۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيهَا فَيَقْرَأُ حَتَّى إِذَا بَقِيَ أَرْبَعُونَ أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ سَجَدَ۔

۹۴۵: احمد بن عبد اللہ بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ بوڑھے ہو گئے تو آپ بیٹھ کر تلاوت قرآن فرماتے۔ جب تیس یا چالیس آیات کریمہ (باقی) رہ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاوت فرما کر رکوع فرماتے۔

۹۴۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ وَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۹۴۶: قعنبی' مالک' عبداللہ بن یزید' ابونضر' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرآن کریم تلاوت فرماتے۔ جب تیس یا چالیس آیت کریمہ باقی رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اس کے بعد ان آیات کریمہ کی تلاوت فرما کر رکوع فرماتے پھر سجدہ کرتے اس کے بعد دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت بیان کی ہے۔

۹۴۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ بُدَيْلَ بْنَ مَيْسَرَةَ وَأَيُّوبَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۹۴۷: مسدد' حماد بن زید' بدیل بن میسرہ اور ایوب' عبداللہ بن شقیق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافی رات کے وقت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع بھی بیٹھ کر فرماتے۔

۹۴۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ

۹۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' کہمس بن حسن' عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِي رَكْعَةٍ قَالَتْ الْمُفَصَّلَ قَالَ قُلْتُ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَتْ حِينَ حَطَمَهُ النَّاسُ۔

کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں ایک سورت تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں مفصل (سورتوں) میں سے۔ پھر میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب لوگوں نے آپ کو ضعیف وناتواں بنا دیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگرچہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جانے کی اجازت ہے لیکن ثواب آدھا ہوتا ہے البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ملتا تھا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی ایک مسئلہ یہ بھی کہ اگر امام کسی عذر کی وجہ سے فرض بیٹھ کر پڑھا رہا ہو تو اس کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا کیسا ہے امام احمد کے نزدیک تو جائز ہے البتہ شرط یہ ہے کہ مقتدی بھی بیٹھ کر اقتداء کریں امام مالکؒ کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے لیکن اگر مقتدی بھی کھڑے ہونے سے عاجز ہوں تو وہ ایسے امام کی اقتداء کر سکتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء جائز نہیں جن لوگوں کو عذر نہ ہو وہ ایسے امام کی اقتداء کھڑے ہو کر کریں امام صاب کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور صحابہ کرامؓ نے کھڑے ہو کر اقتداء کی نیز احادیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے رکوع سے پہلے کھڑے ہوں تو بیٹھ کر بھی رکوع کیا جا سکتا ہے۔

بَاب كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان

۹۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۹۴۹: مسدد' بشر بن مفضل' عاصم بن کلیب' ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی کیفیت کو دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ (تو میں نے دیکھا) کہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک فرمایا اور تکبیر فرمائی اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھایا۔ اس کے بعد اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب رکوع کا ارادہ فرمایا تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو دونوں کان تک اُٹھایا۔ جب آپ بیٹھ گئے تو آپ نے بائیں پاؤں کو بچھایا اور آپ نے بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ دیا اور دائیں (ہاتھ کی) کہنی کو دائیں ران سے اُٹھا ہوا رکھا اور دونوں اُنگلیوں (یعنی چھنگلی اُنگلی اور اس کے برابر والی اُنگلی کو بند فرمایا) اور آپ نے (درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھا سے) حلقہ بنا لیا اور میں نے آپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد میں بشر (راوی حدیث) نے اس کو بتا دیا کہ آپ نے درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھا سے حلقہ بنایا اور آپ نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا۔

تشریح :قعدہ کی دونوں ہئیتیں احادیث سے ثابت ہیں ایک افتراش یعنی بایاں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دایاں پاؤں کھڑا کر لینا اور دوسرے کو تورک یعنی بائیں کولہے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب باہر نکال لینا جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں احناف کے نزدیک مرد کے لئے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش افضل ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک دونوں میں تو تورک افضل ہے امام شافعی کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس میں تو تورک افضل ہے اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے اور امام احمد کے نزدیک دو رکعت والی نماز میں افتراش افضل ہے اور چار رکعت والی نماز کے قعدہ اخیرہ میں تو تورک افضل ہے افتراش کے افضلیت کی دلیل حدیث وائل بن حجرؓ ہے شافعیہ نے اس حدیث کو قعدہ اولیٰ پر محمول کیا ہے لیکن یہ تاویل بعید ہے کیونکہ اس میں حضرت وائل کا یہ فرمان کہ میں حضور ﷺ کی نماز دیکھنے کی غرض سے مدینہ منورہ حاضر ہوا کہ آپ ﷺ کی نماز کو اہتمام کے ساتھ دیکھنے پر دلالت کرتا ہے لہٰذا اگر دونوں قعدوں میں ہیئت کے اعتبار سے کچھ فرق ہوتا تو حضرت وائل اور اسے ضرور بیان فرماتے لہٰذا شافعیہ کی یہ جواب ہی مفید استدلال نہیں۔

بَابُ مَنْ ذَكَرَ التَّوَرُّكَ فِي الرَّابِعَةِ

٩٥٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي

باب: چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا

٩٥٠: احمد بن حنبل' ابوعاصم' ضحاک بن مخلد' عبدالحمید بن جعفر (دوسری سند) مسدد یحییٰ' عبدالحمید بن جعفر' محمد بن عمر' ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہ (ایک مرتبہ) وہ دس حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے (ایک صحابی) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوحمید نے فرمایا کہ آپ سب لوگوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ (بھلا) بیان کرو۔ اس کے بعد حدیث کو بیان فرمایا اور یہاں تک بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو آپ پاؤں مبارک کی اُنگلیوں کو کشادہ رکھتے۔ اس کے بعد اللہ اکبر فرماتے اور سر اُٹھاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں پاؤں کو ٹیڑھا فرما کر اس پر بیٹھتے۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں آپ اسی طرح کرتے (آخر حدیث تک) راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس سجدہ سے فراغت حاصل فرماتے کہ جس کے بعد سلام ہے (یعنی آخری رکعت کے دوسرے سجدہ سے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں پاؤں مبارک کو ایک طرف کو نکال لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں سرین پر سہارا دے کر بیٹھ جاتے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ

فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ زَادَ أَحْمَدُ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي وَلَمْ يَذْكُرَا فِي حَدِيثِهِمَا الْجُلُوسَ فِي الثِّنْتَيْنِ كَيْفَ جَلَسَ۔

اضافہ ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ تم نے صحیح فرمایا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے لیکن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور مسدد بن مسرہد دونوں حضرات نے یہ نہیں بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کس طرح بیٹھتے تھے؟

خُلاصَۃُ البَاب: یہ احادیث افضلیت تورک کے قائلین کا استدلال ہیں حنفیہ کی طرف سے انکا جواب یہ ہے یا تو حالت عذر پر محمول ہے کہ حضورؐ نے عذر کی بناء پر تورک کیا ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ جواز کا بیان ہے اور اختلاف چونکہ محض افضلیت میں ہے۔

۹۵۱ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَجَلَسَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ۔

۹۵۱: عیسیٰ بن ابراہیم' ابن وہب' لیث ' یزید بن محمد القرشی' یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو ابی حلحلہ' محمد بن عمرو بن عطاء (ایک مرتبہ) چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف فرما تھے اس کے بعد یہی حدیث بیان فرمائی لیکن اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں فرمایا جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں پاؤں کو باہر نکال دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرین پر بیٹھے۔

۹۵۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۹۵۲: قتیبہ' ابن لہیعہ' یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو بن حلحلہ' حضرت محمد بن عمرو عامری اسی طرح روایت بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھ کر بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں قدم کے تلوے پر بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں پاؤں مبارک کو کھڑا کیا اور جب آپ چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو آپ نے بائیں سرین کو زمین پر رکھا اور دونوں پاؤں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانب کو نکال دیا۔

۹۵۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

۹۵۳: علی بن حسین بن ابراہیم' ابوبدر' زہیر' ابوخیثمہ' حسن بن حر' عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک' حضرت عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے مروی ہے کہ وہ ایک مجلس میں موجود تھے اور اُسی مجلس میں اُن کے والد ماجد بھی

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ فَذَكَرَ فِيهِ قَالَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى فَكَبَّرَ كَذَلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الْحَمِيدِ فِي التَّوَرُّكِ وَالرَّفْعِ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ۔

موجود تھے اس کے بعد انہوں نے یہی روایت بیان فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے سجدہ فرمایا تو آپ نے دونوں ہتھیلی پر گھٹنوں اور پاؤں کے سروں پر سہارا لیا اور جب آپ (التحیات میں) بیٹھے تو آپ سرین پر بیٹھے اور آپ نے دوسرے پاؤں کو کھڑا کیا پھر آپ نے تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا پھر تکبیر فرمائی اور آپ بیٹھے نہیں (بلکہ) کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ نے دوسری رکعت میں دوبارہ اسی طرح کیا' ایسے ہی آپ نے تکبیر فرمائی اس کے بعد آپ دو رکعت پڑھ کر بیٹھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرما کر اُٹھے پھر آپ نے آخری دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا تو دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن عبداللہ نے اس حدیث میں عبد الحمید کی روایت کی طرح سرین پر بیٹھنے اور دو رکعات کے بعد اُٹھتے ہوئے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَا الْجُلُوسَ قَالَ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ۔

۹۵۴: احمد بن حنبل' عبدالملک بن عمرو' فلیح' حضرت عباس بن سہل سے مروی ہے کہ ابوحمید اور ابواُسید اور سہل بن سعد' محمد بن مسلمہ ایک جگہ جمع ہوئے اس کے بعد یہی روایت بیان فرمائی اور اس روایت میں دو رکعت کے بعد ہی کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی آخری (تشہد میں) بیٹھنے کا تذکرہ ہے۔ بلکہ یہ تو تذکرہ ہے کہ آپ نے جس وقت نماز سے فراغت حاصل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں پاؤں بچھایا اور دائیں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف فرمائیں اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

باب: التحیات کا بیان

۹۵۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ

۹۵۵: مسدد' یحییٰ' سلیمان اعمش' شقیق بن سلمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھنے کے لئے بیٹھتے تو ہم السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَ فُلَانٍ کہتے (یعنی بندوں کی جانب سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہے اور فلاں فلاں پر سلام ہے) حضرت

وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوَ بِهِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ یہ مت کہو اللہ پر سلام ہے اس لئے کہ اللہ ہی خود سلام ہے بلکہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ یہ پڑھے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کیونکہ جب تم یہ پڑھو گے تو ہر ایک نیک بندہ کو خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا زمین و آسمان کے درمیان میں ہو اس کو سلام پہنچے گا اس کے بعد تم یہ پڑھو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر تم کو جو دُعا زیادہ پسندیدہ ہو وہ دُعا مانگو۔

خلاصۃ الباب: شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ تشہد کے الفاظ چوبیس صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے اس پر اتفاق ہے کہ ان سب سے جو بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا معروف و مشہور تشہد راجح ہے جو باب کی ابتدائی حدیث میں مذکور ہے امام شافعیؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے تشہد کو راجح قرار دیا ہے اور حضرت امام مالکؒ نے حضرت فاروقؓ کے تشہد کو ترجیح دی ہے حضرت ابن مسعودؓ کے تشہد کے راجح ہونے کی کئی وجوہ ہیں (۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت رجح مافی الباب ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (۲) یہ جملہ تمام صحاح ستہ میں موجود ہے اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد الفاظ میں کہیں اختلاف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے۔ (۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے صراحت کی ہے کہ اس تشہد کی تعلیم میرا ہاتھ پکڑ کر دی تھی جو شدت اہتمام کی دلیل ہے جبکہ یہ روایت مسلسل بھی ہے ان کے علاوہ بھی وجوہ ترجیح علماء کرام نے بیان فرمائی ہیں۔

۹۵۶ : حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عُلِّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ شَرِيكٌ وَحَدَّثَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا

۹۵۶: تمیم بن منتصر' اسحٰق بن یوسف' شریک' ابواسحٰق' ابوالاحوص و حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے ہمیں علم نہیں تھا کہ ہم جب نماز میں بیٹھیں تو کیا پڑھیں۔ ہمیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (التحیات پڑھنا) سکھایا۔ اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی (کہ جیسی روایت گزر چکی) شریک' جامع' ابووائل' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیگر چند کلمات بھی سکھائے مگر اس انداز سے نہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد پڑھنا سکھایا اور وہ الفاظ یہ ہیں: اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا

وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا

سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ الخ۔

وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

حدیث بالا کے آخر میں مذکور دُعا کا ترجمہ ومفہوم:

مذکورہ حدیث کے اخیر میں اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ الخ کا ترجمہ یہ ہے کہ اے پروردگار ہم لوگوں کے قلوب میں اُلفت پیدا فرما دیجئے اور ہمارے درمیان صلح ومصالحت قائم فرما اور ہمیں سلامتی کا راستہ دکھا اور ہم سب کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نجات دے اور ہم سب کو ظاہری اور مخفی برائیوں سے بچالے اور ہمارے کانوں' آنکھوں' دِلوں میں اور ہمارے اہل وعیال میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک آپ توبہ قبول فرمانے والے اور رحم فرمانے والے ہیں اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے کی اور اپنی تعریف وتوصیف بیان کرنے کی توفیق کاملہ نصیب فرما انہیں قبول کرنے والا بنا اور اپنی نعمتوں کو ہم پر مکمل فرما (آمین)۔

۹۵۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِذَا قُلْتَ هٰذَا أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

۹۵۷: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' حسن بن حر' حضرت قاسم بن مخیمرہ سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو تشہد (التحیات) پڑھنا سکھایا جیسے کہ اُوپر مذکورہ ہوا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو یہ (التحیات' الخ) پڑھ چکا تو تیری نماز مکمل ہوگئی اب چاہے (سلام پھیر کر) اُٹھ کھڑا ہو اور چاہے (اسی جگہ) بیٹھا رہے۔

۹۵۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا

۹۵۸: نصر بن علی' ان کے والد' شعبہ' ابوبشر' مجاہد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وبرکاتہ کا اضافہ میں نے کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ کا

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

اضافہ میں نے کیا ہے۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

۹۵۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ أَنْتَ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

۹۵۹: عمرو بن عون ابوعوانہ قتادہ (دوسری سند) حضرت احمد بن حنبل یحییٰ بن سعید ہشام قتادہ یونس بن جبیر حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ جب اخیر نماز میں بیٹھے ایک شخص نے کہہ دیا کہ نماز نیکی اور پاکی کے ساتھ مقرر کی گئی ہے جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ یہ الفاظ کس نے کہے ہیں؟ تمام حضرات خاموش رہے۔ پھر انہوں نے دریافت فرمایا پھر تمام حضرات خاموش رہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی ہے۔ حطان نے کہا کہ میں نے نہیں کہا مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ مجھ کو سزا نہ دیں۔ ایک شخص نے کہہ ڈالا کہ میں نے وہ بات کہی تھی اور میری نیت نیکی کے سوا کچھ نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کو علم نہیں کہ نماز میں کیا کہتے ہو؟ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا اور سکھایا اور ہمیں دین کی باتیں اور نماز سکھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگ نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے صفوں کو ٹھیک کرو پھر تم لوگوں میں سے کوئی شخص (جو کہ امامت کا اہل ہو وہ) امامت کرے۔ جب وہ تکبیر پڑھے تو تم بھی تکبیر پڑھو اور جب: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھے تو تم لوگ آمین کہو اللہ تعالیٰ (تمہاری نماز اور دُعا) قبول فرمائیں گے اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اس وقت تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم لوگوں سے پہلے رکوع کرے گا اور تم لوگوں سے قبل سر اُٹھائے گا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اس کا بدل ہو جائے گا (یعنی تم امام کے بعد رکوع میں جاؤ گے اور اس کے بعد رکوع سے سر اُٹھاؤ گے تو یہ اس کی تلافی کر دے گا) یعنی آپ نے مکمل ترکیب نماز بیان فرمائی اور جب

قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهُ وَلَا قَالَ وَأَشْهَدُ قَالَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تعالیٰ (تمہاری دُعا) حمد وثنا سن لیں گے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ اس کی سن لے گا جو اس کی تعریف کرے گا اور جب امام تکبیر پڑھے اور سجدے میں جائے تو تم بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ کر لے گا اور تم لوگوں سے قبل سجدے سے سر اُٹھائے گا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کا عوض ہو جائے گا اور جب التحیات (پڑھنے کے لئے) بیٹھے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص پہلے یہ پڑھے: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الخ۔

٩٦٠: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ زَادَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَوْلُهُ فَأَنْصِتُوا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

٩٦٠: عاصم بن نضر، معتمر، ان کے والد، قتادہ ابوغلاب، حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت امام قرآن کریم پڑھے تو تم لوگ خاموش رہو اور تشہد کے بارے میں یہ اضافہ ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بعد وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ (روایت میں) (انصتوا یعنی خاموش رہو) کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف سلیمان تیمی نے اس روایت میں اس لفظ کو نقل کیا ہے۔

٩٦١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔

٩٦١: قتیبہ بن سعید، لیث، ابوالزبیر، سعید بن جبیر، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح تشہد یعنی التحیات پڑھنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورت آپ ارشاد فرماتے تھے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ الخ۔

۹۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ أَوْ حِينَ انْقِضَائِهَا فَابْدَئُوا قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلَّهِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى الْيَمِينِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى قَارِئِكُمْ وَعَلَى أَنْفُسِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى كُوفِيُّ الْأَصْلِ كَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ أَبُو دَاوُد دَلَّتْ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَلَى أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ۔

۹۶۲: محمد بن داؤد بن سفیان' یحییٰ بن حسان' سلیمان بن موسیٰ' جعفر بن سعد' خبیب بن سلیمان' ان کے والد' سلیمان بن سمرہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم لوگ جب نماز کے درمیان میں بیٹھیں یعنی دو رکعت پر بیٹھیں جیسا کہ قعدہ اولیٰ میں بیٹھتے ہیں) آخر میں بیٹھیں تو ہم سلام سے پہلے اَلتَّحِيَّاتُ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ یا اخیرہ لِلّٰہِ پڑھیں پھر اس کے بعد اپنے امام اور اپنے اُوپر سلام کریں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل ہے اور وہ دمشق میں رہتا تھا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ صحیفہ اس چیز پر دلالت کر رہا ہے کہ حسن نے سمرہ سے سنا ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: التحیات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا

۹۶۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ فَأَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۹۶۳: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابن ابی لیلیٰ' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا اور لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ مجھ پر سلام اور درود شریف بھیجا کرو تو ہم لوگ سلام کا طریقہ تو جانتے ہیں لیکن درود شریف کس طرح پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (درود شریف اس طرح پڑھو کہ) کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

تشریح : نماز کے اندر درود شریف پڑھنا احناف امام مالک اور جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے امام احمد سے دو قول مروی ہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر تشہد اخیر کے بعد اور سلام سے پہلے درود نہ پڑھے گا تو نماز لوٹائے گا امام شافعیؒ کے دلائل میں سے ایک دلیل احادیث باب ہیں جن میں امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے احناف اور جمہور کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللہ بن مسعودؓ کو ارشاد فرمائی گئی یہ حدیث ہے: اذا قلت هذا او فعلت هذا فقد تمت صلوتك ۔ یعنی جب تم نے تشہد پڑھ لیا یا اتنی دیر بیٹھنے کا فعل کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی معلوم ہوا کہ تمامیت صلوٰۃ درود شریف پر موقوف نہیں بلکہ تشہد پر ہے۔

۹۶۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ۔

۹۶۴: مسدد یزید بن زریع، حضرت شعبہ اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ (یعنی اے اللہ درود نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپؐ کی اولاد پر جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا۔

۹۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى كَمَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَاقَ مِثْلَهُ۔

۹۶۵: محمد بن علاء، ابن بشر، مسعر، حضرت حکم اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو زبیر بن عدی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ جس طرح مسعر نے روایت کیا لیکن انہوں نے یہ فرمایا کہ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ گزشتہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۹۶۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۹۶۶: قعنبی، مالک (دوسری سند) ابن سرح، ابن وہب، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان کے والد، عمرو بن سلیم، حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم لوگ کس طرح درود شریف بھیجیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اس طرح) کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (یعنی اے اللہ درود شریف نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی بیویوںؓ اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر درود شریف نازل فرمایا اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) اور اولاد پر جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی آپ تعریف اور تمام قسم کی عزت واحترام والے ہیں)۔

٩٦٧ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِی أُرِیَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِیِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُولُوا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ زَادَ فِي آخِرِهِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٩٦٧: قعنبی' مالک' نعیم بن عبداللہ' محمد بن عبداللہ بن زید' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تشریف لائے تو بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرمایا ہے تو ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں؟ حضرت رسول اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش ہم لوگ یہ دریافت نہ کرتے۔ اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس طرح) کہو۔ اس کے بعد آپ نے اس طریقہ پر بیان فرمایا جو کہ اُوپر کی احادیث میں مذکور ہے (البتہ) حضرت کعب بن عجرہ کی روایت میں آخر روایت میں یہ اضافہ ہے فِي الْعَالَمِينَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٩٦٨ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ۔

٩٦٨: احمد بن یونس' زہیر' محمد بن اسحٰق' محمد بن ابراہیم' محمد بن عبد اللہ' حضرت عقبہ بن عمرو سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس طرح پڑھو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

٩٦٩ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ يَسَارٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٩٦٩: موسیٰ بن اسماعیل' حبان بن یسار کلابی' ابومطرف' عبیداللہ بن طلحہ' محمد بن علی ہاشمی' مجمر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو ہم اہلِ بیت پر درود شریف بھیج کر پورا پورا اجر وثواب پسند ہو تو وہ (درود شریف) اس طریقہ پر پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهِ اے اللہ حضرت نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین کی مائیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن)' آپ کی اولاد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت پر رحمت نازل فرما جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی ہے بے شک آپ تمام تعریف کے مستحق اور نہایت باعظمت ہیں۔

بَاب مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: التحیات کے بعد کیا پڑھے؟

۹۷۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

۹۷۰: احمد بن حنبل' ولید بن مسلم' اوزاعی' حسان بن عطیہ' محمد بن ابی عائشہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اخیر تشہد (یعنی التحیات) سے فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ سے چار اشیاء سے پناہ طلب کرے' عذابِ دوزخ سے' عذابِ قبر سے' موت اور زندگی کے فتنہ سے' مسیح دجال کے فتنہ سے۔

۹۷۱ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۹۷۱: وہب بن بقیہ' عمر بن یونس الیمانی' محمد بن عبداللہ بن طاوس' ان کے والد ماجد طاوس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد (التحیات) کے بعد (یہ دُعا) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ الخ پڑھتے تھے۔

۹۷۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ فَقَالَ قَدْ غُفِرَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا۔

۹۷۲: عبداللہ بن عمرو' ابومعمر' عبدالوارث' حسین معلم' عبداللہ بن بریدہ' حنظلہ بن علی' حضرت محجن بن ادرع سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص نماز سے فارغ ہونے والا ہے اور تشہد (اس طرح) پڑھ رہا ہے اور اس طرح کہہ رہا ہے (دُعا مانگ رہا ہے) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الخ اے پروردگار میں آپ سے مانگتا ہوں اے اللہ جو کہ اکیلا ہے (اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے) جو کہ بے نیاز ہے اور اس کا کوئی جوڑ اور مثل نہیں اور وہ تنہا ہے کہ آپ میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے بے شک آپ بہت مغفرت فرمانے والے اور بہت زیادہ رحم فرمانے والے ہیں (یہ دُعا سن کر) حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی مغفرت کر دی گئی' مغفرت کر دی گئی اور مغفرت کر دی گئی۔

بَاب إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ

باب: التحیات آہستہ پڑھنا

۹۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ۔

۹۷۳: عبداللہ بن سعید کندی' یونس بن بکیر' محمد بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن اسودان کے والد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تشہد (التحیات) کا ہلکی آواز سے پڑھنا مسنون ہے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں اُنگلی سے اشارہ کرنا

۹۷۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى۔

۹۷۴: قعنبی' مالک' مسلم بن ابی مریم' حضرت علی بن عبدالرحمٰن معاوی سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ آپ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ تم وہ (کام) کیا کرو جو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کام (نماز میں) کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں (التحیات میں) بیٹھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور تمام اُنگلیوں کو بند فرماتے اور انگوٹھے کے برابر والی (شہادت کی) اُنگلی سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

خُلاصَۃُ الباب: ان احادیث کی رُو سے اکثر ائمہ کرام کا مسلک یہ ہے کہ تشہد پڑھتے ہوئے اشھد لا الہ الااللہ پر دائیں ہاتھ کی انگلی سبابہ اُٹھائی جائے۔

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۹۷۵: محمد بن عبدالرحیم البزار' عفان' عبدالواحد بن زیاد' عثمان بن حکیم' عامر بن عبداللہ بن زبیر' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں (التحیات میں) بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں پاؤں دائیں ران اور دائیں پنڈلی کے نیچے کی طرف کر لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں پاؤں کو بچھاتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور (کلمہ کی) اُنگلی سے اشارہ فرماتے عبدالواحد نے ہمیں اُنگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

٩٧٦ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو كَذَلِكَ وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى۔

٩٧٦: ابراہیم بن حسن المصیصی' حجاج' ابن جریج' زیاد' محمد بن عجلان' عامر بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد (التحیات) پڑھتے تھے تو آپ اپنے (کلمہ کی) اُنگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اس اُنگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ابن جریج نے فرمایا کہ عمرو بن دینار نے یہ اضافہ کیا کہ اپنے والد سے مجھے عامر نے اطلاع دی کہ انہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (اُنگلی) سے اشارہ فرماتے تھے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے۔

اشارہ بالسبابہ کا ثبوت:

اکثر حضرات کا یہی مسلک ہے التحیات میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر دائیں ہاتھ کی انگوٹھی سے متصل اُنگلی اُٹھائی جائے:

وقد اتفقت الائمة الثلثة واتباعهم على كون الاشارة فى جلسة التشهد سنة۔ الخ (بذل المجهود ص ١٢٦' ج ٢)

٩٧٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَحَدِيثُ حَجَّاجٍ أَتَمُّ۔

٩٧٧: محمد بن بشار' یحییٰ بن عجلان' عامر بن عبداللہ بن زبیر' اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ مبارک اشارہ سے آگے نہیں بڑھتی تھی اور حجاج کی حدیث مکمل ہے۔

٩٧٨ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا۔

٩٧٨: عبداللہ بن محمد نفیلی' عثمان بن عبدالرحمٰن' عصام بن قدامہ' قبیلہ بنی بجیلہ سے' مالک بن نمیر الخزاعی' ان کے والد حضرت نمیر خزاعی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی اُنگلی کو اُٹھائے ہوئے تھے جو قدرے جھکی ہوئی تھی۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الِاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز ہاتھ کو زمین پر ٹیکنے کی کراہت

نماز میں ہاتھوں سے سہارا دینا:

نماز میں ایک طرف زمین پر ہاتھ کا سہارا دینا یا کھڑے ہونے کے وقت دونوں ہاتھوں کو زمین پر سہارا دے کر اُٹھنا مکروہ ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر زندگی میں دونوں ہاتھوں سے سہارا دے کر اُٹھنا ثابت ہے۔ اس کی وجہ آپ کی ضعیفی اور بدن مبارک کا بھاری ہو جانا تھا بہرحال بلا عذر کے سہارا دے کر اُٹھنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ فان الاعتماد علی الید بلا عذر سواء کان فی حالۃ الجلوس اذا النهوض عن السجود مکروہ عندنا۔ (بذل المجهود ص ۱۲۸' ج ۲)

۹۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَقَالَ ابْنُ شَبُّوَيْهِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِهِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ۔

۹۷۹: احمد بن حنبل' احمد بن محمد شبویہ' محمد بن رافع' محمد بن عبدالملک الغزالی کہتے ہیں' عبدالرزاق' معمر' اسماعیل بن اُمیہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نماز ہاتھ کو زمین پر سہارا دے کر بیٹھنے سے منع فرمایا مذکورہ روایت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور ابن شبویہ کی حدیث یوں ہے کہ آپ نے منع فرمایا نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانے سے اور ابن رافع کی روایت اس طرح ہے کہ آپ نے ہاتھوں پر سہارا دے کر نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی اور اس روایت کو سجدہ سے اُٹھتے وقت والی روایت کے باب میں بیان فرمایا (اور ابن عبدالملک نے فرمایا کہ) آپ نے (نماز میں سجدہ سے) کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں پر سہارا دینے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: دونوں ہاتھوں کو زمین پر سہارا دے کر اٹھنا مکروہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے آخر عمر میں اس طرح اٹھنا ثابت ہے وہ آپ کی کمزوری اور بدن مبارک کا بھاری ہو جانا تھا یعنی عذر کی وجہ سے سے سہارا دے کر اٹھنا جائز ہے بلا کراہت اور بغیر عذر کے احناف کے نزدیک مکروہ ہے۔

۹۸۰ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

۹۸۰: بشر بن ہلال' عبدالوارث' حضرت اسماعیل بن اُمیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نافع سے دریافت کیا کہ بحالت نماز کوئی شخص ہاتھوں کی اُنگلیوں کو ملا کر (یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں کے اندر داخل کر کے یعنی تشبیک کر کے) نماز پڑھے تو کیسا ہے؟ تو نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایسی نماز ان لوگوں کی ہے کہ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا۔

۹۸۱ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هَكَذَا فَإِنَّ هَكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ۔

۹۸۱: ہارون بن زید بن ابی زرقاء' ان کے والد ماجد (دوسری سند) محمد بن سلمہ' ابن وہب' ہشام بن سعد' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو بحالت نماز بائیں ہاتھ پر تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ہارون بن زید کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے بائیں کروٹ پر پڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ اس طرح نہ بیٹھو یہ ان لوگوں کی بیٹھک ہے جن کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

بَاب فِي تَخْفِيفِ الْقُعُودِ

باب: پہلے قعدہ کو ہلکا کرنا

۹۸۲ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ قُلْنَا حَتَّى يَقُومَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ۔

۹۸۲: حفص بن عمر' شعبہ' سعد بن ابراہیم' ابوعبیدہ' اپنے والد ماجد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قعدہ اولیٰ میں اس طریقہ پر (تشریف فرما) ہوتے کہ گویا آپ گرم پتھر پر بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا کہ (کیا) یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے کہا کہ ہاں یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے۔

قعدۂ اولیٰ میں تخفیف:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدہ کو دوسرے قعدہ کی بہ نسبت چھوٹا کرتے کیونکہ اس میں صرف التحیات پڑھتے تھے دُعا نہیں کرتے تھے لیکن قعدۂ اخیرہ میں آپ التحیات' درود شریف' دُعا تمام پڑھتے مندرجہ بالا حدیث میں پہلے قعدہ کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

بَاب فِي السَّلَامِ

باب: (نماز کا) سلام پھیرنا

۹۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ح و حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ

۹۸۳: محمد بن کثیر' سفیان (دوسری سند) احمد بن یونس' زائدہ (تیسری سند) مسدد' ابوالاحوص (چوتھی سند) محمد بن عبید المحاربی' زیاد بن ایوب' عمر بن عبید (پانچویں سند) تمیم بن منتصر' اسحق بن یوسف' شریک (چھٹی سند) احمد بن منیع' حسین بن محمد' اسرائیل ابواسحق' ابوالاحوص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی

يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثُ

اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے سلام پھیرتے) السلام علیکم ورحمة اللہ' السلام علیکم ورحمة اللہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ سفیان کی حدیث کے ہیں اور اسرائیل نے اپنی روایت میں اس کی تفصیل بیان نہیں کی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زہیر نے بذریعہ اسحٰق' یحییٰ' اسرائیل' ابواسحٰق' عبدالرحمٰن بن اسود' ان کے والد ماجد' علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شعبہ' ابواسحٰق کی اس روایت کے مرفوع ہونے سے انکار فرماتے تھے۔

إِسْرَائِيلَ لَمْ يُفَسِّرْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد شُعْبَةُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَبِي إِسْحٰقَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا۔

سلام کی بحث:

مذکورہ حدیث کی بنا پر احناف' شوافع' حنابلہ' جمہور کا یہ مسلک ہے کہ نماز میں امام' مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب پر دائیں جانب اور بائیں جانب دونوں طرف کا سلام واجب ہے لیکن حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام صرف سامنے کی جانب ایک مرتبہ چہرہ۔ اُوپر اُٹھا کر سلام کرے پھر وہ کچھ دائیں جانب مڑ جائے اور مقتدی تین سلام پھیرے ایک امام کی اتباع میں سامنے کی طرف مُنہ اُٹھا کر اور دوسرا دائیں اور تیسرا بائیں جانب۔ فذهب الجمهور الى انه يسلم تسليمتين۔ الخ (بذل المجهود ص ۱۳۰' ج ۲)

ان احادیث کی بناء پر حنفیہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے۔

۹۸۴ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۹۸۴: عبدہ بن عبداللہ' یحییٰ بن آدم' موسیٰ بن قیس الحضرمی' سلمہ بن کہیل' علقمہ بن وائل' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور فرماتے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور (جب) بائیں طرف سلام پھیرتے تو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فرماتے (یعنی دوسرے سلام میں وَبَرَكَاتُهُ کے الفاظ نہیں ہوتے تھے)۔

۹۸۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا وَوَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ أَحَدُنَا أَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُومِي بِيَدِهِ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَلَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ۔

۹۸۵: عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن زکریا' وکیع' مسعر' عبید اللہ بن قبطیہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب ہم میں سے کوئی شخص (نماز کا) سلام پھیرتا تو وہ اپنے ہاتھ سے دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے کو اشارہ کرتا۔ جب حضرت رسول اکرم ﷺ اپنی نماز پوری فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم لوگ (بحالت نماز) ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو (اور اشارہ کرنے کی کیفیت ایسی لگتی ہے کہ) گویا کہ وہ شرارتی گھوڑوں کی دُم ہیں اور تم لوگوں کو اتنا کرنا کافی ہے (یا فرمایا) کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کہے پھر آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا اور (فرمایا) پھر دائیں بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

۹۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدَهُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ۔

۹۸۶: محمد بن سلیمان انباری' ابونعیم' حضرت مسعر اسی سند اور اسی معنی سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگوں میں سے کسی کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ ہاتھ اپنی ران پر رکھے رہے اور اس شخص کو سلام کرے کہ جو اس کے دائیں جانب ہے اور اس کو سلام کرے کہ جو اس کے بائیں جانب ہے۔

۹۸۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ رَافِعُوا أَيْدِيهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ۔

۹۸۷: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' اعمش' مسیب بن رافع' تمیم طائی' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور لوگ (اس وقت) اپنے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے (یہ دیکھ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں تم لوگوں کو ہاتھ اُٹھائے ہوئے دیکھتا ہوں (تمہارے اس طرح اُٹھے ہوئے ہاتھ) گویا وہ شرارتی گھوڑوں کی دُم ہیں تم لوگ نماز کی حالت میں سکون (واطمینان) اختیار کیا کرو۔

رفع یدین کی ممانعت سے متعلق حدیث:

مذکورہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور اس حدیث سے رفع یدین بوقت رکوع کی ممانعت پر استدلال کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا مسلک بابت ممانعت رفع یدین ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث پر تفصیلی کلام بذل المجہود ص ۱۳۳' ج ۲ میں موجود ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب الرَّدِّ عَلَى الْإِمَامِ

باب: امام کے سلام کے جواب دینے کا بیان

٩٨٨ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

٩٨٨: محمد بن عثمان ابوالجماہر‘ سعید بن بشیر‘ قتادہ‘ حسن‘ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیں اور آپس میں محبت قائم رکھیں اور ایک دوسرے کو (بوقت ملاقات) سلام کریں۔

مسئلہ : حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جو شخص امام کے دائیں جانب ہو وہ شخص بائیں سلام میں اور جو بائیں جانب ہو وہ دائیں سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور جو شخص امام کے پیچھے کی جانب کھڑا ہو وہ پہلے سلام میں امام کی نیت کرے۔

بَاب التَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: بعد نماز بلند آواز سے تکبیر کہنا

٩٨٩ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُعْلَمُ انْقِضَاءُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ۔

٩٨٩: احمد بن عبدہ‘ سفیان‘ عمرو‘ ابومعبد‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا تکبیر سے معلوم ہوتا تھا۔

٩٩٠ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ لِلذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنْ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ وَأَسْمَعُهُ۔

٩٩٠: یحییٰ بن موسیٰ بلخی‘ عبدالرزاق‘ ابن جریج‘ عمرو بن دینار‘ ابومعبد‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ مجھے اس ذکر سے معلوم ہوتا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور میں اس کو سنتا تھا۔

بَاب حَذْفِ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کو مختصر کرنے کا بیان

٩٩١ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

٩٩١: احمد بن حنبل‘ محمد بن یوسف فریابی‘ اوزاعی‘ قرہ بن عبدالرحمٰن‘ زہری‘ حضرت ابوسلمہ‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کا مختصر کرنا مسنون ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔

ایک حکم:

مراد یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو بہت زیادہ کھینچ کر نہ کہے۔

بَاب إِذَا أَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ يَسْتَقْبِلُ

باب: بحالت نماز وضوٹوٹ جانے کا بیان

۹۹۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ۔

۹۹۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبد الحمید' عاصم احول' عیسیٰ بن حطان' مسلم بن سلام' حضرت علی بن طلق سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کسی کی نماز میں ریح خارج ہوتو اس کو چاہئے کہ چلا جائے اور وضو کرے اور پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ

باب: جس جگہ فرض پڑھی ہو وہاں نفل پڑھنا

۹۹۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ قَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ زَادَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ۔

۹۹۳: مسدد' حماد' عبدالوارث' لیث' حجاج بن عبید' ابراہیم بن اسمٰعیل' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں سے کسی سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ نمازِ نفل پڑھنے کیلئے آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں جانب یا بائیں جانب چلا جائے اور حماد کی حدیث میں فِي الصَّلَاةِ کا لفظ ہے یعنی نفل نماز میں۔

۹۹۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ

۹۹۴: عبدالوہاب بن نجدۃ' اشعث بن شعبہ' منہال بن خلیفہ' حضرت ارزق بن قیس سے مروی ہے کہ ہمارے امام نے نماز پڑھائی جن کی کنیت ابورمثہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہی نماز یا ایسی ہی نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صف اوّل میں دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے۔ ایک شخص اور تھا جس نے تکبیر اولیٰ پائی

وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

تھی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو پورا کر چکے آپ نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ کے (مبارک) رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ اس کے بعد آپ اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح ابورمثہ (یعنی میں) کھڑا ہوا پھر وہ شخص جس نے تکبیر اولیٰ میں شرکت کی تھی وہ شخص دو نفل پڑھنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھپٹ کر اس کے کندھے پکڑ لئے اور اس کو ہلا کر بٹھا دیا اور فرمایا کہ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اس لئے تباہ ہوئے کہ انہوں نے ایک نماز کو دوسری نماز سے علیحدہ نہ کیا اسی وقت آپ نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بَابٌ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کا بیان

۹۹۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِمَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۹۵: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو نمازیں جو کہ بعد دوپہر پڑھی جاتی ہیں یعنی نماز ظہر و عصر میں سے کوئی ایک نماز ہمیں پڑھائی لیکن آپ نے (بھول کر) دو رکعت ہی پر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ایک لکڑی کی طرف جو کہ سجدہ گاہ کے آگے لگی ہوئی تھی تشریف لے گئے اور آپ اس پر دونوں ہاتھ ایک کے اُوپر دوسرا رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ کے چہرے سے اس وقت غصہ ظاہر ہو رہا تھا۔ جو لوگ جلد باز تھے وہ تو نکل کر چل دیئے اور کہتے جا رہے تھے کہ نماز کم ہو گئی' نماز کم ہو گئی۔ ان حضرات میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے وہ دونوں حضرات خوف کی بنا پر آپ سے عرض نہ کر سکے (کیونکہ آپ اس وقت غصے کی حالت میں تھے) ایک شخص کھڑا ہوا کہ جس کو آپ ذوالیدین کہتے تھے۔ اس شخص نے کہا کہ آپ بھول گئے یا نماز میں تخفیف ہو گئی۔ آپ نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ بھول گئے۔ اس وقت آپ لوگوں کی طرف مخاطب

وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ہوئے اور آپ نے دریافت فرمایا (کہ کیا) ذوالیدین صحیح کہتا ہے؟ لوگوں نے اشارے سے عرض کیا کہ جی ہاں! آپ پھر امامت کی جگہ میں آئے دو رکعت جو باقی رہ گئی تھیں وہ پڑھیں۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور اس کے بعد اللہ اکبر فرمایا اور عام سجدوں کی طرح یا ان سے کچھ طویل سجدہ فرمایا اس کے بعد سر اُٹھایا اور اللہ اکبر فرمایا اور عام سجدوں کی طرح یا ان سے کچھ طویل سجدہ فرمایا اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھایا۔ کسی نے محمد بن سیرین سے دریافت کیا (محمد بن سیرین اس حدیث کے راوی ہیں) کہ آپ نے سجدہ سہو فرما کر پھر سلام پھیرا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھے اطلاع ملی تھی کہ حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ آپ نے دوبارہ سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب: اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے ہونا چاہئے یا بعد میں حنفیہؒ کے نزدیک سجدہ سہو مطلقاً سلام کے بعد امام شافعیؒ کے نزدیک مطلقاً سلام سے پہلے ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ تفصیل ہے اگر سجدہ سہو نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے ہوا ہے تو سلام کے بعد ہوگا امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے سہو کی جن صورتوں میں سلام سے پہلے ثابت ہے وہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو ہوگا مثلاً جامع ترمذی کی روایت اس پر دال ہے اور جہاں آپؐ سے ہوالسلام ثابت ہے ان صورتوں بعد السلام پر عمل ہوگا جیسا کہ حدیث ذوالیدین اور جن صورتوں میں آنحضرت ﷺ سے کچھ ثابت نہیں وہاں امام شافعیؒ کے مسلک کے مطابق قبل السلام سجدہ ہو گا۔ بہرحال ائمہ ثلاثہ امام مالک امام شافعیؒ امام احمد کسی نہ کسی صورت سجدہ سہو قبل السلام کے قائل ہیں جبکہ امام ابوحنیفہؒ ہر صورت میں بعد السلام پر عمل کرتے ہیں یہاں پر ذہن میں رہے کہ نبی کریم ﷺ سے قبل السلام اور بعد السلام دونوں طریقے ثابت ہیں اور یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے۔

۹۹۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَئُوا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ

۹۹۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ایوب' محمد بن سیرین' اسی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے لفظ بِنَا اور لفظ فَاَوْمَئُوا نہیں فرمایا بلکہ اس کی جگہ یہ کہا کہ: فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ یعنی لوگوں نے زبان سے کہا جی ہاں اس کے بعد آپ نے سر اُٹھایا اور یہ نہیں فرمایا آپؐ نے اللہ اکبر فرمایا۔ اس کے بعد اللہ اکبر فرمایا اور عام سجدوں کی طرح یا ان سے کچھ طویل سجدہ فرمایا پھر آپ نے سر اُٹھایا۔ پس حدیث مکمل ہوگئی اور اس کے بعد کا مضمون کچھ ذکر نہیں کیا

فَأَوْمَئُوا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

گیا اور (راوی حدیث) حماد بن زید کے علاوہ کسی نے اشارے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۹۹۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلَى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ وَلَا ذَكَرَ فَأَوْمَئُوا وَلَا ذَكَرَ الْغَضَبَ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ أَتَمُّ۔

۹۹۷: مسدد' بشر بن مفضل' سلمہ' علقمہ' محمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی پھر حماد نے اسی روایت کی طرح آخر تک بیان کیا جس میں محمد بن سیرین کا یہ قول بھی ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سجدہ سہو کے بعد پھر سلام پھیرا۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ تشہد؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تشہد میں کچھ نہیں سنا لیکن میری رائے میں تشہد (التحیات) پڑھنا اچھا ہے لیکن اس روایت میں ذوالیدین کی وجہ تسمیہ کا تذکرہ نہیں ہے نہ اشارہ سے جواب دینے کا تذکرہ ہے نہ غصہ کا تذکرہ کیا اور حماد کی حدیث مکمل ہے۔

۹۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ وَحُمَيْدٌ وَيُونُسُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامٍ لَمْ يَذْكُرَا عَنْهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ۔

۹۹۸: علی بن نصر' سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' ہشام' یحییٰ بن عتیق اور ابن عون' محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذوالیدین کے واقعہ میں روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور ہشام بن حسان نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حبیب وحمید' یونس' عاصم احول نے محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا ہے اور کسی نے حماد کے بیان کردہ الفاظ ذکر نہیں فرمائے اور حماد اور ابوبکر بن عیاش نے بھی ہشام سے اس کو روایت کیا لیکن انہوں نے (یہ الفاظ) أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ روایت نہیں کئے جیسا کہ حماد بن زید نے ذکر کئے۔

۹۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ

۹۹۹: محمد بن یحییٰ' محمد بن کثیر' اوزاعی' زہری' سعید بن مسیب' ابوسلمہ' عبید اللہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَقَّنَهُ اللَّهُ ذَلِكَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک سجدہ سہو نہیں کیا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یقین نہیں دلا دیا (کہ واقعی دو رکعتیں پڑھی گئی ہیں)

۱۰۰۰ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُسْجَدَانِ إِذَا شَكَّ حَتَّى لَقَّاهُ النَّاسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

۱۰۰۰: حجاج' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' صالح' حضرت ابن شہاب' ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے یہ روایت اس طرح پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شک کے سجدے نہیں کئے جب تک لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر بیان نہیں کیا' ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ روایت سعید بن مسیّب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسلمہ' ابوبکر اور عبید اللہ بن عبداللہ سے پہنچی ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو یحییٰ بن ابی کثیر' عمران بن ابی انس نے بواسطہ ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہیں اس روایت میں یہ بیان نہیں ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو زہری کے واسطہ سے زبیدی نے زہری بواسطہ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو نہیں فرمائے۔

۱۰۰۱ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ نَقَصْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۰۰۱: ابن معاذ' ان کے والد' شعبہ' سعد اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر پڑھی اور آپ نے (سہواً) دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا لوگوں نے (اس پر) کہا کہ نماز میں کمی واقع ہوگئی یا آپ نے نماز میں کمی فرمادی؟ (یاد آنے پر) آپ نے مزید دو رکعات پڑھیں اور دو سجدے ادا فرمائے۔

۱۰۰۲ : حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ

۱۰۰۲: اسماعیل بن اسد' شبابہ' ابن ابی ذئب' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقُصِرَتْ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ قَالَ كُلَّ ذَلِكَ لَمْ أَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فرض (ظہر یا عصر کی نماز میں سے کوئی ایک نماز) پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ ایک شخص نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں تخفیف ہو گئی یا آپ کو سہو ہو گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا (ان دونوں باتوں میں سے) کوئی بات پیش نہیں آئی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے یہ عمل کیا ہے۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو کم پڑھا دیا) اس کے بعد آپ نے دو رکعت پڑھیں اور کھڑے ہوئے اور سجدہ سہو نہیں فرمایا۔ اس روایت کو داؤد بن حصین نے ابوسفیان' مولیٰ ابی احمد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی واقعہ بیان فرمایا اور اس روایت میں ہے کہ آپ نے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد دو سجدے فرمائے۔

۱۰۰۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۱۰۰۳: ہارون بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' عکرمہ بن عمار' ضمضم بن جوس ہفانی' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے اور اس حدیث میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۰۰۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

۱۰۰۴: احمد بن محمد بن ثابت' ابواسامہ (دوسری سند) محمد بن علاء' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ظہر یا عصر) کی نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھول کر) دو رکعت کے بعد سلام پھیرا اس کے بعد راوی نے ابن سیرین عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کا یہی واقعہ بیان فرمایا اور اس کے بعد حضرت رسول اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور دو رکعت سجدۂ سہو کئے۔

۱۰۰۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ

۱۰۰۵: مسدد' یزید بن زریع (دوسری سند) مسدد' مسلمہ بن محمد' خالد حذاء' ابوقلابہ' ابومہلب' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھول کر) نمازِ عصر کی تین

أَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ قَالَ عَنْ مَسْلَمَةَ الْحُجَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ كَانَ طَوِيلَ الْيَدَيْنِ فَقَالَ لَهُ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَائَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ۔

رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ مسدد نے مسلمہ سے نقل کیا کہ اس کے بعد آپ حجرے میں تشریف لے گئے پھر خرباق نامی ایک شخص اُٹھ کھڑا ہوا اور اس شخص کے دونوں ہاتھ بڑے بڑے تھے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کمی کر دی گئی۔ آپ غصہ کی حالت میں چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور دریافت فرمایا کہ یہ شخص صحیح بات کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے (سن کر) جو رکعت (باقی) رہ گئی تھی پڑھی' اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔ پھر دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا۔

بَاب إِذَا صَلَّى خَمْسًا

باب: اگر چار کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لے

۱۰۰۶ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۱۰۰۶: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' حکم' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر نمازِ ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو لوگوں نے کہا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ کیونکر؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھ لیں (یہ سن کر) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے فرمالئے۔

سجدۂ سہو کس وقت کیا جائے؟

سجدۂ سہو سلام سے پہلے کیا جائے یا بعد میں؟ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک بہر صورت سجدۂ سہو سلام کے بعد ہے اور شوافع کے نزدیک سلام سے پہلے ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر سجدۂ سہو نماز میں کسی واجب کے ترک کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدۂ سہو سلام سے قبل ہوگا اور اگر نماز میں کسی زیادتی کی بناء پر واجب ہوا ہے تو سلام کے بعد سجدۂ سہو ضروری ہوگا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن صورتوں میں آپ سے قبل سلام سجدہ ثابت ہے وہاں پر سلام سے پہلے اور جہاں سلام کے بعد ہے وہاں سلام کے بعد۔ حنفیہ کی دلیل حدیث ابی مسعود رضی اللہ عنہ **فسجد سجدتين بعد ما سلم** والی روایت ہے۔ **ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك فى صلوته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم وهو مذهب الحنفية فى الزيادة والنقصان وعند الشافعى قبل السلام بعد التشهد فيهما۔ الخ**

(بذل المجهود ص ۱۵۲' ج ۲)

۱۰۰۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

۱۰۰۷: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے علقمہ سے سنا اور انہوں نے عبد اللہ سے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَقَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ آپ نے (سہواً) اس نماز میں اضافہ فرما دیا یا کمی کر دی۔ جب سلام پھیر لیا تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نئی بات پیش آ گئی؟ آپ نے فرمایا کیا (بات) پیش آ گئی؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اتنی اتنی رکعت پڑھ لیں (یہ سن کر) آپ نے اپنا پاؤں مبارک جھکایا اور جانب قبلہ متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کسی نئی بات کا حکم (نازل ہوتا) تو میں تم لوگوں کو اس کی اطلاع کرتا لیکن میں بھی انسان ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ اس لئے جب (کبھی) میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھے یاد دلا دیا کرو اور ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کو بحالت نماز شک ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ (اچھی طرح) سوچ لے کہ اس نے درست کیا ہے (یا نہیں) پھر اسی اعتبار سے نماز مکمل کرے اور اس کے بعد سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کرے۔

١٠٠٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِهَذَا قَالَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حُصَيْنٌ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ۔

۱۰۰۸: محمد بن عبداللہ بن نمیر ان کے والد اعمش ابراہیم علقمہ حضرت عبد اللہ سے اسی حدیث میں یہ ہے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے (نماز میں) بھول جائے تو یہ دو سجدہ (سہو) کے کرے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہو گئے اور آپ نے دو سجدے کئے ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حصین نے اعمش کی طرح روایت کیا ہے۔

١٠٠٩ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُ يُوسُفَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ

۱۰۰۹: نصر بن علی جریر (دوسری سند) یوسف بن موسیٰ جریر حسن ابراہیم حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) ہم کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے (بھول کر) پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں نے سرگوشی شروع کر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں اضافہ ہو گیا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ

لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ۔

آپ نے پانچ رکعت پڑھیں (یہ بات سن کر) آپ واپس ہوئے اور دو سجدہ فرمائے پھر سلام پھیرا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں بھی انسان ہوں اور (کبھی کبھی) بھول جاتا ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو۔

۱۰۱۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ فَقَالُوا هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۱۰۱۰: قتیبہ بن سعید' لیث ابن سعد' یزید بن ابی حبیب' سوید بن قیس' حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے سلام پھیر دیا حالانکہ ابھی ایک رکعت باقی تھی۔ ایک شخص نے آپ کے قریب جا کر عرض کیا کہ آپ نماز میں ایک رکعت بھول گئے (یہ سن کر) آپ واپس لوٹے اور مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر فرمائی۔ آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ میں نے لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا لوگوں نے کہا کہ تم جانتے (ہو وہ بتلانے والا) کون شخص تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں لیکن اگر اس شخص کو دیکھ لوں گا تو میں اس کی شناخت کرلوں گا۔ اس کے بعد پھر وہی شخص میرے سامنے سے گزرا میں نے کہا کہ یہ شخص تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص طلحہ بن عبیداللہ ہے۔

۱۰۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ مُرْغِمَتَيِ الشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ أَبِي

۱۰۱۱: محمد بن علاء' ابوخالد ابن عجلان' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے بحالت نماز کسی کو شک ہو جائے (یعنی رکعات کی تعداد میں شک ہو جائے) تو (اس کو چاہئے کہ) شک کو چھوڑ دے اور یقین کو بنیاد بنائے جب اس کو نماز کے پورا ہو جانے کا یقین ہو جائے تو دو سجدے کرے۔ اب اس کی دو صورتیں ہیں یا تو اس شخص کی نماز مکمل ہو چکی تھی تو یہ رکعت نفل بن جائے گی اور اس کے سجدے بھی نفل بن جائیں گے یا اس شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی تھی تو اس رکعت سے وہ نماز مکمل ہو جائے گی اور (سہو کے) دو سجدے شیطان کو رُسوا کر دیں گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ہشام اور محمد نے بواسطہ زید' عطاء' ابوسعید روایت کیا ہے اور ابوخالد کی روایت مکمل ہے۔

خَالِدٍ أَشْبَعَ۔

شیطان کے لئے باعث ندامت:

مراد یہ ہے کہ شیطان کے وسوسہ پیدا کرنے سے نماز کا کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا پوری نماز کا ثواب بہر حال مل گیا۔

باب: مَنْ قَالَ يُلْقِي الشَّكَّ

باب: (نماز میں) شک کو چھوڑنے کا بیان

بحالت نماز شک ہونے کے احکام:

نماز کی رکعات کی تعداد وغیرہ میں شک پیش آ جانے کی صورت میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نمازی کو پہلی مرتبہ ہی شک کا اتفاق ہوا ہے تو اس کو نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے اور اگر اکثر نماز میں شک ہوتا رہتا ہے تو اس پر نماز کو لوٹانا ضروری نہیں بلکہ اس کو خوب غور وفکر کرنا چاہئے اور بہت زیادہ غور وفکر (یعنی تحری) کے بعد جس طرف گمان غالب محسوس ہو اس پر عمل کرے اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو بناء علی الاقل کرے اور اس صورت میں ہر اس رکعت پر بیٹھے کہ جس کے بارے میں آخری رکعت ہونے کا امکان ہو۔ بہر حال حنفیہ کے نزدیک کم عدد کو اختیار کرے یعنی اگر ایک رکعت یا دو رکعت میں شک ہو تو یہ سمجھے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے اور دو اور تین رکعت میں شک ہو تو یہ سمجھے کہ دو پڑھی ہیں الخ ورنہ گمان غالب پر عمل کرے۔

اذا شك اى المصلى في الثنتين اوالثلاث من قال يلقى الشك الى ان قال عماءِ نا على ما اذا لم يغلب ظنه على شيء والافعند غلبة الظن لم يبق شك الى قوله وليبين على اليقين اى على الاصل۔ (بذل المجهود ص ۱۴۷' ج ۲)

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ۔

۱۰۱۲: محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ' فضل بن موسیٰ عبید اللہ بن کیسان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ سہو کا نام ((مرغمتین)) یعنی شیطان کو رُسوا کرنے والا رکھا۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ۔

۱۰۱۳: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں جب کوئی شخص (تعداد رکعات وغیرہ کے بارے میں) نماز میں شک کرے پھر اس کو یہ یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار رکعات پڑھی ہیں تو وہ ایک رکعت مزید پڑھ لے اور وہ شخص بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے سلام سے قبل' اب اگر واقعتاً وہ رکعت پانچویں رکعت ہو گی تو یہ دو سجدے اس کے ساتھ شامل ہو کر ایک دوگانہ (نماز) ہو جائے گی اور اگر اس کی یہ چوتھی رکعت ہوئی تو (سہو کے) دو سجدے شیطان کو رُسوا کریں گے۔

تشریح : نماز کی تعداد رکعات میں شک ہو جانے کی صورت میں ائمہ ثلاثہ (تینوں اماموں) کا مسلک یہ ہے کہ اس صورت میں بناء علی الاقل واجب ہے اور یہ اس رکعت پر بیٹھنا ضروری ہے جس کے بارہ میں یہ امکان ہو کہ یہ آخری رکعت ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو بھی لازم ہے امام صاحب کے نزدیک اس مسئلہ میں تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر مصلی کو یہ شک پہلی بار پیش آیا ہے تو اس پر اعادہ نماز واجب ہے اور اگر شک پیش آتا رہتا ہے تو اس پر اعادہ واجب نہیں بلکہ اسے چاہئے تحری (سوچ و بچار) کر لے اور تحری (غور و فکر) میں جس طرف گمان غلاب ہو جائے اس پر عمل کر لے اور کسی جانب گمان غالب نہ ہو تو بناء علی الاقل کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے نیز بناء علی الاقل کی صورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ یہ اس رکعت پر قعدہ کر لے جس کے بارے میں آخری رکعت ہونے کا امکان ہو دراصل اس مسئلہ میں اختلاف کی وجہ ایسی صورت کے بارے میں روایات کا اختلاف ہے بعض روایات میں اعادہ کا حکم ہے۔

۱۰۱۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيَقُمْ فَلْيُتِمَّ رَكْعَةً بِسُجُودِهَا ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَحَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ وَهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّ هِشَامًا بَلَغَ بِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ۔

۱۰۱۴: قتیبہ' یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری' حضرت زید بن اسلم سے مالک کی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں اگر کوئی شخص (تعداد رکعات وغیرہ کے سلسلہ میں) نماز میں (کسی قسم کا) شک کرے تو اس کو اگر یقین ہو کہ میں نے تین (ہی) رکعات پڑھی ہیں تو (اس کو چاہئے کہ) کھڑا ہو جائے اور سجدہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے (جب نماز کے تمام افعال سے) فراغت ہو جائے اور سلام (پھیرنے) کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے تو وہ شخص بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے اس کے بعد سلام پھیرے اس کے بعد (راوی نے) وہی مالک والا (مضمون) بیان فرمایا جو کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوا ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس طریقہ سے ابن وہب نے مالک' حفص' داؤد اور ہشام سے روایت کیا ہے لیکن ہشام (روایت کو) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

بَاب مَنْ قَالَ يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ

باب: جس شخص کو شک ہو جائے وہ گمانِ غالب پر عمل کرے

۱۰۱۵ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَأَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلَى

۱۰۱۵: نفیلی' محمد بن سلمہ' خصیف' حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کے والد ماجد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز میں ہو اور تجھ کو شک ہو جائے کہ نماز کی تین رکعات پڑھی ہیں یا

أَرْبَعَ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَيْضًا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ وَاخْتَلَفُوا فِي الْكَلَامِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ۔

چار لیکن ظن غالب یہ ہو کہ چار رکعات ہوئیں تو پھر تشہد (التحیات) پڑ سلام سے پہلے بیٹھ کر دو سجدے کر۔ اس کے بعد تشہد پڑھ اور پھر سلام پھیر۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ روایت موقوفاً عبدالواحد نے روایت کی اور سفیان' شریک' اسرائیل نے (اس روایت میں) موافقت کی ہے البتہ حدیث کے متن میں اختلاف کیا ہے اور اس روایت کو (ان حضرات نے) سند نہیں کیا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث کے آخری جملہ "وَلَمْ يُسْنِدُوهُ" سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منقطع ہے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عِيَاضٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَتَاهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ إِلَّا مَا وَجَدَ رِيحًا بِأَنْفِهِ أَوْ صَوْتًا بِأُذُنِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ مَعْمَرٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ و قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ عِيَاضُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ۔

۱۰۱۶: محمد بن علاء' اسماعیل بن ابراہیم' ہشام الدستوائی' یحییٰ بن ابی کثیر' عیاض (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ہلال بن عیاض' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھے اور پھر اس کو (یہ) یاد نہ رہے کہ اس نے نماز کم پڑھی ہے یا زیادہ پڑھی ہے تو وہ شخص بیٹھ کر دو سجدے کرے جب (نماز میں) شیطان آئے (مراد یہ ہے کہ شیطان دِل میں وسوسے پیدا کرنے اور شیطان) یہ کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا ہے تو (جواب میں) شیطان سے کہہ کہ تو جھوٹ بولتا ہے ہاں جب (ریح خارج ہونے کی) کان سے آواز سنے یا ناک سے بدبو سونگھے تو (البتہ) وضو ٹوٹ جائے گا یہ الفاظ ابان کی حدیث کے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ معمر اور علی بن مبارک نے عیاض بن ہلال سے جبکہ اوزاعی نے عیاض بن ابی زہیر سے کہا ہے۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ

۱۰۱۷: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس شخص کے پاس (اس کو بہکانے کے لئے) شیطان آتا ہے اور اس کو بھلا دیتا ہے حتیٰ کہ اُس شخص کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ پس جب تم لوگوں میں سے کسی کے ساتھ ایسی بات پیش آئے

جَالِسٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ وَاللَّيْثُ۔

تو وہ شخص بیٹھے بیٹھے (سلام پھیر کر) دو سجدے کرے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن عیینہ' معمر' لیث نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۱۸ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

۱۰۱۸: حجاج بن ابی یعقوب' یعقوب' زہری کے بھتیجے' محمد بن مسلمہ سے اس روایت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سلام سے پہلے بیٹھ کر (دو سجدے کرے)۔

۱۰۱۹ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ۔

۱۰۱۹: حجاج' یعقوب' ان کے والد' ابن اسحٰق' محمد بن مسلم زہری' اسی متن اور سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پھر سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے اور اس کے بعد سلام پھیرے۔

بَاب مَنْ قَالَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنا

۱۰۲۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ۔

۱۰۲۰: احمد بن ابراہیم' حجاج' ابن جریج' عبداللہ بن مسافع' مصعب بن شیبہ' عتبہ بن محمد بن حارث' عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو (تعداد رکعت کے سلسلہ میں) نماز میں شک ہو جائے تو سلام (پھیرنے کے) بعد دو سجدے کرے۔

بَاب مَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

باب: تشہد پڑھے بغیر دو رکعات پر کھڑے ہو جانا

۱۰۲۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْتَظَرْنَا التَّسْلِيمَ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ ﷺ۔

۱۰۲۱: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبدالرحمٰن' اعرج' حضرت عبداللہ بن بحینہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ جب) نماز پڑھائی تو (سہواً) دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے قعدہ نہیں فرمایا۔ آپ کے ہمراہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو ہم لوگ سلام پھیرنے کے انتظار میں تھے آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ وَحَدِيثِهِ زَادَ وَكَانَ مِنَّا الْمُتَشَهِّدُ فِي قِيَامِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ سَجَدَهُمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ وَهُوَ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ۔

۱۰۲۲: عمرو بن عثمان' ان کے والد ماجد' بقیہ' حضرت شعیب نے زہری سے اسی طریقہ پر روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے بعض نے کھڑے کھڑے تشہد پڑھا ابوداؤد نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابن الزبیر نے بھی جب وہ دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے تھے سلام سے قبل دو سجدے کیے زہری کا یہی قول ہے۔

بَاب مَنْ نَسِيَ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَهُوَ جَالِسٌ

باب: اگر کوئی شخص درمیان کا قعدہ بھول جائے؟

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

۱۰۲۳: حسن بن عمرو' عبد اللہ بن ولید' سفیان' جابر' مغیرہ بن شبیل' قیس بن ابو حازم' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام دو رکعات پڑھ کر کھڑا ہو جائے پھر اس کو سیدھا کھڑا ہونے سے قبل یاد آ جائے (کہ میں نے قعدۂ اولیٰ نہیں کیا ہے) تو وہ بیٹھ جائے اگر اس کو سیدھا کھڑا ہونے کے بعد یاد آئے تو وہ نہ بیٹھے اور دو سجدۂ سہو کرے۔

ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں جابر بن یزید حارث جعفی ہے جو کہ متہم بالکذب ہے اور ابوداؤد شریف میں جابر جعفی سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث مذکور نہیں: قال ابوداؤد و لیس فی کتابی عن جابر الجعفی الا ھذا الحدیث کانہ اشارۃ الی تضعیفہ وقد اختلف العلماء فیہ۔ الخ (بذل المجھود ص ۱۵۳' ج ۲)

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَضَى فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ كَمَا

۱۰۲۴: عبید اللہ بن عمر الجشمی' یزید بن ہارون' مسعودی' زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی تو وہ دو رکعات پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہم نے کہا سبحان اللہ' اور انہوں نے بھی سبحان اللہ کہا اور وہ لوٹے نہیں (بلکہ کھڑے ہی رہے) جب نماز سے فارغ ہو گئے اور سلام پھیرا تو انہوں نے دو سجدۂ سہو کیے پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح کہ میں نے کیا ہے۔

صَنَعْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِثْلَ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عُمَيْسٍ أَخُو الْمَسْعُودِيِّ وَفَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمُغِيرَةُ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَفْتَى بِذَلِكَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا فِيمَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ ثُمَّ سَجَدُوا بَعْدَ مَا سَلَّمُوا۔

ابوداؤد نے فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ نے شعبہ سے اور انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس روایت کو ابوعمیس نے ثابت بن عبید سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (اور پھر) زیاد بن علاقہ کی روایت کی طرح بیان کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعمیس' مسعودی کا بھائی ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا کہ جس طرح حضرت مغیرہ نے کیا اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' ضحاک بن قیس' معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو دوسری رکعت پر نہیں بیٹھے پھر سلام کے بعد سجدہ کیا۔

١٠٢٥ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْعَنْسِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ عَمْرٌو وَحْدَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ أَبِيهِ غَيْرُ عَمْرٍو۔

١٠٢٥: عمرو بن عثمان' ربیع بن نافع' عثمان بن ابی شیبہ' شجاع بن مخلد' ابن عیاش' عبید اللہ بن عبید الکلاعی' زہیر بن سالم' عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر' عمرو نے ان سے الگ بیان کیا' ان کے والد ماجد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک سہو کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد' اور ان کے والد نے (اس روایت میں) عمرو کے علاوہ کسی کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

بَاب سَجْدَتَيْ السَّهْوِ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ

باب: سجدۂ سہو کرنے کے بعد التحیات پڑھنا پھر سلام پھیرنا

١٠٢٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ

١٠٢٦: محمد بن یحییٰ فارس' محمد بن عبد اللہ بن المثنیٰ' اشعث' محمد بن سیرین' خالد حذاء' ابوقلابہ' ابومہلب' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بھول گئے

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کئے اس کے بعد التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا۔

بَاب انْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنْ الصَّلَاةِ

باب: مردوں سے قبل خواتین کو نماز سے فارغ ہو کر چلے جانے کا بیان

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيلًا وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ۔

۱۰۲۷: محمد بن یحییٰ' محمد بن رافع' عبدالرزاق' معمر' زہری' ہند بنت حارث' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) کچھ دیر رُک جاتے اس کی وجہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ خواتین مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

ممانعت اختلاط مرد وزن:

شریعت نے عورتوں کو مردوں سے قبل اُٹھ جانے کا اسلئے حکم فرمایا تا کہ غیر محارم کی نظران کے بدن پر نہ پڑے اور مرد وعورت کا اختلاط نہ ہو جیسا کہ ذیل کی حدیث سے واضح ہے۔

بَاب كَيْفَ الِانْصِرَافُ مِنْ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے فراغت کے بعد کس جانب رُخ کر کے اٹھنا چاہیے؟

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٍ مِنْ طَيِّءٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ۔

۱۰۲۸: ابوالولید طیالسی' شعبہ' سماک بن حرب' حضرت قبیصہ بن ھلب کے والد ھلب سے مروی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی آپ (نماز سے فراغت کے بعد) دونوں جانب پھرا کرتے تھے (یعنی کبھی آپ دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب رُخ کر کے اُٹھتے)

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ نَصِيبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا

۱۰۲۹: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سلیمان' عمارہ' اسود بن یزید' عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کو ایک حصہ نہ دے یعنی صرف داہنی طرف پھر کر نہ بیٹھے رہ جائے حالانکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اکثر (نماز

عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرُ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ يَسَارِهِ۔

پر) بائیں جانب سے اُٹھ کر جاتے۔ عمارہ نے کہا کہ میں مدینہ منورہ میں آیا تو میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کے بائیں جانب دیکھے۔

بَاب صَلَاةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِي بَيْتِهِ

باب: نمازِ نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے

۱۰۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۰۳۰: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ (یعنی جس طرح قبر میں نماز نہیں پڑھی جاتی اسی طرح جب مکان میں نماز نہ پڑھی گئی تو وہ مکان قبر کی مانند ہوگیا)

۱۰۳۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

۱۰۳۱: احمد بن صالح' عبد اللہ بن وہب' سلیمان بن بلال' ابراہیم بن ابی النظر' ان کے والد ماجد' بسر بن سعید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے علاوہ نوافل وغیرہ گھر میں پڑھنا میری اس مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ (مراد یہ ہے کہ نماز فرض مسجد میں ادا کرنا اولیٰ ہے اور سنن ونوافل گھر میں ادا کرنا بہتر ہے)

بَاب مَنْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ

باب: جو شخص سمت قبلہ کے علاوہ دوسری سمت میں نماز شروع کر دے اور پھر اس کو قبلہ کا علم ہو؟

۱۰۳۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ [البقرة:۱۴۴] فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ

۱۰۳۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے (لیکن) جس وقت آیت کریمہ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ (یعنی آپ اپنا چہرہ (مبارک) خانہ کعبہ کی جانب پھیر لیں اور تم جس جگہ پر ہو اسی کی جانب چہرہ کیا کرو۔ (یہ سن کر) ایک شخص قبیلہ بنی سلمہ کے پاس سے گزرا وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے اور ان لوگوں کا چہرہ (حسب معمول) بیت

بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

المقدس کی جانب تھا۔ اس شخص نے اعلان کیا کہ سن لو کہ قبلہ کا رُخ تبدیل ہو گیا (اور) کعبہ کی جانب (قبلہ ہو گیا) وہ حضرات اسی حالت میں رکوع میں کعبہ کی جانب پھر گئے۔

ایک حکم:

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اُن لوگوں نے تبدیلی قبلہ کی خبر پہنچنے سے قبل جو نماز بیت المقدس کی جانب پڑھ لی وہ ادا ہو گئی اور اس نماز کا اعادہ نہیں۔

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ

باب: احکامِ جمعہ

۱۰۳۳: قعنبی' مالک' یزید بن عبداللہ بن الہاد' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر ایام میں سورج طلوع ہوتا ہے ان تمام دنوں میں سب سے بہتر (اور بابرکت) جمعہ کا دن ہے (یعنی تمام دنوں میں جمعہ سب سے افضل دن ہے) اُسی روز حضرت آدم علیہ السلام پیدا فرمائے گئے اور اسی دن (وہ) جنت سے (دُنیا میں) اُتارے گئے اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی' اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی روز قیامت ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں جو کہ صبح کے وقت سے ہی جمعہ کے دن صبح سے سورج کے طلوع ہونے تک قیامت کے خوف سے کان نہ لگائے رہتا ہو (کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی) سوائے انسان اور جنّات کے اور جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اُس گھڑی کو جو مسلمان شخص نماز پڑھتے ہوئے پالے پھر اللہ تعالیٰ سے کچھ (دُعا) مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو دیں گے۔ کعب الاحبار نے فرمایا کہ یہ گھڑی پورے سال میں ایک مرتبہ آتی ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے (یعنی مقبولیت کی یہ گھڑی ہر ایک جمعہ کے دن آتی ہے) اس کے بعد کعب نے توریت پڑھی اور کہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ارشاد فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے

الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ ذَاكَ۔

ملاقات کی اور میں نے اپنی اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی بات چیت کا حال بتایا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اُس گھڑی سے واقف ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے (وہ گھڑی) بتادو۔ عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ وہ گھڑی جمعہ کے دن میں آخری گھڑی ہے (یعنی غروبِ آفتاب سے کچھ قبل جو گھڑی ہوتی ہے وہ ہے) میں نے عرض کیا کہ یہ کس طرح ممکن ہے؟ حالانکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ اس (مبارک ساعت) کو نماز پڑھتے ہوئے پالے الخ۔ اور آخر گھڑی میں نماز نہیں پڑھی جاتی؟ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو وہ شخص نماز ہی میں ہے جب تک کہ وہ شخص نماز پڑھنا شروع نہ کردے میں نے عرض کیا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا کہ تم پھر اسی طرح سمجھ لو۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب میں جمعۃ المبارک کے دن کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ یوم جمعہ کی فضیلت زیادہ ہے یا عرفہ کی دن کی ایک جماعت نے عرفہ کے دن کو افضل قرار دیا شافعیہ اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے دُوسری جماعت نے جمعہ کو افضل قرار دیا ہے یہ مسلک حنابلہ کا اور مالکیہ میں سے ابن عربی اسی کے قائل ہیں تفصیل کے لئے الکوکب الدری ج ا ص ۱۹۵، ۱۹۶) حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالے جانے کا فضیلت کے ساتھ بظاہر کوئی تعلق نہیں کیونکہ فضیلت خیر پر متنوع ہوتی ہے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالنا بصورت عتاب تھا اس کا ایک جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا وفیہ اخرج منھا سے مقصود اس دن میں بڑے بڑے واقعات کے ظاہر ہونے کی طرف اشارہ کرنا ہے اور ظاہر کہ حضرت آدم علیہ السلام کا اخراج من الجنہ ایک بہت بڑا واقعہ ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ اسلام کا جنت سے نکالنا خیر اور بھلائی کے پھیلنے کا سبب بنا۔

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ

۱۰۳۴: ہارون بن عبداللہ، حسین بن علی، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ابو الاشعث الصنعانی، اوس بن اوس سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے دنوں میں (سب سے) بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن تمام لوگ بے ہوش ہوں گے (مراد قیامت کا دن) اس وجہ سے مجھ پر اس روز بہت درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تم لوگوں کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر ہمارا درود شریف کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک (دوسروں کی طرح) گل کر

يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

مٹی ہو جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہما السلام کے (مبارک) اجسام کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

حیاتِ انبیاء علیہم السلام:

حضرات انبیاء علیہما السلام اسی رُوح اور جسم کے ساتھ قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی اُمت کے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں اور درود شریف ان پر فرشتے پیش کرتے ہیں جیسا کہ دیگر روایات میں وضاحت ہے اور ان حضرات کی زندگی روحانی اور جسمانی دونوں طرح ہے اور اس مسئلہ پر اکابرین کے تحقیقی رسائل و کتب موجود ہیں۔

بَاب الْإِجَابَةِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن مقبولیت کی گھڑی کس وقت ہے؟

۱۰۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۱۰۳۵: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن حارث' جلاح' ابوسلمہ' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کا دن بارہ گھڑی کا ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ (دُعا) مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو نہ دے (اس لئے تم لوگ) اس گھڑی کو عصر کے بعد آخر وقت میں تلاش کرو۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: قبولیت کی ساعت کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور ائمہ اس کے قائل ہیں کہ قیامت تک یہ ساعت باقی ہے پھر خود جمہور میں اس کی تعیین و عدم تعیین کے بارہ میں اختلاف ہے حضرت علامہ بنوری فرماتے ہیں کہ پینتالیس اقوال ہیں ان میں سے گیارہ اقوال مشہور ہیں پھر ان میں دو سب سے زیادہ مشہور ہیں (۱) کہ وہ مبارک ساعت عصر کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔
اس قول کو امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیار کیا ہے۔ (۲) امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے تک کی ساعت قبولیت دعاء کی ہے اس قول شافعیہ نے اختیار کیا ہے ان دونوں اقوال کے دلائل باب میں موجود ہیں۔

۱۰۳۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

۱۰۳۶: احمد بن صالح' ابن وہب' مخرمہ ابن بکیر' ان کے والد' ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ الاشعری' سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے والد سے کچھ سنا ہے جو وہ حضرت

قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی (مقبولیت کی گھڑی) کے بارے میں روایت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! میں نے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ جمعے کی (مقبولیت کی گھڑی) امام کے (بوقت خطبہ) منبر پر بیٹھنے سے نماز (جمعہ) کے ختم ہونے تک ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بیٹھنے سے مراد امام کا منبر پر بیٹھنا ہے۔

بَاب فَضْلِ الْجُمُعَةِ

باب: فضیلت جمعہ

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا۔

۱۰۳۷: مسدد' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح (یعنی وضو کے ارکان سنن و آداب وغیرہ کا خیال کر کے) وضو کرے پھر نماز جمعہ کے لئے آئے اور خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس شخص کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص (بحالت نماز) کنکریاں ہٹائے تو اس نے لغو حرکت کی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں فضیلت جمعہ کو واضح کیا گیا ہے ثابت ہوا کہ شیاطین لوگوں کو جمعہ میں آنے سے روکنے کے لئے کتنے مستعد رہتے ہیں یہ بھی ثابت ہوا کہ خطبہ کے دوران کلام کرنا ناجائز ہے یہی مسلک ائمہ اربعہ کا ہے۔

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوِ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنْ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا

۱۰۳۸: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' عبدالرحمٰن بن یزید' حضرت عطا خراسانی سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی اُم عثمان کے مولیٰ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ آپ کوفے کے منبر پر فرمار ہے تھے کہ جس وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں میں نکل جاتے ہیں اور انسانوں کو ضروریات اور مشاغل میں (پھنسا کر) نمازِ جمعہ میں آنے سے روکتے ہیں اور (جمعے کے دن) فرشتے اوّل وقت سے مساجد کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ لکھتے جاتے ہیں کہ یہ شخص پہلی گھڑی میں جمعہ میں آیا اور یہ شخص دوسری گھڑی میں جمعہ میں آیا۔ یہاں تک کہ امام (جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے) نکلتا ہے۔ پھر جو شخص

جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ فَإِنْ نَأَى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ لَهُ كِفْلٌ مِنْ أَجْرٍ وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ صَهٍ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَ قَالَ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ۔

ایسی جگہ بیٹھ جاتا ہے کہ جس جگہ سے وہ خطبہ جمعہ سن سکے اور امام کو دیکھ سکے اور کوئی لایعنی بات نہیں کرتا خاموش رہتا ہے تو اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے اور اگر ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ بھی سکتا ہے مگر لغو کام کرتا اور خاموش نہیں رہتا تو اس پر بھی ایک گنا گناہ ڈال دیا جاتا ہے اور جس شخص نے جمعہ کے دن (بوقت خطبہ جمعہ) اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو اس نے بے ہودہ بات کہی اور جس شخص نے لغو اور بے ہودہ بات کی تو اس کو جمعہ کا کچھ اجر نہ ملے گا یہ کہہ کر آخر میں فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو ولید بن مسلم نے ابن جابر رضی اللہ عنہ سے بِالرَّبَائِث فرمایا اور فرمایا: مَوْلٰی اِمْرَأَتِهِ اُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ چھوڑنے کی وعید کا بیان

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

۱۰۳۹: مسدد' یحییٰ' محمد بن عمرو' عبیدہ بن سفیان حضرمی' ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ' جو کہ صحابی تھے' سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سستی کی بنا پر تین جمعے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر لگا دے گا۔

خلاصۃ الباب: ان حدیثوں میں جمعہ کی جو غیر معمولی اہمیت بیان کی گئی ہے اور اس کے ترک پر جو وعیدیں سنائی گئی ہیں وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اللہ تعالیٰ ان سب معصیات و منکرات سے بچنے کی توفیق دے جن کے نتیجہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے گر جاتا ہے اور اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے (اللّٰھم احفظنا)

بَاب كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا

باب: نمازِ جمعہ چھوٹ جانے کے کفارے کا بیان

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ

۱۰۴۰: حسن بن علی' یزید بن ہارون' ہمام' قتادہ' قدامہ بن وبرہ العجیفی' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص بلا عذر

وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ وَخَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ فِي الْمَتْنِ۔

(شرعی) جمعہ کو چھوڑے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر دینار صدقہ کرنے کے لئے نہ ہو تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس طریقہ پر متن کے اتفاق اور سند کے اختلاف کے ساتھ خالد بن زید نے روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَإِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ مَنْ فَاتَهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَقَالَ عَنْ سَمُرَةَ۔

۱۰۴۱: محمد بن سلیمان انباری' محمد بن یزید اور اسحٰق بن یوسف' ایوب ابی العلاء' قتادہ' حضرت قدامہ بن وبرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا عذر (شرعی) جمعہ کو قضا کر دے تو وہ شخص ایک درہم یا آدھا درہم صدقہ کرے یا گیہوں کا ایک صاع یا آدھا صاع صدقہ کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید بن بشیر نے اسی طرح روایت کیا ہے مگر اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک مد یا نصف مد (صدقہ کرے) اور انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

باب: کن لوگوں پر نمازِ جمعہ ضروری ہے؟

۱۰۴۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي۔

۱۰۴۲: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' عبید اللہ بن ابی جعفر' محمد بن جعفر' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ نمازِ جمعہ کے لئے اپنے اپنے گھروں سے اور عوالی سے جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔

خلاصۃ الباب: یہاں یہ مسئلہ بحث طلب ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لئے آنا واجب ہے امام شافعیؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کیلئے آ کر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے اور جو اس سے زیادہ دور رہتا ہو اس پر جمعہ واجب نہیں بعض حضرات حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسفؒ کا ایک قول اس کے مطابق ہے امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فناء میں ہو فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے امام شافعیؒ کی دلیل جامع ترمذی ہی میں ابو ہریرہؓ کی روایت ہے الجمعة على من اواه الليل الى اهله کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے ہوگا جو رات کو رہنے

گھر میں پہنچ جائے لیکن امام احمد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے امام ترمذیؒ نے تو امام شافعیؒ امام احمدؒ کا یہ مسلک قرار دیا ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہوگا جس کو اذان جمعہ سنائی دیتی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں ابن العربی نے امام مالک کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے۔

۱۰۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي الطَّائِفِيَّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ مَقْصُورًا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ قَبِيصَةُ۔

۱۰۴۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' قبیصہ' سفیان' محمد بن سعید' ابوسلمہ بن نبیہ' عبداللہ بن ہارون' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ اس پر (واجب) ہے جو کہ اذان سنے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے سفیان سے روایت کیا ہے لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کیا۔ صرف قبیصہ نے اس روایت کو موقوفاً روایت کیا ہے۔

جمعہ سے متعلق ایک مسئلہ:

یعنی جو شخص اس قدر فاصلہ پر رہتا ہو کہ وہاں پر اذان کی آواز نہ سنائی دے سکے اس پر نمازِ جمعہ ضروری نہیں ہے اگر پڑھ لے گا تو اجر ملے گا اور نمازِ جمعہ کس جگہ درست ہے اور کس شخص پر واجب ہے اس کی تفصیل کتب فقہ میں مفصل طور پر موجود ہے اُردو میں رسالہ "اوثق العری فی احکام الجمعۃ فی القری" اور "القول البدیع فی اشتراط المصر للتجمیع" میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ

باب: بارش والے روز نمازِ جمعہ کے لئے جانا

۱۰۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيَهُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ۔

۱۰۴۴: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت ابوملیح' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن بارش ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ اس بات کا اعلان کر دو کہ لوگ نماز (جمعہ) اپنے اپنے خیموں میں پڑھ لیں۔

۱۰۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ۔

۱۰۴۵: محمد بن مثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید' حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ جمعہ کا دن تھا۔

۱۰۴۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ

۱۰۴۶: نصر بن علی' سفیان بن حبیب' خالد الحذاء' ابوقلابہ' حضرت ابوملیح

حَبِيبٍ خَبَّرَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ تَبْتَلَّ أَسْفَلُ نِعَالِهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي رِحَالِهِمْ۔

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ صلح حدیبیہ میں بروزِ جمعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اس دن بارش ہو رہی تھی لیکن بارش اتنی ہو رہی تھی کہ (بارش سے) لوگوں کے جوتوں کے تلوے بھی نہ بھیگے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کرلیں۔

بَاب التَّخَلُّفِ عَنْ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ

باب: سردی کے موسم میں رات کے وقت جماعت کے بغیر نماز پڑھنا

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى أَنِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ مَطِيرَةٌ أَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ۔

۱۰۴۷: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مقام ضجنان میں سردی کی ایک رات میں قیام پذیر ہوئے (ضجنان مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اعلان کرنے والے کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا پھر اس نے یہ اعلان کیا کہ تم لوگ اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔ ایوب نے کہا نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے حدیث بیان کی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کی رات میں اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرماتے کہ اپنی نماز اپنے اپنے خیموں میں ادا کرلو۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَادَى ابْنُ عُمَرَ بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ نَادَى أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ قَالَ فِيهِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمُنَادِيَ فَيُنَادِي بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُنَادِي أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْقَرَّةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ۔

۱۰۴۸: مؤمل بن ہشام' اسماعیل' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (مقام) ضجنان میں اذان دی اور پھر پکار کر فرمایا کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کرلو اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم فرماتے وہ اذان دیتا پھر منادی کرتا کہ سردی کی رات میں اور بارش کی رات میں اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حماد نے ایوب' عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حالت سفر میں یا بارش کی رات میں یہ اعلان ہوتا تھا۔

۱۰۴۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي سَفَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۰۴۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابو اسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے (مقام) ضجنان میں سردی اور آندھی کی رات میں اذان دی اس کے بعد اذان کے آخر میں آواز لگائی کہ اے لوگو! نماز اپنے اپنے خیموں میں ادا کرلو۔ لوگو اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے والے کو حالت سفر میں سردیوں یا بارش والی رات میں اس بات کے اعلان کرنے کا حکم فرمایا اے لوگو! اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کر لو۔

۱۰۵۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَعْنِي أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ۔

۱۰۵۰: قعنبی' مالک' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سردی اور آندھی کی رات میں نماز کے لئے اذان دی اور اس کے بعد فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کرلو۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان دینے والے کو یہ حکم فرماتے کہ سردی یا بارش کی رات میں یہ منادی کردو کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

۱۰۵۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِذَلِكَ فِي الْمَدِينَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْغَدَاةِ الْقَرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذَا الْخَبَرَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ۔

۱۰۵۱: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے بارش کی رات یا سردی کی صبح میں مدینہ منورہ میں ایسا ہی اعلان کیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یحیٰی بن سعید انصاری نے قاسم بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں فِي السَّفَرِ کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۵۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ۔

۱۰۵۲: عثمان بن ابی شیبہ' فضل بن دکین' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سفر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس کسی کا دل چاہے اپنے خیمے میں نماز ادا کر لے۔

۱۰۵۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ۔

۱۰۵۳: مسدد' اسماعیل' عبد الحمید صاحب الزیادی' حضرت عبد اللہ بن حارث' محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن سے بارش والے دن فرمایا کہ جب تم اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ اس طرح کہنا صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ یعنی اے لوگوں اپنے گھروں میں نماز ادا کرو لوگوں نے اس بات سے ناگواری محسوس کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ (فیصلہ) اس شخص نے کیا ہے جو کہ مجھ سے بہتر تھا (یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) بلاشبہ نمازِ جمعہ فرض ہے لیکن مجھے تم لوگوں کو کیچڑ اور پانی میں چلنا اور تکلیف اُٹھانا اچھا نہیں لگا۔

بَابُ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ

باب: غلام اور عورت پر نمازِ جمعہ فرض نہ ہونے کا بیان

۱۰۵۴ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۱۰۵۴: عباس بن عبد العظیم' اسحٰق بن منصور' ہریم' ابراہیم بن محمد بن منتشر' قیس بن مسلم' حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ جمعہ ہر ایک مسلمان پر باجماعت ادا کرنا فرض ہے (سوائے چار شخص کے): (۱) غلام پر' (۲) عورت پر (۳) بچے پر (۴) مریض شخص پر۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن ان سے روایت نہیں سنی۔

فائدہ: مذکورہ روایت میں چار ایسے افراد کا تذکرہ ہے کہ جن پر جمعہ فرض نہیں ہے لیکن مسافر پر بھی جمعہ فرض نہیں اس طرح جہاں پر باہر نکلنے کی عام اجازت نہ ہو جیسے کہ کرفیو وغیرہ لگ جانے کی صورت میں تو فرضیت جمعہ ساقط ہو جاتی ہے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى

باب: گاؤں میں نمازِ جمعہ پڑھنے کے احکام

۱۰۵۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ

۱۰۵۵: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن عبد اللہ مخرمی' وکیع' ابراہیم بن طہمان' ابو جمرہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام میں مسجد نبوی میں نمازِ جمعہ پڑھے جانے کے بعد سب سے پہلا جمعہ مقام جواثی میں پڑھا گیا جواثی بحرین کے قریوں میں سے ایک قریہ ہے۔ عثمان نے

فِی الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِینَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجَوَاثَاءَ قَرْیَةٌ مِنْ قُرَی الْبَحْرَیْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْیَةٌ مِنْ قُرَی عَبْدِ الْقَیْسِ۔

کہاوہ قریہ (بستی) عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک ہے۔

۱۰۵۶ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِیهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِیهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِی هَزْمِ النَّبِیتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِی بَیَاضَةَ فِی نَقِیعٍ یُقَالُ لَهُ نَقِیعُ الْخَضَمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ۔

۱۰۵۶: قتیبہ بن سعید ٗابن ادریس ٗمحمد بن اسحاق ٗمحمد بن ابی امامہ بن سہل ٗان کے والد ٗعبدالرحمٰن بن کعب بن مالک جو اپنے والد کی بینائی چلے جانے کے بعد انہیں پکڑ کر لے جاتے تھے سے روایت ہے کہ ان کے والد ٗجب جمعہ کے دن اذان سنتے تو حضرت اسعد بن زرارہ کیلئے دُعا فرماتے۔ ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ جب آپ اذان سنتے ہیں تو آپ اسعد بن زرارہ کیلئے کس وجہ سے دُعا مانگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ سب سے پہلے انہوں نے جمعہ پڑھایا۔ ھَزْمِ النَّبِیتِ (مدینہ منورہ کے ایک گاؤں کا نام) میں بنی بیاضہ کی مدینہ منورہ کی اراضی میں سے ایک نقیع میں (نقیع اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر پانی جمع رہتا ہے جیسے گڑھا وغیرہ) جس کا نام نَقِیعُ الْخَضَمَاتِ تھا میں نے عرض کیا کہ اس دن آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا چالیس آدمی۔

خلاصۃ الباب : یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ گاؤں میں جمعہ واجب ہے یا نہیں حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے صحیح ہونے کی شرط مصر (یا قریہ کبیرہ) ہے اور دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک جمعہ کے لئے شہر شرط نہیں بلکہ گاؤں میں جمعہ ہو سکتا ہے ان کی دلیل حدیث باب جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے اس میں جواثی کو قریہ قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قریہ میں جمعہ جائز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ قریہ عربی محاورہ میں بسا اوقات شہر کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں مکہ مکرمہ اور طائف کے لئے لفظ قریہ استعمال ہوا ہے حالانکہ باتفاق یہ شہر ہیں اسی طرح حدیث بالا میں بھی لفظ قریہ شہر کے معنی میں آیا ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ جواثی کے بارے میں امام جوہری نے صحاح میں علامہ زمخشری نے کتاب البلدان میں لکھا ہے کہ جواثی بحرین میں عبدالقیس کے قلعہ کا نام ہے گویا کہ قلعہ کے نام پر اس شہر کا نام پڑ گیا ہے اور قلعہ چھوٹے گاؤں میں نہیں ہوتا بلکہ بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ جواثی ایک بڑا شہر تھا بلکہ علامہ نیموی نے آثار السنن میں متعدد اصحاب السیر کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ یہ شہر زمانہ جاہلیت ہی سے تجارت کا بڑا مرکز اور منڈی تھا حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں حضرت علاء بن الحضرمی یہاں کے گورنر تھے لہٰذا جواثی کے شہر ہونے میں کوئی شک نہیں اور روایت ابن عباسؓ حنفیہ کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی بلکہ یہ روایت خود حنفیہ کی دلیل بنتی ہے حضرات شافعیہ کی دوسری دلیل حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کی روایت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے یہ جمعہ اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا اس کی تفصیل مصنف عبدالرزاق میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرینؒ سے منقول ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انصار مدینہ حضرت اسعد بن زرارہ کے پاس جمع ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی حضرات انصارؓ یہ کا جمعہ ادا کرنا نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ میں

تشریف آوری سے قبل تھا یہ حدیث صریح ہے کہ یہ جمعہ صحابہ کرام نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اس وقت تک جمعہ کے احکام نازل بھی نہیں ہوئے تھے لہٰذا اس واقعہ سے استدلال نہیں کیا جا سکتا حنفیہ کے دلائل۔ (۱) صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر وقوف عرفات جمعہ کے دن ہوا تھا پھر اس پر بھی تمام روایات متفق ہیں کہ آنحضرت نے اس روز عرفات میں جمعہ ادا نہیں فرمایا بلکہ ظہر کی نماز پڑھی اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ جمعہ کے لئے شہر شرط ہے اس کے علاوہ اور بھی دلائل ہیں مثلاً صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے اس طرح حضرت عائشہؓ کی روایت بخاری شریف میں موجود ہے کہ لوگ والی مدینہ سے نوبت بہ نوبت مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے اگر چھوٹی بستیوں میں جمعہ جائز ہوتا تو ان کو جمعہ کے لئے باری مقرر کر کے مدینہ آنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ عوالی یہی میں جمعہ قائم کر سکتے تھے لہٰذا ثابت ہوا کہ دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔

بَاب إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدٍ

باب: جب جمعہ اور عید ایک ہی دن ہوں

١٠٥٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ۔

١٠٥٧: محمد بن کثیر' اسرائیل' عثمان بن مغیرہ' ایاس بن ابی رملہ الشامی سے مروی ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب انہوں نے حضرت زید بن ارقم سے دریافت کیا کیا آپ نے کبھی حضرت رسول اکرمؐ کے ساتھ جمعہ اور عید ایک دن میں پایا ہے؟ یعنی کیا (عید اور جمعہ ایک ہی دن واقع ہوئے ہیں) انہوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ پھر آپ نے کیا طریقہ اختیار کیا؟ زید نے کہا کہ آپ نے نمازِ عید ادا فرمالی۔ اس کے بعد نمازِ جمعہ کے لئے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ جس کا دل چاہے نمازِ جمعہ پڑھ لے۔

خُلاصۃ الباب: علامہ بن قدامہ لکھتے ہیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن میں جمع ہو جائیں تو جن لوگوں نے نماز عید میں شرکت کی ہوگی ان سب سے جمعہ ساقط ہو جائے گا البتہ امام سے ساقط نہیں ہوگا یہ مسلک حضرت شعبی امام اوزاعی اور ابراہیم نخعی کا ہے امام شافعیؒ کا مذہب اس طرح منقول ہے کہ اس صورت میں اہل آبادی سے جمعہ ساقط ہے البتہ اہل شہر سے ساقط نہ ہوگا اور ایک روایت امام شافعیؒ عدم سقوط کی ہے۔ جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسی صورت میں جمعہ ساقط نہیں ہوگا اس لئے کہ جمعہ کا ثبوت دلائل قطعیہ سے ہے لہٰذا اس کے سقوط کے لئے بھی دلیل قطعی چاہئے جبکہ اس بارے میں کوئی صحیح وصریح خبر مرفوع موجود نہیں چہ جائیکہ کوئی دلیل قطعی موجود ہو لہٰذا اسقاط نہ ہوگا احادیث باب میں ان کا جواب یہ ہے کہ امام شافعیؒ کی کتاب الام میں تصریح ہے کہ یہ مطلب اہل عوالی کو تھا اور عوالی چند چھوٹی چھوٹی بستیاں تھیں ان کے باشندوں پر جمعہ واجب ہی نہ تھا اس لئے ان کو فرمایا کہ تم لوگ عید پڑھنے تو مدینہ طیبہ کے شہر میں آ گئے ہو اب اپنے گاؤں میں جا کر عید منا ؤ جمعہ کی نماز تک یہاں جمعہ کی نماز تک ٹھہرنا یا دوبارہ جمعہ کے لئے آنا کوئی ضروری نہیں باب کی آخری حدیث میں صراحت ہے کہ اہل مدینہ کہتے ہیں کہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے باہر کے لوگوں کو اختیار ہے چاہے پڑھیں یا نہ پڑھیں نیز پہلی حدیث میں ایک راوی ریاس بن ابی رملہ مجہول ہیں اس لئے اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔

۱۰۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔

۱۰۵۸: محمد بن طریف البجلی' اسباط' اعمش' حضرت عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اوّل وقت جمعہ کے روز نماز عید پڑھائی اس کے بعد جب ہم لوگ نمازِ جمعہ پڑھنے کے لئے آئے تو وہ (گھر) سے باہر تشریف نہ لائے (انتظار کر کے) ہم نے تنہا ہی ظہر کی نماز ادا کر لی۔ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف میں تھے۔ جب وہ تشریف لائے تو ہم لوگوں نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے سنت کے مطابق (عمل) کیا۔

جمعہ کے لئے نمازیوں کی کم از کم تعداد:

جمعہ کی صحت کے لئے اکثر علماء کے نزدیک کم از کم دو آدمی علاوہ امام کے یا تین آدمی علاوہ امام کے ہونا ضروری ہیں اس سے کم پر جمعہ درست نہیں ہوتا۔

۱۰۵۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ اجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ۔

۱۰۵۹: یحییٰ بن خلف' ابوعاصم' حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء بن رباح نے کہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں ایک مرتبہ عید اور جمعہ ایک دن پڑ گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو گئیں انہوں نے صبح کو دونوں (عید و جمعہ کو) ایک ساتھ پڑھ لیا اور مزید کچھ نہیں پڑھا۔

۱۰۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَدْ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنْ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۰۶۰: محمد بن مصفی' عمر بن حفص الوصابی' بقیہ' شعبہ' مغیرہ الضبی' عبدالعزیز بن رفیع' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جس شخص کا دل چاہے نمازِ جمعہ نہ پڑھے (بہر حال) ہم تو پڑھیں گے اور عمر نے کہا شعبہ سے۔

خلاصۃ الباب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد نمازِ جمعہ کے پڑھنے یا نہ پڑھنے کا جو اختیار دیا تھا وہ دیہات کے رہنے والے لوگوں کے لئے تھا کہ وہ چاہیں تو واپس چلے جائیں اور اگر چاہیں تو رُک جائیں اور نمازِ جمعہ ادا کر کے چلے جائیں تاہم شہر کے باشندوں کے بارے میں تو آپ نے فرما ہی دیا کہ: ((وَاِنَّا مُجمعوْنَ))۔

بَاب مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

١٠٦١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنْ الدَّهْرِ۔

١٠٦٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ۔

باب: بروز جمعہ نمازِ فجر میں کون کونسی سورت پڑھی جائے؟

١٠٦١: مسدد' ابوعوانہ' مخول بن راشد' مسلم البطین' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ الم تَنْزِيلَ ﴿السَّجْدَةِ﴾ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ (یعنی سورۂ دہر) تلاوت فرماتے تھے۔

١٠٦٢: مسدد' یحییٰ' شعبہ' مخول' اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں سورۂ منافقون اور سورۂ جمعہ تلاوت فرماتے تھے۔ (یہ دونوں سورتیں پارہ:٢٨ میں ہیں)

بَاب اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ

١٠٦٣: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ يَعْنِي تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

باب: جمعہ کے دن کا لباس

١٠٦٣: قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر فاروقؓ نے مسجد کے دروازہ پر ایک ریشمی کپڑا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ اس کپڑے کو خرید لیں اور جمعہ کے دن اور اُن وفود سے ملاقات کے لئے جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں پہن لیا کریں۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوگا اس کے بعد اس قسم کے کچھ کپڑے آپ کی خدمت میں آئے آپ نے ان کپڑوں میں سے ایک کپڑا عمرؓ کو عنایت فرمایا عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کپڑا مجھ کو آپ عنایت فرما رہے ہیں حالانکہ اس سے قبل آپ نے عطارد (نامی شخص کی دُکان وغیرہ) کے کپڑے پر اظہارِ ناپسندیدگی فرمایا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو یہ کپڑا اس لئے نہیں دیا کہ تم اُسے پہنو۔ اس کے بعد عمرؓ نے وہ کپڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکّہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا۔

۱۰۶۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

۱۰۶۴: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' عمرو بن حارث' ابن شہاب' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی کپڑا فروخت ہوتا ہوا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ کپڑا لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کپڑا خرید لیں اور عید کے دن زیب تن کیجئے اس کے بعد حدیث کو آخر تک بیان فرمایا اور پہلی روایت مکمل ہے۔

۱۰۶۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَوْ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدْتُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۰۶۵: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' عمرو' یحییٰ بن سعید انصاری' حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان' سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی حرج کی بات نہیں اگر گنجائش ہو تو جمعہ کے دن کے لئے دو کپڑے بنالو سوائے روز مرہ کے کام کے کپڑوں کے۔ عمرو نے فرمایا کہ ابن اُمّ حبیب نے موسیٰ بن سعید' ابن حبان' ابن سلام کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہی فرماتے ہوئے سنا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو وہب بن جریر نے اپنے والد' یحییٰ بن ایوب' یزید بن ابی حبیب' موسیٰ بن سعد' یوسف بن عبداللہ بن سلام نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن کا سنت لباس:

مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر گنجائش ہو بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے لئے انسان کے پاس دو جوڑے کپڑے ہونے چاہئیں اور محنت مزدوری اور روز مرہ کی ضروریات کے لئے لباس علیحدہ ہونا بہتر ہے مذکورہ روایت سے واضح ہے کہ جمعہ کے لئے لباس تبدیل کرنا اور اچھے کپڑے پہننا افضل ہے۔

بَاب التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: جمعہ کے روز قبل نمازِ جمعہ حلقہ بنا کر بیٹھنا

۱۰۶۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ

۱۰۶۶: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا

عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے' مسجد میں گم شدہ چیز کے اعلان کرنے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد میں شعر پڑھنے سے اور جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے اس بنا پر منع فرمایا گیا کیونکہ جمعہ کا خطبہ سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے۔ جب لوگ حلقہ بنا کر بیٹھیں گے تو فضول گفتگو بھی کریں گے۔ اس لئے منع فرمایا گیا اور یہ ممانعت نمازِ جمعہ سے قبل' زوال کے وقت کے قریب کا وقت ہے۔ ای قريبًا من الزوال فاما فی فجر يوم الجمعة فيجوز التخلف لمذاكرة العلم وغيرها۔ الخ

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ

باب: منبر بنانا

١٠٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَاهُنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي

١٠٦٧: قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری القرشی' ابو حازم ابن دینار سے مروی ہے کہ سہل بن سعد الساعدی کے پاس کچھ لوگ آئے اور یہ لوگ منبر کی لکڑی کے بارے میں جھگڑ رہے تھے کہ کس لکڑی سے بنا تھا۔ ان لوگوں نے حضرت سہل سے منبر نبوی کے بارے میں دریافت کیا۔ سہل نے فرمایا کہ بخدا جس لکڑی کا منبر نبوی تھا میں اس سے (اچھی طرح) واقف ہوں۔ میں نے اس منبر کو پہلے دن دیکھا جس دن وہ منبر رکھا گیا تھا اور جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ایک عورت کے پاس جس کا نام سہل نے بتایا یہ کہلوایا کہ تو اپنے لڑکے کو جو بڑھئی ہے (جس کا نام میمون تھا) اس کو یہ حکم کر کہ میرے لئے کچھ ایسی لکڑیاں (منبر نما) بنا دے کہ میں جن پر بیٹھ کر خطبہ دیا کروں۔ (چنانچہ) اُس عورت نے اس لڑکے کو حکم کیا اُس نے غابہ کے ایک درخت سے بنایا جس کو طرفاء کہا جاتا ہے اس کے بعد وہ لڑکا ان لکڑیوں کو اس عورت کے پاس لے کر آیا اس عورت نے ان لکڑیوں کو آپ کی خدمت میں بھیج دیا آپ نے حکم فرمایا وہ منبر اس جگہ رکھا گیا اور میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس پر (خطبہ دیا اور) نماز پڑھی اور تکبیر فرمائی اس کے بعد رکوع فرمایا اور آپ اسی پر رہے پھر آپ (منبر سے) پشت کو موڑے ہوئے (نیچے) اُترے

أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي۔

اور آپ نے نیچے اُتر کر منبر کی جڑ میں سجدہ فرمایا پھر اُوپر تشریف لے گئے نماز پڑھنے کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف چہرۂ مبارک کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ (عمل) اس وجہ سے کیا ہے تا کہ تم لوگ میری اتباع کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

غابہ کی تحقیق:

غابہ مدینہ منورہ کے نومیل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے وہاں پر درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں طرفاء ایک درخت کا نام ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ غابہ مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے:الغابة موضع قريب من المدينة من عواليها من جهة الشام قيل على تسع اميال من المدينة وقال ياقوت بينها وبين المدينة اربعة اميال۔

(بذل المجهود ص ۱۷۷' ج۲)

۱۰٦۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَدَّنَ قَالَ لَهُ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَلَا أَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَجْمَعُ أَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلَى فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ۔

۱۰٦۸:حسن بن علی' ابوعاصم' ابو رواد' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب جسم مبارک بھاری ہو گیا تھا تو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا میں آپ کے لئے ایک منبر تیار کر دوں جو کہ آپ کے (جسم مبارک کا) بوجھ برداشت کرے آپ نے ارشاد فرمایا ہاں (ضرور) چنانچہ انہوں نے دو سیڑھی کا ایک منبر بنا دیا۔

بَابُ مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ

باب:منبر کی جگہ

۱۰٦۹ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ۔

۱۰٦۹:مخلد بن خالد' ابوعاصم' یزید بن ابوعبید حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر مبارک اور مسجد کی دیوار کے درمیان میں ایک بکری کے گزرنے کا راستہ تھا (یعنی منبر نبوی مسجد کی دیوار سے بالکل متصل نہیں تھا بلکہ منبر مبارک اور دیوارِ مسجد کے درمیان کچھ فاصلہ تھا)

بَابُ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ

باب:جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز درست ہے

۱۰۷۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ

۱۰۷۰:محمد بن عیسیٰ' حسان بن ابراہیم لیث' مجاہد' ابوالخلیل' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے علاوہ دو پہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا'

الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي الْخَلِيلِ وَأَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

کہ علاوہ جمعہ کے دن کے ہر ایک دن جہنم سلگائی جاتی ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور مجاہد ابوالخلیل سے بڑے ہیں اور ابوالخلیل نے ابوقتادہ سے نہیں سنا۔

وقتِ جمعہ:

جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو کہ ظہر کا وقت ہے۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک زوال سے پہلے بھی جمعہ درست ہے۔

بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: وقت (نماز) جمعہ

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ۔

۱۰۷۱: حسن بن علی' زید بن حباب' فلیح بن سلیمان' عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے پر نمازِ جمعہ پڑھتے تھے۔

خلاصۃ الباب: جمعہ کا وقت جمہور ائمہ کے نزدیک زوال کے بعد ہے جیسا کہ پہلی حدیث باب میں ارشاد فرمایا گیا ہے البتہ امام احمد کے اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک جمعہ زوال شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے ان کے نزدیک ضحوہ کبریٰ سے نماز جمعہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے ان کا استدلال حدیث باب نمبر۲ سے ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ غداء عربی زبان میں اس کھانے کو کہتے ہیں جو طلوع شمس کے بعد زور زوال سے پہلے پہلے کھایا جائے لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ نکلا کہ صحابہ کرام زوال سے پہلے کا کھانا جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد کھاتے تھے اس طرح جمعہ لازماً زوال سے بہت پہلے ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ لفظ غداء لغت میں زوال سے پہلے کھانے کے لئے آتا ہے لیکن اگر کوئی شخص دوپہر کا کھانا زوال کے بعد کھائے تو اس پر عرفاً غداء کا اطلاق ہوتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے آنحضرت ﷺ نے سحری کے بارہ میں فرمایا هلموا الی الغداء المبارك آؤ صبح کے مبارک کھانے کی طرف اس سے بہرحال ان احادیث سے امام احمد بن حنبل کا مسلک کا ثبوت مشکل ہے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ۔

۱۰۷۲: احمد بن یونس' یعلی بن الحارث' ایاس' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ جمعہ ادا کرتے تھے جب ہم لوگ واپس آتے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۷۳: محمد بن کثیر' سفیان' ابو حازم' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ بعد جمعہ (یعنی نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر) قیلولہ کرتے اور دن کا کھانا کھاتے۔

خُلاصۃ الباب: زوراء مدینہ طیبہ کے بازار میں ایک مکان تھا اذان ثالث (تیسری اذان) سے مراد اذان خطبہ سے پہلے والی اذان ہے اس پر تو اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھی پھر اس میں اختلاف ہے کہ اسے سب سے پہلے کس نے شروع کیا حافظ ابن حجر نے نقل کیا ہے کہ اس کی ابتداء حضرت عمرؓ نے کی تھی لیکن یہ روایت منقطع ہے بعض حضرات نے اس کی نسبت حجاج اور زیاد کی طرف کی ہے لیکن بیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمانؓ نے کیا پھر حضرت عثمانؓ کے اس عمل کو بدعت نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہ سے تقویت حاصل ہوئی الاعتصام میں لکھا ہے کہ خلفاء راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں جہاں کتاب وسنت کے اتباع کا حکم دیا ہے وہاں خلفاء راشدین کی سنت کو واجب الاتباع قرار دیا ہے بہرحال اس تیسری اذان کو جو عملاً پہلے ہوتی ہے اس سے خرید وفروخت کے احکام کا تعلق ہے کہ اس کے بعد خرید وفروخت منع ہو گی اور امت کا اس پر اجماع ہے۔

بَابُ النِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اذانِ جمعہ کے احکام

تشریح: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دورِ مبارک میں جمعہ کے لئے صرف ایک اذان دی جاتی تھی اور وہ اذان اس وقت دی جاتی تھی کہ جبکہ امام خطبہ جمعہ کے لئے منبر پر بیٹھتا۔ اس کے بعد جب لوگ زیادہ ہو گئے اور دُور رہنے لگے تو ان کی اطلاع کے لئے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں مزید ایک اذان کا حکم فرمایا جو کہ اب تک چلی آ رہی ہے اور اب باتفاق علماء بیع وشراء بند کرنے کے احکام کا تعلق اسی اذان سے ہے اور امت کا اسی پر اجماع ہے۔ لم يكن فى زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكرؓ و عمر قبل اذان الخطبة اذان۔ الخ

(بذل المجهود ص ۱۸۰' ج ۲)

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۰۷۴: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمعہ کو پہلی اذان اُس وقت ہوتی کہ جب امام منبر پر بیٹھتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے (یعنی آبادی بڑھ گئی) تو انہوں نے تیسری اذان دینے کا حکم فرمایا (چنانچہ) وہ (تیسری اذان) زوراء پر دی گئی جو کہ آج تک جاری ہے۔

فائدہ: زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مکان تھا اور تیسری اذان کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذان مقرر کیا گیا جس وقت امام اذان جمعہ کے بعد منبر پر بیٹھتا ہے اس کو دوسری اذان اور اس سے پہلی والی تیسری اذان ہوئی اگر چہ جس کو تیسری اذان فرمایا گیا ہے وہ سب سے پہلے ہوتی ہے۔

۱۰۷۵ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ۔

۱۰۷۵: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق زہری' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بروزِ جمعہ مسجد کے دروازے پر اُس وقت اذان ہوتی تھی کہ جب آپ منبر پر تشریف رکھتے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے (بھی مذکورہ طریقہ سے جمعہ کی اذان ہوتی تھی) اس کے بعد روایت کو اسی طرح آخر تک بیان کیا۔

۱۰۷۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ بِلَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۰۷۶: ہناد بن سری' عبدہ' محمد بن اسحق' زہری' حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی مؤذن نہیں تھا۔ پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۰۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ۔

۱۰۷۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' یعقوب بن ابراہیم بن سعد' ان کے والد' ابوصالح' ابن شہاب' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک مؤذن تھا آخر حدیث تک (روایت اسی طریقہ پر بیان کی) اور یہ حدیث مکمل نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ فِي خُطْبَتِهِ

باب: خطبہ کے دوران امام کے گفتگو کرنے کا بیان

۱۰۷۸ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا

۱۰۷۸: یعقوب بن کعب انطاکی' مخلد بن یزید' ابن جریج' عطاء' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ پس یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بھی) سن لی تو وہ مسجد کے دروازہ پر ہی بیٹھ گئے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ارشاد فرمایا اس طرف آجاؤ۔ اے

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يُعْرَفُ مُرْسَلًا إِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْلَدٌ هُوَ شَيْخٌ۔

عبداللہ بن مسعود! ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اس روایت کو لوگوں نے عطاء' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور (راوی) مخلد وہ شیخ ہیں۔

فضیلت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فاصلہ پر تشریف رکھنا پسند نہ فرمایا اور خطبہ میں آواز دے کر آپ نے ان کو قریب بلایا۔

بَاب الْجُلُوسِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ

باب: منبر پر (پہلے) جا کر بیٹھنے کا بیان

۱۰۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ أُرَاهُ قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ۔

۱۰۷۹: محمد بن سلیمان انباری' عبدالوہاب بن عطاء' عمری' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن) دو خطبے دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے منبر پر بیٹھتے۔ یہاں تک کہ اذان دینے والا اذان سے فراغت حاصل کرتا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر آپ بیٹھ جاتے کسی سے گفتگو نہ فرماتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ (جمعہ) پڑھتے۔

بَاب الْخُطْبَةِ قَائِمًا

باب: خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا

۱۰۸۰ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَالَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ۔

۱۰۸۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے اس کے بعد بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے لہٰذا جو شخص تم سے کہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو وہ شخص جھوٹا ہے بخدا' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو ہزار نمازوں سے بھی زیادہ پڑھی ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی گواہی:

مراد یہ ہے کہ مذکورہ تعداد میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ پچاس جمعہ بھی پڑھے ہوں گے یہ مطلب نہیں کہ آپ کے ساتھ انہوں نے دو ہزار جمعہ سے زیادہ پڑھے ہیں۔

۱۰۸۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا

۱۰۸۱: ابراہیم بن موسیٰ' عثمان بن ابی شیبہ' ابوالاحوص' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ

سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَتَانِ كَانَ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور ان کے درمیان (چند ساعت) بیٹھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطبوں میں قرآنِ کریم پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۰۸۲: ابوکامل' ابوعوانہ' سماک بن حرب' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ (جمعہ) کھڑے ہو کر پڑھتے ہوئے دیکھا پھر آپ کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتے اور کسی سے گفتگو نہ فرماتے (یعنی دورانِ خطبہ کسی سے گفتگو نہ کرتے) پھر راوی نے آخر تک حدیث بیان کی۔

بَاب الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ

باب: کمان پر سہارا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ زُرْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَأَمَرَ بِنَا أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ أَبَا عَلِيٍّ سَمِعْت ابَا دَاوُد قَالَ ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ۔

۱۰۸۳: سعید بن منصور' شہاب بن خراش' شعیب بن زریق سے مروی ہے کہ میں حکم بن حزن نامی ایک شخص کے پاس بیٹھا جو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوا تھا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا) وہ شخص ہم لوگوں سے حدیث بیان کرنے لگا میں ایک دفعہ سات آدمیوں یا نو آدمیوں کے وفد میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے جب آپ سے ملاقات کی تو عرض کیا کہ ہم آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے خیر کی دُعا فرما دیں۔ آپ نے ہم لوگوں کو کچھ کھجوریں عنایت فرمانے کا حکم دیا اور اس وقت مسلمان پریشان حال تھے۔ اس کے بعد ہم لوگ چند دن مدینہ منورہ میں رہے اور ہم نے نمازِ جمعہ آپ کے ساتھ ادا کی۔ آپ (بوقت خطبہ ایک لاٹھی یا کمان پر سہارا دے کر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے (خطبہ میں) کچھ ہلکے' مقدس' مبارک کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! تم لوگوں کو ہر ایک حکم الٰہی پر عمل کی طاقت نہیں لیکن تم لوگ اپنی جگہ مستحکم رہو اور خوشخبری سناؤ۔ ابوعلی نے فرمایا کیا تم نے ابوداؤد سے سنا ہے اس نے کہا کہ میرے بعض احباب نے مجھ کو چند کلمات بتائے تو (وہ کلمات) تحریر کرنے سے رہ گئے تھے۔

۱۰۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا۔

۱۰۸۴: محمد بن بشار' ابوعاصم' عمران' قتادہ' عبد ربہ' ابوعیاض' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جس وقت خطبہ دیتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ' الخ تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہیں ہم لوگ اس سے مدد کے طلبگار ہیں اور اسی سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور ہم اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت کی توفیق فرمائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردیں کوئی اس کو راہ ہدایت پر نہیں لاسکتا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی سچا معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے جو کہ خوشخبری سناتے ہیں اور قیامت کے آنے سے ڈراتے ہیں۔ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدھے راستہ پر قائم ہے اور جو شخص ان کی نافرمانی کرے وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۰۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى وَنَسْأَلُ اللَّهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ۔

۱۰۸۵: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' حضرت یونس نے حضرت ابن شہاب سے حضرت رسول اکرم ﷺ کے خطبہ جمعہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے سابقہ حدیث کی طرح روایت کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہو گیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے جو کہ ہمارا رب ہے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں سے بنادے جو اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کی رضا کے متلاشی ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا وجود اس کا مرہونِ منت ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

۱۰۸۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ

۱۰۸۶: مسدد' یحییٰ' سفیان بن سعید' عبدالعزیز بن رفیع' تمیم طائی' حضرت عدی بن حاتمؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے سامنے خطبہ پڑھا اور خطبے میں اس طرح کہا: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (یعنی جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور جو شخص ان کی نافرمانی کرے) آپ نے فرمایا یہاں سے چلا جا' تو برا

اذْهَبْ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ۔

خطیب ہے (کیونکہ اس نے خطبے کی عبارت میں گنہگار اور اطاعت گزار کو ملا کر ایک ساتھ پڑھ دیا تھا۔ ہر ایک کا الگ حکم نہیں بیان کیا تھا)۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ (ق) إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَنُّورُنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ و قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

۱۰۸۷: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' حبیب' عبداللہ' محمد بن معن' حضرت بنت حارث بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سورۂ ق کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنتے سنتے ہی یاد کیا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خطبے میں پڑھتے تھے۔ اُمّ ہشام نے کہا کہ ہمارا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تنور تھا۔ ابوداؤد کہتے ہیں روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور انہوں نے بنت حارثہ بن نعمان سے روایت بیان کی اور ابن اسحاق نے اُمّ ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے روایت بیان کی۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنْ الْقُرْآنِ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

۱۰۸۸: مسدد' یحییٰ' سفیان' سماک' حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز درمیانی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ تھا (یعنی آپ نہ تو بہت لمبا خطبہ دیتے تھے اور نہ بہت مختصر بلکہ) خطبہ میں قرآن کریم کی چند آیت تلاوت فرماتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتِهَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ (ق) إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

۱۰۸۹: محمود بن خالد' مروان' سلیمان بن بلال' یحییٰ بن سعید' حضرت عمرہ کی ہمشیرہ نے کہا کہ میں نے سورۂ "ق" کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر یاد کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک جمعہ میں اس سورت کو تلاوت فرماتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسی طرح یحییٰ بن ایوب ابن ابی الرجال نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے اور عمرہ اُمّ ہشام کے واسطے سے روایت کیا۔

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمَعْنَاهُ۔

۱۰۹۰: ابن السرح' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' یحییٰ بن سعید' حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے جو ان سے بڑی ہیں اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۰۹۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَهُوَ يَدْعُو فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا يَزِيدُ عَلَى هَذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ۔

باب: خطبہ کے دوران دونوں ہاتھ اُٹھانا

۱۰۹۱: احمد بن یونس' زائدہ' حصین بن عبدالرحمٰن سے اسی طرح روایت ہے کہ عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن دُعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ عمارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھ کا بُرا کرے میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی یعنی کلمہ کی اُنگلی سے اشارہ فرماتے۔ (یعنی التحیات کے وقت' یا خطبہ دیتے وقت)۔

خطبہ میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا:

احادیث بالا سے دوران خطبہ ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگنے کا بے اصل ہونا ثابت ہوتا ہے اگر چہ نماز استقاء اور دیگر مواقع پر آپ سے ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا ثابت ہے۔

۱۰۹۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ وَلَكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ الْوُسْطَى بِالْإِبْهَامِ۔

۱۰۹۲: مسدد' بشر بن مفضل' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن معاویہ' ابن ابی ذباب' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر نہ منبر پر اور نہ ہی غیر منبر پر دُعا مانگتے بلکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کیا اور درمیانی اُنگلی کا انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنالیا۔

بَاب إِقْصَارِ الْخُطَبِ

۱۰۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ۔

باب: مختصر خطبہ پڑھنا

۱۰۹۳: محمد بن عبداللہ بن نمیر' ان کے والد علاء بن صالح' عدی بن ثابت' ابوراشد' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

جمعہ کے بارے میں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا نماز طویل پڑھنا اور خطبہ مختصر پڑھنا عقل مندی کی دلیل ہے اس لئے نماز

(جمعہ) کوطویل کرواور خطبہ مختصر کرو لیکن آج کے دَور میں خطیب حضرات نے اس کا برعکس کر دیا ہے۔

١٠٩٤ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ۔

١٠٩٤: محمود بن خالد' ولید' شیبان' ابومعاویہ' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ السوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کو طویل نہیں کرتے تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کے) چند کلمات ارشاد فرماتے تھے۔

بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ

باب: خطبے کے دوران امام کے قریب بیٹھنا

١٠٩٥ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا۔

١٠٩٥: علی بن عبداللہ' معاذ بن ہشام' قتادہ' یحییٰ بن مالک' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خطبہ میں موجود رہو اور امام سے نزدیک رہو۔ کیونکہ ہمیشہ دُور رہتے رہتے انسان جنت میں جانے کے وقت بھی دُور رہے گا (اگر چہ جنت میں داخل ہوگا لیکن سب سے بعد میں جائے گا کیونکہ دُنیا میں بھی وہ پیچھے رہتا تھا)

بَابُ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

باب: حادثہ پیش آجانے کی صورت میں امام خطبہ موقوف کر سکتا ہے

١٠٩٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ۔

١٠٩٦: محمد بن علاء' زید بن حباب' حسین بن واقد' عبد اللہ بن بریدہ' حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اُسی وقت حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما گرتے پڑتے آ گئے اور ان دونوں نے لال رنگ کے کرتے پہن رکھے تھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ان دونوں معصوم بچوں کو اس کیفیت میں دیکھ کر) منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں کو گود میں اُٹھا لیا اس کے بعد آپ منبر پر (خطبہ دینے کے لئے) تشریف لے گئے اور اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بالکل سچ ارشاد فرمایا کہ تمہارے مال و اولاد فتنہ ہیں (جب) میں نے ان دونوں (بچوں کو) دیکھا

تو میں صبر نہیں کر سکا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ پڑھنا شروع فرما دیا۔

بَابُ الِاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: بوقت خطبہ گوٹھ مار کر بیٹھنے کی ممانعت

تشریح : مذکورہ نشست کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی دونوں رانوں کو پیٹ سے ملا لے اور دونوں سرین پر بیٹھے اور رومال وغیرہ سے پیٹ اور دونوں پنڈلیوں کو باندھ لے یا ہاتھوں سے گھیرا سا بنا لے جیسا کہ بعض اہل دیہات خطبہ کے وقت بیٹھتے ہیں تو اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا گیا کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے نیند آ جاتی ہے اور بعض مرتبہ بے خبری میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۰۹۷: محمد بن عوف، سعید بن ابی ایوب، ابو مرحوم، سہل بن معاذ، حضرت معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَشُرَيْحٌ وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمَكْحُولٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ۔

۱۰۹۸: داؤد بن رشید، خالد بن حیان رقی، سلیمان بن عبد اللہ الزبرقان، حضرت یعلیٰ بن شداد بن اوس سے مروی ہے کہ میں (ایک مرتبہ) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیت المقدس (قبلہ اوّل) میں آیا انہوں نے ہمیں نمازِ جمعہ پڑھائی میں نے دیکھا کہ (ان لوگوں میں) اکثر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے میں نے ان حضرات کو دیکھا کہ وہ خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھے تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی خطبہ کے دوران اسی طرح بیٹھے تھے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن میبّب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسماعیل بن محمد بن سعد، نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کچھ خرابی نہیں ہے اور مجھے اس کا علم نہیں کہ کوئی اس کو مکروہ سمجھتا ہو علاوہ عبادہ بن نسی کے۔

بَابُ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: بوقت خطبہ گفتگو کی ممانعت کا بیان

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

۱۰۹۹: قعنبی، مالک، ابن شہاب، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم (دوسرے شخص سے) یہ کہو کہ خاموش رہ تو تم نے بیہودہ کام کیا۔

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

۱۱۰۰: مسدد' ابوکامل' یزید بن حبیب المعلم' عمرو بن شعیب' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ (پڑھنے کے لئے) تین قسم کے لوگ آتے ہیں ایک وہ جو کہ جمعہ کے لئے حاضر ہو کر بے ہودہ بات کرے ایسے شخص کا حصہ وہی (گفتگو) ہے (یعنی وہ ثواب سے محروم ہے) اور جو شخص جمعہ کے لئے حاضر ہو کر اللہ سے دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اس کی دُعا قبول فرمائے یا نہیں تیسرے وہ شخص جو کہ جمعہ کے لئے آ کر خاموش رہے نہ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگے نہ کسی کو ایذا پہنچائے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ سے اگلے جمعہ بلکہ مزید تین دن تک کا کفارہ بن جائے گا۔ کیونکہ ارشادِ ربانی ہے جو شخص ایک نیک عمل کرے گا تو اس کو دس گنا اَجر ملے گا۔

خلاصۃ الباب: ائمہ اربعہؒ کا اتفاق ہے کہ دوران خطبہ میں کلام کرنا جائز نہیں البتہ امام شافعیؒ کے قول جدید میں جواز ہے اور جواز کے بارہ میں ان روایات سے ہے جن میں آپ سے کلام ثابت ہے پھر حنفیہ کے نزدیک سامعین کو تو کلام کی اجازت نہیں سلام اور چھینک کا جواب دینے کی اجازت نہیں چنانچہ امام ابوحنیفہؒ امام مالک اور امام اوزاعی اور ایک روایت میں امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے کہ جب خاموش رہنے کی تلقین امر بالمعروف میں سے ہے جب اس کو لغو قرار دیا گیا ہے تو ردسلام اور چھینک والے کو جواب دینے کا بھی یہی حکم ہوگا۔ نیز اس وقت نفل نماز بھی ناجائز ہے جیسا کہ آئندہ باب میں آ رہا ہے۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمُحْدِثِ الْإِمَامَ

باب: جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے وہ امام سے کس طرح اطلاع کر کے جائے؟

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۱۰۱: ابراہیم بن حسن' حجاج' ابن جریج' ہشام بن عروہ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے دوران کسی شخص کی وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرَا عَائِشَةَ۔

پکڑ کر چلا جائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حماد نے اور ابواسامہ نے ہشام' ان کے والد' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ کے بغیر بیان کیا ہے۔

بہترین تدبیر:

مذکورہ تدبیر کی علت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ جب صف سے وہ شخص ناک پر ہاتھ رکھ کر جائے گا تو لوگ سمجھیں گے کہ اس کی نکسیر جاری ہوگئی اور امام سمجھ جائے گا کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا کیونکہ علی الاعلان وضو ٹوٹنے کی آواز سے ندامت ہوسکتی ہے اس لئے شریعت نے مذکورہ حیلہ اختیار کرنے کی اجازت دی۔

بَابُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: امام کے خطبہ جمعہ دینے کے وقت نفل پڑھنے کا بیان

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

۱۱۰۲: سلیمان بن حرب' حماد' عمرو بن دینار' حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص (مسجد میں آیا) آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تو نے نماز پڑھ لی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ اُٹھ نماز پڑھ لے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَصَلَّيْتَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۱۱۰۳: محمد بن محبوب اور اسماعیل بن ابراہیم' حفص بن غیاث' اعمش' ابوسفیان' جابر' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ سلیک غطفانی آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تو نے نماز (یعنی تحیۃ المسجد) پڑھ لی۔ اس شخص نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُٹھ اور دو مختصر رکعت پڑھ لے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا احادیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ امام مالک اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں جمہور صحابہ وتابعین کا بھی یہی مسلک ہے ان حضرات کے دلائل قرآن وحدیث سے ہیں خصوصاً معجم طبران میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے سنا آپؐ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو نہ نماز جائز ہے اور نہ کلام یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن متعدد قرائن سے مؤید ہے نیز عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے کہ جب وہ آ رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تو ابن

مسعودؓ جہاں تھے وہاں ہی بیٹھ گئے یہاں بھی آپؐ نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ جمعہ کے خطبہ سے پہلے کا ہے ابھی خطبہ شروع نہیں فرمایا تھا کہ سلیک غطفانی نہایت خستہ حالت اور بوسیدہ لباس میں مسجد میں داخل ہوئے آپؐ نے ان کے فقر و فاقہ کی کیفیت کو دیکھ کر یہ مناسب سمجھا تمام صحابہ ان کی حالت کو اچھی طرح دیکھ لیں اس لئے انہیں کھڑا کر کے نماز کا حکم دیا اور جتنی انہوں نے نماز پڑھی اتنی دیر آپؐ خاموش رہے اور خطبہ شروع نہیں فرمایا بعد میں آپؐ صحابہ کرام کو ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب دی بہر حال کہ مخصوص واقعہ تھا جس میں عمومی حکم مستنبط نہیں ہو سکتا۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۱۱۰۴: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' سعید' ولید ابی بشر' حضرت طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا اسی طریقہ پر اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص (جمعہ کے دن مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی پھلکی دو رکعت پڑھ لے۔

بَابُ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دوران لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ۔

۱۱۰۵: ہارون بن معروف' بشر بن سری' معاویہ بن صالح' حضرت ابو الزاہریہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ دے رہے تھے کہ اسی طرح ایک شخص جمعہ کے دن پھلانگتا ہوا آیا (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا تو نے لوگوں کو تکلیف پہنچائی۔

خلاصۃ الباب: يَتَخَطَّى رِقَابَ (یعنی گردنوں کو پھلانگ پھلانگ کر چلنا) مکروہ ہونے پر جمہور ائمہ کا اتفاق ہے اور مکروہ سے مکروہ تحریمی ہے یہ کراہت سامعین کے لئے پہلے اور خطبہ کے بعد ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک کلام کرنا جائز ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کی ابتداء سے نماز کے اختتام تک کوئی سلام و کلام جائز نہیں جمہوری دلیل حدیث ہے لیکن یہ حدیث ضعیف چنانچہ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جریر راوی متفرد ہے پھر امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جریر بن حازم کو وہم ہو گیا ہے اصل میں یہ واقعہ نماز عشاء کا تھا کہ جماعت کھڑی ہو گئی تھی اور ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر باتیں کرنی شروع کر دیں یہاں تک کچھ لوگ اونگھنے لگے نماز عشاء کے واقعہ کو راوی نے وہم کی وجہ سے جمعہ کی نماز سمجھ لیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۱۱۰۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ۔

باب: امام کے خطبہ دینے کے وقت اگر کسی کو اونگھ آجائے؟

۱۱۰۶: ہناد بن سری' عبدة' ابن اسحاق' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص مسجد میں اونگھنے لگے اس جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ جا کر بیٹھ جائے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَمَا يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ

۱۱۰۷ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ لَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَهُ مُسْلِمٌ أَوْ لَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُومُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ۔

باب: امام خطبہ دے کر جس وقت منبر سے اترے تو گفتگو کر سکتا ہے

۱۱۰۷: مسلم بن ابراہیم' جریر ابن حازم' ثابت' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے (خطبہ دے کر) اترے پھر کوئی شخص اپنی ضرورت کو آپ سے کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے (گفتگو فرماتے ہوئے) کھڑے رہتے یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری ہو جاتی پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ روایت ثابت سے مشہور نہیں اور اس کے ساتھ (راوی) جریر بن حازم تنہا ہے۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

۱۱۰۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

باب: جمعہ کی ایک رکعت میں شرکت کا بیان

۱۱۰۸: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (جمعہ کی) نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لے (تو گویا) اس نے (پوری) نماز پالی۔

جمعہ کی ایک رکعات کا حکم:

مذکورہ مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص خواہ التحیات یا سجدۂ سہو میں شریک ہو بہرحال اس کو جمعہ کی دوفوت شدہ رکعات پوری پڑھنا ضروری ہے لیکن امام شافعی' حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہا کہ ایک رکعت سے کم میں شرکت کی صورت میں بجائے جمعہ کے وہ شخص نمازِ ظہر کی چار رکعات پوری کرے اس مسئلہ کی تفصیل بذل المجہود وغیرہ میں موجود ہے۔

بَاب مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ میں کونسی سورتیں پڑھنا چاہئیں

۱۱۰۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا۔

۱۱۰۹: قتیبہ بن سعید ابوعوانہ ابراہیم بن محمد بن منتشر ان کے والد حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عیدین اور نمازِ جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرماتے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی روز جمع ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔

۱۱۱۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۱۱۰: قعنبی مالک ضمرہ بن سعید المازنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ جمعہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرماتے۔

۱۱۱۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۱۱۱: قعنبی سلیمان بن بلال جعفر ان کے والد ابن ابی رافع سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز نماز پڑھائی تو آپ نے (پہلی رکعت میں) سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ پڑھی۔ ابن ابی رافع نے فرمایا کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت حاصل کر لی تو میں نے ان سے ملاقات کی اور میں نے کہا کہ آپ نے نماز میں وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں نمازِ جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ

۱۱۱۲: مسدد یحییٰ بن سعید شعبہ معبد بن خالد زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

وسلم نمازِ جمعہ میں: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرماتے تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ

باب: امام اور مقتدی کے درمیان دیوار حائل ہو تو کیا ہے

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔

۱۱۱۳: زہیر بن حرب' ہشیم' یحییٰ بن سعید' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرۂ مبارکہ کے اندر نماز ادا فرمائی اور لوگوں نے حجرہ کے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد نماز پڑھنا

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَقَامِهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۱۴: محمد بن عبید' سلیمان بن داؤد معنی' حماد بن زید' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے بعد اسی جگہ پر ایک شخص کو دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اس شخص کو دھکا دیا اور فرمایا کہ تو جمعہ کی چار رکعت پڑھتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے بعد دو رکعت اپنے مکان میں پڑھتے اور فرماتے تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

تشریح: جمعہ کے فرض کے بعد سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے امام شافعیؒ اور امام احمد کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر کی مرفوع حدیث سے ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد چار رکعتیں مسنون ہیں امام شافعیؒ کا ایک قول اس کے مطابق ہے ان کا استدلال اسی باب کی حضرت ابو ہریرہؓ مرفوع حدیث صحیح ہے جس میں چار رکعت پڑھنے کا ذکر اور صاحبینؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد چھ رکعتیں مسنون ہیں امام ترمذیؒ نے حضرت علیؓ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا حنفیہ میں علامہ ابراہیم حلبی نے صاحبینؒ کے قول پر فتویٰ دیا کیونکہ یہ جامع قول ہے اور اس کو اختیار کرنے میں جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعات والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہیں پھر ان چھ رکعتوں کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے حضرت شاہ انور کشمیریؒ فرماتے ہیں پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعات پڑھنی چاہئیں کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمرؓ کے آثار مؤید ہیں۔

۱۱۱۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۱۱۱۵: مسدد' اسماعیل' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل بہت دیر تک نماز پڑھتے اور جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے اور فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَى مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا صَنَعْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَخْرُجَ۔

۱۱۱۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' حضرت عمرو بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بات دریافت کرنے کے لئے بھیجا جو کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو نماز میں کرتے ہوئے دیکھی تھی۔ حضرت سائب نے فرمایا کہ میں نے حضرت معاویہ کے ساتھ مسجد کی محراب میں نماز پڑھی۔ جب میں نے (نماز کا) سلام پھیرا تو میں اُٹھ کر اسی جگہ نماز پڑھنے لگا جب وہ گھر میں تشریف لے گئے تو انہوں نے ایک شخص کو میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھو تو اس کے ساتھ دوسری نماز نہ پڑھو۔ جب تک کہ تم گفتگو نہ کرو یا اس جگہ سے نہ نکل جاؤ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ کوئی نماز دوسری نماز سے نہ ملائی جائے جب تک کہ تم گفتگو نہ کرو یا نکل نہ جاؤ۔

۱۱۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۱۱۱۷: محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ المروزی' فضل بن موسیٰ' عبدالحمید بن جعفر' یزید بن ابی حبیب' حضرت عطاء' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہوتے تو جمعہ پڑھ کر آگے بڑھتے اور چار رکعت پڑھتے اور جب مدینہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے گھر میں تشریف لے جاتے اور مکان میں دو رکعت پڑھتے اور مسجد میں نہ جاتے۔ لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوا بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ فَإِنْ صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَيْتَ الْمَنْزِلَ أَوِ الْبَيْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۸: احمد بن یونس' زہیر (دوسری سند) محمد بن صباح' اسماعیل بن زکریا' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جوشخص نمازِ جمعہ کے بعدنماز پڑھنا چاہےتو (اس کو چاہئے کہ) چار رکعات پڑھے۔ابن یونس کی حدیث میں ہے جب تم لوگ نمازِ جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے بعد چار رکعات پڑھومیرے والد ماجد نے مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اگرتو مسجد میں دو رکعات پڑھے پھرگھر میں آئے تو مزید دو رکعات پڑھ لے۔

۱۱۱۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۱۱۹: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ کے بعد (اپنے گھر میں) دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ابوداؤد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۱۲۰ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ قَالَ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ مِرَارًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَلَمْ يُتِمَّهُ۔

۱۱۲۰: ابراہیم بن حسن' حجاج بن محمد' حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عطاء نے اطلاع دی کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ (وہ) نماز سے فارغ ہوکر (اس جگہ سے) تھوڑا سا ہٹ جاتے اور دو رکعات پڑھتے پھرذرا فاصلہ پر چلے جاتے اور چار رکعات پڑھتے میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کتنی مرتبہ یہ کرتے دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ کئی مرتبہ دیکھا۔ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو عبدالملک بن ابی سلیمان نے نامکمل طور پر بیان فرمایا۔

جمعہ کے بعد کی سنت:

احادیث مبارکہ میں جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعات یا چار رکعات اور چھ رکعات تک پڑھنا بھی احادیث میں مذکور ہے۔

بَاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۱۳۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔

باب: عیدین کی نماز کا بیان

۱۱۲۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے دو روز کھیل کود (تفریح کے لئے) مقرر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ دو روز کس قسم کے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ ایام جاہلیت میں ہم لوگ کھیل کود کرتے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ان دونوں کے عوض دو دن عطا فرمائے ہیں جو ان (دو دنوں) سے بہتر ہیں ایک عید الفطر کا دن دوسرے عید الاضحیٰ کا دن۔

بَاب وَقْتِ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ

۱۱۳۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ۔

باب: نمازِ عید کا وقت

۱۱۲۲: احمد بن حنبل' ابوالمغیرہ' صفوان' حضرت یزید بن خمیر الرحبی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں لوگوں کے ہمراہ نکلے۔ انہوں نے امام کے (نمازِ عید میں) تاخیر کرنے پر کچھ نکیر کی اور فرمایا کہ ہم لوگ تو اس وقت (تک) فارغ ہو جاتے تھے یعنی وقت اشراق تک (نمازِ عید پڑھ لیا کرتے تھے)۔

بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدِ

۱۱۳۳ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَحَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَهِشَامٍ فِي آخَرِينَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ يَوْمَ الْعِيدِ قِيلَ فَالْحُيَّضُ قَالَ لِيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ ثَوْبٌ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا طَائِفَةً مِنْ ثَوْبِهَا۔

باب: خواتین کا نمازِ عید کے لئے نکلنا

۱۱۲۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب اور یونس' حبیب اور یحییٰ بن عتیق' اور ہشام دوسروں کے ساتھ' محمد' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کے دن عورتوں کو (گھر سے) نکالنے کا حکم فرمایا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ ہم لوگ حائضہ عورتوں کو بھی نکالیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان خواتین کو (فلاح اور) خیر کی جگہ آنا چاہئے اور اہلِ اسلام کی دُعاؤں میں شریک ہونا چاہئے ایک خاتون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس کپڑا موجود نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا اس کو دے دے (پہننے کے لئے)۔

تشریح : یہ احادیث عہد نبوی میں عورتوں کے عیدگاہ کی طرف نکلنے پرنص ہیں اور ان سے مسجد کی طرف نکلنے کا استحباب بھی سمجھ آتا ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لئے نماز کے لئے نکلنے کا حکم ابتداء اسلام میں دشمنانِ دین کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے دیا گیا تھا اور یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دور دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہٰذا اجازت نہیں ہونی چاہئے اور یہ علت حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے موطا امام مالک میں ان سے مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کل عورتوں کا حال دیکھ لیتے تو ان کو مساجد میں حاضری سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں ایک تو فتنہ کا احتمال کم تھا دوسرے عورتیں بغیر زیب و زینت کے باہر نکلا کرتی تھیں اس لئے ان کو نمازوں کی جماعات میں حاضر ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں انہوں نے تزین کا طریقہ اختیار کیا نیز فتنے کے مواقع بڑھ گئے اس لئے اب انہیں جماعات میں حاضر نہ ہونا چاہئے۔

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَذْكُرِ الثَّوْبَ قَالَ وَحَدَّثَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ امْرَأَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أُخْرَى قَالَتْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى فِي الثَّوْبِ۔

۱۱۲۴: محمد بن عبید' حماد' ایوب' محمد' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حیض والی مستورات' عید گاہ سے الگ رہیں اور کپڑے کا واقعہ بیان نہیں کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ایک خاتون کا واقعہ پہلی حدیث کی مانند بیان کیا ہے۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَتْ وَالْحُيَّضُ يَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ۔

۱۱۲۵: نفیلی' زہیر' عاصم الاحول' حفصہ بنت سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ حیض والی مستورات لوگوں کے پیچھے رہتی تھیں اور لوگوں کے ساتھ (ساتھ) تکبیر کہا کرتی تھیں۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ وَمُسْلِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ

۱۱۲۶: ابوالولید طیالسی اور مسلم' اسحٰق بن عثمان' اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ' اپنی دادی' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین کو ایک مکان میں جمع فرمایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا وہ دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ہم مستورات کو سلام کیا ہم نے سلام کا جواب دیا اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق

فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُنَّ وَأَمَرَنَا بِالْعِيدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِمَا الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت محمد ﷺ کا فرستادہ ہوں اور تمہارے پاس آیا ہوں اور ہمیں حکم دیا کہ ہم نمازِ عیدین میں حائضہ مستورات اور کنواری لڑکیوں کو لے جائیں اور فرمایا کہ ہم عورتوں پر نمازِ جمعہ (واجب) نہیں ہے اور ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے کی ممانعت فرمائی۔

عورت کا جنازہ میں جانا:

کیونکہ طبعی اعتبار سے خواتین کمزور ہوتی ہیں جنازہ کے ساتھ جانے کی صورت میں بے صبری کا مظاہرہ کریں گی اس لئے ان کو جنازہ کے ساتھ جانا اور قبرستان آنا اس سے منع کیا گیا ہے۔

بَاب الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۱۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيهِ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَنْ هَذَا قَالُوا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔

باب: عید کے روز خطبہ پڑھنا

۱۱۲۷: محمد بن علاء' ابومعاویہ' اعمش' اسماعیل بن رجاء' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (دوسری سند) قیس بن مسلم' طارق بن شہاب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکالا اور نماز سے پہلے خطبہ پڑھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا اے مروان! تو نے سنّت کے خلاف (عمل) کیا ہے کہ عید کے دن تو نے منبر نکالا حالانکہ (اس سے قبل) کبھی منبر (عیدین کے لئے) نہیں نکالا جاتا تھا اور تو نے نمازِ عید سے قبل خطبہ دیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں بن فلاں ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کیا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی خلاف شریعت کام دیکھے تو (اگر طاقت ہو اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو) تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے (قوت سے روک دے) اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے (برائی کو برا کہے) اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے اس کو بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا کم (سے کم) درجہ ہے۔

۱۱۲۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ

۱۱۲۸: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' محمد بن بکر' ابن جریج' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن رسول

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قَالَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (عیدگاہ میں) آپ نے پہلے نمازِ عید ادا فرمائی اس کے بعد خطبہ شروع فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُتر کر خواتین کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمانے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر سہارا لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور مستورات اس میں صدقہ ڈالتی تھیں کوئی عورت چھلہ ڈالتی اور کوئی اور کچھ ڈالتی۔

۱۱۲۹ :حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ۔

۱۱۲۹: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' ایوب' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا کر خطبہ پڑھا اور اس کے بعد آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر مستورات کے پاس تشریف لائے۔ ابن کثیر نے فرمایا کہ شعبہ کا گمان غالب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو وہ اپنے زیورات ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَمَشَى إِلَيْهِنَّ وَبِلَالٌ مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

۱۱۳۰: مسدد' ابو معمر' عبداللہ بن عمرو' عبدالوارث' ایوب' عطاء' حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ شاید خواتین تک خطبہ کی آواز نہیں پہنچ سکی۔ آپ ان کی طرف چلے اور بلال آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ان عورتوں کو نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم فرمایا کوئی عورت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں (کانوں کی) بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالتی۔

۱۱۳۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُعْطِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَجَعَلَ بِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِي كِسَائِهِ قَالَ فَقَسَمَهُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

۱۱۳۱: محمد بن عبید' حماد' ایوب' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی حدیث میں یہ بیان فرمایا کہ کوئی خاتون (کان کی) بالی اور کوئی انگوٹھی دینے لگی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وہ چیزیں) اپنے کمبل میں ڈالتے گئے اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال مسلم فقراء میں تقسیم فرما دیا۔

بَاب يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ

۱۱۳۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوِّلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔

باب: کمان پر سہارا لے کر خطبہ دینا

۱۱۳۲: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن عیینہ' ابوخباب' یزید بن براء' حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے روز کمان پیش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کمان) پر سہارا لگا کر خطبہ (عید) دیا۔

بَاب تَرْكِ الْأَذَانِ فِي الْعِيدِ

۱۱۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنْ الصِّغَرِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً قَالَ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: عید میں اذان نہ دینے کے احکام

۱۱۳۳: محمد بن کثیر' سفیان' حضرت عبدالرحمٰن بن عابس سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں' اگر آپ ﷺ کے پاس میری عزت افزائی نہ ہوتی تو میں نوعمری کی وجہ سے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں نہیں جا سکتا تھا۔ آپ (ایک روز) اس نشان کے قریب تشریف لائے جو کہ حضرت کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب تھا۔ اس کے بعد آپ نے نماز ادا فرمائی' خطبہ دیا اور اذان و اقامت کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ خواتین اپنے کانوں اور گلوں سے زیور اُتارنے لگیں۔ آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا (صدقہ کے لئے لینے) وہ مستورات کے پاس آئے اس کے بعد وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں (صدقات وصول کر کے) تشریف لے گئے۔

۱۱۳۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ شَكَّ يَحْيَى۔

۱۱۳۴: مسدد' یحییٰ' ابن جریج' حسن بن مسلم' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے بغیر اذان اور بغیر تکبیر کے نمازِ عید ادا فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمانؓ نے اسی طریقہ پر (نمازِ عیدین) ادا فرمائی۔ یحییٰ کو شک ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا۔

۱۱۳۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ يَعْنِي ابْنَ

۱۱۳۵: عثمان بن ابی شیبہ' ہناد' ابوالاحوص' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ

حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

وسلم کے ساتھ بغیر اذان و بغیر تکبیر نمازِ عید صرف ایک دو مرتبہ ہی نہیں پڑھی (بلکہ متعدد مرتبہ پڑھی)۔

بَاب التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کی تکبیرات کے احکام

تشریح: احناف کے نزدیک عیدین کی زائد تکبیرات صرف چھ ہیں۔ تین تکبیر پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے علاوہ) قرأت شروع کرنے سے قبل اور تین تکبیر قرأت کے بعد دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل علاوہ تکبیر رکوع کے اور حنفیہ کی دلیل مکحول' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو کہ ابوداؤد میں حدیث ۱۱۴۰ میں مذکور ہے' وہ ہے۔ وہ روایت یہ ہے: فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ الخ ہے۔ اس حدیث میں چار تکبیرات کا تذکرہ ہے یعنی پہلی رکعت میں مع تکبیر تحریمہ چار تکبیر ہیں (تین زائد تکبیر اور ایک تکبیر تحریمہ) حضرت امام مالک' امام احمد' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیر ہیں لیکن حضرت امام مالک' امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک رکعت اولیٰ میں سات تکبیرات مع تکبیر تحریمہ کے ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیر ہیں علاوہ تکبیر قیام کے اور ان کے نزدیک قرأت سے پہلے دونوں رکعات میں یہ تکبیر کہنا چاہیے۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا۔

۱۱۳۶: قتیبہ' ابن لہیعہ' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں رکعت اولیٰ میں سات تکبیرات پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے۔

خلاصۃ الباب: زائد تکبرات عیدین امام مالک کے نزدیک گیارہ ہیں چھ پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں حنفیہ کے نزدیک تکبیرات زوائد صرف چھ ہیں تین پہلے رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد۔ ائمہ ثلاثہ (امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ) کی دلیل باب کی پہلی دو روایتیں ہیں اس کا جواب یہ ہے اس حدیث کا مدار عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی پر ہے اور یہ ضعیف ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت کا جواب یہ ہے اس میں ابن لہیعہ ہیں جن کا ضعف مشہور ہے ان حضرات کے اپنے مسلک پر اور بھی دلائل ہیں وہ تمام کے تمام ضعیف ہیں حنفیہ کا استدلال مکحول کی روایت سے ہے اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریمہ ہے اور تین زوائد ہیں یہ حدیث دو حدیثوں کے قائم مقام ہے کیونکہ اس میں ذکر ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی تصدیق فرمائی حضرات حنفیہ کا دوسرا استدلال حضرت ابن عباسؓ حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ کے عمل سے ہے پھر تابعین کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوَى تَكْبِيرَتَيْ الرُّكُوعِ۔

۱۱۳۷: ابن السرح' ابن وہب' ابن لہیعہ' خالد بن یزید' ابن شہاب' اسی طرح روایت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ (سات تکبیرات) رکوع کی دو تکبیرات کے علاوہ۔

ضعیف روایت:

یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے جو کہ ضعیف ہے:قال الشوکانی وفی اسنادہ ابن لھیعۃ وھو ضعیف وذکر الترمذی فی کتاب العلل ان البخاری ضعف ھذا الحدیث۔ الخ (بذل المجھود ص ۲۰۶' ج ۲)

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔

۱۱۳۸: مسدد' معتمر' عبداللہ بن عبدالرحمن' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عید الفطر میں رکعت اولی میں سات تکبیرات ہیں اور رکعت ثانیہ میں پانچ تکبیرات ہیں اور دونوں رکعات میں قرأت تکبیرات کے بعد میں ہے۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ أَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ الْأُولَى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا سَبْعًا وَخَمْسًا۔

۱۱۳۹: ابوتوبہ الربیع' نافع' سلیمان بن حبان' ابویعلی الطائفی' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات کہتے اس کے بعد قرأت کرتے پھر رکوع کرتے ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو وکیع اور ابن المبارک نے روایت کیا اور انہوں نے پہلی رکعت میں سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات بیان کیں۔

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى

۱۱۴۰: محمد بن علاء' ابن ابی زیاد' زید بن حباب' عبدالرحمن بن ثوبان' ان کے والد' مکحول' ابوعائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے دوست' حضرت ابوعائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں کس طرح تکبیر فرماتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کی طرح کی

وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَذَلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ و قَالَ أَبُو عَائِشَةَ وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ۔

چار تکبیرات کہتے تھے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (بالکل) سچ ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جب بصرہ میں حکمران تھا تو اتنی ہی تکبیرات کہا کرتا تھا۔ ابوعائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے (یہ) دریافت فرمایا۔

حنفیہ کی دلیل:

اس حدیث سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ عیدین کی چار تکبیرات سے مراد رکعت اولیٰ میں مع تکبیر تحریمہ کے ہے اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کے بشمول چار تکبیرات مراد ہیں یعنی کل ملا کر دونوں رکعات عید میں چھ تکبیرات زوائد ہیں۔ فقال ابوموسٰی کان یکبر فی کل رکعة اربعًا ای مع تکبیرة الاحرام فی الاولی وتکبیر الرکوع فی الثانیة تکبیره ای مثل تکبیره علی الجنائز (بذل المجهود ص ۲۰۹' ج ۲) اور مسئلہ مذکورہ کی مزید تفصیلی بحث بذل المجہود ص ۲۰۹ ج ۲ پر ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

بَاب مَا يُقْرَأُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

باب: عیدین میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟

۱۱۴۱: قعنبی' مالک' ضمرہ بن سعید المازنی' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوواقد لیثی سے دریافت فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عیدین میں کونسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ: قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (پ: ۲۷) تلاوت فرماتے تھے۔

بَاب الْجُلُوسِ لِلْخُطْبَةِ

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ

باب: خطبہ سننے کے لئے بیٹھے رہنے کا بیان

۱۱۴۲: محمد بن صباح بزاز' فضل بن موسیٰ شیبانی' ابن جریج' عطاء' عبداللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (عید) سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ خطبہ (عید) پڑھیں گے جو شخص چاہے (عید کا خطبہ) سننے کے لئے بیٹھ جائے

يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ۔

اور جو شخص چاہے چلا جائے (دونوں بات کا اختیار ہے) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

بَاب الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي طَرِيقٍ

باب: نمازِ عیدین کے لئے آمد و رفت کے الگ الگ راستے

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ۔

۱۱۴۳: عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کے لئے ایک راستہ سے تشریف لے گئے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لائے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۶ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۷

بَاب إِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ لِلْعِيدِ مِنْ يَوْمِهِ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ

باب: کسی وجہ سے امام عید کے دن نماز نہ پڑھا سکے تو اگلے روز پڑھائے

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ۔

۱۱۴۴: حفص بن عمر' شعبہ' جعفر بن ابی وحشیہ' حضرت ابوعمیر بن انس' اپنے چچاؤں سے سنا وہ حضرات اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم تھے کہ خدمت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کچھ سوار (حضرات) حاضر ہوئے ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے گزشتہ روز (عید الفطر کا) چاند دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ جانے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِي أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى فَنُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعَ مِنْ بَطْنِ

۱۱۴۵: حمزہ بن نصیر' ابن ابی مریم' ابراہیم بن سوید' انیس بن ابو یحییٰ' اسحٰق بن سالم مولیٰ نوفل بن عدی' حضرت بکر بن مبشر انصاری' سے مروی ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ جاتے تو (وادی) بطحا سے گزر کر عیدگاہ جاتے وہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اُسی (وادی) بطحا سے گزر کر اپنے گھروں میں آتے۔

بَطْحَانَ إِلَى بُيُوتِنَا۔

عیدگاہ جانے سے متعلق ایک حکم:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ جس راستہ سے عیدگاہ جائے اگر اسی راستہ سے واپس آئے تو کوئی حرج نہیں۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ

باب: عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں نفل نماز نہ پڑھنے کے احکام

۱۱۴۶ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا۔

۱۱۴۶: حفص بن عمر' شعبہ' عدی بن ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عید کے دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرمائیں اور ان رکعات سے پہلے یا بعد میں کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔ اس کے بعد آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مستورات کے پاس تشریف لائے اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ کوئی عورت کان کی بالی (حضرت بلالؓ کے کپڑے میں) ڈالنے لگی اور کوئی گلے کا ہار۔

عید کے دن نوافل پڑھنا:

عید سے قبل یا عید کے بعد عید کی سنتیں مشروع نہ ہونے پر اجماعِ اُمت ہے لیکن عید سے قبل یا عید کے بعد نوافل پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ عید سے پہلے اور بعد میں نفل کی اجازت دیتے ہیں لیکن وہ امام کے لئے نفل پڑھنے کو مکروہ فرماتے ہیں لیکن جمہور کے نزدیک نوافل کی اجازت نہیں۔ احناف کا مسلک یہ ہے کہ عید سے قبل گھر پر یا عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن عید کی نماز کے بعد گھر میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں لیکن عیدگاہ میں بعد میں بھی نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ ویکرہ التنفل قبل صلوۃ العید فی المصلی اتفاقًا (و) فی (البیت) عندعامتھم لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فصلی بھم العید لم یصل قبلھا ولا بعدھا ویکرہ التنفل بعدھا فی المصلی فقط فلا یکرہ فی البیت۔

مندرجہ بالا حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ دو رکعت کی وجہ سے اشراق یا اور کوئی نفل نماز عید سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں پڑھنا مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر میں نفل مکروہ نہیں لیکن عیدگاہ میں پھر بھی مکروہ ہے یہی جمہور ائمہ کا مسلک ہے۔

بَاب يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِيدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ

باب: اگر بارش ہو رہی ہو تو نمازِ عید مسجد میں درست ہے

۱۱۴۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

۱۱۴۷: ہشام بن عمار' ولید (دوسری سند) ربیع بن سلیمان' عبد اللہ بن

ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ الْفَرْوِيِّينَ وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللّٰهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

یوسف' ولید بن مسلم' عیسیٰ بن عبدالاعلیٰ جو کہ فردہ میں سے ہیں انہوں نے ابویحییٰ عبید اللہ تیمی سے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش شروع ہوگئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید مسجد میں پڑھائی۔

ابواب: جُمَّاعُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا

باب: نمازِ استسقاء اور احکام استسقاء

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ لِيَسْتَسْقِيَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۱۴۸: احمد بن محمد بن ثابت المروزی' عبدالرزاق' معمر' زہری' عباد بن تمیم' ان کے چچا حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر بارش کی دُعا (نمازِ استسقاء) کے لئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں اور ان میں جہراً قرأت فرمائی اور آپ نے اپنی چادر مبارک کو پلٹا' دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور قبلہ رو ہو کر بارش کی دُعا کی۔

چادر پلٹنے کی وجہ:

مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک اس طریقہ پر الٹا کہ اُوپر کا حصہ نیچے کی طرف اور نیچے کا اُوپر کی طرف ہوگیا اس کا دایاں کنارہ بائیں جانب اور بایاں کنارہ دائیں جانب ہوگیا اور اشارہ ہے کہ اللہ ان لوگوں کی حالت کو اس طرح پلٹ دے کہ جس طرح چادر کو پلٹا ہے اور خشکی کو تری سے تبدیل فرما دے۔

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى

۱۱۴۹: ابن السرح' سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن ابی ذئب' یونس بن شہاب' حضرت عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو کہ صحابی تھے کہ ایک روز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ (نماز) استسقاء کے لئے نکلے اور لوگوں کی جانب پشت فرما کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہے۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب چہرۂ مبارک کیا چادر کو پلٹا اس کے بعد دو

النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ۔

رکعات پڑھیں۔ ابن ابی ذئب کہتے ہیں کہ دونوں رکعتوں میں قرأت فرمائی۔ ابن سرح نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونچی آواز سے قرأت فرمائی۔

۱۱۵۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ قَالَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۱۵۰: محمد بن عوف' عمرو بن حارث' عبداللہ بن سالم' زبیدی' محمد بن مسلم نے اپنی سند کے ساتھ یہی روایت اسی طریقہ پر بیان کی لیکن اس میں نماز کا تذکرہ نہیں کیا اور اس میں یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر رکھ لیا اس کے بعد دُعا مانگی۔

۱۱۵۱ :حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَّبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

۱۱۵۱: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز' عمارہ بن غزیہ' عباد بن تمیم' حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دُعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کالے رنگ کا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو نیچے سے پکڑ کر اُوپر کرنے کا ارادہ فرمایا۔ جب یہ بات دُشوار محسوس ہوئی تو آپ نے اس کو کندھوں پر پلٹ لیا۔

استسقاء میں چادر اُلٹا کرنے کا طریقہ:

مراد یہ ہے کہ آپ نے اُوپر کے حصّہ کو نیچے کی جانب کرنے کا ارادہ فرمایا اور استسقاء میں چادر کے اُلٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے چادر کا نیچے کا بایاں کونہ اور بائیں ہاتھ سے چادر کے نیچے کا دایاں کونہ پکڑ کر اپنے ہاتھوں کو کمر کے پیچھے سے اس طریقہ پر کہ گھما دے کہ چادر کا جو کونا دائیں ہاتھ سے پکڑا ہے وہ دائیں کندھے پر آ جائے اور جو کونا بائیں ہاتھ سے پکڑا ہے وہ بائیں کندھے پر رہے۔ اس طرح چادر کا اندر کا حصّہ باہر اور باہر کا حصّہ اندر ہو جائے اور دایاں حصّہ بائیں طرف اور بایاں حصّہ دائیں جانب ہو جائے گا۔

۱۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ

۱۱۵۲: عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان' یحییٰ' ابی بکر بن محمد' عباد بن تمیم' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں تشریف لے گئے (نماز) استسقاء پڑھنے

اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

کے لئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب چہرہ کیا اس کے بعد اپنی چادر کو پلٹا۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۱۵۳: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر' عباد بن تمیم' عبداللہ بن زید المازنی سے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء پڑھی اور چادر کو پلٹا جب چہرہ قبلہ کی جانب کیا۔

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عُقْبَةَ وَكَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى زَادَ عُثْمَانُ فَرَقَى عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يَخْطُبْ خُطَبَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْإِخْبَارُ لِلنُّفَيْلِيِّ وَالصَّوَابُ ابْنُ عُتْبَةَ۔

۱۱۵۴: نفیلی' عثمان بن ابی شیبہ' حاتم بن اسماعیل' ہشام بن اسحاق' عبد اللہ بن کنانہؓ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ مجھ کو ولید بن عتبہ جن کو عثمان نے ولید بن عقبہ کہا ہے نے جو کہ مدینہ کے حکمران تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معمولی لباس میں نہایت عاجزی اور انکساری سے (استسقاء کے لئے) نکلے اور عیدگاہ میں تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور جس طرح تم لوگ خطبہ پڑھتے ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ نہیں پڑھا البتہ آپ دُعا وزاری کرتے رہے اور تکبیر پڑھتے رہے اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھیں کہ جس طرح عید میں پڑھی جاتی ہیں ابوداؤد نے کہا کہ یہ الفاظ نفیلی کے ہیں اور صحیح ابن عتبہ ہے۔

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب: (نماز) استسقاء میں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگنے کا بیان

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَعُمَرَ بْنِ مَالِكٍ

۱۱۵۵: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' حیوٰۃ' عمر بن مالک بن ہاذ محمد بن ابراہیم' عمیر مولیٰ جو کہ ابولحم کے مولیٰ ہیں حضرت عمیر سے مروی ہے کہ

عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى بَنِي آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ۔

انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت (نامی مدینہ منورہ کے قریب دیہات) میں (مقام) زوراء کے نزدیک کھڑے ہو کر بارش کے لئے دُعا مانگتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ چہرۂ مبارک کے سامنے اُٹھا رکھے تھے لیکن ہاتھ سر مبارک سے اُونچے نہیں تھے۔

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِي فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔

۱۱۵۶: ابن ابی خلف' محمد' مسعر' یزید' جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ بارش نہ برسنے کی وجہ سے لوگ خدمت نبوی میں زار و قطار روتے ہوئے حاضر ہوئے آپ نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ ہم سب کو بارش کے ایسے پانی سے سیراب فرما دے جو ہماری فریاد پوری کردے وہ پانی نفع بخشنے والا ہو نقصان دہ نہ ہو خوشگوار ہو کھیتی پیدا کرنے والا ہو جلد آنے والا ہو تاخیر نہ کرنے والا ہو جابر فرماتے ہیں کہ (یہ دُعا مانگتے ہی) ان لوگوں پر اَبرِ رحمت چھا گیا۔

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

۱۱۵۷: نصر بن علی' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا میں ہاتھوں کو اتنا اُونچا نہ اُٹھاتے تھے جتنا کہ دُعائے استسقاء کہ اس دُعا میں آپ اس قدر ہاتھ اُونچا اُٹھاتے کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَسْقِي هَكَذَا يَعْنِي وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

۱۱۵۸: حسن بن محمد زعفرانی' عفان' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء میں اس طرح دُعا فرماتے کہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور (ہاتھوں کا پچھلا حصہ اُوپر رکھا) اور ہتھیلی زمین کی جانب' یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ بَاسِطًا كَفَّيْهِ۔

۱۱۵۹: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' عبدربہ بن سعید' حضرت محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ مجھ سے (خود) اس نے بیان کیا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ احجار الزیت (مدینہ منورہ کے نزدیک ایک دیہات) کے قریب دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر دُعا مانگ رہے تھے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۶۰: ہارون بن سعید ایلی' خالد بن نزار' قاسم بن مبرور' یونس' ہشام بن

خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ
يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي
الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ
عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ
جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ
زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ
تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ
اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ
الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ
لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ
يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ
حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ
رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً
فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ
يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا
رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ

عروہ نے اپنے والد سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی آپ نے عیدگاہ میں ایک منبر رکھنے کا حکم فرمایا اور ایک روز متعین فرما کر لوگوں سے (نمازِ استسقاء کے لئے) چلنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس روز (نمازِ استسقاء کے لئے) نکلے جبکہ سورج کا اُوپر کا کونہ نکل آیا اور آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تکبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا تم لوگوں نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور موسم پر بارش نہ ہونے کی شکایت کی تھی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو دُعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور دُعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الخ (سے لے کر اِلٰی حِيْنٍ تک) یعنی تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کہ تمام جہان کی پرورش فرمانے والا ہے' رحم فرمانے والا' نہایت مہربان' مالک ہے قیامت کے دن کا' اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے' پروردگار! تو اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو بے نیاز ہے اور ہم سب (تیرے) محتاج ہیں ہم لوگوں پر پانی برسا دے' اور جتنا پانی برسائے اس سے ہم کو طاقت عطا فرما اور ایک مدت تک فائدہ بخش۔ اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے رکھے حتیٰ کہ آپ کی دونوں بغل کی سفیدی دکھائی دینے لگی اس کے بعد لوگوں کی جانب پشت کی اور چادر (مبارک) کو پلٹ دیا اور (اس وقت آپ ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے تھے اس کے بعد لوگوں کی جانب چہرہ انور فرمایا اور (منبر سے) اُتر کر دو رکعت ادا فرمائی (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجا جو کہ گرجنے اور کوندنے لگا پھر بارش ہونے لگی کہ آپ مسجد تک تشریف نہ لائے تھے کہ نالے (نالیاں) بہنے لگیں۔ آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ (بارش سے بچنے کے لئے) سایہ کی طرف دوڑ رہے ہیں آپ کو ہنسی آ گئی یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں (سامنے کے دو تیز دانت) کھل گئیں

أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَئُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَإِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ حُجَّةٌ لَهُمْ۔

اور فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند عمدہ ہے اور اہل مدینہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھتے تھے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابَةً ثُمَّ اجْتَمَعَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتْ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

۱۱۶۱: مسدد' حماد بن زید' عبدالعزیز بن صہیب' انس بن مالک' یونس بن عبید' حضرت ثابت' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں مدینہ کے لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھوڑے مر گئے' بکریاں مر گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں کہ وہ بارش برسا دے (چنانچہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو اُٹھایا اور دُعا فرمائی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آسمان (دُعا مانگنے سے پہلے) شیشے کی طرح صاف تھا کہ اتنے میں ہوا چل پڑی اور بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ پھر پھیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کھول دیا ہم لوگ (نماز سے فارغ ہو کر) نکلے تو اپنے گھروں تک پانی میں سے ہو کر گزرے اور پھر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر وہی شخص یا دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکانات گر گئے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمایئے کہ بارش رک جائے (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ پھر ارشاد فرمایا اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا اور ہم پر نہ ہو۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مدینہ منورہ سے بادل کو دیکھا کہ بادل پھٹ گیا گویا کہ وہ اکلیل ہو گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ:

حدیث بالا کے ختم پر لفظ ''إِكْلِيل'' فرمایا گیا ہے اس کے معنی ہے گھیرا' حلقہ' چکر' بعض حضرات نے ''إِكْلِيل'' کی یہ تعریف فرمائی ہے وہ حلقہ جو کہ ہیرے جواہرات سے بنا ہوا ہوتا ہے جس کو بادشاہ سر پر لگاتے ہیں بہر حال مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُعا مانگتے ہی بادل چھٹ گئے اور درمیان میں ایک حلقہ سا ہو گیا جس کو ''إِكْلِيل'' سے تعبیر فرمایا گیا۔

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۱۱۶۲: عیسیٰ بن حماد' لیث' سعید مقبری' شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر'

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے انہوں نے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو چہرہ مبارک کے سامنے اُٹھا کر فرمایا کہ اے اللہ! ہم لوگوں کو پانی پلا الخ۔ اس کے بعد عبدالعزیز کی حدیث کی طرح روایت بیان فرمائی۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۱۱۶۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرو بن شعیب (دوسری سند) سہل بن صالح' علی بن قادم' سفیان' یحییٰ بن سعید' عمرو بن شعیب ان کے والدان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بارش کے لئے دُعا مانگتے تو فرماتے اے اللہ! سیراب فرما اپنے بندوں کو' اپنے جانوروں کو اور اپنی رحمت کو وسیع فرما دے اور مُردہ شہر کو زندہ کر دے یہ مالک کی حدیث کا لفظ ہے۔

خلاصۃ الباب: استسقاء کے لفظی معنی بارش طلب کرنا نماز استسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند ہے امام ابوحنیفہؒ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں نماز مسنون نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ محض دعاء واستغفار سے بھی یہ سنت اداء ہو جاتی ہے اور صرف دعاء واستغفار سے سنت استسقاء کا ادا ہو جانا مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو استغفار کرنے کو کہا اور سورہ نوح کی آیات تلاوت فرمائیں اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے لوگوں نے استسقاء کرتے تو امیر المؤمنین فرمایا کہ میں نے استسقاء کر لی یعنی بارش وہاں سے طلب کی جہاں سے برستی ہے لہٰذا امام ابوحنیفہؒ کی مراد یہ نہیں ہے کہ نماز استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے اس کا ثبوت نا قابل انکار ہے پھر نماز استسقاء کے بعد چادر پلٹنا تفاؤل کے لئے ہے جس حالت میں آئے تھے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے پھر امام مالک امام شافعیؒ امام احمد کے نزدیک امام ومقتدی دونوں کے لئے چادر پلٹنا مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا سنت ہونا صرف امام کے حق میں ہے اس لئے کہ روایات میں صرف آنحضرت ﷺ کی تحویل رداء (چادر پلٹنے) کا آیا ہے۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کتاب الکسوف

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازِ کسوف کے احکام

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۱۶۴: عثمان بن ابی شیبہ' اسماعیل بن علیہ' ابن جریج' عطاء' حضرت عبیدہ

إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشَى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتَّى إِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ۔

بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ کو اس شخص نے اطلاع دی کہ جس کو میں سچا سمجھتا ہوں۔ عطاء نے فرمایا کہ شاید اس سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ ایک مرتبہ عہدِ نبوی میں سورج گرہن ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر کھڑے ہوگئے۔ پھر رکوع فرمایا اسی طریقہ پر دو رکعت ادا فرمائی اور اسی طریقہ پر ہر رکعت میں تین رکوع کئے۔ تیسرا رکوع فرما کر سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ اس روز بعض لوگوں کو کھڑے کھڑے بے ہوشی (سی) بھی ہوگئی اور ان لوگوں پر پانی کے ڈول ڈالے گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے اللہ اکبر کہتے اور جب سر اُٹھاتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے حتیٰ کہ سورج روشن ہوگیا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ چاند سورج کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بندوں کو ڈراتے ہیں۔ جب سورج چاند میں گہن لگنے لگے تو نماز کی طرف لپکو۔

خلاصۃ الباب: کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ مخصوص ہوگیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے جمہور ائمہ کے نزدیک نماز کسوف سنت مؤکدہ ہے صلوٰۃ کسوف کے اور عام نمازوں میں حنفیہ کے نزدیک کوئی فرق نہیں چنانچہ اس موقعہ پر دو رکعتیں مسنون طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں گی جبکہ دوسرے اماموں کے نزدیک کسوف کی نماز کی ہر رکعت دو رکوعوں پر مشتمل ہے ان حضرات کا استدلال باب کی وہ روایات ہیں جن میں ایک سے زائد رکوعوں کا ذکر ہے اس کا جواب یہ صلوٰۃ الکسوف میں آنحضرت ﷺ سے دو رکوع ثابت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ ﷺ کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہٰذا اس نماز میں آپؐ نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے لیکن یہ رکوع جزو صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ سجدہ شکر کی طرح رکوعات تخشع تھے جو آپ ﷺ کی خصوصیت تھے۔ اور ان کی ہیئت نماز کے عام رکوعوں سے کسی قدر مختلف تھی یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام نے ان رکوعات تخشع (خشوع کے رکوع) کو شمار کیا اور ایک سے زائد رکوع کی روایت کردی اور بعض نے ان کو شمار نہیں کیا حنفیہ کے دلائل بخاری میں حضرت ابوبکر کی روایت سنن نسائی میں حضرت سمرہ بن جندب کی ایک طویل روایت اور نسائی ہی میں حضرت سلمان بن بشیر کی اور حضرت قبیعہ کی روایات۔ مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت میں ہے ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صلوٰۃ الکسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم فرمایا اور اس میں کوئی نیا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔

بَابُ مَنْ قَالَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ

۱۱۶۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهِ قَالَ ثُمَّ تَأَخَّرَ فِي صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِي مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوفُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

۱۱۶۶ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

باب: نمازِ کسوف میں چار رکوع ہونے کا بیان

۱۱۶۵: احمد بن حنبل یحییٰ عبدالملک عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ نبوی میں سورج میں گہن لگا اور اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی۔ لوگوں نے یہ سمجھا کہ ابراہیم کی وفات سے سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ چھ رکوع چار سجدے کئے اوّلاً تکبیر فرمائی اور بہت طویل قرأت فرمائی پھر اتنی ہی دیر رکوع کیا کہ جتنی دیر کھڑے رہے تھے۔ اس کے بعد رکوع سے سر اُٹھایا اور پہلی رکعت سے کچھ قرأت فرمائی۔ پھر رکوع فرمایا اتنی دیر کہ جتنی دیر کھڑے رہے تھے۔ تیسری مرتبہ پھر سر اُٹھایا اور تیسری مرتبہ قرأت کی جو دوسری قرأت سے قدرے کم تھی۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ رکوع کیا جو تقریباً تیسری مرتبہ قیام کے برابر تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا اور سجدہ کے لئے جھکے دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور سجدہ سے قبل تین رکوع کئے جس میں پہلا رکوع دوسرے رکوع سے لمبا تھا لیکن وہ رکوع کھڑے ہونے کی حالت کے برابر تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نماز میں پیچھے ہٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفیں بھی پیچھے ہٹیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور اپنی جگہ تشریف لے گئے لوگ بھی آگے بڑھے۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! آفتاب و ماہتاب دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی بندے کے انتقال سے ان کو گہن نہیں لگتا جب تم کوئی ایسی چیز دیکھو تو نماز پڑھو جب تک کہ وہ (چاند سورج) روشن ہو جائے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۱۶۶: مومل بن ہشام اسماعیل ہشام ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی گرمی کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔

كُسِفَتُ الشَّمُسُ عَلَى عَهُدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی اور (نماز میں) بہت دیر تک قیام کیا یہاں تک کہ لوگ (تھک کر) گرنے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دیر تک رکوع کیا۔ پھر رکوع کے بعد بہت دیر تک کھڑے رہے پھر دو سجدے کئے اس کے بعد کھڑے ہوئے پھر ایسا ہی کیا۔ تو (اس طرح) کُل چار رکوع اور چار سجدے کئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِرَائَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَائَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ۔

۱۱۶۷: ابن السرح' ابن وہب (دوسری سند) محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور کھڑے ہوئے' تو تکبیر فرمائی۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی۔ خوب طویل قرأت فرمائی۔ پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا' پھر کھڑے رہے اور ایک طویل قرأت فرمائی۔ لیکن (پہلی قرأت کے) مقابلے میں کچھ کم۔ اس کے بعد تکبیر فرمائی اور پھر طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم طویل۔ (پھر سر اُٹھایا) اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرمایا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طریقہ پر کیا (اس طرح کل ملا کر) چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے سے قبل سورج روشن ہو گیا۔

سورج گرہن کی نماز:

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سورج گرہن کی نماز میں دو رکعت ہیں ہر ایک رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے ہیں ان حضرات کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے جس میں دو رکوع ایک رکعت میں مذکور ہیں لیکن احناف کے نزدیک سورج گرہن کی نماز اور دوسری نماز میں کوئی فرق نہیں اور اس میں دوسری نمازوں کی طرح ایک ہی رکوع ہے البتہ دو رکعت اور دو دو سجدے ہیں احناف کی دلیل بخاری

شریف باب الصلوۃ فی کسوف القمر ص ۱۴۵ میں مذکور روایت ہے جو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس روایت میں فصلی بھم رکعتین کے الفاظ ہیں اور سنن نسائی میں حضرت ابوبکر سے مروی روایت ہے جس میں فصلی رکعتین کما تصلون کی وضاحت ہے اور حدیث ۱۱۶۸ کا حنفیہ نے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے دو رکعت میں دو رکوع کئے۔

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۶۸: احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، کثیر بن عباس، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت جیسی روایت بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں دو رکعت ادا فرمائی اور ہر ایک رکعت میں دو رکوع فرمائے۔

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ خَالِدٍ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوفُهَا۔

۱۱۶۹: احمد بن فرات خالد ابومسعود الرازی، محمد بن عبداللہ، ان کے والد، ابوجعفر رازی، (دوسری سند) عمر بن شقیق، ابوجعفر رازی، ابوالعالیہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں سورج گرہن ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور ایک طویل سورت تلاوت فرمائی اور (نماز میں) پانچ رکوع اور دو سجدے کئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس رکعت میں بھی طویل سورت تلاوت فرمائی اور پانچ رکوع کئے اور دو سجدے کئے پھر اسکیلے قبلے کی جانب رُخ کر کے بیٹھے دُعا مانگتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ

۱۱۷۰: مسدد، یحییٰ، سفیان، حبیب، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی تو تلاوت فرمائی، رکوع کیا، پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا۔ پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا اس کے بعد سجدہ فرمایا اور دوسری رکعت بھی اسی طریقہ پر پڑھی (یعنی ہر رکعت میں چار

رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا۔

مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ قرأت کی)

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ سَاقَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۱۷۱: احمد بن یونس' زہیر' اسود بن قیس' حضرت ثعلبہ بن عباد العبدی سے روایت ہے جو کہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک خطبہ سنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور انصار میں سے ایک لڑکا ہم دونوں (تیر سے) نشانہ لگا رہے تھے۔ کہ دیکھنے والے کے لئے آسمان کے کنارہ (اُفق) پر دو یا تین نیزہ کی بلندی پر آ کر اچانک کالا ہو گیا گویا کہ (عرب کی مائل بسیاہی ایک قسم کی گھاس) تنومہ ہو گیا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ مسجد میں چلو بخدا' سورج کا سیاہ پڑنا اُمت محمدی میں کوئی آفت لائے گا۔ ہم لوگ جیسے ہی آئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور ہمیں اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی لمبی نماز نہیں پڑھائی تھی اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی (یعنی جہراً قرأت نہیں فرمائی) پھر آپ نے طویل رکوع کیا اس قدر طویل کہ پہلے کسی نماز میں ایسا نہیں کیا تھا اور اس میں ہم نے آپ کی تسبیح کی آواز نہیں سنی۔ پھر اتنا طویل سجدہ کیا کہ اتنا طویل سجدہ پہلے کبھی کسی نماز میں نہیں کیا تھا (اس میں بھی) ہم نے آپ کی کوئی آواز نہیں سنی۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جس وقت آپ دوسری رکعت سے فارغ ہو کر بیٹھے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کا شکر ادا فرمایا اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فرمایا پھر احمد بن یونس نے خطبہ نبوی بیان فرمایا۔

سورج گرہن میں قراءت کس طرح ہوگی؟:

حضرت امام ابوحنیفہ' امام شافعی' امام مالک رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں سورج گرہن کی نماز میں قرأت آہستہ سے ہوگی یہ حضرات سراً قرائت مسنون فرماتے ہیں اور امام احمد' امام محمد رحمۃ اللہ علیہم بلند آواز سے قرأت مسنون فرماتے ہیں

ائمہ ثلاثہ کی دلیل مذکورہ حدیث کے الفاظ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ہیں کہ ہم نے آپ کی قرأت کی آواز نہیں سنی اس کے علاوہ بخاری و مسلم کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جس میں فرمایا گیا ہے **فقام قيامًا طويلًا نحوًا من سورة البقرة** دلیل ہے اس پر کہ قرأت آہستہ سے کی گئی تھی کیونکہ اگر قرائت جہراً ہوتی تو نحوًا کا لفظ استعمال نہ کیا جاتا بلکہ صیغہ یقین کا استعمال فرمایا جاتا۔

فحزرت اى قدرت قراء ة فى هذه الركعة فرأيت اى ظننت انه قرأ بسورة ال عمران وقوله فحزرت قراء ة يدل على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يجهر بالقراء ة فيها ۔ (بذل المجهود ص ٢٦٦، ج ٢)

۱۱۷۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

۱۱۷۲: موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، حضرت قبیصہ ہلالی سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ گھبرا کر چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ میں مدینہ منورہ میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے دو رکعات ادا فرمائیں اور اُن میں کافی دیر تک قیام کیا اس کے بعد آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ (چاند سورج) اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ (ان کے ذریعہ) بندوں کو ڈراتے ہیں اس لئے جب تم لوگ ایسا دیکھو (یعنی چاند سورج گرہن دیکھو) تو نماز پڑھو اس نماز جیسی جو ابھی ابھی تم نے فرض نماز (فجر) پڑھی۔

۱۱۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى قَالَ حَتَّى بَدَتِ النُّجُومُ۔

۱۱۷۳: احمد بن ابراہیم، ریحان بن سعید، عباد، منصور، ایوب، ابوقلابہ، حضرت ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ سورج کو گرہن لگا، یہاں تک کہ ستارے نظر آنے لگے۔ ظاہر ہے کہ ستارے اندھیرا چھا جانے پر ہی نظر آتے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ اس وقت بالکل اندھیرا چھا گیا تھا۔

بَابُ الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: سورج گرہن میں قرأت کے احکام

۱۱۷۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كُلُّهُمْ قَدْ حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ

۱۱۷۴: عبید اللہ بن سعد، ان کے چچا، ان کے والد، محمد بن اسحٰق، ہشام بن عروہ، عبداللہ بن ابوسلمہ، سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی میں آفتاب گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا اندازہ کیا معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَائَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَائَةَ فَحَزَرْتُ قِرَائَتَهُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ۔

علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ تلاوت فرمائی ہے اور حدیث بیان فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک طویل قرأت فرمائی میں نے اندازہ کیا معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی ہے۔

۱۱۷۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً فَجَهَرَ بِهَا يَعْنِي فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ۔

۱۱۷۵: عباس بن ولید بن مزید' اوزاعی' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے طویل قرأت کی۔

۱۱۷۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۱۷۶: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (عہد نبوی میں) سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی دیر تک قیام کیا جتنی دیر میں سورۃ البقرہ پڑھی جا سکتی ہے اس کے بعد رکوع فرمایا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔

بَاب يُنَادَى فِيهَا بِالصَّلَاةِ

باب: چاند گرہن یا سورج گرہن کی نماز میں لوگوں کو جمع کرنا

۱۱۷۷ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى أَنِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔

۱۱۷۷: عمرو بن عثمان' ولید' عبدالرحمن بن نمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا اس نے منادی کی کہ (سورج گرہن کی) نماز باجماعت پڑھی جائے گی۔

بَاب الصَّدَقَةِ فِيهَا

باب: سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ

۱۱۷۸: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چاند' سورج' میں کسی شخص کے جینے اور مرنے سے گرہن نہیں ہوتا۔

أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

جب تم ان کو (گرہن لگتے) دیکھو تو اللہ عزوجل سے دُعا مانگو اور تکبیر پڑھو اور صدقہ کرو۔

بَابُ الْعِتْقِ فِيهَا

باب: چاند سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ۔

۱۱۷۹: زہیر بن حرب' معاویہ بن عمرو' زائدہ' ہشام' فاطمہ' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ

باب: سورج گرہن میں دو رکعت نماز پڑھنا

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتْ۔

۱۱۸۰: احمد بن ابوشعیب حرانی' حارث بن عمیر بصری' ایوب سختیانی' ابوقلابہ' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی میں سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے جاتے اور آفتاب کا حال دریافت فرماتے جاتے (کہ سورج روشن ہوا یا نہیں؟) یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِي آخِرِ سُجُودِهِ فَقَالَ أُفْ أُفْ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ

۱۱۸۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء بن سائب' سائب' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (دورِ نبوی میں سورج میں گرہن لگا۔ آپ نماز میں کھڑے ہوئے تو لگتا نہیں تھا کہ رکوع کریں گے اس کے بعد رکوع کیا تو لگتا نہیں تھا کہ (رکوع سے) سر اُٹھائیں گے۔ اس کے بعد سر اُٹھایا تو لگتا نہیں تھا کہ سجدہ کریں گے پھر سجدہ کیا تو لگتا نہیں تھا کہ سجدہ سے سر اُٹھائیں گے پھر سر اُٹھایا تو لگتا نہ تھا کہ دوسرا سجدہ کریں گے اس کے بعد سجدہ کیا تو لگتا نہ تھا کہ سجدہ سے سر اُٹھائیں گے اس کے بعد آپ نے سر اُٹھایا تو دوسری رکعت میں اسی طرح کیا اس کے بعد آپ نے اخیر سجدہ میں آواز نکالی اُف اُف فرمانے لگے۔ اس کے بعد کہا: اے اللہ! کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ آپ انہیں عذاب سے دوچار نہیں کریں گے جب تک کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان میں ہوں۔ یا اللہ کیا

أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَفَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

آپ نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ میں ان بندوں کو عذاب نہیں دوں گا جب تک کہ وہ گناہوں سے توبہ کرتے رہیں گے۔ اس کے بعد آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُسُوفُ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۸۲: مسدد' بشر بن مفضل' جریری' حیان بن عمیر' عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں میں تیر پھینک رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہوا۔ میں نے (یہ دیکھ کر) تیر (ایک طرف) پھینک دیئے اور کہا کہ دیکھو آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نیا کام کرتے ہیں۔ میں جب آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان فرما رہے ہیں اور دُعا فرما رہے ہیں یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات میں دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَنَحْوِهَا

باب: اندھیرے کے وقت نماز پڑھنا

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلَى عَهْدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتِ الرِّيحُ لَتَشْتَدُّ فَنُبَادِرُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ۔

۱۱۸۳: محمد بن عمرو بن جبلہ بن ابی رواد' حرمی بن عمارہ' حضرت عبیداللہ بن نضر' نضر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ (جیسے کہ آندھی یا سخت گھٹاؤں سے تاریکی چھا جاتی ہے اسی طرح) تاریکی چھا گئی۔ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اے ابوحمزہ! کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی تم لوگوں کے ساتھ ایسی بات پیش آتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ معاذ اللہ (اگر) ہم لوگوں پر جیسے ہی تیز ہوا چلتی تو ہم قیامت کے ڈر سے مسجد میں آ جاتے۔

بَابُ السُّجُودِ عِنْدَ الْآيَاتِ

باب: حادثہ پیش آنے کی صورت میں سجدہ میں جانا چاہیے

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي

۱۱۸۴: محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی' یحییٰ بن کثیر' سلم بن جعفر' حکم بن

صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ۔

ابان، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اطلاع ملی کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے فلاں کی وفات ہوگئی (یہ سن کر) وہ سجدہ میں گر گئے لوگوں نے کہا کہ اس موقعہ پر سجدہ کیوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ جب (اللہ کی) کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ میں جاؤ اور اس سے بڑی کونسی شے (اللہ کی) نشانی ہوگی کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔

تَفْرِيعِ صَلَاةِ السَّفَرِ

احکام نمازِ سفر

بَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر کی نماز

۱۱۸۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

۱۱۸۵: قعنبی، مالک، صالح بن کیسان، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (ابتداء میں) حضر اور سفر کی نماز کی دو رکعات فرض ہوئی تھیں تو نماز سفر جس طرح تھی اسی طرح رہی (البتہ) حضر کی نماز میں اضافہ ہوگیا۔

خلاصۃ الباب: سفر میں قصر (چار رکعتوں والی نماز کا نصف ہوجانا) کی مشروعیت پر اجماع ہے البتہ اختلاف اس میں ہے کہ قصر واجب ہے یا جائز امام شافعیؒ کے نزدیک قصر رخصت ہے اور پوری پڑھنا جائز بلکہ افضل ہے حنفیہ کے نزدیک قصر عزیمت یعنی واجب ہے لہٰذا اس کو چھوڑ کر پوری پڑھنا جائز نہیں امام مالک اور امام احمدؒ کی بھی ایک ایک روایت اسی کے مطابق ہے جبکہ ان کی دوسری روایت میں قصر افضل ہے حنفیہ کی دلیل حدیث عائشہ ہے جس میں خاص طور پر وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ کے الفاظ مروی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں دو رکعتیں تخفیف کی بناء پر نہیں ہیں بلکہ اپنے فریقہ اصلیہ پر برقرار ہیں لہٰذا وہ عزیمت ہیں نہ کہ رخصت اس طرح سنن نسائی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں جن سے عزیمت ثابت ہوتی ہے نیز جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی احناف کے مطابق ہے۔

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا خُشَيْشٌ يَعْنِي ابْنَ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۱۱۸۶: احمد بن حنبل، مسدد یحییٰ، ابن جریج (دوسری سند) بن اصرم، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابی عمار، عبد اللہ بن بابیہ حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَأَيْتَ إِقْصَارَ النَّاسِ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا قَالَ تَعَالَى إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ۔

اب بھی قصر کرتے ہیں حالانکہ حکم الٰہی یہ ہے کہ جب کفار کا خطرہ ہو (اس وقت نمازِ قصر پڑھو) اب وہ دن بیت گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم کو جو اُلجھن ہوئی وہ مجھے بھی ہوئی تھی میں نے یہ (اشکال) خدمت نبوی میں عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ (کی طرف سے) صدقہ ہے جو کہ اس نے تم کو بخشا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ حالتِ خوف ہی میں نمازِ قصر درست تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر سفر شرعی میں درست قرار فرمایا اس لئے ہر ایک سفر شرعی میں قصر ضروری ہے سفر شرعی کی مقدار اور قصر کی نماز کے مکمل احکام و مسائل جامع طور پر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے رسالہ ''رفیق سفر'' میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ۔

۱۱۸۷: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' محمد بن بکر' ابن جریج نے کہا کہ عبداللہ بن ابی عمار سے میں نے اسی طرح روایت سنی ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعاصم' حماد بن مسعدہ نے اس حدیث کو اسی طرح بیان فرمایا کہ جس طرح ابن بکر نے بیان کیا۔

بَاب مَتَى يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ

باب: مسافر کب قصر کرے؟

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شَكَّ شُعْبَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

۱۱۸۸: ابن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' حضرت یحییٰ بن یزید ہنائی نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نمازِ قصر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت طے کرتے (مسافت کی صحیح تعیین کے بارے میں) شعبہ نے شک کیا تو آپ دو رکعات (نمازِ قصر) پڑھتے۔

خلاصۃ الباب: قصر کتنی مسافت میں جائز ہے اس میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین مراحل کا سفر موجب قصر ہے مراحل جمع مرحلہ جمع مرحلہ کی ایک دن کی مسافت امام مالک امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں قول قریب قریب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ اڑتالیس میل بنتے ہیں اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کیلئے متعین سفر کا پایا جانا کافی ہے اہل ظاہر کی دلیل حدیث عائشہؓ ہے جس میں تین یا تین فرسخ کا ذکر ہے جمہور اسکا یہ جواب

دیتے میں کہ اسکا مطلب یہ ہے تین میل یا تین فرسخ کے فاصلہ پر قصر شروع فرما دیتے تھے۔جمہور کے حق میں آثار صحابہ کرامؓ ہیں۔

۱۱۸۹ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۸۹: زہیر بن حرب' ابن عیینہ' محمد ابن منکدر' ابراہیم بن میسرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں چار رکعات پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں نمازِ عصر کی دو رکعات پڑھیں۔

بَاب الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب: حالت سفر میں اذان دینے کے احکام

۱۱۹۰ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكُمْ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

۱۱۹۰: ہارون بن معروف' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابوعشانہ المعافری' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا ربّ اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم میرے اس بندے کو دیکھو (جو کہ) نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور تکبیر کہتا ہے اور مجھ سے خوف کرتا ہے میں نے اس کے گناہ معاف کر دیئے اور جنت میں داخل کر لیا۔

بَاب الْمُسَافِرِ يُصَلِّي وَهُوَ يَشُكُّ فِي الْوَقْتِ

باب: اگر مسافر نماز پڑھ لے اور اس کو نماز کے وقت کے بارے میں شک ہو؟

۱۱۹۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْمِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

۱۱۹۱: مسدد' ابومعاویہ' مسحاج بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ ہمیں بھی سنائیں۔انہوں نے فرمایا جب ہم سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو کہتے تھے کہ سورج ڈھل گیا یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ادا فرما کر سفر کے لئے روانہ ہو جاتے۔

۱۱۹۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضَبَّةَ

۱۱۹۲: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حمزہ العائذی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جگہ قیام فرماتے تو (اگلے سفر کے لئے) روانہ نہ ہوتے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر نہ پڑھ لیتے۔ ایک شخص نے کہا کہ اگر چہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو؟ انہوں نے فرمایا اگر چہ ٹھیک دوپہر ہی ہو۔

بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب: دونمازوں کوایک وقت میں پڑھنا

ایک وقت میں دونماز پڑھنا:

حنفیہ کے نزدیک جمع حقیقی جائز نہیں حالتِ سفر میں جمع صوری کی اجازت ہے اور دونمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک جمع تقدیم اور دوسری جمع تاخیر۔ جمع تقدیم کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ ظہر کے وقت میں عصر یا مغرب کے وقت میں عشاء پڑھے اور جمع تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد نمازِ ظہر پڑھے اور نمازِ عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد نمازِ مغرب پڑھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید ضرورت میں یہ دونوں جمع ثابت ہیں۔ حالتِ حضر میں چاروں اماموں کے نزدیک یہ جمع درست نہیں اور حالتِ سفر میں جمع بین الصلوٰتین میں تفصیل ہے اور اس مسئلہ میں چھ اقوال ہیں جن کی تفصیل بذل المجہود ص ۲۳۳، ۲۳۴، ج ۲ میں تحقیقی طور پر بیان فرمائی گئی ہے: فذهب قوم الى ظاهر هذه الاحاديث واجاز والجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء قال شيخنا زين الدين وفى المسئلة ستة اقوال احدها جواز الجمع' الخ (بذل ص ۲۳۳)

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا۔

۱۱۹۳: قعنبی' مالک' ابوزبیر مکی' ابوطفیل' عامر بن واثلہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم غزوۂ تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شدید عذر کی بناء پر) نماز میں تاخیر کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر' عصر کے ساتھ پڑھی پھر (خیمہ میں) داخل ہوئے پھر نکلے اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔

تشریح : احناف کے نزدیک حقیقتاً دونمازوں کا جمع کرنا جائز نہیں البتہ صورتاً جمع کرنا جائز ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کرے اور دوسری نماز اول وقت میں پڑھنا اس طرح سفر میں کیا جاسکتا ہے حضر میں ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز نہیں احناف یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع صوری کی تھی جمع حقیقی نہیں کی۔

۱۱۹۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

۱۱۹۴: سلیمان بن داؤد عتکی' حماد' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی اطلاع ملی اور وہ مکہ مکرمہ میں تھے تو وہ (سفر کے لئے) نکلے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے۔ آپ نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی بات کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع کر لیتے (ایک ساتھ پڑھتے) پھر آپ روانہ ہوئے یہاں تک کہ شفق چھپ گیا پھر آپ اُترے اور مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔

۱۱۹۵ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ۔

۱۱۹۵: یزید بن خالد' یزید بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی' مفضل بن فضالہ' لیث بن سعد' ہشام بن سعد' ابوزبیر' ابوطفیل' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تبوک میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کر لیتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو نمازِ ظہر میں تاخیر فرماتے حتیٰ کہ نمازِ عصر کے لئے اُترتے (اور اسی کے ساتھ نمازِ ظہر بھی پڑھتے) اور نمازِ مغرب میں بھی اسی طرح کرتے اگر سفر میں روانہ ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے جب نمازِ عشاء کے لئے اُترتے تو اس وقت نمازِ مغرب بھی پڑھتے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ' حسین بن عبداللہ' کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت ہے کہ جیسے مفضل اور لیث نے حدیث بیان کی ہے۔

۱۱۹۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا

۱۱۹۶: قتیبہ' عبداللہ بن نافع' ابومودود' سلیمان بن ابی یحییٰ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کے علاوہ سفر میں کبھی نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع نہیں کیا۔ (ایک ساتھ نہیں پڑھا) ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ایوب' نافع از حضرت ابن عمر رضی

مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔

اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے اس طرح کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (دونمازوں کو ایک ساتھ) سفر میں جمع نہیں کیا۔ علاوہ ایک مرتبہ کے جس رات میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی اطلاع آئی تھی اور نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (دونمازوں کو ایک ساتھ) ایک مرتبہ یا دو مرتبہ جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۹۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا إِلَى تَبُوكَ۔

۱۱۹۷: قعنبی' مالک' ابوزبیر مکی' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو ملا کر اور مغرب اور عشاء کو بغیر حالت سفر اور خوف کے ایک ساتھ ملا کر پڑھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاید یہ جمع بین الصلوتین بارش کے وقت کیا ہوگا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو حماد بن سلمہ نے ابوزبیر سے اور قراء بن خالد نے ابوزبیر سے نقل کیا ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ تبوک سفر میں تھا۔

۱۱۹۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔

۱۱۹۸: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' حبیب بن ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف اور بارش کے مدینہ منورہ میں ایک وقت میں جمع فرمایا۔ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ اس کی کیا وجہ تھی؟ تو انہوں نے فرمایا تاکہ اُمت مشکل میں نہ پڑے۔

دونمازیں جمع کرنا:

مذکورہ حدیث جمع بین الصلوتین یعنی دونمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے سے متعلق ہے۔ واضح رہے کہ حالتِ حضر میں دو نمازوں کو ایک وقت میں حقیقی طور پر جمع کرنا جائز نہیں ہے اور حالتِ سفر میں تفصیل ہے اس سلسلہ میں مختصر طور پر حدیث ۱۱۹۳ کے ذیل میں گزشتہ صفحات میں بھی عرض کیا گیا ہے۔

۱۱۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلَاةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ هَذَا بِإِسْنَادِهِ۔

۱۱۹۹: محمد بن عبید محاربی محمد بن فضیل اپنے والد سے نافع حضرت عبداللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا انہوں نے فرمایا چلو چلو پھر آپ شفق کے غروب سے قبل اُترے اور نمازِ مغرب پڑھی پھر کچھ دیر رُکے رہے۔ یہاں تک کہ شفق غائب ہوئی اور نمازِ عشاء پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام کی جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس دن اور رات میں تین دن کا سفر کیا ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ابن جابر نے اسی سند کے ساتھ نافع سے روایت فرمایا۔

۱۲۰۰ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

۱۲۰۰: ابراہیم بن موسیٰ رازی عیسیٰ نے ابن جابر سے اسی روایت کے ہم معنی نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبداللہ بن علاء نے نافع سے روایت نقل کی کہ جس وقت شفق غائب ہونے والی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے اور دو نمازوں کو ایک ساتھ جمع کیا۔

۱۲۰۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَلَمْ يَقُلْ سُلَيْمَانُ وَمُسَدَّدٌ بِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي غَيْرِ مَطَرٍ۔

۱۲۰۱: سلیمان بن حرب مسدد حماد بن زید (دوسری سند) عمرو بن عون حماد بن زید عمرو بن دینار جابر بن زید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ظہر و عصر) کی آٹھ رکعتیں اور مغرب و عشاء کی سات رکعت (ایک ساتھ) پڑھائیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ''بغیر بارش کے''۔

۱۲۰۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ

۱۲۰۲: احمد بن صالح یحییٰ بن محمد الجاری عبدالعزیز بن محمد مالک ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکّہ مکرمہ میں سورج غروب ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب و عشاء (مقام) سرف میں ایک ساتھ ادا فرمائی۔

فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفٍ۔

۱۲۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ جَارُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ أَمْيَالٍ يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَسَرِفٍ۔

۱۲۰۳۱: محمد بن ہشام' جار احمد بن حنبل' جعفر بن عون' ہشام بن سعید نے فرمایا کہ سرف اور مکّہ مکرمہ میں دس میل کی مسافت ہے۔

۱۲۰۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَبِيعَةُ يَعْنِي كَتَبَ إِلَيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسِرْنَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قَدْ أَمْسَى قُلْنَا الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَتَصَوَّبَتِ النُّجُومُ ثُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ صَلَّى صَلَاتِي هَذِهِ يَقُولُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سَالِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ بَعْدَ غُيُوبِ الشَّفَقِ۔

۱۲۰۴: عبدالملک بن شعیب' ابن وہب' لیث' ربیعہ' حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا اور میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ پھر ہم چل پڑے۔ جب ہم نے دیکھ لیا کہ اب رات ہوگئی ہے تو ہم نے نماز کے لئے کہا۔ وہ چلتے رہے۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے۔ اُترے اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھا اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو نمازوں کو اسی طریقہ پر جمع کر کے ایک ساتھ پڑھتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے انہوں نے سالم سے ابن ابی نجیح نے اسماعیل بن عبدالرحمن بن زویب سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شفق کے ڈوبنے کے بعد دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔

۱۲۰۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ مُفَضَّلٌ قَاضِيَ مِصْرَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَهُوَ ابْنُ فَضَالَةَ۔

۱۲۰۵: قتیبہ' ابن موہب' مفضل' عقیل' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کو نمازِ عصر تک مؤخر کرتے پھر اُترتے اور دونوں نمازوں کو (ایک وقت میں) جمع کرتے (پڑھتے) اگر آغاز سفر سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر سے فارغ ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جاتے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ مفضل مصر کے قاضی اور مستجاب الدعوات (بزرگ) تھے اور انہی کو ابن فضالہ کہتے ہیں۔

۱۲۰۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ۔

۱۲۰۶: سلیمان بن داؤد مہری ابن وہب جابر بن اسماعیل عقیل سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ شفق غروب ہو جاتی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے۔

۱۲۰۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ۔

۱۲۰۷: قتیبہ بن سعید لیث یزید بن ابو حبیب ابوطفیل عامر بن واثلہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج کے زوال سے سفر کا آغاز فرماتے تو پہلے تو ظہر میں عصر تک تاخیر فرماتے۔ اس کے بعد آپ ظہر کو (عصر سے) ملا کر (ایک ساتھ) پڑھتے اور جب مغرب سے قبل سفر پر روانہ ہوتے تو مغرب میں تاخیر فرماتے پھر آپ عشاء کی نماز کے ساتھ مغرب ملا کر پڑھتے اور جب مغرب سے فارغ ہو کر جب سفر پر روانہ ہوتے تو نمازِ عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھ کر روانہ ہوتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو قتیبہ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا۔

بَاب قَصْرِ قِرَائَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

باب: حالت سفر میں قرأت کو مختصر کرنے کے احکام

۱۲۰۸ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

۱۲۰۸: حفص بن عمر شعبہ عدی بن ثابت حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کے لئے نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھائی تو ایک رکعت میں سورۂ والتین تلاوت فرمائی۔

بَاب التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر نمازِ نفل پڑھنا

۱۲۰۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ

۱۲۰۹: قتیبہ بن سعید لیث صفوان بن سلیم ابی بسرہ غفاری حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفروں میں ساتھ رہا۔ میں نے

قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زوالِ آفتاب کے بعد دو رکعات ظہر سے پہلے ترک کرتے نہیں دیکھا۔

۱۲۱۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۱۲۱۰: قعنبی' عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب' اپنے والد' حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر متوجہ ہوئے تو لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نماز نفل ادا کر رہے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر مجھے نفل نماز پڑھنا ہوتی تو میں نماز ہی مکمل کرتا (یعنی قصر نہ کرتا) میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں رہا آپ نے دو رکعات سے زیادہ کبھی نہیں پڑھیں۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد میں حضرت صدیق اکبرؓ کے ہمراہ (سفر میں) رہا انہوں نے بھی (سفر میں) دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی اس کے بعد میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ رہا تو انہوں نے بھی دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی پھر میں حضرت عثمان غنیؓ کے ہمراہ رہا انہوں نے بھی دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی اور ارشادِ الٰہی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْوِتْرِ

باب: اُونٹ پر نماز نفل اور وتر پڑھنے کا بیان

۱۲۱۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيَّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَيْهَا۔

۱۲۱۱: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل اونٹ پر پڑھتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی جانب ہو اور اس پر وتر بھی پڑھتے تھے صرف نماز فرض نہیں پڑھتے تھے۔

سواری پر نماز:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نوافل سواری پر جائز ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ وہ سواری قبلہ رُخ ہی چل رہی ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض سواری پر درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک وتر کی نماز بھی فرائض کے حکم میں ہے: لا یجوز الوتر علی الدابة عندنا الحنفیة لوجوبه عندنا واما ما سواہ من التطوعات فیجوز علی الراحلة بالاتفاق۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ۔

۱۲۱۲: مسدد' ربعی بن عبداللہ بن جارود' عمرو بن ابی الحجاج' جارود بن ابی سبرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے اور دورانِ سفر نفل کا ارادہ فرماتے تو اُونٹ کا رُخ قبلہ کی جانب کر کے تکبیر فرماتے اس کے بعد نماز پڑھتے ۔ پھر (اونٹ) چاہے جس طرف روانہ ہوتا۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ۔

۱۲۱۳: قعنبی' مالک' عمرو بن یحییٰ المازنی' ابی الحباب' حضرت سعید بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے جا رہے تھے۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ قَالَ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

۱۲۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک کام بھیجا میں جب (واپس) آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی جانب اونٹ پر (بیٹھ کر) نماز پڑھنے میں مشغول تھے اور آپ سجدہ' رکوع سے کچھ نیچا کرتے تھے (یعنی رکوع وسجدہ اشارہ سے ادا فرماتے اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے)

بَابُ الْفَرِيضَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ مِنْ عُذْرٍ

باب: عذر کی وجہ سے اُونٹ پر فرض نماز ادا کرنا

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يُصَلِّينَ عَلَى الدَّوَابِّ قَالَتْ لَمْ

۱۲۱۵: محمود بن خالد' محمد بن شعیب' نعمان بن منذر' حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ مستورات کو سواری پر نماز پڑھنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں کسی وقت بھی درست نہیں خواہ پریشانی کا وقت ہو یا اطمینان کا۔

يُرَخَّصُ لَهُنَّ فِي ذٰلِكَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ۔

محمد نے کہا کہ اس سے ہر فرض نماز مراد ہے۔

بَاب مَتَى يُتِمُّ الْمُسَافِرُ

باب: مسافر نماز کب پوری ادا کرے؟

تشریح : ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر چار روز سے زیادہ کسی جگہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو آدمی مقیم بن جاتا ہے اس کو قصر کرنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پندرہ روز سے قصر کی مدت ہے اور پندرہ روز یا اس سے زیادہ دن اگر ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو اس کو پوری نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔ احناف نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک (اثر) سے استدلال کیا ہے جس کو کتاب الآثار ص ۳۴ میں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ پندرہ دن یا اس سے زائد دن قیام سے مقیم بن جائے گا: فعندنا الحنفية اذا نوى اقامة خمسة عشر يومًا يصير مقيمًا وعند مالك والشافعي اذا قام اربعة ايام يتم' الخ (بذل المجهود ص ٢٤٢' ج ٢)

۱۲۱۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَهٰذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ۔

۱۲۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ' ابن علیہ' علی بن زید' ابونضرہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا اور فتح مکہ میں شریک رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں اٹھارہ راتیں قیام پذیر رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ہی پڑھتے رہے (یعنی نماز میں قصر کرتے رہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے اہل مکہ! تم لوگ چار رکعات (ہی) پڑھو کیونکہ ہم لوگ مسافر ہیں۔

۱۲۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَنْ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ وَمَنْ أَقَامَ أَكْثَرَ أَتَمَّ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ تِسْعَ عَشْرَةَ۔

۱۲۱۷: محمد بن علاء' عثمان بن ابی شیبہ' حفص' عاصم' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سترہ رات تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے' اور قصر پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص (کسی جگہ) (سفر میں) سترہ روز تک قیام کرے تو وہ قصر کیا کرے اور جو شخص اس سے زیادہ ٹھہرے وہ نماز پوری پڑھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عباد بن منصور نے بواسطہ عکرمہ بسند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کیا ہے کہ آپ انیس روز تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے۔

۱۲۱۸ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

۱۲۱۸: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکّہ کے سال مکّہ مکرمہ میں پندرہ روز تک قیام پذیر رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز قصر پڑھتے رہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ابن اسحٰق کے واسطہ سے عبدۂ بن سلیمان' احمد بن خالد وہبی' سلمہ بن فضل نے بیان کیا لیکن اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۲۱۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۱۹: نصر بن علی' شریک' ابن الاصبہانی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ میں سترہ روز تک ٹھہرے رہے اور دو رکعات پڑھتے رہے۔

۱۲۲۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

۱۲۲۰: موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم' (یہ روایت' روایت بالمعنی ہے) وہب' یحییٰ بن ابی اسحٰق' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکّہ کے لئے مدینہ منورہ سے نکلے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ پھر مدینہ واپس آ گئے۔ ہم نے دریافت کیا کہ تم لوگ مکّہ مکرمہ میں کچھ روز ٹھہرے رہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دس روز تک ٹھہرے تھے۔

۱۲۲۱ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتَّى تَكَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُوا بِعَشَائِهِ فَيَتَعَشَّى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ

۱۲۲۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن مثنیٰ' ابواُسامہ' عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب جب سفر کا ارادہ کرتے تو سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہوتے جب اندھیرا ہونے کو آتا تو اُترتے اور مغرب کی نماز پڑھتے پھر کھانا منگوا کر تناول فرماتے اس کے بعد نمازِ عشاء ادا کرتے' پھر سفر پر روانہ ہو جاتے اور فرماتے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' اسی طرح کرتے تھے۔ عثمان' جنہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے' کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوداؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اُسامہ بن زید نے حفص بن عبیداللہ سے روایت کیا کہ حضرت انس رضی

يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ۔

اللہ تعالیٰ عنہ مغرب اور عشاء کو (ایک وقت میں) جمع کرتے جب شفق غروب ہو جاتی اور فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے زہری کی روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے اسی طرح ہے۔

بَاب إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ

باب: اگر دُشمن کی سرزمین میں ٹھہر گیا تو قصر کرے

۱۲۲۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد غَيْرُ مَعْمَرٍ يُرْسِلُهُ لَا يُسْنِدُهُ۔

۱۲۲۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' یحییٰ بن ابی کثیر' محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس روز تک رہے اور نمازِ قصر پڑھتے رہے اس حدیث کو امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو معمر کے علاوہ کسی دوسرے نے سند نہیں کیا۔

بَاب صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نمازِ خوف کے احکام

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

نمازِ خوف کی کیفیت میں بہت اختلاف ہے تمام صورتیں درست ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں لیکن یہ صورت زیادہ صحیح ہے کہ مقتدی دو صف کریں اور تمام لوگ امام کے ہمراہ تکبیر پڑھیں اس کے بعد رکوع کریں پھر امام سجدہ کرے اور اگلی صف سجدہ کرے پیچھے والی صف پہلی صف والوں کی نگرانی کے لئے کھڑی رہے۔ جب امام اور اگلی صف سجدے کر کے کھڑے ہوں تو یہ پچھلی صف والے مقتدی سجدہ کریں اس کے بعد اگلی صف کے مقتدی پیچھے آ جائیں اور پیچھے کی صف آگے بڑھ جائے جب امام رکوع میں جائے تمام مقتدی رکوع میں جائیں اس کے بعد امام سجدہ کرے اور اگلی صف کے مقتدی سجدہ میں جائیں اور پیچھے کی صف والے جو کہ پہلی رکعت میں آگے تھے وہ کھڑے رہیں اور ان کی نگرانی کرتے رہیں جب امام اور آگے کی صف والے لوگ سجدوں سے

جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ سُفْيَانَ۔

فارغ ہو کر بیٹھ جائیں تو پیچھے کی صف والے سجدہ کریں۔ اس کے بعد تمام لوگ بیٹھ جائیں اور امام ایک ساتھ تمام لوگوں پر سلام پھیرے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان کا یہی قول ہے۔

۱۲۲۳ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا غِرَّةً لَقَدْ أَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُونَ أَمَامَهُ فَصَفَّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذَلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ آخَرُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا صَلَّى هَؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا فَسَلَّمَ

۱۲۲۳: سعید بن منصور' جریر بن عبدالحمید' منصور' مجاہد' حضرت ابوعیاش زرقی سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) عسفان میں تھے اور مشرکین کے سردار اُس وقت خالد بن ولید تھے۔ جب ہم نے نمازِ ظہر ادا کی تو مشرکین نے کہا کہ ہم لوگوں سے غلطی ہوگئی ہم سے بھول ہوگئی۔ اگر ہم ان لوگوں کے نماز پڑھنے کے وقت میں حملہ کر دیتے تو اچھا تھا۔ اس وقت نمازِ قصر سے متعلق آیت کریمہ عصر اور ظہر کے درمیان نازل ہوئی۔ جب وقت عصر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو کھڑے ہوئے اور کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک صف کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے ایک اور صف کھڑی ہوئی۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اس کے بعد تمام لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور صف اوّل کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا اور پیچھے کی صف کے لوگ نگہبانی کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب صف اوّل کے لوگ سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو پچھلی صف والوں نے سجدہ کیا پھر پہلی صف کے لوگ پیچھے آ گئے اور پچھلی صف کے لوگ آگے بڑھ گئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تمام لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا اور صف اوّل کے لوگوں نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا اور پچھلی صف والے نگہبانی کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب آپ سجدوں سے فراغت کے بعد بیٹھ گئے اور صف اوّل کے لوگ بھی بیٹھے تو پیچھے کی صف کے لوگوں نے سجدہ کیا۔ اس کے بعد تمام لوگوں بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں پر سلام پھیرا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح (مقام) بنی سلیم اور عسفان میں نماز

عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا الْمَعْنَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

ادا فرمائی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب' ہشام' ابوزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی۔ نیز حصین' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسی طرح قتادہ' حسن' حطان' حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے اسی طریقہ سے عکرمہ بن خالد' مجاہد سے' ہشام بن عروہ نے عروہ کے واسطہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی اور یہ ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

وَكَذَلِكَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ عَنْ أَبِي مُوسَى فِعْلَهُ وَكَذَلِكَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ۔

بَاب مَنْ قَالَ يَقُومُ صَفٌّ مَعَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُ قَائِمًا حَتَّى يُصَلِّيَ الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ فَيَصُفُّونَ وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَتَجِيءُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَثْبُتُ جَالِسًا فَيُتِمُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ جَمِيعًا

باب: ایک مذہب یہ ہے کہ ایک صف امام کے ساتھ ہو اور دوسری صف دُشمن کے مقابلہ پر ہو تو امام اپنے ساتھ کے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام کھڑا رہے حتیٰ کہ یہ لوگ دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ دُشمن کے مقابلہ کے لئے صف بستہ ہو جائیں اور دوسری جماعت آ جائے اور امام اسے ایک رکعت پڑھائے اور امام قعدہ میں رہے یہاں تک کہ دوسری جماعت اپنی پہلی رکعت مکمل کرے پھر امام ان سب کے ساتھ سلام پھیرے

۱۲۲۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي خَوْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا

۱۲۲۴: عبیداللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' عبدالرحمٰن بن قاسم' اپنے والد سے' صالح بن خوات' حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ان لوگوں کی دو صف بنائیں۔ پہلے اگلی صف کے لوگوں کو ہمراہ ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور پچھلے لوگ ایک رکعت پڑھ کر آگے بڑھے اور آگے کے لوگ پیچھے آ گئے جو لوگ آگے بڑھے تھے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھائی اس کے

وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ۔

بعد آپ بیٹھے رہے حتیٰ کہ جو لوگ پیچھے ہٹ گئے تھے ان لوگوں نے مزید ایک رکعت ادا کی۔ اس کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

بَاب مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى رَكْعَةً وَثَبَتَ قَائِمًا أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَاخْتُلِفَ فِي السَّلَامِ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ جب امام ایک جماعت کے ہمراہ خوف کی نماز کی ایک رکعت پڑھ لے تو امام کھڑا رہے اور وہ لوگ تنہا مزید ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ کے لئے جائیں اور سلام پھیرنے کے بارے میں اختلاف ہے

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ۔

۱۲۲۵: قعنبی' مالک' یزید بن رومان' حضرت صالح بن خوات سے روایت ہے کہ انہوں نے اس سے سنا کہ جس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ ذات الرقاع میں صلوٰۃ الخوف پڑھی تھی کہ ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صف باندھی اور دوسری جماعت دشمن کے سامنے رہی تو ایک رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کو پڑھائی لیکن اس جماعت کے لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی اور نماز سے فراغت کے بعد دشمن کے سامنے چلے گئے۔ پھر دوسری جماعت آئی۔ آپ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی جو کہ باقی رہ گئی تھی پھر آپ بیٹھے رہے اور اس جماعت کے لوگوں نے مزید ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز مکمل کی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ مالک نے کہا کہ صلوٰۃ خوف کے سلسلہ میں جتنی روایات میں نے سنی ہیں' ان میں یزید بن رومان کی حدیث مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ

۱۲۲۶: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' قاسم بن محمد' صالح بن خوات انصاری' حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نمازِ خوف اس طرح ہے کہ امام کھڑا ہو اور ایک جماعت اس کے ہمراہ کھڑی ہو اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ کے لئے رہے۔

أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِينَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا اسْتَوَى قَائِمًا ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمُوا وَانْصَرَفُوا وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُقْبِلُ الْآخَرُونَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُكَبِّرُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ إِلَّا أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي السَّلَامِ وَرِوَايَةُ عُبَيْدِ اللَّهِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ وَيَثْبُتُ قَائِمًا۔

امام پہلے ایک رکعت پڑھے اور ساتھیوں کے ساتھ سجدہ کرے۔ جب سجدہ سے کھڑا ہوتو کھڑا ہی رہے اور مقتدی ایک اور رکعت پڑھ کر نماز پوری کریں۔ اس کے بعد سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ کے لئے چلے جائیں اور امام اسی طرح کھڑا رہے۔ اس کے بعد دوسری جماعت کہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے اور امام کے پیچھے تکبیر پڑھے۔ اس کے بعد امام رکوع کرے اور ان کے ہمراہ سجدہ کرے اس کے بعد سلام پھیرے اور مقتدی کھڑے ہو کر باقی ایک رکعت پوری کریں اس کے بعد سلام پھریں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یحیٰی بن سعید کی قاسم سے روایت یزید بن رومان کی روایت کے مانند ہے لیکن اس میں سلام (پھیرنے) کا فرق ہے اور عبیداللہ کی روایت یحیٰی بن سعید کی روایت کے مانند ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے رہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يُكَبِّرُونَ جَمِيعًا

وَإِنْ كَانُوا مُسْتَدْبِرِي الْقِبْلَةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتُونَ مَصَافَّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ الْآخَرُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ تُقْبِلُ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ تُقَابِلُ الْعَدُوَّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ تمام لوگ تکبیر تحریمہ

ایک ہی ساتھ کہیں اگرچہ پشت قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد ایک جماعت امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھے اس کے بعد وہ جماعت دشمن کے مقابلہ کے لئے جائے اور دوسری جماعت آئے تو وہ پہلے تنہا ایک رکعت پڑھ کر امام کے ہمراہ شریک ہو اس کے بعد ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اس کے بعد وہ جماعت آئے جو کہ پہلے ایک رکعت ادا کر چکی تھی باقی ایک رکعت پڑھے اور امام اس وقت تک بیٹھا رہے پھر

ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ كُلِّهِمْ

۱۲۲۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَرْوَانُ مَتَى فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَامَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ

تمام لوگوں کے ساتھ سلام پھیرے

۱۲۲۷: حسن بن علی' ابوعبدالرحمٰن مقری' حیوۃ اور ابن لہیعہ' ابو الاسود' عروہ بن زبیر حضرت مروان بن الحکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ پھر جب مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس سال نجد پر جہاد ہوا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جماعت کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہوئی اور ان لوگوں کی پشت قبلہ کی جانب تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تکبیر کہی پھر ان سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ کھڑے تھے۔ اس کے بعد آپ نے رکوع کیا اور جو جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھی اس نے بھی رکوع کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اس جماعت نے بھی سجدہ کیا اور دوسری جماعت اس طرح دُشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جو جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی وہ دُشمن کے سامنے چلی گئی اور جو گروہ دُشمن کے سامنے تھا وہ آیا اور اس نے رکوع اور سجدہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے جب وہ رکوع وسجدہ سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ان لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع سجدہ کیا پھر وہ جماعت بھی آئی کہ جو کہ بعد میں دُشمن کے مقابلہ کے لئے گئی تھی اور اس نے رکوع اور سجدہ ادا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے رہے۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ نے اور سب نے سلام پھیرا تو آپ کی دو رکعات ہوئیں اور ہر ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک ایک رکعت ادا کی۔

مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۱۲۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْدٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ لَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَفْظُهُ عَلَى غَيْرِ لَفْظِ حَيْوَةَ وَقَالَ فِيهِ حِينَ رَكَعَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ قَالَ فَلَمَّا قَامُوا مَشَوْا الْقَهْقَرَى إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتِدْبَارَ الْقِبْلَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا مَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا ثُمَّ سَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَامُوا فَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامَتِ

۱۲۲۸: محمد بن عمرو رازی' سلمہ' محمد بن اسحق' محمد بن جعفر بن زبیر' محمد بن الاسود' عروہ بن زبیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کے سفر پر نکلے۔ جب ہم لوگ ذات الرقاع پہنچے تو (مقام) غطفان کے بعض حضرات سے ملاقات ہوئی اس کے بعد مندرجہ بالا کی طرح روایت بیان کی البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب پہلی جماعت ایک رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کر کے فارغ ہوئی تو وہ جماعت اُلٹے پاؤں واپس آئی اور محاذ پر آ کر تعینات ہوگئی اور قبلہ کی جانب پشت کرنے کا اس روایت میں تذکرہ نہیں ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ عبیداللہ بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث بیان کی اپنے والد سے ابن اسحق سے اور انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے کہ حضرت عروہ بن زبیر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو جماعت تھی اس نے بھی رکوع کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس جماعت نے بھی سجدہ کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ سے) سر اُٹھایا انہوں نے بھی سر اُٹھایا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور وہ لوگ تنہا دوسرا سجدہ کر کے کھڑے ہو کر اُلٹے پاؤں (واپس) چلے گئے اور پیچھے جا کر کھڑے ہوگئے اب دوسری جماعت آئی اور اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور تنہا تنہا رکوع کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ان لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان لوگوں نے دوسرا سجدہ کیا پھر دونوں گروہ کھڑے ہوگئے اور سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا۔ اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا سجدہ کیا تمام

الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَسَجَدُوا مَعَهُ سَرِيعًا كَأَسْرَعِ الْإِسْرَاعِ جَاهِدًا لَا يَأْلُونَ سِرَاعًا ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمُوا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَارَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا۔

حضرات نے بہت جلدی سے دوسرا سجدہ کیا اور جلدی (سجدہ کرنے) میں کوئی کمی نہیں کی اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا پھر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ہمراہ تمام لوگ (نماز) سے فارغ ہوئے اور اس طرح آپ کے ہمراہ نماز میں شریک رہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ كُلُّ صَفٍّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ امام ہر ایک جماعت ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد امام سلام پھیرے اور وہ لوگ اپنی ایک رکعت مکمل کریں

۱۲۲۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ نَافِعٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَوْلُ مَسْرُوقٍ وَيُوسُفُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَى يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ فَعَلَهُ۔

۱۲۲۹: مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف ادا کی تو آپ نے دو گروہوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ کے لئے کھڑا رہا اس کے بعد یہ لوگ چلے گئے اور پہلے والوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ آ گئے آپ نے ان لوگوں کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر تنہا ایک رکعت پڑھی (اس کے بعد سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ کے لئے چلے گئے) اور پہلی جماعت جو کہ ایک رکعت ادا کر چکی تھی اور انہوں نے تنہا ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نافع اور خالد بن معدان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے آپ سے اسی طرح روایت نقل کی اسی طرح مسروق اور یوسف بن مہران نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اسی طرح یونس نے حسن سے نقل کیا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ الَّذِينَ خَلْفَهُ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً ثُمَّ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ امام کے ہمراہ ہر ایک جماعت ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد سلام پھیرے پھر جو لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہیں وہ

يَجِيءُ الْآخَرُونَ إِلَى مَقَامِ هَؤُلَاءِ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً

کھڑے ہوں اور ایک رکعت ادا کریں اس کے بعد دوسرے ان کی جگہ آ جائیں اور ایک رکعت پڑھیں

۱۲۳۰ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفًّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا۔

۱۲۳۰: عمران بن میسرہ' ابن فضیل' خصیف' ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک صف کھڑی ہوئی اور ایک صف دُشمن کے مقابلہ میں کھڑی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پہلی جماعت کے ہمراہ ادا فرمائی اس کے بعد دوسرا مجمع آیا اور ان کی جگہ پر کھڑا ہوا اور یہ لوگ دُشمن کے مقابلہ میں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہمراہ ایک ہی رکعت ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر تنہا ایک رکعت ادا کی۔ پھر یہ لوگ سلام پھیر کر دُشمن کے مقابلہ میں چلے گئے اور پہلی جماعت جو کہ ایک رکعت ادا کر چکی تھی آئی اور اس نے تنہا ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے جو کہ مذکورہ حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے اور اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ میں جتنی صورتیں بیان فرمائی گئی ہیں ان سب پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

۱۲۳۱ : حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَكَبَّرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرَ الصَّفَّانِ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ بِهَذَا الْمَعْنَى عَنْ خُصَيْفٍ وَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ مَضَوْا إِلَى مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ

۱۲۳۱: تمیم بن منتصر' اسحق ابن یوسف' شریک' حضرت خصیف گزشتہ حدیث کی روایت کے مطابق روایت کرتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی تو دونوں صفوں نے تکبیر کہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خصیف کے واسطہ سے ثوری سے اسی طرح نقل ہے اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے اسی طرح نماز ادا کی۔ لیکن جن لوگوں نے امام کے ہمراہ اخیر میں ایک رکعت ادا کی تھی وہ امام کے سلام کے بعد دُشمن کے مقابلہ کے لئے چلے گئے اور پہلی جماعت آئی اور اس نے ایک رکعت ادا کی جو باقی تھی اور لوٹ گئی

فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ كَابُلَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْخَوْفِ۔

اور دوسرا گروہ آیا اور اس نے ایک رکعت ادا کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسلم بن ابراہیم' عبدالصمد بن حبیب' حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ کابل میں جہاد کیا تو عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم لوگوں کو نمازِ خوف پڑھائی تھی۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَا يَقْضُونَ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ ہر ایک جماعت' امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد دوسری رکعت کی ضرورت نہیں (یہ ساتویں صورت ہے)

۱۲۳۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَامَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَصَلَّى بِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ وَأَبُو مُوسَى قَالَ أَبُو دَاوُد رَجُلٌ مِنْ التَّابِعِينَ لَيْسَ بِالْأَشْعَرِيِّ جَمِيعًا عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ إِنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً أُخْرَى وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

۱۲۳۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' اشعث بن سلیم' اسود بن ہلال' حضرت ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (مقام) طبرستان میں تھے انہوں نے کہا کہ تم لوگوں میں سے کس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اور اس کے بعد انہوں نے ہر ایک جماعت کو ایک ایک رکعت پڑھائی اور کسی جماعت نے دوسری رکعت نہیں پڑھی ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو عبیداللہ بن عبداللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور یزید فقیر اور حضرت ابوموسیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور بعض نے یزید فقیر کی روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک رکعت قضا کی اور سماک حنفی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ نبی

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَكَانَتْ لِلْقَوْمِ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہوئیں اور لوگوں کی ایک رکعت ہوئی۔

۱۲۳۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۱۲۳۳: مسدد' سعید بن منصور' ابوعوانہ' بکیر بن اخنس' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم لوگوں پر حالتِ حضر میں چار رکعات فرض کیں اور حالتِ سفر میں دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک (رکعت)۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ ہر ایک طائفہ کے ہمراہ امام دو رکعات ادا کرے

۱۲۳۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي خَوْفٍ الظُّهْرَ فَصَفَّ بَعْضُهُمْ خَلْفَهُ وَبَعْضُهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَهُ فَوَقَفُوا مَوْقِفَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ جَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعًا وَلِأَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَبِذَلِكَ كَانَ يُفْتِي الْحَسَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ فِي الْمَغْرِبِ يَكُونُ لِلْإِمَامِ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۲۳۴: عبیداللہ بن معاذ' معاذ' اشعث' حسن' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ خوف میں میں ظہر کی نماز ادا کی تو کچھ حضرات نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض نے دُشمن کے بالمقابل صف باندھی۔ پہلے آپ نے ان حضرات کے ہمراہ جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے دو رکعت ادا کر کے سلام پھیرا۔ اس کے بعد یہ لوگ (محاذ پر) چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو کہ دُشمن کے مقابلہ میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہمراہ بھی دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت ہوئیں اور حضرات صحابہ کی دو دو رکعت' اور حسن اس روایت پر فتویٰ دیتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نماز مغرب میں امام کی چھ رکعات ہوں گی اور قوم کی تین تین رکعات۔ ابوداؤد نے فرمایا یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل فرمایا اور سلیمان الیشکری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب صَلَاةِ الطَّالِبِ

باب: جو شخص کسی کی تلاش کے واسطے نکلے تو وہ کیسے نماز ادا کرے؟

تشریح : اگر کوئی شخص امیر کے حکم سے کافر کو قتل کرنے کے لئے نکلا اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر نماز پڑھی تو وہ کافر نہیں مل سکے گا تو ایسا شخص چلتے چلتے اشارہ سے نماز پڑھتا چلے اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر جان کا اندیشہ ہو کہ اگر کسی جگہ ٹھہر کر نماز پڑھی تو قتل ہو جاؤں گا وہ شخص چلتے چلتے نماز پڑھ لے۔

۱۲۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتِ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا إِنْ أُؤَخِّرِ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقْتُ أَمْشِي وَأَنَا أُصَلِّي أُومِءُ إِيمَاءً نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِي مَنْ أَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهَذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَفِي ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتَّى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوْتُهُ بِسَيْفِي حَتَّى بَرَدَ۔

۱۲۳۵: ابو معمر عبداللہ بن عمرو عبدالوارث محمد بن اسحٰق محمد بن جعفر ابن عبداللہ بن انیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن سفیان ہذلی کے پاس بھیجا، جو کہ عرنہ اور عرفات کی جانب رہتا تھا اور آپ نے فرمایا کہ جاؤ اس شخص کو قتل کر دو۔ عبداللہ بن انیس نے کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا لیکن نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نماز کے لئے تاخیر کروں تو مجھ میں اور اس شخص میں بہت دوری ہو جائے گی میں چلتا رہا اور نماز اشارہ سے ادا کرتا رہا میں جب اس شخص کے قریب پہنچا تو اس نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں ایک عرب کا باشندہ ہوں میں نے خبر سنی ہے کہ تم اس شخص سے (یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) جنگ کرنے کے لئے فوج جمع کر رہے ہو۔ تو میں بھی اسی کام کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں میں اسی خیال میں ہوں میں اس کے ہمراہ کچھ دیر تک چلتا رہا میں نے جیسے ہی موقعہ پایا تو اس پر اپنی تلوار رکھ دی یہاں تک کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكَعَاتِ السُّنَّةِ

باب: نوافل اور سنن کی رکعات کے احکام

۱۲۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ

۱۲۳۶: محمد بن عیسیٰ ابن علیہ داؤد بن ابی ہند نعمان بن سالم عمرو بن اوس عتبہ بن ابی سفیان حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک روز میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

دے گا۔

سنت مؤکدہ:

فجر کی نماز کی دوسنت' اور ظہر سے قبل کی چار سنت' اور دوسنت بعد ظہر کی اور دو دوسنت مغرب اور عشاء کے بعد کی یہ سب سنت مؤکدہ ہیں۔

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ۔

۱۲۳۷: احمد بن حنبل' ہشیم' خالد (دوسری سند) مسدد' یزید بن زریع' خالد' عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نوافل کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر سے قبل میرے گھر میں چار رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعات پڑھتے تھے اور جب مغرب کی نماز پڑھاتے' تب بھی گھر آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نمازِ عشاء پڑھاتے تھے اس کے بعد گھر میں تشریف لا کر دو رکعات پڑھتے تھے اور رات کو نو (۹) رکعات پڑھتے تھے اس میں وتر بھی شامل تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کافی دیر تک کھڑے ہو کر (نماز) پڑھتے تھے اور کافی کافی دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے جب حالتِ قیام میں نماز پڑھتے تو رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر کرتے اور جب صبح صادق نمودار ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھتے پھر گھر سے باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نمازِ فجر پڑھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلَاةِ

۱۲۳۸: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے تھے اور دو رکعت اپنے گھر میں مغرب کے بعد اور بعد نمازِ عشاء دو رکعت پڑھتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد گھر آ کر دو

الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

رکعات پڑھتے تھے۔

۱۲۳۹ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

۱۲۳۹: مسدد یحییٰ شعبہ ابراہیم بن محمد بن منتشر محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر سے قبل چار رکعات (سنت) اور نمازِ فجر سے قبل (کی دو سنت) نہیں چھوڑتے تھے۔

بَاب رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: سنتِ فجر کے احکام

۱۲۴۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۲۴۰: مسدد یحییٰ ابن جریج عطاء عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز نفل کی ایسی پابندی نہیں فرماتے تھے کہ جیسا کہ فجر کی نماز سے پہلے کی دو سنت کی پابندی فرماتے تھے۔

بَاب فِي تَخْفِيفِهِمَا

باب: سنت فجر کو مختصر پڑھنے کا بیان

۱۲۴۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

۱۲۴۱: احمد بن ابی شعیب حرانی زہیر بن معاویہ یحییٰ بن سعید محمد بن عبدالرحمٰن عمرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنتِ فجر اس قدر مختصر پڑھتے تھے کہ مجھے یہ خیال ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الحمد تلاوت فرمائی یا نہیں؟

۱۲۴۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۱۲۴۲: یحییٰ بن معین مروان بن معاویہ یزید بن کیسان ابوحازم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتِ فجر میں سورۃ الکافرون اور سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی۔

۱۲۴۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۲۴۳: احمد بن حنبل ابومغیرہ عبداللہ بن علاء ابوزیادہ عبیداللہ بن زیاد

الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زِيَادَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادَةَ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا۔

کندی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے گفتگو شروع فرمادی کچھ دریافت فرمانے لگیں۔ یہاں تک کہ اچھی طرح صبح ہو گئی۔ یہ دیکھ کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار آواز دینی شروع کردی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو نماز پڑھائی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بات چیت میں لگالیا تھا حتیٰ کہ اچھی طرح سے صبح ہوگئی تھی لیکن آپ نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں سنتِ فجر پڑھ رہا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے بہت زیادہ تاخیر فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ تاخیر ہوتی تو جب بھی میں ان دو رکعات کو بہتر طور پر خوبصورتی (خشوع وخضوع) سے پڑھتا۔

۱۲۴۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ الْمَدَنِيَّ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدَعُوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ۔

۱۲۴۴: مسدد' خالد' عبدالرحمٰن بن اسحٰق مدنی' ابن زید' ابن سیلان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنتِ فجر کو ناغہ نہ کرو اگرچہ تم کو گھوڑے ہی روند ڈالیں۔

۱۲۴۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا [ال عمران: ٨٤] هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ هَذِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ بِ ﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [ال عمران: ٥٢]

۱۲۴۵: احمد بن یونس' زہیر' عثمان بن حکیم' سعید بن یسار' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سنتِ فجر میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا رکعت اولیٰ میں تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پڑھتے۔

۱۲۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

۱۲۴۶: محمد بن الصباح بن سفیان' عبدالعزیز بن محمد' عثمان بن عمر بن موسیٰ' ابوالغیث' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ [آل عمران:۵۳] أَوْ ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ﴾ شَكَّ الدَّارَوَرْدِيُّ۔ [البقرة: ۱۱۹]

نے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنتِ فجر کی پہلی رکعت میں: ﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ الآیة اور دوسری رکعت میں: ﴿رَبَّنَا آمَنَّا﴾ الآیة پڑھتے تھے یا: إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا۔ راوی نے اس میں شک کیا۔

بَابُ الِاضْطِجَاعِ بَعْدَهَا

باب: سنت فجر کے بعد لیٹنا

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَا يُجْزِءُ أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَضْطَجِعَ عَلَى يَمِينِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا۔

۱۲۴۷: مسدد' ابوکامل' عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبدالواحد' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نمازِ فجر سے قبل دو رکعات سنت پڑھے تو وہ دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا مسجد تک چلنا کافی نہیں ہے کہ اسے دائیں کروٹ لیٹنا بھی چاہیے۔ عبیداللہ کی روایت میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ جب یہ اطلاع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ پر بہت بوجھ ڈالا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر آپ کو کوئی اعتراض ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں یہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرأت کی اور ہم لوگ ڈر گئے جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں نے یاد رکھا اور ان کو یاد نہ رہا تو اس میں میری کیا غلطی ہے؟

فضیلت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمانے کا حاصل یہ ہے کہ میری روایات اس وجہ سے دوسرے حضرات کے مقابلہ میں زیادہ ہیں کہ میرا حافظہ قوی تھا اور میں نے روایت کو اچھی طرح یاد رکھنے کی کوشش کی اور دیگر حضرات کو سہو ہوگیا۔ بہرحال سنت فجر کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا سنت ہے اگرچہ بعض حضرات اس کی فرضیت کے قائل ہوگئے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بدعت فرمایا لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ عمل آپ سے ثابت اور سنت ہے۔

۱۲۴۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً أَيْقَظَنِي وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۲۴۸: یحییٰ بن حکیم' بشر بن عمر' مالک بن انس' سالم' ابوالنضر' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اخیر شب میں نماز سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے اگر میں نیند میں ہوتی تو جگا دیتے اور دو رکعت (سنت) ادا کرتے' پھر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا اور نماز فجر کے واسطے اطلاع کرتا اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات مختصر طور پر ادا کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

۱۲۴۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ أَوْ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي۔

۱۲۴۹: مسدد' سفیان' زیاد بن سعد' ابن ابی عتاب' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر سے فارغ ہوتے تو اگر میں نیند میں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے اور اگر نیند سے بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرما لیتے۔

نمازِ فجر اور سنت کے درمیان گفتگو کرنا:

معلوم ہوا کہ نمازِ فجر کی سنّتوں اور فجر کی نماز کے فرائض کے درمیان گفتگو کرنا منع نہیں ہے۔

۱۲۵۰ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي مَكِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ۔

۱۲۵۰: عباس عنبری' زیاد بن یحییٰ' سہل بن حماد' ابومکین' ابوالفضل انصاری' مسلم بن ابی بکرہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں نمازِ فجر پڑھنے کے لئے چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو نیند میں دیکھتے تو اس کو نماز کے لئے آواز دیتے یا اس کے پاؤں کو ہلا دیتے۔ زیاد نے کہا کہ ہمیں یہ روایت ابوالفضل نے سنائی۔

باب إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اس وقت سنتیں نہ پڑھے

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا۔

۱۲۵۱: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عاصم' حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے اس شخص نے دو رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد وہ جماعت میں شامل ہو گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری نماز کونسی تھی وہ جو تم نے تنہا پڑھی یا وہ جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی۔

خلاصۃ الباب: ظہر' عصر' مغرب' عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اتفاقی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی کے بعد مسجد کے کسی کوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ایک تو ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی بطور خاص تاکید کی گئی مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جتنی پابندی سنت فجر کی کرتے تھے اتنی اور نوافل کی پابندی نہیں کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دو رکعت دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہیں (یہ احادیث مسلم ج ا ص ۲۵۱ پر ہیں) اسی طرح طحاوی میں ہے نافعؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو نماز فجر کے لئے جگایا جبکہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو ابن عمر بیدار ہو کر فجر کی دو سنت پڑھی اس کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہونے کے بعد پڑھنا جائز ہے باقی حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ حدیث باب کے عموم پر خود شافعیہ بھی پوری طرح عمل نہیں کرتے کہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم یہ بھی داخل ہے بہر حال سنت فجر پڑھ سکتا ہے لیکن نہ پڑھ سکا تو سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرے حنفیہ کے نزدیک نماز فجر کے متصلاً پڑھنا جائز نہیں۔

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۲۵۲: مسلم بن ابراہیم' حماد بن سلمہ (دوسری سند) احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' ورقاء (تیسری سند) حسن بن علی' ابو عاصم' ابن جریج (چوتھی سند) حسن بن علی' یزید بن ہارون' حماد بن زید' ایوب (پانچویں سند) محمد بن متوکل' عبد الرزاق' زکریا بن اسحٰق' عمرو بن دینار' عطاء بن یسار' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو پھر اس فرض کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنت پڑھنا:

ظہر' عصر' عشاء و مغرب کی نماز میں تو علماء کا اتفاق ہے کہ جماعت شروع ہونے کے بعد سنت پڑھنا درست نہیں لیکن فجر کی نماز کی سنن کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ نماز شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ اگر جماعت فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو مسجد کے کسی کونہ میں یا صف سے ہٹ کر سنت فجر پڑھنا جائز ہے اگر جماعت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں بلکہ طلوعِ آفتاب کے بعد ان کی قضا کرے: ان خشی فوت الركعتين معا وانه لا يدرك الامام قبل رفعه من الركوع فى الثانية دخل معه والا فيركعهما خارج المسجد ثم يدخل مع الامام وهو قول ابى حنيفة رحمة الله عليه۔

(بذل المجهود ص ۲۶۱' ج۲)

بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ مَتَى يَقْضِيهَا

۱۲۵۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: اگر سنت فجر چھوٹ جائیں تو ان کو کب پڑھے؟

۱۲۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' سعد بن سعید' محمد بن ابراہیم' حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نمازِ فجر کے بعد دو رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ فجر کی دو ہی رکعات ہیں اس شخص نے عرض کیا کہ فرض سے قبل کی جو دو رکعات (سنت فجر) ہوتی ہیں میں نے وہ نہیں پڑھیں؟ اس وجہ سے میں نے ان دو رکعات کو پڑھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔

سنت فجر کب پڑھے؟:

حضرت امام ابوحنیفہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنّت نہ پڑھ سکا تو سورج نکلنے کے بعد وہ سنّت پڑھنا چاہئے سورج نکلنے سے قبل وہ سنّت پڑھنا یا کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ من لم يصل ركعتى الفجر فليصلها بعد ما تطلع الشمس ہے جس میں بوضاحت سورج نکلنے کے بعد سنّتِ فجر پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور اس مسئلہ کی تفصیلی بحث بذل المجہود ص ۲۶۴' ج ۲ میں فرمائی گئی ہے۔

شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا تو وہ ان کو فرض کے بعد طلوعِ شمس سے پہلے ادا کر سکتا ہے یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں اور اس میں ہے آنحضرت ﷺ نے سکوت فرمایا اور بعض روایات

میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: فلا اذن یعنی اس وقت کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا ہے آپ نے حضرت قیسؓ کے عذر کو قبول فرمالیا تھا تو لہٰذا نماز کے بعد یہ سنتیں پڑھی جاسکتی ہیں حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں بلکہ ایسی صورت میں سورج کے طلوع کا انتظار کرنا چاہئے اور اس کے بعد سنتیں پڑھنی چاہئیں حنفیہ کی تائید میں وہ تمام احادیث پیش کی جاسکتی ہیں جو نماز فجر کے بعد کی ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور معنی متواتر ہیں نیز حنفیہ کی ایک دلیل ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے فجر کی دو رکعت نہ پڑھی ہوں اسے چاہئے کہ سورج کے طلوع کے بعد پڑھے اور اس کے راوی عمرو بن عاصم الکابی پر تعزد کا جو اعتراض ہوتا ہے وہ درست نہیں کیونکہ یہ صدوق میں لہٰذا ان کی یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۵۴ : حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى عَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ مُرْسَلًا أَنَّ جَدَّهُمْ زَيْدًا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۲۵۴: حضرت حامد بن یحیٰی بلخی نے سفیان سے نقل کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سعید کے دونوں صاجزادے عبد ربہ اور یحییٰ نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تھی۔

بَاب الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

باب: نمازِ ظہر سے پہلے اور بعد کی چار رکعتوں کا بیان

۱۲۵۵ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرُمَ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۵۵: مؤمل بن فضل، محمد بن شعیب، نعمان، مکحول، عنبسہ بن ابی سفیان، حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعات اور بعد ظہر چار رکعتوں کو پابندی سے پڑھے تو اس پر دوزخ حرام ہو جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے مکحول سے ایسی ہی روایت نقل کی۔

تعداد سنت قبل ظہر:

حضرت امام ابوحنیفہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک نمازِ ظہر سے قبل چار رکعات سنت ہیں ایک قول حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی ہے لیکن فرض ظہر قبل سے حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ دو رکعت سنت ظہر کے قائل ہیں لیکن اکثر روایات ظہر سے قبل کی چار رکعات سنت کی ہیں جمہور کا یہی قول ہے۔

۱۲۵۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ لَوْ حَدَّثْتُ عَنْ عُبَيْدَةَ بِشَيْءٍ لَحَدَّثْتُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد عُبَيْدَةُ ضَعِيفٌ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ مِنْجَابٍ هُوَ سَهْمٌ۔

۱۲۵۶: ابن المثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' عبیدہ' ابراہیم' ابن منجاب' قرثع' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر سے قبل کی چار رکعات کہ جن کے درمیان سلام نہ ہو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے کہا کہ اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی روایت کرتا لیکن عبیدہ ضعیف راوی ہے اور ابن منجاب کا (اصل) نام سہم ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر سے قبل نفل پڑھنا

۱۲۵۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔

۱۲۵۷: احمد بن ابراہیم' ابوداؤد' محمد بن مہران قرشی' ان کے دادا ابوالمثنیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے کہ جو عصر سے قبل چار رکعات (سنت) پڑھے۔

۱۲۵۸ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۵۸: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر سے قبل دو رکعات (سنت) پڑھتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے بعد نفل پڑھنے کا بیان

۱۲۵۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا

۱۲۵۹: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو بن حارث' بکیر بن الاشج' حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے ان کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم لوگوں کی طرف سے سلام عرض کرنا اور ان سے نمازِ عصر کے بعد دو رکعت نفل کے بارے میں دریافت کرنا اور ان سے دریافت کرنا کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ آپ بعد عصر دو رکعات پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ

جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ کریب کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرلو۔ میں ان لوگوں کے پاس (کہ جنہوں نے مجھ کو بھیجا تھا) واپس گیا اور انہیں یہ بات بتائی۔ ان لوگوں نے مجھے وہی پیغام دے کر جو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا۔ (میں جب حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا) انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا ایک دن نمازِ عصر پڑھ کر آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس قبیلہ بنی حرام کی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے یہ دو رکعت پڑھنا شروع کی میں نے ایک لڑکی کو بھیجا اور کہا کہ تم آپ کے پہلو میں کھڑی رہنا اور یہ کہنا کہ حضرتِ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یا رسول اللہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ ان دو رکعت سے منع فرماتے ہیں (لیکن) آپ اس کو پڑھتے ہیں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو واپس آجانا اس لڑکی نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا وہ لڑکی واپس آگئی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے ابی اُمیہ کی بیٹی تم نے عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعت پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اپنی برادری کے اسلام کی اطلاع لے کر آئے اس اثنا میں جو دو رکعت ظہر پڑھی جاتی ہے وہ رہ گئی تھی میں نے ان کو اب پڑھ لیا۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ کے نزدیک ظہر کی دوسنتوں کی قضا بعد العصر جائز ہے استدلال حدیث باب سے ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز درست نہیں احادیث میں جو نبی کریمؐ کے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ صدیقہؓ سے جتنی روایات اس بارہ میں ہیں وہ سب قابل تاویل ہیں بلکہ ان میں اضطراب ہے بعض میں ہے کہ سنت کی قضاء کی ہے بعض نے فرمایا کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی نیز حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بعد دورِ صحابہ میں حضرات صحابہ کرام کا عمل یہی رہا ہے کہ وہ حضرات عصر کے بعد نفل پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور نہ خود عمل کرتے تھے بلکہ حضرت عمر فاروقؓ عصر کے بعد دو

رکعت پڑھنے والوں کو درہ زنی کرتے تھے اور سختی کے ساتھ لوگوں کو اس سے روک ٹوک کرتے تھے اس طرح حضرت خالد بن ولید بھی مارتے تھے۔

بَاب مَنْ رَخَّصَ فِيهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً

باب: اگر سورج اُونچا ہو تو نمازِ عصر کے بعد دو رکعت پڑھ سکتا ہے

۱۲۶۰ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۱۲۶۰: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' منصور' ہلال بن یساف' وہب بن اجدع' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز عصر نماز پڑھنے سے منع فرمایا مگر جب تک سورج اُونچا ہو۔

۱۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

۱۲۶۱: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

۱۲۶۲ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۱۲۶۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' ابوالعالیہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس کئی ثقہ اور پسندیدہ حضرات نے شہادت دی۔ اُن حضرات میں سب سے زیادہ معتمد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی نماز کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج چھپ جائے۔

۱۲۶۳ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى

۱۲۶۳: ربیع بن نافع' محمد بن المہاجر' عباس بن سالم' ابوسلام' ابو امامہ' حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کون سے وقت میں دُعا قبول کی جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آخر شب میں۔ اس وقت چاہے جس قدر نماز پڑھ کیونکہ نماز میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ جو کہ (اعمالِ نمازِ فجر تک قلمبند کرتے رہتے ہیں) فجر کی نماز تک پھر سورج نکلنے تک ٹھہر جا یعنی

تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيسَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ وَقَصَّ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْعَبَّاسُ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

نماز نہ پڑھ جب تک سورج ایک نیزہ یا دو نیزے کے برابر بلند ہو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں نکلتا ہے۔ کافر اس وقت اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اس کے بعد چاہے جتنی نماز پڑھ کیونکہ فرشتے نماز میں آتے ہیں (اجر تحریر کرتے جاتے ہیں) یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے پھر رک جا اس لئے کہ اس وقت دوزخ جوش میں ہوتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جب سورج ڈھل جائے پھر چاہے جس قدر نماز پڑھ عصر تک کیونکہ نماز میں ملائکہ آتے ہیں اس کے بعد سورج غروب ہونے تک ٹھہر جا کیونکہ سورج شیطان کی دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کافر اس وقت اس کی پوجا کرتے ہیں۔ (راوی نے) طویل ترین واقعہ بیان کیا۔ عباس بن سالم کہتے ہیں کہ ابو سلام نے مجھ سے بسند ابی اُسامہ اسی طرح حدیث بیان کی۔ مگر جو مجھ سے نادانستہ طور پر غلطی ہوگئی ہو تو میں استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

۱۲۶۴ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۶۴: مسلم بن ابراہیم' وہیب' قدامہ بن موسیٰ' ایوب بن حصین' ابوعلقمہ' حضرت یسار مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورج نکلنے کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ اے یسار! (ایک مرتبہ) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم لوگ ایسی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو حاضر ہے وہ ان لوگوں کو جو کہ غائب ہیں اطلاع کر دے کہ جب طلوعِ فجر ہو تو دو رکعت کے علاوہ اور کوئی نماز نہ پڑھو۔

۱۲۶۵ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۶۵: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' حضرت اسود اور مسروق نے کہا کہ ہم لوگ شہادت دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر دو رکعت نہ پڑھتے ہوں۔

خلاصۃ الباب: عصر کے بعد نوافل درست نہیں جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے مذکورہ حدیث کے بارے میں

محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ آپ نے وہ دو رکعات ظہر کی سنت قضا پڑھی تھیں بعض نے کہا کہ یہ صرف آپ کی خصوصیت تھی بعض نے کہا کہ آپ نے (سفر میں) عصر کی فرض پڑھی: تهيف المراد بالصلوة ههنا فرض العصر لا صلوة بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس (بذل المجهود ص ٢٦٨' ج٢) نیز بذل المجهود میں ہے وهو الثابت روى الطبرانى فى مسند الشاميين عن جابر قال سالنا نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم هل راتين رسو الله صلى الله عليه وسلم يصلى الركعتين قبل المغرب الحديث فاجاب نسائه اللاتى يعلمن من علمه ما لا يعلمه غيرهن بالنفى عنه واجاب ابن عمر بنفيه عن الصحابة۔ (بذل المجهود ص ٢٧٠' ج٢)

١٢٦٦: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهَى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهَى عَنْ الْوِصَالِ۔

١٢٦٦: عبید اللہ بن سعد' ان کے چچا' ان کے والد' ابن اسحاق' محمد بن عمرو بن عطاء' حضرت ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھتے تھے۔ لیکن دوسرے کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھتے تھے لیکن دوسرے کو منع فرماتے تھے۔

بَاب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِب

باب: مغرب سے پہلے سنت پڑھنا

١٢٦٧: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

١٢٦٧: عبید اللہ بن عمر' عبد الوارث بن سعید' حسین المعلم' عبد اللہ بن بریدہ' حضرت عبد اللہ بن مزنی سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو۔ جس کا دل چاہے اس بات سے خوف کرے کہ لوگ اس کو سنت نہ سمجھ لیں۔

مغرب سے قبل سنت:

صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ انہوں نے مغرب سے قبل نوافل نہیں پڑھے اور احناف کے نزدیک بھی مغرب سے قبل نوافل درست نہیں اور مذکورہ حدیث کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل بذل المجہود شرح ابوداؤد ص ۲۷۰ ج ۲ میں مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قبل مغرب جس نماز کا مذکورہ روایت میں ذکر ہے وہ قضا نماز تھی نیز ازواج مطہراتؓ اور کبار صحابہؓ کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ حضرات مغرب سے قبل نماز نہیں پڑھتے تھے جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: نهى ابراهيم النخعى عنهما فيما رواه ابوحنيفة عن حماد بن ابى سليمان عنه انه نهى عنهما وقال ان رسول الله ﷺ وابابكر و عمر لم يكونوا يصلونهما وما زاده ابن حبان على ما فى الصحيحين من ان النبى ﷺ صلاهما لا يعارض ما ارسله النخعى من انه ﷺ لم يصلهما لجواز كون ما صلاه قضاء عن شىء۔ (بذل المجهود ص ٢٧٠' ج ٢)

۱۲۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَآكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔

۱۲۶۸: محمد بن عبدالرحیم' سعید بن سلیمان' منصور بن ابی اسود' مختار بن فلفل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عہدِ نبوی میں دو رکعت مغرب سے قبل پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مختار بن فلفل نے عرض کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اس کا حکم فرمایا اور نہ اس سے منع فرمایا۔

۱۲۶۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ۔

۱۲۶۹: عبداللہ بن محمد نفیلی' ابن علیہ' جریری' عبداللہ بن بریدہ' حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے۔ پھر فرمایا دو اذانوں کے درمیان نماز ہے جس کا دِل چاہے پڑھے۔ دو اذان سے مُراد اذان و اقامت ہے۔

۱۲۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا وَرَخَّصَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ هُوَ شُعَيْبٌ يَعْنِي وَهِمَ شُعْبَةُ فِي اسْمِهِ۔

۱۲۷۰: ابن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' ابوشعیب' حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص کو دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیکن انہوں نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی اجازت دی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو فرماتے سنا کہ شعبہ کو نام کے بتلانے میں وہم ہو گیا صحیح نام شعیب ہے نہ کہ ابی شعیب۔

بَاب صَلَاةِ الضُّحَى

باب: نمازِ چاشت کے احکام

تشریح : اکثر حضرات کے نزدیک نمازِ چاشت بھی وہی اشراق کی نماز ہے جو کہ سورج کے ایک نیزہ یا دو نیزہ کے برابر ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز وہ ہے جو اشراق کے بعد پڑھی جائے ڈیڑھ پہر کے قریب۔ بہر حال اس نماز کے بہت سے فضائل احادیث میں مذکور ہیں۔

۱۲۷۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۱۲۷۱: احمد بن منیع' عباد بن عباد (دوسری سند) مسدد' حماد بن زید معنیٰ' واصل' یحییٰ بن عقیل' یحییٰ بن یعمر' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت

زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَةُ أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِءُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ زَادَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَقْضِي شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حِلِّهَا أَلَمْ يَكُنْ يَأْثَمُ۔

ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جس وقت صبح طلوع ہوتی ہے تو انسان کے ہر ایک جوڑ (عضو) پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے۔ وہ شخص جس سے ملاقات کرے اس کو سلام کرے تو یہ ایک صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا' ایک صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ شے ہٹا دینا ایک صدقہ ہے اور بیوی سے ہمبستری کرنا ایک صدقہ ہے اور تمام کیلئے چاشت کی دو رکعات کافی ہیں عباد کی حدیث پوری ہے۔ مسدد نے ''الامر'' اور ''نہی'' کا تذکرہ نہیں کیا اور اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ (حماد نے) کہا ایسے اور ایسے۔ ابن منیع کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص (زوجہ سے ہمبستری کر کے) شہوت پوری کرتا ہے تو اس کو صدقہ کا اجر کس طرح ملے گا؟ آپ نے ارشادفرمایا کہ اگر وہ شخص حرام موقعہ پر شہوت پوری کرتا تو کیا گنہگار نہ ہوتا؟ (اسلئے جب حرام کاری میں گناہ ہے تو جائز کام میں اجر وثواب کیوں نہ ہو)۔

١٢٧٢: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ فَلَهُ بِكُلِّ صَلَاةٍ صَدَقَةٌ وَصِيَامٍ صَدَقَةٌ وَحَجٍّ صَدَقَةٌ وَتَسْبِيحٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ فَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ثُمَّ قَالَ يُجْزِءُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَا الضُّحَى۔

١٢٧٢: وہب بن بقیہ' خالد' واصل' یحییٰ بن عقیل' یحییٰ' حضرت ابوالاسود دیلمی' سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں انہوں نے یہ فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص کے ہر ایک عضو پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے پھر اس کے لئے ہر نماز صدقہ ہے اور ہر روزہ ایک صدقہ ہے اور حج ایک صدقہ ہے اور ہر ایک تسبیح ایک صدقہ اور ہر ایک تکبیر ایک صدقہ اور ہر ایک الحمدللہ کہنا ایک صدقہ ہے اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اعمالِ صالحہ کو بیان کر کے فرمایا کہ ان تمام کے بدلے سے ایک شے کافی ہے اور وہ ہے نمازِ چاشت کی دو رکعات۔

١٢٧٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ

١٢٧٣: محمد بن سلمہ مرادی' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' زبان بن خالد' سہل بن حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جو شخص نمازِ فجر پڑھ کر اس

الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز ادا کی ہے وہ چاشت کی دو رکعت پڑھ لے اور اس اثناء میں صرف بھلائی کی گفتگو کرے تو اس شخص کی مغفرت کر دی جائے گی اگر چہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

۱۲۷۴: ابوتوبہ الربیع بن نافع' ہیثم بن حمید' یحییٰ بن الحارث' قاسم ابی عبد الرحمٰن' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا اور اس اثناء میں لغو کام نہ کرنا ایسا (نیک) عمل ہے کہ جو علیین میں لکھا جاتا ہے۔

علیین کیا ہے؟:

علیین ساتویں آسمان کو کہتے ہیں بعض حضرات نے فرمایا کہ ملائکہ کے دفتر کا نام علیین ہے کہ جس میں نیک اعمال درج کئے جاتے ہیں۔

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَبِي شَجَرَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ۔

۱۲۷۵: داؤد بن رشید' ولید' سعید بن عبد العزیز' مکحول' کثیر بن مرہ' حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے بنی آدم دن کے شروع حصہ کی چار رکعات ناغہ نہ کر' میں تجھ کو کافی ہوں گا دن کے آخر تک (یعنی اگر دن کے شروع حصہ میں نماز (اشراق کی نماز) پڑھ لے گا تو تمام دن اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہوگا)

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَحْمَدُ

۱۲۷۶: احمد بن صالح' احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' عیاض بن عبد اللہ بن مخرمہ بن سلیمان' کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نمازِ چاشت آٹھ رکعات پڑھیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔ امام ابوداؤد نے احمد بن صالح سے نقل کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نماز چاشت پڑھی پھر اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی۔

بْنُ صَالِحٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ سُبْحَةَ الضُّحَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِنَّ أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحَى بِمَعْنَاهُ۔

ابن سرح نے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حدیث میں چاشت کی نماز کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۲۷۷ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ۔

۱۲۷۷: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو بن مرہ' حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت اُمّ ہانیؓ کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت ادا کرتے دیکھا انہوں نے بیان فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکّہ مکرمہ فتح کیا آپ نے ان کے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعات ادا فرمائیں۔ پھر اس کے بعد سے کسی شخص نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہ دیکھا۔

۱۲۷۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

۱۲۷۸: مسدد' یزید بن زریع' الجریری' حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ آپ نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں البتہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ نماز ادا فرماتے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ دو سورتوں کو ملا کر تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا مفصلات میں سے (یعنی سورۂ حجرات سے لے کر ختم قرآن تک)۔

۱۲۷۹ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۷۹: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز چاشت نہیں ادا فرمائی تھی البتہ میں (نمازِ چاشت) پڑھتی ہوں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو اس بنا پر ترک فرما دیتے کہ لوگ اس کو کرنے لگیں گے اور وہ (عمل اُمت پر) فرض ہو جائے گا حالانکہ وہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دِل سے پسند ہوتا۔

نمازِ چاشت:

اگرچہ بظاہر مذکورہ احادیث سے آپ سے نمازِ چاشت کے نہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے لیکن مسلم شریف کی روایت اور دیگر روایات سے آپ سے نمازِ چاشت کی چار رکعات کا پڑھنا ثابت ہے اور اس سلسلہ میں علماء نے تفصیلی بحث کی ہے بذل المجہود

شرح ابوداؤد ص ۲۷۳ پر اس مسئلہ میں تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

۱۲۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا فَكَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ (ﷺ)۔

۱۲۸۰: ابن نفیل احمد بن یونس' زہیر' حضرت سماک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اکثر میں آپ کے ہمراہ بیٹھتا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ پر نمازِ فجر ادا فرماتے تھے اس مقام سے سورج طلوع ہونے تک نہ اُٹھتے۔ اس کے بعد آپ (نمازِ اشراق کے لئے کھڑے ہوتے ﷺ)۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۷ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۸

بَاب فِي صَلَاةِ النَّهَار

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

باب: دن کے وقت کی نماز کے احکام

۱۲۸۱: عمرو بن مرزوق' شعبہ' یعلیٰ بن عطاء' علی بن عبد اللہ البارقی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب و روز کی نماز دو' دو رکعات ہیں۔

رات اور دن کی نماز:

مراد یہ ہے کہ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا چاہئے' یا ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھنا چاہئے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز نفل (رات اور دن دونوں میں) دو دو رکعات پڑھنا بہتر ہے۔

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَاءَسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُولَ اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ أَبُو دَاوُد عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى قَالَ إِنْ شِئْتَ مَثْنٰى وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا۔

۱۲۸۲: احمد بن مثنیٰ' معاذ بن معاذ' شعبہ' عبدربہ بن سعید' انس بن ابی انس' عبداللہ بن نافع' عبداللہ بن حارث' حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز دو دو رکعات ہیں اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد (التحیات) پڑھو۔ اس کے بعد اپنی مشکل و ناداری کا اظہار کرو اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگو اور کہو یا اللہ یا اللہ' جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی اس طرح دُعا نہیں مانگی) تو اس کی نماز ناتمام ہے۔ امام ابوداؤد سے معلوم کیا گیا کہ رات کے وقت کی نماز دو' دو رکعات ہیں فرمایا خواہ دو دو رکعات پڑھو خواہ چار چار رکعات پڑھو۔

بَاب صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ

باب: صلوٰۃ التسبیح

۱۲۸۳: عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم نیشاپوری' موسیٰ بن عبدالعزیز' حکم بن ابان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً۔

سے فرمایا کہ چچا جان کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں' کیا میں آپ کو تحفہ نہ عطا کروں' کیا آپ کو (دین کی) دس باتیں نہ سکھاؤں کہ جب آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے' بھول کر کیے ہوئے اور قصداً کیے ہوئے' صغیرہ اور کبیرہ' ظاہری اور پوشیدہ (تمام قسم کے) گناہ معاف فرما دے۔ یہ کہ آپ چار رکعات پڑھیں اور ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اور ایک (اور کوئی) سورت پڑھیں۔ تلاوت سے فراغت کے بعد پہلی رکعت میں کھڑے کھڑے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ (پڑھیں) پھر آپ رکوع میں دس مرتبہ اسی طرح پڑھیں (یعنی سبحان اللہ الخ) پھر رکوع سے سر اُٹھا کر (قومہ میں) دس مرتبہ۔ اس کے بعد سجدہ میں بھی دس مرتبہ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دس مرتبہ' اس کے بعد دوبارہ سجدہ میں جا کر دس مرتبہ۔ پھر سجدے سے سر اُٹھا کر دس مرتبہ یہ کُل ملا کر ۷۵ مرتبہ ہوا۔ چاروں رکعات میں آپ اسی طرح کریں۔ اگر ممکن ہو تو روزانہ یہ نماز (صلوٰۃ التسبیح) ایک مرتبہ پڑھ لیں ورنہ ہر ایک جمعہ کے دن ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں' اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں ورنہ سال میں ایک مرتبہ (یہ نماز) پڑھ لیا کریں اگر یہ (بھی) نہ ہو سکے تو زندگی بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

صلوٰۃ التسبیح:

اس نماز میں ہر ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا چاہئے یہاں تک کہ چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ کی تعداد مکمل ہو جائے اس کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ تو وہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں مذکور ہے جس میں کھڑے ہونے کی حالت میں پندرہ مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے اور اس کے بعد سجدہ تک ہر ایک نقل و حرکت پر دس دس مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے اور دوسرے سجدہ کے بعد جلسہ استراحت میں بھی دس مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے اور اس کا دوسرا طریقہ ایک اور ہے اور اس میں کھڑے ہونے کی حالت میں ۲۵ مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے گا یعنی پندرہ مرتبہ قرأت سے پہلے اور دس مرتبہ قرأت کے بعد یہ دونوں طریقے درست ہیں اور احناف کے نزدیک اس نماز میں جلسہ استراحت بلا کراہت درست ہے بہر حال اس نماز کے احادیث میں بے شمار فضائل مذکور ہیں اور صلوٰۃ التسبیح کی چار

رکعات دن اور رات دونوں میں ایک سلام سے مشروع ہیں۔ وھذہ ان تصلی اربع رکعات ظاھر وانه بتسلیم واحد لیلًا کان او نهارًا تقراء فی کل رکعته فاتحة الکتاب و سورة' الخ (بذل المجهود ص ۲۷۶' ج ۲)

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يَرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً قَالَ إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا وَتَحْمَدَ عَشْرًا وَتُكَبِّرَ عَشْرًا وَتُهَلِّلَ عَشْرًا ثُمَّ تَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكَعَاتِ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ خَالُ هِلَالٍ الرَّأْيِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ فَقَالَ حَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۸۴: محمد بن سفیان ایلی' حبان بن ہلال ابوحبیب' مہدی بن میمون' عمرو بن مالک' حضرت ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث رسول بیان کی کہ جس کو صحبت نبوی کا شرف حاصل تھا لوگوں کا گمان تھا کہ وہ شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم' کل میرے پاس آنا میں تم کو عطا کروں گا' بخشش کروں گا' عنایت کروں گا حتی کہ میں (اس گفتگو سے) یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کل مال دولت عنایت فرمائیں گے۔ (چنانچہ جب میں اگلے روز آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت دن ڈھل جائے تم کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعات (صلوٰۃ التسبیح) پڑھو اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔ لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے تو سیدھے بیٹھے رہو اور کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس مرتبہ کہہ لو پھر چاروں رکعات میں اسی طرح کرو روئے زمین پر بسنے والے انسانوں سے اگر تمہارے گناہ زیادہ بھی ہوئے تو اس نماز کے سبب معاف کر دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں سورج ڈھلنے پر یہ نماز نہ پڑھ سکوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دن' رات میں کسی بھی وقت پڑھ لو۔ (سوائے اوقاتِ ممنوعہ کے) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حبان بن ہلال' ہلال الرائی کے ماموں ہیں' ابوداؤد نے فرمایا کہ مستمر بن الریان' ابوالجوزاء' عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً منقول ہے اور روح بن المسیب' جعفر بن سلیمان' عمرو بن مالک نکری' ابوالجوزاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح مروی ہے البتہ روح (راوئ حدیث) کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۱۲۸۵ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا قَالَ فِي حَدِيثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ۔

۱۲۸۵: ابوتوبہ الربیع بن نافع' محمد بن مہاجر' حضرت عروہ بن رویم انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر سے ارشاد فرمایا بقیہ حدیث کے وہی الفاظ ہیں جو کہ مہدی بن میمون نے نقل فرمائے۔ لیکن اس روایت میں اس جملہ کا اضافہ ہے کہ انہوں نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بارے میں فرمایا۔ الخ

باب رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلَّيَانِ

باب: بعد مغرب کی دوسنت کس جگہ پڑھی جائیں؟

۱۲۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ۔

۱۲۸۶: ابوبکر بن ابی الاسود' ابومطرف محمد بن ابی وزیر' محمد بن موسیٰ الفطری' سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہؓ اپنے والد سے اور اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے آپ نے وہاں نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ نماز سے فراغت کے بعد دیکھا کہ لوگ نمازِ نفل پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نماز تو گھروں میں پڑھنے کی ہے۔ (یعنی یہ نماز گھروں میں پڑھنا افضل ہے)

۱۲۸۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطِيلُ الْقِرَائَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ وَأَسْنَدَهُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۷: حسین بن عبدالرحمٰن الجرجرائی' طلق بن غنام' یعقوب بن عبداللہ' جعفر بن ابی مغیرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی سنتوں میں لمبی تلاوت کرتے۔ یہاں تک کہ اہلِ مسجد اِدھر اُدھر ہو جاتے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نصر المجدر نے یعقوب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ بِمَعْنَاهُ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ

۱۲۸۸: احمد بن یونس' سلیمان بن داؤد عتکی' یعقوب' جعفر' حضرت سعید بن جبیرؒ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حمید کے واسطہ سے' یعقوب سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں جو روایت آپ لوگوں کو بواسطہ جعفر عن سعید بن جبیر عن

يَقُولُ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ مُسْنَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم سناؤں' وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہوگی۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: سنت عشاء کے احکام

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ بَشِيرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطَعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثَقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ۔

۱۲۸۹: محمد بن رافع' زید بن حباب' مالک بن مغول' مقاتل بن بشیر عجلی' حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار یا چھ رکعات پڑھیں۔ ایک مرتبہ رات کو بارش ہوگئی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چمڑا بچھا دیا۔ میں گویا اب بھی اس چمڑے کو دیکھ رہی ہوں کہ اس میں ایک سوراخ ہے اور اس میں سے پانی بہہ رہا ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی مٹی سے کپڑوں کو بچاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: احکامِ تہجد

تہجد کا حکم:

اسلام کے شروع زمانہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کم از کم ایک تہائی رات اور زیادہ سے زیادہ دو تہائی رات تک عبادت کرنا ضروری تھا۔ ان حضرات کو رات کا نصف حصہ یا تہائی حصہ گزرنے وغیرہ کا اندازہ نہ ہوتا۔ وہ حضرات شام سے ہی صبح تک عبادت میں لگ جاتے۔ یہاں تک کہ ان کے پاؤں پر ورم آ جاتا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ فرمایا اور یہ حکم فرمایا کہ قرآن میں سے جو آسان ہو وہ پڑھ لو (سورۂ مزمل) بہر حال یہ فرضیت ختم ہوگئی بعض حضرات کی رائے ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ فرضیت ختم ہوئی لیکن آپ کے لئے باقی رہی واللہ اعلم۔

بَابُ نَسْخِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّيْسِيرِ فِيهِ

باب: فرضیت تہجد کی تنسیخ اور اس میں آسانی کے احکام

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۲۹۰: احمد بن محمد المروزی بن شبویہ علی بن حسین' یزید النحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مزمل میں ارشاد

يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ [المزمل ۲۰۱] نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ [المزمل ۲۰] وَنَاشِئَةَ اللَّيْلِ [المزمل ۴] أَوَّلَهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتَى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا [المزمل ۶] هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ ﴿ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴾ [المزمل ۷] يَقُولُ فَرَاغًا طَوِيلًا۔

فرمایا: ﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ﴾ اس آیت کریمہ کو اسی سورت کی آیت کریمہ: ﴿عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ سے منسوخ کر دیا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جان لیا کہ تم لوگ اس کو (تہجد کو) پورا نہ کر سکو گے پھر تم لوگوں پر معافی بھیج دی (یعنی تہجد کی فرضیت منسوخ کر دی) اس لئے قرآن (میں سے) جس قدر آسان ہو وہ پڑھو اور آیت کریمہ: ﴿نَاشِئَةَ اللَّيْلِ﴾ سے مراد رات کے پہلے حصہ میں جاگنا مراد ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز رات کے پہلے حصہ میں ہی ہوتی تھی۔ تو اس میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ یہ پہلا حصہ قیام اللیل کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے نہایت ہی مناسب ہے اور یہ اس لئے کہ انسان جب سو جاتا ہے تو اسے معلوم نہیں کہ کب بیدار ہو (اس لئے سونے سے پہلے ہی اس فریضہ کو ادا کر لو) اور ﴿أَقْوَمُ قِيلًا﴾ سے مراد یہ ہے کہ قرآن سمجھنے کے لئے یہ وقت بہت بہتر ہے اور ﴿إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا﴾ کا مطلب یہ ہے کہ دن کے وقت دُنیاوی اُمور میں مشغولیت ہوتی ہے اس لئے رات کا وقت عبادت میں لگاؤ۔

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى نَزَلَ آخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةٌ۔

۱۲۹۱: احمد بن محمد المروزی، وکیع، مسعر، سماک الحنفی، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب سورۂ مزمل کا ابتدائی حصہ نازل ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم راتوں کو اتنا قیام کرتے جتنا رمضان المبارک میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اس سورہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور اس درمیان میں ایک سال کا وقفہ ہے۔

بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: شب بیداری کے احکام

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ

۱۲۹۲: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالزناد، الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ لگاتا ہے ہر ایک گرہ پر یہ جماتا ہے کہ ابھی بہت رات باقی ہے (ابھی اور سوتے رہو) پس اگر وہ شخص جاگ جائے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو ایک

فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز میں مشغول ہو جائے تو تیسری گرہ (بھی) کھل جاتی ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو انسان ہشاش بشاش اور چاق و چوبند ہو کر اُٹھتا ہے ورنہ بدمزاج اور سست ہو کر اُٹھتا ہے۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا۔

۱۲۹۳: محمد بن بشار' ابوداؤد' شعبہ' یزید بن خمیر' حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز نہ چھوڑ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو ناغہ نہیں کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مریض یا سست ہو جاتے تو اس نماز کو بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

۱۲۹۴: ابن بشار' یحییٰ' ابن عجلان' قعقاع' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو کہ رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور اپنی اہلیہ کو بیدار کرے اگر وہ عورت بیدار نہ ہو تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو کہ رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بیدار کرے۔ اگر شوہر بیدار نہ ہو تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ الْمَعْنَى عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا

۱۲۹۵: ابن کثیر' سفیان' مسعر' علی بن الاقمر (دوسری سند) محمد بن حاتم بن بریع' عبیداللہ بن موسیٰ' شیبان' اعمش' علی بن الاقمر' الاغر' حضرت ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مرد اپنی بیوی کو رات کو جگائے پھر وہ دونوں نماز ادا کریں تو شوہر ذاکرین میں لکھا جائے گا اور بیوی ذکر کرنے والیوں میں لکھی جائے گی ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مرفوعاً بیان نہیں کیا۔ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی تذکرہ نہیں بلکہ ابوسعید کی طرف نسبت کی گئی ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان سے ابن مہدی نے یہ روایت نقل کی میرا گمان یہ ہے کہ اس میں حضرت ابوہریرہ

هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ۔

رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے نیز بیان کیا کہ سفیان کی حدیث موقوف ہے۔

بَاب النُّعَاسِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں اونگھنے کا بیان

١٢٩٦: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ۔

١٢٩٦: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہئے کہ سو جائے۔ یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ اگر اونگھ کی حالت میں نماز پڑھے گا تو ہو سکتا ہے کہ اپنے لئے بجائے استغفار کے بددعا کرنے لگے۔

١٢٩٧: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ۔

١٢٩٧: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کے وقت (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑا ہوا اور قرآن پڑھتے وقت زبان لڑکھڑانے لگے اور جو وہ پڑھے وہ سمجھ میں نہ آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ سو جائے (اور نیند پوری کر کے نماز ادا کرے)۔

١٢٩٨: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُصَلِّي فَإِذَا أَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِتُصَلِّ مَا أَطَاقَتْ فَإِذَا أَعْيَتْ فَلْتَجْلِسْ قَالَ زِيَادٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ فَقَالَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

١٢٩٨: زیاد بن ایوب' ہارون بن عباد الازدی' اسمٰعیل بن ابراہیم' عبدالعزیز' انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی ہوئی ہے۔ دریافت فرمایا کہ یہ کس لئے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ رسّی حمنہ بنت جحش کی ہے وہ نماز پڑھتی ہیں اور جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں تو وہ اس رسّی سے سہارا لے لیتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جس قدر قوت ہو اسی حد تک نماز ادا کرے جب تھکن ہو جائے تو بیٹھ جائے۔ زیاد کہتے ہیں کہ روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ رسّی کیسی ہے؟ عرض کیا گیا کہ زینب کی ہے وہ نماز پڑھتی ہیں جب (نماز پڑھتے پڑھتے) ان کو سستی ہو جاتی ہے یا وہ تھک جاتی ہیں تو اس رسّی کو تھام لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس رسّی کو کھول ڈالو اور ہر شخص کی طبیعت میں جب تک نشاط رہے نماز پڑھے اور جب سستی آ

جائے یا تھکن ہو جائے تو بیٹھ جائے۔

بَاب مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

باب: جس شخص کا وظیفہ چھوٹ جائے اس کو کیا کرنا چاہئے؟

۱۲۹۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ الْمَعْنَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

۱۲۹۹: قتیبہ بن سعید، صفوان، عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان (دوسری سند) سلیمان بن داؤد، محمد بن سلمہ المرادی، ابن وہب (یہ روایت روایت بالمعنی ہے) یونس، ابن شہاب، سائب بن یزید، عبیداللہ، عبدالرحمٰن بن عبد، ابن وہب بن عبدالقاری، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنا اور داور وظیفہ پڑھے بغیر سو جائے تو صبح کو بیدار ہو کر اس کو فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو (اس کے نامہ اعمال میں) اسی طرح لکھا جائے گا جیسے اس نے (مقررہ وظیفہ وغیرہ) رات کو پڑھ لیا ہو۔

بَاب مَنْ نَوَى الْقِيَامَ فَنَامَ

باب: رات کو بیدار ہونے کی نیت سے سویا لیکن بیدار نہ ہو سکا

۱۳۰۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رَضِيٌّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنِ امْرِءٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

۱۳۰۰: قعنبی، مالک، محمد بن المنکدر، سعید بن جبیر، ایک شخص، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو کہ رات کو نماز پڑھتا ہو پھر کسی رات اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے مگر اس کے لئے (ناغہ شدہ) رات کا بھی اَجر لکھا جائے گا اور اس کا سونا صدقہ ہوگا۔

بَاب أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ

باب: عبادت کے لئے رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟

۱۳۱۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ

۱۳۰۱: قعنبی، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوعبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ

أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کی آخر تہائی رہ جاتی ہے تو ہمارا پروردگار (عرش سے) آسمانِ دُنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے کون شخص دُعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دُعا قبول کروں۔ مجھ سے کون شخص (مراد) مانگتا ہے کہ میں اس کی مراد پوری کروں۔ کون شخص مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کی بخشش کروں۔

اللہ تعالیٰ کا آسمان پر اُترنا:

حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ رات کے پہلے دو تہائی حصّے گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر تشریف فرما ہوتے ہیں یعنی رحمت الٰہی متوجہ ہوتی ہے اور بندہ اس وقت جو دُعا مانگتا ہے اس کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حدیث بالا کا مفہوم تو صرف اسی قدر ہے جو کہ عرض کیا گیا لیکن اس حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے آسمانِ دُنیا کی طرف اللہ تعالیٰ تشریف لاتے ہیں تو اس کی وجہ سے معتزلہ خوارج اور متکلمین نے علمی مباحث کئے ہیں جبکہ جمہور سلف اور محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی یہ رائے ہے کہ یہ احادیث متشابہات میں سے ہے لیکن نزول یعنی اُترنے کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی کیفیت کے بارے میں خاموشی کا حکم ہے اور یہ ایک علمی بحث ہے اور اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث علامہ مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم نے (درسِ ترمذی ص ۲۰۱ تا ۲۰۵ (مطبوعہ دیوبند) ج ۲ اور صاحب بذل المجہود نے ص ۲۸۲ ج ۲ پر فرمائی ہے)۔

بَاب وَقْتِ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ

باب: بوقت شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت اُٹھتے تھے؟

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُوقِظُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ فَمَا يَجِيءُ السَّحَرُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهِ۔

۱۳۰۲: حسین بن یزید الکوفی، حفص، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار فرما دیتا پھر صبح ہونے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وظیفہ (اور درود وغیرہ) سے فارغ ہو جاتے۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَهَذَا حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي قَالَتْ

۱۳۰۳: ابراہیم بن موسیٰ، ابو الاحوص (دوسری سند) ہناد، ابو الاحوص اور یہ حدیث ابراہیم، اشعث، حضرت مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع

كَانَ إِذَا سَمِعَ الصُّرَاخَ قَامَ فَصَلَّى۔

فرما دیتے۔

۱۳۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۳۰۴: ابوتوبہ' ابراہیم بن سعد' سعد' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) میرے پاس آرام فرماتے تو صبح کو آپ سوتے ہوئے ہوتے تھے (کیونکہ آپ تہجد سے فارغ ہوکر آرام فرماتے جب صبح ہوتی تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے)۔

۱۳۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى۔

۱۳۰۵: محمد بن عیسیٰ' یحییٰ بن زکریا' عکرمہ بن عمار' محمد بن عبد اللہ الدولی' عبدالعزیز' حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی حادثہ پیش آجاتا تو نماز شروع فرما دیتے۔

۱۳۰۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔

۱۳۰۶: ہشام بن عمار' الہقل بن زیاد' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہتا تھا آپ کے وضو اور (دیگر) ضرورت کے لئے پانی پیش کرتا۔ آپ نے ایک روز فرمایا مانگو مجھ سے کیا مانگتے ہو؟ عرض کیا کہ جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ؟ عرض کیا کہ صرف یہی۔ میری مدد کر اپنے لئے بہت زیادہ سجدہ کر کے (یعنی زیادہ سے زیادہ سجدہ کیا کر نماز پڑھا کر میں تمہاری شفاعت کروں گا)۔

۱۳۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴾ [السجدة ۱۶] قَالَ كَانُوا يَتَيَقَّظُونَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّونَ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ قِيَامُ اللَّيْلِ۔

۱۳۰۷: ابوکامل' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ جو ارشادِ الٰہی ہے: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ﴾ الآیة یعنی ان لوگوں کی کروٹ ان کے بستروں سے علیحدہ رہتی ہیں (راتوں کو جاگتے رہتے ہیں) خوف کرتے ہوئے' اُمید کرتے ہوئے اپنے پروردگار کو پکارتے رہتے ہیں (اس سے) مراد یہ ہے کہ وہ لوگ (جن کے بارے میں مذکورہ آیت نازل ہوئی) عشاء اور مغرب کے درمیان نماز پڑھتے تھے۔ حسن فرماتے تھے کہ اس سے تہجد مراد ہے۔

١٣٠٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَكَذَٰلِكَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ۔

١٣٠٨: محمد بن مثنیٰ‘ یحییٰ بن سعید‘ ابن عدی‘ سعید‘ قتادہ‘ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ﴾ الآیۃ یعنی رات کے کچھ حصہ میں سوتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ عشاء اور مغرب کے درمیان نماز پڑھتے تھے یحییٰ کی روایت میں ہے کہ ارشادِ الٰہی: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ﴾ سے بھی یہی مراد ہے۔

بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ

باب: رات کی نماز کے دو رکعت سے آغاز کرنے کا بیان

١٣٠٩ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

١٣٠٩: ربیع بن نافع‘ ابوتوبہ‘ سلیمان بن حیان‘ ہشام بن حسان‘ ابن سیرین‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص رات کو بیدار ہو تو اوّلاً ہلکی پھلکی دو رکعات پڑھ لے۔

١٣١٠ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ لِيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَٰلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِيهِمَا تَجَوَّزْ۔

١٣١٠: مخلد بن خالد‘ ابراہیم ابن خالد‘ رباح‘ معمر‘ ایوب‘ ابن سیرین‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور جس میں اس جملہ کا اضافہ ہے: ثُمَّ يُطَوِّلْ بَعْدَ مَا شَاءَ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کو حماد بن سلمہ‘ زہیر بن معاویہ‘ ایک جماعت نے ہشام کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔ اسی طرح ایوب‘ ابن عون نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا اور ابن عون نے محمد بن سیرین سے روایت نقل کی۔ اس میں یہ لفظ ہے۔ فِيهِمَا تَجَوَّزْ۔

١٣١١ : حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ

١٣١١: ابن حنبل‘ احمد‘ حجاج‘ ابن جریج‘ عثمان بن ابی سلیمان‘ ازدی‘ عبید بن عمیر‘ عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا نماز میں دیر تک کھڑے رہنا۔

بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب: رات کی نماز کے دو دو رکعات ہونے کے بیان میں

۱۳۱۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى۔

۱۳۱۲: قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعات ہیں جب کسی کو وقت فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک (ہی) رکعت پڑھ لے تو وہ رکعت ہی پوری نماز کو طاق بنا دے گی۔

رات کی نماز:

حضرت امام ابو یوسف' امام محمد رحمۃ اللہ علیہما اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رات کے وقت کی نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے اور جائز دو دو رکعت بھی ہے لیکن اختلاف افضل اور غیر افضل ہونے میں ہے بہر حال اس مسئلہ میں فتویٰ جمہور اور حضرات صاحبین کے مسلک پر ہے کہ دو دو کر کے پڑھنا افضل ہے (درسِ ترمذی) نیز مذکورہ حدیث شریف کی تشریح میں صاحب بذل فرماتے ہیں: وسئل ابنِ عمر رضی اللہ عنہما ما معنی مثنی مثنی قال تسلم فی کل رکعتین الی ان قال قال الحافظ حمله الجمهور علی انه لبیان الافضل ویحتمل ان یکون للارشاد الی الاخف اذ السلام بین کل رکعتین اخف علی المصلی من الاربع' الخ (بذل المجهود ص ۲۸۵) حاصل یہ ہے کہ رات کی نماز چار رکعت اور دو رکعت دونوں طرح درست ہے۔

بَاب فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: نمازِ تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

۱۳۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى قَدْرِ

۱۳۱۳: محمد بن جعفر ورکانی' ابن ابی الزناد' عمرو بن ابی عمرو مولیٰ مطلب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے صحن میں قراءت فرماتے کہ حجرہ والوں کو بھی آواز سنائی دیتی۔

مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔

۱۳۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزُ۔

۱۳۱۴: محمد بن بکار بن ریان' عبد اللہ بن مبارک' عمران بن زائدہ' اپنے والد سے' ابوخالد الوالبی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی اُونچی آواز سے قراءت فرماتے اور کبھی دھیمی آواز سے' امام ابوداؤد نے فرمایا ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

۱۳۱۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ قَالَ وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ قَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا۔

۱۳۱۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (دوسری سند) حسن بن صباح' یحییٰ بن اسحٰق' حماد بن سلمہ' ثابت بنانی' عبداللہ بن رباح' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ہلکی آواز سے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ قراءت اُونچی آواز سے کر رہے ہیں۔ جب وہ دونوں حضرات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا اے ابوبکر! میں جب تمہارے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تم ہلکی آواز سے تلاوت کر رہے تھے (یعنی قراءت آہستہ آواز سے کر رہے تھے) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس ذات کو سنا رہا تھا کہ جس سے میں سرگوشی کر رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! میں جب تمہارے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تم اُونچی آواز سے قراءت کر رہے تھے' انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں سونے والے شخص کو جگا تا اور شیطان کو بھگا رہا تھا (یعنی زور سے اس لئے قراءت کر رہا تھا کہ جو سو رہے ہیں اُٹھ جائیں) حسن کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اپنی آواز کچھ بلند کرو اور اے عمر رضی اللہ عنہ تم آواز کو کچھ آہستہ کرو۔

۱۳۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنِ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۳۱۶: ابوحصین بن یحییٰ الرازی' اسباط بن محمد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ

عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ ارْفَعْ شَيْئًا وَلِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا زَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ قَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ۔

تذکرہ نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آواز اُونچی کرنے کو فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آواز ہلکی کرنے کو' بلکہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے تمہیں سنا کہ تم کچھ اس سورت میں سے تلاوت کر رہے تھے اور کچھ اس سورت میں سے۔ انہوں نے فرمایا یارسول اللہ یہ تمام کا تمام کلام (مقدس و) پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ ایک کلام کو دوسرے سے ملاتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب لوگوں نے درست کیا۔

۱۳۱۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ فُلَانًا كَأَيٍّ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فِي الْحُرُوفِ وَكَأَيٍّ مِنْ نَبِيٍّ۔

۱۳۱۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رات کے وقت ایک شخص اُٹھا اور اس نے بلند آواز سے قراءت کی۔ جب صبح ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے اس نے مجھے کئی آیاتِ کریمہ یاد دلائیں کہ جن کو میں بھول گیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہارون نحوی نے حماد بن سلمہ سے سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت نقل کی: ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ﴾ (الآیۃ) (پ:۴)

۱۳۱۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۳۱۸: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' اسماعیل بن اُمیہ' ابوسلمہ' حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو باآوازِ بلند تلاوت کرتے ہوئے سنا تو پردہ ہٹا کر فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنے اللہ سے سرگوشی کر رہا ہے دوسرے کو اپنی آواز سے تکلیف نہ پہنچائے اور نہ نماز یا قراءت میں دوسرے کے مقابلہ میں اپنی آواز اُونچی کرے۔

۱۳۱۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ

۱۳۱۹: عثمان بن ابی شیبہ' اسماعیل بن عیاش' بحیر بن سعد' خالد بن معدان' کثیر بن مرہ الحضرمی' عقبہ بن عامر جہنی' سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُونچی آواز سے قرآن کریم کی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

تلاوت کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے لوگوں کے سامنے خیرات کرنے والا اور ہلکی آواز سے تلاوت کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے پوشیدہ طریقہ سے خیرات کرنے والا۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رکعاتِ تہجد

۱۳۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الْفَجْرِ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

۱۳۲۰: ابن مثنیٰ' ابن ابی عدی' حنظلہ' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دس رکعات اور نمازِ وتر کی ایک رکعت' دو سنت فجر کل ملا کر تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۳۲۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

۱۳۲۱: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت شب گیارہ رکعات پڑھتے تھے ان میں ایک رکعت وتر کی نماز کی ہوتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعات سے فارغ ہوتے تو دائیں کروٹ پر آرام فرماتے۔

۱۳۲۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَنَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ نَصْرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ ثِنْتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَمْكُثُ فِي سُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ۔

۱۳۲۲: عبدالرحمٰن بن ابراہیم' نصر بن عاصم اور یہ لفظ دونوں نے ولید اور اوزاعی نے کہا ہے۔ نصر بن ابی ذئب نے اور اوزاعی زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد صبح صادق تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے' ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھتے اور سجدہ میں اتنی دیر ٹھہرتے کہ جتنی دیر کوئی شخص پچاس آیات پڑھے جب مؤذن اذان فجر سے فارغ ہوتا تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی دو رکعات پڑھتے اس کے بعد دائیں کروٹ پر آرام فرماتے۔ یہاں تک کہ مؤذن بلانے کے لئے حاضر ہوتا۔

١٣٢٣ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَسَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ۔

١٣٢٣: سلیمان بن داؤد مہری' ابن وہب' ابن ابی ذئب' عمرو بن حارث' یونس بن یزید' ابن شہاب' یہ روایت بھی گزشتہ روایت جیسی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے اور سجدہ اس قدر وقت تک کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص سر اُٹھانے سے قبل پچاس آیات پڑھ لے اور مؤذن جب اذانِ فجر سے فارغ ہوتا اور صبح ہو جاتی بقیہ حدیث گزشتہ روایت کی طرح ہے البتہ بعض حضرات کی روایت میں کچھ اضافہ ہے۔

١٣٢٤ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ فَيُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ۔

١٣٢٤: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام بن عروہ' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے ان میں سے پانچ رکعات وتر کی ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعات کے درمیان نہ بیٹھتے بلکہ آخر میں (بیٹھتے) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن نمیر نے ہشام سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

١٣٢٥ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

١٣٢٥: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے' جب فجر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو دو رکعات ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

١٣٢٦ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ الْوِتْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ

١٣٢٦: موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم' ابان' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔ اوّلاً آٹھ رکعات پڑھتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے' جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع میں جاتے اور اذانِ فجر اور تکبیر کے درمیان دو رکعات پڑھتے۔

فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۳۲۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

۱۳۲۷: قعنبی' مالک' سعید بن ابی سعید مقبری' حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور رمضان کے علاوہ میں آٹھ رکعات سے اضافہ نہیں فرماتے تھے' اوّلاً چار رکعتیں پڑھتے اور ان رکعات کی طوالت' خوبصورتی کو نہ پوچھ' اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے مت پوچھو ان کی طوالت اور خوبصورتی (خشوع وخضوع) کو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دِل نہیں سوتا۔

۱۳۲۸ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِأَبِيعَ عَقَارًا كَانَ لِي بِهَا فَأَشْتَرِيَ بِهِ السِّلَاحَ وَأَغْزُو فَلَقِيتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا قَدْ أَرَادَ نَفَرٌ مِنَّا سِتَّةٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأْتِ عَائِشَةَ فَأَتَيْتُهَا فَاسْتَتْبَعْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَأَبَى فَنَاشَدْتُهُ فَانْطَلَقَ مَعِي فَاسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ

۱۳۲۸: حفص بن عمر' ہمام' قتادہ' زرارہ بن اوفی' حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس کے بعد میں مدینہ منورہ آیا تا کہ وہاں کی اپنی زمین فروخت کر کے جہاد کے لئے ہتھیار خریدوں اور جہاد کے لئے چلا جاؤں۔ میری ملاقات چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے چھ افراد نے ایسا ہی کرنے کا ارادہ کیا تھا (یعنی بیویوں کو جہاد کے لئے طلاق دینے کا) تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تم لوگوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع بہتر ہے اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ان سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں معلوم کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں تمہیں اس شخصیت کے بارے میں بتاتا ہوں جو کہ آپ کے وتر کے بارے میں سب سے زیادہ جانتی ہے۔ تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ۔ میں وہاں جانے لگا اور

قَالَتْ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الَّذِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ أَوَّلَ هَذِهِ السُّورَةِ نَزَلَتْ فَقَامَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ خَاتِمَتُهَا فِي السَّمَاءِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَ آخِرُهَا فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَةً أُخْرَى لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَجْلِسْ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ هِيَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ

حکیم بن افلح سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ انہوں نے انکار کیا۔ میں نے ان کو قسم دی وہ میرے ہمراہ چلے گئے اس کے بعد ہم دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مبارک پر حاضر ہوئے اور ان سے آنے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے دریافت فرمایا کون؟ عرض کیا حکیم بن افلح، انہوں نے دریافت فرمایا تمہارے ساتھ دوسرا کون شخص ہے؟ حکیم نے کہا سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عامر کا بیٹا جو کہ غزوہ احد میں شہید ہوا (کیا وہی ہے) میں نے عرض کیا جی ہاں، انہوں نے فرمایا وہ کیا عمدہ شخص تھے عامر۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ارشاد فرمائیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارکہ کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ آپ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے۔ میں نے عرض کیا آپ کی رات کے نماز کے بارے میں بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کیا تم نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا جی ہاں ضرور پڑھی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب اس سورت کی پہلی آیات کریمہ نازل ہوئیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رات کو (نماز کے لئے) کھڑے رہنے لگے یہاں تک کہ ان حضرات کے قدم سوج گئے اور اس سورت کی اخیر کی آیات کریمہ آسمانوں میں بارہ ماہ تک رکی رہیں (یعنی نازل نہیں ہوئی تھیں) اس کے بعد سورۂ مزمل کی آخری آیات کریمہ نازل ہوئیں اس وقت رات کو نماز نفل پڑھنا ہو گیا جو کہ پہلے فرض تھا (یعنی تہجد کی فرضیت ختم ہو گئی) میں نے عرض کیا آپ کے وتر کی کیفیت بیان فرمائیں، انہوں نے فرمایا کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے لیکن نویں رکعت کے بعد (سلام پھیرتے تھے) اس کے بعد آپ دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ اے میرے چھوٹے بیٹے یہ تمام گیارہ رکعات ہوئیں۔ پھر جب آپ کمزور ہو گئے (بوجہ ضعیفی) اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعات وتر پڑھنے لگے چھٹی اور ساتویں رکعت میں بیٹھتے مگر سلام ساتویں رکعت میں پھیرتے۔ اس کے بعد آپ دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے۔ اے بیٹے! یہ

بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ۔

کُل ملا کر نو رکعات ہو گئیں اور آپ کسی رات میں شام سے لے کر صبح تک (نماز میں) کھڑے نہیں ہوئے (بلکہ درمیان میں آرام بھی فرماتے) اور آپ نے کبھی (بھی) ایک شب میں قرآن کریم ختم نہیں کیا اور کسی ماہ میں (بھی مسلسل) پورے ماہ روزے نہیں رکھے سوائے رمضان کے اور آپ جب کسی نماز کا آغاز فرماتے تو اس کو ہمیشہ پڑھتے اور جب آپ کو نیند غالب ہو جاتی (یا کوئی عذر یا مرض لاحق ہو جاتا) جس کی بنا پر رات کو نماز ناغہ ہو جاتی تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے۔ سعد بن ہشام نے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سن کر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور انہیں سنائی انہوں نے فرمایا واللہ یہی حدیث ہے۔ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میری بول چال ہوتی تو میں ان کے ہاں جا کر ان کی زبان مبارک سے یہ حدیث شریف سن لیتا۔ میں نے کہا کہ اگر یہ بات میرے علم میں ہوتی کہ ان کی اور آپ کی گفتگو نہیں ہے تو میں آپ کو یہ حدیث مبارک نہ سناتا۔

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً۔

۱۳۲۹: محمد بن بشار' یحییٰ بن سعید' سعید نے قتادہ سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد ہی بیٹھتے تھے۔ پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور دُعا کرتے۔ اس کے بعد ایسی آواز سے سلام پھیرتے جو کہ ہم لوگوں کو سنائی دیتی اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے۔ سلام پھیرنے کے بعد مزید ایک رکعت پڑھتے تھے یہ کل مل کر گیارہ رکعات ہوئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے اور سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے راوی نے اخیر حدیث تک بیان کیا۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ۔

۱۳۳۰: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر' سعید' سعید سے یحییٰ بن سعید کی طرح روایت منقول ہے اس میں یہ جملہ ہے کہ ہم لوگوں کو آپ کا سلام سنائی دیتا تھا۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ

۱۳۳۱: محمد بن بشار' ابن ابی عدی' سعید سے اسی طرح منقول ہے۔ ابن بشار نے یحییٰ بن سعید جیسی حدیث بیان کی لیکن اس میں یہ اضافہ

بَشَّارٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا۔

ہے کہ آپ سلام اس طریقہ سے پھیرتے کہ ہم لوگوں کو سلام سنائی دیتا۔

۱۳۳۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ وَيَنَامُ وَطَهُورُهُ مُغَطًّى عِنْدَ رَأْسِهِ وَسِوَاكُهُ مَوْضُوعٌ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ سَاعَتَهُ الَّتِي يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى يَقْعُدَ فِي الثَّامِنَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَقْرَأُ فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَهُ وَيَسْأَلَهُ وَيَرْغَبَ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً يَكَادُ يُوقِظُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شِدَّةِ تَسْلِيمِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَرْكَعُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الثَّانِيَةَ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَدَّنَ فَنَقَّصَ مِنَ التِّسْعِ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَهَا إِلَى السِّتِّ وَالسَّبْعِ وَرَكْعَتَيْهِ وَهُوَ قَاعِدٌ حَتَّى قُبِضَ عَلَى ذٰلِكَ ﷺ۔

۱۳۳۲: علی بن حسین الدرہمی' ابن ابی عدی' بہز بن حکیم' زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء باجماعت ادا فرماتے اس کے بعد گھر پر تشریف لا کر چار رکعات پڑھتے اس کے بعد بستر پر تشریف لاتے اور سو جاتے لیکن وضو کا پانی سرہانے ڈھکا ہوا رکھا رہتا اور مسواک (قریب) رکھی رہتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جس وقت ان کو (اُٹھانا چاہتا) اُٹھا دیتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور اچھی طرح وضو کرتے پھر مصلّٰی پر تشریف لاتے اور آٹھ رکعات پڑھتے اور ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اور ایک سورت جو اللہ کو منظور ہوتی قراءت کرتے اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے۔ آٹھویں رکعت سے فراغت کے بعد بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے اور جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہتے دُعا مانگتے اور اس سے مراد مانگتے اور اس کی طرف توجہ کرتے پھر اتنی بلند آواز سے ایک سلام پھیرتے کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے جاگ اُٹھیں اس کے بعد بیٹھے بیٹھے سورۂ الحمد شریف کی قراءت فرماتے اور بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے پھر بیٹھے بیٹھے دوسری رکعت بھی پڑھتے اور بیٹھ کر رکوع و سجدہ کرتے پھر جب تک اللہ کو منظور ہوتا دُعا مانگتے اس کے بعد سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہو جاتے اور ہمیشہ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو رکعات میں سے دو رکعت کم کر دیں اور چھ سات رکعات کھڑے ہو کر اور دو رکعات بیٹھ کر پڑھنے لگے اور وصال کے وقت تک اسی طرح پڑھتے رہے۔

۱۳۳۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

۱۳۳۳: ہارون بن عبد اللہ' یزید بن ہارون نے بہز بن حکیم سے اسی سند

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ فِيهِ فَيُصَلِّي رَكْعَةً يُوتِرُ بِهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يُوقِظَنَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

کے ساتھ روایت بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے اس کے بعد بستر مبارک پر تشریف لاتے اس حدیث میں بعد عشاء چار رکعات پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات پڑھتے اور ان میں قراءت رکوع وسجدہ برابر کرتے اور آٹھویں رکعت کے علاوہ کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے پھر بغیر سلام کے پھیرے ہوئے کھڑے ہوجاتے اس کے بعد ایک رکعت پڑھ کر اس کو طاق کرتے پھر ایک سلام بآوازِ بلند پڑھتے کہ ہم لوگوں کو بیدار کر دیتے پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ بَهْزٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّسْلِيمِ حَتَّى يُوقِظَنَا۔

۱۳۳۴: عمرو بن عثمان' مروان بن معاویہ' بہز' زرارہ بن اوفی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے نمازِ نبوی کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھانے کے بعد اپنے گھر پر تشریف لاتے اور چار رکعات پڑھتے اس کے بعد بستر پر تشریف لاتے باقی حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے البتہ اس حدیث میں یہ الفاظ ''کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت رکوع' سجدہ' الخ' برابر کرتے کا ذکر نہیں اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے بارے میں بھی یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سلام سے ہمیں جگا دیتے۔

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمْ۔

۱۳۳۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' بہز بن حکیم' زرارہ بن اوفی' حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طریقہ پر نقل کیا ہے لیکن حماد بن سلمہ کی روایت دوسرے حضرات کی روایت کے برابر نہیں ہے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

۱۳۳۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' محمد بن عمرو' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے وتر کی نو رکعت یا کچھ

عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِتِسْعٍ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

ایسا ہی فرمایا اور بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے اور فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے۔

۱۳۳۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى الْحَدِيثَيْنِ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ يَا أُمَّتَاهُ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۳۳۷: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن عمرو، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد سات رکعتیں پڑھنے لگے اور دو رکعات بیٹھ کر وتر کے بعد پڑھتے تھے ان میں قراءت کرتے (بیٹھ کر) اور جب رکوع کا قصد فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اس کے بعد رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے۔ ابوداؤد نے فرمایا ان دونوں روایات کو خالد بن عبداللہ واسطی نے روایت کیا اور اس میں اس طرح ہے کہ علقمہ بن وقاص نے کہا کہ امی جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کس طریقہ سے پڑھتے تھے پھر حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۳۳۸ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

۱۳۳۸: وہب بن بقیہ، خالد (دوسری سند) ابن المثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، حسن، حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان فرما دیں، انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھا کر بستر پر تشریف لاتے اور سو جاتے۔ رات کے درمیان میں بیدار ہو کر قضائے حاجت کو جاتے اور وضو کرتے پھر مسجد میں تشریف لا کر آٹھ رکعات پڑھتے میرے خیال میں تمام رکعات رکوع، سجدے، قراءت میں مساوی ہوتیں۔ اس کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھتے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے پر پہلو پر لیٹ جاتے۔ کبھی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نماز کی اطلاع کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یہی

ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى أَسَنَّ لَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

رہی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بھاری ہو گیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کے فربہ (موٹا) ہو جانے کی کیفیت بیان کی۔

۱۳۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَآهُ اسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ [ال عمران ۱۹۰] حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ عُثْمَانُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى ثُمَّ أَوْتَرَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا۔

۱۳۳۹: محمد بن عیسیٰ ہشیم حصین حبیب بن ابی ثابت (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ محمد بن فضیل حصین حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس علی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرام کیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت کریمہ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ الآیة تلاوت کی پھر کھڑے ہوئے دو رکعات پڑھیں ان میں قیام رکوع سجدہ طویل کیا پھر آ کر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے ایسا ہی تین مرتبہ کیا چھ رکعات پڑھیں۔ ہر مرتبہ مسواک فرماتے تھے اور وضو فرماتے اور ان ہی آیات کریمہ کو تلاوت فرماتے اس کے بعد وتر پڑھے۔ عثمان نے کہا کہ وتر کی تین رکعت پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر مؤذن بلانے کے لئے آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کے لئے اطلاع کی جب صبح صادق ہو گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعات (سنت) پڑھیں پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دعا) پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا الخ۔

۱۳۴۰ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ قَالَ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ

۱۳۴۰: وہب بن بقیہ خالد نے حصین سے اس طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ جملہ اَعْظِمْ لِي نُوْرًا ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوخالد دالانی نے حبیب سے اور سلمہ بن کہیل نے بواسطہ ابی رشدین ابن عباس رضی

حَبِيبٍ فِي هَذَا وَكَذَلِكَ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح نقل کیا۔

۱۳۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قِيَامُهُ مِثْلُ رُكُوعِهِ وَرُكُوعُهُ مِثْلُ سُجُودِهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ قَرَأَ بِخَمْسِ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ [آل عمران ۱۹] فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ هَذَا حَتَّى صَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى سَجْدَةً وَاحِدَةً فَأَوْتَرَ بِهَا وَنَادَى الْمُنَادِي عِنْدَ ذَلِكَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَمَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ أَبُو دَاوُد خَفِيَ عَلَيَّ مِنِ ابْنِ بَشَّارٍ بَعْضُهُ۔

۱۳۴۱: محمد بن بشار ابوعاصم زہیر بن محمد شریک بن عبد اللہ بن ابوعمیر کریب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات کو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہا تا کہ دیکھوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے وضو کیا دو رکعات ادا کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام رکوع کے برابر اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔ اس کے بعد آپ سو گئے پھر بیدار ہوئے وضو کیا اور مسواک کی اس کے بعد سورۂ آلِ عمران کی پانچ آیات کریمہ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ الآیۃ فرمائی اس کے بعد اسی طرح کرتے رہے حتیٰ کہ دس رکعات ادا کیں پھر کھڑے ہوئے اور وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ اس وقت مؤذن نے اذان دی جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعات ہلکی پھلکی پڑھیں اور بیٹھ گئے اس کے بعد نماز فجر ادا فرمائی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن بشار کی روایت کا بعض حصہ میرے اُوپر پوشیدہ رہا۔

۱۳۴۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَمَا أَمْسَى فَقَالَ أَصَلَّى الْغُلَامُ قَالُوا نَعَمْ فَاضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَبْعًا أَوْ خَمْسًا أَوْتَرَ بِهِنَّ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

۱۳۴۲: عثمان بن ابی شیبہ وکیع محمد بن قیس الاسدی حکیم بن عتبہ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رات کو میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے بعد تشریف لائے اور دریافت فرمایا کیا لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟ گھر والوں نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کے لئے لیٹ گئے جب رات کا کچھ حصہ گزر جتنا کہ اللہ کو منظور تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعات طاق ادا کیں اور آخری رکعت ہی میں سلام پھیرا۔

۱۳۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۱۳۴۳: ابن المثنیٰ ' ابن ابی عدی ' شعبہ ' حکم ' سعید بن جبیر ' حضرت ابن

عَدِيٌّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَدَارَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں (ایک دن) اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر تشریف لائے پھر چار رکعات ادا کیں اور سو گئے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھما کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ آپؐ نے پانچ رکعات پڑھیں پھر سو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعات (سنت فجر) پڑھیں اور اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ۔

۱۳۴۴: قتیبہ‘ عبدالعزیز بن محمد‘ عبدالمجید‘ یحییٰ بن عباد‘ سعید بن جبیر‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس واقعہ کے سلسلہ میں روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعت پڑھیں یہاں تک کہ آٹھ رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد نماز وتر کی پانچ رکعات پڑھیں اور ان (پانچ رکعت) کے درمیان نہیں بیٹھے۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

۱۳۴۵: عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی‘ محمد بن سلمہ‘ محمد بن اسحٰق‘ محمد بن جعفر بن زبیر‘ عروہ بن زبیر‘ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشمول سنت فجر تیرہ رکعات پڑھتے تھے اولاً دو دو کر کے چھ رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد وتر کی پانچ رکعات پڑھتے تھے اور آخر (رکعت) کے علاوہ کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۱۳۴۶: قتیبہ‘ لیث‘ یزید بن ابی حبیب‘ عراک بن مالک‘ عروہ‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشمول سنت فجر رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِءَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ

۱۳۴۷: نصر بن علی‘ جعفر بن مسافر‘ عبداللہ بن یزید‘ سعید بن ابی ایوب‘ جعفر بن ربیعہ‘ عراک بن مالک‘ ابوسلمہ‘ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھی اس کے بعد کھڑے ہو کر آٹھ رکعات پڑھیں اور اذان فجر کے بعد دو رکعات پڑھیں ان دو رکعات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔ جعفر بن مسافر کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان فجر اور اقامت کے درمیان بیٹھ کر دو رکعات پڑھیں۔

۱۳۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ ﷺ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ مَا يُوتِرُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَدَعُ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ۔

۱۳۴۸: احمد بن صالح، محمد بن سلمہ المرادی، ابن وہب، معاویہ بن صالح، حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی سات اور کبھی نو پڑھتے تھے اور کبھی گیارہ رکعات، کبھی تیرہ رکعات پڑھتے تھے لیکن سات رکعتوں سے کم اور تیرہ رکعتوں سے زیادہ کبھی نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز کی دو سنت کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے احمد کی روایت میں نو رکعات کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَتَرَكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُبِضَ ﷺ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ آخِرُ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ الْوِتْرَ۔

۱۳۴۹: مؤمل بن ہشام، اسماعیل بن ابراہیم، منصور بن عبد الرحمٰن، ابواسحاق الہمدانی، حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد گیارہ رکعات پڑھنے لگے اور دو رکعت پڑھنا چھوڑ دیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات پڑھتے تھے اور آخر میں وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَ بِتُّ عِنْدَهُ لَيْلَةً وَهُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَنَامَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُهُ اسْتَيْقَظَ فَقَامَ إِلَى شَنٍّ فِيهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي كَأَنَّهُ يَمَسُّ أُذُنِي كَأَنَّهُ يُوقِظُنِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَدْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى لِلنَّاسِ۔

۱۳۵۰: عبدالملک بن شعیب بن لیث' شعیب ابن لیث' خالد بن یزید' سعید بن ابی ہلال' مخرمہ بن سلیمان' حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں آپ کی خدمت اقدس میں رہا اور اس شب میں آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس (آرام فرما) تھے آپ سو گئے اور جب تہائی یا آدھی رات ہوگئی تو اُٹھ گئے اور ایک مشکیزہ کی جانب بڑھے جس میں پانی موجود تھا۔ آپ نے وضو کیا تو میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دائیں جانب کر لیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک اس طرح رکھا کہ گویا کہ آپؐ نے میرے کان مسلے اور مجھے متنبہ فرمایا پھر مختصراً دو رکعات پڑھیں اور ہر ایک رکعت میں سورۃ الحمد شریف پڑھی اور سلام پھیرا۔ اس کے بعد بشمول وتر گیارہ رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد سو گئے۔ پھر حضرت بلالؓ تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز تیار ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دوگانہ ادا کیا پھر لوگوں کو فرض پڑھائے۔

۱۳۵۱ : حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِقَدْرِ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ لَمْ يَقُلْ نُوحٌ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

۱۳۵۱: نوح بن حبیب' یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر بن طاؤس' عکرمہ بن خالد' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات پڑھیں۔ ان میں دو رکعات سنت فجر تھیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام ہر ایک رکعت میں ﴿يَأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ کے برابر تھا۔ نوح کی روایت میں فجر کی سنتوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۳۵۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۳۵۲: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکرؒ ان کے والد' عبداللہ بن قیس بن

بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي فَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

مخرمہ‘ حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مشاہدہ کروں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) کس طرح پڑھتے ہیں۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے یا خیمہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر سو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّلاً مختصر طور پر دو رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد بہت ہی طویل دو رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد دو رکعت ان سے کچھ کم لمبی پڑھیں پھر دو رکعات ان سے کچھ کم لمبی ادا کیں‘ پھر دو رکعات ان سے کچھ کم لمبی ادا کیں پھر دو رکعات ان کے کچھ کم لمبی ادا کی اس کے بعد نمازِ وتر پڑھی کل ملا کر تو (وتر کو چھوڑ کر) یہ کل دس رکعت ہوئیں۔

۱۳۵۳: قعنبی‘ مالک‘ مخرمہ بن سلیمان‘ کریب مولیٰ ابن عباس‘ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں (ایک رات) اپنی خالہ اور زوجہ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رہا تو میں تکیہ کی چوڑائی میں لیٹا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ تکیہ کی لمبائی میں لیٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آدھی رات گزر گئی یا اس سے کچھ قبل یا اس کے بعد تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ کر چہرۂ مبارک پر نیند دُور کرنے کے لئے دست مبارک پھیرنے لگے۔ اس کے بعد سورۂ آل عمران کی آخر کی دس آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشک کے قریب گئے جو کہ لٹک رہی تھی اور اس سے پانی لے کر اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں بھی اُٹھ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا (اور شفقت سے) میرا کان پکڑ کر مسلنا شروع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ پھر دو رکعات ادا کیں پھر دو رکعات ادا کیں پھر دو رکعات ادا کیں اور پھر دو

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَائَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

رکعت ادا کیں۔ قعنبی کہتے ہیں کہ چھ مرتبہ دو دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد نمازِ وتر پڑھی ہے پھر لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ اذان دینے والا بلانے کے لئے حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعات ادا کیں اس کے بعد باہر تشریف لا کر فجر کی نماز پڑھائی۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالتِ نماز اعتدال اختیار کرنے کے احکام

١٣٥٤ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ۔

١٣٥٤: قتیبہ' لیث' ابن عجلان' سعید' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا ہو سکے عمل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اجر و ثواب دیتے دیتے نہیں تھکتا مگر تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل نہایت پسندیدہ ہے جو کہ ہمیشہ کیا جائے اگر چہ وہ عمل تھوڑا ہی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل شروع فرماتے تو اس کو ہمیشہ (اور مستقل) کرتے۔

١٣٥٥ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَجَائَهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ۔

١٣٥٥: عبید اللہ بن سعد' ان کے چچا' ان کے دادا' ابن اسحق' ہشام بن عروہ' اپنے والد سے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے عثمان تم میرے طریقے کو پسند نہیں کرتے' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں تو' میں تو (فقط) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو سوتا بھی ہوں' نماز بھی ادا کرتا ہوں' روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا' عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں اے عثمان! اللہ سے ڈر' تمہاری اہلیہ کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور خود تیرا اپنا بھی تجھ پر حق ہے روزہ رکھو اور ناغہ بھی کرو' نماز پڑھتے رہا کرو اور سویا بھی کرو۔

١٣٥٦ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ كُلُّ عَمَلِهِ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ

١٣٥٦: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی کیا کیفیت تھی؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں میں کوئی مخصوص کام کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دائمی ہوتا اور تم لوگوں میں سے کون شخص اس قدر طاقت رکھتا

يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ۔

ہے کہ جس قدر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ بَاب فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: احکامِ رمضان

باب: تراویح کے احکام

١٣٥٧ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَرَوَى عُقَيْلٌ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ۔

١٣٥٧: حسن بن علی، محمد بن المتوکل، عبدالرزاق، معمر، حسن، مالک بن انس، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان المبارک میں (تراویح کے لئے) کھڑے ہونے کی ترغیب دیتے تھے مگر اصرار کے ساتھ حکم نہیں فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ کے لئے جو شخص رمضان المبارک میں اخلاص کے ساتھ کھڑا ہو تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور یہی نوعیت رہی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی کیفیت رہی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں بھی یہی حال رہا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عقیل، یونس، ابواویس کی روایت میں ''مَنْ صَامَ رَمَضَانَ'' یہ جملہ ہے اور عقیل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ'' یعنی جس نے رمضان کے روزے رکھے اور خلوص سے کھڑا ہوا۔

١٣٥٨ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

١٣٥٨: مخلد بن خالد، ابی خلف، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے ایمان کے ساتھ رمضان المبارک میں روزے رکھے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کے لئے شب قدر میں (نماز کے لئے) کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے واسطہ سے روایت بیان کی۔

١٣٥٩ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

١٣٥٩: قعنبی، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں (تراویح کی) نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ پھر دوسری رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی (جس میں) کافی حضرات جمع ہو گئے۔ جب تیسری رات کو لوگ جمع ہوئے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔ صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں کی حالت کا علم تھا لیکن میں صرف اس وجہ سے (تراویح پڑھانے کے لئے) نہ نکلا کہ کہیں تم لوگوں پر نماز تراویح فرض نہ ہو جائے اور یہ نماز رمضان المبارک کی بات ہے۔

خلاصۃ الباب: قیام رمضان سے مراد بابرکت ماہ رمضان کی مقدس راتوں میں عبادت خدا کے لئے کھڑا ہونا اور شب بیداری کرنا ہے جس کی ان احادیث میں بڑی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے علامہ نوویؒ اور کرمائیؒ کی رائے ہے کہ اس جیسی احادیث میں فضیلت صرف تراویح کی بیان ہوئی ہے جو رمضان کی راتوں کا مخصوص عمل ہے حافظ ابن حجر اور علامہ عینی حنفی کا خیال ہے کہ رمضان میں ادا کئے ہوئے تمام نوافل اس میں داخل ہیں اور قیام رمضان کی فضیلت سب کو حاصل ہے بہرحال تراویح بھی اس میں شامل ہیں جس کا پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے جس میں کوئی شبہ نہیں فرقہ روافض کے علاوہ امت اسلامیہ کے تمام فرقوں نے قیام رمضان کی مشروعیت پر اتفاق کیا ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ حدیث عائشہ فی الباب میں اس کی تصریح موجود ہے تعداد رکعات تراویح میں علماء کا اختلاف ہے محمد بن سیرین کی حضرت معاذ ابوحلیمہ صحابی کے بارے میں شہادت ہے کہ وہ رمضان میں اکتالیس رکعات پڑھا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کا عمل اس پر رہا ہے کوفہ میں اسود بن یزیدؒ چالیس رکعات پڑھایا کرتے۔ اسحاق بن راہویہ چالیس رکعات کے قائل تھے۔ (ترمذی) امام مالک کے زمانہ میں اڑتیس رکعات تراویح پڑھی جاتی رہیں جس کی تائید صالح مولی التوامہ کے بیان سے ہوتی ہے نافع بن عمر کا بیان کہ ابن ابی ملیکہ ہم کو رمضان میں بیس رکعات پڑھایا کرتے امام شافعی کے بیان بموجب بیس پر عمل تھا اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی بیس ہی پڑھتے تھے۔ (تحفۃ الاحوذی مبارک پوریؒ) سوید بن غفلہ بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے۔ (بیہقی) بصرہ کی جامع مسجد میں سعید بن الحسن اور عمران عبدی پانچ تراویح پڑھایا کرتے اور آخری عشرہ میں ایک ترویحہ کا اضافہ کر دیتے تھے (قیام اللیل) جمہور علماء امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ سفیان ثوریؒ عبداللہ بن المبارکؒ اور داؤد ظاہری وغیرہ حضرات بیس رکعات ہی کے قائل ہیں ابن رشد مالکی بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں فاختار مالك فی احد قولیه و ابو حنیفه والشافعی و احمد داؤد القیام بعشرین رکعة سونی الوتر۔ کہ امام نے اپنے دونوں قولوں میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ اور امام داؤد ظاہری نے بیس رکعت راویح کا قیام پسند کیا اور تین رکعت وتر اسکے سوا اور پھر چند سطروں کے بعد لکھے ہیں کہ ابن القاسم نے امام مالک سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ چھتیس رکعات کا قیام قدیم معمول تھا علامہ ابن رشد کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ امام مالک نے بھی بیس رکعات کو پسند کیا ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات اچھی طرح ثابت اور واضح ہوئی کہ ائمہ اربعہ (چاروں امام) اور انکے معتقدین کے علاوہ دوسرے ائمہ اسلام بلکہ پوری امت محمدیہ بیس یا بیس

سے زائد رکعتوں کے قائل ہیں اور اسی پر ان کا عمل رہا ہے اس کے برعکس اہل حدیث حضرات آٹھ رکعتوں کے قائل ہیں یہ حضرات اپنے دعویٰ کے ثبوت میں وہ حدیث پیش کرتے ہیں جو صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے لیکن اس سے مدعا ثابت نہیں ہوتا اولاً اس لئے کہ گفتگو تراویح کی رکعات میں ہے جس کی تعریف فتح الباری اور قسطلانی وغیرہ میں یوں ہے کہ جو نماز جماعت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں پڑھی جاتی ہے اس کا نام تراویح ہے پس جب تراویح خاص رمضان کی نماز ہے اور حدیث عائشہ میں اس نماز کا ذکر ہے جو رمضان کے علاوہ بھی پڑھی جاتی تھی تو اس کو تراویح سے کیا تعلق ہے ثانیاً اس لئے کہ امام محمد بن نصر مروزی اپنی کتاب قیام اللیل میں **باب عدد الرکعات التی یقوم بھا الامام للناس فی رمضان** قائم کرنے کے بعد رکعات تراویح کی تعداد بتانے کے لئے بہت سی روایتیں لائے ہیں مگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اس حدیث کو جو سب سے صحیح اور اعلیٰ درجہ کی ہے ذکر کرنا تو درکنار اشارہ تک نہیں کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے علم و تحقیق میں بھی اس حدیث کا تعلق تراویح سے نہیں ممکن ہے کسی کو شبہ ہو کہ تہجد اور تراویح میں کوئی فرق نہیں نماز ایک ہے اور نام دو ہیں اس کو گیارہ مہینے تہجد کہتے ہیں اور اسی کو رمضان میں تراویح کے نام سے یاد کرتے ہیں اس شبہے کا جواب یہ ہے ان دونوں میں متعدد وجوہ سے فرق موجود ہے (۱) تہجد کی مشروعیت قرآن کی نص سے ہے اور تراویح کا سنت ہونا احادیث سے ثابت ہے۔ (۲) تہجد کی رکعات بالاتفاق رسول اللہ ﷺ سے منقول و ماثور ہیں جو زیادہ سے زیادہ وتر سمیت تیرہ اور کم سے کم سات اور تراویح کا کوئی معین عدد علامہ ابن تیمیہ وغیرہ کی تصریح کے بموجب منقول نہیں۔ (۳) سنن ابوداؤد میں حضرت طلق بن علی کا واقعہ موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اول شب میں تراویح اور آخر میں تہجد پڑھتے تھے۔ (۴) حنفی فقہ نہیں بلکہ غیر حنفی فقہ کی جزئیات سے بھی دونوں کی مغایرت ثابت ہوتی ہے چنانچہ فقہ حنبل کی کتاب المقنع میں ہے کہ پھر تراویح وہ بیس رکعات ہیں جو رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور اس کے بعد وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں جمہور ائمہ کے دلائل احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں یہاں ذکر کی گنجائش نہیں۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فِيهِ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِتُّ لَيْلَتِي هَذِهِ بِحَمْدِ اللَّهِ غَافِلًا وَلَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ۔

۱۳۶۰: ہناد عبدہ محمد بن عمرو محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں لوگ مسجد میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چٹائی بچھادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اس کے بعد یہی واقعہ بیان کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم رات کو میں فضل الٰہی سے غافل نہیں رہا اور نہ ہی تم لوگوں کا حال مجھ سے پوشیدہ رہا۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ

۱۳۶۱: مسدد یزید بن زریع داؤد بن ابی ہند ولید بن عبدالرحمٰن جبیر بن نفیر حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں ہم لوگوں نے آپ ﷺ

الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَائَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

کے ساتھ روزے رکھے۔ کسی رات آپ کھڑے نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں تو رات کو آپ ہمیں لے کر (نماز کے لئے) تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ پھر جب چھ راتیں رہ گئیں تو آپ (نماز کے لئے) کھڑے نہیں ہوئے۔ پھر جب پانچ راتیں رہ گئیں تو ہمیں لے کر (نماز کے لئے) آدھی رات تک کھڑے ہوئے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کاش کہ آپ اس رات میں اور زیادہ کھڑے ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی نے امام کے ہمراہ نماز سے فراغت حاصل کر لی تو اس کو پوری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ کھڑے نہیں ہوئے جب تین راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اپنے تمام گھر والوں اور لوگوں کو جمع کیا اور آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگوں کو فلاح کے چھوٹ جانے کا ڈر ہوا۔ راوی نے دریافت کیا فلاح کس کو کہتے ہیں؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ سحری کا کھانا۔ پھر آپ مہینہ کے بقیہ دن کھڑے نہیں ہوئے۔

شب قدر کی راتیں:

ماہ رمضان المبارک اگر تیس دن کا ہو تو ۲۴ رمضان سے سات راتیں باقی بچتی ہیں اور ۲۹ تاریخ کا رمضان ہونے کی صورت میں ۲۳ رمضان سے سات راتیں باقی ہوتی ہیں مگر یقین ہے کہ ۲۹ رمضان سے مہینہ شمار کیا گیا ہوگا اس لئے اس حساب سے ۲۳ویں اور ۲۵ویں اور ۲۷ویں شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا اور یہ راتیں طاق ہیں اور باعث برکت وفضیلت بھی ہیں اور ان ہی راتوں میں شب قدر ہونے کا گمان غالب ہے۔ واللہ اعلم

۱۳۶۲ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَدَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ دَاوُدُ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ۔

۱۳۶۲: نصر بن علی' داؤد بن اُمیہ' سفیان' ابویعفور' ابوداؤد' ابن عبید بن نسطاس' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار رہتے اور تہبند کو مضبوط باندھتے اور گھر کے لوگوں کو بھی جگاتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں ابویعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۳۶۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ

۱۳۶۳: احمد بن سعید ہمدانی' عبداللہ بن وہب' مسلم بن خالد' علاء بن عبد

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ۔

الرحمٰن' ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ رمضان المبارک کی راتوں میں مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں۔لوگوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن کریم یاد نہیں ہے اور وہ لوگ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں نے صحیح عمل اختیار کیا اور بہتر کیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث قوی نہیں ہے اور اس کی سند میں (ایک راوی) مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شب قدر کا بیان

فضیلت شب قدر:

ایک ہزار ماہ کے حسابی اعتبار سے تراسی سال اور چار ماہ ہوتے ہیں مُراد یہ ہے کہ شب قدر کی ایک رات میں عبادت کرنا ہزار مہینوں یعنی ۸۳ سال چار ماہ تک عبادت کرنے سے (جس میں شب قدر نہ ہو) بہتر ہے۔

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَإِنَّ صَاحِبَنَا سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصِبْهَا فَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يَتَّكِلُوا أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَتَّكِلُوا ثُمَّ اتَّفَقَا وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لِزِرٍّ مَا الْآيَةُ قَالَ تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ

۱۳۶۴: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' عاصم' حضرت زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں کیونکہ ہمارے صاحب (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص پورے سال ہر ایک رات میں عبادت کرے گا وہ شب قدر پالے گا۔اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) پر رحم فرمائے بلاشبہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے۔مسدد نے کہا کہ لیکن انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ کہیں لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ نہ جائیں۔یا خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔اللہ کی قسم شب قدر رمضان المبارک میں ہے اور

الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ۔

ستائیسویں شب میں ہے اس سے باہر نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابومنذر! آپ کو اس بات کا کس طرح علم ہو گیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس علامت سے علم ہو گیا جو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی (عاصم نے کہا) میں نے زر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ وہ علامت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ علامت یہ ہے کہ شب قدر کی صبح کو سورج طشت کی مانند نکلتا ہے اور اس میں بلند ہونے تک شعاع نہیں ہوتی۔

۱۳۶۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ بَنِي سَلِمَةَ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَقَالُوا مَنْ يَسْأَلُ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَذَلِكَ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْتُ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قُمْتُ بِبَابِ بَيْتِهِ فَمَرَّ بِي فَقَالَ ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَأُتِيَ بِعَشَائِهِ فَرَآنِي أَكُفُّ عَنْهُ مِنْ قِلَّتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ نَاوِلْنِي نَعْلِي فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَقَالَ كَأَنَّ لَكَ حَاجَةً قُلْتُ أَجَلْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَهْطٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ كَمِ اللَّيْلَةُ فَقُلْتُ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ قَالَ هِيَ اللَّيْلَةُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ أَوِ الْقَابِلَةُ يُرِيدُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔

۱۳۶۵: احمد بن حفص، حفص، ابراہیم بن طہمان، عباد بن اسحاق، محمد بن مسلم زہری، ضمرہ بن عبداللہ بن انیس، حضرت عبداللہ بن انیس سے روایت ہے کہ میں (قبیلہ) بنی سلمہ کی مجلس میں شریک تھا اور میں ان تمام لوگوں میں سب سے کم عمر تھا۔ لوگوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ ہم میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کرے گا؟ اس روز رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ تھی۔ میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: اندر چلو۔ میں اندر چلا گیا۔ ہمارے سامنے شام کا کھانا آیا۔ میں کھانا تھوڑا ہونے کی وجہ سے کم کھا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکے تو مجھ سے فرمایا کہ میرے جوتے لاؤ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں مجھ سے کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے بنی سلمہ کے حضرات نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے وہ لوگ شب قدر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ آج کونسی شب ہے؟ میں نے عرض کیا: بائیسویں۔ آپ نے فرمایا شب قدر یہی ہے۔ پھر فرمایا اس کے بعد والی شب یعنی رمضان المبارک کی تیئسویں رات ہے۔

۱۳۶۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً

۱۳۶۶: احمد بن یونس، زہیر، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن انیس الجہنی، حضرت عبداللہ بن انیس جہنی ان کے والد سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں فضل الٰہی سے ایک بستی میں رہتا ہوں وہیں نماز پڑھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی رات

أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللَّهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ۔

بتائیے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آ کر نماز ادا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیئیسویں رات کو آنا۔ محمد بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن انیس کے صاحبزادے سے معلوم کیا تمہارے والد کا اس بارے میں کیا عمل رہا۔ انہوں نے کہا عصر کے وقت مسجد میں آتے پھر کسی کام کے لئے نمازِ فجر تک نہ نکلتے جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازے پر اپنی سواری کو دیکھتے اور سوار ہو کر اپنی بستی میں پہنچ جاتے۔

۱۳۶۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى وَفِي سَابِعَةٍ تَبْقَى وَفِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔

۱۳۶۷: موسیٰ بن اسماعیل وہیب ایوب عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ جب نو راتیں باقی رہ جائیں (یعنی اکیسویں رات کو) اور جب سات راتیں باقی رہ جائیں (یعنی تیئیسویں رات کو) اور جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں (یعنی پچیسویں رات کو) تو خصوصیت سے تلاش کرو)

بَاب فِيمَنْ قَالَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

باب: اکیسویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان

۱۳۶۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ فِيهَا مِنْ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفْ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَطَرَتْ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ

۱۳۶۸: قعنبی مالک یزید بن عبداللہ بن الہاد محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا حتیٰ کہ جب اکیسویں شب آئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف سے باہر آنے کی رات تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن حضرات نے میرے ہمراہ اعتکاف کیا وہ لوگ رمضان کے آخری عشرہ میں بھی اعتکاف کریں اور میں نے شب قدر کو دیکھ لیا مگر پھر وہ رات مجھے بھلا دی گئی اور میں نے اپنے کو شب قدر کی صبح کو گارے اور پانی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اس لئے تم لوگ شب قدر کو اخیر عشرہ میں تلاش کرو ہر طاق رات میں۔ ابوسعید نے فرمایا پھر اسی رات (یعنی اکیسویں رات کو) بارش ہوئی اور مسجد کی چھت درخت کی ٹہنیوں کی تھی وہ پانی سے ٹپک گئی ابوسعید

اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصَرَتْ عَيْنَایَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

نے کہا میں نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر اکیسویں رمضان کی صبح کو گارے اور پانی کا نشان تھا۔

باب أخَرُ

باب آخر

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا التَّاسِعَةُ وَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ وَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا أَدْرِي أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا۔

۱۳۶۹: محمد بن مثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو اور اس کو تلاش کرو نویں' ساتویں' پانچویں رات میں (یعنی ۲۹' ۲۷' ۲۵ رمضان المبارک کی رات میں) ابونضرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوسعید! آپ گنتی کو اچھی طرح جانتے ہیں فرمایا: ہاں۔ تو میں نے کہا: نویں' ساتویں پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اکیسویں رات گزر جائے تو اس کے بعد کی رات نویں ہے اور جب تیئسویں رات گزر جائے تو اس کے بعد کی رات پانچویں ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے کوئی شے پوشیدہ رہی یا نہیں' اس کا مجھے علم نہیں۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ

باب: سترہویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اطْلُبُوهَا لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ سَكَتَ۔

۱۳۷۰: حکیم بن سیف الرقی' عبیداللہ بن عمر' زید بن ابی اُنیسہ' ابواسحٰق' عبد اللہ بن الاسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب قدر کو رمضان کی سترہویں شب میں تلاش کرو اور اکیسویں شب' اس کے بعد ۲۳ ویں شب میں تلاش کرو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

بَاب مَنْ رَوَى فِي

باب: شب قدر کا آخری عشرہ کی سات رات میں

السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

ہونے کا بیان

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

۱۳۷۱: قعنبی' مالک' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب قدر کو آخری (عشرہ کی) سات راتوں میں تلاش کرو۔

بَاب مَنْ قَالَ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ

باب: ستائیسویں شب کا شب قدر ہونے کا بیان

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ۔

۱۳۷۲: عبیداللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' قتادہ' مطرف' حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ

باب: شب قدر کے پورے رمضان المبارک میں ہونے کا بیان

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُويَهِ النَّسَائِيُّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۳۷۳: حمید بن زنجویہ النسائی' سعید بن ابی مریم' محمد بن جعفر بن ابی کثیر' موسیٰ بن عقبہ' ابواسحٰق' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا اور میں سن رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ پورے رمضان میں (رہتی) ہے ابوداؤد نے فرمایا سفیان اور شعبہ نے ابی اسحٰق کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً روایت نقل کیا۔

شب قدر؟

شب قدر کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے اور راجح یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے اور زیادہ گمان یہی ہے کہ شب قدر ۲۷ ویں رمضان کو ہے۔ واللہ اعلم۔

أَبْوَابُ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْزِيبِهِ وَتَرْتِيلِهِ

باب: (رمضان میں) قرآن کتنی مدت میں ختم

بَابٌ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ۔

کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا جائے؟

۱۳۷۴: مسلم بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُن سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم ایک ماہ میں ختم کرلیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیس دن میں ایک ختم کرلیا کرو۔ انہوں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا پندرہ روز میں ختم کرلیا کرو۔ انہوں نے فرمایا مجھ میں اس سے (بھی) زیادہ قوت ہے۔ آپ نے فرمایا دس روز میں قرآن مکمل کرلیا کرو۔ انہوں نے فرمایا مجھ میں اس سے (بھی) زیادہ قوت ہے۔ فرمایا سات روز کے اندر قرآن پورا کرلیا کرو اس میں اضافہ نہ کرو (یعنی کم از کم سات روز میں تراویح میں قرآن پورا کرلیا کرو) ابوداؤد نے فرمایا مسلم کی روایت مکمل ہے۔

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا۔

۱۳۷۵: سلیمان بن حرب' حماد' عطاء بن السائب' ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو اور قرآن مجید ایک مہینہ میں ختم کر لیا کرو۔ پھر آپ میری مدت میں کمی کرتے گئے اور میں آپ سے کمی مانگتا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ایک دن ناغہ کرلیا کرو۔ عطاء نے کہا کہ میرے والد صاحب سے روایت کے سلسلہ میں لوگوں نے اختلاف کیا بعض حضرات نے قرآن کریم ختم کرنے کی مدت سات روز اور بعض حضرات نے پانچ روز بیان فرمائی۔

خلاصۃ الباب: مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ رمضان میں بھی قرآن حکیم سات روز میں ختم کرنا افضل ہے اگر زیادہ قوت ہو اور تلاوت قرآن میں خوب دل لگے اور ہمت ہو تو تین دن میں بھی ختم کیا جاسکتا ہے یہاں تک کہ بعض سلف صالحین ایک دن اور ایک رات میں ختم فرمایا لیکن ان کے پڑھنے اور آج کل کے پڑھنے میں بہت فرق ہے صحابہ اور تابعین کا معمول تھا کہ وہ ہر ہفتے ایک قرآن کریم ختم کر لیتے اس مقصد کے لئے انہوں نے روزانہ تلاوت کی ایک مقدار مقرر کی ہوئی تھی جسے حزب یا منزل کہا جاتا ہے اس طرح قرآن کریم کو کل سات احزاب پر تقسیم کیا گیا تھا حضرت اوس بن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ سے پوچھا آپؐ نے قرآن کے کتنے حزب بنائے ہوئے ہیں اس کی تفصیل اسی حدیث باب میں موجود ہے باقی اسی قرآن کریم کی تقسیم تیں

اجزاء پر یہ چاروں کی تقسیم معنی کے اعتبار سے نہیں بلکہ بچوں کو پڑھانے کے لئے آسانی کے خیال سے تیس مساوی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ جو حضرت عثمانؓ نے مصاحف نقل کراتے وقت انہیں تیس مختلف صحیفوں میں لکھوایا تھا لہٰذا یہ تقسیم آپ ہی نے زنا بے کی ہے لیکن اس کی کوئی دلیل قطعی طور پر موجود نہیں علامہ زرکشی نے لکھا ہے کہ یہ تقسیم عہد صحابہ کے بعد تعلیم کی سہولت کے لئے کی گئی ہے۔

۱۳۷۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يُرَدِّدُ الْكَلَامَ أَبُو مُوسَى وَتَنَاقَصَهُ حَتَّى قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

۱۳۷۶: ابن مثنیٰ' عبدالصمد' ہمام' قتادہ' یزید بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتنی مدت میں قرآنِ کریم ختم کروں؟ فرمایا: ایک ماہ میں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کم (وقت) میں مجھ سے قرآن ختم ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد اس طرح (گفتگو میں) رد و بدل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ نے فرمایا سات روز میں قرآن ختم کرو۔ انہوں نے فرمایا مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین روز سے کم میں ختم کیا وہ اس کو نہیں سمجھا۔ (یعنی اس کا حق ادا نہیں کیا)

ختم قرآن سے متعلق:

مذکورہ روایت سے واضح ہے کہ رمضان المبارک میں بھی قرآن کریم سات روز میں ختم کرنا افضل ہے اگر زیادہ قوت ہو اور تلاوت میں خوب دِل لگے اور ہمت ہو تو تین روز میں بھی ایک قرآن ختم کرنا درست ہوگا لیکن تین روز سے کم میں ختم کرنا مکروہ ہے اور آج کل جو ایک رات میں ماہِ رمضان میں ختم قرآن کا جو طریقہ جاری ہو گیا ہے اگر چہ اس کا فی نفسہٖ جواز ہے لیکن اس میں دیگر مفاسد کا مشاہدہ ہے اس لئے یہ بھی مکروہ ہے دراصل اس کا مدار حالات اور طبیعت کے اور مزاج کے اعتبار سے ہے اور بزرگوں کے بھی اس سلسلہ میں مختلف معمول رہے ہیں بعض اکابر نے ایک دن اور ایک رات اور بعض نے تین دن' کسی نے سات یا اس سے زائد دن میں بھی ختم قرآن فرمایا ہے۔

۱۳۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا

۱۳۷۷: محمد بن حفص' ابوعبدالرحمٰن القطان' عیسیٰ بن شاذان' ابوداؤد' حریش بن سلیم' طلحہ بن مصرف' خیثمہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم ایک ماہ میں پڑھا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھ میں طاقت ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (کم سے کم) تین روز میں پڑھا کرا بوعلی نے کہا میں نے ابوداؤد سے سنا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عیسیٰ بن شاذان

دَاوُد يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ۔

صاحب دانا ہے۔

بَاب تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ

باب: تلاوت کے لئے قرآنِ کریم کے حصے کرنا

۱۳۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَأَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَا أُحَزِّبُهُ فَقَالَ لِي نَافِعٌ لَا تَقُلْ مَا أُحَزِّبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَرَأْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ۔

۱۳۷۸: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابن ابی مریم' یحییٰ بن ایوب' حضرت ابن الہاد نے بیان کیا کہ نافع بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے روز میں قرآن کریم ختم کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں (قرآن کے) حصے نہیں کرتا۔ نافع نے کہا ایسا نہ کرو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قرآن کریم کا ایک حصہ تلاوت کیا۔ ابن الہاد نے کہا میرا گمان ہے کہ اس نے مغیرہ بن شعبہ سے یہ بات نقل کی ہے۔

الگ الگ پارے کا حکم:

عہدِ نبوی میں قرآن کریم کے مروجہ علیحدہ علیحدہ پارے نہیں تھے لیکن مذکورہ حدیث شریف میں پارے سے مراد قرآن کریم کا ایک حصہ ہے مذکورہ حدیث سے قرآن کریم کے علیحدہ علیحدہ پارے کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۱۳۷۹ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتْ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحَدِّثُنَا و قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى

۱۳۷۹: مسدد' قران بن تمام (دوسری سند) عبداللہ بن سعید' ابوخالد' عبد اللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ' عثمان بن عبداللہ بن اوس' اپنے دادا سے' عبد اللہ بن سعید نے حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ بنو ثقیف کے وفد میں (شامل ہوکر) حاضر ہوئے۔ جن لوگوں سے عہد ہوا تھا وہ قبیلہ بنی مغیرہ بن شعبہ کے یہاں ٹھہرے اور قبیلہ بنی مالک کو آپ نے ایک قبہ میں ٹھہرایا۔ مسدد کہتے ہیں کہ اوس بن حذیفہ قبیلہ ثقیف کے اس وفد میں شامل تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اوس بن حذیفہ کہتے ہیں کہ آپ ہر ایک شب عشاء کے بعد ہمارے یہاں آتے اور کھڑے کھڑے گفتگو کرتے۔ یہاں تک کہ دیر تک کھڑے ہونے کی بنا پر کبھی ایک پیر پر وزن دیتے اور کبھی دوسرے پیر پر اور آپ اکثر و بیشتر ان واقعات کو بیان فرماتے جو کہ آپ کی برادری

يُرَاوِحُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةً أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْنَا لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَنَّا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ حَتَّى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَتَمُّ۔

قریش کے ساتھ پیش آئے۔اس کے بعد فرماتے کہ ہم لوگ اور وہ لوگ (قریش) ایک جیسے نہیں تھے بلکہ ہم مکہ مکرمہ میں کمزور تھے ہم لوگ جب سے مدینہ منورہ میں آئے ان کی اور ہم لوگوں کی جنگ شروع ہوگئی کبھی وہ لوگ غالب آجاتے اور کبھی ہم ان پر غالب ہو جاتے۔ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم وقت مقرر پر تشریف نہ لائے (بلکہ آنے میں تاخیر فرمائی) (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے) تو ہم نے دریافت کیا کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج) قرآن کریم کا میرا ایک حصہ (سہواً) ناغہ ہو گیا تھا مجھے پارہ مکمل کئے بغیر آنا اچھا نہیں لگا اوس کہتے ہیں کہ میں نے حضرات صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ آپ حضرات قرآن کریم کے کس طرح حصے کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلا حصہ تین سورتوں کا اس کے بعد دوسرا حصہ پانچ سورتوں کا اور تیسرا حصہ سات سورتوں کا اور چوتھا حصہ نو سورتوں کا پانچواں حصہ گیارہ سورتوں کا' چھٹا حصہ تیرہ سورتوں کا اور ساتواں حصہ مفصل امام ابوداؤد نے فرمایا ابوسعید کی حدیث مکمل ہے۔

سات منزلوں کی تفصیل:

حدیث بالا میں پہلے حصہ کے تین سورت کرنے سے مُراد یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا پہلے حصہ میں سورۂ بقرہ' آل عمران' سورۂ نساء پڑھتے تھے اور دوسرے حصہ کی پانچ سورت سے مُراد سورۂ مائدہ' انعام' اعراف' انفال اور سورۂ توبہ ہیں۔اسی طرح تیسرے حصہ کے سات سورتؐ سے مُراد سورۂ یونس' ہود' یوسف' رعد' ابراہیم' حجر' نحل اور چوتھا حصہ نو سورت سے مُراد سورۂ بنی اسرائیل' کہف' مریم' طٰہٰ' انبیاء' حج' مومنون' نور' فرقان ہیں اور حصہ پانچ سے مُراد سورۂ شعراء' سورۂ نمل' قصص' عنکبوت' روم' لقمان' الم تنزیل سجدہ' احزاب' سبا' فاطر اور سورۂ یٰسین اور حصہ چھ سے کی تیرہ سورت سے مُراد سورۂ صافات' ص' زمر' مؤمن' حم عسق' زخرف' دخان' جاثیہ' احقاف' محمد' فتح' حجرات' اور حصہ ۷ سے مُراد سورۂ ق سے لے کر آخر قرآن تک یعنی ساتویں منزل۔اس حدیث سے قرآن کریم کی سات منزل ہونا معلوم ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث میں سورۂ فاتحہ کا تذکرہ اس کے چھوٹی سورت ہونے کی وجہ سے ترک فرما دیا ہے اور مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں کی موجودہ ترتیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہو چکی تھی: ترك في الحديث ذكر الفاتحة لصغرها وهذا الحديث يدل على ان ترتيب السور في الران عند جمهور الصحابة مثل ترتيب السور الذي الان في الفران۔ (بذل المجهود ص ٣١١' ج ٢)

١٣٨٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ أَخْبَرَنَا

١٣٨٠: محمد بن المنہال' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' ابوالعلاء' یزید بن عبداللہ

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

بن شخیر' حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن مجید تین روز سے کم میں پڑھا وہ کچھ نہیں سمجھا۔

۱۳۸۱ : حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ فِي شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ قَالَ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ فِي عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ۔

۱۳۸۱: نوح بن حبیب' عبدالرزاق' معمر' سماک بن فضل' وہب بن منبہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ کتنے روز میں قرآن کریم ختم کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا چالیس روز میں اس کے بعد فرمایا ایک مہینہ میں پھر فرمایا بیس دن میں۔ پھر فرمایا پندرہ دن میں اس کے بعد فرمایا دس روز میں پھر ارشاد فرمایا سات روز میں اور سات روز سے کم نہیں کیا۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ أَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لَكِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمَنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَإِذَا وَقَعَتْ وَنُونَ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتَى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۱۳۸۲: عباد بن موسیٰ' اسماعیل بن جعفر' اسرائیل' ابی اسحق' حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں مفصل (کی پوری ایک منزل) ایک رکعت میں پڑھتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ تو اس طرح پڑھتا ہوگا جس طرح جلدی سے شعر پڑھ لیا جاتا ہے یا جیسے درخت سے خشک کھجوریں جھڑ جاتی ہیں۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہم برابر دو سورتوں کو ایک رکعت میں تلاوت فرماتے تھے جیسا کہ سورۂ والنجم اور سورۂ رحمٰن کو (یہ دونوں پارہ ۲۷ کی سورتیں ہیں) کو ایک رکعت میں اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور سورہ الحاقہ ایک رکعت میں اور سورۂ طور والزاریات کو ایک رکعت میں اور سورۂ واقعہ اور سورۂ نون کو ایک رکعت میں اور سورۂ معارج اور سورۃ النازعات کو ایک رکعت میں اور سورۂ تطفیف کو اور عَبَسَ وَتَوَلّٰی ایک رکعت میں اور سورۂ مزمل اور سورۂ مدثر کو ایک رکعت میں اور سورۂ دہر اور سورۂ قیامہ کو ایک رکعت میں اور سورۂ نبا اور والمرسلات کو ایک رکعت میں اور سورۂ دخان اور سورۂ تکویر کو ایک رکعت میں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی ترتیب ہے۔

۱۳۸۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۱۳۸۳: حفص بن عمر' شعبہ' منصور' ابراہیم' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا جب کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ فرمانِ رسول ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات ایک رات میں پڑھے گا تو وہ اس کو (ہر ایک مصیبت سے حفاظت کے لئے یا تہجد کے بدلے) کافی ہیں۔

خلاصۃ الباب: ائمہ اربعہ (چاروں اماموں) کے نزدیک سجدہ تلاوت کرنے کے لئے وضوء شرط ہے اور آیات سجدہ ۱۴ ہیں باقی سجدہ تلاوت کی تعداد میں تھوڑا سا اختلاف ہے آیت سجدہ کو پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب اور ضروری ہے بہتر تو یہ ہے کہ اس وقت کر لیا جائے اور اگر کسی وجہ سے فوراً نہ کر سکے تو ذمہ میں رہے گا اور یہ دونوں طرح کرنا حضور ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے سورہ نجم پڑھنے کے بعد سجدہ نہیں کیا مطلب یہ ہے کہ فوراً نہیں کیا اس لئے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے سجدہ تلاوت کیا تھا۔

۱۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ حُجَيْرَةَ الْأَصْغَرُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ۔

۱۳۸۴: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' ابوسویہ' ابن حجیرہ' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر دس آیاتِ کریمہ پڑھے گا تو وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص کھڑے ہو کر ایک سو آیاتِ کریمہ پڑھے گا وہ عابدین میں سے لکھا جائے گا اور جو کھڑے ہو کر ایک ہزار آیات پڑھے گا وہ بے شمار ثواب کے جمع کرنے والوں میں سے لکھا جائے گا ابوداؤد نے فرمایا ابن حجیرہ الاصغر سے مراد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہیں۔

۱۳۸۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا

۱۳۸۵: یحییٰ بن موسیٰ بلخی' ہارون بن عبداللہ' عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' عیاش بن عباس قتبانی' عیسیٰ بن ہلال صدفی' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ قرآن کریم پڑھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین سورتیں پڑھ لو جن کے شروع میں ﴿الٓرٰ﴾ ہے (یعنی یونس' ہود' اور سورۂ یوسف وغیرہ) اس نے کہا یا رسول اللہ میری عمر

رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حاميم فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

زیادہ ہوگئی ہے اور میرا دل سخت بن گیا ہے اور زبان موٹی ہوگئی ہے (اس بناء پر اتنی لمبی سورتیں یاد نہیں کر سکتا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حٓمٓ والی تین سورتیں یاد کرلو۔ پھر اس نے پہلی بات دہرائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسبحات میں سے تین سورتیں یاد کرلو پھر اس نے پہلی بات دُہرائی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایک جامع سورت سکھا دیں آپ نے اس کو سورۂ زلزال اخیر تک سکھا دی حتیٰ کہ آپ سکھا کر فارغ ہو گئے تو اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق بنا کر بھیجا ہے میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ (اس شخص نے) نجات حاصل کر لی۔

بَاب فِي عَدَدِ الْآيِ

باب: آیت کریمہ کی گنتی

١٣٨٦: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

١٣٨٦: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' عباس' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تیس آیت کریمہ پر مشتمل ایک سورت ہے جو کہ اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اس کی بخشش کر دی جائے گی اور وہ سورت سورۃ الملک ہے۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّجُودِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ

باب: سجدۂ تلاوت کے احکام اور ان کی تعداد

١٣٨٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

١٣٨٧: محمد بن ابراہیم البرقی' ابن ابی مریم' نافع بن یزید' حارث بن سعید عتقی' عبداللہ بن منین' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن کریم میں سے پندرہ سجدہ بتائے ان میں سے تین سجدے مفصل میں ہیں (یعنی سورۂ والنجم اور سورۂ انشقاق اور سورۂ علق) اور دو سجدے سورۂ حج میں اور دس سجدے بقیہ قرآن کریم میں (یعنی سورۂ اعراف' سورۂ رعد' سورۂ نمل' سورۂ بنی اسرائیل' سورۂ فرقان' سورۂ نحل اور سورۂ الم تنزیل السجدہ' سورۂ ص' سورۂ فصلت میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا حضرت ابوالدرداءؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ

إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ۔

(قرآن کریم میں) گیارہ سجدے ہیں اور اس کی سند اسی طرح ہے۔

احکام سجدۂ تلاوت:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ تلاوت واجب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت مسنون ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں تلاوت کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدۂ تلاوت واجب ہے ورنہ نہیں (امام احمد سے ایک روایت میں اسی طرح ہے) بہر حال حنفیہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت واجب ہے اور دلیل وہ آیاتِ کریمہ ہیں کہ جن سے سجدہ تلاوت کے واجب ہونے کے لئے اَمر کا صیغہ استعمال فرمایا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چودہ سجدۂ تلاوت ہیں اور ان کے نزدیک سورۂ ص میں سجدہ نہیں ہے لیکن سورۂ حج میں ان کے نزدیک دو سجدے ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے اور سورۂ ص میں بھی سجدہ ہے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک سجدہ تلاوت ادا کرنے کے لئے وضو ضروری ہے۔ اختلف الائمة فی وجوب سجدة التلاوت وعدمه فذهب الامام ابوحنيفة وابويوسف ومحمد الى الوجوب والائمة الثلاثة على انها سنة وفى رواية لاحمد ايضا واجبة' الخ

(بذل المجهود ص ٣١٤' ج ٢)

١٣٨٨: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا۔

١٣٨٨: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' ابن لہیعہ' مشرح بن ہاعان ابو مصعب' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دونوں سجدے نہ کرے تو وہ ان دونوں کی آیات کو بھی نہ پڑھے۔

بَابِ مَنْ لَمْ يَرَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ

باب: مفصل میں سجدہ نہ ہونے کا بیان

١٣٨٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنْ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

١٣٨٩: محمد بن رافع' ازہر بن قاسم' محمد' ابوقدامہ' مطر الوراق' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصل میں سجدہ نہیں کیا۔

سجدہ سے متعلق ایک ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث کو علماء نے ضعیف قرار دیا ہے اور یہ حدیث اس حدیث کے معارض ہے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ القلم اور انشقاق میں سجدہ کرنا ثابت ہے: قال فی المیزان قال ابن سعد

فيه ضعف فى الحديث وقال ابوحاتم ضعيف وقال احمد و يحيى ضعيف وابوهريرة رضى الله عنه لم يصحب النبى الا بالمدينة وقد راه يسجد فى الانشقاق والقلم۔ (بذل المجهود ص ٣١٦' ج٢)

١٣٩٠ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

١٣٩٠: ہناد بن سری' وکیع' ابن ابی ذئب' یزید بن عبداللہ بن قسیط' عطاء بن یسار' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم کی قراءت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

١٣٩١ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ زَيْدٌ الْإِمَامَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

١٣٩١: ابن سرح' ابن وہب' ابوصخر' ابن قسیط' خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے مانند روایت ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ امام تھے لیکن پھر (بھی) انہوں نے سجدہ نہیں کیا۔

بَاب مَنْ رَأَى فِيهَا السُّجُودَ

باب: سورۂ والنجم میں سجدہ کرنے کا حکم

١٣٩٢ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا۔

١٣٩٢: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' اسود' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی پھر سجدہ فرمایا اور کوئی شخص ایسا نہیں رہا کہ جس نے سجدہ نہیں کیا ہو۔ ایک شخص نے کچھ ریت یا خاک کو مٹھی میں لے کر منہ تک اُٹھایا اور کہا کہ مجھے سجدہ کی جگہ یہی کافی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ شخص حالت کفر میں قتل ہوا۔

بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ اقْرَأْ

باب: سورۂ انشقاق اور سورۂ اقراء میں سجدہ کرنے کا حکم

١٣٩٣ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا

١٣٩٣: مسدد' سفیان' ایوب بن موسیٰ' عطاء بن مینا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی

السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ میں سجدہ کیا۔

خَلَقَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَسْلَمَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَنَةَ سِتٍّ عَامَ خَيْبَرَ وَهَذَا السُّجُودُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آخِرُ فِعْلِهِ۔

۱۳۹۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ۔

۱۳۹۴: مسدد' معتمر' ان کے والد' ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازِ عشاء ادا کی۔ انہوں نے (نماز میں) سورۂ انشقاق کی قراءت کر کے سجدہ کیا میں نے کہا یہ کیسا سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سجدہ ابوالقاسم (یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے کیا ہے۔ میں ہمیشہ اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملاقات کرلوں (اشارہ ہے جنت میں ملنے کی طرف)۔

تشریح : قاسم آپ ﷺ کے صاحبزادے کا اسم گرامی ہے۔ اسی کے نام سے آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

بَاب السُّجُودِ فِي ص

باب: سورۂ ص میں سجدہ کرنے کے احکام

۱۳۹۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا۔

۱۳۹۵: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سورۂ ص کا سجدہ کچھ ضروری نہیں لیکن میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ ص کا سجدہ کرتے تھے۔

۱۳۹۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا۔

۱۳۹۶: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن ابی ہلال' عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے سورۂ ص منبر پر پڑھی۔ جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے اُترے اور سجدہ (تلاوت) کیا اور دیگر حضرات نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا دوسرے دن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی تلاوت فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ (داؤد علیہ السلام) ایک پیغمبر کی توبہ تھی لیکن اب تم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہو تو ٹھیک ہے پھر آپ نے منبر سے اُتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ

باب: سوار ہونے کی حالت میں آیت سجدہ سن کر

رَاكِبٌ وَفِي غَيْرِ الصَّلَاةِ

کیا کرے؟

١٣٩٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ۔

١٣٩٧: محمد بن عثمان دمشقی' ابو جماہر' عبدالعزیز بن نمیر' مصعب بن ثابت' عبداللہ بن زبیر' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے سال آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا ان لوگوں میں سے بعض لوگ سوار تھے اور بعض لوگوں نے زمین پر سجدہ کیا اور سوار (شخص) نے اپنے ہاتھ پر سجدہ (تلاوت) کیا۔

١٣٩٨ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ۔

١٣٩٨: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید (دوسری سند) احمد بن ابی شعیب' ابن نمیر' عبید اللہ' حضرت نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر (حالت) نماز کے ہم لوگوں کو ایک سورت سناتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے یہاں تک کہ ہم لوگوں میں سے کسی شخص کو اپنی پیشانی کے رکھنے کی جگہ نہ ملتی (ایسا شخص اپنے ہاتھ یا ران وغیرہ پر سجدہ کر لیتا)۔

١٣٩٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُعْجِبُهُ لِأَنَّهُ كَبَّرَ۔

١٣٩٩: احمد بن الفرات' ابو مسعود رازی' عبدالرزاق' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو قرآن کریم سنایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آیت سجدہ تلاوت فرماتے تو اللہ اکبر فرما کر سجدہ کرتے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کرتے۔ عبد الرزاق نے فرمایا یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسندیدہ تھی کیونکہ اس حدیث میں تکبیر کا تذکرہ ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَجَدَ

باب: سجدۂ تلاوت کی دُعا

١٤٠٠ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ

١٤٠٠: مسدد' اسماعیل' خالد الحذاء' ایک مرد' ابوالعالیہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجود

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

تلاوت میں رات کے وقت کئی کئی مرتبہ (یہ دُعا) پڑھتے۔ سَجَدَ وَجْهِي الخ یعنی میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا کہ جس نے اس کو پیدا کیا اور اپنی قوت و طاقت سے اس کے آنکھ کان (وغیرہ) بنائے۔

بَاب فِيمَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کے بعد آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ کس وقت کرے؟

۱۴۰۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ أَقُصُّ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَسْجُدُ فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ أَنْتَهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَسْجُدُوا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۴۰۱: عبداللہ بن الصباح العطار' ابو بحر' ثابت بن عمار' حضرت ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ جب ہم لوگ رکب کی جانب بھیجے گئے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یعنی مدینہ منورہ کی جانب تو میں فجر کے بعد وعظ بیان کرتا تھا اور سجدہ تلاوت کرتا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ کو تین مرتبہ منع کیا لیکن میں نہیں رُکا بالآخر انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی (لیکن) کسی نے (نمازِ فجر کے بعد) سجدہ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْوِتْرِ

باب: ابواب وتر

بَاب اسْتِحْبَابِ الْوِتْرِ

باب: وتر کو طاق پڑھنا سنت ہے

۱۴۰۲ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

۱۴۰۲: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' زکریا' ابواسحٰق' عاصم' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اہلِ قرآن نمازِ وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے (طاق ہے) اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

وتر کی نماز:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر واجب ہے باقی تینوں ائمہ کرام اس کو سنت فرماتے ہیں۔ حنفیہ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الخ دوسری دلیل حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہے جس میں فرمایا گیا ہے جو شخص سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے تو صبح ہونے پر یا یاد آنے پر وتر ادا کرے۔ احناف کے

نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں ایک سلام کے ساتھ۔ دیگر ائمہ کا وتر کی رکعات کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے اور وتر کے واجب ہونے کے سلسلہ میں حنفیہ کی دلیل یہ روایت بھی ہے ’’وروى عن عائشه رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اوتر يا اهل القرآن فمن لم يوتر فليس منا نیز حسن بصری فرماتے ہیں: اجمع المسلمون على ان الوتر حق واجب۔ (بذل المجهود ص ۳۲۱' ج ۲)

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر کی نماز مسنون ہے جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے دلیل احادیث باب ہیں جن میں الوتر حق کے الفاظ آئے ہیں اور وتر کے ترک پر وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۴۰۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا تَقُولُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ۔

۱۴۰۳: عثمان بن ابی شیبہ ابوحفص الابار اعمش' عمرو بن مرہ' ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے اور اس میں ہے کہ جب انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی تو ایک دیہاتی نے کہا تم کیا کہہ رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حکم نہ تمہیں ہے اور نہ تمہارے دوستوں کو۔

۱۴۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَوِيُّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

۱۴۰۴: ابوولید طیالسی' قتیبہ بن سعید' لیث ' یزید بن ابی حبیب' عبداللہ بن راشد زوفی' عبداللہ بن ابی مرہ زوفی' خارجہ بن حذافہ' حضرت ابوولید عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ایک نماز دی ہے جو کہ تم لوگوں کے لئے لال رنگ کے اُونٹوں سے اچھی ہے اور وہ نماز وتر ہے اس کا وقت عشاء سے طلوع فجر تک کے درمیان مقرر کیا گیا ہے۔

بَاب فِيمَنْ لَمْ يُوتِرْ

باب: نمازِ وتر نہ پڑھنے والا شخص کیسا ہے؟

۱۴۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ

۱۴۰۵: ابن مثنیٰ' ابواسحق طالقانی' فضل بن موسیٰ' عبیداللہ بن عبداللہ عتکی' عبداللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وتر حق یعنی ضروری ہے جو شخص نمازِ وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر ضروری ہیں' جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے

لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

نہیں ہے۔

١٤٠٦ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمَخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُدْعَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمَخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

١٤٠٦: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' محمد بن یحییٰ بن حبان' حضرت ابومحیریز سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے جس کو کہ مخدجی کہتے تھے ایک شخص نے ملک شام میں سنا جس شخص کا نام ابومحمد تھا کہ وتر واجب ہے۔ مخدجی نے بیان کیا کہ یہ بات سن کر میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے بیان کیا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابومحمد نے غلط کہا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ جو شخص ان نمازوں کو غیر اہم نہیں سمجھے گا تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے اگر وہ چاہے گا تو (نمازوں کے ضائع کرنے پر) اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے تو (اپنی رحمت سے) جنت میں داخل کر دے گا۔

بَاب كَمِ الْوِتْرُ

باب: رکعاتِ وتر

١٤٠٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بِأُصْبُعَيْهِ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

١٤٠٧: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' عبداللہ بن شقیق' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جنگل کے باشندوں میں سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کی کیفیت دریافت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا یعنی دو دو رکعت اور وتر کی ایک رکعت آخر شب میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الباب: وتر کی رکعات حنفیہ کے نزدیک تین ہیں ایک سلام کے ساتھ دو سلاموں کے ساتھ تین رکعات حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں حنفیہ کے دلائل میں ترمذی کی روایات میں اور ابوداؤد میں عبداللہ ابن ابی قیس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعت پڑھتے تھے تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ چار اور تین سے اور چھ اور تین سے اور آٹھ اور تین سے اور تیرہ اور تین سے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ کے ساتھ وتر نہیں بتاتے تھے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعات تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی رکعات کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی رہتی تھی خلاصہ یہ کہ صحیحین میں عائشہؓ کی روایت اور ترمذی میں علی اور حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوداؤد میں

عبداللہ ابن ابی قیس سے یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صریح ہیں ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک رکعت سے لے کر سات رکعت تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ ان حضرات کی دلیل حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے الفاظ والوتر رکعة من آخر اللیل اور حضرت ابوایوب انصاری کی حدیث کے الفاظ من احب ان یوتر لواحدة فلیفعل وغیرہ سے ہے جواب یہ ہے کہ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز جو دو رکعت کر کے شفعہ شفعہ پڑھی گئی ہے وہ ایک رکعت سے طاق ہو جائے گی چنانچہ امام مالک کی روایت میں علی رکعة واحدة کے بعد توتر لہ ماقد صلی کے الفاظ اس معنی کا بین ثبوت ہیں اور یہ معنی اس لئے ضروری ہیں کہ ملا علی قاری کہتے ہیں کسی صحیح حدیث بلکہ کسی ضعیف روایت سے بھی صرف ایک رکعت کا ثبوت نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور بتیراء یہ ہے کہ آدمی ایک رکعت نماز ادا کرے۔

۱۴۰۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۱۴۰۸: عبدالرحمٰن بن مبارک' قریش بن حیان عجلی' بکر بن وائل' زہری' عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وتر پڑھنا ہر ایک مسلمان پر ضروری ہے جس شخص کا دل چاہے تین رکعات ادا کرے اور جس شخص کا دل چاہے ایک رکعت ادا کرے۔

رکعاتِ وتر:

وتر کی رکعات کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں ایک سلام کے ساتھ۔ دیگر ائمہ نے ایک رکعت سے لے کر سترہ رکعات تک کی تعداد فرمائی ہے جو کہ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد کی رکعات شامل کر کے یا سنت فجر شامل کر کے بیان کی گئی ہیں اس پر بذل المجہود ص: ۳۲۴ پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

باب: نمازِ وتر میں کونسی سورت کی قراءت کرے؟

۱۴۰۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْاَبَّارُ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى وَقُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔

۱۴۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابوحفص الآبار (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ' محمد بن انس' اعمش' طلحہ' زبید' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں (سورۂ اعلیٰ) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾۔ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ (سورۂ کافرون) اور سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی قراءت فرماتے تھے۔

۱۴۱۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

۱۴۱۰: احمد بن ابی شعیب' محمد بن سلمہ' خصیف' حضرت عبدالعزیز بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نماز وتر میں کونسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے اسی طرح بیان فرمایا اور فرمایا: تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورۂ ناس) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورہ فلق) تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

باب: نمازِ وتر میں قنوت پڑھنے کے احکام

۱۴۱۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

۱۴۱۱: قتیبہ بن سعید' احمد بن جواس حنفی' ابوالاحوص' ابواسحق' برید بن ابی مریم' ابوالحوراء' حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے چند کلمات (طیبات) سکھائے جن کو میں نماز وتر میں پڑھتا ہوں (وہ یہ ہیں): اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

۱۴۱۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ هٰذَا يَقُولُ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ أَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ۔

۱۴۱۲: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' حضرت ابواسحق سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے لیکن اس میں فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ کا جملہ ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

۱۴۱۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ

۱۴۱۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن عمرو الفرازی' عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعد نمازِ وتر یہ پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى

سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هِشَامٌ أَقْدَمُ شَيْخٍ لِحَمَّادٍ وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ يَعْنِي فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ الْقُنُوتَ وَلَا ذَكَرَ أُبَيًّا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَسَمَاعُهُ بِالْكُوفَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْقُنُوتَ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا

نفسک۔ ابوداؤد نے فرمایا حماد کے سب سے پہلے استاد ہشام ہیں اور یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ ہشام سے کسی اور نے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا عیسیٰ بن یونس' سعید بن ابی عروبہ' قتادہ' سعید بن عبدالرحمٰن' عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے وتر میں قنوت پڑھی۔ ابوداؤد نے فرمایا عیسیٰ بن یونس نے نقل کیا فطر بن خلیفہ' زبید' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ اسی طریقہ سے حفص بن غیاث' مسعر' زبید' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ ابوداؤد نے فرمایا سعید کی روایت قتادہ سے نقل کی گئی۔ اس روایت کو یزید بن زریع' سعید' قتادہ' عزرہ' سعید بن عبدالرحمٰن' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اس حدیث میں اُبی کا تذکرہ نہیں ہے اور نہ ہی قنوت کا تذکرہ ہے۔ اس طرح عبدالاعلیٰ' محمد بن بشر العبدی سے روایت کیا گیا اور اس روایت کا کوفہ میں عیسیٰ بن یونس سے سننا ثابت ہے اور اس روایت میں بھی قنوت کا ذکر نہیں ہے۔ نیز ہشام دستوائی شعبہ نے قتادہ سے روایت نقل کی اور اس میں بھی قنوت کا تذکرہ نہیں۔ زبید کی روایت کو اعمش' شعبہ' عبدالملک' جریر' زبید نے نقل کیا اور اس میں قنوت کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ صرف حفص بن غیاث مسعر' زبید کی روایت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کا جملہ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت مشہور نہیں ہے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ حفص نے مسعر کے علاوہ کسی دوسرے سے روایت بیان کی ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آدھا رمضان المبارک گزر جانے کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔

الْقُنُوتَ وَحَدِيثُ زُبَيْدٍ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ وَشُعْبَةُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ

زُبَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْقُنُوتَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ نَخَافُ أَنْ يَكُونَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ غَيْرِ مِسْعَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُرْوَى أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

۱۴۱۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَمَّهُمْ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۱۴۱۴: احمد بن محمد بن حنبل محمد بن بکر ہشام محمد بعض حضرات سے روایت ہے کہ حضرت اُبی بن کعب جب امام ہوئے تو رمضان المبارک کے آخری نصف حصے میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۱۵ : حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبَقَ أُبَيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الَّذِي ذُكِرَ فِي الْقُنُوتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلَّانِ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ۔

۱۴۱۵: شجاع بن مخلد ہشیم یونس بن عبید حضرت حسن سے نقل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لوگوں کو جمع کر دیا اور وہ لوگوں کو بیس راتوں تک نماز پڑھاتے رہے مگر قنوت صرف آخری نصف حصے میں پڑھتے۔ جب آخری دس دن باقی رہ جاتے تو وہ اپنے گھر میں نماز پڑھتے۔ لوگ کہتے تھے کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھاگ گئے۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قنوت کے بارے میں (اُوپر) جو کچھ بیان کیا گیا وہ غیر معتبر ہے۔ نیز یہ دونوں روایت حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اِنَّ النَّبِيَّ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ' الخ کے الفاظ سے بیان کی گئی ہیں۔ اس روایت کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

وتر میں قنوت:

قنوت وتر کے بارے میں یہ حکم ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر میں قنوت پورے سال پڑھا جائے گا جبکہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر میں قنوت صرف رمضان المبارک میں پڑھا جائے گا۔ حضرت امام شافعی' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک صرف رمضان کا شروع نصف حصہ میں قنوتِ وتر پڑھنا چاہئے بہر حال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ثابت ہے: عن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع الی ان قال ثم علم القنوت اللھم انا نستعینك' الخ

(بذل المجھود ص ۳۲۶' ج ۲' درسِ ترمذی)

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: نمازِ وتر کے بعد کی دُعا

۱۴۱۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔

۱۴۱۶: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن عبیدہ' اعمش' طلحہ ایامی' ذر' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھ کر سلام پھیرتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے۔

۱۴۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ۔

۱۴۱۷: محمد بن عوف' عثمان بن سعید' ابی غسان' محمد بن مطرف المدنی' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر وتر پڑھے سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے جب یاد آئے وتر پڑھ لے۔

بَابٌ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے قبل نمازِ وتر پڑھنا

۱۴۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيْ الضُّحَى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ الشَّهْرِ وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ۔

۱۴۱۸: ابن مثنیٰ' ابوداؤد' ابان بن یزید' قتادہ' حضرت ابوسعید جو قبیلہ ازد شنوءَ کے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے مخلص دوست حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کاموں کی وصیت فرمائی۔ جن کو کہ میں سفر اور حضر میں ترک نہیں کرتا۔ (۱) چاشت کی دو رکعت (۲) ہر ماہ میں تین روزے (۳) وتر کے پڑھے بغیر نہ سونا۔

تشریح :وتر کی نماز رات کے کسی حصہ میں پڑھی جاسکتی ہے حضرت ابوہریرہؓ کو سونے سے پہلے پڑھنے کی ہدایت اس لئے ہے کہ جناب ابوہریرہؓ رات کو کافی دیر تک احادیث کے سماع میں مشغول رہتے اور دیر سے سونے کی وجہ سے آخری رات بیدار نہ ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے حکم فرمایا کہ عشاء کو ہی پڑھ لیا کرو ویسے افضل و اولیٰ یہ ہے کہ آخیر رات اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھی جائے پھر آخر میں وتر ادا کر لئے جائیں جیسا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا۔

۱۴۱۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ السَّكُونِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي

۱۴۱۹: عبدالوہاب بن نجدہ' ابوالیمان' صفوان بن عمرو' ابی ادریس السکونی' جبیر بن نفیر' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے مشفق دوست (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں

الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ لِشَيْءٍ أَوْصَانِي بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔

کی وصیت فرمائی جن کو میں ترک نہیں کرتا: (۱) ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا۔ (۲) نمازِ وتر پڑھے بغیر نہ سونا (۳) سفر وحضر میں نماز چاشت کی دو رکعت پڑھنا۔

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ قَالَ أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخَذَ هَذَا بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ۔

۱۴۲۰: محمد بن احمد بن ابی خلف' ابوزکریا' حماد بن سلمہ' ثابت' عبداللہ بن رباح' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نمازِ وتر کس وقت پڑھتے ہو؟ عرض کیا شروع رات میں اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ عرض کیا اخیر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے احتیاط سے کام لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے عزیمت اختیار کی۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

باب: وقت وتر

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَتَى كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَوَسَطَهُ وَآخِرَهُ وَلَكِنِ انْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ۔

۱۴۲۱: احمد بن یونس' ابوبکر بن عیاش' اعمش' مسلم' حضرت مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کب پڑھتے تھے؟ فرمایا کبھی رات کے شروع میں' کبھی درمیان میں' کبھی آخری رات میں لیکن وصال کے قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر فجر کے قریب پڑھتے تھے۔

وتر کا افضل وقت:

وتر کو رات کے آخری حصہ میں ادا کرنا افضل ہے لیکن اگر بیدار نہ ہو سکنے کا گمان ہو تو بعد عشاء بھی پڑھ لینا درست ہے اور مذکورہ حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو عشاء کے بعد وتر پڑھ لینے کا اس وجہ سے حکم فرمایا کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رات کو کافی تاخیر تک احادیث کی ساعت میں مشغول رہتے اور دیر سے سونے کی وجہ سے آخری شب میں آنکھ نہ کھلنے کا احتمال رہتا تھا۔ واما وقت المستحب للوتر' الخ (بذل المجهود ص ۳۳۱' ج ۲)

۱۴۲۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۴۲۲: ہارون بن معروف' ابن ابی زائدہ' عبید اللہ بن عمر' نافع'

أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نمازِ وتر صبح ہونے سے قبل بعجلت پڑھا کرو۔

۱۴۲۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَائَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَائَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ تَعْنِي فِي الْجَنَابَةِ۔

۱۴۲۳: قتیبہ بن سعید' لیث بن سعد' معاویہ بن صالح' حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کس وقت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا شروع رات میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے عرض کیا قراءت کس طرح کرتے تھے؟ آہستہ یا بلند آواز سے؟ انہوں نے فرمایا ہر طریقہ پر' کبھی بآوازِ بلند اور کبھی ہلکی آواز سے' کبھی غسل (جنابت) فرما کر سو جاتے کبھی وضو فرما کر سو جاتے ابوداؤد کہتے ہیں کہ قتیبہ کے علاوہ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ غسل جنابت مراد ہے۔

۱۴۲۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

۱۴۲۴: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کے وقت تمہاری آخری نمازِ وتر ہونا چاہیے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۸ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۹

بَاب فِي نَقْضِ الْوِتْرِ

۱۴۲۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

باب: نمازِ وتر ایک رات میں ایک ہی مرتبہ ہوگی

۱۴۲۵: مسدد‘ ملازم بن عمرو‘ عبداللہ بن بدر‘ حضرت قیس بن طلق سے روایت ہے کہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ ایک دن رمضان المبارک میں ہمارے یہاں آئے اور شام کے وقت ٹھہرے‘ روزہ افطار فرمایا اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور نمازِ وتر پڑھی پھر اپنی مسجد تشریف لے گئے اور اپنے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب وتر باقی رہ گئے تو ایک دوسرے شخص کو وتر پڑھانے کے لئے آگے بڑھایا اور کہا تم وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک شب میں دو وتر (جمع) نہیں ہو سکتے۔

بَاب الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ

۱۴۲۶ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ

باب: نماز کی حالت میں دُعائے قنوت پڑھنے کے احکام

۱۴۲۶: داؤد بن اُمیہ‘ معاذ بن ہشام‘ یحییٰ بن کثیر‘ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت

صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِينَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر' عشاء اور نمازِ فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے جس میں آپ اہلِ ایمان کے لئے دُعا کرتے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالُوا كُلُّهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

۱۴۲۷: ابو ولید' مسلم بن ابراہیم' حفص بن عمر (دوسری سند) ابن معاذ' معاذ' شعبہ' عمرو بن مرہ' ابن ابی لیلیٰ' حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں قنوت پڑھتے تھے اور ابن معاذ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا۔

۱۴۲۸: عبدالرحمٰن بن ابراہیم' ابوالولید' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک نمازِ عشاء میں قنوت پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت میں فرماتے تھے اے اللہ! ولید بن ولید کی نجات فرما۔ اے رب العالمین' سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما (کیونکہ اس وقت یہ حضرات مشرکین کی قید میں تھے) اے اللہ' کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما' اے اللہ' قبیلہ مضر پر سخت عذاب نازل فرما' یا اللہ ان لوگوں پر قحط نازل فرما جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں قحط نازل ہوا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے دُعا نہیں مانگی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تو آپ نے فرمایا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ لوگ (یعنی ولید اور سلمہ کفار کی قید سے رہا ہو کر مدینہ میں) آ گئے ہیں۔

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ

۱۴۲۹: عبداللہ بن معاویہ جمحی' ثابت بن یزید' ہلال بن خباب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل نمازِ فجر' ظہر' عصر' مغرب اور عشاء میں قنوت پڑھی۔ ہر ایک نماز کی آخری رکعت میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنوسلیم کے قبائل مین سے کچھ قبائل رعل' ذکوان' عصیہ کے لئے بددُعا فرماتے تھے اور مقتدی آمین کہتے تھے۔

۱۴۳۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ مُسَدَّدٌ بِيَسِيرٍ۔

۱۴۳۰: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ایوب' محمد' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں قنوت پڑھی؟ انہوں نے فرمایا' جی ہاں' اس کے بعد معلوم کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے پڑھی ہے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا' رکوع کے بعد۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ کچھ عرصہ تک۔

۱۴۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ۔

۱۴۳۱: ابوالولید طیالسی' حماد بن سلمہ' انس بن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ (تک) قنوت پڑھی اس کے بعد قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔

۱۴۳۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً۔

۱۴۳۲: مسدد' بشر بن مفضل' یونس بن عبید' حضرت محمد بن سیرین' سے مروی ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اُٹھایا تو آپ (قنوت پڑھنے کے لئے) کچھ دیر تک کھڑے رہے۔

بَاب فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب: گھر میں نماز نفل پڑھنے کی فضیلت

۱۴۳۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ لِصَلَاتِهِ يَعْنِي

۱۴۳۳: ہارون بن عبداللہ' مکی بن ابراہیم' عبداللہ بن سعید بن ابی ہند' ابو نضر' بسر بن سعید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس حجرہ میں آ کر نماز ادا فرماتے تھے تو لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرنا شروع کر دیا اور ہر رات میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے لگے۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے تو ان لوگوں نے کھنکارنا' پکارنا

رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَنَحْنَحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَتُكْتَبَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

شروع کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک پر کنکریاں مارنی شروع کر دیں (تا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں) اس کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں باہر نکلے اور فرمایا تم لوگ اسی طرح کئے جاتے ہو یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ کہیں تم پر واجب ہی نہ ہو جائے۔ تم لوگوں کو چاہئے کہ نماز اپنے گھروں میں ادا کرو کیونکہ فرض کے علاوہ دیگر نمازیں گھروں میں ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۴۳۴: مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔

بَاب طُولِ الْقِيَامِ

باب: طویل قیام

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

۱۴۳۵: احمد بن حنبل' حجاج' ابن جریج' عثمان بن ابی سلیمان' علی الازدی' عبید بن عمیر' عبد اللہ بن حبشی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام اعمال میں کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا نماز میں دیر تک کھڑے رہنا۔ اس کے بعد معلوم کیا گیا کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کم محنت کرنے والا شخص محنت کرنے کے بعد صدقہ کرے۔ پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ حرام فعل کو ترک کر دے۔ اس کے بعد دریافت کیا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا مشرکین کے خلاف جان و مال سے جو جہاد ہو' پھر پوچھا گیا کہ کونسا قتل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (راہِ الٰہی میں) جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے (سواری) کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔

بَاب الْحَثِّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: شب بیداری کی ترغیب

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

۱۴۳۶: محمد بن بشار' یحییٰ' ابن عجلان' قعقاع بن حکیم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو کہ رات کو بیدار ہو' نماز پڑھے' اس کے بعد اپنی بیوی کو بیدار کرے اور وہ بھی نماز پڑھا۔ اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو کہ رات کو اُٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بیدار کرے اگر اس کا شوہر نہ اُٹھے تو اس کے مُنہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ۔

۱۴۳۷: محمد بن حاتم بن بزیع' عبیداللہ بن موسیٰ' شیبان' اعمش' علی بن الاقمر' الاغر' ابی مسلم' حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں دو' دو رکعات (نفل) ادا کریں تو وہ ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں سے لکھے جائیں گے' (یعنی ان کا شمار ذاکرین میں سے ہوگا)

بَابٌ فِي ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: فضائل تلاوتِ قرآن

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

۱۴۳۸: حفص بن عمر' شعبہ' علقمہ بن مرثد' سعد بن عبیدہ' ابوعبدالرحمٰن' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے وہ شخص بہتر ہے جو کہ قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي

۱۴۳۹: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' زبان بن فائد' سہل بن معاذ جہنی' حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس پر عمل پیرا ہوا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی آفتاب سے بھی زیادہ ہوگی (بالفرض) اگر آفتاب تم لوگوں کے گھروں میں ہوتا پھر جب اس کے والدین کو یہ درجہ

بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا۔

حاصل ہوا تو غور کرو کہ جس شخص نے قرآن کریم پر عمل کیا تو اس کا کیا درجہ ہوگا؟

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

۱۴۴۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ہمام' قتادہ' زرارہ بن اوفی' سعد بن ہشام' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص (باتجوید) مہارت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو وہ شخص بڑی عزت والے ملائکہ (اور حضرات انبیاء علیہم السلام) کے ساتھ ہوگا اور جس شخص کے لئے قرآن مجید کی تلاوت مشکل ہو تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

۱۴۴۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے اور ایک دوسرے کو پڑھاتے (اور سکھاتے) ہیں تو ان پر سکینہ (قلبی سکون) نازل ہوتا ہے اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ان حضرات کے سامنے تذکرہ فرماتے ہیں کہ جو اُن کے پاس رہتے ہیں یعنی فرشتے۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْخُذَ نَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ إِثْمٍ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوا كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ۔

۱۴۴۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' موسیٰ بن علی بن رباح' علی' عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسجد کے سائبان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص یہ چاہتا ہے کہ (وادی) بطحایا (وادی) عقیق تک چلا جائے پھر (وہاں سے) بڑی کوہان والے موٹے تازے دو اُونٹ بغیر کسی گناہ کے یا بغیر قطع رحمی کے لے کر آئے؟ (یعنی کسی کا مال غصب نہ کرے اور نہ رشتہ داروں کے رشتہ ختم کرے اور بلا قیمت دو اُونٹ مل جائیں) صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سے ہر شخص اس کا خواہش مند ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص صبح کے وقت روزانہ مسجد آئے اور قرآن کریم کی دو آیاتِ کریمہ سیکھے تو وہ دو اُونٹ سے افضل ہیں اور تین آیاتِ کریمہ تین

اُونٹ سے بہتر ہیں جتنی آیات سیکھے گا اس کے حق میں اتنی ہی تعداد کے اُونٹوں سے بہتر ہوگا۔

بَاب فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي۔

باب: الحمد شریف کی فضیلت

۱۴۴۳: احمد بن ابی شعیب الحرانی' عیسیٰ بن یونس' ابن ابی ذئب' المقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ سورۂ فاتحہ قرآن کریم کی کلید ہے اور کتاب اللہ کی اصل ہے اور سبع مثانی ہے۔

سبع مثانی کیا ہے؟:

سبع مثانی سے مراد یہ ہے کہ اس میں سات آیت کریمہ ہیں جو کہ کئی مرتبہ پڑھی جاتی ہیں یا ان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کا بیان ہے۔

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنْ الْقُرْآنِ أَوْ فِي الْقُرْآنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ۔

۱۴۴۴: عبید اللہ بن معاذ' خالد' شعبہ' خبیب بن عبدالرحمن' حفص بن عاصم' حضرت ابوسعید بن معلی سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا راوی کہتے ہیں کہ وہ (نماز سے فارغ ہوکر) آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے میری بات کا کیوں جواب نہیں دیا؟ عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول کو جواب دو جس وقت اس کا رسول تم لوگوں کو کام کے لئے بلائے جس میں تم لوگوں کی زندگی ہے (یعنی آخرت کی لذت کے لئے) میں تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی ایک بڑی سورت سکھاؤں گا (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لانے لگے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سورة: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ہے جو کہ مجھ کو ملی ہے اور وہ سبع مثانی اور قرآن مجید ہے۔

تنبیہ:

مذکورہ سورت قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ اور شریعت کی روح ہے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے ''سبع مثانی'' عطا

فرمانے اور قرآن کریم کی نعمت اہل ایمان کو بخشنے کی خوشخبری عطا فرمائی اور سبع مثانی سے مُراد سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں جو بار بار تلاوت کی جاتی ہیں۔

بَابُ مَنْ قَالَ هِيَ مِنَ الطُّوَلِ

۱۴۴۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الطُّوَلِ وَأُوتِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام سِتًّا فَلَمَّا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رُفِعَتْ ثِنْتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ۔

باب: سورۂ فاتحہ کا طویل سورتوں میں ہونا

۱۴۴۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مسلم' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات آیت کریمہ مثانی (جو کہ مفہوم کے اعتبار سے بہت طویل ہیں) ملی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھ آیت کریمہ ملی تھیں۔ جب انہوں نے (تورات لکھی ہوئی تختیاں) غصے میں آ کر زمین پر ڈال دیں تو دو آیاتِ کریمہ اُٹھ گئیں اور چار آیاتِ کریمہ باقی رہ گئیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْكُرْسِيِّ

۱۴۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنَ لَكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمُ۔

باب: فضیلت آیت الکرسی

۱۴۴۶: محمد بن مثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید بن ایاس' ابوسلیل' عبداللہ بن ابی رباح انصاری' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالمنذر! قرآن کریم میں کونسی آیت کریمہ بڑی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذر! قرآن مجید میں کونسی آیاتِ کریمہ بڑی ہے۔ میں نے عرض کیا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ' الخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مبارک مارا اور فرمایا ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو۔

آیت الکرسی:

آیت الکرسی کی عظمت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں دیگر آیاتِ کریمہ کی بہ نسبت زیادہ الفاظ ہیں یا یہ وجہ ہے کہ اس میں بہت زیادہ معانی اور اس کا مفہوم بہت گہرائی لئے ہوئے ہے اور اس میں باری تعالیٰ شانہٗ کی عظمت و کبریائی کا بیان ہے اور اس کے بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اس کے وِرد کرنے سے شیطانی اثرات' سحر اور دیگر آفات سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

بَابُ فِي سُورَةِ الصَّمَدِ

۱۴۴۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ

باب: سورۃ الاخلاص

۱۴۴۷: قعنبی' مالک' عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن' عبدالرحمٰن'

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ بار بار پڑھتے سنا۔ جب صبح ہوگئی تو وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (واقعہ) بیان کیا وہ شخص اس سورت کو (ثواب کے اعتبار سے) کم (درجہ کا) سمجھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ (سورت) تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ یہ سورتیں بہت فائدے کی ہیں اور آفات و مرض دُور کرنے میں اکسیر ہیں۔

بَاب فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فضائل معوذتین

١٤٤٨ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔

١٤٤٨: احمد بن عمرو ابن السرح' ابن وہب' معاویہ' علاء بن حارث' قاسم مولیٰ معاویہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ کو سفر کے دوران کھینچا کرتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ! کیا میں تم کو دو بہتر سورتیں نہ سکھا دوں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ فلق اور سورۂ ناس سکھائیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کیا کہ میں یہ سورتیں سیکھ کر زیادہ خوش نہیں ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو پڑاؤ کیا تو نمازِ فجر میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: عقبہ! کیا سمجھے؟ (یعنی تم ان سورتوں کو معمولی نہ سمجھو)۔

١٤٤٩ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ

١٤٤٩: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' سعید بن ابی سعید' ان کے والد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) جحفہ' ابواء (ایک جگہ کا نام) میں چل رہا تھا اچانک چاروں طرف اندھیرا چھا گیا اور آندھی چلنے لگی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی قرأت فرمانے لگے اور فرمانے لگے: اے عقبہ! ان دو

اللہ ﷺ یَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ۔

سورتوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کسی پناہ مانگنے والے شخص نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔ عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے وقت نماز میں ان سورتوں کو قرأت کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ

باب: قرأت میں ترتیل کا استحباب' کس طریقہ پر ہے؟

ترتیل کیا ہے؟:

ترتیل کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کو صاف' صاف' ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اس کے مدّ اوقاف کی رعایت کرنا اور اس طرح پڑھنا کہ تمام حروف سمجھ میں آجائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: ۴)

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔

۱۴۵۰: مسدد' یحییٰ' سفیان' عاصم بن بہدلہ' زر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہلِ قرآن (یعنی قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے) سے کہا جائے گا (قرآن کریم) پڑھتا جا اور (جنت کی سیڑھیاں) چڑھتا جا اور قرآن کریم رُک رُک کر بہتر طریقہ سے پڑھ جس طرح تو دُنیا میں قرآن کریم بہتر سے بہتر طریقہ سے پڑھتا تھا۔ تیرا مقام وہیں پر ہے جہاں تو آخری آیات تک پڑھے گا۔

تلاوتِ قرآن پاک کی فضیلت:

مراد یہ ہے کہ ایک آیت کریمہ کی تلاوت کر کے جنت کا ایک درجہ عبور کرے گا اس کے بعد دوسری آیت کریمہ پڑھ کر دوسرا درجہ اسی طریقہ پر جہاں تک آیاتِ کریمہ تلاوت کرتا جائے گا اسی قدر درجات بلند ہوتے چلے جائیں گے جب تلاوت ختم کر کے رُک جائے گا اسی جگہ اس کا درجہ ہے جو شخص مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرے گا اس کا مقام سب سے زیادہ اُونچا ہوگا۔

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

۱۴۵۱: مسلم بن ابراہیم' جریر' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی نماز کی کیفیت دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ آپ ہر مد کو اچھی طرح ادا فرماتے جس قدر (قرآن میں) مد ہے ان کو ادا فرماتے تھے۔

۱۴۵۲ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَائَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَائَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا۔

۱۴۵۲: یزید بن خالد بن موہب رملی لیث ابن ابی ملیکہ حضرت یعلی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قرآن کریم کی قرأت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم لوگوں کی نماز کہاں اور آپ کی نماز کہاں۔ آپ نماز ادا فرماتے تھے اس کے بعد اتنی دیر سو جاتے تھے جتنی دیر میں نماز ادا فرمائی تھی۔ اس کے بعد اتنی دیر نماز پڑھتے کہ جتنی دیر سوئے تھے۔ اس کے بعد پھر سو جاتے اتنی دیر کہ جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی صبح تک اسی طرح کرتے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت کو ایک ایک حرف کر کے بیان فرمایا۔

۱۴۵۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

۱۴۵۳: حفص بن عمر شعبہ معاویہ بن قرہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر (سوار) تھے اور سورۂ فتح پڑھ رہے تھے (اور) ایک آیت کریمہ کو کئی کئی مرتبہ پڑھتے تھے۔

۱۴۵۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

۱۴۵۴: عثمان بن ابی شیبہ جریر اعمش طلحہ عبدالرحمن بن عوسجہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو۔

حکم تلاوت کا:

حدیث بالا کا اصل مفہوم یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن کریم پڑھنے میں لگاؤ یعنی زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآن کرو اور قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو اور ترتیل کے ساتھ خوب دِل لگا کر قرآن پڑھو۔

۱۴۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ فِي كِتَابِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ

۱۴۵۵: ابو ولید طیالسی قتیبہ بن سعید یزید بن خالد بن موہب رملی لیث عبداللہ بن ابی ملیکہ عبید اللہ بن ابی نہیک حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خوش الحانی سے قرآن مجید نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

خوش آوازی سے تلاوت کرنا:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کا مفہوم یہ بیان فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو بہترین آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ خوش آواز سے پڑھنے میں شرط یہ ہے کہ راگنی اور گانے کی طرح آواز کا اُتار چڑھاؤ نہ کرے اور حروف میں کسی قسم کی کمی بیشی ہرگز نہ کرے اور کوئی لفظ حد سے کم' زیادہ نہ ہو بعض نے فرمایا کہ اہلِ عرب سفر کے دوران اور محفلوں میں گانے کا سلسلہ کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس دستور کو ختم کر کے قرآن کریم کی تلاوت کرو۔ واللہ اعلم۔

۱۴۵۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۴۵۶: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' عمرو' ابن ابی ملیکہ' عبید اللہ بن نہیک' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۴۵۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ مَرَّ بِنَا أَبُو لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۴۵۷: عبد الاعلیٰ بن حماد' حضرت عبد الجبار بن الورد سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے' ہم لوگ ان کے ہمراہ گئے یہاں تک کہ اپنے گھر میں داخل ہوئے ہم لوگ بھی ساتھ داخل ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص پراگندہ حال بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اس شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ میں نے یہ بات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عبد الجبار کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اگر وہ شخص عمدہ آواز والا نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ فرمایا حتی الامکان عمدہ آواز سے تلاوت کرے۔

۱۴۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ قَالَ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ۔

۱۴۵۸: محمد بن سلیمان انباری سے روایت ہے کہ وکیع نے بیان کیا سفیان بن عیینہ' قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت فرماتے تھے۔

۱۴۵۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۴۵۹: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عمر بن مالک' حیوۃ' ابن الہاد' محمد بن ابراہیم بن حارث' ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کو اس قدر توجہ سے نہیں سنتے جتنا کہ قرآن کریم کو

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی الْقُرْآنِ یَجْهَرُ بِهِ۔

سنتے ہیں جب کوئی نبی یا رسول عمدہ اور اُونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرر ہاہو۔

تشریح: ترتیل کا معنی ہے سہولت اور راستی کے ساتھ زبان سے لفظ کو نکالنا۔ (قاموس) مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھنا اوقاف کی رعایت کر کے مد اور غنہ کا لحاظ کرنا کہ تمام حروف سمجھ آجائیں نیز سرور عالم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قرآن خوش آوازی سے پڑھو لیکن شرط یہ ہے کہ گانے کی طرح آواز کا اتار چڑھاؤ نہ ہو۔

بَاب التَّشْدِیدِ فِیمَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِیَهُ

باب: قرآنِ کریم یاد کر کے بھلا دینے کی وعید

۱۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ عَنْ عِیسَی بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ امْرِئٍ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ یَنْسَاهُ إِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَجْذَمَ۔

۱۴۶۰: محمد بن علاء ٗ ابن ادریس ٗ یزید بن ابی زیاد ٗ عیسیٰ بن فائد ٗ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن کریم یاد کر کے بھول جائے قیامت کے دن وہ شخص اللہ تعالیٰ سے کوڑھی (کوڑھ کا مریض) ہونے کی حالت میں ملے گا۔

باب أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

باب: قرآن کریم کے سات اقسام پر نازل ہونے کے احکام

۱۴۶۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَکِیمِ بْنِ حِزَامٍ یَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَی غَیْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَکَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِیهَا فَکِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَیْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰی انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّی سَمِعْتُ هَذَا یَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَی غَیْرِ مَا أَقْرَأْتَنِیهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِی سَمِعْتُهُ یَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۱۴۶۱: قعنبی ٗ مالک ٗ ابن شہاب ٗ عروہ بن زبیر ٗ حضرت عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو اس طریقے کے خلاف سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا جس طریقہ سے میں پڑھتا تھا اور سورۂ فرقان مجھے حضرت رسول کریم ﷺ نے سکھائی تھی۔ اس لئے قریب تھا کہ میں ان سے اُلجھ پڑوں لیکن میں نے ان کو موقعہ دیا جب وہ تلاوت سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان کے گلے میں اپنی چادر ڈالی اور خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہو گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان سے سورۂ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنی جو آپ نے مجھ کو سکھایا تھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے ان کو سنا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ اس کے بعد مجھ

ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

سے فرمایا پڑھو۔ میں نے پڑھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ جس طرح سہولت ہو تلاوت کرو یہ قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا ہے۔

قرآن کریم سات لغات پر نازل کیا گیا:

سات حروف پر قرآن کریم نازل کیا گیا اس سے کیا مراد ہے اس سلسلہ میں آراء ونظریات کا شدید اختلاف ملتا ہے بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد سات مشہور قاریوں کی قرأتیں ہیں لیکن یہ خیال غلط اور باطل ہے کیونکہ قرآن کریم صفت متواتر ہے ان سات قرأتوں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ اور بھی متعدد قرأتیں تواتر کے ساتھ ثابت ہیں بعض دوسرے علماء مثلاً حافظ ابن جریر طبری وغیرہ نے فرمایا کہ مذکورہ حدیث میں سات حروف سے مراد قبائل عرب کی سات لغات ہیں کیونکہ اہل عرب مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور ہر قبیلہ کی زبان عربی ہونے کے باوجود دوسرے قبیلہ سے مختلف تھی اللہ تعالیٰ نے ان مختلف قبائل کی آسانی کے لئے قرآن کریم سات لغات پر نازل فرمایا تاکہ ہر قبیلہ اسے اپنی لغت کے مطابق پڑھ سکے امام ابو حاتم سجستانی نے اور قبائل کے نام بھی متعین کر کے بتا دیئے ہیں اور فرمایا کہ قرآن کریم ان سات قبائل کی لغات پر نازل ہوا ہے قریش۔ ہذیل۔ تیم الرباب۔ ازدلہ۔ ربیعہ۔ ہوازن اور حافظ ابن عبدالبر نے بعض حضرات سے نقل کر کے ان کی جگہ یہ قبائل بتائے ہیں ھذیل' کنانہ' قیس' ضبہ' تیم الرباب' اوس بن خزیمہ اور قریش حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ سات لغات سے تحدید مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے یعنی قرآن کریم بہت سی لغات پر نازل کیا گیا ہے۔

١٤٦٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هٰذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔

١٤٦٢: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' حضرت معمر سے روایت ہے کہ زہری نے بیان کیا حروف یعنی قرأتوں کا اختلاف صرف لفظی ہے حلال و حرام میں کچھ اختلاف نہیں۔

١٤٦٣: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلٰى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلٰى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلٰى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلٰى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ

١٤٦٣: ابوولید طیالسی' ہمام بن یحییٰ' قتادہ' یحییٰ بن یعمر' سلیمان بن صرد الخزاعی' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُبی! مجھے قرآن کریم پڑھایا گیا تو مجھ سے دریافت کیا گیا کہ قرآن کریم ایک حرف پر پڑھنا یا دو حرف پر تو اس وقت جو فرشتہ میرے ساتھ تھا' اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ دو حرفوں پر۔ اس کے بعد مجھ سے دریافت کیا گیا دو حروف پر یا تین حروف پر؟ اس فرشتہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ تین حروف پر۔ اسی طرح سات حروف تک

عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ۔

نوبت آئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے ہر ایک حرف کافی اور شافی ہے خواہ سَمِيعًا عَلِيمًا پڑھ لو یا عَزِيزًا حَكِيمًا پڑھ لو۔ جب تک کہ آیت عذاب کو رحمت پر ختم نہ کرو اور رحمت کی آیت کو عذاب (خداوندی) پر ختم نہ کرو۔

۱۴۶۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَئُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

۱۴۶۴: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' الحکم' مجاہد' ابن ابی لیلیٰ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (قبیلہ) بنی غفار کے تالاب کے قریب تھے' اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اُمت کو قرآن کریم ایک حرف پر پڑھاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش اور مغفرت مانگتا ہوں میری اُمت اس قدر سختی کی متحمل نہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام دوسری مرتبہ تشریف لائے اور اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچے اور فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنی اُمت کو قرآن کریم سات حروف تک سکھاؤ' جس حرف پر وہ لوگ قرآن کریم پڑھیں درست ہوگا۔

بَابُ الدُّعَاءِ

باب: دُعا کرنا

۱۴۶۵ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

۱۴۶۵: حفص بن عمر' شعبہ' منصور' ذر' یسیع الحضرمی' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دُعا عبادت ہے تمہارا ربّ فرماتا ہے کہ مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔

۱۴۶۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنِ ابْنٍ لِسَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا وَكَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ

۱۴۶۶: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حضرت زیاد بن مخراق' ابی نعامہ' حضرت ابن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سنا کہ میں دُعا میں کہہ رہا تھا اے ربّ العالمین میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور اس کی نعمتیں اور لذتیں اور فلاں اور فلاں اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور اس کی زنجیروں سے اور اس کے طوقوں سے اور اس کی ہر قسم کی بلاؤں سے وغیرہ وغیرہ تو انہوں نے کہا اے بیٹے! میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی

يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ أُعِذْتَ مِنَ النَّارِ أُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ۔

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب ایسی قوم پیدا ہوگی جو کہ دُعا میں مبالغہ کرے گی تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جب تم کو جنت ملے گی تو اس میں جس قدر لذتیں ہیں وہ تمام از خود مل جائیں گی اور جب جہنم سے تم بچ جاؤ گے تو اس کی تمام مصیبتوں سے بھی بچ جاؤ گے۔

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالَى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَجِلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔

۱۴۶۷: احمد بن حنبل' عبداللہ بن یزید' حیوۃ' ابو ہانی حمید بن ہانی' ابوعلی' عمرو بن مالک' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص نماز میں دُعا مانگ رہا تھا نہ تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے عجلت کی۔ اس کے بعد اس شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے شخص سے کہا جب کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت وحمد بیان کرے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر جو دل چاہے وہ دُعا مانگے۔

۱۴۶۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ۔

۱۴۶۸: ہارون بن عبداللہ' یزید بن ہارون' اسود بن شیبان' ابی نوفل' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دُعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان دُعاؤں کو ترک فرما دیتے جو جامع نہ ہوتیں۔

جامع دُعائیں:

وہ دُعا پسندیدہ ہے جو کہ جامع اور مختصر ہو جس کے الفاظ کم ہوں لیکن مفہوم وسیع ہو جیسے کہ یہ دُعا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا' الاية یا یہ دُعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ' الخ یا اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دنیای' الخ اسی طریقہ پر اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وغیرہ دُعائیں ہیں اور ان دُعاؤں کی تفصیل شروحات حدیث میں مفصلاً مذکور ہے اُردو میں بھی کتاب ''ماثبت بالسنۃ'' یعنی ''مؤمن کے ماہ وسال'' نامی کتاب میں اور ''مسنون دُعائیں'' وغیرہ میں یہ دُعائیں مع ترجمہ منقول ہیں۔

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي

۱۴۶۹: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص یہ دُعا نہ مانگے' اے اللہ! میری مغفرت فرمادے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم فرما اگر تو چاہے بلکہ پورے عزم سے دُعا مانگے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

۱۴۷۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

۱۴۷۰: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابی عبید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کی دُعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے کہ (جب تک وہ) جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دُعا مانگی مگر قبول نہیں ہوئی۔

۱۴۷۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَهَذَا الطَّرِيقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا۔

۱۴۷۱: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالملک بن محمد بن ایمن' عبداللہ بن یعقوب بن اسحٰق' ایک شخص' محمد بن کعب القرظی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ دیواروں پر غلاف نہ ڈالو جس شخص نے کسی دوسرے کا خط اس کی بلا اجازت دیکھا (پڑھا) تو گویا وہ شخص دوزخ دیکھ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیوں کو اُوپر کر کے دُعا مانگا کرو نہ کہ ان کی پشتوں کے ساتھ جب دُعا کر چکو تو اپنے ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرو۔ابوداؤد نے فرمایا محمد بن کعب سے یہ حدیث کئی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت کے تمام ذرائع کمزور ہیں اور میں نے جو ذریعہ نقل کیا وہ تمام ذرائع میں بہتر ہے لیکن پھر بھی ضعیف ہے۔

گناہِ بےلذت:

دیواروں پر چادریں لٹکانا' مخمل ڈالنا متکبرین کی عادت ہے۔مذکورہ حدیث میں اس سے منع فرمایا گیا اس طرح بلا اجازت دوسرے کا خط پڑھنا اس کی بھی سخت وعید بیان فرمائی گئی دونوں کام دُنیا و آخرت کے نقصان کا باعث ہیں۔

۱۴۷۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ

۱۴۷۲: سلیمان بن عبدالحمید بہرانی' اسماعیل بن عیاش' ضمضم' شریح' ابوظبیہ' ابا بحریہ السکونی' حضرت مالک بن یسار السکونی عوفی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دُعا مانگو تو ہتھیلیوں کو اُوپر کی جانب کر کے مانگو اور

مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ۔

ہتھیلیوں کا پشت کا حصہ اُوپر کی جانب کر کے دُعا نہ مانگو۔ ابوداؤد نے فرمایا سلیمان بن عبدالحمید نے کہا کہ ہمارے نزدیک مالک بن یسار کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کا شرف حاصل ہے۔

۱۴۷۳ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا۔

۱۴۷۳: عقبہ بن مکرم، مسلم بن قتیبہ، عمر بن نبہان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اکثر) ہتھیلیاں اُوپر کر کے دُعا مانگتے دیکھا ہے اور ہتھیلیوں کی پشت کے حصہ کو اُوپر کر کے دُعا مانگتے دیکھا (نمازِ استسقاء میں)۔

۱۴۷۴ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

۱۴۷۴: مؤمل بن فضل الحرانی، عیسیٰ بن یونس، جعفر بن میمون، صاحب الانماط، ابوعثمان، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب شرم و حیا والا اور بخشش والا ہے۔ اُسے اِس بات سے شرم آتی ہے کہ کوئی بندہ اس کی جانب ہاتھوں کو (دُعا مانگنے کے لئے) اُٹھائے اور وہ ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔

۱۴۷۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا۔

۱۴۷۵: موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب ابن خالد، عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس بن عبدالمطلب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (دُعا) مانگنا یہ ہے کہ ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاؤ اور گناہوں سے توبہ یہ ہے کہ ایک اُنگلی سے اشارہ کرو اور ابتہال یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلاؤ۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں ''ابتہال'' کا لفظ بیان فرمایا گیا ہے اس کے معنی ہیں عاجزی اور زاری سے رو رو کر دُعا مانگنا۔

۱۴۷۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَالِابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ

۱۴۷۶: عمرو بن عثمان، سفیان، عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابتہال اس طرح ہے پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور دونوں ہتھیلیوں کی پشت کو چہرہ کی جانب کر

يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ۔

دیا۔

۱۴۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۴۷۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابراہیم بن حمزہ' عبدالعزیز بن محمد' عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس' ان کے بھائی' ابراہیم بن عبداللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت فرمایا ہے۔

۱۴۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

۱۴۷۸: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' حفص بن ہاشم' عقبہ بن ابی وقاص' حضرت سائب بن یزیدؓ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا مانگتے تھے تو آپ (دونوں ہاتھوں کو (اُوپر) اُٹھاتے اور اس کے بعد ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرتے تھے۔

۱۴۷۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ۔

۱۴۷۹: مسدد' یحییٰ' مالک بن مغول' حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا (یعنی اس طرح دُعا مانگ رہا تھا) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی اے اللہ میں آپ سے ہی مانگتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی معبود برحق ہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ اکیلے اور تنہا ہیں' بے نیاز ہیں نہ کوئی آپ سے پیدا ہوا اور نہ آپ کسی سے پیدا ہوئے اور آپ کا کوئی مثل نہیں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اللہ سے اس کا وہ نام لے کر مانگا ہے کہ جب اس سے یہ نام لے کر مانگا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اُسے اس نام سے دُعا کی جاتی ہے تو قبول کرتا ہے۔

اسم اعظم کیا ہے؟

اِسم اعظم کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ معلوم ہوتا ہے بعض روایات سے سورۂ بقرہ' آلِ عمران اورطٰہٰ میں اسم اعظم مخفی ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے اور علامہ ابنِ جوزی رحمہ اللہ کے نزدیک اسم اعظم اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے بہر حال اس موضوع پر علماء کی مختلف تحقیقات ہیں والد ماجد حضرت مولانا سیّد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق استاد تفسیر وحدیث دارالعلوم دیوبند کا ایک رسالہ ''القول الاسلم فی تحقیق اسم اعظم'' مذکورہ موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے۔

۱۴۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ

۱۴۸۰: عبدالرحمٰن بن خالد الرقی' زید بن حباب' مالک بن مغول کی روایت

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ۔

میں ہے کہ اس شخص نے اِسم اعظم کے ساتھ دُعا مانگی ہے۔

۱۴۸۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى۔

۱۴۸۱: عبدالرحمٰن بن عبیداللہ' خلف بن خلیفہ' حفص بن اخی انس' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوگیا اس شخص نے یہ دُعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الخ (تا یا قیوم) (یعنی اے اللہ) میں آپ سے مانگتا ہوں کہ تمام تعریف آپ کے لئے ہے آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ زمین و آسمان کے بنانے والے اے ذوالجلال والاکرام' اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے تھامنے والے۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کو عظیم نام لے کر پکارا۔ جب کوئی شخص اس (بڑے) نام کو لے کر دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرماتے ہیں اور جب کوئی شخص اس نام کو لے کر مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتے ہیں۔

۱۴۸۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ الم اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔

۱۴۸۲: مسدد' عیسیٰ بن یونس' عبیداللہ بن ابی زیاد' شہر بن حوشب' حضرت اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں آیات کریمہ میں اسم اعظم ہے: ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ اور سورۂ آلِ عمران کے شروع ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ میں۔

اسم اعظم کی آیات:

حاصل حدیث یہ ہے کہ مذکورہ دونوں آیاتِ کریمہ یا دونوں میں سے ایک آیت میں اسم اعظم پوشیدہ ہے بعض حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران اور سورۂ طٰہٰ میں اسم اعظم ہے واللہ اعلم۔

۱۴۸۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَتْ مِلْحَفَةٌ لَهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى مَنْ سَرَقَهَا

۱۴۸۳: عثمان بن ابی شیبہ' حفص بن غیاث' اعمش' حبیب بن ابی ثابت' عطاء سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ان کا لحاف چوری ہوگیا وہ چور کو بددُعا دینے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چور کے گناہ میں کمی نہ کرو (یعنی اگر تم

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا تُسَبِّخِي أَيْ لَا تُخَفِّفِي عَنْهُ۔

زیادہ بددُعا کرو گی تو اس کا عذاب کم ہو جائے گا) امام ابوداؤد نے فرمایا لَا تُسَبِّخِيْ کا مطلب یہ ہے کہ چور کے گناہ کو (زیادہ بددُعا کر کے) ہلکا نہ کرو۔

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِينَةِ فَحَدَّثَنِيهِ وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ۔

۱۴۸۴: سلیمان بن حرب' شعبہ' عاصم بن عبید اللہ' سالم بن عبد اللہ' ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے لئے جانے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت عطا فرمادی اور فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی' مجھے اپنی دُعا میں فراموش نہ کرنا۔ آپ نے یہ ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اس سے مجھ کو اس قدر مسرت ہوئی کہ اگر اس کے بدلے مجھے تمام دُنیا مل جاتی تو مجھے اس قدر مسرت نہ ہوتی۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں بعد میں حضرت عاصم سے مدینہ میں ملا تو انہوں نے ''دُعاء میں نہ بھولنا'' کے بجائے یوں کہا: ''اے بھائی! ہمیں اپنی دُعا میں شریک رکھنا''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خوشی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ''دُعا میں فراموش نہ کرنے'' کو فرمایا اس جملہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ناقابل بیان مسرت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا میں یاد رکھنے کو شرف سے نوازا تو وہ دُعا ضرور قبول ہوگی۔

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَدْعُو بِأُصْبُعَيَّ فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۱۴۸۵: زہیر بن حرب' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں (اس وقت) دُعا میں دو اُنگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک اُنگلی سے' ایک اُنگلی سے اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى

باب: (دانے یا) کنکریوں سے تسبیح شمار کرنے کا حکم

تشریح: مروجہ تسبیح کو علماء نے درست قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تسبیح یاد دہانی کرانے والی ہے لیکن ریاکاری کی نیت سے رکھنا ناجائز ہے۔ عہدِ نبوی میں بہت سے لوگ بغیر شمار کے ذکر کرتے تھے اور بعض لوگ اُنگلیوں یا کنکریوں پر شمار کرتے تھے۔ بہر حال تسبیح کی اصل حدیث سے ثابت ہے۔

۱۴۸۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۱۴۸۶: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو' سعید بن ابی ہلال' خزیمہ' حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے اس کے سامنے کنکریاں یا گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وہ کام بتاتا ہوں جو اس سے زیادہ سہل ہے یا فرمایا کہ اس سے افضل ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ دُعا) پڑھو: وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۴۸۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ۔

۱۴۸۷: مسدد' عبداللہ بن داؤد' ہانی بن عثمان' حمیضہ بنت یاسر' حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو تکبیر' تقدیس اور تہلیل پر محافظت کا حکم فرمایا (تکبیر سے مُراد اللہ اکبر اور تقدیس سے مُراد سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور تہلیل سے مُراد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے) اور آپ نے تسبیح کو اُنگلیوں کے پوروں سے گننے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کیونکہ (قیامت کے دن) اُنگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ اُنگلیاں گفتگو کریں گی۔

تسبیح کا ثبوت:

قیامت کے دن اُنگلیاں بھی دیگر اعضاء کی طرح شہادت دیں گی کہ ہم سے دُنیا میں کیا کیا کام لیا گیا تھا اچھا کام لیا گیا تھا یا برا؟ مذکورہ حدیث کے تحت ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے تسبیح پر شمار کرنا اور تسبیح کا ثبوت ملتا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر بھی موجود ہے کہ وہ تسبیح شمار کرنے کے لئے ایک دھاگہ ساتھ رکھتے تھے اس سے بھی تسبیح کا بہ بر ...ر ثبوت معلوم ہوتا ہے۔

۱۴۸۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ

۱۴۸۸: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ' محمد بن قدامہ' عثام' اعمش' عطاء بن

وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَثَّامٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِينِهِ۔

سائب' سائب' حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح کو دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں پر شمار فرماتے تھے (یعنی انگوٹھے کو اُنگلی کے ہر ایک پورے پر رکھتے جاتے تھے یا ہر ایک اُنگلی کو کھولتے بند کرتے تھے)۔

۱۴۸۹: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بُرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا وَرَجَعَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِي فِي مُصَلَّاكِ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

۱۴۸۹: داؤد بن اُمیہ' سفیان بن عیینہ' محمد بن عبد الرحمٰن مولیٰ آلِ طلحہ' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (زوجہ مطہرہؓ) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سے تشریف لائے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام برہ تھا۔ آپ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا (بہرحال) وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھی تھیں۔ جب آپ تشریف لائے جب بھی وہ (اسی جگہ) تشریف فرما تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس وقت سے اب تک اسی جگہ بیٹھی ہوئی ہو؟ حضرت جویریہؓ نے عرض کیا: جی ہاں آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس جانے کے بعد تین مرتبہ چار کلمات پڑھے اگر ان کلمات کا ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے جو کہ تم نے پڑھے ہیں تو یہ کلمات زیادہ وزن دار ثابت ہوں (اور وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

صحابیہ رضی اللہ عنہا کے نام کی تبدیلی:

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ سے تبدیل کیا تھا اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت ابی سلمہ کا (سابقہ نام برہ تھا کو) تبدیل کیا جس کے معنی ہیں نیک اور صالح۔ لیکن یہ اللہ ہی کے علم میں ہے کہ کون نیک ہے اور کون گنہگار ہے؟ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برہ نام تبدیل فرما کر زینب بنت ابی سلمہ نام رکھ دیا۔

۱۴۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا

۱۴۹۰: عبد الرحمٰن بن ابراہیم' ولید بن مسلم' اوزاعی' حسان بن عطیہ' محمد بن ابی عائشہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو (دولت مند) حضرات ہیں وہ اجر و ثواب حاصل کر گئے جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اس طرح وہ لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں اور جس طرح ہم لوگ روزہ رکھتے ہیں اسی طرح (وہ بھی) روزہ رکھتے ہیں پھر ان کی

نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكَبِّرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

ضرورت سے زیادہ جو دولت ان کے پاس ہے اس سے صدقہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس دولت نہیں کہ جس کو ہم صدقہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں تم کو چند کلمات ایسے نہ سکھادوں کہ جن کی وجہ سے تم اگلے لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور کوئی تمہارے برابر نہ ہو سکے مگر جو شخص ویسا ہی عمل کرے۔ (تو وہ تمہارے برابر ہو جائے گا) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ وہ عمل ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہو سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ کہو پھر ۱۰۰ کا عدد مکمل کرو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہہ کر تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ

باب: سلام پھیر کر کیا پڑھے؟

۱۴۹۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۴۹۱: مسدد ٗ ابو معاویہ ٗ اعمش ٗ میسب بن رافع ٗ وراد مولیٰ حضرت مغیرہ بن شعبہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا سلام پھیر کر کیا پڑھتے تھے؟ حضرت مغیرہ نے جواب میں تحریر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سلام پھیر کر) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ الخ پڑھتے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے شایانِ شان ہیں وہ ہر شے پر قدرت و طاقت والا ہے۔ اے اللہ جو آپ بخشیں کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور آپ جو نہ بخشیں اس کو کوئی نہیں بخش سکتا اور آپ کے عذاب سے مالدار کو اس کی مالداری نہیں بچا سکتی۔

۱۴۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

۱۴۹۲: محمد بن عیسیٰ ٗ ابن علیہ ٗ حجاج بن ابی عثمان ٗ حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ منبر پر فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فراغت حاصل

عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

کرتے تو پڑھتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ الخ (کافرون تک) یعنی کوئی سچا معبود نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے اور تعریف اسی کو زیب دیتی ہے وہ ہر شے پر قدرت والا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے ہم صرف اسی کے لئے عبادت کرتے ہیں اگر چہ کفار اس کو بُرا (اور ناگوار) سمجھیں وہ تعریف وفضل و احسان کے لائق ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اگر چہ کفار ومشرکین برا (اور ناگوار) سمجھیں۔

۱۴۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الدُّعَاءِ زَادَ فِيهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

۱۴۹۳: محمد بن سلیمان انباری' عبدہ' ہشام بن عروہ' حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگتے تھے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الخ یعنی گناہوں سے روکنا' عبادت و بندگی کی قوت بخشا دونوں اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں علاوہ اللہ کے معبود برحق نہیں اس کے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کے لئے نعمت ہے اور تمام نعمتیں اسی کی جانب سے ہیں۔

۱۴۹۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ الطُّفَاوِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي

۱۴۹۴: مسدد' سلیمان بن داؤد' مسدد' معتمر' داؤد' ابو مسلم بجلی' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ' الخ یعنی اے اللہ آپ ہمارے اور ہر چیز کے مالک ہیں۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ آپ ہی اکیلے پروردگار ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ' آپ ہمارے پروردگار ہیں اور ہر ایک چیز کے آپ ہی مالک اور پالن ہار ہیں اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں۔ یا اللہ' آپ ہمارے پروردگار اور ہر شے کے پروردگار ہیں میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تمام بندے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اے اللہ! آپ ہمارے اور ہر شے کے مالک ہیں' مجھ کو خاص اپنا (بندہ) بنا لے اور میرے اہلِ خانہ کو بھی ہر گھڑی میں دُنیا و آخرت میں اخلاص عطا فرما

فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُمَّ نُورَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ۔

اے بزرگی والے اور عزت مآب (ہماری دُعا) سن لے اور قبول فرما لے اللہ ہر بڑے سے بڑا (یعنی سب سے بڑا) ہے اے اللہ' آسمانوں اور زمینوں کے نور' سلیمان بن داوٗد نے کہا اے آسمانوں اور زمینوں کے مالک' اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے اللہ مجھ کو کافی ہے اور وہ بہتر وکیل ہے اللہ ہر ایک بڑے سے بڑا ہے۔

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

۱۴۹۵: عبید اللہ بن معاذ' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' ان کے چچا الماجشون بن ابی سلمہ' عبدالرحمٰن الاعرج' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو کہتے: اے اللہ میرے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دے اور جو گناہ میں نے چھپا کر کئے اور جو ظاہراً کئے اور جو میں نے زیادتی کی اور جس کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں آپ جس کو چاہیں آگے کر دیں (عزت دے دیں) جس کو چاہیں پیچھے کر دیں (ذلت دے دیں) سوائے آپ کے کوئی معبود برحق نہیں۔

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ هُدَايَ إِلَيَّ وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا أَوْ مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ

۱۴۹۶: محمد بن کثیر' سفیان' عمرو بن مرہ' عبداللہ بن حارث' طلیق بن قیس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نماز سے فراغت کے بعد یہ دُعا پڑھتے رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ الخ اے پروردگار میری امداد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میری تائید فرما اور میرے خلاف کسی کی تائید نہ کر اور میرے نفع کے لئے تدبیر فرما اور میرے نقصان کے لئے تدبیر نہ فرما اور مجھ کو ہدایت عطا فرما اور میرے لئے ہدایت کو آسان فرما دے اور جو شخص مجھ سے لڑے مجھ کو اس پر غلبہ عطا فرما دے اے پروردگار مجھ کو اپنا شکر گزار بنا دے' اے اللہ مجھ کو آپ سے خوف رکھنے والا' آپ کی پیروی کرنے والا' آپ کی طرف گڑگڑانے والا' یا دِل لگانے والا بنا لے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھوڈال (یعنی معاف فرما) اور میری دُعا قبول فرما اور میری دلیل کو قوت

سَخِيمَةَ قَلْبِي۔

عطا فرما اور میرے قلب کو سچا راستہ دکھا دے اور میری زبان کو (حق گوئی کے لئے) مضبوطی عطا فرما اور میرے قلب سے کینہ کو نکال دے۔

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيَسِّرْ الْهُدَى إِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ هُدَايَ۔

۱۴۹۷: مسدد' یحییٰ' حضرت سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو بن مرہ سے اسی سند اور مفہوم کے ساتھ سنا اور حدیث میں یہ جملہ ہے وَيَسِّرِ الْهُدٰى إِلَيَّ (یعنی ہدایت کو میری طرف آسان بنا دے اور هُدَايَ نہیں ہے۔

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالُوا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا۔

۱۴۹۸: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' عاصم الاحول' خالد الحذاء' عبداللہ بن حارث' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ یعنی اے اللہ آپ کو ہی (اور حقیقی) سلامتی (حاصل) ہے اور آپ ہی کی طرف سے دوسروں کو سلامتی حاصل ہوئی ہے آپ بہت بابرکت ہیں اے ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے اٹھارہ احادیث سنی ہیں۔

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَائِشَةَ۔

۱۴۹۹: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' الاوزاعی' ابی عمار' ابی اسماء' حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فراغت کے بعد اُٹھنا چاہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ استغفار فرماتے اس کے بعد اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ الخ پڑھتے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِغْفَارِ

باب: استغفار کا بیان

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَصَرَّ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

۱۵۰۰: نفیلی' مخلد بن یزید' عثمان بن واقد' ابی نصیرہ' مولیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (ابورجاء) سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص نے گناہ پر ضد نہیں کی کہ جس نے گناہ سے مغفرت طلب کی اگر چہ وہ ایک روز میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

گناہ پر اصرار:

مراد یہ ہے کہ جس شخص نے گناہ پر اصرار نہ کیا کہ جس نے توبہ کرلی' کیونکہ چھوٹے گناہ پر اصرار کرنے سے وہ بڑا گناہ بن جاتا

ہے اور بڑے گناہ پر اصرار کرنا کفر تک پہنچا دیتا ہے جو شخص نادانی میں گناہ کر بیٹھے پھر سچے دِل سے توبہ کرے اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے لیکن پھر بھی گناہ غلطی سے ہو جائے تو یہ اصرار گناہ میں داخل نہیں اور صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی مکمل تفصیل اُردو میں حضرت مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ ''گناہِ بے لذت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۰۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

۱۵۰۱: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ثابت' ابی بردہ' حضرت اغر مزنی جنہیں رسول اللہ کی صحبت حاصل ہے سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض مرتبہ دُنیاوی مشغولیات کی بنا پر میرے قلب پر غفلت کا پردہ چھا جاتا ہے اور میں اپنے ربّ سے سو مرتبہ گناہ کی بخشش طلب کرتا ہوں۔

۱۵۰۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

۱۵۰۲: حسن بن علی' ابواسامہ' مالک بن مغول' محمد بن سوقہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ گنتی کیا کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں یہ دُعا: رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما آپ توبہ قبول کرنے والے اور بڑے مہربان ہیں ایک سو مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۰۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُنِيهِ عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔

۱۵۰۳: موسیٰ بن اسماعیل' حفص بن عمر' عمر بن مرہ' بلال بن یسار بن زید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ان کے دادا سے سنا اور انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص (یہ دُعا) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ شخص کفار (ومشرکین) کے مقابلہ سے فرار ہو گیا ہو۔

جہاد سے فرار:

مسئلہ یہ ہے کہ جب کفار تعداد میں دوگنے سے زیادہ نہ ہوں تو ان کے مقابلہ سے راہِ فرار اختیار کرنا سخت گناہ ہے ارشادِ نبوی کا حاصل یہ ہے کہ توبہ کرنے سے مذکورہ گناہ تک معاف کر دیا جاتا ہے۔

۱۵۰۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

۱۵۰۴: ہشام بن عمار' ابوالولید بن مسلم' الحکم بن مصعب' محمد بن علی بن عبد

بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

اللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے یعنی اکثر و بیشتر گناہوں سے توبہ کیا کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر ایک مشکل سے نجات کے لئے ایک راستہ پیدا فرما دے گا اور ہر ایک غم سے چھٹکارا نصیب فرمائے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا کہ جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

فضائلِ استغفار:

مراد یہ ہے کہ توبہ کی توفیق اس کو ہوگی کہ جس کو خوف خداوندی ہوگا اور ایسے خوش نصیب کے بارے میں آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ نازل ہوئی۔ فضائل استغفار کے بارے میں یہ حدیث جامع اور مکمل حدیث ہے۔

۱۵۰۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهَا۔

۱۵۰۵: مسدد' عبدالوارث (دوسری سند) زیاد بن ایوب' اسماعیل' حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر کونسی دُعا مانگتے تھے؟ زیادہ تر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی اے اللہ ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ زیاد کی روایت میں یہ مزید اضافہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب دُعا مانگنے کا ارادہ فرماتے تو یہی دُعا پڑھتے اور جب وہ کوئی دوسری دُعا مانگنا چاہتے تو اس دُعا کو بھی شامل فرما لیتے۔

۱۵۰۶ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ۔

۱۵۰۶: یزید بن خالد رملی' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن شریح' ابی امامہ بن سہل بن حنیف' حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ قلب سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا مرتبہ عطا فرمائے گا اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر ہی کیوں نہ کرے۔

۱۵۰۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ

۱۵۰۷: مسدد' ابوعوانہ' عثمان بن مغیرہ ثقفی' علی بن ربیعہ اسدی' حضرت اسماء بن حکم سے روایت ہے میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا'

الْاَسَدِيّ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

فرماتے تھے کہ جب میں کوئی حدیث حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ کو جس قدر منظور ہوتا اسی قدر اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع عطا فرماتے اور جب کوئی صحابی مجھے کوئی حدیث سناتا تو میں اس صحابی کو قسم دیتا' جب وہ قسم کھا لیتے تو یقین ہوتا۔ مجھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیثِ رسول بیان فرمائی اور انہوں نے سچ فرمایا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ کوئی بھی بندہ گناہ (کا کام) کرنے کے بعد اچھی طرح وضو کر کے کھڑا ہو (اور سنن و آداب وغیرہ کی رعایت سے وضو کرے) اور دو رکعات ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً﴾

۱۵۰۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

۱۵۰۸: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن شریح' عقبہ بن مسلم' ابو عبدالرحمٰن الصنابحی' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ اللہ کی قسم' میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے بعد فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں اے معاذ ہر نماز کے بعد یہ دُعا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ' الخ نہ چھوڑنا یعنی اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر اور شکر اور بہتر طریقہ پر عبادت کرنے میں' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی وصیت صنابحی اور صنابحی نے ابو عبدالرحمٰن کو۔

۱۵۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُنَيْنَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۱۵۰۹: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب لیث بن سعد' حنین بن ابی حکیم' علی بن رباح' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں سورۂ فلق اور سورۂ والناس ہر نماز کے بعد پڑھا کروں۔

۱۵۱۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

۱۵۱۰: احمد بن علی بن سوید السدوسی' ابوداؤد' اسرائیل' ابی اسحٰق' عمرو بن میمون' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ دُعا مانگنا اور تین مرتبہ استغفار کرنا پسند تھا۔

۱۵۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ أَللَّهُ أَللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا هِلَالٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ۔

۱۵۱۱: مسدد' عبداللہ بن داؤد' عبدالعزیز بن عمر' ہلال' عمر بن عبدالعزیز' ابن جعفر' حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جن کو تم مصیبت اور مشکل کے وقت پڑھا کرو (وہ کلمے یہ ہیں) اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہلال' حضرت عمر بن عبدالعزیز کا آزاد کردہ غلام ہے اور ابن جعفر سے مراد عبداللہ بن جعفر ہے۔

۱۵۱۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ كَبَّرَ النَّاسُ وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَعْنَاقِ رِكَابِكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۱۵۱۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' علی بن زید' سعید الجریری' ابی عثمان' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے اُونچی آواز سے تکبیر پڑھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم کسی بہرے کو یا اس شخص کو نہیں پکارتے ہو جو کہ غائب ہے بلکہ جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان میں ہے۔ پھر فرمایا اے ابوموسیٰ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

صفاتِ باری تعالیٰ:

مطلب یہ ہے کہ وہ قریب اور دُور سب جگہ سے سنتا ہے ہر چیز سے خوب واقف اور باخبر ہے ہر جگہ موجود ہے زمین و آسمان

اور ان کے درمیان غرض کسی جگہ کوئی شے اس ذات سے پوشیدہ نہیں ہے اس لئے پکار پکار کر یادِ الٰہی کی کیا ضرورت ہے۔ مذکورہ حدیث سے آہستہ سے ذکر کرنے کی فضیلت واضح ہے اور سواریوں کی گردن کے درمیان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علم اور ہر شے کو سننے دیکھنے کے اعتبار سے اس سے بھی زیادہ قریب ہے کہ جس قدر فاصلہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردن کے درمیان ہے بلکہ وہ ذات تمہاری گردن کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اگر چہ وہ ذات عرشِ بریں پر ہے ﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ سورۂ ق میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا۔

۱۵۱۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ يَتَصَعَّدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا الثَّنِيَّةَ نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۵۱۳: مسدد' یزید بن زریع' سلیمان تیمی' ابی عثمان' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے (ان میں) ایک شخص تھا وہ جب گھاٹی پر چڑھ جاتا تو بلند آواز سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ (کسی) بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ' پھر گزشتہ روایت کی طرح روایت بیان کی۔

۱۵۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ۔

۱۵۱۴: ابوصالح' ابواسحٰق' عاصم' ابی عثمان' حضرت ابوموسیٰ سے یہ حدیث دوسری سند سے مروی ہے اور اس روایت میں ہے اے لوگو! اپنے پر سہولت کرو۔

۱۵۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۱۵۱۵: محمد بن رافع' ابوالحسین زید بن حباب' عبدالرحمٰن بن شریح الاسکندرانی' ابوہانی الخولانی' ابوعلی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے گا میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگی۔

۱۵۱۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

۱۵۱۶: سلیمان بن داؤد' اسمٰعیل بن جعفر' علاء بن عبدالرحمٰن' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

۱۵۱۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

۱۵۱۷: حسن بن علی، حسین بن علی جعفی، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ابی الاشعث الصنعانی، حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کے تمام دنوں میں جمعہ کا دن فضیلت والا ہے اس دن میرے اُوپر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تم لوگوں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں گل جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درود کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے (مبارک) اجسام کو زمین پر حرام کر دیا۔

انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت:

احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کے اجسامِ مبارک کو زمین پر حرام کر دیا ہے اور ان نفوسِ قدسیہ کے بدن زمین میں بالکل محفوظ ہیں مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالکل صحیح سالم ہیں مسئلہ ''حیات النبی'' پر مستقل کتب ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ

باب: اہل وعیال وغیرہ پر بددُعا کرنے کی ممانعت

۱۵۱۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ

۱۵۱۸: ہشام بن عمار، یحییٰ بن فضل، سلیمان بن عبدالرحمٰن، حاتم بن اسماعیل، یعقوب بن مجاہد، ابوحزرہ، عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ بددُعا کرو اپنے لئے اور نہ ہی اپنی اولاد کے لئے، نہ اپنے خدمت گزاروں کے لئے اور نہ اپنے مالوں پر، کہیں ایسا نہ ہو وہ گھڑی ایسی ہو کہ جس میں دُعا قبول ہوتی ہو تو تمہاری اس بددُعا کو بھی وہ

وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا۔

قبول کر لے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبادہ بن ولید کی ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے لہٰذا یہ روایت متصلاً منقول ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے پر درود بھیجنا

١٥١٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ۔

١٥١٩: محمد بن عیسیٰ' ابوعوانہ' اسود بن قیس' نبیح العنزی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ پر اور میرے شوہر پر درود بھیجئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر اور تیرے شوہر پر رحمت نازل فرمائے۔

دیگر انبیاء علیہم السلام پر درود:

حضرات انبیاء کے علاوہ دیگر حضرات پر درود شریف بھیجنے کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات درست فرماتے ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صرف پیغمبر کو ہی درود شریف بھیجنا جائز ہے ان کے علاوہ کو نہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک انبیاء کے نام کے ساتھ شامل کر کے درست ہے مثلاً اس طرح کہنا درست ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ (وفلان نبی) یعنی اس نبی کا نام لے سکتا ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے جو کہ شروحاتِ حدیث میں مذکور ہے اور فتاویٰ شامی جلد ۸ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیلی بحث ہے۔

بَاب الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب: مسلمان کیلئے اسکی غیر موجودگی میں دُعا کرنا

١٥٢٠ : حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ ثَرْوَانَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِينَ

١٥٢٠: رجاء بن مرجی' نضر بن شمیل' موسیٰ بن ثروان' طلحہ بن عبیداللہ بن کریز' اُمّ الدرداء' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب انسان' مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دُعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے بھی آمین اور تجھے بھی یہ چیز حاصل ہو۔

وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

١٥٢١ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

١٥٢٢ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا

١٥٢٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔

بَاب فِي الِاسْتِخَارَةِ

١٥٢٤ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُقَاتِلٍ خَالُ الْقَعْنَبِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

١٥٢١: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن زیاد' ابی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت جلد قبول ہونے والی وہ دُعا ہے جو مسلمان بھائی غائبانہ کسی کے لئے کرے۔

١٥٢٢: مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ' ابی جعفر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کی دُعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں اور ان دُعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایک دُعا' باپ کی اپنے بیٹے کے لئے' دوسرے مسافر کی دُعا' تیسرے مظلوم کی دُعا (اگرچہ مظلوم فاسق وفاجر ہی ہو)۔

باب: کسی قوم سے خطرہ ہوتو کیا کرنا چاہئے؟

١٥٢٣: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' قتادہ' ابی بردہ بن عبداللہ' حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے ڈر (یعنی خطرہ) ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دُعا) پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ الخ یعنی اے پروردگار آپ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں ان لوگوں کے شر سے۔

باب: احکامِ استخارہ

١٥٢٤: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' عبدالرحمٰن بن مقاتل' ماموں قعنبی' محمد بن عیسیٰ' عبدالرحمٰن بن ابی الموال' محمد بن المنکدر' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی شخص کسی (بڑے) کام کا ارادہ کرے تو دو رکعات نفل پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ الخ یعنی اے اللہ میں آپ کے علم کے توسط سے خیریت مانگتا ہوں اور آپ سے قوت کا طلبگار ہوں آپ کی

يَقُولُ لَنَا إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ الَّذِي يُرِيدُ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَمَعَادِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِي مِثْلَ الْأَوَّلِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَابْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ۔

قوت و طاقت کے وسیلہ سے اور آپ کے بڑے فضل سے مانگتا ہوں آپ قادر ہیں مجھ کو قدرت حاصل نہیں آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا آپ تمام پوشیدہ اشیاء کو جانتے ہیں اے میرے اللہ اگر یہ کام (اس مقصد کا نام لے جس کے لئے استخارہ کیا ہے) میرے لئے دین' دُنیا اور انجام کے اعتبار سے خیر ہو تو اس کام کو میرے لئے مقدر فرما دے (یعنی مقصد پورا فرما دے) اور اس کام کو آسان فرما دے اور اس کام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ' اگر آپ جانتے ہوں کہ یہ کام میرے لئے دین' دُنیا اور انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اس کام سے میرا دِل ہٹا دے (یعنی میرا دِل پھیر دے) اور میرے لئے خیر مقدر فرما دے جس جگہ بھی ہو پھر مجھ کو (تقدیر پر) راضی کر دے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ وہ کام انجام کے اعتبار سے خیر ہو اور ابن مسلمہ نے کہا کہ ابن عیسیٰ نے بواسطہ محمد بن المنکدر حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

استخارہ کیا ہے؟:

مذکور حدیث میں استخارہ کی دُعا بیان فرمائی گئی ہے انسان جس وقت مذکورہ دُعا پڑھ کر کام انجام دے گا تو ان شاء اللہ اس کے لئے خیر کی راہ پیدا ہوگی فرائض کی انجام دہی کے لئے استخارہ نہیں مثلاً اگر کوئی شخص یہ استخارہ کرنے لگے کہ میں حج کروں یا نہ کروں تو یہ درست نہیں البتہ یہ استخارہ کر سکتا ہے کہ کون سے مہینہ اور کون سال میں سفر حج کروں' نکاح کرنے' سفر کرنے' کوئی اہم کام شروع کرنے وغیرہ سے استخارہ کیا جا سکتا ہے اور استخارہ کے لئے کوئی خواب وغیرہ کا آنا ضروری نہیں بلکہ جس جانب طبیعت کا رجحان ہو اس پر عمل درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کام سے روکنا ہوا تو روک دیں گے اگرچہ تین دن تک بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات رات تک استخارہ کیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد استخارہ کرے ایک دن اور رات میں بھی سات مرتبہ استخارہ کر سکتا ہے ورنہ تین مرتبہ کرے ورنہ ایک مرتبہ استخارہ کر کے کام شروع کر سکتا ہے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی ضیاء القلوب میں استخارہ کے تین طریقے بیان فرمائے ہیں اور تین مکروہ اوقات کے علاوہ دیگر اوقات میں استخارہ درست ہے۔

بَاب فِي الِاسْتِعَاذَةِ

باب: کونسی چیزوں سے پناہ مانگی جائے

۱۵۲۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۱۵۲۵: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' اسرائیل' ابی اسحٰق' عمرو بن میمون' حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ اشیاء سے پناہ مانگتے تھے: بزدلی' بخل' بُری عمر'

ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

دِل کے فتنے اورعذاب قبر سے۔

بُری زندگی:

بُری زندگی سے عمر کا وہ حصہ مراد ہے جس میں ہوش وحواس نہ رہیں انسان نہ دُنیاوی کام کر سکے اور نہ دینی اُمور کو انجام کر سکے اور فتنۃ الصدر سے مراد یہ ہے کہ بغیر توبہ کے مرجائے بعض نے کہا اس سے مراد امراضِ قلب میں جیسے حسد' کینہ' بغض' تکبر' بڑائی وغیرہ ہے۔

۱۵۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۱۵۲۶: مسدد' معتمر' ان کے والد' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ الخ یعنی اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں' عاجزی' سستی' بزدلی' کنجوسی اور (بُری) ضعیفی سے اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۱۵۲۷ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ۔

۱۵۲۷: سعید بن منصور' قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبدالرحمٰن' سعید الزہری' عمرو بن ابی عمرو' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا تو میں اکثر و بیشتر سنتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ' الخ یعنی اے اللہ' میں اندیشہ سے' غم سے' قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۱۵۲۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

۱۵۲۸: قعنبی' مالک' ابوزبیر مکی' طاؤس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دُعا اس طرح سکھاتے تھے کہ جس طرح قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ' الخ یعنی اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں عذابِ جہنم سے اور عذابِ قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

فتنہ زندگی اور موت کا:

امراض ہونا اور سرمایہ واولاد کا نقصان‘ زندگی کا فتنہ ہے یا دولت کی زیادتی کی وجہ سے انسان اللہ کی یاد سے غافل ہو جائے یا حالت کفر‘ گمراہی یہ سب زندگی کے فتنے ہیں موت کے فتنہ سے مراد یہ ہے کہ موت کی شدت‘ سکرات موت‘ یا برا خاتمہ ہونا (معاذ اللہ) مسلم شریف کی روایت میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ کا اضافہ ہے۔

۱۵۲۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ۔

۱۵۲۹: ابراہیم بن موسیٰ الرازی‘ عیسیٰ‘ ہشام‘ ان کے والد‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے تھے‘ اے اللہ میں عذابِ جہنم سے اور فتنہ جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اور محتاجی اور دولت مندی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح :مذکورہ حدیث میں مالداری کے شر سے مراد یہ ہے کہ غفلت‘ غرور وتکبر سے اور محتاجی اور غربت کا شر یہ ہے کہ دولت مندوں سے حسد کرنا‘ دوسرے کے مال غصب کرنے کی فکر کرنا اور تقدیر پر راضی نہ ہونا۔

۱۵۳۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ۔

۱۵۳۰: موسیٰ بن اسماعیل‘ حماد‘ اسحٰق بن عبد اللہ‘ سعید بن یسار‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کمی اور رُسوائی سے اور پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔

فقر اور غنا:

بعض روایات میں فقر کی طلب فرمائی گئی ہے اور بعض حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر سے پناہ مانگی ہے علماء نے اس کی اس طرح تطبیق دی ہے جو فقر اس قسم کا ہو کہ اس میں مال کی قلت ہو لیکن قلب غنی ہو تو ایسا فقر عند الشرع مطلوب ہے اور جو فقر اس قسم کا ہو کہ اس میں گزر اوقات کی تنگی ہو اور یادِ الٰہی میں اس کی وجہ سے خلل واقع ہوتا ہو یا دُنیا کا لالچ بڑھ جائے اس سے پناہ مانگی گئی اس لئے کہ دوسری روایت میں کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا یعنی بعض فقر کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۵۳۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ

۱۵۳۱: ابن عوف‘ عبد الغفار بن داؤد‘ یعقوب بن عبد الرحمٰن‘ موسیٰ بن عقبہ‘ عبد اللہ بن دینار‘ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا اس طرح تھی: ”اے اللہ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَائَةِ نَقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سُخْطِكَ۔

آپ کی پناہ مانگتا ہوں آپ کی نعمت کے زائل ہونے سے اور صحت و عافیت کے واپس ہو جانے سے (یعنی صحت کے بدلہ مرض آ جانے سے) آپ کے اچانک عذاب نازل ہو جانے سے اور آپ کی تمام قسم کی ناراضگیوں سے۔

۱۵۳۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السُّلَيْكِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ۔

۱۵۳۲: عمرو بن عثمان' بقیہ' ضبارہ بن عبداللہ بن ابی السلیک' دوید بن نافع' ابوصالح السمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں جھگڑے' منافقت اور اخلاقِ رذیلہ سے۔

۱۵۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

۱۵۳۳: محمد بن علاء' ابن ادریس' ابن عجلان' المقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ بُرا ساتھی ہے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بہت پوشیدہ (بدترین) عادت ہے۔

۱۵۳۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۱۵۳۴: قتیبہ بن سعید' لیث' سعید بن ابی سعید' عباد بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ میں چار اشیاء سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک اس علم سے جو کہ نفع نہ بخشے' دوسرے اس قلب سے جو کہ آپ کے لئے نہ جھکے تیسرے اس نفس سے کہ جس کو سیری نصیب نہ ہو (یعنی ہر وقت لالچ میں مبتلا رہتا ہو) چوتھے اس دُعا سے جو قبول نہ ہو۔

نافع اور غیر نافع علوم:

غیر نافع علوم سے مراد وہ علوم ہیں کہ جس سے دُنیا و آخرت کا نفع نہ ہو جیسے فلسفہ علم عروض وقوافی وغیرہ اور دُنیاوی کام کے لئے جن علوم سے فائدہ ہے ان کا پڑھنا درست ہے جیسے حساب' جغرافیہ' علمِ طب' علمِ ہندسہ یا ہندی انگریزی اور علمِ شریعت' تفسیر' حدیث' فقہ وغیرہ کا سیکھنا بقدرِ ضرورت واجب ہے۔

۱۵۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا

۱۵۳۵: محمد بن المتوکل' المعتمر' ابومعتمر' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ أُرَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ۔

روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے یا اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس نماز سے کہ جو نفع نہ بخشے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری دُعا کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۱۵۳۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۱۵۳۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ہلال بن یساف' حضرت فروہ بن نوفل الاشجعی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا۔

۱۵۳۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ الْمَعْنَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي۔

۱۵۳۷: احمد بن حنبل' محمد بن عبداللہ بن زبیر (دوسری سند) احمد' وکیع' سعد بن اوس' بلال' شتیر بن شکل' حضرت شکل بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دُعا سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہا کرو اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کی برائی سے' اپنی زبان کی برائی سے اور قلب کے شر سے اور منی (نطفہ) کے شر سے۔

<u>جامع دُعا:</u>

مذکورہ دُعا نہایت جامع ہے جس میں ہر قسم کے گناہوں سے پناہ مانگی گئی ہے کیونکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو تمام بُرائیاں کان' زبان' دِل اور منی (Sperm) ہی سے وابستہ ہوں گی۔

۱۵۳۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ

۱۵۳۸: عبیداللہ بن عمر' مکی بن ابراہیم' عبداللہ بن سعید صیفی' مولیٰ افلح' مولیٰ ابی ایوب' حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مانگتا ہوں مکان یا دیوار (وغیرہ) اپنے اُوپر گرنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُونچی جگہ سے گر جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں' ڈوبنے سے' جلنے سے اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان بوقت

وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔

موت مجھے مجنون نہ کر دے اور پناہ مانگتا ہوں جہاد سے پشت دکھا کر جانے سے (یعنی جہاد سے فرار ہونے سے) اور پناہ مانگتا ہوں زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے موت سے۔

مزید جامع دُعا:

یہ دُعا بھی نہایت جامع اور مکمل دُعا ہے اس میں بہت زیادہ عمر رسیدہ ہونے سے پناہ مانگی گئی ہے یعنی ایسا ضعیف ہونے سے کہ عبادت نہ ہو سکے ہوش باقی نہ رہیں اور ناگہانی موت جیسے کہ گر کر مرنا' ڈوبنا وغیرہ اگر چہ اس میں شہادت کا درجہ ہے لیکن اس میں نقصان یہ ہے کہ وصیت کا موقعہ نہیں ملتا۔

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيُسَرِ زَادَ فِيهِ وَالْغَمِّ۔

۱۵۳۹: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' عیسیٰ' عبداللہ بن سعید' مولیٰ ابی ایوب' حضرت ابویسر سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں الْغَمِّ کے لفظ کا اضافہ ہے یعنی میں رنج وغم سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۵۴۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ۔

۱۵۴۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں برص کی بیماری سے' جنون سے' کوڑھ سے اور تمام قسم کے امراض سے۔

۱۵۴۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ أَخْبَرَنَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَ : لَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ

۱۵۴۱: احمد بن عبید اللہ الغدانی' غسان بن عوف الجریری' ابی نضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کو بیٹھے دیکھا کہ جن کا نام ابوامامہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوامامہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں؟ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا مجھ کو تفکرات اور قرضوں نے گھیر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو چند کلمات نہ بتلا دوں اگر تم ان کلماتِ طیبات کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم دُور فرما دے اور تمہارا قرض ادا کرا دے۔ میں نے عرض کیا ضرور اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صبح و شام یہ دُعا مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ الخ (یعنی اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں رنج اور غم سے

الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمِّي وَقَضٰى عَنِّي دَيْنِي۔

عاجزی اور کاہلی سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرضہ کے غلبہ سے اور انسانوں کے غیظ وغضب سے) ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس دُعا کو پڑھنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا رنج وغم رفع فرمادیا اور میرا قرضہ ادا کرادیا۔

باب اَوَّلُ كِتَابُ الزَّكٰوةِ

باب: احکام زکوٰۃ

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِقَالًا وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

۱۵۴۲: قتیبہ بن سعید ثقفی لیث، عقیل، زہری، عبید اللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور بعض اہل عرب مرتد ہو گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ ان (مرتد) لوگوں سے کس طرح جہاد کریں گے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں تو جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیا تو اس نے اپنے جان و مال کی حفاظت کر لی مگر یہ کہ اسلام کا حق اس کا خون چاہتا ہو اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، پروردگار کی قسم (یہ لوگ) جتنی مقدار (زکوٰۃ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے اس میں سے اگر ایک اُونٹ یا ایک رسّی اُونٹ کے پاؤں باندھنے کے لئے نہیں (دیں گے تو میں ان لوگوں کے خلاف جہاد کروں گا) حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم بات یہ تھی کہ میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ جہاد کے لئے کھول دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میں نے سمجھا کہ یہی حق ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ رباح بن زید، معمر، زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں عِقَالًا (اس کے معنی بھی رسّی کے ہیں) کا لفظ ہے اور ابن وہب نے یونس کے واسطہ سے عَنَاقًا کا لفظ بیان کیا امام ابوداؤد نے فرمایا شعیب بن ابی حمزہ، معمر، زبیدی نے زہری سے یہ جملہ نقل کیا کہ اگر یہ

هَذَا الْحَدِيثِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا وَرَوَى عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنَاقًا۔

لوگ ایک بکری کا بچہ نہیں ادا کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ عنبسہ نے یونس سے انہوں نے زہری سے اس حدیث کے سلسلہ میں عَنَاقًا کا لفظ بیان فرمایا۔

زکوٰۃ کا انکار کرنے والے:

عرب کے قبیلہ غطفان اور قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کا ارادہ کیا۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے اس وقت مسلمان شمار ہوگا کہ جب کہ وہ اسلام کے اصول اور فرائض کا انکار نہ کرے۔ اسلام کی ایک اصل کے منکر ہونے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ اوّلاً اس کو جو اشکال پیش آیا ہے اس کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس کو اسلام پیش کیا جائے گا اور اس کو مہلت دی جائے گی اگر وہ حالتِ ارتداد پر قائم رہے تو قتل کر دیا جائے گا فتاویٰ شامی باب المرتد میں اس کے تفصیلی احکام مذکور ہیں۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول قرار پائے تو کچھ نئے فتنوں نے سر ابھارنا شروع کیا فتنہ ارتداد اور مانعین زکوٰۃ کا فتنہ بھی انہی میں سے ایک ہے اس عظیم فتنہ کو حضرت ابوبکرؓ نے کتنی جرأت اور تدبر کے ساتھ ختم کیا اور وہ موت کے گھاٹ اتر گیا اس باب میں اس قسم کے ایک فتنہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کی صورت یہ ہوئی کچھ قبائل مثلاً غطفان اور بنی سلیم وغیرہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اس طرح انہوں نے اسلام کے اس اہم اور بنیادی فریضہ کا انکار ہی کر دیا ظاہر ہے کہ یہ بھی کوئی معمولی بات نہیں تھی کسی فریضہ پر عمل نہ کرنا اور بات ہے مگر اس فریضہ کا انکار ایک دوسرے معنی رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ منکرین زکوٰۃ کے بارہ میں کفر (وہ کافر ہو گئے) حقیقی معنی میں استعمال فرمائے گئے کیونکہ زکوٰۃ کی فرضیت قطعی ہے اور فرضیت زکوٰۃ سے انکار کرنا کفر ہے یا ان کے سخت جرم پر تغلیظ وتشدید کے طور پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے بہرحال جو معنی بھی متعین کئے جائیں ان کا یہ جرم اتنا سخت تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ فرمایا حضرات صحابہ میں سے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ نے بھی ان کے کفر میں تامل کیا اور حضرت ابوبکرؓ کے اس فیصلہ پر اعتراض کیا جب حضرت ابوبکرؓ نے انہیں حقیقت حال بتائی تو نہ صرف یہ کہ وہ بھی حضرت ابوبکرؓ کے فیصلے کے ہمنوا ہو گئے بلکہ انہیں یقین کامل ہو گیا کہ حضرت ابوبکرؓ کی فراست ان سے زیادہ ہے اور ان کے تدبر نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ شریعت نے چار قسم کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے: (۱) سائمہ جانوروں پر۔ (۲) سونے چاندی پر۔ (۳) تجارتی مال پر خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ (۴) کھیتی اور درختوں کی پیداوار پر گو اس چوتھی قسم کو فقہاء زکوٰۃ کے لفظ سے ذکر نہیں کرتے بلکہ اسے عشر کہتے ہیں چنانچہ تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ چوپایہ جانوروں یعنی اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، بھیڑ، بھینس میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ جانور نر ہو یا مادہ ان کے علاوہ اور جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں البتہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ

۱۵۴۳: ابن السرح، سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس نے زہری سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کا حق زکوٰۃ

الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ حَقَّهُ أَدَاءُ الزَّكَاةِ وَقَالَ عِقَالًا۔

(دینا) ہے اور عِقالاً (رسّی) کا لفظ ادا فرمایا۔

بَاب مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

باب: زکوٰۃ کن اشیاء میں واجب ہوتی ہے (یعنی زکوٰۃ کا نصاب)

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۵۴۴: عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ المازنی، یحییٰ المازنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اُونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ اوقیہ (وزن سے) کم چاندی کی مقدار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور (غلّہ اور پھل میں) پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی شرح:

مذکورہ حدیث میں اُونٹ کی زکوٰۃ کا حکم بیان فرما کر چاندی اور پھل میں زکوٰۃ کے بارے میں بیان فرمایا گیا اور رقم کی زکوٰۃ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اڑھائی روپیہ سینکڑہ یعنی ایک سو روپے پر ڈھائی روپے اور ایک ہزار روپیہ پر پچیس روپے زکوٰۃ دینا ہوگی یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کیا جائے گا اور کھیتی اور پھل میں زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ عشر یعنی دسواں حصہ ہے۔

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

۱۵۴۵: ایوب بن محمد الرقی، محمد بن عبید، ادریس بن یزید الاودی، عمرو بن مرہ، ابوالبختری الطائی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (پھلوں اور غلّہ میں) پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ایک وسق مُہر شدہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابو البختری کا سماع حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

۱۵۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا مَخْتُومًا بِالْحَجَّاجِيِّ۔

۱۵۴۶: محمد بن قدامہ، اعین، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے بیان کیا کہا یک وسق ساٹھ صاع کا تھا جس کے اُوپر حجاجی مُہر لگی ہوتی تھی۔

۱۵۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا صُرَدُ بْنُ أَبِي الْمَنَازِلِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبًا الْمَالِكِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَنَا بِأَحَادِيثَ مَا نَجِدُ لَهَا أَصْلًا فِي الْقُرْآنِ فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ لِلرَّجُلِ أَوَجَدْتُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا شَاةً شَاةٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا كَذَا وَكَذَا أَوَجَدْتُمْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ مَنْ أَخَذْتُمْ هَذَا أَخَذْتُمُوهُ عَنَّا وَأَخَذْنَاهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ نَحْوَ هَذَا۔

۱۵۴۷: محمد بن بشار' محمد بن عبد اللہ انصاری' ناصرہ بن ابی المنازل' حبیب المالکی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابا نجید' آپ لوگ ایسی احادیث بیان فرماتے ہیں جن کا ہمیں قرآن کریم میں ثبوت نہیں ملتا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر غضبناک ہو گئے اور فرمایا کیا قرآن مجید میں یہ موجود ہے کہ ہر ایک چالیس درہم میں ایک درہم (زکوٰۃ) ہے یا اس قدر بکریوں میں ایک بکری ہے یا اس قدر اُونٹوں میں ایک اُونٹ ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا تو پھر یہ مسائل اور تفصیل تم نے کس سے حاصل کی؟ تم نے ہم سے سنا ہے اور ہم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اس قسم کی چند چیزیں بیان کیں۔

تشریح: اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند نے دوسو درہم کو ساڑھے باون تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا تو جب دوسو درہم ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم ہیں پھر دوسو درہم سے زائد پر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کچھ واجب نہیں البتہ دوسو درہم دے کر چالیس درہم زیادہ ہو جائیں تو اس وقت ایک درہم اور واجب ہوگا درمیان میں کچھ واجب نہیں ہوگا اس کے برعکس صاحبین کے نزدیک دوسو درہم سے زائد میں اس کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

بَاب الْعُرُوضِ إِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيهَا مِنْ زَكَاةٍ

باب: کیا تجارتی سامان میں زکوٰۃ واجب ہے؟

۱۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔

۱۵۴۸: محمد بن داؤد بن سفیان' یحییٰ بن حسان' سلیمان بن موسیٰ' ابوداؤد' جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب' حبیب بن سلیمان' سلیمان' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو ان اشیاء کی (بھی) زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے جو کہ فروخت کرنے کے لئے رکھی جائیں۔

مالِ تجارت پر زکوٰۃ:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ اموالِ تجارت جب نصاب کے مطابق ہوں اور ایک سال گزر جائے تو ان پر حسب ضابطہ شرع زکوٰۃ

ادا کرنا لازم ہوگی ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ یعنی اے نبی آپ ان لوگوں کے مال سے زکوٰۃ وصول کریں۔

بَاب الْكَنْزِ مَا هُوَ وَزَكَوةِ الْحُلِيِّ

باب: کنز کی تعریف اور زیورات پر زکوٰۃ کا بیان

۱۵۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ۔

۱۵۴۹: ابوکامل' حمید بن مسعدہ' خالد بن حارث' حسین' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کی بیٹی بھی عورت کے ہمراہ تھی اور اس کے ہاتھوں میں سونے کے دو موٹے موٹے (بھاری) کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کے دن آگ کے دو کنگن پہنائے؟ عبداللہ نے کہا اس عورت نے (فوراً) دونوں کنگن کو اُتار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے اور عرض کیا یہ دونوں اللہ تعالیٰ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہیں۔

زیور پر زکوٰۃ:

مذکورہ حدیث کی سند صحیح ہے اگرچہ اس کی سند کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت اختیار فرمایا ہے اور علامہ منذری اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے بہرحال حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ زیور خواہ تجارت کے لئے ہوں یا ذاتی استعمال کے لئے لیکن ان میں بہرصورت نصاب کو پہنچ جانے پر زکوٰۃ واجب ہے سونا ساڑھے سات تولہ ہونے پر اور چاندی کے ساڑھے باون تولہ ہونے پر یا ان سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب ہے چاندی اور سونے کے مذکورہ نصاب میں سے اگر کسی کے پاس سونا یا چاندی کم ہو جائے تو ایک کی کمی کو دوسری سے پوری کر کے زکوٰۃ واجب قرار دیں گے اور النفع للفقراء والی صورت کو ترجیح ہوگی اس مسئلہ کی مزید تفصیل کتب فقہ فتاویٰ شامی' عالمگیری اور اُردو میں ''قرآن میں نظامِ زکوٰۃ'' وغیرہ میں موجود ہے۔

۱۵۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَنْزٌ

۱۵۵۰: محمد بن عیسیٰ' عتاب ابن بشیر' ثابت بن عجلان' عطاء' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک طرح کا زیور) اوضاح سونے کا بنا ہوا پہنا کرتی تھی۔ میں نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ زیور کنز (یعنی خزانہ کی تعریف) میں داخل ہے

هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جو مال اس قدر ہو جائے جس میں زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہو پھر اس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو وہ مال کنز (خزانہ کی تعریف میں داخل) نہیں ہے۔

۱۵۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ قُلْتُ لَا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ۔

۱۵۵۱: محمد بن ادریس الرازی' عمرو بن ربیع بن طارق' یحییٰ بن ایوب' عبید اللہ بن ابی جعفر' محمد بن عمرو بن عطاء' حضرت عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (ایک مرتبہ) انہوں نے ارشادفرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہیں؟ عرض کیا کہ میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تا کہ میں اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سنگھار کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض کیا نہیں؟ یا وہ کہا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تم کو دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

حدیث بالا کی حیثیت:

اس حدیث میں ایک راوی محمد بن عمرو بن عطاء کے ہونے کی وجہ سے دار قطنی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور فرمایا کہ مذکورہ راوی مجہول ہے لیکن اس راوی کی دیگر حضرات نے توثیق فرمائی ہے۔

بَابٌ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ

باب: چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۵۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ كِتَابًا زَعَمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَهُ لِأَنَسٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَتَبَهُ لَهُ فَإِذَا فِيهِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا نَبِيَّهُ ﷺ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ

۱۵۵۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے ایک کتاب لی جس کے متعلق وہ فرماتے تھے کہ اس کتاب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لئے لکھا ہے اور اس کتاب پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر مبارک تھی۔ جب انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو صدقات وصول کرنے والا مقرر کر کے بھیجا تھا تو ان کو یہ کتاب تحریر فرما کر عنایت فرمائی تھی اور اس کتاب میں یہ عبارت درج تھی یہ (زکوٰۃ) فرض صدقہ ہے جس کو حضرت

الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ
فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ
مِنْ الْإِبِلِ الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا
بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ
إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا
بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا
وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ
فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ
الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ
فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ
سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا
بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا
الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ
وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ
الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ
حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَأَنْ يَجْعَلَ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ
اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ
وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ
الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ
وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد مِنْ
هَاهُنَا لَمْ أَضْبِطْهُ عَنْ مُوسَى كَمَا أُحِبُّ
وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اہلِ اسلام پر فرض قرار دیا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت پیغمبر علیہ السلام کو حکم فرمایا (اس لئے) جس مسلمان سے زکوٰۃ کا مطالبہ کیا جائے (جب ضابطہ شرع) تو وہ زکوٰۃ ادا کرے اور جس شخص سے زیادہ زکوٰۃ طلب کی جائے تو وہ نہ دے (اور نصاب زکوٰۃ اُونٹ میں یہ ہے کہ) ۲۵ اُونٹ سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری (زکوٰۃ میں دینا ضروری ہے) جب پچیس اُونٹ مکمل ہو جائیں تو اس میں ایک بنت مخاض ہے۔ ۳۵ اُونٹ تک۔ اگر اس کے پاس بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون ادا کرے۔ جب چھتیس اُونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے (بنت لبون دو سال کی اُونٹنی کو کہتے ہیں) پینتالیس اُونٹ تک۔ جب ۴۶ اُونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ جو جفتی کے قابل ہو (تین سال کی ایک جوان اُونٹنی جو کہ چوتھے سال میں لگ چکی ہو) ہے یہ واجب ہوئی ساٹھ اُونٹ تک اور جس وقت اکسٹھ اُونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ (یعنی چار سال کی اُونٹنی جو کہ پانچویں سال میں لگ چکی ہو) واجب ہو گی ۷۵ اُونٹ تک جس وقت ۷۶ اُونٹ ہو جائیں تو ان میں (زکوٰۃ میں) دو بنت لبون نکالنا ضروری ہوگا ۹۰ اُونٹ تک جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے زکوٰۃ میں ادا کرنا ضروری ہوگا اور وہ اُونٹنی جفتی کے لائق ہو۔ ایک سو بیس اُونٹ تک جب ۱۲۰ سے زیادہ اُونٹ ہو جائیں تو ہر چالیس اُونٹ پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس اُونٹ پر ایک حقہ واجب ہوگا۔ جب زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے مطلوبہ اُونٹ نہ مل سکے مثال کے طور پر کسی شخص کے پاس اس قدر اُونٹ ہوں کہ جن میں ایک جذعہ واجب ہوتا ہے اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو (زکوٰۃ میں) حقہ وصول کر لیا جائے گا اور ساتھ ہی وہ دو بکریاں دے گا اگر آسانی سے دستیاب ہوں یا بیس درہم دے گا اور جس کے پاس اُونٹوں کی اتنی تعداد ہو کہ اس پر حقہ واجب ہے مگر اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے جذعہ وصول کریں گے اور صدقہ وصول کرنے والا اُونٹوں کے مالک کو دو بکریاں یا بیس درہم دے گا اسی طرح اگر کسی کے پاس اتنے

عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد إِلَى هَاهُنَا ثُمَّ أَتْقَنْتُهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنْ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

اُونٹ ہیں کہ ان میں حقہ واجب ہے مگر اس کے پاس حقہ نہیں بلکہ بنت لبون ہے تو وہی اس سے لیا جائے گا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں اپنے شیخ موسیٰ سے اپنی حسب منشا حدیث کو یاد نہیں رکھ سکا جس میں یہ تھا کہ اُونٹوں کا مالک بنت لبون کے ساتھ دو بکریاں بھی دے گا اگر آسانی سے میسر ہوں یا بیس درہم دے گا اور جس شخص کے پاس اس قدر اُونٹ ہوں کہ جن میں بنت لبون ادا کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اس شخص کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ وصول کریں گے ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں یہاں تک صحیح طور پر حدیث کو ضبط نہ کر سکا اور صدقہ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں اس کو دے گا اور جس شخص کے پاس بنت لبون کی زکوٰۃ کے برابر اُونٹ ہوں لیکن اس شخص کے پاس بنت مخاض موجود ہے تو اس سے بنت مخاض لے لیں گے اور دو بکریاں یا بیس درہم اور لیں گے اور جس شخص کے پاس بنت مخاض کے بقدر اُونٹ موجود ہوں لیکن اس شخص کے پاس ابن لبون ہی ہو تو ابن لبون وصول کریں گے اور اس کے ساتھ اور کچھ نہیں ادا کریں گے اور جس شخص کے پاس چار اُونٹ ہی ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ شخص اپنی خوشی سے ادا کرے (تو اور بات ہے) اور جب چرنے والی بکریاں چالیس عدد ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ادا کرنا ضروری ہوگی ایک سو بیس بکری تک۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو بکریاں زکوٰۃ میں دینا ضروری ہوگا دو سو بکریوں تک۔ جب دو سے اضافہ ہو جائے تو تین بکریاں ادا کرنا ضروری ہوگا تین سو بکریوں تک (تین بکریاں ہی واجب ہوں گی) جب تین سو بکریوں سے اضافہ ہو جائے تو ہر ایک سو بکری پر ایک بکری ادا کرنا ہوگی اور زکوٰۃ میں ضعیف اور عیب دار بکری وصول نہیں کی جائے گی نہ بکرا وصول کیا جائے گا ہاں اگر صدقہ لینے والے کو بکرا وصول کرنا منظور ہو تو اور بات ہے اور نہ اکٹھا کیا جائے گا متفرق مال اور نہ ہی یکجا جمع شدہ مال زکوٰۃ دینے کے خوف کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ کیا جائیگا اور جو نصاب دو شخصوں میں مشترک ہو تو دونوں باہمی طور پر بات چیت کے ذریعے اپنے لئے برابر برابر حصہ طے کرینگے اور اگر (زکوٰۃ کے) جانور چالیس سے کم ہوں تو کچھ واجب نہیں ہے البتہ اگر (جانوروں کا) مالک چاہے تو ادا کر دے اور چاندی میں چالیسواں حصہ واجب ہے۔ اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو زکوٰۃ نہیں البتہ اگر مالک چاہے تو ادا کر دے۔

۱۵۵۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْغَنَمُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِائَةَ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

۱۵۵۳: عبداللہ بن محمد نفیلی' عباد بن عوام' سفیان بن حسین' زہری' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر قلمبند فرمائی لیکن اس کو عاملین کے پاس روانہ کرنے نہ پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی تلوار مبارک سے لگا رکھا تھا اس پر پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال تک عمل فرمایا۔ پھر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر اپنے وصال تک عمل فرمایا اس تحریر میں یہ درج تھا کہ ''پانچ اُونٹ میں ایک بکری ہے اور دس اُونٹ میں دو بکریاں ادا کرنا ضروری ہیں اور پندرہ اُونٹ میں تین بکری اور بیس اُونٹ میں چار بکریاں اور ۲۵ اُونٹ میں ایک بنت مخاض ہے ۳۵ اُونٹ تک۔ پھر ۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ۴۵ تک بنت لبون ہے۔ اس کے بعد اگر ۴۵ سے ایک اُونٹ کا بھی اضافہ ہو جائے تو ساٹھ اُونٹ تک ایک حقہ ہے۔ پھر اگر ساٹھ اُونٹ سے ایک کا بھی اضافہ ہو تو ۷۵ تک ایک جذعہ ہے اگر ۷۵ سے ایک اُونٹ کا بھی اضافہ ہو تو ۹۰ تک بنت لبون ہیں پھر اگر ۹۰ اونٹ سے ایک کا بھی اضافہ ہو تو ایک سو بیس اُونٹ تک دو حقے ہیں۔ اس کے بعد اگر ۱۲۵ سے زیادہ اُونٹ ہوں تو ہر پچاس اُونٹ میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس اُونٹ میں ایک بنت لبون واجب ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری دینا (زکوٰۃ میں) ضروری ہے ایک سو بیس تک۔ اگر ۱۲۵ بکریوں سے ایک بکری کا بھی اضافہ ہو جائے تو دو سو بکریوں تک دو بکریاں واجب ہیں پھر اگر دو سو بکریوں سے ایک بکری کا بھی اضافہ ہو جائے تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں۔ پھر اگر ۳۰۰ بکریوں سے اضافہ ہو جائے تو ہر سینکڑہ (یعنی ہر سو پر) ایک بکری ہے اور سینکڑہ سے کم میں کچھ واجب نہیں ہے جب تک کہ پوری سو نہ ہو جائیں اور اکٹھا مال علیحدہ (علیحدہ) نہ کیا جائے اور نہ ہی زکوٰۃ کے خوف سے علیحدہ علیحدہ مال کو اکٹھا کیا جائے اور جو مال (سرمایہ) دو افراد میں مشترک ہو وہ دونوں ایک دوسرے سے لے کر اپنا حصہ برابر

يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ و قَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِّمَتِ الشَّاءُ أَثْلَاثًا ثُلُثًا شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسَطًا فَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔

کرلیں اور زکوٰۃ میں معیوب اور ضعیف جانور نہ قبول کیا جائے۔ زہری نے بیان کی جس وقت زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والا آئے تو بکریوں کے تین غول کر لئے جائیں گے ایک غول میں خراب قسم کی بکریاں' دوسرے غول میں عمدہ قسم کی اور تیسرے غول میں اوسط درجہ کی نہ تو بہت خراب اور نہ ہی بہت اعلیٰ قسم کی زکوٰۃ وصول کنندہ درمیان والوں میں سے زکوٰۃ وصول کرے گا اور زہری نے روایت میں گایوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

اُونٹ اور بکری کا نصاب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اُونٹ اور بکری کے زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل طور پر بیان فرمایا گیا ہے۔ بنت مخاض ایک سال کی مؤنث (اُونٹنی) کو کہا جاتا ہے اور مذکر یعنی نر (اُونٹ) کو ابن مخاض کہا جاتا ہے جو کہ دو سال کا ہوتا ہے اور مسنہ دو سال کی گائے کو کہا جاتا ہے اور تبیعہ ایک سال کی گائے کو کہتے ہیں۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو اس کو زکوٰۃ میں تین ہی بکریاں ادا کرنی ہوں گی اور ساٹھ کا جو اضافہ ہوا ہے اس کا اعتبار نہ ہوگا جب تک کہ چوتھا سینکڑہ پورا نہ ہو یعنی چار سو بکریوں کی تعداد مکمل نہ ہو اور چار سو بکریوں پر چار بکریاں زکوٰۃ میں واجب ہوں گی اور چار سو ننانوے تک چار بکریاں ہی زکوٰۃ میں ادا کرنا لازم رہے گا البتہ پانچ سو بکریوں کی تعداد مکمل ہونے تک پانچ بکریاں لازم ہوں گی اور اُونٹ اور بکریوں کے نصاب کی مکمل تفصیل بذل المجہود شرح ابوداؤد جلد ۳ اور کتب فقہ ہدایہ میں مفصلاً مذکور ہے وہاں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔

١٥٥٤ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ۔

۱۵۵۴: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن یزید واسطی' حضرت سفیان بن حسین سے اسی طرح روایت ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون ادا کرنا ضروری ہے (یہ) زہری کا کلام مذکور نہیں۔

١٥٥٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي كَتَبَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۵۵۵: محمد بن علاء' ابن مبارک' یونس بن یزید' حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ یہ (مضمون) اس کتاب کی نقل ہے کہ جس کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر فرمایا اور وہ تحریر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے پاس تھی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یہ تحریر سالم بن عبداللہ نے پڑھائی۔ میں نے اس کو اسی طرح یاد کیا اور حضرت عمرو بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کتاب کو حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے اور

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيُّ السِّنَّيْنِ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنْ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے نقل کرایا تھا۔ پھر راوی نے مذکورہ طریقہ پر حدیث بیان کی کہ ایک سو بیس اُونٹ تک (تا نصاب جو اُوپر ذکر ہوا) اور جب ایک سو اکیس اُونٹ ہو جائیں تو ان میں تین بنت لبون ادا کرنا ہوں گی۔ ۱۲۹ اُونٹ تک جب ایک سو تیس ہو جائیں تو دو بنت لبون اور حقہ ۱۳۹ تک' جب ایک سو چالیس اُونٹ ہو جائیں تو دو حقے اور ایک بنت لبون ادا کرنا ضروری ہوگا ایک سو اُنچاس تک۔ جب ایک سو پچاس اُونٹ ہوں تو تین حقے ادا کرنا ہوں گے ایک سو انسٹھ تک۔ جب ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو چار بنت لبون ایک سو انہتر تک واجب ہوں گی۔ جس وقت ایک سو ستر ہو جائیں تو تین بنت لبون اور ایک حقہ ادا کرنا ہوگا ایک سو اناسی تک اور جس وقت ایک سو اسّی ہو جائیں تو دو حقے اور دو بنت لبون ایک سو نواسی تک ادا کرنا ضروری ہوں گے۔ جب ایک سو نوے ہو جائیں تو تین حقے اور ایک بنت لبون ۱۹۹ تک ادا کرنا ہوں گی اور جب نو سو اُونٹ ہو جائیں تو چار حقہ یا پانچ بنت لبون ادا کرنا ہوں گی جو بھی موجود ہوں ان میں سے لے لئے جائیں اور جو بکریاں جنگل میں چرائی جائیں پھر سفیان بن حسین کی حدیث کی طرح بیان کیا لیکن اس حدیث میں یہ ہے کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں وصول کی جائے گی اور نہ نر وصول کیا جائے گا لیکن اگر وصول کرنے والا اپنی رضا سے وصول کرے (تو جائز ہے)

اُونٹ اور بکری کی زکوٰۃ:

مراد حدیث یہ ہے کہ ہر ایک پچاس اُونٹ کے غول پر ایک حقہ ادا کرنا ہوگا اور ہر چالیس اُونٹوں پر ایک بنت لبون دینا ہوگی اور درمیان میں جو کسر واقع ہوئی ہے اور ایک سو سے جو عدد کم ہوا ہے وہ معاف ہوگا اور اگر اُونٹ اور بکریاں علیحدہ علیحدہ ہوئے تو ہر ایک کی بکری میں سے ایک بکری زکوٰۃ میں دینا لازم ہوتا اس مسئلہ میں تفصیل ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مئوطا امام مالک' کتاب الزکوٰۃ میں مذکورہ مسئلہ کی کافی تفصیل تحریر فرمائی ہے۔

۱۵۵۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ

۱۵۵۶: حضرت عبداللہ بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ مالک نے نقل کیا

مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا أَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوهَا لِئَلَّا يَكُونَ فِيهَا إِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُونُ عَلَيْهِمَا فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ فَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ مال جمع نہ کیا جائے اور نہ علیحدہ کیا جائے جمع شدہ مال' اس سے مراد یہ ہے کہ جیسے دو افراد تھے ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ چالیس بکریاں تھیں جب زکوٰۃ وصول کنندہ آیا تو ان دونوں نے اپنی اپنی بکریوں کو ایک جگہ کر دیا تا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایک ہی کی بکریاں خیال کر کے زکوٰۃ میں ایک بکری وصول کرے اور جمع شدہ مال کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے' اس کی مثال اس طرح ہے کہ مثلاً دو شخص تھے اور ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں تھیں تو دونوں اشخاص پر زکوٰۃ کی تین بکریاں ادا کرنا ضروری تھیں۔ جب زکوٰۃ وصول کنندہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آیا تو وہ دونوں شخص اپنی اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیں پھر ہر ایک شخص پر ایک بکری ہی زکوٰۃ میں ادا کرنا واجب ہوگی تو اس مسئلہ کے بارے میں مَیں نے یہی سنا ہے۔

۱۵۵۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْإِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ

۱۵۵۷: عبد اللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابواسحق' عاصم بن ضمرہ' حارث الاعور' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ زہیر نے بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابواسحق نے عن علی کے بعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہے یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چالیس درہم میں سے (زکوٰۃ میں) ایک درہم ادا کرو اور جب تک دو سو درہم نہ ہوں اُس وقت تک تم لوگوں پر کچھ واجب نہیں ہے جب دو سو درہم پورے پورے ہو جائیں تو ان میں سے پانچ درہم زکوٰۃ کے ادا کرو۔ اس کے بعد جس قدر اضافہ ہو جائے اسی حساب سے زکوٰۃ ادا کرو اور بکریوں میں جب چالیس بکریاں ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے۔ اگر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری بھی کم ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ اس کے بعد بکریوں کی زکوٰۃ کو اسی طریقہ سے بیان کیا کہ جس طرح زہری نے نقل کیا ہے اور گائے اور بیل میں ہر تیس گائے' بیل میں ایک سال کی گائے اور ہر چالیس گائے میں دو سال کی گائے دینا ہو گی پانی کھینچنے اور اسی طرح کے دوسرے کام کرنے والی گائے بیل میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور اُونٹ کی زکوٰۃ اسی طرح نقل کی جیسے کہ زہری نے

وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ ثُمَّ سَاقَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً يَعْنِي وَاحِدَةً وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَفِي النَّبَاتِ مَا سَقَتْهُ الْأَنْهَارُ أَوْ سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سَقَى الْغَرْبُ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ الصَّدَقَةُ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ قَالَ مَرَّةً وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْإِبِلِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَا ابْنُ لَبُونٍ فَعَشَرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَانِ۔

روایت کیا ہے اور ۲۵ اُونٹ میں پانچ بکری ادا کرنا ہوں گی جب ۲۵ اُونٹوں میں ایک اُونٹ بھی بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت مخاض واجب ہوگی۔ اگر بنت مخاض میسر نہ ہو تو ابن لبون (مذکر) ادا کرے ۳۵ تک اور جب ۳۵ سے ایک بھی بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت لبون واجب ہے ۴۵ اُونٹ تک۔ اور جب ۴۵ سے بھی بڑھ جائے تو ان میں ایک حقہ واجب ہے جو کہ جفتی کے لائق ہو ساٹھ اُونٹ تک۔ اس کے بعد زہری کی روایت کی طرح بیان کیا یہاں تک کہ اگر ایک اُونٹ بھی بڑھ جائے یعنی نوے سے اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ادا کرنا ہوں گے جو جفتی کے لائق ہوں۔ ایک سو بیس اُونٹ تک اور جب اس سے بڑھ جائیں تو ہر پچاس اُونٹ میں ایک حقہ ادا کرنا ضروری ہوگا اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) زکوٰۃ واجب ہونے کے ڈر سے نہ تو اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے گا اور نہ ہی الگ الگ مال کو اکٹھا کیا جائے گا۔ اور زکوٰۃ میں بوڑھا اور معیوب جانور قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی مذکر جانور لیا جائے البتہ اگر وصول کنندہ اپنی خوشی سے لینا چاہے تو لے سکتا ہے اور جس کھیتی کو نہروں سے سیراب کیا جائے یا بارش سے جو کھیتی سیراب ہوئی ہو تو اس میں دسواں حصہ ادا کرنا ہوگا اور جن میں رہٹ سے پانی کھینچ کر آب پاشی کی جائے تو اس میں بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور عاصم اور حارث کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ زکوٰۃ ہر سال وصول کی جائے۔ زہیر نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ فرمایا ہر سال ایک مرتبہ وصول کی جائے۔ عاصم کی روایت میں ہے کہ جب بنت مخاض نہ ہو اور ابن لبون نہ ہو تو پھر دس درہم یا دو بکریاں ادا کرنا ہوں گی۔

۱۵۵۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسَمَّى آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ أَوَّلِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ

۱۵۵۸: سلیمان بن داؤد ابن وہب جریر بن حازم ایک شخص ابواسحق عاصم بن ضمرہ حارث الاعور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر ایک سال پورا ہو جائے تو ان میں پانچ درہم واجب ہوں گے اور تمہارے سونے پر کچھ (زکوٰۃ واجب) نہیں ہے جب تک کہ تمہارے پاس بیس دینار سونا نہ ہو

فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَعَلِيٌّ يَقُولُ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ أَوْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ إِلَّا أَنَّ جَرِيرًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَزِيدُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

جائے۔ جب بیس دینار ہوں اور ایک سال پورا ہو جائے تو ان میں نصف دینار ہوگا۔ پھر جس قدر زیادہ ہوں ان میں اسی حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔ راوی نے بیان کیا مجھے یاد نہیں کہ یہ جملہ ''اسی حساب سے'' یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے یا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک اس پر ایک سال پورا نہ ہو جائے۔ ابن وہب نے بیان کیا کہ جریر نے اس قدر اضافہ کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

۱۵۵۹ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ كَمَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَدِيثَ النُّفَيْلِيِّ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَرْفَعُوهُ۔

۱۵۵۹: عمرو بن عون' ابوعوانہ' ابی اسحق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے گھوڑوں اور باندی اور غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے پس چاندی کی زکوٰۃ (اس طرح) ادا کرو کہ ہر ایک چالیس درہم میں سے ایک درہم ایک سو نوے درہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب دو سو درہم پورے ہو جائیں تو اس میں زکوٰۃ کے پانچ دراہم ادا کرنے ہوں گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اعمش نے ابواسحق سے ابوعوانہ کی طرح روایت بیان کی اور شیبان' ابومعاویہ' ابراہیم' ابواسحق حارث علی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی اور شعبہ' سفیان نے' اسحق کے واسطہ سے' عاصم' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن روایت مرفوعاً بیان نہیں کی بلکہ موقوفاً بیان کی ہے۔

۱۵۶۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۱۵۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت بہز بن حکیم (دوسری سند) محمد بن العلاء' ابواسامہ' حضرت بہز بن حکیم' ان کے والد' ان کے دادا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جنگل میں چرنے والے چالیس اُونٹ ہو جائیں تو ان میں (زکوٰۃ کے

ﷺ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ۔

طور پر) ایک بنت لبون واجب ہوگئی اور اپنی جگہ سے اُونٹ علیحدہ علیحدہ نہ کئے جائیں (تاکہ زکوٰۃ سے بچا جا سکے) جو شخص بنیت ثواب زکوٰۃ ادا کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو ہم اس شخص سے زکوٰۃ (جبراً) وصول کریں گے اور اس کا نصف سرمایہ زکوٰۃ روکنے کی سزا میں وصول کرلیں گے اور آلِ محمد کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

مالی جرمانہ:

اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ جرمانہ وصول کرنے کا حکم اوّائل اسلام میں تھا۔ پھر یہ منسوخ ہوگیا اور اب مالی جرمانہ جائز نہیں ہے۔ واضح رہے کہ کسی کے فاسق و فاجر ہو جانے پر اس کی اصلاح ہونے تک اس سے مقاطعہ اور قطع تعلق کا جواز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ الآية [الأنعام : ٦٨]

۱۵۶۱ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ۔

۱۵۶۱: نفیلی ابومعاویہ اعمش ابی وائل حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے جب انہیں یمن کی جانب طرف (حکمران بنا کر) روانہ فرمایا تو انہیں حکم دیا ہر تیس گائے بیل میں سے ایک سال کی بیل یا ایک سال کی گائے اور ہر چالیس گائے بیل میں سے دو سال کی گائے وصول کریں اور ہر ایک بالغ شخص سے (جو کہ مشرک ہو) اس سے (جزیہ اور ٹیکس کے طور پر) ایک دینار وصول کریں یا دینار کے عوض اسی مالیت کے کپڑے جو کہ ملک یمن میں تیار ہوتے ہیں وصول کریں۔

۱۵۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۵۶۲: عثمان بن ابی شیبہ نفیلی ابن مثنیٰ ابومعاویہ اعمش ابراہیم مسروق ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۵۶۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِي مُحْتَلِمًا

۱۵۶۳: ہارون بن زید بن ابی الزرقاء ان کے والد سفیان اعمش ابی وائل مسروق حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُلک یمن کے لئے روانہ فرمایا بقیہ حدیث حسب سابق ہے لیکن اس روایت میں یہ جملہ کہ ایسے کپڑے جو یمن میں تیار کئے گئے ہوں اور مُحْتَلِمًا مذکور نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ جریر

قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ جَرِيرٌ وَيَعْلَى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ يَعْلَى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ۔

یعلیٰ' معمر اور شعبہ' ابوعوانہ' یحییٰ بن سعید تمام حضرات نے اعمش سے روایت کیا ہے' ابی وائل' مسروق' یعلیٰ' معمر نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۵۶۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ أَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ إِنَّمَا يَأْتِي الْمِيَاهَ حِينَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُولُ أَدُّوا صَدَقَاتِ أَمْوَالِكُمْ قَالَ فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ خَيْرَ إِبِلِي قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَقَبِلَهَا وَقَالَ إِنِّي آخِذُهَا وَأَخَافُ أَنْ يَجِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِي عَمَدْتَ إِلَى رَجُلٍ فَتَخَيَّرْتَ عَلَيْهِ إِبِلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا يُفَرَّقُ۔

۱۵۶۴: مسدد' ابوعوانہ' ہلال بن خباب' میسرہ' ابوصالح' حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں خود گیا یا جو شخص حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زکوٰۃ وصول کرنے والے کے ہمراہ گیا تھا' اس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کی کتاب میں درج تھا کہ زکوٰۃ میں دودھ دینے والی بکری یا دودھ پینے والا بچہ وصول نہ کئے جائیں اور نہ جمع کرو علیحدہ علیحدہ مال اور نہ ہی علیحدہ کرو یکجا مال کو اور آپ کا زکوٰۃ وصول کنندہ اس وقت آتا جب بکریاں پانی (پینے) کے لئے جاتیں اور وہ مصدق مطالبہ کرتا تھا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو۔ راوی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے زکوٰۃ میں اپنا کوماء اُونٹ دینا چاہا ہلال نے راوی سے دریافت کیا کہ ''کوماء'' کس کو کہتے ہیں انہوں نے فرمایا بڑے کوہان والے اُونٹ کو کہا جاتا ہے۔ محصل نے اس اُونٹ کو لینے سے انکار کر دیا اس شخص نے کہا کہ میری مرضی یہی ہے کہ میرا عمدہ سے عمدہ اُونٹ قبول کیا جائے لیکن جب وصول کرنے والے نے لینے سے انکار کر دیا تو اس شخص نے اس سے کچھ کم درجہ کا اُونٹ (دینے کے لئے اپنی جانب کھینچا) وصول کنندہ نے اس کو بھی (زکوٰۃ میں) لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس شخص نے اور کم درجہ کا اُونٹ (اپنی جانب) کھینچا وہ وصول کنندہ نے قبول کر لیا اور کہا کہ میں (زکوٰۃ کی مد میں) اس کو وصول کرتا ہوں لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر ناراض نہ ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرمائیں کہ تم نے تو اس کا اعلیٰ قسم کا اُونٹ منتخب کیا ہے (کیونکہ وہ اُونٹ جس کو کوماء کہا جاتا ہے وہ سب سے اعلیٰ قسم کا اور قیمتی اُونٹ ہوتا ہے) ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو ہشیم نے ہلال بن خباب سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر لاتفرق کے بجائے لا یُفَرَّق کہا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ (ایسا اُونٹ) علیحدہ نہ کیا جائے۔

۱۵۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا

۱۵۶۵: محمد بن صباح' شریک' عثمان بن ابی زرعہ' ابی لیلیٰ الکندی' حضرت

شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَاضِعَ لَبَنٍ۔

سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی کتاب میں پڑھا کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے خطرہ کی بنا پر نہ تو علیحدہ علیحدہ مال جمع کیا جائے اور نہ یکجا مال کو الگ (الگ) کیا جائے اور اس روایت میں (دودھ دینے والے) جانور کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ الْحَسَنُ رَوْحٌ يَقُولُ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ قَالَ فَبَعَثَنِي أَبِي فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ شَيْخًا كَبِيرًا يُقَالُ لَهُ سِعْرُ بْنُ دَيْسَمٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ يَعْنِي لِأُصَدِّقَكَ قَالَ ابْنُ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا نَتَبَيَّنَ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنُ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَنَمٍ لِي فَجَائَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا لِي إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقُلْتُ مَا عَلَيَّ فِيهَا فَقَالَا شَاةٌ فَأَعْمَدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ شَاةُ الشَّافِعِ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا قُلْتُ فَأَيَّ شَيْءٍ تَأْخُذَانِ قَالَا عَنَاقًا جَذَعَةً أَوْ ثَنِيَّةً قَالَ فَأَعْمَدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ

۱۵۶۶: حسن بن علی وکیع زکریا بن اسحاق المکی عمرو بن ابی سفیان مسلم بن ثفنہ یا مسلم بن شعبہ سے روایت ہے کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو اپنی قوم کے اُمور کے لئے عامل مقرر فرمایا اور میرے والد صاحب کو زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا تو میرے والد نے مجھے ایک جماعت کی طرف روانہ کیا۔ میں ایک ضعیف العمر شخص کے پاس آیا کہ جس کا نام مسعر تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے آپ سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! آپ کس قسم کے جانور (زکوٰۃ میں) وصول کریں گے؟ میں نے کہا ہم انتخاب کر کے اعلیٰ قسم کا جانور تھنوں کو دیکھ کر (زکوٰۃ میں) لیں گے۔ اس شخص نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں اسی جگہ کسی ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لئے ہوئے عہدِ نبوی میں رہتا تھا۔ ایک دن دو شخص اُونٹ پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرستادہ ہیں تا کہ تم ہمیں بکریوں کی زکوٰۃ ادا کرو میں نے کہا کہ زکوٰۃ میں مجھے کیا ادا کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا ایک بکری۔ میں نے ایک ایسی بکری کے دینے کا ارادہ کیا جس کو کہ میں جانتا تھا کہ یہ بکری چربی اور دودھ سے بھری ہوئی ہے اور (گلے سے وہ) بکری ان کے پاس لے آیا۔ انہوں نے کہا یہ بکری تو حاملہ ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی بکری وصول کرنے سے ہمیں روکا۔ اس کے بعد میں نے کہا تم (زکوٰۃ کی مد میں) کیا لینا چاہو گے؟ انہوں نے فرمایا ایک سال کی بکری جو کہ دوسرے سال میں لگی ہو یا دو سال کی بکری جو کہ تیسرے سال میں لگی ہو۔ (اس لئے) میں نے ایسی بکری لینے کا ارادہ کیا جو کہ موٹی

تَلِدُ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ أَيْضًا مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا قَالَ رَوْحٌ۔

۱۵۶۷ : قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ بِحِمْصَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِيِّ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ۔

۱۵۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ

(تازی) تھی اس کے بچہ نہیں پیدا ہوا تھا لیکن بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ اس کو پیش کیا ان لوگوں نے وہ بکری قبول کر لی اور اپنے ہمراہ اُونٹ پر وہ بکری سوار کی اور روانہ ہو گئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عاصم نے زکریا سے اس روایت کو نقل کیا اور اس میں بھی مسلم بن شعبہ ہے جیسا کہ روح نے بیان کیا۔

۱۵۶۷: محمد بن یونس النسائی' روح' حضرت زکریا بن اسحٰق سے اسی طریقہ پر روایت ہے۔ مسلم بن شعبہ نے بیان کیا شافع وہ (جانور ہے) کہ جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ عمرو بن حارث الحمصی کی اولاد کے ہاں میں نے حمص میں' عبداللہ بن سالم کے پاس ایک کتاب پڑھی۔ زبیدی' یحییٰ بن جابر' جبیر بن نفیر' عبداللہ بن معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین اشیاء ہیں جو شخص ان کو اختیار کرے گا وہ ایمان کی لذت محسوس کرے گا: (۱) اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے (۲) اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرے (۳) اور بخوشی ہر سال مال کی زکوٰۃ دے اور ضعیف' مریض' خارش دار اور بُرے قسم کا جانور (زکوٰۃ میں) نہ دے البتہ درمیانہ قسم کا مال زکوٰۃ میں ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا اعلیٰ قسم کا مال طلب نہیں کیا اور نہ ہی حکم فرمایا ہے خراب ردی مال (زکوٰۃ میں) دیا جائے۔

۱۵۶۸: محمد بن منصور' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم' ابن اسحٰق' عبداللہ بن ابی بکر' یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ' عمارہ بن عمرو بن حزم' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (واجب صدقہ) وصول کنندہ بنا کر بھیجا۔ میں ایک شخص کے پاس گیا۔ جب اس شخص نے اپنا مال جمع کیا تو اس شخص پر صرف ایک بنت مخاض واجب ہوئی۔ میں نے کہا ایک بنت مخاض ہی بمد زکوٰۃ ہی تم پر واجب ہے۔ اس نے کہا کہ بنت مخاض کس مصرف کی ہے نہ وہ دودھ دیتی ہے اور نہ اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔ تم یہ ایک جوان اُونٹنی موٹی تازی لے لو۔ میں نے کہا میں ہرگز ایسی شے وصول نہ کروں گا کہ

فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللَّهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ۔

جس کو وصول کرنے کا مجھ کو حکم نہیں ہوا ہے۔ البتہ یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تم سے قریب ہیں اگر تم چاہو تو ان سے یہ بات عرض کرو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو منظور فرمالیں گے تو میں قبول کر لوں گا ورنہ واپس کر دوں گا۔ اس نے کہا کہ بہت بہتر ہے' میں جاتا ہوں۔ وہ شخص اسی اُونٹنی کو میرے ہمراہ لے کر چل دیا۔ جب ہم لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے عرض کی یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفیر میرے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آیا اور پروردگار کی قسم اس سے قبل میرے اثاثہ کو نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور نہ ہی ان کے سفیر نے تو میں نے اپنے مال کو جمع کیا۔ اس شخص نے کہا (زکوٰۃ میں) تم پر ایک بنت مخاض واجب ہے اور بنت مخاض نہ دودھ دیتی ہے اور نہ ہی وہ سواری کے لائق ہے' اس لئے میں ان کو ایک جوان موٹی تازی اُونٹنی پیش کرنے لگا انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اب میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرمالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر تو یہی بنت مخاض لازم ہے مگر جو تم اپنی رضا سے دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اَجر عطا فرمائیں گے اور ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ اس شخص نے کہا اے رسول اللہ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمالیں یہ ہے وہ اُونٹنی۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال و دولت میں برکت کی دُعا فرمائی۔

۱۵۶۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي

۱۵۶۹: احمد بن حنبل' وکیع' زکریا بن اسحاق المکی' یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی' ابی معبد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف (امیر بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اہلِ کتاب کی طرف جاؤ گے ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں رسول اللہ ہوں۔ اگر وہ لوگ یہ تسلیم کرلیں تو پھر ان کو

رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ اگر یہ تسلیم کر لیں تو پھر ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر ان کے مال و دولت میں زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے فقراء کو واپس کی جائے گی اگر یہ تسلیم کر لیں تو ان لوگوں سے اعلیٰ قسم کا مال نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دُعاء اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے۔

۱۵۷۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

۱۵۷۰: قتیبہ بن سعید' لیث ' یزید بن ابی حبیب' سعد بن سنان' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا شخص زکوٰۃ کے ادا کرنے سے رکاوٹ ڈالنے والے جیسا ہے۔

بَاب رِضَا الْمُصَدِّقِ

باب: صدقات (واجبہ) وصول کنندہ کو راضی کرنے کے احکام

۱۵۷۱ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا۔

۱۵۷۱: مہدی بن حفص' محمد بن عبید' حماد' ایوب' ایک شخص جس کا نام دیسم تھا ابن عبید کہتے ہیں کہ وہ شخص قبیلہ بنی سدوس میں تھا' بشیر بن خصاصیہ نے کہا ابن عبید نے اپنی حدیث میں کہ اس کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بشیر رکھا وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے حضرات ہم لوگوں سے زیادہ زکوٰۃ وصول کرتے ہیں کیا ہم لوگ اس قدر مال کو پوشیدہ کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔

تشریح : اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی وصولیابی کے سلسلہ میں عامل اور مالک دونوں کو کچھ آداب سکھائے ہیں چنانچہ عامل کو ظلم وزیادتی سے روکنے اور حق وانصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں اصحاب اموال کو اس کی تلقین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وسیع القلبی اور وسیع الظرفی کا مظاہرہ کریں مصدق یعنی عامل کو بہتر صورت راضی رکھیں۔

۱۵۷۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

۱۵۷۲: حسن بن علی' یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ وصول کرنے والے لوگ ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا عبدالرزاق نے معمر سے روایت کو مرفوعاً نقل کیا۔

۱۵۷۳ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِنْ جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهَا وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ۔

۱۵۷۳: عباس بن عبدالعظیم' محمد بن مثنیٰ' بشر بن عمر' ابی الغصن' صخر بن اسحاق' حضرت عبدالرحمٰن بن جابر بن عتیک' ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایسے لوگ آئیں گے جن کو تم نہیں چاہتے ہو گے جب وہ لوگ آئیں تو تم انہیں خوش آمدید کہنا اور (زکوٰۃ میں) جو وصول کرنا چاہیں وہی دے دینا۔ اگر وہ لوگ عدل و انصاف سے کام لیں گے تو ان کو نفع ہوگا اور اگر ظلم کریں گے تو انہیں عذاب ہوگا تم ان کو خوش رکھنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ اس وقت مکمل ہوگی جب وہ راضی ہوں گے اور وہ تم لوگوں کے لئے دُعا کریں گے ابوداؤد فرماتے ہیں ابوالغصن کا نام ثابت بن قیس بن غصن ہے۔

۱۵۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا قَالَ فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ۔

۱۵۷۴: ابوکامل' عبدالواحد بن زیاد (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' عبدالرحیم بن سلیمان' ابی کامل' محمد بن اسماعیل' عبدالرحمٰن بن ہلال' جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اہلِ دیہات خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور کہا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کو خوش کرو۔ عثمان نے اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ تم پر زیادتی ہی ہو۔ جریر نے کہا جب سے میں نے یہ بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو کوئی صدقہ وصول کرنے والا میرے پاس سے ناراض ہو کر نہیں گیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۱۰

بَاب دُعَاءِ الْمُصَدِّقِ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ

۱۵۷۵ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَالَ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

باب: مصدق' صدقہ کرنے والے کیلئے دُعا کرے

۱۵۷۵: حفص بن عمر النمری' ابوالولید طیالسی' شعبہ' عمرو بن مرۃ' حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ میرے والد (ابواوفی) ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے شجرۃ الرضوان کے نیچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی' جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر (ادا کرنے کے لئے) آتی تو آپ ان کے لئے دُعا فرماتے' چنانچہ میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا اے اللہ ابواوفی کی اولاد پر رحم فرما۔

غیر انبیاء پر درود:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث سے استدلال فرماتے ہوئے کہا ہے کہ انبیاء علیہما السلام کے علاوہ پر درود شریف بھیجنا درست ہے لیکن اس مسئلہ میں تفصیل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف غیر نبی پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا روانہیں ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ صلوٰۃ و سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی خصوصیت ہے۔ تفصیل کے لئے بذل المجہود ج ۲' ص ۳۶۴ میں ملاحظہ فرمائیں: باب الصّلوٰۃ علی غیر النبی۔

بَاب تَفْسِيرِ أَسْنَانِ الْإِبِلِ

۱۵۷۶ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُهُ مِنْ الرِّيَاشِيِّ وَأَبِي حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا وَمِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ أَبِي عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ أَحَدُهُمْ الْكَلِمَةَ قَالُوا يُسَمَّى الْحُوَارُ ثُمَّ الْفَصِيلُ إِذَا فَصَلَ ثُمَّ تَكُونُ بِنْتُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ إِلَى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ ثَلَاثُ سِنِينَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ إِلَى

باب: اُونٹ کے دانتوں کے احکام

۱۵۷۶: ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ریاشی اور ابوحاتم سے سنا اور نضر بن شمیل اور ابوعبید کی کتاب سے حاصل کیا کوئی بات ان دونوں میں سے کسی ایک ہی نے کہی کہ ان لوگوں نے کہا کہ اُونٹ کا بچہ (جب تک پیٹ میں رہتا ہے اس کو حوار سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب وہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو فصیل کہتے ہیں۔ جب دوسرے سال میں آجاتی ہے تو اس کو بنت مخاض' جب تیسرے سال میں لگے تو بنت لبون جب پورے تین سال کی ہو جائے تو اس کو حق یا حقہ کہتے ہیں چار سال تک۔ کیونکہ

تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ لِأَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ أَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يُلْقِحُ الذَّكَرُ حَتَّى يُثْنِيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ لِأَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتَّى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ حِينَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَإِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ سُمِّيَ الذَّكَرُ رَبَاعِيًا وَالْأُنْثَى رَبَاعِيَةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ وَطَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجَذُوعَةُ وَقْتٌ مِنَ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ إِذَا سُهَيْلٌ (آخِرَ اللَّيْلِ طَلَعَ فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ۔)

اب وہ جفتی اور سواری کے لائق ہوگئی لیکن مذکر جوان نہیں ہوتا جب تک کہ چھ سال کا نہ ہو اور حقہ کو طروقۃ الفحل بھی کہا جاتا ہے کہ مذکر اس سے جفتی کرتا ہے چار سال مکمل ہونے تک۔ جب پانچ سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے پانچ سال ہونے تک۔ چھٹا سال لگ جائے اور وہ سامنے کی طرف کے دانت ظاہر کرے تو وہ ثنی ہے چھ سال پورے ہونے تک۔ جب ساتواں سال لگ جائے تو مذکر کو رباعی اور مؤنث کو رباعیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے سات سال پورے ہونے تک۔ جب آٹھواں سال لگ جائے اور اس کے چھٹا دانت نکل آئے تو (اصطلاحِ شریعت میں) وہ سدیس ہے اور سدیس ہے آٹھ سال کے پورا ہونے تک۔ جب نواں سال لگ جائے تو اس کو بازل کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی کچلیاں (سامنے کے دو تیز نوکیلے دانت) ظاہر ہو جائیں گی۔ دسواں سال شروع ہونے تک جب دسواں سال شروع ہو تو اس کو مخلف کہا جائے گا اس کے بعد اب اس کا نام نہیں ہے۔ البتہ اس کو ایک سال کا بازل یا دو سال کا بازل کہا جائے گا اور مخلف دو برس کا یا تین برس کا پانچ سال تک کہلائے گا اور خلفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو حمل سے ہو۔ ابو حاتم نے بیان کیا کہ جذوعہ ایک وقت کا نام ہے کوئی دانت نہیں ہے اور دانت کے نکلنے اور ظاہر ہونے کا زمانہ سہیل ستارے کے ظاہر ہونے پر ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ہم سمجھیں اس لیے ریاشی نے یہ اشعار سنائے۔ جن کا مفہوم یہ ہے: جس وقت اوّل شب کو سہیل (ستارہ) ظاہر ہوا تو ابن لبون حق اور حقہ جذع بن گیا۔ کوئی دانت نہیں رہا علاوہ ھبع کے۔ ھبع اس بچہ کو کہتے ہیں جو سہیل ستارے نکلنے کے وقت پیدا نہ ہوا ہو (بلکہ دوسرے وقت پیدا ہوا ہو اس کے دانت کا حساب سہیل (ستارہ) سے نہیں شمار ہو سکے گا)

بَاب أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ

باب: زکوٰۃ اموال کس جگہ پر وصول کی جائے گی؟

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۱۵۷۷: قتیبہ بن سعید ابن ابی عدی ابن اسحق حضرت عمرو بن شعیب ان

عَدِيٌّ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ۔

کے والد ان کے دادا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ جلب ہے اور نہ ہی جنب ہے۔ زکوٰۃ ان کے گھروں پر ہی لی جائے گی۔

جلب اور جنب:

جلب کا یہ مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا جانور کو زکوٰۃ کے وصول کرنے والے شخص تک کھینچ کر لانا اور جنب کا مطلب ہے کہ زکوٰۃ والے جانور کو دور تک لے جانا تا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا وہاں تک جائے مذکورہ دونوں باتوں سے حدیث بالا میں منع فرمایا گیا یعنی نہ تو وصول کرنے والے کو چاہئے کہ جہاں سے زکوٰۃ وصول کرنی ہے وہاں سے فاصلہ پر ٹھہرے اور جانوروں کو فاصلہ تک کھنچوائے اور نہ جانوروں کی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو چاہئے کہ جانور کو فاصلہ تک لے جائیں تا کہ وصول کرنے والوں کو فاصلہ طے کرنا پڑے۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبَ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ غَيْرِ هَذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى مَوَاضِعِ أَصْحَابِ الصَّدَقَةِ فَتُجْنَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ تُؤْخَذُ فِي مَوْضِعِهِ۔

۱۵۷۸: حسن بن علی' یعقوب بن ابراہیم' حضرت محمد بن اسحق نے جلب اور جنب کی تشریح اس طرح کی ہے کہ جانوروں کی زکوٰۃ ان کے ٹھکانوں میں وصول کی جائے۔ اور ان کو عامل (وصول کنندہ) کے پاس کھینچ کر نہ لایا جائے اور ادائیگی زکوٰۃ سے بچنے کے لئے جنب بھی نہیں ہے یعنی یہ کہ مال والا آدمی صدقہ لینے والے سے کہیں دور نہ چلا جائے کہ اس کو چل کر اس کے پاس جانا پڑے۔ بلکہ جانور اور مویشی اپنے ٹھکانوں پر رہیں اور وہیں ان کی زکوٰۃ وصول کی جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ صَدَقَتَهُ

باب: زکوٰۃ ادا کر دینے کے بعد اسے خریدنا

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

۱۵۷۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا عطا فرمایا پھر اس گھوڑے کو آپ نے فروخت ہوتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے اس کو خریدنا چاہا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نہ خریدو' اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو (یعنی صدقہ دے کر اس کو واپس نہ لو)۔

صدقہ کر کے واپس لینا:

مذکورہ حدیث میں صدقہ دے کر یا ہبہ کر کے واپس لینے کی مذمت کی طرف اشارہ ہے اور ہبہ یا صدقہ کر کے واپس لینے والے کو اس کتے کے مانند قرار دیا گیا ہے جو قے کرنے کے بعد اسے کھالے اس طرح زکوٰۃ میں کوئی چیز دے کر اسے خرید ابھی نہیں جا سکتا۔

بَابُ صَدَقَةِ الرَّقِيقِ

باب: باندی اور غلام کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ زَكُوةٌ إِلَّا زَكُوةُ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيقِ۔

۱۵۸۰: محمد بن مثنیٰ' محمد بن یحییٰ بن فیاض' عبدالوہاب' عبید اللہ' ایک شخص' مکحول' عراک بن مالک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑے اور باندی اور غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن صدقۃ الفطر' باندی اور غلام کی جانب سے دینا چاہیے۔

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

۱۵۸۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' سلیمان بن یسار' عراک بن مالک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اپنی باندی' غلام' گھوڑے کی زکوٰۃ (لازم وضروری) نہیں ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الزَّرْعِ

باب: کھیتی کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي أَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۱۵۸۲: ہارون بن سعید بن ہیثم الایلی' عبداللہ بن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کھیتی کو آسمان سے بارش پہنچ جائے یا نہر' چشمہ سے یا خود بخود زمین کے اندر کی تری سے اگ جائے اس میں دسواں حصہ ہے اور جس کھیتی کو پانی رہٹ وغیرہ سے کھینچ کر پانی دیا جائے تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہو گا۔

تشریح : اس مسئلہ میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ اور صاحبین (امام ابو یوسف امام محمد) اس بات کے قائل ہیں کہ زرعی پیداوار کا نصاب پانچ وسق یعنی تین سو صاع ہے جس کے تقریباً پچیس من بنتے ہیں اس سے کم میں ان حضرات کے نزدیک عشر واجب نہیں

لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک زرعی پیداوار جتنی بھی ہواس پر عشر واجب ہے امام صاحب کی دلیل احادیث باب ہیں۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۱۵۸۳: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمر، ابی زبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کھیتی کو نہر سے پانی پہنچے یا چشمہ سے پانی پہنچے اس میں دسواں حصہ لازم ہوگا اور جس کھیتی میں کنوؤں سے پانی کھینچ کر لایا جائے ان میں بیسواں حصہ واجب ہوگا۔

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ قَالَا قَالَ وَكِيعٌ الْبَعْلُ الْكَبُوسُ الَّذِي يَنْبُتُ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَقَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ سَأَلْتُ أَبَا إِيَاسٍ الْأَسَدِيَّ عَنِ الْبَعْلِ فَقَالَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ۔

۱۵۸۴: ہیثم بن خالد، ابن الاسود، حضرت وکیع کہتے ہیں "بعل" سے مراد وہ کھیتی ہے جو کہ آسمان کے پانی سے پیدا ہو۔ ابن اسود کہتے ہیں کہ یحییٰ یعنی ابن آدم نے بیان کیا کہ میں نے ابوایاس سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا اس سے مراد وہ کھیتی ہے کہ جو آسمان کے پانی سے سیراب ہو۔

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد شَبَرْتُ قِثَّائَةً بِمِصْرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شِبْرًا وَرَأَيْتُ أُتْرُجَّةً عَلَى بَعِيرٍ بِقِطْعَتَيْنِ قُطِعَتْ وَصُيِّرَتْ عَلَى مِثْلِ عِدْلَيْنِ۔

۱۵۸۵: ربیع بن سلیمان، ابن وہب، سلیمان بن بلال، شریک بن ابی نمر، عطاء بن یسار، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف روانہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ غلّہ میں سے غلّہ وصول کرنا اور بکریوں میں سے بکری اور اُونٹوں میں سے اُونٹ اور گائے، بیلوں میں سے گائے، بیل وصول کرنا۔ ابوداؤد نے فرمایا میں نے مصر میں تیرہ بالشت کی ایک ککڑی اور ایک ترنج (یعنی سنگترہ) دیکھا کہ اس کے دو ٹکڑے کر کے اسے اُونٹ پر لادا گیا تھا۔

بَابُ زَكٰوةِ الْعَسَلِ

باب: شہد کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ أَحَدُ بَنِي مُتْعَانَ

۱۵۸۶: احمد بن ابی شعیب الحرانی، موسیٰ بن اعین، عمرو بن حارث، حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے والد سے سنا) انہوں نے ان کے دادا سے سنا کہ قبیلہ بنی متعان میں ہلال نامی ایک شخص شہد کا دسواں حصہ (بطور زکوٰۃ) لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور وہ

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَكَانَ سَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ لَهُ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلَبَةُ فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَادِي فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عُشُورِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ وَإِلَّا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ يَشَاءُ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلبہ نامی جنگل کا ٹھیکہ لینا چاہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کا ٹھیکہ دے دیا۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو سفیان بن وہب نے اس سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم کو ہلال (بمد زکوٰۃ) وہی ادا کرتے رہیں کہ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو ان کا ٹھیکہ باقی رکھو۔ ورنہ وہ (شہد کی) مکھیاں جنگل کی دوسری مکھیوں کی طرح ہیں اور ہر ایک ان مکھیوں کا شہد استعمال کرسکتا ہے۔

ٹھیکہ کا مفہوم:

ٹھیکہ سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص چوپایوں کو اس جنگل میں نہ چرائے اور جنگل کی کھیتی وغیرہ نہ لے تاکہ شہد کی مکھیاں جنگل کے پھول پھلواری کھا کر شہد پیدا کریں۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد اور امام اسحاق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر واجب نہیں۔

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ شَبَابَةَ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ زَادَ فَأَدَّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمَى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ۔

۱۵۸۷: احمد بن عبدة، مغیرة، عبد الرحمن بن حارث المخزومی، الحارث، حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ان کے دادا سے سنا کہ وہ قبیلہ شبابہ تھا جو کہ قبیلہ فہم کا ایک حصہ ہے اور پھر یہی واقعہ بیان کیا وہ شہد کی ہر ایک دس مشکوں میں سے ایک مشک شہد (زکوٰۃ میں) ادا کرتے تھے اور سفیان بن عبداللہ ثقفی نے انہیں دو جنگلوں کا ٹھیکہ دے دیا تھا۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ ان کو اتنی شہد ادا کرتے تھے جتنی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے اور سفیان نے انہیں اس جنگل کا ٹھیکہ دے دیا۔

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بَطْنًا مِنْ فَهْمٍ بِمَعْنَى الْمُغِيرَةِ قَالَ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ وَادِيَيْنِ لَهُمْ۔

۱۵۸۸: ربیع بن سلیمان المؤذن، ابن وہب، اُسامہ بن زید، حضرت عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا سے روایت ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ اور وَادِيَيْنِ لَهُمْ ہیں۔

بَاب فِي خَرْصِ الْعِنَبِ

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ النَّاقِطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكٰوتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

باب: درختوں پر انگور کا اندازہ کرنے کا احکام

۱۵۸۹: عبدالعزیز بن سری الناقط' بشر بن منصور' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' زہری' سعید بن المسیّب' حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے اندازہ کرنے کا حکم فرمایا کہ جس طرح کہ کھجور کا اندازہ کیا جاتا ہے جب انگور خشک ہو کر درخت سے اُتر جائیں تب ان کی زکوٰۃ وصول کی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خشک ہونے پر وصول کی جاتی ہے۔

۱۵۹۰: محمد بن اسحٰق' عبداللہ بن نافع' محمد بن صالح' ابن شہاب سے اسی طرح روایت ہے۔

بَاب فِي الْخَرْصِ

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَجُذُّوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا أَوْ تَجُذُّوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَارِصُ يَدَعُ الثُّلُثَ لِلْحِرْفَةِ۔

باب: پھلوں کا درختوں پر اندازہ کرنا

۱۵۹۱: حفص بن عمر' شعبہ' خبیب بن حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سہل بن ابی حثمہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب تم لوگ (پھلوں کو) اندازہ کیا کرو تو دو تہائی پھل لیا کرو اور ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اگر ایک تہائی نہ ہو تو چوتھائی پھل چھوڑ دیا کرو۔

بَاب مَتَى يُخْرَصُ التَّمْرُ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

باب: کھجور کا کب اندازہ لگایا جائے؟

۱۵۹۲: یحییٰ بن معین' حجاج' ابن جریج' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خیبر کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہود کی جانب بھیجا کرتے تھے وہ کھجور کا (درختوں پر) اندازہ لگاتے۔ جب اچھی طرح (کھجوریں) نکل آتیں لگائے جانے سے پہلے۔

ایک معاہدہ:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قلعہ خیبر فتح کرلیا تو خیبر کے یہود سے اس طرح معاملہ طے ہوا کہ تم لوگ اپنی پیداوار اپنے قبضہ وتصرف میں رکھو لیکن پیداوار کا آدھا حصہ اہلِ اسلام کو دے دیا کرو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کھجور کو درختوں پر اندازہ کرآتے اس کے بعد پیداوار ہونے کے بعد اور کھجور توڑ لئے جانے کے بعد یہود سے پیداوار وصول کر لیتے۔

بَاب مَا لَا يَجُوزُ مِنْ الثَّمَرَةِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ میں کون سے پھل دینا درست نہیں

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَسْنَدَهُ أَيْضًا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ۔

۱۵۹۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' سعید بن سلیمان' عباد' سفیان بن حسین' زہری' ابی امامہ بن سہل' حضرت سہل سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرور اور لون الحبیق (یہ دونوں کھجور کی قسمیں ہیں) کو زکوٰۃ میں وصول کرنے سے منع فرمایا۔ زہری نے کہا کہ یہ دونوں مدینہ منورہ کی (خراب قسم کی) کھجور ہیں۔ اس لئے ان کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابوالولید نے سلیمان بن کثیر زہری کے واسطہ سے نقل کیا۔

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قَنَا حَشَفًا فَطَعَنَ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۵۹۴: نصر بن عاصم الانطاکی' یحییٰ القطان' عبدالحمید بن جعفر' صالح بن ابی غریب' کثیر بن مرہ' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی۔ کسی نے (ایک خراب قسم کی کھجور یعنی) حشف کا ایک خوشہ لٹکا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لکڑی ماری اور فرمایا کہ جس شخص نے راہِ الٰہی میں جو یہ شے دی ہے وہ اگر چاہتا تو اس سے اعلیٰ قسم کی دے سکتا تھا اس کا صدقہ کرنے والا شخص آخرت میں حشف (خراب قسم کی کھجور) کھائے گا۔

بَاب زَكَوةِ الْفِطْرِ

باب: احکام صدقۃ الفطر

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا

۱۵۹۵: محمد بن خالد دمشقی' عبداللہ بن عبدالرحمٰن السمرقندی' مروان' عبداللہ' ابویزید خولانی سے روایت نقل کی اور بیان کیا کہ وہ سچے ہیں اور

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ وَكَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِي عَنْهُ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَحْمُودٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔

ان سے ابن وہب بھی روایت کرتے تھے۔ سیار بن عبدالرحمٰن صدفی، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کو بے ہودہ اور لایعنی گفتگو سے پاک کرنے اور مساکین کی پرورش کے لئے صدقۃ الفطر مقرر فرمایا ہے۔ پس جو شخص قبل نمازِ عید، صدقۃ الفطر ادا کرے تو وہ قبول کیا جائے گا اور جو شخص اس کو نماز (عیدالفطر) کے بعد ادا کرے تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا دیگر صدقات کی مانند۔

بَابُ مَتَى تُؤَدَّى

باب: صدقۃ الفطر کس وقت ادا کیا جائے؟

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ۔

۱۵۹۶: عبداللہ بن محمد، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم فرمایا اس سے قبل کہ لوگ نماز ادا کرنے کے لئے آئیں۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقۃ الفطر عید سے ایک دو دن پہلے ادا فرما دیتے تھے۔

بَابُ كَمْ يُؤَدَّى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۃ الفطر ادا کرنے کی مقدار

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ أَيْضًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيهِ فِيمَا قَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ زَكٰوةُ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۵۹۷: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ہر آزاد، غلام، مسلمان مرد و عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا۔

صدقۃ الفطر:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک صدقۃ الفطر واجب ہے لیکن حضرت امام شافعی فرض قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صدقۃ الفطر یکم شوال کی طلوعِ فجر سے شروع ہوتا ہے اگرچہ پہلے بھی ادا کرنا درست ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صدقۃ الفطر ہر مسلمان غنی صاحب نصاب پر واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک ہر مسلمان پر ضروری ہے اور اپنے اور اہل و عیال کی طرف سے

خواہ وہ صاحب نصاب ہو یا نہ ہو۔ بہرحال آج کل کے وزن کے اعتبار سے صدقۃ الفطر کی مقدار ایک کلو چھ سو پینتیس گرام گیہوں یا آٹا یا اس کی قیمت ہے اور ادائیگی کے وقت گیہوں یا آٹے کی جو قیمت ہوگی وہی معتبر ہوگی۔ کھجور کشمش انگور وغیرہ سے بھی ادا کرنا درست ہے شروحاتِ حدیث میں مذکورہ اشیاء کی مقدار اور اس سلسلہ میں ائمہ رحمہم اللہ کا اختلاف مفصلاً مذکور ہے دیکھئے:

(بذل المجہود ج ۳ باب صدقۃ الفطر)

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا فَذَكَرَ بِمَعْنَى مَالِكٍ زَادَ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ سَعِيدٌ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۵۹۸: یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن نافع، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ایک صاع متعین فرمایا اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا (بالغ و نابالغ کی طرف سے) نمازِ عید کے لئے جانے سے قبل ادا کر دیا جائے۔ ابوداؤد نے فرمایا اس کو عبداللہ العمری نے نافع سے روایت کیا اس میں عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ کا جملہ ہے اور نافع سے ہی سعید جمحی نے روایت کیا اور اس میں مِنَ الْمُسْلِمِينَ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ زَادَ مُوسَى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَعَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي الْعُمَرِيَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ نَافِعٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى۔

۱۵۹۹: مسدد، یحییٰ بن سعید، بشر بن مفضل، حضرت عبیداللہ (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، ابان، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور صدقۃ الفطر میں مقرر فرمایا چھوٹے بڑے (بالغ و نابالغ) غلام، آزاد، مرد و عورت پر۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایوب عبداللہ عمری نے بواسطہ نافع مذکر و مؤنث کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ

۱۶۰۰: ہیثم بن خالد، حسین بن علی الجعفی، زائدہ، عبدالعزیز بن رواد، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں لوگ ایک صاع جَو یا کھجور یا چھلکا اُترا ہوا جو یا انگور صدقۃ الفطر میں نکالتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور گیہوں کافی (مقدار میں) آنے

صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ۔

لگے تو انہوں نے ان اشیاء کے ایک صاع کے بدلے میں گیہوں کا آدھا صاع مقرر فرمایا۔

١٦٠١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ التَّمْرَ عَامًا فَأَعْطَى الشَّعِيرَ۔

١٦٠١: مسدد' سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' نافع' عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بعد لوگ گیہوں کا آدھا صاع ادا کرنے لگے۔ راوی نے کہا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور دیتے تھے ایک برس مدینہ منورہ میں کھجور کا قحط ہوا تو انہوں نے جو ادا کیا۔

١٦٠٢: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

١٦٠٢: عبداللہ بن مسلمہ' داؤد بن قیس' عیاض بن عبداللہ' حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تو ہم لوگ چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی جانب سے صدقۃ الفطر اناج' یا پنیر' یا جو یا کھجور یا انگور کا ایک صاع ادا کرتے تھے اس کے بعد ہم لوگ اسی طرح ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں سے گفتگو فرمائی اس میں یہ بھی مذکور تھا کہ میری رائے میں گیہوں کے دو مد جو کہ ملک شام سے آتے ہیں وہ کھجور کے ایک صاع کے مساوی ہیں۔ اس کے بعد لوگوں نے یہی طریقہ اپنا لیا لیکن میں تو تمام زندگی ایک صاع ہی ادا کرتا رہا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن علیہ اور عبدۃ' ابن اسحٰق' عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام' عیاض' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح نقل کیا اور ایک شخص نے ابن علیہ سے یہ لفظ اَوْ صَاعًا حِنْطَةٍ نقل کیا لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔

١٦٠٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ ذَكَرَ

١٦٠٣: مسدد نے اسمٰعیل سے روایت بیان کی اس میں حِنْطَةٍ کا تذکرہ نہیں ہے امام ابوداؤد نے فرمایا معاویہ بن ہشام نے اس حدیث میں

مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ۔

ثوری‘ زید بن اسلم‘ عیاض‘ ابوسعید سے گیہوں کے نصف صاع کے الفاظ روایت کئے ہیں لیکن یہ اضافہ معاویہ بن ہشام یا دوسرے راویوں کا ہے۔

۱۶۰۴ : حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَهْمٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

۱۶۰۴: حامد بن یحییٰ‘ سفیان (دوسری سند) مسدد‘ یحییٰ‘ ابن عجلان‘ عیاض‘ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ (صدقۃ الفطر میں) ایک صاع ہی ادا کروں گا کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ہم کھجور کا ایک صاع یا جَو یا پنیر یا انگور کا ایک صاع نکالتے تھے۔ یہ روایت یحییٰ کی ہے۔ سفیان کی روایت میں یہ اضافہ ہے ''یا ایک صاع آٹے کا''۔ لیکن حامد نے کہا کہ اس اضافہ پر لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ تب سے ابوسفیان نے اس کو ترک کر دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ اضافہ ابن عیینہ کی طرف سے ہے۔

بَاب مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

باب: جس نے کہا کہ گندم کا آدھا صاع صدقۃ الفطر ادا کرے

۱۶۰۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا

۱۶۰۵: مسدد‘ سلیمان بن داؤد‘ حماد بن زید‘ نعمان بن راشد‘ زہری‘ مسدد‘ ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر‘ اپنے والد سے اور سلیمان بن داؤد نے بیان کیا عبداللہ بن ثعلبہ اور ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر نے حضرت عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر دو شخص پر گیہوں کا ایک صاع واجب ہے فی کس نصف صاع چھوٹے‘ بڑے آزاد‘ غلام‘ مرد‘ عورت پر۔ جو تو مالدار ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو (گناہوں سے) پاک کر دے گا اور جو فقیر مسکین ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس سے زیادہ عنایت فرمائے گا کہ جس قدر اس نے دیا ہے۔ سلیمان نے اپنی روایت میں فقیر اور مالدار کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

أَعْطَى زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٌّ أَوْ فَقِيرٍ۔

۱۶۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّرَابِجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ بَكْرُ بْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ صَاعِ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ زَادَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ أَوْ صَاعِ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

۱۶۰۶: علی بن حسین بن دراہجردی' عبداللہ بن یزید' ہمام' بکر بن وائل' زہری' ثعلبہ بن عبداللہ یا عبداللہ بن ثعلبہ' (دوسری سند) محمد بن یحییٰ نیشاپوری' موسیٰ بن اسماعیل' ہمام' بکر الکوفی' محمد بن یحییٰ' بکر بن وائل بن داؤد' زہری' عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ علی بن حسین کی روایت میں ہے یا ایک صاع گیہوں کا دو اشخاص کی طرف سے اس کے بعد دونوں کی روایات ایک جیسی ہیں' چھوٹے' بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے۔

۱۶۰۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ الْعَدَوِيُّ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُذْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْرِءِ۔

۱۶۰۷: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن شہاب' عبداللہ بن ثعلبہ' ابن صالح اور ابن صالح نے کہا کہ عدوی کہتے ہیں' اس کے ہمراہ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُذْرِي روایت اس طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید سے دو روز قبل یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

باب

باب:

۱۶۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فَرَضَ

۱۶۰۸: محمد بن مثنیٰ' سہل بن یوسف' حمید' حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے منبر پر رمضان المبارک کے آخر میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو یہ بات لوگ نہ سمجھے۔ انہوں نے کہا کہ اہل مدینہ میں سے کون کون لوگ یہاں پر موجود ہیں۔ وہ اٹھیں اور اپنے بھائیوں کو سمجھائیں وہ نہیں جانتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ (الفطر) کا ایک صاع کھجور یا ایک جو کا ایک صاع یا گیہوں کا آدھا صاع مقرر فرمایا ہر ایک آزاد' غلام'

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ رَأَى رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ قَدْ أَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوهُ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ حُمَيْدٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى مَنْ صَامَ۔

مرد‘ عورت اور بڑے چھوٹے پر۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو انہوں نے (چیزوں کے نرخ) سستے دیکھ کر (صدقۃ الفطر) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو وسعت دی ہے اس لئے تمام اشیاء میں سے ایک صاع ہی نکالا کرو۔ حمید نے کہا کہ حسن صدقۃ الفطر اس شخص کو دینا ضروری سمجھتے تھے کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوں۔

بَابٌ فِي تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ

باب: زکوٰۃ بعجلت ادا کرنے کا حکم

۱۶۰۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الْأَبِ أَوْ صِنْوُ أَبِيهِ۔

۱۶۰۹: حسن بن صباح‘ شبابہ‘ ورقاء‘ ابی الزناد‘ اعرج‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ لینے پر مقرر کیا (تمام لوگوں نے ان کو زکوٰۃ ادا کی) لیکن ابن جمیل‘ خالد بن الولید‘ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ادا نہیں کی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوٰۃ اس وجہ سے نہیں دیتا کہ وہ فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار بنا دیا اور تم لوگ حضرت خالد بن ولید پر ظلم کرتے ہو انہوں نے اپنی زرہیں اور سامان جہاد اللہ کے راستہ میں دے دیا ہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ تو میرے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) چچا ہیں ان کی زکوٰۃ میں ادا کروں گا بلکہ میں زکوٰۃ اسی مقدار میں اور ادا کروں گا تم لوگ واقف نہیں ہو کہ چچا باپ کے مانند ہوتا ہے۔

۱۶۱۰ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ مَرَّةً فَأَذِنَ لَهُ فِي ذَلِكَ ۔ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ

۱۶۱۰: سعید بن منصور‘ اسماعیل بن زکریا‘ حجاج بن دینار‘ الحکم‘ حجیہ‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وجوب سے قبل زکوٰۃ کو جلدی ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو ہشیم‘ منصور بن زاذن‘ الحکم‘ الحسن بن مسلم نے حضرت رسول

هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ هُشَيْمٍ أَصَحُّ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور ہشیم کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الزَّكٰوةِ هَلْ تُحْمَلُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

باب: زکوٰۃ کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف روانہ کرنا

۱۶۱۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زِيَادًا أَوْ بَعْضَ الْأُمَرَاءِ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِعِمْرَانَ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَلِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي أَخَذْنَاهَا مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعْنَاهَا حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۶۱۱: نصر بن علی' ابراہیم بن عطاء' حضرت عمران بن حصین کے آزاد کردہ غلام نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ زیاد یا کسی دوسرے امیر نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر فرمایا جب حضرت عمران واپس تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا کہ مال کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ کیا تم نے مجھ کو مال لانے کے لئے روانہ کیا تھا؟ ہم نے زکوٰۃ کو اس طرح وصول کیا کہ جس طرح ہم لوگ عہدِ نبوی میں وصول کیا کرتے تھے۔ اور اس کو اس جگہ پر خرچ کیا کہ جہاں حضرت رسول کریم ﷺ خرچ کرتے تھے (یعنی مستحقین کو زکوٰۃ ادا کردی)۔

ایک مسئلہ:

حدیث بالا سے واضح ہے کہ جس جگہ سے زکوٰۃ وصول کی جائے اس جگہ کے غرباء و مساکین و مستحقین پر اس کو صرف کرنا اولیٰ ہے لیکن اگر دوسری جگہ زیادہ ضرورت مند اور مستحقین ہوں تو دوسرے شہر میں بھی زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ وغیرہ بھیجنا درست ہے فتاویٰ شامی باب المصرف ج ۲ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیوبند میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَابٌ مَنْ يُعْطِي مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدُّ الْغِنَى

باب: زکوٰۃ کس شخص کو ادا کرنا چاہیے اور مالداری کی حد

۱۶۱۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ أَوْ

۱۶۱۲: الحسن بن علی' یحییٰ بن آدم' سفیان' حکیم بن جبیر' محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید' عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مالدار ہونے کے باوجود (لوگوں سے) مانگے گا تو قیامت کے دن اس شخص کے چہرہ پر خموش' خدوش' کدوح ہوگا (یعنی اس کا چہرہ زخمی اور کھال اُترا ہوا اور

خُمُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيَى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْيَانَ حِفْظِي أَنَّ شُعْبَةَ لَا يَرْوِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ۔

گڑھے پڑا ہوا ہوگا) عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کس قدر مال سے غنی ہو جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس درہم سے یا اس کے مقدار سونے (کی ملکیت) سے یحییٰ نے کہا کہ سفیان سے حضرت عبداللہ بن عثمان نے کہا کہ مجھ کو یہ یاد ہے کہ شعبہ، حکیم بن جبیر سے روایت نہیں کرتے تو سفیان نے کہا کہ ہم سے یہ روایت بیان کی ہے زبید نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے۔

مانگنے کی وعید:

خموش، خدوش، کدوح جملہ الفاظ کے معنی تقریباً برابر ہیں مراد ہے زخم ہونا، کھال چھلنا، بعض نے کہا کہ خموش کے معنی ہیں ناخون سے کھال چھلنا اور خدوش کے معنی ہیں لکڑی سے کھال چھلنا، بہر حال حدیث مذکور میں مانگنے کی وعید ہے۔

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۶۱۳: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص نے کہا کہ میں اور میرے اہل خانہ بقیع غرقد (جگہ کا نام) میں ٹھہرے۔ میری اہلیہ نے کہا تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے کچھ کھانے کے لئے لے کر آؤ اور میرے گھر والوں نے اپنی تنگدستی کا تذکرہ کیا۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو کہ آپ سے کچھ مانگ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے بالآخر وہ شخص ناراض ہو کر چل دیا اور یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ میری زندگی کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے خفا ہو رہا ہے اس وجہ سے کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کو دے دوں۔ جو شخص اس حال میں کچھ مانگے کہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اس کی مالیت کے بقدر موجود ہو تو (درحقیقت) اس شخص نے دوسرے کو پریشان کرنے کے لئے سوال کیا۔ میں نے یہ بات سن کر اپنے دل میں کہا کہ میرے پاس تو ایک اُونٹنی ہے جو کہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو میں واپس آ گیا اور کسی قسم کا سوال نہیں کیا۔ اس کے بعد جو اور خشک انگور خدمت نبوی میں پیش ہوئے۔ آپ نے

وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ أَوْ كَمَا قَالَ حَتّٰى أَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ كَمَا قَالَ مَالِكٌ۔

ہمارا بھی حصہ لگایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو غنی بنا دیا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ثوری نے اسی طریقہ پر روایت بیان کی کہ جس طرح مالک نے روایت بیان کی۔

غنی کی تعریف:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس شخص کے پاس ایک دن کا کھانا ہو اس کو مانگنا جائز نہیں دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم نے غنی کی مختلف تعریف بیان فرمائی ہے۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ هِشَامٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا زَادَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتِ الْأُوقِيَّةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا۔

۱۶۱۴: قتیبہ بن سعید' ہشام بن عمار' عبدالرحمٰن بن ابی الرجال' عمارہ بن غزیہ' عبدالرحمٰن بن سعید الخدری' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سوال کرے (مانگے) جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ کی (مالیت کے) برابر مال ہو تو اس نے الحاف کیا (یعنی اس نے لپٹ کر بغیر سخت مجبوری کے مانگا جو کہ شرعاً منع ہے) میں نے کہا میرے پاس ایک اُونٹنی ہے جس کا نام یاقوتہ ہے' وہ چالیس درہم سے اچھی ہے۔ میں واپس آ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں مانگا۔ ہشام کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اوقیہ' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چالیس درہم کا تھا۔

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا فَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ فَلَفَّهُ فِي عِمَامَتِهِ وَانْطَلَقَ وَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتُرَانِي حَامِلًا إِلَى قَوْمِي كِتَابًا لَا

۱۶۱۵: عبداللہ بن محمد نفیلی' مسکین' محمد بن المہاجر' ربیعہ بن یزید' ابی کبشہ السلولی' حضرت سہل بن حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ انہوں نے جو سوال کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دے دینے کا حکم فرما دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے لئے ایک تحریر لکھ دینے کا حکم فرمایا تو اقرع نے اس تحریر کو لے کر اپنے عمامہ میں لپیٹ لیا اور چلے گئے لیکن عیینہ تو وہ تحریر لے کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس ایک تحریر لے کر جاؤں جس کے

أَدْرِي مَا فِيهِ كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَوْلِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَى هَذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ۔

مفہوم کا مجھے علم نہیں ہے متلمس کی تحریر کی مانند۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غنی ہونے کے باوجود مانگے گا تو وہ شخص دوزخ کی آگ میں اضافہ کرتا ہے۔ ایک موقعہ پر نفیلی نے بیان کیا دوزخ کے انگاروں کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! غنا کس شے سے ہوتی ہے؟ اور ایک موقعہ پر کہا کہ وہ کونسی غنا ہے جس کی وجہ سے سوال کرنا حرام ہو جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس صبح و شام کا کھانا ہو۔ ایک روایت میں نفیلی نے کہا کہ جس کے پاس ایک دن رات کا پیٹ بھر کر کھانا ہو امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم میں سے یہ حدیث مختصر الفاظ میں نفیلی نے بیان کی جو کہ ہم نے بیان کی۔

عرب کی ایک مثال:

متلمس عرب کے ایک شاعر کا نام ہے اس نے ایک مرتبہ عمرو بن ہند نامی بادشاہ پر اپنے اشعار میں تنقید کی۔ بادشاہ کو جب اس واقعہ کی خبر ملی تو اس نے اپنے نمائندہ کے نام ایک لفافہ میں مذکورہ شاعر کو قتل کرنے کی ہدایت لکھ کر بھیجی لیکن لفافہ لے جانے والے نے متلمس سے کہا کہ تم ہمارے نمائندہ کے پاس جاؤ وہ تم کو انعام واکرام سے نوازیں گے۔ لیکن اس شاعر کو بادشاہ کے انداز سے شک ہو گیا اس نے وہ لفافہ کھول کر پڑھا تو دیکھا کہ اس لفافہ میں اس کو قتل کر ڈالنے کی ہدایت لکھی گئی ہے اس لئے اس نے وہ خط چاک کر دیا اور اس طرح اپنی جان بچالی اسی وقت سے مذکورہ مثال زبان زد ہو گئی۔

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ

۱۶۲۶: عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ بن عمر بن غانم' عبدالرحمٰن بن زیاد' زیاد بن نعیم الحضرمی' حضرت زیاد بن الحارث الصدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ایک طویل واقعہ بیان کیا پھر کہا کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ صدقہ عنا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ صدقہ کے سلسلہ میں کسی پیغمبر وغیرہ کے حکم پر راضی نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا حکم فرمایا اور صدقات کو آٹھ قسم کے افراد پر تقسیم فرمایا ہے۔ اگر تم ان میں سے ہو تو میں تم کو دوں گا کہ جو تمہارا حق

مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ۔

(شرعی) ہے۔

صدقات کے آٹھ مصرف:

صدقاتِ واجبہ زکوٰۃ' فطر' نذر وغیرہ کے مصرف آٹھ قسم کے افراد ہیں (۱) فقیر' (۲) مسکین' (۳) عامل' (۴) مؤلفۃ القلوب' (۵) مقروض' (۶) غازی' (۷) مسافر' (۸) غلامی سے نجات پانے والے لوگ' مذکورہ حدیث میں مؤلفۃ القلوب کو بھی صدقاتِ واجبہ دینے کی اجازت معلوم ہوتی ہے دراصل یہ وہ کفار تھے جن کو ابتداءِ اسلام میں دائرۂ اسلام میں داخل کرنے کی نیت سے صدقات دیئے جاتے تھے بعد میں یہ ضرورت باقی نہ رہی لہٰذا اب مؤلفۃ القلوب کو زکوٰۃ وغیرہ دینا جائز نہ ہوگا۔

۱۶۱۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطِنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ۔

۱۶۱۷: عثمان بن ابی شیبہ' زہیر بن حرب' جریر' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسکین وہ نہیں ہے کہ جو در بدر پھرتا رہتا ہے کسی جگہ سے دو کھجور اور کسی جگہ سے ایک لقمہ' کسی جگہ سے دو لقمے حاصل کرتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہے کہ جو لوگوں سے نہیں مانگتا پھرتا اور نہ ہی اس کو لوگ جانتے ہیں کہ کچھ اس کو دیں۔

۱۶۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِي بِهِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَذَاكَ الْمَحْرُومُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمُتَعَفِّفُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَجَعَلَا الْمَحْرُومَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۶۱۸: مسدد' عبیداللہ بن عمر' ابوکامل' عبدالواحد بن زیاد' معمر' زہری' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جیسا کہ اُوپر بیان ہوا اس طرح بیان فرمایا (اس میں یہ بھی ہے) لیکن مسکین مُتعَفِّفْ یعنی سوال سے بچ جانے والا وہ شخص (مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے) کہ (یہ وہ شخص ہے) کہ جس کے پاس اس قدر مال نہیں ہے جو کہ اس کی محتاجی کو رفع کر سکے لیکن وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتا نہ اس کی مجبوری کی کیفیت کا کسی کو علم ہے تا کہ اس کے پاس صدقہ آئے۔ اس کو محروم کہا جاتا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن ثور' عبدالرزاق' معمر سے نقل کیا کہ المحروم' زہری کا قول ہے۔

۱۶۱۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

۱۶۱۹: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام بن عروہ' عبیداللہ بن عدی بن الخیار' سے روایت ہے کہ ہمیں دو شخصوں نے اطلاع دی کہ ہم لوگ حجۃ الوداع کے

بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يُقَسِّمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

موقع پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت آپ صدقات تقسیم فرمار ہے تھے۔ انہوں نے آپ سے سوال کیا لیکن آپ نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور پھر آنکھ نیچے کر لی۔ آپ نے دیکھا کہ یہ دونوں شخص اچھے خاصے نوجوان ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو میں تم کو صدقہ دے دوں لیکن صدقہ میں اس شخص کا حق نہیں ہے جو کہ مالدار ہو (صاحب نصاب ہو) یا طاقتور و تندرست ہو اور کما سکتا ہو)۔

۱۶۲۰ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْأَنْبَارِيُّ الْخُتُّلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَالْأَحَادِيثُ الْأُخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَبَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وقَالَ عَطَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِقَوِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

۱۶۲۰: عباد بن موسیٰ الانباری' ابراہیم بن سعد' ریحان بن یزید' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مالدار (صاحب نصاب) کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور نہ ہی قوی اور مضبوط کے لئے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سفیان نے سعد بن ابراہیم سے ابراہیم کی طرح بیان کیا اور شعبہ نے سعد سے لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ کے الفاظ نقل کئے اور بعض روایات میں لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ اور بعض میں لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ ہے۔ عطاء بن زہیر نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: صدقہ طاقتور اور مضبوط کے لئے حلال نہیں۔

طاقتور اور غنی سے مُراد:

مراد ایسا شخص ہے کہ جو کمانے کے لائق ہو یعنی اُس کے قوائے جسمانی اور ذہنی ٹھیک ہوں اور مالدار سے مراد ایسا شخص ہے جو صاحب نصاب ہے۔

بَاب مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِيٌّ

باب: جس مالدار کو صدقہ لینا جائز ہے' اس کے احکام

۱۶۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

۱۶۲۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ مالدار کے لئے درست نہیں ہے مگر پانچ اشخاص کے لئے (اگرچہ وہ مالدار

تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ۔

ہوں): (۱) راہِ الٰہی میں جہاد کرنے والا (۲) زکوٰۃ وصول کرنے والا (۳) مقروض (۴) وہ مالدار جو کہ زکوٰۃ کو اپنے مال کے عوض خرید لے (یعنی فقیر سے زکوٰۃ کا مال خرید لے) (۵) وہ شخص کہ جس کا پڑوسی مسکین ہو اور وہ مسکین صدقہ کی کوئی شے جو اس کو ملی ہے تحفہ کے طور پر اپنے مالدار پڑوسی کو بھیجے۔

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۶۲۲: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے کہ امام ابوداؤد نے کہا ابن عیینہ نے زید سے روایت کیا جس طرح کہ مالک نے بیان کیا اور ثوری نے زید سے نقل کیا کہ ایک ثقہ راوی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ فِرَاسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۲۳: محمد بن عوف الطائی' فریابی' سفیان' عمران البارقی' عطیہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے لیکن جو شخص جہاد میں ہو یا محتاج پڑوسی کو کوئی چیز صدقہ میں ملی ہو اور وہ اس میں سے ہدیہ (تحفہ) کے طور پر تمہیں کچھ بھیج دے یا وہ تمہاری دعوت کرے (تو درست ہے) امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو فراس اور ابن ابی لیلیٰ' عطیہ' ابی سعید سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

مالدار مجاہد کو زکوٰۃ:

حضرت امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جو مجاہد مالدار صاحب نصاب ہو اس کو زکوٰۃ وصول کرنا درست نہیں ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے۔

بَاب كَمْ يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنَ الزَّكَوةِ

باب: کتنی مقدار تک ایک ہی شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟

۱۶۲۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ۔

۱۶۲۴: حسن بن محمد بن الصباح' ابونعیم' سعید بن عبید الطائی' حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ان کو ایک انصاری شخص نے اطلاع دی کہ جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے اُونٹوں میں سے ان کو دیت کے سو اُونٹ دیئے یعنی اس انصاری کی دیت میں کہ جو غزوہ خیبر میں شہید کر دیئے گئے تھے۔

بَابُ مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ

باب: کسی شخص کو سوال کرنا درست ہے؟

۱۶۲۵ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

۱۶۲۵: حفص بن عمر النمری' شعبہ' عبدالملک بن عمیر' زید بن عقبہ' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مانگنا اپنے مُنہ کو (قیامت کے دن) زخم لگانا ہے جس کا دِل چاہے اس زخم کو اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جس کا دِل چاہے مانگنا چھوڑ دے اِلّا یہ کہ وہ بادشاہ سے مانگے یا اس وقت مانگے جب بن مانگے چارہ نہ ہو۔

۱۶۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ

۱۶۲۶: مسدد' حماد بن زید' ہارون بن رباب' کنانہ بن نعیم العدوی' قبیصہ بن مخارق الہلالی سے روایت ہے کہ میں ایک قرضہ کا ضامن ہوا۔ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مانگنے کے لئے) حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رُک جاؤ جب تک کہ کسی جگہ سے صدقہ کا مال آئے تو ہم تم کو صدقہ دیں گے۔ اس کے بعد فرمایا اے قبیصہ مانگنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے تین آدمیوں کے' ایک تو وہ شخص کہ جس پر ضمانت کا بار آ جائے (اور وہ ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے مانگنا جائز ہے) جب تک کہ وہ ضمانت سے بری نہ ہو اس کے بعد باز رہنا چاہیے۔ دوسرے وہ شخص کہ جس پر کوئی آفت آ پڑے کہ اس کا مال تباہ ہو جائے اس کو بھی مانگنا درست ہے۔ یہاں تک کہ وہ اتنا سرمایہ حاصل کر لے کہ جو اس کے اخراجات کے لئے کفایت کرے۔ تیسرے وہ شخص کہ جس کو کوئی ایسی ضرورت پیش آ جائے کہ اس کی قوم کے تین

قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

آدمی کہنے لگیں کہ بلاشبہ فلاں شخص کو سخت ضرورت پیش آ گئی ہے۔ اس کو بھی مانگنا درست ہے یہاں تک کہ گزر اوقات کے قابل (آمدنی) ہو جائے پھر وہ مانگنے سے باز رہے۔ ان صورتوں کے علاوہ اے قبیصہ! مانگنا حرام ہے جو شخص (بلاعذر شرعی) مانگ کر کھائے وہ حرام کھانے والا ہے۔

کن افراد کو سوال درست ہے؟

مثلاً مسافر کا اثاثہ سفر میں ضائع ہو گیا' یا دورانِ جہاد غازی کو ضرورت پیش آ گئی یا کوئی شخص مریض ہے اور کوئی اس کا کفیل نہیں' یا طالب علم جو کہ علم دین سیکھ رہا ہو اور اس کے پاس نفقہ کا انتظام نہیں وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل کے لئے معارف القرآن سورۂ توبہ کی آیات: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ﴾ کا مطالعہ فرمائیں۔ نیز ''مسائل و احکامِ زکوٰۃ'' مصنف حضرت مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقدہٗ میں بھی تفصیل ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

۱۶۲۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ وَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ

۱۶۲۷: عبداللہ بن مسلمہ' عیسیٰ بن یونس' الاخضر بن عجلان' ابی بکر الحنفی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد خدمت نبوی میں سوال کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تمہارے گھر میں (خرچہ کے لئے) کچھ نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا کیوں نہیں' ایک کمبل موجود ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں۔ اور ایک پیالہ ہے جس میں پانی پیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دونوں اشیاء لے آؤ وہ انصاری گئے اور وہ اشیاء لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں چیزوں کو ہاتھوں میں لے لیا اور فرمایا ان چیزوں کو کون شخص خریدتا ہے؟ ایک شخص نے کہا کہ ان دونوں اشیاء کو میں ایک درہم کے عوض خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ فرمایا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں اشیاء اس کو دے دیں اور دو درہم وصول فرما کر اس انصاری مرد کو دے کر فرمایا کہ ایک درہم کا تو غلّہ لے کر رکھ لو اور ایک درہم کی کلہاڑی لے کر آؤ۔ وہ انصاری کلہاڑی لے آئے۔ آپ نے اپنے

ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ۔

دست مبارک سے اس میں دستہ ٹھوک دیا۔ اور فرمایا جاؤ (اس سے) لکڑیاں کاٹ کر لے آؤ اور فروخت کرو۔ پندرہ دن تک میں تم کو یہاں نہ دیکھوں۔ وہ شخص چل دیا اور لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور فروخت کرتا رہا۔ پھر وہ شخص آیا اس نے دس درہم (اس عرصہ میں) کما لئے تھے۔ اس نے کچھ کا کپڑا خرید لیا اور کچھ کا غلّہ خرید لیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے یہ (محنت مزدوری) کرنا اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ تمہارے چہرہ پر قیامت کے دن مانگنے کا ایک دھبّہ ہو۔ مانگنا تین افراد کے لئے جائز ہے (۱) وہ شخص کہ جو بہت زیادہ ضرورت مند ہو خاک میں لوٹتا ہو (یعنی سخت مجبور ہو) (۲) وہ شخص کہ جو پریشان کر دینے والا بھاری قرضہ کا بوجھ سر پر رکھتا ہو (یعنی بہت زیادہ مقروض) (۳) وہ شخص کہ جس نے قتل کیا ہو اور اس پر دیت ضروری ہو جائے (اور وہ شخص دیت نہ ادا کر سکتا ہو تو مجبوری کی حالت میں وہ مانگ سکتا ہے)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ

باب: بھیک مانگنے کی بُرائی

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ إِلَيَّ فَحَبِيبٌ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ قُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً

۱۶۲۸: ہشام بن عمار' الولید' سعید بن عبدالعزیز' ربیعہ بن یزید' ابی ادریس خولانی' ابی مسلم الخولانی نے فرمایا مجھ سے میرے عزیز دوست امانت دار نے حدیث رسول بیان کی وہ کون ہیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سات' آٹھ' یا نو افراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے ہو؟ حالانکہ ہم لوگ حال ہی میں بیعت ہو چکے تھے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ بیعت ہو چکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی تین مرتبہ فرمایا۔ ہم لوگوں نے ہاتھ بڑھا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے بیعت کر چکے اب کس بات پر ہم لوگ بیعت کریں آپ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس بات پر کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے اور نماز پنجگانہ ادا کرو گے اور سچی بات سنو گے اور اس کو تسلیم کر لو گے اور آپ نے ایک بات آہستہ سے فرمائی۔ فرمایا کہ لوگوں سے سوال نہیں کرو گے

خَفِيَّةً قَالَ وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ كَانَ بَعْضُ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يُنَاوِلَهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ هِشَامٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا سَعِيدٌ۔

(یعنی بھیک نہیں مانگو گے) اس کے بعد ان لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ اگر کسی شخص کا کوڑا زمین پر گر جاتا تو وہ کسی سے اتنا (بھی) سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اُٹھا دو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید کی روایت کو ہشام کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا۔

۱۶۲۹ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ وَكَانَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔

۱۶۲۹: عبید اللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' عاصم' حضرت ابوالعالیہ' ثوبان سے (جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے) روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا (بھیک نہیں مانگے گا) تو میں بھی اس کو جنت کے لئے ضمانت دوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اس کے بعد وہ کسی سے کوئی شے کبھی نہیں مانگتے تھے۔

بَاب فِي الِاسْتِعْفَافِ

باب: مانگنے سے بچ جانے کے احکام

۱۶۳۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أَعْطَى اللّٰهُ أَحَدًا مِنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنْ الصَّبْرِ۔

۱۶۳۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے ان کو دے دیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا پھر آپ نے دے دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: میرے پاس جو مال ہو گا میں اس کو لوگوں سے بچا کر نہیں رکھوں گا (یعنی خرچ کر دوں گا) لیکن جو شخص سوال سے بچ جانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو شخص مالدار بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنا دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ نے صبر سے بہتر کسی کو نعمت نہیں عطا فرمائی جس میں زیادہ وسعت ہو۔

۱۶۳۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ

۱۶۳۱: مسدد' عبد اللہ بن داؤد (دوسری سند) عبد الملک بن حبیب ابومروان' ابن مبارک' بشیر بن سلیمان' سیار' ابی حمزہ' طارق' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ ہو اور وہ لوگوں پر ظاہر کرتا پھرے اس کی فاقہ کشی ہرگز نہیں جائے گی (یعنی اس کا فاقہ ختم نہیں کیا جائے گا) اور جو شخص

أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى عَاجِلٍ۔

اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے قریب ہے اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ کرے گا یا وہ مرجائے گا (یعنی موت سے تکالیف دُور ہو جائیں گی) یا زندگی میں غنی ہو جائے گا۔

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ۔

۱۶۳۲: قتیبہ بن سعید لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، بکر بن سوادہ، مسلم بن مخشی، حضرت ابن الفراسی سے روایت ہے کہ فراسی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سوال کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اگر بہت ہی ضروری ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر (تا کہ وہ تمہاری امداد کریں)

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

۱۶۳۳: ابوالولید طیالسی، لیث، بکیر بن عبد اللہ بن الاشج، بسر بن سعید، حضرت ابن الساعدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے صدقات وصول کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ جب میں اس کے کام سے فراغت پا چکا اور مال صدقہ ان کے حوالہ کیا تو انہوں نے میری اس محنت کا صلہ عطا فرمانا چاہا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ محنت اللہ کے لئے کی ہے میرا اَجر وہی دے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جو دیتا ہوں وہ قبول کرلو۔ میں نے بھی یہ کام عہدِ نبوی میں انجام دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ عطا فرمانا چاہا (تھا) تو میں نے یہی عرض کیا تھا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے کوئی شے سوال کے بغیر ملے تو اس میں سے کھاؤ اور راہِ الٰہی میں (بھی) دو۔

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد اخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ

۱۶۳۴: عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم احکامِ صدقات اور صدقہ لینے سے احتراز اور مانگنے سے باز رہنے کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرتا ہے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو سوال کرتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایوب کی روایت میں بواسطہ نافع اس میں اختلاف ہے عبد الوارث نے کہا ''اُوپر والا پاکباز

الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ و قَالَ أَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ و قَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ۔

ہاتھ ہے اور زیادہ تر رواۃ نے حماد بن سلمہ کے واسطہ سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ اور حماد سے صرف ایک آدمی نے الْمُتَعَفِّفَةُ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

١٦٣٥ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ۔

١٦٣٥: احمد بن حنبل' عبیدہ بن حمید تیمی' ابوالزعراء' ابی الاحوص' اپنے والد حضرت مالک بن فضلہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاتھ تین قسم کے ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو کہ سب سے بلند ہے دوسرے دینے والے کا ہاتھ جو کہ اللہ کے ہاتھ کے نزدیک ہے تیسرے لینے والے کا ہاتھ جو سب سے نیچے ہے۔ پس جو ضرورت سے زائد ہو وہ دے دو اور اپنے نفس کی بات نہ مان۔

بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

باب: بنو ہاشم کو صدقہ لینے کا بیان

١٦٣٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

١٦٣٦: محمد بن کثیر' شعبہ' الحکم' ابی رافع' حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی مخزوم میں سے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا۔ اس نے حضرت ابورافع سے کہا کہ تم میرے ہمراہ رہو تم کو بھی کچھ حصہ مل جائے گا۔ میں نے کہا میں حضرت نبی کریمؐ سے دریافت کرلوں۔ جب انہوں نے آ کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ایک قوم کا مولیٰ ان میں ہی سے ہوتا ہے اور ہم لوگوں کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں (اس لئے تمہارے لئے بھی صدقہ لینا جائز نہ ہوگا)۔

١٦٣٧ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً۔

١٦٣٧: موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم' حماد' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہیں کوئی ایک کھجور بھی مل جاتی کہ جس کے مالک کا علم نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیتے اس خیال سے کہ کہیں (وہ کھجور) صدقہ کی نہ ہو۔

١٦٣٨ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ

١٦٣٨: نصر بن علی' خالد بن قیس' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک دانہ ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی

تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا۔

ہے تو میں اس کو کھالیتا۔ ابوداؤد نے کہا ہشام نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي إِبِلٍ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مِنْ الصَّدَقَةِ۔

۱۶۳۹: محمد بن عبید الحاربی' محمد بن فضیل' اعمش' حبیب بن ابی ثابت' کریب مولی ابن عباس' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس اُونٹ کو لینے کے لئے بھیجا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو صدقہ میں سے دیئے تھے۔

اشکال کا جواب:

بنی عباس کو صدقہ وصول کرنا جائز نہیں تھا اور مذکورہ حدیث کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے طور پر اُن سے کچھ اُونٹ لئے ہوں اور صدقہ میں آئے ہوئے اُونٹ سے قرضہ ادا فرمایا ہو۔

۱۶۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ زَادَ أَبِي يُبَدِّلُهَا لَهُ۔

۱۶۴۰: محمد بن علاء' عثمان بن ابی شیبہ' محمد ابن ابی عبیدہ' ابی عبیدہ' اعمش' سالم' کریب مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں ان الفاظ بل بدلھا کا اضافہ ہے۔

بَاب الْفَقِيرِ يُهْدِي لِلْغَنِيِّ مِنْ الصَّدَقَةِ

باب: فقیر' صدقہ کے مال سے مالدار کو ہدیہ دے سکتا ہے؟

۱۶۴۱ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۱۶۴۱: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ گوشت کیسا ہے؟ عرض کیا گیا یہ وہ گوشت ہے جو کہ بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں ملا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ (گوشت) بریرہ کے لئے صدقہ ہے اور ہم لوگوں کے لئے (بریرہ کی طرف سے) ہدیہ ہے۔

بَاب مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا

باب: کسی نے صدقہ دیا اس کے بعد اس کا وارث ہو گیا

۱۶۴۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ

۱۶۴۲: احمد بن عبداللہ بن یونس' زہیر' عبداللہ بن عطاء' عبداللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت خدمت

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ۔

نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں پیش کی تھی اب میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور وہ وہی باندی (ترکہ میں) چھوڑ گئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا (صدقہ دینے کا) ثواب پورا ہوگیا وہ باندی بھی تمہارے پاس ترکہ میں واپس آ گئی۔

بَاب فِي حُقُوقِ الْمَالِ

باب: حقوقِ مال

۱۶۴۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَوَرَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ۔

۱۶۴۳: قتیبہ بن سعید ٗ ابوعوانہ ٗ عاصم بن ابی النجود ٗ شقیق ٗ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ماعون ٗ ڈول اور ہانڈی کو سمجھا کرتے تھے۔

ماعون کیا ہے؟:

ماعون کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں جن کی تفصیل کتب تفسیر ٗ ابنِ کثیر اور معارف القرآن وغیرہ میں موجود ہے ان سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ گھریلو ضرورت کی چھوٹی اشیاء ماعون میں داخل ہیں اور ماعون روکنے والوں کے لئے وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۶۴۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا

۱۶۴۴: موسیٰ بن اسماعیل ٗ حماد ٗ سہیل بن ابی صالح ٗ ابی صالح ٗ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کوئی مال ہے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں اس مال کو گرم کر کے اس شخص کی پیشانی ٗ پسلی ٗ پیٹھ داغے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں بندوں کا اس دن میں جبکہ تم لوگوں کے حساب سے وہ (ایک) دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ اس کے بعد ہر ایک شخص کو اپنی منزل (جنت یا جہنم) کا علم ہوگا۔ اسی طرح جو بکریوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اسے ان بکریوں کے سامنے ایک صاف چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا اور وہ بکریاں اس کو سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندے گی ان بکریوں میں کوئی بکری ٹیڑھے سینگ کے یا بغیر سینگ کے نہ ہوگی (بلکہ تمام بکریاں سینگ دار ہوں گی تاکہ اس

لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا مَضَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔

کو خوب تکلیف ہو) جب ایک مرتبہ تمام بکریاں مار چکیں گی تو ازسرنو پہلی بکری آئے گی اور (اس کو مارنا شروع کرے گی الخ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا فیصلہ فرما دیں گے قیامت کے دن جو کہ تم لوگوں کے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ پھر اس شخص کو اپنی منزل کا علم ہوگا کہ جنت کی طرف ہے یا دوزخ کی طرف۔ اسی طرح جو اُونٹ والا اپنے اُونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ اُونٹ اتنی ہی زیادہ تعداد میں آئیں گے جیسا کہ وہ تھے اور اُونٹوں کا مالک صاف (چٹیل) میدان میں بٹھایا جائے گا اور وہ اُونٹ اس کو پاؤں سے روندیں گے۔ اس شخص پر سے آخری اُونٹ گزر جائے گا تو پہلے اُونٹ کو واپس لوٹا دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے اس دن جس کی مقدار تم لوگوں کے حساب سے پچاس ہزار سال ہوگی۔ اس کے بعد جنت یا دوزخ (میں جانے کے لئے) اپنا راستہ دیکھے گا۔

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فِي قِصَّةِ الْإِبِلِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا۔

۱۶۴۵: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' ہشام بن سعد' زید بن اسلم' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس طرح اُوپر بیان ہوئی لیکن اُونٹ کے واقعہ میں یہ اضافہ ہے کہ ان کا حق ادا نہ کرتا ہو اور ان کے حق میں یہ بھی شامل ہے کہ جس دن وہ اُونٹ پانی پینے کے لئے آئیں تو ان کا دودھ نکالے۔

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْغُدَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ لَهُ يَعْنِي لِأَبِي هُرَيْرَةَ فَمَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ تُعْطِي الْكَرِيمَةَ وَتَمْنَحُ الْغَزِيرَةَ وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ وَتُطْرِقُ الْفَحْلَ وَتَسْقِي اللَّبَنَ۔

۱۶۴۶: حسن بن علی' یزید بن ہارون' شعبہ' قتادہ' ابی عمر الغدانی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا اس کے بعد یہی واقعہ بیان کیا۔ راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اُونٹوں کا کیا حق ہے۔ انہوں نے کہا بہتر قسم کا اُونٹ راہِ الٰہی میں دینا اور زیادہ دودھ دینے والی اُونٹنی فی سبیل اللہ دینا اور سواری کے لئے دینا اور جفتی کے لئے مذکر (یعنی نر) کو بلا قیمت دے دینا اور لوگوں کو (اس اُونٹنی کا) دودھ پلانا۔

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ

۱۶۴۷: یحییٰ بن خلف' ابوعاصم' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت عبید بن عمیر سے بھی اسی طرح روایت ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ ''وَإِعَارَةُ

سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا۔

دَلْوِهَا" اوراس کے تھن دودھ دینے کے لئے دے دینا (یعنی اس اُونٹنی کا لوگوں کودودھ پلانا)۔

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَادِّ عَشْرَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ۔

۱۶۴۸: عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا، واسع بن حبان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جوشخص دس وسق کھجور کاٹے وہ غرباء ومساکین کے لئے ایک خوشہ مسجد میں لٹکائے۔

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يُصَرِّفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ۔

۱۶۴۹: محمد بن عبد اللہ خزاعی، موسیٰ بن اسماعیل، ابوالاشہب، ابی نضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ اتنے میں ایک اُونٹ پر سوار ہو کر ایک شخص آیا وہ شخص (بطور فخر کے) اُونٹ کو دائیں بائیں (اِدھر اُدھر) موڑنے لگا (تا کہ لوگ دیکھیں کہ اس کا اُونٹ کس قدر اعلیٰ قسم کا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہوتو وہ اس کو دے دے کہ جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد توشہ (کھانے پینے کا سامان) ہوتو اس کو دے دے کہ جس کے پاس توشہ نہیں ہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم لوگوں میں سے کسی کو فاضل شے کا حق نہیں ہے۔

تشریح: مذکورہ حدیث میں اُونٹ کے بارے میں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس شخص نے وہ اُونٹ اس وجہ سے اِدھر اُدھر گھمایا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ملاحظہ فرمالیں کہ وہ اُونٹ چلتے چلتے تھک چکا تھا مقصد اس سے یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اُونٹ کے عوض دوسرا اُونٹ عنایت فرمادیں۔

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ

۱۶۵۰: عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یعلی المحاربی، یعلی، غیلان، جعفر بن ایاس، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ﴾ نازل ہوئی تو اہلِ اسلام پر یہ حکم بہت گراں گزرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس مشکل کو میں دُور

يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔

کرتا ہوں۔ پھر وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ آیت کریمہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس بنا پر فرض قرار دی کہ تاکہ بقیہ مال پاک ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے وراثت (کا قانون) اس وجہ سے مقرر فرمایا ہے تاکہ پیچھے رہنے والوں کو مال پہنچ جائے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وہ چیز نہ بتلاؤں جو انسان کا سب سے عمدہ خزانہ ہے۔ اور وہ نیک خاتون ہے جب اس کی طرف شوہر دیکھے تو وہ اسے خوش کردے اور شوہر جس بات کا حکم دے تو وہ مان لے اور جب اس کا شوہر موجود نہ ہو تو (اس کے مال عفت وعصمت کی) حفاظت کرے۔

زکوٰۃ نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے سونے چاندی موجود ہونے کی صورت میں اور اس پر نصاب کو پہنچ جانے کی صورت میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی مذکورہ بالا وعید معلوم ہوتی ہے لیکن اس آیت کریمہ کے تحت وہ روپیہ پیسہ بھی داخل ہے کہ جس پر زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو اس سے بھی اللہ تعالیٰ اسی قسم کا عذاب دے گا۔

بَاب حَقِّ السَّائِلِ

باب: سوال کرنے والے کا کیا حق ہے؟

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ۔

۱۶۵۱: محمد بن کثیر' سفیان' مصعب بن محمد بن شرحبیل' یعلی بن ابی یحییٰ' فاطمہ بنت حسین' حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سائل (مانگنے والے) کو حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے (یعنی ہو سکے تو کچھ نہ کچھ دے دو ورنہ خوش خلقی سے معذرت کر دو شدت نہ کرو کہ گھوڑے پر سوار ہو کر مانگتا ہے؟

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۶۵۲: محمد بن رافع' یحییٰ بن آدم' زہیر' اس کا شیخ' سفیان' فاطمہ بنت حسین' حضرت علی رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ پر روایت نقل فرمائی ہے۔

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۱۶۵۳: قتیبہ بن سعید' لیث' سعید بن ابی سعید' عبدالرحمٰن بن بجید' حضرت

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ۔

اُم بجید سے روایت ہے اور انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت فرمائی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے دروازہ پر مسکین (وفقیر) کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی شے نہیں ہوتی جو میں اس کو پیش کرسکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس کو دینے کے لئے ایک جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ بھی میسر نہ ہوتو وہی اس کو دے دو (حتی الامکان انکار نہ کرو)۔

بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ فَصِلِي أُمَّكِ۔

باب: کفار کو صدقہ دینا

۱۶۵۴: احمد بن ابی شعیب الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری والدہ جو کہ اپنے قریش کے مذہب کی طرف مائل تھیں اور اسلام سے متنفر تھیں، وہ آئیں تو میں نے عرض کیا اے رسول اللہ میری والدہ صاحبہ آئی ہیں اور وہ اسلام سے متنفر ہیں، مشرکہ ہیں، کیا میں ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (ضرور) ماں سے حُسنِ سلوک کرو (اگرچہ وہ مشرکہ ہی ہو)۔

بَاب مَا لَا يَجُوزُ مَنْعُهُ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ

باب: جس شئے کا روکنا جائز نہیں

۱۶۵۵: عبید اللہ بن معاذ، معاذ، کہمس، سیار بن منظور، بہیسہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا اپنے والد ابو بہیسہ سے کہ حضرت بہیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کی اجازت طلب کی جب وہ آئے تو آپ کی قمیص مبارک اُٹھا کر بدنِ مبارک چومنے (اور محبت وعقیدت کی بناء پر) لپٹنے لگے۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا شے ہے کہ جس کا رد کرنا جائز نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پانی"۔ پھر عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں۔ آپ نے فرمایا نمک۔ اس کے بعد عرض کیا

الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔

گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا چیز ہے کہ جس کو روکنا (منع کرنا) جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا تم جس قدر نیکی کرو اسی قدر تمہارے لئے بہتر ہے۔

بَاب الْمَسْأَلَةِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں کوئی شے مانگنا

۱۶۵۶ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزٍ فِي يَدِ عَبْدِالرَّحْمَنِ فَأَخَذْتُهَا مِنْهُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ۔

۱۶۵۶: بشر بن آدم' عبد اللہ بن بکر' مبارک بن فضالہ' ثابت بنانی' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا کہ سامنے ایک مانگنے والے نے کچھ مانگا۔ میں نے ایک روٹی کا ٹکڑا جو کہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں تھا لے کر اس (سائل) کو دے دیا۔

مسجد میں مانگنا:

مسجد میں سوال کرنا' مانگنا منع ہے اور مانگنے پر دینا بھی ممنوع ہے۔ لیکن اگر کوئی بغیر مانگے کسی مسکین کو کچھ دے دے تو یہ درست ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ بِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگنے کی کراہت کا بیان

۱۶۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقِلَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَاذٍ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

۱۶۵۷: ابوعباس قلوری' یعقوب بن اسحٰق الحضرمی' سلیمان بن معاذ' ابن المنکدر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی شے نہ مانگی جائے۔

بَاب عَطِيَّةِ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: جو شخص اللہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے اسے کچھ دینا؟

۱۶۵۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۶۵۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مجاہد' حضرت عبداللہ بن بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کے نام سے سوال کرے تو اس کو دو اور جو شخص تم کو دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو (اور بلا عذر شرعی معذرت نہ کرو) اور جو تم پر احسان کرے تو تم احسان کا صلہ دو اگر صلہ دینے کی قوت نہ ہو تو اس کے لئے اللہ سے دُعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو گیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ

باب: تمام اثاثہ صدقہ کرنا کیسا ہے؟

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ هٰذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ أَصَابَتْهُ لَأَوْجَعَتْهُ أَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ هٰذِهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔

۱۶۵۹: موسیٰ بن اسماعیل‘ حماد‘ ابن اسحاق‘ عاصم بن عمر بن قتادہ‘ محمود بن لبید‘ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں ایک شخص انڈے کے برابر سونا لے کر حاضر ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ سونا ایک کان میں سے پایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرمالیں یہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے) صدقہ ہے اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی مال نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف سے چہرۂ مبارک پھیر لیا پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب سے آیا اور اس نے اسی طرح کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ پھیر لیا پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف آیا آپ نے وہ سونا اس سے لے کر پھینک دیا اگر وہ سونا اس شخص کے لگ جاتا تو اس کو زخمی کر ڈالتا یا اس کے چوٹ لگا دیتا اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص تمام مال لے کر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے پھر وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے (یعنی بھیک مانگنے لگتا ہے)۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کا مالک صدقہ دے کر (خود بھی) غنی رہے۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ۔

۱۶۶۰: عثمان بن ابی شیبہ‘ ابن ادریس‘ حضرت ابن اسحاق سے بھی اسی طرح مروی ہے البتہ اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا مال لے جا‘ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

تمام مال صدقہ کرنا منع ہے: آپ ﷺ نے مذکورہ صدقہ قبول نہیں فرمایا کیونکہ آپ ﷺ کے علم میں تھا کہ یہ شخص صدقہ

کرنے سے خود محتاج ہو کر رہ جائے گا اپنے زیر تربیت افراد کی کس طرح کفالت کرے گا سب سے مقدم اہل و عیال پر خرچ کرنا ہے اور ضروری خرچ سے جو بچ جائے وہ فقراء و مساکین کو دے۔ دوسری بات یہ کہ بعض مرتبہ انسان اپنی تمام پونجی صدقہ کرنے کے بعد اپنی جلد بازی پر نادم ہوتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ کچھ راہِ الٰہی میں دے اور کچھ اپنی ضروریات کے لئے باقی رکھ چھوڑے۔

۱۶۶۱ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرَحُوا ثِيَابًا فَطَرَحُوا فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ أَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهِ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

۱۶۶۱: اسحق بن اسماعیل' سفیان' ابن عجلان' عیاض بن عبد اللہ بن سعد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ (زائد از ضرورت) کپڑے اُتار دیں۔ لوگوں نے کپڑے ڈال دیئے۔ آپ نے ان میں سے دو کپڑے اس شخص کو عنایت فرمائے۔ آپ نے صدقہ کی ترغیب دی تو اس شخص نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا ڈال دیا آپ نے اس شخص کو ڈانٹ پلا دی اور فرمایا اپنا کپڑا (واپس) لے لے۔

فائدہ: چونکہ اُس شخص کے پاس صرف وہی دو کپڑے تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا صدقہ قبول نہ فرمایا۔

۱۶۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى أَوْ تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

۱۶۶۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو صدقہ دینے والے کو مالدار رہنے دے یا فرمایا کہ صدقہ کرنے کے بعد بھی اس کے پاس دولت رہے اور اپنے اہل و عیال سے اس کی ابتداء کرو۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: تمام مال صدقہ کرنے کی اجازت کا بیان

۱۶۶۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

۱۶۶۳: قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد موہب الرملی' لیث' ابی الزبیر' یحییٰ بن جعدہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف و مشقت برداشت کر کے صدقہ دے اور پہلے صدقہ ان کو دو جن کے اخراجات تمہارے ذمہ ہیں (یعنی اہل و عیال)۔

۱۶۶۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

۱۶۶۴: احمد بن صالح' عثمان بن ابی شیبہ' فضل بن دکین' ہشام بن سعد' زید بن اسلم' اسلم' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا اتفاقاً اس وقت میرے پاس مال موجود تھا میں نے (دِل میں) کہا اگر

يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا۔

میں کبھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے سکتا ہوں چنانچہ میں نصف مال لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اسی قدر چھوڑ آیا ہوں کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا تمام مال لے کر حاضر ہو گئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تم نے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا ہے انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ تب میں نے دِل ہی (دِل) میں کہا کہ میں آپ سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

مذکورہ حدیث سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اگرچہ گزشتہ حدیث میں تمام سرمایہ راہِ الٰہی میں دینے سے منع فرمایا گیا لیکن یہ ممانعت ان لوگوں کے لئے ہے جو تمام سرمایہ صدقہ کرنے کے بعد مفلسی سے گھبرائیں اور توکل نہ کریں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ جیسے متوکل علی اللہ کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

باب: پانی پلانے کی فضیلت کا بیان

۱۶۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ۔

۱۶۶۵: محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، حضرت سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کونسا صدقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "پانی پلانا"۔

۱۶۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۶۶۶: محمد، عبدالرحیم، محمد بن عرعرہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن المسیب، حسن، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ۔

۱۶۶۷: محمد بن کثیر، اسرائیل، ابواسحٰق، ایک شخص، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کی وفات ہوگئی اب کس قسم کا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی۔ انہوں نے (والدہ کے ایصال ثواب کیلئے) ایک کنواں کھدوا دیا اور کہا اس کا ثواب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کیلئے ہے۔

۱۶۶۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

۱۶۶۸: علی بن حسین، ابوبدر، ابوخالد (جو کہ قبیلہ بنی دالان میں رہتے تھے)

بْنِ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

نبیح' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان کسی ایسے مسلمان کو کپڑا پہنائے جو کہ برہنہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز رنگ کے کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلائے جبکہ وہ بھوکا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی پلائے جبکہ (دوسرا مسلمان) پیاسا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی خالص سربند شراب پلائے گا۔

بَاب فِي الْمِنْحَةِ

باب: کوئی چیز عاریتاً دے دینا

۱۶۶۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا يَعْمَلُ رَجُلٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَةَ عَشَرَ خَصْلَةً۔

۱۶۶۹: ابراہیم بن موسیٰ' اسرائیل (دوسری سند) مسدد' عیسیٰ یہ الفاظ مسدد کے ہیں اور مسدد کی روایت مکمل ہے' اوزاعی' حسان بن عطیہ' حضرت ابی کبشہ السلولی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چالیس عادتیں ہیں ان میں سب سے اچھی عادت بکری کو (دودھ پینے کے لئے عاریتاً دے دینا ہے) کوئی شخص بھی ان عادتوں میں سے کسی ایک کو ثواب کی توقع رکھ کر اور اس کے وعدہ کو سچ جان کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ حسان نے کہا کہ ہم نے ان عادتوں کو شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا' چھینک کا جواب دینا' راستہ سے کانٹا وغیرہ اُٹھانا تو ہم لوگ پندرہ عادتوں تک نہ پہنچ سکے۔

بَاب أَجْرِ الْخَازِنِ

باب: خزانچی کے اَجر کا بیان

۱۶۷۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

۱۶۷۰: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن علاء' ابوسامہ' برید بن عبداللہ بن ابی بردہ' ابی بردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ امانت دار خزانچی جو وہ

بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْخَازِنَ الْأَمِينَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَدْفَعَهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

سب کچھ بخوشی پورا پورا دیتا ہے جو کسی کے دے دینے کا اسے حکم ملا ہے تو ایسے شخص کو اسی قدر ثواب ہے کہ جس قدر صدقہ دینے والے کو ثواب ہے۔

چار شرائط:

مذکورہ بالا چار شرائط کی وضاحت یہ ہے کہ: (۱) مالک کی اجازت سے دے (۲) پورا پورا دے (۳) بخوشی و برضا و رغبت دے (۴) جس کو دینے کا حکم ہوا ہے اس کو دے اپنی طرف سے کمی بیشی یا حدود سے تجاوز نہ کرے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَتَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا شوہر کے سامان سے صدقہ دینا

۱۶۷۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ۔

۱۶۷۱: مسدد' ابوعوانہ' منصور' شقیق' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیوی' شوہر کے گھر سے خرچ کرے اور اس کی نیّت فساد کی نہ ہو تو اس کو بھی خرچ کرنے کا اُجر ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور وہ (مال و اسباب) جس کے قبضہ میں ہے اس کو بھی اُجر ملے گا سب کو برابر (برابر) اُجر ملے گا کسی کو کم نہیں ملے گا۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَأُرَى فِيهِ وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرَّطْبُ الْخُبْزُ وَالْبَقْلُ وَالرُّطَبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ۔

۱۶۷۲: محمد بن سوار' عبدالسّلام بن حرب' یونس بن عبید' زیاد بن جبیر' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت کی تو ایک پُروقار خاتون گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی ہے' وہ کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یارسول اللہ ہم لوگ تو اپنے والد' بیٹوں ابوداؤد کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس میں یہ بھی ہے کہ شوہروں کے ماتحت ہوتی ہیں تو ہمارے لئے ان (مذکورہ افراد) کے مالوں میں سے کیا جائز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روٹی' ترکاری جو تر سامان ہے اس کو کھاؤ اور صدقہ دو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ الرطب سے مراد روٹی' اور سبزی ہے' تر کھجوریں ہیں۔ نیز ثوری نے کہا یونس سے اسی طرح روایت کیا۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔

۱۶۷۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بیوی بلا اجازت شوہر کی آمدنی میں سے خرچ کرے تو اس کو شوہر کے مقابلہ میں آدھا اجر ملے گا۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَ لَا إِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۱۶۷۴: محمد بن سوار' عبدۃ' عبدالملک' عطاء' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان میں سے کسی نے دریافت کیا کہ بیوی' شوہر کے گھر میں سے صدقہ دے سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ البتہ اپنے خرچ میں سے دے سکتی ہے اور ثواب دونوں کو ہوگا اور یہ اس کے لئے درست نہیں ہے کہ اپنے شوہر کے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ دے۔

بَابٌ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

باب: رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِأَرِيحَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنِ الْأَنْصَارِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ

۱۶۷۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے مال مانگ رہے ہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین جو کہ (مقام) اریحا میں ہے وہ اللہ کے لئے دے دی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشتہ داروں میں اس کو تقسیم کر دو تو انہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان وہ زمین تقسیم کر دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام کے صاحبزادہ ہیں اور ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار کے ہیں۔ عمرو بن مالک تینوں کے دادا ہیں اور انصاری کہتے ہیں کہ حضرت اُبی اور حضرت ابوطلحہ کے درمیان چھ آباء کا فاصلہ

قَيْسِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرٌو يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَيْنَ أُبَيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ سِتَّةُ آبَاءٍ۔ ہے۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ آجَرَكِ اللّٰهُ أَمَا إِنَّكِ لَوْ كُنْتِ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

۱۶۷۶: ہناد بن السری' عبدۃ' محمد بن اسحٰق' بکیر بن عبد اللہ بن الاشج' سلیمان بن یسار' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں ان سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میری ایک باندی تھی میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اَجر دے لیکن اگر تم یہ باندی اپنی ننھیال میں سے کسی کو دے دیتی تو زیادہ ثواب ہوتا۔

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ۔

۱۶۷۷: محمد بن کثیر' سفیان' محمد بن عجلان' مقبری' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دینار اپنے کام میں لاؤ اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے بیٹے کو دے دو۔ اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنی بیوی کو دے دو اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے خادم کو دے دو اس نے کہا کہ ایک دینار اور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) تم جانو۔

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ۔

۱۶۷۸: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' وہب بن جابر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ ان افراد کو برباد کر دے جن کی روزی اس کے ذمہ ہے۔

فائدہ حاصل حدیث یہ ہے کہ مثلاً کسی کے ضعیف والدین ہوں یا بیوی اور بچے ہوں اور ان کے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ ہو اور یہ باوجود مال ہونے کے اُن پر صرف نہ کرے تو یہ سخت گناہ ہے۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ

۱۶۷۹: احمد بن صالح' یعقوب بن کعب' ابن وہب' یونس' زہری'

كَعْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو رزق اور عمر میں اضافہ پسند ہوتو وہ صلہ رحمی کرے (یعنی عزیز وا قارب سے حسن سلوک کرے)۔

۱۶۸۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنْ اسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔

۱۶۸۰: مسدد ابوبکر بن ابی شیبہ سفیان زہری ابی سلمہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا نام رحمٰن ہے اور وہ رحیم ہے۔ میں نے اس (رحم) کا نام اپنے نام (رحمٰن) سے نکال کر رکھا ہے۔ (یعنی میں رحمٰن اور وہ رحم) جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اس کو ملاؤں گا (یعنی اپنی رحمت اور فضل سے ملاؤں گا) اور جو شخص قطع رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں سے رشتہ منقطع کرے) تو اس کو اپنے سے کاٹ دوں گا۔

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

۱۶۸۱: محمد بن المتوکل العسقلانی عبدالرزاق معمر زہری ابوسلمہ رداد لیثی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ۔

۱۶۸۲: مسدد سفیان زہری محمد بن جبیر بن مطعم حضرت مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۶۸۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُلَيْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَرَفَعَهُ فِطْرٌ وَالْحَسَنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنْ هُوَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

۱۶۸۳: ابن کثیر سفیان اعمش حسن بن عمرو فطر مجاہد حضرت عبداللہ بن عمرو سفیان نے کہا سلیمان کی روایت مرفوع نہیں ہے البتہ فطر اور حسن کی روایت مرفوع ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو کہ احسان کا بدلہ احسان سے دے بلکہ وہ ہے جو کہ ٹوٹے ہوئے رشتے جوڑے۔

بَاب فِي الشُّحِّ

۱۶۸۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا۔

۱۶۸۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ بَيْتَهُ أَفَأُعْطِي مِنْهُ قَالَ أَعْطِي وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ۔

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ عِدَّةً مِنْ مَسَاكِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ أَوْ عِدَّةً مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ۔

بَاب اللُّقَطَةِ

۱۶۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِيَ اطْرَحْهُ

باب: بخل اور لالچ کی مذمت

۱۶۸۴: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو بن مرہ' عبد اللہ بن حارث' ابی کثیر' حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا تم لوگ حرص سے بچو' تم سے پہلے کے لوگ حرص کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔ حرص نے انہیں بخل کرنے کو کہا تو وہ بخیل ہو گئے' اس نے انہیں رشتہ توڑنے کو کہا تو انہوں نے رشتے توڑ ڈالے اور اسی حرص ہی نے انہیں فسق و فجور کا حکم کیا تو انہوں نے فسق و فجور کیا۔

۱۶۸۵: مسدد' اسماعیل' ایوب' عبد اللہ بن ابی ملیکہ' اسماء بنت حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو اس کے سوا کچھ نہیں جو (میرے شوہر) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر میں لاتے ہیں۔ کیا میں اس میں سے کسی کو کچھ دے دیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رکھ کر مت چھوڑ (ورنہ) تمہارا رزق بھی رکھ چھوڑا جائے گا۔

۱۶۸۶: مسدد' اسماعیل' ایوب' عبد اللہ بن ابی ملیکہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے متعدد (غرباء اور) مساکین کو شمار کرایا ابوداؤد کہتے ہیں کہ کسی اور راوی نے ''چند صدقات'' کا لفظ کہا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (راہِ الٰہی میں) دے لیکن شمار نہ کر (ورنہ) تم کو بھی شمار کر کے ملے گا۔

باب: (راستہ وغیرہ میں) پڑی ہوئی شے پانے کا بیان

۱۶۸۷: محمد بن کثیر' شعبہ' سلمہ بن کہیل' حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں نے زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا تو مجھے ایک کوڑا ملا ان دونوں نے کہا کہ اس کو پھینک دو۔ میں نے نہیں پھینکا بلکہ میں نے کہا اگر اس کا مالک مل جائے گا تو میں اس کو

فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَحَجَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى الْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِكَائَهَا وَوِعَائَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا وَقَالَ وَلَا أَدْرِي أَثَلَاثًا قَالَ عَرِّفْهَا أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

دے دوں گا ورنہ میں خود اسے کام میں لاؤں گا اس کے بعد میں نے حج کیا جب مدینہ منورہ پہنچا تو میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا مجھے ایک تھیلی ملی تھی جس میں کہ ایک سو دینار تھے تو میں وہ تھیلی لے کر حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا تم ایک سال تک اس تھیلی کی تشہیر کراؤ۔ میں نے ایک سال تک اس تھیلی کی تشہیر کی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اور تشہیر کرو میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی (کوشش کی) پھر میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا (ابھی) ایک سال تک اور تشہیر کرو۔ پھر میں ایک سال تک تشہیر کرتا رہا۔ اس کے بعد میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی شخص نہیں مل سکا جو اس کی شناخت کر لے۔ آپ نے فرمایا تم اس تھیلی (کے دینار) کو شمار کرو اور تھیلی اور تسمہ کو ذہن میں یاد رکھو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ تم اس کو اپنے کام میں لاؤ۔ شعبہ نے کہا کہ مجھ کو اس کا علم نہیں کہ یہ جملہ ((عَرِّفْهَا)) ایک مرتبہ کہا تھا یا تین مرتبہ؟

لقطہ کا حکم:

لقطہ کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر لقطہ کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو بغرضِ حفاظت اُٹھانا درست ہے اور ایک سال تک مالک کا انتظار ضروری ہے اور اس مدت میں اس کی تشہیر کرنا ضروری ہے ائمہ اربعہ رح ؒ کے نزدیک ایک سال تک تشہیر کافی ہے اگرچہ بعض حضرات نے تین سال تک تشہیر کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا وَقَالَ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي سَنَةٍ أَوْ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ۔

۱۶۸۸: مسدد' یحییٰ' شعبہ' کی روایت میں ہے کہ تشہیر کرا ایک سال تک اور فرمایا تین مرتبہ۔ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کو یوں فرمایا کہ ایک سال میں تین مرتبہ تشہیر کرو یا تین سالوں میں فرمایا۔

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي التَّعْرِيفِ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَقَالَ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَائَهَا وَوِكَائَهَا زَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عَدَدَهَا وَوِكَائَهَا

۱۶۸۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ تشہیر کے بارے میں دو سال یا تین سال فرمایا اس کے بعد فرمایا کہ اس کی گنتی اور تھیلی' اور اس کے سربند کی شناخت رکھ (تا کہ) اگر اس تھیلی کا مالک آ جائے اور (دیناروں کی) گنتی اور اس کا سربند بتلا دے تو یہ تھیلی اس کو دے دینا۔

فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ۔

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا۔

۱۶۹۰: قتیبہ بن سعید' اسماعیل بن جعفر' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن' یزید مولیٰ منبعث' حضرت زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز پانے) کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس کو ایک سال تک (تشہیر کرو) اور (اس کی شناخت کی کوشش کراؤ) پھر اس کا سر بند اور تھیلی کو یاد رکھو پھر (مالک کے ملنے سے مایوس ہو جانے کے بعد) اس کو خرچ کر ڈالو اگر اس کا مالک آجائے تو اسے لوٹا دو۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم شدہ بکری کا ہم لوگ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بکری کو پکڑ لو کیونکہ وہ یا تمہارے حصہ کی ہے یا تمہارے بھائی کے حصہ کی ہے یا بھیڑیے کی ہے (یعنی اگر اس کو یوں ہی چھوڑ دو گے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کو کوئی اُونٹ راہ گم کردہ مل جائے؟ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اُونٹ سے کیا مطلب؟ وہ اپنا موزہ اور مشک (پانی کا انتظام) ساتھ رکھتا ہے جب تک اس کا مالک آجائے۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ سِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ وَلَمْ يَقُلْ خُذْهَا فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ وَقَالَ فِي اللُّقَطَةِ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اسْتَنْفِقْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ مِثْلَهُ لَمْ يَقُولُوا خُذْهَا۔

۱۶۹۱: ابن السرح' ابن وہب' حضرت مالک کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ (اُونٹ) پانی پیتا ہے' درخت کھاتا ہے اور اس روایت میں گم شدہ بکری کے بارے میں خُذْهَا کا لفظ نہیں ہے۔ لقطہ کے بارے میں ارشاد فرمایا تم اس کی ایک سال تک شہرت کرو اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ہے نہیں تو تم اس سے نفع اُٹھاؤ نیز اس میں اسْتَنْفِقْ کا لفظ نہیں ہے ابوداؤد نے فرمایا ثوری اور سلیمان بن ہلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اسی طرح نقل کیا اور اس میں یہ جملہ خُذْهَا مذکور نہیں۔

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ

۱۶۹۲: محمد بن رافع' ہارون بن عبداللہ' ابن ابی فدیک' ضحاک بن عثمان' بسر بن سعید' حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت رسول

الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک اُس پڑی ہوئی پائی چیز کا تعارف کرواؤ اور بتلاؤ۔ اگر اس کی تلاش کرنے والا آئے تو اس کو دے دو ورنہ تو اس کے سربند کی شناخت رکھو پھر اس کو خرچ کر ڈالو جب اس کا مالک آئے تو اس کو وہ شے (یا اس کی قیمت) ادا کردو۔

__لقطہ کا حکم:__

لقطہ کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر مدت گزرنے کے بعد اس کا مالک آجائے تو اس کو ادا کرنا ضروری ہے اور مالک کے انتظار کے بعد جب صدقہ کیا ہو تو صدقہ کرنے کا ثواب صدقہ کرنے والے یعنی لقطہ پانے والے کو ملے گا۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ رَبِيعَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ تُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا عَرَفْتَ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ أَفِضْهَا فِي مَالِكَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ۔

۱۶۹۳: احمد بن حفص، حفص، ابراہیم بن طہمان، عباد بن اسحق، عبد اللہ بن یزید، یزید مولی منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو ربیعہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بیان فرمایا یعنی ایک سال تک اس شے کے بارے میں لوگوں سے بتلاؤ اگر مالک آجائے تو اس کو دے دو ورنہ اس کا سربند اور (دوسری ضروری) شناخت رکھو پھر اپنے مال میں اس کو شامل کرلو اگر مالک آئے تو اس کو دے دو۔

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ قُتَيْبَةَ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِي زَادَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

۱۶۹۴: موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، حضرت یحییٰ بن سعید اور ربیعہ، قتیبہ کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ اگر اس کا مالک آجائے اور تھیلی اور (اس کی) گنتی بتلائے تو اس کو دے دو۔ حماد نے کہا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، عمرو بن شعیب، اس کے والد، اس کے دادا نے بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ اضافہ حماد بن سلمہ بن کہیل، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ نے کیا ہے اور یہ اضافہ محفوظ نہیں ہے بلکہ عقبہ بن سوید اور ان کے والد ماجد نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور حضرت عمر فاروق

وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَبِيعَةَ إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَحَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً وَحَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک سال تک اس کو بتلاؤ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

۱۶۹۵: مسدد' خالد الطحان (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' خالد الحذاء' ابوالعلاء' مطرف بن عبداللہ' حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی پڑی ہوئی چیز پائے تو (اس کو چاہیے کہ) ایک یا دو معتبر اشخاص کو گواہ بنا لے اور (لقطہ کو) نہ چھپائے اور نہ اس کو غائب کرے اگر اس کے مالک کا پتہ چل جائے تو وہ لقطہ اس کے سپرد کر دے ورنہ وہ مال اللہ کا ہے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

لقطہ اُٹھاتے وقت گواہ بنانا:

لقطہ اُٹھاتے وقت گواہ بنا لینے کا حکم وجوبی نہیں ہے بلکہ استحبابی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے تاکہ بعد میں نیت میں کسی قسم کا فتور نہ پیدا ہو جائے یا اگر انتقال ہو جائے تو ورثاء خیانت نہ کریں۔

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ

۱۶۹۶: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد' اپنے دادا' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ درختوں پر جو میوہ لٹکتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کو کھا لے اور وہ شخص ضرورت مند ہو تو (درست ہے) لیکن اس کو چھپا کر نہ لے جائے تو کچھ حرج نہیں اور جو شخص چھپا کر کچھ لے جائے تو وہ دوہرا جرمانہ ادا کرے اور اس کو سزا اس کے علاوہ ملے گی۔ اور جب میوہ پختہ ہو کر کھیت میں خشک ہونے کے لئے ڈالا جائے اور کوئی شخص وہاں سے اتنا چوری کر کے لے جائے کہ جس کی مالیت (تلوار کی)

فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَهُ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمِيتَاءِ أَوِ الْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِي فَفِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

ڈھال کے برابر ہو (یعنی تین درہم یا چار درہم یا پانچ درہم بھی) تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اس کے بعد گم شدہ بکری اور اُونٹ کا حال بیان کیا جیسا کہ دیگر حضرات نے بیان کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جو لقطہ عام راستے یا آباد علاقہ میں پایا جائے تو ایک سال تک تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو دے دو مالک نہ آئے تو وہ تمہارا (یعنی پانے والا کا ہے) اور جو لقطہ کسی ویران جگہ سے ملے یا کان سے ملے تو اس میں حاکم کو پانچواں حصہ دینا ہوگا (باقی سب لقطہ پانے والا کا حق ہے)۔

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ قَالَ فَاجْمَعْهَا۔

۱۶۹۷: محمد بن علاء' ابواسامہ' ولید ابن کثیر' حضرت عمرو بن شعیب سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ گم شدہ بکری کو پکڑ لو۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِهَذَا بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ خُذْهَا قَطُّ وَكَذَا قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَيَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَخُذْهَا۔

۱۶۹۸: مسدد' ابوعوانہ' عبداللہ بن الاخنس' حضرت عمرو بن شعیب سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ گم شدہ بکری یا تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے اس کو پکڑ لو اسی طرح ایوب نے یعقوب بن عطاء' عمرو بن شعیب کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پکڑ لو۔

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ فَاجْمَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا بَاغِيهَا۔

۱۶۹۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ابن العلاء' ابن ادریس' ابن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب ان کے والد' ان کے دادا سے مرفوعاً روایت بیان کرتے ہیں کہ گم شدہ بکری کو پکڑ لو اور اس کو رکھ لو جب تک کہ اس کا مالک آئے۔

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

۱۷۰۰: محمد بن علاء' عبداللہ بن وہب' عمرو بن الحارث' بکیر بن الاشج' عبید اللہ بن مقسم' ایک شخص' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دینار پڑا ہوا ملا وہ اسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے گئے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت رسول کریم

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ رِزْقُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق ہے پھر اس کو خرچ کر کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو استعمال فرمایا اس کے بعد ایک عورت ایک دینار تلاش کرتی ہوئی آئی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ دو دینار (اس عورت کو) ادا کرو۔

۱۷۰۱ : حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْتَقَطَ دِينَارًا فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ وَقَطَعَ مِنْهُ قِيرَاطَيْنِ فَاشْتَرَى بِهِ لَحْمًا۔

۱۷۰۱: ہیثم بن خالد الجہنی، وکیع، سعد بن اوس، بلال بن یحییٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) انہیں ایک دینار پڑا ملا۔ انہوں نے اس دینار کا آٹا خرید لیا۔ آٹے والے نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو پہچان کر دینار واپس کر دیا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ دینار واپس لے کر اس میں سے دو قیراط قطع کر کے ان کا گوشت خریدا۔

۱۷۰۲ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَبْكِيَانِ .فَقَالَ مَا يُبْكِيهِمَا قَالَتِ الْجُوعُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَوَجَدَ دِينَارًا بِالسُّوقِ فَجَاءَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَخُذْ لَنَا دَقِيقًا فَجَاءَ الْيَهُودِيَّ فَاشْتَرَى بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ خَتَنُ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِينَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيقُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ حَتَّى جَاءَ بِهِ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّينَارَ

۱۷۰۲: جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک، موسیٰ بن یعقوب الزمعی، ابی حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیّدنا حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما رو رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ دونوں کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے بازار میں ایک دینار پڑا ہوا پایا تو وہ اسے لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فلاں یہودی کے پاس چلے جائیں اور اس سے آٹا لے کر آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور آٹا خریدا۔ یہودی نے کہا کہ جو شخص کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں آپ اس شخص کے داماد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔ یہودی نے (یہ سن کر) کہا تم اپنا دینار بھی لے لو اور آٹا بھی لے جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے آٹا لے

بِدِرْهَمٍ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهِ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلَالًا أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا فَبَيْنَمَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ الدِّينَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِيَ لَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي فِي السُّوقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهِ فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ۔

کر پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اب آپ ﷺ قصاب کے پاس تشریف لے جائیں اور ایک درہم کا گوشت لے کر آئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور ایک درہم گوشت کے عوض دینار کو گروی کر کے گوشت لے آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑھا کر گوشت پکایا اور روٹی بنائی پھر اپنے والد کو بلا کر بھیجا (یعنی حضرت نبی اکرم ﷺ کو) آپ ﷺ تشریف لائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں آپ ﷺ سے سب کیفیت بیان کرتی ہوں اگر آپ ﷺ حلال خیال فرمائیں تو ہم بھی اس کو کھائیں اور آپ ﷺ بھی اس کو تناول فرمائیں پھر پورا واقعہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ پھر سب لوگ کھا رہے تھے اتنے میں ایک لڑکے نے اللہ کی قسم اور دین کی قسم دے کر پکارا کہ میرا دینار گم ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور دریافت کیا کہ وہ کہاں کھویا گیا ہے اس نے کہا بازار میں۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ قصاب کے پاس جاؤ اور یہ کہو کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے دینار منگوایا ہے اور فرمایا ہے تمہارا درہم میں ادا کروں گا۔ اس قصاب نے وہ دینار بھیج دیا آپ ﷺ نے وہ دینار اس لڑکے کو عطا فرمادیا۔

۱۷۰۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ الْمُغِيرَةِ أَبِي سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَذْكُرُوا النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۷۰۳: سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی' محمد بن شعیب' مغیرہ بن زیادہ' ابوزبیر مکی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اجازت عطا فرمائی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اس جیسی کوئی شے ہم پڑی ہوئی پائیں تو اس سے نفع اُٹھائیں (اور اس کو کام میں لائیں) امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ نعمان بن عبدالسّلام نے مغیرہ بن ابی سلم سے اسی طرح روایت کیا اور شبابہ نے مغیرہ بن سلمہ' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت نقل کی۔

۱۷۰۴ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۰۴: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' عمرو بن مسلم' عکرمہ' حضرت

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گم شدہ اُونٹ کو پا کر اس کو چھپا دے اور مالک کو اس کا پتہ نہ بتلائے تو اس کا دوگنا جرمانہ دے۔

۱۷۰۵ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ يَتْرُكُهَا حَتَّى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرٍو۔

۱۷۰۵: یزید بن خالد بن موہب' احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' بکیر' یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب' عبدالرحمٰن عثمان تیمی' سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کو گری پڑی چیز اُٹھانے سے منع فرمایا۔ ابن وہب نے فرمایا یعنی اس کو چھوڑ دینا چاہئے جب تک کہ اس کا مالک آئے۔

۱۷۰۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَرِيرٍ بِالْبَوَازِيجِ فَجَاءَ الرَّاعِي بِالْبَقَرِ وَفِيهَا بَقَرَةٌ لَيْسَتْ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ مَا هَذِهِ قَالَ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا نَدْرِي لِمَنْ هِيَ فَقَالَ جَرِيرٌ أَخْرِجُوهَا فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ۔

۱۷۰۶: عمرو بن عون' خالد' ابن ابی حیان تیمی' حضرت منذر بن جریر سے روایت ہے کہ میں بوازیج میں جریر کے ہمراہ تھا۔ اتنے میں ایک چرواہا گایوں کو لے کر آیا ان میں ایک گائے اور تھی جو ان میں سے نہیں تھی۔ جریر نے کہا یہ کہاں سے آئی؟ س نے کہا معلوم نہیں کہ یہ کس کی ہے (البتہ وہ) گایوں کے ساتھ چلی آئی ہے جریر نے کہا اس کو نکال دو۔ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے گم شدہ جانور کو وہ شخص پناہ دیتا ہے جو کہ خود گمراہ ہو۔

بَابٌ أَوَّلُ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ

باب: احکامِ حج

۱۷۰۷ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ قَالَ أَبُو

۱۷۰۷: زہیر بن حرب' عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' سفیان بن حسین' زہری' ابی سنان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ حج ہر سال میں فرض ہے یا تمام عمر میں ایک مرتبہ؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (پوری زندگی میں) ایک مرتبہ فرض ہے جو شخص زیادہ (حج کرے) تو وہ نفل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابوسنان سے مراد ابوسنان دولی ہیں اسی طرح عبدالجلیل

دَاوُد هُوَ أَبُو سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ و قَالَ عُقَيْلٌ عَنْ سِنَانٍ.

بن حمید' سلیمان بن کثیر' زہری سے نقل کیا اور عقیل نے صرف سنان سے نقل کیا ہے۔

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنٍ لِأَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظُهُورَ الْحُصْرِ.

۱۷۰۸: نفیلی' عبدالعزیز بن محمد' زید بن اسلم' ابن ابی واقد لیثی' حضرت واقد لیثی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ حج وداع میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے فرما رہے تھے یہی حج ہے پھر گھروں میں بیٹھنا ہے (یعنی میری معیت میں یہی حج ہے' اس کے بعد تو پھر گھروں میں بیٹھنا ہوگا)

خُلاصَةُ البَاب: بندہ اس سے ایک اور نتیجہ بھی اخذ کرتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ اپنی ازواجِ مطہرات کو یہ فرمانا چاہتے ہو کہ حج زندگی میں ایک ہی بار فرض ہے۔ یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ نے جب حج کی فرضیت کا فرمان نازل فرمایا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو امت کے اوپر نافذ کرنے کے لئے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ حج کریں چنانچہ جب آپ ﷺ لوگوں کے سامنے حج کی فرضیت بیان فرما رہے تھے اور انہیں حج کرنے کا حکم دے رہے تھے تو ایک صحابی جن کا نام اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ تھا' پوچھ بیٹھے کہ حج ہر سال کیا جائے گا؟ وہ یہ سمجھے کہ جس طرح دیگر عبادتیں یعنی نماز' روزہ' زکوۃ بار بار ادا کی جاتی ہیں اسی طرح یہ حج بھی مقرر ہی ہوگا اسی لئے انہوں نے یہ سوال کیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو یہ بات ناگوار ہوئی اس لئے آپ ﷺ نے پہلے تو تنبیہاً سکوت اختیار فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ جب انہوں نے کئی بار پوچھا تو آخر کار آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ اگر میں اس سوال کے جواب میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو یقیناً ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا کیونکہ میں یہ جواب اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب دیتا بغیر اس کے حکم سے میری زبان سے کوئی تشریعی بات نہیں نکلتی اور اگر ہر سال حج فرض ہو جاتا تو تم میں اتنی طاقت نہ ہوتی کہ ہر سال اس کی ادائیگی پر قادر ہوتے۔ پھر آپ ﷺ نے متنبہ فرمایا کہ کسی بھی دینی حکم کو مجھ پر چھوڑ دو' جب میں کسی فعل کا حکم دوں تو مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ یہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جب تک میں خود یہ بیان نہ کروں کہ یہ فعل کتنا کیا جائے اور کس طرح کیا جائے۔ میں جس طرح کہوں تم اسی طرح کرو۔ اگر کسی فعل کے بارے میں بلا قید و تعیین اعداد کے مطلق حکم کروں تو اس حکم کی اسی طرح بجا آوری کرو اور اگر یہ بیان کروں کہ اس فعل کو اتنی بار اور اس طرح کرو تو اسے اتنی ہی بار اور اسی طرح کرو۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ میں دنیا میں اس لئے آیا ہوں کہ تم تک اسلام کے احکام پوری وضاحت کے ساتھ پہنچا دوں اور شریعت کو بیان کر دوں جو بات جس طرح ہوتی ہے میں اسے اسی طرح بیان کر دیتا ہوں۔ تمہارے سوال کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اس جملے کے ذریعہ آپ ﷺ نے رفع حرج پر اشارہ فرمایا کہ مثلاً نماز کے بعض شرائط و ارکان کی ادائیگی سے تم اگر عاجز ہو تو جس قدر ہو سکے اسی قدر کرو' جو تم سے نہ ہو سکے اسے چھوڑ دو جیسے اگر تم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکو تو بیٹھ کر نماز پڑھو' اگر بیٹھ کر پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو لیٹے لیٹے پڑھو مگر پڑھو ضرور' اسی پر دوسرے احکام و اعمال کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

۱۷۰۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا.

باب: عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے

۱۷۰۹: قتیبہ بن سعید ثقفی' لیث بن سعد' سعید بن ابی سعید' حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو ایک رات کا سفر کرنا بھی بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

۱۷۱۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۷۱۰: عبداللہ بن مسلمہ' نفیلی' مالک (دوسری سند) حسن بن علی' بشر بن عمر' مالک' سعید بن ابی سعید' حسن کی روایت میں عن ابیہ کے الفاظ کا اضافہ ہے اس کے بعد اتفاق ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر (بھی) بغیر محرم کے کرے۔

۱۷۱۱ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَرِيدًا۔

۱۷۱۱: یوسف بن موسیٰ' جریر' سہیل' سعید بن ابی سعید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا جیسا کہ اُوپر مذکور ہے اس روایت میں (لفظ) برید ہے۔

۱۷۱۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعًا حَدَّثَاهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا۔

۱۷۱۲: عثمان بن ابی شیبہ' ہناد' ابو معاویہ' وکیع' اعمش' ابو صالح' حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس عورت کو حلال نہیں ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے اور اس کے ہمراہ اس کا بھائی' شوہر یا اس کا بیٹا یا اور کوئی رشتہ دار نہ ہو کہ جس سے نکاح نہ ہو سکتا ہو (جیسے ماموں' بھانجا' چچا' تایا وغیرہ)۔

۱۷۱۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

۱۷۱۳: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔

فرمایا عورت تین دن کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرْدِفُ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ تُسَافِرُ مَعَهُ إِلَى مَكَّةَ۔

۱۷۱۴: نصر بن علی ابواحمد سفیان عبیداللہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہمراہ صفیہ کو جو کہ ان کی باندی تھیں سواری پر مکّہ مکرمہ لے جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اجنبی عورت و مرد کے لئے حرام ہے کہ وہ تنہائی میں یک جا ہوں۔ اسی طرح عورت کو بقدر مسافت سفر (یعنی ۴۸ یا ۷۸ کلومیٹر) یا اس سے زائد مسافت میں خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سفر حج میں بھی عورت کے لئے اس کے خاوند یا کسی محرم کا ساتھ ہونا وجوب حج کے لئے شرط ہے یعنی عورت پر حج اسی وقت فرض ہوتا ہے جب کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

محرم اصطلاح شریعت میں اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو خواہ قرابت کے لحاظ سے ہو یا دودھ کے رشتے سے یا سسرال کے ناتے سے نیز محرم کا عاقل و بالغ ہونا اور مجوسی و فاسق نہ ہونا بھی شرط ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور ترین کتاب ہدایہ میں لکھا ہے کہ عورتوں کو (بغیر خاوند یا محرم) کسی ایسی جگہ کا سفر مباح ہے جس کی مسافت حد سفر سے (کہ وہ تین منزل یعنی ۴۸ میل سے کم ہو) لیکن یہاں حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی عورت بغیر خاوند یا محرم کسی ایسی جگہ کا سفر بھی نہیں کر سکتی جس کی مسافت ایک دن و ایک رات (یعنی ایک منزل یا ۱۶ میل) کے سفر کے بقدر ہو۔ نیز بخاری و مسلم میں بھی یہ ایک روایت منقول ہے کہ ''کوئی عورت دو دن کی مسافت کے بقدر بھی سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم ہو۔

لہٰذا فقہاء کا قول بظاہر ان روایات کے مخالف نظر آتا ہے لیکن اس تضاد و اختلاف کو دور کرنے کے لئے علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں مطلق طور پر جو یہ منقول ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند یا محرم کے بغیر سفر نہ کرے تو چونکہ شرعی طور پر سفر کا اطلاق تین دن سے کم پر نہیں ہوتا اس لئے فقہاء نے اس حدیث کو تین (۴۸) میل کی مسافت کے بقدر سفر پر محمول کیا ہے اور یہ فقہی قاعدہ مرتب کر دیا کہ کوئی عورت اتنی دور کا سفر کہ جو تین دن کی مسافت کے بقدر ہو بغیر محرم کے نہ کرے اور جب تین دن کی مسافت کے بقدر تنہا سفر نہیں کر سکتی تو اس سے زائد مسافت کا سفر کرنا تو بدرجہ اولیٰ جائز نہیں ہوگا اور جن حدیثوں میں دو یا ایک دن کی مسافت کے بقدر سفر سے بھی منع کیا گیا ہے تو اس کو فتنہ و فساد پر محمول کیا ہے کہ اگر سفر تین دن کی مسافت سے بھی کم یعنی دو دن یا ایک دن کی مسافت کے بقدر ہو اور کسی فتنہ و فساد مثلاً عورت کی عزت و آبرو پر حرف آنے کا گمان ہو تو اس صورت میں بھی عورت کو تنہا سفر نہیں کرنا چاہئے۔

بَابُ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ

باب: اسلام میں گوشہ نشینی کی ضرورت نہیں ہے

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۷۱۵: عثمان بن ابی شیبہ ابوخالد سلیمان بن حیان الاحمر ابن جریج عمرو

خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ.

بن عطاء' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صَرُورَۃ نہیں ہے۔

بَاب التَّزَوُّدِ فِي الْحَجِّ

باب: حج میں کاروبار کرنا

۱۷۱۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ يَعْنِي أَبَا مَسْعُودٍ الرَّازِيَّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ أَوْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾۔

۱۷۱۶: احمد بن الفرات' ابومسعود الرازی' محمد بن عبداللہ' شبابہ' ورقاء' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بعض حضرات حج ادا کرتے تھے لیکن اپنے ساتھ ضروریاتِ سفر نہیں رکھتے تھے۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل یمن حج کرتے تھے لیکن وہ اخراجاتِ سفر ساتھ نہیں رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ہم لوگ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ نازل فرمائی۔ یعنی اخراجاتِ سفر ساتھ لاؤ. کیونکہ بہترین توشہ یہ ہے کہ انسان کسی سے سوال نہ کرے۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ قَالَ كَانُوا لَا يَتَّجِرُونَ بِمِنًى فَأُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ.

۱۷۱۷: یوسف بن موسیٰ' جریر' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کو تلاوت فرمایا کہ اس میں کچھ گناہ نہیں کہ تم لوگ فضل الٰہی (یعنی رزق) تلاش کرو۔ فرمایا کہ اہلِ عرب (منیٰ میں) تجارت نہیں کرتے تھے۔ اس کے بعد انہیں عرفات سے منیٰ جاتے ہوئے تجارت کا حکم ہوا (یعنی تجارت کی اجازت دی گئی)۔

۱۷۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ.

۱۷۱۸: مسدد' ابومعاویہ' محمد بن حازم' اعمش' الحسن بن عمر' مہران بن ابی صفوان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حج کرنا چاہے تو وہ (حج کرنے کے لئے) جلدی کرے۔

بَابُ الْكَرِيِّ

١٧١٩ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ لَكَ حَجٌّ.

١٧٢٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ الْحَجِّ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ بِمِنًى وَعَرَفَةَ وَسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوا الْبَيْعَ وَهُمْ حُرُمٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَالَ فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الْمُصْحَفِ.

باب: حج کے دوران جانور کرائے پر چلانا

١٧١٩: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' علاء بن میتب' حضرت ابوامامہ تیمی سے روایت ہے کہ میں (اپنے حج میں) جانوروں کو کرایہ پر دیا کرتا تھا لوگ کہتے تھے کہ تمہارا حج ادا نہیں ہوتا۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں ایک (ایسا) آدمی ہوں جو کہ حج میں (جانوروں سے) کرایہ کماتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ میرا حج درست نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تم احرام نہیں باندھتے' تلبیہ نہیں کہتے' طواف نہیں کرتے' عرفات سے واپس نہیں آتے اور کنکریاں نہیں مارتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ میں تمام کام کرتا ہوں (یعنی پورے طور پر مناسک حج ادا کرتا ہوں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر تو تمہارا حج درست ہے۔ ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جب تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے اسی طرح اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا﴾ نازل فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوا بھیجا اور یہ آیت کریمہ اس کو سنادی اور فرمایا تیرا حج درست ہے۔

١٧٢٠: محمد بن بشار' حماد بن مسعدہ' ابن ابی ذئب' عطاء بن ابی رباح' عبید بن عمیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابتداء میں لوگ زمانہ حج میں منیٰ' عرفہ اور ذوالمجاز کے بازاروں میں (خرید و) فروخت کرتے تھے اس کے بعد انہوں نے بحالت احرام فروخت کرنے پر تکلف یعنی اشکال کا اظہار کیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ﴾ نازل فرمائی۔ ابن ابی ذئب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے مصحف میں تلاوت فرماتے تھے۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ مَا كَانَ الْحَجُّ كَانُوا يَبِيعُونَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

۱۷۲۱: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب' عبید بن عمیر' حضرت احمد بن صالح نے ایک کلام کہا جس کا مفہوم یہ ہے کہ مولیٰ ابن عباس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں حج کے دوران لوگ خرید وفروخت کرتے تھے۔ پھر راوی نے ان کے قوال مواسم الحج تک ذکر کیا۔

بَاب فِي الصَّبِيِّ يَحُجُّ

باب: نابالغ کے حج کا بیان

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا فَمَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتِ امْرَأَةٌ فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ مِحَفَّتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.

۱۷۲۲: احمد بن حنبل' سفیان بن عیینہ' ابراہیم بن عقبہ' کریب' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روحا (نامی جگہ) میں تھے اتنے میں کچھ سوار ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام فرمایا اور دریافت فرمایا کہ کون حضرات ہیں؟ انہوں نے کہا مسلمان ہیں اس کے بعد ان حضرات نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سن کر ایک خاتون نے گھبرا کر اپنے بچے کے بازو پکڑ کر اس کو محفہ (گودی) سے باہر نکال دیا اور دریافت کیا یارسول اللہ اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور تمہیں اجر ملے گا۔

خلاصۃ الباب: عورت کے سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''ہاں'' کا مطلب یہ تھا کہ لڑکا اگرچہ نابالغ ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ حج میں جائے گا تو اسے نفلی حج کا ثواب ملے گا اور چونکہ تم اس بچے کو افعال حج سکھلاؤ گی' اس کی خبرگیری کروگی اور پھر یہ کہ تم ہی اس کے حج کا باعث بنوگی اس لئے تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی نابالغ حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط نہیں ہوگا اگر بالغ ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جائیں گے تو اسے دوبارہ پھر کرنا ہوگا' اسی طرح اگر غلام حج کرے تو اس کے ذمہ سے بھی فرض ساقط نہیں ہوتا' آزاد ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جانے کی صورت میں اس کے لئے دوبارہ حج کرنا ضروری ہوگا۔ ان کے برخلاف اگر کوئی مفلس حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا۔ مالدار ہونے کے بعد اس پر دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

بَاب فِي الْمَوَاقِيتِ

باب: احکامِ میقات

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا

۱۷۲۳: قعنبی' مالک (دوسری سند) احمد بن یونس' مالک' نافع' حضرت عبد

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا اور شام کے لوگوں کے لئے جحفہ کو اور نجد کے لوگوں کے لئے قرن کو میقات بنایا اور مجھے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۷۲۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَا وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا أَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ قَالَ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

۱۷۲۴: سلیمان بن حرب' حماد' عمرو' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن طاؤس دونوں سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات متعین فرمایا ان دونوں حضرات میں سے کسی نے کہا کہ یمن والوں کے لئے یلملم اور دوسرے نے کہا الملم البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ یہ مواقیت ان کے اپنے باشندوں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو کسی دوسرے مقام کے رہنے والے ہوں مگر وہ انہی مواقیت میں آ جائیں اور ان کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا بھی ہو اور جو ان مواقیت کے اندر رہنے والے ہوں تو ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ وہ وہیں سے احرام باندھیں جہاں سے چلیں۔ اور فرمایا کہ اہلِ مکہ' مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔ (یعنی انہیں میقات پر آنے کی ضرورت نہیں ہے)

۱۷۲۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافِيُّ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ أَفْلَحَ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

۱۷۲۵: ہشام بن بہرام المدائنی' المعافی بن عمران' افلح بن حمید' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا۔ (ذاتِ عرق مکہ کی مشرق کی جانب ایک مقام ہے)

۱۷۲۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ۔

۱۷۲۶: احمد بن محمد بن حنبل' وکیع' سفیان' یزید بن ابی زیاد' محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق (یعنی عراق کے لوگوں) کے لئے عقیق (ایک جگہ کا نام ہے) کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۷۲۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۲۷: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' عبد اللہ بن عبد الرحمن بن تحنس'

أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ أَيَّتُهُمَا قَالَ۔

یحییٰ بن ابی سفیان' ان کی دادی' حکیمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام (یعنی کعبہ شریف) تک حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے یا فرمایا کہ اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی یہ عبداللہ راوی کی طرف سے شک ہے (کہ اس طرح کہا کہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے یا اس طرح کہا کہ جنت اس کے لئے واجب ہو جائے گی)

۱۷۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَتَجِيءُ الْأَعْرَابُ فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ قَالَ وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ.

۱۷۲۸: ابو معمر عبداللہ بن عمرو بن ابی حجاج' عبدالوارث' عتبہ بن عبدالملک' زرارہ بن کریم' حضرت حارث بن عمرا لسہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف جمع تھے۔ اہلِ عرب آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ متبرک چہرہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ عراق کے لئے ذات عرق میقات مقرر فرمایا۔

مواقیت حج کی بابت کچھ وضاحت:

احرام کے معنی ہیں ''حرام کر دینا'' چونکہ حج کرنے والے پر کئی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس اظہار کے واسطے کہ اس وقت سے یہ چیزیں حرام ہو گئی ہیں ایک لباس جو صرف ایک چادر اور ایک تہبند ہوتا ہے بہ نیت حج پہنا جاتا ہے۔ جس کو احرام کہتے ہیں لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ احرام کا عمل اس وقت سے شروع ہوتا ہے جس وقت احرام پہننے کے بعد حج کی نیت کی جائے اور لبیک کہی جائے یا کوئی ایسا فعل کیا جائے جو تلبیہ (لبیک کہنے) کے مثل ہو جیسے (یعنی قربانی کا جانور) روانہ کرنا' ورنہ صرف احرام کا لباس پہننے پھرنے سے کوئی شخص محرم نہیں ہو سکتا۔

مواقیت...... میقات کی جمع ہے' میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ میں جانے والے احرام باندھتے ہیں اور مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے وہاں سے بغیر احرام آگے بڑھنا منع ہے۔

ذوالحلیفہ...... ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے جنوب میں تقریباً ۶ میل (۱۰ کلومیٹر) کے فاصلے پر واقع ہے اس کو ابیار علی بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام مدینہ اور مدینہ کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔

جحفہ...... ایک مقام کا نام ہے یہ مقام مکہ مکرمہ سے ۱۱۵ میل ۱۸۸ کلومیٹر کے فاصلے پر اور رابغ سے چند میل جنوب میں واقع

ہے یہ قریش کی تجارتی شاہراہ کا ایک اسٹیشن رہ چکا ہے اب غیر آباد ہے' یہ مقام شام ومصر کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔

نجد.....اصل میں تو ''بلند زمین'' کو کہتے ہیں۔ مگر اصطلاحی طور پر جزیرۃ العرب کے ایک علاقے کا نام ہے جو ''مملکت سعودی عرب'' کا ایک حصہ ہے۔ اس علاقے کو نجد غالباً اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سطح سمندر سے یہ علاقہ اچھا خاصا بلند ہے اس وقت جزیرۃ العرب کا سارا وسطی علاقہ جسے ''نجد'' کہا جاتا ہے۔ شمال میں بادیۃ الشام کے جنوبی سرے سے شروع ہو کر جنوب میں وادی الاواسر یا الربع الخالی تک اور عرضاً احساء سے حجاز تک پھیلا ہوا ہے' حکومت سعودی عرب کا دارالسلطنت ''ریاض'' نجد ہی کے علاقے میں ہے۔

قرن المنازل.....یہ ایک پہاڑی ہے جو مکہ سے تقریباً تیس میل (۴۸ کلومیٹر) جنوب میں تہامہ کی ایک پہاڑی ہے یہ پہاڑی یمن سے مکہ آنے والے راستے پر واقع ہے اس پہاڑی سے متصل سعدیہ نامی ایک بستی ہے۔ یہ یمن کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ ہندوستان سے جانے والے اس پہاڑی کے سامنے سے گزرتے ہیں اسلئے ہندوستان والوں کے لئے بھی یہی میقات ہے۔

ان مواقیت کے علاوہ ایک میقات ''ذات عرق'' ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ساٹھ میل (۹۷ کلومیٹر) کے فاصلے پر شمال مشرقی جانب عراق جانے والے راستے پر واقع ہے اور عراق کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔

اگر کوئی شخص (یعنی غیر مکی) حج وعمرہ کے ارادے کے بغیر میقات سے گزرے تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے احرام باندھے۔ جیسا کہ امام شافعی کا مسلک ہے' لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مسلک کے مطابق مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ خواہ حج وعمرہ کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ یعنی اگر کوئی غیر مکی شخص مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے خواہ وہ حج کے لئے جاتا ہو یا کسی اور غرض سے تو اس پر واجب ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر جائے احرام کے بغیر وہ مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حنفی مسلک کی دلیل آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ:

((لا یجاوز حد المیقات الا محرما))

''کوئی شخص (مکہ میں داخل ہونے کے لئے) میقات کے آگے بغیر احرام کے نہ بڑھے''۔

یہ حدیث اس بارے میں مطلق ہے اس میں حج وعمرہ کے ارادے کی قید نہیں ہے' پھر یہ کہ احرام اس مقدس ومحترم مکان یعنی کعبہ مکرمہ کی تعظیم واحترام کی غرض سے باندھا جاتا ہے۔ حج وعمرہ کیا جائے یا نہ کیا جائے لہٰذا اس حکم کا تعلق جس طرح حج وعمرہ کرنے والے سے ہے اسی طرح یہ حکم تاجر وسیاح وغیرہ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ ہاں جو لوگ میقات کے اندر ہیں ان کو اپنی حاجت کے لئے بغیر احرام مکہ میں داخل ہونا جائز ہے کیونکہ ان کو بار ہا مکہ مکرمہ میں آنا جانا پڑتا ہے۔ اس واسطے ان کے لئے ہر بار احرام کا واجب ہونا وقت وتکلیف سے خالی نہیں ہوگا' لہٰذا اس معاملے میں وہ اہل مکہ کے حکم میں داخل ہیں کہ جس طرح ان کے لئے جائز ہے کہ اگر وہ کسی کام سے مکہ مکرمہ سے باہر نکلیں اور پھر مکہ میں داخل ہوں تو بغیر احرام چلے آئیں اسی طرح میقات کے اندر والوں کو بھی احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

اور اگر لوگ میقات کے اندر مگر حدود حرم سے باہر رہتے ہوں تو ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر سے تا حد حرم ہے ان کو احرام باندھنے کے لئے میقات پر جانا ضروری نہیں ہے' اگرچہ وہ میقات کے قریب ہی کیوں نہ ہوں۔

جولوگ خاص میقات میں ہی رہتے ہوں ان کے بارے میں اس حدیث میں کوئی حکم نہیں ہوتا۔ لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو میقات کے اندر رہنے والوں کا ہے۔

اور حدودِ حرم سے باہر سے مواقیت تک جو زمین ہے اس میں جو جہاں رہتا ہے وہیں سے احرام باندھے یعنی میقات اور حدِ حرم کے درمیان جو لوگ رہنے والے ہیں وہ اپنے اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے چاہے وہ میقات کے بالکل قریب ہوں اور چاہے میقات سے کتنے ہی دور اور حدِ حرم کے کتنے ہی قریب ہوں۔

اہلِ مکہ یعنی اہلِ حرم مکہ سے احرام باندھیں جو لوگ خاص مکہ شہر میں رہتے ہیں وہ تو خاص مکہ ہی سے احرام باندھیں گے اور جو لوگ خاص مکہ شہر میں نہیں بلکہ شہر سے باہر مگر حدودِ حرم میں رہتے ہیں وہ حرم مکہ سے احرام باندھیں گے۔

بَابُ الْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

باب: حائضہ عورت حج کا احرام باندھے

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ فَتُهِلَّ

۱۷۲۹: عثمان بن ابی شیبہ‘ عبدۃ‘ عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن القاسم‘ القاسم‘ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (حضرت ابوبکر کی بیوی کے ہاں ایک لڑکا) محمد بن ابوبکر مقام شجرہ میں پیدا ہوا اور وہ حالتِ نفاس میں چلی گئیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اسماء سے کہہ دو کہ وہ غسل کر لے اور (حج کا) احرام باندھ لے۔

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ فِي حَدِيثِهِ حَتَّى تَطْهُرَا وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عِيسَى عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عِيسَى كُلَّهَا۔

۱۷۳۰: محمد بن عیسیٰ‘ اسماعیل بن ابراہیم‘ ابومعمر‘ مروان بن شجاع‘ خصیف‘ حضرت عکرمہ‘ مجاہد‘ عطاء‘ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حائضہ یا نفاس والی عورت جب (حج کرنے کے لئے) میقات پر آئیں تو وہ غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور حج کے تمام ارکان علاوہ طواف مکمل کریں۔ ابومعمر نے یہ اضافہ کیا کہ یہاں تک کہ وہ پاک ہوں ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کو بیان نہیں کیا بلکہ اس طرح کہا عطاء‘ ابن عباس‘ نیز ابن عیسیٰ نے لفظ کُلَّهَا بھی بیان نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب : ایک متفق علیہ حدیث مبارکہ سے میں نے چاہا کہ اس مسئلہ کی بابت مزید تفصیل درج کر دوں کیونکہ یہ مسئلہ ہماری ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ روزِ ازل ہی سے چلا آ رہا ہے اور تا آخر رہے گا اس لئے نسبتاً مفصل بیان کرنا پڑ رہا ہے:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ

اٰدَمَ فَافْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرِیْ

(متفق علیه) صحیح البخاری' کتاب الحیض' باب کیف کان بدؤ الحیض' ح ۲۹٤۔

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حج کے لئے) روانہ ہوئے تو ہم (لبیک کہتے وقت) صرف حج کا ذکر کرتے تھے بعض حضرات نے یہ معنی لکھے ہیں کہ ہم صرف حج کا قصد کرتے تھے یعنی مقصود اصلی حج تھا عمرہ نہیں تھا' لہٰذا عمرہ کا ذکر نہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عمرہ نیت میں بھی نہیں تھا) پھر جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میرے ایام شروع ہو گئے' چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں (اس خیال سے) رو رہی تھی کہ (حیض کی وجہ سے میں حج نہ کر پاؤں گی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری کیفیت دیکھ کر) فرمایا کہ ''شاید تمہارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟'' میں نے عرض کیا کہ ''ہاں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقرر فرما دیا ہے (اس کی وجہ سے رونے اور مضطرب ہونے کی کیا ضرورت ہے) تم بھی وہی افعال کرو جو حاجی کرتے ہیں۔ ہاں جب تک پاک نہ ہو جاؤ (یعنی ایام ختم نہ ہو جائیں اور اس کے بعد نہا نہ لو) اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (اور نہ سعی کرنا کیونکہ سعی طواف کے بعد ہی صحیح ہوتی ہے)''۔

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب: بوقت احرام خوشبو لگانا

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِإِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

۱۷۳۱: قعنبی' احمد بن یونس' مالک' عبدالرحمن بن القاسم' القاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد طواف سے پہلے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۱۷۳۲: محمد بن صباح' اسماعیل بن زکریا' الحسن بن عبیداللہ' ابراہیم' الاسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (انہوں نے فرمایا) گویا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں یا مشک کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے ہوتے تھے (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خوشبو احرام کی حالت سے قبل لگائی تھی)

احرام میں خوشبو لگانے کا مسئلہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ کرتے تو احرام باندھنے سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر خوشبو احرام سے پہلے

لگائی جائے اور اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ خوشبو کا احرام کے بعد استعمال کرنا ممنوعات احرام سے ہے نہ کہ احرام سے پہلے۔ چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ اور حضرت امام احمدؒ کا مسلک بھی یہی ہے کہ احرام کے بعد خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے احرام سے پہلے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ کے ہاں احرام سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے۔

بقرعید کے روز (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) حاجی مزدلفہ سے منیٰ میں آتے ہیں اور وہاں رمی جمرۂ عقبہ (جمرۂ عقبہ پر کنکر مارنے) کے بعد احرام سے نکل آتے ہیں یعنی وہ تمام باتیں جو حالت احرام میں منع تھیں اب جائز ہو جاتی ہیں البتہ رفث (یعنی جماع کرنا یا عورت کے سامنے جماع کا ذکر اور شہوت انگیز باتیں کرنا) جائز نہیں۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس جملہ کی مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام سے نکل آتے یعنی مزدلفہ سے منیٰ آ کر رمی جمرہ عقبہ سے فارغ ہو جاتے لیکن ابھی تک مکہ آ کر طواف افاضہ نہ کر چکے ہوتے تو میں اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی۔

بَاب التَّلْبِيدِ

۱۷۳۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

۱۷۳۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ۔

باب: سر کے بال جمانے کا بیان

۱۷۳۳: سلیمان بن داؤد ابن وہب یونس ابن شہاب سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لبیک کہتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال جمے ہوئے تھے۔

۱۷۳۴: عبیداللہ بن عمر عبدالاعلیٰ محمد بن اسحٰق نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد سے اپنے سر کے بال جمائے۔

بَاب فِي الْهَدْيِ

۱۷۳۵ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ الْمَعْنَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةُ فِضَّةٍ قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ بُرَةٌ مِنْ

باب: ہدی کا بیان

۱۷۳۵: النفیلی محمد بن سلمہ محمد بن اسحٰق محمد بن المنہال یزید بن زریع ابن اسحٰق عبداللہ ابن ابی نجیح مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (صلح) حدیبیہ کے سال ہدی کے لئے کئی اُونٹ لے گئے ان اُونٹوں میں ایک اُونٹ ابوجہل کا تھا جس کے سر میں چاندی کا ایک چھلا پڑا ہوا تھا ابن منہال کا بیان ہے کہ سونے کا چھلا تھا۔ نفیلی کہتے ہیں کہ یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو جلانے کے لئے کیا تھا۔

ذَهَبٍ زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ۔

بَاب فِي هَدْيِ الْبَقَرِ

باب: گائے' بیل کے ہدی ہونے کا بیان

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً۔

۱۷۳۶: ابن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' زوجہ رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کی جانب سے حجۃ الوداع میں ایک گائے ذبح فرمائی۔

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ عَمَّنْ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ۔

۱۷۳۷: عمرو بن عثمان' محمد بن مہران الرازی' الولید' الاوزاعی' یحییٰ بن ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُن ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے کہ جنہوں نے عمرہ کیا تھا' ایک گائے ذبح فرمائی۔

بَاب فِي الْإِشْعَارِ

باب: احکامِ اشعار

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

۱۷۳۸: ابوالولید طیالسی' حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' ابوحسان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ذوالحلیفہ میں ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ طلب کیا اور اس کا اشعار کیا (یعنی اُونٹ کی دائیں جانب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہان سے چیر دیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا کر اس کا خون نکالا اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکا دیئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے اور مقام بیداء پہنچ کر حج کا تلبیہ کہا۔

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَى أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَمَّامٌ قَالَ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد

۱۷۳۹: مسدد' یحییٰ' شعبہ کی روایت ابوالولید کی روایت جیسی ہے البتہ اس روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ امام ابوداؤد نے فرمایا ہمام کی روایت میں سَلَتَ الدَّمَ بِإِصْبَعِهِ کے الفاظ ہیں یعنی اُنگلی سے دبا کر خون نکالا۔ نیز فرمایا کہ یہ حدیث صرف بصرہ کے حضرات کے سنن

هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ الَّذِی تَفَرَّدُوا بِهِ۔

میں سے ہے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ۔

۱۷۴۰: عبدالاعلیٰ بن حماد‘ سفیان بن عیینہ‘ زہری‘ عروہ‘ حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (صلح) حدیبیہ کے سال نکلے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) ذوالحلیفہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کی تقلید کی (یعنی حج میں جو جانور مکہ مکرمہ ذبح کرنے کے لئے روانہ کیا جاتا ہے اس جانور کے گلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لٹکایا) اور (اسی طرح) ہدی کا اشعار کیا۔ اس کے بعد احرام باندھا۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْدَى غَنَمًا مُقَلَّدَةً۔

۱۷۴۱: ہناد‘ وکیع‘ سفیان‘ منصور‘ اعمش‘ ابراہیم‘ اسود‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم متعدد بکریاں ہدی کے طور پر لے گئے جن کی گردن میں کچھ لٹکایا گیا تھا۔

اشعار اور تقلید کا مسئلہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کے لئے چلے اور ذوالحلیفہ کو جو اہل مدینہ کا میقات ہے پہنچے تو نماز پڑھنے کے بعد اس اونٹنی کو طلب فرمایا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور ہدی اپنے ساتھ لے چلے تھے۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوہان کے داہنے پہلو میں نیزہ مارا جب اس سے خون بہنے لگا تو اسے پونچھ دیا اور پھر اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈال دیا اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علامت مقرر فرما دی کہ یہ ہدی کا جانور ہے تاکہ لوگ جب اس نشانی وعلامت کے ذریعہ یہ جانیں کہ یہ ہدی ہے تو اس سے کوئی تعرض نہ کریں اور قذاق وغیرہ اسے غائب نہ کر دیں اور اگر یہ جانور راستہ بھٹک جائے تو لوگ اسے اس کی جگہ پہنچا دیں۔ ایامِ جاہلیت میں لوگوں کا یہ شیوہ تھا کہ جس جانور پر ایسی کوئی علامت نہ دیکھتے اسے ہڑپ کر جاتے تھے اور جس جانور پر یہ علامت ہوتی تھی اسے چھوڑ دیتے تھے چنانچہ شارع اسلام نے بھی اس طریقہ کو مذکورہ بالا مقصد کے تحت جائز رکھا۔

اب اس فقہی مسئلہ کی طرف آیئے جمہور ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ اشعار یعنی جانور کو اس طرح زخمی کرنا سنت ہے لیکن غنم یعنی بکری‘ دنبہ اور بھیڑ میں اشعار کو ترک کر دینا چاہئے کیونکہ یہ جانور بہت کمزور ہوتے ہیں ان جانوروں کے لئے صرف تقلید یعنی گلے میں ہار ڈال دینا کافی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تقلید تو مستحب ہے لیکن اشعار مطلقاً مکروہ ہے خواہ بکری و چھترہ ہو یا اونٹ وغیرہ۔ علماء حضرت امام اعظمؒ کے ارشاد کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ حضرت امام اعظمؒ مطلق طور پر اشعار کی کراہت کے قائل نہیں تھے بلکہ انہوں نے صرف اپنے زمانے کے لئے اشعار کو مکروہ قرار دیا تھا کیونکہ اس لوگ اس مقصد کے لئے ہدی کو بہت زیادہ زخمی کر دیتے تھے جس سے زخم کے سرایت کر جانے کا خوف ہوتا تھا۔

باب تَبْدِيلِ الْهَدْيِ

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ خَالُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُودِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَهْدَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيبًا فَأُعْطِيَ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَهْدَيْتُ نَجِيبًا فَأُعْطِيتُ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ أَفَأَبِيعُهَا وَأَشْتَرِي بِثَمَنِهَا بُدْنًا قَالَ لَا انْحَرْهَا إِيَّاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لِأَنَّهُ كَانَ أَشْعَرَهَا۔

باب: ہدی کے تبدیل ہوجانے کا بیان

۱۷۴۲: نفیلی، محمد بن سلمہ، ابی عبدالرحیم، خالد بن ابی یزید، محمد بن سلمہ کے ماموں، حجاج بن محمد، جہم بن الجارود، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بختی اُونٹ (یعنی خراسانی اُونٹ جو کہ بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے) ہدی کیا۔ اس کے بعد اس اُونٹ کی تین سو دینار قیمت لگ گئی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ایک بختی اُونٹ ہدی کیا، اب مجھے اس کے تین سو دینار مل رہے ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائیں تو میں اس اُونٹ کو فروخت کر کے ایک اُونٹ ہدی کے لئے خرید لوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اسی اُونٹ ہی کو نحر کرو ابوداؤد نے فرمایا یہ اس لئے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس اُونٹ کا اشعار کر چکے تھے۔

باب مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَأَقَامَ

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ C قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ U يُهْدِي مِنْ

باب: جس شخص نے اپنی ہدی روانہ کر دی اور خود وہیں رہا

۱۷۴۳: عبداللہ بن مسلمہ، قعنبی، افلح بن حمید، القاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹوں کے قلائد (یعنی گلے کی رسی وغیرہ) کو (اپنے ہاتھوں) سے بٹا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا اشعار کیا اور دو قلادے ان کے گلے میں لٹکائے پھر ان کو بیت اللہ شریف کی طرف بھیج دیا اور آپ ﷺ خود مدینہ منورہ میں رہے اور کوئی چیز جو کہ آپ ﷺ پر حلال تھی وہ حرام نہیں ہوئی۔

۱۷۴۴: یزید بن خالد رملی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی کے جانور بھیجتے۔ میں ان جانوروں کے قلائد (گلے میں ڈالنے کے لئے) بٹ دیا کرتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشیاء سے پرہیز نہ کرتے کہ جن اشیاء

الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

سے احرام والا پرہیز کرتا ہے۔

۱۷۴۵۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا وَلَا حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا قَالَا قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَدْيِ فَأَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدِي مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

۱۷۴۵: مسدد' بشر بن مفضل' ابن عون' قاسم بن محمد' ابراہیم' لیکن ان کو یاد نہیں رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانور روانہ فرمائے میں نے ان جانوروں کے قلائد اپنے پاس موجود روئی سے اپنے ہاتھ سے بٹ کر دیئے پھر صبح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حلال (ہونے کی حالت میں) اُٹھے وہ کام کر کے جو کہ حلال شخص اپنی اہلیہ سے کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ان جانوروں کو بطور ہدی بھیجنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ پر احرام کے احکام جاری نہیں ہوئے کہ احرام کی حالت میں وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں وہ آپ ﷺ پر حرام ہوگئی ہوں' یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لئے کہی کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں سنا تھا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ جو شخص خود حج کو نہ جائے اور اپنی طرف سے ہدی مکہ بھیجے تو اس پر وہ تمام چیزیں کہ جو محرم پر حرام ہو جاتی ہیں اس وقت تک کے لئے حرام ہو جاتی ہیں جب تک کہ اس کی ہدی حرم میں نہ پہنچ جائے اور ذبح نہ ہو جائے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تردید کی ہے۔

بَاب فِي رُكُوبِ الْبُدْنِ

باب: ہدی کی سواری پر سوار ہونا

۱۷۴۶۔حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

۱۷۴۶: قعنبی' مالک' ابی الزناد' الاعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ ہدی کا اُونٹ ہانک رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا (یہ تو) ہدی کا اُونٹ ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے آپ ﷺ نے یہ جملہ دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا۔

۱۷۴۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ

۱۷۴۷: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے

فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا.

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم مجبور ہو (ہدی کے جانور پر) شریفانہ سوار ہو جاؤ یہاں تک کہ تمہیں دوسری سواری ملے۔

ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ:

اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ آیا ہدی پر سوار ہونا جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سوار ہونے کی صورت میں ہدی کو کوئی ضرر نہ پہنچے تو اس پر سوار ہونا جائز ہے' لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ اگر ضرورت و مجبور ہو تو ہدی پر سوار ہوا جا سکتا ہے ورنہ نہیں' لہٰذا جن روایتوں میں ہدی پر سوار ہونے کا مطلق طور پر جواز ملتا ہے وہ روایتیں ضرورت و مجبوری پر محمول ہیں۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ

باب: اگر ہدی' اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جائے

۱۷۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔

۱۷۴۸: محمد بن کثیر' سفیان' ہشام' انکے والد حضرت ناجیہ الاسلمی' سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کے ہمراہ ہدی روانہ فرمائیں پھر ارشاد فرمایا ان میں سے اگر کوئی (ہدی) مرنے کے (یا ہلاک) ہونے کے قریب ہو جائے تو اس کو نحر کر دو اس کے بعد اس کے کھر کو اس کے خون میں رنگ دو پھر اس کو لوگوں کیلئے چھوڑ دے (یعنی فقراء کو اسکے کھانے سے منع نہ کرو)

۱۷۴۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فُلَانًا الْأَسْلَمِيَّ وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُهُ

۱۷۴۹: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد (دوسری سند) مسدد' عبد الوارث اور یہ حدیث مسدد کی ابی التیاح سے ہے' موسیٰ بن سلمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں اسلمی (صحابی) کو ہدی کے اٹھارہ اُونٹ دے کر روانہ فرمایا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی جانور گر جائے (یعنی چلنے' پھرنے سے عاجز ہو جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو نحر کر دینا پھر اس کے جوتے (یعنی کھر) کو اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر مُہر یا نشان لگا دینا اور نہ تو تم اس (جانور) کا گوشت کھانا ار نہ تمہارے احباب میں سے کوئی کھائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سند اور مفہوم کا صحیح کرنا تم لوگوں کیلئے کافی ہے۔

وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ رُفْقَتِكَ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الْإِسْنَادَ وَالْمَعْنَى كَفَاكَ.

راستہ میں قریب المرگ ہونے والی ہدی کا مسئلہ:

جوتیوں کو خون میں رنگ کر اونٹ کے کوہان پر نشان لگا دینے کے لئے آپ ﷺ نے اس لئے فرمایا تاکہ راستہ چلنے والے یہ جان لیں کہ یہ ہدی ہے اس طرح اس کا گوشت جو فقراء و مساکین ہوں وہ تو کھالیں اور اغنیاء اس سے اجتناب کریں کیونکہ اس کا گوشت کھانا اغنیاء پر حرام ہے۔

آخر میں آپ ﷺ نے اس کی ہدایت فرمادی کہ اس اونٹ کو ذبح کر کے وہیں چھوڑ دینا' اس کا گوشت نہ تم خود کھانا اور نہ اپنے رفقاء سفر کو کھانے دینا خواہ فقراء و مساکین ہوں یا اغنیاء۔ ان کو ہر حال میں ان کا گوشت کھانے سے منع اس لئے کیا کہ کہیں یہ لوگ اپنی ماندگی کا کوئی بہانہ کر کے اپنے کھانے کے لئے کوئی اونٹ ذبح نہ کر ڈالیں۔

اب یہ بات محل اشکال بن سکتی ہے کہ ایسی صورت میں کہ گوشت کھانے سے خود محافظ کو بھی منع کیا جا رہا ہے اور اس کے رفقاء قافلہ کو بھی' تو پھر اس کا گوشت کا مصرف کیا ہوگا؟ ظاہر ہے کہ اس طرح وہ گوشت یوں ہی ضائع ہوگا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ گوشت ضائع نہیں ہوگا بلکہ جہاں وہ اونٹ ذبح ہوگا وہاں آس پاس کے رہنے والے اسے اپنے استعمال میں لے آئیں گے یا قافلے تو آتے جاتے ہی رہتے ہیں ان کے بعد جو قافلہ وہاں سے گزرے گا وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

بہر کیف راستے میں جو ہدی قریب المرگ ہو جائے اور اس کو ذبح کر دیا جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جو حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا گوشت اغنیاء اور اہل قافلہ کے لئے کھانا درست نہیں ہے لیکن اس بارے میں فقہی تفصیل ہے جس کو ملتقی الابحر اور درمختار میں یوں نقل کیا گیا ہے کہ (۱) اگر ہدی واجب ہو اور وہ راستہ میں قریب المرگ ہو جائے یا ایسی عیب دار ہو کہ اس کی قربانی جائز نہ ہوتی ہو تو اس کے بجائے دوسری ہدی روانہ کرے' پہلی ہدی کو چاہے تو ذبح کر کے خود کھالے یا دوسروں کو کھلا دے اور جو چاہے کرے۔ (۲) اگر ہدی نفل ہو اور مرنے کے قریب ہو تو اس کو ذبح کر لے اور جوتیاں (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہوں) اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر نشان کر دے اور اس کے گوشت میں سے نہ مالک کھائے اور نہ اغنیاء کھائیں۔ (۳) جو ہدی منزل مقصود پر پہنچ کر ذبح ہوں اس کے بارہ میں اسی فصل کی آخری حدیث کی تشریح میں بتایا گیا ہے کہ نفل تمتع اور قران کی ہدی اور قربانی کے گوشت میں سے مال کو کھانا مستحب ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے قسم کے ہدی کے گوشت میں سے مالک کو کھانا درست نہیں ہے۔

آخر میں ایک بات اور جان لیجئے کہ مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں بعض شارحین سے کچھ چوک ہو گئی ہے کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ حدیث میں گوشت نہ کھانے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ اس ہدی سے متعلق ہے جسے اپنے اوپر واجب کیا گیا ہو جیسے نذر کی ہدی اور اگر ہدی نفل ہو تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے' لہٰذا ان شارحین سے راستہ کی اس ہدی کو منزل مقصود پر پہنچ کر ذبح ہونے والی ہدی پر قیاس کر کے یہ بات لکھ دی ہے حالانکہ یہ بات حدیث کے منشاء و حقیقت کے خلاف ہے۔ یہاں اختتام جلد اوّل پہ محسوس کیا کہ حج کے کچھ مسائل اور ادائیگی حج کا مختصراً کچھ طریقہ کار بیان کر دیا جائے تاکہ باب کی متفرق احادیث کی تفہیم میں سہولت ہو۔

حج کے کچھ مسائل اور ادائیگی حج کا طریقہ:

اگرچہ احادیث کی تشریح میں کافی مسائل بیان کئے جا چکے ہیں مگر ابوداؤد جلد اوّل (مترجم) کے اختتام پر کچھ مناسب ہے کہ کچھ اور مسائل یکجا طور پر ذکر کر دیئے جائیں اور حج کی ادائیگی کا طریقہ بھی بیان کر دیا جائے۔

حج میں چار چیزیں فرض ہیں (۱) احرام (۲) عرفہ کے دن وقوف عرفات (۳) طواف الزیارت (۴) ان فرائض میں ترتیب کا لحاظ

یعنی احرام کو وقوف عرفات پر اور وقوف عرفات کو طواف الزیارت پر مقدم کرنا۔

واجبات حج یہ ہیں: وقوف مزدلفہ صفاو مروہ کے سعی، رمی جمار، آفاقی کے لئے طواف قدوم، حلق یا تقصیر، احرام میقات سے باندھنا، غروب آفتاب تک وقوف عرفات، طواف حجر اسود سے شروع کرنا (بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے) طواف کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا، طواف پیادہ پا کرنا بشرطیکہ کوئی عذر لاحق نہ ہو، طواف باطہارت کرنا، طواف میں ستر ڈھانکنا، سعی کی ابتداء صفا سے کرنا، سعی پاپیادہ کرنا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، قارن اور متمتع کو بکری یا اس کی مانند جانور ذبح کرنا، ہر سات شوط یعنی ایک طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، رمی حلق اور قربانی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بایں طور کہ پہلے رمی کی جائے پھر قربانی پھر حلق اور پھر طواف زیارت کی جائے، طواف الزیارۃ ایام نحر میں کرنا، طواف اس طرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آ جائے، سعی طواف کے بعد کرنا حلق حرم اور ایام نحر میں کرنا، وقوف عرفہ کے بعد ممنوعات احرام مثلاً جماع وغیرہ سے اجتناب، نیز وہ چیزیں بھی واجبات حج میں شامل ہیں، جن کو ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ ان چیزوں کے علاوہ اور سب حج کے مستحبات اور آداب میں سے ہیں۔

غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے، والدین کی فرمانبرداری سے حج فرض تو اولیٰ ہے لیکن حج نفل اولیٰ نہیں ہے بلکہ والدین کی فرمانبرداری ہی حج نفل سے افضل ہے۔ سرائے بنانا حج نفل سے افضل ہے۔ البتہ صدقہ کے بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ بعض تو صدقہ کو افضل کہتے ہیں اور بعض حج نفل کو افضل کہا ہے، تاہم بزازیہ میں ہے کہ حج نفل کی فضیلت ہی کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ حج میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور جسمانی مشقت بھی ہوتی ہے جب کہ صدقہ میں صرف مال خرچ ہوتا ہے۔ جس حج میں وقوف عرفات جمعہ کے دن ہو وہ حج ستر حجوں پر فضیلت رکھتا ہے اور اس حج میں ہر شخص کی بلاواسطہ مغفرت ہوتی ہے، اس بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ آیا حج کی وجہ سے کبیرہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں یا نہیں؟ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ساقط ہو جاتے ہیں جس طرح کہ جب کوئی حربی کافر اسلام قبول کرتا ہے تو اسکے سب گناہ ساقط ہو جاتے ہیں، لیکن بعض حضرات کا یہ قول ہے کہ حج کی وجہ سے حقوق اللہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے جس طرح کہ جب کوئی ذمی کافر اسلام قبول کر لیتا ہے تو اسکے ذمہ سے حقوق اللہ تو ساقط ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد ساقط نہیں ہوتے۔

حج کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حج کی سعادت عظمیٰ کی توفیق بخشے اور وہ حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ پہلے وہ اپنی نیت کو درست کرے کہ اسکے پیش نظر محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ادائیگی فرض ہو، کوئی دنیاوی غرض یا نام و نمود کا کوئی ہلکا سا تصور بھی نہ ہو ورنہ سب محنت اکارت جائیگی، پھر اپنے ماں باپ سے اجازت لے کر اعزہ و احباب کے ساتھ رخصت ہو کر، سب سے معافی تلافی کر کے اپنے وطن سے کم از کم ایسے وقت روانہ ہو کہ مکہ مکرمہ میں ساتویں ذی الحجہ سے پہلے پہنچ جائے اور ساتویں تاریخ کا خطبہ سن سکے جب میقات پر پہنچے (ہندوستان کی میقات یلملم ہے) تو احرام باندھے، اگر مفرد ہو تو صرف حج کا، قارن ہو تو حج و عمرہ دونوں کا اور متمتع ہو تو صرف عمرہ کا احرام باندھے، مستحب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے ہاتھ پاؤں کے ناخن کٹوائے، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرے، حجامت بنوائے، اگر سر منڈانے کی عادت ہو تو سر منڈائے ورنہ بال درست کرائے اور ان میں کنگھی کرے اگر بیوی ہمراہ ہے تو صحبت کرے، پھر وضو کرے یا نہائے لیکن نہانا افضل ہے اسکے بعد احرام کا لباس پہنے یعنی ایک لنگی باندھے اور ایک چادر اس طرح اوڑھے کہ سر کھلا رہے، یہ دونوں کپڑے نئے ہوں تو افضل ہے ورنہ صاف دھلے ہوئے ہونے چاہئیں، اگر کسی کے پاس دو کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک ایسا کپڑا لپیٹ لینا بھی جائز ہے جس سے ستر پوشی ہو جائے پھر خوشبو لگائے، اسکے بعد نیت کرے، اگر قران کا ارادہ ہو تو اس طرح کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اگر تمتع کا ارادہ ہو تو یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اور اگر افراد کا ارادہ رکھتا ہو تو اس طرح کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اگر نیت کے مذکورہ بالا الفاظ زبان سے ادا نہ کئے جائیں بلکہ دل ہی میں نیت کر لی جائے تو بھی جائز ہے، نیت کے بعد لبیک کہے حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ لبیک کہتے ہی محرم ہو

جائے گا' لبیک کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ان الفاظ میں کمی نہ کی جائے ہاں زیادتی جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں جن کے اضافہ میں کوئی حرج نہیں ہے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ بعد ازاں اکثر اوقات بآوازِ بلند لبیک کہتا رہے خصوصاً نماز کے بعد خواہ فرض ہو خواہ نفل نماز صبح کے وقت' باہم ملاقات کے' بلندی پر چڑھتے یا نشیب میں اترتے وقت' غرضیکہ یہ سفر حج چونکہ نماز کے حکم میں ہے کہ جس طرح نماز میں ہر حالت کی تبدیلی پر تکبیر کہی جاتی ہے اس طرح اس سفر میں ہر حالت کی تبدیلی کے وقت لبیک کہنی چاہئے! احرام باندھ لینے کے بعد ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے جو حالت احرام میں ممنوع ہیں مثلاً سلے ہوئے کپڑے جیسے کرتہ' انگرکھا' پاجامہ' فرغل' جبہ' قبا' بارانی موزہ' دستانہ اور ٹوپی وغیرہ نہ پہنے جائیں' جو کپڑے رنگ دار خوشبو جیسے زعفران وغیرہ میں رنگے ہوئے ہوں وہ بھی استعمال نہ کئے جائیں ہاں دھلنے کے بعد کہ جس سے خوشبو نہ آتی ہو استعمال کرنا جائز ہے' سر اور منہ کسی چیز سے نہ ڈھانکا جائے' جوئیں نہ ماری جائیں' بیوی سے نہ تو صحبت کی جائے اور نہ ان چیزوں کا ارتکاب کیا جائے جو جماع کا باعث بنتی ہیں مثل بوسہ لینا' شہوت کے ساتھ عورت کو ہاتھ لگانا یا اس کے سامنے فحش باتیں یا جماع کا ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ! فسق و فجور سے پرہیز کیا جائے کسی کے ساتھ جنگ و جدل سے گریز کیا جائے' صحرائی وحشی جانوروں کا شکار نہ کیا جائے حتیٰ کہ کوئی محرم نہ تو شکار کی طرف اشارہ کرے اور نہ شکار میں کسی کی اعانت کرے' ہاں دریائی جانوروں مثلاً مچھلی کا شکار درست ہے' خوشبو کا استعمال نہ کیا جائے' ناخن نہ کٹوائے جائیں' سر داڑھی بلکہ تمام بدن کے بال نہ کتروائے جائیں نہ منڈوائے جائیں اور نہ اُکھاڑے جائیں' سر و داڑھی کے بالوں کو خطمی سے نہ دھویا جائے البتہ محرم نہا سکتا ہے' حمام میں داخل ہو سکتا ہے' گھر اور کجاوہ کے سایہ میں بیٹھ سکتا ہے' ہمیانی (یعنی روپیہ رکھنے والی تھیلی) کمر میں باندھ سکتا ہے اور اپنے دشمن سے دفاعی لڑائی لڑ سکتا ہے! احرام کی حالت میں جن جانوروں کو مارنا جائز ہے اور جن کے مارنے کی وجہ سے بطور جزاء دم لازم ہوتا ہے نہ صدقہ وہ یہ ہیں: کوا' چیل' سانپ' بچھو' چوہا' چیچڑی' کچھوا' بھیڑیا' گیدڑ' پتنگا' مکھی' چیونٹی' گرگٹ' بھڑ' مچھر' حملہ آور درندہ اور موذی جانور۔

جب مکہ مکرمہ قریب آ جائے تو غسل کرے کہ یہ مستحب ہے پھر دن میں کسی وقت باب المعلی سے مکہ میں داخل ہو اور اپنی قیام گاہ پر سامان وغیرہ رکھ کر سب سے پہلے مسجد حرام کی زیارت کرے' مستحب یہ ہے کہ مسجد حرام میں لبیک کہتا ہوا اور باب السلام سے داخل ہو اور اس وقت نہایت خشوع و خضوع کی حالت اپنے اوپر طاری کرے اور اس مقدس مقام کی عظمت و جلالت کے تصور دل میں رکھے اور کعبہ کے جمال دلربا پر نظر پڑتے ہی جو کچھ دل چاہے اپنے پروردگار سے طلب کرے پھر تکبیر و تہلیل کہتا ہوا حمد و صلوٰۃ پڑھتا ہوا حجر اسود کے سامنے آئے اور اس کو بوسہ دے اور بوسہ کے وقت اپنے دونوں ہا ر کو اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں اگر اژدھام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے اگر ں مکن نہ ہو تو کسی لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر دونوں ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لے' حجر اسود کے استلام کے بعد حجر اسود کے پاس ہی سے اپنی داہنی جانب سے طواف قدوم شروع کرے' طواف میں سات شوط (چکر) کرے' اور ہر شوط کو حجر اسود ہی پر ختم کرے اور ہر شوط ختم کرنے کے بعد مذکورہ بالا طریقے سے حجر اسود کا استلام اور تکبیر و تحلیل کرے طواف میں حطیم کو بھی شامل کرے' طواف میں اضطباع کرے اور پہلے تین شوطوں میں رمل کرے نیز ہر شوط میں رکن یمانی کا بھی استلام کرے مگر اس کے استلام میں اس کو چومنا نہیں چاہئے طواف ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم کے قریب پڑھے' یہ نماز حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اگر اژدہام کی وجہ سے اس نماز کو مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد حرام میں جہاں بھی چاہے پڑھ لے اس نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ کی قرأت کرے' اور دعا میں جو چاہے اللہ سے مانگے' اس کے بعد چاہ زمزم پر آئے اور زمزم کا پانی پیٹ بھر کر پئے' پھر مقام ملتزم میں آئے اور حجر اسود کا استلام کرے اور حمد و صلوٰۃ پڑھے اور تکبیر و تہلیل کرے اور اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے (مفرد کے لئے تو بہتر یہی ہے کہ وہ طواف زیارت کے بعد سعی کرے لیکن اگر طواف قدوم ہی کے بعد کرے کوئی حرج نہیں ہے) سعی کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد حرام سے باہر نکل کر صفا کی طرف آئے اور جو صفا پر چڑھے تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور تکبیر و تہلیل کرے' درود پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے پھر صفا سے مروہ کی طرف اپنی چال کے ساتھ چلے مگر جب وادی بطن پہنچے تو حدلیلین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے اور پھر جب مروہ پر چڑھے تو وہی مروہ پر اور ہر شوط میں میلین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے' یہ بات ذہن میں رہے کہ سعی سے پہلے طواف کرنا ضروری ہے اگر کسی نے طواف سے پہلے سعی کر لی تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ طواف

کے بعد پھر دوبارہ سعی کرے۔ یہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ اس سعی' وقوف عرفات' وقوف مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے طہارت (پاکی) شرط نہیں ہے لیکن اولی ضرور ہے جب کہ طواف کے لئے طہارت شرط ہے۔ نیز طواف و سعی کے وقت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ جب سعی سے فارغ ہو جائے تو مسجد حرام میں جا کر دو دو رکعت نماز پڑھے جو بہتر ہے واجب نہیں ہے بعد ازیں مکہ میں ٹھہرا رہے اور اس کے دوران نفل طواف جس قدر ہو سکے کرتا رہے' مگر نفل طواف کے درمیان رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے' پھر ساتویں ذی الحجہ کو مسجد حرام میں خطبہ سنے' اس خطبہ میں جو ظہر کی نماز کے بعد ہوتا ہے امام حج کے احکام و مسائل بیان کرتا ہے' پھر اگر احرام کھول چکا ہو تو آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہو جائے' اگر ظہر کی نماز پڑھ کر منیٰ میں پہنچے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں' رات منیٰ میں گزارے اور عرفہ کے روز یعنی نویں تاریخ کو فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد عرفات جائے' اگر کوئی آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں نہ جائے بلکہ نویں کو عرفات پہنچ جائے تو بھی جائز ہے مگر یہ خلاف سنت ہے۔ عرفات میں بطن عرفہ کے علاوہ جس جگہ چاہے اترے لیکن جبل عرفات کے نزدیک اترنا افضل ہے پھر اسی دن زوال آفتاب کے بعد غسل کرے (جو سنت ہے) اور عرفات میں وقوف کرے (جو فرض ہے اور جس کے بغیر حج ہی نہیں ہوتا) امام جو خطبہ دے اسے سنے اور امام کے ساتھ بشرط احرام ظہر و عصر کی نماز ایک وقت میں پڑھے اور جبل رحمت کے پاس کھڑا ہو کر نہایت خشوع و خضوع اور تذلل و اخلاص کے ساتھ تکبیر و تہلیل کرے' تسبیح پڑھے' اللہ کی ثنا کرے' آنحضرتؐ پر درود بھیجے اور اپنے تمام اعزہ و احباب کے لئے استغفار کرے اور تمام مقاصد دینی و دنیوی کے لئے دعا مانگے' پھر غروب آفتاب کے بعد امام کے ہمراہ مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور راستہ میں استغفار' لبیک' حمد و صلوٰۃ اور اذکار میں مشغول رہے مزدلفہ پہنچ کر امام کے ہمراہ مغرب و عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے اور رات میں وہیں رہے کیونکہ رات میں وہاں رہنا واجب ہے' نیز اس پوری رات میں نماز' تلاوت قرآن اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا مستحب ہے' جب صبح ہو جائے تو (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھے اور وہاں وقوف کرے' مزدلفہ میں سوائے بطن محسر کے جہاں چاہے وقوف کر سکتا ہے' اس وقوف کی حالت میں نہایت الحاح وزاری کے ساتھ اپنے دینی و دنیاوی مقصد کے لئے خداوند عالم سے دعا مانگے' آفتاب نکلنے سے کچھ پہلے وقوف ختم کر لیا جائے' پھر جب روشنی خوب پھیل جائے تو آفتاب سے پہلے منیٰ واپس پہنچ کر جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں مارے اور پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ موقوف کر دے' اس کے بعد قربانی کرے پھر سر منڈوائے یا بال کتروائے' اس کے بعد وہ تمام چیزیں جو حالت احرام میں ممنوع تھیں' سوائے رفث کے جائز ہو جائیں گی' پھر عید کی نماز منیٰ ہی میں پڑھ کر اسی دن مکہ آ جائے اور طواف زیارت کرے' اس طواف کے بعد سعی نہ کرے ہاں اگر پہلے سعی نہ کر چکا ہو تو وہ پھر اس طواف کے بعد سعی کرے' اس کے بعد رفث بھی جائز ہو جائے گا طواف زیارت سے فارغ ہو کر پھر منیٰ واپس آ جائے اور رات میں وہاں قیام کرے۔ گیارھویں تاریخ کو تینوں جمرات کی رمی کرے بایں طور کہ پہلے تو اس جمرۃ پر سات کنکریاں مارے جو مسجد خیف کے قریب ہے اور جس کو جمرۃ اولیٰ کہتے ہیں اس کے بعد اس جمرہ پر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتا رہے' اسی طرح بارھویں تاریخ کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارے اور تیرھویں تاریخ کو اگر منیٰ میں قیام رہے گا تو اس دن پھر تینوں جمرات کی رمی اس پر واجب ہوگی اور اگر بارھویں تاریخ ہی کو منیٰ سے روانہ رخصت ہو گیا تو پھر اس پر تیرھویں تاریخ کو واجب نہیں ہوگی۔ گیارھویں' بارھویں اور تیرھویں تاریخوں میں رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہے لیکن تیرھویں تاریخ کو اگر طلوع فجر کے بعد اور زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرے تو جائز ہے مگر مسنون زوال آفتاب کے بعد ہی ہے جب کہ گیارھویں اور بارھویں تاریخوں میں زوال آفتاب سے پہلے رمی جائز نہیں ہے! آخری دن رمی سے فارغ ہو کر مکہ روانہ ہو جائے اور راستہ میں تھوڑی دیر کے لئے محصب میں اترے' پھر جب مکہ مکرمہ سے وطن کے لئے روانہ ہونے لگے طواف وداع کرے' اس طواف میں بھی رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے طواف کے بعد دو رکعت پڑھ کر زمزم کا مبارک پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پئے اور ہر مرتبہ کعبہ مکرمہ کی طرف دیکھ کر حسرت سے آہ سرد بھرے نیز اس مبارک پانی کو منہ' سر اور بدن پر ملے پھر خانہ کعبہ کی طرف آئے اگر ممکن ہو بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر اگر اندر نہ جا سکے تو اس کی مقدس چوکھٹ کو بوسہ دے اور اپنا سینہ اور منہ ملتزم پر رکھ دے اور کعبہ مکرمہ کے پردوں کو پکڑ پکڑ کر دعا کرے اور روئے اور اس وقت بھی تکبیر و تہلیل' حمد و ثنا اور دعا و استغفار میں مشغول رہے اور اللہ سے اپنے مقاصد کی تکمیل طلب کرے۔ اسکے بعد پچھلے پیروں یعنی کعبہ کی طرف پشت نہ کر کے مسجد حرام سے باہر نکل آئے۔ افعال حج مختصراً درج کئے۔ مزید تفصیل درکار ہو تو ہمارے ادارے ہی کی کتاب ''آپ حج کیسے کریں'' کا مطالعہ کریں۔

مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) "جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ"

سُنن ابُو داؤد شریف

مُترجم اُردو مع مختصر شرح

جلد دوم

تالیف: اِمام ابُوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی (رفیق دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

نظرثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور، پاکستان

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن ابُو داؤد شریف مترجم

جلد دوئم

تالیف: امام ابُو داؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب .... سنن ابوداؤد شریف جلد دوئم

تالیف:.......... امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی :.......... حافظ محبوب احمد خان

طابع .... خالد مقبول

مطبع ....

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

فہرست

پارہ: ۱۱

كتاب المناسك

پارہ: ۱۲

کتاب النکاح

کتاب الطلاق

پارہ : ۱۴

کتاب الصیام

پارہ نمبر: ۱۵

كتاب الجهاد

پارہ: ۱۶

پارہ : ۱۸

كتاب الضحايا

پارہ: ۱۹

کتاب الخراج والضحیٰ والامارة

پارہ: ۲۰

کتاب الجنائز

پارہ: ۲۱

اول کتاب الایمان والنذور

کتاب البیوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۱۱

١ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَعْلَى ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُدْنَهُ فَنَحَرَ ثَلَاثِينَ بِيَدِهِ وَأَمَرَنِي فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا۔

۱: ہارون بن عبداللہ' محمد' یعلی بن عبید' محمد بن اسحٰق' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے تیس اُونٹوں کو نحر کیا پھر مجھ کو حکم فرمایا تو میں نے باقی جس قدر اُونٹ تھے ان کو نحر کیا۔

٢ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهٰذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ عِيسَى قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي وَقَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔

۲: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' مسدد' عیسیٰ' ابراہیم' ثور' راشد بن سعد' عبداللہ بن عامر بن لحی' عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنوں میں سب سے بڑا اور عظیم اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (یعنی دس ذی الحجہ) پھر اس کے بعد والا دن یعنی ۱۱ ذی الحجہ کا دن افضل ہے۔ راوی نے کہا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ چھ اُونٹ نحر کے لئے لائے گئے ہر ایک اُونٹ خود ذبح ہونے کے لئے آپ کے پاس آتا تھا تا کہ اس کو پہلے ذبح کیا جائے اور جب وہ اُونٹ نحر کر دیئے گئے اور وہ اپنی کروٹ پر گر گئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے کچھ جملے ارشاد فرمائے جو کہ سمجھ میں نہیں آ سکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہے اس میں سے گوشت لے لے اور کاٹ کر لے جائے۔

ایک معجزہ:

واضح رہے کہ اُونٹ کا خود کو حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ذبح کے لئے پیش کرنا یہ آپ ﷺ کی خصوصیت اور فضیلت ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جانور بھی آپ ﷺ کے دست مبارک سے خوشی خوشی راہِ الٰہی میں اپنی جان قربان کرنا چاہتے تھے۔

٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳: محمد بن حاتم' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن مبارک' حرملہ بن عمران'

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ غُرْفَةَ بْنَ الْحَارِثِ الْكِنْدِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُتِيَ بِالْبُدْنِ فَقَالَ ادْعُوا لِي أَبَا حَسَنٍ فَدُعِيَ لَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ خُذْ بِأَسْفَلِ الْحَرْبَةِ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَعْلَاهَا ثُمَّ طَعَنَا بِهَا فِي الْبُدْنِ فَلَمَّا فَرَغَ رَكِبَ بَغْلَتَهُ وَأَرْدَفَ عَلِيًّا۔

عبداللہ بن حارث الازدی' حضرت عرفہ بن حارث الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اُونٹ پیش کیے گئے۔ آپ نے حضرت حارث بن کندی سے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نیزے کا نیچے کا کونہ پکڑلو اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوپر کا کونا پکڑا۔ پھر دونوں نے نحر کیا اُونٹوں کو جب آپ ﷺ نحر سے فارغ ہو گئے تو آپ ایک خچر پر سوار ہو کر چلے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کرلیا۔

بَاب كَيْفَ تُنْحَرُ الْبُدْنُ

باب: نحر کرنے کا طریقہ

۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يَنْحَرُونَ الْبَدَنَةَ مَعْقُولَةَ الْيُسْرَى قَائِمَةً عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا۔

۴: عثمان بن ابی شیبہ' ابوخالد الاحمر' ابن جریج' ابی زبیر' حضرت جابر' حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُونٹ کو کھڑا کر کے بایاں پاؤں باندھ کر اس کو نحر کیا کرتے تھے۔

خُلاصۃ الباب: نحر اور ذبح میں فرق ہے۔ نحر کہتے ہیں کہ اونٹ کے سینہ میں نیزہ اور برچھی مارنا۔ اونٹ کے علاوہ دوسرے جانوروں کے گلوں پر چھری چلانا یہ ذبح کہلاتا ہے۔ اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور باقی جانوروں گائے' بھینس' بکری وغیرہ کو ذبح کرنا افضل ہے نحر کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کر کے اس کی بائیں ٹانگ رسّی سے باندھ دی جائے پھر اس کے سینہ میں نیزہ مارا جائے تاکہ خون جاری ہو جائے اور گر پڑے قرآن کریم سے بھی اونٹ کا نحر کرنا ثابت ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر: ۲] اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز پڑھو اور نحر کرو اس آیت کی تفسیر میں اونٹ کو نحر کرنا قرار دیا گیا ہے۔ صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں کہ اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا افضل ہے اور اگر کھڑا نہ کیا جا سکے تو پھر بٹھا کر نحر کرنا افضل ہے بہ نسبت لٹا کر نحر کرنے کے۔ ان احادیث سے ایک مسئلہ اور ثابت ہوا کہ اونٹ کی رسّی' جھول' زنجیر کوئی بھی شے قصاب کو مزدوری میں نہیں دی جا سکتی ہے لہٰذا ان اشیاء کو صدقہ کرنا واجب ہے۔

۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنًى فَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا

۵: احمد بن حنبل' ہشیم' یونس' حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں مقام منیٰ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے اُونٹ کو نحر کرنا چاہتا تھا جبکہ اُونٹ بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے کھڑا کر کے اس کے پاؤں باندھ دو یہ محمد ﷺ

مُقَيَّدَةٌ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

کی سنت ہے۔

٦ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَقْسِمَ جُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا۔

۶: عمرو بن عون' سفیان ابن عیینہ' عبدالکریم جزری' مجاہد' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھ کو (قربانی کے) اُونٹوں کے نزدیک جانے کا حکم فرمایا (جس وقت ان کو نحر کیا جا چکا تھا) اور یہ کہ میں ان کی کھالوں اور جھولوں کو تقسیم کر دوں اور آپ نے مجھ کو یہ بھی حکم فرمایا کہ قصاب اور نحر کرنے والے کی مزدوری اور اُجرت اس میں سے نہ دوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قصاب کی مزدوری اپنے پاس سے ادا کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ ذبح کرنے والے کو قربانی کے جانور کی کسی شے سے مزدوری دینا جائز نہیں ہے نہ گوشت وغیرہ فروخت کر کے اور نہ ہی اس کے استعمال میں آنے والی شے جیسے جھول' رسّی' زنجیر وغیرہ کسی چیز کو اُجرت میں دینا جائز نہیں ہے بلکہ ان سب کو صدقہ کرنا ضروری ہے کتاب ''تاریخ قربانی'' و ''قربانی کے مسائل'' میں ان مسائل کی تفصیل ہے۔

بَاب فِي وَقْتِ الْإِحْرَامِ

باب: احرام باندھنے کا وقت

٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي خُصَيْفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ عَجِبْتُ لِاخْتِلَافِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَوْجَبَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِذَلِكَ إِنَّهَا إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً فَمِنْ هُنَاكَ اخْتَلَفُوا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجًّا فَلَمَّا صَلَّى فِي مَسْجِدِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ أَوْجَبَ فِي مَجْلِسِهِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ حِينَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفِظْتُهُ عَنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ

۷: محمد بن منصور' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم' ابن اسحٰق' خصیف بن عبد الرحمٰن الجزری' حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مجھے تعجب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا آپ کے احرام باندھنے میں کہ آپ نے احرام کب باندھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اس چیز سے سب سے زیادہ واقف ہوں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ تشرف لانے کے بعد) ایک ہی حج ادا فرمایا ہے اور اس حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے) اس وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا اور حضرت رسول کریم ﷺ حج کے ارادہ سے مدینہ منورہ سے نکلے تھے جس وقت آپ نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعات احرام کی ادا فرمائیں تو دو رکعات ادا فرمانے کے بعد آپ نے احرام باندھا اور حج کا تلبیہ پڑھا۔ بعض حضرات نے اس کو سنا اور میں نے اس کو یاد رکھا۔ جب آپ سوار ہوئے اور آپ کا اُونٹ سیدھا ہوا تو پھر آپ نے (تلبیہ پڑھا اور لبیک کہہ کر پکارا) بعض حضرات نے اس وقت سنا کیونکہ لوگ الگ الگ اور ایک

بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوا يَأْتُونَ أَرْسَالًا فَسَمِعُوهُ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ وَأَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَأَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَمَنْ أَخَذَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَهَلَّ فِي مُصَلَّاهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ۔

ایک گروہ آتے تھے تو ان حضرات نے اسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اسی وقت اہلال کیا کہ جب اُونٹ حضرت رسول کریم ﷺ کا سیدھا کھڑا ہوا۔ پھر آپ چلے اور جس وقت مقام بیداء جو کہ ایک بلند مقام ہے (چونکہ مقام ذوالحلیفہ سے آگے واقع ہے) اس پر چڑھے تو آپ نے پھر اہلال کیا۔ بعض حضرات نے سنا اور وہ حضرات یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا مقامِ بیداء کی بلندی پر اور اللہ کی قسم حالانکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے جس جگہ نماز ادا فرمائی تھی اسی جگہ آپ نے اہلال کیا۔ پھر آپ نے اُونٹ کے سیدھے ہونے کے وقت اہلال کیا اور مقامِ بیداء کی بلندی پر اہلال کیا۔ جس شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کیا اس نے اپنی دوگانہ رکعت سے فراغت کے بعد اپنی نماز پڑھنے کی جگہ سے اہلال کیا۔

خلاصۃ الباب: احرام کے لغوی معنی حرام کر دینے کے ہیں چونکہ حج کرنے والے پر کئی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ ظاہر کرنے کے واسطے کہ یہ چیزیں حرام ہوگئی ہیں ایک لباس جو دو چادروں پر مشتمل ہوتا ہے حج اور عمرہ کی نیت سے باندھا جاتا ہے۔ اس کو احرام کہتے ہیں۔ تلبیہ سے مراد: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ کی عبارت پڑھنا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام کی دو رکعت پڑھ کر تلبیہ کہے اور احرام شروع کر دے یہی افضل اور مسنون ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک دو رکعت پڑھنے کے بعد جب سواری پر بیٹھے اس وقت تلبیہ پڑھنا افضل ہے حنفیہ کی دلیل حدیث ابن عباسؓ ہے جس میں ابن عباسؓ نے صراحت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے احرام کو سب نے خود دیکھا۔

٨ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُكَذِّبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

٨: قعنبی' مالک' موسیٰ بن عقبہ' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ مقام بیداء ہے کہ جس کے متعلق تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد ذوالحلیفہ میں اہلال کیا۔

٩ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ

٩: قعنبی' مالک' سعید بن ابی سعید' حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم کو میں نے چار اس قسم کے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی یہ کام نہیں کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ کونسی باتیں ہیں اے ابن جریج؟ تو انہوں نے کہا میں نے تم کو اس طرح

جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

سے دیکھا ہے کہ تم طواف میں صرف رُکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہو اور میں نے دیکھا کہ تم صرف اس چمڑے کے بالوں کے جوتے استعمال کرتے ہو کہ جن پر بال نہیں ہوتے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ تم زرد رنگ کا خضاب کرتے ہو اور میں نے دیکھا کہ جب تم مکہ مکرمہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ احرام نہیں باندھتے مگر آٹھ تاریخ کو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ارکانِ حج کی کیفیت ادا کرتے وقت میں نے رسول کریمؐ کو حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی رکن کو حج میں چھوتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور آپ کے مبارک جوتوں کی کیفیت یہ ہے کہ میں نے آپ کو اس طرح کے چمڑے کے جوتے استعمال کرتے ہوئے دیکھا کہ جس میں بال نہیں تھے اور آپ ان جوتوں کو پہنے پہنے وضو کرلیا کرتے تھے۔ اس لئے میں بھی ان جوتوں کو استعمال کرنا پسند کرتا ہوں اور جہاں تک زرد رنگ کا تعلق ہے تو اس بارے میں یہ ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کو زرد رنگ کا خضاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس وجہ سے میں بھی زرد رنگ کا خضاب پسند کرتا ہوں اور احرام کی حالت یہ ہے کہ آپ لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ آپ کا اُونٹ سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے لئے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: حاصل حدیث یہ ہے کہ مذکورہ کام ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو ہوتا ہے اس وجہ سے کہ میں آٹھ تاریخ کو احرام باندھتا ہوں۔

۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ۔

۱۰: احمد بن حنبل' محمد بن بکر' ابن جریج' محمد بن المنکدر' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں چار رکعت نمازِ ظہر کی ادا فرمائیں پھر مقامِ ذوالحلیفہ میں جا کر نمازِ عصر کی دو رکعت ادا فرمائیں۔ پھر رات کو اسی جگہ قیام فرمایا اور جس وقت صبح ہوگئی تو آپ اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے اور سیدھے ہوتے وقت اہلال کیا (لبیک کہہ کر پکارا)

۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

۱۱: احمد بن حنبل' روح' اشعث' حسن' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی اس کے بعد آپ اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے جس وقت آپ مقامِ بیداء کی پہاڑی

رَاحِلَتُهُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ۔

پر چڑھے تو اہلال کیا (یعنی لبیک کہہ کر پکارا)۔

۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ طَرِيقَ الْفُرْعِ أَهَلَّ إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَإِذَا أَخَذَ طَرِيقَ أُحُدٍ أَهَلَّ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ۔

۱۲: محمد بن بشار' وہب بن جریر' محمد بن اسحٰق' ابوالزناد' حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقامِ فرع کے راستہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہلال کیا کرتے تھے' جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُونٹ سیدھا ہوتا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ اُحد کے راستہ سے تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہلال کیا کرتے۔ بیداء کی پہاڑی پر چڑھ کر۔

بَابُ الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

باب: حج کے دوران شرط لگانے کا بیان

۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

۱۳: احمد بن حنبل' عباد بن عوام' ہلال بن خباب' حضرت عکرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ضباعہ بنت حضرت زبیر رضی اللہ عنہما خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن میں شرط کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو انہوں نے کہا میں کس طرح کہوں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو: ((اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ)) اور میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی جگہ ہوگی جہاں تو مجھے روک لے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک شرط لگانا مؤثر ہے یعنی اگر احرام باندھنے کے وقت ایسا عذر پیش آ گیا کہ میں مر جاؤں گا تو معمولی عذر کی وجہ سے بھی حج یا عمرہ کر ترک کر سکتا ہے۔ حنفیہ مالکیہ کے نزدیک اشتراط فی الحج والعمرہ مؤثر نہیں خواہ شرط نہ لگائے مجبوری کی صورت میں احصار کے احکام جاری ہوں گے اور بغیر سخت مجبوری کے حج و عمرہ کو نہ جانا جائز نہیں ان حضرات کی دلیل ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے کہ وہ شرائط فی الحج کا انکار کرتے تھے اور فرماتے: ليس حسبكم سنتة بنيكم کہا تمہارے لیے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کافی نہیں۔ حدیث کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت ملنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اگر شرط نہ لگائے تو احصار ہی نہیں پایا جائے گا۔

بَابٌ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

باب: صرف حج کرنے کا بیان

۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

۱۴: قعنبی' مالک' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اِفراد کیا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔ حج کی نیت کی قران اور تمتع نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) قران (۳) تمتع۔ تو حج کرنے والوں کی بھی تین قسمیں ہو گئیں: (۱) مفرد (۲) قارن (۳) متمتع۔ مفرد اسے کہتے ہیں جو صرف حج کا احرام باندھے۔ چنانچہ صرف حج کا احرام باندھنے اور صرف حج پر اکتفاء کرنے کو افراد کہتے ہیں۔ قارن اسے کہتے ہیں جو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ کر پہلے عمرہ کرے اور پھر حج کرے چنانچہ اس طرح حج اور عمرہ کرنے کو قران کہتے ہیں۔ متمتع اسے کہتے ہیں کہ جو حج کے مہینوں میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کے افعال ادا کرے پھر اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے پہلے اور اگر ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آئے اور مکہ مکرمہ میں مقیم رہے جو جب حج کے دن آئیں تو حج کا احرام حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا اور عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد وطن جانے سے پہلے بغیر احرام کھولے (اگر قربانی ساتھ لایا ہو) یا احرام کھول کر پھر حج کے دنوں میں حرم سے حج کا احرام باندھ کر حج کرنے کو تمتع کہتے ہیں یہ اجمال تھا۔ حنفیہ کے نزدیک تینوں صورتوں میں سے قران سب سے افضل ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام مالک کی مشہور روایت یہی ہے کہ حج تمتع افضل ہے۔ امام شافعی کے نزدیک حج افراد افضل ہے۔ منشاء اختلاف حضور ﷺ کا حجۃ الودع میں عمل ہے صحابہ سے روایات تینوں قسم کی ہیں۔ باب کی پہلی روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حج افراد کے بارے میں اور آئندہ باب کی پہلی روایت میں قران کا ذکر ہے اور آئندہ باب کی دسویں روایت میں تمتع کا ذکر ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اب سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع میں کس قسم کے لیے احرام باندھا تھا کیا آنحضرت ﷺ قارن تھے یا مفرد یا متمتع۔ تو اس بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں بعض احادیث سے آپ ﷺ کا مفرد بالحج ہونا معلوم ہوتا ہے اور دیگر احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ قارن تھے اور بعض احادیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ متمتع تھے لہٰذا ان تمام ابواب کی احادیث میں تطبیق یوں کی جا سکتی ہے کہ بعض لوگوں نے احرام باندھتے وقت آنحضرت ﷺ سے صرف حج کا تلبیہ ہی سنا اور لفظ عمرہ نہیں سنا اور لہٰذا انہوں نے یہ کہا کہ آپ ﷺ مفرد تھے۔ بعض نے لبیک بحجة عمرة وغیرہ سنا لہٰذا انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ قارن تھے اور بعض نے لبیک لعمرة سنا انہوں نے یہ کہا کہ آپ ﷺ متمتع تھے اور یہ بھی احتمال ہے آپ ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف قسم کے الفاظ ارشاد فرمائے ہوں لہٰذا جس نے جو کچھ سنا وہی روایت کیا۔ ان سب سے ترجیح قران کو ہے کیونکہ جو قران نقل کر رہے ہیں انہوں نے تینوں قسم کا تلبیہ سنا کیونکہ قارن تینوں قسم کا تلبیہ پڑھتا ہے نیز قران کا تلبیہ نقل کرنے والے زیادت کو ثابت کر رہے ہیں اور مثبت زیادۃ ہی کو ترجیح ہوتا ہے۔ احناف کے نزدیک قران کے افضل ہونے کے دلائل میں سے ایک احادیث ابوداؤدؒ ہیں (۲) صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ کی روایت میں حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: **تنطلقون بحجة و عمرة و نطلق بحجة** کہ آپ لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے چل رہے ہیں اور میں صرف حج کی نیت سے چلتی ہوں۔ اس لیے اگرچہ قران اور تمتع دونوں کا احتمال ہے لیکن تمتع بالاتفاق منفی ہونے کی وجہ سے قران متعین ہے۔ نیز اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی قران کیا تھا (۳) صحیح مسلم میں حضرت علیؓ کا قول مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا: **لقد علمت انا قد تمتعنامع رسول الله ﷺ فقال اجل تحقیق** آپ جانتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمتع کیا تو حضرت عثمانؓ نے جواباً فرمایا ہاں۔ یہاں بھی تمتع اصطلاحی مراد نہیں بلکہ تمتع لغوی یعنی قران مراد

ہے۔اس کے علاوہ جامع ترمذی اور سنن نسائی اور مسند احمد میں بھی قران کے افضلیت پر آثار شاہد ہیں نیز قران کی روایات تعداد کے لحاظ سے افراد کی روایات کے بالمقابل زیادہ ہیں اور افرادی روایات تمام تر فعل ہیں لیکن قرآن کی احادیث فعلی بھی ہیں اور قولی بھی اور قولی، فعلی کے مقابلہ میں راجح ہوتی ہے۔

۱۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَمَّا أَنَا فَأُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ ثُمَّ اتَّفَقُوا فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ ارْفِضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي قَالَ مُوسَى وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُسْلِمُونَ فِي حَجِّهِمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الصَّدَرِ أَمَرَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَبْدَالرَّحْمَنِ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ زَادَ مُوسَى فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَضَى اللَّهُ عُمْرَتَهَا وَحَجَّهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ مُوسَى فِي

۱۵: سلیمان بن حرب' حماد بن زید (دوسری حدیث) موسیٰ بن اسماعیل' حماد یعنی ابن سلمہ (تیسری حدیث) موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس وقت ماہ ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ پس جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو فرمایا جو شخص چاہے تو حج کا احرام باندھ لے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھے۔ موسیٰ بن وہب کی روایت میں کہا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہدی نہ رکھتا تو میں عمرہ کا احرام باندھتا (اور جب ہدی ساتھ ہوتی تو احرام نہیں کھول سکتا بغیر حج سے فراغت کے) موسیٰ نے حماد بن سلمہ کی روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس طرح فرمایا کہ لیکن میں تو حج کا احرام باندھوں گا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے آگے روایت میں سب راویوں کا اتفاق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ بہر حال دورانِ حج راستہ میں مجھ کو ماہواری آنا شروع ہوگئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا بہتر ہوتا کہ میں اس سال عمرہ کے لئے نہ نکلی ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا حال دیکھ کر فرمایا کہ تم عمرہ چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لے اور تم کنگھی کرلو اور موسیٰ نے کہا کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم حج کا احرام باندھ لو اور سلیمان نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان جو کام کرتے ہیں تم بھی وہ کام کرلو پھر جب واپسی کی رات آئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کو حکم فرمایا تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو مقامِ تنعیم لے گئے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور طواف کعبہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ دونوں کو مکمل کیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ اس میں کوئی

حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبُطْحَاءِ طَهُرَتْ عَائِشَةُ۔

ہدی نہیں آئی۔ حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ بطحا کی رات میں عائشہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہوگئیں یعنی ماہواری بند ہوگئی۔

خُلاصَةُ البَابِ: مذکورہ بالا حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقامِ تنعیم لے جانے کا تذکرہ ہے۔ واضح رہے کہ تنعیم غارِ حراء سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور آج کل اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے اور مذکورہ بالا حدیث بطحا کی رات کا جو تذکرہ ہے تو اس سے مُراد مقامِ منیٰ میں رہنے کی رات ہے۔

۱۶ بحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يُحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ۔

۱۶: قعنبی، عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے، تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تو اس نے عمرہ کر کے احرام کھولا اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اُس نے دسویں ذی الحجہ کو احرام کھولا۔

حج تمتع، حج قران اور اِفراد کی تعریف:

میقات سے حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر حج کے دنوں میں مکّہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھنا اس کو حج تمتع کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں انسان عمرہ کا احرام کھول کر فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور حج قران یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے اور اس میں انسان عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکّہ مکرمہ میں رہتا ہے اور وہ حج سے فراغت کے بعد احرام کھولتا ہے اور حج اِفراد یہ ہے کہ صرف حج ہی کا احرام باندھا جائے۔ حج کی یہ تینوں قسمیں صحیح ہیں۔ البتہ افضلیت میں قدرے اختلاف ہے۔ احناف کے ہاں ان تینوں میں افضل حج قران ہے۔

۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ زَادَ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَحَلَّ

۱۷: ابن السرح، ابن وہب، مالک، حضرت ابوالاسود سے بھی اسی طرح روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا۔

۱۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

۱۸: قعنبی، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ حجۃ الوداع میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی ہو تو وہ شخص حج اور عمرہ

اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

دونوں کا احرام باندھ لے پھر وہ شخص احرام نہ کھولے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں سے فراغت حاصل کر لے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ حالت حیض میں آئی۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور نہ ہی میں نے صفا اور مروہ کی سعی کی اور میں نے اس معاملہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنے سر کے بال کھول لو اور کنگھی کر لو اور عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو کہتی ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا۔ ہم لوگ جب حج کر چکے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام تنعیم بھیجا تو میں نے عمرہ کیا اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ عمرہ تمہارے عمرہ کا بدل ہے تو یہ بات سن کر جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ لوگ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے اس کے بعد انہوں نے حج کے لئے دوسرا طواف کیا اور جس وقت وہ لوگ مقام منیٰ سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا ان لوگوں نے ایک ہی طواف کیا۔

۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ حِضْتُ لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَقَالَ انْسُكِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۹: ابوسلمہ' موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی القاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے لبیک کہا حج کا اور جس وقت ہم مقام سرف میں پہنچ گئے تو مجھ کو حیض آ گیا تو حضرت رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ تم کیوں رو رہی ہو؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) میں نے کہا کہ یہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں حج کے لئے اس سال نہ آتی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے۔ تم تمام ارکان اسی طرح سے پورے کرو علاوہ طواف کے۔ جس وقت ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کا دل چاہے وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ بنا لے لیکن وہ شخص ایسا نہیں کر سکتا جس کے ساتھ ہدی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کی جانب سے دسویں ذی الحجہ کو ایک گائے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ وَطَهُرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَرْجِعُ صَوَاحِبِي بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِالْحَجِّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّتْ بِالْعُمْرَةِ۔

ذبح کی۔ جب بطحا کی رات میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہو گئیں تو انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ والی خواتین حج اور عمرہ کر کے واپس ہوں گی اور میں صرف حج کر کے واپس ہوں گی۔ یہ سن کر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو حکم فرمایا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقامِ تنعیم لے گئے انہوں نے اس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا۔

حج کے احرام کو عمرہ بنانا:

مذکورہ بالا حدیث میں آپ نے جو حج کے احرام کو عمرہ بنانے کے بارے میں فرمایا ہے یہ حکم اسی سال کے لئے مخصوص تھا اب کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ بلاوجہ شرعی حج کو عمرہ بنائے۔ لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب بھی مذکورہ صورت میں حج کو عمرہ بنانا درست ہے۔ اس جگہ یہ بات سمجھ لینا ضروری ہے کہ جس عورت کو حالتِ حج میں حیض آ جائے تو طواف کے علاوہ اس کے لئے تمام ارکان ادا کرنا درست ہے۔

۲۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَأَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ۔

۲۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کرنے کے لئے نکلے اور ہمارا خیال تھا کہ یہ حج ہی (کا احرام) ہے تو جس وقت ہم لوگ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ ﷺ نے اُن حضرات کو کہ جن کے پاس ہدی نہ تھی حلال ہونے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ حضرات حلال ہو گئے جن کے پاس ہدی نہ تھی۔

خلاصۃ الباب: واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں حلال ہونے کا مطلب ہے احرام کی حالت سے باہر آنا اور احرام کھولنا۔

۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ الَّذِينَ أَحَلُّوا مِنَ الْعُمْرَةِ قَالَ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ النَّاسِ وَاحِدًا۔

۲۱: محمد بن یحییٰ بن فارس' عثمان بن عمر' یونس' زہری' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھ کو پہلے سے اس حالت کا علم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا۔ حدیث کے راوی محمد بیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی لوگوں کے ساتھ عمرہ سے فراغت کے بعد احرام کھول دیتا اور حلال ہو جاتا تاکہ تمام حضرات ایک ہی جیسی حالت میں ہو جاتے۔

محرم سے متعلق ایک مسئلہ:

اس موقعہ پر یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ جو شخص حج کا احرام باندھ کر آئے اور وہ شخص حج میں ہدی ہمراہ نہ لے کر

آئے تو وہ شخص طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع میں آسانی کے لئے لوگوں کو اس قسم کا حکم فرمایا تا کہ مشرکین کی مخالفت ہو جائے بعض حضرات نے اس جگہ اشکال کیا تو آپ سخت ناراض ہوئے اگر چہ اب یہ حکم نہیں ہے بلکہ جو شخص حج کا احرام باندھ کر آئے یا حج اور عمرہ دونوں کا وہ شخص احرام نہ کھولے جب تک وہ حج سے فراغت نہ حاصل کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ' امام شافعی' امام مالک رحمۃ اللہ علیہم تینوں حضرات کا یہی فرمانا ہے اور جمہور علماءِ کرام کی بھی یہی روایت ہے لیکن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ظاہری حضرات کے نزدیک یہ حکم جو کہ حدیثِ بالا میں مذکور ہے وہ تا قیامت باقی ہے۔

۲۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلٌّ مَاذَا فَقَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلُلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتْ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲: قتیبہ بن سعید' لیث ' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ؐ کے ہمراہ حج اِفراد کا احرام باندھ کر آئے جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ جس وقت ہم لوگ مقامِ سرف (جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے وہاں پر پہنچے تو ان کو حیض آ گیا۔ جس وقت ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ رسول کریم ؐ نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ شخص احرام کھول ڈالے اور حلال ہو جائے۔ اس پر ہم نے معلوم کیا کہ ہمارے واسطے کون کونسی اشیاء حلال ہو جائیں گی' آپ نے فرمایا تمام چیزیں ہمارے واسطے حلال ہو جائیں گی اسکے بعد ہم نے اپنی بیویوں سے ہم بستری کی (چونکہ ہم لوگ حلال ہو چکے تھے اور احرام کھول چکے تھے) اور ہم نے خوشبو لگائی اور کپڑے تبدیل کئے۔ حالانکہ عرفہ میں چار رات باقی رہ گئی تھیں۔ اس کے بعد ہم نے احرام باندھا۔ ۸ ذی الحجہ کو اور رسول کریم ؐ عائشہ صدیقہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ عائشہ صدیقہ ؓ رو رہی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ اس نے کہا کہ مجھ کو حیض آ گیا ہے۔ تمام لوگوں نے احرام کھول دیا لیکن میں نے احرام نہیں کھولا اور نہ ہی میں (حالت حیض میں ہونے کی وجہ سے) بیت اللہ شریف کا طواف کر سکی۔ اب لوگ حج کے واسطے جانے لگے۔ آپ نے فرمایا عورت کو حیض آنا تو ایک قدرتی چیز ہے (جو کہ اس کے اختیار سے باہر ہے) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کی صاحب زادیوں کے واسطے حیض مقرر کر دیا ہے اس وجہ سے تم غسل کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ انہوں نے غسل کیا اور تمام ارکانِ حج ادا کئے جس وقت حیض سے پاک ہو گئیں تو خانہ کعبہ کا طواف کیا

وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حِينَ حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر فرمایا کہ اب تم حج اور عمرہ دونوں سے فارغ ہو گئیں۔ عائشہ صدیقہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھ کو اس بات کا احساس ہے کہ میں نے ابتداء میں طواف نہیں کیا۔ اس پر آپ نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ تم ان کو لے جاؤ اور ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کرا آؤ اور یہ واقعہ حصبہ کی رات میں پیش آیا۔

حصبہ کی رات کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث میں حصبہ کی رات کا مطلب یہ ہے کہ یہ واقعہ چودھویں رات یعنی ماہ ذی الحجہ کی ۱۴ تاریخ کی رات میں پیش آیا۔ اس رات کو حاجی حضرات وادی محصب میں اُترتے ہیں یا مذکورہ بالا واقعہ ۱۳ ویں ذی الحجہ کی رات میں پیش آیا کہ جس وقت دو تاریخ کو منیٰ سے واپس آتے ہیں اور محصب اور حصبہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع ہے اور منیٰ سے واپسی میں راستہ میں یہ جگہ آتی ہے۔

۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ بِبَعْضِ هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّي وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي۔

۲۳: احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، حضرت ابوزبیر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنے اس فرمان کہ: ''تم حج کا احرام باندھ لو'' کے بعد فرمایا اور دوسرے حاجی حضرات کی طرح حج کرو لیکن طواف نہ کرو اور نماز نہ پڑھو۔ (حیض آنے کی وجہ سے)

۲۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطُفْنَا وَسَعَيْنَا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ لَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ ثُمَّ قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مُتْعَتَنَا هَذِهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ عَطَاءَ

۲۴: عباس بن ولید بن مرید، الولید، الاوزاعی، ایک شخص کہ جس نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے سنا اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھا اور کسی چیز کی نیت نہیں کی جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ میں پہنچے تو ماہ ذی الحجہ کی چار راتیں گزر گئیں تھیں ہم لوگوں نے طواف کعبہ کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ اس کے بعد ہم کو رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول دیں اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ اس وقت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ رعایت آپ نے ہم کو اسی سال کے لئے دی ہے یا ہمیشہ کے واسطے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے۔ امام اوزاعی نے بیان کیا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کو اسی طرح

بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا فَلَمْ أَحْفَظْهُ حَتَّى لَقِيتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَأَثْبَتَهُ لِي۔

بیان کرتے ہوئے سنا تھا لیکن مجھے یہ روایت یاد نہیں رہی البتہ جس وقت بعد میں ابن جریج سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے روایت یاد کرادی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال:

مذکورہ بالا حدیث سے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے جو شخص حج کا احرام باندھ کر آئے اور ہدی اس کے ساتھ نہ ہو تو وہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے۔

۲۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوا فَطَافُوا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۵: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قیس بن سعد، عطاء بن ابی رباح، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ تشریف لائے، جس وقت چار رات ذی الحجہ کی گزر گئیں اور جس وقت طواف ادا کر چکے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس حج کو عمرہ بنالو اور مگر جس شخص کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے اور جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا اور جس وقت ۱۰ ویں تاریخ ہوگئی تو انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کی۔

آپ ﷺ کی دوسری مرتبہ سعی نہ کرنے کی وجہ:

آپ نے دوسری مرتبہ سعی اس وجہ سے نہیں کی کیونکہ پہلی سعی کافی تھی لیکن جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے اس کو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا لازم ہے لیکن سعی کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ جس وقت دل چاہے سعی کر سکتا ہے۔

۲۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ هَدْيٌ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا ثُمَّ

۲۶: احمد بن حنبل، عبدالوہاب ثقفی، حبیب المعلم، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے احرام حج کا باندھا اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی احرام باندھا اور ان دنوں میں حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے پاس ہدی موجود نہیں تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ملک یمن سے تشریف لائے تھے ان کے ساتھ ہدی موجود تھی اور انہوں نے وہی نیت کی جو بنت رسول اللہ ﷺ نے کی تھی پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ حج کو عمرہ کر لیں اور حج کے بجائے عمرہ ادا کر لیں اور طواف اور سعی کر کے بال کٹائیں اور احرام کھول دیں لیکن جس کے ساتھ ہدی ہو وہ شخص احرام نہ کھولے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا

يُقَصِّرُوا وَيُحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْىُ فَقَالُوا أَنَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذُكُورُنَا تَقْطُرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْىَ لَأَحْلَلْتُ۔

ہم لوگ منیٰ میں ایسی حالت میں داخل ہوں کہ ہمارے عضو مخصوص سے منی نکل رہی ہو۔ بہرحال جس وقت رسول کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سے اس بات سے واقف ہوتا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لے کر آتا اور اگر میرے ساتھ ہدی موجود نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو اپنے عضو مخصوص سے منی کے خارج ہونے کے بارے میں فرمایا ہے اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگوں پر اپنی عورتوں سے صحبت کو کچھ وقت نہ گزرا ہو کہ حج کے واسطے روانہ ہو جائیں اور یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بطور مبالغہ کے کہی تھی اور دوسری بات یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا خیال یہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ وَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُنْكَرٌ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۲۷: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن جعفر' شعبہ' الحکم' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ عمرہ وہ ہے کہ جس نے ہم لوگوں سے نفع حاصل کیا تو جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اس کے لئے سب چیزیں حلال ہو گئیں اور قیامت تک اس کا عمرہ حج میں داخل ہو گیا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور اس کا مرفوع کرنا منکر ہے۔

۲۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَهِيَ عُمْرَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ دَخَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ عُمْرَةً۔

۲۸: عبید اللہ بن معاذ' معاذ' النہاس' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص حج کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور وہ طواف اور سعی کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ حلال ہو گیا اور اس شخص کا احرام عمرہ کا احرام ہو گا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت عطاء سے روایت کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم صرف حج کا احرام باندھ کر داخل ہوئے تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کو عمرہ سے تبدیل فرما دیا۔

۲۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى

۲۹: حسن بن شوکر' احمد بن منیع' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا۔ جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ وَلَمْ يُقَصِّرْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوفَ وَأَنْ يَسْعَى وَيُقَصِّرَ ثُمَّ يَحِلَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يَحِلَّ۔

تو آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ ابن شوکر نے کہا کہ آپ نے بال کتروائے نہ احرام کھولا کیونکہ ہدی آپ کے ساتھ تھی اور جو شخص ہدی ساتھ نہیں لے کر آیا تھا اس کو آپ نے طواف وسعی کرنے اور بال کتروا کر احرام کھولنے کا حکم فرمایا ابن منیع نے بال کتروانے کے بجائے بال منڈانے کا ذکر کیا ہے۔

۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَشَهِدَ عِنْدَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ يَنْهَى عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ۔

۳۰: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، حیواۃ، ابوعیسیٰ الخراسانی، عبداللہ بن القاسم، حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اُس نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ وفات میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے قبل عمرہ ادا کرنے سے منع فرمایا۔

ایک ضعیف حدیث:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث کی سند ضعیف ہے یا اس کا یہ مطلب ہے کہ حج پہلے کرنا مستحب ہے اس وجہ سے کہ حج فرض ہے اور عمرہ کرنا فرض نہیں ہے یا یہ ہے کہ حج کا ایک وقت مقرر ہے اور عمرہ کرنا ہر وقت درست ہے اس کے لئے کسی وقت کی قید نہیں ہے۔

۳۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ خَيْوَانَ بْنِ خَلْدَةَ مِمَّنْ قَرَأَ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كَذَا وَكَذَا وَعَنْ رُكُوبِ جُلُودِ النُّمُورِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالُوا أَمَّا هَذَا فَلَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا مَعَهُنَّ وَلَكِنَّكُمْ نَسِيتُمْ۔

۳۱: موسیٰ ابوسلمہ، حماد، قتادہ، ابی شیخ الہنائی، خیوان بن خلدہ کہ جنہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بصرہ میں تعلیم حاصل کی انہوں نے نقل کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے عرض کیا کہ تم لوگ واقف ہو کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فلاں فلاں باتوں سے منع فرمایا اور آپ نے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے کو منع فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے قران سے منع فرمایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم اس بات کا علم نہیں رکھتے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس بات سے بھی آپ نے ممانعت فرمائی کیا تم بھول گئے۔

کونسا حج سب سے زیادہ افضل ہے؟

مذکورہ بالا روایت نمبر ۳۱ پر دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق نہیں ہے اس وجہ سے کہ قران اکثر علمائے کرام کے نزدیک افضل ہے اس کے بعد تمتع' اس کے بعد اِفراد اور قران کے سب سے زیادہ افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ جمع کیا جاتا ہے واضح رہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قران سب سے زیادہ افضل ہے اس کے بعد تمتع پھر اِفراد اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اِفراد سب سے زیادہ افضل ہے پھر تمتع پھر قران اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ تمتع سب سے زیادہ افضل ہے جس میں ہدی ساتھ نہ لے جائی جائے پھر اِفراد پھر قران۔

بَاب فِي الْاِقْرَانِ

۳۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاتَ بِهَا يَعْنِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا۔

باب: قران کا بیان

۳۲: احمد بن حنبل' ہشیم' یحییٰ بن ابی اسحٰق' عبدالعزیز بن صہیب اور حمید طویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھ رہے تھے دونوں کے ساتھ لبیک فرماتے تھے اور اس طرح فرماتے: ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا))۔

۳۳: ابوسلمہ' موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابی قلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ رات میں مقامِ ذوالحلیفہ میں قیام پذیر ہوئے اور جس وقت صبح ہوئی تو آپ سوار ہوئے اور جس وقت آپ مقامِ بیداء پر پہنچے تو آپ نے اللہ کی حمد بیان فرمائی اور تسبیح وتکبیر کہی پر حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا اور باقی لوگوں نے بھی یہی کیا۔ جب ہم مکہ آئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے احرام کھول دیا اور جس وقت ماہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے سات اُونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کیا۔

اُونٹ کی قربانی:

اُونٹ تعداد میں زیادہ تھے اس لئے کچھ اُونٹ تو خود حضرت رسول کریم ﷺ نے نحر کئے اور باقی اُونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کئے۔

۳۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ فَقَالَتْ مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ فَقَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ فَقَالَ لِي انْحَرْ مِنَ الْبُدْنِ سَبْعًا وَسِتِّينَ أَوْ سِتًّا وَسِتِّينَ وَأَمْسِكْ لِنَفْسِكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَأَمْسِكْ لِي مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مِنْهَا بَضْعَةً۔

۳۴: یحییٰ بن معین' حجاج' یونس' ابی اسحق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب حاکم بنا کر بھیجا تھا اس وقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں نے وہاں پر کئی اوقیہ چاندی جمع کی۔ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے واپس آئے اور خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے بیٹھی ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مکان میں خوشبو بھی لگا رکھی تھی۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ تم کو کیا ہو گیا بات دراصل یہ ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تو انہوں نے احرام کھول دیا۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت کی میں نے بھی وہی نیت کی ہے (یعنی میں نے قران کیا ہے میں اس وجہ سے احرام نہیں کھول سکتا) اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے معلوم کیا کہ تم نے اے علیؓ! کس طرح کیا ہے؟ حضرت علی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے وہی نیت کی ہے جو کہ آپ نے نیت فرمائی ہے آپ نے فرمایا میں تو اپنے ساتھ ہدی لے کر آیا ہوں اور میں قران کر چکا ہوں اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۶ یا ۶۷ اُونٹ نحر کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا ہے کہ تم ۳۳ یا ۳۴' اُونٹ اپنے واسطے رکھ لو اور تم ہر ایک اُونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میرے لئے رکھ لینا۔

۳۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ أَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ ۔

۳۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' منصور' حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ صبی بن معبد نے کہا کہ میں نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا تھا تو میرے اس عمل کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے سنت نبوی کی اتباع کی یعنی سنت پر عمل کیا۔

۳۶ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ

۳۶: نفیلی' مسکین' الاوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ

الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ وَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ۔

علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عقیق میں تھے کہ رات کے وقت ایک آنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ تم اس بابرکت وادی میں نماز ادا کرو اور اس نے کہا کہ حج کے اندر عمرہ ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ولید بن مسلم اور عمرو بن عبدالواحد نے امام اوزاعی سے یہ جملہ نقل کیا کہ: ''وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ'' نیز حضرت علی بن مبارک نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے یہی جملہ نقل کیا۔

۳۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِعُسْفَانَ قَالَ لَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ۔

۳۷: ہناد بن السری' ابن ابی زائدہ' عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز' ربیع بن سبرہ' سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے جس وقت ہم لوگ مقام عسفان میں پہنچے تو سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آج ایسا مضمون بیان فرمائیں کہ جیسا ان لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے کہ جن کی ابھی پیدائش ہوئی ہو (مطلب یہ ہے کہ واضح طریقہ سے ہم کو آپ سمجھائیں تا کہ ہم لوگ خوب اچھی طرح سمجھ لیں) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے اس حج میں عمرہ شامل فرما دیا اس وجہ سے تم لوگ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور تم لوگ بیت اللہ شریف کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کی سعی کرو تو تم حلال ہو جاؤ گے لیکن جو شخص اپنے ساتھ ہدی لے کر آیا وہ شخص حلال نہ ہوگا۔

۳۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

۳۸: عبدالوہاب بن نجدہ' شعیب بن اسحٰق (دوسری سند) ابوبکر بن خلاد' یحییٰ' ابن جریج' حسن بن مسلم' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال پہاڑی مروہ پر تیر کی نوک سے کاٹے یا کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مروہ پر اپنے بال کترتے ہوئے دیکھا ہے۔

۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ۔

۳۹: حسن بن علی' محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' حضرت طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک دیہات کے رہنے والے ایک شخص کی تیر کی پیکان سے پہاڑی مروہ پر کترے حسن نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے ''حج کے دوران''۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا روایت پر محققین نے کلام کیا ہے اور یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ حضرت رسول کریم ﷺ سے بال کتروانے کا ثبوت نہیں ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ۔

۴۰: ابن معاذ' شعبہ' مسلم القری' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا۔

۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ

۴۱: عبدالملک بن شعیب بن لیث' شعیب' عقیل' ابن شہاب' سالم بن عبد اللہ' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا یعنی آپ نے عمرہ کر کے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لے گئے ذوالحلیفہ سے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے پہلے عمرہ کو پکارا پھر حج کو۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ نے ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ)) پکارا پھر ((لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ)) کہا اور دوسرے لوگوں نے بھی اسی طریقہ سے کیا یعنی تمتع کیا تو بعض حضرات ہدی لے گئے تھے بعض حضرات ہدی ساتھ نہیں لے گئے تھے جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو شخص ہدی ساتھ لے کر آیا وہ احرام نہ کھولے جب تک وہ حج ادا نہ کر لے اور جو شخص ہدی ساتھ لے کر نہ آیا ہو تو وہ شخص طواف اور سعی کر کے بال کتروائے اور احرام کھول ڈالے۔ اس کے بعد وہ شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی دے دے اور اگر وہ ہدی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین روزے رکھے دوران حج اور اپنے گھر واپس آ کر سات روزے رکھے۔ پھر جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلے اور

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يُحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

چار چکروں میں معمولی رفتار سے چلے۔ اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف سے فراغت کر کے دو رکعات ادا فرمائی مقامِ ابراہیم کے پاس اور سلام کے بعد آپ صفا پر آئے اور آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور جس وقت تک حج سے فراغت نہیں حاصل کی اس وقت آپ نے احرام نہیں کھولا اور آپ نے ہدی کا نحر کیا یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ میں نحر کیا اور قربانی ادا فرمائی اور آپ نے مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کیا (طوافِ زیارت) پھر آپ نے احرام کھولا اور تمام کام انجام دینے لگے یعنی حالت احرام میں جو کام نہیں کرتے تھے وہ سب کام کرنے لگے اور جن حضرات کے ساتھ ہدی تھی انہوں نے بھی اسی طریقہ سے کیا جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل اختیار فرمایا۔

۴۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا وَلَمْ تُحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

۴۲: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کی کیا حالت اور کیفیت ہے انہوں نے احرام کھول دیا عمرہ ادا کر کے اور آپ نے احرام نہیں کھولا آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید کی اور میں نے اپنی ہدی کو پٹہ ڈالا تو میں حلال نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ میں نحر نہ کروں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً

باب: احرامِ حج باندھنے کے بعد اس کو عمرہ میں تبدیل کرنا

۴۳ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۴۳: ہناد بن سری' ابن ابی زائدہ' محمد بن اسحاق' عبدالرحمن بن اسود' حضرت سلیم بن الاسود سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اس کو فسخ کر دیا اور اس کو عمرہ بنالیا یعنی حج کو عمرہ میں تبدیل کر دیا تو یہ عمل درست نہیں ہوگا بلکہ یہ حکم ان حضرات کے لئے مخصوص تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

۴۴ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي

۴۴: نفیلی' عبدالعزیز بن محمد' ربیعہ بن ابی عبدالرحمن بن الحارث بن بلال

ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً۔

بن حارث' حضرت بلال بن حارث سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے کہا کہ حج کا فسخ کر لینا صرف ہم لوگوں کے واسطے مخصوص ہے یا ہمارے بعد آنے والے لوگوں کے لئے بھی ہے؟ آپ نے فرمایا خاص تمہارے واسطے (دوسروں کے لئے نہیں)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ

باب: دوسرے کی طرف سے حج کرنا

۴۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۴۵: قعنبی' مالک' ابن شہاب' سلیمان بن یسار' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس ؓ حجۃ الوداع میں رسول کریم ؐ کے ساتھ تھے (یعنی ایک ہی اُونٹ پر آپ کے ساتھ ساتھ سوار تھے) اس دوران قبیلہ خشعم کی ایک خاتون آئی اور آپ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی۔ فضل رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو دیکھنا شروع کر دیا اور وہ خاتون حضرت فضل ؓ کو دیکھنے لگ گئی۔ رسول کریم ﷺ فضل کا چہرہ اس خاتون کی طرف سے دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور میرے والد پر ایسے وقت میں حج فرض ہوا جبکہ بوڑھے ہو گئے اور وہ اُونٹ پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں (کر سکتی ہو) اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا تھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کے تحت مسئلہ نیابت فی العبادت کا زیر بحث آتا ہے حنفیہ کے نزدیک جو عبادات محض مالی ہیں ان میں قائم مقامی درست ہے جو محض مدنی عبادات ہیں ان میں نیابت (قائم مقامی) درست نہیں اور جو عبادات مالی بھی ہوں اور بدنی بھی جیسے حج ان میں دائمی عجز یعنی جو موت تک عجز رہے نیابت درست ہے یہ حنفیہ کے نزدیک ہے امام شافعی کے نزدیک بھی درست ہے۔ البتہ امام مالک اور لیث کے نزدیک حج میں نیابت نہیں البتہ اگر کسی مردہ شخص کے ذمہ حج فرض تھا اور وہ اپنی زندگی میں اس فریضہ کو ادا نہ کر سکا تو اس کی طرف سے حج کرنا درست ہے پھر امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس میں میت پر حج لازم تھا اور اس نے وصیت نہیں کی تو ورثہ کے ذمہ اس کی جانب سے حج کرنا لازم نہ ہوگا اور میت حج فوت کر دینے اور وصیت نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا البتہ اگر ورثہ نے یا کسی اجنبی نے اس کی جانب سے حج کر دیا اس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں امید ہے کہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور اگر میت نے اپنی جانب سے حج کرانے کی وصیت کی تھی تو اس کی وہ وصیت تہائی مال میں نافذ ہوگی۔ اگر ثلث تہائی میں سے ان کی جانب سے حج کرنا ممکن ہو تو وارثوں کے ذمہ میں اس وصیت کو پورا کرنا لازم ہوگا۔

۴۶ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ

۴۶: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' نعمان بن سالم' عمرو بن اوس'

إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَاهُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے جو کہ قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص ہیں انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد بوڑھے ہیں اور وہ حج اور عمرہ اور سفر کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے والد صاحب کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو۔

۴۷ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔

۴۷: اسحق بن اسماعیل' ہناد بن السری' اسحق' عبدہ بن سلیمان' ابن ابی عروبہ' قتادہ' عزرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا تھا: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے یا کہا کہ وہ میرا رشتہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی جانب سے حج کرلیا ہے؟؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم پہلے اپنا حج ادا کرو اس کے بعد شبرمہ کی جانب سے حج کرنا۔

بَابُ كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

باب: تلبیہ کا بیان

۴۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِي تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

۴۸: قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کی لبیک اس طرح تھی: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں کوئی تیرا شریک کار نہیں ہے تیری خدمت میں تمام تعریفیں اور نعمت تیرے واسطے ہے اور بادشاہت بھی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک کار نہیں ہے عبداللہ بن عمرؓ اس عبارت میں ان الفاظ کا مزید اضافہ فرماتے تھے اے اللہ تیری بارگاہ میں مَیں حاضر ہوں۔ اے اللہ تیری بارگاہ میں مَیں حاضر ہوں۔ تیری بارگاہ میں مَیں حاضر ہوں۔ تیری خدمت میں نیک بختی حاصل کرتا ہوں اور تمام قسم کی بھلائی اور بہتری تیری خدمت میں ہیں اور تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل۔

۴۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ

۴۹: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' جعفر' ان کے والد' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے احرام

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئًا۔

باندھا۔ پھر آپ کے تلبیہ کا اسی طرح ذکر کیا جس طریقہ سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان فرمایا اور فرمایا کہ لوگ اللہ کی تعریف میں کچھ الفاظ کا اضافہ فرمایا کرتے تھے حضرت رسول کریم ﷺ سنا کرتے تھے اور ان الفاظ کے اضافہ کے بارے میں کچھ ارشاد نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۵۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيدُ أَحَدَهُمَا۔

۵۰: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' عبدالملک بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام' حضرت خلاد بن السائب انصاری' سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں حکم کروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ساتھیوں کو کہ وہ لبیک بلند آواز سے پڑھیں (البتہ عورت کے لئے پست آواز میں پڑھنا بہتر ہے اور مسنون تلبیہ کے الفاظ وہی ہیں جو اُوپر حدیث نمبر ۴۸ میں نقل ہوئے ہیں)۔

باب مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ

باب: تلبیہ پڑھنا کب بند کرے

۵۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۵۱: احمد بن حنبل' وکیع' ابن جریج' عطاء' حضرت ابن عباس' فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے کے وقت تک لبیک کہتے رہے۔ (یعنی جمرۂ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد لبیک کہنا بند کر دیا)۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تلبیہ وقت احرام سے جمرہ عقبہ کی رمی تک رہتا ہے یہی جمہور کا مسلک ہے لہٰذا بقول امام طحاوی کے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ البتہ امام مالک سعید بن المسیب اور حضرت حسن وغیرہم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کے قائل تھے کہ حاجی جب عرفات روانہ ہو تو تلبیہ ختم کر دے۔ ان حضرت کا استدلال حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ میں عرفہ کی شام حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے تو آنحضرت ﷺ اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ نے زیادہ نہ فرماتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت تلبیہ کے وقت ختم ہونے پر دلالت نہیں کرتی پس امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم ہو جائے گا جب کہ امام احمد امام اسحاق کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی مکمل کرنے تک تلبیہ جاری رہے گا جہاں تک عمرہ کرنے والے کے تلبیہ کا تعلق ہے بعض کے نزدیک عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہو جائے تو تلبیہ رَد کرے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے تک تلبیہ پڑھتا رہے امام ابو حنیفہ کی دلیل حدیث باب ہے۔

۵۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۵۲ : احمد بن حنبل' عبد اللہ بن نمیر' یحییٰ بن سعید' عبد اللہ بن ابی سلمہ'

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے منیٰ کی جانب چلے اُس وقت ہم میں سے کوئی شخص لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا۔

بَاب مَتَى يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ

باب: عمرہ کرنے والا شخص تلبیہ کہنا کب بند کرے

۵۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَهَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا۔

۵۳: مسدد' ہشیم' ابن ابی لیلیٰ' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کرنے والا شخص حجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن سلیمان' ہمام نے بواسطہ عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یہ روایت نقل کی ہے۔

بَاب الْمُحْرِمِ يُؤَدِّبُ غُلَامَهُ

باب: احرام باندھنے والا شخص اپنے غلام کو تادیباً مار سکتا ہے؟

۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُجَّاجًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَكَانَتْ زِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَزِمَالَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَجَلَسَ أَبُو بَكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ قَالَ أَيْنَ بَعِيرُكَ قَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ

۵۴: احمد بن حنبل' محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ' عبداللہ بن ادریس' ابن اسحٰق' یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر' حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے جس وقت ہم لوگ مقامِ عرج میں داخل ہوئے تو آپ وہاں اُترے اور ہم لوگ بھی ساتھ ساتھ اُترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گئیں اور میں اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت رسول کریم ﷺ دونوں کا کھانے' پینے کا سامان ایک ساتھ تھا ایک اُونٹ پر اور وہ اُونٹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے پاس تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس انتظار میں بیٹھ گئے کہ وہ غلام آئے۔ جس وقت وہ غلام آیا تو اس کے ساتھ اُونٹ نہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تیرا اُونٹ کس طرف اور کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ کل رات وہ اُونٹ گم ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک ہی اُونٹ تو کل ساتھ میں تھا اور وہ ہی تم نے گم کر دیا ہے یہ کہہ کر

وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ وَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ قَالَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ فَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَنْ يَقُولَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَيَتَبَسَّمُ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو مارنا شروع کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت رسول کریم ﷺ فرمانے لگے کہ اس احرام باندھے ہوئے شخص کو دیکھو کہ وہ کیا کر رہا ہے یعنی حالت احرام میں غلام کو مار رہا ہے پھر آپ مسکرائے اور مزید کچھ نہیں ارشاد فرمایا۔

مقام عرج کس جگہ ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں مقامِ عرج کا تذکرہ ہے واضح رہے کہ عرج مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سے فرمانے کا حاصل یہ ہے کہ اے غلام تمہارے ساتھ ہزاروں اُونٹ نہیں تھے کہ ان کی حفاظت کرنا دُشوار ہو صرف ایک اُونٹ تھا اس کی حفاظت ایک آسان بات تھی۔ بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ حالتِ احرام میں جھگڑا کرنا منع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ لیکن اس جگہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بڑی غلطی پر غلام کو سزا دی تھی جو کہ اس کی تعلیم کے لئے ضروری تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ عمل کو دیکھ کر خاموش رہے لیکن ایک درجہ میں ایک جملہ ((انْظُرُوْا اِلیٰ هٰذَا الْمُحْرِمِ)) سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل کو پسند بھی نہیں فرمایا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي ثِيَابِهِ

باب: آدمی کا اپنے (سلے ہوئے) کپڑوں میں احرام باندھنا

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ أَثَرُ خَلُوقٍ أَوْ قَالَ صُفْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ قَالَ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِي حَجَّتِكَ۔

۵۵: محمد بن کثیر، ہمام، عطاء، صفوان بن یعلی بن اُمیہ، حضرت یعلی بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مقام جعرانہ میں تھے۔ اس شخص کے جسم پر خوشبو کا رنگ اور زردی کا رنگ لگ رہا تھا اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے معلوم کیا کہ یا رسول اللہ میں کس طریقہ سے عمرہ ادا کروں؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے۔ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم خوشبو کا نشان دھو ڈالو یا فرمایا کہ تم زردی کے رنگ کا نشان دھو لو اور جبہ اُتار ڈالو پھر تم وہی کام کرو جو کہ تم حج میں کرتے ہو۔

خُلاصَۃُ البَاب: خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے جو زعفران سے تیار ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ صاحب احرام میں سلے ہوئے کپڑے اور جبہ وغیرہ اور خوشبو استعمال کرنا منع ہے اگر پہلے سے زعفران یا خلوق میں بسا ہوا لباس زیب تن کیا ہوا تھا تو احرام کے بعد اس کو دھو ڈالے نیز تین مرتبہ دھونے کا حکم صرف اس لیے دیا ہے تا کہ وہ خوب اچھی طرح صاف ہو۔ واضح رہے کہ جعرانہ ایک

جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان واقعہ ہے۔

۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَهَا مِنْ رَأْسِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۶: محمد بن عیسیٰ' ابوعوانہ' ابی بشر' عطاء' یعلی بن اُمیہ' ہشیم' حجاج' عطاء' صفوان بن یعلیٰ' حضرت یعلی بن اُمیہ سے اسی طریقہ سے ثابت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: تم اپنے سر سے اپنا جبہ اُتار دو۔ تو اس شخص نے اپنے سر سے جبہ اُتار لیا۔

۵۷ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمَدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۷: یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب الہمدانی الرملی' لیث' عطاء بن ابی رباح' صفوان بن یعلی بن منبہ ابن اُمیہ کی اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ پس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جبہ کے اُتارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ تم دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھو لو پھر اسی طرح حدیث نقل کی۔

۵۸ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ۔

۵۸: عقبہ بن مکرم' وہب بن جریر' قیس بن سعد' عطاء' صفوان بن یعلی بن اُمیہ' حضرت یعلی بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقامِ جعرانہ میں حاضر ہوا اور وہ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ جبہ پہنے ہوئے تھا اور وہ داڑھی اور سر کو رنگے ہوئے تھا پھر راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ

باب: حالت احرام کا لباس

۵۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

۵۹: مسدد' احمد بن حنبل' سفیان' زہری' حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں کیا لباس استعمال کیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا محرم نہ تو کُرتہ پہنے اور نہ ٹوپی اور نہ تہبند پہنے اور عمامہ بھی نہ پہنے اور نہ ہی حربہ نہ وہ کپڑا پہنے جو رنگا ہوا ہو ورس (نامی گھاس) اور زعفران سے اور نہ ہی موزے پہنے لیکن جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے کاٹ

وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔ ڈالے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں موزوں کوٹخنہ سے کاٹ ڈالنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو کہ پہنچے کے نزدیک پاؤں کے درمیان ہوتی ہے اوراس سلسلہ میں کتب وشروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

۶۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۶۰: عبداللہ بن مسلمہ مالک نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گزشتہ روایت کی طرح روایت مذکور ہے۔

۶۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَلَى مَا قَالَ اللَّيْثُ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ مَوْقُوفًا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَيْسَ لَهُ كَبِيرُ حَدِيثٍ۔

۶۱: قتیبہ بن سعید لیث ' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گزشتہ روایت کی طرح اوراس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ احرام والی خاتون چہرہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی چہرہ کھولے رکھے اور وہ دستانے نہ پہنے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حاکم بن اسماعیل اور یحیٰی بن ایوب' موسیٰ بن عقبہ نافع سے اسی طرح روایت ہے جیسا کہ حضرت لیث سے اور موسیٰ بن طارق نے بواسطہ موسیٰ بن عقبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت نقل کی۔ نیز حضرت عبیداللہ بن عمرو مالک' ایوب نے موقوفاً روایت کیا اور حضرت ابراہیم بن سعید المدینی نے حضرت نافع کے واسطہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت نقل کی اوراس روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: وَلَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعید المدینی اہل مدینہ کے مشائخ میں سے ہیں ان سے بہت تعداد میں روایات مروی نہیں ہیں۔

۶۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔

۶۲: قتیبہ بن سعید' ابراہیم بن سعید المدینی' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت وہی ہے جو کہ اُوپر نقل کی گئی ہے البتہ اس کی روایت میں اس قدر الفاظ کا اضاف ہے کہ احرام والی خاتون چہرہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی چہرہ کھلا ہوا رکھے اور وہ دستانے نہ پہنے۔

۶۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ فَإِنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ

۶۳: احمد بن حنبل' یعقوب' ان کے والد' ابن اسحٰق' نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے خواتین کو بحالت احرام دستانے پہننے اور چہرہ پر نقاب ڈالنے اور زعفران یا ورس نامی گھاس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ تم اس حالت

الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفًّا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ۔

احرام کے بعد جو دِل چاہے اور جیسے رنگ کے دِل چاہے کپڑے استعمال کرو چاہے وہ کپڑے زعفران سے رنگین کئے گئے ہوں یا ریشمی کپڑا ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو یا قمیص ہو یا موزہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا عبدہٗ سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے صرف اس قدر جملہ نقل کیا کہ احرام کھولنے کے بعد عورت ورس نامی گھاس یا زعفران سے رنگا ہوا کوئی بھی کپڑا پہنے سب درست ہے البتہ راوی نے اس کے بعد کا جملہ نہیں نقل کیا۔

خلاصۃ الباب: اس جگہ یہ مسئلہ پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حالتِ احرام میں عورت کو چہرہ کھلا رکھنا چاہئے تینوں اماموں کا یہی مذہب ہے اور عورت کے چہرہ کے کھلے رہنے کی یہ صورت ہے کہ یا تو عورت حالتِ احرام میں بالکل چہرہ کھلا رکھے یا کوئی کپڑا اس طریقہ سے لٹکائے کہ وہ کپڑا چہرہ سے الگ رہے۔

۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِي عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔

۶۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کو ایک روز سردی کا اثر ہو گیا انہوں نے کہا اے نافع مجھ کو کوئی کپڑا دے دو نافع نے برنس نام کا کوئی کپڑا ان کو دے دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم مجھ کو برنس دے رہے ہو حالانکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

برنس کیا ہے؟:

یہ عرب میں ایک قسم کا ٹوپی کی طرح کوئی گول کپڑا ہوتا ہے یا مُراد یہ ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کوئی دوسرا کپڑا دے دیا تھا۔

۶۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفُّ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ۔

۶۵: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن زیدؒ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شخص پاجامہ پہن لے اور جس شخص کو جوتا نہ مل سکے تو وہ موزے پہن لے۔

۶۶: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ أَنَّ

۶۶: حسین بن جنید دامغانی' ابواسامہ' حضرت عمر بن سوید ثقفی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی نیت سے نکلے اور جس وقت

عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا يَنْهَاهَا۔

ہم لوگوں نے احرام باندھنا شروع کیا تو ہم نے اپنی پیشانی پر خوشبو کا لیپ لگایا۔ پھر جس وقت پسینہ آیا تو وہ خوشبو چہرہ پر بہہ کر آ جاتی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے لیکن اس پر ممانعت (نکیر یا ناراضگی) نہیں فرماتے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: واضح رہے کہ وہ خوشبو جو کہ مذکورہ صحابی کی پیشانی سے بہہ رہی تھی وہ احرام باندھنے سے پہلے کی تھی بعد کی نہیں تھی۔

٦٧ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِابْنِ شِهَابٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ يَعْنِي يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ لِلْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ ثُمَّ حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ فَتَرَكَ ذٰلِكَ۔

٦٧: قتیبہ بن سعید' ابن ابی عدی' محمد بن اسحٰق سے روایت ہے کہ میں نے ابن شہاب سے تذکرہ کیا انہوں نے نقل کیا کہ ہم سے حضرت سالم بن عبداللہ نے حدیث نقل کی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس طرح سے کرتے تھے۔ یعنی احرام باندھی ہوئی عورت کے موزوں کو کاٹ دیا کرتے تھے پھر اُن سے بیان کیا حضرت صفیہ بنت ابی عبید نے بیان کیا کہ ان سے عائشہؓ نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو موزوں کو پہننے کی رخصت دی اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عمل کو ترک کر دیا یعنی خواتین کے موزے کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ مرد کے واسطے حالت احرام میں ٹخنوں کا چھپانا ممنوع ہے خواتین کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ السِّلَاحَ

باب: محرم کے ہتھیار باندھنے کا بیان

٦٨ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلْتُهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ۔

٦٨: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' ابی اسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کی تو وہ صلح آپ نے اس شرط پر کی تھی کہ خانہ کعبہ میں مسلمان داخل ہوں گے لیکن صرف اپنے ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر (یعنی ہتھیار کھول کر اور ننگی تلوار کے ساتھ داخل نہ ہوں گے)۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: واضح رہے کہ اس جگہ غلاف سے مُراد وہ تھیلی ہے جس میں تلوار مع نیام رکھ لی جاتی ہے اور اس سلسلہ میں ابن ہلال نے کہا کہ حضرت امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک حج و عمرہ میں محرم کو ہتھیار اُٹھانا جائز ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحْرِمَةِ تُغَطِّي وَجْهَهَا

باب: احرام کی حالت میں عورت اگر چہرہ چھپا لے تو کیسا ہے؟

۶۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ۔

۶۹ : احمد بن حنبل' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سوار لوگ ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے تھے اور ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوتے تھے تو جب ہمارے سامنے آجاتے تو ہم اپنے نقاب چہرہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر چہرہ کھول لیتے۔

خلاصۃ الباب: اس جگہ چہرہ پر نقاب ڈالنے کا مطلب ہے کہ کپڑا چہرہ سے الگ رہتا تھا یا ایک دولحہ کے لئے چہرہ ڈھانپنا اس کی ممانعت نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحْرِمِ يُظَلَّلُ

باب: محرم کے سر پر سایہ کا بیان

۷۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ لِيَسْتُرَهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۷۰: احمد بن حنبل' محمد بن سلمہ' ابی عبدالرحیم' زید بن ابی انیسہ' یحییٰ بن حصین' حضرت اُم الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا۔ میں نے دیکھا کہ اسامہ اور بلال میں سے کوئی نبی کریم ﷺ کے اُونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا کپڑا اُٹھا کر حضرت رسول کریم ﷺ کے سر پر سایہ کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ

باب: محرم کے فصد یعنی پچھنے لگوانے کا بیان

۷۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۷۱: احمد بن حنبل' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ' امام شافعی' امام احمد' سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ محرم کے لیے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں جب تک سینگی یا پچھنے کی وجہ سے بال نہ کاٹے جائیں اگر پچھنے لگوانے کے لیے بال کاٹے گئے تو کفارہ اور فدیہ بھی دینا پڑے گا امام مالک کے نزدیک بغیر ضرورت شدیدہ کے پچھنے لگوانے کی اجازت نہیں۔

۷۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ

۷۲: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ہشام' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی وجہ سے حالت احرام میں سر میں پچھنے لگوائے۔

مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ۔

۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ۔

۷۳: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درد میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنے پاؤں مبارک کی پشت پر پچھنے لگوائے۔

حالت احرام کے کچھ مسائل:

مندرجہ بالا احادیث سے یہ ثابت ہے کہ بحالت احرام محرم کو سایہ حاصل کرنے اور کسی چیز کا سایہ لینا درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس کپڑے سے سایہ لیا گیا ہے وہ سر سے نہ چھوئے اور مذکورہ بالا حدیث ۷۱ سے حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے حالت احرام میں پچھنے اور فصد لگوانے پر استدلال فرمایا ہے۔

بَابِ يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ - باب: محرم سرمہ لگا سکتا ہے

۷۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ۔

۷۴: احمد بن حنبل' سفیان' ایوب بن موسیٰ' حضرت نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمرو بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دُکھنے لگیں۔ انہوں نے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس اپنا آدمی روانہ کیا اس وقت وہ حج کے قافلہ کے امیر مقرر کئے گئے تھے۔ عمرو بن عبداللہ نے حضرت بلال بن عثمان سے دریافت کیا کہ میں آنکھ کے دُکھنے کی تکلیف میں مبتلا ہوں میں اس بیماری کا کیا علاج کروں؟ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم اپنی آنکھوں پر (ایلوے کا) لیپ کرلو (ایلوا ایک بہت زیادہ کڑوا پھل ہوتا ہے) کیونکہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۷۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابن علیہ' ایوب' نافع' حضرت نبیہ بنو ہب سے بھی ایک روایت اسی مضمون کی طرح نقل کی گئی ہے۔

بَابِ الْمُحْرِمِ يَغْتَسِلُ - باب: حالت احرام میں غسل

۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ

۷۶: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین' عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ کے درمیان (مقام) ابوا میں اختلاف رائے ہو گیا عبداللہ بن عباس نے کہا کہ

وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ قَالَ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ أَبُو أَيُّوبَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ۔

محرم احرام کی حالت میں اپنا سر دھو سکتا ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ نے عبداللہ بن حنینؓ کو حضرت ابوایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا پس ان کو انہوں نے غسل کرتے ہوئے پایا کہ وہ دو لکڑیوں کے درمیان جو کہ کنویں پر لگی ہوئی ہیں غسل فرما رہے ہیں اور غسل کی حالت میں انہوں نے ایک کپڑا (لکڑیوں کے اُوپر) ڈال کر پردہ کر رکھا ہے اور اس حالت میں وہ غسل فرما رہے ہیں۔ تو عبداللہ بن حنینؓ نے ان کو سلام کیا ابوایوب انصاریؓ نے دریافت فرمایا کہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں اور مجھ کو عبداللہ بن عباسؓ نے اس وجہ سے بھیجا ہے تا کہ میں دریافت کر سکوں کہ بحالت احرام نبیؐ کس طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے؟ یہ سن کر ابوایوب انصاریؓ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اپنے سر سے کپڑا اٹھا لیا۔ یہاں تک کہ ان کا سر مجھ کو نظر آنے لگا پھر انہوں نے ایک شخص سے جو کہ ان کے جسم پر پانی ڈال رہا تھا فرمایا کہ تم میرے سر پر پانی ڈالو راوی کہتے ہیں کہ پس اس شخص نے انکے سر پر پانی ڈالا اور وہ دونوں ہاتھ سے اپنا سر مل رہے تھے اور ہاتھ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے کی طرف لا رہے تھے اور فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو اس طرح سے دیکھا ہے۔

بَاب الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ

باب: بحالت احرام نکاح کرنے کا بیان

۷۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْأَلُهُ وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ۔

۷۷: قعنبی' مالک' نافع' نبیہ بن وہب بنی الدار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبیداللہ نے حضرت ابان بن عثمانؓ کے پاس ایک شخص کو بھیجا اور ان دنوں میں حضرت ابانؓ حاجیوں کے امیر تھے اور حضرت عمر بن عبید اللہ نے معلوم کرایا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ مذکورہ نکاح میں آپ بھی شرکت فرمائیں۔ حضرت ابانؓ نے اس بات پر اعتراض کیا اور فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ اپنے والد صاحب سے کہا کرتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محرم نہ تو خود اپنا نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا (بحالت احرام) نکاح پڑھائے۔

محرم کا نکاح:

مسئلہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بحالت احرام محرم نکاح کرسکتا ہے لیکن بحالت احرام ہم بستری کرنا درست نہیں ہے ان کی دلیل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بحالت احرام حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے والی حدیث ہے البتہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک حالت احرام میں نہ تو خود اپنا نکاح کرسکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کا اور ان کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ۷۷ ہے۔ تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث بذل المجہو د فتح الملہم کا مطالعہ فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: حالت احرام میں نکاح کا مسئلہ معرکۃ الآ راء ہے۔ امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک محرم کے لیے حالت احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں بلکہ باطل ہے اسی طرح کسی دوسرے کا نکاح کرانا بھی جائز نہیں۔ جب کہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ حالت احرام میں اپنا نکاح بھی اور دوسرے کا بھی کرانا جائز ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت عثمانؓ کی حدیث باب ہے اور اسی طرح یزید بن اصم کی روایت بھی ان حضرات کی دلیل ہے۔ امام ابوحنیفہ کا استدلال حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔ جہاں تک حضرت عثمانؓ کی قولی حدیث کا تعلق ہے حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ راہت پر محمول ہے پھر ظاہر ہے کہ یہ کراہت بھی اس شخص کے لیے ہوگی جو نکاح کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے اور وطی میں بتلا ہو جائے۔ اب اختلاف کا اصل مدار حضرت میمونہؓ کے نکاح کے بارے میں اختلاف پر رہ جاتا ہے ائمہ ثلاثہ نے ان روایات کو ترجیح دی ہے جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت میمونہؓ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حلال ہونے کی حالت میں ہوا تھا۔ اس کے برعکس حنفیہ نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے جس میں بحالت احرام نکاح کا ذکر ہے۔ وجہ ترجیح بھی یہ ہے کہ (۱) اس موضوع کی کوئی روایت سند کے اعتبار سے اس کے ہم پلہ نہیں سب سے زیادہ اصح یہ ہے (۲) حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت تواتر کے ساتھ مروی ہے چنانچہ بیس سے زائد فقہاء تابعین اس کو حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں (۳) حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے کئی شواہد موجود ہیں جناب حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا ہے۔ یہی حضرت زید بن اصم کی ایک روایت حضرت ابن عباسؓ کے موافق ہے (طبقات)

۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ مِثْلَهُ زَادَ وَلَا يَخْطُبُ۔

۷۸: قتیبہ بن سعید' محمد بن جعفر' سعید' مطر' یعلی بن حکیم' نافع' نبیہ بن وہب' حضرت ابان بن عثمان' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے اور اس روایت میں وَلَا يَخْطُبُ یعنی محرم نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

۷۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أَخِي مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ

۷۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب بن الشہید' حضرت میمون بن مہران' یزید بن الاصم بن اخی میمونہ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حالت حلال میں نکاح کیا اور اس وقت ہم دونوں احرام باندھے ہوئے نہیں تھے اور آپ نے یہ نکاح

اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ۔

''سرف'' نامی جگہ میں تھے (جو کہ مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع ہے)

۸۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۰: مسدد' حماد بن زید' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا۔

۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَزْوِيجِ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۱: ابن بشار' عبدالرحمن بن مہدی' سفیان' اسماعیل بن اُمیہ' حضرت سعید بن المسیب نے فرمایا (یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وہم ہے) اصل اور صحیح بات یہ ہے کہ آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: محرم کیلئے کون کونسے جانور کے قتل کی اجازت ہے

۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۸۲: احمد بن حنبل' سفیان بن عیینہ' زہری' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کو کون کونسے جانور مارنا درست ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور کو مار دینے میں محرم کو گناہ نہ ہوگا چاہے محرم وہ جانور حرم میں مارے یا حرم سے باہر وہ جانور ہیں بچھو' چوہا' کوا' چیل اور کاٹنے والا کتا۔

۸۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۸۳: علی بن بحر' حاتم بن اسماعیل' محمد بن عجلان' قعقاع بن حکیم' حضرت ابی صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حرم میں پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے اور وہ جانور یہ ہیں: سانپ' بچھو' کوا' چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفُوَيْسِقَةُ وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ وَالسَّبُعُ الْعَادِي۔

۸۴: احمد بن حنبل' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' عبدالرحمن بن ابی نعیم بجلی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کے واسطے کن کن جانور کا مارنا درست ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا اور محرم کوے کو بھگا دے لیکن مارے نہیں اور کاٹنے والا کتا اور چیل اور ایک درندہ جو کہ حملہ آور ہوتا ہو۔

محرم کوگھونس کا مارنا:

واضح رہے کہ سانپ اور بچھو کی طرح بحالت احرام بھی گھونس کا مارنا بھی درست ہے اور کوّے کو حالت احرام میں۔ اس جگہ وہ کوا مراد ہے کہ جس کا کھانا درست ہے (کیونکہ کوا بھی کئی قسم کا ہوتا ہے) اور کوے کی حلت وحرمت سے متعلق تفصیلی بحث فصل الخطاب فی مسئلہ الغراب از حضرت رشید احمد گنگوہی میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

بَاب لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ الْحَارِثُ خَلِيفَةُ عُثْمَانَ عَلَى الطَّائِفِ فَصَنَعَ لِعُثْمَانَ طَعَامًا فِيهِ مِنَ الْحَجَلِ وَالْيَعَاقِيبِ وَلَحْمِ الْوَحْشِ قَالَ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَجَائَهُ الرَّسُولُ ﷺ وَهُوَ يَخْبِطُ لِأَبَاعِرَ لَهُ فَجَائَهُ وَهُوَ يَنْفُضُ الْخَبَطَ عَنْ يَدِهِ فَقَالُوا لَهُ كُلْ فَقَالَ أَطْعِمُوهُ قَوْمًا حَلَالًا فَأَنَا حُرُمٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ أَشْجَعَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ قَالُوا نَعَمْ۔

باب: محرم کے لئے شکار کے گوشت کا بیان

۸۵: محمد بن کثیر' سلیمان بن کثیر' حمید طویل' اسحٰق بن عبداللہ بن حارث' عبداللہ بن حارث نے جو کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مقام طائف میں خلیفہ تھے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے چڑیوں اور گورخر کے گوشت سے کھانا تیار کیا۔ انہوں نے وہ کھانا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تو وہ اس وقت اپنے اُونٹوں کے لئے چارہ تیار کر رہے تھے اور وہ اپنے ہاتھ سے چارہ جھاڑ رہے تھے۔ جس وقت وہ شخص پہنچا تو لوگوں نے ان سے کہا کہ کھانا تناول فرمالیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم وہ کھانا ان لوگوں کو کھلا دو جو کہ حالت احرام میں نہ ہوں' ہم نے تو احرام باندھ رکھا ہے۔ اس وجہ سے (میں وہ کھانا نہیں کھا سکتا) اور میں ان لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو کہ (قبیلہ) اشجع کے ہیں کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے گورخر بھیجا۔ آپ نے اس کو کھانے سے انکار فرمایا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے جواب دیا: ''جی ہاں''۔

خلاصۃ الباب: محرم کے لیے خشکی کا شکار قرآن کی رو سے حرام ہے اسی طرح اگر محرم نے کسی غیر محرم کی شکار میں مدد کی ہو یا اشارہ کیا ہو یا شکار کے بارے میں بتایا ہو تب بھی اس شکار کا کھانا محرم کے لیے بالاتفاق حرام ہے البتہ اگر محرم کی مدد دلالت یا اشارہ کے بغیر کسی غیر محرم نے شکار کیا تو محرم کے حق میں اس شکار کے جائز اور ناجائز ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک محرم کے لیے ایسے شکار کا کھانا مطلقاً جائز ہے چاہے اس کے لیے شکار کیا گیا ہو یا کسی اور کے لیے۔ امام مالک' امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر غیر محرم نے محرم کے لیے اس کو کھلانے کی غرض سے شکار کیا تھا تو محرم کے لیے اس کا کھانا جائز نہیں اور اگر اس نیت سے شکار نہیں کیا تھا تو جائز ہے ان حضرات کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث باب ہے۔ حنفیہ کا استدلال حضرت ابوقتادہؓ کی حدیث باب ہے جس میں وضاحت ہے کہ ان حضرات نے حضرت ابوقتادہؓ کی کسی قسم کی مدد نہیں کی حتیٰ کہ کسی نے نیزہ بھی نہیں پکڑایا تھا جب حضرت ابوقتادہؓ شکار کیا ہوا گور لائے تو بعض صحابہ کرام نے تو کھانے سے انکار کر دیا اور بعض نے اس کا گوشت کھایا۔ حضور ﷺ سے ملاقات کے وقت دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس

کھانے سے انکار کر دیا اور بعض نے اس کا گوشت کھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جہاں تک کہ حضرت جابرؓ کی حدیث باب کا تعلق ہے تو حنفیہ نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں (۱) حضرت ابوقتادہؓ کی حدیث حضرت جابرؓ کی حدیث کے مقابلہ میں سند کے اعتبار سے بہت قوی ہے حضرت جابرؓ کی حدیث میں مطلب راوی متکلم فیہ ہے اور بھی کئی جوابات نقل کئے گئے ہیں۔

٨٦ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَا زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ إِلَيْهِ عَضُدُ صَيْدٍ فَلَمْ يَقْبَلْهُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ قَالَ نَعَمْ۔

٨٦: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قیس، عطاء، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقمؓ سے فرمایا کہ تم لوگ اس بات سے واقف ہو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کے جانور کا ایک شانہ تحفہ کے طور پر آیا۔ آپ نے وہ شانہ (کا گوشت) قبول نہیں فرمایا اور فرمایا کہ ہم لوگ حالت احرام میں ہیں۔ یہ سن کر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں ہم کو اس بات کا علم ہے۔

٨٧ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ الْقَارِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُنْظَرُ بِمَا أَخَذَ بِهِ أَصْحَابُهُ

٨٧: قتیبہ بن سعید، یعقوب الاسکندرانی، عمرو، المطلب، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ خشکی کا شکار تمہارے واسطے حلال ہے جس وقت تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے لیئے وہ شکار نہ کیا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جس وقت دو روایات متعارض ہوں اور ان میں تعارض پایا جائے تو یہ دیکھا جائے کہ حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل کس کے مطابق ہے؟

٨٨ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ قَالَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ

٨٨: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابی النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ التیمی، نافع مولیٰ ابی قتادہ انصاریؓ، حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ کے ساتھ تھے تو مکہ مکرمہ کے راستے میں چند ساتھیوں کے ساتھ جو کہ احرام باندھے ہوئے تھے ان کے ساتھی نبیؐ سے پیچھے رہ گئے اور ان احرام باندھے ہوئے ساتھیوں میں سے حضرت ابوقتادہؓ نے احرام نہیں باندھ رکھا تھا۔ انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور انہوں نے اپنے سفر کے ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے انکار کیا۔ اسکے بعد انہوں نے ساتھیوں سے نیزہ مانگا انہوں نے پھر انکار کیا پھر انہوں نے خود ہی ایک نیزہ لے کر اس گورخر پر حملہ کر دیا اور اس کو مار ڈالا۔ پھر بعض صحابہ کرامؓ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے اس کا

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ تَعَالَى۔

گوشت کھانے سے انکار کیا۔ جس وقت رسول کریمؐ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے پورا واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ایک کھانا تھا جو کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے (نعمت کے طور پر) کھلایا۔

بَابٌ فِي الْجَرَادِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے لئے ٹڈی مارنا کیسا ہے؟

۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

۸۹: محمد بن عیسیٰ' حماد' میمون بن جابان' حضرت ابورافع' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹڈیاں دریائی شکار ہیں۔

خلاصۃ الباب: مراد یہ ہے کہ جس طریقہ پر دریائی شکار بحالت احرام جائز ہے) اسی طریقہ پر ٹڈی کا شکار بھی حالت احرام میں جائز ہے۔

ٹڈی کو دریائی شکار کے مانند اس اعتبار سے فرمایا ہے کہ ٹڈی مچھلی کے مشابہ ہے کہ جس طرح مچھلی بغیر ذبح کے کھائی جاتی ہے اسی طرح ٹڈی کو بھی بغیر ذبح کے کھانا درست ہے چنانچہ ٹڈی کو مارنا جائز نہیں۔ مارنے کی صورت میں صدقہ دینا لازم ہوگا علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کا یہی مسلک ہے بعض علماء حدیث باب کی وجہ سے ٹڈی کا شکار جائز بتاتے ہیں۔

۹۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ أَبُو الْمُهَزِّمِ ضَعِيفٌ وَالْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَهْمٌ۔

۹۰: مسدد' عبدالوارث' حبیب المعلم' ابی المہزم' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو ایک ٹڈی دَل ملا (ہم میں سے) ایک شخص اپنے کوڑے سے ٹڈی مارنے لگا اور وہ اس وقت بحالت احرام تھا لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ (یہ عمل) جائز نہیں ہے اسکے بعد خدمت نبوی میں یہ بات بیان کی گئی آپ نے فرمایا (ٹڈی) دریائی شکار ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ (حدیث کا راوی) ابوالمہزم ضعیف ہے اور ہر دو روایات راوی کا وہم ہیں۔

بَابٌ فِي الْفِدْيَةِ

باب: احکام فدیہ

۹۱ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الطَّحَّانِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ

۹۱: وہب بن بقیہ' خالد الطحان' خالد الحذاء' ابوقلابہ' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے صلح حدیبیہ کے دنوں میں گزرے آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تم کو تمہارے سر کی جوئیں تکلیف پہنچاتی ہیں انہوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنا سر پہلے منڈا دو پھر ذبح کرو (اور بطور فدیہ) ایک بکری' یا تین دن کے روزے رکھنا' یا

ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔ چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع دے دینا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: کسی نے سر کی جوؤں کی وجہ سے سر منڈوا دیا تو از روئے قرآن فدیہ واجب ہوتا ہے احادیث باب میں بھی اس کو بیان کر دیا گیا ہے۔

جو مارنے کا فدیہ:

مذکورہ حدیث میں سر میں جو مارنے کا فدیہ بیان فرمایا گیا اور اسی مضمون کو سورۂ بقرہ کی آیت کریمہ: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْبِهِ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ [البقرة: ۱۹۶] میں بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے مختلف اقوال ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہ محرم کے لئے بحالتِ احرام بال کٹوانا یا سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے اگر محرم نے ایسا کر لیا تو اس کے ذمہ صدقہ لازمی ہے: وعن ابی حنیفة انه قال لیس للمحرم ان یحلق شعر الحلال فان فعل فعلیه صدقة (بذل المجهود ص ۱۳۳) اور مذکورہ روایت میں چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع دے دینے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسکین کو بھی اسی حساب سے (یعنی اٹھارہ صاع)۔

۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ إِنْ شِئْتَ فَانْسُكْ نَسِيكَةً وَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ شِئْتَ فَأَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' داؤد' شعبی' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ایک قربانی کرو اگر چاہو تو تین روزے رکھ لو اور اگر چاہو تو چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع کھلاؤ۔

۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَمَعَكَ دَمٌ قَالَ لَا قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ۔

۹۳: ابن مثنیٰ' عبدالوہاب (دوسری سند) نصر بن علی' یزید بن زریع' ابن مثنیٰ' داؤد' عامر' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے اس کے بعد یہ ہی واقعہ بیان کیا آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس قربانی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یا تم تین دن تک روزہ رکھ لو یا چھ مساکین کو کھجور کے تین صاع صدقہ کر دو اور ہر دو مساکین کو ایک صاع (صدقہ کرنا)۔

۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَصَابَهُ فِي رَأْسِهِ أَذًى

۹۴: قتیبہ بن سعید' لیث' نافع' ایک انصاری شخص' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر میں جوئیں ہو گئی تھیں تو انہوں نے اپنا سر منڈا دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کو ایک گائے کی

فَحَلَقَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُهْدِيَ هَدْيًا بَقَرَةً۔

قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔

۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَصَابَنِي هَوَامٌّ فِي رَأْسِي وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى تَخَوَّفْتُ عَلَى بَصَرِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِيَّ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ الْآيَةَ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ فَرَقًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ انْسُكْ شَاةً فَحَلَقْتُ رَأْسِي ثُمَّ نَسَكْتُ۔

۹۵: محمد بن منصور یعقوب ان کے والد ابن اسحق ابان بن صالح، حکم بن عتیبہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سر میں جوئیں ہوگئی تھیں اور میں حدیبیہ کی صلح کے دنوں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھ کو (جوؤں کے کاٹنے اور ضعف دماغ ہو جانے کی وجہ سے) آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جانے کا خطرہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا﴾ نازل فرما دی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب کیا اور ارشاد فرمایا تم سر منڈا لو اور تین روزہ (بطور فدیہ کے) رکھ لو یا چھ مساکین کو (عرب کا ایک پیمانہ) فرق کے حساب سے کھانا کھلا دو یا ایک بکری ذبح کر دو پھر میں نے اپنا سر منڈا دیا پھر میں نے قربانی کی۔

بَابُ الْإِحْصَارِ

باب: حج ادا کرنے سے رک جانے کے احکام

۹۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

۹۶: مسدد یحییٰ حجاج صواف یحییٰ بن ابی کثیر حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے حجاج بن عمرو انصاری سے سنا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ حلال ہو گیا پھر وہ آئندہ سال حج ادا کرے عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو ان حضرات نے فرمایا کہ انہوں نے بالکل سچ (اور درست) ارشاد فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں احصار کے متعلق بیان کیا گیا ہے حنفیہ کے نزدیک دشمن رکاوٹ پیدا کرے یا کوئی بیماری (دائم المرض) ہو جائے کہ حج یا عمرہ نہ کر سکے تو ایسا شخص محصر کہلاتا ہے اس کو اجازت ہے کہ ہدی ذبح کرنے کے بعد احرام کھول سکتا ہے جب کہ امام شافعی' امام مالک' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دشمن سے خطرہ کے علاوہ میں حج سے رک جانا احصار نہیں کہلاتا۔ ایسے آدمی کو اس عذر کے ٹل جانے کا انتظار کرنا چاہیے۔

اگر حج کے دوران معذور ہو جائے؟

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوران حج جس شخص کی ہڈی وغیرہ ٹوٹ گئی اور حج ادا کرنے سے وہ معذور ہو گیا تو وہ شخص احرام کھول کر وطن چلا آئے۔ حضرت امام شافعی' امام مالک' امام احمد رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ دشمن سے خطرہ کے علاوہ میں حج سے رک جانا یعنی احصار نہیں ہوتا اور ایسے شخص کو اس عذر کے دور ہو جانے کا انتظار کرنا چاہئے اگر حج کرنے کے موقعہ

مل گیا تو حج کرے نہیں تو احرام کھول کر واپس آجائے اور اگلے سال پھر حج کرے۔ اس مسئلہ کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے اور بذل المجہود ج ۳ میں تفصیل سے مذکور ہے۔

۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ أَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۹۷: محمد بن متوکل عسقلانی' عبدالرزاق' معمر' یحییٰ بن ابی کثیر' عکرمہ' عبداللہ بن رافع' حجاج بن عمرو کی روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی (دورانِ حج) ہڈی ٹوٹ گئی یا وہ لنگڑا ہو گیا یا بیمار ہو گیا اور اسی طریقہ سے بیان کیا۔

۹۸ :حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ قَالَ خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ أَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ مَعِي رِجَالٌ مِنْ قَوْمِي بِهَدْيٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ مَنَعُونَا أَنْ نَدْخُلَ الْحَرَمَ فَنَحَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِي ثُمَّ أَحْلَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ خَرَجْتُ لِأَقْضِيَ عُمْرَتِي فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَبْدِلِ الْهَدْيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔

۹۸: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' عمرو بن میمون' ابوحاضر حمیری' حضرت ابومیمون بن مہران سے روایت ہے کہ جس سال مکہ مکرمہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا اہلِ شام نے محاصرہ کیا تھا میں اس سال عمرہ کرنے کے لئے نکلا اور میرے ہمراہ کئی افراد نے قوم میں سے ہدی روانہ کی تھی جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو اہلِ شام نے ہم کو حرم میں داخل ہونے سے منع کیا۔ میں نے اس جگہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام کھول دیا اور واپس آ گیا۔ جب اگلا سال ہو گیا تو میں پھر اپنا عمرہ قضا کرنے کے لئے نکلا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ ہدی بھی تبدیل کر دو کیونکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تھا کہ عمرہ کو قضا میں تبدیل کر دو اس ہدی کے عوض کہ جو انہوں نے حدیبیہ میں قربان کی تھی۔

بَاب دُخُولِ مَكَّةَ

باب: مکہ میں داخلہ

۹۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ۔

۹۹: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے تو رات کو (مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع مقام) طویٰ میں قیام کرتے جب صبح ہو جاتی تو غسل کرتے اس کے بعد مکہ مکرمہ میں دن کے وقت تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا۔

۱۰۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

۱۰۰: عبداللہ بن جعفر البرمکی' معن' مالک (دوسری سند) مسدد' ابن حنبل' یحییٰ (تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت عبد

وَابْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا قَالَا عَنْ يَحْيَى إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبُطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى زَادَ الْبَرْمَكِيُّ يَعْنِي ثَنِيَّتَيْ مَكَّةَ۔

اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بلندی کی طرف سے تشریف لاتے اور نشیب کی طرف سے واپس تشریف لے جاتے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ۔

۱۰۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابو اسامہ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ذوالحلیفہ میں واقع) شجرہ کی طرف سے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لاتے اور آپ مدینہ منورہ میں (مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع مقام) معرس کی طرف سے داخل ہوتے۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۰۲: ہارون بن عبد اللہ' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی فتح کے دن (مقام) کداء کی طرف سے بلندی کی جانب سے داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں کدی کی جانب سے (داخل ہوتے) اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوتے لیکن اکثر ہدی سے داخل ہوتے کیونکہ یہ حصہ عروہ کے مکان سے نزدیک تھا۔

۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔

۱۰۳: ابن مثنیٰ' سفیان بن عیینہ' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو آپ بلند جانب کی طرف سے تشریف لاتے اور آپ جب مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لاتے تو نشیب کی طرف سے تشریف لاتے (یعنی ایسے علاقہ سے باہر تشریف لاتے جو کہ نشیب میں واقع ہے)

بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ

باب: بیت اللہ شریف کو جب دیکھے تو ہاتھوں کو اُٹھائے

۱۰۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ

۱۰۴: یحییٰ بن معین' محمد بن جعفر' شعبہ' ابوقزعہ' حضرت المہاجر مکی سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص

يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا إِلَّا الْيَهُودَ وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ۔

بیت اللہ شریف کو دیکھے تو کیا وہ ہاتھوں کو اُٹھائے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو کسی شخص کو یہود کے علاوہ یہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے (بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی) ہاتھوں کو نہیں اُٹھایا۔

خُلاصۃُ الباب: بیت اللہ شریف دیکھ کر دعا کرنا متعدد روایات سے ثابت ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ دعا رفع یدین کے ساتھ ہو یا بغیر رفع یدین کے۔ امام شافعی نے فرمایا کہ میں تو اس کو مکروہ نہیں سمجھتا۔ حنفیہ کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں امام طحاوی نے ترک رفع (ہاتھ نہ اٹھانے) کو ترجیح دی اور حضرت جابرؓ کی حدیث باب سے استدلال کیا ہے اس کو فقہاء حنفیہ کا مسلک قرار دیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھوں کو اُٹھانا مکروہ ہے یہی مسلک حضرات صاحبین کا بھی ہے: وکلام الطحاوی فی شرح معانی الآثار صریح انه یکره الرفع عند ابی حنیفة و ابی یوسف و محمد [بذل المجهود ص ۱۳۸] لیکن حضرت امام شافعی کے نزدیک یہ عمل مکروہ نہیں ہے: قال الشافعی بعد ما اورد حدیث ابن جریج لیس فی رفع الیدین عند رویة البیت شیء فلا اکرهه۔ [بذل المجهود ص ۱۳۸، ج ۳]

۱۰۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ يَعْنِي يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۱۰۵: مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین، ثابت بنانی، عبد اللہ بن رباح انصاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دوگانہ نماز ادا کی۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ وَهَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ قَالَ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ قَالَ هَاشِمٌ فَدَعَا وَحَمِدَ اللّٰهَ وَدَعَا بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ۔

۱۰۶: ابن حنبل، بہز بن اسد، ہاشم ابن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت عبداللہ بن رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو آپ پہلے حجر اسود کے قریب تشریف لے گئے اور آپ نے اس کو بوسہ دیا پھر آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا پھر آپ کوہِ صفا پر تشریف لائے اور اس کے اُوپر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگا اور آپ نے (خانہ کعبہ دیکھ کر) ہاتھوں کو اُٹھایا پھر آپ نے جو چاہا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگے اور اس سے دُعا مانگنے لگے اور انصار آپ کے قدموں کے نیچے پڑے تھے ہاشم نے کہا کہ آپ نے دُعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی اور جو دِل چاہا وہ دُعا مانگی۔

کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا:

مذکورہ حدیث میں دونوں ہاتھ اُٹھانے سے مراد خانہ کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا ہے اور جس وقت آپ بیت اللہ شریف تشریف لائے تو آپ نے پہلے سات مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے آپ نے دو رکعت ادا کیں اور آپ کے مبارک ہاتھ میں اس وقت ایک کمان تھی جس کو آپ بیت اللہ شریف میں نصب کردہ بتوں کی آنکھوں میں مار رہے تھے اور آیت کریمہ: وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا [الأسراء: ۸۱] تلاوت فرماتے جاتے تھے۔

(بذل المجہود ص:۱۳۹، ج ۳)

واضح رہے کہ مذکورہ روایت میں لفظ الْاَنْصَاب اور بعض نسخوں میں لفظ الْاَنْصَار منقول ہے صاحب بذل فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس جگہ صحیح لفظ الْاَنْصَاب ہے یعنی اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند مقام پر تھے اور انصاب بت آپ کے قدموں کے نیچے تھے اور اگر اس جگہ لفظ الْاَنْصَار مراد لیا جائے جیسا کہ پاکستان کے بعض نسخوں کے حاشیہ پر ہے تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ انصار حضرات وادی میں جمع ہو گئے تھے جو کہ وادی کے صفا کے نیچے تھا دونوں طرح درست ہے۔ قلت وعندی معناه ان الانصاب هی الاصنام التی كانت علی الصفا جعلها رسول الله صلی الله علیه وسلم تحته وصعد فوقها لتذلیلها الخ (بذل ص ۱۳۸، ج ۳) واما علی نسخة الانصار بالراء فمعناه ظاهرا فهو انه صلی الله علیه وسلم علا علی الصفا والانصار اجتمعوا تحته (بذل المجهود ص ۱۳۸)

بَاب فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

باب: حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان

۱۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

۱۰۷: محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم، عابس بن ربیعہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو چوما پھر فرمایا تم ایک پتھر ہو نہ ہی نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ نقصان اور اگر میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تم کو ہرگز نہ چومتا۔

بَاب اسْتِلَامِ الْأَرْكَانِ

باب: ارکان کو چھونا

۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنْ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

۱۰۸: ابوالولید طیالسی، لیث بن شہاب، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ کسی پتھر کو ہاتھ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ

۱۰۹: مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عُمَرَ أَنَّهُ أُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ إِنَّ الْحِجْرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّ عَائِشَةَ إِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتْرُكِ اسْتِلَامَهُمَا إِلَّا أَنَّهُمَا لَيْسَا عَلَى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا طَافَ النَّاسُ وَرَاءَ الْحِجْرِ إِلَّا لِذَلِكَ۔

بیان فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ بیت اللہ شریف میں شامل ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور میں اسی وجہ سے سمجھتا ہوں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے رکن شامی، رکن عراقی کے استلام کو نہیں چھوڑا، اگر وہ اپنی جگہ نہیں ہیں اسی وجہ سے تمام لوگ حطیم کے پیچھے سے طواف کرتے ہیں۔

۱۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوْفَةٍ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۱۱۰: مسدد، یحیٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہر طواف میں چھوتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طریقہ پر کرتے تھے۔

بیت اللہ کے چار ارکان:

مذکورہ بالا حدیث میں رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونے کا تذکرہ ہے واضح رہے کہ بیت اللہ شریف کے چار ارکان ہیں: (۱) حجر اسود (۲) رکن عراقی (۳) رکن یمانی (۴) رکن شامی۔

بَابُ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ

باب: واجب طواف

۱۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي۔ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

۱۱۱: احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ایک اُونٹ پر سے ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے حجر اسود کو استلام کیا۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ لَمَّا اطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فِي يَدِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

۱۱۲: مصرف بن عمرو الیامی، ابن اسحٰق، محمد بن جعفر بن زبیر، عبیداللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور، حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ مکرمہ فتح کر لینے کے بعد اطمینان حاصل ہوا تو آپ نے ایک اُونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور آپ اس وقت حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے مس (چھو) کر رہے تھے کہ جو لکڑی آپ کے دست مبارک میں تھی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی تھی۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَعْرُوفٍ يَعْنِي ابْنَ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيَّ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَطَافَ سَبْعًا عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

۱۱۳: ہارون بن عبد اللہ' محمد بن رافع' ابوعاصم' معروف بن خربود المکی' ابوالطفیل' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر اور آپ حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے مس کر رہے تھے پھر آپ بوسہ لیتے تھے اس لکڑی کا۔ محمد بن رافع نے اضافہ کیا کہ پھر آپ کوہ صفا اور مروہ کی جانب تشریف لے گئے اور آپ نے اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر سات طواف کئے۔

۱۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

۱۱۴: احمد بن حنبل' یحییٰ' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ شریف کا اپنے اُونٹ پر طواف کیا اور آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور وہ (آپ کے عمل مبارک سے) آگاہ ہو جائیں اور آپ سے دریافت کریں کیونکہ آنحضرت کو لوگوں نے گھیر لیا تھا۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَاخَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۵: مسدد' خالد بن عبد اللہ' یزید بن ابی زیاد' عکرمہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور اس وقت آپ مریض تھے آپ نے اپنے اُونٹ پر طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے قریب تشریف لائے تو آپ حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے چھوتے پھر جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے اُونٹ کو بٹھا کر (طواف کی) دو رکعت پڑھیں۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

۱۱۶: قعنبی' مالک' محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل' عروہ بن زبیر' زینب بنت ابی سلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض ہو جانے کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لو تو میں نے (اسی طرح) طواف کر لیا اور اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (اس وقت) سورۂ طور ﴿وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ تلاوت فرما رہے تھے۔

بَاب الِاضْطِبَاعِ فِي الطَّوَافِ

١١٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ۔

١١٨: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنْ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمْ الْيُسْرَى۔

باب: طواف کی حالت میں اضطباع کرنا

١١٧: محمد بن کثیر' ابن جریج' ابن یعلی' حضرت یعلی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہرے رنگ کی چادر میں اضطباع کر کے طواف ادا فرمایا۔

١١٨: ابوسلمہ موسیٰ' حماد' عبداللہ بن عثمان بن خثیم' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (مقام) جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا تو (سب حضرات نے) طواف (بیت اللہ) میں رمل (مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے جلدی جلدی چلنا) کیا اور انہوں نے اپنی بغلوں کے نیچے سے چادروں کو نکالا پھر چادروں کو بائیں کندھوں پر ڈال دیا (یعنی اضطباع کیا)۔

بَاب فِي الرَّمَلِ

١١٩: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ وَمَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يَجِيئُوا مِنْ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيمُوا بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ قُلْتُ يَزْعُمُ قَوْمُكَ

باب: رَمل کے احکام

١١٩: ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوعاصم الغنوی' ابی الطفیل سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے میں نے عرض کیا کہ آپ کے رفقاء یہ گمان کرتے ہیں کہ جب بیت اللہ شریف کا رسول کریم ﷺ نے کعبہ کا طواف کیا تو رمل کیا اور یہ رمل مسنون ہے۔ انہوں نے کہا کہ (تم نے) کچھ تو اس میں سچ بولا ہے اور کچھ غلط بیانی سے کام لیا ہے میں نے عرض کیا کہ (اس میں) جھوٹ کیا ہے اور سچ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے اس قدر تو سچ کہا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رمل کیا ہے اور یہ جھوٹ بولا ہے کہ رمل کرنا مسنون ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ قریش نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر یہ کہا تھا کہ تم لوگ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کو (اسی طرح) چھوڑ دو یہ لوگ (خود ہی اپنی موت) مر جائیں گے) جب (قریش کی) آپ سے اس پر مصالحت ہوگئی کہ آپ آئندہ سال تشریف لائیں اور حج کریں اور مکہ مکرمہ میں تین روز ٹھہریں تو آپ بھی تشریف لے گئے اور مشرکینِ مکہ بھی ''قعیقعان'' (پہاڑ) کی جانب سے آئے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا تم لوگ تین چکر میں رمل کرو اور یہ مسنون نہیں ہے میں نے کہا کہ تمہارے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُونٹ پر صفا اور مروہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ كَانَ النَّاسُ لَا يُدْفَعُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُصْرَفُونَ عَنْهُ فَطَافَ عَلَى بَعِيرٍ لِيَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلِيَرَوْا مَكَانَهُ وَلَا تَنَالَهُ۔

کے درمیان سعی کی اور یہ عمل مسنون ہے انہوں نے کہا کہ (اس میں) کچھ خلاف واقعہ ہے اور کچھ سچ ہے میں نے کہا کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوہ) صفا اور مروہ کے درمیان اُونٹ پر (بیٹھ کر) سعی کی یہ تو سچ ہے لیکن یہ خلاف واقعہ ہے کہ یہ عمل مسنون ہے کیونکہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹتے نہیں تھے اور آپ کے پاس سے (دوسری جگہ) نہیں جاتے تھے تو آپ نے اُونٹ پر سوار ہو کر سعی کی تا کہ آپ کے ارشادات گرامی لوگ سنیں اور لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ تک لوگوں کی پہنچ نہ ہو سکے۔

رمل کا مفہوم:

بیت اللہ شریف کے طواف کے دوران پہلے تین چکر میں رمل مسنون ہے اور رمل کا مفہوم یہ ہے کہ جس طریقہ سے سپاہی میدانِ جنگ میں مونڈھے ہلاتے ہوئے جاتا ہے اُکڑ کر چلتا ہے اسی طرح مونڈھے ہلاتے ہوئے اور اکڑ کر چلو۔ عمرہ اور حج کے طواف کے دوران رمل کی مزید تفصیل بذل المجہود ج ۳ اور اردو میں معلم الحجاج میں ہے اور مذکورہ روایت میں لفظ مَوْتَ النَّغَفِ سے مراد اُونٹ اور بکری جیسی موت آنا ہے یعنی اپنی موت آپ ہی مر جائیں گے۔ حتى يموتوا موت النعف اى موت الابل والغنم الخ [بذل المجهود ص ١٤٣' ج٣]

١٢٠: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا فَأَطْلَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا قَالُوهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ رَمَلُوا قَالُوا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ۔

١٢٠: مسدد' حماد بن زید' ایوب' سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور آپ کو مدینہ منورہ کے بخار نے ناتواں کر دیا تھا تو (یہ دیکھ کر) کفار نے کہا کہ تم لوگوں کے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو کہ بخار سے کمزور ہو گئے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت ہی تکلیف اُٹھائی ہے پس اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے آگاہ فرما دیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ (طواف میں) پہلے تین چکر میں رمل کریں اور حجر اسود اور رکن یمانی کے دوران معمولی رفتار سے چلیں۔ جب مشرکین نے ان حضرات کو اکڑ کر چلتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ تم لوگ کہتے تھے کہ بخار نے ان لوگوں کو کمزور کر دیا ہے یہ لوگ تو ہم لوگوں سے بھی زیادہ مستعد اور صحت مند ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تمام چکر میں رمل کرنے کا حکم نہیں فرمایا ان حضرات پر رحم فرماتے ہوئے (اس لئے شروع کے صرف تین چکر میں رمل کافی ہے)۔

۱۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيمَ الرَّمَلَانُ الْيَوْمَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ مَعَ ذَلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۲۱: احمد بن حنبل' عبدالملک بن عمرو' ہشام بن سعد' زید بن اسلم' حضرت اسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اب رمل اور مونڈھوں کو کھولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو طاقتور بنا دیا ہے اور شرک کا خاتمہ فرما دیا اور مشرکین کو تباہ کر دیا لیکن اس کے باوجود ہم لوگ ان چیزوں کو ترک نہیں کرتے کہ (جو چیزیں یعنی اعمال) دورِ نبوی میں کیا کرتے تھے۔ (بہرحال اتباع نبوی کی وجہ سے اب بھی رمل مسنون ہے)

۱۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ۔

۱۲۲: مسدد' عیسیٰ بن یونس' عبیداللہ بن ابی زیاد' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرنا' اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا اور کنکریاں مارنا یہ تمام (اعمال) یادِ الٰہی کے لئے مقرر فرمائے گئے۔

۱۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اضْطَبَعَ فَاسْتَلَمَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَكَانُوا إِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَتَغَيَّبُوا مِنْ قُرَيْشٍ مَشَوْا ثُمَّ يَطْلُعُونَ عَلَيْهِمْ يَرْمُلُونَ تَقُولُ قُرَيْشٌ كَأَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَتْ سُنَّةً۔

۱۲۳: محمد بن سلیمان انباری' یحییٰ بن سلیم' ابن خثیم' ابی الطفیل' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے (پہلے) اضطباع کیا پھر حجر اسود کو چوما اور تکبیر فرمائی پھر آپ نے تین چکروں میں رمل کیا۔ جب یہ حضرات رکن یمانی کے قریب پہنچے اور کفار قریش کی نگاہوں سے چھپ جاتے تو معمول کی رفتار سے چلتے پھر جب قریش کے سامنے آتے تو یہ حضرات (طواف میں) رمل کرتے ہوئے چلتے۔ یہاں تک کہ قریش بول اُٹھے کہ (یہ لوگ) گویا ہرنیں ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس کے بعد یہ عمل مبارک مسنون ہو گیا۔

۱۲۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَوْا أَرْبَعًا۔

۱۲۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عبداللہ بن عثمان بن خثیم' ابی طفیل' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (مقام) جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا تو ان حضرات نے پہلے تین چکر میں رمل کیا پھر باقی چار چکروں میں معمولی چال سے چلے۔

۱۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ

۱۲۵: ابو کامل' سلیم بن اخضر' عبیداللہ' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے لے کر' حجر اسود تک رمل

عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

کیا اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پر کیا ہے۔

بَاب الدُّعَاءِ فِي الطَّوَافِ

باب: دورانِ طواف دُعا مانگنا

۱۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۱۲۶: مسدد عیسیٰ بن یونس ابن جریج یحییٰ بن عبید اپنے والد حضرت عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان تشریف لاتے تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے:﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔

۱۲۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۷: قتیبہ بن سعید یعقوب موسیٰ بن عقبہ حضرت نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ میں تشریف لانے کے بعد پہلی دفعہ طواف فرماتے تو آپ شروع کے چکر میں دوڑ کر چلتے اور باقی چار چکر میں معمولی چال سے چلتے اس کے بعد آپ دوگانہ (دوگانہ نماز) ادا فرماتے۔

بَاب الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: بعد نمازِ عصر طواف کے احکام

۱۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

۱۲۸: ابن سرح سفیان ابوزبیر عبد اللہ بن باباہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس مکان (یعنی بیت اللہ شریف) کے طواف کرنے سے اور نماز سے کسی شخص کو نہ روکو جس وقت اس کا دل چاہے رات اور دن میں (خواہ طواف فجر یا عصر کے بعد ادا کرے)۔

خلاصۃ الباب: امام شافعی وامام احمد کا مسلک یہ ہے کہ طواف کے بعد کی دو رکعتیں اوقات مکروہ میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے۔ جب کہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی دو روایات میں سے ایک روایت کے مطابق امام مالک کا بھی یہ مسلک ہے کہ یہ دو رکعات اوقات مکروہ میں ادا نہیں کی جاسکتیں بلکہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے والے کو چاہیے کہ وہ طواف کرتا رہے اور آخر میں تمام طوافوں کی رکعات طلوع آفتاب کے بعد ایک ساتھ ادا کرے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں ہے کہ فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا منع ہے جو معنیً متواتر ہیں اور مطلق ہیں دوسرا استدلال مؤطا میں حضرت عمرؓ کے اثر سے ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری نے حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ فجر کی نماز کے بعد طواف کیا پس حضرت عمرؓ نے طواف پورا کرلیا دیکھا تو سورج ابھی طلوع نہیں ہوا تھا پھر سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ ذی طویٰ مقام تک پہنچے سواری کو بٹھایا پھر دو رکعت طواف کی ادا کیں۔ ان کے علاوہ بھی احادیث و آثار ہیں جو اوقات مکروہ میں دوگانہ طواف ادا کرنے

کے عدم جواز پہ دلالت کر رہے ہیں جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں زیۃ ساعۃً سے ساعات غیر مکروہہ وارد ہیں اور اس زمان کا مقصد بعد عبد مناف کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ آنے جانے والوں کے لیے حرم کا راستہ ہر وقت کھلا رکھیں۔ دراصل بنو علیہ مناف کے مکانات بیت اللہ شریف اور حرم کا احاطہ کئے ہوئے تھے جب یہ دروازے بند کر لیتے تو کوئی آدمی حرم تک نہ پہنچ سکتا اس لیے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ طواف اور نماز پر پابندی عائد نہ کریں۔

بَاب طَوَافِ الْقَارِنِ

١٢٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفْ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ۔

١٣٠ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ لَمْ يَطُوفُوا حَتَّى رَمَوْا الْجَمْرَةَ۔

١٣١ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ۔

باب: قران کرنے والے کا طواف

١٢٩: احمد بن حنبل' یحییٰ' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ سعی کی۔ یعنی پہلی مرتبہ۔ (یاد رہے کہ قارن کے لئے حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے)۔

١٣٠: قتیبہ' مالک بن انس' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (اس وقت تک) طواف نہیں کیا جب تک کہ ان حضرات نے رمی جمرۂ عقبہ نہیں کر لی۔

١٣١: ربیع بن سلیمان مؤذن' شافعی' ابن عیینہ' ابن ابی نجیح' عطاء' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہے' حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عطاء کے ذریعہ موصولاً نقل کیا ہے اور اس روایت کو انہوں نے موقوفاً بھی نقل کیا ہے۔

بَاب الْمُلْتَزَمِ

١٣٢ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قُلْتُ

باب: ملتزم کے بیان میں

١٣٢: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان سے مروی ہے کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ فتح کر لیا تو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے کپڑے پہنوں گا اور میرا امکان بھی راستہ ہی میں تھا تو میں (بغور) دیکھوں گا کہ نبی کریم

لَأَلْبَسَنَّ ثِيَابِي وَكَانَتْ دَارِي عَلَى الطَّرِيقِ فَلَأَنْظُرَنَّ كَيْفَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَدِ اسْتَلَمُوا الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الْحَطِيمِ وَقَدْ وَضَعُوا خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسْطَهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کیا عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ میں جب گیا تو میں نے دیکھا نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں سے باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیت اللہ شریف سے باہر آئے اور سب لوگ بیت اللہ شریف کے دروازے سے حطیم تک لیٹ گئے اور اپنے رخسار بیت اللہ شریف سے لگا دیئے گئے اور نبی کریم ﷺ ان تمام حضرات کے درمیان میں تھے۔

ملتزم کیا ہے؟

ملتزم اس مقام کا نام ہے جو کہ بیت اللہ شریف اور حجر اسود کے دروازے کے درمیان ہے یہاں طواف وداع کے بعد آنا اور دُعا کرنا مستحب ہے۔

۱۳۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا جِئْنَا دُبُرَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ أَلَا تَتَعَوَّذُ قَالَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَأَقَامَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ هَكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ۔

۱۳۳: مسدد' عیسیٰ بن یونس' مثنیٰ بن صباح' عمرو بن شعیب' شعیب سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) کے ہمراہ (خانہ کعبہ) کا طواف کیا۔ جب ہم بیت اللہ شریف کے پیچھے کی طرف آئے تو ہم نے کہا کہ تم لوگ اللہ سے پناہ نہیں مانگتے تو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے۔ پھر وہ لوگ گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ اور چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں ہتھیلیاں اس طریقہ پر رکھیں اور ان کو پھیلا دیا پھر بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طریقہ پر کرتے ہوئے دیکھا۔ (یعنی آپ بھی اسی طریقہ پر ملتزم سے چمٹتے تھے)

۱۳۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عَمْرٍو الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي هَا هُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي۔

۱۳۴: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ' یحییٰ بن سعید' سائب بن عمر مخزومی' محمد بن عبداللہ بن سائب' حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (جب وہ نابینا ہو گئے تھے) تو پکڑ کر چلتے تھے اور ان کو بیت اللہ شریف کے قریب حجر اسود کے نزدیک تیسرے کونے میں کھڑا کر دیا کرتے تھے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ تم کو اطلاع دی گئی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ نماز پڑھتے تھے؟ میں عرض کرتا تھا جی ہاں پھر وہ اس جگہ نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ أَمْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۳۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ۔

۱۳۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَسَعَى بَيْنَهُمَا سَبْعًا ثُمَّ حَلَقَ رَأْسَهُ۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

باب: صفا اور مروہ کا بیان

۱۳۵: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ (دوسری سند) ابن سرح' ابن وہب' مالک' ہشام' عروہ بن زبیر نے کہا کہ میں نے عائشہؓ سے بچپن میں کہا کہ دیکھئے اللہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ تو میں سمجھتا ہوں (دورانِ حج) اگر کوئی شخص سعی نہ کرے تب کوئی حرج نہیں۔ عائشہؓ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ جس طریقہ پر تم سمجھتے ہو اگر (واقعہ) اسی طرح ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس طریقہ پر فرماتے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرنا گناہ نہیں ہے۔ یہ آیت کریمہ تو انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ حضرات منات کے لئے حج کرتے تھے اور منات قدید کے سامنے تھا (قدید ایک بستی کا نام ہے) منات اس کے سامنے رہتا تھا وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان میں سعی کرنے کو مذموم سمجھتے تھے۔ جب وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا اس وقت آیت کریمہ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ نازل ہوئی۔ (ان احادیث میں یہ بیان بھی کر دیا کہ صفا مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں جہاں کی مذموم حرکتوں کی وجہ سے ان میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی)۔

۱۳۶: مسدد' خالد' بن عبداللہ' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب عمرہ کیا تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور آپ نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں اور آپ کے ہمراہ اس قدر حضرات تھے کہ انہوں نے آپ کو لوگوں سے چھپا رکھا تھا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ نبی کریمؐ بیت اللہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

۱۳۷: تمیم بن منتصر' اسحق بن یوسف' شریک' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پر تشریف لائے اور ان کے درمیان سات مرتبہ سعی کی پھر آپ نے سر منڈایا۔

۱۳۸: نفیلی' زہیر' عطاء بن سائب' حضرت کثیر بن جمہان سے روایت ہے

عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَرَاكَ تَمْشِي وَالنَّاسُ يَسْعَوْنَ قَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان میں چل رہے ہیں جبکہ دوسرے لوگ دوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان چلوں تو میں نے نبی کریمؐ کو (اسی طرح) چلتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر میں دوڑوں تو میں نے نبی کریم ﷺ کو (اسی طرح) دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور میں عمر رسیدہ کمزور شخص ہوں (یعنی اس وجہ سے چلتا ہوں اور میرا یہ عمل سنت نبوی کے خلاف بھی نہیں) ہے۔

بَاب صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: حج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت

۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيَّانِ وَرُبَّمَا زَادَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِي ثَوْبًا مُلَفَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا فَصَلَّى بِنَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۳۹: عبداللہ بن محمد نفیلی عثمان بن ابی شیبہ ہشام بن عمار سلیمان بن عبد الرحمن حاتم بن اسماعیل جعفر بن محمد محمد باقر سے روایت ہے کہ ہم لوگ جابر بن عبداللہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم لوگ جس وقت وہاں پہنچے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کون کون حضرات ہیں یہاں تک کہ میرا بھی نمبر آ گیا۔ میں نے کہا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور میرا اُوپر کا دامن اُٹھایا پھر نیچے کا دامن اُٹھایا اس کے بعد اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے درمیان میں رکھا اور میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا اور کہا کہ تم کو خوشی ہو تم اپنوں میں آ گئے۔ تمہارا جو دِل چاہے اے بھتیجے! تم وہ دریافت کر لو میں نے ان سے دریافت کیا وہ نابینا تھے اور نماز کا وقت آ گیا وہ ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے۔ وہ کپڑا اس قدر چھوٹا تھا کہ اگر اس کپڑے کو اس کندھے پر ڈالتے تو اس کندھے سے گر جاتا بالآخر اس کپڑے کو (علیحدہ) رکھ کر نماز پڑھائی اور چادر ان کی تپائی پر رکھ دی۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو نبی کریم ﷺ کے حج کا حال بیان فرمائیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اُنگلیوں سے نو عدد کا شمار کیا۔ پھر کہا نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں نو سال تک رہے اور آپ نے حج نہیں کیا اس کے بعد دسویں سال اعلان کر دیا گیا کہ نبی کریم ﷺ حج کے لئے تشریف لے جانے والے ہیں۔ بہت سے حضرات مدینہ منورہ میں جمع ہو گئے تو ہر ایک کی خواہش تھی کہ نبی کریم ﷺ کی اتباع کرے اور جو آپ نے عمل کیا وہ (اختیار) کرے۔ تو

مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَذْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

آپ تشریف لے گئے ہم لوگ بھی ان لوگوں کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں پہنچ گئے اور اس جگہ اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی انہوں نے خدمت نبوی میں کہلوایا کہ میں اب کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا غسل کرلو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ لو پھر رسول کریم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اس کے بعد آپ قصوا (اُونٹنی) پر سوار ہوئے جب آپ کی اُونٹنی میدانِ بیداء میں کھڑی ہوئی تو جابر نے فرمایا کہ جس جگہ تک میری نظر جاتی تھی میں نے آپ کے دائیں اور بائیں اور سامنے اور پیچھے کی جانب دیکھا تو سوار اور پیدل لوگوں کا ہجوم تھا اور رسول کریم ﷺ ہمارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن کریم نازل ہوتا تھا اور آپ اس کی مراد سمجھتے تھے اور ہم سب وہی کام انجام دیتے جو کام آپ کرتے۔ آپ نے لبیک بلند آواز سے کہا کہ اے اللہ! میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں' آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں' آپ کا کوئی شریک نہیں ہے میں آپ کے حضور حاضر ہوتا ہوں۔ تمام تعریف اور نعمت آپ کے ہی شایان شان ہے اور حکومت بھی آپ کی ہی ہے آپ کا کوئی شریک نہیں اور لوگوں نے بھی لبیک بلند آواز سے کہی جو لوگ بلند آواز سے پکارتے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کو منع نہیں فرمایا۔ لیکن آپ اپنی لبیک فرماتے رہے۔ جابر نے کہا کہ ہم لوگوں نے صرف حج کی نیت کی تھی ہم لوگ عمرہ کو نہیں جانتے تھے۔ ہم لوگ جب آپ کے ہمراہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو پہلے آپ نے حجر اسود کو چوما پھر آپ نے تین چکروں میں رمل کی اور آپ چار چکر میں معمولی چال سے چلے۔ پھر آپ مقامِ ابراہیم کی جانب اس کی طرف بڑھے اور اس آیت کریمہ میں ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ﴾ کو تلاوت فرمایا تو مقامِ ابراہیم بیت اللہ اور آپ کے درمیان تھا آپ نے دو رکعات میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تلاوت فرمائی۔ پھر آپ حجر اسود کی جانب تشریف لائے اور آپ نے حجر اسود کو چوما اس کے بعد آپ مسجد کے دروازے سے (کوہ) صفا کی جانب تشریف لے گئے جب آپ صفا کے قریب پہنچ گئے تو آپ نے آیت کریمہ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ وَعُثْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُلَيْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللَّهَ وَوَحَّدَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا صَعَدَ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ رَسُولُ

شَعَائِرِ اللَّهِ ﴾ تلاوت فرمائی ہم شروع کرتے ہیں (سعی کو) اس پہاڑ سے کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے پہلے لیا (یعنی کوہ صفا کا) تو آپ نے صفا سے شروع فرمایا اور آپ اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ شریف کو دیکھ لیا۔ تو تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی وحدت کو بیان کیا اور فرمایا اللہ ایک ہے اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں کوئی اس کا شریک نہیں اس کی سلطنت ہے اور تعریف اسی کے شایانِ شان ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں وہ تنہا ہے اور اس نے اپنا وعدہ مکمل کیا اور اپنے بندے (نبی کریم ﷺ) کی امداد فرمائی اور کفار کے گروہوں کو اسی تنہا ذات نے شکست دی۔ پھر اس کے درمیان ان ہی جملوں سے تین مرتبہ دُعا مانگی۔ پھر آپ مروہ تشریف لے جانے کے لئے نیچے اُترے۔ جب آپ کے قدم مبارک وادی کے اندر پہنچے تو آپ دوڑ کر چلے۔ جب آپ نشیبی علاقہ سے نکل کر اُوپر چڑھنے لگے تو آپ معمولی چال سے چلے یہاں تک کہ آپ مروہ تشریف لے آئے اور آپ نے اس جگہ بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ آپ نے صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ پر آخری چکر ختم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھ کو وہ حال معلوم ہوتا جو حال مجھ کو بعد میں معلوم ہوا ہے تو میں اپنے ہمراہ ہدی لے کر نہ آتا اور میں حج کے بجائے عمرہ کر لیتا لیکن تم لوگوں میں سے جس شخص کے ہمراہ ہدی نہ ہو وہ شخص احرام کھول دے اور حج کو عمرہ کر لے۔ چنانچہ تمام حضرات نے احرام کھول دیا اور اپنے بال کتروا لئے علاوہ نبی کریم ﷺ اور جس شخص کے ہمراہ ہدی تھی (اس نے نہیں کتروائے) تو سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (حج کو ختم کر کے عمرہ کر لینے کا) یہ حکم اس سال کے لئے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر فرمایا کہ عمرہ حج میں شامل ہو گیا۔ دو مرتبہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کا اُونٹ لے کر تشریف لائے تو انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے احرام کھول دیا تھا اور وہ رنگدار لباس پہنے ہوئے تھیں اور انہوں نے سرمہ لگایا تھا اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَقَالَ مَنْ أَمَرَكِ بِهٰذَا فَقَالَتْ أَبِي فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهٰذَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ وَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعَرٍ فَضُرِبَتْ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ عِنْدَ

علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کا بُرا منایا اور فرمایا کہ تم لوگوں کو کس شخص نے اس قسم کا حکم دیا؟ انہوں نے کہا کہ میرے والد (نبی کریم ﷺ) نے۔ جابر نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں فرماتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوا کہ انہوں نے اس طرح کہا ہے اور میں نے اچھا نہیں سمجھا تو انہوں نے کہا کہ میرے والد گرامی نے مجھے ایسا ہی حکم فرمایا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ سچ کہتی ہیں۔ تم نے احرام باندھنے کے وقت کیا نیت کی تھی؟ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے یہ نیت کی کہ اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے ہمراہ تو ہدی ہے اس لئے اب تم احرام نہیں کھولنا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ سے جس قدر ہدی کے جانور لائے تھے اور جس قدر علی کرم اللہ وجہہ ہدی کے جانور لائے تھے تمام کی تعداد ایک سو (جانور) ہوئی۔ تمام حضرات حلال ہو گئے (یعنی سب نے احرام کھول دیا) اور انہوں نے بال کتروائے لیکن رسول کریم ﷺ اور وہ لوگ کہ جن کے ہمراہ ہدی تھی انہوں نے احرام نہیں کھولا' جب ترویہ کا دن ہو گیا تو تمام حضرات منیٰ کی جانب متوجہ ہوئے اور حج کا احرام باندھا تو آپ سوار ہوئے اور آپ نے منیٰ میں نمازِ ظہر' نمازِ عصر و مغرب و عشاء پڑھی۔ پھر اگلے روز نمازِ فجر ادا فرما کر کچھ دیر قیام پذیر ہوئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ نے وادیٔ نمرہ میں خیمہ گاڑنے کا حکم فرمایا جو کہ بالوں سے بنا ہوا تھا۔ پھر آپ منیٰ سے عرفات کی جانب روانہ ہوئے اور قریش کے لوگ اس میں شبہ نہیں کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ مزدلفہ میں مشعر حرام کے قریب قیام فرمائیں گے جس طرح کہ قریش ایامِ جاہلیت میں قیام کرتے تھے اور آپ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ آپ (مقام) عرفات پہنچ گئے تو دیکھا کہ وادیٔ نمرہ میں قبہ تیار ہے۔ آپ اس وادی میں ٹھہرے۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے (اپنی اُونٹنی) قصویٰ کے لانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ (اس اُونٹنی پر) پالان باندھا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے۔ یہاں

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا دَمُ قَالَ عُثْمَانُ دَمُ ابْنُ رَبِيعَةَ و قَالَ سُلَيْمَانُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ و قَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ثُمَّ قَالَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا إِلَى

تک کہ آپ وادی میں تشریف لائے اور آپ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کی جانیں اور مال و دولت تم لوگوں پر حرام ہیں جس طرح کہ یہ دن اس مہینہ میں اس شہر میں' مطلع ہو جاؤ کہ دورِ جاہلیت کی ہر رسم میرے پاؤں کے نیچے روند دی گئی ہے اور کسی شخص نے جس قدر دورِ جاہلیت میں قتل کئے تھے تمام معاف ہیں اور پہلا خون جو کہ میں علاقے کے خونوں سے معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا ہے (یہ آپ کے چچا کے لڑکے تھے) اور وہ قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیا کرتا تھا اور اس کو قبیلہ ہذیل کے افراد نے مار ڈالا اور جس قدر سود دورِ جاہلیت کے لوگوں کے ذمہ ہیں وہ تمام موقوف ہو گئے اور پہلا سود جس کو میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود ہے جو عباس بن عبدالمطلب کا ہے کیونکہ سود بالکل موقوف ہے۔ پھر تم لوگ خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے قبضہ میں لیا ہے (مراد خواتین کے حقوق ادا کرنے کا وعدہ ہے) اور اللہ کے حکم سے تم لوگوں نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے اور تم لوگوں کا خواتین پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر اس کو نہ آنے دیں کہ جس کا آنا تم مذموم سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں (یعنی تمہاری بلا اجازت کسی کو آنے دیں) تو تم لوگ ان کو مارو (یعنی مناسب تنبیہ کرو) نہ ایسا سخت مارو کہ جس سے ہڈی ٹوٹ جائے یا زخم ہو جائے اور تمہارے اُوپر خواتین کا یہ حق ہے کہ ان کو دستور کے مطابق نان ونفقہ ادا کرو اور میں تم لوگوں میں وہ شے چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم لوگ اس کو پکڑے رہو گے تو تم گمراہ نہ ہو گے وہ کتابِ الٰہی ہے اور تم لوگ قیامت کے دن میرے بارے میں سوال کئے جاؤ گے پھر تم لوگ کیا جواب دو گے؟ انہوں نے کہا بے شک آپ نے پیغامِ الٰہی پہنچا دیا (اور اپنا فرض ادا کر دیا) اور نصیحت کر دی آپ نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا اور اس کو آسمان کی جانب اُٹھایا پھر لوگوں کی جانب جھکایا اور فرمایا اے اللہ گواہ رہ' اے اللہ گواہ رہ' اے اللہ گواہ رہ' پھر بلال نے اذان دی اور تکبیر پڑھی آپ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر تکبیر کہی اور نمازِ عصر ادا کی اور درمیان میں کچھ (نفل وغیرہ) نہیں پڑھے پھر آپ قصویٰ پر سوار ہوئے

النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حِينَ غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنْ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ قَالَ سُلَيْمَانُ بِنِدَاءٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ زَادَ عُثْمَانُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِينَ

میدانِ عرفات میں تشریف لائے تو آپ نے اپنی اُونٹنی کا پیٹ پتھروں کی جانب کیا اور مقامِ جبل مشاۃ کو سامنے کی طرف کیا اور قبلہ کی جانب چہرہ کیا اور وقوف فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور کچھ زردی کم ہوگئی جب سورج ڈوب گیا تو اُسامہ کو پیچھے بٹھایا اور عرفات سے مزدلفہ کی جانب واپس ہوئے اور آپ نے اُونٹنی کی لگام سخت کی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کے سر کے ساتھ لگتا تھا اور آپ دائیں ہاتھ سے لوگوں کو اشارہ فرماتے جاتے تھے کہ آہستہ چلو اے لوگو آہستہ چلو۔ جب آپ کسی اُونچی جگہ پر تشریف لاتے تو اُونٹ کی لگام کو کچھ ڈھیلا کر دیتے تھے تاکہ وہ اُوپر چڑھ جائے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں تشریف لائے اور وہاں آپ نے نمازِ مغرب وعشاء کو ایک اذان اور دو تکبیروں سے جمع کیا۔ عثمان نے کہا کہ آپ نے دونوں نمازوں کے درمیان نفل یا سنت نہیں پڑھے (یہاں سے راویوں کا اتفاق ہے کہ پھر آپ نے آرام فرمایا یہاں تک کہ فجر ہوگئی اور جس وقت وقت فجر صاف ہوگیا تو آپ نے نمازِ فجر پڑھی۔ سلیمان نے کہا اذان اور اقامت سے (فجر ادا کی) پھر آپ قصویٰ پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مشعرحرام میں تشریف لائے اور آپ اس پر چڑھے اور سلیمان نے کہا کہ آپ نے جانب قبلہ چہرہ کیا اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور تکبیر کہی۔ عثمان نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے توحید بیان کی پھر آپ قیام پذیر رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہوگئی اس کے بعد آپ سورج طلوع ہونے سے قبل وہاں سے روانہ ہوگئے اور آپ نے فضل بن عباس کو پیچھے بٹھایا اور وہ ایک شخص تھے جو کہ نہایت شاندار بال والے خوبصورت اور سفید (شخص تھے)۔ جب آپ وہاں سے چل پڑے تو خواتین (اُونٹوں کے) ہودوں میں بیٹھی جا رہی تھیں۔ فضل ان خواتین کو دیکھنے لگے تو رسول کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک فضل کے چہرہ پر رکھ دیا اور فضل نے اپنا رُخ دوسری جانب کرلیا پھر آپ نے اس طرف دست مبارک رکھ دیا انہوں نے دوسری طرف رُخ کرلیا۔ آپ نے اس جانب دست مبارک رکھا انہوں نے دوسری جانب رُخ کرلیا اور لکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ وادیٔ محسر میں تشریف لائے۔ جب آپ وہاں

فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّذِي يُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُولُ مَا بَقِيَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

پہنچے تو آپ نے اپنی سواری کو کچھ حرکت دی یعنی کچھ تیز چلایا پھر دوسرے درمیان والے راستہ سے چلے جو کہ جمرۂ عقبہ پر لے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ اس جمرہ کے پاس تشریف لائے جو کہ درخت کے قریب ہے پھر آپ نے سات کنکریاں اس پر ماریں اور آپ نے ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہا اور ہر کنکری اس قسم کی تھی جیسے کہ اُنگلی میں کنکر رکھ کر پھینکتے ہیں لیکن آپ نے کنکریاں ماریں وادی کے اندر سے پھر وہاں سے آپ قربانی کرنے کی جگہ تشریف لائے اور آپ نے اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اُونٹوں کو نحر کیا اور باقی کے لئے علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے جس قدر اُونٹ بچے تھے سب کو نحر کر دیا اور علی رضی اللہ عنہ کو ہدی میں شامل کر لیا۔ پھر ہر ایک اُونٹ میں سے ایک ایک گوشت کا پارچہ لینے کا حکم فرمایا وہ تمام پارچے ایک دیگ میں پکائے گئے آپ نے اور علی رضی اللہ عنہ نے ان کو تناول فرمایا اور ان کا شوربہ پیا پھر آپ سوار ہو کر خانہ کعبہ کی جانب چلے۔ سلیمان نے کہا تو آپ نے مکہ مکرمہ میں تشریف لا کر نماز ظہر ادا کی اسکے بعد عبدالمطلب کی اولاد کے یہاں آئے وہ لوگ آب زمزم پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! پانی کھینچو اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم کو مغلوب کریں گے تمہارے پانی پلانے پر تو میں بھی تم لوگوں کے ہمراہ پانی کھینچتا (یعنی اگر میں کنویں سے پانی کھینچوں گا تو لوگ مجھ کو دیکھ کر میری اتباع کریں گے اور اس قدر ہجوم ہوگا کہ تم لوگ پانی کھینچنے سے باز آ جاؤ گے) انہوں نے الگ ڈول کھینچ کر آپ کی طرف بڑھا دیا اور آپ نے اس میں سے پانی پیا۔

خلاصۃ الباب: حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟ اس بارہ میں مختلف اقوال ہیں بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس حج میں حضور ﷺ کے ساتھ نوے ہزار آدمی تھے۔ بعض حضرات نے ایک لاکھ تیس ہزار اور بعض نے اس سے بھی زائد تعداد بیان کی ہے۔

مذکورہ حدیث میں بیان فرمائے گئے مجمع کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے بتایا کہ نوے ہزار حضرات جمع ہوئے تھے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ مذکورہ مجمع ایک لاکھ تیس ہزار کا تھا اور ان حضرات نے عمرہ کا قطعی طور پر ارادہ ہی نہیں فرمایا تھا یا مفہوم حدیث یہ ہے کہ وہ حضرات زمانہ جاہلیت کے عقیدہ کی طرح ایام حج میں عمرہ کو جائز نہیں خیال فرماتے تھے اور دورِ جاہلیت میں قریش مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور وہ لوگ عرفات میں نہیں جاتے تھے اس لئے آپ کے اصحاب کو یہ خیال ہوا کہ

آنحضرت ﷺ بھی قریش کی تقلید میں عرفات جاتے ہوئے مزدلفہ میں قیام فرمائیں گے لیکن آپ نے وہاں قیام نہیں فرمایا اور اس مفصل حدیث شریف کی تحقیقی شرح بذل المجہود ج ۳، ص ۱۵۰، ۱۶۰ پر ملاحظہ فرمائیں اور حدیث بالا میں اشارۃً فرمائے گئے احکام حج کی تشریح معلم الحجاج نامی کتاب میں بھی ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں اور بذل المجہود میں حدیث بالا کی بحث باب صفة حجة النبی ﷺ کے تحت مذکور ہے۔

۱۴۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ أَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَلَى إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ۔

۱۴۰: عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال (دوسری سند) احمد بن حنبل، عبدالوہاب ثقفی، جعفر بن محمد، حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ایک ہی اذان سے نمازِ ظہر وعصر پڑھی اور ان کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تکبیریں کہیں اسی طرح مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب وعشاء پڑھیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی اقامت سے نمازیں پڑھیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو حاتم بن اسماعیل نے طویل حدیث میں مسنداً نقل کیا جس پر محمد بن علی جعفی نے بروایت جعفر بواسطہ والد (محمد بن علی) حضرت جابر سے روایت کرتے ہوئے ان کی موافقت کی ہے سوائے اس کے کہ محمد بن علی جعفی نے اس میں یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی اذان اور ایک اقامت سے نمازِ مغرب وعشاء پڑھیں۔

۱۴۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ نَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

۱۴۱: احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، جعفر، محمد، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا اور تمام منیٰ نحر کی جگہ ہے اور نبی کریم ﷺ عرفہ میں ٹھہرے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ قیام کیا اور پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور آپ نے مزدلفہ میں قیام فرمایا اور آپ نے فرمایا میں نے اس مقام پر قیام کیا اور تمام مزدلفہ قیام کرنے کی جگہ ہے۔

۱۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۴۲: مسدد، حفص بن غیاث، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے مگر اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ یعنی اپنے اپنے ڈیروں میں نحر کرلو۔

۱۴۳ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۱۴۳: یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید قطان، جعفر، محمد، حضرت جابر رضی

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيدِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبِي هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا وَذَكَرَ قِصَّةَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر مروی ہے کہ جو مفصل روایت اُوپر بیان ہوئی ہے لیکن اس روایت میں: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ پڑھنے کے بعد یہ الفاظ ہیں پھر رسول کریمؐ نے ان دو رکعات میں سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور سورۂ ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تلاوت فرمائی اور اس روایت میں سیدنا علیؓ کا فرمان عراق کے بجائے کوفہ میں بیان کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ اس میں یہ جملہ نہیں ہے کہ فاطمہؓ نے فرمایا کہ میرے والد نے حکم فرمایا ہے اور میں ان کی شکایت کرنے کیلئے گیا بلکہ پورا واقعہ فاطمہ ؓ کا بیان کیا بس روایات میں اس قدر تفاوت ہے۔

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب: وقوف عرفہ کا بیان

۱۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمُسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

۱۴۴: ہناد' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو لوگ قریش کے طریقہ پر چلتے تھے اور خود قریش مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے اور اس کا نام حمس تھا۔ باقی تمام لوگ عرفات میں قیام کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں تشریف لے جانے اور وہاں پر قیام کرنے کا حکم فرمایا' پھر وہاں سے واپس آنے کا بھی حکم فرمایا' جیسا کہ اس آیت کریمہ: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ میں مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: ''حمس'' احمس کی جمع ہے اسکے معنی ہیں شدت وقوت والد۔ یہ قریش اور ان کے پاس چند قبائل کا لقب ہے یعنی کنانہ جدیلہ' قیس اور عامر بن صعصہ۔ ان کو حمس کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہوں نے زمانہ حجر میں اپنے اوپر سختی کی ہوئی تھی اور دوسرے اہل عرب سے زیادہ پابندیاں عائد کی ہوئی تھیں۔ یہ لوگ احرام باندھنے کے بعد اپنے اوپر گوشت کو حرام کر لیتے تھے' بالوں کے خیموں میں نہیں داخل ہوتے تھے اسی طرح اور کئی جائز کاموں سے احتراز کرتے تھے پھر جب مکہ لوٹتے تھے تو اپنے پہلے کپڑوں کو اتار دیتے تھے اور حمس کے کپڑوں کے سوا طواف کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اس کے علاوہ حج کے دوران عرفات میں وقوف کرنے کی بجائے مزدلفہ میں وقوف کرتے ۔تھے اپنے آپ کو حرم کے مجاورین سمجھتے ہوئے کہتے تھے: نحن قطین اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے ہمسائے ہیں اس لیے حدود حرم سے باہر نکلنا پسند نہ کرتے تھے قرآن کریم نے ان کو اس طریقہ کے بدلنے کا حکم دیا اور فرمایا: ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ [البقرة : ١٩٩] یعنی تمہارا وقوف اس جگہ ہونا چاہے جہاں پر تمام لوگ وقوف کرتے ہیں۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنًى

۱۴۵: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْفَجْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِمِنًى۔

۱۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

باب: منیٰ کی جانب چلنا

۱۴۵: زہیر بن حرب' الاحوص بن جواب ضبی' عمار بن زریق' سلیمان الاعمش' الحکم' مقسم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں تاریخ کی نمازِ ظہر اور نویں تاریخ کی نمازِ فجر (مقام) منیٰ میں ادا فرمائیں۔

۱۴۶: احمد بن ابراہیم' اسحٰق الازرق' سفیان' عبدالعزیز بن جریج بن رفیع' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کہ جو بات آپ نے رسول اللہؐ سے یاد رکھی ہے وہ بات مجھے ارشاد فرمائیں۔ آپ نے آٹھویں تاریخ کو نمازِ ظہر کس جگہ ادا فرمائی؟ انہوں نے فرمایا کہ منیٰ میں (ادا فرمائی) میں نے عرض کیا نماز کس جگہ ادا فرمائی واپس آنے کے روز؟ (یعنی جس روز منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آتے ہیں؟ بارہ یا تیرہ ذی الحجہ کو) انہوں نے فرمایا: ابطح یعنی محصب میں (محصب مکہ معظمہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے) پھر فرمایا اب تم وہ کام کرو جو کہ تمہارے امیر انجام دیں۔

اطاعت امیر:

مذکورہ روایت میں ہرصورت اطاعت امیر کا حکم فرمایا گیا اگرچہ اتباعِ نبوی سب سے افضل ہے لیکن امیر کی مخالفت سے بھی منع فرمایا گیا۔ غرضیکہ امیر کی اطاعت میں بھی اطاعت نبوی کو بہرصورت ملحوظِ خاطر رکھے۔

الحمدللہ وبفضلہٖ پارہ نمبر: ۱۱ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۱۲

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى عَرَفَةَ

۱۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْإِمَامِ الَّذِي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ۔

باب: عرفات کے لئے نکلنے کا بیان

۱۴۷: احمد بن حنبل' یعقوب' ابن اسحٰق' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صبح فجر کی نماز ادا فرما کر منیٰ سے روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات میں پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وادی) نمرہ میں قیام پذیر ہوئے۔ جب نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عرفات میں سے) موقف میں وقوف فرمایا۔

خلاصۃ الباب: عرفہ ایک مخصوص جگہ کا نام ہے اور یہ زماں کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے بایں طور کہ نویں ذی الحج کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔ لیکن عرفات جمع کے لفظ کے ساتھ صرف اس مخصوص جگہ ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے لہٰذا جمع العرفات اطراف و جوانب کے اعتبار سے ہے۔ عرفات کی وجہ تسمیہ کے متعلق مندرجہ ذیل اقوال ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام جب جنت سے اتر کر اس دنیا میں آئے تو وہ دونوں سب سے پہلے اسی جگہ ملے۔ اس تعارف کی مناسبت سے اس کا نام عرفہ پڑ گیا اور یہ جگہ عرفات کہلائی (۲) کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افعال حج کی تعلیم دے رہے تھے تو وہ اس دوران ان سے پوچھتے تھے کہ عرفت (آپ نے اسے جان لیا) حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب میں کہتے عرفت (ہاں میں نے جان لیا) اور آخر کار دونوں کے سوال و جواب میں اس کا استعمال اس جگہ کی وجہ تسمیہ بن گیا وقوف عرفات یعنی نویں ذی الحجہ کو ہر حاجی کا میدان عرفات میں پہنچنا اس کی ادائیگی حج کے سلسلہ میں ایک سب سے بڑا رکن ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا چنانچہ حج کے دوران یعنی طواف الدفافہ (زیارۃ) الوقوف عرفات (وقوف عرفات) چونکہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے اس لیے اگر چھوٹ گیا تو حج ہی نہیں ہوگا۔ عرفات میں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں دونوں نمازیں ظہر و عصر اکٹھی پڑھی جاتی ہیں امام خطبہ دیتا ہے دعا اور تلبیہ میں دن گذارا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا دن کوئی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندہ کو عرفہ کے دن سے زیادہ آگ سے آزاد کرتا ہے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ رحمت و مغفرت کے ساتھ بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر

فرشتوں کے سامنے حج کرنے والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں میں انہیں دوں گا۔ عرب میں زمانہ اسلام سے پہلے یہ دستور تھا کہ میدان عرفات میں ہر قبیلہ اور ہر قوم کے لیے الگ الگ ایک جگہ وقوف کے لیے مقام سے دور تھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف ہے بہرکیف میدان عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دوری کی بنا پر یزید بن شیبان نے چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی اپنے قریب ہی وقوف کرنے کی اجازت عطا فرمائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ اپنے قدیم موقف ہی پر وقوف کرو چنانچہ حدیث میں شاعر سے مراد ان کا قدیمی موقف ہے اور تم لوگ اپنے اس موقف سے جو تمہارے باپ دادا سے تمہارے لیے متعین چلا آ رہا ہے منتقل ہونے کی خواہشیں نہ کرو کیونکہ پورا میدان عرفات موقف ہے دوسرے یہ کہ میدان عرفات میں امام کے موقف کرنے سے دوری یا نزدیکی سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہاں ایک فقہی مسئلہ ہے کہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ وقوف عرفات کا وقت ۹ ذی الحجہ کے زوال سے دس ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق تک ہے اس دوران جس وقت بھی آدمی عرفات پہنچ جائے البتہ رات کا کچھ حصہ عرفات میں گذارنا ضروری ہے چنانچہ اگر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے تو اس پر دم واجب ہوگا۔

بَاب الرَّوَاحِ إِلَى عَرَفَةَ

۱۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَنْ قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَيَّةَ سَاعَةٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُوحُ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَرُوحَ قَالُوا لَمْ تَزِغْ الشَّمْسُ قَالَ أَزَاغَتْ قَالُوا لَمْ تَزِغْ أَوْ زَاغَتْ قَالَ فَلَمَّا قَالُوا قَدْ زَاغَتْ ارْتَحَلَ۔

باب: نماز کے لئے عرفہ میں کس وقت نکلے؟

۱۴۸: احمد بن حنبل، وکیع، نافع بن عمر، سعید بن حسان، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کہلوایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز کس وقت نکلے تھے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نکلیں گے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نکلنے کا قصد کیا لوگوں نے عرض کیا ابھی سورج نہیں ڈھلا۔ انہوں نے فرمایا کیا سورج ڈھل گیا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا۔ پھر جب لوگوں نے بتلایا کہ سورج ڈھل گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت نکلے۔

عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ

۱۴۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْحَيِّ عَنْ

باب: عرفات میں خطبہ دینے کا بیان

۱۴۹: ہناد، ابن ابی زائدہ، سفیان بن عیینہ، حضرت زید بن اسلم قبیلہ بنی ضمرہ کے ایک صاحب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنایا اپنے چچا سے سنا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

۱۵۰: مسدد، عبداللہ بن داؤد، حضرت سلمہ بن نبیط سے ایک صاحب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

أَبِيهِ نُبَيْطٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ أَحْمَرَ يَخْطُبُ۔

عرفات میں لال رنگ کے اُونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

۱۵۱ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ هَنَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمٌ فِي الرِّكَابَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ كَمَا قَالَ هَنَّادٌ۔

۱۵۱: ہناد بن السری' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' عبدالمجید' عداء بن خالد بن ہوذہ' ہناد' عبدالمجید' ابی عمر' حضرت خالد بن العداء بن ہوذہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دونوں رکابوں پر کھڑے ہوکر عرفات میں ایک اُونٹ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن العلاء نے وکیع سے اس طریقہ پر روایت کیا جس طرح کہ ہناد نے روایت کیا۔

۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ أَبُو عَمْرٍو عَنْ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بِمَعْنَاهُ۔

۱۵۲: عباس بن عبدالعظیم' عثمان بن عمر' عبدالمجید ابوعمرو' حضرت عداء بن خالد سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے۔

بَاب مَوْضِعِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں کس جگہ قیام کرے؟

۱۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو عَنْ الْإِمَامِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ۔

۱۵۳: ابن نفیل' سفیان' عمرو بن دینار' عمرو بن عبداللہ بن صفوان' حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ابن مربع انصاری ہم لوگوں کے یہاں تشریف لائے اور ہم لوگ عرفات میں ایسے مقام پر ٹھہرے تھے کہ جس کو عمرو امام سے فاصلہ پر خیال کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کا فرستادہ (بھیجا ہوا) ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنی نشانیوں کی جگہ پر کھڑے ہو کیونکہ تم لوگ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہو۔

ایک حکم:

مراد یہ ہے کہ تم لوگ حدودِ حرم سے باہر اس جگہ کھڑے ہو کہ جو جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہے اور تم لوگ اس جگہ کھڑے ہو کہ جو جگہ قریش نے مشعر حرام میں قیام کرنے کے لئے تجویز کر رکھی تھی۔

بَاب الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے واپس آنے کا بیان

۱۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۵۴: محمد بن کثیر' سفیان' الاعمش (دوسری سند) وہب بن بیان' عبیدہ'

عَنْ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ الْمَعْنَى عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتَّى أَتَى جَمْعًا زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتَّى أَتَى مِنًى۔

سلیمان الاعمش، الحکم، مقسم، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سکون و آسانی سے عرفات سے واپس ہوئے اور آپ کے ہمراہ اُسامہ سوار تھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم لوگوں پر آہستہ اور سکون سے چلنا ضروری ہے کیونکہ اُونٹوں اور گھوڑوں کو دوڑانا کوئی نیک کام نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر میں نے کسی اُونٹ یا گھوڑے کو نہیں دیکھا جو کہ ہاتھوں کو اُٹھائے دوڑتا ہو۔ یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں تشریف لائے وہاں سے فضل بن عباس کو اپنے ہمراہ بٹھایا پھر فرمایا اے لوگو گھوڑے یا اُونٹ کو دوڑانا نیک کام نہیں ہے۔ سکون سے آہستہ چلنا ضروری سمجھو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر میں نے کسی گھوڑے یا اُونٹ کو نہیں دیکھا ہاتھ (یعنی آگے کے پاؤں) کو اُٹھائے دوڑ رہا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں یہ بیان فرمایا کہ عرفات سے واپسی میں سواریوں کو سکون سے لے کر چلو نیکی صرف اپنی سواری کو دوڑانے میں ہی نہیں لہٰذا نیکی کا اصل تعلق افعال حج کی ادائیگی اور ممنوعات سے اجتناب و پرہیز ہے۔

۱۵۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ زُهَيْرٌ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ

۱۵۵: احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر (دوسری سند) محمد بن کثیر، سفیان، زہیر، ابراہیم بن عقبہ، حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اُسامہ بن زید سے دریافت کیا جب تم حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ شام کے وقت سوار ہو کر آئے تھے تو تم نے (اس وقت) کیا کام انجام دیئے اور کس وجہ سے (وہ کام انجام) دیئے؟ انہوں نے کہا ہم لوگ جس وقت اس گھاٹی پر پہنچے کہ جہاں پر اپنے اُونٹوں کو رات کو ٹھہرنے اور سونے کے لئے بٹھاتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا پھر آپ نے پیشاب کیا کریب کہتے ہیں کہ حضرت اُسامہ نے پانی بہانے کا ذکر نہیں کیا۔ اور وضو کا پانی منگوایا، وضو کیا لیکن وضو میں زیادہ مبالغہ نہیں کیا بلکہ ہلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اب نماز پڑھ لیجئے۔ آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے۔ پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگ مزدلفہ میں آئے آپ نے نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ اس کے بعد لوگوں نے اپنی اپنی قیام گاہ میں اُونٹ بٹھائے اور ان کی پشت پر سے بوجھ نہیں اُتارے گئے تھے کہ نمازِ عشاء کے لئے تکبیر ہوئی۔ آپ نے

وَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ زَادَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ۔

نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے اُونٹوں کی پشت سے بوجھ اُتار لئے۔ محمد بن کثیر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ کریب نے کہا میں نے دریافت کیا پھر جب صبح ہوئی تب تم نے کس طرح کیا؟ انہوں نے کہا حضرت فضل بن عباس جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار ہوئے اور میں پیدل اہلِ قریش کے ہمراہ تھا۔

۱۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ۔

۱۵۶: احمد بن حنبل' یحییٰ بن آدم' سفیان' عبد الرحمٰن بن عیاش' زید بن علی' علی' عبید اللہ بن ابی رافع' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ چال سے اُونٹ چلانے لگے اور لوگ اپنے اُونٹوں کو دائیں بائیں چلانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی جانب توجہ نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے اے لوگو! سکون سے چلو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اس وقت چلے جبکہ سورج غروب ہو گیا تھا۔

۱۵۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

۱۵۷: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ سے روایت ہے کہ اُسامہ بن زید سے دریافت کیا گیا اور (اس وقت) میں موجود تھا رسول کریم حجۃ الوداع میں جب عرفات سے واپس ہوئے تو اُونٹ کو کس طریقہ پر چلاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ عنق چال چلتے تھے جب آپ کو راستہ مل جاتا تو آپ نص چال سے چلاتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں کہ نص عنق سے زیادہ ہے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں ''عنق'' چال کا مطلب ہے دوڑ کر چلنا مگر بہت زیادہ نہیں جیسے عرفِ عام میں ہم اپنے تیز چلنے کو کہتے ہیں اور ''نص'' چال کا مطلب یہ ہے کہ عنق چال سے زیادہ خوب دوڑانا یعنی جب راستہ صاف ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُونٹ کو خوب دوڑاتے تھے۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۱۵۸: احمد بن حنبل' یعقوب ان کے والد ابن اسحٰق' ابراہیم بن عقبہ' کریب' مولیٰ عبد اللہ بن عباس' حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں سوار تھا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ' جس وقت سورج غروب ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے۔

۱۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

۱۵۹: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' موسیٰ بن عقبہ' کریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ قُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے یہاں تک کہ جب آپ گھاٹی میں آئے تو آپ ٹھہر گئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن آپ نے پورا وضو نہیں کیا میں نے عرض کیا نماز ادا فرمالیں۔ آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے پھر آپ سوار ہوئے اور جب مزدلفہ میں تشریف لائے تو اُترے اور مکمل وضو کیا اس کے بعد نماز کی تکبیر ہوئی۔ آپ نے مغرب ادا فرمائی۔ اس کے بعد ہر ایک شخص نے اپنا اُونٹ اپنی قیام گاہ میں بٹھایا۔ اس کے بعد نمازِ عشاء کی تکبیر ہوئی۔ آپ نے عشاء پڑھی اور نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں وضو پورا نہ کرنے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آپ نے ہاتھ منہ دھوئے اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے وضو میں اعضاء کو تین تین مرتبہ نہیں دھویا بلکہ جلدی میں ہلکا وضو کرلیا۔

بَاب الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ

باب: مزدلفہ میں نماز پڑھنا

١٦٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

١٦٠: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء ایک اقامت سے پڑھی۔

خلاصۃ الباب: حج کے موقع پر دو مرتبہ دو نمازوں کو جمع کرنا مشروع ہے۔ عرفات میں ظہر وعصر کو تقدیم کے ساتھ اور دوسرے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرنا جمع تاخیر کے ساتھ۔ پھر حنفیہ کے نزدیک عرفات میں جمع بین الصلوٰتین مسنون ہے اور مزدلفہ میں واجب جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک مزدلفہ میں بھی مسنون ہے۔ امام ابوحنیفہ سفیان ثوری اور ابراہیم نخعی کے نزدیک عرفات میں جمع تقدیم کی چھ شرائط ہیں (۱) حج کا احرام (۲) ظہر مقدم ہو عصر پر (۳) عرفہ کا دن زوال کے بعد کا وقت (۴) مکان بھی وادی عرفات یا اس کے آس پاس کا علاقہ (۵) امام اعظم یا اس کے نائب کا ہونا۔ صاحبین امام ابویوسف امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شروع کی چار شرائط کافی ہیں آخری دو شرائط ضروری نہیں۔ مزدلفہ میں حنفیہ کے نزدیک تاخیر کی پانچ شرائط ہیں (۱) احرام حج (۲) پہلے عرفات میں ٹھہرنا (۳) زمان مخصوص یعنی نحر کی رات (۴) وقت مخصوص یعنی عشاء (۵) مسکن مخصوص یعنی مزدلفہ۔ مزدلفہ میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی امام یا نائب اور جماعت کی شرط نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک عرفات میں دو نمازوں کا جمع کرنا ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ہوگا امام شافعی وسفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے امام مالک اور امام احمد کی بھی ایک ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ امام مالک کے نزدیک عرفات کی جمع بین الصلوٰتین دو اذانوں اور دو اقامتوں کے ساتھ ہوگی۔ امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ عرفات کی جمع بین الصلوٰتین بغیر اذان کے دو اقامتوں کے ساتھ ہوگی مزدلفہ میں جمع بین

الصلوٰتین کی صورت میں کئی اقوال ہیں (۱) ایک اذان اور ایک اقامت امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہی ہے (۲) ایک اذان اور دو اقامتیں ۔ یہ امام شافعی کا مسلک ہے امام طحاوی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے (۳) بغیر اذان امام احمد کا مسلک مشہور یہی ہے ۔ حنفیہ کی دلیل حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے ۔ ان نمازوں کے بعد نفل پڑھنے کی جو نفی کی گئی ہے تو اس سے دونوں کے بعد سنتیں اور وتر پڑھنے کی نفی لازم نہیں ۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ جب مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب عشاء کی نمازیں پڑھ چکے تو مغرب اور عشاء کی سنتیں اور نماز وتر بھی پڑھے ۔

۱۶۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِإِقَامَةٍ۔

۱۶۱ : ابن حنبل' حماد بن خالد' ابن ابی ذئب' حضرت زہری سے اسی طریقہ پر مروی ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ تکبیر سے نماز پڑھی ۔ وکیع سے احمد نے نقل کیا کہ آپ نے ہر ایک نماز کو ایک تکبیر سے پڑھا ۔

۱۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ حَمَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يُنَادِ فِي الْأُولَى وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ مَخْلَدٌ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

۱۶۲ : عثمان بن ابی شیبہ' شبابہ (دوسری سند) مخلد بن خالد' عثمان بن عمر' ابن ابی ذئب' حضرت زہری سے اسی طریقہ پر مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور پہلی نماز کے لئے اذان نہیں دی اور نہ کسی نماز کے بعد نفل پڑھی ۔ مخلد نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کے لئے اذان نہیں دی ۔

۱۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۱۶۳ : محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' حضرت عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نماز مغرب کی تین رکعت اور نماز عشاء کی دو رکعت ادا کی تو مالک بن حارث نے ان سے معلوم کیا کہ یہ کس قسم کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی جگہ پر دونوں نمازوں کو ایک تکبیر سے پڑھا ہے ۔

۱۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

۱۶۴ : محمد بن سلیمان انباری' اسحٰق بن یوسف' شریک' ابواسحٰق' حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عبد اللہ بن مالک سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے مزدلفہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ ایک تکبیر سے مغرب وعشاء کی نماز پڑھی ۔ اس کے بعد ابن کثیر کی حدیث (سابقہ حدیث) کا مضمون ذکر کیا ۔

فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ۔

١٦٥ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا بَلَغْنَا جَمْعًا صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا وَاثْنَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا ابْنُ عُمَرَ هٰكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

١٦٥: ابن العلاء' ابواُسامہ' اسماعیل' ابو اسحٰق' حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ عرفات سے واپس آئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے ایک ہی تکبیر سے مغرب و عشاء پڑھی اور مغرب کی تین رکعت ادا کیں اور دو رکعت عشاء کی پڑھی جب فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر اسی طرح ہم لوگوں کو نماز پڑھائی۔

١٦٦ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

١٦٦: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا انہوں نے مزدلفہ میں تکبیر کہی اور تین رکعت نمازِ مغرب پڑھی اس کے بعد نمازِ عشاء کی دو رکعت پڑھیں اس کے بعد فرمایا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا انہوں نے اس جگہ پر اسی طریقہ پر کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا۔

١٦٧ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ يَكُنْ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَمَرَ إِنْسَانًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عِلَاجُ بْنُ عَمْرٍو بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا۔

١٦٧: مسدد' ابوالاحوص' اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ عرفات سے جس وقت مزدلفہ آیا (تو دیکھا) وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے سے نہیں تھکتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ مزدلفہ میں آئے تو انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی یا کسی کو حکم دیا اس نے اذان کہی اور تکبیر کہی پھر انہوں نے نمازِ مغرب کی تین رکعت پڑھیں اس کے بعد ہم لوگوں کی جانب التفات فرمایا تم لوگ ایک اور نماز پڑھو نماز تو آپ نے ہمیں نمازِ عشاء کی دو رکعت پڑھائیں۔ اس کے بعد تمام حضرات کا کھانا منگوایا۔ اشعث نے بیان کیا کہ مجھ سے علاج بن عمرو نے اسی طریقہ پر بیان کیا جس طریقہ پر میرے والد سلیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لوگوں نے اس کے متعلق تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اسی طریقہ پر آپ کے ہمراہ نماز پڑھی۔

١٦٨ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ

١٦٨ : مسدد' عبد الواحد بن زیاد' ابوعوانہ' ابومعاویہ' اعمش' عمارہ' عبد

وَأَبَا عَوَانَةَ وَأَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثُوهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عِمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنْ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

الرحمٰن بن یزید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی غیر وقت میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ میں کہ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب اور عشاء نماز کو ایک ساتھ پڑھا اور دوسرے روز نمازِ فجر معمول سے پہلے پڑھی۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَوَقَفَ عَلَى قُزَحَ فَقَالَ هَذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۶۹: احمد بن حنبل' یحییٰ بن آدم' سفیان' عبدالرحمٰن بن عیاش' زید بن علی' علی' عبید اللہ بن ابی رافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (مزدلفہ میں) صبح ہوئی اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبل قزح کے نزدیک کھڑے ہوئے فرمایا قزح یہی وقوف کا مقام ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کا مقام ہے (اور جب منیٰ تشریف لائے تو فرمایا) میں نے یہاں پر نحر کیا (قربانی کی) اور پورا منیٰ نحر (قربانی) کا مقام ہے تم لوگ اپنی قیام گاہوں میں نحر کرو۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَفْتُ هَا هُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَا هُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۷۰: مسدد' حفص بن غیاث' جعفر بن محمد' محمد' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس جگہ عرفات میں ٹھہرا اور پورا عرفات ٹھہرنے کا مقام ہے اور میں مزدلفہ میں اس جگہ پر ٹھہرا اور تمام مزدلفہ ٹھہرنے کا مقام ہے اور میں نے یہاں پر نحر کیا اور پورا منیٰ نحر کی جگہ ہے تم لوگ اپنے قیام کی جگہ (خیمہ وغیرہ میں) نحر (قربانی) کرو۔

۱۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ۔

۱۷۱: حسن بن علی' ابواُسامہ' اُسامہ بن زید' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرفات کا پورا میدان قیام کرنے کی جگہ ہے اور پورا منیٰ نحر کرنے کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ٹھہرنے کا مقام ہے اور مکہ مکرمہ کے جس قدر راستے ہیں وہ تمام چلنے کی جگہ ہیں اور تمام میں نحر کرنا جائز ہے۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ

۱۷۲: ابن کثیر' سفیان' ابواسحق' عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ جاہلیت کے دور میں لوگ مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے جب تک کہ وہ لوگ سورج کو ثبیر (نامی پہاڑ) پر نہ دیکھ لیتے۔

حَتَّى يَرَوْا الشَّمْسَ عَلَى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ۔

(یعنی سورج جب تک نہ نکلتا تھا) آپ نے ان لوگوں کی مخالفت کی اور آپ سورج کے طلوع ہونے سے قبل مزدلفہ سے واپس تشریف لائے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ مِنْ جَمْعٍ

باب: مزدلفہ سے بعجلت واپس جانا

۱۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔

۱۷۳: احمد بن حنبل' سفیان' عبید اللہ بن ابی یزید' عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں سے (ایک) تھا کہ جن کو نبیؐ نے کمزور و ناتواں خیال فرما کر مزدلفہ کی شب میں (منیٰ کی جانب) آگے روانہ فرما دیا تھا (تاکہ زیادہ مجمع ہونے کی بنا پر تکلیف سے محفوظ رہوں)

۱۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّطْخُ الضَّرْبُ اللَّيِّنُ۔

۱۷۴: محمد بن کثیر' سفیان' سلمہ بن کہیل' حسن العرنی' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو اور کئی لڑکوں کو ''بنی عبد المطلب'' میں سے گدھوں پر بٹھا کر مزدلفہ کی رات میں آگے (منیٰ کی جانب) روانہ فرما دیا تھا اور ہم لوگوں کی رانوں پر) آپ (محبت و شفقت سے) آہستہ سے مارتے تھے اور فرماتے اے چھوٹے بچو! تم لوگ کنکریاں نہ مارنا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ((لَطْخ)) کے معنی ہیں آہستہ سے مارنا۔

کمزوروں کے لئے ایک سہولت:

مسئلہ یہ ہے کہ خواتین اور کم عمر بچوں اور ضعیف بوڑھے کو منیٰ میں پہلے بھیج دینا جائز ہے تاکہ وہ لوگ مجمع سے قبل کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں بذل المجهود ص: ۱۷۰ ج ۳ پر اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۱۷۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَدِّمُ ضُعَفَاءَ أَهْلِهِ بِغَلَسٍ وَيَأْمُرُهُمْ يَعْنِي لَا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' ولید بن عقبہ' حمزہ زیات' حبیب بن ابی ثابت' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حضرات میں سے جو کہ کمزور و ناتواں تھے (جیسے بوڑھے لوگ اور خواتین' بچے وغیرہ) آپ ان کو اندھیرے میں ہی منیٰ بھیج دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگ جب تک سورج نہ طلوع ہو کنکریاں نہ مارنا۔

۱۷۶ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

۱۷۶: ہارون بن عبد اللہ' ابن ابی فدیک' ضحاک بن عثمان' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے زوجہ مطہرہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو منیٰ اکیلے (ذی الحجہ کی) دسویں رات میں

قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتْ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِي عِنْدَهَا۔

روانہ فرمایا۔ انہوں نے فجر (کا وقت) ہونے سے قبل کنکریاں ماریں اور مکہ مکرمہ جا کر طوافِ افاضہ کیا کیونکہ یہ روز اتفاق سے وہ روز تھا کہ جس روز نبیؐ انکے پاس رہتے تھے۔ (رات گزارتے تھے) اس وجہ سے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ارکان سے جلد فارغ ہوگئیں تاکہ آپ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتْ الْجَمْرَةَ قُلْتُ إِنَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۷۷: محمد بن خلاد باہلی' یحییٰ بن جریج' عطاء' مخبر' حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رات میں کنکریاں ماریں اور بیان کیا کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (مذکورہ حدیث سے شوافع نے استدلال کیا ہے کہ رمی یعنی کنکریاں مارنا آدھی رات کے بعد درست ہے)۔

۱۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ۔

۱۷۸: محمد بن کثیر' سفیان' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے سکون و آسانی سے واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی (چھوٹی) کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادیٔ محسر میں اپنی سواری کی رفتار تیز فرمادی۔

بَابُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

باب: حج اکبر کا کونسا دن ہے؟

۱۷۹ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ۔

۱۷۹: مؤمل بن فضل' الولید' ہشام بن الغاز' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج میں دسویں تاریخ میں کھڑے ہوئے جمرات کے نزدیک۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کونسا روز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ نحر کا دن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یوم الحج الاکبر (حج اصغر عمرہ کو کہا جاتا ہے اور حج اکبر حج کو ہی کہتے ہیں اور اس سے مراد یوم النحر ہی ہے اور قرآن کریم میں بھی حج اکبر کا لفظ بیان فرمایا گیا ہے)

۱۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَكْبَرُ الْحَجُّ۔

۱۸۰: محمد بن یحییٰ بن فارس' الحکم بن نافع' شعیب' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نحر کے دن مجھے منادی کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص برہنہ (naked) ہو کر طواف کرے اور حج اکبر حج کو ہی کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر سے مراد یوم النحر ہے اور حج اکبر سے مراد حج ہے۔

بَاب الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

۱۸۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ۔

باب: ماہِ حرام کونسے ہیں؟

۱۸۱: مسدد‘ اسماعیل‘ ایوب‘ محمد‘ ابن ابی بکرہ‘ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ حج خطبہ پڑھا تو ارشاد فرمایا کہ ”زمانہ لوٹ کر ویسا ہی آ گیا کہ جیسا اس دن تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنایا (یعنی) سال بارہ ماہ کا ہے۔ ان میں سے چار ماہ حرام ہیں ذوقعدہ‘ ذوالحجہ‘ محرم‘ مسلسل تین ماہ اور ایک رجب مضر کا مہینہ جو کہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔

حرمت والے مہینے:

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ زمانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے لیکن لوٹ پلٹ کر پھر دوبارہ وہی گزرا ہوا مہینہ آ جاتا ہے اور مشرکین مکہ مہینوں میں قصداً گڑبڑ کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے مطابق مہینہ تبدیل کر لیتے شعبان کو رجب اور رجب کو شعبان کر لیتے اور اشہر حرم کی رعایت نہ کرتے اور مذکورہ حدیث میں ماہِ رجب کو قبیلہ مضر کی جانب منسوب کیا گیا کیونکہ اس قبیلہ کے لوگ رجب کی غیر معمولی تعظیم کرتے تھے۔

۱۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۱۸۲: محمد بن یحییٰ بن فیاض‘ عبدالوہاب‘ ایوب سختیانی‘ محمد بن سیرین‘ ابن ابی بکرہ‘ حضرت ابوبکرہ سے اسی طریقہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عون نے ابی بکرہ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ بیان کیا ہے۔

بَاب مَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ

۱۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ أَوْ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الْحَجُّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

باب: جس شخص نے وقوفِ عرفہ نہیں پایا

۱۸۳: محمد بن کثیر‘ سفیان‘ بکیر بن عطاء‘ عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور اس وقت) آپ عرفہ میں تھے کہ چند اہلِ نجد (بھی) خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک شخص کو حکم کیا اس نے بآوازِ بلند کہا اے اللہ کے نبی حج کس طرح کیا جانا چاہئے؟ آپ نے بھی ایک شخص کو حکم فرمایا اس شخص نے بلند آواز سے کہا کہ حج عرفہ کے روز ہے جو شخص

فَنَادَى الْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ الْحَجُّ مَرَّتَيْنِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ مَرَّةً۔

(ذی الحجہ) کی دسویں رات کو وقت فجر سے قبل وہاں پہنچ جائے گا تو اس شخص کا حج مکمل ہو جائے گا اور منیٰ میں ٹھہرنے کے تین روز ہیں جو شخص دو ہی روز کے بعد (بارہ ذی الحجہ) کو چلا جائے گا جب بھی کوئی حرج نہیں اور جس نے تاخیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا وہ شخص یہی منادی کرتا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مہران نے سفیان سے نقل کیا کہ حج' حج دومرتبہ ہے اور یحییٰ بن سعید نے' سفیان سے اَلْحَجُّ مَرَّةً کا جملہ نقل کیا۔

قیام عرفات کی فرضیت:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ میدانِ عرفات میں قیام کرنا فرض ہے خواہ تھوڑی ہی دیر ہو اور عرفات میں قیام کا وقت نو ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے لے کر دس ذی الحجہ کی رات کے طلوع فجر تک ہے اس تاریخ کے درمیان اگر عرفات میں ایک گھڑی کے لئے بھی قیام کر لے گا تو حج مکمل ہو جائے گا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کمزوروں کو صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ رات کے وقت رمی جمرہ عقبہ کرنا کیسا ہے۔ امام شافعی حدیث باب سے اس کے وجوب کو ثابت کرتے ہیں اگرچہ افضل فجر کے بعد ہی ہے۔ دوسرے ائمہ فرماتے ہیں کہ فجر سے پہلے رمی کرنا ثابت نہیں۔ اسی باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا رمی فجر سے پہلے کرنا یہ سہولت اور خصوصیت صرف ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی تھی دوسروں کے لیے نہ تھی حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کی وجہ سے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام سلمہؓ نے رمی طلوع فجر کے بعد اور نماز فجر سے پہلے کی ہو تو یہاں فجر سے مراد نماز فجر ہو۔

۱۸۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْقِفِ يَعْنِي بِجَمْعٍ قُلْتُ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ جَبَلِ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَتَى عَرَفَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ

۱۸۴: مسدد' یحییٰ' اسماعیل' عامر' حضرت عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موقوف میں یعنی مزدلفہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں میں سے چلا آ رہا ہوں میں نے اپنی اُونٹنی کو (چلاتے چلاتے) تھکا دیا اور میں خود بھی بہت تھک گیا ہوں خدا کی قسم راستہ میں مجھے کوئی ٹیلہ (وغیرہ) نہیں ملا کہ میں نے اس پر قیام نہ کیا ہو کیا میرا حج درست ہو گیا یا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے ہمراہ اس نماز کو پائے (یعنی مغرب اور عشاء مزدلفہ میں ہمارے ساتھ پڑھے) اور اس سے قبل وہ دن یا رات میں عرفات میں قیام کر چکا ہو تو اس شخص کا حج مکمل ہو گیا اور وہ اپنا میل کچیل دور کرے (یعنی غسل کرے اور اپنے کو صاف ستھرا کر لے اور منیٰ میں آ کر

تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ۔ کنکریاں مار کر قربانی کر کے احرام کھولے)

خلاصۃ الباب: منیٰ وہ مقام ہے جہاں حجاج اترتے ہیں اور رمی جمرہ کرتے ہیں رمی کی وجہ سے تلبیہ میں کئی اقوال ہیں (۱) اسی مقام پر بہت سے جانور ذبح کیے جاتے ہیں خون کثرت سے بہایا جاتا ہے اس بنا پر منیٰ کہتے ہیں۔ (۲) حضرت آدم علیہ السلام نے اس مقام پر جنت کی تمنا کی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز میں قصر کیا تھا اس قصر کی علت میں اختلاف ہے۔ جمہور بھی امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ سفیان ثوریؒ عطاءؒ زہری رحمہم اللہ وغیرہ کا مسند قول یہ ہے کہ قصر سفر کی بناء پر تھا چنانچہ ان کے نزدیک اہل مکہ کے لیے منیٰ میں قصر نہیں ہوگا جب کہ امام مالک امام اوزاعی اور اسحاق بن راھویہ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرنا اسی طرح مناسک حج میں سے ہے جیسے عرفات ومزدلفہ میں جمع بین الصلوتین۔ لہٰذا جو لوگ مسافر ہوں یا آس پاس سے آئے ہوں وہ بھی منیٰ میں قصر کریں۔ امام مالک کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں قصر کرنے کے بعد کسی بھی نماز کے بعد مقیمین کو اتمام (مکمل کرنے) کی ہدایت نہیں فرمائی جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا معلوم ہوا کہ یہ قصر بوجہ سفر نہ تھا بلکہ مناسک حج میں سے تھا اور اہل مکہ پر بھی واجب تھا۔ جمہور کی طرف سے علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھائی ہے اس سے اس بات پر استدلال کرنا درست نہیں کہ مکی بھی منیٰ میں قصر کریں جہاں تک نماز سے فراغت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتمام کا حکم دینے کا تعلق ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضرورت اس لیے نہ محسوس فرمائی کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرما چکے تھے۔ باقی حضرت عثمانؓ نے جو نماز مکمل کی تھی تو اس کی وجہ حدیث میں بیان کی گئی کہ انہوں نے وہاں نکاح کر لیا تھا اور اہل وعیال وہاں موجود تھے۔

بَابُ النُّزُولِ بِمِنًى

١٨٥ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ۔

باب: منیٰ میں اُترنے کا بیان

۱۸۵: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' حمید الاعرج' محمد بن ابراہیم تیمی' حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور ان کو اپنے خیموں میں اُتارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجرین یہاں اُتریں اور اشارہ فرمایا قبلہ سے دائیں جانب کے لئے اور فرمایا انصار اس جگہ اُتریں اور اشارہ فرمایا قبلہ سے بائیں جانب اور پھر دیگر حضرات سے فرمایا کہ مہاجرین' انصار کے قریب اُتریں۔

بَابُ أَيِّ يَوْمٍ يَخْطُبُ بِمِنًى

١٨٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي

باب: منیٰ میں کونسے دن خطبہ دیا جائے

۱۸۶: محمد بن العلاء' ابن المبارک' ابراہیم بن نافع' ابن ابی نجیح' ان کے والد ماجد' دو اشخاص سے جو کہ قبیلہ بنی بکر میں سے ہیں انہوں نے کہا کہ

نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قَالَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ بَيْنَ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي خَطَبَ بِمِنًى۔

ہم نے نبی کریم ﷺ کو ایام تشریق کے درمیان والے دن خطبہ دیتے ہوئے دیکھا (یعنی آپ بارہ ذی الحجہ کو خطبہ دے رہے تھے) اور ہم لوگ آپ کی اُونٹنی کے نزدیک تھے اور یہی خطبہ تھا نبی ﷺ کا جو کہ آپ نے منیٰ میں پڑھا تھا۔

ایامِ تشریق کونسے ہیں؟

ایامِ تشریق ذی الحجہ کی گیارہویں' بارہویں' تیرہویں تاریخ کو کہا جاتا ہے اور یہاں اوسط ایام التشریق سے مراد بارہویں تاریخ ہے۔

۱۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الرُّءُوسِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ عَمُّ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ إِنَّهُ خَطَبَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ۔

۱۸۷: محمد بن بشار' ابوعاصم' حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن بن حصین نے فرمایا کہ میری دادی سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دورِ جاہلیت میں ایک مکان کی مالکہ تھیں (کہ جس مکان میں بُت تھے) انہوں نے کہا کہ آپ نے یوم الروس یعنی قربانی کے اگلے دن خطبہ دیا پھر دریافت فرمایا یہ کونسا روز ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ایامِ تشریق میں سے درمیان کا دن نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوحرہ الرقاشی کے چچا سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے کہ آپ نے ایامِ تشریق کی درمیانی تاریخوں میں خطبہ دیا۔

بَاب مَنْ قَالَ خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: نحر والے دن خطبہ دینے کا بیان

۱۸۸ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَوْمَ الْأَضْحَى بِمِنًى۔

۱۸۸: ہارون بن عبداللہ' ہشام بن عبدالملک' عکرمہ' حضرت ہرماس بن زیاد باہلی سے روایت ہے کہ میں نے منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُونٹنی پر کہ جس کا نام عضباء تھا خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

۱۸۹ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ۔

۱۸۹: مؤمل بن فضل الحرانی' ولید' ابن جابر' سلیم بن عامر الکلاعی' حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نحر کے دن یعنی دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا۔

بَاب أَيَّ وَقْتٍ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: نحر والے دن کونسے وقت خطبہ دیا جائے؟

۱۹۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

۱۹۰: عبدالوہاب بن عبدالرحیم دمشقی' مروان' ہلال بن عامر مزنی' حضرت

الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيُّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِينَ ارْتَفَعَ الضُّحَى عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ۔

رافع بن عمرو مزنیؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کو دیکھا کہ آپ منیٰ میں دسویں ذی الحجہ کو جس وقت سورج بلند ہوا ایک سفید خچر پر لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اور حضرت علیؓ آپ کی جانب سے لوگوں کو سمجھا رہے تھے (یعنی جو حضرات فاصلہ پر تھے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کا خطبہ سنا رہے تھے) اور کچھ لوگ بیٹھے تھے اور کچھ کھڑے ہوئے تھے۔

بَاب مَا يَذْكُرُ الْإِمَامُ فِي خُطْبَتِهِ بِمِنًى

باب: منیٰ کے خطبہ میں امام کیا مضمون بیان کرے؟

۱۹۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى فَفُتِحَتْ أَسْمَاعُنَا حَتَّى كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَنَزَلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ فَنَزَلُوا مِنْ وَرَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

۱۹۱: مسدد' عبدالوارث' حمید الاعرج' محمد بن ابراہیم التیمی' حضرت عبد الرحمٰن بن معاذ التیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ سنایا گویا کے ہم لوگوں کے کان کھل گئے جو آپ ارشاد فرماتے تھے اور ہم لوگ اپنے ٹھکانوں پر سن رہے تھے اور آپ نے ارکانِ حج سکھانا شروع فرمایا یہاں تک کہ کنکریاں مارنے تک پہنچے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین کی دو اُنگلیوں کو رکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو۔ پھر مہاجرین کو حکم دیا اور وہ لوگ مسجد کے سامنے اُترے پھر انصار کو حکم ہوا وہ حضرات مسجد کے عقبی حصہ میں ٹھہرے اس کے بعد باقی لوگ اُترے۔

بَاب يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

باب: مکہ معظمہ میں منیٰ کی راتوں میں ٹھہرنا کیسا ہے؟

۱۹۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حَرِيزٌ أَوْ أَبُو حَرِيزٍ الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ فَرُّوخَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّا نَتَبَايَعُ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَيَأْتِي أَحَدُنَا مَكَّةَ فَيَبِيتُ عَلَى الْمَالِ فَقَالَ أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَاتَ بِمِنًى وَظَلَّ۔

۱۹۲: ابوبکر' محمد بن خلاد باہلی' یحییٰ'' ابن جریج یا جریز' ابوجریز' یحییٰ'' حضرت عبدالرحمٰن بن فروخ نے حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے مال واسباب فروخت کیا کرتے ہیں (اس وجہ سے ہم لوگوں کے پاس لوگوں کا بہت سا مال رہتا ہے) کیا ہم لوگوں میں سے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں منیٰ کی راتوں میں مال کے پاس جا کر رہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو رات دن میں منیٰ میں رہا کرتے تھے۔

۱۹۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۹۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' ابواُسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر

نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں پانی پلانے کے لئے مکہ مکرمہ میں رہنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت عطا فرمائی۔

بَاب الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز کے احکام کا بیان

۱۹۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَحَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَاهُ وَحَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَتَمُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ زَادَ عَنْ حَفْصٍ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا زَادَ مِنْ هَا هُنَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمْ الطُّرُقُ فَلَوَدِدْتُ أَنْ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَشْيَاخِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتُ أَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ۔

۱۹۴: مسدد' ابومعاویہ' حفص بن غیاث (ابومعاویہ کی روایت مکمل ہے) اعمش' ابراہیم' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے چار رکعات منیٰ میں ادا فرمائیں تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ کے ہمراہ (قصر کیا یعنی) دو ہی رکعات پڑھیں اور ابوبکرؓ کے ہمراہ بھی دو (رکعتیں ہی پڑھیں) اور عمر فاروقؓ کے ہمراہ بھی دو (ہی رکعات پڑھیں) اور خلافت کے ابتدائی زمانہ میں تمہارے ساتھ بھی دو (رکعات پڑھیں) پھر عثمان غنیؓ بھی پوری رکعات پڑھنے لگے (اسکے بعد مسدد نے) معاویہ کے واسطے سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ پھر مختلف طریقے اختیار کر لئے گئے اور مجھ کو دو رکعات جو قبول ہوں وہ چار رکعات سے افضل معلوم ہوتی ہیں ایک مرتبہ سیّدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی چار رکعات پڑھیں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے (اس معاملہ میں) عثمان غنیؓ پر تنقید فرمائی تھی اب آپ خود جا کر پڑھنے لگے انہوں نے (جواب میں) فرمایا کہ مجھ کو اختلاف برا لگتا ہے (یعنی جب تمام حضرات چار رکعتیں پڑھنے لگے تو میں بھی چار رکعات ہی پڑھنے لگا)۔

۱۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَجْمَعَ عَلَى الْإِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ ۔

۱۹۵: محمد بن العلاء' ابن المبارک' معمر' زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں اس وجہ سے چار رکعتیں پڑھیں کہ انہوں نے حج کے بعد اقامت کی نیت فرمائی تھی۔

۱۹۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ اتَّخَذَهَا وَطَنًا۔

۱۹۶: ہناد بن السری' ابی الاحوص' مغیرہ' حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے چار رکعات پڑھیں کہ انہوں نے منیٰ کو وطن بنا لیا تھا (اور انہوں نے منیٰ میں نکاح کیا تھا اور نکاح کرنے اور اہل و عیال کو وہاں رکھنے سے آدمی مقیم بن جاتا ہے)

۱۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

۱۹۷: محمد بن العلاء' ابن المبارک' یونس' حضرت زہری سے روایت ہے کہ

الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَمَّا اتَّخَذَ عُثْمَانُ الْأَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَهُ۔

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے طائف میں اپنی جائدادیں مقرر فرمائیں اور آپ نے وہاں پر اقامت کی نیت کرنے کا ارادہ کیا تو وہاں پر آپ نے چار رکعات پڑھیں اس کے بعد لوگوں نے یہی طریقہ اختیار کر لیا۔

۱۹۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمِنًى مِنْ أَجْلِ الْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ كَثُرُوا عَامَئِذٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ۔

۱۹۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں پوری نماز پڑھی اس وجہ سے کہ اس سال بدوی اور جنگلی لوگ بہت زیادہ آئے تھے تو انہوں نے چار رکعات پڑھائیں تا کہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اصل چار رکعات ہیں۔ (نہ کہ دو رکعات)

بَاب الْقَصْرِ لِأَهْلِ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ کے حضرات کیلئے نمازِ قصر کا حکم

۱۹۹ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ تَحْتَ عُمَرَ فَوَلَدَتْ لَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۱۹۹: نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' حضرت حارثہ بن وہب الخزاعی کی والدہ صاحبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کے بطن سے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ بھی منیٰ میں نماز ادا کی اور لوگ منیٰ میں کافی تعداد میں تھے حضرت رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں دو رکعات ادا فرمائیں۔

بَاب فِي رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: رَمی جمار کے احکام

۲۰۰ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَهُوَ رَاكِبٌ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَرَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ يَسْتُرُهُ فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالُوا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَازْدَحَمَ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ

۲۰۰: ابراہیم بن مہدی' علی بن مسہر' یزید بن ابی زیاد' حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم کو دیکھا کہ آپ بطن وادی سے رمی کرتے تھے (یعنی وادی کے نیچے سے تشریف لا کر کنکریاں پھینکتے تھے جمرۂ عقبیٰ پر اور آپ (اس وقت) سوار تھے اور ہر ایک کنکری (پھینکتے وقت) تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ جو آپ پر سایہ کر رہا تھا میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فضل بن عباسؓ اور لوگوں نے بھیڑ کر لی اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم میں سے ایک شخص دوسرے کو قتل نہ کرے (یعنی زیادہ مجمع ہو جانے کی وجہ سے کوئی شخص دوسرے کو نہ کچل ڈالے اور دوسرا مر جائے یا زخمی ہو جائے) اور

فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ جب تم (جمرۂ عقبیٰ میں) کنکریاں مارو تو اُنگلیوں سے چھوٹی کنکریاں مارو۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: جمار جمرہ کی جمع ہے جمرہ سنگریزے کو کہتے ہیں یعنی (بہت سے سنگریزے) ان سنگریزوں اور کنکریوں کے نام ہیں جو مناروں پر مارے جاتے ہیں اور ان مناروں کو بھی جمرات کہتے ہیں۔ جمرات یعنی وہ منارے جن پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں تین ہیں (۱) جمرہ اولیٰ (۲) جمرہ وسطیٰ (۳) جمرہ عقبہ یہ تینوں جمرات منیٰ میں واقع ہیں اور دس ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں پھر گیارہویں بارہویں اور تیرہویں کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا واجب ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے وقت جمرہ کا استقبال کرتے ہوئے اس ہیئت کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے کہ بیت اللہ بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب ہو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حدیث زیادہ صحیح ہے بہ نسبت حدیث ترمذی کے جس میں استقبال کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے حدیث ترمذی کو شاذ کہا ہے۔

۲۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَاكِبًا وَرَأَيْتُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَجَرًا فَرَمَى وَرَمَى النَّاسُ۔

۲۰۱: ابوثور ابراہیم بن خالد' وہب بن بیان' عبیدہ' یزید بن ابی زیاد' حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص' اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو جمرۂ عقبہ کے نزدیک سوار (ہونے کی حالت میں) دیکھا اور آپ کی اُنگلیوں میں کنکریاں تھیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے کنکریاں ماریں اور دیگر حضرات نے بھی کنکریاں ماریں (یعنی کنکریاں مارنے کا اثبات ہے)۔

۲۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِإِسْنَادِهِ فِي مِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا۔

۲۰۲: محمد بن العلاء' ابن ادریس' یزید حضرت ابن زیاد سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے البتہ اس روایت میں وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا اس جملہ کا اضافہ ہے۔ یعنی آپ (رمی جمار سے فراغت کے بعد جمرۂ عقبہ پر) نہیں ٹھہرے۔

پیدل رمی کرنا:

مذکورہ حدیث سے پیدل چل کر رمی کرنے کے افضل ہونے کی وضاحت معلوم ہوتی ہے۔

۲۰۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْجِمَارَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۲۰۳: قعنبی' عبداللہ بن عمر' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ یوم النحر کے بعد تین دن تک کنکریاں مارتے پیدل تشریف لاتے تھے اور پیدل ہی تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضور رسول کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

۲۰۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ

۲۰۴ : ابن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نحر کے دن بوقت چاشت اور اس کے بعد دوسرے دن آفتاب ڈھلنے پر' ایک اُونٹنی پر سوار ہو کر رمی کرتے

ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔ ہوئے دیکھا۔

رمی کے اوقات:

مذکورہ حدیث میں راوی نے آفتاب ڈھلنے پر آپ کو رمی سواری پر کرنے کو بیان کیا ہے واضح رہے کہ رمی دسویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے پر ہوتی ہے اور گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت۔

۲۰۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

۲۰۵: عبداللہ بن محمد زہری' سفیان' مسعر' حضرت وبرہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رمی کس وقت کی جائے؟ انہوں نے فرمایا جس وقت تمہارا امام رمی کر چکے اُس وقت تم رمی کرو۔ پھر میں نے یہی سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ تو سورج کے زوال کے وقت کے انتظار میں رہا کرتے تھے کہ جب زوال آفتاب ہو جاتا تو اُس وقت رمی کرتے تھے۔

۲۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔

۲۰۶: علی بن بحر' عبداللہ بن سعید' ابو خالد الاحمر' محمد بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن القاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن آخر میں فرض طواف کیا جب نماز ظہر ادا فرمائی پھر تشریق کے ایام میں منیٰ میں قیام فرمایا ہر جمرہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات سات کنکریاں مارتے بوقت زوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک قیام فرما کر رو رو کر دُعا مانگتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر نہ قیام کرتے۔

منیٰ سے مکہ آنے کا وقت:

عیدالاضحیٰ کے آخری دن میں نماز ظہر ادا فرما کر یعنی تیسرے پہر میں آپ ﷺ مکہ معظمہ' منیٰ سے تشریف لاتے اور آپ ﷺ نے طواف زیارت ادا فرمایا۔

۲۰۷ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ

۲۰۷: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' حکم' ابراہیم' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جس وقت جمرۂ عقبیٰ کے نزدیک تشریف لائے تو انہوں نے بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کیا اور منیٰ کو دائیں جانب' اور جمرہ پر

الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سات مرتبہ رمی کی پھر فرمایا کہ اسی طریقہ پر اس ذات نے بھی رمی کی کہ جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی (یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔

احکام حج والی سورت:

راوی نے سورۂ بقرہ نازل ہونے کو خاص طور پر اس وجہ سے بیان کیا کیونکہ اس سورت میں مسائل حج اور احکام رمی مذکور ہیں۔

۲۰۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ بِيَوْمَيْنِ وَيَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ۔

۲۰۸: عبد اللہ بن مسلمہ' قعنبی' مالک (دوسری سند) ابن السرح' ابن وہب' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹوں کے چرانے والوں کو رات کے وقت منٰی میں قیام کرنے کی رخصت عطا کی اور ان لوگوں کو یوم النحر میں رمی کرنے کا حکم فرمایا پھر دونوں کو دوسرے یا تیسرے دن (رمی کا حکم) فرمایا (اور اگر منٰی میں رہیں) تو چوتھے دن بھی رمی کریں۔

رمی کا ایک مسئلہ:

افضل یہ ہے کہ گیارہویں ذی الحجہ کو پھر رمی کریں اگر کسی وجہ سے ۱۱ ذی الحجہ کو بھی نہ کر سکا تو بارہ ذی الحجہ کو گیارہویں تاریخ کی بھی رمی کی جائے۔

۲۰۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

۲۰۹ : مسدد' سلیمان' عبد اللہ' محمد بن ابی بکر' ابو البداح' حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ کے چرانے والوں کو ایک روز رمی کرنے اور ایک روز ناغہ کرنے کی رخصت دی۔

۲۱۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ قَالَ مَا أَدْرِي أَرَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ۔

۲۱۰: عبد الرحمٰن بن المبارک' خالد بن الحارث' شعبہ' حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمی جمار کی کیفیت معلوم کی۔ انہوں نے فرمایا مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات کنکریاں۔

۲۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

۲۱۱: مسدد' عبد الواحد بن زیاد' حجاج' زہری' عمرہ بنت عبد الرحمٰن' حضرت

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْحَجَّاجُ لَمْ يَرَ الزُّهْرِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص جمرہ عقبہ کی رمی کرے تو اس کے لئے عورتوں کے علاوہ تمام اشیاء درست ہو جائیں گی۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجاج نے زہری کو دیکھا اور نہ ان سے سماع ثابت ہے۔اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

باب: حج میں قصر اور حلق کرانا

۲۱۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ۔

۲۱۲: قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ حلق کرانے والے پر رحم فرما صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اور قصر کرنے والوں پر؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور قصر کرانے والوں پر۔تب آپ ﷺ نے فرمایا: اور قصر کرنے والوں پر۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس پر اتفاق ہے کہ حلق (منڈانا) قصر سے افضل ہے پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ حلق اور قصر ارکان حج وعمرہ مدارت کے مناسک میں سے ہیں مدارت کے بغیر حج وعمرہ میں سے کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔ پھر حلق اور قصر کی مقدار واجب کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے امام مالک کی مشہور روایت یہ ہے کہ اکثر سر کا حلق کرانا واجب ہے۔امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نصف سر کا واجب ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک ربع رأس (چوتھائی سر) کا واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک تین بالوں کا حلق یا قصر کافی ہے پھر حلق اور قصر کا زمانہ ایام النحر (قربانی کا دن) ہے اور مکان حرم ہے یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے گویا ان کے نزدیک حلق زمانِ معین اور مکان معین کے ساتھ خاص ہے۔امام ابو یوسف کے نزدیک نہ کسی زمانہ کے ساتھ خاص ہے اور نہ مکان کے ساتھ اور امام محمد کے نزدیک مکان کے ساتھ خاص ہے زمانہ کے ساتھ نہیں۔لیکن عورتوں کے حق میں علت نہیں صرف قصر ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا اسی بناء پر ان کے لیے مکروہ تحریمی ہے نیز ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ رمی ذبح حلق اور طواف کے درمیان ترتیب واجب ہے۔

۲۱۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۲۱۳: قتیبہ' یعقوب' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا (پورا سر منڈایا) اور اگرچہ قصر بھی آپ سے ثابت ہے)۔

۲۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۱۴: محمد بن العلاء' حفص' ہشام' ابن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر میں جمرہ

مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذُبِحَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ فَأَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْاَيْمَنِ فَحَلَقَهُ فَجَعَلَ يَقْسِمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ اِلَى أَبِي طَلْحَةَ۔

عقبٰی کی رمی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی قیام گاہ میں واپس تشریف لائے اور قربانی منگا کر اس کو ذبح فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مونڈنے والے کو بلوایا اور دائیں جانب کا آدھا سر منڈا کر جو لوگ موجود تھے ان میں ایک ایک دو دو بال تقسیم فرمائے۔ پھر آپ ﷺ نے بائیں جانب سے سر منڈوایا اور فرمایا کیا (حضرت) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہاں موجود ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے تمام بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرما دیئے۔

۲۱۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ اِنِّي أَمْسَيْتُ وَلَمْ أَرْمِ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

۲۱۵: نصر بن علی' یزید بن زریع' خالد' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منیٰ میں حضرت رسول اکرم ﷺ سے (کچھ) سوالات ہوئے۔ آپ نے ہر ایک سوال کا جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے ذبح سے قبل حلق کرلیا' آپ نے فرمایا ذبح کرلو' کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا میں نے (ابھی تک) رمی نہیں کی اور مجھے شام ہوگئی۔ آپ نے فرمایا (اب) رمی کرلو کسی قسم کا حرج نہیں۔

دم معاف ہونے کی صورتیں:

مسئلہ یہ ہے کہ رمی ذبح حلق اور طواف کے درمیان ترتیب واجب ہے بعض حضرات نے فرمایا مذکورہ ترتیب فوت ہونے میں کوئی گناہ نہیں البتہ دم واجب ہے۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے تفصیل کے لئے معلم الحجاج' بذل المجہود ملاحظہ فرمائیں۔ ان الترتیب بین الرمی والذبح والحلق للقارن والمتمتع واجب عند أبی حنیفة (بذل المجهود ص ۱۸۳' ج ۳) اور اسی طریقہ سے قربانی کے دن ذبح کرنا واجب ہے۔ وکذا تخصیص الذبح با ایام النحر۔

(بذل المجهود ص ۱۸۳' ج ۱)

۲۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ۔

۲۱۶: محمد بن حسن' محمد بن بکر' ابن جریج' صفیہ بنت شیبہ بن عثمان' حضرت اُمّ عثمان رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خواتین پر حلق کرانا نہیں ان کو صرف قصر کرنا چاہئے (یعنی پورا سر منڈانے کے بجائے عورتوں کو ایک جانب سے کچھ بال کتروا لینا چاہئے (اگر چہ مردوں کے لئے بھی قصر درست ہے لیکن حلق کرانا افضل ہے)

۲۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا

۲۱۷: ابویعقوب' ہشام بن یوسف' ابن جریج' عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ'

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ۔

حضرت اُمّ عثمان بنت سفیان' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواتین پر حلق نہیں ان کو قصر کرنا چاہئے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کے احکام

۲۱۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ۔

۲۱۸ : عثمان بن ابی شیبہ' مخلد بن یزید' یحییٰ بن زکریا' ابن جریج' حضرت عکرمہ بن خالد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے قبل عمرہ کیا تھا۔

خلاصۃ الباب: امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک عمرہ واجب ہے۔ صحابہ میں سے حضرت ابن عباسؓ اور تابعین کی ایک جماعت کا یہی مسلک ہے زرقاوی نے امام مالک کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ وہ سنت مؤکدہ ہے حنفیہ کے نزدیک راجح یہ ہے کہ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے۔ پھر حنفیہ کے نزدیک عمرہ زندگی میں ایک مرتبہ سنت مؤکدہ ہے اور زیادہ عمرے کرنا مستحب ہے مکروہ نہیں البتہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانچ دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے یعنی ایام عرفہ میں نیز جمہور کے نزدیک اشہر حج میں عمرہ درست ہے۔ گویا اہل جاہلیت (مشرکین) کے عقیدہ کی تردید مقصود ہے امام احمد یہ کہتے تھے کہ اشہر حج میں عمرہ جائز نہیں اس لیے حضرت عائشہ صدیقہ کو عمرہ کرایا تھا۔ ان احادیث میں حضور ﷺ کے عمروں کا بھی تذکرہ ہے ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے چار عمرے کئے ہیں۔ حدیبیہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے مغربی جانب تقریباً ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر جدہ جاتے ہوئے ملتی ہے یہ مکہ سے شمال مغربی جانب ہے یہیں جبل الشمس نامی پہاڑ ہے جس کی وجہ سے اب اس مقام کو شمیسہ کہتے ہیں۔ جعرانہ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے وہاں حضور ﷺ نے ۸ ہجری میں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کر کے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۲۱۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَعْمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَائِشَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ إِلَّا لِيَقْطَعَ بِذٰلِكَ أَمْرَ أَهْلِ الشِّرْكِ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَنْ دَانَ دِينَهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا عَفَا الْوَبَرُ وَبَرَأَ الدَّبَرُ وَدَخَلَ صَفَرُ

۲۱۹ : ہناد بن السری' ابن ابی زائدہ' ابن جریج' محمد بن اسحٰق' عبداللہ بن طاوس' طاوس' عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خدا کی قسم رسول کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذوالحجہ میں صرف اس خیال سے عمرہ کرایا تھا کہ مشرکین کا یہ خیال غلط ہو جائے۔ کیونکہ قریش اور جو لوگ قریش کے طریقہ پر چلتے تھے یہ کہتے تھے کہ عمرہ کرنا صرف اس وقت درست ہوگا جب اُونٹ کے بال بڑھ جائیں اور اُونٹ کے پیٹ کا زخم ٹھیک ہو جائے اور صفر کا مہینہ شروع ہو جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ قریش

فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَكَانُوا يُحَرِّمُونَ الْعُمْرَةَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ۔

حرمت والے مہینوں میں عمرہ کرنا ناجائز سمجھتے تھے اور وہ عمرہ کو حرام سمجھتے تھے یہاں تک کہ ماہ ذی الحجہ اور ماہ محرم گزر جائیں)۔

٢٢٠ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنِي رَسُولُ مَرْوَانَ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَى أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ كَانَ أَبُو مَعْقِلٍ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَتْ أُمُّ مَعْقِلٍ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ عَلَيَّ حَجَّةً فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ حَتَّى دَخَلَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيَّ حَجَّةً وَإِنَّ لِأَبِي مَعْقِلٍ بَكْرًا قَالَ أَبُو مَعْقِلٍ صَدَقَتْ جَعَلْتُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطِهَا فَلْتَحُجَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَعْطَاهَا الْبَكْرَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَقِمْتُ فَهَلْ مِنْ عَمَلٍ يُجْزِءُ عَنِّي مِنْ حَجَّتِي قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تُجْزِءُ حَجَّةً۔

٢٢٠: ابوکامل' ابوعوانہ' ابراہیم بن مہاجر' حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ مجھ کو مروان کے پیغام لے جانے والے شخص نے خبر دی کہ جو شخص اُمّ معقل کے پاس گیا تھا۔ اُمّ معقل نے کہا کہ ابو معقل حضور اکرمؐ کے ہمراہ حج کرنے کے لئے نکلے۔ جب آئے تو اُمّ معقل نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میرے ذمہ حج کرنا لازم ہے۔ پھر دونوں (اُمّ معقل اور ابو معقل چلے) یہاں تک کہ یہ دونوں خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اُمّ معقلؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ابو معقل کے پاس ایک اُونٹ ہے اور میرے ذمے حج فرض ہے۔ ابو معقل نے کہا (یہ عورت) سچ کہتی ہے۔ میں نے اس اُونٹ کو اللہ کی راہ میں دیا۔ آپ نے فرمایا تم وہ اُونٹ اُمّ معقل کو دے دو تا کہ وہ اس پر سوار ہو کر حج کرلے۔ چنانچہ ابو معقل نے اُمّ معقل کو وہ اُونٹ دے دیا۔ اُمّ معقل نے کہا یا رسول اللہؐ! میں ایک مریض اور ضعیف عورت ہوں کیا (میرے لئے) کوئی ایسا کام ہے جو کہ حج کا بدل بن جائے (میری مراد حج کے بدلے کوئی اور عبادت) آپ نے فرمایا ماہِ رمضان میں ایک عمرہ کرنا حج کا بدل بن سکتا ہے۔

٢٢١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْقِلٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا قَالَتْ لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ

٢٢١: محمد بن عوف الطائی' احمد بن خالد الوہبی' محمد بن اسحٰق' عیسیٰ بن معقل بن اُمّ معقل الاسدی' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام' اپنی دادی اُمّ معقل سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کیا تو ہم لوگوں کے پاس ایک اُونٹ تھا لیکن ابو معقل نے اس اُونٹ کو اللہ کے راستہ میں دے دیا تھا اور ہم لوگ بیمار ہوئے اور مرنے کے قریب پہنچ گئے اور ابو معقل فوت ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ حج کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ حج سے فارغ ہوئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا اے اُمّ معقل! تم ہمارے ساتھ (حج کے لئے) کس وجہ سے نہیں گئیں اُمّ معقل نے عرض کیا (میں نے حج کی) تیاری کی تھی کہ ابو معقل مر گئے اور ہمارے پاس ایک ہی اُونٹ تھا کہ جس پر سوار ہو کر ہم حج کرتے تھے۔ وہ اُونٹ مرتے وقت

هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَّا إِذْ فَاتَتْكِ هَذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا فَاعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا كَحَجَّةٍ فَكَانَتْ تَقُولُ الْحَجُّ حَجَّةٌ وَالْعُمْرَةُ عُمْرَةٌ وَقَدْ قَالَ هَذَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَلِيَ خَاصَّةً۔

ابومعقل نے اللہ کی راہ میں دے دیا۔ آپ نے فرمایا تم اس اُونٹ پر سوار ہو کر حج کے لئے کیوں نہیں گئیں جب کہ حج بھی تو فی سبیل اللہ ہے۔ خیر اب تمہارا حج فوت ہو گیا۔ اب تم ہم لوگوں کے ساتھ رمضان میں عمرہ ادا کر لینا کیونکہ رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ اُمّ معقل کہتی تھیں کہ حج تو پھر حج ہی ہے اور عمرہ عمرہ ہی ہے لیکن حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم میرے لئے خاص تھا (یا عام حکم تھا)

۲۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَمَلِكَ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ قَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ قَالَ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي تَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهَا سَأَلَتْنِي الْحَجَّ مَعَكَ قَالَتْ أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ فَقُلْتُ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَحْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّهَا أَمَرَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرِئْهَا السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِي يَعْنِي عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ۔

۲۲۲: مسدد، عبدالوارث، عامر الاحول، بکر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ ایک عورت نے اپنے شوہر سے عرض کیا کہ مجھ کو بھی حج کیلئے رسول اکرمؐ کے ساتھ جانے دو۔ اس نے کہا میرے پاس (سواری وغیرہ کے لئے) کیا ہے کہ جس پر تم کو سوار کر کے حج کراؤں؟ اس خاتون نے کہا تمہارا جو اُونٹ ہے اس پر مجھے حج کراؤ۔ شوہر نے کہا کہ وہ اُونٹ تو اللہ کی راہ میں روک دیا گیا ہے (یعنی اس اُونٹ کو میں نے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا ہے) پھر وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ آپ کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھے بھی رسول اکرمؐ کے ساتھ حج کراؤ۔ میں نے اس کو یہ جواب دیا ہے کہ میرے پاس کونسی ایسی سواری ہے کہ جس پر تم کو حج کراؤں؟ اس نے کہا اس اُونٹ پر میں نے عرض کیا کہ وہ اُونٹ راہِ الٰہی میں رُکا ہوا ہے۔ یہ سن کر حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم اس اُونٹ پر اس عورت کو حج کرا دیتے تو وہ اُونٹ بھی اللہ ہی کے راستہ میں ہوتا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا اس عورت نے دریافت کیا کہ آپ کے ہمراہ حج کرنے کے برابر دوسری کونسی عبادت ہے (کہ میں) حج کے برابر وہ عبادت کر کے ثواب حاصل کر سکوں) حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اُس خاتون کو میرا سلام پہنچانا اور اس سے کہنا کہ میرے ساتھ رمضان المبارک میں ایک عمرہ کرنا (فضیلت میں) حج کے برابر ہے۔

۲۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ

۲۲۳: عبدالاعلیٰ بن حماد، داؤد بن عبدالرحمٰن، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ عُمْرَتَيْنِ عُمْرَةً فِي ذِي الْقِعْدَةِ وَعُمْرَةً فِي شَوَّالٍ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے ادا کئے ایک عمرہ ماہ ذوالقعدہ میں اور دوسرا عمرہ شوال کے مہینہ میں۔

۲۲۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۲۲۴: نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے دو عمرے کئے۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ سمجھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ کیا تھا اس کے علاوہ آپ نے تین عمرے کئے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالثَّانِيَةَ حِينَ تَوَاطَئُوا عَلَى عُمْرَةٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنْ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي قَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ۔

۲۲۵: نفیلی' قتیبہ' داؤد بن عبدالرحمٰن عطار' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے' ایک عمرہ حدیبیہ کا' دوسرا قضاء کا عمرہ' تیسرا عمرہ جعرانہ کا اور چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ کیا تھا۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقِعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَتْقَنْتُ مِنْ هَا هُنَا مِنْ هُدْبَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَلَمْ أَضْبِطْهُ عُمْرَةً زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ مِنْ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِي ذِي الْقِعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقِعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

۲۲۶: ابوالولید طیالسی' ہدبہ بن خالد' ہمام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے جو کہ تمام (کے تمام) ماہ ذیقعدہ میں تھے لیکن وہ عمرہ جو کہ حج کے ساتھ تھا۔ اس کے بعد کے ابوالولید کے الفاظ مجھ کو یاد نہیں ہیں۔ لیکن ہدبہ کے الفاظ (اچھی طرح) محفوظ نہیں کہ وہ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ یا مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ عمرہ الحدیبیہ اور عمرہ جعرانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ماہ ذیقعدہ میں کئے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذوالقعدہ میں حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا اور ایک عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کے ساتھ تھا۔

جعرانہ اور حدیبیہ:

جعرانہ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ ہجری میں غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرما کر عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حدیبیہ مکہ معظمہ سے تقریباً نو میل کے فاصلہ پر ایک کنویں یا درخت کا نام ہے اس جگہ آپ کو کفار نے روک لیا تھا اور آپ اس وجہ سے عمرہ نہیں کر سکے تھے۔

بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ فَيُدْرِكُهَا الْحَجُّ فَتَنْقُضُ عُمْرَتَهَا وَتُهِلُّ بِالْحَجِّ هَلْ تَقْضِي عُمْرَتَهَا

باب: جو عورت عمرہ کا احرام باندھے پھر وہ حائضہ ہو جائے پھر حج کا زمانہ شروع ہو جائے تو وہ عورت عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھے کیا اس کے بعد وہ عورت عمرہ کی قضا کرے

۲۲۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَرْدِفْ أُخْتَكَ عَائِشَةَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْأَكَمَةِ فَلْتُحْرِمْ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ۔

۲۲۷: عبد الاعلیٰ بن حماد' داؤد بن عبد الرحمٰن' عبد اللہ بن عثمان بن خثیم' یوسف بن ماھک' حفصہ بنت حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر' حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کا ارشاد فرمایا کہ اے عبد الرحمٰن! تم اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے جاؤ اور ان کو (مقام تنعیم سے عمرہ کرالاؤ اور جب تم ٹیلوں سے اُتر کر تنعیم میں پہنچو تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنا کہ احرام باندھ لو کیونکہ (ان شاء اللہ تعالیٰ) یہ عمرہ مقبول ہوگا۔

۲۲۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي مُزَاحِمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِعْرَانَةَ فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَكَعَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَحْرَمَ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بَطْنَ سَرِفَ حَتَّى لَقِيَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ فَأَصْبَحَ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ۔

۲۲۸: قتیبہ بن سعید' سعید بن مزاحم' ابو مزاحم' عبد العزیز بن عبد اللہ بن اُسید' حضرت محرش سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) جعرانہ میں تشریف لائے وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اس کے بعد احرام باندھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے اور (مقام) بطن سرف کی جانب رخ کیا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ کی راہ پر تشریف لے آئے پھر صبح کو مکہ مکرمہ میں تشریف لے جا کر (واپس) تشریف لائے جیسے کوئی شخص رات کو مکہ معظمہ میں رہا ہو۔

بَابُ الْمُقَامِ فِي الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کے دنوں میں قیام کرنے کا بیان

۲۲۹ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ فِي

۲۲۹: داؤد بن رشید' یحییٰ بن زکریا' محمد بن اسحاق' ابان بن صالح' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تین دن عمرہ قضا میں قیام فرمایا (یہ عمرہ حدیبیہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں کفار کی جانب سے روک دیئے

عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ثَلَاثًا۔

جانے کی وجہ سے قضا ہو گیا تھا)

بَابُ الْإِفَاضَةِ فِي الْحَجِّ

۲۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى يَعْنِي رَاجِعًا۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ يُحَدِّثَانِهِ جَمِيعًا ذَاكَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي يَصِيرُ إِلَيَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ وَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ﷺ انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا هَذَا الْبَيْتَ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا بِهِ۔

باب: طواف اضافہ

۲۳۰: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' حضرت عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر میں طواف اضافہ کیا پھر نمازِ ظہر منیٰ میں واپس تشریف لا کر ادا فرمائی۔

۲۳۱: احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' ابن ابی عدی' محمد بن اسحق' ابوعبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ' ان کے والد اور ان کی والدہ ماجدہ' زینب بنت ابی سلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی میرے پاس (رات گزارنے کی) شام تھی جو کہ یوم النحر میں واقع ہوئی تھی۔ آپ میرے پاس تشریف لائے اُسی وقت وہب بن زمعہ اور ان کے ہمراہ ایک اور صاحب جو کہ ابوامیہ کے خاندان سے تھے کرتہ پہنے ہوئے آئے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت وہب سے فرمایا تم طواف افاضہ کر چکے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنا کرتہ اُتار دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا کرتہ اُتار دیا اور ان کے ساتھی نے بھی کرتہ اُتار دیا اس کے بعد عرض کیا' کس وجہ سے یا رسول اللہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اس دن میں رمی کر چکو تو حلال ہو جاؤ گے اور تمہارے اُوپر وہ اشیاء جو کہ حالتِ احرام میں حرام ہو گئی تھیں علاوہ عورتوں کے وہ حلال ہو جائیں گی (یعنی عورتوں سے ہمبستری حلال نہ ہو گی جب تک کہ طواف سے فراغت نہ ہو جائے) اگر تم نے (اسی طرح) شام کر لی اور طواف بھی نہیں کیا تو ایسی حالت میں کنکریاں مارنے سے پہلے کی طرح تمہارا احرام باقی رہے گا یہاں تک کہ تم طواف کر لو۔

طوافِ زیارت کی تاکید:

مذکورہ حدیث سے طوافِ زیارت کی تاکید نحر کے دن کے لئے ثابت ہوئی۔ واضح رہے کہ طوافِ زیارت' طواف افاضہ اور طوافِ رکن ایک ہی ہے۔ طواف الافاضة فی الحج و یقال له طواف الزیارة و طواف الرکن۔

(بذل المجهود ص ۱۸۹' ج ۳)

۲۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

۲۳۲: محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' ابی الزبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو طواف زیارت میں رات ہو جانے تک تاخیر فرمائی۔

۲۳۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ۔

۲۳۳: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن جریج' عطاء بن ابی رباح' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے طواف افاضہ کے ساتوں پھیروں میں رمل نہیں کیا (کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ طواف قدوم میں رمل کر چکے ہوں)

بَاب الْوَدَاعِ

باب: طواف وداع کا بیان (یعنی بیت اللہ سے رخصت ہونے کا طواف)

۲۳۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

۲۳۴: نصر بن علی' سفیان' سلیمان الاحول' طاؤس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر جانب سے لوگ مکہ معظمہ سے باہر نکل جاتے تھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو آخری طواف کئے بغیر مکہ معظمہ سے نہیں جانا چاہئے۔

طواف صدر یا طواف وداع:

طواف صدر اور طواف رخصت (یا وداع) ایک ہی ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ طواف واجب ہے اور بعض حضرات اس کو مسنون فرماتے ہیں اگر کسی عورت کو چلتے وقت حیض آنا شروع ہو جائے تو وہ عورت یہ طواف ترک کر دے۔

بَاب الْحَائِضِ تَخْرُجُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

باب: حائضہ عورت طواف افاضہ کے بعد جا سکتی ہے

۲۳۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيلَ إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا۔

۲۳۵: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو خدمت نبوی میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ان کو تو حیض آنا شروع ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید وہ ہم لوگوں کو روکنے والی ہیں۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ طواف افاضہ سے فارغ ہو گئیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تب تو کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ اگر عورت کو حیض آنے لگے تو اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے البتہ صحابہ کرام میں

سے حضرت عمرؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اس مسلک سے رجوع ثابت ہے تو گویا حائضہ عورت سے طواف وداع کا معاف نہ ہونا صرف حضرت عمرؓ کا مسلک ہے حدیث حارث بن عبداللہ بن اوسؓ سے ثابت ہوتا ہے لیکن امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے منسوخ ہے علامہ خطابیؒ نے حضرت عمرؓ کے مسلک کا یہ محمل بیان کیا ہے کہ ان کے نزدیک حائضہ سے طواف وداع اس وقت ساقط (معاف) نہیں ہوتا جب وقت میں وسعت اور گنجائش ہو لیکن اگر وقت میں تنگی اور سفر میں جلدی ہے تو اس صورت میں ان کے نزدیک بھی حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق ہوگا بہر حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث باب اس پر دال ہے کہ حائضہ کے ذمہ سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے اگر چہ طواف زیارت ساقط نہیں ہوتا اس لیے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صفیہؓ کے حائضہ ہونے کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! احابستنا؟ کیا یہ ہمیں روکنے والی ہے لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ وہ حیض آنے سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلا اذاً یعنی اب ہمیں روکنے والی نہیں کیونکہ وہ طواف زیارت جو حج کا رکن ہے ادا کر چکی ہیں اگر طواف وداع حائضہ کے ذمہ سے ساقط نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذاً نہ فرماتے۔

۲۳۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ كَذَلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ۔

۲۳۶: عمرو بن عون' ابوعوانہ' یعلیٰ بن عطاء' ولید بن عبد الرحمٰن' حضرت حارث بن عبدالرحمٰن بن اوس سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ اگر کوئی عورت یوم النحر کو بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور پھر اس کو حیض آنا شروع ہو جائے؟ (تو وہ عورت کیا کرے؟) انہوں نے فرمایا وہ عورت طواف وداع کر کے جائے (یعنی ایسی عورت طواف وداع تک حیض بند ہونے کا انتظار کرے) حارث نے کہا کہ مجھ کو بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ پر بتلایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ یعنی تیرے ہاتھ گریں (عرب کا ایک محاورہ ہے جو کہ تنبیہ وغیرہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے) تو نے وہ بات دریافت کی جو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر چکا تھا تا کہ میں اس کے خلاف بیان کروں۔

بوجہ لاعلمی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اظہارِ ناگواری:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاعلمی کی وجہ سے خفگی کا اظہار فرمایا کیونکہ جب ایک حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جا چکا تھا تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہی حکم دریافت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

بَاب طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب: طوافِ وداع کا بیان

۲۳۷ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ أَحْرَمْتُ

۲۳۷: وہب بن بقیہ' خالد' افلح' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ معظمہ گئی اور عمرہ

مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَغْتُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ قَالَتْ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ۔

کیا۔اور حضور اکرم ﷺ (مکہ معظمہ اور منیٰ کے درمیان ایک مقام) ابطح میں میرا انتظار فرماتے رہے۔جب میں عمرہ سے فارغ ہوگئی تو آپ نے لوگوں کو چلنے کا حکم فرمایا اور آپ خود مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور آپ نے پہلے طواف کیا پھر تشریف لے گئے۔

خلاصۃ الباب: اس سے پہلے بھی طواف وداع کے عنوان سے ایک حدیث گزر چکی ہے اور یہ حدیث بھی طواف وداع ہی کے سلسلہ میں ہے مگر ایک فرق کے ساتھ پیچھے عنوان میں طواف وداع کا حکم بیان ہوا تھا یہاں طواف وداع کا عمل بیان ہوا ہے۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَهُ تَعْنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ فَنَزَلَ الْمُحَصَّبَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ قِصَّةَ بَعْثِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ حِينَ خَرَجَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۲۳۸: محمد بن بشار' ابوبکر حنفی' افلح' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے واپس تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) محصب میں ٹھہر گئے پھر میں صبح کو (عمرہ سے فارغ ہو کر) خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حضرات کو چلنے کا حکم فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے قبل بیت اللہ شریف تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۲۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَازَ مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلَى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا۔

۲۳۹: یحییٰ بن معین' ہشام بن یوسف' ابن جریج' عبید اللہ بن ابی یزید' حضرت عبدالرحمٰن بن طارق' اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یعلیٰ کے مکان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی جانب بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کی جانب چہرۂ انور فرماتے اور دعا فرماتے۔

بَابُ التَّحْصِيبِ

باب: وادیٔ محصب میں ٹھہرنا

۲۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَنْزِلْهُ۔

۲۴۰: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ وادیٔ محصب میں ٹھہرے تاکہ مدینہ منورہ کی جانب جانے میں سہولت ہو لیکن محصب میں اُترنا مسنون نہیں ہے۔جس شخص کا دل چاہے محصب میں ٹھہرے اور جس شخص کا دل چاہے نہ ٹھہرے۔

خلاصۃ الباب: حضرت عائشہؓ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جب تیرہویں ذی الحجہ کو منیٰ سے لوٹے تو ابطح یعنی

محصب میں اس غرض سے ٹھہر گئے تھے تا کہ وہاں سامان وغیرہ چھوڑ کر مکہ جائیں اور وہاں طواف وداع کریں اور جب مکہ سے مدینہ طیبہ واپس ہوں تو اس وقت سامان وغیرہ ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے آسان ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرات خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کا یہی عمل رہا ہے اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ وادئ محصب میں اترنا وہاں سونا یا رات گذارنا مناسک حج میں سے نہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین وغیرہؓ کے عمل کی وجہ سے بیشتر حضرات کے نزدیک وہ بہرحال مستحب ہے اگرچہ بعض حضرات استحباب کے بھی قائل نہیں مثلاً حضرت عائشہ‘ حضرت اسما‘ حضرت عروہ بن زبیر اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم۔ حنفیہ کے نزدیک بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں اترنا قصداً تھا لیکن مقصود سفر مدینہ میں صرف آسانی پیدا کرنا ہی نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار مقصود تھا کہ جس وادی میں کفر پر قسمیں کھائی گئیں اور مؤمنین سے مقاطعہ کیا گیا تھا (یعنی شعب ابی طالب ہیں) آج ان سب علاقوں میں اللہ تبارک تعالیٰ نے مسلمانوں کو فاتح بنا کر مشرکین کو مغلوب کر دیا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں اترنے سے مقصود اللہ کی نعمت کو یاد کرنا اور تحویت نعمت تھا حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کی روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ہم کل بنی کنانہ میں اتریں گے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وادئ محصب میں اترنا بھی بنی کنانہ میں اترنے کی طرح قصداً تھا جس کا تقاضا یہ تھا کہ تحدیث کو سنگ مقصود قرار دیا جائے چنانچہ احناف کے نزدیک وہاں اترنا مسنون ہے اگرچہ کچھ دیر کے لیے ہو یا کم از کم کچھ دیر کے لیے وہاں سواری ہی روک لے۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنْزِلَهُ وَلَكِنْ ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ فَنَزَلَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ عُثْمَانُ يَعْنِي فِي الْأَبْطَحِ۔

۲۴۱: احمد بن حنبل‘ عثمان بن ابی شیبہ (دوسری سند) مسدد‘ سفیان‘ صالح بن کیسان‘ حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابورافع نے کہا کہ مجھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محصب میں ٹھہرنے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ میں نے وہاں آپ کا خیمہ لگایا تو آپ وہاں اُتر گئے۔ مسدد نے کہا کہ ابورافع رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے عثمان نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ''ابطح میں محافظ تھے''۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي

۲۴۲: احمد بن حنبل‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ زہری‘ علی بن حسین‘ عمرو بن عثمان‘ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حج میں کل کے دن کس جگہ اُتریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا ہمارے لئے مکہ مکرمہ میں عقیل نے کوئی مکان چھوڑا ہے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ بنی کنانہ کے خیف (محصب‘ بطحا اور ابطح) میں ٹھہریں گے کہ جس جگہ قریش نے کفر پر عہد لیا تھا یعنی (قبیلہ) بنی کنانہ نے قریش سے قسم کھا کر عہد کیا تھا بنی ہاشم کے سلسلہ میں کہ ہم لوگ ان لوگوں سے نکاح (وغیرہ) کا تعلق قائم نہیں کریں گے اور نہ ہی ان لوگوں کو

هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي۔

پناہ دیں گے اور نہ ہی ان سے خرید وفروخت کریں گے نہ بیعت کریں گے امام زہری نے فرمایا الخیف وادی کا نام ہے۔

نصرتِ الٰہی:

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے اس جگہ ٹھہرے جس جگہ ان لوگوں نے کفر پر عہد کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو اسلام کے نور سے منور فرمایا۔ فالحمدللہ

۲۴۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ مِنْ مِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَهُ وَلَا ذَكَرَ الْخَيْفَ الْوَادِي۔

۲۴۳ : محمود بن خالد' عمر' ابوعمرو الاوزاعی' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منیٰ سے روانگی کا ارادہ فرمایا تو آپ نے فرمایا ہم لوگ کل وہاں پرٹھہریں گے۔ اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی اس روایت میں نہ تو پہلی حدیث کے الفاظ اور نہ ہی وادیٔ خیف کا تذکرہ ہے۔

۲۴۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَهْجَعُ هَجْعَةً بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۲۴۴ : ابوسلمہ موسیٰ' حماد' حمید' بکر بن عبداللہ' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بطحاء (وادی محصب) میں نیند کی ایک جھپکی لیا کرتے تھے پھر آپ مکہ معظمہ تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۲۴۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ هَجَعَ بِهَا هَجْعَةً ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۲۴۵ : احمد بن حنبل' عفان' حماد بن سلمہ' حمید' بکر بن عبداللہ' ابن عمر رضی اللہ عنہما ایوب' حضرت نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء بطحا میں ادا فرمائی۔ پھر آپ نے نیند کا ایک جھپکا لیا۔ اس کے بعد آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (یعنی وہ بھی وادیٔ محصب میں ٹھہرا کرتے تھے)

بَابٌ فِيمَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ فِي حَجِّهِ

باب: ارکانِ حج مقدم مؤخر کرنے کا بیان

۲۴۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۲۴۶ : قعنبی' مالک' ابن شہاب' عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ' حضرت عبداللہ بن

عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى يَسْأَلُونَهُ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اصْنَعْ وَلَا حَرَجَ۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ حجۃ الوداع میں منیٰ میں کھڑے ہوئے۔ آپ سے لوگ مسائل حج دریافت کرنے لگے۔ ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میں نے لاعلمی میں ذبح سے قبل سر منڈایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذبح کرلو کسی قسم کا حرج نہیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بھول کر کنکریاں مارنے سے قبل نحر کرلیا۔ آپ نے فرمایا اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسی طریقہ پر جس قدر اشیاء کو آپ سے دریافت کیا گیا جو کہ حج میں مقدم ومؤخر ہوگئی تھیں آپ ان کی بابت فرمایا (اب) کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: دسویں ذی الحجہ جس کو نحر کا دن کہا جاتا ہے حاجیوں کے ذمہ چار مناسک حج ہیں (۱) رمی (۲) قربانی (قارن اور متمتع کے لیے) (۳) حلق یا قصر (۴) طواف زیارت نبی کریم ﷺ سے ادائے افعال کا بالترتیب کرنا ثابت ہے پھر ان مذکورہ چار کاموں میں سے شروع کے تین امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہیں اور اس ترتیب کو ترک کرنے سے دم واجب ہوتا ہے البتہ طواف زیارت کو بقیہ مناسک یا ان میں سے کسی پر مقدم کرنے میں کوئی دم نہیں۔ امام شافعی کے نزدیک ان چار مناسک میں ترتیب مسنون ہے اور ترتیب کے چھوڑنے پر کوئی دم واجب نہیں۔ دوسرے ائمہ حضرات کا بھی مسلک امام شافعی کے مسلک کے قریب قریب ہے ان حضرات کا استدلال حدیث باب ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال ابن عباسؓ کے ایک فتویٰ سے ہے کہ: جس نے ان مناسک میں سے کسی کو آگے پیچھے کر دیا تو اس پر دم واجب ہے یہ؟ ابن ابی شیبہ اور شرح معانی الآثار میں ہے امام طحاویؒ نے تو یہ اثر سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے۔ باقی ولدحرم جوار شاد فرمایا اس کی توجیہ یہ ہے کہ اس سے گناہ کی نفی کرنا مقصود ہے وجوب دم کی نفی نہیں ہے واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کے حج کرنے کا پہلا موقعہ تھا اور اس وقت تک مناسک حج کا صحیح علم لوگوں کو نہیں ہوا تھا اس لیے ترتیب فاسد ہونے کا گناہ اٹھا لیا گیا تھا اس کی تائید طحاوی میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے ہوتی ہے۔

۲۴۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

۲۴۷: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' زیاد بن علاقہ' حضرت اُسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج ادا کرنے کے لئے چلا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ جس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے طواف سے قبل سعی کرلی یا میں نے اس اس کام کو مقدم ومؤخر کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ہے البتہ اس میں حرج ہے کہ (کوئی شخص ایسا ہو کہ) جس نے مسلمان کی ظلماً جان یا آبرو برباد کی تو وہ تباہ ہوگیا اور

وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ۔

حرج میں پڑ گیا۔

بَابٌ فِي مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں نماز

۲۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وِدَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ أَبِي سَمِعْتُهُ وَلٰكِنْ مِنْ بَعْضِ أَهْلِي عَنْ جَدِّي۔

۲۴۸: احمد بن حنبل' سفیان بن عیینہ' کثیر بن کثیر بن حضرت مطلب بن ابی وداعہ نے اپنے لوگوں سے روایت کی انہوں نے ان کے دادا سے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ بیت اللہ شریف میں نماز ادا فرما رہے تھے باب بنی سہم کے نزدیک اور لوگ آنحضرت ﷺ کے قریب سے گزر رہے تھے اور (آپ کے اور لوگوں کے درمیان) کوئی سترہ نہیں تھا سفیان کہتے ہیں کہ ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے کثیر نے اپنے والد کے واسطہ سے۔ چنانچہ میں نے کثیر سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے نہیں بلکہ اپنے اہلِ خانہ میں سے کسی سے اپنے دادا کے واسطہ سے سنا ہے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنا:

مسئلہ یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز نہیں ہے اور جنگل میں یا بڑی مسجد میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ مکروہ ہے کہ قدم سے لے کر سجدہ گاہ کے درمیان سے گزرنا مکروہ ہے اس کے علاوہ سے گزرنا جائز ہے: ومذهب الحنفية في ذالك انه يكره للماران يمر بين يدي المصلي ويستحب للمصلي ان يغرز بين يديه سترة واختلفوا في المرور بين يديه في الصحراء او في مسجد كبير وقال بعضهم يكره المرور من موضع قدمه الى موضع سجوده في الاصح الخ۔ (بذل المجهود ص ۱۹۶' ج ۳)

بَابُ تَحْرِيمِ حَرَمِ مَكَّةَ

باب: حرمِ مکہ کا بیان

۲۴۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى

۲۴۹: احمد بن حنبل' ولید بن مسلم اوزاعی' یحییٰ ابن ابی کثیر' ابی سلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو مکہ معظمہ فتح کرا دیا۔ آپ ان لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی اور آپ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے اصحابِ فیل کو روک دیا اور اس پر اپنے رسول کو اور دیگر مؤمنین کو تسلط عطا فرمایا اور میرے لئے (صرف) ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا پھر وہ (قتال) تا قیامت حرام ہے۔ وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس جگہ کا جانور شکار کے لئے نہ اُڑایا جائے اور وہاں کا لقطہ (یعنی گری پڑی

يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ عَبَّاسٌ أَوْ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَنَا فِيهِ ابْنُ الْمُصَفَّى عَنْ الْوَلِيدِ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

شے) کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہاں جو شخص کہ اس شے کا پتہ (اور علامت) بتلانے والا ہو۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لیکن اذخر (گھاس) وہ ہماری قبروں اور ہمارے مکانات میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا لیکن اذخر (اس کا کاٹنا بوقت ضرورت جائز قرار دیا) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المصفی نے ولید سے نقل کیا کہ ابوشاہ یمنی کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تحریر فرما دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابوشاہ کو تحریر کر کے دے دو (ولید نے کہا) میں نے اوزاعی سے کہا کہ ابوشاہ کو تحریر کر کے دے دو اس جملہ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ خطبہ ہے جو کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا تھا۔

خلاصۃ الباب: حرم مکہ کی نباتات (درخت بوٹے) تین قسم کی ہیں (۱) جو کسی شخص نے اپنی محنت سے لگائے ہوں ان کا کاٹنا یا اکھیڑنا بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) وہ کہ ان کو کسی نے اگایا تو نہ ہو لیکن ہوں ان ہی نباتات کی جنس سے ہوں جنہیں لوگ عام طور پر اگاتے ہیں اس دوسری قسم کا گھاس اور درختوں کو بھی کاٹنا اور اکھیڑنا ناجائز ہے (۳) خودرو گھاس و درخت ان کو کاٹنا اور اکھیڑنا جائز نہیں البتہ اذخر (ایک قسم کی خوشبودار گھاس) کو کاٹنا اور اکھیڑنا ناجائز ہے سبز خودرو پودوں میں سے اگر کوئی مرجھا گیا ہو یا ٹوٹ گیا ہو یا جل گیا ہو تو انہیں بھی کاٹنا جائز ہے۔

۲۵۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا۔

۲۵۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' مجاہد' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت اسی طریقہ سے مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے: لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا یعنی اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔

۲۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بَيْتًا أَوْ بِنَاءً يُظِلُّكَ مِنْ الشَّمْسِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ۔

۲۵۱: احمد بن حنبل' عبدالرحمن بن مہدی' اسرائیل' ابراہیم بن مہاجر' یوسف بن ماھک' ان کی والدہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے لئے منیٰ میں ایک مکان نہ بنا دیں جو آپ کو دھوپ (وغیرہ) سے محفوظ رکھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں وہ اس کی جگہ ہے کہ جو وہاں پر پہلے پہنچے (یعنی اس جگہ کی زمین کسی شخص کے لئے مخصوص نہیں ہے وہ زمین موقوفہ ہے)

۲۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنِي عِمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ بَاذَانَ قَالَ

۲۵۲: حسن بن علی' ابوعاصم' جعفر بن یحییٰ بن ثوبان' عمارہ بن ثوبان' موسیٰ بن باذان نے فرمایا کہ حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حرم شریف میں غلہ روکنا بد

أَتَيْتُ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ۔

دیتی ہے (اور اس کی سزا دردناک عذاب ہے (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔

بَاب فِي نَبِيذِ السِّقَايَةِ

۲۵۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَالُ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ يَسْقُونَ النَّبِيذَ وَبَنُو عَمِّهِمْ يَسْقُونَ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالسَّوِيقَ أَبُخْلٌ بِهِمْ أَمْ حَاجَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا بِنَا مِنْ بُخْلٍ وَلَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَكِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَدَفَعَ فَضْلَهُ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا فَنَحْنُ هَكَذَا لَا نُرِيدُ أَنْ نُغَيِّرَ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: نبیذ کی سبیل کے احکام

۲۵۳: عمرو بن عون' خالد' حمید' حضرت بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تمہارے گھر کے لوگ کھجور کا شربت پلاتے ہیں اور تمہارے چچازاد بیٹے (یعنی قریش) شہد' ستو اور دودھ پلاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ کنجوس اور فقیر ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہ ہم لوگ کنجوس ہیں نہ محتاج ہیں بلکہ حضرت رسول اکرمؐ ایک دن اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اُسامہ بن زیدؓ بیٹھے ہوئے تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لئے پانی مانگا تو آپ کی خدمت میں کھجور کا شربت پیش کیا گیا۔ نبیؐ نے وہ شربت نوش فرمایا اور جو آپ کا پیا ہوا پانی باقی بچا وہ آپ نے اُسامہ بن زیدؓ کو عنایت فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے بھی وہ پیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا تم اسی طرح کیا کرو۔ ہم لوگ نہیں چاہتے کہ اس معمول کو تبدیل کریں کہ جس کو حضورؐ نے اچھا (عمل) قرار دیا تھا (یعنی ہم اتباعِ سنت کے تحت کھجور کا شربت پلاتے ہیں ہم کو کنجوس اور فقیر نہ سمجھو)۔

بَاب الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ

۲۵۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِينَ إِقَامَةٌ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلَاثًا۔

باب: مکہ معظمہ میں قیام کرنا

۲۵۴: قعنبی' عبدالعزیز الدراوردی' عبدالرحمٰن بن حمید' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے مکہ مکرمہ میں رہائش کے متعلق کچھ سنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن الحضرمی نے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ مہاجرین' حج کے ارکان سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ میں تین روز تک قیام کر سکتے ہیں۔

بَاب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

۲۵۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

باب: بیت اللہ میں نماز پڑھنے کا بیان

۲۵۵: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور ان کے ہمراہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالٌ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَائَهُ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى۔

حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت ہلال بن رباح اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تو انہوں نے دروازہ بند کرلیا اور وہاں رکے رہے۔ عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو آپ نے کیا عمل کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب کیا اور دوستون کو دائیں جانب کیا اور آپ نے اپنی پشت پر تین ستون کے لئے اور اس وقت بیت اللہ شریف چھ ستون پر قائم تھا۔ پھر آپ نے نماز دو رکعات ادا کیں (بیت اللہ شریف کے اندر یہ نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ہے)

خلاصۃ الباب: فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کعبہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ احادیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جب کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں نماز نہیں پڑھی تلبیہ وتکبیر کہی ہے۔ جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے ایک تو اس لیے کہ حضرت بلالؓ کی روایت مثبت ہے اور ابن عباسؓ کی روایت نافی (نفی کرنے والی) ہے اور قاعدہ ہے کہ مثبت (ثابت کرنے والی) مقدم ہوتی ہے نافی پر۔ دوسرے حضرت بلالؓ کعبہ میں داخل ہوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب کہ حضرت ابن عباسؓ ساتھ نہیں تھے البتہ حضرت اسامہؓ ساتھ تھے اور ابن عباسؓ کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی اس اشکال کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ کعبہ میں داخل ہونے کے بعد یہ حضرات علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے۔ حضرت بلالؓ دوسرے کونے میں تھے اور کعبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا اس لیے اندھیرا سخت تھا اور درمیان میں ستون بھی حائل تھے اس لیے حضرت اسامہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے نہ دیکھ سکے بالخصوص جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو رکعتیں پڑھی تھیں دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کعبہ کی اندرونی دیواروں پر تصاویر بھی بنی ہوئی دیکھیں تو ان بتوں کو مٹانے کے لیے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو پانی لانے کا حکم دیا لہٰذا عین ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت نماز پڑھی ہو جب کہ حضرت اسامہؓ پانی لینے گئے ہوں اس لیے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا علم نہ ہوسکا ہو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ کعبہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اسی بناء پر علماء کا اتفاق ہے کہ کعبہ میں نماز پڑھنا جائز ہے خواہ فرائض ہوں یا نوافل ہر طرح کی نماز پڑھنا جائز ہے البتہ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ نوافل جائز ہیں اور فرائض مکروہ ہیں۔ نیز حدیث عائشہؓ سے فقہاء کرام نے یہ اصول مستنبط کیا ہے کہ اگر کسی مستحب کام کرنے سے کسی فتنہ کا اندیشہ ہو اور مسلمانوں میں انتشار وافتراق کا خطرہ ہو تو اس مستحب کام کو ترک دینا چاہے۔

۲۵۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ السَّوَارِيَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ۔

۲۵۶: عبداللہ بن محمد بن اسحٰق اوزاعی عبدالرحمٰن بن مہدی حضرت مالک کی روایت میں ستونوں کا تذکرہ نہیں ہے۔ آپ نے نماز ادا فرمائی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف سے تین ہاتھ پیچھے ہٹ کر نماز ادا فرمائی۔

خلاصۃ الباب: فی جوف الکعبة و کانت تلك البیر هی التی یجمع فیها ما یهدی لکعبة و کانت عند هبل سبعة اقداح کل قدح منها فیه کتاب قدح فیه العقل الخ۔ (بذل المجهود ص ۲۰۰' ج ۳)

۲۵۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْقَعْنَبِيِّ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى۔

۲۵۷: عثمان بن ابی شیبہ' ابواُسامہ' عبیداللہ' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں ان سے (یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے) دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھیں؟

۲۵۸ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۲۵۸: زہیر بن حرب' جریر' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے تو آپ نے کیا عمل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا آپ نے دو رکعات ادا فرمائیں۔

۲۵۹ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ قَالَ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَفِي زَوَايَاهُ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ۔

۲۵۹: ابومعمر' عبداللہ بن عمرو بن ابی حجاج' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف میں تشریف لے جانے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بتوں کی تصاویر تھیں۔ آپ نے حکم فرمایا تو وہ تصویریں باہر نکال دی گئیں۔ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی تصویریں بھی نکال دی گئیں۔ ان کے ہاتھ میں پانسے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرکین پر اللہ کی لعنت ہو اللہ کی قسم انہیں خوب معلوم ہے کہ انہوں نے کبھی پانسے نہیں ڈالے۔ پھر نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ نے بیت اللہ شریف کے گوشوں میں تکبیر کہی اور نماز ادا فرمائی۔

پانسہ سے مُراد:

وہ لکڑیاں ہیں جن پر اہل عرب یہ لکھتے تھے کہ یہ کام کرو اور یہ لکھتے تھے کہ یہ کام نہ کرو جب کوئی شخص سفر کے لیے روانہ ہوتا تو وہ شخص تھیلی میں دو لکڑیاں ڈال کر ہر ایک لکڑی کو نکالتا اگر اس لکڑی میں یہ لکھا ہوا نکلتا کہ یہ کام نہ کرو تو اہلِ عرب وہ کام نہ کرتے اور اگر تھیلی میں سے وہ لکڑی ہاتھ میں آتی کہ جس پر لکھا ہوتا کہ یہ کام کرو تو وہ لوگ وہ کام کرتے۔ اسلام نے اس طرح فال لینے سے منع کیا۔

بعض روایات میں ہے کہ کعبہ کے قریب ہبل نامی بت کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا رہتا تھا۔ عرب اس پیالہ میں دو لکڑیاں وغیرہ ڈال کر مذکورہ فال لیتے تھے۔ و عن ابن اسحق قال کانت هبل اعظم اصنام قریش بمکة و کانت فی بیر۔

۲۶۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فِي الْحِجْرِ فَقَالَ صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ فَإِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ۔

۲۶۰: قعنبی، عبدالعزیز، علقمہ، ان کی والدہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں بیت اللہ شریف میں جا کر نماز پڑھنا چاہتی تھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم کے اندر کر دیا اور ارشاد فرمایا۔ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہو تو حطیم میں نماز پڑھو کیونکہ حطیم بیت اللہ شریف کا ایک جزو ہے اور تمہاری قوم نے (یعنی قریش نے) بیت اللہ شریف کے بنانے میں کوتاہی کی تو اس کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا۔

حطیم کعبہ!:

قریش نے حطیم کو کعبہ سے نکالا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دورِ خلافت میں حطیم کو بیت اللہ شریف کے اندر شامل کر دیا لیکن حجاج نے پھر اسی طرح کر دیا۔

۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَهُوَ مَسْرُورٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ كَئِيبٌ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا دَخَلْتُهَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ شَقَقْتُ عَلَى أُمَّتِي۔

۲۶۱: مسدد، عبداللہ بن داؤد، اسماعیل بن عبدالملک، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ انکے پاس سے خوشی خوشی تشریف لے گئے لیکن جب آپ انکے پاس واپس تشریف لائے تو غمگین (نظر آ رہے) تھے (عائشہؓ نے اسکی وجہ دریافت کی) آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا اگر مجھ کو اس بات کا پہلے علم ہوتا کہ جو بات میں نے کعبہ شریف میں جانے کے بعد دیکھی کہ لوگوں کو بیت اللہ شریف میں داخلہ میں بڑی دُشواری ہوگی تو میں کعبہ میں نہ داخل ہوتا مجھے اندیشہ ہے کہ میری قوم (اُمت محمدیہ) کو بیت اللہ شریف میں داخلہ میں دُشواری نہ ہو۔

صحیح اندیشہ:

آنحضرت ﷺ کا مذکورہ اندیشہ درست ثابت ہوا اب لوگ کعبہ شریف میں داخلہ کو ضروری خیال کرتے ہیں اور تکلیف اُٹھا کر کسی نہ کسی طرح کعبہ میں داخل ہو ہی جاتے ہیں۔

۲۶۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ حَدَّثَنِي خَالِي عَنْ أُمِّي صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَسْلَمِيَّةَ تَقُولُ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَعَاكَ قَالَ قَالَ إِنِّي نَسِيتُ أَنْ

۲۶۲: ابن السرح، سعید بن منصور، مسدد، سفیان، منصور، ان کے ماموں، ان کی والدہ حضرت اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جب تمہیں حضور اکرم ﷺ نے بلایا تو اس وقت تم سے آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں تم سے یہ بات کہنا بھول گیا کہ جس مینڈھے کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کے ارادہ کے وقت حضرت جبرئیل

آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَيْنِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ خَالِي مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ۔

علیہ السلام لائے تھے اس مینڈھے کے سینگ کو کسی جگہ چھپادو کیونکہ بیت اللہ شریف میں ایسی کوئی شے نہ رہے جس کی جانب نمازی کا دھیان ہو ابن السرح نے کہا کہ میرے ماموں کا نام مسافع بن شیبہ ہے۔

بَاب فِي مَالِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ میں مدفون مال

۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ شَيْبَةَ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ قَالَ قَعَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مَقْعَدِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَقَالَ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلَى لَأَفْعَلَنَّ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا أَحْوَجُ مِنْكَ إِلَى الْمَالِ فَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ۔

۲۶۳: احمد بن حنبل' عبد الرحمن بن محمد المحاربی' شیبانی' واصل الاحدب' شقیق' شیبہ بن عثمان نے کہا کہ جس جگہ تم بیٹھے ہو اس جگہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور فرمانے لگے کہ جب تک بیت اللہ کا مال تقسیم نہ کروں گا' باہر نہیں نکلوں گا۔ میں نے کہا تم ایسا نہ کرو گے انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں ضرور کروں گا۔ میں نے عرض کیا نہیں' نہ کرو گے۔ انہوں نے کہا کس وجہ سے؟ میں نے عرض کیا کیونکہ نبی ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس مال کی جگہ دیکھی اور ان حضرات کو تمہاری بہ نسبت مال و دولت کی زیادہ ضرورت تھی لیکن ان حضرات نے اس مال کو نہیں چھوا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ بات سُن کر باہر تشریف لے آئے۔

۲۶۴: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِنْسَانَ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ لِيَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهِ و قَالَ مَرَّةً وَادِيَهُ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ وَذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ لِثَقِيفٍ۔

۲۶۴: حامد بن یحییٰ' عبداللہ بن حارث' محمد بن عبداللہ بن انسان طائفی' عروہ بن الزبیر' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) لیہ سے آئے۔ ہم لوگ جس وقت بیری کے درخت کے پاس پہنچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرن اسود (نامی پہاڑ) کے پاس کھڑے ہوئے پھر آپ نے اپنی نگاہ نخب نامی جگہ کی طرف اُٹھائی۔ یا آپ نے اس کی وادی کی طرف دیکھا اور آپ ٹھہر گئے۔ لوگ بھی ٹھہر گئے اس کے بعد فرمایا کہ صیدوج (نامی جگہ) کا شکار اور اس کے درخت حرم میں حرام کئے گئے ہیں۔ یہ سب حرم میں داخل ہیں اور یہ واقعہ طائف جانے سے قبل اور محاصرۂ ثقیف سے بھی قبل تھا۔

بَاب فِي إِتْيَانِ الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ منورہ میں پہنچنے کا بیان

۲۶۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۲۶۵: مسدد' سفیان' زہری' حضرت سعید بن مسیب' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین مسجدوں کے علاوہ دیگر مساجد کی طرف سامانِ سفر نہ باندھا جائے (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام دوسری میری یہ مسجد

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِی هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

(یعنی) مسجد نبوی تیسری مسجد اقصیٰ (یعنی قبلہ اوّل بیت المقدس) (کیونکہ باقی جملہ مساجد فضیلت میں برابر ہیں اس لئے ان تین کے علاوہ دوسری مسجد وغیرہ کی طرف سفر کرنے کی کیا حاجت ہے؟)

بَابٌ فِی تَحْرِیمِ الْمَدِینَةِ

باب: حرمِ مدینہ

۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرَ اِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ۔

۲۶۶: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابراہیم' انکے والد' حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے آنحضرتؐ سے قرآن کریم اور اس صحیفہ کے علاوہ (کچھ) نہیں لکھا (وہ صحیفہ ایک فرق تھا کہ جس میں احکام دیت تحریر تھے) نبیؐ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ عائر (پہاڑ) سے لے کر ثور (پہاڑ) تک حرام ہے جو شخص مدینہ منورہ میں کسی قسم کی کوئی نئی بات پیدا کرے یا کسی قسم کی نئی بات پیدا کرنے والے کو جگہ دے (یعنی بدعت شروع کرے یا کسی بدعتی شخص کو پناہ دے) تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس شخص کا فرض اور نفل عند اللہ مقبول نہ ہوگا ذمہ تمام مسلمانوں کا ایک ہے۔ جب ان لوگوں میں سے کسی ایک ادنیٰ شخص نے کسی مشرک کو پناہ دی اور دوسرے شخص نے اس کی پناہ کو توڑ دیا تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور ایسے شخص کا فرض و نفل عند اللہ مقبول نہ ہوگا اور جو شخص کسی قوم سے اپنے دوستوں سے اجازت لئے بغیر دوستی کرے گا ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہے اور ایسے شخص کا فرض و نفل قبول نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب: مدینہ طیبہ اور اس کے اردگرد زمین کی حرمت کے بارہ میں بھی منقول ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں علماء کرام کے اختلافی اقوال ہیں۔ چنانچہ علماء احناف کے نزدیک مدینہ منورہ اور اس کے اردگرد زمین کی حرمت کا مطلب یہ ہے کہ اس شہر مقدس اور ان کی چاروں طرف کی زمین کی تعظیم کی جائے نہ یہ کہ اس کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ معظمہ اور اس کی گرداگرد زمین کا ہے لہٰذا حنفیہ کے مسلک کے مطابق مدینہ اور اس کے اردگرد کی زمین میں سے درخت وغیرہ کاٹنا اور شکار کرنا حرام نہیں ہے لیکن دوسرے ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک چونکہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کا ایک ہی حکم ہے اس لیے ان کے مسلک میں مدینہ طیبہ اور اس کے اطراف کی زمین میں وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو مکہ اور اس کے اطراف کی زمین میں حرام ہیں تاہم ان ائمہ کے نزدیک بھی حرم مدینہ میں ان چیزوں کے ارتکاب سے جزاء واجب نہیں کچھ لوگوں نے آپس میں کہا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور کتاب بطور خاص عنایت فرمائی ہے جس کا علم اور کسی کو نہیں جب یہ بات حضرت علیؓ نے سنی تو اس کی تردید کی اور فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صرف قرآن کریم لکھا ہے یا پھر چند احادیث جو دین کے احکام پر مشتمل ہیں وہ لکھی ہیں

جو اس صحیفہ میں ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحیفہ سے مراد لکھا ہوا وہ ورق تھا جس میں آنحضرت ﷺ نے دیات کے احکام اور چند دوسرے احکام تحریر کرائے تھے اور وہ حضرت علیؓ کی تلوار کی نیام میں رہتا تھا۔ اس میں جو احکام دیات کے علاوہ تحریر تھے ان میں مدینہ طیبہ کے بارہ میں جو جناب علیؓ نے مذکورہ بالحدیث میں بیان کئے ہیں۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص کسی قوم سے اپنے رفقاء کی بلا اجازت دوستی کا تعلق کرے یا کوئی غلام اپنی آزادی کو اپنے آقا کی بغیر اجازت دوسری قوم کی جانب منسوب کرے تو ایسا شخص لعنت ربانی کا مستحق ہے۔

۲۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَادَ بِهَا وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْمِلَ فِيهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا يَصْلُحُ أَنْ يُقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ۔

۲۶۷: ابن مثنیٰ' عبدالصمد' ہمام' قتادہ' ابوحسان' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس واقعہ میں حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کی گھاس نہیں کاٹی جائے گی اور نہ وہاں کا جانور شکار کرنے کے لئے بھگایا (یا اُڑایا) جائے گا اور نہ ہی وہاں کی پڑی ہوئی چیز (یعنی لقطہ) اُٹھایا جائے گا لیکن (مذکورہ لقطہ) وہ شخص اُٹھالے کہ جو اس کے متعلق لوگوں کو بتائے اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہاں پر لڑائی کے لئے ہتھیار اُٹھائے اور کسی کیلئے جائز نہیں کہ وہاں کا درخت کاٹے لیکن اپنے اُونٹ کیلئے۔

۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كِنَانَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بَرِيدًا بَرِيدًا لَا يُخْبَطُ شَجَرُهُ وَلَا يُعْضَدُ إِلَّا مَا يُسَاقُ بِهِ الْجَمَلُ۔

۲۶۸: محمد بن العلاء' زید بن حباب' سلیمان بن کنانہ مولیٰ عثمان بن عفان' عبداللہ بن ابی سفیان' حضرت عدی بن زید سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ایک ایک برید (کے فاصلہ تک) محفوظ فرما دیا کہ اس جگہ کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ پتے توڑے جائیں مگر اُونٹ کے چارہ کے لئے۔

۲۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ

۲۶۹: ابوسلمہ' جریر' ابن حازم' یعلیٰ بن حکیم' حضرت سلیمان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو حرمِ مدینہ میں پکڑا کہ جو اس جگہ شکار کر رہا تھا کہ جس جگہ کو آنحضرت ﷺ نے حرام قرار دیا تھا تو حضرت سعد نے اس شخص کے کپڑے چھین لئے۔ لوگ آ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے (اس کی طرف سے بطور معذرت) گفتگو کرنے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے اس حرم کو حرام قرار دیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ (حرم میں) جو شخص کسی شکار کرنے والے کو پکڑے تو

فَلْيَسْلُبْهُ ثِيَابَهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ۔

اس کا سامان چھین لے اور میں تم کو وہ سامان ہرگز نہیں (واپس) دوں گا کہ جو سامان مجھے آنحضرت ﷺ نے دلایا ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں اس سامان کی قیمت ادا کر دوں گا۔

۲۷۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ۔

۲۷۰: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ابن ابی ذئب' صالح کا آزاد کردہ غلام' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ایک غلام کو درخت کاٹتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اس کا سامان چھین لیا اور اس کے مالکوں سے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے کو منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص (یہاں کے درخت وغیرہ) کاٹے پھر اس کو کوئی شخص پکڑ لے تو اس کا سامان چھین لے۔

<u>ایک شدید تنبیہ:</u>

حرم شریف میں شکار کرنے والے شخص کا سامان چھین لینے کا حکم ہے لیکن یہ حکم بطور تنبیہ کے لئے اکثر علماء کی یہی رائے ہے اور بعض حضرات کے نزدیک اس سامان کی واپسی ضروری نہیں اور اس مسئلہ میں شروحاتِ حدیث میں تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

۲۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْجُهَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَكِنْ يُهَشُّ هَشًّا رَفِيقًا۔

۲۷۱: محمد بن حفص ابوعبدالرحمٰن القطان' محمد بن خالد' خارجہ بن حارث جہنی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حرمِ مدینہ سے نہ پتے توڑے جائیں اور نہ ہی وہاں کے درخت کاٹے جائیں البتہ پتوں کو آہستہ سے جھاڑ لیا جائے۔ (اس میں کوئی حرج نہیں ہے)

۲۷۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۲۷۲: مسدد یحییٰ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' عبداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر تشریف لاتے۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جا کر دو رکعت (نفل) پڑھتے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب: زیارتِ قبور کا بیان

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ

۲۷۳: محمد بن عوف' مقری' حیوۃ' ابی صخر حمید بن زیاد' یزید بن عبداللہ بن

حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

قسیط' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری رُوح کو لوٹا دیتا ہے اور میں اس شخص کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔

خلاصۃ الباب: بعض شارحین نے مقصد کے اعتبار سے قبور کی زیارت کی کئی قسمیں بیان فرمائی ہیں (۱) محض موت یاد کرنے اور آخرت کی طرف توجہ کے لیے اس مقصد کے تحت صرف قبروں کو دیکھ لینا کافی ہے خواہ قبر کسی کی ہو صاحب قبر کون تھا کیسا تھا۔ (۲) دعاءِ مغفرت اور ایصال ثواب کے لیے ہر مسلمان کے لئے دعا سنت ہے (۳) حصول برکت اور سعادت کی خاطر (۴) عزیز و دوست کے ادائے حق کے لیے۔ مذکورہ بالا حدیث میں آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور قبر مبارک کو میلہ کی جگہ بنانے سے سخت منع فرمایا ہے۔ اور چراغاں نہ کرو ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

۲۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔

۲۷۴: احمد بن صالح' عبداللہ بن نافع' ابن ابی ذئب' سعید مقبری' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مکانات کو قبر نہ بناؤ (یعنی جس طریقہ پر قبروں میں کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا اسی طرح کہیں تم لوگ گھروں میں بھی نماز پڑھنا نہ چھوڑ دو) اور میری قبر کو عید نہ بناؤ البتہ مجھ پر درود شریف بھیجو تم جہاں بھی ہو گے تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔

عرس کی ممانعت شدیدہ:

مذکورہ حدیث سے عرس وغیرہ کی ممانعت ظاہر ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بناؤ یعنی ایسا نہ کرو کہ ایک مقررہ وقت پر وہاں مجمع لگے لوگ وہاں چراغاں کریں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر روشنی وغیرہ کرنا سخت منع ہے تفصیل کے لئے مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ ردع الناس عن محدثات الاعراس ملاحظہ فرمائیں واضح رہے کہ بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ اس حدیث میں مکان میں قبر بنانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ صاحب بذل فرماتے ہیں: وقیل معناہ لا تدفنوا موتاکم فی بیوتکم۔ (بذل المجهود ص ۲۰۷' ج ۳)

۲۷۵: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ

۲۷۵: حامد بن یحییٰ' محمد بن معن المدنی' داؤد بن خالد' ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن' حضرت ربیعہ بن الہدیر نے کہا کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو ایک حدیث کے علاوہ کبھی آنحضرت ﷺ سے کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن نے عرض کیا وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حَدِيثٍ وَاحِدٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَّةٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُبُورُ إِخْوَانِنَا هَذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا۔

نے بیان کیا کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ شہداء کی قبروں کی جانب چلے ہم لوگ جب حرۃ واقم (ایک ٹیلہ کا نام ہے) پر چڑھے پھر وہاں سے نیچے اُترے تو اس جگہ کئی قبریں تھیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ قبریں ہمارے اصحاب کی ہیں۔ جب ہم لوگ شہداء کی قبروں پر پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں۔

۲۷۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۲۷۶: قعنبی، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنا اُونٹ بطحا میں بٹھایا جو کہ ذوالحلیفہ میں تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے وہاں پر نماز ادا فرمائی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۷۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ إِذَا قَفَلَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهَا مَا بَدَا لَهُ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَّسَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ الْمَدَنِيَّ قَالَ الْمُعَرَّسُ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ۔

۲۷۷: قعنبی، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مدینہ منورہ واپس آئے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ معرس نامی جگہ سے آگے بڑھ جائے یہاں تک کہ وہاں اپنی مرضی کے مطابق نماز نہ پڑھ لے کیونکہ مجھ کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جگہ پر تعریس کی ہے (کچھ آرام اور نیند لینے کے لئے) ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسحق مدنی سے سنا ہے کہ معرس مدینہ سے چھ میل دُور ہے۔

تعریس کیا ہے؟:

معرس مدینہ منورہ سے چھ میل کی دُوری پر ایک جگہ کا نام ہے اور تعریس کہتے ہیں مسافر کے آخر شب میں ٹھہرنے اور آرام کرنے کو۔

اول کتاب النکاح

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى النِّكَاحِ — باب: نکاح پر رغبت دلانا

نکاح کرنا سنت ہے اور اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو نکاح کرنا واجب ہے اور اس کے بے شمار فوائد و برکات ہیں۔

۲۷۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ فَاسْتَخْلَاهُ

۲۷۸: عثمان بن ابی شیبہ، جریر، الاعمش، ابراہیم حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ منیٰ جا رہا تھا اُسی وقت عثمانؓ سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہی۔ جب عبداللہؓ نے دیکھا کہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو مجھ سے انہوں نے فرمایا

فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

اے علقمہ' آؤ میں آ گیا۔اس وقت عثمانؓ نے فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم لوگ تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دیں جو کہ تمہاری گئی ہوئی طاقت واپس لے آئے۔عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تم ایسی بات کہتے ہو؟ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص نکاح کی قوت رکھے (یعنی نان ونفقہ اور مہر وحقوقِ زوجیت ادا کر سکے) وہ شخص نکاح کرے کیونکہ نکاح' نگاہ نیچی رکھتا ہے (بدنظری سے بچاتا ہے اور شرمگاہ کو (زنا) سے محفوظ رکھتا ہے) تم لوگوں میں سے جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے وہ شخص روزے رکھے کیونکہ روزہ اس شخص کیلئے خصی ہونا ہے (اور روزہ انسان کی شہوتِ نفسانی کو گھٹا دے گا)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نکاح کی گفتگو:

مذکورہ حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنے کی گفتگو کا ارادہ فرمایا تھا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ نکاح کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے تو خلوت میں گفتگو کرنے کا ارادہ بھی ترک فرما دیا۔

خلاصۃ الباب: نکاح لغت میں وطی کو کہتے ہیں اور ''عقد'' بھی اس کا لفظی معنی ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح عبادت نہیں بلکہ معاملہ ہے حنفیہ کے نزدیک مالی ہونے کے ساتھ عبادت بھی ہے حنفیہ کی بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ نکاح میں خطبہ اور ولیمہ مسنون ہیں۔نکاح دو گواہوں کے بغیر درست نہیں ہوتا اس کا فسخ ناپسندیدہ ہے اس کے بعد عدت واجب ہوتی ہے۔تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے تجدید نکاح کی اجازت نہیں ہوتی یہ خصوصیات کسی اور معاملہ میں نہیں پائی جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح دوسرے معاملات کی طرح محض ایک معاملہ نہیں بلکہ یہ عبادت ہے۔اس پر اتفاق ہے کہ غلبۂ شہوت کی صورت میں نکاح ضروری ہے چنانچہ قدرت ہونے کے باوجود (مہر اور نفقہ اور حقوق زوجیت) اگر نکاح نہ کرے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن اگر ایسی حالت نہ ہو تو جمہور کے نزدیک نکاح فرض نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نکاح کو چھوڑ رکھا تھا پھر بھی آنحضرت ﷺ نے ان پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔پھر جمہور میں سے امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح محض مباح ہے اور نفل عبادت کے لیے خود کو فارغ کر لینا نکاح کی مشغولیت کے بالمقابل افضل ہے۔حنفیہ کے نزدیک نکاح مسنون ہے اور قدرت کے باوجود ترک نکاح خلاف اولیٰ ہے۔حنفیہ کے دلائل میں سے حدیث عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نکاح کی قوت رکھے وہ شخص نکاح کر لے کیونکہ نکاح نگاہ نیچی رکھتا ہے یعنی بدنظری سے بچاتا ہے اور شرمگاہ کو زنا سے محفوظ رکھتا ہے......آخر حدیث

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّينِ

باب: دیندار عورت سے نکاح کرنے حکم

۲۷۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ

۲۷۹: مسدد' یحییٰ بن سعید' عبید اللہ' سعید بن ابی سعید' ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے

بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

ارشاد فرمایا کہ عورت کا نکاح چار وجہ سے کیا جاتا ہے (۱) اس کے مال کی بنیاد پر اور اس کے (۲) حسب ونسب (خاندان وکفو) کے سبب سے اور (۳) اس کے حسن وجمال کی وجہ سے اور (۴) اس عورت کی دینداری کی وجہ سے پس تم لوگ دیندار عورت کو نکاح کے لئے ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں (اگر تم دیندار عورت کو نکاح کے سلسلہ میں نظر انداز کرو)

خلاصۃ الباب: معلوم ہوتا ہے کہ دیندار عورت کی تعریف فرمائی ہے کیونکہ اس کے سبب دنیا وآخرت کی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

دینداری عورت کی فضیلت:

مطلب یہ ہے کہ عام طور پر مذکورہ چار اشیاء کی وجہ سے ہی لوگ نکاح میں دلچسپی لیتے ہیں لیکن آپ نے ارشاد فرمایا بہرصورت نیک چال چلن والی اور دیندار عورت کو ہی نکاح کے لئے وجہ ترجیح بناؤ اور عورت کے مال ودولت حسن خوبصورتی کو باعث ترجیح نہ دو۔

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

باب: کنواری لڑکیوں سے نکاح

۲۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا بِكْرٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَتَبَ إِلَيَّ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ۔

۲۸۰: احمد بن حنبل ابومعاویہ الاعمش سالم بن ابی الجعد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ عورت سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ عورت سے آپ نے ارشاد فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا؟ تم اس کنواری لڑکی سے تفریح کرتے (مزہ لیتے) اور وہ تم سے تفریح لیتی (مزہ حاصل کرتی)۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حسین بن حدیث مروزی نے یہ حدیث مجھے لکھ کر بھیجی۔

کنواری لڑکی سے نکاح:

مذکورہ حدیث میں کنوری لڑکی سے نکاح کو زیادہ بہتر قرار دیا گیا ہے کیونکہ کنواری لڑکی کو شوہر سے عموماً زیادہ لگاؤ ہوتا ہے اور شوہر کو بھی اس سے زیادہ رغبت ہوتی ہے اور اس طرح محبت والفت کا ماحول زیادہ ہوتا ہے جو کہ نکاح کا بنیادی مقصود ہے اور ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ تضاحلك و تضاحلك یعنی وہ تجھ کو ہنساتی اور اس کو ہنساتا۔ (بذل المجہود ص ۲۱۱ ج ۳)

خلاصۃ الباب: حدیث مبارکہ کا مطلب واضح ہے کہ کنواری لڑکی کو خاوند سے عموماً زیادہ محبت ہوتی ہے اور خاوند کو بھی ایسی لڑکی سے زیادہ رغبت ہوتی ہے کم مال پر راضی رہتی ہے نیز ایسی عورت سے شادی کرنے کا حکم ہے جو شوہر سے محبت کرنے والی بہت زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو۔

۲۸۱ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

۲۸۱: فضل بن موسیٰ، حسین بن واقد، عمارہ بن ابی حفصہ، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور (بطور شکایت) عرض کیا یارسول اللہ میری بیوی کسی ہاتھ لگانے والے شخص کو اپنے اُوپر ہاتھ لگانے سے منع نہیں کرتی (یعنی ہر شخص سے بخوشی زنا کرا لیتی ہے) آپ نے ارشاد فرمایا تم اس عورت کو طلاق دے دو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں میرا دِل اس عورت کی طرف ہی لگا نہ رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو تم اس عورت کو (اسی طرح اپنے نکاح میں) رہنے دو اور فائدہ اُٹھاتے رہو (طلاق نہ دو)۔

خلاصۃ الباب: ابن جوزی نے اس روایت کو موضوع کہا ہے لیکن روات اس کے ثقہ ہیں۔ علماء کرام نے اس حدیث کی مختلف تصریحات کی ہیں مثلاً جو بھی مانگنے والا آتا ہے اُس کو دے کر اپنا گھر خالی کر دیتی ہے اور پچھتاتی ہے۔

۲۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنَ أُخْتِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأُمَمَ۔

۲۸۲: احمد بن ابراہیم، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید بن اخت منصور بن زاذان، معاویہ بن قرہ، معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھ کو ایک ایسی عورت ملی ہے جو کہ نہایت شریف اور حسین وجمیل ہے لیکن اس عورت کے اولاد نہیں ہوتی، کیا میں اس عورت سے شادی کرلوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ پھر وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اس کے بعد وہ شخص تیسری مرتبہ حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا محبت کرنے والی، چاہنے والی، بہت زیادہ بچے دینے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں تم لوگوں کی کثرت کی بنا پر سابقہ اُمتوں پر فخر کروں گا۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً

باب: بدکار عورت سے بدکار مرد ہی شادی کرتا ہے

۲۸۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ

۲۸۳: ابراہیم بن محمد تیمی، یحییٰ، عبید اللہ بن الاخنس، عمرو بن شعیب، شعیب، ان کے دادا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرثد بن ابی مرثد (نامی شخص) قیدی لوگوں کو مکہ معظمہ میں لے کر جاتا وہاں پر (مکہ میں) ایک زانیہ عورت رہتی تھی جس کا نام عناق تھا اور وہ (بدکار عورت) زمانہ جاہلیت میں اس شخص کی محبوبہ تھی۔ مرثد کہتے ہیں کہ

وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا۔

میں حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں عناق (مذکورہ بدکار عورت) سے شادی کرلوں؟ (یہ سن کر آپ) خاموش رہے۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ: ﴿الزَّانِيُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ نازل ہوئی آنحضرت ﷺ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ پڑھ کر سنائی اور ارشاد فرمایا اس عورت سے نکاح نہ کرو۔

زانیہ سے نکاح:

زانیہ عورت سے شریعت نے نکاح کی اجازت دی ہے یعنی اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا اور وہ عورت حاملہ ہوگئی تو جب بھی اس زانیہ کا نکاح درست ہے البتہ جس شخص سے حمل ٹھہرا ہے اس کا بعد نکاح اس عورت سے فوراً ہمبستری کرنا بھی درست ہے البتہ اگر اس عورت سے نکاح ایسے شخص نے کیا ہے کہ جس کا وہ حمل نہیں ہے تو اس کو بچہ پیدا ہونے تک ہمبستری کرنا جائز نہیں۔ فتاویٰ شامی، عالمگیری میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کے سلسلہ میں صاحب بذل المجہود نے پانچ تاویلات بیان فرمائی ہیں: (۱) یہ آیت ﴿الزَّانِي﴾ منسوخ ہے اور اس کا ناسخ ﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ﴾ والی آیت ہے۔ (۲) یہ کہ نکاح سے مراد وطی ہے (۳) آیت میں حد لگا ہوا زانی اور زانیہ مراد ہے (۴) ایسی زانیہ عورت مراد ہے کہ جس سے کوئی شخص اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ شوہر کو زنا کی آمدنی کھلائے گی (۵) یہ آیت پاک دامن مرد اور پاک دامن عورت کا زانی زانیہ سے نکاح کی حرمت عام ہے۔ بذل المجہود ص ۲۱۳ نیز صاحب بذل المجہود فرماتے ہیں: و مذهب الحنفية في ذالك هو ما قاله الجمهور بان الزانية لا يحرم نكاحها على الزاني ولا على غيره و كذلك لا يرحم انكاح الزاني بالمئومنة۔ (بذل)

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کرام کے نزدیک بدکار عورت سے نکاح کرنا جائز ہے باقی رہا یہ کہ اس آیت کا مفہوم کیا ہے تو ائمہ تفسیر کے اس بارے میں اقوال مختلف ہیں (۱) یہ کہ اس سے مراد وطی ہے کہ زانی شخص بدکار عورت سے وطی کرتا ہے (۲) اس سے مراد حد لگا ہوا مرد اور حد لگی ہوئی عورت مراد ہے۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ و قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ۔

۲۸۴: مسدد، ابومعمر، عبدالوارث، حبیب، عمرو بن شعیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص زنا کرنے والا (شخص) جو کوڑے کھا چکا ہو (یعنی اس پر زنا کی حد قائم ہو چکی ہو) وہ شخص نکاح نہ کرے مگر اسی قماش کی عورت سے۔ ابومعمر نے کہا اس روایت کو حبیب المعلم نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے

۲۸۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

۲۸۵: ہناد بن سری عبثر مطرف عامر حضرت ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کیا تو ایسے شخص کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

۲۸۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

۲۸۶: عمرو بن عون ابوعوانہ قتادہ عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرما کر خود ان سے نکاح کر لیا اور (یہی آزاد کرنا مہر متعین ہوا)۔

بَاب يَحْرُمُ مِنْ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنْ النَّسَبِ

باب: دودھ پلانے کی وجہ سے اسی طرح کی حرمت ہوتی ہے کہ جیسی نسب کی وجہ سے حرمت ہوتی ہے

۲۸۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنْ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنْ الْوِلَادَةِ۔

۲۸۷: عبداللہ بن مسلمہ مالک عبداللہ بن دینار سلیمان بن یسار عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو (اسی طریقہ پر) حرام کر دیتا ہے کہ جیسے پیدائش ہونے کا رشتہ حرام کرتا ہے۔

حدیث کا مفہوم:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس جس جگہ پر نسب اور پیدائشی رشتہ کی بنا پر نکاح کرنا جائز نہیں وہاں دودھ پینے پلانے کی بنا پر بھی نکاح جائز نہیں جس طریقہ پر ماں بہن بیٹی سے نکاح حرام ہے اسی طریقہ پر دودھ کے رشتہ کی ماں اور بہن وغیرہ سے بھی نکاح حرام ہے۔ حرمت رضاعت کے مسائل کتب فقہ شامی و عالمگیری وغیرہ میں مفصلاً مذکور ہے۔

۲۸۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قَالَتْ فَتَنْكِحُهَا قَالَ أُخْتَكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكَ قَالَتْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ بِكَ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ

۲۸۸: عبداللہ بن محمد نفیلی زہیر ہشام بن عروہ عروہ زینب بنت اُمّ سلمہ اُمّ سلمہ سے مروی ہے کہ اُمّ حبیبہؓ نے نبیؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو میری بہن کی طرف لگاؤ ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ اُمّ حبیبہ نے فرمایا آپ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری بہن سے؟ اُمّ حبیبہؓ نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ بات منظور ہے؟ اُمّ حبیبہؓ نے کہا کہ میں تنہا ہی آپ کے نکاح میں نہیں ہوں (یعنی آپ کی دوسری ازواجِ مطہراتؓ بھی ہیں اور ان کا بھی حق ہے۔ ایسا نہیں کہ سوکن کا آپ کے پاس آنا صرف مجھے ناگوار ہو) تو

أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ ذُرَّةَ شَكَّ زُهَيْرٌ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

میرے جتنے لوگ میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہوں میں ان سب میں اپنی ہمشیرہ کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا (تمہارے میرے نکاح میں رہتے ہوئے) وہ میرے لئے حلال نہیں ہو سکتی (یہ سن کر) اُمّ حبیبہؓ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے درہ (یا ذرہ) بنت ابی سلمہ کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آپ نے (حیرت سے) دریافت فرمایا کیا اُمّ سلمہ کی بیٹی درہ سے؟ اُمّ حبیبہ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو میری ربیبہ ہے۔ اگر وہ ربیبہ بھی نہ ہوتی تو وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور اسکے والد ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے اسلئے میرے سامنے اپنی بہنوں اور صاحبزادیوں کا تذکرہ نہ کرو۔

بیک وقت دو بہنوں سے نکاح:

ایک بیوی کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے حضرت اُمّ حبیبہؓ کے آپ کے نکاح میں رہتے ہوئے ان کی بہن اُم سلمہؓ سے نکاح کو منع فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ﴾

بَاب فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: دودھ کے رشتہ ہونے کا بیان

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ قَالَتْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

۲۸۹: محمد بن کثیر العبدی' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ افلح میرے پاس آئے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے (دودھ شریک) چچا تھے تو میں نے ان سے پردہ کر لیا انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا یہ کس طرح؟ تو انہوں نے کہا کہ میری بھابی نے تم کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے کہا کہ عورت نے دودھ پلایا ہے۔ مرد نے تو دودھ نہیں پلایا۔ اسی وقت نبیؐ تشریف لے آئے اور آپ کے سامنے یہ واقعہ عرض کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ یہ تمہارے چچا ہیں وہ بخوشی تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔

بَاب فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ

باب: بڑے آدمی کے دودھ پینے کا بیان

۲۹۰: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ

۲۹۰: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان' اشعث بن سلیم' سلیم' مسروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ایک شخص ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حفص نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو یہ نا گوار معلوم ہوا اور

عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

غصہ کی بنا پر چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یارسول اللہ وہ تو میرے صرف رضاعی بھائی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو اور سوچو تمہارا بھائی کون ہے؟ دودھ کا رشتہ صرف بھوک کے دنوں سے ہے۔

خلاصۃ الباب: جو رضاعی باپ کے واسطے سے ثابت ہوتی ہے۔ جیسے رضاعی چچا' رضاعی پھوپھی' رضاعی دادا' دادی ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک رضاعی رشتے بھی حرام ہوتے ہیں دلیل حدیث باب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کو ان کے سامنے آنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا افلح تمہارے پاس آ سکتا ہے اس لیے کہ وہ تمہارا چچا ہے اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کی روایت جو بخاری و مسلم میں آتی ہے اس میں بھی رضاعی رشتوں کی حرمت کی ثابت ہوتی ہے۔

مدت حرمت رضاعت:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ دودھ پینے کے زمانہ میں اگر کسی بچہ نے دوسری عورت کا دودھ پی لیا تو اس سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی لیکن اگر دودھ پینے کے زمانہ کے گزر جانے کے بعد کسی شخص نے کسی عورت کا دودھ پیا تو اسکی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ زمانہ رضاعت میں بچہ کو دودھ خواہ کسی بھی طرح استعمال کرایا جائے یعنی جامع کھلا کر' یا پکار کر یا کسی نلکی وغیرہ سے ناک میں چڑھایا جائے سب سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ واستدل به علی ان التغذیه بلبن المرضعة یحرم سواء کان بشرب اُمّ اکل بای صفة کان حتی الوجور والسعوط ۔ (بذل المجهود ص ۲۱۷' ج ۳)

۲۹۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونَا وَهٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ۔

۲۹۱: عبدالسلام بن مطہر' سلیمان بن مغیرہ' ابوموسیٰ' ان کے والد' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دودھ پلانا وہی ہے جو کہ ہڈی کو طاقتور کر دے اور گوشت میں اضافہ کرے۔ اس وقت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ جب تک تم لوگوں میں یہ عالم (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) موجود ہیں تب تک مجھ سے مسائل دریافت نہ کرو۔

۲۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْهِلَالِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَنْشَزَ الْعَظْمَ۔

۲۹۲: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سلیمان بن مغیرہ' ابوموسیٰ' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ ہیں اَنْشَزَ الْعَظْمَ۔

بَاب فِيمَنْ حَرَّمَ بِهِ

باب: بالغ شخص کی حرمت کے احکام

۲۹۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ

۲۹۳: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوحذیفہ بن

بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَاُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوُرِّثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي ذٰلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ اِلَى قَوْلِهِ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا اِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَائَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ وَيَرَانِي فُضْلًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْمُرُ بَنَاتِ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ اِخْوَتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَاِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ۔

عتبہ بن ربیعہ نے حضرت سالم کو متبنیٰ (یعنی لے پاک) بنایا تھا اور اپنے بھائی کی لڑکی ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا ان سے نکاح کر دیا تھا اور سالم ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے جس طرح حضور اکرم ﷺ نے حضرت زید کو (مُنہ بولا) بیٹا بنایا تھا اور دورِ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جو شخص کسی کو لے پالک بنا تا لوگ اس (بچہ) کو اسی نام سے منسوب کرتے اور اس کو مرنے والے کی وراثت دلاتے یہاں تک کہ آیت کریمہ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ﴾ نازل ہوئی۔ چنانچہ اس دن سے ان لوگوں کو اس کے باپ کی طرف منسوب کر کے پکارا جانے لگا اور جس (بچہ) کے والد کا علم نہ ہو سکا اس کو آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی قرار دیا گیا تو سہلا بنت سہیل حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے وہ ہمارے اور ابوحذیفہ کے ہمراہ ایک ساتھ رہتے تھے اور مجھ کو گھریلو اور تنہائی کے لباس میں بھی دیکھ لیتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے لے پالک کے سلسلہ میں جو حکم نازل فرمایا ہے آپ اس حکم سے واقف ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ انہوں نے پانچ مرتبہ دودھ پلا دیا پھر وہ ان کے بیٹے کی مانند شمار کیا جاتا تھا۔ اس حدیث سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو حکم فرماتی تھیں کہ اس شخص کو دودھ پلائیں جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھنا چاہیں اور اس کے سامنے آنا چاہیں اگرچہ وہ بچہ بڑا ہو لیکن پانچ بار دودھ پلائیں اس کے بعد وہ شخص حضرت عائشہ کی خدمت میں آتا جاتا تھا اور اُمّ سلمہ اور دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن انکار فرماتیں کہ ان کے پاس کوئی دودھ شریک ہونے کی وجہ سے آیا جایا کرے جب تک کہ بچپن میں حرمت رضاعت نہ ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہتیں ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم کو رخصت دی ہو نہ کہ دوسرے حضرات کو۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ حرمت رضاعت مدت رضاعت میں ثابت ہوتی نہ کہ بعد میں۔ مدت رضاعت میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ کل مدت رضاعت دو سال ہے امام ابو یوسفؒ امام محمدؒ کا بھی یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدت رضاعت ڈھائی سال ہے جمہور کے مسلک کی دلیل قرآن کی نص ہے: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ [البقرة: ۲۳۳] اور حدیث میں ہے: لا رضاع الا ما كان في الحولين کہ رضاعت دو سال ہی ہے۔ معلوم ہوا کہ رضاعت سے حرمت مدت کے اندر دودھ پینے سے ہوتی ہے دو ڈھائی سال کے بعد اگر کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پیتا ہے تو رضاعت کے احکام جاری نہیں ہوں گے البتہ علامہ ابن حزمؒ کا مسلک یہ ہے کہ رضاعت کی کوئی مدت متعین نہیں بلکہ رضاعت بچپن میں ہو یا بڑے ہونے کے بعد ہر حال میں حرام کر دیتی ہے ان کی دلیل حدیث ۲۹۳ ہے کہ سہلہ بنت سہیلؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو دودھ پلانے کا حکم فرمایا جب کہ وہ بڑے تھے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل بھی دلیل ہے جواب یہ ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیلؓ کی خصوصیت تھی نہ قاعدہ کلیہ ہے اسی واسطے حضرت ام سلمہ اور دوسری امہات المؤمنین نکیر فرماتی تھیں۔

مدت رضاعت کبیر:

حنفیہ کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال ہے ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ یعنی اس مدت کے بعد بچہ کو دودھ پلانا جائز نہیں ہے اور اس دوران دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی اور مذکورہ مدت کے بعد دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اگرچہ اس مدت کے بعد دودھ پلانا سخت گناہ ہے۔ و ذهب الجمهور الى ان حكم الرضاع انما يثبت في الصغر الى قوله ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ [بذل المجهود ص ۲۱۸، ج ۳)] اور رضاعت کی مدعت کب تک ہے اس بارے میں سات اقوال ہیں جن کو صاحب بذل المجہود نے ص ۲۱۹ پر تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور اس موقعہ پر صاحب بذل نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی تفصیلی گفتگو نقل کی ہے۔

بَابُ هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُوْنَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ

۲۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

باب: پانچ مرتبہ سے کم دودھ پلانے سے حرمت نہیں ہوتی

۲۹۴: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ (پستانوں سے) دس مرتبہ دودھ نچوڑنا حرمت واقع کرتا ہے لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ مرتبہ دودھ نچوڑنے سے حرمت رضاعت کا حکم باقی ٹھہرا پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور وہ حکم قرآنِ کریم میں تلاوت کیا جاتا رہا۔

ایک منسوخ حکم:

جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ ایک مرتبہ یہاں تک کہ دودھ کے ایک قطرہ بھی منہ میں جانے سے حرمت رضاعت متحقق ہو جاتی

ہے البتہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل مذکورہ حدیث کے حکم کے مطابق ہے لیکن دیگر ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک پانچ مرتبہ والا حکم بھی متروک ہوگیا۔

خلاصۃ الباب: یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ رضاعت کی کتنی مقدار حرمت کو ثابت کرتی ہے پہلا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی ہر مقدار محرم ہے قلیل ہو یا کثیر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب' سفیان ثوری امام مالک امام احمد کی مشہور روایت اسی کے مطابق ہے نیز حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت علی' ابن مسعود' ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ حرمت تین رضاعات سے ثابت ہوتی ہے داؤد ظاہری وغیرہ کا یہی قول ہے ان حضرات کی دلیل حدیث جامع ہے جس میں معہ و مصتان کے الفاظ ہیں ان کو حدیث میں غیر محرم قرار دیا گیا ہے جس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ تین دفعہ کا پینا محرم ہے تیسرا مذہب یہ ہے کہ پانچ رضعات سے کم میں حرمت نہیں ہوتی یہ بھی متفرق اوقات میں ہونی چاہئیں اور ان میں سے ہر ایک کا بچہ کو سیر کر دینا بھی ضروری ہے امام شافعیؒ کا یہی مسلک ہے اور امام احمد کی بھی دوسری روایت اس کے مطابق ہے ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی حدیث سے ہے یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی قدرے الفاظ کے فرق کے ساتھ آئی ہے۔ جمہور ائمہ وفقہاء کرام کے دلائل بہت کثرت سے ہیں۔ (۱) اللہ جل شانہ کا فرمان ہے: ''اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے وہ بھی تم پر حرام ہیں'' اس میں مطلق رضاعت کو باعث حرمت قرار دیا گیا ہے قلیل وکثیر کی کوئی تفریق نہیں کی گئی اور کتاب اللہ پر خبر واحد سے تخصیص کے ذریعہ سے کوئی زیادتی نہیں کی جا سکتی (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **یحرم من الرضاع کما یحرم من النسب من اکر صناع کما یخرم من النسب** نہ کہ رضاعت وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں (نسائی) اور بھی متعدد روایات سے منسوخ ہے جس کی دلیل امام ابوبکر جصاص نے احکام القرآن میں حصرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اثر روایت کیا ہے کسی نے ان کے سامنے **لاحرسم الرضعة ولد الرصفتانك**' ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا یہ پہلے تھے اب تو ایک رضعہ (ایک دفعہ پینا) ہی محرم ہے۔

۲۹۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

۲۹۵: مسدد بن مسرہد' اسماعیل' ایوب' ابن ابی ملیکہ' عبد اللہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پی لینا تو حرمت رضاعت واقع نہیں کرتا۔

بَاب فِي الرَّضْخِ عِنْدَ الْفِصَالِ

باب: دودھ چھڑاتے وقت انعام دینا

۲۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعَةِ

۲۹۶: عبد اللہ بن محمد نفیلی' ابومعاویہ (دوسری سند) ابن العلاء' ابن ادریس' ہشام بن عروہ' عروہ' حجاج بن حجاج' حضرت حجاج نے بیان کیا یارسول اللہ! کونسی چیز مجھے دودھ پلانے کے حق سے سبکدوش کر سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام یا باندی (مراد یہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کو ایک باندی یا ایک غلام بطور تحفہ دے دے تا کہ وہ

قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوْ الْأَمَةُ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ۔

اس کی خدمت کرے) نفیلی نے کہا حجاج بن حجاج الاسلمی اور یہ الفاظ انہیں کے ہیں۔

بَاب مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنْ النِّسَاءِ

باب: نکاح میں جن محرم خواتین کو (بیک وقت) جمع کرنا جائز نہیں

۲۹۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلَا الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى۔

۲۹۷: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' داؤد بن ابی ہند' عامر' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی پر (کے شوہر کے نکاح میں رہتے ہوئے) نہ کیا جائے اور نہ ہی اس کی بھتیجی پر اور عورت کا نکاح نہ کیا جائے اپنی خالہ پر اور نہ خالہ کا نکاح اپنی بھانجی پر کیا جائے اور نہ نکاح کیا جائے بڑے ناقہ والی عورت کا چھوٹے ناقہ والی پر اور نہ چھوٹے ناقہ والی عورت کا بڑے ناقہ والی پر۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ ایک وقت میں کسی شخص کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے بہرحال حاصل حدیث کا یہ ہے کہ محارم سے بیک وقت نکاح نہ کرو نیز یہ بھی فرمادیا کہ یتیم لڑکیوں ۔ے نکاح کی صو ۔ت میں مہر پورا دو ورنہ نکاح نہ کرو۔

ایک شخص سے محارم کا بیک وقت نکاح:

جمع بین المحارم حرام ہے یعنی بیک وقت کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ دو بہن کو یا خالہ بھانجی' پھوپھی بھتیجی کو نکاح میں رکھے خواہ مذکورہ بہن' خالہ بھانجی حقیقی ہو یا رضاعی' کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

۲۹۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا۔

۲۹۸: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' قبیصہ بن ذویب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک شخص کے نکاح میں بیک وقت) خالہ' بھانجی اور پھوپھی اور بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا۔

ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا رشتوں کو بیک وقت نکاح واحد میں جمع کرنا ناجائز ہے البتہ بیوی کے انتقال کے بعد یا اگر بیوی کو طلاق دے دی ہو تو پھر اس شخص کا بیوی کی خالہ' بھانجی' بھتیجی وغیرہ سے نکاح جائز ہے۔

۲۹۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ

۲۹۹: عبداللہ بن محمد نفیلی' خطاب بن قاسم' خصیف' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ۔

پھوپھی خالہ کو (ایک شخص کے) نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا اور دو خالہ اور دو پھوپھیوں کے (بیک وقت ایک شخص کے) نکاح میں جمع ہونے سے منع فرمایا۔

محارم سے نکاح:

پھوپھی اور خالہ وغیرہ کو بیک وقت ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنے کی کئی صورتیں ہیں بہر حال حاصل حدیث یہ ہے کہ کسی طرح محارم سے بیک وقت نکاح نہ کرو اور محارم سے نکاح سے متعلق بوقت ضرورت صورت مسئلہ سامنے رکھ کر مستند دار الافتاء سے رجوع کر کے معاملہ حل کیا جائے۔

۳۰۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حِجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ

۳۰۰: احمد بن عمرو بن السرح مصری' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ ہے (اس آیت کریمہ کے حکم یتامیٰ کے درمیان انصاف نہ کرنے اور خواتین سے نکاح کا کیا مطلب ہے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے! یتامیٰ سے مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کے یہاں پرورش پاتی ہو (لیکن وہ ولی اس لڑکی کا محرم نہ ہو جیسے چچا کا لڑکا وغیرہ) اور وہ اس لڑکی کے مال میں حصہ دار ہو پھر اس ولی کو اس لڑکی کا دولت مند اور حسین و جمیل ہونا بہتر معلوم ہوتا ہو اور وہ اس لڑکی سے نکاح کا ارادہ کرے لیکن اس لڑکی کا پورا پورا مہر جس قدر مہر دوسرا شخص دے وہ ولی اس لڑکی کا مہر نہ ادا کرنا چاہے تو اس سے نکاح نہ کرے (کیونکہ اس سے اس لڑکی کا نقصان ہے) اس بات کی ممانعت فرمائی گئی کہ وہ اس لڑکی سے نکاح نہ کرے لیکن جب انصاف سے کام لے اور پورا مہر جو اعلیٰ سے اعلیٰ اس کے لائق ہو ادا کرے ورنہ حکم خداوندی ہوا کہ اگر کوئی شخص عدل نہ کر سکے اور (بیوی کا) مکمل مہر ادا نہ کر سکے تو کسی دوسری عورت سے جو کہ اس کو پسند ہو اور اس کو اچھی لگتی ہو اس عورت سے نکاح کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد لوگوں نے آپ سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں دریافت کیا اور اس وقت یہ آیت کریمہ ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ نازل ہوئی اور

لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْهِمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حِجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ قَالَ يُونُسُ وَقَالَ رَبِيعَةُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَ يَقُولُ اتْرُكُوهُنَّ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكُمْ أَرْبَعًا۔

قرآن کریم میں جو تلاوت کیا جاتا ہے اس سے مراد وہ پہلی آیت کریمہ یعنی: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو دوسری آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ﴾ اس آیت سے مراد یہی ہے کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کے پاس ایک لڑکی ہو کم دولت والی اور کم خوبصورتی والی ہو اور وہ شخص اس لڑکی سے شادی کرنے سے نفرت کرتا ہے۔ پھر جب اس لڑکی سے دولت اور خوبصورتی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نکاح کرنے کے لئے لگاؤ ہو لیکن اس سے انصاف نہ کر سکے تو پہلی آیت کریمہ کی وجہ سے اس لڑکی سے نکاح نہ کرے۔ یونس نے کہا کہ ربیعہ نے کہا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی﴾ اس جملہ کی جزا محذوف ہے مراد یہ ہے کہ اگر یتیم لڑکیوں کے درمیان تم انصاف سے کام نہ لے سکو تو ان کو چھوڑ دو (نکاح کرنے کا ارادہ ترک کر دو) اور ان خواتین سے نکاح کر لو جو کہ تم کو پسند آئیں (اور حسب ضابطہ شرح نکاح کر لو) کیونکہ (بیک وقت) چار عورتوں تک سے نکاح کرنا جائز ہے۔

۳۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى يُبْلَغَ إِلَى نَفْسِي إِنَّ

۳۰۱: احمد بن محمد بن حنبل' یعقوب بن ابراہیم بن سعد' ولید بن کثیر' محمد بن عمرو بن حلحلہ الدیلی' ابن شہاب' حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت وہ لوگ یزید کے پاس سے مدینہ منورہ واپس آئے کہ جس زمانہ میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان سے مسور بن مخرمہ نے ملاقات کی اور کہا کہ اگر تم کو مجھ سے کسی قسم کا کوئی کام ہو تو بیان کرو۔ میں نے کہا کوئی نہیں پھر مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا کہ تم مجھ کو حضور اکرم ﷺ کی تلوار مبارک نہیں دیتے کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں تم سے لوگ وہ تلوار چھین نہ لیں۔ اللہ کی قسم اگر تم وہ تلوار مجھے دے دو گے تو وہ تلوار کوئی شخص نہیں چھین سکے گا جب تک کہ میری زندگی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی لڑکی سے پیغام دیا تھا تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے میں اَن

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِب خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي وَاِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا۔

دنوں جوان تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (میرے جگر کا) ٹکڑا ہے اور مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں دین میں فساد نہ آ جائے اس کے بعد آپ نے اپنے دوسرے داماد جو کہ قبیلہ بنو عبد شمس میں تھے ان کا حال بیان فرمایا (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا حال بیان فرمایا) اور آپ نے ان کی خوب تعریف وتوصیف بیان فرمائی اور فرمایا مجھ سے جو بات بیان کی وہ سچ بیان کی اور جو وعدہ کیا وہ وعدہ پورا کیا اور میں حرام کو حلال نہیں کرتا اور حلال کو حرام نہیں کرتا (یعنی میں دوسرے نکاح سے منع نہیں کرتا کیونکہ شرعاً چار عورتوں سے نکاح درست ہے) لیکن واللہ ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی لڑکی ایک جگہ جمع ہوں (یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رہتے ہوئے ابوجہل کی لڑکی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نکاح کریں)

۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذٰلِكَ النِّكَاحِ۔

۳۰۲: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' ایوب' حضرت ابن ابی ملیکہ سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اس نکاح سے خاموش ہو گئے (رک گئے)۔

۳۰۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ اِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْاِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ۔

۳۰۳: احمد بن یونس' قتیبہ بن سعید' احمد' لیث' عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ملیکہ القرشی التیمی' حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے منبر پر سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ اپنی لڑکی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیں تو میں اس کی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا۔ ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی لڑکی سے نکاح کر لیں۔ میری بیٹی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے مجھے وہ بات ناگوار گزرتی ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرتی ہے اور یہ الفاظ احمد بن یونس کی روایت کردہ حدیث کے ہیں۔

بَاب فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

باب: احکامِ متعہ

۳۰۴: مسدد بن مسرہد' عبدالوارث' اسماعیل بن اُمیہ' حضرت امام زہری سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے تو (ان کے سامنے) متعہ کا تذکرہ آیا۔ ربیع بن شمرہ نامی ایک شخص وہاں موجود تھا اس نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں متعہ سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ متعہ روافض اور شیعہ کے نزدیک جائز ہے لیکن صحابہ کرامؓ کے ابتدائی زمانہ میں کچھ دن کے لیے اس کی اجازت ضرور ہوئی تھی یعنی جو شخص بسبب تجرد جنسی ہیجان کی وجہ سے حالت اضطرار کو پہنچ گیا ہو اس کے لیے اجازت تھی کہ وہ متعہ کرلے لیکن بعد میں قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا۔ ابن عبدالبرؒ نے ذکر کیا ہے کہ اہل مدینہ میں امام مالک' اہل کوفہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' اہل شام میں امام اوزاعی اہل مصر میں لیثؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ تمام اصحاب اس کی حرمت پر متفق ہیں متعہ کی حرمت پہ کتاب اللہ' سنت' اجماع اور قیاس چاروں دلائل سے استدلال کیا گیا۔ قرآن کریم کی آیت: وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُونَ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُونَ [المؤمنون ۵ تا ۷] اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندیوں پر سو ان پر کچھ الزام نہیں پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے اس میں حق تعالیٰ شانہٗ نے نکاح اور ملک یمین کے علاوہ قضاء شہوت کا کوئی راستہ اختیار کرنے والے کو حلال کی حد سے آگے نکل جانے والا قرار دیا ہے اب اس میں جہاں زناء لواطت بہائم کے ساتھ بدفعلی اجماعاً اور بعض کے نزدیک استمناء بالید وغیرہ صورتیں آگئیں وہیں متعہ بھی آ گیا اس لیے کہ متعہ نہ نکاح ہے نہ ملک یمین نکاح اس لیے نہیں کہ نکاح کے کچھ مخصوص شرائط ہیں جن کے نہ ہونے سے نکاح نکاح ہی نہیں رہتا۔

احادیث سے بھی متعہ کی حرمت ثابت ہے (۱) حدیث باب ہے (۲) حدیث علیؓ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا شکار کھانے سے منع فرما دیا ان کے علاوہ اور بھی احادیث مبارکہ متعہ کی حرمت پر ناطق ہیں۔

متعہ کی حرمت:

شریعت میں متعہ کی کئی مرتبہ اجازت دی گئی پھر اخیر میں متعہ حرام ہوا اس کے بعد قیامت تک اس کی حرمت باقی رہی جمہور کا یہی قول ہے اور روافض کے علاوہ دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا اس کی حرمت پر اتفاق ہے اور متعہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک مدت کے لئے نکاح کرنا پھر عورت کو طلاق دے دینا۔ انعقد الاجماع علی حرمتها الا قوم من الروافض قالوا باباحتها والعجب منهم كيف قالوا باباحتها وهم ينتسبون الى على بن ابى طالب رضى الله عنه وقد ثبت عنه حرمتها حاصل یہ ہے کہ روافض نے متعہ کے جواز کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کیا ہے جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس کی حرمت مؤبدہ کے پورے طور پر قائل ہیں۔ (بذل المجہود ص: ۳۲۴' ج ۳)

۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ۔

۳۰۵: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' معمر' زہری' ربیع بن سبرہ' حضرت سبرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے متعہ کو بالکل حرام قرار دیا۔

بَابٌ فِي الشِّغَارِ

باب: شغار کے احکام

شغار کیا ہے؟

شغار دورِ جاہلیت میں رائج تھا اور اس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی بہن یا لڑکی کی اس شرط پر دوسرے شخص سے شادی کرتا کہ وہ شخص بھی اپنی بہن یا لڑکی کی اس شخص سے شادی کرے اور ایک کا مہر دوسرے کے نکاح سے ہوتا علیحدہ سے کوئی مہر نہ کیا جاتا گویا یہ نکاح ایسا تھا جیسا آج کل کی آنٹا سانٹی (وٹہ سٹہ) کے طور پر بعض جگہ نکاح کئے جاتے ہیں۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

۳۰۶: قعنبی' مالک (دوسری سند) مسدد بن مسرہد' یحییٰ' 'عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (نکاح) شغار سے منع فرمایا۔ مسدد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ شغار کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کر دے کہ دوسرا شخص بھی (بطور عوض) اپنی لڑکی کا نکاح اس سے کرے یا اسی طریقہ پر بہن کا نکاح کرے اور پھر آپس میں دونوں کے درمیان مہر مقرر نہ کیا جائے۔

نکاحِ شغار کی مزید تفصیل:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا نکاح باطل ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ نکاح فسخ کیا جائے گا اگرچہ ہم بستری ہو چکی ہو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نکاح شغار درست ہے البتہ دونوں نکاح کرنے والے شخصوں پر علیحدہ علیحدہ مہر مثل لازم ہے اور مہر مثل کا مطلب یہ ہے کہ اس لڑکی کے خاندان کی دیگر لڑکیوں کا جو مہر ہو وہی ادا کرنا ضروری ہے تفصیل کے لئے بذل المجہود ج ۳ ملاحظہ فرمائیں: وکان الشغار من نکاح الجاهلية واجمع العلماء على انه منهى عنه لكن اختلفوا هل هو نهى يقتضى ابطال النكاح أم لا وعند الشافعى يقتضى ابطاله وحكاه الخطابى عن احمد واسحق وابى عبيد وقال مالك يفسخ قبل الدخول وبعده وفى رواية عنه قبله لا بعده وقال جماعة يصح بمهر المثل وهو مذهب ابى حنيفة رحمه الله۔ (بذل ص: ۲۲۴' ج۳)

خلاصۃ الباب: شغار آنٹے سانٹے (وٹہ سٹہ) کا نکاح یعنی کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے آدمی کے ساتھ کر دے اس شرط پر کہ وہ دوسرا آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور اس کے علاوہ کوئی اور مہر نہ ہو۔ حنفیہ کے نزدیک شغار

اگر چہ جائز نہیں لیکن اگر کیا جائے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور مہر مثل واجب ہوتا ہے جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک اس صورت میں نکاح ہی منعقد نہیں ہوتا ان کا استدلال حدیث باب سے ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نہی افعال شرعیہ منہی عنہ کی مشروعیت کا تقاضا کرتا ہے لہٰذا نکاح درست ہے۔

۳۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۰۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' یعقوب بن ابراہیم' ابن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج' حضرت عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی صاحبزادی کی عبدالرحمٰن بن حکم سے شادی کر دی اور عبدالرحمٰن نے اپنی لڑکی کی عباس بن عبداللہ بن عباس کی شادی کر دی اور اسی نکاح کرنے کو مہر سمجھ لیا گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر فرمایا کہ ان دونوں کا نکاح فسخ کرا دیا جائے اور تحریر فرمایا کہ شغار یہی ہے جس کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی۔

شغار کی مزید بحث:

کوئی شخص اپنی بھتیجی یا بھانجی یا چچازاد بہن یا پھوپھی وغیرہ سے اس شرط پر نکاح کرے یہ بھی شغار میں داخل ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اس طرح کہے کہ میں نے اپنی لڑکی کا تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ تو اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دے دوسرا شخص بھی اسی طرح کہے اور کہے کہ میں نے قبول کیا اور ہر ایک نکاح دوسرے کا مہر ہے۔

بَابٌ فِي التَّحْلِيلِ

باب: حلالہ کا بیان

۳۰۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِسْمَعِيلُ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

۳۰۸: احمد بن یونس' زہیر' اسماعیل' عامر' حارث' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماعیل نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شعبی نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۰۹ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۰۹: وہب بن بقیہ' خالد' حصین' عامر' حارث الاعور ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے۔ امام شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس صحابی سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

بَابٌ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

باب: اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے؟

۳۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ إِسْنَادِهِ وَكِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

۳۱۰: احمد بن حنبل' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' حسن بن صالح' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو وہ زانی ہے (یعنی آقا کی بلا اجازت غلام کا نکاح درست نہیں اور یہی حکم باندی کا ہے)

۳۱۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ۔

۳۱۱: عقبہ بن مکرم' ابوقتیبہ' عبداللہ بن عمر' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی غلام (باندی) اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو ایسا نکاح جائز نہیں۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت ضعیف ہے (البتہ) موقوفاً درست ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

باب: کوئی شخص دوسرے شخص کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیجے

۳۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ۔

۳۱۲: احمد بن عمرو بن سرح' سفیان' زہری' سعید بن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیجے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: یہ مخالفت اس صورت میں ہے جب عورت کا میلان دوسرے کی طرف ظاہر ہو گیا ہو لیکن اگر کسی طرف ظاہر نہ ہوا ہو تو خطبہ پر خطبہ جائز ہے۔

۳۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۳۱۳: حسن بن علی' عبداللہ بن نمیر' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور نہ مسلمان بھائی کے کوئی شے فروخت کرنے پر کوئی شے فروخت کرے مگر اس کی اجازت سے (یعنی جب کسی چیز کا خریدار مقرر ہو جائے تو اس کو بھگا کر اپنا سامان فروخت کرنے کے لئے اپنے پاس نہ لائے)

بَاب فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ وَهُوَ

باب: جس عورت سے شادی کا خیال ہو اس

يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا

کو دیکھنا

۳۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا۔

۳۱۴: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' محمد بن اسحٰق' داؤد بن حصین' واقد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن معاذ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص اپنے نکاح کا پیغام کسی خاتون کی طرف بھیجنا چاہے تو اس کو دیکھ لے پھر (اس سے) نکاح کرے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکی سے نکاح کے لئے پیغام دیا تو میں نے اس لڑکی کو خفیہ طور پر دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس لڑکی میں وہ بات (یعنی اس میں) اچھی بیوی ہونے کی بات دیکھ لی کہ جس کی بنا پر اس سے نکاح کرنے کے لئے طبیعت راغب ہوئی پھر میں نے اس سے نکاح کرلیا۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: جمہور ائمہ کرام یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی' امام احمد امام اسحاق امام اوزاعی اور سفیان ثوری کا مسلک یہ ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنا مطلقاً جائز ہے۔اس کی اجازت کے ساتھ اور اجازت کے بغیر بلکہ استحباب بھی ہے۔ حدیث جمہور کے مسلک کی دلیل ہے پھر جمہور کے نزدیک صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں دیکھنا جائز ہے اس سے زیادہ نہیں۔

بَاب فِي الْوَلِيِّ

باب: ولی کا بیان

۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ۔

۳۱۵: محمد بن کثیر' سفیان' ابن جریج' سلیمان بن موسیٰ' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے اور اگر شوہر نے اس سے صحبت کی تو اس کو اس فائدے کے عوض مہر دینا پڑے گا جو اس نے اس سے حاصل کیا ہے پھر اگر ولی کو (اس نکاح سے) اختلاف ہو جائے تو جس (عورت) کا ولی موجود نہ ہو اس کا ولی بادشاہ ہے۔

ولایت نکاح سے متعلق مسلک حنفی:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بالغہ عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر بھی درست ہے ان کی دلیل الایم احق بنفسھا والی حدیث ہے بشرطیکہ عورت کفو میں نکاح کرے اگر عورت نے غیر کفو میں نکاح کرلیا تو ولی کو بچہ پیدا ہونے تک اعتراض کا حق حاصل ہے۔ فتاوی شامی ج ۳ باب الولی میں اس مسئلہ کی مفصل بحث مذکور ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: حنفیہ کے نزدیک بالغہ عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر بھی درست ہے البتہ ولی کا ہونا مندوب و مستحب ہے۔ حنفیہ کا مسلک قرآن وحدیث سے ثابت ہے (۱) قرآن کریم میں اولیاء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے: وَاِذَا

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ [البقرة : ۲۳۲] اس آیت سے دوطرح سے حنفیہ کے مسلک پر استدلال ہوسکتا ہے ایک یہ کہ اس میں نکاح کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ نکاح عبارات نساء سے منعقد ہو جاتا ہے۔ دوسرے اس میں اولیاء کو منع کیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کو اپنے سابقہ ازواج (خاوندوں) سے نکاح کرنے سے روکیں۔ معلوم ہوا کہ اولیاء کو مکلفہ عورت کے معاملہ میں مداخلت کا حق نہیں اس میں پہلا استدلال اشارۃ النص سے ہے اور دوسرا استدلال عبارۃ النص سے ہے۔ اسی طرح احادیث بھی حنفیہ کا متدل ہیں۔ (۱) مثلاً صحابہ کی معروف روایت ہے حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شوہر عورت اپنی ذات کی زیادہ مستحق ہے بنسبت اپنے ولی کے اور باکرہ سے اجازت لی جائے اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے (۲) طحاوی میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی بھتیجی کا نکاح ان کے والد کی غیر موجودگی میں سعد بن زبیر کے ساتھ کر دیا تھا یہ نکاح بھی بغیر ولی کے تھا جہاں تک امام شافعی کے مستدلات کا تعلق ہے یا تو یہ اس صورت پر محمول ہیں جب کہ عورت نے ولی کے بغیر غیر کفو میں نکاح کر لیا ہو اور حسن بن زیاد (امام صاحب کے شاگرد ہیں) کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اس صورت میں نکاح باطل ہے اس روایت پر فتویٰ بھی ہے۔ یا پھر ''لا نکاح الا بولی'' نفی سے نفی کمال مراد ہے اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ہے مطلب یہ ہے کہ ایسا نکاح فائدہ مند نہیں ہوتا نیز حضرت عائشہؓ نے اپنی روایت کے برخلاف عمل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روایت میں تاویل ہے۔

۳۱۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعْفَرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَتَبَ إِلَيْهِ۔

۳۱۶: قعنبی' ابن لہیعہ' جعفر بن ربیعہ' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طریقہ پر روایت ہے حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس روایت کو جعفر نے زہری سے نہیں سنا بلکہ زہری نے اس روایت کو جعفر کی جانب تحریر فرمایا۔

۳۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يُونُسُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

۳۱۷: محمد بن قدامہ بن اعین' ابوعبیدہ الحداد' یونس' اسرائیل' ابواسحق' ابو بردہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حدیث کی سند اس طریقہ پر ہے یونس' ابی بردہ' اسرائیل' ابی اسحق' ابی بردہ۔

۳۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ

۳۱۸: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت اُمّ حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن جحش کے نکاح میں تھیں اور ابن جحش ان لوگوں میں سے تھے جو کہ ہجرت فرما کر حبش تشریف لے گئے تھے اور ان کا وہاں پر انتقال ہو گیا تو (حبشہ کے بادشاہ) نجاشی نے

فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ عِنْدَهُمْ۔

حضرت رسول کریم ﷺ سے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا حالانکہ (اس وقت) اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حبش ہی میں (مقیم) تھیں۔

بَابٌ فِي الْعَضْلِ

باب: خواتین کو نکاح سے روکنے کا بیان

۳۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَانِي يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أُنْكِحُهَا أَبَدًا قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ الْآيَةَ قَالَ فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ۔

۳۱۹: محمد بن مثنیٰ ابو عامر عباد بن راشد حسن حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ میری ایک ہمشیرہ تھیں کہ جس کے رشتے میرے پاس آ رہے تھے پھر میرا ایک چچا کا لڑکا آ گیا میں نے اس بہن کا نکاح اس لڑکے سے کر دیا اس لڑکے نے ایک رجعی طلاق دے دی اور اس کو چھوڑ دیا (نکاح سے الگ کر دیا) یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہوگئی۔ پھر جب اس کا مجھ سے پیغام آیا وہ پھر آیا اور مجھ سے پیغام (نکاح) پیش کرنے لگا میں نے کہا بخدا میں اب اس کا نکاح اس سے نہیں کروں گا تو میرے متعلق یہ آیت کریمہ: ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ﴾ نازل ہوئی۔ یہ آیت کریمہ سن کر میں نے کفارۂ قسم ادا کر دیا اور اس کا نکاح اسی لڑکے سے کر دیا۔

مفہوم آیت کریمہ:

مذکورہ بالا آخری آیت ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ......﴾ کا ترجمہ یہ ہے اے لوگو! جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو پھر ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو اس سے منع نہ کرو کہ وہ اپنے پہلے شوہروں سے نکاح کریں جب وہ باہمی طور پر حسب دستور (نکاح کے لئے) رضامند ہو جائیں۔

الحمد للہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۱۲ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ۱۳

بَاب إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ

۳۲۰ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا۔

باب: جب ایک عورت کا دو ولی نکاح کریں؟

۳۲۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام (دوسری سند) محمد بن کثیر' ہمام (تیسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا (ایک ولی' ایک شخص سے اور دوسرا ولی دوسرے شخص سے نکاح کر دے یعنی) دو ولی نکاح کر دیں تو وہ عورت اس شخص کو ملے گی کہ جس سے (اس عورت کا) پہلے نکاح ہوا اور جو شخص ایک شے کو دو شخصوں کو فروخت کر دے تو جس شخص کے ہاتھ وہ شے پہلے فروخت کی ہے وہ شے اُسی کو ملے گی۔

ولی کے اختیارات:

جب عورت کا ایک شخص سے نکاح ہو گیا تو گویا اس عورت کی بیع ہو گئی اب دوسرے کے لئے اس کا نکاح کرنا جائز نہیں رہا اور یہی حکم ولی قریب اور ولی بعید کا ہے یعنی اگر ولی اقرب کی موجودگی میں دُور کے رشتہ کا ولی نکاح کر دے تو ولی بعید کا کیا ہوا نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ کتب فقہ شامی ج ۳ باب الولی میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

۳۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا مَاتَ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: طاقت و زبردستی سے خواتین کے وارث نہ بنو اور اُن کو نکاح سے منع نہ کرو

۳۲۱: احمد بن منیع' اسباط' شیبانی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' شیبانی نے فرمایا کہ عطاء' ابوالحسن السوائی نے اس کا تذکرہ کیا لیکن میری رائے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت کریمہ: الَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کے بارے میں کہ انہوں نے فرمایا جب شوہر کا انتقال ہو جاتا تھا تو اس کے ورثا اس کی بیوی پر زیادہ با اختیار خیال کئے جاتے تھے بہ نسبت عورتوں کے ورثاء کے' بعض وارث اُس (بیوہ) کا نکاح خود اپنے سے کرتے تھے یا اگر دِل چاہتا تو

مِنْ وَلِيِّ نَفْسِهَا إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ زَوَّجَهَا أَوْ زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَائُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ

کسی دوسرے سے اس عورت کا نکاح کر دیا کرتے اور اگر چاہتے تو (اُس بیوہ کا) قطعی طور پر کسی سے نکاح نہ کرتے اُس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بیوہ کے اختیارات:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کی بیوہ اپنے نکاح کی خود مجاز و مختار ہے۔ مرنے والے کے رشتہ داروں کو یہ اختیار نہیں کہ خود اپنے یا دوسرے سے زبردستی نکاح کریں بلکہ وہ عورت بخوشی جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

۳۲۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرِثُ امْرَأَةَ ذِي قَرَابَتِهِ فَيَعْضُلُهَا حَتَّى تَمُوتَ أَوْ تَرُدَّ إِلَيْهِ صَدَاقَهَا فَأَحْكَمَ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ۔

۳۲۲: احمد بن محمد بن ثابت المروزی علی بن حسین حسین یزید نحوی عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: الَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک مرد اپنے رشتہ دار کی بیوی کا وارث ہوتا پھر اس عورت کو دوسرے نکاح سے منع کرتا یہاں تک کہ وہ عورت (اسی طرح) انتقال کر جاتی یا جو مہر وصول کیا جاتا اس کو واپس کر دیتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ مَوْلَى عُمَرَ عَنْ الضَّحَّاكِ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَوَعَظَ اللَّهُ ذَلِكَ۔

۳۲۳: احمد بن شبویہ عبد اللہ بن عثمان عیسیٰ بن عبید حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام حضرت ضحاک سے بھی اسی طرح نقل ہے البتہ اس روایت میں یہ لفظ "فَوَعَظَ اللّٰهُ ذٰلِكَ" (پس اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا)۔

بَاب فِي الِاسْتِئْمَارِ

باب: بوقت نکاح لڑکی سے اجازت لینا

۳۲۴ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ إِلَّا بِإِذْنِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

۳۲۴: مسلم بن ابراہیم ابان یحییٰ ابوسلمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ بیوہ سے نکاح نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس عورت کی منظوری نہ لی جائے اور نہ کنواری لڑکی سے نکاح کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ لی جائے تو لوگوں نے عرض کیا کہ کنواری لڑکی سے کس طریقہ سے اجازت لی جائے (وہ بوجہ حیا و شرم کس طرح اجازت دے گی؟) آپ نے فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اجازت ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ولایت اجبار کا مسئلہ زیر بحث آتا ہے امام شافعی کے نزدیک "ولایت اجبار" کا مدار عورت کے باکرہ اور ثیبہ ہونے پر ہے یعنی باکرہ پر ولی کو ولایت اجبار (جبری اختیار) حاصل ہے خواہ وہ صغیرہ یا کبیرہ ہو اور ثیبہ پر ولایت اجبار نہیں خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ اس کے برعکس ہمارے نزدیک ولدیت اجبار کا مدار صغر اور کبر (بچپنے اور بڑا) پر ہے لہٰذا صغیرہ پر ولدیت اجبار ہے اور کبیرہ پر نہیں خواہ وہ باکرہ ہو یا ثیبہ۔

حنفیہ کی دلیل:

حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث باب ہے اس میں ثیبہ اور باکرہ دونوں کا حکم یک قلم بیان کیا گیا ہے فرق صرف طریق اجازت میں ہے اس طرح سنن ابوداؤد سنن ابن ماجہ میں ہے کہ ایک کنواری لڑکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح کر دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لڑکی کو نکاح کا اختیار عطا فرما دیا یہ روایت حنفیہ کے مسلک پر صریح ہونے کے ساتھ صحیح بھی ہے۔

نکاح کی اجازت کی تفصیل:

نکاح کی اجازت لیتے وقت اگر کنواری لڑکی خاموش رہے تو اس کا خاموش رہنا بھی اجازت ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ واذنہا صماتہا البتہ بیوہ یا مطلقہ کا نکاح کی اجازت صراحتًا دینے سے نکاح درست ہوگا اور چھوٹی لڑکی کا نکاح اس کا ولی کر سکتا ہے لڑکی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری باب الاولی)

۳۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْمَعْنَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو۔

۳۲۵: ابوکامل' یزید بن زریع (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کنواری عورت جو بالغ ہو تو نکاح کیلئے اسکی اجازت لی جائے اگر وہ بوقت اجازت خاموش رہے تو وہ ہی اسکی اجازت ہے اور اگر اس نے (اجازت دینے سے) انکار کیا تو اس پر زبردستی نہیں ہے یہ الفاظ یزید کی روایت کے ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابوخالد' سلیمان بن حیان' معاذ بن معاذ نے محمد بن عمرو سے نقل کیا۔ ابوعمرو نے ذکوان کے واسطہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری لڑکی گفتگو کرنے سے حیا محسوس کرتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا اس کا اقرار یہی ہے کہ وہ (بوقت اجازت نکاح) خاموش رہے۔

۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فِيهِ قَالَ فَإِنْ بَكَتْ أَوْ سَكَتَتْ زَادَ بَكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ بَكَتْ بِمَحْفُوظٍ

۳۲۶: محمد بن العلاء' ابن ادریس' حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اگر عورت خاموش رہے یا وہ رونا شروع کر دے تو یہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت میں "بَكَتْ" کا لفظ

وَهُوَ وَهْمٌ فِي الْحَدِيثِ الْوَهْمُ مِنْ ابْنِ إِدْرِيسَ۔

ابن ادریس کا وہم ہے اور یہ اضافہ محفوظ نہیں ہے۔

۳۲۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ۔

۳۲۷: عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ بن ہشام' سلیمان' اسماعیل بن اُمیہ ایک مستند راوی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خواتین سے ان کی لڑکیوں کے نکاح کے معاملہ میں مشورہ لیا کرو۔

بَاب فِي الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَلَا يَسْتَأْمِرُهَا

باب: اگر کنواری لڑکی کا نکاح اس کا والد بلا اجازت کر دے؟

۳۲۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ۔

۳۲۸: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن محمد' جریر بن حازم' ایوب' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک کنواری لڑکی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح (ایک شخص سے) کر دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس لڑکی کو نکاح کا اختیار عطا فرمایا۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا مَعْرُوفٌ۔

۳۲۹: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' حضرت عکرمہ سے بھی اسی طریقہ پر مرسلاً مروی ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے یہ روایت اسی طریقہ پر مرسلاً مشہور ہے۔

بَاب فِي الثَّيِّبِ

باب: خلوت شدہ عورت کا بیان

۳۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَهَذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ۔

۳۳۰: احمد بن یونس' عبداللہ بن مسلمہ' مالک' حضرت عبداللہ بن فضل' نافع' جبیر' حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ ثیبہ عورت (یعنی جس عورت کی شوہر سے خلوت ہوگئی ہو) وہ اپنے معاملہ میں خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے (یعنی ایسی عورت پر ولی کو زبردستی کرنے کا حق نہیں ہے) اور کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت لینا ضروری ہے اور اس کا خاموش رہنا یہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ الفاظ قعنبی کے ہیں نہ کہ احمد کے۔

۳۳۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ

۳۳۱: احمد بن حنبل' سفیان' زیاد بن سعد' حضرت عبداللہ بن فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے اور اس روایت کے الفاظ ہیں:

بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُوهَا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (اس روایت میں) أَبُوهَا کا لفظ غیر محفوظ ہے۔

۳۳۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

۳۳۲: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' صالح بن کیسان' نافع بن جبیر بن مطعم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کا ثیبہ عورت پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اور کنواری لڑکی سے (نکاح کے لئے) اجازت حاصل کی جائے گی اور اس لڑکی کا خاموش رہنا ہی اس کی طرف سے نکاح کا اقرار ہے (یعنی اجازت ہے)

۳۳۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا۔

۳۳۳: قعنبی' مالک' عبدالرحمٰن بن قاسم' القاسم' عبدالرحمٰن مجمع الانصاری' یزید کے لڑکے' حضرت خنساء بنت خذام الانصاریہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کا بلا اجازت نکاح کر دیا جبکہ وہ خلوت شدہ تھیں تو انہوں نے اس نکاح سے ناراض ہو کر نبی ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ نے اسکے نکاح کو رَد فرما دیا۔ (یعنی انکے والد کے کیے ہوئے نکاح کو نافذ نہیں فرمایا)۔

بَابٌ فِي الْأَكْفَاءِ

باب: احکامِ کفو

۳۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْيَافُوخِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَقَالَ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ۔

۳۳۴: عبدالواحد بن غیاث' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (مقام) یافوخ میں ابا ہند نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی لگائی تو حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو بیاضہ! تم لوگ ابوہند سے نکاح کرو اور ان کو نکاح کا پیغام بھیجو کیونکہ تم لوگوں کے لئے اگر دواؤں میں کوئی بہتر دوا (علاج) ہے تو یہی سینگی لگوانا ہے۔

مسئلہ کفاءت:

احناف کے نزدیک کفاءت کے مسئلہ میں تفصیل ہے اور حنفیہ نے کفائت میں نسب' اسلام' آزادی' دیانت' مال اور پیشہ کا اعتبار کیا ہے پھر بھی اگر بالغہ عورت نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو احناف کے نزدیک وہ نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن بچہ پیدا ہونے تک ولی کو حق اعتراض حاصل رہے گا اس کے بعد نہیں اور فتاویٰ شامی و عالمگیری کتب فقہ میں اس کی مفصل بحث موجود ہے اردو میں حضرت مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف نہایات الارب فی غایات النسب مکمل تحقیق ہے جو کہ جواہر الفقہ ص ۲

میں بھی شائع ہوگئی ہے۔ قال الخطابی ان الکفائۃ معتبرۃ فی قول اکثر العلماء باربعۃ اشیاء الدین والحریہ والنسب والصناعہ' نیز صاحب بذل فرماتے ہیں: ومذہب الحنفیۃ فیما یعتبر فی الکفائۃ ان الکفائۃ نسبًا فقریش اکفاء بعضھم بعضا۔ وباقی العرب اکفاء بعضھم بعضا واضح رہے کہ شریعت میں کفاءت مردوں کی جانب میں اعتبار ہے نہ کہ عورت کی جانب میں یعنی اگر کوئی مرد کسی کم نسبت والی عورت سے نکاح کرے تو وہ نسب کی بحث میں نہ آئے گا البتہ اگر کوئی عورت کم نسب والے مرد سے نکاح کرے تو وہ نسب کی مذکورہ بحث میں داخل ہوگی۔ وتعتبر للنساء لا للرجال علی معنی انہ تعتبر الکفائۃ فی جانب الرجال للنساء ولا تعتبر فی جانب النساء للرجال الخ۔ (بذل المجھود ص ۳۳۷' ج ۳)

بَاب فِي تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يُولَدْ

۳۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ وَمَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ فَأَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي حَضَرْتُ جَيْشَ عِثْرَانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى جَيْشَ غِثْرَانَ فَقَالَ طَارِقُ بْنُ الْمُرَقَّعِ مَنْ يُعْطِينِي رُمْحًا بِثَوَابِهِ قُلْتُ وَمَا ثَوَابُهُ قَالَ أُزَوِّجُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تَكُونُ لِي فَأَعْطَيْتُهُ رُمْحِي ثُمَّ غِبْتُ عَنْهُ حَتَّى عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ جَارِيَةٌ وَبَلَغَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَهْلِي جَهِّزْهُنَّ إِلَيَّ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ حَتَّى أُصْدِقَهُ صَدَاقًا جَدِيدًا غَيْرَ

باب: پیدائش سے پہلے نکاح کرنا

۳۳۵: حسن بن علی' محمد بن مثنیٰ' یزید بن ہارون' عبداللہ بن یزید بن مقسم' حضرت سارہ بنت مقسم' میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ چلی جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو میرے والد ماجد آپ کے قریب آگئے آپ (اس وقت) ایک اُونٹ پر سوار تھے اور آپ کے دست مبارک میں ایک ایسا کوڑہ تھا جیسا کہ مکتب کے پڑھانے والوں کے پاس ہوتا ہے (بچوں کو تنبیہ وغیرہ کے لئے) تو میں نے سنا کہ وہ اور دیگر حضرات کہہ رہے تھے: الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ تو میرے والد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر آپ کے پیغمبر ہونے کا اقرار کیا اور وہیں پر رکے رہے اور آپ سے نفع بخش نصائح سنیں اس کے بعد کہا کہ میں جیش عثران کے لشکر میں شریک تھا (یہ لشکر زمانہ جاہلیت میں گیا تھا) وہاں پر طارق بن مرقع نے مجھ سے معلوم کیا کہ کون شخص ہے جو کہ مجھ کو ایک نیزہ اس کے عوض دیتا ہے میں نے پوچھا کس چیز کے بدلے میں۔ طارق نے کہا کہ اس کے بدلے میں کہ جو میری پہلی لڑکی ہوگی میں اس کا نکاح اس شخص سے کردوں گا۔ چنانچہ میں نے اس کو اپنا نیزہ دے دیا اور چلا گیا یہاں تک کہ (ایک دن) میں نے سن لیا کہ طارق کی لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ اب جوان ہوگئی ہے تو میں اس کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ اب میری بیوی کو رخصت کردو اس نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی تم کو اپنی لڑکی نہیں دوں گا (یعنی تمہارا نکاح اپنی لڑکی سے نہ کروں گا) جب تک کہ تم مجھ کو جدید مہر اس مہر کے علاوہ ادا نہ

الَّذِي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَحَلَفْتُ لَا أُصْدِقُ غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِقَرْنِ أَيِّ النِّسَاءِ هِيَ الْيَوْمَ قَالَ قَدْ رَأَتِ الْقَتِيرَ قَالَ أَرَى أَنْ تَتْرُكَهَا قَالَ فَرَاعَنِي ذَلِكَ وَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنِّي قَالَ لَا تَأْثَمُ وَلَا يَأْثَمُ صَاحِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْقَتِيرُ الشَّيْبُ۔

کرو کہ جومہر اس کے اور میرے درمیان مقرر ہو چکا تھا اور میں نے قسم کھائی کہ میں اس کے علاوہ کوئی شے (مہر وغیرہ) نہیں ادا کروں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اب اس لڑکی کی کیا عمر ہے؟ میرے والد نے فرمایا وہ لڑکی اب بوڑھی ہوگئی ہے آپ نے فرمایا اس لڑکی کو جانے دو (یعنی اس کو چھوڑ دو) میں اس بات سے گھبرا گیا اور میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے میری کیفیت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا تم گنہگار ہوئے اور نہ تمہارے صاحب (طارق) گنہگار ہوئے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ القتیر کے معنی بڑھاپے کے ہیں۔

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أَخْبَرَتْهُ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ هِيَ مُصَدَّقَةٌ امْرَأَةُ صِدْقٍ قَالَتْ بَيْنَا أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَمِضُوا فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ يُعْطِينِي نَعْلَيْهِ وَأُنْكِحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِي فَخَلَعَ أَبِي نَعْلَيْهِ فَأَلْقَاهُمَا إِلَيْهِ فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْقَتِيرِ۔

۳۳۶: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' ابراہیم بن میسرہ' ان کی خالہ ایک خاتون سے مروی ہے کہ جس کی سچائی کی سب لوگ تصدیق کرتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد دورِ جاہلیت میں ایک جنگ میں (شریک) تھے تو ایک دَم (گرمی کی شدت کی وجہ سے) لوگوں کے پاؤں جلنے لگے ایک شخص نے کہا کہ کون شخص ہے جو مجھے اپنے جوتے دے دے میں اپنی پہلی ہونے والی لڑکی کا اس شخص سے نکاح کر دوں گا (چنانچہ) میرے والد نے اپنے جوتے اُتار کر اس شخص کو دے دیئے پھر اس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اور وہ جوان ہوگئی اس کے بعد بعد وہی واقعہ بیان کیا جو کہ اُوپر مذکور ہوا لیکن اس روایت میں بوڑھا ہونے کا حال بیان نہیں کیا (یعنی اس روایت میں لڑکی کے بوڑھا ہو جانے کا تذکرہ نہیں ہے)

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ امام احمدؒ سفیان ثوری امام اسحاقؒ وغیرہ کے نزدیک مہر کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ مہر ہر وہ چیز ہے جو مال ہو اور خرید و فروخت میں قیمت بن سکتی ہو وہ نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ امام مالک کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار چوتھائی دینار یا تین دینار ہے وہ مہر کو قیاس کرتے ہیں اس چیز پر جس کے بدلہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے کیونکہ وہاں بھی ان کے نزدیک چوتھائی دینار کے بدلے میں ایک عضو کاٹا جاتا ہے اور یہاں اس کے بدلے میں ایک عضو کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کم سے کم مہر دس درہم ہے۔ باقی ازواج مطہرات کے مہر کے بارے میں حدیث باب میں مذکور ہے بارہ اوقیہ اور ایک نش ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے۔ البتہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم مقرر ہوا تھا جو کہ نجاشی شاہ حبشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ادا کیا تھا بہر حال حضرات شافعیہ کا استدلال احادیث باب سے ہے جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ حنفیہ کا استدلال سنن کبریٰ' بیہقی اور دار قطنی میں حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت سے ہے کہ **لا مهر دون عشرة دراهم** یعنی مہر دس درہم سے کم نہیں ہے اور اس کی تائید حضرت علیؓ کے رشتہ سے ہوتی ہے **لا مهر اقل من عشرة دراهم** حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث ایک اصل کلی کو بیان کرتی ہے۔ جب کہ شافعیہ

سے قوی ہیں۔ ایک اعبدالرحمٰن بن عوفؓ کا واقعہ جس میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اس سونے کی قیمت دس درہم کے برابر ہو۔ دوسری روایت حضرت سہل بن سعد کا واقعہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہے کی انگوٹھی کا مطالبہ مہر کامل کے طور پر نہیں بلکہ بطور مہر معجّل کیا تھا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ بطور تحفہ کے ہو یا مہر ہی کا کچھ حصہ ہو جس کے بغیر رخصتی یا خلوت کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔

بَاب الصَّدَاق

باب: احکامِ مہر

۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَشٌّ قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ۔

۳۳۷: عبداللہ بن محمد نفیلی' عبدالعزیز بن محمد' یزید بن الہاد' محمد بن ابراہیم' حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر مہر (مقرر رہا) تھا؟ انہوں نے فرمایا بارہ اوقیہ ایک نش' میں نے عرض کیا نش کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آدھا اوقیہ۔

شرعی مہر کیا ہے؟

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوئے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم تھا لیکن حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر چار سو اسی درہم اور ایک نش تھا جو کہ بیس درہم کا ہوتا ہے اس طرح پانچ سو درہم ہوئے اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے مہر کی اور عربی اور ان کی جدید مقدار کی تفصیل الصالحات تالیف حضرت مولانا اصغر حسین میاں صاحب اور اوزان شرعیہ و امداد الاوزان نامی رسائل میں مفصلاً مذکور ہے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً۔

۳۳۸: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' محمد' حضرت ابوالعجفاء سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دے کر ارشاد فرمایا آگاہ ہو جاؤ خواتین کے زیادہ مہر مقرر نہ کرنا کیونکہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنا دنیا میں بزرگی کی علامت ہوتا یا اللہ کے نزدیک تقویٰ کا سبب ہوتا تو تم لوگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق ہوتے (یعنی آپ کا زیادہ مہر مقرر کیا جاتا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے اور اپنی صاحبزادی میں سے کسی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہیں فرمایا۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

۳۳۹: حجاج بن ابی یعقوب ثقفی' معلی بن منصور' ابن المبارک' معمر' زہری' عروہ' حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبیداللہ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد حَسَنَةُ هِيَ أُمُّهُ۔

بن جحش کے نکاح میں تھیں اور عبیداللہ ملک حبش میں انتقال فرما گئے تو شاہ حبشہ نجاشی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کا نکاح کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم مقرر فرما کر ان کو حسنہ کے لڑکے شرحبیل کے ہمراہ خدمت نبوی میں روانہ کر دیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حسنہ، شرحبیل کی والدہ ہیں۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر:

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے زیادہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر تھا اور دیگر ازواج اور صاحبزادیوں کا مہر پانچ سو درہم ہوئے لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر آج کے موجودہ وزن کے اعتبار سے ایک سو اکتیس تولہ پانچ ماشہ چاندی اور عربی وزن کے اعتبار سے پانچ سو درہم ہے اس لئے ۱۳۱ تولہ پانچ ماشہ چاندی کی بوقت ادائیگی جو قیمت ہوگی وہی مہر مقرر قرار پائے گی یا مذکورہ بالا وزن چاندی کی مقدار مہر میں مقرر کر لی جائے اور مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے جو کہ دو تولہ گیارہ ماشہ چاندی ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ مہر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے ہم سب کے لئے قابل تقلید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر ہے نہ کہ حضرت اُمّ حبیبہ کا، کیونکہ حضرت فاطمہ کا مہر حضور ﷺ نے مقرر فرمایا تھا اور حضرت اُمّ حبیبہ کا مہر حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے مقرر کیا تھا۔ واضح رہے کہ شریعت نے بہت زیادہ مقرر کرنے کو بھی ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور مذکورہ بالا تولہ کا جو بیان کیا گیا ہے اس سے مراد بارہ ماشہ والا تولہ ہے مگر دس گرام والے تولہ کا حساب لگایا جائے تو مذکورہ مہر فاطمی کی جدید وزن میں تبدیلی آ جائے گی یہ ایک حسابی بات ہے اور شوہر کی حیثیت سے زیادہ اور بہت زیادہ مہر مقرر کرنے کی ممانعت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمان سے واضح ہے: لا تغالوا بصُداق النساء ای لا تبالغوا فی کثرۃ الصداق الخ [بذل المجهود ص ۲۳۹، ج۳] اور نجاشی بادشاہ کے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مہر مقرر کرنے سے متعلق روایت کے الفاظ یہ ہیں: ان الصداق اُمّ حبيبة كانت اربعة الاف درهم فانه مستثنى من قول عمر لانه اصدقها النجاشي بارض الحبشة من غير تعين النبي صلى الله عليه وسلم۔ (بذل المجهود ص ۲۳۹، ج ۳)

۳۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ۔

۳۴۰: محمد بن حاتم بن بزیع، علی بن حسن بن شقیق، ابن المبارک، یونس، حضرت زہری سے روایت ہے کہ نجاشی بادشاہ نے ابوسفیان کی صاحبزادی حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کر دیا اور آپ ﷺ کی جانب سے چار ہزار درہم مقرر کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریر روانہ کر دی تو آپ ﷺ نے اس کو منظور فرما لیا۔

بَاب قِلَّةِ الْمَهْرِ

باب: کم سے کم مہر کا بیان

۳۴۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَهْيَمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ مَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۳۴۱: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت بنانی، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو زعفران لگائے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا شۓ ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اس عورت کا کتنا مہر مقرر کیا ہے؟ انہوں نے ایک عرض کیا کہ ایک وزن نواۃ سونا (مہر مقرر کیا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا ولیمہ کرو چاہے ایک بکری (ہی ولیمہ میں ذبح) کرو۔

نواۃ کیا ہے؟

نواۃ عربی میں پانچ دراہم کو کہا جاتا ہے یعنی پانچ درہم وزن کا سونا مہر میں مقرر کیا ہے۔

۳۴۲: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ جِبْرَائِيلَ الْبُغْدَادِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدْ اسْتَحَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنْ الطَّعَامِ عَلَى مَعْنَى الْمُتْعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَلَى مَعْنَى أَبِي عَاصِمٍ۔

۳۴۲: اسحٰق بن جبرئیل، یزید، موسیٰ بن مسلم بن رومان، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے عورت کے مہر میں مٹھی بھر ستو ادا کیا یا کھجوریں (مہر میں) ادا کیں تو اس عورت کو اس شخص نے اپنے پر حلال کر لیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی صالح بن رومان، ابوزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً روایت ہے اور ابوعاصم، صالح بن رومان، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم لوگ ایک مشت اناج ادا کر کے متعہ کر لیتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن جریج، ابوزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے کہ جس طریقہ پر ابوعاصم سے مروی ہے۔

حرمت متعہ اجماعی ہے:

مذکورہ حدیث میں متعہ کرنے کی بابت جو مذکور ہے یہ حکم حرمت متعہ کے نزول سے قبل کا ہے بعض حضرات نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اس حکم کا ناسخ دیگر روایات صحیح ہیں جب کہ مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں متعہ کیا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں ہم نے متعہ کیا یہاں تک کہ متعہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي التَّزْوِيجِ عَلَى الْعَمَلِ يَعْمَلُ

٣٤٣: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ لَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب: کام یا مزدوری کے عوض نکاح کرنا

٣٤٣: قعنبی' مالک' ابی حازم بن دینار' حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس آپ کو بخش دیا (یعنی میری جانب سے آپ کو نکاح کی اجازت ہے) وہ خاتون بہت دیر تک خاموش کھڑی رہی (لیکن آنحضرتؐ نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا) پھر ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو آپ اس سے میرا نکاح کرا دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مال وغیرہ) موجود ہے؟ کہ جس سے تم اس عورت کا مہر ادا کر سکو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس اس تہبند کے علاوہ کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم نے (مہر میں) اس تہبند کو دے دیا تو تم بغیر تہبند کے بیٹھے رہو گے؟ تم کوئی چیز (مہر میں ادا کرنے کیلئے) تلاش کر کے لاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کوئی ایک لوہے کی انگوٹھی ہی تلاش کر کے لے آؤ۔ اس شخص نے (لوہے کی انگوٹھی تک) تلاش کی لیکن اس کو کچھ نہیں مل سکا نبیؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا مجھ کو فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح جو قرآن کریم (کا حصہ) یاد ہے اس کے عوض کر دیا (یعنی تم اس عورت کو اس ہی قرآن کریم کی تعلیم دے دو بس تمہارا مہر یہی قرآن ہے)۔

حضرات شوافع کی مستدل حدیث:

مذکورہ حدیث سے حضرات شوافع اور دیگر ائمہ نے استدلال کیا ہے کہ محنت' مزدوری' اور تعلیم قرآن کو مہر بنانا درست ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہر کے لئے مال ہونا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ اور حنفیہ کے نزدیک دس درہم سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں ہے اور تعلیم قرآن یا مزدوری وغیرہ کو مہر بنانا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ فعندنا يلزم ان يكون المسمّى مالًا متقومًا وعند الشافعي هذا ليس بشرط الى ان قال ولنا قوله تعالىٰ ان تبتغوا باموالكم شرط ان يكون المهر مالًا۔ (بذل المجهود ص ٢٤٢' ج ٣)

٣٤٤: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

٣٤٤: احمد بن حفص بن عبداللہ' ابی حفص بن عبداللہ' ابراہیم بن طہمان'

حَدَّثَنِي أَبِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرِ الْإِزَارَ وَالْخَاتَمَ فَقَالَ مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَقُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِينَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ۔

حجاج بن حجاج الباہلی' عسل' عطاء بن ابی رباح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس روایت میں تہبند اور انگوٹھی کے الفاظ کا تذکرہ نہیں ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے کس قدر قرآن کریم حفظ کرلیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا سورۂ بقرہ یا جو (سورت) اس کے قریب ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اس خاتون کے پاس جا کر بیس آیات سکھلا دو وہ تمہاری بیوی ہے۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ نَحْوَ خَبَرِ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ مَكْحُولٌ يَقُولُ لَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۳۴۵: ہارون بن زید بن ابی الزرقاء' ابی الزرقاء' محمد بن راشد' حضرت مکحول سے بھی سہل ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے مکحول کہتے تھے کہ بغیر مہر کے نکاح حضور اکرم ﷺ کے علاوہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔

بَاب فِيمَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ

باب: کسی نے نکاح کیا اور مہر متعین نہیں کیا اسی طرح اُس کا انتقال ہو گیا

۳۴۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

۳۴۶: عثمان بن ابی شیبہ' عبد الرحمن بن مہدی' سفیان' فراس' شعبہ' مسروق' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا انتقال ہو گیا نہ تو اس عورت سے اس نے ہمبستری کی اور نہ ہی اس عورت کا مہر مقرر کیا تو ایسی صورت میں عبداللہ نے بیان کیا کہ اس عورت کا مکمل مہر واجب ہو گیا اور وہ عورت اپنی پوری عدت گزارے گی اور وہ عورت شوہر کے ترکہ میں حق دار (یعنی وارث ہوگی) یہ دیکھ کر معقل بن یسارؓ نے عرض کیا' رسول اللہؐ سے میں نے سنا ہے کہ آپ نے بروع بنت واشق (نامی عورت کے معاملہ کا) اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

خلاصۃ الباب: مہر مقرر نہ کرنے کی اور تین صورتیں ہیں۔ (۱) مہر مقرر نہ کیا اور وطی سے قبل طلاق دے دی۔ اس صورت میں مہر واجب ہوگا۔ (۲) مہر مقرر کیا تھا لیکن طلاق جماع سے پہلے دے دی تو نصف مہر واجب ہوگا۔

وجوب کی صورت:

جس عورت سے شوہر نے خلوتِ صحیحہ کر لی ہو اگر شوہر اس کو طلاق دے دے یا شوہر کا انتقال ہو جائے تو ایسی عورت کا پورا مہر واجب ہے اور وہ عورت عدت پوری کرے مذکورہ حدیث میں یہی حکم بیان فرمایا گیا ہے لیکن جس عورت سے خلوتِ صحیحہ نہیں ہوئی اور شوہر کا انتقال ہو جائے یا شوہر طلاق دے دے تو ایسی صورت میں آدھا مہر واجب ہوگا اور عدت واجب نہیں ہوگی ارشاد باری

تعالیٰ ہے: وَلَهَا نِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِنْ لَمْ تَكُنْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اور مطلقہ یا بیوہ عورت کے خاوند کے مال سے ترکہ کے حقدار ہونے سے متعلق تفصیل ہے فتاویٰ عالمگیری میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل بحث مذکور ہے۔

۳۴۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَاقَ عُثْمَانُ مِثْلَهُ۔

۳۴۷: عثمان بن ابی شیبہ یزید بن ہارون ابن مہدی سفیان منصور ابراہیم علقمہ حضرت عبداللہ سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے۔

۳۴۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ وَأَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أُتِيَ فِي رَجُلٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ شَهْرًا أَوْ قَالَ مَرَّاتٍ قَالَ فَإِنِّي أَقُولُ فِيهَا إِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَإِنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فِيهِمُ الْجَرَّاحُ وَأَبُو سِنَانٍ فَقَالُوا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَاهَا فِينَا فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ وَإِنَّ زَوْجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الْأَشْجَعِيُّ كَمَا قَضَيْتَ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا حِينَ وَافَقَ قَضَاؤُهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۴۸: عبیداللہ بن عمر یزید بن زریع سعید بن ابی عروبہ قتادہ خلاس ابوحسان عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا اسی طرح کا معاملہ پیش ہوا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں ایک ماہ یا کئی مرتبہ اختلاف کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس قضیہ میں میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کا مہر ثابت ہے جیسا کہ اس کی قوم کی خواتین کا مہر ہوتا ہے نہ اس مہر سے کم اور نہ زیادہ اور وہ عورت وراثت کی بھی مستحق ہے اور ایسی عورت عدت بھی پوری کرے گی اگر میرا یہ قول حکم الٰہی کے موافق ہے تو مجھ پر اللہ کی مہربانی ہے اور اگر اس میں میری بھول ہو تو وہ شیطان کی جانب سے ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلطی سے پاک و بری ہیں اس کے بعد قبیلہ اشجع کے کئی اشخاص کھڑے ہوئے ان میں سے ایک شخص جراح اور دوسرے ابوسنان تھے انہوں نے عرض کیا اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہم لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کا کہ جس کا شوہر ہلال بن مرہ تھا' کا اسی طرح سے فیصلہ فرمایا جیسا کہ آپ نے فیصلہ فرمایا ہے راوی نے عرض کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ کرنا فیصلہ رسول کے مطابق ہوا۔

۳۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَصْبَغِ الْجَزَرِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي

۳۴۹: محمد بن یحییٰ بن فارس الذہلی' عمر بن الخطاب' محمد' ابوالاصبغ الجزری' عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' ابی عبدالرحیم خالد بن ابی یزید' زید بن ابی انیسہ' یزید بن ابی حبیب' مرثد بن عبداللہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا کیا تم فلاں خاتون سے نکاح کرنے کے لئے

يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ زَوَّجَنِي فُلَانَةَ وَلَمْ أَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيْئًا وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيْبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلرَّجُلِ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مُلْزَقًا لِأَنَّ الْأَمْرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا۔

رضامند ہو؟ اس شخص نے کہا کہ جی ہاں۔ میں رضامند ہوں۔ پھر آپ نے ایک عورت سے فرمایا کہ کیا تم فلاں شخص سے نکاح کرنے پر رضامند ہو؟ اس عورت نے بھی کہا جی ہاں۔ جب آپ نے دونوں کی رضامندی دیکھی تو ان دونوں کا نکاح کر دیا۔ پھر اس شخص نے اپنی اس بیوی سے ہمبستری کی اور اس کا مہر مقرر نہیں فرمایا اور نہ کوئی شے اس کو دی مگر وہ شخص غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھا اور اس کا حصہ خیبر میں نکلتا تھا جب اس شخص کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت سے میرا نکاح کر دیا تھا میں نے اس کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس عورت کو کوئی شے دی تھی اب میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس خاتون کو اپنا وہ حق جو کہ مجھ کو خیبر سے ملنے والا ہے ہبہ کر دیا پھر اس عورت نے وہ حصہ وصول کر کے اس کو ایک لاکھ درہم میں فروخت کر دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر (اور باعث خیر و برکت) وہ نکاح ہے جو کہ آسان ہو اس کے بعد گزشتہ روایت کی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت بیان کی گئی ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ روایت (دوسری روایت سے) مل گئی کیونکہ اصل مسئلہ اس کے علاوہ ہے۔

بَابٌ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

باب: خطبہ نکاح

۳۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ۔

۳۵۰: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے خطبہ حاجت یعنی نکاح وغیرہ کا خطبہ اس طرح منقول ہے جو آگے مذکور ہے۔

۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ

۳۵۱: محمد بن سلیمان الانباری' وکیع' اسرائیل' ابواسحٰق' ابوالاحوص و ابوعبیدہ' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ہم لوگوں کو خطبہ حاجت کی تعلیم دی (وہ یہ ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ...... ''اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام قسم کی خوبیاں (اور بھلائیاں) ہیں ہم اُسی کی امداد کے طلب گار ہیں اور ہم اسی سے بخشش کے طالب ہیں اسی سے پناہ مانگتے

نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَائَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعْ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ إِنَّ۔

ہیں ہم اپنے نفوس کی بُرائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو راستہ (ہدایت) دکھلایا تو کوئی اس کو گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور وہ جس کو گمراہ کر دے کوئی اس کو راستہ دکھلانے والا نہیں ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ سے خوف کرو کہ جس کے نام کے توسل سے تم لوگ آپس میں مانگتے ہو اور رشتوں کے قطع کرنے سے اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سب کا نگران (ومحافظ) ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم لوگ اسلام قبول کئے بغیر ہرگز نہ مرو۔ اے ایمان والو اللہ سے خوف کرو اور انصاف کی بات کہو تو وہ تم لوگوں کے تمام معاملات درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی ہی کامیابی حاصل کر لی۔'' (محمد بن سلیمان کی حدیث میں لفظ الحمد للہ سے قبل لفظ اِنَّ نہیں بیان کیا گیا ہے۔

٣٥٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعْ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔

٣٥٢: محمد بن بشار' ابوعاصم' عمران' قتادہ' عبدربہ' ابی عیاض' ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خطبہ دیتے تھے اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی لیکن لفظ رَسُوْلُہٗ کے بعد اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ کا جملہ اور اضافہ فرمایا یعنی اس ذات نے اپنے رسول کو حق کے ساتھ بھیجا جنت کی خوشخبری دینے والا اور جہنم سے خوف دلانے والا (بنا کر) جس شخص نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو اس نے ہدایت حاصل کر لی اور جس شخص نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اس نے اپنے نفس کے علاوہ کسی کا نقصان نہیں کیا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا (بلکہ خود اپنا ہی نقصان کرے گا)۔

٣٥٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الرَّازِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ عَبْدِ

٣٥٣: محمد بن بشار' بدل بن محبر' شعبہ' علاء بن اخی شعیب الرازی' اسماعیل بن ابراہیم قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امامہ بنت عبدالمطلب کو (نکاح کا) پیغام دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بغیر خطبہ کے ان کا نکاح کرا دیا۔

الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَشَهَّدَ۔

بَاب فِي تَزْوِيجِ الصِّغَار

۳۵۴ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ سِتٍّ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ۔

باب: نابالغہ بچیوں کے نکاح کا بیان

۳۵۴: سلیمان بن حرب' ابوکامل' حماد بن زید' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میں اس وقت چھ یا سات سال کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہمبستری کی تو میں نو سال کی تھی۔

بَاب فِي الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ

۳۵۵ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي۔

باب: کنواری لڑکی سے اگر نکاح کرے تو اس کے پاس کتنے دن رہے؟

۳۵۵: زہیر بن حرب' یحییٰ' سفیان' محمد بن ابی بکر' عبدالملک بن ابی بکر' ابی بکر' اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ نے انکے پاس تین دن رات گزاری پھر آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ میرا تمہارے پاس تین ہی رات کا قیام کرنا تمہاری اور تمہارے متعلقین کی رسوائی نہیں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات راتیں گزاروں اگر (بالفرض) میں تمہارے پاس سات راتیں گزاروں گا تو میں دیگر ازواج مطہراتؓ کے پاس بھی سات سات راتیں (ہی) گزاروں گا (تمام بیویوں کے ساتھ انصاف کرنا اور برابری کرنا ضروری ہے البتہ نئی بیوی کے ساتھ یہ خصوصیت ہو سکتی ہے کہ اگر وہ کنواری ہو تو اسکے ساتھ سات راتیں گزار لے اور اگر مطلقہ یا بیوہ ہو تو تین دن اسکے پاس رہ لے)۔

خُلاصۃ الباب : ان احادیث کی بناء پر امام مالک امام شافعی اور امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ دوسرا نکاح کرنے والا شخص نئی بیوی کے پاس اگر کنواری ہو تو سات دن اور اگر ثیبہ ہو تو تین دن ٹھہر سکتا ہے یہ مدت باری سے خارج ہوگی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ دن باری سے خارج نہ ہوں گے بلکہ یہ بھی باری میں شامل ہوں گے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال آیات قرآنیہ سے ہے۔ حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ باری تو ہر حال میں واجب ہے لیکن کنواری سے نکاح کے وقت ابتدائی ایام میں باری کا طریقہ بدل دیا جائے گا اور ایک دن کے بجائے کنواری لے لیے سات دن اور ثیبہ کے لیے تین دن کی باری مقرر کی جائے گی اس توجیہ کی تائید حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے ہوئی ہے۔

۳۵۶ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۳۵۶: وہب بن بقیہ' عثمان بن ابی شیبہ' ہشیم' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا زَادَ عُثْمَانُ وَكَانَتْ ثَيِّبًا و قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ۔

نے جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ تین راتیں گزاریں۔ (خلوت کی) عثمان کی روایت میں یہ اضافہ وَكَانَتْ ثَيِّبًا یعنی وہ ثیبہ تھیں۔

ثیبہ کی تعریف:

جس عورت نے شوہر سے خلوت کر لی ہو شریعت میں وہ ثیبہ ہے نکاح کے بعض معاملات میں ثیبہ اور باکرہ یعنی کنواری لڑکی کے معاملہ میں کچھ فرق ہے۔

۳۵۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَإِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ۔

۳۵۷: عثمان بن ابی شیبہ' ہشیم' اسماعیل بن علیہ' خالد الحذاء' ابی قلابہ' انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص ثیبہ عورت کو نکاح میں رکھتے ہوئے کنواری سے نکاح کرے تو وہ شخص سات راتوں تک کنواری کے پاس رہے اور ثیبہ عورت (یعنی پہلی بیوی ثیبہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری ثیبہ عورت سے نکاح کر دے تو اسکے بعد تین راتیں گزارے پھر سب بیویوں کے پاس رہنے میں برابری کرے۔) راوی نے بیان کیا کہ اگر میں یہ بات کہوں کہ حضرت انس ؓ نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا تو یہ بات درست ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ یہ (عمل) مسنون ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُدَهَا شَيْئًا

باب: مہر وغیرہ دینے سے پہلے ہمبستری کرنا

۳۵۸ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔

۳۵۸: اسحٰق بن اسماعیل الطالقانی' عبدہ' سعید' ایوب' عکرمہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ ادا کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟

حطمی کیا ہے؟

حطمی اس زرہ کو کہتے ہیں کہ جس پر تلوار بھی کام نہ کر سکے یعنی ایسی زرہ جو تلوار ہی کو توڑ دے بعض حضرات نے فرمایا حطمہ عرب کا ایک قبیلہ ہے جو کہ اس قسم کی مضبوط زرہ بناتا تھا گویا قبیلہ حطمیہ کی طرف نسبت ہے۔

۳۵۹ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ

۳۵۹: کثیر بن عبید الحمصی' ابوحیوۃ' شعیب بن ابی حمزہ' غیلان بن انس' محمد

حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهَا دِرْعَكَ فَأَعْطَاهَا دِرْعَهُ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا۔

بن عبدالرحمن بن ثوبان' ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ سے نکاح کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے منع فرما دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمبستری سے قبل کچھ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم حضرت فاطمہ کو اپنی زرہ دے دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کو اپنی زرہ لا کر پیش کر دی اس کے بعد انہوں نے حضرت فاطمہ سے ہمبستری کی۔

ہمبستری سے قبل بیوی کو کچھ دینا:

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ہمبستری سے قبل بیوی کو کچھ دینا ضروری ہے چاہے مہر میں سے کچھ حصہ دے دیں اور بعض حضرات اس کو مستحب فرماتے ہیں۔

۳۶۰ : حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

۳۶۰: کثیر بن عبید' حیوۃ' شعیب' غیلان' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طریقہ پر مروی ہے۔

۳۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَخَيْثَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ۔

۳۶۱: محمد بن صباح' شریک' منصور' طلحہ' خیثمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو اس کے شوہر کے پاس پہنچانے کا حکم فرمایا جس کے شوہر نے خاتون کو (ہمبستری سے قبل) کچھ دیا ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی خیثمہ کا سننا ثابت نہیں ہے۔

قبل الدخول کچھ دینا:

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوا کہ ہمبستری کرنے سے قبل بیوی کو کچھ دینا ضروری نہیں البتہ دِلداری کے طور پر اگر کچھ دے دے تو اس میں حرج نہیں اور مہر قبل الدخول بیوی کو ادا کرنے کے سلسلے میں وہ تفصیل ہے جو گزشتہ چند صفحات قبل مذکور ہوئی۔

۳۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۳۶۲: محمد بن معمر' محمد بن بکر البرسانی' ابن جریج' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس خاتون نے ایک مہر یا عطاء یا وعدے پر نکاح کیا ہو تو (شوہر کو) وہ مہر یا

جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ۔

عطاء اس خاتون کو ادا کرنا ہوگا اور (شوہر کی طرف سے کیا ہوا) وعدہ پورا کرنا ہوگا (اور عطاء یا وعدہ وغیرہ) نکاح ہونے کے بعد (شوہر کی طرف سے ملا) تو وہ اسی کا ہے جس کو وہ ملا ہوگا (یعنی اگر شوہر کی جانب سے بطور انعام عورت کے ولی کو کچھ ملا تو وہ ولی کا حق ہوگا اور اگر عورت کے لئے وہ انعام وغیرہ ملا تو وہ اس کا حق ہوگا) اور سب سے زیادہ اس کا حق اس چیز پر ہے جو بیٹی یا بہن کی وجہ سے ملا۔

بَاب مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب: نکاح کرنے والے سے کیا کہا جائے (یعنی مبارکباد کیسے دی جائے؟)

۳۶۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔

۳۶۳: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز بن محمد' سہل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی شخص کا نکاح ہوتا تو اس کو یہ دُعا دیتے: اللہ تعالیٰ تم کو برکت عطا فرمائے اور تم میں باہمی اتفاق پیدا فرمائے اور تم دونوں کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا حُبْلَى

باب: کوئی شخص کسی سے شادی کرے اور پھر اس کو حاملہ پائے؟

۳۶۴: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَلَمْ يَقُلْ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقُوا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا و قَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ فَاجْلِدُوهَا أَوْ قَالَ فَحُدُّوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَرَوَاهُ

۳۶۴: مخلد بن خالد' حسن بن علی' محمد بن ابی السری' عبدالرزاق' ابن جریج' صفوان بن سلیم' سعید بن المسیب ایک انصاری صاحب سے مروی ہے کہ جن کا نام بصریٰ تھا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک پردہ نشین کنواری لڑکی سے شادی کی۔ جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کو حاملہ پایا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورت مہر کی حقدار ہے کیونکہ تم نے اس کی شرمگاہ حلال کی اور جو لڑکا پیدا ہوگا وہ تمہارا غلام ہوگا اور جب اس کے ولادت ہو جائے تو اس عورت کو کوڑے مارنا یا فرمایا کہ اس کو گرفتار کرنا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قتادہ' سعید بن یزید' ابن مسیب سے اسی طریقہ پر روایت ہے اور یحییٰ بن کثیر' یزید بن نعیم' سعید بن مسیب' عطاء الخراسانی' سعید بن مسیب سے مرسلاً روایت ہے کہ بصریٰ

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرْسَلُوهُ كُلُّهُمْ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بْنَ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً وَكُلُّهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ۔

بن اکثم نے ایک عورت سے شادی کی اور ہر ایک شخص نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہونے والے) لڑکے کو اس کا غلام ٹھہرایا۔

۳۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ۔

۳۶۵: محمد بن مثنیٰ' عثمان بن عمر' یعلی بن مبارک' یحییٰ' یزید بن نعیم' حضرت سعید بن میسب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے جسے بصرہ بن اکثم کہا جاتا تھا ایک خاتون سے نکاح کیا باقی روایت اسی طریقہ پر مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو علیحدہ کر دیا۔ ابن جریج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

بَابٌ فِي الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ

باب: بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنے کے بیان

۳۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ۔

۳۶۶: ابوالولید طیالسی' ہمام' قتادہ' نضر بن انس' بشیر بن نهیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں بیویوں میں سے ایک بیوی کی طرف مائل ہو یعنی ایک بیوی کے حقوق ادا کرے اور دوسری کے حق کا خیال نہ کرے تو قیامت کے روز وہ شخص اس حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم کا آدھا حصہ گرا ہوا یعنی اپاہج ہوگا۔

۳۶۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْقَلْبَ۔

۳۶۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' ابوقلابہ' عبداللہ بن یزید' عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب نبیؐ اپنی ازواج مطہراتؓ کے درمیان دن تقسیم فرماتے تو آپ بیویوں میں انصاف کرتے اور فرماتے اے پروردگار میرا تقسیم کرنا اس کام میں ہے کہ جس کا میں مالک ہوں سو جس کے آپ مالک ہیں اور میں مالک نہیں ہوں اس میں مجھ پر ملامت نہ فرمانا (یعنی کوشش کے باوجود اگر کسی بیوی کی طرف زیادہ رغبت یا قصور ہو جائے تو اس کو معاف فرما دینا) اور اس سے مراد دل ہے (یعنی قلبی میلان)۔

۳۶۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ

۳۶۸: احمد بن یونس' عبدالرحمن بن ابی الزناد' ہشام بن عروہ' حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ أَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ أَنْ يُفَارِقَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا قَالَتْ نَقُولُ فِي ذَلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَفِي أَشْبَاهِهَا أُرَاهُ قَالَ :وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا۔

میرے بھانجے! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے یعنی ہمارے پاس وقت گزارنے میں اور ایسا بہت کم ہوتا کہ آپ ہمارے پاس تشریف نہ لائیں اور ہر ایک بیوی کو ہاتھ نہ لگائیں یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس بیوی کے پاس پہنچتے کہ جس کی اس دن باری ہوتی تو آپ اسی سے ہمبستری کرتے۔ جب حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضعیفہ ہوگئیں اور ان کو اندیشہ ہوا کہ کہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ نہ دیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دی آپ نے اس بات کو منظور فرما لیا اور اس جیسے معاملات یا اس سلسلہ میں آیت کریمہ :وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نازل ہوئی۔

۳۶۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَمَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ مُعَاذَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي۔

۳۶۹: یحییٰ بن معین' محمد بن عیسیٰ' عباد بن عباد' عاصم' معاذہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہم سے اس بیوی کی اجازت لیتے کہ جس کی اس دن باری ہوتی۔ آیت کریمہ: تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ کے نازل ہونے کے بعد معاذہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اجازت لینے کے وقت آپ آنحضرت ﷺ سے کیا عرض کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا میں یہ عرض کرتی کہ اگر میرا اختیار ہوتو میں اپنے اُوپر کسی کو ترجیح نہ دوں۔

ازواجی زندگی کے لئے ایک اختیار:

مذکورہ حدیث میں مذکورہ آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اے نبی آپ ازواجِ مطہرات میں سے جس زوجہ مطہرہ کو پیچھے رکھنا چاہیں پیچھے رکھ لیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس جگہ دیں'' اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد اگرچہ آپ کو اختیارِ کلی عطا فرما دیا گیا تھا لیکن آپ اس کے باوجود ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس باری باری تشریف لاتے اور جس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا اس روز دن مقرر ہوتا آپ اس زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے اجازت حاصل فرما کر دوسری کے پاس رات گزارتے۔

۳۷۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ

۳۷۰: مسدد' مرحوم بن عبدالعزیز العطار' ابوعمران الجونی' یزید بن بابنوس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے مرض الموت میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو طلب فرمایا۔ تمام

اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى النِّسَاءِ تَعْنِي فِي مَرَضِهِ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدُورَ بَيْنَكُنَّ فَإِنْ رَأَيْتُنَّ أَنْ تَأْذَنَّ لِي فَأَكُونَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَأَذِنَّ لَهُ۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن تشریف لائیں تو آپ نے فرمایا کہ مجھ میں (اب) اتنی قوت نہیں کہ میں تم سب کے پاس آرام کروں اگر تم سب اجازت دو تو میں (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہ لوں انہوں نے اس کی اجازت عطا فرمائی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تعلق کی انتہا:

آپ ﷺ وصال کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی تشریف فرما رہے اور آپ ﷺ کا وصال بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھے ہوئے ہوا۔

١٧١٣: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ۔

١٧١٣: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جس وقت سفر کے لئے تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں قرعہ اندازی فرماتے اور قرعہ میں جس بیوی کا نام نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے اور ہر ایک بیوی کے لئے ایک دن اور ایک رات متعین فرماتے لیکن حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنی باری عنایت فرما دی تھی (تو آپ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما نہ ہوتے بلکہ ان کی باری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتے)

بَاب فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا

باب: اگر شوہر بیوی کو دوسرے مُلک نہ لے جانے کی شرط مقرر کرے

١٧٢٣: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

١٧٢٣: عیسیٰ بن حماد' لیث' یزید بن ابی حبیب' ابو الخیر' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام شرائط میں ان شرائط کا پورا کرنا تم لوگوں پر لازم ہے کہ جن شرائط کی وجہ سے تم لوگوں پر شرم گاہیں حلال ہوئیں۔

شرائط نکاح پوری کرنے کی تاکید:

مذکورہ حدیث میں اشارہ ہے کہ اگر کسی نے بوقت نکاح کچھ شرائط مقرر کیں تو ان کو پورا کرنا ضروری ہے جیسے کہ کوئی شرط مقرر کرے کہ میں بیوی کو دوسرے ملک یا اجنبی جگہ نہیں لے جاؤں گا یا نان ونفقہ کی ادائیگی کا وعدہ کرے بہر صورت اس وعدہ اور شرط کو پورا کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: قال الحافظ ای حق الشروط بالوفاء وشروط النکاح لان امرہ

احوط وبابه اضيق وقال الخطابی الشروط فی النكاح مختلفه فمنها ما يجب به اتفاقًا وهو ما امر الله به من امساك معروف او تسريح باحسان۔ الخ (بذل المجهود ص ۳۵۱' ج ۳)

بَاب فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۳۷۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَقٌّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

باب: بیوی پر شوہر کا کس قدر حق ہے؟

۳۷۳: عمرو بن عون' اسحق بن یوسف' شریک' حصین' شعبی' حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں (کوفہ کے نزدیک شہر) حیرہ میں پہنچا۔ میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے (دل ہی دل میں کہا) کہ ان لوگوں سے تو زیادہ حقدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے پھر میں نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ''حیرہ'' گیا تھا میں نے وہاں والوں کو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو ان لوگوں کی بہ نسبت آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو ہم سجدہ کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذرا دیکھو تو سہی' اگر تم میری قبر پر جاؤ تو تم وہاں پر سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا سجدہ نہ کرو کیونکہ اگر میں کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں خواتین کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے خواتین پر مردوں کا مقرر فرمایا ہے۔

غیر اللہ کے لئے سجدہ:

حاصل حدیث یہ ہے کہ غیر اللہ کو ہرگز ہرگز سجدہ نہ کیا جائے کیونکہ اُمت محمدیہ میں سجدۂ تعظیمی بھی حرام ہے اور سجدۂ عبادت بھی' ارشادِ باری تعالیٰ ہے: لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ [حٰمٓ السجدة : ۳۷] یعنی اے لوگو تم چاند سورج (وغیرہ) کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس ذات کو سجدہ کرو کہ جس نے تم سب کو پیدا فرمایا ہے اگر تم اس کی عبادت کرنے والے ہو۔

خلاصۃ الباب: خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے نبی معلم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے حقوق بیان فرمائے ہیں۔ عورت پر مرد کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوتاہی نہ کرے یہاں تک کہ اگر اس کا شوہر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک پتھر لانے کا حکم دے تو اس کو بجا لائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر غیر اللہ کا سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے لیکن سجدہ اللہ تعالیٰ کے ماسوائے جائز نہیں شوہر کی نافرمان بیوی پر ملائکۃ اللہ لعنت بھیجتے ہیں دوسری طرف عورت کے حقوق بھی ہیں کہ جب خود کھائے تو اپنی بیوی کو بھی کھلائے لباس پہنانے کا حکم بھی ہے تنبیہ کرنے کی ضرورت ہو تو راہ اعتدال سے تجاوز نہ کرے چہرہ پر مت مارے تنبیہ کے جو طریقے قرآن حکیم نے بیان فرمائے ہیں ان پر عمل کرنے ہی میں خیر مضمر ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر بغیر شرعی عذر کے عورتوں کو مارنا اور تکلیف پہنچانا نیک مردوں کا وصف نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہتر ہے۔

۳۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

۳۷۴: محمد بن عمرو الرازی' جریر' اعمش' ابی حازم' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی اسکے پاس جانے سے انکار کرے اور شوہر تمام رات اسی ناراضگی میں گزارے تو ایسی عورت پر صبح تک فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

بَاب فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

باب: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟

۳۷۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو قَزَعَةَ الْبَاهِلِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوْ اكْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبْ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

۳۷۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوقزعہ الباہلی' حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیوی کا ہم لوگوں پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم کھانا کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب لباس پہنو تو اس کو بھی لباس پہناؤ اور اس کے چہرہ پر نہ مارو اور اسے بُرا بھلا مت کہو اور گھر کے علاوہ اس سے علیحدہ نہ ہو۔

بیوی کو کس طرح تنبیہ کرے؟

کسی وجہ سے اگر بیوی کو تنبیہ کرنا ضروری ہو تو اس کا بستر اپنے بستر سے علیحدہ کر دے لیکن اپنے گھر میں بستر الگ کرے ایسا نہ کرے کہ بیوی کو دوسرے کے گھر بھیج دے اور خود دوسرے گھر میں رہے کیونکہ مقصد اس کو تنبیہ کرنا ہے نہ کہ ستانا۔

۳۷۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاؤُنَا مَا نَأْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ قَالَ ائْتِ حَرْثَكَ أَنَّى شِئْتَ وَأَطْعِمْهَا إِذَا طَعِمْتَ وَاكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تُقَبِّحْ الْوَجْهَ وَلَا تَضْرِبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى شُعْبَةُ تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

۳۷۶: ابن بشار' یحییٰ' حضرت بہز بن حکیم' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ اپنی بیویوں سے کس طریقہ پر ہمبستری کیا کریں؟ اور کس طریقہ پر ہمبستری نہ کریں؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی کھیتی میں جس طریقہ پر چاہو (یعنی فطری طور پر بٹھا کر لٹا کر) ہمبستری کرو اور جب تم کھانا کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ اور جب تم کپڑا پہنو تو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے چہرہ کو نہ بگاڑو اور اس کے چہرہ پر نہ مارو امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ کی روایت میں اسی طرح ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ تو اس کو کھانا کھلاؤ اور جب لباس پہنو تو اس کو بھی لباس پہناؤ۔

۳۷۷ : أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْمُهَلَّبِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ الْوَرَّاقِ عَنْ

۳۷۷: احمد بن یوسف نیشاپوری' عمر بن عبد اللہ بن رزین' سفیان بن حسین' داؤد الوراق' بہز بن حکیم' حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر

سَعِيدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ۔

ہو کر عرض کیا کہ ہماری خواتین کے ہم لوگوں پر کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جو کچھ کھاؤ وہ ان کو بھی کھلاؤ اور تم لوگ جیسا کپڑا پہنو ویسا ہی ان کو پہناؤ اور نہ ان کو مارو اور نہ ہی ان کو برُا کہو۔

بَاب فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کو مارنا

۳۷۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي النِّكَاحَ۔

۳۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' حضرت ابی حرہ الرقاشی اپنے چچا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگ عورتوں کی نافرمانی کا اندیشہ کرو تو ان کے ساتھ سونا ترک کر دو۔ حماد نے کہا کہ ہمبستری میں (یعنی ان سے ان کی اصلاح تک ہمبستری چھوڑ دو)۔

۳۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ۔

۳۷۹: ابن ابی خلف' احمد بن عمرو بن السرح' سفیان زہری' عبد اللہ بن عبد اللہ' ابن السرح' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ایاس بن عبد اللہ ابن ابی ذباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی بندیوں کو نہ مارو (یعنی بیویوں کو) اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بیویاں اپنے شوہروں پر حاوی ہو گئیں۔ تو آپ نے ان کو مارنے اور تنبیہ کی اجازت دی پھر بہت سی خواتین نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں آئیں اور اپنے شوہروں کی شکایات پیش کرنے لگیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محمد ﷺ کی بیویوں کے پاس بہت سی خواتین اپنے شوہروں کی شکایات بیان کرتی ہیں اور فرمایا کہ تم میں ایسے مرد اچھے نہیں ہیں۔

نیک خاوند:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جو لوگ بلاوجہ شرعی اپنی بیویوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان سے معمولی معمولی بات میں جھگڑا کرتے ہیں وہ نیک مرد نہیں ہیں بلکہ وہی لوگ نیک و صالح ہیں کہ جو حدودِ شرع میں رہ کر بیویوں کو راضی خوشی رکھتے ہیں۔ مزید تفصیل ''مثالی سیریز بالخصوص مثالی شوہر'' میں ملاحظہ کریں جو 'مکتبۃ العلم' نے خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ پر شائع کی ہے۔

۳۸۰ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۳۸۰ : زہیر بن حرب' عبد الرحمٰن بن مہدی' ابو عوانہ' داؤد بن عبد اللہ

بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ۔

الاودی عبدالرحمٰن اشعث بن قیس حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیویوں کو مارنے میں انسان سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔

قصوروار بیوی کو مارنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر بیوی کولائق سزا کام کے مرتکب ہونے کی وجہ سے سخت تنبیہ کرے یا مارے تو عنداللہ اس سے باز پرس نہیں ہوگی لیکن اگر معمولی کوتاہی سرزد ہو جانے پر اس کے ساتھ مار پیٹ کی گئی تو یہ عمل سخت گناہ ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ عورت بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس کو زیادہ سیدھا کرو گے تو پسلی ٹوٹ جائے گی اس لئے معمولی کوتاہی پر معاف کرنا ہی بہتر ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ

باب: نگاہ (نظر) نیچی کرنے کا بیان

۳۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ۔

۳۸۱: محمد بن کثیر سفیان یونس بن عبید عمرو بن سعید ابی زرعہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نگاہ (نامحرم عورت) سے ہٹالو۔

غیرمحرم کی طرف نگاہ ڈالنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر بلا ارادہ نامحرم عورت پر نگاہ پڑ جائے تو شرعاً اس پر گرفت نہیں البتہ دوبارہ اس کی جانب نہ دیکھے بلکہ نگاہ دوسری جانب کرلے پھر اگر دوبارہ جان بوجھ کر شہوت کی نگاہ سے دیکھے گا تو گناہ کبیرہ مرتکب ہوگا۔

۳۸۲ : حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔

۳۸۲ : اسماعیل بن موسیٰ شریک ابی ربیعہ الایادی حضرت ابن ابی بریدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا اے علی! نگاہ کے پیچھے نگاہ نہ ڈال کیونکہ پہلی نگاہ تمہارے لئے درست ہے اور دوسری نگاہ ڈالنا جائز نہیں۔

نامحرم پر نگاہ ڈالنا:

یعنی کسی نامحرم پر ایک مرتبہ نگاہ پڑ گئی تو ہرگز دوبارہ نگاہ نہ ڈالو کیونکہ پہلی نگاہ بلا ارادہ پڑی اس پر مواخذہ نہیں البتہ قصداً دوسری نگاہ ڈالنا گناہ ہے۔

۳۸۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۳۸۳: مسدد ابوعوانہ اعمش ابووائل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ لِتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت دوسری عورت سے اپنا جسم نہ لگائے پھر وہ عورت اپنے شوہر سے اس کی شکل صورت بیان کرے کہ گویا وہ شوہر اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔

شریعت کی احتیاط:

جب ایک عورت دوسری عورت کی تکلیف و راحت کی باتیں اپنے شوہر سے کرے گی تو ہوسکتا ہے شوہروں کے دِل میں اس غیر عورت کا اشتیاق پیدا ہو پھر نا معلوم کیا کیا فتنہ پیدا ہو اس لئے شریعت نے نامحرم کے تذکرہ سے منع فرمایا۔

۳۸۴ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ۔

۳۸۴: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا پھر آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے ان سے ہمبستری کی پھر باہر تشریف لائے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ عورت شیطان کی شکل و صورت میں سامنے آتی ہے تو جس شخص کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر لے جو وسوسہ اس کے قلب میں پیدا ہوا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

۳۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ۔

۳۸۵: محمد بن عبید' ابن ثور' معمر' ابن طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے کسی قسم کا گناہ نہیں دیکھا مگر جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کے مقدر میں زنا کا جس قدر حصہ تحریر کر دیا ہے وہ شخص اتنا لازماً پائے گا تو آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو شہوت کی نگاہ سے) دیکھنا اور زبان کا زنا (غیر محرم کی شہوت سے) گفتگو کرنا ہے اور انسان کے نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

۳۸۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي فَزِنَاهُ الْقُبَلُ۔

۳۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن ابی صالح' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے البتہ اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہر شخص کے لئے زنا کے لئے اس کا حصہ متعین ہے اور دونوں ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا پکڑنا ہے اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں ان کا زنا چلنا ہے اور مُنہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا نامحرم کا بوسہ لینا ہے۔

ہر ایک عضو کا زنا:

انسان کا ہر ایک عضو مرتکب زنا ہوتا ہے مثلاً ہاتھوں کا زنا نامحرم کو چھونا اس کے اعضاء کا بوسہ لینا وغیرہ اور پاؤں کا زنا یہ ہے کہ زنا کے لئے چلنا قدم بڑھانا شریعت نے ان چیزوں سے بھی سختی سے بچنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ کام ارتکاب زنا کا سبب بن سکتے ہیں۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأُذُنُ زِنَاهَا الِاسْتِمَاعُ۔

۳۸۷: قتیبہ لیث ابن عجلان قعقاع بن حکیم ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کانوں کا زنا (نامحرم کا تذکرہ) سننا ہے۔

بَاب فِي وَطْءِ السَّبَايَا

باب: قیدی عورتوں سے ہمبستری کرنا

۳۸۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنْ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

۳۸۸: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ یزید بن زریع سعید قتادہ صالح ابوخلیل ابوعلقمہ الہاشمی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے روز (ایک مقام) اوطاس کی جانب لشکر روانہ فرمایا۔ اہل لشکر دشمن کو جا پہنچے ان سے آمادہ جنگ ہوئے اور ان پر غالب آ گئے اور ان کی عورتوں کو پکڑ لیا تو بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان خواتین سے ہمبستری کرنا جائز نہیں سمجھا کیونکہ ان خواتین کے کافر شوہر موجود تھے اس پر ربّ قدوس نے آیت کریمہ: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ الخ نازل فرمائی۔

کفار کی عورتوں سے ہمبستری:

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ تم لوگوں پر شوہر والی عورتیں حرام ہیں لیکن جن خواتین کے تم مالک بن جاؤ یعنی جہاد میں جو عورتیں پکڑی جائیں تو ان سے ہمبستری درست ہے اگرچہ وہ عورتیں شوہر والیاں ہوں ان کی عدت پوری ہونے پر ان سے تعلق زن وشو درست ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ مسئلہ تفصیل طلب ہے کتب فقہ میں اس قسم کے مسائل کی مفصل بحث کی گئی ہے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اردو میں حیلہ ناجزہ نامی کتاب اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے جواہر الفقہ جلد دوم میں اس پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: یہ بات متفق علیہ ہے کہ شوہر والیاں جب اپنے شوہروں کے بغیر گرفتار کی جائیں تو اپنے شوہروں سے ان کا نکاح ختم ہو جاتا ہے اور مالک کے لیے ان سے صحبت کرنا حلال ہو جاتا ہے لیکن پھر فسخ نکاح میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ امام مالک

امام شافعی اورامام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فسخ نکاح کا سبب گرفتار ہونا ہے جب کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فسخ کا سبب دارین کا اختلاف ہے یعنی دارالسلام اوردارالکفر۔ان حضرات کا استدلال حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے ہے کہ غزوہ اوطاس کے موقعہ پر جوعورتیں گرفتار کی گئی تھیں ان کے شوہران کے ساتھ تھے اس لیے وطنیت کا اختلاف نہ ہوا جس میں یہ الفاظ ہیں لیکن حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت یہ ترمذی میں ہے اس سے حنفیہ کے مسلک کی تائید ہوتی ہے اس لیے کہ اس میں یہ الفاظ آئے ہیں ولین ازواج الی قومین۔ کہ ان گرفتارشدہ خواتین شوہروں کی قوم میں ہے۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ نہ تھے لہٰذا وطنیت کا اختلاف سبب ہوا پہلے نکاح کے فسخ کا۔

۳۸۹ :حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مُجِحًّا فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا أَلَمَّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ۔

۳۸۹:نفیلی' مسکین' شعبہ' یزید' عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں ایک خاتون کو پورے ایّام سے حاملہ دیکھا تو آپ نے فرمایا شاید اس کے مالک نے اس سے ہمبستری کی ہے؟لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا میں نے یہ چاہا کہ اس شخص پر ایسی لعنت بھیجوں کہ جو قبر تک اسکے ہمراہ جائے اسکا لڑکا کس طرح اسکا وارث ہوگا اور کس طرح وہ اجنبی شخص کی اولاد کو اپنے ساتھ ملائے گا اور کس طرح اس سے خدمت لے گا؟

۳۹۰ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسَ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً۔

۳۹۰:عمرو بن عون' شریک' قیس بن وہب' ابو الوداک' حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے قیدیوں کے سلسلہ میں فرمایا کہ کسی حاملہ عورت سے ہمبستری نہ کی جائے جب تک کہ اس کے ہاں ولادت نہ ہو اور نہ کسی غیر حاملہ سے ہمبستری کی جائے جب تک اس کو حیض نہ آ جائے۔

۳۹۱ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا خَطِيبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ

۳۹۱:نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' ابی مرزوق' حنش صنعانی' حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ہم لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ میں تم لوگوں سے صرف وہی بات کہتا ہوں کہ جو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ حنین کے روز سنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنا پانی غیر شخص کے کھیت میں ڈالے (یعنی دوسرے شخص سے جس عورت کو حمل ٹھہر گیا ہو اس سے ہمبستری کرے) اور جو

يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ۔

شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے یہ درست نہیں کہ قید میں گرفتار کی ہوئی عورت سے ہمبستری کرے جب تک کہ اس عورت کا رحم صاف نہ ہو جائے (یعنی اس کو حیض نہ آ جائے) اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان رکھتا ہو اس کو یہ جائز نہیں کہ وہ مالِ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل اس کو فروخت کر دے۔

۳۹۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ زَادَ فِيهِ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ زَادَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَيْضَةُ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ۔

۳۹۲: سعید بن منصور، ابو معاویہ، ابن اسحٰق سے اسی طریقہ پر مروی ہے کہ جب تک وہ عورت ایک حیض سے رحم کی صفائی نہ کر لے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شخص غنیمت میں حاصل شدہ جانور پر سوار ہو کر اس کو کمزور اور لاغر کر کے پھر مالِ غنیمت میں نہ ملائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ غنیمت کا کوئی کپڑا پہن کر اس کو استعمال کر کے پھر اس مالِ غنیمت میں نہ شامل کرے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روایت میں لفظ "حَيْضَةُ" کا اضافہ غیر محفوظ ہے۔

بَابٌ فِي جَامِعِ النِّكَاحِ

باب: متفرق احکامِ نکاح

۳۹۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ۔

۳۹۳: عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن سعید، ابو خالد، ابن عجلان، عمرو بن شعیب، شعیب، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی خاتون سے نکاح کرے یا کوئی باندی خریدے تو اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا یعنی اے اللہ میں اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور اس کے مزاج کی بھلائی چاہتا ہوں کہ جس کو آپ نے بنایا اور میں اس کے شر سے اور اس کے مزاج کے شر سے کہ جس کو آپ نے بنایا آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور جب کوئی شخص کسی اُونٹ کی خریداری کرے تو اُونٹ کے کوہان کی اُونچائی پر ہاتھ رکھے اور یہی دُعا مانگے ایک روایت میں بواسطہ ابو سعید یہ اضافہ ہے کہ پھر اس بیوی یا باندی کی پیشانی پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی دُعا مانگے۔

۳۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

۳۹۴: محمد بن عیسیٰ' جریر' منصور' سالم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے کا قصد کرے تو یہ دُعا مانگے: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی اے اللہ ہم کو شیطان ملعون سے دور رکھ اور شیطان کو اس شے (یعنی ہونے والے بچہ) سے دور رکھ جو کہ آپ نے ہم کو عطا فرمائی۔ پھر اگر ان دونوں (شوہر بیوی) کے مقدر میں بچہ ہوگا تو اس کو کبھی شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۳۹۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا۔

۳۹۵: ہناد' وکیع' سفیان' سہیل بن ابی صالح' حارث بن مخلد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاخانہ کے مقام میں دخول کرے وہ ملعون شخص ہے۔

۳۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ۔

۳۹۶: ابن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ یہودی کہتے تھے کہ انسان جس وقت شرم گاہ میں عورت کی پشت کی جانب سے ہمبستری کرتا ہے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اس پر ربّ قدوس نے یہ آیت کریمہ: نِسَآئُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ نازل فرمائی۔

بیوی سے ہمبستری کے طریقے:

آیت مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! تمہاری عورتیں یعنی بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم لوگ جس طریقہ پر چاہو کھیتی کرو۔ مراد یہ ہے کہ چاہے کھڑے ہو کر بیوی سے ہمبستری کرو یا بیٹھ کر یا اس کو چت لٹا کر یا کروٹ سے البتہ اس کے پاخانہ کے مقام میں ہرگز دخول نہ کرو۔

۳۹۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ

۳۹۷: عبدالعزیز بن یحییٰ' ابوالاصبغ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابان بن صالح' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مغفرت فرمائے کہ ان کو وہم لاحق ہوگیا (کہ عورت سے پاخانہ کے راستہ میں بھی دخول درست ہے) بلکہ اصل واقعہ اس طرح ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ بت پرستی کرتا تھا ان لوگوں کے ہمراہ اہل یہود کا ایک قبیلہ تھا جو کہ اہلِ کتاب تھے اور وہ یہود انصاری حضرات

يَهُودَ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ۔

سے اپنے کو افضل سمجھتے تھے کیونکہ یہود کے پاس (تورات وغیرہ کا) علم تھا (اور انصاری لوگ بتوں کی پوجا کرنے والے تھے) تو بہت سے اُمور میں انصار یہود کی اتباع کرتے تھے اور ایک چیز یہ بھی تھی کہ یہود اپنی بیویوں سے ایک طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے ہمبستری نہیں کرتے تھے یعنی عورت کو چت لٹا کر شوہر اس سے ہمبستری کرتا تھا اور اس طریقہ سے ہمبستری کرنے میں عورت کی شرم گاہ چھپی رہتی ہے تو انصار اس چیز میں بھی یہود کی تقلید کرتے تھے اور قریش لوگ اپنی بیویوں سے مختلف النوع طریقوں سے ہمبستری سے لطف اندوز ہوتے کبھی آگے کی جانب سے اور کبھی پیچھے کی جانب سے اور کبھی اس کو چت لٹا کر۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو ان میں سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے شادی کی اور اپنے رسم ورواج کے مطابق عورت سے ہمبستری کرنے لگا۔ اس عورت نے ناگواری کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری برادری میں ایک ہی طریقہ پر ہمبستری ہوتی ہے تم بھی اسی طریقہ پر ہمبستری کرو ورنہ مجھ سے تم علیحدگی اختیار کرلو پھر ان دونوں کا یہ نزاع مشہور ہوگیا اور حضور اکرم ﷺ تک معاملہ پہنچا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: نِسَائُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ یعنی سامنے سے ہمبستری کرو یا پیچھے سے آکر یا چت لٹا کر لیکن دخول اسی جگہ پر کرو جہاں سے ولادت ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک بھول:

ائمہ اربعہ اور جمہور کا اس پر اجماع ہے کہ عورت سے پاخانہ کی جگہ دخول کرنا حرام ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اجتہادی غلطی ہوگئی کہ وہ پاخانہ کی جگہ دخول کو درست سمجھے اس وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی غلطی کو مذکورہ بالا حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صاف صاف بیان فرمادیا کیونکہ کھیتی وہی جگہ کہلاتی ہے کہ جہاں سے ولادت ہوتی ہے نہ پاخانہ کی جگہ۔ يحرم اتيان النساء في ادبارهن و بان الاحاديث الواردة فى هذا الباب كلها ضعيفة الخ [بذل المجهود ص ۳۵۸، ج۳] نیز صاحب بذل فرماتے ہیں: فان الوطى فى الدبر محرم فى جميع الاديان [بذل المجهود صح ۲۵۹، ج۳] اور آیت کریمہ: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ میں جس سوال کے بارے میں فرمایا گیا ہے وہ سوال کرنے والے صاحب حضرت ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ صاحب بذل فرماتے ہیں: ان الذى ساول اولًا عن ذالك هو ثابت بن ابو خدرج۔ الخ [بذل المجهود ص ۲۵۹، ج ۲]

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهَا

۳۹۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔

باب: حائضہ عورت سے ہمبستری کرنا

۳۹۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں جس وقت کسی عورت کو حیض آتا تو وہ لوگ اس عورت کو گھر سے باہر کر دیتے نہ اس کے ہمراہ کھاتے نہ پیتے نہ ایک گھر میں رہتے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ نازل فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خواتین کو جس وقت حیض آئے تو ان کو گھروں میں رکھو اور ہمبستری کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ یہود نے کہا کہ یہ شخص (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ ایسی کوئی بات باقی نہ رہے کہ جس میں وہ ہمارے خلاف نہ کریں تو اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ! یہودی لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ تو کیا ہم لوگ بحالت حیض' خواتین سے ہمبستری نہ کریں؟ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا یہاں تک کہ ہم لوگ یہ سمجھے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں پر غصہ آ گیا پھر وہ دونوں نکل کر چلے گئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ دودھ کا پیش ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلانے کے لئے بھیجا جب ہم لوگ سمجھ سکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غصہ نہیں ہوئے تھے (بلکہ یہود پر غصہ ہوئے)۔

یہود کی خباثت نفس:

آپ ﷺ کی ناراضگی دراصل یہودیوں پر تھی کیونکہ یہودیوں نے احکامِ الٰہی میں اپنی مرضی سے تبدیلی کر رکھی تھی اور یہودی مسلمانوں کو صحیح راستہ پر چلتا دیکھ کر اس کو اپنی مخالفت پر محمول کرتے تھے۔

۳۹۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ

۳۹۹: مسدد' یحییٰ' جابر بن صبح' خلاس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک کپڑا اوڑھ کر رات گزارتے تھے اور میں اس وقت حائضہ ہوتی۔ اگر آپ ﷺ کے بدن کو کچھ لگ جاتا تو آپ ﷺ اسی جگہ کو دھو لیتے نہ کہ اس سے زیادہ اور اگر آپ ﷺ کے کسی کپڑے کو کچھ لگ جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا

وَلَمْ يَعْدُهُ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ۔

ہی کپڑا پاک کر لیتے اس سے زیادہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز ادا فرماتے۔

حائضہ کے ساتھ آرام کرنا:

مذکورہ حدیث سے حائضہ کے ہمراہ سونا' آرام کرنا جائز معلوم ہوتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ زیر ناف' گھٹنے تک عورت کے جسم پر کوئی کپڑا چادر وغیرہ ہو۔

۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۴۰۰: محمد بن العلاء' مسدد' حفص' شیبانی' عبد اللہ بن شداد' ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے ہمبستری کرنے کا قصد فرماتے اور وہ بیوی حیض سے ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان بیوی سے مساس کرتے اور ان کو چھوتے۔

عمل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

مذکورہ حدیث میں ہمبستری سے مراد جماع نہیں ہے بلکہ بیوی سے لپٹنا اور چھونا وغیرہ مراد ہے واضح رہے کہ اگر انسان کو اپنے نفس پر قابو ہو تو حائضہ سے لپٹ سکتا ہے ورنہ بچنا اولیٰ ہے۔

بَاب فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا

باب: اگر بحالتِ حیض ہمبستری کر لی تو کیا کفارہ ادا کرے؟

۴۰۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

۴۰۱: مسدد' یحییٰ' شعبہ' سعید' الحکم' عبدالحمید بن عبدالرحمٰن' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیوی سے بحالتِ حیض ہمبستری کرے (یعنی جماع کرے) تو وہ شخص ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ۔

۴۰۲: عبدالسلام بن مطہر' جعفر بن سلیمان' علی بن الحکم بنانی' ابوالحسن جزری' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب بیوی سے خون جاری ہونے کے وقت (یعنی جب حیض شدت سے جاری ہو) صحبت کرے تو وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے اور جب حیض کا خون بند ہونے کے وقت (مگر غسل کرنے سے پہلے) جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

۴۰۳ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْعَزْلَ قَالَ فَلِمَ يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَزَعَةُ مَوْلَى زِيَادٍ۔

باب: عزل کے احکام

۴۰۳: اسحٰق بن اسماعیل الطالقانی' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد' قزعہ' ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عزل کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ کیوں عزل کرتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ عزل نہ کرو کیونکہ جس جان کو پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرے گا۔ابوداؤد نے فرمایا کہ قزعہ زیاد کے آزاد کردہ غلام کا نام ہے۔

عزل کیا ہے؟

عزل یہ ہے کہ جب مرد عورت سے جماع کرے تو بوقت انزال' عضو مخصوص کو باہر نکال کر انزال کرے آزاد عورت کے حق میں عزل منع ہے واضح رہے کہ ایسا کوئی طریقہ اختیار کرنا کہ جس سے ولادت کا سلسلہ بند ہو جائے جیسے کہ آج کل آپریشن رحم کا کرا لینا یا نس بندی کرانا یہ حرام ہے البتہ اگر عورت اس قدر کمزور ہو کہ ولادت سے جان جانے کا اندیشہ ہو یا کوئی اور سخت مجبوری ہو تو عارضی طور پر مانع حمل دوا کی گنجائش ہے۔ تفصیل کے لئے ''ضبط ولادت'' مطالعہ فرمائیں۔

۴۰۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رِفَاعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْءُودَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ۔

۴۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' رفاعہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک باندی ہے اور میں اس باندی سے عزل کرتا ہوں کیونکہ اس سے حمل ٹھہر جانے کو میں مکروہ خیال کرتا ہوں لیکن شہوتِ نفسانی کی بنا پر باندی سے جماع بھی کرنا ضروری ہوتا ہے اور بلاشبہ یہودی کہتے ہیں کہ انزال شرم گاہ سے باہر کرنا یہ کم درجہ کا زندہ درگور کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جھوٹے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس بچہ کو پیدا کرنا چاہے تو تو اس کو پیدا ہونے سے روک نہیں سکتا۔

زندہ درگور کرنا:

عرب میں دستور تھا کہ غربت کے اندیشہ سے لڑکی کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔اس کو شریعت میں ''واد جلی'' کہتے ہیں اور ایک ''واد خفی'' کہلاتا ہے یہ بھی زندہ درگور کرنے کی ایک قسم ہے۔عزل کرنا یا مانع ولادت کوئی دوا استعمال کرنا یہ بھی زندہ درگور کرنے کی ایک قسم ہے اگرچہ ہلکے درجہ کی ہے۔شرعاً یہ بھی منع ہے جیسے کہ آج کل نرودھ (Condom or French Leather) وغیرہ استعمال کرنا اسکی بھی ممانعت ہے کیونکہ اس میں نطفہ کو ضائع کرنا ہے جو کہ سخت گناہ ہے۔ تفصیل کیلئے ضبط ولادت کے احکام دیکھ لیں۔

۴۰۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ ثُمَّ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

۴۰۵: قعنبی' مالک' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن' محمد بن یحییٰ بن حبان' ابن محیریز سے روایت ہے کہ ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے ہم نے وہاں پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ہم لوگ ان کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے عزل کرنے کے سلسلہ میں حکم شرع دریافت کیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ غزوۂ بنی المصطلق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم لوگوں نے وہاں پر عرب کے قیدی دیکھے یعنی غلام' باندی جو کہ گرفتار ہو کر آئے تھے تو ہم لوگوں نے ان عورتوں کو حاصل کرنا چاہا کیونکہ عورت کے بغیر رہنا ہم لوگوں پر دُشوار تھا اور حاملہ ہو جانے کے خوف سے ان عورتوں سے ہم لوگوں نے عزل کرنے کا ارادہ کیا پھر ہم لوگوں نے کہا کہ ہمارے درمیان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں تو ہم لوگ آپ سے دریافت کئے بغیر عزل کر سکتے ہیں؟ چنانچہ ہم لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عزل نہ کیا کرو کیونکہ قیامت تک جو جان پیدا ہونی ہے وہ لازماً پیدا ہو گی۔

۴۰۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا قَالَ فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ قَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

۴۰۶: عثمان بن ابی شیبہ' فضل بن دکین' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک باندی ہے میں اس سے جماع کرتا ہوں اور میں اس کے حمل قرار پانے کو برا سمجھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو تم اس باندی سے عزل کرو اس کی تقدیر میں جو ہوگا وہ پیدا ہوگا اس کے بعد ایک عرصہ دراز کے بعد وہ شخص پھر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ وہ باندی تو حاملہ ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ جو کچھ اس کے مقدر میں ہوگا وہ ضرور پیدا ہوگا (اس لئے اس طرح کی تدابیر بے کار ہیں)۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ إِصَابَتِهِ أَهْلَهُ

شوہر کا بیوی کی ہمبستری کی حالت دوسروں سے کہنا یا بیوی کا شوہر کی ہمبستری کی کیفیت دوسروں سے بیان کرنا مکروہ ہے

۴۰۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا

۴۰۷: مسدد' بشر' الجریری (دوسری سند) مؤمل' اسماعیل (تیسری سند)

الْجُرَيْرِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ كُلُّهُمْ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ طُفَاوَةَ قَالَ تَثَوَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ أَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَشَدَّ تَشْمِيرًا وَلَا أَقْوَمَ عَلَى ضَيْفٍ مِنْهُ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ يَوْمًا وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ وَمَعَهُ كِيسٌ فِيهِ حَصًى أَوْ نَوًى وَأَسْفَلَ مِنْهُ جَارِيَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِهَا حَتَّى إِذَا أَنْفَدَ مَا فِي الْكِيسِ أَلْقَاهُ إِلَيْهَا فَجَمَعَتْهُ فَأَعَادَتْهُ فِي الْكِيسِ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَيْنَا أَنَا أُوعَكُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ مَنْ أَحَسَّ الْفَتَى الدَّوْسِيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ ذَا يُوعَكُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي مَعْرُوفًا فَنَهَضْتُ فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى أَتَى مَقَامَهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ صَفَّانِ مِنْ رِجَالٍ وَصَفٌّ مِنْ نِسَاءٍ أَوْ صَفَّانِ مِنْ نِسَاءٍ وَصَفٌّ مِنْ رِجَالٍ فَقَالَ إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِي فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَقَالَ مَجَالِسَكُمْ مَجَالِسَكُمْ زَادَ مُوسَى هَا هُنَا ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ

موسیٰ' حماد الجریری' ابی نضرہ سے روایت ہے کہ مجھ سے (قبیلہ) طفاوہ میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے یہاں مہمان ہوا تو میں نے حضور اکرمؐ کے اصحاب میں سے عبادت اور مہمان نوازی میں اس قدر مستعد کسی کو نہیں دیکھا کہ جس قدر ابو ہریرہؓ کو دیکھا۔ میں ایک روز ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ابو ہریرہؓ ایک تخت پر تشریف فرما تھے ایک تھیلی (ہاتھ میں) لئے ہوئے کہ جس میں کنکریاں یا گٹھلیاں بھری ہوئی تھیں اور نیچے ایک سیاہ تنگ کی باندی بیٹھی ہوئی تھی۔ ابو ہریرہؓ ان کنکریوں یا گٹھلیوں پر سبحان اللہ پڑھتے تھے جب تمام کنکریاں ختم ہو جاتیں تو وہ باندی ان کو جمع کر کے پھر ان کو تھیلی میں ڈال دیتی اور ان کو اٹھا کر دے دیتی (پھر وہ ان کنکریوں پر تسبیح پڑھنا شروع فرما دیتے) انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں اپنی حالت اور رسول اکرمؐ کی حدیث مبارک نہ بیان کروں۔ میں نے کہا ضرور۔ انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں بخار میں لوٹ ہو رہا تھا کہ اتنے میں حضور اکرمؐ مسجد میں تشریف لائے آپؐ نے ارشاد فرمایا (قبیلہ) دوس کے نوجوان شخص کو کسی شخص نے دیکھا ہے آپؐ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (قبیلہ دوس کے نوجوان یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) یہاں مسجد کے کونہ میں بخار میں لوٹ رہا ہے آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور (محبت و شفقت سے) اپنا دست مبارک مجھ پر پھیرا اور پیار سے گفتگو فرمائی میں اٹھا آپؐ چل پڑے۔ یہاں تک کہ آپؐ اس جگہ پر پہنچے کہ جہاں پر آپ نماز پڑھا کرتے تھے اور آپؐ نے لوگوں کی جانب چہرۂ انور فرمایا اور آپؐ کے ہمراہ مردوں کی دو صفیں تھیں اور ایک صف خواتین کی تھی یا خواتین کی دو صفیں تھیں اور ایک صف مردوں کی تھی آپ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے شیطان نماز میں بھلا دے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اکرمؐ نے نماز ادا فرمائی اور آپ کو کسی جگہ بھول نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا تمام حضرات اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا بعد حمد و صلوٰۃ' تم لوگوں کو معلوم ہو آپ

ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ هَلْ مِنكُمُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَاسْتَتَرَ بِسِتْرِ اللَّهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا فَعَلْتُ كَذَا قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ هَلْ مِنكُنَّ مَنْ تُحَدِّثُ فَسَكَتْنَ فَجَثَتْ فَتَاةٌ قَالَ مُؤَمَّلٌ فِي حَدِيثِهِ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلَى إِحْدَى رُكْبَتَيْهَا وَتَطَاوَلَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَاهَا وَيَسْمَعَ كَلَامَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَتَحَدَّثْنَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ شَيْطَانَةٍ لَقِيَتْ شَيْطَانًا فِي السِّكَّةِ فَقَضَى مِنْهَا حَاجَتَهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَلَا وَإِنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَوْنُهُ أَلَا إِنَّ طِيبَ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ رِيحُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمِنْ هَا هُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُؤَمَّلٍ وَمُوسَى أَلَا لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ وَذَكَرَ ثَالِثَةً فَأُنْسِيتُهَا وَهُوَ فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ وَلَكِنِّي لَمْ أُتْقِنْهُ كَمَا أُحِبُّ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ۔

مردوں کی جانب مخاطب ہوئے کہ کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جو اپنی بیوی کے پاس پہنچ کر دروازہ بند کر لیتا ہے اور وہاں پردہ ڈال لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پردہ میں چھپ جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر اسکے بعد وہ شخص لوگوں سے کہتا ہے کہ میں نے (بیوی سے) اس طرح اس طرح کیا۔ لوگ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر آپ خواتین کی جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسی خاتون ہے جو دوسری خاتون سے ایسی ایسی باتیں نقل کرتی ہو (یعنی شوہر کے جماع کرنے کی کیفیت بیان کرتی ہو) یہ سن کر خواتین خاموش رہیں۔ اتنے میں ایک خاتون نے گھٹنے زمین پر رکھ کر خود کو اونچا کیا تا کہ آپ اس کو دیکھ لیں اور اس کی بات سن لیں۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد بھی اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں اور خواتین بھی اس بات کا تذکرہ کرتی ہیں (یعنی مرد بھی ایسے ہیں کہ جو بیوی سے جماع کی کیفیت کو دوسروں سے بیان کرتے ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگ واقف ہو کہ اس بات کی کیا مثال ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شیطان دوسرے شیطان سے راستہ میں ملاقات کرے اور وہ اپنی خواہش نفسانی پوری کرے اور لوگ اسکو دیکھ رہے ہیں۔ باخبر ہو جاؤ کہ مردوں کی خوشبو یہ ہے کہ اسکی خوشبو معلوم ہو اور اس کا رنگ معلوم نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اسکی خوشبو معلوم نہ ہو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مجھ کو مؤمل اور موسیٰ کے یہ الفاظ محفوظ ہیں کہ آپ نے فرمایا آگاہ رہو کہ کوئی مرد دوسرے مرد کے ہمراہ ایک بستر پر نہ سوئے نہ ہی ایک عورت دوسری کے ساتھ ایک بستر پر لیٹے مگر اپنے لڑکے یا والد کے ہمراہ اور میں تیسری کا تذکرہ بھول گیا وہ تذکرہ مسدد کی روایت میں ہے لیکن میری رائے میں غیر متقین ہے موسیٰ نے کہا حماد الجریری ابونضرۃ طفاوی۔

شوہر بیوی کے لئے خاص ہدایات:

شوہر کو اپنی بیوی کی ہمبستری کی کیفیت کو دوسروں سے بیان کرنا حرام ہے اور یہی حکم عورت کے لئے ہے اور حدیث بالا میں خوشبو لگانے کا مفہوم یہ ہے کہ عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی طرف غیر محرم مرد متوجہ ہوں گے اور اس کا یہ عمل حرام کاری تک کا ذریعہ بن سکتا ہے البتہ عورت کے لئے گھر میں خوشبو وغیرہ لگانا درست ہے۔

اول کتاب الطلاق

بَاب تَفْرِيعِ اَبْوَابِ الطَّلَاقِ

باب: احکام طلاق

بَاب فِيمَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا

باب: جو شخص کسی عورت کو شوہر سے برگشتہ کر دے

۴۰۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ۔

۴۰۸: حسن بن علی' زید بن حباب' عمار بن رزیق' عبداللہ بن عیسیٰ' عکرمہ' یحییٰ بن یعمر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی عورت کو برگشتہ کر دے یعنی اس کے قلب میں شوہر کی طرف سے بُرائی پیدا کر دے یا غلام کو اس کے آقا کی طرف سے برگشتہ کر دے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

خُلاصۃ الباب: طلاق کے لغوی معنی چھوڑنے کے ہیں۔ اصطلاح میں رشتہ نکاح ختم کرنے کو کہتے ہیں۔ جب کسی مسلمان کا کسی مسلمان عورت سے نکاح ہو جائے تو اس کے بعد زندگی بھر ایک دوسرے کو چاہنے اور نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے بعض فریقین میں سے کسی کو طبعی طور پر کسی ایک کو دوسرے کی جانب سے کچھ ناگواری ہو جائے تو نفس کو سمجھا بجھا کر درگزر کر دینا اور ایک دوسرے کو منا لینا ضروری ہے۔ البتہ بعض مرتبہ ایسی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں کی نباہ کے راستے ختم ہو جاتے ہیں امام ابوداوٗدؒ نے سب سے پہلے جو باب قائم کیا ہے وہ یہ ہے کہ خاوند کے خلاف اسکی بیوی کو گمراہ کرنا یہ فعل انتہائی نازیبا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ عورت کو بہکانا کہ تمہارے شوہر میں یہ عیب ہیں یا اس کو بہکانا کہ تم اس سے زیادہ مال کا مطالبہ کرو یہ فعل شنیع فرقت کا سبب بن سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عورت کا اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے نیز سوکن کی طلاق کا مطالبہ کرنا ظلم میں شمار ہوتا ہے لہٰذا ایک اپنی مسلمان بہن کی حق تلفی کی ہے۔ ملتا تو وہی ہے جو انسان کے مقدر میں لکھا ہوتا ہے تمام مباح اور حلال اشیاء میں ناپسندیدہ شئی طلاق ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَسْأَلُ زَوْجَهَا طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ

باب: کوئی خاتون اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۴۰۹ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

۴۰۹: قعنبی' مالک' ابی الزناد' الاعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خاتون اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق نہ چاہے تاکہ اس کا حصہ بھی لے لے بلکہ نکاح کر لے جو اس کی قسمت میں ہے اس کو مل جائے گا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّلَاقِ

۴۱۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

باب: طلاق کی مذمت

۴۱۰: احمد بن یونس' معرف' حضرت محارب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز اشیاء میں طلاق سے بڑھ کر زیادہ کوئی مبغوض چیز نہیں۔

بلاوجہ شرعی طلاق دینا:

وجہ شرعی کی بنا پر طلاق دینا تو درست ہے اور بلاوجہ شرعی طلاق بہر حال اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسندیدہ ہے اس سے بچنے کا حکم ہے۔

۴۱۱ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ۔

۴۱۱ : کثیر بن عبید' محمد بن خالد' معرف بن واصل' محارب بن دثار' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز اشیاء میں سب سے مبغوض چیز طلاق ہے۔

بَابٌ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

۴۱۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

باب: مسنون طریقہ پر طلاق دینے کا بیان

۴۱۲: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عہد نبوی میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی اور وہ حالت حیض میں تھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو حکم کرو کہ پھر اس کے ساتھ رجعت کرے اور اس کو اپنے پاس رکھ لے جب تک کہ وہ حیض سے پاک ہو۔ پھر اس کو حیض آئے پھر پاک ہو۔ پھر اگر چاہے تو اس کو اپنے پاس رکھ لے آباد کر لے اور اگر چاہے تو اس کو چھونے سے قبل طلاق دے دے تو وہ یہی عدت ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے وہ یہ عدت پوری کریں۔

خلاصۃ الباب: کہ حالت حیض میں طلاق دینا مکروہ ہے مسنون طریقہ طلاق کا یہ ہے کہ جس طہر میں ہمبستری نہ کی ہو اس میں ایک طلاق دے پھر اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ ایک مدت گذر جائے۔ دوسرا مسنون طریقہ یہ کہ طہر پاکی کے (خون) میں ایک طلاق دے شرط یہ ہے کہ شوہر نے ان دنوں میں بیوی کے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو۔

۴۱۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ

۴۱۳: قتیبہ بن سعید' لیث' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دی (پھر) گزشتہ

حَائِضٌ تَطْلِيقَةً بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ۔

حدیث کی طرح (روایت بیان کی)۔

۴۱۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِذَا طَهُرَتْ أَوْ وَهِيَ حَامِلٌ۔

۴۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' محمد بن عبدالرحمٰن' آل طلحہ کے مولیٰ' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض آنے کی حالت میں طلاق دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ رجعت کر لیں جب پاک ہو جائے یا حاملہ ہو جائے تو پھر طلاق دے دے۔

عدتِ طلاق:

جو عورت حمل سے ہو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے سے پوری ہو جائے گی چاہے طلاق دینے سے اگلے ہی دن بچہ پیدا ہو جائے اور جو عورت حاملہ نہ ہو اس کی عدت تین حیض سے پوری ہو جائے گی اور جو عورت اٰئسہ ہو تو اس کی عدت تین مہینہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ۔

۴۱۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ۔

۴۱۵: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو بحالت حیض طلاق دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ کو اس بات پر غصہ آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں پھر ان کو اپنے پاس رکھ لیں یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر اس کو دوسرا حیض آئے پھر وہ پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو ہمبستری سے قبل اس کو طلاق دے دیں یہی عدتِ طلاق ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

۴۱۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ فَقَالَ وَاحِدَةً۔

۴۱۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' ایوب' ابن سیرین' حضرت یونس بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے اپنی بیوی کو کتنی طلاقیں دیں؟ انہوں نے کہا کہ ایک طلاق دی۔

۴۱۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

۴۱۷: قعنبی' یزید بن ابراہیم' محمد بن سیرین' حضرت یونس بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ

عُمَرَ قَالَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِهَا قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حائضہ تھی (تو کیا حکم ہے)؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تم ابن عمرؓ کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حالت حیض میں تھی تو عمرؓ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجعت کرلیں پھر اس کو عدت کے آغاز میں طلاق دے (یعنی حیض سے پاک ہوتے ہی) میں نے کہا کہ پہلی طلاق جو انہوں نے حیض میں دی تھی وہ شمار ہوگی؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں۔ اگر وہ شخص بیوی کو نہ لوٹاتا اور بیوقوفی کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتی۔

۴۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَسُ بْنُ سِيرِينَ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ مَعْنَاهُمْ كُلُّهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَكَذَلِكَ

۴۱۸: احمد بن صالح‘ عبدالرزاق‘ ابن جریج‘ حضرت ابوزبیر نے عبد الرحمٰن سے سنا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور ابوزبیر سن رہے تھے کہ تم لوگ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنی بیوی کو حیض آنے کی حالت میں طلاق دے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عہد نبوی میں اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو میری طرف لوٹا دیا یعنی رجعت کرا دی اور اس کی طلاق کا کچھ اعتبار نہیں کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے دو یا آباد کرلو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونس بن زبیر‘ انس بن سیرین‘ سعید بن جبیر‘ زید بن اسلم‘ ابوزبیر‘ منصور وغیرہ نے نقل کیا اور تمام روایات میں یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پاک ہونے تک رجعت کا حکم فرمایا۔ پھر پاک ہونے کے بعد اختیار ہے چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے۔ احمد بن عبدالرحمٰن نے اسی طرح سالم‘ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور زہری کی روایت سالم‘ نافع‘ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح پر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَمَّا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ نَافِعٍ وَالزُّهْرِيِّ وَالْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَلٰى خِلَافِ مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ۔

رجعت کا حکم فرمایا یہاں تک کہ پاک ہو پھر حیض آئے پھر حیض سے پاک ہو پھر چاہے تو طلاق دے یا اپنے پاس رکھے اور عطاء خراسانی سے روایت ہے انہوں نے حسن سے روایت کی انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع اور زہری کی روایت جیسی روایت بیان کی اور تمام روایات ابوزبیر سے نقل کردہ روایت لَمْ يَرَ مَاشَيْئًا کے برخلاف ہیں۔

حیض یا طہر کی حالت میں طلاق:

مذکورہ حدیث میں بحالت حیض اور بحالت طہر طلاق دینے اور طلاق دینے کے بعد رجعت کرنے کو بیان فرمایا ہے اس حدیث کی مفصل تشریح بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف ج ۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِيْ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدِ التَّطْلِيْقَاتِ الثَّلٰثِ

باب: طلاقِ ثلاثہ کے بعد رجعت کرنے کے حکم کے منسوخ ہونے کا بیان

۴۱۹ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَلَا عَلٰى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَعَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ۔

۴۱۹: بشر بن ہلال' جعفر بن سلیمان' یزید الرشک' مطرف بن عبد اللہ' عمران بن حصین سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس عورت سے جماع کرے اور نہ اس نے طلاق دینے کے وقت کسی کو گواہ بنایا ہو اور نہ رجعت کرتے وقت۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے طلاق بھی سنت کے خلاف دی اور رجعت بھی خلاف سنت طریقہ پر کی۔ تم طلاق دیتے وقت اور رجعت کرتے وقت گواہ بنالو اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

خلاصۃ الباب: طلاق اور رجعت (رجوع) کے وقت گواہ بنالینا مستحب ہے اس باب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تین طلاق کے بعد رجوع نہیں ہوسکتا اگرچہ فی ذاتہٖ یہ فعل بہت ناپسند ہے تین طلاق کے بعد رجوع نہ ہونے پر صحابہ کرام اور ائمہ کرام میں اتفاق ہے جمہور کے دلائل۔ سنن نسائی میں شعبی کی روایت ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فاطمہؓ بنت قیسؓ کو ان کے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں تو حضور ﷺ نے ان طلاقوں کو نافذ فرمایا (۲) بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی پھر اس نے دوسرا نکاح کیا تو پھر اس نے اس عورت کو بھی طلاق دے دی آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک دوسرا شوہر اس کا مزہ نہ چکھ لے اس وقت تک پہلے مرد کے لیے حلال نہیں۔

معجم طبرانی میں حضرت عبادہ بن الصامتؓ کی روایت آئی ہے فرماتے ہیں کہ میرے بعض بزرگوں میں سے کسی نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دیں تو اس کے بعد لڑکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہمارے باپ نے ہماری ماں کو ہزار طلاقیں دے دیں ہیں اس کی کوئی صورت حلال ہونے کی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا (اگر ڈرتا) تو حق تعالیٰ شانہٗ اسکے لیے کوئی صورت پیدا فرما دیتے اس کی بیوی تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی ہے اور نو سو ستانوے اس کی گردن پر گناہ ہیں اور بھی متعدد احادیث میں وارد ہے کہ تین طلاقیں خواہ ایک مجلس میں یا ایک لفظ کے ساتھ دی جائیں تو عورت بائنہ ہو جاتی ہے اور بغیر حلالہ شرعی کے پہلے شوہر کے لیے نکاح درست نہیں ہوتا نیز مؤطا امام مالک میں معاویہ بن ابی عیاشؓ انصاری کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیرؓ اور عاصم بن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ان کے پاس محمد بن ایاس بن بکر آئے اور کہا کہ ایک اعرابی نے اپنی غیر مدخول بہا بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اس مسئلہ میں آپ دونوں کی کیا رائے ہے اس پر عبداللہ بن زبیرؓ نے جواب دیا یہ ایسا معاملہ ہے جس کے بارہ میں ہمارے پاس کوئی قول نہیں تو عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس جا میں ان دونوں کو حضرت عائشہؓ کے پاس چھوڑ کے آیا ہوں ان دونوں سے سوال کر کے پھر ہمارے پاس آنا۔ چنانچہ سائل نے جا کر ان دونوں حضرات سے دریافت کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ آپ فتویٰ دیجیے کہ ایک پیچیدہ مسئلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ عورت کو ایک طلاق ہے بائنہ کر دیتی ہے اور تین حرام کر دیتی ہیں یہاں تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح کر لے۔ ان دلائل کے علاوہ صحابہ کرامؓ کا اجماع تعامل مسلک جمہور کی صحت پر دال ہے۔ تو جمہور کا مذہب اور ان کے دلائل ہیں اس مسئلہ میں دو مذہب اور بھی ہیں ایک مذہب یہ ہے کہ اس طرح ایک بھی طلاق واقع نہ ہوگی یہ مسلک شیعوں کا ہے ایک تیسرا مسلک بھی ہے کہ اس طرح ایک طلاق واقع ہوگی یہ بعض اہل ظاہر اور ہمارے زمانے کے بعض لوگوں کا ہے۔ تفصیل کے لیے حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے جو اس موضوع پر بہترین راہ نما ہیں باب حدیث اختیاری کے ذریعے تفویض طلاق بھی مجلس پر منحصر رہتی ہے البتہ اس کے حکم میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عورت اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر شوہر کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ حضرت فاروق اعظم اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بھی یہی مسلک ہے امام شافعی کے نزدیک عورت کے اپنے آپ کو اختیار کرنے کی صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور شوہر کو اختیار کرے تو بھی ایک طلاق رجعی واقع ہوگی حدیث باب امام احمد کے خلاف ہے۔

۴۲۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْآيَةَ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ

۴۲۰: احمد بن محمد المروزی، علی بن حسین بن واقد، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ''اور مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین قروء (حیض یا طہر) تک روک رکھیں اور اس کیلئے یہ درست نہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ تعالیٰ نے انکے رحم میں پیدا کی ہے۔'' شانِ نزول یہ ہے کہ (زمانہ جاہلیت میں) جب کوئی شخص اپنی بیوی کو

كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذَلِكَ وَقَالَ (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ)۔

طلاق دیتا تھا تو اس کو بیوی کو نکاح میں واپس لانے کا اختیار حاصل رہتا تھا اگرچہ وہ شخص تین طلاق دے چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا گیا طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد بیوی کو رکھنا ہے یا اس کو چھوڑ دینا ہے۔

بَاب فِي سُنَّةِ طَلَاقِ الْعَبْدِ

باب: غلام کی طلاق

۴۲۱ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا قَالَ نَعَمْ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۴۲۱: زہیر بن حرب' یحییٰ بن سعید' علی بن المبارک' یحییٰ بن ابی کثیر' عمر بن معتب' ابوالحسن جو کہ (قبیلہ بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک غلام شخص تھا اور اس کے نکاح میں ایک باندی تھی۔ غلام نے اس باندی کو دو طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد وہ دونوں آزاد ہو گئے۔ کیا وہ غلام اس باندی سے پھر نکاح کر سکتا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جی ہاں! حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

آزاد ہونے کے بعد غلام طلاق مغلظہ دے:

جب کوئی غلام آزاد ہو جاتا ہے تو وہ تین طلاق دینے کا مالک ہو جاتا ہے اس لئے غلام کا تین طلاق دینا درست ہے اور غلام کی طلاق کی مفصل بحث ہدایہ باب طلاق العبد میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ بِلَا إِخْبَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۴۲۲: محمد بن مثنیٰ' عثمان بن عمر' حضرت علی بن مبارک بغیر لفظ حدثنا کے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تمہاری ایک طلاق کافی ہے جس کے سلسلہ میں حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا۔

۴۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُظَاهِرٌ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ حَدِيثٌ مَجْهُولٌ۔

۴۲۳: محمد بن مسعود' ابوعاصم' ابن جریج' مظاہر' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ ابو عاصم نے کہا کہ مظاہر نے قاسم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے جس میں یہ الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں کہ اس کی عدت دو حیض ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث مجہول ہے۔

باندی کی عدت:

احناف نے مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ زَادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَلَا وَفَاءَ نَذْرٍ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ۔

۴۲۴: مسلم بن ابراہیم ہشام (دوسری سند) ابن الصباح' عبدالعزیز بن عبدالصمد' مطر الوراق' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طلاق اسی کو ہو سکتی ہے جس کے تم مالک ہو اور آزاد بھی اسی کو کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو اور خرید و فروخت بھی اسی چیز کی کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو۔ ابن الصباح نے فرمایا اور نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے جب قدرت میں نہ ہو۔

غیر مملوکہ چیز میں تصرفات:

مذکورہ حدیث میں فرمایا گیا کہ طلاق کا معاملہ ہو یا غلام آزاد کرنے کا یا نذر کا یا کسی چیز کی فروختگی کا معاملہ ہو جب تک انسان کسی چیز کا مالک نہ ہو اس کا تصرف جائز نہیں یہی وجہ ہے کہ غیر شخص کی منکوحہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی' اسی طرح بغیر مالک ہوئے غلام یا باندی آزاد کرنے کی کوئی حقیقت نہیں۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ۔

۴۲۵: محمد بن العلاء' ابواسامہ' ولید بن کثیر' عبدالرحمٰن بن الحارث' عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جو شخص گناہ کے کام پر قسم کھائے تو اس شخص کی قسم نہیں ہوگی اور جو شخص رشتہ منقطع کرنے کی قسم کھائے تو اس کی بھی قسم نہیں ہوگی۔

۴۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي هَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَلَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ۔

۴۲۶: ابن السرح' ابن وہب' یحییٰ بن عبداللہ بن سالم' عبدالرحمٰن ابن الحرث' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور وہ حدیث مروی ہے کہ جو اُوپر بیان کی گئی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نذر درست نہیں مگر اس کام کی جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے (یعنی گناہ کے کام کی نذر ماننا جائز نہیں)۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى غَلَطٍ

باب: غصہ کی حالت کی طلاق کا بیان

۴۲۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الْحِمْصِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَبَعَثَنِي إِلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغِلَاقُ أَظُنُّهُ فِي الْغَضَبِ۔

۴۲۷: عبیداللہ بن سعد زہری' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد ابن اسحٰق' ثور بن یزید' حضرت محمد بن عبید بن ابی صالح جو کہ ایلیا کے باشندے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں عدی بن عدی کندی کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ ہم مکّہ معظّمہ پہنچے۔ انہوں نے مجھ کو حضرت صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیج دیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت سی حدیثیں یاد کر رکھی تھیں' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ طلاق اور غلام باندی کا آزاد کرنا جبراً (درست) نہیں امام ابوداؤد نے فرمایا الغلاق سے مراد حالت غصہ ہے۔

زبردستی دی گئی طلاق کا حکم:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے جبراً طلاق دے دی تو ایسے شخص کی زبانی طلاق بھی واقع ہو جائے گی فتاویٰ شامی میں ہے ویقع طلاق المکرہ البتہ اگر زبردستی طلاق نامہ وغیرہ پر انگوٹھا لگوا لینے یا دستخط کرا لینے سے حنفیہ کے نزدیک بھی کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی تفصیل کے لئے بذل المجہود ص ۲۶۶ جلد ۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ

باب: ہنسی مذاق میں طلاق دینے کا بیان

۴۲۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

۴۲۸: قعنبی' عبدالعزیز بن محمد' عبدالرحمٰن بن حبیب' عطاء بن ابی رباح' ابن ماہک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین اشیاء ایسی ہیں اگر ان کو جان بوجھ کر یا ہنسی مذاق میں کرے (تو بھی) وہ درست ہو جائیں گی: (۱) نکاح' (۲) طلاق' (۳) رجعت۔

بَابٌ بَقِيَّةِ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

باب: طلاقِ ثلاثہ کے بعد رجعت کا حکم منسوخ ہونے کا بیان

۴۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ

۴۲۹: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' حضرت ابورافع کے بعض صاحبزادے' عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد یزید نے جو کہ رُکانہ اور ان کے بھائیوں کے والد تھے انہوں نے (اپنی زوجہ) اُمّ

عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا يُغْنِي عَنِّي إِلَّا كَمَا تُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةُ لِشَعْرَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ رَأْسِهَا فَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَتَرَوْنَ فُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ يَزِيدَ طَلِّقْهَا فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ قَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا وَتَلَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَصَحُّ لِأَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ إِنَّ رُكَانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَاحِدَةً۔

رُکانہ کو طلاق دے دی اور ایک خاتون جو کہ قبیلہ مزینہ میں سے تھیں ان سے نکاح کر لیا۔ وہ خاتون حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابورکانہ رضی اللہ عنہ میرے مطلب کے آدمی نہیں مگر بال کے برابر اور انہوں نے اپنے سر کا ایک بال پکڑا۔ حضور اکرم ﷺ یہ بات سن کر ناراض ہو گئے اور آپ ﷺ نے رُکانہ اور ان کے بھائیوں کو طلب فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں سے ارشاد فرمایا کیا تم فلاں لڑکے کو دیکھتے ہو کہ وہ ابورکانہ سے کس قدر مشابہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اس عورت کو طلاق دے دو۔ پھر انہوں نے طلاق دے دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اور اُمّ رُکانہ اور اس کے بھائیوں سے رجعت کر لو۔ حضرت ابورکانہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس عورت کو تین طلاق دی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس بات سے واقف ہوں تم اس عورت سے رجعت کر لو اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو نافع بن عجیر، عبد اللہ بن علی بن یزید بن رُکانہ نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر حضور اکرم ﷺ نے ان کو وہ عورت واپس دلوا دی اور یہ بات زیادہ صحیح ہے چونکہ حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ کے اہلِ خانہ اس واقعہ سے بخوبی واقف ہوں گے کہ حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں اور حضور اکرم ﷺ نے اس کو ایک طلاق شمار فرمایا۔

ایک مجلس کی تین طلاق:

تین طلاقیں دینے کے بعد حلالہ کے بغیر شوہر و بیوی کی طرح رہنا حرام ہے خواہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں یا علیحدہ علیحدہ مجلس میں دی ہوں، ائمہ اربعہ جمہور کا اسی پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے احادیث و کتب فقہ سے یہی ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ حدیث شریف میں بھی رفاعہ کی بیوی کا واقعہ مذکور ہے کہ دورِ نبوی میں انہوں نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دی پھر عدت گزار کر حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا وہ چاہتی تھیں کہ بغیر حلالہ کے شوہر اوّل کے نکاح میں چلی جائیں لیکن آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک حلالہ نہ ہو جائے شوہر اوّل کے پاس جانا جائز نہیں (بخاری شریف، ص ۷۹۱، ج ۲)

مندرجہ بالا حدیث میں جو تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق کے واقع ہونے کا تذکرہ ہے اس کا محدثین نے یہ جواب دیا ہے کہ دورِ نبوی میں جو شخص تین طلاق دیتا تھا اور قسم کھا کر کہتا تھا کہ میں نے پہلا لفظ طلاق دینے کی نیت سے کہا ہے اور دوسرا اور تیسرا لفظ طلاق دینے کی نیت نہیں تھی بلکہ تاکید کی نیت تھی تو قضاء ایک طلاق کا حکم ہوتا تھا یہ مطلب نہیں کہ تین طلاق واقع ہی نہیں ہوتی تھی شروحِ حدیث میں اس موضوع پر تفصیلی مباحث ہیں اُردو میں محمد والا ثات نامی کتاب میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہیں۔

۴۳۰ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَلَمْ أَجِدْ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ قَالُوا فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهُ أَجَازَهَا قَالَ وَبَانَتْ مِنْكَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۳۰: حمید بن مسعدہ' اسماعیل' ایوب' عبداللہ بن کثیر' حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے (ایک ہی مرتبہ میں) اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن عباسؓ خاموش رہے (آپ کی خاموشی سے) میں یہ سمجھا کہ عبداللہ بن عباسؓ اس مرد کو وہ عورت واپس دلا دیں گے یعنی رجعت کرالیں گے پھر انہوں نے کہا کہ تم لوگوں میں سے ایک شخص اٹھتا ہے اور حماقت پر سوار ہو جاتا ہے پھر پکارتا ہے اے ابن عباس (یعنی اس مشکل سے نجات کی تدبیر بتاؤ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص خوف الٰہی کرے گا تو اس کو (مشکل سے) نکلنے کی جگہ مل جائے گی اور تم اللہ سے نہیں ڈرے (یعنی تم نے خوفِ الٰہی کو پیشِ نظر نہیں رکھا اور ایک سانس میں تین طلاق دے دیں) اب میں تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تمہاری بیوی تم سے علیحدہ ہوگئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اے لوگو جب تم عورتوں کو طلاق دو تو شروع عدت میں طلاق دو۔ حمید شعبہ' ایوب' ابن جریج نے ابن عباسؓ سے اسی طرح پر نقل کیا ہے اور حماد بن زید نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک ہی سانس میں یہ کہے کہ تجھ پر تین طلاق ہے تو اس کی بیوی پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی امام ابوداؤد نے فرمایا حمید الاعرج وغیرہ نے مجاہد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نقل کیا اور ایوب' ابن جریج' عکرمہ بن خالد' سعید بن جبیر اور ابن عباسؓ سے نقل کیا اور ابن جریج' عبدالحمید بن رافع' عطاء' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اعمش' مالک بن الحارث' ابن عباس' ابن جریج' عمرو بن دینار' ابن عباسؓ سے تمام حضرات نے روایت کیا کہ ایک سانس میں تین طلاق دینے سے تینوں

كَثِيرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ هَذَا قَوْلُهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَجَعَلَهُ قَوْلَ عِكْرِمَةَ وَصَارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا۔

طلاقیں واقع ہوں گی اور فرمایا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جیسا کہ اسماعیل' ایوب' عبداللہ بن کثیر نے بیان کیا امام ابوداؤد نے فرمایا حماد بن زید' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں اس طریقے پر ہے کہ ایک سانس میں تین طلاق دینے سے ایک طلاق پڑے گی اور اسماعیل بن ابراہیم' ایوب سے روایت ہے کہ عکرمہ کا قول ہے اس میں ابن عباسؓ کا تذکرہ نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کا قول اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا فَكُلُّهُمْ قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُ شَهِدَ هَذِهِ الْقِصَّةَ حِينَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ ثُمَّ سَاقَ هَذَا الْخَبَرَ۔

۴۳۱: احمد بن صالح' محمد بن یحیٰی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' حضرت محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تمام حضرات نے کہا کہ پھر وہ عورت اس شخص کیلئے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کو مالکؒ نے معاویہ بن ابی عیاش سے روایت کیا اور وہ اس واقعہ میں موجود تھے جس وقت کہ محمد عیاض' ابن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے آئے۔ انہوں نے فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ۔ میں ان کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

۴۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ

۴۳۲: محمد بن عبدالملک بن مروان' ابونعمان' حماد بن زید' ایوب' متعدد راویان حدیث حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک شخص جس کا نام ابو صہباء تھا وہ مسائل بہت دریافت کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ اس شخص نے دریافت کیا تم واقف ہو کہ جب کوئی شخص بیوی سے دخول سے پہلے بیوی کو تین طلاق دے دیتا تو عہد نبوی میں وہ ایک طلاق شمار کی جاتی تھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ

دور میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع دور میں بھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جی ہاں' جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کو ہمبستری کرنے سے قبل تین طلاقیں دے دیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جاتی تھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور تک۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ زیادہ تر تین طلاقیں دینے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان تینوں کو ان پر نافذ کر دوں گا۔

مجلس واحد کی طلاقِ ثلاثہ:

ایک مجلس کی تین طلاق دینے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہیں یہ ایک تفصیلی مسئلہ ہے اس کی تفصیل کے لئے علامہ صفدر حسین صاحب کا رسالہ "عمدة الاثاث فی طلقات الثلاث" ملاحظہ فرمائیں اس موضوع پر نہایت تحقیقی رسالہ ہے جس میں مسلک حنفیہ کے ترجیحی دلائل وضاحت سے پیش کیے گئے ہیں۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

۴۳۳: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن طاؤس' حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ابوصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں تین سال تک تین طلاق' ایک طلاق شمار کی جاتی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

بَاب فِيمَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ وَالنِّيَّاتُ

باب: نیت پر احکام مرتب ہونے اور طلاق کنائی کا بیان

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

۴۳۴: محمد بن کثیر' سفیان' یحییٰ بن سعید' محمد بن ابراہیم تیمی' علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہے کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک شخص کے لئے وہی ملے گا کہ جو اس نے نیت کی تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے ہو چکی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کیلئے ہوئی یا کسی عورت کے (حصول) کیلئے ہوئی کہ اس عورت سے نکاح

وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

کرے تو اس کی ہجرت اس شے کیلئے ہوگی کہ جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

نیت کیا ہے؟

نیت' ارادہ اور دِل کے قصد کا نام ہے اور نیت کے لئے زبان سے کہنا ضروری نہیں بہرحال احکامِ شریعت کا مدار نیت پر ہے نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ عبادات میں بھی بغیر زبان سے کہے ہوئے محض دِل سے ارادہ کرنے اور دل میں قصد کر لینے سے اعمال درست اور ادا ہو جاتے ہیں غرض ہر عمل میں نیت رکن کا درجہ رکھتی ہے اس حدیث کے صحیح ہونے پر علماء کا اتفاق ہے اور بعض علماء نے اس حدیث کو حدیث متواتر بھی فرمایا ہے۔ اسی لیے محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی عادت ہے کہ اس کو حدیث کی کتابوں میں سب سے پہلے لاتے ہیں۔

۴۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَسَاقَ قِصَّتَهُ فِي تَبُوكَ قَالَ حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنْ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ۔

۴۳۵: احمد بن عمرو بن السرح' سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک' حضرت عبداللہ بن کعب سے جو حضرت کعب (اپنے والد) کو لے کر چلتے تھے جب وہ نابینا ہو گئے تھے' سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا' انہوں نے غزوۂ تبوک کا واقعہ بیان فرمایا جبکہ پچاس دن میں سے چالیس روز گزر گئے اور حضور اکرم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک اور ہلال بن اُمیہ وغیرہ لوگ جو کہ غزوۂ تبوک میں ساتھ نہیں گئے ان کو آپ ﷺ نے یہ سزا دی تھی کہ ان سے لوگ گفتگو نہ کریں تو حضور اکرم ﷺ کا قاصد آیا اور اس نے بیان کیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ آپ لوگوں کو بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اس کو طلاق دے دوں؟ یا جو حکم ہو میں اس کو بجا لاؤں۔ انہوں نے کہا نہیں (بلکہ) اس عورت سے ہمبستری نہ کرو اور اس سے علیحدہ رہو۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں جا کر رہو۔ جب تک اللہ اس معاملہ کا فیصلہ فرمائیں۔

بَاب فِي الْخِيَارِ

باب: عورت کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

۴۳۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ شَيْئًا۔

۴۳۶: مسدد' ابوعوانہ' الاعمش' ابی الضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت رسول اکرم ﷺ نے اختیار عطا فرمایا تو ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کیا پھر آپ ﷺ نے اس کو کچھ شمار نہ فرمایا (یعنی طلاق نہیں خیال فرمایا)

بَابٌ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۴۳۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ لَا إِلَّا شَيْئًا حَدَّثَنَاهُ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كَثِيرٌ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُ بِهَذَا قَطُّ فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ نَسِيَ۔

باب: بیوی کو یہ کہنا کہ تیرا معاملہ تیرے سپرد ہے

۴۳۷: حسن بن علی' سلیمان بن حرب' حضرت حماد بن زید نے ایوب سے پوچھا کہ کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں کہ جس نے أَمْرُكِ بِيَدِكِ میں حسن کا قول نقل کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ لیکن کثیر سے قتادہ نے روایت کی انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے' ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے ان سے میں نے دریافت کیا انہوں نے فرمایا میں نے کبھی یہ حدیث بیان نہیں کی۔ یہ بات سن کر میں نے قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کہ مجھ سے کثیر نے یہ حدیث بیان کی تھی لیکن وہ بھول گئے۔

طلاق کا حق عورت کو دے دینا:

اگر شوہر نے اپنے اُوپر طلاق واقع کرنے کا اختیار دے دیا تو یہ درست ہے اور جتنی طلاقیں واقع کرنے کا اختیار دیا ہے عورت اپنے اُوپر اسی قدر طلاقیں واقع کر لے۔ اصطلاحِ فقہ میں اس کا نام تفویض طلاق ہے مذکورہ حدیث میں اسی مفہوم کو بیان فرمایا گیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی باب تفویض الطلاق ملاحظہ فرمائیں۔

۴۳۸ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ ثَلَاثٌ۔

۴۳۸: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حسن نے بیان کیا کہ ''تیرا معاملہ تیرے سپرد ہے'' کے کہنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔

بَابٌ فِي الْبَتَّةِ

۴۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً

باب: طلاقِ بتہ یعنی ثلاثہ کا بیان

۴۳۹: ابن السرح' ابراہیم بن خالد الکلبی دوسرے راویوں کے ساتھ' محمد بن ادریس الشافعی ان کے چچا محمد بن علی بن شافع' عبید اللہ بن علی بن السائب' نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانہ' حضرت رُکانہ بن عبد یزید کے صاحبزادے حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سہیمہ نامی اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی اور حضور اکرم ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور رُکانہ نے عرض کیا کہ پروردگار کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت کیا اللہ کی قسم کیا تم نے ایک ہی طلاق دینے کی نیت کی تھی۔ حضرت رُکانہ نے پھر عرض کیا واللہ میں نے صرف ایک ہی طلاق دینے کی نیت کی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے

فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَوَّلُهُ لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

ان کی بیوی ان کو واپس کرا دی اس کے بعد حضرت رُکانہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دوسری طلاق دی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تیسری طلاق دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت میں پہلا لفظ ابراہیم کا ہے اور اخیر میں ابن السرح کا لفظ ہے۔

۴۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۴۴۰: محمد بن یونس نسائی' عبداللہ بن زبیر' محمد بن ادریس ان کے چچا محمد بن علی' ابن السائب' نافع بن عجیر' رُکانہ بن عبد یزید سے اسی طریقہ پر مرفوعًا روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۴۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۴۴۱: سلیمان بن داؤد' جریر بن حازم' زبیر بن سعید' حضرت عبداللہ بن علی بن یزید بن رُکانہ سے روایت ہے کہ رُکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے دریافت کیا تم نے طلاق دینے کے وقت کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ایک طلاق دینے کا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ کی قسم واقعی تم نے (ایک طلاق دینے کی نیت کی تھی؟) انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم (میں نے ایک ہی طلاق دینے کی نیت کی تھی) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا پھر تو تمہاری بیوی پر ایک ہی طلاق واقع ہوئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت ابن جریج کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن جریج کی روایت میں ہے کہ حضرت رُکانہ نے تینوں طلاقیں دے دیں کیونکہ گھر کے افراد گھریلو معاملات سے زیادہ واقف ہوتے ہیں اور ابن جریج کی روایت منقول ہے بنو رافع کے بعض افراد سے اور عکرمہ اور ابن عباسؓ سے۔

طلاق البتہ:

شریعت کی اصطلاح میں طلاقِ بتہ اور طلاق البتہ ایسی طلاق کو کہا جاتا ہے کہ جس طلاق کے بعد شوہر و بیوی میں تعلق قائم نہ ہو سکے اور وہ تین طلاق ہیں۔

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ بِالطَّلَاقِ

باب: محض طلاق کے خیال سے طلاق واقع نہ ہوگی

۴۴۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۴۴۲: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' زرارہ بن اوفی' حضرت ابوہریرہ رضی

هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ وَبِمَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو وہ خیالات اور خطرات معاف کر دیئے ہیں جو قلب میں آتے ہیں جب تک زبان سے نہ کہے اور اس پر عمل نہ کرے۔

وسوسہ کیا ہے؟

کوئی خیال دِل میں آیا اور وہ گزر گیا اس پر مواخذہ نہیں البتہ اگر وسوسہ پر عمل کر لیا تو زبان سے وسوسہ کا اظہار کیا تو اس پر حکم مرتب ہوگا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتِي

باب: اگر کوئی شخص بیوی کو بہن کہہ کر پکارے؟

۴۴۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَخَالِدٌ الطَّحَّانُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُخْتُكَ هِيَ فَكَرِهَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ۔

۴۴۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ابوکامل' عبدالواحد' خالد الطحان' خالد' حضرت ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اے چھوٹی بہن! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا وہ تمہاری بہن ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناگوار سمجھا اور ایسے الفاظ کہنے کی ممانعت فرمائی۔

بیوی کو بہن کہنا:

بیوی کو بہن' بیٹی' ماں وغیرہ کہنا یعنی کسی محرم کے نام سے پکارنا گناہ ہے لیکن اس طرح کہنے سے بیوی بہن وغیرہ نہیں ہو جاتی البتہ اگر محرم کے رشتہ کو تشبیہ دے دی تو یہ بھی سخت گناہ ہوا اور اس سے شوہر و بیوی کے درمیان ظہار واقع ہو جائے گا۔

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَنَهَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۴۴: محمد بن ابراہیم' ابونعیم' عبدالسلام بن حرب' خالد الحذاء' حضرت ابوتمیمہ کے قوم میں سے ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص سے سنا جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بہن ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا اور امام ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت عبدالعزیز بن مختار' خالد ابی تمیمہ' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت ہے۔

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۴۴۵: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ہشام' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ ﷺ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثًا ثِنْتَانِ فِي ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأُتِيَ الْجَبَّارُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ هِيَ أَحْسَنُ النَّاسِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّهَا أُخْتِي فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهَا قَالَ إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي عَنْكِ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي وَإِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْخَبَرَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا لیکن تین مرتبہ اور دو مرتبہ تو اللہ کے لئے انہوں نے اِنِّي سَقِيمٌ فرمایا اور دوسرے موقع پر بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ ارشاد فرمایا اور ایک مرتبہ وہ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں تشریف لے جا رہے تھے (وہ بادشاہ لوگوں کی عورتیں چھین لیتا تھا) حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک مقام میں آئے وہ ظالم بادشاہ بھی آ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہاں پر ایک شخص پہنچا ہے کہ جن کی بیوی بہت خوبصورت ہے۔ چنانچہ اس ظالم بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طلب کرنے کے لئے اپنا آدمی بھیجا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بادشاہ سے جا کر کہہ دیا کہ وہ میری بہن ہے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ میری بہن ہے اور آج کے روز میرے اور تمہارے علاوہ دنیا میں کوئی مسلمان موجود نہیں ہے اس لئے تم میری دینی بہن ہو تم مجھے اس ظالم بادشاہ کے سامنے جھوٹا نہ قرار دینا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا شعیب بن ابی حمزہ' ابی الزناد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر مرفوعاً بیان کیا گیا ہے۔

بَاب فِي الظِّهَارِ

باب: ظہار کے احکام کا بیان

۴۴۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ ابْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ الْبَيَاضِيُّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنِ امْرَأَتِي شَيْئًا يُتَابَعُ بِي حَتَّى أُصْبِحَ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتَّى يَنْسَلِخَ شَهْرُ رَمَضَانَ

۴۴۶: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن العلاء' ابن ادریس' محمد بن اسحٰق' محمد بن عمرو بن عطاء' ابن العلاء' ابن علقمہ بن عیاش' سلیمان بن یسار' حضرت سلمہ بن صخر ابیاضی سے روایت ہے کہ میں خواتین سے اس قدر دلچسپی لیتا تھا کہ شاید ہی کوئی اس قدر دلچسپی لیتا ہو (یعنی کثرت سے ہمبستری کرتا تھا) جب ماہِ رمضان المبارک آیا تو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں (رمضان میں) بیوی سے جماع کر لوں جس کی بُرائی مجھ کو صبح تک نہ چھوڑے تو میں نے (بیوی سے) آخر رمضان تک ظہار کر لیا۔ ایک رات وہ عورت میری خدمت گزاری میں مشغول تھی کہ اچانک اس کا جسم کھل گیا اور مجھ سے رہا نہ گیا۔ سو میں نے اس سے صحبت کر لی۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس گیا اور ان لوگوں سے پورا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تم

فَبَيْنَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَقُلْتُ امْشُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لَا وَاللَّهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ يَا سَلَمَةُ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ وَأَنَا صَابِرٌ لِأَمْرِ اللَّهِ فَاحْكُمْ فِيَّ مَا أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ حَرِّرْ رَقَبَةً قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا وَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ وَهَلْ أَصَبْتُ الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَا لَنَا طَعَامٌ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَنِي أَوْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ زَادَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ بَيَاضَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ۔

لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں چلو انہوں نے کہا واللہ ہم نہیں جائیں گے تو میں اکیلا ہی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ ﷺ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے سلمہ! کیا تم نے واقعی یہ کام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے یہ کام کیا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بات دو مرتبہ پوچھی۔ پھر میں نے کہا کہ میں حکم الٰہی پر صابر ہوں اب میرے لئے جو حکم الٰہی ہو وہ صادر فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں اس کے علاوہ کسی گردن کا مالک نہیں ہوں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' اچھا اب تم دو مہینہ کے مسلسل روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا مجھ پر یہ پریشانی روزہ رکھنے ہی کی وجہ سے آئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کھجوروں کے ساٹھ صاع ساٹھ مساکین کو صدقہ کر دو میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے ہم دونوں شوہر و بیوی رات کو فاقہ سے رہے ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ موجود نہیں تھا کہ کھائیں۔ آپؐ نے فرمایا تم (قبیلہ) بنی زریق کے صدقہ دینے والے حضرات کے پاس جاؤ وہ تم کو کھجوریں دیں گے تم ان کھجوروں میں سے ساٹھ صاع ساٹھ مساکین غرباء وغیرہ کو دے دینا اور باقی کھجوریں تم اور تمہاری اہلیہ کھا لینا۔ چنانچہ میں اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا کہ تم لوگوں کے پاس میں نے تنگی اور برائی کے مشورہ کو پایا اور رسول اکرمؐ کے یہاں میں نے توسع اور نیک مشورہ پایا اور آپ ﷺ نے میرے لئے صدقہ کا حکم فرمایا۔ ابن العلاء نے یہ اضافہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا کہ بیاضہ قبیلہ بنی زریق ہی کی ایک شاخ ہے۔

ظہار کے مسائل:

ظہار کے سلسلہ میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ ظہار میں اپنی ماں وغیرہ سے یا اس کے کسی عضو سے تشبیہ دینا ضروری نہیں ہے بلکہ اپنی بہن' خالہ' بھانجی' وغیرہ کے کسی عضو سے بھی تشبیہ دینے میں ظہار ہو جاتا ہے اور ظہار کی دو قسمیں ہیں: ظہارِ موبد اور ظہارِ موقت۔ پہلی قسم کے ظہار میں عورت سے ہمبستری وغیرہ کرنے کی مدت مقرر نہیں ہوتی اور دوسری قسم کے ظہار یعنی ظہارِ موقت میں میعاد مقرر رہوتی ہے مذکورہ حدیث میں ظہار موقت کا تذکرہ ہے کیونکہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے قبل از وقت بیوی سے ہمبستری کر

لی تھی۔ وعند الحنفية هو تشبيه الزوجه او جزء منها شائعا اور جزء معبوبه عن الكل بما لا يحل النظر اليه من الحرمة على التابيد' الخ (بذل المجهود ص ۲۸۸' ج۳)

خلاصۃ الباب: اس باب میں ظہار کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ ظہار اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو یا اس کے جسم کے کسی ایسے عضو کو کہ اس کو بول کر پورا بدن مراد لیا جاتا ہو یا اس کے جسم کے کسی ایسے حصہ کو جو شائع ہو محرمات ابدیہ (یعنی ماں' بہن اور پھوپھی وغیرہ) کے جسم کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کی طرف نظر کرنا حلال نہ ہو جیسے اپنی بیوی سے یوں کہے کہ تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح حرام ہو یا تمہارے سر یا تمہارے بدن کا نصف حصہ میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مانند ہے یا میری ماں کی ران کے مانند ہے یا اس طرح کہنے سے اس بیوی سے جماع کرنا یا ایسا کوئی بھی فعل کرنا جو جماع کا سبب بنتا ہے جیسے مساس کرنا یا بوسہ لینا اس وقت تک کے لیے حرام ہو جاتا ہے جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کر دیا جائے اور اگر کسی شخص نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کر لیا تو اس پر پہلے کفارہ کے علاوہ کچھ اور واجب نہیں ہوگا ہاں اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور پھر جب تک کفارہ ادا نہ کرے دوبارہ جماع نہ کرے۔ کفارہ ظہار کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ ہر فقیر کو ایک صاع کھجور یا جو یا نصف صاع گندم دینا ہوگا ان حضرات کا استدلال حضرت سلمہ بن مخر کے طرق سے ابن العلاء الیاضی کی روایت سے ہے کہ اس میں تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: فاطعم وسقا من تمبين ستين مسكينا۔ کہ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اس طرح ہر مسکین کے حصہ میں ایک صاع آیا ہے اور جن روایات میں پندرہ صاع کے الفاظ آئے ہیں اس کی توجیہ یہ ہے کہ اصل حکم تو وسق کا تھا لیکن بعد میں جب انہوں نے "لا اجد" کہ میرے پاس نہیں ہیں کہہ کر اپنی عدم استطاعت ظاہر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ موجود تھا ان کو دے دیا گویا پندرہ صاع کا کافی ہو جانا ان کی خصوصیت تھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مرہ بعد مرہ چار مرتبہ یہ بھر کر عطا فرمایا ہو اس طرح ساٹھ صاع کی مقدار پوری ہو گئی ہو اس کے علاوہ حدیث باب میں "عرق" کا لفظ آیا ہے جو زنبیل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ابوداؤد ہی کی مقدار "کستون صاعاً" (ساٹھ صاع) یہاں کی گئی ہے یہ روایت بھی حنفیہ کے مسلک کے مطابق ہے۔

۴۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّي زَوْجِي أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَشْكُو إِلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَادِلُنِي فِيهِ وَيَقُولُ اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ قَدْ

۴۴۷: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن ادریس' محمد بن اسحٰق' معمر بن عبداللہ بن حنظلہ' یوسف بن عبد اللہ بن سلام' حضرت خویلہ رضی اللہ عنہا بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہا نے ظہار کیا تو میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شوہر کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے میرے شوہر کے بارے میں اختلاف فرمانے لگے اور فرمانے لگے کہ تم اللہ تعالیٰ کا خوف کرو وہ تمہارے چچا کے صاحبزادے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھی رہی۔ یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی اور آیت کریمہ: قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ نازل ہوئی۔ آپ

سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى الْفَرْضِ فَقَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَتْ لَا يَجِدُ قَالَ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَتْ مَا عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَتْ فَأُتِيَ سَاعَتَئِذٍ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنِّي أُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتِ اذْهَبِي فَأَطْعِمِي بِهَا عَنْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَارْجِعِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ قَالَ وَالْعَرَقُ سِتُّونَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد فِي هَذَا أَنَّهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْتَأْمِرَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے حضرت خویلہ نے کہا کہ اس کی طاقت نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ حضرت خویلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص ضعیف العمر ہے اس میں روزہ رکھنے کی قوت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ساٹھ مساکین کو (پیٹ بھر کر) کھانا کھلا دے۔ حضرت خویلہ نے عرض کیا کہ اس کے پاس کوئی چیز نہیں کہ جو وہ صدقہ کرے اتنے میں کھجور کا ایک تھیلا آیا۔ حضرت خویلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کھجور کا ایک تھیلہ ان کو دوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ کھجور کا تھیلہ لے جاؤ اور ان کی جانب سے ساٹھ مساکین کو کھلا دو پھر تم اپنے چچا کے بیٹے کے پاس رہو راوی نے بیان کیا کہ وہ تھیلا جس کو عرب میں عرق کہا جاتا ہے وہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس عورت نے شوہر سے دریافت کئے بغیر کفارہ ادا کیا ہے۔

۴۴۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَقُ مِكْتَلٌ يَسَعُ ثَلَاثِينَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ۔

۴۴۸: حسن بن علی' عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' ابن اسحٰق' سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عرق ایک پیمانہ کا نام ہے جس کے اندر تیس صاع آتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن آدم کی حدیث سے یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۴۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَعْنِي بِالْعَرَقِ زِنْبِيلًا يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا۔

۴۴۹: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ عرق سے وہ زنبیل مراد ہے کہ جس میں کھجوروں کے پندرہ صاع آتے ہیں۔

۴۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ يَا رَسُولَ

۴۵۰: ابن السرح' ابن وہب' ابن لہیعہ' عمرو بن حارث' بکیر بن الاشج' حضرت سلیمان بن یسار سے یہ حدیث روایت ہے البتہ اس حدیث میں اس طرح روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ کھجوریں عطا فرما دیں اور وہ کھجوریں تقریباً پندرہ صاع ہوں گی اور ارشاد فرمایا کہ ان کھجوروں کو صدقہ کر دینا۔ ان صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں یہ کھجوریں ان لوگوں کو صدقہ کروں جو مجھ سے اور

اللّٰهِ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ وَزِيرٍ الْمِصْرِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمْ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَوْسٍ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ أَوْسًا وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَدِيمُ الْمَوْتِ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ۔

میرے گھر والوں سے بھی زیادہ حاجت مند ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا وہ کھجوریں تم کھالو اور تمہارے گھر والے کھالیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن الوزیر مصری سے میں نے بیان کیا کہ بشر بن بکر اوزاعی' عطاء' عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت اوس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساٹھ صاع مساکین کے کھانے کے لئے جو کے پندرہ صاع عنایت فرمائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء کی ملاقات حضرت اوس سے ثابت نہیں کیونکہ اوس اہل بدر میں سے ہیں جن کا کہ عطاء سے قبل انتقال ہو گیا تھا اور یہ حدیث منقطع ہے۔

۴۵۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ كَانَتْ تَحْتَ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلًا بِهِ لَمَمٌ فَكَانَ إِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهُ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ۔

۴۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اوس بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منکوحہ تھیں اور اوس ایک دیوانے شخص تھے جب ان کو جنون میں اضافہ ہوتا تو وہ اپنی بیوی سے ظہار کر لیتے اس پر اللہ تعالیٰ نے ظہار کر کے کفارہ کا حکم نازل فرمایا۔

۴۵۲ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۴۵۲: ہارون بن عبداللہ' محمد بن الفضل' حماد بن سلمہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۴۵۳ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ فَاعْتَزِلْهَا حَتَّى تُكَفِّرَ عَنْكَ۔

۴۵۳: اسحٰق بن اسماعیل الطالقانی' سفیان' الحکم بن ابان' عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارۂ ظہار ادا کرنے سے قبل بیوی سے صحبت کر لی۔ اسکے بعد خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپؐ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اس عورت کی پنڈلی کی سفیدی چاند کی روشنی میں دیکھی۔ (تو صحبت کر لی) آپؐ نے فرمایا جب تک کہ کفارۂ ظہار نہ ادا کر و اس وقت تک اس عورت سے علیحدہ رہنا۔

۴۵۴ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ السَّاقَ۔

۴۵۴: زیاد بن ایوب' اسماعیل' الحکم بن ابان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا مگر اس میں پنڈلی دیکھنے والی بات کا ذکر نہیں ہے۔

۴۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِيسَى يُحَدِّثُ بِهِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

۴۵۵: ابوکامل' عبدالعزیز بن مختار' خالد' محدث' حضرت عکرمہ سے سفیان کے طریقہ پر مرسلاً روایت ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا معمر سے محمد بن عیسیٰ نے نقل کیا کہ یہ روایت حکم بن ابان سے مروی ہے البتہ اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔ نیز امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حسین بن حریث نے تحریر کیا کہ الفضل بن موسیٰ' معمر' الحکم بن ابان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے ہم معنی اسی طرح کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

بَاب فِي الْخُلْعِ

باب: احکامِ خلع

۴۵۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔

۴۵۶: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابوقلابہ' ابی اسماء' حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت بلاضرورت (شرعی) اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: لفظ "خُلع"۔ "خلع" سے نکلا ہے اس کے معنی اتارنے کے ہیں اور مناسبت یہ ہے کہ قرآن کریم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے اور خلع کے ذریعہ ایک دوسرے سے علیحدگی لباس اتارنے کے مانند ہے یہاں تک ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ خلع فسخ ہے یا طلاق ہے امام احمد کے نزدیک فسخ ہے اور امام شافعی کی بھی ایک روایت اس کے مطابق ہے جمہور ائمہ کرام کے نزدیک طلاق ہے نیز جمہور کے نزدیک خلع کرنے والی عورت کی عدت تین حیض ہے ان حضرات کے نزدیک حدیث باب میں "حیضة" سے مراد حیض ہے یعنی تا' وحدت کے لئے نہیں بلکہ یہاں جنس کے لیے ہے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ روایت خبر واحد ہے جو قرآن کی نص: وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ [البقرة : ۲۲۸] کا معارضہ نہیں کر سکتی۔

۴۵۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ

۴۵۷: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعید بن زرارہ' حضرت حبیبہ بنت سہل الانصاریہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی منکوحہ تھیں۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ نمازِ فجر کے لئے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ حضرت حبیبہ بنت سہل آپ ﷺ کے دروازے پر اندھیرے میں کھڑی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون کھڑی ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ وَذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ وَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ هِيَ فِي أَهْلِهَا۔

یا تو میں نہیں (یا میرے شوہر) ثابت بن قیس نہیں (یعنی اب ہمارا ایک ساتھ رہنا مشکل ہے) جب حضرت ثابت بن قیس آئے تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ خاتون حبیبہ بنت سہل ہیں اللہ تعالیٰ کو جو کچھ منظور تھا اس نے مجھ سے بیان کیا۔ حبیبہ نے عرض کیا مجھ کو ثابت بن قیس نے جو کچھ دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس سے کہا جو کچھ تم نے حبیبہ کو دیا ہے وہ تم اس سے لے لو۔ چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے وہ (سامان وغیرہ) واپس لے لیا اس کے بعد حبیبہ اپنے گھر کے لوگوں میں بیٹھ گئیں (یعنی نکاح منسوخ ہو گیا)۔

سب سے پہلا خلع:

حضرت ثابت بن قیس فطری طور پر مغلوب الغضب شخص تھے ان کو غصہ جلدی سے آ جاتا تھا انہوں نے اپنی بیوی کو مارا تھا جس پر آپ ﷺ نے خلع کا حکم فرمایا چنانچہ مذکورہ نکاح فسخ ہو گیا تاریخ اسلام میں سب سے پہلے خلع کا مذکورہ واقعہ پیش آیا بہر حال خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور عورت پر عدت طلاق گزارنی ضروری ہے اور حنفیہ کے نزدیک عدتِ خلع بھی تین حیض ہے فتاویٰ شامی باب الخلع میں مفصلاً بحث مذکور ہے۔

۴۵۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ بَعْضَهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الصُّبْحِ فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثَابِتًا فَقَالَ خُذْ بَعْضَ مَالِهَا وَفَارِقْهَا فَقَالَ وَيَصْلُحُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَصْدَقْتُهَا حَدِيقَتَيْنِ وَهُمَا بِيَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُذْهُمَا وَفَارِقْهَا فَفَعَلَ۔

۴۵۸: محمد بن معمر ابو عامر عبد الملک بن عمرو ابو عمرو السدوسی المدینی عبد اللہ بن ابی بکر محمد بن عمرو بن حزم عمرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل بن قیس بن شماس کی منکوحہ تھیں۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اسے مارا پیٹا یہاں تک کہ ان کے جسم کا کوئی عضو ٹوٹ گیا صبح کو وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ نے ثابت کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ حبیبہ سے کچھ مال لے کر علیحدہ کر دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ جائز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو دو باغ دیئے ہیں جو کہ اس کے پاس ہیں۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا تم ان باغوں کو لے لو اور حبیبہ کو علیحدہ کر دو۔ چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا۔

۴۵۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ

۴۵۹: محمد بن عبد الرحیم علی بن بحر القطان ہشام بن یوسف معمر عمرو بن مسلم عکرمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا۔

کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس کی بیوی نے اپنے خاوند سے خلع حاصل کی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض (کا آنا) ان کی عدت متعین فرمائی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ حدیث عبدالرزاق معمر عمرو بن مسلم عکرمہ سے مرسلاً روایت ہے۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ۔

۴۶۰: قعنبی' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۳ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۱۴

بَابٌ فِي الْمَمْلُوكَةِ تُعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ

باب: اگر باندی غلام یا آزاد شخص کی منکوحہ ہو اور وہ پھر آزاد ہو جائے

۴۶۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُغِيثًا كَانَ عَبْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْفَعْ لِي إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بَرِيرَةُ اتَّقِي اللّٰهَ فَإِنَّهُ زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْمُرُنِي بِذَلِكَ قَالَ لَا إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ فَكَانَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَبُغْضِهَا إِيَّاهُ۔

۴۶۱: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، خالد الحذاء، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (بریرہ کے شوہر) مغیث غلام تھے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ میری بریرہ سے سفارش فرمائیں تا کہ وہ مجھ کو نہ چھوڑے۔ آپ نے فرمایا اے بریرہ تم اللہ کا خوف کرو وہ تمہارے شوہر تمہارے بچہ کا باپ ہے۔ بریرہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھ کو اس شخص سے ملنے (یعنی اس کے نکاح میں) رہنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں تو (صرف) اس کی سفارش کر رہا ہوں تو (اُس وقت) مغیث کی آنکھوں سے ان کے رخسار پر بوجہ غم کے آنسو جاری تھے۔ آپ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم کو بریرہ سے مغیث کی محبت اور بریرہ کی ان سے بغض پر تعجب نہیں ہوتا؟

باندی کے نکاح کا مسئلہ:

کوئی باندی اگر کسی غلام کی منکوحہ ہو اور وہ باندی آزاد ہو جائے تو اس سلسلہ میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس باندی کو نکاح کے باقی رکھنے یا نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے اس لئے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے حضرت مغیث کے نکاح میں گو باقی رکھنے کی سفارش فرمائی۔

۴۶۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ

۴۶۲: عثمان بن ابی شیبہ، عفان، ہمام، قتادہ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ کے شوہر ایک سیاہ رنگ کے غلام شخص تھے کہ جن کا نام مغیث تھا حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت بریرہ کو اپنے شوہر کے نکاح میں رہنے یا شوہر کو چھوڑ دینے کا اختیار عطا فرمایا تھا (چنانچہ انہوں نے مغیث کو چھوڑ دیا) آپ نے بریرہ رضی اللہ

تَعْتَدَّ۔

عنہا کو عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

۴۶۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔

۴۶۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت بریرہ کے واقعہ کے سلسلہ میں روایت ہے۔ بریرہ کا شوہر سیاہ رنگ کا غلام تھا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار عنایت فرمایا انہوں نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا (یعنی شوہر کو اختیار نہیں کیا) اگر ان کا شوہر آزاد ہوتا تو آپ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار نہ دیتے۔

۴۶۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا۔

۴۶۴: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن علی' ولید بن عقبہ' زائدہ' سماک' عبد الرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار عنایت فرمایا اور اس کا شوہر غلام تھا۔

بَاب مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا

باب: جس شخص نے کہا بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر آزاد شخص تھا

۴۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ وَأَنَّهَا خُيِّرَتْ فَقَالَتْ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ مَعَهُ وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

۴۶۵: ابن کثیر' سفیان' منصور' ابراہیم' الاسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہؓ جس وقت آزاد ہوئیں تو ان کے شوہر آزاد تھے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار عطا فرمایا گیا انہوں نے عرض کیا کہ مجھ کو ان کے ساتھ رہنا (یعنی حضرت مغیث کے ساتھ رہنا) قبول نہیں اگرچہ مجھ کو اتنا اتنا مال (خلع کے طور پر ملے)

بَاب حَتَّى مَتَى يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ

باب: عورت کے لئے اختیار کب تک باقی رہتا ہے؟

۴۶۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ عَبْدٍ لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ

۴۶۶: عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابوجعفر' ابان بن صالح' مجاہد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا جس وقت آزاد ہوئیں تو وہ حضرت مغیث کی منکوحہ تھیں اور حضرت مغیث ابو احمد کے خاندان کے ایک غلام شخص تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو اختیار عنایت فرمایا اور فرمایا تم سے اگر مغیث نے جماع کر لیا تو پھر تم کو اختیار باقی

اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ۔

نہیں رہے گا۔

بَاب فِي الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ مَعًا هَلْ تُخَيَّرُ امْرَأَتُهُ

باب: شوہر و بیوی جب ایک ساتھ آزاد کئے جائیں تو عورت کو اختیار نہیں ہوگا

۴۶۷ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ قَالَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَصْرٌ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۴۶۷: زہیر بن حرب‘ نصر بن علی‘ زہیر‘ عبیداللہ بن عبدالمجید‘ عبیداللہ بن عبد الرحمٰن بن موہب‘ قاسم‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام اور باندی کے آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا جو کہ آپس میں میاں بیوی تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم شوہر کو پہلے آزاد کرنا (تا کہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل نہ ہو جائے) نصر بن علی نے کہا کہ مجھ کو یہ روایت ابوعلی الحنفی عبداللہ سے پہنچی۔

بَاب إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ

باب: جس وقت شوہر و بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرے

۴۶۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً بَعْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيَّ۔

۴۶۸: عثمان بن ابی شیبہ‘ وکیع‘ اسرائیل‘ سماک‘ عکرمہ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ایک شخص مسلمان ہو کر حاضر ہوا۔ اس کے بعد اس کی بیوی مسلمان ہو کر حاضر ہوئی اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ عورت میرے ساتھ اسلام لائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت اسی شخص کو دلوادی۔

خلاصۃ الباب: حنفیہ کے نزدیک محض اسلام لانے سے فرقت واقع نہیں ہوتی بلکہ اگر بیوی اسلام لائی ہے تو شوہر پر اسلام لازم کیا جائے گا اور اگر وہ اسلام قبول کرے تو بیوی اس کی ہے اور اگر انکار کرے تو اس کے انکار کے سبب سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ اس بارے میں حنفیہ کی دلیل مصنف بن ابی شیبہ میں یزید بن علقمہؒ کی روایت ہے کہ بنو تغلب کا ایک آدمی جس کا نام عباد بن نعمان تھا اس کی بیوی جو بنو تمیم سے تھی مسلمان ہوگئی تو اس آدمی کو حضرت عمرؓ نے بلوایا اور فرمایا کہ تم یا تو مسلمان ہو جاؤ یا اس عورت کو اپنے سے جدا کر دو اس نے سلام لانے سے انکار کیا تو حضرت عمرؓ نے اس عورت کو اس سے جدا کر دیا۔

۴۶۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

۴۶۹ : نصر بن علی‘ ابواحمد‘ اسرائیل‘ سماک‘ عکرمہ‘ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ۔

وسلم کے دور میں اسلام لائی اور اس نے (ایک مسلمان سے) نکاح کر لیا۔ اس کے بعد اس کا شوہر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ عورت میرے مسلمان ہونے سے واقف تھی (لیکن اس کے باوجود اس عورت نے شرارت کے طور پر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا) تو آپ نے دوسرے شوہر سے اس عورت کو لے کر پہلے شوہر کو دلوا دی۔

اسلام لانے سے سابقہ نکاح کا حکم:

شوہر اور بیوی میں سے اگر کوئی مشرک ہو اور وہ اسلام لے آئے تو اس کا سابقہ نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟ اس طرح سے اگر کوئی شوہر یا بیوی خدانخواستہ مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح سابق باقی رہے گا یا نہیں؟ اس سلسلہ کی جملہ تفصیل جواہر الفقہ جلد اوّل میں موجود ہے۔ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔

بَابُ إِلَى مَتَى تُرَدُّ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهَا

باب: جب کوئی مرد بیوی کے اسلام لانے کے بعد اسلام لائے تو وہ عورت کب تک اس کو مل سکتی ہے

۴۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِي حَدِيثِهِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ سَنَتَيْنِ۔

۴۷۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن سلمہ (دوسری سند) محمد بن عمرو الرازی' سلمہ بن فضل (تیسری سند) حسن بن علی' یزید (تمام حضرات نے روایت کیا ہے) ابن اسحق' داؤد بن حصین' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا حضرت ابوالعاص کو نکاح اوّل پر لوٹا دی۔ اور کوئی نئی بات نہیں کی۔ محمد بن عمرو نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا کہ چھ سال بعد اور حسن بن علی نے فرمایا دو سال بعد۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا نام حضرت ابوالعاص ہے ان کے شوہر مشرک تھے کئی سال کے بعد اسلام قبول کر کے جب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت زینب کو ان سے ملا دیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: یہاں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت زینبؓ کو ان کے شوہر

کے جب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت زینب کو ان سے ملا دیا۔

یہاں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت زینبؓ کو ان کے شوہر ابوالعاصؓ کے پاس چھ سال بعد لوٹایا گیا جب کہ حسن بن علیؓ نے فرمایا کہ دو سال بعد لوٹائی گئیں اس طرح روایات میں تعارض آ گیا۔ ان روایات کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ دراصل ابوالعاصؓ غزوہ بدر کے موقع پر قیدی بنا کر لائے گئے یعنی ہجرت کے دو سال بعد اور اس وعدے پر چھوڑے گئے کہ حضرت زینبؓ کو مکہ مکرمہ بھیج دیں گے چنانچہ ابوالعاصؓ نے واپس جا کر حسب وعدہ حضرت زینبؓ کو بھیج دیا پھر ہجرت کے چار سال بعد ابوالعاص دوبارہ پکڑے گئے جس کا واقعہ یہ ہوا کہ وہ قریش کے اموال تجارت لے کر شام گئے تجارتی سفر سے واپسی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سریہ سے سامنا ہوا جس نے ان کا سامان تجارت اپنے قبضہ میں لے لیا انہوں نے رات کو بھاگ کر حضرت زینبؓ کے پاس پناہ لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امان کو باقی رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پر مسلمانوں نے ان کا سارا مال ان کو واپس کر دیا یہ مکہ مکرمہ چلے آئے قریش کو ان کی امانتیں لوٹا دیں پھر مکہ ہی میں مشرف با اسلام ہوئے اور سن ۴ میں ہجرت کی اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو ان کے حوالہ کر دیا اب روایات میں تطبیق اس طرح ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں چھ سال کی مدت سے مراد ہجرت کے بعد ابوالعاصؓ کے اسلام لانے اور ہجرت کرنے تک کا زمانہ مراد ہے اور جس روایت میں دو سال کا ذکر ہے اس میں ابوالعاص کے دوسری مرتبہ گرفتار ہونے سے ہجرت تک کا زمانہ مراد ہے اب ایک تعارض اور ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت باب میں نکاح اول کے ساتھ لوٹانے کا ذکر ہے اور عمرو بن شعیب کی حدیث میں نکاح جدید اور مہر جدید کے ساتھ لوٹائے جانے کا ذکر ہے۔

اکثر محدثین نے اس طرح تعارض رفع کیا کہ عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا اور روایت ابن عباسؓ کو صحیح اور راجح قرار دیا اور حنفیہ کے مسلک پر کسی قسم کا کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا اس لیے میاں بیوی میں سے کسی ایک کے اسلام لانے سے ان کے نزدیک فرقت (جدائی) واقع نہیں ہوتی لہٰذا فرقت کے لیے اسلام پیش کرنا اور اس کے بعد انکار ضروری ہے اور ابوالعاصؓ پر اسلام سن ۶ میں پیش ہوا اور وہ اسلام لے آئے اس لیے نکاح کے فسخ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک توجیہ یہ ہے کہ دونوں روایتوں میں تطبیق کے طریقہ کو اختیار کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت " بالنكاح الاوّل " (پہلے نکاح کے ساتھ) سے مراد ہے کہ پہلے نکاح کے مہر کے ساتھ لوٹائی گئیں۔ کسی اور شرط ہونے اور مہر کا اضافہ نہیں کیا گیا۔

بَاب فِي مَنْ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ أَوْ أُخْتَانِ

باب: جو شخص اسلام لائے اور اس کی چار سے زائد بیویاں ہوں

۱۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْ الشَّمَرْدَلِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَقَالَ وَهْبٌ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ

۱۷۴: مسدد ہشیم (دوسری سند) وہب بن بقیہ ہشیم ابن ابی لیلیٰ حمیضہ بن شمردل حضرت حارث بن قیس ابن عمیرہ بن قیس الاسدی سے روایت ہے کہ میں اسلام لایا اور میری آٹھ بیویاں تھیں تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان میں سے چار عورتوں کو منتخب کر لو اور باقی کو چھوڑ دو۔ احمد بن

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ مَكَانَ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا هُوَ الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ۔

ابراہیم نے ہشیم سے حارث بن قیس کی جگہ قیس ابن الحارث نقل کیا احمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ یہی درست ہے۔

چار بیویاں رکھنے کی اجازت:

مذکورہ آٹھوں بیویاں حضرت قیس الاسدی کی زمانہ کفر کی منکوحہ تھیں اور یہ ضروری نہیں کہ انہوں نے ان تمام عورتوں سے بیک وقت ہی نکاح کیا ہو کیونکہ اسلام میں چار سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز نہیں اس لئے آپ نے مذکورہ چار بیویاں چھوڑنے کا حکم فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [النساء : ٣]

۴۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي الْكُوفَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ۔

۴۷۲: احمد بن ابراہیم' بکر بن عبدالرحمٰن قاضی کوفہ' عیسیٰ بن المختار' ابن ابی لیلیٰ' حضرت حمیضہ بن شمردل' حضرت قیس ابن الحارث سے اسی طرح روایت ہے۔

۴۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔

۴۷۳: یحییٰ بن معین' وہب بن جریر' جریر' یحییٰ بن ایوب' یزید بن ابی حبیب' ابن وہب الجیشانی' حضرت ضحاک بن فیروز' فیروز نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک کو طلاق دے دو' جس کو تم چاہو۔

بیک وقت دو بہنوں سے نکاح:

اسلام میں بیک وقت دو بہنوں کو نکاح میں رکھنا حرام ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ۔[النساء : ۲۳] اس لئے آپ ﷺ نے دو بہنوں میں سے ایک کو طلاق دینے کا حکم فرمایا۔

بَاب إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الْأَبَوَيْنِ مَعَ مَنْ يَكُونُ الْوَلَدُ

باب: جب والدین اسلام لے آئیں تو اولاد ان میں سے کس کے پاس رہے گی؟

۴۷۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۷۴: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' عیسیٰ' عبدالحمید بن جعفر' جعفر' ان کے والد حضرت رافع بن سنان سے روایت ہے کہ وہ اسلام لے آئے اور ان

أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ فَطِيمٌ أَوْ شَبَهُهُ وَقَالَ رَافِعٌ ابْنَتِي قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْعُدْ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا اقْعُدِي نَاحِيَةً قَالَ وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا فَمَالَتْ الصَّبِيَّةُ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا۔

کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا تو وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا مجھے میری بچی دلا دیں۔ اس لڑکی کا دودھ چھوٹ چکا تھا یا چھوٹنے والا تھا۔ حضرت ابورافع نے عرض کیا آپ میری لڑکی مجھ کو دلا دیں تو آنحضرت ﷺ نے حضرت رافع سے فرمایا تم ایک کونہ میں بیٹھو اور عورت سے فرمایا تم ایک کونہ میں بیٹھو اور اس لڑکی کو ان دونوں کے درمیان بٹھا دیا پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ اس لڑکی کو بلاؤ وہ لڑکی بلانے پر ماں کی جانب مائل ہوگئی' آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ اس کو ہدایت عطا فرما پھر وہ لڑکی اپنے والد کی جانب چلی آئی چنانچہ اس لڑکی کو باپ نے لے لیا۔

بچہ سے متعلق ایک حکم:

یہ عمل حضرت رسول کریم ﷺ کا ایک معجزہ تھا جو کہ آپ کی خصوصیت تھی۔ بہرحال اب مفتی بہ حکم یہی ہے کہ والدین میں سے اگر کوئی اسلام لے آئے تو بچہ ان میں سے جو مسلمان ہو اس کے تابع ہوگا کیونکہ بچہ خیر الابوین کے تحت ہوتا ہے۔ یعنی ماں' باپ میں سے دین کے اعتبار سے جو بہتر صورت میں ہو بچہ اسی کے ماتحت ہوگا۔

بَاب فِي اللِّعَانِ

باب: احکامِ لعان

۴۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۷۵: عبید اللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن حدی کے پاس آئے اور بیان کیا کہ اے عاصم! اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس کسی غیر شخص کو دیکھے اور وہ شخص (شوہر) اس اجنبی شخص کو قتل کر دے تو لوگ (بدلہ میں) اس کو قتل کر دیں گے اگر وہ اسے قتل نہ کرے تو پھر کیا کرے! تم میرے لئے یہ مسئلہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو' چنانچہ حضرت عاصم نے حضور اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے اس سوال کرنے پر ناگواری محسوس فرمائی اور ایسے سوال کو معیوب خیال فرمایا۔ یہ بات عاصم پر گراں گزری جب عاصم اپنے گھر واپس تشریف لے آئے تو عویمر' عاصم کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ عاصم نے کہا مجھ کو کبھی تم سے خیر نہیں پہنچی (کیونکہ) حضور اکرم ﷺ نے اس سوال کو ناگوار سمجھا جو کہ تم نے مجھ سے معلوم کیا۔ عویمر نے کہا کہ بخدا میں کبھی باز نہیں رہوں گا جب تک کہ یہ مسئلہ حضور اکرم

ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ قُرْآنٌ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا عُوَيْمِرٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

ﷺ سے دریافت کرلوں۔ اس کے بعد عویمر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ عویمر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھ کو اس شخص کے بارے میں مطلع فرمائیں کہ جو کہ اپنی بیوی کے پاس کسی غیر (محرم) کو پائے؟ اور اسے قتل کردے تو کیا اس کو بھی قصاص میں قتل کردیا جائے گا یا کیا صورت اختیار کی جائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری اہلیہ کے معاملہ میں وحی نازل فرمائی گئی ہے تم اپنی اہلیہ کو بلا کر لاؤ۔ پھر سہل نے بیان کیا کہ دونوں نے لعان کیا اور میں دیگر افراد کے ہمراہ حضور اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ جب دونوں لعان کر چکے تو عویمر نے کہا یارسول اللہ! میں جھوٹا قرار پاؤں گا اگر میں اس کو اپنے پاس رکھ لوں؟ پھر عویمر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے بغیر تین طلاقیں دے ڈالیں؟ ابن شہاب کہتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں کے درمیان یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ایک مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ لعان کرنے والے میاں و بیوی کے درمیان تفریق قاضی کرائے گا خود بخود نہیں ہوگی۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میاں کے لعان میں ثابت شدہ حرمت کی حیثیت حضرات طرفین (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد) کے نزدیک فرقت لعان طلاق بائن کے درجہ میں ہے البتہ جب تک لعان برقرار رہے اس وقت تک دوبارہ نکاح بھی درست نہیں لیکن اگر شوہر نے زناء کا الزام لگانے میں اپنے آپ کو جھٹلا دیا اور اس پر حد قذف جاری ہوگئی یا عورت نے شوہر کے الزام کو درست قرار دے کر اپنے آپ کو جھٹلا دیا تو اب ان کے لیے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے۔

۴۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تَلِدَ۔

۴۷۶: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن مسلمہ' محمد بن اسحٰق' عباس بن سہل' حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے فرمایا کہ جب تک ولادت نہ ہو تم عورت کو اپنے پاس رکھو۔

۴۷۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ

۴۷۷: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ میں ان دونوں کے لعان کے وقت موجود تھا اور میری عمر پندرہ سال تھی۔ اس کے بعد وہ عورت حاملہ ثابت ہوئی تو بچے کو اس کی والدہ کی جانب منسوب کیا جاتا تھا۔

خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ۔

ماں کی طرف منسوب بچہ:

اگر کوئی بچہ ایسا ہو کہ جس کے باپ نے اس کے نسب سے انکار کر دیا یا زنا سے کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کو حرامی نہیں کہنا چاہئے بلکہ بچہ کو ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا کیونکہ وہ بچہ بے قصور ہے۔

۴۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ۔

۴۷۸: محمد بن جعفر الورکانی' ابراہیم بن سعد' زہری' حضرت سہل بن سعد سے اسی لعان والی حدیث میں روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس عورت کے ایسا بچہ پیدا ہو کہ جس کا کالا رنگ ہو بہت کالی آنکھیں ہوں اور اس کے سرین بڑے ہوں تو میں عویمر کو سچا سمجھوں گا اور اگر وہ بچہ لال رنگ گیرو کی طرح رنگ کا ہوگا تو عویمر کذاب ہے۔ پھر اس کا بچہ بُرے طریقہ پر پیدا ہوا۔ (عویمر کا الزام سچا ثابت ہوا)۔

۴۷۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ۔

۴۷۹: محمود بن خالد' الفریابی' الاوزاعی' زہری' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس طرح اس حدیث میں مذکور ہے پھر اس کے بچے کو اس کی والدہ کی جانب منسوب کر کے پکارا جاتا تھا۔

۴۸۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيِّ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سُنَّةٌ قَالَ سَهْلٌ حَضَرْتُ هَذَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا۔

۴۸۰: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' عیاض بن عبداللہ فہری' ابن شہاب' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عویمر نے اس عورت کو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تین طلاقیں دے دیں۔ آپ نے اس کو نافذ فرما دیا اور جو عمل آپ کی موجودگی میں کیا جائے وہ مسنون ہوتا ہے۔ سہل نے بیان کیا کہ اس وقت میں موجود تھا پھر یہی طریقہ لعان کرنے والوں کے بارے میں جاری ہو گیا کہ ان دونوں میں تفریق واقع کر دی جائے گی اور وہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے نہیں مل سکیں گے (یعنی دونوں کا کبھی باہمی نکاح درست نہیں ہو سکے گا)۔

دلیل بابت طلاق مغلظہ:

مذکورہ بالا حدیث سے جمہور نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر بیک وقت یا ایک مرتبہ یا ایک مجلس میں تین طلاقیں دی جائیں تو وہ تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں۔ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ۔

۴۸۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ تَلَاعَنَا وَتَمَّ حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابِعْ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَحَدٌ عَلَى أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۴۸۱: مسدد وہب بن بیان احمد بن عمرو بن السرح عمرو بن عثمان سفیان زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسدد نے اس طریقہ پر بیان کیا کہ سہل بن سعد نے کہا کہ میں لعان کے وقت حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی آپ نے ان دونوں میں تفریق واقع فرمادی دوسرے حضرات نے اس طرح بیان کیا کہ حضرت سہل بن سعد حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے لعان کرنے والوں کے بارے میں تفریق واقع فرمادی تو اس شخص نے عرض کیا کہ اگر میں پھر اس عورت کو رکھوں تو گویا کہ اس سے میں نے جھوٹ بولا امام ابوداؤد نے فرمایا' ابن عیینہ کا کوئی متابع نہیں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے لعان کرنے والوں کے بارے میں تفریق واقع فرمادی۔

لعان سے تفریق:

لعان کے سلسلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ لعان سے خود بخود تفریق شرعی واقع ہو جائے گی لیکن احناف کے نزدیک قاضی کا تفریق شرعی واقع کرنا ضروری ہے اور آج کل لعان کے احکام نافذ نہیں ہوں گے۔

۴۸۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا۔

۴۸۲: سلیمان بن داؤد فلیح ' زہری' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ عورت حاملہ تھی۔ عویمر نے اس عورت کے حمل کا اپنے سے ہونے سے انکار کر دیا پھر اس کا بچہ ماں کے نام سے پکارا جاتا تھا اس کے بعد وراثت میں یہ سنت جاری ہوگی۔ لڑکا اپنی والدہ کا وارث ہوگا اور والدہ اس لڑکے کی وارث ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

۴۸۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ

۴۸۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' الاعمش' ابراہیم' علقمہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جمعہ کی شب میں مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک انصاری شخص مسجد میں آیا اور معلوم کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی (اجنبی کو دیکھے) پھر اس کو بیان کرے (یعنی یہ کہے کہ میری بیوی زنا کی مرتکب ہوگئی) تو تم اس مرد کو (حد قذف لگاؤ گے) اگر وہ اس کو مار دے تو تم بھی اس کو (قصاص میں) قتل کر دو گے اگر خاموش رہے تو اپنا

فَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الْآيَةَ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا۔

خون پیے۔ اللہ کی قسم اس مسئلہ کو میں حضور اکرم ﷺ سے دریافت کروں گا۔ جب دوسرے روز صبح ہوئی تو وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے یہی دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پائے پھر وہ شخص اس بات کا تذکرہ کرے تو تم اس کو کوڑے مارو گے اگر وہ اسے قتل کر دے تو تم بھی اس کو قتل کر دو گے۔ اگر خاموش ہو جائے تو خون کے گھونٹ پیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے پروردگار (اس مشکل کو آسان فرما (یعنی اس سلسلہ میں کوئی حکم نازل فرما) اس پر آیت لعان: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ نازل ہوئی تو سب سے پہلے وہی شخص اس آفت میں مبتلا ہوا۔ وہ شخص اور اس کی بیوی خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ان دونوں نے لعان کیا پہلے چار مرتبہ اللہ کا نام لے کر مرد نے شہادت دی کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں مرتبہ میں کہا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو۔ اس کے بعد اس عورت نے لعان کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس کو ڈانٹ دیا۔ لیکن اس عورت نے نہیں مانا اور اس نے لعان کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کا چار مرتبہ نام لے کر شہادت دی کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے۔ پھر پانچویں مرتبہ میں بیان کیا کہ اگر شوہر سچا ہو تو مجھ پر غضب الٰہی نازل ہو)۔ جب دونوں وہاں سے چلے تو آپ نے ارشاد فرمایا شاید اس عورت کا بچہ گھنگریالے بال والا سیاہ رنگ کا پیدا ہوگا پھر وہ بچہ اسی طرح کا پیدا ہوا۔

۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنِّي

۴۸۴: محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ہشام بن حسان، عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن اُمیہ نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت زنا لگائی۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ہلال سے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ حد قذف میں تمہاری پشت پر کوڑے لگائے جائیں گے۔ ہلال نے عرض کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی شخص کو دیکھے تو وہ گواہ تلاش کرنے جائے تو حضور اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تہمت کی حد تمہاری پشت پر ماری جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اس ذات پاک کی قسم کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بلاشبہ میں سچا

لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّءُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَقَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ۔

ہوں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائے گا کہ وہ میری پشت کو تہمت حد مارے جانے سے بچالے گا اتنے میں من جانب اللہ یہ آیت کریمہ: اَلَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ نازل فرمائی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان آیات کریمہ کو صٰدِقِیْنَ تک تلاوت فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ہلال بن اُمیہ اور ان کی بیوی کو طلب فرمایا۔ دونوں حاضر ہوئے پہلے حضرت ہلال بن اُمیہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی۔ آپ فرماتے جاتے تھے کہ دیکھو بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہیں تم میں سے ایک شخص لازمی طور پر جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اس نے گواہیاں دیں۔ جب پانچویں گواہی آئی کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر غضب نازل ہو اگر شوہر سچا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا غضب ضرور نازل ہوگا تو وہ عورت ہچکچائی اور اُلٹی واپس ہوگئی یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ وہ عورت اپنے بیان سے منحرف ہو جائے گی۔ پھر اس عورت نے عرض کیا کہ میں اپنی قوم کو زمانہ میں ذلیل نہیں کروں گی یہ کہہ کر اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی۔ آپ نے فرمایا اس عورت کا لڑکا اگر سیاہ آنکھوں والا بڑے بڑے کولہے والا اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ لڑکا شریک بن سحماء کا ہے تو پھر اسی قسم کا لڑکا پیدا ہوا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس سلسلہ میں حکم الٰہی نازل نہ ہوتا تو میں اس عورت سے کچھ کرتا یعنی اس کو حد زنی مارتا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث سے اہل مدینہ متفرد ہوئے مراد یہ ہے ابن بشار کی حدیث کو ابن ابی عدی سے اور انہوں نے ہشام بن حسان سے روایت کیا۔

۴۸۵: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشُّعَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ يَقُولُ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ۔

۴۸۵: مخلد بن خالد' سفیان' عاصم بن کلیب' ان کے والد' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا تو ایک شخص کو حکم فرمایا کہ پانچویں مرتبہ میں اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور فرمایا کہ یہ پانچویں گواہی عذاب کا باعث ہے۔

۴۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ

۴۸۶: حسن بن علی' یزید بن ہارون' عباد بن منصور' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن اُمیہ ان تین

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ مِنْ أَرْضِهِ عَشِيًّا فَوَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَرَأَى بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِأُذُنِهِ فَلَمْ يَهِجْهُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أَهْلِي عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا فَرَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ وَسَمِعْتُ بِأُذُنَيَّ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِهِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ الْآيَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا هِلَالُ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا قَالَ هِلَالٌ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو ذَلِكَ مِنْ رَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلُوا إِلَيْهَا فَجَاءَتْ فَتَلَاهَا عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَّرَهُمَا وَأَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا فَقَالَ هِلَالٌ وَاللَّهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ كَذَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعِنُوا بَيْنَهُمَا فَقِيلَ لِهِلَالٍ اشْهَدْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهُ يَا هِلَالُ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا

افراد میں سے تھے کہ جن کی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر غلطی کو معاف کر دیا تھا (کیونکہ یہ لوگ جہاد میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے) تو حضرت ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس آئے تو انہوں نے ایک شخص کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔ حضرت ہلال نے اس شخص کو نہ تو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی دھمکایا۔ جب صبح ہوئی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ شام کے وقت جب میں اپنے گھر میں گیا تو میں نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا اپنی آنکھوں سے میں نے دیکھا' اپنے کانوں سے میں نے سنا۔ آنحضرت ﷺ کو ہلال کی یہ گفتگو ناگوار لگی حضرت ہلال کو یہ بات گراں گزری تو اس پر آیت کریمہ: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ نازل ہوئی آپ پر سے وحی کی سختی جاتی رہی۔ آپ نے فرمایا اے ہلال تم خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے راستہ کھول دیا۔ ہلال نے کہا اپنے پروردگار سے مجھ کو بھی یہی توقع تھی۔ آپ نے فرمایا اس عورت کو بلا بھیجو۔ آپ نے دونوں شوہر و بیوی کو یہی آیت کریمہ پڑھ کر سنائی اور نصیحت فرمائی اور ان سے بیان کیا کہ عذابِ الٰہی دُنیا کی تکلیف سے زیادہ شدید ہے۔ حضرت ہلال نے عرض کیا بخدا اس عورت کا حال میں نے سچ بیان کیا ہے۔ عورت نے کہا یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ ان دونوں کا لعان کراؤ۔ ہلال سے پہلے یہ بات کہی گئی کہ تم گواہیاں پیش کرو۔ انہوں نے اس طرح پر چار گواہیاں پیش کیں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کہ میں سچ کہتا ہوں جب پانچویں مرتبہ لعان ہوا تو حضرت ہلال سے فرمایا گیا کہ اے ہلال اللہ سے ڈرو کہ دُنیاوی عذاب آخرت سے زیادہ آسان ہے یہی آخری شہادت ہے اگر تم جھوٹے ہو تو یہ گواہی تم پر عذاب کو لاگو کر دے گی۔ ہلال نے کہا پروردگار کی قسم اللہ تعالیٰ اس عورت کے سلسلہ میں مجھ پر کبھی عذاب نہیں نازل فرمائے گا جیسے خداوند قدوس نے اس عورت پر تہمت لگانے کی وجہ سے مجھ کو کوڑے نہیں لگوائے تو اس شخص نے آخری شہادت بھی دے دی کہ میں اگر جھوٹا ہوں تو میرے اُوپر اللہ تعالیٰ کی

يُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يُجَلِّدْنِي عَلَيْهَا فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنْ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ قِيلَ لَهَا اشْهَدِي فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنْ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكِ الْعَذَابَ فَتَلَكَّأَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي فَشَهِدَتْ الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنْ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَقَضَى أَنْ لَا يُدْعَى وَلَدُهَا لِأَبٍ وَلَا تُرْمَى وَلَا يُرْمَى وَلَدُهَا وَمَنْ رَمَاهَا أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَقَضَى أَنْ لَا بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ وَلَا قُوتَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَلَا مُتَوَفًّى عَنْهَا وَقَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أُصَيْهِبَ أُرَيْصِحَ أُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِي رُمِيَتْ بِهِ فَجَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا الْأَيْمَانُ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمِيرًا عَلَى مُضَرَ وَمَا يُدْعَى لِأَبٍ۔

لعنت ہو۔ اس کے بعد عورت سے کہا گیا اب تم شہادتیں پیش کرو تو اس عورت نے اللہ کا نام لے کر چار شہادتیں پیش کیں کہ میرا شوہر جھوٹ بولتا ہے۔ جب پانچویں مرتبہ گواہی ہوئی لوگوں نے اس سے کہا دیکھو اللہ سے ڈرو۔ عذاب آخرت سے دُنیاوی عذاب آسان ہے اور یہی پانچویں گواہی ہے جو تم پر عذاب الٰہی کو واجب کر دے گی یہ بات سن کر وہ عورت ایک گھڑی تک ہچکچائی پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم میں اپنی قوم کو ذلیل نہیں کروں گی اور اس نے پانچویں شہادت بھی دے دی کہ اگر میرا شوہر سچا ہو تو میرے اُوپر غضب الٰہی نازل ہو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان دونوں میں علیحدگی کر دی اور یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے پیٹ سے جو لڑکا پیدا ہوگا اس کے والد کی طرف وہ بچہ منسوب نہ کیا جائے لیکن اس عورت کو تہمت زنا نہ لگائی جائے اور نہ ہی اس کے لڑکے کو اور جو شخص اس کے لڑکے کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف لگے گی اور آپ نے یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ شوہر پر اس کو رہائش کی جگہ دینا یا اس کا نفقہ دینا واجب نہیں کیونکہ یہ دونوں بغیر طلاق کے علیحدہ ہوئے ہیں اسی طرح بغیر وفات کے علیحدہ ہوئے ہیں اور فرمایا اگر لڑکا بھورے رنگ کے بالوں والا دُبلے پتلے کولہے والا چوڑھے پیٹ والا باریک پنڈلی والا پیدا ہو تو وہ ہلال کا ہے اور اگر وہ بچہ گندمی رنگ کا گھنگریالے بال والا موٹا بھاری پنڈلی والا بڑے کولہوں والا ہو تو وہ اس شخص کا بچہ ہے کہ جس کے ساتھ اس کو تہمت زنا لگائی گئی۔ پھر اس عورت کا بچہ گندمی رنگ گھنگریالے بال والا موٹی پنڈلیوں وزن دار کولہے والا پیدا ہوا آپ نے فرمایا کہ اگر پہلی شہادتیں نہ ہو چکی ہوتی تو میں اس عورت کو کچھ کرتا (یعنی دوسروں کی عبرت کے لئے اس کو سزا دیتا) عکرمہ نے بیان کیا پھر وہ لڑکا مصر کا حاکم ہو گیا لیکن وہ والد کے نام سے نہیں بلایا جاتا تھا۔

انعام الٰہی:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ اگر مذکورہ آیت کریمہ نازل نہ ہوتی تو مجھ کو مذکورہ تہمت لگانے کی وجہ سے حد قذف لگتی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری سچائی کی بنا پر مجھ کو کوڑوں اور حد سے بچا لیا۔

۴۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۸۷: احمد بن حنبل' سفیان بن عیینہ' عمرو بن سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ

بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

۴۸۷: بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں کو ارشاد فرمایا کہ تم دونوں کا حساب اللہ کے یہاں ہوگا تم دونوں میں سے ایک نہ ایک ضرور جھوٹا ہے مرد سے آپ نے فرمایا کہ اس عورت پر کوئی زور نہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے عورت کے بارے میں سچ کہا ہے تو تمہارا وہ مال اس شے کے عوض چلا گیا کہ تم نے عورت کی شرم گاہ کو (نکاح کے ذریعہ) اپنے پر حلال کر لیا اور اگر تم نے اس عورت پر جھوٹا الزام لگایا تو مہر کا مطالبہ کرنا تجھے زیب نہیں دیتا۔

دورِ نبوی ؐمیں بیوی پر الزام زنا کا ایک واقعہ:

ایک شخص نے بیوی کو زنا کا الزام لگایا بیوی نے انکار کیا شوہر و بیوی نے لعان کیا یعنی دونوں نے اپنے میں سے جو جھوٹا ہو اس پر لعنت بھیج کر علیٰحدہ ہو گئے اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تم دونوں میں سے ایک نہ ایک ضرور جھوٹا ہے جس پر کہ عذابِ آخرت ہوگا اس کے بعد شوہر نے' بیوی کو جو مال دیا تھا وہ مانگا جس پر آپ نے فرمایا کہ تم نے جو مال بیوی کو دیا تھا تو تم نے اس کے بدلہ' بیوی سے ہمبستری کر لی اور اس مال پر تمہارا اختیار نہیں رہا۔

۴۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

۴۸۸: احمد بن محمد بن حنبل' اسماعیل' ایوب' حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائے؟ تو انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عویمر بن عجلان کے بہن بھائی کو علیٰحدہ کر دیا (مراد عویمر اور انکی اہلیہ ہیں) آپ نے فرمایا اللہ ہی جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی نہ کوئی جھوٹا ہے۔ پھر تم میں سے کیا کوئی شخص تائب ہونا چاہتا ہے؟ آپ نے تین مرتبہ اسی طرح ارشاد فرمایا (لیکن مرد اور عورت دونوں میں سے کسی نے توبہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے تو) آپ نے ان دونوں میں تفریق فرما دی۔

۴۸۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

۴۸۹: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے اپنی اہلیہ سے لعان کیا اور اس نے اپنے لڑکے کے (اپنے نسب) سے ہونے کا انکار کر دیا (یعنی یہ کہہ دیا کہ یہ بچہ مجھ سے نہیں ہے) تو آپ نے اس شخص اور اس عورت کے درمیان تفریق کر دی اور اس لڑکے کو عورت سے منسوب کر دیا۔

بَاب إِذَا شَكَّ فِي الْوَلَدِ

باب: جب لڑکے کے نسب کے بارے میں شک ہو جائے؟

۴۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي جَائَتْ بِوَلَدٍ أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَاهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ۔

۴۹۰: ابن ابی خلف' سفیان' زہری' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میری بیوی کے ہاں کالے رنگ کا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ اُونٹ بھی ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا جی ہاں' پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ ان اُونٹوں کا کیسا رنگ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ لال رنگ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا ان اُونٹوں میں کوئی اونٹ بھورے رنگ کا بھی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ایک بھورے رنگ کا بھی اُونٹ ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ بھورے رنگ کا اُونٹ کہاں سے آیا۔ اس نے عرض کیا ہوسکتا ہے کہ کسی ایک رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا شاید تمہارے لڑکے کے رنگ کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

۴۹۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ۔

۴۹۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' حضرت زہری سے روایت اس طرح ہے اور اس میں ہے کہ وہ شخص بچہ کے نسب سے (اس کے کالے رنگ کی وجہ سے) انکار کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔

خلاصۃ الباب: جز الرطبی عرب کا مشہور قیافہ شناس تھا اور اپنے فن میں یگانہ روزگار تھا وہ آدمی کی صورت دیکھ کر اس کے حالات وکوائف اور اوصاف وخصوصیات معلوم کر لیتا تھا چنانچہ مسجد نبوی میں آیا اس نے حضرت زیدؓ اور حضرت اسامہؓ کے پیر دیکھے تو اس نے علم قیافہ کی رو سے یہ فیصلہ کیا کہ یہ پیر جن دو آدمیوں کے ہیں ان کو باپ بیٹا ہونا چاہیے آنحضرت ﷺ اس بات سے خوش ہوئے کیونکہ اہل عرب کے ہاں قیافہ شناس کا قول معتبر تھا اور اس کے فیصلہ کو رمز کا درجہ دیا جاتا تھا لیکن یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ اس حدیث سے یہ لازم نہیں آیا کہ شرعی احکام اور نسب میں قیافہ شناس کا قول معتبر ہوتا ہے یہی مسلک حنفیہ کا ہے البتہ امام شافعی امام مالک امام احمد قیافہ شناس کے قول کو معتبر مانتے ہیں۔ اور یہ مسلک حنفیہ کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے۔

۴۹۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أُنْكِرُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۴۹۲: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا یارسول اللہ میری بیوی کے ہاں کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے میں اس سے انکار کرتا ہوں گزشتہ حدیث کے طریقہ پر (بیان کیا)۔

بَاب التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ

۴۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنْ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُئُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ۔

باب: لڑکے کے نسب سے منکر ہونے کی وعید

۴۹۳: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن الحارث' ابن الہاد' عبداللہ بن یونس' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت لعان کے سلسلہ میں آیت کریمہ نازل ہوئی تو جس خاتون نے اپنے لڑکے کو ایسی قوم میں شامل کیا کہ وہ بچہ اس قوم میں سے نہیں ہے (یعنی عورت کے زنا کرنے سے بچہ پیدا ہوا اور اس نے وہ بچہ شوہر کی جانب منسوب کیا) تو اس عورت کا اللہ کی رحمت سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اور جو کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ قصداً اپنی اولاد ہونے سے منکر ہو جائے تو ایسے شخص کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو تمام دُنیا کے سامنے ذلیل کریں گے۔

انکارِ نسب کا گناہ:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ نہ تو عورت کے لئے جائز ہے کہ جو بچہ شوہر کے نطفہ سے نہ ہو اس کو شوہر کی جانب منسوب کرے اور نہ ہی مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ جان بوجھ کر بچہ کے نسب کا انکار کرے۔ واضح رہے کہ محض وہم اور شبہ کی بناء پر یا بچہ کی رنگت یا اس کے جسمانی اعضاء باپ کے مشابہ نہ ہونے کی بناء پر نسب کا انکار کرنا سخت گناہ ہے۔

بَاب فِي ادِّعَاءِ وَلَدِ الزِّنَا

۴۹۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الذَّيَّالِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مُسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ وَمَنْ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ۔

باب: زنا سے پیدا شدہ اولاد کے دعویٰ کا بیان

۴۹۴: یعقوب بن ابراہیم' معمر' سلم بن ابی الذیاد' بعض رفقاء' حضرت سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں بدکاری نہیں ہے اور جس شخص نے دورِ جاہلیت میں بدکاری کی پھر اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا تو اس لڑکے کا نسب اس کے مولیٰ سے منسوب ہوگا۔ جب کوئی شخص کسی بچہ کے نسب کا نکاح کے بغیر دعویٰ کرے (یا ملکیت کے بغیر دعویٰ کرے) تو نہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور نہ ہی وہ شخص بچہ کا وارث ہوگا۔

جاہلیت کی ایک رسم:

زمانہ جاہلیت میں لوگ بغیر نکاح کے دوسری عورت سے جماع کرتے یا آقا دوسرے کی باندی سے ہمبستری کرتا اور اس سے اولاد بھی ہوتی اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہم نے مساعات کا مفہوم ترجمہ میں پیش کیا ہے مساعات کا تفصیلی مفہوم یہ ہے کہ باندیوں سے خلافِ شرع صحبت کرنا: من ساعی فی الجاهلية۔ (مجمع بحار الانوار ص: ۱۱۶' ج ۲)

۴۹۵: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ۔

۴۹۵: شیبان بن فروخ، محمد بن راشد (دوسری سند) حسن بن علی، یزید بن ہارون، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس مسئلہ کے بارے میں فرمایا کہ جو لڑکا اپنے والد کے انتقال کے بعد اس سے ملایا جائے یعنی اُس باپ سے کہ وہ لڑکا جس کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اس کے باپ کا ورثہ اس کو ملانا چاہیں، یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ لڑکا باندی سے ہے کہ جس کا مالک صحبت کرنے کے وقت اس کا باپ تھا تو اس کا نسب ملانے والے شخص سے مل جائے گا لیکن اس کے ملائے جانے سے قبل جو ترکہ تقسیم ہوگیا اس ترکہ میں اس کا حصّہ نہیں ہوگا البتہ جو ترکہ (ابھی) تقسیم نہیں ہوا اس ترکہ میں اس کا بھی حصہ ہوگا لیکن جب وہ باپ کہ جس سے اس کا نسب ملایا جا رہا ہے اور وہ اپنی زندگی میں اس کے نسب کا انکار کرتا رہا ہو تو ورثہ کے ملانے سے نسب نہیں ملے گا اگر وہ لڑکا ایسی باندی سے پیدا ہو کہ جس کا مالک اس کا والد نہیں تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت سے پیدا ہو کہ جس سے اس کے والد نے زنا کیا تھا تو اس بچہ کا نسب نہیں ملے گا اور نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا اگرچہ اس کے والد نے اپنی حیات میں اس کا دعویٰ کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ بچہ زنا سے پیدا شدہ ہے چاہے آزاد عورت کے پیٹ سے پیدا ہو یا باندی کے پیٹ سے۔

۴۹۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً وَذَلِكَ فِيمَا اسْتُلْحِقَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَمَا اقْتُسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ مَضَى۔

۴۹۶: محمود بن خالد، خالد، محمد بن راشد سے روایت ہے کہ جس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ زنا سے پیدا شدہ لڑکا اپنی والدہ کے لوگوں میں داخل ہوگا خواہ وہ آزاد عورت سے ہو یا باندی سے۔ یہ حکم اس مال میں ہے جو کہ شروع اسلام میں ہو اور جو اسلام سے قبل تقسیم ہوا وہ گزر چکا۔

بَابٌ فِي الْقَافَةِ

باب: علم قیافہ جاننے سے متعلق

۴۹۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ وَابْنُ

۴۹۷: مسدد، عثمان بن ابی شیبہ، ابن السرح، سفیان، زہری، عروہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہشاش بشاش تشریف لائے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ آپ کے چہرۂ انور کے خوشی کے آثار دُور سے معلوم ہو جاتے تھے۔ آپ

السَّرْحِ يَوْمًا مَسْرُورًا وَقَالَ عُثْمَانُ تُعْرَفُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُئُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ۔

نے فرمایا اے عائشہ! تم کو خبر نہیں کہ مجزز مدلجی (نامی ایک قیافہ جاننے والے شخص) نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ دونوں نے چادر سے اپنا سر چھپالیا تھا اور ان کے پیر کھلے ہوئے تھے اور اس نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اُسامہ کا رنگ کالا تھا اور حضرت زید کا سفید رنگ تھا۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ۔

۴۹۸: قتیبہ' لیث' ابن شہاب کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی لکیریں بوجہ خوشی کے روشن ہونے لگیں۔

بَاب مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ إِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ

باب: ایک بچہ کے کئی دعویدار ہوں تو قرعہ اندازی کی جائے

۴۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَجْلَحِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قُرِعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِمَنْ قُرِعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ أَوْ نَوَاجِذُهُ۔

۴۹۹: مسدد' یحییٰ' اجلح' شعبی' عبداللہ بن الخلیل' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اسی وقت یمن سے ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یمن میں ایک لڑکے کے بارے میں تین اشخاص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جھگڑا کرتے ہوئے آئے اور ان تینوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے صحبت کی تھی آپ نے دونوں کو ان میں سے علیحدہ کر کے کہا کہ تم دونوں یہ لڑکا تیسرے شخص کو دے دو۔ ان لوگوں نے یہ بات نہیں مانی اور وہ لوگ چیخے۔ پھر آپ نے ان میں سے دوسرے دو کو الگ کر کے یہی فرمایا انہوں نے نہیں مانا اور وہ لوگ چیخ و پکار کرنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جھگڑا کرنے والے شرکاء میں تو اس معاملہ میں قرعہ اندازی کروں گا جس شخص کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا لے لے اور اپنے دونوں رفقاء کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے۔ پھر آپ نے قرعہ ڈالا اور قرعہ جس کے نام نکلا آپ نے وہ لڑکا اسی کو دلوا دیا۔ یہ بات سن کر آپ کو ہنسی آ گئی یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل گئیں۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ

۵۰۰: خشیش بن اصرم' عبدالرزاق' ثوری' صالح الہمدانی' شعبی' عبد خیر' زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا حَتَّى سَأَلَهُمْ جَمِيعًا فَجَعَلَ كُلَّمَا سَأَلَ اثْنَيْنِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيْ الدِّيَةِ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

یمن میں تین افراد آئے کہ جنہوں نے ایک (ہی) عورت سے ایک طہر میں صحبت کی تھی۔ آپ نے دو دو کو علیحدہ کر کے دریافت فرمایا کیا تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تینوں آدمیوں سے معلوم فرمالیا۔ اس کے بعد قرعہ ڈالا کہ قرعہ جس شخص کے نام پر نکلا لڑکے کو اسی کو دلوا دیا۔ اور ان دونوں کو ایک ایک تہائی دیت اس شخص سے دلوائی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں مبارک کھل گئیں۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنْ الْخَلِيلِ أَوْ ابْنِ الْخَلِيلِ قَالَ أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنْ ثَلَاثَةٍ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرِ الْيَمَنَ وَلَا النَّبِيَّ ﷺ وَلَا قَوْلَهُ طِيبَا بِالْوَلَدِ۔

۵۰۱: عبیداللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' سلمہ' شعبی' خلیل یا ابن خلیل کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے موقوفاً روایت ہے اور اس روایت میں تو یمن کا اور نہ ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ طِيبَا بِالْوَلَدِ کے جملہ کا تذکرہ ہے۔

بَاب فِي وُجُوهِ النِّكَاحِ الَّتِي كَانَ يَتَنَاكَحُ بِهَا أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: ایامِ جاہلیت کے نکاحوں کا بیان

۵۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَكَانَ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ

۵۰۲: احمد بن صالح' عنبسہ بن خالد' یونس بن یزید' محمد بن مسلم' ابن شہاب' عروہ بن زبیر عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں چار طریقوں پر نکاح ہوا کرتا تھا۔ ایک طریقہ تو ایسا ہے کہ جس طریقہ پر آج کے دور میں نکاح ہوتا ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کی لڑکی یا اس کی ہمشیرہ کو پیغام دیتا ہے وہ مہر مقرر کرتا ہے اور اس شخص سے نکاح کر دیتا ہے اور ایک نکاح اس طریقہ پر ہوتا کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جاتی کہتا کہ فلاں شخص کو بلا بھیجو اور اس سے ہمبستری کرو پھر وہ شوہر اس عورت سے علیحدہ رہتا اور اس سے کبھی بھی صحبت نہ کرتا جب تک کہ اس کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ عورت اس سے حاملہ ہو چکی ہے جس سے اس نے جماع کرایا تھا۔ جب علم ہو جاتا کہ وہ عورت حاملہ ہو گئی ہے تو اس وقت اگر شوہر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا اور یہ طریقہ اس وجہ سے اختیار کرتے تا کہ لڑکا خوبصورت'

الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَائَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ۔

طاقتور اور عمدہ ہوتو وہ لوگ کسی شریف النفس اور خوبصورت شخص کے پاس، عورت کو بھیج دیتے جو کہ خاندانی اور اچھے اعلیٰ نسب کا شخص ہوتا تا کہ اس شخص سے نطفہ حاصل کریں تا کہ اپنے خاندان میں بھی ویسی ہی ولادت ہو اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا کرتے تھے اور ایک تیسری قسم کے نکاح کا طریقہ یہ تھا کہ آٹھ دس مرد ایک عورت کے پاس آتے جاتے' ان میں سے ہر ایک شخص اس عورت سے جماع کرتا جب وہ عورت حاملہ ہو جاتی اور اس کے بچہ پیدا ہوتا تو بچہ پیدا ہونے کے کچھ دن کے بعد وہ عورت ان سب کو بلا بھیجتی کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا تھا جب وہ سب کے سب اکٹھے ہو جاتے تو وہ عورت ان لوگوں سے کہتی کہ تم لوگ اپنا حال خوب جانتے ہو اور اب میرے بچہ پیدا ہوا ہے اور تم میں سے فلاں شخص کا یہ بچہ ہے وہ عورت جس شخص کا نام لے دیتی پھر وہ بچہ اس کا شمار ہوتا۔ اور ایک چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے مرد ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے وہ عورت کسی شخص کو منع نہ کرتی اور ایسی عورت کو بغایا سے تعبیر کرتے (یعنی اس عورت کو رنڈی یا زانیہ کہا جاتا) اور ان عورتوں کے گھروں پر جھنڈے لگے رہتے یہی علامت تھی جو شخص چاہتا وہ ان عورتوں کے پاس چلا جاتا۔ جب وہ عورت حمل سے ہو جاتی اور اس کے بچہ پیدا ہوتا تو اس عورت کے سب آشنا اکٹھا ہوتے اور قیافہ جاننے والوں کو بلاتے اس کے بعد وہ قیافہ شناس جس کا لڑکا بتلاتے اس لڑکے کو اس شخص سے ملاتے (یعنی اسی کی طرف منسوب کرتے) وہ شخص کچھ نہ بولتا جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو پیغمبر برحق بنا کر مبعوث فرمایا تو انہوں نے دورِ جاہلیت کے نکاحوں کو باطل فرما دیا اور وہ ہی نکاح باقی رہ گیا جو کہ مسلمانوں میں مروج ہے (اور باقی تمام قسم کے نکاح کو اسلام میں ختم اور منسوخ کر دیا گیا)

خلاصۃ الباب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب کیسی گندگیوں اور تاریکیوں میں تھے اور پھر آپ ﷺ کی ہدایت اور تعلیم و تربیت نے ان کو آسمانِ ہدایت کا چاند اور سورج بنا دیا۔ اللھم صل علی سید نا محمد عبدك ونبيك رسول الله مخرج النسا من الظلمت الى النور باذنك و بارك وسلم۔

بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

باب: بچہ اُسی کا شمار ہوگا کہ جس کی بیوی یا باندی ہے

٥٠٣: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنُهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي عَنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ۔

۵۰۳: سعید بن جبیر‘ مسدد بن مسرہد‘ سفیان‘ زہری‘ عروہ‘ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کے سلسلہ میں جھگڑا کیا۔ حضرت سعد نے بیان کیا کہ میرے بھائی عقبہ نے وصیت کی تھی کہ میں جب مکہ معظمہ آؤں تو میں اس باندی کے لڑکے کو لے جاؤں کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے اور وہ میرے والد کی باندی سے پیدا شدہ ہے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے جب اس لڑکے کو دیکھا تو وہ لڑکا حضرت عتبہ کے قطعی طور پر ہم شکل تھا آپ نے فرمایا لڑکا بستر والے کا ہے (یعنی لڑکا شوہر کی طرف منسوب ہوگا) اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور آپ نے فرمایا اے سودہ! تم اس بچہ سے پردہ کیا کرو۔ مسدد نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارا بھائی ہے۔

٥٠٤: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۵۰۴: زہیر بن حرب‘ یزید بن ہارون‘ حسین معلم‘ عمرو بن شعیب‘ شعیب‘ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص میرا بیٹا ہے میں نے اس کی والدہ سے ایام جاہلیت میں زنا کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب اسلام میں داخل ہونے کے بعد (اس لڑکے پر) دعویٰ نہیں ہوسکتا دور جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے (یعنی بچہ شوہر یا آقا کی طرف منسوب ہوگا) اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

٥٠٥: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَهْلِي أَمَةً لَهُمْ رُومِيَّةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَبِنَ لَهَا غُلَامٌ لِأَهْلِي رُومِيٌّ

۵۰۵: موسیٰ بن اسماعیل‘ مہدی بن میمون‘ ابویحییٰ‘ محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب‘ حضرت رباح سے روایت ہے کہ میرے گھر والوں نے میرا نکاح اپنی ایک روم کی رہنے والی باندی سے کر دیا میں نے اس باندی سے صحبت کی تو میرے ایک سانولے رنگ کا مجھ جیسا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس لڑکے کا نام عبداللہ تجویز کیا پھر اس کو ایک غلام نے جو کہ میرے گھر والوں کا ہی غلام تھا اس نے اس باندی کو پھانس لیا وہ غلام بھی روم کا باشندہ تھا اور اس کا نام یوحنا تھا وہ اپنی زبانی میں اس لونڈی سے گفتگو کرتا تھا۔ پھر اس کے بعد ایک دوسرا لڑکا پیدا ہوا وہ لڑکا گویا کہ گرگٹوں میں ایک گرگٹ تھا (یعنی اس لڑکے کا رنگ رومی لوگوں کی طرح سرخ رنگ تھا) میں نے

يُقَالُ لَهُ يُوحَنَّهْ فَرَاطَنَهَا بِلِسَانِهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَأَنَّهُ وَزَغَةٌ مِنَ الْوَزَغَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا لِيُوحَنَّهْ فَرَفَعْنَا إِلَى عُثْمَانَ أَحْسَبُهُ قَالَ مَهْدِيٌّ قَالَ فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا فَقَالَ لَهُمَا أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَجَلَدَهَا وَجَلَدَهُ وَكَانَا مَمْلُوكَيْنِ۔

کہا کہ یہ لڑکا کس قسم کا پیدا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ لڑکا یوحنا کا ہے اور ہم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ قضیہ پیش کیا انہوں نے باندی اور غلام کو بلا کر دریافت فرمایا انہوں نے اقرار کر لیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا کیا تم دونوں رضامند ہو میں تم دونوں کا اس طریقہ پر فیصلہ کروں کہ جس طریقہ پر حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکا صاحب فراش کا ہے راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو گمان ہے کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑے مارے (یعنی حد زنا جاری فرمائی)۔

بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ

باب: بچہ کی پرورش کا کون حق دار ہے؟

٥٠٦ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي۔

۵۰۶: محمود بن خالد' ولید' ابی عمر الاوزاعی' عمرو بن شعیب' شعیب' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا لڑکا ہے میرا پیٹ اس لڑکے کا غلاف تھا اور میری پستان اسکے پینے کا برتن تھی اور میری گود اسکے رہنے کی جگہ تھی اب مجھ کو اسکے والد نے طلاق دے دی ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے۔ آپ نے فرمایا تم اس لڑکے کی حقدار ہو جب تک تم کسی دوسرے سے نکاح نہ کرو۔

حق پرورش:

اگر کسی عورت کو طلاق ہو جائے تو لڑکا سات سال کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا اور اس کا نفقہ باپ کے ذمہ ہوگا اور لڑکی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہے گی اور نفقہ باپ کے ذمہ ہوگا شریعت میں اسی کو حق حصانت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ فتاویٰ شامی عالمگیری باب الحصانت میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

٥٠٧: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا مَيْمُونَةَ سَلْمَى مَوْلًى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا

۵۰۷: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابو عاصم' ابن جریج' زیاد' حضرت ہلال بن اُسامہ سے روایت ہے کہ ابو میمونہ کہ جس کا نام سلمٰی تھا اہل مدینہ کا آزاد کردہ غلام اور سچا انسان تھا۔ اس نے کہا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک فارس کی رہنے والی عورت حاضر ہوئی۔ اس عورت کے ہمراہ ایک لڑکا تھا وہ عورت چاہتی تھی کہ وہ لڑکا اس کے پاس رہے اور اس کا شوہر چاہتا تھا کہ لڑکا اس کے پاس

فَادَّعَيَاهُ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَطَنَتْ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ امْرَأَةً جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

رہے۔ اور اس عورت کو شوہر نے طلاق دے دی۔ اس عورت نے فارسی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میرا شوہر چاہتا ہے کہ وہ میرے لڑکے کو مجھ سے چھین لے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم دونوں اس معاملہ میں قرعہ ڈال لو اور انہوں نے عورت کو فارسی زبان میں سمجھا دیا۔ پھر اس عورت کا شوہر آیا اور اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے معاملہ میں مجھ سے کون جھگڑا کرتا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ ایک خاتون نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا شوہر چاہتا ہے کہ وہ میرے لڑکے کو مجھ سے چھین لے۔ حالانکہ وہ لڑکا مجھ کو ابو عتبہ کے کنویں سے لا کر پانی پلاتا ہے اور وہ مجھ کو نفع بخشتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں قرعہ ڈال لو۔ اس بات پر شوہر نے کہا کہ مجھ سے میرے لڑکے کے سلسلہ میں کون شخص جھگڑا کرتا ہے؟ آنحضرتؐ نے لڑکے سے فرمایا کہ یہ تمہارے والد ہیں اور یہ تمہاری والدہ ہیں تم کو اختیار ہے تم جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ عورت اس لڑکے کو لے کر چل دی۔

۵۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ أَنَا آخُذُهَا أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي خَالَتُهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا فَقَالَ زَيْدٌ أَنَا أَحَقُّ بِهَا أَنَا خَرَجْتُ إِلَيْهَا وَسَافَرْتُ وَقَدِمْتُ بِهَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا قَالَ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَقْضِي بِهَا

۵۰۸: عباس بن عبدالعظیم' عبدالملک بن عمرو' عبدالعزیز بن محمد' یزید بن الہاد' محمد بن ابراہیم' نافع بن عجیر' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی کو لے کر آئے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب نے کہا کہ اس لڑکی کو میں لوں گا اس کا حقدار میں ہوں وہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور میرے یہاں اس لڑکی کی خالہ ہے اور خالہ والدہ کی مانند ہوتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس لڑکی کا زیادہ حقدار میں ہوں کیونکہ (وہ) میرے چچا کی لڑکی ہے اور میرے یہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) ہیں اور وہ اس لڑکی کی حق دار ہیں۔ حضرت زید نے کہا کہ میں اس لڑکی کا حق دار ہوں کیونکہ میں مکہ مکرمہ گیا اور میں نے سفر کیا اور لڑکی کو لے کر آیا۔ پھر آپ نکلے اور آپ نے فرمایا یہ لڑکی اپنی خالہ کی زیر پرورش حضرت جعفر کے پاس رہے

لِجَعْفَرٍ تَكُونُ مَعَ خَالَتِهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ۔

گی کیونکہ خالہ' ماں کی مانند ہے (اور ماں کے بعد خالہ ہی حق دار ہے)

۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ وَقَالَ إِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ۔

۵۰۹: محمد بن عیسیٰ' سفیان' ابی فروہ' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے کیونکہ ان کے نکاح میں اس لڑکی کی خالہ ہے۔

بچہ کے حق پرورش کی بحث:

ماں کے بعد بچہ کی خالہ کو حق پرورش ہوتا ہے کتب فقہ میں فتاویٰ شامی وغیرہ میں مفصل طور پر ماں کے بعد بچہ کی پرورش کا حق کس کو پہنچے گا اس کی ترتیب بیان کی گئی ہے واضح رہے کہ حنفیہ کے نزدیک لڑکا سات سال کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا اور لڑکی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہے گی اور ماں کو یہ حق پرورش جب تک رہے گا کہ جب تک عورت بچہ کے اجنبی شخص سے نکاح نہ کرے۔ اور ماں کے پاس مذکورہ مدت تک دوران پرورش خرچہ باپ کے ذمہ رہے گا۔ والصحانة ای بالعلام حتی یستغنی عن النساء وقدر بسبع وبه یفتی وبالصغیرة حتی تحیض ای تبلغ۔ (فتاویٰ شامی ص :٥٦٦' ج ٣' مطبوعه کراچی)

۵۱۰: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هَانِءٍ وَهُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكِ بِنْتَ عَمِّكِ فَحَمَلَتْهَا فَقَصَّ الْخَبَرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ۔

۵۱۰: عباد بن موسیٰ' اسماعیل بن جعفر' اسرائیل ابی اسحٰق' ہانی وہبیرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہمارے پیچھے ہوگئی اور آواز دینے لگی چچا جان' چچا جان' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو اُٹھا لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا اپنے چچا کی لڑکی کو سنبھالو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکی کو اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ اس کے بعد یہی واقعہ بیان کیا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس لڑکی کی خالہ میرے نکاح میں ہے رسول کریمؐ نے خالہ کو وہ لڑکی دلوا دی اور فرمایا خالہ والدہ کے مانند ہے۔

بَاب فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ

باب: عدتِ مطلقہ

۵۱۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ

۵۱۱: سلیمان بن عبدالحمید' یحییٰ بن صالح' اسماعیل بن عیاش' عمرو بن مہاجر' حضرت اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو طلاق دی گئی اور اس وقت مطلقہ عورت کے لئے عدت (واجب) نہیں تھی تو جس وقت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو طلاق دی گئی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ نازل فرمائی۔ تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا وہ

طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ۔

پہلی خاتون ہیں کہ جن کی شان میں عدتِ طلاق کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بَاب فِي نَسْخِ مَا اسْتُثْنِيَ بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

باب: عدتِ طلاق کی آیت کریمہ میں سے جو حکم منسوخ ہوگیا

۵۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا۔

۵۱۲: احمد بن محمد المروزی ... حسین' یزید النحوی' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ یعنی مطلقہ خواتین اپنے آپ کو تین قروء (یعنی تین حیض تک) روکے رکھیں اس حکم میں سے وہ خواتین مستثنیٰ قرار دی گئیں جو کہ حیض کے آنے سے ناامید ہو جائیں اور فرمایا گیا کہ جو خواتین حیض سے مایوس ہو جائیں تو ان کی عدت تین مہینہ ہے اور اس میں مزید استثناء یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر تم نے صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دی تو ایسی عورتوں پر کسی قسم کی عدت واجب نہیں ہے۔''

بَاب فِي الْمُرَاجَعَةِ

باب: احکامِ رجعت

۵۱۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا۔

۵۱۳: سہل بن محمد بن زبیر' یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ' صالح بن صالح' سلمہ بن کہیل' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی اس کے بعد ان سے رجعت فرمالی۔

بَاب فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ

باب: جس خاتون کو تین طلاقیں دی گئی اسکے نفقہ کا حکم

۵۱۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَتَسَخَّطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا

۵۱۴: قعنبی' مالک' عبداللہ بن یزید' اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ ابوعمرو بن حفص نے ان کو تین طلاق دے دیں اور وہ اس وقت کہیں گئے ہوئے تھے اور فاطمہ بنت قیس کے پاس اپنے وکیل کو جو دے کر بھیجا۔ وہ یہ دیکھ کر ناراض ہوگئیں۔ وکیل نے کہا: واللہ ہمارے لئے آپ کو کچھ دینا ضروری نہ تھا۔ حضرت فاطمہؓ حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور آپ سے

مِنْ شَيْءٍ فَجَائَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ وَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا وَاغْتَبَطْتُ۔

عرض کیا آپ نے فرمایا بلاشبہ تمہارا خرچ اس پر نہیں ہے اور آپ نے اُمّ شریکؓ کے مکان میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا اس خاتون کے ہاں میرے اصحاب اکثر و بیشتر آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے تم حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتومؓ کے مکان میں عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں اگر تم کپڑے بھی اُتار دو گی تو تم کو پردہ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی جس وقت تمہاری عدت پوری گزر جائے' تو مجھ کو اطلاع دینا۔ جب میری عدت پوری گزر گئی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھ کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے (یعنی بہت مارتے ہیں) اور معاویہ تو نادار اور تنگدست انسان ہیں کہ ان کے پاس کچھ مال نہیں تو تم حضرت اُسامہؓ سے نکاح کرلو۔ تو میں نے حضرت اُسامہؓ کو ناپسند کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم حضرت اُسامہؓ سے نکاح کرلو۔ چنانچہ میں نے اُسامہؓ سے نکاح کرلیا اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر رکھی اور میرے اُوپر عورتیں رشک کرنے لگیں۔

خلاصۃ الباب: فقہاء کا اس میں اتفاق ہے کہ مطلقہ رجعیہ اور مبتوتہ حاملہ عدت کے دوران خرچہ اور رہائش دونوں کی مستحق ہوتی ہے البتہ مبتوتہ غیر حاملہ کے بارہ میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ مبتوتہ (تین طلاق والی) غیر فاصلہ کا نفقہ خرچہ اور رہائش بھی مطلقاً شوہر پر واجب ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام احمد' امام اسحاق اور اہل ظواہر کا مسلک یہ ہے کہ اس کے لیے نہ نفقہ ہے نہ رہائش واجب ہے حضرت علیؓ' حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابرؓ کی طرف بھی یہی قول منسوب ہے امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک سکنیٰ (رہائش) واجب ہے نفقہ (خرچہ) واجب نہیں فقہاء سبعہ اور حضرت عائشہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام احمد کی دلیل فاطمہؓ بنت قیس کی روایت ہے امام مالک اور امام شافعی خرچہ واجب نہ ہونے پر حضرت فاطمہ بنت قیس ہی کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرات احناف کے دلائل (۱) وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ [البقرۃ : ۲۴۱] اس آیت میں ''متاع'' سے خرچہ اور رہائش دونوں مراد ہیں چنانچہ آیت کا سیاق یہی ہے اس لیے کہ اس سے پہلی آیت میں بھی متاع سے مراد بالاتفاق خرچہ اور رہائش ہیں پھر مطلقہ کے بارے میں الگ خاص طور پر متاع کا ذکر فرمایا تا کہ وہم نہ ہو کہ شاید پہلا حکم ان کو شامل نہیں ہے۔ (۲) سورۂ طلاق کی آیت کریمہ: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ [الطلاق : ۵] امام ابوبکر جصاص نے اس آیت سے تین طریقوں سے مسلک احناف کو ثابت کیا ہے (ا) جس طرح سکنیٰ ایک مالی حق ہے اور اس آیت کی رو سے واجب ہے اسی طرح نفقہ بھی ایک مالی حق ہونے کی وجہ سے واجب ہوگا (ب) وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ سے مطلقات (طلاق والی) کو ضرر پہنچانے سے روکا گیا ہے اور ضرر جس طرح رہائش نہ دینے سے لاحق ہوتا ہے اسی طرح نفقہ نہ دینے سے ہوتا ہے۔

حضرات احناف کا مسلک احادیث سے بھی ثابت ہے مثلاً دار قطنی میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین طلاقوں والی عورتوں کے لیے رہائش اور خرچہ دونوں ہیں۔ رہی فاطمہ بنت قیس کی روایت سو اس کے متعدد جوابات ہیں (۱) کہ فاطمہ بنت قیس اپنے شوہر اور ان کے گھر والوں کے خلاف زبان درازی کیا کرتی تھیں جیسا کہ مشکوٰۃ میں شرح السنہ کے حوالہ سے ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گذارنے کی اجازت دی۔ بعض حضرات نے یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ جب شوہر کے گھر کی سکونت ختم ہوگئی خواہ فاطمہ بنت قیس کی وحشت کی وجہ سے یا خود ان کی زبان درازی کی وجہ سے تو (ان کا نفقہ خرچہ) بھی ساقط ہو گیا اس لیے کہ نفقہ احتباس کی جزاء ہے اور احتباس خوب ہو گیا ۔امام طحاوی یہ فرماتے ہیں کہ اس جیسی روایت کتاب اللہ اور سنت دونوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے محبت نہیں۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِيهِ وَأَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَنَفَرًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَإِنَّهُ تَرَكَ لَهَا نَفَقَةً يَسِيرَةً فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ۔

۵۱۵: موسیٰ بن اسماعیل ٗ ابان بن یزید العطار ٗ یحییٰ بن کثیر ٗ ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن ٗ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوحفص ابن المغیرہ نے ان کو تینوں طلاق دے دیں پھر یہی حدیث بیان فرمائی اور اس میں اس طرح ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم میں سے چند لوگوں اور حضرت خالد بن ولید نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوحفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور انہوں نے اس کے لئے تھوڑا سا خرچ چھوڑا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی اور مالک کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

مطلقہ کے نفقہ کا حکام:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس عورت کو تین طلاق دے دی جائیں تو شوہر کے ذمہ اس عورت کا نان نفقہ اور رہنے کی جگہ دینا عدت پوری ہونے تک ضروری ہے اور ان کی دلیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے تھا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاق دے دی گئی اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کا نان نفقہ ضروری ہے اور نہ ہی رہنے کی جگہ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایسی عورت کا نفقہ نہیں ہے البتہ رہنے کی جگہ دینا ضروری ہے۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ

۵۱۶: محمود بن خالد ٗ ولید ٗ ابوعمر ٗ یحییٰ ٗ ابوسلمہ ٗ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوحفص مخزومی نے ان کو تین طلاق دیں پھر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن ولید کی حالت بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے نہ رہنے کی جگہ ہے اور نہ نفقہ ہے۔ آپ

الْحَدِيثَ. وَخَبَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ قَالَ فِيهِ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلوایا کہ مجھ سے دریافت کئے بغیر کسی دوسرے سے نکاح نہ کرنا۔

۵۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ فِيهِ وَلَا تُفَوِّتِينِي بِنَفْسِكِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَالْبَهِيُّ وَعَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ كُلُّهُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا۔

۵۱۷: قتیبہ بن سعید، محمد بن جعفر، محمد بن عمرو، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی مخزوم میں سے ایک شخص کے پاس تھی اس نے مجھ کو طلاق البتۃ دے دی پھر یہ حدیث بیان کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کو مجھ سے گم نہ کر دینا (یعنی کہ عدت گزرنے کے بعد مجھ سے معلوم کئے بغیر نکاح نہ کر لینا) ابوداؤد نے کہا شعبی اور البھی، عطاء نے عبد الرحمٰن بن عاصم سے اور ابوبکر بن ابی جہم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى۔

۵۱۸: محمد بن کثیر، سفیان، سلمہ بن کھیل، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر نے ان کو تین طلاقیں دے دیں تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ان کو نفقہ دلایا اور نہ رہنے کو مکان دلوایا۔

۵۱۹: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَأَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَأَنْكَرَتْ عَائِشَةُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ

۵۱۹: یزید بن خالد الرملی، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ابوحفص ابن المغیرہ کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے ان کو تین طلاق میں سے آخری طلاق یعنی تیسری طلاق دی۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مکان سے نکلنے کے سلسلہ میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے مکان میں جا کر رہو۔ مروان بن الحکم نے مطلقہ عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق فاطمہ بنت قیس کی حدیث کے تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کی بات کا انکار کیا۔ ابوداؤد نے کہا صالح بن کیسان، ابن جریج، شعیب ابن ابی حمزہ نے زہری

جُرَيْجٍ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاسْمُ أَبِي حَمْزَةَ دِينَارٌ وَهُوَ مَوْلَى زِيَادٍ۔

سے نقل کیا نیز بیان کیا کہ ابی حمزہ کا نام دینار ہے جو کہ زیاد کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَعْنِي عَلَى بَعْضِ الْيَمَنِ فَخَرَجَ مَعَهُ زَوْجُهَا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَأَمَرَ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ أَنْ يُنْفِقَا عَلَيْهَا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَهَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يُبْصِرُهَا فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَأَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنَ امْرَأَةٍ فَسَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ حَتَّى لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا قَالَتْ فَأَيُّ أَمْرٍ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا الزُّبَيْدِيُّ

۵۲۰: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت عبید اللہ سے روایت ہے کہ فاطمہ کے پاس مروان نے کسی شخص (قبیصہ) کو حکم دریافت کرنے کے لئے بھیجا فاطمہ نے بیان کیا کہ میں ابوحفص کے نکاح میں تھیں اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی کو یمن میں حاکم بنا کر روانہ فرمایا تھا میرا شوہر بھی ان ہی کے ہمراہ گیا تھا اس نے (تین میں سے) ایک طلاق جو باقی رہ گئی تھی مجھے کہلا بھیجی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو میرے لئے نفقہ دینے کا حکم فرمایا ان دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس عورت کے لئے نفقہ نہیں ہے البتہ اگر وہ عورت حمل سے ہوتی تو اس کو نفقہ ملتا۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بے شک تمہارے لئے کوئی خرچ نہیں ہے مگر یہ کہ تم حاملہ ہوتیں اور میں نے آپ سے اس گھر سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت عنایت فرما دی تو میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میں کس جگہ رہوں؟ آپ نے فرمایا عبداللہ بن مکتوم کے پاس رہو وہ نابینا شخص ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی موجودگی میں کپڑے اُتارتی اور وہ نہ دیکھ پاتے۔ پھر وہ عدت پوری ہونے تک وہیں پر رہیں اس کے بعد آپ نے ان کا حضرت اُسامہ سے نکاح کر دیا۔ قبیصہ نے واپس ہو کر یہ کیفیت مروان سے بیان کی۔ مروان نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو صرف ایک عورت کی زبانی سنا ہے۔ لہذا ہم لوگ اس کی اتباع کریں گے کہ جس بات پر لوگ (قائم) ہوں گے۔ جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے کہا کہ تمہارے اور ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو جس وقت تم لوگ خواتین کو طلاق دو تو عدت کے شروع ہوتے ہی طلاق دو (یعنی حالت طہر میں طلاق دو) وہ شخص (یعنی شوہر) واقف نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کر دے تو

فَرَوَى الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثَ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى مَعْمَرٍ وَحَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ بِمَعْنَى عُقَيْلٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ بِمَعْنًى دَلَّ عَلَى خَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ قَالَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ۔

تین طلاق کے بعد کیا نئی بات پیدا ہوگی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زہری سے یونس نے روایت کیا اور زبیدی نے دونوں روایات عقیل کے طریقہ پر روایت کی ہیں اور محمد بن اسحٰق' زہری نے بیان کیا کہ قبیصہ بن ذویب نے عبید اللہ بن عبداللہ کے طریقہ سے روایت کی جس میں اس طریقہ پر ہے کہ قبیصہ' مروان کی جانب واپس ہوا اور اس نے اس کو اس واقعہ کی خبر دی۔

شوہر کے لئے ایک بہترین موقعہ:

آیت کریمہ: لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا کا مفہوم یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ طلاق دینے کے بعد شوہر کا قلب طلاق سے پھر جائے اور وہ رجعت کر لے بیوی کو واپس لوٹا لے کہ یہ بہتر ہے۔

بَاب مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

باب: جو حضرات فاطمہ بنت قیس کے قول کا انکار فرماتے ہیں؟

۵۲۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ مَعَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا كُنَّا لِنَدَعَ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ ذَلِكَ أَمْ لَا۔

۵۲۱: نصر بن علی' ابواحمد' عمار بن زریق' حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے کہ میں اسود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے یہی حدیث بیان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایسے لوگ نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت نبوی کو محض ایک عورت کے قول کی وجہ سے ترک کر دیں نہ معلوم اس عورت کو یاد رہا ہو یا نہ رہا ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

مذکورہ حدیث میں کتاب سے مُراد وہی آیت کریمہ ہے جو کہ اُوپر بیان ہوئی اور سنّت سے وہ حدیث مُراد ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کو رہائش کے لئے جگہ اور خرچہ تا عدت ملے گا۔

۵۲۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ يَعْنِي حَدِيثَ

۵۲۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' ہشام بن عروہ' حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت پر بہت اعتراض فرماتی تھیں کہ اگر فاطمہ کو جو اس مکان سے نکلنے کی رخصت ہوئی تو وہ اس وجہ

فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سے کہ وہ ایک کھنڈر مکان میں تھیں وہاں پر ان کو ڈر لگتا تھا اس وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منتقل ہونے کی حرمت عطا فرمائی۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذَلِكَ ـ

۵۲۳: محمد بن کثیر' سفیان' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ لوگوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کو نہیں ملاحظہ فرماتیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اس قسم کی روایت بیان کریں کہ جس سے لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہو۔

۵۲۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي خُرُوجِ فَاطِمَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ سُوءِ الْخُلُقِ۔

۵۲۴: ہارون بن زید' سفیان' یحییٰ بن سعید' حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ ان کے مکان سے اس وجہ سے نکلیں تھیں کہ ان کے اخلاق اچھے نہ تھے۔

۵۲۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدْ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوَ مَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ مِنْ الشَّرِّ

۵۲۵: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' حضرت قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے حضرت عبد الرحمٰن بن حکم کی صاحبزادی کو تین طلاقیں دے دیں تو حضرت عبدالرحمٰن نے اس مکان سے اپنی لڑکی کو منتقل کر دیا (یعنی وہاں سے لڑکی کو نکال کر اپنے پاس رکھ لیا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کے پاس ایک شخص کو بھیجا اور مروان بن حکم اس وقت مدینہ منورہ کے حکمران تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہلوایا کہ اللہ کا خوف کرو اور عورت کو اپنے پہلے گھر میں بھیج دو (کیونکہ عدت کے دوران نکلنا جائز نہیں ہے) تو ایک روایت میں ہے کہ مروان نے جواباً کہا کہ مجھ کو عبد الرحمٰن نے مجبور کر دیا دوسری روایت میں ہے کہ مروان نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت آپ تک نہیں پہنچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا تذکرہ نہ کرتے تو کیا حرج تھا؟ مروان نے عرض کیا اگر آپ بھی فرمائیں کہ وہاں پر فتنہ کا ڈر تھا تو یہاں پر بھی وہ فتنہ (شر) ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مروان سے ایک فرمان:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمانے کا حاصل یہ تھا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے مکان کے منہدم ہونے کی ضرورت کی بنا پر آپ نے مکان سے نکلنے کی اجازت عطا فرمائی تھی تم کو یہاں پر وہ حدیث بیان نہیں کرنا چاہئے تھی۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدُفِعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طُلِّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ تِلْكَ امْرَأَةٌ فَتَنَتْ النَّاسَ إِنَّهَا كَانَتْ لَسِنَةً فَوُضِعَتْ عَلَى يَدَيْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى۔

۵۲۶: احمد بن یونس' زہیر' جعفر بن برقان' حضرت میمون بن مہران سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں حضرت سعید بن المسیب کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو طلاق دے دی گئی تھی اور وہ اپنے مکان سے باہر آ گئی تھیں۔ حضرت سعید نے کہا کہ فاطمہ بنت قیس ایک ایسی خاتون ہے کہ جس نے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کر دیا تھا اصل بات یہ ہے کہ وہ بدزبان عورت تھی تو وہ حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں رکھی گئیں تھیں۔

بَاب فِي الْمَبْتُوتَةِ تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ

باب: تین طلاقیں دی گئی عورت کو دن میں نکلنے کا بیان

۵۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا۔

۵۲۷: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں وہ اپنی کھجوریں (دورانِ عدت) کاٹنے کے لئے گھر سے نکل گئیں ان کو راستہ میں ایک شخص ملا اس نے ان کو (عدت کے درمیان) نکلنے کو منع کیا وہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تم (گھر سے ضرورت کی بناء پر) نکل جایا کرو ہوسکتا ہے کہ تم اس میں سے صدقہ نکالو یا اور کوئی نیکی کرو۔

دورانِ عدت نکلنا:

عورت کو عدت کے درمیان نکلنا ناجائز ہے لیکن جس عورت کے پاس نان نفقہ کا انتظام نہ ہو اور نہ کوئی ولی ایسا ہو کہ نفقہ کا انتظام کر سکے تو ضرورتِ شدیدہ کی بنا پر دن میں ایسی عورت نکل سکتی ہے لیکن رات اپنے ہی مکان میں گزارے اور اگر شرعی عذر کے بغیر دورانِ عدت نکل گئی تو گناہ گار ہوگی لیکن عدت کے وہ دن شمار ہوں گے۔

بَاب نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا بِمَا فَرَضَ لَهَا مِنْ الْمِيرَاثِ

باب: جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو ایسی عورت کو ایک سال کا نفقہ دینا آیت میراث سے منسوخ ہو گیا

۵۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَنُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فَرَضَ لَهُنَّ مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ بِأَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۵۲۸: احمد بن محمد المروزی علی بن حسین بن واقد حسین یزید النحوی عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشادِ الٰہی ہے: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ یعنی تم لوگوں میں سے جن لوگوں کی وفات ہونے لگے اور وہ بیویاں چھوڑے تو ان بیویوں کے لئے ایک سال کے نفقہ کی وصیت کریں تو یہ آیت کریمہ آیت میراث سے منسوخ ہوگئی کہ جب شوہر کی اولاد ہو تو اس کو آٹھواں حصہ ملے گا اور جب اولاد نہ ہو تو اس کو چوتھائی حصہ ملے گا اور ایک سال تک نہ نکلنا منسوخ ہوگیا دوسری آیت کریمہ کی وجہ سے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی خواتین کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب: خلاصہ یہ ہے کہ پہلے پہل بیوہ عورت کی عدت اور سوگ ایک سال تھا بعد میں چار ماہ دس دن ہوگیا اور ان احادیث سے ثابت ہوا کہ شوہر کے سوا کسی اور کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں البتہ بیوی شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی جو واجب ہے بغیر اس سوگ کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ سوگ بیوہ پر واجب ہے خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ مسلمہ ہو یا کتابیہ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صغیرہ اور کتابیہ پر سوگ واجب نہیں۔ ابو ثوری و مالکیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ حضرات حنفیہ کے دلائل احادیث اور ان کے علاوہ دوسری روایات سے ہیں نیز احادیث سے یہ ہدایت بھی ملی ہے کہ بیوہ عورت امکان حد تک اس مکان سے جس مکان میں رہتے ہوئے شوہر کی وفات ہوئی ہے نہ نکلے اگر کوئی عذر ایسا لاحق ہو جائے کہ وہاں رہنا ناممکن ہو اور دوران عدت جن چیزوں سے اس نے بچنا ہے ان کا ذکر کر دیا ہے مثلاً رنگ دار کپڑے نہ پہنے اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو استعمال کرے اور زیور بھی نہ پہنے اور مہندی سے بھی احتراز کرے۔

باب إِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: شوہر کے انتقال پر بیوی کے غم منانے کا بیان

۵۲۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

۵۲۹: قعنبی مالک عبداللہ بن ابی بکر حضرت حمید بن نافع نے کہا کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو تین حدیثیں سنائیں۔ احضرت زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے خوشبو منگائی جس میں زرد رنگ تھا۔ اس میں سے لے کر ایک بچی کو خوشبو لگائی پھر وہ خوشبو اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا بخدا مجھ کو خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں لیکن میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو عورت اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ تین روز سے زیادہ کسی میّت پر غم منائے اور اپنا سنگھار چھوڑے

أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحِفْشُ بَيْتٌ صَغِيرٌ۔

ہاں اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن غم منائے (اور عدت گزارے) زینب نے کہا کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی (عبید اللہ بن جحش) کی وفات ہوئی انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اس کے بعد کہا اللہ کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں نے حضور اکرم ﷺ سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے اس کے لئے حلال نہیں ہے کسی مردے پر تین روز سے زیادہ غم منانا ہاں شوہر پر چار ماہ دس دن تک۔ زینب نے بیان کیا کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس لڑکی کی آنکھیں دُکھ رہی ہیں کیا ہم اس کے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے یہ سوال دو یا تین مرتبہ دہرایا اور آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: نہیں۔ (یعنی آپ نے سرمہ لگانے کی اجازت نہیں عطا فرمائی) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب تو عدت (یعنی عدتِ وفات) صرف چار مہینے دس دن ہیں اور دورِ جاہلیت میں تمہارے میں سے ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکتی تھی۔ حدیث کے راوی حمید نے عرض کیا کہ میں نے حضرت زینب سے دریافت کیا کہ مینگنی پھینکنے سے کیا مُراد ہے تو انہوں نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں جب کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا تو وہ عورت ایک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی اور وہ عورت خراب اور بوسیدہ کپڑے پہن لیتی' وہ خوشبو لگاتی اور نہ کوئی اور چیز لگاتی یہاں تک کہ پورا ایک سال گزر جاتا پھر ایک جانور (اس کے پاس) لایا جاتا گدھا یا بکری یا پرندہ وہ عورت اس جانور کو اپنے جسم سے لگاتی (یعنی ملتی) اتفاقاً ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ عموماً وہ جانور مر جاتا اس کے بعد اس عورت کو ایک مینگنی دی جاتی وہ عورت مینگنی پھینکتی پھر عدت سے نکلتی اب وہ عورت جو دِل چاہے خوشبو وغیرہ استعمال کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا الاحفش چھوٹے مکان کو کہا جاتا ہے۔

دورِ جاہلیت کی سخت تکالیف:

مذکورہ حدیث میں جاہلیت کے زمانہ کی خواتین کے لئے کچھ تکالیف کی طرف اشارہ ہے دورِ جاہلیت میں خواتین کو سخت سے سخت تکالیف اُٹھانی پڑتی ایک سال عدتِ وفات گزارنی پڑتی اور وہ بھی غیر معمولی پابندیوں کے ساتھ جس کو کہ مفصل طور پر مذکورہ حدیث کے اخیر میں بیان فرمایا گیا اسلام نے ان تکالیف کو ختم کیا اور چار ماہ دس دن عدتِ وفات مقرر کی۔

بَاب فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا تَنْتَقِلُ

باب: جس خاتون کے شوہر کی وفات ہو جائے عدت تک وہ مکان سے نہ نکلے

۵۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنِّي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ بِي فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَتْ فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ۔

۵۳۰: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ' ان کی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ مالک سنان کی لڑکی فریعہ جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ سے دریافت کیا' کیا میں اپنے خاندان میں چلی جاؤں جو کہ قبیلہ بنی خدرہ میں ہے کیونکہ اس کا شوہر اپنے مفرور غلاموں کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تھا غلاموں نے قدوم (نامی جگہ) میں اس کو قتل کر ڈالا۔ فریعہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے میں نے دریافت کیا کہ میرے شوہر نے میرے لئے اپنی طرف سے اپنا کوئی مکان نہیں چھوڑا اور نہ ہی میرے لئے نان نفقہ (کا انتظام) ہے فریعہ نے کہا کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہاں تم اپنے خاندان میں چلی جاؤ۔ فریعہ نے کہا کہ پھر میں وہاں سے نکل کر مسجد یا حجرہ میں آئی تو آپ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ تم نے کس طریقہ پر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے پھر اپنے شوہر (کے قتل کئے جانے اور میرے لئے نان نفقہ نہ چھوڑے جانے کا) پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جب تک تمہاری عدت گزرے تم اسی مکان میں رہو۔ فریعہ نے کہا کہ پھر میں نے چار مہینے دس دن اسی مکان میں پورے کئے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو انہوں نے میرے پاس آدمی بھیجا اور مجھ سے یہ مسئلہ معلوم کیا میں نے وہ مسئلہ بیان کر دیا لہذا انہوں نے اسی کی پیروی کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ (عدت گذارنے والی عورت) کے لئے بلاضرورت ایک مکان سے دوسرے مکان میں آنا جانا جائز نہیں۔ اس بارہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کے مرجانے کی وجہ سے عدت گذار

رہی ہو اس کے لیے سکنیٰ (رہائش) ضروری ہے یا نہیں چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت امام شافعی کے دو اقوال ہیں اصح قول کے مطابق سکنیٰ ضروری ہے حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی اس کے قائل تھے ان حضرات کی دلیل یہی حدیث مبارکہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ بیوی (عورت) اپنے شوہر کے مکان میں ہی عدت گذارے اگر چہ اس کا حصہ بہت کم آیا ہو اور دیگر ائمہ اس بیوہ کو اس مکان میں ٹھہرنے نہیں دیتے تو اس صورت میں وہاں سے منتقل ہو سکتی ہے یہی حدیث امام صاحب کی بھی دلیل ہے اور جس روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیوہ عورت کو فرمایا تھا کہ وہ جہاں چاہے عدت گذار لے۔ ان میں ایک راوی ابو مالک ہے جو ضعیف ہے اسی طرح اس کی مسند میں محبوب بن محرز بھی بقول ابن القطان کے ضعیف ہے نیز ابوبکر بن مالک بھی ضعیف ہے اسی واسطے دار قطنی نے اسے معلل قرار دیا ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى التَّحَوُّلَ

باب: (عدتِ وفات میں) جگہ بدلنے کا بیان

۵۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَائَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَائَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَائَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَائَتْ۔

۵۳۱: احمد بن محمد المروزی' موسیٰ بن مسعود' شبل' ابن ابی نجیح' عطاء' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آیت کریمہ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا منسوخ ہو گئی اب عورت کو اختیار ہے کہ وہ جس جگہ چاہے عدت گزارے۔ عطاء نے کہا اگر عورت چاہے تو اپنے شوہر کے لوگوں میں عدت گزارے وصیت کئے گئے مکان میں اور اگر چاہے چلی جائے۔ ارشادِ الٰہی ہے: فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ عطاء نے بیان کیا کہ اس آیت کریمہ کو آیت میراث نے منسوخ قرار دے دیا جس طریقہ پر (عدتِ وفات میں) ایک سال کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح پر اسی مکان میں رہنا بھی منسوخ ہو گیا اب اختیار ہے کہ جس جگہ عورت کا دل چاہے وہاں عدت گزارے۔

عدتِ وفات کہاں گزارے؟

عدت گزارنے میں شریعت نے عورت کی سہولت اور پردہ وغیرہ پر مدار رکھا ہے اگر محتاط اور بحفاظت سسرال میں عدت گزار سکتی ہے تو یہ بھی درست ہے بشرطیکہ سسرال میں رہ کر غیر محرم وغیرہ سے اختلاط وغیرہ نہ ہو ورنہ میکے میں عدت گزارے لیکن جس جگہ سے عدت شروع ہوئی وہاں سے بلا عذرِ شرعی نکلنا جائز نہیں ہے۔

بَاب فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا

باب: عدت گزارنے والی عورت دورانِ عدت کن اشیاء سے بچے؟

۵۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

۵۳۲: یعقوب بن ابراہیم الدورقی' یحییٰ بن ابی بکیر' ابراہیم بن طہمان' ہشام بن حسان (دوسری سند) عبداللہ بن جراح' عبداللہ بن بکر سہمی'

طَهْمَانَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهُسْتَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ عَنْ هِشَامٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَكَانَ عَصْبٍ إِلَّا مَغْسُولًا وَزَادَ يَعْقُوبُ وَلَا تَخْتَضِبُ۔

ہشام (یہ الفاظ ابن الجراح کے ہیں) حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت کسی کے انتقال پر اس کے غم میں تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر عورت کو شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن سوگ کرنا چاہئے اور سوگ کی مدت (یعنی عدت وفات) میں وہ رنگ دار لباس نہ پہنے مگر یمن کا دھاری دار کپڑا اور نہ وہ سرمہ لگائے اور نہ وہ خوشبو لگائے۔ لیکن جب وہ حیض سے پاک ہوتو وہ تھوڑی سی (خوشبو) قسط اور اظفار (نامی خوشبو) لگا لے اور وہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ عورت رنگین لباس نہ پہنے مگر دُھلا ہوا۔ یعقوب کی روایت میں ہے کہ وہ عورت مہندی بھی نہ لگائے۔

دورانِ عدت سرمہ لگانا:

دورانِ عدت سرمہ لگانا درست ہے دوسری حدیث میں اس کی اجازت مذکور ہے اور قسط اور اظفار یہ دونوں خوشبو کے نام ہیں جو کہ بدن کی بدبو دور کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

۵۳۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمَا قَالَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ يَزِيدُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

۵۳۳: ہارون بن عبد اللہ' مالک بن عبد الواحد' یزید بن ہارون' ہشام' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طریقہ پر روایت ہے۔ یزید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اس روایت میں: وَلَا تَخْتَضِبُ کا لفظ بھی ہے اور ہارون نے ان الفاظ: وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

۵۳۴: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ

۵۳۴: زہیر بن حرب' یحییٰ بن بکیر' ابراہیم بن طہمان' بدیل' حسن بن مسلم' صفیہ بنت شیبہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت نہ تو کسم کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیروے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ وہ زیور پہنے اور نہ ہی (ہاتھوں پاؤں' بالوں کو) مہندی لگائے اور کہتے ہیں نہ سرمہ لگائے (یعنی ہر قسم کا سنگھار چھوڑ دے)

وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔

(کسم) گیروے رنگ کو کہتے ہیں۔

۵۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجِلَاءِ قَالَ أَحْمَدُ الصَّوَابُ بِكُحْلِ الْجِلَاءِ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبْرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِينَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

۵۳۵: احمد بن صالح' ابن وہب' مخرمہ' ان کے والد' مغیرہ بن ضحاک' اُمّ حکیم بنت اُسید کی والدہ سے روایت ہے کہ ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور ان کی آنکھوں میں درد ہو رہا تھا تو وہ (ایک قسم کا سرمہ) جلا لگا لیا کرتی تھیں انہوں نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک باندی کو بھیجا یہ دریافت کرنے کے لئے کہ یہ سرمہ استعمال کریں یا نہیں؟ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں لیکن اگر زیادہ ضرورت ہو تو رات میں لگا لو اور دن کو (آنکھوں کو) صاف کر لو۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے کہ جس وقت کہ (میرے پہلے شوہر) ابوسلمہ کی وفات ہو گئی اس وقت میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا یہ کیا ہے (یعنی دورانِ عدت تم نے کیا لگایا ہے) میں نے عرض کیا کہ کوئی چیز نہیں یہ ایلوا ہے یا رسول اللہ اس میں تو خوشبو نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تو چہرہ کو جوان کرتا ہے اس کو رات کو لگایا کرو اور دن میں دھو لیا کرو اور تم مہندی اور خوشبو لگا کر کنگھی نہ کیا کرو کیونکہ وہ خضاب ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ پھر میں اپنا سر کس چیز سے دھوؤں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنا سر بیری کے پتوں سے دھو لیا کرو (یعنی پانی میں بیری کے پتوں کا جوش دے کر اس پانی سے سر دھو لیا کرو)۔

بَاب فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ

باب: حاملہ کی عدت

۵۳۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ

۵۳۶: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو تحریر فرمایا تم سبیعہ اسلمیہ کے پاس جاؤ اور ان سے وہ حدیث دریافت کرو کہ جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتلائی تھی جس وقت کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم شرع دریافت کیا تھا۔ عمر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو جواب تحریر فرمایا کہ سبیعہ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں حضرت سعد بن خولہ کی منکوحہ تھی جو کہ قبیلہ

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْتَجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ۔

عامر بن لوئی سے تھے اور غزوۂ بدر میں وہ شریک تھے پھر حجۃ الوداع میں ان کی وفات ہوئی اور میں اُس وقت حمل سے تھی میرے شوہر کی وفات کے کچھ ہی روز بعد میرے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی جب میں خونِ نفاس سے فارغ ہوگئی تو میں نے اس غرض سے ہار سنگھار کیا کہ میرے لئے پیغامِ نکاح آئے۔ چنانچہ میرے پاس (ایک شخص جن کا نام) ابوسنابل بن بعلبک تھا' آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم نے بناؤ (سنگھار) کر رکھا ہے شاید تم کو نکاح کی توقع ہے بخدا جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں (یعنی عدت پوری نہ ہو جائے) تم نکاح (ثانی) نہیں کر سکتیں۔ سبیعہ نے بیان کیا کہ میں نے جس وقت یہ بات سنی تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے (پورا واقعہ) عرض کیا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بچہ پیدا ہوتے ہی تم حلال ہوگئیں (یعنی تم کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہوگیا) اگر میری مرضی ہو تو آپ نے مجھے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب نے بیان فرمایا کہ مجھ کو کوئی برائی معلوم نہ ہوتی کہ اگر عورت بچہ پیدا ہوتے ہی نکاح کرے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسی عورت سے شوہر جماع نہ کرے جب تک کہ وہ عورت نفاس سے پاک نہ ہو (یعنی نفاس کا خون بند نہ ہو)۔

حاملہ کی عدت کی آیت کریمہ:

جو عورت حمل سے ہو خواہ اس کے شوہر نے طلاق دی ہو یا شوہر کا انتقال ہوا ہو۔ بہرحال حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہوتے ہی ختم ہو جائے گی البتہ جب تک نفاس کا خون بند نہ ہو شوہر کو اس سے صحبت کرنا حرام ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۔ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے قبل وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا کے نازل ہونے کی وجہ سے تمام عورتوں کے لئے عدتِ وفات چار ماہ دس دن مقرر تھی لیکن سورۂ طلاق کی آیت: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ کے نازل ہونے کے بعد حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہونا مقرر ہوئی۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ معتدہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں ہر شخص سے (اس بارے میں) مباہلہ کر سکتا ہوں کہ چھوٹی سورت نساء یعنی سورہ طلاق بڑی سورہ نساء یعنی سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی اور اس پر اجماع ہوگیا مطلب یہ ہے کہ سورۂ طلاق میں فرمان الٰہی ہے: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [طلاق : ٤] کہ حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ کو جنم دیں اس کے بعد ان کے لیے نکاح جائز ہو جاتا ہے۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَشْرًا۔

۵۳۷: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن العلاء' ابومعاویہ' الاعمش' مسلم' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جس کا دِل چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ سے لعان کرے کہ چھوٹی سورۂ نساء (یعنی سورۂ طلاق) کی آیت کریمہ: اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا کے بعد نازل ہوئی۔

سورۂ طلاق والی آیت ناسخ ہے:

چھوٹی سورۂ نساء سے مُراد سورۂ طلاق ہے کیونکہ سورۂ طلاق میں بھی سورۂ نساء جیسے احکام ہیں حضرت عبداللہ کے فرمانے کا حاصل یہ ہے کہ عدت وفات والی آیت یعنی اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا کے نازل ہونے کے بعد سورۂ طلاق نازل ہوئی جس میں کہ حاملہ کے بچہ پیدا ہوتے ہی عدت ختم ہونے کی صراحت ہے اور میں اس معاملہ میں مباہلہ تک کرنے کو تیار ہوں لہٰذا سورۂ طلاق کی آیت: وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ۔ ...... وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا کا ناسخ ہوئی۔

بَاب فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ

باب: اُمّ ولد کی عدت

۵۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةً قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى سُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ يَعْنِي أُمَّ الْوَلَدِ۔

۵۳۸: قتیبہ بن سعید' محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن مثنیٰ' عبد الاعلیٰ' سعید' مطر' رجاء بن حیوۃ' قبیصہ بن ذویب' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ان کی سنت نہ چھپاؤ۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ یہی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت لڑکے والی باندی کے شوہر کی وفات ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں۔

خُلاصۃ الباب: یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی دلیل ہے کہ ام ولد آزاد عورتوں جیسی عدت گذارے گی۔ صاحب ہدایہؒ نے ایک عقلی دلیل بھی پیش کی کہ ام ولد کی عدت زوال فراش کی وجہ سے واجب ہوئی ہے لہٰذا یہ عدت نکاح کے مشابہ ہوگئی اور چونکہ نکاح کی عدت میں تین حیض ہوتے ہیں لہٰذا ام ولد تین حیض عدت گذارے گی انتہی کلامہ یعنی اگر ام ولد کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے تو عدت تین حیض ہوگی مرنے کی صورت میں ام ولد کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اسی طرح اگر اس کا آقا مرجائے یا مولیٰ نے اس کو آزاد کردیا تو اس ام ولد کی عدت تین حیض ہوں گے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اس کی عدت ایک حیض ہے حنفیہ میں سے امام محمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَاب الْمَبْتُوتَةِ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهَا زَوْجُهَا

باب: مطلقہ ثلاثہ پہلے شوہر سے بغیر حلالہ نکاح

حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

۵۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ يَعْنِي ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْآخَرِ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا۔

نہیں کر سکتی

۵۳۹: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' ابراہیم' الاسود' عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ سے یہ حکم دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور اس عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا اور وہ شخص اس عورت کے پاس گیا اس نے صحبت کرنے سے پہلے ہی اس عورت کو طلاق دے دی تو کیا وہ عورت اپنے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت شوہر اوّل پر حلال نہیں ہوگی جب تک کہ اُس عورت سے دوسرا شوہر اور دوسرے شوہر سے یہ عورت صحبت کی لذت نہ حاصل کر لے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس حدیث میں حلالہ شرعی کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگئی جب تک کہ دوسرے آدمی سے نکاح شرعی نہ کرے اور نکاح کے بعد صحبت نہ کرے اس وقت تک پہلے شوہر کے لیے حلال نہ ہوگی قرآن کریم اور احادیث مشہورہ میں اس کی صراحت موجود ہے اور تمام امت کا اس پر اجماع بھی ہے۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الزِّنَا

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ فَقُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ۔

باب: زنا کے سخت ترین گناہ ہونے کا بیان

۵۴۰: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' ابو وائل' عمرو بن شرحبیل' عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا گناہ بہت شدید ہے؟ آپ نے فرمایا شدید گناہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے حالانکہ اس نے پیدا کیا ہے (پھر ہمارے لئے پیدا کرنے والی ذات کے برابر کسی دوسرے کو قرار دینا کس قدر شدید گناہ ہے؟) میں نے عرض کیا کہ اسکے بعد کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنے بچہ کو قتل کر دینا اس خوف سے کہ اسکو کھلانا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی بیوی (بیٹی' بہن یا کسی بھی عورت) سے زنا کرنا۔ یہ آیت: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ نازل ہوئی یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور نہ حرمت والے نفس کو قتل کرتے ہیں اور نہ وہ زنا کرتے ہیں الخ۔

خُلاصَۃُ البَاب: علماء کرامؒ نے فرمایا ہے کہ زنا کے حرام ہونے کی دو وجہیں ہیں اوّل یہ کہ وہ بے حیائی ہے اور انسان میں حیاء نہ رہے تو وہ انسانیت ہی سے محروم ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے کسی بھلے برے کام کا اعتبار نہیں رہتا اس کے متعلق حدیث میں ارشاد ہے: **اذا فاتك الحياء فافعل ماشئت**۔ یعنی جب تیری حیاء ہی جاتی رہے تو کسی برائی سے رکاوٹ کا کوئی پردہ نہ رہا تو جو چاہو

گے کرو گے۔ اس لیے حضور ﷺ نے حیاء کو ایمان کا ایک اہم حصہ قرار دیا ہے۔ دوسری وجہ معاشرتی فساد ہے جو زناء کی وجہ سے اتنا پھیلتا ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں رہتی اور اس کے نتائج بعض اوقات پورے قبیلوں اور قوموں کو برباد کر دیتے ہیں فتنے، چوری، ڈاکہ، قتل کی جتنی کثرت آج دنیا میں بڑھ گئی ہے اس کے حالات کی تحقیق کی جائے تو آدھے سے زیادہ واقعات کا سبب کوئی مرد وعورت نکلتے ہیں جو اس جرم کے مرتکب ہوئے اس جرم کا تعلق اگرچہ بلاواسطہ حقوق العباد سے نہیں لیکن یہ جرم بہت سے ایسے جرائم ساتھ لاتا ہے جس سے حقوق العباد متاثر ہوئے ہیں اور قتل وفساد کے ہنگامے برپا ہوئے ہیں اس لیے اسلام نے اس جرم کو تمام جرائم سے بڑا قرار دیا ہے اس کی سزا بھی سارے جرائم کی سزاؤں سے زیادہ سخت رکھی ہے کیونکہ یہ ایک جرم دوسرے سینکڑوں جرائم کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ احادیث باب کے علاوہ ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں شادی شدہ زناکار پر لعنت کرتی ہیں اور جہنم میں ایسے لوگوں کی شرمگاہوں سے ایسی بدبو پھیلے گی کہ اہل جہنم اس سے پریشان ہوں گے اور آگ کے عذاب کے ساتھ ان کی رسوائی جہنم میں بھی ہوتی رہے گی۔ یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے۔

(مظہری)

۵۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَائَتْ مِسْكِينَةٌ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِي عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ۔

۵۴۱: احمد بن ابراہیم، حجاج، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسیکہ (نامی) ایک انصاری شخص کی باندی تھی وہ حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میرا مالک مجھ سے زبردستی پیشہ کرانا چاہتا ہے اس پر آیت کریمہ: وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ نازل ہوئی۔

خلاصۃ الباب: جاہلیت کے زمانہ میں بہت سے لوگ لونڈیوں کو اس کام کے لیے استعمال کرتے تھے اسلام نے جب زناء پر سخت سزائیں جاری کیں آزاد اور غلام سب کو اس کا پابند کیا تو ضروری تھا کہ جاہلیت کی اس رسم کو مٹانے کے لیے خاص احکام دیئے جائیں تو سورہ نور کی آیت: وَلَا تُكْرِهُوا ...... [النور : ۳۳] نازل فرما دی یعنی اپنی لونڈیوں کو اس پر مجبور نہ کرو کہ وہ زناکاروں کے ذریعہ مال کما کر تمہیں دیا کریں۔

۵۴۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْمُكْرَهَاتِ۔

۵۴۲: عبیداللہ بن معاذ، حضرت معتمر کے والد نے کہا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص باندی کو بدکاری پر مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی زبردستی کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مجبور و بے بس لونڈیوں کو بخشنے والا ہے۔

خلاصۃ الباب: حاصل یہ ہے کہ لونڈیوں کو زناء پر مجبور کرنا حرام ہے اگر کسی نے کیا اور وہ آقا کے جبر و کراہ سے مغلوب ہو کر زنا میں مبتلا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرما دیں گے اور اس کا گناہ مجبور کرنے والے پر ہو گا۔ واللہ اعلم

اول کتاب الصیام

احادیث کی تشریح سے قبل چند چیزیں ذکر کرنا ضروری ہیں (۱) ماقبل سے ربط (۲) صیام کے لغوی اور شرعی معنی (۳) روزہ کی مشروعیت کی ابتداء (۴) رمضان المبارک سے پہلے کوئی چیز فرض تھی یا نہیں (۵) روزہ کا حکم اور مصلحت پہلی بحث سنن ابوداؤد کے اکثر نسخوں میں کتاب النکاح پہلے ہے اور صوم بعد میں شراح حدیث فرماتے ہیں کہ اس میں نکتہ یہ ہے کہ امام ابوداؤد نے اس سے اشارہ فرمایا اس طرف کہ نکاح بھی عبادات میں سے ہے اور عام معاملات کے قبیل سے نہیں ہے دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حدیث شریف میں اسی مناسبت سے امام ابوداؤد نے صوم کو نکاح کے بعد ذکر فرمایا۔ دوسرے بحث صوم اور صیام دونوں مصدر میں۔ صیام صوم کی جمع نہیں ہے۔ صوم وصیام کے لغوی معنی مطلق کسی چیز سے رک جانا ہے خواہ کھانا پینا ہو یا کلام ہو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ مریم صدیقہ نے فرمایا تھا کہ میں نے آج رحمٰن کے لیے صوم کی نذر مانی ہوئی ہے تو کسی انسان سے آج کلام نہیں کروں گی۔ شریعت کی اصطلاح میں طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے سے اور جماع کرنے اور بدن کے اس حصہ میں جو اندر کے حکم میں ہو کسی چیز کے داخل کرنے سے ایسے شخص کا رکنا ہے جو نیت کا اہل ہو: کماقال اللہ تعالیٰ: وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ...... [البقرة : ۱۸۷]۔ تیسری بحث ۳ شعبان سن ۲ میں روزہ کی فرضیت اور مشروعیت ہوئی اور یہی ماہ شوال سن ۲ زکوٰۃ کی مشروعیت کا ہے؟ چوتھی بحث رمضان کے روزہ سے پہلے کوئی روزہ فرض تھا یا نہیں۔ شوافع کے مشہور قول کے مطابق صوم رمضان سے قبل کوئی روزہ فرض نہیں ہوا۔ حنفیہ کے نزدیک اولاً عاشورہ کا روزہ فرض تھا پھر صوم رمضان سے وہ منسوخ ہوا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ہر ماہ ایام بیض ۱۳، ۱۴، ۱۵ روزے فرض ہوئے پھر رمضان سے ان کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ پانچویں بحث، حکم صوم و مصلحت، اس کے لیے ماہ رمضان کا انتخاب اور رمضان کی راتوں کی تراویح کی مناسبت کے بارے میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ 'معارف الحدیث میں لکھتے ہیں کہ سورہ بقرہ میں رمضان کے روزے کی فرضیت کا اعلان فرمانے کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا گیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ......[البقرة : ۲۱] یعنی اس حکم کا مقصد یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو روحانیت اور حیوانیت کا یا دوسرے الفاظ میں کہتے ہیں کہ ملکوتیت اور بہیمیت کا نسخہ جامعہ بنایا ہے اس کی طبیعت اور جبلت میں وہ سارے مادی اور سفلی تقاضے بھی ہیں جو دوسرے حیوانوں میں بھی ہوتے ہیں اور اسی کے ساتھ اس کی فطرت میں روحانیت اور ملکوتیت کا وہ نورانی جوہر بھی ہے جو ملاء اعلیٰ کی لطیف مخلوق فرشتوں کی خاص دولت ہے انسان کی سعادت کا دارومدار اس پر ہے کہ اس کا یہ روحانی اور ملکوتی عنصر حیوانی عنصر پر غالب اور حاوی رہے اور اس کو حدود کا پابند رکھے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب کہ بہیمی پہلو روحانی اور ملکوتی پہلو کی فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کا عادی ہو جائے اور اس کے مقابلے میں سرکشی نہ کر سکے۔ روزے کی ریاضت کا خاص مقصد وموضوع یہی ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کی حیوانیت کو اللہ کے احکام کی پابندی اور ایمان اور روحانی تقاضوں کی تابعداری وفرمانبرداری کا خوگر بنایا جائے پھر آگے لکھتے ہیں کہ روزے کا وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رکھا گیا ہے بلاشبہ یہ مدت اور یہ وقت مذکورہ بالا مقصد کے لیے نہایت معتدل مدت اور وقت ہے اس سے کم میں ریاضت اور نفس کی تربیت کا مقصد حاصل نہیں ہوتا اور اگر اس سے زیادہ رکھا جاتا مثلاً روزے میں دن کے ساتھ رات بھی شامل کردی جاتی اور بس سحر کے وقت کھانے پینے کی اجازت ہوتی یا سال میں دو چار مہینے مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہوتا تو انسانوں کی اکثریت کے

لیے ناقابل برداشت اور صحتوں کے لیے مضر ہوتا۔ پھر اس کے لیے مہینہ وہ مقرر کیا گیا ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور جس میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں والی رات "لیلۃ القدر" ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہی مبارک مہینہ اس کے لیے سب سے زیادہ موزوں اور مناسب ہوسکتا ہے اور پھر آگے تراویح کے متعلق تحریر فرماتے ہیں وہاں مطالعہ کرلیا جائے۔

بَاب مَبْدَإِ فَرْضِ الصِّيَامِ

۵۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلَّوُا الْعَتَمَةَ حَرُمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ وَصَامُوا إِلَى الْقَابِلَةِ فَاخْتَانَ رَجُلٌ نَفْسَهُ فَجَامَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يُفْطِرْ فَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ يُسْرًا لِمَنْ بَقِيَ وَرُخْصَةً وَمَنْفَعَةً فَقَالَ سُبْحَانَهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمُ الْآيَةَ وَكَانَ هَذَا مِمَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ۔

باب: روزہ کس طریقہ پر فرض ہوا؟

۵۴۳: احمد بن محمد بن شبویہ، علی بن حسین بن واقد، حسین، یزید نحوی، عکرمہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ارشادِ باری ہے: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ یعنی تم لوگوں پر روزہ فرض قرار دیا گیا کہ جس طریقہ پر تم لوگوں سے پہلے والے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا تو لوگ عہد نبوی میں جب نمازِ عشاء سے فارغ ہو جاتے تو ان پر کھانا پینا، بیوی سے ہمبستری وغیرہ کرنا اگلی رات تک حرام ہو جاتا۔ ایک شخص نے اپنے ساتھ خیانت کی اور اپنی بیوی سے اس نے ہمبستری کی حالانکہ وہ شخص نمازِ عشاء پڑھ چکا تھا لیکن اس نے روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور یہ چاہا کہ لوگوں کے لئے سہولت، رخصت اور فائدہ ہو چنانچہ ارشاد فرمایا: عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ یعنی اللہ نے تم لوگوں کی چوری کو جان لیا پھر تمہارا قصور معاف کر دیا اور تمہاری غلطی معاف کر دی اور یہ حکم اسلئے نازل ہوا تا کہ اللہ ان کو نفع پہنچائے اور ان کیلئے رخصت اور آسانی ہو۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ پہلے روزہ کے بارہ میں سختی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمادی کہ رات کو کھانا پینا اور جماع کی اجازت مرحمت فرمادی۔

۵۴۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَامَ فَنَامَ لَمْ يَأْكُلْ إِلَى مِثْلِهَا وَإِنَّ صِرْمَةَ بْنَ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ أَتَى امْرَأَتَهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا لَعَلِّي أَذْهَبُ فَأَطْلُبُ لَكَ شَيْئًا

۵۴۴: نصر بن علی، ابواحمد، اسرائیل، ابواسحٰق، براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (سورج ڈوبنے کے بعد) جب کوئی شخص سو جاتا تو پھر اس کے لئے اگلے روزے کے افطار کے وقت تک کھانا (وغیرہ) جائز نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ صرمہ بن قیس انصاری اپنی بیوی کے پاس آئے وہ روزہ رکھے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں۔ چنانچہ وہ چلی گئیں اور صرمہ کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ سو

فَذَهَبَتْ وَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَائَتْ فَقَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمْ يَنْتَصِفِ النَّهَارُ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فِي أَرْضِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْفَجْرِ۔

گئے پس وہ آئیں اور (ان کو دیکھ کر) کہنے لگیں کہ تم (کھانے پینے سے) محروم ہو گئے۔ پھر اگلے روز دو پہر نہیں ہوا تھا کہ ان کو (بھوک کی شدت کی وجہ سے) بے ہوشی ہوگئی اور وہ تمام دن اپنی زمین میں محنت کرتے تھے۔ آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس پر آیت کریمہ: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامُ نازل ہوئی۔

بَاب نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۴۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

۵۴۵: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' عمر بن الحارث' بکیر' یزید سلمی کے آزاد کردہ غلام' حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ نازل ہوئی یعنی جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں تو وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ ادا کریں تو ہم لوگوں میں سے جس شخص کا دِل چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ نازل ہوئی اور پہلے جو اختیار دیا گیا تھا وہ منسوخ ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: معلوم یہ ہوا کہ روزہ نہ رکھنے کا اختیار پہلے تھے بعد میں منسوخ ہو گیا۔ بعض حضرات نے یہ توجیہ فرمائی ہے کہ: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ...... [البقرة : ۱۸٤] اب بھی محکم ہے یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے مثلاً شیخ فانی اور بہت سخت مریض جس کو تاحیات صحت کی امید نہیں رہی کہ وہ فدیہ دے دے۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت ان کے لیے روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن افطار کے بعد ان دونوں پر کیا واجب ہے۔ احناف کے نزدیک صرف روزے کی قضاء ہے فدیہ وغیرہ نہیں۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک روزے کے ساتھ فدیہ بھی واجب ہے اور بعض علماء کے نزدیک ان پر صرف فدیہ ہے۔

۵۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مِسْكِينٍ افْتَدَى وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ

۵۴۶: احمد بن محمد' علی بن حسین' حسین' یزید نحوی' عکرمہ' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ نازل ہوئی تو جس شخص کا دِل چاہتا ایک مسکین کا کھانا فدیہ ادا کر دیتا اور روزہ کو مکمل سمجھتا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیک کام میں اپنے طور پر آگے بڑھے تو وہ بہتر ہے اور تم لوگوں کے لئے روزے کا رکھنا بہتر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: فَمَنْ

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ و قَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

شَهِدَ یعنی جو شخص رمضان کا مہینہ پائے تو اس میں روزے ضرور رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزے رکھ لے۔

بَابُ مَنْ قَالَ هِيَ مُثْبَتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبْلَى

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ فدیہ والا حکم بوڑھے اور حاملہ کے لئے اب بھی باقی ہے

٥٤٧: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ.

۵۴۷: موسیٰ بن اسماعیل، ابان، قتادہ، عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کے حق میں کہ جن سے روزہ نہ رکھا جا سکے یا ان کو روزہ رکھنا نقصان دے ان کے لئے اب بھی یہ آیت کریمہ باقی ہے۔

٥٤٨: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصِّيَامَ أَنْ يُفْطِرَا وَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ إِذَا خَافَتَا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي عَلَى أَوْلَادِهِمَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا۔

۵۴۸: ابن المثنیٰ، ابن عدی، سعید، قتادہ، عزرہ، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: وَعَلَى الَّذِينَ یہ بوڑھے مرد جو کہ روزہ رکھنے کی قوت رکھتے تھے ان کیلئے رخصت تھی کہ وہ چاہیں تو روزہ رکھیں چاہیں نہ رکھیں اور ہر ایک روزے کے عوض ایک مسکین کو ایک دن کھانا کھلائیں اسی طرح اگر حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کو بچہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے (بلکہ) فدیہ ادا کر دے۔ ابوداؤد نے کہا کہ جب دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت کو اپنے بچے کے نقصان کا اندیشہ ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ روزہ افطار کر لیں اور اسکے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب: مہینہ کبھی کبھی اُنتیس روز کا ہوتا ہے

٥٤٩: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ سُلَيْمَانُ أُصْبُعَهُ فِي الثَّالِثَةِ يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِينَ۔

۵۴۹: سلیمان بن حرب، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمر بن سعید ابن العاص، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اُمّی (یعنی ان پڑھ) لوگ ہیں۔ حساب و کتاب نہیں جانتے۔ مہینہ اس قسم کا اس قسم کا اور اس قسم کا (تین مرتبہ) آپ نے دونوں ہاتھ کی اُنگلیوں سے بتلایا۔ سلیمان نے تیسری مرتبہ میں اپنی ایک انگلی کو بند کر لیا یعنی مہینہ کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو پھر بھی کوئی بادل یا غبار یا دھواں وغیرہ افق پر ایسا چھایا ہو جو چاند کو چھپائے تو رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ شاہد (گواہ) کے اوصاف ان میں موجود ہوں اور خود چاند دیکھنے کی گواہی دیں یا اس بات کی شہادت دیں کہ ہمارے سامنے گواہ پیش ہوئے۔ قاضی نے گواہی کو قبول کر کے اعلان عام رمضان یا عید کا کر دیا اور اگر مطلع صاف ہو کسی قسم کا دھواں یا غبار افق پر چھایا ہوا نہیں اس کے باوجود کسی بستی یا شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہیں آیا تو ایسی صورت میں عید کے چاند کے لیے بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف واکناف سے آئے ہوں وہ اپنی اپنی جگہ چاند دیکھنا بیان کریں کسی سازش کا احتمال نہ ہو اور جماعت کی کثرت کے سبب عقلاً یہ باور نہ کیا جا سکے کہ اتنی بڑی جماعت جھوٹ بول سکتی ہے اس جماعت کی تعداد کے متعلق فقہاء کرام کے مختلف اقوال ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ کوئی خاص تعداد شرعاً متعین نہیں جتنی تعداد سے یقین ہو جائے یہ سب مل کر جھوٹ نہیں بول سکتے وہی تعداد کافی ہے۔ صرف رمضان کے لیے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک مسلمان مرد یا عورت کی شہادت بھی کافی ہے۔ جیسا کہ حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے اسی صورت میں ایک دو شخص کی گواہی قابل اعتبار نہیں۔

۵۵۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَ لَهُ فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يُرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهَذَا الْحِسَابِ۔

۵۵۰: سلیمان بن داؤد حماد ایوب نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہے تو تم لوگ جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھو (اس وقت) تک روزہ رکھنا موقوف نہ کرو۔ پس اگر بادل ہوں تو تمیں روزے (پورے) شمار کر لو۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اُنتیس شعبان کو چاند دیکھتے۔ اگر چاند دکھائی دیتا تو خیر ورنہ اگر مطلع صاف ہوتا (اَبر نہ ہوتا) تو وہ اگلے دن روزہ نہ رکھتے لیکن اگر مطلع ابر آلود ہوتا یا گرد وغبار ہوتا تو اگلے دن روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ افطار کرتے اور اپنے حساب کا خیال نہ فرماتے۔

مسئلہ رؤیت ہلال:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جس روز مطلع ابر آلود ہو تو رمضان المبارک کے چاند کے لئے ایک عادل گواہ کی شہادت بھی کافی ہے اور عید الفطر کے چاند کے لئے مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں کم از کم دو گواہوں کی شہادت ضروری ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے اور حضرت امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ماہِ رمضان کے چاند کے لئے بھی دو گواہ ضروری ہیں اور مسئلہ رؤیت ہلال تفصیل طلب مسئلہ ہے جس کی مفصل و مدلل بحث مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ رؤیت ہلال میں فرمائی ہے۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ وَإِنَّ أَحْسَنَ مَا يُقْدَرُ لَهُ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا هِلَالَ شَعْبَانَ لِكَذَا وَكَذَا فَالصَّوْمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِكَذَا وَكَذَا إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۵۵۱: حمید بن مسعدہ' عبدالوہاب' ایوب' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اہلِ بصرہ کی جانب لکھا کہ جیسا ابھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں مذکور ہوا البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اچھا اندازہ یہ ہے کہ ماہِ شعبان کا چاند فلاں فلاں دن دیکھے تو روزہ ان شاء اللہ فلاں فلاں دن ہوگا لیکن جب اس سے پہلے چاند دکھائی دے تو چاند کے حساب سے روزے رکھنا شروع کریں۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَا صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ۔

۵۵۲: احمد بن منیع' ابن ابی زائدہ' عیسیٰ بن دینار' عمرو بن الحارث بن ابی ضرار' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ہم لوگوں کے اُنتیس روزے تیس روزوں سے زیادہ گزرے یعنی ہم لوگوں نے زیادہ تر آپ کے ساتھ اُنتیس روزے رکھے۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

۵۵۳: مسدد' یزید بن زریع' خالد الحذاء' عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ' ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عید کے دو مہینے یعنی رمضان ذی الحجہ کم نہیں ہوتے (یعنی ایک سال میں دونوں مہینے اُنتیس نہیں ہوتے یا یہ مطلب ہے کہ یہ دونوں مہینے اَجر وثواب میں کم نہیں ہوتے بلکہ ان دونوں مہینوں کے بہت سے فضائل ہیں)

بَاب إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ

باب: جس وقت لوگوں سے چاند کے دیکھنے میں غلطی ہو جائے

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ قَالَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ۔

۵۵۴: محمد بن عبید' حماد (ایوب کی روایت میں) محمد بن المنکدر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا عید الفطر اس روز ہے کہ جس روز تم روزہ افطار کرو اور عید الاضحیٰ اس روز ہے کہ جس روز تم قربانی کرو اور پورا میدانِ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور پورا منیٰ نحر کرنے کی جگہ ہے اور مکۃ المکرمہ میں جس قدر راستے ہیں وہ تمام نحر کرنے کی جگہ ہیں اور پورا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

بَاب إِذَا أُغْمِيَ

باب: جس وقت رمضان المبارک کے چاند پر بادل

الشَّهْرُ

۵۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

آجائے

۵۵۵: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن بن مہدی' معاویہ بن صالح' عبداللہ بن ابی قیس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کو جس طرح یاد رکھتے آپ اس طرح دوسرے مہینوں کی تاریخوں کو یاد نہ رکھتے۔ پھر آپ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے شروع فرماتے اگر اس روز بادل ہوتا تو آپ ماہِ شعبان کے تیس روز پورے کر لیتے پھر آپ روزے رکھنا شروع فرماتے۔

۵۵۶: محمد بن صباح البز از' جریر بن عبدالحمید' منصور' ربعی بن حراش' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ رمضان المبارک شروع نہ کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو (یعنی رمضان شروع ہونے سے پہلے روزے رکھنا نہ شروع کرو) یا ماہِ شعبان کے تیس روز مکمل نہ کر لو پھر روزے رکھتے جاؤ جب تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے مکمل کرو۔

بَاب مَنْ قَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

باب: ۲۹ رمضان کو اگر اَبر ہو جائے تو تیس روزے رکھو

۵۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَشُعْبَةُ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَقُولُوا ثُمَّ أَفْطِرُوا۔

۵۵۷: حسن بن علی' حسین' زائدہ' سماک' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک یا دو روزے رکھ کر رمضان کا استقبال نہ کرو مگر جب تم میں سے کوئی شخص ان دونوں کے روزے رکھتا ہو۔ اور روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ پھر روزے رکھے جاؤ جب تک شوال کا چاند نہ دیکھ لو اگر اس روز اَبر ہو جائے تو تم لوگ تیس روزے پورے کر لو پھر افطار کر لو اور مہینہ کبھی اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا حاتم بن ابی صغیرہ اور شعبہ اور حسن بن الصباح نے سماک سے روایت کیا اور اس روایت میں اَفْطِرُوْا کا لفظ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّقَدُّمِ

باب: ماہِ رمضان کو مقدم کرنے کا بیان

۵۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا وَقَالَ أَحَدُهُمَا يَوْمَيْنِ۔

۵۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور سعید الجزیری' ابی العلاء' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ کیا تم نے شعبان کے مہینہ کے آخر میں روزے رکھے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کے روزے گزر جائیں تو تم ایک روزہ رکھ لو ایک اور روایت میں ہے یا دو روزہ رکھ لو۔

ایک مستحب حکم:

رمضان مبارک ختم ہونے کے بعد مذکورہ روزہ رکھنے کا حکم استحبابی ہے۔ یعنی ایسا روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

۵۵۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةِ بْنِ فَرْوَةَ قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مِسْحَلٍ الَّذِي عَلَى بَابِ حِمْصَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَأَنَا مُتَقَدِّمٌ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ السَّبَئِيُّ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صُومُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهُ۔

۵۵۹: ابراہیم بن العلاء الزبیدی (اپنی کتاب سے)' الولید بن مسلم' عبد اللہ بن العلاء' حضرت ابو ازہر مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب حمص پر واقع (جگہ) دیر مستحل پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو ہم نے فلاں دن چاند دیکھا ہے اور میں تو پہلے سے روزے رکھوں گا جو شخص (روزہ رکھنا) چاہے وہ بھی روزہ رکھے مالک بن ہبیرہ نے کہا کہ اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے یہ بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا تم اپنے طور پر یہ بات کہہ رہے ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے شروع رمضان اور آخر شعبان میں روزہ رکھو۔

۵۶۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ۔

۵۶۰: سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی' ولید نے کہا کہ میں نے ابوعمرو الاوزاعی سے سنا کہ سِرّہ کے معنی اوّلہ کے ہیں۔

۵۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ كَانَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ۔

۵۶۱: احمد بن عبد الواحد' ابومسہر' سعید بن عبد العزیز نے کہا سرہ سے مراد اوّلہ ہے۔

رمضان کے روزہ کی تاکید:

مذکورہ احادیث میں لفظ سِرَّہ کے معنی میں محققین نے تفصیل بیان فرمائی ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ رمضان المبارک کے پورے روزے رکھو شروع میں رکھو اور آخر میں بھی رکھو اور روزے ناغہ نہ کرو۔ يناسب التاويل الثاني اى صوموا رمضان وقبله من شعبان واطلق عليه كونه اوّل رمضان لقربه منه۔ (بذل المجهود ص: ۳۴۱' ج ۳)

بَاب إِذَا رُئِيَ الْهِلَالُ فِي بَلَدٍ قَبْلَ الْآخَرِينَ بِلَيْلَةٍ

باب: اگر ایک شہر میں دوسرے شہر سے ایک رات قبل چاند نظر آجائے؟

۵۶۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمْ الْهِلَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' اسماعیل بن جعفر' محمد بن ابی حرملہ' حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ الفضل بنت الحارث' نے ان کو ملک شام میں حضرت معاویہؓ کی خدمت میں بھیجا۔ کریب نے بیان کیا کہ میں ملک شام گیا اور میں نے حضرت اُمّ الفضل کا کام مکمل کیا پھر رمضان المبارک کا چاند ہوگیا اور میں اسی جگہ پر تھا تو ہم لوگوں نے جمعہ کی شب میں ملک شام میں چاند دیکھا تھا جس وقت میں آخر رمضان میں' مدینہ منورہ حاضر ہوا تو ابن عباسؓ نے مجھ سے چاند ہونے کے بارے میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے عرض کیا کہ ہم نے جمعہ کی شب میں چاند دیکھا تھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا تم نے اپنی آنکھ سے (چاند دیکھا) میں نے کہا کہ جی ہاں' میں نے بھی چاند دیکھا اور دیگر حضرات نے بھی چاند دیکھا اور تمام حضرات نے روزے رکھے۔ معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو چاند شنبہ کی رات میں دیکھا۔ ہم لوگ تو اسی روز سے روزے رکھ رہے ہیں اور ہم روزہ رکھتے چلے جائیں گے جب تک کہ تیس روزے مکمل ہوں یا ہم کو ماہِ شوال المکرّم کا چاند نظر آئے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم لوگوں کیلئے معاویہؓ کا چاند دیکھنا اور ان کے روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ ہم کو آنحضرتؐ نے رویت پر عمل کرنے کا اسی طریقہ پر ہی حکم فرمایا۔

بَاب كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

باب: شک کے دن روزہ رکھنے کی کراہت

۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ

۵۶۳: محمد بن عبداللہ بن نمیر' ابوخالد الاحمر' عمرو بن قیس' حضرت ابی اسحٰق' حضرت صلہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأَتَى بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

تھے شک والے دن (یعنی شعبان کا مہینہ ہے یا رمضان شروع ہو چکا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بکری کا گوشت آیا۔ بعض حضرات نے گوشت کے کھانے سے پرہیز کیا۔ عمار نے فرمایا کہ جس شخص نے اس دن روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم محمد ﷺ کی نافرمانی کی۔

بَابٌ فِيمَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب: ماہِ شعبان میں جو شخص روزے رکھ کر ماہ رمضان میں ان کو شامل کر دے؟

۵۶۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقَدِّمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ۔

۵۶۴: مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص رمضان المبارک کے بعد ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے البتہ جس شخص کو روزہ رکھنے کی عادت ہو وہ شخص روزہ رکھ لے۔

رمضان کے بعد روزے:

کسی شخص کو اگر پہلے ہی سے روزہ رکھنے کی عادت ہو مثلاً کوئی شخص بدھ یا جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہو اور اتفاقی طور پر رمضان المبارک کے پہلے وہی دن پڑیں تو ایسے شخص کو رمضان کے بعد روزہ رکھنا ممنوع نہیں اور جو شخص عادی نہ ہو تو وہ نہ رکھے۔

۵۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

۵۶۵: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' توبہ' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ کسی مہینہ کے مکمل روزے نہیں رکھتے تھے البتہ آپ شعبان بھر روزے رکھتے اور اسے رمضان المبارک سے ملا دیتے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ

باب: شعبان کے آخر میں روزہ رکھنے کی کراہت کا بیان

۵۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَدِمَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَدِينَةَ فَمَالَ إِلَى مَجْلِسِ الْعَلَاءِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يُحَدِّثُ

۵۶۶: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز بن محمد سے روایت ہے کہ عباد بن کثیر مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ علاءؒ کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے انکا ہاتھ پکڑا اور ان کو کھڑا کیا اور اسکے بعد فرمایا اے اللہ' یہ اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرماتے ہیں اور وہ ابوہریرہؓ سے کہ نبیؐ سے حدیث

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا فَقَالَ الْعَلَاءُ اللَّهُمَّ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ۔

بیان فرماتے ہیں اور وہ ابوہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت شعبان کا نصف (مہینہ) گزر جائے تو پھر روزے نہ رکھو (جب تک رمضان المبارک نہ شروع ہو) علاء نے کہا کہ اے اللہ! بلاشبہ میرے والد نے ابوہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کی اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی۔

بَاب شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

باب: اگر عید کا چاند دیکھنے کی دو شخص شہادت دیں تو درست ہے

۵٦۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي وَشَهِدَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ فَقُلْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي مَنْ هَذَا الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ قَالَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِاللَّهِ مِنْهُ فَقَالَ بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۵٦۷: محمد بن عبدالرحیم' ابویحییٰ' سعید بن سلیمان' عباد' ابی مالک الاشجعی' حسین بن الحارث الجدلی سے روایت ہے کہ امیر مکّہ نے خطبہ دیا پھر بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم لوگوں سے عہد لیا کہ ہم لوگ ارکانِ حج چاند دیکھ کر ادا کریں۔ اگر ہم لوگ چاند نہ دیکھیں اور دو معتبر عادل شخص شہادت دیں تو ہم ان کی شہادت پر حج کے ارکان ادا کریں۔ ابو مالک نے بیان کیا کہ میں نے حسین بن حارث سے کہا کہ وہ امیر مکّہ کون شخص تھا؟ تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ پھر حسین مجھے ملے اور بیان کیا کہ وہ امیر حارث بن حاطب تھے جو محمد بن حاطب کے بھائی ہیں۔ پھر امیر نے کہا کہ تم میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اسی شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ کی اس بات کی شہادت دی اور امیر مکّہ نے ایک شخص کی جانب اشارہ کیا۔ حسین نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے معلوم کیا جو کہ میرے بازو میں کھڑا تھا کہ یہ کون شخص ہے جس کی جانب امیر نے اشارہ کیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور امیر نے سچ فرمایا کہ بلاشبہ امیر کی بہ نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم فرمایا (کہ چاند دیکھ کر ہی مناسک حج ادا کرو)۔

۵٦۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا

۵٦۸: مسدد' خلف بن ہشام' ابوعوانہ' منصور' حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ حضور کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں نے رمضان المبارک کے آخری دن میں اختلاف کیا کہ دو دیہات کے باشندے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شہادت دی کہ ہم نے کل شام

عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا زَادَ خَلَفٌ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ۔

چاند دیکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو روزہ کھولنے کا حکم فرمایا خلف کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس بات کا بھی حکم فرمایا کہ اگلے روز تمام حضرات صبح کو عید گاہ جائیں اور (نمازِ عید ادا کریں)۔

بَابٌ فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

باب: اگر رمضان المبارک کے چاند کے لئے ایک ہی شخص کی شہادت آئے تو روزہ رکھا جائے

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ الْمَعْنَى عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

۵۶۹: محمد بن بکار بن ریان' ولید بن ابی ثور (دوسری سند) حسن بن علی' حسین الجعفی' زائدہ' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمضان المبارک کے چاند کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگوں میں اعلان کر دو کل سے روزہ رکھا جائے۔

۵۷۰: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومُوا وَلَا يَصُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِيَامَ أَحَدٌ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ۔

۵۷۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے چاند میں لوگوں نے شک کیا۔ ان لوگوں کا ارادہ ہوا کہ ہم لوگ نہ تو رات میں تراویح ادا کریں نہ دن میں روزہ رکھیں (پھر مدینہ کے نزدیک میدان) حرہ سے ایک شخص آیا اور اس نے چاند دیکھنے کی شہادت دی۔ وہ شخص خدمت نبوی میں پیش کیا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم اسکی شہادت دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے عرض کی جی ہاں! اس شخص نے شہادت دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ نبیؐ نے بلالؓ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کریں کہ تراویح پڑھیں اور روزے رکھیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ بواسطہ سماک' عکرمہ سے ایک جماعت نے یہ روایت مرسلاً نقل کی اور حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی شخص نے قیام کا تذکرہ نہیں کیا۔

۵۷۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ۔

۵۷۱: محمد بن خالد' عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی' مروان بن محمد' عبداللہ بن وہاب' یحییٰ بن عبداللہ بن سالم ابی بکر بن نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھا لیکن چاند دکھائی نہیں دیا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

بَاب فِي تَوْكِيدِ السُّحُورِ

باب: سحری کھانے کی تاکید کا بیان

۵۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ۔

۵۷۲: مسدد' عبداللہ بن المبارک' موسیٰ بن علی بن رباح' ابی قیس' حضرت عمرو بن العاص کے آزاد کردہ غلام' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہلِ کتاب کے روزوں اور ہم لوگوں کے روزوں میں فرق ہے کہ وہ لوگ سحری نہیں کھاتے اور ہم لوگ سحری کھاتے ہیں۔

بَاب مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ

باب: سحری کو صبح کا کھانا کہنے کا بیان

۵۷۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

۵۷۳: عمرو بن محمد الناقد' حماد بن خالد الخیاط' معاویہ بن صالح' یونس بن سیف' حارث بن زیاد' ابی رھم' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں مجھ کو سحری کھانے کے لئے بلایا اور ارشاد فرمایا صبح کا کھانا کھانے کے لئے آؤ کہ جس میں برکت عطا فرمائی گئی ہے (مراد سحری کھانا ہے)۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۴ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۱۵

بَابٌ وَقْتِ السُّحُورِ

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِي هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ۔

باب: سحری کا وقت

۵۷۴: مسددٗ حماد بن زیدٗ عبداللہ بن سوادۃ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا' وہ فرما رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان تم لوگوں کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ ہی وہ سفیدی جو کہ آسمان کے کنارے میں ظاہر ہو کر پھیل جاتی ہے۔

صبح صادق اور صبح کاذب:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق نکلنے سے قبل اذان دیتے تھے اور وہ تہجد کی اذان ہوتی تھی اس حدیث میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا اذان دینے تک سحری کھاتے رہنے کی اجازت دی گئی اسی طریقہ پر صبح صادق کے وقت تک سحری کھانا درست فرمایا گیا واضح رہے کہ صبح کی دو قسمیں ہیں صبح صادق و صبح کاذب جس صبح کی روشنی لمبی ہوتی ہے اور اس کی سفیدی آسمان کے کنارے میں ظاہر ہو کر پھیل جاتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس وقت تک سحری کھانا درست ہے البتہ صبح صادق کہ جس کی روشنی چوڑی ہوتی ہے اس وقت سحری کھانا حرام ہے اس وقت سحری کھانے سے روزہ نہیں ہوتا۔

۵۷۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ

۵۷۵: مسددٗ یحییٰ' تیمی (دوسری سند) احمد بن یونس' زہیر' سلیمان تیمی' ابی عثمان' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ بلالؓ اذان دیتے ہیں۔ راوی نے کہا یا آپ نے یہ فرمایا کہ بلال رات کے وقت بانگ دیتے ہیں تاکہ تم لوگوں سے جو شخص نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کر لے اور جو شخص سو رہا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے لئے بیدار ہو جائے اور وقت فجر وہ نہیں کہ جو اس طرح ظاہر ہو۔ حدیث کے بعض راویوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان کو اُونچا کر کے دکھلایا (یعنی جو اُونچی اور لمبی روشنی اوّل

حَتَّی یَقُولَ هٰکَذَا وَمَدَّ یَحْیَی بِأُصْبُعَیْهِ السَّبَّابَتَیْنِ۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنِی قَیْسُ بْنُ طَلْقٍ عَنْ أَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا یَهِیدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ فَکُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّی یَعْتَرِضَ لَکُمُ الْأَحْمَرُ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْیَمَامَةِ۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَیْنُ بْنُ نُمَیْرٍ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ الْمَعْنَی عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ حَتَّی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْأَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عِقَالًا أَبْیَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِی فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَتَبَیَّنْ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُولِ اللّٰهِ فَضَحِکَ فَقَالَ إِنَّ وِسَادَکَ لَعَرِیضٌ طَوِیلٌ إِنَّمَا هُوَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ و قَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّهَارِ۔

بَاب فِی الرَّجُلِ یَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَی یَدِهِ ......

۵۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِی سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ أَحَدُکُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَی یَدِهِ فَلَا یَضَعْهُ حَتَّی یَقْضِیَ حَاجَتَهُ مِنْهُ۔

وقت ہوتی ہے وہ صبح نہیں) آپ نے فرمایا کہ جب تک اس طرح ظاہر نہ ہو اور آپ نے شہادت کی دائیں بائیں اُنگلیاں پھیلائیں۔

۵۷۶: محمد بن عیسیٰ' ملازم بن عمرو' عبد اللہ بن نعمان' قیس بن طلق' حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ' پیو اور تمہیں کھانے پینے سے وہ روشنی باز نہ رکھے کہ جو چڑھی آتی ہے (یعنی صبح کاذب) بلکہ تم کھاؤ اور پیو جس وقت تک کہ فجر نہ ظاہر ہو (یعنی جب تک اچھے طریقہ سے روشنی نہ ہو جائے)۔

۵۷۷: مسدد' حصین بن نمیر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' حصین' شعبی' عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کریمہ: ﴿حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ ﴾ نازل ہوئی تو میں نے اُونٹ کے باندھنے کی ایک سیاہ رسّی اور دوسری سفید رسّی اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لی پھر آخر شب میں میں نے اس کو دیکھا تو مجھ کو کچھ صاف دکھائی نہیں دیا صبح کو میں نے خدمت نبوی میں اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہنس کر ارشاد فرمایا کہ تمہارا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہے (یعنی تم کم عقل معلوم ہوتے ہو) اللہ تعالیٰ کا سیاہ اور سفید ڈورے سے رات کا کالا پن اور ان کا اُجالا مراد ہے۔ عثمان کی روایت میں ہے کہ اس سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے۔

باب: نمازِ فجر کی اذان ہو رہی ہو اور کھانے پینے کا برتن ہاتھ میں ہو

۵۷۸: عبد الاعلیٰ بن حماد' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اذانِ فجر سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانے کا برتن ہو تو جب تک اپنی (کھانے وغیرہ کی) ضرورت پوری نہ کر لے اس برتن کو نہ رکھے۔

وقت تہجد تک سحری کی اجازت:

مذکورہ حدیث میں وہ اذان مراد ہے جو کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے یعنی اذانِ تہجد' پس مراد یہ ہے کہ اذانِ تہجد سن کر کھانا وغیرہ ضروریات ترک نہ کرے۔

بَاب وَقْتِ فِطْرِ الصَّائِمِ

۵۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا زَادَ مُسَدَّدٌ وَغَابَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

۵۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ يَا بِلَالُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

باب: وقت افطار

۵۷۹: احمد بن حنبل' وکیع' ہشام (دوسری سند) مسدد' عبداللہ بن داوَد' عروہ' عاصم بن عمر' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت جانب مغرب سے رات کا اندھیرا (ابتدائی تاریکی) ہو اور دن مغرب کی طرف جانے لگے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب سورج غروب ہو جائے۔

۵۸۰: مسدد' عبدالواحد' سلیمان شیبانی' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ گئے۔ آپ اس وقت روزہ سے تھے۔ جب آفتاب غروب ہو گیا تو آپ نے بلالؓ سے فرمایا تم (سواری سے) نیچے اُترو اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش کہ آپ (اچھی طرح) شام ہونے دیتے۔ آپ نے فرمایا تم نیچے اُتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ (ابھی تو) آپ کے اُوپر دن ہے (یعنی آپ روزہ رکھے ہوئے ہیں اور ابھی دن باقی نظر آ رہا ہے۔) آپ نے فرمایا نیچے آؤ اور ہم لوگوں کے لئے ستو گھول دو۔ پھر وہ نیچے آئے اور انہوں نے ستو گھول دیا اور نبیؐ نے ستو نوش فرمایا پھر ارشاد فرمایا جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے شروع ہو تو سمجھو کہ روزہ دار کے روزہ کھولنے کا (افطار کرنے کا وقت آ گیا) اور آپ نے مشرق کی طرف اُنگلی کا اشارہ فرمایا۔

افطار کا مستحب وقت:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وقت افطار شروع ہونے کے بعد جلدی روزہ کھولتے تھے اور افطار کا وقت شروع ہونے کے بعد اچھی طرح اندھیرا ہونے کا انتظار نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

باب: روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا بہتر ہے

۵۸۱: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ۔

۵۸۱: وہب بن بقیہ' خالد' محمد ابن عمر' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ جلدی روزہ افطار کریں گے کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۵۸۲: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' عمارہ بن عمیر' حضرت ابوعطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ اے اُم المؤمنین! اصحابِ رسول میں سے دو حضرات ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص تو جلدی روزہ افطار کرتے ہیں اور نماز میں بھی جلدی کرتے ہیں (یعنی اوّل وقت) اور دوسرے شخص تاخیر سے روزہ کھولتے ہیں اور نماز تاخیر سے پڑھتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو شخص روزہ جلدی افطار کرتے ہیں اور نماز جلدی پڑھتے ہیں وہ کون شخص ہیں؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

دو جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کے علیحدہ علیحدہ معمول:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عظیم فقیہ اور علوم نبوت کے عظیم ترجمان تھے انہوں نے سنت نبوی پر عمل فرمایا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی جلیل القدر صحابی تھے۔ انہوں نے جواز پر عمل فرمایا یہ ہوسکتا ہے کہ ان کو کوئی عذر درپیش ہو یا ممکن ہے حضرت ابوموسیٰ کبھی کبھی مذکورہ عمل کر لیتے ہوں ورنہ اصل وہی حکم ہے کہ وقت شروع ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں جلدی کی جائے۔

بَابُ مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ

باب: روزہ کس چیز سے کھولنا چاہئے

۵۸۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَمِّهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ

۵۸۳: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' عاصم الاحول' حفصہ بنت سیرین' الرباب' حضرت سلیمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں جب کوئی شخص روزہ رکھے تو اس کو چاہئے روزہ کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

يَجِدْ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ.

افطار کے لئے مستحب شے:

کھجور سے روزہ کھولنا مستحب ہے' واجب نہیں ہے۔ باقی کھجور کے علاوہ دیگر اشیاء سے بھی روزہ کھولنا (افطار کرنا) مستحب ہے۔

۵۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ۔

۵۸۴: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' جعفر بن سلیمان' ثابت البنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور سے روزہ کھولتے اگر تر (تازہ) کھجور نہ ملتی تو سوکھی کھجور سے ورنہ پانی کے چند گھونٹ نوش فرما لیتے تھے۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

باب: بوقت افطار کیا دُعا پڑھے؟

۵۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

۵۸۵: عبداللہ بن محمد بن یحییٰ' علی بن حسن' حسین بن واقد' حضرت مروان بن سالم المقفع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے اور انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو ذَهَبَ الظَّمَأُ فرماتے یعنی یہ فرماتے کہ پیاس بجھ گئی اور رگیں تر و تازہ ہو گئیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ثواب ثابت ہو گیا۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

۵۸۶: مسدد' ہشیم' حصین' حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ روزہ کھولتے تو فرماتے اے اللہ! میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ کے رزق سے میں نے روزہ کھولا۔

افطار کے وقت کی دُعائیں:

ابن ماجہ شریف کی روایت میں ہے کہ بوقت افطار جو دُعا مانگی جائے وہ دُعا رد نہیں کی جاتی اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ یا واسع الفضل اغفرلی بھی پڑھتے تھے اسی طرح پر ایک روایت میں ہے کہ آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَافْطَرْتُ یعنی اس پروردگار کا شکر ہے کہ جس نے میری مدد فرمائی پس میں نے روزہ رکھ لیا اور اس نے رزق عطا فرمایا تو میں نے اس کے رزق سے افطار کر لیا پڑھتے تھے۔

بَاب الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

۵۸۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا يَوْمًا فِي رَمَضَانَ فِي غَيْمٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ طَلَعَتْ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ قُلْتُ لِهِشَامٍ أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذَلِكَ۔

باب: اگر غروبِ آفتاب سے قبل روزہ افطار کرلے

۵۸۷: ہارون بن عبداللہ' محمد بن العلاء' ابواُسامہ' ہشام بن عروہ' حضرت فاطمہ بنت منذر' حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ ہم نے عہدِ نبوی میں رمضان المبارک میں ایک روز بدلی اور اَبر (آنے کی حالت) میں روزہ افطار کیا۔ پھر آفتاب نکل آیا۔ حضرت ابواُسامہ نے کہا کہ میں نے ہشام سے کہا کہ پھر تو روزے کی قضا کا حکم ہوگا تو انہوں نے فرمایا کہ روزے کی قضا تو لازمی ہے۔

بَاب فِي الْوِصَالِ

۵۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

۵۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرَ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّ لِي مُطْعِمًا يُطْعِمُنِي وَسَاقِيًا يَسْقِينِي۔

باب: مسلسل روزے رکھنا

۵۸۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے لگاتار درمیان میں (افطار کیے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا کہ آپ جو صومِ وصال کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں مجھے دن میں کھانا پینا پہنچتا ہے۔

۵۸۹: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن الہاد' عبداللہ بن خباب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تم لوگ پے درپے روزے وصال کے نہ رکھو۔ جو شخص وصال کا روزہ رکھنا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے تو وہ روزہ سحری کے وقت تک ملائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں بلاشبہ میرے لئے کھلانے پلانے والا ہے کہ وہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت:

صومِ وصال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ صومِ وصال کا مطلب یہ ہے کہ برابر مسلسل دو یا تین روزے رکھنا اور درمیان میں روزہ افطار نہ کرنا یہ روزہ اُمت کے لئے درست نہیں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسا روزہ درست تھا۔ کیونکہ آپ کو روحانی غذا پہنچتی تھی اس لئے صومِ وصال آپ کی خصوصیت تھی۔

بَاب الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

۵۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ و قَالَ أَحْمَدُ فَهِمْتُ إِسْنَادَهُ مِنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَأَفْهَمَنِي الْحَدِيثَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ أُرَاهُ ابْنَ أَخِيهِ۔

باب: بحالت روزہ غیبت کرنے کا بیان

۵۹۰: احمد بن یونس' ابن ابی ذئب' المقبری' ان کے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورا کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بحالت روزہ بیہودہ گفتگو اور برے کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ محض اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کی سند ابن ذویب سے سمجھی اور اس کا متن مجھے اس شخص نے سمجھایا جو انکے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ انکا بھتیجا تھا۔

۵۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ۔

۵۹۱: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' ابی الزناد' الاعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص روزہ رکھے تو اس کو چاہئے کہ لغو گفتگو نہ بکے اور جہالت نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالیاں دے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں' میں روزہ دار ہوں (یعنی غیبت اور فحش کلام سننے سے بھی گریز کرے۔)

بَاب السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدٌ مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِي۔

باب: بحالت روزہ مسواک کرنا

۵۹۲: محمد بن الصباح' شریک (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' سفیان' عاصم بن عبیداللہ' حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ (کی حالت) میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔ مسدد نے اضافہ کیا کہ اتنی مرتبہ کہ شمار نہیں کر سکتا۔

بَاب الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ الْعَطَشِ وَيُبَالِغُ فِي الِاسْتِنْشَاقِ

باب: روزہ رکھنے والے شخص کے سر پر پیاس کی وجہ سے پانی ڈالنا اور ناک میں زور سے پانی نہ ڈالنے کا بیان

۵۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ

۵۹۳: عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' حضرت سمی مولیٰ ابی بکر بن عبد الرحمٰن' بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا میں نے رسول کریم

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس سال مکہ معظمہ فتح ہوا آپ نے لوگوں کو دورانِ سفر روزہ کھول دینے کا حکم فرمایا اور آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے دُشمنوں کے لئے طاقت حاصل کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ان ہی صحابی نے فرمایا کہ بلاشبہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (مقام) عرج میں روزہ کی حالت میں اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے تا کہ پیاس اور گرمی کی شدت میں کمی آجائے۔

دُشمن کے خلاف تیار رہنے کا حکم:

دُشمنوں کے لئے طاقت حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اب جہاد اور کفار سے جنگ کا وقت ہے روزہ افطار کرو ایسا نہ ہو کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزوری آجائے اور عرج مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔

۵۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

۵۹۴: قتیبہ بن سعید' یحییٰ بن سلیم' اسمٰعیل بن کثیر' عاصم بن حضرت لقیط بن صبرہ ان کے والد سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو لیکن اگر تم روزہ سے ہو تو (مبالغہ) نہ کرو (ایسا نہ ہو کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے دماغ میں پانی نہ پہنچ جائے)

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ

باب: اگر روزہ دار شخص پچھنے لگوائے؟

۵۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّحَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ شَيْبَانُ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ۔

۵۹۵: مسدد' یحییٰ' ہشام (دوسری سند) احمد بن حنبل' حسن بن موسیٰ' شیبان' یحییٰ' ابوقلابہ' ابی اسماء الرحبی' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے (روزہ کی حالت میں) سینگی لگائی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور جس کی سینگی لگائی گئی (اس کا بھی روزہ ٹوٹ گیا) شیبان نے کہا کہ ابوقلابہ کے واسطہ سے ابواسماء الرحبی نے ثوبان سے مرفوعاً نقل کیا۔

خلاصۃ الباب: روزہ کی حالت میں حجامت (پچھنے لگوانے یا لگانے) کے بارے میں تین مذاہب ہیں: (۱) امام احمدؒ کے نزدیک مفسد صوم ہے اگرچہ ایسے شخص پر قضاء واجب ہے کفارہ نہیں حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور جمہور کے نزدیک حجامت (سینگی لگانے یا لگوانے) سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ یہ عمل مکروہ ہے۔ جمہور کا

استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل روزہ ٹوٹنے کے قریب کر دیتا ہے کیونکہ سینگی لگانے والا خون چوستا ہے جس میں خون کے حلق میں چلے جانے کا خطرہ ہے اور سینگی لگوانے والے کو اس لیے کہ ضعف اور کمزوری بہت زیادہ طاری ہو جاتی ہے۔ دوسرا جواب امام طحاوی نے دیا ہے کہ اس سے مراد وہ مخصوص آدمی ہیں جو روزہ کی حالت میں غیبت کرتے رہتے ہیں تو ان کے بارے میں فرمایا کہ حاجم اور محجوم دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور روزہ ٹوٹنے سے مراد روزہ کے ثواب کا ضائع ہو جانا ہے اور اس ثواب کے ضائع ہونے کی علت سینگی لگانا یا لگوانا نہیں بلکہ غیبت ہے امام طحاوی نے اپنے جواب کی تائید میں ایک روایت پیش کی ہے جس میں غیبت کرنے والے کا ذکر ہے اس میں ایک راوی یزید بن ربیعہ دمشقی ضعیف ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ والی حدیث منسوخ ہے۔

سینگی لگانے والے کے منہ میں کیونکہ سینگی لگاتے وقت خون چلے جانے کا اندیشہ ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم ہے اور جس شخص کے سینگی لگائی گئی ہے کیونکہ اس کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو کہ کمزوری زیادہ ہو جانے سے اس کو روزہ توڑنا پڑے اس لئے دونوں کے بارے میں یہ حکم فرمایا گیا اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے: اما الاول فلحذ به الدمع بفحه اما الثانی فلما يطرء عليه من الضعف بسبب خروج الدم۔ (کوکب دری ص: ۲۶۰ ج ۱)

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۵۹۶: احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابوقلابہ الجرمی، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے اور بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ مِثْلَهُ۔

۵۹۷: موسیٰ بن اسمعیل، وہیب، ایوب، ابی قلابہ، ابی الاشعث، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) بقیع میں ایک شخص کے پاس تشریف لائے وہ شخص سینگی لگوا رہا تھا اور آپ ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سینگی لگانے والے شخص نے اور جس کے سینگی لگائی گئی دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ یہ واقعہ اٹھارہ رمضان المبارک کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خالد الحذاء نے ابی قلابہ سے ایوب کی اسناد سے روایت کیا ہے۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا

۵۹۸: احمد بن حنبل، محمد بن بکر، عبدالرزاق (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم ابن جریج، مکحول، شیخ صادق حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سینگی لگانے والے شخص نے اور جس شخص نے سینگی لگائی

مِنَ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُصَدِّقٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

دونوں نے روزہ توڑ دیا۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۹۹: محمود بن خالد' مروان' ہیثم' حمید' العلاء بن الحارث' مکحول' ابی اسماء الرحبی' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابن ثوبان نے اپنے والد کے واسطہ سے مکحول سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے کی اجازت

۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۶۰۰: ابو معمر عبداللہ بن عمر' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہیب بن خالد نے ایوب سے نقل کیا اور جعفر بن ربیعہ اور ہشام بن حسان نے عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

۶۰۱: حفص بن عمر' شعبہ' یزید بن ابی زیاد' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے احرام میں روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی یعنی آپ روزہ دار بھی تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے۔

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمُوَاصَلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ فَقَالَ إِنِّي

۶۰۲: احمد بن حنبل' عبدالرحمن بن مہدی' سفیان' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ' ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوانے اور وصال کا روزہ (یعنی دو تین روز کے لگاتار بغیر افطار کے) رکھنے سے منع فرمایا لیکن آپ نے اپنے اصحاب پر شفقت فرماتے ہوئے اس کو حرام نہیں قرار دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ﷺ (تو) وقت سحر تک روزہ ملاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سحر تک روزہ ملاتا ہوں مجھ کو میرا پروردگار کھلاتا

أُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ وَرَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي۔

اور پلاتا ہے۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ۔

۶۰۳: عبداللہ بن مسلمہ سلیمان بن مغیرہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ روزہ دار شخص کے سینگی نہیں لگاتے تھے اس خیال سے کہ کہیں روزہ دار کمزور نہ ہو جائے (اور وہ روزہ توڑنے پر مجبور نہ ہو جائے)

بَاب فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں جو شخص صبح کو احتلام کی حالت میں اُٹھے

۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنْ احْتَلَمَ وَلَا مَنْ احْتَجَمَ۔

۶۰۴: محمد بن کثیر سفیان زید بن اسلم ایک ساتھی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس شخص کا روزہ نہیں ٹوٹا جس نے قے کی جس کو احتلام ہوا یا جس شخص نے سینگی لگوائی۔

جان کر روزہ میں قے کا حکم:

کسی شخص نے اگر جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کی تو روزہ فاسد ہو جائے گا البتہ اگر خود بخود منہ بھر کر قے نہ ہو جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا القی اذا ذرع بنفسه لا يفطر عند الائمة الثلاثة۔ الخ (کوکب دری ص: ۲۵۲ ج ۱)

واضح رہے کہ اگر قے منہ بھر کر نہ ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا منہ بھر کر قے ہونے سے روزہ فاسد ہوگا۔

خلاصۃ الباب: ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور قصداً قے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے نزدیک اس بارے میں تفصیل ہے کہ قے یا خود آئی ہوگی یا لائی گئی ہوگی دونوں صورتوں میں منہ بھر کر ہوگی یا نہیں پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہو گئی ہوگی یا خود بخود واپس ہو گئی ہوگی یا قصداً اس نے اسے واپس کر لیا ہوگا یہ کل بارہ صورتیں ہیں۔ صاحب بحر الرائق فرماتے ہیں کہ ان سب میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں ایک یہ کہ منہ بھر کر قے ہو اور روزہ دار سے لوٹائے دوسرے یہ کہ عمداً منہ بھر کر قے کرے۔ باقی کوئی صورت مفسد روزہ نہیں۔

مسئلہ: قے کی ۲۴ صورتیں ہیں کیونکہ قے خود آئے گی یا روزہ دار جان بوجھ کے کرے گا منہ بھر کر ہوگی یا کم' چار صورتوں میں باہر ہو جائے گی یا لوٹ جائے گی یا روزہ دار لوٹائے گا' ہر صورت میں روزہ یاد ہوگا یا نہ ہوگا' پس اگر تو قے خود آئی اور باہر نکل گئی تو کم ہو یا زائد روزہ نہیں ٹوٹتا' اور اگر خود لوٹ جائے اور روزہ یاد ہو تو کم ہو یا زائد' امام محمدؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا یہی صحیح ہے امام یوسف کا اس میں اختلاف ہے اگر اس نے خود لوٹائی اور قے منہ بھر کر تھی تو بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا' اور اگر کم تھی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگا یہی مختار ہے امام محمد کا اس میں اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں فاسد ہو جائے گا اور اگر قے جان بوجھ کر کی اور باہر ہو گئی تو منہ بھرنے کی صورت میں بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا۔ ظاہر الروایہ یہی ہے (کافی) اور کم ہونے کی

صورت میں اگر قے خودلوٹ گئی تو امام ابو یوسف کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر اس نے خودلوٹائی تو امام یوسف سے ایک روایت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ دوسری روایت میں فاسد نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک لوٹنا اور لوٹانا برابر ہے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

بَابٌ فِي الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ لِلصَّائِمِ

باب: سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان

۶۰۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ۔

۶۰۵: نفیلی، علی بن ثابت، عبدالرحمٰن بن نعمان بن حضرت معبد بن ہوذہ اور ان کے والد سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے وقت مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار اس سے بچے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن معین سے نقل کیا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

روزہ دار کو سرمہ لگانا:

روزہ دار کے لئے سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے چاہے سونے کے وقت یا کسی بھی وقت ہر حالت میں روزہ دار شخص سرمہ لگا سکتا ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور مذکورہ حدیث میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے یہ ممانعت تنزیہی ہے۔

۶۰۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۶۰۶: وہب بن بقیہ، ابومعاویہ، عتبہ بن ابی معاذ، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سرمہ لگاتے تھے حالانکہ وہ روزے سے ہوتے تھے۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ۔

۶۰۷: محمد بن عبید اللہ، یحییٰ بن موسیٰ بلخی، یحییٰ بن عیسیٰ، حضرت اعمش سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانے کو بُرا سمجھتا ہو اور ابراہیم نے روزہ دار کو (ایک قسم کے سرمہ) صِبُر لگانے کی اجازت دی تھی۔

بَابُ الصَّائِمِ يَسْتَقِيءُ عَامِدًا

باب: روزہ دار کا جان بوجھ کر قے کرنے کا بیان

۶۰۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۰۸: مسدد، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص پر روزہ کی حالت میں قے کا غلبہ ہو جائے تو ایسے شخص پر روزے کی

ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ۔

قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو اس کو چاہئے کہ روزہ کی قضا کرے۔

روزہ میں قے کرنا:

قصداً منہ بھر کر قے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور ایسے روزے کی قضا لازم ہے کفارہ لازم نہیں اور اگر خود بخود قے آ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور ایسے روزے کی قضا نہیں اور اگر بلا ارادہ منہ بھر کر بھی قے آ گئی تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۶۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوئَهُ ﷺ۔

۶۰۹: ابو معمر عبداللہ بن عمرو عبدالوارث حسین یحییٰ عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی یعیش بن ولید بن ہشام ولید بن ہشام معدان بن طلحہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا پھر مجھ سے حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ نے مسجد دمشق میں ملاقات کی تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ مجھ سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا میں نے اس وقت آپ پر وضو کا پانی ڈالا تھا۔ (یعنی آنحضرت ﷺ عام طور پر وضو کرتے جاتے تھے اور میں آپ کو وضو کا پانی دیتا تھا یعنی میں آپ کو وضو کرا رہا تھا)

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان

۶۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ۔

۶۱۰: مسدد ابومعاویہ اعمش ابراہیم اسود علقمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ پر بہت قابو رکھتے تھے۔

روزہ میں مباشرت یا بوسہ کا مفہوم:

رسول اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے مباشرت بھی کرتے تھے مباشرت کے معنی یہ ہیں کہ برہنہ ہو کر عورت سے بدن ملانا اور برہنہ ہو کر عورت کے ساتھ لیٹنا۔ آپ سے روزہ میں ایسی ہی مباشرت ثابت ہے جوان شخص کو روزہ میں مباشرت کی ممانعت ہے کیونکہ اس کو نفس پر قدرت نہیں رہتی جیسا کہ حدیث ۶۱۶ میں مذکور ہے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین کی ایک جماعت کے نزدیک مطلق اباحت ہے۔ روزہ کی حالت میں بوسہ لینا انتہیٰ۔ امام مالک کے نزدیک مطلق مکروہ ہے حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک جوان کے لیے مکروہ ہے اور شیخ کے لیے مباح ہے۔ حدیث کے الفاظ: وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ الخ بھی ان حضرات کی تائید کر رہے ہیں۔ تقبیل کے بعد مباشرت کا ذکر خاص کے بعد

عام کے ذکر کے قبیل سے ہے۔ مباشرت کے معنی التقاء البشرتین یعنی جسم کے ساتھ جسم ملانا ہے۔

۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ۔

۶۱۱: ابوتوبہ الربیع بن نافع' ابوالاحوص' زیاد بن علاقہ' عمرو بن میمون' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ (ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا) رمضان المبارک میں بوسہ لیتے تھے۔

۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْقُرَشِيَّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ۔

۶۱۲: محمد بن کثیر' سفیان' سعید بن ابراہیم' حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عثمان القرشی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تھے اور میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں روزے سے ہوتے تھے۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَأَنْتَ صَائِمٌ قَالَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَمَهْ۔

۶۱۳: احمد بن یونس' لیث (دوسری سند) عیسیٰ بن حماد' لیث بن سعد' بکیر بن عبداللہ' عبدالملک بن سعید' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خوش ہوا اور میں نے روزہ کی حالت میں بوسہ لیا پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آج میں نے بڑی غلطی کی کہ میں نے روزہ رکھنے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم روزہ کی حالت میں کلی کرلو (تو کیا خیال ہے؟) عیسیٰ بن حماد کی روایت میں ہے کہ میں نے کہا کسی قسم کا حرج نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر کیا ہوا؟

بَابُ الصَّائِمِ يَبْلَعُ الرِّيقَ

باب: روزہ دار کے لعاب نگلنے کا بیان

۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذَا الْإِسْنَادُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ۔

۶۱۴: محمد بن عیسیٰ' محمد بن دینار' سعد بن اوس العبدی' مصدع' ابویحییٰ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں ان کا بوسہ لیتے تھے اور ان کی زبان چوستے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کا راوی محمد بن دینار متفرد ہے اور یہ ضعیف ہے ایسے ہی سعد بن اوس بھی ضعیف ہے اور اس کے علاوہ کسی اور صحیح حدیث سے زبان کا چوسنا ثابت نہیں۔ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ دوسرے کی تھوک نگلنا مفسد روزہ ہے۔ اور اس میں روزہ کی قضا واجب ہے اور اگر وہ دوسرا اس کا محبوب ہو تو اس صورت میں کفارہ بھی واجب ہے۔ حضرت شیخ المشائخ مولانا

خلیل احمد سہارنپوری نے ایک تاویل یہ بھی کی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ ؓ کی تھوک بالقصد نہیں نگلتے تھے یا تھوک اتنی کم مقدار میں ہوتی تھی جو نگلنے کی حد کو نہیں پہنچتی تھی۔ کما قال فی البذل المجھود۔

بَاب كَرَاهِيَتِهِ لِلشَّابِّ

۶۱۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ۔

باب: جوان شخص کے لئے مباشرت مکروہ ہے

۶۱۵: نصر بن علی' ابواحمد زبیری' اسرائیل' ابوالعنبس' الاغر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ روزہ دار شخص کے لئے مباشرت کرنے کا حکم ہے؟ آپ نے اس شخص کو اجازت عطا فرمائی پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی یہی دریافت کیا تو آپ نے اس کو منع فرمایا اور آپ نے جس شخص کو اجازت عطا فرمائی تھی وہ بوڑھا شخص تھا اور جس کو منع فرمایا وہ جوان آدمی تھا۔

بَاب فِيمَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۶۱۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَذْرَمِيُّ فِي حَدِيثِهِ فِي رَمَضَانَ مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ۔

باب: رمضان میں صبح کو حالت جنابت میں اُٹھنا

۶۱۶: قعنبی' مالک (دوسری سند) عبداللہ بن محمد بن اسحٰق اذرمی عبد الرحمٰن بن مہدی' مالک' عبد ربہ بن سعید' ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ہشام' حضرت عائشہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو حالت جنابت میں اُٹھتے۔ عبداللہ اذرمی نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ صحبت کی وجہ سے حالت جنابت میں اُٹھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے۔

خُلاصَۃُ الباب: ائمہ فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ شروع شروع میں ابو ہریرہؓ کی رائے تھی کہ جس شخص کا ارادہ روزہ کا ہو اور رات میں اس کو جنابت لاحق ہو اس کے لیے صبح صادق سے پہلے غسل کرنا واجب ہے جب ان کی یہ رائے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ ؓ کو پہنچ گئی ان دونوں نے اس پر فرمایا جیسا کہ حدیث موجود ہے باقی شارحین حدیث نے لکھا ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے آپ ﷺ کو احتلام نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اوجز المسالک میں حضرت گنگوہیؒ نے نقل کیا ہے کہ تحقیق اور قابل اعتماد قول یہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام اس قسم کے احتلام سے محفوظ ہوتے ہیں جو جماع وغیرہ خواب میں دیکھ کر ہو جیسا کہ عام لوگوں کو ہوتا ہے البتہ انزال بغیر خواب کے ممکن ہے اس کی وجہ منی کی زیادتی ہوتی ہے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي الْقَعْنَبِيَّ

۶۱۷: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر الانصاری'

عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّبِعُ۔

ابی یونس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ سے عرض کیا اور آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے کہ یارسول اللہ مجھ کو ناپاکی کی حالت میں فجر ہو جاتی ہے اور میں روزہ کی نیت کئے ہوئے ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو بھی جنابت ہوتی ہے اور صبح ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو میں غسل کر کے روزہ رکھتا ہوں اور اس شخص نے عرض کیا (کہ آپ کیا فرما رہے ہیں) آپ تو ہم لوگوں جیسے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو حضور اکرم ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اُمید رکھتا ہوں کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس بات کو جانتا ہوں کہ احکام کی پیروی کیسے کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ نزدیک:

مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہیں اور انسان جس قدر مقرب ہوتا ہے اسی قدر اس کو محتاط ہونا پڑتا ہے اس لئے آپ خلافِ اولیٰ اُمور سے بھی احتیاط فرماتے تھے۔

بَاب كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ

باب: رمضان میں بیوی سے صحبت کرنے کا کفارہ

۶۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ

۶۱۸: مسدد' محمد بن عیسیٰ' سفیان' مسدد' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ رمضان المبارک میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے کہ تم اس کو آزاد کر دو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تمہارے اندر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں آپ کی خدمت میں (کھجوروں کا تھیلا) عرق پیش ہوا اس (تھیلے) میں کھجوریں بھری ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دے اس نے کہا کہ یارسول اللہ مدینہ منورہ کے دونوں

بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ قَالَ فَأَطْعِمْهُ إِيَّاهُمْ و قَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْيَابُهُ۔

جانب میرے گھر کے لوگوں سے زیادہ کوئی شخص محتاج نہیں ہے۔ تو حضرت رسول اللہ ﷺ یہاں تک ہنسے کہ آپ کے دانتوں کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر کے لوگوں کو یہ کھجوریں کھلا دو۔ مسدد کی ایک اور روایت میں ثنایا کے بجائے انیاب کے الفاظ ہیں۔

عورت پر کفارہ صوم:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر عورت نے خوشی سے صحبت کرائی تو مرد کے ساتھ ساتھ عورت پر بھی کفارہ ہے اور اگر زبردستی یا سہواً صحبت کرائی تو عورت پر کفارہ نہیں ہوگا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عمداً روزہ توڑ دینے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور قضاء بھی۔ جمہور ائمہ کے نزدیک اسی ترتیب سے کفارہ لازم ہوگا جو ترتیب ان احادیث میں وارد ہے۔ امام مالک ابتداءً ہی تخییر کے قائل ہیں یعنی چاہے تو ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مساکین کو کھانا دے یا غلام آزاد کردے لیکن جمہور کا مسلک قوی ہے کیونکہ یہ بات اشارۃ النص سے ثابت ہے نیز ان حضرات نے ''او'' کو تنویع پر محمول کیا ہے نہ کہ تخییر پر جیسا کہ علامہ عثمانیؒ نے اعلاء السنن میں فرمایا ہے۔ باقی اس قصہ میں آنحضرت ﷺ نے اس آدمی کو کھجوریں عنایت فرمادیں اور فرمایا کہ خود کھاؤ اور اپنے اہل کو کھلاؤ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان صاحب سے کفارہ ساقط کر دیا بلکہ فرمایا کہ سر دست تو خود استعمال کرلو کفارہ تمہارے ذمہ واجب ہے کما قال العلماء اس صورت میں اس حدیث کو خصوصیت پر محمول کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ لہٰذا جو امام زہریؒ فرمارہے ہیں وہ ان کی اپنی رائے ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ اگر کوئی آدمی جماع کے ذریعہ فرض روزہ کو توڑ دے تو چاروں ائمہ کے نزدیک قضاء کے ساتھ کفارہ واجب ہے اور اگر عمداً کھانے پینے سے روزہ فاسد کرے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک کے نزدیک کفارہ مع القضاء واجب ہے۔ امام شافعی اور امام احمد اور اہل ظواہر کے نزدیک کفارہ صرف جماع کی صورت میں ہے کھانے پینے کی صورت میں نہیں یہ حضرت فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں صرف جماع کا ذکر ہے اس لیے کفارہ اسی صورت کے ساتھ مختص ہے۔ حنفیہ مالکیہ فرماتے ہیں کہ بعض صحیح روایات میں ہے ان رجلاً افطر فی رمضان فامرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یعتق رقبۃ۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کے دن میں روزہ فاسد کردیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد دونوں میں آتی ہے اور لفظ مفطر اپنے عموم کی وجہ سے جماع اور کھانے پینے سے سب کو شامل ہے۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَنْصُورُ

۶۱۹: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ یہ اجازت اسی شخص کے لئے مخصوص تھی اب کوئی شخص ایسا کرے تو وہ کفارہ سے نہیں بچ سکے گا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لیث بن سعد' اوزاعی' منصور بن معمر' عراک بن مالک نے ابن عیینہ کی طرح روایت کیا اور اوزاعی نے لفظ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ کا اضافہ کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگ۔

بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَعْنَى ابْنِ عُيَيْنَةَ زَادَ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ۔

۶۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْلِسْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ وَقَالَ لَهُ كُلْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَلَى لَفْظِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ وَقَالَ فِيهِ أَوْ تُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا۔

۶۲۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' حمید بن عبد الرحمن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس شخص کو ایک غلام آزاد کرنے کا یا دو ماہ کے متواتر روزے رکھنے کا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا (یعنی مذکورہ تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی انجام دہی مجھ سے نہیں ہوسکتی) آپ نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ اسی وقت کھجوروں کا ایک ٹوکرا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کو لے لو اور اللہ کے راستہ میں خرچ کر ڈالو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص نادار محتاج نہیں ہے۔ آپ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ آپ نے فرمایا (یہ کھجوریں) تم ہی کھالو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا زہری سے ابن جریج نے مالک کے الفاظ جیسا نقل کیا کہ ایک شخص نے روزہ توڑ دیا اور اس روایت میں ہے کہ یا تو تم غلام آزاد کرو یا دو ماہ کے (پے در پے) روزے رکھو یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ۔

۶۲۱: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' ہشام بن سعد' ابن شہاب' ابی سلمہ بن عبد الرحمن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا کہ جس نے رمضان المبارک کا روزہ توڑ دیا تھا آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھیلا آیا کہ جس میں (تقریباً) پندرہ صاع کھجور ہوں گی اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا تم کھاؤ اور تمہارے گھر کے لوگ کھائیں اور (قضا کا) ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔

۶۲۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

۶۲۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عمرو بن الحارث' عبد الرحمن بن قاسم' محمد بن جعفر بن الزبیر' عباد بن عبد اللہ بن الزبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ رمضان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول

بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُهُ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ كُلُوهُ۔

اللہ ﷺ میں جل گیا (یعنی دوزخ میں جل گیا) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے (روزہ کی حالت میں) اپنی اہلیہ سے صحبت کر لی آپ ﷺ نے فرمایا صدقہ دو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم میرے پاس کوئی شے نہیں ہے نہ مجھ میں قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا بیٹھ جاؤ وہ شخص بیٹھا رہا اتنے میں ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آیا جس پر غلّہ لدا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے دریافت فرمایا (وہ) جلنے والا شخص کہاں پر ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے لو راہِ الٰہی میں دے دو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں دوسرے کو (صدقہ) دوں؟ اللہ کی قسم ہم لوگ خود بھوکے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم ہی کھالو۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا۔

۶۲۳: محمد بن عوف' سعید بن ابی مریم' ابن ابی الزناد' عبدالرحمن بن الحارث' محمد بن جعفر بن الزبیر' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا پیش کیا گیا کہ جس میں بیس صاع تھے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَنْ أَفْطَرَ عَمْدًا

باب: جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے کی سزا

۶۲۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُطَوِّسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ۔

۶۲۴: سلیمان بن حرب' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر' شعبہ' حبیب بن ابی ثابت' عمارہ بن عمیر' ابن مطوس' ان کے والد' (ابن کثیر نے بیان کیا کہ) ابی المطوس' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کی عطا کردہ رخصت کے بغیر رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھا تو تمام عمر کے روزے اس کو پورا نہیں کر سکیں گے۔

بلاعذرِ شرعی روزہ چھوڑنا:

مراد یہ ہے کہ رمضان المبارک میں بلاعذرِ شرعی روزہ چھوڑنے والا تمام زندگی بھی اگر روزہ رکھے گا تو رمضان المبارک جیسا

ثواب حاصل نہ ہو سکے گا۔

خلاصۃ الباب: یعنی بلاعذر اور رخصت کے روزہ نہ رکھنے کا اتنا بڑا نقصان ہے کہ عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی تلافی نہ ہو گی یعنی جو فضیلت اور ثواب رمضان میں ہے وہ فضیلت نہیں حاصل ہو سکتی ورنہ جمہور ائمہ کے نزدیک ایک روزہ کی قضاء ایک روزہ سے ہو جاتی ہے۔

۶۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَسُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ عَلَى سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْهُمَا ابْنُ الْمُطَوِّسِ وَأَبُو الْمُطَوِّسِ.

۶۲۵: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' سفیان' حبیب' عمارہ' ابن المطوس' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شعبہ اور سفیان کا اختلاف ہے کہ راوی کا نام ابن المطوس ہے یا ابوالمطوس؟

بَاب مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا

باب: روزہ کی حالت میں سہواً کھانے پینے کا بیان

۶۲۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اللَّهُ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ۔

۶۲۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' حبیب' ہشام' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ روزہ کی حالت میں میں نے بھول کر کھا پی لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا' پلایا (یعنی بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا)

بَاب تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان المبارک میں روزہ کی قضا میں تاخیر کرنے کا بیان

۶۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ۔

۶۲۷: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ پر رمضان المبارک کے (قضا رکھنے کے) روزے واجب ہوتے تھے پھر میں ان کو نہیں رکھ سکتی تھی یہاں تک کہ شعبان (کا مہینہ) آ جاتا۔

قضاء شدہ روزے کا حکم:

آنحضور ﷺ کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب غیر معمولی توجہ رہتی اس لئے کہ وہ آپ کی دلداری کی خاطر

رمضان کے قضا شدہ روزے شعبان تک پورے فرماتی تھیں بہرحال اگر کوئی شخص رمضان کے روزے ادا نہ کر سکا اور اسی طرح اگلا رمضان شروع ہو جائے تو پہلے اگلے رمضان کے روزے رکھے پھر قضا روزے رکھے۔

خُلاصۃُ الباب: تاخیر کی وجہ دوسری احادیث میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشغولیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایت کی وجہ سے۔ شعبان میں قضاء رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ اب زیادہ تاخیر کی گنجائش نہیں تھی دوسرے اس لیے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شعبان کے مہینہ میں بکثرت روزے رکھتے تھے۔ اب فقہی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قضاء رمضان نہ کر سکا کہ دوسرا رمضان آ گیا تو اس کے ذمہ کیا ہوگا؟ تو ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کے نزدیک قضا اور فدیہ دونوں اس پر واجب ہیں۔ حنفیہ اور جناب ابراہیم نخعیؒ کے نزدیک قضاء سے پہلے کچھ نہیں۔

بَاب فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ

باب: جس شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں؟

۶۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا فِي النَّذْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ۔

۶۲۸: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن الحارث' عبیداللہ بن ابی جعفر' محمد بن جعفر بن الزبیر' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا انتقال ہو جائے اور اس پر روزے (واجب) ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے۔

روزہ کا فدیہ:

محدثین رحمہم اللہ نے مذکورہ حدیث پر کلام کیا ہے۔ بذل المجہود ج ۳ میں اس کی تفصیل ہے۔ بہرحال حنفیہ کے نزدیک کوئی شخص دوسرے کی جانب سے روزہ نہیں رکھے گا۔ البتہ مرنے والے کے مال سے اس کی طرف سے روزہ کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔ ایک روزہ کا فدیہ ایک کلو چھ سو سینتیس گرام گیہوں' آٹا یا اس کی قیمت ہے اور مرنے والے کے مال میں سے فدیہ دینے کا حکم ہے۔ اس صورت میں کہ جب مرنے والے نے مال چھوڑا ہو اور وصیت بھی کی ہو۔

خُلاصۃُ الباب: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ سکتا ہے یا نہیں اس بارہ میں تین مذاہب ہیں: (۱) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ ولی اس کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا خواہ قضاء رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو۔ امام شافعیؒ سے ایک روایت مطلقاً جواز کی بھی ہے۔ (۲) امام احمدؒ کے نزدیک قضاء رمضان کے روزے تو ولی میت کی طرف سے نہیں رکھے گا البتہ نذر وغیرہ کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ حدیث باب جمہور ائمہ کے مسلک کے خلاف ہے یہ حضرات اس کی تاویل کرتے ہیں کہ مراد حدیث کی یہ ہے کہ ولی روزہ کا بدل دے گا یعنی فدیہ۔ ان حضرات کی دلیل حدیث عائشہؓ ہے جس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے کہ اپنے مردوں کی طرف سے روزے نہ رکھو اور ان کی طرف سے کھانا کھلاؤ۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جو مؤطا امام مالکؒ میں ہے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ نہ

رکھے باقی ولی پر فدیہ کا وجوب احناف کے نزدیک اس وقت ہے جب میت وصیت کرے اور اگر اس نے وصیت نہیں کی اور ولی نے اپنی طرف سے فدیہ ادا کر دیا تو انشاء اللہ امید ہے کہ کافی ہو جائے۔

۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

۶۲۹: محمد بن کثیر' سفیان' ابی حصین' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت کوئی شخص رمضان میں مریض ہو جائے اور وہ ٹھیک نہ ہو اور مر جائے تو اس کی جانب سے مساکین کو کھانا دیا جائے گا اور اس کے ذمے قضا لازم نہیں ہوگی اگر وہ شخص نذر مانے گا تو اس کی جانب سے ولی (وہ نذر) پورا کرے گا۔

بَاب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر روزہ رکھنا

۶۳۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ۔

۶۳۰: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں متواتر روزے رکھتا ہوں کیا میں دورانِ سفر بھی روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے روزے رکھو چاہے روزہ نہ رکھو۔

مریض اور مسافر کے لئے روزہ کی قضا:

حنفیہ کے نزدیک دورانِ سفر شرعی یا مریض ہونے کی حالت میں روزہ کی قضا کرنے کا حکم ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **فمن کان منکم مریضًا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر** لیکن اگر مذکورہ صورت میں روزہ رکھ لیا تو باعث اَجر ہوگا۔

خلاصۃ الباب: عسفان مکہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے مدینہ کے راستہ پر ہے اہل ظواہر کے نزدیک سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز نہیں اگر روزہ رکھا تو درست نہ ہوگا جمہور ائمہ کرام کے نزدیک طاقت والے کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر طاقت نہ ہو مشقت ہوتی ہو تو افطار اولیٰ ہے۔ امام احمدؒ اور امام اوزاعیؒ کے نزدیک مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

۶۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَاحِبُ ظَهْرٍ أُعَالِجُهُ أُسَافِرُ عَلَيْهِ وَأُكْرِيهِ وَإِنَّهُ رُبَّمَا صَادَفَنِي هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ

۶۳۱: عبداللہ بن محمد' محمد بن عبدالمعین المدنی' حمزہ بن محمد بن حمزہ' حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں (سواری کے) جانوروں والا ہوں ان کو لے جاتا ہوں۔ سفر کرتا ہوں کرایہ ادا کرتا ہوں کبھی دورانِ سفر رمضان شروع ہو جاتا ہے میرے اندر قوت ہے میں جوان شخص ہوں مجھے روزے رکھنا آسان معلوم ہوتا ہے بہ نسبت روزہ قضا کرنے

وَأَنَا أَجِدُ الْقُوَّةَ وَأَنَا شَابٌّ وَأَجِدُ بِأَنْ أَصُومَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَخِّرَهُ فَيَكُونُ دَيْنًا أَفَأَصُومُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْظَمُ لِأَجْرِي أَوْ أُفْطِرُ قَالَ أَيَّ ذٰلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ۔

کے اس لئے کہ وہ قرض کی مانند سر پر بوجھ رہتے ہیں تو کیا میں روزے رکھ لیا کروں کہ اس میں زیادہ اَجر ہے یا میں روزے نہ رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے حمزہ! جس طرح تمہارا دِل چاہے (اسی طرح کر لو)۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

۶۳۲: مسدد' ابوعوانہ' منصور' مجاہد' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے آپ جب (مقام) عسفان پہنچے تو آپ نے ایک برتن منگایا اور اس کو اپنے مُنہ تک اُونچا کیا تا کہ لوگ دیکھ لیں اور یہ واقعہ رمضان المبارک میں پیش آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر روزہ رکھا ہے اور آپ نے روزہ نہیں بھی رکھا تو جس شخص کا دِل چاہے روزے رکھ لے اور جس کا دِل چاہے نہ رکھے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

۶۳۳: احمد بن یونس' زائدہ' حمید الطّویل' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رمضان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض حضرات نے روزہ نہیں رکھا تو روزہ رکھنے والے نے روزہ نہ رکھنے والے شخص پر اعتراض کیا اور نہ روزہ رکھنے والے نے روزہ رکھنے والے پر اعتراض کیا۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَيْهِ فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلَا سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ

۶۳۴: احمد بن صالح' وہب بن بیان' ابن وہب' معاویہ' ربیعہ بن یزید' حضرت قزعہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی طرف لوگ جھکے ہوئے تھے وہ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے میں (ان کی) فرصت کے انتظار میں رہا کہ وہ جب تنہا ہوں تو میں ان سے مسئلہ دریافت کروں۔ جب وہ تنہا ہو گئے تو میں نے دریافت کیا کہ دوران سفر' رمضان المبارک کے روزے رکھنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے سال ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے آپ بھی روزے رکھتے تھے اور ہم لوگ بھی روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ ایک جگہ پہنچے۔ آپ نے فرمایا اب تم لوگ اپنے دُشمن کے نزدیک آ گئے اب تم روزہ نہ رکھنا تم لوگوں کی طاقت کا

أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ ذَلِكَ وَبَعْدَ ذَلِكَ۔

ذریعہ ہوگا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرات نے اگلے دن روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور ایک دوسری جگہ آئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ صبح کو اپنے دشمن پر ہوگے اب روزہ نہ رکھنا (پھر تمام حضرات نے روزہ نہیں رکھا) کیونکہ اب حضرت رسول اکرم ﷺ کا حکم ہوگیا تھا۔ ابوسعید نے فرمایا میں نے اس سے قبل اور اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔

بَابُ اخْتِيَارِ الْفِطْرِ

باب: جس شخص نے دورانِ سفر روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا

۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُظَلَّلُ عَلَيْهِ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

۶۳۵: ابوالولید طیالسی' شعبہ' محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ' محمد بن عمرو بن حسن' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا ہے اور اس پر لوگوں کا ہجوم ہے (وہ روزہ سے تھا) آپ نے فرمایا کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیک کام نہیں ہے (سہولت ہو تو روزہ رکھ لے ورنہ نہیں)۔

خلاصۃ الباب: اس سے ثابت ہوا کہ اگر روزہ رکھنے سے تکلیف ہو اور کمزوری زیادہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ إِخْوَةِ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْتَهَيْتُ أَوْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَصِبْ مِنْ طَعَامِنَا هَذَا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّلَاةِ وَعَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ أَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ

۶۳۶: شیبان بن فروخ' ابوہلال الراسبی' ابن سوادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ (قبیلہ) بنی عبداللہ بن کعب میں سے ایک شخص ہیں (یہاں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نہیں جو خادم رسول ہیں) ان سے مروی ہے کہ آپ کے گھوڑے پر (سوار) ہم لوگوں پر حملہ آور ہوئے میں رک گیا یا اس طرح کہا میں چلا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے آپ (اس وقت) کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور ہمارے کھانے میں سے کچھ کھالو۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا بیٹھو میں تم کو (سفر میں) نماز اور روزہ کے متعلق بتلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا۔ اور دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ عورت کو روزہ معاف

الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ أَوِ الْحُبْلَى وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا أَوْ أَحَدَهُمَا قَالَ فَتَلَهَّفَتْ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

فرمایا بخدا آپ نے دونوں کا نام لیا (یعنی حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت دونوں کا) یا (ان میں سے) ایک کا تذکرہ فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد میں مجھ کو بہت افسوس ہوا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے کھانا نہیں کھایا۔

نفلی روزہ توڑنا:

مذکورہ حدیث میں حضرت انس بن مالک خادم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انس بن مالک مراد ہیں اور آخر حدیث میں مذکورہ صحابی نے آپ کے کھانے میں سے نہ کھانے کا جو افسوس کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا روزہ نفلی روزہ تھا جس کو توڑ دینا جائز تھا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی جو فضیلت و برکت دوبارہ حاصل ہونا مشکل تھی۔ واضح رہے کہ اگر نفلی روزہ توڑ دیا تو اس کی قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔

بَاب مَنْ اخْتَارَ الصِّيَامَ

باب: سفر میں روزہ اختیار کرنے کا بیان

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ كَفَّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ مَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

۶۳۷: مؤمل بن فضل ولید سعید بن عبد العزیز اسمٰعیل بن عبید اللہ اُمّ الدرداء حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں کسی غزوہ کے لئے نکلے یہاں تک کہ ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص دھوپ کی شدت سے ہاتھ ہاتھیلی اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم لوگوں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ۔

۶۳۸: حامد بن یحییٰ ہاشم بن قاسم (دوسری سند) عقبہ بن مکرم ابوقتیبہ عبدالصمد بن حبیب بن عبد اللہ الازدی حبیب بن عبد اللہ سنان بن حضرت سلمہ بن المحبق الہذلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کے پاس اس قسم کی سواری ہو کہ وہ بہ سہولت منزل مقصود تک پہنچا دے اور اس کو پیٹ بھر کر روزانہ کھانا میسر ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ جس جگہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو وہاں پر ہی روزہ رکھے (یہ حکم استحبابی ہے اور تمام ائمہ کے نزدیک سفر میں روزہ چھوڑنا درست ہے)۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۶۳۹: نصر بن مہاجر‘ عبدالصمد بن عبدالوارث‘ عبدالصمد بن حبیب‘ سنان بن حضرت سلمہ بن المحبق سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے سفر کی حالت میں رمضان المبارک پایا (یعنی سفر میں رمضان شروع ہو جائے) پھر اس کے بعد راوی نے مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

بَاب مَتَى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ إِذَا خَرَجَ

باب: مسافر جب سفر شروع کرے تو وہ کس جگہ سے افطار کرے؟

۶۴۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَزَادَ جَعْفَرٌ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ ابْنُ جَبْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفِينَةٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَرُفِعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاهُ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ قَالَ اقْتَرِبْ قُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلَ.

۶۴۰: عبیداللہ بن عمر‘ عبداللہ بن یزید (دوسری سند) جعفر بن مسافر‘ عبداللہ بن یحییٰ‘ سعید بن ابی ایوب (جعفر نے بیان کیا) لیث‘ یزید بن ابی حبیب‘ کلیب بن ذہل الحضرمی‘ عبید‘ حضرت جعفر بن جبر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے‘ کے ساتھ ماہ رمضان میں فسطاط سے روانگی کے وقت ایک کشتی میں سوار تھا۔ ہم لوگ جب فسطاط سے نکلے جب کشتی کا لنگر اُٹھا تو صبح کا کھانا آیا ہم لوگ ابھی شہری مکانات (حدود) سے آگے نہیں گئے تھے کہ انہوں نے دسترخوان منگایا اور مجھ سے فرمایا آؤ کھانا کھا لو۔ میں نے کہا کہ کیا تم لوگ شہری مکانات (وغیرہ) کو نہیں دیکھتے؟ ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے نفرت کرتے ہو پھر انہوں نے کھانا تناول فرمایا۔

قصر نماز کہاں سے شروع کرے؟

عربی زبان میں فسطاط اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر لوگوں کا ہجوم و مجمع ہو مسئلہ یہ ہے کہ جب انسان شہر یا بستی کے حدود سے باہر ہو جائے تو اس وقت قصر نماز یا روزہ کا افطار یعنی سفر میں روزہ نہ رکھنے کی سہولت و اجازت اختیار کرے اردو میں رسالہ ''رفیق سفر'' میں مذکورہ قسم کے مسائل کی مفصل و تحقیقی بحث ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث حنفیہ‘ مالکیہ‘ شافعیہ کے مسلک کے خلاف ہے حنفیہ اس کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ ابوبصرہ غفاری فسطاط میں مقیم تھے اور صبح صادق سے قبل بغیر روزہ کی نیت کے روانہ ہوئے تھے اور کشتی میں سوار ہونے کے بعد جب مسافر ہو گئے اور مصر کے گھروں سے متجاوز ہو گئے تب افطار کا اظہار کیا اس لیے کہ روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی تھی لہٰذا یہ حدیث مسلک حنفیہ کے

خلاف نہیں کیونکہ روزہ کی نیت کر لینے کے بعد حنفیہ کے نزدیک افطار کرنا درست نہیں۔

بَابُ قَدْرِ مَسِيرَةِ مَا يُفْطَرُ فِيهِ

۶۴۱: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقَ مَرَّةً إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ وَكَرِهَ آخَرُونَ أَنْ يُفْطِرُوا فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَرَاهُ إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ اقْبِضْنِي إِلَيْكَ.

باب: کتنی مسافت پر روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

۶۴۱: عیسیٰ بن حماد لیث بن سعد' یزید بن ابی حبیب' ابی الخیر' حضرت منصور کلبی سے روایت ہے کہ رمضان میں ایک مرتبہ دحیہ بن خلیفہ دمشق کے گاؤں سے اس قدر فاصلہ پر چلے گئے کہ جس قدر فسطاط سے عقبہ فاصلہ پر ہے (اور یہ تین میل کا فاصلہ ہے) تو انہوں نے روزہ نہ رکھا اور ان کے ساتھ دیگر حضرات نے بھی روزہ نہ رکھا لیکن بہت سے حضرات نے (اس قدر کم فاصلہ پر) روزہ نہ رکھنے کو مکروہ سمجھا جب حضرت دحیہ اپنے گاؤں واپس آئے تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم آج میں نے ایسی بات دیکھی ہے کہ مجھے جس چیز کے دیکھنے کا کوئی گمان نہیں تھا کہ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے طریقہ سے اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریقہ سے نفرت کر لی (اس سے) وہ حضرت مراد تھے جنہوں نے سفر میں روزہ رکھ لیا تھا اس کے بعد انہوں نے دُعا مانگی اے ربّ قدوس اب تم مجھ کو اپنے پاس بلا لو۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث ظاہر یہ مذہب کا مستدل ہے وہ کہتے ہیں مسافت شرعی کی مقدار تین میل ہے لیکن اس حدیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابی رسول ﷺ حضرت دحیہ کلبیؓ نے تین میل کی مسافت طے کرنے کے بعد افطار کیا لیکن اس حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ منتہائے سفر کتنا ہے تین میل ہے یا زیادہ ہوسکتا ہے کہ ان کو آگے جانا ہو اور یہ افطار اثناء سفر میں ہو لہٰذا یہ حدیث جمہور ائمہ کے خلاف نہ ہوئی۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصِرُ.

۶۴۲: مسدد' معتمر' عبید اللہ' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غابہ کی جانب تشریف لے جاتے تھے (لیکن) اس سفر میں نہ تو روزہ چھوڑتے اور نہ نمازیں قصر کرتے۔

بَابُ مَنْ يَقُولُ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

۶۴۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ

باب: ''میں نے رمضان بھر روزے رکھے'' یہ کہنا کیسا ہے؟

۶۴۳: مسدد' یحییٰ' مہلب بن ابی حبیبہ' حسن' حضرت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ بات نہ کہے کہ میں نے پورے رمضان کے روزے رکھے اور عبادت کی۔ راوی نے

أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكْرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ۔

کہا کہ آپ نے اپنی تعریف کرنا بہت بُرا قرار دیا ہے کیونکہ اس مدت میں کچھ سویا بھی ہوگا آرام بھی کیا ہوگا (اس لئے ایسا کہنا خلاف واقعہ بھی ہے)۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں ادب بیان فرمایا ہے کہ اس طرح نہیں کہنا چاہیے کہ میں نے رمضان بھر کے روزے رکھے کیونکہ کچھ نہ کچھ غفلت تو ہو ہی جاتی ہے پھر سارا رمضان کہنا کہاں صحیح ہوا ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں نفس کا تزکیہ پایا جاتا ہے اور اس سے قرآن کریم میں منع کیا گیا ہے۔ باقی جو اختلاف ہے کہ اس ماہ مبارک کو مطلق رمضان کہنے کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے۔ امام نسائی سے اس کی تائید ہوتی ہے اور جمہور علماء بھی مطلقاً جواز کے قائل ہیں۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ

باب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

۶۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ۔

۶۴۴: قتیبہ بن سعید' زہیر بن حرب' سفیان' زہری' حضرت ابوعبید سے روایت ہے میں عید میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آیا تو نمازِ عید خطبہ سے قبل ادا کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا (یعنی ایک عید الفطر کے روز اور دوسرے عید الاضحیٰ کے روز) لیکن عید الاضحیٰ کا روز تو قربانی کے گوشت کھانے کا دن ہے اور عید الفطر کا دن روزوں کے افطار کرنے کا دن ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا:

مذکورہ دو دن یعنی عید اور بقر عید کے دن کسی بھی قسم کا روزہ رکھنا حرام ہے اسی طریقہ پر گیارہ' بارہ' تیرہ ذی الحجہ کو بھی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے حدیثِ بالا اور دیگر احادیث میں اسی کو بیان فرمایا گیا ہے۔

۶۴۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ۔

۶۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' عمرو بن یحییٰ' یحییٰ' حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید الاضحیٰ کے دن اور ایسا کپڑا لپیٹ کر اوڑھنے سے منع فرمایا جس میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہو اور آپ نے دو وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ایک تو نمازِ فجر کے بعد (جب تک سورج نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک کہ سورج نہ ڈوبے)

بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۶۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو كُلْ فَهَذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِإِفْطَارِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ۔

باب: ایامِ تشریق کے روزے رکھنے کا بیان

۶۴۶: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' یزید بن الہاد' حضرت اُمّ ہانی کے آزاد کردہ غلام ابومرہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ان کے والد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کھانا کھاؤ۔ انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم کھانا کھاؤ کیونکہ یہ ایسے دن ہیں کہ آپ نے ہم لوگوں کو ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم فرمایا اور ان دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان ایام سے مراد تشریق کے دن (یعنی) گیارہ' بارہ' تیرہ ذی الحجہ ہیں۔

خلاصۃ الباب: ایام تشریق کی وجہ تسمیہ میں کئی اقوال ہیں (۱) ان ایام میں قربانی کے گوشت کو دھوپ میں پھیلایا جاتا تھا خشک کرنے کے لیے (۲) قربانی کے جانوروں کو سورج روشن ہونے کے بعد نحر کیا جاتا تھا۔ (۳) ان ایام میں تکبیریں فرض نمازوں کے بعد کہی جاتی ہیں۔

۶۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

۶۴۷: حسن بن علی' وہب' موسیٰ بن علی (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' موسیٰ بن علی' علی' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن اور تشریق کے دن اہلِ اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ (دن) کھانے پینے کے ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ

باب: روزہ کے لئے صرف جمعہ کے دن کا خاص کر لینے کی ممانعت

۶۴۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ

۶۴۸: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' ابی صالح' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تنہا جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے روزہ نہ رکھے بلکہ اسکے ساتھ جمعہ کے دوسرے دن کو یا اسکے پیچھے والے دن کو بھی ملا لے۔ (یعنی جمعرات یا

بِيَوْمٍ أَوْ بَعْدَهُ۔ ہفتہ کے دن کا بھی روزہ رکھ لے)

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر شافعیہؒ اور حنابلہ کراہت کے قائل ہوئے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا بلا کراہت جائز ہے دلیل حدیث عبداللہ بن مسعودؓ ہے لیکن یہ حدیث بقول امام ترمذی کے حسن غریب ہے اور حدیث باب حسن صحیح ہے۔ اسی واسطے علامہ عینی نے حنفیہ مالکیہ کے استدلال کی تردید فرمائی ہے۔ نیز حضرت گنگوہی فرماتے ہیں کہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح مکروہ ہے پیر اور جمعرات کے دن تنہا تنہا روزہ رکھنا۔ لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ پیر اور جمعرات اور عاشورہ کے دن تنہا روزہ رکھنا مستحب ہے کیونکہ یہ ایام بہت افضل دنوں میں سے ہیں تو ان کی تعظیم روزہ رکھ کر کرنا مستحب ہے۔

بَاب النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ السَّبْتِ بِصَوْمٍ

باب: شنبہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

۶۴۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ ح و حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أُخْتِهِ وَقَالَ يَزِيدُ الصَّمَّاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِي مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ۔

۶۴۹: حمید بن مسعدہ' سفیان بن حبیب (دوسری سند) یزید بن قیس' ابو الولید' ثور بن یزید' خالد بن معدان' حضرت عبداللہ بن بسر سلمی سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ صماء سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (تم لوگ) شنبہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر فرض روزہ۔ اور اگر تم لوگوں میں سے کسی کو ہفتے کے دن کچھ نہ ملے تو انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی کو چبا لے (روزہ کھول لے) امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث جویریہ کی حدیث ہے (جو کہ ذیل میں درج ہے اس سے) منسوخ ہے۔ (امام مالکؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث جھوٹ اور غلط ہے لیکن امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ ہفتہ کے دن کو روزے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں تشبہ بالیہود ہے کہ وہ اس کی تعظیم کے قائل ہیں اور اس دن روزہ رکھنے میں اس کی تعظیم ہے۔ امام مالک اور امام ابوداؤد کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے لہٰذا ان دونوں حضرات کے نزدیک ہفتہ کے دن کو خاص کرنا روزہ کیلئے بلا کراہت درست ہے۔ امام مالک اور امام ابوداؤد کی دلیل اگلے باب کی حدیث ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: شنبہ کے دن روزہ رکھنے کی اجازت کا بیان

۶۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح و حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

۶۵۰: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ (دوسری سند) حفص بن عمر' ہمام' قتادہ' ابی ایوب' حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور

هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَفْصٌ الْعَتَكِيُّ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز ان کے پاس تشریف لائے وہ روزہ سے تھیں آپ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تم نے گزشتہ روز بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہارا ارادہ کل کو روزہ رکھنے کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا پھر تم روزہ کھول لو۔

ہفتہ کے دن روزہ رکھنا:

مندرجہ بالا حدیث سے ہفتہ کے دن بھی روزہ رکھنا درست اور ثابت ہونا معلوم ہوا اور حدیث نمبر ۶۵۰ میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے تو محدثین رحمہم اللہ نے اس کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ ممانعت کا یہ حکم منسوخ ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث امام مالک کے مسلک کی مؤید ہیں۔ امام زہریؒ ”ھذا حدیث حمص“ کہہ کر اس حدیث کی تضعیف کر رہے ہیں۔ علامہ سندھیؒ فرماتے ہیں کہ وجہ ضعف یہ ہے کہ جو نہی وارد ہوئی ہے کہ اس کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا ہے اس لیے بعض اس کو منسوخ کہتے ہیں اور بعض ضعیف۔ صاحب در المنضود فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی تشریح حمص کے لوگوں نے ہی کی ہے اس لیے یہ حدیث مشہور ہوئی ورنہ اہل حجاز اور عراقی لوگ اس کو نہیں جانتے تھے اس معنی کی فی الجملہ تائید اوزاعی کے کلام میں ہے کہ میں ہمیشہ سے اس حدیث کو چھپاتا رہا ہوں یہاں تک کہ یہ مشہور ہو گئی۔ تو یہ شہرت اس کی اہل حمص ہی نے کی تھی۔ اوزاعی بھی شامی ہیں اور حمص بھی شام ہی کا ایک شہر ہے انتہی۔

۶۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ۔

۶۵۱: عبدالملک بن شعیب' ابن وہب' لیث' حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے جب کوئی شخص بیان کرتا کہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے تو وہ فرماتے تھے کہ یہ حدیث حمصی ہے یعنی کمزور ہے اور اس حدیث سے اہلِ مدینہ واقف نہیں ہیں۔

۶۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِمًا حَتَّى رَأَيْتُهُ انْتَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ هَذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ هَذَا كَذِبٌ۔

۶۵۲: محمد بن الصباح بن سفیان' الولید' حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت عبداللہ بن بسر کی حدیث کو مخفی رکھتا یہاں تک کہ میں نے دیکھ لیا کہ وہ حدیث مشہور ہو گئی مالک نے بیان کیا کہ یہ حدیث کذب ہے۔

بَاب فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا

باب: ہمیشہ نفلی روزے رکھنے کا بیان

۶۵۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ

۶۵۳: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد بن زید' غیلان بن جریر' عبداللہ بن معبد الزمانی' حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اس بات کے

أَبِي قَتَادَةَ. أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عُمَرُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

کہنے سے حضور اکرمؐ کو غصہ آ گیا جب عمرؓ نے حضور اکرمؐ کے غصہ کو دیکھ تو انہوں نے کہا: ہم اللہ کے ساتھ اسکے پروردگار ہونے پر اور اسلام کے ساتھ (سچا) دین ہونے پر اور حضور اکرمؐ کے ساتھ نبی ہونے پر راضی ہوئے اور ہم اللہ کے غضب الٰہی سے اور اسکے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں پھر عمرؓ متعدد مرتبہ اسی کلمہ کو دہراتے رہے یہاں تک کہ آپ کا غصہ ٹھہر گیا۔ پھر عمرؓ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ! اس شخص کی کیا حالت ہے کہ جو ہمیشہ روزہ رکھے (یعنی ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے نہ تو افطار کیا اور نہ روزہ رکھا۔ (مسدد کی روایت میں لَمْ يَصُمْ اور لَمْ يُفْطِرُ کے الفاظ مذکور ہیں جس کے یہی معنی ہیں) پھر عمرؓ نے فرمایا یارسول اللہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن روزہ نہ رکھے تو آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص اس بات کی قوت رکھتا ہے؟ عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو ایک دن روزہ سے ہو اور ایک دن نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا یہ داؤدؑ کا روزہ ہے۔ پھر عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن ناغہ کرے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اس کو چاہتا ہوں کہ میں بھی اس کی قوت حاصل کروں۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہر مہینہ کے تین روزے اور رمضان المبارک کے رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزے ہیں (یعنی یہ روزے اجر و ثواب میں ایسے ہیں کہ جیسے ہمیشہ کے روزے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ایسے روزہ رکھنے کا اس قدر ثواب ہوتا ہے کہ جیسے ہمیشہ روزہ رکھنے کا) اور عرفہ کے دن کا روزہ یعنی حج نہ کرنے والے کے لئے اللہ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ اسکے ایک سال کے پہلے کے اور ایک سال پچھلے کے گناہ معاف فرما دے اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ سے توقع رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے کے گناہ معاف فرما دے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی بناء پر احناف صوم الدھر کی کراہت کے قائل ہیں۔ امام اسحاق بن راھویہ اور اہل ظاہر یہ حتی ابن حزم تو حرمت کے قائل ہیں۔ جمہور ائمہ کرام اس کے جواز کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صوم الدھر کی نہی وارد ہوئی ہے وہ پانچ ایام مہینہ کے دھر میں شامل ہونے کی وجہ سے مطلق نہیں۔ باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کی وجہ یہ تھی کہ اس شخص کا سوال ادب کے خلاف تھا اس کو سوال ایسے کرنا چاہیے تھا کہ میں روزہ کیسے رکھا کروں نہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا کہ آپ کیسے روزے رکھتے

ہیں اس لیے کہ ہر شخص کے احوال اور مصالح الگ الگ ہوتے ہیں پھر انبیاء علیہم السلام کی مصالح ان کی شایان شان ہوتی ہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں اس لیے جب بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے اسی طرح کے سوال کئے کہ فلاں عبادت کس طرح کرتے ہیں اور فلاں کس طرح کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کے جواب پر ان صحابہ کرام ؓ نے عبادت کی اس مقدار کو قلیل سمجھا جس کی اطلاع آنحضرت ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

۶۵۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيسِ قَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ۔

۶۵۴: موسیٰ بن اسماعیل' مہدی' غیلان' عبداللہ بن معبد الزمانی' حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ کا رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا پیر ہی کے دن میری ولادت ہوئی اور مجھ پر اُسی روز قرآن کریم نازل ہوا۔ (یعنی روزہ رکھنا پسندیدہ ہے)

۶۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ قُلْتُ ذَاكَ قَالَ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَاكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۶۵۵: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن المسیب' ابوسلمہ' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اطلاع ملی کہ تم کہتے ہو کہ میں تمام رات عبادت کروں گا اور تمام دن روزہ رکھوں گا؟ حضرت عبداللہ نے عرض کیا جی ہاں بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا ہی کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبادت بھی کرو اور سویا بھی کرو (آرام بھی کرو) اور روزہ بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو اس کا ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو اور یہ بہترین روزہ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے۔

ایامِ بیض کے روزے:

احادیث میں ایامِ بیض کے روزوں کے بہت سے فضائل مذکور ہیں اور متواتر روزے رکھنے سے ایامِ بیض کے روزے رکھنا افضل ہے اور ہر مہینہ کو چاند کی ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخ کو رکھے جانے والے روزے ایامِ بیض کے روزے کہلاتے ہیں۔

بَاب فِي صَوْمِ أَشْهُرِ الْحُرُمِ

٦٥٦: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَعْرِفُنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ قَالَ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا إِلَّا بِلَيْلٍ مُنْذُ فَارَقْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَ عَذَّبْتَ نَفْسَكَ ثُمَّ قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ زِدْنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا.

باب: حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنے کا بیان

۶۵۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید الجریری' ابوالسلیل مجیبہ الباہلیہ نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر چلے گئے پھر سال بعد آئے اور انکی حالت تبدیل ہوگئی تھی' دوسری (قسم کی) شکل ہوگئی تھی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھ کو پہچانتے ہیں؟ آپؐ نے دریافت کیا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں وہ ہی باہلی ہوں جو آپ کی خدمت میں سال گزشتہ حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کس وجہ سے تمہاری شکل تبدیل ہوگئی؟ اس وقت تو تمہاری شکل اچھی تھی۔ میں نے کہا کہ جب سے میں آپ کے پاس سے رخصت ہوا میں نے صرف رات کو ہی کھانا کھایا (یعنی مسلسل روزے رکھے) آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کیا؟ اسکے بعد فرمایا کہ تم پورے رمضان کے روزے رکھو پھر تم ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھا کرو۔ انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ کیجئے مجھے طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہر مہینہ میں تین دن (روزہ رکھو) انہوں نے عرض کیا اس سے اضافہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا حرمت والے مہینوں (ذیقعدہ' ذی الحجہ' محرم' رجب) میں روزے رکھا کرو اور چھوڑ دیا کرو' روزہ رکھو پھر چھوڑ دیا کرو روزہ رکھو اور پھر چھوڑ دیا کرو آپ نے تین اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا آپ نے پہلے ان کو بند فرمایا پھر کھول دیا (مراد یہ ہے کہ تم تین دن روزے رکھو اور تین چھوڑ دیا کرو)۔

خلاصۃ الباب: اشہرالحرم چار ہیں تین مسلسل ذی قعدہ ذی الحجہ۔ محرم اور ایک فرد بھی رجب۔ ان مہینوں کو اشہر حرم اس لیے کہتے ہیں کہ وہ حرمت والے ہیں اس لیے زمانہ جاہلیت میں اور ابتداء اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال حرام تھا۔ جمہور علماء کے نزدیک قتال کی حرمت منسوخ ہوگئی۔

بَاب فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

٦٥٧: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ

باب: محرم میں روزہ رکھنے کا بیان

۶۵۷: مسدد' قتیبہ بن سعید' ابوعوانہ' ابی بشر' حمید بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک گزر جانے کے بعد بہترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے کے ہیں اور وہ محرم کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد

رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ شَهْرٌ قَالَ رَمَضَانُ۔

بہترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔قتیبہ نے شہر رمضان کے بجائے صرف رمضان کا لفظ ذکر کیا ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کے بعد سب سے فضیلت والا مہینہ روزوں کے لیے محرم ہے۔

سوال: اگر ماہ رمضان کے بعد محرم کے روزے رکھنا افضل ہیں تو آنحضرت ﷺ شعبان میں کثرت کے ساتھ روزے کیوں رکھا کرتے۔ جواب ۱): آپ ﷺ کو محرم کے روزے کی فضیلت کا علم آخر حیات میں ہوا تھا اس لیے محرم میں زیادہ روزے رکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ جواب ۲): اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ رجب یا صیام رجب کے بارے میں کوئی صحیح حدیث جو قابل حجت ہو ثابت نہیں اور یہ بھی آگے جا کر لکھتے ہیں کہ فضائل کے بارے میں اہل علم مسالحت کرتے ہیں۔

بَاب فِي صَوْمِ رَجَبَ

باب: رجب کے مہینہ کے روزے رکھنے کا بیان

۶۵۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔

۶۵۸: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' حضرت عثمان بن حکیم نے سعید بن جبیر سے رجب کے مہینہ کے روزوں کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اس قدر روزے رکھتے تھے کہ (ایسا خیال ہوتا تھا) اب آپ روزے کا ناغہ نہیں فرمائیں گے یعنی ہمیشہ روزہ ہی رکھا کریں گے اور آپ کبھی اتنا ناغہ فرماتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے۔

بَاب فِي صَوْمِ شَعْبَانَ

باب: شعبان کے مہینہ کے روزہ رکھنے کا بیان

۶۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

۶۵۹: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن بن مہدی' معاویہ بن صالح' عبداللہ بن ابی قیس' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے کے لئے شعبان کو بہت عزیز خیال فرماتے تھے پھر آپ شعبان کے مہینہ کو رمضان المبارک سے ملا دیتے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں اور پھر ترجیح اس قول کو دی ہے جو خود آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے اندر لوگوں کے اعمال اللہ رب العالمین کے یہاں پیش کئے جاتے ہیں اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل وہاں اس حال میں پہنچے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ

۶۶۰: محمد بن عثمان' عبیداللہ بن موسیٰ' ہارون بن سلمان' عبیداللہ بن مسلم القرشی' حضرت مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا رسول کریم

هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ۔

سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے اُوپر تمہارے اہل وعیال کا حق ہے' تم رمضان المبارک کے روزے رکھواور رمضان المبارک سے جودن قریب ہیں یعنی عید کے بعد شوال کے روزے اور ہر ایک بدھ اور جمعرات کے (روزے رکھو) پس جب تم نے یہ روزے رکھ لئے تو گویا کہ تم نے ہمیشہ روزے رکھے۔

بَاب فِي صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب عید کے چھ دن بعد کے روزے رکھنا

۶۶۱: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ۔

۶۶۱: نفیلی' عبدالعزیز بن محمد' صفوان بن سلیم' سعد بن سعید' عمرو بن ثابت الانصاری' ابوایوب رضی اللہ عنہ' صحابی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے مہینہ کے چھ روزے رکھے تو گویا اس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے۔

شوال عید کے روزے کے احکام:

شوال کے روزے رکھنا مستحب ہے احادیث میں اس کی بڑی فضیلت مذکور ہے اور شش عید کے روزے رکھنے سے ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کیونکہ شریعت میں ایک نیک کام دس گنا اجر وثواب ملتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اور رمضان المبارک کے تیس دن اور عید کے چھ دن مل کر چھتیس دن ہوئے اور چھتیس کا دس گنا کرنے سے تین سو ساٹھ بنتا ہے اور ایک سال میں بھی تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اس وجہ سے شش عید کے روزے رکھنے کے ایک سال کے روزے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا گیا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس حدیث کی بناء پر امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور حنفیہ بھی ان روزوں کے استحباب کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ پانچ قیود کی وجہ سے کراہت کے قائل ہیں۔ ان روزوں کی مصلحت یہ بیان کی گئی ہے کہ جس طرح نوافل سے فرائض کی تکمیل ہوتی ہے جو کمی بیشی ہوگئی ہو اس کی تلافی ہو جاتی ہے اسی طرح فرض روزوں میں کوئی کوتاہی وغیرہ جو ممکن ہے ہوگئی ہو تو ان چھ روزوں کی برکت سے تلافی ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

بَاب كَيْفَ كَانَ يَصُومُ النَّبِيُّ ﷺ

باب: حضرت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کس طریقہ سے روزے رکھتے تھے؟

۶۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ

۶۶۲: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابی نضر' عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام' ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ کا

زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

ناغہ نہیں فرمائیں گے اور ناغہ فرماتے تو اتنا کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے میں نے آپ کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی مہینہ کے پورے روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان کے مہینہ کے علاوہ کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں۔

نفلی روزوں میں معمول نبوی:

نفلی روزوں میں معمول نبوی یہ تھا کہ آپ کبھی کئی کئی روز تک برابر روزے رکھتے جاتے یہاں تک کہ لوگوں کو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب آپ روزہ کا ناغہ نہیں فرمائیں گے اور کبھی کبھی روزہ رکھنے میں اس قدر وقفہ فرماتے کہ لوگ یہ کہنے لگتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ.

۶۶۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی طرح مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ زیادہ تر شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے اور بہت کم روزہ چھوڑتے تھے بلکہ آپ شعبان کے پورے مہینے روزہ رکھتے تھے۔

بَاب فِي صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

باب: پیر اور جمعرات کے روزہ کا بیان

۶۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ فَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ.

۶۶۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' عمر بن ابوالحکم بن ثوبان' مولیٰ قدامہ بن مظعون' حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ وادیٔ القریٰ تک حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال تلاش کرنے کے لئے حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گئے تو حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے ان کے آزاد کردہ غلام نے عرض کیا کہ آپ بوڑھے کمزور ہو کر ان دو دنوں میں کیوں روزہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو دنوں میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہشام الدستوائی نے یحییٰ عمر بن الحکم کہا ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں اعمال پیش کئے جانے کے دن:

اعمال پیش کئے جانے کا مفہوم یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن بارگاہِ الٰہی میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان دنوں میں اعمال صالحہ بارگاہ ربّ العالمین میں پیش ہوں اور دوسری حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ بندوں کے رات کے اعمال صبح کے اعمال سے قبل اور صبح کے اعمال شام کے اعمال سے قبل اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو یہ حدیث مندرجہ بالا حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ مندرجہ بالا حدیث کی ہفتہ واری پیشی مراد ہے اور دوسری حدیث میں روزانہ کی پیشی اور شب براءت میں سالانہ پیشی مراد ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ

باب: دس ذی الحجہ تک روزہ رکھنا

٦٦٥: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ۔

٦٦٥: مسدد ٔ ابوعوانہ ٔ حر بن الصباح ٔ ہنیدہ بن خالد ٔ ان کی بیوی اور بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ذوالحجہ کے شروع کے نو دن کے روزے رکھتے اور عاشورہ کے دن روزے رکھتے اور ہر مہینہ کے تین روز (یعنی ایامِ بیض کے روزے) اور پیر اور جمعرات کو روزے رکھتے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کا عشرہ تمام مہینوں کے عشروں سے افضل ہے اسی بناء پر علماء فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ میں روزے رکھوں گا افضل دنوں میں پس اگر اس کی مراد ایک دن ہے تو اس صورت میں عرفہ کا دن متعین ہوگا۔ اس لیے کہ اس عشرہ کا ایام میں سب سے افضل وہی ہے اور اگر اس کی مراد ہفتہ کے دنوں میں سے جو افضل دن ہے تو وہ ہے جمعہ کا دن متعین ہوگا۔

٦٦٦: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُسْلِمٍ الْبُطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ۔

٦٦٦: عثمان بن ابی شیبہ ٔ وکیع ٔ الاعمش ٔ ابی صالح ٔ مجاہد ٔ مسلم ٔ سعید بن جبیر ٔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر کوئی نیک عمل پسند نہیں ہے جس قدر ان دس دنوں میں پسندیدہ ہیں یعنی ذی الحجہ کے (آغاز کے) دس دنوں میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جہاد بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بھی نہیں لیکن وہ جہاد کہ جس میں انسان اپنا جان و مال لے کر نکل پڑے پھر کچھ لے کر واپس نہ آئے (یعنی جہاد میں ہی شہید ہو جائے اور اس کا سرمایہ بھی حالت جہاد میں ہی لٹ جائے)۔

عشرۂ ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت:

حدیث کے آخری ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص میدانِ جہاد میں شہید ہو جائے اس کا مال بھی کفار لوٹ لیں تو ایسے شخص کا مذکورہ جہاد میں شریک ہونا ذوالحجہ کے شروع کے دس دن کے رکھنے کے اجر جیسا ہوگا۔

بَاب فِي فِطْرِ الْعَشْرِ

باب: ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزے نہ رکھنے کا بیان

۶۶۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ۔

۶۶۷: مسدد' ابوعوانہ' الاعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو میں نے عید الاضحیٰ کے دس روز برابر روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

خُلاصَةُ البَاب: یہ حدیث قابل تاویل ہے اس کی ایک تاویل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نفس روزے کی نفی نہیں فرما رہی ہیں بلکہ اپنی رؤیت (دیکھنے) کی نفی کر رہی ہیں۔ دوسری تاویل یہ ہے کہ کامل دس دن روزے رکھنے کی نفی کر رہی ہیں کہ پورے دس دن روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ صرف نو دن روزے رکھتے تھے۔

بَاب فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

۶۶۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

۶۶۸: سلیمان بن حرب' حوشب بن عقیل' مہدی الہجری' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے ہم سے کہا کہ حضور ﷺ نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ۔

۶۶۹: قعنبی' مالک' ابی النضر' عمیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام اُمّ الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے معاملے کے سلسلہ میں انکے پاس لوگ جھگڑا کرنے لگے تو بعض حضرات نے کہا کہ آپ روزہ دار ہیں بعض نے کہا کہ نہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا اور آپ عرفات میں اپنے اُونٹ پر کھڑے ہوئے تھے تو آپ نے دودھ نوش فرمالیا۔

خُلاصَةُ البَاب: ومذهب الجمهور يستحب فيه الصوم الى قوله واعلم ان ظاهر حديث ابى قتادة رضى الله عنه المذكور فى الباب انه يستحب الصوم يوم عرفه مطلقًا۔ (بذل المجهود ص: ۳۷۶' ج ۳)

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب: دس محرم کو روزہ رکھنے کا بیان

۶۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

۶۷۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' عائشہؓ سے روایت ہے کہ عاشورہ وہ دن تھا کہ جس دن میں دورِ جاہلیت میں لوگ روزہ رکھتے تھے اور حضور اکرمؐ بھی اس دن میں زمانہ جاہلیت میں اس دن کا رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور دیگر حضرات کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ اسکے بعد رمضان کے جب روزے فرض ہو گئے تو فرض روزے رمضان المبارک کے باقی رہے اور آپ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا اب جس شخص کا دِل چاہے عاشورہ کے دن روزہ رکھے اور جس کا دِل چاہے نہ رکھے۔

عاشورہ کونسا دن ہے؟

عاشورہ محرم کی دس تاریخ کو کہتے ہیں اگر چہ بعض حضرات نے نو محرم اور بعض نے گیارہ محرم کو بھی یوم عاشورہ کہا ہے بہر حال یوم عاشورہ میں روزہ رکھنا سنت یا مستحب ہے اور افضل یہ ہے کہ جب عاشورہ کا روزہ رکھے تو ایک ساتھ دو روزے رکھے یعنی ۹ محرم اور ۱۰ المحرم کا روزہ رکھے یا ۱۰ المحرم اور ۱۱ المحرم کا رکھے۔

۶۷۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا نَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

۶۷۱: مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عاشورہ کے دن دورِ جاہلیت میں ہم لوگ روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان المبارک کی فرضیت ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دن اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو شخص چاہے اس میں روزہ رکھے اور جو شخص چاہے (عاشورہ میں) روزہ چھوڑ دے۔

۶۷۲: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

۶۷۲: زیاد بن ایوب' ہشیم' ابوبشر' سعید بن جبیر' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو یوم عاشورہ میں روزہ رکھے ہوئے پایا تو آپ نے ان سے اس دن کے روزے کی وجہ معلوم کی تو یہودیوں نے بیان کیا کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے فرعون پر (حضرت) موسیٰ کو فتح پائی اور ہم لوگ اس کی تعظیم کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم لوگ تم لوگوں سے زیادہ قریب ہیں اور آپ نے اس دن (یوم عاشورہ) کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

بَاب مَا رُوِيَ أَنَّ عَاشُورَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ

باب: نویں محرم کو عاشورہ ہونے کا بیان

۶۷۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حِينَ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَنَا بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ صُمْنَا يَوْمَ التَّاسِعِ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

۶۷۳: سلیمان بن داؤد ابن وہب یحییٰ بن ایوب اسماعیل بن اُمیہ القرشی ابوغطفان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور ہم لوگوں کو اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو وہ دن ہے کہ جس کی یہودی اور نصرانی لوگ تعظیم کرتے ہیں تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہ گیا تو نو تاریخ کو روزہ رکھوں گا پھر اگلا سال شروع ہونے سے قبل آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: عاشوراء کا مصداق جمہور علماء صحابہ تابعین اور ائمہ اربعہ (چاروں اماموں) کے نزدیک محرم کا دسواں دن ہے۔ وجہ تسمیہ (۱) اس دن کو عاشوراء اس لیے کہتے ہیں کہ چونکہ وہ محرم کی دس تاریخ اور دسواں دن ہے (۲) کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف زمانوں میں مختلف دس انبیاء علیہم السلام پر اور (نبی ﷺ پر) ایک خاص انعام فرمایا تھا علماء فرماتے ہیں کہ عاشوراء کے روزے کے تین مراتب ہیں ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ صرف دسویں محرم کو روزہ رکھا جائے اور اس سے بہتر درجہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ نویں کے روزہ کو بھی شامل کر لیا جائے تیسرا درجہ جو اس سے بھی بہتر ہے کہ اس کے ساتھ نو اور گیارہ دونوں کو شامل کیا جائے۔

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ غَلَّابٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا الْمَعْنَى عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّاسِعِ فَأَصْبِحْ صَائِمًا فَقُلْتُ كَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُومُ فَقَالَ كَذَلِكَ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُومُ.

۶۷۴: مسدد یحییٰ بن سعید معاویہ بن غلاب (دوسری سند) مسدد اسماعیل حاجب بن عمر حضرت الحکم بن الاعرج سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ رکھے ہوئے مسجد حرام میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے عاشورہ روزہ کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھو تو اس کو شمار کرنا شروع کرو جب نو تاریخ ہو تو روزہ رکھو میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جی ہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

عاشورہ کا دن:

جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین تبع تابعین رحمہم اللہ کی رائے میں عاشورہ دس ہی محرم کو ہے اور یہی معمول یہاں ہے اور اکثر

حضرات نے دس محرم کو ہی عاشورہ کا دن قرار دیا ہے: قال الزین ابن المنیر الاکثر علیٰ ان عاشوراء وھو الیوم العاشر من شھر اللہ المحرم' الخ (بذل المجھود ص ۳۸٦' ج ۳) اور عاشورہ کے دن کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ صرف ۱۰ تاریخ کا ہی روزہ رکھا جائے لیکن بہتر یہ ہے کہ ۹ تاریخ کا یا ۱۱ تاریخ کے دن بھی روزہ رکھے یعنی یا تو دس تاریخ سے پہلے کا دن روزہ رکھ لے یا ۱۰ تاریخ کے بعد کے دن کا روزہ رکھ لے: فصیام عاشورا علی ثلاث مراتب اونا کھا ان یصام وحدہ و فوحد ان یصام التاسع معه وفوقه ان یصام التاسع والحادی عشر۔ (بذل المجھود ص : ۳۸۷' ج ۳)

بَابٌ فِي فَضْلِ صَوْمِهِ

باب: دسویں محرم کے روزے کی فضیلت کا بیان

٦٧٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ أَسْلَمَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَاقْضُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ۔

٦٧٥: محمد بن المنہال' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت عبد الرحمٰن بن مسلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگوں نے اس روز (یعنی عاشورہ کے دن) کا روزہ رکھا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا اب دن کا جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ اسے روزے کی طرح پورا کرلو اور پھر اس کی قضاء کا روزہ رکھ لینا۔

عاشورہ کی اہمیت:

مذکورہ حدیث کے آخر میں جو عاشورہ کے روزہ سے متعلق فرمایا گیا ہے یہ حکم اس وقت سے متعلق ہے کہ جبکہ عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے احناف کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ دسویں محرم کا روزہ شروع میں واجب تھا۔ شافعیہؒ یہ کہتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کو قضاء کا حکم دینا استحباب کے لیے تھا نہ کہ وجوب کے لیے اس لیے کہ طاعت اور عبادت کے جو اوقات ہوتے ہیں وہ قابل احترام ہوتے ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمٍ وَفِطْرِ يَوْمٍ

باب: ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ چھوڑ دینے کا بیان

٦٧٦: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ

٦٧٦: احمد بن حنبل' محمد بن عیسیٰ' مسدد' سفیان' عمر' ابن اوس' حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تمام روزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے پسندیدہ ہیں اور تمام نمازوں میں اللہ تعالیٰ کو ان کی نماز زیادہ پسندیدہ ہے۔ پہلے وہ آدھی

الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَيَصُومُ يَوْمًا.

رات تک سوتے تھے اور رات کے تہائی تک نماز پڑھتے پھر چھٹے حصے تک سوتے تھے اور وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔

صوم داؤدی:

آخر حدیث میں جس روزے کا تذکرہ فرمایا گیا ہے وہی صوم داؤدی ہے اور اس کے بہت سے فضائل ہیں۔

بَاب فِي صَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر ماہ تین روزے رکھنے کا بیان

٦٧٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسٍ أَخِي مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ۔

٦٧٧: محمد بن کثیر، ہمام، انس، اخی محمد، حضرت ابن ملحان القیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھیں یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

بیض کا مفہوم:

ایام بیض کے روزوں کی بہت فضیلت ہے۔ لفظ بیض، ابیض کی جمع ہے کیونکہ مذکورہ تاریخوں میں رات کی چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو بیض سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

٦٧٨: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ يَعْنِي مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

٦٧٨: ابوکامل، ابوداؤد، شیبان، عاصم، زر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے آغاز میں تین روزے رکھتے (یعنی ۱، ۲، ۳ تاریخ کے روزے رکھتے)۔

بَاب مَنْ قَالَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ

باب: سوموار اور جمعرات کے دن روزے رکھنا

٦٧٩: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔

٦٧٩: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عاصم بن بہدلہ، سواء الخزاعی، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے ایک تو (مہینہ کے) پہلے پیر اور پہلے جمعرات کے دن پھر ایک اور پیر میں دوسرے ہفتے (مجموعی طور پر یہ تین دن کے روزے ہوئے)۔

٦٨٠: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

٦٨٠: زہیر بن حرب، محمد بن فضیل، حسن بن عبیداللہ، ہنیدہ الخزاعی نے

بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

اپنی والدہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُن سے روزوں کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ مجھ کو حکم فرماتے تھے کہ میں ہر ماہ میں تین دن روزے رکھا کروں ان روزوں میں پہلے پیر کا دن اور دوسرے ہفتہ کی جمعرات کا دن (روزہ رکھوں)

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ

باب: ہر مہینہ میں جس دن چاہے روزہ رکھنے کا بیان

۶۸۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ۔

۶۸۱: مسدد' عبدالوارث' یزید' حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضرت رسول کریم ﷺ ہر مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں' پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ مہینہ میں کونسے ایام میں روزے رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کسی روز کی پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ مہینہ میں جس دن چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔

نفلی روزہ اور معمول نبوی:

حاصل یہ ہے کہ آپ کے روزہ رکھنے کے خاص دن مقرر نہیں تھے معلوم ہوا کہ نفلی روزوں میں تاریخ کی قید نہیں مہینہ میں جب آسانی ہو رکھ لے لیکن کیونکہ دیگر احادیث میں ایام بیض یعنی ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخ کے روزے رکھنے کی فضیلت آئی ہے اس لئے مذکورہ تاریخ کو روزے رکھنا افضل ہے۔

بَابُ النِّيَّةِ فِي الصِّيَامِ

باب: روزہ میں نیت کا بیان

۶۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ وَإِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ أَيْضًا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ وَوَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ

۶۸۲: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' ابن لہیعہ' یحییٰ بن ایوب' عبداللہ بن ابی بکر بن حزم' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ' حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے (وقت) فجر ہونے سے قبل روزے کی نیت نہیں کی تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لیث و اسحٰق بن حازم نے حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے اس کو روایت کیا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کہ زبیدی' معمر' ابن عیینہ' یونس الایلی' تمام کی روایت موافق ہے۔

عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: رات سے روزے کی نیت کے لازم نہ ہونے کا بیان

۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ زَادَ وَكِيعٌ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَحَبَسْنَاهُ لَكَ فَقَالَ أَدْنِيهِ قَالَ طَلْحَةُ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَأَفْطَرَ.

۶۸۳: محمد بن کثیر' سفیان (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' طلحہ بن یحییٰ' عائشہ بنت طلحہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لاتے تو آپ دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ ہم لوگ جب کہتے کہ کچھ نہیں تو آپ فرماتے کہ میں روزہ سے ہوں۔ وکیع نے اضافہ کیا کہ آپ ایک دن ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس حیس کا تحفہ آیا ہے وہ ہم نے آپ کے لئے رکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے پاس لاؤ۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ روزے کی نیت کر چکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ دیا۔

حیس کیا ہے؟

حیس عرب میں ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے جو کہ گھی' کھجور اور پنیر سے ملا کر بنایا جاتا ہے آپ کی خدمت میں وہ پیش کیا گیا تھا آپ نے اس کو تناول فرما کر روزہ توڑ دیا کیونکہ آپ کا وہ نفلی روزہ تھا۔ اھدی لنا حیس ھو طعام متخذ من تمر وقط وسمن او دقیق اور مثیت بدل' الخ (بذل المجھود ص: ۳۹۱' ج ۳)

۶۸۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا

۶۸۴: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' یزید بن ابی زیاد' حضرت عبد اللہ بن الحارث حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی بائیں جانب آ کر بیٹھ گئیں اور حضرت اُمّ ہانی آپ کی دائیں جانب تھیں۔ پس ایک باندی ایک برتن لے کر حاضر ہوئی اس میں کچھ پینے کی چیز رکھی ہوئی تھی وہ برتن باندی نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ اس کے بعد وہ برتن آپ نے حضرت اُمّ ہانی کو دیا تو حضرت اُمّ ہانی نے بھی اس میں سے کچھ نوش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے تو روزہ توڑ دیا کیونکہ میں روزہ سے تھی آپ نے فرمایا تمہارا روزہ قضا کا

أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا.

روزہ تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر نفلی روزہ ہو تو کچھ نقصان نہیں۔

بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ الْقَضَاءَ

باب: جن حضرات کے نزدیک نفلی روزہ توڑ دینے سے قضا واجب ہے؟

۶۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِي وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَاشْتَهَيْنَاهَا فَأَفْطَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَلَيْكُمَا صُومَا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ.

۶۸۵: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' حیوۃ بن شریح' ابن الہاد' عروہ کے آزاد کردہ غلام زمیل' حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے کھانا آیا اور ہم دونوں روزے سے تھیں تو ہم نے روزہ توڑ دیا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کے پاس ہدیہ آیا ہے اور ہم لوگوں کا اس کے کھانے کو دل چاہا تو ہم نے روزہ توڑ دیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اس کے عوض ایک روزہ رکھ لینا۔

نفلی روزہ کی قضا کا حکم:

جو نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا گیا اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس روزہ کا قضا کرنا ضروری ہے یعنی دوبارہ وہ روزہ رکھنا ہوگا کیونکہ نفل کام کا شروع کرنے سے قبل اختیار رہتا ہے لیکن شروع کرنے کے بعد اس کو پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ۔ (یعنی اے ایمان والو اپنے اعمال کو باطل نہ کیا کرو)

بَابُ الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا درست نہیں

۶۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

۶۸۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر عورت کا شوہر گھر پر ہو تو وہ رمضان کے روزے کے علاوہ کوئی روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے (یعنی نفلی روزہ) اور نہ ہی شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے دے۔

حقوقِ شوہر سے متعلق فرمانِ نبوی ﷺ

مراد یہ ہے کہ جس عورت کا شوہر اس کے پاس موجود ہو تو شوہر کی بلا اجازت عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا درست نہیں خواہ شوہر سے صاف طور پر اجازت لی گئی ہو یا اشارۃً کیونکہ اس طرح نفلی روزہ رکھنے سے حقوقِ زوجیت وغیرہ ادا کرنے میں رکاوٹ ہوگی اسی طرح شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

۶۸۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ۔

۶۸۷: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' الاعمش' ابوصالح' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! صفوان بن معطل مجھ کو مارتے ہیں جب میں نماز پڑھتی ہوں اور وہ میرا روزہ تڑوا دیتے ہیں جب میں روزہ رکھتی ہوں اور وہ فجر کی نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے (یعنی روزانہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرتے ہیں) اور صفوان (بھی اس وقت) آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہاری بیوی کیا کہتی ہے انہوں نے کہا کہ وہ جو بات کہتی ہے کہ نماز پڑھنے پر مجھے مارتے ہیں تو اسکے بارے میں یہ عرض ہے کہ یارسول اللہ! وہ نماز میں دو سورتیں پڑھتی ہے میں نے اس کو منع کیا وہ نہیں مانتی (اس بناء پر نماز کی وجہ سے مارنا پڑتا ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر ایک سورت پڑھی جائے تو وہ کافی ہے اور وہ جو یہ بات کہتی ہیں کہ میرا شوہر روزہ تڑوا دیتا ہے (تو اسکے بارے میں یہ عرض ہے) کہ وہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے میں جوان آدمی ہوں مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا آپ نے اس روزے سے ممانعت فرما دی کہ کوئی عورت شوہر سے دریافت کئے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور وہ جو یہ کہتی ہے کہ میں نمازِ فجر نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے تو اس کی اصلیت یہ ہے کہ میں محنت کرنے والا آدمی ہوں یہ بات سب لوگ جانتے ہیں (رات کو کھیت کو پانی دیتا ہوں) ہماری آنکھ نہیں کھلتی یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تمہاری آنکھ کھلے تو تم نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حمید سے حماد بن سلمہ نے یا ابی المتوکل سے ثابت نے روایت کیا۔

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى

باب: اگر روزہ دار کو ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی

وَلِيمَةٍ

جائے

۶۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا۔

۶۸۸: عبداللہ بن سعید' ابوخالد' ہشام' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے لئے بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہئے۔ اگر وہ شخص روزے سے نہ ہو تو کھانا کھا لے اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے شخص کے لئے دُعائے خیر کرے۔ ہشام نے کہا کہ صلوٰۃ سے مراد دُعا ہے ابوداؤد نے کہا کہ یہ روایت حفص بن غیاث سے بھی مروی ہے۔

دعوت قبول کرنا:

مراد یہ ہے کہ دعوت میں بلا عذر جانے سے انکار کر دینا جائز نہیں لیکن اگر وہاں پر ناچ گانا اور خلافِ شرع اُمور ہو رہے ہوں اور ان کے بند نہ ہونے کا گمان غالب ہو تو وہاں پر نہ جائے ایسی دعوت کا انکار کرنا درست ہے۔

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ۔

۶۸۹: مسدد' سفیان' ابوالزناد' الاعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شخص کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور وہ شخص روزہ دار ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا بیان

۶۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

۶۹۰: قتیبہ بن سعید' لیث' عقیل' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ اخیر عشرۂ رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض فرمائی پھر آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے آپ کے بعد اعتکاف کیا۔

عورتوں کا اعتکاف:

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے اعتکاف کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا کیونکہ خواتین کو گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے یعنی گھر میں ایک جگہ کو مسجد قرار دے کر اس میں اعتکاف کرے ایسی جگہ خواتین کے لئے مسجد کا درجہ رکھتی ہے اور وہ بلا ضرورت شرعی اس جگہ سے باہر نہ نکلیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اعتکاف کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو لازم پکڑنا اور اپنے نفس کو اس پر جمانا اصطلاح شریعت میں اعتکاف کہتے ہیں کہ مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے روزہ کے ساتھ۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) واجب (۲) سنت مؤکدہ

(۳) مستحب۔ واجب اعتکاف یہ ہے کہ کوئی شخص چند دن متعین کر کے اعتکاف کرنے کی نیت کر لے سنت مؤکدہ رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف یہ سنت علی الکفایہ ہے۔ مستحب وہ مطلق اعتکاف ہے جس میں کسی زمانہ کی قید نہیں جب چاہے کر لے۔

اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ معتکف انسان مسلمان ہو عاقل ہو لہٰذا کافر اور مجنون کا اعتکاف درست نہیں البتہ نابالغ بچہ جس طرح نماز روزہ رکھ سکتا ہے اسی طرح اعتکاف کر سکتا ہے خواتین بھی اپنے گھر میں اعتکاف کر سکتی ہیں اپنے شوہر سے اجازت لے کر بشرطیکہ حیض اور نفاس سے پاک ہوں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایک دن سے کم وقت میں نفل اعتکاف درست نہیں۔ امام مالکؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے۔ امام یوسفؒ کے نزدیک دن کا اکثر حصہ جب کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ چنانچہ راجح یہی ہے کہ اعتکاف نفل کے لیے وقت کی کوئی مقدار نہیں بلکہ جتنا وقت بھی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرا جائے اعتکاف ہو جائے گا۔ پھر ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مردوں کے لیے مسجد کا ہونا شرط ہے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ کون سی مسجد ضروری ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ واحمدؒ کے نزدیک مسجد جماعت والی ہو جس میں پہلے سے امام مؤذن متعین ہوں پانچوں وقت کی نماز ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو اس میں دونوں اقوال ہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق مسجد کافی ہے لیکن ان دونوں حضرات کے نزدیک اگر اعتکاف کے دوران جمعہ کا دن واقع ہو تو پھر جامع مسجد کا ہونا ضروری ہے اس لیے کہ نماز جمعہ کے لیے معتکف سے نکلنا ان دونوں کے نزدیک اعتکاف کو ختم کر دیتا ہے بخلاف حنفیہ اور حنابلہ کے کہ ان کے نزدیک جمعہ کے لیے نکلنا اعتکاف کو نہیں ختم کرتا یہ اختلاف مردوں کے اعتکاف کے بارہ میں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ عورتوں کے اعتکاف کی صحت کے لیے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسجد شرط ہے۔ احناف اور امام شافعیؒ کے قول قدیم میں عورت کا اعتکاف گھر کی مسجد میں صحیح ہے یعنی گھر میں جس جگہ کو نماز کے لیے متعین کر رکھا ہے۔

علامہ ابن الہمامؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا یہ مواظبت فرمانا اعتکاف پر بغیر نکیر کے ان صحابہ پر جنہوں نے اس کو ترک کیا یہ دلیل ہے اس اعتکاف کی سنیت کی اور اگر مواظبت کے ساتھ انکار بھی پایا جاتا صحابہ کے ترک پر تو پھر یہ دلیل ہوتی وجوب کی۔

۶۹۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً۔

۶۹۱: موسیٰ بن اسماعیل حماد ثابت ابورافع حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ رمضان المبارک کے اخیر دس دن میں اعتکاف فرماتے تھے پھر آپ نے ایک سال تک اعتکاف نہیں فرمایا پھر جب دوسرا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف فرمایا۔

۶۹۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ

۶۹۲: عثمان بن ابی شیبہ ابومعاویہ یعلی بن عبید یحییٰ بن سعید عمرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ اعتکاف فرمانے کا ارادہ کرتے تو آپ نماز فجر ادا فرما کر اپنے اعتکاف کرنے کی جگہ میں داخل ہو جاتے ایک مرتبہ آپ نے رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا آپ نے خیمہ لگانے کا حکم فرمایا تو خیمہ لگا دیا

الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَمَرْتُ بِبِنَائِي فَضُرِبَ قَالَتْ وَأَمَرَ غَيْرِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ إِلَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ آلْبِرَّ تُرِدْنَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ وَأَمَرَ أَزْوَاجُهُ بِأَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الِاعْتِكَافَ إِلَى الْعَشْرِ الْأَوَّلِ يَعْنِي مِنْ شَوَّالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ مِنْ شَوَّالٍ۔

گیا میں نے جب یہ دیکھا تو میں نے بھی خیمہ لگانے کا حکم کیا (چنانچہ) میرا بھی خیمہ لگالیا گیا میرے علاوہ دوسری ازواج رضی اللہ عنہن نے خیمہ لگانے کا حکم کیا وہ بھی لگایا گیا آپ نے جب نمازِ فجر ادا فرمائی تو دیکھا کہ خیمے نصب ہیں۔ آپ نے فرمایا تم کس قسم کی نیکی کرنا چاہ رہی ہو؟ آپ فرماتی ہیں کہ آپ نے اپنا خیمہ اُکھڑوالیا اور ازواج رضی اللہ عنہن کے خیموں کے بارے میں بھی اُکھاڑ دینے کا حکم فرمایا وہ بھی اُکھاڑ دیئے گئے اور آپ نے اعتکاف کو شوال کے پہلے عشرہ تک مؤخر کر دیا یعنی جب شوال شروع ہوا تو اسکے پہلے عشرہ میں آپ نے اعتکاف کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحٰق اور اوازعی نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا اسی طرح مالک یحییٰ بن سعید نے نقل کیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے اور بعض دوسری ازواج مطہرات کے اعتکاف کے بارہ میں بیان کرتی ہیں وہ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعتکاف کے لیے خیمہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ قائم کر دیا گیا اور یہ خیمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قائم کرتی تھیں۔ جیسا کہ بخاری میں ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنا خیمہ اور پردہ قائم کرایا۔ اس کے بعد حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے اجازت لے کر ایک خیمہ اور پردہ لگوادیا۔ جب حضرت زینب نے یہ دیکھا تو انہوں نے از خود بغیر اجازت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنا خیمہ قائم کرا دیا بس کل چار خیمے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑے کئے گئے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی تین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حفصہ اور حضرت زینب کے۔ جب صبح کی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے معتکف خاص اور پردہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر باقی تینوں خیموں پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا ہیں کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے خیمے ہیں تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ان کا ارادہ نیکی کا ہے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کے نیکی ہونے پر تردد فرمارہے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں مباہات اور تنافس کا اندیشہ ہوا ایسا تنافس غیرت طبع سے پیدا ہوتا ہے۔ جس سے مقصد اعتکاف ہی فوت ہو جاتا ہے یا اس لیے نکیر فرمائی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ جملہ ازواج مطہرات کے اعتکاف کرنے اور پردہ قائم کرنے میں لوگوں پر مسجد کے تنگ ہونے کا قوی امکان تھا پس ان مذکورہ بالا وجوہ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ کو توڑنے کا حکم فرمادیا چنانچہ وہ ہٹا دیا گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے اپنے خیمے ہٹا دیئے۔ شارحین فرماتے ہیں اس حدیث سے مسجد میں خیمے قائم کرنے کا جواز معلوم ہو رہا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف افضل نہیں اور امام شافعی سے منقول ہے کہ انہوں نے عورتوں کے لیے مسجد جماعت میں اعتکاف مکروہ قرار دیا اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے پھر اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کی قضاء شوال کے عشرہ میں کی۔ ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ اعتکاف کی قضاء لازم ہے یا نہیں۔ امام شافعی اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم نہیں ہوتا۔ امام مالک کے نزدیک معتکف میں بنیت اعتکاف داخل ہونے سے لازم ہوتا ہے لہٰذا اسکو پورا کرنا ضروری ہے اگر توڑ دیا تو قضاء ضروری ہے۔ احناف کا مسلک یہ ہے کہ نفلی اعتکاف کی قضاء لازم نہیں البتہ اعتکاف مسنون کی قضاء لازم ہوگی۔ باقی اعتکاف واجب کی قضاء بالاتفاق واجب ہے۔

بَاب أَيْنَ يَكُونُ الِاعْتِكَافُ

۶۹۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ الْمَسْجِدِ۔

۶۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

باب: کس جگہ اعتکاف کرنا چاہئے؟

۶۹۳: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے نافع نے کہا کہ مجھ کو عبد اللہ نے مسجد نبوی میں وہ جگہ دکھائی جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے۔ (مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ اعتکاف مسجد میں کرنا چاہئے)۔

۶۹۴: ہناد' ابی بکر' ابی حصین' ابی صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینہ میں دس روز اعتکاف فرماتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے اس سال کے رمضان المبارک میں بیس روز اعتکاف فرمایا۔

خُلاصَۃُ البَاب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال کیوں نہ اعتکاف کر سکے اس بارہ میں ابن ماجہ کی روایت میں یہ فرمانا کہ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سفر میں تھے علماء نے لکھا ہے کہ یہ سفر فتح مکہ کا سفر تھا۔

علماء نے اس کی مختلف مصلحتیں بیان کی ہیں۔ ابن المصری ؒ نے یہ توجیہ بیان کی ہے کہ ازواج مطہرات کی طرف سے مذکورہ بالا ناخوشگوار واقعہ پیش آنے وجہ کی سے اعتکاف ترک فرمادیا تھا اور اس کی قضاء شوال کے کسی عشرہ (دس دنوں) میں کی تھی غیر رمضان میں ہونے کی وجہ سے حق تلافی نہ ہونے کی بناء پر دوبارہ اس کی قضاء اصل وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور ناخوشگوار واقعہ سن ۹ میں شاید پیش آیا تھا۔

بَاب الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ

۶۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

باب: معتکف کا قضائے حاجت کے لئے گھر جانے کا بیان

۶۹۵: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عروہ' عمرہ بنت عبد الرحمن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو میری جانب اپنا سر قریب فرماتے اور آپ مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو میں آپ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی اور آپ (بحالت اعتکاف) بشری ضروریات کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔

خلاصۃ الباب: احناف کے نزدیک حاجت طبعیہ جیسے بول براز یا اس کے لیے کھانا وغیرہ لانے والا کوئی نہیں اور حاجت شرعیہ کے لیے بھی نکلنا جائز ہے حاجت شرعیہ جیسے جمعہ کی نماز وغیرہ ان کے علاوہ کسی دوسری ضرورت سے مسجد سے نکلنا مفسد اعتکاف ہے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ أَحَدٌ مَالِكًا عَلَى عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۶۹۶: قتیبہ بن سعید' عبد اللہ بن مسلمہ' لیث ' ابن شہاب' عروہ' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یونس نے اسی طرح پر زہری سے عروہ کے واسطہ سے نقل کیا اور عمرہ سے روایت نقل کرنے میں مالک کا کوئی متابع نہیں ہے اور معمر اور زیادہ بن سعد وغیرہ نے زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

۶۹۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَيُنَاوِلُنِي رَأْسَهُ مِنْ خَلَلِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

۶۹۷: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ (جب) اعتکاف فرماتے تھے تو آپ اپنا سر مبارک حجرہ کے سوراخوں سے اندر (کی جانب) کر دیتے میں آپ کا سر مبارک دھودیتی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ میں (آپ کے سر مبارک میں) کنگھی کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

۶۹۸: احمد بن محمد بن شبویہ المروزی' عبدالرزاق' معمر' زہری' علی بن حسین' صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اعتکاف کی حالت میں تھے میں رات کے وقت آپ سے ملنے کے لئے گئی اور میں نے آپ سے گفتگو کی۔ اس کے بعد جب میں (وہاں سے) واپس جانے کے لئے اُٹھی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لئے اُٹھے اور ان دنوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی رہائش اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مکان میں تھی۔ راستہ میں دو انصاری حضرات سے ملاقات ہوئی۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو جلدی چلنے لگے۔ آپ نے فرمایا آرام سے چلو' یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری بیوی ہے) ان دونوں نے کہا سبحان اللہ' یا رسول اللہ! (یعنی ہمارے دل میں آپ کے متعلق کوئی غلط خیال نہیں آ سکتا) آپ نے فرمایا نہیں۔ شیطان' انسان کی ہر رگ میں خون کی طرح

فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا.

حرکت کرتا رہتا ہے (دوڑتا ہے) تو مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں شیطان تمہارے قلب میں (کسی قسم کی) بُرائی نہ پیدا کردے۔

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ۔

۶۹۹: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابوالیمان' شعیب' زہری سے اسی طرح مروی ہے اوراس روایت میں اس طرح ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے قریب دروازہ میں تھے جو کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازہ کے قریب ہے تو اس جگہ سے دو شخص گزرے۔

بَاب الْمُعْتَكِفِ يَعُودُ الْمَرِيضَ

باب: معتکف کے لئے عیادت کرنے کا بیان

۷۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ۔

۷۰۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن عیسیٰ' عبدالسلام بن حرب' لیث بن ابی سلیم' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے قریب سے گزرتے اور آپ ﷺ معتکف ہوتے پس آپ ﷺ اسی طرح گزر جاتے جیسا کہ آپ ﷺ جا رہے ہوتے اور رُک کر مریض کا حال نہ پوچھتے۔ ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ بحالت اعتکاف مریض کی عیادت فرماتے۔

معتکف کے لئے بیمار کی مزاج پُرسی:

مراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ باقاعدہ مریض کی عیادت کے لئے بحالتِ اعتکاف تشریف نہ لے جاتے البتہ اگر کوئی مریض راستہ میں مل جاتا تو آپ اس کی عیادت فرما لیتے کیونکہ اس میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔

خُلاصۃ الباب: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ سے ضرورت انسانیہ کے لیے باہر تشریف لاتے تھے تو بیمار کی مزاج پرسی کرتے ہوئے گذر جاتے تھے اور آس پاس ٹھہرتے نہ تھے ایسے ہی ہر معتکف کو کرنا چاہیے معتکف کا تیمارداری کے لئے نکلنا اعتکاف کو باطل کر دیتا ہے جس حدیث میں نکلنے کا ذکر ہے وہ نفلی اعتکاف پر محمول ہے۔

۷۰۱: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا

۷۰۱: وہب بن بقیہ' خالد' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معتکف کے لئے مسنون یہ ہے کہ وہ بیمار کی مزاج پُرسی نہ کرے اور نہ ہی وہ (مسجد سے باہر) نماز جنازہ کے لئے جائے اور نہ وہ عورت سے مس کرے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ ضرورت کے علاوہ کسی قسم کے اُمور کے لئے باہر نکلے اور

يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ قَالَ اَبُو دَاوُد غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَتْ السُّنَّةُ قَالَ اَبُو دَاوُد جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ۔

روزہ کے بغیر اعتکاف کرنا جائز نہیں اور نہ ہی جامع مسجد کے بغیر امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق کے علاوہ اور کوئی شخص اس بات کا قائل نہیں کہ یہ مسنون ہے بلکہ یہ صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے۔

۷۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ۔

۷۰۲: احمد بن ابراہیم' ابوداؤد' عبداللہ بن بدیل' عمرو بن دینار' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں عمر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے پاس ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنے کی نیت کی تھی۔ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔

۷۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْعَنْقَزِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُدَيْلٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ اِذْ كَبَّرَ النَّاسُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَبْيُ هَوَازِنَ أَعْتَقَهُمْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ وَتِلْكَ الْجَارِيَةُ فَأَرْسَلَهَا مَعَهُمْ۔

۷۰۳: عبداللہ بن عمرو بن محمد بن ابان بن صالح القرشی' عمرو بن محمد' حضرت عبداللہ بن بدیل رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعتکاف کی حالت میں تھے کہ ایک دم لوگوں نے تکبیر کہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ اے عبداللہ! حضرت عبداللہ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس باندی کو بھی' پھر اس کو بھی ان کے ساتھ کر دیا۔

بحالتِ اعتکاف عورت کو چھونا:

عورت کو مس کرنے سے مراد صحبت کرنا ہے کیونکہ صحبت کرنے سے بالاتفاق' اعتکاف باطل ہو جاتا ہے اور عورت کو ہاتھ لگانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا اور حنفیہ کے نزدیک ہر ایک مسجد میں اعتکاف درست ہے جامع مسجد کی قید نہیں ہے ''رسالہ مسائل اعتکاف'' میں اس قسم کے مسائل کی مفصل بحث مذکور ہے۔

حدیث ۷۰۲ کے مطابق زمانہ جاہلیت کی نذر ومنت جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک معتبر نہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نذر کو پورا کرنے کا حکم استحبابی ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک نذر دورِ جاہلیت معتبر ہے تو ایفاء کا حکم وجوب کے لیے ہوگا۔

حدیث ۷۰۳ میں ذکر کردہ لوگ غزوہ حنین میں قیدی ہو کر آئے تھے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا۔

بَاب فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

باب: مستحاضہ عورت کے اعتکاف کا بیان

۷۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةٌ

۷۰۴: محمد بن عیسیٰ' قتیبہ' یزید بن خالد' عکرمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا ان کو (استحاضہ کی

مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔

وجہ سے) سرخی یا زردی آیا کرتی تھی تو ہم لوگ کبھی ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھا کرتیں۔

خُلاصَةُ الباب: یہ پہلے بھی گزر چکا ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عورت بعد میں اعتکاف کر سکتی ہے اور مستحاضہ عورت چونکہ پاکی کے حکم میں ہوتی ہے اور نماز' روزہ' تلاوت وغیرہ کر سکتی ہے لہٰذا اعتکاف بھی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اعتکاف گھر کی مسجد میں کرے جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اصحاب کا مسلک ہے تو کوئی اشکال نہیں البتہ اگر محلّہ کی مسجد میں کرنے تو اس مسجد کے ملوث ہونے کا خطرہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید مستحاضہ کا اعتکاف مسجد میں جائز نہ ہو اس وہم کو دور کرنے کے لیے امام ابوداؤد نے باب قائم کیا ہے۔

اول كتاب الجهاد

بَاب مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ

۷۰۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

باب: ہجرت کا بیان

۷۰۵: مؤمل بن فضل' ابوالولید ابن المسلم' الاوزاعی' زہری' عطاء بن یزید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات کے رہنے والے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا بھلا ہو ہجرت بہت دُشوار ہے۔ تمہارے پاس کچھ اُونٹ موجود ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تم ان کی زکوۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر تم دریاؤں کے پار رہ کر بھی عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی عمل کم نہیں فرمائیں گے۔

ہجرت کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں وَيْحَكَ کا لفظ فرمایا گیا ہے۔ ہم نے اس لفظ کے لفظی معنی کے بجائے محاورہ کے اعتبار سے ترجمہ کیا ہے۔ عرب میں یہ لفظ اسی قسم کے موقعہ پر بولا جاتا ہے کہ جس موقعہ پر اُردو میں ''تمہارا بھلا ہو'' وغیرہ لفظ بولے جاتے ہیں بہرحال مفہومِ حدیث یہ ہے کہ ہجرت ایک ملک چھوڑ کر دوسرے ملک جانے کا نام نہیں ہے بلکہ صحیح معنی میں ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔

خُلاصَةُ الباب: جہاد لغوی معنی مشقت اٹھانا طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا ہے' جہاد کا مطلب ہے انتہائی قوت سے حملہ آور دشمن کی مدافعت کرنا اصطلاح شرح میں ''جہاد کا مفہوم کفار کے ساتھ لڑی جانے والی جنگ میں اپنی طاقت خرچ کرنا بایں طور کہ خواہ اپنی جان پیش کرنا کیا جائے یا اپنے مال کے ذریعہ مدد کی جائے اور خواہ اپنی عقل و تدبیر یعنی اپنی رائے اور مشوروں کا تعاون دیا جائے' بلاخوف اسلامی لشکر میں شامل ہو کر اسی نفری میں اضافہ کیا جائے اور اسکے علاوہ کسی بھی طریقہ سے دشمنان اسلام کے

مقابلے میں اسلام کا بول بالا کرنے کی سعی کی جائے۔ خدا تعالیٰ کی سرزمین پر اس کا جھنڈا سر بلند اور اسکے باغی منکروں کا دعویٰ سرنگوں رہے۔ جہاد فرض کفایہ ہے۔ اگر نفیر عام نہ ہوا گر نفیر عام (اعلان جنگ) ہو بایں طور کہ کفار مسلمانوں کے کسی شہر پر ٹوٹ پڑیں یا اسلامی مملکت کے خلاف جنگ شروع کر دیں اور مسلمانوں کی طرف سے جنگ کا عام اعلان کر دیا جائے تو اس صورت میں ہر مسلمان پر جہاد فرض عین ہوگا۔ اس باب میں دوسری چیز ہجرت کا بیان ہے۔ ہجرت لغت میں کسی چیز سے بیزار ہو کر اس کو چھوڑ دینا اور محاورات عامہ میں ہجرت کا لفظ ترک وطن کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ اصطلاح شریعت میں دار الکفر کو چھوڑ کر دار السلام میں چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں ہجرت کے بہت فضائل وارد ہیں۔ اس حدیث میں بحار جمع بحرہ بمعنی بلدہ کے معنی میں یہ ایسے ہی ہے جیسے اردو کے محاورے میں زیادہ دوری کو بیان کرنا ہو تو کہتے ہیں سات سمندر پار یہاں بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ تو جتنا بھی دور ہوگا اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی عمل کم نہیں فرمائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس اعرابی کو ہجرت نہ کرنے کی اجازت دینا اس کے لیے خاص ہے یا یہ اعرابی اہل مکہ میں سے نہ تھا کیونکہ اہل مکہ کے اوپر ہجرت فرض تھی۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس اعرابی کو اجازت نہ دینا فتح مکہ کے بعد تھا اور ہجرت کا فرض ہونا فتح مکہ سے قبل تھا بعد میں حکم منسوخ ہو گیا۔ لیکن علامہ عینیؒ نے حافظؒ کے اس احتمال کی تردید فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔ اس حدیث کو بخاری، مسلم اور نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

۷۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هٰذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ۔

۷۰۶: عثمان، ابوبکر، ابی شیبہ کے صاحبزادے، شریک، مقدام بن حضرت شریح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بداوت کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں پانی کے بہاؤ کی جانب تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے میرے پاس صدقہ کے اُونٹوں میں سے ایک اُونٹ بھیجا کہ جس سے سواری کا کام نہیں لیا جاتا تھا یعنی (نوجوان اُونٹ بھیجا) اور آپ نے فرمایا اے عائشہ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا کیونکہ جہاں نرمی ہوتی ہے وہ چیز بہتر ہو جاتی ہے اور جس شے میں سے نرمی نکل جاتی ہے تو وہ شے معیوب ہو جاتی ہے۔

بداوت: بداوت کا مطلب ہے کہ یکسوئی، عبادت و ریاضت کے لئے جنگلات میں جانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے بہاؤ جو کہ پہاڑوں کے اُوپر سے نیچے کی جانب ہوتے ہیں آپ جنگلوں میں اس جانب تشریف لے جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: نَاقَةً مُحَرَّمَةً غیر تربیت یافتہ اونٹنی شراح حدیث لکھتے ہیں تربیت یافتہ اونٹنی کو ناقة مثوقه کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ اونٹنی زین وغیرہ کسنے کے لیے لائی گئی اور یہ صدقہ کے اونٹوں میں سے تھی۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو صدقہ کی چیز کا استعمال جائز نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال بھی نہ فرماتے تھے تو گھر میں کیوں بھیجی تھی۔ **جواب**: ازواج مطہرات کے لیے صدقہ لینا جائز تھا تو آپؐ نے عائشہؓ کو عطاء کی تھی پھر جب ان کی ملک میں داخل ہو گئی تو پھر آپؐ کے لیے استعمال جائز ہو گیا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کبھی تفریح کے لیے جنگل کی طرف جانا جائز ہے۔

بَاب فِي الْهِجْرَةِ هَلِ انْقَطَعَتْ

۷۰۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

باب: کیا ہجرت کرنا ختم ہو گیا؟

۷۰۷: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' عیسیٰ' حریز' عبدالرحمٰن بن ابی عوف' ابی ہند' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہجرت کبھی ختم نہیں ہوگی جب تک کہ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہو جاتا اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج' مغرب کی جانب سے نہ نکلے۔

ہجرت کیا ہے؟ مراد یہ ہے کہ قیامت تک ہجرت جاری رہے گی؟

۷۰۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

۷۰۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' مجاہد' طاؤس' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا اب ہجرت واجب نہیں ہے (کیونکہ مکہ اس وقت خود دار الاسلام ہو گیا تھا) لیکن جہاد اور نیت کا اجر باقی ہے۔ جب تم لوگوں کو جہاد کیلئے نکلنے کا حکم ہو تو جہاد کیلئے نکل پڑو۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ أَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ حَتَّى جَلَسَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

۷۰۹: مسدد' یحییٰ' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عامر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور ان کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ شخص بھی بیٹھ گیا اور اس نے کہا کہ جو کچھ تم لوگوں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے سنا اس میں سے کچھ مجھے بھی بتائیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (یعنی ہر طریقہ سے) مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے کہ جو ان اشیاء کو چھوڑ دے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي سُكْنَى الشَّامِ

۷۱۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ

باب: ملک شام میں رہائش کی فضیلت

۷۱۰: عبیداللہ بن عمر' معاذ بن ہشام' ابو قتادہ' شہر بن حوشب' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد ایک دوسری ہجرت ہوگی اور اس وقت میں وہ لوگ بہتر ہوں گے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ

هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ۔

السلام کے ہجرت کرنے کی جگہ میں رہائش کو اختیار کریں گے (اس وقت) زمین میں وہ لوگ رہ جائیں گے جو کہ زمین کے رہنے والوں میں بدترین لوگ ہوں گے ان کو انکی زمین پھینک دے گی (یعنی در بدر کی ٹھوکریں کھائیں گے) اللہ تعالیٰ ان کو بُرے لوگ قرار دیں گے اور ان کو آگ میں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کر دے گی۔

ہجرت کی تشریح:

مذکورہ حدیث میں پہلی ہجرت سے مراد مکّہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب کی گئی ہجرت ہے اور دوسری ہجرت قیامت کے قریب ہونے والی ہجرت مراد ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہجرت کرنے کی جگہ سے مراد ملک شام ہے کیونکہ انہوں نے عراق سے شام کی جانب ہجرت فرمائی تھی اور اس حدیث میں آگ سے دو قسم کی آگ مراد لی گئی ہے ایک تو وہ آگ جو قرب قیامت میں نکلے گی اور وہ لوگوں کو بھگا کر ملک شام کی جانب اکٹھا کر کے پہنچا دے گی یا دوزخ کی آگ مراد ہے اور خنزیر بندر سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں لالچ' بے حیائی پورے طور پر موجود ہو یا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا حشر مذکورہ جانوروں کے ساتھ ہوگا واللہ اعلم۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ۔

۱۱۷: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد بن معدان' ابن ابی قتیلہ' حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قریب ہے ایک ایسا وقت آئے گا کہ تم لوگوں کے لشکر علیحدہ علیحدہ ہوں گے ایک لشکر ملک شام میں ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں ہوگا ابن حوالہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے فرمائیں کہ اگر میں اس زمانہ میں موجود رہوں تو میں کون سے لشکر میں شامل رہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ملک شام کو لازم پکڑ لو (یعنی شام میں ہی رہو) کیونکہ ملک شام اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اللہ تعالیٰ اس ملک میں اپنے نیک بندوں کو اکٹھا کرے گا اگر تم لوگ ملک شام کی رہائش کو اختیار نہ کر سکو تو یمن میں رہنا اور اپنے حوض سے پانی پلاتے رہنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے ملک شام اور وہاں کے رہنے والوں کی کفالت کی ہے۔

بَابٌ فِي دَوَامِ
باب: جہاد کے ہمیشہ باقی رہنے کا بیان

۱۱۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي

۱۱۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کا ایک طبقہ ہمیشہ حق پر اپنے دُشمن سے جنگ کرتا رہے گا اور

يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ۔

اپنے مخالفین پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے جنگ کرے گا۔

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی:

مراد یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام یا امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کے وقت یا ان کے ساتھ ہو کر دجال سے اُمت محمد یہ جنگ کرے گی۔

بَاب فِي ثَوَابِ الْجِهَادِ

۷۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ۔

باب: جہاد کے ثواب کے بیان میں

۷۱۳: ابوالولید طیالسی' سلیمان بن کثیر' زہری' عطاء بن یزید' ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مؤمنین میں سے کس شخص کا ایمان مکمل ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا جو کہ اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتا ہے اور اس شخص کا جو کسی پہاڑی کی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اُس شخص سے لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچتی۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ

۷۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب: سیر و سیاحت کی ممانعت کا بیان

۷۱۴: محمد بن عثمان التنوخی' ہیثم بن حمید' علاء بن الحارث' قاسم بن عبد الرحمٰن' حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اُمت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

بَاب فِي فَضْلِ الْقَفْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۷۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔

باب: جہاد سے فراغت کے بعد واپس ہونا اور اس کے ثواب کا بیان

۷۱۵: محمد بن مصفی' علی بن عیاش' لیث بن سعد' حیوۃ بن شفی' حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاد سے واپس آنا اجر و ثواب میں جہاد جیسا ہے۔

بَاب فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنْ الْأُمَمِ

۷۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنْ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنْ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ۔

باب: دیگر اُمتوں کی بہ نسبت روم کے لوگوں سے جہاد کرنا بہت اَجر کا باعث ہے

۷۱۶: عبدالرحمٰن بن سلام' حجاج بن محمد' فرج بن فضالہ' عبدالخبیر بن ثابت بن قیس' حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی جس کا نام اُمّ خلاد تھا۔ عورت نقاب ڈالے ہوئے آئی اور اپنے اس بیٹے کے بارے میں دریافت کر رہی تھی جو جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ ایک صحابی نے کہا تم بیٹے کو تلاش کرتی ہوئی نکلی ہو اور تم نے نقاب ڈال رکھا ہے؟ اس عورت نے کہا کہ میرا لڑکا جاتا رہا تو میں اپنی شرم وحیا بھی گم کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لڑکے کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اہلِ کتاب نے قتل کیا ہے۔

بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ فِي الْغَزْوِ

۷۱۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ بِشْرٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا۔

باب: جہاد کرنے کے لئے سمندری سفر کا بیان

۷۱۷: سعید بن منصور' اسماعیل بن زکریا' مطرف' بشر' ابی عبداللہ' بشیر بن مسلم' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دریا (یا سمندر) کا سفر نہ کرے مگر حج کرنے والا' عمرہ کرنے والا یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

سمندر وغیرہ کا سفر:

مراد یہ ہے کہ سمندر کے نیچے آفت ہے اور سمندر خوف الٰہی کی جگہ ہے مذکورہ ممانعت شرعی ہے' ورنہ مذکورہ بالا مقاصد کے علاوہ دیگر مقاصد جیسے کاروبار کے لئے یا عزیز و اقارب وغیرہ سے ملاقات کے لئے بھی سمندر اور دریا کا سفر درست ہے بہرحال تنزیہی طور پر مذکورہ حکم فرمایا گیا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: حاصل حدیث یہ ہے کہ پانی میں سفر کرنا ایک خطرناک مہم ہے اور عقلمند آدمی کو چاہیے کہ وہ اس خطرناک مہم کے ذریعہ اپنے آپ کو ہلاکت و موت میں نہ ڈالے کیونکہ کسی شرعی ضرورت کی بناء پر بارگاہ الٰہی کے حصول کے ذریعہ کسی خطرناک

وہلاکت خیز مہم میں اپنے آپ کو ڈالنا ایک مستحسن فعل ہے لیکن بلا شرعی ضرورت ایسا کوئی فعل عقل ودانش کے منافی ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ سمندر و دریا کوئی شرعی عذر نہیں۔ حضرت فقیہ ابولیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ جب دریائی سفر میں سلامتی کا پہلو غالب ہو تو حج پر جانا فرض ہوتا ہے۔ اور اگر سلامتی کا پہلو غالب نہ ہو تو پھر حج کا ارادہ کرنے والے کو اختیار ہے کہ اگر ہمت ساتھ نہ دے تو نہ جائے۔ اور اگر وہ سلامتی کا پہلو غالب نہ ہونے کے باوجود جانا چاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ چلا جائے۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ۔

۷۱۸: سلیمان بن داؤد حماد بن زید یحییٰ بن سعید محمد بن یحییٰ بن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ) اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان نے حدیث بیان کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس دن کے وقت سو گئے۔ پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ اُمّ حرام نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ آپ نے فرمایا میں نے (اُمت محمد یہ کے) چند لوگوں کو دیکھا جو کہ اس دریا میں اس طریقہ پر سوار ہو رہے ہیں جس طریقہ پر کہ (شان وشوکت سے) بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ اُمّ حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان ہی لوگوں میں سے ہو۔ پھر آپ سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے؟ اُمّ حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے وہی فرمایا۔ اُمّ حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ اِن لوگوں میں سے بنا دے۔ آپ نے فرمایا تم تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی ہو۔ حضرت انسؓ نے فرمایا حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہا نے نکاح کیا پھر حضرت عبادہ سمندری سفر پر جہاد کے لئے روانہ ہوئے تو اُمّ حرام کو بھی ساتھ لے گئے۔ جب وہ واپس ہوئے تو اُمّ حرام کی سواری کے لئے خچر آیا۔ اس خچر نے اُمّ حرام کو نیچے گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی اور ان کی وفات ہو گئی۔

سچی پیشین گوئی:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے متعلق مذکورہ حدیث میں جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ سچی ثابت ہوئی اور اسی طرح سے ان کی وفات ہوئی جس طرح کہ اشارۃً آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

۷۱۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ

۷۱۹: قعنبی مالک اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب قبا تشریف لے جاتے تو حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے جاتے۔ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی منکوحہ تھیں۔ ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور وہ بیٹھ کر سر کی جوئیں تلاش کرنے لگیں۔ اس کے بعد یہی روایت بیان کی۔

۷۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي قَالَ لَا وَسَاقَ هَذَا الْخَبَرَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرُّمَيْصَاءُ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

۷۲۰: یحییٰ بن معین' ہشام بن یوسف' معمر' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' اُمّ سلیم کی ہمشیرہ رمیصاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے وہ اپنا سر دھو رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے دریافت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے سر پر ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر کچھ کمی زیادتی کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔ (اُمّ حرام رضی اللہ عنہا آپ کی دودھ شریک خالہ تھیں یا آپ ﷺ کے والد کی خالہ تھی)۔

۷۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْجُوبَرِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ۔

۷۲۱: محمد بن بکار' مروان (دوسری سند) عبدالوہاب بن عبدالرحیم دمشقی' مروان' ہلال بن میمون الرملی' یعلی بن شداد' حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دریا میں سوار ہو کر (حج وغیرہ کے لئے) سفر کرے پھر اس شخص کے سر میں چکر آنے لگیں اور اس کو قے آنے لگے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا اور جو شخص پانی میں غرق ہو جائے تو اس کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

۷۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۷۲۲: عبدالسلام بن عتیق' ابومسہر' اسماعیل بن عبداللہ بن سماعہ' اوزاعی' سلیمان بن حبیب' حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے۔ ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے نکلا پس اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے کہ یا تو وہ اس کو وفات کے بعد جنت میں داخل فرمائے گا یا اس کو زندہ سلامت

فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ثواب اور مالِ غنیمت دلوا کر اس کے گھر لوٹا دے گا دوسرا وہ شخص جو کہ مسجد کی طرف چلے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا ضامن ہے کہ یا تو اسے جنت میں پہنچائے گا ورنہ ثواب دے کر اس کے گھر لوٹا دے گا۔ تیسرا وہ شخص جو کہ اپنے مکان میں السلام علیکم کر کے داخل ہو تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۵ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۱۶

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا

۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ فِي النَّارِ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ أَبَدًا۔

باب: کافر کو قتل کرنے کے ثواب کا بیان

۷۲۳: محمد بن صباح' اسماعیل بن جعفر' العلاء' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر شخص اور اس کا مسلمان قاتل جہنم کی آگ میں جمع نہیں ہوں گے (یعنی جس مسلمان نے حالت جہاد میں کافر و مشرک کو قتل کیا وہ مسلمان جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا)۔

بَاب فِي حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

۷۲۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيلَ لَهُ هَذَا قَدْ خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ۔

باب: مجاہدین کی خواتین کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کیا جائے

۷۲۴: سعید بن منصور' سفیان' قعنب' علقمہ بن مرثد' ابن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں بیٹھنے والے لوگوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جہاد سے پیچھے رہ جانے والا آدمی مجاہدین کے گھر بار کی خدمت گزاری کرتے ہوئے (اگر خیانت کا مرتکب ہو) تو قیامت کے دن ایسا شخص (میدان حشر میں) کھڑا کیا جائے گا اور جہاد کرنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ اس شخص نے تمہاری بیوی کے معاملہ میں خیانت کی اب تم اس کی نیکیاں جس قدر چاہو لے لو۔ اس کے بعد آپ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا پھر تم لوگ کیا سمجھتے ہو؟

خُلاصۃ الباب: ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے کہ مطلب یہ ہے کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ ایسی حالت میں مجاہد قیامت کے دن اس شخص کی نیکیوں کو لے لینے میں کم راغب ہوگا نہیں بلکہ وہ اس کے پاس کچھ بھی چھوڑے گا اور اس کی تمام نیکیاں لے لیگا۔

بَاب فِي السَّرِيَّةِ

باب: جماعت مجاہدین کی مالِ غنیمت کے بغیر جہاد سے

تَخْفِقُ

۷۲۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

واپسی کا بیان

۷۲۵: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ' عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن لہیعہ' ابوہانی الخولانی' ابوعبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازیوں کی جو جماعت راہِ الٰہی میں کفار سے جنگ کرے اور کفار کا مال و دولت لوٹے تو ان لوگوں نے اپنی اُخروی مزدوریوں کی دو تہائیاں حاصل کر لیں اور ایک تہائی مزدوری باقی چھوڑ دی اگر ان کو غنیمت کا مال نہ ملے تو ان لوگوں کا پورا بدلہ آخرت کے لئے رہے گا۔

بَابٌ فِي تَضْعِيفِ الذِّكْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۷۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

باب: حالتِ جہاد میں اعمال کے بہت زیادہ اَجر ہو جانے کا بیان

۷۲۶: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' سعید بن ایوب' زبان بن فائد' سہل بن معاذ' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نماز روزہ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر راہِ الٰہی میں خرچ کرنے پر سات سو درجہ تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ مَاتَ غَازِيًا

۷۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ

باب: میدانِ جہاد کے لئے نکلنے والے شخص کا اگر انتقال ہو جائے؟

۷۲۷: عبدالوہاب بن نجدہ' بقیہ بن الولید' ابن ثوبان' ثوبان' مکحول' عبد الرحمٰن بن غنم الاشعری' حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص (جہاد کے لئے) راہِ الٰہی میں نکلا پس اس کی وفات ہوگئی یا وہ قتل کر دیا گیا تو وہ شخص شہید ہے یا اس شخص کے گھوڑے یا اُونٹ نے اس کو کچل دیا یا اس کو کسی زہریلے جانور (سانپ' بچھو وغیرہ) نے اس کو کاٹ لیا یا وہ

أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَوْ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ۔

اپنے بستر پر اپنی موت مر گیا یا کسی اور طریقہ سے جو اللہ نے چاہا مر گیا تو بلاشبہ وہ شخص شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔

بَاب فِي فَضْلِ الرِّبَاطِ

باب: دُشمن کے مقابلہ کے لئے مورچہ بندی کی فضیلت کا بیان

۷۲۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ۔

۷۲۸: سعید بن منصور' عبداللہ بن وہب' ابو ہانی' عمرو بن مالک' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک مرنے والے شخص کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے لیکن مورچہ بندی کرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ (عذاب و) فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

سرحدی محافظ کی فضیلت:

موت سے تمام اعمال کا اَجر ختم کر دیا جاتا ہے سوائے چند اعمال کے اور ان میں سے وہ محافظ بھی ہے کہ جو سرحد وغیرہ کی حفاظت میں مستعد رہتا ہے کہ اس کے مرنے سے بھی اس کے مذکورہ عمل کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اور ہمیشہ ایسے محافظ کو اَجر و ثواب ملتا رہے گا قرآن کریم میں بھی سرحد کی حفاظت اور دُشمن کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا [النساء: ۲۰۰]

بَاب فِي فَضْلِ الْحَرْسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى

باب: راہِ الٰہی میں پہرہ دینے کے ثواب کا بیان

۷۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ أَبُو كَبْشَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ

۷۲۹: ابوتوبہ' معاویہ بن سلام' زید بن سلام' ابا سلام السلولی' حضرت سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ حنین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور بہت طویل سفر کیا۔ جب تیسرا پہر ہو گیا تو نماز (ظہر) کا وقت ہو گیا اور میں آپ کے ساتھ شریک نماز ہوا اتنے میں ایک سوار شخص حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس سے رخصت ہوا میں چلتے چلتے ایک پہاڑ پر چڑھا میں نے قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو دیکھا کہ تمام لوگ ایک مقام پر اپنی عورتوں' اُونٹوں' بکریوں کو لئے ہوئے جمع ہیں۔ آپ یہ بات سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ کل ان شاء اللہ وہ تمام لوگ مسلمانوں کی مالِ غنیمت ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا رات میں ہم لوگوں کا کون شخص پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابی

فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَائَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔

مرثد نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پہرہ دوں گا۔ آپ نے فرمایا تم سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا تم اس گھاٹی میں جاؤ یہاں تک کہ اس کی بلندی پر پہنچ جاؤ لیکن تم ایسا کام نہ کرنا کہ تمہاری وجہ سے ہم لوگ رات میں دھوکا کھا جائیں (اور دشمن آ جائے) جب صبح ہو گئی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے دو رکعت ادا فرمائیں پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے سوار کو بھی دیکھا؟ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگوں نے ان کو نہیں دیکھا۔ اس کے بعد تکبیر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز انکھیوں سے گھاٹی کی جانب دیکھ رہے تھے۔ آپ جب نماز سے فارغ ہو گئے اور آپ نے سلام پھیر دیا تو فرمایا تم لوگ خوش ہو جاؤ کہ تم لوگوں کا سوار آ گیا ہم لوگ گھاٹی کے درختوں کو دیکھنے لگے کہ اتنے میں (حضرت انس بن ابی مرثد) وہی سوار شخص نظر آیا اور آپ کے روبرو کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے سلام کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چلا گیا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی بلندی پر پہنچ گیا جس جگہ کا آپ نے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہو گئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا مگر مجھے کوئی (دشمن) نظر نہیں آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم رات کو گھوڑے سے اترے تھے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں صرف نماز یا قضائے حاجت کے لئے اترا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے لئے جنت کو واجب کر لیا۔ اب اگر تم کوئی عمل نہ کرو تو تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

فضیلت جہاد:

مراد یہ ہے کہ تمہارا مذکورہ عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گیا اور تم جنت کے مستحق ہو گئے خواہ کوئی عمل کرو یا نہ کرو یہ آپ نے بطور خوشخبری کے فرمایا یہ مطلب نہیں کہ تم فرائض ہی ترک کر دو اس حدیث سے جہاد کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ جو صحیح معنوں میں مسلمان ہوگا وہ اسلام کو سربلند اور غالب رکھے گا اور کفار و مشرکین سے جہاد کرے گا اور اگر کسی عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے گا تو کم از کم جہاد کا جذبہ اور شوق تو رکھے گا اور جس آدمی میں جذبہ جہاد اور اس کی قدر و منزلت نہ ہو تو معلوم ہوا کہ منافقین کی طرح اس کے ایمان کا دعویٰ بھی زبانی ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ

باب: جہاد چھوڑ دینے کی مذمت کا بیان

۷۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا وُهَيْبٌ قَالَ عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔

۷۳۰: عبدہ بن سلیمان المروزی' ابن المبارک' وہیب' عبدۃ بن الورد' عمر بن محمد بن المنکدر' سمی' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو گیا کہ اس نے نہ تو کبھی جہاد کیا اور نہ ہی اس نے کبھی اللہ کے راستہ میں اپنے دِل میں جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ ایک طرح کے نفاق پر مرا۔

جہاد کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ صحیح معنی میں جو مسلمان ہوگا وہ اسلام کو غالب دیکھنا چاہے گا اور کفار سے جہاد کرے گا اگر کسی عذر کی وجہ سے جہاد نہیں کر سکے گا تو کم از کم جذبہ جہاد تو رکھے گا اور جس میں جہاد کا جذبہ اور اس کی قدر و منزلت بھی نہ ہو تو معلوم ہوا کہ منافقین کی طرح اس کا ایمان کا دعویٰ بھی زبانی ہے۔

۷۳۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۷۳۱: عمرو بن عثمان (بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کو یزید بن عبدربہ جرجسی کے سامنے پڑھا اور انہوں نے ولید بن مسلم یحییٰ بن الحارث' القاسم ابوعبدالرحمٰن' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نہ تو جہاد میں شرکت کی اور نہ کسی غازی کا سامان درست کیا اور نہ کسی مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے اہل و عیال کی خبر گیری کی تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت سے قبل شدید مصیبت میں پہنچا دے گا دُنیا میں بھی) یزید بن عبدربہ نے اپنی روایت میں قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ کا اضافہ کیا ہے۔

۷۳۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

۷۳۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے جان' مال' زبان کے ساتھ تم لوگ مشرکین سے جہاد کرو۔

بَاب فِي نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ

باب: تمام لوگوں کی جہاد میں شرکت کی منسوخی کے حکم کا بیان

۷۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ

۷۳۳: احمد بن محمد المروزی' علی بن حسین' حسین' یزید نحوی' عکرمہ' ابن

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ يَعْمَلُونَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي تَلِيهَا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً۔

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر تم (تمام) لوگ جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو تم کو اذیت ناک عذاب دے گا اور اہل مدینہ کو نہیں چاہئے کہ رسول کریمؐ کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں یعنی آپ کے ساتھ تمام لوگ جہاد کے لئے جائیں۔ یہ حکم اس آیت کریمہ سے منسوخ ہوگیا کہ ایک وقت میں تمام مسلمان (جہاد کیلئے) نہ نکلیں۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ حَدَّثَنِي نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا قَالَ فَأُمْسِكَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ وَكَانَ عَذَابَهُمْ۔

۷۳۴: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن الحباب' عبدالمومن بن خالد الحنفی' حضرت نجدہ بن نفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کریمہ کے متعلق دریافت کیا اگر تم لوگ جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اذیت ناک عذاب دے گا (وہ) کیا عذاب ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عذاب یہی تھا کہ ان لوگوں پر بارش ہونا رُک گئی (اور جس کے نتیجہ میں گرانی اور قحط سالی ہوگئی اور فاقہ کشی کی وجہ سے لوگ مرنے لگے) اور یہی ان کے لئے عذاب تھا۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُعُودِ مِنَ الْعُذْرِ

باب: عذر کی بنا پر جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت کا بیان

۷۳۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ فَكَتَبْتُ فِي كَتِفٍ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَمَّا سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ

۷۳۵: سعید بن منصور' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' ان کے والد' خارجہ بن زید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گئی اور مجھ کو کبھی اس قدر بوجھ نہیں محسوس ہوا جس قدر کہ (مجھ پر) آپ کی ران کا بوجھ معلوم ہوا۔ پھر آپ کی یہ کیفیت ختم ہوگئی (یعنی وحی کے نازل ہونے کا سلسلہ ملتوی ہوگیا) تو آپ نے فرمایا کہ لکھو تو میں نے بکری کے شانے پر تحریر کیا ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں درجہ کے اعتبار سے مجاہدین اور گھروں میں بیٹھ جانے والے لوگ برابر نہیں ہوسکتے۔ حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے جب انہوں نے جہاد کرنے والے حضرات کی فضیلت سنی تو عرض کیا یارسول اللہ جو مؤمنین جہاد کی قوت نہیں رکھتے (یعنی معذور لوگ) ان کا کیا ہوگا؟ یہ کہنا تھا کہ حضور اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ يَا زَيْدُ فَقَرَأْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ فَأَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَحْدَهَا فَأَلْحَقْتُهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِي كَتِفٍ۔

ہوگئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گری میں نے پھر اسی قدر وزن محسوس کیا جس قدر کہ اس سے قبل محسوس کیا تھا۔ اس کے بعد آپ پر وحی کا نازل ہونا موقوف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے زید! پھر پڑھو میں نے آیت کریمہ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تلاوت کی حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ﴿غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ (مگر وہ لوگ جن کو کوئی عذر ہے) پھر آخر آیت کریمہ تک وہی آیت کریمہ (باقی) رہی تو ﴿غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ (یہ جملہ) علیحدہ نازل ہوا لیکن اس کو میں نے اس کی جگہ لگا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم گویا کہ میں اب اس ہڈی کے شگاف دیکھ رہا ہوں کہ جس جگہ میں نے اس کو لگایا تھا۔

وحی نازل ہوتے وقت آپ کی کیفیت:

وحی نازل ہونے کے وقت حضرت رسول کریم ﷺ کے جسم مبارک کے اعضاء شریفہ بہت بھاری ہو جاتے تھے سخت سردی میں بھی پیشانی مبارک پر پسینہ آنے لگتا بخاری شریف جلد اول باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وحی کے نازل ہونے کی مکمل کیفیت مذکور ہے۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی کی تالیف وحی الٰہی میں اس موضوع پر مکمل تحقیق ہے۔

خُلاصَةُ الباب: اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ نابینا یا اپاہج یا کسی اور مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یا راہِ خدا میں خرچ کرنے کے قابل مال نہ رکھنے کی وجہ سے جہاد نہ کرسکیں لیکن ان کی نیت یہ ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو قدرت عطا فرمائے گا تو ضرور جہاد کریں گے۔ تو ایسے لوگ بھی مجاہدوں کے ہم مرتبہ ہو جاتے ہیں۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

۷۳۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' موسیٰ بن انس' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ جہاد کے موقعہ پر) فرمایا تم لوگ مدینہ منورہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے جو کہ چلنے میں خرچ کرنے اور وادی کو طے کرنے میں تم لوگوں کے ساتھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھلا وہ لوگ کس طرح سے ان کاموں میں ہم لوگوں کے ساتھ ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ لوگ مدینہ منورہ میں ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ بوجہ عذر کے (جہاد) سے رُک گئے (تو گویا ایسے معذور افراد جہاد میں شریک مانے جائیں گے)۔

بَابُ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْغَزْوِ

باب: خدمت مجاہدین کے جہاد ہونے کا بیان

۷۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۷۳۷: عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج' ابو معمر' عبدالوارث' الحسین' ابوسلمہ بسر بن سعید' حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کا سامان ٹھیک کرے (خدمت کرے) تو بلاشبہ وہ بھی جہاد میں شریک ہوا اور جو شخص غزوہ کرنے والے شخص کی اس کی عدم موجودگی میں اس کے اہل وعیال کی اچھی طرح سے خبر گیری کرے تو وہ بھی بلاشبہ غزوہ کرنے والا ہوا (یعنی اس کو بھی غازی کے برابر اجر ملے گا)

۷۳۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ۔

۷۳۸: سعید بن منصور' ابن وہب' عمرو بن الحارث' یزید بن ابی حبیب' یزید بن ابی سعید مولی المہری' ابی سعید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے قبیلہ بنی لحیان کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اور فرمایا کہ ہر دو شخص میں سے ایک شخص (جہاد کے لئے) نکلے۔ پھر آپ نے جہاد سے رہ جانے والے لوگوں سے فرمایا کہ اگر وہ جہاد کے لئے جانے والے کے گھر اور (اہل وعیال) کی اچھی طرح سے خبر گیری کرے گا تو اس شخص کو جہاد کے لئے نکلنے والے کا آدھا اجر ملے گا۔

حکم جہاد:

قبیلہ بنی لحیان کی جانب آپ نے جو لشکر روانہ فرمایا اور ہر دو شخص میں سے قبیلہ کے ایک شخص کو جہاد میں جانے کا جو حکم فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ آدھے لوگ جہاد میں شریک ہوں اور بقیہ آدھے لوگ مجاہدین کے گھر بار وغیرہ کی دیکھ بھال اور خدمت کریں۔

بَاب فِي الْجُرْأَةِ وَالْجُبْنِ

باب: بہادری اور بزدلی کا بیان

۷۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ۔

۷۳۹: عبد اللہ بن الجراح' عبد اللہ بن یزید' موسیٰ بن علی بن رباح' ان کے والد' عبد العزیز بن مروان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ انسان میں سب سے زیادہ دو عادتیں بُری ہیں' ایک عادت تو کنجوسی ہے' دوسری عادت بزدلی ہے۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنے نفوس کو ہلاکت میں نہ ڈالو'' کا کیا مفہوم ہے؟

۷۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَابْنِ

۷۴۰: احمد بن عمرو بن السرح' ابن وہب' حیوۃ بن شریح' ابن لہیعہ' یزید بن ابی حبیب' حضرت اسلم ابی عمران سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ

لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ۔

منورہ سے جہاد کے لئے نکلے اور ہمارا ارادہ قسطنطنیہ کا تھا اور مسلمانوں کی جماعت کے امیر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے اور روم کے کفار شہر کی دیوار سے اپنی پشت لگائے ہوئے تھے (یعنی ہم لوگوں کی آمد کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے اور ہم پر حملہ کے منتظر تھے) کہ اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے دُشمن پر ہتھیار اُٹھانا چاہا لوگوں نے کہا کہ چھوڑو چھوڑو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تم اپنی جان کو ہلاکت (و بربادی) میں ڈالتے ہو۔ اس وقت حضرت ابوایوب نے کہا کہ یہ آیت کریمہ تو ہم لوگوں کی قوم انصار کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی مدد فرمائی اور دینِ اسلام کو غلبہ عطا فرمایا تو ہم لوگوں نے اپنے دِل میں کہا کہ (اب جہاد کی کیا ضرورت ہے؟) اپنے اموال میں رہیں اور ان کو درست کریں جہاد چھوڑ دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ نازل فرمائی یعنی اے لوگو خرچ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ جانوں کا ہلاکت میں ڈالنا یہ ہے کہ اپنے مالوں میں مشغول رہیں اور اسی کے فکر میں لگے رہیں اور جہاد ترک کر دیں۔ ابوعمران نے بیان کیا کہ پھر ابوایوب راہِ الٰہی میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ میں مدفون ہوئے۔

بَابٌ فِي الرَّمْيِ

باب: تیراندازی کی فضیلت

۷۴۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ

۷۴۱: سعید بن منصور' عبداللہ بن مبارک' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر' ابوسلام' خالد بن زید' عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ درحقیقت اللہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ ایک تو اس کے بنانے والے کو جو کہ اپنے پیشے میں اللہ سے اَجر کی توقع رکھے دوسرے (میدانِ جہاد میں) تیر پھینکنے والے کو اور تیسرے تیرانداز کے ہاتھ میں تیر دینے والے کو پس تم لوگ تیراندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کرو (یعنی تیر پھینکنا سیکھو اور گھوڑ سواری سیکھو) لیکن مجھ کو سواری کی بہ نسبت تیراندازی زیادہ پسند ہے۔ دین میں کوئی کھیل نہیں مگر (تین قسم کے کھیل) ایک تو انسان کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور اپنی کمان سے تیر

وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا۔

اندازی کرنا (یعنی تیر اندازی میں لگے رہنا) اور جو شخص تیر پھینکنا اس سے بیزار ہو کر چھوڑ دے تو بے شک وہ تیر اندازی ایک (قسم کی) نعمت تھی جس کو اس نے چھوڑ دیا یا فرمایا اس نے کفرانِ نعمت کیا یعنی ناشکری کی۔

تیر اندازی کی فضیلت:

مذکورہ حدیث سے تیر اندازی کی غیر معمولی فضیلت معلوم ہوئی موجودہ دَور بندوق، توپ بلکہ اس سے ایک قدم آگے میزائل ٹیکنالوجی و ایٹمی ٹیکنالوجی کا دَور ہے اب تیر اندازی کا رواج نہیں رہا تو اب ہر مسلمان کو جدید قسم کے آلاتِ جنگ کی مشق کرنا اور ان کو چلانا سیکھنا ضروری ہے اور دُشمن سے ہمیشہ ہوشیار رہنے کا حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ [الأنفال: ٦٠]

۷۴۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

۷۴۲: سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، ابوعلی ثمامہ بن شفی الہمدانی، حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کفار سے جنگ کرنے کے لئے جس قدر تم لوگوں میں طاقت ہو تیاری کرو آگاہ ہو جاؤ تیر اندازی طاقت ہے خبردار تیر اندازی طاقت ہے تیر اندازی طاقت ہے۔

بَاب فِي مَنْ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الدُّنْيَا

باب: جو شخص جہاد کے ذریعہ دُنیا کا طلبگار ہو

۷۴۳: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ۔

۷۴۳: حیوة بن شریح، بقیہ، بحیر، خالد بن معدان، ابی بحریہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ جہاد جو کہ رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے اور امام کی اتباع کی جاتی ہے اور اس میں (راہِ الٰہی میں) بہتر سے بہتر مال خرچ کیا جاتا ہے اور ساتھی کے ساتھ بھائی چارگی اور محبت کی جاتی ہے اور شر و فساد سے پرہیز کیا جاتا ہے تو ایسے قسم کے جہاد میں سونا جاگنا تمام عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی کے اظہار اور اپنا رُتبہ دکھانے اور سنانے کے لئے ہو اور اپنے امیر کی ناراضگی اور زمین میں فساد و شر پھیلانا مقصود ہو تو ایسا آدمی کچھ بھی لے کر نہیں آئے گا۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ

۷۴۴: ابوتوبہ الربیع بن نافع، ابن المبارک، ابن ابی ذئب، قاسم، بکیر بن عبد اللہ بن الاشج، ابن مکرز شامی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ مِكْرَزٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَجْرَ لَهُ فَأَعْظَمَ ذَلِكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفَهِّمْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَا أَجْرَ لَهُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ لَا أَجْرَ لَهُ۔

روایت ہے ایک شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایک شخص جہاد میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ شخص دُنیاوی مال و متاع چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا اس شخص کو کوئی ثواب نہیں ملے گا تو لوگوں نے یہ بات بہت بڑی سمجھی اور اس شخص نے کہا تو تم حضور ﷺ سے پھر دریافت کرو شاید تم حضور ﷺ سے ایک بات کو اچھی طرح نہیں سمجھا سکے پھر اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایک شخص راہِ الٰہی میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دُنیا کے مال و اسباب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملے گا پھر تیسری بار لوگوں نے اس شخص سے پھر کہا کہ تم اس کو حضور اکرم ﷺ سے دریافت کرو۔ اس شخص نے پھر آپ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ حَتَّى تَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۷۴۵: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو بن مرہ' ابی وائل' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا ایک شخص اپنے تذکرہ کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص اپنی تعریف اور نام و نمود کے لئے جنگ کرتا ہے اور ایک شخص مالِ غنیمت ہاتھ لگنے کے لئے لڑتا اور ایک شخص اس لئے لڑتا ہے تا کہ وہ اپنی بہادری دکھائے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس وجہ سے لڑتا ہے کہ دین الٰہی بلند ہو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے (وہ شخص جہاد کے ثواب کا مستحق ہے)

۷۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَائِلٍ حَدِيثًا أَعْجَبَنِي فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۷۴۶: علی بن مسلم' ابوداؤد' شعبہ' حضرت عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے عجیب حدیث سنی پھر اس کے بعد اسی طریقہ پر کہا۔

۷۴۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ

۷۴۷: مسلم بن حاتم الانصاری' عبدالرحمٰن بن مہدی' محمد بن ابی الوضاح' علاء بن عبداللہ بن رافع' حنان بن خارجہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جہاد کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو اگر تم جنگ کرو اس حال میں کہ تم صبر کرنے والے اور ثواب سمجھنے والے ہو تو ثواب اور صبر کی فضیلت پر اُٹھائے جاؤ

قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ۔

گے اور اگر تم دکھلاوے اور دُنیا طلبی کے لئے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ تجھے ریا کاری اور طلب دُنیا کی صفت پر اُٹھائے گا۔ عبد اللہ بن عمر تم جس حالت پر لڑو گے یا قتل کئے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اسی حالت پر اُٹھائیں گے۔

بَاب فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ

باب: فضیلت شہادت

۷۴۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۷۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' عبد اللہ بن ادریس' محمد بن اسحٰق' اسماعیل بن اُمیہ' ابی الزبیر' سعید بن جبیر' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غزوۂ احد کے روز جو تمہارے بھائی شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز رنگ کی چڑیوں کے پیٹ میں داخل کر دیا وہ جنت کی نہروں پر اُترتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں اور سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جو عرش کے سایہ میں ہیں۔ جب ان کی ارواح نے اپنے کھانے پینے اور آرام وسکون کی خوشی حاصل کی تو انہوں نے کہا کہ کون شخص ہے جو کہ ہم لوگوں کی جانب سے ہمارے بھائیوں کو یہ اطلاع پہنچا دے کہ ہم لوگ جنت میں زندہ ہیں اور کھانا کھاتے ہیں تاکہ وہ لوگ بھی جنت کے حاصل کرنے میں بے توجہی نہ کریں اور جہاد کے وقت سُستی نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو میں تمہاری خبر پہنچا دوں گا پس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ جو لوگ راہِ الٰہی وندی میں قتل کئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں پروردگار کے پاس ان کو کھانے کھلائے جاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے جہاد کیا وہ تو ثواب کا مستحق ہے لیکن جو آدمی دنیا طلبی یا فخر اور اپنی بہادری دکھلانے کے لیے جہاد میں شمولیت کرتا ہے وہ ثواب سے محروم کر دیا جاتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اس باب میں شہادت کی بہت بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جنت کی نہروں پر آتی ہیں وہاں کے میوے کھاتی ہیں اور جنت کی ہر قسم کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتی ہیں یہ خاص نعمت شہادت کی وجہ سے ان کو نصیب ہوئی ہے

۷۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَتْنَا حَسْنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيمِيَّةُ

۷۴۹: مسدد' یزید بن زریع' عوف' حضرت حسناء بنت معاویہ نے اپنے چچا سلیم بن سلیم سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ۔

عرض کیا کہ جنت میں کون شخص ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نبی ہوں گے اور بہشت میں شہید (داخل) ہوں گے اور نومولود بچے اور زندہ درگور کی گئی (بچیاں) ہوں گی۔

شہید کا مقام اور مشرکین کے بچوں کا حکم:

مذکورہ حدیث سے مطلقاً شہید مراد ہے چاہے وہ میدانِ جہاد میں شہید ہوئے یا شہید کے حکم میں ہو اور جو بچہ زندہ دفن کر دیا گیا جیسے مشرکین لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے وہ بھی شہید شمار ہوگا اور کفار کے نابالغ بچوں کے بارے میں متعدد اقوال ہیں جن کی تفصیل فتح الملہم، بذل المجہود وغیرہ میں موجود ہے لیکن اس سلسلہ میں صحیح مسلک خاموش رہنا ہے یعنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کا کیا حشر ہوگا۔ واللہ اعلم بما کانوا عاملین

بَاب فِي الشَّهِيدِ يُشَفَّعُ

باب: شہید کی شفاعت

۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ فَقَالَتْ أَبْشِرُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشَفَّعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ۔

۷۵۰: احمد بن صالح، یحییٰ بن حسان، الولید بن رباح الذماری، حضرت نمران بن عتبہ الذماری سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت اُم درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم یتیم تھے۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ خوش ہو جاؤ میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کی شفاعت اس کے خاندان کے ستر لوگوں کے لئے قبول کی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صحیح (لفظ) رباح بن ولید ہے۔

شہید کون؟

مذکورہ حدیث میں مذکورہ شہید کے بارے میں بعض حضرات نے فرمایا اس سے وہ شہید مراد ہے جو کہ میدانِ جہاد میں شہید ہو بعض علماء نے مطلق شہید مراد لیا ہے یعنی جو شخص کسی دیوار کے نیچے دب کر مر جائے یا طاعون وغیرہ سے اس کی موت ہو وہ بھی اس خوشخبری میں داخل ہے۔ واللہ اعلم

بَاب فِي النُّورِ يُرَى عِنْدَ قَبْرِ الشَّهِيدِ

باب: شہید کی قبر پر نور برستا نظر آتا ہے

۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ۔

۷۵۱: محمد بن عمرو الرازی، سلمہ بن فضل، محمد بن اسحٰق، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب (حبش کے بادشاہ) نجاشی کی وفات ہوگئی تو ہم لوگوں سے لوگ بیان کرتے تھے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور کی بارش ہوتی ہے۔

٧٥٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ فَقُلْنَا دَعَوْنَا لَهُ وَقُلْنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ شَكَّ شُعْبَةُ فِي صَوْمِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

٧٥٢: محمد بن کثیر' شعبہ' عمرو بن مرہ' عمرو بن میمون' عبد اللہ بن ربیعہ' حضرت عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا تھا ان میں سے ایک تو (راہِ الٰہی میں) مار دیا گیا اور دوسرا تقریباً ایک ہفتہ یا ایسے ہی کچھ وقت کے بعد انتقال کر گیا۔ ہم لوگوں نے اس شخص پر نماز پڑھی۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم نے (اس کے حق میں) کیا کہا؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے اس کے لئے دُعا کی کہ اے اللہ اس شخص کی مغفرت فرما دیجئے اور ان کو اپنے ساتھی سے (یعنی جو کہ جہاد میں پہلے شہید کیا جا چکا تھا) ان سے ملا دیجئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا (تم نے یہ کیا بات کہہ دی) کہ اس شخص کی نمازیں کہاں گئیں جو کہ اس نے اپنے ساتھی کے شہید ہونے کے بعد پڑھیں؟ اور اس شخص کے روزے کہاں چلے گئے جو کہ اس نے اپنے ساتھی کے بعد رکھے اور اس شخص کے اعمال کس طرف گئے جو کہ اس نے اس کے بعد کئے بلاشبہ ان دونوں میں اس قدر فرق ہے کہ جس قدر زمین و آسمان میں فرق ہے (یعنی ایک کا زیادہ درجہ اور دوسرے کا کم درجہ ہے)

بَابٌ فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ

باب: اُجرت پر جہاد کرنا

٧٥٣: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ ابْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ تُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ۔

٧٥٣: ابراہیم بن موسیٰ الرازی (دوسری سند) عمرو بن عثمان' محمد بن حرب' ابی سلمہ' سلیمان بن سلیم' یحییٰ بن جابر الطائی' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں کے ہاتھوں بڑے بڑے شہر فتح کئے جائیں گے اور لشکر اکٹھے کئے جائیں گے اور ان لشکروں میں تم پر فوجیں مقرر کی جائیں گی یعنی ہر ایک کو اپنے قبیلہ میں سے لشکر کا ایک حصہ دینا پڑے گا تو ایک شخص جہاد کے لئے بغیر اُجرت لشکر کے ساتھ جانے کو ناگوار سمجھے گا پس وہ شخص اپنے قبیلہ میں سے بھاگ پڑے گا یعنی جہاد سے فرار کرے گا پھر وہ قبیلوں کو تلاش کرے گا اور وہ خود اپنے کو ان لوگوں کے پاس یہ کہتا ہوا پیش کرے گا کہ کون شخص ہے جو کہ مجھے لشکر کی خدمت کے لئے اُجرت پر رکھے؟ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ شخص خون کے آخری قطرہ تک مزدور ہے۔

اُجرت پر شریک جہاد ہونا:

مذکورہ حدیث میں اُجرت پر جہاد میں شرکت کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے یعنی امیر المؤمنین اس شخص کے پاس جہاد کا لشکر روانہ کریں گے تو وہ شخص جہاد سے راہِ فرار اختیار کرے گا اور معاوضہ پر جہاد میں شریک ہونا چاہے گا جبکہ شرعاً اس کا یہ فعل مذموم ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي أَخْذِ الْجَعَائِلِ

۷۵۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي۔

باب: جہاد پر اُجرت لینے کی اجازت کا بیان

۷۵۴: ابراہیم بن حسن' حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد الملک بن شعیب' ابن وہب' لیث بن سعد' حیوۃ بن شریح' ابن شفی' شفی' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غازی اور مجاہد کے لئے اس کا ذاتی اَجر ہے اور جہاد کے لئے مال دینے والے شخص کے لئے اس مال کے دینے اور مجاہد دونوں کا اَجر ہے۔

دوگنے اَجر کا مستحق:

مراد یہ ہے کہ مجاہد کو مال دینے والے کے لئے دوگنا ثواب ہے ایک تو اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرنے کا اور دوسرے غازی کا جہاد میں اس مال کی وجہ سے شریک ہونے کے بعد اس طرح دوہرا ثواب ملے گا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَغْزُو بِأَجْرِ الْخِدْمَةِ

۷۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ أَنَّ يَعْلَى ابْنَ مُنْيَةَ قَالَ آذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي وَأُجْرِي لَهُ سَهْمَهُ فَوَجَدْتُ رَجُلًا فَلَمَّا دَنَا الرَّحِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا السُّهْمَانِ وَمَا يَبْلُغُ

باب: جہاد میں اُجرت پر کسی کو خدمت کرنے کے لئے لے جانے کا بیان

۷۵۵: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عاصم بن حکیم' یحییٰ بن ابی عمرو' عبد اللہ بن دیلمی' حضرت یعلی بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لوگوں کو جہاد میں جانے کے لئے آگاہ فرمایا اور میں بہت زیادہ ضعیف العمر تھا اور میرے پاس خدمت کرنے کے لئے کوئی خادم نہیں تھا تو میں نے مزدور کو تلاش کیا جو کہ میرے کام انجام دے سکے اور اپنے مالِ غنیمت کے حصہ میں سے ایک حصہ بھی اس کو دوں۔ بالآخر مجھ کو ایک مزدور مل گیا جس وقت روانگی کا وقت ہوا تو وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ (مالِ غنیمت) دو حصے کس قدر حصے ہوں گے

سَهْمِي فَسَمِّ لِي شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ أَوْ لَمْ يَكُنْ فَسَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيرَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي سَمَّى۔

اور میرے حصے میں کیا آئے گا تم میری اُجرت مقرر کر دو (چاہے غنیمت میں) حصہ ملے یا نہ ملے چنانچہ میں نے اس کے لئے تین دینار مقرر کئے جب مالِ غنیمت آیا تو میں نے اس مزدور کا حصہ ادا کرنا چاہا پھر مجھ کو خیال آ گیا کہ اسکے تو (بطور مزدوری) تین دینار متعین ہوئے تھے۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دُنیا اور آخرت میں اس شخص کیلئے جہاد کا بدلہ صرف وہ ہی تین دینار ہیں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ

باب: والدین کی ناراضگی کے باوجود جہاد کرنا

۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا۔

۷۵۶: محمد بن کثیر' سفیان' عطاء بن السائب' السائب' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں والدین کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان کو ہنساؤ کہ جس طرح تم نے ان کو رلایا۔

خلاصۃ الباب: شرح السنہ میں ہے کہ اس حدیث میں سے جو حکم ثابت ہوتا ہے اس کا تعلق نفل جہاد سے ہے کہ جس شخص کے والدین زندہ ہوں اور مسلمان ہوں وہ ان کی اجازت کے بغیر نفل جہاد میں شرکت کے لیے گھر سے نہ جائے البتہ اگر جہاد فرض ہو تو اس وقت والدین کی اجازت کی حاجت نہیں بلکہ وہ نہ بھی کریں اور جہاد میں جانے سے روکیں تو ان کا حکم نہ مانا جائے اور جہاد میں شریک ہو کر اپنا فرض ادا کیا جائے۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُجَاهِدُ قَالَ أَلَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْعَبَّاسِ هَذَا الشَّاعِرُ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ۔

۷۵۷: محمد بن کثیر' سفیان' حبیب بن ابی ثابت' ابی العباس' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں جہاد کروں؟ آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا پس تم ان ہی کے پاس رہ کر جہاد کرو (یعنی والدین ہی کی خدمت کی جدوجہد کرو) امام ابوداؤد نے فرمایا ابوالعباس کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

۷۵۸: سعید بن منصور' عبداللہ بن وہب' عمرو بن الحارث' دراج' ابا السمح' ابی الہیثم' حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک شخص ہجرت کر کے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ أَبَوَايَ قَالَ أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا۔

اس شخص سے آپ نے فرمایا کیا تمہارا یمن میں کوئی (رشتہ دار وغیرہ) ہے؟ اس نے عرض کیا والدین ہیں آپ نے فرمایا کیا انہوں نے تم کو اجازت دی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان ہی کے پاس واپس ہو جاؤ اور ان سے اجازت طلب کرو اگر وہ تم کو اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ تم ان ہی کی (خدمت کر کے) نیکی کماؤ۔

بَاب فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ

باب: خواتین کے جہاد میں شریک ہونے کا بیان

۷۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى۔

۷۵۹: عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کو جہاد میں لے جاتے تھے اور انصار کی کئی خواتین کو بھی جہاد میں لے جاتے تا کہ وہ زخمیوں کو پانی پلائیں اور ان کی مرہم پٹی کر لیں۔

بَاب فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

باب: ظلم کرنے والے حکام کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جائز ہے

۷۶۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نُشْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ۔

۷۶۰: سعید بن منصور، ابومعاویہ، جعفر بن برقان، یزید بن ابی نشبہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں: ایک تو یہ کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کے مارنے اور اس کو تکلیف پہنچانے سے باز رہنا اور وہ کسی بھی قسم کے گناہ کا مرتکب ہو اس کو کافر قرار نہ دینا اور اس کو خارج از اسلام نہ کرنا اور جہاد کا سلسلہ جاری رہے گا جس روز سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر بنایا یہاں تک کہ میری اُمت کا آخری شخص دجال سے جہاد کرے گا اور جہاد کو کسی ظالم کے ظلم کا اور کسی عادل کا عدل باطل نہیں کر سکتا۔

ظالم کے خلاف جہاد:

انسان جب کلمہ پڑھ لے اور اسلام کے کسی رکن کا انکار نہ کرے تو وہ سوائے شرک کے کسی گناہ سے کافر نہیں ہوگا اور مذکورہ حدیث میں ظالم کے ظلم سے جہاد کے باطل نہ ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا اس کا مفہوم یہ ہے کہ بادشاہ وقت خواہ ظالم ہو یا عادل اس کے ساتھ جہاد درست ہے۔

۷۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۷۶۱: احمد بن صالح، ابن وہب، معاویہ بن صالح، العلاء بن الحارث،

وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔

مکحول' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگوں پر جہاد فرض ہے ہر ایک حکمران کے ساتھ مل کر چاہے وہ نیک ہو یا فاسق و فاجر اور نماز ہر ایک مسلمان کے پیچھے فرض ہے خواہ وہ نیک ہو یا برا اگر چہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے اور نماز ہر مسلمان کے پیچھے فرض ہے چاہے وہ نیک ہو یا بُرا اگر چہ وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو۔

فاسق کی اقتداء:

مذکورہ حدیث کے راوی ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ نماز ہر مسلمان کے پیچھے درست ہے لیکن نیک اور صالح امام کو چھوڑ کر بدعتی اور فاسق کی اقتداء سے نماز بکراہت تحریمی ادا ہوگی۔ مسائل امامت سے متعلق مفصل مسائل فتاویٰ محمودیہ جلد ۲' فتاویٰ حضرت محمود صاحب گنگوہی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیجائے۔

بَاب الرَّجُلِ يَتَحَمَّلُ بِمَالِ غَيْرِهِ يَغْزُو

باب: ایک شخص کا دوسرے شخص کی سواری پر جہاد کرنے کا بیان

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةَ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِي أَحَدِهِمْ قَالَ فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ مَا لِي إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي۔

۷۶۲: محمد بن سلیمان الانباری' عبیدہ بن حمید' اسود بن قیس' نبیح العنزی' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا ارادہ کیا تو فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ! تم لوگوں کے کچھ بھائی ایسے ہیں کہ جن کے پاس نہ تو مال ہے نہ خاندان ہے تو تم لوگوں میں سے ایک شخص دو تین شخصوں کو اپنے ساتھ شریک سفر بنا لے اس طریقہ پر کہ ہم لوگوں میں سے کسی شخص کے پاس سواری نہ ہو تو وہ باری باری سواری کریں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے ہمراہ دو یا تین شخصوں کو ملا لیا اور میں بھی صرف اپنے نمبر سے اپنے اُونٹ پر سوار ہوتا جس طرح کہ کوئی دوسرا اپنے نمبر پر سوار ہوتا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَغْزُو يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ

باب: مالِ غنیمت اور ثواب کے لئے جہاد کرنے والے شخص کا بیان

۷۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ أَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْإِيَادِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ قَالَ عَلَى هَامَتِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ۔

۷۶۳: احمد بن صالح، اسد بن موسیٰ، معاویہ بن صالح، حضرت ضمرہ بن زُغب الایادی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن حوالہ سواری میرے مہمان ہوئے اور مجھ سے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے ہم لوگوں کو مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لئے پیدل روانہ فرمایا۔ ہم لوگ گئے اور ہمیں کچھ مالِ غنیمت بھی ہاتھ نہ لگا۔ آپ نے ہم لوگوں کے چہروں پر تھکن (کا اثر) دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ تو ان کو اس طرح میرے حوالے نہ کر کہ میں ان کی دیکھ بھال سے عاجز ہو جاؤں اور نہ انہیں خود ان کے حوالے کر کہ وہ اس سے عاجز رہ جائیں اور نہ ان لوگوں کو دوسرے لوگوں کے سپرد کر کہ وہ خود اپنے کو ان لوگوں پر مقدم کریں۔ پھر آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے ابن حوالہ جب تم خلافت کو پاک سرزمین (یعنی ملک شام میں) نازل ہوتے دیکھو تو سمجھ لو کہ زلزلے، مصیبتیں اور حوادث قریب آ گئے اور اس وقت قیامت لوگوں سے اس سے بھی زیادہ نزدیک ہو گی کہ جس قدر میرا ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَشْرِي نَفْسَهُ

باب: جو شخص اپنی جان اللہ تعالیٰ کو فروخت کر دے

۷۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ۔

۷۶۴: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عطاء بن السائب، مرہ الہمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا ربّ اس شخص سے خوش ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے گیا پھر اس کے تمام ساتھی فرار ہو گئے اور وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے پلٹا اور لڑتا ہوا مارا گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ دیکھو! میرے بندے کو کہ وہ میرے ثواب کی وجہ سے اور میرے عذاب کا خوف کر کے واپس آ گیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

بَاب فِيمَنْ يُسْلِمُ وَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: جو شخص اسلام لانے کے فوراً بعد اللہ کے راستہ میں شہید ہو گیا؟

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أُقَيْشٍ كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ حَتَّى يَأْخُذَهُ فَجَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِّي قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ فَأَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو قَالَ إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ فَحُمِلَ إِلَى أَهْلِهِ جَرِيحًا فَجَائَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِأُخْتِهِ سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ أَوْ غَضَبًا لَهُمْ أَمْ غَضَبًا لِلَّهِ فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلَّى لِلَّهِ صَلَاةً۔

۷۶۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابی سلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیش کو لوگوں سے جاہلیت کے دور کا سود وصول کرنا تھا انہوں نے اسلام کو برا سمجھا جب تک کہ وہ لوگوں سے اپنا سود نہ لے لیں پھر وہ غزوۂ احد کے روز آئے اور دریافت کیا کہ میرے چچازاد بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ غزوۂ احد میں۔ پھر انہوں نے زرہ پہن لی اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اس کے بعد وہ ان لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ جب مسلمانوں نے ان لوگوں کو دیکھا تو یہ کہا کہ تم ہم سے علیحدہ رہو انہوں نے کہا کہ میں ایمان لا چکا ہوں۔ پھر انہوں نے کافروں سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گئے اور ان کو لوگ اُٹھا کر لے گئے۔ وہاں پر حضرت سعد بن معاذ آئے اور انہوں نے ان کی ہمشیرہ سے کہا کہ تم اپنے بھائی سے معلوم کرو کہ تم نے اپنی قوم کی غیرت سے اور غصہ سے جنگ کی یا اللہ کے لئے غصہ کر کے (جنگ کی)؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غصہ کر کے (جنگ کی) پھر ان کا انتقال ہو گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ انہوں نے ایک (وقت کی) نماز بھی نہیں ادا کی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ بِسِلَاحِهِ

باب: جس شخص کی خود اپنے ہی ہتھیار سے موت ہو جائے؟

۷۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ كَذَا قَالَ هُوَ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ وَعَنْبَسَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ يُونُسَ قَالَ أَحْمَدُ وَالصَّوَابُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ

۷۶۶: احمد بن صالح' عبد اللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' عبد الرحمن' عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ جس وقت غزوۂ خیبر ہوا تو میرے بھائی نے (کفار سے) خوب جنگ کی۔ اتفاق سے اس کی تلوار اسی کے لگ گئی اور اس کی وفات ہو گئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اس کی شہادت کو نہیں مانا بلکہ یوں کہا کہ ایک شخص تھا جو اپنے ہی ہتھیار سے ہلاک ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا نہیں وہ شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جدوجہد کر کے مجاہد بن کر فوت ہوا ہے۔ ابن شہاب جو کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے پھر سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے معلوم کیا۔ انہوں نے بھی اپنے والد سے اسی قسم کی

بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

حدیث بیان کی لیکن اس قدر کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں نے غلط کہا (یعنی اس مرنے والے کو شہید نہ کہنا واقعہ کے خلاف ہے بے شک) اس شخص کا جہاد کر کے مجاہد بن کر انتقال ہوا ہے اور اس شخص کو دوگنا ثواب ہے (چاہے وہ اپنے ہتھیار ہی کی وجہ سے فوت ہوا ہو)۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغَرْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ وَأَصَابَ نَفْسَهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخُوكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوهُ قَدْ مَاتَ فَلَفَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثِيَابِهِ وَدِمَائِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَهِيدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لَهُ شَهِيدٌ۔

۷۶۷: ہشام بن خالد' ولید' معاویہ بن ابی سلام' حضرت ابی سلام سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے جہینہ کے ایک قبیلہ پر حملہ کیا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کافروں کے ایک آدمی کو مقابلہ کے لئے طلب کیا اور اس کی تلوار سے مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن تلوار غلطی سے خود اسی شخص کے لگ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اُٹھو اور اپنے مسلمان بھائی کی خبر لو جلدی سے لوگ اس کی طرف دوڑے تو دیکھا کہ ان کا انتقال ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے کپڑوں اور زخموں میں لپیٹ دیا اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی پھر دفن کیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شہید ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور میں اس کا گواہ ہوں۔

شہید کی نمازِ جنازہ:

مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن ایسے شخص کے شہید ہونے پر میں شہادت دوں گا مذکورہ حدیث سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ شہید پر نماز پڑھی جائے گی۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: جہاد کے آغاز کے وقت دُعا کے قبول ہونے کا بیان

۷۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

۷۶۸: حسن بن علی' ابن ابی مریم' موسیٰ بن یعقوب الزمعی' ابی حازم' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسم کی دُعائیں رَد نہیں کی جاتیں یا کم رَد کی جاتی ہیں (یعنی یہ دُعائیں اکثر قبول کی جاتی ہیں یا ہمیشہ قبول کی جاتی ہیں) ایک اذان کے بعد کی دُعا اور دوسرے جہاد کے وقت جبکہ ایک دوسرے کے مقابل ہو

قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي رِزْقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَوَقْتُ الْمَطَرِ۔

جاتے ہیں دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے اور بارش کے ہونے کے وقت (بھی دُعا قبول ہوتی ہے)۔

بَاب فِيمَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ

باب: اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگنے کا بیان

۷۶۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مَرْوَانَ وَابْنُ الْمُصَفَّى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيدٍ زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى مِنْ هُنَا وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا رِيحُ الْمِسْكِ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ۔

۷۶۹: ہشام بن خالد ابومروان بن المصفی' بقیہ' ابن ثوبان' ثوبان' مکحول' مالک بن یخامر' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے راہِ الٰہی میں اُونٹنی کے ((فُوَاق)) کے مطابق جنگ کی تو بلاشبہ اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے شہید ہونے کی دِل سے دُعا مانگی پھر اس شخص کا انتقال ہوگیا یا وہ قتل کر دیا گیا تو اس شخص کو شہید کا ثواب ملے گا اور جو شخص زخمی کر دیا گیا یعنی اللہ کے راستہ میں دُشمن کے ہتھیاروں سے زخمی کر دیا گیا یا اسے کسی اور وجہ سے کوئی چوٹ لگ گئی تو بے شک وہ زخم قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اور اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور جس شخص کو راہِ الٰہی میں کوئی پھوڑا نکل آیا پس اس پھوڑے والے شخص پر شہداء کی مہر ہو گی۔

بارگاہِ الٰہی میں شہید کی کیفیت:

مراد یہ ہے کہ جو شخص شہید ہوا ہو اور جس طرح اور جس کیفیت میں میدانِ جہاد میں وفات پایا ہو اسی تازہ زخم کی طرح وہ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوگا۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ جَزِّ نَوَاصِي الْخَيْلِ وَأَذْنَابِهَا

باب: گھوڑے کی پیشانی اور اس کے دُم کے بال کاٹنے کی ممانعت کا بیان

۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَصْرٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ

۷۷۰: ابوتوبہ ہیثم بن حمید (دوسری سند) حشیش بن اصرم' ابوعاصم' ثور بن یزید' نظر الکنانی' ایک شخص' (ابوتوبہ نے بیان کیا ثور بن یزید' قبیلہ بنی سلیم کے شیخ' حضرت عتبہ بن عبد السلمی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کو اور ان کی ایالوں

يَزِيدَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ وَهَذَا لَفْظُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ۔

(گردن کے لمبے بال) اور دُم کے بالوں کو نہ کترو اس لئے کہ ان کی دُمیں ان کی مورچھل (مور کا اپنے پَروں کا پنکھا بنانا) ہیں ان سے وہ مکھیوں کو اُڑاتے ہیں اور ان کی ایالیں ان کے گرم رکھنے کا سبب ہیں اور ان کی پیشانی کے بالوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے (یعنی مذکورہ چیزوں کے رکھ چھوڑنے میں خیر و برکت اور گھوڑوں کی زینت ہے) اور اس کی بہت فضیلت ہے۔

بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ أَلْوَانِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے رنگوں میں کونسے رنگ محبوب ہیں

۱۷۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔

۱۷۷: ہارون بن عبد اللہ' ہشام بن سعید الطالقانی' محمد بن المہاجر الانصاری' عقیل بن المسیب' ابووہب الجشمی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کے لئے ضروری ہے کمیت گھوڑا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں یا اشقر' سفید پیشانی اور سفید ہاتھوں پاؤں کا یا کالی' سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا۔

گھوڑے کس قسم کے پالے جائیں؟

گھوڑا پرورش کرنے کی بہت سی فضیلت ہیں اور جہاد کے لئے پالے جانے والے گھوڑے کی ہر ایک عمل کو باعث ثواب فرمایا گیا ہے مذکورہ حدیث میں دو قسم کے گھوڑوں کی خاص طور پر فضیلت بیان فرمائی گئی کمیت ایک قسم کا گھوڑا ہوتا ہے کہ جس کی دُم اور ایال (گردن کے بال) کالے رنگ کی ہوتی ہے اور اشقر سرخ رنگ کے گھوڑے کو کہتے ہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ كُمَيْتٍ أَغَرَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ وَسَأَلْتُهُ لِمَ فُضِّلَ الْأَشْقَرُ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ أَشْقَرَ۔

۱۷۷۲: محمد بن عوف الطائی' ابوالمغیرہ' محمد بن مہاجر' عقیل' حضرت ابو وہب سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے لئے اشقر (گھوڑے) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے رکھو یا کمیت (قسم کے گھوڑوں کو) سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے کو۔ محمد بن مہاجر نے فرمایا کہ عقیل سے میں نے معلوم کیا کہ اشقر کی کس وجہ سے فضیلت مذکور ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ اس لئے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا تو سب سے پہلے جو سوار شخص فتح کی اطلاع لے کر آیا تو وہ اشقر گھوڑے پر سوار ہو کر آیا تھا۔

۷۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا۔

۷۷۳: یحییٰ بن معین' حسین بن محمد' شیبان' عیسیٰ بن علی' علی' ان کے دادا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی برکت لال رنگ کے گھوڑوں میں ہے۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَمِّي الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا۔

۷۷۴: موسیٰ بن مروان الرقی' مروان بن معاویہ' ابی حیان التیمی' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (گھوڑے کی) مادہ کو بھی گھوڑا شمار فرماتے تھے۔

بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب: کس قسم کے گھوڑے ناپسندیدہ ہیں

۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ يَكُونُ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى۔

۷۷۵: محمد بن کثیر' سفیان' سلم' ابی زرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں (گھوڑے کی ایک قسم) شکال کو اچھا خیال نہیں فرماتے تھے اور شکال ایسا گھوڑا ہے کہ جس کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا اس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفیدی ہو۔

گھوڑے کی ناپسندیدہ قسم:

صاحب قاموس نے شکال اس قسم کے گھوڑے کو کہا ہے کہ جس گھوڑے کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں اس کے پورے بدن کے رنگ جیسا ہو یا جس گھوڑے کا ایک پاؤں سفید ہو اور باقی پاؤں بدن کے رنگ جیسے ہوں۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ

باب: جانوروں کی بہتر طریقہ پر خبرگیری کے بیان میں

۷۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي بْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً۔

۷۷۶: عبداللہ بن محمد نفیلی' مسکین بن بکیر' محمد بن مہاجر' ربیعہ بن یزید' ابی کبشہ السلولی' حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کو دیکھا کہ جس کا پیٹ اس کی پشت سے لگ گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے سلسلہ میں اللہ کا خوف کرو' ان پر اچھی طرح سوار ہو اور ان کو ٹھیک طرح کھلاؤ (پلاؤ)۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ۔

۷۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' مہدی بن ابی یعقوب' حسن بن سعد' حسن بن علی کے آزاد کردہ غلام' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک روز اپنے ہمراہ سوار کیا اور آپ نے آہستہ سے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی جو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا اور حضرت رسول کریم ﷺ کو قضاءِ حاجت کے لئے چھپ جانے کے مقامات میں دو مقام زیادہ پسندیدہ تھے یا تو کوئی جگہ بلند ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو۔ ایک مرتبہ آپ کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اس طرف سے ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا اور اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو بہانا شروع کر دیئے۔ حضرت رسول کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے (شفقت سے) اُونٹ کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا وہ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا اُونٹ ہے؟ انصار میں سے ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا اُونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں کرتے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو مالک بنایا۔ اس اُونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو (زیادہ کام یا زیادہ بوجھ لاد کر) اس کو تھکا مارتے ہو۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ فَأَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي

۷۷۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' سمی' ابی بکر کے آزاد کردہ غلام' ابی صالح السمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا اس نے کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ وہ جب کنویں سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور وہ پیاس کی (شدت) کی وجہ سے گارا چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنے دِل میں کہا کہ اس کتے کی بھی پیاس کی وجہ سے وہی حالت ہوگی جو کہ (ابھی) میری حالت تھی۔ پھر اس نے کنویں میں جا کر اپنے موزہ میں پانی بھرا اور موزہ کو منہ میں دبا کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے خوش ہو گیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے لئے جانوروں کی

الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

خدمت میں بھی اجر ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا کس وجہ سے نہیں۔ ہر ایک جاندار کی خدمت میں اُجر ہے۔

بَاب فِي نُزُولِ الْمَنَازِلِ

باب: منزل پر ٹھہرنے کا بیان

۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔

۷۷۹: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' حمزہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت منزل میں ٹھہرتے تو جب تک اُونٹوں سے کجاوے نہ اُتار لیتے (اس وقت تک) نماز نہ پڑھتے۔

جانوروں کو اذیت دینا:

جانوروں کو تکلیف پہنچانا سخت گناہ ہے مذکورہ حدیث میں جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُونٹوں کی کمر سے کجاوے اُتارنے میں جلدی کرتے تا کہ اُونٹوں کو تکلیف نہ ہو اور نماز بعد میں پڑھتے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''جانوروں کے حقوق'' میں اس کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

بَاب فِي تَقْلِيدِ الْخَيْلِ بِالْأَوْتَارِ

باب: جانوروں کی گردن میں تانت کے گنڈے ڈالنے کا بیان

۷۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أَرَى أَنَّ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الْعَيْنِ۔

۷۸۰: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' عباد بن تمیم' حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو روانہ فرمایا اور وہ لوگ سو رہے تھے اور عبداللہ بن ابوبکر نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا گنڈا باقی نہ رہے سب کے سب کاٹ ڈالے جائیں۔ مالک نے بیان کیا کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ گنڈا نظر (بد) نہ لگنے کی وجہ سے باندھا جاتا تھا۔

اُونٹ کی گردن میں گنڈا ڈالنا:

آپ نے اُونٹ کی گردن میں مذکورہ گنڈا وغیرہ ڈالنے سے منع فرمایا کیونکہ فی نفسہٖ گنڈا وغیرہ اثر انداز نہیں ہوسکتا دراصل تمام آفات سے اللہ تعالیٰ ہی بچانے والے ہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اوتار جمع ہے وتر کی اس کا معنی ہے تانت۔ آنحضرت ﷺ نے جانوروں کی گردنوں میں تانت گندور وغیرہ

ڈالنے سے اس لیے منع فرمایا تا کہ بدعقیدگی نہ پیدا ہو..... حقیقت میں تمام مصائب و آلام سے اللہ تعالیٰ ہی بچانے والا ہے۔

بَاب إِكْرَامِ الْخَيْلِ وَارْتِبَاطِهَا وَالْمَسْحِ عَلَى أَكْفَالِهَا

باب: گھوڑوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بیان میں

۷۸۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ۔

۷۸۱: ہارون بن عبداللہ ہشام بن سعید الطالقانی محمد بن المہاجر عقیل بن شبیب حضرت ابو وہب سے جو کہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ تھے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کو باندھے رکھو اور انکی پشت اور پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو (راوی کہتے ہیں) کہ حدیث میں لفظ أَعْجَازِهَا کے بجائے أَكْفَالِهَا فرمایا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ان کی گردنوں میں گنڈے باندھے رکھو مگر کمان کے چلے نہ باندھو۔

گھوڑوں کو جہاد کے لئے تیار رکھنے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں گھوڑے باندھے رکھنے کا جو حکم فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ گھوڑوں کو جہاد کے لئے تیار رکھو اور ہاتھ پھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو صاف ستھرا رکھو اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ دورِ جاہلیت میں لوگ کمان کے چلے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے تا کہ ان کو نظر نہ لگے آپ نے اس چیز سے منع فرمایا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب میں گھوڑے باندھنے کا جو حکم ہے اس سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے جہاد کے لیے تیار رکھو اور ہاتھ پھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ انکو صاف ستھرا رکھو اور ان کے ساتھ بہترین معاملہ کرو نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے تعویذ یا گنڈا لگانے کی اجازت لے کر باندھا جائے کمان سے اوتار نہ باندھے جائیں۔

بَاب فِي تَعْلِيقِ الْأَجْرَاسِ

باب: جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانا

۷۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ۔

۷۸۲: مسدد یحییٰ عبید اللہ نافع سالم ابی الجراح اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحمت کے فرشتے ان لوگوں کا ساتھ نہیں دیتے کہ جن کی (گردنوں) میں گھنٹی ہوتی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ملائکہ رحمت کے ساتھ مؤمنین کے لیے بہت اہم چیز ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرما دیا جس کی وجہ سے انسان خصوصاً مؤمن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے یہ چیزیں بھی رحمت خداوندی سے محروم کر دینے والی ہیں اس لیے فرمایا کہ کتا اور گھنٹی ساتھ نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ یہ چیزیں شیطان کو خوش کرنے والی ہیں۔ گھنٹی کا ایک ضرر اور بھی ہے کہ اس کی آواز سے دشمن ہوشیار ہو جائے گا۔ اور وہ اپنا دفاع کر لیتا ہے۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ۔

۷۸۳: احمد بن یونس' زہیر' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے کہ جس مکان میں کتا اور (ان کے جانوروں کی گردن میں) گھنٹی ہو۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْجَرَسِ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ۔

۷۸۴: محمد بن رافع' ابوبکر بن ابی اویس' سلیمان بن بلال' علاء بن عبد الرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھنٹہ میں شیطان کا باجہ ہوتا ہے۔

اُونٹ وغیرہ کی گردن میں گھنٹی لٹکانا:

گھوڑے اور اُونٹ وغیرہ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ لٹکانے سے اس لئے منع فرمایا گیا کہ ان جانوروں کے چلنے سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے گی جس سے دُشمن چوکنا ہو جاتا ہے اور وہ اپنا دفاع کر لیتا ہے۔ آپ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ دُشمن کو کسی بھی طرح آپ کی آمد کی خبر ہو کیونکہ دُشمن کے خبردار ہونے کی صورت میں امکان تھا کہ اس پر مسلمان غالب نہ ہو سکیں' اس لئے جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے سے منع فرمایا گیا۔

بَاب فِي رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ

باب: نجاست خور جانور پر سواری کی ممانعت

۷۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِيَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ۔

۷۸۵: مسدد' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نجاست خور جانوروں پر سواری کرنا منع ہے۔

۷۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا۔

۷۸۶: احمد بن ابی السریج الرازی' عبداللہ بن جہم' عمرو ابن ابی قیس' حضرت ایوب' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اُونٹ پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

اُونٹ خور اُونٹ کا حکم:

جلالہ سے مراد وہ اُونٹ ہے جو کہ دوسرے اُونٹ کو کھا جائے کیونکہ وہ ناپاک ہے اور اس کا گوشت حرام ہے تو اس کا پسینہ بھی ناپاک ہی ہوگا اس وجہ سے ایسے اُونٹ پر سوار ہونے سے منع فرمایا گیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسَمِّي دَابَّتَهُ

باب: اپنے جانور کے نام رکھنے کا بیان

۷۸۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ۔

۷۸۷: ہناد بن السری‘ ابی الاحوص‘ ابی اسحق‘ عمرو بن میمون‘ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گدھے پر سوار تھا کہ جسے عفیر کہتے تھے۔

بَاب فِي النِّدَاءِ عِنْدَ النَّفِيرِ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِي

باب: روانگی کے وقت اس طرح پکارنا کہ اے اللہ والو سوار ہو جاؤ

۷۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللّٰهِ إِذَا فَزِعْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا فَزِعْنَا بِالْجَمَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَالسَّكِينَةِ وَإِذَا قَاتَلْنَا۔

۷۸۸: محمد بن داؤد بن سفیان‘ یحییٰ بن حسان‘ سلیمان بن موسیٰ‘ ابوداؤد‘ جعفر بن سعد بن سمرہ‘ حضرت سمرہ بن جندب‘ خبیب بن سلیمان بن سمرہ‘ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی جماعت کا نام خیل اللہ (مجاہدین کا گروہ) کہہ کر آواز دیتے جب ہم لوگ گھبراتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گھبراہٹ کے وقت ہمیں اتفاق واتحاد سے رہنے کا حکم فرماتے اور قتال کے وقت صبر وتحمل کی تعلیم دیتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں جہاد کے وقت اور گھبراہٹ میں صبر وتحمل اور اتفاق سے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الْبَهِيمَةِ

باب: جانور پر لعنت بھیجنے کی ممانعت کا بیان

۷۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا هَذِهِ فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ضَعُوا عَنْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ۔

۷۸۹: سلیمان بن حرب‘ حماد‘ ایوب‘ ابوقلابہ‘ ابومہلب‘ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کسی کو کوئی شخص لعنت بھیج رہا ہے) آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ فلاں عورت ہے‘ اس نے اپنے اُونٹ پر لعنت بھیجی ہے۔ آپ نے فرمایا اس اونٹ سے پالان اُتار لو کیونکہ وہ ملعون ہے۔ لوگوں نے اس اُونٹ کو خالی کر دیا۔ عمران نے کہا گویا کہ میں اس اُونٹ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہی مائل تھا۔

خلاصۃ الباب: اس سے معلوم ہوا کہ لعنت کرنا بہت برا ہے حتیٰ کہ جانوروں پر بھی لعنت نہیں کرنا چاہیے۔

ایک تنبیہ: آپ نے اس عورت کو تنبیہ کے طور پر فرمایا اور اسی وجہ سے اس اونٹ سے پالان اُتارنے کا حکم فرمایا کہ جب اس عورت نے اس اُونٹ پر لعنت بھیج دی تو اب اس پر سوار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

بَاب فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

۷۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

باب: چوپاؤں کولڑانے کی ممانعت کا بیان

۷۹۰: محمد بن العلاء' یحییٰ بن آدم' قطبہ بن عبدالعزیز بن سیاہ' الاعمش' ابی یحییٰ القتات' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے چوپاؤں کو (ایک دوسرے سے) لڑانے سے منع فرمایا۔

جانوروں کوآپس میں لڑانا:

جانوروں کو ایک دوسرے سے لڑانا سخت گناہ ہے جیسے مرغ کو ایک دوسرے مرغ سے لڑانا یا خرگوش' مینڈھے وغیرہ لڑانا' یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ احادیث میں اس پر وعید فرمائی گئی ہے۔

بَاب فِي وَسْمِ الدَّوَابِّ

۷۹۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَخٍ لِي حِينَ وُلِدَ لِيُحَنِّكَهُ فَإِذَا هُوَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا أَحْسَبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا۔

باب: جانوروں پرنشان لگانے کا بیان

۷۹۱: حفص بن عمر' شعبہ' ہشام بن زید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بھائی کو تحنیک کرانے کے لئے خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت جانوروں کے تھان پر تھے اور آپ علامت کے لئے بکریوں کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے (تا کہ اپنی بکریوں کی شناخت ہو سکے) (تحنیک کا مطلب یہ ہے کہ منہ میں کھجور وغیرہ چبا کر بچہ کے مُنہ میں تبرکاً دے دینا)

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّي قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ۔

باب: چہرہ پر علامت لگانے اور چہرہ پیٹنے کی ممانعت کا بیان

۷۹۲: محمد بن کثیر' سفیان' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک گدھا دیکھا کہ جس کے منہ پر داغ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو جانور کے چہرہ پر داغ لگائے یا اس کے چہرہ پر مارے پھر آپ نے اس سے منع فرمایا۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْحُمُرِ تُنْزَى عَلَى

باب: گھوڑیوں پر گدھوں کی جفتی کی

الْخَيْل

۷۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَالِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔

ممانعت

۷۹۳: قتیبہ بن سعید لیث 'یزید بن ابی حبیب' ابی الخیر' ابن زریر' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے لئے ایک خچر بطور تحفہ آیا۔ آپ اس پر سوار ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش' ہم لوگ بھی گھوڑوں پر گدھوں کو چڑھاتے (یعنی جفتی کراتے) تو ہم لوگوں کے پاس بھی خچر ہوتے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایسا کام وہ لوگ انجام دیتے ہیں کہ جو نہیں جانتے (واقف نہیں ہوتے)۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

۷۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوَرِّقٍ يَعْنِي الْعِجْلِيَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا فَأَيُّنَا اسْتُقْبِلَ أَوَّلًا جَعَلَهُ أَمَامَهُ فَاسْتُقْبِلَ بِي فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ ثُمَّ اسْتُقْبِلَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَإِنَّا لَكَذَالِكَ۔

باب: تین آدمیوں کا ایک ہی جانور پر سوار ہونا

۷۹۴: ابوصالح محبوب بن موسیٰ' ابواسحق' عاصم بن سلیمان' موزق' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگ آپ کے استقبال کے لئے جاتے ہم میں سے جو شخص پہلے (وہاں) پہنچتا آپ اس کو اپنے آگے بٹھاتے میں پہلے پہنچا' آپ نے اپنے آگے بٹھایا اس کے بعد سیّدنا حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما پہنچ گئے آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اس کے بعد ہم لوگ اسی طریقہ سے بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ پہنچ گئے (یعنی تین آدمی ایک ہی اُونٹ پر)۔

گدھے کا گھوڑی سے جفتی کرنا:

خچر سے گھوڑا قیمتی بھی ہوتا ہے اور کارآمد بھی' اُور جہاد میں زیادہ تر گھوڑا ہی نفع بخش ہوتا ہے اس لئے بعض علماء نے گدھے کا گھوڑی سے جفتی کرانے کی ممانعت فرمائی ہے اور بعض علماء نے بلا کراہت اجازت دی ہے اور گھوڑوں کی نسل کی افزائش کے طور پر مذکورہ حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے۔

خُلاصَةُ الباب: اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جانور پر ایک سے زائد آدمی سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ جانور اتنے آدمیوں کا تحمل کر سکے اور دوسری حدیث میں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ جانور کو کھڑا کر کے بلا ضرورت باتوں میں مشغول رہیں۔

بَابٌ فِي الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ

۷۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا

باب: بلاضرورت جانور پر بیٹھے رہنے کا بیان

۷۹۵: عبدالوہاب بن نجدہ' ابن عیاش' یحییٰ بن ابی عمر' ابن ابی مریم'

ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم لوگ اپنے جانوروں کی پیٹھ کو منبر بنانے سے بچو (یعنی بلاضرورت ان پر نہ بیٹھے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تم لوگوں کا اس لئے تابع کر دیا ہے تاکہ تم لوگ ایک شہر (جگہ) سے دوسرے شہر پہنچ سکو کہ جہاں پر تم لوگ بلا مشقت نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی ہے اس پر اپنی ضروریات پوری کیا کرو۔

بَابٌ فِي الْجَنَائِبِ

باب: کوتل اُونٹوں (صرف زینت کیلئے مخصوص) کے احکام

۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِجُنَيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أُرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصُ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ۔

۷۹۶: محمد بن رافع' ابن ابی فدیک' عبداللہ بن ابی یحییٰ' سعید بن ابی ہند' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کچھ اُونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور کچھ مکانات شیاطین کے لئے ہوتے ہیں۔ پس جو اُونٹ شیاطین کے ہیں میں نے ان کو دیکھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص زینت کے لئے اُونٹ لے کر نکلتا ہے جن کو اس شخص نے (کھلا پلا کر) موٹا بنا دیا ہوتا ہے اور ان اُونٹوں پر وہ سواری نہیں کرتا اور وہ راستہ میں اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے (پھرنے) سے عاجز ہو گیا لیکن وہ اس کو سوار نہیں کرتا اور میں نے شیاطین کے مکانات نہیں دیکھے۔ سعید نے بیان کیا کہ میں تو شیاطین کے مکانات ان ہی (اونٹ کے) ہودوں کو خیال کرتا ہوں کہ جن کے ریشم دار پردے (لٹکے ہوئے) ہوتے ہیں۔

خودغرضی کا دَور:

مراد یہ ہے کہ لوگوں کے پاس بڑے بڑے مکانات ان کی ضرورت سے فاضل ہوتے ہیں لیکن وہ ضرورت مند کو سر چھپانے کی جگہ تک دینا گوارا نہیں کرتے یہ طریقہ اسلام کی رُوح کے خلاف ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنے کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور اگر کسی کی ضرورت پوری نہیں کی تو وہ جانور شیطان کے لیے ہے اگر مکان ایسا ہے تو وہ بھی شیطانوں کا ٹھکانا ہے۔

بَاب فِي سُرْعَةِ السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

۷۹۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ فَإِذَا أَرَدْتُمْ التَّعْرِيسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيقِ۔

باب: (سواری پر) جلدی چلنا

۷۹۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن ابی صالح' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگ شادابی میں سفر کرو تو اُونٹوں کو ان کا حق دو اور جب تم لوگ قحط سالی کے دنوں میں سفر کرو تو جلدی چلو اور جب تم لوگ رات کو ٹھہرو تو راستہ سے بچو (یعنی راستہ میں نہ اُترو (اس لئے کہ) وہاں پر سانپ' بچھو وغیرہ کا اندیشہ ہے)

عام حالات اور قحط سالی میں سفر:

ارزانی میں سفر کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ خوشحالی ہو راستہ سرسبز و شاداب ہو اور قحط سالی میں سفر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو جب غلّہ نہ مل رہا ہو تو جانور پر بلاضرورت زیادہ نہ بیٹھو او ... میں تاخیر نہ کرو تا کہ وہ کمزور ہونے سے قبل تم کو منزل مقصود تک پہنچا دیں اور ان کو بھی آرام مل سکے۔

۲۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا قَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ حَقَّهَا وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ۔

۷۹۸: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ہشام' حسن' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تم لوگ اپنی منزل سے آگے نہ بڑھو (تا کہ سواری کے جانور کو اذیت نہ ہو)۔

بَاب فِي الدُّلْجَةِ

۷۹۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ۔

باب: تاریکی میں سفر کرنے کا بیان

۷۹۹: عمرو بن علی' خالد بن یزید' ابوجعفر الرازی' الربیع بن انس' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ضروری ہے کہ تم لوگ رات میں سفر کرو اس لئے کہ زمین رات کو لپیٹی جاتی ہے۔

رات کا سفر:

عرب میں دن میں سخت گرمی ہوتی ہے اور رات کا وقت ہلکا ہوتا ہے اس لئے فرمایا گیا کہ رات کو بھی کچھ سفر کر لیا کرو صرف دن میں ہی سفر پر قناعت نہ کرو۔

بَاب رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

۸۰۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي جَاءَ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ۔

باب: جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے؟

۸۰۰: احمد بن محمد بن ثابت المروزی علی بن حسین حسین عبد اللہ بن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لے جارہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص گدھے پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ سوار ہو جائیے اور وہ پیچھے کی جانب ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں میری بہ نسبت اپنے جانور پر آگے بیٹھنے کے تم زیادہ حقدار ہو البتہ اگر تم یہ جانور مجھے دے دو تو میں آگے (کی جانب) بیٹھ جاؤں گا۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہوا پس آپ اس پر سوار ہو گئے (یعنی آگے کی جانب تشریف فرما ہوئے)۔

بَاب فِي الدَّابَّةِ تُعَرْقَبُ فِي الْحَرْبِ

۸۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي وَهُوَ أَحَدُ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ غَزَاةِ مُؤْتَةَ قَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ حِينَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَقَرَهَا ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

باب: لڑائی میں جانوروں کی کونچیں کاٹ دینا

۸۰۱: عبداللہ بن محمد محمد بن سلمہ محمد بن اسحق ابن عباد ان کے والد حضرت عباد بن عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مرہ بن عوف کے میرے رضاعی والد نے مجھ سے بیان کیا اور وہ موتہ کے جہاد میں شریک تھے انہوں نے کہا کہ گویا میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ اپنے اشقر گھوڑے سے (نیچے) کود پڑے اور اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر انہوں نے کفار سے جنگ کی۔ یہاں تک کہ وہ شہید کر دیئے گئے امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

میدانِ جہاد کا سامان:

میدانِ جہاد میں جانوروں کی کونچیں کاٹ دینے کا اس وجہ سے حکم فرمایا گیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ جانور کافروں کے کام آجائیں معلوم ہوا کہ اگر کسی سامان کا جہاد میں کفار کے لئے کام آنے کا اندیشہ ہو تو اس کو ضائع کرنا درست ہے۔

بَاب فِي السَّبَقِ

باب: (جانوروں کی دوڑ میں) آگے بڑھ جانے کی شرط کرنا

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۸۰۲: احمد بن یونس ابن ابی ذئب نافع بن ابی نافع حضرت ابوہریرہ رضی

ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ فِي حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسابقت کے ساتھ مال لینا حلال نہیں ہے مگر اُونٹ' گھوڑے یا تیراندازی میں۔

خُلاصَةُ الْبَاب: اگر گھوڑ دوڑ میں امیر و حاکم طرف سے شرط لگائی جائے یا ایک جانب سے شرط ہو تو جائز ہے اور اگر دو سوار ایک ایک سو روپے کسی کے پس جمع کرائیں کہ دونوں میں سے جو آگے نکل جائے وہ یہ دو سو لے لے اگر اسی طرح رہے تو ممانعت ہے البتہ اگر ایک تیسرا گھوڑا بھی ملا لیا جائے یہ گھوڑے والا کوئی رقم نہ ملائے اور یہ طے ہو کر تینوں میں سے جو آگے نکل جائے وہ دو سو روپے لے تو یہ صورت جائز ہے اس تیسرے کو محلل کہتے ہیں لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ یہ بھی احتمال ہو کہ شاید یہ تیسرا آگے نکل جائے اور اگر یقین ہو کہ تیسرا ہرگز آگے نہیں نکل سکتا تو پھر محلل نہیں بنے گا یعنی اسی طرح وہ شرط حلال نہ ہوگی تو اس وقت تیسرے کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

۸۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا۔

۸۰۳: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) حفیاء سے مدینہ منورہ کے مقام ثنیہ الوداع تک گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کئے گئے گھوڑوں میں شرط لگائی اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی حد (مقام) ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی ذریق تک مقرر فرمائی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی گھوڑ دوڑ میں شامل رہے۔

۸۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا۔

۸۰۴: مسدد' معتمر' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ گھوڑوں کو گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کرتے تھے۔

اضمار کی تعریف:

اضمار کا مطلب یہ ہے کہ آپ گھوڑوں کو اچھی طرح گھاس کھلاتے تاکہ وہ خوب موٹا تازہ ہو جائے اس کے بعد اس کی خوراک کم کرتے جاتے اور گھوڑے کو مکان میں بند کرتے تو گھوڑوں کے جسم کی فاضل رطوبات خشک ہو جاتیں اور اس کو خوب پسینہ آتا اور اس سے گھوڑا اسبک ہو جاتا اور وہ خوب دوڑتا۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ۔

۸۰۵: احمد بن حنبل' عقبہ بن خالد' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے گھوڑ دوڑ کی ہے اور آپ کا جو گھوڑا پانچویں سال میں لگ گیا تھا اس کی حد مزید فاصلہ پر مقرر فرمائی۔

بَاب فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ

٨٠٦: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔

باب: پیدل دوڑنے کے بیان میں

۸۰۶: ابوصالح الانطاکی محبوب بن موسیٰ' ابواسحق' ہشام بن عروہ' عروہ' ابی سلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ سفر میں آپ کے ساتھ تھیں وہ فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوڑے تو میں آپ سے آگے نکل گئی۔ جب میں بھاری جسم کی ہو گئی تو میں اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کی جیت پچھلی ہار کا بدلہ ہے (یعنی اب ہم دونوں ایک دوسرے کے برابر آ گئے)۔

بَاب فِي الْمُحَلِّلِ

٨٠٧: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أُمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔

باب: محلل کا گھوڑ دوڑ میں شریک ہونے کا بیان

۸۰۷: مسدد' حصین بن نمیر' سفیان بن حسین (دوسری سند) علی بن مسلم' عباد بن العوام' سفیان بن حسین' زہری' سعید بن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو گھوڑے کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے اور وہ گھوڑا اس قسم کا ہو کہ اس کے آگے بڑھنے کا یقین نہ ہو بلکہ پیچھے رہنے کا احتمال ہو تو وہ (دوڑ) جوا نہیں اور جو شخص ایک گھوڑے کو دو گھوڑوں کے درمیان داخل کرے اور وہ اس کے آگے بڑھنے کا یقین رکھتا ہو تو یہ جوا ہے۔

گھوڑ دوڑ میں یک طرفہ شرط:

مراد یہ ہے کہ اگر گھوڑ دوڑ میں حاکم کی جانب سے شرط لگائی جائے یا ایک طرفہ شرط ہو تو اس کی اجازت ہے اور اگر گھوڑ دوڑ میں دونوں شخص کی جانب سے شرط ہو تو ایک تیسرے شخص کا ہونا ضروری ہے کہ جس کے ہارنے یا جیتنے کا یقین نہ ہو بلکہ اس کے جیتنے کا بھی احتمال ہو اور ہارنے کا بھی اگر وہ شخص جیت جائے گا تو دونوں شرط کا روپیہ ادا کریں گے اور اگر وہ ہارے گا تو کچھ ادا نہیں کرے گا۔ مذکورہ حدیث میں محلل کا مطلب ہے تیسرا شخص اور گھوڑ دوڑ کے تفصیلی احکام اور قسمیں حضرت مفتی اعظم پاکستان کے رسالہ احکام القمار میں ملاحظہ فرمائیں۔

٨٠٨: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ عَبَّادٍ وَمَعْنَاهُ۔

۸۰۸: محمود بن خالد' الولید بن مسلم' سعید بن بشیر' زہری' سے اسی طریقہ پر مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْجَلَبِ عَلَى الْخَيْلِ فِي السِّبَاقِ

باب: گھوڑ دوڑ میں کسی شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنے کا بیان

۸۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ.

۸۰۹: یحییٰ بن خلف' عبدالوہاب بن عبدالمجید' عنبسہ (دوسری سند) مسدد' بشر بن مفضل' حمید' حسن' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (اسلام میں) نہ جلب ہے اور نہ جنب ہے۔ یحییٰ نے اپنی حدیث میں فِي الرِّهَانِ کے لفظ کا اضافہ کیا ہے اور اس سے بھی مراد شرط کرنا اور گھوڑ دوڑ میں آگے بڑھنا ہے۔

بعض اصطلاحی الفاظ کی تشریح:

زکوٰۃ میں جلب کا مفہوم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص زکوٰۃ دینے والے لوگوں سے فاصلہ پر قیام کرے اور لوگوں سے کہے کہ زکوٰۃ کے جانور خود ہی میری قیام گاہ اور اسی جگہ پر لے کر آؤ اور جنب سے مراد یہ ہے کہ صاحب نصاب لوگ اپنے علاقہ سے فاصلہ پر چلے جائیں اور زکوٰۃ وصول کرنے والے کو حکم کریں کہ وہ فاصلہ طے کر کے آئے اور زکوٰۃ وصول کرے تو شرعاً مذکورہ دونوں اعمال کی ممانعت ہے کیونکہ اس میں پہلی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو بلاوجہ تکلیف میں مبتلا کرنا ہے اور دوسری صورت میں زکوٰۃ وصول کرنے والے کو تکلیف میں ڈالنا ہے جو کہ ممنوع ہے اور گھوڑ دوڑ میں جلب کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنے دوڑانے والے گھوڑے کے پیچھے دوسرا گھوڑا لگا لے کہ وہ اس کے گھوڑے کو دوسرے شخص کے گھوڑے سے آگے بڑھانے کے لئے ہنکاتا رہے اور گھوڑ دوڑ میں جنب کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے برابر میں دوسرا گھوڑا رکھا جائے کہ جب سواری کے گھوڑے کو تھکن ہو جائے تو اس گھوڑے پر سوار ہو' شرعاً یہ بھی منع ہے۔

۸۱۰: زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الْجَلَبُ وَالْجَنَبُ فِي الرِّهَانِ.

۸۱۰: ابن المثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ نے کہا کہ جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں ہوتے ہیں۔

بَابٌ فِي السَّيْفِ يُحَلَّى

باب: تلوار پر چاندی لگانے کا بیان

۸۱۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً.

۸۱۱: مسلم بن ابراہیم' جریر بن حازم' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

تلوار پر چاندی کا ملمع کرنا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ تلوار پر چاندی کا ملمع کرنا درست ہے چاہے چاندی کم ہو یا زیادہ۔

۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَى ذَالِكَ۔

۸۱۲: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ہشام' قتادہ' حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی ٹوپی چاندی کی تھی۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ سعید بن ابی الحسن کی متابعت اس حدیث کی روایت میں کسی دوسرے نے کی ہو۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۸۱۳: محمد بن بشار' یحییٰ بن کثیر' ابوغسان' عثمان بن سعد' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

بَاب فِي النَّبْلِ يُدْخَلُ بِهِ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں تیر لے کر داخل ہونا

۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا۔

۸۱۴: قتیبہ بن سعید' لیث' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا جو کہ مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا کہ وہ شخص جب تیروں کو لے کر باہر آئے تو اس شخص کی تیر کی پیکان (نوک) پکڑے رہے (تا کہ وہ تیر کسی دوسرے کے نہ لگ جائے اگر لگے بھی تو لکڑی کی طرف سے لگے جس سے زخم وغیرہ نہ ہو)

۸۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ كَفَّهُ أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۸۱۵: محمد بن العلاء' ابواسامہ' یزید' ابی بردہ' حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص ہماری مسجد یا بازار میں آئے اور اس شخص کے ہاتھ میں تیر ہو تو وہ تیروں کی پیکان ہاتھ میں پکڑے رکھے یا مٹھی میں (پیکان کو) دبائے رکھے ایسا نہ ہو کہ وہ (تیر کی پیکان) کسی مسلمان کے لگ جائے۔

ہتھیار وغیرہ لے کر بازاروں میں گھومنا:

مذکورہ حدیث میں صرف تیر کی پیکان کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ بندوق وغیرہ بھی اسی زمرہ میں داخل ہیں کہ ان کو بھی سرعام لئے نہیں پھرنا چاہئے کہ بعض مرتبہ دھوکا ہو جاتا ہے یا لوڈ کر کے نہ پھرے کہ غیر ارادی طور پر گولی چل جائے اور دوسرے کا نقصان ہو۔

بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا

باب: ننگی تلوار دینے کی ممانعت

۸۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا۔

۸۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے کی ممانعت فرمائی (ایسا نہ ہو کہ (تلوار کسی کے) لگ جائے اگر کسی شخص کو تلوار دے تو غلاف یا کپڑے میں لپیٹ کر دے)

۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ۔

۸۱۷: محمد بن بشار' قریش بن انس' اشعث' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلی کے درمیان چمڑے کو کاٹنے سے منع فرمایا (ایسا نہ ہو کہ چمڑہ کٹ جانے کے بعد چاقو انگلیوں کو زخمی کر دے)

بَاب فِي لُبْسِ الدُّرُوعِ

باب: ایک ساتھ کئی زرہیں پہننا

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَسِبْتُ أَنِّي سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ۔

۸۱۸: مسدد' سفیان' یزید بن خصیفہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے روایت کیا جس شخص کا نام انہوں نے بتایا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز دو زرہ اُوپر نیچے پہن رکھی تھیں۔

بَاب فِي الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ

باب: جھنڈے اور نشان کی کیفیت

۸۱۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ۔

۸۱۹: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' ابن ابی زائدہ' ابویعقوب' حضرت یونس بن عبید' محمد بن قاسم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ مجھے محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) جھنڈے کی کیفیت کیا تھی تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان (جھنڈے) کا رنگ کالا تھا اور اس کا کپڑا نمرہ (چوکور دھاری دار تھا)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ:

نمرہ اس کپڑے کو کہتے ہیں جس میں کالی' سفید دھاریاں ہوں اور سیاہ رنگ کا مطلب یہ ہے کہ جو کہ دیکھنے والے کو دُور سے کالا رنگ محسوس ہوتا تھا درحقیقت وہ بالکل کالے رنگ کا نہیں تھا اور آپ کے جھنڈے مبارک کی مکمل تحقیق حضرت مفتی اعظم پاکستان نے جواہر الفقہ جلد۲ میں فرمائی وہاں پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

خلاصۃ الباب: نمر۔ ابیض۔ صفرا۔ اس باب میں تین قسم کے جھنڈوں کا ذکر ہے نمرا کہتے ہیں اس کپڑے کو جس میں سیاہ

سفید دھاریاں ہوں بہر حال ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو کپڑا سامنے آ گیا سردار کی جگہ بتانے پر باندھ لیا تھا۔

۸۲۰ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ وَهُوَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ۔

۸۲۰: اسحٰق بن ابراہیم المروزی' یحییٰ بن آدم' شریک' عمار الدہنی' ابی الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

۸۲۱ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَفْرَاءَ۔

۸۲۱: عقبہ بن مکرم' سلم بن قتیبہ' شعبہ' حضرت سماک نے اپنی قوم کے ایک شخص سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کے جھنڈے کا نشان میں نے دیکھا تو وہ زرد رنگ کا تھا۔

بَاب فِي الِانْتِصَارِ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ

باب: کمزور اور بے سہارا افراد کے توسل سے مدد مانگنے کا بیان

۸۲۲: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ أَخُو عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ۔

۸۲۲: مؤمل بن فضل الحرانی' الولید' ابن جابر' زید بن ارطاۃ' جبیر بن نفیر' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے میرے لئے کمزور افراد کو تلاش کرو اس لئے کہ تم لوگ ضعیف لوگوں کی وجہ سے روزی دیئے جاتے اور مدد کئے جاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زید بن ارطاۃ عدی بن ارطاۃ کا بھائی ہے۔

کمزور افراد:

ضعیف لوگوں سے مراد بوڑھے مرد و خواتین' بیوہ عورتیں' یتیم لاوارث بچے' معذور' اپاہج' نابینا' لنگڑے وغیرہ لوگ ہیں مراد یہ ہے کہ ان ضعیف افراد کے طفیل تم کو رزق ملتا ہے۔ اس لئے ان کی خبر گیری کرو اور ان کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُنَادِي بِالشِّعَارِ

باب: علامتی ناموں سے پکارنا

۸۲۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ

۸۲۳: سعید بن منصور' یزید بن ہارون' حجاج' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ مہاجرین کا علامتی لفظ تھا اور عبدالرحمٰن انصار کے لئے علامتی لفظ تھا۔

عَبْدَ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

۸۲۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ شِعَارُنَا أَمِتْ أَمِتْ۔

۸۲۴: ہناد ابن المبارک عکرمہ بن عمار ایاس بن سلمہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیرکمان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں جہاد کیا تو ہم لوگوں کی شناخت اَمِتْ، اَمِتْ تھا۔

۸۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنْ بُيِّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حم لَا يُنْصَرُونَ۔

۸۲۵: محمد بن کثیر سفیان ابی اسحٰق مہلب بن ابی صفرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دُشمن تم لوگوں پر شب خون مارے تو تم لوگوں کی شناخت حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ ہونی چاہئے۔

سپاہیوں کو اشاراتی نام سے پکارنا:

جہاد یا جنگ وغیرہ کے موقعہ پر ایک دوسرے کو پکارنے کے لئے سپاہی ایک اشارہ مقرر کر لیتے ہیں تاکہ پہچاننے میں آسانی ہو اور سپاہی اسی اشارہ والے نام سے پکارتے ہیں مذکورہ حدیث میں اسی کو بیان فرمایا ہے موجودہ دور کی اصطلاح میں اس لفظ کو ''کوڈ ورڈ'' کہا جاتا ہے۔ آج کل بھی فوج میں یہی طریقہ جاری ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ

باب: سفر کے وقت کیا دُعا مانگنی چاہئے

۸۲۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ۔

۸۲۶: مسدد یحییٰ محمد بن عجلان سعید ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے اے اللہ آپ اس سفر میں میرے ساتھی ہیں اور اہل وعیال (کی حفاظت میں) میرے خلیفہ ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے سفر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور سختی کے ساتھ واپس ہونے اور مال اور اہل وعیال میں بُری نظر لگنے سے (یعنی بخیر و عافیت سے واپسی کی دُعا مانگتا ہوں) اے اللہ! ہم لوگوں کے لئے زمین کو لپیٹ دیجئے اور ہم لوگوں کے لئے سفر آسان فرما دیجئے۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ

۸۲۷: حسن بن علی عبدالرزاق ابن جریج ابوالزبیر علی الازدی ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ بلاشبہ نبیؐ جب اپنے اُونٹوں پر سفر میں روانہ ہونے کیلئے سوار ہوتے تو آپ تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے پھر آپ فرماتے وہ ذات پاک (اور بے عیب) ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع وفرمان بنایا اور ہم لوگ اس کو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے

قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا اللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْبُعْدَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُهُ إِذَا عَلَوْا الثَّنَايَا كَبَّرُوا وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا فَوُضِعَتْ الصَّلَاةُ عَلَى ذَلِكَ۔

تھے اور ہم سب) کو اپنے پروردگار کی جانب لوٹنا ہے۔ اے اللہ ہم آپ سے اس سفر میں نیکی تقویٰ اور ان اعمال کی توفیق طلب کرتے ہیں جو تیری رضا کا سبب ہوں اور تو ہمارے لئے یہ سفر آسان فرما دے اے اللہ ہمارے لئے سفر کے فاصلہ کو لپیٹ دے آپ سفر میں ہمارے ساتھی ہیں اور اہل وعیال اور مال پر خلیفہ ہیں اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی فرماتے اور اس میں یہ اضافہ فرماتے' ہم رجوع کرنے والے توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں اور نبیؐ اور آپ کے لشکر کے لوگ جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور جب نیچے کی جانب اُترتے تو تسبیح کہتے ہوئے (یعنی سبحان اللہ پڑھتے ہوئے اُترتے پھر نماز بھی اسی قاعدہ پر رکھی گئی (کہ نماز میں اور بیٹھتے وقت تسبیح پڑھی جاتی ہے اور اُٹھتے وقت تکبیر پڑھی جاتی ہے)۔

بَاب فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوَدَاعِ

باب: رخصت کرنے کے وقت کونسی دُعا مانگے؟

۸۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ هَلُمَّ أُوَدِّعْكَ كَمَا وَدَّعَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔

۸۲۸: مسدد' عبداللہ بن داؤد' عبدالعزیز بن عمر' اسماعیل' ابن جریر' حضرت قزعہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آؤ میں تم کو اس طرح رخصت کروں کہ جس طرح مجھ کو حضور اکرم ﷺ نے رخصت فرمایا (پھر آپ نے یہ دُعا پڑھی) میں تمہارا دین' تمہاری امانت اور تمہارے انجام کار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔

۸۲۹: حسن بن علی' یحییٰ بن اسحٰق' حماد بن سلمہ' ابی جعفر' محمد بن کعب' حضرت عبداللہ الخطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکر کو رخصت کرنے کا قصد فرماتے تو فرماتے کہ تمہارا دین' امانت اور تمہاری انجام کار اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَكِبَ

باب: سواری پر سوار ہونے کے وقت کیا پڑھے؟

۸۳۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا وَأُتِيَ بِدَابَّةٍ

۸۳۰: مسدد' ابوالاحوص' ابواسحٰق الہمدانی' حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سواری پیش کی گئی تا کہ وہ اس پر سوار ہوں۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو آپ نے

لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔

بسم اللہ پڑھی پھر وہ جب اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو الحمد للہ کہا۔ پھر کہا کہ وہ ذات پاک (و بے عیب) ہے کہ جس نے ان جانوروں کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم لوگ ان کو اپنا تابع فرمان کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم اپنے پروردگار کی جانب لوٹنے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ فرمایا تمام قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے پھر تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا پھر کہا اے اللہ آپ پاک ہیں بلاشبہ میں نے اپنے پر ظلم کیا میری مغفرت فرما دیجئے بلاشبہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ پھر آپ کو ہنسی آ گئی۔ عرض کیا گیا کہ آپ کو کس بات پر ہنسی آئی؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا کہ جس طرح میں نے کیا جب آپ کو ہنسی آئی تو میں نے عرض کیا کہ کس وجہ سے آپ کو ہنسی آئی یا رسول اللہ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارا پروردگار اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے کہ جس وقت بندہ کہتا ہے کہ میرے گناہ معاف فرما دے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ

باب: جب منزل پر پہنچے تو کیا دُعا مانگے؟

۸۳۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔

۸۳۱: عمرو بن عثمان' بقیہ' صفوان' شریح بن عبید' زبیر بن ولید' حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب سفر شروع فرماتے اور رات شروع ہو جاتی تو آپ فرماتے: ((یَا اَرْضُ رَبِّیْ)) یعنی اے زمین تیرا اور میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے اندر ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو کہ (تجھ میں) پیدا ہوئی ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ جو تیرے اُوپر چلتی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیر اور سیاہ رنگ' سے سانپ اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں کی بُرائی سے اور پیدا کرنے والے کے شر سے (یعنی اس کے منبع سے) اور اس شر سے جو پیدا ہوا۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ

باب: رات کے شروع حصہ میں سفر کرنے کی ممانعت

۸۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ إِذَا

۸۳۲: احمد بن ابی شعیب الحرانی' زہیر' ابو الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے جانوروں کو سورج غروب ہو جانے کے بعد نہ چھوڑو جب تک کہ

غَابَتْ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَعِيثُ إِذَا غَابَتْ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔

رات کی سیاہی شروع نہ ہو کیونکہ شیطان (جانوروں کو) سورج غروب ہونے کے بعد چھیڑتے ہیں جب تک کہ عشاء کے وقت کی سیاہی شروع نہ ہو۔

سفر کے لئے ایک ادب:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ موقعہ ہو تو دورانِ سفر بوقت مغرب رُک جانا چاہئے پھر اندھیرا شروع ہونے کے بعد سفر شروع کرنا چاہئے۔ یہ حکم تب ہے جبکہ رُکنا اختیار میں ہو۔

بَاب فِي أَيِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ

۸۳۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

باب: سفر کس روز شروع کرنا اچھا ہے

۸۳۳: سعید بن منصور' عبد اللہ بن مبارک' یونس بن یزید' زہری' عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن سفر کے لئے نکلے ہوں یعنی آپ اکثر جمعرات کے دن ہی سفر کا آغاز فرماتے تھے۔

بَاب فِي الِابْتِكَارِ فِي السَّفَرِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ۔

باب: صُبح ہی صُبح سفر کرنے کا بیان

۸۳۴: سعید بن منصور' ہشیم' یعلی بن عطاء' عمارہ بن حدید' حضرت صخر الغامدیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا اے پروردگار میری اُمت کیلئے انکے شروع دن میں برکت عطا فرما اور آپ جس وقت چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو اس کو اوّل دن میں روانہ فرماتے تھے اور صخر (نامی ایک شخص) جو کہ تاجر تھا اور وہ اپنا مالِ تجارت شروع دن میں بھیجتا تھا تو وہ (اس طرح) دولت مند بن گیا اور اس کے مال میں اضافہ ہو گیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ

۸۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔

باب: اکیلے شخص کے لئے سفر کرنے کی ممانعت کا بیان

۸۳۵: عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' عبد الرحمٰن بن حرملہ' عمرو بن شعیب' شعیب' حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار (شخص) تین سوار ہیں۔

تین رفقاء سفر کی اہمیت:

مراد یہ ہے کہ تین سوار شخص اس بات کے حق دار ہیں کہ ان کو سوار کہا جائے کیونکہ وہ شیطان سے محفوظ ہیں اور آپ نے ایک شخص یا دو شخص کو سفر سے منع فرمایا ہے کیونکہ اکیلا شخص جماعت نہیں کر سکتا اور بوقت ضرورت اس کی کوئی مدد نہیں کرتا اس لئے اچھا یہ ہے کہ سفر میں تین افراد ہوں تا کہ دینی اور دُنیاوی ضروریات بآسانی پوری ہو سکیں اگر چہ بوقت ضرورت ایک شخص یا دو شخص کا بھی سفر کرنا درست ہے۔

بَابٌ فِي الْقَوْمِ يُسَافِرُونَ يُؤَمِّرُونَ أَحَدَهُمْ

باب: جس وقت تین یا زیادہ آدمی سفر شروع کریں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیں

۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ۔

۸۳۶: علی بن بحر بن بری‘ حاتم بن اسماعیل‘ محمد بن عجلان‘ نافع‘ ابی سلمہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت سفر میں تین افراد ہوں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنالیں۔

سفر میں امیر بنانے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں ایک شخص کو امیر بنا لینے کا حکم فرمایا گیا کہ اگر کسی معاملہ میں اختلاف رائے ہو جائے تو اس سے مراجعت کر کے معاملہ نمٹالیں اور امیر کے لئے بھی ضروری ہے کہ رفقاءِ سفر کی خیر خواہی کرے۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ قَالَ نَافِعٌ فَقُلْنَا لِأَبِي سَلَمَةَ فَأَنْتَ أَمِيرُنَا۔

۸۳۷: علی بن بحر‘ حاتم بن اسماعیل‘ محمد بن عجلان‘ نافع‘ ابوسلمہ‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت سفر میں تین افراد ہوں تو (تینوں اپنے میں سے) ایک شخص کو امیر بنالیں۔ نافع نے بیان کیا کہ ہم نے ابوسلمہ سے کہا کہ ہم لوگوں کے امیر (دورانِ سفر) آپ ﷺ ہیں۔

بَابٌ فِي الْمُصْحَفِ يُسَافَرُ بِهِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: قرآنِ کریم کو دارالحرب میں لے جانے کا بیان

۸۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ

۸۳۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی‘ مالک‘ نافع‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کو دُشمن کے ملک میں لے جانے کی ممانعت فرمائی۔ مالک نے کہا آپ نے اس بنا پر

الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

منع فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دُشمن کلام اللہ کی بے حرمتی کر دے۔

بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُيُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَايَا

۸۳۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

باب: لشکر سریہ وغیرہ کی تعداد کا بیان

۸۳۹: زہیر بن حرب ابوخیثمہ' وہب بن جریر' یونس' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہترین رفیق چار ہیں اور چھوٹے لشکروں میں چار سو افراد بہتر ہیں اور بڑے لشکروں میں چار ہزار افراد کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار لوگ کمی کی بنا پر (دُشمن سے) ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتے۔

بَاب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ

۸۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ

باب: مشرکین کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان

۸۴۰: محمد بن سلیمان الانباری' وکیع' سفیان' علقمہ بن مرثد' سلیمان بن بریدہ' حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جس وقت کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرماتے تو آپ اس شخص کو بالخصوص اس کے اپنے بارے میں تقویٰ اور دوسرے مسلمان کے بارے میں خیر خواہی کرنے کی وصیت فرماتے اور فرماتے کہ جب تم اپنے دُشمن مشرکین کا مقابلہ کرو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دو (یہ راوی کا شک ہے کہ آپ نے خصال کا لفظ بیان فرمایا یا خلال کا) پھر جو مشرک شخص ان تینوں چیزوں میں سے ایک چیز قبول کر لے تو تم بھی ان سے قبول کر لو اور ان لوگوں کے قتل سے باز رہو یعنی پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو تم ان کا اقرار قبول کر لو اور ان کے قتل سے باز رہو۔ پھر وہ لوگ اگر اسلام قبول نہ کریں تو ان کو اپنے ملک سے یعنی دار الحرب سے دار الاسلام کی جانب بلاؤ اور ان کو اس بات کی اطلاع دو کہ اگر وہ ان باتوں کو مان لیں گے تو پھر ان کے لئے وہی حقوق ہوں گے جو کہ مہاجرین کے لئے ہیں اور وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر لازم ہیں۔ پھر اگر وہ لوگ اپنے ملک سے نکلنا قبول نہ کریں تو ان کو آگاہ کر دو

يُجْرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَحْكُمُ اللّٰهُ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

کہ وہ لوگ ایک گنوار مسلمان شخص جیسے ہوں گے اور ان لوگوں پر اللہ کا وہ حکم نافذ کیا جائے گا جو کہ تمام اہلِ اسلام پر نافذ کیا جاتا ہے اور ان لوگوں کیلئے مالِ فئی اور مالِ غنیمت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ لوگ اہلِ اسلام کے ہمراہ (شریک) ہو کر جہاد کریں اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ان لوگوں سے جزیہ طلب کرو۔ پھر اگر وہ اس کو منظور کر لیں تو تم بھی ان سے جزیہ قبول کرو اور ان لوگوں سے جنگ نہ کرو اور اگر وہ لوگ جزیہ دینا قبول نہ کریں تو اللہ سے امداد طلب کرو اور ان لوگوں سے قتال کرو اور جس وقت تم لوگ اہلِ قلعہ یعنی مشرکین کا محاصرہ کرو اور وہ یہ چاہیں کہ تم ان لوگوں کو اللہ کے حکم پر اُتارو تو تم ان کو نہ اُتارو۔ کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ اس سلسلہ میں اللہ کا حکم کیا ہے بلکہ تم ان کو اپنے حکم پر (قلعہ سے) اُتارو پھر تم جس طریقہ سے چاہو ان لوگوں کا فیصلہ کر دو۔ سفیان نے سمجھا کہ یہ حدیث مقاتل بن حیان سے علقمہ نے نقل کی تو انہوں نے کہا کہ مسلم نے مجھ کو بتلایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا وہ ابن ہیصم' نعمان بن مقرن سے سلیمان بن بریدہ کی طرح مرفوعاً روایت ہے۔

قلعہ بند کفار کے وعدہ کی حیثیت:

مذکورہ حدیث میں کفار کو قلعہ سے نہ اُتارنے کا مطلب ہے نہ نکالو یعنی جس وقت کفار قلعہ بند ہو جائیں اور وہ شرط رکھیں کہ ہم کو قلعہ سے باہر نکال دو اور ہم لوگ باہر آتے ہی اللہ کے احکام تسلیم کر لیں گے تو آپ ان کی بات میں نہ آنا کیونکہ آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں کے سلسلہ میں اللہ کا کیا حکم ہے' آپ کفار سے صاف کہہ دیں کہ یا تو تم لوگوں کو قتل کیا جائے گا یا جزیہ (اسلامی ٹیکس) ادا کرو یا ملک سے نکل جاؤ۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: خلاصہ یہ ہے کہ کفار سے جنگ کرنے سے غرض یہ ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو اگر مشرکین اسلام قبول کر لیں تو ان سے جنگ سے باز رہو۔ لیکن اگر کفار قلعہ میں محصور ہوں اور وہ یہ شرط لگائیں کہ پہلے ہم کو قلعہ سے نیچے اترنے کی اجازت دو پھر ہم مسلمان ہو جائیں گے تو ان کی یہ بات قبول نہ کی جائے بلکہ صاف کہہ دینا چاہیے کہ جزیہ ادا کرو ورنہ تمہیں قتل کیا جائے گا البتہ قتل کرنے میں یہ شرط ہے کہ ناک' کان نہ کاٹے جائیں۔ اسی طرح عورتوں اور بچوں کو بھی قتل نہ کیا جائے۔

۸۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اغْزُوا

۸۴۱: ابوصالح الانطاکی محبوب بن موسیٰ' ابواسحق' سفیان' علقمہ بن مرثد' سلیمان بن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا کفر کرے اس شخص کو قتل کر دو اور غداری نہ کرنا

بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا۔

اور مالِ غنیمت میں چوری ہرگز نہ کرنا اور کسی کا مثلہ نہ کرنا (یعنی ناک' کان نہ کاٹ دینا) اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔

جہاد میں جن افراد کا قتل کرنا جائز نہیں:

نابالغ بچہ کو' خواتین' بوڑھوں یا محتاج افراد کہ جو جنگ کرنے کے اہل نہ ہوں اور نہ جنگ کا مشورہ دیتے ہوں ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

۸۴۲: عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن آدم' عبید اللہ بن موسیٰ' حسن بن صالح' خالد بن فزر' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجاہدین کو جہاد کرنے کے لئے روانہ کرنے کے وقت) ارشاد فرمایا تم لوگ اللہ کے نام کے ساتھ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق اور حضرت پیغمبر کے دین پر (پوری طرح قائم رہتے ہوئے) جاؤ اور جو شخص بہت ضعیف العمر ہو اس کو قتل نہ کرنا اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ کسی خاتون کو اور نہ تم لوگ مالِ غنیمت میں خیانت کرنا اور مالِ غنیمت اکٹھا کرنا اور اپنے احوال کی اصلاح کرنا اور آپس میں نیکی کرنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

بَابٌ فِي الْحَرْقِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمنوں کے علاقہ میں آتش زنی کرنا

۸۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ۔

۸۴۳: قتیبہ بن سعید' لیث' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت کو آگ لگا دی اور ان کو (موضع) بویرہ میں کاٹ ڈالا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ﴾ نازل فرمائی۔

۸۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ۔

۸۴۴: ہناد بن سری' ابن المبارک' صالح بن ابی الاخضر' زہری' عروہ' حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم (فلسطین میں مقام عسقلان اور رملہ کے درمیان واقع گاؤں) اُبنیٰ کو صبح کے وقت لوٹ لو اور اس کو آگ لگا دو۔

۸۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ قِيلَ لَهُ أُبْنَى قَالَ نَحْنُ

۸۴۵: عبید اللہ بن عمر الغزی سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو مسہر سے سنا ان سے (مقام) اُبنیٰ کے بارے میں تذکرہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم

أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِينَ۔

لوگ جانتے ہیں وہ (جگہ) ینٰی ہے جوکہ فلسطین میں واقع ہے۔ واللہ اعلم

بَاب فِي بَعْثِ الْعُيُونِ

باب: (دُشمن کی طرف) جاسوس روانہ کرنا

۸۴۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ۔

۸۴۶: ہارون بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' سلیمان بن مغیرہ' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے بسیسہ (نامی ایک شخص) کو جاسوس بنا کر روانہ فرمایا تا کہ وہ پتہ لگائے کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے؟

بَاب فِي ابْنِ السَّبِيلِ يَأْكُلُ مِنْ التَّمْرِ وَيَشْرَبُ مِنْ اللَّبَنِ إِذَا مَرَّ بِهِ

باب: مسافر کھجور کے درختوں' دودھ دینے والے جانوروں کے پاس سے گزرے تو کھجور اور دودھ کا استعمال کر لے

۸۴۷: حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔

۸۴۷: عیاش بن ولید الرقام' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص جانوروں کے پاس سے گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے کر (تھن) نچوڑ کر دودھ پی لے اور اگر اس کا مالک موجود نہ ہو تو اس کو تین مرتبہ پکارے اگر مالک جواب دے تو اس سے اجازت حاصل کرے ورنہ اس کی اجازت کے بغیر دودھ نچوڑ لے اور پی لے لیکن دودھ اپنے ساتھ نہ لے جائے۔

مضطر کے لئے ایک گنجائش:

اس حدیث کا حکم عام نہیں ہے بلکہ مذکورہ حکم اس شخص کے لئے ہے کہ جس کو کھانا وغیرہ میسر نہ ہو اور بغیر کھانا وغیرہ کھائے جان جانے کا ظن غالب ہو۔

۸۴۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سُنْبُلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي

۸۴۸: عبیداللہ بن معاذ' شعبہ' ابی بشر' عباد بن شرحبیل سے روایت ہے کہ مجھ کو قحط سالی نے پریشان کر ڈالا اور میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں گیا اور میں نے درخت کی ایک بالی کو مسل کر کھا لیا اور (باقی کو) کپڑے میں باندھ لیا۔ اسی وقت باغبان آ گیا اس نے مجھ کو مارا اور میرا کپڑا چھین لیا۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ قَالَ سَاغِبًا وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ۔

آپ نے باغ کے مالک سے فرمایا یہ شخص حکم شرع سے ناواقف تھا تم نے اس کو مسئلہ نہیں بتلایا اور یہ شخص بھوکا تھا تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ آپ نے حکم فرمایا' اس شخص نے میرا کپڑا واپس کر دیا اور مجھ کو ساٹھ صاع یا نصف وسق یعنی تیس صاع غلّہ بھی دیا۔

اضطراری حالت میں بلا اجازت مالک تصرف کرنا:

مراد یہ ہے کہ باغ والے کو تم کو مارنا نہیں چاہئے تھا بلکہ نرمی سے مسئلہ بتا دینا چاہئے تھا اور ان صحابی سے آپ نے فرمایا کہ حالتِ اضطرار میں تم کو بقدرِ ضرورت کھانا درست تھا لیکن ساتھ لے جانا درست نہیں تھا۔

۸۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ رَجُلًا مِنَّا مِنْ بَنِي غُبَرَ بِمَعْنَاهُ۔

۸۴۹: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' ابی بشر' حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ سے روایت کیا۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكَمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ۔

۸۵۰: عثمان اور ابوبکر' ابی شیبہ کے صاحبزادے معتمر بن سلیمان' ابن ابی الحکم الغفاری' ان کی دادی' حضرت رافع بن عمرو کے چچا سے مروی ہے کہ میں بچپن میں انصاریوں کے کھجور کے درختوں پر ڈھیلے مارتا تھا۔ لوگ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے لڑکے! درخت پر تم ڈھیلے کیوں مارتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں درخت سے کھجور گرا کر) کھجور کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ڈھیلے نہ مارا کرو (البتہ) نیچے جو گرا ہوا اس کو کھالیا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعا دی کہ اے اللہ! اس کو شکم سیری عطا فرما۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ لَا يَحْلِبُ

باب: بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ بلا اجازت دودھ نہ نچوڑے

۸۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ

۸۵۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے شخص کے جانور کا دودھ بلا اجازت نہ نچوڑے۔ کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کے دریچے میں آ کر اس کی الماری توڑ کر اناج باہر نکال کر لے جائے (یہ بات ہر شخص کو ناپسند ہے)

لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے خزانے اور کھانے ہیں (اس لئے) کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کی بلا اجازت سے نہ نکالے۔

بَاب فِي الطَّاعَةِ

باب: فرمانبرداری کا بیان

۸۵۲: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۵۲: زہیر بن حرب' حجاج' ابن جریج نے کہا (ترجمہ) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اور جو تم لوگوں میں اربابِ حکومت ہیں ان کی اتباع کرو یہ آیت کریمہ عبداللہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر بھیجا (راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو یعلی نے خبر دی اور انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَجَّجَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْ النَّارِ وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا أَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۸۵۳: عمرو بن مرزوق' شعبہ' زبید' سعد بن عبیدہ' ابی عبد الرحمٰن سلمی' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سردار ایک شخص کو مقرر فرمایا اور آپ نے لوگوں کو اس شخص کی فرمانبرداری کرنے کا حکم فرمایا اس نے آگ جلائی اور ان لوگوں کو آگ میں کود جانے کا حکم کیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے اس کا (حکم ماننے سے) انکار کر دیا ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ آگ سے بھاگ کر (اسلام میں داخل ہوئے ہیں) اور بعض لوگوں نے (اس آگ میں) گھسنا چاہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا اگر تم لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے آپ نے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اتباع نہیں ہے بلکہ فرمانبرداری کا حکم اس کام میں ہے جو کہ دستور کے مطابق ہو۔

گناہ کے کام میں مخلوق کی اطاعت:

حکم شریعت یہ ہے کہ جس کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اس میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)) اس لئے اگر والدین یا حاکم وقت کا بھی کوئی حکم خلاف شریعت ہو تو اس کو تسلیم کرنا جائز نہیں اور مذکورہ بالا حکم خلاف شریعت تھا۔

۸۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ

۸۵۴: مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر کسی حکم کا تسلیم کرنا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند ہو یا ناپسند ہو جب تک کہ معصیت کا حکم نہ ہو۔ اگر

الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

معصیت کا حکم کیا جائے تو نہ اس کو سننا درست ہے اور نہ اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي۔

۸۵۵: یحییٰ بن معین، عبدالصمد بن عبدالوارث، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، بشر بن عاصم، عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (جہاد میں فوج کا) ایک چھوٹا دستہ روانہ فرمایا میں نے ان میں سے ایک شخص کو تلوار دی۔ جس وقت وہ شخص واپس ہوا تو اس نے بیان کیا کہ کاش تم دیکھتے کہ جس طرح ہم لوگوں کو نبی کریم ﷺ نے ملامت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں سے یہ نہیں ہو سکا کہ جب میں نے ایک شخص کو روانہ کیا اور وہ میرا حکم نہیں بجالایا تو تم لوگ اِس شخص کے بجائے اُس شخص کو مقرر کر دو کہ جو میرا حکم تسلیم کرے (اور اُسکو نکال باہر کرو کہ جو میرے حکم کی اتباع نہ کرے)

بَاب مَا يُؤْمَرُ مِنْ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ وَسَعَتِهِ

باب: تمام لشکر کے افراد کو ملا کر رکھنے کا بیان

۸۵۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرٌو كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنْ الشَّيْطَانِ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ۔

۸۵۶: عمرو بن عثمان، یزید بن قیس، یزید، ولید، عبداللہ بن العلاء، مسلم بن مشکم، عبیداللہ، حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب منزل میں اُتر جاتے تو پہاڑوں کے دُروں اور نالوں میں منتشر ہو کر اُترتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا یہ علیحدہ (علیحدہ اُترنا) دُروں اور نالوں میں علیحدہ علیحدہ ہو جانا شیطان کی طرف سے ہے (جو شخص تم لوگوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا ہے تاکہ تم پر دُشمن غالب آ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد فرمانے کے بعد پھر کسی منزل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم متفرق طور پر نہ اُترتے بلکہ بعض حضرات تو باہمی طور پر اس طرح مل کر قیام کرتے کہ ان کو دیکھ کر کہا جاتا کہ ان لوگوں پر ایک کپڑا پھیلا دیا جائے تو وہ کپڑا سب کو ڈھانک لے۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ

۸۵۷: سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، اُسید بن عبدالرحمٰن، فروہ بن مجاہد، سہل بن معاذ حضرت معاذ بن انس الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے

الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ نَبِيّ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ۔

ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو کر فلاں فلاں جہاد کیا۔ لوگوں نے ایک منزل میں (ٹھہر کر) جگہ تنگ کر دی (یعنی بعض حضرات نے بلاضرورت زیادہ مکان روک لیا تو اس وجہ سے اور لوگوں پر جگہ تنگ ہوگئی) اور راستہ بند کر دیا۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پکارنے والے کو بھیجا جو کہ یہ منادی کرے کہ جو شخص دوسرے لوگوں پر جگہ تنگ کر دے یا راستہ بند کر دے تو اس کو جہاد کا اَجر نہیں ملے گا۔

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيّ عَنْ أُسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۸۵۸: عمرو بن عثمان' بقیہ' الاوزاعی' اُسید بن عبد الرحمٰن' فروہ بن مجاہد' حضرت سہل بن معاذ اور ان کے والد سے اسی طریقہ پر مرفوعاً روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءَ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن سے مقابلہ کی تمنا کی ممانعت

۸۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ تَعَالَى الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

۸۵۹: ابوصالح محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' موسیٰ بن عقبہ' حضرت سالم ابی النضر عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وہ خارجیوں کے مقابلہ کے لئے نکلے تو ان کو تحریر کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک غزوہ میں دُشمن کے مقابل ہوئے تو فرمایا اے لوگو دُشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ پھر جب دُشمنوں سے مقابلہ کرنا ہی پڑ جائے تو صبر کرو اور خوب سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی اے اللہ کتاب (یعنی قرآن) کے نازل فرمانے والے اور اَبر کے چلانے والے اور مشرکین کی جماعت کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ہم لوگوں کو مشرکین پر مدد عطا فرما۔

بَابُ مَا يُدْعَى عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: دُشمن سے مقابلہ کے وقت کیا دُعا مانگی جائے

۸۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۸۶۰: نصر بن علی' ان کے والد' مثنیٰ بن سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جہاد میں

مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

جنگ کرتے تو فرماتے اے اللہ آپ ہی میرے بازو اور مددگار ہیں میں آپ کی امداد سے چلتا پھرتا ہوں اور آپ کی مدد سے (دُشمن پر) حملہ آور ہوتا ہوں اور آپ ہی کی مدد سے لڑائی کرتا ہوں۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب: جہاد کے وقت کفار کو اسلام کی دعوت دینا

۸۶۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الْقِتَالِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ذَالِكَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَقَدْ أَغَارَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِذَالِكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ۔

۸۶۱: سعید بن منصور' اسماعیل بن ابراہیم' حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرنے کے لئے کہ جہاد کے وقت مشرکین کو اسلام کی طرف کس طرح لایا جائے' لکھا تو انہوں نے تحریر کیا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے (قبیلہ) بنی مصطلق پر شب خون مارا اور وہ لوگ غفلت میں تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔ آپ نے ان لوگوں میں سے جو جنگ کے قابل تھے ان کو قتل کر دیا اور بقیہ لوگوں کی حراست میں لے لیا اور آپ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث کو اسی روز حاصل کیا نافع نے کہا کہ یہ واقعہ مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا جو کہ اس لشکر میں شریک تھے۔

ایک تاریخی غزوہ:

غزوہ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گلے کا ہار بھی گم ہوگیا تھا اور تیمّم کے احکام سے متعلق آیت کریمہ بھی نازل ہوئی اور اسی غزوہ میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ملنے کے بعد جناب نبی کریم ﷺ نے بعد میں ان سے نکاح بھی کر لیا تھا۔

۸۶۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَتَسَمَّعُ فَإِذَا سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ۔

۸۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ فجر کی نماز کے وقت حملہ فرماتے تھے اور آپ اذان سننے کے لئے کان لگائے رکھتے اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ فرماتے ورنہ حملہ کر دیتے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا۔

۸۶۳: سعید بن منصور' سفیان' عبد الملک بن نوفل بن مساحق' حضرت ابن عصام المزنی' حضرت عصام سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم لوگوں کو ایک چھوٹے لشکر میں روانہ فرمایا تو آپ نے فرمایا جب تم لوگ کسی مسجد کو دیکھو یا مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو کسی شخص کو قتل نہ کرنا۔

بَاب الْمَكْرِ فِي الْحَرْبِ

باب: جنگ میں دھوکہ دینا

٨٦٤: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

٨٦٤: سعید بن منصور' سفیان' عمرو' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگ داؤ' گھات کا نام ہے۔

جنگ میں تدبیر کی اہمیت:

مراد یہ ہے کہ جنگ صرف اسلحہ جمع کرنے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ جنگ جیتنے کے لئے تدبیر کا ہونا بھی ضروری ہے چاہے جنگ جیتنے کے لئے دشمن کو مغالطہ میں کیوں نہ ڈالنا پڑے۔

٨٦٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا مَعْمَرٌ يُرِيدُ قَوْلَهُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ۔

٨٦٥: محمد بن عبید' ابوثور' معمر' زہری' عبدالرحمٰن بن حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ جنگ کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کچھ فرماتے اور فرماتے تھے کہ جنگ داؤ گھات کا نام ہے۔

بَاب فِي الْبَيَاتِ

باب: شب خون مارنا

٨٦٦: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ۔

٨٦٦: حسن بن علی' عبدالصمد' ابوعامر' عکرمہ بن عمار' حضرت ایاس بن سلمہ' حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنا کر روانہ فرمایا تو ہم لوگوں نے کفار سے جہاد کیا پھر ہم لوگوں نے شب خون مارا اور ان کو قتل کیا۔ اس رات میں ہم لوگوں کی شناخت کا نشان اَمِتْ اَمِتْ تھا۔ سلمہ نے بیان کیا کہ اس رات کو میں نے اپنے ہاتھ سے سات مکانات کے کفار کو قتل کیا۔

بَاب فِي لُزُومِ السَّاقَةِ

باب: ساقہ کے ساتھ امام کے رہنے کا بیان

٨٦٧: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ

٨٦٧: حسن بن شوکر' اسماعیل بن علیہ' حجاج بن ابی عثمان' ابی الزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران پیچھے رہ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور کو ساتھ لیتے اور اس کو سوار فرما لیتے اور ان کے لئے دعا

فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ۔

فرماتے۔

ساقہ کی تعریف:

ساقہ لشکر کے اس حصہ کو کہا جاتا ہے جو کہ فوج کے پیچھے رہتا ہے۔ زیادہ تر بوڑھے زخمی اور مریض افراد اسی میں رہتے ہیں۔

بَاب عَلَى مَا يُقَاتَلُ الْمُشْرِكُونَ

باب: مشرکین سے کس بات پر جہاد کیا جائے؟

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۸۶۸: مسدد' ابومعاویہ' الاعمش' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک وہ اس کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں پھر جب وہ لوگ اس بات کا اقرار کرلیں تو ان لوگوں نے مجھ سے اپنے اموال اور اپنی جانوں کو بچایا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

خون کے بدلہ خون:

دَم سے مراد خون یعنی جان ہے مراد یہ ہے کہ اگر وہ کسی شخص کا مال لیں یا خون کریں تو ان لوگوں کا مال اور خون لیا جائے گا۔

۸۶۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

۸۶۹: سعید بن یعقوب الطالقانی' عبداللہ بن مبارک' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس لوگوں نے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ ہمارے قبلہ کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھیں اور ہم لوگوں کا ذبح کردہ جانور کھائیں اور ہم لوگوں کے نماز کے طریقہ پر نماز ادا کریں پھر وہ لوگ جب یہ تمام (کام) کرلیں تو ان کے مال اور خون ہم لوگوں پر حرام ہیں مگر کسی اور حق کی وجہ سے ان کے وہی حقوق ہوں گے جو عام مسلمانوں کے ہیں اور وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو دوسرے مسلمانوں کی ہیں۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ بِمَعْنَاهُ۔

۸۷۰: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' حمید الطویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو کفار سے قتال کا حکم ہوا اس کے بعد اسی طریقہ پر بیان ہوا جو کہ مندرجہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ

۸۷۱: حسن بن علی' عثمان بن ابی شیبہ' یعلی بن عبید' الاعمش' ابی ظبیان'

أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کوایک چھوٹے لشکر حرقات (نامی کچھ قبائل عرب) کی جانب روانہ فرمایا ان لوگوں نے ہم لوگوں کی (آمد کی) خبر سن لی اور وہ فرار ہو گئے۔ ہم لوگوں سے ان لوگوں کا ایک شخص ہم کو مل گیا ہم نے جب اس کو گرفتار کر لیا تو وہ شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے لگا لیکن ہم نے اس شخص کو مارا پیٹا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا پھر میں نے آپ سے اس (واقعہ) کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے سامنے تمہاری قیامت کے دن کون مدد کرے گا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس شخص نے ہتھیار کے خوف سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دِل چیر کر دیکھا تھا کہ تم کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اس شخص نے ہتھیار کے خوف سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا (تھا) تمہاری مدد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے سامنے کون شخص کرے گا؟ پھر آپ ﷺ یہی بات دُہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

کلمہ کے دلیل ہونے سے مراد:

قیامت کے دن مدد کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کا کلمہ پڑھ لینا اس کے مسلمان ہوجانے کی دلیل ہوگا اور تمہارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا اور کیونکہ اسلام لانے سے زمانہ کفر کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں اس لئے ان صحابی نے تمنا کی کہ کاش کہ میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ

۸۷۲: قتیبہ بن سعید‘ لیث ‘ ابن شہاب‘ عطاء بن یزید لیثی‘ عبید اللہ بن عدی بن الخیار‘ حضرت مقداد بن الاسود سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اگر کسی مشرک سے ملوں اور وہ مجھ سے لڑائی کرنے لگے اور میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے اور اس کے بعد وہ شخص درخت کی آڑ میں چھپ جائے اور کہے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لایا۔ کیا میں اسے اس بات کے کہنے کے بعد قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس کو قتل نہ کر۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس شخص نے جو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کر‘ اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو وہ شخص تمہارے جیسا ہو جائے گا قتل سے قبل اور تم اس جیسے ہو جاؤ گے جب تک کہ اس شخص نے یہ کلمہ

وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ۔ نہ پڑھا تھا۔

اسلام قبول کرنے کی خصوصیت:

تمہارے جیسا ہونے سے مراد یہ ہے کہ یعنی وہ شخص مباح الدم ہو جائے گا اور اس کو قتل کرنے کی وجہ سے تم پر قصاص آئے گا اور حدیث کے آخر میں جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک اس شخص نے اسلام کا اقرار نہیں کیا تھا تو اس شخص کا قتل کرنا درست تھا لیکن اس کے اسلام لانے کے بعد اب اس کو قتل کرنا حرام ہو جائے گا اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو قصاص کے طور پر تمہارا قتل درست ہوگا۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنِ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ

باب: سجدہ کی بنا پر پناہ حاصل کرنے والے کی قتل کی ممانعت

۸۷۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هُشَيْمٌ وَمَعْمَرٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا جَرِيرًا۔

۸۷۳: ہناد بن سری' ابومعاویہ' اسماعیل' قیس' حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی جانب چھوٹا لشکر روانہ فرمایا۔ ان لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے (جو کہ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن مشرکین کے ہمراہ ہی رہتے تھے) سجدہ کر کے قتل سے بچنا چاہا۔ لوگوں نے انہیں (کافر سمجھ کر) قتل کر دیا۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے ورثاء کو آدھی دیت دلوائی اور آپ نے فرمایا میں اس مسلمان سے بری ہوں جو کہ کفار کے درمیان رہے۔ عرض کیا گیا کس وجہ سے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ اسلام کی آگ اور کفر کی آگ یکجا نہیں رہ سکتے امام ابوداؤد نے فرمایا اس کو معمر' ہشیم' خالد وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن لفظ (جریر) بیان نہیں کیا۔

بَاب فِي التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ

باب: کفار کے مقابلہ سے فرار اختیار کرنا

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَ تَخْفِيفٌ فَقَالَ الْآنَ خَفَّفَ

۸۷۴: ابوتوبہ الربیع بن نافع' ابن المبارک' جریر بن حازم' زبیر بن خریت' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ﴾ یعنی تم لوگوں میں سے اگر بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ مسلمانوں پر یہ حکم گراں محسوس ہوا کہ ایک شخص دس افراد کے مقابلہ سے فرار نہ کرے پھر اس حکم میں تخفیف ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جان لیا کہ تم لوگوں میں کمزوری ہے (پس یہ حکم نازل

اللّٰهُ عَنْكُمْ قَرَأَ أَبُو تَوْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ۔

فرمایا) کہ اگر تم لوگوں میں سے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر ایک ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے راوی نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تعداد (مذکورہ) میں کمی فرمائی تو لوگوں کے صبر میں اس قدر کمی واقع ہوگئی۔

۸۷۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ قَالَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَتَثَبَّتُ فِيهَا وَنَذْهَبُ وَلَا يَرَانَا أَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ إِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ۔

۸۷۵: احمد بن یونس' زہیر' یزید بن ابی زیاد' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے بھیجے ہوئے لشکروں میں سے وہ ایک لشکر میں موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ (مشرکین کے مقابلہ سے) لوگ بھاگ گئے ان لوگوں میں میں بھی شامل تھا جو کہ بھاگے تھے۔ ہم لوگ جب رُک گئے تو ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب ہم کو کیا کرنا چاہئے کہ ہم لوگ مشرکین کے مقابلہ سے بھاگے ہوئے ہیں اور غضب الٰہی کے مستحق ہیں۔ پھر ہم نے کہا مدینہ منورہ چلیں اور وہاں پر قیام کریں۔ جب دوسری مرتبہ جہاد کا حکم ہو تو جہاد کے لئے (دوبارہ) نکل پڑیں اور کوئی شخص ہم کو دیکھنے نہ پائے۔ بہرحال ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے وہاں پر ہم نے کہا کاش ہم لوگ نبیؐ کی خدمت میں پیش ہوں اور خود کو آپ کے روبرو پیش کریں۔ ہم لوگوں کی اگر توبہ قبول ہو جائے تو ہم قیام کریں اگر کوئی اور بات ہو تو روانہ ہو جائیں یہاں تک کہ ہم لوگ پہنچے اور بیٹھ گئے اور نمازِ فجر سے قبل آپ کا انتظار کرنے لگے۔ جب آپ نکلے تو ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ بھگوڑے ہیں۔ آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا نہیں تم لوگ پھر جہاد میں شریک ہونے والے ہو۔ عبداللہ نے کہا ہم لوگ یہ بات سن کر خوش ہو گئے اور آپ کے قریب ہوئے اور آپ کے دست مبارک چومے۔ آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کی پناہ کی جگہ ہوں۔

۸۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ۔

۸۷۶: محمد بن ہشام' بشر بن مفضل' داؤد' ابی نضرہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ یعنی جو شخص لڑائی سے اپنی پشت پھیرے اس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا یہ آیت غزوہ بدر کے روز نازل ہوئی۔

الحمدللہ و بفضلہٖ پارہ نمبر: ۱۶ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۱۷

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْكُفْرِ ①

۸۷۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا فَجَلَسَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ فِرْقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ تَعَالَى وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ۔

باب: قیدی کو کفر پر مجبور کئے جانے کا بیان

۸۷۷: عمرو بن عون' ہشیم' خالد' اسماعیل' قیس' حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے (تشریف فرما تھے) تو ہم لوگوں نے (مشرکین کے غالب ہونے کی) آپؐ سے شکایت کی۔ ہم نے عرض کیا آپؐ ہمارے لئے اللہ سے مدد کی دُعا نہیں فرماتے آپؐ یہ بات سن کر بیٹھ گئے اور آپؐ کا چہرۂ انور (غصہ کی وجہ سے) سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے قبل ایک شخص کی یہ حالت ہوتی کہ وہ (ایمان کی وجہ سے) پکڑا جاتا اور ایک گڑھا کھود کر اس کے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا لیکن وہ شخص (پھر بھی) دین سے منحرف نہ ہوتا اور لوہے کی کنگھیاں اس کی ہڈی گوشت اور پٹھوں میں چلاتے لیکن وہ شخص اپنے دین سے منحرف نہ ہوتا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اس کام کو (یعنی دین کو) پورا کرے گا یہاں تک کہ آدمی (مقام) صنعاء سے (مقام) حضر موت تک چلا جائے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا اپنی بکریوں پر بھیڑیوں سے ڈرے گا۔ لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو گھبراتے ہو (پس صبر سے کام لو اللہ تمہاری مدد کرے گا)

بَاب فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

باب: اس مسلمان کا حکم جو کہ کفار کے لئے جاسوسی کرے

۸۷۸: مسدد' سفیان' عمرو' حسن بن محمد' حضرت عبید اللہ بن ابی رافع جو کہ

① امام حافظ بن بکر احمد علی بن ثابت خطیب بغدادی امام قاضی ابو عمرو قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولائی سے روایت ہے کہ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ محرم ۲۷۵ھ میں اس مبارک کتاب کو روایت کیا۔

عَمْرٍو حَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا هَلُمِّي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا عِنْدِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْتُ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَإِنَّ قُرَيْشًا لَهُمْ بِهَا قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي بِهَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ بِي مِنْ كُفْرٍ وَلَا ارْتِدَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے محرر تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھ کو اور زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد کو حضرت نبی کریم ﷺ نے (مقام) روضہ خاخ روانہ فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ چلتے رہو یہاں تک کہ روضہ خاخ تک پہنچو اس لئے کہ وہاں اُونٹ پر سوار (اُونٹ کے) کجاوے میں ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے تم لوگ اس سے وہ خط لے لو۔ چنانچہ ہم لوگ جلدی سے اپنے گھوڑے دوڑا کر مقام روضہ خاخ پہنچ گئے اور اس عورت کو جا لیا۔ ہم نے اس عورت سے کہا وہ خط نکال۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم لوگوں نے کہا: نہیں ضرور خط نکال ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے اس نے وہ خط اپنی چوٹی سے نکال کر دے دیا۔ ہم لوگ اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکینِ مکّہ کے نام تحریر کیا گیا تھا اور اس میں نبی کریم ﷺ کی بعض اُمور کی اطلاع دی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا اے حاطب! یہ کیا معاملہ ہے؟ حاطب نے کہا آپ ﷺ مجھے (سزا دینے میں) عجلت نہ فرمائیں۔ میں ایسا شخص ہوں جو کہ قریش کا حلیف ہوں مگر ان کا ہم مذہب نہیں ہوں اور جو لوگ قریش میں سے ہیں وہاں پر ان کے رشتہ دار (رہتے) ہیں اور وہ مشرک مکّہ میں اس رشتہ داری کی بنا پر ان کے مال اور ان کے اہل وعیال کی نگرانی کرتے ہیں۔ چونکہ میری ان سے رشتہ داری نہیں تو میں نے یہ چاہا کہ ان لوگوں کے حق میں کوئی ایسا کام انجام دوں کہ جس کی بنا پر وہ کفار میرے بیوی بچوں کی حفاظت کریں اللہ کی قسم یا رسول اللہ میں نے یہ کام کفر اور ارتداد کی بنا پر نہیں کیا یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا حاطب نے سچ کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھ کو اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو غزوۂ بدر میں شریک رہے ہیں۔ تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے بارے میں فرمایا جو دِل چاہے کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب میں کفار کے لیے جاسوسی کرنے سے منع کیا گیا۔ جاسوسی کی سزا قتل ہے لیکن حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی غرض صرف اتنی تھی کہ میرے اس طرح اطلاع دینے سے میرے اہل عیال کو قریش نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ بلکہ میرے ممنون و احسان مندر ہیں گے باقی جو وعدہ فتح اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے کیا ہے وہ تو انشاء اللہ پورا ہو کر رہے گا۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ انْطَلَقَ حَاطِبٌ فَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ سَارَ إِلَيْكُمْ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَانْتَحَيْنَاهَا فَمَا وَجَدْنَا مَعَهَا كِتَابًا فَقَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَأَقْتُلَنَّكِ أَوْ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۸۷۹: وہب بن بقیہ' خالد' حصین' سعد بن عبیدہ' ابوعبدالرحمن سلمی' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہلِ مکہ کو تحریر کرا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم لوگوں نے اس عورت کا اُونٹ بٹھا کر دیکھا تو اسکے پاس کوئی خط نہ پایا میں نے کہا اس ذات کی قسم کہ جس کی قسم کھائی جاتی ہے میں تمہیں قتل کر دوں گا ورنہ مجھے وہ خط نکال کر دے پھر اخیر تک مذکورہ واقعہ بیان کیا۔

بَاب فِي الْجَاسُوسِ الذِّمِّيِّ

باب: ذمی کافر کے جاسوسی کرنے کا بیان

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ۔

۸۸۰: محمد بن بشار' محمد بن محبب' سفیان بن سعید' ابواسحق' حارثہ بن مضرب' حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ شخص ابوسفیان کا جاسوس تھا اور وہ ایک مسلمان انصاری کا حلیف یعنی اس کی پناہ میں تھا۔ وہ شخص کافر ذمی تھا وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا اور کہنے لگا میں مسلمان ہوں۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص خود کو مسلمان کہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ تم میں سے ایسے ہیں کہ ہم انہیں ان کے ایمان کے سپرد کرتے ہیں ان میں سے فرات بن حیان ہیں۔

بَاب فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ

باب: جو مشرک اہلِ اسلام سے امان حاصل کر کے جاسوسی کرے؟

۸۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ

۸۸۱: حسن بن علی' ابونعیم' ابوعمیس' حضرت بن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں مشرکین میں سے ایک

بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ۔

جاسوس آیا اور آپ ﷺ (اس وقت) سفر میں تھے وہ آپ ﷺ کے اصحاب کے پاس آیا پھر وہ کھسک گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تلاش کر کے قتل کر دو۔ سب سے پہلے میں نے اس کو پکڑا اور اس کو قتل کر کے اس کا سامان لے لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سامان مجھ کو عنایت فرما دیا۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب میں جاسوس کو قتل کرنے اور اس کا سامان لے لینے کا ذکر ہے۔

۸۸۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ وَهِشَامًا حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعْفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأَى ضَعْفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهَا فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ قَالَ

۸۸۲: ہارون بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' ہشام' عکرمہ بن عمار' حضرت ایاس بن سلمہ کے والد سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہو کر (قبیلہ) ہوازن کے مقابلہ کے لئے جہاد میں شرکت کی ایک روز چاشت کے وقت ہم لوگ کھانا کھا رہے تھے اور ہم میں سے زیادہ تر لوگ پیدل اور بعض کمزور تھے۔ اتنے میں ایک شخص سرخ اُونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اُونٹ کی کمر سے رسّی نکال کر اُونٹ کو باندھ دیا اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ جب اس نے ہم لوگوں کی کمزوری اور سواریوں کی کمی کو دیکھا تو وہ اپنے اُونٹ کی جانب دوڑتا ہوا گیا اس کی رسّی کھول دی اور بٹھا کر اس پر سوار ہو کر دوڑتا ہوا چل پڑا (اب ہم کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص جاسوس ہے) تو قبیلہ اسلم سے ایک شخص اپنی خاکی رنگ کی اُونٹنی پر جو کہ ہم لوگوں کی سب سواریوں میں اعلیٰ تھی سوار ہو کر اس کے پیچھے چلا اور میں پیدل دوڑتا ہوا اس کے پیچھے گیا۔ جب وہ اس کے نزدیک پہنچا تو اُونٹنی کا سر اس کے اُونٹ کے پٹھے پر تھا اور میں اُونٹ کے پٹھے کے نزدیک تھا۔ میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے اُونٹ کی نکیل پکڑ کر اس کو (نیچے) بٹھایا۔ جب اُونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے میان سے تلوار نکال لی اور اس کے سر پر ماردی (تلوار سے) اس کا سر اڑ گیا (کٹ گیا) میں اس شخص کے اُونٹ کو بھی لے آیا اور اس پر جو سامان تھا اس کو بھی گھسیٹتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میری جانب چہرہ کیے ہوئے سامنے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ اس شخص کو کس نے مارا؟ لوگوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا سارا سامان اس کو

هَارُونُ هَذَا لَفْظُ هَاشِمٍ۔

ملے گا۔

بَاب فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ

۸۸۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ۔

باب: جنگ کے لئے کونسا وقت اچھا ہے؟

۸۸۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوعمران جونی' علقمہ بن عبد اللہ المزنی' معقل بن یسار' حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شروع دن میں قتل و قتال نہ کرتے تو دُشمن سے مقابلہ میں (یعنی جنگ میں) تاخیر فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد (الٰہی) نازل ہوتی۔

بَاب فِيمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

۸۸۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

باب: لڑائی کے وقت خاموش رہنا بہتر ہے یا ذکر الٰہی؟

۸۸۴: مسلم بن ابراہیم' ہشام (دوسری سند) عبید اللہ بن عمر' عبد الرحمٰن بن مہدی' ہشام' قتادہ' حسن' حضرت قیس بن عباد سے ایک روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جنگ کے وقت آواز سے گفتگو کرنے کو بُرا سمجھتے تھے۔ عبید اللہ بن عمر' ہمام' مطر' قتادہ' ابی بردہ' ان کے والد ماجد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَرَجَّلُ عِنْدَ اللِّقَاءِ

۸۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَانْكَشَفُوا نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهِ فَتَرَجَّلَ۔

باب: بوقت جنگ سواری سے اُترنے کا بیان

۸۸۵: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' اسرائیل' ابواسحٰق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب (غزوہ) حنین کے روز مشرکین کے مقابل ہوئے اور مسلمانوں نے راہِ فرار اختیار کی تو آپ ﷺ خچر سے اُتر گئے اور آپ ﷺ (مصلحت کی بنا پر) پیدل روانہ ہو گئے۔

بَاب فِي الْخُيَلَاءِ فِي الْحَرْبِ

باب: جنگ میں تکبر کرنا

۸۸۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ قَالَ مُوسَى وَالْفَخْرِ۔

۸۸۶: مسلم بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' محمد بن ابراہیم' حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ غیرت دوطرح کی ہے ایک تو وہ جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے دوسری وہ جو کہ اللہ کو پسند نہیں۔ وہ غیرت جو کہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ شبہ کی جگہ پر ہو (اور قوی قرائن موجود ہوں جیسے کہ کسی شخص کی بیوی سے کوئی شخص خلوت میں آ کر ہنسی مذاق کرے) اور وہ غیرت جو کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں وہ یہ ہے کہ شبہ کے بغیر' اسی طرح تکبر بھی ایک قسم کا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور ایک قسم کا پسندیدہ ہے۔ جو (تکبر) پسندیدہ ہے وہ یہ کہ انسان' کفار سے جہاد کے وقت غرور کرے اور راہِ الٰہی میں دیتے وقت (یعنی بخوشی صدقہ دے) اور جو (تکبر) ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ ظلم اور تعدی میں غرور کرے اور نسب میں فخر کرے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسْتَأْسَرُ

باب: گھر جاتے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۸۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ فَنَفَرُوا لَهُمْ هُذَيْلٌ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ لَجَئُوا إِلَى قَرْدَدٍ فَقَالُوا لَهُمْ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ

۸۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم' ابن شہاب' عمرو بن جاریہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے دس افراد کو جاسوسی کیلئے روانہ فرمایا اور ان لوگوں کا امیر عاصم بن ثابت کو مقرر فرمایا۔ چنانچہ (قبیلہ) ہذیل کے سو آدمی انکے (مقابلہ کے لئے) نکلے۔ عاصم نے جب ان کو دیکھا تو ایک ٹیلہ پر چھپ گئے (لیکن مشرکین نے ان کو گھیرے میں لے لیا) کفار نے ان لوگوں سے کہا کہ نیچے آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم لوگ تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کو ہلاک نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا کہ میں کسی بھی قیمت پر مشرک کی پناہ میں نہیں آوں گا۔ اس بات پر مشرکین نے ان کو تیروں سے قتل کر دیا۔ عاصم اور ان کے ساتھی سات افراد شہید ہو گئے اور تین اشخاص مشرکین کے اقرار پر اعتماد کر کے نیچے آ گئے ان لوگوں میں سے حضرت خبیب' حضرت زید بن دثنہ اور ایک دوسرا شخص (جن کا نام عبداللہ بن طارق تھا) جب یہ لوگ مشرکین کے قبضہ میں آ گئے تو ان لوگوں نے اپنی کمانوں کے چلے کھول کر ان لوگوں کو باندھ دیا۔ تیسرے آدمی نے کہا (یعنی عبداللہ بن

الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهَؤُلَاءِ لَأُسْوَةً فَجَرُّوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوا مَا بِي جَزَعًا لَزِدْتُ۔

طارق نے) کہ یہ پہلی عہد شکنی ہے اللہ کی قسم میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میرے لئے ان لوگوں میں بہترین نمونہ ہے (یعنی میری خواہش ہے کہ میں بھی شہید ہو کر اپنے ساتھیوں سے ملوں) مشرکین نے ان کو گھسیٹا انہوں نے کفار کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا تو کفار نے ان کو بھی شہید کر دیا اب خبیبؓ کفار کے پاس گرفتار رہے اور کافروں نے انہیں بھی شہید کرنے کا فیصلہ کر لیا انہوں نے کافروں سے موئے زیر ناف کی صفائی کیلئے ایک اُسترا مانگا جس وقت مشرکین ان کو شہید کرنے کے لئے چل پڑے تو خبیبؓ نے ان لوگوں سے کہا مجھے ذرا مہلت دو میں دو رکعت ادا کر لوں۔ پھر کہا اللہ کی قسم اگر تم لوگ یہ گمان نہ کرتے کہ میں قتل کئے جانے کے ڈر سے نماز ادا کر رہا ہوں تو میں مزید نماز پڑھتا۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۸۸۸: ابن عوف' ابوالیمان' شعیب' زہری' حضرت عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ جو کہ قبیلہ بنو زہرہ کا حلیف تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہنے والا تھا اس نے اسی طریقہ پر حدیث ذکر کی۔

بَاب فِي الْكُمَنَاءِ

باب: کمین گاہ میں چھپ کر بیٹھنے کا بیان

۸۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ لَكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا

۸۸۹: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابواسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد میں تیراندازوں پر جو کہ پچاس افراد تھے عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر فرمایا اور فرمایا اگر تم لوگ یہ دیکھو کہ ہم لوگوں کو پرندے اُچک رہے ہیں جب بھی تم لوگ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ تمہیں بلایا نہ جائے۔ اگر تم لوگ دیکھو کہ ہم نے مشرکین کو شکست دے دی اور ان کو روند ڈالا جب بھی تم لوگ اس جگہ سے نہ ہٹو جب تک کہ تمہیں بلایا نہ جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دے دی اور میں نے ان لوگوں کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑوں پر چڑھنے لگیں (یعنی فرار ہونے لگیں) حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ مالِ غنیمت لے لو تمہارے ساتھی غالب آ گئے ہیں۔ اب کیا دیکھ رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ

تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ۔

عنہ نے کہا کہ کیا تم لوگ بھول گئے جو آنحضرت ﷺ نے تم سے کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو جائیں گے اور مالِ غنیمت حاصل کریں گے۔ وہ لوگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے پھیر دیئے اور ان لوگوں کو شکست ہوئی۔

اجتہادی غلطی کا انجام:

پرندوں کے اُچکنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہم لوگ ہلاک کر دیئے جائیں اور جانور ہمارا گوشت نوچنے لگیں جب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ غزوۂ احد میں انجام کے اعتبار سے مسلمانوں کو جو شکست کا سامنا کرنا پڑا وہ ان کی اجتہادی غلطی کی وجہ سے ہوا کہ جس مورچہ پر ان لوگوں کو متعین کیا گیا تھا انہوں نے وہ مورچہ چھوڑ کر دوسری جگہ مورچہ بنایا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: یہ ثابت ہوا کہ امیر لشکر کی تابعداری بہت ضروری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و مدد مٹ جاتی ہے جب نصرت خداوندی ٹل جائے تو فتح شکست سے بدل جاتی ہے۔

بَابٌ فِي الصُّفُوفِ

باب: جنگ میں صف بندی کرنے کا بیان

۸۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ حِينَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي إِذَا غَشُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ۔

۸۹۰ : احمد بن سنان' ابواحمد الزبیری' عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل' حمزہ بن حضرت ابواُسید بن مالک بن ربیع اور ان کے والد سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن جب ہم نے صف بندی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ کفار تمہارے قریب پہنچیں تو ان پر تیر پھینکو اور اپنے تیر بچا کے رکھو۔

بَابٌ فِي سَلِّ السُّيُوفِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: دُشمن جس وقت نزدیک آجائے اس وقت تلواریں نکالی جائیں

۸۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَجِيحٍ وَلَيْسَ بِالْمَلْطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ۔

۸۹۱ : محمد بن عیسیٰ' اسحٰق بن نجیح' مالک بن حمزہ بن ابی اُسید ساعدی اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا جب مشرکین تم لوگوں کے نزدیک آجائیں تو ان کو تیر مارو اور جب تک کہ وہ تم لوگوں کے بالکل قریب نہ آجائیں اپنی تلواریوں کو نہ نکالو (مراد یہ ہے کہ جب تک وہ لوگ بالکل تلواریں سامنے نہ لے آئیں تم بھی تلواریں نہ نکالو)

بَاب فِي الْمُبَارَزَةِ

۸۹۲ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ۔

باب: مبارزت کا بیان

۸۹۲: ہارون بن عبداللہ عثمان بن عمر اسرائیل ابواسحٰق حارثہ بن مضرب علیؓ سے روایت ہے کہ عقبہ بن ربیعہ مقابلہ کے لئے آگے بڑھا اور اس کا لڑکا اور بھائی بھی اس کے پیچھے آیا یعنی شیبہ بن ربیعہ۔ پھر عتبہ نے آواز لگائی کون ہمارے مقابلہ کے لئے آتا ہے؟ تو انصار میں سے کئی نوجوانوں نے جواب دیا تو عتبہ نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انصار کے جوانوں نے اپنا پتہ بتا دیا۔ اس نے یہ سن کر کہا کہ مجھے تم لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہم لوگ تو صرف اپنے چچا کی اولاد سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ کھڑے ہو جاؤ اور اے علی کھڑے ہو جاؤ اور اے حارث کے لڑکے عبیدہ کھڑے ہو جاؤ۔ تو حضرت حمزہ عتبہ کی جانب لڑائی کرنے کے لئے متوجہ ہوئے اور اس کو قتل کر دیا اور میں شیبہ کی جانب متوجہ ہوا تو اتنے میں عبیدہ اور ولید کے درمیان شمشیر زنی کا تبادلہ ہوا اور دونوں نے ایک دوسرے کو زخمی کر دیا۔ پھر ہم نے بھی ولید پر حملہ کر دیا اور اس کو قتل کر دیا اور عبیدہ کو میدانِ جہاد سے اُٹھا لائے۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ۔

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

۸۹۳: محمد بن عیسیٰ زیاد بن ایوب ہشیم مغیرہ شباک ابراہیم ہنی بن نویرہ علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر طور پر قتل کرنے والے اہلِ ایمان ہوتے ہیں۔

مثلہ کی تعریف:

مثلہ کہتے ہیں ناک' کان کاٹنا مراد یہ ہے کہ اہلِ ایمان اچھے طریقہ پر قتل کرتے ہیں بہت تکلیف نہیں دیتے ہیں ناک' کان نہیں کاٹتے۔

۸۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ

۸۹۴: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد ابوقتادہ' حسن' ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا ایک غلام فرار ہو گیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے نذر کی کہ اگر میں اس غلام کو پکڑ سکا تو اس کے ہاتھ کاٹ دوں

فَجَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔

گا۔ پھر عمران نے مجھے یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو میں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ ہم لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دیتے تھے اور ہاتھ' پاؤں' ناک' کان کاٹنے سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

بَاب فِي قَتْلِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کو قتل کرنے کی ممانعت

۸۹۵: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

۸۹۵: یزید بن خالد' قتیبہ' لیث' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنگ میں دیکھا اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث میں ہے کہ ارادہ کر کے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا جائز نہیں بلکہ حتی الامکان عورتوں اور بچوں کو بچالینا چاہیے البتہ جس عورت نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کی ہے اور آنحضرت ﷺ کو گالی دی اور اس عمل پر وہ بہت خوش ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

۸۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا۔

۸۹۶: ابوالولید طیالسی' عمرو بن مرقع' ان کے والد' ان کے دادا حضرت رباح بن ربیع سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک جنگ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو دکھا کہ کسی چیز کے گرد جمع ہیں تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو روانہ فرمایا کہ جا کر دیکھو کہ یہ کیسا مجمع ہے؟ تو وہ شخص آیا اور اس نے کہا کہ ایک عورت کو قتل کر دیا گیا ہے اس پر لوگوں کا ہجوم (ہو رہا) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ عورت تو لڑائی نہیں کرتی تھی پھر اس کو کس وجہ سے قتل کر دیا گیا تو لوگوں نے کہا کہ آگے والی فوج پر خالد بن ولید ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کے ذریعہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہلوا دیا کہ نہ کسی عورت کو قتل کرو اور نہ ہی خدمت گار کو (جو کہ صرف خادم ہی ہو)

۸۹۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

۸۹۷: سعید بن منصور' ہشیم' حجاج' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَبْقُوا شَرْخَهُمْ۔

نے ارشاد فرمایا کہ بڑی عمر والے یعنی زیادہ طاقتور بوڑھے شخص کو قتل کر ڈالو اور تھوڑی عمر والوں کو رہنے دو۔

جہاد سے متعلق ایک حکم:

بڑی عمر والوں سے یا تو نوجوان افراد مراد ہیں اور یا وہ طاقت ور بوڑھے مراد ہیں جو جنگ کرنے کے اہل ہوں اور جو شخص بہت بوڑھا (ضعیف العمر) ہو اس کو قتل کرنا درست نہیں ہاں اگر وہ جنگ کی تدابیر بتلاتا ہو تو اس کا قتل بھی درست ہے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ إِلَّا امْرَأَةٌ إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةُ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ وَمَا شَأْنُكِ قَالَتْ حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ قَالَتْ فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ۔

۸۹۸: عبد اللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن جعفر بن' عروہ بن زبیر' عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو قریظہ کی خواتین میں سے کوئی خاتون قتل نہیں کی گئی لیکن ایک خاتون جو کہ میرے پاس بیٹھی ہوئی گفتگو کر رہی تھی اور وہ ہنستی جا رہی تھی اور ہنسی کی وجہ سے اس کی پشت اور اس کے پیٹ میں بل پڑ رہے تھے حالانکہ نبیؐ بازار میں اسکے مردوں کو قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ایک آواز دینے والے نے اسکا نام لے کر آواز دی کہ فلاں عورت کہاں ہے؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے معلوم کیا کہ یہ تم کو کیا ہو گیا (یعنی کس وجہ سے تمہارا نام پکارا جا رہا ہے) اس نے کہا کہ میں نے ایک نیا کام کیا (یعنی آپ کو گالیاں دی ہیں) عائشہؓ نے فرمایا کہ پھر وہ پکارنے والا شخص اس عورت کو لے گیا اور اس عورت کو قتل کر ڈالا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ابھی تک فراموش نہیں کر سکی کہ اس وقت مجھ کو تعجب ہوا تھا کہ وہ عورت اس قدر ہنستی جا رہی تھی کہ اسکی پشت اور پیٹ میں بل پڑتے تھے حالانکہ اس کو علم تھا کہ وہ قتل کی جانے والی ہے۔

۸۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ ذَرَارِيِّهِمْ وَنِسَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُولُ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

۸۹۹: احمد بن عمرو بن السرح' سفیان' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے اہلِ خانہ کے متعلق دریافت کیا کہ شب خون مارتے وقت ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل کئے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی انہی میں سے ہیں۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ ان کے والد کی اولاد میں سے ہیں۔ زہری نے کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین اور بچوں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔

دار مشرکین کا مطلب:

دار مشرکین سے مراد یہ ہے کہ مشرکین جن مکانات میں رہتے ہیں ان مکانات پر رات کے وقت حملہ کیا جائے اور حملہ میں ان کے بچے اور ان کی عورتیں بھی قتل کر دی جائیں۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ

باب: دشمن کو آگ سے جلا دینے کا بیان

۹۰۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

۹۰۰: سعید بن منصور' مغیرہ' ابو الزناد' محمد بن حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کو ایک چھوٹے لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا انہوں نے بیان کیا کہ میں (جہاد کے لئے) نکلا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر فلاں مشرک ملے تو اس کو آگ میں ڈال کر جلا دینا میں جب پشت پھیر کر چل دیا تو رسول کریم ﷺ نے پھر آواز دی۔ میں واپس ہوا آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو اس کو قتل کر دینا (لیکن) آگ میں نہ جلانا کیونکہ آگ کا عذاب وہی دے گا کہ جو آگ کا پیدا کرنے والا ہے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی وجہ سے مشرکین کو بھی آگ میں جلانا گناہ ہے کیونکہ آگ کا عذاب کار خالق ہی دے گا دوسروں کو اجازت نہیں۔

۹۰۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۹۰۱: یزید بن خالد' قتیبہ' لیث بن سعد' بکیر' سلیمان بن یسار' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں روانہ فرمایا اور فرمایا اگر تمہیں فلاں اور فلاں مشرک ملے اور مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۹۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ

۹۰۲: ابو صالح محبوب بن موسیٰ' ابو اسحاق فزاری' ابو اسحاق شیبانی' ابن سعد' عبد الرحمٰن بن عبد اللہ' حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے' ہم لوگوں نے ایک چڑیا دیکھی کہ جس کے دو بچے تھے۔ ہم نے بچوں کو پکڑ لیا وہ چڑیا زمین پر آ کر اپنے پروں کو پھیلانے لگی اسی وقت حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اس چڑیا کو کس نے بے چین کیا کہ اس کا بچہ لے لیا ہے؟ اس کو اس کا بچہ دے دو اور آپ

فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا' ہم لوگوں نے اس کو جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سوراخ کو کس نے آگ لگائی؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم لوگوں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا آگ سے عذاب دینا آگ پیدا کرنے والے کے بغیر کسی کے لئے درست نہیں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُكْرِي دَابَّتَهُ عَلَى النِّصْفِ أَوِ السَّهْمِ

باب: جو شخص مالِ غنیمت کے آدھے یا پورے حصہ پر اپنے جانور کرائے پر دے

۹۰۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عُقْبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلَائِصَكَ إِلَّا كِرَامًا قَالَ إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا۔

۹۰۳: اسحق بن ابراہیم' محمد بن شعیب' ابوزرعہ' عمرو بن عبداللہ' حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (مجاہدین کے جمع کرنے کے لئے) غزوہ تبوک میں منادی کرائی۔ میں اپنے گھر گیا' میں وہاں سے ہو کر آیا تو آپ ﷺ کے اصحاب پہلے ہی نکل چکے تھے۔ میں نے شہر میں آواز دینی شروع کر دی کہ ایسا کوئی شخص ہے جو کسی شخص کو سوار کرے اور مالِ غنیمت میں سے جو حصہ ملے وہ وصول کر لے۔ ایک انصاری بوڑھے شخص نے کہا کہ اچھا اس کا حصہ ہم لے لیں گے اور اس کو اپنے ساتھ سوار کریں گے اور ساتھ کھانا کھلائیں گے میں نے کہا جی ہاں قبول ہے۔ اس بوڑھے نے کہا تو پھر چلو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے۔ انہوں نے کہا کہ البتہ میں بہترین ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مالِ غنیمت عطا فرمایا اور میرے حصہ میں کچھ تیز رفتار اُونٹنیاں آئیں۔ میں ان اُونٹنیوں کو ہنکاتا ہوا اپنے دوست کے پاس لایا وہ نکلا اور اپنے اُونٹ کے پچھلی جانب حقبہ پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے کہا کہ ان اُونٹوں کو میری جانب پشت کر کے چلاؤ۔ پھر کہا ان اُونٹوں کو میری جانب رُخ کر کے ہانک دو اس کے بعد فرمایا تمہاری اُونٹنیاں میری رائے میں بہت اچھی ہیں۔ میں نے یہ کہا کہ یہ تو تمہارا مال ہے جس کی میں نے شرط کی تھی۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے تم اپنا حصہ لے لو ہمارا مقصد یہ حصہ لینا نہیں تھا۔

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ

باب: قیدی کو مضبوط باندھنے کا بیان

۹۰۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا

۹۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہ

حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس پروردگار نے اس قوم سے تعجب کیا کہ جو زنجیروں میں جنت کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔

زنجیروں سے جنت میں داخلہ کا مفہوم:

مراد یہ ہے کہ مشرکین اکثر و بیشتر گرفتار ہو جاتے ہیں پھر اسلام قبول کر کے جنت میں جائیں گے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی کشش کی زنجیر مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جس کو اپنی جانب کھینچ لیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۹۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا إِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقْ مِنْكَ فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا۔

۹۰۵: عبداللہ بن عمرو عبدالوارث محمد بن اسحٰق یعقوب بن عقبہ مسلم بن عبداللہ حضرت جندب بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن غالب اللیثی کو ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا میں بھی انہیں لوگوں میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو کئی اطراف سے قبیلہ بنی الملوح پر (مقام) کدید میں حملہ آور ہونے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ہم لوگ نکل پڑے اور مقام کدید میں پہنچے تو ہم لوگوں کو حارث بن برصاء لیثی مل گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ لیا اس نے کہا کہ میں تو اسلام قبول کرنے کے لئے نکلا تھا اور خدمت نبوی میں حاضر ہونے کا ارادہ تھا۔ ہم نے کہا کہ اگر تُو مسلمان ہے تو ایک رات بندھے رہنے میں تیرا کوئی نقصان نہیں اور اگر مسلمان نہیں ہے تو ہم تجھ کو مضبوط باندھیں گے پھر ہم نے اس کو مضبوطی سے باندھ دیا (اور اس طرح اس کو ہم نے سزا دی)۔

۹۰۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ

۹۰۶: عیسیٰ بن حماد مصری قتیبہ لیث بن سعد سعید بن ابی سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا تو لشکر کے لوگ (قبیلہ) بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور وہ اہلِ یمامہ کا سردار تھا۔ لوگوں نے اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خیر و خوبی ہے

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَأَعَادَ مِثْلَ هَذَا الْكَلَامِ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَذَكَرَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ فِيهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ عِيسَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ ذَا ذِمٍّ۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُدِمَ بِالْأُسَارَى حِينَ قُدِمَ بِهِمْ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مُنَاخِهِمْ عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ قَالَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أُتِيتُ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى قَدْ أُتِيَ بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُمَا قَتَلَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَا انْتَدَبَا لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَقُتِلَا يَوْمَ بَدْرٍ۔

تم اگر مجھ کو قتل کر دو گے تو میری قوم میرے خون کا بدلہ لے لے گی اور اگر احسان کرو گے تو تمہارا ایک قدر دان پر احسان ہوگا اور اگر آپ ﷺ مال کے طلب گار ہوں تو جس قدر چاہے لے لو آپ ﷺ نے اس شخص کو چھوڑ دیا (یعنی اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا) یہاں تک کہ اگلا دن ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟ پھر اس نے دوبارہ وہی کہا آپ ﷺ نے اس کو اسی حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ تیسرا دن ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس سے ویسا ہی سوال کیا جیسا پہلے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دیا جائے۔ ثمامہ مسجد کے قریب کھجوروں کے جھنڈ میں گیا' غسل کیا اور مسجد میں آیا پھر کہا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں پھر اخیر تک بیان فرمایا اس حدیث کو عیسیٰ نے کہا کہ لیث کی روایت میں ذَا دَمٍ کے بجائے ذَا ذِمٍّ یعنی اگر تم ہلاک کرو گے تو بڑی عزت اور حرمت والے کو ہلاک کرو گے۔

۹۰۷: محمد بن عمرو رازی' سلمہ بن فضل' ابن اسحٰق' عبداللہ بن ابوبکر' حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب (غزوہ بدر میں) قیدی لائے گئے تو حضرت سودہ بنت زمعہ' عفراء کی اولاد کے پاس تھیں جہاں پر ان کے اُونٹ بٹھائے جاتے تھے یعنی عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء کے پاس یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ سودہ بیان کرتی تھیں میں ان ہی کے پاس تھی کہ دفعتاً آگئی تو لوگوں نے کہا کہ یہ قیدی ہیں جو گرفتار ہو کر آئے ہیں۔ میں اپنے گھر میں آئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر موجود تھے اور ابو یزید سہیل بن عمرو حجرے کے ایک کونے میں بیٹھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے ایک رسّی سے بندھے ہوئے تھے۔ پھر باقی حدیث بیان کی امام ابوداؤد نے فرمایا عوف بن عفرا اور معوذ بن عفراء نے ابوجہل بن ہشام کو قتل کر دیا اور اس کو نہیں پہچانتے تھے لیکن اس کی جانب چلے گئے اور وہ غزوہ بدر کے روز قتل کیا گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی:

غلام کے سچ کہنے کے بارے میں جوفرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت ابوسفیان قافلہ کے ساتھ آ رہا تھا اور قریش ابوسفیان کے دفاع کے لئے وہاں پہنچے تھے اہلِ اسلام چاہتے تھے کہ قافلہ سے مقابلہ آرائی ہو اور اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ کفار سے مقابلہ ہو۔ بہر حال کفار سے مقابلہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور معجزہ کے جس کافر کے جس جگہ قتل ہونے کی پیشین گوئی فرمائی تھی وہ کافر عین اسی جگہ قتل ہوا۔

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُنَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُقَرَّرُ

۹۰۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَالِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَائَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ لَهُمْ ذَالِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي دَعُونِي أُخْبِرُكُمْ فَإِذَا تَرَكُوهُ قَالَ وَاللّٰهِ مَالِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ قَدْ أَقْبَلُوا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَدَعُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰذَا مَصْرَعُ

باب: قیدی کو مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے کا بیان

۹۰۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو طلب فرمایا وہ تمام حضرات (مقام) بدر کی جانب روانہ ہو گئے۔ اچانک قریش کے پانی والے اُونٹ مل گئے ان ہی میں سیاہ رنگ کا (قبیلہ) بنی الحجاج کا ایک غلام ملا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو پکڑ لیا اور معلوم کیا کہ (مشرکین کا سپہ سالار) ابوسفیان کہاں ہے؟ وہ کہنے لگے کہ بخدا میں ابوسفیان کے بارے میں نہیں جانتا لیکن یہ قریش کے لوگ آ گئے ہیں اور ان میں ابوجہل' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' اُمیہ بن خلف ہیں۔ اس نے جب یہ بات کہی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو کوڑے مارنے لگے۔ اس نے کہا کہ تم لوگ مجھ کو چھوڑ دو میں (ابھی) بتلاتا ہوں۔ جب اس کو چھوڑ دیا گیا تو اس نے کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ کو ابوسفیان کے بارے میں علم نہیں البتہ قریش آئے ہیں ان لوگوں میں ابوجہل' عتبہ' شیبہ ربیعہ کے لڑکے اور اُمیہ بن خلف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ باتیں) سنتے جا رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جب وہ سچ بولتا ہے تو تم لوگ اس کو مارتے ہو اور جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو یہ قریش ابوسفیان کو بچانے ہی تو آئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ فلاں (کافر) کے گرنے (قتل ہونے کی) جگہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا کہ یہ فلاں شخص

فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأُخِذَ بِأَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ۔

کے کل کے دن گرنے کی جگہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اپنا دست مبارک رکھا حضرت انس رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ جس جگہ آپ ﷺ نے ہاتھ رکھ کر بتایا تھا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے' اس میں ذرا سا بھی فرق نہ آیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ان لوگوں کے پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے گئے اور (مقام) بدر کے کنویں میں پھینک دیئے گئے۔

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

باب: اسلام قبول کرنے کے لئے قیدی کو مجبور نہ کیا جائے

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي السِّجِسْتَانِيَّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَهَذَا لَفْظُهُ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَهُ فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَدَعُ أَبْنَاءَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمِقْلَاتُ الَّتِي لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ.

۹۰۹: محمد بن عمر' اشعث بن عبداللہ (دوسری سند) محمد بن بشار' ابن عدی (تیسری سند) حسن بن علی' وہب بن جریر' شعبہ' ابی بشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ کفر میں جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ عورت یہ نذر مانتی کہ اگر اس کا بچہ زندہ رہا تو وہ اس کو یہودی بنائے گی۔ جس وقت قبیلہ بنونضیر کے یہودیوں کو ملک چھوڑ دینے کا حکم ہوا تو ان میں انصار کے کچھ لڑکے بھی تھے۔ انصار نے کہا کہ ہم لوگ اپنے لڑکوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا دین میں زور زبردستی نہیں (یعنی وہ لڑکے اگر تم لوگوں کے پاس بخوشی رہنا چاہیں تو ان کو لے لو ورنہ چھوڑ دو) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: مُقلات اس عورت کو کہتے ہیں جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔

بَاب قَتْلِ الْأَسِيرِ وَلَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ

باب: قیدیوں کو اسلام پیش کئے بغیر قتل کرنے کا بیان

۹۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ

۹۱۰: عثمان بن ابی شیبہ' احمد بن مفضل' اسباط بن نصر' سدی' مصعب بن سعد' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت رسول کریم ﷺ نے تمام لوگوں کو امن و امان عطا فرمایا لیکن چار مردوں اور عورتوں کو اور راوی نے ان کا نام لیا جن میں ابن سرح بھی تھا۔

أَمَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَخَا عُثْمَانَ لِأُمِّهِ وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ إِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ۔

ابن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس روپوش ہو گیا۔ (کیونکہ ابن ابی سرح مسلمان ہو کر بعد میں مرتد ہو گیا تھا) جب حضرت نبی کریم ﷺ نے بیعت کے لئے لوگوں کو بلایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن ابی سرح کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ عبداللہ سے بیعت لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اُٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور آپ ﷺ نے بیعت نہ لی۔ تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ پھر تین مرتبہ کے بعد آپ ﷺ نے بیعت کر لی۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم لوگوں میں کوئی شخص بھی سمجھ دار نہیں ہے کہ جو کھڑا ہوتا اور جب میں نے اس کی طرف سے ہاتھ کھینچ لیا (تھا) اور اس سے بیعت نہیں لی تھی تو اس کو قتل کر ڈالتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو آپ ﷺ کے دِل کی حالت کا علم نہیں تھا لیکن اگر آپ ﷺ آنکھ سے اشارہ فرما دیتے تو ہم لوگ اسی وقت تعمیل حکم کرتے اور اس کو قتل کر ڈالتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کے یہ شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کن انکھیوں سے اشارے کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابن ابی سرح عثمان کا رضاعی بھائی تھا اور ولید بن عقبہ ان کا ماں شریک بھائی تھا اس نے شراب پی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو حد لگائی تھی۔

۹۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ قَالَ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأُفْلِتَتِ الْأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ مِنِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أُحِبُّ۔

۹۱۱: محمد بن العلاء' زید بن حباب' عمرو بن عثمان' عبد الرحمٰن بن سعید' حضرت سعید بن یربوع مخزومی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا چار شخص ہیں کہ میں ان کو نہ تو حل میں اور نہ ہی حرم میں پناہ دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام لیا اور دو باندیوں کا جو کہ مقیس بن ضاعی کی تھیں (وہ اشعار کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی تھیں) ان میں سے ایک باندی ہلاک کر دی گئی اور دوسری فرار ہو گئی پھر وہ اسلام لے آئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں ابن العلاء سے اس حدیث کی اسناد صحیح طریقہ پر نہیں سمجھ سکا۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

۹۱۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ خَطَلٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَتَلَهُ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال آپ ﷺ کے سر پر (لوہے وغیرہ کا) خود تھا۔ جب آپ ﷺ نے خود اُتارا تو ایک شخص آیا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ابن خطل (جو کہ ایک مباح الدم مشرک تھا) وہ کعبۃ اللہ کے پردے سے چمٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو قتل کر ڈالو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اور اس کو ابو برزہ اسلمی نے قتل کیا تھا۔

ابن خطل کون ہے؟

ابن خطل وہ شخص تھا جو کہ شروع میں مسلمان ہوگیا تھا نبی کریم ﷺ نے اس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایک جگہ بھیجا اور اس کے ساتھ ایک مسلمان خادم بھی بھیجا ابن خطل نے ایک جگہ قیام کیا اور خود سو گیا اور غلام سے کہا کہ میرے لئے کھانا بنا کر رکھنا جب اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ غلام نے کھانا تیار نہیں کیا ہے اس وجہ سے ابن خطل نے اس غلام کو قتل کر دیا اور مرتد ہوگیا اور مکہ مکرمہ میں جا کر دو باندیاں خریدیں جو کہ اشعار میں آپ ﷺ کی توہین کرتی تھیں فتح مکہ کے بعد وہ کعبہ شریف کے پردوں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے وہ قتل کر دیا گیا۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ صَبْرًا

باب: قیدی کو گرفتار کر کے ہلاک کرنے کا بیان

۹۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۱۳: علی بن حسین عبداللہ بن جعفر عبداللہ بن عمر زید بن ابی انیسہ عمرو بن مرہ حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانا چاہا تو عمارہ بن عقبہ نے اس سے کہا کہ تم ایسے شخص کو عامل بنانا چاہتے ہو جو کہ حضرت عثمان کے قاتلوں میں سے ہے۔ مسروق نے اس سے کہا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ ہم لوگوں میں بہت معتبر شخص تھے کہ جب آپ ﷺ نے تمہارے والد عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میرے بچوں کی کون خبر گیری کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ۔ اس نے کہا کہ میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لئے پسند کیا۔ (یعنی تو دوزخ کی آگ میں جلے)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ بِالنَّبْلِ

باب: قیدی کو باندھ کر تیروں سے مار ڈالنا

۹۱۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۹۱۴: سعید بن منصور عبداللہ بن وہب عمرو بن حارث بکیر بن الاشج

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ تِعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ بِالنَّبْلِ صَبْرًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ۔

حضرت عبید بن یعلی سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ ان لوگوں کے سامنے چار طاقتور عجمی مشرکین دشمنوں میں لائے گئے۔ انہوں نے حکم کیا اور وہ (چاروں) قتل کر دیئے گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سعید کے علاوہ اور حضرات نے اسی طرح روایت کیا کہ تیروں سے قتل کر دیئے گئے۔ جس وقت یہ خبر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے یوں پکڑ کر اور باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اللہ کی قسم میری جان جس کے قبضہ میں ہے اگر مرغی بھی ہو تو میں اس کو اس طرح قتل نہ کروں (یعنی باندھ کر) جس وقت یہ خبر عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کو پہنچی تو انہوں نے (بطور کفارہ احتیاطاً) چار غلام آزاد کئے۔

بَاب فِي الْمَنِّ عَلَى الْأَسِيرِ بِغَيْرِ فِدَاءٍ

باب: قیدی پر احسان کر کے اسکو فدیہ لئے بغیر چھوڑ دینا

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جِبَالِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِلْمًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۹۱۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حدیبیہ کے سال) مکہ کے اسی آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے اصحاب کے قتل کے ارادہ سے مقام تنعیم کے پہاڑ سے اتر ائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زندہ پکڑ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ یعنی وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے ان لوگوں کا ہاتھ تم لوگوں سے مکہ مکرمہ میں روک لیا یعنی تم لوگوں کو ان سے بچایا وہ تم کو قتل نہیں کر سکے۔

خلاصۃ الباب: بات دراصل یہ ہے کہ فدیہ لینے پر صحابہ کرام پر جو عتاب نازل ہوا تھا وہ ابتداء میں تھا جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ کفار غالب اور کافروں کے دلوں پر مسلمانوں کا رعب نہیں بیٹھا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ یہ چاہتے تھے کہ ابھی ان کافروں کو فدیہ لے کر چھوڑ نہ دیا جائے بلکہ ان کو قتل کیا جائے تا کہ مسلمانوں کی دھاک ان کے دلوں پر بیٹھ جائے۔ لیکن جب یہ مقصد حاصل ہو گیا ہے تو اس کے بعد فدیہ لے کر چھوڑنے کی اجازت ہوگئی جیسا کہ سورہ محمد (ﷺ) میں فرمایا گیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب تم کفار کی خوب خونریزی کر چکو تو ان کو گرفتار کر سکتے ہو پھر اس کے بعد تمہارے لیے جائز ہے کہ چاہے تو ان پر احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے چھوڑ دو اور چاہے تو فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دو۔ گویا کہ غزوہ بدر کے موقع پر جو احسان کرنا اور فدیہ لینا جائز نہیں تھا سورۂ محمد (ﷺ) کی آیت کریمہ نے ان دونوں کو جائز کر دیا اس کی مطلب یہ نہیں کہ جو چیزیں جائز تھیں اس

آیت نے ان کو حرام کر دیا جیسے قتل کرنا اور غلام بنانا لیکن اس آیت نے دو مزید چیزوں کو جائز کر دیا۔ اس طرح امام کے لیے چار طریقے جائز ہو گئے احسان کر کے چھوڑ دیا' فدیہ لے کر چھوڑ دینا' قتل کرنا' غلام بنانا۔ امام جیسی مصلحت چاہے اس کے مطابق عمل کرے یہ اس امت کا اجماعی مؤقف ہے جس پر صدیوں سے عمل چلا آ رہا ہے اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَأَطْلَقْتُهُمْ لَهُ۔

۹۱۶: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' محمد بن جبیر بن مطعم' ان کے والد مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ بدر) کے قیدیوں کے سلسلے میں فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور وہ ان نجس قیدیوں کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتے تو میں ان کی وجہ سے ان لوگوں کو رہا کر دیتا۔

بَاب فِي فِدَاءِ الْأَسِيرِ بِالْمَالِ

باب: قیدی کو مال کے عوض چھوڑ دینا

۹۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْفِدَاءَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمُ اللَّهُ الْغَنَائِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اسْمِ أَبِي نُوحٍ فَقَالَ إِيشْ تَصْنَعُ بِاسْمِهِ اسْمُهُ اسْمٌ شَنِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي نُوحٍ قُرَادٌ وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ۔

۹۱۷: احمد بن محمد' ابونوح' عکرمہ بن عمار' سماک حنفی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ بدر کے دن حضور اکرم ﷺ نے قیدیوں سے فدیہ لے کر رہا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ: مَا كَانَ لِنَبِيٍّ نازل فرمائی (یعنی اللہ تعالیٰ کو مال کے عوض قیدیوں کو رہا کرنا ناپسندیدہ معلوم ہوا چونکہ اس وقت کفار غالب تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے (بطورِ فدیہ) مال لینا درست قرار دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابونوح کا نام امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ان کا نام دریافت کر کے کیا کرو گے ان کا نام کچھ نامناسب سا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ان کا نام قراد جس کے معنی چیچڑی کے ہیں اور عبدالرحمٰن بن غزوان صحیح ہے۔

۹۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةٍ۔

۹۱۸: عبدالرحمٰن بن مبارک' سفیان بن حبیب' شعبہ' ابوالعنبس' ابوالشعثاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگوں کا فی کس چار سو درہم فدیہ کا مقرر فرمایا تھا۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا۔

۹۱۹: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' یحییٰ بن عباد' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اہلِ مکّہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے روانہ کئے تو آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے حضرت ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال روانہ فرمایا اور اس مال میں انہوں نے ایک ہار روانہ کیا تھا جو کہ خدیجہؓ کا تھا۔ انہوں نے یہ ہار جہیز میں دیا تھا۔ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ نے جب ہار دیکھا تو آپؐ پر شدید رقت طاری ہوگئی آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اگر مناسب سمجھو تو زینبؓ کی خاطر انکے قیدی کو رہا کردو اور جو مال اس کا ہے (یعنی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالعاص کے فدیہ میں روانہ کیا ہے)۔ وہ واپس کردو تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے ابوالعاص کو رہا کرتے وقت وعدہ لیا کہ زینبؓ کو میرے پاس آنے سے منع نہ کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اور انصار میں سے ایک شخص کو (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لانے کے لئے) روانہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا جب تک زینب تم لوگوں کے پاس نہ آجائے تو تم مقام بطن یاجج میں ٹھہرے رہنا اور جب زینب رضی اللہ عنہا آجائیں تو ان کے ساتھ رہنا اور یہاں لے کر آنا۔

۹۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَذَكَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَائَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ فَقَالُوا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۹۲۰: ابی مریم' سعید بن حکم' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے خطبہ دیا جس وقت کہ (قبیلہ) ہوازن کی قوم کے افراد اسلام قبول کر کے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے قیدی اور مال واپس کرنے کی درخواست کی۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا میرے ساتھ وہ لوگ ہیں' جنہیں تم دیکھ رہے ہو اور میرے نزدیک پسندیدہ بات وہ ہے جو سچی ہو۔ تم لوگ دو چیزوں میں سے ایک چیز کو اختیار کرلو یا قیدی یا مال۔ ہوازن نے کہا ہم اپنے قیدی واپس لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کے بعد فرمایا بے شک تمہارے بھائی کفر وغیرہ گناہوں سے تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے تو ان لوگوں کے قیدیوں کو واپس کرنا مناسب سمجھا تم لوگوں میں سے جو شخص

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ وَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا۔

اپنی خوشی سے اپنے قیدی لوٹا دے تو ایسا کر لے اور تم لوگوں میں سے جو شخص اپنا حصہ وصول کرنے پر ہی قائم رہے تو جب بھی اللہ تعالیٰ ہمیں مالِ غنیمت عطا فرمائے گا ہم اس کا بدلہ اس میں سے دے دیں گے۔ اسے بھی ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس بات پر بخوشی راضی ہیں۔ یعنی قیدیوں کے واپس لینے پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں سے کس نے رضامندی ظاہر کی اور کس نے نہیں۔ اس لئے تم لوگ واپس جاؤ تاکہ تمہارے سردار اس معاملہ کو ہمارے پاس لائیں۔ اس طرح تمام لوگ واپس ہو گئے اور ان کے سرداروں نے اس سلسلہ میں ان لوگوں سے بات کی پھر وہ لوگ دوبارہ لوٹ کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ قیدیوں کے واپس کرنے پر راضی ہیں اور انہوں نے اس کی خوشی سے اجازت دی ہے۔

۹۲۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ وَأَبْنَائَهُمْ فَمَنْ مَسَكَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ دَنَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا وَرَفَعَ أُصْبُعَيْهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ

۹۲۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب ان کے والد' ان کے دادا اس واقعہ کے سلسلہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کی عورتوں اور بچوں کو واپس کر دو اور جوان لوگوں میں سے کسی کو رکھنا چاہے یعنی بدلہ کے بغیر جو اپنا حصہ نہ لوٹانا چاہے تو ہم اس کو بدلہ بھی دیں گے اور وہ یہ ہے کہ ہم لوگ اس کے عوض جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے اس میں سے ہم چھ چھ اُونٹ دیں گے۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اُونٹ کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے کوہان میں سے بال لے کر فرمایا اے لوگو! حالت یہ ہے کہ اس فئی کے مال میں سے میرے لئے کچھ نہیں ہے اور نہ یہ مگر خمس اور خمس بھی تمہارے ہی لئے خرچ کیا جاتا ہے تو سوئی اور دھاگہ کو بھی ادا کرو۔ ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا' اس نے کہا کہ میں نے اس کو پالان کے نیچے کی کملی درست کرنے کو کیا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے لئے اور قبیلہ بنو عبدالمطلب کے لئے ہو وہ تمہارا ہوا تو اس شخص نے کہا جب کہ یہ رتی اس حد کو پہنچی یعنی اس کا گناہ اس درجہ کو پہنچا جو میں دیکھتا ہوں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس رتی کو

بَلَغَتْ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا۔

پھینک دیا۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يُقِيمُ عِنْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْعَدُوِّ بِعَرْصَتِهِمْ

۹۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِأَنَّهُ تَغَيَّرَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَلَمْ يُخْرِجْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا بِأَخَرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد يُقَالُ إِنَّ وَكِيعًا حَمَلَ عَنْهُ فِي تَغَيُّرِهِ۔

باب: حاکم جس وقت دُشمن پر غالب آجائے تو وہ میدانِ جنگ میں لگ جائے

۹۲۲: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن معاذ (دوسری سند) ہارون بن عبد اللہ' روح' سعید' قتادہ' انس' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو میدانِ جنگ میں تین رات قیام فرماتے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ تین رات وہاں پر قیام کرنا آپ ﷺ اچھا سمجھتے (گویا کہ یہ فتح اور کامیابی کی علامت ہے کہ مسلمان ان کے مورچوں پر قابض ہوگئے) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے تھے کیونکہ یہ سعید کی پہلی احادیث میں سے نہیں ہے اس لئے کہ ۴۵ سال کی عمر میں ان کے حافظہ میں تغیر پیدا ہوگیا تھا اور یہ حدیث بھی اخیر عمر کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وکیع نے سعید سے ان کے زمانہ تغیر میں ہی حدیث حاصل کی ہے۔

بَاب فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

۹۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا قُتِلَ بِالْجَمَاجِمِ وَالْجَمَاجِمُ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْحَرَّةُ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ۔

باب: قیدیوں میں علیحدگی کرنا

۹۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' اسحٰق بن منصور' عبدالسلام بن حرب' یزید بن عبد الرحمٰن' حکم' حضرت میمون بن ابی شیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک باندی اور اس کے بچے میں علیحدگی کردی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا اور بیع کو رد کردیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے میمون بن ابی شبیب نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حالانکہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ میمون جنگِ جماجم میں ۸۳ھ میں قتل کیا گیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں اور ابن زبیر کی شہادت ۷۳ ہجری میں ہوئی۔

خلاصۃ الباب: مال غنیمت میں جو قیدی حاصل ہوئے ہیں اگر کسی شخص کے حصہ میں قیدی آئے ہیں ان میں باہمی قرابت اور رشتہ داری اور ان میں بڑے کے ساتھ چھوٹا بھی ہو مثلاً ایک بڑا بھائی ہو اس کے ساتھ دوسرا چھوٹا بھائی ہو تو ان میں تفریق کرنا

کہ ایک کو فروخت کر دیا' کسی کو ہبہ کر دے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے اور حنفیہ کے نزدیک ہر ذی رحم محرم کا یہی حکم ہے۔ اگر دونوں قیدی بالغ ہوں تو تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ

۹۲۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّرَهُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى عُنُقٍ مِنْ النَّاسِ فِيهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا فَجِئْتُ بِهِمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ فَزَارَةَ وَعَلَيْهَا قِشْعٌ مِنْ أَدَمٍ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أَسْرَى فَفَادَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ۔

باب: جوان قیدیوں میں علیحدگی درست ہے

۹۲۴: ہارون بن عبداللہ' ہاشم' عکرمہ' ایاس' ان کے والد سلمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہمارا امیر مقرر فرمایا تھا۔ ہم لوگوں نے قبیلہ فزارہ کے خلاف جہاد کیا تھا تو ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا اس کے بعد میں نے چند لوگوں کو دیکھا جن میں بچے اور عورتیں تھیں۔ میں نے ان کے ایک تیر مار دیا وہ ان کے اور پہاڑ کے درمیان گرا۔ وہ کھڑے ہو گئے۔ پھر میں ان کو پکڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا ان میں قبیلہ فزارہ کی ایک خاتون تھی جو کہ خشک کھال کا بہترین لباس پہنے ہوئے تھی اور اس کے ساتھ ایک لڑکی عرب کی خوبصورت ترین دوشیزاؤں میں سے تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی مجھے دے دی۔ میں مدینہ منورہ میں آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو ہبہ کر دے میں نے کہا اللہ کی قسم وہ لڑکی مجھ کو پسند آ گئی اور میں نے ابھی تک اس کا کپڑا نہیں کھولا (ہمبستری نہیں کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مجھ سے بازار میں ملاقات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمہ اللہ کی رضا کے لئے وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے' تجھے اپنے والد کی قسم میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! وہ لڑکی مجھے بے حد پسند ہے اور میں نے ابھی تک اس کا کپڑا نہیں کھولا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہل مکہ کے ہاں بھیج دیا اور مکہ والوں کے یہاں جو مسلمان قیدی تھے اسکے بدلے میں ان کو رہا کرا لیا۔

بَاب فِي الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنْ

باب: جنگ میں اگر مشرکین کسی مسلمان کا

الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُدْرِكُهُ صَاحِبُهُ فِي الْغَنِيمَةِ

مال لے جائیں پھر اُس مال کا مالک اِس کو مالِ غنیمت میں پائے

۹۲۵:حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَقْسِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ رَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ۔

۹۲۵: صالح بن سہیل' یحییٰ بن ابی زائدہ' عبیداللہ' نافع' ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا غلام دُشمنوں کی طرف یعنی مشرکین میں بھاگ کر چلا گیا۔ پھر جب مسلمان ان پر غالب آ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لوٹا دیا اور اس کو تقسیم نہیں فرمایا یعنی اسے مالِ غنیمت کے مال میں داخل نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: یہاں ایک مشہور اختلافی مسئلہ مذکور ہے وہ یہ ہے کہ اگر کافر مسلمانوں کے مال پر غالب آ جائیں تو وہ کافر اس مال کے مالک بن جاتے ہیں یا نہیں۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک ان کا غلبہ پانا سبب ملک ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استلاء (غلبہ پانا) ملک کا سبب نہیں وہ کافر اس مال کے مالک نہیں ہوں گے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر مسلمان ان کافروں پر فتح حاصل کرتے ہیں وہ مال بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آ جاتا ہے اس کا کیا ہونا چاہیے؟ آیا یہ مال اس مسلمان شخص کو دے دیا جائے جس کا وہ پہلے تھا یا اس کو مالِ غنیمت کا قرار دیا جائے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے مسلک کا تقاضا یہ ہے کہ یہ مالِ غنیمت ہے کیونکہ وہ مال کفار کا ہے شافعیہ کے نزدیک اسی مسلمان کو واپس کیا جائے گا اور اس کو مالِ غنیمت نہیں بنایا جائے گا۔ پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس پر اتفاق ہے کہ اگر اس قسم کا مال تقسیم غنیمت سے قبل معلوم ہو جاتے کہ فلاں چیز فلاں مسلم کی ہے تو وہ مال اسی مسلم کو دیا جائے گا اور اگر تقسیم غنائم کے بعد معلوم ہو کہ اس میں فلاں چیز فلاں مسلمان کی ہے تو حضرات حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک واپس نہیں کی جائے گی۔ اس حدیث میں جو واقعہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا گھوڑا یا غلام واپس کیا گیا یہ تقسیم سے قبل کا واقعہ ہے لیکن اگر کسی حدیث میں تصریح ہو کہ تقسیم کے بعد واپس کیا گیا تھا تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ یہ واپسی عوض کے ساتھ تھی یعنی ان سے عوض لے کر لوٹائی گئی تھی۔ پھر بھاگ کر جانے والے غلام کے بارہ میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے۔ صاحبین کے نزدیک کفار اس غلام کے مالک ہو جاتے ہیں۔ امام صاحب کے نزدیک کفار اس کے مالک نہیں بنتے۔ اس لیے کہ وہ غلام بھاگ کر گیا تھا۔ استیلاء نہیں پایا گیا۔ یہ حدیث جمہور ائمہ کی دلیل ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ گھوڑے کے دو حصے ہیں لہٰذا اسوار اور گھوڑے کو ملا کر تین حصے ہوں گے۔

۹۲۶:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ

۹۲۶: محمد بن سلیمان انباری' حسن بن علی' ابن نمیر' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو ان کے دُشمنوں یعنی مشرکین نے اس کو پکڑ لیا۔ پھر مسلمان مشرکین پر غالب آ گئے تو وہی گھوڑا دورِ نبوی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کیا گیا (یعنی

عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ۔

دور نبوی میں وہ گھوڑا مال غنیمت میں داخل نہیں کیا گیا) ان کا ایک غلام فرار ہو کر سرزمین روم میں چلا گیا جب مسلمان ان پر یعنی روم کے مشرکین پر غالب آ گئے تو وہی غلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کر دیا یہ بات دور نبوی کے بعد کی ہے۔

بَاب فِي عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ يَلْحَقُونَ بِالْمُسْلِمِينَ فَيُسْلِمُونَ

باب: اگر مشرکین کے غلام فرار ہو کر اہلِ اسلام کے پاس آ جائیں اور اسلام قبول کر لیں

۹۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۹۲۷: عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی' محمد ابن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابان بن صالح' منصور بن معتمر' ربعی بن حراش' حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن صلح سے قبل چند غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگ آئے۔ غلاموں کے مالکوں نے آپ ﷺ کو تحریر کیا کہ اے محمد ﷺ اللہ کی قسم یہ غلام تم لوگوں کے مذہب کی طرف رغبت کر کے تمہارے ہاں نہیں آئے یہ تو صرف غلامی کی قید سے نجات حاصل کرنا ہے یعنی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی حضرات نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کے مالکوں نے سچ کہا ہے۔ ان غلاموں نے مالکوں کے ہاں بھیج دیجئے تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا اے قریش کے لوگو! میرا نہیں خیال کہ تم لوگ اپنی روش سے باز آؤ جب تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر دے جو تمہیں اس کام پر قتل کر دے (یعنی ان غلاموں کے واپس کرنے اور ان کو اسلام لانے کے بعد دارالحرب میں روانہ کرنے پر اور آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس کرنا قبول نہیں کیا اور فرمایا یہ غلام اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔

خُلاصَةُ البَاب: بذل الجھود سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ غزوہ طائف کا ہے لہٰذا ابوداؤد کہتے ہیں اس روایت میں لفظ یَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ کسی راوی کا وہم ہے اور فَقَالَ نَاسٌ یعنی بعض لوگوں نے کہا اس کا مصداق کفار قریش ہیں اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ یہ واقعہ حدیبیہ کا ہے ورنہ اصل تو یہی ہے کہ واقعہ غزوہ طائف کا ہے اور تصدیق کرنے والے مؤلفۃ القلوب تھے یا جن کو حضور ﷺ نے آزاد کر دیا تھا اور غزوہ طائف میں ان لوگوں کا شامل ہونا ثابت ہے۔

بَاب فِي إِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِي

باب: دشمن کی سرزمین میں مالِ غنیمت کی تقسیم سے قبل

أَرْضِ الْعَدُوِّ

کھانے پینے کی اشیاء کھانے کا بیان

۹۲۸ بحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ۔

۹۲۸: ابراہیم بن حمزہ زبیری' انس بن عیاض' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی میں ایک لشکر اناج اور شہد لوٹ کر لایا تو ان لوگوں سے پانچواں حصہ یعنی خمس نہیں لیا گیا۔

۹۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطِي مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ۔

۹۲۹: موسیٰ بن اسماعیل' قعنبی' سلیمان' حمید بن ہلال' حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن ایک چربی کی تھیلی لٹک رہی تھی۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ میں نے اس کو بغل میں دبا لیا اور اپنے دِل میں کہا یا زبان سے کہا کہ اس میں سے تو میں آج کسی شخص کو کچھ نہیں دوں گا۔ پھر جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب مڑ کر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر یعنی میرے اس کام پر تبسم فرما رہے تھے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَى إِذَا كَانَ فِي الطَّعَامِ قِلَّةٌ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: غلّہ کی جب قلت ہو جائے تو دُشمن کی سرزمین میں غلّہ لوٹ کر اپنے لئے رکھ لینا ممنوع ہے

۹۳۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ بِكَابُلَ فَأَصَابَ النَّاسُ غَنِيمَةً فَانْتَهَبُوهَا فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النُّهْبَى فَرَدُّوا مَا أَخَذُوا فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ۔

۹۳۰: سلیمان بن حرب' جریر بن حازم' یعلی بن حکیم' حضرت ابولبید سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ کابل میں تھے۔ وہاں پر لوگوں کو مالِ غنیمت ملا۔ ان لوگوں نے وہ مال لوٹ لیا۔ حضرت عبد الرحمٰن نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور کہا کہ میں نے تو حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے تھے پھر تمام حضرات نے جو کچھ لیا تھا وہ واپس کر دیا اور عبد الرحمٰن نے تمام غلّہ سب لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

۹۳۱: محمد بن العلاء' ابومعاویہ' ابواسحٰق' محمد بن ابی مجاہد' حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ کیا عہدِ نبوی میں تم لوگ کھانے پینے کی چیزوں میں سے پانچواں حصہ نکالا کرتے تھے؟ تو کہا

أَوْفَى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُونَ يَعْنِي الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔

کہ ہم لوگوں کو غزوۂ خیبر کے روز غلّہ ملا تو ہر ایک شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے جاتا تھا۔

۹۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ وَأَصَابُوا غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأَ قُدُورَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ الشَّكُّ مِنْ هَنَّادٍ۔

۹۳۲: ہناد بن سری' ابوالاحوص' عاصم بن کلیب کے والد ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ لوگوں کو اس سفر میں بہت دشواری پیش آئی (یعنی کھانے پینے کی دقت ہوئی پھر ان لوگوں کو کچھ بکریاں ملیں ہر ایک شخص نے جو کچھ پایا اس کو لوٹ لیا (اور تقسیم نہیں کیا) تو ہم لوگوں کی ہانڈیاں اُبل رہی تھیں اس وقت آپ ﷺ اپنی کمان کے سہارے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو اُلٹ دیا اور گوشت کی بوٹیوں کو مٹی سے لتھیڑنا شروع فرما دیا اور فرمایا لوٹ مار کا مال مردار سے کچھ کم نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ مردار لوٹ کے مال سے کچھ کم نہیں ہے۔ اس حدیث کے راوی ہناد نے (آخری دو جملوں میں) شک کیا۔

بَابٌ فِي حَمْلِ الطَّعَامِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دارالحرب سے کھانے پینے کی اشیاء ساتھ لانے کا بیان

۹۳۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ حَرْشَفٍ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزَرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مُمْلَاةٌ۔

۹۳۳: سعید بن منصور' عبداللہ بن وہب' عمرو بن حارث' حرشف الازدی' قاسم' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے مروی ہے کہ ہم لوگ جہاد میں اُونٹ کا گوشت کھاتے تھے اور اس کو تقسیم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ جب خیموں کی جانب واپس ہوتے تو ہم لوگوں کی خورجیاں اُونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: جس وقت دارالحرب میں کھانے کی اشیاء ضرورت سے زائد ہوں تو ان کو فروخت کرنا درست ہے

۹۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْأُرْدُنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ رَابَطْنَا مَدِينَةَ قِنَّسْرِينَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَلَمَّا فَتَحَهَا أَصَابَ فِيهَا غَنَمًا وَبَقَرًا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَقِيتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مُعَاذٌ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ۔

۹۳۴: محمد بن مصطفیٰ' محمد بن مبارک' یحییٰ بن حمزہ' ابوعبدالعزیز' عبادہ بن نسی' عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے شرحبیل بن سمط کے ساتھ شہر قنسرین کا محاصرہ کیا۔ جب ان لوگوں نے اس شہر کو فتح کیا تو وہاں پر بکریاں اور گائیں مل گئیں تو ان میں سے کچھ ہم لوگوں میں تقسیم کر دی تھیں اور باقی کو مالِ غنیمت میں شامل کر دیا پھر میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (کفار سے) خیبر کا جہاد کیا۔ ہم لوگوں کو وہاں پر بکریاں ملیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کچھ ہم لوگوں کو تقسیم کر دیں اور باقی کو مالِ غنیمت میں شامل کر دیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِالشَّيْءِ

باب: مالِ غنیمت میں اگر کسی شے کو اپنے استعمال میں لائے؟

۹۳۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ۔

۹۳۵: سعید بن منصور' عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' ابی مرزوق' حنش صنعانی' حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو مسلمانوں کے غنیمت کے کسی جانور پر سوار نہ ہو یہاں تک کہ اس جانور کو دُبلا پتلا کر کے پھر غنیمت میں واپس کر دے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ مسلمانوں کے مالِ غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یہاں تک کہ جس وقت اس کپڑے کو (استعمال کر کے) پرانا کر دے تو پھر مالِ غنیمت کے مال میں اس کو لوٹا دے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي السِّلَاحِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ

باب: جنگ میں اگر ہتھیار مل جائیں تو جنگ میں ان کا استعمال درست ہے

۹۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُو جَهْلٍ صَرِيعٌ قَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ يَا أَبَا جَهْلٍ قَدْ أَخْزَى اللّٰهُ الْآخِرَ قَالَ وَلَا أَهَابُهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ۔

۹۳۶: محمد بن العلاء' ابراہیم بن یوسف' ان کے والد' ابواسحق' سبیعی' ابوعبیدہ نے اپنے والد' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ بدر میں شرکت کے لئے چلا تو میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ پڑا ہوا ہے جس کے پاؤں پر تلوار کی ضرب تھی تو میں نے کہا اے اللہ کے دشمن اے ابوجہل! آخر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ذلیل کیا جو کہ اس کی رحمت سے بعید تھا۔ عبداللہ نے کہا کہ اس وقت تو میں اس سے نہیں ڈر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص کو اس کی قوم نے قتل کر دیا پھر میں نے اس پر تلوار کا وار کیا لیکن وہ کارگر نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اس کی تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی۔ میں نے اسی کی تلوار سے اس کو قتل کر دیا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الْغُلُولِ

باب: مالِ غنیمت میں سے چوری کرنا سخت گناہ ہے

۹۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ۔

۹۳۷: مسدد' یحییٰ بن سعد اور بشر بن مفضل' یحییٰ' محمد بن یحییٰ' ابوعمرہ' زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے خیبر کے دن وفات پائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا یعنی صحابی کی وفات کا تو آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اپنے دوست پر (خود) نماز پڑھو یعنی میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا تم پڑھ لو اس کی وجہ سے لوگوں کے چہرے بدل گئے۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے دوست نے اللہ کے راستہ میں خیانت کی یعنی مالِ غنیمت میں سے تو ہم لوگوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس کے سامان سے یہودی عورتوں کے پہننے کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا ملا جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔

۹۳۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا إِلَّا الثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْأَمْوَالَ قَالَ فَوَجَّهَ

۹۳۸: قعنبی' مالک' ثور' ابوالغیث' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر کے سال نکلے تو مالِ غنیمت میں سونا اور چاندی نہ ملا بلکہ کپڑے اور دیگر سامان ہاتھ لگا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ القریٰ کی طرف روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ وَادِي الْقُرَى وَقَدْ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِوَادِي الْقُرَى فَبَيْنَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَائَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ قَالَ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

سیاہ رنگ کا ہدیتاً دیا گیا جس کا نام مدعم تھا۔ پھر جب ہم وادیٔ القریٰ پہنچے مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ کا پالان اُتار رہا تھا اتنے میں اس کے ایک تیر لگ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اس کے لئے جنت مبارک ہو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ کمبل جو کہ اس نے خیبر کے جہاد میں غنیمت کے مال سے تقسیم سے قبل لے لیا تھا آگ ہو کر اس پر بھڑک رہا ہے۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسمہ آگ کا تھا یا دو تسمے آگ کے تھے۔

بَاب فِي الْغُلُولِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا يَتْرُكُهُ الْإِمَامُ وَلَا يُحَرِّقُ رَحْلَهُ

باب: جب مالِ غنیمت میں سے کوئی حقیر شے چوری کرے تو اس کو امام چھوڑے اور چوری کرنے والوں کا سامان نہ جلائے

۹۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ

۹۳۹: ابوصالح‘ ابواسحٰق فزاری‘ عبداللہ بن شوذب‘ عامر‘ بریدہ‘ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے پاس جب مالِ غنیمت پہنچتا تھا یعنی جمع ہوتا تھا اور آپؐ اس کی تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے تو بلالؓ کو اعلان کرنے کا حکم فرماتے پھر بلالؓ لوگوں میں اعلان کرتے یعنی تقسیم کی خبر کرتے تو لوگ اپنے اپنے غنائم آپؐ کے پاس لے آتے یعنی جس کے پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لے آتا پھر آپؐ اس میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور باقی مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم فرماتے۔ تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنی پانچواں حصہ نکالنے کے بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لایا اور کہا یا رسول اللہ یہ غنیمت کے مال میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے بلالؓ کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا اس نے کہا ہاں یعنی سنا تھا پھر آپؐ نے فرمایا تجھ کو کس چیز نے اس کے لانے سے منع کیا تھا اس نے معذرت کی یعنی مجھ سے تاخیر ہوگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اب تو جان

بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ۔

اور تیرا کام تو اسکو قیامت کے دن لائیگا اب میں تجھ سے قبول نہیں کرتا۔

بَابٌ فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ

باب: مالِ غنیمت میں سے چوری کرنے والے کی سزا کا بیان

۹۴۰ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ النُّفَيْلِيُّ الْأَنْدَرَاوَرْدِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَصَالِحٌ هَذَا أَبُو وَاقِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ أَرْضَ الرُّومِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ۔

۹۴۰: نفیلی' سعید بن منصور' عبدالعزیز بن محمد' حضرت ابوواقد صالح بن محمد بن زائدہ سے روایت ہے کہ میں حضرت مسلمہ کے ساتھ روم گیا وہاں ایک شخص کو لایا گیا جس نے مالِ غنیمت میں چوری کی تھی تو حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سالم سے اس کا حکم معلوم کیا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حضرت عمر سے نقل کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جب کسی کو دیکھو کہ اس نے مالِ غنیمت میں چوری کی ہے تو اس کا سامان جلا دو! پھر اس کی پٹائی کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے سامان میں ایک قرآن کریم بھی تھا۔ مسلمہ نے سالم سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

۹۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَغَلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ فَأُحْرِقَ وَطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ أَحْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ۔

۹۴۱: ابوصالح محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' حضرت صالح بن محمد سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز تھے ایک شخص نے مالِ غنیمت میں سے چوری کر لی تو ولید نے حکم دیا اور اس کا سامان جلا دیا گیا پھر اسے تمام لوگوں میں گھمایا گیا اور اس کو اس کا حصہ بھی نہیں ملا۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ روایت زیادہ صحیح ہے کئی آدمیوں نے اس کو روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا سامان جلا دیا کیونکہ اس نے مالِ غنیمت میں چوری کر لی تھی اور اس کی پٹائی بھی کی۔

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ

۹۴۲: محمد بن عوف' موسیٰ بن ایوب' ولید بن مسلم' زہیر بن محمد' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کا سامان جلا دیا اور اس کو مارا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ عَنِ الْوَلِيدِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ وَمَنَعُوهُ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا بِهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ مَنْعَ سَهْمِهِ۔

کہتے ہیں کہ علی ولید اور ابن نجدہ نے ولید کے واسطے سے اس میں یہ اضافہ کیا کہ اس کو اس کے حصہ سے بھی محروم کر دیا لیکن میں نے ان سے یہ اضافہ نہیں سنا۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ السَّتْرِ عَلَى مَنْ غَلَّ

باب: مالِ غنیمت چوری کرنے والے کی پردہ پوشی نہ کی جائے

۹۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَتَمَ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔

۹۴۳: محمد بن داؤد' یحییٰ بن حسان' سلیمان بن موسیٰ' جعفر بن سعد' حبیب بن سلیمان بن سمرہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے شخص کی خیانت کو چھپائے یعنی امام سے اظہار نہ کرے کہ فلاں شخص نے خیانت کی ہے تو وہ بھی خیانت کرنے والے جیسا ہے یعنی گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

بَاب فِي السَّلَبِ يُعْطَى الْقَاتِلَ

باب: جو شخص کسی مشرک کو قتل کرے اس کا سامان اسی کو دیا جائے؟

۹۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَامِ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا

۹۴۴: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرو بن کثیر' ابومحمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں نکلے۔ ہم جب کفار کے مقابلہ پر آئے تو مسلمانوں میں افراتفری ہوئی میں نے ایک کافر کو دیکھا کہ اس نے ایک مسلمان کو مغلوب کرلیا ہے تو میں نے گھوم کر پیچھے سے اس کی گردن پر تلوار ماردی وہ میری جانب بھاگ کر آیا اور مجھے اس طرح دبایا کہ گویا موت کا مزہ چکھا دیا پھر خود مر گیا اور مجھ کو چھوڑ دیا پھر میری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی اور میں نے کہا کہ آج لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا حکم اسی طرح تھا کہ پھر مسلمان واپس ہوئے اور

رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَالِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَاهَا اللَّهِ إِذًا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی شخص کو قتل کرے اس کا سامان اسی کا ہے بشرطیکہ اس پر دو گواہ ہوں۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ سنا تو اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے یہ سوچا کہ میری گواہی کون دے گا تو میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی شخص کو قتل کرے گا اس کا سامان اسی کو ملے گا بشرطیکہ اس کے پاس گواہ ہوں تو میں کھڑا ہوا پھر میں نے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہوگا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا تو میں پھر اُٹھ کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم کو کیا ہوا ہے ابوقتادہ! میں نے پورا واقعہ سنایا اتنے میں ایک شخص بولا۔ اس نے سچ کہا یا رسول اللہ۔ اس کافر کا سامان میرے پاس ہے وہ سامان مجھے دلا دیجئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارادہ کبھی نہیں فرمائیں گے کہ ایک شیر اللہ کے شیروں میں سے اللہ اور رسول کی طرف سے لڑے اور سامان تم کو مل جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ درست کہتے ہیں تو وہ سامان حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دے دے۔ انہوں نے مجھے دے دیا۔ میں نے زرہ فروخت کر کے قبیلہ بنی سلمہ کے محلے میں ایک باغ خریدا اور یہ اسلام میں حاصل کیا گیا پہلا مال تھا۔

غزوۂ حنین میں شکست کی وجہ:

مذکورہ حدیث میں مسلمانوں میں گڑبڑ پیدا ہونے سے یہ مُراد ہے کہ غزوۂ حنین میں مسلمان زیادہ تھے لیکن ان کی بڑائی کی گفتگو کرنے کی وجہ سے ان کو شکست کا سامان کرنا پڑا اور میدانِ جہاد میں رسول کریم ﷺ اور چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہ گئے۔

۹۴۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا مَعَكِ قَالَتْ أَرَدْتُ وَاللَّهِ إِنْ دَنَا مِنِّي

۹۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' اسحٰق بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ حنین کے دن فرمایا کہ جو شخص کسی مشرک کو قتل کر دے گا اس کا سامان اسی شخص کو ملے گا۔ اس دن حضرت ابوطلحہ نے بیس مشرکین کو قتل کیا اور ان کا سامان بھی لے لیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی (حضرت اُمّ سلیم) کو دیکھا کہ ان کے پاس خنجر ہے انہوں نے کہا اے اُمّ سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ اُمّ سلیم نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر کوئی مشرک

بَعْضُهُمْ أَبْعَجُ بِهِ بَطْنَهُ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَبُو دَاوُد أَرَدْنَا بِهَذَا الْخِنْجَرَ وَكَانَ سِلَاحَ الْعَجَمِ يَوْمَئِذٍ الْخِنْجَرُ۔

میرے قریب آئے تو میں اس خنجر سے اُس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ حضرت ابوطلحہ نے اس بات کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ انہوں نے کہا ہماری مُراد خنجر ہے کہ ان دنوں اہلِ عجم کے ہتھیار خنجر تھے۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يَمْنَعُ الْقَاتِلَ السَّلَبَ إِنْ رَأَى وَالْفَرَسُ وَالسِّلَاحُ مِنْ السَّلَبِ

باب: اگر امام چاہے تو قاتل کو مقتول کا سامان نہ دے ہتھیار اور گھوڑا بھی سامان میں داخل ہے

۹۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ فَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مُذْهَبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْ السَّلَبِ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ عَلَيْهِ أَوْ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ

۹۴۶: احمد بن محمد بن حنبل' الولید بن مسلم' صفوان بن عمر' عبدالرحمٰن بن جبیر' ان کے والد' عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں نکلا اور اہلِ یمن میں سے مددی میرا رفیق ہوا اس کے پاس ایک تلوار کے سوا کچھ نہیں تھا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے ایک اُونٹ ذبح کیا۔ مددی نے اس کی تھوڑی سی کھال مانگ لی اور اس نے دے دی۔ مددی نے اس کھال کی ڈھال بنائی۔ جب ہم لوگ چلے یہاں تک کہ روم کی فوجوں سے مُڈبھیڑ ہوئی۔ ان فوجوں میں ایک شخص اشقر گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین سنہری اور اس کے ہتھیار بھی سنہرے تھے۔ وہ مسلمانوں پر خوب حملے کر رہا تھا۔ تو مددی اس سوار کی تاڑ میں ایک پتھر کی آڑ میں بیٹھ گیا۔ جب وہ سوار وہاں سے گزرا تو مددی نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے وہ گر گیا۔ مددی اس پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اس کو قتل کر دیا اور گھوڑا اور اس کے ہتھیار لے لئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی تو حضرت خالد بن عبدالولید نے (جو کہ اس وقت فوج کے سپہ سالار تھے) نے مددی کے پاس کسی شخص کو بھیجا اور سامان میں سے کچھ حصہ لے لیا۔ عوف نے کہا کہ میں خالد کے پاس آیا اور کہا کہ اے خالد کیا تم نہیں جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ نے قاتل کے لئے مقتول کا سامان مقرر کر دیا ہے۔ خالد نے کہا کہ مجھ کو علم ہے لیکن یہ سامان زیادہ تھا۔ میں نے کہا تم یہ سامان اس کو دے دو ورنہ میں تم کو حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے بتلاؤں گا مگر خالد رضی اللہ عنہ نے سامان دینے سے انکار کر دیا۔ عوف نے کہا کہ پھر ہم سب لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے جمع ہوئے تو میں نے مددی کا

فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَكْثَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ لَهُ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي لَكُمْ صَفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ۔

واقعہ بیان کیا اور خالد نے جو اس کے ساتھ کیا وہ بھی بتا دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے خالد! تم نے ایسا کام کیوں کیا؟ خالد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس سامان کو میں نے زیادہ سمجھا (اس لئے میں نے اس میں سے کچھ لے لیا) حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے خالد! جو تم نے لیا ہے وہ دے دو عوف نے کہا کہ اے خالد! میں نے تم سے جس چیز کا وعدہ کیا تھا وہ اب پورا کیا ہے (یہ سن کر) رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے پورا واقعہ سنا دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ غصہ ہو گئے اور فرمایا اے خالد اس کو ہرگز نہ دو کیا تم میری وجہ سے میرے امراء سے باز رہ سکتے ہو؟ (یہ کیا ہوا کہ) اچھا کام تمہارے حصے میں رہے اور برائی ان کے کھاتے میں ڈال دو۔

۹۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ۔

۹۴۷: احمد بن محمد بن حنبل، ولید، ثور، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر، ان کے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی سے گزشتہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

بَابٌ فِي السَّلَبِ لَا يُخَمَّسُ

باب: مقتول کا پورا سامان غازی کو ملے گا اور اس میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا جائے گا

۹۴۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ۔

۹۴۸: سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبد الرحمٰن بن جبیر، ان کے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی اور حضرت خالد بن ولید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے سامان کے بارے میں فرمایا کہ اس کا سامان اس کے قاتل کو ملے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا۔

بَابُ مَنْ أَجَازَ عَلَى جَرِيحٍ مُثْخَنٍ يُنَفَّلُ مِنْ سَلَبِهِ

باب: قریب المرگ زخمی مشرک کے قتل کرنے والے کو بھی اس کے سامان میں سے بطور انعام کچھ ملے گا

۹۴۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي

۹۴۹: ہارون بن عباد، وکیع، ان کے والد، ابواسحاق، ابوعبیدہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے غزوہ بدر کے

عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ۔

دن مجھے ابوجہل کی تلوار حصہ سے زیادہ دی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو قتل کر دیا تھا۔

ابوجہل کے قاتل:

ابوجہل کو قتل کرنے والے انصار کے دوکم عمر لڑکے تھے لیکن اس کے قتل میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے کہ انہوں نے ابوجہل کا سر قلم کیا تھا اس وجہ سے ابوجہل کے سامان میں سے جو اس کی تلوار ملی وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی گئی۔

بَاب فِيمَنْ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ لَا سَهْمَ لَهُ

باب: جو شخص مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے کے بعد پہنچے اس کو حصہ نہیں ملے گا

۹۵۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ فَقَالَ أَبَانُ اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبَانُ أَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرُ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ يَا أَبَانُ وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۵۰: سعید بن منصور' اسماعیل بن عیاش' محمد بن ولید زبیدی' عنبسہ بن سعید' حضرت ابوہریرہ' حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] ﷺ نے ابان بن سعید ابن العاص کو مدینہ منورہ سے نجد [illegible] لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ پھر ابان بن سعید اور ان [illegible] آپ ﷺ کی خدمت میں واپس آ گئے جب آپ ﷺ قلعہ (خیبر) فتح فرما چکے تھے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ ابان نے کہا یارسول اللہ ہمیں بھی مالِ غنیمت کی تقسیم میں حصہ دیجئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے لئے تقسیم میں حصہ نہ نکالئے ابان نے کہا کہ تم وبر جیسی گفتگو کرتے ہو (وبر ایک قسم کا جانور ہوتا ہے جو کہ بلی جیسا ہوتا ہے یہ لفظ طنز کے طور پر کہا) جو ہمارے پاس ضال (پہاڑ) سے ابھی نیچے اُتر کر آیا ہے (مقام) اوس میں جس جگہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہتے تھے) حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابان بیٹھو پھر آپ ﷺ نے ابان کو اور ان کے ساتھیوں کو حصہ نہ دیا۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَأَلَهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَحَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ الْقُرَشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

۹۵۱: حامد بن یحییٰ' سفیان' زہری' عنبسہ بن سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں آیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے جب آپ ﷺ نے اس کو فتح کیا تھا۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ میرا بھی حصہ دیجئے تو سعید بن العاص کے لڑکوں

هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسْهِمَ لِي فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ قَدْ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَالٍ يُعَيِّرُنِي بِقَتْلِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ۔

میں سے کسی لڑکے نے کہا کہ ہم لوگ اس کو کبھی حصہ نہیں دیں گے۔ میں نے کہا کہ یہی شخص ابن قوقل کا قاتل ہے۔ حضرت سعید بن العاص نے کہا کہ ہم کو ایک وبر (جانور) پر حیرت ہے کہ جو ہمارے پاس ضال (ایک پہاڑ کا نام ہے) کی چوٹی سے اُتر کر آیا ہے جو کہ مجھ کو ایک مسلمان کے قتل پر ڈانٹتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے ہاتھ پر عزت دی اور اس نے مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا حالتِ کفر میں اس کے ہاتھ سے قتل کر دیا جاتا۔

۹۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرٌ وَأَصْحَابُهُ فَأَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ۔

۹۵۲: محمد بن العلاء' ابواُسامہ' برید' ابی بردہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حبشہ سے آئے اور ہم حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب خیبر (کا قلعہ) فتح فرمایا تو آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو غزوۂ خیبر کے (مال) غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا یا یوں کہا کہ ہمیں کچھ عطا فرمایا اور اس میں سے کسی ایسے شخص کے لئے حصہ نہ نکالا جو اس وقت حاضر نہ تھا۔ سوائے اس کے جو کہ آپ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا اور جہاد میں شریک تھا البتہ کشتی کے لوگوں یعنی حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کو سب کے ساتھ حصہ عطا فرمایا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو حصہ دینے کی تفصیل:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے مکہ معظمہ تشریف لائے اور پھر وہ مسلمان ہوئے انہوں نے جس وقت آپ ﷺ کی ہجرت کی اطلاع سنی تو وہ اور دیگر حضرات کشتی میں سوار ہو کر خدمت نبوی میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اس وقت خیبر کا قلعہ فتح ہو چکا تھا اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت ابوموسیٰ کو خیبر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دینے کی مختلف وجوہ تحریر فرمائی ہیں جن کی تفصیل بذل المجہود وغیرہ کتب حدیث میں مفصل طور پر مذکور ہے۔

۹۵۳: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ هَانِءِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَهْمٍ وَلَمْ

۹۵۳: محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' کلیب بن وائل' ہانی' حبیب' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ خطبہ دینے کے لئے غزوۂ بدر کے دن کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام کے لئے گئے ہیں اور میں ان کی جانب سے بیعت کرتا ہوں۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے حصہ مقرر فرمایا یعنی مالِ غنیمت میں سے اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی غیر حاضر شخص کے لئے حصہ

يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ۔

مقرر نہیں فرمایا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يُحْذَيَانِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

باب: غلام اور عورت کو مالِ غنیمت سے حصہ دینا

۹۵۴: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوكِ أَلَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أُحْمُوقَةً مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يُحْذَى وَأَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ كُنَّ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيَسْقِينَ الْمَاءَ۔

۹۵۴: محبوب بن موسیٰ' ابواسحق' زائدہ' اعمش' مختار' حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور ان سے بہت سی چیزیں دریافت کیں اور یہ بھی معلوم کیا کہ اگر غلام جہاد میں شریک ہوتو اس کو بھی کچھ حصہ ملے گا (یا نہیں؟) اور خواتین بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتی تھیں کیا ان کو بھی حصہ دیا جاتا تھا یا نہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا اگر مجھ کو اس چیز کا اندیشہ نہ ہوتا کہ وہ بے وقوفی کرے گا تو میں ان کو جواب تحریر نہ کرتا۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب تحریر کیا کہ غلام کو بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا اور خواتین زخمیوں کا علاج کرتیں اور ان کو پانی پلاتی تھیں۔

مجاہدین کی خدمت کے عوض عورتوں کو انعام:

نجدہ خوارج کے امیر کا نام ہے۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ مجاہدین کی خدمت کرنے کی وجہ سے خواتین کو انعام کے طور پر کچھ دے دیا جاتا تھا باقاعدہ خواتین کا مالِ غنیمت میں حصہ مقرر نہیں تھا۔

۹۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَشْهَدْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ قَالَ فَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا أَنْ يُضْرَبَ

۹۵۵: محمد بن یحییٰ' احمد بن خالد' ابن اسحق' ابوجعفر' زہری' حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھ کر یہ دریافت کیا کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خواتین جہاد میں جاتی تھیں اور کیا ان کو کچھ حصہ بھی ملتا تھا؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے اس کا جواب تحریر کیا کہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خواتین جہاد میں شریک ہوتی تھیں لیکن ان کا کچھ حصہ مقرر نہیں ہوتا تھا بلکہ ان کو بطور انعام کچھ مل جاتا تھا۔

لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلَا وَقَدْ كَانَ يُرْضَخُ لَهُنَّ۔

۹۵۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ فَقَالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَبِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعَرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَعَنَا دَوَاءُ الْجَرْحَى وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَنَسْقِي السَّوِيقَ فَقَالَ قُمْنَ حَتَّى إِذَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَسْهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ قَالَ قُلْتُ لَهَا يَا جَدَّةُ وَمَا كَانَ ذَلِكَ قَالَتْ تَمْرًا۔

۹۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ۔

۹۵۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ۔

۹۵۶: ابراہیم بن سعید' زید بن حباب' رافع بن سلمہ بن زیاد' حضرت حشرج بن زیاد نے اپنی دادی اشجعیہ سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ خیبر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلیں یہ کُل ملا کر چھ خواتین تھیں۔ اُمّ زیاد کہتی ہیں کہ جب حضرت رسول کریم ﷺ کو خبر ملی تو آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو بلا بھیجا ہم لوگ گئے آپ ﷺ غصہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کس کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئیں اور کس کی اجازت سے آئیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد میں آئی ہیں اور بالوں کو بٹتی ہیں اور اس کے ذریعہ راہِ الٰہی میں امداد پہنچاتی ہیں اور ہمارے ساتھ زخمیوں کی دوا ہے اور ہم مجاہدین کو تیر (پکڑا) دیتی ہیں اور ان لوگوں کو ستو گھول کر پیش کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ یہاں تک کہ خیبر (کا قلعہ) فتح ہوا تو آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو بھی اسی طرح حصہ عنایت فرمایا کہ جس طرح مردوں کو عنایت فرمایا حشرج بن زیاد نے کہا کہ ان سے میں نے معلوم کیا (یعنی اپنی دادی سے) وہ کیا حصہ تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ کھجور تھی۔

۹۵۷: احمد بن حنبل' بشر بن مفضل' محمد بن زید' عمیر' مولیٰ ابو اللحم سے روایت ہے کہ میں غزوۂ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ گیا انہوں نے میرے متعلق حضرت رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ (جہاد میں ان کو ساتھ لے جائیں یا نہیں؟) آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی اور مجھ کو ہتھیار اُٹھا کر چلنے کا حکم فرمایا تو ایک تلوار میری کمر میں لٹکائی گئی جو کہ زمین پر لگتی ہوئی جاتی تھی۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ میں غلام ہوں تو آپؐ نے مجھ کو گھر کے سامانوں میں سے بطور انعام کچھ سامان عطا فرمایا۔

۹۵۸: سعید بن منصور' ابومعاویہ' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن میں اہلِ اسلام کے لئے پانی بھرتا تھا۔

بَابُ فِي الْمُشْرِكِ يُسْهَمُ لَهُ

باب: اگر جنگ میں کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ ہو تو اس کو حصہ دیا جائے یا نہیں؟

۹۵۹:حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ لِيُقَاتِلَ مَعَهُ فَقَالَ ارْجِعْ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ۔

۹۵۹:مسدد' یحییٰ بن معین' یحییٰ' مالک' فضیل' عبداللہ بن دینار' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر (میدانِ جنگ میں) لڑتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس ہو جاؤ ہم لوگ مشرک کی امداد نہیں چاہتے۔

بَاب فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کے لئے حصہ

۹۶۰:حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ۔

۹۶۰:احمد بن حنبل' ابومعاویہ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے سوار کو تین حصہ دلوائے ایک اس کا اپنا حصہ اور دو حصے گھوڑے کیلئے۔

خلاصۃ الباب: گھوڑے کے سہم پر تو سب کا اتفاق ہے لیکن اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔ تینوں اماموں اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ بن حسن شیبانیؒ کے نزدیک گھوڑے کے لیے دو سہم ہیں لہٰذا گھوڑے اور اس کے سوار دونوں ملا کر تین حصے ہوئے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرس (گھوڑے) کے لیے ایک حصہ یہ حدیث جمہور ائمہ کی دلیل ہے اور امام صاحب کی دلیل آئندہ باب میں آ رہی ہے جس کا مضمون یہ ہے مجمع بن جاریہؓ جس کی تفصیل یہ ہے کہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی جس میں تین سو گھڑ سوار تھے اور بارہ سو پیدل تھے اور اٹھارہ سہام میں ہر سہم سو حصوں پر مشتمل تھا اس صورت میں پیدل کے حصہ میں ایک سہم اور سوار کے حصہ میں دو سہم آتے ہیں۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا وَأَعْطَى لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ۔

۹۶۱:احمد بن حنبل' عبداللہ بن یزید' مسعودی' حضرت ابوعمرہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ہم چار افراد حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے پاس ایک گھوڑا تھا آپ ﷺ نے ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص کو ایک ایک حصہ عطا فرمایا اور گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ زَادَ فَكَانَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ۔

۹۶۲ : مسدد' اُمیہ بن خالد' مسعودی' آل ابی عمرہ' حضرت ابی عمرہ گزشتہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہم تین افراد تھے اور گھوڑے سوار شخص کے لئے تین حصہ تھے۔

بَاب فِيمَنْ أَسْهَمَ لَهُ سَهْمًا

باب: جن حضرات کے نزدیک پیدل آدمی کو ایک حصہ دیا جائے؟

۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَئُوا الْقُرْآنَ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يَهُزُّونَ الْأَبَاعِرَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ قَالُوا أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا عَلَى رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ فَقُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا۔

۹۶۳: محمد بن عیسیٰ، مجمع بن یعقوب، ان کے والد یعقوب، ان کے چچا عبد الرحمٰن، ان کے چچا حضرت مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ جو قاریوں میں سے تھے جو کہ قرآن کریم تلاوت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم جس وقت وہاں سے واپس ہوئے تو لوگ اپنے اُونٹ جلدی جلدی دوڑانے لگے۔ اس دوران لوگوں نے ایک دوسرے سے معلوم کیا کہ اُونٹوں کو جلدی بھگانے کی کیا وجہ ہے؟ معلوم ہوا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے تو ہم لوگ بھی لوگوں کے ساتھ بھاگتے ہوئے نکل پڑے۔ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُونٹنی پر سوار (مقام) کراع الغمیم کے نزدیک پایا۔ جب تمام حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ: اِنَّا فَتَحْنَا تلاوت فرمائی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ فتح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس ذات اقدس کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ فتح ہے۔ پھر غزوۂ خیبر کے جہاد میں جو مال حاصل ہوا وہ صلح حدیبیہ کے حضرات پر تقسیم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کے اٹھارہ (سو) حصے مقرر کئے اور لشکر کے تمام حضرات ایک ہزار پانچ سو تھے جن میں تین سو سوار تھے اور ایک ہزار دو سو حضرات پیدل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو دو حصے عنایت فرمائے اور جو لوگ پیدل تھے ان کو ایک ایک حصہ۔

حنفیہ کی دلیل بابت تقسیم حصہ:

کراع الغمیم مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک دیہات کا نام ہے مذکورہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کیونکہ اس جگہ ایک ہزار آٹھ سو حصے تھے جس میں سے چھ سو حصے تین سو سوار مجاہدین کو مل گئے اور ایک ہزار دو سو حصے ہر ایک پیدل کو دیئے گئے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث امام صاحب کی دلیل ہے جس کی تفصیل پیش کی جا چکی ہے۔ جمہور کی دلیل کا جواب یہ ہو سکتا ہے

کہ یہ حدیث مجمل ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کب کا واقعہ ہے ہوسکتا ہے کہ خیبر سے پہلے کا واقعہ ہو لہٰذا یہ حدیث منسوخ ہے۔
دوسرا جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان تین میں ایک سہم بطور نفل کے ہو۔

سوال: اصحاب حدیبیہ کل چودہ سو پیدل بارہ اور چھ اٹھارہ ہوتے ہیں لہٰذا گزشتہ باب کی حدیث میں جو مضمون ہے وہ درست ہوا۔

جواب: اصحاب حدیبیہ کی تعداد کے بارہ میں تین قسم کی روایات بخاری میں ہیں۔ حنفیہ نے پندرہ سو کی روایت کو ترجیح دی ہے اور وجہ ترجیح محمد بن جاریہ کی اس روایت کو قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي النَّفَلِ

باب: مالِ غنیمت میں سے انعام مقرر کرنا

۹۶۴: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ كُنَّا رِدْئًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى فَأَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوا جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يَقُولُ فَكَانَ ذَلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا فَأَطِيعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هَذَا مِنْكُمْ۔

۹۶۴: وہب بن بقیہ خالد داؤد عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص یہ کام انجام دے تو اس کیلئے یہ انعام ہے تو جوان آگے بڑھے اور بوڑھے حضرات نشانات کے نزدیک کھڑے رہے اور اسی جگہ جمے رہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو کامیابی سے نوازا تو بوڑھے حضرات نے کہا کہ ہم لوگ تمہارے معاون اور پشت پر تھے اگر تم لوگوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑتا تو تم ہماری جانب واپس ہوتے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ تم لوگ سارا مالِ غنیمت لے لو اور ہم لوگ دیکھتے ہی رہ جائیں۔ نوجوانوں نے یہ بات نہیں مانی اور کہا کہ نبیؐ نے وہ مالِ غنیمت ہم لوگوں کو عطا فرمایا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ نازل فرمائی۔ یعنی اے نبی لوگ آپؐ سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپؐ فرما دیجئے کہ انفال اللہ اور رسول کیلئے۔ جس طرح آپ کے پروردگار نے آپ کو آپؐ کے ہی گھر سے نکالا مقررہ وقت پر اور مسلمانوں کا ایک طبقہ اس کو مذموم سمجھتا تھا یعنی جہاد کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو اسی طریقہ پر منظور تھا کہ مشرکین سے جہاد ہو اور ان کے سربرآوردہ لوگ قتل کر دیئے جائیں پھر ان لوگوں کیلئے یہی بہتر ہوا تم لوگ اسی طریقہ پر میری تابعداری کرو کیونکہ انجام کے اعتبار سے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

۹۶۵: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَمَنْ أَسَرَ

۹۶۵: زیاد بن ایوب' ہشیم' داؤد بن ابی ہند' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مشرک کو قتل کرے تو اس کے لئے یہ انعام ہے اور جو کسی کافر کو قید کرے گا اس کو یہ انعام ملے گا۔ اس

أَسِيرًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ۔

کے بعد راوی نے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا اور خالد کی حدیث مکمل ہے۔

نفل کا مفہوم:

جہاد میں مالِ غنیمت کے علاوہ مالِ غنیمت کے غیر مستحقین کو بطور انعام امیر کی جانب سے کچھ مال وغیرہ دے دینے کو نفل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔امیر المومنین کو اختیار ہے کہ جو افراد مالِ غنیمت کے مستحق نہیں جیسے عورتیں یا بوڑھے حضرات وغیرہ ان کو انعام کے طور پر کچھ مال وغیرہ دے دیں تا کہ دوسرے حضرات کو بھی مجاہدین کی خدمت وغیرہ کرنے کی ترغیب ہو اس کا امیر المومنین کو اختیار ہے اور جہاد سے متعلق مزید تفصیلی احکام مفتی اعظم پاکستان کے رسالہ جہاد میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔

٩٦٦ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَقَسَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسَّوَاءِ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ۔

٩٦٦: ہارون بن محمد، یزید بن خالد، یحییٰ بن ابی زائدہ اسی سند کے ساتھ داؤد نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مالِ غنیمت برابر (برابر) تقسیم فرمایا اور خالد کی حدیث مکمل ہے۔

٩٦٧: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ فَهَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ وَأَنَا أَقُولُ يُعْطَاهُ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يُبْلِ بَلَائِي فَبَيْنَمَا أَنَا إِذْ جَائَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ أَجِبْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ بِكَلَامِي فَجِئْتُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي هَذَا السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلَا لَكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ ثُمَّ قَرَأَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد

٩٦٧: ہناد بن سری، ابی بکر، عاصم، حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ بدر کے دن میں ایک تلوار لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج اللہ تعالیٰ نے دشمن سے میرے دِل کو شفا بخشی ہے یہ تلوار مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا نہ تو یہ تلوار میری ہے اور نہ تمہاری (بلکہ یہ تو مجاہدین کا حق ہے نہ معلوم کون سے مجاہد کے حصہ میں آئیگی؟) میں یہ بات سن کر چل دیا اور یہ بات کہتا ہوا جا رہا تھا کہ یہ تلوار اسی شخص کو ملے گی جس کو میری طرح آزمائش سے دوچار نہیں ہونا پڑا ہوگا اچانک آپؐ کی طرف سے میرے بلانے کیلئے ایک شخص آیا اور اس نے کہا چل۔ میں یہ سمجھا کہ ہوسکتا ہے کہ میرے اس بات کے کہنے پر کوئی حکم نازل ہوا ہو جب میں حاضر خدمت نبوی ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ تلوار تم نے مجھ سے مانگی تھی (اس وقت تک یہ تلوار) نہ میری تھی اور نہ تمہاری تھی اب اللہ تعالیٰ نے وہ تلوار مجھے عنایت فرما دی اور میں نے وہ تمہیں دے دی۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا

قِرَائَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ يَسْأَلُونَكَ النَّفَلَ۔

کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی قراءت اس طرح ہے: یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ النَّفَلِ۔

بَاب فِي نَفْلِ السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ مِنَ الْعَسْكَرِ

باب: بطور انعام لشکر کے ایک ٹکڑے کو کچھ زیادہ حصہ دینے کا بیان

۹۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ قِبَلَ نَجْدٍ وَانْبَعَثَتْ سَرِيَّةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَكَانَ سُهْمَانُ الْجَيْشِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَ أَهْلَ السَّرِيَّةِ بَعِيرًا بَعِيرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ۔

۹۶۸: عبدالوہاب بن نجدہ' ابن سلیم (دوسری سند) موسیٰ بن عبدالرحمٰن' مبشر (تیسری سند) محمد بن عوف' حکم بن نافع' شعیب بن ابی حمزہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ نجد کی جانب روانہ فرمایا اور دُشمن سے مقابلہ کے لئے اس لشکر میں سے ایک دستہ روانہ فرمایا پھر لشکر کے افراد کو بارہ بارہ اُونٹ ملے اور دستہ کے افراد کو ایک ایک اُونٹ زیادہ ملا تو ان کے حصہ میں تیرہ تیرہ اُونٹ آئے۔

۹۶۹: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ وَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَا تَعْدِلُ مَنْ سَمَّيْتَ بِمَالِكٍ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ۔

۹۶۹: ولید بن عتبہ' ولید بن مسلم' ابن ابی فروہ' نافع ابن مبارک نے کہا کہ جن کو شعیب اور ابن ابی فروہ نے بیان کیا ہے وہ دونوں مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے درجہ کے نہیں ہو سکتے۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ مَعَهَا فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرًا فَنَفَّلَنَا أَمِيرُنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيمَتَنَا فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَا حَاسَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي أَعْطَانَا صَاحِبُنَا وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صَنَعَ

۹۷۰: ہناد بن عبدہ' محمد بن اسحٰق' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے لشکر کے ایک دستہ کو نجد کی جانب بھیجا۔ میں بھی اسی دستہ میں شامل تھا۔ پھر ہم لوگوں نے مالِ غنیمت میں بہت سا مال پایا اور ہمارے دستہ کے سردار نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مزید اُونٹ بطور انعام دیا۔ اس کے بعد ہم لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے مالِ غنیمت کو ہم لوگوں میں تقسیم فرمایا ہم میں سے ہر ایک شخص کو بارہ بارہ اُونٹ پانچواں حصہ نکال کر ملے اور ہمارے سردار نے جو اُونٹ ہم کو عنایت کئے تھے آپ ﷺ نے ان کو حساب میں شامل نہیں فرمایا اور نہ آپ ﷺ نے اس سردار کے عمل پر

فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِنَفْلِهِ۔

ناپسندیدگی ظاہر فرمائی تو اس طرح ہم لوگوں میں سے ہر ایک کو بشمول انعام تیرہ تیرہ اُونٹ ملے۔

۹۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ الْمَعْنَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۹۷۱: عبداللہ بن مسلمہ مالک (دوسری سند) عبداللہ بن مسلمہ یزید بن خالد لیث نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ کیا اس لشکر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے تو غنیمت میں کافی اُونٹ حصہ میں آئے ہر ایک شخص کو بارہ بارہ اُونٹ ملے اور ایک ایک اُونٹ مزید عنایت کیا گیا پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم کو تبدیل نہیں فرمایا۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ۔

۹۷۲: مسدد یحییٰ عبیداللہ نافع عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا تو ہمیں مالِ غنیمت سے بارہ بارہ اُونٹ ملے اور آپ ﷺ نے ایک ایک اُونٹ مزید عطا فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو برد بن سنان نے نافع سے عبیداللہ کی مانند مزید روایت کیا اور ایوب نے نافع سے اسی روایت کی طرح بیان کیا لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہم لوگوں کو مزید ایک ایک اُونٹ ملا اور اس روایت میں نبی کریم ﷺ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي ح و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةَ النَّفَلِ سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ۔

۹۷۳: عبدالملک بن شعیب ان کے والد ان کے دادا (دوسری سند) حجاج بن ابی یعقوب حجین لیث عقیل ابن شہاب سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے کچھ دستوں کو (جو لشکر سے الگ کر کے مقابلہ کے لئے روانہ کئے جاتے تھے) زیادہ حصہ عنایت فرماتے تھے جو صرف انہی کو ملتا تھا نہ کہ تمام لشکر کے لئے البتہ تمام مال میں سے پانچواں حصہ نکالا جاتا۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۹۷۴: احمد بن صالح عبداللہ بن وہب حیی ابوعبدالرحمٰن حضرت عبداللہ

اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا۔

بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے دن تین سو پندرہ افراد لے کر نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ)) اے اللہ یہ لوگ پا پیادہ ہیں ان کو سواری عطا فرما۔ یہ لوگ برہنہ ہیں ان کو لباس عطا فرما دیجئے اے اللہ یہ لوگ بھوکے ہیں ان کو سیر فرما دے پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو غزوۂ بدر کے دن فتح عطا فرمائی جب وہ حضرات واپس ہوئے تو ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ایک اُونٹ یا دو اُونٹ (مالِ غنیمت میں سے) نہ لے کر آیا ہو اور ان حضرات کے پاس کپڑے بھی ہو گئے اور وہ حضرات سیر بھی ہو گئے۔

خلاصۃ الباب: نفل اصل میں زائد حصہ اور انعام کو کہتے ہیں اور اسی سے تنفیل مشتق ہے مگر یہاں نفل سے مراد مالِ غنیمت ہے۔ امام ابوداؤد نے اس باب میں غنائم بدر کی احادیث ذکر کی ہیں جس کا پورا پورا اختیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ الْخُمُسُ قَبْلَ النَّفْلِ

باب: پانچواں حصہ انعام سے قبل نکالے جانے کا بیان

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

۹۷۵: محمد بن کثیر' سفیان' یزید بن یزید' مکحول' زیاد بن جاریہ' حضرت حبیب بن مسلمہ فہری سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچواں حصہ نکالنے کے بعد مالِ غنیمت کا تہائی حصہ بطور انعام عنایت فرماتے تھے۔

۹۷۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ۔

۹۷۶: عبید اللہ بن عمر' عبد الرحمٰن بن مہدی' معاویہ بن صالح' علاء بن حارث' مکحول' ابن جاریہ' حضرت حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خمس نکالنے کے بعد چوتھائی حصہ انعام کے طور پر دیتے تھے یعنی شروع جہاد میں اور خمس نکالنے کے بعد تہائی حصہ انعام کے طور پر عنایت فرماتے تھے جب لوگ جہاد سے واپس ہوتے۔

حوصلہ افزائی کے لئے مزید انعام:

مراد یہ ہے کہ جس وقت میدانِ جہاد سے واپسی ہو جاتی اور مسلمانوں کی کوئی جماعت کفار سے جنگ کرتی تو اس جماعت کو تہائی حصہ بطور انعام (نفل) دیا جاتا۔

۹۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ

۹۷۷: عبد اللہ بن احمد' محمود بن خالد' مروان بن محمد' یحییٰ بن حمزہ'

ذَكْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقَتْنِي فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلُّ ذَلِكَ أَسْأَلُ عَنِ النَّفَلِ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي فِيهِ بِشَيْءٍ حَتَّى لَقِيتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيمِيُّ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ۔

ابووہب' حضرت مکحول سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی ہذیل کی ایک عورت کا مصر میں غلام تھا۔ اس عورت نے مجھ کو آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہیں نکلا جب تک کہ میں نے اپنی دانست میں وہاں کا سارا علم حاصل نہ کر لیا۔ پھر میں حجاز آیا اور وہاں سے نہیں نکلا یہاں تک کہ میری دانست (بساط) کے مطابق وہاں جس قدر علم تھا وہ میں نے حاصل کیا۔ پھر میں عراق آیا اور وہاں سے نہیں نکلا یہاں تک کہ میری دانست کے مطابق وہاں جتنا علم تھا میں نے حاصل کیا۔ پھر میں ملک شام آیا اور میں نے ملک شام میں خوب تحقیق کی اور ہر ایک شخص سے نفل کے بارے میں معلوم کرتا رہا لیکن میں نے کسی شخص کو نہیں پایا جو کہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث بیان کرے یہاں تک کہ مجھے ایک صاحب نے بتایا۔ جن کا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تھا' میں نے ان سے کہا کیا آپ نے نفل کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی ابتداء میں چوتھائی مال کا نفل دیا اور واپس ہوتے وقت تہائی مال کا (نفل دیا)۔

جہاد میں انعام کی تفصیل:

مراد یہ ہے کہ جس وقت جہاد شروع ہوتا تو مالِ غنیمت کے چوتھائی حصے کی کسی ایک خاص جماعت کے لئے خمس نکالنے کے بعد بطور انعام اس جماعت کے بہادری کے کارناموں کے صلہ میں نفل دیا جاتا اور جنگ سے واپسی میں اگر کوئی جماعت دشمن سے لڑتی تو اس کو تہائی نفل دیا جاتا تھا۔

بَاب فِي السَّرِيَّةِ تَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الْعَسْكَرِ

باب: اُس دستہ کا بیان جو آکر لشکر میں مل جائے

۹۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ هُوَ مُحَمَّدٌ بِبَعْضِ هَذَا ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ

۹۷۸: قتیبہ بن سعید' ابن ابی عدی' ابن اسحٰق (دوسری سند) عبید اللہ بن عمر' ہشیم' یحییٰ بن سعید' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ اسلام کے خون برابر ہیں (یعنی سزا میں کسی کے لئے کوئی امتیاز نہیں قانون اسلام کی نظر میں سب مجرم برابر ہیں) معمولی مسلمان امن دے سکتا ہے اور اس کے (معاہدہ) امن کو پورا کرنا لازم ہے۔ اسی طرح دُور جگہ کا مسلمان پناہ

تَتَکَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ إِسْحَقَ الْقَوَدَ وَالتَّكَافِيءَ۔

دے سکتا ہے اگر چہ اس سے قریب والا موجود اور اپنے مخالفین کے مقابلہ میں مسلمان یکمشت ہوتے ہیں اور جس شخص کی سواریاں طاقتور اور تیز رفتار ہوں وہ شخص اس کے ساتھ رہے کہ جس کی سواریاں کمزور ہوں اور جس وقت لشکر میں سے کوئی شخص ٹکڑی نکال کر مال حاصل کرے تو وہ شخص بقیہ افراد کو اس مال میں حصہ دار بنائے اور مسلمان شخص کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ اُس ذمی شخص کو قتل کیا جائے جس سے معاہدہ ہو گیا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں چند چیزیں بیان کی گئی ہیں (۱) تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں جان کا بدلہ جان ہے کوئی فرق نہیں (۲) مسلمانوں کی طرف سے امن و پناہ دینے میں ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی سعی کر سکتا ہے یعنی اگر ادنیٰ درجہ کے مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی ہے تو یہ امر ہر مسلمان کو تسلیم کرنا ہوگا حتیٰ کہ غلام بھی امان دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسے قتال کی اجازت ہو عند الشیخین ۔ (۳) مسلمان ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ باقی اس حدیث میں کافر سے مراد حربی کافر ہے کیونکہ مطلق کافر مراد لیں تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ ذمی کو دوسری مرتبہ حربی کے مقابلہ میں بالاتفاق قتل کیا جاتا ہے۔

۹۷۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ رَاعِيَهَا فَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ فَجَعَلْتُ وَجْهِي قِبَلَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ فَجَعَلْتُ أَرْمِي وَأَعْقِرُهُمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَحَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ مَدَدًا فَقَالَ لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمْ قُلْتُ أَتَعْرِفُونِي قَالُوا وَمَنْ أَنْتَ

۹۷۹: ہارون بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' عکرمہ' ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عیینہ فزاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹوں کو لوٹ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور وہ اور اس کے گھوڑ سوار ساتھی اُونٹوں کو ہنکاتے ہوئے چل دیئے۔ تو میں نے مدینہ منورہ کی جانب اپنا رُخ کیا اور تین مرتبہ پکارا یا صباحاہ! اس کے بعد میں لوٹنے والے لوگوں کے پیچھے چل پڑا اور ان کے تیر مار کر ان کو زخمی کرتا جاتا تھا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری جانب رُخ کرتا تو میں کسی درخت کی جڑ میں چھپ جاتا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اُونٹ تھے میں نے وہ تمام اپنے پیچھے کر لئے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اُونٹ (ڈاکوؤں سے رہا کرا لئے) اور ان لوگوں نے اپنے تیس سے زیادہ نیزے اور تیس سے زیادہ چادریں پھینک دیں تا کہ ان کا بوجھ ہلکا ہو جائے (اور فرار ہونے میں سہولت ہو) اتنے میں عبدالرحمٰن کا والد عیینہ مدد لے کر پہنچ گیا اس نے کہا تم لوگوں میں سے کچھ افراد اس شخص کی جانب جائیں (یعنی سلمہ بن اکوع کی جانب جاؤ اور اس کو قتل کر ڈالو) سلمہ کہتے ہیں ان لوگوں میں سے چار افراد میری جانب بڑھے اور وہ پہاڑ پر چڑھ گئے جب وہ لوگ اس قدر فاصلہ پر ہو گئے کہ ان کو میری آواز پہنچے

قُلْتُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي وَلَا أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ الْأَخْرَمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ فَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ فَيَلْحَقُ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ فَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي جَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ ذُو قَرَدٍ فَإِذَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

تو میں نے کہا تم لوگ مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ انور کو بزرگی عطا فرمائی تم میں سے کوئی شخص مجھ کو پکڑنا چاہے تو کبھی بھی پکڑ نہ پائے گا اور میں جسے چاہوں گا وہ نہیں بچ سکے گا پھر کچھ دیر ہوئی تھی کہ میں نے آنحضرتؐ کے سواروں کو دیکھا کہ وہ درختوں میں سے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھے وہ عبد الرحمٰن بن عیینہ فزاری سے (یعنی ڈاکوؤں کے سردار) تک پہنچ گئے عبد الرحمٰن نے ان کو دیکھا دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی اور اخرم نے عبدالرحمٰن کے گھوڑے کو ہلاک کر دیا اور عبد الرحمٰن نے اخرم کو قتل کر ڈالا۔ پھر عبد الرحمٰن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوا اسکے بعد ابوقتادہ (آپ کے خاص سوار) نے عبدالرحمٰن کو جالیا اور اس سے مڈبھیڑ ہوئی اور ابوقتادہ کا گھوڑا قتل کر دیا گیا اور ابوقتادہ نے عبدالرحمٰن کو قتل کر دیا۔ پھر ابوقتادہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اسکے بعد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت اس پانی کے پاس تھے کہ جس کا نام ذوقرد تھا جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو مار بھگایا تھا اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ پانچ سو آدمیوں پر مشتمل لشکر تھا۔

بَابٌ فِي النَّفْلِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَوَّلِ مَغْنَمٍ

باب: مالِ غنیمت کے سونے چاندی میں سے نفل دینا

۹۸۰ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نَفَلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ ثُمَّ

۹۸۰: ابوصالح محبوب بن موسیٰ' ابواسحٰق' عاصم بن کلیب' حضرت ابوالجویریہ جرمی سے مروی ہے کہ میں نے خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں سرزمین روم میں سے ایک لال رنگ کا مٹکا پایا اس میں دینار تھے۔ اس وقت قبیلہ بنی سلیم میں سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی ہم لوگوں پر حکمران تھے ان کو معن بن یزید کہا جاتا تھا۔ میں وہ مٹکا ان کی خدمت میں لایا تو انہوں نے دینار مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے اور مجھے بھی اسی قدر دیا کہ جتنا حصہ ہر شخص کو دیا پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ جو فرماتے تھے وہ نہ سنا ہوتا کہ زیادہ حصہ نہیں نکالنا ہے مگر پانچواں حصہ نکالنے کے بعد تو میں دیگر حضرات کی بہ نسبت تمہیں زیادہ دیتا۔ اس کے

أَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ مِنْ نَصِيبِهِ فَأَبَيْتُ۔

بعد وہ اپنے حصہ میں سے مجھے دینے لگے میں نے لینے سے انکار کر دیا۔

۹۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۹۸۱: ہناد ابن مبارک ابوعوانہ عاصم بن کلیب سے اور سند کے اعتبار سے اسی طرح پر روایت بیان کی گئی ہے۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يَسْتَأْثِرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْءِ لِنَفْسِهِ

باب: مشرکین سے جو مال ہاتھ آئے امام اس میں سے کچھ رکھ لے

۹۸۲: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

۹۸۲: ولید بن عتبہ ولید عبداللہ بن العلاء ابوسلام اسود حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو مال غنیمت کے ایک اُونٹ کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھائی یعنی آپ ﷺ نے اُونٹ کو سترہ بنالیا۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز کا سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے اُونٹ کے پہلو میں سے ایک بال لیا اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے اموال غنیمت میں سے اس بال کے برابر بھی میرے لئے حلال نہیں ہے۔ بجز خمس کے اور وہ خمس بھی تم لوگوں کی ضرورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: فئی وہ ہوتا ہے جو بغیر قتال و جنگ کے کفار کا مال حاصل ہو اور فئی کا اطلاق غنیمت پر ہوتا ہے یہی اس جگہ مراد ہے یعنی مال غنیمت میں سے امام اپنے لیے کسی خاص چیز کا انتخاب نہیں کر سکتا البتہ حضور ﷺ کو اس بات کا حق تھا کہ آپ ﷺ مال غنیمت میں سے کوئی سی چیز جو پسند ہو وہ لے سکتے تھے جس کا نام سہم صفی ہے۔ دراصل حضور ﷺ کے لیے تین حصے ہوتے تھے: (۱) ایک وہ حصہ جو دوسرے مجاہدین کو مال غنیمت میں سے ملتا تھا۔ تو اس سے آپ ﷺ کا بھی ایک حصہ ہوتا تھا' (۲) خمس الخمس یعنی خمس میں سے پانچواں حصہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے' (۳) سہم صفی جس کا ذکر ترجمۃ الباب میں مذکور ہے اس حدیث شریف میں اختصاراً صرف ایک کا ذکر ہوا۔ مسند احمد میں اس پر زیادتی بیان کی گئی ہے۔

بَاب فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب: معاہدہ پورا کرنا لازم ہے

۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

۹۸۳: عبداللہ بن مسلمہ مالک عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عہد شکنی کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے (تاکہ تمام لوگ اس کی ذلت دیکھیں)

خلاصۃ الباب: جہاد میں مشرکین سے چالبازی سے کام لینا تو جائز ہے بلکہ مفید ہے اور اس کی ترغیب ہے لیکن کافروں کے ساتھ معاہدہ کر کے پھر اس کے خلاف ورزی کرنا بالکل جائز نہیں کیونکہ غدر ہے اور غدر پر حدیث میں سخت وعید ہے۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يُسْتَجَنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ

۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ۔

۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلَكِنْ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا يَصْلُحُ۔

باب: امام جو عہد کرے لوگوں پر اس کی پابندی لازمی ہے

۹۸۴: محمد بن صباح' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' اعرج' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ امام ایک ڈھال ہے کہ جس کے سہارے جنگ کی جاتی ہے (مراد یہ ہے کہ امام کے مشورہ سے جنگ کی جاتی ہے تو اسکے مشورہ پر مصالحت بھی کرنی چاہئے)

۹۸۵: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو بکیر بن اشج' حسن بن علی' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ میں قریش نے مجھے نبی کریم ﷺ کی جانب بھیجا میں نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو میرے قلب میں اسلام ڈال دیا گیا یعنی اسلام کی عظمت میرے دِل میں قائم ہوگئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار کی قسم کہ میں کبھی ان لوگوں کی طرف لوٹ کر نہ جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ ہی سفیر کو قید کرتا ہوں۔ لہٰذا تم واپس جاؤ۔ اگر تمہارے دِل میں وہی شے قائم رہے جو کہ اس وقت (قائم) ہے یعنی اسلام کی سچائی تو تم واپس آجانا۔ ابورافع نے عرض کیا کہ میں لوٹ گیا یعنی قریش کے پاس واپس آگیا اور پھر خدمت نبوی میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔ بکیر نے کہا مجھے یہ معلوم ہوا کہ ابورافع قبطی تھے یعنی وہ غلام تھے امام ابوداؤد نے فرمایا یہ اس دور میں تھا لیکن اب ایسا کہنا مناسب نہیں کیونکہ صحابی کی تعظیم کرنا ضروری ہے۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيرُ نَحْوَهُ

۹۸۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ

باب: جس وقت امام اور مشرکین کے درمیان معاہدہ ہو جائے تو ان کے مُلک میں امام جا سکتا ہے

۹۸۶: حفص بن عمر' شعبہ' ابوالفیض' حضرت سلیم بن عامر جو کہ قبیلہ حمیر کے ایک شخص ہیں سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ اور رومی لوگوں کے درمیان اس بات کا معاہدہ تھا کہ ایک وقت مقررہ تک جنگ نہ کی جائے اور معاویہؓ ان لوگوں کے شہروں کی جانب سفر کرتے پھرتے تھے۔ جب معاہدہ کی مدت پوری ہوگئی تو ان لوگوں سے جنگ کی۔ اتنے میں عربی

عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدَرَ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ۔

گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر ایک شخص آیا اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر (معاہدہ) پورا ہو عہد شکنی نہ کرو اس شخص کو جب غور سے دیکھا گیا تو وہ شخص عمرو بن عنبسہؓ صحابی تھے تو معاویہؓ نے ان کے پاس ایک آدمی یہ دریافت کرنے کیلئے بھیجا کہ اس میں عہد شکنی کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جب کسی شخص اور کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو تو جب تک اس معاہدہ کی مدت پوری نہ ہو جائے تب تک نہ کوئی معاہدہ کرے اور نہ ہی عہد کو توڑے یا برابری کی بنیاد پر ختم کر دے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر وہاں سے واپس آ گئے۔

دُشمن کے علاقہ کا دورہ کرنا:

مذکورہ شخص نے اللہ اکبر کہنے کے بعد معاہدہ پورا کرنے سے متعلق جو منادی کی اس سے مُراد یہ ہے کہ تم لوگ صلح کے دنوں میں دُشمنوں کے علاقے میں گھوم رہے ہو یہ عمل عذر میں داخل ہے کہ معاہدے میں بہر حال حاصل حدیث یہ ہے کہ صلح کے زمانے میں دُشمن کے ملک میں نہ جائے اور مدت پوری ہونے پر [illegible] دھوکہ دے کر جنگ شروع کر دے۔

خلاصۃ الباب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا [illegible] خلاف ورزی نہیں تھی۔ مدت معاہدہ پورا ہونے پر ہی وہ ان پر چڑھائی کرتے لیکن فی الجملہ احتیاط کے خلاف تھا اور دوسرے فریق کے ذہن میں یہ ہو سکتا ہے کہ گو مدت عہد پوری ہو گئی ہے لیکن ہمارا مد مقابل مدت پوری ہونے کے بعد ہی اپنے مقام سے چلے گا۔ بہر حال حضرت امیر معاویہ نے یہ سن کر اپنی جگہ لوٹ آئے۔ سر تسلیم خم ہو گئے۔

بَاب فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ

باب: ذمی مشرک کو مارڈالنا سخت گناہ ہے

۹۸۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۹۸۷: سلیمان بن ابی شیبہ' وکیع' عیینہ بن عبدالرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے معاہدہ والے شخص کو بلاوجہ (شرعی) قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کر دے گا (اس سے مُراد ایسے مشرک کا قتل ہے جو کہ دارالاسلام میں جزیہ یا ٹیکس ادا کر کے رہ رہا ہو)۔

بَاب فِي الرُّسُلِ

باب: قاصدوں کے بارے میں

۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ كَانَ مُسَيْلِمَةُ كَتَبَ إِلَى رَسُولِ

۹۸۸: محمد بن عمر' سلمہ' محمد بن اسحٰق' ایک شیخ (دوسری سند) اشجع کے غلام' طارق' سلمہ بن نعیم' حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا قَالَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا۔

وسلم نے مسیلمہ کذاب کے قاصدوں سے اس کا خط پڑھ کر دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم وہی بات کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہی (یعنی ہم لوگ مسیلمہ کے رسول ہونے کے قائل ہیں' نعوذ باللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پروردگار کی قسم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ پیغام لانے والے کو قتل نہیں کرنا چاہئے تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

مسیلمہ کذاب:

مسیلمہ کذاب نے دورِ نبوی میں نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا اور مذکورہ بالا دو شخصوں میں سے ایک کا نام عبداللہ بن نواحہ اور دوسرے کا نام ابن اثال تھا یہ دونوں آپ ﷺ کے نام مسیلمہ کذاب کا پیغام لے کر آئے اور ان دونوں نے آپ ﷺ کے سامنے مسیلمہ کذاب کے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا چونکہ قاصدوں کا قتل جائز نہیں ہے اس لئے میں تم دونوں کو قتل نہیں کرتا ہوں۔

۹۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ۔

۹۸۹: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' حضرت حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ میرے اور کسی عرب کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں قبیلہ بنی حذیفہ کی ایک مسجد کے پاس سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ مسیلمہ کذاب پر ایمان لائے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر ان لوگوں کو طلب کیا اور ابن نواحہ کے علاوہ سب سے استغفار کرنے کے لئے فرمایا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے اگر تم قاصد نہ ہوتے تو میں تمہاری گردن مار ڈالتا پس آج کے دن تم قاصد نہیں ہو۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قرضہ بن کعب کو حکم دیا انہوں نے بازار میں اس کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے تو وہ بازار میں جا کر مشاہدہ کر لے کہ وہ قتل کیا ہوا پڑا ہے۔

بَابٌ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ

باب: اگر کوئی عورت کسی مشرک کو پناہ دے؟

۹۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۹۹۰: احمد بن صالح' ابن وہب' عیاض بن عبداللہ' مخرمہ بن سلیمان'

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

کریب' ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے مکّہ معظّمہ کے فتح کے دن ایک کافر کو امان دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے اُس کو پناہ دی جس کو تم نے پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا ہم نے بھی اُسے امن دیا۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتُجِيرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ۔

۹۹۱: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اگر کوئی عورت کسی مشرک کو مسلمانوں سے امان دیتی تو وہ امان جائز ہوتی تھی۔

بَابٌ فِي صُلْحِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن سے صلح کرنا

۹۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتْ وَمَا ذَلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ بِهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ

۹۹۲: محمد بن عبید' محمد بن ثور' زہری' عروہ بن زبیر' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ حدیبیہ کے سال میں کئی سو ایک اور ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم ہمراہ لے کر نکلے یہاں تک کہ آپؐ ذوالحلیفہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہدی کے (جانور کے) قلادہ باندھا' اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا اور آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب گھاٹی پر پہنچے جہاں سے مکّہ میں داخل ہونے کیلئے اُترتے ہیں تو آپؐ کی اُونٹنی آپ کو لے کر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے حِل حِل (یہ اُونٹ کو اُٹھانے کیلئے بولا جاتا ہے) لیکن آپ کی اُونٹنی قصویٰ نہ اُٹھی' دومرتبہ کہا کہ قصویٰ بگڑ گئی۔ آپ نے فرمایا قصویٰ (اُونٹنی) نے ضد نہیں کی اور نہ اس کی عادت جم کر کھڑے ہونے کی ہے لیکن اسکو ہاتھی کے روکنے والے نے روک دیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ جس نے بیت اللہ کے شہید کرنے کے ارادہ والے ابرہہ کے ہاتھی کو روک دیا تھا) پھر آپ نے فرمایا اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے آج کے دن قریش مجھ سے جو چیز بھی طلب کریں جس میں اللہ تعالیٰ کی حرم کی تعظیم کا پہلو ہو میں وہی چیز ان کو دونگا پھر آپ نے اُونٹنی کو کھڑا کیا اور وہ کھڑی ہوگئی اور آپ اہلِ مکّہ کے راستہ سے ایک جانب کو ہو گئے اور دوسری طرف متوجہ ہو گئے

بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ فَجَائَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ أَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَصَّ الْخَبَرَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَائَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذْ بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ

یہاں تک کہ (مقام) حدیبیہ کے آخر میں ایک مقام پر کہ جہاں ایک گڑھے میں کچھ پانی تھا آپ قیام پذیر ہو گئے۔ آپ کی خدمت میں سب سے پہلے بدیل بن ورقا آیا۔ اس کے بعد عروہ بن مسعود ثقفی آیا اور آپ سے گفتگو کرنے لگا بات چیت کے دوران عروہ بار بار آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا۔ مغیرہ بن شعبہ جو آپ کے نزدیک کھڑے تھے جن کے ہاتھ میں تلوار اور خود پہنے ہوئے تھے انہوں نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی موٹھ ماری اور کہا آپ کی داڑھی مبارک کے پاس سے اپنے ہاتھ ہٹا لے۔ عروہ نے سر اُٹھا کر پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے کہا اے مکار شخص! کیا میں نے تیری عہد شکنی کی اصلاح کرنے میں کوشش نہیں کی؟ اور اس عہد توڑنے کا واقعہ اس طرح ہے کہ مغیرہ دور جاہلیت میں کچھ لوگوں کو اپنے ہمراہ لے گئے تھے پھر ان کو مار ڈالا اور انکا مال لوٹ لیا۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام تو ہم نے قبول کر لیا لیکن ہم مال نہیں لیں گے کیونکہ وہ مکاری سے کمایا ہوا ہے۔ اس کے بعد مسعر نے آخر تک حدیث بیان کی۔ نبیؐ نے کہا تحریر کرو یہ وہی مصالحت نامہ ہے کہ جس پر محمد نے فیصلہ کیا جو رسول اللہؐ ہیں۔ پھر سارا واقعہ بیان کیا۔ سہیل نے کہا: جو قریش میں سے آپؐ کے پاس آئے اگر چہ اسلام قبول کر کے آئے تو آپؐ اس کو واپس فرما دیں گے۔ جب مصالحت نامہ کی تحریر سے فارغ ہو چکے تو صحابہؓ سے فرمایا اٹھو قربانیاں ذبح کرو پھر سر منڈاؤ۔ اسکے بعد مکّہ مکرمہ کی کچھ خواتین اسلام قبول کر کے ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں واپس کرنے سے منع فرما دیا اور ان کا مہر جو کہ ان کے مشرک شوہر سے تھا' واپس کر دیا۔ پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو قریش میں سے ایک شخص جس کا نام ابو بصیر تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قریش نے اسکے واپس بلانے کیلئے دو افراد روانہ کئے۔ آپؐ نے ابو بصیر کو انکے حوالہ کر دیا وہ ان کو ساتھ لے کر نکل گئے جب ذوالحلیفہ میں آئے تو وہ وہاں پر اُتر کر کھجوریں کھانے لگے ابو بصیر نے ان دونوں میں سے ایک شخص کی تلوار دیکھ کر کہا اللہ کی قسم یہ تمہاری

لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قَدْ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ قَدْ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ نَجَّانِي اللَّهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْلَ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ۔

تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔اس نے تلوار میان سے نکال کر کہا کہ میں اس تلوار کو آزما چکا ہوں ابوبصیر نے کہا کہ میں بھی تلوار دیکھنا چاہتا ہوں اس نے وہ تلوار انہیں دے دی ابوبصیر نے اس تلوار سے ہی اس کے مالک کو قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو گیا اور دوسرا ساتھی یہ (منظر) دیکھ کر فرار ہو گیا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ میں آیا اور دوڑ کر مسجد میں گھس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خوف زدہ ہو گیا ہے اس نے کہا کہ میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل کر دیا جاؤں گا اتنے میں ابوبصیر آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے عہد مکمل کر لیا اور مجھ کو مشرکین کے حوالے کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جنگ بڑھانے والا ہے اگر اس کا کوئی ساتھی ہوتا۔ ابوبصیر نے جس وقت یہ بات سنی تو وہ سمجھ گئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دوبارہ مشرکین کے حوالے کر دیں گے وہ نکلے اور دریا کے کنارے تک گئے۔ اور ابوجندل جو کہ سہیل کا بیٹا تھا جس نے کہ مشرکین سے مصالحت کرائی تھی وہ اسلام لے آیا تھا اور مصالحت کے بعد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا لیکن آپؐ نے صلح کے مطابق اس کو مشرکین کو لوٹا دیا تھا وہ بھی ابوبصیر کے ساتھ شامل ہو گیا یہاں تک کہ اہلِ اسلام کا ایک گروہ وہاں اکٹھا ہو گیا۔

ایک تاریخی معاہدہ:

مراد یہ ہے کہ قریش کی فوج جنگ کرنے کیلئے میدان میں آ گئی آپؐ نے کہلوایا کہ ہم لوگوں کا منشاء تم سے جنگ کرنا نہیں ہے ہم لوگ تو صرف عمرہ کیلئے آئے ہیں لیکن قریش نہیں مانے اور انہوں نے نبیؐ اور صحابہ کرام کو عمرہ سے روکے رکھا۔ مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مغیرہؓ کے ہاتھوں جو لوگ قتل کئے گئے۔ تو ان کی قوم کے لوگوں نے عروہ سے لڑائی کی کیونکہ مغیرہؓ عروہ کے بھتیجے تھے عروہ نے بڑی دشواری سے فیصلہ کیا اور دیت ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ بہر حال نبیؐ نے قریش سے صلح کے لئے پہلے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم جاؤ لیکن انہوں نے عذر فرمایا کہ قریش کی مجھ سے دشمنی ہے میرا جانا مفید نہ ہو گا پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا چنانچہ وہ قریش کے پاس تشریف لے گئے جواب میں قریش نے سہیل کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور سہیل کے توسط سے قریش سے آپ ﷺ کی مصالحت ہوئی۔ سہیل نے کہا آپ ﷺ ہمارے نزدیک رسول اللہ نہیں ہیں اس لئے رسول اللہ کا لفظ معاہدہ نامہ سے حذف کر دیا جائے آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لفظ رسول اللہ تم تحریر سے حذف کر دو لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے معذرت فرما دی بالآخر آپ ﷺ نے لفظ رسول اللہ نکال کر محمد بن عبداللہ تحریر فرمایا اور صلح حدیبیہ کے موقع پر کئے گئے معاہدہ کی تفصیل سیرت النبی از علامہ شبلی نعمانی اور اصح السیر وغیرہ کتب سیرت میں مفصل طور پر مذکور ہیں۔ سیرت مصطفیٰ از حضرت علامہ ادریس کاندھلوی بھی اس موضوع پر قابل دید مستند کتاب ہے۔

الحمد للہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۷ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۱۸

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمْ اصْطَلَحُوا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلَى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ۔

۹۹۳ : محمد بن علاء' ابن ادریس' ابن اسحق' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش نے اس پر مصالحت کی کہ دس سال تک جنگ موقوف رکھی جائے گی اس زمانہ میں لوگ امن و امان سے رہیں اور ہم لوگوں کے اور ان لوگوں کے مابین قلب صاف ہوگا اور نہ پوشیدہ طور پر اور نہ ہی کھلے طور پر چوری ہوگی۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ۔

۹۹۴:عبداللہ بن محمد' عیسیٰ بن یونس' الاوزاعی' حضرت حسان بن عطیہ سے مروی ہے کہ مکحول اور ابن ابی عطیہ خالد بن معدان کی جانب چلے میں بھی ان لوگوں کے ہمراہ گیا۔ ان لوگوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے حدیث بیان کی کہ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تم ذی مخبر کے پاس چلو جو کہ ایک صحابی ہیں۔ میں ان کے پاس گیا جبیر نے ان لوگوں سے صلح کے متعلق معلوم کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ عنقریب تم لوگ اہلِ روم سے ایسی صلح کرو گے کہ اندیشہ نہ رہے گا پھر وہ لوگ اور تم لوگ ایک دوسرے سے مل کر ایک دوسرے دشمن سے جنگ کرو گے۔

بَاب فِي الْإِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ

باب: ممانعت کے بعد میدانِ جہاد سے واپس آنے کی اجازت کا بیان

جہاد کے دوران واپس آنے کی اجازت اور منسوخی:

اسلام کے شروع دور میں منافقین کا یہ طریقہ تھا کہ وہ لوگ نبیؐ کے ہمراہ جہاد کیلئے نہیں نکلتے اگر آپ کے ساتھ جہاد کیلئے نکل بھی جاتے تو مختلف بہانے کر کے واپس ہو جاتے تھے۔ اللہ جل جلالہٗ نے سورۂ براۃ میں منافقت کے مذکورہ عمل کی تفصیل بیان فرمائی جب اسلام کا غلبہ ہوگیا اور مجاہدین کی تعداد میں اضافہ ہوگیا اور منافقین قتل کئے گئے تو اللہ جل جلالہٗ نے سورۂ نور میں آیت:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ﴾ نازل فرمائی یعنی ایمان والے وہ لوگ ہیں جو کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جس وقت وہ لوگ اس کے ساتھ (نبی کے ہمراہ) کسی جمع ہونے والے کام (جیسے کہ جہاد حج وغیرہ) میں اکٹھا ہوتے ہیں تو وہ لوگ نہیں جاتے جب تک کہ نبی سے اجازت حاصل نہ کرلیں (اے نبی ﷺ) آپ سے جو لوگ اجازت حاصل کرتے ہیں وہ وہی لوگ ہیں جو کہ اللہ اور اس کے رسول کو تسلیم کرتے ہیں پھر وہ لوگ جس وقت آپ سے اجازت حاصل کریں اپنے کسی کام (یا ضرورت) کے لئے تو آپ ان میں سے جس شخص کو چاہیں اجازت دے دیں اور ان لوگوں کے لئے ربّ قدوس سے معافی طلب کرلو بلاشبہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے اور مہربانی کرنے والے ہیں (اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد) اب سابقہ آیت کریمہ: ﴿لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ﴾ منسوخ ہوگئی اور جہاد سے ضرورت کی بناء پر بعد اجازت واپس آنا درست قرار دیا گیا مندرجہ ذیل حدیث میں اسی مضمون کو بیان فرمایا گیا ہے۔

بَاب فِي الْعَدُوِّ يُؤْتَى عَلَى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ

۹۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ وَأَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ قَالَ كَعْبٌ أَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُونِي قَالَ وَمَا تُرِيدُ مِنَّا قَالَ نِسَائَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا فَيَكُونُ ذَلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ فَتَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ

باب: غفلت دے کر دشمن کے پاس جانا اور اس کو فریب دے کر قتل کرنے کا بیان

۹۹۵: احمد بن صالح، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کعب بن اشرف کو کون شخص قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی۔ یہ بات سن کر محمد بن مسلمہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ یہ کام میں انجام دوں گا اے رسول اللہ کیا آپ ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس کو ہلاک کردوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تو پھر مجھ کو اجازت عطا فرمائیے کہ میں کوئی (چال کی) بات کہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو۔ اس کے بعد محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا کہ اس آدمی نے (یعنی نبی کریم ﷺ نے) ہم لوگوں سے صدقہ مانگا ہم پھر لوگوں کو آفت میں مبتلا کردیا۔ کعب بن اشرف نے کہا ابھی تم نے کیا دیکھا ہے تم لوگ مزید مصیبت میں مبتلا ہوگے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا ہم لوگ اس شخص کی اتباع کر چکے ہیں اب یہ بات نامناسب معلوم ہوتی ہے کہ اس شخص کے راستہ کو چھوڑ دیں جب تک اس شخص کا انجام نہ دیکھ لیں۔ تم لوگوں سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ہمیں ایک وسق یا دو وسق غلّہ قرض دو۔ کعب بن اشرف نے کہا تم کونسی چیز

قَالُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنْتَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ قَالُوا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يُرِيدُ السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَأْسُهُ فَلَمَّا أَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوا لَهُ قَالَ عِنْدِي فُلَانَةُ وَهِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ تَأْذَنُ لِي فَأَشُمَّ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ أَعُودُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ۔

رہن رکھو گے؟ سلمہ نے کہا تم لوگ کیا چیز چاہتے ہو؟ کعب نے کہا تم لوگ اپنی مستورات رہن رکھو۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ تم عرب کے خوبصورت آدمی ہو ہم لوگ تمہارے پاس اپنی مستورات رہن رکھیں اور ہم لوگوں پر یہ داغ باقی رہے۔ کعب نے کہا تو پھر تم لوگ اپنی اولاد رہن رکھو۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہمارا لڑکا جس وقت بڑا ہو جائے گا تو لوگ اس کو بھی مطعوف کریں گے۔ یہ ایک وسق یا دو وسق پر رہن رکھا گیا تھا البتہ ہم لوگ تمہارے پاس اپنے ہتھیار رہن رکھ سکتے ہیں کعب نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر اس کے پاس محمد بن مسلمہ گئے اور اس کو آواز دی کعب خوشبو لگائے ہوئے گھر سے نکلا اس کا سر خوشبو سے مہک رہا تھا۔ جس وقت محمد بن مسلمہ بیٹھ گئے وہ اپنے ہمراہ جو تین چار شخصوں کو لے کر آئے تھے تمام لوگوں نے خوشبو کا تذکرہ کرنا شروع کیا کعب بن اشرف نے کہا کہ میرے پاس فلاں عورت ہے وہ تمام عورتوں سے زیادہ خوشبودار رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں تمہارے سر کے بال سونگھ لوں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے اس کے سر میں اپنا ہاتھ ڈال کر سونگھا پھر دوسری مرتبہ اجازت چاہی۔ کعب نے کہا ٹھیک ہے پھر محمد بن مسلمہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور جب اسے قابو کر لیا تو اپنے ساتھیوں کی جانب اشارہ کیا کہ اب اس کا کام تمام کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کعب کو مارنا شروع کر دیا اور اسے قتل کر ڈالا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

کعب بن اشرف:

کعب بن اشرف یہود کا سرغنہ تھا اس نے آپ ﷺ سے معاہدہ کر کے اس کو توڑ ڈالا اور وہ ہمیشہ اہلِ اسلام کے درپے آزار رہتا تھا مذکورہ حدیث سے دُشمن کو دھوکا دے کر قتل کر دینے کا جواز واضح ہے۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ۔

۹۹۶: محمد بن خزامہ' اسحق بن منصور' اسباط ہمدانی' سدی' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان نے فتک کی ممانعت کر دی اب کوئی ایمان والا شخص (مؤمن) فتك سے کام نہ لے۔

فتک کا مفہوم:

فتک کا مطلب ہے غافل پا کر دھوکہ سے قتل کر دینا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان کے ساتھ ایسی بات نہیں کرنی چاہئے یا مشرک کے ساتھ بھی اس طرح نہیں کرنا چاہئے اور حدیث ۹۹۵ میں کعب بن اشرف کو دھوکا دے کر قتل کئے جانے کی جو تفصیل ہے اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ کعب بن اشرف کے قتل کئے جانے کا واقعہ مذکورہ بالا ممانعت سے پہلے ہے بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ کعب والا واقعہ مخصوص واقعہ ہے جو کہ خاص وجہ سے پیش آیا تھا۔

بَاب فِي التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْمَسِيرِ

۹۹۷:حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنْ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

۹۹۸:حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

باب: سفر کے درمیان ہر ایک اُونچی جگہ پر چڑھتے وقت تکبیر کہنے کا بیان

۹۹۷: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ جس وقت حج سے' عمرہ سے' جہاد سے واپس تشریف لائے تو آپؐ ہر بلند جگہ پر (چڑھتے وقت) تین مرتبہ تکبیر فرماتے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ الخ فرماتے یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور تعریف اسی کے شایانِ شان ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم لوگ اسی کی جانب واپس ہونے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت گزار اور سجدہ کرنے والے ہیں اپنے معبود کی تعریف بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلی ذات نے فوجوں کو مار بھگایا۔

۹۹۸: احمد بن محمد' علی بن حسین ان کے والد' یزید' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آیت کریمہ: ﴿لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ سورۂ نور کی آیت کریمہ: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تک سے منسوخ ہوگئی ہے۔

بَاب فِي بِعْثَةِ الْبُشَرَاءِ

۹۹۹:حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ۔

باب: کسی شخص کو خوشخبری کی اطلاع دینے کے لئے روانہ کرنا

۹۹۹: ابوتوبہ' عیسیٰ' اسماعیل' قیس' حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ کو ذی الخلصہ سے بے فکر نہیں کرتے؟ یہ بات سن کر جریر وہاں پر پہنچے اور انہوں نے اس کو آگ لگا دی۔ پھر قبیلہ احمس سے ایک شخص کو حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا اس بات کی خوشخبری دینے کے لئے جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔

ذی الخلصہ کیا ہے؟

ذی الخلصہ ایک مکان تھا کہ جس میں بُت نصب تھا۔ بے غم کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ تم اس مکان کو برباد کیوں نہیں کر دیتے تاکہ نہ مکان رہے اور نہ بت۔

بَابٌ فِي إِعْطَاءِ الْبَشِيرِ

باب: خوشخبری لے کر پہنچنے والے شخص کو انعام سے نوازنے کا بیان

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ وَقَصَّ ابْنُ السَّرْحِ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِخًا يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي۔

۱۰۰۰: ابن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن' عبداللہ بن کعب' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ پہلے مسجد تشریف لے جاتے اور دوگانہ ادا فرماتے پھر لوگوں میں تشریف فرما ہوتے اس کے بعد ابن السرح نے مکمل حدیث نقل کی کعب نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اہلِ اسلام کو ہم تینوں افراد سے گفتگو کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جب کافی مدت گزر گئی تو میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں دیوار کود کر داخل ہو گیا وہ میرے چچا کا لڑکا تھا میں نے اس کو سلام کیا اللہ کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہیں دیا (کیونکہ آپ نے گفتگو کرنے اور سلام کے جواب دینے سے منع فرمایا تھا) پھر میں نے پچاسویں روز اپنے مکان کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی تو ایک منادی کرنے والے شخص کی آواز سنائی دی جو کہ آواز دے رہا تھا اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تم خوش ہو جاؤ پھر جس وقت وہ شخص میرے پاس پہنچا تو میں نے اس کو اپنے دونوں کپڑے اُتار کر دے دیئے اور وہاں سے چل کر میں مسجدِ نبوی میں داخل ہوا تو حضرت رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے (اُس وقت) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے مجھ سے انہوں نے آکر مصافحہ کیا اور مجھ کو مبارک باد دی۔

جہاد میں شرکت نہ کرنے والے لوگ:

بعض صحابہ جیسے حضرت کعب بن مالک' ہلال بن اُمیہ' مرارہ بن ربیع کسی عذر کے بغیر غزوۂ تبوک میں شرکت سے رہ گئے تھے آپ نے جہاد سے واپسی میں جب جہاد میں شریک نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ ہم اپنی مرضی سے جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے بارے میں آیت کریمہ نازل ہونے کے بعد ان لوگوں سے کچھ عرصہ تک قطع تعلق کرنے کا حکم فرما دیا تھا مذکورہ حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔

بَابٌ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

١٠٠١: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ۔

باب: سجدۂ شکر

١٠٠١: مخلد بن خالد' ابوعاصم' ابی بکرہ' عبدالعزیز' حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مسرت کی بات پیش آتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دی جاتی تو آپ ﷺ شکرانہ کے طور پر سجدے میں گر جاتے۔

خلاصۃ الباب: سجدۂ شکر کے بارے میں اختلاف ہے شافعیہؒ حنابلہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مستحب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک کے نزدیک غیر مستحب ہے اور ایک قول امام صاحب کا یہ ہے کہ شکر کی ادائیگی کے لیے صرف سجدہ ہی کافی نہیں بلکہ دو رکعت شکریہ کی نیت سے پڑھی جائیں۔ حدیث باب میں ایک راوی ہے موسیٰ بن یعقوب ان کے بارہ میں علی المدینی کہتے ہیں وھوضعف سرالحدیث شاید اس بناء پر امام صاحب تنہا اداء سجدۂ شکر کے مستحب ہونے کے منکر ہیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

١٠٠٢: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ذَكَرَهُ أَحْمَدُ ثَلَاثًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّي ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ

باب: دُعا مانگنے کے لئے ہاتھوں کو اُٹھانا

١٠٠٢: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' موسیٰ بن یعقوب' ابن عثمان' یحییٰ بن حسن بن عثمان' اشعث بن اسحق بن سعد' عامر بن سعد' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ جانے کے لئے نکلے جب ہم لوگ عزوراء (گھاٹی) میں داخل ہوئے تو آپ نیچے اُترے اور آپ نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر ایک گھڑی تک اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی پھر آپ سجدہ ریز ہو گئے اور آپ کافی دیر تک سجدہ ہی میں رہے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور ہاتھوں کو اُٹھا کر ایک ساعت تک دُعا مانگی پھر آپ سجدہ ریز ہوئے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے دُعا مانگی اور میں نے اپنی اُمت کے لئے سفارش کی اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی امت مجھ کو عطا فرما دی۔ میں نے اس پر شکر کا سجدہ ادا کیا اس کے بعد میں نے سر اُٹھایا اور اُمت کے لئے دُعا مانگی اللہ تعالیٰ نے مزید ایک تہائی اُمت عطا فرمائی۔ میں نے سجدۂ شکر ادا کیا پھر سر اُٹھایا اور اپنی امت کے لئے دُعا مانگی اللہ تعالیٰ نے جو ایک تہائی باقی تھی وہ بھی عنایت فرما دی میں نے اپنے اللہ کے لئے سجدۂ شکر ادا کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ احمد بن صالح نے جس وقت ہم لوگوں سے اس حدیث کو نقل کیا تو انہوں نے

سَاجِدًا لِرَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد أَشْعَثُ بْنُ إِسْحٰقَ أَسْقَطَهُ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حِينَ حَدَّثَنَا بِهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْهُ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ۔

(راوی) اشعث بن اسحق کو حذف کر دیا پھر موسیٰ بن سہل رملی نے ان کے واسطہ سے یہ حدیث ہم سے بیان کی۔

بَاب فِي الطُّرُوقِ

باب: سفر سے رات کے وقت اپنے گھر آنے کا بیان

۱۰۰۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔

۱۰۰۳: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' محارب بن دثار' جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے کہ آدمی (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر میں آئے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: طرق اور طروق دونوں لغت میں اس کے معنی مارنے کے بھی آئے ہیں اس لیے ہتھوڑے کو مفرقہ کہتے ہیں اور دوسرے معنی رات کو آنا بھی ہیں اور رات کو آنے والا دروازہ کھٹکھٹانے کا محتاج ہوتا ہے اس کو طارق کہتے ہیں اس باب میں سفر سے واپس آنے والے کے لیے ادب بیان کیا گیا ہے رحمۃ اللعالمین ﷺ کے ارشادات جامع ہوتے ہیں اور امت کی بھلائی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ۔

۱۰۰۴: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' مغیرہ' شعبی' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفر سے گھر میں (واپس) آنے کا بہترین وقت سر شام آنا ہے۔

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الزُّهْرِيُّ الطُّرُوقُ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَأْسَ بِهِ۔

۱۰۰۵: احمد بن حنبل' ہشیم' سیار' شعبی' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ سفر سے نبیؐ کے ہمراہ واپس ہوئے تو جب ہم شہر میں جانا شروع ہوئے تو آپ نے فرمایا رک جاؤ ہم لوگ شہر میں رات کے وقت داخل ہوں گے۔ (اور آپ نے شہر میں اطلاع کرادی) تا کہ جو خاتون پریشان سر ہو وہ کنگھا کرے اور جس خاتون کا شوہر ایک عرصہ سے باہر تھا وہ ناف کے نیچے کے بال صاف کر لے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت بعد عشاء واپس آنے کی صورت میں ہے (لیکن) مغرب کے بعد گھر واپس آنے میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔

بَاب فِي التَّلَقِّي

باب: مسافر شخص کے استقبال کا بیان

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ

۱۰۰۶: ابن سرح' سفیان' زہری' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ غزوۂ تبوک سے مدینہ

النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

منورہ تشریف لائے تو آپ کا لوگوں نے استقبال کیا میں نے بھی بچوں کے ہمراہ (مقام) ثنیہ الوداع میں آپ سے جاکر ملاقات کی۔

بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِنْفَادِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ إِذَا قَفَلَ

باب: سامانِ جہاد تیار کرنے اور جہاد میں شرکت نہ کر سکنے کی صورت میں وہ سامان دوسرے مجاہد کو دیدے

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا فُلَانَةُ ادْفَعِي لَهُ مَا جَهَّزْتِنِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللَّهُ فِيهِ۔

۱۰۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک جوان شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا۔ یارسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے لیکن میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ انہوں نے سامان جہاد تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار پڑ گیا اس سے جا کر کہو کہ تم کو نبی کریم ﷺ نے سلام کہا ہے اور یہ کہ تم نے جہاد کے لئے جو سامان اکٹھا کیا تھا وہ سامان مجھ کو دے دو۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ وہ شخص اس انصاری کے پاس گئے اور ان سے اسی طرح کہا۔ انصاری شخص نے اپنی اہلیہ سے کہا اے فلانی! تم نے جتنا سامان میرے لئے تیار کیا تھا وہ تمام سامان ان کو دے دو (اس میں سے) کچھ نہ رکھنا اللہ کی قسم اگر تم اس میں سے کچھ سامان رکھ لوگی تو کسی قسم کی برکت نہ ہوگی۔

بَاب فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنْ السَّفَرِ

باب: سفر سے واپس آنے پر پہلے نماز ادا کرے

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِمَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا قَالَ الْحَسَنُ فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ۔

۱۰۰۸: محمد بن متوکل' حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن شہاب' عبد الرحمٰن بن عبداللہ' عبداللہ بن کعب' عبیداللہ بن کعب' اوران کے چچا' ان کے والد ماجد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت چاشت (دن کے وقت) تشریف لاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد میں داخل ہو کر دوگانہ ادا فرماتے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں پر تشریف فرما ہوتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں سفر سے واپسی پر نماز کے بارہ میں ادب بیان کیا گیا ہے کہ سفر شروع کرنے سے پہلے دو رکعت پڑھنا مسنون ہے اور اسی طرح واپسی پر بھی لیکن سفر میں جاتے وقت دوگانہ گھر میں پڑھنا مستحب ہے اور واپسی پر دو رکعت مسجد میں پڑھنا مسنون ہیں۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ حِينَ أَقْبَلَ مِنْ حَجَّتِهِ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ عَلَى بَابِ مَسْجِدِهِ ثُمَّ دَخَلَهُ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ يَصْنَعُ۔

۱۰۰۹: محمد بن منصور' یعقوب' ان کے والد' ابن اسحٰق' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حج ادا فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اپنی اُونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا۔ اس کے بعد آپ نے مسجد میں داخل ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کرتے تھے۔

بَاب فِي كِرَاءِ الْمَقَاسِمِ

باب: تقسیم کنندہ کے معاوضہ کا بیان

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ قَالَ فَقُلْنَا وَمَا الْقُسَامَةُ قَالَ الشَّيْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِيءُ فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ۔

۱۰۱۰: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' زمعی' زبیر بن عثمان' عبداللہ بن سراقہ' محمد بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ تقسیم کے معاوضہ ادا کرنے سے بچو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا اس کا کیا مفہوم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شے کئی اشخاص میں مشترک ہوتی ہے پھر وہ شے گھٹ جاتی ہے۔

مشترک شے کی اُجرت وصول کرنا:

مذکورہ حدیث سے اس معاوضہ کے لینے کی ممانعت مراد ہے جو معاوضہ مال کے مالکوں کی رضامندی کے بغیر وصول کیا جائے مطلقاً معاوضہ یا اُجرت لینے کی ممانعت نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اگر میم کے ضمہ (پیش) کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا لوگوں کے درمیان حصوں کو تقسیم کرنے والا اگر مقسم میم کے فتحہ (زبر) کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے تقسیم اور قسمت یعنی حصہ اس صورت میں صاحب کا لفظ محذوف ہوگا یعنی تقسیم والا۔ ترجمۃ الباب کا مطلب یہ ہے کہ تقسیم کرنے والا تقسیم کی اجرت لے تو جائز ہے یا نہیں۔ تو حدیث باب میں ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو بچاؤ تقسیم کی اُجرت لینے سے اس کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ بغیر ان سے اجازت لیے اپنی وجاہت اور چودھراہٹ کی وجہ سے لینے کی ممانعت ہے لیکن لفظ کراہ مذکور ہے جس کا معنی ہے اجرت تو پھر صورت یہ ہوگی کہ جو شخص کسی مشترک چیز کو شرکاء کے درمیان تقسیم کرے ان کے حصوں کے موافق جیسے زمین وغیرہ تو اس تقسیم کی معینہ اجرت لی جائے تب اس میں کوئی کراہت نہیں چنانچہ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک جائز ہے سوائے امام مالکؒ کے کہ ان کے نزدیک اس صورت میں بھی اجرت لینا مکروہ ہے واللہ اعلم۔

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَظِّ هَذَا وَحَظِّ هَذَا۔

۱۰۱۱: عبداللہ قعنبی' عبدالعزیز' شریک' حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک شخص لوگوں کی جماعت پر متعین ہوتا ہے اور ہر ایک شخص کے حصہ میں سے کچھ وصول کر لیتا ہے۔

بَاب فِي التِّجَارَةِ فِي الْغَزْوِ

باب: جہاد میں تجارت کرنے کی کراہت کا بیان

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أَبِيعُ وَأَبْتَاعُ حَتَّى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔

۱۰۱۲: ربیع بن نافع' معاویہ بن سلام' زید بن سلام' ابوسلام' حضرت عبداللہ بن سلمان سے مروی ہے کہ ایک صحابی رسول نے ان سے بیان کیا کہ جس وقت ہم لوگوں نے خیبر فتح کیا تو لوگوں نے اپنی اپنی غنیمت نکالی جس میں سامان بھی تھا اور قیدی بھی اور وہ لوگ باہمی طور پر خرید و فروخت کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آج میں نے اس قدر منافع حاصل کیا کہ اس بستی کے لوگوں میں سے اس قدر منافع آج تک کسی شخص کو نہیں ہوا ہوگا۔ آپ نے دریافت فرمایا ہائے تم کو کیا منافع ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ میں مسلسل خرید و فروخت کرتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو تین سو اوقیہ کا نفع ہوا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو وہ آدمی بتاؤں جس نے تم سے زیادہ عمدہ منافع حاصل کیا ہے۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے فرض نماز کے بعد دو نفل ادا کیں (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے)۔

بَاب فِي حَمْلِ السِّلَاحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن کے مُلک میں اسلحہ جانے دینے کا بیان

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ رَجُلٍ مِنَ الضِّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي يُقَالُ لَهَا الْقَرْحَاءُ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ قَالَ لَا حَاجَةَ

۱۰۱۳: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ان کے والد' ابواسحٰق' ذی الجوشن جو کہ قبیلہ ضباب شخص ہیں ان سے مروی ہے ہیں کہ جس وقت نبی غزوہ بدر کے دن مشرکین سے فارغ ہوگئے تو میں آپ کی خدمت میں گھوڑے کا ایک بچہ لے کر حاضر ہوا کہ جس کی مادہ کا نام قرحا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کی خدمت میں قرعا کا بچہ لے کر حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ اس کو اپنے استعمال میں لائیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

لِی فِیهِ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَقِیضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ قُلْتُ مَا كُنْتُ أَقِیضُهُ الْیَوْمَ بِغُرَّةٍ قَالَ فَلَا حَاجَةَ لِی فِیهِ۔

اگر تم اسکے عوض غزوۂ بدر کی زرہوں میں سے ایک زرہ لینا پسند کرو تو میں اس کو قبول کرلونگا۔ میں نے عرض کیا کہ آج کے دن میں گھوڑا تک نہیں قبول کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا مجھ کو بھی اسکی ضرورت نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: ذی الجوشن رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث سے کفار کے ہاتھ اسلحہ فروخت کرنے کا جواز معلوم ہو رہا ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔

بَاب فِی الْإِقَامَةِ بِأَرْضِ الشِّرْكِ

باب: سرزمین شرک وکفر میں رہائش اختیار کرنا

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مُوسَی أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِی خُبَیْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ أَبِیهِ سُلَیْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔

۱۰۱۴: محمد بن داؤد، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ، جعفر بن سعد، خبیب بن سلیمان، ان کے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مشرک شخص سے تعلق رکھے اور اس کے ساتھ (یعنی اس کی صحبت میں رہے تو وہ شخص اسی (مشرک) جیسا ہے۔

کافر کی صحبت میں رہنے کی ممانعت:

مذکورہ حکم بطور شدت کے فرمایا تا کہ مسلمان مشرک و کافر سے الگ رہے یا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کافر و مشرک کی صحبت میں رہے گا تو اندیشہ ہے کہ صحبت کے اثر سے وہ بھی مشرک جیسا ہو جائے۔

اول کتاب الضحایا

بَاب مَا جَاءَ فِی إِیجَابِ الْأَضَاحِیِّ

باب: قربانی کے واجب ہونے کا بیان

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیدُ ح و حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ أَبِی رَمْلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ قَالَ یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَی كُلِّ أَهْلِ بَیْتٍ فِی كُلِّ عَامٍ أُضْحِیَّةً وَعَتِیرَةً أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِیرَةُ هَذِهِ الَّتِی یَقُولُ النَّاسُ الرَّجَبِیَّةُ۔

۱۰۱۵: مسدد، یزید (دوسری سند) حمید بن مسعدہ، بشر، عبداللہ بن عون، عامر، حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ہر اہلِ خانہ پر ہر سال قربانی ضروری ہے اور عتیرۃ ہے۔ تم لوگ واقف ہو کہ عتیرۃ کیا ہے؟ یہ وہی ہے کہ جس کو لوگ رجبیّہ کہتے ہیں۔

عتیرہ:

اسلام کے شروع زمانہ میں عتیرہ مسلمانوں پر ضروری تھا بعد میں عتیرہ دوسری روایت: لَا فرعَ وَلَا عتیرۃ سے منسوخ ہوگیا اس کی تفصیل آگے مذکور ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس کتاب سے قبل جہاد کا بیان تھا دونوں میں ربط و مناسبت ظاہر ہے کہ جہاد میں اپنی جان و مال کی قربانی دینا ہوتی ہے اور اضحیہ میں مال خرچ کر کے جانور کی قربانی دینی ہوتی ہے تو اب اس میں بھی اپنی جان دینے کا ہوتا ہے۔ ضحایا جمع الجمع ہے یعنی ضحایا ضحیہ اضاحی کی اور اضاحی جمع اضحیہ (ہمزہ کی زیر اور زبر دونوں) کی اضحیہ لغت میں اس کو کہتے ہیں جو عید کے روز ذبح کی جاتی ہے۔ قربانی کی مشروعیت قرآن و حدیث اور اجماع اُمت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر : ۲] بعض مفسرین نے فرمایا کہ عید کی نماز کے بعد قربانی مراد ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دو املح مینڈھے ذبح کیے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قربانی سنت ہے حنفیہ کے نزدیک اور امام مالک کی روایت میں قربانی واجب ہے امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ صرف امام صاحب کے نزدیک قربانی واجب ہے صاحبینؒ کے نزدیک بھی سنت ہے وجوب کی دلیل حدیث ہے اس لیے کہ لفظ علیٰ الزام اور وجوب کے لیے آتا ہے نیز اس حدیث میں عتیرہ کا ذکر ہے اور جمہور کے نزدیک منسوخ ہے لہٰذا قربانی کا وجوب باقی رہا۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ۔

۱۰۱۶: ہارون بن عبداللہ عبداللہ بن یزید سعید بن ابی ایوب عیاش بن عباس عیسیٰ بن ہلال حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اضحیٰ والے دن (۱۰ ذی الحجہ) عید کرنے کا حکم ہوا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لئے عید قرار دیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے پاس صرف عاریتاً ملی ہوئی اُونٹنی یا بکری ہو کیا میں اس کی قربانی کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اپنے بال کتروا دو اور اپنے ناخن کاٹ لو اور مونچھ کترو الو اور ناف کے نیچے کے بال کاٹ لو بس اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری یہی قربانی ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: منیحہ اس دودھ والی اونٹنی یا بکری کو کہتے ہیں جس کو مالک نے کسی دوسرے ضرورت مند کو کچھ مدت کے لیے دے دیا ہے تاکہ وہ اس کے دودھ سے منتفع ہوتا رہے اور پھر وہ جانور اس کے مالک کو واپس لٹا دے تو حضور ﷺ نے سائل کو ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمادیا ایک تو اس لیے وہ جانور اسکی ملکیت میں نہیں دوسری بات یہ ہوسکتی ہے کہ وہ فقیر ہے اور قربانی غنی پر واجب ہوتی ہے نہ کہ فقیر و محتاج پر۔

بَاب الْأُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کی جانب سے قربانی کرنا

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ۔

۱۰۱۷: عثمان بن ابی شیبہ' شریک' ابو الحسناء' حکم' حضرت حنش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو دُنبوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ (دو دُنبے کی قربانی کرنا) یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں (آپ کی وفات کے بعد) آپ کی طرف سے قربانی کروں۔ تو میں آپ کی جانب سے قربانی کرتا ہوں۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کے نزدیک میت کی طرف سے قربانی درست ہے سوائے عبداللہ بن مبارکؒ کے وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بہتر ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کرے قربانی نہ کرے۔ جب جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک مردے کی طرف سے قربانی درست ہے اگر اس نے وصیت کی ہو تو خود کھا سکتا ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ

باب: جس شخص کی قربانی کرنے کی نیت ہو تو وہ شروع ذی الحجہ کے دس روز تک نہ بال کتروائے اور نہ بال منڈوائے

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ۔

۱۰۱۸: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' محمد بن عمرو' عمرو بن مسلم لیثی' سعید بن میسب' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس قربانی (کا جانور ہو) اور وہ اس کو عید کے دن ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جس دن سے ذی الحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ شخص اپنے ناخن اور بال نہ کتروائے یہاں تک کہ وہ قربانی ذبح کر لے۔

ذی الحجہ کے شروع میں بال وغیرہ نہ کتروانا:

امام ابوحنیفہ' امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک مذکورہ حکم استحباب پر محمول ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ البتہ بعض حضرات نے مذکورہ حکم کو واجب قرار دیا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ حاجیوں کے ساتھ مشابہت کی بناء پر ناخن اور بال کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ الضَّحَايَا

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ ﷺ.

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنْ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ

باب: قربانی کیلئے کس طرح کا جانور ہونا افضل ہے؟

۱۰۱۹: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' حیوۃ' ابوالصخر' ابن قسیط' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے سینگوں والا مینڈھا طلب فرمایا۔ جس کی آنکھیں' سینہ' پیٹ اور پاؤں کالے رنگ کے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! چاقو لاؤ اور اس کو پتھر پر تیز کرو (یعنی دھار لگاؤ) تو میں نے چاقو تیز کیا اور آپ نے چاقو لیا اور مینڈھے کو پکڑ کر زمین پر لٹا لیا اور اس کے ذبح کرنے کا قصد فرمایا پھر فرمایا: ((بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ)) یعنی میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل اولاد اور آپ کی اُمت کی طرف سے اس کو قبول فرما لے پھر آپ نے اس کی قربانی کی۔

۱۰۲۰: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے سات اُونٹوں کو کھڑے کر کے نحر کیا اور آپ نے مدینہ منورہ میں سینگ دار دو مینڈھے قربان کئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے۔

۱۰۲۱: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے سینگ والے اور چتکبرے دنبوں کی قربانی کی۔ آپ ذبح کے وقت تکبیر فرماتے اور بسم اللہ الخ فرماتے تھے اور ان کی گردن پر اپنا پیر رکھتے تھے۔

۱۰۲۲: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' ابوعیاش' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے قربانی والے روز دو سینگ دار چتکبرے اور خصی دُنبے ذبح فرمائے پھر جب آپ نے ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا بلاشبہ میں اپنا چہرہ اس ذاتِ پاک کی جانب متوجہ کرتا ہوں کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں دینِ ابراہیم پر قائم ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز' میری تمام عبادتیں' میری تمام زندگی اور میرا مرنا خالص اللہ کیلئے ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اے اللہ یہ قربانی آپ کی

صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ.

بخشش ہے اور صرف تیری رضا کیلئے ہے۔ محمد ﷺ کی طرف سے اور انکی اُمت کی طرف سے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ آپ نے اس کو ذبح فرمایا۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ.

۱۰۲۳: یحییٰ بن معین' حفص' جعفر' ان کے والد' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سینگوں والے موٹے تازہ دُنبہ کی قربانی کیا کرتے تھے کہ جو سیاہی میں دیکھتا تھا اور وہ دُنبہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں چلتا تھا یعنی اس کی آنکھیں اور پاؤں سیاہ ہوتے تھے۔

خُلاصۃ الباب: ثابت ہوا کہ خوبصورت اور موٹے تازے جانور کی قربانی کرنی چاہیے اس لیے کہ وہ جانور جس کے اکثر بال سفید ہوں نیز اس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی اہل اور امت کی طرف سے ایک قربانی کی ہے مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ ایک بکری کی قربانی چند لوگوں کی طرف سے ہوسکتی ہے' انشاء اللہ آئندہ کسی باب میں اس کا ذکر آجائے گا۔ ان احادیث سے ایک اور اشارہ اس بات کا ملتا ہے کہ بڑے سے بڑے عمل اور مجاہدے کے بعد دربارِ خداوندی سے قبولیت کی دعا ضرور کرنی چاہیے یہی سنت ہے انبیاء علیہم السلام کی۔

بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا

باب: کتنی عمر کا جانور قربانی کے لئے ہونا چاہئے

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ.

۱۰۲۴: احمد بن ابی شعیب' زہیر بن معاویہ' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صرف مسنّہ کو ذبح کرو اگر مسنّہ نہ مل سکے تو جذعہ' دُنبہ یا بھیڑ کو ذبح کرو۔

خُلاصۃ الباب: جذعہ لغت میں پورے سال کے بکری کے بچہ کو کہتے ہیں معز کے معنی یہ ہیں کہ بکری اور ضان بھیڑ کو کہتے ہیں میمنہ بمعنی عمر والد جس کو لنی بھی کہتے ہیں میمنہ ہر جانور کا الگ الگ ہوتا ہے۔ پس اونٹ کا مسنہ وہ ہوتا ہے جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو جائے اور گائے کا مسنہ جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں داخل ہو جائے اور بھیڑ بکری میں وہ ہے جو پورے ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے یہ حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے۔ شافعیہؒ کے نزدیک بکری بھیڑ کا مسنہ وہ ہوتا ہے جو دو سال کا ہو اور جذعہ وہ ہے جو ایک سال کا ہو بھیڑ اور بکری کا جذعہ جس کی حدیث میں اجازت دی گئی ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو وہ ہے جو چھ ماہ کا ہو یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک سال سے کم ہو اور شافعیہ کے نزدیک وہ ہے کہ جو پورے ایک سال کا ہو۔

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۰۲۵: محمد بن صدران' عبدالاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' عمارہ بن عبداللہ' سعید بن مسیب' حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَأَعْطَانِي عَتُودًا جَذَعًا قَالَ فَرَجَعْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے اور مجھے بکری کا ایک بچہ جو کہ ایک سال کا جذعہ تھا عنایت فرمایا۔ میں اس بچہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس لایا اور عرض کیا یہ تو جذعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی قربانی کرو۔ چنانچہ میں نے اس کو ذبح کیا اور قربانی کی۔

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ۔

۱۰۲۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' ثوری' حضرت عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ہمراہ تھے جن کا نام مجاشع تھا۔ وہ قبیلہ بنی سلیم میں سے تھے۔ ایک مرتبہ بھیڑ بکریاں مہنگی ہو گئیں۔ انہوں نے منادی کرنے والے کو منادی کا حکم دیا کہ وہ یہ منادی کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جہاں ثنی کام آتا تھا وہاں جذعہ کافی ہے۔

ثنی کی تفصیل:

بکریوں میں ثنی اس بکری کو کہا جاتا ہے کہ جس کی عمر ایک سال پوری ہونے کے بعد اس کو دوسرا سال شروع ہوا اور گائے بیل' بھینس میں ثنی اس کو کہا جاتا ہے کہ جس کو دو سال پورے ہو جائیں اور وہ تیسرے سال میں لگ جائے اور اُونٹ میں ثنی اس کو کہا جاتا ہے کہ جس کو پانچ سال پورے ہو جائیں اور وہ چھٹے سال میں آ جائے۔

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۷: مسدد' ابوالاحوص' منصور' شعبی' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہماری جیسی قربانی ادا کرے تو اس نے قربانی کی (یعنی اس کو قربانی کا اَجر مل گیا) اور جو شخص نمازِ عیدالاضحیٰ سے قبل قربانی کرے تو وہ بکری قربانی نہیں ہوگی بلکہ گوشت ہوگا۔ یہ بات سن کر حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے نمازِ عیدالاضحیٰ سے قبل قربانی کر دی اور میں یہ سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے عجلت سے کام لیا ہے میں نے خود بھی کھایا اور اپنے بیوی' بچوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ آپ نے فرمایا یہ بکری تو گوشت کی بکری ہوئی۔ پھر حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک جذعہ بکری موجود ہے وہ بکری گوشت

تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِءُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِءَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

والی دو بکریوں سے زیادہ عمدہ ہے کیا قربانی کے لئے وہ بکری کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں' لیکن وہ بکری تمہارے علاوہ کسی دوسرے شخص کے لئے کافی نہ ہوگی (یعنی یہ حکم صرف تیرے لئے ہے)

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کی نماز سے قبل قربانی درست نہیں یہی مذہب حنفیہ کا ہے البتہ دیہاتی لوگ جن پر جمعہ اور عید کی نماز واجب نہیں وہ لوگ صبح صادق کے بعد کر سکتے ہیں۔

١٠٢٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ۔

١٠٢٨: مسدد' خالد' مطرف' عامر' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ایک ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز (عید الاضحیٰ) سے قبل قربانی کی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ بکری گوشت کھانے کے لئے ذبح ہوئی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک پلی ہوئی جذعہ ہے بکری میں سے' آپ نے ارشاد فرمایا تم اسی بکری کو ذبح کردو اور تمہارے علاوہ یہ کسی اور دوسرے کے لئے صحیح نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

باب: قربانی کرنے کیلئے کس قسم کا جانور مکروہ ہے؟

١٠٢٩: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔

١٠٢٩: حفص بن عمر' شعبہ' سلیمان' حضرت عبید بن فیروز سے مروی ہے کہ میں نے براء بن عازبؓ سے دریافت کیا کہ قربانی کرنے کیلئے کس قسم کا جانور درست ہے؟ تو براءؓ نے کہا کہ نبیؐ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور میری اُنگلیاں آپ کی اُنگلیوں سے چھوٹی اور حقیر ہیں اور اُنگلیوں کے پورے آپ کی اُنگلیوں کے پورے سے چھوٹے اور حقیر ہیں۔ آپ نے (چار اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا) اور فرمایا کہ چار قسم کا جانور قربانی کئے جانے کے لائق نہیں ہے ایک تو وہ جانور کہ جس کا کانا پن واضح طور پر محسوس ہوتا ہو اور وہ مریض جانور کہ جس کا مرض ظاہری طور پر معلوم ہوتا ہو اور وہ لنگڑا جانور کہ جس کا لنگڑا پن ظاہری طور پر معلوم ہوتا ہو اور وہ کمزور اور دبلا جانور کہ جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔ میں نے عرض کیا مجھ کو قربانی کے واسطے وہ جانور بھی برا لگتا ہے کہ جس کی عمر کم ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو جو برا معلوم ہو تو اس کو رہنے دو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب میں چار قسم کے جانوروں کا ذکر ہے جن کی قربانی جائز نہیں (١) عوراء اس کا معنی ہے جس کی ایک آنکھ خراب ہو اس سے نظر نہ آتا ہو اس کا عور بالکل ظاہر ہو اور اگر دونوں آنکھوں سے اندھا ہو تو بطریق اولیٰ اسکی قربانی جائز نہ ہوگی (٢) مریض جس کا مرض صاف ظاہر ہو اور اپنی مرض کی وجہ سے گھاس نہ کھا سکتا ہو (٣) عرجاء جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو بمعنی

عرج یعنی جو اپنے لنگڑے پن کی وجہ سے قربان گاہ تک نہ چل سکتا ہو۔ (۴) الکبیر یعنی بہت بوڑھا جانور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا تک نہ رہا ہو ان چاروں جانوروں کے ناجائز ہونے پر سب ائمہ کرام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے۔

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرَ قَالَ أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُولُ قَالَ أَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَجُوزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوزُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا أَشُكُّ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَكَسْرَا وَالْمُصْفَرَّةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي اسْتُؤْصِلَ قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرَةُ۔

۱۰۳۰: ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) علی بن بحر' عیسیٰ' ثور' ابوحمید' حضرت یزید مصری سے مروی ہے کہ میں عتبہ بن عبد سلمی کے پاس آیا اور کہا اے ابو الولید میں قربانی کے لئے جانور تلاش کرنے کے لئے نکلا مگر مجھے کوئی جانور اچھا نہیں لگا (جو کہ موٹا تازہ اور اعلیٰ قسم کا ہو) علاوہ ایک بکری کے کہ جس کا ایک دانت گر گیا ہے تو میں نے اس کو ناپسند کیا۔ اب تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ تم وہ بکری میرے لئے کیوں نہیں لیتے آئے۔ میں نے کہا سبحان اللہ تمہارے واسطے درست ہے اور میرے واسطے درست نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں تم کو شک ہے مجھ کو شک نہیں ہے۔ نبیؐ نے کسی جانور کی قربانی سے منع نہیں فرمایا۔ سوائے مصفرہ اور مستاصلہ بخقاء' مشیعہ اور کسراء سے۔ اور مصفرہ وہ جانور ہے کہ جس کا کان اس قدر کٹا ہوا ہو کہ وہ کان کا سوراخ کھل گیا ہو اور مستاصلہ وہ جانور ہے کہ جس کا سینگ جڑ سے اُکھڑ گیا ہو۔ اور بخقاء وہ جانور ہے کہ جس کی آنکھ کی روشنی ضائع ہو گئی ہو (لیکن آنکھ موجود ہو) مشیعہ وہ جانور ہے جو کہ کمزوری کی وجہ سے دوسری بکریوں کے ساتھ نہیں چل سکتی بلکہ ان بکریوں سے بچھڑ جاتی ہے اور کسراء وہ ہے کہ جس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا ہو۔ (بہر حال مذکورہ قسم کے جانور کے علاوہ اور تمام اقسام کے جانور قربانی میں درست ہیں) رسالہ تاریخ قربانی میں اس کی تفصیل ہے۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَيْنِ وَلَا نُضَحِّي بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ

۱۰۳۱: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابواسحق' شریح بن نعمان' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ' کان (اور دیگر اعضاء) کو اچھی طرح دیکھ لیں اور کانے جانور کی قربانی نہ کریں اور اسی طرح مقابلہ' مدابرہ' خرقاء اور شرقاء کی بھی قربانی نہ کریں۔ زہیر کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحق سے عضباء کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے پھر پوچھا مقابلہ کس جانور کو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا جس جانور کا کان اگلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔ میں نے پوچھا مدابرہ کس جانور کو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا جس کا کان

الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخْرَقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ۔

پچھلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔ پھر میں نے پوچھا شرقاء کس جانور کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کے کان چرے ہوئے ہوں۔ میں نے پوچھا خرقاء کس جانور کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کے کان کسی طرف سے پھٹے ہوئے ہوں۔

عضباء کی تعریف!:

عضباء اس بکری کو کہا جاتا ہے کہ جس کے کان کٹے ہوئے ہوں اور اس کے سینگ کٹے ہوئے ہوں اور مذکورہ حدیث سے قربانی کس قسم کے جانور کی درست ہے اس کی وضاحت معلوم ہوتی ہے اور قربانی کے مفصل احکام و مسائل تاریخ قربانی تالیف حضرت مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: شافعیہ کے نزدیک ان چاروں قسم کے جانوروں کی قربانی کے بارے میں نہی تحریم کے لیے ہے اور احناف کے نزدیک نہی تنزیہی ہے اس لیے کہ احناف کے نزدیک کان کے بارے میں یہ ہے کہ اگر وہ نصف یا اس سے زیادہ کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر آدھے سے کم کٹا ہوا ہو تو جائز ہے اور مالکیہ کے نزدیک ایک تہائی کٹا ہوا ہو تو جائز ہے اور اگر ایک تہائی سے زیادہ ہو تو جائز نہیں۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ وَيُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ جُرَيٌّ سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ إِلَّا قَتَادَةُ۔

۱۰۳۲: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' جری بن کلیب' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عضباء کی قربانی سے ممانعت فرمائی (یعنی آپ نے سینگ ٹوٹے' کان کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جری' سدوسی بصرہ کے باشندہ ہیں اور ان سے صرف قتادہ نے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: عضبا مونث ہے اعضب کی اور اعضب اسے کہتے ہیں جس کا سینگ بالکل اکھڑا ہوا ہو اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اوپر اکھڑا ہوا ہے تو اس کی قربانی درست ہے لیکن اگر کسی نے جڑ سے اکھاڑ دیا ہو تو جائز نہیں اور بظاہر حضرت سعید بن المسیبؒ کے کلام کا تعلق اعضب یعنی سینگ ٹوٹے ہوئے کے ساتھ ہے اور کان کے بارے میں وہ تفصیل ہے جو اوپر کی حدیث میں ذکر کر دی گئی ہے۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ مَا الْأَعْضَبُ قَالَ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَهُ۔

۱۰۳۳: مسدد' یحییٰ' ہشام' حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ اعضب کس جانور کو کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جس جانور کے آدھے یا آدھے سے زیادہ کان کٹے ہوئے ہوں۔

بَابٌ فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ

باب: کتنے افراد کی جانب سے اُونٹ' گائے' بیل کی

كَمْ تُجْزِءُ

قربانی کافی ہے؟

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

۱۰۳۴: احمد بن حنبل، ہشیم، عبدالملک، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تمتع کیا کرتے تھے تو سات افراد کی طرف سے گائے ذبح کیا کرتے تھے اور اُونٹ بھی سات افراد کی طرف سے ذبح کیا کرتے تھے اور تمام لوگ اس میں شریک ہو جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک گائے اونٹ دونوں میں سات آدمی شرکت کر سکتے ہیں سات سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے اور یہ حدیث بخاری کے علاوہ باقی سب کتب صحاح میں موجود ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا عمل اسی حدیث پر ہے اور امام اسحاق نے فرمایا ہے کہ ایک اونٹ دس آدمیوں کے لئے کفایت کر جاتا ہے۔ امام اسحٰقؒ نے حدیث ابن عباسؓ سے حجت پکڑی ہے لیکن حدیث ابن عباسؓ حسن غریب ہے ہم اس کو فضل بن موسیٰ کے طریق ہی سے پہچانتے ہیں اس کے علاوہ کوئی سند ہمیں معلوم نہیںؒ انتہی کلام۔ لہٰذا جمہور کے نزدیک حدیث جابرؓ ہی راجح ہے اور حدیث ابن عباسؓ منسوخ ہے اس لیے کہ حدیث جابر میں غزوہ حدیبیہ کا واقعہ ذکر ہے اور حدیبیہ ۶ھ میں ہوا لہٰذا یہ واقعہ بعد کے زمانے کا ہے تو یہ ناسخ ہوا اوّل کے لیے۔

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۱۰۳۵: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قیس، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اُونٹ بھی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۱۰۳۶: قعنبی، مالک، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ والے سال اُونٹ سات افراد کی طرف سے ذبح کئے اور گائے بھی سات افراد کی طرف سے ذبح کی۔

بَاب فِي الشَّاةِ يُضَحَّى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ

باب: کئی افراد کی جانب سے ایک بکری کی قربانی کافی ہونے کا بیان

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ

۱۰۳۷: قتیبہ بن سعید، یعقوب، مطلب، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدالاضحیٰ میں عیدگاہ میں موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے کر

اللّٰهِ ﷺ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي۔

فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور ایک مینڈھا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو ذبح کیا اور فرمایا: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) یہ میری طرف سے ہے اور میری اُمت کے اس شخص کی طرف سے ہے کہ جس نے قربانی نہیں کی۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث احناف کے مسلک کے خلاف نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک قربانی کے ثواب میں آنحضرت ﷺ نے اپنی تمام قوم کو شریک کیا یہ حنفیہ کے نزدیک درست ہے کہ ایک شخص اپنی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرے اور اس کے ثواب میں اپنے سارے اہل بیت کو شریک کرے تو جائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ایک بکری سب گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک عبادت ہے اور عبادت ہر ایک انسان پر الگ الگ فرض ہوتی ہے عبادت میں ایک دوسرے کے قائم مقامی نہیں ہوسکتی جس طرح زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر الگ الگ فرض ہے اسی طرح قربانی بھی ہر ایک پر الگ الگ واجب ہے اور حضور ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنی قربانی الگ فرماتے اور اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے الگ قربانی فرمایا کرتے تھے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بکری کی قربانی سب کی طرف سے کافی نہیں۔

بَابُ الْإِمَامِ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

باب: امام کا عیدگاہ میں اپنی قربانی ذبح کرنے کا بیان

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلَّى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۱۰۳۸: عثمان بن ابی شیبہ ابو اُسامہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کو عیدگاہ میں ذبح فرماتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوداؤدؒ نے ترجمۃ الباب امام مالکؒ کے مسلک کے مطابق قائم کیا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ امام کے قربانی کرنے سے قبل عام لوگ قربانی نہ کریں۔ احناف کے نزدیک نماز عید کے بعد قربانی کرنی چاہیے خواہ امام کے بعد ہو یا امام سے پہلے۔ ویسے احناف فرماتے ہیں کہ قربانی کا وقت دس ذی الحجہ کو صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے خواہ لوگ شہری ہوں یا دیہاتی لیکن شہر والے لوگ نماز عید کے بعد قربانی کریں پہلے جائز نہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب یہ ہے کہ شہری اور دیہاتی دونوں جس وقت تک نماز عید ادا نہیں ہو جاتی' اس وقت تک قربانی نہ کریں اتنا وقت گذرنا کافی ہے۔

بَابٌ فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ

باب: قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے کا بیان

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ

۱۰۳۹: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنگل کے رہنے والے کچھ لوگ' دورِ نبوی میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین دن تک کی ضرورت کے لئے گوشت رکھ لو اور باقی صدقہ کر دو۔ اس کے بعد آپ

ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے لوگ اپنی قربانیوں سے نفع اُٹھاتے تھے اور ان جانوروں کی چربی اُٹھا کر رکھتے تھے اور ان کی کھالوں کی مشکیں بناتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب کیا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو اس وجہ سے منع کر دیا تھا کہ جنگل سے کچھ غرباء و مساکین آ گئے تھے۔ اب تم لوگ قربانی کے گوشت کھاؤ اور اس کو راہ الٰہی میں دو اور اس کو بچا کر رکھ بھی سکتے ہو۔

قربانی کا گوشت جمع کرنا اور اس کا مصرف:

آنحضرت ﷺ نے تین روز سے زیادہ جو قربانی کے گوشت کو ذخیرہ بنانے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ ممانعت وقتی ضرورت اور مصلحت کی بنا پر تھی کیونکہ اس وقت غرباء مساکین زیادہ تعداد میں آ گئے تھے اور ان کو گوشت دینا اور ان کی امداد کرنا ضروری تھا اگر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے کی اجازت دی جاتی تو لوگ گوشت جمع کر لیتے اور غرباء محروم رہ جاتے۔ اس لئے آپ نے گوشت جمع کرنے کی ممانعت فرمائی۔ بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اہل وعیال کے لئے رکھ لے اور ایک حصہ رشتہ داروں میں تقسیم کر کے ایک حصہ غرباء میں تقسیم کر دے اگر چہ صاحب ضرورت کے لئے تمام گوشت رکھ لینا بھی درست ہے۔

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۰۴۰: مسدد یزید بن زریع، خالد الحذاء، ابوالملیح، حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے اس وجہ سے منع کیا تھا کہ وہ گوشت تم سب لوگوں تک پہنچ جائے۔ اب اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرما دی ہے تو اب قربانی کا گوشت کھاؤ اور اُٹھا کر رکھ لو اور اَجر حاصل کرو یاد رکھو کہ یہ دن کھانے پینے اور یاد الٰہی کے لئے ہیں (یہی وجہ ہے کہ مذکورہ دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں)

بَابٌ فِي الرِّفْقِ بِالذَّبِيحَةِ

باب: قربانی کے جانور کے ساتھ شفقت کرنے کا بیان

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ خَصْلَتَانِ

۱۰۴۱: مسلم بن ابراہیم، شعبہ، خالد الحذاء، ابوقلابہ، ابوالاشعث، حضرت شداد بن اوسؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضورؐ سے دو قسم کی عادتوں کے متعلق سنا ہے۔ اوّل یہ کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ ہر شے پر احسان

سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا قَالَ غَيْرُ مُسْلِمٍ يَقُولُ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

کا معاملہ کرنا فرض قرار دیا ہے تو تم لوگ جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو (یعنی قصاص میں خون کا بدلہ خون سے لینا پڑے تو مقتول کو جلدی فارغ کر دو اس کو تڑپا تڑپا کر قتل نہ کرو) دوسرے یہ کہ کسی جانور کو جس وقت ذبح کرنے کا ارادہ کرو تو اس کو بہتر طریقہ پر ذبح کیا کرو اور اپنی چھری تیز کر لیا کرو اور جانور کو ذبح کرتے وقت راحت پہنچانے کا خیال رکھو۔

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى فِتْيَانًا أَوْ غِلْمَانًا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

۱۰۴۲: ابوالولید طیالسی' شعبہ' حضرت ہشام بن زید سے مروی ہے کہ میں انس بن مالکؓ کے ہمراہ حکم بن ایوبؓ کے پاس گیا میں نے وہاں پر چند نوجوانوں یا لڑکوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا ہے اور اس پر تیراندازی کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ نے جانوروں کو اس طرح باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي الْمُسَافِرِ يُضَحِّي

باب: مسافر شخص کے قربانی کرنے کا بیان

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ۔

۱۰۴۳: عبداللہ بن محمد' حماد بن خالد' معاویہ بن صالح' ابوالزاہریہ' جبیر بن نفیر' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دورانِ سفر) قربانی ذبح فرمائی پھر ارشاد فرمایا اے ثوبان! ہم لوگوں کے لئے بکری کے اس گوشت کو صاف کرو۔ ثوبان نے عرض کیا پھر میں وہی گوشت آپ کو کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگوں کا (سفر پورا ہو گیا) اور ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

بَاب فِي ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: ذبیحہ اہلِ کتاب

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ۔

۱۰۴۴: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا: ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ یعنی ان جانوروں کو کھاؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور جن جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے ان جانوروں کو نہ کھاؤ یہ آیت کریمہ منسوخ ہو گئی یعنی اس میں سے ذبائح اہلِ کتاب کا استثنیٰ ہو گیا اور ان لوگوں کے ذبیحہ جائز ہیں ارشادِ الٰہی ہے اہلِ کتاب کا کھانا تم لوگوں کے لئے حلال ہے اور ان لوگوں کے لئے تمہارا کھانا حلال ہے۔

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

۱۰۴۵: محمد بن کثیر' اسرائیل' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ

إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ يَقُولُونَ مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكُلُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے: ﴿وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ﴾ یعنی شیاطین اپنے دوستوں کے قلوب میں ڈالتے ہیں اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ جو جانور اللہ تعالیٰ نے ذبح کیا (یعنی جو جانور قدرتی موت سے مرا) اس کو تم لوگ نہیں کھاتے ہو اور جس کو خود ذبح کرتے ہو اس کو کھا لیتے ہو اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ﴾۔

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَائَتِ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۱۰۴۶: عثمان بن ابی شیبہ' عمران بن عیینہ' عطاء بن سائب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں یہود حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تم اس جانور کو تو کھا لیتے ہو جس کو ہم لوگ مار ڈالیں اور وہ جانور نہیں کھاتے ہو جس کو اللہ تعالیٰ مار ڈالے اس پر آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ﴾ نازل ہوئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ

باب: جن جانوروں کو اہلِ عرب برائے فخر ذبح کریں ان کے کھانا کا بیان

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي رَيْحَانَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ۔

۱۰۴۷: ہارون بن عبداللہ' حماد بن مسعدہ' عوف' ابوریحانہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان جانوروں کے کھانے کی ممانعت فرمائی کہ جن کو اہلِ عرب فخر کے طور پر ذبح کرتے ہیں۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ اس روایت کو غندر نے ابن عباسؓ پر موقوفاً بیان کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر تھا۔

دَورِ جاہلیت میں ریاکاری کا ایک رواج:

دورِ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ اوّلاً ایک شخص اُونٹ وغیرہ ذبح کرتا تو دوسرا شخص بھی ریاکاری کے طور پر دوسرا اُونٹ وغیرہ ذبح کرتا پھر پہلا شخص ایک اور اُونٹ ذبح کرتا تو دوسرا شخص بھی ایک دوسرا اُونٹ ذبح کرتا اسی طرح ایک دوسرے کو نیچا دکھلانے کے لئے اُونٹ پر اُونٹ یکے بعد دیگرے ذبح کرتے جاتے یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص عاجز ہو کر بیٹھ جاتا۔ آپ نے اس فعل کی ممانعت فرمائی یا مذکورہ اُونٹوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ اُونٹ غیر اللہ کی تعظیم کے لئے ذبح ہوتے مذکورہ حدیث سے غیر اللہ کے لئے ذبح کیے گئے جانور کی حرمت معلوم ہوئی اور اس مسئلہ کی مفصل بحث حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ''توضیح کلام اھل اللہ فی ما اھل بہ لغیر اللہ'' (امداد المفتین) میں ملاحظہ فرمائیں جواہر الفقہ جلد ۴ میں یہ رسالہ شامل ہے)

بَابٌ فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ بِهِ سَرَعَانٌ مِنَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا بِهِ مِثْلَ هَذَا۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَحَمَّادًا حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اصَّدْتُ أَرْنَبَيْنِ فَذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا۔

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ

باب: سفید پتھروں سے ذبح کرنا

۱۰۴۸: مسدد' ابوالاحوص' سعید بن مسروق' عبایہ بن رفاعہ' ان کے والد' ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! ہم لوگ کل دشمنوں سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چاقو چھری نہیں ہے آپ نے فرمایا تم اسے اس چیز سے ذبح کر دو جو خون بہادے (یا یہ فرمایا کہ ذبح کرنے میں جلدی کر) اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اس کو کھالو۔ علاوہ ناخن اور دانت کے اور میں تم لوگوں سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں۔ دانت ایک ہڈی ہے اور ناخن اہلِ حبش کے چھری چاقو ہیں۔ کچھ لوگ عجلت میں آگے کی جانب بڑھ گئے اور انہوں نے مالِ غنیمت لوٹا۔ اور آپ لوگوں کے اخیر میں تھے ان لوگوں نے دیگیں چڑھائیں۔ آپ کا دیگوں پر سے گزر ہوا۔ آپ نے ان دیگوں کے اُلٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے مالِ غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اُونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا اور اُونٹوں میں سے ایک اُونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس اس وقت گھوڑے نہیں تھے۔ ایک شخص نے اس کے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان چوپاؤں میں بھی بھگوڑے جانور ہوتے ہیں جس طرح وحشی جانور ہوتے ہیں پھر جو کوئی جانور ان جانوروں میں سے ایسی حرکت کرے تو اس کے ساتھ ایسا ہی عمل کرو۔

۱۰۴۹: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' حماد' عاصم' شعبی' حضرت محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے دو خرگوشوں کا شکار کیا تو میں نے ان کو ایک (دھاری دار) سفید پتھر سے ذبح کیا۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ان کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

۱۰۵۰: قتیبہ بن سعید' یعقوب' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار' بنی حارثہ کے ایک شخص سے مروی ہے کہ وہ اُحد پہاڑ کے دروں میں اپنی اُونٹنی کو چرایا کرتا تھا اور وہ اُونٹنی مرنے لگی اور کوئی شے اس قسم کی نہ مل سکی کہ جس سے وہ اُونٹنی کو نحر کرے تو اس نے ایک کیل لے کر اونٹنی کے گلے میں چبھو

يَجِدُ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا۔

دی یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا۔ پھر خدمت نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع دی تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹنی کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ۔

۱۰۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' مری بن قطری' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے اگر کسی شخص کو شکار مل جائے اور اس کے پاس (چاقو) چھری نہ ہو تو کیا وہ شخص تیز پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ کا نام لے کر جس شے سے چاہو اس کا خون بہادو۔

کس شے سے ذبح درست ہے؟

وہ لوہا' پتھر' لکڑی وغیرہ جو کہ تیز ہو' دھاری دار ہوں اور ذبح کی رگیں کاٹ کر خون بہادے اس سے ذبح کرنا درست ہے اسی طرح وہ چھری کہ جو کہ ذبح کی رگیں کاٹ کر خون بہادے اور اللہ کا نام لے کر وہ چاقو وغیرہ چلایا گیا ہو اس کا بھی ذبح شدہ جانور درست ہے مزید تفصیل کے لئے تفسیر معارف القرآن ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب اسلامی ذبیحہ میں بھی حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّيَةِ

باب: جو جانور بلندی سے گر جائے اس کو کس طریقہ سے ذبح کیا جائے؟

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ أَوِ الْحَلْقِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ۔

۱۰۵۲: احمد بن یونس' حماد بن سلمہ' حضرت ابوالعشراء سے مروی ہے کہ ان کے والد نے کہا یارسول اللہ کیا ذکوٰۃ (یعنی ذبح کرنا) سینہ اور حلق کے درمیان ہوتا ہے کسی اور جگہ نہیں ہوتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم جانور کی ران میں نیزہ مار دو تو جب بھی کافی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ ہے جو اُوپر سے گر جائے اور اس کو ذبح کرنے کا موقعہ نہ مل سکے یا وہ جانور فرار ہو جائے۔

بَاب فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الذَّبْحِ

باب: بہت بہتر طریقہ پر ذبح کرنا چاہیے

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيسَى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۱۰۵۳: ہناد بن سری' حسن بن عیسیٰ' ابن مبارک' معمر' عمرو بن عبد اللہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے

عَبَّاسٍ زَادَ ابْنُ عِيسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ۔

شریطہ سے منع فرمایا۔ ابن عیسیٰ کی روایت میں شریطہ کی یہ تشریح ہے کہ جس جانور کو ذبح کیا جارہا ہو اس کی کھال کو کاٹ دیا جائے لیکن اس کی رگوں کو نہ کاٹا جائے اس کے بعد اس جانور کو چھوڑ دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مرجائے۔

شریطہ کیا ہے؟

شریطہ کا مطلب یہ ہے کہ دورِ جاہلیت میں لوگ جانور کے حلق کا کچھ حصہ علیحدہ کر کے وہ جانور چھوڑ دیتے اس کی تکلیف کی وجہ سے کچھ عرصہ میں وہ جانور مرجاتا اس عمل سے خون جاری نہیں ہوتا تھا لیکن جانور کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ اسلام نے ایسا کرنے سے منع کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ

باب: جو جانور پیٹ میں ہو اس کو ذبح کرنے کا طریقہ

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ۔

۱۰۵۴: قعنبی' ابن مبارک (دوسری سند) مسدد' ہشیم' مجالد' ابو الوداک' ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بچہ کے متعلق دریافت کیا کہ جو ذبح کرنے کے بعد ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دِل چاہے تو اس بچہ کو کھالو۔ مسدد نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ اُونٹنی کو نحر کیا کرتے ہیں اور گائے کو ذبح' اور بکری کو بھی ذبح ہی کرتے ہیں اور ہم لوگ ان کے پیٹ میں مرا ہوا بچہ پاتے ہیں تو کیا ہم لوگ اس کو (ایک طرف) ڈال دیں یا اس مردہ بچہ کو بھی کھالیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا دِل چاہے تو اس کو بھی کھالو بلاشبہ اس بچہ کی ماں کا ذبح کرنا اس بچہ کا ہی ذبح کرنا ہے۔

جانور کے پیٹ سے نکلنے والے بچے کا حکم:

اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی جانور کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر کے کھانا درست ہے بغیر ذبح کئے کھانا جائز نہیں اگر مرا ہوا بچہ نکلے تو اس کو کسی طرح بھی کھانا جائز نہیں۔

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۱۰۵۵: محمد بن یحییٰ' اسحق بن ابراہیم' عتاب بن بشیر' عبید اللہ بن زیاد' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیٹ کے (اندر موجود) بچہ کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے یعنی بچہ کی ماں کا ذبح کرنا کافی ہے اب پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ لَا يُدْرَى أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا

باب: اس گوشت کا حکم کہ جس کے ذبح کرنے والے کے متعلق معلوم نہیں کہ اس نے بوقت ذبح بسم اللہ پڑھی یا نہیں؟

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُحَاضِرٌ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا عَنْ حَمَّادٍ وَمَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا حَدِيثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ يَأْتُونَ بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَمْ يَذْكُرُوا أَفَنَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا۔

۱۰۵۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) قعنبی' مالک (تیسری سند) یوسف بن موسیٰ' سلیمان بن حیان اور معاصر' ہشام بن عروہ' ان کے والد عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ لوگ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں (اور انہیں شرعی احکام کا پوری طرح علم نہیں) ہمارے یہاں گوشت لاتے رہتے ہیں' ہمیں معلوم نہیں کہ وہ لوگ بوقت ذبح بسم اللہ پڑھتے ہیں یا نہیں تو کیا ہم ایسا گوشت کھا لیں؟ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس اللہ کا نام لو اور گوشت کھالو۔

مسلمان کے ذبیحہ کا حکم:

مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھو اور سمجھ لو کہ انہوں نے اللہ کا نام لے کر ہی ذبح کیا ہوگا لیکن اپنا شک دُور کرنے کے لئے احتیاطاً بسم اللہ پڑھ کر وہ گوشت استعمال کرو اور شبہ کی وجہ سے اس گوشت کو حرام نہ کیا جائے گا کیونکہ جب مسلمان نے ذبح کیا ہے تو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہوگا۔

بَابٌ فِي الْعَتِيرَةِ

باب: عتیرہ (ماہِ رجب کی قربانی)

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ نُبَيْشَةُ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا

۱۰۵۷: مسدد (دوسری سند) نصر بن علی' بشر بن مفضل' خالد الحذاء' ابوقلابہ' ابوالملیح' حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ کو آواز دی کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں ماہ رجب میں عتیرہ کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہم لوگوں کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے جس مہینہ میں موقعہ ہو ذبح کرو اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ۔ اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ

نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ قَالَ نَصْرٌ اسْتَحْمَلَ لِلْحَجِيجِ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَمِ السَّائِمَةُ قَالَ مِائَةٌ.

ہمارے لئے اس سلسلہ میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک چرنے والے جانور میں ایک فرع ہے کہ جس کو تمہارے جانور کھلاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ اس کے لئے چارہ لا کر دیتے ہیں) جب وہ (جانور وزن لادنے کے قابل ہو جائے یا) اُونٹ ہو جائے تو اس کو ذبح کر لو پھر اس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کرو خالد نے کہا یہ بہتر ہے میں نے ابوقلابہ سے کہا کہ کتنے جانوروں میں ایسا کرے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ایک سو جانور میں۔

خلاصۃ الباب: عتیرہ اس قربانی کا نام ہے جو اسلام کے ابتدائی دور میں ماہ رجب کے پہلے عشرہ میں کی جاتی تھی جس کا وجوب بعد میں منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ لا عتیرۃ فرع۔ اِس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں: (۱) کسی جانور کا پہلا بچہ جس کو مشرکین معبودانِ باطلہ کے نام پر ذبح کرتے تھے تاکہ وہ راضی ہوں اور مال میں خیر و برکت پیدا ہو جائے اور مسلمان ابتداء اسلام میں صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے نام پر ذبح کرتے تھے اور اسکے بڑا ہونے پر ذبح کرتے مشرکین تو اس کی پیدائش کے فوراً بعد ہی ذبح کر دیا کرتے تھے (۲) پورے ریوڑ اور گلے میں جو جانور پہلے بیائے اس کا بچہ خواہ فی نفسہ اُس کا لیلہ نہ ہو (۳) آدمی کی ملک میں بکری یا اونٹ کا سو کا عدد پورا ہونے کے بعد جو بچہ پیدا ہو (۴) ہر پچاس بکریوں میں سے ایک بکری اور جمہور علماء وائمہ ثلاثہ کے نزدیک عتیرہ کی طرح فرعہ بھی منسوخ ہو گیا ہے البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک یہ مستحب ہیں۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ.

۱۰۵۸: احمد بن عبدہ‘ سفیان‘ زہری‘ سعید‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ تو فرع ہے اور نہ عتیرہ ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

دورِ جاہلیت میں جس جانور کے سب سے پہلے بچہ پیدا ہوتا تو اہلِ عرب خوشی میں اس بچہ کو بتوں کے نام ذبح کرتے تھے اور اسلام کے شروع دَور میں مسلمان بھی ایسا ہی کرتے تھے اس کو فرع سے تعبیر کیا گیا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اس کی ممانعت فرما دی گئی۔ کیونکہ اس عمل سے کفار و مشرکین سے مشابہت ہے اور عتیرہ کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین‘ دورِ جاہلیت میں بتوں سے قربت حاصل کرنے کے لئے ماہ رجب کے پہلے عشرہ میں جانور ذبح کرتے تھے۔ اسلام کے شروع زمانہ میں مسلمان بھی اسی طرح کرتے تھے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے یہ بھی منسوخ ہو گیا اب صرف عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کا حکم باقی رہ گیا ہے۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

۱۰۵۹: حسن بن علی‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ زہری‘ حضرت سعید بن مسیب‘ نے بیان کیا کہ فرع اس بچہ کو کہتے تھے کہ جو (جانور کے) پہلے پہل پیدا ہوتا وہ

قَالَ الْفَرَعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ۔

لوگ اس کو (بتوں کے لئے) ذبح کرتے تھے۔

١٠٦٠: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ شَاةً شَاةً قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ بَعْضُهُمُ الْفَرَعُ أَوَّلُ مَا تُنْتِجُ الْإِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ ثُمَّ يَأْكُلُونَهُ وَيُلْقَى جِلْدُهُ عَلَى الشَّجَرِ وَالْعَتِيرَةُ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ رَجَبٍ۔

١٠٦٠: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عبد اللہ بن عثمان' یوسف بن ماہک' حفصہ بنت عبد الرحمٰن' عائشہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کو نبیؐ نے ہر پچاس (بکریوں) میں سے ایک بکری مسافروں اور غرباء و مساکین کے لئے ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ شاید یہ حکم مستحب ہے علاوہ زکوٰۃ کے کہ وہ فرض ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے فرع کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ جس وقت اُونٹ کا سب سے پہلا بچہ پیدا ہوتا تھا تو مشرکین اس پہلے بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کر کے کھایا کرتے تھے اور اس کی کھال کو درخت پر لٹکایا کرتے تھے اور عتیرہ اس کو کہا جاتا ہے کہ (مشرکین) ماہ رجب کے شروع دس دنوں میں اس بچہ کو ذبح کیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْعَقِيقَةِ

باب: عقیقہ کا بیان

١٠٦١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ مُكَافِئَتَانِ أَيْ مُسْتَوِيَتَانِ أَوْ مُقَارِبَتَانِ۔

١٠٦١: مسدد' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' حبیبہ بنت میسرہ' اُمّ کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) برابر کی دو [illegible] اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ہے (مراد یہ ہے کہ دونوں [illegible] ایک عمر کی ہوں کم یا زیادہ عمر کی نہ ہوں)۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ [illegible] لفظ "مُكَافِئَتَانِ" کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ دونوں بکریاں عمر کے اعتبار سے برابر کی ہوں (چھوٹی' بڑی نہ ہوں)

خُلاصۃُ البَاب: عقیقہ شافعیہؒ اور حنابلہؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے جمہور ائمہ کرامؒ فرماتے ہیں کہ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے یہ حضور ﷺ سے متعدد طرق سے ثابت ہے البتہ آپ کے فعل میں روایات مختلف ہیں۔

١٠٦٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ

١٠٦٢: مسدد' سفیان' عبید اللہ بن ابی یزید' ان کے والد' سباع بن ثابت' حضرت اُمّ کرزؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ سے میں نے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے اُڑا کر اذیت نہ پہنچاؤ نیز میں نے یہ بھی آپ سے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری' اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ مذکر ہوں یا مؤنث (یعنی یہ نہ سوچو کہ

إِنَاثًا۔

لڑکے کی طرف سے عقیقہ میں بکرا ذبح کرو اور لڑکی کی جانب سے بکری)

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا هُوَ الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَهْمٌ۔

۱۰۶۳: مسدد' حماد بن زید' عبید اللہ بن ابی یزید' سباع بن ثابت' حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ہونا چاہئے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث درست ہے اور سفیان کی حدیث وہم ہے۔

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُدَمَّى فَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِذَا ذَبَحْتَ الْعَقِيقَةَ أَخَذْتَ مِنْهَا صُوفَةً وَاسْتَقْبَلْتَ بِهِ أَوْدَاجَهَا ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَسِيلَ عَلَى رَأْسِهِ مِثْلَ الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ بَعْدُ وَيُحْلَقُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَيُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ هَمَّامٌ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَإِنَّمَا قَالُوا يُسَمَّى فَقَالَ هَمَّامٌ يُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ يُؤْخَذُ بِهَذَا۔

۱۰۶۴: حفص بن عمر نمری' ہمام' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ کے عوض گروی رکھا ہوا ہے اس کی طرف (اس کی پیدائش کے بعد) ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور اس بچہ کا سر مونڈا جائے اور اس بچہ کے سر پر (قربانی کے جانور) کا خون لگایا جائے جب قتادہ سے کوئی شخص معلوم کرتا کہ خون کس طرح لگایا جائے تو وہ بیان کرتے تھے کہ جس وقت عقیقہ کا جانور ذبح ہونے لگے تو اس کے بالوں میں سے ایک ٹکڑا ہاتھ میں لے کر اس کی رگوں میں رکھ دیا جائے پھر وہ ٹکڑا لڑکے کے سر کے درمیان رکھ دیا جائے یہاں تک کہ اس کے سر سے خون' دھاگہ کی طرح بہنے لگے پھر اس بچہ کا سر مونڈا یا دھویا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روایت میں لفظ یدمی' راوی ہمام کا وہم ہے دراصل لفظ ویسمّی ہے جس کو راوی ہمام نے ویدمی بنا دیا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اَلْغُلَامِ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ ۔ مُرْتَهَنٌ: اسم مفعول کا صیغہ ہے مرھون کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ نومولود اپنے بالوں کی اذیت میں مرہون سے بھی جکڑا رہتا ہے جب تک ان کو زائل نہ کیا جائے چنانچہ یہ گھرے بال اس سے جلدی زائل کر دیئے جائیں۔ امام احمدؒ سے اس کا مطلب یہ منقول ہے کہ اگر نومولود سے عقیقہ نہ کیا جائے اور پھر وہ صغرسن میں مر جائے تو اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرتا یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ عقیقہ کا اطلاق نومولود کے سر کے بال اور ذبیحہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ولادت کے ساتویں روز بال اتارے جائیں اور عقیقہ کیا جائے اور اگر ساتویں دن نہ میسر ہوں تو پھر چودھویں دن کر لے مطلب یہ ہے کہ جب کرے ساتویں دن کی رعایت کر لے۔ مثلاً بچہ کی پیدائش جمعرات کے دن ہوئی تو بدھ کے روز عقیقہ کر لے۔

لفظ یسمّی کے معنی ہیں نام رکھ دیا جائے اور لفظ یدمی کے معنی ہیں خون بہا دیا جائے گویا اصل میں نام رکھ دیا جائے یہ مراد ہے نہ کہ سر سے خون بہانا اور مذکورہ حدیث حکم کے اعتبار سے منسوخ ہے۔

١٠٦٥: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُسَمَّى أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ وَإِيَاسُ ابْنُ دَغْفَلٍ وَأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ۔

١٠٦٥: ابن مثنیٰ' ابن عدی' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ لفظ یسمّٰی زیادہ درست ہے اسی طرح سلام بن ابی مطیع نے قتادہ کے واسطہ سے' ایاس' اشعث' حسن سے روایت کیا ہے۔

١٠٦٦: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى۔

١٠٦٦: حسن بن علی' عبدالرزاق' ہشام بن حسان' حفصہ بنت سیرین' رباب' حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لڑکے کی پیدائش کے ساتھ (ساتھ) اس کا عقیقہ کرنا مسنون ہے اور اس بچہ کی طرف سے خون بہاؤ (جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت اور گندگی رفع کرو یعنی اس کے سر کے بال مونڈ دو اور اس کو غسل دو۔

عقیقہ کا مسئلہ:

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنا سنت ہے اگر پیدائش کے ساتویں روز کے بعد عقیقہ نہ کر سکا تو بعد میں بھی عقیقہ کیا جا سکتا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہے اس سے حساب لگا کر ساتویں دن عقیقہ کیا جائے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کی جائے۔

١٠٦٧: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ۔

١٠٦٧: ابوداؤد' یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' ہشام' حضرت حسن سے روایت ہے کہ اذیت اور گندگی رفع کرنے کا مفہوم سر منڈانا ہے۔

١٠٦٨: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا۔

١٠٦٨: ابومعمر' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا حسین و حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک دُنبہ کا عقیقہ کیا۔

١٠٦٩: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

١٠٦٩: قعنبی' داؤد بن قیس' عمرو بن شعیب' حضرت رسول کریم ﷺ (دوسری سند) محمد بن سلیمان' عبدالملک بن عمرو' داؤد' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' اور غالباً ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت رسول

الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أُرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ وَالْفَرَعُ حَقٌّ وَأَنْ تَتْرُكُوهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا شُغْزُبًّا ابْنَ مَخَاضٍ أَوِ ابْنَ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُكْفِئَ إِنَائَكَ وَتُولِهُ نَاقَتَكَ۔

کریم ﷺ سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ عقوق کو محبوب نہیں رکھتا۔ آپ نے اس نام کو ناگوار خیال فرمایا اور ارشادفرمایا جس شخص کے بچہ کی ولادت ہو اور وہ شخص اس کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کرنا چاہئے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا چاہئے۔ پھر آپ سے فرع کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشادفرمایا فرع برحق ہے تم لوگ اگر اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اُونٹ ایک سال کا جوان ہو جائے یا دو سال کا ہو جائے پھر اس اُونٹ ک وضرورت مندوں اور بیواؤں کو دے دو یا جہاد کرنے کے لئے صدقہ کر دو تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کی (پیدائش کے بعد) اس کو کاٹ ڈالو اور اس کا گوشت اس کے بالوں سے چسپاں ہو (یعنی گوشت کم ہو جائے) اور اپنا برتن تم الٹ دو اور اس کی ماں کو پاگل کر دو۔

تشریح عقوق:

لغت میں عقوق کے معنی نافرمانی کرنے کے ہیں عقوق اور عقیقہ کا ایک ہی مادہ ہے اس وجہ سے آنحضرت ﷺ نے اس نام کے رکھنے کو ناپسند فرمایا۔

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ۔

۱۰۷۰: احمد بن محمد بن ثابت' علی بن حسین' ان کے والد' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد ماجد' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت ہم لوگوں میں سے کسی کے یہاں دورِ جاہلیت میں لڑکے کی ولادت ہوتی تو وہ شخص ایک بکری ذبح کرتا تھا اور اس بکری کا خون بچہ کے سر پر لگاتا۔ جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کیا کرتے اور بچہ کے سر کے بال مونڈھ کر اس پر زعفران لگاتے تھے۔

ناسخ حدیث بابت عقیقہ:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ خون لگانے والا حکم منسوخ ہو گیا اور اب بچہ کے سر پر عقیقہ کے بال منڈوا کر زعفران لگانے کا مستحب ہونے کا حکم باقی ہے۔

خلاصۃ الباب: زمانہ جاہلیت کے دم کے بارہ میں اس حدیث میں منسوخ ہونا فرمایا گیا ہے باقی حضرت قتادہؒ سے دم یعنی خون ملنے کا طریقہ منقول ہے وہ ہمام کا وہم ہے اس لیے کہ قتادہ نے یسمّی کہا تھا یعنی اس مولود کا نام رکھا جائے۔

اول الصید

شکار کے مسائل

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ وَغَيْرِهِ

باب: شکار وغیرہ کے لئے کتے پالنے کا بیان

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔

۱۰۷۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص مویشی' شکار اور کھیتی باڑی کی ضرورت کے علاوہ کتا پالے گا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر اَجر کم ہوتا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: اس پر اجماع ہے کہ شکار کے لیے کتا پالنا اور پھر اسکے ذریعہ شکار کرنا جائز ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ان تین مذکورہ کاموں کے علاوہ کسی اور غرض سے کتے پالے تو ہر روز اس کے ثواب سے ایک قیراط گھٹا دیا جاتا ہے اور مسلم شریف میں ہے کہ دو قیراط اس کے اجر سے کم کیا جاتا ہے وجہ اختلاف یہ ہے کہ شروع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قیراط کا ذکر فرمایا پھر اس کے بعد زیادہ نفرت دلانے کے لیے دو قیراط فرما دیا جس راوی نے صرف ایک قیراط سنا تھا انہوں نے وہ ذکر کر دیا اور جنہوں نے دو قیراط والا ارشاد مبارک سنا انہوں نے اس کو ذکر کر دیا۔ یا زیادتی والی روایت راجح ہے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ۔

۱۰۷۲: مسدد' یزید' یونس' حسن' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر یہ نہ ہوتا کہ کتے بھی ایک مخلوق ہیں یعنی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے عالموں میں سے ایک عالم ہیں تو میں ان کے مار ڈالے جانے کا لازمی طور پر حکم دیتا تو اب تم لوگ کتوں میں سے خالص کالے رنگ کے کتوں کو مار ڈالو۔

خلاصۃ الباب: امم امۃ کی جمع ہے امۃ کا معنی نوع وقسم کے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ...... [الأنعام : ۳۷] کہ تمہاری طرح بہت سے مخلوقات کی نوعیں ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کتے بھی مخلوقات کی نوع ہیں تو مخلوق کی پوری امت یعنی نوع کو قتل کرنا انسان کے بس میں نہیں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کی نوع کی تخلیق میں یقیناً کوئی حکمت ہوتی ہے اس لیے بھی سب کو قتل کرنا مناسب نہیں تاہم ان میں جو سب زیادہ خبیث ہیں مثلاً کالا کتا اس کو ضرور قتل کر دیا جائے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ قلب عقور (باؤلہ کتا کے) قتل پر تمام علماء کا اتفاق ہے البتہ جو کتا بے ضرر ہو اس کے قتل میں اختلاف ہے۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ يَعْنِي بِالْكَلْبِ فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ۔

۱۰۷۳: یحییٰ بن خلف' ابوعاصم' ابن جریج' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے کتوں کے قتل کر دیئے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ اگر کوئی عورت اپنے ہمراہ جنگل سے کتا لے کر آتی تو ہم لوگ کتے کو مار ڈالتے پھر آپ نے کتوں کے قتل کرنے کی ممانعت فرمادی اور فرمایا کہ صرف سیاہ رنگ کے کتے کو قتل کر دو۔ (یہ حکم پہلے تھا بعد میں تخفیف ہوگئی جیسا کہ پہلی حدیث میں بیان ہوا ہے)۔

خلاصۃ الباب: امم امة کی جمع ہے امة کا معنی نوع وقسم کے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ...... [الأنعام : ۳۷] کہ تمہاری طرح بہت سے مخلوقات کی نوعیں ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کتے بھی مخلوقات کی نوع ہیں تو مخلوق کی پوری امت یعنی نوع کو قتل کرنا انسان کے بس میں نہیں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کی نوع کی تخلیق میں یقیناً کوئی حکمت ہوتی ہے اس لیے بھی سب کو قتل کرنا مناسب نہیں تاہم ان میں جو سب سے زیادہ خبیث ہیں مثلاً کالا کتا اس کو ضرور قتل کر دیا جائے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ قلب عقور (باؤلہ کتا کے) قتل پر تمام علماء کا اتفاق ہے البتہ جو کتا بے ضرر ہو اس کے قتل میں اختلاف ہے۔

بَابٌ فِي الصَّيْدِ

باب: شکار کرنے کے احکام

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَأُصِيبُ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَصَابَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۰۷۴: محمد بن عیسیٰ' جریر' منصور' ابراہیم' ہمام' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے دریافت کیا کہ میں سکھلائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں وہ جا کر شکار کے جانور کو دبوچ لیتا ہے تو کیا میں اس شکار کو کھا سکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے سکھلائے ہوئے کتے کو (شکار پر) چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لو تو اس شکار کو کھالو کہ جس کو وہ تمہارے لئے پکڑیں۔ عدی بن حاتم نے آپ سے عرض کیا کہ اگر کتے شکار کو قتل کر ڈالیں تو کیا وہ شکار حلال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر شکار کو قتل بھی کر دیں تو جب بھی وہ شکار حلال ہے جب تک کہ دوسرا کتا غیر شکاری' اس شکار کے قتل میں شریک نہ ہو۔ عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے پھر خدمت نبوی میں عرض کیا کہ میں بغیر پَر اور کانسی کے تیر کے ساتھ شکار کرتا ہوں کیا میں اس کو کھالوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے بغیر پر اور بغیر کانسی کے تیر کو اللہ کا نام لے کر مارا پھر وہ تیر شکار کے جسم میں داخل ہو گیا پھر اس نے شکار کے جسم کو پھاڑ ڈالا تو تم اس شکار کو کھالو اور اگر وہ تیر شکار کے ٹیڑھا ہو کر گئے تو وہ شکار نہ کھاؤ (کیونکہ وہ چوٹ لگنے سے مر گیا ہے)

سدھائے ہوئے (Trainde) کتے کے پکڑے ہوئے شکار کا حکم:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کھیلنا درست ہے اور کتے کے سکھلائے ہوئے کی علامت یہ ہے کہ اگر کتے کو شکار کی طرف روانہ کیا اور وہ ہر مرتبہ میں شکار پکڑ لایا یا شکار مار لایا لیکن وہ خود شکار نہ کھائے اور شکار پر کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا اللہ کا نام لینا شرط ہے اگر جان بوجھ کر شکار پر کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو وہ شکار کھانا حرام ہے اور اگر سہواً بسم اللہ کہنا بھول گیا تو وہ شکار کھانا جائز ہے۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور غلیل اور بندوق سے کیا گیا شکار بغیر ذبح کے کھانا جائز نہیں ہے مزید تفصیل کے لئے آیت کریمہ: ﴿فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ کی تفسیر' تفسیر معارف القرآن میں ملاحظہ فرمائیں مذکورہ تفسیر میں کلب معلم سے متعلق مفصل بحث مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: صید یہاں لغوی معنی میں مستعمل ہے یعنی شکار کرنے وغیرہ سے۔ ذبح شرعی دو قسم پر ہے (۱) اختیاری (۲) اضطراری۔ اختیاری یہ ہے کہ جو جانور مانوس ہو اور اس پر آدمی کا قبضہ ہو۔ اضطراری غیر مانوس وحشی جانور یا پرند یعنی شکار۔ ذبح اختیاری تو خاص جگہ یعنی گلے کی رگین کاٹنے سے ہوئی ہے۔ ذبح اضطراری میں مطلق زخمی کرنا ہوتا ہے جس جگہ سے ہو جائے بشرطیکہ خون بہہ جائے۔ اس ذبح اضطراری کی شرائط قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہیں اور مترجم نے فائدہ میں تحریر فرمادی ہیں۔ باقی یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کی دلیل ہے کہ سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ شکار میں نہ کچانا ضروری ہے اور یہ روایت امام صاحب کے خلاف ہے وہ فرماتے ہیں اگر شکاری کتا کھا بھی لے تو حلال ہے ان کی دلیل اس باب میں دوسری حدیث جو حضرت ابوثعلبہ الخشنیؓ سے مروی ہے شارح مسلم نوویؒ فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کی حدیث اصح ہے۔ بعض علماء نے حضرت ثعلبہ کی حدیث کی تاویل کی ہے۔ حدیث کا دوسرا جملہ قلت ارمنی بالمفراض۔ اس جملہ میں بھی حضرت عدیؓ کا تبر کے بارے میں سوال ہے کہ یا رسول اللہ بعض اوقات مراض پھینکتے ہیں مراض ایک قسم کا تبر ہوا ہے سہم اور معراض میں یہ فرق ہے کہ سہم نوکدار اور پر والا تیر ہوتا ہے۔ معراض میں نوک اور پر نہیں ہوتے بلکہ چپٹا ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ما خزق فکل یعنی جو زخمی کردے بعض نے ان کا رد کیا اور کہا ہے جو آر پار ہو جائے اس جانور کو کھالو اور جو تیر چوڑائی میں لگے اسے نہ کھاؤ نہ کھانے کی وجہ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ موقوذہ ہے یعنی چوٹ سے مراد ہے جرح یعنی زخم سے نہیں مراد۔ اس حدیث سے فقہاء کرامؒ نے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ غلیل سے کیا ہوا شکار بھی حلال نہیں جب تک اسے ذبح نہ کیا جائے کیونکہ غلیل زخمی کرنے والا تیز دھار پتھر نہیں ہوتا۔ ایسے ہی ہدایہ میں بندقہ کا حکم بیان ہوا ہے تو اس سے مراد غلیل ہی ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ لِي إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَ إِلَّا أَنْ

۱۰۷۵: ہناد بن سری' ابن فضیل' بیان' عامر' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دریافت کیا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑ دو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اس کو کھالو جو کہ تمہارے لئے کتے نے شکار پکڑا ہو اگرچہ کتا اس جانور کو ہلاک کر دے مگر

يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ۔

یہ ضروری ہے کہ وہ کتا خود شکار نہ کھائے۔ اگر اس نے اس شکار میں سے کچھ کھا لیا تو پھر اس کو نہ کھاؤ کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ اس کتے نے اپنے لئے اس جانور کا شکار کیا ہو۔

غیر معلم (UnTrainde) کتا:

اگر کتا اپنے شکار میں سے کچھ بھی کھا لے تو وہ شکار حرام ہو گیا اور کتے کے شکار کو پکڑ کر کھا لینا یہ اس کی علامت ہے کہ کتا ابھی تک غیر معلم ہے یعنی سکھلایا ہوا نہیں ہے اس لئے ایسے کتے کا پکڑا ہوا شکار حرام ہے۔

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَوَجَدْتَهُ مِنَ الْغَدِ وَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَاءٍ وَلَا فِيهِ أَثَرٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِذَا اخْتَلَطَ بِكِلَابِكَ كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا۔

۱۰۷۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عاصم الاحول' شعبی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے تیر سے شکار کیا اور تم کو وہ شکار دوسرے دن ملا (مراد یہ ہے کہ وہ شکار تیر وغیرہ سے زخم کھا کر بھاگ گیا اور اگلے دن وہ شکار ملا) لیکن وہ شکار پانی میں نہیں گرا اور تم نے اپنے تیر کے زخم کے علاوہ اور کوئی نشان یا زخم نہیں پایا تو تم وہ شکار کھا لو اور جس وقت تمہارے کتے کے ساتھ شکار کرتے وقت دوسرا کتا بھی مل گیا یعنی (سکھلائے گئے اور غیر سکھلائے گئے) دونوں کتوں نے مل کر شکار کیا تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ تم کو علم نہیں کہ دونوں میں سے کس کتے نے اس شکار کو مارا۔ ہوسکتا ہے کہ (غیر سکھلائے گئے یعنی کلب غیر معلم) نے شکار کیا ہو۔

اگر بسم اللہ کہہ کر کتا چھوڑا؟

مراد یہ ہے کہ اگر بسم اللہ کہہ کر سکھلائے گئے کتے یعنی کلب معلم کو شکار پر چھوڑا لیکن اس کے ساتھ دوسرا وہ کتا جو کہ غیر سکھلایا گیا ہو وہ بھی شامل ہو گیا اور دونوں نے مل کر شکار کیا تو وہ شکار حلال نہیں کیونکہ حلال و حرام دونوں ایک دوسرے سے مخلوط ہو گئے اور فقہ کا قاعدہ ہے کہ جب حلال و حرام جمع ہو جائیں تو حرام ہونے کا حکم ہوگا۔ اذا اجتمع الحلال و الحرم غلبت الحرام۔

(الاشباہ و النظائر)

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِي مَاءٍ فَغَرِقَ فَمَاتَ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۰۷۷: محمد بن یحییٰ' احمد بن حنبل' یحییٰ بن زکریا' عاصم احول' شعبی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ایک جانور کے تیر مارو اور وہ جانور پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو جائے تو وہ شکار نہ کھاؤ۔

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۰۷۸: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ بن نمیر' مجالد' شعبی' حضرت عدی بن

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ۔

حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کتے یا باز کو تم نے شکار کرنا سکھلایا اور پھر تم نے اس کو اللہ کا نام لے کر شکار پر چھوڑا تو تم اس جانور (شکار کو) کھالو کہ جو تمہارے لئے اس نے پکڑ رکھا ہے۔ راوی عدی نے آپ سے عرض کیا کہ اگرچہ اس نے شکار کو ہلاک کر دیا ہو تو آپ نے فرمایا اگر اس نے مار دیا ہو لیکن اس شکار میں سے کچھ کھایا نہیں تو گویا کہ اس نے تمہارے لئے شکار پکڑ رکھا تھا (لہٰذا وہ حلال ہے)۔

خلاصۃ الباب: نظر اور حجل ہونے والے شکار کے بارہ میں اس حدیث میں دو شرطیں بیان کی گئی ہیں (۱) شکار پانی میں نہ گرے احناف اور حنابلہ کے نزدیک شکار کا پانی میں گرنا مضر ہے بشرطیکہ وہ پانی اتنی مقدار میں ہو جو شکار کے لیے قاتل ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر تیر سے زخمی جانور کا زخم ہلاک کرنے والا ہو تو پانی میں گرنا مضر نہیں یہی مسلک امام امالکؒ کا ہے دوسری شرط جو اس حدیث میں ہے کہ تمہارے تیر کے علاوہ دوسرے کے تیر کا اثر نہ ہو یہ شرط تو اتفاقی ہے۔ شکار کے غائب ہونے کی صورت میں بھی اختلاف ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک رات غائب رہا تو حرام ہے اور اگر رات نہ گذری تو حلال ہے۔ حنفیہؒ کا مسلک بقول امام قدوریؒ کے یہ ہے کہ اگر شکاری اس کی تلاش میں رہا یہاں تک کہ اسے مل گیا تو کھانا حلال ہے اور اگر اس کو تلاش نہیں کیا بلکہ بیٹھا رہا پھر اسے مردہ پایا تو حرام ہے اسکی وجہ صاحب ہدایہ نے نقل کی ہے کہ ممکن ہے کسی اور وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی ہو۔ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شاید اس کو حشرات الارض نے مار دیا ہو لیکن یہ وہم اس وقت قابل اعتبار نہیں ہوتا جب تک شکاری اپنے شکار کی تلاش میں مسلسل لگا رہے۔ اس حدیث میں مشرکین کے برتنوں کے استعمال کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھونے کے بعد استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی یہ حکم ان کے بارے میں ہے جن میں خنزیر کا گوشت پکایا گیا ہو جن برتنوں میں شراب نہ ڈالی گئی ہو اور اگر وہ برتن ایسے ہوں کہ ان میں خنزیر کا گوشت پکایا گیا ہو یا شراب کے برتن تھے تو مجبوری کے وقت دھو کر استعمال کر سکتے ہیں اور جب اضطراری حالت نہ ہو تو استعمال کرنا جائز نہیں۔

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَيْدِ الْكَلْبِ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدَاكَ۔

۱۰۷۹: محمد بن عیسیٰ، ہشیم، داؤد بن عمرو، بسر بن عبید اللہ، ابوادریس خولانی، حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے شکار کے متعلق ارشاد فرمایا کہ تم نے جب اللہ کا نام لے کر شکار پر اپنے کتے کو چھوڑا تم وہ شکار کھالو اگرچہ وہ اس شکار میں سے کچھ کھا لے۔ اسی طرح اس جانور کو بھی کھالو جو کہ تمہارے تیر سے مارا جائے بشرطیکہ بسم اللہ کہہ کر تیر پھینکا ہو۔

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۱۰۸۰: حسین بن معاذ، عبدالاعلیٰ، داؤد، عامر، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سے کوئی شخص شکار کے جانور کو تیر مارتا ہے پھر وہ اس کے دو دو تین تین دن

أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ أَوْ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ.

تک ڈھونڈتا رہتا ہے اس کے بعد وہ شکار مردہ حالت میں ملتا ہے اور اس میں تیر لگا ہوا ہوتا ہے کیا وہ شخص اس شکار کو کھائے یا نہ کھائے؟ آپ نے فرمایا اگر دِل چاہے تو وہ شکار کھالے۔

تیر لگنے کے کئی روز بعد ملنے والے شکار کا حکم:

مراد یہ ہے کہ مذکورہ شکار کھانا درست ہے لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں شکار نہ کھائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ شکار کسی اور وجہ سے مرا ہو اور جس چیز میں شک ہوجائے اس کو چھوڑنا بہتر ہے۔

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ.

۱۰۸۱: محمد بن کثیر' شعبہ' عبداللہ بن ابی سفر' شعبی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے بغیر پَر کے تیر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت (وہ تیر) اپنی تیزی سے جائے تو وہ شکار کھالو یعنی جس وقت تمہارا تیر تیز رفتاری سے (شکار کے جسم میں) داخل ہوگیا ہو تو وہ شکار کھالو اور اگر وہ تیر ٹیڑھا ہوکر شکار کے لگا ہو تو وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ وہ تو موقوذہ ہے جس کو کہ قرآن کریم میں حرام فرمایا گیا ہے (مراد یہ ہے کہ اس شکار نے چوٹ کھائی ہے) راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو وہ شکار کھالو ورنہ نہ کھاؤ۔ اور اگر کتے نے شکار سے کھایا تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ کہ اس کتے نے وہ شکار اپنے لئے پکڑا تھا نہ کہ تمہارے لئے۔ پھر میں نے آپ سے عرض کیا کہ اگر میں نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کے ہمراہ میں نے دوسرے کتے کو بھی شکار کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے ہی کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے (نہ کہ دوسرے کتے پر)

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَدْتَ بِكَلْبِكَ

۱۰۸۲: ہناد بن سری' ابن مبارک' حیوۃ' ربیعہ' ابوادریس خولانی' حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے شکاری سیکھے ہوئے کتے (کلب معلم) سے شکار کرتا ہوں اور بغیر سکھلائے ہوئے غیر شکاری کتے سے شکار کرتا ہوں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا جو تم سیکھے ہوئے کتے سے شکار کرو تو تم اس پر اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ اور جو تم نے بغیر سیکھے ہوئے کتے سے شکار کرلیا اور تم نے اس کتے کے ذبح کئے ہوئے کو پایا یعنی شکار کو زندہ دیکھا اور اس کو ذبح کردیا تو وہ شکار کھالو ورنہ نہ کھاؤ۔

الَّذِی لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَکْتَ ذَکَاتَهُ فَکُلْ۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّی حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ سَیْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیُّ حَدَّثَنِی أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیُّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَا أَبَا ثَعْلَبَةَ کُلْ مَا رَدَّتْ عَلَیْكَ قَوْسُكَ وَکَلْبُكَ زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ الْمُعَلَّمُ وَیَدُكَ فَکُلْ ذَکِیًّا وَغَیْرَ ذَکِیٍّ۔

۱۰۸۳: محمد بن مصفی' محمد بن حرب (دوسری سند) ابوعلی' ابوداؤد (تیسری سند) محمد بن مصفی' بقیہ' زبیدی' یونس بن سیف' ابوادریس خولانی' حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوثعلبہ! اس جانور کو کھالو جو کہ تم اپنے تیر سے مارو یا (سکھلایا ہوا) کتا اس شکار کو مارے۔ ابن حرب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ کتا سکھایا ہوا ہو اور اس جانور کو کھالو کہ جس کو تمہارا ہاتھ مارے (یعنی جو جانور تم تیر سے مارو) چاہے تم س شکار کو ذبح کرسکو یا ذبح نہ کرسکو اور ذبح سے پہلے وہ شکار مر جائے۔

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِیرُ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا حَبِیبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِیًّا یُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِی کِلَابًا مُکَلَّبَةً فَأَفْتِنِی فِی صَیْدِهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنْ کَانَ لَكَ کِلَابٌ مُکَلَّبَةٌ فَکُلْ مِمَّا أَمْسَکْنَ عَلَیْكَ قَالَ ذَکِیًّا أَوْ غَیْرَ ذَکِیٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ أَکَلَ مِنْهُ قَالَ وَإِنْ أَکَلَ مِنْهُ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنِی فِی قَوْسِی قَالَ کُلْ مَا رَدَّتْ عَلَیْكَ قَوْسُكَ قَالَ ذَکِیًّا أَوْ غَیْرَ ذَکِیٍّ قَالَ وَإِنْ تَغَیَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ یَصِلَّ أَوْ تَجِدْ فِیهِ أَثَرًا غَیْرَ سَهْمِكَ قَالَ أَفْتِنِی فِی آنِیَةِ الْمَجُوسِ إِنْ اضْطُرِرْنَا إِلَیْهَا قَالَ اغْسِلْهَا وَکُلْ فِیهَا۔

۱۰۸۴: محمد بن منہال' یزید بن زریع' معلم' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے کہ جن کا نام ابوثعلبہ تھا عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس شکار کرنے کے لئے کتے ہیں (یعنی شرعی طور پر سدھائے ہوئے کتے تیار ہیں) تو آپ ان کے شکار کرنے سے متعلق حکم ارشاد فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے پاس سدھائے ہوئے کتے موجود ہیں تو تم اس جانور (شکار) کو کھالو کہ جس کو وہ تمہارے لئے پکڑیں (یعنی شکار کریں) ابوثعلبہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواہ میں اس شکار کو ذبح کرسکوں یا ذبح نہ کرسکوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ ابوثعلبہ نے عرض کیا اگرچہ وہ کتے اس جانور (شکار) میں سے کھا جائیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اگرچہ وہ کتے اس جانور میں سے کچھ کھالیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے کمان کے شکار کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جو تمہاری کمان سے شکار ہو وہ کھالو چاہے تم اس شکار کو ذبح کرسکو یا نہ کرسکو انہوں نے عرض کیا خواہ وہ جانور تیر (سے چوٹ) کھا کر نگاہوں سے اوجھل ہو جائے آپ نے فرمایا اگرچہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو جائے جب تک وہ جانور نہ سڑے اور تمہارے تیر کے علاوہ کوئی دوسری چوٹ وغیرہ اس پر دکھائی نہ دے۔ پھر انہوں نے عرض کیا آپ مجوسی لوگوں کے برتنوں کے بارے میں حکم فرمائیں جب ہم لوگوں کو دوسرا کوئی برتن نہ مل سکے؟ آپ نے فرمایا ان برتنوں کو دھو کر ان میں کھالو (ان کو استعمال کرلو)

بَابٌ فِی صَیْدٍ قُطِعَ

باب: زندہ جانور کے جسم کا ٹکڑا کاٹ

مِنْهُ قِطْعَةٌ

لینے کا بیان

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ۔

۱۰۸۵: عثمان بن ابی شیبہ ہاشم بن قاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ زید بن اسلم عطاء بن یسار حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا زندہ جانور کے جسم سے جو گوشت کاٹا جائے وہ مُردار ہے (اور اس کا کھانا حرام ہے)۔

جانور کے جسم سے علیحدہ کیا ہوا گوشت:

مراد یہ ہے کہ زندہ جانور کے بدن سے جو گوشت وغیرہ کا ٹکڑا کاٹ کر علیحدہ کر لیا گیا تو وہ مُردار ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

بَاب فِي اتِّبَاعِ الصَّيْدِ

باب: شکار کو مشغلہ بنا لینے کا بیان

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مَرَّةً سُفْيَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ

۱۰۸۶: مسدد یحییٰ سفیان ابوموسیٰ وہب بن منبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو اس کا دِل سخت ہو جائے گا اور جو شخص شکار کے پیچھے (یعنی اس کی تلاش میں پھرے گا) رہے گا تو وہ شخص (دین یا دنیاوی اُمور سے) غفلت میں پڑ جائے گا اور جو شخص بادشاہ کے پاس آیا جایا کرے گا تو وہ کسی آفت میں مبتلا ہو جائے گا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَأَدْرَكْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَسَهْمُكَ فِيهِ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔

۱۰۸۷: یحییٰ بن معین حماد بن خالد معاویہ بن صالح عبدالرحمٰن بن جبیر ان کے والد حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جس وقت شکار پر تیر پھینکو اور تین روز کے بعد اس جانور کو (مردہ حالت میں) اس طرح پاؤ کہ تمہارا پھینکا ہوا تیر اس کے جسم میں موجود ہے تو جب تک اس جانور کے جسم میں سے بدبو نہ پیدا ہو تو اس کو تم کھا سکتے ہو۔

کئی روز بعد ملنے والے شکار کا حکم:

مراد یہ ہے کہ اگر مذکورہ شکار نہ سڑا ہو تو اس کا کھانا درست ہے اور اس حدیث میں تیر کے موجود رہنے کی قید اس بنا پر لگائی گئی تا کہ یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ وہ شکار تمہارے اس تیر کے زخم سے مرا ہے۔

اول کتاب الوصایا

وصیت کی تعریف:

انسان بوقت موت' اپنے مرنے کے بعد تصرفات کرنے سے متعلق کہہ جائے اس کو وصیت کہا جاتا ہے اور مرنے والے کے مال میں سب سے پہلے اس کی تجہیز وتکفین کی جائے گی پھر اس کے ذمہ مہر وغیرہ یا دیگر جو قرض ہوگا وہ ادا کیا جائے گا اس کے بعد تہائی مال میں سے وصیت نافذ کی جائے گی پھر ترکہ ورثہ میں حسب ضابطہ شرع تقسیم ہوگا واضح رہے کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے:الاول یبداء بتکفینه وتجهیزه ثم تقضي دیونه من جمیع ما بقي من ماله ثم تنفذ وصایاه من ثلث ما بقي بعد الدین' الخ ۔ (سراجی' ص ٤)

بَاب مَا جَاءَ فِي مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کرنے کی تاکید کا بیان

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

۱۰۸۸: مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان شخص کے شایانِ شان نہیں۔ اس کی کوئی شے اس قسم کی ہو جو کہ وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو کہ جس کی وصیت کرنا لازمی ہو اور وہ دو راتیں اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس تحریری طور پر موجود نہ ہو۔

تحریری وصیت:

مراد یہ ہے کہ جس شخص پر دوسروں کا قرضہ ہو یا دوسروں کی امانت اس کے پاس محفوظ ہو تو اس شخص پر ضروری ہے کہ لوگوں کے معاملات اور امانت سے متعلق وصیت کی تحریر لکھ کر رکھے تو وہ دو رات بھی ایسی نہ گزارے کہ بغیر وصیت کے رہے تا کہ اس کی موت کے بعد ورثاء اس کے مطابق عمل کریں اگر کسی کے ذمہ کسی کا مطالبہ نہ ہو تو ایسی صورت میں وصیت کرنا مستحب ہے۔

خلاصۃ الباب: وصایا وصیۃ کی جمع ہے اس کا معنی مصدری ہے یعنی وصیت کرنا۔ اس کی شرعی تعریف یہ ہے کہ وہ معاملہ جس کا تعلق موت کے ساتھ ہو اور نصیحت کو وصیت کہہ دیتے ہیں اس حدیث سے وصیت کرنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ ظاہر یہ اور امام زہریؒ کا مسلک ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جس پر قرض ہو اور حقوق العباد ہوں اس پر وصیت کرنا واجب ہے لیکن اس کا لکھنا اور اس میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ فقہاء کرامؒ نے وصیت کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔ (۱) واجب جیسے امانتیں واپس کرنے کی وصیت کرنا اور قرضوں کی وصیت۔ (۲) مستحب جیسے کفارات اور نماز روزہ کے جذبہ کی وصیت کرنا۔ (۳) مباح۔ جیسے مالدار اجنبی اور اقارب کے لیے وصیت کرنا۔ (۴) مکروہ جیسے فاسق فاجر اور بازاری لوگوں کے لیے وصیت کرنا ویسے وصیت خلاف قیاس ہے کیونکہ وصیت کا تعلق موت کے بعد ہوتا ہے اور انسان مرنے کے بعد کسی کو کسی چیز کا مالک نہیں بنا سکتا لیکن ضرورتاً اور استحسان کی بناء پر جائز قرار دیا گیا ہے۔ کما قال فی الهدایہ۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

۱۰۸۹: مسدد' محمد بن علاء' ابومعاویہ' اعمش' ابووائل' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درہم' دینار' اونٹ' بکری' وغیرہ غرض کوئی شے نہ چھوڑی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے کی وصیت کی۔

انبیاء علیہم السلام کا ترکہ:

مراد یہ ہے کہ حضرت انبیاء مال و دولت نہیں چھوڑتے بلکہ ان پاک نفوس کا ترکہ علم ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کا مفہوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مال دولت ترکہ میں نہیں چھوڑا اور نہ ہی مال و دولت کی تقسیم کی وصیت فرمائی جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے: ((نحن معاشر الانبیاء لا نثر ولا نورث......))

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ خلافت اور فال کے بارہ میں وصیت نہیں فرمائی لیکن آپ ﷺ نے کچھ اور وصیتیں فرمائی تھیں مثلاً اللہ کی کتاب اور میری سنت کو لازم پکڑے رہنے اور اپنے اہل بیت کے بارہ میں اور یہود کو جزیرہ العرب سے نکالنے کے متعلق تو وصیت فرمائی تھی اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے کوئی مال نہیں چھوڑا تھا باقی جو سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ کی اونٹنیاں اور اونٹ تھے وہ صدقہ کے تھے جن کو آپ ﷺ نے فقراء صحابہ کرام اور اہل صفہ کے لیے چھوڑا تھا اور زمینیں مثلاً خیبر اور فدک ان کو بھی صدقہ اور وقف کر دیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُوصِي فِي مَالِهِ

باب: ناجائز وصیت کا بیان

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ اتَّفَقَا أَشْفَى فِيهِ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا

۱۰۹۰: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ابی خلف' سفیان' زہری' عامر بن سعد' ان کے والد یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ شدید علیل ہو گئے تو نبی ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ میں بہت دولت مند شخص ہوں اور میرے ایک بیٹی ہے اسکے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں' تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا کیا میں آدھا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ انہوں نے تیسری مرتبہ عرض کیا کیا میں تہائی مال صدقہ کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا مال کا تہائی حصہ صدقہ کر دو اور صدقہ کیلئے مال کا تہائی حصہ کافی ہے۔ اگر تم اپنے ورثہ کو دولت مند چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو تنگ دست اور بھیک مانگنے والا چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں سے سوال کریں اور جو شے تم رضائے الٰہی

حَتَّى اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ إِنْ تُخَلَّفْ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا تَزْدَادُ بِهِ إِلَّا رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

کے لئے خرچ کرو گے تو تمہیں اس عمل کا اَجر ملے گا یہاں تک کہ تم اپنی اہلیہ کے مُنہ میں لقمہ بنا کر دو تو اس کا بھی تمہیں اَجر ملے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہؐ! میں اپنی ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا اگر تم پیچھے رہ جاؤ گے (تو کیا ہوا؟) تم رضائے الٰہی کیلئے نیک عمل کرو گے تو تمہارا رتبہ بلند ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ تم زندہ رہو (یعنی مکّہ معظمہ میں تمہاری وفات نہ ہو) یہاں تک کہ تمہاری وجہ سے کچھ لوگوں کو فائدہ ہو اور کچھ دوسرے نقصان میں اُٹھائیں اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ دُعا مانگی اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت مکمل فرما دے اور ان کو اس ہجرت سے واپس نہ فرما لیکن بے چارہ سعید بن خولہ جس کا آپ کو رنج تھا کیونکہ مکّہ معظمہ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

عذر کی بناء پر ہجرت نہ کرسکنے کا حکم:

ہجرت سے پیچھے رہ جانے کا مفہوم یہ ہے کہ ان صحابی نے خدمت نبوی میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مکّہ معظمہ سے تشریف لے جائیں گے اور میں مرض کے سبب مکّہ معظمہ میں ہی رہ جاؤں گا چونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکّہ معظمہ سے ہجرت فرما چکے تھے اور مکّہ میں رہائش کو پسند نہیں فرماتے تھے اور ان حضرات کا یہ عمل رضائے الٰہی کے لئے تھا اس پر آپ نے فرمایا اگر بیمار کے عذر پیش آنے کی وجہ سے ہجرت نہ کرسکے تو جب بھی تمہارا درجہ بلند رہے گا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے متعلق آپ کی پیشین گوئی بالکل سچی ثابت ہوئی انہوں نے کفار کے مقابلہ میں عظیم فتوحات حاصل کیں تاریخ اسلام میں ان کی بے مثال قربانیاں سنہرے حروف سے لکھی جائیں گی اور ۳۵ ہجری میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ حدیث اور تاریخ کی کتب میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل تفصیل سے مذکور ہیں اور مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے ترکہ میں غرباء و مساکین پر ورثاء کا حق مقدم رہے گا اور اہل و عیال پر بھی خرچ کرنا ان کی کفالت کرنا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی اختصار کے ساتھ آتی ہے۔ ثابت ہوا کہ جس میت کے وارث موجود ہوں تو اس کی وصیت اس کے تہائی مال سے زائد میں جاری نہیں ہوتی اگر سارے ورثا اپنی خوشی سے اجازت دے دیں تو پھر جاری ہوسکتی ہے اس کے علاوہ اس حدیث سے اور کئی باتیں معلوم ہوئیں کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور ان کے حق میں ہمیشہ خیر خواہی کا جذبہ دل میں ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنا مال غیروں کو دینے سے افضل یہ ہے کہ اپنے عزیزوں پر خرچ کیا جائے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے بشرطیکہ اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی نیت ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مباح کام میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضاء کی نیت کرلی جائے تو وہ مباح کام بھی طاعت بن جاتا ہے۔ چنانچہ بیوی کے منہ میں لقمہ و نوالہ ڈالنا بھی باعث اجر ہے باقی حضرت معاذ کا یہ کہنا کہ بیٹی کے علاوہ کوئی اور وارث نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ذوی الفروض میں سے کوئی وارث نہیں مطلق وارثوں کی نفی مراد نہیں اس لیے دوسرے ورثاء عصبہ ان کے جیسا کہ خود اس حدیث میں ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے وصیت کا مسئلہ دریافت کرنے کے بعد آپ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ میت اپنی ہجرت سے پیچھے رہ رہا

ہوں اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہاں مکہ مکرمہ میں میری وفات ہوگئی تو میں کیا میری ہجرت باطل ہو جائے گی اس پر حضور ﷺ نے ان کو تسلی دلائی کہ تم انشاء اللہ میرے بعد زندہ رہوں گے مسلمانوں کو نفع پہنچاؤ گے اور کفار کو نقصان اور اپنے اعمال کے ذریعہ سے تمہارے درجات بلند ہوں گے۔ سراج حدیث لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور حضرت سعدؓ صحت یاب ہونے کے بعد جہاد میں مصروف ہوئے اور عراق وغیرہ کو فتح کیا اور عراق کے گورنر بنے اور حضور ﷺ کے بعد تقریباً چالیس سال زندہ رہے اور مشہور قول کے مطابق ۵۰ ھ میں وفات پائی۔

بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي الصِّحَّةِ!

باب: بحالتِ صحت خیرات کرنے کی فضیلت

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

۱۰۹۱: مسدد، عبدالواحد بن زیاد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ بن عمرو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو صدقہ تندرستی کی حالت میں ہو اس وقت تم کو زندگی کی توقع ہو اور ناداری کا اندیشہ ہو ایسا نہ ہو کہ تم منتظر رہو جس وقت تمہاری رُوح حلق میں آ جائے تو اس وقت کہو کہ فلاں شخص کو اس قدر دینا، فلاں شخص کو اس قدر دینا حالانکہ وہ مال فلاں شخص کا حق ہو چکا۔

موت کے وقت وصیت کرنا:

مراد یہ ہے کہ جس وقت بوقت موت ورثاء کا حق مال میں قائم ہو گیا تو اب صدقہ کرنے کی وصیت کرنا بہتر نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تندرستی کی حالت میں صدقہ کیا جائے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: صحت کے زمانہ کا کیا ہوا صدقہ افضل ہے اس لیے کہ مال کی حرص اور محبت ہوتی ہے اور طاقت وصحت کی وجہ سے کافی مدت تک اپنے زندہ رہنے کی امید ہوتی ہے اس کے برعکس مرض کی حالت میں موت کا خوف آ جاتا ہے خصوصاً جب موت کا اندیشہ لاحق ہو جائے بلکہ موت کا غالب گمان ہو جائے اس وقت کو مال چھوڑ ہی جائے گا اس وصیت کا اتنا فائدہ نہیں جتنا صحت وعافیت کے زمانے کی وصیت کا ہے۔

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ مَوْتِهِ۔

۱۰۹۲: احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، شرحبیل، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (صحت کی حالت میں) اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُدَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَا هُنَا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَعْنِي الْأَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدَّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ۔

باب: وصیت سے دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کراہیت کا بیان

۱۰۹۳: عبدة بن عبد اللہ' عبدالصمد' نصر بن علی' اشعث بن جابر' شہر بن حوشب' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان مرد یا عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر جب انکی موت کا وقت آ جاتا ہے تو وصیت کر کے (ورثاء) کو نقصان پہنچاتے ہیں جس کی وجہ سے انکے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ شہر بن حوشب نے بیان کیا میرے سامنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿وَصِيَّةٍ يُوْصِي بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (یعنی قرض یا وصیت کے ادا کرنے کے بعد' نقصان پہنچانے والا نہ ہو یہ حکم الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح واقف ہیں حکمت والے ہیں یہ حدودِ الٰہی ہیں تو ان حدود سے آگے نہ بڑھنا) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اشعث بن جابر نصر بن علی کے دادا ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ الْيَتِيمِ۔

باب: وصی بننے کا بیان

۱۰۹۴: حسن بن علی' ابوعبدالرحمٰن' سعید بن ابی ایوب' عبیداللہ بن ابی جعفر' سالم بن ابی سالم' ان کے والد' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! میں تمہیں کمزور و ناتواں دیکھ رہا ہوں۔ اور جو کچھ میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے بھی پسند کرتا ہوں تو تم دو شخصوں کے اُوپر بھی امیر نہ بننا اور مالِ یتیم کا ولی نہ بننا (مراد یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یتیم کے مال کی صحیح طریقہ پر حفاظت نہ ہو سکے اور اس طرح تم گناہِ کبیرہ کے مرتکب بن جاؤ)۔

خلاصۃ الباب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو امارت قبول کرنے سے منع فرمانا ان کی علت کی وجہ سے اور وہ ضعف اور کمزوری تھی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

باب: ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کے لئے وصیت کے منسوخ ہونے کا بیان

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ

۱۰۹۵: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' ابن عباس

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ:﴿اِنْ تَرَكَ خَيْرًا نِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ﴾ اسلام کے شروع زمانہ میں تھی کہ والدین اور دیگر ورثاء کیلئے وصیت ہوتی تھی۔ اس کے بعد یہ آیت میراث سے منسوخ ہوگئی۔

خلاصۃ الباب : ابتداء اسلام میں والدین اور دوسرے عزیز و اقارب کے حق میں وصیت کی جاسکتی تھی وجوباً و استحباباً پھر میراث کی آیت مبارکہ نازل ہونے کے بعد منسوخ ہوگئی اس حدیث میں اسی کا بیان ہے اور اگلے باب میں یہ ارشاد ہے کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

باب: وارث کے لئے وصیت کرنا

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

۱۰۹۶: عبدالوہاب بن جدہ' ابن عیاش' شرحبیل بن مسلم' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حقدار شخص کو اس کا حق دلوا دیا (یعنی میراث کی آیت میں ہم ایک وارث کا حسب ضابطہ شرع حصہ متعین فرما دیا) تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔

بَابُ مُخَالَطَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ

باب: یتیم کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ ملانے کا بیان

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ

۱۰۹۷: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' عطاء' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت:﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ نازل فرمائی یعنی تم لوگ یتامیٰ کے مال کے قریب نہ جاؤ لیکن اچھے طریقہ سے اور دوسری آیت یہ کہ یتیموں کے مال ظلم سے کھا لیتے ہیں (درحقیقت) وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے کھا رہے ہیں اور قریب ہے کہ وہ لوگ دوزخ میں جائیں۔ تو جن جن لوگوں کے پاس یتیم بچے رہتے تھے انہوں نے اپنے کھانے سے ان کا کھانا علیحدہ کر دیا اور ان کا پینا اپنے پینے سے علیحدہ کر دیا۔ تو جب یتیم کا مال کھانا بچ جاتا تو وہ رکھا رہتا یہاں تک کہ وہ خود ہی کھانا کھاتا یا اس کا کھانا بدبودار ہو جاتا۔ یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا اللہ تعالیٰ نے:﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى﴾ یہ آیت نازل فرمائی یعنی اے نبی آپ سے لوگ یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم کہہ دو کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا بہتر ہے اگر تم لوگ ان کے ساتھ باہمی طور پر مل

وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ۔

جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اس کے بعد لوگوں نے اپنا کھانا پینا ان کے ہمراہ شامل کر لیا (یعنی ان کے ساتھ کھانے پینے لگے)

بَاب مَا جَاءَ فِي مَا لِوَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يَنَالَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

باب: یتیم بچہ کے پرورش کنندہ کو مالِ یتیم سے کس قدر کھانا جائز ہے؟

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ۔

۱۰۹۸: حمید بن مسعدہ' خالد بن حارث' حسین معلم' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سخت ضرورت مند ہوں میرے پاس کوئی شے نہیں ہے لیکن میرے پاس ایک یتیم ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے مال میں سے بغیر فضول خرچی (بقدرِ ضرورت)' اس کے بڑے ہو جانے سے ڈرے بغیر اور مال سمیٹنے کی نیت کے بغیر کھا سکتے ہو۔

ضرورت میں یتیم کا مال کھانا:

مراد یہ ہے کہ سخت ضرورت میں ضرورت کے مطابق اس کا مال لے سکتے ہو لیکن فضول خرچی جائز نہیں یہ خیال نہ کرو کہ یتیم بچہ بڑا (بالغ) ہو جائے گا تو پھر اس کے مال سے نفع اُٹھانے کا موقعہ نہ رہے گا۔ جلدی جلدی مالِ مفت دلِ بے رحم والا معاملہ نہ کرو اور نہ مالِ یتیم سے سرمایہ جمع کرو۔

بَاب مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيُتْمُ

باب: کتنی عُمر تک یتیم کا اطلاق کیا جائے؟

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ شُيُوخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ۔

۱۰۹۹: احمد بن صالح' یحییٰ بن محمد مدینی' عبداللہ بن خالد' ان کے والد' سعید بن عبدالرحمٰن' بنو عمرو بن عوف کے کچھ شیوخ حضرات' اور ان کے ماموں' عبداللہ بن ابی احمد' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ احتلام کے بعد یتیمی نہیں ہے (مراد یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد بچہ یتیم نہیں رہا) اور نہ خاموشی ہے دن بھر کی رات تک۔

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ

باب: مالِ یتیم کھانے کی وعید

الْيَتِيمِ کا بیان

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔

۱۱۰۰: احمد بن سعید' ابن وہب' سلیمان بن بلال' ثور بن یزید' ابوالغیث' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ آپ سے دریافت کیا گیا یارسول اللہ وہ کونسے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک قرار دینا' اور جادو (کرنا) اور حق کے بغیر کسی نفس کو ہلاک کر دینا کہ جس کا ہلاک کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور سود کھانا (یعنی سود لینا یا سود دینا) اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد کے روز مشرکین کے مقابلہ سے فرار اختیار کرنا اور بدکاری سے ناواقف' خاوند والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

خلاصۃ الباب: کبائر جمع ہے کبیرۃ کی۔ کبیرہ گناہ کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جس کے کرنے پر حد جاری ہوتی ہو۔ بعض علماء نے یہ تعریف کی ہے کہ جن گناہوں کے بارے میں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ وارد ہوئی ہو۔ اور بعض نے یہ تعریف بھی کی ہے کہ کبیرہ گناہ وہ ہے جس کی وجہ سے جہنم میں جانا پڑے۔ اس حدیث میں سات کبیرہ گناہ ارشاد فرمائے گئے ہیں دوسری وہ کہ حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا کبائر نو ہیں؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچی ہے اور ایک روایت میں سات سو ہے کبائر کے بارے میں ابن حجر ہیثمیؒ مکی کی کتاب الزواجر مشہور کتاب ہے اور بھی کئی علماء کرامؒ کی کتابیں اس موضوع پر قابل قدر و مطالعہ ہیں۔ اردو میں حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیع ؒ کا رسالہ گناہ بے لذت بہت عمدہ ہے۔

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا۔

۱۱۰۱: ابراہیم بن یعقوب' معاذ بن ہانی' حرب بن شداد' یحییٰ بن ابی کثیر' عبدالحمید' عبید بن عمیر' ان کے والد' عمیر جو کہ صحابی تھے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ گناہِ کبیرہ کون کونسے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نو (کبیرہ) گناہ تو وہی ہیں جو کہ مندرجہ بالا حدیث (نمبر ۱۱۰۲) میں مذکور ہیں اور اس میں دو کبیرہ گناہ کا اضافہ ہے ایک تو مسلمان والد یا والدہ کی نافرمانی کرنا' دوسرے بیت اللہ شریف کی حرمت کا خیال نہ کرنا (وہاں پر خون خرابہ کرنا یا شکار کرنا) جو کہ حرمت والا گھر ہے اور موت و زندگی میں تم لوگوں کا قبلہ ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَفَنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب: تکفین کا کپڑا مردہ کے مال میں داخل ہونے کا بیان

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

۱۱۰۲: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابووائل' خباب رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ الْإِذْخِرِ۔

ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے اور ایک کمبل کے علاوہ ان کے پاس اور کچھ نہیں تھا۔ جب ہم لوگ ان کا سر کپڑے سے ڈھانک دیتے تو ان کے پیر کھل جاتے اور جب پیر ڈھانک دیتے تو ان کا سر کھل جاتا۔ یہ بات دیکھ کر حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اِذخر ڈال دو۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يُوصَى لَهُ بِهَا أَوْ يَرِثُهَا

باب: کوئی شخص کسی شئے کو ہبہ کرے پھر وصیت یا میراث کے ذریعہ وہ چیز اُس کو مل جائے

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَيُجْزِءُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَإِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ أَفَيُجْزِءُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

۱۱۰۳: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ بن عطاء' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی بطور ہبہ دی تھی۔ اب میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور اس نے وہ باندی ترکہ میں چھوڑی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا اَجر قائم ہو گیا اور تمہاری باندی بھی تمہیں مل گئی۔ پھر اس خاتون نے عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور اس کے ذمہ ایک مہینے کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے قضا کرلوں تو یہ کافی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ضرور۔ اس نے عرض کیا میری ماں نے حج بھی ادا نہیں کیا تھا کہ میں اس کی طرف سے حج کرلوں تو یہ کافی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں (حج کرلو)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُوقِفُ الْوَقْفَ

باب: کسی شخص کا کوئی چیز وقف کرنا

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا

۱۱۰۴: مسدد' یزید بن زریع (دوسری سند) مسدد' بشر بن مفضل (تیسری سند) مسدد' یحییٰ' ابن عون' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک زمین ملی ہے کہ جس سے عمدہ مال مجھے نہیں ملا۔ آپ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دِل چاہے تو زمین کی ملکیت روک لو اور اس کے نفع کو

وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوَرَّثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔

صدقہ کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا کہ اصل زمین نہ فروخت کی جائے نہ اس کو ہبہ کیا جائے نہ وہ وراثت میں تقسیم کی جائے اور اس سے فقراء و مساکین نفع حاصل کریں اور غلام و مجاہدین اور مسافر اور مہمان اس سے نفع اُٹھائیں۔ جو شخص وقف کا متولی ہے تو وہ ضابطہ کے مطابق اس کا منافع استعمال کرے اور ان رفقاء کو کھلائے جو کہ دولت مند نہ ہوں اور نہ اس میں سے مال جمع کرنے والے ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں وقف کے بارہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے وقف کا لغوی معنی روکنا ہے۔ اصطلاح شریعت میں وقف کہتے ہیں کہ اصل چیز کو اپنی ملکیت میں باقی رکھنا اور اس کے منافع کو صدقہ کرنا کسی شخص پر یا جماعت پر چاہے وہ فقیر ہوں یا مالدار یہ تعریف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ آپ نے اصحاب حضرت امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وقف کی تعریف یہ ہے کہ کسی شخص کا اپنی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کی ملکیت پر قائم کرتے ہوئے اس کی منفعت کا صدقہ کرنا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امام صاحب کے نزدیک موقوفہ شئی واقف کی ملکیت پر رہتی ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک وہ شئی اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ امام مالک کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں جیسے مانگوی چیز ہوتی ہے خواہ وہ فروخت کریں یا نہ ہر کسی میں اس کی ملکیت میں رہتی ہے اور بعد ان کی وفات کے وارثوں کی ہو جاتی ہے خواہ وہ فروخت کریں یا کسی کو ہبہ کر دیں اور اسی طرح واقف اپنی زندگی میں وقف سے رجوع کر سکتا ہے اگر چہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک وقف کا باطل کرنا جائز نہیں بلکہ وہ لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خیرات بھی جاری نہیں ہوتی یہی مسلک ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا ہے وقف کے احکام فقہ کی کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں باقی مفہوم مترجم موصوف نے فائدہ میں تحریر فرما دیا ہے۔

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فِي ثَمْغٍ فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهِ نَحْوَ حَدِيثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ قَالَ وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرَى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ وَشَهِدَ

۱۱۰۵: سلیمان بن داؤد ابن وہب لیث' حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے جو کہ عبد الحمید نے جو کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر فاروقؓ کے بیٹے ہیں انہوں نے مجھے عمر فاروقؓ کی کتاب الصدقہ نقل کر کے عنایت فرمائی۔ وہ کتاب یہ ہے جو کہ اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے بارے میں تحریر فرمائی۔ پھر حدیث اخیر تک اسی طرح بیان فرمائی جو کہ اُوپر مذکور ہے۔ یعنی اس سے نہ مال جمع کرنے والے ہوں اور اس (باغ) میں سے جو پھل نیچے گریں وہ فقراء غرباء کے ہیں یعنی سوال کرنے والوں اور نہ سوال کرنے والوں کے ہیں۔ اس کے بعد واقعہ بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ اگر ثمغ متولی چاہے تو وہ اس کے پھلوں کے عوض کام وغیرہ کے لئے کسی غلام کو خرید لے (یعنی باغ کے اُمور کی انجام دہی کے لئے غلام خرید لیا جائے) اور معیقیب نے تحریر کیا اور اس پر عبد اللہ بن ارقمؓ نے شہادت دی کہ یہ اس

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَرْقَمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ الَّتِي أَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَادِي تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيهِ ذُو الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَذَوِي الْقُرْبَى وَلَا حَرَجَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ إِنْ أَكَلَ أَوْ آكَلَ أَوِ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنْهُ۔

وصیت کی تحریر ہے کہ جو اللہ کے بندے عمرؓ نے کی جو کہ امیر المؤمنین ہیں۔ اگر میرے ساتھ کسی قسم کا حادثہ پیش آ جائے (یعنی میری وفات ہو جائے) تو ثمغ اور صرمہ بن اکوع اور وہاں پر جو غلام ہیں اور میرے خیبر میں جو سو حصے ہیں اور وہاں پر جو غلام ہیں اور ایک سو حصہ ہیں اس وادی میں جو کہ خیبر کے قریب واقع ہے وہ سب آنحضرتؐ نے مجھے عنایت فرمائے تھے اور ان تمام کی متولی حفصہؓ رہیں گی جب تک کہ وہ زندہ رہیں۔ اسکے بعد جو ان میں سے صاحب الرائے ہوگا وہ متولی رہے گا اس شرط پر کہ یہ مال نہ فروخت کیا جائے اور نہ اس کی خریداری کی جائے اور جہاں وہ مناسب سمجھے سوال کرنے والوں اور محروم شخص اور رشتہ داروں میں اس کو خرچ کر دے اور جو شخص وقف کا متولی ہو تو اس کیلئے کسی قسم کا حرج نہیں کہ وقف میں سے وہ کھائے یا کھلائے یا اسکی آمدنی میں سے اس مال وقف کی حفاظت اور خدمت کیلئے غلام وغیرہ خریدے۔

ثمغ کا مفہوم اور حاصل حدیث:

اس مال یا باغ کا نام ثمغ ہے جس کو مدینہ منورہ یا خیبر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وقف فرمایا تھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ کا نام ہے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت بھی وقف کی متولی ہو سکتی ہے اور وہ اپنے نمائندے یا وکیل کے ذریعہ پردہ میں رہ کر اوقاف کا نظم انجام دے سکتی ہے اور عورت کی سربراہی سے متعلق تفصیلی بحث حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم و مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی کتاب ''عورت کی سربراہی اسلام کی نظر میں'' مطالعہ فرمائیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کی طرف سے جو چیز صدقہ کی جائے میّت کو اُس کا اَجر ملے گا

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ

۱۱۰۶: ربیع بن سلیمان' ابن وہب' سلیمان بن بلال' علاء بن عبدالرحمن' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس شخص کا عمل منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین عمل (ایسے ہیں جن) کا اجر منقطع نہیں ہوتا: (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم کہ جس سے مخلوق نفع حاصل کرے (۳) نیک اولاد جو کہ والدین کے لئے دُعا مانگے۔

بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔

صدقاتِ جاریہ:

صدقہ جاریہ سے مراد یہ ہے جیسے مسجد بنوا دینا' لوگوں کی ضروریات کے لئے کنواں کھدوا دینا' پانی پینے کے لئے نظم قائم کرنا' ٹینکی' ٹیوب ویل وغیرہ لگوانا' سایہ دار درخت لگوانا کہ جس کے نیچے لوگ بیٹھ کر آرام حاصل کریں' دیگر رفاہی کام انجام دینا' مدارسِ دینیہ کا قیام' دینی اُمور کی انجام دہی کے لئے زمین وغیرہ وقف کرنا یا دینی کتب کا وقف کرنا یہ صدقہ جاریہ میں داخل ہیں اور علم نافع سے مراد یہ ہے کہ جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچے یعنی لوگوں کو علم دین کی تعلیم دینا اور لوگوں کو علمِ دین سے واقف کرانا وغیرہ اور نیک اولاد سے مراد یہ ہے کہ وہ اولاد جو کہ باپ کے انتقال کے بعد علم دین سیکھے سکھائے' قرآنِ کریم حفظ کرے یا اس کو سمجھے سمجھائے وغیرہ یعنی مذکورہ اعمال انسان کا ہمیشہ ساتھ دیتے ہیں اور اس کے لئے باعث اَجر بنتے ہیں اور موت کی وجہ سے ان اعمال کا ثواب منقطع نہیں ہوتا۔

بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ

باب: جس شخص کا انتقال ہو جائے اور وہ کوئی وصیت نہ کرے تو اس کی جانب سے صدقہ کرنا کیسا ہے؟

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ أَفَيُجْزِءُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ فَتَصَدَّقِي عَنْهَا۔

۱۱۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ میری والدہ کی اچانک وفات ہوگئی اور اگر وہ اچانک فوت نہ ہوتی تو وہ کچھ راہِ الٰہی میں دیتی' کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کا اَجر اس کو ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں تم اس کی طرف سے صدقہ کرو۔

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا۔

۱۱۰۸: احمد بن منیع' روح بن عبادہ' زکریا بن اسحٰق' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ضرور یعنی صدقہ کرنے کا اس کو ثواب پہنچے گا اس شخص نے عرض کیا تو میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ باغ میں نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ أَيَلْزَمُهُ أَنْ يُنْفِذَهَا

باب: کسی کافر کی موت آجائے اور کوئی مسلمان اس شخص کا وارث ہو تو کافر کی وصیت پوری نہیں کی جائیگی

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعَتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ۔

۱۱۰۹: عباس بن ولید' ان کے والد' اوزاعی' حسان بن عطیہ' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عاص بن وائل نے اپنی طرف سے ایک سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی تو ان کے بیٹے ہاشم نے پچاس غلام آزاد کئے اس کے بعد ان کے دوسرے بیٹے عمرو نے بقیہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس نے کہا کہ پہلے میں اس بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کرلوں۔ لہٰذا اس نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میرے والد نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی تو (میرے بھائی) ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام تو آزاد کردیئے اور پچاس غلام ابھی ان کے ذمہ باقی ہیں۔ کیا میں والد کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا باپ مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج ادا کرتے تو اس کو اجر مل جاتا۔

کافر کے لئے صدقہ کرنا؟

یعنی باپ کے کافر ہونے کی بنا پر اس کو کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ایمان کے بغیر آخرت میں کوئی عمل مقبول نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَفَاءٌ يُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهُ وَيُرْفَقُ بِالْوَارِثِ

باب: کوئی شخص مقروض ہونے کی حالت میں انتقال کر جائے اور وہ مال چھوڑ جائے تو وارث کو قرض خواہوں سے مہلت دلوائی جائے گی

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ إِسْحَقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ يَهُودَ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى فَكَلَّمَ جَابِرٌ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ وَكَلَّمَهُ

۱۱۱۰: محمد بن العلاء' شعیب بن اسحٰق' ہشام بن عروہ' وہب بن کیسان' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انکے والد کی وفات ہوگئی اور وہ اپنے ذمہ ایک یہودی کا تیس وسق کھجور قرضہ چھوڑ گئے۔ جابرؓ نے اس یہودی شخص سے مہلت طلب کی مگر اس یہودی نے مہلت دینے سے انکار کردیا۔ جابرؓ نے نبیؐ سے چاہا کہ آپ (یہودی سے) سفارش فرمائیں آپ اس یہودی کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے قرض کے عوض جس قدر کھجور کے باغ کے پھل ہیں وہ لے لو۔ اس نے (تب بھی) انکار کیا۔ پھر نبیؐ نے اس یہودی سے کہا کہ جابر کو مہلت دے دو اس نے

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

انکار کردیا الخ۔راوی نے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

اول کتاب الفرائض

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ۔

باب: علم الفرائض کی تعلیم کا بیان

۱۱۱۱: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن زیاد' عبدالرحمٰن بن رافع' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا علم دین تین اشیاء ہیں اور ان کے علاوہ علوم فاضل ہیں۔ایک تو آیات محکمات یعنی منسوخ نہ ہونے والی آیت کریمہ۔دوسرے صحیح حدیث شریف۔تیسرے علم الفرائض کا مسئلہ کہ جس سے ترکہ کی صحیح طریقہ سے تقسیم ہو سکے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں علم الفرائض کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کے ساتھ دو اور علوم کے متعلق بیان فرمایا ہے یعنی علوم شرعیہ معتبرہ تین ہیں ان کے علاوہ جو ہے وہ زائد از ضرورت ہیں۔

بَاب فِي الْكَلَالَةِ

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمْ أُكَلِّمْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي وَلِي أَخَوَاتٌ قَالَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

باب: کلالہ کا بیان

۱۱۱۲: احمد بن حنبل' سفیان' ابن المنکدر' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں علیل ہو گیا تو نبیؐ اور صدیق اکبرؓ میری عیادت کیلئے پیدل تشریف لائے تو میں بے ہوش تھا اسلئے میں آپ سے گفتگو نہ کر سکا۔ آپ نے وضو کیا اور مجھ پر وضو کا پانی ڈالا مجھے ہوش آ گیا۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے مال دولت کا کیا کروں؟ بہنوں کے علاوہ میرا کوئی (وارث) نہیں ہے اس وقت آیت میراث نازل ہوئی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ﴾ یعنی کلالہ کے بارے میں حکم الٰہی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اسکے کوئی اولاد نہ ہو اور اسکے ایک ہمشیرہ ہو تو وہ ہمشیرہ نصف مال لے لے اور اگر دو بہنیں ہوں تو دو تہائی مال لے لیں اگر بھائی' بہن ہوں تو بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا آخیر تک۔

خلاصۃ الباب: جمہور علماء کے نزدیک کلالہ وہ ہے جو باپ اور بیٹا چھوڑ کر نہ مرے اس باب میں آیت کا شان نزول بیان کیا گیا ہے اور اس آیت کریمہ کو آیت الصیف کہا جاتا ہے یعنی گرمی کے ایام میں نازل ہونے والی آیت۔حضرت براءؓ کی اس روایت

باب الکلام میں ذکر کرنا یہ ان کی اس موجودہ حالت کے اعتبار سے ہے جو سوال کے وقت تھی بعد میں تو حضرت جابرؓ نے نکاح کیا اور صاحب اولاد ہوئے اور بہت مدت تک حیات رہے یہاں تک کہ چورانوے سال کی عمر میں ۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور مدینہ میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔

بَابُ مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِي سَبْعُ أَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَفَخَ فِي وَجْهِي فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُوصِي لِأَخَوَاتِي بِالثُّلُثِ قَالَ أَحْسِنْ قُلْتُ الشَّطْرُ قَالَ أَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أُرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هَذَا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ قَالَ فَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيَّ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ قَالَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذَلِكَ

باب: جس شخص کے اولاد نہ ہو صرف اسکی بہنیں ہی ہوں

۱۱۱۳: عثمان بن ابی شیبہ' کثیر بن ہشام' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ علیل ہوگیا میری سات بہنیں تھیں تو حضرت نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے میرے چہرہ پر پھونک ماری تو مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنی بہنوں کے لئے دوتہائی مال کی وصیت نہ کردوں؟ آپ نے فرمایا تم نیکی کرو۔ پھر میں نے پوچھا کیا آدھے مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا نیکی کر۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ میرا خیال ہے کہ تم اس بیماری سے نہیں مروگے اور اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا اور تمہاری بہنوں کا حصہ بیان فرمایا' تو ان کے لئے دوتہائی حصہ مقرر کیا راوی نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آیت کریمہ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ میرے متعلق نازل ہوئی۔

۱۱۱۴: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' ابواسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کلالہ سے متعلق جو آیت کریمہ یعنی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ سب سے اخیر میں نازل ہوئی۔

۱۱۱۵: منصور بن ابی مزاحم' ابوبکر' ابواسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ﴾ میں کلالہ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا تم کو وہ آیت کریمہ کافی ہے جو کہ موسم گرما میں نازل ہوئی (مراد یہ ہے کہ سورۂ نساء کی اخیر کی آیت کریمہ گرمیوں کے موسم میں نازل ہوئی اور سورۂ نساء کے شروع کی آیات کریمہ سردیوں میں نازل ہوئی) ابوبکر راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحٰق سے دریافت کیا کہ

ظَنُّوا أَنَّهُ كَذَٰلِكَ۔

کلالہ وہی ہے جو (اپنے مرنے کے بعد) نہ تو والد (وارث) چھوڑے اور نہ اولاد تو انہوں نے فرمایا جی ہاں لوگوں نے اسی طرح سمجھا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْأَوْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ وَلَمْ يُوَرِّثَا ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي سَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ سَهْمٌ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ۔

باب: صلبی اولاد کی وراثت کا بیان

۱۱۱۶: عبداللہ بن عامر' علی بن مسہر' اعمش' ابوقیس' ہزیل بن حضرت شرحبیل اودی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان دونوں حضرات سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر (کسی کا وارث) ایک لڑکا ہوا ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن ہو (تو ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟) تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ لڑکی کو نصف اور حقیقی بہن کو نصف ملے گا اور انہوں نے پوتی کو کسی شے کا وارث قرار نہیں دیا (یعنی مذکورہ صورت میں پوتی کو محروم قرار دیا) اور دریافت کرنے والے دونوں حضرات نے فرمایا کہ تم (مسئلہ دریافت کرنے کے لئے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ تو وہ بھی اس معاملہ میں ہماری موافقت فرمائیں گے (یعنی ہم نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بھی یہی فتویٰ صادر فرمائیں گے) تو وہ مسئلہ دریافت کرنے والا شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دونوں حضرات نے جو بات کہی تھی وہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کر دی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں بھی ایسا ہی فتویٰ دوں تو میں اُس وقت گمراہ ہو جاؤں اور راہ ہدایت پر قائم نہ رہوں لیکن اس مسئلہ سے متعلق میں تو وہ فتویٰ دوں گا جس کا آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے (یعنی آپ کے فتویٰ کے مطابق فتویٰ دوں گا) اور وہ فتویٰ یہ ہے کہ لڑکی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنے کے لئے اور جو باقی بچے وہ حقیقی بہن کے لئے ہے۔ (یہ سن کر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگوں میں یہ عالم موجود ہیں تو تم مجھ سے مسئلہ دریافت نہ کرو بلکہ ان کے ہی فتویٰ پر عمل کرو)۔

لڑکی اور پوتی کا حصہ:

لڑکی' بہن' پوتی کے کئی حالات ہیں اور ان مذکورہ ورثاء میں سے اگر کوئی ایک ہو یا ان میں سے کئی دو ہوں تو وراثت میں ان کے حصہ میں فرق ہو جاتا ہے اور لڑکی یا بہن کے ہوتے ہوئے بعض مرتبہ پوتی محروم ہو جاتی ہے اس مسئلہ کی تفصیل سراجی میں ہے وہاں تفصیل ملاحظہ کی جائے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فرمان تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ کا مطلب یہ ہے کہ اگر میت کی ایک ہی بیٹی ہو تو اس کے لیے نصف ہے اور ایک سے زائد ہوں تو پھر ان کا حصہ دو تہائی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ: فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ چونکہ بیٹی ایک تھی تو نصف اسکا ہوگیا اور چونکہ بیٹے کی بیٹی بھی بیٹی ہی ہے اگر چہ ذرا دور ہے اس لیے بیٹی کو تو تہائی میں سے نصف دینے کے بعد جو چھٹا باقی رہ گیا تھا وہ دوسرے درجہ کی بیٹی کو دے دیا گیا تا کہ مجموعہ لڑکیوں کا حصہ پورا دو تہائی ہو جائے یہی مطلب ہے تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ کا۔

۱۱۱۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي أَبُو حَسَّانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَّثَ أُخْتًا وَابْنَةً فَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ۔

۱۱۱۷: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' ابوحسان' حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بہن اور ایک بیٹی میں ترکہ کو تقسیم کیا تو دونوں کو آدھا آدھا دیا اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں تھے اور حضرت نبی کریم ﷺ حیات تھے۔

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى جِئْنَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَسْوَاقِ فَجَائَتِ الْمَرْأَةُ بِابْنَتَيْنِ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ فَمَا تَرَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ادْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا فَقَالَ لِعَمِّهِمَا أَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَخْطَأَ بِشْرٌ فِيهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ۔

۱۱۱۸: مسدد' بشر بن مفضل' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نکلے (چلے) یہاں تک کہ ہم مقام اسواف میں ایک انصاری خاتون کے پاس پہنچے۔ (اسواف مدینہ منورہ کے حرم کو کہا جاتا ہے) وہ اپنی دو بیٹیوں کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ دونوں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں ہیں جو کہ آپ کے ہمراہ غزوۂ اُحد میں شہید کر دیئے گئے۔ ان کے چچا نے ان کا تمام مال و اسباب چھین لیا ہے اور ان کے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑا۔ اب آپ اس سلسلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں اللہ کی قسم ان کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان کے پاس مال موجود نہ ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمائیں گے اس کے بعد یہ آیت کریمہ: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ نازل ہوئی۔ آپ نے اس خاتون کو بلا بھیجا اور اس عورت کے شوہر کے چھوٹے بھائی کو بھی آپ نے ان لڑکیوں کے چچا سے فرمایا دونوں لڑکیوں کو دو تہائی ترکہ دے دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تم لے لو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روایت میں بشر نے غلطی کی ہے اور اصل میں وہ لڑکیاں حضرت سعد بن ربیع کی تھیں اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

تقسیم ترکہ کی ایک صورت:

مراد یہ ہے کہ اگر مرنے والے نے دو لڑکیاں ایک بیوی اور ایک اپنا بھائی وارث چھوڑے تو کل ترکہ چوبیس سہام کر کے دو تہائی یعنی سولہ سہام دونوں لڑکیوں کے اور آٹھواں حصہ یعنی تین حصہ بیوی کے اور بقیہ یعنی پانچ حصہ مرحوم کے بھائی کو ملے گا (ہکذا

فی السراجی) رسالہ قانونِ وراثت میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ۔

۱۱۱۹: ابن السرح، ابن وہب، داؤد بن قیس، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور انہوں نے دولڑکیاں چھوڑیں اور اس حدیث کو آخیر تک بیان کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ روای زیادہ صحیح ہے (یعنی یہ واقعہ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے)

بَاب فِي الْجَدَّةِ

باب: نانی اور دادی کی وراثت کا بیان

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا۔

۱۱۲۰: قعنبی، مالک، ابو شہاب، عثمان بن اسحٰق، حرشہ، حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرنے والے شخص کی نانی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حق وراثت لینے کے لئے آئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں تمہارا کوئی حصہ مذکور نہیں ہے اور نہ ہی میں نے اس سلسلہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے۔ تم جاؤ میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس وقت میں موجود تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلوایا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تمہارے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی تھا؟ (جو کہ اس معاملے سے واقف ہو) تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے وہی بیان دیا جو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو چھٹا حصہ دلوایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک نانی میراث لینے کے لئے آئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتابِ الٰہی میں تو تمہارا حصہ مذکور نہیں ہے۔ اور جو حکم پہلے بیان ہو چکا ہے وہ دادی کے سلسلہ میں تھا اور میں اپنی جانب سے فرائض میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تم بھی لے لو اگر دادی بھی موجود ہو تو دونوں چھٹا حصہ تقسیم کرلو اور تم دونوں میں ایک ہو تو وہی ترکہ کا چھٹا حصہ لے لے۔

دادی وغیرہ کی وراثت:

مذکورہ حدیث میں نانی اور دادی کے وراثت میں حصہ کو بیان کیا گیا واضح رہے کہ نانی اور دادی کے وراثت میں مختلف حالات ہیں جس کی پوری تفصیل فرائض کی تفصیلی کتاب سراجی اور قانونِ وراثت از مفتی رشید احمد لدھیانوی میں ملاحظہ فرمائیں۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: جدہ کا اطلاق دادی اور نانی دونوں پر ہوتا ہے اور حصہ بھی سدس (چھٹا) ہے اگر ان میں سے ایک ہو تو وہ اکیلی سدس لے لی گی۔ اگر دونوں ہوں تو دونوں ایک سدس میں شریک ہوں گی جیسا کہ حدیث باب میں وضاحت کی گئی ہے۔

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ۔

۱۱۲۱: محمد بن عبدالعزیز' ان کے والد' عبید اللہ' ابن بریدہ' ان کے والد' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نانی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے۔ بشرطیکہ میّت کی ماں (اپنی موجودگی کی وجہ سے) اسے محروم نہ کرے۔

ماں کی موجودگی میں نانی محروم ہے:

ماں کے موجود رہتے ہوئے نانی محروم رہے گی اور ورثاء کے حصص کی تفصیل اُردو میں رسالہ ''قانونِ وراثت'' از مفتی رشید احمد لدھیانوی اور اسلام کا نظام وراثت از مفتی ہلال عثمانی میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

باب: دادا کی وراثت کا بیان

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَدْرُونَ مَعَ أَيِّ شَيْءٍ وَرَّثَهُ قَالَ قَتَادَةُ أَقَلُّ شَيْءٍ وَرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ۔

۱۱۲۲: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حسن' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پوتے کا انتقال ہو گیا ہے تو مجھے اس کی وراثت میں کس قدر حصہ ملے گا؟ آپ نے فرمایا تمہارے لئے چھٹا حصہ ہے جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے اس کو پھر بلایا اور فرمایا ایک چھٹا حصہ مزید ہے تمہارے لئے۔ اس کے بعد جب وہ جانے لگا تو آپ نے اسے پھر بلایا اور فرمایا تیرے لئے ایک اور چھٹا حصہ بطور تحفہ ہے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ لوگوں کو معلوم نہیں کہ وہ دادا کس وجہ سے اس کا وارث ہوا۔ قتادہ مزید کہتے ہیں کہ دادا کا کم سے کم حصہ چھٹا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: دادا ذوی الفروض میں سے ہے از روئے حدیث دادا ذوی الدوام میں سے ہے۔ جس کے وارث ہونے میں اختلاف ہے۔ حدیث باب میں صورت مسئلہ یہ ہے کہ مرنے والے نے دولڑکیاں اور ایک دادا چھوڑا تو نبی کریم ﷺ نے لڑکیوں کو دوثلث عطا کیا کیونکہ دولڑکیوں کا فرض دوثلث ہے تو باقی ثلث .. میں سے نصف یعنی مال کا سدس یہ دادا کا حصہ تھا وہ آپ ﷺ نے اس کو دے دیا پھر اس کو بلا کر باقی سدس بھی اسی کو دیا پہلے ہی اس کو اس لیے نہیں دیا تا کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ میرا اصل حصہ ایک سدس ہی ہے باقی جو مل رہا ہے وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے نہ کہ ذوالفروض ہونے کی بناء پر ہے۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّكُمْ يَعْلَمُ مَا وَرَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَدَّ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَا وَرَّثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السُّدُسَ قَالَ مَعَ مَنْ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ لَا دَرَيْتَ فَمَا تُغْنِي إِذًا۔

۱۱۲۳: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' حسن سے مروی ہے کہ عمرؓ نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص اس بات سے واقف ہے کہ نبیؐ نے ترکہ میں سے دادا کو کیا حصہ دلوایا۔ معقل بن یسارؓ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہے کہ نبیؐ نے دادا کو چھٹا حصہ دلوایا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ کون سے وارث کے ساتھ؟ معقلؓ نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم کو کیا علم ہے (اس طرح کہنے سے) کیا فائدہ؟

بَاب فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب: عصبات کی وراثت کا بیان

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَهَذَا حَدِيثُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْأَشْبَعُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْسِمِ الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى ذَكَرٍ۔

۱۱۲۴: احمد بن صالح' مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ کی رو سے ترکہ کا مال ذوی الفروض کے لئے ہے۔ پھر ان کا حصہ (دینے) کے بعد جو باقی رہے وہ اس مرد کو ملے گا جو کہ مرنے والے کے سب سے زیادہ نزدیک ہو۔

عصبات:

اگر کسی کے ذوی الفروض وارث موجود نہ ہوں تو عصبہ اس کا وارث ہوگا اسی طرح اگر ذوی الفروض کو ترکہ تقسیم کرنے کے بعد کچھ باقی بچ جائے تو عصبہ وارث ہوگیا اور عصبہ کی دو قسمیں ہیں عصبہ نسبی اور عصبہ سببی۔ (تنویر الحواشی شرح سراجی)

بَاب فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

باب: ذوی الارحام کی وراثت کا بیان

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيَّ وَرُبَّمَا قَالَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ لَهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ۔

۱۱۲۵: حفص بن عمر' شعبہ' بدیل' علی بن ابی طلحہ' راشد بن سعد' ابو عامر' مقدام (بن معدی کرب) سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرض یا بیوی بچے چھوڑے تو (ان کی ذمہ داری) میری یا اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہے (یعنی میں اس کا قرض ادا کروں گا اور اس کے اہل و عیال کی میں خبر گیری کروں گا) اور جو مال اس نے چھوڑا وہ اس کے ورثا کا ہے اور میں اس کا وارث ہوں کہ جس کا کوئی وارث نہیں ہے میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔ اور اس کا ترکہ وصول کروں گا اسی طرح ماموں وارث ہے اس کا جس کا دوسرا کوئی وارث نہیں ہے وہی اس کی دیت ادا کرے گا اور وہی اس کا وارث ہوگا۔

خلاصۃ الباب: سراجی میں وارثوں کی ترتیب اس طرح بیان کی گئی ہے(۱) ذوی الفروض جس کے حصے قرآن وحدیث میں متعین کے گئے ہیں دوسرے نمبر پر عصبات نسبیہ عصبات ان کو کہتے ہیں جن کا حصہ متعین نہ ہو بلکہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو بچے وہ ان کو ملے۔ تیسرے نمبر پر عصبات سببیہ چوتھے نمبر پر ذوی الارحام کی تعریف یہ ہے کہ آدمی کے وہ رشتہ دار جو ذوی الفروض اور عصبات کے علاوہ ہوں۔ ذوی الفروض کل بارہ ہیں جن میں سات عورتیں ہیں مرد یہ ہیں باپ' دادا' اخیافی بھائی (ماں شریک) سات عورتیں یہ ہیں بیٹی' پوتی' حقیقی بہن' علاتی بہن' اخیافی بہن' ماں' جدہ (دادی نانی)۔ عصبات وہ لوگ کہلاتے ہیں جو تنہا ہونے کی صورت میں پورا مال لے لیں اور اگر دیگر وارثوں کے ساتھ ہوں تو ان کے حصوں سے بچے ہوئے کو لے لیں پھر ان عصبات کی دو قسمیں ہیں: (۱) نسبی (۲) سببی اوّل وہ ہیں جو میت کے ساتھ نسب کا رشتہ رکھتے ہوں جیسے باپ دادا وغیرہ پھر عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں (۱) عصبہ بنفسہ (۱) عصبہ لغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ تفصیل سراجی میں دیکھئے ان کے بعد ذوی الارحام کہلاتے ہیں مثلاً نواسا' نواسی' بھتیجی' بھانجی' پھوپھی خالہ' ماموں' وغیرہ ذوی الارحام کے وارث بنے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین کا اختلاف ہے اسی طرح ائمہ کرام میں بھی اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حنابلہ کی تائید کر رہی ہے۔ نیز اس حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی نہیں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم تو میرے اصحاب کرامؓ ہو اور ہر وقت میرے پاس رہنے والے ہو میری مراد اخوان سے وہ امی ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور پیدا ہوں گے جزی اللہ تمنا محمد آماھو ھلہ ﷺ الہ واصحابہ وسلم۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَائِذٍ عَنِ الْمِقْدَامِ۔

۱۱۲۶: سلیمان بن حرب' حماد' بدیل' علی بن ابی طلحہ' راشد بن سعد' حضرت ابوعامر' حضرت مقدام کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ہر ایک مسلمان کا اس کی ذات سے زیادہ حقدار ہوں تو جو شخص اپنے اُوپر کچھ قرض چھوڑ جائے یا بیوی بچے چھوڑ جائے تو اس شخص کا قرض ادا کرنا یا اس کے بیوی بچوں کی پرورش کرنا میری جانب ہے (یعنی میری ذمہ داری ہے) اور جو شخص مال و دولت چھوڑے تو وہ اس کے ورثاء کے لئے ہے اور جس شخص کا کوئی دوسرا کفیل نہیں میں اس کا کفالت کرنے والا اور اس کا محافظ و ذمہ دار ہوں اور اس کے مال کا وارث ہوں اور میں اس کے بندھن چھڑانے والا ہوں ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی وارث نہیں وہ اس کے مال میں سے میراث پائے گا اور اس کے بندھنوں کو چھڑائے گا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ ضیعہ کے معنی اہل وعیال کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ زبیدی نے واسطہ سے ابن عائذ مقدام سے اور معاویہ بن صالح نے راشد کے واسطہ سے مقدام سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُجْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفُكُّ عَانِيَهُ وَأَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَفُكُّ عَانِيَهُ وَيَرِثُ مَالَهُ۔

۱۱۲۷: عبدالسلام' محمد بن المبارک' اسماعیل بن عیاش' یزید بن حجر' صالح بن یحییٰ' ان کے والد' ان کے دادا حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کا کوئی وارث نہیں ہے میں اس کا وارث ہوں اس شخص کی طرف سے میں دیت ادا کروں گا اور اس شخص کے مال کا وارث ہوں گا اور ماموں اس شخص کا وارث ہوگا کہ جس کا کوئی وارث نہیں ہے وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور (بھانجا کا) وارث ہوگا۔

خلاصۃ الباب: آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں۔ علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ حضور ﷺ کا تو کوئی وارث نہیں ہوا لیکن آپ ﷺ دوسرے کے وراث ہوتے تھے تو اس صورت میں آپ ﷺ کا دلوانا صدقہ اور احسان کے طور پر ہوگا یہی توجیہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمائی ہے۔ بذل المجہود میں حضرت گنگوہی سے منقول ہے کہ بعض روایات میں لا نورث کے ساتھ لا نرث کے الفاظ بھی ہیں یہ زیادتی غلط ہے ثابت نہیں۔

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ و قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ا هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ أَرْضِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَعْطُوهُ مِيرَاثَهُ۔

۱۱۲۸: مسدد' یحییٰ' شعبہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' سفیان' مجاہد بن وردان' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام کا انتقال ہوگیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا مگر اس نے کوئی وارث چھوڑا نہ اولاد چھوڑی اور نہ رشتہ دار تو آپ نے ارشاد فرمایا اس غلام کا ترکہ اس کے کسی بستی والے کو دے دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سفیان کی حدیث مکمل ہے اور مسدد نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا یہاں پر اس کے علاقہ کا کوئی شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا تو اس غلام کی وراثت اس شخص کو دے دی جائے۔

لاوارث کی میراث:

جو شخص غلام کو آزاد کرے تو غلام کے وارث نہ ہونے کی صورت میں آزاد کرنے والا شخص غلام کے مال کا وارث ہوتا ہے اس لئے آنحضرت ﷺ اس کے وارث تھے لیکن آپ نے کسی مصلحت کی بنا پر اس بستی کے دوسرے شخص کو غلام کا مال دلوایا آج کے دور میں اگر کسی کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذی الفروض' عصبات' ذوی الارحام میں سے کوئی وارث نہ ہو تو وہ ترکہ شرعی بیت المال میں رکھا جائے گا اور اس میں سب مسلمان حقدار ہوں گے آج کل شرعی بیت المال بھی نہیں رہے تو مذکورہ نوعیت کا ترکہ صدقہ کر دیا جائے مرنے والے کی طرف سے۔

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ وَلَسْتُ أَجِدُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ فَأَتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَلَمَّا جَائَهُ قَالَ انْظُرْ كُبْرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ۔

۱۱۲۹: عبداللہ بن سعید کندی' محاربی' جبرئیل بن احمر' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کا ترکہ ہے اب مجھ کو قبیلہ ازد کا کوئی شخص نہیں ملتا کہ میں وہ ترکہ اس کو دے دوں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا جاؤ ایک سال تک قبیلہ ازد کے کسی شخص کو تلاش کرو۔ راوی نے کہا کہ پھر وہ شخص ایک سال گزرنے کے بعد خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو قبیلہ ازد کا کوئی شخص نہیں ملا کہ میں (مرنے والے کا) مال اس کے حوالے کرتا۔ آپ نے فرمایا جاؤ کسی قبیلہ خزاعی کے شخص کو تلاش کرو اگر مل جائے تو یہ مال اس کو دے دو (کیونکہ قبیلہ خزاعی بھی قبیلہ ازد کی ہی ایک شاخ ہے) وہ شخص جب وہاں سے چل دیا تو آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ وہ شخص جب حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جو شخص قبیلہ خزاعہ کا بزرگ ہو تم اس کو یہ مال دینا۔

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَسْوَدَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ وَقَالَ يَحْيَى قَدْ سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ۔

۱۱۳۰: حسن بن اسود' یحییٰ بن آدم' شریک' جبرئیل بن احمر' ابن بریدہ' ان کے والد' بریدہؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص فوت ہو گیا اسکا مال وراثت خدمت نبوی میں پیش کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسکے وارث کو تلاش کرو یا (اسکے ذوی الفروض' عصبات وغیرہ میں سے کوئی وارث نہ ہو تو کم از کم) اس کے ذوی الارحام یعنی رشتہ داروں میں سے کسی وارث کو تلاش کرو۔ آپ نے فرمایا قبیلہ خزاعہ میں جو بڑا آدمی ہو اس کو اسکی میراث دیدی جائے (مراد یہ ہے کہ رشتہ کے اعتبار سے قبیلہ خزاعہ کے مرنے والے سے جو زیادہ قریب شخص ہو اس کو میت کا مال دیا جائے) یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے ایک مرتبہ شریک سے سنا وہ کہتے تھے کہ قبیلہ خزاعہ میں جو بڑا آدمی ہو اس کو میراث دے دو۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا

۱۱۳۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عمرو بن دینار' عوسجہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دور نبوی میں ایک شخص فوت ہو گیا اور اس نے اپنے پیچھے اپنے آزاد کردہ غلام کے علاوہ کوئی اور وارث نہ چھوڑا۔ آپ نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی وارث ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شخص کا کوئی وارث نہیں ایک غلام کے علاوہ کہ جس کو اس شخص نے آزاد

لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِيرَاثَهُ لَهُ۔

کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی میراث کا حقدار اس کے غلام کو ٹھہرایا۔

بَاب مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: جس عورت سے لعان ہو جائے اس کے بچہ کی وراثت کس طرح تقسیم ہو گی؟

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ۔

۱۱۳۲: ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن حرب، عمرو بن روبہ، عبدالواحد بن اسقع سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت تین اشخاص کی وراثت حاصل کر سکتی ہے ایک تو اپنے آزاد کیے ہوئے (غلام یا باندی) کی اور پائے ہوئے بچہ کی اور اپنے اس بچہ کی جس کی وجہ سے لعان ہوا۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَمُوسَى بْنُ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِيرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ وَلِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا۔

۱۱۳۳: محمود بن خالد، موسیٰ بن عامر، ولید، ابن جابر، حضرت مکحول سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے لعان والی خاتون کے بچہ کی وراثت اس کی والدہ کو دلوائی پھر اس کی والدہ کے بعد اس کے (والدہ کے) ورثاء کو وراثت دلوائی (کیونکہ لعان کرنے کی وجہ سے والد اور اس کے ورثاء کو بچہ سے کوئی تعلق نہ رہا۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۱۳۴: موسیٰ بن عامر، ولید، عیسیٰ، علاء بن حارث، حضرت عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا نے بھی حضرت رسول کریم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَاب هَلْ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

باب: کوئی مسلمان کسی مشرک کا وارث ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

۱۱۳۵: مسدد، سفیان، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو مسلمان شخص کسی کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر شخص مسلمان کا۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۱۳۶: احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان،

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حِجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَاكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل آپ کس جگہ قیام فرمائیں گے (یہ واقعہ آپ کے حج کا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا عقیل نے ہمارے لئے کوئی (مکہ معظمہ میں) مکان چھوڑا ہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ قبیلہ بنی کنانہ کے خیف میں قیام کریں گے جہاں قریش نے شرک اور کفر پر قسم کھائی تھی یعنی ہم محصب میں قیام کریں گے کیونکہ قبیلہ بنی کنانہ کے لوگوں نے قریش سے اقرار کرایا تھا کہ وہ لوگ قبیلہ بنی ہاشم سے نہ نکاح کریں گے نہ خرید وفروخت کا معاملہ کریں گے اور نہ ان کو اپنے یہاں پناہ دیں گے۔ زہری نے کہا خیف کے معنی وادی کے ہیں۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى۔

۱۱۳۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب معلم' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو علیحدہ علیحدہ دین ومذہب کے لوگوں میں میراث جاری نہیں ہوتی (یعنی مسلمان اور مشرک ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے)

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَخَوَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ يَهُودِيٌّ وَمُسْلِمٌ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاذًا حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ۔

۱۱۳۸: مسدد' عبدالوارث' عمر واسطی' حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یحییٰ بن یعمر کے پاس دو بھائیوں میں جھگڑا ہو گیا ان دونوں میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی تھا۔ انہوں نے مسلمان کو (یہودی کی) وراثت دلوائی اور فرمایا مجھ سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی انہوں نے ایک شخص سے سنا انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ اسلام میں اضافہ ہوتا ہے پھر انہوں نے مسلمان کو (یہودی کا) وارث قرار دیا (یعنی ترکہ دلوایا)۔

کافر' مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا:

کافر شخص مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا بذل المجہود ج ۴ میں اس مسئلہ پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي

۱۱۳۹: مسدد' یحییٰ بن سعید' شعبہ' عمر بن ابی حکیم' عبداللہ بن بریدہ' یحییٰ بن یعمر' حضرت ابو الاسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کا ترکہ لایا گیا جس میں مدعی وراثت مسلمان تھا اس

الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ أَنَّ مُعَاذًا أُتِيَ بِمِيرَاثِ يَهُودِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

کے بعد انہوں نے وہی حدیث بیان فرمائی جو کہ اُوپر مذکور ہے۔

بَاب فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ

باب: تقسیم وراثت سے قبل اگر کوئی وارث اسلام قبول کر لے

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ لَهُ وَكُلُّ قَسْمٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ۔

۱۱۴۰: حجاج بن ابی یعقوب' موسیٰ بن داؤد' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار' ابوالشعثاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جو ترکہ تقسیم کر دیا گیا تو اسلام میں بھی وہ ترکہ اسی حالت پر قائم رہے گا اور اسلام کے بعد تک جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا تو وہ ترکہ اسلام کے ضابطہ کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

بَاب فِي الْوَلَاءِ

باب: آزاد کئے ہوئے غلام کے ترکہ کا بیان

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُرِءَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا حَاضِرٌ قَالَ مَالِكٌ عَرَضَ عَلَيَّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذَاكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۱۱۴۱: قتیبہ بن سعید' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک باندی خرید کر اس کو آزاد کرنے کا ارادہ کرنا چاہا تو باندی کے مالکوں نے کہا ہم لوگ باندی کو اس شرط کے ساتھ فروخت کرتے ہیں کہ باندی کی ولاء کا حق ہمیں حاصل رہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات خدمت نبوی میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا تم باندی کو خریدنے کا ارادہ تبدیل نہ کرنا کیونکہ باندی کی ولاء اسی شخص کو ملے گی جو کہ باندی کو آزاد کرے گا۔

خلاصۃ الباب: ولاء کی تین قسمیں ہیں (۱) ولاء عتاقہ (۲) ولاء السلام (۳) ولاء الموالاۃ ولاء عتاقہ جیسا کہ حدیث میں بھی ہے کہ اگر کوئی شخص نے غلام کو آزاد کر دے اور وہ غلام مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے ترکہ کا مستحق وہی آزاد کرنے والا ہوتا ہے یہ اجماعی مسئلہ ہے اور سب علماء کا اس پر اتفاق ہے۔ اس باندی کو فروخت کرنے والوں پر آپ ﷺ نے زجر فرمائی تھی کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ولاء کی شرط لگاتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس شرط کو باطل قرار دیا۔

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى

۱۱۴۲: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' سفیان ثوری' منصور' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (غلام یا باندی کی) ولاء اسی شخص کو ملے گی جو قیمت خرید ادا کرے اور غلام پر احسان کرے یعنی اس کو آزاد کر دے۔

الثَّمَنَ وَوَلِيَ النِّعْمَةِ۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رِئَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرَّثُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا فَأَخْرَجَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا فَقَدَّمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوْ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَجُلٍ آخَرَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ اخْتَصَمُوا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ أَوْ إِلَى إِسْمٰعِيلَ بْنِ هِشَامٍ فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي مَا كُنْتُ أَرَاهُ قَالَ فَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَحْنُ فِيهِ إِلَى السَّاعَةِ۔

۱۱۴۳: عبداللہ بن عمرو' ابومعمر' عبدالوارث' حسین معلم' حضرت عمرو بن شعیب انکے والد' انکے دادا عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رباب بن حذیفہؓ نے ایک خاتون سے نکاح کیا۔ اس خاتون سے تین بیٹے پیدا ہوئے اسکے بعد ان بیٹوں کی والدہ کا انتقال ہوگیا وہ بیٹے اپنی والدہ کے مکانات اور اسکے آزاد کئے ہوئے غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے اور عمرو بن عاصؓ ان بیٹوں کے عصبہ تھے (یعنی وارث تھے) اس کے بعد حضرت عمرو بن العاص نے ان بیٹوں کو ملک شام کی طرف روانہ کر دیا اور ان کا وہاں پر انتقال ہوگیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس دوران اس خاتون کا ایک آزاد کیا ہوا غلام مر گیا اور وہ مال چھوڑ گیا اس خاتون کے بھائی اس کی اولاد کیلئے عمر فاروقؓ کے پاس جھگڑا لے گئے' عمرؓ نے فرمایا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ اولاد یا باپ جو میراث چھوڑے وہ انکے عصبات کو ملے گی۔ پھر عمر فاروقؓ نے اس سلسلہ میں ایک فیصلہ تحریر فرمایا اور اس پر عبدالرحمٰن بن عوف' زید بن ثابت اور ایک دوسرے شخص کی گواہی دی۔ جس وقت عبدالملک بن مروان خلیفہ بن گئے تو پھر ان لوگوں نے ہشام بن اسماعیل یا اسماعیل بن ہشام کے پاس اسی بارے میں جھگڑا کیا۔ ہشام نے یہ معاملہ عبدالملک کے حوالے کر دیا۔ عبد الملک نے کہا کہ یہ فیصلہ تو ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے میں اسے دیکھ چکا ہوں۔ راوی نے بیان کیا پھر عبدالملک نے عمر فاروقؓ کا جو فیصلہ تھا اسی کے مطابق یہ فیصلہ فرمایا اور ابھی تک وہ ولاء ہم لوگوں کے پاس ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ الرَّجُلِ

باب: جو شخص کسی شخص کے ہاتھ پر اسلام لایا تو وہ اس شخص کا وارث ہوگا

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ

۱۱۴۴: یزید بن خالد' موہب رملی' ہشام بن عمار' یحییٰ ابن حمزہ' عبدالعزیز بن عمر' عبداللہ بن موہب' قبیصہ بن ذویب' حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس

قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ هِشَامٌ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ إِنَّ تَمِيمًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَىِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ۔

کے ہاتھ پر اسلام لایا وہی اس کی زندگی اور موت کا زیادہ حقدار ہے۔ (یعنی اس کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شخص وارث نہ ہوتو وہی شخص وارث ہو گا)۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ولاء الاسلام کا ذکر ہے ولاء السلام یہ ہے کہ کوئی کافر کسی مسلمان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہو۔ اس کی ولاء کے متعلق ختلاف ہے بعض تابعین اس کے قائل ہیں کہ اگر وہ نومسلم مرجائے تو وہ شخص جس کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا وہ اس کا وارث ہوگا لیکن جمہور علماء کرامؒ اس کے قائل نہیں اس لیے کہ حدیث باب ضعیف ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ ابتداء اسلام میں ہو کیونکہ ابتداء اسلام اورنفرۃ کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے جو بعد میں منسوخ ہوگیا لہٰذا یہ حدیث منسوخ ہے۔ جمہور کی دلیل الولاء لمن اعتق یہ حدیث مشہور ہے اور متفق علیہ ہے اور اس میں حصر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ ولاء کا متفق ہونا۔

بَاب فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کے فروخت کرنے کا بیان

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔

۱۱۴۵: حفص بن عمر' شعبہ' حضرت عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے اور اس کے ہبہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

بَاب فِي الْمَوْلُودِ يَسْتَهِلُّ ثُمَّ يَمُوتُ

باب: کوئی بچہ زندہ پیدا ہوا اور آواز نکالنے کے بعد مر جائے

۱۱۴۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وُرِّثَ۔

۱۱۴۶: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' یزید بن عبداللہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بچہ پیدا ہونے کے بعد) جب آواز نکالے تو وارث قرار دیا جائے گا۔

کچھ وقت زندہ رہنے والا بچہ:

مراد یہ ہے کہ کسی بچہ کی اگر ولادت ہوئی اور اس کے جسم پر زندگی کی علامت پائی جا رہی ہیں تو ایسا بچہ شرعاً وارث قرار دیا جائے گا واضح رہے کہ ایسے بچہ کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

بَاب نَسْخِ مِيرَاثِ الْعَقْدِ بِمِيرَاثِ

باب: رشتہ داری کی وجہ سے وارث ہونے کی بنا پر

الرَّحِمِ

بذریعہ اقرار وارث ہونا منسوخ ہو گیا

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ فَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْأَنْفَالُ فَقَالَ تَعَالَى وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ۔

۱۱۴۷: احمد بن محمد علی بن حسین ان کے والد یزید نحوی عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں سے تم لوگوں نے قسمیں کھائی ہیں ان کو ان کا حصہ دے دو گزشتہ امت میں کوئی شخص دوسرے سے قسم کھاتا تھا کہ جس سے اس شخص کی رشتہ داری نہ ہوتی تھی پھر وہ اس وجہ سے ایک دوسرے کی وراثت کا حق دار ہو جاتا تھا پھر یہ حکم سورۂ انفال کی اس آیت کریمہ: ﴿وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ﴾ سے منسوخ ہو گیا یعنی رشتہ دار حسب ضابطہ شرع مال میں وارث ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ولاء الموالاۃ کا ذکر ہے اسکی تعریف حدیث باب میں ابن عباسؓ کے حوالہ سے بیان کر دی گئی ہے۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے اور ناسخ و منسوخ دونوں اس حدیث میں موجود ہیں یعنی: وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ منسوخ ہے اور اس کی ناسخ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ...... [النساء : ۳۳] ہے اور اب صرف باہمی نفع اور خیر خواہی باقی رہ گئی ہے اس کے برخلاف حنفیہ کے وہ میراث العقدت یعنی ولاء المولاۃ کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ دونوں آیتیں معمول بہا ہیں کوئی ناسخ منسوخ نہیں بات صرف اتنی ہے کہ اقارب وراثت میں مقدم ہیں عقد مولاۃ والوں پر تو اگر میت کے اقارب یعنی ذوی الفروض و عصبات اور دوسرے رشتہ داروں میں سے کوئی بھی نہ ہو اس وقت عقد موالاۃ والا وارث ہوگا۔

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ تُوَرَّثُ الْأَنْصَارَ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ

۱۱۴۸: ہارون بن عبداللہ ابو اسامہ ادریس بن یزید طلحہ بن مصرف سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ یعنی جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائی ہیں تو تم ان کا حصہ ادا کر دو۔ اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ جس وقت مہاجرین حضرات رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرما کر تشریف لائے تو وہ لوگ انصار کے وارث ہوا کرتے تھے ان کے رشتہ داروں کے علاوہ (اور انصار ان لوگوں کے وارث ہوتے تھے) اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا (شریعت کی اصطلاح میں اسی کو عہدِ مواخاۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے) جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ ہم نے ہر ایک کے وارث ان مالوں میں مقرر فرما دیئے کہ جس کو والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں تو

نَصِيبَهُمْ وَالنَّصِيحَةِ وَالرِّفَادَةِ وَيُوصِي لَهُ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ۔

اس سے آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ منسوخ ہوگئی۔ کیونکہ جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائی ہیں ان لوگوں کو ان کا حصہ دیا جانا مدد کرنے اور نصیحت کرنے کی بنا پر مقرر تھا۔ اب وہ حکم منسوخ ہو گیا البتہ ان لوگوں کے لئے کوئی شخص وصیت کر سکتا ہے (اور وصیت بھی تہائی ترکہ تک کرسکتا ہے) لیکن میراث دیا جانا منسوخ ہوگیا (وہ صرف رشتہ داروں کیلئے حسب ضابطہ شرح مقرر ہے)

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ يَتِيمَةً فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَقَالَتْ لَا تَقْرَأْ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حِينَ أَبَى الْإِسْلَامَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَلَّا يُوَرِّثَهُ فَلَمَّا أَسْلَمَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَام أَنْ يُؤْتِيَهُ نَصِيبَهُ زَادَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَمَا أَسْلَمَ حَتَّى حُمِلَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالسَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ عَقَدَتْ جَعَلَهُ حِلْفًا وَمَنْ قَالَ عَاقَدَتْ جَعَلَهُ حَالِفًا قَالَ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ طَلْحَةَ عَاقَدَتْ۔

۱۱۴۹: احمد بن حنبل' عبدالعزیز بن یحییٰ' احمد' محمد بن سلمہ' ابن اسحٰق' حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمّ سعد بنت ربیع سے قرآن کریم پڑھا کرتا تھا اور وہ یتیم تھیں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی تھی۔ تو میں نے اس آیت کریمہ ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ تلاوت کی انہوں نے فرمایا تم اس آیت کریمہ کو تلاوت نہ کرو (کیونکہ یہ آیت کریمہ (حکم کے اعتبار) سے منسوخ ہوگئی ہے) یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن کے سلسلہ میں نازل ہوئی جب عبدالرحمٰن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں عبدالرحمٰن کو وارث نہیں بناؤں گا پھر وہ جب اسلام لے آئے تو آپ نے ان کو حصہ دینے کا حکم فرمایا عبدالعزیز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عبدالرحمٰن بزورِ شمشیر مسلمان ہوئے۔ (وہ مسلمان ہوئے یعنی اسلام کے غلبہ ہونے کے بعد انہوں نے اسلام قبول کیا)۔

خُلاصۃُ الباب: ام سعد کا کہنا کہ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ ہی ہے نہ کہ عاقدت ہے یہ اپنے علم کے مطابق کہہ رہی ہیں ورنہ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ تو ایک مستقل قراءت ہے شاید ام سعد کو اس کا علم نہیں تھا۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .يُهَاجِرُوا فَكَانَ الْأَعْرَابِيُّ لَا يَرِثُ الْمُهَاجِرَ وَلَا يَرِثُهُ الْمُهَاجِرُ فَنَسَخَتْهَا فَقَالَ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ.

۱۱۵۰: احمد بن محمد' علی بن حسین' انکے والد' یزید نحوی' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پہلا حکم یہ تھا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی وہ لوگ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور جو لوگ مؤمن ہو گئے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی تو انکے وارث نہیں ہونگے جب تک وہ لوگ ہجرت نہ کریں پس جو مسلمان شخص کسی دوسرے ملک میں ہوتا تھا یعنی کفار کے ملک میں ہوتا تو وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا تھا اور نہ مہاجر اسکا وارث ہوتا تھا۔ اس کے بعد یہ حکم اس آیت: ﴿وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ﴾ سے منسوخ ہوگیا۔

بَاب فِي الْحِلْفِ

باب: کسی معاملہ پر حلف کرنا

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً۔

۱۱۵۱: عثمان بن ابی شیبہ محمد بن بشر ابن نمیر ابو اسامہ سعد بن ابراہیم ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں کفر کے دور کے قول وقرار کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نیک کام کے لئے کفر کے زمانہ میں جو معاہدہ کیا گیا تھا تو اسلام نے اس کی ویسے ہی بہت زیادہ تاکید کی ہے۔

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

۱۱۵۲: مسدد سفیان عاصم احول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہمارے گھر میں انصار و مہاجرین میں بھائی چارہ کا معاہدہ کرایا تھا کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تا کہ اسلام میں حلف (اقرار معاہدہ) نہیں ہے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ کا معاہدہ کرایا کہ ایک دوسرے کے بھائیوں کی طرح زندگی گزاریں گے۔

حلف نہ ہونے سے مراد:

اسلام میں حلف نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو معاہدہ فتنہ انگیزی اور فساد کرنے کے لئے ہو وہ معاہدہ اسلام میں قابل عمل نہیں ہے لیکن جو معاہدہ بھلائی کے کاموں کے لئے ہو جیسے مظلوم کی امداد کرنا اور بھلائی کے کاموں میں تعاون وغیرہ تو ایسے معاہدے قابل عمل ہیں بلکہ اسلام نے اس قسم کے وعدوں پر عمل کی بہت زیادہ تاکید کی ہے جیسا کہ حدیث ۱۱۵۲ میں فرمایا گیا ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب: شوہر کی دیت میں سے عورت وارث ہوگی

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ

۱۱۵۳: احمد بن صالح سفیان زہری حضرت سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے فرمایا کرتے تھے کہ دیت خاندان کے لوگوں کے لئے ہے اور عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے وارث نہیں ہوگی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان نے ان سے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تحریر فرمایا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی اہلیہ کو اس کے شوہر کی دیت میں سے وارث قرار دوں جس وقت

زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سنی تو انہوں نے اپنی رائے تبدیل کر لی۔ احمد بن صالح نے فرمایا کہ اس حدیث کو عبدالرزاق نے معمر سے روایت کیا ہے اور انہوں نے زہری اور انہوں نے سعید سے روایت کیا۔

خلاصۃ الباب: حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ جس طرح عاقلہ قاتل کی دیت ادا کرتے ہیں اسی طرح عاقلہ بھی مقتول کی دیت کے مستحق ہوں گے نیز شارحین نے لکھا ہے کہ جو مال میت کی ملک میں ہو موت کے وقت اسی میں وراثت جاری ہوتی ہے اور دیت کا وجوب مقتول کے مرنے کے بعد ہوتا ہے اور میت کے اندر مالک بننے کی صلاحیت نہیں اسلئے حضرت عمرؓ کا خیال تھا کہ بیوی اپنے مقتول شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی لیکن جب آنحضرت ﷺ کی حدیث سنی تو اپنی رائے اور قیاس سے رجوع فرما لیا اور آپ ﷺ نے دیت شوہر میں بیوی کا حصہ نکالنے کا حکم فرمایا۔ خراج زمین کے ٹیکس کو کہتے ہیں جو ذمی لوگوں سے لیا جاتا ہے او رجان کے ٹیکس کو جزیہ کہتے ہیں یہ بھی ذمیوں ہی سے لیا جاتا ہے چونکہ ان کے اسلام کے لیے امیر و حاکم کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے امام ابوداؤدؒ نے امارت کو بھی ترجمۃ الباب میں ذکر کیا ہے۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۱۸ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۱۹

اول كتاب الخراج والفیء والامارة

محصول، غنیمت، حکومت اور سرداری کا بیان

باب مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

باب: عوام کے کس قسم کے حقوق بادشاہ کے ذمہ لازم ہیں؟

۱۱۵۴: عبداللہ بن مسلمہ مالک عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا آگاہ ہو جاؤ تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنی رعایا کا محافظ ہے اور (قیامت کے دن) اس سے اسکی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائیگا پس جو شخص لوگوں کا امیر و حاکم ہو تو وہ ان لوگوں کا محافظ ہے اور اس سے (قیامت کے دن) اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور انسان اپنے گھر کے لوگوں کا نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے مکان اور اولاد کی محافظ ہے اور اس سے اسکے بارے میں سوال کیا جائیگا اور غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے قیامت میں اسکے بارے میں سوال کیا جائے گا اور تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص نگہبان ہے اور قیامت کے دن ہر ایک شخص سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

قیامت کے دن جوابدہ لوگ:

سوال کئے جانے سے مراد یہ ہے کہ مذکورہ ہر ایک فرد سے قیامت میں یہ سوال کیا جائے گا کہ تم نے اپنے ماتحت افراد کی کس طرح نگرانی کی؟ شریعت کے مطابق کی یا شریعت کے خلاف کی اور بیوی کے شوہر کے مکان کی نگہبان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کے مال اور عزت و عصمت کی حفاظت کی بیوی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث بہت اہم ہے اور ہر آدمی کو پیش نظر رکھنی چاہیے وہ حاکم ہو یا گھر کا سربراہ ہو یا کسی چھوٹے بڑے محکمے کا افسر ہو ہر ایک راعی ہے اور رعیت کے بارے میں مسئول ہوگا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي طَلَبِ الْإِمَارَةِ

باب: حکمرانی طلب کرنے کی ممانعت کا بیان

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلُ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِذَا أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ فِيهَا إِلَى نَفْسِكَ وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا

۱۱۵۵: محمد بن الصباح ہشیم یونس اور منصور حسن حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تم حکومت (حکمرانی) طلب نہ کرو کیونکہ اگر تم کو طلب کرنے اور مانگنے سے حکومت ملے گی تو تمہیں اس بارے میں تمہارے نفس کے حوالے کر دیا جائے گا (یعنی تم کو مدد الٰہی حاصل نہیں ہوگی) اور اگر تم کو حکومت بغیر طلب کے ملے گی تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی (یعنی مدد الٰہی پہنچے گی)

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں امارت طلب کرنے سے روکا گیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حکومت و امارت طلب کرنے کر کے عہدہ پر فائز ہونے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد و اعانت نہیں کی جاتی کیونکہ طلب کرنے والا اپنے اوپر اعتماد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد تو احتیاج ظاہر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ قَالَ جِئْنَا لِتَسْتَعِينَ بِنَا عَلَى عَمَلِكَ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ أَخْوَنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ فَاعْتَذَرَ أَبُو مُوسَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ أَعْلَمْ لِمَا جَاءَا لَهُ فَلَمْ يَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ۔

۱۱۵۶: وہب بن بقیہ خالد اسماعیل بن ابی خالد ان کے بھائی بشر بن قرہ ابو بردہ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کو اپنے ہمراہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا ان دو میں سے ایک شخص نے خطبہ پڑھا یعنی تشہد پڑھا پھر اس نے کہا کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں اس وجہ سے حاضر ہوئے کہ آپ ہمیں حکومت کا کوئی کام سونپ دیں اس کے بعد دوسرے شخص نے بھی اس طرح کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سب لوگوں میں ہمارے نزدیک سب سے بڑا خیانت کار وہ شخص ہے جو کہ حکومت کی خواہش رکھے۔ پھر آپ سے حضرت ابوموسیٰ نے معذرت طلب کی مجھے علم نہیں تھا کہ یہ دونوں شخص اس غرض کے لئے حاضر ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو ہمراہ لے کر نہ آتا۔ اس کے بعد آپ نے ان سے کسی قسم کے کام میں کوئی امداد حاصل نہیں فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

بَاب فِي الضَّرِيرِ يُوَلَّى

باب: نابینا شخص کو حکمران بنانا

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ

۱۱۵۷: محمد بن عبداللہ عبدالرحمٰن بن مہدی عمران قطان قتادہ حضرت

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن امّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں دو مرتبہ اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔

خلاصۃ الباب: حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب غزوات میں تشریف لے جاتے تو ان کو نماز کی امامت میں اپنا نائب بناتے تھے اور یہ نائب بنانا انکے حق میں تیرہ مرتبہ پیش آیا اور اس روایت میں دو مرتبہ کا ذکر راوی نے اپنے علم کی بناء پر کر دیا۔

بَاب فِي اتِّخَاذِ الْوَزِيرِ

باب: وزیر مقرر کرنا

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ۔

۱۱۵۸: موسیٰ بن عامر' ولید' زہیر بن محمد' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران کے لئے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو سچا (دیانت دار) وزیر عطا فرما دیتے ہیں۔ اگر حاکم کو (فیصلہ میں) بھول ہو جاتی ہے تو وہ وزیر اس کی یاددہانی کرتا ہے اور اگر حاکم کو یاد رہتا ہے تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ اس کے برعکس معاملہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو برا وزیر دے دیتا ہے' اگر حاکم کچھ بھول جاتا ہے تو وہ اس کی یاددہانی نہیں کراتا اگر یاد رکھتا ہے تو وہ اُس کی مدد نہیں کرتا۔

نظام حکومت کے لئے ایک کلید:

مذکورہ حدیث نظام حکومت چلانے کے لئے ایک کلید ہے معلوم ہوا کہ بہترین حکومت چلانے کے لئے دانشور' متدین' تجربہ کار وزیر یا مشیر کا ہونا ضروری ہے۔

بَاب فِي الْعِرَافَةِ

باب: عرافت کے بیان میں

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا۔

۱۱۵۹: عمرو بن عثمان' محمد بن حرب' ابوسلمہ' یحییٰ بن جابر' صالح بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مونڈھوں پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا اے قدیم! تم نے نجات حاصل کر لی اگر تو اس حال میں مرا کہ نہ تو تو امیر تھا' نہ کاتب اور نہ عریف۔

حکومت کا نمائندہ:

حکمران کی طرف سے رعایا کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے ایک سرپنچ ہوتا ہے جو کہ بوقت ضرورت لوگوں کے حالات سے حاکم کو باخبر کرتا ہے اس کو عریف کہا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک ملازمت میں ضرور کوتاہی ہوتی ہے یعنی اگر تم سرکاری ملازم ہو گئے امیر' محرر یا سرکاری محرر بن گئے تو فرائض منصبی میں ضرور کوتاہی ہوگی جو کہ باعث مواخذہ آخرت ہوگی' اس لئے بہتر یہ ہے کہ انسان تجارت وغیرہ کو ذریعہ آمدنی بنائے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْإِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ فَأَرْسَلَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ائْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَإِنَّهُ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَإِنْ قَالَ لَكَ نَعَمْ أَوْ لَا فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَقَالَ إِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُسْلِمَهَا لَهُمْ فَلْيُسْلِمْهَا وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَسْلَمُوا فَلَهُمْ

۱۱۶۰: مسدد' بشر بن مفضل' حضرت غالب قطان سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا اس شخص نے اپنے والد سے اور اس شخص نے اپنے دادا سے کہ عرب کے کچھ باشندے ایک چشمہ کے کنارے رہا کرتے تھے جب ان لوگوں کو مذہب اسلام کی اطلاع ملی تو چشمہ کے مالک نے اپنی قوم کے لوگوں کو اس شرط پر سو اُونٹ دینے مقرر کئے کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس شخص نے اُونٹوں کو ان لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے اُونٹوں کو واپس کرنا چاہا تو اس نے اپنے بیٹے کو بلا کر خدمت نبوی میں بھیجا تو اس شخص نے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور کہو میرے والد نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اس نے اپنی قوم کو سو اُونٹ اس شرط پر دینا مقرر کئے تھے کہ قوم کے لوگ اسلام قبول کر لیں۔ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور میرے والد نے ان لوگوں میں اُونٹوں کو تقسیم کر دیا۔ اب میرے والد چاہتے ہیں کہ قوم کے لوگوں سے اُونٹ واپس لے لیں۔ تو کیا اب ان اُونٹوں کے حقدار والد ہیں یا وہ لوگ؟ آپ اس سلسلہ میں ہاں فرمائیں یا نہ فرمائیں تو پھر تم کہنا کہ میرے والد کمزور بوڑھے شخص ہیں اور وہ اس چشمہ کے عریف (یعنی چوہدری وغیرہ ہیں) ان کی خواہش ہے کہ ان کے بعد آپ مجھے وہاں کا عریف مقرر فرما دیں۔ بہر حال وہ لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے۔ آپ نے فرمایا تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے اپنی قوم کو اس شرط پر سو اُونٹ دینا مقرر کئے تھے کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں تو وہ لوگ صحیح طریقہ پر اسلام لے آئے۔ اب میرے والد چاہتے ہیں کہ وہ اُونٹ ان لوگوں سے

إِسْلَامُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا قُوتِلُوا عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَقَالَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَفَاءِ وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ۔

واپس لے لیں۔ فرمائیے کہ ان اُونٹوں کے حقدار میرے والد ہیں یا وہ لوگ؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے والد چاہیں تو ان اُونٹوں کو ان لوگوں کو دے دیں تو دے سکتے ہیں اور اگر واپس لینا چاہیں تو وہ ان اُونٹوں کے حق دار ہیں اور جو لوگ مسلمان ہو گئے تو وہ اپنے اسلام لانے کا نفع خود ہی حاصل کریں گے اگر وہ لوگ اسلام نہ لائیں گے تو اسلام کی خاطر ان سے لڑائی کی جائے گی۔ پھر اس لڑکے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کمزور بوڑھے شخص ہیں اور وہ اس چشمہ کے عریف ہیں ان کی خواہش ہے کہ ان کی وفات کے بعد آپ عرافت کا منصب مجھ کو عطا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ عرافت تو ضروری ہے کہ لوگوں کو اس کے بغیر چارۂ کار نہیں لیکن عریف دوزخ میں داخل ہوں گے۔

عریف کے دوزخ میں جانے کی وجہ:

عریف کے دوزخ میں جانے کا مفہوم یہ ہے کہ قریب ہے کہ عریف دوزخ میں داخل ہوں کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ اس کام کو صحیح طریقہ پر انجام نہ دے سکیں اور انسانوں کی حق تلفی کریں یا بلاوجہ کسی شخص کی غیبت کریں۔

بَابِ فِي اتِّخَاذِ الْكَاتِبِ

باب: منشی یا سیکرٹری رکھنے کا بیان

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ۔

۱۱۶۱: قتیبہ بن سعید' نوح بن قیس' یزید بن کعب' عمرو بن مالک' ابوالجوزاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کاتب یا منشی) کا نام سجل تھا۔

بَابِ فِي السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: مالِ زکوٰۃ کے وصول کرنے کی فضیلت

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ۔

۱۱۶۲: محمد بن ابراہیم' عبدالرحیم بن سلیمان' محمد بن اسحٰق' عاصم بن عمر بن قتادہ' محمود بن لبید' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا ثواب میں ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جب تک کہ وہ اپنے گھر نہ لوٹ آئے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۱۱۶۳: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' عبدالرحمٰن بن شماسہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ صاحب مکس جنت میں

شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ۔

داخل نہ ہوگا (چونگی اور ٹیکس وصول کرنے والے کو صاحب مکس کہتے ہیں ایسے لوگ عموماً ظالم ہوتے ہیں اس لئے یہ وعید سنائی گئی ہے)

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ مَغْرَاءَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ يَعْنِي صَاحِبَ الْمَكْسِ۔

۱۱۶۴: محمد بن عبداللہ قطان' ابن مغراء' حضرت ابن اسحق سے روایت ہے کہ صاحب مکس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں سے عشر وصول کرتا ہے۔

جنت سے محروم شخص:

مکس کے معنی مقررہ مقدار سے زیادہ وصول کرنے کے ہیں بعض عاملین زکوٰۃ کے وصول کرنے کے بعد مالکوں پر ظلم کرتے ہیں یعنی زکوٰۃ کی مقدار سے زیادہ مقدار وصول کرتے ہیں ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ مذکورہ احادیث میں ایسے ہی شخص کے بارے میں جنت میں داخل نہ ہونے کی وعید مذکور ہے۔

بَاب فِي الْخَلِيفَةِ يَسْتَخْلِفُ

باب: کیا کوئی خلیفہ اپنے بعد کسی کو نامزد کرنے کا مجاز ہے؟

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي إِنْ لَا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

۱۱۶۵: محمد بن داؤد' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (جب حضرت عمرؓ زخمی ہو گئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنا کوئی خلیفہ مقرر کر دیں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہ کروں (تو جب بھی کام ہو سکتا ہے) کیونکہ نبیؐ نے بھی کسی شخص کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا اور اگر میں کسی شخص کو اپنا خلیفہ بناؤں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ صدیق اکبرؓ نے اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا تذکرہ نہ کیا۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ کسی شخص کو نبی کریم ﷺ کے برابر نہیں فرمائیں گے اور وہ کسی شخص کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔

خلیفہ کا انتخاب:

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی کو ایسا خلیفہ نہیں بنایا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چھ حضرات کو خلیفہ بننے کے لئے منتخب فرمایا وہ چھ حضرات یہ ہیں۔ (۱) حضرت طلحہؓ (۲) حضرت زبیرؓ (۳) حضرت عثمان غنیؓ (۴) حضرت علی مرتضیٰؓ (۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ

باب: بیعت کا بیان

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنُنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۱۱۶۶: حفص بن عمر' شعبہ' عبداللہ بن دینار' ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبیؐ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے (یعنی آپ ہمیں جس بات کا حکم فرمائینگے ہم اس حکم پر عمل کرینگے) اور آپ ہم لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ یہ بھی کہو کہ جہاں تک ہمارے اندر استطاعت ہے۔

آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا طریقہ بیعت:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل اُمور پر بیعت لیتے تھے اطاعت وفرمانبرداری پر' امیر المؤمنین یا امام وقت کی نافرمانی نہ کرنے پر' سچی بات کہنے پر' عدل وانصاف سے کام لینے پر' ہر ایک مسلمان بھائی کے ساتھ اخلاص واکرام کا معاملہ کرنے پر' میدانِ جہاد سے فرار نہ ہونے پر' جہاد میں شرکت اور بوقت ضرورت ہجرت پر' ہر قسم کے گناہ ترک کرنے پر' اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دینے پر اور بیعت کی اصلیت اور اس کا ثبوتِ شرعی آیت کریمہ: اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهِ [الفتح : ١٠] سے ثابت اور واضح ہے اور بیعت کیسے شخص سے کی جائے' اور بیعت کی دیگر شرائط وآداب اکابرین کے رسائل و کتب میں مفصلاً مذکور ہیں اور اس موضوع پر مجموعہ رسائل حضرت حکیم الامت اصلاحی نصاب بھی قابل دید کتاب ہے۔

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

۱۱۶۷: احمد بن صالح' وہب' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خواتین سے بیعت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے کسی نامحرم خاتون کو نہیں چھوا۔ البتہ آپ عورت سے اقرار کراتے جب وہ اقرار کر لیتی تو آپ اس سے فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا ہوں۔

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زَهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ۔

۱۱۶۸: عبیداللہ بن عمر' عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' ابوعقیل زہرہ بن معبد' حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کم عمر ہے۔ پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کے سر پر دست مبارک پھیرا۔

بَابُ فِي أَرْزَاقِ الْعُمَّالِ

باب: عاملین کی تنخواہ

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ۔

۱۱۶۹: زید بن اخزم' ابو عاصم' عبدالوارث' حسین معلم' حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم جس شخص کو کسی کام کے لئے عامل مقرر کریں اور اس کا وظیفہ اور تنخواہ بھی مقرر کر دیں پھر وہ عامل اس مال میں سے کچھ رکھ لے تو وہ چوری اور خیانت ہے۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي.

۱۱۷۰: ابوالولید طیالسی' لیث' بکیر بن عبداللہ' بسر بن سعید' ابن ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھے صدقہ (وصول کرنے) کے لئے عامل مقرر فرمایا۔ میں جب اس کام سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے معاوضہ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا میں نے تو اللہ کے لئے یہ کام انجام دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ تم لے لو کیونکہ میں نے بھی حضرت رسول کریم ﷺ کے دور میں (زکوٰۃ کی وصولیابی کا) کام انجام دیا تھا اور آپ نے مجھے اس کی اُجرت دی تھی۔

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ۔

۱۱۷۱: موسیٰ بن مروان' معافی' اوزاعی' حارث بن یزید' جبیر بن نفیر' حضرت مستورد بن شداد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہم لوگوں کا عامل ہو تو وہ ایک بیوی رکھ لے (یعنی عامل کے لئے بیت المال سے بیوی کا خرچ ادا کرنا درست ہے) اگر اس شخص کے پاس کوئی خادم نہ ہو تو وہ ایک خادم رکھ لے اور اگر رہائش کے لئے مکان نہ ہو تو رہائش کے لئے ایک مکان لے لے۔ مستورد نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر جو شخص ان اشیاء کے علاوہ کچھ اور بھی لے تو وہ شخص چور ہے (یعنی مسلمانوں کا مال ضائع کرتا ہے)۔

بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: عاملین کے ہدیہ لینے کا بیان

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ

۱۱۷۲: ابن السرح' ابن ابی خلف' سفیان' زہری' عروہ' حمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے قوم ازد میں سے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا اس شخص کو لُتبیَّة کہا جاتا تھا اور ابن سرح نے بیان کیا کہ اس شخص کو ابنُ الْاُتبیَّة کہا جاتا تھا۔ پھر جب وہ شخص واپس آیا تو اس نے مسلمانوں سے کہا یہ مال تو تم لوگوں کیلئے ہے اور یہ مال مجھے تحفہ میں ملا

ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً فَلَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔

ہے۔تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد کے بعد ارشاد فرمایا کہ اس عامل کو کیا ہو گیا ہے ہم اسکو (زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے) بھیجیں اور وہ زکوٰۃ کا مال لائے اور کہے کہ یہ مال تم لوگوں کیلئے ہے اور یہ مال میرے لئے تحفہ ہے کیوں نہ وہ اپنے والدین کے گھر پر ہی رہتا تو وہ دیکھتا کہ اسکو ہدیہ اور تحفہ ملتا ہے یا نہیں؟ تو تم لوگوں میں سے جو شخص اس طرح کوئی شے لے لیگا تو وہ اس شے کو قیامت کے روز لے کر حاضر ہو گا اگر اُونٹ ہو گا تو وہ پکارتا ہو گا اور اگر وہ بیل ہو گا تو وہ بھی ڈکارتا ہو گا یا اگر وہ بکری ہو گی تو وہ بھی ممیا رہی ہو گی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر اُونچا کیا کہ ہم لوگوں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی (یعنی آپ نے دونوں ہاتھوں کو بہت اُونچا اُٹھایا) پھر ارشاد فرمایا اے اللہ! کیا میں نے آپ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا ہے؟ یعنی جیسا آپ نے حکم فرمایا تھا۔ بلاشبہ میں نے وہ پیغام پہنچا دیا۔ میں نے وہ پیغام پہنچا دیا۔

عامل کو تحفہ قبول کرنا:

مراد یہ ہے کہ حکومت کا عامل یا حاکم بنائے جانے کی وجہ سے ہی وہ تحفہ ملا ہے اگر اس کام کے لئے مقرر نہ کیا جاتا تو پھر کیسے تحفہ ملتا؟ اس لئے جو تحفہ لوگ کام نہ ہونے کے اندیشہ سے دیں وہ رشوت میں داخل ہے۔

جمہور کے نزدیک عاملوں کے تحائف وہدایا مال فئی کے حکم میں ہیں۔ ان کو بیت المال میں داخل کرنا چاہئے البتہ جو حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش ہو وہ آپ ﷺ کے لیے ہے۔ لہٰذا کسی حاکم کے جائز نہیں صرف نبی کریم ﷺ کے لیے جائز تھے شارحین لکھتے ہیں کہ وہ حرام اور رشوت ہے۔

بَابٌ فِي غُلُولِ الصَّدَقَةِ

باب: مالِ زکوٰۃ میں سے چوری کرنا

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ سَاعِيًا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ أَبَا مَسْعُودٍ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجِيءُ وَعَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ قَدْ غَلَلْتَهُ قَالَ إِذًا لَا أَنْطَلِقُ قَالَ إِذًا لَا أُكْرِهُكَ۔

۱۱۷۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' مطرف' ابوالجہم' ابومسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے مجھے عامل مقرر فرمایا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابومسعود! جاؤ لیکن ایسا نہ ہو کہ میں قیامت کے روز تم کو دیکھوں کہ تم اپنی پشت پر زکوٰۃ کے اُونٹ کا بوجھ لادے ہوئے آؤ جو تم نے اس دُنیا میں چوری کیا ہو اور وہ آواز نکال رہا ہو۔ حضرت ابومسعودؓ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو میں کام پر نہیں جاتا۔ آپ نے فرمایا میں بھی تم پر زبردستی نہیں کرتا (یعنی اگر تم کو اپنے اُوپر اطمینان ہے تو تم جاؤ ورنہ نہ جانا بہتر ہے)

بَابٌ فِي مَا يَلْزَمُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ

باب: امام کے ذمہ اپنی رعایا کے کیا حقوق ہیں اور ان

وَالْحِتِجَابِ عَنْهُمْ

کی تکمیل کا بیان

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ۔

۱۱۷۴: سلیمان بن عبد الرحمٰن' یحییٰ بن حمزہ' ابن ابی مریم' قاسم بن مخیمرہ' حضرت ابومریم ازدی سے مروی ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے کہا کہ تمہارا' پاس آنا کیا ہی اچھا ہے (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے) میں نے کہا کہ میں نے ایک حدیث شریف سنی ہے میں جو آپ سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کا کوئی کام سونپ دے (یعنی جو شخص مسلمانوں کی خدمت پر مقرر ہو) پھر وہ شخص لوگوں کی (جائز) ضروریات پوری نہ کرے جب وہ لوگ ضرورت مند ہوں یا فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کی ضرورت کو پورا نہیں فرماتا یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو لوگوں کے کاموں کی انجام دہی کے لئے مقرر فرمایا۔

غافل حکمران:

مراد یہ ہے کہ حاکم اپنے عوام کے مسائل کی طرف توجہ نہیں دے گا تو اس کی جانب سے اللہ تعالیٰ بھی بے رُخی فرمائیں گے اور اس کی ضروریات پوری نہ فرمائیں گے۔

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

۱۱۷۵: سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنی طرف سے نہ کچھ دیتا ہوں اور نہ کسی چیز سے منع کرتا ہوں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خزانچی ہوں جہاں حکم ہوتا ہے' وہیں خرچ کرتا ہوں۔

اللہ کے خزانچی:

مراد یہ ہے کہ میں دُنیاوی حکمرانوں یا بادشاہوں جیسا نہیں ہوں کہ اپنی مرضی کے مطابق چاہے جس کو دوں یا نہ دوں بلکہ میں اللہ کی طرف سے امین اور خزانچی ہوں اس کے حکم کے مطابق تصرف کرتا ہوں۔

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ

۱۱۷۶: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن عمرو' حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن (مال) فے کا تذکرہ کیا اور بیان کیا کہ میں تم لوگوں سے زیادہ اس'

قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ۔

(مال) فے کا حق دار نہیں ہوں اور نہ ہی ہم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس فے کے لئے زیادہ لائق ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کی رو سے ہم لوگ اپنے اپنے درجوں پر قائم ہیں تو جو شخص اسلام کے اعتبار سے قدیم ہو یا بہادر ہو یا صاحب عیال ہو یا ضرورت مند ہو تو وہ اس کے حق دار ہوں گے۔

مالِ غنیمت کے مستحق افراد:

مراد یہ ہے کہ مال کی تقسیم میں مذکورہ بالا اُمور کا لحاظ رکھنا چاہئے اور مذکورہ درجات کے مطابق مال تقسیم ہونا چاہئے سنت نبوی یہی ہے۔

بَابٌ فِي قَسْمِ الْفَيْءِ

باب: مالِ فے کی تقسیم کا بیان

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ حَاجَتَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ۔

۱۱۷۷: ہارون بن زید ان کے والد ہشام بن سعد حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوعبد الرحمٰن کیا ضرورت درپیش ہے؟ انہوں نے کہا کہ تم آزاد کردہ غلاموں (باندیوں) کا حصہ ادا کرو۔ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ کی خدمت میں جس وقت مالِ فے لایا جاتا تو آپ سب سے پہلے اس میں سے آزاد غلاموں کا حصہ نکالتے۔

وضاحت مالِ فے:

جو مال مسلمانوں کو جہاد کے بغیر ہاتھ آئے وہ مالِ فے کہلاتا ہے اور آپ غلاموں کا حصہ سب سے پہلے اس وجہ سے نکالتے تھے کہ حکام کے دفتر میں ان کا نام نہیں ہوتا تھا ایسا نہ ہو کہ غلام محروم رہ جائیں۔

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

۱۱۷۸: ابراہیم بن موسیٰ عیسیٰ ابن ابی ذئب قاسم بن عباس عبداللہ بن دینار عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا پیش ہوا کہ جس میں نگینے تھے آپ نے انہیں باندیوں اور آزاد خواتین کو تقسیم فرمایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے والد غلام اور آزاد شخص کو تقسیم فرماتے تھے۔

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى فَدُعِينَا وَكُنْتُ أُدْعَى قَبْلَ عَمَّارٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى لَهُ حَظًّا وَاحِدًا۔

۱۱۷۹: سعید بن منصور' عبد اللہ بن المبارک (دوسری سند) ابن مصفی' ابوالمغیرہ' صفوان بن عمر' عبدالرحمٰن بن جبیر' ان کے والد' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب مالِ فے آتا تو آپ اس کو اُسی دن تقسیم فرما دیتے تھے اور عیالدار کو دو حصہ اور کنوارے شخص کو ایک حصہ دیتے تھے ابن المصفی نے یہ اضافہ کیا کہ ان کو بلایا گیا اور مجھے حضرت عمار سے قبل بلایا گیا۔ تو آپ نے مجھے بلا کر دو حصے عطا فرمائے کیونکہ میرے بیوی بچے تھے اس کے بعد میرے بعد حضرت عمار طلب فرمائے گئے تو ان کو ایک ہی حصہ ملا۔

بَابٌ فِي أَرْزَاقِ الذُّرِّيَّةِ

باب: مسلمانوں کی اولاد کے حصہ دینے کا بیان

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ۔

۱۱۸۰: محمد بن کثیر' سفیان' جعفر' ان کے والد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے تھے میں زیادہ قریب ہوں مسلمانوں سے ان کی ذاتوں (کے اعتبار) سے۔ تو مسلمانوں میں سے جس شخص کا انتقال ہو اور وہ مال چھوڑ جائے تو اس کے اہلِ خانہ کا حق ہے اور جو شخص اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے یا بیوی بچے چھوڑ جائے (ان کی پرورش اور قرض کی ادائیگی) میرے ذمہ ہے۔

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

۱۱۸۱: حفص بن عمر' شعبہ' عدی بن ثابت' ابوحازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرنے کے بعد مال چھوڑ جائے تو وہ مال اس کے ورثاء کے لئے ہے اور جو شخص بیوی بچے چھوڑ جائے تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

۱۱۸۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ میں ہر ایک مسلمان سے زیادہ قریب ہوں اس کی ذات (کی بہ نسبت) تو جس شخص کا انتقال ہو جائے اور وہ اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس شخص کے وارثوں کا حق ہے۔

بَاب مَتَى يُفْرَضُ لِلرَّجُلِ فِي الْمُقَاتَلَةِ

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُرِضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعُرِضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ.

باب: کتنی عمر کے شخص کا حصہ لگایا جائے؟

۱۱۸۳: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے سامنے غزوۂ احد کے دن پیش کیا گیا۔ اس وقت وہ چودہ سال کے تھے آپ نے (جہاد کے لئے) ان کو قبول نہیں فرمایا۔ اس کے بعد ان کو غزوۂ خندق کے دن پیش کیا گیا اس وقت وہ پندرہ سال کے تھے آپ نے ان کو (جہاد کے لئے) قبول فرمالیا۔

خلاصۃ الباب: مقاتلہ اسم فاعل کا صیغہ ہے باعتبار جماعت کے مؤنث ہے مراد اس سے نمازی اور مقاتلین ہیں۔ حاصل باب یہ ہے کہ بلوغت سے قبل کوئی شخص اسلامی فوج میں شامل نہیں ہوسکتا اور نہ اسکو حصہ مل سکتا ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الِافْتِرَاضِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُطَيْرٌ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالسُّوَيْدَاءِ إِذَا بِرَجُلٍ قَدْ جَاءَ كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً وَحُضُضًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَعِظُ النَّاسَ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ وَكَانَ عَنْ دِينِ أَحَدِكُمْ فَدَعُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مُطَيْرٍ۔

باب: آخری دور میں حصہ وصول کرنے کی کراہت

۱۱۸۴: احمد بن ابی الحواری' سلیم بن مطیر' ان کے والد' حضرت ابومطیر سے مروی ہے کہ وہ حج کرنے کیلئے نکلے وہ جب (مقام) سویدا پہنچے تو ایک شخص رسوت (آنکھ میں ڈالنے والی دوا) تلاش کرتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ مجھ کو اس شخص نے اطلاع دی جس نے نبیؐ سے حجۃ الوداع کے موقع پر سنا کہ آپ نصیحت فرمار ہے تھے اور آپ نیک کام کا حکم اور بُری بات سے منع فرمار ہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! (حاکم وقت امام وقت کی) بخشش کو قبول کرلیا کرو جب تک وہ بخشش ہو (یعنی شریعت کے مطابق وہ بخشش تقسیم ہو اور حکم شرع کے مطابق وہ بخشش تمہیں ملے) جب قریش کے لوگ ایک دوسرے سے حکومت اور بخشش اور قرض کے سلسلے میں ایک دوسرے کے خلاف آمادہ پیکار ہوں اور عطیات قرض کا بدل بن جائیں تو ان کو لینے سے انکار کردو امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو محمد بن یسار سلیم بن مطیر کے واسطہ سے ابن مبارک نے نقل کیا ہے۔

بادشاہ کے تحفہ سے بچنا:

مراد یہ ہے کہ جس وقت ایک دوسرے سے لڑائی کی نوبت آجائے تو بادشاہوں کی بخشش قبول کرنے سے بہتر یہ ہے کہ محنت مزدوری کر کے وقت گزار لو لیکن بادشاہوں کی عطا قبول نہ کرو کہ اس میں برکت نہیں۔

۱۱۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ

۱۱۸۵: ہشام بن عمار' حضرت سلیم بن مطیر جو کہ وادی القری کے

مُطَيْرٍ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَرَ النَّاسَ وَنَهَاهُمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ فِيمَا بَيْنَهَا وَعَادَ الْعَطَاءُ أَوْ كَانَ رِشًا فَدَعُوهُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ذُو الزَّوَائِدِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باشندے ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبیؐ سے سنا کہ آپ لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم اور بری باتوں سے منع فرمار ہے تھے۔ اس کے بعد فرمایا اے اللہ کیا میں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا' جی ہاں' ضرور۔ پھر آپ نے فرمایا جب قریش سلطنت وحکومت کے لئے باہمی جنگ کرنے لگیں اور بخشش رشوت بن جائے (یعنی عطاء اور بخشش سے مستحق افراد محروم رہیں اور غیر مستحق افراد کو بخشش ملنے لگے) تو اس کو چھوڑ دو لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ معلوم ہوا کہ وہ شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ذوالزوائد رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابٌ فِي تَدْوِينِ الْعَطَاءِ

باب: جن افراد کو بخشش ملنا چاہئے ایسے افراد کے شاہی دفتر میں نام لکھنے کا بیان

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا۔

۱۱۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار حضرات کا ایک لشکر اپنے امیر کے ساتھ فارس کے مُلک میں تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال لشکروں کو تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہو گئے (یعنی دفتر وغیرہ کی ترتیب میں ان کی مشغولیت ہو گئی (جب میعاد گزر گئی تو اس لشکر کے لوگ واپس آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے ساتھ سختی سے پیش آئے اور ان لوگوں کو ڈرایا حالانکہ وہ لوگ حضور پاک کے صحابی تھے۔ ان لوگوں نے عرض کیا اے عمر رضی اللہ عنہ آپ ہم لوگوں کی طرف سے غافل ہو گئے اور آپ نے ہم لوگوں میں وہ قاعدہ چھوڑ دیا کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجنے کے بعد دوسرے لشکر روانہ کرنے کا حکم فرمایا تھا تا کہ یہ لشکر واپس آ جائے اور آرام کر لے۔

خلاصۃ الباب: دیوان یعنی رجسٹر جس میں مجاہدین کے نام باقاعدہ لکھے جاتے ہیں پھر اس کے مطابق وظیفہ دیا جاتا ہے۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

۱۱۸۷: محمود بن خالد' محمد بن عائذ' ولید' عیسیٰ بن یونس' حضرت ابن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تحریر فرمایا کہ جو

يُونُسَ حَدَّثَنِي فِيمَا حَدَّثَهُ ابْنٌ لِعَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِنَّ مَنْ سَأَلَ عَنْ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ فَهُوَ مَا حَكَمَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَرَآهُ الْمُؤْمِنُونَ عَدْلًا مُوَافِقًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ اللَّهُ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ فَرَضَ الْأَعْطِيَةَ لِلْمُسْلِمِينَ وَعَقَدَ لِأَهْلِ الْأَدْيَانِ ذِمَّةً بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجِزْيَةِ لَمْ يَضْرِبْ فِيهَا بِخُمُسٍ وَلَا مَغْنَمٍ۔

شخص دریافت کرے کہ مالِ فے کس کس جگہ خرچ کیا جائے تو اس بات کا جواب یہ ہے کہ جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صرف کرنے کا حکم فرمایا پھر مسلمانوں نے اس کو حضرت نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زبان اور قلب پر حق کو جاری فرما دیا کے مطابق عین انصاف تصور کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بخششوں کو مقرر فرمایا اور جزیہ کے بدلے میں تمام مذہب کے لوگوں کی ذمہ داری لی یعنی ان افراد کی اور نہ انہوں نے اس میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا اور نہ اسکو مالِ غنیمت جیسا خیال فرمایا (جو کہ مجاہدین میں تقسیم ہوتا اور پانچواں حصہ اللہ اور رسول کیلئے نکال دیا جاتا)۔

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ۔

۱۱۸۸: احمد بن یونس' زہیر' محمد بن اسحق' مکحول' غضیف بن حارث' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق رکھ دیا ہے جب وہ کوئی بات کہتے ہیں تو وہ حق ہی کہا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي صَفَايَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْوَالِ

باب: آنحضرت ﷺ غنیمت کے مالوں میں سے جن مالوں کو اپنے لئے منتخب فرما لیتے تھے

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ فَجِئْتُهُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رِمَالِهِ فَقَالَ حِينَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَإِنِّي قَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِشَيْءٍ فَأَقْسِمْ فِيهِمْ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ غَيْرِي بِذَلِكَ فَقَالَ خُذْهُ فَجَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ

۱۱۸۹: حسن بن علی' محمد بن یحییٰ' بشر بن عمر' مالک بن انس' ابن شہاب' مالک بن اوس بن حدثان سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دن چڑھے ایک آدمی بھیجا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو بستر کے بغیر ایک تخت پر تشریف فرما دیکھا۔ میں جب ان کے نزدیک پہنچا تو انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے مالک تمہاری قوم کے لوگوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور میں نے ان لوگوں کو کچھ دینے کا حکم کر دیا تو تم اسے ان میں تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کیا کیا اچھا ہوتا اس خدمت کے لئے آپ کسی دوسرے کو مقرر فرماتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مال میں نے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے دیا ہے اس کو لے لو۔ اتنی دیر میں (عمر رضی اللہ عنہ کا دربان جو کہ ان کا آزاد کیا ہوا غلام جس کا نام یرفاء تھا) وہ آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان' عبدالرحمٰن بن عوف' زبیر بن العوام اور

بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ نَعَمْ فَأْذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَائَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأْذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا يَعْنِي عَلِيًّا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْهُمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا قَدَّمَا أُولَئِكَ النَّفَرَ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ اتَّئِدَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَانَ اللَّهُ أَفَاءَ عَلَى رَسُولِهِ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم دروازے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اجازت ہو تو ان حضرات کو بھی اندر بلایا جائے۔ آپ نے کہا کہ ان لوگوں کو اندر آنے دو۔ جب وہ حضرات آ گئے تو یرفاء پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین عباس اور علی رضی اللہ عنہما آنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کو بھی آنے دو۔ پس جب یہ سب لوگ آ گئے تو عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین میرے اور ان کے یعنی علی کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ اتنے میں کچھ دوسرے لوگ بھی کہنے لگے ہاں امیر المؤمنین آپ ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں اور انہیں آرام پہنچائیں۔ حضرت مالک بن اوس نے کہا کہ مجھ کو ایسا یاد پڑتا ہے کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ہی اسی کام کے لئے ان حضرات کو (یعنی عبدالرحمٰن بن عوف' عثمان غنی اور زبیر رضی اللہ عنہم کو آگے بھیجا تھا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبر کرو اور آسانی پیدا کرو۔ پھر آپ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا میں تم لوگوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ تم جانتے ہو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم لوگ یعنی حضرات انبیاء میراث نہیں چھوڑتے۔ ہم لوگ جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ اس وقت جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں پر تشریف فرما تھے انہوں نے کہا بلاشبہ فرمایا ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ' علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا ہم لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہم لوگ جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایسی خصوصیت عطا فرمائی جو کسی اور کو عطا نہیں فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے جو مال ہاتھ لگایا تو تم لوگوں نے اس پر گھوڑے اور اُونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جن لوگوں پر چاہے غلبہ عطا فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (قبیلہ) بنی

مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ أَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَوَلِيتُهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَلِيَهَا فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَسَأَلْتُمَانِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَلِيَاهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِيهَا فَأَخَذْتُمَاهَا مِنِّي عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد إِنَّمَا سَأَلَاهُ أَنْ

نضیر کے مال دیا اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے وہ مال نہیں رکھا بلکہ اس مال میں سے آپ نے اپنا ایک سال کا خرچ نکال لیا اور جو کچھ باقی بچا وہ سب کا برابر حق قرار دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے پھر کہا میں تم لوگوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں تم لوگ اس حالت کا علم رکھتے ہو یا نہیں؟ ان لوگوں نے کہا ہم لوگوں کو اس کا علم ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم دونوں اس حالت کا علم رکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا جی ہاں۔ بلاشبہ ہم لوگ جانتے ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت کے اموال کا متولی ہوں۔ تو تم لوگ (یعنی عباس اور علی رضی اللہ عنہما) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تم اپنے بھتیجے کی میراث اور یہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے والد کے مال میں سے وراثت طلب کرتے تھے۔ (مراد یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ترکہ مانگتے تھے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم لوگ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سچے اور ہدایت پانے والے حق کے (راستہ کے) تابع تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اس مال کے متولی رہے۔ جب ان کی وفات ہوتی تو میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے میں متولی ہوں پھر میں ان اموال کا اس وقت تک متولی رہا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو میرا متولی رہنا منظور تھا۔ پھر تم اے عباس رضی اللہ عنہ اور یہ صاحب یعنی علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تم سب حضرات ایک ہو تم لوگوں کا مقصد بھی ایک ہے۔ مجھ سے تم دونوں حضرات نے کہا کہ وہ مال ہمارے قبضہ میں دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر تمہارا دل چاہے تو وہ مال میں تم کو دیتا ہوں اس شرط کے ساتھ کہ تم کو اللہ کی قسم ہے تم اس مال میں اسی طرح کام انجام دو کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دیتے

يَكُونَ يُصَيِّرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لَا أَنَّهُمَا جَهِلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُوقِعُ عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسْمِ أَدَعُهُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ۔

تھے۔تم نے وہ مال مجھ سے اس شرط پر لے لیا۔ پھر اب تم دونوں میرے پاس آئے ہو کہ میں تم لوگوں کا اس طریقہ کے علاوہ دوسرے طریقہ پر فیصلہ کر دوں۔تو اللہ کی قسم میں اس طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے فیصلہ نہیں کروں گا۔البتہ اگر تم لوگوں سے ان اموال کا اہتمام (وانتظام) نہ ہو سکے تو تم پھر مجھے ہی واپس کر دینا۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے اس بات کی درخواست کی تھی کہ اس کا انتظام ہم لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔یہ بات نہیں ہے کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم لوگ چھوڑیں وہ صدقہ ہے' معلوم نہیں تھی۔ بلکہ وہ بھی حق کی تلاش وجستجو میں تھے۔اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں اس پر تقسیم کا نام (وعنوان) نہیں آنے دونگا بلکہ سابقہ حالت ہی میں برقرار رکھوں گا۔

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے معذرت:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مذکورہ مال دینے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے معذرت فرمادی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیش نظر وہ حدیث تھی ((نحن معاشر الانبیاء الخ)) یعنی حضرات انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ان کا ترکہ خیرات ہوتا ہے لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہ تقاضائے بشریت' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناخوش ہوگئیں بہر حال بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے معذرت فرمائی اور فرمایا میرے پیش نظر فرمانِ نبوی: ((نحن معاشر الانبیاء)) ہے اس لئے اس پر عمل لازم ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وہ مال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ کر دیا تاکہ یہ حضرات اس مال کی خیر گیری فرما سکیں جس وقت ان دونوں حضرات نے اس مال کو تقسیم کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا تفصیل کے لئے سیرت النبی' سیرت مصطفیٰ ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: صفایا جمع اس کا مفرد صفی ہے یہاں صفایا سے مراد اموال فئی ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو مال فئی حاصل ہوتا تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوتا تھا اسی واسطے صفایا کی اضافت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں چاہیں صرف فرمائیں۔ان صفایا کی تفصیل اس باب کی مختلف روایات میں ہے خلاصہ کے طور پر حسب ذیل ہے: (۱) بساتین موہوبہ یعنی چند باغات جو بعض یہود نے اسلام لانے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کئے تھے بطریق وصیت کے اور اسی طرح بعض وہ زمینیں جو بعض انصار کو ہبۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی تھیں (۲) فدک کی زمین جس وقت خیبر کے یہودیوں کے ساتھ جنگ ہو رہی تھی اور مسلمان اس کو فتح کر رہے تھے تو اس وقت فدک کے یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فدک کی نصف زمین پر صلح کی تھی اور وہاں قتال کی نوبت نہیں آئی تھی اس لیے آدھی زمین مال فئی ہوا اور مال گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک ہوتا تھا (۳) خیبر کی نصف زمین (۴) بنونضیر کی زمین یہ بھی جنگ کی صلح فتح ہوئی تھی اس لیے یہ بھی مال فئی ہوا (۵) وادی القریٰ کی ثلث زمین یہ بھی صلحاً فتح ہوئی تھی لہٰذا فدک کی طرح یہ بھی مال فئی ہوا (۶) خیبر کی غنائم کا خمس اس کا مطلب یہ ہے وہ خیبر کی نصف

زمین تقسیم فرمائی اس کا خمس یہ ہے حضور ﷺ کے وہ صفایا ہیں جس پر امام ابوداؤدؒ نے ترجمہ قائم کیا ہے اب رہ گئی بات اس صفایا کے خرچ کرنے کی تو امام ابوداؤدؒ اس باب میں وہ احادیث لائے ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں ان کو عام المسلمین کے مصالح اور جہاد کے امور اور ازواج مطہراتؓ پر خرچ کرتے تھے اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان ہی مصارف کے لیے وقف فرما گئے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ((مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) کو جو کچھ ہم انبیاء علیہم السلام چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور ان احادیث میں صراحۃً ذکر ہے کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ مرتضیٰ جو آنحضرت ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا حضرت عباسؓ نے عصبہ ہونے کی وجہ سے اور حضرت علیؓ نے اپنی اہلیہ حضرت فاطمہؓ کی طرف سے لیکن حضرت ابوبکرؓ صدیق نے جب حدیث سنائی تو اس سے وہ حضرات مطمئن ہو گئے بعد میں حضرت عمرؓ نے ان دو حضرات کو اس جاگیر کا متولی بنا دیا تھا اس حدیث میں جو ذکر ہے کہ حضرات صحابہ اور یہ دونوں حضرات خدمت فاروقی میں آئے اور مطالبہ کیا وہ میراث کا نہ تھا بلکہ اس تولیت کی تقسیم کا تھا یہ پھر حضرت فاروقؓ کے جواب کا ذکر ہے۔ جنائز جمع ہے جنازہ کی اس میں دو لفظ ہیں جیم کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ جیم فتحہ کے ساتھ ہو تو میت کو کہتے ہیں اور کسرہ کے ساتھ ہو تو میت کی چارپائی کو کہتے ہیں۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَرَادَ أَنْ لَا يُوقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ قَسْمٍ۔

۱۱۹۰: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ کے سلسلہ میں روایت ہے کہ وہ دونوں حضرات یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما ان اموال کے بارے میں اختلاف فرماتے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا (یعنی قبیلہ بنونضیر کے اموال میں سے دلوایا تھا) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ اس میں تقسیم کا نام نہ آئے کیونکہ اس کا اجراء ملکیت میں ہوتا ہے اور وہ مملوکہ نہیں تھا۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَالِصًا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قُوتَ سَنَةٍ فَمَا بَقِيَ جَعَلَ فِي الْكُرَاعِ وَعُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ۔

۱۱۹۱: عثمان بن ابی شیبہ اور احمد بن عبدہ' سفیان بن عیینہ' عمرو بن دینار' زہری' مالک بن اوس' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنونضیر کا مال اس طرح کا تھا کہ جو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو عنایت فرمایا اور اس پر اہلِ اسلام نے اُونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے تھے تو وہ مال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہوا اس کو حضرت رسول کریم ﷺ اپنے اہلِ خانہ پر صرف فرماتے تھے اور ابن عبدہ نے بیان کیا کہ آپ اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کا خرچہ لیتے تھے اور باقی ماندہ کو جانوروں کی خریداری اور جہاد کی تیاری میں خرچ فرماتے تھے۔ ابن عبدہ نے بیان کیا کہ آپ باقی ماندہ کو جانوروں اور ہتھیاروں میں خرچ کرتے تھے۔

فے کا مفہوم:

جنگ کے بغیر مشرکین سے جو مال حاصل ہواس کو مالِ فے کہا جاتا ہے وہ مال مسلمانوں کی ملکیت ہوتا ہے حضرت رسول کریم ﷺ کو اس مال کے بارے میں اختیار تھا کہ مسلمانوں میں سے آپ وہ مال چاہے جس کو عنایت فرمادیں اور چاہے جس قدر عنایت فرمائیں۔

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً قُرَى عُرَيْنَةَ فَدَكَ وَكَذَا وَكَذَا مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ۔

۱۱۹۲: مسدد' اسماعیل بن ابراہیم' ایوب' زہری' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے جو مال حضرت رسول کریم ﷺ کو عنایت فرمایا تو اس پر تم لوگوں نے اپنے گھوڑے نہیں دوڑائے اور نہ اُونٹ۔ اس آیت کریمہ سے حضرت رسول کریم ﷺ کے لئے عرینہ کے کچھ گاؤں مخصوص ہوئے جیسے فدک (کے باغات) وغیرہ اور دیگر آیت کریمہ کہ جس میں فرمایا گیا کہ گاؤں والوں سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے رسول کو دلوایا تو وہ اللہ اور رسول اور اپنے رشتہ داروں اور مسافروں کے لئے ہے اور ارشاد فرمایا ان فقراء غرباء کے لئے کہ جو اپنے گھروں اور اموال میں سے باہر نکال دیئے گئے اور فرمایا جو لوگ دارالاسلام میں داخل ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا اس آیت کریمہ میں وہ لوگ جو کہ ان لوگوں کے بعد آئے اور جو لوگ ان سے پہلے آئے تمام مسلمان اس آیت کریمہ میں شامل ہو گئے تو اب کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہا کہ جس کا مالِ فے میں حق نہ ہو۔ سوائے غلاموں اور باندیوں کو (جو کہ تم لوگوں کی ملکیت میں ہیں)

مالِ فے میں کس کا حق ہے؟:

مراد یہ ہے کہ مالِ فے میں تمام اہلِ اسلام حق دار ہیں اور اس میں پانچواں حصہ نہیں ہے اور نہ ہی مالِ فے کسی قسم کے مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۱۹۳: ہشام بن عمار' حاتم بن اسماعیل (دوسری سند) سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عبدالعزیز بن محمد (تیسری سند) نصر بن علی' صفوان بن عیسیٰ (اور یہ مذکورہ جملہ حضرات) اُسامہ بن زید' زہری' حضرت مالک بن اوس بن حدثان کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس بات سے استدلال کیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ کے لئے تین صفایا تھے بنو نضیر' خیبر' فدک' تو قبیلہ بنونضیر یعنی جو مال کہ ان لوگوں کی زمین سے

مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْئًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ۔

حاصل ہوا تھا وہ تو آپ کی ضروریات کے لئے مقرر کیا گیا تھا جیسے کہ مہمانوں کے لئے میزبانی اور مجاہدین کے اسلحہ اور ان کی سواری وغیرہ کے لئے اور جو مال فدک سے حاصل ہوتا تھا تو وہ ضرورت مند مسافر لوگوں کے لئے تھا (اگرچہ ان مسافرین کے وطن میں مال ہوتا) اور حضرت رسول کریم ﷺ نے خیبر کے تین حصہ مقرر فرمائے تھے دو حصے مسلمانوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے بیوی بچوں کے اخراجات کے لئے پھر جو آپ کے اہل وعیال کے اخراجات سے فاضل رہتا تو اس کو آپ غرباء اور ہجرت کرنے والے لوگوں پر صرف کرتے۔

صفایا کا مفہوم:

صفایا صفیہ کی جمع ہے اور صفیہ ایسے مال کو کہا جاتا ہے کہ جو امام مال غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اپنے لئے منتخب کر لے اور یہ حکم صرف حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے مخصوص تھا کہ آپ پانچویں حصہ کے ساتھ مال غنیمت میں سے جو مناسب خیال فرمائیں وہ لے لیں۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام مِنْهَا شَيْئًا۔

۱۱۹۴: یزید بن خالد لیث بن سعد عقیل بن خالد ابن شہاب عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی وراثت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ اور فدک میں عطا فرمایا تھا اور جو (ترکہ) خیبر کے خمس میں سے باقی بچ گیا تھا وہ مانگنے کے لئے بھیجا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو محمد کی اولاد اس ترکہ میں سے صرف کھانے کے بقدر حاصل کریں گے اور میں اللہ کی قسم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صدقہ کو اس حالت سے تبدیل نہیں کروں گا کہ جیسا کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تھا اور میں اس میں وہی خدمت انجام دوں گا کہ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا الحاصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس میں سے کچھ دینے سے انکار فرما دیا۔

آپ کے ترکہ میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مذکورہ مال کا بطور وراثت مطالبہ فرمایا تھا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ مال حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ فرما دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل سے ناخوش ہوگئیں اور اس ناگواری کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس عمل کو درست نہیں سمجھتی تھیں اور چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے خلاف حدیث سن چکے تھے اس لئے اس پر وہ عمل نہیں فرما سکے تھے۔

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ۔

۱۱۹۵: عمرو بن عثمان' ان کے والد' شعیب بن ابی حمزہ' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا حضرت نبی کریم ﷺ کے صدقہ کو جو کہ مدینہ اور فدک میں تھا طلب کرتی تھیں اور جو خیبر کے خمس سے باقی رہ گیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی ہمارا وارث نہیں ہوتا۔ ہمارا جو کچھ ترکہ ہے وہ صدقہ ہے اور محمد ﷺ کی اولاد اس مال میں سے کھانے کے بقدر حاصل کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے مال میں سے (نہ کہ ان کے مال میں سے کیونکہ وہ مال ترکہ میں شامل نہیں ہے بلکہ وہ صدقہ ہے) اور ان کو یہ حق نہیں کہ وہ کھانے سے زائد اس مال میں سے وصول کریں۔

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ

۱۱۹۶: حجاج بن ابی یعقوب' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' صالح' ابن شہاب' عروہ' عائشہؓ نے یہ حدیث بیان کی اور اس حدیث میں اس طرح ہے کہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا' نبی ﷺ کا صدقہ مانگ رہی تھیں تو ابوبکرؓ نے ان کے دینے سے انکار فرما دیا اور کہا کہ میں اس کام کو چھوڑنے والا نہیں کہ جس کام کو نبیؐ انجام دیتے تھے بلکہ میں وہی کام انجام دوں گا مجھ کو اندیشہ ہے کہ جو کام آپ انجام دیتے تھے اگر میں اس کام کو چھوڑ دوں تو گمراہ ہو جاؤں پھر جب ابوبکرؓ کا وصال ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت شروع ہوا تو آپ کا مدینہ منورہ میں جو صدقہ تھا وہ عمر فاروقؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ کے سپرد فرمایا لیکن علی کرم اللہ وجہہ اس مال پر قابض رہے اور حضرت عباسؓ پر ان کو غلبہ حاصل ہوا اور حضرت عمرؓ نے فدک کے مال کو اپنے پاس رکھا اور فرمایا کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

یہ دونوں آپ کے صدقات ہیں اور یہ دونوں آپ کے مصرف میں خرچ ہوتے تھے ان کا اس کو اختیار حاصل رہے گا کہ جو خلافت کا امیر ہوگا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ دونوں آج تک اسی طریقہ پر برقرار رہیں۔

اموال کا مصرف:

مراد یہ ہے کہ جس وقت دین کی ضرورت آتی تو آپ مجاہدین کے لئے جہاد کی تیاری' اسلحہ کی خریداری' مسافروں کی دیکھ بھال وغیرہ پر صرف کرتے اور فدک اور خیبر کی آمدنی سے متعلق تفصیلی مباحث سیرت مصطفیٰ' سیرت النبی وغیرہ کتب میں تفصیلی طور پر موجود ہے۔

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ فَدَكَ وَقُرًى قَدْ سَمَّاهَا لَا أَحْفَظُهَا وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخَرِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ بِالصُّلْحِ قَالَ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَالِصًا لَمْ يَفْتَحُوهَا عَنْوَةً افْتَتَحُوهَا عَلَى صُلْحٍ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ۔

۱۱۹۷: محمد بن عبید' ابن ثور' معمر' حضرت زہری سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو ارشاد فرمایا ہے: ﴿فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ﴾ یعنی تم نے اموال کے لئے گھوڑے اور اُونٹ نہیں دوڑائے (یعنی جنگ کے بغیر تم کو کامیابی حاصل ہوگئی) اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضورؐ نے فدک اور چند دیہات والوں سے مصالحت کی جبکہ آپ ایک قوم کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ زہری نے گاؤں کا نام لیا تھا لیکن راوی کو یاد نہیں رہا اور ان لوگوں نے صلح کے طور پر خدمت نبوی میں مال پیش کیا تو اللہ نے فرمایا تم لوگوں نے ان مالوں پر گھوڑے اور اُونٹ نہیں دوڑائے (یعنی جنگ کے بغیر اس مال پر تم لوگوں کا قبضہ ہوگیا' اللہ نے وہ مال اپنے رسول کو عنایت فرمایا) زہری نے بیان کیا کہ قبیلہ بنو نضیر کے مال بھی خاص آپ کے اختیار میں تھے کیونکہ وہ مال لڑائی کے بغیر ملے تھے انکو فتح نہیں کیا گیا تھا بلکہ بطور صلح حاصل کیا تھا۔ آپ نے ان اموال کو مہاجرین میں تقسیم فرما دیا اور انصار کو ان اموال میں سے کچھ نہیں دیا سوائے دو شخصوں کے جو کہ ضرورت مند تھے۔

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ

۱۱۹۸: عبد اللہ بن جراح' جریر' حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے مروان کے لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فدک تھا تو آپ اس کی آمدنی سے اپنے اہل و عیال اور غرباء مساکین پر خرچ کرتے اور اس میں سے بنی ہاشم اپنے اہل و عیال اور غرباء و مساکین پر خرچ کرتے اور اس میں سے بنی ہاشم کے بچوں پر احسان کرتے اور اس کو نکاح بیوگان میں خرچ کرتے یا بغیر شوہر والی خواتین کے نکاح میں خرچ فرماتے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ

كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے فدک کو اپنے لئے مانگا مگر آپ نے عنایت نہیں فرمایا۔ پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی وہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا پھر جب آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہی فدک میں وہی عمل جاری رکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہو گئی۔ پھر جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طریقہ کا (یعنی مذکورہ بالا) عمل اختیار فرمایا جو ان کے دونوں پیشرو کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی وصال ہو گیا پھر مروان نے فدک کے اپنے اور اپنی جماعت کے لئے جاگیر بنالیا پھر وہ فدک حضرت عمر بن عبدالعزیز کے تصرف میں آیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے فدک کے بارے میں وہ کام ہوتے دیکھا ہے کہ نبیؐ نے فاطمہؓ کو بھی منع فرما دیا تھا تو اب میرے بھی شایانِ شان نہیں ہے کہ میں اسے اپنی جاگیر سمجھوں اور میں تم کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو اسی طریقہ پر واپس کر دیا کہ جیسے دورِ نبوی میں تھا۔

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ جَائَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً فَهِيَ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ

۱۱۹۹: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل' ولید بن جمیع' حضرت ابوالطفیل سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی میراث مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو کسی قسم کا (ذریعہ معاش) عنایت فرماتے ہیں تو وہ اس کے بعد اس کے قائم مقام کو مل جاتی ہے۔

پیغمبروں علیہم السلام کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے:

حضرات انبیاء علیہم السلام کا ترکہ ورثاء کو نہیں ملتا بلکہ اس مال کو صدقہ کئے جانے کا حکم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقدس نفوس دُنیا میں انسانوں کو صراطِ مستقیم دکھلانے اور ان کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں نہ کہ دُنیاوی دولت جمع کرنے کے لئے۔ ان حضرات کی پاکیزہ زندگی میں اگر کچھ مال جمع ہو جائے تو اس کے خیرات کئے جانے کا حکم ہے تاکہ یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ حضرات دولت جمع کرنے میں مشغول رہے۔

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۲۰۰: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے ورثاء

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

میرے ترکہ میں سے ایک دینار کو بھی تقسیم نہیں کریں گے (میرے ترکہ میں سے) اپنی بیویوں کے اخراجات اور عامل کی مزدوری کے علاوہ سب صدقہ ہے۔

عامل کا فریضہ:

عامل سے مراد وہ خلیفہ ہے جو کہ مال کی حفاظت اور دیکھ بھال کرے یا جو محنت مشقت کرے۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَجُلٍ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ اكْتُبْهُ لِي فَأَتَى بِهِ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَى عُمَرَ وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٍ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا لَا نُورَثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَيَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ۔

۱۲۰۱: عمرو بن مرزوق' شعبہ' عمرو بن مرہ' حضرت ابوالبختری سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے ایک حدیث سنی مجھ کو پسند آئی میں نے کہا کہ اس حدیث کو مجھے تحریر کر کے دے دو۔ وہ حدیث خوش خط تحریر کر کے لے آئے کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہاں پر اس وقت حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے اور دونوں حضرات (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما) باہمی اختلاف کر رہے تھے۔ عمرؓ نے طلحہ' عبدالرحمٰن اور سعدؓ سے کہا کیا تم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ ارشادِ نبوی ہے کہ میرا تمام مال صدقہ ہے بجز اس کے جو میرے اہلِ بیت کے کھانے اور لباس کے لئے لازمی ہو اور کوئی ہمارا وارث نہیں ہوتا؟ ان لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں ہمیں علم ہے کہ آپ نے اسی طرح ارشاد فرمایا تھا۔ عمر فاروقؓ نے کہا کہ نبیؐ اپنے مال میں سے اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتے تھے اور جو بچ جاتا اس کو خیرات فرما دیتے اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس مال کے متولی دو سال تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے وہ بھی اسی طرح کرتے رہے کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے پھر مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا۔

ترکہ نبوی سے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عمل:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ترکہ نبوی میں سے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو بقدرِ ضرورت عنایت فرماتے رہے اس کے بعد جو باقی بچتا وہ مسلمانوں کی دیگر ضروریات میں صرف فرماتے رہے۔ بہرحال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانِ نبوی کے مطابق ترکہ نبوی کو صرف کرتے رہے۔

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

۱۲۰۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور پاک ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے ارادہ کیا کہ اپنا آٹھواں حصہ جو کہ ان کو آپ کے مال میں سے پہنچتا تھا اس کو حاصل کرنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کیا نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہمارا جو ترکہ ہے وہ صدقہ ہے؟

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قُلْتُ أَلَا تَتَّقِينَ اللّٰهَ أَلَمْ تَسْمَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لِنَائِبَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ فَإِذَا مُتُّ فَهُوَ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي۔

۱۲۰۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابراہیم بن حمزہ' حاتم بن اسماعیل' اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' ابن شہاب سے یہ حدیث اسی طرح روایت ہے کہ جس طرح اُوپر بیان کی گئی اور اس روایت میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان ازواج مطہرات ؓ سے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں کرتیں۔ کیا تم نے حضور پاک ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ آپ فرماتے تھے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ خیرات ہے اور یہ مال محمد ﷺ کے اہل وعیال کی ضروریات اور مہمانوں کے لئے ہے اور میری وفات کے بعد جو خلیفہ ہو تو یہ مال اس کے پاس رہے گا۔

بَابٌ فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

باب: آپ خمس کہاں کہاں تقسیم فرماتے اور کن کن قرابت داروں کو عطا فرماتے

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ

۱۲۰۴: عبیداللہ بن عمر' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن مبارک' یونس بن یزید' زہری' سعید بن میسب' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں اس خمس کے سلسلے میں گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوئے کہ جو آپ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم فرما دیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب کو حصہ دلوایا اور ہمیں عنایت نہیں فرمایا حالانکہ ہماری رشتہ داری اور آپ کی رشتہ داری ان لوگوں کی رشتہ داری جیسی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی مطلب اور بنی ہاشم ایک ہیں جبیر نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دیا تھا جبکہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو عنایت فرمایا۔ پھر حضرت

قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذَلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيهِمْ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنے زمانہ خلافت میں اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو نہیں دیتے تھے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دے دیتے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کو دیتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کو دیا کرتے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو یہ سب حضرات دیا کرتے تھے)

شجرہ کا خلاصہ:

یعنی عبد مناف کے چار صاحبزادے تھے' ایک ہاشم کہ حضرت رسول کریم ﷺ جن کی اولاد میں سے تھے دوسرے مطلب' تیسرے عبد شمس جن کی اولاد میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ چوتھے نوفل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ان ہی کی اولاد میں سے تھے۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ وَمَنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنْهُ۔

۱۲۰۵: عبیداللہ بن عمر' عثمان بن عمر' یونس' زہری' سعید بن مسیب' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے پانچویں حصہ میں سے قبیلہ بنی عبد شمس اور قبیلہ بنی نوفل کو قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کی طرح تقسیم نہیں فرمایا۔ راوی نے بیان کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقہ سے تقسیم فرمایا کہ جس طرح حضرت نبی کریم ﷺ تقسیم فرماتے تھے لیکن وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو عنایت نہیں فرماتے تھے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو دیتے تھے اور ان کے بعد جو خلیفہ مقرر ہوئے وہ بھی (آپ کے رشتہ داروں کو) عنایت فرمایا کرتے تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عمل کی وجہ:

حضرت رسول کریم ﷺ کے رشتہ داروں کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے وہ مال عطا نہیں فرمایا کیونکہ وہ حضرات مستحق نہ تھے جیسا کہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی آگے بیان کی گئی روایت میں فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پانچویں حصہ میں سے کچھ عنایت فرما دیا تھا جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو حصہ دینے کے لئے فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معذرت فرما دی اور فرما دیا کہ ہم تو مالدار ہیں یعنی ہم لوگ خمس کے مستحق نہیں ہیں۔

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

۱۲۰۶: مسدد' ہشیم' محمد بن اسحٰق' زہری' سعید بن مسیب' حضرت جبیر بن

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نَوْفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ﷺ۔

مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت غزوۂ خیبر سے فراغت ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے ذوی القربیٰ کا حصہ قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنی مطلب میں تقسیم فرمایا اور آپ نے قبیلہ بنی نوفل اور قبیلہ بنی عبد شمس کو نظر انداز فرما دیا تو میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بلاشبہ ہم لوگ قبیلہ بنی ہاشم کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قبیلہ میں سے پیدا کیا لیکن قبیلہ بنی مطلب ہمارے بھائیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے ان لوگوں کو حصہ عنایت فرمایا اور ہم لوگوں کو حصہ عنایت نہیں فرمایا حالانکہ ہم لوگوں کی بھی رشتہ داری ایک ہی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ اور قبیلہ بنی مطلب کبھی علیحدہ نہیں ہوئے نہ دورِ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور ہم لوگ اور وہ لوگ ایک ہیں اور آپ (یہ فرماتے وقت) اُنگلیوں کو ایک ہاتھ کی دوسری اُنگلی میں ڈالا۔

بنی ہاشم کے مقاطعہ کا ایک عہد:

قبیلہ بنی مطلب اور آپ کے ایک ہونے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ قریش اور قبیلہ بنی کنانہ نے بنی ہاشم کے علیحدہ کرنے پر قسمیں کھائی تھیں کہ ہم لوگ نہ ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کریں گے اور نہ ہی ان لوگوں سے کسی دوسری قسم کا معاملہ کریں گے جب تک کہ وہ لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کو ہم لوگوں کے حوالہ نہیں کریں گے اور اس اقرار نامہ کو مقامِ محصب میں آویزاں کر دیا گیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس اقرار نامہ کو دیمک نے چاٹ لیا اور وہ ضائع ہوگیا اور مشرکین مغلوب ہوگئے۔

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِي ذِي الْقُرْبٰى قَالَ هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۱۲۰۷: حسین بن علی' وکیع' حسن بن صالح' حضرت سدی سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قرآن کریم میں ذی القربیٰ سے مراد عبدالمطلب کی اولاد ہے۔

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَقُولُ لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِقُرْبٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَهُ لَهُمْ

۱۲۰۸: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ خوارج کے رئیس نجدہ حروری نے حج کیا جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا گیا تو اس نے عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ایک شخص کو ذی القربیٰ کا حصہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا اور پوچھا کہ آپ کی رائے میں اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ (جو کہ آیت کریمہ: ﴿واعلموا انما غنمتم﴾ میں مذکور ہے؟) ابن عباسؓ نے فرمایا آپ کے رشتہ دار مراد

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ عَرْضًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِ وَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ۔

ہیں۔ان کو نبیؐ نے حصہ عنایت فرمایا تھا اور عمر فاروقؓ نے اس میں سے ہم لوگوں پر کچھ حصہ پیش کیا تھا لیکن ہم لوگوں نے اس کو اپنے حق سے کم خیال کیا اس وجہ سے ہم نے وہ واپس کر دیا اور اس کو نہیں لیا۔

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ وَلَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُمُسَ الْخُمُسِ فَوَضَعْتُهُ مَوَاضِعَهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَحَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ وَحَيَاةَ عُمَرَ فَأُتِيَ بِمَالٍ فَدَعَانِي فَقَالَ خُذْهُ فَقُلْتُ لَا أُرِيدُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهِ قُلْتُ قَدِ اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ۔

۱۲۰۹: عباس بن عبد العظیم' یحییٰ بن ابی بکیر' ابو جعفر' مطرف' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ سے میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے نبی کریم ﷺ نے پانچویں حصہ کے پانچویں حصہ کو میری ولایت میں دیا تو میں اُس کو اپنے مواقع میں اس وقت تک خرچ کرتا رہا جب تک کہ حضرت رسول کریم ﷺ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حیات رہے' پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مرتبہ مال آیا انہوں نے مجھے طلب کیا اور کہا کہ تم یہ مال کو لے لو۔ میں نے عرض کیا میں لینا نہیں چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ لے لو تم اس مال کے حق دار ہو۔ میں نے عرض کیا کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو بیت المال میں جمع کر دیا۔

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنْ هَذَا الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ كَيْ لَا يُنَازِعَنِي أَحَدٌ بَعْدَكَ فَافْعَلْ قَالَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِنَا عَنْهُ

۱۲۱۰: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' ہاشم بن برید' حسین بن میمون' حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ' حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں' حضرت عباس' حضرت فاطمہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اکٹھا ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم کے مطابق اپنی حیات میں ہم لوگوں کا پانچویں حصہ میں جو حق ہے وہ ہم کو عنایت فرما دیجئے تا کہ آپ کے بعد کوئی شخص ہم سے نہ جھگڑے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جب تک حضرت رسول کریم ﷺ حیات رہے میں نے اس کو تقسیم کر دیا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو اس کا اختیار عنایت فرما دیا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا آخری سال تھا ان کے پاس کافی مال آیا اس میں سے انہوں نے ہم لوگوں کا حصہ نکال دیا اور مجھ کو طلب کیا۔ میں نے عرض کیا اس سال ہم کو مال کی ضرورت نہیں اور مسلمان اس کی ضرورت رکھتے ہیں۔ آپ ان کو عنایت فرما دیں۔ حضرت عمر فاروقؓ

الْعَامَ غِنًى وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَمَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا.

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُولَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى وَأَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي الْعُمَّالُ وَلْنُصِبْ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مَرْفَقٍ قَالَ فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا نَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ هَذَا مِنْ أَمْرِكَ قَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَائَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللَّهِ لَا أَرِيمُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَايَ بِحَوَابِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ

نے ان کو وہ مال عنایت فرما دیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے بعد کسی شخص نے مجھ کو اس مال کے لئے نہیں بلایا۔ پھر میں نے حضرت عباسؓ سے ملاقات کی جب میں حضرت عمر فاروقؓ کے پاس سے نکلا تو انہوں نے فرمایا اے علی! آج کے دن سے تم نے ہم کو ایک شے سے محروم کر دیا اب ہم کو کبھی یہ حصہ نہیں ملے گا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت دانش مند شخص تھے۔

۱۲۱۱: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عبداللہ بن حارث بن نوفل' عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان کیا کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کرو یا رسول اللہ اس وقت ہماری جو عمر ہوگئی ہے آپ اس سے واقف ہیں (مراد یہ ہے کہ ہم شادی کے لائق ہو گئے ہیں) اور ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم لوگ نکاح کریں اور یا رسول اللہ آپ تمام لوگوں سے زیادہ نیکی (اور بھلائی) پہنچانے والے ہیں اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم لوگوں کے والدوں (مراد آباء و اجداد) کے پاس مہر ادا کرنے کے لئے کوئی شے نہیں ہے۔ تو آپ ہم لوگوں کو صدقات کے وصول کرنے پر عامل مقرر فرما دیں ہم آپ کو وہی پیش کریں گے کہ جو دیگر عامل پیش کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو جو نفع ہو گا وہ ہم حاصل کریں گے۔ عبد المطلب نے کہا کہ ہم لوگ یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور کہا کہ اللہ کی قسم حضرت رسول کریم ﷺ تم لوگوں میں سے کسی شخص کو صدقہ کا عامل مقرر نہیں فرمائیں گے (یہ سن کر) ربیعہ نے کہا کہ تم یہ بات حسد کی وجہ سے کہہ رہے ہو تم تو حضرت نبی کریم ﷺ کے داماد بن گئے لیکن ہم نے تمہارے پر کسی قسم کا حسد نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر اپنی چادر مبارک بچھائی اور اس پر لیٹ گئے اور پھر فرمایا میں ابوالحسن ہوں' فہم و فراست میں سب سے زیادہ ہوں' اللہ کی قسم میں اس وقت تک یہاں سے ہٹوں گا نہیں' جب تک کہ تمہارے لڑکے اس کام سے مایوس ہو کر واپس نہ آئیں کہ جس کام کے لئے تم ان کو خدمت نبوی میں بھیج رہے ہو۔ عبدالمطلب نے کہا میں اور حضرت فضل

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى نُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُمْنَا بِالْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأُذُنِ الْفَضْلِ ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَلِلْفَضْلِ فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ قَدْ شَكَّ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كَلَّمَهُ بِالْأَمْرِ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا شَيْئًا حَتَّى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا تُرِيدُ أَنْ لَا تَعْجَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرِنَا ثُمَّ خَفَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ادْعُوا لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ نَوْفَلٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحِ الْفَضْلَ فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ

بن عباس دونوں گئے۔ جب ہم پہنچے تو نمازِ ظہر کی تکبیر ہوئی ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی۔ میں اور فضل عجلت کر کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک کی طرف چل دیئے۔ آپ اُس دن حضرت زینب بنت جحش کے پاس تھے ہم لوگ حجرۂ مبارکہ کے دروازہ پر کھڑے رہے یہاں تک کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے (شفقت و محبت سے) میرا اور حضرت فضل کا' کان پکڑا اس کے بعد فرمایا تمہارے دِل میں جو بات ہے وہ کہو۔ آپ اس کے بعد تشریف لے گئے اور ہم دونوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی۔ ہم لوگ اندر داخل ہو گئے اور ہم لوگوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو (آپ سے گفتگو کا آغاز کرنے کو) کہا۔ پھر میں نے کہا یا فضل نے (اس میں حدیث کے راوی عبداللہ کو شک ہے) وہی بات کہہ دی جو کہ ہم لوگوں کے والد نے ہم سے کہی تھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر کچھ دیر تک خاموش رہے اور آپ نے اپنی آنکھ اُٹھا کر' کافی دیر تک چھت کی طرف دیکھا۔ یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھ گئے کہ آپ کسی قسم کا جواب عطا نہیں فرمائیں گے اور ہم لوگوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا وہ پردہ کے اس پار سے اشارہ کر رہی تھیں کہ تم لوگ عجلت سے کام نہ لو اور اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے مطلب کی فکر میں ہیں۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو نیچے کیا اور ارشاد فرمایا یہ صدقہ' لوگوں کا' میل کچیل ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اولاد کے لئے جائز نہیں ہے (یعنی قبیلہ بنی ہاشم کے لئے صدقہ ناجائز ہے) تم لوگ نوفل بن حارث کو بلاؤ۔ چنانچہ ان کو بلایا گیا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا تم اپنی بیٹی کا عبدالمطلب سے نکاح کر دو۔ تو نوفل نے میرے ساتھ نکاح کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا محمیہ بن جزء کو بلاؤ اور وہ قبیلہ بنی زبید میں سے ایک شخص تھے کہ نبیؐ نے ان کو پانچواں حصہ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر فرمایا تھا۔ آپ نے اُن سے ارشاد فرمایا تم اپنی بیٹی کا نکاح فضل سے کر دو۔ چنانچہ انہوں نے میرا نکاح کر دیا۔ اس کے بعد نبیؐ نے فرمایا تم کھڑے ہو جاؤ اور ان دونوں کی طرف سے خمس

الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا لَمْ يُسَمِّهِ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ۔

کے مال میں سے اتنا اتنا مہر دے دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن الحارث نے مجھ سے مقدار مہر بیان نہیں کی۔

بنو ہاشم کے لئے صدقہ:

بنو ہاشم کے لئے صدقات واجبہ' زکوٰۃ وغیرہ لینا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس سلسلہ میں ایک روایت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس دور میں بنو ہاشم کو صدقہ لینا جائز تھا اور زکوٰۃ کے مصرف سے متعلق تفصیلی بحث حضرت مفتی اعظم کی تالیف ''قرآن میں نظامِ زکوٰۃ'' اور حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کی کتاب ''احکامِ زکوٰۃ'' ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَلْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ إِلَى السَّيْفِ

۱۲۱۲: احمد بن صالح' عنبسہ بن خالد' یونس' ابن شہاب' علی بن حسین' حسین بن علیؓ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے پاس ایک فربہ اور جوان اُونٹنی تھی جو مجھے غزوۂ بدر کے دن غنیمت کے طور پر ملی تھی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت ہی فربہ دوسری اُونٹنی پانچویں حصہ میں سے عنایت فرمائی تھی۔ جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول کے ساتھ شب زفاف کا ارادہ کیا۔ تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا کہ وہ میرے ہمراہ چلے اور ہم دونوں مل کر (ایک خوشبودار گھاس) اذخر لائیں اور اس کو سناروں کے ہاتھ فروخت کر کے اپنا ولیمہ کی تیاری کروں تو میں اسی خیال میں اپنی اُونٹنیوں کے لئے پالان' گھاس کے ٹوکرے اور رسیاں وغیرہ جیسا سامان جمع کر رہا تھا اور میری دونوں اُونٹنیاں ایک انصاری کے حجرہ کے برابر بیٹھی ہوئی تھیں تو میں جب سامان جمع کر کے واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ میری دونوں اُونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی پشت پھٹی ہوئی ہیں۔ اور ان کے جگر کسی نے نکال لئے ہیں۔ جب میں نے اپنی آنکھوں سے یہ حالت دیکھی تو مجھ سے یہ منظر نہ دیکھا گیا اور میں نے کہا کہ یہ کس کی حرکت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حمزہ بن عبدالمطلب کی اور یہ کہ وہ کچھ انصاریوں کے ساتھ اس مکان میں شراب پی رہے ہیں۔ ایک گانے والی عورت نے ان کے ساتھیوں کے سامنے یوں گایا یا حمزہ للشرف النوی یعنی اے حمزہ! اُٹھو اور یہ اُونٹنیاں جو میدان میں بندھی ہوئی ہیں' ان کے حلق پر چھری رکھ دو اور خون میں نہلا دو اور ان کے پاکیزہ گوشت کے ٹکڑوں سے بھنا ہوا گوشت شراب پینے والوں کے لئے جلد از جلد تیار کرو۔ یہ بات سن کر وہ جلدی سے اُٹھے اور

فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

تلوار لے کر ان کی کوہانوں کو کاٹ دیا اور ان کی پشتوں کو چیر دیا اور ان کا جگر باہر نکال لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے تو رسول کریم ﷺ نے میری کیفیت کو بھانپ لیا آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے آج کے دن جیسا دن کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اُونٹنیوں پر ظلم کر دیا۔ ان کی کوہان کاٹ دی اور ان کے پیٹ چاک کر دیئے اور وہ ایک مکان میں شراب پینے والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی چادر طلب فرمائی اور آپ اس کو اوڑھ کر چل دیئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہو لئے یہاں تک کہ اس مکان میں پہنچ گئے جہاں حمزہ موجود تھے۔ آپ نے اجازت چاہی تو آپ کو اجازت دے دی گئی۔ جب آپ مکان میں تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ تمام لوگ شراب پیے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ حمزہ کو اس کام کی وجہ سے ملامت کرنے لگے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ بھی نشہ میں ہیں اور ان کی آنکھیں لال ہیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا پھر کچھ کچھ نگاہ بلند کی تو انہوں نے آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر کچھ نظر اُونچی کی اور آپ کی ناف کو دیکھا پھر کچھ نظر بلند کی اور آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا اس کے بعد حمزہ نے کہا تم میرے والد کے غلام ہو تب آپ نے پہچان لیا کہ حمزہ نشہ میں چور ہیں تو حضور ﷺ وہاں سے اُلٹے پاؤں واپس ہوئے اور باہر نکلے ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ چل پڑے۔

حرمت شراب سے قبل کا ایک واقعہ:

حضرت حمزہ نے شراب کی حالت میں تینوں حضرات کو اپنے والد کا غلام کہہ دیا تو ان کا یہ کہنا اس وقت تھا جبکہ شراب' نماز کی حالت کے علاوہ میں حرام نہیں تھی کیونکہ شراب کی حرمت کے تین دور آئے ہیں بہرحال جب شراب حرام ہوگئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مکمل طور پر اس کی حرمت کو تسلیم فرمایا حاصل یہ ہے کہ حضرت حمزہ کا مذکورہ واقعہ شراب کی حرمت سے قبل کا ہے۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ

۱۲۱۳: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عیاش بن عقبہ' حضرت فضل بن حسن ضمری سے مروی ہے کہ اُمّ حکم یا ضباعہ جو کہ حضرت زبیر بن

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ لَكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكَ تُكَبِّرْنَ اللَّهَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ.

عبدالمطلب کی بیٹیاں تھیں ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے تو میں' میری بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ہم نے اپنی حالت کی شکایت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو کوئی قیدی دلوا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں سے قبل وہ لڑکیاں حقدار ہیں کہ جن کے والد غزوۂ بدر کے دن شہید ہو گئے البتہ میں تمہیں وہ بات بتلا رہا ہوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے۔ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ ہر نماز کے بعد الحمد للہ اور ہر نماز کے بعد: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ پڑھ لیا کرو۔ عیاش نے کہا یہ ضباعہ اور حکم دونوں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا کی لڑکیاں تھیں۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي نَحْرِهَا وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَحَمَلَتْ

۱۲۱۴: یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' سعید جریری' ابو الورد' حضرت ابن اعبد سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بات نہ سناؤں جو کہ خاندانِ نبوی میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے' انہوں نے مشک میں پانی بھرا یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد شروع ہو گیا اور انہوں نے گھر میں جھاڑو دی کہ ان کے کپڑے مٹی کے رنگ کے ہو گئے۔ پھر آپ کی خدمت میں غلام اور باندیاں حاضر ہوئیں تو میں نے کہا اگر تم اپنے والد گرامیؐ کے پاس جاتیں اور حضور اکرم ﷺ سے ایک خادمہ مانگتیں۔ وہ چلی گئیں تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی حضرات بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ وہ واپس آ گئیں۔ پھر دوسرے دن گئیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا کام ہے؟ وہ خاموش ہو گئیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیان کرتا ہوں انہوں نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشانات

بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَائَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكِ فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ ﷺ۔

پڑ گئے اور انہوں نے مشک اُٹھائی یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد شروع ہو گیا اب آپ کے پاس غلام اور باندیاں آئی ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ سے ایک خادم مانگ کر لائیں جو کہ ان کو کام کاج کی مشقت سے بچا لے۔ آپ نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ کا خوف کر اور اپنے ربّ کا حکم مان اور اپنے گھر کا کام انجام دے۔ جب تم سونے لگو تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو جب یہ تعداد ایک سو مرتبہ مکمل ہو جائے تو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اللہ سے اور اس کے رسول سے خوش ہوں۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يُخْدِمْهَا۔

۱۲۱۵: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت علی بن حسین سے بھی یہی حدیث مروی ہے البتہ اس حدیث میں اس طرح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خادم عنایت نہیں فرمایا۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ الْمَوَالِي قَالَ حَدَّثَنِي الدَّخِيلُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ نُوحِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُجَّاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لِأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَتْ بَنُو ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۱۶: محمد بن عیسیٰ' عنبسہ بن عبدالواحد سے مروی ہے کہ ابوجعفر بن عیسیٰ نے کہا کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ عنبسہ ابدال میں سے ہیں اس سے پہلے سنے کہ ابدال موالی میں ہوتے ہیں۔ انہوں نے دخیل بن ایاس سے سنا اور انہوں نے ہلال بن سراج سے سنا۔ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ان کے دادا حضرت مجاعہ سے روایت کی وہ اپنے بھائی کی دیت مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے جس کو قبیلہ بنی سدوس کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا جو کہ بنی ذہل میں سے تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی شرک کرنے والے شخص کی دیت ادا کرتا تو تمہارے بھائی کی دیت پہلے ادا کراتا لیکن میں اس کا بدلہ تمہیں دلواتا ہوں۔ پھر آپ نے اس شخص کے لئے اس پہلے خمس سے سو اُونٹ تحریر فرمائے جو قبیلہ بنی ذہل کے مشرکین سے آپ کو حاصل ہوئے۔ مجاعہ کو ان اُونٹوں میں سے چند اُونٹ مل گئے' اس کے بعد قبیلہ بنی ذہل اسلام لے آئے اور مجاعہ نے اپنے باقی اُونٹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مانگے جب وہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ ان کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر لے کر حاضر ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اُونٹوں

فَكَتَبَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةِ آلَافٍ بُرًّا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ شَعِيرًا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ تَمْرًا وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِمُجَّاعَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مَرَارَةَ مِنْ بَنِي سُلْمَى إِنِّي أَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ أَخِيهِ۔

کے بدلے میں) مجاعہ کو یمامہ کے صدقہ میں سے بارہ ہزار صاع دلوائے ان میں سے چار ہزار صاع گیہوں کے اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار صاع کھجور کے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے جو تحریر مجاعہ کو لکھ دی اس کا مضمون اس طرح تھا۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔ یہ تحریر محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ کے لئے ہے جو کہ قبیلہ بنی سلمہ میں سے ہے۔ میں نے اس کو سو اُونٹ دینا طے کئے اوّل خمس میں سے جو قبیلہ بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوں۔ یہ معاوضہ ہے اس کے بھائی کا جو کہ قتل کیا گیا ہے۔

کافر اگر قتل کر دیا گیا؟

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ کافر کے قتل کی کسی قسم کی دیت نہیں آتی ہے چاہے وہ کفار کے ہاتھ سے قتل کیا جائے یا مسلمان اس کو قتل کریں لیکن جو کافر ذمی ہو یعنی جو کافر دار الاسلام میں جزیہ (اسلامی ٹیکس) ادا کر کے رہ رہا ہو اگر اس کو دوسرا مشرک قتل کر دے تو قاتل پر قصاص یا دیت لازم ہوگی اگر مسلمان اس کو قتل کر دے تو دیت واجب ہوگی اور بعض علماء نے قصاص واجب کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَهْمِ الصَّفِيِّ

باب: صفی کے حصہ کا بیان

١٢١٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَهْمٌ يُدْعَى الصَّفِيَّ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ۔

١٢١٧: محمد بن کثیر، سفیان، مطرف، حضرت عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے لئے ایک خاص حصہ مقرر تھا جس کو صفی کہا جاتا تھا آپ مناسب خیال فرماتے تو مالِ غنیمت میں سے خمس نکالنے سے پہلے اپنے لئے غلام یا باندی یا گھوڑا پسند فرمالیتے۔

١٢١٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَزْهَرُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ يَشْهَدْ وَالصَّفِيُّ يُؤْخَذُ لَهُ رَأْسٌ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ۔

١٢١٨: محمد بن بشار، ابو عاصم، ازہر، حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ میں نے محمد (ابن سیرین) سے حضرت نبی کریم ﷺ کے حصہ کے متعلق اور صفی کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں کے ساتھ آپ کا بھی ایک حصہ لگایا جاتا تھا اگرچہ آپ ﷺ اس جنگ میں شرکت نہ فرماتے اور آپ ﷺ کے لئے سب سے پہلے، پانچویں حصہ میں سے صفی لے لیا جاتا تھا۔

١٢١٩: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ

١٢١٩: محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، سعید بن بشیر، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب جنگ میں خود شرکت فرماتے تو آپ جہاں سے چاہتے ایک حصہ منتخب فرما کر لے لیتے اور

رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ يَأْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَهُ فَكَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذَلِكَ السَّهْمِ وَكَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهِ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَلَمْ يُخَيَّرْ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا غزوۂ خیبر میں آپ کے حصہ میں اسی طرح آئیں اور آپ جب جنگ میں خود شرکت نہ فرماتے تو آپ کے لئے ایک حصہ لگایا جاتا اور آپ کو اختیار نہ ہوتا کہ آپ جہاں چاہیں انتخاب فرما کر حصہ حاصل فرمائیں۔

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ۔

۱۲۲۰: نصر بن علی' ابواحمد' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا صفی میں سے تھیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا صفی میں سے ہونا:

مذکورہ حدیث کی تشریح حدیث ۱۲۱۹ سے واضح ہے جس میں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے صفی میں سے ہونے کا مفہوم واضح ہے۔

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا۔

۱۲۲۱: سعید بن منصور' یعقوب بن عبدالرحمٰن' عمرو بن ابی عمرو' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ خیبر (کے قلعہ) پر پہنچے تو جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کر لیا تو لوگوں نے حضرت صفیہ بنت حیی کی خوبصورتی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا جن کے شوہر کو قتل کر دیا گیا تھا وہ نئی دلہن تھیں۔ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے ان کا انتخاب فرمالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ لے کر چل دیئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) سد الصہباء پہنچے وہاں پر وہ حلال ہو گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی۔

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۲۲۲: مسدد' حماد بن زید' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ اوّلاً دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں تھیں پھر وہ (تقسیم میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئیں۔

سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب:

مراد یہ ہے کہ آپ نے دحیہ کلبی کو دوسری کوئی اور خاتون دے کر صفیہ کا اپنے لئے انتخاب فرمالیا کیونکہ صفیہؓ قبیلہ بنوقریظہ میں سے تھیں اور وہ قوم کے سردار کی صاحبزادی تھیں اس لئے ایسی خاتون کا حرم نبوی میں آنا زیادہ مناسب خیال کیا گیا اور صفیہؓ کے نام کے بارے میں بعض حضرات نے اختلاف فرمایا ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ پہلے ان کا نام زینب تھا اور آپ کے ان کو منتخب فرمانے کے بعد ان کا نام صفیہ ہو گیا۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لیے کتاب ''اُمہات المؤمنین'' کا مطالعہ کریں۔

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ۔

۱۲۲۳: محمد بن خلاد' بہز بن اسد' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دحیہ کلبی کے حصہ میں ایک نہایت حسین وجمیل باندی آ گئی۔ آپ نے سات غلام کے عوض اس باندی کو دحیہ کلبی سے خرید لیا آپ نے اس باندی کو حضرت اُمّ سلیم کے سپرد فرمایا تا کہ وہ اس کو سنوارے اور تیار کرے حماد نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ فرمایا صفیہ بنت حیی حضرت اُمّ سلیم کے گھر میں عدت پوری کر لے۔

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُمِعَ السَّبْيُ يَعْنِي بِخَيْبَرَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ قَالَ يَعْقُوبُ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ ثُمَّ اتَّفَقَا مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا۔

۱۲۲۴: داؤد بن معاذ' عبدالوارث (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم' ابن علیہ' عبدالعزیز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر میں تمام گرفتار شدہ لوگ اکٹھا کیے گئے تو وہاں دحیہ کلبی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان قیدیوں میں سے ایک باندی مجھے عنایت فرما دیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور ایک باندی لے لو۔ انہوں نے حضرت صفیہ بنت حیی کا انتخاب کر لیا۔ تو ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں کے سردار کی بیٹی حضرت دحیہ کلبی کو عنایت فرما دی وہ آپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے شایانِ شان نہیں۔ آپ نے فرمایا دحیہ کو حضرت صفیہ کے ہمراہ بلاؤ۔ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ کو دیکھا تو آپ نے دحیہ سے فرمایا تم اپنے لئے کوئی دوسری باندی لے لو۔ پھر آپ نے ان کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں رکھنے کی وجہ:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے اپنے نکاح میں حضرت دحیہ کلبی کی خوشی سے رکھا تھا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے قبیلہ کے سردار کی لڑکی تھیں اگر دحیہ کلبی کے نکاح میں وہ رہتیں تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات ناگوار گزرتی چونکہ دحیہ کلبی ایک عام صحابی تھے اس وجہ سے آپ نے اپنے نکاح میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو رکھ لیا۔

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا بِالْمِرْبَدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَجَلْ قُلْنَا نَاوِلْنَا هَذِهِ الْقِطْعَةَ

۱۲۲۵: مسلم بن ابراہیم' قرہ' حضرت یزید بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک (دیہات) مربد میں تھے اتنے میں ایک شخص پہنچا کہ جس کے سر کے بال پراگندہ تھے اور وہ ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا چمڑا لئے ہوئے تھا ہم نے کہا کہ شاید تم جنگل کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ ہم نے کہا چمڑے کا یہ ٹکڑا ہمیں دے دو جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس شخص

الْأَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفِيَّ أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هَذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

نے وہ ٹکڑا ہمیں دے دیا۔ ہم لوگوں نے جو کچھ اس ٹکڑے میں لکھا تھا وہ پڑھ لیا اس میں یہ تحریر تھا کہ اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کے لئے بے شک تم لوگ اگر اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور نبی کریم ﷺ کا حصہ اور صفی ادا کرو۔ تو تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی امان حاصل ہوگی۔ ہم نے پوچھا کہ تمہیں یہ تحریر کس نے لکھ کر دی؟ اس شخص نے کہا حضور پاک ﷺ نے۔

صفی کیا ہے؟

حدیث بالا میں لفظ صفی جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ مال غنیمت میں سے جو شے بھی پسند فرمانا چاہیں وہ اپنے لئے منتخب فرما سکتے ہیں۔

بَاب كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ منورہ سے یہودی کس طرح نکالے گئے؟

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ يَهْجُو النَّبِيَّ ﷺ وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلُهَا أَخْلَاطٌ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودُ وَكَانُوا يُؤْذُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ فَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ الْآيَةَ فَلَمَّا أَبَى كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ أَنْ يَنْزِعَ

۱۲۲۶: محمد بن یحییٰ، حکم بن نافع، شعیب، زہری، عبدالرحمن بن عبداللہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ان تین افراد میں سے ایک ہیں کہ جن کا گناہ معاف ہو گیا تھا (یعنی غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے کا گناہ معاف ہو گیا تھا) (اور کعب بن اشرف نامی سرمایہ دار یہودی) حضور پاک ﷺ کی ہجو بیان کرتا تھا اور مشرکین قریش کو آپ کے خلاف جنگ کے لئے ابھارتا تھا۔ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو وہاں ہر قسم کے مذہب والے لوگ رہتے تھے جن میں مسلمان بھی تھے اور بعض مشرکین بھی تھے جو کہ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور بعض یہودی تھے جو حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت تکالیف پہنچاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو صبر و تحمل کا حکم فرمایا انہی حضرات کے سلسلہ میں یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ نازل ہوئی تو جب کعب بن اشرف حضور ﷺ کی ایذا رسانی سے باز نہ آیا تو آپ نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم فرمایا کہ وہ

عَنْ أَذَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا يَقْتُلُونَهُ فَبَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتْلِهِ فَلَمَّا قَتَلُوهُ فَزِعَتِ الْيَهُودُ وَالْمُشْرِكُونَ فَغَدَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي كَانَ يَقُولُ وَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ كِتَابًا يَنْتَهُونَ إِلَى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً صَحِيفَةً۔

کچھ آدمی بھیج کر کعب بن اشرف کو قتل کرا دیں۔ تو انہوں نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور اس کے قتل کا واقعہ یوں بیان کیا کہ جب ان لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا تو مشرکین اور یہودی خوفزدہ ہو گئے اور صبح کو خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کا آقا (کعب بن اشرف) رات میں قتل کر دیا گیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے (وہ باتیں) بیان فرمائیں کہ جو وہ آپ کی مذمت میں ہجو کہا کرتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ اب تمہارے اور ہم لوگوں کے درمیان ایک معاہدہ تحریر کیا جانا چاہئے جس پر کہ دونوں فریق قائم ہو جائیں۔ پھر آپ نے ان لوگوں کے اور اپنے اور دیگر اہل اسلام کے لئے ایک عام قرارداد قلمبند فرمائی۔

ایک تاریخی واقعہ بابت قتل کعب بن اشرف:

مذکورہ بالا واقعہ کے بعد ۶ ہجری میں غزوۂ خیبر کا واقعہ پیش آیا جس میں کہ یہود کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو خیبر سے بھی نکال دیا اور وہ ملک شام جا کر آباد ہو گئے اور اس طرح سرزمین عرب ان لوگوں سے پاک ہو گئی۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْأَيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ الْيَهُودَ فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا قَبْلَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قُرَيْشًا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ لَا يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ أَنَّكَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا أَغْمَارًا لَا يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ إِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَأَنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ قُلْ

۱۲۲۷: مصرف بن عمرو' یونس بن بکیر' محمد بن ابی محمد' سعید بن جبیر' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں قریش پر فتح حاصل فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار بنی قینقاع میں یہودیوں کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا اے یہودیو! اس سے پہلے کہ تم لوگوں کی بھی وہ حالت ہو جو کہ قریش کی ہو گئی ہے تم لوگ اسلام قبول کر لو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس بات پر غرہ نہیں کرنا چاہئے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قبیلہ قریش کے کچھ افراد کو ہلاک کیا جو کہ ناتجربہ کار تھے اور جو جنگ کے فن سے واقف نہ تھے۔ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم جیسے لوگوں سے جنگ کی ہوتی تو یقیناً آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پتہ لگ جاتا کہ ہم کتنے بہادر اور تربیت یافتہ ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے جیسا کسی کو نہ

لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ قَرَأَ مُصَرِّفٌ إِلَى قَوْلِهِ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِبَدْرٍ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ۔

دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿قُلْ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ﴾ نازل فرمائی۔

قرآنی فیصلہ:

مذکورہ بالا آیت کریمہ اس واقعہ کے سلسلہ میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ [آل عمران: ۱۳] تک نازل ہوئیں۔ اس سلسلہ کی پوری آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: اے محمد آپ ان کفار سے فرما دیں کہ اب تم لوگ مغلوب ہو گئے اور (عنقریب) جہنم کی جانب ہنکائے جاؤ گے اور دوزخ کیا برا ٹھکانہ ہے اور ابھی تم لوگوں کے سامنے دو فوجوں کے درمیان ایک نمونہ پیش آ چکا ہے ایک فوج ہے جس نے کہ راہِ الٰہی میں جنگ کی ہے اور دوسری فوج کافر ہے یہ لوگ (مسلمان) کھلے طور پر ان کی (کفار کی) دوگنی تعداد دیکھتے ہیں اور جس کو چاہیں اپنی مدد سے قوت عطا فرما دیتے ہیں اس واقعہ میں عبرت ہے ان لوگوں کے لئے کہ جن کو بصیرت حاصل ہے (مراد یہ ہے کہ کفار دراصل تین گنا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے کفار کو مسلمانوں کو دوگنا دکھلایا تا کہ اہلِ اسلام میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو)۔

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهَا مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُودَ فَاقْتُلُوهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى شَبِيبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ كَانَ يُلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حُوَيِّصَةُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حُوَيِّصَةُ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ۔

۱۲۲۸: مصرف بن عمرو' یونس' ابن اسحٰق' مولیٰ زید بن ثابت بنت محیصہ' ان کے والد' حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو یہود میں سے جو شخص مل جائے اس کو قتل کر دو تو محیصہ نے یہودیوں کے تاجروں میں سے ایک تاجر پر حملہ کر کے اس کو مار ڈالا۔ اس وقت محیصہ کا یہودیوں سے میل جول تھا اور اس وقت تک محیصہ کا بھائی اسلام نہیں لایا تھا اور وہ عمر میں محیصہ سے بڑا تھا تو جس وقت محیصہ نے اس یہودی کو قتل کر دیا تو محیصہ اس کو مار پیٹ کرتے اور کہتے اے اللہ کے دشمن! اللہ کی قسم تیرے پیٹ میں اس کے مال کی بہت چربی ہے۔

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ

۱۲۲۹: قتیبہ بن سعید' لیث' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ مسجد میں تھے اچانک حضرت رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کی طرف تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ' یہود کی طرف چل پڑو تو ہم حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ یہودیوں کے ٹھکانہ پر پہنچ گئے۔ تو حضرت رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا اے یہود! تم لوگ اسلام قبول کر لو تا کہ (دونوں جہاں کی آفات سے) محفوظ رہو۔ تو ان

أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

لوگوں نے جواب دیا کہ اے ابوالقاسم! آپ نے اپنا پیغام ہم لوگوں تک پہنچا دیا تو پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں سے دوبارہ یہی ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں نے اسی قسم کا جواب دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا میرا مقصد یہی تھا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور فرمایا بلاشبہ زمین اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (یعنی وہ اس زمین کا بنانے والا اور اس کا مالک ہے) اور اس کے رسول کے لئے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی قائم مقامی اور اس کی خلافت رسول کے لئے ہے) اور میں تم لوگوں کو اس سرزمین سے جلاوطن کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو تم لوگوں میں سے جس شخص کو اپنے مال سے کسی قسم کی محبت ہو (یعنی اس کو وہ مال دوسری جگہ منتقل کرنا مشکل معلوم ہوتا ہو جیسے غیر منقولہ جائیدادوغیرہ) تو وہ اس مال کو فروخت کردے ورنہ تم سمجھ لو کہ زمین اللہ اور رسول کی ہے۔

بَاب فِي خَبَرِ النَّضِيرِ

باب: قبیلہ بنی نضیر (کے اخراج کا بیان)

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوا إِلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُ الْأَوْثَانَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا وَإِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ أَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيحَ نِسَائَكُمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ اجْتَمَعُوا لِقِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُمْ

۱۲۳۰: محمد بن داؤد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھا کہ کفار قریش نے عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو جو کہ قبیلہ اوس اور خزرج میں سے (تھے) اور بت پرستی کرتے تھے لکھا اور آپ اس وقت غزوۂ بدر سے قبل مدینہ منورہ میں تھے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو ٹھکانہ دیا (یعنی حضرت رسول کریم ﷺ کو) اور ہم لوگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم لوگ ان سے جنگ کرو یا ان کو جلاوطن کر دو تو ہم تمام لوگ متحد ہو کر تم لوگوں پر حملہ آور ہوں گے اور تم لوگوں میں سے جو جنگ کرنے کے قابل ہیں ان کو مار ڈالیں گے اور تم لوگوں کی عورتوں کو اپنے استعمال میں لے آئیں گے۔ جس وقت یہ خط عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو ملا جو کہ بت پرستی کرتے تھے تو وہ تمام لوگ حضرت رسول کریم ﷺ سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھا ہو گئے۔ جب آپ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے تشریف لے جا کر ان سے ملاقات کی اور ان کو سمجھایا کہ قریش کے لوگوں نے تم کو جو دھمکی دی ہے وہ تمہارے خیال میں بڑی دھمکی ہے حالانکہ قریش کے لوگ تمہیں

فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ وَعِيدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ مَا كَانَتْ تَكِيدُكُمْ بِأَكْثَرَ مِمَّا تُرِيدُونَ أَنْ تَكِيدُوا بِهِ أَنْفُسَكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا أَبْنَائَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِلَى الْيَهُودِ إِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ وَإِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا أَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا وَلَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ وَهِيَ الْخَلَاخِيلُ فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيرِ بِالْغَدْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ وَلْيَخْرُجْ مِنَّا ثَلَاثُونَ حَبْرًا حَتَّى نَلْتَقِيَ بِمَكَانِ الْمَنْصَفِ فَيَسْمَعُوا مِنْكَ فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ آمَنَّا بِكَ فَقَصَّ خَبَرَهُمْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَتَائِبِ فَحَصَرَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ غَدَا الْغَدُ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا عَلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ فَجَلَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتْ

اس قدر نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ جس قدر تم خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہو کیونکہ تمہیں اپنے بیٹوں اور بھائیوں سے لڑنا پڑے گا۔ جب ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب سن لیا تو وہ لوگ علیحدہ علیحدہ ہو گئے (اور لڑائی کرنے کا ارادہ بدل دیا) پھر یہ اطلاع کفار قریش کو ملی تو انہوں نے غزوۂ بدر کے بعد یہودیوں کو تحریر کیا کہ تم لوگ قلعہ والے اور گھر بار والے لوگ ہو (مراد یہ ہے کہ تمہارے پاس مال واسباب اسلحہ اور مضبوط قلعے ہیں) تو تم لوگ ہمارے ساتھی سے جنگ کرو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) ورنہ ہم لوگ ایسا ویسا کر ڈالیں گے (یعنی ہم لوگ تمہیں مار ڈالیں گے) اور کوئی شخص تم لوگوں کی خواتین کی پازیب ہم سے نہیں بچا سکے گا۔ جب قبیلہ بنی نضیر کے یہودیوں کو یہ تحریر موصول ہوگئی تو ان لوگوں نے مکرو فریب کرنے کے لئے اور عہد شکنی کرنے پر اتفاق کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہلوایا کہ آپ تیس حضرات اپنے اصحاب میں سے ساتھ لے کر نکلیں اور ہم لوگوں میں سے تیس علماء نکل کر ایک درمیانی جگہ میں آپ سے ملاقات کریں گے وہ علماء آپ کی گفتگو سنیں گے۔ اگر وہ لوگ آپ کی تصدیق کریں اور آپ پر ایمان لائیں تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ نے یہ اطلاع تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی۔ جب اگلا روز ہوا تو آپ لشکر لے کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جب تک تم لوگ مجھ سے اقرار نہ کرو مجھے تم لوگوں پر اعتبار نہیں ہوگا ان لوگوں نے اقرار وعہد کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان لوگوں کی نیت خراب تھی) آپ نے ان لوگوں سے دن بھر جنگ کی۔ پھر آپ اگلے دن بنی قریظہ کے یہودیوں کے پاس ایک بڑا لشکر ساتھ لے کر تشریف لے گئے اور آپ نے قبیلہ بنی نضیر کو نظر انداز کر دیا اور ان لوگوں سے فرمایا تم لوگ عہد کرو چنانچہ ان لوگوں نے معاہدہ کر لیا (نہ تو ہم لوگ آپ سے جنگ کریں گے اور نہ آپ کے دشمن کی مدد کریں گے) پھر اگلے دن آپ فوجیں لے کر قبیلہ بنی نضیر کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ان سے لڑے یہاں تک کہ وہ لوگ جلاوطن ہونے پر رضامند ہوئے۔ پھر وہ لوگ جلاوطن ہوئے اور ان کے اُونٹوں

الْإِبِلُ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابَ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبَهَا فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَّمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِي أَيْدِي بَنِي فَاطِمَةَ.

سے جو سامان اُٹھ سکا وہ اپنا تمام ساز و سامان اور گھروں کے دروازے اور اس کی لکڑیاں توڑ کر سب لے گئے اور ان لوگوں کے کھجوروں کے باغات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ آئے جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو یہ عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا: ﴿وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے کفار کے مال میں سے جو کچھ اپنے رسول کو عطا فرمایا تو تم لوگوں نے اس مال و متاع پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اُونٹ یعنی وہ مال تمہیں جنگ کے بغیر حاصل ہو گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال سے بیشتر حصہ مہاجرین کو عنایت فرما دیا اور وہ مال ان میں تقسیم فرما دیا اور دو انصاری حضرات کو بھی جو ضرورت مند تھے عنایت فرمایا اور انصار کے دوسرے لوگوں کو عنایت نہیں فرمایا اور جتنا حصہ باقی رہا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ قرار پایا۔ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جو استعمال میں آیا وہ صدقہ تھا جو بنو فاطمہ کے اختیار میں رہا۔

خطابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

مذکورہ بالا مفصل حدیث میں مذکور حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ قبیلہ قریش نے تم لوگوں کو یہ دھمکی دی ہے کہ اگر تم لوگ محمد سے جنگ نہیں کرو گے تو ہم لوگ تم سے جنگ کریں گے پس اگر تم لوگ وہ بات تسلیم کر لو گے تو تم لوگوں کو زیادہ نقصان ہوگا اس لئے کہ تم کو اس صورت میں اپنے لوگوں سے جنگ کرنا ہوگی اور اگر تم لوگ قریش کی بات نہیں مانو گے تو تم لوگوں کا صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ لوگ تم پر حملہ آور ہوں گے اور اس صورت میں تم لوگ نقصان اور خسارہ میں نہیں رہو گے کیونکہ ہم لوگ بھی قبیلہ قریش سے جنگ کے لئے آمادہ ہیں۔

یہود کو دُنیاوی سزا:

مذکورہ حدیث میں یہود کے کھجور کے درخت کاٹنے کا تذکرہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ دراصل یہودیوں کو کھجور کے درخت بہت زیادہ پسندیدہ اور مرغوب تھے اور وہ لوگ دِل و جان سے ان درختوں کی پرورش اور دیکھ بھال کرتے تھے۔ یہودیوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے تکلیف پہنچانے کی غرض سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ ان کے درخت کاٹ لئے جائیں چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اعلیٰ قسم کے درخت کاٹے اور بعض نے ردی قسم اور خراب قسم کے درخت کاٹے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اعلیٰ و عمدہ قسم کے درخت کاٹے ان کے ذہن میں یہ تھا کہ اس سے یہود کو زیادہ تکلیف پہنچے اور خراب قسم کے درخت کاٹنے والوں کی نیت یہ تھی کہ اعلیٰ قسم کے درخت زمین پر چھوڑ دیئے جائیں تاکہ اہلِ اسلام اعلیٰ درخت سے نفع حاصل کر سکیں اللہ تعالیٰ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مذکورہ دونوں طریقے پسند آئے اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں آیت کریمہ: مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً [الحشر : ۵] نازل فرمائی اور بخاری شریف کی حدیث میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے

حکم سے آپ نے یہود کے درخت جلا دینے کا حکم بھی فرمایا چنانچہ فرمانِ نبوی کے مطابق بعض درختوں کو آگ بھی لگائی گئی اور پارہ ۲۸ سورۂ حشر میں قبیلہ بنی نضیر کو جلاوطن کئے جانے کے سلسلہ میں اس آیت کریمہ: هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ [الحشر : ۲] میں ہی اسی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا اور اخراجِ یہود کے سلسلہ میں ''سیرت مصطفیٰ'' و ''سیرت النبیؐ'' میں تفصیلی بحث مذکور ہے مزید تفصیل کے لئے ان کتب سے مراجعت فرمائیں۔

١٣٢١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضُهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ۔

۱۲۳۱: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنونضیر اور بنی قریظہ کے یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی۔ آپ نے قبیلہ بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا اور قبیلہ بنی قریظہ کو رہنے دیا۔ آپ نے بنی قریظہ کے ساتھ احسان کا معاملہ فرمایا یہاں تک کہ بنوقریظہ نے بھی (عہد شکنی کر کے) آپ سے جنگ کی۔ آپ نے ان لوگوں کے مَردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اہلِ اسلام میں تقسیم فرما دیا لیکن ان میں کے بعض لوگوں کو (قتل نہیں کیا) جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر مل گئے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کو امان دی اور وہ لوگ اسلام لے آئے اور آپ نے تمام یہودیوں کو مدینہ منورہ نکال باہر کیا۔ قبیلہ بنی قینقاع جو کہ حضرت عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور قبیلہ بنی حارثہ کو اور مدینہ منورہ میں جو یہودی آباد تھے (ان سب کو آپ نے جلاوطن کر دیا)

بنوقریظہ کی غداری:

بنوقریظہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرلیا تھا لیکن غزوۂ خندق کے موقعہ پر انہوں نے بھی عہد توڑ دیا اور خفیہ طور پر قریش سے تعاون کیا اور اس طرح انہوں نے نفاق کا ثبوت دیا اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کے لوگوں کو قتل کیا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو اہلِ اسلام میں تقسیم فرما دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ

باب: سرزمین خیبر کا بیان

١٢٣٢: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى النَّخْلِ وَالْأَرْضِ وَأَلْجَأَهُمْ إِلَى

۱۲۳۲: ہارون بن زید' ان کے والد' حماد بن سلمہ' عبید اللہ بن عمرؓ' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے اہلِ خیبر سے جنگ کی تو آپ ان لوگوں کی زمین اور درختوں پر غالب آ گئے اور آپ نے انہیں ان کے گھروں میں قید کر دیا۔ پھر ان لوگوں نے آپ سے اس شرط کے ساتھ مصالحت کی کہ جو کچھ سونا چاندی اور ہتھیار ہیں وہ نبیؐ کو ملیں اور باقی ان

قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَالْحَلْقَةَ وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيِّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ حِينَ أُجْلِيَتْ النَّضِيرُ فِيهِ حُلِيُّهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَعْيَةَ أَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ أَذْهَبَتْهُ الْحُرُوبُ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فَقَتَلَ ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبَى نِسَائَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَعْمَلُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا الشَّطْرُ مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمْ الشَّطْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ۔

کے اُونٹ جتنا سامان اُٹھا سکیں وہ لے جائیں اس شرط پر کہ وہ لوگ نہ کسی چیز کو چھپائیں اور نہ غائب کریں۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو اہلِ اسلام نے ان لوگوں کی جو ذمہ داری لی ہے وہ اُٹھ جائے گی اور معاہدہ باقی نہیں رہے گا۔ پس ان لوگوں نے چمڑے کی ایک تھیلی جو کہ حیی بن اخطب کے پاس تھی وہ غائب کر لی اور وہ شخص خیبر سے پہلے قتل کر دیا گیا تھا وہ اس میں قبیلہ بنونضیر کے زیور بھر کر اُٹھا کر لایا تھا جب قبیلہ بنی نضیر جلا وطن کئے گئے تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے سعیہ نامی ایک یہودی سے فرمایا کہ حیی بن اخطب کی تھیلی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ جنگ میں ضائع ہو گئی اور اخراجات میں صرف ہو گئی۔ پھر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وہ تھیلی مل گئی تب آپ نے ابن ابی حقیق کو قتل کر ڈالا جو کہ ان ہی یہودیوں میں سے تھا' ان کی عورتوں کو گرفتار کر لیا اور ان کے بچوں کو غلام بنایا اور انہیں ملک سے نکالنے کا ارادہ فرمایا۔ ان لوگوں نے کہا اے محمد! ہم لوگوں کو اسی جگہ رہنے دو ہم زمین میں محنت کریں گے اور جو کچھ پیداوار حاصل ہو گی اس میں سے آدھا حصہ دیں گے اور آدھا حصہ ہم لیں گے۔ تو آپ خیبر کی آمدنی میں سے اپنی ازواجؓ میں سے ہر ایک کو اَسّی وسق کھجور اور بیس وسق جو سال کے خرچہ کے لئے عنایت فرماتے۔

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجٌ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ۔

۱۲۳۳: احمد بن حنبل' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' ابن اسحٰق' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! بلاشبہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے اس بات پر معاہدہ کیا تھا کہ جب چاہیں انہیں نکال دیں تو جس شخص کا یہود کی طرف مال واجب ہو وہ ان سے وصول کر لے کیونکہ میں (جزیرۂ عرب سے) یہودیوں کا اخراج کرنے والا ہوں پھر آپ نے ان کو (جزیرۂ عرب سے باہر نکال دیا)۔

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۲۳۴: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ بن زید' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہود نے آپ سے گزارش کی کہ آپ ہمیں اس شرط پر (عرب میں) رہنے کی اجازت دیں کہ ہم لوگ محنت کریں گے اور جو پیداوار حاصل ہو گی اس میں سے

ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ التَّمْرُ يُقَسَّمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ وَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخُمُسَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعَمَ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْخُمُسِ مِائَةَ وَسْقٍ تَمْرًا وَعِشْرِينَ وَسْقًا شَعِيرًا فَلَمَّا أَرَادَ عُمَرُ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ أَرْسَلَ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُنَّ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُنَّ أَنْ أَقْسِمَ لَهَا نَخْلًا بِخَرْصِهَا مِائَةَ وَسْقٍ فَيَكُونَ لَهَا أَصْلُهَا وَأَرْضُهَا وَمَاؤُهَا وَمِنَ الزَّرْعِ مَزْرَعَةَ خَرْصِ عِشْرِينَ وَسْقًا فَعَلْنَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ نَعْزِلَ الَّذِي لَهَا فِي الْخُمُسِ كَمَا هُوَ فَعَلْنَا۔

نصف رکھیں گے اور باقی نصف آپ کو پیش کر دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا ہم تم کو اس شرط پر اُس وقت تک رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے پھر وہ لوگ اسی شرط کے ساتھ رہتے رہے اور خیبر سے حاصل ہونے والی آدھی کھجور کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ اس میں سے نبی کریم ﷺ پانچواں حصہ وصول فرماتے اور آپ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ہر ایک خاتون کو اس پانچویں حصہ میں سے سو وسق کھجور اور بیس وسق جَو عنایت فرماتے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو (عرب سے) نکال باہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں کہلوا دیا کہ تم میں سے جس کا دِل کا چاہے میں ان کی خدمت میں اس قدر درخت جڑ' زمین اور پانی سمیت پیش کر دوں کہ جن میں سے سو وسق حاصل ہوں گے اسی طرح کھیتی میں سے اس قدر اراضی دے دوں کہ جس میں بیس وسق (وزن کی مقدار) جَو کی پیداوار ہو اور اگر پانچویں حصہ میں سے حصہ لینا چاہیں تو میں وہ ان کی خدمت میں پیش کر دوں۔

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ۔

۱۲۳۵: داؤد بن معاذ' عبد الوارث (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خیبر (کے قلعہ پر) جہاد کیا پھر ہم لوگوں نے اس کو جنگ کر کے حاصل کیا تو گرفتار شدہ افراد جمع کئے گئے۔ (تاکہ ان کو اہلِ اسلام کے درمیان تقسیم کیا جائے۔)

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا۔

۱۲۳۶: ربیع بن سلیمان' اسد بن موسیٰ' یحییٰ بن زکریا' سفیان' یحییٰ بن سعید' بشیر بن یسار' حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کے مالِ غنیمت) کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ اس میں سے ایک حصہ کو اپنی ضروریات کے لئے اور دوسرا حصہ مسلمانوں کے لئے اور آپ ﷺ نے اس حصہ کو اٹھارہ حصوں پر تقسیم فرمایا تھا۔

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ

۱۲۳۷: عبد اللہ بن سعید' ابو خالد' سلیمان' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ الْوَطِيحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَعَزَلَ النِّصْفَ الْآخَرَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا۔

یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو غنیمت کے طور پر خیبر عنایت فرما دیا تو آپ نے اس کو چھتیس حصوں پر تقسیم فرمایا اور ہر ایک حصہ ایک سو حصوں پر مشتمل تھا پھر آپ نے ان میں سے نصف ح ﷺ اپنی ضروریات کے لئے محفوظ کئے ان ہی میں سے وطیحہ اور کتیبہ (نامی دو گاؤں بھی تھے) اور ان دونوں مواضعات سے متعلق جائیداد بھی تھی اور آپ نے بقایا نصف حصہ کو اہل اسلام میں تقسیم فرمایا اس جائیداد میں شق اور نطاۃ (نامی دو گاؤں شامل تھے) ان سے متعلق زمین و جائیداد تھی اور حضرت رسول کریم ﷺ کا حصہ ان کے متعلقات میں سے تھا۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَكَانَ النِّصْفُ سِهَامَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنَ الْأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ۔

۱۲۳۸: حسین بن علی' یحییٰ بن آدم' ابو شہاب' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا کہ ان حضرات نے اس حدیث کو بیان کیا کہ آدھی آمدنی میں تمام مسلمانوں کے حصے تھے اور حضرت رسول کریم ﷺ کا بھی اس میں حصہ (شامل) تھا اور باقی جو آدھا حصہ بچتا تو وہ اہل اسلام کے ان اُمور کے لئے محفوظ کیا جاتا کہ جو ان کو مسائل درپیش ہوتے (جیسے جہاد وغیرہ کے اخراجات یا دیگر غیر معمولی نوعیت کی ضروریات کے لئے)

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذَلِكَ وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِيَ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْوُفُودِ وَالْأُمُورِ وَنَوَائِبِ۔

۱۲۳۹: حسین بن علی' محمد بن فضیل' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن یسار جو کہ انصار کے آزاد کردہ غلام ہیں انہوں نے چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا کہ جب حضرت رسول کریم ﷺ کا خیبر پر غلبہ حاصل ہوا تو آپ نے اس کو چھتیس حصوں پر تقسیم فرمایا ہر ایک حصہ میں ایک سو حصے تھے ان کے آدھے میں حضرت نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کا حصہ تھا اور باقی نصف حصہ ان حضرات کے لئے محفوظ کیا گیا کہ جو خدمت نبوی میں (مختلف) وفود کی شکل میں حاضر ہوئے اور جو دیگر ضروریات پیش آتیں ان میں خرچ ہوتا۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

۱۲۴۰: محمد بن مسکین' یحییٰ بن حسان سلیمان بن بلال' یحییٰ بن سعید' حضرت بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چھتیس حصے بنائے پھر آپ نے اہل اسلام کے لئے ان میں سے نصف حصہ کیا یعنی اس طرح

بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمْعٌ فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الشَّطْرَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا يَجْمَعُ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةً النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ لَهُ سَهْمٌ كَسَهْمِ أَحَدِهِمْ وَعَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَهُوَ الشَّطْرُ لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَكَانَ ذَلِكَ الْوَطِيحَ وَالْكُتَيْبَةَ وَالسَّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا فَلَمَّا صَارَتِ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ۔

آپ نے اس میں سے اٹھارہ حصہ نکالے ہر ایک حصہ میں ایک سو حصے تھے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے حصہ میں بھی عام مسلمانوں کی طرح ایک ہی حصہ آیا اور آپ نے اٹھارہ حصہ یعنی (۳۶ میں سے) آدھے حصے اپنے ضروری اخراجات کے لئے علیحدہ کئے (یعنی جہاد وغیرہ کے اخراجات کے لئے محفوظ رکھے) اور مسلمانوں کے لئے جو ضروریات پیش آئیں ان کے لئے آپ نے وہ حصے محفوظ رکھے اور اس آدھے حصہ میں سے وطیحہ' کتیبہ اور سلالم (نامی خیبر کے گاؤں) اور ان کے متعلقات شامل تھے۔ جب حضرت رسول کریم ﷺ کے تصرف میں یہ اموال آئے اور اہل اسلام کو ایسے کارکن نہ مل سکے کہ جو ان کی طرف سے محنت و مشقت کے کام انجام دیں تو آپ نے یہود کو محنت و مشقت کے لئے آمادہ کیا اور آپ نے ان لوگوں سے بٹائی کا معاملہ کر لیا۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ لِي عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَئُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا۔

۱۲۴۱: محمد بن عیسیٰ' مجمع بن یعقوب' یعقوب' ان کے چچا عبدالرحمٰن بن یزید' ان کے چچا حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ قاری تھے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصہ پر خیبر کو ان حضرات پر تقسیم فرمایا کہ جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور پورے لشکر کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی ان میں تین سو سوار تھے (اور ایک ہزار دو سو افراد پیدل تھے) تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصہ عطا فرمائے اور پیدل کو ایک حصہ عنایت فرمایا۔

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالُوا بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ تَحَصَّنُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۴۲: حسین بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن ابی زائدہ' محمد بن اسحٰق' حضرت زہری' عبداللہ بن ابی بکر' محمد بن مسلمہؓ کے بعض صاحبزادوں سے مروی ہے کہ ان تمام نے بیان کیا کہ (جس وقت مسلمانوں نے خیبر کو فتح کر لیا تو) خیبر کے کچھ قلعے باقی رہ گئے اور وہ لوگ اپنے قلعوں میں محصور ہو گئے۔ ان لوگوں نے نبیؐ سے گزارش کی کہ ہم لوگوں کو امان نصیب ہو اور ہم لوگوں کو روانہ کر دیا جائے (مراد یہ ہے کہ ہم لوگ اس جگہ سے چلے

وَسَلَّمَ أَنْ يَحْقِنَ دِمَائَهُمْ وَيُسَيِّرَهُمْ فَفَعَلَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ أَهْلُ فَدَكَ فَنَزَلُوا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ۔

جائیں گے) آپ نے ان کی درخواست قبول فرمالی تو اہلِ فدک کو یہ اطلاع ملی تو وہاں کے لوگ بھی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پھر یہ فدک خاص طور پر حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے شمار کیا جاتا تھا کیونکہ اس پر اُونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے گئے تھے (مراد یہ ہے کہ فدک جو کہ خیبر کے متعلقات میں سے ایک قلعہ تھا وہ مسلمانوں کو لڑائی کے بغیر حاصل ہوا اگر وہ لڑائی سے حاصل ہوتا تو اس میں تمام اہلِ اسلام حقدار ہوتے)

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَقُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ خَيْبَرَ كَانَ بَعْضُهَا عَنْوَةً وَبَعْضُهَا صُلْحًا وَالْكَتِيبَةُ أَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيهَا صُلْحٌ قُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا الْكَتِيبَةُ قَالَ أَرْضُ خَيْبَرَ وَهِيَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ عَذْقٍ۔

۱۲۴۳: محمد بن یحییٰ، عبد اللہ بن محمد، جویریہ، مالک، حضرت زہری سے روایت ہے کہ ان کو حضرت سعید بن میسّب نے خبر دی کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خیبر کا کچھ حصہ طاقت سے حاصل فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حارث بن مسکین کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں موجود تھا کہ ابن وہب نے بواسطہ مالک، ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ خیبر کا کچھ حصہ تو جنگ کے ذریعے حاصل کیا گیا اور کچھ صلح کے ذریعے۔ کتیبہ جو کہ خیبر کی ایک بستی ہے وہ قوت و طاقت سے فتح ہوا۔ ابن وہب نے بیان کیا کہ میں نے مالک سے اور انہوں نے ابن شہاب سے دریافت کیا کہ کتیبہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایک علاقہ ہے اراضی خیبر میں سے کہ جس میں کھجور کے چالیس ہزار درخت تھے۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ افْتَتَحَ خَيْبَرَ عَنْوَةً بَعْدَ الْقِتَالِ وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ مِنْ أَهْلِهَا عَلَى الْجَلَاءِ بَعْدَ الْقِتَالِ۔

۱۲۴۴: ابن سرح، ابن وہب، یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور پاک ﷺ نے خیبر کو قوت و طاقت سے جنگ کر کے فتح کیا اور وہاں کے لوگ جلاوطنی کی شرط پر اپنے قلعوں سے نیچے آئے تھے۔

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ خَمَّسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ۔

۱۲۴۵: ابن سرح، ابن وہب، یونس، حضرت ابن شہاب سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے (مالِ غنیمت میں آیا ہوا) خیبر کے مال میں سے خمس نکال لیا اور جو باقی بچا۔ آپ نے اس کو ان لوگوں میں تقسیم فرمادیا جو جنگ میں موجود تھے اور جو اس وقت موجود نہیں تھے مگر صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے (یاد رہے کہ صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر میں ایک سال کا فرق ہے)

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۲۴۶: احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن، مالک، زید بن اسلم، ان کے والد، حضرت عمر

الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ۔

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مجھے ان مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا جو کہ ہمارے بعد پیدا ہوں گے یعنی ان لوگوں کی ضرورت کا (خیال نہ ہوتا) تو جو بھی گاؤں یا شہر فتح ہوتا میں اس کو اسی طرح تقسیم کرتا کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَبَرِ مَكَّةَ

باب: فتح مکہ معظمہ

۳۰۴۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ۔

۱۲۴۷: عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن آدم' ابن ادریس' محمد بن اسحٰق' زہری' عبید اللہ بن عتبہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس سال مکہ معظمہ فتح ہوا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سفیان بن حرب کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ انہوں نے (مقام) مرالظہران میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایک ایسا شخص ہے جو کہ نام ونمود اور چودھراہٹ کو بہت پسند کرتا ہے۔ آپ ابوسفیان کے بارے میں کوئی اس قسم کی بات ارشاد فرمادیں کہ جس کی وجہ سے یہ فخر کر سکے آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو پناہ حاصل ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے اس کو پناہ حاصل ہے یعنی ہم اس کو قتل نہیں کریں گے۔

۳۰۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَعَلِّي أَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي أَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوا

۱۲۴۸: محمد بن عمر' سلمہ بن فضل' محمد بن اسحٰق' عباس بن عبداللہ' ان کے چند گھر کے افراد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مقام مرالظہر ان میں آترے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دِل میں سوچا کہ اگر نبی کریم ﷺ یہ لشکر ساتھ لے کر طاقت کے زور سے مکہ معظمہ میں داخل ہو جائیں گے اور قریش نے پہلے سے حاضر ہو کر پناہ حاصل نہ کی تو وہ تمام لوگ برباد ہو جائیں گے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے خچر پر اس خیال سے سوار ہو کر نکلا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی ضرورت سے نکلا ہو اور وہ مکہ معظمہ جاتا ہوا مجھ کو مل جائے اور وہ مکہ کے لوگوں کو اطلاع کر دے کہ (آپ ایک بڑے لشکر کے ساتھ تم لوگوں کی جانب بڑھ رہے ہیں) تا کہ وہ لوگ مکہ معظمہ سے باہر آ جائیں اور خدمت نبوی میں حاضر ہو کر پناہ لیں۔ میں اسی خیال میں چلا جا رہا تھا کہ

اِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوهُ فَإِنِّي لَأَسِيرُ إِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبُو الْفَضْلِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ قَالَ فَمَا الْحِيلَةُ قَالَ فَرَكِبَ خَلْفِي وَرَجَعَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ۔

میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی آواز سنی۔ میں نے بلند آواز سے کہا اے ابوحنظلہ (یہ ابوسفیان کی کنیت ہے) اس نے میری آواز کی شناخت کر لی اور کہا ابوالفضل ہو؟ (یہ حضرت عباس کی کنیت ہے) میں نے کی جی ہاں۔ اس نے کہا تم لوگوں کو کیا ہو گیا تم پر میرے والدین فدا ہوں۔ میں نے کہا یہ حضور اکرم ﷺ ہیں اور یہ ان کا لشکر ہے (جو مکہ میں داخل ہونے والا ہے) ابوسفیان نے کہا پھر میں بچاؤ کی کیا تدبیر اختیار کروں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے اس کو سوار کر لیا اور اس کا ساتھی (بدیل بن ورقاء) واپس ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں ابوسفیان کو لے گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان نام و نمود چاہتے ہیں تو آپ ان کے بارے میں باعث فخر بات فرما دیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو پناہ حاصل ہے اور جو شخص دروازہ بند کر لے اس کو پناہ حاصل ہے یہ بات سن کر لوگ اپنے اپنے گھروں اور مسجد میں چھپ گئے۔

ابوسفیان کا اسلام:

جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھا تو انہوں نے ابوسفیان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کے درمیان حائل ہو گئے اور انہوں نے ابوسفیان کا دفاع کیا۔ بہرحال یہ سب حضرات خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے موقعہ عنایت فرمایا کہ رات کے وقت ابوسفیان کو خیمہ میں رکھا جائے جب صبح کے وقت ابوسفیان کو دوبارہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا تو آپ نے ابوسفیان کو اسلام کی دعوت پیش کی بہرحال کافی غور و خوض کے بعد ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ فالحمدللہ

۱۲۴۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا۔

۱۲۴۹: حسن بن صباح' اسماعیل بن عبدالکریم' ابراہیم بن عقیل' ان کے والد' حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ فتح مکہ کے روز کچھ مال غنیمت حاصل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں' کچھ نہیں ملا۔

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۱۲۵۰: مسلم بن ابراہیم' سلام بن مسکین' ثابت بنانی' عبداللہ بن رباح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے زبیر بن عوام اور ابوعبیدہ بن الجراح

النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ وَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا يَشْرُفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَمْتُمُوهُ فَنَادَى مُنَادٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ وَطَافَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَخَذَ بِجَنْبَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

اور حضرت خالد بن ولید کے گھوڑوں پر چھوڑ دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ تم انصار میں منادی کر دو کہ وہ اس راستہ سے جائیں اور سامنے سے جو شخص آئے اس کو مار ڈالیں۔ اسی وقت ایک پکارنے والے شخص نے آواز دی کہ آج کے روز سے قریش نہیں رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے اس کو امن حاصل ہے اور جو شخص اسلحہ پھینک دے اس کو امن حاصل ہے اور سرداران قریش بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہو گئے اور ان سے بیت اللہ شریف بھر گیا۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی پھر بیت اللہ شریف کے دروازے کے دو چوکھٹ پکڑے۔ اس وقت جو لوگ اندر تھے وہ باہر آ گئے اور نبی کریم ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔

سچی پیشین گوئی:

مفہوم یہ ہے کہ آج کے دن مشرکین مکہ کے نمایاں افراد ہلاک کر دیئے جائیں گے اور انکا زور ٹوٹ جائے گا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خَبَرِ الطَّائِفِ

باب: فتح طائف

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ ثَقِيفٍ إِذْ بَايَعَتْ قَالَ اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا وَلَا جِهَادَ وَأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ سَيَتَصَدَّقُونَ وَيُجَاهِدُونَ إِذَا أَسْلَمُوا۔

۱۲۵۱: حسن بن الصباح' اسماعیل بن عبدالکریم' ابراہیم بن عقیل' ان کے والد حضرت وہب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جس وقت قبیلہ بنو ثقیف نے بیعت کی تو ان لوگوں نے کس قسم کی شرط رکھی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے یہ شرط رکھی تھی کہ ہم لوگ زکوٰۃ ادا کریں گے اور نہ جہاد کریں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ جب یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے تو اُمید ہے کہ وہ صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔

عجیب شرط:

بنو ثقیف نے زکوٰۃ نہ دینے اور جہاد نہ کرنے کی شرط رکھی اور آنحضرت ﷺ نے وقتی طور پر اور مصلحتاً یہ شرط قبول فرمالی۔ کیونکہ زکوٰۃ ایک سال بعد صاحب نصاب پر فرض ہوتی ہے جبکہ جہاد سے کچھ لوگ ویسے ہی مستغنیٰ ہوتے ہیں جب اسلام ان لوگوں کے دِلوں میں گھر کر جائے گا تو سب اعمال سرانجام دینے لگیں گے۔

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْجُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُجَبُّوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ۔

۱۲۵۲: احمد بن علی' ابوداؤد' حماد بن سلمہ' حمید' حسن' حضرت عفان بن ابوالعاص سے روایت ہے کہ وفد ثقیف (طائف میں ایک قوم تھی) جب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان لوگوں کو مسجد میں اُتارا تا کہ ان لوگوں کے قلوب نرم پڑ جائیں۔ ان لوگوں نے آپ سے شرط کی کہ ہم لوگ جہاد کرنے کیلئے نہیں جائیں گے اور ہم لوگوں سے زکوٰۃ نہ وصول کی جائے اور نہ ہم لوگوں کو نماز پڑھنا پڑھے۔ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا یہ ہو سکتا ہے کہ تم لوگ جہاد کے لئے نہ نکالے جاؤ (کیونکہ جہاد میں شرکت کرنے کے لئے دیگر حضرات موجود ہیں) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم لوگوں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے (کیونکہ ابھی ایک سال پورا نہیں ہوا اور زکوٰۃ ایک سال پورا ہونے پر صاحب نصاب پر واجب ہوتی ہے) لیکن وہ دین بہتر نہیں کہ جس میں رکوع نہ ہو (یعنی جس میں نماز نہ ہو)

بَابِ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ

باب: مُلک یمن اور سرزمین یمن

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتٍ هَذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادٌ لَنَا فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضِيتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِي وَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكِتَابَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانٍ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُو خَيْوَانَ قَالَ فَقِيلَ لِعَكٍّ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلَى قَرْيَتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۵۳: ہناد بن سری' ابواُسامہ' مجالد' شعبی' حضرت عامر بن شہرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ تشریف لے گئے تو مجھ سے (قبیلہ) ہمدان کے لوگوں نے کہا کہ کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ تم اس شخص کی خدمت میں حاضر ہو کر (یعنی خدمت نبوی میں حاضر ہو کر) ہماری طرف سے بات چیت کرو کہ اگر تم ہمارے لئے کسی بات پر رضامند ہو جاؤ گے تو ہم لوگ اس کو قبول کر لیں گے اور تم کسی بات کو ناپسند کرو گے تو ہم لوگ بھی اس کو ناپسند سمجھیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں میں (خدمت نبوی میں حاضری کیلئے) چلا جاؤں گا۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے آپ کا کام (یعنی دینِ اسلام) پسند آیا اور میری قوم کے افراد اسلام لے آئے اور نبیؐ نے عمیر ذی مران کے لئے یہ تحریر لکھوائی۔ راوی نے بیان کیا کہ نبیؐ نے (اسلام کی تبلیغ کے لئے) مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام اہلِ یمن کے پاس روانہ کیا تو عک ذوخیوان نامی ایک شخص تھا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نبیؐ کی خدمت میں جاؤ اور آپ سے اپنی بستی اور مال کے لئے پناہ لے کر آؤ۔ تو وہ شخص یعنی عک ذوخیوان نامی شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس شخص کیلئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ۔

تحریر فرمایا ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو کہ مہربان اور بڑے رحم والے ہیں کہ محمد کی طرف سے جو کہ اللہ کے رسول ہیں عک ذوخیوان کیلئے تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ سچا شخص ہے تو اس کو اس کی زمین' غلاموں' اور اسکے مال و دولت میں پناہ حاصل ہے اور وہ اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ میں ہے یہ حکم نامہ حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ نے تحریر کیا تھا۔

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبْيَضَ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ كَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَخَا سَبَأٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا زَرْعُنَا الْقُطْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ بِمَأْرِبَ فَصَالَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلَى سَبْعِينَ حُلَّةً بَزٍّ مِنْ قِيمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَأٍ بِمَأْرِبَ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا صَالَحَ أَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِينَ فَرَدَّ ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَا وَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ انْتَقَضَ ذٰلِكَ وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ۔

۱۲۵۴: محمد بن احمد' ہارون بن عبداللہ' عبداللہ بن زبیر' فرج بن سعید' ان کے چچا' ثابت بن سعید' ان کے والد سعید بن ابیض' ان کے دادا حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (وہ وفد میں آئے تھے) تو نبی کریم ﷺ سے صدقہ کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے سبا کے رہنے والے! (سبا' ملک یمن میں ایک شہر تھا) کہ زکوٰۃ ادا کرنا تو لازمی ہے (اس پر) ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگوں کی کھیتی تو صرف کپاس کی ہے اور سبا کے لوگ اب اِدھر اُدھر چلے گئے ہیں البتہ قومِ سبا کے کچھ افراد (مقام) مارب میں باقی بچ گئے ہیں تو آپ نے ان لوگوں سے جو (مقام) مقارب میں رہ گئے تھے۔ سالانہ معافر کے کپڑے میں سے ستر جوڑے ادا کرنے پر مصالحت فرمائی پھر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑوں کی ادائیگی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد عاملین نے ستر جوڑے ادا کرنے کے سلسلہ کے اس اقرار نامہ کو توڑ دیا جو کہ ابیض بن حمال نے آپ سے کیا تھا' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے فرمان کو بحال کیا (یعنی ان لوگوں سے سالانہ ستر جوڑے وصول کرنے کا حکم فرمایا) جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو وہ معاہدہ فسخ ہو گیا اور جس طرح پر دیگر لوگوں سے صدقہ وصول کیا جاتا ان لوگوں سے بھی صدقہ وصول کیا جانے لگا۔

تباہ شدہ ملک سبا:

مذکورہ حدیث میں قوم سبا کے علیحدہ علیحدہ ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ اب وہ شہر سبا بلقیس کے زمانہ کا شہر سبا نہیں ہے وہاں کے باشندے اُجڑ گئے اور اس شہر پر ویرانی غالب آ گئی اور معافر ملک یمن کے ایک گاؤں کا نام ہے کہ جہاں پر وہ کپڑے تیار ہوتے تھے۔

بَاب فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مِمَّا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا و قَالَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ سَعِيدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا أَوْ سَكَتَ عَنْهَا۔

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا۔

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ فِي بَلَدٍ وَاحِدٍ۔

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ

باب: یہود کو سرزمین عرب سے جلاوطن کرنے کا بیان

۱۲۵۵: سعید بن منصور' سفیان بن عیینہ' سلیمان احول' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بوقت وفات) تین اشیاء کی وصیت کی۔ (۱) جزیرۂ عرب سے مشرکین کے اخراج (یعنی مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے یہودیوں کو نکالے جانے کا حکم فرمایا) اور آپ نے فرمایا تم لوگ سفیروں اور قاصدوں سے حُسنِ سلوک کرتے رہنا انہیں اسی طرح تحائف دیتے رہنا' جیسا کہ میں ان لوگوں سے حُسنِ سلوک کرتا اور تحفے دیتا ہوں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے تیسری شے سے خاموشی اختیار فرمائی یا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مگر میں اس کو بھول گیا۔

۱۲۵۶: حسن بن علی' ابوعاصم' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوزبیر' جابر بن عبداللہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے' میں جزیرۂ عرب سے (مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے) یہود اور نصاریٰ کو لازماً نکال دوں گا یہاں تک کہ وہاں پر اہلِ اسلام کے علاوہ میں کسی شخص کو نہیں چھوڑوں گا (یعنی حجاز مقدس میں مسلمانوں کے علاوہ کوئی نہیں رہے گا)۔

۱۲۵۷: احمد بن حنبل' ابواحمد' سفیان' ابوزبیر' جابر' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا لیکن سابق کی حدیث اس حدیث سے زیادہ مکمل ہے۔

۱۲۵۸: سلیمان بن داؤد' جریر' قابوس' ان کے والد' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شہر میں دو قبلے نہیں ہوسکتے (مراد یہ ہے کہ اہلِ اسلام کا اور نصاریٰ اور یہود کا دونوں کا حجازِ مقدس میں رہنا نہیں ہوگا)۔

۱۲۵۹: محمود بن خالد' عمر عبدالواحد' حضرت سعید بن عبدالعزیز

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِي إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى تُخُومِ الْعِرَاقِ إِلَى الْبَحْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ مَالِكٌ عُمَرُ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ وَلَمْ يُجْلَوْا مِنْ تَيْمَاءَ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرَى أَنَّمَا لَمْ يُجْلَ مَنْ فِيهَا مِنَ الْيَهُودِ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ۔

ہے کہ ایک طرف وادی القریٰ سے لے کر یمن تک جزیرۂ عرب ہے اور دوسری طرف عراق سے لے کر سمندر تک جزیرۂ عرب ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں حارث بن مسکین کے سامنے یوں پڑھا گیا کہ مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ نجران کو جلا وطن کیا اور انہوں نے (مقام) تیما سے کسی کو جلاوطن نہیں کیا (جو کہ سمندر کے نزدیک شام کے مضافات میں ایک جگہ ہے) کیونکہ تیما عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے اور میری رائے میں وادی القریٰ کے یہودی اس وجہ سے جلاوطن نہیں کئے گئے کہ ان لوگوں نے وادی القریٰ کو سرزمین عرب میں داخل نہیں سمجھا۔

جزیرۃ العرب:

مذکورہ حدیث میں حجازِ مقدس کی تحدید بیان فرمائی گئی ہے ورنہ درحقیقت ملک عرب ایک جزیرہ ہے اور نجران ایک گاؤں کا نام ہے جو کہ ملک شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ أَجْلَى عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ يَهُودَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ۔

۱۲۶۰: ابن سرح' ابن وہب' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرزمین عرب سے نجران اور فدک کے یہود کو نکال دیا۔

بَابٌ فِي إِيقَافِ أَرْضِ السَّوَادِ وَأَرْضِ الْعَنْوَةِ

باب: مشرکین کے ملک میں جو زمین لڑائی سے حاصل ہو اہلِ اسلام میں وہ زمین کس طرح تقسیم کی جائے گی

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنَعَتْ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتْ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا ثُمَّ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَهَا زُهَيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ۔

۱۲۶۱: احمد بن یونس' زہیر' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ایسا وقت آئے گا کہ عراق اپنے پیمانوں اور سکوں کو روک دے گا اور ملک شام اپنے مد اور اشرفیوں کو روک دے گا اور ملک مصر اپنے سکوں اور اشرفیوں کو روک دے گا پھر تم لوگ جس طرح شروع میں تھے ویسے ہی ہو جاؤ گے زہیر راوی حدیث نے تین مرتبہ یہ کہا کہ اس حدیث پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

عراق سے متعلق پیشین گوئی:

مذکورہ حدیث میں عراق کے اپنے پیمانے وغیرہ روکنے سے مراد یہ ہے کہ عراق کے سکے اور اس کی آمدنی سے خود وہاں کے

باشندے محروم رہ جائیں گے اور مصر کے اشرفیوں کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام ممالک کا سرمایہ تم لوگوں کو حاصل ہوگا اور ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ''پھر تم ویسے ہی ہو جاؤ گے'' کا مفہوم یہ ہے کہ تم لوگوں کو جو کچھ سرمایہ حاصل ہوگا اپنی حکمت عملی اور مکر وفریب اور تم لوگوں کی بداعمالی کی نحوست میں کفار تم لوگوں سے آہستہ آہستہ سب کچھ چھین لیں گے آج کے حجازِ مقدس کے حالات اور یہودیوں کے اس سرزمین پاک میں دخیل ہونے کے لئے یہ حدیث ایک لمحہ فکریہ ہے۔

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔

۱۲۶۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جس بستی یا گاؤں میں آؤ اور وہاں رہن سہن کرلو تو تمہیں ایک متعین حصہ ملے گا اور جس بستی یا گاؤں کے افراد نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس میں سے اللہ و رسول کا خمس نکال کر باقی حصہ تم لوگوں کو مل جائے گا۔

پانچویں حصہ سے متعلق حکم:

مذکورہ حدیث میں تمہارا حصہ تم لوگوں کو مل جائے گا سے مراد یہ ہے کہ مالِ غنیمت کے طریقہ پر وہ گاؤں تم لوگوں میں تقسیم نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ گاؤں وغیرہ لڑائی کے بغیر تم لوگوں کو ملا ہے ایسی صورت میں امیر المؤمنین یا امام وقت کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ جس قدر جس کو مناسب سمجھیں عنایت فرمادیں۔

بَاب فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ وصول کرنا

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأُخِذَ فَأَتَوْهُ بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ۔

۱۲۶۳: عباس بن عبدالعظیم' سہل بن محمد' یحییٰ بن ابی زائدہ' محمد بن اسحق' قاسم بن عمر' انس بن مالک' حضرت عثمان بن ابی سلیمان سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر نامی (دومہ کے بادشاہ) کی طرف حضرت خالد بن ولید کو روانہ فرمایا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا خون معاف فرمادیا اور اس سے جزیہ پر صلح کرلی۔

جزیہ کیا ہے؟

شریعت میں جزیہ اس ٹیکس کو کہا جاتا ہے کہ جو ذمی کافر اسلامی ملک یعنی دارالاسلام میں رہ کر ادا کرے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دومہ کے بادشاہ جس کا نام اکیدر تھا جو کہ عیسائی تھا آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو زندہ گرفتار کر کے حاضر کیا جائے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو گرفتار کر کے خدمت نبوی میں پیش کیا تو آپ نے اس پر جزیہ مقرر فرمادیا۔ بعد میں اس نے اسلام قبول کرلیا۔

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ۔

۱۲۶۴: عبداللہ بن محمد' ابومعاویہ' اعمش' ابووائل' حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملک یمن کی جانب (قاضی اور حاکم بنا کر) روانہ کیا تو ان کو یہ حکم دیا کہ ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے مساوی معافر کے بنے ہوئے کپڑے وصول کریں جو یمن میں ہوتا ہے۔

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَهُ۔

۱۲۶۵: نفیلی' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' مسروق' معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے۔

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَانِئٍ أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَئِنْ بَقِيتُ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لَأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَأَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا يُنَصِّرُوا أَبْنَائَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ إِنْكَارًا شَدِيدًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الثَّانِيَةِ۔

۱۲۶۶: عباس بن عبدالعظیم' عبدالرحمٰن بن ہانی' شریک' ابراہیم' زیاد بن جدیرؓ سے مروی ہے کہ علیؓ نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو میں قبیلہ بنی تغلب کے نصرانیوں میں سے جنگ کرنے والوں کو قتل کر دونگا اور انکے بچوں کو گرفتار کرلونگا کیونکہ جو معاہدہ ان لوگوں اور رسول کے درمیان ہوا تھا وہ میں نے تحریر کیا تھا۔ اس معاہدہ میں تھا کہ وہ لوگ اپنی اولاد کی مدد نہ کریں (اور انہوں نے مدد کی) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے اور امام احمد بن حنبلؒ بھی اس حدیث کو منکر فرماتے ہیں اور وہ اس حدیث کا سختی سے انکار کرتے تھے بعض حضرات کے نزدیک یہ حدیث متروک ہے اور لوگوں نے راوی حدیث عبدالرحمٰن بن ہانی پر اس حدیث کو منکر خیال کیا۔ راوی حدیث ابوعلی نے بیان کیا کہ جس وقت اس کتاب کو امام ابوداؤد نے دوبارہ پڑھ کر سنایا تو اس میں یہ حدیث نہیں پڑھی۔

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ النِّصْفُ فِي صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ فِي رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَوَرٍ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ فَرَسًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَثَلَاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ

۱۲۶۷: مصرف بن عمرو' یونس بن بکیر' اسباط بن نصر' اسماعیل' حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نجران کے عیسائیوں سے دو ہزار کپڑے کے جوڑوں پر صلح فرمائی کہ وہ لوگ ان میں سے آدھے جوڑے ماہِ صفر میں ادا کریں گے اور بقیہ آدھے جوڑے ماہِ رجب میں مسلمانوں کو ادا کریں گے اور تیس زرہیں تیس گھوڑے اور تیس اُونٹ اور تمام قسم کے اسلحہ میں سے تیس تیس اسلحہ جو کہ جہاد میں کام آتے ہیں عاریت کے طور پر مسلمانوں کو ادا کریں گے اور مسلمان اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اسلحہ کام سے فراغت کے بعد انکو واپس کر دینگے اور یہ اسلحہ وغیرہ مانگا ہوا دینا اس وقت ہوگا کہ جب یمن میں کوئی شخص مکر و فریب کرے یا مسلمانوں

السِّلَاحِ يَغْزُونَ بِهَا وَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتَّى يَرُدُّوهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ أَوْ غَدْرَةٌ عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلَا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوا حَدَثًا أَوْ يَأْكُلُوا الرِّبَا قَالَ إِسْمَعِيلُ فَقَدْ أَكَلُوا الرِّبَا۔

سے عہد شکنی کرے اور (وہاں پر لڑائی تیار ہو) اس شرط پر کہ ان لوگوں کا کوئی گرجا منہدم نہیں کیا جائیگا اور نہ وہاں سے کوئی پادری نکالا جائیگا اور ان لوگوں کے مذہب میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوگی جب تک کہ کوئی نئی بات پیدا نہ کریں یا وہ لوگ سود نہ کھائیں۔ اسماعیل نے بیان کیا کہ وہ لوگ سودخوری کرنے لگے (اس وجہ سے ان لوگوں سے کیا گیا معاہدہ فسخ ہوگیا پھر ان لوگوں کو ملک عرب سے نکال دیا گیا)۔

بَاب فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

باب: مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کا بیان

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ إِبْلِيسُ الْمَجُوسِيَّةَ۔

۱۲۶۸: احمد بن سنان' محمد بن بلال' عمران قطان' ابوحمزہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت فارس والوں کے پیغمبر کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے انہیں مجوسیت یعنی آگ کی پوجا کرنے پر لگا دیا (اور اس طرح ان لوگوں کو شیطان نے گمراہ کر دیا)۔

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَحَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ فَأَكَلُوا وَلَمْ يُزَمْزِمُوا وَأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ۔

۱۲۶۹: مسدد' سفیان' عمرو بن دینار' بجالہ' حضرت عمرو بن اوس اور ابوالشعثاء سے روایت ہے کہ بجالہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت احنف بن قیس کے چچا جزء بن معاویہ کا محرر تھا ایک مرتبہ ہمارے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ان کی وفات سے ایک سال قبل ایک مکتوب پہنچا اس میں یہ تحریر تھا کہ ہر ایک جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسی لوگوں کے محارم کے درمیان علیحدگی کر دو اور ان لوگوں کو گنگنانے سے روک دو۔ تو ہم لوگوں نے ایک روز میں تین جادوگروں کو مار ڈالا اور جس مجوسی شخص کے نکاح میں اس کی کوئی محرم عورت تھی' ہم نے ان دونوں میں تفریق کرا دی اور احمد بن قیس نے کافی کھانا پکوایا۔ پھر انہوں نے مجوسیوں کو بلایا اور اپنی ران پر تلوار رکھی ان لوگوں نے کھانا کھایا لیکن وہ گنگنائے نہیں اور انہوں نے ایک خچر کے وزن یا دو خچر کے وزن کے برابر چاندی پیش کی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ نہیں لیا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا۔

مجوسیوں کا حرام فعل:

مجوسی ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ جو آگ کی پوجا کرتے ہیں ان ہی کو پارسی اور فارسی لوگ بھی کہا جاتا ہے یہ لوگ اپنی محرم

عورتوں ماں، بہن، بیٹی وغیرہ سے شادی کرتے تھے اسلام نے اس کو حرام قرار دیا۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْبَذِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَكَثَ عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَسَأَلْتُهُ مَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ شَرٌّ قُلْتُ مَهْ قَالَ الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ أَنَا مِنَ الْأَسْبَذِيِّ۔

۱۲۷۰: محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، قشیر بن عمرو، بجالہ بن عبدہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص بحرین کے رہنے والے اسبذیین میں سے جو کہ ہجر کے مجوسیوں میں سے تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا جب وہ جانے لگا تو میں نے دریافت کیا کہ اللہ اور رسول اللہ نے تمہارا کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ میرے لئے برا فیصلہ کیا گیا۔ میں نے کہا خاموش رہو۔ اس نے کہا کہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ تم اسلام قبول کرلو ورنہ قتل کے لئے تیار ہو جاؤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جزیہ وصول کرنا قبول کیا تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے قول پر عمل کیا اور اسبذی سے جو سنا اس کو ترک کردیا۔

جزیہ سے متعلق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قول:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں جن کا شمار عشرۂ مبشرہ میں سے ہے۔ ان کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کافر سے سنا ہوگا اس لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مقابلہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول قوی ہے اور اسبذی یہ فارسی زبان کا لفظ ہے لغت میں اس کے معنی گھوڑے کی پوجا کرنے والا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اسبذی جو کہ مقامِ امان کے دولت مند شخص تھے۔ ان کے باپ دادا گھوڑوں کی پرستش کرتے ہوں اور انہیں کی طرف نسبت ہو بہرحال فارسی زبان میں اسپ گھوڑے کو کہتے ہیں اسبذی اسی کی طرف نسبت معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۱۹ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۲۰

بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ

١٢٧١: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

باب: جزیہ کی وصولیابی کے سلسلہ میں سختی کرنے کا بیان

١٢٧١: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے ایک شخص کو جو حمص (نامی شہر) کا عامل تھا دیکھا کہ اس نے جزیہ کی وصولی کے لئے کچھ قبطی لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا ہشام نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے حضرت رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا آپ فرماتے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر عذاب نازل کرے گا کہ جو لوگوں کو (بلاوجہ) عذاب میں مبتلا کرتے ہیں۔

جرم سے زیادہ سزا دینا:

مراد یہ ہے کہ جو لوگ دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے جرم سے زیادہ ان کو سزا دیتے ہیں یا بلاوجہ شرعی دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں وہ سب لوگ مذکورہ وعید میں داخل ہیں۔

بَاب فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ

١٢٧٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ۔

١٢٧٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ

باب: جب ذمی کافر تجارت کا مال لے کر پھریں تو ان سے دسواں حصہ محصول وصول کیا جائے گا؟

١٢٧٢: مسدد' ابوالاحوص' عطاء بن سائب' حضرت حرب بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے نانا سے سنا' انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ (مالِ تجارت میں سے) یہود اور نصرانیوں سے دسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور اہلِ اسلام سے وصول نہیں کیا جائے گا۔

١٢٧٣: محمد بن عبید' وکیع' سفیان' عطاء بن سائب' حضرت حرب بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مندرجہ بالا روایت کی طرح روایت کیا۔

ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُورِ۔

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُعَشِّرُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى۔

۱۲۷۴: محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' حضرت عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا جو کہ بکر بن وائل (کے قبیلہ) سے تھا اس نے اپنے ماموں سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی قوم سے دسواں حصہ وصول کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا (تجارت کے مالوں میں مسلمانوں پرنہیں بلکہ) یہود ونصاریٰ پر دسواں حصہ واجب ہے (اور مسلمانوں پر چالیسواں حصہ یعنی زکوٰۃ ہے)

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الْإِسْلَامَ وَعَلَّمَنِي كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِي مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِي قَدْ حَفِظْتُهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأُعَشِّرُهُمْ قَالَ لَا إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى النَّصَارَى وَالْيَهُودِ۔

۱۲۷۵: محمد بن ابراہیم' ابونعیم' عبدالسلام' عطاء بن سائب' حضرت حرب بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے دادا سے سنا جو کہ قبیلہ بنی تغلب میں سے ایک شخص تھے۔ انہوں نے کہا میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ آپ نے مجھے اسلام کے بارے میں تعلیم دی اور مجھے یہ بھی بتایا کہ میں اپنی قوم کے ان لوگوں سے جو مسلمان ہو جائیں کس طرح صدقہ وصول کروں۔ پھر جب میں دوسری مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے مجھے جو تعلیم دی تھی مجھے سب یاد ہے لیکن صدقہ کے متعلق یاد نہیں رہا۔ کیا میں اپنی قوم سے مالِ تجارت میں سے دسواں حصہ وصول کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں دسواں حصہ تو یہود اور نصرانیوں پر واجب ہے۔

ہندوستان میں عشر واجب ہے یا نہیں؟

مراد یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ پر ان کے تجارت کے اموال میں دسواں حصّہ واجب ہے اور اہل اسلام پر کھیتی کی پیداوار میں دسواں حصہ ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں عشر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان کی زمینیں خاتمہ زمینداری کے بعد سے عشری نہیں رہیں اور اب یہاں پر عشر واجب نہیں رہا لیکن تبرک کے طور پر پیداوار میں سے کچھ صدقہ کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ (تفصیل کے لئے اسلام کا نظام اراضی ملاحظہ فرمائیں)

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ

۱۲۷۶: محمد بن عیسیٰ' اشعث بن شعبہ' ارطاۃ بن منذر' حکیم بن عمیر' ابو الاحوص' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر میں اُترے اور آپ کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور خیبر کا حاکم ایک فتنہ انگیز اور شر پھیلانے والا شخص تھا۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے محمد (ﷺ)

وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَائَنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنْ اجْتَمِعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمْ الَّذِي عَلَيْهِمْ۔

کیا تمہارے لئے یہ بات جائز ہے کہ تم ہمارے گدھوں کو ذبح کر ڈالو اور ہمارے پھل کھالو اور ہماری عورتوں کو قتل کر دو۔ حضور اکرم ﷺ یہ بات سُن کر خفا ہو گئے اور فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن عوف! تم گھوڑے پر سوار ہو کر جاؤ اور اس بات کی منادی کرو کہ جنت حلال نہیں ہے مگر مسلمانوں کے لئے اور تمام لوگ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ جب وہ لوگ جمع ہو گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا کوئی شخص تم لوگوں میں سے اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انہی چیزوں کو حرام کہا ہے کہ جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ اچھی طرح سن لو میں نے نصیحت کی اور چند باتوں سے منع کیا وہ باتیں اتنی ہی ہیں کہ جتنی قرآن کریم میں ہیں یا اس سے زیادہ ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اہلِ کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر جانا حلال نہیں کیا اور نہ ان کی عورتوں کو مارنا اور نہ ان کے پھل کھانا جبکہ وہ تمہیں وہ چیز دے رہے ہیں جو ان کے ذمہ ہے (یعنی جزیہ)۔

حدیث وفقہ بھی واجب العمل ہیں:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی طرح احادیث بھی واجب العمل ہیں بلکہ اس طرح سمجھنا چاہئے کہ قرآن متن ہے اور حدیث شریف اس کی شرح ہے (اور فقہ ان تمام علومِ شرعیہ کا خلاصہ اور نچوڑ ہے) اس لئے یہ تمام قابلِ عمل ہیں۔

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ۔

۱۲۷۷: مسدد، سعید بن منصور، ابوعوانہ، ہلال، قبیلہ ثقیف کے ایک شخص اور قبیلہ جہینہ کے ایک شخص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شاید تم ایک قوم سے جنگ کرو گے اور اس پر غالب آ جاؤ گے پھر وہ لوگ تمہیں اپنا مال دے کر اپنی جانوں کو اور اپنی اولاد کو بچالیں گے پھر وہ لوگ تم سے مال کے بدلے پر صلح کر لیں گے اور تم اس سے زیادہ وصول نہ کرنا (یعنی ناحق زیادتی نہ کرنا) کیونکہ تمہارے لئے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدِينِيُّ

۱۲۷۸: سلیمان بن داؤد، ابن وہب، ابوصخر، صفوان بن سلیم، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند صاحبزادوں سے مروی ہے کہ انہوں نے

أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اپنے والدوں سے سنا جو کہ ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی شخص پر ظلم کرے گا یا اس کے حق میں کسی قسم کی کمی کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف پہنچائے گا یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کرے گا تو میں قیامت کے روز ایسے شخص سے جھگڑا کروں گا (اس شخص کے خلاف ہو جاؤں گا) اس کا قصور ثابت کروں گا۔

بَاب فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جِزْيَةٌ

باب: جو ذمی شخص سال کے دوران اسلام قبول کر لے اس سال میں جس قدر دن گزریں گے اس کا جزیہ وصول نہیں کیا جائے گا

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ۔

۱۲۷۹: عبداللہ بن الجراح' جریر' قابوس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اہلِ اسلام پر جزیہ واجب نہیں ہے۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سُئِلَ سُفْيَانُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذَا فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَ فَلَا جِزْيَةَ عَلَيْهِ۔

۱۲۸۰: محمد بن کثیر سے مروی ہے کہ کسی شخص نے سفیان سے اس حدیث کا مفہوم دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ذمی کافر جس وقت اسلام قبول کر لے تو اس پر (جو دن اس ایک سال میں سے گزر گیا) ان دنوں کا جزیہ دینا لازم نہ ہوگا۔

بَاب فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

باب: امام کے لئے مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا کیسا ہے؟

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَلَبَ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَلِي ذَلِكَ مِنْهُ مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ الْإِنْسَانُ مُسْلِمًا فَرَآهُ

۱۲۸۱: ابوتوبہ' معاویہ بن سلام' زید' ابوسلام' حضرت عبداللہ ہوزنی سے مروی ہے کہ میں نے مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے (شہر) حلب میں ملاقات کی اور میں نے کہا اے بلال رضی اللہ عنہ تم مجھ سے بیان کرو کہ نبی کریم ﷺ کس طرح خرچ کرتے تھے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کے پاس جو مال بھی ہوتا جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا آپ کے وصال تک اور جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی مسلمان حاضر ہوتا اور آپ اس شخص کو برہنہ دیکھتے تو آپ مجھے حکم فرماتے' میں جاتا اور قرض اُدھار مانگ کر اس کے لئے چادر خرید کر دیتا پھر وہ کپڑا اس کو پہناتا اور اس کو کھانا کھلاتا یہاں تک کہ ایک دن

عَارِيًا يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ حَتَّى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ يَا بِلَالُ إِنَّ عِنْدِي سَعَةً فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مِنِّي فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ لِأُؤَذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ أَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ فَلَمَّا أَنْ رَآنِي قَالَ يَا حَبَشِيُّ قُلْتُ يَا لَبَّاهُ فَتَجَهَّمَنِي وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا وَقَالَ لِي أَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْتُ قَرِيبٌ قَالَ إِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ أَرْبَعٌ فَآخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيْكَ فَأَرُدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَخَذَ فِي نَفْسِي مَا يَأْخُذُ فِي أَنْفُسِ النَّاسِ حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي كُنْتُ أَتَدَيَّنُ مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي وَلَا عِنْدِي وَهُوَ فَاضِحِي فَأْذَنْ لِي أَنْ آبَقَ إِلَى بَعْضِ هَؤُلَاءِ الْأَحْيَاءِ الَّذِينَ قَدْ أَسْلَمُوا حَتَّى يَرْزُقَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْضِي عَنِّي فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُ مَنْزِلِي فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَنَعْلِي وَمِجَنِّي عِنْدَ رَأْسِي حَتَّى إِذَا انْشَقَّ عَمُودُ الصُّبْحِ الْأَوَّلِ أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو يَا بِلَالُ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشرکین میں سے ایک شخص مجھے ملا اور کہا اے بلال! میرے پاس کافی مال موجود ہے تو تم میرے علاوہ کسی شخص سے اُدھار نہ لیا کرو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا میں ایک دن وضو کر کے اذان دینے کے لئے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ وہی مشرک شخص تاجروں کی جماعت کے ساتھ آ پہنچا جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا اے حبشی! میں نے کہا: یَا لَبَّاهُ یعنی جی جناب! کہا وہ شخص سختی کرنے لگا اور مجھے برا بھلا کہنے لگا اور یہ کہنے لگا کہ تم جانتے ہو کہ مہینہ مکمل ہونے میں کتنے روز باقی ہیں؟ میں نے کہا ہاں قریب ہے یعنی کچھ دن مہینہ پورا ہونے میں باقی رہ گئے (اس شخص کا مطلب یہ تھا کہ قرضہ ادا کرنے کا وعدہ پورا ہونے والا ہے اور لگتا ہے کہ تم قرضہ وعدے پر ادا نہیں کرو گے) پھر اس نے کہا دیکھو مہینہ میں چار روز باقی ہیں میں تم سے اپنا قرضہ لے کر رہوں گا ورنہ میں تم کو ایسا ہی کر دوں گا کہ جیسے پہلے تم بکریاں چراتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات کا میرے دل میں اس قدر افسوس ہوا جیسا کہ لوگوں کو ہوتا ہے یہاں تک کہ میں جب نمازِ عشاء سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے گھر تشریف لے گئے میں نے بھی آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ کے اُوپر میرے والدین صدقہ ہوں جس مشرک سے میں اُدھار لیتا تھا اس نے مجھ سے لڑائی کی اور اس نے مجھ کو برا بھلا کہا اور آپ کے پاس اس قدر مال موجود نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ قرض ادا کرنے کے لئے میرے پاس مال موجود ہے اور وہ شخص مجھ کو رُسوا کرے گا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان قبائل میں سے کسی کے پاس بھاگ جاؤں۔ ایک قوم جو اسلام لے آئی ہے (اور وہ لوگ مدینہ منورہ سے باہر رہتے ہیں) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اس قدر دولت عنایت فرما دیں کہ جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ یہ بات کہہ کر میں وہاں سے آ گیا اور اپنے گھر پہنچ گیا اور میں نے تلوار، موزہ جوتا اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ جس وقت صبح صادق ہوئی تو میں نے بھاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔ اسی وقت ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہا اے بلال تمہیں حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَإِذَا أَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٌ عَلَيْهِنَّ أَحْمَالُهُنَّ فَاسْتَأْذَنْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَقَدْ جَائَكَ اللّٰهُ بِقَضَائِكَ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تَرَ الرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ إِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَطَعَامًا أَهْدَاهُنَّ إِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ فَاقْبِضْهُنَّ وَاقْضِ دَيْنَكَ فَفَعَلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ قُلْتُ قَدْ قَضَى اللّٰهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ قَالَ أَفَضَلَ شَيْءٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ انْظُرْ أَنْ تُرِيحَنِي مِنْهُ فَإِنِّي لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِي حَتَّى تُرِيحَنِي مِنْهُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ دَعَانِي فَقَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ مَعِي لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ فَبَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَصَّ الْحَدِيثَ حَتَّى إِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ دَعَانِي قَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَاحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ شَفَقًا مِنْ أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذَلِكَ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ امْرَأَةٍ حَتَّى أَتَى مَبِيتَهُ فَهَذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ.

نے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ میں چل پڑا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں پر چار اُونٹ لدے ہوئے بیٹھے ہیں میں نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا اے بلال خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قرضہ ادا کرنے کے لئے (غیب سے) مال بھیجا ہے۔ آپ نے اس کے بعد فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ چار جانور (اُونٹ) لدے ہوئے ہیں میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ دیکھے (ضرور دیکھے ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا تم وہ جانور بھی لے لو اور جو سامان ان جانوروں پر لدا ہوا ہے تم وہ بھی لے لو ان کے اُوپر کپڑا اور غلہ لدا ہوا ہے مجھے یہ اسباب رئیس فدک نے روانہ کیا ہے تم ان کو لے لو اور تمہارے ذمہ جو قرضہ ہے وہ ادا کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مسجد میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں میں نے سلام کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کو اس مال سے کیا منافع حاصل ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرا دیا جو کہ اس کے رسول کے ذمہ تھا' کچھ قرضہ باقی نہیں رہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس مال میں سے کچھ باقی بچا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جو باقی بچا ہے اس کو بعجلت خرچ کر دو میں اپنے گھر نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم مجھ کو (اس طرف سے) مطمئن نہ کر دو۔ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء ادا فرمائی آپ نے مجھے یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا وہ مال کیا ہوا جو تمہارے پاس باقی بچا تھا؟ میں نے عرض کیا وہ مال میرے پاس ہے۔ میرے پاس کوئی شخص نہیں آیا کہ جس کو میں یہ مال دیتا (مراد یہ ہے کہ مجھے کوئی اس مال کا مستحق شخص نہیں مل سکا) پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مسجد میں قیام پذیر ہوئے اور راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب آپ اگلے دن نمازِ عشاء سے فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا اس مال کا کیا ہوا جو کہ تمہارے پاس باقی بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مال کی طرف سے مطمئن کر دیا۔ یہ بات سن کر آپ نے تکبیر فرمائی' اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا اور اس کی حمد بیان فرمائی کہ اس

ذات نے مال سے نجات عطا فرمائی۔ آپ کو اس کا اندیشہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ میرا انتقال ہو جائے اور وہ مال میرے پاس موجود رہے۔ پھر میں آپ کے پیچھے چل دیا' آپ ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہر ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا یہاں تک کہ آپ اپنی آرام گاہ تشریف لے گئے۔ تو یہ وہ بات ہے کہ (اے عبداللہ) جو تم نے مجھ سے دریافت کی۔

یہود کا تکبر:

مذکورہ یہودی کے کہنے کا خلاصہ یہ تھا کہ اس یہودی نے تکبر میں آ کر یہ کہا کہ آئندہ نہ میں قرض دوں گا اور دوسروں سے بھی تم کو قرضہ دینے سے منع کر دوں گا اور مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ کفار کے تحفے قبول کرنا درست ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شاہ مقوقس کا ہدیہ قبول فرمایا ہے۔ شروحاتِ حدیث فتح الملہم' بذل المجہود میں ہدایہ مشرکین کی تفصیلی بحث موجودہ ہے۔

۱۲۸۲ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِمَعْنَى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَا يَقْضِي عَنِّي فَسَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاغْتَمَزْتُهَا۔

۱۲۸۲: محمود بن خالد' مروان بن محمد' معاویہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ جس طرح اُوپر مذکور ہوا اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت میں نے نبیؐ سے عرض کیا نہ تو میرے پاس اور نہ ہی آپ کے پاس اس قدر سرمایہ ہے کہ اس سے قرض ادا کیا جا سکے تو آپ یہ بات سن کر خاموش رہے اور مجھے یہ محسوس ہوا کہ آپ میری اس بات سے رنجیدہ ہو گئے ہیں۔

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ۔

۱۲۸۳ : ہارون بن عبد اللہ' ابوداؤد' عمران' قتادہ' یزید بن عبد اللہ' حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میں تحفۃً ایک اُونٹنی لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم مسلمان ہو گئے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مشرکین سے ہدیہ قبول کرنے کی ممانعت ہے۔

بَابٌ فِي إِقْطَاعِ الْأَرَضِينَ

باب: زمین کے جاگیر دینے کا بیان

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ۔

۱۲۸۴: عمرو بن مرزوق' شعبہ' سماک' علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جاگیر کے طور پر (ملک یمن کے شہر) حضر موت میں زمین عطا فرمائی۔

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۵: حفص بن عمر' جامع بن مطر' حضرت علقمہ بن وائل سے اسی طرح روایت ہے۔

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ

۱۲۸۶: مسدد' عبد اللہ بن داؤد' فطر' ان کے والد' حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں

حُرَيْثٍ قَالَ خَطَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ بِقَوْسٍ وَقَالَ أَزِيدُكَ أَزِيدُكَ.

کمان سے لائن کھینچ کر ایک گھر (بنانے کے لئے) مجھ کو زمین عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا میں تم کو مزید زمین دوں گا (یعنی فی الحال یہ زمین قبول کرلو اور آئندہ مزید زمین دوں گا)

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ۔

۱۲۸۷: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کئی حضرات سے یہ بات سنی کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو قبلیہ (نامی گاؤں) کی کانیں جو کہ (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع مقام) فرع کی طرف تھیں، وہ عنایت فرمائیں تو آج تک زکوٰۃ کے علاوہ ان کانوں سے کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ قَالَ الْعَبَّاسُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى بَنِي الدِّيلِ بْنِ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۸: عباس بن محمد وغیرہ حضرات، حسین بن محمد، ابواویس، کثیر بن عبداللہ، ان کے والد، ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو (گاؤں) قبلیہ کی کانیں جو کہ اونچائی پر واقع تھیں اور جو کانیں نچلی طرف واقع تھیں اور جو زمین قدس (نامی پہاڑ) میں کھیتی باڑی کے لائق تھی جاگیر کے طور پر عنایت فرمائی اور کسی مسلمان کے حق میں سے کچھ نہیں دیا اور آپ نے اس کو ایک دستاویز تحریر فرما دی (وہ تحریر یہ تھی) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ وہ دستاویز ہے کہ جس کی رو سے محمد جو کہ اللہ کے رسول ہیں بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ (گاؤں) کی کانوں کا ٹھیکہ دے دیا جو کہ اونچائی اور نچائی پر واقع ہیں اور نیچے کی جانب واقع ہیں اور وہ زمین جو کہ قدس (نامی پہاڑ) میں کاشت کے قابل ہے اور ان کو کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔ ابواویس راوی نے بیان کیا کہ مجھ سے ثور بن زید بن ویل کے آزاد کردہ غلام نے اسی قسم کی حدیث بیان کی انہوں نے عکرمہ سے سنا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُنَيْنِيَّ قَالَ قَرَأْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَعْنِي كِتَابَ قَطِيعَةِ

۱۲۸۹: محمد بن نضر نے اسحٰق بن ابراہیم کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کئی مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تحریر پڑھی کہ جس میں

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد و حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا قَالَ ابْنُ النَّضْرِ وَجَرْسَهَا وَذَاتَ النُّصُبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا مَا أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ زَادَ ابْنُ النَّضْرِ وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ.

مقطعہ کا تذکرہ تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم لوگوں سے حدیث بیان کی گئی' لوگوں نے حسین بن محمد سے' انہوں نے کہا کہ ہم کو اویس نے اطلاع دی انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے کثیر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ (نامی گاؤں) کی کانیں بالمقطعہ عنایت فرما دیں (وہ کانیں کہ) جو اُونچی جگہوں اور نشیبی جگہوں میں واقع تھیں۔ جرس اور ذات النصب کو اور ان زمینوں کو جو کہ کھیتی کے لائق تھیں قدس (نامی پہاڑ میں) یا ہر وہ مقام جو کہ بلند ہو (آپ ﷺ نے وہ جگہ عطا فرمائی) اور آپ ﷺ نے حضرت بلال مزنی رضی اللہ عنہ کو کسی مسلمان کا حق نہیں عطا فرمایا۔ ابواویس نے بیان کیا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی عکرمہ سے' انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے اس جیسی روایت بیان کی۔ ابن نضر نے یہ مزید اضافہ کیا کہ یہ تحریر اُبی بن کعب نے لکھی تھی۔

جرس کی تشریح:

جرس اور ذات النصب کے بارے میں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ زمین کی اقسام کے نام ہیں اور بعض حضرات نے گاؤں کے نام بتلائے ہیں۔

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيَّ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ ابْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ

۱۲۹۰: قتیبہ بن سعید' محمد بن متوکل' محمد بن یحییٰ' ان کے والد' ثمامہ بن شراحیل' سمی بن قیس' شمیر بن عبدالمدان' حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ خواہش کی کہ آپ ان کو (ملک یمن میں واقع ایک گاؤں) مآرب کی نمک کی کان عنایت فرما دیں۔ آپ نے وہ کان ان کو عطا فرما دی۔ جب وہ شخص روانہ ہوا تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو علم ہے کہ آپ نے ان کو کیا عنایت فرمایا؟ آپ نے ان کو تیار شدہ پانی عنایت فرمایا ہے۔ یہ بات سن کر آپ نے ان سے اپنی جاگیر واپس لے لی' پھر اس نے آپ سے دریافت کیا کہ پیلو کے درختوں کی کونسی جائیداد کا احاطہ کیا جائے' (کہ جس میں دوسرے لوگ نہ آسکیں اور اپنے

الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَخْفَافُ الْإِبِلِ۔

جانوروں کو وہاں پر گھاس وغیرہ نہ کھلاسکیں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جہاں پر اُونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں (یعنی جو جگہ آبادی وغیرہ سے علیحدہ ہو)

۱۲۹۱: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ يَعْنِي أَنَّ الْإِبِلَ تَأْكُلُ مُنْتَهَى رُءُوسِهَا وَيُحْمَى مَا فَوْقَهُ۔

۱۲۹۱: ہارون بن عبداللہ' محمد بن حسن مخزومی نے کہا کہ اُونٹوں کے پاؤں نہ پہنچنے سے یہ غرض ہے کہ اس قدر پیلو کا درخت تو گھیر سکتا ہے جہاں تک اُونٹوں کا منہ نہ پہنچ سکے مراد یہ ہے کہ جس جگہ تک اونٹ کا پاؤں پہنچے گا وہ روک نہیں سکتا۔ اُونٹ اس گھاس کو کھا جائیں گے لیکن اس سے زیادہ کو منع کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي بِحِظَارِي الْأَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا۔

۱۲۹۲: محمد بن احمد' عبداللہ بن زبیر' فرج بن سعید' ثابت بن سعید' ان کے والد' ان کے دادا حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیلو کے درخت کے باڑھ بنانے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیلو کے درخت کی باڑ نہیں بنائی جا سکتی۔ اس شخص نے کہا یہ پیلو کے درخت وہ ہیں کہ جو میرے کھیت کے اندر واقع ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیلو میں روک نہیں ہوسکتی۔

پیلو کے درخت کے بارے میں ایک حکم:

مذکورہ شخص کے پیلو کو روکنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس شخص نے آپ سے باغ وغیرہ میں احاطہ نبوی کے بارے میں دریافت کیا تاکہ پیلو کے درخت کا احاطہ کر کے باغ وغیرہ کو محفوظ کر لیا جائے اور لوگ اپنے جانوروں کو وہاں نہ چرائیں چونکہ پیلو کی لکڑی انسان کی دیگر ضروریات میں کام آتی ہے مثلاً مسواک بنانے وغیرہ کے لئے اس کی ضرورت پیش آتی ہے اس لئے اس کے روکنے سے منع فرمایا گیا۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا ثَقِيفًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ

۱۲۹۳: عمر بن خطاب' فریابی' ابان' عبداللہ' عثمان بن ابی حازم' ان کے والد' ان کے دادا' صخر بن عیلہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (طائف کے قلعہ پر) قبیلہ بنی ثقیف سے جہاد کیا۔ جس وقت صخر بن عیلہ کو اس بات کی خبر ملی تو وہ کچھ سوار ساتھ لے کر آپ کی مدد کے لئے چل دیا۔ اس نے دیکھا کہ آپ وہاں تشریف لا رہے ہیں اور فتح حاصل نہیں ہوئی۔ اس وقت صخر نے اللہ تعالیٰ سے اقرار کیا اور اس کی ذمہ داری

فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ انْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ عَهْدَ اللّٰهِ وَذِمَّتَهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هَذَا الْقَصْرَ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلَى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِأَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَحْمَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَمَّتِي وَدَخَلَتْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوا ذَلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْزِلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبَى فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَائَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ

لی کہ میں اس قلعہ کو نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ میں فتح حاصل نہیں کرلوں گا اور جب تک یہ لوگ فرمانِ نبوی کو قبول کر کے قلعہ کو خالی نہیں کریں گے۔ وہ ان سے جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ قلعہ فتح ہوگیا اور (لوگ قلعہ سے فرمانِ نبوی قبول کر کے نیچے آگئے) اس وقت صخر نے خدمت نبوی میں تحریر کیا کہ حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو یا رسول اللہ کہ قبیلہ ثقیف کے لوگ آپ کا ارشاد گرامی تسلیم کر کے قلعہ سے نیچے آگئے اور میں ان کے پاس جار ہا ہوں جبکہ ان لوگوں کے پاس گھوڑے ہیں۔ جب آپ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم فرمایا اور آپ نے قبیلہ اَحمس کے لئے دس مرتبہ دُعا فرمائی اور ارشاد فرمایا اے اللہ! تو قبیلہ اَحمس کے گھوڑوں اور مَردوں میں برکت عطا فرما۔ قبیلہ ثقیف کے پھر تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صخر نے میری پھوپھی کو گرفتار کرلیا ہے حالانکہ وہ اسلام لے آئیں تھیں۔ آپ نے صخر کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا جس وقت کوئی قوم اسلام قبول کرے اس کی جانیں اور مال محفوظ ہو جاتے ہیں اس لئے تم مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ان کی پھوپھی واپس دے دو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو صخر نے ان کی پھوپھی واپس کردی۔ پھر صخر نے خدمت نبوی میں گزارش کی کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے (مراد چشمہ یا تالاب ہے) وہ لوگ اسلام کے ڈر سے اس پانی کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اور میری قوم کو اس پانی پر رہائش کی اجازت عطا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا تم وہاں رہ لو پھر کچھ روز کے بعد قبیلہ بنی سلیم کے لوگ مسلمان ہوگئے اور ان لوگوں نے صخر سے چشمہ واپس دینے کا مطالبہ کیا صخر نے انکار کردیا۔ یہ بات سن کر قبیلہ بنی سلیم کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اسلام لے آئے اور ہم صخر کے پاس گئے تاکہ وہ ہمارا پانی ہم لوگوں کو واپس کردیں لیکن صخر نے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے صخر کو بلایا اور ارشاد فرمایا اے صخر جس وقت کوئی قوم اسلام لے آئے تو اس نے اپنی جان اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیا تو تم

فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَائَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ.

ان لوگوں کا پانی ان لوگوں کو دے دو (مراد یہ ہے کہ ان کا چشمہ یا تالاب لوٹا دو) صخر نے عرض کیا یا رسول اللہ بسر وچشم' صخر نے عرض کیا میں نے (اس وقت) آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا کہ چہرۂ انور شرم کی وجہ سے سرخ ہوگیا کہ میں نے اِس سے باندی بھی واپس لے لی اور پانی بھی لے لیا۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ فَقَالُوا بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَمِلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ.

۱۲۹۴: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' سبرہ بن عبدالعزیز بن ربیع' سبرہ بن معبد جہنی سے سنا کہ (گاؤں جہینہ میں) جس جگہ پر مسجد واقع ہے (وہاں پر) ایک درخت کے نیچے نبیؐ قیام فرما رہے پھر آپ تبوک تشریف لے گئے تو (موضوع) جہینہ کے لوگوں نے آپ سے رحبہ (یعنی ایک وسیع میدان) میں آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے فرمایا اس جگہ پر کون لوگ آباد ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ' بنی رفاعہ کے لوگ یہاں پر رہتے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا میں نے قبیلہ بنو رفاعہ کو اس زمین کے قطع دے دیئے تو ان لوگوں نے اس زمین کو تقسیم کر لیا (ان لوگوں میں سے) کسی شخص نے اپنا حصہ فروخت کر دیا اور کسی نے اپنا حصہ محفوظ رکھا اور اس میں محنت ومشقت کی (یعنی کھیتی کی) ابن وہب نے کہا پھر میں نے اس حدیث کو سبرہ کے والد عبدالعزیز سے دریافت کیا۔ انہوں نے کچھ حصہ بیان کیا اور کچھ بیان نہیں کیا یعنی مکمل روایت بیان نہیں کی۔

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا.

۱۲۹۵: حسین بن علی' یحییٰ بن آدم' ابوبکر بن عیاش' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے شوہر) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کے درختوں کے قطع عطا فرمائے۔

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَقَدَّمَ صَاحِبِي تَعْنِي

۱۲۹۶: حفص بن عمر' موسیٰ بن اسماعیل' حضرت عبداللہ بن حسان سے مروی ہے کہ مجھ سے میری دادی اور میری نانی نے حدیث بیان کی کہ جن کا نام صفیہ اور دُحیبہ تھا جو کہ علیبہ کی بیٹیاں تھیں اور وہ دونوں قبیلہ بنت مخرمہ کی پرورش کی ہوئی تھیں اور قیلہ ان دونوں کے والد کی دادی تھیں۔ قیلہ نے ان سے کہا کہ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارا ساتھی حریث' جو کہ بکر بن وائل کی طرف سے خدمت نبوی میں پیغام لے کر حاضر ہوا تھا اور آپ نے اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے

حُرَيْثُ بْنُ حَسَّانَ وَافِدَ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى قَوْمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالدَّهْنَاءِ أَنْ لَا يُجَاوِزَهَا إِلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا مُسَافِرٌ أَوْ مُجَاوِرٌ فَقَالَ اكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالدَّهْنَاءِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ أَمَرَ لَهُ بِهَا شُخِصَ بِي وَهِيَ وَطَنِي وَدَارِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْكَ السَّوِيَّةَ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ سَأَلَكَ إِنَّمَا هِيَ هَذِهِ الدَّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ وَمَرْعَى الْغَنَمِ وَنِسَاءُ بَنِي تَمِيمٍ وَأَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَالَ أَمْسِكْ يَا غُلَامُ صَدَقَتِ الْمِسْكِينَةُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ يَسَعُهُمَا الْمَاءُ وَالشَّجَرُ وَيَتَعَاوَنَانِ عَلَى الْفُتَّانِ۔

اسلام پر بیعت کی۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگوں کی اور قبیلہ بنی تمیم کے درمیان مقام دُہناء کو سرحد قرار دے دیں تا کہ ان میں سے کوئی شخص سرحد پار کر کے ہماری طرف نہ آئے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے لڑکے! ان کے لئے دُہناء کو (سرحد بنائے جانے کی تحریر) لکھ دو۔ قیلہ نے عرض کیا جب میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُہناء کو اس کو عنایت فرما دیا تو مجھے غم ہوا کیونکہ وہ میرا وطن تھا اور وہیں پر میرا گھر تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس شخص نے آپ سے انصاف سے سچی سرحد کا سوال نہیں کیا (مقام) دُہناء تو اُونٹ کے باندھنے کی جگہ ہے اور وہ بکریوں کے چرنے کی جگہ ہے اور قبیلہ بنی تمیم کی خواتین اور بچے اس کے پیچھے ہیں۔ یہ بات سن کر آپ نے ارشاد فرمایا اے لڑکے! رُک جاؤ اس ضعیفہ نے درست کہا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ایک کے پانی اور درخت سے دوسرا بھائی فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیئے۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ جَنُوبٍ بِنْتُ نُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهَا سُوَيْدَةَ بِنْتِ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتِ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنْ أَبِيهَا أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادَوْنَ يَتَخَاطُّونَ۔

۱۲۹۷: محمد بن بشار' عبدالحمید بن عبدالواحد' اُم جنوب بنت نمیلہ' سویدہ بنت جابر' عقیلہ بنت اسمر' حضرت اسمر بن مضرس سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسے پانی پر پہنچے کہ جہاں پر اس سے قبل کوئی مسلمان شخص نہ پہنچا ہو تو وہ پانی اس شخص کا ہے (یہ سن کر) لوگ لائن کھینچتے ہوئے چلے (تا کہ نشان باقی رہے کہ ہم لوگ یہاں تک پہنچے تھے)

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔

۱۲۹۸: احمد بن حنبل' حماد بن خالد' عبداللہ بن عمر' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جاگیر عطا فرمائی۔ جہاں تک کہ ان کا گھوڑا دوڑ سکے پھر انہوں نے گھوڑا دوڑایا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے ہو گئے اور اپنا کوڑا پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا ان کو دے دو جہاں تک کہ کوڑا پہنچ گیا۔

بَابٌ فِي إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

باب: لاوارث بنجر زمین کو آباد کرنا

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۲۹۹: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ایوب' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔

سعید بن زیدؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے تو اس زمین پر اس شخص کا حق ہوگا اور اس پر ظالم کی رگ کا کچھ حصہ نہیں ہوگا (مراد یہ ہے کہ بطور ظلم وزیادتی کے ظالم اس جگہ درخت وغیرہ لگا لے تو وہ حق دار نہیں ہوگا)۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَلَقَدْ خَبَّرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضِ الْآخَرِ فَقَضَى لِصَاحِبِ الْأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا لَتُضْرَبُ أُصُولُهَا بِالْفُئُوسِ وَإِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا۔

۱۳۰۰: ہناد بن سری عبدہ محمد بن اسحق یحییٰ بن عروہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے تو وہ زمین اس کی ہے اور اس جیسی حدیث بیان کی جو کہ اُوپر مذکور ہوئی اس کے بعد عروہ نے بیان کیا کہ مجھ سے اسی شخص نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی کہ دو شخصوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے لڑائی کی۔ ان دونوں میں سے ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت لگا لئے تھے آپ نے اس شخص کو زمین دلائی جس کی وہ تھی اور درخت والے شخص کو حکم فرمایا کہ تم اپنے درخت اس زمین سے اُکھاڑ لو۔ تو میں نے دیکھا کہ اس درخت کی جڑیں کلہاڑیوں سے کاٹی جا رہی تھی حالانکہ وہ درخت جوان اور مکمل درخت ہو چکے تھے (یعنی خوب گھنے اور لمبے چوڑے درخت بن چکے تھے) یہاں تک کہ وہ درخت اس زمین سے نکال دیئے گئے۔

غصب کی زمین میں درخت لگانا:

درخت والے کو درختوں کے نکالنے کا اس وجہ سے حکم فرمایا کہ اس نے ظلم کیا تھا اور اس نے دوسرے شخص کی زمین میں درخت لگائے بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی مملوکہ زمین میں درخت لگا دے تو اگر وہ زمین کے مالک کو معاوضہ وغیرہ ادا کر کے اجازت لے لے تو درست ہے ورنہ نہیں۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَكَانَ الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَأَنَا رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَضْرِبُ فِي أُصُولِ النَّخْلِ۔

۱۳۰۱: احمد بن سعید وہب ان کے والد ابن اسحق سے سند اسی طرح مروی ہے لیکن اس سند میں یہ فرق ہے کہ عروہ نے اس طریقہ پر کہا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے اسی طرح بیان کیا اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ صحابی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہوں گے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا (کہ جس کی زمین تھی) کہ وہ شخص اپنے درختوں کی جڑوں پر (کلہاڑی) مارتا تھا۔

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ حَدَّثَنَا

۱۳۰۲: احمد بن عبدہ عبداللہ بن عثمان عبداللہ بن مبارک نافع بن عمر ابن

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْأَرْضَ أَرْضُ اللّٰهِ وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ جَائَنَا بِهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ جَائُوا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ.

ابی ملیکہ' حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زمین تمام کی تمام اللہ تعالیٰ کی ہے اور تمام بندے بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور جو شخص بنجر زمین آباد کرے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ یہ حدیث ہم لوگوں سے حضرت رسول کریم ﷺ نے ان حضرات سے بیان فرمائی کہ جن حضرات نے آپ سے نماز کو روایت کیا۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ.

۱۳۰۳: احمد بن حنبل' محمد بن بشیر' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بنجر (لاوارث) زمین میں حد بندی کر لے تو اس زمین کا وہی شخص حقدار ہے۔

لاوارث زمین کا حکم:

اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ سے تفصیل کے لئے حضرت مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ "الاحری بالقبول امداد المتقین" ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ هِشَامٌ الْعِرْقُ الظَّالِمُ أَنْ يَغْرِسَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ فَيَسْتَحِقَّهَا بِذٰلِكَ قَالَ مَالِكٌ وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا أُخِذَ وَاحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

۱۳۰۴: احمد بن عمرو' ابن وہب' امام مالکؒ سے مروی ہے کہ ہشام بن عروہ نے فرمایا "ظالم لوگ" سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی زمین میں (بلا اجازت) درخت لگائے پھر درخت لگا کر اس زمین پر اپنی حیثیت ظاہر کرے (قبضہ کا دعویٰ کرے) مالک نے بیان کیا کہ ظالم رگ یہ ہے کہ دوسرے شخص کی (مملوکہ) زمین میں سے کچھ زمین پر قبضہ کر لے یا وہاں پر گڑھا کھود لے اور ناجائز طریقہ سے درخت لگا دے۔

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَعْنِي ابْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَبُوكَ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا

۱۳۰۵: سہل بن بکار' وہیب بن خالد' عمرو بن یحییٰ' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ (مقام) تبوک کے جہاد میں ساتھ تھا جب آپ وادی القریٰ تک پہنچے تو ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی ہے۔ آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ اس باغ کے پھلوں کا اندازہ کرو۔ پھر آپ نے خود ان پھلوں کا دس وسق کا اندازہ قائم فرمایا۔ اس کے بعد عورت سے آپ نے ارشاد فرمایا جب پھل نکل آئیں تو ان کا اندازہ یاد کر لینا اور ابوحمید نے بیان کیا کہ پھر ہم تمام لوگ

يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَيْنَا تَبُوكَ فَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدَةً وَكَتَبَ لَهُ يَعْنِي بِبَحْرِهِ قَالَ فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ كَانَ فِي حَدِيقَتِكِ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ۔

(مقام) تبوک آ گئے تو (ملک شام میں واقع ایک بستی) ایکہ کے بادشاہ نے آپ کی خدمت اقدس میں سفید رنگ کا خچر ہدیتاً روانہ کیا۔ آپ نے بھی اس کو چادر عنایت فرمائی اور (جزیہ کی شرط پر) اس کے ملک کی سند لکھ دی پھر ہم لوگ جس وقت واپس ہو کر وادی القریٰ میں پہنچے تو آپ نے اس خاتون سے دریافت فرمایا کہ تمہارے باغ میں کس قدر پھل نکلے۔ اس نے کہا دس وسق۔ اسی مقدار کے مطابق آپ نے اندازہ قائم فرمایا تھا اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا مجھے مدینہ منورہ جانے کی جلدی ہے۔ لہٰذا تم میں سے اگر کوئی جلدی پہنچنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَنِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِينَ مَنَازِلَهُنَّ أَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيْهِنَّ وَيُخْرَجْنَ مِنْهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُوَرَّثَ دُورَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَمَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَوُرِّثَتْهُ امْرَأَتُهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ.

۱۳۰۶: عبدالواحد بن غیاث' عبدالواحد بن زیاد' اعمش' جامع بن شداد' کلثوم' اُمّ المؤمنین زینبؓ سے مروی ہے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے جوئیں ڈھونڈ رہی تھیں آپ کے پاس اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ اور دیگر خواتین بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ خواتین آپ سے اپنے گھروں کے بارے میں شکایت کر رہی تھیں کہ وہ (ہمارے شوہروں کے انتقال کے بعد) ہم پر تنگ کر دیئے جاتے ہیں اور ہمیں وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ مہاجرین کی مستورات ان کے گھروں کی ان مہاجرین کے انتقال کے بعد وارث ہوں گی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تو ان کے گھر کی وارث ان کی بیوی قرار پائیں۔ یہ گھر مدینہ منورہ میں تھا۔

خواتین کی شکایت:

خدمت نبوی میں مذکورہ خواتین نے جو شکایت پیش کی تھی اس کا مفہوم یہ ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں جس وقت شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے ورثاء مکان پر قبضہ کر کے ہم کو مکان سے بے دخل کر دیتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ نے مدینہ منورہ کا جو مکان لیا تھا ہو سکتا ہے کہ یہ حکم مہاجرین کے ساتھ خاص ہو یا وارث ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ تاعدت شوہر کے ورثاء اس کو اس مکان سے نہ نکال سکیں۔

بَابِ مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ

باب: خراج والی زمین میں رہائش کا بیان

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ

۱۳۰۷: ہارون بن محمد' محمد بن عیسیٰ' زید بن واقد' ابوعبداللہ' حضرت معاذ

بِلَالٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جس شخص نے اپنے ذمہ جزیہ متعین کرایا تو وہ اس راستہ سے بیری ہو گیا کہ جس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قائم تھے (یعنی اس شخص نے اچھا کام نہیں کیا)۔

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَشُبَيْبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْأَرَضِينَ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ.

۱۳۰۸: حیوۃ بن شریح' بقیۃ' عمارہ' سنان بن قیس' شبیب بن نعیم' یزید بن خمیر' ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے زمین لے کر اس کا جزیہ ادا کرنا منظور کر لیا تو اس شخص نے اپنی ہجرت فسخ کر دی اور جس شخص نے مشرک شخص کی رُسوائی کی بات (یعنی جزیہ کو) اس کی گردن سے نکال کر اپنی گردن میں ڈال لیا تو اس شخص نے اسلام سے اپنی پشت پھیر لی۔ حدیث کے راوی سنان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث خالد بن معدان سے نقل کی انہوں نے بیان کیا کہ تم سے یہ حدیث شبیب نے بیان کی۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب تم شبیب کے پاس جاؤ تو ان سے کہنا کہ مجھے یہ حدیث تحریری طور پر روانہ کریں۔ سنان نے بیان کیا کہ پھر شبیب نے خالد کے لئے یہ حدیث تحریر کر دی میں جب آیا تو خالد بن معدان نے وہ رقعہ مجھ سے طلب کیا میں نے ان کو دے دیا۔ انہوں نے جب اس کو پڑھا تھا تو ان کے پاس جس قدر خراجی زمین تھی تو وہ تمام زمین چھوڑ دی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یزید بن خمیر یزنی جو کہ شعبہ کے تلمیذ ہیں' وہ مراد نہیں۔

خراجی زمین:

خراجی زمین وہ کہلاتی ہے کہ جس زمین کو اہلِ اسلام نے جنگ کے ذریعہ فتح کیا ہو اور مذکورہ حدیث کے درمیان میں جزیہ کو گردن ڈالنے کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے جزیہ کی زمین خرید کر کھیتی شروع کر دی اور جزیہ ادا کرنا منظور کر لیا تو ایسے شخص نے اسلام سے منہ موڑ لیا۔

بَاب فِي الْأَرْضِ يَحْمِيهَا الْإِمَامُ أَوِ الرَّجُلُ

باب: کسی شخص کی زمین کی گھاس یا پانی کو امام روک دے یا دوسرا شخص روک دے تو کیا حکم ہے؟

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۳۰۹: ابن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ بن

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ۔

عباس رضی اللہ عنہما حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روک دینا جائز نہیں ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ یعنی جہاد کے جانوروں یا زکوۃ کے جانوروں کے علاوہ حمیٰ (روک دینا) جائز نہیں ہے۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کی زمین کو روکا تھا۔

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ وَقَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۳۱۰: سعید بن منصور' عبدالعزیز بن محمد' عبدالرحمن بن حارث' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' عبداللہ بن عباس' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام نقیع کو حمیٰ مقرر کیا اور ارشاد فرمایا کہ حمیٰ (یعنی پانی روک دینا) جائز نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے۔

گھاس' پانی روکنا:

نقیع ایک مقام کا نام کہ جہاں پر پانی اکٹھا کیا جاتا تھا۔ مذکورہ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ پانی کو روکنا یا گھاس کو روک لینا جائز نہیں ہے مگر جہاد کے جانوروں اور دیگر شرعی ضرورت کے لئے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ

باب: مدفون مال کا حکم

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

۱۳۱۱: مسدد' سفیان' زہری' سعید بن مسیب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رکاز میں سے خمس وصول کیا جائے گا۔

دفینہ کا حکم شرعی:

رکاز اس مال کو کہتے ہیں جو زمین میں مدفون ہو یعنی ایسا مدفون مال کہ جس کا کوئی وارث یا دعویٰ دار نہ ہو اور ایسے مال کو دفینہ بھی کہا جاتا ہے ایسے مال میں سے پانچواں حصہ خیرات کرنا ضروری ہے اور باقی مال اسی کا ہوتا ہے جسے ملا ہو۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ

۱۳۱۲: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' زمعی' قریبہ بنت عبداللہ' کریمہ بنت مقداد' حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم سے مروی ہے کہ (ان کے شوہر) حضرت مقداد کسی ضرورت کے لئے بقیع الخبخبۃ نامی (مدینہ منورہ کے دیہات) میں گئے تو انہوں نے ایک چوہے کو دیکھا کہ

الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَإِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرَاءَ يَعْنِي فِيهَا دِينَارٌ فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا فَذَهَبَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ خُذْ صَدَقَتَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ هَوَيْتَ إِلَى الْجُحْرِ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا۔

اس نے ایک سوراخ میں سے ایک دینار نکالا' پھر دوسرا دینار نکالا' اس کے بعد مزید ایک دینار نکال لایا' یہاں تک کہ اس نے ۱۷ دینار نکال لئے پھر اس نے لال رنگ کی ایک تھیلی نکالی کہ جس میں ایک دینار موجود تھا تو مجموعی طور پر اٹھارہ دینار ہو گئے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا اور عرض کیا آپ ان دیناروں کی زکوٰۃ وصول فرمالیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم سوراخ کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس مال میں تمہیں برکت عطا فرمائے۔

زمین سے حاصل شدہ مال میں زکوٰۃ:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جب تم نے سوراخ میں ہاتھ ڈال کر دینار نہیں نکالا تو یہ مال رکاز کی تعریف میں داخل نہیں ہے اس لئے اس مال میں پانچواں حصہ خیرات کرنا واجب نہیں ہے بلکہ سارا مال لقطہ کی تعریف میں داخل ہے۔

بَابُ نَبْشِ الْقُبُورِ الْعَادِيَّةِ

باب: کافروں کی پرانی قبروں کو کھودنا

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِي بُجَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ خَرَجْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ فَمَرَرْنَا بِقَبْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهَذَا الْحَرَمِ يَدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهَذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيهِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوهُ مَعَهُ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ۔

۱۳۱۳: یحییٰ بن معین' وہب بن جریر' ان کے والد' محمد بن اسحٰق' اسماعیل بن اُمیہ' بجیر بن ابی بجیر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ جب آپ کے ساتھ طائف کی طرف نکلے تو ہمیں راستہ میں ایک قبر ملی۔ اس قبر کو دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابورغال کی قبر ہے اور وہ حرم شریف کی حدود سے نہیں نکلتا تھا اس خیال سے کہ (حدود حرم میں رہ کر) عذاب الٰہی سے بچ جاؤں گا (ایک زمانہ کے بعد) جب وہ شخص حدودِ حرم سے باہر آیا تو اس کو یہاں وہی عذاب ہوا جو اس کی قوم کو ہوا تھا۔ وہ یہیں پر دفنایا گیا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ جس وقت وہ دفن ہوا تھا تو اس کے ساتھ سونے کی ایک سلاخ دفن کی گئی تھی اگر تم لوگ اس کی قبر کھودو تو وہ سلاخ تمہیں مل جائے گی۔ اس بات کو سُن کر لوگ اس کی قبر کی طرف دوڑ پڑے اور قبر کھود کر سلاخ باہر نکال لی۔

مشرکین کی قبریں کھولنا:

ابورغال قبیلہ بنوثقیف کا جدامجد اور قومِ ثمود کا ایک شخص تھا اس پر بھی قومِ ثمود جیسا عذاب یعنی زلزلہ کا عذاب نازل ہوا اور آپ

کے معجزات میں یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا کہ آپ نے ہزاروں سال کی قبر کے بارے میں نشاندہی فرمادی پھر آپ کی نشاندہی کے مطابق ایسا ہی ظاہر ہوا۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرکین کی قبریں ضرورتِ شرعی کی بنا پر کھولنا درست ہے۔

اول کتاب الجنائز

بَاب الْأَمْرَاضِ الْمُكَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ

باب: وہ کون سے امراض ہیں جو گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَنْظُورٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخُضْرُ وَلَكِنْ كَذَا قَالَ قَالَ إِنِّي لَبِبِلَادِنَا إِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَأَلْوِيَةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا لِوَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ

۱۳۱۴: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' ابومنظور شامی' ان کے چچا' حضرت عامر رام سے جو کہ قبیلہ خضر کے تھے ان سے مروی ہے کہ میں اپنے وطن میں تھا کہ ہم لوگوں کو نشان اور جھنڈے نظر آئے میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو پتہ چلا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جھنڈے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ایک درخت کے نیچے ایک چادر پر تشریف فرما تھے جو آپ کے لئے بچھائی گئی تھی اور آپ کے گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع تھے۔ میں بھی ان حضرات کے درمیان بیٹھ گیا تو آپ نے امراض کا تذکرہ فرمایا کہ صاحب ایمان کو جب کوئی مرض پہنچتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس مرض سے اس کو نجات عطا فرما دیتے ہیں تو وہ مرض اس شخص کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور مستقبل کے لئے ایک نصیحت ہے اور منافق شخص جب بیمار پڑتا ہے اور اس کو صحت بخش دی جاتی ہے تو وہ شخص اُونٹ کی مانند ہوتا ہے کہ اس کے مالک نے اس کو باندھا اور چھوڑ دیا اور اس نے یہ خیال نہیں کیا کہ اس کو کس وجہ سے باندھا اور چھوڑا گیا تو ایک شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مرض کیا ہوتا ہے؟ اللہ کی قسم کبھی میں بیمار نہیں پڑا۔ آپ نے فرمایا چلے جاؤ تم ہم لوگوں میں سے نہیں ہو۔ عامر نے بیان کیا کہ ہم لوگ آپ کے پاس ہی موجود تھے کہ ایک شخص کمبل اوڑھے ہوئے آیا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز دبی ہوئی تھی اس نے بیان کیا اے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کے پاس حاضر ہونے لگا تو میں نے راستہ میں درختوں کا ایک جھنڈ دیکھا۔ میں نے وہاں پر چڑیا کے بچوں کی آواز سنی۔ تو میں نے ان

عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَائَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ.

بچوں کو پکڑ کر اپنے کمبل میں لپیٹ لیا۔ پھر ان بچوں کی ماں آئی اور وہ میرے سر کے اُوپر چکر لگانے لگی۔ میں نے اس کے بچوں کو کھول دیا اور وہ بھی ان بچوں پر گرگئی اور ان بچوں کے ساتھ میں نے اس کو بھی پکڑ لیا اب میں ان سب کو کمبل میں اپنے ہمراہ لے کر حاضر ہوا ہوں (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا تم ان سب کو یہاں رکھو تو میں نے ان سب کو وہاں رکھ دیا لیکن ان بچوں کی ماں نے اپنے بچوں کا ساتھ نہ چھوڑا (یعنی اس نے ایسا نہیں کیا کہ اپنے بچوں کو چھوڑ کر تنہا کہیں بھاگ جائے) تب آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کیا تمہیں اپنے بچوں کے ساتھ چڑیا کی محبت پر حیرانی ہو رہی ہے۔ ان حضرات نے کہا جی ہاں یارسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے اس سے زیادہ محبت ہے جس قدر چڑیا کو اپنے بچوں سے ہے۔ تم ان بچوں کو یہاں سے لے جاؤ اور ان کو وہیں پر رکھ آؤ جہاں سے تم ان کو اُٹھایا تھا اور ان بچوں کی ماں کو بھی ساتھ لے جاؤ پھر وہ شخص ان کو لے گیا۔

آپ کا اظہارِ خفگی:

آپ نے مذکورہ شخص سے اپنے پاس سے اُٹھ کر چلے جانے کا حکم تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا آپ کے فرمان کا حاصل یہ تھا کہ مؤمن پر دُنیا میں کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور آتی ہے اور مؤمن کی دُنیاوی تکالیف اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اور مشرکین کو دُنیا میں آسائش حاصل رہتی ہے اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ مؤمن کے لئے دُنیا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے دُنیا جنت ہے اور اس چڑیا اور اس کے بچوں کو آپ نے چھوڑنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ اس چڑیا اور اس کے بچوں کو تکلیف پہنچ رہی تھی۔

خلاصۃ الباب: حضرت عامر تیرانداز تھے اس بناء پر ان کو رامی یا رام کہا جاتا تھا۔ اس حدیث میں امراض کے فوائد بیان کئے گئے ہیں کہ امراض سے مسلمان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور آئندہ کے لیے عبرت حاصل ہوتی ہے اس سے مؤمن اور منافق کے درمیان فرق بیان کر دیا نیز اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء رحمت و شفقت اور کرم نوازی کو بیان کیا گیا ہے۔

بَاب إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ

باب: انسان اگر نیک عمل کا پابند ہو اور بیماری یا سفر کے عذر کی وجہ سے وہ عمل نہ کر سکے

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ

۱۳۱۵: محمد بن عیسیٰ' مسدد' ہشیم' عوام بن حوشب' ابراہیم بن عبدالرحمٰن' ابو بردہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول

حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ۔

کریم ﷺ سے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ سنا آپ ارشاد فرماتے تھے جب بندہ نیک کام کرتا رہتا ہے پھر کسی (عذر کی) وجہ سے یا سفر کرنے کی وجہ سے وہ اس کام کے کرنے سے رُک جاتا ہے تو اس شخص کے لئے اسی قدر ثواب لکھا جاتا ہے جیسے کہ وہ تندرستی اور مقیم ہونے کی حالت میں وہ کرتا تھا۔

خلاصۃ الباب: اس سے یہ معلوم ہوا کہ مصیبتیں درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب کچھ ملتا ہے لیکن دنیا دار العمل والاسباب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ظاہراً ثواب وعذاب کو عمل کے ساتھ جوڑ دیا ہے بہر حال صحت اور فارغ البالی کو غنیمت سمجھنا چاہیے اس میں جتنا عمل صالح ہو سکے کوتاہی نہیں کرنا چاہیے اس کا ایک فائدہ حدیث باب میں بیان فرما دیا گیا کہ ایسے آدمی کو اگر مرض لاحق ہو جائے یا سفر درپیش ہو اور ان عذروں کی وجہ سے پہلے والے اعمال نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی اجر اس کے اعمالنامہ میں لکھ دیتے ہیں۔ جیسے وہ اعمال کر رہا ہے۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کی عیادت کے لئے جانے کا بیان

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

۱۳۱۶: سہل بن بکار' ابوعوانہ' عبدالملک بن عمیر' حضرت اُم علاء سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی اور میں (اس وقت) بیماری کی حالت میں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے اُم علاء خوش ہو جاؤ کیونکہ بیماری مسلمانوں کے گناہوں کو اس طرح دُور کر دیتی ہے جس طرح کہ آگ سونے اور چاندی کے میل کچیل دُور کر دیتی ہے۔

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ الْمُؤْمِنَ تُصِيبُهُ النَّكْبَةُ أَوْ الشَّوْكَةُ فَيُكَافَأُ بِأَسْوَإِ عَمَلِهِ وَمَنْ

۱۳۱۷: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) محمد بن بشار' عثمان بن عمرو' ابوعامر' ابن ابی ملیکہ' عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اس آیت سے واقف ہوں جو کہ قرآن میں سب سے زیادہ شدید آیت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا بتلاؤ وہ کونسی آیت ہے اے عائشہ! انہوں نے فرمایا وہ آیت ہے: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو یہ آیت صحابہؓ پر بہت گراں گزری) آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! کیا تم واقف نہیں کہ اہل اسلام پر جب کسی قسم کی آفت آتی ہے تو وہ ان کے برے اعمال (گناہوں کا) کفارہ ہو جاتی ہے۔ البتہ جس شخص کا قیامت میں محاسبہ ہو تو اس کو عذاب ہوگا عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے

حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكُمْ الْعَرْضُ يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

ہیں: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کی پیشی ہے اے عائشہ! قیامت کے دن حساب میں جس شخص سے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی تو اس شخص کو ضرور عذاب دیا جائے گا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ ابن بشار کے بیان کئے ہوئے ہیں اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے لفظ اخبرنا بیان کیا ہے۔

برائی کا بدلہ برائی:

﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً﴾ کا ترجمہ یہ ہے کہ جو آدمی برائی کرے گا تو اس کو برائی کا بدلہ دیا جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ بات اس لئے گراں گزری کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں برائی کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے حساب یسیر کا مفہوم یہ بیان فرمایا کہ حساب کے معنی صرف اعمالنامہ کا پیش ہونا ہے۔

بَاب فِي الْعِيَادَةِ

باب: مریض کی عیادت کرنا

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ قَالَ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ سَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَهْ فَلَمَّا مَاتَ أَتَاهُ ابْنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَدْ مَاتَ فَأَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ فَنَزَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَمِيصَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

۱۳۱۸: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' زہری' عروہ' حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی اُس بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لے گئے کہ جس میں وہ مرا تھا۔ آپ نے جب عبداللہ بن اُبی کو دیکھ لیا تو آپ کو اندازہ ہو گیا کہ اس بیماری میں وہ مر جائے گا تو آپ نے فرمایا میں تم کو یہود کی دوستی سے منع کیا کرتا تھا۔ عبداللہ بن اُبی نے جواب دیا کہ سعد بن زرارہ نے اُن سے دُشمنی اور کینہ رکھا تو اس کو اس سے کیا نفع حاصل ہوا؟ جب عبداللہ بن اُبی مر گیا تو اس کا لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ عبداللہ بن اُبی مر گیا ہے؟ آپ اس کے کفن بنانے کے لئے مجھے اپنا کرتا مبارک عنایت فرما دیں تو آپ نے اپنا کرتا مبارک اُتار کر ان کو عنایت فرما دیا۔

خلاصۃ الباب: یہود سے محبت سوء خاتمہ کا سبب بنتی ہے اور ان سے بغض ونفرت قرب خداوندی اور خاتمہ بالخیر کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے حضرت سعد بن زرارہؓ کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے یہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے بہت سی خصوصیات کے حامل تھے مدینہ منورہ میں اسلام کی دولت نصیب ہوگئی اس حدیث سے ذمی کی عبادت و تیمارداری کا جائز ہونا معلوم ہوا۔

بَاب فِي عِيَادَةِ الذِّمِّيِّ

باب: ذمی کافر کی عیادت کرنا

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۱۳۱۹: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ثابت' انسؓ سے روایت ہے کہ ایک

يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ۔

یہودی لڑکا بیمار پڑ گیا تو نبیؐ اس لڑکے کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور آپ اسکے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور آپ نے اس سے ارشاد فرمایا تم اسلام قبول کرلو تو اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا اور اسکا والد بھی اسکے سرہانے موجود تھا۔ تو اسکے والد نے اس لڑکے سے کہا ابوالقاسم کی فرمانبرداری کرو (مراد اطاعت رسول ہے) تو اس لڑکے نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر آپ کھڑے ہوگئے اور فرما رہے تھے اللہ کا شکر ہے کہ جس نے میری وجہ سے اس لڑکے کو (دوزخ کی) آگ سے نجات عطا فرمائی۔

بَاب الْمَشْيِ فِي الْعِيَادَةِ

باب: عیادت کے لئے پیدل جانے کا بیان

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

۱۳۲۰: احمد بن حنبل' عبدالرحمن بن مہدی' سفیان' محمد بن المنکدر' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ میری عیادت کے لئے نہ تو خچر پر سوار ہو کر تشریف لاتے اور نہ ہی ترکی (گھوڑے) پر (بلکہ آپ مریض کی بیمار پرسی کے لئے پیدل تشریف لے جاتے)

بَاب فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى وُضُوءٍ

باب: بحالتِ وضو' بیمار پرسی کی فضیلت

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ الْبَصْرِيُّونَ مِنْهُ الْعِيَادَةُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ۔

۱۳۲۱: محمد بن عوف' روح' محمد بن خالد' فضل بن دلہم' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے (یعنی وضو کے آداب کی رعایت کر کے وضو کرے) اور ثواب کی نیت سے مسلمان کی بیمار پرسی کرے تو ایسا شخص دوزخ سے ستر خریف کے برابر دور کر دیا جاتا ہے۔ ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمزہ سے معلوم کیا کہ خریف کس کو کہا جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا سال کو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وضو کی حالت میں بیمار کی مزاج پُرسی کا بصرہ کے حضرات کے علاوہ کوئی قائل نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: خریف کا معنی ہے باغ اس کو مخراف بھی کہتے ہیں۔ اس حدیث میں عیادۃ مریض کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے ثابت ہوا کہ عیادۃ مریض کے وقت باوضو ہونا چاہئے۔

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ

۱۳۲۲: محمد بن کثیر' شعبہ' حکم' عبداللہ بن نافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی بھی شخص جو (دن کے آخری حصہ کے بعد یعنی) شام

قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

کے وقت' بیمار شخص کی مزاج پرسی کرے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو فجر تک اس کیلئے گناہوں سے بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے اور جو شخص دن کے شروع حصہ یعنی صبح کے وقت بیمار شخص کی مزاج پرسی کرتا ہے تو اس شخص کے لئے ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں۔ جو شام تک اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الْخَرِيفَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ۔

۱۳۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' حکم' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت نبی کریم ﷺ سے دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن اس روایت میں باغ کا تذکرہ نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ منصور نے حکم سے اسی طرح اس روایت کو نقل کیا ہے کہ جس طرح شعبہ نے روایت نقل کی ہے۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِرَارًا

باب: کسی مریض کی بار بار عیادت کرنا

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

۱۳۲۴: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ بن نمیر' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب غزوۂ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے کیونکہ ایک آدمی نے ان کے ہاتھ کی رگ میں ایک تیر مارا تھا۔ تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کے لئے مسجد کے اندر ایک خیمہ لگوا دیا تھا تاکہ آپ ان کی نزدیک سے عیادت فرما سکیں۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ

باب: آنکھ دکھنے والے شخص کی عیادت کیلئے جانے کا بیان

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔

۱۳۲۵: عبداللہ بن محمد' حجاج بن محمد' یونس بن ابو اسحٰق' ان کے والد' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں کے درد کے دوران میری مزاج پرسی فرمائی۔

بَابُ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعُونِ

باب: جس جگہ طاعون پھیل رہا ہو اس جگہ سے چلے جانے کا بیان

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ۔

۱۳۲۶: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبدالحمید بن عبدالرحمٰن' عبداللہ بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جس جگہ کے بارے میں تم کو معلوم ہو کہ وہاں پر طاعون (پھیل رہا) ہے تو تم اس جگہ نہ جاؤ اور جہاں تم ہو وہیں پہ طاعون پھیل رہا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

خلاصۃ الباب: طاعون ایک مرض کا نام ہے جو جسم کے مختلف حصوں میں پھنسیوں اور زخم کی شکل میں ہوتا ہے اور س کے ساتھ ساتھ ورم بھی ہوتا ہے اور جلن اور بہت بے چینی ہوتی ہے اور ان زخموں کے اردگرد جگہ سرخ یا سبز ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ دل کی دھڑکن بھی تیز ہو جاتی ہے اور تے بھی آتی ہے نیز طاعون اس وبا اور عام مرض کو بھی کہتے ہیں جس سے فضا خراب ہو جاتی ہے اور پھر اسکا اثر بدن میں سرایت کر جاتا ہے اور عام اموات اس سے ہوتی ہیں اس بیماری کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بستی میں اسکا ہونا معلوم ہو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ تم ہو اس میں پائی جائے تو وہاں سے نکل کر نہ بھاگو اگر مجبوری سے جانا پڑ جائے تو اجازت ہے یہ وبا ایمان والوں کے حق میں رحمت ہے بشرطیکہ اس پر صبر کریں بلکہ شہید جتنا اجر ملتا ہے اور کفار کے حق میں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

باب: عیادت کے وقت مریض کے لئے دعاءِ صحت کرنے کا بیان

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَائَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ.

۱۳۲۷: ہارون بن عبداللہ' مکی بن ابراہیم' جعید' حضرت عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ اور پیٹ پر رکھا اور دُعا فرمائی اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور ان کی ہجرت مکمل فرما دے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا:

مراد یہ ہے کہ اے اللہ! ان کو مدینہ منورہ پہنچا دے اگرچہ اس وقت فتح مکہ ہو چکا تھا لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس جگہ سے ہجرت کی گی وہاں کا رہنا بہتر خیال نہیں فرماتے تھے بہر حال اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا قبول فرمائی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ۔

۱۳۲۸: ابن کثیر' سفیان' منصور' ابووائل' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے شخص کو کھانا کھلاؤ اور بیمار شخص کی عیادت کرو اور (جو مسلمان شخص کفار کے ہاتھ میں) قیدی ہو اس کو قید سے آزاد کراؤ۔

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

باب: مزاج پرسی کرتے وقت مریض کے لئے دُعا مانگنے کا بیان

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ۔

۱۳۲۹: ربیع بن یحییٰ' شعبہ' یزید' منہال بن عمرو' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مریض کی مزاج پُرسی کرے اور اس پر موت کے آثار نہ ہوں اور (عیادت کرنے والا شخص وہاں بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دُعا: ((اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ)) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس مرض سے اس شخص کو ضرور شفا عطا فرمائے گا۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ۔

۱۳۳۰: یزید بن خالد' ابن وہب' حیی بن عبداللہ' ابوعبدالرحمٰن حبلی' عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جائے تو اس کو چاہئے کہ یہ دُعا مانگے: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ۔ یعنی اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے تاکہ وہ تیرے دُشمن کو تیری رضا کی خاطر زخمی کرے اور تیری خوشنودی کی خاطر کسی کے جنازہ کے ساتھ چلے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کی تمنا کی ممانعت کا بیان

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْعُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي

۱۳۳۱: بشر بن ہلال' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُنیاوی تکلیف پہنچنے کی وجہ سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کہنا ہو تو یہ کہے اے اللہ میرے لئے جب تک زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھنا اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے

وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔ دینا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: یعنی کسی دنیوی ضرورت کی وجہ سے پریشان ہوکر موت کی تمنا ہرگز نہیں کرنی چاہئے البتہ اگر ضرور کرنی ہو تو اس وقت وہ دعاء کرنی چاہئے جو دوسری احادیث میں آئی ہے اے اللہ اگر زندگی میری لیے بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور اگر موت میرے لیے بہتر ہے تو مجھے وفات دے دے۔ موت کی تمنا کرنا زندگی جیسی بہت بڑی نعمت کی ناقدری ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۳۲: محمد بن بشار ابوداؤد شعبہ قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے پھر مندرجہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

بَاب مَوْتُ الْفَجْأَةِ

باب: اچانک موت آجانے کا بیان

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ أَخْذَةُ أَسِفٍ۔

۱۳۳۳: مسدد یحییٰ شعبہ منصور تمیم بن سلمہ سعد بن عبیدہ عبید بن حضرت خالد سلمی جو کہ صحابی رسول ہیں ان سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچانک موت کا آجانا غضب الٰہی کی علامت ہے۔

اچانک موت:

مفہوم یہ ہے کہ اچانک موت کا آجانا اللہ تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے کیونکہ اس طرح موت آجانے سے تو نیک عمل یا وصیت کی مہلت نہیں ملتی۔

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ

باب: طاعون سے مرنے والے کی فضیلت

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ غُلِبْنَا

۱۳۳۴: قعنبی مالک عبداللہ بن عبداللہ بن عتیک حضرت جابر بن عتیک سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ عبداللہ بے ہوش ہیں۔ آپ نے ان کو بلند آواز سے پکارا۔ انہوں نے کسی قسم کا جواب نہیں دیا۔ تو نبیؐ نے انا للہ الخ پڑھا اور ارشاد فرمایا اے ابوربیع! تمہارے معاملہ میں ہم مغلوب ہوگئے یہ بات سن کر خواتین رونے اور چلّانے لگیں۔ تو ابن عتیک ان خواتین کو خاموش کرنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عتیک تم ان کو چھوڑ دو (یعنی ان عورتوں کی طرف خیال نہ کرو) آپ نے فرمایا

عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ۔

جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی عورت نہ روئے۔ عرض کیا گیا۔ واجب ہونے کا کیا مفہوم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت موت آ جائے۔ ان کی بیٹی نے اپنے والد (عبداللہ بن ثابت) سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ شہید ہو گئے ہو۔ کیونکہ آپ نے اپنے جہاد کا سامان مکمل کر لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرماتا ہے۔ تم لوگ کس شخص کو شہید ہونا سمجھتے ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے کو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ سات قسم کی شہادتیں اور ہیں: (۱) ایک تو وہ شخص جو کہ طاعون زدہ ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو کہ پانی میں ڈوب کر مر جائے (۳) تیسرا وہ شخص جو کہ ذات الجنب کے مرض سے مرے (۴) چوتھا وہ شخص جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے (۵) پانچواں وہ شخص جو کہ آگ میں جل کر مر جائے (۶) چھٹا وہ شخص کہ جو چھت یا دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر فوت ہو جائے (۷) ساتویں وہ خاتون جو کہ حاملہ یا با کرہ فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔

درجہ کے اعتبار سے شہید لوگ:

فرمانِ نبوی سے یہ سب لوگ شہید ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ مذکورہ بالا ساتوں قسم کے افراد کو شہادت کا ثواب حاصل ہوگا لیکن ان افراد پر شہید کے احکام جاری نہیں ہوں گے اور آگ میں جل کر مرنے سے مراد یہ ہے کہ آگ وغیرہ کے حادثہ میں فوت ہو جائے نہ کہ خود کو آگ لگانے والا شخص (یعنی خودکشی کرنے والا) اس میں داخل نہیں بلکہ اس کے لئے تو سخت عذاب کی وعید ہے۔

بَاب الْمَرِيضِ يُؤْخَذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ

باب: قریب المرگ شخص کے ناخن اور زیر ناف کے بال کاٹ لینا بہتر ہے

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ

۱۳۳۵: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' عمرو بن جاریہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید لیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے دن اور حارث بن عامر کو قتل کیا تھا پھر خبیب رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس گرفتار رہے یہاں تک کہ ان لوگوں

خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا لِقَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنَ ابْنَةِ الْحَارِثِ مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَتْهُ فَوَجَدَتْهُ مُخْلِيًا وَهُوَ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا فِيهَا فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا يَعْنِي لِقَتْلِهِ اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ۔

نے انہیں قتل کرنے کی ٹھان لی تو اس وقت حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی لڑکی سے ناف کے نیچے کے بال کاٹنے کے لئے اُسترہ مانگا۔ اس لڑکی نے ان کو اُسترہ دے دیا۔ اسی کیفیت میں ایک چھوٹا بچہ خبیب کے پاس آیا اور اس کی والدہ کو اس بات کی خبر نہیں تھی۔ جب وہ لوگ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ بچہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر بیٹھا ہوا تھا اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اُسترہ ہے۔ یہ منظر دیکھ کر بچے کی والدہ ڈر گئی یہاں تک کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے خوف کو پہچان لیا۔ اس پر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا تم کیوں ڈرتی ہو کہیں میں اس بچے کو قتل نہ کر ڈالوں۔ میں ایسا کام کبھی نہیں کروں گا۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے شہید کئے جانے سے قبل کے حالات:

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا اگرچہ تم لوگ مجھ کو قتل کرنے کا پورا ارادہ رکھتے ہو لیکن میں اس معصوم بچے کو کبھی قتل نہیں کروں گا پھر ان مشرکین نے حدودِ حرم سے خارج مقام تنعیم میں پھانسی دی اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے دوگانہ نماز پڑھنے کی مہلت مانگی چنانچہ انہوں نے ان کو مہلت دی اس کے بعد حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دے دی گئی اور حارث کے لڑکوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ایک سو اُونٹ کے عوض اس لئے خریدا تھا تاکہ وہ لوگ اپنے والد کے خون کا بدلہ لیں کیونکہ غزوۂ بدر میں حارث بن عامر کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا اور جس وقت حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں نے خریدا تو اس وقت مشرکین کے یہاں جن مہینوں میں قتل وقتال حرام تھا اس وقت وہ مہینے تھے اس وجہ سے ان لوگوں نے اشہر حرم کے گزر جانے کے بعد ان کو شہید کیا۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا حکم

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ۔

۱۳۳۶: مسدد' عیسیٰ بن یونس' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال سے تین روز قبل فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن لے کر مرے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَطْهِيرِ ثِيَابِ الْمَيِّتِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: موت کے وقت انسان کو صاف کپڑے پہنا دینا مستحب ہے

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا۔

۱۳۳۷: حسن بن علی' ابن ابی مریم' یحییٰ بن ایوب' ابن الهاد' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت ان کے انتقال کا وقت ہوا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ مرنے والا شخص ان ہی کپڑوں میں اُٹھایا جاتا ہے کہ جن کپڑوں میں اس کی موت آتی ہے۔

مردہ کس لباس میں اُٹھے گا؟

مراد یہ ہے کہ موت کے وقت جو لباس ہوگا انسان قیامت میں اسی لباس میں اُٹھایا جائے گا مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں بہت سے حضرات نے فرمایا ہے اس سے مراد میت کا عام لباس نہیں بلکہ کفن مراد ہے اور کفن کے بارے میں حیثیت کے مطابق اچھے نئے کپڑے کا کفن ہونا مستحب ہے فقہ کی عظیم کتاب ''سراجی'' میں کفن کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے گئے ہیں: من غير تقصير ولا تقطير بعض حضرات نے فرمایا کہ لباس سے مراد اعمال ہیں یعنی موت کے قریب انسان کو بہتر سے بہتر عمل کرنا چاہئے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنْ الْكَلَامِ

باب: مرنے والے شخص کے نزدیک لوگوں کو کیا کہنا چاہئے؟

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَعْقِبْنَا عُقْبَى صَالِحَةً قَالَتْ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۳۸: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابووائل' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم مرنے والے شخص کے قریب جاؤ تو اس وقت اچھی بات کہو (یعنی دعائے مغفرت کی جائے) کیونکہ جو بات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر) حضرت ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ ان کی بخشش فرما دو اور ان کو اس کا بہتر صلہ عطا فرما۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان کے صلہ میں حضور اکرم ﷺ عطا فرمائے (یعنی میرا ان سے نکاح ہو گیا)۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث مسلم شریف میں بھی آئی ہے اس میں کچھ اضافہ ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سن رکھا تھا کہ اگر کسی مسلمان پر مصیبت آئے اور وہ الفاظ کہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ [البقرۃ: ۱۵۶] اور یہ دعا مانگے اے اللہ اس مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور سکے بدلہ میں اچھی چیز عطا کر تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کو اسکا نعم البدل عطا فرماتے ہیں تو جب حضرت ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کہ ابوسلمہؓ سے کون بہتر ہے لیکن پھر بھی میں نے وہ دعا کی جس کی حضور ﷺ نے تلقین کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوسلمہؓ کے بدلہ بہت اچھا بدل حضور ﷺ کی صورت میں عطا کر دیا یعنی آنحضرت ﷺ سے میرا نکاح ہو گیا۔

بَاب فِي التَّلْقِينِ

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

باب: مرنے کے وقت کونسا کلمہ کہنے کی تلقین کی جائے

۱۳۳۹: مالک بن عبدالواحد' ضحاک بن مخلد' عبدالحمید بن جعفر' صالح بن ابی عریب' کثیر بن مرہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ ہو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

۱۳۴۰: مسدد' بشر' عمارہ' یحییٰ بن عمارہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص مرنے کے قریب ہو تو اس کو اس کلمہ کی تلقین کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ (اس لئے کہ اصل توحید اسلام ہے اور (مرنے والے شخص کا آخری کلام کلمہ توحید ہونا چاہئے)۔

بَاب تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ فَصَيَّحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ

باب: مرنے کے بعد مردہ کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

۱۳۴۱: عبدالملک' ابواسحق' خالد' ابوقلابہ' قبیصہ' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور (مرنے کے بعد) ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں تو آپ نے ان کی آنکھوں کو بند کر دیا۔ تو ان کے اہل خانہ نے شور مچا دیا (یعنی ان کے گھر والوں کو اب معلوم ہوا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے) اس وقت نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اپنے لئے بھلائی اور خیر کے علاوہ کوئی دُعا نہ کرو کیونکہ تم لوگ جو بات کہتے ہو اس پر فرشتے

الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ۔

آمین کہتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما دیجئے اور اس کا مرتبہ راہِ ہدایت پانے والوں میں اُونچا کر دے اور اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین کر دے اور ہماری اور ان کی مغفرت فرما دیجئے اے تمام عالموں کے پرورش فرمانے والے اور ان کے لئے اس کی قبر کو کشادہ فرما دے اور اس کی قبر کو منور فرما دے۔

بَاب فِي الِاسْتِرْجَاعِ

باب: اناللہ پڑھنے کا بیان

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَآجِرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا۔

۱۳۴۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' ابن ابی سلمہ' ان کے والد' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو تھوڑی یا زیادہ تکلیف یا مصیبت پہنچے تو اس کو چاہئے کہ یہ کہے بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب اسی کی جانب لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے لئے تیرے ہاں ثواب کی اُمید رکھتا ہوں آپ مجھ کو اس میں اَجر عطا فرما دیں اور مجھ کو اس سے بہتر صلہ عطا فرما دیں۔

بَاب فِي الْمَيِّتِ يُسَجَّى

باب: مرنے کے بعد مردہ پر کپڑا ڈال دینے کا بیان

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُجِّيَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ۔

۱۳۴۳: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (وفات کے بعد) ملک یمن کے کپڑے سے ڈھانک دیا گیا۔

بَاب الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَيِّتِ

باب: موت کی سکرات کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْرَءُوا يس عَلَى مَوْتَاكُمْ۔

۱۳۴۴: محمد بن علاء' محمد بن مکی' ابن مبارک' سلیمان تیمی' ابوعثمان' ان کے والد' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے مرنے والے لوگوں پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کیا کرو۔

قریب المرگ کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنا:

مراد یہ ہے کہ جس شخص کی موت کا وقت آ جائے تو اس کے نزدیک سورۂ یٰسین شریف کی قراءت کی جائے تا کہ اس کی برکت سے سکرات موت میں سہولت جائے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ۔

باب: بوقت مصیبت بیٹھ جانا

۱۳۴۵: محمد بن کثیر' سلیمان بن کثیر' یحییٰ بن سعید' عمرۃ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت حضرت زید بن حارثہ' حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کو شہید کئے جانے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ مسجد میں بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رنج وغم کے آثار نمایاں تھے۔

بَابُ فِي التَّعْزِيَةِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَبَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي مَيِّتًا فَلَمَّا فَرَغْنَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَاذَى بَابَهُ وَقَفَ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا ذَهَبَتْ إِذَا هِيَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ فَقَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ أَوْ عَزَّيْتُهُمْ بِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيهَا مَا تَذْكُرُ قَالَ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى فَذَكَرَ تَشْدِيدًا فِي ذَلِكَ فَسَأَلْتُ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدَى فَقَالَ الْقُبُورُ فِيمَا أَحْسَبُ۔

باب: میّت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کا بیان

۱۳۴۶: یزید بن خالد' مفضل' ربیعہ بن سیف' ابوعبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک میّت کو دفنایا جب ہم اس کام سے فارغ ہوگئے تو حضرت نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے گئے۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ لوٹ آئے۔ جب آپ میّت کے گھر کے دروازے پر پہنچے تو ٹھہر گئے۔ سامنے سے ایک عورت چلی آرہی ہے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی شناخت کر لی۔ جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا وہ عورت' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معلوم کیا کہ تم اپنے گھر سے کس وجہ سے نکل پڑیں؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں میّت کے گھر والوں کے پاس آئی تھی تاکہ میں ان لوگوں کو صبر کی تلقین کروں اور ان سے تعزیت کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید تم ان لوگوں کے ہمراہ قبرستان تک گئی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی پناہ میں تو آپ سے اس سلسلہ میں سن چکی ہوں کہ آپ نے خواتین کو قبرستان جانے کی ممانعت فرمائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم ان کے ہمراہ قبرستان تک چلی جاتیں۔ آپ ﷺ نے اس بارے میں سخت بات ارشاد فرمائی۔

خلاصۃ الباب: تعزیہ کا معنی صبر پر ابھارنا صبر دلانا مطلب یہ ہے کہ اس مصیبت پر اسکو اجر وثواب کی دعا دینا اور اس کو اس سے تسلی ہو اور صبر آ جائے۔

بَاب الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

١٣٤٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي أَنْتَ بِمُصِيبَتِي فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى أَوْ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ۔

باب: مصیبت کے وقت صبر کرنے کا بیان

١٣٤٧: محمد بن مثنیٰ' عثمان بن عمر' شعبہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے وہ خاتون اپنے بچے کے انتقال ہو جانے کی وجہ سے اس کے غم میں بآوازِ (بلند) رو رہی تھی۔ آپ نے اس خاتون سے ارشاد فرمایا تم اللہ کا خوف کرو (یعنی آواز سے نہ رؤو) اور صبر کرو۔ تو اس خاتون نے جواب دیا کہ جو مصیبت مجھ پر آئی ہے' آپ پر نہیں۔ تو اس خاتون کو بتلایا گیا کہ (نوحہ سے منع کرنے والے) نبیؐ ہیں۔ جب اس خاتون کو آپ کی اطلاع ہوئی تو وہ پھر خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے آپ کے دروازوں پر دربانوں کو نہیں پایا پھر اس خاتون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ (مجھ کو معاف فرما دیں) میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا پھر آپ نے اس خاتون سے ارشاد فرمایا صبر تو شروع صدمہ میں ہے یا فرمایا پہلے صدمہ میں ہے۔

اوّل لمحہ میں صبر کرنا:

مذکورہ خاتون نے آپ کو بغیر پہچانے ہوئے ہی جواب دے دیا تھا آپ نے اس سے جو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبت کے آتے ہی صبر کر لینے اور زبان سے شکوہ نہ کرنے پر صبر کا ثواب ملے گا۔ یہ نہیں کہ مصیبت کے آتے ہی نوحہ کیا اور آخر میں مجبور ہو کر تھک کر صبر کر لیا۔

بَاب فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

١٣٤٨: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ وَسَعْدٌ وَأَحْسَبُ أُبَيًّا أَنَّ ابْنِي أَوْ بِنْتِي قَدْ حُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ فَقَالَ قُلْ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَأَتَاهَا فَوُضِعَ الصَّبِيُّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

باب: مرنے والے پر رونا

١٣٤٨: ابوالولید' شعبہ' عاصم احول' ابوعثمان' اُسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی یعنی زینبؓ نے آپ کی خدمت میں کسی کو روانہ کیا اور اس وقت میں اور سعدؓ آپ کے ہمراہ تھے اور شاید حضرت اُبی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت زینبؓ نے کہلوایا کہ میرے لڑکے یا لڑکی کی نزع کی کیفیت ہے اسلئے آپ تشریف لائیں۔ نبیؐ نے زینبؓ کو سلام کہلوایا اور فرمایا کہ یہ کہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے کہ جو وہ لے اور اسی کے لئے کہ جو شے وہ عنایت فرمائے اور اسی کے یہاں سے ہر شے ایک مدت مقررہ کے لئے ہے۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلوایا اور قسم دی کہ آپ تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ بھی تشریف لائے اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا قَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

بچہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا گیا اور اس بچہ کی رُوح حرکت کر رہی تھی (یعنی اس بچہ کی جان نکلنے کی کیفیت تھی) تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ رحمت (الٰہی ہے) جس کے دِل میں اللہ نے چاہا اس کو رکھ دیا اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

حکم الٰہی پر راضی رہنا:

جو شے اللہ تعالیٰ عنایت فرمادیں اور جو شے واپس لے لیں اس سے مراد یہ ہے کہ اولاد وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہیں اگر اللہ نے اپنی دی ہوئی شے واپس لے لی تو شکوہ نہیں کرنا چاہئے اس نے اسی قدر عمر دی تھی وہ اس کی امانت تھی جس کو اس نے واپس لے لیا۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ آنسو سے رونا حرام نہیں ہے کیونکہ آنسو انسانی قدرت سے باہر ہیں۔ ہاں البتہ نوحہ کرنا' گریبان چاک کرنا' سینہ پیٹنا' چہرہ پیٹنا یہ حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے جواب میں فرمایا کہ یہ آنسو رحمت کے ہیں یعنی بغیر آواز کے غم کی شدت سے آنسوؤں کا نکلنا ممنوع نہیں۔

میت کی خوبیاں بیان کرنا اور چیخ کر رونا اس کو نوحہ کہتے ہیں اسلام میں ایسے رونے سے منع کر دیا گیا ہے اور میت کو اسکی وجہ سے عذاب ہوتا ہے علماء فرماتے ہیں کہ جب مرنے والا اس نوحہ کی تلقین یا وصیت کرے تو اسکو عذاب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کئی توجیہات کی گئی ہیں (۱) ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ عذاب دنیا کافر کے ساتھ تو خاص ہے مسلمان اس میں داخل نہیں۔ (۲) یہ عذاب اس میت کو ہوتا ہے جس کا اپنی زندگی میں نوحہ کرنے کا معمول تھا بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ عذاب اس میت کو ہوتا ہے جس نے نوحہ نہ کرنے کی وصیت نہ کی ہو اس قول کی بناء پر نوحہ نہ کرنے کی وصیت واجب ہے۔ ان کے علاوہ اور کئی اقوال ہیں جن کو ہم طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کرتے۔

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يُرْضِي رَبَّنَا إِنَّا بِكَ يَا

۱۳۴۹: شیبان بن فروخ' سلیمان بن مغیرہ' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج کی شب میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام میں نے اپنے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رکھا ہے پھر آپ نے حدیث کو آخر تک بیان فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کو دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس لڑکے کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے آپ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دِل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے مگر وہی بات کہ جس کو ہمارے پروردگار نے پسند فرمایا یعنی ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں اے ابراہیم

إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ۔

ہم تمہاری فرقت سے غمگین ہیں۔

بَابٌ فِي النَّوْحِ

باب: چیخ مار کر مردے کے اوصاف بیان کر کے رونے کا بیان

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ.

۱۳۵۰: مسدد' عبد الوارث' ایوب' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔

۱۳۵۱: ابراہیم بن موسیٰ' محمد بن ربیعہ' محمد بن حسن' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا لَيُعَذَّبُ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَلَى قَبْرِ يَهُودِيٍّ۔

۱۳۵۲: ہناد بن سری' عبدۃ' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرنے والے شخص کو اس کے اہلِ خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے اس بات کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے تذکرہ ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ کو سہو ہو گیا اور انہوں نے خطا کی سچ بات یہ ہے کہ نبی کا ایک قبر کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ قبر والے شخص یعنی مرنے والے کو عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے اہلِ خانہ اس پر رو رہے ہیں۔ پھر عائشہؓ نے یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى﴾ تلاوت فرمائی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ وہ یہودی کی قبر تھی۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ ثَقِيلٌ فَذَهَبَتِ امْرَأَتُهُ لِتَبْكِيَ أَوْ تَهُمَّ بِهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى أَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَسَكَتَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو مُوسَى قَالَ يَزِيدُ

۱۳۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' حضرت یزید بن اوس سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیمار تھے تو ان کی بیوی نے رونے کا ارادہ کیا یا اس نے رونا شروع کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے کہا کہ تم نے فرمانِ نبوی نہیں سنا انہوں نے کہا کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہتے ہیں کہ پھر وہ عورت خاموش ہو گئی۔ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کی اہلیہ محترمہ سے ملاقات کی۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کیا

لَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ لَهَا مَا قَوْلُ أَبِي مُوسَى لَكِ أَمَا سَمِعْتِ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَكَتِّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ۔

تھا کہ جو تم سے حضرت ابوموسیٰ نے کہا تھا کہ کیا تم نے ارشاد نبوی نہیں سنا پھر تم خاموش ہوگئی تھیں۔ اس نے کہا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو (مرنے والے شخص کے سوگ میں) اپنے سر کو منڈا دے یا چیخ کر روئے یا منہ چہرہ پر ہاتھ مارے یا کپڑے پھاڑے۔

دورِ جاہلیت کی رسوم:

دورِ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ جب کسی شخص کا انتقال ہو جاتا تو مرنے والے کے سوگ میں سر منڈا دیتے اور چہرہ پیٹتے' کپڑے چاک کرتے اسلام نے ایسی تمام رسومات کو حرام قرار دیا۔ تفصیل کے لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''اصلاح الرسوم'' اور حضرت مفتی اعظم کی کتاب 'سنت و بدعت' اور اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''بہشتی زیور'' ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الرَّبَذَةِ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمُشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعَرًا۔

۱۳۵۴: مسدد' حمید بن اسود' حجاج عامل عمر بن عبدالعزیز' حضرت اُسید بن ابواُسید' ایک خاتون سے مروی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور جن باتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تھی ان میں سے یہ عہد بھی شامل تھا کہ ہم نافرمانی نہ کریں اور چہرہ نہ نوچیں' اور تباہی و ہلاکت کو نہ پکاریں اور نہ کپڑے پھاڑیں اور نہ بالوں کو بکھیریں۔

بَاب صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

باب: جن کے یہاں کسی کا انتقال ہو جائے ان کے لئے کھانا دینے کا بیان

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ۔

۱۳۵۵: مسدد' سفیان' جعفر بن خالد' ان کے والد' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جعفر کے اہلِ خانہ کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان لوگوں پر ایسی مصیبت آن پڑی ہے کہ ان کو اس سے مہلت نہیں ملے گی۔

میّت کے گھر والوں کے لئے کھانا دینا:

مُراد یہ ہے کہ میّت کے گھر والوں کو مرنے والے کے صدمہ کی وجہ سے کھانا پکانے کا موقعہ نہیں ہوگا مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ میّت کے گھر کھانا بھیجنا بہتر ہے لیکن باقاعدہ دعوت وغیرہ کی شکل اختیار کرنا اور ایسے موقعہ پر بھی بے جا رسم و رواج کرنا ناجائز

ہے۔ حضرت شاہ اسحاق دہلوی کے رسالہ "اربعین" میں اس قسم کے موقعوں پر بدعات کی تفصیل مذکور ہے اُردو میں بھی "ردِ بدعات" کے نام سے یہ رسالہ شائع ہو چکا ہے۔

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ

باب: شہید کو غسل دینے کا بیان

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاتَ فَأُدْرِجَ فِي ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۳۵۶: قتیبہ بن سعید' معن بن عیسیٰ (دوسری سند) عبیداللہ بن عمر' عبدالرحمٰن بن مہدی' ابراہیم' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے حلق یا سینے میں تیر لگ گیا تو اس کا انتقال ہو گیا چنانچہ اسے اسی طرح کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا جیسا کہ وہ شخص تھا اور ہم لوگ اس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

خلاصۃ الباب: شہید کو غسل نہ دینے میں سب علماء کا اتفاق ہے سوائے حضرت حسن بصریؒ کے وہ فرماتے ہیں کہ غسل اولادِ آدم کی کرامت کی وجہ سے ہے اور شہید بھی عزت و تکریم کا مستحق ہے باقی احد کے شہداء کو غسل نہیں دیا گیا ان کی کثرت کی بناء پر اور زندہ لوگوں سے مشقت کو دور کرنے کی وجہ سے۔ جمہور کی دلیل حدیث باب ہے شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے حنفیہ صلوٰۃ علی الشہید کا قائل ہیں باقی ائمہ اسکے قائل نہیں۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ۔

۱۳۵۷: زیاد بن ایوب' علی بن عاصم' عطاء بن سائب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوۂ اُحد کے شہیدوں کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ان کے جسم سے لوہے اور چمڑے کی چیزیں اُتار لی جائیں اور ان کو انہی کے کپڑوں میں خون سمیت دفن کر دیا جائے۔

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ۔

۱۳۵۸: احمد بن صالح' ابن وہب (دوسری سند) سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ بن زید' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے شہید حضرات غسل کے بغیر اپنے خون کے ساتھ مدفون ہوئے اور ان حضرات پر نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

۱۳۵۹: عثمان بن ابی شیبہ' زید بن حباب (دوسری سند) قتیبہ بن سعید' ابوصفوان' اُسامہ' زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي الْمَرْوَانِيَّ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا وَقَلَّتِ الثِّيَابُ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ زَادَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ۔

ہے کہ (غزوۂ اُحد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ان کا مثلہ کر دیا گیا۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا اگر صفیہ کو غم نہ ہوتا تو میں حمزہ کی نعش کو اسی طرح پڑا رہنے دیتا یہاں تک کہ اس کو درندے کھا لیتے پھر وہ قیامت کے دن درندوں کے پیٹ سے نکلتے۔ اس زمانہ میں کپڑوں کی کمی تھی اور شہداء کی کثرت تھی' تو ایک اور دو اور تین اشخاص کو ایک ہی کپڑے میں کفنا دیا جاتا تھا۔ دفن سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرما لیتے کہ ان لوگوں میں سے کونسا شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جانب قبلہ آگے کرتے۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ۔

۱۳۶۰: عباس' عثمان بن عمر' اسامہ' زہری' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کو مشرکین نے مثلہ کر دیا تھا۔ آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شہید پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

۱۳۶۱: قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد' لیث' ابن شہاب' عبدالرحمن بن کعب' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ اُحد کے شہداء میں سے دو دو افراد کو ایک جگہ دفن فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دونوں افراد میں سے قرآن کریم کا زیادہ حافظ کون شخص ہے؟ جب یہ بتلا دیا جاتا تو آپ اس شخص کو قبر میں آگے کی جانب کر دیتے۔ آپ نے فرمایا میں قیامت کے دن ان لوگوں پر گواہ ہوں اور آپ نے ان لوگوں کو خون اور کپڑوں میں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور ان لوگوں کو غسل نہیں دیا۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۱۳۶۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' حضرت لیث سے اسی طرح مروی ہے یعنی نبی کریم ﷺ غزوۂ اُحد کے شہداء میں سے دو دو حضرات کو ایک ہی کپڑے میں یکجا دفن فرماتے تھے۔

بَاب فِي سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غُسْلِهِ

باب: بوقت غسل مردے کا ستر چھپانے کا بیان

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرَنَّ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ۔

۱۳۶۳: علی بن سہل' حجاج' ابن جریج' حبیب' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی ران نہ کھولو اور زندہ یا مردے کی ران کو نہ دیکھو۔

میّت کا ستر چھپانے کا حکم:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل دیتے وقت میّت کا ستر کسی کپڑے سے چھپا دینا چاہئے اور اس کے بعد غسل دینا چاہیے۔

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنْ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ۔

۱۳۶۴: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' یحییٰ بن عباد' ان کے والد' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے کہا اللہ کی قسم ہم لوگوں کو علم نہیں' کہ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم مبارک سے) کپڑے اُتاریں جس طرح کہ ہم لوگ مرنے والے شخص کے کپڑے اُتارتے ہیں یا کپڑے پہنے ہوئے رہنے دیں اور آپ کو کپڑوں پر ہی غسل دیں۔ جب ان لوگوں نے باہمی طور پر اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر نیند بھیج دی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کی ٹھوڑی نیند کی وجہ سے اس کے سینے پر نہ آ گئی ہو۔ اس وقت گھر کے ایک گوشہ میں سے ایک گفتگو کرنے والے شخص کی آواز آئی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آواز کس نے دی۔ وہ بات یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے پہنے پہنے غسل دو۔ پھر یہ بات سن کر لوگ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے آپ کو کرتا پہنے پہنے غسل دیا یعنی لوگ آپ کے کرتے کے اُوپر پانی ڈالتے تھے اور آپ کا جسم مبارک کرتا ہی سے ملتے تھے نہ کہ اپنے ہاتھوں سے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر مجھ کو پہلے سے یاد آ تا جو بات بعد میں یاد آئی تو آپ کی ازواجِ مطہرات آپ کو غسل دیتیں۔

مرنے کے بعد بیوی کو غسل دینا:

اگر شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی اس کو غسل دے سکتی ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ویمنع زوجها من غسلها لا من النظر اليها وهي لا تمنع ذالك' الخ البتہ شوہر کے لئے بیوی کو غسل دینا اور بیوی کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں اور شوہر کے لئے بیوی

کا چہرہ دیکھنا' جنازہ اُٹھانا درست ہے اور جس حدیث سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غسل دینا ثابت ہے اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل بذل المجہود میں ہے۔

بَاب كَيْفَ غُسْلُ الْمَيِّتِ

باب: مردے کو غسل کس طرح دینا چاہیے؟

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ عَنْ مَالِكٍ يَعْنِي إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ دَخَلَ عَلَيْنَا۔

۱۳۶۵: قعنبی' مالک (دوسری سند) مسدد' حماد' ایوب' محمد بن سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جس وقت حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے اور مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں کافور کو بھی شامل کرلو اور جب تم غسل سے فراغت حاصل کرلو تو مجھے اطلاع کر دینا۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم لوگ جس وقت غسل سے فارغ ہو گئے تو ہم نے آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے اپنا تہبند مبارک عنایت فرمایا اور فرمایا کہ یہ تہبند ان کے جسم پر لپیٹ دو اور آپ نے یہ تہبند مبارک تبرکاً عنایت فرمایا اور مسدد کی روایت میں دَخَلَ عَلَيْنَا یعنی آپ ہمارے پاس تشریف لائے یہ الفاظ نہیں ہیں۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت ﷺ نے غسل دینے والیوں کو یہ حکم دیا کہ دائیں جانب سے اور اعضاء وضو سے ابتداء کریں باقی عورت کے بالوں میں کنگھی کرنا اور چوٹی کی طرح بل دے کر کمر کے پیچھے ڈالنا شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک درست ہے احناف اسکے قائل نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں زینت کی ہیں اور یہ وقت زینت کا نہیں حدیث باب میں جو ذکر ہے تو وہ حضرت ام عطیہ کا فعل ہے آنحضرت ﷺ کی طرف سے اس کی ہدایت بھی نہیں اور نہ آپ ﷺ کو اسکا علم ہونے اور نہ ہونے کے بارے میں مذکور ہے۔ بلکہ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں فکر موجود ہے۔

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَأَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ أُخْتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

۱۳۶۶: احمد بن عبدة' ابو کامل' یزید بن زریع' ایوب' محمد بن سیرین' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں کر دی تھیں (یعنی سر کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا)

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَضَفَّرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمَ رَأْسِهَا وَقَرْنَيْهَا۔

۱۳۶۷: محمد بن مثنیٰ' عبد الاعلیٰ' ہشام' حفصہ بنت سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں گوندھ دیں اور ان کے سر کے درمیان میں ڈال دیا ایک لٹ سامنے والی اور دو لٹیں اِدھر اُدھر کے بالوں کی (ڈال لیں)

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

۱۳۶۸: ابوکامل' اسماعیل' خالد' حفصہ بنت سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان خواتین سے جو کہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہی تھیں' سے فرمایا کہ ان کی دائیں جانب سے اور وضو کی جگہوں سے غسل کا آغاز کرو۔

غسل کس جگہ سے شروع کریں؟

مرنے والے شخص کی دائیں جانب سے غسل شروع کرنا مسنون ہے اور دائیں جانب میں بھی وضو کی جگہوں سے غسل شروع کرے۔

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِ هَذَا وَزَادَتْ فِيهِ أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّهُ۔

۱۳۶۹: محمد بن عبید' حماد' ایوب' حضرت محمد بن سیرین' حضرت اُم عطیہؓ سے دوسری روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے جس طرح کہ اُوپر اُمّ عطیہؓ کی حدیث میں مذکور ہے جس کو کہ حفصہؓ نے اُم عطیہؓ سے روایت کیا ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دو یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ جہاں تک مناسب ہو غسل دو۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ۔

۱۳۷۰: ہدبہ بن خالد' ہمام' قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے میت کے غسل کا طریقہ سیکھا کرتے تھے تو انہوں نے بتلایا کہ میت کو پہلے دو مرتبہ بیری کے پانی سے غسل دینا چاہئے پھر تیسری مرتبہ کافوریا پانی سے غسل دیا جائے۔

بَابٌ فِي الْكَفَنِ

باب: مردے کو کفن دینے کا بیان

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ۔

۱۳۷۱: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا اپنے صحابہ میں سے تذکرہ فرمایا کہ جن کی وفات ہوگئی تھی اور لوگوں نے ادھورا کفن دے کر رات ہی کو ان صحابی کی تدفین کر دی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت کسی مردے کی تدفین سے منع فرمایا جب تک کہ اس کی نمازِ جنازہ نہ ادا کی جائے۔ مگر جس صورت میں مجبوری ہو اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص مسلمان بھائی کو کفن دے تو اس کو بہتر کفن دے۔

بہترین کفن:

بہتر کفن دینے سے مُراد یہ ہے کہ سنّت کے موافق کفن دے یعنی حلال آمدنی سے خریدا ہوا صاف' پاک کپڑے کا کفن دینا چاہئے اور کفن میں نہ تو فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ اس میں کنجوسی کی جائے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ ثُمَّ أُخِرَ عَنْهُ۔

۱۳۷۲: احمد بن حنبل' ولید بن مسلم' اوزاعی' زہری' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (وفات کے بعد) پہلے حضرت رسول کریم ﷺ کو ملک یمن کی بنی ہوئی دھاری دار چادر میں لپیٹ دیا گیا پھر آپ کے جسم مبارک کے نیچے سے وہ چادر نکال لی گئی (اور آپ کے نیچے سفید چادر رکھی گئی)۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ يَعْنِي ابْنَ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تُوُفِّيَ أَحَدُكُمْ فَوَجَدَ شَيْئًا فَلْيُكَفَّنْ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ۔

۱۳۷۳: حسن بن صباح' اسماعیل' عبدالکریم' ابراہیم بن عقیل' ان کے والد' وہب بن منبہ' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے ورثاء مالدار ہوں تو اس کو چاہئے کہ حِبْرَۃٍ کا کفن دے۔ حبرہ ملک یمن کا تیار کردہ اعلیٰ قسم کا کپڑا تھا۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

۱۳۷۴: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو ملک یمن کے بنے ہوئے تین عدد سفید کپڑوں میں کفنایا گیا (اور ان کپڑوں میں) نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ تھا۔

سفید لباس کی فضیلت:

ایک دوسری حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ تم لوگ سفید لباس استعمال کیا کرو اور اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ مذکورہ حدیث سے واضح ہوا کہ کفن میں عمامہ شامل کرنا یا مقدار مسنون سے زیادہ کپڑوں میں کفن نہیں دینا چاہئے۔

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ زَادَ مِنْ كُرْسُفٍ قَالَ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ۔

۱۳۷۵: قتیبہ بن سعید' حفص' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ کپڑے رُوئی کے بنے ہوئے تھے پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کے کفن میں دو عدد سفید کپڑے اور ایک عدد حبرہ شامل تھا؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلے حبرہ آیا تھا لیکن صحابہؓ نے اس کو واپس فرما دیا اور آپ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ وَقَمِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔

۱۳۷۶: احمد بن حنبل‘ عثمان بن ابی شیبہ‘ ابن ادریس‘ یزید بن زیاد‘ مقسم‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا جو کہ (مقام) نجران کے تیار کردہ تھے‘ ان تین کپڑوں میں ایک تہبند‘ ایک چادر اور ایک وہ قمیص تھی کہ جس میں آنحضرت ﷺ کا انتقال ہوا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان بن ابی شیبہ نے اس طرح نقل کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا (ان میں سے) دو کپڑے لال رنگ کے جوڑے کے تھے اور ایک وہ قمیص تھا کہ آپ نے جس میں وفات پائی۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُغَالَاةِ فِي الْكَفَنِ

باب: مہنگا کفن دینے کی ممانعت کا بیان

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَا تُغَالِ لِي فِي كَفَنٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُهُ سَلْبًا سَرِيعًا۔

۱۳۷۷: محمد بن عبید‘ عمرو بن ہاشم‘ ابو مالک‘ اسماعیل‘ عامر‘ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کفن میں زیادہ بیش قیمت کپڑا استعمال نہ کرو اور میں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ کفن میں حد سے مت بڑھو اس لئے کہ وہ بہت جلدی خراب ہو جاتا ہے (یعنی بلاوجہ زیادہ کپڑوں کا کفن نہ دو اور نہ اس میں فضول خرچی کرو)۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ إِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ الْإِذْخِرِ۔

۱۳۷۸: محمد بن کثیر‘ سفیان‘ اعمش‘ ابووائل‘ حضرت خباب سے مروی ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے روز شہید کئے گئے تو ان کے کفن کے لئے ایک کملی کے علاوہ کچھ میسر نہیں تھا اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ ہم لوگ جب اسے ان کے سر پر ڈالتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا تھا۔ تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے سر کو کملی سے ڈھانک دو اور ان کے پاؤں پر گھاس رکھ دو۔

فرض کفن کی مقدار:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ جس وقت کفن کے لئے تین کپڑے میسر نہ آئیں تو ایک کپڑا بھی کافی ہے۔ جیسے کہ بوجہ مجبوری مصعب رضی اللہ عنہ کو دفناتے وقت کرنا پڑا۔

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي

۱۳۷۹: احمد بن صالح‘ ابن وہب‘ ہشام بن سعد‘ حاتم بن ابی نصر‘ عبادہ بن نسی‘ ان کے والد‘ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ

نَصْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ۔

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اچھا کفن تو حلہ ہے اور عمدہ قربانی سینگ والے دُنبہ کی ہے۔

حلہ کیا ہے؟

حلہ ایک تہبند اور ایک چادر کو کہا جاتا ہے مُراد یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور کفن میں سنت تین عدد کپڑوں کا دینا ہے اور سینگوں والا مینڈھا قربانی میں افضل اس وجہ سے ہے کہ وہ اکثر و بیشتر فربہ اور تیار ہوتا ہے اور قربانی میں موٹا' تازہ تیار جانور افضل ہے۔

بَاب فِي كَفَنِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے لئے کفن

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَدْ وَلَّدَتْهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَيْلَى بِنْتَ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةَ قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ قَالَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا۔

۱۳۸۰: احمد بن حنبل' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' ابن اسحٰق' نوح بن حکیم' داؤد' حضرت لیلیٰ بنت قائف سے روایت ہے کہ میں بھی ان خواتین میں سے تھی کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ جب حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو ان کے کفن کے لئے سب سے پہلے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار عطا فرمائی پھر کرتہ عنایت فرمایا پھر سر بند کر دیا پھر چادر دی پھر ایک مزید کپڑا عنایت فرمایا جو کہ اُوپر سے لپیٹ دیا گیا۔ لیلیٰ نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفن کے کپڑے تھے جو آپ ﷺ ہمیں ایک ایک کر کے عنایت فرماتے جاتے تھے۔

بَاب فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب: مردے کو مشک لگانے کا بیان

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ الْمِسْكُ۔

۱۳۸۱: مسلم بن ابراہیم' مستمر بن ریان' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری خوشبوؤں میں سب سے بہتر مشک ہے۔

میت کے مشک لگانا:

مردے کو یا کفن پر مشک لگا دینا افضل ہے احادیث میں اس کی فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے۔ مشک خوشبودار سیاہ رنگ کا مادہ جو نیپال' تبت وغیرہ ممالک میں ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ بِالْجَنَازَةِ وَكَرَاهِيَةِ حَبْسِهَا

باب: تجہیز و تکفین میں عجلت کرنے کا حکم

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ۔

۱۳۸۲: عبد الرحیم بن مطرف' ابوسفیان' احمد بن جناب' عیسیٰ بن یونس' سعید بن عثمان' عروہ بن سعید انصاری' ان کے والد' حضرت حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت بیمار پڑ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مزاج پُرسی کے لئے تشریف لائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا خیال ہے کہ ان پر موت کے آثار طاری ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ لہٰذا جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھے خبر دینا اور ان کی تجہیز و تکفین میں عجلت کرنا کیونکہ یہ مناسب نہیں کہ مسلمان شخص کی میت تجہیز و تکفین کے بغیر گھر میں پڑی رہے۔

تجہیز و تکفین میں عجلت کی جائے:

مطلب یہ ہے کہ بلاوجہ شرعی کفن دفن میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے بلکہ حتی الامکان تجہیز و تکفین میں عجلت کی جائے ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب جنازہ آجائے تو اس کی نماز میں جلدی کرو۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ

باب: جو شخص مردے کو غسل دے اس کو چاہئے کہ وہ بھی بعد میں غسل کرے

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ۔

۱۳۸۳: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر' زکریا' مصعب بن شیبہ' طلق بن حبیب' عبد اللہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کے بعد غسل فرماتے تھے ایک تو جنابت سے' دوسرے جمعہ کے دن' تیسرے فصد لگوا کر یعنی سینگی لگوانے کے بعد' چوتھے مردے نہلانے کے بعد۔

غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا:

واضح رہے کہ غسل جنابت تو فرض ہے لیکن حدیث میں مذکور بقیہ مواقع پر غسل کرنا فرض نہیں ہے بلکہ مسنون ہے۔

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۳۸۴: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب' قاسم بن عباس'

أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

عمرو بن عمیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مردے کو غسل دے تو اس کو چاہئے کہ وہ خود بھی غسل کر لے اور جو شخص کسی جنازے کو اُٹھائے تو وہ وضو کر لے۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحٰقَ مَوْلَى زَائِدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا مَنْسُوخٌ و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ يُجْزِيهِ الْوُضُوءُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَدْخَلَ أَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحٰقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ فِيهِ خِصَالٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ۔

۱۳۸۵: حامد بن یحییٰ' سفیان' سہیل' ان کے والد' اسحٰق' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان کیا کہ غسل میّت والی حدیث سے منسوخ ہے۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ان سے جب معلوم کیا گیا کہ مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا کیسا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ایسی صورت میں وضو کر لینا کافی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوصالح نے اس حدیث میں اسحٰق کو اپنے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ہونا بیان کیا اور فرمایا کہ مصعب کی روایت میں کچھ ایسی اشیاء ہیں جو کہ ضعیف ہیں اور ان پر عمل نہیں۔

غسل میّت کے بعد غسل مستحب ہے:

میّت کو غسل دینے والے شخص کے لئے غسل کرنا واجب نہیں ہے اگر غسل کر لے تو بہتر ہے اور مذکورہ حدیث ۱۳۸۴ میں غسل کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس پر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے کلام کیا ہے ویشبه ان یکون الامر فی ذالك علی الاستحباب وفی اسناد هذا الحدیث مقال بذل المجهود ص ۱۹۶' ج ۴ اور صاحب بذل نے دوسری وجہ غسل کے حکم کی یہ تحریر فرمائی ہے کہ کیونکہ کبھی کبھی میّت کے جسم پر نجاست ہوتی ہے اور غسل دیتے وقت وہ نجاست غسل دینے والے کے لگ جاتی ہے اس لیے غسل دینے والے کو غسل کر لینا بہتر ہے۔ (بذل المجهود ص ۱۹۴ ج ۴)

بَابِ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کو بوسہ دینے کا بیان

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ۔

۱۳۸۶: محمد بن کثیر' سفیان' عاصم' قاسم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بوسہ لیتے دیکھا جبکہ ان کا انتقال ہو گیا تھا یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ:

حضرت عثمان بن مظعون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی تھے وہ مہاجرین میں سے تھے اور مہاجرین میں سے سب سے پہلے ان کی وفات ہوئی مدینہ منورہ کے اندر ان کی تدفین ہوئی۔

بَاب فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

١٣٨٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ۔

باب: رات کے وقت تدفین کرنا

١٣٨٧: محمد بن حاتم' ابونعیم' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے قبرستان میں رات کے وقت روشنی دیکھی تو وہاں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر اُترے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تم لوگ مجھے اپنے ساتھی (یعنی ساتھی کی میت) دو۔ وہ شخص وہ تھا جو کہ اُونچی آواز سے ذکر الٰہی کرتا تھا۔ (اس حدیث سے رات کے وقت بھی آپ ص اسے تدفین ثابت ہونا واضح ہے)۔

بَاب فِي الْمَيِّتِ يُحْمَلُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَكَرَاهَةِ ذٰلِكَ

١٣٨٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَضَاجِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ۔

باب: میّت کو ایک مُلک سے دوسرے مُلک لے جانے کا بیان

١٣٨٨: محمد بن کثیر' سفیان' اسود بن قیس' نبیح' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ اُحد کے دن شہداء کو تدفین کے لئے اُٹھانا چاہا (تا کہ انہیں دوسری جگہ دفن کریں) اسی وقت نبی کریم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والا آ گیا اور اس نے پکارا کہ آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ شہداء کو اسی جگہ دفن کرو جہاں پر وہ قتل کئے گئے۔ تو ہم نے ان حضرات کی لاشوں کو وہیں پر رکھ دیا۔

میّت کو منتقل کرنا:

ان حضرات نے شہداء اُحد کو دوسرے شہر میں تدفین کے لئے منتقل کرنے کا ارادہ فرمایا تھا جس کی کہ آپ نے ممانعت فرمائی۔ مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ لاش کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا درست نہیں اور یہی حکم ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کرنے کا ہے۔

بَاب فِي الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

١٣٨٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ الْيَزَنِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ

باب: نمازِ جنازہ میں کس قدر صفیں بنائی جائیں؟

١٣٨٩: محمد بن عبید' حماد' محمد بن اسحٰق' یزید' مرثد یزنی' حضرت مالک بن ہبیرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کا انتقال ہو جائے اور اس پر اہلِ اسلام کی تین صفیں نمازِ جنازہ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے

فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ قَالَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ۔

بخشش کو واجب نہ کر لے اور راوی نے بیان کیا کہ مالک ابن ہبیرہ جس وقت نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم سمجھتے تو ان کی تین صفیں بنا دیتے۔

بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

باب: جنازے کے ہمراہ خواتین کے جانے کی ممانعت کا بیان

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

۱۳۹۰: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' حفصہ' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا مگر سختی نہیں برتی گئی۔

خلاصۃ الباب: قاضی عیاض فرماتے ہیں جمہور کے نزدیک عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے لیکن علماء مدینہ نے جائز رکھا اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے اور جوان عورت کے لیے مکروہ اور احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے دلیل ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ جنازہ کے ساتھ جانے والیوں کو ثواب نہیں ملا لیکن بوجھ اور گناہ کے ساتھ واپس آئیں۔ سند کے اعتبار سے تو ابن ماجہ کی حدیث ضعیف ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ نے اشارہ کیا اپنے قول سے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے حالات دیکھتے.....الخ

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا

باب: نمازِ جنازہ کی فضیلت اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت کا بیان

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ۔

۱۳۹۱: مسدد' سفیان' سمی' ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازے کے پیچھے چلے پھر اس کی نماز پڑھے تو ایسے شخص کو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص (قبرستان میں) میت کی تدفین تک رہا تو ایسے شخص کے لئے دو قیراط کے برابر اجر ہے اور ان دونوں میں جو قیراط چھوٹا ہے وہ بھی اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

قیراط کیا ہے؟

قیراط عربی زبان میں ایک دینار کے بارھویں حصہ کو کہا جاتا ہے مذکورہ حدیث میں قیراط سے مُراد بڑا حصہ یعنی اَجرِ عظیم مُراد ہے۔

خلاصۃ الباب: یہاں ابوداؤدؒ میں چالیس کا عدد بیان کیا گیا ہے اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سو کا عدد مروی ہے اس اختلاف کی وجہ سوال کرنے والوں کا سوال ہے کہ بعض نے چالیس آدمیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے تائید فرمائی اور بعض نے سو اشخاص کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ایسا ہی جواب مرحمت فرمایا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے سو آدمیوں کی شرکت کی فضیلت نازل ہوئی ہوگی پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حال پر رحم فرماتے ہوئے یہ تعداد کم کر کے چالیس آدمیوں کی شرکت کی فضیلت بیان فرمادی (واللہ اعلم)

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُسَيْنٍ الْهَرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ۔

۱۳۹۲: ہارون عبدالرحمن مقری حیوۃ ابوصخر یزید بن عبداللہ داؤد بن عامر حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف فرما تھے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے ابن عمر رضی اللہ عنہما! کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی جنازے کے ہمراہ اس گھر سے چلا پھر اس نے نماز ادا کی تو اس شخص کو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو شخص دفن کے وقت تک ساتھ رہے تو اس کے لئے دو قیراط کا ثواب ہے۔ جب یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنی تو انہوں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا۔

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ۔

۱۳۹۳: ولید بن شجاع ابن وہب ابوصخر شریک بن عبد اللہ کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کا انتقال ہو جائے پھر اس کے جنازہ پر چالیس شخص (ایسے ہوں کہ) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیتے ہوں وہ اس کے لئے نماز (جنازہ) پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس (مرنے والے شخص) کے لئے ان کی سفارش قبول فرماتے ہیں۔

باعث مغفرت عمل:

حدیث مذکورہ کا حاصل یہ ہے کہ کسی شخص کے جنازہ کی اگر چالیس اہلِ ایمان نماز پڑھیں تو یہ میت کے لئے باعث مغفرت ہے: ای المسلمون فیصلون علیه ویدعون له وقد وقع فی روایة یبلغون مائة' الخ بذل المجهود ص ۱۹۸' ج ٤

بَابٌ فِي النَّارِ يُتْبَعُ — باب: جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے

بِهَا الْمَيِّتُ

کی ممانعت

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي بَابُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ زَادَ هَارُونُ وَلَا يُمْشَى بَيْنَ يَدَيْهَا۔

۱۳۹۴: ہارون' عبدالصمد (دوسری سند) ابن مثنیٰ ' ابوداؤد' حرب بن شداد' یحییٰ' باب بن عمیر' مدینہ منورہ کے ایک صاحب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ کے پیچھے نہ تو آگ رکھی جائے اور نہ ہی جنازہ کے پیچھے (چیخنے والوں کی) آواز ہو اور نہ کوئی شخص جنازے کے آگے چلے۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ آتے ہوئے دیکھ کر کھڑے ہونے کا بیان

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ۔

۱۳۹۵: مسدد' سفیان' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت عامر بن ربیعہ سے مروی ہے اور وہ اس حدیث کو حضرت رسول کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ جب تم لوگ جنازہ (آتے ہوئے) دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگوں سے آگے بڑھ جائے یا (وہ جنازہ) رکھ دیا جائے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں دو مسئلے ذکر کیے گئے ہیں۔ لہٰذا مسئلہ یہ کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا کیسا ہے بعض حضرات کے نزدیک کھڑا ہونا مستحب ہے باب کی پہلی حدیث کی وجہ سے لیکن جمہور کے نزدیک یہ حکم پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا جیسا کہ باب کی آخری حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہود کی مخالفت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اسی طرح ترمذی میں مستقل باب ہے کھڑے نہ ہونے کی رخصت کے بارے میں اس وجہ سے حنفیہ کے نزدیک نہ کھڑا ہونا مستحب ہے۔

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى تُوضَعَ بِالْأَرْضِ وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ۔

۱۳۹۶: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ جس وقت جنازہ کے پیچھے چلو تو جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے تم مت بیٹھو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو سفیان ثوری نے بواسطہ سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ کہ یہاں تک کہ وہ جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے اور سہیل کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ یہاں تک کہ وہ قبر میں رکھ دیا جائے لیکن سفیان بہ نسبت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کے زیادہ حافظہ والے ہیں۔

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا:

مسنون یہ ہے کہ جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے تو اس وقت تک جو شخص جنازہ کے ساتھ آ رہا ہے اس کو بیٹھنا نہیں چاہئے اور جنازہ زمین پر ٹیک دینے کے بعد بیٹھنا اس میں کوئی حرج نہیں ہے: فھذا الحدیث فی حق من کان یمشی معھا قال فی البدائع ویکرہ لمتبعی الجنازۃ ان یقعد قبل وضع الجنازۃ' الخ بذل المجھود ص ۱۹۹' ج ۴

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ إِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا۔

۱۳۹۷: مؤمل بن فضل' ولید' ابوعمرو' یحیٰ' عبیداللہ بن مقسم' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک جنازہ آیا تو آپ اس کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم لوگ اس جنازہ کے اُٹھانے کے لئے گئے تو پتہ چلا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو ہم نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو کسی یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا البتہ موت' خوف کرنے کی چیز ہے اس لئے تم لوگ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے سے متعلق:

جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونا مسنون نہیں ہے۔ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اگر اتفاقاً ادب کے طور پر کوئی کھڑا ہو گیا تو اس کی اجازت ہے البتہ کھڑے ہونے کو لازم سمجھنا اور نہ کھڑے ہونے والے پر نکیر کرنا درست نہیں ہے۔

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔

۱۳۹۸: قعنبی' مالک' یحیٰ بن سعید' واقد بن عمرو بن سعد' نافع بن جبیر' مسعود بن حکم' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر پہلے تو کھڑے ہوا کرتے تھے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے لگے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہونا چھوڑ دیا)۔

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا سنت نہیں ہے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث سے استدلال فرمایا ہے۔

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ

۱۳۹۹: ہشام بن بہرام' حاتم بن اسماعیل' ابوالاسباط' عبداللہ بن سلیمان' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لئے اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک وہ جنازہ قبر میں نہ اُتار دیا

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَمَرَّ بِهِ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ هٰكَذَا نَفْعَلُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اجْلِسُوا خَالِفُوهُمْ۔

جاتا اور پھر یہودیوں کا ایک عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا کہ ہم لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔

بَاب الرُّكُوبِ فِي الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے ہمراہ سوار ہو کر چلنے کی ممانعت

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ۔

۱۴۰۰: یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی سواری کے لئے ایک جانور کو پیش کیا گیا اور آپ جنازہ کے ساتھ تھے آپ نے سواری قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ لیکن جب جنازہ سے فراغت کے بعد واپس ہوئے تو آپ کے لئے ایک سواری لائی گئی تو آپ سوار ہو گئے تو لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی (شروع میں آپ نے کس وجہ سے سواری کو قبول نہیں فرمایا) تو آپ نے ارشاد فرمایا پہلے تو جنازہ کے ساتھ فرشتے چل رہے تھے تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ فرشتے تو پیدل چلیں اور میں سوار ہو جاؤں۔ جب فرشتے چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر شوافع کے نزدیک جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے لیکن اگلے باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ سوار آدمی جنازہ کے پیچھے چلے ان دو احادیث میں تطبیق کی ایک صورت یہ بیان کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس پر سوار ہونے کی ممانعت فرمائی ہے وہ فرشتوں کے جنازہ کے ساتھ چلنے کی وجہ سے تھا اور یہ ضروری نہیں کہ ہر جنازہ کے ساتھ فرشتے ہوتے ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی حدیث ممانعت کی وہ غیر معذور کے حق میں ہے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ والی روایت معذور کے حق میں ہے۔

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ فَعُقِلَ حَتّٰى رَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعَى حَوْلَهُ۔

۱۴۰۱: عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ابن دحداح کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور اس وقت ہم لوگ حاضر تھے پھر آپ کی سواری کے لئے گھوڑا پیش کیا گیا آپ نے اس گھوڑے کو باندھ دیا۔ یہاں تک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم تمام لوگ آپ کے چاروں طرف دوڑتے جا رہے تھے۔

سواری پر جنازہ لے کر جانا:

بہتر یہ ہے کہ جنازہ کے لئے پیدل ہی جایا جائے لیکن اگر ضرورت شدیدہ ہو جیسے کہ بڑے شہروں میں قبرستان تک جانے کے فاصلے بہت زیادہ ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں جنازہ سواری سے لے جانا یا جنازہ کے پیچھے سواری سے چلنا درست ہے۔

بَاب الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ سے آگے چلنا

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۱۴۰۲: قعنبی' سفیان بن عیینہ' زہری' سالم' ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: جنازہ سے آگے چلنے کے بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں احناف کے نزدیک پیچھے چلنا افضل ہے مطلقاً اور امام شافعیؒ کے نزدیک آگے چلنا مطلق مستحب ہے اور امام مالک کے نزدیک سوار کے لیے تو پیچھے چلنا افضل ہے ور پیدل آدمی کے لیے آگے چلنا اور بھی کئی علماء کے اقوال ہیں شافعیہؒ کی دلیل باب کی پہلی حدیث ہے اور مالکیہ کا مستدل دوسری حدیث ہے حنفیہ کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں حضرت علیؓ کی حدیث ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے سوال کے جواب میں فرمایا قسم ہے اس ذات جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا کہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت آگے چلنے والے پر ایسی ہے جیسے فرض نماز کی فضیلت نفل نماز پر اس پر حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضرات شیخینؓ کے بارے میں کہا کہ یہ حضرات انصاری کے جنازہ کے آگے آگے چل رہے تھے اس پر حضرت علیؓ مسکرائے اور فرمایا کہ یہ دونوں پیچھے چلنے کی فضیلت کو سمجھتے تھے جو سب نے بیان کی لیکن بات یہ ہے کہ اگر یہ حضرات جنازہ کے پیچھے چلیں گے تو جنازہ لے کر جانے والے تنگی میں پڑ جائیں گے ان کے ادب واحترام میں اس لیے وہ آگے چلتے لوگوں کی سہولت ورعایت میں۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

۱۴۰۳: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' زیاد بن جبیر' ان کے والد' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یونس نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار شخص بھی جنازہ کے پیچھے (پیچھے) چلے اور پیدل شخص بھی جنازہ کے پیچھے چلے اور جنازہ سے آگے نہ چلو اور اس کے دائیں' بائیں اور اس کے نزدیک رہو اور جس بچہ کا اسقاط ہو جائے اس پر بھی نماز جنازہ ادا کی جائے اور اس بچہ کے والدین کے لئے دُعاءِ مغفرت کی جائے۔

اسقاط والے بچہ کی نمازِ جنازہ:

جس بچہ کا اسقاط ہو جائے اگر اس بچہ میں جان آ گئی ہو اور اس کی زندہ ولادت ہوئی ہو تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہوا ہو یا اس میں زندگی نہ آئی ہو تو اس کی نمازِ جنازہ واجب نہیں ہے۔

بَاب الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کو جلدی لے کر چلنا

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۴۰۴: مسدد' سفیان' زہری' سعید بن میب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جنازہ کو جلدی جلدی لے جایا کرو اس لئے اگر مرنے والا شخص صالح انسان ہے تو تم لوگ (تدفین کر کے) اس کو بھلائی کی جانب جلدی پہنچاؤ اور وہ اگر نیک آدمی نہیں ہے تو تم لوگوں نے اپنی گردن سے برائی کو اُتار دیا۔

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا فَلَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَرْمُلُ رَمَلًا۔

۱۴۰۵: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' عیینہ بن عبدالرحمٰن' ان کے والد حضرت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور آہستہ آہستہ جا رہے تھے اتنے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے ہم کو مارنے کیلئے اپنا کوڑا اُٹھایا اور یہ کہا کہ تم نے دیکھا ہے کہ ہم لوگ جب جنازہ لئے ہوئے نبی ﷺ کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جلدی چلتے تھے۔

جنازہ لے کر جانے کی کیفیت:

جنازہ کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ جنازہ نہ تو آہستہ آہستہ لے کر چلا جائے اور نہ جنازہ لے کر دوڑا جائے بلکہ جنازہ کچھ تیزی کے ساتھ لے جایا جائے تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی باب الجنازۃ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَقَالَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَأَهْوَى بِالسَّوْطِ۔

۱۴۰۶: حمید بن مسعدہ' خالد بن حارث (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ بن یونس' حضرت عیینہ سے دوسری روایت میں بھی اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ تھا اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خچر کو دوڑا دیا اور کوڑے سے اشارہ کیا کہ (جلدی چلو)۔

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى الْمُجَبِّرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ

۱۴۰۷: مسدد' ابوعوانہ' یحییٰ بن عبداللہ' ابو ماجدہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت

اللّٰهِ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّنَا ﷺ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلَ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا۔

کیا کہ جنازہ کے ہمراہ کس طرح جانا چاہئے؟ آپ نے فرمایا جب سے کچھ کم۔ وہ جنازہ اگر نیک انسان کا ہے تو اس کو (اس کی منزل قبر تک) پہنچانے کے لئے جلدی چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اہلِ دوزخ کا دُور رہنا ہی بہتر ہے اور جنازہ کو آگے ہی رہنا چاہئے نہ کہ پیچھے اور جو شخص جنازہ سے آگے چلتا ہے تو وہ گویا کہ اس جنازہ کے ساتھ ہی نہیں ہے۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل:

خَبَبْ دوڑ کی ایک قسم ہے جنازہ میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا چاہئے اور لے جاتے وقت دوڑنا نہیں چاہئے۔

بَابُ الْإِمَامِ لَا يُصَلِّي عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

باب: خودکشی کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ جَارُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ

۱۴۰۸: ابن نفیل' زہیر' سماک' جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے ایک شخص بیمار پڑ گیا پھر اس شخص کی موت کی خبر کی شہرت ہوگئی تو اس شخص کا پڑوسی' خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بات تم کو کس طرح معلوم ہوئی تو اس شخص نے کہا میں اس شخص کو خود دیکھ کر آ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس شخص کا انتقال نہیں ہوا پھر وہ شخص لوٹ کر چلا گیا اسکے بعد اس شخص کے انتقال کی شہرت ہوگئی پھر وہی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں اس شخص کا انتقال نہیں ہوا۔ پھر وہ شخص واپس ہو گیا اس کے بعد پھر اس شخص کے انتقال کی شہرت ہوگئی' تو اس بیمار شخص کی اہلیہ نے (اسی مذکورہ پڑوسی) سے یہ بات کہی کہ تم جاؤ اور نبی کو خبر کرو۔ اس شخص نے کہا اے اللہ! اس شخص پر لعنت بھیج۔ راوی نے بیان کیا اسکے بعد اس بیمار شخص کے پاس وہی آیا اور دیکھا کہ اس نے تیر کی پیکان سے اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ جب وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ بات تمہیں کس طرح معلوم ہوئی اس نے کہا کہ اس کو میں خود دیکھ کر آیا ہوں کہ اس نے تیر سے اپنے آپ کو

مَعَهُ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذًا لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ۔

ذبح کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے دیکھا ہے؟ تو اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ کا مسئلہ:

جس شخص نے خودکشی کر لی ہو تو اس کی بھی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور مذکورہ حدیث میں جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس سے مُراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا منع فرمانا تہدیداً ہے۔ قال الاوزاعی وقال اکثر الفقهاء یُصلی علیه واما غیرهم فیصلون علیه لئلا یضیع الفرض الکفائی' الخ (بذل المجهود ص ۲۰۲' ج ٤)

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَتْهُ الْحُدُودُ

باب: جو شخص شرعی حدود کی بنا پر قتل کیا جائے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ حَدَّثَنِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ۔

۱۴۰۹: ابوکامل' ابوعوانہ' ابو بشر' اہلِ بصریٰ کی ایک جماعت' حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور نہ دوسرے لوگوں کو نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا (حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو حدِ زنا لگائی گئی تھی اس حدیث میں ان کے بارے میں فرمایا گیا ہے)

خُلاصۃ الباب: حضرت ماعزؓ کی نماز جنازہ کے بارے میں روایات مختلف ہیں ابوداؤد میں حضور ﷺ کے نہ پڑھنے کا ذکر ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے بارے میں حکم کیا اور نماز جنازہ پڑھی فتح الباری میں اس طرح دونوں روایتوں میں تطبیق دی ہے کہ پہلے تو آنحضرت ﷺ نے نماز ہ جنازہ پڑھنے سے انکار فرمایا پھر دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور حضور ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے پڑھی یہ اختلاف حضرت ماعز بن مالک کے بارے میں تو ہے لیکن حضرت نمادیہ خاتون کے بارے میں نہیں بلکہ سب روایات متفق ہیں کہ ان کی بھی نماز جنازہ آنحضرت ﷺ نے پڑھی۔

بَاب فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

باب: نابالغ کی نمازِ جنازہ کا بیان

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۱۴۱۰: محمد بن یحییٰ بن فارس' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' ابن اسحٰق' عبداللہ بن ابی بکر' عمرہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر اٹھارہ ماہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ:

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کی نمازِ جنازہ خود تنہا پڑھ لی تھی بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ آپ نے اس وجہ سے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی تھی کہ وہ معصوم تھے۔

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَهِيَّ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَقَاعِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قِيلَ لَهُ حَدَّثَكُمْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً۔

۱۴۱۱: ہناد بن سری' محمد بن عبید' حضرت وائل بن داؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بھی سے سنا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات ہوئی تو آپ نے اپنی نشست گاہ میں ان کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے پڑھا کہ تم سے عبداللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی اور ان سے یعقوب بن قعقاع نے روایت بیان کی اور انہوں نے عطاء سے روایت بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی نمازِ جنازہ پڑھی اور حضرت ابراہیم کی عمر ستر رات کی تھی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی عمر:

مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کی عمر دو ماہ' دس دن ہوئی اس حدیث کو اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو امام ابوداؤد نے پڑھ کر سنایا۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔

۱۴۱۲: سعید بن منصور' فلیح بن سلیمان' صالح بن عجلان' محمد بن عبداللہ' عباد بن عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء پر نمازِ جنازہ مسجد ہی میں پڑھی تھی۔

مسجد میں نمازِ جنازہ:

اگر چہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نمازِ جنازہ درست ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک مسجد میں نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے جس کی تفصیلی بحث کتب فقہ میں مذکور ہے۔ (دیکھئے بذل المجہود ج ۴)

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مسجد میں جنازہ پڑھنے کے بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک کے نزدیک مسجد جماعت میں مکروہ ہے حدیث باب حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد کی دلیل ہے لیکن اس سے استدلال نہیں ہو سکتا اس لیے کہ جب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت سعد کو مسجد میں داخل کرو تو صحابہ نے انکار فرمایا تو معلوم ہوا کہ صحابہؓ کرام مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے کو نہیں پہچانتے تھے اور جو ام المؤمنینؓ نے بیضاء کے

دونوں بیٹوں کی نماز جنازہ پڑھنے کا حوالہ دیا ہے اس کی تاویلات کی گئی ہیں۔ (۱) بقول شیخ حلبی حدیث عائشہؓ ایک واقعہ حال ہے جس سے کوئی عام حکم ثابت نہیں ہوتا۔ (۲) شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس وقت مسجد میں معتکف تھے (۳) امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ پہلے کا واقعہ ہے بعد میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا منسوخ ہوگیا اسی واسطے صحابہ کرامؓ نے نکیر فرمائی ہے کیونکہ جواز پر نکیر نہیں ہوتی۔ اصل بات یہ ہے کہ ابتداء میں نماز جنازہ قبرستان میں بڑھایا جاتا تھا پھر مسجد نبوی کی مشرقی دیوار سے متصل نماز جنازہ پڑھنے کے لیے جگہ بنائی اس میں نماز جنازہ ہوتی تھی۔ کما قال الحافظ فی فتح الباری مکیٰ ابن بطال عن ابن حبیب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالکؒ کی دلیل حدیث ابی ہریرہؓ ہے جس میں ہے کہ اس آدمی کو کچھ ثواب نہیں ملتا جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھتا ہے اس حدیث کو ابوداؤد طحاوی احمد ابن شیبہ اور بیہقی نے عن صالح مولی التوئمۃ عن ابی ہریرہ تحریر کیا ہے۔ دوسری دلیل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالکؒ کی یہ ہے کہ مسجد صرف فرض نمازوں کے لیے ہے اور نماز جنازہ حقیقۃً نماز نہیں بلکہ میت کے حق میں دعاء استغفار ہے اور س کے علاوہ یہ بات ہے کہ اس میں مسجد کے آلودہ ہونے کا احتمال ہے کہ میت کے جسم کے یعنی کان ناک وغیرہ سے نجاست کا خروج ہوتا ہے۔

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ۔

۱۴۱۳: ہارون بن عبداللہ ابن ابی فدیک ضحاک ابوالنضر ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ بیضاء کے دونوں لڑکوں یعنی سہیل اوران کے بھائی سہل کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔

۱۴۱۴: مسدد یحییٰ ابن ابی ذئب صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرے تو ایسے شخص پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

مسجد میں نمازِ جنازہ:

ایک روایت میں فرمایا گیا ہے کہ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے میں کسی قسم کا ثواب نہیں ہے اور مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں کلام کیا گیا ہے جس کی تفصیل بذل المجہود ج ۴ میں ہے بہرحال حنفیہ کے نزدیک مسجد میں نمازِ جنازہ درست نہیں ہے۔

بَابُ الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

باب: سورج کے طلوع یا غروب کے وقت تدفین نہ کرنے کا بیان

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ

۱۴۱۵: عثمان بن ابی شیبہ وکیع موسیٰ بن علی ان کے والد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کی تدفین سے منع فرماتے تھے ایک تو وہ وقت کہ جبکہ آفتاب چمکتا ہوا طلوع ہو یہاں تک کہ وہ اُونچا ہو جائے اور دوسرے عین دوپہر کے وقت یہاں تک کہ آفتاب ڈھل نہ جائے (یعنی نصف النہار کے وقت) اور تیسرے جس وقت کہ سورج غروب ہونے کے لئے جھک جائے یہاں تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے۔

نمازِ جنازہ کے ممنوع اوقات:

تدفین ہر ایک وقت میں درست ہے البتہ سورج کے طلوع وغروب اور نصف النہار کے وقت نمازِ جنازہ ممنوع ہے اور مذکورہ حدیث میں دفن کرنا مُراد نہیں بلکہ نمازِ جنازہ پڑھنا مُراد ہے۔ **فذهب اكثر اهل العلم الى كراهية الصلوة على الجنائز في الاوقات التي تكره فيها الصلوة۔** (بذل المجهود ص ٣٠٢' ج ٤)

بَاب إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

باب: جب کہ عورت مرد دونوں کے جنازے جمع ہو جائیں تو پہلے کس کو آگے رکھا جائے؟

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ وَابْنِهَا فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالُوا هَذِهِ السُّنَّةُ۔

۱۴۱۶: یزید بن خالد ابن وہب ابن جریج یحییٰ بن صبیح حضرت عمار سے جو کہ حارث بن نوفل کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ وہ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے کے جنازہ میں حاضر ہوئے تو لڑکے کو امام کے پاس رکھا گیا اور عورت کو امام سے فاصلہ پر رکھ دیا گیا قبلہ سے نزدیک اس بات پر میں نے نکیر کی (یعنی اس عمل کو میں نے خلاف سنت بتلایا) اس وقت لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوقتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے ان تمام حضرات نے فرمایا یہ مسنون ہے (یعنی جنازہ میں پہلے لڑکے کو رکھا جائے پھر عورت کو)

بَاب أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ

باب: جس وقت امام نمازِ جنازہ پڑھائے تو وہ مردہ کے کونسے عضو کے برابر میں کھڑا ہو؟

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ نَافِعٍ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيرٌ

۱۴۱۷: داؤد بن معاذ' عبدالوارث' نافع' حضرت ابوغالب سے روایت ہے کہ میں مقام سکۃ المربد میں موجود تھا کہ ایک جنازہ آیا اس کے ہمراہ بہت سے حضرات تھے لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

قَالُوا جَنَازَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيقٌ عَلَى بُرَيْذِينَتِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيهِ مِنَ الشَّمْسِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الدِّهْقَانُ قَالُوا هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوهَا وَعَلَيْهَا نَعْشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَزَوْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا فَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ فَحَمَلُوا عَلَيْنَا حَتَّى رَأَيْنَا خَيْلَنَا وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَحْمِلُ عَلَيْنَا فَيَدُقُّنَا وَيَحْطِمُنَا فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَجَعَلَ يُجَاءُ بِهِمْ فَيُبَايِعُونَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَلَيَّ نَذْرًا إِنْ جَاءَ اللّٰهُ بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مُنْذُ الْيَوْمَ يَحْطِمُنَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِيءَ بِالرَّجُلِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عنہما کا جنازہ ہے۔ یہ بات سن کر میں بھی اس کے پیچھے چل دیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ باریک کمبل اوڑھے ہوئے ہے اور وہ ایک چھوٹے راس کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ڈالے ہوئے ہے۔ میں نے معلوم کیا کہ یہ زمیندار کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں جب جنازہ رکھ دیا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے نماز پڑھائی۔ میں بھی ان کے پیچھے تھا میرے اور ان کے درمیان کسی قسم کی کوئی آڑ نہ تھی پس وہ میت کے سر کے قریب کھڑے ہوئے اور انہوں نے چار تکبیرات کہیں نہ بہت تاخیر میں نہ جلدی۔ پھر وہ بیٹھنے لگے لوگوں نے کہا ابوحمزہ! یہ ایک انصاری خاتون کا جنازہ ہے۔ پھر اس کو قریب لائے اور وہ ایک ہرے رنگ کے تابوت میں تھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سرین کے سامنے کھڑے ہوئے پھر اس پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح مرد پر پڑھی تھی۔ اس کے بعد وہ بیٹھ گئے تو حضرت علاء بن زیاد نے کہا کہ اے ابوحمزہ! کیا آنحضرت ﷺ بھی اسی طرح نمازِ جنازہ پڑھتے تھے جیسے کہ آپ نے پڑھی اور چار تکبیرات کہتے تھے اور مرد کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور عورت کے سرین کے سامنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے ان ہی جگہوں میں کھڑے ہوا کرتے تھے۔ علاء بن زیاد نے کہا کہ ابوحمزہ! کیا تم نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں آپ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں موجود تھا پھر مشرکین باہر نکلے اور ہم پر حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھوڑوں کو اپنی پشت کے پیچھے دیکھا اور کفار میں ایک شخص تھا جو کہ ہم لوگوں پر حملہ کرتا تھا اور تلوار سے زخمی کر دیتا تھا اور مارتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دے دی۔ اس کے بعد اسیرانِ جنگ لائے جانے لگے اور وہ آ کر آنحضرت ﷺ سے اسلام پر بیعت کرنے لگے۔ ایک شخص نے جو کہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھا اس بات کی نذر مانی کہ اگر اس شخص کو قیدی بنا کر لایا گیا کہ اس دن ہم لوگوں کو زخمی کر دیا تھا تو اس کو قتل کر دوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُبْتُ إِلَى اللّٰهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَايِعُهُ لِيَفِيَ الْآخَرُ بِنَذْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيَأْمُرَهُ بِقَتْلِهِ وَجَعَلَ يَهَابُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا بَايَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَذْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُمْسِكْ عَنْهُ مُنْذُ الْيَوْمَ إِلَّا لِتُوفِيَ بِنَذْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَوْمَضْتَ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يُومِضَ قَالَ أَبُو غَالِبٍ فَسَأَلْتُ عَنْ صَنِيعِ أَنَسٍ فِي قِيَامِهِ عَلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَحَدَّثُونِي أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنِ النُّعُوشُ فَكَانَ الْإِمَامُ يَقُومُ حِيَالَ عَجِيزَتِهَا يَسْتُرُهَا مِنَ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ نُسِخَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ فِي قَتْلِهِ بِقَوْلِهِ إِنِّي قَدْ تُبْتُ۔

گا۔ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے اور وہ شخص لایا گیا جب اس شخص نے آپ کو دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اللہ سے توبہ کر لی (یہ سن کر) آپ نے بیعت کرنے میں توقف فرمایا اس خیال سے کہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنی نذر مکمل کرنے (یعنی اس شخص کو جلد از جلد قتل کر ڈالے) لیکن وہ صحابی اس بات کے انتظار میں تھے کہ آپ اس شخص کو قتل کرنے کا حکم فرمائیں گے تو میں اس شخص کو قتل کروں اور میں اس بات سے ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اس شخص کو قتل کر دوں اور آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ وہ صحابی کچھ نہیں کر رہے یعنی کسی طریقہ پر اس شخص کو قتل نہیں کرتے تو بالآخر مجبوراً آپ نے اس کو بیعت فرما لیا۔ اس پر صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نذر کس طریقہ پر مکمل ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت تک جوڑ کا رہا اور میں نے اس شخص کو بیعت نہیں کیا تو اس خیال سے کہ تم اپنی نذر مکمل کر لو۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے مجھ کو اشارہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا پیغمبر کے لئے آنکھ سے خفیہ اشارہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر ابو غالب نے کہا کہ میں نے لوگوں سے معلوم کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس خاتون کے سرین کے بالمقابل کس وجہ سے کھڑے ہوئے؟ لوگوں نے بتلایا کہ اس وجہ سے کہ گزشتہ دور میں تابوت نہیں ہوتے تھے تو امام (نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت) عورت کے کولہے کے نزدیک کھڑا ہوتا تھا تا کہ اس کی نعش مقتدیوں کی نگاہوں سے چھپی رہے۔

نمازِ جنازہ پڑھانے والا کس جگہ کھڑا ہو؟

مرنے والے شخص کی لاش اگرچہ کفن میں چھپ جاتی ہے لیکن جہاں تک پردہ پوشی ہو سکے تو وہ بہتر ہے اور نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت امام کس جگہ کھڑا ہو تو اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مرد اور عورت کے سینہ کی محاذات میں کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ قال ابو حنیفة و اصحابه یقوم من الرجل و المراة بحذاء صوره الخ۔

(بذل المجهود ص ۲۰۵' ج٤)

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ

۱۴۱۸: مسدد' یزید بن زریع' حسین معلم' عبداللہ بن بریدہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز نبی کریم ﷺ کے پیچھے پڑھی وہ عورت نفاس کی حالت میں فوت

وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا۔

ہو گئی تھی تو آپ اس کے جنازہ کے درمیان کھڑے ہوئے (نماز پڑھانے کے لئے)۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: تکبیرات نمازِ جنازہ

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ رَطْبٍ فَصَفُّوا عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۴۱۹: محمد بن علاء ابن ادریس ابواسحٰق حضرت شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک تازہ قبر کے پاس سے گزرنا ہوا تو آپ کھڑے ہو گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صف باندھ لی اور چار تکبیرات کہیں۔ ابواسحٰق نے کہا کہ شعبی سے میں نے دریافت کیا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ تو انہوں نے ایک معتبر صاحب یعنی میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنی ہے جو وہاں پر اس وقت موجود تھے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ صحابہ کے آثار تکبیرات جنازہ کے بارے میں تین سے لے کر نو تک ہیں لیکن بعد میں چار عدد پر فقہاء اور اہل حقوق کا اجماع منعقد ہو گیا احادیث صحیحہ کی بناء پر۔

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى أَتْقَنُ۔

۱۴۲۰: ابو الولید طیالسی شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ محمد بن جعفر شعبہ عمرو بن مرہ حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے جنازے پر چار تکبیرات کہتے تھے اور انہوں نے ایک مرتبہ پانچ تکبیرات کہہ دیں تو ان سے ہم نے دریافت کیا کہ آپ ہمیشہ تو چار تکبیرات کہتے تھے آج آپ نے کس وجہ سے پانچ تکبیرات کہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ پانچ تکبیریں بھی کہتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن مثنیٰ کی حدیث زیادہ محفوظ ہے۔

تکبیرات نمازِ جنازہ:

نمازِ جنازہ میں چار تکبیرات ہیں ہر ایک تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام ہے اگر چار تکبیر سے کم کہہ دی جائے تو نمازِ جنازہ درست نہیں ہو گیا نعقد۔ الاجماع على اربع واجمعت الفقهاء واهل الفتوىٰ على اربع الخ بذل المجهود ص ۲۰۶ ج ۴ اور مذکورہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا يَقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۴۲۱: محمد بن کثیر سفیان سعد بن ابراہیم حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک

عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ۔

جنازے کی نماز پڑھی تو میں نے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی یعنی پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی اور انہوں نے فرمایا یہ عمل مسنون ہے۔

نمازِ جنازہ میں قراءت:

نمازِ جنازہ میت کے لیے دُعا ہے اوراس میں قرأت نہیں ہے۔حنفیہ کا یہی مسلک ہے: وذهب الامام ابوحنيفة و مالك الى انها ليست فيها قراءة و قال الطحاوى و اول من قرأة الفاتحة من الصحابة على وجه الدعاء على ارجه القراءة' الخ (بذل المجهود ص ۲۰۶ ج ٤)

خلاصۃ الباب: احناف کے نزدیک نماز جنازہ کے ارکان صرف دو ہیں قیام اور تکبیر چار تکبیریں لہٰذا بیٹھ کر بغیر عذر کے جائز نہیں اور صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کیا جائے اور ثناء پڑھی جائے۔باقی قرءات فاتحہ شافعیہ اور حنابلہ اور امام اسحاق کے نزدیک واجب ہے ان کی دلیل حدیث باب ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابوامام کی روایت ہے احناف اور مالکیہ کے نزدیک قرءات فاتحہ نماز جنازہ میں واجب نہیں انکی دلیل مؤطاء امام مالک میں نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جنازہ میں قرءات نہیں کرتے تھے اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ بھی نماز جنازہ قرءات فاتحہ کے قائل نہ تھے۔اوجز المسالك ص ۲۳۰ ج ۴ دیکھئے ایسے ہی ابن وہب حضرت وضالہ بن عبیدؓ حضرت جابر واثلہ بن الدسقع اور مدینہ کے فقہاء کا عمل بھی یہ بیان کیا ہے کہ وہ جنازہ میں فاتحہ نہیں پڑھتے تھے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کا ہمارے شہر میں معمول نہیں اعلاء السنن ۸۲ ص ۲۱۱ بہر حال تکبیر اولیٰ کے بعد سنت حمد ہے خواہ الحمد للہ کے ذریعہ ہو یا اس کے علاوہ یہی احناف کا مسلک ہے یہ ہاں اگر فاتحہ بطور ثناء ودعا پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قرءات کی نیت سے نہ پڑھی جائے۔اس لیے کہ وہ قرءات کا محل نہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ

باب: مرنے والے کے لئے دعا کرنا

۱۴۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ۔

۱۴۲۲: عبدالعزیز' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم لوگ مردے پر نماز پڑھو تو اس کے لئے خلوص سے دُعا مانگو یعنی حضور قلب کے ساتھ دعائے مغفرت کرو۔

خلاصۃ الباب: ایک مسلمان کا حق دوسرے مسلمان پر یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ دعا کی جائے ان مذکورہ فی الباب میں سے جو دعا پڑھی جائے درست ہے تنبیہ نماز جنازہ کے اندر دعاء کا پڑھنا مسنون اور اخلاص کے ساتھ دعا کرنے کا حکم ہے لیکن نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اجتماعی دعا کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ شراح حدیث اور فقہاء کرام نے بعد نماز جنازہ دعا مانگنے کو بدعت فرمایا ہے البتہ سنت طریقہ یہ ہے کہ دفن کرنے کے بعد قبر پر دعا کی جائے ملا علی قاریؒ مرقات شرح مشکوۃ حدیث: ۴۲۰ ص ۶۴ پر لکھتے ہیں:

ولا یدعو للمیت بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلوۃ الجنازۃ اور میت کے لیے نماز جنازہ کے بعد دعا نہ کرے کیونکہ یہ نماز جنازہ کے اندر زیادتی کے مشابہ ہے (آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں) فتاویٰ سراجیہ ج ق ص ۱۴۵ میں ہے اذافرع من الصلوۃ لا یقوم بالدعاء جب نماز جنازہ سے فارغ ہو تو دعاء کے لیے کھڑا نہ ہو ان کے علاوہ اور بھی کئی فتاویٰ اور بزرگوں کی کتب میں تحریر ہے کہ نماز جنازہ کے بعد متصلاً اجتماعی شکل میں دعا کے لیے کھڑا ہونا مکروہ و بدعت ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے معاصی اور محدثات فی الدین سے محفوظ رکھے۔

۱۴۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُلَاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ قَالَ شَهِدْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ أَمَعَ الَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔

۱۴۲۳: ابو معمر' عبدالوارث' ابوجلاس' عقبہ بن سیار' علی بن شماخ سے مروی ہے کہ میں مروان کے پاس موجود تھا مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے نمازِ جنازہ میں پڑھی جانے والی دعا کے متعلق کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو ان باتوں کے باوجود پوچھتا ہے جو تو کہہ چکا ہے؟ مروان نے کہا جی ہاں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ جنازے میں یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا...... اے اللہ! آپ اس کے پروردگار ہیں اور آپ نے اس کو پیدا کیا اور آپ نے اس کو اسلام کا راستہ دکھایا اور آپ نے اس کی رُوح قبض کی اور آپ اس کے ظاہر و باطن کو خوب جانتے ہیں۔ ہم اس کی سفارش کرنے کے لئے حاضر ہیں آپ اسے بخش دیں۔

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

۱۴۲۴: موسیٰ بن مروان' شعیب بن اسحٰق اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ نے یہ دُعا مانگی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا)) الخ یعنی اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ لوگوں کی مغفرت فرما دے اور ہمارے چھوٹے بڑے' مذکر و مؤنث' غائب و حاضر کی مغفرت فرما دے۔ اے اللہ ہم لوگوں میں سے آپ جس شخص کو زندہ رکھیں تو اس کو ایمان پر زندہ رکھ اور ہم لوگوں میں سے جس کو موت دے تو اس کو اسلام پر موت دے دے۔ اے اللہ آپ ہم لوگوں کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا نہ فرمانا۔

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

۱۴۲۵: عبدالرحمٰن' ولید (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ' ولید' مروان بن جناح' یونس بن میسرہ' حضرت واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ہم

بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ۔

لوگوں کو ایک مسلمان شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ یعنی اے اللہ بلاشبہ فلاں کا لڑکا آپ کی پناہ میں ہے تو آپ اس کو عذابِ قبر سے نجات عطا فرما دے اور دوزخ کے عذاب سے نجات دے (یا آپ نے یہ فرمایا) آپ کے ذمے اور آپ کی پناہ میں ہے یعنی اس وجہ سے کہ وہ بندہ آپ پر ایمان رکھتا تھا اور آپ اس بندے کو قبر کے فتنہ سے یعنی عذابِ قبر سے نجات دیں۔ عبد الرحمٰن نے کہا کہ حدیث میں اس طرح فرمایا گیا کہ بندے کو آپ کی پناہ میں دے دیا گیا اور آپ اس بندے کو قبر کے فتنہ اور عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے اور آپ صاحب وفاء ہیں یعنی بندوں سے جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں اور آپ صاحب حق ہیں اے اللہ اس بندے کی مغفرت فرما دے اور اس پر رحم فرما بلاشبہ آپ بخشش کرنے والے اور مہربان ہیں۔ عبدالرحمٰن نے مروان سے یہ حدیث بصیغہ عن روایت کی ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ مَاتَ فَقَالَ أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهِ قَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

باب: قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۴۲۶: سلیمان' مسدد' حماد' ثابت' ابورافع' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیتا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو ایک دن وہاں پر موجود نہ پایا تو آپ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ اب تم مجھ کو اس شخص کی قبر بتلاؤ۔ لوگوں نے قبر کے بارے میں بتلا دیا تو آپ نے اس شخص کی قبر پر تشریف لے جا کر نمازِ جنازہ پڑھی۔

قبر پر نمازِ جنازہ کی بحث:

مسئلہ یہ ہے کہ اگر بغیر نمازِ جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا تو جب تک میت کے پھٹ جانے کا گمان غالب نہ ہو جب تک نمازِ جنازہ قبر پر جائز ہے اس کے بعد نمازِ جنازہ قبر پر مشروع نہیں ہے شروحاتِ حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے: ومنعه النخعي ومالك وابوحنيفة وعنهم ان دفن قبل ان يصلى عليه شرح والا فلا۔ (بذل المجهود ص ۳۰۷' ج ٤)

بَاب فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسْلِمِ يَمُوتُ فِي بِلَادِ الشِّرْكِ

باب: مشرکین کے ملک میں مرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

۱۴۲۷: قعنبی' مالک بن انس' ابن شہاب' سعید بن مسیّب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نجاشی (شاہ حبشہ) کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی وفات کی اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید گاہ تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔

نجاشی بادشاہ:

نجاشی' ملک حبش کے بادشاہ کا لقب ہے اور ان کا نام اصحمہ تھا وہ شروع میں عیسائی تھا بعد میں آپ کی دعوت پر اسلام قبول فرمایا ان کے دورِ عیسائیت میں بھی جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملک حبش تشریف لے گئے انہوں نے ان کی غیر معمولی میزبانی کی۔ ان کی وفات پر آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کی۔

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ قَالَ النَّجَاشِيُّ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ۔

۱۴۲۸: عباد بن موسیٰ' اسماعیل بن جعفر' اسرائیل' ابو اسحٰق' حضرت ابو بردہ کے والد سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو نجاشی کے ملک میں جانے کا حکم فرمایا پھر نجاشی کا واقعہ بیان کیا نجاشی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور محمد وہ شخص ہیں جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے خوشخبری دی اور اگر میں سلطنت کے کاموں میں مشغول نہ ہوتا تو ان کے پاس جاتا اور ان کے جوتے اُٹھاتا۔

غائبانہ نمازِ جنازہ:

نجاشی بادشاہِ حبش کا ان کے ملک میں انتقال ہوا تھا آپ نے ان سے غیر معمولی تعلق کی بناء پر ان کی غائبانہ نمازِ جنازہ مدینہ منورہ میں ادا فرمائی۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث سے غائبانہ نمازِ جنازہ کے جواز پر استدلال فرمایا ہے جس کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی۔

بَاب فِي جَمْعِ الْمَوْتَى فِي قَبْرٍ وَالْقَبْرُ يُعَلَّمُ

باب: متعدد افراد کی ایک قبر میں تدفین اور قبر پر نشانی لگانا

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ

۱۴۲۹: عبدالوہاب' سعید بن سالم (دوسری سند) یحییٰ بن فضل' حاتم بن اسمٰعیل' کثیر بن زید' مطلب سے مروی ہے کہ جب عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا تو انکا جنازہ اُٹھایا گیا اور تدفین کی گئی۔ نبی ﷺ نے ایک شخص

بِمَعْنَاهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ كَثِيرٌ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي۔

کو حکم فرمایا کہ تم ایک پتھر لے کر آؤ تو وہ شخص اُس پتھر کو نہیں اُٹھا سکا۔ آپ اس کام کیلئے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کی آستین چڑھائیں۔ مطلب نے بیان کیا کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واقعہ نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ نے دونوں ہاتھ کھولے اور پتھر اُٹھا کر عثمان کی قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا: اے قبر! تجھ کو علم ہے کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اور میرے اہلِ خانہ سے جب کسی کا انتقال ہوگا تو میں اُسکو بھی اِسکے آس پاس دفن کرونگا اور اسکے نزدیک دوسرے شخص کی تدفین کروں گا کہ جو میرے اہل و عیال میں سے فوت ہوگا۔

الحمد للہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۰ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پارہ ۲۱

بَابٌ فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذٰلِكَ الْمَكَانَ

باب: اگر قبر کھودنے والا شخص کسی مردہ کی ہڈی دیکھے تو وہ ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ اس کو چھوڑ دے اور قبر دوسرے مقام پر کھودی جائے

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا۔

۱۴۳۰: قعنبی' عبدالعزیز بن محمد' سعد بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردہ انسان کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہے کہ جیسا زندہ انسان کی ہڈی کو توڑنا (یعنی ایک جیسا گناہ ہے)۔

بَابٌ فِي اللَّحْدِ

باب: قبر کو بغلی بنانا

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

۱۴۳۱: اسحق بن اسماعیل' حکام بن سلم' علی بن عبدالاعلیٰ' ان کے والد' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لحد ہم لوگوں کے لئے ہے اور شق دوسرے لوگوں کے لئے ہے۔

لحد اور شق:

لحد' بغلی قبر کو کہا جاتا ہے اور یہ افضل ہے اگرچہ شق بھی جائز ہے اور شق' صندوقچی قبر کو کہا جاتا ہے اور مفہوم حدیث یہ ہے کہ شق غیر انبیاء یا غیر اہل اسلام کے لئے ہے۔

بَابٌ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ

باب: مردہ کو قبر میں دفن کرنے کے لئے کتنے لوگ قبر کے اندر جائیں

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ

۱۴۳۲: احمد بن یونس' زہیر' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت عامر شعبی سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ' حضرت

غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحَبٌ أَوْ أَبُو مَرْحَبٍ أَنَّهُمْ أَدْخَلُوا مَعَهُمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ إِنَّمَا يَلِي الرَّجُلَ أَهْلُهُ۔

فضل بن عباسؓ اور اُسامہ بن زیدؓ نے غسل دیا اور انہی حضرات نے آپ کو قبر میں اُتارا۔ راوی نے بیان کیا کہ مرحب یا ابن ابی مرحب نے کہا کہ ان حضرات نے اپنے ہمراہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بھی شامل کر لیا جس وقت یہ حضرات' آپ کی تدفین سے فارغ ہو گئے تو علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہر شخص کے کام اسی کے گھر کے لوگ کیا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک فرمان:

مذکورہ ارشاد فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ عمر کے اعتبار سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے زیادہ تھے ان کو گرانی محسوس نہ ہو کہ ہم لوگوں سے یہ حضرت رسول کریم ﷺ کو غسل دلانے کی خدمت کیوں نہیں لی گئی۔

١٤٣٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي مَرْحَبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ نَزَلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَرْبَعَةً۔

١٤٣٣: محمد بن صباح بن سفیان' ابن ابی خالد' شعبی' حضرت ابو مرحب سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی قبر میں اُترے تھے گویا کہ میں ان چاروں حضرات یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ' حضرت فضل بن عباسؓ' اُسامہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ فِي يُدْخَلُ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ

باب: قبر میں میّت کو کس طریقہ سے داخل کیا جائے؟

١٤٣٤: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ۔

١٤٣٤: عبداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' حضرت ابواسحٰق سے مروی ہے کہ حضرت حارث نے ان سے یہ وصیت کی تھی کہ حضرت عبداللہ بن یزید ان کی نماز (جنازہ) پڑھیں تو حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور ان کو قبر میں پاؤں کی جانب سے اُتارا اور فرمایا کہ یہ مسنون ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب: قبر کے نزدیک کس طرح بیٹھنا چاہئے؟

١٤٣٥: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ۔

١٤٣٥: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' منہال بن عمرو' زاذان' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری شخص کے جنازہ میں نکلے۔ جب قبر پر پہنچے تو ابھی تک قبر تیار نہیں ہوئی تھی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رُخ ہو کر تشریف فرما ہو گئے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہم لوگ بھی بیٹھ گئے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ح و حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

باب: مردہ کو قبر میں اُتارتے وقت کونسی دُعا پڑھی جائے؟

۱۴۳۶: محمد بن کثیر (دوسری سند) مسلم بن ابراہیم' حمام' قتادہ' ابوصدیق' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جب مردے کو قبر میں اُتارتے تو یہ فرماتے تھے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کی شریعت پر یعنی بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فرماتے تھے مسلم بن ابراہیم نے یہ الفاظ نقل کئے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ وَجِئْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي۔

باب: اگر کسی مسلمان کا کوئی مشرک رشتہ دار مر جائے؟

۱۴۳۷: مسدد' یحییٰ' سفیان' ابواسحٰق' ناجیہ بن کعب' علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ آپ کے بوڑھے چچا کا گمراہی میں انتقال ہو گیا (یعنی علی رضی اللہ عنہ کے والد ماجد ابوطالب کا انتقال ہو گیا) آپ نے فرمایا جاؤ اور تم اپنے والد کی تدفین کر کے آ جاؤ اور جس وقت تک میرے پاس واپس نہ آ جاؤ اس وقت تک کوئی کام نہ کرنا۔ چنانچہ میں گیا اور والد کو دفن کر کے آ گیا۔ آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے غسل کر لیا اور آپ نے میرے لئے دُعا فرمائی۔

خُلاصۃ الباب: یہ حدیث حنفیہ اور مالکیہ کے خلاف ہے جو غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں اسکے دو جواب ہیں (۱) یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے چنانچہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام حجابات آپ ﷺ کے سامنے سے ہٹا دیئے گئے تھے گویا کہ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے تھا (۲) یہ حضرت نجاشیؓ کی خصوصیت ہے کہ اس طرح معاویہ مزنیؓ کی نماز جنازہ غائبانہ تبوک میں پڑھنا یہ ان کی خصوصیت ہے وجہ خصوصیت روایت میں آئی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا معاویہ اس رتبہ پر کیسے پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ سورہ اخلاص کثرت سے پڑھنے کی وجہ سے کہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے پڑھتے تھے اس وجہ سے یہ مقام ملا۔ شیخ السلام مفتی محمد تقی مدظلہ فرماتے ہیں کہ پورے ذخیرہ حدیث میں غائبانہ نماز جنازہ کے صرف دو یہ واقعات ہیں۔ ثابت ہوا کہ یہ ان حضرات کی خصوصیت ہے ورنہ اگر اس کی عام اجازت ہوتی تو آنحضرت ﷺ ان بہت سارے صحابہ کرامؓ پر نماز پڑھتے جن کی وفات آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں مدینہ منورہ سے باہر ہوئی اسی طرح آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا معمول بھی یہی تھا۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا ان حضرات کی نمازہ جنازہ غائبانہ پڑھنا آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ بطورِ معجزہ جنازے آپ ﷺ کے سامنے ہو گیا تھا۔

بَابٌ فِي تَعْمِيقِ الْقَبْرِ

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ تِ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالُوا أَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَهْدٌ فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا قَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيلَ فَأَيُّهُمْ يُقَدَّمُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَئِذٍ عَامِرٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ قَالَ وَاحِدٌ۔

باب: قبر کے گہرے کھودنے کا بیان

۱۴۳۸: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' سلیمان بن مغیرہ' حمید بن ہلال' حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن حضرت رسوؐل کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم لوگ زخم خوردہ اور تھکے ماندہ ہیں تو آپ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا قبر کو کشادہ کھودو اور (بوقت ضرورت) دو' دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھ لو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ کس کو آگے کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ ہشام نے بیان کیا کہ میرے والد عامر بھی اسی روز شہید ہوئے اور ان کی دو یا ایک آدمی کے ساتھ تدفین ہوئی۔

قبر کی گہرائی:

قبر کے گہرے ہونے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر درمیانہ قد کا انسان قبر میں کھڑا ہو تو گہرائی اس کے سینہ تک آجائے اس قدر قبر گہرا کھودنا چاہئے اور اس سے زیادہ گہری قبر کھودنا افضل ہے۔

۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ يَعْنِي الْأَنْطَاكِيَّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فِيهِ وَأَعْمِقُوا۔

۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰: ابوصالح' ابو اسحٰق' ثوری' ایوب' حضرت حمید بن ہلال سے اسی طرح مروی ہے کہ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ قبر کو گہرا کھودو۔ (دوسری روایت) موسیٰ بن اسماعیل' جریر' حمید بن ہلال' حضرت سعد بن ہشام بن عامر سے گزشتہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابٌ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي عَلِيٌّ قَالَ لِي أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتُهُ۔

باب: قبر کو برابر رکھنے کا بیان

۱۴۴۱: محمد بن کثیر' سفیان' حبیب بن ابی ثابت' ابووائل' حضرت ابوہیاج سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر بھیجتا ہوں جس کام پر مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ کام یہ تھا کہ میں کسی اُونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑوں اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے ہوئے نہ چھوڑوں۔

فوٹو (تصویر) کا حکم:

مراد یہ ہے کہ جاندار کی جو تصویر ہو چاہے وہ مجسمہ (Statue) ہو یا نقش ہو بہر حال اس کو مٹا دینا ضروری ہے اور تصویر کی حرمت سے متعلق مکمل بحث حضرت مفتی اعظم محمد شفیع کی کتاب "التصویر لاحکام التصویر" میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِرُودِسَ مِنْ أَرْضِ الرُّومِ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رُودِسُ جَزِيرَةٌ فِي الْبَحْرِ۔

۱۴۴۲: احمد بن عمرو ابن وہب عمرو بن الحارث حضرت ابوعلی ہمدانی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اسکندریہ شہر کے نزدیک جزیرہ) روڈس میں تھے جو کہ ملک روم میں واقع ہے۔ وہاں پر ہمارے ایک دوست کا انتقال ہوگیا تو حضرت فضالہ نے حکم فرمایا اور اس کی قبر زمین کے برابر بنائی گئی اس کے بعد میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ قبروں کے برابر کرنے کا حکم فرماتے تھے (یعنی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا) نہ کہ ان کو بلند کرنے کا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روڈس سمندر کا ایک جزیرہ ہے۔

قبر کو اُونچا بنانا:

قبر کو اُونچا نہ بنانے کا حکم ہے لیکن اگر کسی علامت وغیرہ کی وجہ سے قبر کسی حد تک بلند کر دی جائے یا وہاں پر پتھر رکھ دیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِءٍ عَنْ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يُقَالُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۳: احمد بن صالح ابن ابی فدیک عمرو بن عثمان قاسم سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے میری اماں جان! میرے لئے نبی کی اور انکے دونوں احباب یعنی ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ کی قبر کھول دو (یعنی وہ کمرہ کھول دیں جس میں یہ قبریں موجود ہیں) یہ تینوں قبور نہ بہت اُونچی تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی تھیں (بلکہ وہ قبریں ایک بالشت کے قریب بلند تھیں) اور میدان کی لال رنگ کی کنکریاں ان پر بچھی ہوئی تھیں۔ ابوعلی نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبیؐ کی قبر آگے ہے اور آپ کے سر مبارک کے نزدیک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کے دونوں پاؤں کے نزدیک عمر فاروقؓ ہیں تو عمر فاروقؓ کا سر حضرت رسول کریم ﷺ کے پاؤں مبارک کے نیچے ہے۔

ایک حجرہ میں دفن حضرات:

حضرت رسول کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی ایک ہی حجرہ میں تدفین ہوئی ہے۔

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الِانْصِرَافِ

باب: تدفین سے فراغت کے بعد جب واپسی کا ارادہ ہو تو مردے کے لئے استغفار کرنا چاہیے

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

۱۴۴۴: ابراہیم بن موسیٰ ہشام عبداللہ بن بحیر ہانی حضرت عثمان

هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِءٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد بَحِيرٌ ابْنُ رَيْسَانَ۔

بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تدفین سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر ٹھہر جاتے اور فرماتے کہ تم لوگ اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دُعا مانگو کیونکہ اب اُس سے سوال ہوگا۔

منکر نکیر آنے کا وقت:

مراد یہ ہے کہ تم لوگوں کے قبرستان سے واپس آتے ہی منکر نکیر مردے کے پاس آجائیں گے' اس سے سوال کریں گے اس لئے خاص طور پر ایسے وقت اس کے لئے دعاءِ مغفرت کرو۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب: قبر کے نزدیک ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ يعني بَقَرَةً أَوْ بِشَيْءٍ۔

۱۴۴۵: یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلام میں عقر نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے بیان کیا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں قبروں کے نزدیک جا کر گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔

عَقْرَ کیا ہے؟

عَقْرَ کا مفہوم یہی ہے کہ قبروں کے پاس جا کر ذبح کرنا اسلام میں اس کو ممنوع قرار دیا گیا ہے عقر کے دیگر معنی بھی آتے ہیں جن کی تفصیل المنجد' مصباح اللغات وغیرہ میں مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: حضرت عبدالرزاق خود ہی فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں بعض لوگ کسی سخی کی قبر پر کوئی جانور ذبح کر کے چھوڑ دیتے تھے وحشی جانوروں اور پرندوں کی پہچان کی نیت سے کہ جس طرح یہ اپنی زندگی میں مہمان نواز تھا اسی طرح اس کے مرنے کے بعد بھی ہم اس کی طرف سے جانوروں کی مہمانی کا انتظام کریں اور بعض اس نیت سے ذبح کرتے تا کہ اس قبر والے کا جسم جس جانور پر سوار ہوتا اور اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو یہ بے چارے پیدل ہی اٹھ کر جائے گا اسی رسم جاہلیت کی تردید میں آپ ﷺ فرما رہے تھے اس حدیث کے ذریعہ سے۔

بَاب الْمَيِّتِ يُصَلَّى عَلَى قَبْرِهِ بَعْدَ حِينٍ

باب: کچھ مدت گزرنے کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۱۴۴۶: قتیبہ بن سعید' لیث' یزید بن ابی حبیب' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینہ منورہ سے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداءِ اُحد پر نماز پڑھی جس طرح آپ مُردوں پر نماز پڑھتے ہیں پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔

عرصہ دراز کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ:

مذکورہ حدیث میں قبر پر نماز پڑھنے سے مراد دُعا ہے نماز پڑھنا مراد نہیں کیونکہ نمازِ جنازہ بھی خود دُعا ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ مذکورہ حدیث' دوسری احادیث سے منسوخ ہے۔ امام طحاوی نے اس سلسلہ میں تین اقوال بیان فرمائے ہیں:

قال الطحاوی معنی صلٰوته صلی الله علیه وسلم لا یخلو من ثلاثة معان اما ان تکون نامسخًا الیٰ قوله قنت وقوله فی الحدیث مثل صلٰوته عی المیت یرد تاویلم بمعنی الصلٰوة بمعنی الدعاء وهو ظاهر۔

(بذل المجهود ص ۲۱۲' ج ۴)

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ۔

۱۴۴۷: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن مبارک' حیٰوۃ بن شریح' حضرت یزید بن ابی حبیب سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہداءِ اُحد پر آٹھ سال کے بعد نماز پڑھی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندوں اور مردوں سے رخصت ہو رہے ہوں۔

موت کے بعد نمازِ جنازہ:

مذکورہ حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حدیث ۱۴۴۷ میں مذکور تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر تعمیر بنانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَأَنْ يُقَصَّصَ وَيُبْنَى عَلَيْهِ۔

۱۴۴۸: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' ابن جریج' ابو الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھنے اور قبر کو پختہ بنانے اور قبر پر تعمیر کرنے سے منع فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں کئی چیزوں سے منع فرمایا گیا ہے (۱) قبر پر بیٹھنے سے اس لیے کہ اس طرح ایک مسلمان کی ہتک ہوتی ہے اور اس کی حرمت پامال ہوتی ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ بیٹھنے سے مراد سوگ منانے کے لیے وہاں بیٹھنا ہے یہ بھی درست نہیں اس طرح بیٹھنے سے منع کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسری چیز جس سے منع کیا ہے وہ ہے قبر کو پختہ بنانا یعنی سیمنٹ چونہ وغیرہ سے پکی بنانا مکروہ ہے نور اگر مٹی سے لیپ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں آج کل لوگوں کو قبریں پکی سیمنٹ وغیرہ

سے بنانے کا بہت شوق ہوتا ہے یہ ایک تو اسراف وفضول خرچی ہے دوسرا باعث زینت ہے اور قبرستان عبرت کا مکان ہے وہاں جا کر آخرت کو یاد کرنا چاہئے تو قبروں کی زیب وزینت آخرت کی یاد سے غافل کر دیتی ہے تیسری چیز جس سے حدیث میں منع کیا گیا ہے وہ عمارتیں بنانا ہے اگر اپنی ملکیتی زمین میں بناتا ہے تو وہ منع ہے۔ اور اگر قبرستان وقف کی زمین میں ہو یعنی عام اموات کو اس میں دفن کیا جاتا ہے تو بھی حرمت کے لیے ہوگی علامہ تورپستی فرماتے ہیں کہ یہ حرمت عام ہے خواہ پتھر وغیرہ سے بنائی کی گئی ہو یا کوئی خیمہ قبر پر قائم کیا جائے۔

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَوْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ حَرْفُ وَأَنْ۔

۱۴۴۹: مسدد عثمان بن ابی شیبہ حفص بن غیاث ابن جریج سلیمان بن موسیٰ ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عثمان نے یہ کہا یا اس پر کچھ اضافہ کیا جائے۔ سلیمان بن موسیٰ نے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے یا اس پر کچھ تحریر کیا جائے۔ مسدد نے اپنی روایت میں یہ جملہ اَوْ یُزَادُ عَلَیْہِ کو بیان نہیں کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسدد کی روایت میں لفظ وَأَنْ کا مجھ پر اظہار نہ ہو سکا۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

۱۴۵۰: قعنبی مالک ابن شہاب سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل کرے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

خلاصۃ الباب: یہود ونصاریٰ نبیوں اور صالحین کی قبور پر مسجدیں بنا کر ان میں عبادت کرتے تھے اور قبور کو سجدہ گاہ بھی بناتے تھے اہل قبور کی عبادت کرتے تھے تو یہ صریحہ شرک کے مرتکب ہوئے تھے اور مساجد بنا کر خدائے واحد کی عبادت تب بھی بت پرستی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے حرام تھی۔ ہائے افسوس ان مسلمانوں پر جو یہود ونصاریٰ کی قدم بقدم پیروی کر رہے ہیں کہ بعض بزرگان دین کی مقابر کو سجدہ کرتے ہیں اور ان سے حاجات طلب کرتے ہیں بلکہ قبروں کے طواف بھی کرتے ہیں ان پر غلاف چڑھاتے ہیں باقاعدہ ان کو غسل دیتے ہیں آخر الذکر کام تو صرف کعبۃ اللہ کے ساتھ خاص ہیں کسی اور جگہ یہ کام کرنا حرام وشرک ہے۔ یہ بزرگان دین اور اولیاء صالحین تو ان غلط کاموں سے بہت دور تھے وہ قیامت کے دن ان شرکیہ افعال سے برائت کا اظہار فرمادیں گے جیسا کہ سورۂ یونس اور احقاف میں صراحتاً موجود ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۱۴۵۱: مسدد خالد سہیل ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

سے اگر کوئی شخص آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے جل کر کھال تک آگ پہنچ جائے تو یہ بات اس شخص کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

قبر پر چلنا پھرنا:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ قبر پر خواہ مخواہ بیٹھنا یا قبر پر چلنا پھرنا گناہ ہے اسی طرح قبر پر سجدہ کرنا یا قبر کو عبادت گاہ بنا لینا اور قبرستان کو نشست گاہ بنا لینا گناہ ہے قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ حدیث کا یہی حاصل ہے۔

١٤٥٢: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا۔

١٤٥٢: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر' بسر بن عبیداللہ' واثلہ بن اسقع' ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ قبروں پر بیٹھا کرو اور نہ ان کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھو۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ بَيْنَ الْقُبُورِ

باب: قبروں پر جوتا پہن کر چلنے کا بیان

١٤٥٣: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوسِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ بَشِيرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ فَهَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ زَحْمٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمَاشِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ أَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا وَحَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَظْرَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا۔

١٤٥٣: سہل بن بکار' اسود بن شیبان' خالد بن سمیر' بشیر بن نھیک' حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے' دورِ جاہلیت میں ان کا نام زحم بن معبد تھا۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی آپ نے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا زحم۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بشیر ہو۔ بشیر نے عرض کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ اتنے میں آپ کفار کی قبروں کے پاس گزرے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ بڑی بھلائی سے قبل رخصت ہو گئے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان حضرات نے بہت بھلائی پائی۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اچانک ایک شخص کو دیکھا جو کہ جوتے پہنے ہوئے قبروں کے درمیان سے چل رہا تھا آپ نے فرمایا اے جوتے والے! تم پر افسوس ہے تم جوتے اُتار دو۔ اس شخص نے دیکھا تو پہچان لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اس شخص نے اپنے جوتے اُتار کر پھینک دیئے۔

بڑی بھلائی کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں بڑی بھلائی سے قبل جانے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ اسلام لانے سے قبل انتقال کر گئے اور زحم کے معنی زحمت کے ہیں آپ برے نام کو پسند نہیں فرماتے تھے اسلئے آپ نے ان کا زحم سے بدل کر بشیر یعنی خوش خبری دینے والا رکھ دیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے قبر میں مردے سے سوال و جواب ہونے کا ثبوت ہو رہا ہے باقی اس حدیث سے سماع موتی کا ثبوت نہیں ہو سکتا کیونکہ جوتوں کی آواز کا سننا ابتدائے دفن کے ساتھ مختص ہے تا کہ اس حدیث میں اور ان آیتوں میں مطابقت ہو جائے جو عدم سماع پر دلالت کرتی ہیں۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے منقول ہے کہ یسمع مضارع مجہول کا صیغہ ہے اور قرع نعالهم اس کا نائب فاعل ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ لوگ میت کو دفن کر کے جب واپس لوٹتے ہیں تو وہ قبر سے ابھی صرف اتنے فاصلے پر پہنچتے ہیں کہ قبر کے پاس ان کی جوتیوں کی آواز سنی جا سکتی ہے کہ منکر نکیر سوال کے لیے آ جاتے ہیں اس طرح حدیث باب کو سماع موتی کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہتا

۱۴۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔

۱۴۵۴: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب بن عطاء' سعید' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی تدفین کر کے واپس آتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے جوتے کی آواز سنتا ہے۔

بَاب فِي تَحْوِيلِ الْمَيِّتِ مِنْ مَوْضِعِهِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

باب: ضرورت کی بنا پر مردے کو قبر سے نکالنا

۱۴۵۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَكَانَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ فَأَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَمَا أَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شُعَيْرَاتٍ كُنَّ فِي لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ۔

۱۴۵۵: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' سعید بن یزید' ابونضرہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کے ساتھ ایک دوسرے اور شخص کی تدفین ہوئی تھی اس وجہ سے میرے دِل میں یہ خیال تھا کہ ان کو وہاں سے نکال دوں۔ پھر میں نے چھ ماہ کے بعد اپنے والد کو وہاں سے نکال لیا تو ان کی کسی چیز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی البتہ ان کی داڑھی کے کچھ بال جو زمین سے لگے ہوئے تھے ان کی حالت تبدیل ہو گئی تھی (یعنی ان بالوں کا رنگ تبدیل ہو گیا تھا وہ بال' گل گئے تھے)۔

خلاصۃ الباب: مردے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس بارے میں ائمہ کرام کے اقوال مختلف ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مصلحت ہو تو جائز ہے احناف کے نزدیک بغیر شرعی عذر دفن کے بعد مردے کو دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں یہ حدیث شافعیہ کے مسلک کی تائید کر رہی ہے اور احناف کی دلیل حدیث ۱۳۸۸ ہے جس میں یہ

ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے احد سے شہداء کو اٹھانا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آ گیا اور ان سے پکارا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کو اسی جگہ دفن کرو جہاں پر وہ قتل کئے گئے ہیں تو ہم نے اسی جگہ دفن کر دیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ لاش کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا درست نہیں ہے۔

بَاب فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ شُهَدَاءُ۔

باب: مرنے والے شخص کی تعریف بیان کرنا

۱۴۵۶: حفص بن عمر، شعبہ، ابراہیم بن عامر، عامر بن سعد، ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کے ہمراہ لوگوں کا ایک جنازہ کے پاس سے گزر ہوا تو ان لوگوں نے اس مرنے والے شخص کی تعریف کی اور اس کی خوبیوں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی (یعنی بخشش اور جنت) پھر آپ کا ایک دوسرے شخص کے جنازہ کے پاس سے گزرنا ہوا اور لوگوں نے اس مرنے والے کی برائیوں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (یعنی دوزخ) اس کے بعد فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص دوسرے شخص پر گواہ ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ: اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ کہ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ مؤمنین زمین میں اللہ کے گواہ ہیں علامہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ انتم سے مراد صحابہ کرام ہیں یا عام مؤمنین ہیں خواہ صحابہ یا غیر صحابہ بہرحال صحابہ کرام کی شہادت کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے صحابہ کرام کی فضیلت منقبت ثابت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جس کے بارے میں خیر کی شہادت دیں وہ جنتی ہو جاتا ہے اور جس کے بارے میں برائی کی شہادت دیں وہ جہنمی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام و اہل بیت کی سچی محبت نصیب فرمائیں آمین۔

بَاب فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي تَعَالَى عَلَى أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَاسْتَأْذَنْتُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالْمَوْتِ۔

باب: زیارتِ قبور

۱۴۵۷: محمد بن سلیمان، محمد بن عبید، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت فرمائی تو آپ رو پڑے اور آپ کے ساتھ والے حضرات کو بھی رونا آ گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کے لئے مغفرت کی دُعا کروں، تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ پھر میں نے اجازت مانگی کہ والدہ کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اس کی اجازت دے دی گئی اور فرمایا کہ تم لوگ قبروں کی زیارت کرو کہ اس سے موت یاد آتی ہے۔

آپ ﷺ کا والدہ کے لئے مغفرت مانگنا:

آنحضرت ﷺ کے والدین کے مؤمن ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں علماء نے تفصیلی بحث کی ہے لیکن اس مسئلہ میں خاموش رہنا اولیٰ ہے۔ بہر حال آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی وہ آپ کی خصوصیت تھی۔ بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ والدہ کے لئے دُعائے مغفرت کرنا' مشرکین کے لئے دُعائے مغفرت کی ممانعت سے قبل کا عمل ہے۔ واللہ اعلم

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس حدیث سے مردوں کے لیے زیارۃ قبور کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے۔ صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں کہ مقصد کے اعتبار سے قبروں پر جانے کی کئی قسمیں ہیں۔ (۱) محض موت کو یاد کرنے اور آخرت کی طرف توجہ کے لیئے اس مقصد کے تحت صرف قبروں کو دیکھ لینا ہی کافی ہے خواہ قبر کسی کی بھی ہو۔ ضروری نہیں کہ صاحب قبر کے بارے میں یہ بھی معلوم ہونا چاہے کہ وہ کون تھا اور کیسا تھا۔ (۲) دعا' مغفرت اور ایصال ثواب کے لیے یہ ہر مسلمان کے لیے مسنون ہے (۳) حصول برکت وسعادت کی خاطر اس مقصد کے تحت اولیاء وائمہ اور بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کی جاتی ہے۔ (۴) عزیز و دوست کے ادائے حق کے لیے اپنے دوسرے رشتہ دار اور والدین چنانچہ حدیث ابونعیمؒ میں منقول ہے کہ جو شخص ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت روز کرے تو اس کا یہ فعل حج کے برابر ہوتا ہے۔ دینی اخوات ومحبت وانس ومہربان کے مہربانی کے تحت زیارت قبور کرنا آگے چل کر علامہ صاحب لکھتے ہیں کہ قبروں پر جانے کے کچھ آداب واحکام ہیں جو شریعت نے بنائے ہیں (۱) قبر پر پہنچ کر سلام پیش کرے (۲) قبر کو ہاتھ نہ لگائے (۳) قبر کو چومے نہیں (۴) قبر کے سامنے تعظیماً جھکے نہیں اور قبر کو سجدہ بھی نہ کرے (۵) قبر کی مٹی منہ پر نہ ملے کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے ان احکام وآداب کے علاوہ ایسی چیزیں اختیار کرنا جن کا شریعت میں کوئی وجود نہیں انتہائی گمراہی اور ضلالت کی بات ہے انتہیٰ کلامہ۔ اس حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ ماجدہ کے لیے مغفرت دعا کرنے کی اجازت طلب کی مگر اجازت نہ ملی۔ اس کے متعلق علماء کے مختلف قوال ہیں متفق علماء فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے والدین کا انتقال حالت کفر میں ہوا لیکن متاخرین علماء کرام فرماتے ہیں کہ حالت اسلام میں انتقال ہو ہے امام جلال الدین سیوطی نے تو اسلام ثابت کیا ہے بعض حضرات علماء فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے والدین کے بارہ میں سکوت اختیار کرنا چاہے اور اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سپرد کرنا چاہے۔

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً۔

۱۴۵۸: احمد بن یونس' معرف بن واصل' محارب بن دثار' ابن بریدہ' ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا مگر اب زیارت کرلیا کرو کیونکہ اس سے موت اور آخرت کی یاددہانی ہوتی ہے۔

زیارتِ قبور کی اجازت:

اسلام کے شروع زمانہ میں چونکہ لوگ بت پرستی چھوڑ کر اسلام لائے تھے اس وجہ سے آپ نے لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تاکہ پھر دوبارہ شرک میں نہ پڑ جائیں۔ لیکن جب لوگوں کے دِلوں میں اسلام پختہ ہو گیا تو آپ نے زیارتِ قبور کی اجازت عنایت فرمائی اور فرمایا قبروں کی زیارت کرو کیونکہ اس سے موت کی یاد آتی ہے۔

بَابٌ فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ

۱۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

باب: خواتین کو زیارتِ قبور کرنا کیسا ہے؟

۱۴۵۹: محمد بن کثیر' شعبہ' محمد بن جحادہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی اور جو لوگ قبور پر مسجدیں بنائیں اور وہاں پر چراغ روشن کریں (ان پر بھی لعنت فرمائی)

عرس وغیرہ کی ممانعت:

مذکورہ بالا احادیث سے قبروں پر عرس' روشنی' چراغاں وغیرہ کرنے کی واضح طور پر ممانعت ثابت ہوئی اور مذکورہ بدعات کے رَد کے سلسلہ میں حضرت مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ ''سنّت و بدعت'' میں مزید تفصیل ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: اس دور میں بھی نام نہاد مسلمان قبروں پر جا کر چراغ جلاتے ہیں عورتوں کو ان کاموں سے منع کریں ورنہ لعنت خداوندی سب پر آئے گی۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالْقُبُورِ

۱۴۶۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ۔

باب: قبرستان سے گزرتے وقت کیا پڑھے؟

۱۴۶۰: قعنبی' مالک' علاء بن عبد الرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مؤمنین کے اہلِ خانہ تم لوگوں پر سلام ہو اور ہم لوگ ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

بَاب كَيْفَ يُصْنَعُ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ يَمُوتُ

۱۴۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ

باب: جو شخص حالتِ احرام میں فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

۱۴۶۱: محمد بن کثیر' سفیان' عمرو بن دینار' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کی گردن اس کے اُونٹ نے توڑ ڈالی تھی اور وہ حالتِ احرام میں انتقال کر گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو دونوں کپڑوں میں کفن دو (یعنی حالت احرام میں جو تہبند و چادر اس نے پہن رکھی تھیں اس میں اس کو دفنا دیا جائے) اور اس کو بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دیا جائے اور اس کا

الْقِيَامَةِ يُلَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَمْسُ سُنَنٍ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ أَيْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَوْبَيْنِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ أَيْ إِنَّ فِي الْغَسَلَاتِ كُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ۔

سر کسی چیز سے نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ اس حدیث میں پانچ سنتیں ہیں۔ ایک تو دو کپڑوں میں کفنانا۔ دوسرے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا یعنی ہر ایک غسل میں بیری کا پتہ شامل ہے۔ تیسرے احرام والے شخص کا سر نہ چھپانا' چوتھے اس کو خوشبو نہ لگانا' پانچویں پورے مال میں سے تکفین کرنا۔

تجہیز و تکفین' ترکہ پر مقدم ہوگی:

مرنے والے شخص کے مال میں سے پہلے تجہیز و تکفین کی جائے گی اس کے بعد اس کے ذمہ جو مہر یا دیگر قرض ہو وہ ادا کریں گے پھر حسب ضابطہ شرع وراثت تقسیم کی جائے گی۔ الاول یبداء بکتفینہ و تجھیزہ (سراجی ص ٤)

خلاصۃ الباب: اس باب میں احرام کی حالت میں مرنے والے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے امام شافعی اور امام احمد اور ظاہر یہ فرماتے ہیں ایسے آدمی کو کفن پہناتے وقت سر نہ ڈھانکنا چاہیے اور خوشبو بھی نہیں لگانا چاہیے ان حضرات نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے لیکن امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس کو بیری کے پتوں سے غسل دو حالانکہ یہ بھی حالت احرام میں ناجائز ہے۔ صحابہ کرام میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہؓ سے اسی طرح مروی ہے تابعین کرام میں حضرت عطاء طاؤس حسن بصری اور عامر شعبی سے بھی منقول ہے کہ اگر محرم حالت احرام میں مر جائے تو اس کا سر ڈھانکنا چاہیے باقی حدیث باب میں یہ تاویل ہے کہ خوشبو کے بارہ میں حضرت عائشہؓ سے جواز منقول ہے باقی اس حدیث میں جو یہ واقعہ آیا ہے یہ اس آدمی کی خصوصیت تھی۔ دلیل اس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ شخص تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھایا جائے گا کسی اور محرم کے بارہ میں یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ أَيُّوبُ ثَوْبَيْهِ وَقَالَ عَمْرٌو ثَوْبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَيُّوبُ فِي ثَوْبَيْنِ وَقَالَ عَمْرٌو فِي ثَوْبَيْهِ زَادَ سُلَيْمَانُ وَحْدَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ۔

۱۴۶۲: سلیمان بن حرب' محمد بن عبید' حماد' عمرو' ایوب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ اس کو دو کپڑوں میں کفناؤ۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایوب سے سلیمان نے ثَوْبَيْهِ کا لفظ اور عمرو نے ثَوْبَيْنِ کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابو عبید نے بیان کیا کہ ایوب نے فِي ثَوْبَيْنِ اور عمرو نے فِي ثَوْبَيْهِ کہا ہے اور صرف سلیمان نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کے خوشبو نہ لگاؤ۔

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۱۴۶۳: مسدد' حماد' ایوب' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ فِي ثَوْبَيْنِ۔

ہے کہ جس طرح سلیمان سے فِي ثَوْبَيْنِ روایت کیا گیا ہے۔

١٤٦٤: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

١٤٦٤: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' حکم' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص جو کہ حالتِ احرام میں تھا اس کی اُونٹنی نے اس کی گردن توڑ کر ہلاک کر دیا وہ شخص خدمت نبوی میں لایا گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو غسل دو اور اس کی تکفین کرو اور اس کا سر نہ ڈھکو اور اس کے قریب خوشبو نہ لے جاؤ کیونکہ وہ شخص قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔

اول کتاب الایمان والنذور

قسم کھانے اور نذر ماننے کا بیان

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْأَيْمَانِ الْفَاجِرَةِ

باب: جھوٹی قسم کھانے کا گناہ اور اس پر عذاب

١٤٦٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

١٤٦٥: محمد بن صباح' یزید بن ہارون' ہشام بن حسان' محمد بن سیرین' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قید ہو کر (جان بوجھ کر یا قصداً) جھوٹی قسم کھا لے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

خلاصۃ الباب: ایمان جمع ہے یمین کی اور یمین داہنے ہاتھ کو کہتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ [الحاقة: ٤٥] پھر اس کا اطلاق حلف پر ہونے لگا اس لیے کہ لوگوں کی عادت ہے کہ جب آپس میں قسمیں کھاتے ہیں تو اس وقت ایک دوسرے کے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں اسی مناسبت سے حلف پر یمین کا اطلاق ہونے لگا۔ یمین کی شرعی تعریف یہ ہے کہ کسی چیز کو اللہ کے نام یا اس کی صفت کو ذکر کر کے مظبوط کرنا نذر درجمع نذر کی ہے اس کا معنی ہے ڈرانا اصطلاحِ شریعت میں نذر کہتے ہیں ایحاب مالیس بواجب لحدوث امر یعنی انسان کا اپنے اوپر کسی چیز کا واجب قرار دینا جو اس پر واجب نہ تھی کسی امر کے پائے جانے کو وقت جیسے کوئی کہے کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو میرے ذمہ ایک روزہ ہے۔ یہاں پر روزہ کو جو واجب نہ تھا اپنے اوپر واجب کیا گیا ہے اس باب میں یمین غموس کا ذکر ہے کیونکہ ترجمہ میں فاجرہ کا لفظ آیا ہے اور فاجرہ کے معنی میں ہے یعنی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی جائے جیسے کوئی آدمی اس طرح کہے کہ اللہ کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا حالانکہ اسی نے یہ کام کیا ہوتا ہے اس کی اور بھی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ یمین غموس جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک کفارہ نہیں یہ صرف گناہ ہے اس لیے توبہ ہی سے یہ معاف ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس میں بھی کفارہ واجب ہے۔ حدیث باب میں ''ملبورہ'' کا لفظ آیا ہے یہ صبر سے مشتق ہے اس کا معنی ہے روکنا اس کا دوسرا نام یمین صبر ہمیں صبر بھی ہے یمین ملبورہ اس قسم کو کہتے ہیں جو کسی آدمی کو قاضی اور جج کی عدالت میں روک کر اس سے لی جائے اس سے اندازہ کر لیا جائے کہ جو جج کی عدالت میں جھوٹی قسم کھائے اس کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے تو جو شخص

دوسری جگہ جھوٹی قسم کھائے گا وہ تو بطریق اولی اس وعید کا مستحق ہوگا' اعاذنا الله منه. بہرحال یہ حدیث جمہور ائمہ کی دلیل ہے کہ یمین غموس میں کفارہ واجب نہیں۔

بَابٌ فِيمَنْ حَلَفَ يَمِينًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِأَحَدٍ

باب: کسی شخص کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا

١٤٦٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

١٤٦٦: محمد بن عیسیٰ' ہناد بن سری' ابومعاویہ' اعمش' شقیق' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور وہ (اس قسم میں) جھوٹا ہوتا کہ وہ کسی مسلمان کا مال غصب کر لے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ اس پر غصہ ہوگا۔ اشعث نے بیان کیا اللہ کی قسم آپ نے یہ حدیث میرے معاملہ میں ارشاد فرمائی (کیونکہ) ایک یہودی شخص اور میرے درمیان ایک مشترک زمین تھی۔ اس نے میرے حصہ کی زمین دینے سے انکار کر دیا۔ تو میں اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ موجود ہیں؟ عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے یہودی سے کہا تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ یہودی شخص (جھوٹی) قسم کھا لے گا اور میرا مال غصب کر لے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ﴾ نازل فرمائی۔ یعنی جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کر کے یا حلف کر کے کچھ مال حاصل کر لیتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے قیامت کے دن گفتگو فرمائیں گے اور نہ انکی طرف نظر فرمائیں گے۔

مدعی کے ذمہ ثبوت ہے:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مدعا علیہ' مدعی کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرے تو مدعی کے ذمہ ثبوت یا گواہی ہے ورنہ مدعا علیہ کے ذمہ قسم لازم ہوگی۔ البنية على المدعى واليمين على من انكر فقہ کا مسلمہ اصول ہے۔ (قواعد الفقہ)

خلاصۃ الباب: ''عند منبری'' کی قید بیان واقع کے طور پر ہے قسم کی تغلیظ کے لیے نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عموماً فیصلے منبر شریف کے پاس ہی ہوا کرتے تھے اس واسطے احناف کسی مقدس مکان یا زمان میں قسم کہلانے کے قائل نہیں باقی ائمہ کرام اس کے قائل ہیں۔

١٤٦٧: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

١٤٦٧: محمود بن خالد' فریابی' حارث بن سلیمان' کردوس' اشعث بن قیس

الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ۔

سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ کے ایک باشندے اور حضر موت کے رہنے والے ایک شخص نے ایک ایسی زمین کے متعلق جھگڑا کیا جو ایک شخص کے ساتھ ملک یمن میں واقع تھی حضر موت کے باشندے نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ زمین میری تھی اس کے والد نے مجھ سے زمین غصب کر لی تھی اب وہ زمین اس شخص کے پاس ہے۔ آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ موجود ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ لیکن وہ شخص اس طرح قسم کھا لے کہ اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ یہ زمین اس شخص کی ہے اور یہ کہ میرے والد نے اس شخص سے یہ زمین غصب کی ہے۔ یہ بات سن کر قبیلہ کندہ کا شخص قسم کھانے کیلئے تیار ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر کسی کا مال غصب کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اسکے ہاتھ پیر کٹے ہوئے ہونگے (یعنی محتاج اور معذور ہو کر اللہ سے ملے گا) جب کندی نے یہ بات سنی تو اس نے کہا بلاشبہ وہ زمین اس شخص کی ہے۔

١٤٦٨: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَاكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ

١٤٦٨: ہناد بن سری، ابو الاحوص، سماک، حضرت علقمہ بن وائل، ان کے والد وائل بن حجر سے مروی ہے کہ حضر موت کا ایک باشندہ اور قبیلہ کندہ کا ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ حضر موت والے نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر جبراً قبضہ کر لیا ہے جو زمین کہ میرے والد کے پاس تھی کندی شخص نے کہا وہ زمین تو میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ میں خود اس زمین میں کاشت کرتا ہوں۔ اس زمین میں اسکا کوئی حق نہیں ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر موت کے باشندے سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تمہارے سامنے وہ قسم کھائے گا۔ حضر موت کے باشندے نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص فاسق و فاجر ہے اس کو (جھوٹی) قسم کھانے میں عار نہیں، وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ پھر کندی شخص قسم کھانے کے لئے چل دیا۔ جب اس نے پشت پھیری تو آپ نے فرمایا دیکھو اگر کوئی شخص دوسرے کا مال ظلماً غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو جب وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے چہرہ

اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

پھیرلیں گے۔

فاسق کی قسم:

ارشادِ رسول ﷺ کا جملہ: کہ تمہارے لیے اس کے سوانہیں ہوسکتا' اس کا مفہوم یہ ہے کہ کندی شخص کے ذمہ قسم کھانا لازمی ہے اگر چہ وہ فاسق وفاجر ہو۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا بالاتفاق مکروہ ہے اور حرام ہونے میں جحت داخل ہو جائے گی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْيَمِينِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نِسْطَاسٍ مِنْ آلِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

باب: منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے

۱۴۶۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' ہاشم بن ہاشم' عبداللہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو میرے منبر کے قریب جھوٹی قسم کھائے اگر چہ وہ ایک تازہ مسواک کے لئے ہی کیوں نہ ہو مگر اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیا یا یوں فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے دوزخ لازم ہوگئی۔

بَاب الْحَلِفِ بِالْأَنْدَادِ

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ۔

باب: اللہ کے علاوہ کسی کی قسم کھانا شدید گناہ ہے

۱۴۷۰: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھاتے ہوئے یوں کہے کہ میں لات (نامی بت) کی قسم کھاتا ہوں تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے اور جس شخص نے اپنے دوست سے کہا آؤ جوا سٹہ کھیلیں تو اس کو چاہئے کہ کچھ خیرات کرے۔

بت کی قسم کھانا:

مذکورہ حدیث میں کلمہ توحید پڑھنے کا حکم اس لئے فرمایا گیا تا کہ یہ اس گناہ کا کفارہ ہو جائے جو بت کی قسم کھانے سے گناہ صادر ہوا ہے کیونکہ ایمان کا دارومدار کلمہ توحید پر ہے تو جب کسی نے غیر اللہ کی قسم کھالی تو ایمان کے زائل ہونے کا شبہ ہے اس لئے ایسے شخص کو تجدید ایمان کا حکم ہے۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللّٰهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ۔

۱۴۷۱: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' عوف' محمد بن سیرین' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آباء واجداد اور ماؤں کی اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ اور اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھاؤ اور نہ ہی اللہ کے نام کی قسم کھاؤ مگر اس صورت میں کہ تم سچے ہو (یعنی جس صورت میں تم سچے ہو اس صورت میں ضرورۃً قسم کی اجازت ہے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ

باب: آباء واجداد کی قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَسْكُتْ۔

۱۴۷۲: احمد بن یونس' زہیر' عبید اللہ بن عمر' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی جبکہ وہ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) ایک سواروں کے قافلہ میں شامل تھے اور اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے آباء واجداد کی قسم کھاؤ تم لوگوں میں سے جو شخص قسم کھانا چاہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

اللہ کے علاوہ قسم کھانا:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی شے کی قسم کھانا ناجائز ہے اور اللہ کی قسم بھی بوقت ضرورت اور جبکہ انسان سچا ہو اس وقت اجازت دی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ اے لوگو! تم اپنے ماں' باپ وغیرہ کی قسم نہ کھاؤ اور سوائے اللہ کے کسی چیز کی قسم نہ کھاؤ وہ بھی جب' جبکہ تم اپنے قول میں سچے ہو: بهذا ناخذ لا ينبغي لاحد ان يحلف بابيه فمن كان حالفًا فليحلف باللّٰه ثم ليبداء او ليصمت' الخ۔ (بذل المجهود ص: ۲۱۸' ج ٤)

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ مَعْنَاهُ إِلَى بِآبَائِكُمْ زَادَ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٰذَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

۱۴۷۳: احمد بن حنبل' عبد الرزاق' معمر' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے تمام زندگی ان چیزوں کی بطور حکایت یا بطور تذکرے کے کبھی قسم نہیں کھائی۔

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ

۱۴۷۴: محمد بن علاء' ادریس' حسین بن عبید اللہ' حضرت سعید بن ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کو بیت اللہ شریف کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم

رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کی قسم کھائی تو اس شخص نے شرک کیا۔

مشرک جیسا کام:

مراد یہ ہے کہ اس شخص نے مشرکین جیسا کام کیا کیونکہ مشرکین بھی اللہ کے علاوہ کی قسم کھاتے ہیں ۔یعنی اپنے نیک بندوں کی یا اسی طرح دیگر شرکیہ چیزوں کی۔

۱۴۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

۱۴۷۵: سلیمان' اسماعیل' ابوسہیل نافع' عامر' ان کے والد' حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے اعرابی کے واقعہ میں مروی ہے کہ (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دین اسلام کی تعلیم دی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کامیابی حاصل کی' اس کے والد کی قسم' اگر وہ سچا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اس کے والد کی قسم اگر وہ سچا ہے۔

والدین کی قسم کھانا:

بعض حضرات نے فرمایا مذکورہ حدیث ممانعت سے قبل ارشاد فرمائی ہوگی اس کے بعد آپ نے ممانعت بیان فرمائی کہ ماں باپ یا کسی غیر اللہ کی قسم نہ کھائی جائے۔

فِي بَابِ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْأَمَانَةِ

باب: امانت پر قسم کھانے کا بیان

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۴۷۶: احمد بن یونس' زہیر' ولید بن ثعلبہ' ابن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امانت کی قسم کھانا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امانت کی قسم کھانا درست ہے اور اس میں کفارہ کا وجوب نہیں کیونکہ امین اللہ تعالیٰ کا نام ہے: وعن ابی یوسف انه لا یکون یمینا و ذکر الطحاوی عن اصحابنا انه لیس بیمین۔

(بذل المجھود ص: ۲۱۹)

بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْيَمِينِ

باب: قسم کھانے میں اپنا دفاع کرنا

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُمَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ۔

۱۴۷۷: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد' ہشیم' عباد بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری قسم کا اعتبار اس شے میں ہے جس میں تمہارا ساتھی تصدیق کرے۔ مسدد نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن ابی صالح نے خبر دی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عباد بن ابی صالح اور عبداللہ بن ابی صالح ایک ہی شخص ہیں۔

۱۴۷۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي قَالَ صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ۔

۱۴۷۸: عمرو بن محمد' ابواحمد زبیری' اسرائیل' ابراہیم' ان کی دادی' ان کے والد' حضرت سوید بن حنظلہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ خدمت نبوی میں حاضری کے لئے نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے ایک دُشمن نے انہیں (راستہ میں) روک لیا اور ساتھیوں نے اس بات کو برا محسوس کیا کہ وہ جھوٹی قسم کھائیں اور میں نے یہ قسم کھالی کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اور اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب ہم خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ سے واقعہ بیان کیا اور تذکرہ کیا کہ لوگوں نے قسم نہیں کھائی تھی لیکن میں نے قسم کھالی کہ یہ شخص میرا بھائی ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا تم نے سچ کہا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مدعی علیہ مظلوم ہو اور اس کا مدعی جابر و ظالم ہے اور اس کے ظلم سے بچنے کیلئے تعریض کر لے یعنی ایسی بات کرے کہ مدعی ایک مطلب سمجھے اور قسم کھانے والا دوسرا مطلب مراد لے تو کوئی حرج نہیں اس قسم کا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْحَلِفِ بِالْبَرَائَةِ وَبِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ کسی دوسری ملت میں ہو جانے کی قسم کھانا

۱۴۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ

۱۴۷۹: ابوتوبہ' معاویہ بن سلام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوقلابہ' حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے شجرۃ الرضوان کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین میں داخل ہونے کی قسم کھائے اور وہ قسم جھوٹی ہو تو وہ شخص اسی طرح ہو جائے گا جیسا اس نے کہا (یعنی معاذ اللہ وہ شخص

بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ۔

اسلام سے خارج ہو کر کافر بن جائے گا) اور جو شخص خودکشی کرلے تو اس شخص کو قیامت میں اس شے سے عذاب دیا جائے گا اور انسان پر وہ نذر لازم نہیں آتی کہ جس کا اس کو اختیار نہیں ہے۔

دوسرے کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ نذر کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی شخص اس طرح ہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی یا کافر ہو جاؤں وغیرہ اور غیر اختیاری شے کے نذر ماننے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دوسرے شخص کے غلام یا دوسرے کی باندی کے آزاد کرنے کی قسم کھائے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے اہل ظاہر نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھائے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے تو وہ واقعتاً دائرہ اسلام سے خارج ہو کر یہودی یا نصرانی بن جائے گا۔ جب وہ کام کرتے وقت اس کی نیت یہودی یا نصرانی بن جانے کی ہو مثلاً ایک شخص نے یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کے گھر میں داخل ہوا تو میں اس عمل سے یہودی بن جاؤں گا تو اس صورت میں وہ شخص واقعتاً یہودی بن جائے گا العیاذ باللہ۔ لیکن اگر اس کا مقصد مذہب کی تبدیلی نہ ہو تو اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگائیں گے۔ احناف کے نزدیک اس طرح قسم کھانے سے یمین (قسم) منعقد ہو جائے گی لہٰذا اب اگر وہ شخص اس گھر میں داخل ہو جائے اور قسم کا کفارہ ادا کرے اور اس حدیث کا تعلق یمین غموس سے بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں ایسا کام کیا ہو تو یہودی ہوں حالانکہ وہ کام اس نے کیا تھا اب وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہے تو یہ عین غموس بن جائے گی یہ بھی اس حدیث کے تحت داخل ہو جائے گی۔

١٤٨٠: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا۔

١٤٨٠: احمد بن حنبل' زید بن حباب' حسین بن واقد' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دین اسلام سے خارج ہونے کی قسم کھائے پھر وہ شخص واقعتاً اپنے قول میں جھوٹا ہو تو وہ شخص مسلمان نہ رہے گا اور اگر وہ شخص سچا ہو تو بھی وہ شخص اسلام میں سلامتی سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

اسلام سے نکلنے کی قسم:

اسلام سے خارج ہونے پر قسم کھانے کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص اس طرح کہے کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں اسلام سے نکل جاؤں تو اگر وہ شخص اپنے قول میں سچا بھی ہو تو جب بھی اس کے اسلام میں کچھ نہ کچھ نقصان ضرور واقع ہو جائے گا۔

بَاب الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتَأَدَّمَ

باب: جو شخص سالن نہ کھانے کی قسم کھائے

١٤٨١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ

١٤٨١: محمد بن عیسیٰ' یحییٰ بن علاء' محمد بن یحییٰ' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم

عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ فَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے۔

خلاصۃ الباب: ان لا ینادم کے الفاظ اس نسخہ میں ہیں اور بعض نسخوں میں "أَنْ لَا يَاتَدَّمَ" باب افتعال سے ہے جو کہ قیاس کے مطابق ہے بہر حال ادام سے مشتق ہے جس کے معنی سالن کے ہیں۔ ادام یعنی سالن کی تعریف میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ادام وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ روئی لگائیں تو روٹی اس کے رنگ کے ساتھ رنگ جائے جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور جو چیز اس طرح نہ ہو تو وہ ادام نہیں ہے جیسے گوشت اور انڈا ان کے ساتھ روٹی نگلی جاتی ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ادام وہ چیز ہے جس سے عام طور پر روٹی کے ساتھ روٹی تابع ہو کر کھائی جاتی ہے تو وہ ادام ہے خواہ روٹی اس میں رنگی جائے یا نہ رنگی جائے۔ ائمہ کے مذہب بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ کھجور کسی کے نزدیک سالن نہیں اس لیے کہ کھجور اکثر مستقل طور پر کھائی جاتی ہے اور اس میں روٹی بھی نہیں رنگی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے وقت میں کھجور سے ہی سالن کا کام لیا جاسکتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد مسئلہ بیان کرنا نہیں۔

۱۴۸۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مِثْلَهُ۔

۱۴۸۲: ہارون بن عبداللہ' عمر بن حفص' ان کے والد' محمد بن ابی یحییٰ' یزید اعور' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اسی طرح روایت ہے۔

بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

باب: قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان

۱۴۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى۔

۱۴۸۳: احمد بن حنبل' سفیان' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی کام پر قسم کھائی پھر اس نے ان شاء اللہ کہہ دیا تو اس شخص نے استثناء کیا۔

ان شاء اللہ کہہ کر قسم کھانا:

ان شاء اللہ کے کہنے سے وہ شخص قسم میں جھوٹا نہیں ہوگا کیونکہ اب قسم اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہوگی۔

یہاں یمین بول کر مراد اس سے محلوف علیہ ہے مجازاً یعنی وہ بات جس پر قسم کھائی گئی ہے مطلب یہ ہے جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور متصلاً ان شاء اللہ کہہ دے وہ حانث نہیں ہوگا اگر اس نے انشاء اللہ متصلاً نہیں کہا تو حانث ہو جائے گا (کما سیاتی بعد)

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

۱۴۸۴: محمد بن عیسیٰ' مسدد' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے پھر ان شاء اللہ کہے

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ۔

تو وہ شخص چاہے قسم کو پورا کرے' چاہے نہ کرے وہ شخص قسم میں جھوٹا نہ ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَتْ

باب: آنحضرت ﷺ کی قسم کس طرح ہوتی تھی؟

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

۱۴۸۵: عبداللہ بن محمد' ابن مبارک' موسیٰ بن عقبہ' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وبیشتر اس طرح قسم کھاتے تھے: ((لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ)) (نہیں) ((مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ)) کی قسم (یعنی دلوں کے بدلنے والے کی قسم)۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس باب میں وہ الفاظ نقل کیے گئے جو آنحضرت ﷺ قسم کھاتے وقت فرماتے تھے۔ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ میں لَا میں احتمال ہیں (۱) زائدہ ہے عرب کے محاورہ میں اس طرح ہوتا ہے اور قرآن کریم میں بھی یوں ہی ہے مثلاً: لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ [البلد : ۱] (۲) لا کا تعلق پہلے مضمون کے ساتھ ہے یعنی آپ ﷺ نے کلام کے دوران فرمایا ایسا نہیں وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ اس صورت میں لا پر سکتہ کرنا ہوگا۔

حدیث باب میں ارشاد ہے کہ جو آدمی لات اور عزیٰ کی قسم کھالے تو کلمہ توحید پڑھ لے اور صدقہ کرے یعنی اس کی زبان سے جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ قسم نکل گئی چونکہ یہ صورت شرک ہے اس لیے اس کی تلافی کے لیے کلمہ توحید پڑھنا چاہے اور اگر کوئی شخص قصداً غیر اللہ کی تعظیم کے طریق پر قسم کھائے تو اس صورت میں شرک وکفر لازم آئے گا اور ایمان کی تجدید ضروری ہوگی یہ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی اپنے دوست کو جوئے یا کسی اور گناہ کے کام کی دعوت دے اس کو اس گناہ کے اثر کو زائل کرنے کے لیے صدقہ کرنا چاہیے۔ ائمہ اربعہ فرماتے ہیں کہ باپ دادا ماؤں کی قسم کھانا ناجائز ہے اور اس طرح قسم منعقد نہیں ہوتی جیسے کعبہ اور انبیاء علیہم السلام کی قسم کھانے سے منعقد نہیں ہوتی۔

۱۴۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ۔

۱۴۸۶: احمد بن حنبل' وکیع' عکرمہ' عاصم' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بہت تاکید والی قسم کھاتے تھے تو فرماتے تھے: لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ نہیں' اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔

۱۴۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

۱۴۸۷: محمد بن عبدالعزیز' زید بن حباب' محمد بن ہلال' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم کھاتے تو فرماتے: لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یعنی میں اللہ تعالیٰ سے

هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ يَقُولُ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

مغفرت مانگتا ہوں۔

۱۴۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقِيطٌ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَمْرُ إِلٰهِكَ۔

۱۴۸۸: حسن بن علی' ابراہیم بن حمزہ' ابراہیم بن مغیرہ الجذامی' عبدالرحمٰن بن عیاش السمعی الانصاری' دلہم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن منتفق عقیلی' ان کے والد' ان کے چچا لقیط بن عامر' دلہم نے بیان کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسی طریقہ پر اسود بن عبیداللہ حضرت عاصم بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت لقیط بن عاصم خدمت نبوی میں حاضری کے لئے گئے انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے معبودِ برحق کی قسم!

تشریح ۞ اس حدیث میں لفظ لَعَمْرُ إِلٰهِكَ استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس سے یمین منعقد ہوتی ہے یا نہیں احناف اور مالکیہ کے نزدیک یمین منعقد ہو جاتی ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر قسم کی نیت سے کہا تو یمین منعقد ہو جائے گی ورنہ نہیں امام احمد بن حنبلؒ سے دو روایتیں ہیں۔

بَابُ الْحِنْثِ إِذَا كَانَ خَيْرًا

باب: جب بھلائی دوسری طرف ہو تو قسم توڑ دینا کیسا ہے؟

۱۴۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ قَالَ إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ يَمِينِي۔

۱۴۸۹: سلیمان بن حرب' حماد' غیلان بن جریر' ابو بردہ' ان کے والد حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں کسی بات پر قسم کھالوں اور خیر اس کے خلاف ہو تو میں ان شاء اللہ اپنی قسم توڑ کر کفارۂ قسم ادا کر دوں گا اور جس چیز میں خیر تھی اس کو اختیار کر لوں گا۔

تشریح ۞ فقہاء کرام رحمہم اللہ کے مابین یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ حانث ہونے سے قبل کفارہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ تو امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مطلقاً جائز ہے خواہ کفارہ بدنی ہو یا مالی۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ کفارہ مالیہ حانث ہونے سے پہلے دیا جا سکتا ہے حنفیہ کے نزدیک کفارہ خواہ بدنی ہو یا مالی ہو حانث ہونے کے بعد ادا کیا جائے اس لیے کہ کفارہ کا سبب حانث ہونا ہے ابھی قسم کو توڑنا ہے تو جب تک سبب نہیں پایا جائے گا تب تک کفارہ بھی ادا نہیں ہوگا اسکی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ

مصنفؒ نے نقل کی ہیں اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے راویان حدیث نے مرکزی مفہوم کو یاد رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کھانے کے بعد قسم توڑنے میں مصلحت دیکھے تو اس کیلیے توڑنا درست ہے یہ بات تمام راویان حدیث نے لکھی ہے۔ لیکن حضور ﷺ نے کفارہ کا ذکر پہلے کیا تھا یا حانث ہونے کا ذکر پہلے کیا تھا اور ان کے ذکر کے وقت کونسا لفظ استعمال فرمایا ہے واؤ کا یا ثم' ثُم' کا یا ''فا'' کا لفظ استعمال فرمایا اس بات کو راویان حدیث میں سے کوئی محفوظ نہ رکھ سکا اس بناء پر فقہاء کرام کا اس مسئلہ میں اختلاف ہوا اور امام شافعیؒ نے یمین کو کفارہ کا سبب مانا ہے لیکن احناف فرماتے ہیں کہ یمین (قسم) میں سبب بننے کی صلاحیت نہیں بلکہ قسم کا توڑنا سبب ہے سبب کے بعد کفارہ ہوگا نہ کہ پہلے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ يَمِينَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يُرَخِّصُ فِيهَا الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ۔

۱۴۹۰: محمد بن الصباح' ہشیم' یونس' منصور' حسن' حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب تم کسی چیز کی قسم کھاؤ اور خیر اس کے برخلاف ہو تو تم اس خیر کو اختیار کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حانث ہونے سے قبل قسم کا کفارہ دینے کو درست سمجھتے تھے۔

حانث ہونے سے پہلے کفارہ:

کفارہ ادا کرنے کے سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جس وقت تک قسم میں حانث نہ ہو کفارہ ادا کرنا درست نہیں اگر کسی نے کفارہ حانث ہونے کے بغیر ادا کر دیا اور بعد میں وہ حانث ہوا تو دوبارہ کفارہ دے۔ ثم وقت وجوب الكفارة في اليمين المعقودة على المستقبل هو وقت وجود الحنث فلا يجب الا بعد الحنث۔

(بذل المجهود ص: ۲۲۳' ج ٤)

۱۴۹۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ نَحْوَهُ قَالَ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ۔

۱۴۹۱: یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حسن' حضرت عبدالرحمٰن سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ پہلے تم قسم کا کفارہ ادا کرو اس کے بعد تم خیر کو اختیار کرو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری' رضی اللہ تعالیٰ عنہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات جو کہ اس عنوان سے متعلق ہیں ان روایات میں بعض میں حانث ہونے سے قبل کفارۂ قسم ادا کرنا منقول ہے اور بعض روایات میں حانث ہونا کفارۂ قسم سے پہلے ہے۔

بَابٌ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا

باب: کیا قسم کا لفظ بھی یمین میں داخل ہے یا نہیں؟

۱۴۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقْسِمْ۔

۱۴۹۲: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم کھائی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا قسم نہ کھاؤ۔

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ يَحْيَى كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ رُؤْيَا فَعَبَّرَهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقْسِمْ۔

۱۴۹۳: محمد بن یحییٰ' عبد الرزاق' معمر' زہری' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا میں نے رات میں ایک خواب دیکھا ہے پھر اس شخص نے خواب بیان کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب کی تعبیر بیان کر دی آپ نے ارشاد فرمایا اے صدیق رضی اللہ عنہ تم نے کچھ درست کہا اور کچھ غیر درست۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قسم کھاتا ہوں آپ پر میرے والدین فدا ہوں آپ ارشاد فرمائیں کہ میں نے کونسی غلطی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم قسم نہ کھاؤ۔

قسم کے بارے میں معمولِ نبوی:

معمولِ نبوی یہ تھا کہ آپ قسم کو مکمل کراتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ قسم مکمل نہیں کرائی ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے پورا نہ کرنے میں کچھ مصلحت شامل ہو اور خواب کی پوری تعبیر دینے میں کسی قسم کی خرابی ہو۔

۱۴۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ الْقَسَمَ زَادَ فِيهِ وَلَمْ يُخْبِرْهُ۔

۱۴۹۴: محمد بن یحییٰ' محمد بن کثیر' سلیمان' زہری' عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں قسم کھانے کا تذکرہ نہیں ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ان کی غلطی سے مطلع نہیں فرمایا۔

بَابٌ فِي الْحَلِفِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا

باب: قصداً جھوٹی قسم کھانے کا بیان

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا

۱۴۹۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء بن سائب' ابو یحییٰ' حضرت ابن

حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ۔

عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے کہ دو شخصوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا کیا تو آپ نے دعویٰ کرنے والے شخص سے گواہ مانگے تو اس شخص کے پاس گواہ نہیں تھے۔ اس وجہ سے آپ نے مدعا علیہ سے قسم مانگی اس شخص نے قسم کھائی اللہ تعالیٰ کی کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم نے کہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاص کی بنا پر تمہاری مغفرت فرمادی چونکہ تم نے اخلاص سے ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اس شخص کو کفارہ کا حکم نہیں فرمایا۔

بَاب كَمِ الصَّاعُ فِي الْكَفَّارَةِ

باب: قسم کے کفارہ میں کس قسم کا صاع معتبر ہے؟

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبِ بِنْتِ ذُؤَيْبِ بْنِ قَيْسٍ الْمُزَنِيَّةِ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَسْلَمَ ثُمَّ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَخٍ لِصَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ حَرْمَلَةَ فَوَهَبَتْ لَنَا أُمُّ حَبِيبٍ صَاعًا حَدَّثَتْنَا عَنِ ابْنِ أَخِي صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ أَنَّهُ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَسٌ فَجَرَّبْتُهُ أَوْ قَالَ فَحَزَرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامٍ۔

۱۴۹۶: احمد بن صالح، انس بن عیاض، عبد الرحمٰن بن حرملہ، حضرت ام حبیب بنت ذویب بن قیس سے روایت ہے کہ وہ قبیلہ مزن کے بنی اسلم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ بعد میں وہ حضرت صفیہ کے بھتیجے کے نکاح میں آئیں۔ ابن حرملہ نے کہا کہ ہم لوگوں کو حضرت امّ حبیب نے ایک صاع عنایت فرمایا اور بیان کیا اپنے دوسرے شوہر یعنی حضرت صفیہ کے بھتیجے سے کہ انہوں نے نقل کیا حضرت صفیہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کا صاع ہے حضرت انس بن عیاض نے بیان کیا کہ میں نے اس کی جانچ پڑتال کی تو وہ ہشام بن عبدالملک کے مد کے مقابلہ میں اڑھائی مد تھا۔

بَاب فِي الرَّقَبَةِ الْمُؤْمِنَةِ

باب: مسلمان باندی کا بیان جو کہ کفارہ میں آزاد کئے جانے کے لائق ہو

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَارِيَةٌ لِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَفَلَا

۱۴۹۷: مسدد، یحییٰ، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمی سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک باندی ہے میں نے اس کو مارا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر باندی کو مارنا ناگوار محسوس ہوا تو میں نے عرض کیا کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اس باندی کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس باندی سے دریافت فرمایا اللہ تعالیٰ

أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِينِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُ بِهَا قَالَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر ہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اس باندی کو آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يَعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرْ الشَّرِيدَ۔

۱۴۹۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت شرید سے مروی ہے کہ ان کی والدہ نے ان کو ایک وصیت کی تھی کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی طرف سے ایک باندی آزاد کر دینا تو وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ نے ایک مسلمان باندی کے آزاد کرنے کی وصیت کی ہے اور میرے پاس مقام نوبیہ کی ایک باندی ہے (نوبیہ حبش کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) پھر اس حدیث کے مانند بیان کیا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ خالد بن عبداللہ نے اس روایت کو شرید کے تذکرہ کے بغیر مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَاب كِرَاهِيَةِ النَّذْرِ

باب: نذر ماننے کی ممانعت کا بیان

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ عُثْمَانُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَيَقُولُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

۱۴۹۹: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' عبداللہ بن مرہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کے ماننے کی ممانعت فرمائی اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نذر مقدر کی کسی شے کو تبدیلی نہیں کر سکتی سوائے اس کے کہ نذر کے ذریعہ سے بخیل سے (مال) نکالا جاتا ہے۔

نذر کا فلسفہ:

مطلب یہ ہے کہ نذر کی ادائیگی کے ذریعہ فقراء مساکین کی امداد ہو جاتی ہے کیونکہ کنجوس شخص آفت میں مبتلا ہوئے بغیر مال خرچ نہیں کرتا نذر ماننے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بخیل کو مال نکالنا ہی پڑتا ہے اور سخی شخص کو نذر کی حاجت نہیں۔

بَاب النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

باب: گناہ کی نذر ماننے کا بیان

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ

۱۵۰۰: قعنبی' مالک' طلحہ بن عبد الملک' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی فرمانبرداری کی نذر مانے تو اسکو چاہئے کہ اللہ کی فرمانبرداری

أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ شخص گناہ کا مرتکب نہ ہو (ایسی نذر بیکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ گناہ سے راضی نہیں ہوتے)۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ قَالُوا هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ قَالَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ۔

۱۵۰۱: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ ہم لوگوں میں خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص دھوپ میں دکھلائی دیا کہ جو خاموشی سے کھڑا ہوا ہے تو آپ نے اس شخص کے بارے میں دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا یہ ابواسرائیل ہے اور اس نے یہ نذر کی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا اور نہیں بیٹھے گا اور نہ وہ سایہ میں آرام کریگا اور نہ مطلقاً گفتگو کریگا اور روزہ رکھتا رہیگا آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص سے کہو کہ وہ گفتگو کرے اور سایہ میں آرام کرے اور اپنا روزہ پورا کر لے۔

غیر مشروع کی نذر:

جو کام خلاف شریعت ہو یا شریعت نے جس کام کے کرنے کا حکم نہ دیا ہو اس کی نذر پورا کرنا منع ہے روزہ' نماز وغیرہ کی نذر ماننے سے اس نذر کو پورا کرنا ضروری ہے مذکورہ حدیث میں روزہ کیونکہ عبادت ہے اس لئے آپ نے اس نذر کو پورا کرنے کا حکم فرمایا اور بالکل خاموش رہنا یا دھوپ میں کھڑے ہونا غیر مشروع ہے اس لئے اس کو چھوڑنے کا حکم فرمایا۔ فامره صلى الله عليه وسلم بالوفاء بما كان فيها من طاعة وهو الصوم وان يترك ما ليس بطاعة۔ (بذل المجهود ص: ۲۲۶' ج ۴)

بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ

باب: گناہ کی نذر توڑنے پر کفارہ واجب ہونے کا بیان

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ

۱۵۰۲: اسماعیل بن ابراہیم' ابومعمر' عبداللہ بن مبارک' یونس' زہری' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معصیت میں نذر کا مکمل کرنا درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احمد بن شبویہ نے فرمایا کہ ابن مبارک نے ابی سلمہ کی حدیث میں' اس سے معلوم ہوا کہ ابوسلمہ سے زہری کا یہ حدیث سننا ثابت نہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو ہم لوگوں کے سامنے خراب کر دیا ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کی رائے میں اس حدیث کا خراب ہو جانا درست ہے اور کیا ابن ابی اویس کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے بھی یہ

حَنْبَلٍ يَقُولُ أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ۔

روایت بیان نہیں کی انہوں نے فرمایا ایوب بن سلیمان نے ابن ہلال سے بیان کیا ہے۔

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَأَرْسَلَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۵۰۳: احمد بن محمد' ایوب بن سلیمان' ابوبکر' سلیمان' ابن ابی عتیق' موسیٰ بن عقبہ' ابن شہاب' سلیمان بن ارقم' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معصیت کے کام میں نذر پوری کرنا ناجائز ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حدیث کی اصل سند یہ ہے علی بن مبارک' محمد بن زبیر' ان کے والد' عمران بن حصین' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ احمد کا مفہوم یہ ہے کہ اس حدیث میں سلیمان بن ارقم سے وہم ہو گیا انہوں نے اس کو مرسلاً ابوسلمٰی' عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

۱۵۰۴: مسدد' یحییٰ بن سعید قطان' یحییٰ بن سعید انصاری' عبید اللہ بن زحر' عبد اللہ بن مالک' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق دریافت کیا کہ اس کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ننگے پاؤں' ننگے سر پیدل حج کروں گی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو یہ حکم دو کہ وہ اپنا سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے اور تین روزے رکھ لے۔

گناہ وغیرہ کے کام کی قسم کھانا:

حلف کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ حلف' اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات اور اس کے ناموں کے ساتھ ہوتا ہے اور گناہ کے کام کی قسم کھانے سے قسم منعقد ہو جائے گی لیکن اس قسم کو توڑ دینا اور قسم کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے حنفیہ کا یہی مسلک ہے: معناہ انہ

ینعقد یمینًا یحب فیه الحنث وھذا مذھب ابی حنیفة (بذل المجھود ص ۲۲۷' ج۴) اور مذکورہ عورت نے ننگے سر حج کرنے کی قسم کھائی تھی کیونکہ عورت کے لئے ننگے سر ہونا گناہ ہے اس لئے آپ نے سر ڈھانکنے کا حکم فرمایا اور سواری پر بیٹھ کر حج کے لئے جانے کا اس لئے حکم فرمایا کہ پیدل حج کرنا نہایت تکلیف دہ ہوتا مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ نوعیت کی قسم پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ قسم میں حانث ہونا اور کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ۔

۱۵۰۵: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' ابن جریج' سعید' یزید' حبیب' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کی میری بہن نے حج بیت اللہ کے لئے پیدل جانے کی نذر کی اور مجھ سے کہا کہ میں ان کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم شرع معلوم کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ پیدل بھی جائے اور سوار بھی ہو (مراد یہ ہے کہ جس وقت حج کے لئے پیدل چل کر تھکن ہو جائے تو سواری پر بیٹھ جائے)

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَخَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۵۰۶: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جس وقت اطلاع ملی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیدل حج جانے کی نذر مانی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی نذر سے مستغنی ہیں (یعنی اس طرح پیدل چلنے کی نذر سے) تم اس خاتون کو حکم دو کہ وہ سوار ہو کر جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو سعید بن ابی عروبہ نے اسی طرح خالد نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا۔

۱۵۰۷: محمد بن مثنیٰ' ابو ولید' ہمام' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے پیدل حج جانے کے لئے نذر مانی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ سوار ہو کر جائیں (اور کفارہ کی نذر کی نیت سے) ہدی ذبح کرے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۰۸: حجاج' ابونضر' شریک' محمد بن عبدالرحمٰن' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن نے حج کے لئے پیدل جانے کی نذر مانی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ يَعْنِي أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا۔

سے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی تکلیف پر کوئی ثواب نہیں دے گا لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ سواری پر بیٹھ کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۱۵۰۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

۱۵۰۹: مسدد' یحییٰ' حمید' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو اپنے دونوں لڑکوں کے درمیان (سہارے سے) چل رہا ہے تو آپ نے اس شخص کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے حج بیت اللہ کے لئے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے اس شخص کو سوار ہونے کا حکم فرمایا:

تکلیف مالایطاق:

مراد یہ ہے کہ بندے کو تکلیف میں ڈالنے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتے اور بندے کا اپنے کو مصیبت میں ڈالنا باعث اجر نہیں اور وہ شخص بوجہ ضعیفی جو کہ اپنے لڑکوں کے بیچ میں چل رہا تھا اس سے مراد یہ ہے کہ کمزوری کے سبب لڑکوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حج کے لئے جا رہا تھا اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی ناک میں ڈوری ڈال کر حج کرا رہے ہیں آپ نے اس سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر حج کراؤ۔

بَابِ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: جو شخص بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانے

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنُكَ إِذًا۔

۱۵۱۰: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' حبیب' عطاء بن ابی رباح' جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا کہ اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ آپ کیلئے مکّہ معظّمہ فتح فرمادے تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز ادا کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم وہ نماز اسی جگہ پڑھ لو یعنی مسجد حرام میں کیونکہ یہاں نماز پڑھنا تمہارے لئے زیادہ اولیٰ اور آسان ہے۔ اس شخص نے دوسری مرتبہ آپ سے وہی بات دریافت کی تو آپ نے یہی فرمایا کہ تم اسی جگہ نماز پڑھ لو۔ اس شخص نے آپ سے تیسری مرتبہ وہی بات دریافت کی تو آپ نے

تیسری مرتبہ دریافت کرنے پر فرمایا اب تم کو اختیار ہے۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرٌو وَقَالَ عَبَّاسٌ ابْنُ حَنَّةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَيَّةَ وَقَالَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۵۱۱: مخلد بن خالد' ابو عاصم (دوسری سند) عباس عنبری' روح بن جریج' یوسف' حفص بن عمر' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسی حدیث کو سنا ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ اگر تم یہاں پر (یعنی مسجد حرام میں) نماز پڑھ لیتے تو یہ بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو انصاری نے ابن جریج سے روایت کیا ہے تو بیان کیا کہ جعفر بن عمر اور عمر بن حیہ اور کہا کہ انہوں نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

خاص جگہ نماز پڑھنے کی قسم:

مراد یہ ہے کہ آپ نے مذکورہ شخص کو بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے بجائے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے لئے فرمایا کیونکہ بیت اللہ شریف کا درجہ بیت المقدس سے زیادہ ہے مذکور حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں نماز پڑھنے یا دوسرے شہر کے فقراء پر صدقہ کرنے کی نذر کرے تو اس شہر کے علاوہ میں نماز پڑھنا یا صدقہ کرنا درست ہے۔ لله علی ان اصلی رکعتین یجوز ادائه فی غیر ذالك۔ (بذل المجهود ص: ۲۲۹' ج ٤)

بَاب فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مرنے والے کی جانب سے نذر پوری کرنا

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا۔

۱۵۱۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ استفتاء (دریافت) کیا کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور ان کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ وہ اپنی ایک نذر کو پورا نہ کر سکیں تو آپ نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے اس کو پورا کر دو۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

۱۵۱۳: عمرو بن عون' ہشیم' ابوبشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے سمندری سفر کے دوران نذر

عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَنَجَّاهَا اللَّهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتَّى مَاتَتْ فَجَائَتْ ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔

مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ (سفر سے) صحیح سلامت پہنچا دیں گے تو میں ایک مہینے کے روزے رکھوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صحیح سلامت پہنچا دیا لیکن اس عورت کا روزے رکھنے سے قبل انتقال ہو گیا تو اس عورت کی بیٹی یا بہن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسی خاتون کو (مرنے والی خاتون) کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرٍو۔

۱۵۱۴: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ بن عطاء' عبداللہ بن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی دی تھی اور اب میری والدہ کی وفات ہو گئی ہے اور وہ باندی ترکہ میں چھوڑ گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں ثواب بھی حاصل ہو گیا اور وہ باندی وراثت کی وجہ سے تمہارے پاس واپس آ گئی۔ اس خاتون نے پھر عرض کیا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک مہینے کے روزے تھے اور اب ان کی وفات ہو گئی پھر اس روایت کو گزشتہ حدیث کی طرح روایت کیا۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

باب: نذر کو پورا کرنے کی تاکید کا بیان

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو قُدَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ قَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لِصَنَمٍ قَالَتْ لَا قَالَ لِوَثَنٍ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ۔

۱۵۱۵: مسدد' حارث بن عبید' عبیداللہ بن اخنس' عمرو بن شعیب' انکے والد' انکے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے سر مبارک پر یعنی آپ کے سامنے ڈھول بجانے کی نذر مانی ہے۔ (یعنی جب آپ جہاد سے تشریف لائینگے تو میں آپ کے سامنے ڈھول بجاؤں گی) تو آپ نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کر لو۔ اس خاتون نے فرمایا کہ میں نے فلاں فلاں جگہ میں ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور دورِ جاہلیت میں لوگ اس جگہ میں ذبح کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا اس جگہ میں کسی بت کیلئے ذبح کرتے تھے؟ اس خاتون نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے ذبح کرتے تھے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے اس خاتون سے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر لو۔

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

۱۵۱۶: داؤد بن رشید' شعیب بن اسحاق' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوقلابہ' حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ میں (مقام) بوانہ میں اُونٹ ذبح کروں گا تو وہ شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے بوانہ میں اُونٹ کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے اس میں کوئی بت تھا کہ جس کی پوجا کی جاتی تھی؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا مشرکین کے میلوں میں سے اس میں کوئی میلہ (ہوتا) تھا۔ عرض کیا نہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال دریافت کرنے والے شخص کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نذر پوری کرو اس لئے کہ معصیت میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور نذر اس شے میں لازم نہیں ہوتی کہ جس میں انسان کا کوئی اختیار نہ ہو کہ انسان جس شے کا مالک نہیں۔

زمانہ جاہلیت کا ایک طریقہ:

عید سے مطلب یہ ہے کہ تہوار وغیرہ کے مواقع پر مشرکین اس میں جمع ہوتے تھے اور سیر و تفریح کرتے تھے یا اس جگہ کسی بت کی پوجا کرتے تھے اور اس جگہ کو مقدس خیال کرتے تھے جب یہ دونوں باتیں ختم ہو گئیں تو اب نذر کے پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ كان يذبح فيه اهل الجاهلية لصنم اى انذرت ان تذبح لصنم' الخ۔ (بذل المجهود ص: ۲۲۰' ج ۴)

بَابٌ فِي النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

باب: غیر اختیاری چیز کے نذر ماننے کا بیان

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ فَأُسِرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَأْخُذُنِي وَتَأْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ قَالَ وَكَانَ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۵۱۷: سلیمان بن حرب' محمد بن عیسیٰ' حماد' ایوب' ابی قلابہ' ابومہلب' عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ عضباء (آپ کی اُونٹنی) قبیلہ بنی عقیل میں سے ایک شخص کی تھی اور یہ اُونٹنی ان جانوروں میں سے تھی جو کہ (خدمت کے لئے) حجاج کرام کے آگے جاتی تھی۔ پھر وہ شخص (یعنی عضباء کا مالک) گرفتار ہو گیا اور اسے باندھ کر خدمت نبویؐ میں حاضر کیا گیا۔ آپ اس وقت ایک گدھے پر سوار تھے جس پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی اس شخص (یعنی عضباء کے مالک نے) عرض کیا اے محمد (ص) آپ مجھے کس جرم میں پکڑ رہے ہیں اور اس جانور کو جو کہ حجاج کے آگے رہتا ہے (ان کے انتظامات کرنے کے لئے؟) آپ نے فرمایا ہم تجھے تمہارے حلیف قبیلہ ثقیف کے جرم کے سلسلے میں گرفتار کر گئے ہیں اور قبیلہ ثقیف نے اس جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْ قَالَ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَلَمَّا مَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهِمْتُ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ أَبُو دَاوُد ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي إِنِّي ظَمْآنٌ فَاسْقِنِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ حَاجَتُكَ أَوْ قَالَ هَذِهِ حَاجَتُهُ فَفُودِيَ الرَّجُلُ بَعْدُ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَحَبَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ قَالَ فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِالْعَضْبَاءِ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهَا وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا كَانَ اللَّيْلُ يُرِيحُونَ إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ قَالَ فَنُوِّمُوا لَيْلَةً وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ قَالَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ قَالَ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ لِلّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِيءَ بِهَا وَأُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِيهَا أَوْ جَزَتْهَا إِنِ اللّٰهُ أَنْجَاهَا

دو حضرات کو گرفتار کر لیا۔ اس شخص نے یہ بات بھی کہی کہ میں مسلمان ہوں یا مسلمان ہو گیا ہوں۔ لیکن آپ آگے تشریف لے گئے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حدیث کا یہ ٹکڑا کہ آپ آگے بڑھ گئے' میں نے محمد بن عیسیٰ سے سمجھا ہے۔ جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص نے پکار کر کہا یا محمد عمران کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی رحم و کرم کرنے والے تھے۔ یہ بات سن کر آپ واپس آ گئے اور دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس سے قبل یہ بات کہتے جب تم اپنے اختیار میں تھے (یعنی قید نہیں ہوئے تھے) تو تم پوری طرح نجات پا جاتے۔ اس شخص نے عرض کیا اے محمدؐ مجھے بھوک لگ رہی ہے مجھے کھانا کھلا دیجئے اور مجھے پیاس لگ رہی ہے' پانی پلا دیجئے۔ عمران نے بیان کیا کہ نبیؐ نے یہ بات سن کر ارشاد فرمایا یہی تمہارا مقصد تھا۔ یا فرمایا اس شخص کا یہی مقصد ہے۔ راوی نے بیان کیا پھر اس شخص کا ان دو اشخاص کے عوض فدیہ دیا گیا جو کہ قبیلہ بنو ثقیف کے پاس گرفتار تھے۔ (یعنی قبیلہ بنو ثقیف نے اس شخص کو فدیہ میں لے لیا اور اس کے عوض ان دونوں مسلمانوں کو رہا کر دیا) اور عضباء (نامی اُونٹنی) کو آپ نے اپنی سواری کے لئے اختیار فرما لیا۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد مشرکین نے مدینہ منورہ کے جانوروں پر ڈاکہ ڈال دیا اور وہ لوگ عضباء (اُونٹنی کو) بھی ساتھ لے گئے اور ایک مسلمان خاتون کو بھی گرفتار کر کے لے گئے۔ جب رات ہوتی تو اپنے اُونٹوں کو آرام کرنے کے لئے میدانوں میں چھوڑتے تھے۔ ایک رات کو جب وہ لوگ سو گئے تو وہ خاتون اس خیال سے اُٹھی کہ وہ چپکے سے کسی اُونٹ پر سوار ہو کر بھاگ نکلے۔ پھر وہ خاتون جس اُونٹ پر اپنا ہاتھ رکھتی تو وہ آواز نکالتا یہاں تک کہ وہ عضباء (نامی اُونٹنی) کے پاس آئی اور اس نے دیکھا کہ وہ اُونٹنی نہایت شریف اور سواری میں بہت زیادہ ماہر ہے۔ چنانچہ وہ اس پر سوار ہو گئی۔ اس کے بعد اس خاتون نے اللہ کے لئے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات عطا فرما دی تو وہ اس اُونٹنی کو قربان کر دے گی۔ راوی نے بیان کیا کہ جب وہ خاتون مدینہ منورہ میں پہنچ گئی تو لوگوں نے دیکھ کر

عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹنی کی شناخت کر لی اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دے دی۔ اس خاتون کو بلوایا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی نذر بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس اونٹنی کو برابر بدلہ دینا چاہا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس اونٹنی کی پشت پرنجات عطا فرمادی تو اس کا یہی بدلہ ہے کہ تم اس اونٹنی کو ذبح کر دو (اور فرمایا) اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو ایسی نذر ہو جو انسان کے اختیار میں نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ خاتون ابوذر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔

دوسرے کی ملکیت کی نذر کرنا:

انسان جس چیز کا مالک ہو اس کی نذر کرنا درست نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں فرمایا گیا ہے اگرچہ اُونٹنی کو ذبح کرنا فی نفسہ درست ہے لیکن کیونکہ وہ اُونٹنی اس عورت کی ملکیت نہیں تھی بلکہ وہ اُونٹنی آپ کی ملکیت تھی اس لئے آپ نے اس کی نذر سے منع فرمایا۔ وهذه الناقة لم تكن في ملكها فصار النذر فيما لا تمكها الخ۔ (بذل المجهود ص: ۲۳۲' ج ٤)

بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ

باب: جو شخص تمام مال راہِ الٰہی میں دے دینے کی نذر مانے

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

۱۵۱۸: سلیمان بن داؤد' ابن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبد الرحمٰن بن عبداللہ' عبداللہ بن حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری استغفار یہ ہے کہ میں اپنی تمام دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیرات کر دوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس میں سے کچھ اپنے لئے بھی رکھ لو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ غزوۂ خیبر کا میرا جو حصہ ہے میں اس کو رکھ لیتا ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی تبوک میں عدم شرکت:

حضرت کعب غزوۂ تبوک میں جہاد کے لئے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہیں جا سکے تھے ان پر ایک مہینہ بیس روز تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی رہی۔ جس وقت ان کی توبہ قبول ہوگئی تو انہوں نے اپنا تمام مال صدقہ کرنا چاہا آپ نے منع فرما دیا مذکورہ حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللّٰهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ۔

۱۵۱۹: محمد بن یحییٰ' حسن بن ربیع' ابن ادریس' ابن اسحٰق' زہری' عبدالرحمٰن بن عبداللہ' ان کے والد حضرت عبداللہ بن کعب' ان کے دادا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ میں مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے پروردگار کے لئے اپنے تمام مال سے الگ ہو جاؤں اور اپنا تمام مال راہِ الٰہی میں دے دوں۔ تو آپ نے فرمایا نہیں تو پھر میں نے عرض کیا کیا میں آدھا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا کیا میں اپنا تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو میں نے عرض کیا کہ میرا جو خیبر کا حصہ ہے اس کو میں رکھ لیتا ہوں۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ

باب: اگر کسی نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی پھر وہ اسلام لے آیا

۱۵۲۰: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۱۵۲۰: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمر' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرلو۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ

باب: غیر معین نذر ماننا

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۱۵۲۱: ہارون بن عباد' ابوبکر بن عباس' محمد' کعب بن علقمہ' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نذر کا وہی کفارہ ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي بْنَ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

۱۵۲۲: محمد بن عوف' سعید بن حکم' یحییٰ بن ایوب' کعب بن علقمہ' ابن شماسہ' ابوالخیر' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

بَابُ لَغْوِ الْيَمِينِ

۱۵۲۳ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ عَطَاءٍ فِي اللَّغْوِ فِي الْيَمِينِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ كَلَّا وَاللّٰهِ وَ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ كَانَ اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ اَبُوْ مُسْلِمٍ بِعَرَنْدَسَ قَالَ وَ كَانَ اِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ النِّدَاءَ سَيَّبَهَا قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوْفًا۔

باب: یمین لغو کا بیان

۱۵۲۳: حمید بن مسعدہ' حسان' ابراہیم' حضرت عطاء نے بیان کیا کہ یمین لغو جو کہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ یمین لغو اس کو کہتے ہیں کہ انسان اپنے گھر میں (بطور تکیہ کلام) بولتا رہتا ہے۔ مثلاً ہاں' اللہ کی قسم۔ نہیں' اللہ کی قسم۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابراہیم سنار کو ابومسلم نے فرندس میں قتل کر دیا تھا اور ابراہیم سنار کا یہ حال تھا کہ اگر انہوں نے ہتھوڑی اُٹھائی ہوئی ہے اور اذان کی آواز آ گئی تو وہ (ہتھوڑی مارنے سے قبل) چھوڑ دیتے تھے۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو داؤد بن ابوالفرات نے ابراہیم سے عائشہ صدیقہؓ پر موقوفاً بیان کیا ہے اسی طریقہ پر زہری' عبدالملک اور مالک نے عطاء کے واسطہ سے اس روایت کو عائشہ صدیقہؓ پر موقوفاً روایت کیا ہے۔

یمین کی قسمیں واحکام:

یمین کی تین قسمیں ہیں یمین لغو' یمین غموس' یمین منعقدہ یمین لغو کی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ تعریف ہے کہ کوئی شخص کسی گزشتہ بات کو سچ جان کر قسم کھائے حالانکہ وہ بات جھوٹ ہو تو اس قسم کی یمین پر گناہ نہیں اور یمین غموس کسی گزشتہ بات پر جھوٹی قسم کھانے کو کہتے ہیں ایسی قسم کھانے سے گناہ ہوتا ہے لیکن اس میں کفارہ نہیں اور یمین منعقدہ کی تعریف یہ ہے کہ آئندہ کسی فعل کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا تو اس صورت میں قسم کے پورا نہ کرنے کی صورت میں کفارۂ قسم ادا کرنا ضروری ہوگا اور بعض صورت میں گناہ بھی ہوگا۔ ان المراد باللغو فی الیمین ھو ما یقع فی کلام الرجل لا واللہ' بلیٰ واللہ الی قولہ بل الیمین علی امر فی المستقبل یمین معقودہ' الخ (بذل المجھود ص: ۲۳۳' ج ۴)

بَابٌ فِي مَنْ حَلَفَ عَلٰى طَعَامٍ لَايَاْكُلُهُ!

۱۵۲۴ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ اَوْ عَنْ اَبِي السَّلِيلِ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ بِنَا اَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَ لَا اَرْجِعَنَّ

باب: جو شخص یہ قسم کھائے کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا

۱۵۲۴: مؤمل بن ہشام' اسماعیل' جریری' ابوعثمان' ابوالسلیل' عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں کچھ مہمان آئے۔ ابوبکرؓ رات میں خدمت نبوی میں حاضر ہوتے تھے تو آپ ہم لوگوں سے فرما گئے کہ میں تو مہمان کے فارغ ہونے کے بعد (ہی) واپس آؤں گا (مراد یہ ہے کہ تم لوگ مہمان کو کھانا کھلا دینا) تو حضرت عبدالرحمٰن کھانا لے کر آئے تو مہمانوں نے کہا کہ ہم لوگ تو ابوبکر صدیقؓ کے آنے سے قبل کھانا نہیں

إِلَيْكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ ضِيَافَةِ هَؤُلَاءِ وَمِنْ قِرَاهُمْ فَأَتَاهُمْ بِقِرَاهُمْ فَقَالُوا لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَضْيَافُكُمْ أَفَرَغْتُمْ مِنْ قِرَاهُمْ قَالُوا لَا قُلْتُ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَجِيءَ فَقَالُوا صَدَقَ قَدْ أَتَانَا بِهِ فَأَبَيْنَا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَمَا مَنَعَكُمْ قَالُوا مَكَانَكَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا وَنَحْنُ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ قَالَ قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ قَالَ فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَطَعِمَ وَطَعِمُوا فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا قَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَصْدَقُهُمْ۔

کھائیں گے۔ پھر ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور انہوں نے مہمانوں کا حال دریافت کیا کہ کیا تم لوگ مہمانوں کو کھانا کھلا کر فارغ ہو گئے یا نہیں؟ میں نے عرض کیا میں تو کھانا لے کر گیا تھا لیکن ان حضرات نے آپ کے بغیر کھانا تناول کرنے سے انکار کر دیا۔ مہمانوں نے میری بات کی تصدیق کی۔ صدیق اکبرؓ نے مہمانوں سے فرمایا تم لوگوں نے کس وجہ سے نہ کھایا؟ انہوں نے کہا آپ کی وجہ سے۔ (کیونکہ آپ موجود نہیں تھے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا کہ جس وقت تک آپ کھانا نہیں کھائیں گے ہم لوگ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی تھی تو فرمایا کھانا لے کر آؤ۔ چنانچہ کھانا آ گیا۔ تو صدیق اکبرؓ نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا تناول فرمانا شروع فرما دیا اور مہمانوں نے بھی کھانا شروع کر دیا۔ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ صبح کو ابوبکرؓ نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم بڑے نیک اور قول کے سچے انسان ہو۔

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَلَمْ يَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ۔

۱۵۲۵: ابن مثنیٰ' سالم بن نوح' عبدالاعلیٰ' جریری' ابوعثمان' عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ سالم نے بیان کیا کہ مجھے یہ علم نہیں ہو سکا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قسم کا کفارہ ادا فرمایا ہو (کیونکہ یہ یمین لغو ہے)۔

بَابُ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

باب: رشتہ منقطع کرنے کی قسم کھانا

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي

۱۵۲۶: محمد بن منہال' یزید بن زریع' حبیب معلم' عمرو بن شعیب' سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انصار میں دو بھائی تھے کہ جن کے درمیان وراثت کی تقسیم کا مسئلہ تھا ان میں سے ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے وراثت کی تقسیم کے لئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ تم نے اگر دوسری مرتبہ مجھ سے وراثت تقسیم کرنے کو کہا تو میرا تمام مال بیت اللہ شریف کے لئے وقف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ بیت اللہ

رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَفِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَفِيمَا لَا تَمْلِكُ۔

شریف تمہارے مال کا محتاج نہیں ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دے کر اپنے بھائی سے (تقسیم وراثت) کی گفتگو کرو کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ کی نافرمانی اور قطع رحمی میں نہ تو تجھ پر قسم کا پورا کرنا واجب ہے اور نہ ہی نذر کا اور قسم اور نذر اس چیز میں معتبر نہیں جو تیرے اختیار میں نہیں۔

بَابُ الْحَالِفِ يَسْتَثْنِي بَعْدَ مَا يَتَكَلَّمُ

باب: کلام کرنے کے بعد ان شاء اللہ کہنا

١٥٢٧: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

١٥٢٧: قتیبہ بن سعید' شریک' سماک' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر آپ نے فرمایا ان شاء اللہ۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو بہت سے حضرات نے شریک کے واسطہ سے' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

١٥٢٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ۔

١٥٢٨: محمد بن علاء' ابن بشر' مسعر بن سماک' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم' میں قریش سے جہاد کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا ان شاء اللہ۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم میں قبیلہ قریش سے جہاد کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے خاموشی اختیار فرمائی پھر آپ نے فرمایا ان شاء اللہ۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ولید بن مسلم نے شریک کے واسطہ سے اس روایت میں یہ اضافہ مزید بیان کیا ہے پھر آپ نے ان سے جہاد نہیں کیا۔

١٥٢٩: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى

١٥٢٩: منذر' عبداللہ' عبیداللہ بن اخنس' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شے انسان کے اختیار میں نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا جو شے رشتہ منقطع کرنے والی ہو اس میں نہ نذر ہے نہ قسم ہے اور جو شخص قسم کھالے پھر اس کے خلاف (کرنے میں) خیر دکھلائی دے تو اس قسم کو ترک کر دے اور اس خیر کو اختیار کر لے کیونکہ اس قسم کا

غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا۔

ترک کر دینا ہی اس کا کفارہ ہے (مراد یہ ہے کہ برائی کے لئے قسم کھانا یمین لغو ہے)۔

بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ

باب: جو شخص ایسے کام کی نذر مانے کہ جو پورا نہ کر سکے

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۵۳۰: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' طلحہ بن یحییٰ' عبد اللہ بن سعید' بکیر بن عبداللہ' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غیر متعین نذر مانے (مثلاً اس طرح کہے کہ میرے ذمہ اللہ کے لئے نذر ہے) تو قسم کا جو کفارہ ہے وہی اس کا کفارہ ہے۔ تو قسم کا جو کفارہ ہے وہی اس کا کفارہ ہے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر مانے کہ جس کے ادا کرنے کی قوت نہ ہو تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر کرے کہ جس کو وہ پورا کر سکتا ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو وکیع وغیرہ نے عبد اللہ بن سعید سے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوفاً روایت کیا ہے۔

اول کتاب البیوع

خرید و فروخت کے احکام

بَاب فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ

باب: تجارت میں سچ اور جھوٹ بہت ہوتا ہے

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ

۱۵۳۱: مسدد' ابو معاویہ' اعمش' ابووائل' قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد نبوی میں ہم تاجر برادری کے لوگ سماسرہ کے نام سے پکارے جاتے تھے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہم لوگوں کا نام سابقہ نام سے بہتر نام رکھا اور آپ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! بے شک (خرید و) فروخت میں لغو اور بیکار باتیں اور قسمیں ہوتی ہیں لہٰذا تم لوگ (خرید) و فروخت کو صدقہ

اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ کے ساتھ ملاؤ۔

تاجروں کا سابقہ نام:

مطلب یہ ہے کہ ابتداءِ اسلام میں تاجروں کی جماعت کو سماسرہ کہا جاتا تھا۔ سماسرہ یہ لفظ سمسار کی جمع ہے۔ علامہ خطابی کی تحقیق کے مطابق یہ عجمی نام ہے آپ نے عجمی نام ختم فرما کر عربی نام یعنی تاجر (سوداگر) تجویز فرمایا اور عربی زبان میں سمسار دلال (کمیشن ایجنٹ) کو کہا جاتا ہے: قال الخطابی السمسار اعجمی و کان کثیر ممن یعالج البیع والشراء فیھم عجمًا فتلقنو ھذا الاسم عنھم فغیرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی التجارۃ' الخ (بذل المجھود ص ۲۳۶' ج ۴)

اس باب کی حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ پہلے زمانہ میں لوگ خرید وفروخت کرنے والوں کو سماسمرہ کہتے تھے۔ لیکن حضور ﷺ نے ان لوگوں کو "معتر التجار" یعنی تجار کے گروہ کے لقب سے خطاب کیا وجہ یہ ہے کہ دلال کا لفظ عوام عام میں پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ دلالی گھٹیا درجے کا پیشہ ہے اور حضور ﷺ نے دلال کے بجائے تجار کا لفظ استعمال کر کے اس طرف اشارہ فرمادیا کہ جب آدمی کسی کے پاس دین کی بات پہنچانے جائے تو اس سے گفتگو کرنے میں ایسے الفاظ استعمال کرے جس سے اس کی عزت افزائی ہو اور اسے الفاظ سے پرہیز کرے جس سے وہ اپنی بے عزتی محسوس کرے۔ اس حدیث سے ایک فقہی مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ دلالی کا پیشہ اختیار کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے اس لیے حضرت قیس بن ابی غرزہؓ جس سے حضور ﷺ مخاطب ہوئے دلالی کا پیشہ اختیار کیے ہوئے تھے۔ تو حضور ﷺ نے ان کو بیع (خرید وفروخت) کے ساتھ صدقہ کرنے کی ترغیب دی لیکن ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اس پیشے کو چھوڑ دو اس سے معلوم ہوا کہ دلالی (کمیشن) کا پیشہ اختیار کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ دلالی کی اجرت فیصد کے حساب سے مقرر کرنا درست ہے یا نہیں مثلاً ایک شخص یہ کہے میں تمہاری یہ بلڈنگ فروخت کرادوں گا اور جس قیمت پر یہ بلڈنگ فروخت ہوگی تو اس کا دو فیصد لوں گا تو اس سلسلہ میں فقہاء کرام کی دو رائیں ہیں لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ فیصد کے اعتبار سے اجرت مقرر کرنا جائز ہے باقی رہی یہ بات کہ اجرت مجہول ہے کیونکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ بلڈنگ کتنے میں فروخت ہوگی اور اس کا دو فیصد کتنا ہوگا اس لیے کہ اگرچہ اس وقت اجرت متعین نہیں بس جب وہ چیز فروخت ہو جائے گی اس وقت وہ اجرت خود بخود معین ہو جائے گی۔ اور معاملہ کو وہ جہالت فاسد نہیں کرے گی اس باب میں اصل یہ بیان کیا گیا ہے کہ تاجر پیشہ لوگ جھوٹ بولنے سے اجتناب کریں۔ تجارت کے دوران جھوٹی قسمیں کھانے کے بارے میں حدیث میں سختی سے وعید وارد ہوئی ہے کہ ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ کبھی نظر رحمت نہیں فرمائے گا' ہمکلامی کا شرف نہیں بخشے گا اور حق تعالیٰ ایسے آدمی کو پاک نہیں کرے گا اسلیے جھوٹ بولنے سے سخت احتراز کرنے کی تلقین فرمائی ہے اس باب میں تاجروں کو صدقہ کرنے کی ترغیب اسی لیے دی ہے کہ اگر الفاظ میں بات ہوگی تو خیرات سے تلافی ہو جائے گی۔

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ وَعَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسٍ

۱۵۳۲: حسین بن عیسیٰ' حامد بن یحییٰ' عبداللہ بن محمد زہری' سفیان' جامع بن ابی راشد' عبدالملک بن اعین' عاصم' ابو وائل' حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ بیع میں قسم کھانے اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہوتا ہے یا بے ہودہ باتیں اور

بْنِ أَبِي غَرَزَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ وَالْحَلْفُ و قَالَ عَبْدُ اللهِ الزُّهْرِيُّ اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ۔

جھوٹی باتوں کا اتفاق ہوتا ہے۔ (تو اس وجہ سے چاہیے کہ تم لوگ زیادہ سے زیادہ خیرات کیا کرو)۔

بَاب فِي اسْتِخْرَاجِ الْمَعَادِنِ

باب: کان میں سے مال نکالنا

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ فَقَالَ وَاللهِ لَا أُفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَأْتِيَنِي بِحَمِيلٍ فَتَحَمَّلَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَاهُ بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا الذَّهَبَ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا وَلَيْسَ فِيهَا خَيْرٌ فَقَضَاهَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۳۳: عبداللہ بن مسلمۂ عبدالعزیزٗ عمر بن ابی عمروٗ عکرمۂ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے مقروض کو پکڑ لیا کہ جس کے ذمہ اس کے دس دینار تھے۔ قرض خواہ نے کہا اللہ کی قسم میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ تم میرے دینار نہ دو یا قرض کی ضمانت نہ دو۔ راوی نے بیان کیا یہ بات سن کر حضور اکرم ﷺ نے قرض خواہ کی ضمانت لے لی۔ پھر وہ شخص اپنے وعدہ پر آیا اور جس چیز کا وعدہ کیا تھا وہ بھی لے کر آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ سونا کہاں سے پایا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے یہ سونا کان میں سے نکالا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہمیں اس (سونے کی) ضرورت نہیں کیونکہ اس میں خیر نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس شخص کی جانب سے قرضہ ادا فرمادیا۔

بَاب فِي اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ

باب: شبہات سے بچنے کا بیان

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَلَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَأَحْيَانًا يَقُولُ مُشْتَبِهَةٌ وَسَأَضْرِبُ لَكُمْ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللهَ حَمَى حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَا حَرَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَهُ وَإِنَّهُ مَنْ يُخَالِطُ الرِّيبَةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ۔

۱۵۳۴: احمد بن یونسٗ ابوشہابٗ ابن عونٗ شعبیٗ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بے شک حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور مشتبہ ان دونوں کے درمیان ہے۔ تو میں تم سے اس کی مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک حد مقرر فرمائی ہے اور وہ حدٗ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں اور بلاشبہ جو شخص اپنے جانوروں کو اس حد کے اردگرد چرائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص حد کے اندر داخل ہو جائے۔ اسی طرح جو شخص شبہ والا کام کرے تو اس کے بارے میں جرأت میں اضافہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مشتبہ شے سے بچنا:

حلال وحرام کے درمیان جس وقت شک ہو جائے تو وہ چیز مشتبہ ہے۔ اس لئے شبہ والی چیز سے بچنا بہتر ہے اور مشتبہ چیز سے نہ بچنا انسان کو گناہ کی طرف لے جاسکتا ہے یعنی جس وقت انسان کے دِل سے مشتبہ چیز کی وقعت نکل گئی تو اب حرام کے ارتکاب

میں کیا کمی رہ گئی۔

یہ احادیث دین کا جوہر ہیں مطلب یہ ہے کہ جو چیز شبہ میں ڈالے اس کو ترک کردو اور جس میں شبہ نہ ہو اس کو اختیار کرو اور مشبہ شئی کی تعریف یہ ہے کہ جس چیز کے حلال ہونے کا بھی خیال ہو اور حرام ہونے کا بھی عافیت اسی میں ہے کہ اس کو چھوڑ دے نیز اس باب میں احادیث میں یہ پیش گوئی بھی فرمائی گئی ہے کہ ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ قیامت سے پہلے ہر شخص کسی نہ کسی درجہ میں سود میں مبتلا ہو جائے گا حقیقت یہ ہے کہ وہ وقت آ گیا ہے (حق تعالیٰ شانہٗ سودی کاروبار سے محفوظ رکھے)۔

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ عِرْضَهُ وَدِينَهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ۔

۱۵۳۵: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' زکریا' عامر شعبی' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ مذکورہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حلال وحرام کے مابین حدود ہیں اور شبہ کی اشیاء ہیں بہت سے لوگ ان سے واقف نہیں۔ جو شخص شبہ سے بچ گیا تو وہ اپنے دین اور اپنی عزت کو سلامتی کے ساتھ لے گیا اور جو شخص شبہ میں پڑ گیا تو بالآخر وہ حرام میں بھی مبتلا ہو گیا۔

دین کا خلاصہ:

مذکورہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور جوہر ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ جو چیز شبہ میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور جس میں شبہ نہ ہو اس کو اختیار کرو اور مشتبہ شے کی تعریف یہ ہے کہ جس چیز کے حلال ہونے کا بھی خیال ہو اور حرم ہونے کا بھی۔ تو اس کو چھوڑ دو یہی عافیت کا راستہ ہے رسالہ گناہ بے لذت اور حیات المسلمین وغیرہ میں ایسے مسائل کی تفصیل موجود ہے۔

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي خَيْرَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عِيسَى أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ۔

۱۵۳۶: محمد بن عیسیٰ' ہشیم' عباد بن راشد' سعید بن ابی خیرہ' حسن' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) وہب بن بقیہ' خالد' داؤد بن ابی ہند' سعید بن ابی خیرہ' حسن' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دور ایسا آئے گا کہ کوئی شخص سود کھائے بغیر باقی نہیں رہے گا اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس کا دھواں یعنی سود کا اثر اس تک پہنچ جائے گا۔ ابن عیسیٰ نے کہا کہ اصل لفظ اَصَابَہٗ مِنْ غُبَارِہٖ ہے۔

سود کے بارے میں پیشین گوئی:

اس حدیث سے قیامت سے قبل ہر شخص کا کسی نہ کسی درجہ میں سود میں مبتلا ہونا واضح ہے اور سود سے متعلق تفصیلی کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان کی تالیف ''مسئلہ سود'' اور احقر خورشید حسن قاسمی کی تالیف ''بینک وتجارتی سود'' ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَطْعِمِيهِ الْأُسَارَى۔

۱۵۳۷: محمد بن علاء' ابن ادریس' عاصم بن کلیب' ان کے والد' ایک انصاری شخص سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک جنازہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو میں نے دیکھا کہ آپ قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ قبر کھودنے والے شخص کو سکھلا رہے تھے کہ ذرا پاؤں کی جانب اور کھولو اور سر کی جانب سے اور کھولو (مراد یہ ہے کہ قبر کشادہ کرو) جب آپ فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کسی خاتون کی طرف سے کوئی شخص آپ کو بلانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے اور آپ کے سامنے کھانا آیا۔ آپ نے کھانے میں پہلے ہاتھ بڑھایا اس کے بعد اور حضرات نے کھانے میں ہاتھ بڑھایا اور کھانا شروع کیا۔ ان حضرات نے آپ کو دیکھا کہ آپ ایک ہی لقمہ چبا رہے ہیں لیکن آپ لقمہ کو (حلق کے نیچے) نہیں اُتارتے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گوشت ایسی بکری کا ہے جو کہ مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ پھر اس خاتون نے کہلوایا یارسول اللہ میں نے مقام (نقیع) میں ایک آدمی بکری خریدنے کے لئے بھیجا تو مجھے بکری نہیں ملی پھر میں نے اپنے پڑوسی کے پاس کہلوایا کہ تم نے جو بکری خرید رکھی ہے وہ بکری تم اسی قیمت پر مجھے دے دو۔ اتفاقاً وہ پڑوسی بھی اپنے گھر میں موجود نہیں تھا۔ میں نے اس کی اہلیہ کو کہلا بھیجا اس نے میرے پاس بکری بھیج دی۔ آپ نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

مشتبہ بکری:

مذکورہ عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر بکری بھیجی تھی جس کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمادیا آپ نے وہ گوشت نہیں کھایا۔

بَابٌ فِي آكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ

باب: سود کھانے اور کھلانے کا بیان

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۱۵۳۸: احمد بن یونس' زہیر' سماک' عبد الرحمٰن بن عبد اللہ' حضرت

حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے گواہ اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی۔

بَابٌ فِي وَضْعِ الرِّبَا

باب: سود معاف کرنے کے بیان

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۵۳۹: مسدد' ابوالاحوص' شبیب بن غرقدہ' سلیمان بن عمرو' ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ دورِ جاہلیت کے جس قدر سود تھے وہ سب ساقط ہو گئے (ایسے تمام سود معاف کر دیئے گئے) تم صرف اپنے اصل مال لے لو نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے (مراد یہ ہے کہ نہ تو تم کسی شخص سے سود وصول کرو اور نہ کوئی شخص تم سے سود وصول کرے) اور دورِ جاہلیت کے جس قدر خون تھے وہ سب معاف ہو گئے اور ان خونوں میں سے سب سے پہلے حارث بن عبد المطلب کا خون معاف کرتا ہوں جو کہ قبیلہ بنی لیث میں دودھ پیتا تھا اور اس کو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْيَمِينِ فِي الْبَيْعِ

باب: خرید و فروخت میں قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ لِلْكَسْبِ و قَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۵۴۰: احمد بن عمرو' ابن وہب (دوسری سند) احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' ابن مسیب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم کھانا' سامان (کے فروخت کرنے) کے لئے نفع بخش ہے اور وہ برکت کے ضائع ہو جانے کا سبب ہے۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

مراد یہ ہے کہ قسم کھانے اور حلف کرنے سے اگر چہ مال جلدی اور نفع سے فروخت ہوتا ہے لیکن چونکہ قسم کھانا دھوکہ دہی کا ذریعہ بن جاتا ہے اس لئے مال کی برکت جاتی رہتی ہے۔

بَابٌ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ وَالْوَزْنِ

باب: تول میں جھکتا ہوا مال دینا اور مزدوری لے کر

بِالْأَجْرِ

مال تولنے کا بیان

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زِنْ وَأَرْجِحْ۔

۱۵۴۱: عبیداللہ بن معاذ' انکے والد' سفیان' سماک بن حرب' سوید بن قیسؓ سے مروی ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر (ایک جگہ کا نام ہے) سے فروخت کرنے کیلئے کپڑا لے کر آئے۔ پھر ہم لوگ اسکو مکّہ مکرمہ میں لے کر آئے اتنے میں ہم لوگوں کے پاس نبیؐ پیدل تشریف لے آئے اور آپ نے ہم سے ایک پاجامہ کا سودا طے کیا تو ہم لوگوں نے اسکو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا یہاں پر ایک شخص مزدوری لے کر تول رہا تھا (یعنی وہ شخص تولنے کی مزدوری لیتا تھا) تو آپ نے اس شخص سے فرمایا تم سامان تول دیا کرو لیکن جھکتا ہوا تولا کرو۔

جھکتا ہوا تولنا:

مراد یہ ہے کہ خریدار کو سامان بجائے بالکل برابر تولنے کے' جھکتا ہوا تولا کرو تا کہ اس کے پاس کم سامان نہ جائے اگر برابر تولو گے تو اندیشہ ہے کہ اس کے پاس کم سامان نہ چلا جائے۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِنُ بِأَجْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ۔

۱۵۴۲: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سماک بن حرب' حضرت ابوصفوان بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں خدمت نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے سے قبل مکّہ معظمہ میں حاضر ہوا پھر انہوں نے سابقہ حدیث جیسی روایت بیان کی لیکن اس میں لفظ یَزِنُ بِالْأَجْرِ کا تذکرہ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو قیس نے بھی سفیان کی طرح روایت کیا ہے اور سفیان کی بات درست ہے۔

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ خَالَفَكَ سُفْيَانُ قَالَ دَمَغْتَنِي وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ كُلُّ مَنْ خَالَفَ سُفْيَانَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ۔

۱۵۴۳: ابن ابی رزمہ' ان کے والد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے شعبہ سے کہا کہ سفیان نے تم سے مختلف روایت بیان کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ تم نے میرا دماغ چاٹ لیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے یحییٰ بن معین سے پہنچا وہ بیان کرتے تھے کہ جو شخص سفیان کے خلاف کرے تو سفیان کا قول ہوگا (یعنی ان کے مخالف کا قول معتبر نہ ہوگا)۔

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ أَحْفَظَ مِنِّي۔

۱۵۴۴: احمد بن حنبل' وکیع' حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ سفیان کی یادداشت مجھ سے زیادہ قوی تھی (یعنی وہ مجھ سے زیادہ قوی الحافظہ تھے)

بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْمِكْيَالُ

باب: ماپنے میں اہلِ مدینہ کا اعتبار ہے اور تولنے میں

مِكْيَالُ الْمَدِينَةِ

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ وَافَقَهُمَا فِي الْمَتْنِ و قَالَ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَكَانَ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ وَزْنُ الْمَدِينَةِ وَمِكْيَالُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ فِي الْمَتْنِ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا۔

اہلِ مکّہ کا اعتبار ہے

۱۵۴۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابن دکین' سفیان' حنظلہ' طاؤس' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تولنے میں اہلِ مکّہ کا تول (معتبر ہے) اور ماپنے میں اہلِ مدینہ کا ناپ (معتبر) ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ابواحمد اور فریابی نے اسی طرح سے سفیان سے روایت کیا ہے اور صرف متن میں ان کی موافقت ابن دکین نے کی ہے۔ ابواحمد نے ابن عمر کی جگہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا ہے ولید نے حنظلہ سے اس کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مدینہ کا وزن' اور مکّہ مکرمہ کا تول (معتبر ہے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حدیث مالک' عطاء' نبی ﷺ کے متن میں اختلاف ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ

۱۵۴۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَمَا إِنِّي لَمْ أُنَوِّهْ بِكُمْ إِلَّا خَيْرًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ مَأْسُورٌ بِدَيْنِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَدَّى عَنْهُ حَتَّى مَا بَقِيَ أَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ۔

باب: قرض لینے کی وعید اور اسکی ادائیگی کی تاکید کا بیان

۱۵۴۶: سعید بن منصور' ابوالاحوص' سعید بن مسروق' شعبی' سمعان' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم لوگوں کو خطاب فرمایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہاں پر فلاں قوم کا وہ شخص موجود ہے؟ تو یہ سن کر کسی شخص نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے فرمایا فلاں قبیلہ کا کوئی شخص یہاں ہے؟ تو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے فرمایا فلاں قبیلے کا کوئی شخص یہاں ہے؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم نے پہلی دومرتبہ مجھے کوئی جواب کیوں نہیں دیا؟ میں تو تم لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے قبیلہ میں سے فلاں شخص اپنے قرض کے عوض گرفتار ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص نے اس کا قرض ادا کیا یہاں تک کہ کوئی شخص اس شخص سے اپنا قرض مانگنے والا نہ رہا۔

مقروض کی سزا:

مذکورہ حدیث میں مقروض شخص کے قرض کے عوض گرفتار ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ مقروض شخص قرض ادا کئے بغیر جنت میں نہیں

داخل ہوگا اور قرض کی بنا پر وہ شخص جنت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے وہ شخص مقروض ہو کر مرا تھا اور اس نے ادائیگی قرض کے لئے مال نہیں چھوڑا تھا۔ آپ نے اس حدیث میں قرض کی وعید بیان فرمائی۔

ان احادیث میں بلاضرورت شرعی قرض لینے کی برائی معلوم ہوتی ہے کیونکہ قرض کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے سے روک دیا جاتا ہے بلکہ نبی کریم ﷺ اس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتے تھے جس کے ذمہ کسی کا قرض ہوتا۔

۱۵۴۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً۔

۱۵۴۷: سلیمان بن داؤد ابن وہب سعید بن ابی ایوب ابوعبداللہ حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ گناہِ کبیرہ کے بعد عند اللہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ یعنی کوئی آدمی قرض دار ہو کر مر جائے اور ادائیگی قرض کے لئے کچھ نہ چھوڑے۔

بلاضرورت قرض لینا:

مذکورہ حدیث سے بلاضرورتِ شرعی قرض لینے کی برائی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا اگر ضرورت کی بنا پر قرض لے لیا تو اس کی جلد ادائیگی ضروری ہے۔

۱۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

۱۵۴۸: محمد بن متوکل عبدالرزاق معمر زہری ابوسلمہ جابرؓ سے مروی ہے کہ اگر مقروض شخص کا انتقال ہو جاتا تو آپ اس شخص کی نمازِ جنازہ نہ پڑھتے۔ پس آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو آپ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کیا اس شخص پر کوئی قرض ہے؟ عرض کیا گیا: جی ہاں اسکے ذمہ دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے دوست پر نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ پھر ابوقتادہ انصاریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! وہ دینار میرے ذمہ ہو گئے یعنی وہ دینار میں ادا کر دونگا۔ تو آپ نے اس شخص کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ پھر جب اللہ نے اپنے رسول کیلئے فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں مؤمنین کا ان کی اپنی جانوں کی نسبت زیادہ حقدار ہوں تو جو شخص مقروض ہونے کی حالت میں انتقال کر جائے تو اسکا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر انتقال کر جائے تو وہ اسکے وارثوں کا ہے (مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے) تو اس شخص کے مال کو اسکے ورثاء سے حاصل کر لینگے۔

۱۵۴۹ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ قَالَ عُثْمَانُ و حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ اشْتَرَى مِنْ عِيرٍ تَبِيعًا وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ فَأُرْبِحَ فِيهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّبْحِ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْدَهَا شَيْئًا إِلَّا وَعِنْدِي ثَمَنُهُ۔

۱۵۴۹: عثمان بن ابی شیبہ قتیبہ بن سعید سماک عکرمہ سے مرفوعاً مروی ہے (دوسری سند) عثمان وکیع شریک عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شے کی خریداری فرمائی لیکن آپ کے پاس قیمت موجود نہیں تھی۔ اس کے بعد آپ نے اس سے کو منافع کے ساتھ فروخت فرمایا اور جو منافع ہوا وہ آپ نے قبیلہ بنی عبدالمطلب کی بیوہ خواتین اور نادار لوگوں کو عنایت فرما دیا اور ارشاد فرمایا آئندہ میں کوئی شے نہیں خریدوں گا جب تک کہ میرے پاس قیمت موجود نہیں ہوگی۔

بَاب فِي الْمَطْلِ

باب: ادائیگی قرض میں تاخیر کرنے کا بیان

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ۔

۱۵۵۰: قعنبی مالک ابوالزناد اعرج ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دولت مند شخص کا ادائیگی قرض میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ تم لوگوں میں سے کوئی شخص حوالہ کیا جائے مالدار پر تو اسکو چاہئے کہ حوالہ قبول کرے۔

حوالہ کا مفہوم:

مراد یہ ہے کہ جس شخص میں ادائیگی قرض کی قوت ہو تو قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم اور گناہ ہے اور حوالہ اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص کے قرض کی ادائیگی دوسرے شخص کے ذمہ ڈال دی جائے کتب فقہ میں حوالہ کی تاریخ و احکام مفصل طور پر مذکور ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کا پہلا جملہ ہے "مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ"۔ "مطل کے معنی ہیں ٹال مٹول کرنا" تاخیر کرنا یعنی ایک شخص کے ذمہ دوسرے کا قرض ہے وہ شخص غنی ہے اور اس کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہے اس کے باوجود وقت پر قرض ادا نہیں کرتا تو اسکی طرف سے ظلم ہے اور حدیث کے دوسرے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ قرض کا حوالہ دوسرے پر کر دیا جائے تو قرض خواہ اس کے پیچھے لگ جائے مثلاً مقروض یہ کہے کہ تم مجھ سے پیسے وصول کرنے کے بجائے فلاں سے وصول کر لینا اس حوالہ کو قبول کر لیا تو حوالہ درست ہے یا حدیث میں "حوالہ" قبول کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حوالہ شرعاً جائز ہے لیکن جمہور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک حوالہ ایک سہ فریقی معاملہ ہے اس میں تین فریق ہوتے ہیں اور تینوں کی رضامندی ضروری ہے۔ ایک مقروض ہے دوسرا قرض خواہ تیسرا جس پر حوالہ کیا گیا ہے جب تک یہ تینوں متفق نہ ہوں اس وقت تک حوالہ درست نہیں ہوتا لہٰذا قرض خواہ کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ ایک مسئلہ اور جو اس حدیث سے متعلق ہے کہ حوالہ سے محیل (مقروض) بری ہو جاتا ہے یا نہیں۔ امام شافعیؒ کا مشہور قول اور امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ مقروض حوالہ کے نتیجہ میں بری ہو جاتا ہے اور قرض خواہ کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ آئندہ کبھی بھی اپنے قرض کا محیل (مقروض) سے مطالبہ کرے جب کہ اس پر واجب ہے کہ ہمیشہ محتال علیہ (یعنی جس پر حوالہ کیا گیا ہے) سے مطالبہ کرے لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر قرض خواہ کا حق ضائع جاتا ہو تو محیل

(مقروض) سے مطالبہ کرے گا۔ حق کے ہلاک ہونے کی کئی صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ محتال علیہ (جس پر حوالہ کیا گیا ہے) نے دین یعنی قرض کی ادائیگی کا انکار کر دیا ہے اس صورت میں بھی حق کا ضائع ہونا پایا گیا ہے تیسری صورت امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ بیان فرماتے ہیں کہ اگر قاضی اور عدالت نے محتال علیہ کو مفلس (دیوالیہ) قرار دیا تو اس صورت میں بھی ضائع ہونا مستحق ہو گیا لہٰذا مندرجہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت کے پائے جانے کی وجہ سے "توی" (ضائع ہونا) مستحق ہو جائے تو اب دائن (قرض خواہ) اصل مقروض سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ جب تم میرا قرض ادا کرو باقی زیادہ تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہمارے موجودہ دور میں "چیک" بھی حوالہ ہی ہے۔ مثلاً جس شخص کا بینک کے اندر اکاؤنٹ ہے وہ کسی نام پر چیک جاری کر دے کہ جا کر بینک سے رقم وصول کر لو یہ بھی جائز ہے۔

بَاب فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَائَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

باب: بہتر طریقہ پر ادائیگی

۱۵۵۱: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک چھوٹا اُونٹ بطور قرض لیا۔ جب آپ کی خدمت میں صدقہ کے اُونٹ آئے تو آپ نے اسی قسم کا اُونٹ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقہ کے اُونٹوں میں تمام اُونٹ چھ چھ سال کے اچھے بڑے بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہی اُونٹوں میں سے اُونٹ ادا کر دو اس لئے کہ لوگوں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ بہتر طور پر قرض ادا کریں۔

۱۵۵۲: احمد بن حنبل' یحییٰ' مسعر' محارب' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ قرض بھی دیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی دیا۔

اصل قرض سے زیادہ ادا کرنا:

مسئلہ یہ ہے کہ اگر مقروض شخص کسی شرط کے بغیر بخوشی اصل سے زیادہ قرض واپس کرے تو درست ہے۔ اس حدیث میں یہی نوعیت ہے۔

بَاب فِي الصَّرْفِ

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب: بیع صرف کا بیان

۱۵۵۳: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' مالک بن اوس' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سونے کے بدلے سونے کا فروخت کرنا اور چاندی کے بدلے میں چاندی خریدنا

الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

سود ہے۔ مگر جب نقدا نقدی ہو اور گیہوں کے عوض گیہوں کا فروخت کرنا سود ہے مگر نقدا نقدی اور جو کے عوض جو فروخت کرنا سود ہے مگر نقدا نقدی۔

بیع صرف کی تعریف:

بیع صرف کی تعریف یہ ہے کہ سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض فروخت کرنا اس میں ادائیگی نقد ہے اُدھار جائز نہیں یہی حکم گیہوں کا ہے یعنی اس میں اُدھار جائز نہیں نقد ادائیگی لازمی ہے۔

بیع صرف اس کو کہتے ہیں کہ سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں فروخت کرنا اس میں نقد ادائیگی ضروری ہے ادھار جائز نہیں ورنہ سود ہو گا جائے گا۔ یہی حکم ہر مکیلی اور وزنی چیزوں کا ہے نقد در نقد ہوں اور برابر برابر ہوں تو جائز ہے۔

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۵۵۴: حسن بن علی' بشر بن عمر' ہمام' قتادہ' ابوالخلیل' مسلم' ابوالاشعث' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سونے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرو چاہے وہ سونا ایک ڈلا ہو یا سکّہ دار ہو۔ اسی طرح چاندی کو چاندی کے عوض برابر فروخت کرو چاہے وہ ڈلا ہو یا سکّہ دار ہو اور گیہوں کو گیہوں کے عوض برابر فروخت کرو کہ ایک مد کو ایک مد کے عوض فروخت کرو' اسی طرح جَو کو جَو کے بدلے برابر بیچو اسی طرح کھجور کو کھجور کے عوض برابر فروخت کرو ایک مد کے عوض ایک مد اور نمک کے عوض نمک برابر فروخت کرو' ایک مد کے عوض ایک مد۔ جو شخص زیادہ لے گا یا زیادہ وصول کرے گا تو اس نے سود لیا اور سود دیا اور چاندی کے عوض سونے کو کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنا مذموم (برا) نہیں جبکہ نقد ہو لیکن اُدھار ہو تو جائز نہیں اور گیہوں کو جَو کے عوض کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنا مذموم نہیں جبکہ نقد ہو لیکن قرض درست جائز نہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے قتادہ' مسلمہ کے واسطہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ

۱۵۵۵: ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان' خالد' ابوقلابہ' ابوالاشعث' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب قسمیں مختلف ہو جائیں جیسے کہ سونا' چاندی کے عوض یا گیہوں' جو کے عوض میں تو جس طریقہ سے دل چاہے فروخت کرو

وَيَنْقُصُ وَزَادَ قَالَ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

مگر یہ ضروری ہے کہ معاملہ نقد ہو (یعنی قرض کا معاملہ جائز نہیں چاہے کچھ وقت کے لئے قرض کا معاملہ ہو)

بَاب فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ تُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ

باب: تلوار کا قبضہ جو کہ چاندی کا ہو اس کو روپیہ کے عوض فروخت کرنا؟

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَنِيعٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَرَدَّهُ حَتَّى مُيِّزَ بَيْنَهُمَا و قَالَ ابْنُ عِيسَى أَرَدْتُ التِّجَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ فِي كِتَابِهِ الْحِجَارَةُ فَغَيَّرَهُ فَقَالَ التِّجَارَةُ۔

۱۵۵۶: محمد بن عیسیٰ ابوبکر بن ابی شیبہ احمد بن منیع ابن مبارک (دوسری سند) ابن علاء ابن مبارک سعید بن یزید خالد بن ابی عمران حنش حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں فتح خیبر والے سال ایک ہار آیا جس میں سونا بھی تھا اور نگ (یعنی کسی پتھر کے مُہرے) بھی لگے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر اور ابن منیع نے بیان کیا کہ اس میں نگ تھے جو کہ سونے سے ڈھکے ہوئے تھے ایک شخص نے اس کو نو دینار یا سات دینار کے عوض خریدا تھا آپ نے ارشاد فرمایا یہ خریداری درست نہیں ہے جب تک کہ سونے کے نگوں سے الگ نہ کرلو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے پتھر کے لینے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ خریداری جائز نہیں۔ جب تک کہ سونے کو نگوں سے الگ نہ کیا جائے یہ بات سن کر اس نے وہ ہار واپس کر دیا یہاں تک کہ سونا نگوں سے الگ کر دیا گیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن عیسیٰ کی کتاب میں اَرَدْتُ الحِجَارَة کے الفاظ تھے لیکن انہوں نے اس کو بدل کر تِجَارَة کا لفظ بیان کیا ہے۔

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ۔

۱۵۵۷: قتیبہ بن سعید لیث 'ابوشجاع' خالد بن ابی عمران حنش ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر کی جنگ کے دن میں نے بارہ دینار میں ایک ہار خریدا۔ اس ہار میں سونا اور ایک نگ (لگا ہوا) تھا (یعنی وہ ہار جڑاؤ تھا) میں نے اس ہار کے سونے کو اس سے علیحدہ کرلیا تو ہار کو بارہ دینار سے زیادہ (مالیت کا) محسوس کیا۔ پھر میں نے اس بات کا آنحضرت ﷺ سے تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہار (سونے سے) علیحدہ کئے بغیر فروخت نہ کیا جائے۔

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي

۱۵۵۸: قتیبہ بن سعید لیث ' ابن ابی جعفر جلاح 'حنش' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوۂ خیبر کے دن

حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْأُوقِيَّةَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم یہودیوں سے خرید و فروخت کرتے تھے اور ایک دینار کے عوض ایک اوقیہ سونا یا دو تین دینار کے عوض (ایک اوقیہ سونا) کو فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے سے نہ فروخت کرو جب تک کہ وزن میں دونوں جانب برابر نہ ہوں۔

سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنا:

مراد یہ ہے کہ اگر سونے کو سونے کے عوض میں فروخت کرو تو اس میں کمی بیشی جائز نہیں۔

بَابٌ فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ

باب: چاندی کے بدلے سونا لینے کا بیان

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۱۵۵۹: موسیٰ بن اسماعیل محمد بن محبوب حماد سماک سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں مقامِ نقیع میں اُونٹ فروخت کرتا تھا تو دینار کے حساب سے فروخت کرتا تھا اور ان کے بدلے میں دینار لیتا تھا یعنی میں دینار کے عوض درہم لیتا تھا اور درہم کے عوض دینار لیتا تھا۔ پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ذرا توجہ فرمائیے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میں جو مقامِ نقیع میں اُونٹ فروخت کرتا ہوں اور ان کے عوض درہم لیتا ہوں اور درہم کے حساب سے فروخت کرتا ہوں اور ان کے عوض دینار لیتا ہوں غرض درہم کے بدلے دینار اور دینار کے بدلے درہم لیتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اس روز کے نرخ سے لوں اور تم دونوں میں جب کہ تم اس حال میں جدا نہ ہو کہ تمہارے درمیان سودا طے ہونا باقی ہو۔ (مراد یہ ہے کہ علیحدہ ہونے سے قبل معاملہ متعین اور صاف ہو جائے)۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ لَمْ يَذْكُرْ بِسِعْرِ يَوْمِهَا۔

۱۵۶۰: حسین بن اسود عبید اللہ اسرائیل حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی سند سے اسی طرح روایت ہے لیکن جو روایت سابق میں مذکور ہے وہ زیادہ مکمل ہے اور اس میں اسی دن کے نرخ کا لفظ مذکور نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

باب: ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض اُدھار

نَسِيئَةً

١٥٦١: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

فروخت کرنا

۱۵۶۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور بطور قرض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی (یعنی زندہ جانور کو)

بَاب فِي الرُّخْصَةِ

باب: جانور کے عوض فروخت کی اجازت کا بیان

١٥٦٢: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

۱۵۶۲: حفص بن عمر' حماد' محمد بن اسحق' یزید' مسلم' ابوسفیان' عمرو بن حریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اُونٹ ختم ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اُونٹوں کے پہنچنے کی شرط پر اُونٹ لے لئے جائیں۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر خیرات کے اُونٹ آنے تک کی شرط پر دو اُونٹ کے بدلے میں ایک اُونٹ لے لیتے رہے۔

بَاب فِي ذٰلِكَ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

باب: ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض نقد فروخت کرنا جائز ہے

١٥٦٣: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى عَبْدًا بِعَبْدَيْنِ۔

۱۵۶۳: یزید بن خالد ہمدانی' قتیبہ بن سعید' لیث' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو غلاموں کے عوض ایک غلام خریدا۔

خلاصۃ الباب: سودی اموال میں سود کی حرمت کی علت اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جو اموال ربویہ (سودی اموال) ہیں ان میں حرمت کی علت احناف کے نزدیک ''قدر اور جنس'' کا پایا جانا ہے۔ اگر قدر اور جنس دونوں پائے جائیں تو ان کی باہمی خرید و فروخت میں کمی بیشی بھی ناجائز و حرام ہے اور ادھار بھی ناجائز ہے اور اگر ان میں سے ایک چیز پائی جائے یعنی جنس پائی جائے اور قدر نہ پائی جائے یا قدر پائی جائے اور جنس نہ پائی جائے تو اس صورت میں کمی بیشی جائز ہے۔ لیکن ادھار ناجائز ہے مثلاً گندم کی فروخت جو کے ساتھ ہو تو اس صورت میں ایک چیز پائی جا رہی ہے یعنی ''قدر'' اس لیے کہ دونوں کیلی (ماپ کر بیچی جاتی ہے) ہیں لیکن چونکہ جنس مختلف ہے اس لیے اس صورت میں کمی بیشی تو جائز ہے کہ ایک صاع گندم کو دو صاع جو کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے لیکن ادھار ناجائز و حرام ہے بلکہ ایک ہی مجلس میں عوضین پر قبضہ کرنا ضروری نہیں ہے اسی طرح حیوان کی بیع حیوان کے ساتھ کرنے میں قدر نہیں پائی جا رہی اس لیے کہ حیوان نہ کیلی ہے اور نہ موزونی ہے البتہ دونوں طرف ایک ہی جنس پائی جا رہی ہے

لہٰذا ایک گائے کو دو گائیوں کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے لیکن اس حدیث کی بنیاد پر ادھار نا جائز ہے۔

بَاب فِي التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ نَحْوَ مَالِكٍ۔

۱۵۶۴: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن یزید' حضرت زید ابوالعیاش سے روایت ہے کہ اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ گیہوں کو سلت کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ تو حضرت سعد نے فرمایا ان دونوں میں سے کونسا عمدہ ہوتا ہے؟ تو حضرت زید نے فرمایا: گیہوں۔ انہوں نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ میں نے آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے سنا کہ آپ سے خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض خریدنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تر کھجور جس وقت خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اس بات سے منع فرمایا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو اسماعیل بن ابی اُمیہ نے بھی مالک کی طرح روایت کیا ہے۔

سلت کیا ہے؟

سلت ایک قسم کا غلّہ ہوتا ہے جو گیہوں جیسا ہوتا ہے جو کہ جو جیسا ذائقہ اور تاثیر رکھتا ہے اور مذکورہ حدیث میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے اور جس کی تفصیل بذل المجہود وغیرہ شروحاتِ حدیث میں مفصل مذکور ہے۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَوْلًى لِبَنِي مَخْزُومٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۵۶۵: ربیع بن نافع' ابوتوبہ' معاویہ بن سلام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابی عبداللہ' ابوعیاش' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اُدھار فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حضرت عمران بن انس نے بواسطہ مولیٰ بنی مخزوم اور حضرت سعد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الْمُزَابَنَةِ

باب: مزابنہ کا بیان

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ

۱۵۶۶: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابن ابی زائدہ' عبیداللہ' نافع' ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے اندازہ کر کے کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح انگوروں کو (جو کہ انگور کی بیل پر ہوں) خشک انگور کے

بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا۔

عوض فروخت کرنے سے اندازہ کر کے اور کھیت کے غلّہ کو جو درختوں پر ہو کٹے ہوئے غلّہ کے عوض اندازہ کر کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي بَيْعِ الْعَرَايَا

باب: بیع عرایا

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

۱۵۶۷: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' خارجہ بن زید بن ثابت' ان کے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے عرایا کی بیع میں خشک اور تر کھجور کو ایک دوسرے کے بدلے میں دینے کی رخصت عطا فرمائی۔

عرایا کی تعریف:

عرایا' عریہ کی جمع ہے اور عریہ کہتے ہیں کہ باغ کے کچھ درخت فقراء مساکین کو دے دیئے جائیں پھر کسی وجہ سے باغ کا مالک فقراء کو دیئے گئے درختوں کے پھلوں کا اندازہ کر کے درخت فقراء سے خرید لے اور معاوضہ میں ان کو خشک یا تر (ٹوٹے ہوئے) پھل دے دے۔ آپ نے اس کی اجازت عطا فرمائی کیونکہ اس میں فقراء مساکین کا فائدہ ہے۔ و تفسیر العرایة عندنا ما ذکرہ مالك فی الموطا وھو أن یکون لرجلٍ نخیل فیعطی رجلا منھا ثمرة نخلة اور نخلتین یلقطھما لعیاله ثم یثقل علیه دخوله حائطه فیساء له ان یتجاوز له عنھما' الخ۔ (بذل المجھود ص ۲۴۹' ج ۴)

عرایا جمع ہے عریہ کی اور ''عریہ'' کے معنی ہیں عطیہ پہلے دور میں لوگ بعض اوقات اپنے کھجور کے درخت کا پھل پکنے سے پہلے یا کاٹنے سے پہلے کسی فقیر کو ہدیہ کر دیتے تھے اور ان سے یہ کہتے کہ اس درخت کا پھل تمہارا ہے تو فقیر اپنی تنگ دستی کی وجہ سے یہ چاہتا کہ یہ پھل جو مجھے ہبہ کیا گیا ہے ابھی مل جائے حالانکہ وہ پھل ابھی درخت پر لگا ہوا ہے یا وہ چاہتا ہے کہ اس پھل کا نفع اور اس کے عوض کوئی چیز مجھے ابھی مل جائے اس لیے وہ یہ کرتا ہے کہ درخت کا پھل کسی تیسرے آدمی کو یا تو فروخت کر دیتا ہے اور اس کو یہ کہتا ہے کہ فلاں درخت کا پھل یا کھجور تم لے لو یہ تفسیر امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک ہے اور لوگوں کی حاجت اور ضرورت کی بناء پر پانچ وسق تک اس کی اجازت ہے۔

امام مالکؒ ''بیع العرایا'' کی یہ تفسیر فرماتے ہیں کہ بعض اوقات باغ کا مالک اپنے باغ کے ایک درخت کا پھل کسی فقیر اور محتاج کو ہبہ کر دیتا ہے اور پھل کاٹنے کے زمانے میں باغ کا مالک اپنے بیوی بچوں کے ساتھ باغ کے اندر قیام کر لیتا ہے تا کہ وہ وہاں رہ کر پھل بھی کھائیں اور تفریح بھی کریں لیکن وہ فقیر اپنے درخت کا پھل توڑنے کے لیے صبح شام باغ میں آ جاتا ہے جس کی وجہ سے مالک اور اس کے بیوی بچوں کو پریشانی ہوتی ہے اس لیے مالک اس فقیر سے کہتا ہے کہ تم اس درخت کا پھل مجھے فروخت کر دو اور اس کے عوض مجھ سے کٹی ہوئی کھجوریں لے لو چنانچہ فقیر کٹی ہوئی کھجوریں لے کر چلا جاتا ہے امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ بیع العریا ہے حنفیہ کے مسلک اور تفسیر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی وہ تفسیر کی ہے جو امام مالکؒ نے کی لیکن اتنا فرق ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ باغ کے مالک اور فقیر کے درمیان جو معاملہ ہوا وہ صورتاً بیع ہے لیکن حقیقتاً ہبہ کی ہوئی شئی کی تبدیلی ہے کیونکہ فقیر نے اس ہبہ پر قبضہ نہیں کیا تھا اس لیے کہ قبل القبض ہبہ مکمل نہیں ہوتا تو تبدیلی جائز ہے۔

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا۔

۱۵۶۸: عثمان بن ابی شیبہ ابن عیینہ یحییٰ بن سعید بشیر بن یسار حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنے سے درخت پر خشک کھجور لے کر اچھے کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا لیکن آپ نے بیع عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت عنایت فرمائی تا کہ لینے والا تازہ کھجور کھا سکے۔

خشک کھجور کے عوض تازہ کھجور لینا:

مفہوم یہ ہے کہ کسی کے پاس خشک کھجوریں تھیں لیکن استعمال کے لئے تر و تازہ کھجوریں موجود نہ تھیں۔ اس شخص نے کسی سے اندازہ و تخمینہ کر کے ایک درخت کی کھجور خرید لیں لیکن خشک کھجور کے عوض۔

بَاب فِي مِقْدَارِ الْعَرِيَّةِ

باب: بیع عرایا کی مقدار

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَاسْمُهُ قُزْمَانُ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ۔

۱۵۶۹: عبداللہ بن مسلمہ مالک داؤد بن حصین مولیٰ ابن ابی احمد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) ابوداؤد قعنبی مالک ابوسفیان فرمان مولیٰ ابن ابی احمد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کے فروخت کرنے میں رخصت عطا فرمائی بشرطیکہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق کے اندر ہوں (کیونکہ عموماً اس سے زیادہ کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی)۔

بَاب تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

باب: عرایا کی تشریح

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِي النَّخْلَةَ أَوْ الرَّجُلُ يَسْتَثْنِي مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ أَوْ الِاثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِتَمْرٍ۔

۱۵۷۰: احمد بن سعید ابن وہب عمرو بن حارث عبد ربہ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہ عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا تمام باغ میں سے ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا تمام باغ میں سے ایک یا دو درخت اپنے استعمال کیلئے مستثنیٰ کر لے پھر وہ اس درخت کو خشک کھجور کے عوض خرید لے یا اس کے عوض فروخت کر ڈالے۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ الْعَرَايَا أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ

۱۵۷۱: ہناد بن سری عبدۃ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ عرایا اس کو کہا جاتا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو کچھ درختوں کے پھل ہبہ کر دے (کھانے

لِلرَّجُلِ النَّخَلَاتِ فَيَشُقُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهَا فَيَبِيعُهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا۔

وغیرہ کے لئے) پھر مالک کو اس شخص کا آنا اور درختوں پر رہنا گراں گزرے تو وہ شخص مالک کے ہاتھ پھلوں کا تخمینہ لگا کر ان درختوں کے پھل خشک یا تر پھلوں کے عوض فروخت کر ڈالے۔

بَاب فِي بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: پھلوں کے پکنے سے قبل اس کو فروخت کرنے کا بیان

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۱۵۷۲: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے پکنے اور اس کی بہتری کا یقین ہونے سے قبل پھلوں کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے خریدنے اور فروخت کرنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

پھل کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا:

آپ نے مذکورہ پھلوں کے فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے اور خریدار کو خریدنے سے منع فرمایا کیونکہ اس قسم کے معاملات دونوں فریق یا کسی ایک فریق کے لئے نقصان اور جھگڑے کا سبب بنتے ہیں۔

اگر پھل ابھی درخت پر ظاہر ہی نہ ہوا تو اس کی بیع بالاتفاق حرام ہے جیسے آج کل پھل آنے سے پہلے باغات کو ٹھیکے پر دے دیا جاتا ہے اور بائع مشتری یعنی فروخت کرنے والا خریدار کو کہہ دیتا ہے کہ اس باغ میں اس سال جو پھل آئے گا وہ میں آپ کو فروخت کرتا ہوں یہ صورت ناجائز ہے اس لیے کہ یہ ایک ایسی چیز کی بیع ہو رہی ہے جو ابھی تک وجود میں نہیں آئی بلکہ معدوم ہے اس لیے اس کے جائز ہونے کوئی راستہ نہیں اس کی ایک اور بدتر صورت یہ ہوتی ہے کہ باغ کئی سال کے ٹھیکے پر دے دیتے ہیں اور باغ کا مالک خریدار سے آئندہ آنے والے پھلوں کی قیمت آج ہی وصول کر لے یہ صورت بالکل ناجائز ہے حدیث ۱۵۷۹ کی بناء پر جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۱۵۷۳: عبد اللہ بن محمد' ابن علیہ' ایوب' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پکنے سے قبل اس کو فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور بالی کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی یہاں تک کہ وہ پک جائے اور آفت سے محفوظ ہو جائے اور آپ نے فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے منع فرمایا۔

کچے پھل کی بیع:

مراد یہ ہے کہ درخت پر کھجور یا پھل یا بالی کے پختہ ہونے سے پہلے فروخت کرنا ناجائز ہے۔ اور اس ممانعت میں کتنی مصلحتیں پوشیدہ ہیں اس سے کاشتکار حضرات بخوبی آگاہ ہیں۔

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتَّى تُقَسَّمَ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ وَأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ۔

۱۵۷۴: حفص بن عمر' شعبہ' یزید قریش کے آزاد کردہ غلام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تقسیم سے قبل آنحضرت ﷺ نے مال غنیمت کو فروخت کرنے سے منع فرمایا اور آپ نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ ہر قسم کی آفت (آسمانی وغیرہ) سے محفوظ نہ ہو جائے اور آپ نے بغیر کمر بند کے نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔

کمر بند باندھے بغیر نماز:

مراد یہ ہے کہ اگر کمر بند کے بغیر ستر کے کھل جانے کا خوف ہو تو نماز پڑھنا ناجائز ہے اور اس صورت میں کمر بند باندھنا لازمی ہے۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ قِيلَ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

۱۵۷۵: ابوبکر محمد بن خلاد' یحییٰ' سلیم' سعید بن میناء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ تُشقِحْ نہ ہو جائے۔ عرض کیا گیا تُشقِحْ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا لال رنگ کے ہو جائیں اور زرد ہو جائیں اور کھانے کے لائق ہو جائیں۔ (یعنی پک جائیں)

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ۔

۱۵۷۶: حسن بن علی' ولید' حماد بن سلمہ' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ممانعت فرمائی انگور کے فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ کالے رنگ کے نہ ہو جائیں اور غلّہ فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ پک نہ جائے۔

کچے پھلوں کی بیع:

مراد یہ ہے کہ غلّہ اور انگور جب پک جائیں تو ان کو فروخت کرنا درست ہے اور جب تک ان میں پختگی نہ آئے' ان کا فروخت کرنا درست نہیں۔

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ

۱۵۷۷: احمد بن صالح' عنبسہ' حضرت یونس سے مروی ہے کہ میں نے ابوالزناد سے معلوم کیا کہ پھل کا اس کے پک جانے اور اس کی اچھائی کی کیفیت معلوم ہونے سے پہلے فروخت کرنا کیسا ہے؟ اور اس سلسلہ میں فرمان نبوی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عروہ بن زبیرؓ' سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ۔

سے روایت کیا ہے کہ لوگ پھل پکنے اور انکی بہتری کی کیفیت معلوم ہونے سے پہلے خریدتے بیچتے تھے لیکن جب لوگ پھل کاٹنے لگتے اور وصول کرنے کا وقت آتا تو خریدار کہتا کہ پھل پر دمان یا قشام یا مراض (پھلوں کی بیماریاں) آ گیا اور (اس وجہ سے) خریدنے والا قیمت میں کمی کرانا چاہتا تھا یا وہ بالکل قیمت ادا نہ کرنا چاہتا اور فروخت کرنے والا اس بات پر تیار نہ ہوتا۔ جب خدمت نبوی میں اس سلسلہ کے بہت سے جھگڑے پیش ہونے لگے تو آپ نے لوگوں سے بطور مشورہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پھل کو فروخت نہ کیا کرو جب تک کہ اس کی بہتری کی کیفیت کا علم نہ ہو کیونکہ وہ لوگ اس سلسلہ میں بہت اختلاف ونزاعات کرنے لگے تھے۔

پھل کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا:

مذکورہ وجہ سے آنحضرت ﷺ نے پھل کے پکنے سے قبل اور اس کی پوری کیفیت بہتری معلوم ہونے سے قبل اس کی فروخت سے منع فرمایا اور حدیث کے الفاظ یعنی رمان قشام اور مراض یہ تینوں کھجور پر پیش آنے والی بیماریوں کے نام ہیں۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ أَوْ بِالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا

۱۵۷۸: اسحق بن اسماعیل' سفیان' ابن جریج' عطاء' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان پھلوں کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے اور آپ نے فرمایا پھل نہ بیچا جائے مگر اشرفی اور روپے کے عوض لیکن عرایا کہ اس کا فروٹ کے عوض فروخت کرنا درست ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ السِّنِينَ

باب: کئی سال پہلے درخت پر پھل فروخت کرنے کا بیان

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ ۔

۱۵۷۹: احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' سفیان' حمید اعرج' سلیمان' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کئی سال تک کے لئے درختوں کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے خریدار کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔

چند سال کے لئے پھلوں کی بیع سے متعلق حکم:

مراد یہ ہے کہ درخت کے پھل کئی سال تک کے لئے فروخت کرنا جائز نہیں چونکہ یہ فعل معدوم ہے اور کسی کو خبر نہیں کہ مستقبل میں درخت پر پھل آئیں گے یا نہیں اور اس طرح یہ چیز جھگڑے کا سبب بنے گی اس لئے ایسی بیع کی ممانعت فرمائی گئی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے دیکھئے فتاویٰ شامی' عالمگیری وغیرہ۔

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ۔

۱۵۸۰: مسدد' حماد' ایوب' ابوزبیر' سعید بن میناء' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاومہ یعنی چند سال تک کے لئے درخت کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

بَاب فِي بَيْعِ الْغَرَرِ

باب: دھوکہ والی بیع

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ زَادَ عُثْمَانُ وَالْحَصَاةِ۔

۱۵۸۱: ابوبکر و عثمان' ابن ادریس' عبید اللہ' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع اور بیع حصاۃ کی ممانعت فرمائی۔

دھوکہ اور کنکری سے بیع:

مراد یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے یا خریدار فروخت کرنے والے سے اس طرح کہے کہ میں جب تمہاری طرف کنکریاں پھینکوں تو بیع ضروری ہو جائے گی یا بکریوں کے ریوڑ میں سے جس بکری پر کنکر گرے وہ بکری میری یا تمہاری ملکیت ہو جائے گی۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۱۵۸۲: قتیبہ بن سعید' احمد بن عمرو' سفیان' زہری' عطاء' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت اور دو قسم کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت کی دو قسمیں ہیں: (۱) بیع ملامسہ (۲) بیع منابذہ اور دو قسم کے کپڑے سے مراد یہ ہے کہ ایک قسم صماء یعنی انسان کے بدن پر سر سے پاؤں تک ایک ہی کپڑا لپیٹ لے اور دوسری قسم کپڑے کی یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑا اوڑھ کر گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور شرمگاہ کھلی رہے یا شرمگاہ پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ ہو۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ أَنْ يَشْتَمِلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ

۱۵۸۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' عطاء' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے جو کہ سابق میں مذکور ہے کہ تمام بدن پر ایک کپڑا لپیٹ لیا جائے اور اس کپڑے کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ہوں اور دائیں طرف کا حصہ کھلا رہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ فروخت کرنے والا یہ کہے کہ میں جب اس کپڑے کو تمہاری طرف پھینک دوں تو بیع ضروری ہو جائے گی اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ جب ہاتھ سے کوئی

يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ فَإِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

چیز چھوٹ جائے تو بیع لازم ہو جائے گی۔

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا۔

۱۵۸۴: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عامر بن سعد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھر مندرجہ بالا حدیث کی طرح سفیان' عبدالرزاق تمام حضرات سے اسی طرح روایت ہے۔

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۱۵۸۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ بَطْنَهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ۔

۱۵۸۶: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے اور فرمایا حبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ اُونٹنی سے بچے کی ولادت ہو پھر وہ بچہ حاملہ ہو جس کی ولادت ہوئی تھی۔

بَابِ فِي بَيْعِ الْمُضْطَرِّ

باب: حالتِ مجبوری کی بیع کا بیان

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى هَكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُوسِرُ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَبَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ۔

۱۵۸۷: محمد بن عیسیٰ' ہشیم' صالح بن عامر' بنو تمیم' ہم سے ابن عیسیٰ نے کہا اسی طرح ہشیم نے ہم سے بیان کیا کہ علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ ایک دوسرے کو کاٹ لیں گے (یعنی وہ ایک دوسرے کو اذیت پہنچائیں گے) اور جو شخص دولتمند ہوگا وہ اپنے مال کو دانتوں سے پکڑے رہے گا حالانکہ اسکو یہ حکم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! ایک دوسرے کے ساتھ احسان کرنا نہ بھولو اور لوگ لاچاری سے بیع کریں گے حالانکہ آپ نے مجبور شخص کا مال خریدنے سے منع فرمایا اور (منع فرمایا) دھوکہ کی بیع سے اور پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کو فروخت کرنے سے۔

بَابِ فِي الشَّرِكَةِ

باب: شرکت کا بیان

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ

۱۵۸۸: محمد بن سلیمان' محمد بن زبرقان' ابوحیان' ان کے والد' حضرت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک کہ ان دونوں شریکوں میں سے ایک شریک اپنے دوسرے شریک کی خیانت نہ کرے اور جب ان دونوں میں سے کسی ایک نے خیانت کر لی تو میں ان دونوں میں سے نکل جاتا ہوں۔

بَابٌ فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ!

باب: وہ مضاربت کرنے والا جو کہ شرائط مضاربت کے خلاف کرے

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ حَدَّثَنِي الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيَّ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَّةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ كَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ۔

۱۵۸۹: مسدد' سفیان' شبیب' حی' حضرت عروہ' بارقی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک دینار عطا فرمایا تا کہ وہ آپ کے لئے ایک قربانی (کا جانور) خریدیں۔ انہوں نے ایک دینار میں دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ایک بکری کو ایک دینار کے عوض فروخت کیا اور ایک بکری اور ایک دینار خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے دُعا فرمائی کہ ان کی بیع میں برکت رہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عروہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی وہ نفع حاصل کرتے۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ۔

۱۵۹۰: حسن بن صباح' ابوالمنذر' سعید بن زید' حماد بن زید' زبیر بن خریت' ابولبید' حضرت عروہ بارقی سے اسی طرح پر روایت ہے صرف (ان دونوں روایات میں) الفاظ کا فرق ہے۔

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً فَاشْتَرَاهَا بِدِينَارٍ وَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ وَجَاءَ بِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ۔

۱۵۹۱: محمد بن کثیر العبدی' سفیان' ابوحصین' شیخ مدنی' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو دینار دے کر بھیجا کہ وہ آپ کے لئے قربانی کی خریداری کریں تو انہوں نے ایک دینار میں قربانی خرید لی پھر اس قربانی کے جانور کو دو دینار میں فروخت کیا اور پھر جا کر ایک دینار میں قربانی کا جانور خرید لیا اور ایک دینار بچا کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے اس دینار کو صدقہ فرما دیا اور ان کی تجارت کے لئے برکت کی دُعا فرمائی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرْقِ الْأَرُزِّ فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوا وَمَنْ صَاحِبُ فَرْقِ الْأَرُزِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ حِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اذْكُرُوا أَحْسَنَ عَمَلِكُمْ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرْقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهُ لَهُ حَتَّى جَمَعْتُ لَهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَلَقِيَنِي فَقَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَاقَهَا۔

باب: کسی شخص کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر نیک نیتی سے تجارت کرنا

۱۵۹۲: محمد بن علاء' ابواُسامہ' عمرو بن حمزہ' سالم بن عبداللہ' ان کے والد حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص چاہے کہ وہ اس شخص جیسا ہو جائے کہ جس کے پاس فرق (پیمانہ) چاول تھے تو ہو جائے۔ یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا واقعہ ہے۔ آپ نے حدیثِ غار بیان فرمائی جب ان لوگوں پر پہاڑ گر گیا (غار کے منہ پر) تو ان لوگوں نے کہا ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنا اچھا عمل اور نیک کام بیان کرے (تاکہ عذاب سے نجات ملے) تو تیسرے شخص نے بیان کیا کہ اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے ایک فرق پر مزدوری کرائی تھی جب شام کا وقت ہوا تو میں اس شخص کو اس کی مزدوری دینے لگا تو اس نے مزدوری نہیں لی اور ویسے ہی چل دیا میں نے اس شخص کے چاولوں سے کھیتی کی اور اس میں اضافہ کرتے کرتے اس سے کئی بیل اور چرواہے جمع کر لئے اس کے بعد وہ شخص آیا مجھ سے ملا اور کہنے لگا لاؤ میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا جاؤ اور اپنے بیلوں اور چرواہوں کو لے لو وہ شخص گیا اور اپنے جانوروں اور چرواہوں کو لے گیا۔

بَاب فِي الشَّرِكَةِ عَلَى غَيْرِ رَأْسِ مَالٍ

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

باب: بغیر لاگت کے شرکت کرنے کا بیان

۱۵۹۳: عبیداللہ بن معاذ' یحییٰ' سفیان' ابواسحٰق' ابوعبیدہ' عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں عمارؓ اور سعدؓ ایک دوسرے کے ساتھ غزوۂ بدر میں حاصل ہونے والے مال (جو ابھی تک ملا نہ تھا) میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لے کر آئے اور حضرت عمار اور میں کچھ نہ لائے۔ (شرعاً بغیر سرمایہ لگائے بھی محنت میں شرکت کرنا درست ہے)۔

بَاب فِي الْمُزَارَعَةِ

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

باب: زمین کو بٹائی پر دینے کا بیان

۱۵۹۴: محمد بن کثیر' سفیان' عمرو بن دینار' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دینے کو بُرا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک ہم

يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا حَتَّى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا۔

لوگوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا تو میں نے یہ بات طاؤس سے بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی زمین کسی کو کھیتی کرنے کیلئے (بغیر کرائے کے) دیدے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ زمین پر کھیتی کرنے کا کرایہ وصول کرے۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلَانِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ زَادَ مُسَدَّدٌ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ۔

۱۵۹۵: ابوبکر، ابن علیہ (دوسری سند) مسدد، بشر، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہ، ولید، حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مغفرت فرمائے اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ حدیث کو سمجھتا ہوں۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں انصاری تھے۔ پھر دونوں راوی ایک جیسی بات نقل کرتے ہیں کہ دو شخص آئے تھے جن میں لڑائی ہوگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کی یہ حالت ہے تو تم لوگ زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بس یہی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر یا محصول پر نہ دیا کرو (اور روایت کر دیا)۔

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ۔

۱۵۹۶: عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابراہیم، محمد بن عکرمہ، حضرت عبدالرحمٰن، سعید بن مسیّب، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو محصول پر دیتے تھے اتنی پیداوار کے عوض جو نالیوں کے کناروں پر ہو اور جس کے اُوپر خود بخود پانی پہنچ جائے تو آنحضرت ﷺ نے ہم لوگوں کو اس بات سے ممانعت فرمائی اور زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کا حکم فرمایا۔

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ وَاللَّفْظُ لِلْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ

۱۵۹۷: ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، الاوزاعی (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، حضرت حنظلہ بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کو سونے چاندی کے عوض کرائے پر دینے کے بارے میں سوال

رَافِعَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلَكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلَكُ هَذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ و قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ۔

کیا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگ پانی کے بہاؤ اور نالوں کے کناروں اور کھیتی کے مقامات پر زمین کرائے پر دیتے تھے تو کبھی تو یہ ضائع ہو جاتا اور وہ صحیح سلامت رہتا اس کے علاوہ لوگوں میں اور محصول کا رواج نہیں تھا' اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو شے محفوظ ہو اس میں کچھ حرج نہیں۔ ابراہیم کی روایت مکمل ہے۔ قتیبہ نے عن حنظلہ عن رافع کہا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کی اسی طرح حنظلہ سے روایت ہے۔

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

۱۵۹۸: قتیبہ بن سعید' مالک' ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن' حنظلہ بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی کاشت کرنے کیلئے) پھر حنظلہ نے بیان کیا کہ اس نے رافع سے دریافت کیا کہ اگر سونا چاندی کے عوض کرائے پر زمین دی جائے (تو کیسا ہے؟) انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

دو قسم کی زمینیں: مطلب یہ ہے کہ جس وقت سیلاب آتا تو جو زمین نشیب میں ہوتی یا نہروں' دریاؤں کے کنارہ پر واقع ہوتی تو وہ پانی میں ڈوب جاتی اور اُونچائی والی زمین محفوظ رہتی اور جب خشکی کا موسم ہوتا تو نشیبی زمین ٹھیک رہتی اور اُونچائی والی خراب ہوتی :الماذيانات بالذال المعجمة المكسورة مايل المياه وقيل ما ينبت على حافئى مسيل المياه و اقبال جمع قبل راس الجبل اى روس الجد اوّل' الخ (بذل المجهود ص : ٢٥٦' ج ٤)

خُلاصَةُ الباب: اس باب میں اور اس کے بعد آنے والے ابواب میں زمین کو کاشت یا زراعت کے لیے کرایہ پر دینے کے جواز اور عدم جواز کے بارہ میں احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ ان سب کی ترتیب وار تفصیل ان شاء اللہ جلد سوم کے ابتداء میں ذکر کروں گا یہاں فقط ایک صورت کا ذکر کروں گا کہ مالک پیداوار کا ایک مناسب حصہ اپنے لیے مقرر کر لے کہ جتنی پیداوار ہو گی اس کا چوتھائی حصہ یا تہائی حصہ میں لوں گا اور باقی دو تہائی یا تین چوتھائی تمہارا ہوگا اس صورت کو مزارعة باالا الثلث او بالربع بامزارعة باطعته المشاعة کہتے ہیں' اس کے جائز یا ناجائز ہونے میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کرام رحمہم اللہ اس کو جائز کہتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ صورت علی الطلاق ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال احادیث باب سے ہے جو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی پر زمین دینے سے منع فرمایا بلکہ آئندہ باب (جلد سوم) میں تو مخابرہ پر سخت وعید سنائی۔ تفصیل ان شاء اگلی جلد کے ابتدائی ابواب میں درج کروں گا۔ (علوی)

بحمد اللہ سنن ابوداؤد شریف کے پارہ نمبر: ۲۱ کا ترجمہ مکمل ہوا اور اسی پر جلد دوم کا خاتمہ ہوا۔ فالحمد لله على ذالك

مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

"رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ"

سُنَن ابُو داؤد شریف

مُترجم اُردو مع مختصر شرح

جلد سوم

تالیف: امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی (رفیق دار الافتاء، دار العلوم دیوبند)

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر: مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور۔ پاکستان

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن ابُوداؤد شریف مترجم

جلد سوم

تالیف: امام ابُوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب .... سنن ابوداوٗد شریف جلد سوئم

تالیف:............ امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی :........... حافظ محبوبؒ احمد خان

طابع .... خالد مقبول

مطبع ....

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان ☎ 7211788

فہرست

پارہ : ۲۲

کتاب القضاء

كتاب الاشربة

كتاب الاطعمة

كتاب الطبّ

کتاب الکہانۃ والتطیر

پارہ ۲۵

کتاب العتق

كتاب الحروف والقراءت

كتاب الحمام

كتاب اللباس

پارہ ۲۶

کتاب الترجل

کتاب الخاتم

کتاب الفتن

پارہ (۲۷)

کتاب المهدی

کتاب الملاحم

کتاب الحدود

پارہ (۲۸)

کتاب الدیات

ابواب النوم

پارہ (۳۲)

ابواب السلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۲۲

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللَّهِ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِنَانٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ

باب: ممانعت مزارعت

۱: عبدالملک بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا' عقیل' ابن شہاب' سالم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اراضی کو بٹائی پر دیتے تھے یہاں تک کہ ان کو اس بات کی اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے تو عبداللہ بن عمرؓ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا: اے ابن خدیج! تم آنحضرت ﷺ سے زمین کا کرایہ دینے سے متعلق کیا حدیث بیان کرتے ہو؟ رافع نے بیان کیا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے جو کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے سنا ہے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرتؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے علم ہے کہ دورِ نبوی میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ کو خیال ہوا کہ ہوسکتا ہے آنحضرتؐ نے اس سلسلہ میں کوئی جدید حکم جاری فرمایا ہو کہ جس کی اطلاع انہیں نہ ہوئی ہو تو انہوں نے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ایوب' عبیداللہ بن کثیر بن فرقد اور مالک نے نافع سے رافع آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے اور اوزاعی نے حفص بن عنان کے واسطہ سے نافع' رافع سے روایت بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اسی طرح حضرت زید بن ابی بردہ نے حکم کے واسطہ سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے اور انہوں نے حضرت رافع کے پاس آ کر معلوم کیا کہ آپ نے آنحضرتؐ سے سنا

وَكَذَا قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا جی ہاں۔ اسی طرح عکرمہ بن عمار نے ابونجاشی کے واسطہ سے روایت کیا انہوں نے رافع سے روایت کیا ہے اور اوزاعی نے ابوالنجاشی کے واسطہ سے انہوں نے رافع بن خدیج سے اور انکے چچا ظہیر بن رافع نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زمین بٹائی کے جواز کی بحث:

مذکورہ حدیث کی تشریح میں بعض حضرات نے فرمایا ہے آپ نے جس مزارعت سے منع فرمایا تھا وہ وہ مزارعت تھی کہ جس میں کوئی فاسد شرط لگائی گئی ہو جیسے کوئی شخص یہ شرط لگائے کہ میں کسی خاص جگہ کی پیداوار لوں گا وغیرہ وغیرہ بہرحال آدھے' تہائی پیداوار سے لینے پر بٹائی کا معاملہ کرنا درست ہے۔ ہدایہ آخیرین کتاب البیوع میں اس مسئلہ کی مفصل بحث مذکور ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا وَأَنْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى.

۲: عبیداللہ بن عمر' خالد بن حارث' سعید' یعلی بن حکیم' سلیمان بن یسار' رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں ہم لوگ مزارعت کرتے تھے تو ایک مرتبہ میرا ایک چچا آیا اور انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ سے منع فرما دیا ہے کہ جس میں ہم لوگوں کا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرنا ہم لوگوں کیلئے بہت زیادہ فائدہ بخش ہے ہم لوگوں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس زمین موجود ہو تو وہ شخص خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کیلئے دے دے اور اس زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر نہ دے اور نہ متعین غلہ پر دے۔

ممنوع صورت:

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص' ایک کوئنٹل' دو کوئنٹل پر زمین نہ دے کیونکہ اس کا کسی کو علم نہیں کہ کس قدر غلہ پیدا ہوگا اور پیدا بھی ہوگا یا نہیں؟

۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَدِيثِهِ.

۳: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' یعلی بن حکیم' سلیمان بن یسار سے سابقہ حدیث جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ

۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' عمرو بن ذر' مجاہد' رافع' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ابورافع' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَائَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ۔

پاس آئے اورانہوں نے بیان کیا کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا جو ہمارے لیے آسان تھا لیکن ہم لوگوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنا زیادہ آسان ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں منع فرمادیا ہے کہ ہم میں سے کوئی کسی کی زمین کاشت نہ کرے اِلّا یہ کہ وہ خود اس کا مالک ہو یا کوئی دوسرا آدمی اسے ہدیہ دے دے۔

عاریتاً زمین دینا:

مطلب یہ ہے کہ اپنی زمین بطور عاریت غلہ پیدا کرنے کے لئے دے دے البتہ زمین کی پیداوار میں سے اپنے لئے کوئی حصہ مقرر نہ کرے۔

۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ قَالَ جَائَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ أُسَيْدٌ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ۔

۵: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' مجاہد' اُسید بن ظہیر سے مروی ہے کہ رافع بن خدیج ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ آنحضرتؐ تم لوگوں کو اس کام سے منع فرماتے ہیں جس میں تم لوگوں کا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری تم لوگوں کو زیادہ فائدہ بخشے گی۔ بلاشبہ آنحضرتؐ تم لوگوں کو حقل سے یعنی مزارعت سے منع فرمایا اور آپ نے ارشادفرمایا جس شخص کو اپنی زمین کی کاشت کی ضرورت نہ ہو تو وہ شخص یا تو وہ زمین کو (بلا قیمت) اپنے بھائی کو دے دے یا یوں ہی چھوڑ دے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح شعبہ نے بیان کیا ہے اور مفضل بن مہلھل نے منصور سے روایت کیا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اُسید بن ظہیر رافع بن خدیج کے بھتیجے ہیں۔

٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَمِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ قَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ

٦: محمد بن بشار' یحییٰ' حضرت ابوجعفر خطمی سے مروی ہے کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو حضرت سعید بن المسیّب کی خدمت میں بھیجا۔ ہم نے یہ معلوم کیا کہ آپ کی طرف سے مزارعت کے سلسلے میں ایک روایت پہنچی ہے۔ حضرت سعید بن مسیب نے بیان فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزارعت میں کسی قسم کا حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ ان کو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث کا علم ہوا تو وہ رافع بن خدیج کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا۔ رافع نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ظہیر کی زمین میں کھیت دیکھا اور فرمایا ظہیر کا کیا ہی عمدہ

قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ۔

کھیت ہے! لوگوں نے بتایا کہ یہ ظہیر کا کھیت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ زمین ظہیر کی نہیں ہے؟ لوگوں نے بیان کیا کہ جی ہاں زمین تو ظہیر کی ہے البتہ کھیت دوسرے شخص کا ہے آپ نے فرمایا تم اپنا کھیت واپس لے لو اور محنت کرنے والے شخص کو اس کی اُجرت ادا کر دو۔ رافع نے کہا کہ ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور محنت کرنے والے کو اس کی اُجرت ادا کر دی۔ سعید نے کہا یا تو اپنے بھائی کی ناداری دور کر دو (یعنی کرایہ کے بغیر عاریتاً زمین اس کو دے دو تا کہ وہ اس سے نفع حاصل کرے) یا دراہم کے عوض زمین کرایہ پر دے دو۔

۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَائَهُ أَخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

۷: مسدد' ابوالاحوص' طارق' سعید بن مسیب' رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اور فرمایا کہ زراعت کی تین صورتیں ہوتی ہیں: ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہے جس کی اپنی زمین ہو۔ دوسرے وہ شخص کہ جس نے مانگی ہوئی زمین لی ہو اور وہ اسی میں زراعت کرتا ہے۔ تیسرے وہ شخص کہ جس نے چاندی یا سونے کے عوض زمین کرایہ پر لی ہو۔ ابوداؤد نے بیان فرمایا کہ میں نے سعید بن یعقوب طالقانی کو پڑھ کر سنایا کہ آپ سے عبداللہ بن مبارک نے حدیث کو بیان کیا' انہوں نے سعید بن ابی شجاع سے انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے یہ حدیث بیان کی عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج نے کہ میں یتیم تھا رافع بن خدیج کی گود میں پرورش پا رہا تھا اور میں نے انکے ساتھ حج ادا کیا تو ان کے پاس میرے بھائی عمران بن سہیل آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے فلاں خاتون کو اپنی زمین دو سو درہم کے عوض کرائے پر دے دی ہے۔ رافع نے ان سے کہا کہ تم اس معاملہ کو چھوڑ دو کیونکہ نبیؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

محاقلہ' مزابنہ کی تعریف:

مذکورہ حدیث میں محاقلہ' مزابنہ کا تذکرہ ہے محاقلہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص گیہوں کے کھیت کو سوکھے ہوئے گیہوں کے عوض فروخت کرے اور مزابنہ اس کو کہا جاتا ہے کہ درختوں پر پھل' کھجور' انگور' آم وغیرہ کا تخمینہ لگا کر اس کو سوکھی ہوئی کھجور وغیرہ کے عوض فروخت کیا جاتا ہے ہدایہ آخیرین کتاب البیوع میں مذکورہ اقسام کی مفصل بحث مذکور ہے۔

۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ

۸: ہارون بن عبداللہ' فضل بن دکین' بکیر' حضرت ابن ابی نعیم فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ایک زمین کاشت کی۔ اس زمین پر نبیؐ کا گزر ہوا جبکہ رافع اپنے کھیت میں پانی دے

بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ فَقَالَ أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّ الْأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ۔

رہے تھے۔تو آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کھیت کس شخص کا ہے اور یہ زمین کس شخص کی ہے؟ رافع نے عرض کیا کہ یہ کھیت میرا ہے اور بیج بھی میرا ہے اور محنت بھی میری ہے اس شرط پر کہ مجھے آدھی پیداوار ملے اور (زمین کا جو مالک) فلاں شخص ہے اسکو آدھی پیداوار ملے۔آپ نے فرمایا تم نے سود کا معاملہ کیا۔تم زمین کو لوٹا دو اور اپنے اخراجات وصول کرلو۔

بَابٌ فِي زَرْعِ الْأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا

باب: مالک زمین کی اجازت کے بغیر کھیتی کرنے کا بیان

۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ۔

۹: قتیبہ بن سعید' شریک' ابواسحٰق' عطاء' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی قوم کی زمین اس کی اجازت کے بغیر کاشت کی تو اس کاشت میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں البتہ اس کی لاگت کو وصول کرنا اس کا حق ہے۔

بَابٌ فِي الْمُخَابَرَةِ

باب: مخابرہ کا بیان

۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادًا وَعَبْدَ الْوَارِثِ حَدَّثَاهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ و قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْعُ السِّنِينَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۱۰: احمد بن حنبل' اسماعیل (دوسری سند) مسدد' حماد' عبد الوارث' ایوب' حضرت ابوزبیر' حماد اور سعید بن میناء تینوں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی لگے ہوئے کھیت کو فروخت کرنے اور درخت پر پھل کو فروخت کرنے سے اور مخابرہ سے اور معاومہ سے اور استثناء کرنے سے البتہ آپ نے عرایا کی اجازت دی۔

معاومہ!:

چند سالوں تک کے لئے پھل فروخت کرنے کے معاومہ کہا جاتا ہے یعنی آئندہ آنے والی فصلوں کو فروخت کرنا' معاومہ کہا جاتا ہے یہ ناجائز ہے۔کیونکہ پیداوار ہی نامعلوم ہے۔یہی بات استثناء میں بھی ہے کہ مثلاً سارا باغ فروخت کر دیا جائے اور اس کا نامعلوم حصہ فروخت سے بچا لیا جائے' یہ صورت بھی ناجائز ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ کتنا حصہ مستثنیٰ ہوا ہے۔

۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ

۱۱: عمرو بن یزید' عباد بن عوام' سفیان' یونس' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا درخت پر پھل کو

يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ۔

فروخت کرنے سے اور لگے ہوئے کھیت کو فروخت کرنے سے اور استثناء کرنے سے مگر جب اس کی مقدار کا علم ہو۔

کھیت فروخت کرنے کی ایک صورت:

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس طریقہ سے کہے کہ میں نے اس باغ کے پھلوں انگوروں کھجوروں وغیرہ کو فروخت کیا لیکن میں نے ایک حصہ فروخت نہیں کیا تو یہ درست نہیں ہے لیکن اگر جس حصہ کو مستثنیٰ کیا ہے وہ معلوم ہو جیسے تہائی' آدھا وغیرہ تو جائز ہے۔

۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

۱۲: یحییٰ بن معین' ابن رجاء' ابن خثیم' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس شخص نے مخابرہ کو نہیں چھوڑا تو وہ شخص (مطلع رہے) کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے جنگ کر رہا ہے۔

بٹائی کا معاملہ:

اِس حدیث کے بارے میں بعض حضرات کی رائے ہے کہ مذکورہ حدیث خیبر کے واقعہ کی حدیث سے منسوخ ہے اور آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں سے کھیتی کو بٹائی پر دینے پر فیصلہ فرمایا۔

۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ أَوْ رُبْعٍ۔

۱۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' عمر بن ایوب' جعفر بن برقان' ثابت بن حجاج' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا میں نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم آدھی' تہائی یا چوتھائی پیداوار کے بدلے میں زمین لے کر کاشت کرو۔

بَابٌ فِي الْمُسَاقَاةِ

باب: مساقاۃ کا بیان

۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

۱۴: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر سے کھیتی اور پھلوں کی کل پیداوار کے آدھے حصے پر معاملہ فرمایا۔

۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ

۱۵: قتیبہ بن سعید لیث' محمد بن عبدالرحمٰن' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کو خیبر کی زمین اور کھجور کے درخت اس شرط پر واپس کئے کہ وہ اس زمین کو

خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا۔

آباد کریں گے اور اس زمین کی کل پیداوار میں سے آدھی پیداوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔

۱۶: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ أَنَّ لَهُ الْأَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ قَالَ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ مِنْكُمْ فَأَعْطِنَاهَا عَلَى أَنَّ لَكُمْ نِصْفَ الثَّمَرَةِ وَلَنَا نِصْفٌ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِي ذِهْ كَذَا وَكَذَا قَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَأَنَا أَلِي حَزْرَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ قَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ قَدْ رَضِينَا أَنْ نَأْخُذَهُ بِالَّذِي قُلْتَ۔

۱۶: ایوب بن محمد، عمر بن ایوب، جعفر بن برقان، میمون، مقسم، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے خیبر کو فتح فرمایا اور آپ نے یہ شرط مقرر فرمائی کہ زمین، سونا اور چاندی سب ہمارا ہوگا اہلِ خیبر نے عرض کیا یارسول اللہ آپ لوگوں کی بہ نسبت زمین کے متعلق ہم لوگ زیادہ واقف ہیں۔ تو آپ یہ زمین اس شرط پر ہمارے حوالے فرما دیں کہ آدھی پیداوار آپ کی خدمت میں پیش کریں گے اور آدھی پیداوار ہم رکھیں گے راوی کا خیال ہے کہ آپ نے اس شرط پر وہ زمین ان لوگوں کو عنایت فرما دی۔ جس وقت کھجور کے کٹنے کا وقت آتا تو آپ عبداللہ بن رواحہ کو بھیج دیتے وہ جا کر کھجوروں کا اندازہ کر لیتے اور اسی تخمینہ لگانے کو اہلِ مدینہ الخرص کہتے ہیں اور فرماتے کہ اس باغ میں اس قدر کھجوریں نکلیں گی۔ اہلِ خیبر بیان کرتے اے عبداللہ بن رواحہ کہ تم نے بہت زیادہ اندازہ لگایا۔ عبداللہ بن رواحہ فرماتے کہ میں اوّلاً کھجوروں کے توڑنے کا انتظار کروں گا اور میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کا آدھا حصہ تم لوگوں کو دے دوں گا۔ اہلِ خیبر یہ بات سن کر کہتے کہ بلاشبہ اسی کو حق کہتے ہیں اور اسی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ ہم لوگ تمہارے تخمینہ کے مطابق پھل لینے کے لئے تیار ہیں۔

۱۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَهُ۔

۱۷: حضرت علی بن سہل الرملی، زید، جعفر بن برقان سے سابقہ حدیث کی طرح روایت ہے اور اس حدیث میں لفظ فَحَزَرَ ہے اور كُلُّ صَفْرَاءُ وَبَيْضَاءُ کی تشریح چاندی، سونے سے بیان کی گئی ہے۔

یہود سے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا عمل:

ایک مرتبہ یہودیوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر زیورات بطور رشوت پیش کئے اس سے مقصد ان لوگوں کا یہ تھا کہ وہ یہودیوں سے پیداوار کی وصولیابی میں اعانت کریں لیکن حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے صاف انکار فرما دیا۔

۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ عَنْ مِقْسَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۱۸: محمد بن سلیمان، کثیر، جعفر بن برقان، حضرت میمون، مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح فرمایا پھر اُوپر کی حدیث کی طرح روایت کیا اور اس میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَقَالَ فَأَنَا أَلِي جُذَاذَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ۔

رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا تخمینہ لگایا اور فرمایا کہ میں کھجور کے اُترنے تک انتظار کروں گا اور میں نے جو تخمینہ لگایا ہے اس کا آدھا تم لوگوں کو دے دوں گا۔

بَاب فِي الْخَرْصِ

باب: پھلوں کا درختوں پر تخمینہ لگانا

۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهُ بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ۔

۱۹: یحییٰ بن معین‘ حجاج‘ ابن جریج‘ ابن شہاب‘ عروہ‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر میں بھیجتے وہ کھجوروں کا تخمینہ لگاتے جب کھجوریں پکنے لگتیں اس سے پہلے کہ وہ کھانے کے لائق ہوں پھر آپ یہودیوں کو اختیار دیتے کہ تم لوگ اس تخمینہ کا نصف قبول کر کے اپنے تحویل میں رکھ لو یا اسی انداز کے مطابق وہ مسلمانوں کو دے دیں تا کہ زکوٰۃ کا حساب ہو اس سے پہلے کہ لوگ پھلوں کو کھائیں اور علیحدہ ہو جائیں۔

۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

۲۰: ابن ابی خلف‘ محمد بن سابق‘ ابن طہمان‘ ابوزبیر‘ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول کو خیبر عنایت فرمایا تو آپ نے وہاں کے لوگوں کو اس پر برقرار رکھا اور کھیتی میں شریک ہو گئے پھر آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا انہوں نے وہاں پہنچ کر پھلوں کا تخمینہ کیا۔

۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمْ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا الثَّمَرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ۔

۲۱: احمد بن حنبل‘ عبدالرزاق‘ محمد بن بکر‘ ابن جریج‘ ابوزبیر‘ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھجوروں کا تخمینہ چالیس ہزار وسق لگایا۔ راوی کا خیال ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل یہود کو اختیار دیا تو ان لوگوں نے پھل اپنی تحویل میں رکھے اور بیس ہزار وسق ادا کرنا منظور کر لیا۔

أَبْوَابُ الْإِجَارَةِ

فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ

باب: تعلیم دینے والے کو تعلیم کی اُجرت لینا

۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۲۲: ابوبکر بن ابی شیبہ‘ وکیع‘ حمید‘ مغیرہ بن زیاد‘ عبادہ بن نسی‘ اسود‘ حضرت

وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ حضرات کوقرآنِ کریم پڑھایااورقرآنِ کریم کے لکھنے کی تعلیم دی تو میرے تلامذہ میں سے ایک نے مجھے ایک کمان تحفتاً دی۔ میں نے سوچا کہ یہ کوئی مالیت کی چیز نہیں ہے اور میں اللہ کے راستہ میں اس سے تیر چلاؤں گا لیکن میں خدمت نبوی میں حاضر ہوں گا اور آپ سے دریافت کروں گا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا ایک شخص نے کہ جس کو میں نے قرآن کریم کی تعلیم دی اور اس کو قرآن پڑھنا سکھایا اس نے مجھے ایک کمان تحفتاً پیش کی اور میں اس سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم آگ کا ایک طوق پہننا چاہو تو تم یہ کمان رکھ لو۔

تعلیم قرآن پر اُجرت:

مذکورہ حدیث سے حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم قرآن پر معاوضہ لینے کے ناجائز ہونے پر استدلال فرمایا ہے لیکن بعد کے زمانہ میں اسلامی بیت المال ختم ہو گئے اس لئے بوجہ ضرورت' متاخرین حنفیہ نے تعلیم قرآن امامت وغیرہ پر اُجرت لینے کو درست فرمایا ہے شرح عقود رسم المفتی میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۲۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرٌو وَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ فَقُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا أَوْ تَعَلَّقْتَهَا۔

۲۳: عمرو بن عثمان' کثیر بن عبید' بقیہ' بشر' عبادہ بن نسی' اسود' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن گزشتہ روایت بہت مکمل ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا ایک انگارہ ہے جس کو تم نے اپنے مونڈھوں کے درمیان لٹکا لیا ہے (مراد یہ ہے کہ یہ کمان آگ ہے اور اس کا شدید عذاب ہے)

خلاصۃ الباب: ''کمان کوئی مال نہیں ہے'' سے حضرت عبادہ کی یہ مراد تھی کہ کمان ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے مال یا اجرت شمار کیا جائے بلکہ یہ تو لڑائی کا ایک سامان ہے جسے میں خدا کی راہ میں استعمال کروں گا بایں طور کہ جہاد میں اس کے ذریعے تیراندازی کروں گا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں متنبہ فرمایا کہ یہ کمان اگرچہ تمہیں کلام اللہ کی اجرت کے طور پر نہیں ملی ہے اور نہ یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے اجرت شمار کیا جا سکے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ تمہارے اس اخلاص کو ختم کر دے گی۔ جو تمہاری خدمت تعلیم کا محور تھا جس سے سرشار ہو کر تم نے ان لوگوں کو قرآن و دین کی تعلیم دی تھی' لہٰذا تمہارے لئے مناسب یہی ہے کہ تم اسے قبول نہ کرو۔ جو علماء قرآن و دین کی تعلیم دینے کی اجرت لینے کو حرام کہتے ہیں وہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے استدلال کرتے ہیں۔ لیکن متاخرین احناف کا مسلک ہم نے اوپر بیان کر دیا۔ (عبدالرشید)

بَابٌ فِي كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ

۲۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَشْفِي صَاحِبَنَا يَعْنِي رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفِلُ حَتَّى بَرِئَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

باب: اطباء کو اُجرت لینا کیسا ہے؟

۲۴: مسدد' ابوعوانہ' ابوالبشر' ابوالتوکل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سفر میں گئی اور وہ لوگ عرب کے کسی قبیلہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا لیکن ان لوگوں نے مہمانی قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھونے) ڈس لیا اور ان لوگوں نے ہر طرح سے اس کا علاج کیا لیکن کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوا۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس چلو جو کہ یہاں پر ٹھہرے ہیں' ہوسکتا ہے ان لوگوں کے پاس کوئی دوا ہو کہ جس سے تمہارے دوست کو کچھ نفع ہو۔ پھر ان لوگوں میں سے کچھ لوگ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے سردار کو (سانپ یا بچھونے) ڈس لیا ہے تو تم لوگوں کے پاس کوئی تعویذ ہے؟ ایک شخص نے کہا ہاں میرے پاس تعویذ اور دَم ہے۔ لیکن ہم لوگوں نے تم سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا مگر تم نے انکار کر دیا میں اب دَم نہیں کروں گا جب تک تم معاوضہ نہ ادا کرو۔ ان لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینا مقرر کیا پھر وہ شخص آیا اور اس نے الحمد شریف پڑھ کر تھوکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شخص چنگا بھلا ہو گیا گویا کہ وہ شخص رہا ہو گیا تھا۔ پھر ان لوگوں نے جو معاوضہ متعین کیا تھا وہ ادا کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا لاؤ اس کو تقسیم کر لیں مگر جس شخص نے دَم کیا تھا اس نے کہا نہیں تم لوگ ٹھہر جاؤ جب تک کہ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لیں۔ پھر صبح کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی کہ سورۂ فاتحہ عمل (دم) ہے خیر چلو تم نے اچھا کیا میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ مقرر کر لو۔

تعویذ کرنا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عمل یا وظیفہ کرنا درست ہے اور اس پر معاوضہ لینا درست ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ تعویذ کرنے والا اس فن سے واقف ہو اور جائز اُجرت لے اور مذکورہ حدیث کا جملہ ''رسیوں میں جکڑا ہوا تھا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بے

حس وحرکت تھا سورۂ فاتحہ کی برکت سے اچھا ہو گیا۔

۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۲۵: حسن بن علی' یزید' ہشام' محمد بن سیرین' معبد بن سیرین' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

۲۶: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' عبداللہ' شعبی' خارجہ بن ابی صلت سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا کہ ان کا ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا تو اس قوم کے لوگ انکے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ تم اس آدمی (نبیؐ) کے پاس سے خیر و برکت لائے ہو تو تم ہمارے اس آدمی پر عمل پڑھو پھر وہ لوگ ایسے شخص کو لائے جو کہ مجنون تھا' رسیوں میں بندھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے تین دن تک اس شخص پر صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھی۔ جب وہ سورۂ فاتحہ (کا عمل) ختم کرتے تو منہ میں تھوک اکٹھا کر کے اس پر تھوک دیتے۔ پھر وہ شخص ایسا ہو گیا کہ گویا وہ قید سے رہا ہو گیا یعنی تندرست ہو گیا۔ ان لوگوں نے ان کو (یعنی میرے چچا کو) کچھ پیش کیا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں سے کھالو میری عمر کی قسم لوگ تو جھوٹے عمل (منتر) کر کے کھا لیتے ہیں تم نے تو سچا دم کیا ہے (یعنی سورۂ فاتحہ ہر قسم کی بیماری کے لئے بہترین عمل ہے)

خلاصۃ الباب: ''باطل منتر'' ایسی جھاڑ پھونک کو کہتے ہیں جس میں ستاروں اور ارواح خبیثہ' جنات اور اللہ کے علاوہ دوسری چیزوں کا ذکر ہو اور ان میں سے مدد مانگی جاتی ہو چنانچہ ایسے عملیات جو غیر اللہ کے ذکر یا غیر اللہ سے مدد مانگنے کی وجہ سے غیر شرعی ہوں جس طرح ان کو اختیار کرنا ناجائز ہے اسی طرح ان کی اجرت کھانا بھی حرام ہے۔

''حق منتر'' ایسی جھاڑ پھونک اور عملیات کو کہتے ہیں جن میں ذکر اللہ اور قرآن کریم کی آیتیں ہوں خواہ ان کا تعلق پڑھ کر دم کرنے سے ہو یا تعویذ وغیرہ لکھ کر دینے سے ہو۔

حدیث کے الفاظ: فَلَعَمْرِیْ (پس قسم ہے اپنی زندگی کی) سے یہ اشکال واقع ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری چیزوں کی قسم کھانا منع ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی زندگی کی قسم کس طرح کھائی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ ''فَلَعَمْرِیْ'' سے قسم مراد نہیں ہے بلکہ دراصل یہ اہل عرب کے کلام کا ایک خاص لفظ ہے جو اکثر و بیشتر دوران گفتگو ان کی زبان پر جاری ہوتا ہے یا پھر یہ کہا جائے گا کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔

اور علامہ طیبیؒ یہ کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کی قسمیں کھانے کی اجازت حاصل ہو لہٰذا اس کا تعلق ان چیزوں سے ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو جائز تھیں دوسروں کے لئے جائز نہیں ہیں۔

بَاب فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب: سینگی لگانے کی اُجرت

۲۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ قَارِظٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ۔

۲۷: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابراہیم' سائب بن یزید' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سینگی لگا کر اُجرت لینے کا پیشہ اختیار کرنا بُرا ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے اور بدکار عورت کی اُجرت ناپاک ہے۔

۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنْ أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ۔

۲۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' ابن محیصہ' ان کے والد' حضرت محیصہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگا کر اُجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اس سے منع فرما دیا۔ پھر وہ ہمیشہ آپ سے اس کی اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے اپنے اُونٹ کو گھاس (وغیرہ) کھلا دو یا غلام کو دے دو۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ۔

۲۹: مسدد' یزید' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ نے سینگی لگوانے والے شخص کو اس کی اُجرت عنایت فرمائی۔ آپ اگر اس کو برا خیال فرماتے تو اُجرت نہ عنایت فرماتے۔

حجام یعنی سینگی لگانے والے کی اُجرت:

حجامت سے مراد سینگی لگانا ہے سینگی لگانے کو پیشہ بنا لینا مکروہ ہے اور اس کی اُجرت میں کراہت ہے۔ آپ سے اس کی ممانعت اور سینگی پر اُجرت دینا دونوں ثابت ہے۔ بہر حال سینگی لگانے کی اُجرت حرام نہیں ہے اور لفظ خبیث سے مراد کراہت ہے: و کسب الحجام خبیث مع انه لیس بحرام اتفاقًا فقوله خبیث ای لیس بطیب فهو مکروه۔ (بذل المجهود ص ۲٦۵' ج٤)

۳۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

۳۰: قعنبی' مالک' حمید' انس بن مالک' ابوطیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگوائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجور کا ایک صاع عنایت فرمانے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں کو حکم فرمایا کہ اس کے خراج میں کچھ تخفیف کر دیں۔

خراج سے مُراد:

خراج سے مراد یہ ہے کہ باندی کی آمدنی میں سے جو لیا جاتا ہے اس میں سے کسی قدر تخفیف کر دی جائے۔

بَاب فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ

باب: باندیوں کی آمدنی لینے کا بیان

۳۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

۳۱: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' محمد بن جحادہ' ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیوں کی آمدنی (لینے سے) منع فرمایا۔

باندیوں کی آمدنی:

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کمائی سے مراد زنا ہے بہر حال حاصل حدیث یہ ہے کہ باندیوں کی کمائی ناجائز ہے جب تک کہ ان کی آمدنی کا ذریعہ معلوم نہ ہو۔ عرب میں ان پر لوگ ٹیکس' محصول مقرر کرتے وہ اس کو پورا کرنے کے لئے جائز ناجائز ذریعہ سے آمدنی کرتیں' یہاں تک کہ زنا کرا کر بھی لا کر دیتی اس لئے ان کی آمدنی سے منع فرمایا گیا۔

۳۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَى عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هَكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ۔

۳۲: ہارون بن عبداللہ' ہاشم' طارق بن عبدالرحمٰن قرشی سے مروی ہے کہ رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس میں آئے اور بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں آج کچھ اشیاء سے منع فرمایا پھر انہوں نے ان چیزوں کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ آپ نے ہمیں منع فرمایا باندی کی آمدنی (لینے سے) مگر جو آمدنی وہ محنت کر کے حاصل کرے پھر انہوں نے اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا جیسے روٹی پکانا' چرخہ کاتنا اور نقش ونگار وغیرہ۔

۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتَّى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ۔

۳۳: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' عبید اللہ' ان کے والد' ان کے دادا رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں باندی کی آمدنی لینے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کے حال کا علم نہ ہو (کہ کہاں سے آمدنی ہوئی' اگر جائز طریقہ پر آمدنی حاصل کی تو لینا درست ہے)

بَاب فِي عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: مؤنث پر مذکر کو چڑھانے یعنی جفتی کرانے کی اُجرت

۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۳۴: مسدد بن مسرہد' اسماعیل' علی بن حکم' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکر جانور کو مؤنث جانور پر چڑھانے کی مزدوری لینے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: نر جانور خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا اور خواہ کوئی اور جانور اس کو مادہ پر چھوڑنے کے لئے کسی کو دینا اور اس کی اجرت وصول کرنا منع ہے کیونکہ اس میں ایک ایسے نام کی اجرت وصول کرنا لازم آتا ہے جس کا وقوع پذیر ہونا متیقن نہیں ہوتا۔

بایں طور کہ نر جانور کبھی تو جست کر جاتا ہے اور کبھی جست نہیں کرتا اسی طرح مادہ کبھی تو بار آ ور ہوتی ہے اور کبھی نہیں' اسی لئے اکثر صحابہؓ اور فقہاءؒ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ ہاں نر جانور کو مادہ پر جست کرنے کے لئے عاریتاً دینا مستحب ہے۔ البتہ عاریتہً دینے کے بعد اگر مادہ کا مالک اپنی طرف سے اسے کچھ بطریق انعام دے تو اس کو قبول کر لینا درست ہے۔

بَابٌ فِي الصَّائِغِ

باب: سنار کے متعلق فرمان نبوی

۳۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ ادْعُوا لِي حَجَّامًا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا۔

۳۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' علاء بن عبدالرحمٰن' ابو ماجدہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی لڑکے کا کان کاٹ دیا یا میرا کان کسی شخص نے کاٹ دیا (راوی کو وہم ہے حدیث کے راوی ابو ماجدہ نے کیا جملہ بیان کیا) پھر ابوبکرؓ ہمارے پاس حج کیلئے تشریف لائے۔ ہم تمام لوگ انکی خدمت میں اکٹھا ہوئے۔ انہوں نے عمرؓ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس میں قصاص واجب ہوسکتا ہے۔ تم لوگ کسی حجام کو بلا لاؤ تا کہ وہ قصاص میں اس شخص کا کان کاٹ دے جب حجام آیا تو عمرؓ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں نے اپنی خالہ کی خدمت میں ایک غلام بطور ہبہ پیش کیا مجھ کو توقع ہے کہ اس غلام میں انکو خیر و برکت حاصل ہوگی میں نے ان سے کہا کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے حوالے نہ کرنا۔

۳۶: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيِّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۳۶: فضل بن یعقوب' عبدالاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' علاء بن عبدالرحمٰن' بنو سہم کے ایک شخص ابو ماجدہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی طرح روایت بیان فرمائی۔

۳۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيُّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۳۷: یوسف بن موسیٰ' سلمہ بن فضل' ابن اسحٰق' علاء بن عبدالرحمٰن' ابو ماجدہ سہمی' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ

باب: اگر ایک غلام فروخت کیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو مال کا کون حقدار ہے؟

۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۳۸: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' سالم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے غلام فروخت کیا اور غلام کے پاس مال موجود ہو تو غلام کا مال فروخت کرنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے (کہ مال سمیت خریدونگا) جس شخص نے پیوند شدہ کھجور فروخت کیا اس کا پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والا شخص فروخت کرنے والے سے شرط مقرر کرے (کہ مال یا پھل میں لوں گا اور فروخت کرنے والا شخص اس کو قبول کرلے تو خریدنے والا ہی لے گا)۔

۳۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ النَّخْلِ۔

۳۹: قعنبی' مالک' نافع' ابن عمر' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف غلام کا واقعہ اور نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف کھجور کا واقعہ بیان کیا ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۴۰: مسدد' یحییٰ' سفیان' حضرت سلمہ بن کھیل فرماتے ہیں کہ ایک شخص جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے غلام فروخت کیا اور غلام کے پاس مال موجود ہو تو اس غلام کے مال کا حقدار فروخت کرنے والا شخص ہے مگر یہ کہ خریدار شرط لگادے (کہ مال سمیت غلام خریدوں گا)

بَاب فِي التَّلَقِّي

باب: سوداگروں سے بازار میں آنے سے قبل ملاقات کرنا

۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوْا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ۔

۴۱: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص کی فروخت پر اپنا سامان فروخت نہ کرے (یعنی دوسرے کا خریدار اس دوران دخل اندازی نہ کرے اور سودا طے ہونے دے) جب تک تاجر بازار میں اپنا مال نہ اُتار دے تو اس کے مال کا آگے سے جا کر سودا نہ کرے۔

۴۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَإِنْ تَلَقَّاهُ مُتَلَقٍّ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَتِ السُّوقَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ

۴۲: ربیع بن نافع' عبیداللہ' ایوب' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر مال خریدنے سے منع فرمایا اور جس شخص نے آگے جا کر مال خرید لیا (یعنی کم قیمت میں مال خرید لیا) تو غلہ کے مالک کو سامان کے بازار میں آنے کے بعد اختیار ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودا

يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ عِنْدِي خَيْرًا مِنْهُ بِعَشَرَةٍ۔

فروخت نہ کرے یعنی یہ نہ کہے کہ میرے پاس اس سے بہتر چیز دس روپے میں ہے۔

بستی سے باہر جا کر مال خریدنا:

آگے جا کر مال خریدنے کا مفہوم یہ ہے کہ بازار میں آنے سے قبل ہی بستی وغیرہ سے باہر جا کر مال خریدے۔ اس سے شریعت نے منع کیا کیونکہ اس میں دوسرے لوگوں کا نقصان ہے اور کاروباری معاملات میں یہ چیزیں باعث نزاع بنتی ہیں۔ ہدایہ وغیرہ کتاب البیوع میں یہ مسائل موجود ہیں۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

باب: نجش کی ممانعت

۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَنَاجَشُوا۔

۴۳: احمد بن عمرو سفیان زہری سعید بن میسّب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نجش نہ کیا کرو۔

نجش کیا ہے؟

نجش کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کا کوئی چیز خود خریدنا مقصد نہ ہو صرف دوسرے خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے نرخ بڑھایا جائے۔ شریعت نے اس سے منع کیا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب: شہر والے شخص کا دیہاتی شخص کو سامان (گراں کرنے کے لئے) فروخت کرنے کی ممانعت

۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقُلْتُ مَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

۴۴: محمد بن عبید ابو ثور معمر ابن طاؤس ان کے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر والے شخص کو دیہات کے شخص کی شے فروخت کرنے سے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ شہر والا دیہاتی کا مال فروخت نہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی دلالی نہ کرے۔

۴۵: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ أَبَا هَمَّامٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَيْرٌ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ

۴۵: زہیر بن حرب محمد بن زبرقان ہمام زہیر یونس حسن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہر کا رہنے والا شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے اگرچہ وہ اس کا بھائی یا والد ہی کیوں نہ ہو۔ (بلکہ اس دیہاتی کو اپنی چیز خود فروخت کرنے دے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حفص بن عمر کے واسطہ سے

يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيعُ لَهُ شَيْئًا وَلَا يَبْتَاعُ لَهُ شَيْئًا۔

حضرت بلال' محمد' انس بن مالک سے مروی ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک جامع کلام ہے یعنی دیہاتی کے لئے نہ کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ ہی خریدے۔

۴۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدِمَ بِحَلُوبَةٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلٰكِنِ اذْهَبْ إِلَى السُّوقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ فَشَاوِرْنِي حَتّٰى آمُرَكَ أَوْ أَنْهَاكَ۔

۴۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' سالم مکی سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے ان سے بیان کیا کہ میں نبی کے دور میں دودھ دینے والی اُونٹنی یا اس نے کہا کہ سامانِ تجارت لایا تو میں طلحہ بن عبیداللہ کے پاس ٹھہرا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری شخص کو دیہاتی کے لئے سامان فروخت کرنے سے منع فرمایا تم خود بازار میں جاؤ اور دیکھو کہ کون شخص تمہارے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ کرتا ہے۔ پھر تم مجھ سے مشورہ لے لینا پھر میں تمہیں کہہ دوں گا کہ بیچ دو یا منع کر دوں گا (مگر یہ نہیں ہوگا کہ میں تمہارے ہمراہ چلوں اور تمہارا دلال بنوں)۔

حلوبہ کا مفہوم:

حلوبہ عربی زبان میں دودھ دینے والی اُونٹنی کو کہا جاتا ہے اور جلوبہ اس مال کو کہتے ہیں جو کہ فروخت کرنے کیلئے لایا جاتا ہے۔

۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۴۷: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہر والا دیہاتی شخص کی چیز فروخت نہ کرے اور لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ رزق پہنچائے۔

بَاب مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا

باب: کوئی شخص ایسی بکری خرید لے کہ جس کے تھن میں کئی روز کا جمع کیا ہوا دودھ ہو پھر اسے ناپسند ہو تو کیا کرے؟

۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا

۴۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا آگے بڑھ کر قافلہ سے نہ ملو (سستا مال خرید کے مہنگا فروخت کرنے کے لئے) کوئی شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور اُونٹنیوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ جمع نہ کرو جو شخص اس قسم کی بکری یا اُونٹنی خریدے گا تو اس شخص کو دودھ نکالنے کے بعد اس کے رکھنے اور واپس کرنے میں اختیار ہے اگر پسند ہو تو رکھ لے اور پسند

وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

نہ ہوتو کھجور کا ایک صاع دے کر واپس کر دے۔

دوسرے کے خریدار کو بلانا اور تصریہ کی وضاحت:

مذکورہ حدیث میں دوسرے کی خرید وفروخت کو اپنی چیز فروخت نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی کے خریدار کو دوسرا شخص نہ بلائے اور تصریہ نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک روز یا دو روز کا دودھ ان کے تھنوں میں اکٹھا کر کے فروخت نہ کرو کیونکہ یہ دھوکہ کی ایک صورت ہے۔

۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

۴۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' ہشام' حبیب' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدی تو وہ شخص تین روز تک اس بکری کو واپس کرنے کا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے تو وہ بکری واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع غلہ دے نہ کہ گیہوں۔ یعنی کھانے پینے کی کسی بھی چیز کا ایک صاع دے دے' ضروری نہیں کہ گیہوں ہی ہو۔

۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً احْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

۵۰: عبداللہ بن مخلد' مکی بن ابراہیم' ابن جریج' زیاد' ثابت' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے تصریہ کی ہوئی بکری کی خریداری کر کے اس کا دودھ نکالا تو اگر اس کو پسند ہو تو بکری رکھ لے اور پسند نہ ہو تو اس کے دودھ کے عوض کھجور کا ایک صاع ادا کر دے اور بکری (جس سے خریدی ہو) اسے واپس کر دے۔

۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا۔

۵۱: ابوکامل' عبدالواحد' صدقہ بن سعید' جمیع بن عمیر' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تھن میں دودھ سے بھری ہوئی بکری خریدے تو تین روز تک اس شخص کو اختیار ہے اگر اس بکری کو لوٹا دے تو اس کے ساتھ جس قدر دودھ نکالا ہے اسی قدر یا اس سے دو گنے گیہوں ادا کر دے۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ

باب: ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۵۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۵۲: وہب بن بقیہ' خالد' معمر' محمد بن عمرو بن عطاء' سعید بن مسیب' معمر بن ابی معمر سے جو کہ عدی بن کعبؓ کی اولاد میں سے ہیں مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا گنہگار شخص کے علاوہ کوئی شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔ (یہ بات سن کر) محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب

ﷺ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِءٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ۔

سے عرض کیا کہ آپ تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ ذخیرہ اندوزی کیا ہے؟ انہوں نے کہا جس چیز پر لوگوں کی زندگی کا مدار ہو۔ابوداؤد فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی نے بیان کیا مُحتکر وہ شخص ہے جو غلہ بازار میں آنے سے روکے۔

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبِزْرَ و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ فَقَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ۔

۵۳: محمد بن یحییٰ ' ان کے والد (دوسری سند) ابن مثنیٰ ' یحییٰ ' ہمام ' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کھجور میں احتکار نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ اسے حسن سے مروی بتاتے ہیں۔محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا کہ یوں مت کہو کہ یہ حسن بصری سے مروی ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ روایت ہمارے نزدیک باطل ہے۔ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیّب گٹھلیوں اور تیل نکالنے والے بیجوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن یونس سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارہ کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ سلف تو اس کو بھی اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ میں نے یہی بات ابوبکر بن العیاش سے پوچھی تو انہوں نے جواب دیا روک سکتے ہو (یعنی اسکی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں)

بَابُ فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ

باب: سکّہ توڑنے کے بیان میں

۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ۔

۵۴: احمد بن حنبل' معتمر ' محمد بن فضاء' ان کے والد' حضرت علقمہ بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں رائج سکّہ کو توڑنے سے منع فرمایا اِلّا یہ کہ کوئی ضرورت ہو۔

فائدہ: چونکہ سکّہ خرید وفروخت کے سلسلہ میں بنیادی اور اہم چیز ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو توڑنے سے منع فرما دیا ہے کیونکہ اس میں مال کی بے قدری ہے۔

نوٹ: اِس کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسلمان ممالک اپنی کرنسی علیحدہ علیحدہ نہ اپنائیں بلکہ اپنی کرنسی ایک کرلیں اور تمام مسلمان ممالک میں وہ رائج ہو اور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے ثمرات بے بہا سے اغیار جو فوائد اُٹھا رہے ہیں وہ آج یورپ کی مشترکہ کرنسی (Euro) کی مقبولیت دیکھ کر تمام دُنیا کے سامنے عیاں ہیں۔ (حافظ)

بَابٌ فِي التَّسْعِيرِ

باب: نرخ مقرر کرنے کا بیان

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلِ اللَّهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلَمَةٌ۔

۵۵: محمد بن عثمان' سلیمان بن بلال' علاء بن عبدالرحمٰن' انکے والد' ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں آ کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! نرخ مقرر کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) البتہ میں دُعا کرونگا پھر ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! (چیزوں کے) نرخ مقرر کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نرخ گھٹاتے اور بڑھاتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ میرے ذمہ کسی شخص پر کی گئی کوئی زیادتی نہ ہو (اگر میں نرخ مقرر کر دوں اور کسی فروخت کنندہ یا خرید کنندہ کو اس کی وجہ سے نقصان ہو جائے تو یہ ایک قسم کی زیادتی ہوگی اور میں کسی پر زیادتی کر کے اللہ سے کیسے ملوں؟)

۵۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُطَالِبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ۔

۵۶: عثمان ابن ابی شیبہ' عفان' حماد' ثابت' انس، قتادہ اور حمید' انس سے مروی ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! (اشیاء کا) بھاؤ مہنگا ہوا ہے۔ آپ ہمارے لئے بھاؤ مقرر فرما دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ وہ ہے جو کہ بھاؤ مقرر فرماتا ہے' تنگی کرتا ہے' وسعت پیدا فرماتا ہے' رزق دیتا ہے مجھے اُمید ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں کہ خون یا مال کے سلسلہ میں کوئی بھی شخص اپنے اُوپر کی گئی کسی زیادتی کا مطالبہ لے کر نہ آئے (لہٰذا میں چیزوں کے نرخ مقرر نہیں کرونگا)۔

خلاصۃ الباب: اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے کا مطلب یہ ہے کہ گرانی اور ارزانی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ نرخ جس کا ظاہری سبب بنتا ہے' چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کبھی تو نرخوں میں کمی اور ارزانی کے ذریعہ لوگوں کے رزق میں وسعت و فراخی پیدا کر دیتا ہے اسی کو بعض لوگ ''نرخ آسمانی'' سے تعبیر کرتے ہیں لہٰذا جب گراں بازاری کا دور ہو اور نرخوں میں اضافے ہو جائیں تو اللہ کی طرف رجوع کیا جائے اور اس سے مدد مانگی جائے' اپنے عقائد اور اعمال میں درستی اور اصلاح کر کے خدا کی رضا و خوشنودی کا سامان کیا جائے تا کہ وہ اپنے بندوں سے خوش ہو اور ان پر ارزانی وسعت رزق کی رحمت نازل فرمائے۔

حدیث کے آخری جز میں اس بات کا امیدوار اور خواہشمند ہوں سے دراصل اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ سرکار و حکومت کی طرف سے نرخ مقرر کیا جانا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح لوگوں کے معاملات میں بے جا دخل اندازی ہوتی ہے اور ان کے مال میں ان کی اجازت و مرضی کے بغیر تصرف کرنا لازم آتا ہے جو ظلم کی ایک صورت ہے' پھر نرخ مقرر کرنے کا ایک برا نتیجہ یہ بھی برآمد ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بسا اوقات لوگ کاروبار بند کر دیتے ہیں اور تجارتی زندگی میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے اور جس کی وجہ سے قحط وقت تک کی نوبت آ جاتی ہے انجام کار جو چیز مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے اختیار کی جاتی ہے وہی ان کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا

ذریعہ بن جاتی ہے۔

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ نرخ مقرر کر کے لوگوں کو تکلیف و پریشانی میں مبتلا نہ کیا جائے اور تاجروں پر کوئی نرخ لازم نہ کیا جائے بلکہ اس کی بجائے تاجروں کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و انصاف اور خیرخواہی کا معاملہ کریں اور ان کے ضمیر و احساس کو اس طرح بیدار کیا جائے کہ دراز جو نرخوں میں کمی کر کے لوگوں کی پریشانی و مصیبت دور کریں۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔

۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا۔

باب: ملاوٹ کی ممانعت

۵۷: احمد بن حنبل' سفیان' علاء' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کس طرح فروخت کر رہے ہو؟ اس نے بتا دیا پھر آپ پر وحی نازل ہوئی کہ آپ اپنا ہاتھ غلہ میں ڈال کر دیکھیں۔ آپ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ غلہ اندر سے گیلا تھا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۵۸: حسن بن صباح' علی' یحیٰ سے مروی ہے کہ سفیان نے لَيْسَ مِنَّا کی تشریح لَيْسَ مِثْلَنَا (یعنی وہ ہماری طرح نہیں ہے) سے کی ہے۔

ملاوٹ کرنا:

مراد یہ ہے کہ ملاوٹ کرنا اسلام کے طریقہ کے خلاف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاوٹ کرنے والے کے بارے میں لَيْسَ مِنَّا فرمایا ہے کہ اس کا تعلق ہم سے نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی لَيْسَ مِنَّا کی تشریح لَيْسَ مِثْلَنَا سے کرے تو گویا اس نے مسئلہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کی ہے' جس کو حضرت سفیان رضی اللہ عنہ پسند نہیں فرماتے تھے۔

بَابٌ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ

۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

باب: فروخت کنندہ اور خریدار کے اختیارات

۵۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باہمی طور پر خریدنے اور بیچنے والے فریق جب تک علیحدہ نہ ہوں ایک دوسرے پر اختیار رکھتے ہیں علاوہ خیار کی بیع کے۔

بیع بالخیار:

مذکورہ بالا حدیث سے وہ بیع مراد ہے جس میں علیحدہ ہونے کے بعد بیع کے رد کرنے کا' پسند' ناپسند کی شرط پر اختیار باقی رہتا ہے۔

۶۰: حَدَّثَنَامُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ۔

۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے (یعنی کہ وہ دونوں فریق) جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا ایک فریق دوسرے سے کہہ دے کہ تو اس کو اختیار کر۔

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ۔

۶۱: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' عمرو بن شعیب' انکے والد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والا اور خریداری کرنے والا جب تک علیحدہ نہ ہو جائیں انکو اختیار حاصل رہتا ہے (خریدی ہوئی چیز کو واپس کرنے کا) مگر یہ کہ بیع کا اختیار ہو (بیع خیار میں علیحدہ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل رہتا ہے) اور فروخت کرنے والے خریدنے والے دونوں میں سے کسی کیلئے حلال نہیں کہ خریدی ہوئی شے لوٹانے کے اندیشہ سے اپنے ساتھی سے علیحدہ ہو جائے (مجلس بدل دے)۔

۶۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً لَنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغُلَامٍ ثُمَّ أَقَامَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَا مِنَ الْغَدِ حَضَرَ الرَّحِيلُ فَقَامَ إِلَى فَرَسِهِ يُسْرِجُهُ فَنَدِمَ فَأَتَى الرَّجُلَ وَأَخَذَهُ بِالْبَيْعِ فَأَبَى الرَّجُلُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو بَرْزَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيَا أَبَا بَرْزَةَ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ فَقَالَا لَهُ هَذِهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَ جَمِيلٌ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا۔

۶۲: مسدد' حماد' جمیل بن مرہ' حضرت ابوالوضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے ایک جہاد کیا تو ہم ایک منزل میں ٹھہرے۔ ہمارے ساتھی نے غلام کے بدلے میں ایک گھوڑا فروخت کیا پھر فروخت کرنے والا اور خریدنے والا تمام دن رات وہیں پر ٹھہرے رہے۔ جب اگلی صبح ہوئی تو روانگی کا وقت ہوا تو جس شخص نے گھوڑا فروخت کیا تھا وہ شخص اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا پھر اس کو ندامت محسوس ہوئی (یعنی اس کو گھوڑا فروخت کرنا اچھا نہیں لگا) وہ خریدار کے پاس گھوڑا واپس لینے کے لئے گیا۔ اس نے گھوڑا واپس دینے سے انکار کر دیا۔ اس بات پر اس نے کہا چلو صحابی رسول ابوبرزہؓ جو فیصلہ کریں پھر وہ دونوں لشکر کے ایک کنارے میں ابوبرزہؓ کے پاس آئے اور واقعہ عرض کیا انہوں نے کہا کہ تم دونوں اس پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان نبیؐ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں (پھر وہ کہنے لگے) کہ نبیؐ نے فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک علیحدہ نہ ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں علیحدہ نہیں ہوئے۔

ایجاب وقبول سے بیع لازمی ہو جاتی ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایجاب وقبول کے بعد ہی بیع لازم ہو جاتی ہے اور بیع کے فسخ کرنے کا اختیار نہیں رہتا لیکن اگر بیع بشرط الخیار کی گئی ہو تو صرف اس صورت میں اختیار رد رہتا ہے۔ گویا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیع

لازم ہونے کے لئے مجلس تبدیل ہونا شرط نہیں ہے صرف ایجاب وقبول سے بیع لازمی ہو جاتی ہے ہدایہ آخیرین کتاب البیوع میں اس مسئلہ کی مفصل بحث مع اختلاف ائمہ مذکور ہے۔

۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ كَانَ أَبُو زُرْعَةَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا خَيَّرَهُ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ خَيِّرْنِي وَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ۔

۶۳: محمد بن حاتم' مروان' حضرت یحییٰ بن ایوب سے مروی ہے کہ جب ابوزرعہ خرید وفروخت کرتے تو دوسرے شخص کو اختیار دے دیتے پھر فرماتے کہ مجھے اختیار دو اور وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ دونوں یعنی فروخت کرنے والا اور خریدنے والا باہمی رضامندی سے ہی الگ ہوں۔

۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَمَّامٌ فَقَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا ثَلَاثَ۔

۶۴: ابوالولید' شعبہ' قتادہ' ابوالخلیل' عبد اللہ بن حارث' حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار رہتا ہے جب تک علیحدہ نہ ہوں پھر اگر دونوں باہمی طور پر صحیح کہیں اور فروخت کی چیز کا عیب بیان کر دیں تو بیع وشراء میں دونوں کو برکت حاصل ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو انکی بیع وشراء میں خیر وبرکت کم ہو جائے گی یا مٹ جائے گی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حماد اور سعید نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ہمام کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار حاصل ہے جب تک وہ دونوں علیحدہ نہ ہوں یا وہ تین مرتبہ اختیار کی شرط کریں۔

بَاب فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ

باب: بیع ختم کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَتَهُ۔

۶۵: یحییٰ بن معین' حفص' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان سے اقالہ کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کا قصور معاف فرمادے گا۔

سستا خرید کر واپس کرنا:

مطلب یہ ہے کہ سستا خرید کر واپس کر دے یا مہنگا فروخت کر کے واپس لے' بیع میں اگر خریدنے والا اور فروخت کرنے والا' ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں اور ایک دوسرے کو نقصان سے بچانے کے لئے بیع ختم کر دیں تو یہ عمل باعث اجر ہے۔

بَاب فِيمَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

باب: ایک معاملہ میں دو بیع کرنے کی ممانعت

۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

۶۶: ابوبکر بن ابی شیبہ' یحییٰ' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا۔

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک بیع میں دو بیع کی تو بیع میں جو کم ہو تو اس کو اختیار کیا جائے ورنہ یہ معاملہ سود کا ہو جائے گا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِينَةِ

باب: بیع عینہ کی ممانعت

۶۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ إِسْحَقَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْإِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ۔

۶۷: سلیمان بن داؤد ابن وہب حیوۃ (دوسری سند) جعفر بن مسافر عبد اللہ حیوۃ بن شریح اسحاق ابوعبد الرحمٰن الخراسانی عطاء خراسانی نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم لوگ بیع عینہ کرو گے اور گائے بیل کی دُم پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی سے خوش رہو گے (یعنی ہر وقت دُنیا داری میں مشغول رہو گے) اور جہاد ترک کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر ذلت و رسوائی ڈال دیں گے۔ پھر تم لوگوں سے ذلت دُور نہیں کرے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی جانب لوٹ جاؤ۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ الفاظ جعفر کے ہیں۔

بیع عینہ:

بیع عینہ کی صورت یہ ہے کہ مثلاً خالد' بکر کے ہاتھ دس روپیہ کا ایک تھان اُدھار ایک یا دو ماہ بعد قیمت ادا کرنے کے معاملہ پر فروخت کرے پھر آٹھ روپیہ نقد ادا کر کے مذکورہ تھان بکر سے خرید ے اور حدیث کے آخری جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم دین پر جمے رہو گے اور جہاد کرو گے تو تم کو دُنیا میں بھی عزت ملے گی۔

بَابٌ فِي السَّلَفِ

باب: بیع سلف یعنی بیع سلم

۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ

۶۸: عبد اللہ بن محمد نفیلی' سفیان' ابن ابی نجیح' عبد اللہ بن کثیر' ابوالمنہال' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگ پھلوں میں ایک سال دو دو اور تین تین سلف کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے پھل خریدنے کے لئے پیشگی قیمت دی تو اس کو چاہئے کہ اس کی مدت اور وزن یا ناپ مقرر کر دے۔

مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

بیع سلف اور بیع سلم:

بیع سلم اور سلف ایک ہی بیع کا نام ہے اس بیع کی صورت یہ ہوتی ہے کہ خریدار فروخت کرنے والے کو نقد قیمت ادا کر دے اور بیع کی ایک میعاد متعین ہو جائے اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص کسی سے ایک سو روپے لے لے اور اس کے عوض ایک من چاول وغیرہ ادا کرنا مقرر کرے اور چاول دینے کی میعاد ایک مہینہ مقرر کرے۔ بیع سلم کی دیگر شرائط بھی ہیں جن کی تفصیل بیع سلم کی متعدد شرائط ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ میں مفصل طور پر مذکور ہے۔ لیکن ہم یہاں پر مختصراً بیع کی کچھ اقسام ذکر کیے دیتے ہیں:

خلاصۃ الباب: ''بیع'' کے معنی ہیں ''بیچنا یعنی فروخت کرنا'' لیکن بسا اوقات ''خریدنا'' کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اس لئے بیع کو اصطلاح میں ''خرید و فروخت'' کے معنی میں لیا جاتا ہے۔

''بیوع'' بیع کی جمع ہے۔ یہاں یہ سوال ہوگا کہ لفظ بیع مصدر ہے اور مصدر کا تثنیہ اور جمع نہیں آتا۔ پس یہاں بیوع بصیغہ جمع ذکر کیوں کیا ہے؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ''بیع'' مبیع اسم مفعول کے معنی میں ہے اور مبیعات کی بہت سی انواع اور اقسام ہیں۔ اس لیے اس کو جمع کے صیغہ کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ بیع مصدر ہے لیکن انواعِ بیع کے مختلف ہونے کی وجہ سے اس کو جمع کے صیغہ کے ساتھ ذکر فرمادیا ہے۔

لفظ مبیع اضداد میں سے ہے یعنی لغت میں مبیع کا لفظ اخراج الشئی عن الملک بمال اور ادخال الشئی فی الملک بمال پر بولا جاتا ہے۔ یعنی مال کے عوض کسی چیز کو مِلک سے نکالنے پر بھی بولا جاتا ہے اور مال کے عوض کسی چیز کو مِلک کے اندر داخل کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ لفظ بیع کے معنی بیچنے کے بھی آتے ہیں اور خریدنے کے معنی بھی آتے ہیں۔ حدیث: ((اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم)) میں معنی اوّل (بیچنا) ہی مراد ہیں اور حدیث: ((لایبع احدکم علیٰ بیع اخیہ)) میں معنی ثانی (خریدنا) مراد ہیں۔ یعنی تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کے خریدنے کی صورت میں نہ خریدے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان کوئی چیز خریدنے کے ارادہ سے بھاؤ کرتا ہے تو تم اس کو خریدنے کے ارادہ سے درمیان میں مت گھسو۔

فخر الاسلام کا بیان ہے کہ اصطلاح شریعت میں ''آپس کی رضامندی سے مال کے ساتھ مال بدلنا'' بیع کہلاتا ہے۔

بیع کی شرعیت: بیع یعنی خرید و فروخت کا شرعی ہونا' قرآن کریم کی اس آیت: ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [البقرۃ: ۲۷۵] (اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے) اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث (جو آگے آئیں گی) سے ثابت ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں ''بیع'' مبادلۃ المال بالمال بالتراضی بطریق التجارۃ کو کہتے ہیں یعنی باہمی رضامندی سے تجارت کے طریقہ پر مال کو مال کے بدلے میں لینا۔ مبادلۃ المال بالمال کی قید سے اجارہ اور نکاح خارج ہو گئے کیونکہ اجارہ میں مبادلۃ المال بالمنافع ہوتا ہے اور نکاح میں مبادلۃ المال بالبضع ہوتا ہے اور بالتراضی کی قید سے مکرہ کی بیع خارج ہوگئی ہے کیونکہ مقصود بیع نافذ کو بیان کرنا ہے اور مبادلہ بلاتراضی بیع شرعی نہیں ہوتا۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ [النساء: ۲۹] بطریق التجارۃ کی قید سے ہبہ بشرط العوض خارج ہو گیا ہے کیونکہ ہبہ بشرط العوض میں بھی مبادلۃ المال بالمال ہوتا ہے۔ مگر بطریق التجارۃ نہیں ہوتا ہے۔ یہ خیال رہے کہ تعریف میں

ثبات ہے قرآن' مثلاً جیسا کہ ابھی بیان کیا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ [النساء : ۲۹] اے ایمان والو! نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق مگر یہ کہ تجارت ہو آپس کی خوشی سے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی رضامندی سے بیع شراء جائز اور مشروع ہے۔ دوسری آیت ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [البقرة : ۲۷۵] حالانکہ اللہ نے حلال کیا ہے بیع کو اور حرام کیا ہے سود کو یہ آیت بھی جوازِ بیع پر دلالت کرتی ہے۔

بیع کی قسمیں: بیع یعنی خرید وفروخت میں بنیادی طور پر تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اول تو عقد بیع یعنی نفس معاملہ کہ ایک شخص کوئی چیز فروخت کرتا ہے اور دوسرا اسے خریدتا ہے' دوم مبیع یعنی وہ چیز جس کو فروخت کیا جاتا ہے اور سوم ثمن یعنی قیمت۔ ان تینوں کے اعتبار سے فقہی طور پر بیع کی کچھ قسمیں ہیں' چنانچہ نفس معاملہ اور اس کے حکم' کہ بیع صحیح ہوئی یا نہیں' کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں (۱) نافذ (۲) موقوف (۳) فاسد (۴) باطل۔ بیع نافذ اس بیع کو کہتے ہیں کہ طرفین میں مال ہو (یعنی بیچنے والے کے پاس مبیع ہو اور خریدار کے پاس ثمن ہو) اور عاقدین یعنی بیچنے والا اور خریدار دونوں عاقل ہوں' نیز وہ دونوں بیع یا تو اصالۃً کریں یا وکالۃً اور دلالۃً جس بیع میں یہ تینوں چیزیں پائی جائیں گی وہ بیع بالکل صحیح اور نافذ ہوگی۔ بیع موقوف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں کوئی شخص کسی دوسرے کی چیز کو اس کی اجازت یا ولایت کے بغیر فروخت کرے۔ اس بیع کا حکم یہ ہے کہ جب تک کہ اصل مالک کی اجازت ورضامندی حاصل نہ ہو جائے یہ بیع صحیح نہیں ہوتی۔ اجازت کے بعد صحیح ہو جاتی ہے۔ بیع فاسد وہ بیع ہے جو باصلہٖ یعنی معاملہ کے اعتبار سے تو درست ہو مگر بوصفہٖ یعنی کسی خاص وجہ کی بناء پر درست نہ ہو۔ بیع باطل اس بیع کو کہتے ہیں جو نہ تو باصلہٖ درست ہو اور نہ بوصفہٖ۔ بیع فاسد اور بیع باطل کی تفصیل ان شاء اللہ "باب المنهى عنها من البيوع" میں ذکر کی جائیں گی۔

مبیع یعنی فروخت کی جانے والی چیز کے اعتبار سے بھی مبیع کی چار قسمیں ہیں ص (۱) مقائضہ (۲) صرف (۳) سلم (۴) بیع مطلق۔ بیع مقائضہ یہ ہے کہ مبیع بھی مال اور ثمن بھی مال ہو مثلاً ایک شخص کپڑا دے اور دوسرا شخص اس کے بدلے میں اس کو غلہ دے۔ گویا بیع کی یہ وہ صورت ہے جسے عرف عام میں ''تبادلہ مال'' کہا جاتا ہے۔ بیع صرف یہ ہے کہ نقد کا تبادلہ نقد سے کیا جائے مثلاً ایک شخص ایک روپیہ کا نوٹ دے اور دوسرا شخص اس کے بدلے میں ایک روپیہ کے پیسے دے یا ایک شخص اشرفی دے اور دوسرا شخص اس کے بدلے میں اسے روپے دے گویا روپیہ بھنانا یا روپیہ کی ریزگاری لینا دینا بیع صرف کی ایک قسم ہے۔ بیع سلم یہ ہے کہ بیچنے والا خریدار سے کسی چیز کی قیمت پیشگی لے لے اور یہ طے ہو جائے کہ خریدار یہ چیز اتنی مدت مثلاً ایک دو مہینے کے بعد لے لے گا۔ بیع مطلق یہ ہے کہ کسی چیز کی بیع نقد کے عوض کی جائے مثلاً بیچنے والا ایک من گیہوں دے اور خریدار اس کی قیمت کے طور پر تیس روپے ادا کرے۔

ثمن یعنی قیمت کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں یہ ہیں: (۱) مرابحت (۲) تولیت (۳) ودیعت (۴) مساومت۔ مرابحت کی یہ صورت ہے کہ بیچنے والا مبیع کو اپنے خریدار سے نفع لے کر فروخت کرے۔ تولیت کی یہ صورت ہے کہ بیچنے والا مبیع کو بلا نفع کے اس قیمت پر فروخت کرے جس قیمت میں اس نے خود خریدی ہو۔ ودیعت کی صورت یہ ہے کہ بیچنے والا مبیع کو اس قیمت سے بھی کم میں فروخت کرے جتنی قیمت میں اس نے خود خریدی ہو اور مساومت کی صورت یہ ہے کہ بیچنے والا اور خریدار آپس کی رضامندی سے کسی چیز کی خرید وفروخت جاہے جس قیمت پر کریں اور اس میں بیچنے والے کی قیمت خرید کا کوئی لحاظ نہ ہو۔

یہاں ہم ان کی کچھ مزید تفصیل بیان کئے دیتے ہیں۔

جوازِ بیع کی شرائط:

جوازِ بیع کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں: ۱) عاقد کا عاقل ہونا' ۲) مبیع کا مالِ متقوم اور مقدور التسلیم ہونا۔ بیع کا رکن ایجاب اور قبول ہے۔ ایجاب وہ کلام ہے جو پہلے بولا جائے خواہ بائع کی طرف سے ہو یا مشتری کی طرف سے ہو اور اس کے متعلق دوسرے کلام کو قبول کہتے ہیں۔

بیع کی ذات کے اعتبار سے اقسام:

بیع کی اس کی ذات کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں: ۱) بیع نافذ' ۲) بیع موقوف' ۳) بیع فاسد' ۴) بیع باطل۔ ان چاروں کے احکام ان کے موقع پر ذکر کیے جائیں گے۔

بیع کی مبیع کے اعتبار سے اقسام:

اور مبیع کے اعتبار سے بھی بیع کی چار قسمیں ہیں: ۱) بیع مطلق یعنی بیع العین بالثمن' ۲) بیع مقایضہ یعنی بیع العین بالعین' ۳) بیع صرف یعنی بیع الثمن بالثمن' ۴) بیع سلم یعنی بیع الدین بالعین۔

بیع کی ثمن کے اعتبار سے اقسام:

اور ثمن کے اعتبار سے بھی چار قسمیں ہیں: ۱) بیع مرابحہ یعنی ثمن اوّل سے زائد کے عوض بیچنا' ۲) بیع تولیہ یعنی ثمن اوّل کے عوض بیچنا' ۳) بیع وضیعہ یعنی ثمن اوّل سے کم کے عوض بیچنا' ۴) بیع مساومہ یعنی اس ثمن کے عوض بیچنا جس پر ناقدین اتفاق کرلیں۔

۶۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۶۹: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' محمد' عبداللہ بن مجالد نے روایت کیا ہے کہ ان سے اسی طرح روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے باہمی طور پر سلف کے سلسلے میں اختلاف کیا۔ یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے ابن ابی اوفی کے پاس مجھے بھیجا میں نے ان سے مسئلہ معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ بے شک عہدِ نبوی اور حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں گیہوں' جو' کھجور اور انگور خریدنے میں سلف کرتے تھے ابن کثیر نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں سے بیع سلف کرتے تھے کہ جن کے پاس یہ پھل موجود نہ ہوتے پھر دونوں کی روایت ایک جیسی ہے ابن ابزیٰ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح ابن ابی اوفیؓ نے بیان کیا۔

۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ بِهَذَا

۷۰: محمد بن بشار' یحییٰ' ابن مہدی' شعبہ' عبداللہ بن ابی مجالد یا حضرت ابن مجالد سے اسی طرح روایت ہے کہ وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ بیع سلم کرتے کہ جن کے پاس یہ مال موجود نہ ہوتا امام ابوداؤد نے

الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الصَّوَابُ ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ۔

فرمایا ابن ابی مجالد درست ہیں اور اس میں شعبہ سے غلطی صادر ہوئی۔

۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا فَقِيلَ لَهُ مِمَّنْ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ۔

۷۱: محمد بن مصفی، ابوالمغیرہ، عبدالملک، ابواسحق، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کے جہاد کا سفر کیا۔ وہاں ہمارے پاس ملک شام کے کاشت کرنے والے لوگ آتے تھے اور ہم لوگ ان سے تیل اور گیہوں میں سلف کیا کرتے تھے یعنی پہلے ہی قیمت ادا کرتے تھے۔ ان اشیاء کا نرخ (قیمت) ادا کرتے تھے ان کا بھاؤ اور مدت متعین کر کے۔ ان لوگوں سے کسی نے دریافت کیا کہ تم لوگ ان لوگوں سے بیع سلم کرتے رہو گے جن کے پاس مال موجود ہوتا ہوگا انہوں نے جواب دیا ہم ان سے یہ بات نہیں پوچھا کرتے تھے (کہ تمہارے پاس یہ چیزیں ہیں یا نہیں)

بَابٌ فِي السَّلَمِ فِي ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا

باب: مخصوص درخت کے پھل میں بیع سلم کرنا صحیح نہیں ہے

۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

۷۲: محمد بن کثیر، سفیان، ابواسحق، نجرانی شخص، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک خاص درخت کے پھل پر سلم کا معاملہ کیا، اس سال درخت میں پھل نہ آیا تو دونوں نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر اپنا جھگڑا پیش کیا۔ آپ نے فروخت کرنے والے سے فرمایا تم کس شے کے عوض اس شخص کا مال لیتے ہو؟ تم اسکا مال واپس کردو۔ پھر آپ نے فرمایا کھجور کے درخت کے پھل میں سلم کا معاملہ نہ کیا کرو جب تک کہ پھل پک نہ جائے۔

بَابُ السَّلَفِ لَا يُحَوَّلُ

باب: بیع سلم میں جس چیز کی بیع متعین ہوئی اس کو بدلنے کی ممانعت

۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

۷۳: محمد بن عیسیٰ، ابو بدر، زیاد بن خیثمہ، سعد، عطیہ بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص پیشگی قیمت ادا کر کے کوئی شے خریدے تو وہ شے کسی اور شے سے تبدیل نہ کرے (یعنی مثال کے طور پر اگر گندم کے سلسلہ میں بیع سلم طے ہوگئی ہے تو وہ گندم ہی رہے گی، کسی اور چیز میں تبدیل نہیں کی جاسکتی)

بَابُ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ

باب: اگر کھیت وغیرہ پر کسی قسم کی آفت آجائے تو خریدار کو نقصان وضع کرنا چاہئے۔

۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

۷۴: قتیبہ بن سعید لیث ' بکیر' عیاض بن عبد اللہ' ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ عہد نبوی میں ایک شخص نے پھل خریدے پھر اس پھل پر کوئی آفت نازل ہوگئی اور اس شخص پر کافی قرض ہوگیا تو آپ نے لوگوں کو اس شخص کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے اسے صدقہ دیا۔ وہ صدقہ کا مال بھی اس شخص کے قرض ادا کرنے کے لئے ناکافی رہا تو نبیؐ نے اسکے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو اس شخص کے پاس سے جو کچھ ملے وہی وصول کرلو اور اسکے علاوہ تمہیں اور کچھ نہیں ملے گا۔

۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۷۵: سلیمان بن داؤد' احمد بن سعید' ابن وہب' ابن جریج (دوسری سند) محمد بن معمر' ابوعاصم' ابن جریج' ابوزبیر مکی' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم اپنے مسلمان بھائی کو پھل فروخت کرو پھر اس پھل پر کوئی آفت آجائے تو تمہارے لئے خریدنے والے شخص سے کچھ وصول کرنا جائز نہیں ہے۔ اپنے بھائی کا مال ناجائز طور پر کس طرح لو گے؟

بَاب فِي تَفْسِيرِ الْجَائِحَةِ

باب: آفت کی تشریح

۷۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَائِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيقٍ۔

۷۶: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عثمان بن حکم' ابن جریج' عطاء سے مروی ہے کہ آفت سے مراد وہ ہے جو کھلی ہوئی تباہی ہے جیسے بارش' سردی' ٹڈیوں کا آنا' آندھی کا چلنا یا کھیتی میں آگ لگ جانا۔

۷۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا جَائِحَةَ فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَذَلِكَ فِي سُنَّةِ

۷۷: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عثمان بن حکم' یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر تہائی حصہ سے کم مال پر آفت آجائے تو اسکو آفت نہیں کہا جائے گا۔ یحییٰ نے کہا یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ (یعنی مسلمانوں کا رواج ہے اگر تہائی سے کم درجہ کا نقصان ہو تو خریدار کیلئے

الْمُسْلِمِينَ۔

نقصان وضع نہیں کرتے)۔

بَابٌ فِي مَنْعِ الْمَاءِ

باب: پانی کے روکنے کی ممانعت کا بیان

۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

۷۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف گھاس کی حفاظت کے لئے فاضل پانی نہ روکا جائے۔

قدیم عرب کا ایک دستور:

اِس حدیث میں اہل عرب کے ایک دستور کی جانب اشارہ فرمایا گیا ہے۔ وہ دستور یہ تھا کہ وہ لوگ کنوؤں سے پانی بھر کر کسی حوض یا گڑھے میں جمع کرتے اور اپنی سواری وغیرہ کے جانوروں کو وہ پانی پلاتے دوسرے لوگوں کے جانور کو بھی پانی پلانے کا موقع دیتے مگر بعض لوگوں نے اس بچے ہوئے پانی سے منع کرنا شروع کر دیا تا کہ ان کی گھاس خراب نہ ہو۔ اس حدیث میں لوگوں کو اس کنجوسی سے منع فرمایا گیا ہے۔

۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ۔

۷۹: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' اعمش' ابوصالح' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تین اشخاص سے گفتگو نہیں فرمائیگا ایک تو وہ شخص جس کے پاس ضرورت سے فاضل پانی موجود ہو اور وہ شخص کسی مسافر کو اس پانی سے روک دے' دوسرے وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا سامان فروخت کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے۔ تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت کی پھر اگر امام نے اسکو دنیاوی مال سے نواز دیا تو اس نے امام سے اپنا معاہدہ پورا کر لیا اور اگر امام نے ان کو کچھ نہیں دیا تو اس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا (یعنی اس نے دُنیاداری کیلئے بیعت کی)۔

۸۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ فَأَخَذَهَا۔

۸۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (ان تینوں شخصوں سے گفتگو نہ فرمائیں گے) اور نہ ان لوگوں کو گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان لوگوں کو تکلیف دہ عذاب ہوگا اور سامان پر قسم کھانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم فلاں شخص اس چیز کو اتنے روپے میں خرید رہا تھا یہ بات سن کر خریدنے والا شخص فروخت کرنے والے کی بات صحیح سمجھے اور وہ سامان خرید لے۔

۸۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ

۸۱: عبیداللہ بن معاذ' انکے والد' کہمس' سیار بن منظور قبیلہ بنی فزارہ کا ایک شخص' انکے والد' ایک عورت جس کا نام بھیسہ تھا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میرے والد نے نبیؐ سے اجازت طلب کی پھر آپ

أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔

کا مبارک کرتا اُٹھا کر اندر منہ ڈال دیا اور چومنے اور لپٹنے لگا پھر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! وہ کونسی شے ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پانی۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے نبی! وہ کونسی چیز ہے جس کو روک لینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا: نمک پھر اُس نے دریافت کیا اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے جس کو روک لینا جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا تم جس قدر نیک کام کرو اسی قدر بہتر ہے۔

۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اللُّؤْلُؤِيُّ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَرْنٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو خِدَاشٍ وَهَذَا لَفْظُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا أَسْمَعُهُ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْكَلَإِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ۔

۸۲: علی بن جعد اللولوی' جریر بن عثمان' حبان بن زید' قبیلہ قرن کا ایک شخص (دوسری سند) مسدد' عیسیٰ بن یونس' جریر بن عثمان' ابو خداش مہاجرین میں سے ایک صاحب سے مروی ہے کہ میں نے تین مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان تین اشیاء یعنی گھاس' پانی اور آگ میں شریک ہیں۔

بَابٌ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

باب: بچے ہوئے پانی کا فروخت کرنا

۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

۸۳: عبداللہ بن محمد' داؤد بن عبدالرحمٰن العطار' عمرو بن دینار' ابو المنہال' حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو ضرورت سے فاضل ہو۔

پانی کی بیع:

مذکورہ حدیث میں جو پانی فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اس کا تعلق پینے کے پانی سے ہے البتہ کاشت کاری کرنے کے لئے پانی فروخت کرنا جائز ہے۔

بَابٌ فِي ثَمَنِ السِّنَّوْرِ

باب: بلی کو فروخت کرنا

۸۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا عَنِ

۸۴: ابراہیم بن موسیٰ' ربیع بن نافع' علی بن بحر' عیسیٰ' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ۔

۸۵: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' عمرو بن زید صنعانی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوزبیر سے روایت کی' انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي أَثْمَانِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کی قیمت لینے کا بیان

۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۸۶: قتیبہ بن سعید' سفیان' زہری' ابوبکر' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کتے کی قیمت لینے اور زانیہ کی اُجرت لینے سے اور کاہن یعنی فال نکالنے والے شخص کی آمدنی سے منع فرمایا۔

تین حرام اُمور:

کتے کی قیمت کا لینا دینا حرام ہے اور اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جو کتا شکار یا حفاظت وغیرہ کے لئے پرورش کیا جائے یا اس میں دیگر منفعت ہو تو اس کی قیمت لینے کی گنجائش ہے اور اس کے ضائع کرنے والے پر قیمت واجب ہوگی البتہ دیگر ائمہ کے نزدیک ہر قسم کے کتے کی قیمت لینا دینا حرام ہے۔ والجمهور على انه لا يصح بيعه وان لا قيمة على متلفه سواء كان معلما اولا واجاز ابوحنيفة بيع الكلب الذى فيه منفعة واوجب القيمة على متلفه الخ (بذل المجهود ص ۲۸۲' ج۴) اور زانیہ کی اُجرت بہر حال حرام ہے اور کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو کہ غیب کی خبریں بتلائے اور پیشنگوئی کرے کہ اس شخص کا ایسا حال ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال یہ سب حرام اُمور ہیں ان سب سے بچنے کا حکم ہے۔

۸۷: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَإِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا۔

۸۷: ربیع بن نافع' عبیداللہ بن عمر' عبدالکریم' قیس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا جو شخص کتے کی قیمت لینے آئے تو اس کی مٹھی میں خاک بھر دو۔ (یعنی کتے کی قیمت نہ دو)

۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

۸۸: ابوالولید' شعبہ' حضرت عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ

۸۹: احمد بن صالح' ابن وہب' معروف بن سوید' علی بن رباح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

نے ارشاد فرمایا کتے کی قیمت' فال نکالنے والے شخص کی آمدنی اور زانیہ کی اُجرت جائز نہیں۔

بَاب فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ۔

۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ۔

۹۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: شراب اور مُردار کی قیمت لینے کا بیان

۹۰: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' معاویہ' عبدالوہاب' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت' مردار اور اس کی قیمت اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

۹۱: قتیبہ بن سعید' لیث' یزید بن ابی حبیب' عطاء بن ابی رباح' جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے فتح مکہ کے سال سنا جبکہ آپ مکہ میں تھے' آپ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام قرار دی تو کسی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو علم ہے کہ مردار کی چربی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں کہ اس سے کشتی کو پینٹ کیا جاتا ہے اور اس سے کھال کو تیل لگایا جاتا ہے اور اس سے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ وہ تو بہرحال حرام ہے پھر اسی وقت آپ نے ارشاد فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت فرمائے کہ اُس نے ان لوگوں پر جانور کی چربی حرام کی تو انہوں نے اس چربی کو پگھلا کر فروخت کیا اور اسکی قیمت کھائی (استعمال کی)۔

۹۲: محمد بن بشار' ابوعاصم' عبدالحمید' یزید بن ابی حبیب' عطاء اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ آپ نے فرمایا: نہیں وہ تو حرام ہے (بقیہ روایت وہی ہے جو کہ اُوپر مذکور ہے)

۹۳: مسدد' بشر' خالد' خالد حذاء' برکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو رکن (حجر اسود یا رکن شامی وغیرہ) کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور تین مرتبہ ہنستے ہوئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ۔

پر لعنت فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جانور کی چربی حرام قرار دی تو انہوں نے اس چربی کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کر کے استعمال کی اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام قرار دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی ان لوگوں پر حرام کرتے ہیں۔ خالد بن عبداللہ کی حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ میں نے کعبہ شریف کے رکن کے قریب آپ کو دیکھا اور اس روایت میں اس طرح ہے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کر دے۔

۹۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ۔

۹۴: عثمان بن ابی شیبہ ابن ادریس وکیع طعمہ عمر بن بیان عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے شراب فروخت کی تو اسے چاہئے کہ وہ خنزیر (کے گوشت) کے ٹکڑے کرنا بھی شروع کر دے۔ (یعنی جب اسکی خرید وفروخت شروع کر دی ہے تو پھر اسکو ذبح کرنا اور اس کے گوشت کے ٹکڑے کرنا ہی باقی بچ گیا ہے وہ بھی شروع کر دے۔ کیونکہ حرام ہونے میں دونوں کا حکم ایک ہی ہے)۔

۹۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

۹۵: مسلم بن ابراہیم شعبہ سلیمان ابوالضحیٰ مسروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات کریمہ نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیاتِ کریمہ ہمیں پڑھ کر سنائیں اور ارشاد فرمایا شراب کی تجارت حرام ہوگئی ہے۔

حرمت شراب کی آیت کریمہ:

سورۂ بقرہ میں اللہ رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے: ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة: ۲۱۹] یعنی اے محمد (ﷺ) آپ فرما دیجئے شراب اور جوئے کے بارے میں آپ سے دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے ان میں شدید گناہ اور لوگوں کے لئے نفع ہے اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔

۹۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا۔

۹۶: عثمان بن ابی شیبہ ابومعاویہ حضرت اعمش سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ سود کی حرمت میں آخری آیات نازل ہوئیں۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ

باب: غلہ پر قبضہ سے قبل اس کو فروخت کرنے کا بیان

۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

۹۷: عبداللہ بن مسلمہ مالک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَ :لَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھانے کی چیز خریدے تو اس کو فروخت نہ کرے جب تک کہ اس کو وزن کر کے اپنی تحویل میں نہ لے لے۔

نقد خریدنے والے کو غلہ کا قبضہ دینا ضروری ہے:

ائمہ اربعہ کے نزدیک نقد خریدنے والے شخص کو بغیر قبضہ دیئے غلہ فروخت کرنا جائز نہیں ان حضرات کی دلیل مذکورہ حدیث ہے۔

۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَعْنِي جُزَافًا۔

۹۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم لوگ غلہ خریدتے تھے تو آپ ہمارے پاس ایک شخص کو بھیجتے جو ہمیں حکم دیتا تھا کہ اس جگہ سے غلہ اُٹھا کر لے جاؤ جہاں اس کی خریداری کی ہے اس سے پہلے کہ ہم لوگ اس غلہ کو فروخت کریں تول کر یا وزن کر کے۔

۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ جُزَافًا بِأَعْلَى السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتّٰى يَنْقُلُوهُ۔

۹۹: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ بازار کے بالائی حصہ میں غلہ کے انبار خریدتے تھے تو نبیؐ نے اسکو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس غلہ کو اس مقام سے دوسرے مقام پر نہ لے جایا جائے (تاکہ پہلے خریدار کا قبضہ ہو جائے)

۱۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدِينِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۱۰۰: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' منذر' عبید' قاسم بن محمد' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کہ کوئی شخص غلہ فروخت نہ کرے جس کو اس نے ناپ یا تول پر خریدا ہے جب تک اس غلہ کو اپنی تحویل میں نہ لے لے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرَجًّى۔

۱۰۱: ابوبکر و عثمان' ابن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابن طاؤس' انکے والد' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ کی خریداری کرے تو وہ اس غلہ کو فروخت نہ کرے جب تک کہ اس غلہ کو تول نہ لے۔ ابوبکر نے یہ اضافہ کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ یہ ممانعت کس وجہ سے ہے؟ انہوں نے فرمایا لوگ اشرفیوں کے عوض غلہ فروخت کرتے تھے حالانکہ ابھی تک انہیں اس غلہ کے ملنے کی اُمید ہی ہوتی تھی (یعنی وہ غلہ ابھی ان کے قبضہ میں بھی نہ آیا ہوتا کہ وہ اس کو فروخت کر دیتے)۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۱۰۲: مسدد' سلیمان' حماد (دوسری سند) مسدد' ابوعوانہ' عمرو بن دینار' طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

وَهٰذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَرٰى أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ مُسَدَّدٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص غلہ خریدے تو جب تک اس کو اپنے قبضہ میں نہ لائے کسی کے ہاتھ فروخت نہ کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرے نزدیک ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے (یعنی جو چیز کوئی شخص خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اسے دوسرے کے ہاتھ فروخت نہ کرے)

۱۰۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ حَتّٰى يُبْلِغَهُ إِلٰى رَحْلِهِ۔

۱۰۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دورِ نبوی میں لوگوں کو مار کھاتے دیکھا ہے کہ جو غلہ کے انبار خریدتے پھر اس کو اپنے گھر پر لے جانے سے قبل فروخت کر ڈالتے (مراد یہ ہے کہ وہ لوگ غلہ کو اپنے قبضہ میں لینے سے قبل ہی فروخت کر ڈالتے' اس سے منع فرمایا گیا)

۱۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِنَفْسِي لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلٰى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ إِلٰى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ۔

۱۰۴: محمد بن عوف' احمد' محمد بن اسحٰق' ابوالزناد' عبید' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بازار میں تیل خریدا اور جب اس معاملہ کو میں نے مکمل کر لیا تو مجھے ایک شخص ملا جو اس میں بہت زیادہ نفع دینے لگا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کے ساتھ معاملہ طے کر لوں یعنی خریدار کو تیل دے دوں۔ اسی وقت ایک شخص نے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما تھے۔ انہوں نے کہا جب تک تم اس غلہ کو خریدنے کی جگہ سے اپنے ٹھکانہ پر نہ لے جاؤ اس غلہ کو فروخت نہ کرو کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ جہاں کوئی چیز خرید کی جائے وہاں پر فروخت نہ ہو جب تک کہ تاجر اسے اپنے ٹھکانے پر نہ لے جائے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

باب: کوئی شے فروخت کرتے وقت کوئی یہ کہہ دے اس چیز میں دھوکا نہیں ہے تو اسکا کیا حکم ہے؟

۱۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

۱۰۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت نبوی میں تذکرہ کیا لوگ اس کو خرید وفروخت میں دھوکا دیتے ہیں۔ تو آپ نے اس شخص سے فرمایا جب کوئی چیز خریدا کرو تو یہ بات کہہ دیا کرو کہ اس چیز میں دھوکا نہیں چلے گا۔ تو وہ شخص جب بھی کوئی چیز خرید وفروخت کا معاملہ کرتا تو کہتا دھوکا نہیں چلے گا۔

ایک حکم:

مراد یہ ہے کہ اگر فروخت ہو جانے کے بعد اس شے میں کوئی جعل سازی اور دھوکہ محسوس ہوتا وہ اس معاملہ کو فسخ کر دیتا۔

١٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَرُزِّيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ۔

١٠٦: محمد بن عبد اللہ' ابراہیم' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں ایک شخص خرید و فروخت کرتا تھا اس شخص کے دماغ میں خلل تھا تو اس کے رشتہ دار نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس شخص پر پابندی لگا دیجئے تاکہ اس شخص کا کوئی لین دین درست نہ ہو (مراد یہ ہے کہ لوگوں کو مطلع فرما دیجئے اس شخص سے کوئی شخص لین دین نہ کرے) کیونکہ وہ شخص کاروبار کرتا ہے اور اس کے دماغ میں خلل ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر اس شخص کو بلوایا اور اسے خرید و فروخت کی ممانعت فرمائی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں خرید و فروخت کے بغیر نہیں رہ سکتا اس پر نبیؐ نے فرمایا اگر تم خرید و فروخت نہ چھوڑ سکو تو بیع کرتے وقت یہ کہہ دیا کرو کہ باخبر رہو اس معاملہ میں مکر و فریب نہیں چلے گا۔

بَاب فِي الْعُرْبَانِ

باب: بیع عربان

١٠٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوِ الْكِرَاءَ فَمَا أَعْطَيْتُكَ لَكَ۔

١٠٧: عبداللہ بن مسلمہ' مالک بن انس' حضرت عمرو بن شعیب' انکے والد' انکے دادا سے مروی ہے کہ نبیؐ نے بیع عربان سے منع فرمایا۔ امام مالکؒ نے فرمایا ہمارے نزدیک بیع عربان کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک غلام یا باندی خرید لے یا کرائے پر جانور لے لے پھر فروخت کرنے والے شخص یا جانور والے شخص سے کہہ دے کہ میں تم کو اس شرط پر ایک دینار دے رہا ہوں کہ اگر میں اس غلام یا باندی کو خرید لوں گا تو وہ دینار اس کی قیمت میں سے سمجھ لینا یا میں جانور پر سواری کروں گا تو کرائے میں وضع کر لینا ورنہ اگر میں غلام یا باندی تمہیں واپس کر دوں یا میں جانور پر سوار نہ ہوں تو وہ دینار مفت میں تمہارا ہو جائیگا میں واپس نہیں لونگا (دیا ہوا دینار یا رقم قیمت خرید یا کرائے میں وضع تو ہو سکتی ہے مگر سودا نہ ہونے پر وہ مفت میں ہی فروخت کنندہ کا مال نہیں ہو سکتے)۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

باب: اپنے پاس جو شے موجود نہ ہو اس کو فروخت کرنا درست نہیں

١٠٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ

١٠٨: مسدد' ابوعوانہ' ابو بشر' یوسف بن ماہک' حضرت حکیم بن حزامؓ سے

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی چیز خریدتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں تو اگر اس شخص کو بازار سے وہ چیز خرید کر لا دوں (تو کیسا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس جو شے موجود نہیں اس کو فروخت نہ کرو۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۱۰۹: زہیر بن حرب' اسماعیل' ایوب' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ادھار اور بیع جائز نہیں اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں لگانا اور نہ اس شے کا نفع جس میں کہ اپنی ذمہ داری نہ لی جائے اور نہ اس شے کو فروخت کرو جو تمہارے پاس موجود نہ ہو۔

بیع میں شرط لگانا:

مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی شے فروخت کرنا اور اس سے یہ شرط مقرر کرنا کہ تم مجھ کو اس قدر رقم وغیرہ قرضہ دینا۔ اس قسم کی شرط لگانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ ((نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع و شرط)) یعنی آپ نے بیع اور شرط لگانے سے منع فرمایا۔ مندرجہ بالا حدیث نمبر ۱۰۹ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو قرضہ دے اور اس کو اپنی کوئی شے مہنگی فروخت کرے اور بیع میں ایک شرط لگائی جائے یا ایک سے زائد' بہر حال بیع میں شرط لگانا درست نہیں ہے بیع میں دو شرط کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص (یعنی بائع) خریدار سے کہے کہ میں نے یہ کپڑا تم کو اس شرط پر فروخت کیا کہ میں یہ کپڑا دھلوا کر بھی دوں گا اور سلائی کرا کر بھی۔

بَابٌ فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ

باب: بیع میں شرط لگانا

۱۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ۔

۱۱۰: مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبیؐ کو اپنا اُونٹ فروخت کیا اور میں نے اس اُونٹ پر سوار ہونے اور اپنے مکان تک وزن لادنے کی شرط لگائی پھر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے اخیر میں مجھ سے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمہارا اُونٹ خریدنے میں اس بنا پر تامل کر رہا ہوں کہ میں تمہارا اُونٹ لے جاؤں گا۔ جاؤ تم اپنا اُونٹ اور اس کی قیمت بھی لے لو۔ یہ دونوں تمہارے لئے ہیں۔

بَابٌ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ

باب: غلام اور باندی خریدنے کا بیان

۱۱۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ

۱۱۱: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' حسن' عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام اور باندی کے

اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ۔

(فروخت کرنے والے پر) عہد کی مدت تین دن تک ہے۔

باندی' غلام کی واپسی کی صورت:

مراد یہ ہے کہ خریدار اگر چاہے تو عیب نہ ہونے کی صورت میں بھی باندی اور غلام فروخت کرنے والے کو واپس کر سکتا ہے اور تین دن کے بعد واپس کرنا چاہے تو عیب ثابت کر کے واپس کر سکتا ہے۔ یہ حدیث ایک ضعیف حدیث ہے اور یہ حدیث معمول بہا نہیں ہے۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيَالِي رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ۔

۱۱۲: ہارون بن عبداللہ' عبدالصمد' ہمام' قتادہ ؓ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ اگر غلام اور باندی میں تین دن کے اندر (اندر) عیب ظاہر ہو جائے تو خریدار بغیر شہادت کے لوٹا سکتا ہے اور اگر تین روز کے بعد عیب ظاہر ہو تو خریدار سے گواہ طلب کئے جائیں گے اس بات پر کہ جس وقت اس نے خریدا تھا تو عیب موجود تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ تشریح قتادہ کا کلام ہے۔

بَاب فِيمَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا

باب: ایک شخص نے غلام خریدا اور اس کو استعمال کیا' کام لیا پھر اس میں عیب ظاہر ہوا

۱۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

۱۱۳: احمد بن یونس' ابن ابی ذئب' مخلد عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا خراج کا وہی حقدار ہے جو کہ ضامن ہو۔

غلام کی محنت کا حقدار:

مراد یہ ہے کہ خریدار اس غلام کا ضامن اور ذمہ دار تھا کیونکہ اگر غلام فوت ہو جاتا یا باندی مر جاتی تو خریدار کا نقصان ہوتا اس لئے غلام کے محنت مزدوری کرنے سے جو معاوضہ حاصل ہوا وہ بھی خریدار ہی لے گا فروخت کرنے والے کو نہ دے گا خواہ غلام یا باندی کو عیب کی بنا پر واپس کیا ہو۔

۱۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِي عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ

۱۱۴: محمود بن خالد' فریابی' سفیان' محمد بن عبدالرحمٰن' مخلد غفاری ؓ سے مروی ہے کہ میرے اور بعض افراد کے درمیان ایک غلام مشترکہ تھا میں نے اس غلام سے (دیگر شریکوں کی منظوری کے بغیر) کام لینا شروع کر دیا اس غلام نے کچھ آمدنی کی۔ جو شریک غائب تھا اس نے مجھ سے اس بارے میں جھگڑا کرنا شروع کیا اور مطالبہ کیا کہ میرا بھی اس میں حصہ ادا کرو اور قاضی کے یہاں اس نے میرے خلاف دعویٰ کر دیا۔ قاضی نے

فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

شریک کو حصہ ادا کئے جانے کا فیصلہ کیا۔ اسکے بعد عروہ بن زبیرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو عروہؓ نے ان سے وہ حدیث بیان کی جو حدیث عائشہؓ سے سنی تھی کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا (غلام، باندی وغیرہ کے) منافع اس شخص کے ہونگے جو کہ ذمہ دار ہوگا۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ۔

۱۱۵: ابراہیم بن مروان، ان کے والد، مسلم بن خالد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا پھر اللہ تعالیٰ کو جس قدر منظور تھا وہ غلام اس شخص کے پاس موجود رہا اس کے بعد اس غلام میں عیب ظاہر ہو گیا تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کرا دیا۔ فروخت کرنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے میرے غلام سے مزدوری کے ذریعہ آمدنی کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا فوائد اسی شخص کے ہوں گے جو کہ ذمہ دار ہو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث کی سند غیر معتبر ہے۔

بَاب إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ

باب: جس وقت فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جائے اور بیع موجود ہو

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ۔

۱۱۶: محمد بن یحییٰ، عمر بن حفص، ان کے والد، ابوعمیس، عبدالرحمٰن بن قیس، انکے والد، انکے دادا محمد بن اشعث سے مروی ہے کہ انکے والد اشعث نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کچھ غلام تیس ہزار میں خریدے جو کہ ابن مسعودؓ کو پانچویں حصہ میں ملے تھے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے ان غلاموں کی قیمت کا اشعث سے مطالبہ کرایا۔ اشعث نے کہا میں نے وہ غلام دس ہزار میں خریدے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کسی شخص کا انتخاب کرو جو کہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے۔ اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنے درمیان (منصف) ہو جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جب خریدار اور فروخت کرنے والا آپس میں جھگڑنے لگیں اور دونوں کا کوئی گواہ موجود نہ ہو تو جو بات مال والا کہے خریدار وہی مان لے یا دونوں (طے کر کے) بیع کو فسخ کر لیں۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ بَاعَ مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيقًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ۔

۱۱۷: عبد اللہ بن محمد ہشیم ابن ابی لیلیٰ قاسم حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد سے یہی واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث کو ایک غلام فروخت کیا اور روایت میں کچھ الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

بَاب فِي الشُّفْعَةِ

باب: شفعہ کے احکام

۱۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ۔

۱۱۸: احمد بن حنبل اسماعیل ابن جریج ابوزبیر جابرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر ایک مشترکہ شے میں ہے۔ مکان ہو یا باغ ہو جب تک اپنے شریک کی اجازت نہ ہو اس کا فروخت کرنا اچھا نہیں اور بلا اجازت جو اس کو فروخت کر دیا گیا تو اس کے وصول کرنے کا وہی شریک زیادہ حقدار ہے جب تک کہ وہ منظوری نہ دے۔

حق شفعہ کا مفہوم:

حق شفعہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین جائیداد کے فروخت ہونے کے وقت شریک کو جو استحقاقِ خریداری ہوتا ہے اس حق کو حق شفعہ کہا جاتا ہے مثلاً کوئی دُکان مکان وغیرہ پانچ شخصوں کے درمیان مشترکہ تھا اب ان میں سے ایک آدمی نے اپنے حصہ کے بقدر کسی غیر شخص کو فروخت کر دیا تو باقی شرکاء کو حق شفعہ حاصل ہوگا وہ خریدار کو خریدی گئی قیمت ادا کر کے زبردستی وہ حصہ لے سکتے ہیں۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۱۱۹: احمد بن حنبل عبد الرزاق معمر زہری ابوسلمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر ایک شے میں ہے جو کہ تقسیم نہیں ہوئی جس وقت کہ حدود مقرر ہو جائیں اور راستے علیحدہ ہو جائیں تو شفعہ (باقی) نہیں رہا۔ کیونکہ شرکت باقی نہیں رہی)

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُسِمَتِ الْأَرْضُ وَحُدَّتْ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا۔

۱۲۰: محمد بن یحییٰ بن فارس حسن بن ربیع ابن ادریس ابن جریج زہری ابوسلمہ سعید بن مسیب یا دونوں حضرات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت زمین کی تقسیم ہو کر حد مقرر ہو گئی تو پھر اس (زمین میں) شفعہ نہیں رہا۔

۱۲۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا

۱۲۱: عبد اللہ بن محمد سفیان ابراہیم عمرو بن شرید حضرت ابورافع رضی

سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ سَمِعَ أَبَا رَافِعٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے پڑوسی بہت زیادہ مستحق ہے اپنے نزدیکی گھر کا۔

شفعہ پڑوسی کا حق ہے:

مراد یہ ہے کہ پڑوسی کے ہوتے ہوئے وہ پڑوسی اپنے پڑوسی کے مکان کی خریداری کا زیادہ حقدار ہے اور پڑوسی کے موجود ہونے کی صورت میں غیر شخص نہیں خرید سکتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہوتا ہے تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی کتاب الشفعہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الْأَرْضِ۔

۱۲۲: ابو الولید' شعبہ' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑوسی اپنے پڑوسی کے مکان یا زمین کے (خریدنے اور) لینے کا زیادہ حق دار ہے۔

۱۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا۔

۱۲۳: احمد بن حنبل' ہشیم' عبدالملک' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے پڑوسی کے شفعہ کا پڑوسی زیادہ مستحق ہے۔ اگر شفعہ میں پڑوسی موجود نہ ہوگا تو شفعہ میں پڑوسی کا انتظار کیا جائے گا جب اُن دونوں کے مکان کا ایک ہی راستہ ہو۔

خلاصۃ الباب: ''شفعہ'' مشتق ہے ''شفع'' سے' جس کے لغوی معنی ہیں ''ملانا اور جفت کرنا'' شفعہ اصطلاح فقہ میں اس ہمسائیگی یا شرکت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے کسی ہمسایہ یا کسی شریک کو اس کے دوسرے ہمسایہ یا دوسرے شریک کے فروخت ہونے والی زمین یا فروخت ہونے والے مکان کو خریدنے کا ایک مخصوص حق حاصل ہوتا ہے اور یہ حق صرف زمین یا مکان کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے جس شخص کو یہ حق حاصل ہوتا ہے اسے ''شفیع'' کہتے ہیں۔ اس حق کا نام ''شفعہ'' اس لئے ہے کہ یہ خاص حق فروخت ہونے والی زمین یا مکان کو شفیع کی زمین یا مکان سے ملاتا ہے۔

حضرت امام شافعی' حضرت امام مالک اور حضرت امام احمدؒ کے نزدیک حق شفعہ صرف شریک کو حاصل ہوتا ہے' ہمسایہ کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ حق شفعہ جس طرح شریک کے لئے ثابت ہے اسی طرح ہمسایہ کے لئے بھی ثابت ہے۔

ایک صحیح روایت کے مطابق حضرت امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں' ہمسایہ کے حق شفعہ کے ثبوت میں احادیث منقول ہیں جو بالکل صحیح درجے کی ہیں ان کی موجودگی میں ہمسایہ کو حق شفعہ دینے سے انکار ایک بے دلیل بات ہے۔

حنفی مسلک کے مطابق شفیع کے تین درجے ہیں اول: ''**خلیط فی النفس المبیع**'' یعنی فروخت ہونے والے مکان کی ملکیت میں کئی آدمی شریک ہوں خواہ وہ مکان ان سب شرکاء کو وراثت میں پہنچا ہو یا ان سب نے مشترک طور پر اسے خریدا ہو اور یا کسی نے ان سب کو مشترک طور پر ہبہ کیا ہو۔

دوم: ''خلیط فی حق المبیع'' یعنی اس فروخت ہونے والے مکان یا زمین کی ملکیت میں شریک نہ ہو بلکہ اس زمین یا مکان کے حقوق میں شریک ہو جیسے حق مرور (یعنی آمد ورفت کا حق) حق مسیل (یعنی پانی کے نکاس کا حق) اور حق شرب (یعنی کھیت وغیرہ کو سیراب کرنے کے لئے پانی لے جانے والی نالی وغیرہ کا حق)۔

سوم ''جار'' یعنی ہمسایہ جس کا مکان فروخت ہونے والے مکان سے متصل ہو اور ان دونوں مکانوں کی دیواریں ملی ہوئی ہوں' نیز دونوں کے دروازوں کا راستہ ایک ہی ہو۔

ان تینوں کے علاوہ اور کوئی شفیع نہیں ہوسکتا لہٰذا سب سے پہلے تو حق شفعہ اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اس فروخت ہونے والے مکان یا زمین کی ملکیت میں شریک ہو۔ اس کی موجودگی میں حق شفعہ نہ تو حقوق میں شریک کو حاصل ہوگا اور نہ ہمسایہ کو' اگر یہ شریک حق شفعہ سے دست کشی اختیار کرے تو پھر حق شفعہ اس شخص کو پہنچے گا جو حقوق میں شریک ہو اور یہ بھی دست کشی اختیار کرلے تب حق شفعہ ہمسایہ کو حاصل ہوگا اور اگر یہ ہمسایہ بھی اپنے اس حق سے دست کش ہو جائے تو اس کے بعد کسی کو بھی حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَهُ

باب: کوئی شخص کسی شخص سے کوئی شے لے کر مفلس ہو جائے پھر قرض دینے والا اپنا سامان دیکھ لے تو کیا حکم ہے؟

۱۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ۔

۱۲۴: عبداللہ بن مسلمہ مالک (دوسری سند) نفیلی' زہیر' یحییٰ' ابوبکر' عمر بن عبدالعزیز' ابوبکر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال بجنسہ پایا تو دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ شخص اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے۔

مفلس مقروض:

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے اپنا مال واسباب کسی شخص کو فروخت کیا اور خریدنے والا شخص نادار اور مقروض ہوگیا قیمت ادا نہیں کرسکتا تو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فروخت کرنے والا اگر بعینہٖ اپنا مال پائے تو اصل مال لے کر بیع کو باطل کرسکتا ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس مال کا فروخت کرنے والا شخص دیگر قرض کا مطالبہ کرنے والوں کی طرح اپنے قرضہ کا مطالبہ کرسکتا ہے اور خریدار کے قیمت ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے بیع کو باطل نہ کرے۔

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ

۱۲۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضْ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔

حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنا مال فروخت کیا پھر خریدار مفلس (قلاش) ہوگیا اور فروخت کرنے والے کو اپنے مال کی کچھ قیمت نہیں ملی اور اس نے اپنے مال کو بجنسہ خریدنے والے شخص کے پاس پایا تو اس مال کے لینے کا وہی فروخت کرنے والا شخص زیادہ حقدار ہے اور اگر خریدنے والا شخص فوت ہوگیا تو مال کا مالک' دوسرے قرض خواہوں جیسا ہے۔

اگر خریدار فوت ہو جائے:

مراد یہ ہے کہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح وہ اپنے مال کا مطالبہ کرنے کا حقدار ہوگا۔ تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ يَعْنِي الْخَبَايِرِيَّ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔

۱۲۶: محمد بن عوف' عبداللہ بن عبد الجبار' اسماعیل بن عیاش' زبیدی' زہری' ابوبکر بن عبدالرحمٰن' ابوہریرہؓ سے اس طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اگر خریدنے والا شخص فروخت کرنے والے کو قیمت کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہے تو وہ دوسرے قرض خواہوں جیسا ہوگا اور جس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس شخص کے پاس کوئی شے بعینہٖ کسی شخص کی نکل آئی (یعنی اس شخص سے خریدی ہوئی تو) فروخت کرنے والے شخص نے چاہے مرنے والے شخص سے کچھ قیمت لی ہو یا نہ لی ہو' بہر حال وہ تمام قرض خواہوں (جیسا اور قرض خواہوں) کے برابر ہوگیا۔

۱۲۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ وَإِنْ كَانَ قَدْ قَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فِيهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ۔

۱۲۷: سلیمان' عبداللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے اسی طریقہ سے روایت ہے۔ البتہ اس روایت میں صرف یہ اضافہ ہے کہ اگر خریدار اس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے تو مال والا شخص تمام قرض خواہوں کے مساوی ہوگا۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ مالک کی حدیث زیادہ درست ہے۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ

۱۲۸: محمد بن بشار' ابوداؤد' ابن ابی ذئب' ابو معتمر' حضرت عمر بن خلدہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ابوہریرہؓ کی خدمت میں ایک شخص کے معاملہ کے سلسلہ میں حاضر ہوئے جو مفلس ہوگیا تھا تو انہوں نے کہا میں تمہارے معاملہ میں نبیؐ کے فیصلہ جیسا فیصلہ کرتا ہوں (وہ فیصلہ یہ ہے) جو شخص

رَسُولِ اللَّهِ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

مفلس ہوگیا یا اس کا انتقال ہوگیا پھر مال کے مالک نے اپنی چیز کو بعینہ پالیا تو وہ دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہے۔

بَابٌ فِي مَنْ أَحْيَى حَسِيرًا

باب: جو شخص نا کارہ قرار دیئے ہوئے جانور کو غذا یا دوا کے ذریعے ٹھیک کر لے؟

۱۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ۔

۱۲۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) موسیٰ' ابان' عبیداللہ' حضرت عامر شعبی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسے جانور کو پائے جس کو لوگوں نے چارہ ڈالنے سے عاجز ہو کر چھوڑ دیا ہو پھر وہ شخص اس جانور کو لے کر دوبارہ (کھلا' پلا کر یا علاج کر کے) زندہ (یعنی ٹھیک اور کارآمد) کر لے تو وہ جانور اس شخص کا ہو جائے گا۔ ابان نے کہا میں نے عامر شعبی سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کس شخص سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ایک نہیں' متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حماد کی روایت ہے اور یہ زیادہ واضح اور مکمل روایت ہے۔

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا۔

۱۳۰: محمد بن عبید' حماد' ابن زید' خالد حذاء' عبیداللہ' حضرت عامر شعبی سے اسی روایت میں مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی جانور کو حالت تباہی میں چھوڑ دے پھر کوئی شخص اس جانور کو لے کر دوبارہ زندہ (یعنی علاج وغیرہ سے اس کو تندرست) کر دے تو وہ جانور اسی شخص کا ہو جائیگا کہ جس نے اس جانور کو دوبارہ زندہ (ٹھیک) کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّهْنِ

باب: گروی رکھنے کا بیان

۱۳۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَبَنُ الدَّرِّ يُحْلَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَالظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلِبُ النَّفَقَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيحٌ۔

۱۳۱: ہناد' ابن مبارک' زکریا' شعبی' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا دودھ والے جانور کا' دودھ اسی کے خرچہ پر دوہا جائیگا جب جانور رہن ہو اسی طریقہ سے اس پر سواری بھی اسی کے خرچہ پر کی جائے گی اور جو شخص جانور کا دودھ نکالے تو اسی کے ذمہ جانور کا کھانے کا خرچہ ہے اور جو سواری کرے اسکے ذمہ اسکا خرچہ ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث اگرچہ قیاس کے خلاف ہے لیکن سند کے اعتبار سے ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

شے نہ ہونے سے نفع اٹھانا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گروی رکھی گئی چیز سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی نے گروی رکھی گئی چیز سے نفع حاصل کیا جیسے کہ جانور مرتہنہ سے نفع حاصل کیا تو وہ نفع اپنے اصل قرض میں محسوب کرلے اور اس جانور وغیرہ کا خرچ' اس کے مالک کے ذمہ ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

باب: جوشخص اپنی اولاد کی آمدنی استعمال کرے تو جائز ہے

۱۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ ﷺ فِي حِجْرِي يَتِيمٌ أَفَآكُلُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

۱۳۲: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' ابراہیم' حضرت عمارہ بن عمیر کی پھوپھی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا میں ایک یتیم کی پرورش کرتی ہوں تو کیا میں اس یتیم بچہ کا مال کھا سکتی ہوں؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی بہت پاک وصاف خوراک وہ ہے جو کہ اس کی محنت سے حاصل ہوئی ہو اور بیٹے کی آمدنی والد کی آمدنی ہے۔

والدین کے نفقہ کا حکم:

مراد یہ ہے کہ لڑکے کے ذمہ والدین کے اخراجات کی کفالت ضروری ہے یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ والدین کا اپنا کوئی ذریعہ نہ ہو اور اس صورت میں اگر لڑکا' والدین کی کفالت نہ کرے تو لڑکے کے مال میں سے والدین کو نفقہ حاصل کرنا جائز ہے۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ زَادَ فِيهِ إِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ۔

۱۳۳: عبیداللہ اور عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن جعفر' شعبہ' حکم' حضرت عمارہ بن عمیر' ان کی اپنی والدہ ماجدہ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کی اولاد بھی اس کی آمدنی سے بلکہ (وہ) عمدہ آمدنی ہے تو تم لوگ اولاد کے مال میں سے کھاؤ (استعمال کرو) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حماد بن ابی سلیمان نے اس روایت میں لفظ إِذَا احْتَجَمَ کا بھی اضافہ کیا ہے لیکن یہ اضافہ منکر ہے۔

خلاصۃ الباب: اولاد کو کمائی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ وہ ماں باپ کے آپس کے نکاح کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہے گویا اس ارشاد کے ذریعہ اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ماں باپ اگر خود کمانے کے قابل نہ ہوں تو ان کے لئے اپنی اولاد کی کمائی کھانا جائز ہے ہاں اگر ماں باپ اپنے دست و بازو کی محنت سے اپنے رزق کی راہیں خود بنا سکتے ہوں تو پھر ان کے لئے یہ جائز نہیں ہوگا کہ وہ اپنی اولاد پر بار بنیں' البتہ اولاد کی خوشنودی و مرضی اگر یہی ہو کہ ماں باپ اس کی کمائی کھائیں تو پھر بہر صورت اولاد

کی کمائی کھانا جائز ہوگا چنانچہ حنفی علماء کا یہی قول ہے اور احناف کے قول کی مزید تصدیق ترمذی' نسائی' ابن ماجہ ودارمی میں موجود اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

علامہ طیبیؒ لکھتے ہیں کہ اگر والدین محتاج ہوں تو ان کی ضروریات زندگی کی کفالت لڑکے پر واجب ہے لیکن حضرت امام شافعیؒ کے مسلک میں اس وجوب کی شرط یہ ہے کہ وہ کمانے سے معذور بھی ہوں' جب کہ دوسرے علماء کے ہاں یہ شرط نہیں ہے۔

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۱۳۴: محمد بن منہال' یزید' حبیب معلم' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس مال بھی موجود ہے اور میرے اولاد بھی ہے اور میرے والد' میرے مال کے محتاج ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے والد ہی کے لئے ہیں کیونکہ اولاد تمہاری عمدہ آمدنی ہے تم اپنی اولاد کی آمدنی سے کھاؤ (استعمال کرو)

خدمت والدین کا حکم:

''تم اور تمہارا مال والد ہی کے لئے ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ والدین کی دیکھ بھال تمہارے ذمہ لازم ہے لقولہ علیہ السلام أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ۔

بَابِ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ

باب: کوئی شخص اپنی شے بعینہ دوسرے شخص کے پاس دیکھے تو اپنی شے لے سکتا ہے

۱۳۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ۔

۱۳۵: عمرو بن عون' ہشیم' موسیٰ' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے بعینہ اپنا مال کسی دوسرے شخص کے پاس دیکھا تو اس مال کا وہی شخص زیادہ مستحق ہے اور جس شخص نے وہ مال خریدا ہے تو وہ شخص فروخت کرنے والے سے مطالبہ کرے۔

بَابِ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ

باب: اگر کوئی شخص مالِ امانت سے اپنے حق کے بقدر وصول کرے؟

۱۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

۱۳۶: احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' عائشہؓ سے مروی ہے کہ معاویہؓ

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَائَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

کی والدہ ''ہند'' خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا ابوسفیان کنجوس شخص ہیں وہ مجھ کو اتنا مال نہیں دیتے جو کہ مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو کیا اگر میں ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں تو مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا دستور کے مطابق اتنی مقدار میں مال لے لو جو تم کو اور تمہارے بیٹوں کیلئے کافی ہو۔ (اس سے زائد نہ لو)

۱۳۷: حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَائَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي بِالْمَعْرُوفِ۔

۱۳۷: خشیش بن اصرم' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ہند (نامی عورت) خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیان تو کنجوس آدمی ہیں تو کیا مجھ پر اس بات میں کسی قسم کا حرج ہے کہ اگر میں ان کے مال میں سے بلا اجازت لے لوں اور (وہ مال) ان کے اولاد کے کھانے پینے میں خرچ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم دستور (قاعدہ) کے مطابق ان بچوں پر خرچ کرو تو تمہارے لیے اس میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں ہے۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ أَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّاهَا إِلَيْهِمْ فَأَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ أَقْبِضُ الْأَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

۱۳۸: ابوکامل' یزید بن زریع' حمید طویل' حضرت یوسف بن ماہک مکی سے مروی ہے کہ میں ایک شخص کا حساب تحریر کیا کرتا تھا جو کہ وہ ان چند یتامیٰ پر خرچ کرتا تھا جو اس کی زیر پرورش تھے' (جس وقت وہ یتیم بچے بالغ ہو گئے) ان بچوں نے اس شخص کو مغالطہ دیا اور اس شخص نے ایک ہزار درہم انہیں بھی دیدیئے۔ پھر مجھ کو ان یتیم بچوں کا مال دوگنی مقدار میں ہاتھ آ گیا۔ میں نے اس شخص سے کہا تم اپنے ایک ہزار وصول کر لو (جو کہ تم کو مغالطہ دے کر تم سے غلط طور پر وصول کر لئے تھے) اس شخص نے کہا نہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ نبی فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس امانت رکھوائے تو تم اس کی امانت ادا کر دو اور جو شخص تمہارے مال میں خیانت کا مرتکب ہو تو تم اس شخص کے مال میں (کسی قسم) کی خیانت نہ کرو۔

امانت سے حق وصول کرنا:

مذکورہ فرمانِ رسول ﷺ ازراہِ حسن اخلاق بیان فرمایا گیا ہے ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ اپنا جائز حق وصول کرنے کے لئے امانت کے مال میں سے اپنے مال کے بقدر وصول کر سکتا ہے۔

۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ

۱۳۹: محمد بن علاء' احمد بن ابراہیم' طلق بن غنام' شریک' قیس' ابوحصین' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ

الْعَلَاءِ وَقَيْسٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

نے ارشاد فرمایا جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے اس شخص کی امانت ادا کرو اور جس شخص نے تم سے خیانت کی ہے اس سے تم خیانت نہ کرو۔

بَابٌ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا

باب: تحفے قبول کرنا

۱۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔

۱۴۰: علی بن بحر' عبدالرحیم' عیسیٰ بن یونس' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ (تحفہ) قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

۱۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا۔

۱۴۱: محمد بن عمرو' سلمہ بن فضل' محمد بن اسحٰق' سعید' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں آج سے کسی شخص کا ہدیہ (تحفہ) نہیں قبول کروں گا لیکن مہاجر قریشی شخص یا انصاری یا قبیلہ دوس کے شخص یا ثقفی کا۔

آپ کن افراد کے ہدایا قبول فرماتے:

مذکورہ حضرات کے تحفہ ہدیہ قبول کرنے کی یہ وجہ بیان فرمائی گئی ہے یہ لوگ شائستہ اور تہذیب یافتہ ہوتے ہیں اور غیر مہذب شخص کے ہدیہ قبول کرنے میں بعض مرتبہ خود کو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے اس لئے آپ نے مذکورہ حضرات کے ہدایہ قبول کرنے کی صراحت فرمادی۔

یہاں پر میں اس حدیث کا کچھ پس منظر بھی بیان کیے دیتا ہوں اور اور تحائف کی بابت آپ ﷺ کی عادت مبارکہ بھی۔

خلاصۃ الباب: اگر آپ کسی کو کوئی چیز بطور ہدیہ وتحفہ دیں تو اس کے عوض و بدلہ کی توقع رکھنا آپ کے خلوص کے منافی ہوگا لیکن اگر آپ کو کوئی شخص اپنی کوئی چیز بطور تحفہ و ہدیہ دے تو کسی بھی صورت میں آپ ﷺ کی طرف سے اس کے بدلے کی ادائیگی آپ کی عالی ہمتی' بلند حوصلگی اور آپ کے احساس مروت و محبت کے عین مطابق ہوگا۔ چنانچہ آپ ﷺ کو جب کوئی صحابی اپنی کوئی چیز بطور ہدیہ دیتے تھے تو اس کا بدلہ ملنے کی ہلکی سی خواہش بھی ان کے ذہن میں نہیں ہوتی تھی کیونکہ ان کا ہدیہ سراپا خلوص اور ہمہ تن نیازمندی کا ایک اظہار محبت ہوتا تھا جو اپنے دامن میں کسی مادی خواہش کا ادنیٰ سا شائبہ بھی نہیں آنے دیتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی شخص آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی چیز بطور ہدیہ پیش کرتا تو آپ ﷺ کسی نہ کسی صورت میں اس کو اس کا بدلہ اس سے کہیں زیادہ کر کے عطا فرماتے تھے اور آپ ﷺ کا یہ معمول صرف آپ ﷺ کے جذبہ سخاوت

وفیاضی اور آپ ﷺ کی عالی ہمتی نیز باہمی ربط و تعلق کے ایک عظیم جذبہ کا مظہر ہوتا تھا۔

چنانچہ جب ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک اونٹنی لے کر آیا تو آپ ﷺ نے حسب معمول اس کے ہدیہ سے کئی گنا زیادہ بدلہ یعنی چھ جوان اونٹنیاں اسے دیں، مگر اس پر بھی وہ خوش نہیں ہوا یہ بات یقیناً بڑی عجیب تھی۔ ایک تو اس وجہ سے کہ بظاہر وہ اپنے ہدیہ میں گویا مخلص نہیں تھا' اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں اونٹنی اس لئے لے کر آیا تھا کہ آپ ﷺ اسے بدلہ دیں اور بدلہ بھی ایسا جو اس کی خواہش کے مطابق ہو چنانچہ جب آپ ﷺ نے اسے چھ اونٹنیاں دیں تو وہ اس پر خوش نہیں ہوا اور اس طرح اس نے دنیاوی مال میں اپنے جذبہ حرص کا اظہار کیا' چنانچہ اس کی یہ بات آنحضرت ﷺ کو اتنی ناگوار ہوئی کہ آپ ﷺ کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ میں نے قریشی' انصاری' ثقفی اور دوسی کے علاوہ اور کسی کا ہدیہ قبول نہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہے۔

قریشی ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے اور ''انصاری'' سے مراد انصار مدینہ ہیں۔ ثقفی اور دوسی دو قبیلوں کے نام ہیں۔ آپ ﷺ نے ان قبیلوں کو بطور خاص اس لئے ذکر کیا اور ان کا استثناء کیا کہ یہ قبیلے عالی ہمتی' بلند حوصلگی اور سخاوت و فیاضی میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہبہ میں رجوع کرنے کا بیان

۱۴۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْءَ إِلَّا حَرَامًا۔

۱۴۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' ہمام' شعبہ' قتادہ' سعید بن مسیب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی قے کو خود کھانے والا ہو (یہ سن کر) راوی ہمام نے کہا کہ ہم لوگ تو قے کو حرام سمجھتے ہیں تو ہبہ کر کے واپس لینا بھی حرام ہو گا (حالانکہ ہبہ کر کے واپس لینا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے)

۱۴۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔

۱۴۳: مسدد' یزید' حسین معلم' عمرو بن شعیب' طاؤس' حضرت ابن عمرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لئے کوئی شے ہبہ کر کے یا کوئی شے کسی کو دیکھ کر واپس لینا حلال نہیں کہ پھر اس شے کے ہبہ سے رجوع کرے لیکن اس شے میں جو کہ والد لڑکے کو دیتا ہے اور جو شخص ہبہ کر کے واپس لے اس کی مثال کتے جیسی ہے کہ جس نے پیٹ بھر کر کھایا اور قے کی پھر آ کر اس نے قے کو کھالیا۔

۱۴۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ

۱۴۴: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اسامہ بن زید' عمرو بن شعیب' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

شُعَیْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِی یَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَقِیءُ فَیَأْكُلُ قَیْئَهُ فَإِذَا اسْتَرَدَّ الْوَاهِبُ فَلْیُوَقَّفْ فَلْیُعَرَّفْ بِمَا اسْتَرَدَّ ثُمَّ لِیُدْفَعْ إِلَیْهِ مَا وَهَبَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی مثال جو ہبہ کرنے کے بعد واپس لے ایسے ہے جیسے کتا قے کر کرنے کے بعد اپنی قے کو کھالے پس جو شخص ہبہ کرے اور وہ ہبہ کو واپس لینا چاہے تو جسے وہ چیز ہبہ کی گئی ہے وہ واپس کرنے کی وجہ معلوم کرے۔

بَاب فِی الْهَدِیَّةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ

باب: کسی قسم کی ضرورت پوری کرنے پر ہدیہ قبول کرنا

۱۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی جَعْفَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِی عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِی أُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِیهِ بِشَفَاعَةٍ فَأَهْدَى لَهُ هَدِیَّةً عَلَیْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِیمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا۔

۱۴۵: احمد بن عمرو' ابن وہب' عمرو بن مالک' عبیداللہ' خالد' قاسم' حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی سفارش کرے پھر وہ شخص اس کے عوض ہدیہ اور تحفہ بھیجے اور یہ شخص ہدیہ قبول کر لے تو وہ سود کے بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔

خلاصۃ الباب میں نے مناسب جانا کہ یہاں پر سود کی بابت کچھ بیان کروں کیونکہ اغیار کا تو خیر کیا کہنا مسلمان اس لعنت میں اس طرح مبتلا ہوئے جا رہے ہیں کہ برے بھلے کی تمیز ہی ختم ہوئی جاتی ہے یاد رکھئے! ''سود'' ایک معاشرتی لعنت وعفریت ہے جس کی اقتصادی تباہ کاریوں نے ہمیشہ ہی غربت کے لہو سے سرمایہ داری کی آبیاری کی ہے اور غریب کے سسکتے وجود سے سرمایہ دار کی ہوس کو غذا بخشی ہے' چنانچہ اس لعنت میں مبتلا ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے یوں تنبیہ کی ہے:

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (البقرہ: ۲۷۹)

''پھر اگر تم اس (سودخوری میں چھوڑنے کے حکم) پر عمل نہ کرو تو پس اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو''۔

اسلام نے تجارت اور قرض دونوں میں سود کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ارتکاب گناہ کبیرہ بتایا ہے۔ جو مسلمان سود کے حرام ہونے کا قائل نہ ہو اسلامی قانون کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔

یہ لعنت بہت پرانی ہے' اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی اس کا طریقہ رائج تھا۔ چنانچہ قریش مکہ اور یہود مدینہ میں اس کا عام رواج تھا اور ان میں صرف شخصی ضرورتوں مثلاً قرض وغیرہ ہی کے لئے نہیں بلکہ تجارتی مقاصد کے لئے بھی سود کا لین دین جاری تھا۔ اسی طرح سود کی تباہ کاریاں بھی ہمیشہ ہی تسلیم شدہ رہی ہیں اور اس کو اختیار کرنے والے بھی کبھی اس کے مضر اثرات کے منکر نہیں رہے ہیں' البتہ ایک نئی بات یہ ضروری ہوئی ہے کہ جب سے یورپ کے دلال دنیا کی مسند اقتدار وتجارت پر چھائے ہیں انہوں نے مہاجنوں اور یہودیوں کے اس خاص کاروبار کو نئی شکلیں اور نئے نئے نام دے کر اس کا دائرہ اتنا عام اور وسیع کر دیا ہے کہ وہی سود جو پہلے انسان کی معاشرتی زندگی کا ایک گھن سمجھا جاتا تھا آج معاشیات' اقتصادیات اور تجارت کے لئے ریڑھ کی ہڈی سمجھا جانے لگا ہے اور سطحی ذہن وفکر رکھنے والوں کو یقین ہو گیا ہے کہ آج کوئی تجارت یا صنعت یا اور کوئی معاشی نظام سود کے بغیر

چل ہی نہیں سکتا' اگر چہ آج بھی اہل یورپ ہی میں سے وہ لوگ جو تقلید محض اور عصبیت سے بلند ہو کر وسیع نظر سے معاملات کا جائزہ لیتے ہیں اور جو معاشیات (Economics) کا وسیع علم ہی نہیں رکھتے بلکہ اس کے عملی پہلوؤں پر گہری نظر بھی رکھتے ہیں خود ان کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ سود' معاشیات اور اقتصادی زندگی کے لئے ریڑھ کی ہڈی نہیں بلکہ ایک ایسا کیڑا ہے جو ریڑھ کی ہڈی میں لگ گیا ہے اور جب تک اس کیڑے کو نہ نکالا جائے گا دنیا کی معیشت میں جو اضطراب و ہیجان ہے وہ ختم نہیں ہوگا۔

اس میں شبہ نہیں کہ آج دنیا میں سود کا لین دین جتنا وسیع ہو گیا ہے اور دنیا کے اس کونہ سے لے کر اس کونہ تک تمام ہی تجارتوں میں اس کا جال جس طرح بچھا دیا گیا ہے' افراد و اشخاص کی کیا حیثیت' اگر کوئی پورا طبقہ و جماعت بلکہ کوئی پورا ملک بھی اس سے نکلنا چاہے تو اس کو اس کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا کہ یا تو اپنی تجارت ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے یا نقصان برداشت کرتا رہے یہی وجہ ہے کہ اب تو عام مسلمان تاجر الگ رہے وہ دیندار و پرہیز گار مسلمان تاجر جن کی اعتقادی و عملی زندگی بڑی پاکیزہ اور مثالی ہے اب انہوں نے بھی یہ سوچنا چھوڑ دیا ہے کہ سود جو حرام ترین چیز اور بدترین سرمایہ ہے اس سے کس طرح نجات حاصل کریں جس کا نتیجہ یہ ہے ان دیندار اور پابند شریعت مسلمانوں اور ایک خالص دیندار مہاجن میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

لہٰذا سود کی ہمہ گیری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان اس عام مجبوری کا سہارا لے کر اتنی بڑی لعنت سے بالکل بے پرواہ ہو کر بیٹھ جائیں اور ان کے دل میں ذرہ برابر کھٹک بھی پیدا نہ ہو کہ وہ کتنی بڑی حرام چیز میں مبتلا ہیں' آج سود کے بارے میں جو تاویلیں کی جاتی ہیں یا اس کو جو نئی شکلیں دی جاتی ہیں یاد رکھئے وہ سب اسی درجے میں حرام ہیں جس درجے میں خود سود کی حرمت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے تجارتی معاملات کو اس انداز میں استوار کریں جس سے حتی الامکان اس لعنت سے نجات مل سکے' اگر موجودہ معاشی نظام میں اس حد تک تبدیلی ان کے بس میں نہیں ہے کہ جس میں سود کا دخل نہ ہو تو کم سے کم اپنی زندگی اور نجی معاملات ہی کو درست کریں تاکہ سود کی لعنت سے اگر بالکل نجات نہ ملے تو کم از کم اس میں کمی ہی ہو جائے اور مسلمان ہونے کا یہ ادنیٰ تقاضا تو پورا ہو کہ وہ حتی الامکان حرام سے بچنے کی فکر میں رہے۔

بہر کیف اس باب میں اسی موضوع سے متعلق احادیث ذکر ہوں گی جن کے ضمن میں حسب موقع سود کے احکام و مسائل بیان کئے جائیں گے لیکن یہ ضروری ہے کہ پہلے اس موضوع سے متعلق چند بنیادی باتیں بتا دی جائیں۔

ربا کی تعریف: لغت کے اعتبار سے ربا کے معنی ''زیادتی' بڑھوتری بلندی'' کے آتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ایسی زیادتی کو ربا کہتے ہیں جو کسی مالی معاوضہ کے بغیر حاصل ہو۔

ربا اور سود میں فرق: قرآن کریم میں جس لفظ کو ''ربا'' کے ساتھ حرام قرار دیا گیا ہے اس کا ترجمہ اردو میں عام طور پر ''سود'' کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عموماً لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ربا اور مروجہ سود دونوں عربی اور اردو میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یعنی جس چیز کو عربی میں ربا کہتے ہیں اسی کو اردو میں سود کہا جاتا ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ''ربا'' ایک عام اور وسیع مفہوم کا حامل ہے جبکہ مروجہ سود ربا کی ایک قسم یا اس کی ایک شاخ ہے۔ کیونکہ مروجہ سود کے معنی ہیں ''روپیہ کی ایک متعین مقدار' ایک متعین میعاد کے لئے قرض دے کر متعین شرح کے ساتھ نفع یا زیادتی لینا''۔ بلاشبہ یہ بھی ربا کی تعریف میں داخل ہے مگر صرف اسی ایک صورت یعنی قرض و ادھار پر نفع و زیادتی لینے کا نام ربا نہیں ہے بلکہ ربا کا مفہوم اس سے بھی وسیع ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی کی روشنی میں ربا کے مفہوم کو وسعت دے کر لین دین اور خرید و فروخت کے معاملات میں بعض ایسی صورتیں بھی بیان فرمائی ہیں جن میں چیزوں کے باہم لین دین یا ان کی باہمی خرید و فروخت میں کمی بیشی کرنا بھی ربا ہے اور ان میں ادھار لین دین کرنا بھی ربا ہے

اگر چہ اس ادھار میں اصل مقدار پر کوئی زیادتی نہ ہو بلکہ برابر سرابر لیا دیا جائے۔

ربا کی قسمیں اور ان کے احکام: ربا کے مذکورہ بالا وسیع مفہوم کے مطابق فقہاء نے ربا کی جو قسمیں مرتب کی ہیں ان میں سے عام طور پر یہ پانچ قسمیں بیان کی جاتی ہیں: (۱) ربا قرض (۲) ربا رہن (۳) ربا شراکت (۴) ربا نسیہ (۵) ربا فضل۔

رباء قرض: کا مطلب ہے کہ قرض خواہ کا قرض دار سے بحسب شرط متعینہ میعاد کے بعد اپنے اصل مال پر کچھ زائد مقدار لینا۔ اس کی مثال مروجہ سود کی صورت ہے یعنی ایک شخص کسی کو اپنے روپیہ کی ایک متعین مقدار ایک متعین میعاد کے لئے اس شرط پر قرض دیتا ہے کہ اتنا روپیہ اس کا ماہوار سود کے حساب سے دینا ہوگا اور اصل روپیہ بدستور باقی رہے گا۔ ربا کی یہ صورت کلیتاً حرام ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

ربا رہن: کا مطلب ہے ''بلا کسی مالی معاوضہ کے وہ نفع جو مرتہن کو راہن سے یا شے مرہونہ سے حاصل ہو''۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص (یعنی راہن) اپنی کوئی ملکیت مثلاً زیور یا مکان کسی دوسرے شخص (یعنی مرتہن) کے پاس بطور ضمانت رکھ کر اس سے کچھ روپیہ قرض لے اور وہ مرتہن اس رہن کی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھائے مثلاً اس مکان میں رہے یا اسے کرایہ پر چلائے اور یا یہ کہ اس رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ راہن سے نفع حاصل کرے بایں طور کہ قرض دی ہوئی رقم پر سود حاصل کرے۔ رہن کی یہ دونوں ہی صورتیں حرام ہیں۔

ربا شراکت: کا مطلب ہے ''کسی مشترک کاروبار میں ایک شریک اپنے دوسرے شریک کا نفع متعین کر دے''۔ اور جملہ نقصانوں اور فائدوں کا خود مستحق بن جائے۔ یہ بھی حرام ہے۔

رباء نسیہ: کا مطلب ہے ''دو چیزوں کے باہم لین دین یا دو چیزوں کے باہم خرید وفروخت'' میں ادھار کرنا خواہ اس ادھار میں اصل مال پر زیادتی لی جائے۔ مثلاً ایک شخص کسی دوسرے کو ایک من گیہوں دے اور دوسرا شخص اس کے بدلہ میں اسے ایک ہی من گیہوں دے مگر ایک دو دن یا ایک دو ماہ بعد دے۔ یہ اس صورت کی مثال ہے کہ دو چیزوں میں باہم تبادلہ ہوا مگر یہ تبادلہ دست بدست نہیں ہوا بلکہ ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار معاملہ ہوا نیز اس ادھار میں اصل مال پر کوئی کمی وبیشی نہیں ہوئی۔ کمی وبیشی کے ساتھ ادھار لین دین کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کسی دوسرے کو ایک من گیہوں دے گا۔ رباء نسیہ کی یہی وہ صورت ہے جو زمانہ جاہلیت میں بھی رائج تھی اور اب بھی مروجہ سود کی شکل میں موجود ہے اور ایک اعتبار سے یہ ''ربا قرض'' کی قسم میں بھی داخل ہے۔

رباء فضل: کا مطلب ہے دو چیزوں میں باہم کمی بیشی کے ساتھ دست بدست لین دین ہو۔ مثلاً ایک شخص کسی کو ایک من گیہوں دے اور اس سے اسی وقت اپنے ایک من گیہوں کے بدلہ میں سوا من گیہوں لے۔ ربا کی یہ دونوں قسمیں یعنی نسیہ اور فضل چونکہ باہم لین دین کی دو بنیادی صورتیں ہیں نیز لاعلمی کی بناء پر عام طور پر لوگ ان میں سود کے پیدا ہونے والے حکم سے نابلد ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ان کے احکام بیان کرنے سے پہلے چند باتیں بطور تمہید وقاعدہ بیان کر دی جائیں تا کہ ان احکام کو سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

① لین دین اور تجارت کا معاملہ جن چیزوں سے متعلق ہوتا ہے وہ تین قسم کی ہیں: (۱) یا تو ان کا لین دین وزن سے ہوتا ہے (۲) یا کسی برتن سے ناپی جاتی ہیں (۳) یا نہ تو وزن کی جاتی ہیں اور نہ کسی برتن سے ناپی جاتی ہیں۔ پہلی اور دوسری قسم کی مثال غلہ ہے کہ کہیں تو غلہ کو تول کر بیچنے کا دستور ہے اور کہیں برتن میں بھر کر ناپنے کا۔ لین دین اور خرید وفروخت میں جو چیزیں تولی جاتی ہیں ان

کو ''موزون'' کہتے ہیں اور جو چیزیں ناپی جاتی ہیں ان کو ''مکیل'' کہتے ہیں۔ کسی چیز کے موزون یا مکیل ہونے کی صفت کو اصطلاح فقہ میں ''قدر'' کہتے ہیں اس مختصر سے لفظ ''قدر'' کو ذہن میں رکھئے۔

(۲) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوا کرتی ہے مثلاً گیہون کا گیہوں ہونا' چاندی کا چاندی ہونا اور کپڑے کا کپڑا ہونا' اسی حقیقت کو ''جنس'' کہتے ہیں اور اس لفظ ''جنس'' کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔

(۳) جن چیزوں کا باہم لین دین ہوتا ہے وہ کبھی تو ''قدر'' میں متحد اور مشترک ہوتی ہیں اور ''جنس'' میں مختلف ہوتی ہیں مثلاً گیہوں اور چنا یہ دونوں چیزیں قدر میں مشترک یعنی یکساں ہیں کیونکہ دونوں موزوں ہیں یا مکیل ہیں۔ مگر جنس میں مختلف یعنی یکساں نہیں ہیں کیونکہ ایک کی حقیقت گیہوں ہے اور دوسرے کی حقیقت چنا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن دو چیزوں میں باہم لین دین ہوتا ہے ان کی جنس تو متحد و یکساں ہوتی ہے مگر قدر میں یکسانیت نہیں ہوتی مثلاً ململ کا ململ سے تبادلہ کہ دونوں کی جنس تو ایک ہے مگر چونکہ دونوں موزوں اور مکیل نہیں (کیونکہ ململ کی خرید وفروخت نہ تو تول کر ہوتی ہے اور نہ کسی برتن سے ناپ کر) اس لئے جب یہ دونوں قدر ہی نہیں تو قدر میں ایک کیسے ہوں گی' یا بکری کا بکری سے تبادلہ کہ دونوں کی جنس تو ایک ہے مگر چونکہ موزوں اور مکیل نہیں اس لئے نہ قدر ہے اور نہ اتحاد قدر اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن دو چیزوں میں باہم لین دین ہوتا ہے ان کی جنس بھی ایک ہوتی ہے اور قدر میں بھی یکسانیت ہوتی ہے جیسے گیہوں کا گیہوں سے تبادلہ کہ ان دونوں کی جنس بھی ایک ہے اور قدر بھی ایک' اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن دو چیزوں میں باہم لین دین ہوتا ہے ان میں نہ تو جنس کی یکسانیت ہوتی ہے اور نہ قدر کی جیسے روپیہ اور کپڑا یا روپیہ اور غلہ (گویا آج کل لین دین اور تجارت کی جو عام شکل ہے) کہ نہ تو ان کی جنس ایک ہے اور نہ قدر ایک ہے۔ لہٰذا باہم لین دین اور تجارت کی جانے والی چیزیں چار قسم کی ہوئیں۔ (۱) متحد القدر والجنس (یعنی دونوں کی جنس بھی ایک اور قدر بھی ایک) (۲) متحد القدر غیر متحد الجنس (یعنی دونوں کی قدر تو ایک مگر جنس الگ الگ) (۳) متحد الجنس غیر متحد القدر (یعنی دونوں کی جنس تو ایک مگر قدر الگ الگ (۴) غیر متحد الجنس والقدر (یعنی دونوں کی نہ تو جنس ایک اور نہ قدر ایک)۔

اس تمہید کو جان لینے کے بعد چیزوں کے باہم لین دین اور تجارت کے سلسلے میں وہ قاعدہ کلیہ سمجھ لیجئے جو اگر ذہن میں رہے تو نہ صرف اس باب کے احکام ومسائل سمجھنے میں آسانی ہوگی بلکہ اپنی عملی زندگی میں بھی ربا اور سود جیسے گناہ سے بچنا آسان ہوگا۔ وہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو دو چیزیں متحد القدر والجنس ہوں ان کے باہم تبادلہ وتجارت میں شرعی طور پر دو چیزیں ضروری ہیں ایک تو یہ کہ وہ دونوں چیزیں وزن پر پیمانے میں برابر ہوں دوسرے یہ کہ دونوں دست بدست ہوں مثلاً اگر ہم دو شخص آپس میں گیہوں کو گیہوں سے بدلنا چاہیں تو اس میں کمی بیشی درست نہیں ہے یعنی یہ درست نہیں کہ ہم میں سے ایک تو سیر بھر گیہوں دے اور دوسرا سوا سیر دے بلکہ دونوں ہی کو سیر سیر بھر یا سوا سیر ہی دینا ضروری ہے اور نہ یہ درست ہے کہ ایک تو سردست لے لے اور دوسرا کل یا پرسوں یا تھوڑی دیر کے بعد' بلکہ ایک ہی مجلس میں اور ایک ہی وقت میں دونوں کو اپنا اپنا حق لینا واجب ہے اور جو چیزیں متحد القدر غیر متحد الجنس ہوں یا متحد الجنس غیر متحد القدر ہوں ان دونوں کا حکم ایک ہے وہ یہ کہ ان کے باہم لین دین میں کمی بیشی تو جائز ہے مگر اُدھار جائز نہیں مثلاً گیہوں کو چنے سے بدلنا چاہیں کہ ان دونوں کی جنس تو الگ الگ ہے مگر قدر ایک ہے اس لئے ان دونوں کے تبادلہ میں کمی بیشی تو جائز ہوگی کہ ایک شخص ایک سیر گیہوں دے اور دوسرا اس کے بدلے میں سوا سیر چنا دے مگر ان کے تبادلہ

نہیں کیونکہ قدر تو موزون یا مکیل ہونے کو کہتے ہیں اور بکری نہ مکیل ہے اور نہ موزون' لہٰذا ان میں بھی کمی بیشی جائز ہے کہ ایک شخص تو ایک بکری دے اور دوسرا اس کے بدلے میں دو بکریاں دے مگر ان کے تبادلے میں بھی ادھار جائز نہیں ہوگا اور جو چیزیں نہ متحد الجنس ہوں اور نہ متحد القدر ہوں ان میں کمی بیشی بھی جائز ہے اور نقد و ادھار کا فرق بھی جائز ہے مثلاً روپیہ اور غلہ کی باہم تجارت (جیسا کہ آج کل رائج ہے کہ اشیاء کا لین دین روپیہ کے ذریعہ ہوتا ہے) کہ ان دونوں کی نہ تو جنس ایک ہے اور نہ ان کی قدر ایک ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص روپیہ دے کر غلہ خریدنا چاہے تو اس صورت میں کمی بیشی بھی جائز ہے کہ چاہے تو ایک روپیہ کے بدلے میں ایک سیر غلہ لیا دیا جائے اور چاہے ایک روپیہ کے بدلے میں دو سیر غلہ لیا دیا جائے اس طرح اس صورت میں ادھار لین دین بھی جائز ہے کہ چاہے تو دست بدست لین دین ہو چاہے ادھار کی صورت میں اب اس قاعدہ کلیہ کا حاصل چار قاعدے ہوئے۔

① اشیاء متحد القدر و متحد الجنس کے لین دین میں برابری اور دست بدست ہونا واجب ہے۔
② اشیاء متحد القدر و غیر متحد الجنس کے لین دین میں نہ برابری واجب ہے اور نہ دست بدست ہونا واجب ہے۔
③ اشیاء متحد الجنس غیر متحد القدر کے لین دین میں دست بدست ہونا ضروری ہے مگر برابری ضروری نہیں۔
④ اشیاء متحد القدر غیر متحد الجنس کے لین دین میں دست بدست ہونا ضروری ہے مگر برابری ضروری نہیں۔

ان تمام بنیادی اور تمہیدی باتوں کو ذہن میں رکھ کر اب ربا کی ان دونوں اقسام یعنی نسیہ اور فضل کے احکام کی جانب آیئے جن کا تذکرہ شروع میں کیا تھا چنانچہ اگر لین دین ایسی دو چیزوں کے درمیان ہو جن میں اتحاد جنس بھی پایا جائے اور اتحاد قدر بھی یعنی وہ دونوں متحد الجنس بھی ہوں اور متحد القدر بھی (جیسے گیہوں) تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس لین دین میں ربا نسیہ بھی حرام ہے اور ربا فضل بھی اور یہ بات پہلے بتائی جا چکی ہے کہ ''جنس'' سے مراد اس چیز کی حقیقت اور قدر سے مراد ہے اس چیز کا مکیل یا موزون ہونا کیونکہ لین دین اور تجارت کے معاملات میں شرعی معیار یہی کیل ہے یا وزن۔ اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ شارع نے جس چیز کو مکیل (یعنی پیمانہ سے ناپی جانے والی) کہا ہے وہ موزون (یعنی تولی جانے والی) نہیں ہوگی اگرچہ عرف عام اور رواج کے اعتبار سے وہ موزوں ہی ہوں' اسی طرح جس چیز کو موزون کہا ہے وہ مکیل نہیں ہوگی اگرچہ عرف عام اور رواج کے اعتبار سے وہ مکیل ہو' مثلاً گیہوں کو شارع نے ان چیزوں میں شمار کیا ہے جن کا لین دین پیمانہ سے ناپ کر ہوتا ہے اگرچہ آج کل عام طور پر گیہوں کا لین دین وزن کے ذریعے ہوتا ہے (گو بعض علاقوں میں اب بھی اس کا لین دین ناپ کر ہی ہوتا ہے) اس لئے گیہوں کا گیہوں کے ساتھ لین دین کرنا وزن کے ذریعے جائز نہیں ہوگا' اسی طرح چاندی اور سونے کو شارع نے چونکہ موزون کہا ہے اس لئے چاندی کا چاندی کے ساتھ' یا سونے کا سونے کے ساتھ لین دین کیل کے ذریعے جائز نہیں ہوگا' اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ کسی معاملے میں شارع کا واضح حکم' عرف عام اور رواج سے کہیں قوی اور برتر ہوتا ہے۔ ہاں جن چیزوں کو شارع نے نہ مکیل کہا ہے اور نہ موزون' ان کے لین دین میں عرف عام اور رواج ہی کا اعتبار ہوگا۔ لیکن یہ بات ملحوظ رہنی چاہیئے کہ حنفیہ میں سے حضرت امام ابویوسفؒ نے مطلق طور پر عرف عام اور رواج ہی کا اعتبار کیا ہے ان کے نزدیک ان چیزوں کا لین دین وزن کے ذریعے جائز ہے جن کو شریعت نے مکیل کہا ہے۔ بشرطیکہ عرف عام اور رواج' وزن کے ذریعے ہی اس کے لین دین کا ہو۔ چنانچہ کمالؒ نے حضرت امام ابویوسفؒ ہی کے قول کو ترجیح دی ہے اور اسی بناء پر انہوں نے نقود مسکوکہ (یعنی سونے اور چاندی کے سکہ مثلاً اشرفی وغیرہ کا گنتی کے ذریعے بطور قرض لین دین یا آٹے کی وزن کے ذریعے خرید و فروخت کو جائز قرار دیا ہے' نیز مستند ترین

کتاب کافی میں بھی یہی ہے کہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں حضرت امام ابو یوسفؒ ہی کے قول پر فتویٰ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ شارع نے گیہوں (یا دوسرے غلوں) کو مکیل کہا ہے لیکن ان کا لین دین وزن کے ذریعے بلاشبہ جائز ہے کیونکہ آج کل عام طور پر ان کا لین دین وزن ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

بہر کیف اتحاد جنس اور اتحاد قدر والی چیزوں کے لین دین کے بارے میں تو معلوم ہو گیا کہ ان میں ربا نسیہ بھی حرام ہے اور ربا فضل بھی۔ اسی طرح اگر لین دین ایسی دو چیزوں کے درمیان ہو جن میں جنس وقدر میں سے کسی ایک کا اتحاد پایا جائے مثلاً وہ متحد الجنس تو ہوں مگر متحد القدر نہ ہوں۔ تو ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسی چیزوں کے لین دین میں ربا نسیہ تو حرام ہے مگر ربا فضل حرام نہیں ہے۔ لہٰذا اگر گیہوں کا گیہوں کے ساتھ یا چنے کا چنے کے ساتھ یا چونے کا چونے کے ساتھ یا سونے کا سونے کے ساتھ یا لوہے کا لوہے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں فضل (یعنی کمی بیشی کے ساتھ دست بدست لینا دینا) بھی حرام ہوگا اور نسیہ (یعنی ادھار لینا دینا) بھی حرام ہے اور نسیہ (یعنی ادھار لینا دینا) بھی حرام ہوگا کیونکہ یہاں اتحاد قدر بھی پایا جاتا ہے اور اتحاد جنس بھی اور اگر گیہوں کا چنے کے ساتھ یا سونے کا چاندی کے ساتھ اور لوہے کا تانبے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں فضل (یعنی کمی بیشی کے ساتھ دست بدست لینا دینا) تو حلال ہوگا لیکن نسیہ (یعنی ادھار لینا دینا) حرام ہوگا کیونکہ یہاں صرف اتحاد قدر موجود ہے بایں طور کہ گیہوں اور چنے کا لین دین بھی کیل یا وزن کے ساتھ ہوتا ہے لوہے اور تانبے کا لین دین بھی وزن کے ساتھ ہوتا ہے اور چاندی کا لین دین بھی وزن کے ساتھ ہوتا لیکن یہاں اتحاد جنس موجود نہیں ہے اور اگر کسی کپڑے کے ایک ٹکڑے کا اس کپڑے کے دوسرے ٹکڑے کے ساتھ یا گھوڑے کا گھوڑے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں بھی فضل حلال ہوگا اور نسیہ حرام ہوگا۔ کیونکہ یہاں اتحاد جنس موجود ہے مگر اتحاد قدر نہیں ہے بایں طور کہ نہ تو کپڑا ہی مکیل یا موزون ہے اور نہ گھوڑا ہی مکیل یا موزون ہے۔ جبکہ معیار شرعی' مکیل یا موزون ہوتا ہے اور گز وغیرہ معیار شرعی نہیں ہے۔

اور اگر لین دین ایسی دو چیزوں کے درمیان ہو جن میں نہ تو اتحاد قدر ہو اور نہ اتحاد جنس تو ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسی چیزوں کے لین دین میں فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی' مثلاً اگر گیہوں کا چاندی یا لوہے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں فضل اور نسیہ دونوں جائز ہیں اس لئے کہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر بایں طور کہ گیہوں تو مکیل ہے اور چاندی یا لوہا موزون ہے' اسی طرح لوہے کا سونے کے ساتھ' یا سونے کا لوہے کے ساتھ لین دین کرنے کی صورت میں بھی فضل ونسیہ دونوں جائز ہیں کیونکہ یہاں بھی نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر بایں طور کہ سونا تولنے کے باٹ ترازو کی قسم الگ ہوتی ہے اور لوہا جن باٹ ترازو سے تولا جاتا ہے ان کی علیحدہ قسم ہوتی ہے۔ گیہوں کا چونے کے ساتھ لین دین کرنے کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان میں بھی یہی صورت ہے کہ گیہوں کے لین دین کا پیمانہ الگ قسم کا ہوتا ہے اور چونے کے لین دین کا پیمانہ الگ قسم کا ہوتا ہے (لیکن یہ ان علاقوں کی صورت ہے جہاں گیہوں اور چونے کا لین دین وزن کے ساتھ نہیں بلکہ پیمانے کے ذریعے ہوتا ہے)۔

بات اگر چہ کافی طویل ہوگئی لیکن کروں اس موضوع پہ لکھنا شروع کیا تو مسائل کا جم غفیر ہے کہ سامنے آتا ہی جارہا ہے ان شاء اللہ اس موضوع پہ ایک علیحدہ تصنیف کروں گا' قارئین کے لئے اُمید ہے کہ کافی پہلو طشت از بام ہوگئے ہوں گے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي باب: اپنے بیٹوں میں سے کسی ایک کو سب سے زیادہ

النُّحل

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَأَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ وَأَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنْحَلَنِي أَبِي نُحْلًا قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ نِحْلَةً غُلَامًا لَهُ قَالَ فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ اءْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْهِدْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْهَدَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي النُّعْمَانَ نُحْلًا وَإِنَّ عَمْرَةَ سَأَلَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ هَذَا جَوْرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَلْجِئَةٌ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي قَالَ مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سَوَاءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبَرُّوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ أَكُلَّ بَنِيكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَدِكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيهِ أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ۔

دینے کا بیان

۱۴۲۶: احمد بن حنبل' ہشیم' سیار' مغیرہ' داؤد' شعبی' مجالد' اسماعیل' شعبی' نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ میرے والد نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی اسماعیل بن سالم نے بیان کیا کہ انہوں نے نعمان کو ایک غلام عنایت کیا تھا تو میری والدہ ماجدہ عمرہ بنت رواحہ نے میرے والد سے کہا تم جاؤ اور نبیؐ کو گواہ بناؤ' وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز ہبہ کی ہے مجھ سے عمرو نے کہا کہ میں آپ کو اس معاملہ کا گواہ بنا دوں۔ آپ نے فرمایا نعمان کے علاوہ تمہارا اور بھی کوئی لڑکا ہے؟ اس نے کہا ہاں! کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا تم نے تمام لڑکوں کو ایسا ہی کچھ دیا ہے کہ جیسا نعمان کو دیا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں بعض روایات میں آتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ ظلم ہے جبکہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ تو مجبوری اور احتیاج کی وجہ سے ہے (یعنی تم یہ کام بخوشی نہیں انجام دے رہے ہو) تم میرے علاوہ کسی دوسرے شخص کو گواہ بنالو۔ مغیرہ نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری کرنے میں ایک جیسے ہوں اس شخص نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کسی اور شخص کو اس معاملہ کا گواہ بنالو۔ مجالد کی روایت میں ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم پر ان سب کا یہ حق ہے کہ تم انکے درمیان انصاف کرو جیسا تمہارا حق ان تمام لوگوں پر یہ ہے کہ تمہاری فرمانبرداری کریں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں زہری کی حدیث میں یہ الفاظ بیان کئے گئے ہیں اَكُلَّ بَنِيكَ اور بعض راویوں نے لفظ وَلَدِكَ بیان کیا ہے۔ ابن ابی خالد نے بواسطہ شعبی یہ الفاظ اَلَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ (یعنی کیا تمہارے اس کے علاوہ بیٹے موجود ہیں'' کے الفاظ نقل کئے ہیں اور ابوالضحیٰ نے بواسطہ نعمان بن بشیر ''اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ'' بیان کیا ہے۔

پوری اولاد سے برابری کا حکم:

فرمانِ نبوی ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے تو تم کو بھی چاہیے کہ پوری اولاد کے ساتھ برابری کا معاملہ کرو تا کہ کسی ایک کی دِل شکنی نہ ہو واضح رہے کہ اگر کوئی شخص زندگی میں اپنا مال تقسیم کرنا چاہے تو پوری

اولاد کے ساتھ برابری اس میں بھی کرنا ضروری ہے البتہ اگر اولاد میں سے کوئی زیادہ خدمت گزار اور دین دار ہو تو اس کو دوسروں سے زیادہ دینا درست ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((اتقوا الله و اعدلوا او لادکم)) یعنی لوگو! اللہ سے ڈرو اور اولاد میں برابری کرو (مسلم شریف ص ۳۷، ج ۲) نیز البحر الرائق میں ہے: یکرہ تفضیل بعض الاولاد علی البعض فی الھبة حالت الصحة الا لزیادة فضل له فی الدین الخ (البحر الرائق پاکستان ص ۲۸۸، ج ۷)

۱۴۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ غُلَامِي أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِكَ أَعْطَى كَمَا أَعْطَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۱۴۷: عثمان بن ابی شیبہ جریر ہشام بن عروہ ان کے والد نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو ایک غلام عطا فرمایا۔ رسول کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ غلام کیسا ہے تو انہوں نے عرض کیا یہ میرا غلام ہے جو کہ مجھ کو میرے والد نے عطا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے تمام بھائیوں کو اسی قسم کا غلام دیا ہے جیسا کہ تم کو عنایت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: تم یہ غلام واپس کر دو۔

۱۴۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ۔

۱۴۸: سلیمان بن حرب، حماد، حضرت حاجب بن مفضل بن مہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنی اولاد کے درمیان مساوات قائم کیا کرو اور اپنے لڑکوں میں مساوات رکھا کرو۔

۱۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامًا وَقَالَتْ لِي أَشْهِدْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ۔

۱۴۹: محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابوزبیر، جابرؓ سے روایت ہے کہ بشیر کی اہلیہ نے بشیر سے کہا تم اپنا غلام میرے لڑکے (یعنی جولڑکا اسکے پیٹ میں تھا اس) کو ہبہ کر دو اور اس بات پر نبی ﷺ کو گواہ بنا دو تو بشیر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا فلاں شخص کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام ہدیہ کر دوں اور یہ کہا ہے کہ اس بات پر آپ کو گواہ بنا دو۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے اور بھی کوئی بھائی ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے ان سب بھائیوں کو (غلام) دیا ہے جیسا کہ تم نے اس کو غلام دیا ہے۔ تو اس نے عرض کیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: یہ بات نامناسب ہے اور میں سچی بات کے علاوہ کی شہادت نہیں دیتا۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی اولاد کے درمیان فرق و امتیاز کرنا انتہائی نامناسب بات ہے چنانچہ ارشاد گرامی کی روشنی میں یہ مستحب ہے کہ کوئی چیز اپنے کسی ایک بیٹے، بیٹی کو نہ دی جائے بلکہ وہ چیز برابری کے طور پر سب بیٹے بیٹیوں کو دی جائے۔

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کا یہ حکم کہ ''اس غلام کو واپس لے لو'' اولویت پر محمول ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ اس غلام کو واپس لے لینا ہی اولیٰ اور زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی اولاد میں بعضوں کو کچھ دے تو اس کا ہبہ صحیح ہوگا مگر کراہت کے ساتھ۔

اس کے برعکس حضرت امام احمدؒ ثوریؒ اور اسحاقؒ وغیرہ کے نزدیک یہ حرام ہے' آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی (میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا) ان حضرات کی دلیل ہے جب کہ اول الذکر یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' آپ ﷺ کے ان الفاظ مبارک سے استدلال کرتے ہیں جو ایک روایت میں منقول ہیں کہ فاشهد علی هذا غیری: یعنی آپ ﷺ نے بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اس بارے میں میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر یہ ہبہ (یعنی حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کا اپنے ایک بیٹے کو غلام دینا) حرام یا باطل ہوتا تو آپ ﷺ یہ نہ فرماتے کہ کسی اور کو گواہ بنالو۔ کیونکہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ کا یہ ہبہ بہرحال صحیح اور جائز تھا لیکن چونکہ غیر پسندیدہ اور مکروہ تھا اس لئے آپ ﷺ نے خود گواہ بننا مناسب نہیں سمجھا اور یہ فرمادیا کہ کسی اور کو گواہ بنالو۔

بَاب فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

۱۵۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا۔

۱۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

باب: اگر بیوی' شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال میں سے کچھ دے دے؟

۱۵۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' داؤد' حبیب معلم' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کو اپنے خاوند کے مال میں تصرف جائز نہیں جب تک کہ شوہر اس عورت کی عصمت کا مالک ہے (یعنی وہ عورت جب تک اس شخص کی منکوحہ ہے)

۱۵۱: ابوکامل' خالد' حسین' عمرو بن شعیب' ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں ہے۔

بَاب فِي الْعُمْرَى

۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ۔

باب: تمام عمر کے لئے کوئی چیز دینا درست ہے

۱۵۲: ابوالولید' ہمام' قتادہ' نضر بن انس' بشیر بن نہیک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پوری زندگی کے لئے کوئی شے کسی کو دے دینا درست ہے۔

تمام زندگی کے لئے ہبہ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا مکان وغیرہ کسی کو یہ کہہ کر دے کہ میں نے تم کو یہ مکان' دوکان وغیرہ تمہاری زندگی کے لئے دی تو اس طرح دینا جائز ہے اور اس شخص کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء اس مکان وغیرہ کے مرنے والے کے دیگر ترکہ کی طرح مالک ہو جائیں گے۔

۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۵۳: ابوالولید' ہمام' قتادہ' حسن' سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ پر روایت بیان کی ہے۔

۱۵۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

۱۵۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ تمام زندگی کے لئے دی ہوئی چیز اسی کی ہے جسے دی گئی ہے۔

۱۵۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۱۵۵: مؤمل بن فضل' محمد بن شعیب' اوزاعی' زہری' عروہ' جابرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی شخص کو کوئی شے زندگی بھر کے لئے دی (ہبہ کی) تو وہ شے اس شخص کی (ملکیت) ہوگئی کہ جس کو وہ شے دی گئی ہے جب تک وہ حیات ہے (وہ شخص مالک رہے گا) اور اس شخص کے انتقال کے بعد وہ شے اس کے ورثاء کو ملے گی۔

۱۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۵۶: احمد بن ابی حواری' ولید' اوزاعی' زہری' ابوسلمہ' عروہ' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیث بن سعد نے زہری' ابوسلمہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ

باب: جو شخص کوئی چیز تمام زندگی کے لئے دے اور دیتے وقت ورثاء کا بھی تذکرہ کردے؟

۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي

۱۵۷: محمد بن یحییٰ' محمد بن مثنیٰ' بشر بن عمرؓ' مالک بن انس' ابن شہاب' ابوسلمہ' جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی کو تمام زندگی کیلئے کوئی چیز دے دی (ہبہ کر دی) اور یہ کہہ دیا کہ میں نے یہ چیز اس شخص اور اسکے ورثاء کو تمام زندگی کیلئے دیدی تو وہ چیز اس شخص اور اسکی اولاد کیلئے ہے اور وہ چیز (دینے والے شخص کی) ایسی

يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

ملکیت ہے کہ وہ ہبہ کرنے والے شخص کو نہیں ملے گی کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ کیا ہے کہ جس میں وراثت کا عمل دخل ہو گیا ہے۔

ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے:

واضح رہے کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے پس جب لینے والے نے مذکورہ صورت میں ہبہ والی شے پر قبضہ کرلیا تو وہ شے وصول کرنے والے کی ملکیت ہوگئی اور اس کے مرنے کے بعد حسب ضابطہ شرع اس چیز میں وراثت جاری ہوگئی۔ کتب فقہ میں اس کو صراحت ہے۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي لَفْظِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۱۵۸: حجاج بن ابی یعقوب' یعقوب' ابوصالح' حضرت ابن شہاب سے اس طریقہ سے روایت ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن شہاب سے اسی طریقہ سے عقیل' یزید بن ابی حبیب نے روایت کیا ہے اور اوزاعی کے الفاظ میں بواسطہ ابن شہاب (والی روایت میں) الفاظ میں اختلاف ہے اس کے علاوہ فلیح بن سلیمان نے اسی طریقہ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

۱۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا۔

۱۵۹: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس عمریٰ (یعنی زندگی کے لئے) دینے کی اجازت عطا فرمائی وہ یہ ہے دینے والا (ہبہ کرنے والا) جس شخص کو کوئی چیز دیتا ہے اس شخص سے اس طرح کہے کہ (یہ چیز) تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے ہے۔ اگر اس طرح نہیں کہا بلکہ اس طرح کہا یہ چیز تمہارے لئے ہے جب تک کہ تم زندہ ہو تو وہ چیز (لینے والے کے انتقال کے بعد) دینے والے کی طرف واپس ہو جائے گی۔

۱۶۰: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

۱۶۰: اسحٰق بن اسماعیل' سفیان' ابن جریج' عطاء' جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ رقبیٰ' اور عمریٰ نہ کیا کرو۔ اگر کوئی شخص رقبیٰ یا عمریٰ کرے تو وہ چیز جس شخص کو دی ہے اسکی اور اسکے ورثاء کی ہو جائے گی۔

رقبیٰ اور عمریٰ:

رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس طرح کہے یہ مکان' دُکان وغیرہ میں نے تم کو اس شرط پر ہبہ کی اگر تم مجھ سے قبل انتقال کر گئے تو یہ چیز میں واپس لے لوں گا اور اگر تم سے قبل میرا انتقال ہو گیا تو یہ مکان وغیرہ تمہارا ہے اور عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کسی کو زندگی بھر کے لئے دینا اور اس کے مرنے کے بعد ورثاء کو دینا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: آپس کا لین دین معاشرۂ انسانی کے باہمی ربط و تعلق کے استحکام کا ذریعہ ہے' آپس کے تعلقات' ایک دوسرے سے محبت اور باہمی ارتباط کی خوشگواری و پائیداری آپس کے ہدایا و تحائف پر بھی منحصر ہوتی ہے کیونکہ اس ذریعہ فطرت انسانی ایک خاص قسم کی محبت و مسرت اور جذبہ ممنونیت سے سرشار ہوتی ہے۔ یہ آپس کا لین دین کئی طریقوں سے ہوتا ہے' ہدیہ وتحفہ اور ہبہ کے ساتھ ساتھ ایک صورت ''عمریٰ'' بھی ہے جو بظاہر ہبہ کی ایک شاخ ہے' چنانچہ حدیث بالا اسی کے جواز کو ظاہر کر رہی ہے۔

پیچھے میں ''عمریٰ'' کے معنی بیان کر چکا ہوں' اس موقع پر فقط یہ جان لیجئے کہ عمریٰ کی صورت کیا ہوتی ہے کہ مثلاً کوئی شخص کسی سے یہ کہے کہ میں نے اپنا یہ مکان تمہیں تمہاری زندگی تک کے لئے دیا۔ یہ جائز ہے' اس صورت میں جب تک کہ وہ شخص (جس کو مکان دیا گیا ہے) زندہ ہے' اس سے وہ مکان واپس نہیں لیا جا سکتا۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد وہ مکان واپس لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں' جس کی تفصیل یہ ہے کہ عمریٰ کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ کوئی شخص مثلاً اپنا مکان کسی کو دے اور یہ کہے کہ میں نے اپنا یہ مکان تمہیں دے دیا' جب تک تم زندہ رہو گے یہ تمہاری ملکیت میں رہے گا' تمہارے مرنے کے بعد تمہارے وارثوں اور اولاد کا ہو جائے گا۔ اس صورت کے بارے میں تمام علماء کا بالاتفاق یہ مسلک ہے کہ یہ ہبہ ہے' اس صورت میں مکان مالک کی ملکیت سے نکل جاتا ہے اور جس شخص کو دیا گیا ہے اس کی ملکیت میں آ جاتا ہے' اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء اس مکان کے مالک ہو جاتے ہیں' اگر ورثاء نہ ہوں تو بیت المال میں داخل ہو جاتا ہے۔

عمریٰ کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ دینے والا بلا کسی قید و شرط کے یعنی مطلقاً یہ کہے کہ یہ مکان تمہاری زندگی تک تمہارا ہے۔ اس صورت کے بارے میں علماء کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ اس کا بھی حکم وہی ہے جو پہلی صورت کا حکم ہے۔ چنانچہ حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ حضرت امام شافعیؒ کا قول بھی یہی ہے۔ لیکن بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں وہ مکان اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کا حق نہیں ہوتا بلکہ اصل مالک (یعنی جس نے اس شخص کو دیا تھا) کی ملکیت میں واپس آ جاتا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ دینے والا یوں کہے کہ یہ مکان تمہاری زندگی تک تمہارا ہے' تمہارے مرنے کے بعد میری اور میرے وارثوں کی ملکیت میں آ جائے گا''۔ اس صورت کے بارے میں بھی زیادہ صحیح یہی بات ہے کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہلی صورت ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ شرط کہ ''تمہارے مرنے کے بعد میری اور میرے وارثوں کی ملکیت میں آ جائے گا'' فاسد ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ کسی فاسد شرط کی وجہ سے ہبہ فاسد نہیں ہوتا۔

حضرت امام شافعیؒ کا بھی زیادہ صحیح قول یہی ہے' لیکن حضرت امام احمدؒ یہ فرماتے ہیں کہ عمریٰ کی یہ صورت ایک فاسد شرط کی وجہ سے فاسد ہے۔

عمریٰ کے بارے میں حضرت امام مالکؒ کا یہ قول ہے کہ اس کی تمام صورتوں میں بنیادی مقصد دی جانے والی چیز کی منفعت کا مالک کرنا ہوتا ہے۔

۱۶۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ ۱۶۱: عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ' سفیان' حبیب' حمید اعرج' طارق' حضرت

هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے ایک انصاری خاتون کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جس کے لڑکے نے اس کو ایک باغ دیا تھا جب وہ عورت فوت ہوگئی تو لڑکے نے کہا میں نے (یہ باغ) اس کی زندگی تک کے لئے اسے دیا تھا اور اس وقت اس کے اور بھائی بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ باغ موت وزندگی دونوں میں اس عورت کا ہے۔ لڑکے نے کہا میں نے باغ صدقہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو اس باغ کو واپس لے لینا تم سے بہت حیرت کی بات ہے۔

بَابٌ فِي الرُّقْبَى

باب: رقبیٰ کا بیان

۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

۱۶۲: احمد بن حنبل، ہشیم، داؤد، ابوزبیر، جابر سے مروی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا عمریٰ (یعنی زندگی بھر کیلئے دینا) اسکے اہل کا ہوتا ہے اور رقبیٰ اسکے اہل کا ہوتا ہے۔ (رقبیٰ کی تشریح گزر چکی اور مفہوم حدیث یہ ہے کہ مذکورہ دونوں صورت میں دینے والے کو وہ شے واپس نہیں مل سکے گی)۔

۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ۔

۱۶۳: عبد اللہ بن محمد، معقل، عمرو بن دینار، طاؤس، حجر، حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کچھ عمریٰ کیا (یعنی کوئی چیز کسی کو زندگی بھر کے لئے دی) تو وہ شے اس شخص کے لئے ہے کہ جس شخص کے لئے عمریٰ کیا گیا (یعنی جس کو دی گئی) زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد بھی اور تم لوگ رقبیٰ نہ کیا کرو کیونکہ جس شخص کو کوئی چیز رقبیٰ میں دی گئی تو وہ شے اسی شخص کی ہو جائے گی۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْعُمْرَى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبَى هُوَ أَنْ يَقُولَ الْإِنْسَانُ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ۔

۱۶۴: عبد اللہ بن جراح، عبد اللہ بن موسیٰ، عثمان بن اسود، مجاہد سے مروی ہے کہ عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شخص سے کہے یہ چیز تمہاری ہے جب تک کہ تم زندہ رہو۔ وہ اس طرح کہہ دے تو وہ شے اس شخص کی ہوگئی اور اس شخص کے انتقال کے بعد وہ چیز اسکے ورثاء کو مل جائے گی اور رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کہے یہ چیز ہم دونوں میں سے اسی کی ہوگی جو بعد میں مرے گا یعنی اگر میرے مرنے کے بعد تمہارا انتقال ہوا تو یہ چیز تمہاری ہے ورنہ یہ چیز میں لے لوں گا۔

باب فِي تَضْمِينِ الْعَارِيَةِ!

۱۶۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

۱۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَمَقٌ مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ رِوَايَةُ يَزِيدَ بِبَغْدَادَ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَاسِطٍ تَغَيُّرٌ عَلَى غَيْرِ هَذَا۔

۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَوَرٌ أَمْ غَصْبًا قَالَ لَا بَلْ عَوَرٌ فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَفْوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا

باب: جو شخص کوئی چیز مانگ کرلے پھر ضائع ہو جائے؟

۱۶۵: مسدد' یحییٰ' ابن ابی عروبہ' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاتھ کے ذمہ وہ چیز واپس کرنا ہے جو کہ اس نے لی یہاں تک کہ وہ چیز ادا کرے پھر حسن بھول گئے اور انہوں نے بیان کیا تم جس چیز کو مانگ کرلو تو وہ امانت دار ہے اور اس شخص پر ضمان نہیں ہے۔

۱۶۶: حسن بن محمد' سلمہ بن شبیب' یزید' شریک' عبدالعزیز' حضرت امیہ بن صفوان' حضرت صفوان سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے دن ان سے عاریتاً زرہیں لیں تو انہوں نے کہا: اے محمد کیا جبراً (زرہیں لینا چاہتے ہیں؟) آپ نے فرمایا جبراً نہیں بلکہ یہ تو عاریتاً لے رہا ہوں جو واپس کر دی جائیں گی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ روایت' یزید کی بغداد میں تھی اور (مقام) واسط میں ان کی جو روایت بیان کی گئی ہے اس میں (بغداد والی روایت سے) کچھ تبدیلی ہے۔

۱۶۷: ابوبکر بن ابی شیبہ' جریر' عبدالعزیز' آل صفوان کے بعض حضرات سے مروی ہے کہ صفوان سے نبیؐ نے ارشاد فرمایا اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کیا (وہ ہتھیار) آپ مانگے ہوئے لینا چاہتے ہیں یا جبراً لینا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا زبردستی یا جبراً نہیں بلکہ عاریتاً لینا چاہتے ہیں تو انہوں نے آپ کو تیس سے چالیس زرہ عاریتاً دیں اور نبیؐ نے (اُس اسلحہ سے) غزوۂ حنین میں جنگ کی پھر جب کفار کو شکست ہوگئی تو صفوان کی زرہیں اکٹھی کی گئیں ان میں سے چند زرہیں گم ہو گئیں نبیؐ نے فرمایا اے صفوان! ہم سے تمہاری کچھ زرہیں گم ہوگئی ہیں اگر تم چاہو تو ہم ان زرہوں کا تاوان ادا کر دیں؟ صفوانؓ نے کہا' نہیں یارسول اللہ! میرے دِل میں آج وہ بات ہے جو کہ اس سے قبل نہیں تھی۔ (مراد یہ ہے کہ پہلے میں مشرک تھا اب میں اسلام قبول کر چکا ہوں اب میں آپ سے کس طرح تاوان وصول کرسکتا ہوں؟)

۱۶۸: مسدد' ابوالاحوص' عبدالعزیز' عطاء' آل صفوان کے بعض حضرات

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

سے اسی طریقہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہیں مستعار لی تھیں۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَوَرُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

۱۶۹: عبدالوہاب' ابن عیاش' حضرت شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ابو اُمامہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے' آپؐ فرماتے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق دار کو اس کا حق ادا فرمایا دیا' تو اب وارث کیلئے وصیت جائز نہیں ہے۔ کوئی خاتون اپنے گھر میں سے کوئی شے خرچ نہ کرے مگر اپنے شوہر کی اجازت سے' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! بلا اجازت کھانا بھی نہ دے۔ آپ نے فرمایا غلہ تو تمام مالوں میں عمدہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا مستعار کی ہوئی چیز کو واپس کرنا چاہئے اور منحہ واپس کی جائے گی اور ادائیگی قرض لازم ہے اور کسی کی ذمہ داری لینے والا ضامن ہے یعنی جس شے کی ذمہ داری لی اسکی ادائیگی لازمی ہے۔

وارث کے لئے وصیت:

وصیت غیر وارث کے لئے درست ہوتی ہے وارث کو اس کا مقرر کردہ شرعی حصہ ملے گا وارث کے لئے وصیت درست نہیں ہے اور منحہ کا مطلب یہ ہے اگر کوئی شخص کسی کو اپنا دودھ دینے والا جانور عاریتاً دے تو جب اس جانور کے دودھ ختم ہو جائے تو وہ جانور اس کے مالک کو واپس دے دینا چاہئے۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُصْفُرِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَوَرٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَوَرٌ مُؤَدَّاةٌ۔

۱۷۰: ابراہیم' حبان بن ہلال' ہشام' قتادہ' عطاء' صفوان بن یعلی' اپنے والد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو تم ان کو تیس زرہ اور تیس اُونٹ دے دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس عاریت کے طریقہ پر دوں جس کا ضمان لازم ہوتا ہے یا اس عاریت کے طور پر جو کہ مالک کو واپس دلا دی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا اس عاریت کے بطور جو کہ مالک کو واپس کی جاتی ہے۔

بَاب فِيمَنْ أَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرَمُ مِثْلَهُ

باب: جو شخص کسی کی کوئی شے ضائع کر دے تو اس جیسی شے ضمان میں ادا کرے

۱۷۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ

۱۷۱: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ' خالد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس

أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمِهَا قَصْعَةً فِيهَا طَعَامٌ قَالَ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ الْقَصْعَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى جَائَتْ قَصْعَتُهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى لَفْظِ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِهِ۔

تھے آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک نے اپنے خادم کے ہاتھ آپ کی خدمت میں ایک پیالہ میں کھانا بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر وہ پیالہ توڑ دیا۔ ابن المثنیٰ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں ٹکڑوں کو لے کر جمایا اور اس پیالہ میں دوبارہ کھانا جمع کیا پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم لوگوں کی ماں کو غیرت آ گئی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو) ابن مثنیٰ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ کھانا کھاؤ سب نے کھانا نوش کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ان زوجہ مطہرہ کے گھر سے پیالہ آیا کہ جن کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا کھانا کھاؤ اور آپ نے خادم کو روکے رکھا اور آپ نے پیالہ کو بھی رہنے دیا جب لوگ فارغ ہو گئے تو آپ نے صحیح سالم پیالہ اس خادم کے حوالہ فرمایا اور ٹوٹا ہوا پیالہ آپ نے اپنے گھر میں رکھ لیا۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهِ فَأَخَذَنِي أَفْكَلٌ فَكَسَرْتُ الْإِنَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ إِنَاءٌ مِثْلُ إِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ۔

۱۷۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' فلیت' حضرت جسرہ بنت دجاجہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی کو اس قسم کا (عمدہ) کھانا پکاتے ہوئے نہیں دیکھا کہ جس قسم کا (عمدہ) کھانا حضرت صفیہؓ پکاتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے آپ کے لئے کھانا پکا کر بھیجا مجھ کو غصہ آ گیا۔ میں نے برتن توڑ دیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس فعل کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا برتن کا عوض اسی قسم کا (یعنی اس جیسا) برتن ہے اور کھانے کا عوض ایسا ہی دوسرا کھانا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناگواری کی وجہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس لئے ناگواری ہوئی کہ آج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے یہاں آرام کرنے کی رات مقرر تھی میرے گھر پر دوسری زوجہ مطہرہ کے یہاں سے کھانا کیوں پک کر آئے؟

بَابُ الْمَوَاشِي تُفْسِدُ زَرْعَ قَوْمٍ

باب: اگر کسی کے چوپائے دوسرے شخص کی کھیتی برباد کر دیں؟

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۱۷۳: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حرام محیصہ سے اور انکے والد سے مروی ہے کہ براء بن عازبؓ کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل

الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ۔

ہوگئی اور اس نے اسکے باغ کو اجاڑ ڈالا۔ تو نبیؐ نے اس معاملہ کا اس طریقہ سے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت تو باغ کی دیکھ بھال باغ کے مالک کے ذمہ داری ہے اور رات کے وقت جانوروں کی دیکھ بھال انکے مالک کی ذمہ داری ہے (یعنی اگر رات کے وقت چوپائے وغیرہ نے کسی کا باغ، کھیتی تباہ کردیئے تو اسکا ضمان جانور والے شخص سے وصول کیا جائیگا)۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكُلِّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ۔

۱۷۴۷: محمود بن خالد، فریابی اوزاعی، زہری، حرام براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک اُونٹنی ضاریہ تھی وہ اُونٹنی ایک باغ میں گھس گئی اور اس نے باغ تباہ کردیا۔ یہ واقعہ خدمت نبوی میں عرض کیا گیا تو آپ نے اسکا اس طریقہ سے فیصلہ فرمایا باغات کی حفاظت کا کام دن میں باغ والے کی ذمہ داری ہے اور جانوروں کی حفاظت کی ذمہ داری، رات کے وقت جانور والے لوگوں کی ہے (اگر انہوں نے رات کے وقت اپنے جانوروں کو چھوڑ دیا اور وہ جانور کسی کا باغ یا کھیت کھا گئے تو) جو نقصان رات کو ہوگا وہ جانور والوں سے وصول کیا جائے گا۔

ضاریہ کا مفہوم:

ضاریہ اس اُونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کی یہ عادت ہو کہ وہ لوگوں کے کھیت یا باغات تباہ کرتی پھرے۔

أَوَّلُ كِتَابُ الْقَضَاءِ

تشریح: قاضی، اسلامی عدالت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے شہریوں کے حقوق (امن، آزادی، مساوات) کا محافظ ہوتا ہے اور وہ معاملات کا فیصلہ کرنے میں شریعت کی طرف سے حکم کی حیثیت رکھتا ہے، اس کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے نزاعی مقدمات کا شریعت کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کا اس سے بڑا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ عدل و انصاف، دیانت داری اور ایمانداری کے تقاضوں کو ہر حالت میں مدنظر رکھے۔

اسلام، دنیا کا یگانہ مذہب بھی ہے اور دنیا کی سب سے بڑی طاقت بھی اسلام جس طرح انسانیت عامہ کی دینی، مذہبی اور اخلاقی، اخروی فلاح کا سب سے آخری اور مکمل قانون ہدایت ہے اس طرح وہ ایک ایسی لافانی سیاسی طاقت بھی ہے جو انسانوں کے عام فائدے، عام بہتری اور عام تنظیم کے لئے حکومت و سیاست سے اپنے تعلق کا برملا اظہار کرتی ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ مذہب کی حیثیت سے کچھ اور بھی ہے اس کو حکومت، حاکمیت، سیاست اور سلطنت سے وہی تعلق ہے جو اس کائنات کی کسی بھی بڑی حقیقت سے ہوسکتا ہے اس کو محض ایک ایسا نظام نہیں کہا جاسکتا جو صرف باطن کی اصلاح کا فرض انجام دیتا ہے بلکہ اس کو ایسا دینی نظام بھی سمجھنا چاہئے جو خداترس و خداشناس روح کی قوت سے دنیا کے مادی نظام پر عالمگیر غلبہ کا دعویٰ رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم جو اسلامی تصورات و نظریات کا سرچشمہ ہے

اور احادیث نبوی جو قرآنی ہدایات کی شارح و ترجمان ہیں' ان کا ایک بہت بڑا حصہ اسلام اور حکومت و سیاست کے تعلق کو ثابت کرتا ہے کہیں تاریخی انداز میں' کہیں تعلیمات کے پیرایہ میں اور کہیں نعمت الٰہی کو ظاہر کرتے ہوئے ہم پر یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اسلام اور حکومت کے درمیان تعلق ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کے بنیادی عقیدے و تصور کے مطابق چونکہ یہ زمین خدا کی ملکیت ہے اور اس زمین پر حکومت خدا کا حق ہے اسلئے اسلام کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ اس زمین پر خدا کی حکومت قائم کی جائے اور اس کا اتارا ہوا قانون نافذ کیا جائے۔

ہم میں سے جو کج فکر لوگ ''مذہب اور سیاست'' کے درمیان تفریق کی دیوار حائل کر کے اسلام کو سیاست و حکومت سے بالکل بے تعلق و بے واسطہ رکھنا چاہتے ہیں وہ دراصل مسلم مخالف عناصر کے اس شاطر دماغ کی سازش کا شکار ہیں جو خود تو حقیقی معنی میں آج تک حکومت کو ''مذہب'' سے آزاد نہ کر سکا لیکن مسلمانوں کی سیاسی پرواز اور ہمہ گیر پیش قدمی کو مضمحل کرنے کے لئے ''مذہب'' اور سیاست و حکومت کی مستقل بحثیں پیدا کر کے مسلمانوں کے چشمہ فکر و عمل اور دنیا کی پلیدگی کا زہر گھول رہا ہے۔

بَابٌ فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ

باب: منصب قضاء کا مطالبہ کرنا

۱۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

۱۷۵: نصر بن علی' فضیل بن سلیمان' عمرو بن ابی عمرو' سعید مقبری' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قاضی بنا دیا گیا تو گویا کہ وہ بغیر چاقو کے ذبح کر دیا گیا۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔

۱۷۶: نصر بن علی' بشر بن عمر' عبداللہ بن جعفر' عثمان بن محمد' مقبری' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے جس شخص کو قاضی بنایا گیا اسے بغیر چاقو کے ذبح کیا گیا۔

قاضی کی ذمہ داری کی مثال:

مذکورہ دونوں احادیث کا حاصل یہ ہے کہ قاضی بننا بہت بڑی ذمہ داری کی چیز ہے اور یہ اتنی بھاری ذمہ داری ہے کہ اس کے مقابلہ میں چھری چاقو سے ذبح ہونا آسان ہے۔

بَابٌ فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ

باب: اگر قاضی سے غلطی سرزد ہو جائے؟

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ

۱۷۷: محمد بن حسان' خلف بن خلیفہ' ابو ہاشم' ابو بریدہ' انکے والد بریدہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک قاضی تو جنت میں اور دو قاضی دوزخ میں (داخل ہونگے) تو جو قاضی

وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

جنت میں ہے جس نے حق شناسی سے کام لیا اور اسکے مطابق فیصلہ کیا اور ایک وہ ہے کہ اس نے حق پہچانا پھر اس نے اپنے فیصلہ میں ظلم سے کام لیا تو وہ قاضی (دوزخ کی) آگ میں ہے اور ایک وہ کہ جس نے جہالت سے لوگوں کا فیصلہ کیا تو وہ قاضی بھی (دوزخ کی) آگ میں ہے۔

۱۷۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۱۷۸: عبیداللہ بن عمر عبدالعزیز یزید بن عبداللہ محمد بن ابراہیم بسر بن سعید ابوقیس حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی حاکم نے غور وفکر کے بعد کسی معاملہ کا فیصلہ کیا اور اس نے صحیح سمجھا تو ایسے حاکم کے لئے دوگنا ثواب ہے اور جب حاکم نے غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا اور اس نے سمجھنے میں غلطی کی تو اس کے لئے اکہرا ثواب ہے۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ۔

۱۷۹: عباس عنبری عمر بن یونس ملازم بن عمرو موسیٰ بن نجدہ یزید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اہل اسلام کا قاضی بننا چاہے یہاں تک کہ وہ شخص قاضی بن جائے پھر اس قاضی کے ظلم پر اس کا انصاف غالب آ جائے تو ایسے قاضی کے لئے جنت ہے اور جو شخص کے انصاف پر اس کا ظلم غالب آ جائے تو اس کے لئے (جہنم کی) آگ ہے۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ الْفَاسِقُونَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ الثَّلَاثُ نَزَلَتْ فِي الْيَهُودِ خَاصَّةً فِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ۔

۱۸۰: ابراہیم بن حمزہ زید بن ابی الزرقاء ابن ابی الزناد ان کے والد عبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مندرجہ ذیل تین آیاتِ کریمہ: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ شخص کافر ہے ظالم ہے فاسق ہے یہ (مذکورہ) تینوں آیات کریمہ قبیلہ بنوقریظہ اور قبیلہ بنونضیر کے بارے میں نازل ہوئیں۔

اگر قاضی خلافِ شرع فیصلہ کرے؟

مراد یہ ہے کہ اگر مسلمان قرآن وسنت کے خلاف فیصلہ دے گا تو اگرچہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگا لیکن ظالم وفاسق تو ہو جائے گا۔

بَاب فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ وَالتَّسَرُّعِ إِلَيْهِ

۱۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَزْرَقِ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ جَالِسٌ فِي حَلْقَةٍ فَقَالَا أَلَا رَجُلٌ يُنَفِّذُ بَيْنَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَلْقَةِ أَنَا فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ مَهْ إِنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ التَّسَرُّعُ إِلَى الْحُكْمِ۔

۱۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِلَ إِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

باب: فیصلہ میں عجلت کرنے اور منصب قضاء کی خواہش کرنے کا بیان

۱۸۱: محمد بن علاء' محمد بن مثنیٰ' ابومعاویہ' اعمش' رجاء انصاری' عبدالرحمٰن بن بشر ارزق سے مروی ہے کہ (قبیلہ) کندہ کے دو اشخاص (جھگڑا کرتے ہوئے) آئے اس وقت ابومسعود انصاریؓ ایک حلقے میں تشریف فرما تھے ان دونوں نے کہا کہ کیا کوئی شخص موجود ہے جو کہ ہم دونوں کا فیصلہ کر دے؟ اہل حلقہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں فیصلہ کر دونگا۔ ابن مسعودؓ نے ایک مٹھی میں کنکریاں لے کر اس شخص کے ماریں اور کہا ذرا ٹھہرو! تو ابن مسعودؓ فیصلہ کرنے میں جلدی کرنے کو مذموم خیال فرماتے تھے (کیونکہ جلد بازی میں غلطی کا زیادہ امکان ہے)۔

۱۸۲: محمد بن کثیر' اسرائیل' عبدالاعلیٰ' بلال' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے نبیؐ سے میں نے سنا ہے' آپ فرماتے تھے جو شخص منصب قضاء کی درخواست کریگا اور اس منصب کیلئے لوگوں سے امداد چاہیگا تو وہ اسکے حوالے کر دیا جائیگا یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کی امداد نہیں فرمائیگا اور جو شخص اس منصب کیلئے درخواست نہ کریگا اور نہ سفارش کرائیگا تو اللہ ایک فرشتہ کو نازل فرمائیگا جو کہ اس شخص کے معاملات کو درست کریگا۔

۱۸۳: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' قرہ بن خالد' حمید بن ہلال' ابوبردہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کسی ایسے شخص کو کام پر (عہدۂ قضاء پر) مقرر نہیں کریں گے جو کہ اس کام کی درخواست دے (یعنی منصب قضاء کی خواہش کرے)

خُلَاصَةُ الْبَاب: آنحضرت ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جو شخص کسی خدمت و ذمہ داری کا طالب ہوتا اور آپ ﷺ سے اس کی درخواست کرتا تو آپ ﷺ اس کو اس کام پر مقرر نہ فرماتے کیونکہ کسی منصب کا طالب ہونا حب جاہ پر دلالت کرتا ہے جو آخر کار طالب کے حق میں خرابی کا باعث ہوتا ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الرَّشْوَةِ

۱۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

باب: مذمت رشوت

۱۸۴: احمد بن یونس' ابن ابی ذئب' حارث بن عبدالرحمٰن' ابوسلمہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي۔

علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس روایت کے علاوہ ترمذی نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ نیز بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: "آنحضرت ﷺ نے رائش یعنی وہ شخص جو رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے درمیان واسطہ و ذریعہ بنے اس پر بھی لعنت فرمائی ہے"۔

رشوت (یا راء کے پیش کے ساتھ یعنی رُشوت) اس مال کو کہتے ہیں جو کسی (حاکم و عامل وغیرہ) کو اس مقصد کے لئے دیا جائے کہ وہ باطل (ناحق) کو حق کر دے اور حق کو باطل کر دے۔ ہاں اگر اپنا حق ثابت کرنے یا اپنے اوپر ہونے والے ناحق کے دفعیہ کے لئے کچھ دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

بَاب فِي هَدَايَا الْعُمَّال

باب: قاضیوں کو تحائف ملنے کے احکام

۱۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى۔

۱۸۵: مسدد یحییٰ اسماعیل قیس حضرت عدی بن عمیرہ کندی سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! ہماری طرف تم میں سے جو شخص عامل (حاکم قاضی) مقرر ہو پھر اس نے (جو اشیاء اس کو وصول ہوئیں یعنی) محاصل میں سے ایک سوئی کے برابر یا اس سے بھی کم کو چھپا لیا تو وہ خیانت میں داخل ہے اور وہ حاکم قیامت کے دن اسی شے کے ساتھ پیش ہوگا۔ اسی وقت انصار میں سے سیاہ رنگ کا ایک شخص کھڑا ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ مجھ سے اپنا کام (یعنی اپنی ذمہ داری واپس) لے لیں۔ تو آپ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا میں نے آپ سے سنا ہے آپ ایسا فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میں تو اب بھی یہ بات کہتا ہوں کہ ہم میں سے جس شخص کو کسی کام پر بھیجا تو خواہ کم یا زیادہ اسکو جو کچھ ملے وہ لے کر آئے اور اسکو اسکے کام کا جو معاوضہ ملے وہ وصول کرے اور جس چیز سے اس کو روکا جائے اس سے رُک جائے۔

حاکم کو ملے ہوئے ہدیہ کا حکم:

معلوم ہوا کہ حاکم کو جو ہدیہ تحفہ ملا اس کو سرکاری خزانہ میں جمع کرنا چاہئے اس کو خود رکھ لینا رشوت کے حکم میں داخل ہے۔

خلاصۃ الباب: یہاں پر اگر کسی کو کوئی سرکاری عہدہ عطاء کیا جائے تو وہ کہتا ہے کہ اس میں میرا گزارا نہیں ہوتا اور یقین جانئے کہ وہ اپنی سرکاری ذمہ داری سے دوپہر دو بجے کے قریب فارغ ہو جاتا ہے اور باقی سارا دن لغو کاموں میں صرف کرتا ہے

اور ہمارے اسلاف کا طریقہ کار تھا کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بازار میں کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور اس کے ذریعہ اپنے اہل وعیال کے مصارف پورے کرتے تھے لیکن جب مسلمانوں نے ان کو منصب خلافت پر فائز کیا تو انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اطلاع دے دی کہ اب میں امور خلافت کی انجام دہی اور مسلمانوں کی خدمت میں مشغول ہو گیا ہوں اس لئے اپنا کاروبار جاری نہیں رکھ سکتا' لہٰذا اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ''اخراجات کے بقدر'' بیت المال سے تنخواہ لیا کروں گا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو معلوم ہوا کہ وہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے' اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غلہ کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں کھجوروں اور کپڑے کا کاروبار ہوتا تھا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ عطاری کرتے تھے۔

بَاب كَيْفَ الْقَضَاءُ

١٨٦: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ۔

باب: فیصلہ کرنے کا طریقہ

١٨٦: عمرو بن عون' شریک' سماک' حنش' علیؓ سے مروی ہے نبیؐ نے مجھ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھ کو ملک یمن کا قاضی مقرر فرما کر بھیج رہے ہیں اور میں تو نو عمر اور نوجوان شخص ہوں اور مجھ کو قضاء کا علم بھی نہیں ہے۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا ''تمہارے دل کو اللہ راستہ دکھائے اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جب تمہارے پاس دو شخص کسی قسم کا مقدمہ لے کر آئیں تو جب تک تم دوسرے شخص کی بات بھی نہ سن لو جس طرح تم نے پہلے کی سنی' فیصلہ نہ سنانا کیونکہ اس میں تمہارے لئے بہت بہتر طریقہ سے مقدمہ کی (اصل) حقیقت ظاہر ہو جائیگی۔ علیؓ فرماتے ہیں پھر میں ہمیشہ فیصلہ کرتا رہا یا فرمایا کہ اسکے بعد کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں ہوا۔

یک طرفہ فیصلہ:

ایک ہی فریق کا بیان سن کر فیصلہ دے دینا ناجائز ہے قاضی کے لئے دونوں فریق کی بات سننا اور فریقین کو صفائی اور ثبوت پیش کرنے کا موقع دینا ضروری ہے تفصیل کے لئے مولانا مجاہد الاسلام قاسمی کی تالیف نظام قضاء ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي قَضَاءِ الْقَاضِي إِذَا أَخْطَأَ

١٨٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب: اگر قاضی فیصلہ کرنے میں غلطی کر دے؟

١٨٧: محمد بن کثیر' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' زینب' اُم سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں اور تم لوگ میرے پاس اپنے مقدمات لے کر آتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم دونوں فریقین میں

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

سے ایک فریق' بہترین اور شیریں زبان والا ہو اور دوسرے فریق سے زیادہ تیز زبان ہو اور میں اُسی فریق کی خواہش کے مطابق اسکا حال سن کر فیصلہ کر دوں تو میں نے جس شخص کے حق میں اسکے بھائی کے حق کا فیصلہ سنا دیا اسکے بھائی کی چیز کے بارے میں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس چیز کو نہ لے کیونکہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔

اگر قاضی حقیقت کے خلاف فیصلہ کر دے؟:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی مدعی یا مدعا علیہ چرب زبانی سے قاضی سے فیصلہ کرا لے تو وہ فیصلہ حقیقت کے خلاف ہو تو دیانتاً ایسے فیصلہ پر عمل نہ کیا جائے کیونکہ وہ چیز عند اللہ ناجائز و حرام ہے۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ لَهُمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِذْ فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا۔

۱۸۸: ربیع بن نافع' ابن مبارک' اُسامہ بن زید' عبداللہ بن رافع' اُم سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کی خدمت اقدس میں دو اشخاص وراثت کے مقدمہ میں جھگڑا کرتے ہوئے حاضر ہوئے اور ان دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ موجود نہ تھا لیکن وہ صرف دعویدار تھے۔ تو آپ نے سابقہ کلام ارشاد فرمایا (کہ میں ایک انسان ہوں مجھ سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے کیونکہ میں ظاہر پر فیصلہ کرتا ہوں) یہ بات سن کر دونوں شخص نے رونا شروع کر دیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ میں نے اپنا حق تم کو دے دیا۔ (یعنی میں اپنے دعویٰ سے دستبردار ہو گیا) اس کے بعد آپ نے ان دونوں سے فرمایا جب تم ایسی بات کر رہے ہو تو تم آپس میں مال تقسیم کر لو اور حق تلاش کر کے اس پر عمل کرو اور قرعہ اندازی کر کے حصہ وصول کرو اور ایک دوسرے کو معاف کر دو۔

۱۸۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ۔

۱۸۹: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' اُسامہ' عبداللہ بن رافع' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدمت نبوی میں دو شخص وراثت میں جھگڑا کرتے ہوئے اور پرانی چیزوں کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے تھے تو آپ نے فرمایا جس معاملہ میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی میں تم دونوں کا فیصلہ اپنی رائے سے کروں گا۔

۱۹۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

۱۹۰: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے منبر پر ارشاد فرمایا اے لوگو! نبیؐ کی رائے گرامی

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُصِيبًا لِأَنَّ اللَّهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ۔

درست تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح راہ دکھائی تھی ارشادِ الٰہی: ﴿لتحكم بين الناس بما اراك الله﴾ اور ہماری رائے ایک گمان اور محنت ہے (مطلب یہ ہے کہ ہم کوشش اور غور وخوض کے بعد ایک رائے قائم کرتے ہیں پھر اسی رائے پر اعتماد نہ کرنا چاہئے)

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَامِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حُرَيْزَ بْنَ عُثْمَانَ۔

۱۹۱: احمد بن عبدہ حضرت معاذ بن معاذ فرماتے ہیں کہ ابوعثمان شامی نے مجھے بتایا کہ میری رائے میں شام کا رہنے والا کوئی شخص حریز بن عثمان سے افضل نہیں ہے۔

بَابُ كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي

باب: قاضی کے روبرو مدعی مدعا علیہ کس طرح بیٹھیں؟

۱۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ۔

۱۹۲: احمد بن منیع' ابن مبارک' مصعب بن ثابت' حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ مدعی' مدعا علیہ (مقدمہ کے وقت) دونوں حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

بَابُ الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: قاضی' غصہ کی حالت میں فیصلہ (نہ) کرے؟

۱۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

۱۹۳: محمد بن کثیر' سفیان' عبدالملک' عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو تحریر کیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قاضی' غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

غصہ کے وقت فیصلہ نہ کرے:

مفہوم یہ ہے کہ حالت اعتدال میں حاکم یا قاضی کو مقدمہ کا فیصلہ کرنا چاہئے کیونکہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے میں غلطی یا کسی کے بلاوجہ خلاف فیصلہ دینے کا احتمال ہے فتاویٰ شامی کتاب القضاء میں ''ادب القاضی'' کی مفصل بحث مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: غصہ کی حالت میں چونکہ غور وفکر کی قوت مغلوب ہو جاتی ہے اور ایسی صورت میں مبنی بر انصاف کے فیصلے کا صادر ہونا محل نظر ہو جاتا ہے اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ کوئی حاکم و قاضی غیض وغضب کی حالت میں کسی قضیہ کا فیصلہ نہ کرے تا کہ اس کا غیض وغضب' اس کے غور وفکر اور اجتہاد میں رکاوٹ نہ بنے اور وہ منصفانہ فیصلہ دے سکے اسی طرح سخت گرمی و سخت سردی' بھوک پیاس اور بیماری کی حالت میں بھی کوئی حکم و فیصلہ نہ دے کیونکہ ان اوقات میں بھی حواس پوری طرح قابو میں نہیں ہوتے اور دماغ حاضر نہیں رہتا۔ لہٰذا اگر کوئی حاکم و قاضی ان احوال میں حکم و فیصلہ دے گا تو وہ کراہت کے ساتھ جاری و نافذ ہوگا۔

بَاب الْحُكْم بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ۔

۱۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ الْآيَةَ قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً فَسَوَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمْ۔

باب: قاضی' کفار کے درمیان کس طرح فیصلہ کرے؟

۱۹۴: احمد بن محمد' علی بن حسین' انکے والد' یزید نحوی' عکرمہ' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سابق میں یہ حکم تھا: ﴿فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ﴾ یعنی اے نبی جس وقت آپ کے پاس کفار (اپنے معاملات کا) فیصلہ کرانے آئیں تو آپ چاہے انکا فیصلہ کریں یا نہ کریں (دونوں کا اختیار ہے) یہ حکم: ﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ سے منسوخ ہو گیا۔

۱۹۵: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' داؤد بن حصین' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ﴿فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ﴾ اور ﴿أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ نازل ہوئی یعنی جس وقت آپ کے پاس کفار آئیں تو آپ ان لوگوں کا فیصلہ کریں یا نہ کریں اگر فیصلہ کرو تو عدل سے کرو تو سابق میں یہ معمول تھا کہ جب قبیلہ بنونضیر' قبیلہ بنی قریظہ کے لوگوں میں سے کسی کو قتل کر دیتے تھے تو وہ اس کی نصف دیت ادا کرتے تھے اور جب قبیلہ بنو قریظہ' قبیلہ بنونضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتے تھے تو پوری دیت ادا کرتے تھے اس آیت کریمہ کے نازل ہوتے ہی آنحضرتؐ نے دیت برابر کر دی۔

خلاصۃ الباب: صحیح مسلم کی ایک حدیث میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسلمان اور ایک یہودی اپنا جھگڑا لے کر آئے' حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے جب (قضیہ کی تحقیق کے بعد) یہ دیکھا کہ یہودی حق پر ہے تو انہوں نے اس (یہودی) کے حق میں فیصلہ دیا اس یہودی نے (اپنے حق میں فیصلہ سن کر) کہا'' خدا کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ دیا ہے یا یہ کہ آپ نے حق تعالیٰ کی توفیق و تائید سے منصفانہ فیصلہ دیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) اس کے ایک درّہ مارا اور فرمایا تجھے کیسے علم ہوا کہ میں نے حق کی مطابق فیصلہ دیا ہے......؟

اس میں ایک خلجان تو یہ واقع ہو سکتا ہے کہ عمرؓ نے اس یہودی کو اپنے دُرّے سے کیوں مارا درآنحالیکہ اس نے انکے فیصلہ کے منصفانہ اور برحق ہونے کا اقرار واعتراف کیا تھا؟ اور ایک اشکال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ عمرؓ کے سوال ''تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا الخ'' اور یہودی کے جواب ''ہم نے توراۃ میں پایا ہے الخ'' میں مطابقت کیا ہوئی۔ پہلے خلجان کا جواب تو یہ ہے کہ عمرؓ نے یہودی کو کسی سزا یا غصہ کے طور پر نہیں مارا تھا بلکہ نرمی اور خوش طبعی کے طور پر مارا تھا اور دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ اس بات کو یہودی سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا کہ اس تنازعہ میں حق پر کون ہے' لہٰذا جب اس یہودی نے دیکھا کہ اگر عمرؓ حق سے انحراف کرتے تو فریق مخالف یعنی مسلمان کے حق میں فیصلہ کرتے' اس صورت میں ان کا فیصلہ مبنی بر انصاف ہوتا اور نہ انکا حق پر قائم رہنا ظاہر ہوتا۔ لہٰذا جب انہوں نے مسلمانوں کے خلاف یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تو معلوم ہوا کہ عمرؓ حق پر قائم ہیں اور انہوں نے انصاف سے انحراف نہیں کیا ہے''۔ اور یہی طریقہ کار ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

الحمد للہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۲ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۲۳

بَاب اجْتِهَادِ الرَّأْيِ فِي الْقَضَاءِ

۱۹۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللّٰهِ۔

باب: فیصلہ میں اپنی رائے کو دخل دینا

۱۹۶: حفص بن عمر‘ شعبہ‘ ابی عون‘ حارث بن عمرو‘ حمص کے کچھ حضرات معاذ بن جبلؓ کے ساتھیوں سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا (یعنی قاضی مقرر فرما کر معاذؓ کو یمن بھیجا) تو آپ نے حضرت معاذ سے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی معاملہ آئے گا تو تم کس طرح سے فیصلہ کرو گے؟ معاذؓ نے فرمایا قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کروں گا؟ آپ نے فرمایا اگر تم (وہ بات) قرآن میں نہ پاؤ تو انہوں نے عرض کیا آنحضرتؐ کی سنت کے مطابق‘ پھر آپ نے دریافت فرمایا اگر تم رسول اللہؐ کی سنت میں بھی وہ بات نہ پاؤ اور قرآن کریم میں بھی وہ بات نہ پاؤ؟ معاذؓ نے عرض کیا پھر میں اپنی سمجھ سے غور و فکر سے دریافت کروں گا اور (معاملہ کا فیصلہ کرنے میں کسی قسم کی) کوتاہی نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت معاذؓ کے سینہ پر ہاتھ مارا (شاباش دی) اور آپ نے فرمایا تمام قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کے قاصد کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ جس سے اس کا رسول خوش ہے۔

قیاس واجتہاد کا ثبوت:

حاصل حدیث یہ ہے کہ سب سے پہلے مسئلہ کی دلیل قرآن کریم میں تلاش کی جائے‘ اس میں نہ ملے تو حدیث شریف میں تلاش کرے اور اس میں بھی نہ ملے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کو دیکھا جائے اور اگر کسی مسئلہ میں اجماع بھی نہ مل سکے تو پھر قیاس کیا جائے بشرطیکہ وہ قیاس قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے قیاس واجتہاد کے دلیل ہونے کی وضاحت ہے اور اجتہاد و تقلید وقیاس کے حجت شرعیہ ہونے پر حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" اور حضرت مفتی محمد رفیع عثانی کی تالیف فقہ میں اجماع کا مقام‘ تقلید کیا ہے؟ اور حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف تقلید شخصی‘ مطبوعہ (جواہر الفقہ جلد اوّل میں) ملاحظہ فرمائی جائے۔

خلاصۃ الباب ''میں اپنی سمجھ اور غور وفکر سے دریافت کروں گا'' کا مطلب یہ ہے کہ میں اس قضیہ کا حکم ان مسائل پر قیاس کے ذریعہ حاصل کروں گا جو نصوص یعنی کتاب وسنت میں مذکور ہیں بایں طور کہ کتاب وسنت میں اس قضیہ کے مشابہ جو مسائل مذکور ہیں ان کے مطابق اس قضیہ کا حکم وفیصلہ کروں گا۔

مظہرؒ نے بھی اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ پہلے میں غور وفکر کروں گا کہ میرے سامنے جو قضیہ پیش ہوا ہے کہ جس کا کوئی حکم کتاب وسنت میں مذکور نہیں ہے وہ کون سے ایسے مسئلہ سے مشابہ ہے جو کتاب وسنت میں مذکورہ ہے جب میں ان دونوں کے درمیان مشابہت پاؤں گا تو اس کا وہی حکم وفیصلہ کروں گا جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں مذکور مسئلہ کا ہے' چنانچہ ائمہ مجتہدین کے یہاں اس قیاس پر بہت سے مسائل کا استنباط کیا گیا ہے' یہ الگ بات ہے کہ ان ائمہ مجتہدین نے قیاس کی علت وبنیاد میں اختلاف کیا ہے مثلاً گیہوں کے ربوا (سود) کے حرام ہونے کے بارے میں (یعنی صریح حکم) ہے جب کہ تربوز کے بارے میں ایسی نص نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت امام شافعیؒ نے تربوز کو گیہوں پر قیاس کرتے ہوئے اس کے ربوا کو بھی حرام قرار دیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک گیہوں کے ربوا کے حرام ہونے کی علت اس کا ''کھائی جانے والی چیز'' ہونا ہے اور چونکہ تربوز بھی ''کھائی جانے والی چیز ہے'' اس لئے گیہوں کے حکم پر قیاس کرتے ہوئے اس کا ربو بھی حرام ہوگا۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک گیہوں کے ربوا کے حرام ہونے کی علت چونکہ اس کا مکیل (یا موزون) ہونا ہے اس لئے انہوں نے گیہوں پر چونے کو قیاس کیا ہے اور یہ مسئلہ اخذ کیا کہ چونے کا ربوا بھی حرام ہے۔

بہر حال یہ حدیث قیاس واجتہاد کے مشروع ہونے کی بہت مضبوط دلیل ہے اور اصحاب ظواہر (غیر مقلدین) کے مسلک کے خلاف ہے جو قیاس واجتہاد کے منکر ہیں۔

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

۱۹۷: مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابوعون بن حارث بن عمرو' اصحاب معاذ' حضرت معاذ بن جبلؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَوْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ شَكَّ الشَّيْخُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ زَادَ أَحْمَدُ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا

۱۹۸: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' سلیمان بن بلال (سند: ۲) احمد بن عبدالواحد' مروان بن محمد' سلیمان بن بلال' عبدالعزیز بن محمد' کثیر بن زید' ولید بن رباح' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح درست ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ مگر وہ صلح (درست نہیں) جو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے۔ سلیمان بن داؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان اپنی شرائط پر عمل کریں۔

وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ۔

۱۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ لَهُ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُمْ فَاقْضِهِ۔

۱۹۹: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن مالک نے انہیں بتایا کہ ان کا قرض ابن ابی حدرد کے ذمہ آتا تھا جس کا انہوں نے عہد نبوی میں مسجد کے اندر تقاضا کیا تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے سن لیا اس وقت آپ اپنے گھر میں تھے۔ تو آپ مکان سے باہر تشریف لائے اور کمرے کا پردہ اُٹھا کر کعب بن مالک کو آواز دی۔ کعب بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ تم نصف قرضہ معاف کر دو۔ حضرت کعب نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ (میں نے آدھا قرضہ) معاف کر دیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ابن ابی حدرد سے ارشاد فرمایا اُٹھو اور تم قرضہ ادا کر دو۔

قاضی کے صلح کرانے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ قاضی کو افہام و تفہیم سے فریقین میں مصالحت کرا دینا جائز ہے لیکن اس کے لئے زور زبردستی درست نہیں۔ اگر دعویٰ کرنے والا شخص اپنا حق معاف نہ کرے تو قاضی' مدعا علیہ سے مدعی کا مطالبہ پورا کرائے گا۔

بَاب فِي الشَّهَادَاتِ

باب: شہادات کا بیان

۲۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيَّتَهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي

۲۰۰: ابن السرح' احمد بن سعید' ابن وہب' مالک بن انس' عبد اللہ بن ابی بکر' عبد اللہ بن عمرو' عبد الرحمن بن ابی عمرہ' حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو سب سے بہتر گواہوں کی خبر نہ دوں۔ جو شخص شہادت دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں (اس معاملہ کا) گواہ ہوں اس سے پہلے کہ اس سے اسے کہا جائے' عبد اللہ بن ابی بکر کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کونسی شہادت مراد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے فرمایا امام مالک نے بیان کیا اس سے وہ گواہ مراد ہے جو کہ اپنی شہادت کا اظہار کر دے اور اس کو اس بات کا علم نہ ہو کہ اس کی یہ شہادت کسی شخص کے لئے فائدہ مند ہے۔ ہمدانی نے بیان کیا کہ اس

هِيَ لَهُ قَالَ الْهَمَدَانِيُّ وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ۔

کو بادشاہ کے پاس لے جائے ابن سرح نے بیان کیا کہ گواہی کو امام کے پاس لے جائے۔ ہمدانی کی روایت میں لفظ اخبار مذکور ہے اور ابن سرح نے (اپنی روایت میں) عبدالرحمٰن نہیں بیان کیا بلکہ ابن ابی عمرو کہا ہے۔

حق کی گواہی دینے کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ جب دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ میں سچا ہو اور اس کو گواہ نہ مل رہا ہو اور دوسرے شخص کو اس کے حق کے بارے میں علم ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ حاکم یا قاضی کے طلب کئے بغیر خود بخود گواہی دے تاکہ دوسرے کی حق تلفی نہ ہو لیکن آج کے دور میں معاملات اس نہج پر پہنچ گئے ہیں کہ گواہی دینا بذات خود ایک عذاب سے کم نہیں ہوتا۔ گواہی دینے والے کو ایسے چکروں میں ڈال دیتے ہیں کہ اس کی جان پہ بن آتی ہے لہٰذا اگر کوئی شخص ان مصائب سے بچنے کے لئے گواہی نہ دے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جس حدیث میں بغیر طلب کے گواہی دینے کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو کہ بغیر طلب کے گواہی دے گی اس سے مراد جھوٹی شہادت یا جھوٹی قسم کھانا یا قسم لینے سے پہلے قسم کھانا مراد ہے۔ اور سب سے بہتر گواہی کا مطلب یہ ہے کہ گواہ کا مقصد گواہی ظاہر کرنے سے حق کا اظہار مقصود ہو دُنیاوی بھلائی یا لوگوں میں نیک کام ہونا مقصد نہ ہو مسئلہ یہ ہے کہ بعض مرتبہ شہادت دینا فرض ہے جیسے رمضان المبارک یا عید الاضحیٰ کے چاند وغیرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ولا تکتموا الشهادة﴾ اے لوگو! شہادت ہرگز نہ چھپاؤ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا

باب: کوئی شخص فریقین میں کسی ایک کا تعاون کرے اور اس کا علم نہ ہو کہ کونسا فریق حق پر ہے؟

۲۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

۲۰۱: احمد بن یونس' زہیر' عمارہ بن غزیہ' حضرت یحییٰ بن راشد سے مروی ہے کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے تو وہ نکلے اور انہوں نے بیٹھ کر کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی کوئی حدود روکنے کی سفارش کی تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ضد کی اور جس شخص نے ناحق قصداً جھگڑا کیا تو وہ شخص ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس جھگڑے کو چھوڑ دے۔ اور جس شخص نے کسی صاحب ایمان کے سلسلہ میں ایسی بات کہی جو کہ اس میں نہیں تھی تو وہ شخص میل کچیل اور گارے کیچڑ میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس سے توبہ کرے۔

۲۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

۲۰۲: علی بن حسین' عمر بن یونس' عاصم بن محمد' مثنیٰ بن یزید' مطر' نافع

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ۔

ابن عمرؓ سے روایت بھی اسی طریقہ سے مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جو شخص فساد میں ناحق اور ظلم پر امداد کرے گا تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا (اور وہ دُنیا میں رسوا ہوگا اور آخرت میں ضرور رسوا ہوگا)۔

بَاب فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

باب: جھوٹی شہادت دینا

۲۰۳: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ۔

۲۰۳: یحییٰ بن موسیٰ' محمد بن عبید' سفیان' ان کے والد' حبیب بن نعمان' حضرت خریم بن فاتکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا: جھوٹی شہادت' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کے برابر ہے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ﴾ تلاوت فرمائی یعنی اے لوگو! تم بتوں کی نجاست سے بچتے رہو اور جھوٹی بات سے بچتے رہو ایک اللہ ہی کی طرف (متوجہ) ہو کر نہ کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کر کے۔

بَاب مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهُ

باب: کس شخص کی گواہی قبول نہیں ہوگی

۲۰۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْغِمْرُ الْحِنَةُ وَالشَّحْنَاءُ۔

۲۰۴: حفص بن عمر' محمد بن راشد' سلیمان بن موسیٰ' عمرو بن شعیب' انکے والد' انکے دادا سے مروی ہے کہ نبیؐ نے خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت' اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی شہادت کو رد کیا اور اپنے اہل خانہ پر گھر کے ملازم اور نوکر کی گواہی کو بھی رد کر دیا البتہ دوسروں کے حق میں اس ملازم کی گواہی کو جائز قرار دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا لفظ حِقْد' شَحْنَاء ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اور قانع جو کہ پرانے ملازم کے معنی میں آتا ہے اس کا حکم بھی خاص مزدور کی طرح ہے۔

۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجُوزُ

۲۰۵: محمد بن خلف' زید بن یحییٰ' سعید بن عبدالعزیز' حضرت سلیمان بن موسیٰؓ سے اسی طریقہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی شہادت جائز نہیں اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے

شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ۔

بغض رکھے تو اس کی شہادت بھی جائز نہیں (یعنی دُنیاوی غرض سے دُشمنی رکھے)۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ

باب: جنگل کے رہنے والے شخص کی شہر والوں پر گواہی

۲۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔

۲۰۶: احمد بن سعید' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' نافع بن یزید' ابن الہاد' محمد بن عمرو' عطار بن یسار' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شہر والے شخص پر دیہات کے رہنے والے شخص کی شہادت نہیں۔ (کیونکہ اکثر و بیشتر دیہاتی' ناسمجھ ہوتے ہیں)۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الرَّضَاعِ

باب: دودھ پلانے کی شہادت

۲۰۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ۔

۲۰۷: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ مجھ سے عقبہ بن حارث نے حدیث بیان کی اور میرے ایک دوست نے عقبہ سے حدیث بیان کی اور مجھے اپنے دوست کی روایت اچھی طرح یاد ہے' عقبہ نے کہا میں نے اُمّ یحییٰ بنت اہاب سے نکاح کیا۔ ہمارے پاس ایک مرتبہ ایک سیاہ رنگ کی عورت آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (یعنی شوہر و بیوی کو) یہ بات سن کر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے توجہ نہ دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا تم کو کیا علم ہے وہ اب ایسا کہہ رہی ہے' تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو۔

۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ

۲۰۸: احمد بن ابی شعیب' حارث بن عمیر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' اسمٰعیل بن علیہ' ایوب' حضرت ابن ابی ملیکہ عبید بن ابی مریم' عقبہ بن حارث اور میں نے (یعنی راوی ابن ابی ملیکہ نے) سنا بھی ہے لیکن مجھ کو عبید کی روایت اچھی طرح یاد ہے پھر روایت اسی طرح نقل کی جس طرح پہلی روایت مذکور ہے۔

مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد نَظَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ ثِقَاتِ أَصْحَابِ أَيُّوبَ۔

بَاب شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَفِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ

۲۰۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هَذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللَّهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا۔

۲۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعُدَيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعُدَيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الْآيَةَ۔

باب: دورانِ سفر وصیت سے متعلق کافر ذمی کی گواہی

۲۰۹: زیاد بن ایوب' ہشیم' زکریا شعبی سے روایت ہے کہ ایک مسلمان کی قوقا (نامی بستی) میں موت کا وقت آ گیا اور اس کو کوئی مسلمان نہیں ملا کہ وہ جس کو اپنی وصیت پر گواہ بنائے۔ تو اس نے اہل کتاب کے دو آدمیوں کو گواہ بنایا پھر وہ دونوں کوفہ میں آئے اور انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے بیان کیا اور اسکا ترکہ بھی لے کر آئے اور انہوں نے وصیت بھی بیان کی۔ ابوموسیٰ نے فرمایا یہ تو ایسی بات ہے جو کہ نبیؐ کے دور میں ایک مرتبہ پیش آئی تھی پھر اسکے بعد پیش نہیں آئی' اس کے بعد ابوموسیٰ نے ان دونوں آدمیوں کو عصر کے بعد حلف دلایا (قسم کھلوائی) کہ اللہ کی قسم! ہم لوگوں نے خیانت نہیں کی نہ جھوٹ بولا نہ بات تبدیل کی نہ کوئی بات پوشیدہ رکھی نہ ہی کوئی تبدیلی کی اور بلاشبہ' اس شخص کی یہی وصیت تھی' یہی ترکہ تھا پھر حضرت ابوموسیٰؓ نے ان لوگوں کی شہادت پر حکم دیا۔

۲۱۰: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن ابی زائدہ' محمد بن القاسم' عبدالملک بن سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مسلمان شخص قبیلہ بنی سہم میں سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا پھر اس شخص کا ایسے ملک میں انتقال ہو گیا کہ جہاں پر کوئی مسلمان موجود نہ تھا جب وہ دونوں شخص اس کا ترکہ لے کر آئے تو اس میں چاندی کا ایک گلاس کہ جس پر سونے کے پترے لگے ہوئے تھے نہ ملا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حلف دیا۔ پھر وہ گلاس مکہ مکرمہ میں ملا جن کے پاس ملا انہوں نے کہا ہم نے اس کو تمیم اور عدی سے خریدا' اسکے بعد وہ شخص اس سہمی کے ولی میں سے کھڑے ہوئے انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت سے زیادہ معتبر ہے اور گلاس ہمارے شخص (سہمی کا ہے) اس پر یہ آیت کریمہ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ نازل ہوئی۔

بَاب إِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَقْضِيَ بِهِ

۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسِ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوْ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ۔

باب: جس وقت ایک شخص کی شہادت پر قاضی کو یقین ہو جائے کہ یہ سچا ہے تو اس پر فیصلہ دے سکتا ہے

۲۱۱: محمد بن یحییٰ، حکم بن نافع، شعیب، زہری، عمارہ بن خزیمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا وہ نبیؐ کے صحابہؓ میں سے تھے کہ آنحضرتؐ نے ایک دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا پھر آپ نے اس اعرابی کو اپنے پیچھے آنے کو فرمایا تاکہ اسے گھوڑے کی قیمت ادا فرما دیں تو آپ جلدی جلدی چلنے لگے اور اس دیہاتی نے اس میں تاخیر کی اور کچھ لوگوں نے دیہاتی کے سامنے آنا شروع کر دیا اور اس گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور ان لوگوں کو اس کا علم نہ تھا کہ اس گھوڑے کو آپ خرید چکے ہیں۔ اس پر دیہاتی نے نبیؐ کو آواز دی اور کہنے لگا اگر اس گھوڑے کو آپ خریدتے ہیں تو خرید لیں ورنہ اس گھوڑے کو میں فروخت کر دیتا ہوں یہ بات سن کر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا کیا میں نے تم سے اس گھوڑے کو نہیں خرید کیا؟ دیہاتی شخص نے کہا نہیں' اللہ کی قسم! میں نے آپ کو گھوڑا فروخت نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا تم گھوڑا میرے ہاتھ فروخت کر چکے ہو۔ دیہاتی شخص نے کہنا شروع کر دیا کہ آپ گواہ پیش فرمائیں اس وقت خزیمہ بن ثابتؓ نے کہا میں شہادت دیتا ہوں (اسکی کہ آپ گھوڑا قیمتاً خرید چکے ہیں اور وہ شخص گھوڑا فروخت کر چکا ہے) تو نبیؐ خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے (خزیمہ بن ثابت سے) فرمایا تم کس بنیاد پر شہادت دے رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ میں آپ کو سچا سمجھتا ہوں۔ اس پر نبیؐ نے حضرت خزیمہ کی شہادت کو دو شہادت کے قائم مقام قرار دیا۔

حضرت خزیمہؓ کے لئے مخصوص حکم:

مذکورہ حکم کے بارے میں جمہور علماء کی یہ رائے ہے کہ مذکورہ حکم حضرت خزیمہ کے ساتھ خاص تھا دوسرے کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد جس وقت حضرت زید بن ثابتؓ قرآن کریم جمع فرماتے تھے تو لوگ ان کے پاس آیت کریمہ لکھ کر لاتے تھے وہ ہر ایک آیت کریمہ کے لئے دو گواہ مانگتے تھے لیکن سورۂ برائت کا اخیر حصہ حضرت خزیمہؓ کے پاس ملا تو آپ نے ان کی اس خصوصیت کی بنا پر دو گواہوں کا مطالبہ نہ کیا بلکہ ان کی ایک گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا۔

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ

باب: ایک حلف اور ایک گواہ کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا بیان

۲۱۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ عُثْمَانُ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ۔

۲۱۲: عثمان بن ابی شیبہ' حسن' زید بن حباب' سیف مکی' قیس بن سعد' عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ فرمادیا۔

ایک ہی گواہ پر فیصلہ:

مراد یہ ہے کہ دعویٰ کرنے والے شخص کے پاس ایک ہی گواہ موجود تھا آپ نے دعویٰ کرنے والے سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔ یہ قسم ایک گواہ کے قائم مقام تھی۔ یہ بھی خصوصی قسم کا مقدمہ ہے جس میں ایک گواہ اور ایک قسم پر آپ نے فیصلہ فرمایا۔ امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اسی حدیث کے تحت ایک گواہ اور ایک قسم سے مدعی کے حق میں فیصلہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ تاہم احناف کے ہاں دو مرد گواہوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہونا ضروری ہے۔ ان کا استدلال قرآن کریم کی آیت: ﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ﴾ [البقرة: ۲۸۲] اور دیگر متعدد احادیث ہیں۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحُقُوقِ۔

۲۱۳: محمد بن یحییٰ' سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار بھی اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں سلمہ نے اپنی روایت میں اسی طرح بیان کیا ہے کہ عمرو نے یہ بیان کیا کہ یہ فیصلہ حقوق کے سلسلہ میں تھا (حدود سے متعلق نہیں تھا)۔

۲۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَتْ سُهَيْلًا

۲۱۴: احمد بن ابی بکر' دراوردی' ربیعہ' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ فرمادیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ربیع نے اس حدیث کی سند میں یہ اضافہ بیان کیا کہ شافعی' عبدالعزیز تو میں نے سہیل سے اس کو بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھ سے ربیعہ نے بیان کیا اور میرے نزدیک وہ مستند ہیں کہ میں نے یہ حدیث سنائی تھی لیکن مجھ کو یہ حدیث یاد نہیں ہے۔ عبدالعزیز نے فرمایا سہیل کو ایسی بیماری لاحق ہوگئی تھی کہ جس سے ان کی عقل میں کچھ خلل آگیا تھا اور وہ کچھ حدیثوں کو بھول گئے تھے' سہیل اس کے بعد ربیعہ' ان کے والد

عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

کے واسطہ سے روایت کرتے تھے۔

حنفیہ کے نزدیک نصابِ گواہی:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی معاملہ کے فیصلہ کے لئے دو مسلمان' عاقل بالغ مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا ہونا ضروری ہے۔ حنفیہ کے نزدیک ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ جائز نہیں ہے۔ شروحاتِ حدیث بذل المجہو د' فتح الملہم' شرح مسلم میں اس مسئلہ اور مذکورہ حدیث کے جواب میں تفصیلی بحث مذکور ہے۔ اور حنفیہ کی دلیل دوسری روایات ہیں۔

۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ أَبِي مُصْعَبٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ سُلَيْمَانُ فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ قَالَ فَإِنْ كَانَ رَبِيعَةُ أَخْبَرَكَ عَنِّي فَحَدِّثْ بِهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِّي۔

۲۱۵: محمد بن داؤد' زیاد' سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے ابی مصعب کی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔ سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے سہیل سے ملاقات کر کے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے علم نہیں۔ میں نے کہا کہ ربیعہ نے تو آپ کے ذریعہ سے مجھ کو یہ حدیث بتلائی ہے انہوں نے کہا اگر ایسا ہے تو تم پھر اس حدیث کو ربیعہ اور میرے ذریعہ سے بیان کرتے رہو۔

۲۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ شُعَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْبِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي الزُّبَيْبَ يَقُولُ بَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بَلْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَنْ بَيِّنَتُكَ قُلْتُ سَمُرَةُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ وَرَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ لَهُ فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَدْ

۲۱۶: احمد بن عبدة' حضرت عمار بن شعیب اپنے والد' ان کے دادا' زبیب عنبری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ بنی العنبر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اہل لشکر نے ان کو رکبہ (طائف کے قریب گاؤں) میں گرفتار کر لیا اور ان کو گرفتار کر کے خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے (تو میں سوار شخص تھا اس بناء پر) میں آگے آیا اور میں نے آپ کو سلام کیا میں نے کہا السَّلام علیکم یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا لشکر ہمارے پاس آیا اور اس نے ہم کو پکڑ لیا حالانکہ ہم اسلام لا چکے تھے اور ہم لوگوں نے جانوروں کے کان کاٹ ڈالے تھے' جس وقت قبیلہ بنی العنبر کے افراد آئے تو مجھ سے حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ موجود ہے کہ تم گرفتار ہونے سے قبل اسلام لا چکے تھے میں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا سمرہ! جو کہ قبیلہ بنی العنبر میں سے ایک شخص تھے اور ایک صاحب جن کا زبیب نے نام لیا۔ پھر اس شخص نے تو شہادت پیش کی اور سمرہ نے شہادت سے انکار کر دیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے

أَبِى أَنْ يَشْهَدَ لَكَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الْآخَرِ قُلْتُ نَعَمْ فَاسْتَحْلَفَنِى فَحَلَفْتُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ اذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الْأَمْوَالِ وَلَا تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ نَمَلٍ مَا رَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ فَدَعَتْنِى أُمِّى فَقَالَتْ هَذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِى فَانْصَرَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِى احْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ وَقُمْتُ مَعَهُ مَكَانَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمَيْنِ فَقَالَ مَا تُرِيدُ بِأَسِيرِكَ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِى فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلرَّجُلِ رُدَّ عَلَى هَذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِى أَخَذْتَ مِنْهَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِى قَالَ فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَزَادَنِى آصُعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

ارشاد فرمایا کہ سمرہ نے تو شہادت دینے سے انکار کر دیا اب کیا تم اپنے گواہ کے ساتھ قسم کھالو گے؟ عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے اللہ کی قسم دلوائی تو میں نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ بلاشبہ ہم فلاں فلاں دن اسلام لے آئے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان چیر دیئے تھے آپ نے اہل لشکر سے فرمایا تم لوگ جاؤ اور ان کا آدھا مال تقسیم کر لو اور ان کی اولاد کو ہاتھ نہ لگاؤ اگر اللہ تعالیٰ مجاہدین کی کوشش ضائع ہونا مذموم نہ خیال فرماتے تو ہم لوگ تمہارے مال دولت میں سے ایک رسّی بھی نہ لیتے۔ زبیب نے بیان کیا مجھ کو میری والدہ نے بلایا اور فرمایا اس شخص نے میری توشک چھین لی ہے' میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لو اور میں نے اس شخص کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس کو پکڑا اور میں اپنی جگہ اس شخص کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے ہم دونوں کو کھڑا ہوا دیکھ کر فرمایا تم اپنے قیدی سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے اس شخص سے فرمایا تم اس کی والدہ کی توشک دے دو جو تم نے لی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ توشک میرے پاس سے ضائع ہو گئی ہے' آپ نے اس شخص کی تلوار مجھ کو عنایت فرما دی اور اس شخص سے فرمایا تم جاؤ اور اناج کے کئی صاع اس شخص کو مزید دے دو اور زبیب کہتے ہیں کہ اس نے مجھے چند صاع جو کے دیئے۔

درمیانہ درجہ کا حکم:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ اگر ان کا کفر ثابت ہو جاتا تو ان کا تمام اثاثہ مسلمانوں کی ملکیت ہو جاتا اور اگر ان کا مسلمان ہونا ثبوت شرعی سے ثابت ہو جاتا تو وہ بالکل آزاد رہتے اور ان کا مال مسلمانوں پر حلال ہوتا کیونکہ ثبوت متوسط درجہ کا ہے اس لئے اس کی مناسبت سے حکم بھی درمیانہ درجہ کا حکم دیا گیا کہ تم دونوں آدھا آدھا مال لے کر مصالحت کر لو اور اختلاف نہ کرو۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ

باب: دو آدمیوں کے ایک شے کے مدعی ہونے اور کسی کے پاس گواہ نہ ہونے کا بیان

۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۲۱۷: محمد بن منہال' یزید بن زریع' ابن ابی عروبہ' قتادہ' سعید بن ابی بردہ' ان کے والد' ان کے دادا حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ دو

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا۔

آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اُونٹ یا کسی اور جانور کا دعویٰ دائر کیا اور ان دونوں آدمیوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھا۔ پھر آپ نے اس جانور یا اُونٹ کو ان دونوں کے درمیان مشترک قرار دے دیا۔

۲۱۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۲۱۸: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' عبدالرحیم بن سلیمان' حضرت سعید سے اسی طریقہ سے روایت ہے۔

۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

۲۱۹: محمد بن بشار' حجاج' ہمام' قتادہ سے اسی سند سے مروی ہے عہد نبوی میں دو آدمیوں نے ایک اُونٹ کے بارے میں دعویٰ کیا اور ہر ایک شخص نے اپنے دعویٰ کے دو دو گواہ خدمت نبوی میں پیش کیے تو آنحضرت ﷺ نے اس اُونٹ کو دونوں آدمیوں کے درمیان آدھا' آدھا (مشترک) تقسیم فرما دیا۔

۲۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا۔

۲۲۰: محمد بن منہال' یزید بن زریع' ابن ابی عروبہ' قتادہ' خلاس' ابورافع' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ دو شخص خدمت نبوی میں ایک شے کے بارے میں جھگڑا لے کر حاضر ہوئے اور ان دونوں شخصوں میں سے کسی کے پاس بھی گواہ موجود نہیں تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم پر قرعہ اندازی کرنے کے لئے حکم فرمایا خواہ اس قسم کے کھانے کو اچھا سمجھیں یا برا سمجھیں۔

قرعہ اندازی کے بعد قسم:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ پہلے تم دونوں قرعہ ڈالو جس شخص کا نام قرعہ میں نکل آئے تو وہ شخص قسم کھا کر وہ چیز لے سکتا ہے۔

۲۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَرِهَ الِاثْنَانِ الْيَمِينَ أَوِ اسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا قَالَ سَلَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ إِذَا أُكْرِهَ الِاثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ۔

۲۲۱: احمد بن حنبل' سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو شخص قسم کھانے یا حلف لینے کو برا سمجھیں یا اچھا سمجھیں تو اس پر قرعہ اندازی کریں (جس شخص کے نام پر قرعہ نکل آئے تو وہ شخص حلف کر کے اس شے کو لے لے) سلمہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث معمر نے سنائی اور کَرِهَ الِاثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ کے بجائے کَرِهَ الِاثْنَانِ الْيَمِينَ کہا۔

۲۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ

۲۲۲: ابوبکر بن ابی شیبہ' خالد بن حارث' حضرت سعید بن ابی عروبہ سے

بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مِنْهَالٍ مِثْلَهُ قَالَ فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ۔

اسی طریقہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے معاملہ میں جھگڑا کیا اور ان دونوں آدمیوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھا تو آنحضرت ﷺ نے ان کے حلف کرنے پر قرعہ اندازی کا حکم فرمایا۔

بَاب الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

باب: اگر مدعی کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو مدعا علیہ کو حلف لینا چاہئے

۲۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

۲۲۳: عبد اللہ بن مسلمہ' نافع بن عمر' حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تحریر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعا علیہ کو حلف لینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

مدعا علیہ پر قسم:

مدعا علیہ پر قسم کھانا اس صورت میں ضروری ہے جبکہ مدعا علیہ' مدعی کے دعویٰ کے درست ہونے کا انکار کر دے اور دعویٰ کرنے والے شخص کے پاس گواہ موجود نہ ہوں اگر مدعی کے پاس ثبوت یا گواہ ہوں تو فیصلہ اس کے مطابق ہوگا جو حدیث میں ہے: ((البنية على المدعى واليمين على من انكر)).

بَاب كَيْفَ الْيَمِينُ

باب: حلف لینے کا طریقہ

۲۲۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَعْنِي لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي۔

۲۲۴: مسدد' ابو الاحوص' عطاء بن سائب' ابو یحییٰ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو قسم کھلائی تو آپ نے اس شخص سے اس طرح فرمایا تم اس اللہ کی قسم کھاؤ جس کے ☆☆ علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ تمہارے ذمہ دعویٰ کرنے والے شخص کی کوئی شے نہیں ہے۔

بَاب إِذَا كَانَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ذِمِّيًّا أَيَحْلِفُ

باب: جس وقت مدعا علیہ کافر ذمی ہو تو اس سے حلف لیا جائے یا نہیں؟

۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي

۲۲۵: محمد بن عیسیٰ' ابو معاویہ' اعمش' شقیق' حضرت اشعث سے مروی ہے کہ میرے اور ایک یہودی شخص کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی یہودی نے میرے حصہ کا انکار کر دیا۔ میں اس کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ موجود

النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا: تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ قسم کھا کر میرا مال لے اُڑے گا تب اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ نازل فرمائی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى عِلْمِهِ فِيمَا غَابَ عَنْهُ

باب: کسی آدمی کو کسی واقعہ کے علم کی بنا پر قسم دینا جبکہ وہ واقعہ اس کی موجودگی میں نہیں ہوا

۲۲۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللَّهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِي لِلْيَمِينِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۲۲۶: محمود بن خالد' حارث بن سلیمان' کردوس' حضرت اشعث بن قیس سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ کا ایک شخص اور حضر موت کا ایک شخص زمین کے معاملہ میں خدمت نبوی میں جھگڑا لے کر آیا حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ میری زمین کو اس شخص کے والد نے زبردستی قبضہ کرلیا ہے اور وہ زمین اب اس کے قبضہ میں ہے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ موجود ہے؟ عرض کیا نہیں۔ مگر میں کندی شخص کو اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ یہ شخص اس بات کو نہیں جانتا کہ یہ میری زمین ہے اور اس کے والد نے اس پر زبردستی قبضہ کیا تھا تو کندی شخص قسم کھانے پر راضی ہوگیا اور پھر مذکورہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۲۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ۔

۲۲۷: ہناد بن سری' ابو الاحوص' سماک' علقمہ بن وائل' حضرت وائل بن حجر حضرمیؓ سے مروی ہے کہ ایک حضرمی اور ایک کندی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے میرے والد کی زمین غصب کرلی ہے۔ کندی شخص نے عرض کیا کہ وہ میری زمین ہے میں اس زمین میں کاشت کرتا ہوں اس شخص کا اس زمین پر کوئی حق نہیں ہے۔ آپ نے حضرمی سے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر تمہارے سامنے یہ قسم کھائے گا (یعنی جب تمہارے پاس گواہ موجود نہیں تو کندی قسم کھائے گا) حضرمی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ یہ فاسق آدمی ہے اسے کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کس طرح کی قسم کھا رہا ہے وہ متقی آدمی نہیں ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ قسم کے علاوہ تمہارے لئے کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

بَاب كَيْفَ يَحْلِفُ الذِّمِّيُّ

۲۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي لِلْيَهُودِ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى۔

۲۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَعْنِي لِابْنِ صُورِيَا أُذَكِّرُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَأَقْطَعَكُمْ الْبَحْرَ وَظَلَّلَ عَلَيْكُمْ الْغَمَامَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمْ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمْ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَتَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ الرَّجْمَ قَالَ ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيمٍ وَلَا يَسَعُنِي أَنْ أَكْذِبَكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

باب: کافر ذمی کو کس طریقہ سے قسم دلائی جائے؟

۲۲۸: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' مزینہ کا ایک شخص' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے یہودیوں سے فرمایا تم لوگوں کو میں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی تم لوگ زنا کرنے والے شخص کے بارے میں توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ (آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی تھی جب کہ یہود نے اس بات کا انکار کر دیا کہ زانی کو سنگسار کرنے کی سزا توریت میں مذکور نہیں ہے)

۲۲۹: عبدالعزیز بن یحییٰ' ابوالاصبغ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' حضرت زہری سے بالکل اسی طریقہ سے روایت ہے کہ مجھ سے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص نے جو کہ علم کا اتباع کرنے والا اور علم کا محافظت کرنے والا شخص (یعنی عالم باعمل) تھا اس نے آخر حدیث تک بیان کیا۔

۲۳۰: محمد بن مثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' عکرمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے (یہود کے ایک عالم) ابن صوریا سے یہ بات ارشاد فرمائی میں تم لوگوں کو اس اللہ کی یاد دلاتا ہوں جس نے تم لوگوں کو فرعون کی قوم سے نجات عطا فرمائی اور تمہارے لئے سمندر میں راستہ بنا دیا اور تم لوگوں پر بادل کا سایہ کیا' اور پھر من وسلویٰ نازل فرمایا اور توریت کو موسیٰ پر نازل فرمایا۔ کیا تم لوگوں کی کتاب توریت میں (زنا کرنے والے شخص کو) سنگسار کرنے کا حکم مذکور ہے؟ ابن صوریا نے کہا آپ نے بہت بڑی ذات کا حوالہ دیا ہے اب (اسکے بعد) میرے لئے جھوٹ کہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پھر حدیث کو آخر تک بیان کیا گیا۔

ایک گواہی اور ایک معجزہ:

آخری جملہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ابن صوریا کے کہنے کے بعد زانی کو سنگسار کرنے کا حکم توریت میں نکلا اور زنا کرنے والے یہودی کو سنگسار کیا گیا اور سمندر میں راستہ بنانے سے مراد بحر قلزم میں بطور معجزہ کے حضرت موسیٰ عع کے لئے راستہ بنانے کے مشہور واقعہ کی جانب اشارہ ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى حَقِّهِ

باب: اپنے حق کی خاطر کسی کا قسم کھانا

۲۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ وَمُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

۲۳۱: عبدالوہاب‘ موسیٰ‘ بقیہ بن ولید‘ بحیر بن سعد‘ خالد بن معدان‘ سیف‘ حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو آدمیوں کا فیصلہ فرمایا تو جو شخص مقدمہ ہار گیا تھا اس نے فیصلہ (سننے کے بعد) کہا میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے فرمایا اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی حماقت پر ملامت فرماتا ہے مگر تمہارے لئے سمجھ داری عقل مندی ضروری ہے پھر اگر تم کو کسی وجہ سے (مقدمہ میں) شکست ہو جائے تو تم یہ کہو اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

بَابٌ فِي الْحَبْسِ فِي الدَّيْنِ وَغَيْرِهِ

باب: قرض کی بناء پر کسی کو قید کرنے کا بیان

۲۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ أَبِي دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ۔

۲۳۲: عبداللہ بن محمد‘ عبداللہ بن مبارک‘ وبر بن ابی دلیلہ‘ حضرت شریدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دولت مند شخص کا قرض ادا نہ کرنا اس کی عزت خراب کرنے اور اس کی سزا کو درست قرار دے دیتا ہے۔ ابن مبارک نے بیان کیا کہ عزت خراب کرنے سے مراد اس سے تیز کلامی اور تنبیہ ہے اور سزا سے مراد اس کو قید کرنا ہے۔

۲۳۳: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِي الْزَمْهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ مَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَ بِأَسِيرِكَ۔

۲۳۳: معاذ بن اسد‘ نضر بن شمیل‘ حضرت ہرماس بن حبیب جو جنگل کے رہنے والے ایک شخص تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی میں ایک مقروض شخص کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تم اس شخص کے ساتھ رہو پھر آپ نے فرمایا اے بنوتمیم کے بھائی تم اپنے قیدی سے کیا چاہتے ہو؟

۲۳۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ۔

۲۳۴: ابراہیم بن موسیٰ‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو بوجہ الزام کے گرفتار کیا تھا۔

تہمت کی وجہ سے گرفتار کرنا:

مفہوم یہ ہے کہ اس شخص کے خلاف مکمل الزام ثابت نہیں تھا صرف اس پر ایک جرم کی تہمت لگی تھی آپ نے تحقیقات مکمل ہونے تک اس کو گرفتار کر لیا تھا۔

۲۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَمُؤَمَّلُ بْنُ

۲۳۵: محمد بن قدامہ‘ مؤمل بن ہشام‘ اسماعیل‘ بہز بن حکیمؒ نے اپنے والد

هِشَامٍ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ إِنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ إِنَّهُ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أَخِذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ۔

سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے ابن قدامہ نے اپنی روایت میں بھائی یا چچا کا تذکرہ کیا ہے جبکہ مؤمل نے کہا کہ وہ نبیؐ کے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ کہنے لگا کہ میرے پڑوسیوں نے میرا حق مار لیا ہے۔ لیکن نبیؐ نے اس پر دو مرتبہ توجہ نہ دی پھر اس نے کسی شے کا تذکرہ کیا تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی اسکے پڑوسیوں سے جان چھڑاؤ اس روایت میں مؤمل نے وَهُوَ يَخْطُبُ یعنی آپ خطبہ دے رہے تھے کے لفظ کو بیان نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْوَكَالَةِ

باب: وکالت کا بیان

۲۳۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ۔

۲۳۶: عبید اللہ بن سعد، انکے چچا، ان کے والد، ابن اسحٰق، ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خیبر کی طرف روانہ ہونے کا قصد کیا تو میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور سلام کرنے کے بعد عرض کیا میرا خیبر جانے کا ارادہ ہے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جب تم ہمارے وکیل سے ملاقات کرو تو تم ان سے کھجور کے پندرہ وسق لے لینا اگر وہ تم سے نشانی کا مطالبہ کریں تو تم اپنا ہاتھ ان کے گلے پر رکھ دینا (یہی نشانی مقرر فرمائی گئی تھی)۔

بَابٌ مِنَ الْقَضَاءِ

باب: قضاء کے مزید احکام

۲۳۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي طَرِيقٍ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

۲۳۷: مسلم بن ابراہیم، مثنی بن سعید، قتادہ، بشیر بن کعب، حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ راستہ میں جھگڑا کرو تو تم سات ہاتھ (کے بقدر) راستہ چھوڑ دو۔

سڑک کے راستہ کی مقدار:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ راستہ میں نہ جھگڑو۔ لیکن اگر کبھی ایسا ہو جائے تو راہ گیروں اور جانوروں کے چلنے کے لئے سات ہاتھ کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

۲۳۸: مسدد، ابن ابی خلف، سفیان، زہری، اعرج، ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگوں کا کوئی بھائی تم سے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَّسُوا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ أَعْرَضْتُمْ لَأُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

تمہاری دیوار کے اندر لکڑی (وغیرہ) گاڑنے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔ یہ بات سن کر لوگوں نے اپنا سر نیچے کر لیا' پھر ابو ہریرہؓ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم لوگ اس حدیث کو توجہ سے نہیں سنتے ہو میں یہ حدیث تمہارے کندھوں کے درمیان ڈالتا رہوں گا یعنی تمہیں بار بار سناتا رہوں گا۔

پڑوسی کا حق:

مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارا پڑوسی تمہاری دیوار میں کوئی میخ گاڑنا چاہے یا دیوار' لینٹر وغیرہ میں لکڑی رکھنا چاہے تو اس کو منع نہ کروا چھا یہ ہے کہ اجازت دے دو۔ حاصل حدیث یہی ہے لیکن واضح رہے کہ پڑوسی کی بلا اجازت دیوار میں میخ گاڑنا' یا دیوار پر اپنی کڑی رکھنا جائز نہیں ہے اجازت لینا ضروری ہے۔

۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۲۳۹: قتیبہ بن سعید' لیث' یحییٰ' محمد بن یحییٰ' لؤلؤہ' حضرت ابو صرمہؓ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ قتیبہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے صاحب النبی ﷺ کا ذکر کیا ہے' سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی دوسرے کو (بلا وجہ شرعی) نقصان یا تکلیف پہنچائے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو نقصان پہنچائے گا اور جو شخص کسی شخص سے عداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

۲۴۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ

۲۴۰: سلیمان' حماد' واصل' سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص کے باغ میں ان کے بھی کھجور کے چند درخت تھے اور ان انصاری کے ساتھ ان کے بیوی بچے بھی تھے تو سمرہؓ جب اپنے درختوں کے پاس جاتے تو انصاری شخص کو (انکے آنے جانے سے) دشواری ہوتی تھی اور انکے آنے سے انکو اذیت پہنچتی اسلئے وہ درخت انصاری نے سمرہؓ سے خریدنا چاہے لیکن سمرہ نے (فروخت کرنے سے انکار کر دیا) پھر وہ درخت تبادلہ پر مانگے تو جب بھی سمرہؓ نے انکار کر دیا پھر انہوں نے نبیؐ سے تذکرہ کیا آپ نے سمرہ سے فرمایا تم اپنے درخت فروخت کر دو۔ انہوں نے آپ کی بات نہ مانی پھر آپ نے فرمایا تم (اپنے درخت) ان سے تبدیل کر لو۔ یہ بات بھی انہوں نے نہیں مانی پھر فرمایا (وہ درخت ان انصاری کو) ہبہ کر دو اور اس کے معاوضہ میں یہ لے لو۔ آپ نے کافی ترغیب دی مگر سمرہؓ نے (کوئی بات) نہیں مانی۔

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ۔

اس پر آپ نے فرمایا تم (دوسروں کو) تکلیف پہنچانے والے ہو پھر آپ نے انصاری سے فرمایا تم جا کر ان کے درختوں کو اُکھاڑ دو۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ قَالَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسَبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ الْآيَةَ۔

۲۴۱: ابو الولید' لیث' زہری' عروہ' حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت زبیر سے نالیوں کے معاملہ میں جھگڑنا شروع کیا جو نالیاں پتھریلے مقام سے آ رہی تھیں اور ان نالیوں سے کھیتوں کو پانی پلایا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا تم پانی کو بہنے دو تو حضرت زبیرؓ نے اس سے انکار کر دیا۔ آپ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر! تم اپنے کھیت کی سینچائی کر لو پھر تم پانی' اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو' راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر انصاری کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر تو آپ کی پھوپھی کے صاحبزادہ ہیں۔ تو یہ بات سن کر آپ کا چہرۂ انور غصہ سے تبدیل ہو گیا اور آپ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا تم اپنے کھیت کی سینچائی کر کے پانی کو روک دو یہاں تک کہ پانی کھیت کے کناروں تک بھر جائے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میرا گمان ہے یہ آیت کریمہ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ﴾ اس سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی اہمیت:

فَلَا وَرَبِّكَ آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ کے پروردگار کی قسم وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم بنا دیں پھر آپ جو فیصلہ فرمائیں اس سے اعراض نہ کریں اور وہ فیصلہ تسلیم کر لیں۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ كُبَرَائَهُمْ يَذْكُرُونَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَاصَمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَهْزُورٍ يَعْنِي السَّيْلَ الَّذِي يَقْتَسِمُونَ مَائَهُ فَقَضَى بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْمَاءَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا يَحْبِسُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ۔

۲۴۲: محمد بن علاء' ابو اسامہ' ولید' ابو مالک' حضرت ثعلبہ بن ابی مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بزرگوں سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک قریشی شخص تھا جو قبیلہ بنی قریظہ کے ساتھ پانی میں شریک تھا پھر اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نالے کے پانی کے بارے میں فریاد کی کہ جس نالہ کا پانی تمام لوگ باہمی طور پر تقسیم کر لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جب تک پانی ٹخنوں تک نہ ہو جائے اُوپر والا شخص' نیچے کھیت والے شخص کا پانی نہ روکے۔

۲۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ

۲۴۳: احمد بن عبدہ' مغیرہ' ان کے والد' حضرت عمرو بن شعیب' ان

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمْسَكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ۔

کے والد ان کے دادا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہزور (نامی میدان) کے نالہ کے سلسلہ میں اس طرح فیصلہ فرمایا کہ اس نالہ کا پانی بند کر دیا جائے جب تک کہ وہ پانی ٹخنوں تک پہنچے پھر اُوپر والا شخص نیچے والے شخص کے کھیت کے لئے پانی چھوڑ دے۔

پڑوسی کی رعایت کا حکم:

مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کا کھیت اونچائی پر واقع ہو جب اس کھیت کا پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو وہ شخص اپنے کھیت سے نیچے والے دوسرے شخص کے کھیت کے لئے پانی چھوڑ دے اس نیچے کے کھیت والے شخص کو بھی چاہئے کہ جس وقت پانی ٹخنوں تک ہو جائے تو دوسرے شخص کے کھیت میں پانی چھوڑ دے۔

۲۴۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ وَعَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَفِي حَدِيثِ الْآخَرِ فَوُجِدَتْ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ۔

۲۴۴: محمود بن خالد' محمد بن عثمان' عبدالعزیز بن محمد' ابوطوالہ' عمرو بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے نخلستان کے حریم (باغ کے ساتھ والی زمین) کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک راوی نے کہا کہ آپ نے اس کی پیائش کا حکم فرمایا تو وہ زمین سات ہاتھ نکلی دوسری روایت میں ہے کہ وہ زمین پانچ ہاتھ نکلی تو آپ ﷺ نے اس کا فیصلہ فرما دیا۔ عبدالعزیز نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اسی درخت کی شاخ سے پیائش کرنے کے لئے حکم فرمایا تو (اسی درخت کی شاخ سے) اس کی پیائش کی گئی۔

درخت کے نیچے کی حد سے متعلق حکم:

آنحضرت ﷺ نے درخت کے نیچے کی زمین کی حد سات ہاتھ قرار دی یہ معاملہ کھجور کے درخت کے سلسلہ میں پیش آیا تھا بہر حال دیگر درختوں میں اس کے چھوٹے بڑے ہونے کے اعتبار سے اندازہ قائم کر لینا ضروری ہے۔ دوسری روایت میں درخت کی حد پانچ ہاتھ نکلنے کی وضاحت ہے۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْعِلْمِ

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ

باب: فضیلت علم

۲۴۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۴۵: مسدد' عبداللہ بن داؤد' عاصم بن رجاء' داؤد بن جمیل' کثیر بن قیس

اللّٰہِ بْنُ دَاوُدَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰہُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

سے مروی ہے میں ابودرداءؓ کے پاس مسجد دمشق میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور نے ان سے کہا کہ میں آپ کے پاس آنحضرت ﷺ کے شہر سے آیا ہوں ایک حدیث رسول کے لئے مجھ کو اطلاع ملی ہے کہ آپ اس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور میں آپ کے پاس کسی دوسرے مقصد سے نہیں آیا۔ حضرت ابودرداءؓ نے کہا بے شک میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے راستہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور طالب علم کی خوشی کے لئے فرشتے پَر بچھاتے ہیں اور بلاشبہ جو زمین و آسمان میں رہنے والے ہیں وہ سب عالم کے لئے مغفرت چاہتے ہیں یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں (بھی عالم کے لئے مغفرت چاہتی ہیں) اور عبادت گزار پر عالم کی فضیلت ایسی ہے کہ جس طرح چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء ہی حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور حضرات انبیاء علیہم السلام نے کسی کو درہم و دینار میں اپنا وارث مقرر نہیں فرمایا انہوں نے صرف علم کی وراثت کو چھوڑا ہے تو جس شخص نے علم حاصل کیا اس نے مکمل حصہ حاصل کیا۔

انبیاء علیہم السلام کی دولت:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام نے جو دولت حاصل فرمائی وہ دُنیاوی دولت نہیں تھی بلکہ علم کی دولت تھی اور ان نفوس قدسیہ نے وراثت میں علم ہی چھوڑا کہ جس کے امین علماء کرام ہیں۔

علم کی قدر و قیمت کو قرآن و حدیث میں بے شمار موقعوں پر طشت از بام کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا (یعنی حقیقی عالم اس دنیا سے اٹھ جائیں گے یا یہ کہ علماء کی قدر و منزلت اٹھ جائے گی) جہالت کی زیادتی ہو جائے گی (یعنی ہر طرف جاہل و ناداں ہی نظر آنے لگیں گے جو اگرچہ علم و دانش کا دعویٰ کریں گے مگر حقیقت میں علم و دانش سے کوسوں دور ہوں گے)۔ اور ایک روایت میں ((أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ)) یعنی علم اٹھالیا جائے گا اور جہل کی زیادتی ہوگی' کے بجائے) یوں ہے کہ علم کم ہو جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔

۲۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ لَقِيتُ شَبِيبَ بْنَ شَيْبَةَ

۲۴۶: محمد بن وزیر' ولید' شبیب' عثمان' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت

فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَعْنِي عَنِ النَّعَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

کیا ہے۔

۲۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔

۲۴۷: احمد بن یونس' زائدہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی شخص علم دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ علم کی برکت سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور جس شخص کے عمل نے اسے پیچھے دھکیل دیا اس کا نسب اسے آگے نہیں کرے گا۔

بَاب رِوَايَةِ حَدِيثِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے روایت بیان کرنے کا بیان

۲۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هَذِهِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ أَعْلَمُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّهَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ فَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ وَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ۔

۲۴۸: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن ابی نملہ' ان کے والد حضرت ابونملہؓ سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک یہودی شخص بھی موجود تھا۔ ایک جنازہ گزرا تو یہودی نے کہا اے محمد کیا یہ جنازہ گفتگو کرتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ اس پر یہودی شخص نے کہا یہ جنازہ گفتگو کرتا ہے (لیکن دُنیا کے لوگ اس کی گفتگو نہیں سنتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو اہل کتاب جو باتیں بتلائیں تو تم ان کی باتوں کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو بلکہ یوں کہو کہ ہم لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اس صورت میں اگر وہ بات جھوٹی ہوگی تو تم نے اس بات کو سچ نہیں کہا اور اگر سچی ہوگی تو تم نے اس کو جھوٹ نہیں کہا ہے۔

احتیاط کا تقاضا:

یعنی احتیاط کا تقاضا ہے کہ تم اہل کتاب کی گفتگو کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب تاکہ گناہ سے محفوظ رہ سکو۔

۲۴۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ يَعْنِي ابْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَعَلَّمْتُ لَهُ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي فَتَعَلَّمْتُهُ فَلَمْ يَمُرَّ بِي إِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى حَذَقْتُهُ فَكُنْتُ أَكْتُبُ لَهُ إِذَا

۲۴۹: احمد بن یونس' ابن ابوالزناد' انکے والد' خارجہ بن زید' زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ مجھے نبیؐ نے یہود کی تحریر سیکھنے کا حکم فرمایا چنانچہ میں نے آپ کی خاطر یہودی تحریر سیکھی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے یہود پر اعتماد نہیں ہے کہ وہ میری طرف سے صحیح تحریر کرتے ہوں' زیدؓ کہتے ہیں کہ آدھا ماہ نہیں گزرا تھا کہ میں نے ان لوگوں کی تحریر کو اچھی طرح سے سیکھ لیا پھر جب آپ کچھ تحریر کرنے کا حکم فرماتے تو میں اس کو تحریر کر دیتا

كَتَبَ وَأَقْرَأُ لَهُ إِذَا كُتِبَ إِلَيْهِ۔

اور جب خدمت نبوی میں کوئی تحریر پیش ہوتی تو میں اس تحریر کو پڑھ لیتا۔

بَاب فِي كِتَابِ الْعِلْمِ

باب: علم کی باتوں کو لکھنے کا بیان

۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ۔

۲۵۰: مسدد' ابوبکر بن ابی شیبہ' یحییٰ' عبید اللہ بن اخنس' ولید' یوسف بن ماہک' حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جو حدیث میں آنحضرت ﷺ سے سنتا' میں اس کو یاد کرنے کے لئے تحریر کر لیتا۔ پھر مجھے قریش نے تحریر کرنے سے منع کیا اور کہا تم آپ سے سنی ہوئی ہر ایک بات تحریر کرتے ہو حالانکہ آنحضرت ﷺ (بھی ایک) انسان ہیں اور آپ غصہ اور خوشی دونوں قسم کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں میں نے یہ بات سن کر تحریر کرنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اُنگلیوں سے اپنے چہرہ کی جانب اشارہ فرمایا اور حکم فرمایا تم تحریر کیا کرو۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے سوائے سچ کے کوئی بات نہیں نکلتی۔

۲۵۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ۔

۲۵۱: نصر بن علی' ابواحمد' کثیر بن زید' حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس گئے اور اس سے حدیث دریافت کی پھر حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں لکھ کر دے۔ حضرت زید نے ان سے کہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم کو حدیث کے تحریر کرنے سے منع فرمایا چنانچہ انہوں نے لکھی ہوئی حدیث کو مٹا دیا۔

تدوین حدیث:

نزولِ قرآن کے وقت قرآن کریم لکھا جاتا تھا اس وقت آپ نے حدیث لکھنے سے وقتی طور پر منع فرمادیا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک ساتھ قرآن وحدیث لکھنے کی ضرورت میں خلط ملط نہ ہو۔ لیکن بعد میں آپ ﷺ نے احادیث کے لکھنے کی اجازت عنایت فرمائی ''تدوین حدیث'' میں علامہ مناظر احسن گیلانی نے اس مسئلہ کی تفصیلی بحث فرمائی ہے اور ہمارے ادارہ نے اسے بہترین انداز میں مع اضافہ جات کے طبع کیا ہے۔

بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی شدید وعید کا بیان

۲۵۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح و

۲۵۲: عمرو بن عون خالد (دوسری سند) مسدد' خالد' بیان بن بشر' وبرہ'

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ مُسَدَّدٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ أَصْحَابُهُ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

عامر' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زبیرؓ سے دریافت کیا آپ کس بنا پر آنحضرت ﷺ سے کس وجہ سے حدیث روایت نہیں کرتے جس طرح کہ دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا خبردار! اللہ کی قسم مجھ کو آنحضرت ﷺ سے ایک طرح کا تقرب حاصل تھا لیکن میں نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص قصداً میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

نقل حدیث میں احتیاط:

مطلب یہ ہے کہ احادیث بیان کرنے میں مَیں اس وجہ سے غیر معمولی احتیاط سے کام لیتا ہوں کیونکہ حدیث کے نقل میں غلطی کی سخت وعید ہے جو لوگ بلا سوچے سمجھے کہہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا ہے' حالانکہ وہ آپ کا ارشاد نہیں ہوتا' وہ سوچیں کہ انہوں نے کسی قسم کا مشغلہ اپنا رکھا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ''اس ارشاد گرامی کا پس منظر یہ ہے کہ (ایک مرتبہ) آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو (کچھ لوگوں کی طرف یا کسی شخص) کے پاس بھیجا تھا اس نے آپ ﷺ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہی' (جب) رسول کریم ﷺ (پر یہ منکشف ہوا یا کسی ذریعہ سے آپ ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تو (آپ ﷺ) نے اس شخص کے حق میں بددعا فرمائی۔ چنانچہ وہ شخص (ایک دن) اس حال میں مردہ پایا گیا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور (جب اس کو دفن کیا گیا تو) زمین نے اس کو قبول نہیں کیا''۔

جان بوجھ کر کوئی بات نبی کریم ﷺ کی طرف نسبت کرنا' یعنی جھوٹی حدیث گھڑنا اس سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخی ہو جائے گا۔ اس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کی طرف ایک شخص کو بھیجا اس نے آپ ﷺ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہی۔ اس اعتبار سے یہ روایت اس قول کی مؤید ہے۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي كِتَابِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

باب: قرآن کریم کے بغیر سمجھے ہوئے معنی بیان کرنا

۲۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُقْرِئُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ أَخِي حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

۲۵۳: عبداللہ بن محمد' یعقوب' سہیل' ابوعمران' حضرت جندبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کتاب اللہ یعنی قرآن کریم میں اپنی عقل سے کچھ کہا تو اگر اس نے صحیح بھی کہا تو اس نے غلطی کی۔

تفسیر بالرائے کی ممانعت:

یعنی اپنی رائے سے کچھ نہ کہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال کی روشنی میں تفسیر قرآن بیان کرے۔

بَاب تَكْرِيرِ الْحَدِيثِ

۲۵۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا أَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب: ایک ایک بات کو چند مرتبہ کہنے کا بیان

۲۵۴: عمرو بن مرزوق' شعبہ' ابوعقیل' سابق بن ناجیہ' ابوسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی حدیث ارشاد فرماتے تو آپ اسے تین تین مرتبہ دُہراتے (تا کہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے)

بَاب فِي سَرْدِ الْحَدِيثِ

۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هَذَا وَحَدِيثِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ لَيُحَدِّثُ الْحَدِيثَ لَوْ شَاءَ الْعَادُّ أَنْ يُحْصِيَهُ أَحْصَاهُ۔

۲۵۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ مِثْلَ سَرْدِكُمْ۔

باب: جلدی جلدی باتیں کرنے کا بیان

۲۵۵: محمد بن منصور' سفیان بن عیینہ' زہری' عروہ سے مروی ہے کہ ابوہریرہؓ، عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ مبارک کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور عائشہؓ نماز پڑھ رہی تھیں۔ ابوہریرہؓ کہہ رہے تھے کہ اے حجرہ والی سنو! یہ الفاظ انہوں نے دو مرتبہ کہے۔ جب انہوں نے نماز ختم کر لی تو فرمایا: (اے عروہ!) کیا تمہیں اس شخص (حضرت ابوہریرہؓ) اور ان کی بات پر تعجب نہیں آتا تھا آنحضرت ﷺ جب گفتگو فرماتے تو اس طرح گفتگو فرماتے کہ اگر سننے والا شخص شمار کرنا چاہتا تو وہ آنحضرت ﷺ کی گفتگو کو شمار کر سکتا (یعنی آپ صاف صاف الفاظ میں گفتگو فرماتے)۔

۲۵۶: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کیا تم کو حیرت نہیں ہوتی کہ حضرت ابوہریرہؓ آئے اور میرے حجرہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور وہ حدیث بیان کرنے لگے مجھ کو سنانے کے لئے جب کہ میں اس وقت نماز میں مشغول تھی میری نماز سے فراغت سے پہلے اُٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو میں انہیں بتاتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح تیز تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے۔

آپ ﷺ کی گفتگو کا طریقہ:

یعنی آپ نہایت ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ گفتگو فرماتے تا کہ سامعین اچھی طرح آپ کی گفتگو سن لیں۔ تفصیل کے لئے شمائل ترمذی ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب التَّوَقِّي فِي الْفُتْيَا

باب: فتویٰ دینے میں احتیاط کا حکم

۲۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنِ الْغُلُوطَاتِ۔

۲۵۷: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' اوزاعی' عبداللہ بن سعد' حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا۔

دوسرے کو رُسوا کرنے کے لئے فتویٰ:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایسے مسائل دریافت کرنے سے منع فرمایا کہ جس کا مقصد مفتی کا امتحان لینا یا دوسروں کو رُسوا کرنا ہو۔

۲۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَفْتَاهُ۔

۲۵۸: حسن بن علی' ابوعبدالرحمٰن' سعید بن ابی ایوب' بکر بن عمرو' مسلم بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم کے بغیر فتویٰ دے گا تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔

۲۵۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نُعَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الطُّنْبُذِيِّ رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ حَدِيثِهِ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ۔

۲۵۹: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یحییٰ' بکر بن عمرو' ابوعثمان' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم کے بغیر فتویٰ دے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا کہ جس نے فتویٰ دیا۔ سلیمان مہری نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا اور جس نے اپنے بھائی کو قصداً اس کے نقصان کا مشورہ دیا تو بے شک اس نے خیانت کی یہ الفاظ سلیمان کے ہیں۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ

باب: علم چھپانے کا گناہ

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن حکم' عطاء' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص سے علم دین کا مسئلہ دریافت کیا گیا اور اس نے اسے چھپالیا تو قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

بَاب فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ

باب: علم کی نشر واشاعت کی فضیلت کا بیان

۲۶۱: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ

۲۶۱: زہیر بن حرب' عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' عبداللہ بن عبداللہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنكُمْ۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ مجھ سے علم کو سنتے ہو اور تم سے لوگ سنیں گے پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ہے ان سے دوسرے لوگ سنیں گے۔

۲۶۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔

۲۶۲: مسدد' یحییٰ' شعبہ' عمر بن سلیمان' عبدالرحمٰن بن ابان' حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سن کر یاد کر لی یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہ دین کی سمجھ کی بات اپنے سے زیادہ سمجھ دار شخص کو سناتے ہیں اور بہت سے فقہ کے علمبردار اس قسم کے ہیں جو کہ فقیہ نہیں ہیں۔

دوسروں تک حدیث پہنچانا:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا جس طرح ارشاد گرامی ہے لوگوں تک اسی طرح پہنچا دے اور اہل علم' کلام نبوی سے استنباط کر کے مسئلہ نکال لیں گے۔ بہر حال کلام نبوی کو بجنسہٖ نقل کرنا چاہئے اور دوسروں تک پہنچانا چاہئے۔

۲۶۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

۲۶۳: سعید بن منصور' عبدالعزیز' ان کے والد' حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بخدا اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت عطا فرما دے تو یہ عمل تمہارے لئے لال رنگ کے اُونٹوں سے بہتر ہے۔

قیمتی اُونٹ:

عرب میں سرخ رنگ کے اُونٹ قیمتی مانے جاتے ہیں اہل عرب کے مزاج کے اعتبار سے مثال بیان فرمائی گئی ہے تاکہ یہ حضرات بات اچھی طرح سمجھ لیں۔

بَابُ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب: بنی اسرائیل سے روایت کرنے کا بیان

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔

۲۶۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' علی بن مسہر' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو کیونکہ ان سے روایت کرنے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔ (یعنی اگر صحیح سند کے ساتھ اہل کتاب سے صحیح بات سُن لیں تو اس میں حرج نہیں)۔

۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ

۲۶۵: محمد بن مثنیٰ' معاذ' ان کے والد' قتادہ' ابوحسان' حضرت عبداللہ بن

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى يُصْبِحَ مَا يَقُومُ إِلَّا إِلَى عُظْمِ صَلَاةٍ۔

عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں سے بنی اسرائیل کے متعلق اس قدر گفتگو فرماتے کہ فجر کا وقت ہو جاتا پھر آپ نہیں اُٹھتے مگر نماز کے خیال سے (یعنی آپ نمازِ فجر پڑھنے کے لئے اُٹھتے)۔

بَاب فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرنے کا بیان

۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا۔

۲۶۶: ابوبکر بن ابی شیبہ' سریج' فلیح' ابوطوالہ' عبداللہ بن عبدالرحمٰن' سعید بن یسار' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رضاءِ الٰہی کے علم (یعنی علم دین) کو دنیوی مقصد کے لئے سیکھا تو ایسے شخص کو قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں آئے گی۔

بَابٌ فِي الْقَصَصِ

باب: قِصّہ' کہانیاں بیان کرنا

۲۶۷: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَوَّاصُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔

۲۶۷: محمود بن خالد' ابومسہر' عباد بن عباد' یحییٰ بن ابی عمرو' عمرو بن عبداللہ' حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (وعظ نصیحت میں) حکایات وقصص وہ شخص بیان کرے گا جو کہ حاکم ہو یا محکوم ہو یعنی اس کو حاکم اس طرح وعظ ونصیحت کرنے کا حکم کرے) یا وہ قِصّہ گو مغرور اور متکبر ہوگا۔

دُنیا کے لئے علم سیکھنا:

مطلب یہ ہے کہ دُنیا حاصل کرنے کے لئے اور لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے من گھڑت واقعات وعظ ونصیحت میں بیان کرے جیسا کہ دُنیا طلب' واعظ بیان کرتے ہیں۔ اس طرح کے افعال کی شریعت میں سخت ممانعت ہے۔

۲۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ

۲۶۸: مسدد' جعفر' معلّٰی بن زیاد' علاء' ابوصدیق' حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں غریب فقیر مہاجرین میں (شامل ہو کر) بیٹھ گیا اور (ان کی غربت کا یہ عالم تھا) ننگے ہونے کے ڈر سے ایک دوسرے کی اوٹ میں بیٹھے تھے اور ہم لوگوں میں ایک قاری' قرآن کریم تلاوت کر

الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَاكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ۔

رہا تھا اسی دوران آنحضرت ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ہم لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے قاری خاموش ہو گیا پھر آپ نے ہم لوگوں سے سلام کیا اور دریافت فرمایا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا قاری' قرآن کریم تلاوت کر رہے تھے اور ہم لوگ قرآن کریم سن رہے تھے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے میری اُمت میں ایسے افراد پیدا فرمائے کہ ان کے ساتھ مجھ کو بیٹھنے کا حکم ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ہماری جماعت کے بالکل درمیان تشریف فرما ہوئے' تاکہ آپ کی ذات ہم سب کے لئے یکساں ہو۔ پھر آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے حلقہ بنا کر بیٹھ جانے کے لئے اشارہ فرمایا تو تمام لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور تمام لوگوں کے چہرے آپ کی جانب متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے ان لوگوں سے میرے علاوہ کسی شخص کو نہیں پہچانا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے فقراء اور مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن پورے نور کی بشارت ہو تم لوگ خوش ہو جاؤ تم لوگ مالدار لوگوں سے آدھے دن قبل جنت میں داخل ہو گے اور وہ آدھا دن بھی پانچ سو سال کا ہو گا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ناداری:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثریت کو ناداری کی وجہ سے کپڑا تک میسر نہیں تھا مگر مقام یہ ہے کہ اللہ ربّ العزت رسول اللہ ﷺ کو حکم فرماتے ہیں کہ آپ انہی لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے مذکورہ حدیث میں آنحضرت ﷺ کی جماعت میں تشریف فرما ہونے کی بھی کیفیت مذکور ہے کہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے فاصلہ مساوی تھا' اور حدیث کے آخر حصہ میں جو قیامت کے دن سے متعلق مذکور ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص پر قیامت میں جس قدر شدت ہو گی اس کو قیامت کا دن اسی قدر طویل معلوم ہو گا اور جس پر جس قدر کم شدت ہو گی اس کو وہ دن اسی قدر مختصر محسوس ہو گا۔

۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ مُطَهَّرٍ أَبُو ظَفَرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

۲۶۹: محمد بن مثنیٰ' عبدالسلام' موسیٰ بن خلف' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اگر میں اس قوم کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو کہ نمازِ فجر سے سورج طلوع

رَسُولُ اللّٰهِ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً۔

ہونے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہے تو مجھ کو (اس قدر ذکر الٰہی کرنا) اولادِ اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے بے شک اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو کہ نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک ذکر الٰہی کرتی ہے تو مجھ کو (یہ عمل) بے حد پسندیدہ ہے چار غلام آزاد کرنے سے۔

۲۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الْآيَةَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ۔

۲۷۰: عثمان بن ابی شیبہ' حفص بن غیاث' اعمش' ابراہیم' عبیدہ' عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے سورۃ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبان سے سنوں۔ پھر میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی یہاں تک کہ جب میں آیت کریمہ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ﴾ تک پہنچا تو میں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (اس خیال سے کہ مجھ کو بھی اپنی اُمت کا گواہ بننا پڑے گا اور نہ معلوم میری اُمت کس قسم کے اعمال کی مرتکب ہو)۔

اَوّلُ كِتَابِ الْاَشْرِبَةِ

بَاب فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

باب: حرمت شراب

۲۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا۔

۲۷۱: احمد بن حنبل' اسماعیل بن ابراہیم' ابوحیان' شعبی' ابن عمر' حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ جب شراب' حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ نازل ہوئی تو اس وقت شراب پانچ اشیاء سے تیار ہوتی تھی انگور' کھجور' شہد' گیہوں اور جَو سے اور جو چیز عقل کو زائل کرے تو وہ شراب ہے اور میں چاہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں سے اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک کہ آپ ہمیں ان تین چیزوں کے بارے میں بتلا نہ دیں ایک تو دادا کا (وراثت) کا حصہ' دوسرے کلالہ کے بارے میں اور تیسرے چند مقدمات سود کے۔

نشہ کی ہر چیز حرام ہے:

ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور وہ شراب کے حکم میں داخل ہے اور شراب مذکورہ پانچ چیزوں کے علاوہ اشیاء سے بھی تیار ہوتی ہے۔

۲۷۲: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ الْآيَةَ قَالَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُنَادِي أَلَا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا۔

۲۷۲: عباد بن موسیٰ' اسماعیل' اسرائیل' ابواسحٰق' عمرو' عمر فاروق ؓ سے مروی ہے کہ جب شراب حرام ہونے کا حکم نازل ہوا تو انہوں نے کہا اے اللہ ہمارے لئے شراب کے متعلق واضح طور سے حکم بیان فرما دیجئے جب وہ آیت نازل ہوئی جو کہ سورۂ بقرہ میں ہے یعنی: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ ''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیں دونوں میں بڑے گناہ ہیں اور اس میں لوگوں کیلئے فوائد ومنافع بھی ہیں لیکن انکا گناہ انکے منافع سے زیادہ ہے'' تو عمر فاروق ؓ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا اے اللہ! ہم لوگوں کو صاف صاف (واضح طور پر) حکم بیان فرما دے اس پر سورۂ نساء کی آیت: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ نازل ہوئی۔ یعنی ''اے اہل ایمان! تم لوگ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو''۔ جب نماز کی تکبیر ہوتی تو آپ پکار کر فرماتے کہ کوئی شخص' حالت نشہ میں نماز میں نہ آئے۔ پھر عمر فاروق ؓ کو بلایا گیا اور انکو یہ آیت سنائی گئی۔ انہوں نے کہا اے اللہ! شراب کے سلسلہ میں واضح طور پر حکم نازل فرما دیجئے اس پر آیت: ﴿عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ نازل ہوئی اس کے آخر میں ہے تم لوگ اب بھی باز آتے ہو یا نہیں؟ اس پر عمر فاروق ؓ نے کہا ہم لوگ (شراب اور جوئے سے) باز آ گئے۔

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔

۲۷۳: مسدد' یحییٰ' سفیان' عطاء بن سائب' ابوعبدالرحمٰن' حضرت علی ؓ بن ابی طالب سے مروی ہے ایک انصاری نے ان کو اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعوت پر بلایا اور ان دونوں کو اس نے شراب پلائی جبکہ ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی پھر حضرت علی ؓ نے ان لوگوں کی نماز مغرب میں امامت کی اور: ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تلاوت کی اور اس میں پڑھنے میں گڑبڑ کر دی اس پر یہ آیت کریمہ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ نازل ہوئی۔

۲۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ

۲۷۴: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ دو آیات کریمہ: ﴿يٰاَيُّهَا

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نَسَخَتْهُمَا الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْآيَةَ۔

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ اور ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ سورۂ مائدہ کی آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ﴾ سے منسوخ ہوئی ہیں۔

شراب سے متعلق آیت کا ترجمہ:

سورۂ مائدہ کی آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ﴾ [المائدة : ۹۰] کا ترجمہ یہ ہے یعنی شراب اور جوا وغیرہ نجس ہیں اور تم شیطان کے کاموں سے بچوتا کہ تم دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کرو۔

۲۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ وَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْنَا هَذَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ۔

۲۷۵: سلیمان بن حرب' حماد' ثابت' حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ جب شراب کی حرمت ہوئی تو میں اُس وقت ساقی تھا اور ابوطلحہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلایا کرتا تھا اور اُس دن ہماری شراب کھجور سے بنی تھی۔ ہمارے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہوگئی ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ کی جانب سے پکارنے والے نے منادی کی ہم لوگوں نے (منادی سن کر) کہا یہ تو آنحضرت ﷺ کا منادی ہے۔

بَابُ الْعِنَبِ يُعْصَرُ لِلْخَمْرِ
باب: شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑنے کا بیان

۲۷۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ۔

۲۷۶: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' عبدالعزیز' ابوعلقمہ' عبدالرحمٰن' ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب اور اس کے پینے والے شخص پر' اور شراب کے پلانے والے پر' اور اسکے فروخت کرنے والے اور خریدنے والے پر اور اسکے نچڑوانے والے پر اور نچوڑنے والے پر اور اسکے اُٹھانے والے پر اور جس شخص کے لئے شراب اُٹھائی جائے (غرض سب پر اللہ کی لعنت)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ
باب: شراب کا سرکہ بنانے کا بیان

۲۷۷: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۷۷: زہیر بن حرب' وکیع' سفیان' سدی' ابوہبیرہ' انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے آنحضرت ﷺ سے یتامی کے بارے میں

مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا۔

دریافت کیا جنہوں نے وراثت میں شراب پائی تھی۔ آپ نے فرمایا اس کو بہادو۔ انہوں نے کہا: اس شراب کا سرکہ نہ بنالوں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کا سرکہ بھی نہ بناؤ۔

بَاب الْخَمْرِ مِمَّا هُوَ

باب: کون کونسی اشیاء سے شراب تیار کی جاتی ہے؟

۲۷۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا۔

۲۷۸: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' اسرائیل' ابراہیم' شعبی' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شراب' انگور سے تیار ہوتی ہے اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے۔

<u>ہر قسم کی شراب حرام ہے:</u>

عموماً شراب' مذکورہ اشیاء سے تیار کی جاتی تھی اس لئے اس کو بیان کیا گیا ورنہ اس کے علاوہ اشیاء سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک اور موقع پر نبی کریم صلی کا فرمان ہے کہ لوگوں مختلف حیلے بہانے کر کے شراب پینے کی راہ نکال ہی لیں گے' مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے ذہن میں کجی اور فساد ہوگا وہ شراب پینے کے سلسلے میں مختلف حیلے بہانے کریں گے' خاص طور پر نام کو بڑا پردہ بنائیں گے' مثلاً نبیذ یا مباح شربت جیسے ماء العسل وغیرہ کو نشہ آور بنا کر پئیں گے اور یہ گمان کریں گے کہ یہ حرام نہیں ہے کیونکہ نہ اس کو انگور کے ذریعہ بنایا گیا ہے اور نہ کھجور کے ذریعہ' حالانکہ ان کا اس طرح گمان کرنا ان کے حق میں ان مشروبات کے مباح وحلال ہونے کے لئے کارگر نہیں ہوتا' بلکہ حقیقت میں وہ شراب پینے والے بے شمار ہوں گے' اور اس کی ان کو سزا ملے گی کیونکہ اصل حکم یہ ہے کہ ہر نشہ آور شراب حرام ہے خواہ وہ کسی بھی چیز سے بنا ہو۔

ایک صورت یہ بھی ہوگی کہ وہ شراب ہی پئیں گے لیکن اپنی طرف سے اس کا کوئی دوسرا نام رکھ لیں گے اس کو شراب نہیں کہیں گے تاکہ لوگ شراب پینے کا الزام عائد نہ کریں' لیکن حقیقت میں نام کی یہ تبدیلی ان کے حق میں قطعاً کارگر نہیں ہوگی اصل میں اعتبار تو مسمی کا ہے نہ کہ اسم کا۔

۲۷۹: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ

۲۷۹: مالک بن عبدالواحد' معتمر' فضیل' ابوحریز' عامر' حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شراب' انگور کے شیرے سے تیار ہوتی ہے اور خشک انگور سے اور کھجور سے اور گیہوں' جو اور جوار سے اور میں تم لوگوں کو ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

٢٨٠: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

٢٨٠: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوکثیر' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا شراب ان دو درختوں سے تیار ہوتی ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْمُسْكِرِ

باب: نشہ کا بیان

٢٨١: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

٢٨١: سلیمان بن داؤد' محمد بن عیسیٰ' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نشہ لانے والی شے شراب ہے اور تمام نشہ والی اشیاء حرام ہیں اور جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہا اور وہ اسی حالت میں انتقال کر گیا تو وہ قیامت میں جنت کی شراب نہیں پیئے گا۔

چرس اور ہیروئن وغیرہ کا حکم:

مذکورہ حدیث سے شراب کی حرمت اور اس کی وعید شدید واضح طور پر معلوم ہوتی ہے آج کے دور میں گانجا' چرس' بھنگ اور ہیروئن کا بھی رواج چل پڑا ہے یہ بھی اسی مذکورہ وعید میں داخل ہیں۔

٢٨٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ۔

٢٨٢: محمد بن رافع' ابراہیم بن عمر' نعمان بن بشیر' طاؤس' حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک عقل زائل کرنے والی شے شراب ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور جس شخص نے نشہ لانے والی شے پی تو اس شخص کی چالیس روز کی نمازیں ضائع ہو جائیں گی پھر اگر اس شخص نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا اور اگر اس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ وہ اس شرابی کو طِينَةِ الْخَبَالِ پلائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! طِينَةِ الْخَبَال کا کیا مفہوم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا طِينَةِ الْخَبَال دوزخی لوگوں کی پیپ ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کم عمر بچہ کو جس کو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلائے تو اللہ تعالیٰ کیلئے لازمی ہوگا کہ اس شخص کو دوزخیوں کی پیپ پلا دے۔

٢٨٣: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ

٢٨٣: قتیبہ' اسماعیل' داؤد' محمد بن المنکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرتی ہے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شراب ہو جس کی کم مقدار پینے سے نشہ نہ آتا ہو بلکہ زیادہ مقدار پینے سے نشہ آئے تو اس کا کم مقدار میں پینا بھی حرام ہے۔ کیونکہ حرمت کی اصل وجہ نشہ آوری ہے خواہ زیادہ مقدار سے ہو یا کم سے۔ غرضیکہ:

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے:

طبرانیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطریق مرفوع نقل کیا ہے کہ: الخمر الفواحش واکبر الکبائر من شربها وقع علی امه وخالته وعمته (حضور ﷺ نے فرمایا) شراب بے حیائیوں کی جڑ ہے اور بڑے گناہوں میں سے ایک بہت بڑا گناہ ہے' جس شخص نے شراب نوشی کی اس نے (گویا) اپنی ماں' اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی کے ساتھ ہم بستری کی''۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو بت کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے لئے کہا گیا تو اس نے انکار کر دیا پھر اس سے ایک آدمی کو قتل کرنے کے لئے کہا گیا تو اس نے اس کام سے بھی انکار کیا' پھر اس کو ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کیلئے کہا گیا تو اس نے اس سے بھی انکار کر دیا اور پھر جب اس سے شراب پینے کے لئے کہا گیا تو اس نے شراب پی لی پس اس شخص نے گویا شراب ہی نہیں پی' بلکہ اس نے ساری برائیوں کا ارتکاب کیا جن کی طرف اس کو بلایا گیا تھا اور اس نے انکار کر دیا۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مَا كَانَ أَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي أَهْلِ حِمْصٍ يَعْنِي الْجُرْجُسِيَّ۔

۲۸۴: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع نامی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث یزید بن عبدربہ الجرجسی کو پڑھ کر سنائی ان سے اس حدیث کو محمد بن حرب نے زبیدیؒ عن الزہری سے اسی طریقہ سے نقل کیا ہے۔ البتہ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ بتع شہد کی شراب کو کہا جاتا ہے۔ راوی نے بیان کیا یمن کے لوگ اس شراب کو پیتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ کس قدر معتبر اور ثقہ آدمی تھا قبیلہ حمص میں اور اسی یعنی یزید جرجسی کی نظیر نہیں ملتی۔

بتع کی وضاحت:

بتع شہد کی شراب کو کہا جاتا ہے اس کا استعمال بھی حرام ہے کیونکہ یہ بھی نشہ آور ہے۔ بہر حال شراب کسی بھی قسم کی ہو خواہ کم ہو یا زیادہ بہر حال وہ حرام ہے شراب کی اقسام وانواع اور اس سلسلہ میں جمہور اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی بذل المجہود شرح ابوداؤد ج ۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ۔

۲۸۵: ہناد' عبدۃ' محمد بن اسحق' یزید بن ابی حبیب' مرثد بن عبد اللہ' حضرت دیلم حمیری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ ٹھنڈے مُلک میں رہتے ہیں اور اس ملک میں ہم لوگ محنت و مشقت کے کام انجام دیتے ہیں اور ہم لوگ اپنی توانائی اور سردی دُور کرنے کے لئے جو ہمارے علاقوں میں ہوتی ہے گیہوں کی شراب تیار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا وہ شراب نشہ پیدا کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں' وہ شراب نشہ پیدا کرتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اس سے احتراز کرو۔ میں نے عرض کیا لوگ تو اس شراب کو چھوڑنے والے نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ شراب نہ چھوڑیں تو تم لوگ ان سے جنگ کرو۔

شرابی کے خلاف جہاد:

مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ حرام فعل پر ضد کر رہے ہیں اس لئے ایسے افراد کے خلاف جہاد کرو۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ فَقَالَ ذَلِكَ الْمِزْرُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۲۸۶: وہب بن بقیہ' خالد' عاصم بن کلیب' ابو بردہ' حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا شہد کی شراب (کا نام) بتع اور میں نے عرض کیا جو اور جوار سے بھی شراب تیار ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں جس کو مزر کہتے ہیں۔ پھر فرمایا تم لوگ اپنی قوم کو باخبر کر دو کہ ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: کسی مجلس یا خطبہ میں حضور ﷺ شراب کا ذکر اور اس کا حکم بیان فرما رہے تھے کہ اسلام میں جس چیز کو سب سے پہلے الٹ دیا جائے گا وہ شراب ہے۔ بہر حال حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جب آخری زمانہ میں مسلمانوں کی دینی زندگی میں بہت الٹ پھیر ہو جائے گا اور مذہب کے ساتھ ان کا تعلق کمزور ہو جائے گا تو اس وقت حرام و ناجائز چیزوں میں سب سے پہلے جس چیز کا کھلم کھلا ارتکاب ہوگا اور اسلام کے احکام میں سے سب سے پہلے جس حکم کو ساقط کر دیا جائے گا وہ شراب ہے کہ لوگ نہ صرف شراب نوشی اختیار کریں گے بلکہ مختلف حیلوں بہانوں اور تاویلوں کے ذریعہ اس کو حلال و جائز قرار دینے کی سعی بھی کریں گے' مثلاً اس کا نام بدل کر کسی ایسے مشروب کے نام پر رکھ دیں گے جس کا پینا جائز ہے' جب کہ حقیقت میں وہ شراب ہوگی' یا اس کو کسی دوسرے اجزاء جیسے شہد اور چاول وغیرہ کے ساتھ بنائیں گے اور کہیں گے کہ اسلام میں جس چیز کو ''خمر'' یعنی شراب کہا گیا ہے اور جس کا پینا حرام ہے وہ انگور کا پانی ہے کہ اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے اور یہ مشروب چونکہ انگور سے نہیں بنایا گیا ہے اس لئے اس کو پینا حرام نہیں ہے حالانکہ وہ نہیں جانیں گے کہ جو بھی چیز نشہ پیدا کرنے والی ہے وہ حرام ہے اور ''خمر'' کے حکم میں ہے۔

۲۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۲۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد' یزید' ولید بن عبدۃ' حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب' جوئے' کوبہ اور غبیراء سے ممانعت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے۔

کوبہ کی تشریح:

کوبہ باجے کو کہا جاتا ہے جو کہ ڈھول جیسا ہوتا ہے اور غبیرا جوار سے تیار شدہ شراب کو کہا جاتا ہے۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ۔

۲۸۸: سعید بن منصور' ابوشہاب' حسن بن عمر' حکم' شہر بن حوشب' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ پیدا کرنے والی شے سے ممانعت فرمائی ہے اور مفتر یعنی کاہلی پیدا کرنے والی شے سے (بھی)۔

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَلْمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

۲۸۹: مسدد' موسیٰ' مہدی' ابوعثمان' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس چیز سے فرق (ایک پیمانہ) کی مقدار نشہ پیدا کرے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

بَابٌ فِي الدَّاذِيِّ

باب: شراب کی قسم دازی کے حرام ہونے کا بیان

۲۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

۲۹۰: احمد بن حنبل' زید' معاویہ' حاتم بن حریث' حضرت مالک بن ابی مریم سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کے پاس عبدالرحمٰن بن غنم آئے تو ہم لوگوں نے طلاء کا تذکرہ کیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے حضرت ابو مالک اشعری نے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک میری اُمت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا دوسرا نام رکھیں گے۔ (یعنی اس کا نام بدل دیں گے)۔

خلاصۃ الباب: طلاء: انگوری شراب کی ایک خاص قسم ہے جسے آگ پر جوش دیا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ کسی چیز کا نام تبدیل کر دینے سے اس کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔ حرام بہر حال حرام ہی ہے خواہ اس کا کوئی سا نام رکھ دیں۔ آج کے اس دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہو رہی ہے۔

بَاب فِي الْأَوْعِيَةِ

۲۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ۔

۲۹۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَيْسَ نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي

باب: شراب کے برتنوں کا بیان

۲۹۱: مسدد، عبد الواحد، منصور، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے کہ ہم لوگ شہادت دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور رال لگے ہوئے مرتبان اور لکڑی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

۲۹۲: موسیٰ بن اسماعیل، مسلم بن ابراہیم، جریر، یعلیٰ، حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ کو حرام کیا ہے تو میں گھبرا کر نکلا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آپ نے سنا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا میں نے عرض کیا جر کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا "جر" مٹی کے برتن کو کہتے ہیں۔

۲۹۳: سلیمان، محمد بن عبید، حماد (دوسری سند) مسدد، عباد، ابو جمرہ، ابو حمزہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرماتے ہیں مسدد نے عن ابن عباس کہا ہے اور یہ حدیث سلیمان کی ہے کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ کے فرد ہیں اور ہم لوگوں کے اور آپ کے درمیان مضر کے کفار ہیں تو ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ہم لوگوں کو اس چیز کا حکم فرمائیں کہ ہم لوگ خود اس پر عمل کریں اور ان لوگوں کو بھی عمل کیلئے کہیں جو ہمارے پیچھے

شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَائَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاحِدَةً وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ النَّقِيرُ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَالنَّقِيرُ وَالْمُقَيَّرُ لَمْ يَذْكُرْ الْمُزَفَّتَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ۔

(اپنے گھروں میں) رہ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں اور چار اشیاء سے روکتا ہوں (جن اشیاء کا حکم ہے وہ یہ ہیں): (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ نے دست مبارک سے ایک کا اشارہ فرمایا مسدد کہتے ہیں کہ آپ نے ایمان باللہ فرمایا پھر اسکی یوں تفسیر بیان فرمائی کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (۲) نماز کو قائم کرنا' (۳) زکوۃ ادا کرنا' (۴) مال غنیمت میں سے خمس نکالنا اور میں تم لوگوں کو چار قسم کے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔ (۱) تو نبے کے کدو (۲) لاکھی برتن۔ (۳) رال لگے ہوئے برتن اور (۴) لکڑی کے برتن کے استعمال سے۔ ابن عبید نے لفظ مقیر کی جگہ نقیر اور مسدد نے روایت میں مقیر اور نقیر بیان کیا مزفت کا لفظ بیان نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران ہے۔

شراب کے خالی برتن:

مذکورہ ممانعت اسلام کے شروع دور میں تھی اس وقت شراب کو حرام ہوئے کچھ وقت نہیں گزرا تھا کہ لوگوں کے دِل شراب کی طرف مائل تھے شریعت نے بطور احتیاط اور سدباب کے طور پر شراب کے ہر قسم کے برتنوں کا استعمال حرام قرار دیا تا کہ ذہنوں میں شراب کا خیال بھی نہ آئے۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنْ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ۔

۲۹۴: وہب بن بقیہ' نوح بن قیس' عبد اللہ بن عون' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کو لکڑی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا جو برتن درخت کی جڑ سے تیار ہوتا ہے اور آپ نے قیر لگے ہوئے (یعنی روغن) اور لاکھی اور کدو کے تو نبے اور ایسے مشک سے جس کا نیچے بند نہ ہو۔ لیکن تم اس مشک سے پانی پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

۲۹۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بِأَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا۔

۲۹۵: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' عکرمہ' سعید بن مسیب' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وفد عبدالقیس کے واقعہ میں مروی ہے کہ ان لوگوں نے عرض کیا ہم لوگ کونسے برتن میں پانی پئیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑوں کی مشکوں میں پانی پیا کرو جن کا منہ باندھ دیا جاتا ہے۔

شراب کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت:

مذکورہ حکم اسلام کے شروع دور میں تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ شراب کے برتنوں کو دیکھ کر شراب کے دور کی یاد تازہ نہ کریں اس لئے آپ نے مشک سے پانی پینے کا حکم فرمایا تھا۔

۲۹۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسَبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَى عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ۔

۲۹۶: وہب بن بقیہ' خالد' عوف' حضرت ابوقموص زید بن علی سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو وفد عبدالقیس میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تھا۔ عوف سمجھتے تھے اس شخص کا نام قیس بن نعمان تھا وہ شخص کہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ لکڑی کے برتن میں نہ پیا کرو اور نہ رال کے روغنی برتن میں نہ کدو کے تونبے اور لاکھی کے برتن میں بلکہ چمڑے کی مشک سے پیا کرو۔ جس پر ڈاٹ لگی ہو اگر نبیذ میں شدت پیدا ہو جائے تو پانی ڈال کر اس کی شدت کو کم کر دو اگر اس کے بعد بھی نبیذ کی شدت کم نہ ہو تو اس کو بہا دو۔

۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ۔

۲۹۷: محمد بن بشار' ابواحمد' سفیان' علی بن بذیمہ' قیس بن جنتر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کس برتن میں پئیں؟ آپ نے فرمایا کدو کے تونبے اور رال لگے ہوئے برتن میں نہ پیو اور نہ لکڑی کے برتن میں بلکہ مشکوں میں نبیذ بنایا کرو۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مشکوں میں جوش مارنے لگے تو؟ آپ نے فرمایا اس میں پانی ڈال دو۔ پھر وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ تو تیسری یا چوتھی مرتبہ میں آپ نے فرمایا تم اس کو بہا دو۔ پھر اس کے بعد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ مجھ پر شراب' جوا اور ڈھول حرام قرار دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے سفیان نے کہا پھر میں نے علی بن حزیمہ سے کوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ ڈھول ہے۔

۲۹۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ۔

۲۹۸: مسدد' عبدالواحد' اسماعیل بن سمیع' مالک بن عمر' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو تونبے کے برتن' لاکھی کے برتن اور لکڑی کے برتن (کے استعمال) اور جو کی شراب سے منع فرمایا۔

۲۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ۔

۲۹۹: احمد بن یونس' معرف بن واصل' محارب بن دثار' ابن بریدہ' بریدہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو میں نے تین چیزوں سے منع کیا تھا اب میں تم لوگوں کو ان کاموں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ (۱) میں نے زیارتِ قبور سے منع کیا تھا تم لوگ اب ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ زیارتِ قبور سے دُنیا کی جانب سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد آتی ہے اور (۲) میں نے تمہیں منع کیا تھا چمڑے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ استعمال کرنے سے تو اب تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں سے پیا کرو لیکن نشہ کی کوئی چیز نہ پیا کرو۔ اور (۳) میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع کیا تھا اب تم قربانی کا گوشت کھالیا کرو اور حالت سفر میں اس سے نفع حاصل کرو۔

زیارتِ قبور اور شراب کے برتنوں کی ممانعت و اجازت:

اسلام کے شروع زمانہ میں لوگ بتوں کی پوجا سے توبہ کر کے اسلام لائے تھے آپ نے لوگوں کو زیارتِ قبور سے اس وجہ سے منع فرمایا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ دوبارہ شرک و کفر کی طرف چلے جائیں بعد میں جب دیکھا کہ اب ایمان دِلوں میں پختہ ہو گیا ہے تو زیارتِ قبور کی اجازت عطا فرمائی اور جس وقت حرمت شراب کا حکم ہوا تو آپ نے شراب کے خالی برتنوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا ایسا نہ ہو کہ لوگوں کو پھر شراب کی یاد آئے بعد میں شراب کے برتنوں کو پاک کرنے کے بعد استعمال جائز فرمایا۔

۳۰۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا إِذَنْ۔

۳۰۰: مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور' سالم' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ان برتنوں کے استعمال کو منع فرمایا تو راوی کہتے ہیں کہ انصار نے خدمت نبوی میں عرض کیا ہم لوگوں کو ان کی بہت ہی ضرورت پڑتی ہے تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا تمہیں اب منع نہیں کرتا۔

۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عَيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُزَفَّتَ وَالنَّقِيرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ اشْرَبُوا مَا حَلَّ۔

۳۰۱: محمد بن جعفر' شریک' زیاد بن فیاض' ابوعیاض' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے برتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ایک تو کدو کے تونبے کا دوسرے لاکھی کا برتن تیسرے روغنی برتن چوتھے لکڑی کا برتن درخت کی جڑ کا۔ ایک دیہاتی شخص نے عرض کیا پھر ہم لوگوں کیلئے کوئی برتن نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا جو چیز حلال ہے اس کو (کسی بھی) برتن میں پیو۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

۳۰۲: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' حضرت شریک سے اسی طریقہ سے

يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ۔

روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نشہ آور شے سے بچو۔

۳۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۳۰۳: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشک میں نبیذ بنایا جاتا تھا اور (اگر کسی وجہ سے) مشک نہیں ملتی تو پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

خُلاصَۃُ البَاب: نبی کریم ﷺ جو چیزیں نوش فرمایا کرتے تھے ان میں ایک نقیع ہے اور ایک نبیذ۔ یہ دونوں چیزیں مشروبات کی قسم سے ہوتی ہیں ان میں سے نقیع کو بنانے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انگور یا کھجوروں کو پانی میں محض بھگو دیا جاتا ہے اس کو جوش نہیں دیا جاتا' اس طرح انگور یا کھجوروں کی مٹھاس اس پانی میں آ جاتی ہے اور ایک عمدہ قسم کا شربت بن جاتا ہے اور یہ شربت بہت مزیدار بھی ہوتا ہے اور بدن کو فائدہ بھی پہنچاتا ہے' چنانچہ خرما کا نقیع معدہ کے نظام کو درست کرتا ہے اور کھانے کو جلد ہضم کرتا ہے جب کہ انگور کا نقیع جسم کی زائد حرارت کو دفع کرنے کی خاصیت رکھتا ہے۔

نبیذ بھی اسی طرح بنتا ہے فرق محض یہ ہوتا ہے کہ نبیذ کی صورت میں انگور یا کھجوروں کو پانی میں بھگو کر کچھ عرصہ تک کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ اس میں کچھ ہلکی سے تیزی اور تغیر پیدا ہو جائے' لیکن اتنی تیزی یا اتنا زیادہ تغیر نہیں جو نشہ آور ہو جانے کی حد تک پہنچ جائے' کیونکہ جس نبیذ میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے اس کا پینا قطعاً حرام ہے' اسی لئے رسول کریم ﷺ اس نبیذ کو ہرگز نہیں پیتے تھے جس پر تین دن سے زائد کا عرصہ گزر جاتا تھا' جیسا کہ آگے آئے گا' نقیع کی طرح نبیذ بھی ایک فائدہ مند مشروب ہے یہ جسم کی طاقت وقوت میں اضافہ کرتا ہے اور عام صحت کی محافظت کرتا ہے۔

واضح رہے کہ نبیذ انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں سے بھی بنتی ہے چنانچہ نہایہ میں لکھا ہے کہ نبیذ کھجور سے بھی بنتی ہے اور انگور سے بھی' شہد سے بھی بنتی ہے اور گیہوں اور جو وغیرہ سے بھی۔

بَاب فِي الْخَلِيطَيْنِ

باب: مخلوط اشیاء سے نبیذ بنانے کا بیان

۳۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا۔

۳۰۴: قتیبہ بن سعید' لیث' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انگور اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور کچی پکی کھجور اور تر کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ

۳۰۵: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ' اپنے والد ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں کشمش اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے اور کچی پکی کھجور اور خشک کھجور ملا کر نبیذ تیار کرنے اور خشک رنگین اور تازہ پکی ہوئی کھجور ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تم

الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدَةٍ عَلَى حِدَةٍ قَالَ و حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

لوگ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ تیار کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوقتادہ کے واسطہ سے حضرت رسول کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَفْصٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ نَهَى عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ۔

۳۰۶: سلیمان بن حرب، حفص بن عمر، شعبہ، حکم، حضرت ابن ابی لیلیٰ ایک آدمی سے، حفص (راوی) کہتے ہیں کہ یہ آدمی اصحاب رسول میں سے ہیں، ان سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے کچی پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے اور کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ حَدَّثَتْنِي رَيْطَةُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ يَنْهَى عَنْهُ قَالَتْ كَانَ يَنْهَانَا أَنْ نَعْجُمَ النَّوَى طَبْخًا أَوْ نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ۔

۳۰۷: مسدد، یحییٰ، ثابت، ربطہ، کبشہ بنت ابی مریم سے مروی ہے کہ میں نے اُمّ سلمہؓ سے ان اشیاء کے بارے میں دریافت کیا کہ جن سے نبیؐ نے منع فرمایا۔ اُمّ سلمہؓ نے فرمایا آپ کھجور کو اس قدر پکانے سے منع فرماتے تھے کہ اس کی گٹھلی بھی پگھل جائے (یعنی اسکی گٹھلی کو جانور بھی نہ کھا سکیں) اور آپ نے کشمش اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۰۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ زَبِيبٌ فَيُلْقِي فِيهِ تَمْرًا وَتَمْرٌ فَيُلْقِي فِيهِ الزَّبِيبَ۔

۳۰۸: مسدد، عبداللہ، مسعر، موسیٰ بن عبداللہ، بنو اسد کی ایک خاتون، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تو اس میں کھجور ڈالی جاتی اور جب کھجور کی نبیذ تیار ہوتی تو اس میں کشمش ڈالی جاتی۔

نبیذ کی اقسام:

نبیذ کی چند اقسام ہیں بعض جائز ہیں بعض ناجائز اور نبیذ کے بارے میں اختلاف ائمہ اور اس سلسلہ کی مختصر بحث جلد اوّل میں گزر چکی ہے۔

۳۰۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ فَقَالَتْ كُنْتُ آخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ وَقَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فَأُلْقِيهِ فِي إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ أَسْقِيهِ النَّبِيَّ ﷺ۔

۳۰۹: زیاد بن یحییٰ، ابوبحر، حضرت عتاب بن عبدالعزیز الحمانی کہتے ہیں کہ مجھے صفیہ بنت عطیہ نے بتایا کہ میں وفد عبدالقیس کی خواتین کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم نے آپ سے کھجور اور کشمش کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک مشت کھجور اور ایک مشت منقی لے کر ایک برتن میں ڈال دیتی تھی پھر میں ان کو ہاتھوں سے ملتی تھی پھر میں وہ آنحضرت ﷺ کو پلاتی تھی۔

بَاب فِي نَبِيذِ الْبُسْرِ

۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا. كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ الْمُزَّاءُ الَّذِي نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا الْمُزَّاءُ قَالَ النَّبِيذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

باب: کچی پکی کھجور کی نبیذ بنانے کا بیان

۳۱۰: محمد بن بشار' معاذ بن ہشام' ان کے والد' حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ جابر بن زید اور عکرمہ رضی اللہ عنہما دونوں کچی' پکی کھجور کی نبیذ کو مکروہ سمجھتے تھے اور وہ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ مزاء نہ ہو کہ جس سے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کو منع فرمایا گیا تھا میں نے قتادہ سے دریافت کیا کہ مزاء کیا شے ہے؟ انہوں نے فرمایا لاکھی (رنگ کے برتن) یا روغن دار برتن میں نبیذ بنانا۔

بَاب فِي صِفَةِ النَّبِيذِ

۳۱۱: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ فَإِلَى مَنْ نَحْنُ قَالَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقُلَلِ فَإِنَّهُ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا۔

باب: نبیذ کب تک پی جا سکتی ہے؟

۳۱۱: عیسیٰ بن محمد' ضمرہ' شیبانی' عبداللہ' ان کے اپنے والد دیلمی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ واقف ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں؟ اور کس جگہ کے باشندے ہیں؟ اور کس کے پاس حاضر ہوئے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کے یہاں انگور کی پیداوار ہوتی ہے ہم لوگ اسکا کیا کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا (انگور کو) خشک کر لو۔ ہم نے عرض کیا خشک انگور کا کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا تم صبح کو ان کو (پانی میں) بھگو دو اور شام کو اس کو پیو اور جب شام کو بھگوؤ تو صبح کو اسکو پیو اور تم لوگ اسکو چمڑے کی مشکوں میں بھگویا کرو اور گھڑوں اور مٹکوں میں نہ بھگویا کرو کیونکہ اگر اسکو نچوڑنے میں تاخیر ہو جائیگی تو وہ سرکہ بن جائیگا۔

کھجور کی نبیذ:

مٹی کے برتن میں' انگور' کھجور وغیرہ پانی میں ڈال کر بھگونے سے اس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے جھاگ نکلنے لگتے ہیں اور اس کے پینے سے نشہ ہو جاتا ہے اس لئے اس سے منع فرمایا البتہ اگر چمڑے کی مشک میں بھگویا جائے اور اس کو پی لیا جائے تو اس میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور نبیذ کی تفصیلی بحث بذل المجھود میں دیکھیں۔

۳۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ

۳۱۲: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' یونس بن عبید' حسن' ان کی والدہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے لئے مشک میں

عُبَيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ يُنْبَذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَيُنْبَذُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً۔

نبیذ ڈالا جاتا تھا اور (مشک کے) اُوپر کا منہ بند کیا جاتا تھا اور آپ کا ایک عزلاء تھا۔ جو نبیذ صبح کو تیار کی جاتی آپ اس کو عشاء کے وقت نوش فرماتے اور عشاء کے وقت جو نبیذ تیار کی جاتی تو آپ اس کو صبح کے وقت نوش فرماتے۔

عزلاء کا مفہوم:

عزلاء کے معنی ہیں دومنہ والا مشکیزہ۔ جب اس سے پینا ہوتا تھا تو اس کے اُوپر کا منہ بند کر کے نچلے منہ سے پیتے تھے اور مذکورہ حدیث میں عشاء سے مراد نماز عشاء کا وقت نہیں ہے بلکہ زوالِ آفتاب سے لے کر غروب آفتاب کا وقت مراد ہے۔ عرب میں عشاء اسی کو کہا جاتا ہے اور نمازِ فجر اور سورج بلند ہونے کے درمیان جو وقت ہے اس کو غدوہ کہا جاتا ہے۔

۳۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَبِيبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُدْوَةً فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ فَتَعَشَّى شَرِبَ عَلَى عَشَائِهِ وَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ صَبَبْتُهُ أَوْ فَرَّغْتُهُ ثُمَّ تَنْبِذُ لَهُ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ تَغَدَّى فَشَرِبَ عَلَى غَدَائِهِ قَالَتْ يُغْسَلُ السِّقَاءُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَقَالَ لَهَا أَبِي مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

۳۱۳: مسدد' معتمر' شبیب' حضرت مقاتل بن حیان اپنی پھوپھی عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے لئے صبح کو نبیذ ڈالا کرتی تھیں پھر جب رات کا وقت ہو جاتا تو آپ اسے رات کے کھانے کے بعد نوش فرماتے اور اگر کچھ باقی رہ جاتا تو میں اس کو بہا دیتی یا فرمایا کہ انڈیل دیتی پھر رات کے وقت جو نبیذ تیار کرتی۔ صبح ہوتی تو آپ صبح کا کھانا تناول فرمانے کے بعد اس کو نوش فرماتے تھے اور ہم لوگ مشک کو صبح و شام دھوتے تھے۔ مقاتل نے بیان کیا میرے والد حیان نے ان سے کہا ایک دن رات میں دو مرتبہ دھوتے آپ نے فرمایا جی ہاں دو مرتبہ دھوتے۔

۳۱۴: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى الْخَدَمُ أَوْ يُهَرَاقُ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى يُسْقَى الْخَدَمُ يُبَادَرُ بِهِ الْفَسَادَ۔

۳۱۴: مخلد بن خالد' ابو معاویہ' اعمش' ابوعمر' یحییٰ بانی' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ کے لئے کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی آپ اس کو اسی دن' اس سے اگلے دن تمام دن نوش فرماتے اور تیسرے دن شام تک اس کو نوش کرتے۔ پھر آپ حکم فرماتے (جو باقی رہ جاتی) تو وہ خدام کو پلا دی جاتی یا بہا دی جاتی (اگر اس میں شدت پیدا ہو جاتی) امام ابوداؤد نے فرمایا: ''يُسْقَى الْخَدَمُ'' کا مفہوم یہ ہے کہ خراب ہونے سے قبل۔

بَابٌ فِي شَرَابِ الْعَسَلِ

باب: شہد کے شربت پینے کا بیان

۳۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

۳۱۵: احمد بن محمد' حجاج' ابن جریج' عطاء' عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ زینب بنت جحش کے پاس قیام فرماتے اور شہد نوش فرماتے میں نے اور حفصہؓ نے مشورہ کیا کہ ہم دونوں میں

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُنَّ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ ﷺ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

سے جس کے پاس آپ تشریف لائیں ہم میں سے ہر ایک آپ سے یہ کہے گی کہ آپ کے منہ مبارک سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ پھر آپ ان دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے یہی بات کہی۔ آپ نے فرمایا نہیں' میں نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے۔ آج کے بعد سے میں ہرگز وہ نہیں پیوں گا۔ اس پر آیت: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ یعنی اے نبی تم اس چیز کو اپنی بیویوں کی خاطر کیوں حرام کرتے ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا اور اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اور عائشہ صدیقہؓ اور حفصہؓ کو حکم ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور جب نبیؐ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو چھپا کر ایک بات کہی یعنی یہ کہ میں نے شہد پیا ہے۔

۳۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْخَبَرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ سَوْدَةُ بَلْ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا سَقَتْنِي حَفْصَةُ فَقُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَغَافِيرُ مُقْلَةٌ وَهِيَ صَمْغَةٌ وَجَرَسَتْ رَعَتْ وَالْعُرْفُطُ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ۔

۳۱۶: حسن بن علی' ابو اسامہ' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کہ نبی ﷺ میٹھی چیز اور شہد بہت پسند فرماتے تھے پھر اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا اور کہا آنحضرت ﷺ کو ناگوار تھا کہ آپ کے جسم سے کوئی بدبو قسم کی چیز محسوس ہو ایک حدیث میں ہے حضرت سودہ نے فرمایا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے شہد پیا ہے اور حفصہ نے شہد پلایا ہے میں نے کہا ہو سکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے عرفطہ (نامی کانٹے بدبودار کو چوس لیا ہو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ شہد میں بدبو آنے کا (یہی سبب ہو سکتا ہے کہ آپ کے منہ سے اس کی بدبو محسوس ہو رہی ہے)

مغافیر کیا ہے؟

مغافیر ایک قسم کا گوند ہوتا ہے اس میں بدبو ہوتی ہے آنحضرت ﷺ کو اس سے نفرت تھی۔ اس میں لہسن جیسی بدبو ہوتی ہے۔

بَاب فِي النَّبِيذِ إِذَا غَلَى

باب: جب نبیذ میں شدت پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال کرنا؟

۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ

۳۱۷: ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد' زید بن واقد' خالد بن عبد اللہ' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهَذَا الْحَائِطِ فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

علیہ وسلم اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے اس روز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ لے کر حاضر ہوا جو کہ کدو کے تونبے میں تھی میں جب اس کو لے گیا تو نبیذ جوش مار رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اس کو دیوار پر پھینک دو یہ تو وہ شخص پیئے گا جو کہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

نبیذ کی حرام قسم:

جس وقت نبیذ میں جوش اور شدت پیدا ہو جائے تو اس کا پینا جائز نہیں کتاب الصلوۃ بذل المجھود میں اس مسئلہ کی تفصیل اور اختلاف ائمہ مذکور ہے ہم نے بھی جلد اوّل میں اس کا خلاصہ عرض کر دیا ہے۔

بَاب فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہوکر پانی پینے کا بیان

۳۱۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

۳۱۸: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پیئے۔

۳۱۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ عَلِيًّا دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رِجَالًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْعَلَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

۳۱۹: مسدد' یحییٰ' مسعر' عبدالملک بن میسرہ' حضرت نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے پانی منگوایا اور انہوں نے کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا بعض لوگ اس کو برا خیال کرتے ہیں بلاشبہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا جس طرح کہ تم نے مجھ کو دیکھا ہے۔

بَاب الشَّرَابِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

باب: مشکیزے کے منہ سے پینے کا بیان

۳۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَلَّالَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

۳۲۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی اور ناپاکی کھانے والے جانور کی سواری اور مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں جلالہ اس کو کہتے ہیں جو کہ ناپاکی کھاتا ہے۔

مجثمہ کی وضاحت:

مجثمہ اس کو کہا جاتا ہے جو تیر وغیرہ کے نشانے لگا کر ہلاک کیا جائے اور اس کو ذبح نہ کیا جائے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

بَابٌ فِي اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

۳۲۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ۔

باب: مشک کا مُنہ موڑ کر اس میں سے پانی پینے کا بیان

۳۲۱: موسیٰ بن اسماعیل' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے دہانہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

تنزیہی ممانعت:

مذکورہ ممانعت تنزیہاً ہے اور آپ نے اس وجہ سے یہ حکم فرمایا تا کہ کپڑے وغیرہ نہ بھیگیں یا مشک کا دہانہ بد بودار نہ ہو جائے اور ویسے بھی احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ پانی گلاس وغیرہ میں لے کر دیکھ کر پیا جائے ایسا نہ ہو کہ پانی میں کوئی کیڑا وغیرہ گر گیا ہو۔

۳۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِدَاوَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا۔

۳۲۲: نصر بن علی' عبد الاعلیٰ' عبید اللہ بن عمر' عیسیٰ بن عبد اللہ' حضرت عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزہ پانی منگوایا پھر حکم فرمایا اس کا دھانہ موڑ دو پھر آپ نے (ضرورت کی بنا پر) اس کے دہانہ سے پانی نوش فرمایا۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ

باب: پیالہ میں سے ٹوٹی ہوئی جگہ یا سوراخ میں سے پینا

۳۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ۔

۳۲۳: احمد بن صالح' عبد اللہ بن وہب' قرہ' ابن شہاب' عبید اللہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے سوراخ میں سے پانی پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ پھونک مارنے سے مُنہ سے کچھ نکل کر پانی میں گر سکتا ہے)

بَابٌ فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے کا بیان

۳۲۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ

۳۲۴: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ شہر مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا تو ایک زمیندار شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔

فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

حذیفہؓ نے اس کو پھینک دیا اور کہا میں نے اس برتن کو اس وجہ سے پھینک دیا کہ میں اس زمیندار شخص کو اس سے منع کر چکا ہوں لیکن وہ باز نہیں آتا۔ بے شک نبیؐ نے ریشمی لباس' دیباج کے کپڑے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا یہ اشیاء دُنیا میں کفار کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

دیباج کی تشریح:

دیباج ریشمی کپڑے کی قسم ہے۔ بعض حضرات جس ریشمی کپڑے پر پھول بنے ہوئے ہوتے ہیں اس کو دیبا کہتے ہیں اور سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں۔

بَابٌ فِي الْكَرْعِ

باب: کسی برتن میں منہ ڈال کر پانی پینا

۳۲۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ بَلْ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ۔

۳۲۵: عثمان بن ابی شیبہ' یونس' فلیح' سعید بن حارث' حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ہمراہ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے وہ انصاری اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تمہارے پاس اگر پرانی مشک میں رات کا بچا ہوا پانی ہو تو بہت بہتر ہے ورنہ ہم مُنہ لگا کر نہر سے ہی پانی پی لیں گے۔ اس شخص نے عرض کی جی ہاں میرے پاس مشک میں رات کا بچا ہوا پانی موجود ہے۔

مُنہ لگا کر پانی پینا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مشک وغیرہ میں یا نہر' دریا سے مُنہ لگا کر پانی پینا درست ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ برتن ہاتھ میں لے کر پانی پیا جائے۔

بَابٌ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ

باب: ساقی پانی کب پیئے

۳۲۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا۔

۳۲۶: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' ابوالمختار' حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ساقی کو سب سے اخیر میں پینا چاہیے۔

۳۲۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ

۳۲۷: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ آیا جس میں پانی ملا ہوا تھا اور آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب حضرت صدیق اکبرؓ

أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

تھے۔آپ نے دودھ نوش فرما کر دیہاتی کو پیالہ عنایت فرمایا اور فرمایا دائیں والا شخص پھر دائیں والا ہے۔

دائیں جانب سے شروع کرنا:

اس حدیث سے واضح ہے کہ ہر کام میں (سوائے استنجاء کے) دائیں جانب سے شروع کرنا اولیٰ ہے۔

۳۲۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا وَقَالَ هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ۔

۳۲۸: مسلم بن ابراہیم ہشام ابو عصام حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تین سانس میں پانی نوش فرماتے تھے۔اور آپ فرماتے کہ یہ سانس لینا پیاس کو اچھی طرح بجھاتا ہے اور کھانے کو ہضم کرتا ہے اور تندرستی بہتر بناتا ہے۔

بَابٌ فِي النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب: پانی میں پھونک مارنے کا بیان

۳۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ۔

۳۲۹: عبداللہ بن محمد ابن عیینہ عبدالکریم عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۰: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَذَكَرَ حَيْسًا أَتَاهُ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَأَكَلَ تَمْرًا فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةُ وَالْوُسْطَى فَلَمَّا قَامَ قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

۳۳۰: حفص بن عمر شعبہ یزید حضرت عبداللہ بن بسر سے جو قبیلہ بنو سلیم میں سے تھے مروی ہے کہ نبی میرے والد کے پاس تشریف لائے اور ان کے مہمان ہوئے انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا راوی کہتے ہیں کہ حیس پیش کیا۔آپ نے حیس تناول فرمایا پھر وہ مشروب لے کر حاضر ہوئے۔آپ نے وہ نوش فرمایا اور نوش فرما کر اپنی دائیں جانب والے شخص کو عنایت فرما دیا پھر آپ نے کھجوریں نوش فرمائیں اور ان کی گٹھلیاں اپنے درمیانی اور شہادت کی اُنگلی پر رکھتے گئے۔جب آپ چلنے کیلئے کھڑے ہو گئے تو میرے والد بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔آپ نے فرمایا اے اللہ ان کو برکت عطا فرما اس چیز میں جو آپ نے ان کو عطا فرمائی اور ان کی مغفرت فرما دے اور ان پر رحم فرما۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ اللَّبَنَ

باب: دودھ پی کر کیا دُعا مانگی جائے؟

۳۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ

۳۳۱: مسدد حماد (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل حماد علی بن زید عمر

ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَجَاءُوا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلَى ثُمَامَتَيْنِ فَتَبَزَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ خَالِدٌ إِخَالُكَ تَقْذُرُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ۔

بن حرملہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا اور آنحضرت ﷺ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ وہاں پر تشریف لائے آپ کے سامنے دولکڑیوں پر دو بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئیں آپ نے ان کو دیکھ کر تھوک دیا۔ حضرت خالد نے کہا لگتا ہے کہ آپ کو اس سے نفرت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' پھر آپ کے لئے دودھ لایا گیا تو آپ نے اس کو نوش فرما کر ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہئے کہ کہے اے اللہ اس کھانے میں برکت عطا فرما اور ہم کو اس کھانے سے بہتر کھانا عنایت فرما اور جب دودھ پئے یہ دُعا مانگے کہ اے اللہ ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بھی زیادہ عنایت فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی ایسی نعمت نہیں جو کھانے اور پینے دونوں میں کام آئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔

بَاب فِي إِيكَاءِ الْآنِيَةِ

باب: برتنوں کو ڈھکنے کا بیان

۳۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ۔

۳۳۲: احمد بن حنبل' یحییٰ' ابن جریج' عطاء' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ کا نام لے کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھول سکتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ گل کرو اور اپنے برتن کو بھی ڈھانک دو اللہ کا نام لے کر اگرچہ ایک لکڑی ہی اس کے اُوپر رکھ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشک کا منہ بند کر دو۔

۳۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ أَوْ بُيُوتَهُمْ۔

۳۳۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ پر ارشاد فرمایا اور "یہ مکمل حدیث نہیں ہے" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بند دروازہ' بند مشک کو نہیں کھولتا ہے اور نہ کسی ڈھانکے ہوئے برتن کو کھولتا ہے۔

۳۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ قَالَ

۳۳۴: مسدد' فضیل' حماد' کثیر' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوقت عشاء بچوں کو اپنے پاس بٹھاؤ۔ مسدد نے کہا یا شام کے وقت۔ (یعنی ان اوقات

وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً۔

میں بچوں کو گھر سے باہر گھومنے نہ دو) کیونکہ اس وقت جنات پھیلتے ہیں یا اُچک لیتے ہیں۔

۳۳۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ۔

۳۳۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا تو ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا ہاں راوی بیان کرتے ہیں وہ شخص جلدی سے گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس پیالہ کو کسی چیز سے کیوں نہیں ڈھانکا تھا تم اگر اس پیالے پر کم از کم ایک لکڑی ہی رکھ دیتے تو کافی تھا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اصمعی نے بیان کیا اس لکڑی کو اس پیالہ پر رکھ دینا مراد ہے۔

۳۳۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ۔

۳۳۶: سعید بن منصور' عبداللہ بن محمد' قتیبہ' عبدالعزیز' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (سقیا نامی میٹھے چشمہ سے) پانی لایا جاتا۔ قتیبہ نے کہا سقیا مدینہ منورہ سے دو روز کے فاصلہ پر ہے۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانے کا بیان

بَاب مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب: دعوت قبول کرنے کا بیان

۳۳۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

۳۳۷: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ کے لئے بلایا جائے تو اس کو اس دعوت میں حاضر ہونا چاہئے۔

دعوتِ ولیمہ:

دعوتِ ولیمہ سنت ہے اس کو قبول کرنا بھی سنت ہے۔ صحیح یہی ہے اگرچہ بعض حضرات نے اس کو واجب کہہ دیا ہے بہر حال ولیمہ کرنے والے کو چاہئے کہ غرباء کو بھی دعوت میں شریک کرے اور فضول خرچی نہ کرے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ۔

۳۳۸: مخلد بن خالد' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا جس طرح سے اُوپر مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے اگر روزہ سے نہ ہو تو کھانا کھائے اور اگر روزہ سے ہو تو دعوت کرنے والے کے لئے صرف دُعائے (خیر) کرے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ

۳۳۹: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارا کوئی (مسلمان) بھائی تمہاری دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا چاہئے خواہ ولیمہ کی دعوت ہو یا ولیمہ جیسی کوئی تقریب ہو۔

۳۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ بِمَعْنَاهُ۔

۳۴۰: ابن مصفی' بقیہ' زبیدی' ایوب کی سند سے نافع نے یہی حدیث بیان کی ہے۔

۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۴۱: محمد بن کثیر' سفیان' ابوزبیر' حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دعوت میں بلایا جائے تو اس کو چاہئے کہ دعوت قبول کرے پھر اگر چاہے تو کھانا کھالے اور دِل نہ چاہے تو نہ کھائے۔ (بلاعذر شرعی انکار نہ کرے)

۳۴۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا۔

۳۴۲: مسدد' دُرست بن زیاد' ابان' طارق' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی دعوت ہو اور وہ شخص اس دعوت کو قبول نہ کرے تو بے شک اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر بلائے چلا گیا تو گویا وہ شخص چور بن کر گھر میں داخل ہوا اور لوٹ مار کر کے باہر آیا۔

۳۴۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

۳۴۳: قعنبی' مالک' ابن شہاب' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اس ولیمہ کا کھانا تمام کھانوں سے بدتر ہے جس میں کہ (صرف) مالدار لوگوں کو بلایا جائے اور غریب فقیر لوگوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص کسی کی دعوت میں شریک نہیں ہوا تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

ممنوع ولیمہ:

مطلب یہ ہے کہ ایسا ولیمہ باعث گناہ ہے جس میں کہ غرباء کو نظر انداز کر دیا جائے صرف مال دار لوگ مدعو کئے جائیں واضح رہے کہ اگر کسی کے یہاں خلاف شرع اُمور ہو رہے ہوں جیسے کہ آج کے دور میں ناچ' گانے' بے پردگی وغیرہ کا عام ماحول ہے تو

اس شخص کی دعوت میں جانے سے انکار کرنا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ الْوَلِيمَةِ لِلنِّكَاحِ

باب: نکاح کے لئے ولیمہ کے مستحب ہونے کا بیان

۳۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

۳۴۴: مسدد' قتیبہ بن سعید' حماد' ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک کے سامنے زینب بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا۔ نبیؐ نے ازواجِ مطہرات میں سے کسی زوجہ محترمہ کے نکاح کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا ولیمہ زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کا کیا۔ آپ نے (حضرت زینب کے نکاح میں) ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ۔

۳۴۵: حامد بن یحییٰ' سفیان' وائل بن داؤد' ان کے صاحب زادے حضرت بکر بن وائل' زہری' حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں ولیمہ کیا تو آپ نے ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا۔

خلاصۃ الباب: اس ولیمے کے کھانے کی برکت کی بابت حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخصوص تین اشخاص کو بلانے کے لئے بھیجا تھا پس میں پوری طرح ان کے نام بھول چکا ہوں اس لئے انہوں نے ان تین کے ناموں کو فلاں فلاں اور فلاں سے تعبیر کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رِجَالًا سَمَّاهُمْ کے الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اپنے ہیں جو نحوی طور پر فُلانًا کا بدل ہیں یا ساتھ تقدیری اعنی یا یعنی کے ہیں اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اندازہ نہیں لگا سکا کہ حلوہ جب میں نے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تب زیادہ تھا لیکن حقیقت بہرحال یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک رکھنے سے ہی برکت کا معجزہ ہوا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ سب صحابہؓ کے کھانے کے باوجود وہ حلوہ بعد میں زیادہ تھا اور بابرکت تھا۔

بعضوں کا خیال ہے کہ حدیث کے مفہوم سے تو یہ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت زینبؓ کا ولیمہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھیجے ہوئے حلوے سے ہی ہوا تھا اور بعض روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ولیمہ میں روٹی اور گوشت تھا۔ مثلاً خود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کے ولیمہ میں گوشت اور روٹی سے ایک ہزار آدمیوں کو سیر کیا۔ لہٰذا ان دونوں حدیثوں میں جو تضاد آ گیا ہے وہ اس طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ اصل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زینب کے ولیمہ میں گوشت اور روٹی ہی تھی (بکری ذبح کی گئی تھی) اسی دوران ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حلوہ بھی لایا گیا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے اس طرح ان کے ولیمہ میں دونوں چیزیں کھلائی گئیں یعنی گوشت روٹی بھی اور حلوہ بھی۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک دن حلوہ کھلایا گیا ہو اور دوسرے دن گوشت روٹی کھلائی گئی ہو لیکن ملا علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو حلوہ بھیجا تھا وہ ولیمے کے طور پر کھایا گیا ہو کیونکہ وہ انہوں نے ہدیہ کے طور پر بھیجا تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو کے قریب لوگوں کو کھلایا تھا پھر اسی دن شام کو یا اگلے دن ایک بکری ذبح کر کے ولیمہ کیا گیا اور

اس ولیمہ میں اللہ نے اتنی برکت عطا فرمائی کہ ایک ہزار لوگ شکم سیر ہوئے۔ پس کچھ منافات نہیں ہے ان دونوں روایتوں میں اور نہ ہی کوئی معارضہ ہے ان دونوں معجزوں میں۔

بَابُ الْإِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ

۳۴۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً۔

باب: سفر سے واپسی کے بعد کھانا کھلانے کا بیان

۳۴۶: عثمان بن ابی شیبۂ وکیع' شعبہ' محارب بن دثار' حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ یا بیل ذبح فرمایا۔

بَابٌ فِي الضِّيَافَةِ

۳۴۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ۔

باب: مہمان نوازی کرنے کا بیان

۳۴۷: قعنبی' مالک' سعید مقبری' حضرت ابوشریح سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی بہتر طریقہ سے تعظیم و تکریم کرے اور مہمان کا (جائزہ) ایک دن اور ایک رات کا ہے اور تین روز تک تو مہمانداری ہے اور اس کے بعد پھر صدقہ ہے اور میزبان کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے لئے اس کے پاس قیام کرنا مہمان کے لئے حلال نہیں۔

مہمانداری کا حکم:

بہتر یہ ہے کہ تین روز مہمان نوازی کرے پہلے دن جو تکلف ہو سکے وہ کرے اور بہتر سلوک کرے اور دوسرے اور تیسرے روز جو میسر ہو وہ حاضر کرے اور اس کے بعد تیسرے دن ہو سکے تو مہمان کو کچھ دے دے جس سے کہ وہ سفر وغیرہ کر سکے اور مذکورہ حدیث میں جائزہ سے مراد مہمان کو کچھ ہدیہ دینا ہے لیکن مہمان کو ہدیہ دینے کا حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا حدیث میں مہمان کے اکرام کا حکم ہے لیکن مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کو تنگ کرے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات کا بہاؤ کسی ایک طرف نہیں ہے بلکہ دوطرفہ ہدایات ہیں۔

۳۴۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ

۳۴۸: موسیٰ بن اسماعیل' محمد بن محبوب' حماد' عاصم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مہمان داری کی انتہا تین روز تک ہے پھر اس کے بعد صدقہ ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جب میں حارث بن مسکین کی مجلس میں موجود تھا تو روایت اس طریقہ سے پڑھی گئی کہ اشہب نے بیان کیا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کے الفاظ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ کے بارے

عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ وَيَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ضِيَافَةً۔

میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک روز تک مہمان کی عزت کرے اور تحفہ دے اور اس کی بہتر طریقہ سے دیکھ بھال کرے اور تین روز تک اس کی مہمان داری کرے۔

خُلاصَۃُ البَابِ: نہایہ جزریہ میں اس حدیث کی وضاحت میں لکھا ہے کہ مہمان کی تین دن اس طرح مہمان داری کی جائے کہ پہلے دن اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں جو تکلف و اہتمام ہو سکے وہ کیا جائے اور پھر دوسرے و تیسرے دن بلا تکلف و اہتمام جو کچھ حاضر ہو اس کو مہمان کے سامنے پیش کر دے۔ اس کے بعد اس کو کھانے پینے کی اتنی چیزیں دے دے جن کے سہارے وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر طے کر سکے۔

حدیث: ۳۴۷ میں ''جائزہ'' کا...... جو لفظ آیا ہے اس کا مفہوم یہی ہے' ویسے لغت کے اعتبار سے ''جائزہ'' کے معنی بخشش تحفہ اور انعام کے ہیں' لیکن یہاں وہ چیز مراد ہے جو ایک دن کی غذا کی ضرورت کے بقدر ہو اس کے سہارے منزل تک پہنچ جائے مہمان کو ''جائزہ'' کے بعد جو کچھ دیا جائے گا وہ ایک زائد چیز ہو گی اور صدقہ بھلائی اور احسان کے حکم میں ہو گا۔ اس وضاحت کے مطابق ''جائزہ'' یعنی مہمان کو ایک دن کے بقدر زادِ راہ دینا ضیافت یعنی مہمان داری کے بعد ہو گا (جب کہ حدیث میں اس کا ذکر ضیافت سے پہلے کیا گیا ہے) نیز یہ جائزہ' مہمان داری کرنے سے ایک زائد چیز ہو گا۔

یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ''جائزہ'' تین دن مہمان داری کرنے سے زائد کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ حدیث میں اس کا ذکر اس تکلف و اہتمام اور الطاف و عنایات کی وضاحت کے طور پر ہے جو میزبان مہمان داری کے تین دنوں میں سے پہلے دن اپنے مہمان کے لئے کرتا ہے' چنانچہ ابوداؤد کی عبارت سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ ''جائزہ'' مہمان کی اس خاطر داری اور تواضع و مدارات کو کہا گیا ہے جو پہلے دن کی جاتی ہے اسی طرح حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی بھی یہی فرماتے تھے کہ ہمارا علم بھی یہ ہے کہ ''جائزہ'' کے یہی معنی ہیں۔

''مہمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے...... الخ'' سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کے ہاں مہمان جائے اس کے لئے یہ مطلقاً مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں تین دن سے زائد ٹھہرے ہاں اگر خود میزبان کی خواہش ہو اور وہ درخواست کرے تو اس کی استدعا پر تین دن سے زائد ٹھہرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہو گا اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی مسافر (مہمان) کسی کے یہاں ٹھہرے اور کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کے سبب اس کو تین دن سے زائد قیام کرنا پڑ جائے تو وہ تین دن کے بعد اپنے پاس سے کھائے پیئے صاحب خانہ کو تنگی و کلفت میں نہ ڈالے۔

بَابٌ فِي كَمْ تُسْتَحَبُّ الْوَلِيمَةُ

باب: دعوت ولیمہ کتنے روز تک کی جائے؟

۳۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ أَعْوَرَ مِنْ ثَقِيفٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفًا أَيْ

۳۴۹: محمد بن مثنیٰ' عفان بن مسلم' ہمام' قتادہ' حسن' حضرت عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہ میں نے ایک کانے شخص سے سنا جو کہ قبیلہ ثقیف میں سے تھا اس کے بھلائی کرنے کی وجہ سے اس کو لوگ معروف کہتے تھے خواہ اس کا نام (حقیقتاً) معروف ہو یا نہ ہو) اگر اس کا نام زہیر بن

يُثْنِى عَلَيْهِ خَيْرًا إِنْ لَمْ يَكُنْ اسْمُهُ زُهَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِى مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ۔

عثمان نہیں تو پھر مجھے معلوم نہیں کہ اس کا کیا نام تھا۔ وہ شخص کہتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ولیمہ کا پہلے دن کا کھانا حق ہے اور دوسرے روز کا کھانا نیکی ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور نام ونمود ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن میسّب کی پہلے دن دعوت کی گئی تو انہوں نے دعوت قبول کر لی' دوسرے دن بھی دعوت قبول کر لی البتہ تیسرے روز دعوت قبول نہیں کی اور فرمایا (یہ لوگ) نام ونمود والے ہیں۔

۳۵۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَحَصَبَ الرَّسُولَ۔

۳۵۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت سعید بن میسّب سے یہی واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ اس میں ہے کہ تیسرے روز جب انہیں دعوت دی گئی تو تشریف نہیں لے گئے بلکہ قاصد کے پتھر مار دیا۔

بَابٌ مِنَ الضِّيَافَةِ أَيْضًا

باب: مہمانداری کا مزید بیان

۳۵۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۵۱: مسدد' خلف بن ہشام' ابوعوانہ' منصور' عامر' حضرت ابوکریمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ایک مسلمان پر ایک رات مہمانی کا حق ہے جو شخص کسی مسلمان شخص کے گھر میں قیام کرے تو ایک روز کی مہمانداری گویا اس کے ذمہ قرض ہے چاہے تو پورا کر دے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ۔

۳۵۲: مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابوالجودی' سعید بن ابی المہاجر' حضرت مقدام ابوکریمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کے پاس مہمان ہو کر جائے اور وہ شخص محروم رہا (یعنی کسی نے رات میں اس کی خاطر مدارات نہیں کی) تو تمام مسلمانوں پر اس مہمان کی امداد کرنا ضروری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مہمان اپنی مہمانداری اس قوم کی کھیتی اور مال میں سے وصول کر لے۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَمَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ

۳۵۳: قتیبہ بن سعید' لیث' یزید' ابوالخیر' عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں (جہاد اور دوسرے اُمور کی انجام دہی کیلئے) روانہ فرماتے ہیں اور ہم ایسے لوگوں میں جا کر ٹھہرتے ہیں کہ وہ ہماری مہمانداری نہیں کرتے تو اس سلسلہ میں آپ ہمارے لئے کیا مناسب خیال فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اگر کسی

بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔

قوم کے پاس جا کر ٹھہرو پھر وہ لوگ تمہارے لئے تمام سامان کا انتظام کر دیں جیسا کہ مہمان کیلئے ہوتا ہے تو تم قبول کر لو اور اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو تم ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ ان لوگوں کو چاہئے تھا' وصول کر لو۔

کفار کی مہمانداری:

آنحضرت ﷺ نے کفار سے مصالحت کی تھی لیکن مصالحت نامہ میں یہ بات شامل تھی کہ اگر اہل اسلام کفار کے ملک جائیں تو ان کی ضیافت اور مہمان نوازی کی جائے گی مذکورہ حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں یہ مطلب نہیں کہ مسافر جبراً مہمانداری کا مطالبہ کرے۔ اسلام کے شروع زمانہ میں مہمان داری کا حکم واجب تھا اور اب مستحب ہے: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ)) ۔ (بخاری)

بَاب نَسْخِ الضَّيْفِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ غَيْرِهِ

باب: دوسرے شخص کا مال کھانے کے حکم کے منسوخ ہونے کا بیان

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يَحْرَجُ أَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْآيَةُ الَّتِي فِي النُّورِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ أَشْتَاتًا كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الطَّعَامِ قَالَ إِنِّي لَأَجَّنَّحُ أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَالتَّجَنُّحُ الْحَرَجُ وَيَقُولُ الْمِسْكِينُ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَأُحِلَّ فِي ذَلِكَ أَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

۳۵۴: احمد بن محمد' علی بن حسین' انکے والد' یزید نحوی' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ﴿لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ نازل ہوئی (اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال جھوٹ' مکروفریب سے نہ کھاؤ البتہ تجارت میں دوسرے کی رضامندی سے مال لے سکتے ہو) تو اس وقت سے ہر ایک شخص دوسرے شخص کے یہاں کھانا کھانے کو بھی گناہ سمجھتا تھا پھر سورۂ نور کی آیت: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا﴾ سے منسوخ ہوگئی یعنی تم لوگوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اگر تم لوگ اپنے گھروں میں کھانا کھاؤ یا اپنے والد کے گھر میں یا اپنے بیٹوں یا بھائیوں' بہنوں کے گھروں میں یا چچا' پھوپھی' ماموں' خالہ کے گھر میں یا جن مکانات کی چابی اور تالے کے تم مالک ہو یا دوست ملنے والے' تعلق والے کے گھر میں۔ پہلے زمانہ کے لوگوں کی یہ حالت تھی کہ دولت مند شخص اپنے لوگوں کو کھانا کھلانے کیلئے دعوت دیتا تو وہ لوگ کہتے کہ ہم لوگوں کو اس میں سے کھانا گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ اس کھانے کا مسکین شخص مجھ سے زیادہ مستحق ہے اسکے بعد یہ صحیح ہو گیا یعنی دوسرے مسلمان بھائی کا کھانا کھانا جب اس کھانے پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اہل کتاب کا کھانا بھی درست ہوا۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۳ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ ۲۴

بَاب فِي طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ

باب: بطور فخر ایک دوسرے کی ضد کے لئے کھانا کھلانے والوں کا بیان

۳۵۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيرٍ لَا يَذْكُرُ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَارُونُ النَّحْوِيُّ ذَكَرَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۳۵۵: ہارون بن زید ان کے والد جریر بن حازم زبیر بن خریت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فخر کرنے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اکثر راویوں نے جریر سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس روایت میں بیان نہیں کیا البتہ ہارون نحوی نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کیا ہے نیز حماد بن زید بھی ان کو بیان نہیں کرتے تھے۔

ریاکار کے یہاں دعوت:

مذکورہ حدیث میں ریاکاری کرنے والوں اور ایک دوسرے کی ضد میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دعوت کرنے والوں پر وعید اور ان کے یہاں دعوت کھانے کی ممانعت ظاہر ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يُدْعَى فَيَرَى مَكْرُوهًا!

دعوت والے گھر میں خلافِ شریعت کام ہو رہے ہوں تو دعوت منظور کرنا جائز نہیں

۳۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا

۳۵۶: موسیٰ بن اسماعیل حماد سعید بن جمہان سفینہ ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے علی کرم اللہ وجہہ کی دعوت کی اور اس نے ان کیلئے کھانا تیار کیا اور (ان کے گھر پر کھانا بھیجا) تو فاطمۃ الزہرا نے کہا کاش! ہم لوگ رسول کریمؐ کو مدعو کرتے اور آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ پھر انہوں نے نبیؐ کو بلایا۔ آپ تشریف لائے اور آپ

فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا رَجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا۔

نے اپنا دست مبارک دروازہ کی چوکھٹ پر رکھا تو آپ نے دیکھا کہ گھر کے کونے میں تصویروں والا پردہ لگا ہوا ہے۔ آپ یہ دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہؓ نے علیؓ سے فرمایا جاؤ یہ دیکھو کہ نبیؐ کس وجہ سے واپس تشریف لے جارہے ہیں۔ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے گیا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے واپس تشریف لے جارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے یا فرمایا کسی نبی کیلئے ایسے مکان میں جانا جائز نہیں کہ جہاں پر نقش و نگار بنے ہوئے ہوں۔

نقش ونگار والے گھر میں جانا:

مطلب یہ ہے کہ وہ مکان ایسا ہو کہ جس میں نقش و نگار بنے ہوں اور خوب زیب و زینت کی گئی ہو پیغمبر ایسے مکان میں تشریف لے جانے سے احتراز فرماتے ہیں مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مکانات کو زینت دینا بہتر نہیں ہے اور جس جگہ شریعت کے خلاف کام ہوں وہاں شرکت کرنا درست نہیں۔

بَاب إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ

باب: جب بیک وقت دو اشخاص مدعو کریں تو کس شخص کے یہاں جانا چاہئے؟

۳۵۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ۔

۳۵۷: ہناد بن سری' عبدالسلام' ابوخالد' ابوالعلا' حمید بن عبدالرحمٰن' ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو آدمی بیک وقت مدعو کریں تو جس شخص کا گھر نزدیک ہو اس کی دعوت قبول کرلو کیونکہ جس شخص کا گھر نزدیک ہے تو وہ پڑوسی کے اعتبار سے قریب ہے۔ اگر ان دونوں میں کوئی پہلے آجائے تو اسی کی دعوت قبول کرلو جو پہلے آئے۔

بَاب إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ

باب: جب شام کا کھانا پیش ہو اور عشاء کی نماز کا وقت بھی ہو جائے؟

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۳۵۸: احمد بن حنبل' مسدد' احمد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی کا رات کا کھانا تیار ہو اور نماز کی تکبیر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا يَقُومُ حَتَّى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَإِنْ سَمِعَ قِرَائَةَ الْإِمَامِ۔

بھی ہو جائے تو جب تک کھانے سے فراغت نہ ہو تو نہ اُٹھے۔ مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جاتا تو آپ جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو جاتے تو نہ اُٹھتے اگرچہ وہ اقامت یا امام کی تلاوتِ قرآن کی آواز بھی سن لیتے۔

نماز سے قبل کھانا:

مطلب یہ ہے کہ پہلے کھانے سے فارغ ہو جاؤ نماز بعد میں ادا کرو تاکہ خشوع وخضوع سے نماز ادا ہو جائے وقت کوئی بھی ہو۔

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ۔

۳۵۹: محمد بن حاتم' معلّٰی بن منصور' محمد بن میمون' جعفر بن محمد' ان کے والد' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور وجہ سے مؤخر نہ کیا جائے۔

نماز کے بعد کھانا:

مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ کھانے کی زیادہ ضرورت نہ ہو تو اس وقت نماز پڑھی جائے اور کھانا بعد میں کھایا جائے یا نماز کا قضا کرنا مراد ہے۔

۳۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ۔

۳۶۰: علی بن مسلم' ابوبکر حنفی' ضحاک بن عثمان' عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو حضرت عباد بن عبداللہ نے کہا کہ ہم نے یہ سنا ہے کہ (حضور ﷺ کے زمانہ میں) شام کے وقت کا کھانا نماز پر مقدم ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تم پر افسوس ہے کیا تم ان لوگوں کا کھانا اپنے والد کے کھانے جیسا سمجھتے ہو؟

پہلے نماز پڑھ کر کھانا:

مفہوم یہ ہے کہ تمہارے والد صاحب' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جو کہ اس وقت مکہ مکرمہ کے حکمران ہیں ان کے دسترخوان پر انواع واقسام کے کھانے ہوتے ہیں اور کھانے سے فارغ ہونے میں کافی وقت لگتا ہے تو نماز پہلے پڑھ کر کھانا چاہئے دورِ نبوی میں تو صرف چند لقمے بقدرِ ضرورت کھائے جاتے تھے اس لئے وہ حضرات پہلے کھانا تناول فرماتے پھر نماز ادا فرماتے لیکن اگر آج بھی مسئلہ یہ ہے کہ اگر شدید بھوک لگی ہو تو پہلے کھانا کھائے پھر نماز ادا کرے تاکہ نماز خشوع وخضوع سے ادا ہو۔

بَاب فِي غَسْلِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ

۳۶۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ۔

باب: کھانا کھانے کے وقت دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہیے

۳۶۱: مسدد' اسمٰعیل' ایوب' عبد اللہ بن ابی ملیکہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ بیت الخلاء سے باہر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے وضو کرنے کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے صرف نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم ہوا ہے۔

کھانے سے قبل وضو:

مذکورہ حدیث میں وضو سے مراد وہ وضو ہے جو نماز وغیرہ کے لئے کیا جاتا ہے یعنی پورا وضو مراد ہے اور وہ وضو کھانا کھانے سے قبل سنت نہیں لیکن کھانے سے قبل ہاتھوں کا دھونا اولیٰ ہے ہوسکتا ہے آپ نے کھانے سے قبل ہاتھ دھو لئے ہوں گے اور لوگوں نے آپ کو دیکھا نہ ہو خلاصہ یہ ہے کہ کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھو دینے کا حکم ہے نہ کہ وضو کرنے کا۔

بَاب فِي غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ

۳۶۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

باب: کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

۳۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' قیس' ابو ہاشم' زاذان' حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت کھانے سے قبل وضو کرنے سے ہوتی ہے۔ تو میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کھانے کی برکت اس سے ہوتی ہے کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو کیا جائے اور سفیان کھانے سے قبل وضو کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

بَاب فِي طَعَامِ الْفُجَاءَةِ

۳۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ

باب: عجلت کے وقت ہاتھ دھوئے بغیر کھانا۔

۳۶۳: احمد بن ابی مریم' سعید بن حکم' لیث' خالد' ابو زبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ضرورت سے فارغ ہو کر ایک پہاڑ کی گھاٹی سے باہر تشریف لائے ہمارے سامنے اس وقت ڈھال پر کھجوریں رکھی ہوئی تھیں یا پیالے میں۔ ہم لوگوں نے آپ کو مدعو کیا آپ نے ہمارے ساتھ کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا (یعنی ہاتھ نہیں دھوئے)

فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ ذَمِّ الطَّعَامِ

۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

باب: کھانے کی مذمت کرنا بری بات ہے

۳۶۴: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کی برائی نہیں فرمائی بلکہ اگر آپ کا کھانے کو دِل چاہتا تو آپ کھانا تناول فرماتے اور اگر دِل نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔

بَاب فِي الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۶۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا كُنْتَ فِي وَلِيمَةٍ فَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَلَا تَأْكُلْ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ صَاحِبُ الدَّارِ۔

باب: تمام لوگوں کا یکجا کھانا کھانا باعث برکت ہے

۳۶۵: ابراہیم بن موسیٰ' ولید بن مسلم' حضرت وحشی بن حرب اپنے والد اور وہ ان کے والد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم لوگ شاید علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ ان لوگوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تمام لوگ یکجا کھانا کھایا کرو اور اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اس سے برکت ہوگی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں جب تم لوگوں کی کسی کے ہاں دعوت ہو اور کھانا سامنے رکھ دیتے تو جب تک میزبان اجازت نہ دے کھانا نہ کھانا چاہیے۔

بَاب التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۶۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمْ

باب: کھانا شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۳۶۶: یحییٰ بن خلف' ابوعاصم' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اور کھاتے وقت بھی بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ یہاں پر رہنے کی جگہ ہے نہ کھانے کے لئے کچھ ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان کہتا ہے اب تمہارے لئے رہنے کی جگہ ہوگئی پھر اگر کھانا کھاتے وقت بھی اس شخص نے بسم اللہ نہیں کہی تو شیطان کہتا ہے مجھے یہاں رہنے کو بھی جگہ مل گئی

الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ۔

اور کھانا بھی مل گیا۔

بسم اللہ کی برکت:

مذکورہ حدیث سے بسم اللہ کی برکت واضح ہے اور یہ بات تجربہ سے بھی ثابت ہے کہ بسم اللہ پڑھنا باعث رحمت ہوتا ہے اور بسم اللہ کے فضائل پر رسالہ فضائل بسم اللہ تالیف حضرت مفتی اعظم پاکستان ملاحظہ فرمائیں۔

۳۶۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ يَسْتَحِلُّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ لَفِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا۔

۳۶۷: عثمان بن ابی شیبہ ابومعاویہ اعمش خیثمہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ جاتے تو ہم لوگوں میں سے کوئی شخص کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتا۔ جب تک کہ آپ کھانا شروع نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم لوگ آپ کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے تو ایک دیہاتی شخص بھاگتا ہوا آیا وہ اس طرح دوڑتا ہوا آیا جیسے کوئی شخص پیچھے سے دھکیل رہا ہے اور اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے کوئی شخص اس کو پیچھے سے دھکے دے رہا ہو۔ اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا تو آپ نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے اور وہ شیطان پہلے تو اس دیہاتی شخص کو لے کر آیا تا کہ وہ اپنے لئے کھانا حلال کر لے اس کی وجہ سے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس لڑکی کو لے کر آیا تا کہ اس کے ذریعہ کھانے کو حلال کر لے لہٰذا میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

۳۶۸: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

۳۶۸: مؤمل بن ہشام اسماعیل ہشام دستوائی بدیل عبد اللہ حضرت اُمّ کلثوم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کھانا کھانا شروع کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اللہ کا نام لے۔ اگر اس وقت وہ اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس طرح کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ یعنی میں اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع اور آخر میں۔

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ۔

۳۶۹: مؤمل بن فضل' عیسیٰ بن یونس' جابر بن صبح' حضرت مثنیٰ بن عبد الرحمٰن خزاعی نے اپنے چچا اُمیہ بن مخشی سے روایت کیا جو کہ صحابی رسول تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ اس شخص نے بسم اللہ نہ کہی۔ یہاں تک کہ اس کے کھانے سے ایک لقمہ باقی رہ گیا جب اس نے اسے کھانے کے لئے اُٹھایا تو اس نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ یعنی میں اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع سے آخر تک۔ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ کو ہنسی آ گئی اور آپ نے فرمایا اس شخص کے ساتھ شیطان برابر کھانا کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے قے کر دی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا وہ سب اُگل دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

باب: سہارا لگا کر کھانا کھانے کا بیان

۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

۳۷۰: محمد بن کثیر' سفیان' علی بن اقمر' حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تکیہ کا (سہارا) لگا کر نہیں کھاتا (اس لئے کہ یہ غرور کرنے والوں کی عادت ہے یا اس طریقہ سے کھانا پینا نقصان دہ ہے)۔

۳۷۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ۔

۳۷۱: ابراہیم بن موسیٰ' وکیع' مصعب بن سلیم سے مروی ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ نے کسی جگہ بھیجا میں جس وقت واپس آیا تو میں نے دیکھا آنحضرت ﷺ اکڑوں بیٹھ کر کھجوریں تناول فرما رہے ہیں۔

اِقعاء کی تشریح:

اِقعاء اُس نشست کو کہا جاتا ہے جو کہ دونوں سرین (کولہوں) کو زمین پر رکھ کر اور دونوں پاؤں کھڑے کر کے یعنی اکڑوں بیٹھنا۔

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ۔

۳۷۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو تکیہ (سہارا) لگا کر تناول فرماتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور کبھی آپ کے پیچھے دو آدمیوں کو چلتے نہیں دیکھا (بلکہ آپ ﷺ خود درمیان میں یا سب سے پیچھے چلتے تھے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلَكِنْ لِيَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا۔

۳۷۷۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا۔

باب: پیالہ یا پلیٹ کے درمیان سے کھانے کا بیان

۳۷۷۳: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' عطاء' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص کھانا شروع کرے تو پیالہ کے درمیان میں سے نہ کھائے بلکہ ایک جانب سے کھائے کیونکہ برکت' درمیان میں نازل ہوتی ہے (اور کنارے پر آ جاتی ہے اگر وہ شروع میں درمیان میں سے ہی کھانا شروع کرے گا تو برکت وخیر جاتی رہے گی)

۳۷۷۴: عمرو بن عثمان' ان کے والد' محمد بن عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک بڑا پیالہ تھا جس کو چار اشخاص اُٹھایا کرتے تھے اس کا نام غرا تھا۔ جب اشراق کا وقت ہوا اور لوگوں نے اشراق کی نماز پڑھی تو وہ پیالہ لایا گیا اس میں ثرید بھرا ہوا تھا تو تمام لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے جب لوگوں کی بھیڑ ہو گئی تو آپ گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ ایک دیہاتی نے کہا آپ کے بیٹھنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نیک بندہ بنایا ہے اور اللہ نے مجھے غرور اور تکبر کرنے والا نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم لوگ کناروں سے کھاؤ اور اس (برتن) کے درمیان میں سے چھوڑ دو (اس میں برکت پیدا ہوگی)

کھانے کے آداب:

ثرید' ایک قسم کا اہلِ عرب کا کھانا ہے اس میں روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے شوربے میں بھگو دیا جاتا ہے اور آپ گھٹنے ٹیک کر اس وجہ سے بیٹھے تھے کہ جگہ ہو جائے اور زیادہ لوگ اس جگہ بیٹھ سکیں۔ مذکورہ حدیث سے کھانے کے چند آداب معلوم ہوئے۔ (۱) یہ کہ ایک ساتھ کھانے میں برکت ہے (۲) یہ کہ برتن کے کناروں سے کھانا چاہئے (۳) اگر زیادہ مجمع ہو تو کس طرح بیٹھا جائے کہ دوسروں کے لئے بھی جگہ ہو جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَا يُكْرَهُ

۳۷۷۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

باب: جس دسترخوان پر ناجائز چیزیں ہوں وہاں نہیں بیٹھنا چاہئے

۳۷۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' کثیر بن ہشام' جعفر بن برقان' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت

سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مُنْكَرٌ۔

ﷺ نے دو قسم کے کھانوں سے منع فرمایا ایک تو ایسے دستر خوان پر کھانے سے منع فرمایا جس پر شراب استعمال ہو رہی ہو۔ دوسرے اُلٹے منہ لیٹ کر کھانے سے' امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے اس حدیث کو جعفر بن برقان نے زہری سے نہیں سنا۔

ناجائز اُمور کی موجودگی میں کھانا:

مذکورہ حرمت صرف شراب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اگر کسی بھی حرام کام' گانا' بجانا یا کوئی ناجائز کام ہو رہا ہو جب بھی وہاں کھانا کھانے کی ممانعت ہے بلکہ طاقت کے مطابق اس گناہ کے کام کو مناسب طریقہ سے روک دینا ضروری ہے۔

۳۷۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۷۶: ہارون بن زید' ان کے والد' جعفر' زہری سے اسی طریقہ سے روایت ہے۔

بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب: دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

۳۷۷: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' ابوبکر بن عبیداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائے اور جب پانی (وغیرہ) پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا' پیتا ہے۔

۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْنُ بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

۳۷۸: محمد بن سلیمان' سلیمان بن بلال' ابووجزہ' حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹے! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ (یعنی ایک کنارہ سے کھاؤ جو اپنے قریب ہو نہ کہ دوسری جانب سے)۔

بَابٌ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ

باب: گوشت کھانے کا بیان

۳۷۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۷۹: سعید بن منصور' ابومعشر' ہشام بن عروہ' انکے والد' عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا چھری (چاقو) سے گوشت نہ کاٹو کیونکہ یہ اہل

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ۔

عجم کا طریقہ ہے بلکہ دانتوں سے نوچ کر کھاؤ کیونکہ اس میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ (مراد گوشت پکنے کے بعد مذکورہ طریقہ سے نہ کھاؤ پکنے سے قبل کا یہ حکم نہیں)۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَآخُذُ اللَّحْمَ بِيَدِي مِنَ الْعَظْمِ فَقَالَ أَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ۔

۳۸۰: محمد بن عیسیٰ ابن علیہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق عبدالرحمٰن بن معاویہ عثمان صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میں گوشت کو ہڈی میں سے علیحدہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا تم ہڈی اُٹھا کر منہ سے لگاؤ (اور گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ) اس لئے کہ اس طریقہ سے گوشت کھانے سے زیادہ لذت پیدا ہوتی ہے اور گوشت جلدی ہضم ہوتا ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ۔

۳۸۱: ہارون بن عبداللہ ابو داؤد زہیر ابو اسحٰق سعد بن عیاض حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمام ہڈیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی گوشت والی ہڈی پسندیدہ تھی۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ هُمْ سَمُّوهُ۔

۳۸۲: محمد بن بشار امام ابوداؤد سے اسی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو دست کا گوشت بہت محبوب تھا اور آپ کو دست کے گوشت میں ہی زہر دیا گیا تھا آپ کا خیال تھا کہ گوشت میں زہر یہودیوں نے ملایا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کھانے کا بیان

۳۸۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔

۳۸۳: قعنبی مالک اسحٰق بن عبداللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آنحضرت ﷺ کو کھانا کھانے کے لئے مدعو کیا جو کھانا کہ آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ہمراہ (دعوت) میں چلا گیا۔ اس دعوت میں جو کی روٹی کدو کا شوربا نمک چھڑکا ہوا خشک گوشت آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ پلیٹ کے کونوں سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے پھر میں اُس دن سے ہمیشہ کدو کھانا پسند کرتا ہوں۔

آپ ﷺ کا کھانے کا طریقہ:

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ پلیٹ کے چاروں جانب سے کدو تلاش فرما کر کھانا تناول فرما رہے تھے جبکہ دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کھانے میں سے سامنے سے کھانا چاہئے۔ ان دونوں روایات کی تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ جب ساتھ کھانے والے راضی ہوں تو اس کی اجازت ہے کہ برتن سے کسی جگہ سے کھایا جائے چونکہ آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ اجازت حاصل تھی بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے سامنے تناول فرمائیں۔ مذکورہ حدیث سے کدو کی محبت کا سنت ہونا اور درزی کا پیشہ بہتر ہونے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ الثَّرِيدِ

باب: ثرید کا بیان

٣٨٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

٣٨٤: محمد بن حسان' مبارک بن سعید' عمر بن سعید' بصرہ کے ایک شخص' حضرت عکرمہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں میں روٹی کا ثرید اور حسیس کا ثرید بہت پسند تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ

باب: کسی کھانے سے نفرت کرنا ناجائز ہے

٣٨٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

٣٨٥: عبداللہ بن محمد' زہیر' سماک بن حرب' قبیصہ بن ھلب اپنے والد ھلب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے میں نے سنا ہے جبکہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ کھانے کی کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے مجھے گھن آتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا تمہارے دِل میں اس طرح کا خلجان پیدا نہ ہو جس میں نصرانیت مبتلا رہی (کہ وہ ہر چیز میں شک کرتے ہیں)

بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

باب: ناپاکی کھانے والے جانور کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے ممانعت

٣٨٦: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

٣٨٦: عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ' محمد بن اسحق' ابونجیح' مجاہد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاکی کھانے والے جانور اور ان کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ۔

۳۸۷: ابن مثنیٰ' ابو عامر' ہشام' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست خور جانور کے دودھ پینے سے منع فرمایا ہے (یعنی جو جانور گندگی اور ناپاکی کھائے اس کا دودھ پینا جائز نہیں ہے۔

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَهْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا۔

۳۸۸: احمد بن ابو سریج' عبد اللہ بن جہم' عمرو بن ابی قیس' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاظت کھانے والے اُونٹ کی سواری کرنے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

نجاست خور جانور پر سوار ہونا:

اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ جانور اُونٹ وغیرہ پر سوار ہونے سے اس کا پسینہ بدن کو لگ سکتا ہے اور اس کا پسینہ بھی ناپاک ہے اس لئے منع فرمایا گیا۔

بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

۳۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

۳۸۹: سلیمان بن حرب' حماد' عمرو بن دینار' محمد بن علی' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر والے دن گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

گھوڑے کا گوشت:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ بذل المجہود میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۳۹۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ۔

۳۹۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابو زبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ خیبر والے دن گھوڑے' خچر' گدھے ذبح کئے تو آپ نے ہمیں گدھے' خچر کے گوشت سے منع فرمایا اور آپ نے گھوڑے کے گوشت کھانے سے منع نہیں فرمایا۔

۳۹۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ

۳۹۱: سعید بن شبیب' حیوۃ بن شریح' بقیہ' ثور بن یزید' صالح بن یحییٰ' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور خچر اور گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ حیٰوۃ نے اس قدر اضافہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کچلیوں والے درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

گھوڑے سے متعلق ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث ضعیف ہے اس پر کلام کیا گیا ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے (شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے)

بَابٌ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

باب: خرگوش کھانے کا بیان

۳۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا۔

۳۹۲: موسیٰ بن اسماعیل حماد ہشام بن زید حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں ایک طاقتور لڑکا تھا تو میں نے خرگوش کا شکار کیا اور میں نے اس کو بھونا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس خرگوشت کے دُم کا حصہ میرے ہاتھ خدمت نبوی میں بھیجا۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کو قبول فرمالیا۔

۳۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي خَالِدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَإِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ قَالَ قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ۔

۳۹۳: یحییٰ بن خلف روح بن عبادہ محمد بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے والد خالد بن الحویرث سے سنا حضرت عبداللہ بن عمرو صفاح میں تھے محمد کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک جگہ کا نام ہے۔ ان کے پاس ایک شخص خرگوش کا شکار کر کے آیا اور اس نے عرض کیا اے عبداللہ بن عمرو! اس کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا اور میں اس وقت وہاں پر بیٹھا ہوا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کو تناول نہیں فرمایا اور نہ آپ نے اس کے کھانے کی ممانعت فرمائی۔ آپ کا خیال تھا کہ اس کو حیض آتا ہے۔

خرگوش کا گوشت:

اس بناء پر آپ نے خرگوش کو ناپسند فرما کر اس کو تناول نہیں فرمایا بہر حال ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

باب: گوہ کھانے کا بیان

۳۹۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۳۹۴: حفص بن عمر شعبہ ابوبشر سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی

أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالَتَهُ أَهْدَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَضُبًّا وَأَقِطًا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَمِنَ الْأَقِطِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان کی خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی' پنیر اور گوہ بھیجی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر تناول فرمالیا اور بوجہ نفرت (کراہت) گوہ کو چھوڑ دیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا اگر وہ حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔

۳۹۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا النَّبِيَّ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

۳۹۵: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوامامہ' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے گھر پر حاضر ہوئے تو آپ کے سامنے بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ بعض خواتین جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تھیں' کہنے لگیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دو کہ یہ کیا ہے کیونکہ آپ اسے کھانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے کہا یارسول اللہ یہ گوہ ہے۔ یہ بات سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے بلکہ یہ میرے ملک میں نہیں ہوتی اس وجہ سے مجھ کو اس سے نفرت ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانا شروع کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۳۹۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا قَالَ فَشَوَيْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ عُودًا فَعَدَّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قَالَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ۔

۳۹۶: عمرو بن عون' خالد' حصین' زید بن وہب' حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک لشکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم لوگوں نے چند گوہ پکڑلیں۔ میں نے ایک گوہ بھون کر خدمت نبوی میں حاضر کی اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ نے ایک لکڑی لے کر اس کی اُنگلیوں کو شمار فرمایا اور فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر جانور بن گیا تھا اور زمین میں چھوڑ دیا گیا مجھ کو معلوم نہیں کہ وہ جانور کونسا ہے اور راوی نے بیان کیا پھر آپ نے اس کو تناول نہ فرمایا لیکن اس کے کھانے کی ممانعت نہیں فرمائی۔

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ

۳۹۷: محمد بن عوف' حکم بن نافع' ابن عیاش' ضمضم بن زرعہ' شریح بن عبید' ابوراشد' حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَاشِدِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ۔

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ لَحْمِ الْحُبَارَى

باب: حباریٰ (نامی چڑیا) کے گوشت کھانے کا بیان

۳۹۸: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى۔

۳۹۸: فضل بن سہل' ابراہیم' برید بن عمر' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباریٰ کا گوشت کھایا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ

باب: زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے کا بیان

۳۹۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ حَدَّثَنِي مِلْقَامُ بْنُ التَّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا۔

۳۹۹: موسیٰ بن اسماعیل' غالب' حضرت ملقام بن تلب' اپنے والد حضرت تلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہا لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کیڑے مکوڑوں کی حرمت کا حکم نہیں سنا۔

۴۰۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ۔

۴۰۰: ابوثور' سعید بن منصور' عبدالعزیز' عیسیٰ' نمیلہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ سے دریافت کیا گیا' سیہ (جانور) کھانا کیسا ہے؟ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ (یہ سن کر) ایک بوڑھے شخص نے جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا ناپاک جانوروں میں سے یہ ایک نجس جانور ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر آنحضرت ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے تو بے شک وہ اسی طرح ہے جس کا کہ ہم لوگوں کو علم نہیں۔ (یعنی زمین کے کیڑے مکوڑے حشرات الارض کا کھانا درست نہیں)۔

بَاب مَا جَا فِي أَكْلِ الضَّبُعِ

باب: بجو کھانے کا بیان

۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

۴۰۱: محمد بن عبداللہ' جریر بن حازم' عبداللہ' عبدالرحمٰن' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ۔

وسلم سے بجو کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ تو ایک قسم کا شکار ہے اور جب اسے محرم شخص بحالت احرام شکار کر لے تو اسے ایک دُنبہ حرم میں دینا ہوگا۔

حنفیہ کے نزدیک بجو کھانا:

حنفیہ کے نزدیک بجو کھانا حلال نہیں البتہ شوافع اس کی اجازت دیتے ہیں اور حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بجو کے حرام ہونے پر مندرجہ بالا احادیث سے استدلال فرمایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ السِّبَاعِ!

باب: درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۴۰۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔

۴۰۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوادریس' حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (جیسے ریچھ' شیر' لومڑی' بھیڑیا' وغیرہ)

۴۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

۴۰۳: مسدد' ابوعوانہ' ابوبشر' میمون بن مہران' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کے (گوشت) کھانے سے منع فرمایا (یعنی جو پرندہ پنجے سے شکار کرے)

۴۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

۴۰۴: محمد بن مصفی' محمد بن حرب' زبیدی' مروان' عبد الرحمن' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا سن لو درندوں میں سے کچلیوں (سے چیر پھاڑ کر کھانے) والا درندہ حلال نہیں اور نہ بستی کا گدھا اور نہ ذمی کافر کا (راستہ میں) پڑا ہوا مال مگر جب اس کافر نے وہ مال (بیکار سمجھ کر یا لاپرواہی سے) خود ہی چھوڑ دیا ہو جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا اور پھر اس قوم نے اس کی مہمانداری نہ کی تو اس شخص کے لئے جائز ہے کہ اپنی مہمانداری کے بقدر زبردستی ان سے وصول کر لے۔

کفار سے مہمان نوازی کا دورِ نبوی ﷺ کا ایک حکم:

مذکورہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا اس وقت مشرکین سے مہمان نوازی کرنے کا اقرار لیا گیا تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا' اب یہ حکم باقی نہیں ہے۔

٤٠٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

٤٠٥: محمد بن بشار' ابن عدی' ابن ابی عروبہ' علی بن حکم' میمون بن مہران' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ حلال نہیں ہے کچلیوں والا درندہ اور نہ بستی کا گدھا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اس کافر نے وہ مال خود ہی چھوڑ دیا ہو اور جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا اور پھر اس قوم نے اس شخص کی مہمان نوازی نہ کی تو اس شخص کے لئے جائز ہے کہ زبردستی مہمان نوازی کے بقدر لوگوں سے وصول کر لے۔

٤٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

٤٠٦: محمد بن بشار' ابن ابی عروبہ' ابن حکم' میمون بن مہران' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے اور پھاڑنے والے جانور اور ہر ایک چنگل سے پکڑنے والے پرندے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

چنگل سے پکڑنے والے جانور کھانا:

چنگل سے پکڑنے والے پرندے سے وہ پرندہ مراد ہے جو کہ چنگل سے شکار کرے جیسے گدھ' باز وغیرہ اور درندے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو دانت سے شکار کرے جیسے شیر' بھیڑیا وغیرہ۔

٤٠٧: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمُرُ الْأَهْلِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

٤٠٧: عمرو بن عثمان' محمد بن حرب' ابوسلمہ سلیمان بن سلیم' صالح بن یحییٰ' ان کے دادا مقدام بن معدی کرب' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں یہود حاضر ہوئے اور شکایت کرنے لگے کہ لوگوں نے جلدی کر کے ان کے باڑے میں بندھے ہوئے جانور لوٹ لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا خبردار تم لوگوں سے جو کفار عہد و پیمان کر لیں تو ان لوگوں کے مال (دولت) لوٹنا جائز نہیں ہے لیکن حق سے (یعنی ضرورتِ شرعی کی بناء پر) اور تم لوگوں پر بستی کے گدھے' گھوڑے' خچر اور ہر کچلی والا درندہ اور ہر ایک پنجہ (سے کھانے) والا پرندہ حرام ہے۔

ذمی کی تشریح:

اصطلاحِ شریعت میں ذمی اس کافر کو کہا جاتا ہے جو کہ مسلمانوں کو ٹیکس (جزیہ) ادا کر کے ان سے عہد کر کے دارالاسلام میں رہتا ہو۔ اس کافر کا مال' مسلمانوں کے مال جیسا ہے اور اس کو پورا پورا تحفظ دینا ضروری ہوتا ہے۔ اس حدیث میں ایسا ہی کافر مراد ہے اور ایسے ہی کافر کے بارے میں فرمایا گیا ہے: ((دمائهم كدماتنا واموالهم كاموالنا)) الحدیث یعنی ان کے خون' اموال مسلمانوں کے خون اور مال و دولت جیسے ہیں۔

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا۔

۴۰۸: احمد بن حنبل' محمد بن عبد الملک' عبدالرزاق' عمرو بن زید' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

باب: پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کا بیان

۴۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانُ الْحُمُرِ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ۔

۴۰۹: عبداللہ' عبیداللہ' اسرائیل' منصور' عبید' عبدالرحمٰن' حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو میرے پاس کچھ بھی موجود نہیں تھا جو کہ اپنے اہل و عیال کو کھلاتا علاوہ چند گدھوں کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آبادی کے گدھوں کے گوشت کو حرام فرما چکے تھے چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ قحط میں مبتلا ہیں اور میرے پاس کچھ مال موجود نہیں ہے جو اپنے اہل و عیال کو کھلا سکوں' لیکن کچھ موٹے تازے گدھے موجود ہیں اور آپ نے گدھوں کے گوشت کو حرام فرما دیا ہے۔ یہ بات سن کے آپ نے فرمایا تم اپنے لوگوں کو موٹے گدھے کھلاؤ اس لئے کہ میں نے گاؤں کے گدھوں کو ناپاکی (کھانے) کی وجہ سے حرام قرار دیا تھا۔

گدھوں کا گوشت:

مطلب یہ ہے کہ بستی میں اکثر و بیشتر ناپاکی گندگی پڑی رہتی ہے میں نے اس بنا پر گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا تھا۔

۴۱۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

۴۱۰: ابراہیم' حجاج' ابن جریج' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گدھوں کا

بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ فِينَا يَقُولُ هَذَا وَأَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ يُرِيدُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

گوشت کھانے سے منع فرمایا اور آپ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث کے راوی عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے ابوالشعثاء سے بیان کی انہوں نے بیان کیا ہم لوگوں میں حکم غفاری بھی اسی طریقہ سے بیان کرتے تھے لیکن اس علامہ نے اس کا انکار کیا (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار فرمایا ہے)۔

گھوڑے کی بابت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خیال:

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے گھوڑوں کے حلال ہونے سے انکار فرمایا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں، گدھوں، خچروں کو سواری کے لئے بنایا ہے۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ عَنْ رُكُوبِهَا وَأَكْلِ لَحْمِهَا۔

۴۱۱: سہل بن بکار، وہیب، ابن طاؤس، عمرو بن شعیب، انکے والد، ان کے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن آبادی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے اور جو جانور گندگی کھاتا ہو اس پر سواری کرنے سے اور اسکا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

باب: ٹڈی کھانے کا بیان

۴۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ۔

۴۱۲: محمد بن الفرج، ابن زبرقان، سلیمان، ابوعثمان نہدی، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کھانے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے متعدد لشکر ہیں نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام قرار دیتا ہوں (جب تک کہ اس کے بارے میں واضح طور پر حکم نازل نہ ہو) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو معتمر نے اپنے والد کے واسطہ سے ابوعثمان، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلمان کے واسطہ کے بغیر روایت کیا ہے۔

۴۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيٌّ اسْمُهُ فَائِدٌ يَعْنِي أَبَا الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو

۴۱۳: نصر بن علی، علی بن عبداللہ، زکریا، ابو العوام، ابوعثمان، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا علی بن عبداللہ نے بیان کیا ابوالعوام کا نام فائد ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو حماد نے

دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ۔

ابوالعوام کے واسطہ سے سلمان کے تذکرہ کے بغیر ابوعثمان سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ الطَّافِي مِنَ السَّمَكِ

باب: جو مچھلی مرنے کے بعد پانی پر تیرنے لگے اس کے کھانے کا بیان

۴۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلَ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۱۴: احمد بن عبدۃ' یحییٰ بن سلیم' اسماعیل بن اُمیہ' ابوالزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مچھلی کو دریا باہر ڈال دے یا دریا کا پانی گھٹ جائے تو اس کو کھالو اور جو مچھلی دریا میں مرنے کے بعد پانی پر تیرنے لگے تو اس مچھلی کو نہ کھاؤ۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سفیان ثوری' ایوب' حماد نے ابن ابی زبیر سے جابر پر موقوفاً روایت کیا ہے اور یہ حدیث سنداً بھی ابن ابی ذئب' ابن ابی زبیر کے واسطہ سے بیان کی گئی ہے لیکن وہ واسطہ ضعیف ہے۔

۴۱۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُهُ مَعَهُ۔

۴۱۵: حفص بن عمر' شعبہ' حضرت ابویعفور سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ' سات غزوات میں شرکت کی اور ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

ٹڈی حلال ہے:

ٹڈی حلال ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے ہم لوگوں کے لئے دو مردے حلال ہیں ایک ٹڈی اور دوسرے مچھلی اور حدیث ۴۱۳ سے آپ کو ٹدی کے حرام حلال ہونے کے بارے میں تردد ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اُحِلَّتْ لَنَا الْمَيْتَتَانِ والی مشہور حدیث سے ٹڈی کی حلت واضح ہوگئی ہے۔

بَاب فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ

باب: سخت ترین مجبوری میں مُردار کھانے کا بیان

۴۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ

۴۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص (مدینہ منورہ کے نزدیک واقع ایک گاؤں) حرہ میں ٹھہرا۔ اس شخص کے ساتھ اس کے اہل وعیال بھی تھے

إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوهَا قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ۔

اس سے ایک شخص نے کہا میری اُونٹنی گم ہوگئی ہے اگر تمہیں وہ اُونٹنی ملے تو اس کو پکڑ لینا تو اس شخص کو وہ اُونٹنی مل گئی لیکن اُونٹنی کا مالک نہ ملا۔ پھر وہ اُونٹنی بیمار پڑ گئی تو اس شخص کی بیوی نے کہا اس کو ذبح کر لو مگر اس شخص نے بیوی کی بات نہیں مانی اور وہ اُونٹنی مر گئی۔ اس پر اس شخص کی بیوی نے کہا کہ اس اُونٹنی کی کھال اتار لو تا کہ ہم اس کی چربی اور گوشت خشک کر کے کھائیں۔ اس شخص نے کہا میں (اس کے بارے میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلوں۔ وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس کھانے پینے کی اتنی چیز ہے جو تمہیں (مردار کھانے سے) بچالے اس شخص نے کہا نہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تو آپ نے فرمایا تم وہ اُونٹنی کھالو۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی دوران اس اُونٹنی کا مالک آ پہنچا میاں بیوی نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ مالک نے کہا تم نے اس اُونٹنی کو ذبح کیوں نہیں کیا؟ اس شخص نے کہا مجھے آپ سے شرم آ گئی (اور میں نے اسے ذبح نہ کیا)

۴۱۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ۔

۴۱۷: ہارون بن عبداللہ' فضل بن دکین' عقبہ بن وہب' ان کے والد' حضرت فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے (کس حالت میں) مردار کھانا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس شخص نے کہا شام کے وقت دودھ کا ایک پیالہ اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ عقبہ نے مجھے اس کی تشریح یہی بتائی کہ اس سے مراد دودھ کا ایک پیالہ صبح کو اور دودھ کا ایک پیالہ شام کو ہے۔ اس میں میرے والد کی قسم میں بھوکا رہتا ہوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے مردار کو حلال قرار دے دیا۔

حالت اضطرار کا حکم !:

شریعت نے ایسی سخت حالت میں جبکہ جان جانے کا اندیشہ ہو اور مردار کے علاوہ کوئی چیز موجود نہ ہو ایسی شدید ترین حالت میں جان بچانے کے لئے بقدرِ ضرورت مردار کی گنجائش دی ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ﴾۔

بَاب فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ!

باب: بیک وقت مختلف قسم کے کھانے پکانا اور کھانا

۴۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ

۴۱۸: محمد بن عبدالعزیز' فضل بن موسیٰ' حسین بن واقد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ۔

نے ارشادفرمایا سفید روٹی گندم کے آٹے کی دودھ اور گھی سے چپڑی ہوئی مجھے بے حد پسند ہے۔اسی وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے لئے وہ روٹی تیار کر کے خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ گھی کونسے برتن میں تھا؟ عرض کیا گیا یہ گوہ کی کھال کے مشکیزہ میں تھا۔آپ نے فرمایا اس کو اُٹھالو۔

آپ ﷺ کی پسندیدگی:

رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی کھال کے مشکیزہ میں رکھے گئے گھی کو ناپسند فرمایا اسی لئے وہ روٹی تناول نہ فرمائی ورنہ آپ نے اس کے لئے پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔نیز حدیث سے بیک وقت دو کھانوں کے جمع کرنے کا جواز معلوم ہوا۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْجُبْنِ

باب: پنیر کھانے کا بیان

۴۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ۔

۴۱۹: یحییٰ بن موسیٰ' ابراہیم' عمرو بن منصور' شعبی' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ تبوک میں ایک پنیر کی ٹکیہ لائی گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا (اور تناول فرمایا)۔

بَابٌ فِي الْخَلِّ

باب: سرکہ کھانے کا بیان

۴۲۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

۴۲۰: عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ' سفیان' محارب' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

۴۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

۴۲۱: ابوالولید طیالسی' مسلم بن ابراہیم' مثنیٰ بن سعید' طلحہ بن نافع' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

آپ ﷺ کی محبوب غذا:

آنحضرت ﷺ کو سرکہ بہت پسند تھا۔سرکہ کے بہت سے طبی فوائد ہیں اور اس سے کفایت شعاری بھی ہوتی ہے ایک دوسری حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ آپ سرکہ تناول فرماتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ سرکہ کیا عمدہ سالن ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الثُّومِ

باب: لہسن کھانے کا بیان

۴۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِبَدْرٍ فَسَّرَهُ ابْنُ وَهْبٍ طَبَقٌ۔

۴۲۲: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشادفرمایا جوشخص لہسن پیاز کھائے تو وہ ہم سے علیحدہ رہے اوراپنے گھر میں بیٹھا رہے پھر آپ کی خدمت میں ایک پلیٹ پیش کی گئی جس میں ساگ سبزی رکھی ہوئی تھی تو آپ کو اس کی بومحسوس ہوئی اور آپ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ کو ان سبزیوں کے بارے میں بتایا گیا۔آپ نے فرمایا: یہ فلاں صحابی جو آپ کے پاس تھے کے قریب کردو۔ وہ صحابی اس کو ناپسند کر رہے ہیں تو فرمایا تم کھاؤ کیونکہ میں تو اس ذات سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے (یعنی اللہ تعالیٰ یا فرشتوں سے) احمد بن صالح فرماتے ہیں کہ ابن وہب نے بدر کی تشریح پلیٹ سے کی ہے۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ أَفَتُحَرِّمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُوهُ وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهُ۔

۴۲۳: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' بکر بن سوادہ' ابونجیب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لہسن اور پیاز کا تذکرہ ہوا' لوگوں نے کہا یارسول اللہ اور ان تمام میں لہسن زیادہ تیز ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حرام فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کھاؤ لیکن جو شخص اس کو کھائے وہ اس مسجد میں داخل نہ ہو جب تک کہ اس کی بدبو مُنہ سے ختم نہ ہو جائے۔

لہسن' پیاز کی حلت:

مذکورہ حدیث سے کچے پیاز یا لہسن کھانے کی حلت ثابت ہے لیکن کچی پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں جانا گناہ ہے کیونکہ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا۔

۴۲۴: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' عدی بن ثابت' زر بن حبیش' حذیفہؓ سے مروی ہے راوی نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسے نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے ارشادفرمایا جس شخص نے (بحالت نماز یا مسجد میں) قبلہ کی طرف تھوک دیا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اسکا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا۔ اور جو شخص اس بدبودار سبزی کو کھائے (یعنی کچا لہسن کھائے) تو وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشادفرمایا۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ۔

۴۲۵: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن سے کھائے تو وہ مساجد میں داخل نہ ہو (تا کہ اس سے لوگوں کو اذیت نہ ہو)

۴۲۶: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رِيحَ الثُّومِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلَى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا۔

۴۲۶: شیبان' ابو ہلال' ابو بردہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ میں لہسن کھا کر مسجد میں داخل ہوا جہاں پر آنحضرت ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور ایک رکعت ہو چکی تھی جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو آپ کو لہسن کی بدبو محسوس ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے جب تک کہ اس کی بدبو زائل نہ ہو جائے جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی قسم! آپ ﷺ مجھے اپنا ہاتھ دیں میں نے آپ کا دست مبارک سینے تک اپنے کرتہ میں داخل کر لیا تو میرا سینہ بندھا ہوا نکلا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم معذور ہو۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی وجہ:

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ یا رسول اللہ میں نادار شخص ہوں مجھے لہسن مل گیا تھا اس وجہ سے میں نے لہسن کھا لیا اور انہوں نے بھوک کی شدت کی وجہ سے سینہ باندھ رکھا تھا۔ بعض حضرات فرماتے تھے کہ حضرت مغیرہ کو کوئی بیماری تھی اس لئے انہوں نے لہسن کھایا تھا۔ آپ نے ان کو معذور خیال فرما کر اجازت دے دی۔

۴۲۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ۔

۴۲۷: عباس' ابو عامر' خالد بن میسرہ' حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں کے کھانے سے ممانعت فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا جو شخص ان کو کھائے تو وہ ہماری مسجد میں داخل نہ ہو اور پھر ارشاد فرمایا اگر تمہیں یہ کھانا ہی پڑ جائیں تو ان کو پکا کر ان کی بو کو ختم کر ڈالو۔ ان دو درختوں سے مراد پیاز اور لہسن ہے۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ

۴۲۸: مسدد' ابو وکیع' ابو اسحاق' شریک' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لہسن کھانے سے منع کر دیا گیا ہاں اگر پکی ہوئی ہو (تو

السَّلَام قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَرِيكُ بْنُ حَنْبَلٍ۔

کھا لیا جائے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں شریک کے والد کا نام حنبل تھا۔

۴۲۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ۔

۴۲۹: ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد' حضرت ابوزیاد خیار بن سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کھانے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا' اس میں (پکی ہوئی) پیاز شامل تھی۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ لہسن کھانا مباح ہے' لیکن اس شخص کے لئے مکروہ ہے جو جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتا ہو (یعنی لہسن کھا کر نماز کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے) اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس سے بدبو پیدا ہوتی ہو' جہاں تک آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کا تعلق ہے تو چونکہ آپ ﷺ ہر لحہ وحی کے نازل ہونے کے متوقع رہتے تھے' اس لئے آپ ﷺ کبھی بھی لہسن نہیں کھاتے تھے اور اس سے مکمل اجتناب فرماتے تھے۔

اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ پیاز' لہسن اور گندنا کا حکم آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کے لئے کیا تھا' آیا یہ چیزیں آپ ﷺ کے لئے حرام تھیں یا نہیں؟ چنانچہ بعض حنفی علماء نے یہ کہا ہے کہ یہ چیزیں آنحضرت ﷺ کی ذات خاص کے لئے حرام نہیں تھیں ان کے نزدیک زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی تھیں۔

حدیث: ۴۲۷ میں ''ہماری مسجد'' مفرد لفظ یعنی ''مسجد'' سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم صرف مسجد نبوی ﷺ کے لئے ہے اور صیغہ متکلم میں مع الغیر کا استعمال (یعنی میری مسجد کہنے کے بجائے ہماری مسجد کہنا) مسجد نبوی ﷺ کی تعظیم و اکرام کے پیش نظر ہے لیکن چونکہ اس حکم کی علت اور اس کے سبب میں تمام ہی مساجد بلکہ مجالس خیر جیسے مجلس ذکر وغیرہ' مجلس درس و تدریس اور اولیاء اللہ و علماء دین کی مجالس بھی شامل ہیں اس لئے جو حکم مسجد نبوی ﷺ کا ہے کہ لہسن وغیرہ کھا کر اس میں نہ جایا جائے یہی حکم دیگر مساجد و مجالس خیر کا بھی ہوگا اور اگر اس احتمال کو بھی مدنظر رکھا جائے کہ اس ارشاد گرامی میں مفرد لفظ مسجد سے مراد جنس ہے کہ (آپ ﷺ نے لفظ مسجد بول کر تمام مساجد مراد لی ہیں) تو پھر اس تاویل کی بھی ضرورت نہیں ہوگی' علاوہ ازیں بعض روایت میں مساجد نا یعنی ہماری مساجد کا لفظ منقول ہے' اس صورت میں تو تمام مساجد کے لئے یہ حکم بالکل صریح ہوگا۔

بَاب فِي التَّمْرِ

باب: کھجور کھانے کا بیان

۴۳۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ۔

۴۳۰: ہارون' عمر بن حفص' ان کے والد' محمد بن ابی یحییٰ' یزید اعور' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ (کھجور) اس (روٹی) کا سالن ہے۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ۔

۴۳۱: ولید' مروان' سلیمان' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کھجور نہیں اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں (ان کو آسودہ حالی حاصل نہیں ہے)

بَاب فِي تَفْتِيشِ التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ

باب: کھجور کھاتے وقت کھجور کو دیکھنا اور اس کو صاف کرتے جانا

۴۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ

۴۳۲: محمد بن عمرو بن جبلہ' سلم بن قتیبہ' ہمام' اسحٰق بن عبد اللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجوریں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھی طرح دیکھنا شروع کیا اور کیڑے نکال کر پھینک دیئے۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ فِيهِ دُودٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۴۳۳: محمد بن کثیر' ہمام' اسحٰق بن حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیڑا لگی ہوئی کھجوریں پیش ہوتی تھیں پھر حدیث کو اسی طرح بیان کیا۔

بَاب الْإِقْرَانِ فِي التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ

باب: ایک مرتبہ میں دو دو تین تین کھجوروں سے ملا کر کھانا

۴۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ۔

۴۳۴: واصل' ابن فضیل' ابو اسحٰق' جبلہ بن سحیم' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا مگر جبکہ تم اپنے ساتھی سے اجازت مانگ لو۔

بَاب فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ

باب: دو طرح کے کھانوں کو ملا کر کھانا

۴۳۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

۴۳۵: حفص بن عمر' ابراہیم بن سعد' ان کے والد' حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر تناول فرماتے تھے۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

۴۳۶: سعید' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا۔

اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو آدھے تر کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے اور تربوز کی ٹھنڈک کو کھجور کی گرمی سے توڑتے ہیں۔

نہایت عمدہ غذا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ خربوزہ اور کھجور نہایت عمدہ قدرتی غذا ہے اور ان دونوں کو مذکورہ طریقہ سے کھانا نہایت مفید اور سنتِ نبوی پر عمل ہے۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔

۴۳۷: محمد بن وزیر ولید حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ سلیم بن عامر بسر کے دو صاحبزادوں نے جو کہ سلمی تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکھن اور کھجور بہت پسندیدہ تھا۔

باب فِي اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے برتنوں کے استعمال کا بیان

۴۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَإِسْمَعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ۔

۴۳۸: عثمان بن ابی شیبہ عبدالاعلیٰ برد بن سنان عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر جہاد کرتے تھے اور ہم لوگوں کو مشرکین کے برتن ملتے تھے تو ہم ان برتنوں سے (پانی وغیرہ) پیا کرتے تھے اور اپنے استعمال میں لاتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کوئی اعتراض نہیں فرماتے تھے۔

مشرکین کے برتن:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مشرکین کے برتن کے استعمال پر آپ نے نکیر نہیں فرمائی تو گویا ان کے برتن کا استعمال درست ہوا۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے برتن کا استعمال بھی ضرور درست ہوگا۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ

۴۳۹: نصر بن عاصم محمد بن شعیب عبداللہ بن علاء ابوعبید اللہ حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں اور وہ لوگ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم

يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا۔

لوگوں کو ان کے علاوہ دوسرے برتن مل جائیں تو ان برتنوں میں کھاؤ پیو۔ اور ان کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں تو تم ان برتنوں کو پانی میں دھو لو (پاک کرلو) پھر ان برتنوں میں کھاؤ پیو۔

ناپاک برتن کا استعمال کرنا:

مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت کسی برتن میں شراب یا خنزیر کے گوشت کا علم ہو جائے تو وہ برتن ناپاک ہے۔ اس کا استعمال جائز نہیں۔ البتہ محض شک وشبہ کی بنا پر برتن کے ناپاک ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ لَا عِبْرَةَ بِالْوَهْمِ البتہ تقویٰ کے طور پر کوئی شخص مشرکین کے برتن بالکل استعمال نہ کرے تو یہ اچھی بات ہوگی۔

بَاب فِي دَوَابِّ الْبَحْرِ

۴۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَهُ غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً كُنَّا نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ وَلَا تَحِلُّ لَنَا ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ فَكُلُوا فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا فَلَمَّا قَدِمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ

باب: سمندری جانور کے بارے میں احکام

۴۴۰: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کے لئے ہم لوگوں پر امیر بنا کر روانہ فرمایا اور آپ نے کھجور کا ایک تھیلہ راستہ کے توشہ کے لئے ساتھ میں دیا اور ہمارے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں کھجور کا ایک ایک دانہ دیتے ہم اس کو اس طریقہ سے چوستے تھے کہ جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ پانی پی لیا کرتے وہ ہمارے لئے پورے دن اور رات کے لئے کافی ہوتا اور ہم لوگ اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے تھے اور پھر اس کو پانی میں بھگو کر کھایا کرتے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ سمندر کے کنارے پر پہنچے تو ہم لوگوں کو ریت کا ایک بڑا ٹیلے جیسا محسوس ہوا جب ہم لوگ اس کے نزدیک آئے تو (درحقیقت) ایک جانور تھا جس کو کہ عنبرہ کہا جاتا ہے (وہ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے کہ جس کی کھال سے ڈھال تیار کی جاتی ہے) ابوعبیدہ نے کہا یہ تو مردار ہے اور ہمارے لئے حلال نہیں ہے پھر انہوں نے کہا نہیں' ہم لوگ آپ کے فرستادہ ہیں اور راہِ الٰہی میں نکلے ہیں اور تم سخت مجبور ہو گئے ہو تو اس کو کھاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم لوگ وہاں پر ایک مہینہ تک قیام پذیر رہے اور ہم تین سو افراد

فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا مِنْهُ فَأَرْسَلْنَا مِنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

تھے سب اسی کو کھاتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ فربہ ہو گئے۔ جب ہم لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ) تم لوگوں کا رزق تھا جو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا تھا اب تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت باقی ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ تو ہم لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس کا گوشت بھیجا (آپ نے (وہ گوشت) تناول فرمایا)۔

دریائی جانور کا حکم:

احناف کے نزدیک دریا کے جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے بقیہ سب حرام ہیں اور مچھلی چاہے زندہ ہو یا مری ہوئی ہو دونوں درست اور جائز ہیں البتہ جو مچھلی تالاب میں مرنے کے بعد پانی کی سطح پر اُلٹا تیرنے لگے وہ مردار کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے۔

بَاب فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

باب: چوہا گھی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۴۴۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلْقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا۔

۴۴۱: مسدد' سفیان' زہری' عبید اللہ' ابن عباس' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک چوہا' گھی میں گر گیا تو آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا چوہے کے چاروں طرف سے گھی' پھینک کر باقی گھی کھا لو۔

جمے ہوئے گھی کا حکم:

مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ گھی جما ہوا ہو اگر جما ہوا نہ ہو تو یہ حکم نہیں ہے اور آج کل جیسے کہ عام طور پر آئل استعمال کرنے کا رواج ہے اس سارے کو بھی تلف کرنا پڑے گا اور یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔

۴۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۴۲: احمد بن صالح' حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اگر گھی جما ہوا (یعنی بستہ) ہو تو چوہے اور اس کے چاروں طرف کے گھی کو پھینک دو اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اس کے قریب نہ جاؤ۔ حسن نے بیان کیا عبدالرزاق نے فرمایا اس حدیث کو زیادہ تر معمر نے زہری کے واسطہ سے عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرفوعاً) روایت کیا ہے۔

ناپاک گھی کا حکم:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ مذکورہ گھی استعمال نہ کرو۔ نہ اس کو فروخت کیا جائے' نہ کھایا جائے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم کے گھی سے چراغ روشن کرنے کی اجازت دی ہے۔

تشریح: یہ اس گھی کا حکم ہے جو جما ہوا ہو اور جو گھی پگھلا ہوا ہو وہ اس صورت میں سارا نجس ہو جاتا ہے اور بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک اس کا کھانا جائز نہیں' اس طرح اس گھی کو بیچنا بھی اکثر ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ البتہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اس کے بیچنے کو جائز رکھا ہے۔

اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ آیا اس گھی سے کوئی اور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک اس سے کوئی بھی فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے جب کہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کو چراغ میں جلانے' کشتیوں میں ملنے یا اس کے کسی اور مصرف میں لا کر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ قول حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور حضرت امام شافعیؒ کے دو قولوں میں سے ایک قول جو زیادہ مشہور ہے' بھی یہی ہے۔ لیکن یہ جواز کراہت کے ساتھ ہے۔ حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمدؒ سے دو روایتوں منقول ہیں۔ حضرت امام مالکؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس گھی کو مسجد کے چراغ میں جلانا جائز نہیں ہے۔

۴۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُوذَوَيْهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ۔

۴۴۳: احمد بن صالح' عبدالرزاق' عبدالرحمن بن بوذویہ' معمر' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ' ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ

باب: اگر مکھی کھانے میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟

۴۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ۔

۴۴۴: احمد بن حنبل' بشر' ابن عجلان' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں مرض ہے اور دوسرے بازو میں شفا ہے اور وہ اس بازو کو (برتن میں) ڈالتی ہے جس میں کہ بیماری ہے اس لئے اس پوری مکھی کو غوطہ دینا چاہئے۔ (یہ حکم اس وقت ہے جب ایسی چیز کو کھانے کا ارادہ ہو اور وہ چیز گرم بھی نہ ہو)۔

بَابٌ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب: کھاتے وقت اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے؟

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ۔

۴۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ جب کھانے سے فراغت حاصل فرماتے تو آپ اپنی تینوں اُنگلیوں کو چاٹتے اور ارشاد فرماتے جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اس پر سے گرد وغبار دور کر کے اس کو کھا لے اور اس کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور آپ نے ہم کو پیالہ یا پلیٹ صاف کرنے کا حکم فرمایا اور آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص واقف نہیں ہے کہ اس کے کونسے کھانے میں خیر وبرکت ہے۔

اُنگلیاں چاٹنا:

کھانے کے بعد اُنگلیوں کو چاٹنا اور لقمہ اُٹھا کر کھانے کی صورت میں اُنگلیوں کو چاٹنا باعث خیر و برکت ہے۔ حاصل حدیث یہی ہے۔

خُلاصۃ الباب: انگلیوں سے کھانا سنت ہے' لہٰذا ان تینوں کے ساتھ چوتھی اور پانچویں انگلی نہ ملائی جائے' الا یہ کہ چوتھی اور پانچویں انگلی کو ملانا ضروری ہو۔

''انگلیوں کو چاٹتے'' سے مراد یہ ہے کہ جن انگلیوں سے کھاتے تھے' ان کو چاٹ لیا کرتے تھے' چنانچہ پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے' پھر اس کے پاس کی انگلی کو' پھر انگوٹھے کو چاٹتے تھے۔

طبرانی نے عامر بن ربیعہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ان کی مدد کے لئے چوتھی انگلی بھی ملا لیا کرتے تھے' نیز ایک حدیث مرسل میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں انگلیوں سے کھاتے تھے''۔ یا تو یہ پتلی چیز کھانے پر محمول ہے یا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان جواز کی خاطر کبھی کبھی اس طرح بھی کھاتے تھے' لیکن اکثر اوقات تین ہی انگلیوں سے کھانے کی عادت تھی۔

بَابٌ فِي الْخَادِمِ يَأْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى

باب: ملازم اور غلام کو ساتھ کھانا کھلانا افضل ہے

۴۴۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَأْكُلَ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ۔

۴۴۶: قعنبی' داؤد' موسیٰ بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کے لئے اس کا خادم کھانا بنائے پھر کھانا لے کر حاضر ہو اور وہ خادم (چولہے کی) گرمی اور دھواں اُٹھا چکا ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔ اگر کھانا کم ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک لقمہ یا دو لقمے دے دے۔

خادم کے حقوق:

اس حدیث میں خادم کے حقوق کی ہدایت فرمائی ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ خادم نے تمہارے لئے تکلیف اُٹھائی ہے' محنت

کی ہے۔ اس لئے اس کی دلداری ضروری ہے۔

بَاب فِي الْمِنْدِيلِ

۴۴۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا۔

باب: رومال سے ہاتھ خشک کرنے کا بیان

۴۴۷: مسدد' یحییٰ' عطاء' ابن جریج' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ رومال سے صاف نہ کرے جب تک کہ وہ اپنی اُنگلیوں کو نہ چاٹے یا کسی دوسرے شخص کو اُنگلیاں نہ چٹوائے۔

۴۴۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا۔

۴۴۸: نفیلی' ابو معاویہ' ہشام بن عروہ' عبد الرحمٰن بن سعد' ابن کعب' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تین اُنگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو صاف نہ فرماتے جب تک کہ آپ ﷺ اس کو چاٹ نہ لیتے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ

۴۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

باب: کھانا کھانے کے بعد کی دُعا

۴۴۹: مسدد' یحییٰ' ثور' خالد بن معدان' ابوامامہ باہلی سے مروی ہے کہ جب دستر خوان اُٹھایا جاتا تو آنحضرت ﷺ فرماتے' اللہ کا شکر ہے بہت زیادہ صاف ستھرا شکر نہ ایسا شکر جو کہ ایک مرتبہ کافی ہو اور اسے چھوڑ دیا جائے اور اسکی کچھ ضرورت باقی نہ رہے۔ اے ہمارے پروردگار آپ تعریف کے لائق ہیں۔

دسترخوان کے اُٹھاتے وقت کی دُعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا' الخ یہ دُعا اس وقت پڑھنا مسنون ہے جب سامنے سے دستر خوان اُٹھایا جائے اور کھانے کے بعد کی مسنون دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا' الخ ہے۔

تشریح: کھانے کے بنیادی طور پر تین آداب بیان کئے جاتے ہیں' سب سے پہلا ادب تو یہ ہے کہ کھانے کی ابتداء بسم اللہ کہہ کر ہونی چاہئے۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے اور تیسرا ادب یہ ہے کہ کھانے کے برتن میں اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔ جمہور علماء کا رجحان اس طرف ہے کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا تینوں باتوں کا جو حکم دیا گیا ہے' وہ استحباب کے طور پر ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں کھانے کے بعد خدا کی حمد و شکر کا جو حکم دیا گیا ہے وہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر ایک دسترخوان پر کئی آدمی کھانے بیٹھیں تو سب لوگ بسم اللہ کہیں! جب کہ بعض علماء کے نزدیک کہ جن میں حضرت امام شافعیؒ بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ محض ایک آدمی بسم اللہ کہہ لینا سب کے لئے کافی ہو جائے گا۔ پانی یا دوا وغیرہ پینے کے وقت بسم اللہ کہنے کا بھی وہی حکم ہے جو کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا ہے۔

۴۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

۴۵۰: محمد بن علاء‘ وکیع‘ سفیان‘ ابو ہاشم‘ اسماعیل بن رباح‘ ان کے والد‘ کوئی دوسرا شخص‘ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ...... اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا‘ پلایا اور ہم کو اطاعت گزاروں میں سے بنایا۔ (یعنی اہل ایمان بنایا)

۴۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔

۴۵۱: احمد بن صالح‘ ابن وہب‘ سعید بن ابی ایوب‘ ابو عقیل‘ ابو عبدالرحمٰن‘ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ تناول فرماتے یا کچھ نوش فرماتے تو یہ فرماتے اللہ تعالیٰ کے لئے تمام شکر ہے جس نے ہم کو کھلایا‘ پلایا اور اس کو حلق سے اُتارا اور اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنایا۔ (یعنی رفع حاجت کے اخراج کے لئے راستہ بنایا)۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ صاف کرنے کا حکم

۴۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

۴۵۲: احمد بن یونس‘ زہیر‘ سہیل‘ ان کے والد‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نیند آجائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہو اور وہ اس کو نہ دھوئے اور (اسی حالت میں) اس کو نقصان پہنچ جائے تو وہ شخص صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

بغیر ہاتھ دھوئے سونا:

مطلب یہ ہے کہ اپنی ہی غلطی ہے کہ ہاتھ دھو کر کیوں نہیں سویا اس میں دوسرا ذمہ دار نہیں ہے اپنی غلطی کا خود وہی شخص ذمہ دار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ

باب: کھانا کھلانے والے شخص کے لئے دُعائے خیر کرنے کا بیان

۴۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ

۴۵۳: محمد بن بشار‘ ابواحمد‘ سفیان‘ یزید بن ابی خالد‘ ایک آدمی‘ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ابوالہیثم بن تیہان نے حضرت رسول

الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوْا لَهُ فَذَلِكَ إِثَابَتُهُ۔

کریم ﷺ کے لئے کھانا بنایا تو انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی مدعو کیا۔ جب تمام لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے بھائی کو اس کا معاوضہ ادا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان کا کیا معاوضہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی شخص کے گھر میں داخل ہو اور وہ کھانا کھائے اور پانی پیئے پھر اس کے لئے دُعا مانگے تو یہی اس کا معاوضہ ہو گیا۔

۴۵۴: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

۴۵۴: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لائے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے وہ تناول فرمایا اس کے بعد فرمایا۔ روزہ رکھنے والے لوگ تمہارے پاس روزہ افطار کریں اور صالحین تمہارا کھانا کھائیں اور تم پر فرشتے رحمت بھیجیں۔

بَاب مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ

باب: جن حیوانات کی حرمت کا قرآن وحدیث میں تذکرہ نہیں ہے

۴۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيكٍ الْمَكِّيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۴۵۵: محمد بن داؤد' محمد بن شریک' عمرو بن دینار' حضرت ابوالشعثاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ دور جاہلیت کے لوگ بعض اشیاء کھایا کرتے تھے اور بعض اشیاء کو مذموم سمجھ کر چھوڑ دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا' اپنی کتاب نازل فرمائی حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا لہٰذا اس نے جو حلال قرار دیا ہے وہی حلال ہے اور جس کو حرام قرار دیا ہے وہی حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے تو وہ معاف ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت کریمہ: ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ﴾ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے محمد ؐ آپ فرما دیں جن اشیاء کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے ان میں سے کسی کھانے والے شخص پر کوئی شے حرام نہیں پاتا ہوں سوائے میتہ کے' بہتے ہوئے خون اور خنزیر کے گوشت کے۔ اس لئے کہ وہ نجس ہے اور اس جانور کے جو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے۔

۴۵۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ

۴۵۶: مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' حضرت خارجہ بن صلت تمیمی اپنے بچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام

التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

ہوئے جب وہ آپ کے پاس سے واپس روانہ ہوئے تو ان کے راستہ میں ایک قوم ملی کہ جن میں ایک پاگل شخص زنجیروں میں بندھا ہوا پڑا تھا اس پاگل شخص کے اولیاء اور ورثاء نے کہا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا (یعنی حضرت رسول کریم ﷺ) خیر ہی خیر لے کر تشریف لائے ہیں تو کیا تمہارے پاس ایسی کوئی چیز شے (عمل وغیرہ) ہے کہ جس کے ذریعہ اس دیوانے شخص کا علاج کر سکے۔ میں نے سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھ کر پھونک ماردی اور وہ مریض ٹھیک ہوگیا۔ ان لوگوں نے مجھے ایک سو بکریاں عنایت کیں میں نے خدمت نبوی میں حاضر ہوکر یہ واقعہ بتلایا۔ آپ نے فرمایا تم نے سورۂ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ (منتر وغیرہ) تو نہیں پڑھا تھا' مسدد نے کسی اور مقام پر کہا کہ آپ نے فرمایا: کیا تم اس نے اس کے علاوہ کچھ کہا (پڑھا) تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا تو تم یہ بکریاں لے لو میری عمر کی قسم ہے لوگ جادو وغیرہ کر کے کھاتے ہیں جو کہ باطل (گناہ) ہے تم نے تو ایک برحق اور سچی شے پڑھ کر پھونک مار کر کھایا ہے۔

۴۵۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

۴۵۷: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' عبداللہ' شعبی' حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے بیان کیا (وہ) تین روز تک صبح شام الحمد شریف پڑھ کر اس پر پھونک مارتے رہے جب الحمد شریف پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر تھوک دیتے وہ شخص اس طرح ٹھیک ہو گیا جیسے وہ رسی سے کھل گیا ہو تو ان لوگوں نے (معاوضہ میں) بکریاں عنایت کیں یہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور حدیث اوّل کی طرح روایت نقل کی۔

اَوَّلُ كِتَابُ الطِّبِّ

طب عام طور پر طاء کے زیر کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے مگر علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ یہ زیر' زبر اور پیش تینوں کے ساتھ مستعمل ہے۔ اس کے معنی ہیں 'علاج کرنا'' بعض مواقع پر اس کو طاء کے زیر کے ساتھ سحر کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے اسی حوالے سے ''مطبوب'' ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس پر جادو کیا گیا ہو۔

طب کا تعلق جسم سے بھی ہوتا ہے اور نفس سے بھی۔ چنانچہ حفظانِ صحت دفع امراض کے لئے جسم کے علاج کو جسمانی طب کہتے ہیں اور نفسانی تباہی و بربادی تک پہنچانے والے افکار ونظریات اور اعمال اور رزائل اخلاق کو ترک کرنے کے لئے نفس کا علاج کرنے کو طب نفسانی کہتے ہیں۔ جس طرح طب کی دو اقسام ہیں اسی طرح علاج کی بھی دو اقسام ہیں۔ ایک تو جسمانی اور طبعی' خواہ یہ مرکبات کی شکل میں ہوں مفردات کی (جیسے کہ ظاہر دوائیں ہوتی ہیں) دوسری قسم روحانی ولسانی ہے' جو قرآن اور

دوسری چیزیں جو حکم قرآن میں شامل ہیں' کی صورت میں ہیں۔ نبی کریمؐ اپنی امت کا طبعی علاج بھی کرتے تھے اور نفسانی و روحانی بھی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَدَاوَى

باب: علاج کرنا چاہئے

۴۵۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ۔

۴۵۸: حفص بن عمر' شعبہ' زیاد' اُسامہ بن شریکؓ سے مروی ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا (اس وقت) صحابہؓ اس طریقہ سے تشریف فرما تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے ہوں (یعنی خاموش سر جھکائے ہوئے تشریف فرما تھے) تو میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا اس دوران دیہاتی لوگ اِدھر اُدھر سے پہنچے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم لوگ دوا علاج کیا کریں (یا نہیں) آپ نے فرمایا تم علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی مرض پیدا نہیں فرمایا کہ جس کیلئے دوا علاج نہ ہو علاوہ ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے (یعنی بڑھاپا دور نہیں ہوسکتا)۔

خلاصۃ الباب: دوا صرف ایک سبب ہے حقیقی شفاء دینے والی ذات اللہ ہی کی ہے۔ اور مریض کو صحت دینے میں علاج حقیقی اور مستقل بالذات مؤثر ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ شفا محض اللہ تعالیٰ کی مشیت پر منحصر ہے جبکہ دوا اور علاج وغیرہ تو ظاہری اسباب میں سے ہیں۔ کسی بھی مرض میں دوا اسی وقت کارگر ہوسکتی ہے جب مشیت الٰہی اس میں شامل ہو۔ چنانچہ حمیدی میں اس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے کہ ایسا کوئی مرض جس کا علاج نہ ہو۔ جب کوئی شخص علیل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جس کے ساتھ ایک پردہ ہوتا ہے وہ فرشتہ اس پردہ کو علیل شخص کی بیماری اور دوا کے درمیان حائل کر دیتا ہے' اس کا رزلٹ یہ ہوتا ہے کہ بیمار آدمی جو بھی دوا استعمال کرتا ہے وہ بیماری پر اثر انداز نہیں ہوتی اور اس سے صحت و تندرستی حاصل نہیں ہوتی یہاں تک کہ جب مشیت الٰہی ہوتی ہے کہ بیمار تندرستی پالے تو وہ فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ بیماری اور دوا کے درمیان سے پردہ اٹھا دے اس کے بعد بیمار جب دوا استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دوا کے ذریعے اس کو صحت و تندرستی عطا کر دیتا ہے۔

اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ علاج معالجہ کرنا مستحب عمل ہے اور یہی مذہب صحابہ کرامؓ اور اہل علم کا ہے۔ نیز اس میں ان حضرات کی بھی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ ہر چیز قضاو قدر کے ساتھ لہٰذا دوا و علاج معالجہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ علاج معالجہ کے قائل جمہور علماء کی دلیل مذکورہ احادیث ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بیماریوں کو پیدا کرنے والا بلا شک وشبہ اللہ تعالیٰ ہے لیکن بیماری کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے ذرائع پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جس طرح بیماری قضاو قدر کے تابع ہے اسی طرح علاج کرنا بھی تقدیر الٰہی ہی سے ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ہر شخص کی موت اٹل ہے مگر اس کے باوجود اپنی حفاظت و سلامتی کے ذرائع اختیار کرنا اور اپنی جان کو کسی حادثہ یا حملہ سے محفوظ رہنے کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا یا میدانِ جنگ میں دشمنانِ دین کو قتل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ صحت و تندرستی اور جان کی حفاظت و سلامتی کے لئے علاج جیسے اسباب و ذرائع اختیار کرنا نہ تو حکم ربی کے

خلاف ہے اور نہ ہی توکل کے منافی ہے۔ جیسے کھانے کے ذریعے بھوک مٹانا توکل کے منافی نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں علاج بھی کرتے تھے اور اس کو دور کرنے کے ذرائع بھی اختیار کیا کرتے تھے۔

بَاب فِي الْحِمْيَةِ

۴۵۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ۔

باب: پرہیز کرنے کا بیان

۴۵۹: ہارون' ابوداؤد' فلیح بن سلیمان' ایوب' یعقوب' حضرت اُمّ منذر رضی اللہ عنہا بنت قیس انصاریہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو بیماری کی وجہ سے کمزور تھے اور ہم لوگوں کے پاس کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کو تناول فرمانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کھانے کے لئے کھڑے ہو گئے؟ آپ نے ان سے کہنا شروع کیا تم کھانے سے باز آ ؤ ابھی تم اچھے نہیں ہوئے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھانے سے رک گئے۔ اُمّ منذر کہتی ہیں کہ میں نے جو اور چقندر پکائے تھے تو میں وہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم اس میں سے کھالو یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ (مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ طبیب یا ڈاکٹر جن چیزوں سے استعمال سے روکے ان سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ پرہیز نہ کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ ویسے بھی محاورہ ہے کہ: ''پرہیز علاج سے بہتر ہے''۔)

بَاب فِي الْحِجَامَةِ

۴۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ۔

۴۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

باب: سینگی لگانے کا بیان

۴۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگوں کی تمام دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو وہ حجامت یعنی سینگی لگوانا ہے۔

۴۶۱: محمد بن وزیر' یحییٰ' عبدالرحمن بن ابی موال' حضرت فائد جو عبیداللہ بن ابی رافع کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ اپنے مولیٰ سے اور وہ اپنی دادی سے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں' وہ روایت کرتی ہیں

رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا۔

کہ جو بھی شخص اپنے دردسر کی شکایت لے کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سینگی لگوانے کے لئے فرماتے تھے اور جو شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پاؤں کے درد کی شکایت لے کر حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو فرماتے: ان کو مہندی لگاؤ۔

بَاب فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

باب: کس جگہ سینگی لگائی جائے؟

۴۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ۔

۴۶۲: عبدالرحمٰن' کثیر' ولید' ابن ثوبان' ان کے والد' حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کی مانگ میں فصد لگواتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مونڈھوں کے درمیان فصد لگواتے اور آپ ارشاد فرماتے جو شخص ان جگہوں کا خون نکلوائے تو اس شخص کو کسی مرض کے لئے کوئی دوا استعمال نہ کرنا نقصان نہیں پہنچاتے۔

سینگی لگوانے کی جگہ اور فرق کا مفہوم:

فرق سر میں بالوں کے درمیان مانگ کو کہا جاتا ہے اور دوانہ کرنا سے مراد یہ ہے کہ ان مذکورہ جگہوں پر بذریعہ سینگی خون نکلوانا مفید ہے بلکہ تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

۴۶۳: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ قَالَ مَعْمَرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ۔

۴۶۳: مسلم' جریر' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے پٹھوں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان تین مرتبہ سینگی لگوائی۔ معمر نے بیان کیا کہ میں نے سر کے درمیان سینگی لگوائی تو میری عقل زائل ہوگئی یہاں تک کہ میں لوگوں کے بتلانے سے الحمد شریف پڑھتا۔

بَاب مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ

باب: سینگی لگوانا کب مستحب ہے؟

۴۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

۴۶۴: ابوتوبہ ربیع بن نافع' سعید بن عبدالرحمٰن' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے سترھویں' انیسویں اور اکیسویں تاریخ میں سینگی لگوائی تو اس شخص کے لئے ہر ایک مرض سے شفا ہوگی۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَتْنِي عَمَّتِي كَبْشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غَيْرُ مُوسَى كَيِّسَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ۔

۴۶۵: موسیٰ بن اسماعیل ابوبکرہ ان کی پھوپھی کیسہ بنت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز سینگی لگوانے سے منع کرتے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں خون نکلنے سے انسان تندرست نہیں ہوتا۔

بَابٌ فِي قَطْعِ الْعِرْقِ وَمَوْضِعِ الْحَجْمِ

باب: رگ کاٹنے اور سینگی لگانے کی جگہ

۴۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيٍّ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا۔

۴۶۶: محمد بن سلیمان ابومعاویہ ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی جانب ایک طبیب بھیجا تو اس حکیم نے ان کی ایک رگ کاٹی (پچھنے لگانے کے لئے)

۴۶۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ۔

۴۶۷: مسلم بن ابراہیم ہشام ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے درد کی بنا پر اپنے سرین پر سینگی لگوائی۔

بَابٌ فِي الْكَيِّ

باب: داغ لگانے کا بیان

۴۶۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَ وَلَا أَنْجَحْنَ۔

۴۶۸: موسیٰ بن اسماعیل حماد ثابت مطرف حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے داغ لگانے سے منع فرمایا ہم لوگوں نے داغ لگایا لیکن اس سے نہ تو کسی قسم کا کوئی فائدہ ہوا اور نہ ہم کامیاب ہوئے۔

۴۶۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمْيَتِهِ۔

۴۶۹: موسیٰ بن اسماعیل حماد ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تیر کے زخم کی بنا پر سعد بن معاذ کے داغ لگایا۔

ضرورۃً داغ لگانا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کی بنا پر داغ لگانا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي السَّعُوطِ

باب: ناک میں دوا ڈالنے کا بیان

۴۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

۴۷۰: عثمان بن ابی شیبہ احمد وہیب عبداللہ بن طاؤس طاؤس حضرت

بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک میں دوا ڈالی ہے۔

بَاب فِي النُّشْرَةِ

باب: نشرہ (شیاطین کے ناموں کے) ایک قسم کے منتر کا بیان

۴۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

۴۷۱: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' عقیل' وہب بن اُمیہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے کسی شخص نے نشرہ (جو کہ منتر کی ایک قسم ہے) کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہے۔

بَاب فِي التِّرْيَاقِ

باب: تریاق کا بیان

۴۷۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التِّرْيَاقَ۔

۴۷۲: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' شرحبیل بن یزید' عبدالرحمٰن بن رافع' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ پھر جو کچھ بھی کروں اگر میں نے تریاق پی رکھی ہو' تعویذ لٹکا رکھا ہو یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص تھا (مطلب یہ ہے کہ اگر میں یہ کام کر بھی لوں تو مجھے یہ نقصان نہیں پہنچا سکتے) اور ایک قوم نے تریاق کھانے کی اجازت دی ہے۔

تریاق: تریاق' زہر کے اثرات ختم کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال کو مذموم خیال فرمایا ہے کیونکہ تریاق' ناجائز اور ممنوع اشیاء سے تیار کیا جاتا ہے اگر اس کو اس طرح تیار کیا جائے کہ اس میں ممنوعہ چیزیں استعمال نہ کی گئی ہوں تو پھر اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔

بَاب فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ

باب: مکروہ دواؤں کے استعمال کا بیان

۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

۴۷۳: محمد بن عبادہ' یزید بن ہارون' اسماعیل بن عیاش' ثعلبہ بن مسلم' ابی عمران' اُمّ درداء' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔

نے مرض اور دوا دونوں نازل کئے اور ہر قسم کے مرض کے لئے دوا مقرر فرمائی تو تم لوگ دوا استعمال کرو لیکن حرام شے سے دوا تیار نہ کرو۔

دوا کی شرعی حیثیت:

دوا درحقیقت شفاء دینے والی نہیں ہے شفاء اللہ کے اختیار میں ہے۔ یہی سمجھ کر علاج کرنا چاہئے۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا۔

۴۷۴: محمد بن کثیر' سفیان' ابن ابی ذئب' سعید بن خالد' سعید بن میسب' حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حکیم نے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے لئے دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک کھانا:

مینڈک کھانا' جائز نہیں اس لئے اس کو بلاوجہ شرعی مارنا بھی ناجائز ہے۔

۴۷۵ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ۔

۴۷۵: ہارون بن عبداللہ' محمد بن بشر' یونس بن ابی اسحٰق' مجاہد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خبیث دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

ناپاک اشیاء کا حکم:

مراد یہ ہے کہ آپ نے ناپاک اشیاء جیسے شراب' پیشاب' پاخانہ وغیرہ کے استعمال اور حرام اشیاء سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

۴۷۶: احمد بن حنبل' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص زہر پی لے گا تو وہی زہر قیامت کے دن اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ شخص دوزخ کی آگ میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ پیا کرے گا۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ أَوْ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ

۴۷۷: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' علقمہ بن وائل' اپنے والد وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ طارق بن سوید یا سوید بن طارق نے آنحضرت ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ان کو منع فرمایا تو

ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا دَوَاءٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَلَكِنَّهَا دَاءٌ۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ایک دوا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ وہ تو بیماری ہے۔

حرام اشیاء کا استعمال:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ناپاک اور حرام چیز جیسے شراب وغیرہ ان کو استعمال نہیں کرنا چاہئے کہ ان کا استعمال بہر صورت حرام ہے۔

بَاب فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ

باب: عجوہ کھجور کی (ایک اعلیٰ قسم) کی فضیلت کا بیان

۴۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔

۴۷۸: اسحق بن اسماعیل' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑ گیا تو آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک میرے دِل کو پہنچی پھر آپ نے فرمایا تم دِل کے مریض ہو تم قبیلہ ثقیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ وہ (اس کا) علاج کرتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ کی عجوہ کھجوروں کے سات دانے لے کر ان کو گٹھلی کے ساتھ کوٹ لے پھر ان کو مالیدہ بنا کر تمہارے منہ میں ڈالے۔

عجوہ کی وضاحت:

عجوہ عرب کی ایک اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے اور لدود اس دوا کو کہا جاتا ہے جو بیمار شخص کے منہ میں ڈالی جاتی ہے اگر چہ آنحضرت ﷺ کو مذکورہ مرض کی دوا کا علم تھا لیکن آپ نے دوسرے طبیب سے مشورہ کا حکم فرمایا تا کہ بہترین دوا تجویز ہو۔

۴۷۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

۴۷۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابو اُسامہ' ہاشم بن ہاشم' حضرت عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت عجوہ (مدینے کی اعلیٰ قسم کی کھجور) سے سات عدد کھالیں تو اس شخص کو اس دن جادو اور زہر کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بَاب فِي الْعِلَاقِ

باب: بچوں کے حلق دبانے کا بیان

۴۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۸۰: مسدد' حامد' سفیان' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے بچے کو لے کر خدمت

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ۔

نبوی میں حاضر ہوئی جس کا میں نے عذرہ (بیماری) کی وجہ سے حلق دبایا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کس وجہ سے اس بیماری میں بچوں کا حلق دباتی ہو؟ تم عود ہندی لے لیا کرو کیونکہ اس میں سات (قسم کی) شفا ہے۔ ذات الجنب اس کی وجہ سے جاتا رہتا ہے کہ ناک کے رستہ سے اس کو (مرض) عذرہ میں ڈالا جائے اور اس کو (مرض) ذات الجنب میں لدود بنا کر استعمال کرایا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عود سے مراد قسط ہے۔

عذرہ کی وضاحت:

عذرہ ایک قسم کی بیماری ہے جو بہت سے بچوں کو گرمی کے موسم میں ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے حلق میں درد ہو جاتا ہے۔ پسلیوں کا درد، سینہ کی بندش اور کھانسی وغیرہ ہوتی ہے۔

بَاب فِي الْكُحْلِ

باب: سرمہ لگانے کا بیان

۴۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

۴۸۱: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ' سعید' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس استعمال کیا کرو کیونکہ وہ تم لوگوں کا لباسوں میں سب سے بہترین لباس ہے اور تم اس میں (سفید لباس میں) اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو اور تم لوگوں کے لئے اثمد بہترین سرمہ ہے جو آنکھ کی بینائی میں اضافہ کرتا ہے اور پلک کے بالوں کو اگاتا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ

باب: نظر لگ جانے کا بیان

۴۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ۔

۴۸۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نظر لگنا برحق ہے۔

۴۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ۔

۴۸۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں نظر لگانے والے شخص کو حکم ہوتا کہ وہ وضو کرتا پھر جس کو نظر لگی ہوتی وہ اس پانی سے غسل دیا کرتا۔

بَاب فِي

باب: جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے تو اس سے

الْغَيْل

۴۸۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ۔

۴۸۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

صحبت نہ کی جائے

۴۸۴: ابوتوبہ' محمد' ان کے والد' حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے سنا آنحضرت ﷺ نے فرماتے تھے تم لوگ اپنی اولاد کو خفیہ طریقہ سے ہلاک نہ کیا کرو کیونکہ دودھ پینے کے ایام میں صحبت کرنا شہسوار کو آلیتا ہے اور اسے گھوڑے سے نیچے گرا دیتا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بچے کی کمزوری کا باعث ہے)۔

۴۸۵: قعنبی' مالک' محمد بن عبدالرحمٰن' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جدامہ اسدیہ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرا ارادہ ہوا کہ میں لوگوں کو غیلہ سے منع کروں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ اس طرح اس طرح کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غیلہ کے معنی ہیں رضاعت کے دوران بیوی سے ہمبستری کرنا۔

غیلہ کی تشریح:

غیلہ کہتے ہیں بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں عورت سے صحبت کرنا۔ پچھلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے لیکن اس حدیث سے غیلہ کا جواز ثابت ہے لیکن غیلہ یعنی دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت سے صحبت کی اجازت اس صورت میں ہے جبکہ بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ ناجائز ہوگا۔

بَاب فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ

۴۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَذَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ

باب: تعویذ ڈالنے کا بیان

۴۸۶: محمد بن علاء' ابومعاویہ' اعمش' عمرو بن مرہ' یحییٰ بن جزار' زینب کے بھتیجے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے منتر' گنڈا اور تولہ (جو ایک قسم کا جادو ہوتا ہے دھاگے یا کاغذ میں عورتیں مرد سے محبت کے لئے منتر وغیرہ کرتی ہیں) یہ سب شرک ہے زینب نے کہا یہ تم کیسے کہتے ہو اللہ کی قسم درد کی شدت سے میری آنکھ نکلی جاتی تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس دم کرانے کے لئے آتی جاتی تھی تو جب وہ میرے اُوپر دم کرتا تھا تو میرا درد ٹھہر جاتا تھا۔ عبداللہ نے کہا یہ کام تو شیطان ہی کا تھا شیطان اپنے

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ہاتھ سے آنکھ کو چھوتا تھا جب اس کو دم کیا تو وہ اس سے رک گیا تمہارے لئے تو یہی کافی تھا جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اے انسانوں کے پروردگار امراض کو رفع فرما اور شفاء عطا فرما آپ ہی شفا عطا فرمانے والے ہیں آپ وہ شفا عطا فرمائیں کہ کسی مرض کو باقی نہ چھوڑیں۔

۴۸۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ۔

۴۸۷: مسدد' عبداللہ' مالک' حصین' شعبی' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جھاڑ پھونک اور تعویذ یا تو نظر بد لگنے پر کیا جاتا ہے یا زہریلے کیڑے کے ڈسنے پر۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّقَى

باب: جھاڑ پھونک کرنے کا بیان

۴۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ و قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اكْشِفْ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الصَّوَابُ ۔

۴۸۸: احمد بن صالح' ابن سرح' ابن وہب' داؤد' عمرو بن یحییٰ' حضرت یوسف بن محمد اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس کے پاس تشریف لے گئے' امام احمد کہتے ہیں کہ جب وہ مریض تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے تمام انسانوں کے پرورش کرنے والے اس بیماری کو ثابت بن قیس سے دُور فرما دے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان کی کچی مٹی لے کر ایک پیالہ میں رکھی اور اس پر پانی پھونک کر ڈال دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی ثابت بن قیس پر ڈال دیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن سرح یوسف بن محمد نے فرمایا اور یہی صحیح ہے۔

بطحان: بطحان مدینہ منورہ میں ایک وادی کا نام ہے مذکورہ حدیث سے مریض کے لئے دوا اور دُعا دونوں ثابت ہیں اور آپ نے بطور دوا کے یہ عمل کیا۔

۴۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي

۴۸۹: احمد بن صالح' ابن وہب' معاویہ' عبدالرحمٰن' ان کے والد' عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے تو ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ اس سلسلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے منتر

ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا۔

میرے سامنے پیش کرو کیونکہ جب تک منتر کے مضمون میں کسی قسم کی شرک کی بات نہ ہوتو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۹۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ۔

۴۹۰: ابراہیم بن مہدی' علی بن مسہر' عبدالعزیز بن عمر' صالح بن کیسان' ابوبکر بن سلیمان' ابن ابی حثمہ' حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم حفصہ کو نملہ کا جھاڑ پھونک کیوں نہیں سکھا دیتیں جس طرح تم نے ان کو لکھنا سکھایا۔

نملہ کی وضاحت:

نملہ ایک قسم کی بیماری ہوتی ہے جو کہ پسلیوں کے قریب ہوتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے شفاء بنت عبداللہ! تم نملہ بیماری کے علاج کے لئے جس عمل سے واقف ہو وہ تم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھا دو۔ مذکورہ حدیث سے خواتین کے لئے تعلیم حاصل کرنا اور ہنر سیکھنا وغیرہ واضح طور پر معلوم ہوا۔

۴۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا فَنُمِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ۔

۴۹۱: مسدد' عبدالواحد' عثمان' زباب' سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک ندی کے قریب سے گزرا تو اس میں اتر کر غسل کیا۔ جب میں غسل سے فارغ ہوا تو مجھے بخار چڑھ گیا۔ پھر اس بات کی اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا اس کو شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم دو' میں نے عرض کیا میرے سردار! اور اچھے جھاڑ پھونک بھی تو ہیں۔ آپ نے فرمایا جھاڑ پھونک کا (عمل) تین قسم کی آفات (سے بچنے) کے لئے ہوتا ہے ایک نظر بد' دوسرے سانپ کے کاٹنے (سے بچنے) کے لئے۔ تیسرے بچھو کے ڈنک مارنے کے لئے۔

۴۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح و حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ۔

۴۹۲: سلیمان بن داؤد' شریک (دوسری سند) عباس' یزید بن ہارون' عباس' شعبی' عباس' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جھاڑ پھونک تو صرف نظر بد کے لئے ہوتا ہے یا زہریلے جانور کے کاٹنے کے لئے یا خون بہنے کے لئے۔ اور یہ سلیمان بن داؤد کے الفاظ ہیں۔

تعویذ گنڈہ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ زیادہ تر مذکورہ تین اشیاء میں منتر فائدہ مند ہوتا ہے واضح رہے کہ شریعت اسلام میں منتر سے مراد عمل کرنا یعنی ادعیہ ماثورہ یا اسمائے حسنٰی سے تعویذ گنڈہ کرنے کا نام ہے عرب میں جو مشرکانہ الفاظ وغیرہ سے عمل کرتے تھے منتر کرتے تھے وہ حرام ہے جلد اوّل میں تفصیل گزر چکی۔

بَاب كَيْفَ الرُّقَى

باب: جھاڑ پھونک کیسے کی جائے؟

۴۹۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔

۴۹۳: مسدد' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ثابت سے کہا کیا میں تمہارے اُوپر وہ جھاڑ پھونک نہ کروں جو کہ نبیؐ کیا کرتے تھے؟ ثابتؓ نے جواب دیا کیوں نہیں' ضرور کرو۔ انسؓ نے اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَاْسِ...... یعنی اے اللہ' تمام لوگوں کے پالن ہار مرض کے رفع فرمانے والے' شفا عطا فرما۔ آپ ہی شفا دینے والے ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی صحت بخشنے والا نہیں' اس کو ایسا صحت مند بنا دے کہ اس کو کسی قسم کا مرض نہ رہے۔

مریض کے لئے خاص دُعا:

مطلب یہ ہے کہ اے پروردگار اس مریض کو شفائے کاملہ عطا فرما۔ مذکورہ دُعا ہر ایک بیماری سے شفاء کے لئے مجرب اور اکسیر ہے۔

۴۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ ۔

۴۹۴: عبداللہ' مالک' یزید' عمرو' نافع بن جبیر' حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ عثمان کہتے ہیں کہ میرے جسم میں اس قدر درد تھا کہ میری جان پہ بن آئی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا (تمہارے) بدن میں جس جگہ درد ہو رہا ہے اس جگہ تم' اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ یہ پڑھو۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں' اس کی عزت اور قدرت کی۔ اس شے کی بُرائی سے جس کو میں پاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے درد کو رفع فرما دیا پھر ہمیشہ میں اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اس کے پڑھنے کا کہتا ہوں۔

۴۹۵: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ

۴۹۵: یزید' زیاد' محمد بن کعب' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ۔

روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص مریض ہے یا کوئی دوسرا مسلمان بھائی اس سے اپنا مرض بیان کرے تو وہ یہ پڑھے رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ الخ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک ہے۔ اے اللہ تیرا اختیار ہے زمین و آسمان میں جیسے تیری آسمان میں رحمت ہے' اسی طرح زمین پر رحمت نازل فرما اور ہمارے گناہوں کی اور غلطیوں کی مغفرت فرما۔ تو پاک ہے لوگوں کا پروردگار ہے اپنی رحمت میں سے رحمت نازل فرما اور اپنی شفاء میں سے شفاء عطا فرما اس تکلیف سے (اگر یہ کلمات کہے جائیں) تو مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

۴۹۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ۔

۴۹۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ان کو گھبراہٹ کیلئے یہ کلمات سکھاتے تھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ...... یعنی میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اسکے غصہ سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے (شیطانوں کے) میرے پاس آنے سے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے صاحبزادوں میں سے جو عقل و شعور کی حد تک پہنچتا اسکو وہ یہ دُعا سکھا دیا کرتے تھے اور جو ہوشیار نہ ہوتا اسکے گلے میں یہ دُعا تحریر فرما کر لٹکا دیا کرتے تھے۔

۴۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

۴۹۷: احمد بن ابی سریج' مکی' حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ کی پنڈلی میں چوٹ کا ایک نشان دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے غزوۂ خیبر کے موقع پر یہ چوٹ لگی تھی تو لوگ کہنے لگے کہ سلمہ کو زخم لگ گیا ہے۔ پھر مجھے حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس لائے آپ نے میرے اُوپر تین مرتبہ پھونکا اس روز سے اب تک مجھ کو اس کی شکایت نہیں ہوئی۔

تعویذ کے جواز کی حدیث:

مذکورہ حدیث شریف سے اللہ تعالیٰ کے اسماء یا دُعاؤں کو پڑھ کر مریض پر دَم کرنے کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث ۴۹۶ سے ثابت ہوا کہ اسمائے حسنیٰ و ادعیہ ماثورہ کرنے سے شفا ہوتی ہے اور اس روایت سے گلے میں تعویذ کا لٹکانا بھی ثابت ہوتا ہے۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

۴۹۸: زہیر' عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' عبد ربہ' عمرہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جس وقت کوئی بیمار شخص کسی قسم کی شکایت کرتا تھا تو آپ اپنا تھوک لے کر مٹی لگا کر فرماتے ہم لوگوں میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ یہ ہماری زمین کی ملی ہوئی مٹی ہے تاکہ (اس کے لگانے سے) ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارا مریض شفایاب ہو جائے۔

۴۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

۴۹۹: مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے پھر واپس ہو کر ایک قوم کے پاس آئے جن میں ایک مجنون شخص تھا وہ لوہے سے بندھا ہوا تھا' اس شخص کے رشتہ داروں نے کہا ہم لوگوں نے سنا ہے تم لوگوں میں یہ شخص (یعنی آپ) خیر و برکت لے کر تشریف لائے ہیں تو کیا تم لوگوں کے پاس کوئی ایسی چیز ہے کہ تم جس سے اس شخص کا معالجہ کرو۔ چنانچہ میں نے الحمد شریف پڑھ کا اس پر دم کیا۔ وہ شخص ٹھیک ہو گیا ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا بس تم نے یہی سورت پڑھی؟ اور مسدد نے ایک دوسرے مقام پر یوں کہا کہ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس سورۃ کے علاوہ کچھ اور پڑھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی نہیں۔ بلکہ صرف یہی سورت پڑھی تھی۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم یہ بکریاں لے لو۔ میری زندگی کی قسم! لوگ تو جھوٹے منتروں پر رزق کھاتے ہیں تم نے تو سچے منتر (عمل) پر کھایا۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ

۵۰۰: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' حضرت ابوصالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا جو کہ قبیلہ اسلم میں سے تھا' وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک صحابی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آج رات کسی (کیڑے) نے ڈس لیا ہے تو مجھے تمام رات نیند نہیں آئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کس چیز نے ڈس لیا ہے عرض کیا بچھو نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ پڑھ لیتے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ ...... یعنی میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کلمات کی جو کہ مکمل ہیں تمام مخلوقات کی برائی سے تو

تَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا تا' ان شاء اللہ۔

زہریلے جانور کے لئے دُعا:

مذکورہ دُعا موذی جانوروں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اکسیر اور مجرب ہے۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مُخَاشِنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ فَقَالَ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ۔

۱۵۰: حیوۃ بن شریح' بقیہ' زبیدی' زہری' طارق' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچھو کا ڈسا ہوا ایک شخص لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ (یہ دُعا) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لیتا تو اسے کوئی کیڑا نہ ڈستا یا فرمایا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچا سکتا۔

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرَأَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ اقْتَسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

۱۵۰۲: مسدد' ابوعوانہ' ابوبشر' ابوالمتوکل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سفر میں چل رہی تھی (تو وہ حضرات) ایک عربی قبیلہ کے پاس ٹھہرے ان میں سے کسی نے کہا کہ ہمارے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) ڈس لیا ہے تو تم لوگوں کے پاس کوئی دوا موجود ہے جس سے ان کو فائدہ ہو جائے۔ اس پر ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم میں اس کا دم کرتا ہوں لیکن ہم نے تم لوگوں سے مہمانداری چاہی مگر تم لوگوں نے ہماری مہمانداری نہیں کی میں اب بھی دم نہیں کروں گا جب تک کہ تم مجھ کو معاوضہ ادا نہ کرو تو ان لوگوں نے اس کے معاوضہ میں بکریوں کا ایک ریوڑ دینا مقرر کیا۔ چنانچہ وہ صاحب اس کے پاس گئے اور اس پر الحمد شریف پڑھ کر تھوکنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو گیا گویا قید سے رہا ہو گا۔ راوی نے بیان کیا پھر ان لوگوں نے جو اُجرت مقرر کی تھی وہ دے دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اس اُجرت کو تقسیم کر دو۔ جس شخص نے دم کیا تھا اس نے کہا ابھی تقسیم نہ کرو جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائیں اور آپ سے دریافت نہ کریں پھر اگلے دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کو یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی کہ سورۂ فاتحہ ایک عمل ہے۔ تم لوگوں نے بہتر کیا ایک حصہ میرا بھی اپنے ساتھ لگاؤ۔ (یہ روایت اکثر کتب حدیث میں مروی ہے)۔

۵۰۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَائُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُهَا أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

۵۰۳: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار' محمد' شعبہ' عبداللہ' شعبی' حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ ہم لوگ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس سے روانہ ہوئے تو عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آئے۔ ان لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ تم لوگ اس شخص (یعنی حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے پاس سے کچھ خیر لے کر آئے ہو کیا تم لوگوں کے پاس کوئی دوا یا عمل ہے؟ کیونکہ ہمارے یہاں ایک شخص ہے جو مجنون ہو گیا ہے زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ ہم نے کہا ہمارے پاس (عمل) ہے۔ وہ لوگ اس مجنون شخص کو لے کر آئے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا کہ میں نے اس شخص پر تین روز تک صبح شام سورۂ فاتحہ پڑھی میں تھوک اپنے منہ میں اکٹھا کرتا تھا پھر اس کو تھوک دیتا تھا۔ راوی نے بیان کیا پھر وہ شخص اس طرح سے اچھا ہو گیا کہ جیسے کوئی قید سے رہا کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے اس کے عوض مجھ کو مزدوری دی۔ میں نے کہا میں معاوضہ نہیں لوں گا جب تک کہ آپ سے معلوم نہ کر لوں۔ جب میں نے آپ سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا میری عمر کی قسم لوگ جھوٹا منتر کر کے روٹی کھاتے ہیں تم نے تو سچا عمل کر کے روٹی کھائی۔

عملیات کرنے والے کے لئے حکم:

لفظ رقیہ کے عربی بان میں منتر کے معنی آتے ہیں ہم نے منتر کے ترجمہ کے بجائے لفظ عمل سے کیا ہے کیونکہ منتر کے مفہوم میں مشرکانہ قسم کے الفاظ کا ایہام ہوسکتا ہے بہرحال مذکورہ حدیث سے تعویذ' گنڈے اور عملیات وغیرہ پر اُجرت لینا درست ثابت ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسمائے الٰہی یا ادعیہ ماثورہ سے عملیات کیا جائے اور عامل ان چیزوں سے واقف بھی ہو اور جائز معاوضہ لے معمولی نقش و تعویذ پر بے تحاشہ اُجرت لینے کی کوشش نہ کرے یہ ظلم ہے اور کسی کو دھوکہ نہ دے۔

خلاصۃ الباب: رقی رقیہ کی جمع ہے اور اس کا ایک کا معنی افسون ہے ہم اسے اپنی زبان میں فتر اور جھاڑ پھونک بولتے ہیں اور بالاتفاق قرآنی آیات و اسمائے الحسنٰی کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے اس کے علاوہ ایسے کلمات سے جن کے معانی و مفاہیم واضح اور معلوم ہوں اور یہ دین و شریعت کی تعلیمات کے منافی نہ ہوں۔ ہاں البتہ ایسے الفاظ و کلمات جو شرعی تعلیمات کے خلاف ہوں ان سے قطعاً ناجائز ہے۔ اسی طرح اہل عزائم و تکسیر جو علم نجوم و رمل کی مدد سے عمل کرتے ہیں اور حفظ ساعات و تعین اوقات جیسی چیزیں اختیار کرتے ہیں۔ اہل دیانت و اہل تقویٰ کے نزدیک مکروہ و حرام ہے۔

۵۰۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و

۵۰۴: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار' ابن جعفر'

حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

شعبہ' عبداللہ' شعبی' حضرت خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس دیوانے شخص پر صبح وشام تین روز تک سورۂ فاتحہ دم کی۔ جب سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنا تھوک اکٹھا کر کے اس پر تھوک دیتا پھر وہ شخص ٹھیک ہو گیا کہ وہ رسیوں سے چھوٹ گیا ہو ان لوگوں نے ان کو بکریاں عنایت کیں۔ انہوں نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر (واقعہ) عرض کیا اس کے بعد اسی طریقہ پر روایت بیان کی جس طرح کہ مسدد کی روایت میں ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

۵۰۵: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے تو آپ اپنے دل میں معوذتین پڑھ کر دَم فرماتے جب آپ کے مرض (یا درد وغیرہ) میں شدت ہوئی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ کے جسم پر آپ ہی کے ہاتھ مبارک پھیرتی ان کی برکت کی اُمید میں۔

بَابٌ فِي السُّمْنَةِ

باب: فربہ کرنے کا بیان

۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتَّى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ۔

۵۰۶: محمد بن یحییٰ' نوح' ابراہیم' محمد بن اسحٰق' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری والدہ نے چاہا کہ میں فربہ (موٹی) ہو جاؤں کیونکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا تھا۔ انہوں نے تمام (قسم کی) تدابیر اختیار کر لیں لیکن میں فربہ نہ ہوئی یہاں تک کہ انہوں نے مجھ کو تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر کھلانا شروع کر دیا تو میں بہتر طریقہ سے فربہ (یعنی اچھی صحت کی) ہو گئی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کی تدبیر:

مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ چاہتی تھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جلد جوان اور موٹی تازی ہو جائیں تاکہ آپ ان سے اچھی طرح فائدہ حاصل فرما سکیں اس کے لئے ان کی والدہ نے مذکورہ عمل اختیار فرمایا جو کہ مفید ثابت ہوا۔

کتاب الکَهَانَةِ وَالتَّطَیُّرِ!

کہانت اور بدفالی کا بیان

بَاب النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ

باب: غیب کی باتیں بتلانے والے یا پیشین گوئیاں کرنے والے شخص کے پاس جانے کی ممانعت

۵۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۵۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' حماد' حکیم' ابوتمیمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کاہن کے پاس آئے۔ موسیٰ نے اپنی روایت میں مزید یہ کہا کہ آپ نے فرمایا پھر اس کی باتوں کو سچا سمجھے یا کسی عورت سے صحبت کرے مسدد نے اپنی روایت میں کہا کہ حیض کی حالت میں بیوی سے صحبت کرے یا بیوی (یا عورت) کے پاخانہ کی جگہ میں جماع کرے تو وہ شخص اس دین سے بری ہو گیا جو کہ حضرت رسول کریم ﷺ پر نازل فرمایا گیا ہے۔

خلاصۃ الباب: صراح نے لکھا ہے کاہن فال کو کہتے ہیں اور کہانت زبر کے ساتھ فال گوئی کرنی اور زیر کے ساتھ حرفہ۔ امام طیبیؒ فرماتے ہیں کاہن وہ جو خبر دے آئندہ آنے والے حالات و واقعات اور اسرار و پوشیدہ چیزوں کے جاننے کا دعویٰ کرے۔ عرب میں ایسے کاہن تھے جن میں سے بعض اس بات کا دعویٰ کرتے تھے کہ ہم کو جنات خبریں دے جاتے ہیں اور اس کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ شیطان احکام الٰہی آسمان پر سے چوری چھپے سن آئے اور کاہنوں کو اس میں جو کچھ چاہتے زیادہ کر کے بتا دیتے۔ پس کاہنوں کی خبروں کو عرب قبول کرتے تھے جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو شیطان آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے اور کہانت باطل ہو گئی۔

بعض لوگ مقدمات اسباب و علامات سے کچھ معلوم کر لیتے ہیں ان کو اعراف کہا جاتا ہے۔ وہ چوری کی چیز کی جگہ اور گم شدہ کا پتہ بتا دیتے تھے جیسے رمل کرنے والے کرتے ہیں اور کبھی کہانت کا اطلاق اعراف اور علم نجوم جاننے والے پر بھی کیا جاتا ہے یہ سب افعال حرام ہیں اور ان پر پیسے دینے لینے جرم ہیں اور یہ دونوں گنہگار ہیں۔ محتسب پر لازم ہے ایسے لوگوں کی تادیب کرے۔

بَاب فِي النُّجُومِ

باب: علم نجوم

۵۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ

۵۰۸: ابوبکر' مسدد' یحییٰ' عبید اللہ بن اخنس' ولید' یوسف' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔

نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی قسم کا علم نجوم سیکھا تو اس شخص نے جادو کا ایک راستہ سیکھ لیا پھر اس نے جس قدر (علم نجوم میں) اضافہ کیا اسی قدر (جادو میں) اضافہ کیا۔

علم نجوم کی شرعی حیثیت:

مفہوم یہ ہے کہ جس قدر علم نجوم زیادہ سیکھا؟ اسی قدر جادوٹونا وغیرہ بھی زیادہ سیکھا۔ اس حدیث میں جو علم نجوم کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے۔ اس سے مراد ایسا علم ہے جس سے آئندہ کی باتیں بتلائی جائیں یا پیشین گوئی کی جائے جیسے کہ پنڈت اور نجومی لوگ کرتے ہیں۔ شرعاً یہ سب ناجائز ہے لیکن ستاروں کا پہچاننا اور سمندری ہوائی سفر وغیرہ کے رستے معلوم کرنا اور دیگر جائز مقاصد کے لئے ستاروں کا علم حاصل کرنا درست ہے۔ ستاروں کی پہچان ہی سے تو بحری جہاز قطب نما (compas) کی دریافت سے پہلے بھی لوگ اپنا سفر صحیح منزل کی جانب رواں دواں رکھتے تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ......﴾ [الأنعام: ۹۷]

۵۰۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

۵۰۹: قعنبی' مالک' صالح' عبیداللہ' حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (مقام) حدیبیہ میں اس بارش کے بعد نمازِ فجر ادا فرمائی جو کہ رات کو ہوگئی تھی۔ آپ نے نمازِ فجر سے فراغت کے بعد لوگوں کی طرف رخ فرما کر متوجہ ہونے کے بعد فرمایا کیا تم کو علم ہے تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب واقف ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بعض بندے بوقت فجر صاحب ایمان ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے۔ جس شخص نے تو یہ کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے بارش ملی تو وہ شخص مجھ پر ایمان لایا اور ستارے کا انکار کرنے والا ہوا۔ اور جس شخص نے کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ملی تو وہ میرا منکر ہوا اور ستارے پر یقین لایا۔

شرک کی قسم:

مطلب یہ ہے کہ جو شخص ستاروں کو تصرف کرنے والا اور نظامِ عالم کو متاثر کرنے والا سمجھتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے انکار کرنے والے بندوں میں شمار فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہی تصرف کرنے والا سمجھتا ہے تو وہ اللہ کے نیک بندوں میں ہے۔ مذکورہ حدیث سے نجومیوں کی باتوں کا مشرکانہ ہونا ظاہر ہے تفصیل کے لئے حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان کا مضمون مطبوعہ جواہر الفقہ ج ۳ ''علم نجوم کی شرعی حیثیت'' ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ

باب: رمل کی باتوں پر ایمان لانا اور پرندوں کی آواز سے فال لینے کی ممانعت کا بیان

۵۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ الزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ۔

۵۱۰: مسدد' یحییٰ' عوف' حبان' حضرت قطن بن قبیصہ اپنے والد حضرت قبیصہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عیافت' بدفالی اور طرق بُت پرستی کی ایک قسم ہے۔ طرق پرندے اُڑانے کو کہتے ہیں جبکہ عیافت زمین پر لکیر کھینچنے کو کہتے ہیں۔

۵۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ۔

۵۱۱: ابن بشار' حضرت محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ عیافت سے مراد پرندوں کو ڈانٹ (ڈپٹ) کر اُڑانا جبکہ طرق سے مراد وہ لائنیں ہیں جو کہ زمین پر کھینچی جاتی ہیں۔

عمل رمل:

مذکورہ حدیث سے عمل رمل سیکھنے اور اس پر یقین کرنے کی سخت ممانعت ظاہر ہے۔ عمل رمل میں زمین پر خط کھینچ کر آئندہ کا حال بتلایا جاتا ہے۔ بہر حال عمل اور علم جفر سب ناجائز ہیں۔

بَاب فِي الطِّيَرَةِ وَالْخَطِّ

باب: بُری فال لینا اور رمل کرنے کا بیان

۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

۵۱۲: محمد بن کثیر' سفیان' سلمہ' عیسیٰ' زر بن حبیش' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا بری فال لینا شرک ہے اور (ہم لوگوں میں سے) ہر ایک شخص کو کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آ ہی جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کرنے کی وجہ سے اس کو رفع فرما دیتے ہیں۔

توکل کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اتفاقاً غلطی سے کوئی وہم پیدا ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ کاہن' جوتشی اور دست شناس (Palmist) وغیرہ کے پیچھے بھاگ کر عقیدہ' وقت اور مال برباد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ غیب اور مستقبل کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو نہیں ہے۔

۵۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

۵۱۳: مسدد' یحییٰ' حجاج' یحییٰ' ہلال' عطاء بن یسار' حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا

هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگوں میں کئی لوگ ہیں جو کہ خط کھینچتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرات انبیاء علیہم السلام میں ایک نبی تھے وہ خط کھینچتے تھے پھر جس شخص کا خط ان کے مطابق رہا تو درست ہے۔

خط کھینچنے والے نبی:

بعض روایت سے ان نبی کا نام حضرت ادریس علیہ السلام یا حضرت دانیال علیہ السلام معلوم ہوتا ہے یعنی یہ حضرات صحیح صحیح خط کھینچتے تھے لیکن یہ واقعہ گزشتہ اُمتوں کا ہے آج کے دور میں یہ جائز نہیں ہے۔

۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَّةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قَالَ لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ نَسِيَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَهُ۔

۵۱۴: محمد' حسن' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہؓ' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا نہ کسی شخص کو دوسرے کی بیماری لگتی ہے اور نہ ماہِ صفر منحوس ہے اور نہ ہی کسی میّت کی کھوپڑی میں سے اُلو کی صورت نکلتی ہے تو ایک دیہاتی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان اُونٹوں کو کیا ہو جاتا ہے جو ہرن کی طرح (بہت زیادہ چاق و چوبند اور صحت مند) صحرا میں پھرتے ہیں اور جب ان میں کوئی خارش زدہ اُونٹ گھس جاتا ہے تو ان کو بھی وہ خارش دار کر دیتا ہے۔ تو آپ نے اس شخص سے فرمایا تو پہلے اُونٹ کو کس نے خارش میں مبتلا کیا؟ زہری نے بیان کیا ایک شخص نے مجھ سے (بروایت حضرت ابوہریرہؓ) بیان کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مریض اُونٹ کو تندرست اُونٹوں کے گھاٹ پر پانی پلانے کے لئے نہ لایا جائے۔ پھر وہ شخص ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نقل نہیں کی نہ تو ایک کی بیماری دوسرے کو لگتی ہے اور نہ ماہ صفر منحوس ہے اور ہامہ یعنی اُلو کچھ نہیں ہے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے یہ روایت بیان نہیں کی' ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے خود اس روایت کو بیان فرمایا تھا اور میں نے ان کو اس حدیث کے علاوہ کبھی بھولتے ہوئے نہیں سنا۔

اہل عرب کے غلط خیال کی تردید:

اہل عرب' اُلو اور صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کی تردید فرمائی اور فرمایا: دیگر جانوروں کی طرح اُلو بھی ایک جانور ہے اور دوسرے مہینوں کی طرح صفر کا مہینہ بھی ایک مہینہ ہے نہ کوئی مہینہ منحوس ہے اور نہ کوئی جانور منحوس ہے نہ کوئی دن منحوس ہے۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔

۵۱۵: قعنبی‘ عبدالعزیز‘ علاء‘ ان کے والد‘ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا نہ تو عدویٰ ہے (یعنی ایک کا مرض دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ ہے (یعنی کسی جگہ اُلو بولنا یا مرنے والے کی کسی جانور کی صورت میں رُوح دُنیا میں آنا) اور نہ نوء ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے (جس کو لوگ منحوس سمجھتے ہیں)۔

کچھ مشرکانہ خیالات:

مشرکین عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ بیماری متعدی ہوتی ہے اور ایک شخص کا مرض دوسرے کو لگ جاتا ہے اس طرح ان لوگوں کا یہ بھی خیال تھا کہ جس گھر پر اُلو بیٹھ جائے تو وہ گھر اجڑ جاتا ہے اسی طرح صفر کے مہینہ میں کام کرنے کو باعث نحوست سمجھتے تھے یا جنگلوں میں بھوت‘ پریت مختلف صورت میں آ کر انسان کو راستہ بھٹکاتے ہیں۔ آپ نے ان تمام خیالات کی تردید فرمائی اور فرمایا یہ سب غلط خیالات ہیں اس کی تفصیل حدیث ۵۱۸ میں مذکور ہے۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا غُولَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ لَا صَفَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفَرَ يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَفَرَ۔

۵۱۶: محمد بن عبدالرحیم‘ سعید بن حکم‘ یحییٰ‘ ابن عجلان‘ قعقاع‘ عبیداللہ‘ زید بن اسلم‘ ابوصالح‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھوت (وغیرہ) نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حارث بن مسکین کو پڑھ کر سنائی گئی اور میں وہاں موجود تھا کہ اشہب نے خبر دی۔ فرمایا کہ امام مالک سے لَا صَفَرَ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا دورِ جاہلیت میں لوگ کبھی صفر کے مہینہ کو حلال بنا لیتے تھے اور کبھی صفر کے مہینہ کو محرم کا مہینہ بنا کر حرام کر لیتے تھے اور محرم کو حلال بنا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفر کا مہینہ کوئی تاثیر نہیں رکھتا۔

جنات وغیرہ سے ڈرنا:

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی مخلوق کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتی خواہ وہ جنات شیاطین ہوں یا بھوت ہوں یا دیگر کوئی ہو۔ اس لئے غیر اللہ سے ڈرنا لغو اور بدعقیدگی ہے۔

۵۱۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ وَالْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ

۵۱۷: مسلم بن ابراہیم‘ ہشام‘ قتادہ‘ انسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا ایک شخص کا مرض دوسرے شخص کو نہیں لگتا اور بری فال لینا بے اصل چیز ہے اور مجھے اچھی فال پسند ہے اور نیک فال کا مطلب اچھی بات ہے (یعنی کوئی کام کرتے ہوئے کسی کے منہ سے اچھی بات سن کر قیاس کر لیا جائے کہ ان

الْحَسَنَةُ۔ شاء اللہ میرا شروع کیا ہوا کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا تو یہ جائز ہے)۔

فاسد خیالات:

اس حدیث میں بھی اہل عرب کے باطل خیالات کی تردید فرما دی گئی ہے۔عرب کے لوگ مرض کو متعدی سمجھنے کے علاوہ بعض پرندوں کی آوازوں سے بدشگونی لیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ فلاں جانور کی آواز سے نحوست ہوگی فلاں سے نہیں۔آپ نے ان باطل خیالات کی بھی تردید فرمائی البتہ نیک فال لینے کو درست فرمایا۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ قَوْلُهُ هَامَ قَالَ كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ قُلْتُ فَقَوْلُهُ صَفَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشْئِمُونَ بِصَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي فَقَالَ لَا صَفَرَ۔

۵۱۸: محمد بن مصفی' حضرت بقیہ سے روایت ہے کہ محمد بن راشد سے میں نے دریافت کیا کہ یہ ارشاد نبوی ہے''ہام''نہیں ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ جس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے پھر وہ شخص قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اس کی کھوپڑی قبر میں سے نکل کر باہر آ جاتی ہے۔پھر میں نے دریافت کیا صفر کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا زمانہ جاہلیت کے لوگ صفر کو منحوس خیال کرتے تھے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفر کچھ نہیں ہے محمد بن راشد نے بیان کیا بعض حضرات سے میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ صفر پیٹ میں ایک درد کا نام ہے۔اہل عرب کہتے تھے کہ وہ درد ایک شخص سے دوسرے کو لگ جاتا ہے آپ نے فرمایا صفر کچھ نہیں ہے۔

۵۱۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيكَ۔

۵۱۹: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' سہیل' ایک شخص' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات سنی جو کہ آپ کو اچھی معلوم ہوئی آپ نے فرمایا ہم نے تمہاری فال تمہارے منہ سے سن لی (یعنی اس کا بہتر انجام ہوگا)

۵۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ قُلْتُ فَمَا الْهَامَةُ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ۔

۵۲۰: یحییٰ' ابو عاصم' ابن جریج' حضرت عطاء سے روایت ہے کہ لوگ کہتے تھے صفر ایک درد ہوتا ہے جو کہ پیٹ میں ہوتا ہے۔ابن جریج نے کہا پھر میں نے دریافت کیا ہامہ کیا ہے؟ عطاء نے کہا'لوگ کہتے تھے کہ ہامہ جو کہ ایک جانور ہے اور جو بولتا ہے وہ انسانوں کی کھوپڑی ہوتی ہے حالانکہ وہ آدمی کی کھوپڑی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ ایک جانور ہوتا ہے۔

۵۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

۵۲۱: احمد بن حنبل' ابوبکر' وکیع' سفیان' حبیب' عروہ' احمد قرشی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شگون لینے کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کی بہترین اقسام میں فال ہے اور شگون کسی مسلمان کو (کام

أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ ذُكِرَتُ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔

سے) نہ روکے اور تم لوگوں میں سے جب کوئی ایسی شے دیکھے جو کہ اس کو بری لگتی ہے تو وہ یہ کہے: اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ یعنی اے اللہ! آپ کے علاوہ کوئی بھلائی نہیں پہنچا سکتا اور آپ کے علاوہ کوئی برائیوں کو ہٹا نہیں سکتا اور برائی سے باز رہنے کی طاقت نیکی کرنے کی قوت صرف آپ ہی کی توفیق سے ہے۔

۵۲۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ۔

۵۲۲: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' عبداللہ بن بریدہ' اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ کسی شے میں بری فال نہیں لیتے تھے اور جب آپ کسی کو عامل (حکمران) بنا کر روانہ فرماتے تو آپ اس کا نام معلوم فرماتے اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور وہ مسرت آپ کے چہرۂ انور پر معلوم ہوتی اور اگر آپ کو اس کا نام ناگوار لگتا تو اس کے رنج کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے نظر آتے اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو آپ اس بستی کا نام معلوم فرماتے اگر اس بستی کا نام آپ کو الگتا تو آپ خوش ہوتے اور آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی معلوم ہوتی اور اس کا نام برا ہوتا تو آپ کو رنج ہوتا اور رنج کے آثار آپ کے چہرۂ انور پر معلوم ہوتے۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

۵۲۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' حضرمی' سعید بن مسیب' حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ ہامہ ہے اور نہ عدویٰ ہے اور نہ نحوست (کوئی چیز) ہے اگر نحوست (اور بدشگونی) ہوتی تو تین اشیاء میں ہوتی: ایک تو گھوڑے میں' دوسرے عورت میں' تیسرے گھر میں۔

نحوست اور بدشگونی:

ہامہ عدویٰ کی تشریح گزر چکی۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ نحوست اور بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اگر برائی ہوتی ہے تو وہ مندرجہ بالا تین چیزوں میں ہوتی ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں ان اشیاء میں نحوست اور برکت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۵۲۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

۵۲۴: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حمزہ' سالم' عبداللہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین اشیاء میں ہوتی ہے ایک تو گھر میں' دوسرے عورت

قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالدَّارِ قَالَ كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا نَاسٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

میں' تیسرے گھوڑے میں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ گھوڑے اور گھر میں نحوست ہوتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا چند گھر ایسے ہیں جن میں لوگ آباد ہوئے پھر ان کا انتقال ہو گیا اور دوسرے لوگ آباد ہوئے ان کا بھی انتقال ہو گیا تو مکان کی نحوست یہی ہے۔واللہ اعلم

۵۲۵: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔

۵۲۵:مخلد' عباس' عبدالرزاق' معمر' یحییٰ' ایک شخص حضرت فروہ بن مسیک سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین موجود ہے جس کو اَبین کہا جاتا ہے اور وہ زمین ہم لوگوں کے کھیت کی ہے اور وہ غلہ کی جگہ ہے ہمیشہ وہاں پر آفت رہتی ہے یا راوی نے کہا اس کی وبا شدید ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس زمین میں رہنا چھوڑ دو۔ وباء کے علاقہ میں رہنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٌ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً۔

۵۲۶:حسن' بشر' عکرمہ' اسحٰق بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ ایک مکان میں تھے جس میں ہماری تعداد بھی بہت تھی اور مال بھی کافی تھا پھر ہم لوگ اس جگہ سے دوسرے گھر میں آئے تو اس میں ہم لوگوں کا مال بھی کم ہو گیا اور ہمارے آدمی بھی کم ہو گئے (مر گئے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی برے حال کے ساتھ اس مکان کو چھوڑ دو۔

مکان کو مؤثر سمجھنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اس مکان میں رہنے سے کیا فائدہ ایسا نہ ہو کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ اور مکان کو مؤثر سمجھنے لگو۔

۵۲۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ

۵۲۷:عثمان بن ابی شیبہ' یونس بن محمد' مفضل بن فضالہ' حبیب' محمد بن منکدر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی شخص کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پلیٹ میں رکھ دیا اور فرمایا: اللہ کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے (کھاتے ہیں)۔

وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

جذامی کے ساتھ کھانا پینا:

مطلب یہ ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ پر اعتقاد کامل ہے ہم ایک کا مرض دوسرے کو لگ جانے کا عقیدہ نہیں تسلیم کرتے اور مذکورہ حدیث اور ایک دوسری حدیث: ((فِرَّ مِنَ الْجذَامِ كَفِرَارِ الْاَسَدِ)) میں تعارض نہیں کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں جزامی شخص کے ساتھ کھانے پینے کی اس کو اجازت ہے کہ جو کہ کامل اور مکمل طور پر متوکل علی اللہ ہو جیسے آنحضرت ﷺ یا کوئی ولی کامل تو اس کے لئے جذامی وغیرہ کے ساتھ کھانا پینا درست ہوگا لیکن جو شخص کمزور عقیدہ کا ہو اگر وہ جزامی وغیرہ سے بچے' کھانے میں احتراز کرے تو اس کے لئے ایسا کرنے میں حرج نہ ہوگا۔

الحمدللہ و بفضلہٖ پارہ نمبر: ۲۴ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۲۵

اَوَّلُ كِتَابُ الْعِتْقِ!

غلام آزاد کرنے کا بیان

بَاب فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيَعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ

۵۲۸ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُتْبَةَ إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ۔

باب: مکاتب اپنے بدل مکاتبت میں سے کچھ ادا کر دے پھر وہ عاجز ہو جائے یا مر جائے

۵۲۸ : ہارون' ابوبدر' ابوعتبہ' اسمٰعیل بن عیاش' سلیمان بن سلیم حضرت عمرو بن شعیب' اپنے والد' اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکاتب غلام ہے جب تک کہ تحریر کردہ میں سے ایک درہم تک بھی اس کے ذمہ باقی ہے۔

مکاتبت کیا ہے؟:

مکاتبت یہ ہے کہ کوئی آقا اپنے غلام یا باندی سے کہے کہ مجھے اتنا مال کما کر دے دو اور آزاد ہو جاؤ۔ اگر وہ غلام یا باندی طے شدہ مال کما کر دے دے تو آزاد ہو جائیں گے۔ جب تک اس مال کا کچھ بھی حصہ حتیٰ کہ ایک درہم بھی ان کے ذمے ہوگا تو وہ آزاد نہیں ہوں گا بلکہ بدستور غلام رہیں گے۔

۵۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ۔

۵۲۹: محمد بن مثنیٰ' ہمام' عباس' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد' اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس غلام نے ایک سو اوقیہ پر مکاتبت کی پھر اس نے تمام مطالبہ ادا کر دیا لیکن دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے یعنی آزاد نہ ہو گا۔

۵۳۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مُكَاتَبِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ۔

۵۳۰: مسدد بن مسرہد' سفیان' زہری' حضرت نبہان سے روایت ہے جو اُمّ سلمہ کا مکاتب تھا کہ میں نے اُمّ سلمہؓ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ ہم لوگوں سے فرماتے تھے جب کسی شخص کے پاس کوئی مکاتب ہو اور اس مکاتب کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل مکاتبت دے سکتا ہے تو اس سے اس کے مالک کو پردہ کرنا چاہئے۔

غلام سے پردہ:

یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ غلام سے مالکہ کو پردہ کرنا چاہئے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پردہ کرنا چاہئے جبکہ دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک پردہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے کہ جب تک غلام' غلام ہے آپ نے پردے کے لئے نہیں فرمایا لیکن جب وہ مکاتبت کا بدل ادا کرنے کے قابل ہے اور آزادی حاصل کر رہا ہے تو آپ نے پردے کا حکم فرمایا ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْمُكَاتَبَةُ

باب: جب کتابت کا عقد فسخ ہو جائے تو مکاتب کو فروخت کرنا جائز ہے

۵۳۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَائَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَائَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ

۵۳۱: قتیبہ' عبداللہ بن مسلمہ' لیث' ابن شہاب' عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ بریرہؓ ان کے پاس بدل کتابت کے سلسلہ میں مدد حاصل کرنے کے لئے آئیں۔ انہوں نے اپنے بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اپنے مالکوں سے جا کر دریافت کرو اگر انہیں یہ منظور ہو کہ تمہاری ساری بدل کتابت کو ادا کر کے تمہاری ولاء میں حاصل کر لوں تو میں (ایسا) کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے جا کر یہ بات کہی۔ انہوں نے ولاء ادا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کو مجھے اللہ کے لئے دینا منظور ہو تو دے دیں لیکن تمہاری ولاء ہم ہی لیں گے۔ عائشہؓ نے یہ بات خدمت نبوی میں عرض کی تو آپ نے ان سے فرمایا بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس قسم کی شرائط لگاتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے۔ جو شخص کوئی ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ

اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

میں نہیں ہے تو اس کی وہ شرط درست نہیں ہوگی اگر چہ وہ ایسی شرط سو مرتبہ لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ صحیح اور مضبوط ہے۔

ولاء کی تعریف:

شریعت میں ولاء اس ترکہ کو کہا جاتا ہے جو کہ آزاد کیا ہوا غلام یا آزاد کی ہوئی باندی چھوڑ کر مر جائے۔ اور ولاء کا وہی حقدار ہے جو آزاد کرے تفصیل کے لئے تنویر الحواشی شرح سراجی ملاحظہ فرمائیں۔

۵۳۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ لِتَسْتَعِينَ فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ زَادَ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِهِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۵۳۲: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہؓ اپنی ادائیگی (بابت بدل مکاتبت) میں امداد حاصل کرنے کیلئے آئیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ ادائیگی پر مکاتبت طے کی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی ادا کروں گی تو اس سلسلہ میں میری مدد کریں۔ عائشہؓ نے فرمایا اگر تمہارے لوگوں کو منظور ہو تو میں تم کو ایک ہی مرتبہ میں تمام دے دیتی ہوں اور میں تم کو آزاد کر دیتی ہوں' اور میں تمہاری ولاء وصول کروں گی تو پھر بریرہؓ اپنے لوگوں کے پاس آئیں اور پھر حدیث کو آخر تک بیان کیا جس طرح کہ اُوپر مذکور ہے۔ البتہ اس قدر اضافہ کیا کہ نبیؐ نے یہ بھی فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ دوسرے شخص سے کہتے ہیں کہ تم آزاد کر دو اور ولاء ہماری ہو گی حالانکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

ولاء کا حقدار کون ہے؟

آپ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو کہ باندی' غلام آزاد کرے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عقد کتابت فسخ ہو جائے یعنی غلام' آزاد کرنے کے معاوضہ ادا کرنے سے عاجزی ظاہر کر دے تو وہ پھر غلام بن جاتا ہے اس کا فروخت کرنا جائز ہے۔

۵۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ

۵۳۳: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' ابن اسحٰق' محمد بن جعفر' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جویریہ بنت حارث بن مطلق' ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصہ میں آئیں (یعنی وہ جہاد میں گرفتار ہو گئیں) انہوں نے بدل کتابت کا معاملہ کر لیا۔ جویریہؓ ایک حسین و جمیل خاتون تھیں ہر ایک کی ان پر نگاہ پڑتی تھی۔ عائشہؓ نے کہا جویریہ نبیؐ کی خدمت میں اپنا بدل کتابت طلب کرنے کیلئے حاضر ہوئیں (یعنی آپ کچھ مدد فرمائیں تو وہ روپیہ بدل

قَالَتْ عَائِشَةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ۔

کتابت کا ادا کر کے آزادی حاصل کر لیں) جب وہ دروازہ پر کھڑی ہوئیں تو میں نے ان کو دیکھ کر ان کا آنا نا گوار خیال کیا (ایسا نہ ہو کہ آپ ان کو دیکھیں اور آپ ان سے نکاح کرنے کیلئے رغبت کریں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ ان کی وہی شے دیکھیں گے جو میں نے دیکھی ہے۔ اس وقت اس نے کہا یا رسول اللہ میں جویریہ ہوں حارث کی لڑکی اور میری جو پہلے حالت تھی آپ اس سے واقف ہیں (یعنی میں ایک مالدار شخص کی لڑکی ہوں) اور میں ثابت بن قیس کے حصہ میں آ گئی تو میں نے خود کو مکاتب بنالیا ہے اور میں آپ کی خدمت اقدس میں اپنا بدل کتابت مانگنے کیلئے حاضر ہوئی ہوں) تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تم سے اس سے زیادہ عمدہ بات کہتا ہوں۔ جویریہؓ نے کہا وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں تمہارا بدل مکاتبت ادا کر کے تم سے نکاح کر لیتا ہوں۔ حضرت جویریہ نے کہا میں (منظور) کر چکی (یعنی میں نے خود کو آپ کے نکاح میں) دے دیا۔ عائشہؓ نے فرمایا لوگوں نے جب سنا کہ نبیؐ نے حضرت جویریہ سے نکاح کر لیا تو قبیلہ بنی المصطلق نے جس قدر گرفتار شدہ لوگ تھے ان تمام کو رہا کر دیا۔ اس خیال سے کہ یہ لوگ آنحضرتؐ کے سسرال والے ہیں۔ تو ہم لوگوں نے کوئی خاتون اس قدر بابرکت نہیں دیکھی کہ جس کی وجہ سے اس کی قوم کو اس قدر نفع پہنچا ہو جیسے کہ حضرت جویریہ تھیں کہ ان کی وجہ سے قبیلہ بنی مصطلق کے ایک سو قیدی رہا ہو گئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ولی خود اپنا نکاح کر سکتا ہے۔

غزوہ بنی مصطلق:

غزوہ بنی مصطلق کا دوسرا نام غزوہ مریسیع بھی ہے یہ غزوہ ۶ میں پیش آیا اس غزوہ میں بہت سے لوگ گرفتار ہو کر آئے ان ہی گرفتار شدہ افراد میں حضرت جویریہ بنت حارث بھی تھیں آپ نے ان کو آزاد فرما کر نکاح کر لیا تفصیل کے لئے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سیرت النبی ﷺ ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي الْعِتْقِ عَلَى الشَّرْطِ

باب: کوئی شرط لگا کر آزاد کرنے کا بیان

۵۳۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ

۵۳۴: مسدد بن مسرہد، عبدالوارث، سعید بن جمہان، حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے

كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ۔

مجھ سے کہا کہ میں اس شرط پر تم کو آزاد کرتی ہوں کہ تم تمام زندگی آنحضرتؐ کی خدمت کرو گے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو میں نے جواب دیا کہ اگر آپ مجھ سے یہ شرط نہ بھی طے کرتیں تو میں پھر بھی تمام زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے علیحدہ نہ ہوتا پھر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہی شرط لگا کر مجھے آزاد فرما دیا۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ

باب: جو شخص غلام میں سے کچھ حصہ آزاد کر دے؟

۵۳۵ :حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ۔

۵۳۵: ابو الولید' ہمام (دوسری سند) محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کسی غلام میں سے اس کے ایک حصے کو آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے آزاد کر دینے کی رخصت عطا فرمائی۔

غلام آزاد کرنے کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل طور پر اس غلام کو آزاد کرنے کا حکم فرما دیا اور وہ غلام آزاد ہو گیا۔

بَاب مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا مِنْ مَمْلُوكٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

باب: جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے

۵۳۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ۔

۵۳۶: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' نضر بن انس' بشیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ (مشترک غلام سے) آزاد کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی آزادی کو جائز قرار دے دیا اور غلام کی باقی آدھی قیمت کو اس کے ذمہ ڈال دیا (کہ وہ دوسرے حصہ دار کو ادا کر دے)۔

۵۳۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

۵۳۷: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر (دوسری سند) احمد بن علی بن سوید' روح' شعبہ' حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے غلام (یا باندی) کو آزاد کر دے کہ جس میں دوسرا شخص بھی شریک (حصہ دار) ہے تو اس شخص پر اس غلام کا آزاد کرانا ضروری ہو گیا اور یہ سوید کے الفاظ ہیں۔

دوسرے حصہ دار کا غلام آزاد کرنا:

مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو دوسرے حصہ دار کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ضروری ہوگا اور یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ آزاد کرنے والا مال دار شخص ہو۔

۵۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ الْمُثَنَّى النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

۵۳۸: ابن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد (دوسری سند) احمد بن علی بن سوید' روح' ہشام بن ابوعبد اللہ' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ پورا غلام آزاد ہو گیا اس شخص کے مال میں سے اگر وہ (آزاد کرنے والا) مال دار شخص ہے۔ ابن مثنیٰ نے نضر بن انس کا نام نہیں لیا اور یہ الفاظ ابن سوید کے ہیں۔

دوسرے شریک کے حصہ کے غلام کو آزاد کرنا:

مذکورہ مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر غلام آزاد کرنے والا شخص غریب ہے تو دوسرے شریک شخص کو غلام سے مزدوری کرا کے قیمت ادا کریں گے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو مالدار کے مال میں سے دوسرے شریک کو اس کے حصہ کے بقدر قیمت دلوائی جائے گی۔

بَاب مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

باب: غلام آزاد کرنے والا اگر غریب ہے تو غلام سے مزدوری کرائی جائے گی

۵۳۹ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

۵۳۹: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' نضر بن انس' بشیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا جو کہ مشترک غلام میں تھا تو اس شخص کے ذمہ پورا غلام آزاد کرنا ضروری ہے بشرطیکہ وہ مالدار ہو۔ اگر اس شخص کے پاس مال نہیں ہے تو غلام پر مشقت ڈالے بغیر محنت کرائی جائے گی۔

غلام سے خدمت لینا:

مطلب یہ ہے کہ اس غلام سے دوسرا شریک یہ مطالبہ کرے گا کہ تم ہمارے حصہ کی قیمت ادا کر کے بالکل آزاد ہو جاؤ لیکن اس صورت میں غلام کی جسمانی حالت کا ضرور خیال رکھا جائے گا کہ اس کی استطاعت سے زیادہ اس سے محنت نہیں لی جائے گی۔

۵۴۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي

۵۴۰: نصر بن علی' یزید (دوسری سند) علی بن عبد اللہ' محمد بن بشر' سعید

ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ أَوْ شَقِيصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

قتادہ نضر بن انس بشیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس شخص کے ذمہ اپنے مال سے اس غلام کو آزاد کرانا ضروری ہے بشرطیکہ وہ مالدار ہو اور اگر آزاد کرنے والا شخص مالدار نہ ہو تو اس غلام کی درمیانی قیمت مقرر کر لی جائے تو پھر دیگر شرکاء کے حصہ کے بقدر غلام ملازمت اور محنت کرے لیکن اس پر زبردستی نہ کی جائے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ دونوں حدیثوں میں فرماتے ہیں کہ پھر غلام سے بغیر مشقت محنت کرائی جائے۔

مشترک غلام آزاد کرنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی غلام کے چند لوگ مالک ہوں اور ان لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ شخص مالدار ہے تو غلام اسی وقت آزاد ہو جائے گا اور دیگر حصہ داروں کے حصے اپنے مال میں سے دے گا اور اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسی صورت میں دیگر حصہ داران کو اختیار ہے خواہ وہ اپنے حصہ کے بقدر اس غلام سے مزدوری کرائیں اور خواہ آزاد کرنے والے شخص سے قیمت کا مطالبہ کریں اور اس مسئلہ کی مکمل تفصیل ہدایہ کتاب العتاق اور بذل المجہود شرح ابوداؤد میں مذکور ہے وہاں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۵۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ۔

۵۴۱: محمد بن بشار یحییٰ بن ابی عدی حضرت سعید سے اسی طرح روایت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو روح بن عبادہ نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کیا ہے اور راوی نے سعایہ کا نام ذکر نہیں کیا۔ جریر اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے یزید کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس روایت میں سعایہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

بَاب فِي مَنْ رَوَى إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَا يُسْتَسْعَى!

باب: جن حضرات کے نزدیک مال نہ ہونے کے باوجود (غلام سے) مزدوری نہ کرائی جائے انکی دلیل

۵۴۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَائَهُ

۵۴۲: قعنبی مالک نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ ہر حصہ دار کو اس کے حصہ کے مطابق دے گا اور غلام اس پر آزاد ہو جائے گا اور اگر

حِصَصَهُمْ وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

اس شخص کے پاس مال موجود نہیں ہے تو اس غلام میں سے جس قدر آزاد ہوا ہے اسی قدر حصہ آزاد ہوگا (باقی بدستور غلام رہے گا)

۵۴۳: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ۔

۵۴۳: مؤمل' اسماعیل' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت ہے ایوب نے بیان کیا کہ نافع نے کبھی اس کو فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ کے الفاظ سے بیان کیا ہے اور کبھی بیان نہیں کیا۔

وضاحت حدیث:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ راوی نے حدیث کو صرف ان الفاظ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبد تک بیان کیا ہے۔

۵۴۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

۵۴۴: سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس طرح روایت ہے۔ ایوب نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں۔ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ (یہ جملہ) حدیث میں داخل ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یا نافع کا قول ہے۔ (یعنی اس روایت میں راوی کو اشتباہ ہو گیا)۔

۵۴۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبُهُ۔

۵۴۵: ابراہیم' عیسیٰ' عبید اللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے مال سے اسکو بالکل آزاد کر دے اگر اس شخص کے پاس اس قدر مال موجود ہو کہ وہ غلام کی قیمت ادا کر سکے اور اگر آزاد کرنے والا شخص مالدار نہ ہو تو اس غلام میں سے اسی قدر آزاد ہوگا (اور باقیوں کو اپنے حصوں کا اختیار حاصل ہے خواہ اس کو غلام رکھیں یا آزاد کر دیں)۔

۵۴۶: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى۔

۵۴۶: مخلد بن خالد' یزید بن ہارون' یحییٰ بن سعید' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی روایت کی طرح روایت ہے۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلَى مَعْنَاهُ۔

۵۴۷: عبداللہ بن محمد بن اسماء' جویریہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس طرح یہ حدیث روایت ہے جیسا کہ اُوپر مذکور ہے لیکن اس روایت میں یہ جملہ: "وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ" مذکور نہیں ہے بلکہ روایت: وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ پر ختم ہو گئی ہے۔

۵۴۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

۵۴۸: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مشترک

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو جس قدر حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہوگا اگر اسکے پاس اس قدر مال موجود ہو کہ غلام کی قیمت ادا کر سکے تو اسکے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

۵۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةً لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

۵۴۹: احمد بن حنبل' سفیان' عمرو' سالم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو اگر آزاد کرنے والا شخص مالدار ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت مقرر کی جائے گی نہ بہت کم اور نہ بہت زیادہ۔ پھر وہ غلام اس شخص کی جانب سے آزاد ہو جائے گا (یعنی واجبی قیمت دوسرے حصہ دار کو ادا کرے گا)

۵۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ التِّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ النَّبِيُّ قَالَ أَحْمَدُ إِنَّمَا هُوَ بِالتَّاءِ يَعْنِي التِّلِبَّ وَكَانَ شُعْبَةُ أَلْثَغُ لَمْ يُبَيِّنِ التَّاءَ مِنَ الثَّاءِ۔

۵۵۰: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' خالد' ابو بشر' حضرت ابن الثلب' اپنے والد ثلب بن ثعلبہ بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو باقی قیمت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ضامن نہیں دلوایا۔ امام احمد نے فرمایا ان صحابی کا نام تلب ہے (ت سے) نہ کہ ثلب (ث سے) اور اس حدیث کے راوی شعبہ توتلے تھے یعنی ان کی زبان سے تاء ادا نہیں ہوتی وہ ت کو ث کہتے تھے۔

بَابٌ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

باب: جو رشتہ دار' کسی محرم کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا

۵۵۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۵۵۱: مسلم' موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رشتہ دار محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

ذی رحم محرم:

ذی رحم سے مراد والد' بیٹا' بھائی' چچا' وغیرہ ہے کہ جس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۵۵۲: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص رشتہ دار محرم کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو گیا۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۵۵۳: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' حضرت حسن سے روایت ہے کہ جو شخص رشتہ دار محرم کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

۵۵۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابواُسامہ' سعید' حضرت قتادہ' حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَاب فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

باب: اُمّ ولد اپنے آقا کے انتقال کے بعد آزاد ہو جائے گی

۵۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ مَعْقِلٍ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ غَيْلَانَ قَالَتْ قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ غَيْلَانَ قَدِمَ بِي عَمِّي الْمَدِينَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيُّ الْحُبَابِ قِيلَ أَخُوهُ أَبُو الْيُسْرِ بْنُ عَمْرٍو فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَأْتُونِي أُعَوِّضْكُمْ مِنْهَا قَالَتْ فَأَعْتَقُونِي وَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّي غُلَامًا۔

۵۵۵: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' خطاب بن صالح' ان کی والدہ' سلامہ بنت معقل سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی خارجہ قیس غیلان کی ایک خاتون تھیں (وہ کہتی ہیں) دورِ جاہلیت میں مجھے میرے چچا لے کر آئے اور مجھے حباب بن عمر جو ابوالیسر بن عمر کے بھائی تھے ان کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ میرے پیٹ سے حباب کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ اس کے بعد حباب کا انتقال ہو گیا۔ ان کی اہلیہ نے کہا اللہ کی قسم تم حباب کے قرض کے عوض فروخت کی جاؤ گی۔ میں یہ بات سن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں خارجہ قیس غیلان کی ایک عورت ہوں میرے چچا دورِ جاہلیت میں مجھ کو مدینہ منورہ میں لے کر آیا اور اس نے مجھے ابوالیسر بن عمرو کے بھائی خارجہ قیس غیلان' حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ میرے پیٹ سے حباب کے ایک لڑکے عبدالرحمٰن کی ولادت ہوئی۔ اب حباب کی بیوی کہتی ہیں کہ تمہیں اس قرض کے بدلے فروخت کیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا حباب کا وارث کون ہے؟ لوگوں نے کہا ان کے بھائی ابوالیسر بن عمر (وارث ہیں)۔ آپ نے ان سے کہلوایا کہ تم سلامہ کو آزاد کر دو جب تم سنو کہ میرے پاس' غلام باندی آئے ہیں تو تم میرے پاس آ جانا میں تم کو اس کا معاوضہ دوں گا۔ سلامہ نے بیان کیا یہ بات سن کر ان لوگوں نے مجھ کو آزاد کر دیا۔ پھر آپ کی خدمت میں غلام' باندی آئے تو آپ نے میرے معاوضہ میں ان کو ایک غلام عطا فرمایا۔

اُمّ ولد کی بیع:

اُمّ ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ سے آقا کی اولاد ہو اور اُمّ ولد کی بیع سے متعلق تفصیل اور باندی اگر آقا کا بچہ پیدا کرے تو اس کو فروخت کرنا وغیرہ مسئلہ کی تفصیل شروحات حدیث وکتب فقہ ''فتاویٰ شامی'' وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا۔

۵۵۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قیس' عطاء' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم اُمّ ولد (یعنی اس باندی کو جس کے یہاں ہمارے نطفہ سے اولاد ہو) کو دور نبوی میں اور ابوبکر صدیق کے دور میں فروخت کیا کرتے تھے پھر جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہمیں اس سے منع فرمادیا (اور ہم رک گئے (ام ولد کی خرید وفروخت بند کر دی)

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ
باب: مدبر کو فروخت کرنے کا بیان

۵۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَبِيعَ بِسَبْعِ مِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِ مِائَةٍ۔

۵۵۷: احمد بن حنبل' ہشیم' عبدالملک بن ابی سلیمان' عطاء' اسماعیل' سلمہ بن کھیل' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے بعد اپنے غلام کو آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے فروخت کرنے کا حکم فرمایا تو وہ غلام سات سو یا نو سو میں فروخت ہوا۔

مدبر کی تشریح:

شریعت میں مدبر اس غلام کو کہا جاتا ہے جس کو کہ اس کے آقا نے یہ کہہ دیا ہو میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدبر کو کسی حالت میں بھی فروخت کرنا جائز نہیں اور مذکورہ حدیث کی تاویل فرمائی گئی ہے اور امام شافعی' امام مالک رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ رائے سے اختلاف فرمایا۔ بذل المجہود' فتح الملہم' شرح مسلم وغیرہ میں اس مسئلے کی تفصیل موجود ہے' ملاحظہ فرمائیں۔

۵۵۸: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا زَادَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللّٰهُ أَغْنَى عَنْهُ۔

۵۵۸: جعفر بن مسافر' بشر بن بکر' اوزاعی' عطاء بن ابی رباح' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تم اس غلام کی قیمت لینے کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے۔

۵۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

۵۵۹: احمد بن حنبل' اسماعیل' ایوب' ابوزبیر' جابر سے روایت ہے کہ انصار میں ایک شخص تھا جس کو ابو مذکور کہا جاتا تھا اس شخص نے اپنے مدبر

جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى ذِي رَحِمِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا۔

غلام جس کو یعقوب کہتے تھے آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اسکے علاوہ اور کچھ مال نہیں تھا تو نبیؐ نے اس غلام کو طلب فرمایا اور فرمایا کون شخص اس غلام کو خریدنا چاہتا ہے؟ تو اسے نعیم بن عبداللہ بن نحام نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ پھر آپ نے وہ درہم اس انصاری کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: جب تم لوگوں میں کوئی محتاج ہو (یعنی آزاد کرنے والا شخص) تو اس کو اپنے آپ سے شروع کرنا چاہئے پھر جو اپنے سے فاضل رہے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور اپنے اہل وعیال سے جو بچ جائے تو اپنے دوسرے خاندان کے لوگوں پر خرچ کرے (راوی کو شک ہے کہ آپ نے ذی رحم فرمایا) اور رشتہ داروں سے جو بچ جائے تو اس کو اس طرح اور اس طرح کرو۔

احباب پر خرچ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ رشتہ داروں سے جو بچ جائے وہ دوست احباب پر خرچ کرو اگر اس سے بھی فاضل رہے تو باقی کو صدقہ کر دو اس طرح نہ کرو کہ خاندان والے افلاس سے تنگ ہوں اور تم اپنا مال صدقہ کر دو۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمْ الثُّلُثُ

باب: جو شخص اپنے غلاموں کو آزاد کر دے اگر وہ غلام تہائی مال سے زیادہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

۵۶۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

۵۶۰: سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، ابوقلابہ، ابومہلب، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انتقال کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کچھ مال نہیں تھا۔ جب نبیؐ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے اس آزاد کرنے والے شخص کو سخت سست فرمایا اور آپ نے ان غلاموں کو طلب فرمایا اور انکے تین حصے کئے اور انکے درمیان قرعہ اندازی کی پھر آپ نے ان غلاموں سے دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار غلاموں کو غلام ہی رہنے دیا۔

تمام غلام آزاد کرنے کا مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شخص کے ایک تہائی غلاموں کو آزاد فرما دیا کیونکہ اس شخص کو اتنے ہی غلام آزاد کرنے کا اختیار تھا۔

۵۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ

۵۶۱: ابوکامل، عبدالعزیز بن مختار، خالد، حضرت ابوقلابہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں اس طرح مذکور نہیں ہے کہ آنحضرت

وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا۔

ﷺ نے اس شخص کو سخت سُست کہا۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ۔

۵۶۲: وہب بن بقیہ خالد ابوقلابہ حضرت ابوزید سے روایت ہے ایک انصاری نے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا پھر یہی حدیث بیان کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص کے جنازے پر اس کی تدفین سے قبل میں موجود ہوتا تو یہ شخص مسلمانوں کی قبروں میں نہ دفنایا جاتا۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

۵۶۳: مسدد حماد بن زید یحییٰ ایوب محمد بن سیرین حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر ڈالا اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ کوئی اور مال نہیں تھا پھر اس بات کی خبر آنحضرت ﷺ کو ملی تو آپ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی تو ان غلاموں میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار غلاموں کو غلام ہی رہنے دیا۔

غلاموں کے بارے میں آپ ﷺ کا قرعہ ڈالنا:

آنحضرت ﷺ کے قرعہ ڈالنے کا مقصد یہ تھا تا کہ وہ غلام آپس میں جھگڑا نہ کریں اور کسی کی دِل شکنی نہ ہو۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

باب: جو شخص اپنے دولت مند غلام کو آزاد کرے تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا؟

۵۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ السَّيِّدُ۔

۵۶۴: احمد بن صالح ابن وہب ابن لہیعہ لیث عبیداللہ بکیر رافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مالدار غلام کو آزاد کیا تو وہ مالک کا حق ہے مگر یہ کہ مالک شرط کرلے۔

غلام آزاد کرنے سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ غلام کو آزاد کرتے وقت مالک اس طرح کہے یہ مال بھی تمہارا ہے۔ تو اس صورت میں غلام وہ مال بھی ساتھ لے جا سکتا ہے۔

بَاب فِي عِتْقِ

باب: زنا سے پیدا شدہ باندی غلام آزاد

وَلَدِ الزِّنَا

کرنے کا حکم

۵۶۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ۔

۵۶۵: ابراہیم بن موسیٰ، جریر، سہیل بن ابی صالح، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا زنا (کرنے سے پیدا ہوا) بچہ تینوں میں سب سے بُرا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں راہِ الٰہی میں ایک اور کوڑا دے دوں تو وہ اس سے بہتر ہے کہ میں زنا کے بچہ کو آزاد کروں۔

زنا کا بچہ:

تینوں میں مذموم برے ہونا کا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں ماں باپ تو حلال سے پیدا ہوئے تھے اور ان پر زنا کرنے کی حد بھی لاگو ہوگئی اور اس بچہ کی اصل ہی خبیث ہے۔

بَاب فِي ثَوَابِ الْعِتْقِ

باب: غلام آزاد کرنے کے ثواب کا بیان

۵۶۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقْ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ۔

۵۶۶: عیسیٰ بن محمد، ضمرہ بن ابی عبلہ، غریف بن دیلمی سے روایت ہے ہم لوگ واثلہ بن اسقع کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے کہا ہم لوگوں سے ایسی روایت بیان کرو کہ جس میں کسی قسم کی کمی زیادتی نہ ہو۔ واثلہؓ کو یہ بات سن کر غصہ آ گیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص قرآن پڑھے جبکہ اسکے گھر میں مصحف موجود ہو پھر ہی وہ زیادتی اور کمی کرتا ہے (یعنی ایسا تو سہواً ہو ہی جاتا ہے) ہم لوگوں نے (یہ سن کر) کہا کہ ہم نے تو تم سے اس حدیث کے سننے کا قصد کیا تھا جو آپ نے نبیؐ سے سنی ہو۔ اس پر واثلہؓ نے بیان کیا کہ ہم خدمت نبوی میں اپنے ایک ساتھی کیلئے حاضر ہوئے اس ساتھی نے اپنے اُوپر جہنم کو لازمی قرار دے لیا تھا قتل کر دینے کی وجہ سے تو آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی طرف سے (غلام) آزاد کر دو۔ اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر ایک جوڑ کے بدلے میں اسکا ہر ایک جوڑ (عضو) جہنم سے آزاد کر دیگا۔

سہواً تلاوت میں غلطی:

مذکورہ حدیث کے ارشاد ''قرآن کریم مکان میں لٹکتا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں کے گھروں میں تو قرآن کریم موجود رہتا ہے اور تم تلاوت کرتے وقت اس میں یعنی تلاوت کرنے میں بھول کر جاتے ہو اور تلاوت قرآن میں غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ اگر مجھ سے فرمان نبوی سنانے اور نقل کرنے میں بھول ہو جائے تو اس پر حیرت نہ کرو کیونکہ میں بھی ایک انسان ہوں اور انسان غلطی اور

بھول چوک سے خالی نہیں اور صحیح بات بتلانے کی کوشش کے باوجود اگر بھول چوک ہو جائے تو عند اللہ اس پر گرفت نہیں ہے۔
مذکورہ حدیث سے غلام آزاد کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا غلام آزاد کرنا بہتر ہے جس میں عیب نہ ہو اور صحیح سالم غلام آزاد کیا جائے اور یہی حکم ہر ایک صدقہ کا ہے کہ اس میں اچھی سے اچھی چیز راہِ الٰہی میں دی جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

بَاب أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَصْرِ الطَّائِفِ قَالَ مُعَاذٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلَّ ذَلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب: کس قسم کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

۵۶۷: محمد بن مثنیٰ' معاذ' ان کے والد' قتادہ' سالم' معدان' حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگوں نے قلعہ طائف کا گھیراؤ کیا' یا (کہا) طائف کے محل کا گھیراؤ کیا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے والد سے قلعہ طائف کی بجائے قصر طائف سنا ہے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے اللہ کے راستہ میں تیر مارا تو اس کو ایک درجہ نصیب ہوگا۔ پھر اخیر حدیث تک بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے تو اس شخص کی ہر ایک ہڈی کے عوض اللہ تعالیٰ آزاد کرنے والے شخص کی ہڈی کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ عورت کی ہر ایک ہڈی کے عوض اس کی آزاد کرنے والی عورت کی ہر ہڈی کو قیامت کے دن آگ سے محفوظ رکھے گا۔

اسلام میں غلامی کی اصلیت:

بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ اسلام میں غلامی کی اصلیت نہیں ہے۔ ان لوگوں کا خیال غلط ہے کیونکہ غلام آزاد کرنے کا جب ہی تو حکم ہے جبکہ غلام ہونا پایا جائے البتہ یہ ضرور ہے کہ غلامی کی حوصلہ شکنی ضرور کی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ غلام' باندی کو آزاد کرنے کا اتنا بڑا ثواب قرار دیا ہے۔ نیز بعض حدود کی خلاف ورزی میں بھی جرمانے کے طور پر غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اور اس موضوع پر مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی کتاب ''الرق فی الاسلام'' اسلام میں غلامی کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

۵۶۸: عبدالوہاب' بقیہ' صفوان' سلیم' شرجیل بن السمط سے روایت ہے

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ۔

کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک مسلمان شخص کی گردن کو آزاد کیا تو اس شخص کے لئے جہنم سے آزادی کا سبب بن جائے گی (یعنی اللہ تعالیٰ اسے اسکے عوض دوزخ سے نجات عطا فرمادے گا)

۵۶۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى مُعَاذٍ إِلَى قَوْلِهِ وَأَيُّمَا امْرِءٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً زَادَ وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ إِلَّا كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِءُ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ۔

۵۶۹: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو' سالم' حضرت شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا کہ آپ ہمیں وہ حدیث سنائیں جو آپ نے نبیؐ سے سنی ہو تو انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت جیسی روایت بیان فرمائی یہاں تک کہ یہ بیان کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے یا جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو قیامت کے روز اس کی ہر ایک ہڈی' اس کی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچانے والی ہو جائے گی اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جو مرد' دو مسلمان خواتین کو آزاد کرے تو وہ اس کو دوزخ سے آزاد کرا دیں گی ان دونوں خواتین کی دو دو ہڈیوں کے عوض آزاد کرنے والے کی ایک ہڈی آزاد ہوگی (اسلئے کہ دو عورتیں ایک مرد کے مساوی ہوتی ہیں)

بَاب فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصِّحَّةِ

باب: تندرستی کی حالت میں غلام' باندی آزاد کرنے کا بیان

۵۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ۔

۵۷۰: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحق' ابوحبیبہ' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص انتقال کے وقت غلام' باندی آزاد کرتا ہے تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنا پیٹ بھر جانے کے بعد دوسرے شخص کو (کھانا وغیرہ) دے۔

فاضل چیز کا صدقہ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ جب اپنی ضرورت سے فاضل ہو جائے تو اس وقت صدقہ کرنا' زیادہ باعث اجر نہیں ہے اصل تو یہ ہے کہ خود کو ضرورت ہوتے ہوئے راہِ الٰہی میں خوشی سے خیرات کرے کہ یہ افضل ترین صدقہ ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْحُرُوفِ وَالْقِرَاءَ اتِ!

۵۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔

۵۷۱: عبداللہ بن محمد' حاتم بن اسمٰعیل (دوسری سند) نصر بن عاصم' یحییٰ بن سعید' جعفر بن محمد' ان کے والد' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے تلاوت فرمائی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (یعنی وَاتَّخِذُوْا' صیغہ امر کے ساتھ)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت:

اس باب میں وہ احادیث بیان کی گئی ہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف قراءت سے متعلق ہیں اور مذکورہ آیت کریمہ کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاء کے زیر سے ثابت ہوا اگرچہ بعض حضرات نے وَاتَّخَذُوْا کی خاء کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے تفصیل کے لئے کتب تجوید تجوید القرآن اور جمال القرآن ملاحظہ فرمائیں۔

۵۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ فُلَانًا كَائِنْ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا۔

۵۷۲: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص (نماز پڑھنے کے لئے) رات کو اُٹھا اور وہ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنے لگا۔ جب صبح ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے کتنی ہی (ایسی) آیاتِ کریمہ تھیں جو کہ اس شخص نے رات میں مجھ کو یاد دلائیں میں ان آیات کریمہ کو بھول گیا تھا۔

آپ کا اتفاقی عمل:

یعنی اتفاقاً وہ آیاتِ کریمہ ذہن میں نہیں رہی تھیں نہ یہ کہ آپ وہ آیاتِ کریمہ قطعی طور پر بھول گئے تھے اس وجہ سے اس شخص کے تلاوت کرنے سے وہ آیاتِ کریمہ یاد آگئیں۔

۵۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا

۵۷۳: قتیبہ بن سعید' عبدالواحد' خصیف' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ﴾ یعنی یہ بات نبی کی شایانِ شان نہیں کہ وہ مالِ غنیمت میں سے خیانت کرے۔ ایک لال رنگ کی چادر کے سلسلہ میں نازل ہوئی جو کہ غزوہ بدر کے دن گم ہوگئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر لے لی ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ

كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

نازل فرمائی۔

نبی کی ذاتِ مقدس:

مطلب یہ ہے کہ نبی کی ذاتِ اقدس پر اس قسم کا شبہ ہی نہ کرنا چاہئے نبی ایسی بات کا تصور تک نہیں کرسکتا۔

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ۔

۵۷۴: محمد بن عیسیٰ 'معتمر' ان کے والد' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے پروردگار! میں کنجوسی اور بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں۔

بڑھاپے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں ایسے بوڑھے پن سے پناہ مانگی گئی ہے کہ جس میں انسان کے ہوش وحواس باقی نہ رہیں اور عبادت تک کی قوت نہ رہے ایسے بڑھاپے کو عربی میں "هَرَم" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۵۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ۔

۵۷۵: قتیبہ بن سعید' یحییٰ بن سلیم' اسماعیل' عاصم' حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی المنتفق کی جانب سے یا بنی المنتفق کے وفد میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان فرمائی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا تَحْسِبَنَّ سین کے زیر سے فرمایا اور اس کے زبر یعنی لَا تَحْسَبَنَّ نہیں فرمایا۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ۔

۵۷۶: محمد بن عیسیٰ' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی کچھ بکریاں لئے ہوئے تھا کہ وہاں پر مسلمان پہنچ گئے اس شخص نے کہا السلام علیکم (لیکن) مسلمانوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اسکی بکریاں لے گئے اس پر یہ آیت: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى﴾ یعنی تم لوگوں کو جو شخص سلام کرے تو تم یہ نہ کہو تم مسلمان نہیں ہو تم دُنیا کے مال و سامان کے یعنی اس غنیمت کے خواہش مند ہو یعنی آپ نے ﴿تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ﴾ کے الفاظ بھی پڑھے (اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت مال موجود ہے تم پہلے ایسے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا اب ہوشیار رہو)

۵۷۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ

۵۷۷: سعید بن منصور' ابو الزناد (دوسری سند) محمد بن سلیمان انباری' حجاج بن محمد اور ابو الزناد' ان کے والد خارجہ بن زید' حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (را

وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ۔

کے پیش کے ساتھ) تلاوت فرماتے تھے (یعنی پہلے آیت کریمہ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تک کا حصہ آپ پر نازل ہوا تھا۔ جب یہ حکم لوگوں پر گراں گزرا تو غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ (لفظ غیر کے زبر یا پیش کے ساتھ) نازل ہوا۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ۔

۵۷۸: عثمان بن ابی شیبہ محمد بن علاء عبد اللہ بن مبارک یونس ابوعلی زہری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ پیش کے ساتھ تلاوت فرمایا (یعنی العینُ میں نون کے پیش کے ساتھ نہ کہ زبر کے ساتھ)۔

۵۷۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ۔

۵۷۹: نصر بن علی ان کے والد عبد اللہ بن مبارک یونس علی زہری حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ﴾ نون کے پیش کے ساتھ پڑھی۔

لفظ جروح کی قراءت:

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے مذکورہ آیت میں لفظ: والجُرُوح کو پیش کے ساتھ پڑھا ہے باقی لفظ کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے اور یہ مسئلہ فن تجوید سے متعلق ہے جس کی مکمل تفصیل کتاب تحفۃ العنبر یہ شرح جزریہ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

۵۸۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ۔

۵۸۰: نفیلی زہیر فضیل حضرت عطیہ بن سعد عوفی سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کے سامنے آیت: ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ﴾ میں (ض پر زبر) پڑھا۔ انہوں نے مِنْ ضُعْفٍ (ض پر پیش دے کر پڑھا) (پھر فرمایا) میں نے بھی آنحضرت ﷺ کے سامنے اسی طرح پڑھا تھا جس طرح تم نے میرے سامنے پڑھا ہے۔ آپ نے بھی اسی طرح میری گرفت کی جس طرح پر میں نے تمہاری گرفت کی۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ ضُعْفٍ۔

۵۸۱: محمد بن یحییٰ عبید ہارون عبد اللہ بن جابر عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پیش کے ساتھ) مِنْ ضُعْفٍ پڑھا)

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ

۵۸۲: محمد بن کثیر سفیان اسلم عبد اللہ ان کے والد حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا۔

تعالیٰ عنہ نے اس طرح پڑھا: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوْا﴾۔

۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ۔

۵۸۳: محمد بن عبد اللہ، مغیرہ، ابن مبارک، اجلح، عبد اللہ، ان کے والد، حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے اور وہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا تَجْمَعُوْنَ﴾ پڑھی۔

لفظ تَفْرَحُوْا کی ایک قراءت:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے مذکورہ آیت میں دونوں مقام پر ت کے ساتھ تلاوت فرمایا اور دیگر قراء کرام نے دونوں مقامات پر ''ی'' کے ساتھ پڑھا ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

۵۸۴: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ پر تلاوت فرمایا: اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرَ صَالِحٍ۔

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کا مفہوم:

مذکورہ آیات کے ٹکڑے کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت نوح رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نے برا کام کیا۔ آپ نے عَمِلَ ماضی کی صورت میں ادا فرمایا اور غیرَ کی راء پر بھی زبر پڑھا کیونکہ عمل کا مفعول ہے۔ علامہ کسائی اور یعقوب کی قراءت اسی طرح اور دیگر حضرات کے نزدیک عمل کی لام پر تنوین اور غیر کی راء پر پیش ہے کیونکہ اس صورت میں یہ عَمَلٌ کی صفت ہے۔

۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَقَالَتْ قَرَأَهَا إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ ثَابِتٍ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ۔

۵۸۵: ابوکامل، عبد العزیز، ثابت، حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کریمہ کو کس طریقہ پر تلاوت فرماتے تھے: ﴿اِنَّهٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ﴾ انہوں نے فرمایا کہ آپ اس طرح پڑھتے تھے: ﴿اِنَّهٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ﴾ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہارون نحوی، موسیٰ بن خلف نے ثابت سے اس روایت کو اسی طرح روایت کیا ہے کہ جس طرح عبد العزیز نے روایت کیا ہے۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۵۸۶: ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، حمزہ زیات، ابواسحٰق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ صَبَرَ لَرَأَى مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي طَوَّلَهَا حَمْزَةُ۔

آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب دُعا مانگتے تو آپ پہلے اپنے لئے دُعا فرماتے اور فرماتے ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور موسیٰ پر (رحمت ہو) اگر وہ صبر سے کام لیتے تو وہ بہت زیادہ عجیب وغریب باتیں دیکھتے لیکن انہوں نے تو یہ فرما دیا: ﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي﴾ اس آیت کریمہ میں حمزہ نے تشدید کے ساتھ مِنْ لَّدُنِّیْ پڑھا (یہی مشہور قراءت ہے)

﴿مِنْ لَّدُنِّیْ﴾ کی ایک قراءت:

زیادہ تر قراء کرام کی قراءت مِنْ لَّدُنِّیْ کے نون کو تشدید کے ساتھ ہی پڑھنے کی منقول ہے اگرچہ کچھ قرّاء نے نون کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے۔

۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَهَا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي وَثَقَّلَهَا۔

۵۸۷: محمد بن عبدالرحمٰن' اُمیہ بن خالد' ابوالجاریہ' شعبہ' ابواسحٰق' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ لَّدُنِّیْ کے نون کو تشدید کے ساتھ تلاوت فرمایا۔ (مشہور قراءت بھی اسی طریقہ پر ہے)

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْرَأَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ مُخَفَّفَةً۔

۵۸۸: محمد بن مسعود' عبدالصمد' عبدالوارث' محمد بن دینار' سعید بن اوس' حضرت مصدع ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح پڑھایا ہے جس طرح آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کو پڑھایا آیت کریمہ میں: ﴿فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ تخفیف کے ساتھ (مشہور قراءت بھی اسی طرح ہے)

۵۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو النَّمَرِيَّ أَخْبَرَنَا هَارُونُ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قَالَ وَهَكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةُ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ وَإِنَّ أَبَا

۵۸۹: یحییٰ بن فضل' وہیب' ہارون' ابان' عطیہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا البتہ (مقام) علیین کے لوگوں میں سے ایک شخص اہلِ جنت کو جھانکے گا تو اس کے چہرے کی وجہ سے جنت اس طرح روشن ہوگی کہ جس طرح چمکتا ہوا موتی۔ راوی نے کہا اس حدیث میں لفظ دُرِّیٌّ دال کے پیش کے ساتھ دُرِّیٌّ ہے۔ دال کے زبر اور ہمزہ کے ساتھ یعنی دَرِیْءٌ نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی انہی حضرات میں

بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا۔

سے ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر ہیں۔

۵۹۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَأٍ مَا هُوَ أَرْضٌ أَمِ امْرَأَةٌ فَقَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ مَكَانَ الْغُطَيْفِيِّ وَقَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ۔

۵۹۰: عثمان بن ابی شیبہ ہارون ابو اُسامہ حسن ابو سبرہ فروہ بن مسیک غطیفی سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا پھر حدیث بیان کی اسکے بعد کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! سبا جو کہ آیت ﴿جِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَّقِيْنٍ﴾ میں ہے یہ کسی خاتون کا نام ہے یا کسی مُلک کا؟ آپ نے فرمایا نہ تو یہ کسی خاتون کا نام ہے اور نہ مُلک کا نام ہے۔ سبا ایک شخص کا نام ہے جس کے عرب میں دس بیٹے پیدا ہوئے جن میں سے چھ بیٹوں نے یمن میں رہائش اختیار کر لی اور چار بیٹے ملک شام جا کر رہنے لگے (پھر ہوتے ہوتے انکی اولاد میں اضافہ ہو گیا اور سباء کی ایک قوم ہو گئی) عثمان نے کہا اس روایت میں عثمان نے بجائے غطیفی کے غطفانی کہا ہے اور حَدَّثَنِي کے بجائے حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ کہا ہے۔

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ۔

۵۹۱: احمد بن عبدہ اسماعیل ابو معمر سفیان عمرو عکرمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو فرمایا یہی وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ﴾ میں ہے۔ (یعنی انہوں نے را اور غ کے ساتھ پڑھا ہے لیکن زیادہ تر قراء نے زا اور ع کے ساتھ پڑھا ہے مشہور قراءت اسی طرح ہے)۔

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ بَلَى قَدْ جَاءَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ الرَّبِيعُ لَمْ يُدْرِكْ أُمَّ سَلَمَةَ۔

۵۹۲: محمد بن رافع اسحٰق بن سلیمان ابو جعفر ربیع بن انس حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اہلیہ محترمہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت کریمہ: ﴿بَلٰى قَدْ جَآءَتْكِ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ تلاوت فرماتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ ربیع نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ لَمْ أَفْهَمْهُ جَيِّدًا عَنْ صَفْوَانَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ ابْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۵۹۳: احمد بن حنبل احمد بن عبدہ سفیان عمرو عطاء صفوان بن یعلی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی سے میں نے سنا آپ منبر پر وَنَادَوْا يَا مٰلِكُ پڑھتے تھے۔ (مطلب یہ ہے کہ سورۂ زخرف کی آیت کریمہ کے جزو یا مالک کو ترخیم کے بغیر پڑھتے تھے اور جو حضرات ہے پڑھتے تھے صرف اس طریقہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَأُ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

سے پڑھتے تھے وَنَادَوْا یَامَالُ ک کو حذف کر کے)۔

۵۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔

۵۹۴: نصر بن علی' ابواحمد' اسرائیل' اسحق' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید' حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھے اِنِّی اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ پڑھایا۔ (مذکورہ آیت کریمہ کی مشہور قرأت اس طریقہ سے ہے: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ)۔

۵۹۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ يَعْنِي مُثَقَّلًا قَالَ أَبُو دَاوُد مَضْمُومَةُ الْمِيمِ مَفْتُوحَةُ الدَّالِ مَكْسُورَةُ الْكَافِ۔

۵۹۵: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' اسود' عبداللہؓ روایت کرتے کہ نبیؐ نے ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ تلاوت فرمایا۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ مدکر میں میم پر پیش ہے اور دال پر زبر اور کاف پر زیر ہے۔ (مذکورہ جملہ پارہ ۲۷ کا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ نے لفظ مدکر کو دال کی تشدید کے ساتھ پڑھا ہے اگرچہ بعض قراء نے بجائے دال کے ذال پڑھا ہے)۔

۵۹۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَؤُهَا فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ۔

۵۹۶: مسلم بن ابراہیم' ہارون نحوی' بدیل' عبد اللہ بن شقیق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ راء کے پیش کے ساتھ تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ (یعقوب کی قراءت میں راء پر پیش ہے اور دیگر قراء کرام راء پر زبر پڑھتے ہیں)۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ۔

۵۹۷: احمد بن صالح' عبدالملک' سفیان' محمد بن منکدر' جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تلاوت فرماتے تھے۔ ﴿اَيَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ﴾۔ (مذکورہ آیت کی مشہور قرأت یَحْسَبُ ہے یعنی الف کے بغیر مذکورہ آیت پارہ ۳۰ کی ہے)۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثَقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ۔

۵۹۸: حفص بن عمر' شعبہ' خالد' ابوقلابہ نے اس شخص سے سنا کہ جس شخص کو رسول اللہؐ نے پڑھایا تھا۔ آیت کریمہ: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذَّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا يُوْثَقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ﴾۔ (مطلب یہ ہے کہ آپ نے مجہول کے صیغہ کے ساتھ اور ذ پر زبر اور ث کے ساتھ پڑھا ہے)۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنْبَأَنِي مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَنْ أَقْرَأَهُ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ۔

۵۹۹: محمد بن عبید' حماد' خالد حذاء' حضرت ابوقلابہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا کہ جس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذَّبُ﴾۔ (یہ آیت کا جملہ سورۂ فجر پارہ نمبر ۳۰ کا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس جملہ کو مضارع مجہول کے ساتھ تلاوت فرمایا ہے)۔

۶۰۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا ذَكَرَ فِيهِ جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَقَالَ جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ۔

۶۰۰: عثمان بن ابی شیبہ محمد بن علاء محمد بن ابی عبیدہ ان کے والد اعمش طائی عطیہ عوفی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی جس میں حضرت جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا تذکرہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل اور میکائیل۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ذُكِرَ كَيْفَ قِرَائَةُ جِبْرَائِلَ وَمِيكَائِلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِلُ۔

۶۰۱: زید بن اخزم بشر بن عمر حضرت محمد بن حازم سے روایت ہے کہ اعمش کے سامنے تذکرہ ہوا کہ جبریل اور میکائیل کی قراءت کس طرح ہے؟ انہوں نے حضرت سعد طائی سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت عطیہ عوفی سے سنا' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتہ کا تذکرہ فرمایا جو صور لئے ہوئے کھڑا ہے تو آپ نے فرمایا ان کے دائیں جانب جبرائیل ہے اور بائیں جانب میکائیل ہے۔

جبریل میکائیل کی قراءت:

لفظ جبریل اور میکائیل میں متعدد قراءت ہیں تفسیر مظہری اور دیگر کتب تفسیر میں مختلف قراءت مذکور ہیں اور لفظ جبر کے سریانی زبان میں بندہ (عبد) کے معنی آتے ہیں اور لفظ میک کے بھی یہی معنی ہیں اور لفظ ایل یا آل اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں مطلب اللہ کا بندہ۔

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَئُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ۔

۶۰۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' حضرت معمر سے روایت ہے کہ کبھی کبھی ابن مسیّب فرمایا کرتے تھے حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تلاوت فرماتے تھے اور: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ سب سے پہلے مروان نے پڑھا (اور باقی قراء کی قراءت لفظ مَلِكِ سے ہے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں زہری بواسطہ انس رضی اللہ عنہ' زہری بواسطہ سالم' ان کے والد کی حدیث کے یہ سند مرسل زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

۶۰۳: سعید بن یحییٰ' ان کے والد' ابن جریج' عبداللہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سورۂ فاتحہ اس

مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ آيَةً آيَةً۔

طریقہ سے تلاوت فرماتے تھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ایک آیت: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ دوسری آیت: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تیسری آیت: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ چوتھی آیت (الخ) (یعنی آپ ہر ایک آیت کریمہ کو علیحدہ علیحدہ تلاوت فرماتے تھے ایک دوسرے سے نہیں ملاتے تھے)

۶۰۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هَذِهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَامِيَةٍ۔

۶۰۴: عبید اللہ بن عمر' عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' سفیان بن حسین' حکم' ابراہیم' ان کے والد' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک گدھے پر سوار تھا اسی وقت سورج غروب ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کس جگہ غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب (اچھی طرح) واقف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ (حَمِئَةٍ) کی بجائے حَامِيَةٍ پڑھا۔ یہ (سورج) ایک گرم چشمہ میں (جاکر) غروب ہوتا ہے۔

۶۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْأَسْقَعِ رَجُلَ صِدْقٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔

۶۰۵: محمد بن عیسیٰ' حجاج' ابن جریج' عمر بن عطاء' مولیٰ ابن اسقع' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس صفہ مہاجرین میں تشریف لائے آپ سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی کونسی آیت کریمہ سب سے زیادہ بڑی ہے؟ (یعنی مرتبہ اور اثر کے اعتبار سے کونسی بڑی آیت ہے؟) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ (الا ھو پر وقف نہیں فرمایا بلکہ ملا کر پڑھا ہے)

آیت الکرسی کی فضیلت:

مذکورہ آیت کریمہ آیت الکرسی پارہ نمبر ۳ کی ہے احادیث میں آیت الکرسی کے بے شمار فضائل مذکور ہیں جو شخص پابندی سے اس کا ورد کرے گا ان شاء اللہ ہر قسم کی آفات اور شیطانی اثرات سے اس کی حفاظت ہوگی۔

۶۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ

۶۰۶: ابومعمر' عبد الوارث' شیبان' اعمش' حضرت شقیق کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ یوسف میں: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ پڑھا۔ شقیق نے بیان کیا کہ ہم لوگ تو اسے: ﴿هِيْتُ لَكَ﴾

قَرَأَ هَيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيقٌ إِنَّا نَقْرَؤُهَا هِئْتُ لَكَ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

پڑھتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ کو جس طرح سکھایا گیا مجھے وہی پسند ہے۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ أُنَاسًا يَقْرَئُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَتْ هِيتَ لَكَ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۔

۶۰۷: ہناد ابومعاویہ اعمش حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کچھ لوگ وَقَالَتْ هِيتُ لَكَ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں اس طرح پڑھتا ہوں کہ جس طریقہ سے مجھے سکھایا گیا اور مجھے یہی پسندیدہ ہے۔

وضاحت آیت:

سورۂ یوسف پارہ نمبر ۱۲ کی مذکورہ آیت کے جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ مصر کے بادشاہ کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام سے خواہش ظاہر کی اور کہا یوسف چلے آؤ۔

۶۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۔

۶۰۸: احمد بن صالح ابن وہب (دوسری سند) سلیمان بن داؤد ابن وہب ہشام زید بن اسلم حضرت عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے یہ فرمایا: ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ﴾۔ (یعنی آپ نے لفظ تُغْفَرْ کو تاء کے ساتھ واحد مؤنث غائب مضارع مجہول سے پڑھا ہے اور مشہور قراءت نغفر (مضارع، جمع متکلم) یعنی نون کے ساتھ ہے)۔

۶۰۹: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

۶۰۹: جعفر ابن ابی فدیک ہشیم نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۱۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي مُخَفَّفَةً حَتَّى أَتَى عَلَى هَذِهِ الْآيَاتِ۔

۶۱۰: موسیٰ بن اسماعیل حماد ہشام بن عروہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔ آپ نے ہم کو پڑھ کر سنایا: سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا یعنی فَرَضْنَا میں راء کی تخفیف کے ساتھ۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آپ نے بہ تخفیف راء تلاوت فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ ان آیاتِ کریمہ پر پہنچے۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْحَمَّامِ

کتاب غسل

۶۱۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

۶۱۱: موسیٰ بن اسمٰعیل حماد عبید اللہ بن شداد ابی عذرہ حضرت عائشہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِي عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَدْخُلُوْهَا فِي الْمَيَازِرِ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حمام میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی۔

تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونا:

حمام میں داخل ہوتے وقت تہبند کو اس لئے ضروری قرار دیا گیا کہ ستر کھلی نہ رہ جائے حمام سے مراد غسل خانہ وغیرہ ہے اس وقت عرب کے غسل خانے (حمام) ہمارے یہاں کے غسل خانوں سے مختلف ہوتے تھے۔

''حمام'' سے مراد وہ غسل خانے ہیں جو عوامی ضرورت کے لئے بازاروں میں بنائے جاتے ہیں اور جہاں ہر کس و ناکس نہانے کی غرض سے آتا جاتا ہے۔ بلکہ پہلے زمانوں میں تو اس قسم کے حمام ہوتے تھے جہاں علیحدہ علیحدہ نہانے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا بلکہ کئی کئی ایک ہی جگہ ساتھ ساتھ غسل کرتے تھے ظاہر ہے کہ اس صورت میں ستر پوشی ممکن نہیں ہوسکتی تھی اس لئے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حمام میں جانے سے منع کر دیا البتہ بعد میں مردوں کو اس شرط کے ساتھ جانے کی اجازت دی کہ وہ بغیر تہبند کے جو گھٹنوں تک ہونا ضروری ہے وہاں غسل نہ کریں۔

مظہرؒ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (تہبند کی شرط کے ساتھ بھی) عورتوں کو حمام میں جانے کی اجازت اس لئے نہیں دی کہ ان کے اعضاء ستر کے حکم میں داخل ہیں کہ ان کے لئے جسم کا کوئی حصہ بھی کھولنا جائز نہیں ہے تاہم واقعی ضرورت و مجبوری کی صورت میں عورتوں کے لیے بھی اجازت ہے مثلاً شدید سردی کے موسم میں حیض و نفاس سے فراغت کے بعد یا ناپاک ہونے کی صورت میں نہانے کی ضرورت ہو یا کسی علاج کے سلسلے میں گرم پانی سے نہانا ضروری ہو اور گرم پانی کا حمام کے علاوہ کہیں اور انتظام نہ ہو نیز ٹھنڈے پانی سے نہانا ضرر و نقصان کا باعث ہو تو اس صورت میں عورت کو بھی حمام جانے کی مخصوص اجازت ہوگی۔

یہاں یہ خلجان پیدا ہوسکتا ہے کہ اس وضاحت سے وہ وجہ ظاہر نہیں ہوئی جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس ممانعت میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کیوں کیا گیا ہے کیونکہ عورت کی موجودگی میں عورت کے لئے بلا فرق وہی حکم ہے جو مرد کی موجودگی میں مرد کے لئے ہے کہ جس طرح مرد کو کسی مرد کے سامنے اپنے جسم کو کھولنا جائز نہیں ہے۔ علاوہ اس حصہ جسم کے جو شرعی طور پر عورت کے لئے ستر کے حکم میں ہے اس اعتبار سے قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی یہ اجازت ہونی چاہئے کہ وہ زنانہ حمام میں جا سکتی ہیں بشرطیکہ وہ اپنے جسم کے اس حصے کو ضرور چھپائے رکھیں جن کو عورت کے سامنے بھی کھولنا جائز نہیں ہے؟

اس خلجان کو اس توجیہ کے ذریعہ رفع کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو مذکورہ شرط کے ساتھ حمام میں جانے کی اجازت اس لئے نہیں دی ہوگی کہ (دیہاتوں میں) عام طور پر عورتیں اپنی ہم جنسوں کے سامنے اپنی ستر پوشی کا کوئی خاص لحاظ نہیں رکھتیں۔ بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو عورتوں کے سامنے حتیٰ کہ اجنبی عورتوں کے سامنے اپنے ستر کی عریانیت کو معیوب نہیں سمجھتیں، چہ جائیکہ اپنی اقارب جیسے ماں یا بیٹی یا بہن وغیرہ کے سامنے ستر کھولنے کو کوئی برائی سمجھیں یہاں تک کہ گھر میں بھی غسل وغیرہ کے مواقع پر عورتیں ایک دوسرے کے سامنے اپنے ستر کو چھپانے کا خیال نہیں رکھتیں چہ جائیکہ حمام میں کہ جہاں ویسے بھی ایک دوسرے کے سامنے ستر پوشی بڑی مشکل سے قائم رکھنی پڑتی ہے بلکہ اکثر عورتیں تو کوئی کپڑا وغیرہ لپیٹنے تک کی روادار نہیں ہوتیں، لہٰذا آنحضرت ﷺ نے نور نبوت کے ذریعہ عورتوں کی اس حالت کا ادراک کرلیا اور ان کے لئے اس راستہ ہی کو بند کر دیا۔

۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلَى عَائِشَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَهُوَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ أَبَا الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۱۲: محمد بن قدامہ' جریر (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' منصور' سالم' حضرت ابوالملیح سے روایت ہے کہ اہلِ شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا تم کہاں کی رہنے والی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ملک شام کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (میرا خیال ہے کہ) شاید تم اس علاقہ کی باشندہ ہو جہاں خواتین بھی حمام میں (غسل کرنے کے لئے) جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آگاہ رہو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے تھے جو عورت اپنے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے کسی اور جگہ اُتارتی ہے تو وہ عورت اپنے پردہ کو پھاڑتی (یعنی ختم کرتی ہے) جو کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ جریر کی حدیث ہے جو کہ زیادہ مکمل ہے اور جریر نے ابوالملیح کو بیان نہیں کیا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خواتین کو حمام میں جانا:

مذکورہ حدیث سے خواتین کو حمام میں داخل ہونے کی ممانعت ظاہر ہے یا مذکورہ حمام سے وہ حمام مراد ہیں کہ جہاں پر مرد بھی غسل کرتے ہوں۔ واضح رہے کہ اگر کوئی خاتون کسی دوسرے کے گھر میں ضرورت کی بنا پر پردہ کے ساتھ کپڑے بدلنے کے لئے کپڑے اُتارے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ۔

۶۱۳: احمد بن یونس' زہیر' عبد الرحمٰن بن زیاد' عبد الرحمٰن بن رافع' عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کیلئے عنقریب عجم کی سرزمین فتح ہو جائیگی اور تمہیں اس میں وہ مکانات ملیں گے جن کو حمام کہا جاتا ہے تو اس میں مرد تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں۔ اور خواتین کو بھی داخل ہونے سے روکو سوائے مریض یا نفاس والی عورت کے۔ (یعنی جس عورت کے بچہ پیدا ہوا ہو یا بیمار عورت کو یا کسی دوسری ضرورتِ شرعی کی بنا پر کوئی عورت حمام میں داخل ہونا چاہے وہ داخل ہو سکتی ہے۔)

بَاب النَّهْيِ عَنْ التَّعَرِّي

باب: ننگے ہونے کی ممانعت

۶۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا

۶۱۴: ابن نفیل' زہیر' عبدالملک' سلیمان العزرمی' عطاء' یعلی سے روایت

زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

ہے کہ نبیؐ نے ایک شخص کو تہبند کے بغیر میدان میں غسل کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کے بعد ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت حیا والا ہے۔ پردہ پوش کرنے والا اور پردہ پوش اور شرم وحیا کو عزیز رکھتا ہے تو تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص غسل کرے تو ستر پوشی کرے۔ (یعنی اگر غسل کرنے کی جگہ پر بے پردگی ہو تو پردہ کر کے غسل کرے اور اگر بے پردگی نہ ہو تو برہنہ ہو کر غسل کرنا درست ہے)۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

۶۱۵: محمد بن احمد بن ابی خلف' اسود بن عامر' ابوبکر بن عیاش' عبدالملک بن ابی سلیمان' عطاء' صفوان بن یعلیٰ' حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلی حدیث بہت مکمل ہے۔

۶۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

۶۱۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابی النضر' زرعہ بن حضرت عبدالرحمٰن بن جرہد اور ان کے والد سے روایت ہے کہ جرہد جو کہ اصحاب صفہ میں سے تھے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے اور (اس وقت) میری ران (غلطی سے) کھلی ہوئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ ران ستر ہے (یعنی اس کو چھپاؤ)۔

ران ستر ہے:

ران کے بھی چھپانے کا حکم ہے اور مرد کی ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک ہے کتب فقہ میں اس کی صراحت ہے رد المحتار' فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ۔

۶۱۷: علی بن سہل' حجاج' ابن جریج' حبیب بن ابی ثابت' عاصم' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نہ تو اپنی ران کھولو اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران دیکھو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نکارت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَرِّي

باب: برہنہ ہو کر چلنے کا بیان

۶۱۸: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۶۱۸: اسمٰعیل بن ابراہیم' یحییٰ بن سعید' عثمان بن حکیم' ابوامامہ' حضرت

سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً۔

مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک وزن دار پتھر اُٹھا کر جا رہا تھا کہ (اتفاقاً) میرا تہبند گر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا کپڑا اُٹھا کر باندھ لو اور برہنہ ہو کر نہ چلا کرو۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

۶۱۹: عبد اللہ بن مسلمہ ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار، یحییٰ، حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا معاویہ قشیری سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ اپنی ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ آپ نے فرمایا اپنی ستر تمام سے چھپاؤ علاوہ اپنی بیوی یا باندی کے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب لوگ ملے جلے ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم سے یہ ہو سکے کہ کوئی تمہاری ستر نہ دیکھے تو چاہئے کہ تمہارا ستر کوئی نہ دیکھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں سے جب کوئی شخص گھر میں تنہا ہو؟ آپ نے فرمایا لوگوں کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ شرم و حیا کرنا چاہئے۔

۶۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ۔

۶۲۰: عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبد الرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مرد دوسرے مرد کی ستر نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی ستر دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں (چادر یا لحاف وغیرہ میں) لیٹے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

ایک کپڑے میں سونا:

یعنی برہنہ ہو کر اس طرح لیٹنا عورت اور مرد دونوں کے لئے ناجائز ہے کہ ایک مرد کی ستر دوسرے مرد سے لگے یا ایک عورت کی ستر دوسری عورت کے ساتھ لگے خواہ برہنہ ہو کر آرام کریں یا کپڑے پہنے ہوئے۔ لیکن اگر کوئی عورت یا کوئی مرد ضرورتِ شدیدہ کی بنا پر ایک لحاف میں یا چادر میں آرام کریں یعنی مرد مرد کے ساتھ اس طرح لیٹ جائے کہ ایک مرد سرہانے کی طرف اور لیٹے اور دوسرا پاؤں کی جانب۔ اسی طرح عورت عورت کے ساتھ آرام کرتے تو اس صورت کی گنجائش ہے۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَلَدًا أَوْ وَالِدًا قَالَ وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا۔

۶۲۱: ابراہیم بن موسیٰ' ابن علیہ' جریری' ابی نضرہ' طفارہ کا ایک شخص (طفارہ ایک قبیلہ کا نام ہے) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ مل کر (ایک ہی کپڑے) میں نہ لیٹے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ مل کر لیٹے البتہ اپنے نابالغ بچے کے ساتھ یا والد اور والدہ اپنے بچے کے ساتھ۔

کم سن بچوں کا والدین کے پاس سونا:

مطلب یہ ہے کہ جب تک اولاد کم سن ہے تو اس کو والدین میں سے کسی ایک کے پاس یا دونوں کے پاس لیٹنا درست ہے البتہ جب بچہ باشعور ہو جائے تو اس کو علیحدہ ملٹانا ضروری ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ اللِّبَاسِ

۶۲۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى۔

۶۲۲: عمرو' ابن مبارک' جریری' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبیؐ جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو آپ اس کپڑے کا نام لیتے جو اس کپڑے کا نام ہوتا قمیص یا عمامہ (وغیرہ) پھر آپ فرماتے اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ یعنی اے اللہ تمام تعریف آپ کیلئے ہے آپ نے مجھ کو یہ لباس پہنایا میں آپ سے اس لباس کی خیر و برکت مانگتا ہوں اور جس مقصد کیلئے یہ لباس بنایا گیا ہے اسکی بھی خیر مانگتا ہوں اور میں آپ سے اس لباس کی برائی اور اسکی برائی سے کہ جس کیلئے یہ لباس تیار کیا گیا پناہ مانگتا ہوں۔ ابونضرہ نے کہا آپ کے اصحاب میں سے جب کوئی صحابی نیا لباس پہنتا تو لوگ ان سے کہتے اللہ کرے تم اس لباس کو (پہن کر) پرانا کرو اور تمہیں دوسرا (اس سے بہتر) لباس پہننا نصیب ہو۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۶۲۳: مسدد' عیسیٰ بن یونس' جریری سے اسی طریقہ پر روایت ہے۔

۶۲۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ

۶۲۴: مسلم بن ابراہیم' محمد بن دینار' جریری سے اسی طرح روایت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں عبدالوہاب نے ابوسعید کو بیان نہیں فرمایا اور حماد بن سلمہ نے اس روایت کو جریری

وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوالعلاء کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۲۵: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

۶۲۵: نصیر بن فرج' عبداللہ' سعید' ابومرحوم' سہل بن معاذ' ان کے والد حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي وَلَا قُوَّةٍ)) یعنی اللہ ہی کے لئے تمام قسم کی خوبیاں ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھے یہ رزق پہنچایا تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جس شخص نے نیا لباس پہن کر یہ دُعا پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي وَلَا قُوَّةٍ یعنی تمام خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری محنت و طاقت کے بغیر مجھے یہ لباس عطا فرمایا تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

بَابٌ فِيمَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

باب: نیا لباس پہننے والے کے لئے کیا دُعا پڑھی جائے؟

۶۲۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَذَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَحَقُّ بِهَذِهِ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمٍ فِي الْخَمِيصَةِ أَحْمَرَ أَوْ أَصْفَرَ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ يَا أُمَّ خَالِدٍ وَسَنَاهْ فِي كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ۔

۶۲۶: اسحق بن جراح' ابوالنضر' اسحق بن سعید' انکے والد' ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں چند اقسام کے کپڑے آئے ان کپڑوں میں ایک چھوٹی اُونی دھاری دار کالے رنگ کی چادر تھی تو آپ نے فرمایا۔ تم لوگ اس کا زیادہ مستحق کس کو سمجھتے ہو؟ لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس اُمّ خالد کو لاؤ وہ آپ کی خدمت میں لائی گئیں وہ چادر آپ نے اس کو پہنا دی پھر دو مرتبہ فرمایا: اس چادر کو پرانا کرو پھاڑو (یعنی پہن کر پرانی کرو بطور دُعا کے فرمایا) اور آپ چادر کے لال اور زرد رنگ کے نقوش کو ملاحظہ فرماتے جاتے تھے سناہ سناہ اے اُمّ خالد! حبشی زبان میں سناہ عمدہ اور بہتر کو کہا جاتا ہے (یعنی بہت خوبصورت لگ رہی ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

باب: قمیص کا بیان

۶۲۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ

۶۲۷: ابراہیم بن موسیٰ' فضل بن موسیٰ' عبدالمومن بن خالد' عبداللہ بن

بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصَ۔

بریدہ‘ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص بہت پسندیدہ تھا۔

۶۲۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَمِيصٍ۔

۶۲۸: اسحٰق بن ابراہیم‘ معاذ بن ہشام‘ ان کے والد‘ بدیل بن میسرہ‘ شہر بن حوشب‘ حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین پہنچے تک تھیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَقْبِيَةِ

باب: قبا کا بیان

۶۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قِبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ مَخْرَمَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُسَمِّهِ۔

۶۲۹: قتیبہ بن سعید‘ یزید‘ لیث‘ حضرت عبداللہ‘ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو قبائیں تقسیم فرمائیں اور آپ نے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ عنایت نہ فرمایا‘ تو مجھ سے مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے میرے بیٹے! تم میرے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چلو۔ میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے وہاں پر پہنچ کر کہا کہ تم اندر چلے جاؤ اور میرا نام لے کر آنحضرت ﷺ کو بلا کر لے آؤ۔ حضرت مسور نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو بلایا۔ آپ ان ہی قباؤں میں سے ایک قبا زیب تن فرمائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے یہ قبا تمہارے لئے رکھ رکھی تھی۔ مسور کہتے ہیں کہ انہوں نے قبا کو دیکھا۔ ابن موہب نے یہ اضافہ کیا کہ مخرمہ نے قبا کو دیکھا پھر دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں کہ حضرت مخرمہ نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا مخرمہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔

خلاصۃ الباب: قبا عرب کا ایک قسم کا لباس ہوتا ہے تقسیم کے وقت حضرت مخرمہ کو قبا کے نہ ملنے کا افسوس تھا۔ کسی مصلحت سے آپ نے ان کو اس وقت وہ قبا عنایت نہیں فرمائی بعد میں آپ نے وہ قبا حضرت مخرمہ کو عطا فرما دی۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ

باب: شہرت حاصل کرنے کیلئے لباس پہننے کا بیان

۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ

۶۳۰: محمد بن عیسیٰ‘ ابوعوانہ (دوسری سند) محمد بن عیسیٰ‘ شریک‘ عثمان‘ ابوزرعہ‘ مہاجر‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شہرت (یا نام ونمود)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ تُلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ۔

کے لئے لباس پہنا (استعمال کیا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اسی قسم کا لباس پہنائے گا کہ ابن عوانہ نے یہ اضافہ کیا کہ پھر اس لباس میں آگ بھڑکے گی۔

ریاکاری کی ممانعت:

معلوم ہوا کہ کسی بھی قسم کی کوئی چیز خواہ وہ لباس ہو یا جوتا یا دیگر استعمال کی اشیاء سب بوقت ضرورت استعمال کرے اور مقصد ضرورت پوری کرنا ہو نہ کہ ریاکاری۔

۶۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ۔

۶۳۱: مسدد ابوعوانہ کی حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلت و رسوائی کا لباس پہنائیں گے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنی عزت طلبی اور اپنی بڑائی کے اظہار کی غرض سے اعلیٰ و نفیس لباس پہنے یعنی اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ میرے جسم پر اعلیٰ لباس دیکھ کر میری عزت کریں اور مجھے شہرت و بڑائی ملے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلیل و حقیر کپڑا پہنائے گا' یعنی اس کو اس کپڑے کے ذریعہ ذلیل و بے عزت کرے گا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دنیا میں ایسا لباس پہنے گا جس سے تواضع اور بے نفسی ظاہر ہوتی ہو (یعنی جس کو دنیا دار لوگ ذلیل و حقیر لباس سمجھتے ہوں اس کو اللہ تعالیٰ عقبیٰ میں عزت و عظمت کا لباس پہنائے گا۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ شہرت کے کپڑے سے مراد وہ حرام کپڑے ہیں کہ جن کا پہننا مباح نہیں ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ وہ کپڑا مراد ہے جو فقراء و مساکین کو ذلیل و خوار رکھنے اور ان کی دل شکستگی کی غرض سے از راہ غرور و تکبر پہنے' بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کپڑا مراد ہے جو از راہ تمسخر و مذاق یعنی لوگوں کو ہنسانے کے لئے پہنے' یا وہ کپڑا مراد ہے جو اپنے زہد و پارسائی کے اظہار کے لئے پہنے اسی طرح بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں دراصل ''اعمال'' کو کپڑے سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی مراد یہ ہے کہ جو شخص از راہ ریا یعنی محض دکھانے سنانے کے لئے اچھے اعمال کرے تاکہ ان کی وجہ سے دنیا والوں کی نظر میں اس کو شہرت و عزت حاصل ہو تو قیامت کے دن اس کا حشر یہ ہوگا! بہرحال حدیث کے سیاق کو دیکھتے ہوئے یہ بات بلاشک کہی جا سکتی ہے کہ وہ مراد و مطلب زیادہ صحیح ہے جس کو پہلے بیان کیا گیا ہے۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

۶۳۲: عثمان بن ابی شیبہ' ابونضر' عبدالرحمن بن ثابت' حسان بن عطیہ' ابومنیب' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ شخص ان (ہی) میں سے ہے۔

خُلاصۃُ البَاب: مطلب یہ ہے کہ ایسی مشابہت اختیار کرے کہ جس کی بناء پر یہ امتیاز نہ ہو سکے کہ یہ شخص کافر ہے یا مسلمان ہے؟ جو شخص ایسی وضع قطع اختیار کرے کہ جیسے کفار کی وضع قطع ہوتی ہے پھر جہاد میں کوئی مسلمان اس شخص کو کافر سمجھ کر قتل کر دے تو قاتل کی گرفت نہیں ہوگی۔ بہر حال اسلام نے غیر مسلموں کا شعار اپنانے کو حرام قرار دیا ہے۔

ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو شخص جس قوم و جماعت کی مشابہت اختیار کرے گا اس کو اسی قوم و جماعت جیسی خیر و معصیت ملے گی مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لباس واطوار وغیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم یا فساق و فجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں وہی گناہ لکھے جائیں گے جو اس غیر مسلم قوم کے لوگوں یا فساق و فجار کو ملتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے آپ کو علماء و مشائخ اور اولیاء اللہ کے نمونے پر ڈھالے گا کہ انہی جیسا لباس پہنے گا انہی جیسے اطوار اختیار کرے گا اور انہی جیسے اعمال کرے گا تو وہ بھلائی و سعادت کے اعتبار سے انہی کے زمرہ میں شمار ہوگا۔ اس ارشاد گرامی کے الفاظ بہت جامع و ہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور بہت سی چیزیں آ جاتی ہیں یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اخلاق و اطوار میں ہو یا افعال و کردار میں ہو اور خواہ لباس و طرز رہائش میں ہو اور یا کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو سب کا یہی حکم ہے۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعَرِ

۶۳۳: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ و قَالَ حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي۔

باب: کھال اور بالوں کا لباس پہننے کا بیان

۶۳۳: یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ' حسین بن علی' ابن ابی زائدہ' ان کے والد' مصعب' صفیہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کالے بالوں سے بنی ہوئی خوبصورت چادر تھی کہ جس میں حسین (راوی) نے دوسری حدیث حضرت عتبہ بن سلمی سے روایت کی کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لئے کپڑا مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کتان کے دو کپڑے پہنا دیئے (ان کپڑوں کے پہننے کے بعد) جب میں اپنے آپ کو دیکھتا تو میں خود کو دیگر رفقاء سے لباس میں بہتر اور اچھا دیکھتا۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ۔

۶۳۴: عمرو بن عون' ابوعوانہ' قتادہ' حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بیٹے! اگر تم ہم لوگوں کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتے اور بارش ہوئی ہوتی تو تم یہ سمجھتے (خیال کرتے) کہ ہم لوگوں میں سے بکریوں اور بھیڑوں کی بو آ رہی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ناداری:

مطلب یہ ہے کہ تنگ دستی کی وجہ سے ہم لوگوں کا لباس کھالوں اور بالوں کا ہوتا تھا اور اس لباس پر پانی پڑنے کی وجہ سے بکری اور بھیڑ کی بو آنے لگتی۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا۔

۶۳۵: عمرو بن عون' عمارہ' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذی یزن کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کپڑے کا ایک جوڑا تحفتاً بھیجا جو کہ اس نے تینتیس اُونٹ یا اُونٹنیاں دے کر خریدا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ۔

۶۳۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' اسحٰق بن حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کپڑے کا ایک جوڑا بیس سے زائد اُونٹنیاں دے کر خریدا پھر وہ ذی یزن بادشاہ کو تحفہ بھیج دیا (تا کہ ان کے تحفے کا بدلہ ہو جائے) آپ تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ ضرور دیتے)

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

۶۳۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) موسیٰ' سلیمان' حمید' حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے موٹے کپڑے کا ایک تہبند نکالا جو کہ یمن میں بنتا تھا اور ایک کمبل' جس کو ملبدہ کہتے تھے وہ نکالا پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قسم کھائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان ہی دو کپڑوں میں ہوا۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ أَتَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ

۶۳۸: ابراہیم بن خالد' عمر بن یونس' عکرمہ' ابوزمیل' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حروری لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا تو میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا تم اس قوم کے پاس جاؤ۔ میں یمن کا اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہن کر ان کے پاس گیا اور راوی حدیث ابوزمیل نے بیان کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک خوبصورت اور باوجاہت شخص تھے۔ انہوں نے بیان کیا جب میں خارجیوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا خوش آمدید! اے ابن عباس یہ تم نے کیسا لباس پہن رکھا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ

الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ۔

عنہمانے کہا تم لوگ مجھ کو کیا طعنہ دے رہے ہو۔ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو عمدہ سے عمدہ لباس پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: حروری ایک قوم تھی جو خوارج میں سے تھی۔ یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مخالف ہو گئے تھے اور اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حدودِ شرع میں رہتے ہوئے عمدہ لباس استعمال کرنا ممنوع نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عمدہ لباس بھی استعمال فرمایا ہے۔

اللہ عزوجل کا صد ہا شکر واحسان ہمہ وقت ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے ہم جیسے ہمہ شمہ کو اتنی نعمتوں سے نوازا ہے یعنی چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو مادی نعمت عطا کرے تو وہ اس کو ظاہر کرے مثلاً وہ اپنی حیثیت کے مطابق اور مبالغہ واسراف کی حد تک جائے بغیر اچھے کپڑے پہنے' لیکن اس کو خوش پاشا کی کسی غرور وتکبر اور اتراہٹ کے جذبہ سے نہیں ہونی چاہئے بلکہ شکر گزاری کی نیت سے ہونی چاہئے تا کہ فقر احتاج' زکوٰۃ صدقات لینے کے لئے اس کی طرف رجوع کریں' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کو چھپانا اچھا نہیں ہے بلکہ کفرانِ نعمت کا موجب ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو روحانی نعمت جیسے علم وفضل کی دولت اور بزرگی وشخصیت عطا فرمائے تو اس کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے سامنے اس نعمت کا اظہار کرے تا کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اگر یہ اشکال پیدا ہو کہ اوپر کی حدیث میں تو ترک زینت کی طرف راغب کیا گیا ہے اور اس حدیث میں خوش پوشاکی کے ذریعہ گویا زیب وزینت اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے اس صورت میں ان دونوں حدیثوں کے درمیان جو ظاہری تضاد محسوس ہوتا ہے' اس کے دفعیہ کے لئے کیا توجیہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ اوپر کی حدیث کا تعلق اس صورت سے ہے جب کہ خوش پوشاکی کی حیثیت واستطاعت نہ ہو' چنانچہ اس صورت میں ''ترک زینت کی طرف راغب کیا گیا ہے تا کہ اگر کسی شخص کو کسی موقع پر خوش پوشاکی کی ضرورت بھی لاحق ہو اور وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس مقصد کی تکمیل کے لئے غیر موزوں تکلیف واہتمام کر کے اور ناروا زحمت برداشت کر کے اچھے کپڑے حاصل کرنے کی سعی نہ کرے' بلکہ صبر واستقامت کی راہ اختیار کر کے ترک زینت ہی پر عامل رہے اس کے برخلاف جو شخص عمدہ پوشاک پہنے اور لباس کی نفاست ولطافت کو اختیار کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور وہ اس کے باوجود ''ترک زینت'' ہی کو اپنا معمول کی بنا پر پھٹے پرانے اور میلے کچیلے کپڑے پر قناعت کئے رہے تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کیونکہ اس کی یہ عادت اصل میں بخل وخست پر محمول ہوگی۔

باب مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ

باب: خز (ایک قسم کے ریشمی کپڑے) کے استعمال کا بیان

۶۳۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي

۶۳۹: عثمان بن محمد' عبدالرحمٰن بن عبداللہ (دوسری سند) احمد بن عبدالرحمٰن' ان کے والد' عبداللہ بن سعد' حضرت سعد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو سفید خچر پر سوار

أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ فَقَالَ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِهِ۔

تھا اور کالے رنگ کا ریشمی عمامہ باندھے ہوئے تھا اس نے کہا مجھے یہ عمامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے یہ الفاظ عثمان کے ہیں۔ (''خز'' ایک قسم کا کپڑا ہے جس میں ریشم اور اُون ملے ہوئے ہوتے ہیں)۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ وَاللّٰهِ يَمِينٌ أُخْرَى مَا كَذَّبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۶۴۰: عبدالوہاب' بشر بن بکر' عبدالرحمٰن' عطیہ بن قیس' حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کہتے ہیں کہ مجھے ابو عامر یا ابو مالک نے بتایا کہ اللہ کی قسم! پھر دوسری قسم کہ انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا' کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری اُمت میں اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ خز اور ریشم کو جائز بنالیں گے پھر اور کچھ بیان فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا ان لوگوں میں بعض لوگ بندر بن جائیں گے بعض لوگ قیامت تک خنزیر بن جائیں گے۔

اُمت محمدیہ کے چہرہ بگاڑ دیئے جانے کے متعلق:

مذکورہ حدیث اور دیگر ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں کہ جن میں اُمت محمدیہ کے چہرے بگاڑ دیئے جانے اور زمین میں دھنس جانے کی نفی فرمائی گئی ہے بہرحال اس اُمت میں جزوی طور پر خسف اور مسخ قیامت سے قبل یعنی زمین میں دھنس جانا اور چہرہ بگڑ جانا ہوسکتا ہے۔ عمومی خسف اور مسخ نہیں ہوگا اور دوسری حدیثوں میں عمومی خسف اور مسخ کی نفی کی گئی ہے۔ کتب حدیث سے اس طرح ثابت ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

باب: ریشم پہننے کا بیان

۶۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۶۴۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی لباس فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کاش آپ اس کو خرید لیتے اور اس کو آپ جمعہ اور جس دن آپ کی خدمت میں وفود حاضر ہوتے ہیں اس دن پہن لیا کرتے۔ (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا اس لباس کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ پھر اسی قسم کے کچھ جوڑے آپ کے پاس آئے آپ نے اس میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جوڑا عنایت فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ یہ لباس مجھے پہنا رہے

كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا۔

ہیں حالانکہ آپ نے پہلے تو عطارد (نامی شخص) کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مشرک بھائی (یعنی عثمان بن حکم) کو دے دیا۔

خلاصۃ الباب: اس ارشادِ گرامی کا تعلق اس شخص سے ہے جو مردوں کے لئے ریشم کے حلال ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے ریشمی کپڑا پہنے' یا یہ زجر و تہدید پر محمول ہے اور یا اس کا تعلق اس بات سے ہے کہ ایسا شخص ایک خاص مدت تک جنت میں داخل ہونے سے پہلے ریشمی کپڑا پہننے سے محروم رہے گا کیونکہ جنت میں جنتیوں کا لباس ریشمی ہوگا اور حافظ سیوطیؒ کے قول کے مطابق اکثر علماء نے اس حدیث کی یہ تاویل بیان کی ہے کہ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا جو ابتداء ہی میں جائز المرام قرار پا کر جنت میں جائیں گے۔ چنانچہ اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو امام احمدؒ نے حضرت جویریہؓ سے نقل کی ہے کہ: ((من لبس الحرير في الدنيا البسه الله يوم القيمب ثوبا من نار)) یعنی جس شخص نے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا لباس پہنائے گا۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ حُلَّةُ إِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ وَقَالَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

۶۴۲: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' عمرو بن حارث' ابن شہاب' سالم' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا (استبرق ریشمی کپڑا ہوتا ہے) پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ریشم کا جبہ بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو۔

۶۴۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَهَكَذَا أُصْبُعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً۔

۶۴۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عاصم احول' حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو تحریر فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس قدر اس قدر دو اُنگلی یا تین یا چار اُنگلی کے برابر۔

۶۴۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ

۶۴۴: سلیمان' شعبہ' ابی عون' ابوصالح' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی شخص نے ایک ریشمی دھاری دار لباس بھیجا تو آپ نے وہ لباس میرے پاس بھیجا میں اس کو پہن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے چہرۂ مبارک کو غصہ میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ لباس تمہارے پہننے کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ پھر آپ نے مجھے حکم فرمایا میں نے (وہ

نِسَائِی۔

لباس) اپنی عورتوں کو تقسیم کر دیا۔

بَاب مَنْ كَرِهَهُ

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت

۶۴۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

۶۴۵: قعنبی' مالک' نافع' ابراہیم بن عبداللہ' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (کپڑے) اور کسم (زعفران) کے رنگ کے کپڑے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع کی حالت میں پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۶۴۶: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابراہیم بن عبداللہ' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے فرمایا ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

رکوع' سجدہ میں قرآن پڑھنا:

رکوع اور سجدہ میں تسبیح پڑھنے کا حکم ہے اور قرآن کریم حالت قیام میں پڑھنے کا حکم ہے۔

۶۴۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا زَادَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ۔

۶۴۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے یہی روایت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا۔

۶۴۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتُقَةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبِسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَمَا أَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَخِيكَ النَّجَاشِيِّ۔

۶۴۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ نے نبیؐ کو سندس (یعنی باریک اور نفیس ریشمی لباس) کا ایک چوغہ بھیجا۔ آپ نے اس کو پہن لیا۔ انسؓ نے فرمایا میں آپ کے ہاتھوں کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ ہل رہے تھے پھر آپ نے وہ کپڑا حضرت جعفر بن ابی طالب کو بھیجا۔ جعفرؓ وہ کپڑا پہن کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو وہ (چوغہ) پہننے کیلئے نہیں دیا تھا انہوں نے کہا پھر میں اس کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے بھائی نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے ہاں بھجوا دو۔

۶۴۹: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

۶۴۹: مخلد بن خالد' روح' سعید' قتادہ' حسن' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ. قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أُرَاهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَّيَّبْ بِمَا شَائَتْ۔

کہ میں ارغوانی رنگ کی زین پر سوار نہیں ہوتا' نہ ہی میں زعفران کے رنگ کا لباس پہنتا ہوں اور نہ میں وہ کرتہ پہنتا ہوں جس پر ریشم لگا ہوا ہو اور حسن نے اپنی قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے (مزید) فرمایا۔ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نہیں' صرف خوشبو ہے اور خواتین کی خوشبو رنگین ہے بو والی نہیں (جیسے کہ مہندی اور زعفران وغیرہ کہ ان میں اس قدر خوشبو نہیں کہ وہ باعث فساد بن سکے) سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا یہ حکم اس وقت ہے جبکہ خواتین باہر نکلیں لیکن اگر وہ اپنے گھر میں شوہر کے پاس (جائے) تو دل چاہے تو خوشبو لگا لے (اس میں گناہ نہیں)

خلاصۃ الباب: عورت کے لئے باہر نکلتے وقت خوشبو لگا کر جانا ناجائز ہے اور مفہوم حدیث یہ ہے کہ آپ سرخ زین باندھے ہوئے جانور پر سوار نہیں ہوتے تھے۔

''جس میں رنگ تو ہو مہک نہ ہو'' کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو اپنے گھر سے باہر نکلتے وقت ایسی کوئی چیز استعمال کرنی درست نہیں ہے جس میں مہک اور خوشبو ہو ہاں ...... گھر کے اندر رہتے ہوئے اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حدیث میں خوشبو کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس کا ظاہری اسلوب بیان ''خبر'' کا ہے لیکن معنی میں امر یعنی حکم کے ہے جس کا مطلب یہ ہے جیسا کہ ترجمہ میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ مرد جو خوشبو استعمال کریں اس میں رنگ کی آمیزش نہ ہونی چاہئے۔ اس کے برخلاف عورت جو خوشبو استعمال کرے اس میں مہک نہ ہونی چاہئے۔ اسی طرح شمائل ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ مردوں کی خوشبو ایسی چیز ہونی چاہئے جس سے مہک تو نکلتی ہو لیکن اس کا رنگ ظاہر نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو ایسی چیز ہونی چاہئے جس کا رنگ تو ظاہر ہو لیکن اس سے مہک نہ نکلتی ہو۔ اس روایت کا مطلب بھی وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے کہ عورت گھر سے باہر نکلتے وقت کوئی ایسی چیز استعمال نہ کرے جس کی مہک پھیلتی ہو کیونکہ اگر یہ مطلب نہیں لیا جائے گا تو عبارت کا مفہوم اس لئے غیر واضح ہو جائے گا کہ کوئی بھی ''خوشبو'' بغیر مہک کے نہیں ہو سکتی اس صورت میں اس کی طرف ''مہک'' کی نسبت غیر ضروری اور بے فائدہ ہو گی اور اگر یہ کہا جائے کہ کچھ خوشبوئیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں بالکل مہک نہیں ہوتی اور عورتوں کے لئے ایسی ہی خوشبوؤں کا استعمال جائز کیا گیا ہے تو یہ بات بالکل غیر حقیقی اور غیر صحیح ہو گی۔

۶۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ

۶۵۰: یزید بن خالد' مفضل' عیاش بن عباس' حضرت ابو حصین' یعنی ہیثم بن شفی سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک ساتھی کہ جس کی کنیت ابو عامر تھی اور جو قبیلہ معافر کے تھے اس کے ساتھ بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلا اس وقت بیت المقدس کے لوگوں کے واعظ قبیلہ ازد کے ابو ریحانہ تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔

لِنُصَلِّيَ بِإِيلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدِفْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلَنِي هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ۔

ابوالحصین نے بیان کیا کہ میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں پہنچ گیا۔ پھر میں بھی پہنچ گیا اور اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوریحانہ کے وعظ کا کچھ حصہ سنا؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا کہ میں نے ابوریحانہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ نے منع فرمایا ہے دس چیزوں سے: (۱) دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے سے' (۲) نیلا گودنے سے (۳) (زیب و زینت کے لئے داڑھی یا سر کے بال) اُکھاڑنے سے (۴) اور بغیر کپڑے (وغیرہ کی آڑ) کے دو مردوں کے ایک ساتھ سونے سے (۵) ایک عورت کا دوسری عورت کے ساتھ ننگا لیٹنے سے (۶) (آپ نے منع فرمایا) کہ کوئی مرد اپنے کپڑے کے نیچے عجمی لوگوں کی طرح ریشم لگائے (۷'۸) اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا (۹) درندوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے (۱۰) اور بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے کو انگوٹھی پہننے سے۔

۶۵۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ۔

۶۵۱: یحییٰ بن حبیب' روح' ہشام' محمد' عبیدہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سرخ زین پوشوں کی ممانعت بیان فرمائی ہے (جبکہ وہ ریشمی ہو)

۶۵۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۶۵۲: حفص بن عمر' مسلم بن ابی ابراہیم' شعبہ' ابواسحٰق' ہبیرہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور لال رنگ کے زین پوشوں سے منع فرمایا ہے۔

خلاصۃ الباب: ''قسی'' اصل میں اس کپڑے کو کہا جاتا تھا جو مصر کے ایک شہر ''قس'' میں تیار ہوتا تھا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ''قسی'' ایک خاص قسم کے کپڑے کو کہا جاتا تھا جس میں ریشمی دھاریاں ہوتی تھیں' اس صورت میں اس ممانعت کا تعلق احتیاط وتقویٰ کی بناء پر نہی تنزیہی سے ہوگا اور حضرت ابن مالکؒ نے کہا ہے کہ مذکورہ ممانعت کا تعلق اس صورت سے ہے جب کہ وہ کپڑا یا تو پوری طرح ریشم کا ہو یا اس کے بانے میں ریشم ہو اس صورت میں یہ ممانعت نہی تحریمی کے طور پر ہوگی اور طیبیؒ نے یہ کہا ہے کہ ''قسی'' جس کپڑے کو کہتے تھے وہ کتان کا ہوتا تھا جس میں ریشم بھی مخلوط ہوتا تھا۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۶۵۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی کہ جس میں نقش بنے ہوئے تھے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَهْمٍ بْنُ حُذَيْفَةَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

آپ انہیں دیکھتے رہے۔ پھر نماز کے سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا یہ چادر ابوجہم کو دے دو مجھے نماز پڑھنے کی حالت میں اس چادر کے نقش و نگار کا خیال رہا اور تم لوگ مجھے ایک سادہ (قسم کی) چادر لاکر دے دو (یعنی ایسی چادر دے دو) جس میں نقش و نگار نہ ہوں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابوجہم بن حذیفہ بنوعدی بن کعب میں سے ہیں۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخَيْطِ الْحَرِيرِ

باب: کپڑے پر اگر ریشمی نقوش ہوں یا کپڑا ریشم سے سلا ہوا ہوتو وہ ممنوع نہیں

۶۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًّا فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ۔

۶۵۴: مسدد' عیسیٰ بن یونس' مغیرہ' عبداللہ' ابوعمرو سے جو کہ اسماء بنت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے بازار میں (ملک) شام کا تیار کردہ ایک کپڑا خریدا اس میں لال رنگ کا ایک دھاگہ (ریشمی) دیکھا تو انہوں نے وہ کپڑا واپس کر دیا۔ پھر میں اسماء بنت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے اپنی باندی سے کہا کہ تم مجھے نبیؐ کا جبہ شریف لاکر دے دو وہ لے کر آگئیں تو وہ جبہ شریف طیالہ کا بنا ہوا تھا کہ جس کے گریبان اور آستیوں اور اس کے آگے پیچھے ریشم لگا ہوا تھا۔

طیالہ کی وضاحت:

طیالہ ایک معمولی قسم کا منقش کپڑا ہوتا ہے واضح رہے کہ چار اُنگل یا اس سے کم مقدار میں اگر کپڑے میں ریشم لگا ہوا ہوتو وہ حرام نہیں ہے۔

۶۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

۶۵۵: ابن نفیل' زہیر' خصیف' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے سے منع فرمایا ہے جو کہ صرف ریشم کا بنا ہوا ہو بلکہ نقش و نگار والا اور جس کپڑے کا صرف ریشم کا تانا ہوتو اس کے استعمال میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔

بَاب فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ

باب: بوجہ عذر ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے

۶۵۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۶۵۶: نفیلی' عیسیٰ بن یونس' سعید' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد

أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام کو سفر کی حالت میں خارش ہو جانے کی وجہ سے ریشمی قمیص کے پہننے کی اجازت عطا فرمائی۔

خُلاصَةُ الْبَاب: بخاری و مسلم میں بھی اس کی تائید میں احادیث وارد ہیں کہ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی کیونکہ ان کے خارش ہوگئی تھی (اور یہ خارش جوئیں پڑ جانے کی وجہ سے تھی جیسا کہ آگے کی روایت سے معلوم ہوگا) (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان دونوں (حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ) نے جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی''۔

موجز میں لکھا ہے کہ ریشم اپنی اصل کے اعتبار سے گرم اور مفرح ہوتا ہے اور ریشمی کپڑا پہننے سے جوئیں ختم ہو جاتی ہیں۔

بَاب فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کے لئے خالص ریشمی لباس پہننا جائز ہے

۶۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ يَعْنِي الْغَافِقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۶۵۷: قتیبہ بن سعید' لیث' یزید' ابوافلح' عبداللہ بن زریر' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لے کر اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور اپنے بائیں ہاتھ میں سونا رکھا اور ارشاد فرمایا: یہ دونوں اشیاء میری اُمت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

خواتین کے لئے ریشم کا استعمال:

خواتین کے لئے سونا اور ریشم دونوں کا پہننا جائز ہے لیکن مردوں کے لئے یہ دونوں چیزیں حرام ہیں اور حدیث نمبر ۶۵۶ میں آپ نے جو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی تو سخت مجبوری میں اجازت دی گئی تھی یا وہ اجازت اس زمانہ کی ہے جس زمانہ میں مردوں کے لئے ریشمی لباس حرام نہیں تھا۔

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ۔

۶۵۸: عمرو بن عثمان' کثیر بن عبید' بقیہ' زبیدی' حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا۔ کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو ریشمی نقش و نگار والی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ السیراء ریشم کی دھاریوں کو کہتے ہیں۔

۶۵۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

۶۵۹: نصر بن علی' ابواحمد' معمر' عبدالملک بن میسرہ' عمرو بن دینار' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ لڑکوں سے ریشمی کپڑا چھین لیا کرتے اور لڑکیوں کو پہنا دیا کرتے۔ معمر کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس حدیث کو نہیں پہچانا (اس لئے یہ ضعیف حدیث ہوئی)

بَاب فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ

باب: حبرہ (ایک قسم کے یمنی نقش و نگار والے) کپڑے کے پہننے کا بیان

۶۶۰: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

۶۶۰: ہدبہ بن خالد' ہمام' حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت پسند تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت اچھا لگتا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یمنی چادر۔

خلاصۃ الباب: حبرہ (با کے زبر کے ساتھ بروزن زعبۃ) ایک خاص قسم کی یمنی چادر کو کہتے ہیں جو اس زمانہ میں بننے والی چادروں میں سب سے عمدہ ہوتی تھی اس چادر میں اکثر سرخ دھاریاں ہوتی تھیں' بعض ایسی بھی ہوتی تھیں جن میں سبز دھاریاں بھی ہوتی تھیں اس کی بناوٹ میں خالص سوت ہوتا تھا۔ علماء لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس چادر کو اسی وجہ سے پسند فرماتے تھے' جب کہ بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اس پسندیدگی کا سبب اس کا سبز رنگ ہوتا تھا کیونکہ سبز کپڑا اہل جنت کے ملبوسات میں سے ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ کو سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا جیسا کہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی اور ابونعیم نے محبت میں یہ روایت نقل کی ہے کہ:

إِنَّهُ كَانَ أَحَبُّ الْأَلْوَانِ إِلَيْهِ الْخُضْرَةُ

''آنحضرت ﷺ کو تمام رنگوں میں سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا''۔

اور بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس چادر کو اس لئے پسند فرماتے تھے کہ اس کی دھاریاں سرخ ہوتی تھیں اور سرخ رنگ میل خورا ہوتا ہے۔

بَاب فِي الْبَيَاضِ

باب: سفید لباس کی فضیلت

۶۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ

۶۶۱: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کرو کیونکہ تم لوگوں کے لباس میں وہ ایک عمدہ لباس ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو اور تم لوگوں

خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

کے لئے عمدہ سرمہ اِثمد ہے اس لئے کہ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بال اُگاتا ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: سفید کپڑے کو بہت پاک تو اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ سفید کپڑا چونکہ جلد میلا ہو جاتا ہے اس لئے وہ بار بار اور بہت زیادہ دھویا جاتا ہے اس کے برخلاف رنگین کپڑا چونکہ میل خور ہوتا ہے اس لئے وہ کافی عرصہ کے بعد ہی دھویا جاتا ہے اور ''زیادہ پاکیزہ'' اس اعتبار سے ہوتا ہے کہ وہ دوسرے رنگوں میں مخلوط نہیں ہوتا' اسی طرح سفید کپڑے کو خوش تر اس سبب سے کہا گیا ہے کہ سلیم الطبع لوگ سفید ہی کپڑے کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں۔ البتہ ضرورت کی صورت اس سے خارج ہے۔ جیسے بعض لوگ نیلا اور یا کسی اور رنگ کے کپڑے کو اس ضرورت کی بنا پر اختیار کرتے ہیں کہ وہ سفید کپڑے کو بار بار دھوتے رہنے پر قادر نہیں ہوتے۔

جہاں تک کفن کا تعلق ہے تو واضح رہے کہ کفن میں سفید ہی کپڑا دینا افضل ہے کیونکہ اس وقت مردہ گویا فرشتوں کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے جیسے کہ سفید کپڑا پہننا اس شخص کے لئے افضل ہے جو مجلسوں اور محفلوں میں جانا چاہئے' مثلاً جمعہ یا جماعت کے لئے مسجد میں' اور علماء و اولیاء اللہ کی ملاقات کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ عید میں وہ کپڑا پہننا افضل ہے جو زیادہ قیمتی ہوتا کہ خدا کی عطا کی ہوئی نعمت کا زیادہ سے زیادہ اظہار ہو سکے۔ چنانچہ اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سرخ دھاریوں والی چادر اوڑھتے تھے۔

بَاب فِي غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ

باب: پرانے کپڑوں کا دھونا اور صاف ستھرا رہنا

۶۶۲: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ۔

۶۶۲: نفیلی' مسکین' اوزاعی (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' اوزاعی' حسان بن عطیہ' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے ایک شخص کو پراگندہ حالت میں دیکھا کہ اس شخص کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا یہ شخص سر کو صاف ستھرا کرنے کے لئے کوئی شے نہیں پاتا جس سے کہ اپنا سر آراستہ کرے اور آپ نے ایک میلے کچیلے کپڑے والے کو دیکھ کر فرمایا کیا اس شخص کو پانی نہیں میسر آتا جس سے وہ اپنا کپڑا دھوئے یعنی پاک صاف کرے۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ

۶۶۳: نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' حضرت ابو الاحوص نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور (اس وقت) میرے کپڑے میلے کچیلے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس

قَدْ آتَانِي اللّٰهُ مِنْ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ۔

قسم کا مال موجود ہے؟ تو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے بکریاں اور گھوڑے اور باندی اور غلام سب کچھ دے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں مال عنایت فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اور اس کی عزت تمہارے جسم پر نظر آنی چاہئے۔

خُلاصَۃُ البَاب: آیت کریمہ: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [الضحی : ۱۱] کا بھی یہی مفہوم ہے اگر اللہ تعالیٰ نعمت سے نوازے تو نعمت کو ظاہر کرو اور ناشکری مت کرو اور ریا کاری نہ کرو۔

اللہ عزوجل کا صد ہا شکر و احسان ہمہ وقت ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے ہم جیسے ہمہ شمہ کو اتنی نعمتوں سے نوازا ہے یعنی چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو مادی نعمت عطا کرے تو وہ اس کو ظاہر کرے مثلاً وہ اپنی حیثیت کے مطابق اور مبالغہ و اسراف کی حد تک جائے بغیر اچھے کپڑے پہنے لیکن اس کو خوش پاشا کی کسی غرور و تکبر اور اتراہٹ کے جذبہ سے نہیں ہونی چاہئے بلکہ شکر گزاری کی نیت سے ہونی چاہئے تاکہ فقرا محتاج' زکوٰۃ صدقات لینے کے لئے اس کی طرف رجوع کریں' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کو چھپانا اچھا نہیں ہے بلکہ کفرانِ نعمت کا موجب ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو روحانی نعمت جیسے علم و فضل کی دولت اور بزرگی و شخصیت عطا فرمائے تو اس کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے سامنے اس نعمت کا اظہار کرے تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

بَاب فِي الْمَصْبُوغِ بِالصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ کے استعمال کا بیان

۶۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِءَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ۔

۶۶۴: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی داڑھی زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ انکے تمام کپڑے زرد رنگ سے بھر جایا کرتے تھے۔ آپ سے کسی شخص نے کہا کہ آپ زرد رنگ سے داڑھی کو کیوں رنگتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبیؐ کو اس میں رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور نبیؐ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں تھی اور بے شک آپ اس سے اپنے تمام کپڑے رنگتے تھے یہاں تک کہ اپنی پگڑی مبارک کو بھی۔

خُلاصَۃُ البَاب: واضح رہے کہ ''خضاب'' سے مراد وہ خضاب ہے جو سیاہ نہ ہو کیونکہ سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے' جہاں تک صحابہؓ وغیرہ کا تعلق ہے تو وہ مہندی کا سرخ خضاب کرتے تھے اور کبھی کبھی زرد خضاب بھی کر لیا کرتے تھے چنانچہ مہندی کا خضاب لگانے کے بارے میں متعدد احادیث منقول ہیں اور علماء نے لکھا ہے کہ مہندی کا خضاب مؤمن ہونے کی ایک علامت ہے' تمام علماء کے نزدیک مہندی کا خضاب لگانا جائز ہے' بلکہ بعض فقہاء نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اس کو مستحب بھی کہا ہے اور اس کے فضائل میں وہ احادیث بھی نقل کرتے ہیں اگرچہ ان احادیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

مجمع البحار میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں خضاب کرنے کا حکم ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کے بال کھچڑی یعنی کچھ سیاہ اور

کچھ سفید ہوں' بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کے بال سفید ہو گئے ہوں اور سیاہ بالوں کا نام و نشان بھی باقی نہ رہ گیا ہو' جیسا کہ حضرت ابوقحافہؓ کے بال تھے جن کے متعلق اگلی حدیث میں ذکر آ رہا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ خضاب کے مسئلہ میں علماء کے اقوال مختلف ہیں اور اس اختلاف کی بنیاد احوال کے مختلف ہونے پر ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس حکم کا تعلق اس مسلم شہر و علاقہ کے لوگوں سے ہے جہاں خضاب لگانے کا عام دستور ہو کہ اگر کوئی شخص اپنے شہر کے لوگوں کے تعامل و عادت سے اپنے آپ کو الگ رکھے گا تو غیر مناسب شہرت کا حامل ہوگا جو مکروہ ہے اور بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے بالوں کی سفیدی اس کے باوقار و پاکیزہ بڑھاپے کی علامت اس کے چہرے مہرے کی نورانیت اور خوشنمائی کا سبب ہو بلکہ خضاب کرنے سے اس کی شخصیت کا وقار پھیکا پڑ جاتا ہو تو اس کے حق میں خضاب نہ کرنا ہی زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے اس کے برخلاف جس شخص کے بالوں کی سفیدی اس کے بدنما اور بے وقت بڑھاپے کی غماز ہو جس کی وجہ سے اس کی شخصیت کی دلکشی مجروح ہوتی ہو تو اس کو اپنا یہ عیب چھپانا اور خضاب لگانا زیادہ بہتر و مناسب ہے۔

بَاب فِي الْخُضْرَةِ

۶۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ۔

باب: سبز رنگ کا بیان

۶۶۵: احمد بن یونس' عبید اللہ' ایاد' حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہرے رنگ کی دو چادریں تھیں۔

بَاب فِي الْحُمْرَةِ

۶۶۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا فَعَلَتْ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ۔

باب: لال رنگ کے بارے میں

۶۶۶: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام' عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ ایک گھاٹی سے نیچے اُترے آپ نے میری طرف دیکھا میں اس وقت ایک شال اوڑھے ہوئے تھا جو کہ گیروے رنگ میں رنگی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا تم نے کس قسم کی چادر اوڑھ رکھی ہے؟ میں آپ کے فرمانے سے سمجھ گیا کہ آپ کو (یہ شال اوڑھنا) ناگوار ہوا ہے۔ میں گھر میں آیا تو دیکھا کہ گھر والے تندور بھڑکا رہے تھے۔ میں نے وہ شال اس تندور میں پھینک دی پھر میں دوسرے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا عبداللہ! چادر کا کیا ہوا؟ تو میں نے آپ کو بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: تم نے وہ چادر اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہیں پہنا دی؟ اس لئے کہ خواتین کو یہ رنگ پہننا کچھ برا نہیں۔

٦٦٧: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ ـ

٦٦٧: عمرو بن عثمان' ولید' ہشام بن الغاز سے روایت ہے کہ مضرجہ کے معنی ہیں کہ نہ بالکل شوخ سرخ اور نہ بالکل گلابی بلکہ بین بین ہو۔

سرخ رنگ کا استعمال کرنا:

مردوں کے لئے سرخ رنگ کا لباس خواہ عمامہ ہو یا کوئی اور کپڑا ہو استعمال کرنا مکروہ ہے اور اگر اس رنگ میں کوئی ناپاک کی پڑی ہو تو اس کا استعمال مکروہِ تحریمی ہے ورنہ تنزیہی ہے اور اگر کوئی کپڑا سرخ دھاری دار ہو یا سرخ رنگ کے ساتھ دوسرا رنگ بھی ہو تو اس کا استعمال درست ہے اور جن احادیث میں آپ کا سرخ رنگ کا کپڑا استعمال کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے اس سے مراد دھاری دار سرخ ہے۔قیل کرہ اذا صبغ بالاحمر القانی لانہ خلط بالنجس شامی ص ۲۱۲' ج۵ ۔

(امداد المفتین ص ۳۲۳)

یہ حدیث صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مرد کو سرخ کپڑا پہننا حرام ہے نیز یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ جو شخص کسی ممنوع چیز کا مرتکب ہو اور وہ سلام کرے تو وہ سلام کا جواب دیئے جانے اور تکریم وتوقیر کئے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

٦٦٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاوُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ ـ

٦٦٨: محمد بن عثمان' اسماعیل' شرحبیل' شفعہ' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابوعلی نے بیان کیا کہ اس حالت میں کہ میرے اُوپر گیروا رنگ کا کپڑا (لباس) تھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ (یعنی یہ لباس تمہارے لئے نامناسب ہے) تو میں وہاں سے چل دیا اور میں نے وہ کپڑا آگ میں جلا دیا۔ پھر مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے کپڑے (لباس) کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ کپڑا جلا دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے وہ کپڑا اپنی کسی اہلیہ کو کیوں نہ پہننے کے لئے دے دیا؟ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ثور نے بواسطہ خالد' مورد اور طاؤس نے لفظ مُعَصْفَرٌ روایت کیا ہے۔

٦٦٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

٦٦٩: محمد بن خزابہ' اسحاق' اسرائیل' ابو یحییٰ' مجاہد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس پر لال رنگ کے دو کپڑے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

سرخ رنگ کا حکم:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث میں مردوں کے لئے مطلقاً لال رنگ کے استعمال کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے خواہ وہ رنگ گیروا رنگ ہو یا مطلقاً لال رنگ ہو لیکن یہ استدلال درست نہیں ہے۔ بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ مردوں کے لئے دہکتا ہوا سرخ رنگ جس کو احمر قانی کہا جاتا ہے وہ حرام ہے مطلقاً سرخ رنگ حرام نہیں ہے تفصیل کے لئے امداد المفتین از حضرت مفتی اعظم پاکستان ص ۲۴۳ ملاحظہ فرمائیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا۔

۶۷۰: محمد بن علاء' ابو اُسامہ' ولید' محمد بن عمرو' بنو حارثہ کا ایک شخص' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ سفر کے لئے نکلے تو آنحضرت ﷺ نے ہمارے اُونٹوں کے پالانوں کی زین پوشوں کی جانب دیکھا ان میں لال اُون کی دھاریاں تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں نہیں دیکھتا کہ تم لوگوں پر سرخی غالب آنے لگی ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے جلدی کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جلدی اُٹھنے کی وجہ سے بعض اُونٹ' بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہوئے پھر ہم نے ان اُونٹوں سے کپڑے اُتار لئے۔

سرخ رنگ سے متعلق ایک تنبیہ:

آپ کے فرمانے کا حاصل یہ تھا کہ یعنی تم لوگوں نے ابھی تو اُونٹوں اور گھوڑوں کی زین سرخ رنگ کی کر لی ہیں لیکن آہستہ آہستہ تم لوگ اب لباس بھی سرخ بنا لو گے؟ اگرچہ آپ نے ان زینوں کو حرام نہیں فرمایا تھا کیونکہ وہ بالکل گہرے سرخ رنگ کے نہیں تھے بلکہ دھاری دار تھے لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے صرف مذکورہ ارشاد سے وہ کپڑے اونٹوں سے اُتار کر پھینک دیئے۔

۶۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ يَعْنِي ابْنَ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَحِّ السَّلِيحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

۶۷۱: ابن عوف' محمد بن اسماعیل' ان کے والد' ضمضم' شریح' حبیب بن عبید' حضرت حریث بن ابح سلیحی سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک خاتون نے بیان کیا کہ ایک دن میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور ہم ان کے کپڑے سرخ (رنگ) میں رنگ رہی تھیں ہم اسی کیفیت میں تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمودار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کو دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ جب حضرت زینب

نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ۔

رضی اللہ عنہا نے یہ (منظر) دیکھا تو وہ سمجھ گئیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کام کو مذموم خیال فرمایا چنانچہ وہ اُٹھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے دھو ڈالے اور انہوں نے کپڑے کی سرخی کو غائب کر دیا۔ اس کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے پھر جھانک کر دیکھا جب آپ نے کچھ نہیں پایا تو آپ اندر (گھر میں) تشریف لے آئے۔

ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث کے ایک راوی ضمضم بن زرعہ پر بعض حضرات نے جرح کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث کی سند میں ضعف ہے۔ بہر حال مطلقاً سرخ رنگ کا استعمال حرام نہیں ہے بلکہ اس میں تفصیل ہے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ

باب: لال رنگ کی رخصت و اجازت

۶۷۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۶۷۲: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے بال مبارک کانوں کی لو تک رہتے تھے اور آپ کو میں نے لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا (اور) میں نے کسی شخص کو اس قدر حسین وجمیل کبھی نہیں دیکھا۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔

۶۷۳: مسدد' ابو معاویہ' ہلال بن عامر' ان کے والد عامرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کو میں نے منٰی میں خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تو آپ کے اُوپر لال رنگ کی چادر تھی اور (اس وقت) علی کرم اللہ وجہہ آپ کے سامنے کھڑے ہو کر لوگوں کو آواز پہنچا رہے تھے (یعنی آپ جو ارشاد فرما رہے تھے وہ لوگوں تک اپنی آواز میں بلند آواز سے پہنچا رہے تھے)

بَاب فِي السَّوَادِ

باب: کالے رنگ کے استعمال کرنے کا بیان

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ۔

۶۷۴: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' مطرف' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میں نے ایک کالی چادر کو رنگ دیا تو آپ نے اس کو پہنا پھر جب آپ کو اس چادر میں پسینہ آیا اور اُون کی بو محسوس ہونے لگی تو آپ نے اس چادر کو (ایک طرف) ڈال دیا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ کو خوشبو پسندیدہ تھی۔

بَابٌ فِي الْهُدْبِ

باب: کپڑے کا کنارا استعمال کرنے کا بیان

۶۷۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ۔

۶۷۵: عبید اللہ' حماد بن سلمہ' یونس' عبیدہ' ابوتمیمہ' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا (اپنے بدن مبارک پر) لپیٹے ہوئے اِحتباء کی حالت میں تشریف فرما تھے اور اس کا کنارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں پر پڑا ہوا تھا۔

ایک نشست احتباء:

اِحتباء' دونوں پنڈلی اُٹھا کر سرین کے بل بیٹھنے کی کیفیت کو کہتے ہیں یہ کبھی چادر سے بھی ہوتا ہے اس حدیث میں آپ کا چادر سے اِحتباء مراد ہے۔

بَابٌ فِي الْعَمَائِمِ

باب: عمامہ کے استعمال کرنے کا بیان

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۶۷۶: ابو الولید' مسلم بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکّہ معظمہ فتح کر کے مکّہ معظمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر مبارک) اُوپر کالے رنگ کا عمامہ (بندھا ہوا) تھا۔

۶۷۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

۶۷۷: حسن بن علی' ابواُسامہ' مساور' جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور آپ پر کالے رنگ کا عمامہ تھا اور اس کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

۶۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

۶۷۸: قتیبہ بن سعید' محمد' ابوحسن' ابوجعفر' ان کے والد' حضرت محمد بن علی بن رُکانہ سے روایت ہے کہ حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑی آپ نے حضرت رُکانہ کو (کشتی میں) پچھاڑ دیا حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ ارشاد فرماتے تھے ہم لوگوں اور کفار و مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عماموں کا ہے۔

کفار کے عمل سے فرق کرنے کا حکم:

کفار مکہ عمامہ بغیر ٹوپی کے اوڑھتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا ہم لوگوں اور کفار مکہ کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ عمامہ بغیر ٹوپی کے استعمال کرتے ہیں اور ہم لوگ ٹوپی کے استعمال کرتے ہیں اس حدیث سے واضح ہے کہ کفار کے ہر ایک عمل سے مسلمانوں کو فرق کرنا چاہئے۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي۔

۶۷۹: محمد بن اسماعیل' عثمان' سلیمان بن خربوذ' شیخ مدنی' حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے (سر پر) عمامہ باندھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کا شملہ میرے آگے اور پیچھے کی جانب (یعنی دونوں جانب) لٹکا دیا۔

بَابٌ فِي لِبْسَةِ الصَّمَّاءِ

باب: بطور صماء کپڑا لپیٹنا منع ہے

۶۸۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ مُفْضِيًا بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَيَلْبَسُ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ جَانِبَيْهِ خَارِجٌ وَيُلْقِي ثَوْبَهُ عَلَى عَاتِقِهِ۔

۶۸۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوصالح' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے دو طریقہ سے کپڑا پہننے سے منع فرمایا ایک تو بطور احتباء کے کہ جس سے اسکی شرم گاہ آسمان تک (یعنی بالکل) کھل جائے دوسرے اس طرح کہ آدمی ایک کپڑا پورے بدن پر لپیٹ لے لیکن ایک طرف سے بدن کھلا ہوا ہو پھر (وہ شخص) اس کپڑے کو مونڈھے پر ڈالے (اس لئے کہ اس طرح کرنے سے آدمی کی شرم گاہ کھل جائے گی)

۶۸۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ۔

۶۸۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صماء سے اور ایک کپڑے کے احتباء سے منع فرمایا۔

صماء کیا ہے؟

صماء کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چادر اوڑھے اور ہاتھوں کو چادر ہی کے اندر لپیٹے ہوئے رہے۔ یہ صورت اس لئے ممنوع ہے کہ اس طرح آدمی کے گر جانے کا خطرہ ہے اور احتباء اس کو کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں سرین زمین پر رکھ کر اور دونوں پاؤں کھڑے کر کے رانوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھے۔ یہ صورت اس لئے منع فرمائی گئی کہ اس میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے۔

بَابٌ فِي حَلِّ

باب: قمیص کے گریبان کھلے رہنے

الْأَزْرَارِ

کا بیان

۶۸۲: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ ابْنُ قُشَيْرٍ أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقَيْ أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا۔

۶۸۲: نفیلی' احمد بن یونس' زہیر' عروہ' حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد حضرت قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قوم مزینہ کی جماعت کے ساتھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (یعنی اسلام پر بیعت کی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کا گریبان کھلا ہوا تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈالا اور میں نے مُہر نبوت کو چھولیا۔ عروہ نے بیان کیا میں نے ان کا گریبان کھلا ہوا دیکھا چاہے سردی ہو یا گرمی (وہ دونوں) کبھی قمیص میں گھنڈی (بٹن) نہیں لگاتے تھے۔

مہر نبوت:

مہر نبوت آپ کے شانوں کے درمیان تھی اس کی پوری کیفیت شمائل ترمذی اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میں مذکور ہے اور حضرت قرہ' حضرت معاویہ اتباع رسول میں اپنی قمیص میں گھنڈی یا بٹن وغیرہ اس لئے نہیں لگاتے تھے کہ ان حضرات نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح دیکھا تھا۔ یہ اتباع رسول ﷺ کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

بَابٌ فِي التَّقَنُّعِ

باب: کپڑے سے سرڈھانپنے کا بیان

۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ۔

۶۸۳: محمد بن داؤد' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک وقت کی گرمی کے موسم میں بوقت دوپہر اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو اپنا سرڈھانپ کر ایسے وقت میں تشریف لا رہے ہیں کہ (عموماً) تشریف نہیں لاتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور آپ نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے۔

تقنع کا مفہوم:

عربی زبان میں تقنع کے معنی سر کو چادر وغیرہ سے چھپالینا اور چادر کے کونوں کو مونڈھوں پر ڈالنا اور ایسا طریقہ کبھی سردی گرمی سے حفاظت کے لئے ہوتا ہے اور کبھی شرم وحیا کے طور پر آپ کا معمول تھا کہ جب گھر میں اندر خواتین کے پاس جاتے تو آپ سر

مبارک پر چادر کا کنارا ڈال لیتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کا اپنا سر مبارک کو چادر کے کونے سے ڈھانکنا یا تو دھوپ کی تمازت و تپش سے بچنے کے لئے تھا' یا آپ ﷺ نے اپنا سر اس لئے ڈھانک رکھا تھا کہ چہرہ چھپا رہے اور لوگ (دشمنانِ دین) پہچان نہ سکیں۔

یہ حدیث اصل میں اس حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس میں ہجرت نبوی ﷺ کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے کہ (مکہ میں) بیعت العقبہ کے بعد آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کے حکم کے منتظر تھے اِدھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات کے درخواست گزار تھے کہ اس سفر میں ان کو رفاقت کا شرف حاصل ہو چنانچہ آنحضرت ﷺ ان سے فرماتے تھے کہ اگر ہجرت کا حکم نازل ہوا تو ایسا ہی ہوگا (کہ اس سفر میں تم ہی رفیق بنو گے) چنانچہ ایک دن اچانک ہجرت کا حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ دوپہر میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لائے اور ان کو بتایا کہ ہجرت کا حکم نازل ہو گیا ہے اور یہ ہدایت ملی ہے کہ میں ہجرت کے لئے مکہ سے نکل جاؤں اور تم میرے رفیق بنو' پھر آنحضرت ﷺ رات میں حضرت ابوبکرؓ کو لے کر ان کے مکان کی اس کھڑکی سے نکلے جو مکہ کے نشیبی علاقہ میں واقع ثور پہاڑ کی سمت میں تھی اور غار ثور میں چھپ گئے......الخ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْإِزَارِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي غِفَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ

باب: تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کا بیان

۶۸۴: مسدد' یحییٰ' ابوغفار' ابوتمیمہ' ظریف بن خالد' ابوجری جابر بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ جو بھی گفتگو کرتے ہیں لوگ اس گفتگو کو قبول کر لیتے ہیں میں نے لوگوں سے معلوم کیا یہ کون شخص ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ نبیؐ ہیں میں جب آپ کے قریب گیا تو میں نے عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُولَ اللّٰهِ دو مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہا کرو اس لئے کہ اس طرح تو مردوں کو سلام کیا جاتا ہے بلکہ تم کہو السلام علیک۔ میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ضرور میں اس اللہ کا فرستادہ ہوں جب تم کو کبھی تکلیف پہنچ جائے پھر تم اس کو یاد کرو یعنی اس سے دُعا مانگو تو تمہاری تکلیف کو دور کر دے گا۔ اور تم پر جس سال قحط پڑ جائے پھر تم اس سے دُعا مانگو تو وہ تمہارے لئے اناج اور (تمہارے جانوروں کے لئے) گھاس پیدا کر دے گا۔ اور جب تم کسی جنگل میں ہو پھر تمہاری اُونٹنی گم ہو جائے اور تم اس سے دُعا مانگو تو وہ تمہاری سواری تمہیں لوٹا دے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کسی شخص کو گالی نہ دینا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس دن سے میں نے کسی شخص کو گالی نہیں دی نہ کسی آزاد شخص کو نہ کسی غلام کو' نہ اُونٹ کو اور نہ بکری کو۔ پھر آپ نے فرمایا نیکی کی کسی بات کو کمتر نہ سمجھو اور

وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ۔

اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کیا کرو کیونکہ یہ بھی نیکی کا کام ہے۔ اور اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اُونچا رکھا کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک (رکھ لو) اور تم تہبند نیچے لٹکانے سے بچتے رہو کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے اور وہ شخص تمہارے عیب سے واقف ہے اور وہ عیب بیان کرے تو تم اس شخص کے جس عیب سے واقف ہو اس کو بیان نہ کرو اس لئے کہ اس شخص کے کہنے کا گناہ اسی شخص کے سر ہوگا۔

علیک السلام کہنا:

آپ نے علیک السلام کہنے سے اسلئے منع فرمایا کہ اہلِ عرب میت کو علیک السلام کہہ کر سلام کرتے تھے۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِنِّي لَأَتَعَاهَدُ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ۔

۶۸۵: نفیلی' زہیر' موسیٰ بن عقبہ' حضرت سالم بن عبداللہ' اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر کی وجہ سے لٹکائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے تہبند کا ایک کونا لٹکتا رہتا ہے اِلّا یہ کہ میں اس کا ہر وقت خیال کروں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے اس طرح کرتے ہیں (یعنی کپڑا لٹکاتے ہیں)

کپڑا لٹکانا منع ہے:

اس حدیث میں کپڑا لٹکانے کی ممانعت ہے کہ تہبند' چادر ضرورت سے زیادہ اور تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے نہیں لٹکانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح انسان میں تکبر پیدا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

۶۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ

۶۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوجعفر' عطاء بن یسار' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی تہبند لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا جاؤ تم وضو کر کے آؤ وہ شخص چلا گیا اور (دوبارہ) وضو کر لیا۔ پھر وہ شخص آیا تو آپ نے فرمایا جاؤ پھر وضو کر کے آؤ۔ اور اس شخص نے پھر وضو کر لیا۔ پھر وہ شخص آیا تو آپ نے اس شخص سے فرمایا جاؤ وضو کر کے آؤ۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اس شخص کو یہی حکم فرماتے ہیں کہ وضو کر کے آؤ۔ پھر آپ خاموشی اختیار فرما لیتے ہیں۔ (آخر آپ کا مقصد کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ شخص تہبند لٹکا کر نماز پڑھتا

رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔

ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند یا (پاجامہ وغیرہ) لٹکا کر نماز پڑھے۔

۶۸۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَ : لَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوْ الْفَاجِرِ۔

۶۸۷: حفص بن عمر' شعبہ' علی بن مدرک' ابوزرعہ' خرشہ بن حر' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے گفتگو نہیں فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں جو کہ برباد ہو گئے اور خسارہ میں پڑ گئے۔ آپ نے پھر تین مرتبہ یہی فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جو برباد ہو گئے اور خسارہ میں پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا ایک تو تہبند لٹکانے والا شخص' دوسرے احسان (کر کے) جتلانے والا' تیسرے جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا۔

۶۸۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ۔

۶۸۸: مسدد' یحییٰ' سفیان' اعمش' سلیمان' خرشہ' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا لیکن پہلی روایت اس سے (زیادہ) مکمل ہے اور احسان جتانے والا وہ شخص ہے کہ احسان جتلائے بغیر کچھ بھی نہ دے۔

۶۸۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ

۶۸۹: ہارون بن عبداللہ' ابوعامر' ہشام' حضرت قیس بن نصر سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا اور وہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہم نشیں تھے۔ انہوں نے بیان کیا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دمشق میں ایک شخص تھا جنہیں ابن الحنظلیہ کہا جاتا تھا۔ وہ خلوت پسند تھے اور وہ لوگوں میں کم بیٹھا کرتے تھے (یعنی گوشہ نشین شخص تھے) اکثر و بیشتر وہ نماز میں مشغول رہتے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو تسبیح و تکبیر میں مشغول ہو جاتے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں چلے جاتے۔ ایک دن وہ شخص ہم لوگوں کے پاس سے گزرے۔ ہم لوگ ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں کہ جو ہم لوگوں کو نفع بخشے اور آپ کو کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے

مِنهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا

جہاد کے لئے ایک چھوٹے لشکر کو روانہ فرمایا جب وہ لشکر واپس آیا تو اس لشکر میں سے ایک شخص آیا اور اسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ وہ شخص اپنے قریب والے شخص سے کہنے لگا کاش تم نے ہم کو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے مقابلہ کے لئے کھڑے تھے ہم لوگوں میں سے فلاں شخص نے نیزہ اُٹھا کر دشمن کے مارا۔ اور (مارتے وقت) یہ کہا یہ مار (چوٹ) میری طرف سے لے۔ میں قبیلہ غفار کا بیٹا ہوں۔ تم اس کو کہنے کو کیا خیال کرتے ہو؟ اس شخص نے کہا میری رائے میں تو اس شخص کا اجر ضائع ہو گیا یہ بات ایک دوسرے شخص نے بھی سنی تو اس نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر دونوں اشخاص نے جھگڑا کیا یہاں تک کہ (یہ بات) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی اور آپ نے فرمایا اس میں کیا برائی ہے؟ اگر اس شخص کو ثواب بھی مل جائے اور لوگ اس شخص کی تعریف بھی کریں۔ بشر تغلبی نے بیان کیا میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ یہ بات سن کر خوش ہو گئے اور وہ اپنا سر اس شخص کی طرف اُٹھا کر دریافت فرمانے لگے کہ کیا آپ نے یہ بات خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگا ہاں۔ پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ متعدد مرتبہ یہی دریافت کرنے لگے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید وہ ان کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔ بشر تغلبی کہتے ہیں کہ ایک روز پھر اس شخص کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی بات ہم کو سنا دو کہ جس میں ہمارا فائدہ ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہم لوگوں میں سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑوں کے پالنے پر خرچ کرے (بہ نیت جہاد) تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص برابر صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو اور کبھی اپنا ہاتھ بند نہ کرے (یعنی مسلسل صدقے دیئے جا رہا ہو) پھر ایک روز وہ شخص ہمارے پاس سے گزرے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی بات سنائیں جس میں ہماری بھلائی ہو اور اس میں (بیان کرنے میں) آپ کو نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے

فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اس کے پٹھے (مراد سر کے بال) بڑھے ہوئے نہ ہوتے اور اس کا تہبند نیچے نہ ہوتا۔ یہ خبر خریم کو پہنچی تو انہوں نے جلدی سے اس تہبند کو آدھی پنڈلی تک اُونچا کر دیا۔ پھر ایک روز اس شخص کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ کوئی ایسی بات سنائیں کہ جس میں ہم لوگوں کا نفع ہو اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ (سفر سے واپسی میں) فرماتے تھے تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو تو تم اپنی سواریوں کو ٹھیک کر لو اور اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا کر لو تا کہ تم لوگوں میں تل کی طرح بن جاؤ (کہ تم کو ہر ایک آدمی دیکھ کر شناخت کر لے) اللہ تعالیٰ فحش بات کہنے اور فحش بات سننے کو پسند نہیں فرماتے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابونعیم نے ہشام کے واسطہ سے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں میں تل کی طرح سے ہو جاؤ گے۔

يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا اصرار:

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے غیر معمولی اصرار کیا اور انہوں نے اس قدر نزدیک ہونا شروع کیا کہ مجھ کو یہ خیال ہوا کہ وہ اس شخص کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔

''غرور وتکبر'' کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص غرور وتکبر کے بغیر اپنے پائجامے یا تہبند کو ٹخنوں سے لٹکائے تو یہ حرام نہیں' تاہم مکروہ تنزیہی یہ بھی ہے اور کسی عذر کے سبب جیسے سردی یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے پائجامہ وتہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے پیر کے جتنے حصہ پر بھی تہبند وغیرہ لٹکا ہوا ہوگا وہ پورا حصہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ بعض حضرات نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ یہ عمل یعنی ٹخنے سے نیچے تہبند وغیرہ لٹکانا) ایک مذموم عمل ہے اور دوزخیوں کا کام ہے۔ ٹخنے سے نیچے ازار وغیرہ لٹکانے کے مسئلہ میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ اس سلسلے میں جو احادیث منقول ہیں ان میں زیادہ تر ازار کے لٹکانے کا ذکر ہے اور ازار لٹکانے والے کے حق میں بہت سخت وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں' یہاں تک کہ ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے ایک دن ایک شخص کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ اس کے پائینچے ٹخنوں سے نیچے تھے' تو آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ اسی طرح ایک روایت میں یہ منقول ہے کہ 'شعبان کی پندرہویں شب میں سب (مسلمانوں) کی بخشش کی جاتی ہے' علاوہ عاق' مدمن خمر اور مسبل ازار کے کہ ان لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی''۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان ساری وعیدوں اور ممانعت کا تعلق محض ازار ہی سے نہیں ہے بلکہ سب کپڑوں سے ہے' یعنی بدن پر جو بھی کپڑا ضرورت سے زائد اور سنت کے دائرے سے باہر ہوگا اس پر مذکورہ ممانعت کا حکم عائد ہوگا جہاں تک ازار کی تخصیص کا تعلق ہے تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اس زمانہ میں چادر اور ازار عام طور پر لباس تھا اس لئے اس کے استعمال کی کثرت کی بنا پر اس کا ذکر کیا گیا' ویسے بعض روایتوں میں ازار کے ساتھ دوسرے کپڑوں جیسے قمیص اور پگڑی کا بھی وضاحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے' چنانچہ آگے دوسری فصل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت نقل ہوگی کہ الاسبال فی الازار والقمیص والعمامة من جر منها شيئا خيلاء الخ اسی طرح اسی فصل میں ابھی اوپر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کی جو روایت گزری ہے اس میں مطلق کپڑے کا ذکر ہے' اس سے

بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لباس میں ضرورت سے زائد کپڑا رکھنے کی ممانعت کا تعلق ہر کپڑے سے ہے۔

بہر حال عزیمت یعنی اولیٰ درجہ یہ ہے کہ ازار یعنی تہبند و پائجامہ کو نصف پنڈلی تک رکھا جائے' چنانچہ آنحضرت ﷺ اپنا تہبند نصف پنڈلی ہی تک رکھتے تھے البتہ رخصت یعنی اجازت وآسانی کا درجہ ٹخنوں تک ہے کہ تہبند و پائجامہ کو زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک رکھا جاسکتا ہے کرتے وقمیص اور عباو شیروانی وغیرہ کے دامن کا بھی یہی حکم ہے' اسی طرح قمیص وکرتے وغیرہ کی آستیوں کی مسنون لمبائی یہ ہے کہ وہ بند دست یعنی ہاتھ کے جوڑ تک ہوں عمامہ کا شملہ زیادہ سے زیادہ اتنا چھوڑا جانا چاہئے جو نصف پشت تک رہے' جو شملہ لمبائی یا چوڑائی میں اس سے زائد ہوگا وہ بدعت اور اس سے زائد لٹکانے میں شمار ہوگا جو ممنوع ہے۔ چنانچہ بعض علاقوں اور شہروں کے لوگ اپنے لباس میں جو زائد از ضرورت کپڑا استعمال کرتے ہیں جیسے ضرورت سے زائد لمبی لمبی آستیوں اور وسیع و عریض دامنوں والے کرتے' کئی کئی گز کے پاجامے اور شلواروں اور بڑے بڑے عمامے اور پگڑ کا رواج بعض جگہ پایا جاتا ہے وہ خلاف سنت ہے بلکہ یہ زائد ضرورت کپڑے صرف کرنا اگر تکبر وغرور کی نیت سے ہوگا تو اس کو حرام کہیں گے اور اگر لوگوں کی دیکھا دیکھی یا کسی رواج کے تحت ہوگا تو اس کو مکروہ کہا جائے گا۔ کپڑوں میں ضرورت سے زائد لمبائی چوڑائی عورتوں کے لئے بھی ممنوع ہے لیکن مردوں کی بہ نسبت ایک بالشت یا دو بالشت کے بقدر زائد ہونا جائز ہے' بلکہ اتنی زائد مقدار تو مستحب ہے جو پردہ پوشی کے بقدر ہو' جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ!

۶۹۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ مُوسَى عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ۔

۶۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ۔

۶۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

باب: تکبر اور غرور کی بُرائی

۶۹۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ہناد' ابو الاحوص' عطاء بن سائب' سلمان اغر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ہناد کی روایت ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا تہبند ہے تو جو شخص ان دونوں (چیزوں) میں سے کسی ایک کو بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔

۶۹۱: احمد بن یونس' ابوبکر' اعمش' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا کہ جس کے قلب میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا اور (وہ شخص) جہنم میں داخل نہ ہوگا کہ جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قسملی نے بھی اعمش سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۶۹۲: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ہشام' محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ۔

سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک خوبصورت شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو حسن و جمال پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن و جمال عطا فرمایا ہے جس کو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص حسن و جمال میں میرے جوتے کے تسمہ کے بقدر بھی مجھ سے زیادہ نہ بڑھنے پائے۔ کیا یہ بات غرور میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ غرور یہ ہے کہ انسان حق کے سامنے اُکڑے اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھے۔

بَابٌ فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ

باب: تہبند کس جگہ تک باندھے؟

۶۹۳: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ۔

۶۹۳: حفص بن عمر' شعبہ' علاء بن عبدالرحمٰن' انکے والد عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے تہبند کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے ایک باخبر آدمی سے بات کی ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا تہبند نصف ساق تک ہوتا ہے اگر (تہبند یا پاجامہ) پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان باندھے تو کوئی حرج نہیں (گنجائش ہے) اور (اگر) ٹخنوں سے نیچے (باندھے) تو دوزخ میں داخل ہونے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کہ تکبر کی بنا پر اپنا تہبند (یا پاجامہ وغیرہ) لٹکائے۔

۶۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۶۹۴: ہناد' حسین' عبدالعزیز' سالم بن عبداللہ' ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِسبال (کپڑے کا لٹکانا) تہبند کرتے اور عمامہ میں ہوتا ہے۔ جس شخص نے تکبر کی بنا پر ان (اشیاء) میں سے کسی کو گھسیٹا (نیچے لٹکایا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا۔

اسبال کا مفہوم:

اسبال کہتے ہیں بوجہ تکبر کپڑا نیچے لٹکانا کرتا' پاجامہ' چادر' رومال ہر ایک کپڑے کو غرور کی بنا پر نیچے لٹکانا ناجائز ہے اور کرتے میں اسبال یہ ہے کہ آدمی کرتے کی آستینوں کو پہنچے سے نیچے لٹکائے اُنگلیوں کی گرہ تک' اس طرح آستین لٹکانا بھی منع ہے اور اسبال میں داخل ہے۔

کپڑے کو شرعی مقدار سے زائد لٹکانے کی جو حرمت و کراہت منقول ہے اس کا تعلق محض ازار یعنی تہبند و پائجامہ ہی سے نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں بلکہ کرتے اور پگڑی میں کپڑے کا اسراف کرنا اور ان کو شرعی مقدار سے زائد لٹکانا حرام و مکروہ ہے

جیسا کہ اوپر منقول ہے مزید تفصیل کیلئے کتب فقہ ملاحظہ کیجئے۔

۶۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ۔

۶۹۵: ہناد ٗ ابن المبارک ٗ ابوالصباح ٗ حضرت یزید بن ابی سمیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے تہبند (نیچے) لٹکانے کے بارے میں جو فرمایا ہے وہی (ممانعت) قمیص (نیچے) لٹکانے میں بھی ہے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُهَا۔

۶۹۶: مسدد ٗ یحییٰ ٗ محمد بن ابی یحییٰ ٗ حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تہبند باندھے ہوئے دیکھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما سامنے کی طرف سے (تہبند) اس قدر لٹکاتے کہ ان کے کپڑے کا کونہ پیروں پر آ جاتا اور وہ پیچھے اُونچا کر لیتے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ ﷺ اس طرح چادر کیوں باندھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو اس طرح ازار باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل:

مذکورہ حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیروں پر کپڑے کا کنارہ اور کونہ آنے کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے کپڑے کا کنارہ کھڑے ہونے کی حالت میں ان کے ٹخنوں پر رہتا اور اسبال کے متعلق تفصیلی بحث درس ترمذی از حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی میں مذکور ہے جس کا کچھ خلاصہ جلد اوّل میں بھی گزر چکا ہے۔

اگر تہبند کے آگے سے لٹکا ہوا ہو لیکن پیچھے سے اٹھا ہوا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ تہبند و پاجامہ آگے کی طرف تو لٹکا رہے لیکن پیچھے کی طرف سے ٹخنوں سے اوپر اٹھا رہے تو عدم اسبال یعنی ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکانے کے حکم کی تعمیل کے لئے کافی ہے۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۵ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۲۶

بَابٌ فِي لِبَاسِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کے لباس کا بیان

۶۹۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ۔

۶۹۷: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی خواتین پر اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی۔

مستحق لعنت افراد:

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی خواتین پر لعنت بھیجی جو کہ خواتین کی وضع قطع چھوڑ کر مردوں کی وضع قطع اختیار کریں۔ اسی طرح جو مرد مردانہ وضع قطع چھوڑ کر خواتین کی وضع قطع اختیار کرے جیسا کہ آج کل عورت و مرد اس قسم کے لباس استعمال کرنے لگے ہیں کہ مرد عورت معلوم ہوتا ہے اور عورت مرد معلوم ہوتی ہے ایسے افراد کے لئے اس حدیث میں سخت وعید ہے۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔

۶۹۸: زہیر بن حرب' ابو عامر' سلیمان بن بلال' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو خواتین کا لباس پہنے اور آپ ﷺ نے اس خاتون پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا لباس پہنے۔

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَبَعْضُهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ۔

۶۹۹: محمد بن سلیمان' سفیان' ابن جریج' حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ ایک عورت (مردوں والا) جوتا پہنتی ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے مرد بننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ میں ان عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے جو اپنے آپ کو وضع قطع' رہن سہن اور لباس وغیرہ میں مردوں کے مشابہ بناتی ہیں۔ شرعۃ الاسلام کی شرح میں لکھا ہے کہ مہندی لگانا عورتوں کے لئے تو مسنون ہے اور مردوں کے لئے بلا عذر لگانا مکروہ ہے' کیونکہ اس میں عورتوں کی مشابہت لازم آتی ہے۔ اس قول سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے مہندی سے بالکل عاری رہنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں اس کی مردوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾

باب: آیت ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (عورتیں اپنی چادریں لٹکا کر رکھیں)

٧٠٠: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ عَمِدْنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَّ أَبُو كَامِلٍ فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ خُمُرًا۔

٧٠٠: ابوکامل' ابوعوانہ' ابراہیم' صفیہ بنت شیبہ' عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے انصار کی خواتین کا تذکرہ فرمایا تو انکی تعریف بیان فرمائی اور ان کیلئے اچھی بات کہی اور فرمایا جب سورۂ نور کی آیت: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ﴾ نازل ہوئی یعنی اے نبی ایمان والی خواتین سے فرما دیجئے کہ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو تھامے رکھیں اور اپنا سنگھار نہ دکھلائیں مگر جو کھلی چیز ہے اس میں سے (یعنی چہرہ' ہاتھ' پاؤں) اور اپنے دوپٹے اپنے گریبان تک ڈالے رکھیں) تو انہوں نے پردوں کو یا تہبندوں (راوی کو شک ہے) کو چاک کر کے دوپٹے بنا لئے۔

٧٠١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ۔

٧٠١: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' ابن خثیم' صفیہ' حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ﴾ نازل ہوئی یعنی وہ خواتین اپنے اُوپر تھوڑی سی چادریں لٹکا لیں تو انصار کی خواتین اس طرح نکلتی تھیں جیسے کہ ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہوئے ہیں یعنی وہ کالے رنگ کے کپڑے سروں پر ڈال لیا کرتی تھیں۔

بَاب فِي قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

باب: آیت کریمہ: ''اور دوپٹوں کو گریبانوں پر ڈالے رکھیں'' کے بارے میں

٧٠٢: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ أَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ أَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔

٧٠٢: احمد بن صالح' سلیمان' ابن السرح' احمد بن سعید' ابن وہب' قرہ' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان خواتین پر رحمت نازل فرمائے جنہوں نے سب سے شروع میں ہجرت کی تھی جب اللہ تعالیٰ قدوس نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ یعنی اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر لٹکا دیں تو انہوں نے اپنے پردوں کو چاک کر کے اپنے دوپٹے بنا لئے گویا اسی وقت تعمیل حکم کی۔ ابن صالح نے اَكْنَفَ کے بجائے اَكْثَفَ کہا ہے۔

٧٠٣: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ

٧٠٣: ابن سرح نے بیان کیا کہ میں نے اپنے ماموں کی کتاب میں

خَالِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

بواسطہ عقیل ابن شہاب اسی طرح روایت دیکھی ہے۔

بَاب فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا

باب: عورت کونسا سنگھار ظاہر کر سکتی ہے؟

۷۰۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

۷۰۴: یعقوب' مؤمل' ولید' سعید' قتادہ' خالد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے چہرۂ مبارک پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت کو حیض آنے لگے تو یہ بات صحیح نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ اس کے علاوہ نظر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے اور خالد بن دریک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

باریک کپڑا پہننا:

بمطلب یہ ہے کہ اس قدر باریک کپڑا جس سے جسم کی ساخت محسوس ہو عورت کو اس کا پہننا جائز نہیں اور محرم کے سامنے عورت کو چہرہ' گٹے اور ہاتھوں کا کھولنا درست ہے اس کے علاوہ اعضاء کا کھولنا درست نہیں اور پردے سے متعلق تفصیلی احکام حضرت تھانوی کے رسالہ ''پردے کے شرعی احکام'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ

باب: غلام کا اپنی مالکہ کا سر کھلا ہوا دیکھنے کا بیان

۷۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔

۷۰۵: قتیبہ' یزید' لیث' ابن زبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے سینگی لگانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے سینگی لگانے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے دودھ شریک بھائی تھے یا ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔

۷۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ كَانَ قَدْ

۷۰۶: محمد بن عیسیٰ' ابوجمیع' ثابت' انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ فاطمہؓ کے پاس ایک غلام لے کر تشریف لائے جو انہیں ہبہ کیا تھا۔ اس وقت فاطمہؓ ایک کپڑا پہنے ہوئے تھیں جب وہ اس کپڑے سے سر چھپاتیں تو وہ کپڑا

وَهَبَهُ لَهَا قَالَ وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ۔

ٹانگوں تک (پورا) نہ ہوتا اور جب ٹانگوں کو چھپاتیں تو وہ کپڑا سر تک نہ پہنچ پاتا۔ نبیؐ نے فاطمہ کو اس مشکل میں دیکھا تو فرمایا (اگر تمہارا سر یا تمہارے پاؤں کھلے رہ جائیں تو) اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ تمہارے والد ہیں یا تمہارا غلام ہے۔

مالکہ کا غلام سے پردہ:

واضح رہے کہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے اور جن حضرات نے اپنے غلام سے عورت کو پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے اس حدیث کے بارے میں ان حضرات کی یہ رائے ہے کہ وہ غلام اس وقت بالغ نہیں تھا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ: ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کے بارے میں

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً فَقَالَ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هَذَا فَحَجَبُوهُ۔

۷۰۷: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک کی خدمت میں ایک ہیجڑا آتا تھا وہ اس کو ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں سے سمجھتی تھیں۔ ایک دن نبیؐ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ ہیجڑا بھی بیٹھا ہوا تھا اور ایک عورت کی تعریف و توصیف بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جب وہ عورت سامنے آتی ہے تو (موٹاپے کی وجہ) اس عورت کے پیٹ پر چار چار سلوٹیں ظاہر ہوتی ہیں اور جب وہ عورت پشت موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ سلوٹیں نظر آتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ بھی خواتین کی باتوں سے واقف ہے اب یہ تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے اس وقت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے اس سے پردہ کرنا شروع کر دیا۔

﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ سے مراد:

﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جن کو عورت کی طرف رغبت نہیں ہوتی جیسے مخنث' مزدوری کرنے والے' کمانے والے' صفائی کرنے والے یا بوڑھے ضعیف لوگ وغیرہ وغیرہ۔

۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا

۷۰۸: محمد بن داؤد' الرزاق' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث روایت ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہیجڑے کو (میدان)

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ۔

بیداء کی طرف نکلوا دیا اور وہ ہر جمعہ کو کھانا مانگنے کے لئے شہر میں آتا تھا۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ إِذَنْ يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ۔

۷۰۹: محمود بن خالد، عمر، حضرت امام اوزاعی سے یہی حدیث روایت ہے اس میں اس طرح ہے کہ (جب آپ ﷺ نے اس ہیجڑے کو شہر بدر کرا دیا) تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بھوکا مر جائے گا تو آپ ﷺ نے اس کو ایک ہفتے میں دو مرتبہ میں شہر میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی تا کہ وہ بھیک مانگ کر شہر سے چلا جایا کرے۔

خلاصۃ الباب: مُخَنَّثْ یا مُخَنِّثْ (زیادہ صحیح مُخَنَّثْ ہی ہے) اصل "خنث" ہے جس کے لغوی معنی نرمی اور شکستگی کے ہیں۔ مخنث اس مرد کو کہتے ہیں جو عورتوں کا سا لباس پہنے، عورتوں کی طرح ہاتھ پیروں کو مہندی کے ذریعہ رنگین کرے، بات چیت میں عورتوں کا لب ولہجہ اختیار کرے اور اسی طرح جملہ حرکات وسکنات میں عورتوں کا انداز اپنائے، ایسے مرد کو ہماری بول چال میں ہیجڑہ یا زنانہ بھی کہا جاتا ہے۔ مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ ان کے اعضاء جسم اور انداز میں خلقی اور جبلی طور پر عورتوں کی سی نرمی و لچک ہوتی ہے، گویا ان میں قدرتی طور پر عورتوں کے اوصاف و عادات ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض مرد اگر چہ اپنے اعضاء جسم اور خلقت و جبلت کے اعتبار سے مکمل مرد ہوتے ہیں مگر جان بوجھ کر اپنے کو عورت بنانا چاہتے ہیں چنانچہ وہ بات چیت کے انداز اور رہن سہن کے طور طریقوں میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے فوطے اور عضو تناسل کٹوا کرنا مرد بھی بن جاتے ہیں۔ مخنثوں کی اسی قسم کے حق میں لعنت و مذمت فرمائی گئی ہے۔ اس کے برخلاف پہلی قسم اس لعنت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ تو معذوری کی شکل ہے اس میں اپنے قصد وارادہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾

باب: ارشادِ ربانی: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کے بارے میں

۷۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ الْآيَةَ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْآيَةَ۔

۷۱۰: احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ (یعنی مؤمن عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں الخ کا حکم منسوخ ہوا اور اس سے وہ عورتیں مستثنیٰ ہو گئیں جو گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں اور جنہیں نکاح کی طلب نہیں ہوتی۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ

۷۱۱: محمد بن علاء، ابن مبارک، یونس، زہری، نبہان، حضرت اُمّ سلمہ رضی

الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ۔

اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر تھی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں کہ اسی دوران حضرت عبداللہ ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہا تشر… لائے اور یہ واقعہ پردے سے متعلق آیت نازل ہونے کے بعد کا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ تو نابینا ہیں نہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہماری شناخت کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم اس کو نہیں دیکھتیں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَيْمُونِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهَا۔

۷۱۲: محمد بن عبداللہ' ولید' اوزاعی' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روا… کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگوں میں سے… شخص اپنے غلام کا نکاح اپنی باندی سے کر دے تو پھر اپنی باندی کا ستر… دیکھے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَصَوَابُهُ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ وَهِمَ فِيهِ وَكِيعٌ۔

۷۱۳: زہیر بن حرب' وکیع' داؤد بن سوار' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنی باندی کا نکاح غلام یا خادم سے کر دے تو پھر اس کے ستر کو نہ دیکھے ناف کے نیچے اور گھٹنوں سے اُوپر تک۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں صحیح نام سواد بن داؤد ہے اور وکیع سے اس میں خطا ہوئی ہے۔

بَاب كَيْفَ الْاِخْتِمَارُ

باب: سر پر دوپٹہ اوڑھنے کا بیان

۷۱۴: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى قَوْلِهِ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ يَقُولُ لَا تَعْتَمَّ

۷۱۴: زہیر بن حرب' عبدالرحمٰن (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' سفیان' حبیب' وہب' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ لپیٹے ہوئے تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم (دوپٹے کا) ایک ہی پیچ رکھو اس کے دو پیچ نہ کرو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ لفظ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ کا مفہوم یہ ہے مرد کی طرح پگڑی نہ باندھیں یعنی دو پیچ نہ دیں اس کے ایک یا دو گھوم

مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكَرِّرْهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ۔

میں تکرار نہ کریں۔

خواتین کے لئے ایک ہدایت:

مطلب یہ ہے خواتین دوپٹہ اس طرح اوڑھیں کہ دوپٹہ اوڑھنے میں مردوں کے عمامہ باندھنے سے مشابہت نہ ہو اور دوپٹے کو ایک ہی موڑ اوڑھیں۔

بَابٌ فِي لِبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کے لئے باریک کپڑا پہننے کا بیان

۷۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرْ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۷۱۵: احمد بن عمرو احمد بن سعید ابن وہب ابن لہیعہ موسیٰ بن جبیر عبید اللہ بن عباس خالد بن یزید حضرت دِحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مصری کپڑے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کپڑوں میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا اس کپڑے کو چاک کر کے دو ٹکڑے کر کے اس میں سے ایک ٹکڑے کا قمیص (اپنے واسطے) بنا لو اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دو تا کہ وہ اس سے اپنا دوپٹہ بنا لے۔ راوی نے بیان کیا کہ جس وقت دِحیہ نے پشت موڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اپنی بیوی کو بتا دینا کہ وہ اس دوپٹہ کے نیچے ایک اور کپڑا بھی پہن لے تا کہ اس کا جسم ظاہر نہ ہو یعنی اس کا جسم ننگا نظر نہ آئے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے روایت کرتے ہوئے (عبید اللہ بن عباس کے بجائے) عباس بن عبید اللہ بن عباس بیان کیا۔

خلاصۃ الباب: ''قباطی'' اصل میں ''قبطیہ'' کی جمع ہے قبطیہ ایک خاص قسم کے کپڑے کو کہتے ہیں جو سفید اور مہین ہوتا تھا اور مصر میں بنا کرتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کوئی ایسا کپڑا پہننا چاہے جس کے نیچے بدن جھلکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ خالی وہی کپڑا نہ پہنے بلکہ کپڑے کے نیچے کوئی اور کپڑا لگا لے تا کہ اس کا بدن نہ جھلکے۔

بَابٌ فِي قَدْرِ الذَّيْلِ

باب: عورت تہبند کتنا لٹکائے؟

۷۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ

۷۱۶: عبد اللہ بن مسلمہ مالک ابوبکر نافع صفیہ بنت ابی عبید اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے سامنے جب تہبند کے بارے میں تذکرہ ہوا تو میں نے آپ کے سامنے عورت کے تہبند (یعنی شلوار وغیرہ عورتوں کے پاجامہ وغیرہ) کے بارے میں تذکرہ کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! عورت کیا کرے؟ (یعنی اگر عورت شلوار پاجامہ تہبند وغیرہ نیچے تک نہ پہنے تو کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

کرے؟ کیونکہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہے) آپؐ نے فرمایا عورت ایک بالشت تک (ازار وغیرہ) کو لمبا کرے پھر اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا کہ تب بھی ستر کھلنے کا اندیشہ ہے تو آپ نے فرمایا پھر عورت ایک ہاتھ لمبا کرے اس سے زیادہ نہیں۔

۷۱۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ۔

۷۱۷: ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، عبیداللہ، نافع، سلیمان بن یسار، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن اسحٰق اور ایوب نے نافع، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا۔

۷۱۸: مسدد، یحییٰ، سفیان، زید، ابوصدیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے ایک بالشت، تہبند لٹکانے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے (ازار) زیادہ (لمبا) کرنا چاہا تو آنحضرت ﷺ نے دو بالشت کی اجازت عطا فرمائی آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ہمارے پاس اپنا (لباس وغیرہ) بھیجا کرتی تھیں ہم اپنے ہاتھوں سے اُن کپڑوں کی پیمائش کرتے تھے۔

بَاب فِي أُهُبِ الْمَيْتَةِ

باب: مرے ہوئے جانور کی کھال کے بارے میں

۷۱۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا وَاسْتَنْفَعْتُمْ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

۷۱۹: مسدد، وہب، عثمان، ابن ابی خلف، سفیان، زہری، عبیداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ مسدد اور وہب کہتے ہیں کہ میمونہؓ سے روایت ہے کہ ہماری آزاد کردہ باندی کو صدقہ کی ایک بکری ملی اور وہ مرگئی۔ حضرت رسول کریم ﷺ وہاں پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اس بکری کی کھال کو دباغت سے پاک بنا کر اپنے استعمال میں کیوں نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ وہ بکری تو مُردار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا صرف اس بکری کو کھانا حرام ہے (اس کی کھال کو استعمال کرنا حرام نہیں ہے)

۷۲۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ

۷۲۰: مسدد، یزید، معمر، ابن شہاب، زہری، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ تم

قَالَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ۔

لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں نفع حاصل نہیں کیا اور اس روایت میں دباغت سے متعلق بیان نہیں کیا۔

۷۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُولُ يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاغَ وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ۔

۷۲۱: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' حضرت معمر نے بیان کیا کہ ابن شہاب' زہری دباغت کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اوزاعی' یونس اور عقیل نے زہری کی روایت میں دباغت کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ اور زبیدی اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے روایت میں دباغت کا تذکرہ کیا ہے۔

دباغت کی تعریف:

دباغت کہتے ہیں مٹی یا نمک یا راکھ یا مسالہ لگا کر کھال کو صاف کرنا اور مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز لگا کر کھال کو دھوپ میں رکھ کر صاف اور خشک کیا جاتا ہے جس سے کھال کی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں انسان اور خنزیر کے علاوہ ہر ایک جانور کی کھال دباغت سے (خشک ہوکر) پاک ہو جاتی ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ: ((كل اهاب دبغ فقد طهر)) الحديث

۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔

۷۲۲: محمد بن کثیر' سفیان' زید بن اسلم' عبدالرحمٰن' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے جب چمڑا (مسالے وغیرہ یا مٹی وغیرہ لگا کر) صاف ہو گیا تو وہ پاک ہو گیا۔

۷۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

۷۲۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید' محمد بن عبدالرحمٰن' ان کی والدہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرے ہوئے جانوروں کی کھالوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے جبکہ ان کو دباغت دے دی جائے۔

۷۲۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ دِبَاغُهَا

۷۲۴: حفص بن عمر' موسیٰ بن اسماعیل' ہمام' قتادہ' حسن' جون' حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں حضرت رسول کریم ﷺ ایک گھر میں تشریف لے گئے وہاں پر ایک مشک لٹکی ہوئی تھی (جو کہ پانی سے پوری بھری ہوئی تھی) آپ ﷺ نے اس میں سے پانی مانگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ (مشک) مرے ہوئے جانور کی کھال کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھال' دباغت

طُهُورُهَا۔

دینے سے پاک ہوگئی ہے(اس کا استعمال بلاشبہ درست ہے)

۷۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَ يَحِلُّ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

۷۲۵: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن حارث' کثیر' عبداللہ' عالیہ بنت سبیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ پر بکریاں تھیں وہ بکریاں مرنا شروع ہو گئیں تو میں اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اِن سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کاش تم ان کی کھالوں کو۔ لےکران سے نفع حاصل کرتیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا مرے ہوئے جانور کی کھال سے نفع حاصل کرنا درست ہے؟ میمونہ رضی ... ہا نے فرمایا جی ہاں یہ بات صحیح ہے ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے سے ایک مری ہوئی بکری' گدھے کی طرح گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کاش تم لوگوں نے اس بکری کی کھال حاصل کر لی ہوتی۔لوگوں نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) وہ بکری مری ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں کیا بات ہے؟ اس (بکری کی کھال) کو پانی اور قرظ پاک کر دیتا ہے۔

قرظ کی تشریح:

قرظ ایک قسم کے درخت کے پتے ہوتے ہیں جس سے کھال صاف کی جاتی ہے۔اب اِس کی جگہ''کیمیکلز'' نے لے لی ہے۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنْ لَا يُنْتَفَعَ بِإِهَابِ الْمَيْتَةِ

باب: جن حضرات کی رائے میں مرے ہوئے جانور کی کھال' دباغت دینے سے پاک نہیں ہوتی

۷۲۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۷۲۶: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کا خط سرزمین جہینہ میں ہم لوگوں کے سامنے پڑھا گیا میں اس وقت نوجوان تھا۔اس خط میں تحریر تھا کہ تم لوگ مرے ہوئے جانوروں کی کھال سے فائدہ حاصل نہ کرو نہ تو اس کی کھال سے فائدہ حاصل کرو اور نہ ہی اس کے پٹھوں (وغیرہ) سے۔

بغیر دباغت کھال استعمال کرنا:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ مُردار کی کھال بغیر دباغت کے استعمال نہ کرو البتہ دباغت کے بعد استعمال کرنا درست ہے۔

۷۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي

۷۲۷: محمد بن اسماعیل' ہاشم' ثقفی' خالد' حکم بن عیینہ سے روایت ہے کہ

هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ الْحَكَمُ فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يُسَمَّى إِهَابًا مَا لَمْ يُدْبَغْ فَإِذَا دُبِغَ لَا يُقَالُ لَهُ إِهَابٌ إِنَّمَا يُسَمَّى شَنًّا وَقِرْبَةً۔

وہ چند حضرات کے ساتھ عبداللہ بن عکیم کے پاس گئے جو کہ قبیلہ جہینہ کے ایک شخص تھے۔ تو حکم کہتے ہیں کہ میں دروازہ پر بیٹھا رہا اور وہ حضرات (گھر کے) اندر داخل ہوئے جب وہ حضرات باہر آئے تو مجھ سے انہوں نے بیان کیا کہ ان سے عبداللہ بن عکیم نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے جہینہ کے لوگوں کو تحریر کیا کہ مرے ہوئے جانوروں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ حاصل نہ کریں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے فرمایا اہاب دباغت دینے سے قبل والی کھال کو کہا جاتا ہے اور جب اس کھال کی دباغت دے دی جاتی ہے تو اس کو اہاب نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو شن یا قربہ کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي جُلُودِ النُّمُورِ!

باب: چیتوں کی کھال کے بارے میں

۷۲۸: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ۔

۷۲۸: ہناد وکیع، ابی معتمر، ابن سیرین، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ سوار ہوا کرو خالص ریشمی زینوں پر اور نہ چیتوں کی کھال پر۔ علامہ ابن سیرین نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ حدیث رسول کو بیان کرنے کے سلسلے میں تہمت زدہ نہیں تھے۔

۷۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ۔

۷۲۹: محمد بن بشار، ابوداؤد، عمران، قتادہ، زرارہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں چلتے جن لوگوں کے پاس چیتے کی کھال ہوتی ہے (وہ لوگ تکبر کی بنا پر وہ کھالیں اپنے پاس رکھتے ہیں اور ان کو استعمال کرتے ہیں)۔

۷۳۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَرَاهَا مُصِيبَةً

۷۳۰: عمرو بن عثمان، بقیہ، بحیر، حضرت خالد سے روایت ہے کہ مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن الاسود اور قبیلہ بنی اسد میں سے ایک شخص جو (مقام) قنسرین کا باشندہ تھا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی وفات ہو گئی ہے۔ یہ بات سن کر حضرت مقدام نے کہا: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا اس پر اس شخص نے کہا کیا آپ اس واقعہ کو مصیبت سمجھتے ہیں؟ مقدام نے کہا میں اس واقعہ کو کس طرح

قَالَ لَهُ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ۔

مصیبت نہ سمجھوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ بچہ ہے اور حضرت حسین، حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ہیں۔ یہ بات سن کر قبیلہ اسد کے شخص نے کہا اللہ کی پناہ کہ وہ ایک انگارہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے ٹھنڈا کر دیا۔ حضرت مقدام نے کہا لیکن میں آج کے دن تمہیں غصہ دلائے بغیر نہیں رہوں گا اور تمہیں ایسی بات سناؤں گا جو تمہیں ناگوار گزرے گی۔ پھر اس نے کہا اے معاویہ اگر میں سچ کہوں تو تم مجھ کو سچا کہنا اور اگر جھوٹ بولوں تو مجھے جھوٹا قرار دے دینا۔ معاویہؓ نے کہا میں اسی طرح کروں گا۔ مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم نے نبیؐ سے سنا ہے آپؐ سونا پہننے سے منع فرماتے تھے۔ معاویہؓ نے فرمایا جی ہاں' سنا ہے۔ پھر مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم واقف ہو کہ نبیؐ نے خالص ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ معاویہ نے فرمایا: ہاں۔ مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم واقف ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ معاویہ نے کہا جی ہاں۔ حضرت مقدام نے کہا واللہ میں تو تمہارے گھر میں یہ تمام چیزیں دیکھ رہا ہوں حضرت معاویہ نے فرمایا: اے مقدام! میں واقف ہوں کہ میں تمہارے ہاتھ سے نجات حاصل نہیں کر سکوں گا۔ خالد کہتے ہیں کہ پھر معاویہؓ نے مقدام کو اس قدر مال دینے کا حکم فرمایا جس قدر انکے دو رفیقوں کو عنایت نہیں فرمایا۔ اور آپؐ نے ان کے صاحبزادے کا حصہ دو سو والوں میں مقرر کیا۔ حضرت مقدام نے وہ مال اپنے رفقاء میں تقسیم کر دیا اور قبیلہ بنو اسد کے شخص نے اپنے مال میں سے کسی کو کچھ نہ دیا جب یہ اطلاع حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا کہ حضرت مقدام ایک سخی شخص ہیں کہ جن کا ہاتھ کشادہ ہے اور جہاں تک اسدی کا تعلق ہے تو وہ اپنی چیز کو اچھی طرح روک کر رکھنے والا شخص ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ حسن مجھ سے ہے مفہوم یہ ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے غیر معمولی شفقت فرماتے اور ان کو گود میں بٹھا لیتے تھے اور بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اور قبیلہ بنی اسد کے شخص کے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں انگارے کا جو لفظ استعمال کیا اس سے اس شخص کا مقصد حضرت معاویہ

رضی اللہ عنہ کو خوش کرنا تھا اس لئے اس نے مذکورہ بات کہی۔ تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے حق میں اپنے ردِ عمل کا اظہار نہیں فرمایا اور حضرت مقدام کی بات کو بھی بڑے تحمل سے سنا بلکہ انہیں کثیر مال بھی دیا۔ اور یہ مسئلہ اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق ہے جس کی مکمل تفصیل علامہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی تالیف ''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' اور دیگر کتب تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں یہاں پر تفصیل کا موقعہ نہیں۔

۷۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ۔

۷۳۱: مسدد' اسماعیل' یحییٰ' سعید' قتادہ' حضرت ابوملیح نے حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي الْاِنْتِعَالِ

باب: جوتے پہننے کے بارے میں

۷۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔

۷۳۲: محمد بن صباح' ابن ابی الزناد' موسیٰ بن عقبہ' ابوزبیر' جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کثرت سے جوتے پہنا کرو اسلئے کہ انسان جس وقت تک جوتے پہنا رہتا ہے تو گویا وہ ہمیشہ سوار رہتا ہے (یعنی اس کا پیر تکالیف سے محفوظ رہتا ہے)

۷۳۳: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۷۳۳: مسلم بن ابراہیم' ہمام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

۷۳۴: محمد بن عبد الرحیم' ابواحمد' ابراہیم' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

کھڑے ہو کر جوتا پہننا:

یہ حکم اس صورت میں ہے آدمی کو کھڑے ہو کر جوتے پہننے میں تکلیف ہو اور جوتا باندھتے وقت جھکنا پڑے لیکن جیسے عام طور پر آج کے دور میں کھلے جوتے' چپل پہنے جاتے ہیں تو ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

۷۳۵: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

۔۔۔ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے بلکہ دونوں جوتے پہنا کرے یا دونوں جوتوں کو اُتار کر رکھ لیا کرے (ایسا نہ ہو کہ ایک پاؤں میں جوتا ہو اور دوسرے میں نہ ہو کیونکہ یہ وقار کے منافی ہے)۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ۔

۷۳۶: ابو ولید' زہیر' ابو الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک ہی جوتا پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ ٹھیک نہ کر لے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے اور نہ (بلا عذر شرعی) بائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ۔

۷۳۷: قتیبہ بن سعید' صفوان بن عیسیٰ' عبداللہ بن ہارون' زیاد بن سعد' ابونہیک' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسنون یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھے تو اپنے جوتے اُتار کر پہلو میں رکھ لے (یا کسی جگہ رکھ دے)

۷۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ وَآخِرَهُمَا يُنْزَعُ۔

۷۳۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص جوتا پہنے تو اس کو چاہئے کہ پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اُتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اُتارے تو دایاں پاؤں (جوتا) پہنتے وقت شروع میں رہے اور اُتارتے وقت اخیر میں رہے۔

۷۳۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ وَسِوَاكِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ۔

۷۳۹: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' اشعث' ان کے والد' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی الامکان اپنے جملہ اُمور دائیں جانب سے شروع کرنے بہت پسندیدہ تھے (یہاں تک کہ) وضو کرنے' کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں (بھی) اور مسلم شریف کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے اور مسواک کرنے میں اور امام مسلم نے فی شانہ کلہ کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو معاذ نے شعبہ سے روایت کیا لیکن مسواک کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۷۴۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَئُوا بِأَيَامِنِكُمْ۔

۷۴۰: نفیلی' زہیر' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لباس تبدیل کرو یا وضو کرو تو تم اپنے دائیں جانب سے آغاز کرو۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ مسئلہ میں اصل ضابطہ یہ ہے کہ جو عمل فضیلت وشان رکھتا ہو اس میں دائیں سے ابتداء کرنا مستحب ہے اور جو عمل ایسا نہ ہو اس میں بائیں سے ابتداء ہونی چاہئے' چنانچہ جوتا پہننا چونکہ مسجد میں جانے اور دوسرے اعمال خیر کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اس لئے جوتا پہنتے وقت دائیں پیر سے ابتداء کرنا مستحب ہے اس ضابطہ کی روشنی میں یہ بھی مستحب ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پیر رکھنا چاہئے اور مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پیر نکالنا چاہئے اس کے برخلاف بیت الخلاء جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھنا چاہئے اور وہاں سے نکلتے وقت پہلے دایاں پیر نکالنا چاہئے۔ یہ تو ضابطہ کی بات تھی اس کے علاوہ اس حقیقت پر بھی نظر رہنی چاہئے کہ بائیں پیر کے مقابلہ میں دائیں پیر کو فضیلت اور برتری کا درجہ حاصل ہے لہٰذا اس کی تکریم کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور اس کی تکریم یہی ہے کہ جب جوتا پہنا جائے تو پہلے دایاں پیر جوتے میں ڈالا جائے اور جب جوتا اتارا جائے تو پہلے بائیں پیر کا جوتا نکالا جائے تا کہ دایاں پیر بائیں پیر کی بہ نسبت جوتے میں زیادہ دیر تک رہے یہ گویا دائیں پیر کے اعزاز واحترام کا ذریعہ ہے اسی پر مسجد وغیرہ میں داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔

بَاب فِي الْفُرُشِ

باب: بستر کا بیان

۷۴۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

۷۴۱: یزید بن خالد' ابن وہب' ابوہانی' ابوعبدالرحمٰن' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بستر کے بارے میں تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو ایک بستر اپنے لئے رکھنا چاہئے اور دوسرا بستر اپنی اہلیہ کے لئے اور ایک بستر مہمان کے لئے اور چوتھا بستر شیطان کے لئے ہوتا ہے۔

ضرورۃً بستر رکھنا:

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کے پاس تین بستر ہونے چاہئیں جن کی تفصیل اُوپر مذکور ہے اور شیطان کے لئے جو چوتھا بستر فرمایا گیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ تین سے زائد بستر اگر وہ بچوں یا مہمانوں سے زیادہ ہوں تو وہ فضول خرچی ہے جیسا کہ اکثر اہلِ دُنیا کے یہاں بلاضرورت بستر اور قالین وغیرہ فاضل پڑے رہتے ہیں یہ غرور کی علامت ہوتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی گھر میں میاں بیوی ہوں اور وہ استطاعت رکھتے ہوں تو ان کو اپنے یہاں تین بستر رکھنے چاہئیں' ایک تو میاں کے لئے' دوسرا بیوی کے لئے کہ شاید کسی وقت بیماری وغیرہ کی وجہ سے وہ تنہا سونا چاہے ورنہ میاں بیوی کو ایک بستر پر سونا اولیٰ ہے اور سنت کے مطابق ہے۔

۷۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَلَى يَسَارِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا عَلَى يَسَارِهِ۔

۷۴۲: احمد بن حنبل، وکیع (دوسری سند) عبداللہ، وکیع، اسرائیل، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر سہارا لگائے ہوئے دیکھا تو ابن جراح نے اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف کو سہارا لگا ہوئے (تشریف فرما) تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اسحٰق نے اسرائیل سے روایت کیا ہے اور اس میں بھی لفظ عَلَى يَسَارِهِ موجود ہے (یعنی بائیں طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لگائے ہوئے تھے)۔

۷۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْأَدَمُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوا بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ۔

۷۴۳: ہناد، وکیع، اسحٰق بن سعید، ان کے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے چند ساتھیوں کو دیکھا جو کہ یمن کے باشندہ تھے ان لوگوں کے بستر ے کھالوں کے بنے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا جس شخص کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت مشابہت والے ساتھیوں کو دیکھنا پسند ہو تو وہ ان حضرات کو دیکھ لے۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ۔

۷۴۴: ابن سرح، سفیان، ابن المنکدر، جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے توشکیں (چادریں) بنائیں؟ عرض کیا یارسول اللہ، ہم لوگوں کے پاس توشکیں کہاں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب تم لوگوں کو توشکیں ملیں گی۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ الَّتِي يَنَامُ عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ ثُمَّ اتَّفَقَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ۔

۷۴۵: عثمان، احمد بن منیع، ابومعاویہ، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک کہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تکیہ لگا کر سویا کرتے تھے وہ دباغت شدہ کھال کا تھا اور کھجور کے پوست سے بھرا ہوا تھا۔

۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ۔

۷۴۶: ابوتوبہ، سلیمان، ابن حبان، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدا، دباغت شدہ کھال کا بنا ہوا تھا اور اس گدے کا بھراؤ کھجور کے پوست کا تھا۔ (واضح رہے کہ کھال، چمڑے کا تکیہ، بستر گرم نہیں ہوتا، ٹھنڈا رہتا ہے)

۷۴۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

۷۴۷: مسدد، یزید بن زریع، خالد حذاء، ابوقلابہ، حضرت زینب، حضرت

حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا بستر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے تھا۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ السُّتُورِ

باب: پردہ لٹکانا

۷۴۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ مَا لَكِ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا قَالَ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالرَّقْمَ فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قُلْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ۔

۷۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' فضیل' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے تو انکے گھر کے دروازہ پر ایک پردہ لٹکتا ہوا دیکھا۔ آپؐ گھر میں تشریف نہ لے گئے بلکہ باہر سے ہی واپس تشریف لے آئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ بہت کم ایسا کرتے تھے کہ گھر میں تشریف لے جائیں اور فاطمہ زہراؓ سے بات چیت نہ فرما لیں۔ جب علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو انہوں نے فاطمہ زہراؓ کو دیکھا کہ وہ غمگین بیٹھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا اے فاطمہ! کیا بات ہے؟ فاطمہؓ نے کہا کہ میری طرف نبیؐ تشریف لائے تھے لیکن آپؐ اندر تشریف نہیں لائے۔ علی کرم اللہ وجہہٗ یہ بات سن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ فاطمہؓ کو آپ ﷺ کا گھر پر تشریف لانا اور (اندر مکان میں) ان کے پاس تشریف نہ لے جانا بہت گراں محسوس ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرا اور دُنیا کا کیا تعلق' میرا اور نقش و نگار کا کیا تعلق۔ یہ بات سن کر علیؓ فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور نبیؐ کے فرمان کے بارے میں بتایا۔ فاطمہؓ نے فرمایا تو اب آپ نبیؐ سے دریافت کریں کہ میں اس پردہ کا کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا فاطمہ سے کہہ دیں کہ (تم وہ پردہ) فلاں لوگوں کے پاس بھیج دو۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ سِتْرًا مَوْشِيًّا۔

۷۴۹: واصل بن عبدالاعلیٰ' ابن فضیل نے اپنے والد فضیل سے یہی روایت بیان کی گئی ہے البتہ اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ وہ پردہ منقش تھا۔

زینت کے لئے پردے لٹکانا:

ایسے پردہ لٹکانا کہ جس میں تصاویر نہ ہوں اور نقوش پھول' بوٹے بنے ہوں' اگرچہ درست ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنے اہل وعیال کے لئے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا۔

بظاہر یہ حدیث اس حدیث کے منافی ہے جو اس سے پہلے گزری ہے کیونکہ پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تکیہ پر بنی ہوئی

تصویریں گھر میں ملائکہ کو داخل ہونے سے روکتی ہیں اگرچہ ایسی تصویروں کا گھر میں رہنے دینا حرام نہ ہو اس صورت میں وہ دونوں تکیے جن پر تصویریں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کیسے رکھے ہوئے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان تکیوں پر جو تصویریں تھیں وہ کسی جاندار کی نہیں تھیں جن کا بنانا اور رکھنا حرام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس پردہ کو پھاڑ ڈالا تھا تو اس کی وجہ بھی اس پردے پر تصویروں کی موجودگی نہیں تھی بلکہ اس کا سبب یہ تھا کہ در و دیوار پر بلاضرورت پردے لٹکانا منشاء خداوندی کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ پتھر اور مٹی کو کپڑے پہنائے جائیں جیسا کہ آگے آنے والی حدیث سے معلوم ہوگا اور اگر بالفرض وہ تصویریں کسی جاندار ہی کی تھیں تو اس صورت میں کہا جائے گا کہ جب تکیہ بنانے کے لئے اس پردہ کی کانٹ چھانٹ ہوئی تو اس پر جو تصویریں تھیں ان کے سر کٹ گئے تھے۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ "هتك" (کہ جس کا ترجمہ پھاڑ ڈالنا کیا گیا ہے) کے معنی ان تصویروں کو کاٹنا اور مٹا دینا ہیں جو اس پردہ پر تھیں۔

بَابٌ فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ

باب: جس کپڑے پر صلیب کی تصویر بنی ہوئی ہو

۷۵۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ۔

۷۵۰: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' عمران' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ایسی چیز کو جس میں صلیب کی تصویر بنی ہوئی ہو بغیر توڑے نہیں چھوڑتے تھے۔

تصویر والی چیز مٹانے کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ برتن' کپڑا وغیرہ کسی بھی باتصویر چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مٹائے بغیر نہ چھوڑتے۔ تفصیل کے لئے حضرت مفتی اعظم پاکستان کی کتاب التصویر لاحکام التصویر ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الصُّوَرِ

باب: تصاویر کا بیان

۷۵۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

۷۵۱: حفص بن عمر' شعبہ' علی بن مدرک' ابوزرعہ' عبداللہ بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر میں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے کہ جس میں ذی روح کی تصویر یا کتا یا جنبی شخص ہو۔

تصویر والے مکان میں ملائکہ داخل نہیں ہوتے:

کراماً کاتبین اور انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتے تو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں البتہ ان کے علاوہ جو دوسرے فرشتے رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں وہ اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس کے بارے میں مذکورہ حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

نوٹ: یوں تو ہر طرح کی تصویر اور مورت بنانا ناجائز ہے تاہم اکثر علماء نے لڑکیوں کے لئے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے یعنی ان

کے نزدیک لڑکیوں کے حق میں گڑیاں بنانا مباح ہے لیکن امام مالکؒ نے مردوں کو ان کا خریدنا مکروہ قرار دیا ہے اور بعض علماء نے مذکورہ اباحت کو منسوخ قرار دیا ہے۔

۷۵۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْثَالٌ وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَانْطَلَقْنَا فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا فَهَلْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذَلِكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قُفُولَهُ فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ فَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَتَى النَّمَطَ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ۔

۷۵۲: وہب بن بقیہ' خالد' سہیل' سعید بن یسار' زید بن خالد' حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کتا ہو اور ذی روح کی تصویر ہو۔ اس حدیث کے راوی' حضرت زید بن خالد نے حضرت سعید بن یسار سے بیان کیا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں میرے ہمراہ چلو' ہم ان سے اس سلسلہ میں دریافت کریں۔ پھر ہم دونوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مؤمنین کی ماں! حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کوئی بات سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا تذکرہ فرماتے ہوں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نہیں۔ لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر جہاد کے لئے تشریف لے گئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی تو میں نے ایک پردہ لے کر دروازہ کی بڑی لکڑی پر لٹکا دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں آگے بڑھی اور میں نے عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت عطا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر پردہ کو دیکھا تو میری کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناگواری دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کے پاس تشریف لائے اور اسے اُتار دیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں فرمایا کہ ہم لوگ اس کے رزق میں سے اینٹ' پتھر کو کپڑا (لباس) پہنائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر میں نے اس پردہ کو کاٹ کر اس کے دو تکئے بنا لئے اور میں نے ان میں کھجور کے پوست بھر لئے۔ اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برا نہ مانا۔

۷۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلِهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَالَ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ۔

۷۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' سہیل سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا پس میں نے کہا اماں جان! انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سعید بن یسار بنی نجار کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

۷۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ۔

۷۵۴: قتیبہ بن سعید' لیث ' بکیر بن بسر بن سعید' زید بن خالد' ابوطلحہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں ذی روح کی تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا اس حدیث کے راوی زید بن خالد بیمار پڑ گئے پھر ہم لوگوں نے ان کی مزاج پُرسی اور عیادت کی تو ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے جس میں تصویر بنی ہوئی ہے تو میں نے عبید اللہ خولانی سے' جو اُمّ المؤمنین میمونہؓ کے پرورده تھے' کہا کہ زیدؓ نے ہمیں تصویر کی ممانعت سے متعلق روایت نہیں سنائی تھی؟ پھر (یہ کیا بات ہوئی کہ انہوں نے اپنے دروازے پر تصویر لگا رکھی ہے؟) عبید اللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا وہ یہ بھی تو فرماتے تھے "مگر کپڑے پر جو پھول بوٹے ہوں" (مطلب یہ ہے کہ صرف نقش ونگار اور پھول بوٹے ہیں اور یہ ممنوع نہیں ہیں)۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا۔

۷۵۵: حسن بن صباح' اسماعیل' ابراہیم' ان کے والد' وہب بن منبہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کیا اور آپ ﷺ بطحا میں تھے تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں جائیں اور وہاں جس قدر تصاویر ہوں ان کو مٹا دیں۔ پھر آنحضرت ﷺ بیت اللہ شریف میں تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ وہاں کی تمام تصاویر مٹا نہیں دی گئیں۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ

۷۵۶: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' ابن سباق' ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میمونہؓ نے بتایا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا بے شک جبرائیل نے آج کی رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر انہوں نے ملاقات نہیں کی۔ پھر آپؐ کے دل میں یہ بات آئی کہ ہمارے پلنگ کے نیچے کتے کا بچہ ہے۔ آپؐ نے اس کو باہر نکالنے کا حکم فرمایا پھر

وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ۔

آپ نے اپنے دست مبارک سے پانی لے کر وہاں پر چھڑک دیا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام کی آپ سے ملاقات ہوئی تو حضرت جبرئیل نے آپ سے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہوں۔ پھر آپ نے صبح کے وقت کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا اور یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کے حفاظت کرنے والے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا اور بڑے باغ کے کتوں کو چھوڑنے کا حکم فرمایا (اس لئے کہ بڑے باغ کی حفاظت کے لئے کتے کی ضرورت ہوتی ہے)۔ (واضح رہے کہ کتے کو قتل کرنے کی روایت حکم کے اعتبار سے منسوخ ہے)۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ۔

۷۵۷: ابوصالح' ابواسحٰق' یونس بن ابی اسحٰق' مجاہد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو مجھ سے کہا کہ میں گزشتہ رات میں بھی آپ ﷺ کے پاس آیا تھا مگر دروازے پر موجود تصویر نے مجھے اندر آنے سے روک دیا اور گھر میں رنگ دار تصاویر سے نقش کیا ہوا کپڑا تھا اور گھر میں کتا بھی موجود تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ تصاویر کے سر قلم کر دینے کا حکم فرما دیجئے جو تصاویر مکان میں ہیں کیونکہ پھر وہ درخت کی صورت ہو جائیں گے اور آپ ﷺ پردے کے چاک کرنے کا حکم فرما دیجئے اس میں نشست کے لئے دو قالین بنائے جائیں تاکہ وہ پاؤں سے روندے جائیں اور آپ ﷺ کتے کے باہر نکالنے کا حکم فرمائیے چنانچہ آپ ﷺ نے اسی طرح کیا۔ کتا شاید حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو ان کے تخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا اور وہ نکال دیا گیا۔

أَوَّلُ كِتَابِ التَّرَجُّلِ

بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان

لغوی تشریح: ''ترجل'' عربی زبان میں کنگھی کرنے کو کہتے ہیں' خواہ اس کا تعلق سر میں کنگھی کرنے کا ہو یا داڑھی میں لیکن عام طور پر ''ترجل'' کا استعمال سر میں کنگھی کرنے کے معنی میں ہوتا ہے اور داڑھی میں کنگھی کرنے کو ''تسریح'' کے لفظ سے بیان کرتے ہیں۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

۷۵۸: مسدد' یحییٰ' ہشام بن حسان' حسن' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے روزانہ کنگھا کرنے سے منع فرمایا' علاوہ ایک روز چھوڑ کر کیا جائے۔

روزانہ کنگھا کرنا:

حاصل یہ ہے کہ روزانہ کنگھانہ کرے بلکہ ایک دن ناغہ کر کے کرے کیونکہ روزانہ تیل کنگھا کرنا خواتین کے لئے مناسب ہے مردوں کوایک دن چھوڑ کریا ناغہ کر کے کرنا چاہئے۔

خلاصۃ الباب: ''غب'' کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کام ایک دن کیا جائے اور ایک دن ترک کیا جائے' لہٰذا حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ کنگھی ہر روز نہ کی جائے بلکہ ایک دن کا ناغہ کر کے کی جائے' لیکن یہ ممانعت محض نہی تنزیہی کے طور پر ہے اور اس سے ضرورت و بےضرورت ہر روز کنگھی کرنے کا اہتمام کرنے اور اس کو بطور عادت اختیار کر لینے کی ممانعت مراد ہے کیونکہ یہ زینت و آرائش میں مبالغہ اور بے جا تکلف و اہتمام کرنے کی صورت ہے۔

واضح رہے کہ لفظ ''غب'' جب ملاقات کے سیاق میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا گیا زرغبا تزدد حبا تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ملاقات کی جائے اور جب یہ لفظ بخار کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس سے ایک دن کا ناغہ دے کر یعنی تیسرے دن کا بخار مفہوم ہوتا ہے اسی طرح مریض کی عیادت کرنے اور گوشت کھانے کے سیاق میں بھی اس سے مراد ایک دن کا ناغہ ہوتا ہے۔

ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت میں سر کے بالوں اور داڑھی دونوں میں کنگھی کرنا شامل ہے' لہٰذا جو لوگ ہر وضو کے بعد کنگھی کرتے ہیں اس کا سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے' اسی طرح احیاء العلوم میں جو یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر روز دو مرتبہ داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے تو اس حدیث کا بھی کوئی ثبوت نہیں پایا گیا ہے اور احیاء العلوم میں امام غزالیؒ کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے' بلکہ شیخ ولی الدین العراقیؒ کے قول کے مطابق امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس حدیث کے علاوہ بھی بعض ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل ثابت نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت صرف مردوں کے لئے ہے یا مرد وعورت دونوں کے لئے؟ تو بظاہر یہ بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کہ یہ ممانعت صرف مردوں کے حق میں ہے کیونکہ عورتوں کے لئے زینت و آرائش کرنا مکروہ نہیں ہے' تاہم بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس ممانعت کا تعلق مرد وعورت دونوں سے ہے لیکن وہ حضرات بھی یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے حق میں یہ ممانعت ہلکے درجے کی ہے کیونکہ ان کے لئے زینت و آرائش کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت بہت وسیع ہے۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ

۷۵۹: حسن بن علی' یزید مازنی' جریری' حضرت عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کی طرف جانے کے لئے رخت سفر باندھا جو مصر میں تھے وہ جب وہاں پر پہنچے تو انہوں نے کہا کہ میں تم سے ملنے کے لئے نہیں آیا لیکن تم نے اور میں نے مل کر نبیؐ

بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا۔

سے ایک حدیث سنی تھی ہو سکتا ہے وہ حدیث تم کو مجھ سے زیادہ محفوظ ہو۔ حضرت فضالہ نے دریافت کیا وہ کونسی حدیث ہے؟ انہوں نے کہا فلاں فلاں حدیث اس صحابی نے فضالہ سے کہا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے بال' بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ تم سلطنت کے امیر ہو (یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ جس وقت فضالہ بن عبید مصر کے گورنر تھے) انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کثرت ارفاہ (یعنی عیش وعشرت کی زیادتی) سے منع فرماتے تھے۔ پھر انہوں نے فضالہ سے کہا کہ تمہارے پاؤں میں جوتے کیوں نہیں۔ فضالہ نے کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی برہنہ پاؤں رہنے کا بھی حکم فرمایا ہے۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا تَسْمَعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو أُمَامَةَ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔

۷۶۰: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحاق' عبداللہ بن ابی اُمامہ' عبداللہ بن کعب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دُنیا کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ نہیں سنتے کہ سادہ وضع اختیار کرنا ایمان کی دلیل ہے۔ سادہ وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مراد) ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ

باب: خوشبو استعمال کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۷۶۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔

۷۶۱: نصر بن علی' ابواحمد' شیبان' عبداللہ بن مختار' موسیٰ بن انس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سکہ (یعنی مرکب خوشبو) تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي إِصْلَاحِ الشَّعَرِ

باب: بالوں کو ٹھیک رکھنے کا بیان

۷۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ۔

۷۶۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن ابی الزناد' سہیل بن ابوصالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے بال ہوں اس کو چاہئے کہ وہ بالوں کو ٹھیک طریقہ سے رکھے (یعنی تیل' کنگھا کرتا رہے)۔

بَابٌ فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کے لئے مہندی لگانے کا بیان

۷۶۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ۔

۷۶۳: عبیداللہ بن عمر‘ یحییٰ بن سعید‘ علی بن مبارک‘ حضرت کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں اس کو اس بناء پر مذموم سمجھتی ہوں کہ میرے رفیق حضرت رسول کریم ﷺ اس کی بو کو برا خیال فرماتے تھے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔

۷۶۴: مسلم بن ابراہیم‘ غبطہ بنت عمرو‘ ان کی پھوپھی‘ اُمّ الحسن‘ ان کی دادی عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو بیعت فرما لیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس وقت تک تم اپنے ہاتھوں کے رنگ تبدیل نہ کر لو گی تو میں تم کو بیعت نہ کروں گا۔ تمہاری دونوں ہتھیلیاں گویا کہ درندوں کی ہتھیلیوں جیسی ہے۔

خواتین سے بیعت:

رسول اللہ ﷺ خواتین سے بھی بیعت لیتے تھے لیکن ان کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں نہیں لیتے تھے بلکہ صرف زبان سے الفاظ کہلواتے تھے۔ اس حدیث میں خواتین کے لئے اپنے ہاتھوں کو مہندی لگانے کی ترغیب ہے۔

فَائِدَہ: ہندؓ عتبہ کی بیٹی‘ ابوسفیانؓ کی بیوی اور معاویہؓ کی ماں تھیں‘ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بالا میں جس بیعت کا ذکر کیا گیا ہے وہ فتح مکہ کے دن کے علاوہ کسی اور دن کا واقعہ ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ عورتوں کو اپنے ہاتھوں پر مہندی لگانا مستحب ہے اور اس کو ترک کرنا مکروہ ہے اور یہ کراہت مردوں کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے ہے۔

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ۔

۷۶۵: محمد بن محمد‘ خالد بن عبدالرحمٰن‘ مطیع بن میمون‘ صفیہ بنت عصمہ‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے پردہ کی آڑ سے اشارہ کیا اور اس خاتون کے ہاتھ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے نام خط تھا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟ فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگتی (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگانی چاہئے تھی خواہ ناخن ہی پر مہندی لگا لیتی)۔

خُلاصَۃُ البَاب: یہ حدیث عورتوں کے ہاتھوں پر مہندی لگانے کے استحباب کو اور رہن سہن کے طور طریقوں نیز آداب معاشرت کی تلقین کو پُرزور انداز میں واضح کرتی ہے۔

بَابٌ فِي صِلَةِ الشَّعْرِ

باب: دوسرے کے بال اپنے بالوں میں ملانا

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ۔

۷۶۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے اس سال سنا جب انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اور دربان کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا اے اہلِ مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تباہ ہوئے جب ان کی مستورات یہ کام کرنے لگیں۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۷۶۷: احمد بن حنبل' مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اس عورت پر لعنت فرمائی جو کہ دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے اور اس عورت پر (لعنت فرمائی) جو کہ اپنے بالوں سے دوسرے (کے) بال جڑوائے اور (لعنت فرمائی) جو دوسری عورت کا جسم گوندے اور نیل بھرے اور اس عورت پر (لعنت فرمائی) جو اپنا جسم گندوائے۔

۷۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ و قَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ و قَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ

۷۶۸: محمد بن عیسیٰ' عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو (جسم) نیلا گوندیں اور نیلا گندوائیں اور محمد بن عیسیٰ نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں میں جوڑ لگائیں عثمان نے فرمایا اور اپنے بال اُکھاڑیں اور اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے دانتوں میں حسن و جمال کے لئے کشادگی کریں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت شکل بدلنے کے لئے راوی کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت جس کا نام اُمّ یعقوب تھا اس کو یہ اطلاع ہوئی وہ عورت قرآن کریم پڑھتی تھی وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور اس نے کہا کہ مجھے اطلاع ملی کہ تم نے گوندنا لگانے والی

اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ وَمَا لِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ قَالَ فَادْخُلِي فَانْظُرِي فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَقَالَ مَا رَأَيْتِ وَقَالَ عُثْمَانُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا۔

عورت پر لعنت کی ہے اور جس کے گوندنا لگایا جائے (یعنی جس کا جسم گوندا جائے) اور محمد بن عیسیٰ نے یہ بھی کہا بالوں میں جوڑ لگانے والی پر اور عثمان نے کہا روئیں اُکھاڑنے والی پر (اور لعنت فرمائی) دانتوں میں کشادگی کرنے والی پر عثمان نے کہا جو کہ حسن و جمال کے لئے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل تبدیل کرے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کیوں لعنت نہ بھیجوں اس شخص پر جس پر نبیؐ نے لعنت بھیجی ہو اور وہ کتاب اللہ کے اعتبار سے مستحق لعنت ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے دونوں گتوں کے درمیان قرآن پڑھا ہے لیکن مجھے یہ بات کہیں نہیں ملی۔ عبداللہ نے کہا واللہ اگر تم کتاب اللہ کو غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرتیں تو لازمی طور پر تمہیں یہ حکم مل جاتا۔ پھر انہوں نے آیت کریمہ: ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ﴾ تلاوت کی۔ اس نے کہا میں نے تمہاری بیوی کو اس میں سے بعض کام کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا بہت بہتر تم اندر جاؤ اور دیکھو وہ اندر گئی پھر باہر آئی اور کہا (وہاں) کچھ نہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر وہ عورت اس قسم کی باتیں کرتی ہوتی تو ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔

٧٦٩: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلاَنَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ۔

٧٦٩: ابن سرح' ابن وہب' اسامہ' ابان' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بالوں کے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور پیشانی کے بال اُکھاڑنے اور اُکھڑوانے والی اور گوندنے والی اور بلا عذرِ شرعی گندوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا واصلہ اس کو کہتے ہیں جو کہ خواتین کے بالوں میں بال شامل کرے اور مستوصلہ اس کو کہتے ہیں جو بال شامل کرائے (یعنی بال ملوائے) اور نامصہ اس کو کہتے ہیں جو کہ بھنوؤں کو برابر کرنے اور باریک کرنے کے لئے بھنوؤں کے بال اُکھیڑے اور متنمصہ اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے اور واشمہ اس کو کہا جاتا ہے جو منہ پر سرمہ یا سیاہی سے تل بنائے اور مستوشمہ اس کو کہتے ہیں جو یہ فعل کرائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا احمد نے بیان کیا کہ کسی شے سے بالوں کو باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الطِّيبِ

باب: خوشبو واپس کر دینے کا بیان

٧٧٠: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ

٧٧٠: حسن بن علی' ہارون بن عبداللہ' عبدالرحمٰن' سعید' عبیداللہ' اعرج'

اللّٰهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو خوشبو دی جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ اس کی خوشبو عمدہ ہے اور کم وزن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَتَطَيَّبُ لِلْخُرُوجِ

باب: کوئی خاتون اگر گھر سے نکلنے کے لئے خوشبو استعمال کرے؟

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا۔

۱۷۷: مسدد یحییٰ ثابت بن عمارہ غنیم بن قیس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی خاتون عطر لگائے اور پھر وہ مردوں کے درمیان جائے تاکہ وہ مرد اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ خاتون ایسی ہے ایسی ہے یعنی آپ ﷺ نے ایسی خاتون کو شدید برا کہا۔

۲۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ يَنْفَحُ وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۲۷۷: محمد بن کثیر سفیان عاصم بن عبیداللہ عبید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک خاتون ملی جس کے جسم سے خوشبو کی مہک آ رہی تھی اور اس کا دامن ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے جبار کی باندی! تم مسجد سے آ رہی ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے جو میرے محبوب تھے آپ ﷺ فرماتے تھے جو خاتون خوشبو لگائے ہوئے مسجد میں داخل ہو اس کی نماز مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اس گھر پہنچ کر غسل جنابت جیسا غسل نہ کر لے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ عِشَاءَ الْآخِرَةِ۔

۳۷۷: نفیلی سعید بن منصور عبداللہ بن محمد یزید بسر بن سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خاتون خوشبو کی دھونی حاصل کرے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (بلکہ گھر ہی میں پڑھے)۔

بَاب فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لئے خلوق لگانے کا بیان

۴۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ وَلَا الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبَ قَالَ وَرَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

۴۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطا خراسانی' یحییٰ بن یعمر' عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ میں رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور میرے دونوں ہاتھ (سردی وغیرہ کی وجہ سے) پھٹ گئے تھے تو میرے گھر کے لوگوں نے مجھے زعفران کا خلوق لگا دیا (خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبو ہوتی ہے) پھر صبح کے وقت میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور نہ (حسب عادت) مرحبا فرمایا اور فرمایا تم جا کر اس کو (پانی سے) دھولو۔ چنانچہ میں چلا گیا اور اس کو دھو کر پھر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس کا ایک نشان میرے اُوپر باقی رہ گیا تھا' میں نے آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے جواب نہیں دیا اور نہ مرحبا فرمایا اور فرمایا تم جا کر اسکو دھولو' میں چلا گیا اور اس کو دھو کر پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپؐ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مرحبا فرمایا' اسکے بعد فرمایا ملائکہ کافر کے جنازے پر خیر لے کر نہیں آتے اور نہ ہی اس شخص کے پاس جو زعفران میں لتھڑا ہوا ہو اور نہ ہی ناپاک شخص کے پاس آتے ہیں لیکن آپؐ نے ناپاک شخص کو اجازت دی کہ جب وہ کھائے پیئے تو (اگر غسل نہ کر سکے تو کم از کم ناپاکی زائل کر کے) وضو کرے۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ زَعَمَ عُمَرُ أَنَّ يَحْيَى سَمَّى ذَلِكَ الرَّجُلَ فَنَسِيَ عُمَرُ اسْمَهُ أَنَّ عَمَّارًا قَالَ تَخَلَّقْتُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْغُسْلِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ وَهُمْ حُرُمٌ قَالَ لَا الْقَوْمُ مُقِيمُونَ۔

۷۷۵: نصر بن علی' محمد بن بکر' ابن جریج' عمر بن عطاء بن ابی الخوار' یحییٰ بن یعمر' ایک شخص' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے لیکن روایت اوّل مکمل ہے اس میں غسل کا تذکرہ ہے۔ ابن جریج نے بیان کیا میں نے عمر بن یحییٰ سے کہا کیا لوگ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں بلکہ تمام لوگ اپنے گھروں میں مقیم تھے۔

۷۷۶: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

۷۷۶: زہیر بن حرب' ابوجعفر' حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ اپنے دادا اور نانا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں

جَدَّيْهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالَى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزِيَادٌ۔

فرماتے جس شخص کے جسم میں تھوڑا سا بھی خلوق لگا ہوا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کے دادا اور نانا کا نام زید اور زیاد ہیں۔ (خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبو ہوتی ہے۔ بہت سے حضرات نے اس احادیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مردوں کو جسم اور لباس پر زعفران ملنا ممنوع ہے)۔

خلاصۃ الباب: ''خلوق'' ایک قسم کی خوشبو کو کہتے ہیں جو زعفران وغیرہ سے بنائی جاتی ہے' خلوق استعمال کرنے کی یہ ممانعت صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو اس کا لگانا درست ہے اگر چہ ایسی احادیث بھی منقول ہیں جن سے مردوں کے لئے بھی خلوق کے استعمال کی اباحت ثابت ہوتی ہے لیکن ایسی احادیث زیادہ منقول ہیں جن سے ممانعت ثابت ہوتی ہے اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اباحت کی حدیثیں منسوخ ہیں۔ مردوں کے لئے خلوق کا استعمال اس لئے ممنوع ہے کہ وہ خاص طور پر عورتوں کی خوشبو ہے۔

رہی یہ بات کہ بعض صحابہؓ کے بارے میں جو یہ منقول ہے کہ انہوں نے خلوق کا استعمال کیا جو زعفران سے بنائی جانے والی ایک خوشبو ہے تو وہ اس ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ وَقَالَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

۷۷۷: مسدد' حماد' اسماعیل' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران ملنے سے منع فرمایا ہے اور راوی اسمٰعیل سے اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ (یعنی مرد زعفران لگائے) کے الفاظ بیان کیے گئے ہیں۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

۷۷۸: ہارون بن عبد اللہ' عبدالعزیز بن عبد اللہ' سلیمان' ثور' حسن' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کے پاس (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے' ایک تو کافر کی لاش پر' دوسرے زعفران ملی خوشبو میں لتھڑے ہوئے شخص کے پاس' تیسرے اس شخص کے پاس کہ جس کو غسل (جنابت) کی ضرورت ہو الّا یہ کہ وہ (کم از کم) وضو کر لے۔

۷۷۹: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ

۷۷۹: ایوب بن محمد' عمر بن ایوب' جعفر' ثابت' عبداللہ' حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب مکّہ معظمہ فتح فرمایا تو اہلِ مکّہ اپنے بچوں کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہونے لگے آپ ﷺ ان کے لئے خیر و برکت کی دُعا فرماتے اور ان کے سروں پر اپنا دست مبارک پھیرتے پھر (ایک روز) میں

فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ قَالَ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ۔

بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر کیا گیا لیکن میں (اس وقت) خلوق ملے ہوئے تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔

۷۸۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ۔

۷۸۰: عبیداللہ بن عمر' حماد بن زید' سلم' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس پر (زعفران کی) زردی کا دھبہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے سامنے بہت کم اس بات کو ذکر فرماتے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناگوار خیال فرماتے (تاکہ اس کی سبکی نہ ہو) جب وہ شخص باہر نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تم اس سے کہہ دیتے کہ وہ اس زردی کو دھوڈالے۔

خلاصۃ الباب: یہ ممانعت اس لئے ہے کہ کپڑے یا بدن پر زعفران ملنا عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض صحابہؓ کے بارے میں جو یہ منقول ہے کہ انہوں نے خلوق کا استعمال کیا جو زعفران سے بنائی جانے والی ایک خوشبو ہے تو ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات کے ذیل میں لکھ آیا ہوں۔

حدیث ۷۷۸ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں وہ عذر نہیں آیا ہوگا جس کی بناء پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس خوشبو کا استعمال کیا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب نہ دے کر اپنی خفگی کا اظہار فرمایا یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمار کا اپنے ہاتھوں پر خوشبو لگائے ہوئے باہر نکلنا پسند نہیں آیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعَرِ

باب: بال رکھنے کا بیان

۷۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۱: عبداللہ بن مسلمہ' محمد بن سلیمان' وکیع' سفیان' ابواسحٰق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو جو کہ کان سے نیچے بال رکھتا ہو لال رنگ کا جوڑا (کپڑے) پہنے ہوئے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین وجمیل نہیں دیکھا۔ محمد بن سلیمان نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے بال) مونڈھوں تک لگتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اسرائیل نے ابواسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک لگتے تھے اور شعبہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کی لو تک (لگتے تھے)

۷۸۲: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۲: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) کانوں کی لو تک (لگتے) تھے۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۳: مسدد' اسماعیل' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بال کانوں کے آدھے حصہ تک تھے۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْوَفْرَةِ وَدُونَ الْجُمَّةِ۔

۷۸۴: ابن نفیل' عبدالرحمٰن' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) وفرہ سے زیادہ اور جمہ سے کم تھے۔

وفرہ اور جمہ:

وفرہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے جو کہ کانوں کی لو تک ہوں اور جمہ وہ بال کہے جاتے ہیں جو کہ مونڈھوں تک ہوں۔ شمائل ترمذی میں آپ ﷺ کے بالوں کی مکمل تفصیل مذکور ہے۔

۷۸۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۵: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال مبارک کان کی لو تک تھے۔

خُلاصۃ الباب: سر کے بالوں کو عربی میں تین ناموں سے تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو جمہ' دوسرے وفرہ اور تیسرے لمہ چنانچہ اگر کسی شخص کے سر پر اتنے لمبے بال ہوں جو کانوں تک پہنچ جائیں تو ان بالوں کو جمہ کہتے ہیں اور اگر کان کے لوؤں تک بال ہوں تو ان کو وفرہ کہتے ہیں اور جو بال کان کی لو اور کاندھے کے بین بین ہوتے ہیں یعنی کان کی لو سے تو نیچے ہوں لیکن کاندھوں سے اوپر ہوں تو ان کو لمہ کہتے ہیں۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جمہ مطلق بالوں کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ شمائل ترمذی میں یہ منقول ہے کہ: وكانت جمة تضرب شحمة اذنيه۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ

باب: (سر میں) مانگ نکالنے کا بیان

۷۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنف ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَعْنِي يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تُعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۷۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم' ابن شہاب' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے سر کے بالوں کو اسی طرح لمبے چھوڑ دیتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے اور آنحضرت ﷺ اس کام میں اہلِ کتاب سے مطابقت کو پسند فرماتے تھے جس میں آپ ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم نہ ہوتا اس وجہ سے آپ ﷺ نے اپنے ماتھے کے بال (نیچے) لٹکا دیئے پھر آپ ﷺ اپنے سر (مبارک)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

میں مانگ نکالنے لگے۔

۷۸۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوخِهِ وَأُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

۷۸۷: یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' محمد بن جعفر' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جب آپ ﷺ کے (مبارک) بالوں کی مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو آپ ﷺ کے سر مبارک کے درمیان میں سے مانگ نکالتی اور آپ ﷺ کے مبارک ماتھے کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان میں لٹکا دیتی (یعنی آپ ﷺ کی پیشانی کے بال آدھے اِس طرف' آدھے اُس طرف لٹکا دیتی)۔

خلاصۃ الباب: ''سدل'' کے معنی ہیں سر کے بالوں کو چاروں طرف یونہی چھوڑے اور لٹکائے رکھنا اور مانگ نکالنے کے لئے دونوں طرف کے بالوں کو اکٹھا نہ کرنا اور فرق کا مطلب ہے سر کے آدھے بالوں کو ایک طرف اور آدھے بالوں کو دوسری طرف اکٹھا کر لینا۔ نیز قاموس میں لکھا ہے کہ ''فرق'' بالوں کے درمیان پیدا کی جانے والی راہ یعنی مانگ کو کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو ابتداء میں اہل کتاب کی موافقت میں پیشانی کے بالوں کو سدل کرتے تھے' یعنی یوں ہی بے ترتیب چھوڑے رکھتے' کیونکہ اہل کتاب کا طریقہ سدل ہی کا تھا۔ واضح رہے کہ ''سدل'' کا مطلب اگرچہ بالوں کے سر کے چاروں طرف یونہی رکھنا ہے اور اس میں پیشانی کے بالوں کی کوئی تخصیص نہیں ہے' لیکن سدل اور فرق کے درمیان امتیاز چونکہ پیشانی کے اوپر کے بالوں ہی سے ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے خاص طور پر پیشانی کے بالوں کو ذکر کیا گیا ہے اگرچہ طیبیؒ نے کہا ہے کہ یہاں ''سدل'' سے مراد محض پیشانی کے بالوں کو چھوڑے رکھنا ہے۔

حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع میں تو آنحضرت ﷺ کا معمول سدل ہی کا تھا لیکن بعد میں فرق یعنی مانگ نکالنا آخر عمل پایا' لہٰذا اس بنا پر بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ سدل یعنی بالوں کو یونہی چھوڑے رکھنا منسوخ ہے' کیونکہ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر فرق کو اختیار کرنا حکم الٰہی (وحی) کے سبب تھا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو یہ اجازت تھی کہ جس معاملہ میں ابھی کوئی شرعی حکم نازل نہیں ہوا ہے اس میں اہل کتاب کے دستور کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جب بالوں کے بارے میں آپ ﷺ کو بذریعہ وحی فرق یعنی مانگ نکالنے کا حکم دیا گیا تو یہ اس بات کی علامت قرار پایا کہ بالوں کے سلسلے میں عارضی طور پر اہل کتاب کے دستور کے مطابق عمل کرنے کی جو اجازت تھی اس سے خودبخود یہ واضح ہو گیا کہ فرق کا حکم آخری وحتمی ہے اس لئے اس بارے میں اہل کتاب کی مخالفت یعنی سدل کو ترک کرنا بھی حتمی طور پر ہونا چاہئے۔

اس حدیث سے بعض حضرات نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ پچھلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت ہمارے لئے قابل اتباع ہے جب تک کہ ہمیں اُس کے برخلاف عمل کرنے کا حکم نہ دیا جائے' لیکن یہ اتباع انہیں چیزوں میں ہوگا جن کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ ان میں کوئی تغیر وتبدل نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ جوں کے توں وہی احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پچھلی شریعت میں نازل کئے تھے۔

روایت کے ان الفاظ کہ (آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے) سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان معاملات میں بھی اہل کتاب کی موافقت کرنے کو آنحضرت ﷺ کے محض اختیار پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ اگر آپ ﷺ پسند کریں تو اہل کتاب کے مطابق

عمل کریں اور اگر پسند نہ کریں تو عمل نہ کریں اگر یہ (یعنی موافقت کرنے کا حکم) اسی درجہ کا ہوتا' جس درجہ کا کوئی شرعی حکم ہوتا ہے تو اس میں آنحضرت ﷺ کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا' بلکہ ایک واجب اور لازم امر ہوتا۔

بعض احادیث میں یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ معمول تھا کہ اگر آپ ﷺ کے بال بے ترتیب اور بکھرے ہوئے ہوتے تو ان کو اکٹھا کر کے مانگ نکال لیتے تھے ورنہ ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے تھے۔ گویا عام حالات میں (جب کہ بال بکھرے ہوئے نہ ہوتے) آپ ﷺ سدل یا دونوں میں سے کسی کا بھی اہتمام و تکلف نہیں فرماتے تھے بلکہ ان بالوں کو ان کی حالت پر رہنے دیتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ سدل اور فرق دونوں جائز ہیں لیکن فرق افضل ہے۔

بَابٌ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ

۷۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السُّوَائِيُّ هُوَ أَخُو قَبِيصَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ۔

باب: سر کے بال لمبا رکھنے کا بیان

۷۸۸: محمد بن علاء' معاویہ' سفیان' حمید' سفیان ثوری' عاصم' ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا میرے سر کے بال لمبے لمبے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا (سر کے بالوں کو اس قدر لمبا رکھنا) نحوست ہے' نحوست ہے۔ میں یہ بات سن کر واپس ہو گیا اور اگلے روز بالوں کو کم کر کے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارے ساتھ بدخواہی نہیں کی تھی۔ یہ بہتر ہے (یعنی اب تمہارے بال ٹھیک ہو گئے ہیں)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْقِصُ شَعْرَهُ

۷۸۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِءٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ

باب: مرد کے سر کے بالوں کو گوندھنے کا بیان

۷۸۹: نفیلی' ابن ابی نجیح' حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف لائے (یعنی جس روز مکہ معظمہ فتح ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سر کے بالوں) کی چار لٹیں گوندھی ہوئی تھیں۔

بَابٌ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ

۷۹۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ

باب: سر منڈانے کا بیان

۷۹۰: عقبہ' ابن مثنی' وہب بن جریر' ان کے والد' محمد' حسن' عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جعفرؓ کے اہل و عیال کو تین یوم کی مہلت عطا فرمائی (یعنی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے سوگ کیلئے آپؐ نے تین دن کی مہلت دی) پھر آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے دن کے بعد تم ہمارے بھائی پر نہ رونا۔

يَأْتِيهِمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا ۔

پھر فرمایا تم میرے بھائی کے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا گیا اور چڑیا کے بچوں کی طرح ہمارے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ حجام کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر کو مونڈ دیا۔

بَاب فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُؤَابَةٌ

باب: لڑکوں کی زلفیں رکھنے کا بیان

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ ۔

۷۹۱: احمد بن حنبل، عثمان، احمد، عمر بن نافع، ان کے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع کی ممانعت (بیان) فرمائی اور قزع اس کو کہا جاتا ہے کہ (کوئی شخص) بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَتُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ۔

۷۹۲: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قَزَع سے ممانعت فرمائی اور قزع یہ ہے کہ بچے کا سر مونڈا جائے اور اس کی زلفیں باقی چھوڑ دے۔

۷۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ ۔

۷۹۳: احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اسکا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ چھوڑ دیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس بات کی ممانعت فرمائی (یعنی اس لڑکے کے اولیاء کو منع فرمایا) اور فرمایا (یا تو) اس لڑکے کا پورا سر مونڈ دو یا پورا سر چھوڑ دو (نہ مونڈو)۔ (اس حدیث سے واضح ہے کہ بچوں کے سر پر چوٹی رکھنا یا پٹی باندھنا وغیرہ مناسب نہیں)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

باب: بچوں کو زلفیں رکھنے کی اجازت کا بیان

۷۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا۔

۷۹۴: محمد بن علاء، زید بن حباب، میمون، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سر پر زلفیں تھیں مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ میں ان کو نہیں کاٹوں گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس چوٹی کو پکڑ کر کھینچتے تھے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (شفقت و محبت میں) ویسے ہی پکڑ لیا کرتے تھے۔

۷۹۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

۷۹۵: حسن بن علی، یزید بن ہارون، حضرت حجاج بن حبان سے روایت

هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ۔

ہے کہ ہم لوگ انس بن مالکؓ کی خدمت میں گئے تو مجھ سے میری ہمشیرہ مغیرہ نے بیان کیا کہ تم اس وقت لڑکے تھے اور تمہارے سر پر دو زلفیں یا دولٹ (لٹکی) ہوئی تھیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور خیر و برکت کی دُعا فرمائی اور فرمایا ان زلفوں کو مونڈ دو یا کاٹ دو کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

بَاب فِي أَخْذِ الشَّارِب

باب: مونچھیں کترنا

۷۹۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

۷۹۶: مسدد' سفیان' زہری' سعید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فطرت پانچ چیزوں میں ہے یا فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے تعلق رکھتی ہیں: (۱) ختنہ کرنا' (۲) زیر ناف کے بال مونڈنا (۳) بغلوں کے بال اُکھاڑنا' (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کتروانا۔

انبیاء علیہم السلام کی سنتیں:

مذکورہ پانچ اشیاء سنت ہیں فطرت میں شامل ہیں اوران میں بڑی حکمتیں ہیں مثلاً پہلی سنت ختنہ ہے اس کے متعدد طبی اور جسمانی فوائد ہیں۔ ختنہ کرانے سے مرد کی شرمگاہ میں میل نہیں جمع ہوتا' جلد صاف ستھری رہتی ہے اور صحبت میں بھی زیادہ لطف محسوس ہوتا ہے اور شہوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بغلوں کے بال صاف کرنے سے بھی بغل صاف رہتی ہے' گندگی رفع ہوتی ہے اور ناخن کاٹنے سے بھی ناخن کا میل اور گندگی جاتی رہتی ہے اور مونچھیں کترنے سے بھی بہت فائدے ہیں پہلا فائدہ یہ کہ غیر مسلموں سے مشابہت نہیں رہتی مونچھ بڑی رکھنے میں کھانے پینے کی چیز اٹکتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں دس اشیاء فطرت شمار کی ہیں ان میں مذکورہ بالا پانچ سنت کے علاوہ مزید پانچ مندرجہ ذیل سنتوں کا اضافہ فرمایا گیا ہے (۶) سر میں مانگ نکالنا' (۷) کلی کرنا' (۸) ناک صاف کرنا' (۹) مسواک کرنا (۱۰) پانی سے استنجا کرنا' مزید تفصیل کے لئے مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی کتاب ''داڑھی اور انبیاء علیہم السلام کی سنتیں'' نامی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔

۷۹۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوبکر بن نافع' ان کے والد' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مونچھوں کو اچھی طرح سے کتروانے کا یا منڈوانے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کو چھوڑ دینے کا حکم فرمایا۔

ریش بچہ کا حکم:

مذکورہ حدیث میں وہ بال کتروانے مراد ہیں جو کہ ہونٹوں سے متصل ہیں جس کو ریش بچہ کہا جاتا ہے' اس سلسلہ میں اختلاف ہے بعض علماء نے اسکو کتروانا افضل فرمایا ہے اور بعض نے منڈانا' اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے رسالہ ''الحفاء اللحیة'' ملاحظہ فرمائیں۔

۷۹۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَنَتْفَ الْإِبِطِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُقِّتَ لَنَا۔

۷۹۸: مسلم بن ابراہیم' صدقہ' ابوعمران جونی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے زیر ناف بال منڈوانے' ناخن تراشنے' مونچھوں کے کتروانے' بغلوں کے بال دُور کرنے کی چالیس دن حد مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو جعفر نے ابوعمران کے واسطہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں کیا اور روایت کے الفاظ ہیں وُقِّتَ لَنَا یعنی ہمارے لئے وقت مقرر کیا گیا۔

زیر ناف بال وغیرہ کاٹنے کی مدت:

مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک زیر ناف کے بال بغلوں کے بال وغیرہ چھوڑ سکتے ہیں اس سے زیادہ دیر کرنا درست نہیں ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ ایک ہفتہ میں ایک مرتبہ مذکورہ بالا سنتوں پر عمل ہو جانا چاہئے جیسا کہ بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناخن اور مونچھیں ہر ہفتہ کترواتے تھے اور ناف کے نیچے کے بال بیس روز میں ایک مرتبہ مونڈتے تھے۔

۷۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الِاسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ۔

۷۹۹: ابن نفیل' زہیر' عبدالملک بن سلیمان' عبدالملک' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ داڑھیوں کو لٹکا رہنے دیتے تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ استحداد کے معنی زیر ناف بال مونڈنے کے ہیں۔

بَاب فِي نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: (داڑھی یا سر کے) سفید بال اُکھاڑنے کا بیان

۸۰۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

۸۰۰: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) مسدد' سفیان' ابن عجلان' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (سر اور داڑھی سے) سفید بال نہ اُکھاڑو کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کے اسلام کی حالت میں بال سفید ہوتے ہوں مگر وہ بال اس کے لئے قیامت کے دن نور رہوں گے یحییٰ کی روایت میں ہے اس شخص کے لئے ہر ایک سفید بال کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کی ایک برائی معاف کی جائے گی۔

سفید بال اکھیڑنا:

اس حدیث بالا سے واضح ہے کہ سفید بال ہو جانا رحمت الٰہی کا باعث ہے بلاضرورتِ شرعی سفید بال اُکھاڑنا یا اس پر کالا خضاب لگانا درست نہیں۔

بال اکھاڑنے سے منع فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ آرائش و زینت کی خاطر داڑھی اور سر کے سفید بال چننا ممنوع ہے یا یہ کہ عورتوں کا اپنے چہرہ یعنی پیشانی کے بال چننا ممنوع ہے۔ ان چیزوں کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اول تو ان سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر کرنا لازم آتا ہے دوسرے یہ چیزیں آرائش و زینت کے لئے بے جا اور برے قسم کے تکلفات کا مرتکب ہونے کا باعث ہیں اگرچہ زیب و زینت اختیار کرنا عورتوں کے لئے جائز ہے مگر اس طرح کے مذموم تکلفات ان کے لئے بھی ممنوع ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ یہاں ''بال اکھاڑنے'' سے مراد یہ ہے کہ کسی حادثہ و مصیبت کے وقت شدت جذبات سے مغلوب ہو کر اپنے سر اور داڑھی کے بال نوچنا ممنوع ہے۔

بڑھاپے کو تبدیل کرنا خواہ سفید بالوں کو چننے کی صورت میں ہو یا سیاہ خضاب لگانے کے ذریعہ ہو' یہ بہر صورت ممنوع ہے البتہ مہندی کا خضاب مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کے جواز میں احادیث کے منقول ہونے کی بناء پر وہ بالاتفاق درست ہے' سفید بالوں کو اکھاڑنے اور چننے کے بارے میں حنفیہ کا مختار قول حرمت و کراہت کا ہے۔

بَابٌ فِي الْخِضَابِ

باب: خضاب کا بیان

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

۱۸۰۱: مسدد' سفیان' زہری' ابوسلمہ' سلیمان بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہودی اور نصرانی لوگ اپنے بال نہیں رنگتے تو تم لوگ ان کی مخالفت کرو (یعنی داڑھیاں رنگو)

زرد رنگ سے داڑھی رنگنا:

اچھا یہ ہے کہ ضرورت ہو تو داڑھی زرد رنگ سے رنگ لے ورنہ مہندی کا خضاب لگائے لیکن بالکل سیاہ خضاب نہ لگائے کہ یہ جائز نہیں ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ''زرد خضاب'' سے مراد ورس کے ذریعہ خضاب کرنا ہے جو ایک گھاس ہوتی ہے اور زعفران کے مشابہ ہوتی ہے۔ بسا اوقات ورس کے ساتھ زعفران کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند احادیث قبل یصبغ بھا سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پر زرد خضاب کرتے تھے' بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ بالوں کو رنگنا مراد ہے اور بعض حضرات کے قول کے مطابق کپڑوں کو رنگنا مراد ہے۔ نیز سیوطیؒ نے کہا ہے کہ یہی قول اشبہ یعنی صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بالوں کو رنگنا منقول نہیں ہے لیکن ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ جب یہ بات درجہ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم کے رنگے ہوئے اور زعفرانی کپڑے پہننے سے منع کیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مذکورہ جملہ کو کپڑوں کے زرد رنگنے پر محمول کیا جائے لہٰذا زیادہ صحیح بات وہی ہے جو صاحب نہایہ نے نقل کی ہے

کہ مختار قول یہ ہے کہ کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا لہٰذا راویوں میں سے ہر ایک نے اسی چیز کو بیان کیا جس کو اس نے دیکھا ہے اس اعتبار سے ہر راوی اپنے بیان میں سچا ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۸۰۲: احمد بن عمرو بن سرح' احمد بن سعید' ابن وہب' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکّہ کی فتح کے دن حضرت ابوقحافہ آئے ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس داڑھی کی سفیدی کو کسی شے کے رنگ سے تبدیل کردو اور سیاہی سے بچو۔

خلاصۃ الباب: "ثغامہ" ایک قسم کی گھاس کو کہتے ہیں جس کے شگوفے اور پھل سفید ہوتے ہیں اس گھاس کو فارسی میں درمغہ کہا جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب مکروہ حرام ہے اور مطالب المومنین میں علماء کا یہ قول لکھا ہے کہ اگر کوئی غازی ومجاہد دشمنانِ دین کی نظر میں اپنی ہیبت قائم کرنے کے لئے سیاہ خضاب کرے تو جائز ہے اور جو شخص اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے زینت وآرائش کی خاطر اور عورت کی نظر میں دل کش بننے کے لئے سیاہ خضاب کرے تو یہ اکثر علماء کے نزدیک ناجائز ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مہندی اور وسمہ (نیل کے پتے) کا خضاب کرتے تھے اور اسی خضاب کی وجہ سے ان کے بالوں کا رنگ سیاہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا تھا' اسی طرح اس سلسلے میں بعض دوسرے صحابہؓ کے متعلق جو روایات نقل کی جاتی ہیں وہ بھی اسی پر محمول ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ مہندی کا خضاب بالاتفاق جائز ہے اور سیاہ خضاب میں حرمت وکراہت ہے بلکہ اس کے بارے میں بڑی سخت وعید بیان کی گئی ہے' سیاہ خضاب اور دوسرے خضاب لگانے کے بارے میں شرعی احکام حضرت مفتی محمد شفیع کی تالیف جواہر الفقہ حصہ دوم میں خضاب کی بحث کے تحت مذکور ہے۔

۸۰۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۸۰۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' سعید' عبداللہ' ابوالاسود' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ بہترین چیز جس سے اس سفیدی کو تبدیل کیا جائے' مہندی اور کتم ہے۔

خلاصۃ الباب: کتَم اور بعض حضرات کے قول کے مطابق کِتم ایک گھاس کا نام ہے جو وسمہ کے ساتھ ملا کر بالوں پر خضاب کرنے کے کام میں لائی جاتی ہے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ کتم اصل میں وسمہ ہی کو کہتے ہیں۔

بہرحال حدیث کے مفہوم کے بارے میں یہ سوال ہوتا ہے کہ آیا یہ مراد ہے کہ مہندی اور وسمہ دونوں کو ملا کر خضاب کیا جائے' یا مراد یہ ہے کہ صرف مہندی یا صرف وسمہ کا خضاب کیا جائے؟ چنانچہ نہایہ کے قول کے مطابق بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں

صرف کتم' یا صرف مہندی کا خضاب کرنا مراد ہے کیونکہ اگر کتم کو مہندی کے ساتھ ملایا جائے تو اس سے خضاب سیاہ ہو جاتا ہے اور صحیح روایات میں سیاہ خضاب کی ممانعت مذکور ہے اس صورت میں کہا جائے گا کہ یہ جملہ اصل میں "بالحناء او الكتم" ہے (یعنی حرف واؤ کے بجائے او ہے) جس کا مطلب یہ ہے کہ خضاب کرنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے مہندی کا خضاب کرے اور چاہے کتم کا' لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت متعدد طریق و اسانید سے منقول ہے اور سب نے بالحناء و الکتم ہی نقل کیا ہے اگر چہ اس سے مذکورہ مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ حرف "وَ" مفہوم کے اعتبار سے حرف او کے معنی میں ہوسکتا ہے بعض حواشی میں یہ لکھا ہے کہ صرف مہندی کا خضاب سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور صرف کتم کا خضاب سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

بعض حضرات کے قول سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ خالص کتم کا خضاب سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اگر کتم کو مہندی کے ساتھ ملا کر خضاب کیا جائے تو سرخ مائل بہ سیاہی رنگت پیدا ہو جاتی ہے' اس صورت میں اگر یہ کہا جائے کہ حدیث میں کتم اور مہندی دونوں کا مرکب خضاب مراد ہے تو کوئی اشکال پیدا نہیں ہوگا' چنانچہ آگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت آ رہی ہے اُس سے یہ بات بصراحت معلوم ہوتی ہے۔

ملا علی قاریؒ نے یہ لکھا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ کتم اور مہندی کے مرکب خضاب کی مختلف نوعیت ہوتی ہے اگر کتم کا جزء غالب ہو یا کتم اور مہندی دونوں برابر ہوں تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی کا حصہ غالب ہو تو خضاب سرخ ہوتا ہے۔

۸۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ۔

۸۰۴: احمد بن یونس' عبید اللہ بن ایاد' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کانوں کی لو تک بال ہیں اور ان بالوں پر مہندی کا رنگ چڑھا ہوا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہرے رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی ہیں۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَرِنِي هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللَّهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا۔

۸۰۵: محمد بن علاء' ابن ادریس' ابن ابجر' ایاد بن لقیط' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میرے والد نے ان سے کہا کہ آپ مجھے اپنی کمر دکھائیں کیونکہ میں ایک طبیب ہوں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے البتہ تم ایک رفیق ہو (یعنی بیمار شخص پر نرمی کرنے والے اور سکون پہنچانے والے ہو) باقی طبیب (یعنی حکیم) وہی ذات ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

۸۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنِي

۸۰۶: ابن بشار' عبد الرحمٰن' سفیان' ایاد بن لقیط' ابورمثہؓ سے اسی حدیث میں روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپؐ نے کسی شخص سے یا میرے والد سے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ

قَالَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ لَطَّخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

قیامت کے دن تمہارا وزن نہیں اُٹھائے گا تمہارے اعمال کی باز پرس تم سے ہوگی اور نبیؐ نے اپنی داڑھی مبارک مہندی سے لتھڑی ہوئی تھی۔

۸۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلَكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

۸۰۷: محمد بن عبید' حماد' ثابت' انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا آپ ﷺ نے خضاب نہیں استعمال فرمایا البتہ صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے خضاب استعمال کیا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ کا خضاب استعمال کرنے کا بیان

۸۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۸۰۸: عبدالرحیم بن مطرف' ابوسفیان' عمرو بن محمد' ابن ابی رواد' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے جوتے استعمال فرماتے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس (نامی ایک قسم کی زرد رنگ کی گھاس) سے اور زعفران سے زرد کرتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ۔

۸۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' اسحق بن منصور' محمد بن طلحہ' حمید' ابن طاؤس' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا جس نے مہندی سے خضاب کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص جس نے مہندی اور کتم (ایک گھاس کا نام ہے) دونوں چیزوں سے خضاب لگایا ہوا تھا' گزرا پھر ایک تیسرا شخص جس نے زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا' یہ شخص (یعنی تیسرا آدمی) سب سے (یعنی ان دونوں مذکورہ اشخاص سے بہتر ہے)

بَاب مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ

باب: کالے رنگ سے خضاب کرنا

۸۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۸۱۰: ابوتوبہ' عبیداللہ' عبدالکریم' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اخیر زمانہ میں ایک قوم (ایسی ہوگی) جو کبوتر کے سینے جیسا کالے رنگ کا خضاب کرے گی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گی (یعنی جنت میں داخل نہ ہوں گے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِالْعَاجِ

۸۱۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتْ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتْ السِّتْرَ وَفَكَّكَتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَّعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔

باب: ہاتھی کے دانت استعمال کرنے کا بیان

۸۱۱: مسدد' عبدالوارث بن سعید' محمد بن جحادہ' حمید' سلیمان' حضرت ثوبان آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب کسی جگہ کے سفر کا ارادہ کرتے تو گھر کے تمام افراد میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی آخری گفتگو ہوتی اور جب آپ ﷺ سفر سے (واپس) تشریف لاتے تو آپ ﷺ سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات فرماتے (ایک مرتبہ) آپ ﷺ ایک جہاد سے تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دروازے پر پردہ یا ٹاٹ لٹکا رکھا تھا اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو چاندی کے دو کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے لیکن (خلافِ عادت) گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گمان ہوا کہ آپ ﷺ کو گھر میں تشریف لانے سے ان اشیاء نے روکا جنہیں آپ ﷺ نے دیکھا۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے پردہ پھاڑ ڈالا اور بیٹوں سے کنگن اُتار لئے اور ان کو کاٹ کر ان کے سامنے ڈال دیا۔ وہ دونوں آپ ﷺ کی خدمت میں روتے ہوئے گئے آپ ﷺ نے ان سے وہ کٹے ہوئے ٹکڑے لے کر فرمایا اے ثوبان یہ ٹکڑے جا کر فلاں مکان کے لوگوں کو دے کر آؤ جو مدینہ منورہ میں تھے پھر فرمایا یہ لوگ (یعنی حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم) میرے اہلِ بیت ہیں۔ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی پاکیزہ چیزیں دُنیا میں حاصل کر لیں۔ اے ثوبان فاطمہ کے لئے موتیوں کا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لو۔ آخر روایت میں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہار بنائے جانے کا حکم ہے جس کے لئے لفظ قِلَادَةً مِّنْ عَصَبٍ استعمال ہوا ہے اس کے مختلف معنی ہیں۔ ہم نے حاشیہ ابوداؤد سے اس کے معنی ہڈی کے ہار کے لئے ہیں اس کے معنی دوسرے بھی ہیں۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کا بیان

بَاب مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ

۸۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّوَاسِيُّ

باب: انگوٹھی بنانے کا بیان

۸۱۲: عبدالرحیم' عیسیٰ' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى بَعْضِ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۔

سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے عجم کے بعض بادشاہوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ لوگ مُہر کے بغیر خط کو پڑھتے تک نہیں تو حضرت رسول کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی مُہر والی بنوائی اور اس میں آپ ﷺ نے محمد رسول اللہ کندہ کرایا۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ زَادَ فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بِئْرٍ إِذْ سَقَطَ فِي الْبِئْرِ فَأَمَرَ بِهَا فَنُزِحَتْ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ ۔

۸۱۳: وہب بن بقیہ' خالد' سعید' قتادہ' انسؓ سے یہی روایت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ انگوٹھی نبیؐ کے دست مبارک میں رہی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا۔ اسکے بعد صدیق اکبرؓ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ انکی بھی وفات ہوگئی۔ پھر (وہ انگوٹھی) عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ انکی بھی وفات ہوگئی۔ پھر عثمان غنیؓ کے ہاتھ میں رہی وہ ایک کنویں پر تشریف فرما تھے کہ (وہ) انگوٹھی ان کی اُنگلی سے نکل کر کنویں میں گر گئی۔ انہوں نے حکم فرمایا اس کنویں کا پورا پانی نکلوایا گیا لیکن وہ انگوٹھی نہ مل سکی۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ ۔

۸۱۴: قتیبہ بن سعید' احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی چاندی کی (بنی ہوئی) تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی عقیق کا (جڑا) ہوا تھا۔

آپ ﷺ کی انگوٹھی:

دوسری روایت میں فرمایا گیا ہے کہ اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ لیکن ان روایات میں تعارض نہیں۔ اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک سے زیادہ مہریں ہوں اور یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اس مُہر کا بنانے والا مُلک حبش کا تھا۔ واللہ اعلم۔ سرور المحزن میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ ۔

۸۱۵: احمد بن یونس' زہیر' حمید طویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی بالکل چاندی کی ہی تھی اس کا نگینہ بھی چاندی کا (جڑا ہوا) تھا۔

۸۱۶: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ

۸۱۶: نصیر بن الفرج' ابواسامہ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (ایک) انگوٹھی تیار کرائی اور اس کے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے باطنی حصہ کی جانب رکھا اور اس کے نگینہ میں

ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَخْتَلِفِ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ حَتَّى سَقَطَ الْخَاتَمُ مِنْ يَدِهِ۔

محمد رسول اللہ کندہ کرایا تو لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں پھر جب آپ ﷺ نے لوگوں کو سونے کی انگوٹھیاں پہنے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر اس کے بعد آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کرائی آپؐ کے وصال کے بعد اسکو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پہنا پھر ان کے وصال کے بعد وہ انگوٹھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر وہ انگوٹھی ان کے پاس سے بیر اریس (ایک کنویں کا نام ہے جو کہ ایک باغ میں ہے اس) میں گر گئی۔

۸۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ

۸۱۷: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی حدیث روایت ہے (البتہ) اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (انگوٹھی) میں محمد رسول اللہ کندہ کرایا اور ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اسی طرح نقش نہ بنائے جیسا کہ میری انگوٹھی پر نقش (کندہ) ہے۔

آپ ﷺ کی مہر (Stamp):

۶ ہجری میں آنحضرت ﷺ نے سربراہان مملکت کو خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تا کہ ان کو دین کی دعوت دے سکیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ سربراہان حکومت بغیر مُہر کے خطوط اور تحریرات کو مستند نہیں سمجھتے' آپ ﷺ نے اس ضرورت کے پیشِ نظر چاندی کی ایک مُہر بنوائی اس مُہر کی پہلی سطر میں محمد دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ کندہ تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی ان کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور ان کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر ایک روز اتفاقاً وہ انگوٹی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی اور کافی تلاش کے باوجود نہیں مل سکی۔ آنحضرت ﷺ نے دوسرے لوگوں کو منع فرمایا کہ جس طرح میری انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کنداں ہے کوئی شخص اس نام کی انگوٹھی نہ بنوائے تا کہ لوگوں کو اشتباہ نہ ہو۔ سابقہ حدیث ۸۱۲ سے اگلی ۸۱۸ تک احادیث کا یہی خلاصہ ہے۔

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ

۸۱۸: محمد بن یحییٰ' ابوعاصم' مغیرہ بن زیاد' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث روایت ہے اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اس انگوٹھی کو بہت تلاش کیا لیکن اس انگوٹھی کا پتہ نہ چل سکا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک انگوٹھی تیاری کرائی اور

عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهٖ۔

اس انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کندہ کرایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس انگوٹھی کو پہنتے یا فرمایا کہ مُہر لگایا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: یہاں انگوٹھی کے ضمن میں صرف اس کے حلقہ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے اس کے نگینہ کے بارے میں ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ انگلی میں حلقہ ہی پہنا جاتا ہے اور وہی محل استبعاد بھی ہے اس لئے بیانِ جواز کی خاطر اس کا ذکر کیا گیا تاہم دوسری احادیث میں نگینہ کا بھی ذکر ہے چنانچہ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی ہی کا تھا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کا نگینہ حبشی یعنی عقیق کا تھا' چنانچہ اس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

مہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو الفاظ کندہ تھے ان کی ہیئت وہی بیان کی گئی ہے جو اوپر ذکر کی گئی' یعنی اوپر کی سطر میں ''اللہ'' بیچ کی سطر میں ''رسول'' اور نیچے کی سطر میں ''محمد'' کا لفظ تھا' گویا اس مہر کی یہ صورت تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض حضرات نے اس مہر کی یہ صورت بیان کی ہے محمد رسول اللہ واللہ اعلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں رہا کرتی تھی ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئی' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت کے آخری دور میں وہ انگوٹھی ایک دن معیقیب کے ہاتھ سے جو حضرت عثمانؓ کے خادم تھے اریس کنویں میں گر پڑی اور پھر اس کو بہت زیادہ تلاش کیا گیا مگر نہیں ملی!

علماء لکھتے ہیں کہ اس کا باعث وہ فتنہ وفساد اور اختلاف وانتشار جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری دورِ خلافت میں اور پھر ان کے بعد اسلامی مملکت میں پیدا ہوا اس کا باعث اس مبارک انگوٹھی کا گم ہونا تھا کیونکہ اس انگوٹھی میں حق تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی تھی جو حکومت ومملکت کے انتظام وانصرام کا ایک مؤثر ذریعہ تھی جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر والی انگوٹھی کی خاصیت تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی نہ پہننے کا بیان

۸۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا وَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ مِنْ وَرِقٍ۔

۸۱۹: محمد بن سلیمان' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی صرف ایک دن لوگوں نے یہ بات دیکھ کر انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی لوگوں نے بھی (اپنی اپنی انگوٹھیاں) نکال ڈالیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زہری سے زیادہ شعیب اور ابن مسافر نے بیان کرتے ہوئے لفظ مِنْ وَّرَقٍ نقل کیا ہے۔

بلاضرورت انگوٹھی پہننا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ بلاضرورت انگوٹھی پہننا بہتر نہیں ہے البتہ ضرورت کے وقت پہن سکتا ہے جس طرح بادشاہ'

حاکم یا قاضی انگوٹھی پہنتے ہیں اور سونے کی انگوٹھی کسی مرد کے لئے جائز نہیں ہے چاندی کی انگوٹھی شرعی مقررہ مقدار کی پہن سکتا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ

۸۲۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرَ مَحَلِّهِ أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد انْفَرَدَ بِإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

باب: مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننے کا بیان

۸۲۰: مسدد' معتمر' رکین' قاسم' عبدالرحمٰن' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دس عادتیں بری لگتی تھیں: (۱) زردی یعنی خلوق (۲) سفید بالوں کو تبدیل کرنا (مراد سفید بالوں کو نوچنا یا ان کو کالا کرنا)' (۳) تہبند لٹکانا' (۴) سونے کی انگوٹھی پہننا' (۵) خواتین کا حرام جگہ پر ریاکاری کے لئے بناؤ سنگھار کرنا' (۶) گوٹیوں سے کھیلنا' (۷) معوذتین کے علاوہ اور کوئی منتر (یعنی عمل) پھونکنا' (۸) گنڈے لٹکانا' (۹) حرام جگہ منی خارج کرنا' (۱۰) اور (ایام رضاعت میں بیوی سے صحبت کر کے) بچے کی صورت برباد کر دینا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام نہیں فرمایا وغیرہ وغیرہ

معوذتین اور خلوق:

معوذتین سے مراد ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ہے اور خلوق سے مراد عرب کے ایک رواج کی طرف اشارہ ہے اور حدیث کے آخری جملہ لڑکوں کے فساد کا مطلب یہ ہے کہ لڑکے کی یعنی بیوی سے دودھ پلانے کے دنوں میں جماع کرنا جس کی وجہ سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی صحت میں بگاڑ آ جاتا ہے۔

خُلاصۃ الباب: "رقی" رقیہ کی جمع ہے جس کے معنی منتر پڑھ کر پھونکنے کے ہیں اور "معوذات" سے مراد قرآن کی وہ آیتیں ہیں جو استعاذہ کے معنی پر مشتمل ہیں' خواہ وہ یہ دونوں سورتیں ہوں یا ان کے علاوہ دوسری آیات۔ حاصل یہ کہ قرآن کی آیات' احادیث میں منقول دعاؤں اور اسماء الٰہی کے ذریعہ جھاڑ پھونک جائز ہے ان کے علاوہ کے ذریعہ حرام ہے' خاص طور پر ایسے الفاظ کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرنا جن کے معنی معلوم نہ ہوں نہ صرف حرام ہے' بلکہ کفر کی حد میں داخل ہو جانے کے خوف کا بھی محتمل ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

۸۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ

باب: لوہے کی انگوٹھی پہننے کا بیان

۸۲۱: حسن بن علی' محمد بن عبدالعزیز' زید بن حباب' عبداللہ بن مسلم' عبد اللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

الْمَرْوَزِيّ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يَقُلْ الْحَسَنُ السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ۔

شخص سے فرمایا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ مجھے تم سے بتوں کی بدبو آ رہی ہے تو (یہ سن کر) اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی اور پھر وہ شخص لوہے کی (ایک) انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں تم کو جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ تو (یہ بات سن کر) اس شخص نے اپنی انگوٹھی پھر پھینک ڈالی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس شے کی انگوٹھی تیار کراؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (ایسی انگوٹھی بنواؤ جو کہ) چاندی کی (ایسی) انگوٹھی بنواؤ جو کہ مثقال سے کم ہو۔

خلاصۃ الباب: ''مثقال سے کم ہو'' یہ ممانعت اصل میں احتیاط و تقویٰ اور اولویت کے لئے ہے' یعنی اولیٰ یہ ہے کہ انگوٹھی ایک مثقال (۲۴/۱ ماشہ) سے کم چاندی کی ہو ورنہ جہاں تک جواز کا تعلق ہے تو پورے ایک مثقال بھی جائز ہے) اور یہ اولویت بھی اس بنا پر ہے کہ سونا اور چاندی اصل کے اعتبار سے ''غیر پسندیدہ'' ہیں لہٰذا ان کا استعمال بس اسی قدر ہونا چاہئے جو ضرورت کے مطابق ہو اس لئے دو یا اس سے زائد انگوٹھیاں پہننا مکروہ ہے تاہم متعدد انگوٹھیاں بنانا مکروہ نہیں ہے' بشرطیکہ ان کو ایک ساتھ نہ پہنا جائے بلکہ نوبت بنوبت پہنا جائے۔

فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے کہ لوہے اور پیتل کی انگوٹھی وغیرہ پہننا مکروہ ہے اور مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

مثقال عرب کا ایک وزن ہے جو کہ ہمارے حساب سے ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اور عربی اوزان کی مکمل تشریح اوزانِ شرعیہ از حضرت مفتی پاکستان اور رسالہ امداد الاوزان میں مذکور ہے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ قَالَ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۸۲۲: ابن مثنیٰ' زیاد' حسن' سہیل' ابومکین' ایاس' حضرت ابوذباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو کہ ایاس بن حارث کے نانا تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی (بنی ہوئی) تھی لیکن اس انگوٹھی پر چاندی کا ملمع تھا وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں رہتی اور وہ انگوٹھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیقیب کی سپردگی (قبضہ) میں رہتی۔

قابل استدلال حدیث بابت انگوٹھی:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کو حدیث ۸۲۱ سے زیادہ قوی اور قابل استدلال فرمایا ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث کی سند میں عبداللہ بن مسلم مروزی ہے جس کی روایت زیادہ قابل استدلال نہیں سمجھی جاتی بعض حضرات نے اس کی یہ تاویل فرمائی ہے کہ

مذکورہ بالا لوہے کی انگوٹھی پر چاندی چڑھی گئی ہوگی اور جب لوہے پر چاندی کا ملمع ہو تو اس کی گنجائش ہوتی ہے۔

۸۲۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ لِلسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى شَكَّ عَاصِمٌ وَنَهَانِي عَنْ الْقَسِّيَّةِ وَالْمِيثَرَةِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنْ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ قَالَ وَالْمِيثَرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ۔

۸۲۳: مسدد' بشر' عاصم بن کلیب' ابو بردہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبیؐ نے ارشاد فرمایا (تم) یہ دُعا مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي۔ اے اللہ تعالیٰ مجھ کو ہدایت عطا فرما اور مجھے سیدھا رکھ۔ ہدایت کی دُعا کے وقت راستے پر سیدھا چلنے کو یاد رکھو اور سداد کی دُعا پر اپنے تیر کو سیدھا رکھنے کو یاد رکھو اور آپؐ نے مجھ کو اس اُنگلی یا اس اُنگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور آپؐ نے شہادت کی یا درمیان کی جانب اشارہ فرمایا۔ عاصم کو شک ہے کہ کونسی اُنگلی تھی اور آپؐ نے مجھے قسیہ اور میثرہ سے منع فرمایا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ قسیہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہیں جو کہ ملک شام یا مصر سے درآمد ہوتے ہیں اور ان کپڑوں کی دھاریوں میں ترنج کی صورت بنی ہوتی ہیں اور میسرہ وہ شے ہے جو خواتین اپنے شوہروں کے لئے تیار کرتی تھیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ أَوْ الْيَسَارِ

باب: انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے یا بائیں میں؟

۸۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَرِيكٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

۸۲۴: احمد بن صالح' ابن وہب' سلیمان بن بلال' شریک' ابو نمر' ابراہیم بن عبداللہ بن حنین' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ شریک کہتے ہیں کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی ہے۔ کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۸۲۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ

۸۲۵: نصر بن علی' ان کے والد' عبدالعزیز' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اپنے بائیں (مبارک) ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب ہوتا تھا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن اسحٰق نے بیان کیا اور اُسامہ یعنی ابن زید نے نافع سے اس سند کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۸۲۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

۸۲۶: ہناد' عبدہ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى۔

روایت ہے کہ وہ اپنی انگشتری بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هٰكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذٰلِكَ۔

۸۲۷: عبداللہ' یونس' محمد بن اسحٰق سے روایت ہے کہ میں نے صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب کے دائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی اُنگلی) میں انگوٹھی دیکھی۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طریقہ سے انگوٹھی پہنتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہوں نے انگوٹھی کے نگینہ کو ہتھیلی کی پشت کی جانب اُوپر کر دیا اور یہ کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق یہی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ذکر کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَلَاجِلِ

باب: گھونگرو پہننے کا بیان

۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا۔

۸۲۸: علی بن سہل' ابراہیم' حجاج' ابن جریج' عمر بن حفص' حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علی بن سہل بن زبیر نے انہیں بتایا کہ ان کی ایک آزاد کردہ باندی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور اس کے پاؤں میں گھونگرو تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان گھونگرو کو کاٹ ڈالا اور فرمایا میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر ایک گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے (اور گھونگرو کے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے کیونکہ اس میں سے بھی (ساز جیسی) آواز نکلتی ہے)

۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ۔

۸۲۹: محمد بن عبدالرحیم' روح ابن جریج' حضرت بنانہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن حسان انصاری کی آزاد کردہ باندی تھیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ایک لڑکی ان کے ہاں آئی جس کے پیروں میں آواز والے گھونگرو تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے پاس اس کو گھونگرو کاٹے بغیر نہ لانا۔ اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس گھر میں گھنٹہ (یا باجہ) ہوتا ہے اس مکان میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

باب: سونے سے دانت بندھوانے کا بیان

۸۳۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

۸۳۰: موسیٰ بن اسماعیل محمد بن عبداللہ ابواشہب عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت عرفجہ بن اسعد کی کلاب (جنگ) کے دن ناک کاٹی گئی تو انہوں نے اپنی ناک چاندی کی بنوائی تو اس میں بدبو پیدا ہوگئی تو نبیؐ نے ان کو سونے کی ناک لگوانے کا حکم فرمایا تو انہوں نے سونے کی ناک بنوائی (کیونکہ سونے میں بدبو نہیں ہوتی اور عرصہ تک لگنے کے باوجود اس میں کسی قسم کا تعفن پیدا نہیں ہوتا)۔

۸۳۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ أَدْرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ قَالَ نَعَمْ۔

۸۳۱: حسن بن علی یزید بن ہارون ابوعاصم ابوالاشہب حضرت عبدالرحمٰن عرفجہ بن اسعد سے دوسری روایت میں اسی طرح ہے یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاشہب سے معلوم کیا کہ عبدالرحمٰن کی ملاقات عرفجہ سے ثابت ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں (ثابت ہے)۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَرْفَجَةَ بِمَعْنَاهُ۔

۸۳۲: مؤمل بن ہشام اسماعیل ابوالاشہب عبدالرحمٰن بن طرفہ حضرت عرفجہ بن اسعد سے اسی طرح روایت ہے۔

سونے کی ناک اور دانت لگوانا:

اس حدیث میں ضرورت کی بنا پر سونے کی ناک لگوانے کی اجازت مذکور ہے بہر حال ناک پر قیاس کرتے ہوئے ضرورت کی بنا پر سونے کے دانت لگوانے کی بھی اجازت ہے اسی لئے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کا عنوان ''سونے کے دانت لگائے جانے کا بیان'' سے قائم فرمایا ہے۔

خُلاصۃُ الباب: حدیث ۸۳۰ میں ذکر کردہ لفظ ''کلاب'' ایک جگہ کا نام ہے وہاں لڑائی ہوئی جس میں حضرت عرفجہ بھی شریک تھے اسی لڑائی کے دوران ان کی ناک کٹ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کو چاندی کی ناک بنوا کر چہرے پر لگانی پڑی لیکن اس میں بدبو پیدا ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت عطا فرمائی۔ اس حدیث کی بناء پر علماء نے سونے کی ناک بنوانے کو اور اسی طرح دانتوں میں چاندی کا تار باندھنے کو مباح قرار دیا ہے لیکن حضرت امام محمدؒ نے سونے کا تار باندھنے کو بھی جائز کہا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کو سونا پہننا؟

۸۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ

۸۳۳: ابن نفیل محمد بن سلمہ محمد بن اسحٰق یحییٰ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیور آیا جو کہ حبش کے بادشاہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیتاً پیش

قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهُ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ ابْنَةَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ۔

کیا تھا۔اس زیور میں ایک سونے کی انگوٹھی تھی جس میں (ملک) یمن کا نگینہ لگا ہوا تھا آپ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو ایک لکڑی سے چھوا لیکن آپ ﷺ نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت زینب کی بیٹی حضرت امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا جو کہ آپ ﷺ کی نواسی تھی' کو طلب فرمایا اور فرمایا بیٹی! یہ انگوٹھی تم پہن لو۔

۸۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا۔

۸۳۴: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' اُسید بن ابی اُسید' نافع بن عیاش' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو سونے کا حلقہ پہنانا چاہے تو اس شخص کو سونے کا حلقہ پہنا دے اور جو شخص اپنے محبوب کو آگ کی ہنسلی پہنانا چاہے تو اس کو سونے کی ہنسلی پہنا دے اور جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا کنگن پہنانا چاہے تو اس کو سونے کا کنگن پہنا دے لیکن تم لوگوں کے لئے چاندی (کا زیور) استعمال کرنا درست ہے تو چاندی سے کھیلو (یعنی چاندی کا زیور پہنو)۔

چاندی کی انگوٹھی کا استعمال:

اس حدیث میں محبوب سے مراد آدمی ہے' بیوی مراد نہیں ہے اور مردوں اور لڑکوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننا درست ہے کتب فقہ میں مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی کی مقدار کی بحث مفصل طور سے مذکور ہے اور چاندی سونے کے برتن میں مرد و عورت کے لئے کھانا پینا جائز نہیں ہے۔احادیث میں اس کی سخت ممانعت فرمائی گئی ہے۔

اکثر فتاویٰ میں لکھا ہوا ہے کہ چاندی کی انگوٹھی پہننا اس شخص کے حق میں مباح ہے جس کے لئے مہر رکھنا ایک ضرورت کے درجہ کی چیز ہو جیسے قاضی وغیرہ اور جو شخص مہر رکھنے کا ضرورت مند نہ ہو اس کے حق میں افضل یہی ہے کہ چاندی کی انگوٹھی کا بھی استعمال نہ کرے نیز جو شخص انگوٹھی پہنے اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ انگوٹھی کو بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى

۸۳۵: مسدد' ابوعوانہ' منصور' ربعی' ان کی اہلیہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے خواتین کی جماعت! کیا تم کو زیور تیار کرنے (اور پہننے) کے لئے چاندی کافی نہیں ہے' باخبر رہو تمہارے میں سے کوئی ایسی خاتون نہیں کہ وہ سونے کے زیور پہنے اور وہ اس سے زینت ظاہر کرے مگر اسی کنگن

ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔ سے اس پر (قیامت میں) عذاب دیا جائے گا۔

خواتین کے لئے سونے کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہے:

مذکورہ حدیث کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث منسوخ ہیں اور خواتین کے لئے بہر حال سونے کا استعمال جائز ہے۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۸۳۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان بن یزید' یحییٰ' محمود بن عمرو' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون نے اپنی گردن میں سونے کا ہار لٹکایا تو اس کی گردن میں قیامت کے روز اسی جیسا ہار پہنایا جائے گا اور جس خاتون نے سونے کی بالی اپنے کان میں پہنی تو اللہ جل جلالہٗ قیامت کے دن اس کے کان میں اسی جیسی بالی ڈلوائے گا۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا۔

۸۳۷: حمید بن مسعدہ' اسماعیل' خالد' میمون' ابوقلابہ' حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے اور سونے کے پہننے سے لیکن تھوڑا سا (یعنی دانت وغیرہ ہو سکتا ہے)

خُلَاصَةُ الْبَابِ: چیتے کی کھال کی زین پر سوار ہونے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کہ اس میں متکبرین کی مشابہت ہے۔ بعض مشائخ نے کہا ہے کہ چوپایوں اور درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے ان چوپایوں و درندوں کی خاصیتیں جیسے وحشت و درندگی وغیرہ سرایت کر جاتی ہے۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

لغوی تشریح: "فِتَن" اصل میں فِتْنَة کی جمع ہے جیسا کہ مِحَنْ' مِحْنَةٌ کی جمع آتی ہے فتنہ کے مختلف معنی ہیں مثلاً آزمائش' امتحان' ابتلاء' گناہ' فضیحت' عذاب' مال و دولت' اولاد' بیماری' جنون' محنت' عبرت' گمراہ کرنا و گمراہ ہونا اور کسی چیز کو پسند کرنا اور اس پر فریفتہ ہونا نیز لوگوں کی رائے میں اختلاف پر بھی فتنہ کا اطلاق ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جن فتنوں کی پیشین گوئی فرمائی

۸۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۸۳۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابووائل' حذیفہؓ سے روایت ہے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابُهُ هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔

کہ نبیؐ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپؐ نے کوئی (ایسی) شے بیان فرمانے سے نہیں چھوڑی جو قیامت تک پیش آنے والی ہو پھر جس شخص نے (آپؐ کی) اس بات کو محفوظ رکھا اس نے محفوظ رکھا اور جس شخص نے اس کو فراموش کر دیا اس نے فراموش کر دیا اور بے شک میرے ان اصحاب نے اسے جانا پہچانا ہے اور جب ان کی چیزوں میں سے جو آپؐ نے بیان فرمائیں کوئی چیز پیش آتی ہے تو مجھے اس طرح یاد آ جاتا ہے جس طرح کوئی شخص، کسی شخص کے چہرہ کی شناخت کرتا ہو اور وہ شخص غائب ہو جائے پھر (اس) کو دیکھے تو اس کی شناخت کر لیتا ہے۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔

۸۳۹: محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، ابن فروخ، اُسامہ بن زید، حضرت ابن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واللہ مجھ کو علم نہیں میرے دوستوں نے فراموش کر دیا یا قصداً بھلا بیٹھے واللہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کے ختم ہونے تک آنے والے فتنوں (فتنہ پردازوں) کا کہ جن میں تین سو یا اس سے زیادہ افراد ہوں، اس کے قائد کا نام لے کر بیان فرمایا بلکہ اس کے باپ اور اس کے قبیلے کا نام بھی بتایا۔

خلاصۃ الباب: ''فتنہ پردازوں سے مراد وہ شخص ہے جو فتنہ و فساد اور تباہی و خرابی کا باعث ہو جیسے وہ عالم جو دین میں بدعت پیدا کرے دین کے نام پر مسلمانوں کو آپس میں لڑائے، امت میں افتراق و انتشار پیدا کر کے اسلام کی شوکت کو مجروح کرے اور جیسے وہ ظالم بادشاہ و امیر جو مسلمانوں کے باہمی قتل و قتال کا باعث ہو۔

''تین سو'' کے عدد کی قید بظاہر اس لئے لگائی گئی ہے کہ کم سے کم اتنی تعداد میں آدمیوں کا کسی فتنہ پرداز کے گرد جمع ہو جانا اس فتنہ پرداز کی فتنہ پردازیوں کو پھیلانے، فتنہ و فساد کی کارروائیوں کو اثر انداز ہو جانے اور دین و ملت کو نقصان پہنچ جانے کے لئے عام طور پر کافی ہو جاتا ہے، اگر کسی فتنہ پرداز کے تابعداروں کی تعداد اس سے کم ہوتی ہے تو گو وہ انفرادی اور جزوی طور پر فتنہ پردازی میں کامیاب ہو جائے مگر اجتماعی طور پر اثر انداز ہونے کے قابل نہیں ہوتا۔

۸۴۰ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ

۸۴۰: ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد، بدر بن عثمان، عامر، ایک شخص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس اُمت میں (بڑے بڑے) چار فتنے پیدا ہوں گے پھر ان کے بعد فنا ہے (یعنی اس کے بعد قیامت آ جائے گی اور سب کچھ فنا

فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ۔

ہو جائے گا۔ کچھ باقی نہ رہے گا)

۸۴۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِءٍ الْعَنْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ۔

۸۴۱: یحییٰ بن عثمان' ابومغیرہ' عبداللہ بن سالم' علاء بن عتبہ' عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فتنوں کے بارے میں تذکرہ فرمایا اور بڑی تفصیل سے فرمایا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے بیان میں اِحلاس کے فتنے کا تذکرہ فرمایا تو اس سلسلہ میں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اِحلاس کا فتنہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ تو فرار ہونا اورلوٹ مار کرنا ہے۔ پھر سراء کا فتنہ ہے جس کا دھواں ایسے شخص کے پاؤں کے نیچے سے نکلے گا جو کہ میرے اہلِ خانہ سے ہونے کا گمان کرے گا حقیقت یہ ہے کہ وہ میرے اہل خانہ سے نہیں ہوگا کیونکہ میرے اولیاء وہ لوگ ہیں جو کہ پرہیز گار ہیں پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کرلیں گے (یعنی ایسے شخص کو متفقہ طور پر امیر بنالیں گے) جیسے کہ سرین' ایک پسلی پر (جو کسی طریقہ سے نہیں ملتا) اس کے بعد دُھَیْمَاء کا فتنہ ہوگا وہ اس اُمت میں کسی شخص کو بغیر طمانچہ مارے ہوئے نہیں چھوڑے گا پھر جب لوگ بولیں گے اب فساد جاتا رہا تو پھر صبح کے وقت وہ (فتنہ) اور بڑھ جائے گا جس میں (ایسا حال ہو جائے گا کہ) انسان صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف اکٹھا ہوں گے ایک خیمہ اہلِ ایمان کا ہوگا جس میں کوئی منافق شخص نہیں ہوگا اور دوسرا خیمہ منافق لوگوں کا ہوگا جس میں کوئی ایماندار شخص نہ ہوگا تو جب اس قسم کا فتنہ (پیدا) ہو تو اسی دن یا اسکے دوسرے دن سے دجال کے منتظر رہو۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں سرین' ایک پسلی پر الخ سے جو مثال دی گئی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسے شخص پر اتفاق کر لینگے کہ جس کی رائے میں استقامت نہ ہوگا جس طرح ''سرین'' پسلی کی ہڈی پر سیدھا نہیں ہوتا اس طرح اس شخص کا حال ہوگا کہ وہ شخص ذی رائے اور صاحب بصیرت نہ ہوگا۔ آگے احادیث میں جن فتنوں کی تکرار ہے یہاں پر انکی بابت مفصلاً کچھ عرض کئے دیتا ہوں۔

فتنہ احلاس کا بیان:

''فتنہ احلاس'' سے مراد یہ ہے کہ وہ فتنہ عرصہ دراز تک قائم رہے گا اور اس کے اثرات امت کے لوگوں کو بہت طویل عرصے تک مختلف آفات اور پریشانیوں میں مبتلا رکھیں گے۔ واضح رہے کہ احلاس اصل میں حلس کی جمع ہے اور حلس اس ٹاٹ کو کہتے ہیں جو کسی عمدہ فرش جیسے قالین وغیرہ کے نیچے زمین پر بچھا رہتا ہے اور وہ ہمیشہ اپنی جگہ پر پڑا رہتا ہے۔ یا حلس اس کملی کو کہتے ہیں جو پالان کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے! پا اس فتنہ کو فتنہ احلاس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح کسی اچھے فرش کے نیچے کا ٹاٹ

مستقل طور پر اپنی جگہ پڑا رہتا ہے وہاں سے اٹھایا نہیں جاتا' اسی طرح وہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں' بلکہ برابر قائم رہیگا اور دی گئی ہے اور یا یہ کہ اس فتنہ کو فتنہ احلاس فرما کر' اس طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح ٹاٹ ہمیشہ بچھا رہتا ہے اور اسکو اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جاتا اسی طرح لوگوں کو بھی چاہئے کہ اس فتنہ کے دوران اپنے گھروں میں پڑے رہنے کو لازم کرلیں اور گوشہ نشینی اختیار کرلیں۔

لفظ "فتنة السراء" رفع کے ساتھ ہے اور اس اعتبار سے یہ لفظ "هرب" پر عطف ہے یعنی جب کسی نے آپ ﷺ سے یہ پوچھا کہ فتنہ احلاس کی نوعیت وصورت کیا ہوگی تو آپ ﷺ نے گویا یہ فرمایا کہ وہ فتنہ ہرب وحرب اور سراء کی صورت میں ہوگا ہرب اور حرب کے معنی تو اوپر ترجمے میں واضح کئے جا چکے ہیں' یعنی باہمی عداوت ودشمنی اور بغض ونفرت کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور بھاگنا اور کسی کا مال لوٹ لینا اور سرا کے معنی یہ ہیں کہ وہ فتنہ اندر ہی اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا' یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہو جائیں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں گے مگر باطن میں اسلام اور مسلمانوں کی تباہی وبربادی چاہیں گے اور اپنی اس ناپاک خواہش کی تکمیل کے لئے طرح طرح کی سازشوں کے جال پھیلا کر مسلمانوں کو فتنہ وفساد میں مبتلا کریں گے! نہایہ میں لکھا ہے کہ سراء سے کنکریلا پتھریلا میدان مراد ہے' اس صورت میں فتنہ سراء سے واقعہ حرا کی طرف اشارہ مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اور اس کی وجہ سے اہل مدینہ کا قتل عام ہوا' سینکڑوں صحابہؓ اور تابعین کو جام شہادت نوش کرنا پڑا اور حرم محترم کی سخت بربادی ہوئی! یہ معنی اس صورت میں ہوگے جبکہ سراء کو پوشیدہ کے مفہوم میں لیا جائے! اگر یہ لفظ سرور وشادمانی کے مفہوم میں ہو تو اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ فتنہ ایسے حالات پیدا کردے گا جس میں عیش وعشرت کی چیزوں کی فروانی ہو جائے گی اور لوگ اسراف وتنعم کے ذریعے راحت وآرام اور سرور وشادمانی کی زندگی میں پڑ کر خدا اور آخرت کے خوف سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ یا یہ کہ اس فتنہ کی وجہ سے چونکہ اسلام اور مسلمانوں کی شوکت کو دھچکا لگے گا اور ملت اسلامیہ بہت زیادہ نقصان وتباہی میں مبتلا ہو جائے گی لہذا یہ صورتِ حال اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے لئے خوشی وشادمانی کا باعث بنے گی اور ایک نسخے میں "فتنة السراء" کا لفظ نصب کے ساتھ ہے' اس صورت میں اس کا عطف فتنہ الاحلاس پر ہوگا اور معنی یہ ہوں گے کہ آپ نے فتنہ احلاس کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد فتنہ سراء کا ذکر کیا۔

"مگر وہ میرے اپنوں میں سے نہیں ہوگا" کا مطلب یہ ہے کہ خواہ وہ میرے اہل بیت میں سے ہونے کا کتنا ہی گمان رکھے اور اگرچہ نسب اور خاندان کے اعتبار سے وہ واقعتاً میرے اہل بیت میں سے کیوں نہ ہو لیکن وہ اپنے طور طریقوں اور اپنے فعل وکردار کے لحاظ سے میرے اپنوں میں سے یقیناً نہیں ہوگا کیونکہ وہ میرے اپنوں میں سے ہوتا تو روئے زمین پر فتنہ وفساد کے ذریعے میری امت کو نقصان وضرر میں مبتلا نہیں کرتا۔ اس ارشاد گرامی کی نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ: اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (یقیناً وہ تمہارے اپنوں میں سے نہیں ہے) یا یہ کہ اس جملے کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص خواہ نسب کے اعتبار سے میرے خاندان سے کوئی تعلق کیوں نہ رکھے لیکن حقیقت کے اعتبار سے وہ میرے محبوب اور دوستوں میں سے نہیں ہوگا کیونکہ میرا محبوب اور دوست صرف وہی مسلمان ہوسکتا ہے جو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرے اور کبھی بھی ایسے قول وفعل کا ارتکاب نہ کرے جس سے اسلام اور مسلمانوں کو ذرہ برابر بھی نقصان پہنچ سکتا ہو۔ اس کی تائید حدیث کے اگلے جملے سے بھی ہوتی ہے۔

"جو پسلی کے اوپر کولہے کی مانند ہوگا" اس جملے کے ذریعے گویا اس شخص کو ذہنی وعملی کج روی اور غیر پائیداری کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح اگر کولہے کی ہڈی کو پسلی کی ہڈی پر چڑھا دیا جائے تو وہ کولہا اپنی جگہ پر قائم نہیں رہ سکتا اور پسلی کی ہڈی کے

ساتھ اس کا جوڑ نہیں بیٹھ سکتا اسی طرح اگرچہ لوگ اس شخص کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا امیر وحکمراں تسلیم کر لیں گے لیکن حقیقت میں وہ امارت وسرداری کے لائق نہیں ہوگا کیونکہ وہ علم ودانائی سے محروم ہوگا' آئین حکمرانی سے بے بہرہ ہوگا' قوت فیصلہ کی کمی اور رائے کی کمزوری میں مبتلا ہوگا اس کا کوئی حکم اور کوئی فیصلہ' محل' موقع کے مطابق نہیں ہوگا اور جب یہ صورت حال ہوگی تو سلطنت ومملکت کا سارا نظام انتشار وبدامنی اور سستی وکمزوری کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

''پھر دہیما کا فتنہ ظاہر ہوگا'' کے سلسلے میں پہلے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ جس طرح فتنۃ الاحلاس کے دونوں اعراب یعنی رفع اور نصب ذکر کئے گئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے مطابق معنی بیان کئے گئے تھے' اسی طرح فتنۃ الدہیما میں بھی فتنہ کے لفظ کے دونوں اعراب یعنی رفع اور نصب میں دھیماء (دال کے پیش اور ہا کے زبر کے ساتھ) اصل میں لفظ دھماء کی تصغیر ہے جس کے معنی سیاہی اور تاریکی کے ہیں اور یہاں تصغیر کا اظہار مذمت وبرائی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ حاصل یہ کہ فتنہ احلاس کے بعد جو فتنہ ظاہر ہوگا وہ اپنے اثرات کی ظلمت کی اور قتل وغارت گری کی شدت کے اعتبار سے ایک سیاہ اور تاریک شب کی مانند ہوگا اور جس کی سیاہ رات کی تاریکی ہر شخص کو اندھیرے میں مبتلا کر دیتی ہے اس طرح اس فتنہ کی ظلمت ہر شخص کے دل ودماغ پر اثر انداز ہوگی اور ہر ایک کے قوائے فکر وعمل پر تاریک سایہ بن کر چھا جائے گی۔

''تا آنکہ لوگ دو خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ کے لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے' ایک گروہ تو خالص ایمان والوں کا ہوگا کہ جن میں کفر اور نفاق کا نام نہ ہوگا اور ایک گروہ خالص کفر والوں کا ہوگا اور ان میں ایمان و اخلاص کا نام نہ ہوگا اور بعض حضرات نے یہاں فسطاط کا ترجمہ ''خیمہ'' کے بجائے ''شہر'' کیا ہے یعنی اس زمانے کے لوگ دو شہر یا دو ملکوں میں تقسیم ہو جائیں گے کہ ایک شہر یا ایک ملک میں صرف خالص مسلمان واہل ایمان ہوں گے اور ایک شہر یا ملک میں خالص کافر ہوں گے! واضح رہے کہ ''فسطاط'' اصل میں تو خیمے کو کہتے ہیں لیکن ''شہر'' پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے اور حدیث میں اس لفظ کا استعمال گویا اس اسلوب کے طور پر ہے کہ ذکر تو محل (رہنے کی جگہ) کا ہو' لیکن مراد حال (یعنی رہنے والوں کی حالت و کیفیت) ہو پس ''لوگ دو خیموں یا دو شہروں میں تقسیم ہو جائیں گے'' کا حاصل یہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا کے لوگ واضح طور پر دو طبقوں میں تقسیم ہو جائیں گے' ایک طبقہ اہل ایمان کا ہوگا اور ایک طبقہ اہل کفر کا ہوگا' اور ان دونوں طبقوں کے لوگ خواہ دنیا کے کسی حصے اور شہر میں سکونت پذیر ہوں اس موقع پر ایک یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ جو یہ فرمایا گیا ہے کہ ایک خیمہ نفاق کا ہوگا کہ اس میں ایمان نہیں ہوگا تو اس خیمہ (یا اس طبقہ) کے لوگوں میں سے ایمان کی نفی یا تو اصل کے اعتبار سے ہے یعنی اس خیمہ کے لوگوں میں سرے سے ایمان نہیں ہوگا یا کمال ایمان کی نفی بھی مراد ہے یعنی اس خیمہ (یا اس طبقہ میں) ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر کے اعتبار سے ایمان رکھتے ہو' مگر اہل نفاق کے سے اعمال اختیار کرنے' یعنی جھوٹ بولنے' خیانت کرنے اور عہد شکنی وغیرہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے مخلص اہل ایمان کے زمرے سے خارج ہوں گے۔ ''دجال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہنا'' کا مطلب یہ ہے کہ جب فتنہ دہیماء ظاہر ہو جائے تو سمجھنا کہ دجال کا ظہور ہوا ہی چاہتا ہے' چنانچہ اس فتنہ کے فوراً بعد دجال ظاہر ہوگا' اس وقت حضرت مہدیؒ دمشق میں ہوں گے' دجال دمشق کے شہر کو گھیر لے گا' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال ان کے مقابلے پر اس طرح گھل جائے گا۔ جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے نیزے سے موت کے گھاٹ اتار دیں گے اور اس کی موت سے ان کو بہت زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔

طیبیؒ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ ''فسطاط'' شہر یا خیمے کو کہتے ہیں جس میں لوگ جمع ہوتے اور رہتے ہیں! نیز حدیث کے اس آخری جزو سے (کہ جس میں فسطاط کا ذکر ہے) یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ فتنہ آخر زمانے میں ظاہر ہوگا لیکن علماء نے پہلے ذکر کئے گئے فتنوں کے بارے میں کچھ نہیں لکھا اور کہا ہے کہ یہ فتنے کب ظاہر ہوں گے اور کون سے واقعات ان کا مصداق ہیں خصوصاً فتنہ سراء کے بارے میں تو مکمل سکوت اختیار کیا گیا ہے اور اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ اہل بیت نبوی ﷺ میں سے کون شخص ہے جس کو اس فتنہ کا بانی کہا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ اور اس کی تفصیل:

یہ بات تو طیبیؒ نے لکھی ہے لیکن بعد کے علماء میں سے حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اس حدیث میں مذکورہ فتنوں کے مصداق کا تعین کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ''فتنہ احلاس'' کے ذریعے جس فتنہ کی طرف اشارہ فرمایا تھا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جب کہ وہ یزید بن معاویہ کی خلافت کے اعلان کے بعد اس کی بیعت سے گریز کر کے مع اہل وعیال مدینہ سے نکل گئے اور مکہ آ گئے تھے پھر جب ۶۲ھ میں یزید بن معاویہ نے اپنے خلاف اہل مدینہ کی تحریک کو کچلنے کے لئے مسلم بن عقبہ کی کمان میں شامیوں کی ایک بڑی فوج مدینہ کی طرف روانہ کی تو مسلم نے اس شہر مقدس میں پہنچ کر بڑی تباہی پھیلائی اور اہل مدینہ کا قتل عام کرایا۔ یہ ''واقعہ حرۃ'' کے نام سے مشہور ہے' مسلم نے شامیوں کی یہ فتح یاب فوج لے کر پھر مکہ کا رخ کیا' مسلم اگرچہ خود مکہ تک نہیں پہنچ سکا کیونکہ وہ راستے ہی میں مرگیا تھا' البتہ اس کی فوج حصین بن نمیر کی سرکردگی میں مکہ پہنچ گئی اور اس نے ایک دن کی جنگ کے بعد مکہ کا محاصرہ کرلیا' حصین بن نمیر نے کوہ ابن قیس پر منجنیق نصب کر کے خانہ کعبہ پر سنگ باری کا سلسلہ بھی شروع کر دیا اس محاصرے اور سنگ باری کے دوران کہ جس کا سلسلہ ایک ماہ سے بھی زائد عرصے تک جاری رہا' اہل مکہ کو بڑی سخت تکلیفوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا' اتفاق کی بات ہے کہ اسی اثناء میں دمشق میں یزید کا انتقال ہوگیا اور ابن نمیر نے اس خبر کو سن کر محاصرہ اٹھالیا اور اپنی فوج کو لے کر دمشق کی طرف واپس روانہ ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت نہ صرف پورے حجاز پر قائم ہوگئی بلکہ عراق اور مصر تک کے لوگوں نے ان کی خلافت کو تسلیم کرلیا یہاں تک کہ یزید بن معاویہ کے جانشین معاویہ بن یزید کی تقریباً دو ماہ کی مختصر خلافت کے بعد (جب کہ اس کا انتقال ہوگیا تھا) تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پورے عالم اسلام کے خلیفہ تسلیم کر لئے گئے لیکن پھر چھ سات ماہ کے بعد مروان بن حکم نے اپنی سازشوں اور کوششوں میں کامیاب ہو کر شام پر قبضہ جمالیا اور دمشق میں اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ شام کے بعد مصر اور عراق بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہا کی خلافت سے نکل گئے اسی دوران مروان بن حکم مرگیا اور اس کا بیٹا عبدالملک بن مروان اس کا جانشین ہوا' عبدالملک نے زبردست جنگی طاقت کے ذریعے تقریباً تمام ہی علاقوں سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا کی خلافت کو ختم کر دیا اور آخر میں حجاج بن یوسف کی کمان میں ایک لشکر جرار مکہ مکرمہ کی طرف روانہ کیا اور ۷۲ھ کے ماہ رمضان میں حجاج نے شہر مکہ کا محاصرہ کرلیا اور کوہ ابوقبیس پر منجنیق لگا کر سنگ باری شروع کر دی' اور محاصرہ سنگ باری کا یہ سلسلہ ذی الحجہ تک جاری رہا' اس عرصہ میں اہل مکہ کو بڑی زبردست مصیبت وپریشانی اور تباہی کا سامنا کرنا پڑا حج کے دنوں میں کچھ عرصے کے لئے سنگ باری بند ہوگئی اور حج ختم ہوتے ہی یہ سلسلے پھر شروع ہوگیا جس کا نشانہ براہِ راست خانہ کعبہ تھا جہاں حضرت عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہما محصور تھے اور آخری مرحلے پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ سے نکل کر محض چند ساتھیوں کے ہمراہ شامیوں کے اس عظیم لشکر پر حملہ کیا اور بڑی بہادری کے ساتھ لڑتے رہے جب وہ چند ساتھی بھی ایک ایک کر کے کام آ گئے اور خود ان پر دشمنوں نے چاروں طرف سے پتھروں اور تیروں کی بارش شروع کر دیں تو دنیا کا یہ عظیم الشان بہادر و متقی انسان دادِ شجاعت دیتا ہوا بڑی مظلومیت کے ساتھ جمادی الثانی ۷۳ھ کی ایک خوں آشام تاریخ میں اس طرح شہید ہوا کہ اس وقت میدان جنگ میں بہادری و شجاعت، زہد و عبادت اور ہست و شرافت کے علاوہ کوئی انسان ان کی مبارک لاش پر کف افسوس ملنے والا بھی موجود نہیں تھا۔ یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کا واقعہ ہے جس کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے فتنہ احلاس کا مصداق قرار دیا ہے۔

فتنہ مختار کی تفصیل:

''فتنہ سراء'' کے بارے میں حضرت شاہ صاحب کا کہنا یہ ہے کہ یہ فتنہ بھی مختار کے فتنہ و فساد کی صورت میں ظہور پذیر ہو چکا ہے، مختار وہ شخص تھا جس نے پہلے تو مکر و فریب کے ذریعے پھر باقاعدہ جنگ کر کے اہل عراق پر تسلط حاصل کر لیا تھا اور اپنی اس کارروائی کے لئے حضرت محمد بن الحنفیہ کی اجازت اور اہل بیت نبوی ﷺ کی تائید و نصرت کا دعویٰ رکھتا تھا۔ اس کا واقعہ بھی تھوڑی سی تفصیل کا متقاضی ہے۔ اس شخص کا اصل نام مختار بن عبیدہ بن مسعود ثقفی تھا، کوفہ (عراق) میں رہتا تھا اور شیعانِ علی میں سے تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی دعوت پر جب کوفہ جانا طے کر لیا اور پہلے اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو وہاں بھیجا تاکہ وہ پوشیدہ طور پر کوفہ میں کام کر کے لوگوں سے ان کے نام کی بیعت لیں تو مسلم بن عقیل کوفہ پہنچ کر اسی مختار بن عبیدہ کے مکان پر فروکش ہوئے تھے پھر اس سلسلے میں جو کچھ پیش آیا اور حادثہ کربلا واقع ہوا وہ سب مشہور واقعات ہیں! کربلا میں شہادت حسین کے سانحہ کے بعد کوفہ میں ایک جماعت ''توابین'' کے نام سے معرضِ وجود میں آئی جس کا سردار سلیمان بن صرد تھا یہ جماعت کوفہ کے ان لوگوں پر مشتمل تھی جو یہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگوں کی بے وفائی کی وجہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں جام شہادت نوش کرنا پڑا اور ہم اپنے اس جرم کا اعتراف کرتے ہوئے تائب ہوتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اس جرم کی تلافی کے طور پر خون حسین کا انتقام لیں گے اور ہر اس شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے، جس نے قتل حسین میں ذرا بھی حصہ لیا ہے۔ مختار بن عبیدہ چونکہ پہلے ہی سے اپنی مختلف سازشوں کے ذریعے عراق پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہا تھا اور اس مقصد کے لئے قاتلان حسین کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکا کر انہیں اپنے گرد جمع کر رہا تھا، اس لئے اس نے توابین کی جماعت سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کر لیا اور جماعت کے لوگوں اور ان کے ہمنواؤں کو جمع کر کے کہا کہ تمہارا سردار سلمان تو ایک پست ہمت آدمی ہے، لڑنے سے جان چراتا ہے لہٰذا امام مہدی محمد بن الحنفیہ نے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں مجھے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے، تم لوگ میرے ہاتھ پر بیعت کر لو اور خون حسین کا بدلہ لینے کے لئے میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ، چنانچہ کوفہ کے وہ تمام لوگ جو شیعان حسین کہلاتے تھے مختار کے ہاتھ پر بیعت ہونے لگے اس وقت عراق پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا قبضہ تھا اور کوفہ میں ان کی طرف سے عبداللہ بن یزید گورنر تھے۔ انہیں جب مختار کی سرگرمیوں اور اس کے حقیقی ارادوں کا علم ہوا تو انہوں نے مختار کو گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا، لیکن توابین کی جماعت کا سردار سلیمان بن صرد بہرحال اپنی جنگی تیاریوں میں پہلے ہی سے

مصروف تھا' وہ سترہ ہزار مسلح افراد کا لشکر لے کر عبداللہ بن زیاد کے خلاف جنگ کرنے چلا جو کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والی کارروائیوں کا تمام تر ذمہ دار تھا اور مروان بن حکم کی طرف سے موصل میں بحیثیت گورنر تعینات تھا' پھر عین الوردہ کے مقام پر عبداللہ بن زیاد کی فوجوں سے اس کا مقابلہ ہوا اور کئی دن کی جنگ کے بعد خود سلیمان بن صرد اور جماعت توابین کے بڑے بڑے سردار مارے گئے فوج میں جو لوگ باقی بچے وہ وہاں سے بھاگ کر کوفہ واپس آ گئے' کوفہ میں مختار نے جیل سے (جہاں وہ قید تھا) ان لوگوں کو ہمدردی کا پیغام بھیجا اور تسلی دلائی کہ تم لوگ غم نہ کرو' اگر میں زندہ رہا تو خون حسین کے ساتھ تمہارے مقتولین کے خون کا بدلہ بھی ضرور لوں گا' اس کے بعد اس نے کسی ذریعے سے جیل کے اندر ہی سے ایک خط حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نام مدینہ بھیجا جس میں یہ درخواست کی کہ عبداللہ بن یزید گورنر کوفہ سے سفارش کر کے مجھے رہائی نصیب فرمائی چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گورنر کوفہ کو سفارشی خط لکھ دیا اور گورنر نے ان کی سفارش کی تکریم میں مختار کو اس شرط پر جیل سے رہا کر دیا کہ وہ کوفہ میں کوئی شورش نہیں پھیلائے گا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے گا۔ اس مکار نے جیل سے آنے کے بعد کوفہ والوں اور بالخصوص شیعانِ حسین پر یہ ظاہر کیا کہ یہ میری روحانی طاقت اور کرامت تھی جس نے جیل کے دروازے وا کرا دیئے اور میں باہر آ گیا' اِدھر کسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن یزید کو کوفہ کی گورنری سے معزول کر کے ان کی جگہ عبداللہ بن مطیع کو مقرر کر دیا' مختار نے اس عزل ونصب کو بھی اپنی کرامت ظاہر کیا اور پرانے حاکم کے کوفہ سے چلے جانے کے بعد تمام پابندیوں کو توڑ کر آزادانہ طور پر اپنی سازشی کارروائیوں میں مصروف ہو گیا۔ اس نے مکر وفریب اور عیاریوں کے ذریعے کوفہ والوں پر اپنی روحانی بزرگی وکرامت کا کچھ ایسا سکہ جمایا کہ لوگ دھڑا دھڑ اس کے مرید ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی جماعت حیرت انگیز طور پر ترقی کر گئی۔ کوتوال شہر نے اس کی جماعت کی ترقی اور اس کی سازشی تحریک سے گورنر کو مطلع کیا اور دارالامارۃ (گورنر ہاؤس) سے اس کے خلاف کارروائی کرنے کی تیاری بھی ہوئی مگر وقت گزر چکا تھا اور مختار نہایت عیاری کے ساتھ حکم کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا اور روپوش ہو کر اپنی جماعت کو ایک باضابطہ فوج میں تبدیل کر دیا اور کوفہ پر قبضہ کرنے کے منصوبے کی تکمیل میں مصروف ہو گیا' اِدھر اس نے محمد بن الحنفیہ کو پوری طرح شیشے میں اتار ہی رکھا تھا چنانچہ جب مختار نے کوفہ کے بعض دوسرے بااثر حضرات کو قاتلانِ حسین کے خلاف بھڑکا کر اپنے ساتھ ملانا چاہا اور محمد بن الحنفیہ کی نیابت کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں نے کچھ آدمیوں کو اس کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے محمد بن الحنفیہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہاں! مختار کو خون حسین کا بدلہ لینے کی ہم نے اجازت دی ہے! اس تصدیق نے مختار کو بہت تقویت پہنچائی آخر کار ایک دن رات کے اندھیرے میں مختار نے اپنی جماعت کے مسلح افراد کے ساتھ خروج اختیار کیا اور کوفہ کے گلی کوچوں میں لڑائی چھڑ گئی اور پھر تین دن کے بعد وہ کسی نہ کسی طرح دارالامارۃ سے چھپ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے مختار نے سرکاری دفاتر اور بیت المال پر قبضہ کر لیا اور کوفہ کے لوگوں سے محمد بن الحنفیہ کے نام پر بیعت لینے لگے اور پورے شہر پر اس کا تسلط قائم ہو گیا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد کوفہ کے لوگ مختار کے خلاف ہو گئے مگر مختار نے بڑی چالاکی کے ساتھ ان پر بھی قابو پا لیا اور پورے شہر میں اس طرح قتل عام کرایا کہ کوفہ کا کوئی بھی ایسا نہیں بچا جس میں ایک سے ایک دو یا اس سے زائد آدمی قتل نہ کئے گئے ہوں' اس نے قاتلانِ حسین سے بھی انتقام لیا اور جس جس نے میدانِ کربلا میں کوئی حصہ لیا تھا ان میں سے ہر ایک کا سر تن سے جدا کر دیا ایک طرف تو وہ کوفہ پر تسلط پانے کے بعد دوسرے علاقوں پر قبضہ کرنے کی کارروائیوں میں مصروف رہا اور دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرسی کھڑاگ کھڑا کر کے لوگوں کو

اپنی غیر معمولی روحانی طاقتوں کا معتقد بنانے میں لگا رہا اور رفتہ رفتہ نبوت کے دعوؤں تک پہنچ گیا۔ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہوا کہ مختار نہ صرف یہ کہ کوفہ میں لوگوں کا قتل عام کر رہا ہے اور اہل کوفہ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے اور دوسرے علاقوں کو بھی ہتھیانے کے منصوبے بنا رہا ہے' بلکہ یہ مشہور کرنے لگا ہے کہ میرے پاس جبرئیل امین آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لاتے ہیں اور میں بطور نبی مبعوث ہوا ہوں تو انہوں نے اس کے استیصال میں مزید تاخیر کرنا کسی طرح مناسب نہ سمجھا اور اپنے بھائی مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کر کے مختار کے فتنہ کی سرکوبی کی مہم ان کے سپرد کی' چنانچہ حضرت مصعب اپنی فوج کو لے کر کوفہ کی طرف چلے' ادھر جب مختار کو اس فوج کسی کا علم ہوا تو وہ بھی اپنا لشکر لے کر کوفہ سے نکلا' دونوں فوجوں کا مدارا نامی گاؤں کے قریب مقابلہ ہوا اور خوب زور و شور کی لڑائی ہوئی آخر کار مختار شکست کھا کر کوفہ بھاگا اور دار الامارۃ میں قلعہ بند ہو گیا' حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کوفہ پہنچ کر دار الامارۃ کا محاصرہ کر لیا' مختار سامان رسد کی کمی سے مجبور ہو کر قلعہ کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور آخری مرتبہ مقابلہ کیا لیکن جلد ہی موت کے گھاٹ اتر گیا اور اس طرح کوفہ کا یہ فتنہ ختم ہو گیا۔

مروان کا قصہ:

حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اس کے بعد لوگ ایک ایسے شخص کی بیعت پر اتفاق کر لیں گے جو پسلی کی ہڈی کے اوپر کولہے کی مانند ہو گا۔ تو حضرت شاہ صاحب نے اس کا مصداق مروان بن حکم کو قرار دیا ہے۔ مروان بن حکم کی خلافت کا قصہ اگرچہ مختار کے فتنہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور جس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی فوج نے اس کو کوفہ میں قتل کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کی اس وقت مروان بن حکم کا انتقال ہو چکا تھا اور بنو امیہ کی خلافت کا جانشین عبدالملک بن مروان مقرر ہو چکا تھا لیکن اگر اس لفظی تقدیم وتاخیر سے صرف نظر کر کے نفس حقیقت کو دیکھا جائے تو حضرت شاہ صاحب کے بیان کردہ اس مصداق کو صحیح ماننے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے یہ مروان بن حکم ہی تھا جس نے معاویہ بن یزید بن معاویہ کے انتقال کے بعد پورے عالم اسلام پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی قائم ہو جانے والی خلافت کو چیلنج کیا اور مختلف سازشوں کے ذریعے دمشق میں اپنی خلافت پر بیعت کرنے کے لئے لوگوں کو مجبور کر دیا۔ چنانچہ بنو امیہ کے علاوہ شام کے دیگر قبائل بنو کلب اور عنان وطے وغیرہ نے اس کی خلافت پر اتفاق کر لیا اور پھر اسی وقت سے افتراق وانتشار اور فتنہ وفساد کا سلسلہ شروع ہو گیا جس نے اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا اور ملی طاقت کو اس طرح منتشر کر دیا کہ کافی عرصے تک مسلمان آپس میں برسرپیکار رہے اور جس قوت کو دشمنانِ دین کے خلاف استعمال ہونا چاہئے تھا وہ مختلف علاقوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کا خون بہانے کے لئے استعمال ہوتی رہی۔ مروان بن حکم عیار و چالاک ہونے کے باوجود قوت فیصلہ' بصیرت وتدبر اور رائے ومزاج کے استقلال واستحکام جیسے وہ اوصاف نہیں رکھتا تھا جو ملی نظم و نسق اور مملکت کے سیاسی استحکام کے لئے اشد ضروری تھے۔ اس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ جس زمانے میں معاویہ بن یزید کی وفات کے بعد دمشق میں انتخاب خلیفہ کے متعلق اختلاف آراء اور شام میں بنو امیہ کے حامی مددگار وطاقتور اور مقتدر قبائل بنو کلب اور بنو قیس کے درمیان رقابتیں آشکارا ہونے لگیں تو مروان نے یہ دیکھ کر کہ نہ صرف عراق بلکہ شام کا بھی ایک بڑا حصہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کو تسلیم کر چکا ہے۔ ارادہ کیا تھا کہ دمشق سے روانہ ہو کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کی خلافت کا وفادار ہو جائے بلکہ اس نے سفر کا سامان بھی

درست کرلیا تھا۔ لیکن اس دوران عبداللہ بن زیاد دمشق آ گیا جب اس کو مروان کے اس ارادے کا علم ہوا تو اس نے مروان کو باصرار اس ارادے سے باز رکھا اور اس بات پر ہموار کرلیا کہ وہ خلافت کے امیدوار کی حیثیت سے بیعت لینا شروع کر دے۔ چنانچہ مروان کی خلافت دراصل عبداللہ بن زیاد کی کوششوں کا نتیجہ تھی اگر مروان میں مستقل مزاجی' رائے کی پختگی اور تدبر و دور اندیشی کا جوہر ہوتا تو وہ کسی قیمت پر ابن زیاد کی رائے کو نہ مانتا اور اپنے ارادے میں اٹل رہ کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں چلا جاتا اور اس کی وجہ سے جو فتنے پیدا ہوئے اور پوری ملت کو جس نقصان وضرر میں مبتلا ہونا پڑا شاید اس کی نوبت نہ آتی۔

فتنہ دہیما کا مصداق:

فتنہ دہیما کے بارے میں حضرت شاہ صاحب کا کہنا یہ ہے کہ اس کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکوں (تاتاریوں) کے اس قبضہ وتسلط کی پیشین گوئی فرمائی جس نے اسلامی شہروں کو تاراج کیا اور مسلمانوں کو سخت ترین تباہی و بربادی سے دوچار کیا۔ چنانچہ اس وقت جس جس نے ترکوں کی حمایت کی اور ان کے معاون بنے وہ منافقین میں شمار کئے گئے۔ یہ ساتویں صدی ہجری کے وسط کا واقعہ ہے جب کہ خلافت عباسیہ کا آخری فرمانروا مستعصم باللہ بن مستنصر باللہ بغداد کے تخت خلافت پر متمکن تھا۔ یہ انتہائی کم ہمت' بے حوصلہ اور غیر مدبر خلیفہ تھا اس نے اپنا وزیر موئد الدین علقمی کو بنا رکھا تھا جو نہایت متعصب اور بد باطن شیعہ تھا۔ علقمی نے عہد وزارت پر فائز ہوتے ہی اپنی عیاریوں اور چالاکیوں سے خلیفہ کو عضو معطل بنا کر خود سیاہ وسفید کا مالک بن بیٹھا۔ اس کی شروع سے یہ خواہش تھی کہ کسی طرح عباسیوں کا نام ونشان ختم کر کے بغداد میں علویوں کی خلافت قائم ہو جائے اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس نے ایک غیر ملکی طاقت یعنی تاتاریوں سے ساز باز کر لی اور چنگیز خاں کے پوتے ہلاکو خاں کو دعوت دی کہ تم اپنی فوج لے کر بغداد پر حملہ کر دو۔ میں نہایت آسانی کے ساتھ تمہیں بغداد کی خلافت اور اس کے زیر تسلط دوسرے علاقوں اور ممالک پر قبضہ کرا دوں گا۔ ہلاکو خاں کو شروع میں تو اس کی دعوت قبول کرنے میں تامل ہوا کیونکہ وہ اہل بغداد کی شجاعت و بہادری اور خلافت کی ہیبت سے مرعوب تھا لیکن جب علقمی نے مختلف حیلوں اور سازشوں کے ذریعے بغداد کی فوج کا بڑا حصہ دور دراز کے علاقوں اور شہروں میں منتشر کرا دیا اور باقی ماندہ فوجیوں کے ذریعے شہر میں بعض اقدامات کرا کے لوٹ مار کا بازار گرم کرا دیا جس سے سخت ابتری اور انتشار پھیل گیا اور ہلاکو خان کو معلوم ہو گیا کہ خلافت کی طاقت بہت کمزور ہو گئی ہے اور خلیفہ کی فوج کسی بڑے حملے کو برداشت کرنے کے قابل نہیں رہی ہے تو ہلاکو خاں نے اس دعوت کو قبول کرنے کی راہ میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کی۔ علقمی نے ایک چال اور اختیار کی اس نے بغداد کے شیعوں کی طرف سے ہلاکو خاں کو کثیر تعداد میں بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت پر مشتمل خطوط روانہ کرا دیئے جن میں یہ لکھا تھا کہ ہمارے بزرگوں نے بطور پیشین گوئی ہمیں خبر دی تھی کہ فلاں سن میں فلاں تاتاری سردار بغداد وعراق پر قبضہ کرلے گا اور ہمارا یقین ہے کہ وہ فاتح سردار آپ ہی ہیں اس بات سے ہلاکو خان کے ارادے کو اور تحریک ملی۔ ادھر خود ہلاکو خاں کے دربار میں ایک شیعہ نصیر الدین طوسی پہلے سے موجود تھا اور علقمی کی طرح وہ بھی عباسیوں کی خلافت ختم کرانے کے درپے تھے۔ اس نے بھی مختلف ترغیبات اور لالچ کے ذریعے ہلاکو خاں کے ارادے کو بہت تقویت پہنچائی۔

چنانچہ ہلاکو خاں نے پہلے تو ایک زبردست فوج ہراول دستے کے طور پر بغداد کی طرف روانہ کی جس کا مقابلہ خلیفہ کی کمزور فوج سے ہوا اور شروع میں اس فوج نے کچھ کامیابی بھی حاصل کی مگر انجام کار شکست سے دوچار ہوئی اور تاتاریوں کا ہراول دستہ

کامیاب رہا۔ پھر ہلاکو خاں ایک بہت بڑی فوج لے کر بغداد کے اوپر چڑھ آیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے اس کا مقابلہ کیا اور پچاس روز تک تاتاریوں کو شہر میں گھسنے نہیں دیا۔ لیکن بغداد کے شیعوں نے صرف یہ کہ خفیہ طور پر ہلاکو خاں سے اپنے لئے امن و تحفظ کی ضمانت حاصل کر لی تھی بلکہ شہر کے حالات اور فوجی اطلاعات بھی ہلاکو خاں کو پہنچاتے رہے۔ پھر علقمی نے ایک اور سازش کی۔ اس نے خلیفہ سے کہا کہ میں نے آپ کے لئے امن وتحفظ کی ضمانت حاصل کر لی ہے آپ ہلاکو خاں کے پاس چلیں وہ آپ کے ساتھ اعزاز وتکریم سے پیش آئے گا اور مفاہمت کر کے آپ کو بغداد وعراق کا حکمراں باقی رکھے گا! خلیفہ علقمی کے بہکاوے میں آ کر اپنے بیٹے کے ساتھ شہر سے نکل کر ہلاکو خاں کے لشکر میں پہنچا۔ ہلاکو خاں نے خلیفہ کو دیکھ کر کہا آپ اپنے اراکین سلطنت اور شہر کے علماء وفقہاء کو بھی یہیں بلوا لیجئے۔ چنانچہ خلیفہ نے ان سب کو حکم بھیج کر وہاں بلوا لیا۔ جب سب لوگ آ گئے تو ہلاکو خاں نے خلیفہ کے سامنے ہی ان سب کو ایک ایک کر کے قتل کروا دیا اس کے بعد ہلاکو خاں نے خلیفہ سے کہا کہ تم شہر میں پیغام بھیج دو کہ اہل شہر ہتھیار پھینک کر شہر سے باہر آ جائیں۔ خلیفہ نے یہ پیغام بھی شہر میں بھیج دیا۔ اہل شہر باہر نکلے اور تاتاریوں نے ان کو قتل کرنا شروع کیا شہر کے تمام سوار پیادے اور شرفاء کھیرے ککڑی کی طرح کئی لاکھ کی تعداد میں کاٹ ڈالے گئے۔ شہر کی خندق ان کی لاشوں سے بھری گئی اور اس قدر خون بہا کہ اس کی کثرت سے دریائے دجلہ کا پانی سرخ ہو گیا۔ تاتاری لوگ شہر میں گھس پڑے عورتیں اور بچے اپنے سروں پر قرآن شریف رکھ کر نکلے مگر تاتاریوں کی تلوار سے کوئی بھی نہ بچ سکا اور ان ظالموں نے بغداد اور اس کے مضافات میں چن چن کر لوگوں کو قتل کیا۔ شہر بغداد میں صرف چند شخص جو کنویں اور دوسری پوشیدہ جگہوں میں چھپے ہوئے رہ گئے' زندہ بچے۔ باقی کوئی متنفس زندہ نہیں چھوڑا گیا۔ اگلے دن یعنی ۹ صفر ۶۵ ھ کو ہلاکو خاں' خلیفہ مستعصم کو ہمراہ لے کر بغداد میں داخل ہوا اور قصر خلافت میں پہنچ کر دربار کیا۔ خلیفہ سے تمام خزانوں کی کنجیاں لے لیں' جتنے دفینے تھے سب حاصل کئے۔ پھر خلیفہ کو نظر بند کر دیا گیا اور بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ اس کے بعد جب ہلاکو خاں نے خلیفہ مستعصم کے مستقبل کے بارے میں اپنے اراکین سے مشورہ کیا تو سب نے رائے دی کہ اس کو قتل کر دینا چاہئے لیکن بدبخت علقمی اور طوسی نے کہا کہ نہیں تلوار کو اس کے خون سے آلودہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کو نمدے میں لپیٹ کر لاتوں سے کچلوانا چاہئے' چنانچہ یہ کام علقمی ہی کے سپرد ہوا اور اس نے اپنے آقا مستعصم باللہ کو نمدے میں لپیٹ کر اور ایک ستون سے باندھ کر اس قدر لاتیں لگوائیں کہ خلیفہ کا دم نکل گیا۔ پھر اس کی لاش کو زمین پر ڈال کر تاتاری سپاہیوں کے پیروں سے روندوا کر پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ کرا دیا اور خود دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہا کہ میں نے علویوں کا انتقام لے لیا۔ غرض یہ کہ بدنصیب خلیفہ کی لاش کو گور وکفن بھی نصیب نہیں ہوا اور اس طرح خاندان عباسیہ کی خلافت کا خاتمہ ہو گیا اس کے بعد ہلاکو خاں نے شاہی کتب خانہ کو بھی نہیں بخشا' جس میں بے شمار کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ یہ تمام کتابیں دریائے دجلہ میں پھینک دی گئیں' جس سے دریا میں ایک بند سا بندھ گیا اور بتدریج پانی ان سب کو بہا لے گیا۔ دجلہ کا پانی جو بغداد ومضافات کے مقتولین کے خون سے سرخ ہو رہا تھا اب ان کتابوں کی روشنائی سے سیاہ ہو گیا اور عرصہ تک سیاہ رہا۔ تمام شاہی محلات کو لوٹ کر مسمار کر دیا گیا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اس وقت ہلاکو خاں کی فوج کے ہاتھوں بغداد اور مضافات بغداد میں جو قتل عام ہوا اس کے نتیجے میں ایک کروڑ چھ لاکھ مسلمان مقتول ہوئے۔ غرض یہ کہ وہ ایسی عظیم الشان اور ہیبت ناک خون ریزی اور بربادی تھی جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی اور اسلام پر ایک ایسی مصیبت آئی تھی کہ لوگوں نے اس کو قیامت صغریٰ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔
اس سانحہ عظمیٰ کا سب سے زیادہ عبرت ناک پہلو یہ ہے کہ علقمی نے جس علوی خلافت کے قیام اور اپنی حکمرانی کی خواہش کے تحت

اتنی عظیم الشان تباہی و بربادی کے اسباب پیدا کئے اور پورے عالم اسلام کو زبردست نقصان پہنچانے کا باعث بنا اس کے ہاتھ کچھ نہ لگا۔ ہلاکو خاں نے کسی ہاشمی یا علوی کو خلیفہ وحکمراں بنانے کے بجائے اپنے آدمیوں کو عراق میں حاکم بنا دیا۔ علقمی نے بہت چالیس چلیں ہلاکو خاں کے آگے رویا گڑگڑایا اور لاکھ منت سماجت کی لیکن ہلاکو خاں نے اس کو اس طرح دھتکار دیا جس طرح کتے کو دھتکار دیتے ہیں کچھ دنوں تک تو علقمی غلاموں کی طرح تاتاریوں کے ساتھ ان کی جوتیاں سیدھی کرتا پھرا۔ آخر اپنی منافقت وغداری کا عبرتناک حشر دیکھ کر ناکامی و مایوسی کے غم سے بہت جلد مرگیا اس سانحہ کے بعد بغداد دارالخلافہ بھی نہیں رہا اور خلیفہ مستعصم باللہ کے بعد تین سال کا ایسا عرصہ گزرا جس میں دنیا میں کوئی خلیفہ نہیں تھا۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنٍ فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا أَمَا تَعْرِفُ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ لِلَّهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ

۸۴۲: مسدد ابوعوانہ قتادہ نصر بن عاصم سبیع بن خالد سے روایت ہے میں کوفہ میں اس زمانہ میں آیا کہ جس زمانہ میں تستر (نامی گاؤں) فتح ہوا تھا (میں) وہاں سے خچر لے کر آیا تھا تو میں مسجد میں گیا میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ درمیانہ قد وقامت اور جثہ کے بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک شخص (درمیان میں) بیٹھا ہوا ہے کہ جس کو دیکھنے سے تم پہچان لو کہ یہ شخص حجاز (عرب) کا باشندہ ہے۔ میں نے لوگوں سے معلوم کیا یہ کون شخص ہے؟ تو یہ بات معلوم کرنے سے وہ لوگ چڑ گئے اور (ناگواری سے) یہ کہنے لگے کیا تم ان کو نہیں جانتے یہ حذیفہ بن یمان ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں دریافت کرتے تھے (یعنی فرمانبرداری عبادت اور بھلائی کی باتیں) اور میں شر کی باتیں دریافت کرتا تھا تو ان کی طرف لوگوں نے غور سے دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں واقف ہوں کہ جس بنا پر تم ناگواری محسوس کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو جو خیر (یعنی بھلائی) اور بہتری عطا فرمائی ہے کیا اس کے بعد شر بھی ہوگا؟ جس طرح کہ پہلے تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا پھر اس شر سے محفوظ رہنے کی کیا صورت (تدبیر) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تلوار (یعنی دین سے منحرف ہونے والوں اور بے دین لوگوں کو تلوار سے قتل کرنا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہو پھر وہ شخص تمہاری کمر توڑ ڈالے اور تمہارا مال لوٹ لے گا تم جب بھی (یعنی اس حالت میں بھی) اس کی

قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ۔ فرمانبرداری کرو اور اگر کوئی خلیفہ نہ ہو تو جنگل میں مرجاؤ (کسی) ایک درخت کی جڑ چبا چبا کر میں نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا؟ (یعنی کیا پیش آئے گا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ نہر بھی ہوگی اور آگ بھی اس کے ساتھ ہوگی جو شخص اس (دجال) کی آگ میں داخل ہوگا تو (عند اللہ) اس کا ثواب ثابت ہو گیا اور اس کے گناہ معاف ہو گئے اور جو شخص (دجال کی فرمانبرداری کر کے) اس کی نہر میں داخل ہوا تو اس کا گناہ قائم ہو گیا اور اسکا ثواب ضائع ہو گیا۔ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا پھر قیامت آئے گی۔

جنگل میں مرنے کا مفہوم:

اس حدیث کے جملہ ''جنگل میں مرجانا بہتر ہے'' سے مراد تنگ دستی' ناداری' فاقہ منظور کرنا' لیکن بد دین لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرنا کیونکہ بے دین لوگوں کی صحبت دُنیا اور آخرت کو تباہ کر دے گی۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَقْذَاءٍ يَقُولُ قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُولُ صُلْحٌ عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ۔

۸۴۳: محمد بن یحییٰ' عبد الرزاق' معمر' قتادہ' نصر بن عاصم' خالد بن خالد یشکری سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تلوار کے بعد کیا ہوگا؟ (یعنی کیا پیش آئیگا) آپ نے ارشاد فرمایا (دنیا میں) انسان رہیں گے لیکن انکے قلوب میں (فتنہ و) فساد ہوگا اور انکے ظاہر میں صلح ہوگی اسکے بعد آخر تک حدیث کو بیان فرمایا قتادہؓ اس تلوار کو اس فتنہ پر محمول فرماتے تھے کہ جو فتنہ صدیق اکبرؓ کے دَور میں پیش آیا کہ جب عرب کے کچھ قبیلے دین سے منحرف ہو گئے تھے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا (تھا) پھر وہ لوگ تلوار سے تابعدار بنا لئے گئے) عَلٰی اَقْذَآءٍ سے مراد یہ ہے کہ گندگی پر رہیں گے۔ هُدْنَةٌ سے مراد صلح ہے اور دَخَنٍ سے مراد کینہ ہے۔

۸۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا

۸۴۴: عبد اللہ بن مسلمہ' قعنبی' سلیمان' حمید' حضرت نصر بن عاصم لیثی' سے روایت ہے کہ ہم لوگ قبیلہ بنی لیث میں سے چند لوگوں کے ہمراہ یشکری کے پاس آئے۔ انہوں نے دریافت کیا کون لوگ ہیں؟ ہم لوگوں نے بتلایا کہ ہم بنی لیث ہیں' ہم تم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے (شروع سے) حدیث کو بیان کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے یہ بیان کیا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اس شر کے بعد خیر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنہ اور برائی ہوگی۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس شر کے

رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔

بعد پھر خیر کا دَور بھی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حذیفہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سیکھو (اور سمجھو) اور جو کچھ اس میں ہے اس کی اتباع کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا کیا اس برائی کے بعد پھر خیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دِل کینوں سے بھر جائیں گے مگر ظاہری صلح ہوگی۔ اور اس میں یا فرمایا ان میں ایک جماعت گندگی پر ہوگی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس جملہ کا کیا مفہوم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کے قلب اس کیفیت کی طرف نہیں آئیں گے کہ جس پر پہلے وہ تھے۔ راوی نے بیان کیا پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس قسم کے خیر کے دَور کے بعد پھر بھی شر ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندھا اور بہرا فتنہ پیدا ہوگا کہ اس میں آگ کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے تو اگر حذیفہ! تم مرو تو اس حالت میں مرنا کہ تم ایک درخت کی جڑ کو جنگل میں چبا چبا کر کھالو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان لوگوں میں سے کسی کی تابعداری کرو (یعنی ان سے الگ رہو)

۸۴۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

۸۴۵: مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح، صخر بن بدر، سبیع بن خالد، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ان دونوں میں کوئی خلیفہ تمہیں ملے تو تم بھاگ جاؤ یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے اگر تم درخت کو کاٹ کر کھالو اور اس حالت میں تمہیں موت آ جائے (تو یہ بہتر ہے) اس روایت کے اخیر میں یہ ہے میں نے عرض کیا پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی گھوڑی کا بچہ پیدا کرنا چاہے گا تو وہ گھوڑی بچہ پیدا نہ کر پائے گی کہ قیامت آ جائے گی۔

۸۴۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ

۸۴۶: مسدد، عیسیٰ، اعمش، زید، عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی امام سے (یا خلیفہ) سے بیعت کی پھر اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور اس (امام) سے قلبی اقرار کیا تو جہاں تک ہو سکے اس امام کی فرمانبرداری کرے اب اگر کوئی دوسرا شخص (اس کی جگہ) امام بن کر اس امام سے جھگڑا کرے تو اسکو قتل کر دو۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ سے معلوم کیا کیا آپ نے نبیؐ سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا بلاشبہ میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور میرے قلب نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ

مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

تمہارے چچا زاد بھائی معاویہ ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم فلاں کام کریں اور فلاں کام کریں (تو آپ کیا فرماتے ہیں) عبداللہ نے کہا اس کام میں ان کی فرمانبرداری کرو جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہو اور اس کام میں ان کی فرمانبرداری نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو۔

۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ۔

۸۴۷: محمد بن یحییٰ، عبید اللہ، شیبان، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا خرابی اور بربادی ہے عرب پر اس فتنہ کی وجہ سے جو نزدیک آ گیا ہے۔ کامیاب ہوا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن وہب کے واسطہ سے مجھ کو یہ حدیث سنائی گئی کہ جریر بن حازم نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافعؓ سے اور انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا وہ دور نزدیک ہے جبکہ مسلمانوں کا مدینہ منورہ میں محاصرہ کر لیا جائیگا یہاں تک کہ سب سے زیادہ فاصلہ جہاں تک انکا عمل دخل (مقام) سلاح ہوگا۔

قیامت کے قریب ہونے والا فتنہ:

اس حدیث میں جو پیشین گوئی فرمائی گئی ہے زمانہ دجال سے متعلق ہے یعنی قیامت سے پہلے مسلمان اس فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور سلاح خیبر کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے بس صرف اسی جگہ تک مسلمانوں کا عمل دخل رہے گا۔

۸۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

۸۴۸: احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے بیان کیا سلاح خیبر کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

۸۴۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى

۸۴۹: سلیمان بن حرب اور محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، ابوقلابہ، ابو اسماء، ثوبانؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے زمین کو سمیٹ دیا یا فرمایا میرے پروردگار نے میرے واسطے زمین کو سمیٹ دیا تو مجھے مشرق و مغرب کے مقامات دکھلائے گئے اور بلاشبہ میری اُمت کی سلطنت اس جگہ تک پہنچے گی جہاں تک زمین میرے واسطہ سمیٹ لی گئی اور مجھے دونوں (قسم کے) خزانے لال اور سفید عطا فرمائے گئے میں نے اپنے پروردگار سے اپنی اُمت کے لئے یہ سوال کیا کہ وہ اسے عمومی قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور نہ ان پر اغیار سے کوئی دُشمن مسلط کرے جو ان کی بیخ کنی کر دے۔ میرے پروردگار نے مجھ

أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى۔

سے فرمایا اے محمد ﷺ میں کسی کام کا حکم کرتا ہوں وہ ٹل نہیں سکتا میں تمہاری اُمت کے لوگوں کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور (ان لوگوں پر) کوئی ایسا دُشمن مسلط نہ کروں گا جو ان لوگوں میں سے نہ ہو جو انکی جڑ ختم کر دے اگر چہ ان پر تمام زمین کے کفار حملہ آور ہوں لیکن تمہاری اُمت میں سے لوگ باہمی طور پر ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور گرفتار کریں گے اور میں نے عرض کیا کہ مجھے اپنی اُمت پر گمراہ کنندہ حکام یا (دُنیادار) علماء کا بہت اندیشہ ہے اور جب میری اُمت میں تلوار چلائی جائیگی تو ان لوگوں سے قیامت تک (وہ تلوار) نہیں اُٹھائی جائے گی اور قیامت نہیں آئیگی یہاں تک کہ میری امت سے بعض گروہ مشرکین کے ساتھ جا ملیں گے اور یہاں تک کہ میری اُمت کے گروہ بتوں کو پوجیں گے اور عنقریب میری اُمت میں تیس جھوٹے انسان ہوں گے ان میں ہر شخص دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں انبیاء کے سلسلہ کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری اُمت میں ہمیشہ ایک جماعت حق پر رہے گی۔ ابن عیسیٰ کہتے ہیں کہ غالب رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا شخص ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ حکم الٰہی آجائے (یعنی قیامت قائم ہو)

سچی پیشین گوئی:

اس حدیث شریف میں جو پیشین گوئی فرمائی گئی ہے وہ بالکل درست ثابت ہوئی ابتداءِ اسلام سے آج تک اس دین برحق کو مٹانے اور اس کے ماننے والوں کو خلاف مختلف قسم کی سازشیں کی گئی ہیں لیکن ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے دُشمنانِ اسلام کو ناکام و نامراد بنایا ان شاء اللہ آئندہ بھی دُشمنانِ اسلام خائب و خاسر ہی رہیں گے۔ اسی طریقہ سے مسلمان آپس کی نااتفاقی کا شکار ہوتے چلے آئے ہیں آج بھی باہمی اختلافات عروج پر ہیں کاش ہم سب آپس کے اختلافات ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا

۸۵۰: محمد بن عوف، محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو تین (قسم) کی آفات سے محفوظ کر لیا ہے۔ ایک تو اس سے کہ تم لوگوں کا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کے لئے بددُعا کرے پھر تم سب اس بددُعا کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ دوسرے یہ کہ اہلِ باطل اہلِ حق پر کبھی غالب نہیں آئیں

جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

گے۔ تیسرے یہ کہ تم سب لوگ گمراہ نہ ہو گے۔

۸۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

۸۵۱: محمد بن سلیمان' عبد الرحمٰن' سفیان' منصور' ربعی' حضرت براء' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی چکی پینتیس سال یا چھتیس یا سینتیس سال میں گھومے گی پھر اگر لوگ ہلاک ہو جائیں تو ان کا راستہ ان سے اگلے لوگوں جیسا راستہ ہے اور اگر ان لوگوں کے لئے ان کا دین قائم ہو گیا تو ان کے لئے ستر سال قائم رہے گا۔ راوی نے بیان کیا میں نے عرض کیا کیا اُس دَور سے جو باقی رہ گیا ہے یا اس دَور کی نسبت جو گزر گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانہ کے اعتبار سے جو گزر گیا۔

۸۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

۸۵۲: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' حمید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (قیامت سے پہلے) زمانہ قریب ہو جائے گا' علم گھٹ جائے گا' فتنے ظاہر ہوں گے' لوگوں میں کنجوسی ڈال دی جائے گی اور ھرَج بہت زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ھرَج سے کیا مراد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل۔

قیامت سے قبل لوگوں کی حالت:

اس حدیث کا حاصل یہ ہے قیامت سے پہلے لوگوں میں صدقات واجبہ زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کی اہمیت نہیں رہے گی اور لوگ اللہ کے راستہ میں دینے سے انکار کریں گے اسی طرح قیامت سے پہلے قتل و غارت گری کا میدان خوب گرم ہوگا جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا جو عذاب ہے اور اس کے نقصانات وہ پورے معاشرے پر جس طرح مرتب ہوتے ہیں اس کی تفصیل مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی مفتی دار العلوم دیوبند کی ''زکوٰۃ کی اہمیت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہرج کیا ہے؟

''زمانے ایک دوسرے کے قریب ہوں گے'' کا مطلب یا تو یہ ہے کہ اس وقت دنیا کا زمانہ اور آخرت کا زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ اس صورت میں قیامت کا قریب ہونا مراد ہوگا یا اس جملہ سے مراد زمانہ والوں میں سے بعض کا بعض کے ساتھ برائی اور بدی کے تعلق سے قریب ہونا ہے۔ یعنی اس زمانہ میں جو بڑے اور بدکار لوگ ہوں گے وہ ایک دوسرے کے قریب و نزدیک آ جائیں گے' یا یہ مطلب ہے کہ خود زمانہ کے اجزاء بدی و برائی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب اور مشابہ

ہوں گے یعنی ایک زمانہ برائی اور بدی کا ماحول لئے ہوئے آئے گا اور اس کے بعد پھر دوسرا زمانہ بھی اسی طرح آئے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں حکومتیں دیرپا نہیں ہوں گی اور مختلف انقلابات اور عوامل بہت مختصر مختصر عرصہ میں حکومتوں کو بدلتے رہیں گے! اور بعض حضرات نے یہ مطلب بیان کیا کہ آخر میں جو زمانہ آئے گا اس میں لوگوں کی عمریں بہت چھوٹی ہوں گی اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ جملہ دراصل گناہوں کے سبب زمانہ سے برکت کے ختم ہو جانے سے کنایہ ہو یعنی آخر زمانہ میں جب کہ گناہوں کے کثرت ہو جائے گی لوگ دین وشریعت کے تقاضوں اور خدا وآخرت کے خوف سے بے پرواہ ہو کر عیش وعشرت اور راحت وغفلت میں پڑ جائیں گے تو زمانہ میں سے برکت نکل جائے گی اور اس کے شب وروز کی گردش اتنی تیز اور دن ورات کی مدت اتنی مختصر محسوس ہونے لگے گی کہ سالوں پہلے گزرا ہوا کوئی واقعہ کل کی بات معلوم ہوگا اور ہر ''وقت کی کمی'' کا شکوہ سنج نظر آئے گا۔ اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ آخر زمانہ میں وقت اس طرح جلدی گزرے گا کہ ایک سال ایک مہینے کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر معلوم ہوگا۔

''علم اٹھا لیا جائے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ میں مخلص' باعمل اور حقیقی علم کے حامل علماء اٹھا لئے جائیں گے اور اس طرح حقیقی علم مفقود ہو جائے گا نیز مختلف علمی فتنوں کا اندھیرا اس طرح پھیل جائے گا کہ علماء سوء کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہوگا اور ہر طرف ایسا محسوس ہوگا جیسے علم کا چراغ گل ہو گیا ہے اور جہالت ونادانی کی تاریکی طاری ہو گئی ہے۔

''بخل ڈالا جائے گا'' مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں لوگوں میں بخل کی خصلت نہایت پختہ ہو جائے گی اور یہ چیز (یعنی بخل کی برائی) ایک عام وبا کی طرح پھیل جائے گی' نیز لوگ اس بخل کے یہاں تک تابع ہو جائیں گے کہ صنعت وحرفت والے اپنی صنعتی اشیاء کو بنانے اور پیدا کرنے میں بخل وتنگی کرنے لگیں گے اور مال کی تجارت ولین دین کرنے والے لوگ اپنے مال کو چھپا کر بیٹھ جائیں گے یہاں تک کہ ضروری اشیاء کو بھی فراہم کرنے اور دینے سے انکار کرنے لگیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ''بخل ڈالا جائے گا'' سے لوگوں میں اصل بخل کا پایا جانا مراد نہیں ہے کیونکہ اصل بخل تو انسان کی جبلت میں پڑا ہوا ہے اور اس اعتبار سے یہ بات پہلے زمانہ کے لوگوں کے بارے میں بھی نہیں کی جا سکتی کہ ان میں سرے سے بخل کا وجود نہیں تھا! لیکن اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ نہیں کیا جا سکتا چونکہ اصل بخل انسان کی جبلت میں پڑا ہوا ہے اس لئے کوئی بھی شخص نہ پہلے زمانوں میں اس خصلت سے کلیتاً محفوظ رہ سکتا ہے اور جیسا کہ اس آیت: ﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الحشر: ۹] سے واضح ہوتا ہے' ایسے پاک نفس انسان سے پہلے بھی گزرے ہیں اب بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی موجود رہیں گے یہ اور بات ہے کہ زمانہ کے اثرات کی وجہ سے ایسے پاک نفسوں کی تعداد ہر آنے والے زمانہ میں پہلے زمانوں سے کم ہوتی جائے۔

''ہرج'' کے معنی ہیں فتنہ اور خرابی میں پڑنا! اور جیسا کہ قاموس میں لکھا ہے' جب یہ کہا جاتا ہے کہ ھرج الناس تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ لوگ فتنے میں پڑ گئے اور قتل واختلاط یعنی خونریزی اور کاموں کے خلط ملط ہو جانے کی وجہ سے اچھے برے کی تمیز نہ کر سکنے کی آفت میں مبتلا ہو گئے! پس اس ارشاد گرامی ''ہرج'' سے مراد خاص طور پر وہ قتل وخونریزی ہے جو مسلمانوں کے باہمی افتراق وانتشار کے فتنہ کی صورت میں اور اچھے برے کاموں کی تمیز مفقود ہونے کی وجہ سے پھیل جائے۔

الحمد للہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۶ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۲۷

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ

۸۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ۔

باب: فتنہ میں کوشش کرنے کی ممانعت

۸۵۳: عثمان بن ابی شیبہ وکیع عثمان شحام حضرت مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ اس میں لیٹنے والا شخص بیٹھے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے وقت (کے لئے) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس اُونٹ موجود ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر والوں میں جا کر شامل ہو جائے اور جس شخص کے پاس بکریاں موجود ہوں تو وہ شخص اپنی بکریوں سے جا ملے اور جس شخص کی کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین میں جا کر بیٹھ جائے (مطلب یہ ہے کہ فتنہ فساد کی جگہ سے بالکل دور چلا جائے) پھر انہوں نے پوچھا کہ جس شخص کے پاس ان چیزوں میں سے کچھ بھی موجود نہ ہو تو (کیا کرے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہئے کہ اپنی تلوار لے کر اس کی دھار کو ایک پتھر سے مار کر کند کر دے (یعنی خود ہی تلوار کو خراب کر دے تا کہ وہ اس تلوار سے مقابلہ نہ کر سکے) پھر فسادی لوگوں سے نکلنے میں عجلت کرے۔

فتنہ وفساد سے بچنے کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام میں باہمی اختلافات سے جو فتنے برپا ہوں ان سے الگ رہے اس لئے کہ مقابلہ کرنے سے انسان ان فتنوں کو نہیں مٹا سکے گا لیکن برائی کو برائی کہنا ہر حالت میں ضروری رہے گا اور مشرکین سے مقابلہ کے لئے خواہ کتنے ہی فتنوں کا سامنا کرنا پڑے بہرحال ان سے مقابلہ ضروری رہے گا۔

۸۵۴: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

۸۵۴: یزید بن خالد رملی مفضل عیاش بکیر بسر بن سعید حسین بن عبد الرحمٰن اشجعی کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ كُنْ كَابْنَيْ آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ الْآيَةَ۔

عنہ سے سنا کہ نبیؐ نے مذکورہ بالا حدیث میں فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! اگر (ایسے فتنے کے زمانہ میں) کوئی (مسلمان) شخص میرے گھر میں داخل ہو جائے اور میرے قتل کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم آدم کے دو بیٹوں میں بہتر بیٹے یعنی ہابیل جیسے ہو جاؤ اور یزید نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی ﴿لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي﴾۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ فِيهِ قُلْتُ مَتَى ذَلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ الزَّمَانُ قَالَ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ۔

۸۵۵: عمرو بن عثمان' ابوشہاب' قاسم' اسحٰق' سالم' عمرو بن وابصہ' ان کے والد وابصہ' عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے پھر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس فتنہ میں جو لوگ قتل کئے جائیں گے وہ دوزخ میں داخل ہوں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وابصہ نے روایت کیا یہ فتنہ کب برپا ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ وہ دور ہے جب مسلمانوں میں اس طرح قتل شروع ہوگا کہ کسی شخص کو اپنے دوست پر اعتماد نہیں ہوگا۔ میں نے کہا اگر اس دور میں (بالفرض) میں موجود رہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا مشورہ دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا تم اپنی زبان اور ہاتھ روک لینا اور اپنے گھر میں پڑے ہوئے زین کے کپڑے کی طرح ہو جانا جب عثمان غنیؓ شہید کئے گئے تو اچانک میرے قلب میں خیال گزرا (ہوسکتا ہے یہ وہی فتنہ ہو جس کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا تھا) تو میں سوار ہو کر دِمشق میں آیا اور میں نے وہاں خریم بن فاتک سے ملاقات کی اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں کہ میں نے نبیؐ سے سنا جس طرح ابن مسعودؓ نے مجھے حدیث سنائی تھی۔

مصالحت کرانے کی تاکید:

اِس حدیث سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ جب مسلمان آپس میں لڑیں تو کسی کا ساتھ نہ دینا چاہئے بلکہ غیر جانبدار رہنا چاہئے لیکن اس سلسلہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعامل اور تو ارث یہ ہے کہ جو طبقہ حق پر ہو اس کا ساتھ دینا چاہئے اور جو لوگ حق پر نہ ہوں ان کے خلاف لڑنا چاہئے۔ ان حضرات نے آیت کریمہ: وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا سے استدلال فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ جب اہل اسلام کے دو گروہ آپس میں لڑائی کریں تو حتی الامکان ان میں مصالحت کرا دینا چاہئے اگر ان میں سے ایک گروہ زیادتی پر آمادہ رہے تو اس گروہ سے لڑائی کرو یہاں تک کہ وہ راہِ راست پر آجائے۔

٨٥٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ۔

٨٥٦: مسدد، عبد الوارث، محمد بن جحادہ، عبد الرحمن، ہزیل، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت سے قبل ایسے فتنے ہیں جس طرح تاریک شب کی گھڑیاں (جو کہ ایک سے بڑھ کر ایک گھڑی تاریک ہوتی ہے) ان فتنوں میں انسان صبح کے وقت ایماندار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شخص شام کے وقت مؤمن ہوگا صبح کو وہ کافر ہوگا (وہ ایسا زمانہ ہوگا کہ جس میں کھڑے ہونے والا شخص بیٹھنے والے شخص سے بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص دوڑنے والے شخص سے بہتر ہوگا تو تم لوگ ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور (اپنی) کمانوں کی تانت کو بھی کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے مار کر کند کر دینا پھر اگر اس پر بھی تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی شخص پر چڑھائی کر دے تو (حملہ آور ہو جائے) تو اس کو چاہئے کہ آدم کے صاحبزادوں میں بہتر بیٹے (ہابیل) جیسا بن جائے۔

٨٥٧: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ فَقَالَ شَقِيَ قَاتِلُ هَذَا فَلَمَّا مَضَى قَالَ وَمَا أُرَى هَذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقُلْ هَكَذَا فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ سُمَيْرَةَ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ و قَالَ هُوَ فِي كِتَابِي ابْنُ سَبَرَةَ وَقَالُوا سَمُرَةَ وَقَالُوا

٨٥٧: ابو ولید طیالسی، ابوعوانہ، رقبہ، عون بن ابی جحیفہ، حضرت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے راستوں میں سے ایک راستہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا کہ آپ اچانک لٹکتے ہوئے سر کی طرف نکل آئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا وہ شخص بد بخت ہے کہ جس نے اس کو قتل کیا جب آگے نکلے تو کہا کہ میں اسے بد بخت ہی سمجھتا ہوں میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے میری اُمت میں سے جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرنے کے لئے چل پڑے۔ تو اس کو اسی طرح کہنا چاہئے (نتیجہ یہ ہوگا کہ) قاتل دوزخ میں داخل ہوگیا اور جو شخص قتل کیا گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عون، عبد الرحمن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے اور لیث بن ابی سلیم نے عون، عبد الرحمن بن سمیر سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسن بن علی نے اس روایت کو ابوالولید، ابوعوانہ کے واسطہ سے نقل کیا ہے اور کہا کہ عبد الرحمن کی ولدیت میں اختلاف ہے (اسی وجہ سے) میری کتاب میں ابن سبرہ کا لفظ ہے اور دوسرے حضرات نے سمرہ اور

سُمَيْرَةَ هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ۔

۸۵۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي وَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَنْ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

سمیرہ بیان کیا ہے۔

۸۵۸: مسدد' حماد بن زید' عمران' مشعث ' حضرت عبداللہ' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر اور موجود ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بجا لانے کے لئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! تمہاری اس زمانے میں کیا حالت ہوگی جب (مدینہ منورہ میں اس قدر لوگ رہیں گے کہ قبر ایک غلام کے عوض میسر آئے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اچھی طرح واقف ہیں یا جو حکم فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صبر سے کام لینا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں حاضر اور موجود ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری کیسی حالت ہوگی جب تم (مدینہ منورہ میں واقع جگہ) اَحْجَارَ الزَّيْت کو خون آلود دیکھو گے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول جو حکم فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جس جگہ کے ہو وہیں چپے رہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تلوار نہ اُٹھاؤں اور اسے کندھوں پر نہ رکھوں؟ آپؐ نے فرمایا اس طرح تو تم ان کے شریک ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا پھر (میرے لئے) کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر میں بیٹھے رہنا۔ میں نے عرض کیا اگر وہ میرے پاس میرے گھر میں پہنچ جائے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اگر تم تلواروں کی چکا چوند سے ڈر جاؤ تو تم اپنا کپڑا اپنے چہرہ پر ڈال لینا (اور ان لوگوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جانا) تو وہ قاتل تمہارا اور اپنا دونوں کا گناہ لے کر لوٹے گا امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث پر حماد (راوی) کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے مشعث کو ذکر نہیں کیا۔

ایک تکلیف دہ زمانہ:

اس حدیث میں مکان' غلام کے عوض ملنے کا مفہوم یہ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ قبر کی جگہ کے لئے ایک غلام دیں گے یا قبر کھودنے کے لئے لوگ اُجرت میں ایک غلام ادا کریں گے یا ایک غلام کی قیمت ادا کریں گے یا مکانات اس قدر خالی پڑے رہیں گے کہ ایک غلام کے عوض ایک مکان حاصل ہو جائے گا اور اس حدیث میں تاریخ اسلام کے مشہور واقعہ' واقعہ حرہ کی اطلاع دی گئی ہے جس میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزید نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی۔ اس واقعہ کی تفصیل تاریخ اسلام کی کتب میں مذکور ہے۔

۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ۔

۸۵۹: محمد بن یحییٰ، عفان، عبدالواحد، عاصم احول، حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کے سامنے فتنے برپا ہونے والے ہیں (اس طرح) کہ جس طرح اندھیری رات کے اندھیرے ٹکڑے۔ ان فتنوں میں انسان، صبح کو مؤمن ہوگا تو شام کو کافر، اور شام کے وقت مؤمن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور اس (زمانہ) میں چلنے والے شخص سے بیٹھا ہوا شخص بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص، دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم لوگ اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا (یعنی چھپے رہنا)۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنِ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنُ وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔

۸۶۰: ابراہیم بن حسن، حجاج، لیث، معاویہ، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خوش نصیب وہ شخص ہے جو کہ فتنہ وفساد سے دُور رہا اور خوش قسمت وہی ہے جو فتنہ سے بچا رہا جو کہ فتنوں سے دُور رہا (یعنی محفوظ رہا) اور جو شخص اس میں پھنس جائے اور صبر سے کام لے تو ایسے شخص کا کیا کہنا۔

بَاب فِي كَفِّ اللِّسَانِ

باب: فتنہ کے دَور میں زبان کو روکنا بہت بہتر ہے

۸۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ۔

۸۶۱: عبدالملک بن شعیب بن لیث، ابن وہب، لیث، یحییٰ بن سعید، خالد بن ابی عمران، عبدالرحمٰن بن بیلمانی، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب بہرہ، گونگا، اندھا فتنہ برپا ہوگا پھر جو شخص اس فتنہ کی طرف متوجہ ہوگا تو فتنہ وفساد بھی اس شخص کی طرف متوجہ ہوگا اور اس فتنہ (کے دور) میں زبان زوری کرنا ایسا ہے جیسے تلوار چلانا (یعنی ایسے دور میں خاموش رہنا ہی بہتر ہوگا)۔

۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ

۸۶۲: محمد بن عبید، حماد، لیث، طاؤس، زیاد، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْأَعْجَمِ۔

عنقریب ایسا فتنہ (برپا) ہوگا جو کہ عرب کو گھیرے میں لے لے گا جو لوگ اس فتنہ میں قتل کیے جائیں گے وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ اس (زمانہ) میں زبان چلانا تلوار چلانے سے بھی زیادہ (خطرناک) ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو ثوری نے لیث، طاوس، عجم سے روایت کیا ہے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ زِيَادٌ سِيمِينُ كُوش۔

۸۶۳: محمد بن عیسیٰ، عبد اللہ بن عبدالقدوس سے روایت ہے کہ زیاد موٹے کان والے تھے۔

بَاب مَا يُرَخَّصُ فِيهِ مِنَ الْبَدَاوَةِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے زمانہ میں جنگل میں چلے جانے کی اجازت

۸۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

۸۶۴: عبید اللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ مسلمان شخص کی عمدہ مال بکریاں ہوں گی کہ جن کے پیچھے انسان پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی برسنے کی جگہوں پر پھرے گا (اور وہ شخص) فتنوں کی بنا پر اپنا دین لے کر بھاگ کھڑا ہوگا۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے زمانہ میں قتال کی ممانعت

۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۸۶۵: ابوکامل، حماد، ایوب، یونس، حسن، حضرت احنف بن قیسؒ سے روایت ہے کہ میں جنگ کے قصد سے نکلا (چلا) راستہ میں میری ابوبکرہؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تم واپس ہو جاؤ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جب دو مسلمان شخص اپنی تلواریں (یا کسی اور طریقہ سے) ایک دوسرے کو قتل کرنے کیلئے اُٹھیں تو قتل کرنے والا اور مقتول دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں جائے گا لیکن جس کو قتل کیا گیا وہ کس وجہ سے دوزخ میں جائے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اس وجہ سے کہ وہ اپنے ساتھی کو ہلاک کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا (لیکن وہ خود ہی ہلاک ہو گیا) (اور اس کو موقع نہ مل سکا)۔

٨٦٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا۔

٨٦٦: محمد بن متوکل عسقلانی' عبدالرزاق' معمر' ایوب' حضرت حسن سے اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن کچھ مختصر۔

بَاب فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کو قتل کرنے کی وعید

٨٦٧: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقْيَةَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ يُقَالُ لَهُ هَانِءُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَقَالَ هَانِءُ بْنُ كُلْثُومٍ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلْ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ لَنَا خَالِدٌ ثُمَّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ وَحَدَّثَ هَانِءُ بْنُ كُلْثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

٨٦٧: مؤمل بن فضل' محمد بن شعیب' حضرت خالد بن دِہقان سے مروی ہے کہ ہم لوگ قسطنطنیہ کی جنگ ذلقیہ میں تھے کہ اسی دوران ایک شخص جو فلسطین کے معززین میں سے تھا سامنے آیا۔ لوگ اس کے مقام سے واقف تھے۔ اسے ہانی بن کلثوم بن شریک الکنانی کہا جاتا ہے اس نے عبداللہ بن ابی زکریا کو سلام کیا اور وہ ان کے مقام و مرتبہ سے واقف تھا۔ خالد کہتے ہیں کہ پھر ہم سے عبداللہ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ بیان کرتی تھیں کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک گناہ کے متعلق توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے مگر جو شخص حالت شرک میں مرجائے یا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے۔ حضرت ہانی بن کلثوم نے بیان کیا میں نے محمود بن ربیع سے سنا انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی مؤمن کو ناحق (یعنی ظلماً) مار ڈالے اور وہ شخص اس عمل پر راضی بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔ نہ تو فرض عمل اور نہ نفل پھر ابن ابی زکریا نے اُمّ درداء کے حوالے سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بے غم رہتا ہے اور نیک رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی کا ناحق خون نہ کرے۔ جب وہ کسی کا ناحق خون کر دیتا ہے (قتل کر دیتا ہے) تو وہ گناہوں سے بوجھل اور سست ہو جاتا ہے۔

مؤمن کے قاتل کی سزا:

جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرنا شدید ترین گناہ ہے اور یہ گناہ شرک کے قریب ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی سخت ترین وعید وسزا مذکور ہے اور ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں اور حدیث کے آخری حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ مؤمن کا قاتل نیکی اور بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے اس کی برائیوں اور گناہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے احساس گناہ بھی ختم ہو جاتا ہے اور اس کا انجام شر پر ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے عذابِ دوزخ کا مستحق بن جاتا ہے۔

۸۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ قَالَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ أَحَدُهُمْ فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ۔

۸۶۸: عبدالرحمٰن، محمد بن مبارک، صدقہ بن خالد یا اور کوئی شخص حضرت خالد بن دہقان سے روایت ہے کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے معلوم کیا کہ (مندرجہ بالا حدیث میں) اِعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ جو الفاظ ہیں اس کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فتنہ کے دور میں ایک دوسرے کو یہ سمجھ کر مار ڈالتے ہیں کہ ہم راہِ ہدایت پر ہیں پھر وہ اس قتل کے گناہ سے معافی بھی نہیں مانگتے (کیونکہ وہ اپنے خیال میں اس قتل کو درست اور شریعت کے مطابق سمجھتے ہیں)

۸۶۹: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ۔

۸۶۹: مسلم بن ابراہیم، حماد، عبدالرحمٰن بن اسحٰق، ابوالزناد، مجاہد بن عوف، حضرت خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی جگہ سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ اس آیت کریمہ سے چھ مہینے کے بعد نازل ہوئی ہے جو سورۂ فرقان میں ہے یعنی: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ﴾۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ

۸۷۰: یوسف بن موسیٰ، جریر، منصور یا حکم، سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ سورۂ فرقان کی آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ﴾ یہ اس وقت نازل ہوئی جب مشرکین مکہ نے کہا ہم لوگوں نے تو اس جان کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم نے اللہ کے علاوہ دوسرے معبودوں کو ہی پکارا ہے اور ہم لوگ برائیوں کے بھی مرتکب ہوئے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ لِأُولَئِكَ قَالَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ قَالَ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ۔

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ﴾ یعنی جس شخص نے یہ کام حالت کفر میں انجام دیئے پھر اس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیکی کی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دے گا۔ لیکن سورۂ نساء میں جو آیت کریمہ ہے: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ وہ آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو مسلمان ہو اور شریعت سے واقف ہو اور اس کے باوجود وہ کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو ایسے شخص کی سزا دوزخ ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ سعید نے بیان کیا کہ میں نے یہ بات مجاہد سے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا اگر قاتل نادم ہو (اور وہ دل سے تائب ہو جائے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی)

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ أَهْلِ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ۔

۸۷۱: احمد بن ابراہیم' حجاج' ابن جریج' یعلی' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ﴾ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے شرک کیا' کہتے ہیں کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے' اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۸۷۲: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن' سفیان' مغیرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا (یعنی اس آیت کا حکم اپنی جگہ باقی ہے)۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَاؤُهُ فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ۔

۸۷۳: احمد بن یونس' ابن شہاب' سلیمان تیمی' ابومجلز سے آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مؤمن کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی کہ وہ شخص ہمیشہ دوزخ میں جلے گا لیکن اللہ اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے۔

بَابُ مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ

باب: قتل کے بعد مغفرت کی توقع کا بیان

۸۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۸۷۴: مسدد' ابوالاحوص' منصور' ہلال بن یساف' سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا تذکرہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا۔

مذمت اور شدت کو بیان فرمایا۔ ہم نے عرض کیا یا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر وہ فتنہ ہم لوگوں کے زمانہ میں ہو تو وہ ہم کو تباہ و برباد کر دے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں تمہارا قتل ہونا کافی ہو جائے گا۔ سعید نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ وہ (جنگ جمل و صفین وغیرہ میں) مار دیئے گئے۔

باعث مغفرت عمل:

مذکورہ حدیث میں کافی ہونے سے مراد یہ ہے تمہارا قتل ہو جانا مغفرت کا باعث ہو جائے گا اور اس صورت میں تمہاری مغفرت کی توقع ہے۔

۸۷۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔

۸۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' کثیر' مسعودی' سعید' حضرت ابو بردہ اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ اُمت مرحومہ ہے اس کو آخرت میں (ہمیشہ باقی رہنے والا) عذاب نہ ہوگا البتہ دُنیا میں اس کو عذاب کے طور پر فتنوں' زلزلوں اور قتل سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْمَهْدِىْ

حضرت مہدی کے بارے میں

۸۷۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ قُلْتُ لِأَبِي مَا يَقُولُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۸۷۶: عمرو بن عثمان' مروان بن معاویہ' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ باقی رہے گا جب تک کہ تم لوگوں پر بارہ خلیفہ ہوں گے ان میں سے ہر ایک خلیفہ پر اُمت اتفاق (قائم) کرلے گی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمام خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

۸۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

۸۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' داؤد' عامر' حضرت جابر بن سمرہ رضی

حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے یہ دین بارہ خلفاء تک غالب رہے گا لوگوں نے یہ بات سن کر اللہ اکبر کہا اور چلائے۔ پھر آپ ﷺ نے آہستگی سے کچھ ارشاد فرمایا میں نے اپنے والد سے دریافت کیا آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ تمام (خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔

۸۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ۔

۸۷۸: ابن نفیل' زہیر' زیاد بن خیثمہ' اسود بن سعید' حضرت جابر بن سمرہؓ سے یہی مروی ہے جو اُوپر مذکور ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ ﷺ گھر کی طرف واپس ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں قبیلہ قریش کے لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ پھر اس کے بعد کیا پیش آئے گا؟ آپ نے فرمایا پھر قتل وقتال ہوگا (یعنی ناحق خون بہے گا)

۸۷۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ ثُمَّ اتَّفَقُوا حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ۔

۸۷۹: مسدد' عمر بن عبید' (دوسری سند) محمد بن علاء' ابوبکر بن عیاش (تیسری سند) مسدد' یحییٰ' سفیان (چوتھی سند) احمد بن ابراہیم' عبداللہ بن موسیٰ' زائدہ (پانچویں سند) احمد بن ابراہیم' عبیداللہ بن موسیٰ' فطر' عاصم' زر' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دُنیا کا ایک دن بھی باقی بچ جائے گا حضرت زائدہ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو اس قدر طویل فرمائیں گے کہ اس (ایک دن) میں ایک شخص مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے بھیجے گا کہ اس کا نام میرے نام جیسے ہوگا اور میرے والد کا نام اس کے والد کا نام جیسا ہوگا۔ (راوی) فطر کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ وہ شخص انصاف سے زمین بھر دے گا (یعنی رُوئے زمین پر انصاف کا غلبہ ہوگا) جیسا کہ وہ زمین (ظلم اور زیادتی) سے بھر گئی تھی (راوی) سفیان کی ہدایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ دُنیا کی مدت پوری نہیں ہوگی یہاں تک کہ مُلک عرب کا مالک میرے گھر کے لوگوں میں سے ایسا شخص ہوگا کہ اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمر اور بکر کے الفاظ سفیان جیسے ہیں۔

ثبوتِ مہدی:

مطلب یہ ہے کہ جو نام میرا نام ہے وہی اس شخص کا نام ہوگا مذکورہ حدیث سے حضرت مہدی کے قیامت سے قبل تشریف لانے کا ثبوت ملتا ہے اس موضوع پر اکابرین دیوبند نے مختلف تحقیقی رسائل بھی تالیف فرمائے ہیں ان کا مطالعہ مفید ہوگا۔

۸۸۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا۔

۸۸۰: عثمان بن ابی شیبہ' فضل' فطر' قاسم' ابوالطفیل' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر زمانہ (کی عمر) میں سے ایک دن بھی باقی بچ جائے گا تو پھر بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص بھیجے گا کہ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا (انصاف قائم کرے گا) کہ وہ زمین جس طرح کہ وہ پہلے ظلم و زیادتی سے بھر گئی تھی۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے مراد حضرت امام مہدیؓ ہیں جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ احادیث کا حاصل یہ ہے کہ ان کے نظام حکومت کی مالی حالت بہت زیادہ اچھی ہوگی' فتوحات اور مال غنیمت وغیرہ کی وجہ سے ان کی آمدنی کا کوئی حساب نہیں ہوگا' لیکن وہ اس مال و دولت کو اپنی شان و شوکت بڑھانے اور اپنی زندگی کو پُر عیش بنانے پر خرچ نہیں کریں گے یا جمع کر کے اپنے خزانوں میں بند کر کے نہیں رکھیں گے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے حکمران اور بادشاہوں کا دستور ہے' بلکہ وہ اس دولت کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی ضروریات میں خرچ کریں گے اور اپنی طبعی سخاوت کی وجہ سے دونوں ہاتھ بھر بھر کر یہ دولت لوگوں میں تقسیم کریں گے اور انصاف انتہائی سستا ہوگا اس کے لئے کوئی خاص تگ و دو نہیں کرنا پڑے گی۔ یعنی وہ زمانہ صحیح طور پر ایک ''ویلفیئر سٹیٹ'' کا نمونہ پیش کر رہا ہوگا۔

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا۔

۸۸۱: احمد بن ابراہیم' عبد اللہ بن جعفر' ابوالملیح' حسن بن عمر' زیاد بن بیان' علی بن نفیل' سعید بن میتب' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (حضرت مہدی میری نسل (حضرت) فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہیں۔ عبد اللہ بن جعفر نے ابوالملیح کو علی بن نفیل کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے سنا۔

۸۸۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ

۸۸۲: سہل بن تمام' عمران' قتادہ' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہیں (ان کا حلیہ اور ان کے اوصاف یہ ہوں گے) کشادہ پیشانی' کھڑی ناک والے رُوئے زمین کو انصاف سے بھر دیں گے جس طرح کہ

أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔

زمین ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ (زمین کے) سات سال تک مالک رہیں گے (یعنی سات سال تک حکومت کریں گے)

۸۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ و قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ۔

۸۸۳: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد' قتادہ' صالح' ان کے ساتھی' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (لوگوں میں) اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ کی جانب بھاگتا ہوا نکلے گا کہ اہل مکہ اس شخص کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کرنے کے لئے نکالیں گے حالانکہ وہ شخص امامت کرنے کے لئے راضی نہیں ہوگا پھر لوگ اس شخص سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر اسی وقت شام سے ایک لشکر اس شخص کی طرف روانہ کیا جائے گا تو وہ لشکر مقام بیداء میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ پھر جس وقت لوگ اس حالت کو دیکھیں گے کہ ملک شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں اس شخص کے پاس آئیں گی اور اس شخص سے بیعت کریں گی اس کے بعد قبیلہ قریش میں سے ایک شخص پیدا ہوگا اس شخص کی ننھیال' قبیلہ بنی کلب میں سے ہوگی اور وہ شخص ان لوگوں کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا تو اس لشکر پر (امام) مہدی کے ماننے والے غالب آئیں گے' اور یہی کلب کا لشکر ہے پھر اس شخص پر افسوس ہے جو کہ قبیلہ کلب کی جنگ کا مال غنیمت نہ حاصل کرے اس کے بعد حضرت مہدی مال غنیمت تقسیم فرمائیں گے اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو زندہ کریں گے اور دین اسلام کو اپنی گردن میں ڈال لیں گے (یعنی اسلام کے نظام کو قائم کریں گے) اس کے بعد وہ سات سال تک زندہ رہ کر انتقال کر جائیں گے اور تمام مسلمان ان کی نماز (جنازہ) ادا کریں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا بعض حضرات نے ہشام سے روایت کیا کہ وہ نو سال تک زندہ رہیں گے اور بعض حضرات نے کہا وہ سات سال تک زندہ رہیں گے۔

حضرت مہدی کی حکومت:

حضرت امام مہدی کے تشریف لانے کے وقت قبیلہ کلب کا لشکر' امام مہدی کے ماننے والے لوگوں کے ہاتھوں مغلوب ہوگا اور امام مہدی کی حکومت کے بارے میں بعض حضرات فرماتے ہیں وہ سات سال تک رہے گی اور بعض نے کہا کہ نو سال تک۔

۸۸۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ۔

۸۸۴: ہارون بن عبداللہ' عبدالصمد' ہمام' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ انہوں نے نو سال کہا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معاذ کے علاوہ سب نے ہشام کے حوالے سے نو سال کہے ہیں۔

۸۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ۔

۸۸۵: ابن مثنیٰ' عمرو بن عاصم' ابوالعوام' قتادہ' ابوالخلیل' عبداللہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اہلیہ محترمہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پوری ہے۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ وَلٰكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ

۸۸۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' عبدالعزیز' عبیداللہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہی حدیث بیان کی گئی ہے کہ جس حدیث کے لشکر کے دھنسنے کا تذکرہ ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو کہ اس لشکر میں بادل نخواستہ داخل ہوا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام لوگ زمین میں دھنس جائیں گے لیکن ان لوگوں کا آخرت میں انجام ان کی نیت کے مطابق ہوگا اور امام ابوداؤد فرماتے ہیں بواسطہ ہارون' عمرو' شعیب' ابواسحٰق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور انہوں نے اپنے صاحبزادہ (سیّدنا) حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور فرمایا میرا بیٹا سردار ہوگا جس طریقہ سے آنحضرت ﷺ نے اس کا نام تجویز فرمایا اور عنقریب ان کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ وہ تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا (یعنی نبی کے ہم نام ہوگا) اور عادت وخصلت میں بھی ان کے مشابہ ہوگا لیکن شکل و صورت میں (حضرت نبی کے) مشابہ نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص رُوئے زمین کو عدل سے بھر دے گا کا تذکرہ فرمایا۔ عبداللہ کی روایت میں ہارون نے' عمرو بن قیس سے روایت کیا انہوں نے مطرف سے اور انہوں نے حسن سے روایت کیا انہوں نے ہلال بن عمرو سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے' آپ ﷺ نے

يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّءُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ۔

ارشاد فرمایا ماوراء النہر سے ایک شخص پیدا ہوگا اس شخص کا نام حارث بن حراث ہوگا اور اس شخص کے آگے ایک شخص ہوگا اس شخص کو لوگ منصور کہیں گے وہ شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی آل اولاد کو اس طرح قبضہ یا جگہ عنایت کرے گا جس طرح قریش نے حضرت رسول کریم ﷺ کو جگہ (پناہ) دی تھی۔ ہر ایک مسلمان شخص کے ذمہ اس شخص کا تعاون کرنا ضروری ہے یا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اس شخص کی فرمانبرداری (ہر ایک شخص کے ذمہ لازم ہے)

اَوَّلُ كِتَابِ الْمَلَاحِمِ

جنگوں کا بیان

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ

۸۸۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ۔

باب: ہر ایک صدی کا بیان

۸۸۷: سلیمان بن داؤد ابن وہب سعید بن ابی ایوب شراحیل بن یزید ابوعلقمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم کے مطابق حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے اخیر میں اس اُمت کی (رہنمائی) کے لئے ایک ایسا شخص پیدا فرمائے گا جو کہ دین کو ازسرنو قوت دے گا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن نے ابن شریح کے واسطہ سے (اس روایت کو) بیان کرتے ہوئے (راوی) شراحیل سے آگے نہیں بڑھے (یعنی شراحیل تک نام ذکر کیا ہے)۔

مجدد کے بارے میں:

مذکورہ بالا حدیث شریف صحیح حدیث ہے اور مجدد سے متعلق علماء نے مختلف تحقیقی مباحث تحریر کی ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح وتالیفات میں ''تجدید دین سے متعلق تفصیلی مباحث'' مذکور ہیں۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّومِ

۸۸۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ

باب: روم کے معرکوں کے بارے میں

۸۸۸: نفیلی عیسیٰ بن یونس اوزاعی حضرت حسان بن عطیہ مکحول اور ابن زکریا خالد بن معدان کی طرف گئے میں بھی ان کے ہمراہ چل دیا۔ انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے کے حوالے سے ہم سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا تم ہم لوگوں کو صحابی رسول حضرت ذی مخبر

الْهُدْنَةِ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ۔

رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو۔ ہم ان کی خدمت میں گئے حضرت جبیر نے ان سے صلح کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم لوگ روم سے صلح کرو گے پھر تم لوگ اور وہ لوگ (مشترک طور پر) مل کر ایک پیچھے آنے والے دشمن سے جنگ کرو گے پھر فتح حاصل کرو گے اور (دشمن کا مال) لوٹ کر لاؤ گے اور تم خیریت سے لوٹو گے۔ یہاں تک کہ تم ایک میدان میں آؤ گے جو کہ ایک ٹیلہ ہوگا پھر ایک شخص نصرانیوں میں سے صلیب اُٹھائے گا اور وہ کہے گا (اعلان کرے گا) کہ صلیب غالب آگئی۔ تو مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہوگا اور وہ اس شخص کے ساتھ مار پیٹ کرے گا۔ اس وقت اہل روم معاہدہ توڑ ڈالیں گے اور لوگوں کو جنگ کرنے کے لئے اکٹھا کریں گے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى۔

۸۸۹: مؤمل بن فضل' ولید' ابوعمرو' حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح مذکور ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ مسلمان جلدی سے اپنے اسلحہ کی جانب چلے جائیں گے اور جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس گروہ کو شہادت کے ذریعے بزرگی عنایت فرمائے گا لیکن (حضرت) ولید نے اس روایت کو جبیر سے بیان کیا' انہوں نے ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے روایت کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو روح' یحییٰ' بشر نے اوزاعی سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جس طریقہ سے عیسیٰ نے روایت کیا۔

بَابٌ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ

باب: آپ ﷺ کے بیان فرمودہ فتنوں اور جنگوں کی علامات

۸۹۰: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ

۸۹۰: عباس عنبری' ہاشم' عبدالرحمٰن' ثوبان' ان کے والد' مکحول' جبیر بن نفیر' مالک' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی' مدینہ منورہ کی خرابی کا باعث بنے گی اور مدینہ منورہ کی خرابی فتنہ وفساد شروع ہونے کا باعث ہوگا اور فتنہ کا نکلنا (شروع ہونا)' قسطنطنیہ کی فتح کا باعث بنے گا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا باعث بنے گا پھر

الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ران یا شانے پر اپنا (مبارک) ہاتھ مارا۔ اس کے بعد فرمایا (یہ) یقینی بات ہے جس طرح تمہارا اس جگہ پر موجود رہنا یا بیٹھنا یقینی ہے۔

بَابٌ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ

باب: یکے بعد دیگرے معرکوں کا بیان

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

۸۹۱: عبداللہ بن محمد' عیسیٰ بن یونس' ابوبکر بن ابی مریم' ولید بن سفیان' یزید بن قطیب' ابو بحریہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت بڑا فتنہ (و فساد) اور قسطنطنیہ کی فتح ہونا اور خروج دجال سات ماہ کے اندر اندر ہوگا۔

۸۹۲: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عِيسَى۔

۸۹۲: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد' ابن ابی بلال' حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتح شہر مدینہ' اور بڑے فتنہ کے درمیان (کا وقفہ) چھ سال ہوگا اور دجال کا نکلنا ساتواں سال ہوگا امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث عیسیٰ کی ابن یونس کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ

باب: اہل اسلام پر اقوامِ عالم کا چڑھ دوڑنا

۸۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ الْوَهْنَ

۸۹۳: عبدالرحمٰن' بشر' ابن جابر' ابوعبدالسلام' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تم لوگوں پر دوسری اقوام چڑھ دوڑیں گی جس طریقہ سے کھانے والے لوگ کٹورے پر آتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا ہم لوگ اس دور میں تعداد میں کم ہوں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ اس دور میں تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہوگے لیکن تم لوگ ایسے ہوگے جس طرح کہ دریا کے پانی پر (کوڑے کرکٹ کا میل) ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا رُعب اور دبدبہ' تمہارے دُشمنوں کے دِلوں سے نکال دیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دِلوں میں "وہن" پیدا فرما دے گا۔ ایک شخص نے عرض'

فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

کیا یارسول اللہ وہن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دُنیا کی محبت اور موت کا ڈر (تمہارے اندر آ جائے گا)

حالات حاضرہ اور فرمانِ رسول:

یہ حدیث شریف موجودہ دور کے حالات پر بالکل صادق آ رہی ہے کہ آج کا مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے بہادر ہے لیکن غیروں کے مقابلہ کے لئے بزدل ہے۔ یہی وہ وہن ہے جس کو حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ

باب: جنگ میں اہل اسلام کا کس جگہ قیام ہوگا؟

۸۹۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عن ابنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عن عُبَيْدِ اللّٰه ابنِ عُمَرَ، عن نَافِعٍ، عنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٌ۔

۸۹۴: ہشام بن عمار' یحییٰ بن حمزہ' ابن جابر' زید بن ارطاۃ' جبیر بن نفیر' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (دجال سے جنگ کرنے کے لئے) مسلمانوں کا پڑاؤ (مقام) غوطہ میں ہوگا جو کہ دِمشق نامی شہر کے قریب ہے اور دِمشق ملک شام کے بہترین علاقوں میں سے ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن وہب کے واسطہ سے ابن حازم' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی طرف گھیر گھار کر لایا جائے گا یہاں تک کہ ان لوگوں کی بہت فاصلہ کی سرحد (حدود ملک) سلاح ہوگا۔ (سلاح ایک مقام کا نام ہے)

۸۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عن عَنْبَسَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

۸۹۵: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' حضرت زہری سے روایت ہے کہ سلاح خیبر کے قریب (ایک جگہ کا نام) ہے۔

بَابُ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَاحِمِ

باب: لڑائیوں سے فتنوں کا پیدا ہونا

۸۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلَى هَذِهِ

۸۹۶: عبدالوہاب بن نجدہ' اسماعیل (دوسری سند) ہارون بن عبداللہ' حسن بن سوار' اسماعیل' سلیمان' یحییٰ' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت پر دونوں آفات نہیں بھیجے گا کہ (مسلمان) بیک وقت باہمی طور پر جنگ کریں اور دُشمن سے بھی جنگ کریں۔

الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

۸۹۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٌ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ۔

باب: ترک اور حبش کو بلاوجہ بھڑکانے کی ممانعت

۸۹۷: عیسیٰ بن محمد' ضمرہ' شیبانی' ابوسکنہ نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حبشی لوگوں کو اور ترکوں کو تم چھوڑے رہو (نظر انداز کر دو) جب تک وہ لوگ تم کو چھوڑیں۔ (یعنی تمہارے سے ٹکراؤ نہ کریں اور تم لوگ اُن لوگوں سے خودلڑائی شروع کرو۔)

بَاب فِي قِتَالِ التُّرْكِ

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ۔

۸۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

باب: ترک کفار سے جنگ کرنا

۸۹۸: قتیبہ بن سعید' یعقوب' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ مسلمان' ترک کفار سے لڑائی نہ کرلیں ان کے چہرے تہہ در تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے اور وہ بالوں سے بنا ہوا لباس پہنتے ہوں گے۔

۸۹۹: قتیبہ' ابن سرح وغیرہ' سفیان' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ مسلمان ایسی قوم سے جنگ کرلیں گے جو کہ چھوٹی آنکھوں والے' چپٹی ناک والے ہوں گے ان کے چہرے تہہ در تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

۹۰۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ

۹۰۰: جعفر' خلاد' بشیر' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں سے ایک چھوٹی آنکھوں والی ترکی قوم جنگ کرے گی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ان لوگوں کو تین مرتبہ (پیچھے) ہٹا دو گے یہاں تک کہ تم لوگ ان کو جزیرۂ عرب کے کنارہ پر پہنچا دو گے تو پہلی ہانک میں ان لوگوں میں سے جو شخص بھاگ کھڑا ہوگا تو وہ شخص نجات یافتہ ہوگا اور دوسرے میں بعض لوگ بچ جائیں گے اور بعض

وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلَكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

لوگ ہلاک ہوں گے اور پھر تیسرے میں تو تمام لوگ جڑ سے اُکھڑ جائیں گے (بالکل ہل جائیں گے) یا جس طرح فرمایا۔

بَابِ فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ

باب: شہر بصرہ کے بارے میں

۹۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ۔

۹۰۱: محمد بن یحییٰ' عبدالصمد' ان کے والد' سعید' مسلم' حضرت مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ نشیبی زمین میں جسے بصرہ کہا جاتا ہے اور ایک ایسے دریا کے قریب اُتریں گے جسے دجلہ کہا جاتا ہے۔ اس پر ایک پل ہوگا اس کی آبادی زیادہ ہوگی ابن یحییٰ کہتے ہیں کہ ابومعمر نے فرمایا کہ وہ آبادی مسلمان شہروں کی ہوگی اور جب آخر دور ہوگا تو وہاں پر (ترکی لوگوں کے جدامجد) قنطورا کی اولاد آئے گی۔ جو چوڑے چہرہ والے' چھوٹی آنکھوں والے (ہوں گے) یہاں تک کہ وہ لوگ اس نہر کے کنارہ پر اُتریں گے اور اس جگہ کے لوگ علیحدہ (علیحدہ) تین فرقے ہوجائیں گے (ان میں سے) ایک فرقہ تو بیلوں کی دموں اور میدانوں کو اختیار کر کے ہلاک ہو جائے گا اور ایک فرقہ اپنے اپ کو بچا کر کافر ہونا منظور کرے گا اور (ان لوگوں میں سے) ایک فرقہ اپنے پیچھے اولاد چھوڑ کر نکلے گا اور جنگ کرے گا تو وہ ہی (فرقہ) شہید ہوگا۔

تاریخ اسلام کا ایک واقعہ:

اس حدیث شریف میں جس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے یہ واقعہ خلفاء عباسیہ کے آخری خلیفہ مستعصم باللہ کے زمانہ خلافت میں پورا ہوا اور سابقہ احادیث میں جن' چھوٹی آنکھ والے ترک سے جنگ کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو ان لوگوں میں سے بہت سے چینی اور ترکستانی لوگوں سے اہل اسلام جنگ کر چکے اسی جنگ کے واقعات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے تفصیل کے لئے تاریخ اسلام کی کتب ملاحظہ فرمائیں۔

۹۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ

۹۰۲: عبداللہ بن صباح' عبدالعزیز' موسیٰ حناط' موسیٰ بن انس' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ''اے انس! لوگ شہر بنائیں گے (آباد کریں گے) ان ہی شہروں میں سے ایک شہر ہے جس کو بصرہ کہتے ہیں یا بصیرہ کہتے ہیں پھر اگر تم اس شہر سے گزرو یا اس شہر میں تم جاؤ تو تم اس شہر کی سباخ

أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ أَوْ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

سے بچنا اور اس شہر کے کلاء سے اور اس کے بازار سے اور اس شہر کے دولت مند لوگوں کے دروازوں سے (بھی بچنا) اور تم اس شہر کے صنواحی کو اختیار کرنا کیونکہ اس شہر کے اندر زمین میں دھنسنا' پتھر برسنا اور زلزلہ کا عذاب ہوگا اور ایک قوم رات گزارے گی یعنی وہ لوگ بالکل صحیح حالت میں سوئیں گے مگر صبح کو خنزیر اور بندر ہو کر اُٹھیں گے۔

لغوی تشریح: مذکورہ حدیث میں سباخ' سبیخه کا لفظ فرمایا گیا ہے سبیخه اس زمین کو کہا جاتا ہے جس میں شوریت ہوتی ہے اور ضاحیہ ایک جنگل کا نام ہے اور بصرہ عراق کا مشہور شہر ہے۔

۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهَرَ۔

۹۰۳: محمد بن مثنیٰ' ابراہیم' ان کے والد' حضرت صالح بن درہم سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ ہم لوگ حج کی نیت سے گئے تھے تو ہم کو وہاں پر اچانک ایک شخص ملا اور اس نے ہم سے کہا کہ تم لوگوں کی طرف ایک بستی ہے جس کو اُبلہ کہا جاتا ہے تو ہم نے کہا جی ہاں' پھر اس شخص نے کہا کہ تم لوگوں میں سے میرے لئے کون شخص ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ میرے لئے مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت پڑھے اور اس طرح کہے اس کا ثواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے کیونکہ میں نے اپنے جگری دوست ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مسجد عشار سے اپنے شہداء کو اُٹھائے گا کہ بدر کے شہداء کے ساتھ ان کے علاوہ اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ مسجد نہر کے قریب ہے۔

مسجدِ عشار:

مذکورہ حدیث میں مسجد عشار سے مراد دریائے فرات کے پاس واقع ایک مسجد ہے اور حدیث کے آخری جملوں میں شہداء سے مراد شہدائے کربلا ہیں کہ یہ شہداء بدری شہداء کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ الْحَبَشَةِ

باب: حبشہ کا تذکرہ

۹۰۴: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتْرُكُوا

۹۰۴: قاسم بن احمد' ابوعامر' زہیر' موسیٰ بن جبیر' ابوامامہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حبشی لوگوں کو چھوڑ دیا جائے جب تک کہ وہ تم لوگوں سے مقابلہ نہ کریں کیونکہ بیت اللہ شریف کے خزانے

الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

کو اس حبشی شخص کے علاوہ کوئی شخص نہیں نکالے گا جو کہ چھوٹی پنڈلیوں والا ہوگا۔

خزانہ بیت اللہ کا محافظ حبشی:

مذکورہ حدیث میں جس شخص کا تذکرہ ہے اس کے بارے میں بعض حضرات کا خیال ہے وہ حبشی قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ ؑ کے دُنیا میں تشریف لانے کے وقت ہوگا اور علامات قیامت سے متعلق تفصیل رسالہ ''علاماتِ قیامت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب أَمَارَاتِ السَّاعَةِ

باب: علاماتِ قیامت

۹۰۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَّالُ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

۹۰۵: مؤمل بن ہشام' اسماعیل' ابوحیان' حضرت ابوزرعہ سے مروی ہے کہ چند لوگ مروان کے پاس مدینہ منورہ سے آئے تو انہوں نے مروان سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تھا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت دجال کا نکلنا ہے تو (یہ سن کر) میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور میں نے ان سے بیان کیا حضرت عبداللہ نے فرمایا اس نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے (قیامت کی) سب سے پہلی علامت آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہے یا لوگوں میں دھوپ چڑھتے وقت دَابَّةُ الْأَرْضِ کا نکلنا ہے اور ان دونوں میں سے جو بات پہلے ہوگی تو دوسری بات بہت جلد اس کے پیچھے آجائے گی اور عبداللہ توریت اور انجیل تلاوت کرتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میرا گمان ہے کہ (قیامت کی) سب سے پہلی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب کا طلوع ہونا ہے۔

۹۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ

۹۰۶: مسدد' ہناد' ابوالاحوص' فرات' عامر' ابوالطفیل' حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے (مکان مبارک) کے سائے میں بیٹھے ہوئے قیامت کا تذکرہ کرنے لگے۔ اس تذکرے کے دوران ہم لوگوں کی آوازیں بلند ہوگئیں (یعنی شور وغل ہوا) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت (اس وقت تک) ہرگز قائم نہیں ہوگی جب تک کہ اس سے قبل دس علامات ظاہر نہ ہو جائیں۔ (۱) آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا (۲) دَابَّةُ الْأَرْضِ کا نکلنا' (۳) یاجوج ماجوج کا نکلنا' (۴) دجال کا نکلنا' (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (آسمان سے) تشریف لانا'

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالُ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَالدُّخَانُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ۔

(۶)اور دھواں نکلنا (۷) تین مقامات پر زمین کا دھنسا' یعنی (۸)مغرب مشرق (۹)اور عرب کے جزیرے میں زمین کا دھنسا (۱۰)اوران تمام کے پیچھے آخر میں عدن کی گہرائی سے ملک یمن میں ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی جانب ہانک کر لے جائے گی۔

بل قیامت نکلنے والی آگ:

حدیث کے آخری جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ملک شام تک بھگا کر لے جائے گی اور قیامت سے قبل ایک دھواں نمودار ہوگا اور مکّہ مکرمہ کا کوہ صفاء پھٹ جائے گا اس میں سے دَابَّةُ الْاَرْضِ نکلے گا وہ لوگوں سے گفتگو کرے گا کہ اب قیامت قریب ہے ارشادِ باری ہے: اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا الْآيَةَ۔

۹۰۷: احمد بن ابی شعیب' محمد بن فضیل' عمارہ' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے نہ نکلے پھر جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اس کو دیکھیں گے۔ تو اس وقت زمین پر رہنے والے لوگ ایمان لے آئیں گے تو اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا مفید نہیں ہوگا کہ جس کا پہلے سے ایمان نہیں تھا یا اس شخص نے پہلے نیک کام نہیں کیا تھا۔

ایمان بالغیب:

مطلب یہ ہے کہ دراصل غیب پر ایمان معتبر ہے اور جب عذاب الٰہی سامنے نظر آنے لگے اس وقت کا ایمان معتبر نہیں ہے اس وجہ سے موت کے وقت کا ایمان شرعاً ناقابل اعتبار ہے۔

بَاب فِي حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ

باب: دریائے فرات سے خزانہ نکلنے کا بیان

۹۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ

۹۰۸: عبداللہ' عقبہ' عبیداللہ' خبیب' حفص' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو کھول کر رکھ دے گا تو جو شخص وہاں حاضر ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ:

مطلب یہ ہے کہ قیامت کے نزدیک دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا اور اس کے لینے سے اس وجہ سے منع فرمایا گیا وہ خزانہ علامات قیامت میں سے ہے اس وقت مسلمان سونا لے کر کیا کرے گا اس وقت اور زیادہ آخرت کی فکر کرنا ضروری ہوگا۔

٩٠٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

٩٠٩: عبد اللہ بن سعید' عقبہ بن خالد' عبید اللہ' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پر ارشاد فرمایا ہے اور اس میں اس طرح ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

بَاب خُرُوجِ الدَّجَّالِ

باب: قیامت سے پہلے دجال کا نکلنا

٩١٠: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ۔

٩١٠: حسن بن عمرو' منصور' حضرت ربعی بن حراش سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما دونوں اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ دجال کے ساتھ جو کچھ ہوگا میں اس کے متعلق اس سے بھی زیادہ جانتا ہوں اس کے ساتھ ایک پانی کا دریا ہوگا اور ایک آگ کی نہر ہوگی۔ جس کو تم لوگ آگ سمجھو گے تو وہ پانی ہوگا پھر ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

٩١١: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرًا۔

٩١١: ابو ولید' شعبہ' حضرت قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اس نے اپنی اُمت کو دجال سے ڈرایا جو کہ کانا اور بہت جھوٹا ہے۔ تو تم لوگ باخبر رہو کہ بلاشبہ وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یعنی اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہے۔

دجال کے کذاب ہونے کی واضح نشانی:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال ملعون کی پوری شناخت یہ ہے کہ دجال کانا (ایک آنکھ کا) ہوگا اور واضح طور پر اس کی پیشانی پر کفر تحریر ہوگا۔ کانا ہونا اور پیشانی پر کفر تحریر ہونا یہ دو علامات اس بدبخت کے کذاب ہونے کی کھلی دلیل ہیں ایسی واضح نشانی کسی نبی

نے نہیں بتلائی جس قدر واضح نشانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ك ‘ف ‘ر۔

۹۱۲: محمد بن مثنیٰ‘ محمد بن جعفر‘ شعبہ سے (دجال کے بارے میں) ک‘ ف‘ ر روایت ہے۔

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

۹۱۳: مسدد‘ عبدالوارث‘ شعیب‘ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ جو تحریر اس کی پیشانی پر لکھی ہوگی ہر ایک مسلمان شخص اس کو پڑھ سکے گا۔

۹۱۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ هَكَذَا قَالَ۔

۹۱۴: موسیٰ بن اسماعیل‘ جریر‘ حمید‘ ابودھماء‘ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دجال کی اطلاع سنے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ اللہ کی قسم اس کے پاس آدمی آئے گا اور اس کو یہ گمان ہوگا کہ وہ (یعنی دجال) صاحب ایمان ہے اور وہ شخص اسی کا فرمانبردار ہو جائے گا کیونکہ اس کے پاس شبہ میں ڈالنے والی اشیاء ہوں گی۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِيَ الْقَضَاءَ۔

۹۱۵: حیوۃ بن شریح‘ بقیہ‘ بحیر‘ خالد بن معدان‘ عمرو بن اسود‘ جنادہ‘ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں دجال کے بارے میں یہاں تک اطلاعات دے دیں یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوگیا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ مسیح دجال کے نام کے کئی لوگ ہیں بے شک دجال ٹھگنے قد کا ہے چلتے ہوئے اس کے دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رہے گا گھنگریالے بال والا‘ کانا‘ مٹی ہوئی آنکھوں والا وہ آنکھ نہ تو باہر نکلی ہوئی نہ اندر گھسی ہوئی ہوگی پھر اگر تم لوگوں کو اس پر بھی شبہ ہو تو تم لوگ اچھی طرح جان لو کہ تمہارا پروردگار تو کانا نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں عمر بن اسود قاضی تھے۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ

۹۱۶: صفوان‘ ولید‘ ابن جابر‘ یحییٰ‘ عبدالرحمن بن جبیر‘ ان کے والد‘ حضرت نواس بن سمعان کلابی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا اگر وہ نکلا اور میں بھی تم لوگوں کے درمیان موجود ہوا تو میں تم لوگوں سے پہلے اس کو نمٹ لوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم

الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ قُلْنَا وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ۔

لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص خود ہی اس سے نمٹے گا اور اللہ ہی ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اس پر پڑھے کیونکہ وہ آیت کریمہ تم لوگوں کے لئے اس کے فتنہ سے پناہ ہے۔ پھر ہم لوگوں نے عرض کیا وہ (دجال) زمین پر کب تک رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن اور ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا دن ایک مہینہ کا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے دنوں کے برابر ہی ہوں گے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ جو ایک سال کا ایک ہی دن ہوگا تو اس میں ہم لوگوں کو صرف ایک ہی دن رات کی نماز کافی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس دن تم لوگ اندازہ کر لینا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم دِمشق شہر کی مشرقی جانب سفید مینارے کے پاس (آسمان سے) اُتریں گے اور وہ دجال کو باب لد کے قریب پائیں گے اور وہ وہاں پر اس کو قتل کر دیں گے۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

۹۱۷: عیسیٰ بن محمد' ضمرہ' شیبانی' عمرو بن عبد اللہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے اس طریقہ سے روایت بیان کی ہے اور اس روایت میں نمازوں کا تذکرہ بھی اسی طریقہ سے مذکور ہے۔

۹۱۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ۔

۹۱۸: حفص بن عمر' ہمام' قتادہ' سالم بن ابی الجعد' معدان' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۂ کہف کی شروع کی دس آیات کریمہ یاد کرے گا وہ شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا ایک دوسری روایت جو شعبہ سے منقول ہے اس (اس طریقہ سے مذکور) ہے کہ سورۂ کہف کی اخیر کی آیات۔

فضیلت سورۂ کہف:

سورۂ کہف کی برکات اور فضائل میں سے ایک سب سے بڑی فضیلت و برکت یہ ہے کہ جو شخص اس سورت یا اس کے شروع اور ایک روایت کے مطابق اس کے آخر کی دس آیاتِ کریمہ یاد کرے گا تو وہ فتنہ دجال سے بچ جائے گا۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔

۹۱۹: ہدبہ' ہمام' قتادہ' عبدالرحمٰن بن آدم' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا میرے اور عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا اور بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) نیچے اُتریں گے تم لوگ جس وقت ان کو دیکھو گے تو ان کی اس طریقہ سے شناخت کرلو کہ (جیسے) وہ ایک شخص ہیں درمیانہ قد و قامت کے رنگ ان کا سرخی اور سفیدی کے درمیان ہے ان کے بالوں کے درمیان سے پانی ٹپکتا ہوا معلوم ہوگا اگر چہ وہ بال (پانی سے) تر بھی نہیں ہوں گے وہ لوگوں سے اسلام قبول کرنے کے لئے جہاد کریں گے اور وہ صلیب توڑ دیں گے اور وہ خنزیر کو ہلاک کر دیں گے اور وہ (کفار سے جزیہ لینا) موقوف فرما دیں گے۔ (یعنی کفار کو اسلام لانا پڑے گا یا ان کو قتل ہونا پڑے گا) اور اللہ تعالیٰ ان کے دور میں تمام مذاہب کو برباد کر دیں گے اور وہ مردود و ملعون دجال کو قتل کریں گے پھر وہ دُنیا میں چالیس سال تک (زندہ) رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور اہل اسلام ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں صرف مذہب اسلام ہی رہے گا اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دین اسلام کی اتباع فرمائیں گے اور وہ مشرکین سے (اسلامی ٹیکس) جزیہ کو ساقط کر دیں گے اور مشرکین یا تو اسلام قبول کر کے دُنیا میں رہیں گے یا ہلاک کر دیے جائیں گے۔

بَاب فِي خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ

باب: دجال ملعون کے جاسوسوں کے بارے میں

۹۲۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ

۹۲۰: نفیلی' عثمان' ابن ابی ذئب' زہری' ابوسلمہ' فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ایک دن نمازِ عشاء کے لئے تاخیر سے نکلے پھر جب آپؐ نکلے تو آپؐ نے فرمایا میں تمیم داری کی گفتگو سن رہا تھا جو کہ ایک شخص کے بارے میں بتا رہے تھے جو جزائر سمندر میں سے کسی ایک جزیرہ میں تھا (اس شخص کی کشتی طوفان میں پھنس جانے کے بعد کسی جزیرہ میں پہنچ گئی تھی) تو انہوں نے بتایا کہ میں اچانک ایک عورت کے سامنے آ گیا وہ عورت اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی میں نے اس عورت سے معلوم کیا تم کون ہو؟ اس عورت نے جواب دیا میں جاسوس ہوں تم اس محل کی طرف چلو پھر میں اس محل میں پہنچا تو (دیکھا کہ) ایک شخص

مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ۔

اپنے بال کھینچ رہا ہے اور وہ شخص بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان کود رہا ہے۔ میں نے اس شخص سے معلوم کیا کہ تم کون ہو؟ اس شخص نے جواب دیا میں دجال ہوں کیا اُمی لوگوں کے پیغمبر آ چکے ہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ اس نے کہا لوگوں نے اس شخص کی فرمانبرداری کی یا نافرمانی کی میں نے جواب دیا فرمانبرداری کی۔ اس نے جواب دیا کہ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی رہی۔

۹۲۱: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلِّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنْ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمْ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةُ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي هَذَا

۹۲۱: حجاج، عبدالصمد، ان کے والد، حسین معلم، حضرت عبداللہ بن بریدہ، عامر، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو میں نے پکارتے ہوئے سنا ہے کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کے لئے حاضر ہونا اور اکٹھا ہونا ضروری ہے) تو میں بھی نکل گئی اور میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب نبی اپنی نماز مکمل ادا فرما چکے تو آپ ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ہر ایک شخص اپنے مصلی پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں کو کچھ علم ہے کہ میں نے تم لوگوں کو کس وجہ سے اکٹھا کیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کو اس کا خوب علم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں کو خوف دلانے یا خوشخبری دینے کے لئے اکٹھا نہیں کیا بلکہ یہ اطلاع دینے کے لئے اکٹھا کیا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی شخص تھا پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے (میرے ہاتھوں پر) اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور اس شخص نے مجھ سے ایک اس قسم کی بات کہی کہ اس کی وہ بات اس بات کے مطابق نکلی کہ جو میں تم لوگوں سے دجال کے بارے میں کہتا تھا۔ کہ وہ کسی سمندری کشتی میں سوار تھے تیس لخمی و جذامی افراد کے ساتھ۔ سمندر کی موجیں ان سے ایک مہینہ تک اٹکھیلیاں کرتی رہیں پھر وہ ایک دن سورج غروب ہوتے وقت ایک جزیرہ پر جا لگے تو وہاں ایک جانور گھوڑے جیسے بھاری دُم اور لمبے بال والا ملا اس سے لوگوں نے کہا کہ اے بدبخت شخص! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں تم لوگ بے شک اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہو اور تم اس شخص کے

الدَّيْرَ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ وَعَنْ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنَّهُ يُوشَكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

پاس دیر چلو کیونکہ وہ شخص تم لوگوں کی اطلاع کا کافی اشتیاق مند ہے۔ تمیم کہتے ہیں کہ جب اس عورت نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس سے ڈرے کہ وہ کہیں شیطان نہ ہو۔ ہم لوگ (وہاں سے) تیز دوڑتے ہوئے اس دیر میں داخل ہوئے۔ ہم نے وہاں اس قدر بڑا (یعنی لمبا چوڑا) شخص دیکھا کہ ہم نے اس سے پہلے کبھی ایسا شخص نہیں دیکھا تھا۔ (وہ شخص) اچھی طرح جکڑا ہوا تھا' اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے پھر انہوں نے حدیث کو اخیر تک بیان کیا اس نے ان سے معلوم کیا کہ (ملک شام میں واقع مقام) بیان کی کھجوروں کی کیا کیفیت ہے' زغر نامی چشمہ کیسے ہیں اور آنحضرت کا کیا حال ہے؟ اس کے بعد کہا میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے یہاں سے نکلنے کی اجازت مل جائے پھر آپ ؐ نے فرمایا وہ دجال ملک شام کے سمندر میں ہے یا ملک یمن کے سمندر میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب (ہے) اور آپ ؐ نے اپنے دست مبارک سے دو مرتبہ مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ فاطمہ ؓ نے بیان فرمایا میں نے یہ حدیث رسول اللہ ؐ سے یاد کی ہے اور راوی نے پھر پوری حدیث بیان کی۔

۹۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ ذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ۔

۹۲۲: محمد بن صدران' معتمر' اسماعیل' مجالد' عامر' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور آنحضرت ﷺ اس سے پہلے کبھی جمعہ کے دن کے علاوہ منبر پر نہیں چڑھتے تھے لیکن آپ ﷺ اسی دن منبر پر چڑھے پھر آپ ﷺ نے یہی واقعہ بیان فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن صدران بصرہ کا باشندہ ابن مسور کے ہمراہ پانی میں ڈوب گیا تھا اور ان لوگوں میں سے ان کے علاوہ کسی شخص نے اسلام قبول نہیں کیا۔

۹۲۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّهُ بَيْنَمَا أُنَاسٌ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ

۹۲۳: واصل' ابن فضیل' ولید' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن منبر پر چڑھے اور آپ ﷺ نے بیان فرمایا کچھ لوگ دریا میں سفر کر رہے تھے کہ ان لوگوں کا کھانا ختم ہو گیا تو ان کے سامنے ایک جزیرہ اُبھر کر آ گیا تو وہ لوگ روٹی کی تلاش میں اس جزیرے میں نکل گئے۔ ان لوگوں کو ایک

فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ فَرُفِعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ فَلَقِيَتْهُمُ الْجَسَّاسَةُ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَ امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا قَالَتْ فِي هَذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالَ هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ قَالَ شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَيَّادٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَإِنْ مَاتَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَسْلَمَ قَالَ وَإِنْ أَسْلَمَ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ قَالَ وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

جاسوس عورت ملی تو میں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا وہ جاسوس عورت کون تھی؟ انہوں نے بیان کیا وہ ایک عورت تھی جو اپنے سراور بدن کے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا اس کے بعد اس شخص (یعنی (دجال) نے بیسان (ایک مقام کا نام ہے) کے درختوں کے بارے میں معلوم کیا اور زغر کے چشمے کے بارے میں معلوم کیا۔ راوی نے بیان کیا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ جابر نے اس روایت میں کچھ اور بیان کیا تھا لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا تھا کہ دجال ملعون وہی ابن صیاد ہے۔ میں نے کہا وہ تو مر چکا ہے انہوں جواب دیا اگر چہ وہ مر چکا ہو میں نے کہا وہ اسلام لے آیا تھا انہوں نے جواب دیا اگر چہ وہ اسلام بھی لا چکا ہو۔ میں نے کہا وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا (وہ دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا) انہوں نے جواب دیا اگر چہ وہ مدینہ میں بھی داخل ہوا ہو۔

ابن صیاد اور جساسہ:

ابن صیاد مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا اور ابن صیاد کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث اور دیگر کتب حدیث میں تفصیلی طور پر مذکور ہے اور مندرجہ بالا حدیث فاطمہ نمبر ۹۲۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ جساسہ ایک بالوں والا جانور تھا اور مذکورہ حدیث نمبر ۹۲۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ جساسہ کوئی عورت تھی تو ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ جساسہ بالوں والی عورت ہی تھی جو بدشکل ہونے کی بنا پر وحشی جانور لگتی تھی یا ہوسکتا ہے جساسہ شیطان ہو اور وہ مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا ہو کبھی جانور بن کر اور کبھی عورت بن کر واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي خَبَرِ ابْنِ الصَّائِدِ

باب: ابن صیاد کے بارے میں

۹۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنف ابْنِ عُمَرَ لَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

۹۲۴: ابوعاصم' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کہ جن میں حضرت عمر بھی تھے ابن صیاد کے پاس سے گزرے۔ اس وقت ابن صیاد قلعہ بنی مغالہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور اس وقت یہ بھی بچہ تھا۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی اطلاع نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور اس سے فرمایا کیا تو اس کی شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل

فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْتِيكَ قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئَةً وَخَبَّأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ۔

عرب کے امی لوگوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ ﷺ شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس کیا چیز آتی ہے؟ اس نے جواب دیا میرے پاس تو سچا اور جھوٹا آتا ہے؟ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تیرا معاملہ مشتبہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے دِل میں تیرے لئے ایک بات چھپائی ہے اور آپ ﷺ نے اس کے لئے اس آیت کریمہ کو اپنے قلب میں پوشیدہ رکھا: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ اس پر اس نے کہا پوشیدہ شے دُخ ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا دفع ہو۔ تو اپنی اوقات سے ہرگز آگے نہیں بڑھے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھ کو اس کی گردن اُڑانے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو گے اگر وہ دجال نہیں ہے تو اس کو قتل کرنے میں کسی قسم کی خیر نہیں ہے۔

٩٢٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ۔

٩٢٥: قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبد الرحمٰن' موسیٰ بن عقبہ' نافع' ابن عمرؓ فرماتے تھے اللہ کی قسم بلاشبہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ابن صیاد بھی ایک دجال ہے اور وہ ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے کہ جس کے قیامت سے قبل ظاہر ہونے کی احادیث میں پیشینگوئی فرمائی گئی ہے)۔

٩٢٦: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٩٢٦: ابن معاذ' ان کے والد' شعبہ' سعد' حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے کہ ابن صیاد (نامی شخص) دجال ہے تو میں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ اس پر اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر انکار نہیں فرمایا۔

٩٢٧: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

٩٢٧: احمد بن ابراہیم' عبید اللہ بن موسیٰ' شیبان' اعمش' سالم' حضرت

اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد ہم لوگوں سے حرہ والے دن گم ہوگیا۔

یوم الحرہ کا واقعہ:

حرہ تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے اس روز یزید کے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کا مقابلہ ہوگیا اس واقعہ کی تفصیل سیرت مصطفیٰ، سیرت النبی ﷺ وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۹۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ۔

۹۲۸: عبد اللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، علاء، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس دجال نہیں نکلیں گے ان میں سے ہر ایک دجال خود کو رسول اللہ سمجھے گا۔

۹۲۹: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلَى رَسُولِهِ۔

۹۲۹: عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ تیس دجال نہیں نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا (یعنی جھوٹی بات منسوب کرے گا اور جھوٹی جھوٹی احادیث بیان کرے گا)۔

۹۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي الْمُخْتَارَ فَقَالَ عُبَيْدَةُ أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّءُوسِ۔

۹۳۰: عبداللہ بن جراح، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبیدہ سلمانی سے معلوم کیا کہ کیا اس طرح روایت ہے۔ فرق یہ ہے کہ میں نے ان سے معلوم کیا کہ مختار ابن ابی عبید ان ہی دجالوں میں سے (ایک شخص) ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو ان لوگوں کا سردار ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

باب: اچھے کاموں کا حکم اور برے کاموں سے منع کرنا

۹۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ

۹۳۱: عبداللہ بن محمد، یونس، علی، ابوعبیدہ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں جو پہلی خرابی آئی تھی یہ تھی کہ ایک شخص، دوسرے سے ملاقات کرتا تو اس سے کہتا کہ تم اللہ کا خوف کرو اور اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ اس لئے کہ یہ بات تمہارے

النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

لئے ٹھیک نہیں ہے پھر جس وقت وہ شخص اس سے دوسرے دن ملاقات کرتا تو اس کو ان کاموں سے منع نہ کرتا کیونکہ (وہ شخص) اس کے کھانے پینے اور بیٹھنے میں شرکت کر لیتا پھر جب ان لوگوں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی بعض لوگوں کے دِلوں کو بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ ملا دیا پھر ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل والوں میں جنہوں نے کفر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر داؤد اور عیسیٰ کی زبان سے (یعنی ان انبیاء کی زبانی) لعنت کی اخیر آیت (یعنی ﴿عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ فَاسِقُونَ﴾ کو پڑھا) پھر فرمایا اللہ کی قسم البتہ تم لوگ خیر کی بات بتلاؤ گے اور برے کاموں سے منع کرو گے اور تم ظالم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کو (راہ) حق کی طرف اس طرح جھکاؤ گے کہ جو جھکانے کا حق ہے اور تم اس کو حق پر روکو گے جیسا کہ حق پر روکنے کا حق ہے۔

بنی اسرائیل کا ایک طریقہ:

مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں برائی سے ایک مرتبہ تنبیہ کرنے کے بعد دوبارہ منع نہ کیا جاتا بلکہ برائی کرنے والے کے ساتھ کھانے پینے کے مزے حاصل کرنے کی وجہ سے اچھے کاموں کے حکم کرنے کو چھوڑ دیتے اور برائی سے نہ روکتے اور ظالم کو حق کی طرف جھکانے مائل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ جبراً ظالم کو انصاف کرنے اور حق پر مجبور کرتے رہو گے۔

۹۳۲: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ زَادَ أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ۔

۹۳۲: خلف بن ہشام' ابوشہاب' علاء' عمرو' سالم' ابوعبیدہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا جس طرح مذکور ہوا البتہ یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں اور بعض لوگوں کے قلوب کے ساتھ بعض لوگوں کو ملحق فرما دے گا پھر اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر بھی لعنت فرمائے گا جس طرح ان لوگوں پر لعنت فرمائی تھی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو محاربی نے علاء کے واسطہ سے' عبداللہ' سالم' ابوعبیدہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور خالد لحمان نے علاء' عمرو بن مرہ' حضرت ابوعبیدہ سے روایت کیا ہے۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنَى

۹۳۳: وہب بن بقیہ' خالد (دوسری سند) عمرو بن عون' ہشیم' حضرت اسماعیل بن قیس کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَئُونَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلٰى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ و قَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ كَمَا قَالَ خَالِدٌ أَبُو أُسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ وَقَالَ شُعْبَةُ فِيهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ۔

بیان کرنے کے بعد کہا اے لوگو! تم لوگ اس آیت کریمہ کو بے محل رکھتے ہو یعنی آیت کریمہ: عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ کو "اے لوگو! تم لوگوں پر اپنی جان کی فکر کرنا ضروری ہے اور جو شخص بہک گیا وہ تم لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جب تم راہِ ہدایت پر ہو" حالانکہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بے شک جب لوگ ظالم شخص کے ظلم کو دیکھیں اور اس ظالم کے ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی اس کو ظلم سے باز نہ رکھیں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب میں ان تمام لوگوں کو پکڑ لے۔ عمرو بن عون نے ہشیم سے اپنی روایت میں فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی قوم ایسی نہیں کہ اس میں برے کام نہ ہوتے ہوں اور قدرت کے باوجود لوگ اس برے کام کو ختم نہ کریں مگر اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو خالد' ابواسامہ اور ایک جماعت نے بیان کیا۔ شعبہ نے کہا کہ ایسی کوئی قوم نہیں ہے کہ جس میں گناہ ہوتے ہوں اور اس قوم میں زیادہ لوگ گناہ کے مرتکب ہوں! پھر ان تمام لوگوں پر عذاب الٰہی نازل نہ ہو۔

۹۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ أَظُنُّهُ عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا۔

۹۳۴: مسدد' ابوالاحوص' ابواسحٰق' ابن جریر' حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی قوم میں جو شخص برے کام کا مرتکب ہو اور قوم کے لوگ قدرت کے باوجود اس شخص اور اس کے کام کو تبدیل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنا عذاب ان لوگوں کی موت آنے سے قبل ہی پہنچا دیتا ہے۔

۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأٰى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ

۹۳۵: محمد بن علاء' ہناد' ابومعاویہ' اعمش' اسماعیل' ان کے والد' ابوسعید اور قیس بن مسلم' طارق بن شہاب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص شریعت کے خلاف کوئی کام (ہوتا ہوا) دیکھے اور اس کام کو ہاتھ سے بدل دینے کی (یعنی طاقت سے برائی مٹانے کی) قدرت رکھتا ہو تو اس کام کو اپنے ہاتھ سے بدل دے (مٹا دے) اور اگر ہاتھ

بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ وَفَّاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔

سے بدل دینے (یعنی برائی کو ہاتھ سے مٹانے) کی قدرت نہ رکھتا ہوتو زبان سے ہی (برائی کو برا کہے) اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ہوتو اپنے دِل ہی میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے۔

اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر:

حدیث کے آخری جملہ کی تشریح کے سلسلہ میں صاحب مرقاۃ شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ اگر زبان سے بھی برائی کو برا کہنے کی قدرت نہ ہوتو برائی میں مبتلا شخص کے لئے دُعائے ہدایت کرے بہر حال ایسی صورت میں دِل سے ایسے شخص سے نفرت کرے۔

۹۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلْ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ۔

۹۳۶: ابو الربیع سلیمان بن داؤد ابن مبارک عقبہ عمرو بن جاریہ ابواُمیہ شعبانی سے روایت ہے کہ میں نے ابوثعلبہ خشنیؓ سے دریافت کیا کہ اے اباثعلبہ! اس آیت کریمہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں یعنی ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ کے بارے میں) تو انہوں نے کہا تم نے خوب علم والے شخص سے دریافت کیا اللہ کی قسم! اس آیت کریمہ کے بارے میں مَیں نے نبیؐ سے دریافت کیا تو نبیؐ نے ارشاد فرمایا نہیں' تم اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جارہی ہے اور نفسانی خواہش کی اتباع کی جارہی ہے اور دُنیا کے پیچھے بھا گا جار ہا ہے اور ہر ایک ذی رائے شخص خود پسندی میں مبتلا ہے پھر تم اپنا خیال کرو اور عوام کا خیال دِل سے نکال دو اس لئے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا ایسا مشکل ہوگا کہ جس طرح ہاتھ میں انگارا رکھنا اور ان دنوں میں دین پر عمل کرنے والے شخص کے لئے پچاس اشخاص کے ثواب کے مساوی اَجر ملے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ کسی دوسرے راوی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ کسی صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا انہی میں سے پچاس آدمیوں کو ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں' بلکہ تمہارے پچاس آدمیوں کا ثواب ملے گا۔

فتنہ کے زمانہ میں محفوظ رہنے والا:

حدیث کی آخری جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے فتنہ کے دور میں جو شخص صراطِ مستقیم پر قائم رہے اور شریعت کے مطابق عمل کرے تو ایسے شخص کا درجہ پچاس لوگوں کے برابر ہے اور پچاس آدمی بھی وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مستفید ہوئے۔

۹۳۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي

۹۳۷: قعنبی' عبدالعزیز' انکے والد' عمارہ بن عمرو' عبداللہ بن عمرو بن

حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَقَالُوا وَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَتُقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ۔

العاصؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اس دور میں تم لوگوں کی کیا حالت ہو گی یا آپؐ نے اس طرح فرمایا وہ دور قریب ہے جب لوگ چھانے جائیں گے یعنی جو اچھے اچھے لوگ ہیں وہ انتقال کر جائیں گے اور جو برے لوگ ہیں کوڑا کرکٹ' خس وخاشاک وہ باقی رہ جائیں گے۔ جن کے عہد و پیمان اور امانتیں گڈمڈ ہو جائیں گی وہ لوگ باہمی طور پر اختلاف کا شکار ہوں گے اور (وہ لوگ) اس طرح ہو جائیں گے (یہ فرما کر) آپؐ نے ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت ہم لوگ کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا تم لوگوں کو جو اچھا معلوم ہو اس کو اختیار کر لینا اور جو تمہیں برا لگے اس کو چھوڑ دینا اور خاص اپنی فکر کرنا اور دوسروں کی فکر چھوڑ دینا۔

فتنہ وفساد کے غلبہ کے زمانہ کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ جب ایسے سخت فتنے فساد کا دور ہو' چاروں طرف گمراہی پھیل جائے اور کوشش کے باوجود لوگوں کے لئے راہِ ہدایت پر آنے کی اُمید باقی نہ رہے تو اس وقت اپنی اصلاح کی فکر کرے اور دوسرے کی فکر چھوڑ دے۔

۹۳۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔

۹۳۸: ہارون' فضل بن دکین' یونس' ہلال' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد و پیمان ٹوٹ رہے ہیں اور امانتیں پامال ہو رہی ہیں اور ان لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ فرما کر) ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال دیا یہ بات سن کر میں کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اپنے زمانہ میں میں کیا کروں' اللہ تعالیٰ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (ایسے فتنے کے زمانہ میں) تم اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور زبان کو قابو رکھو اور شریعت کی رو سے جو بات اچھی لگے اس کو اختیار کر لو اور بُری بات کو چھوڑ دو اور خاص اپنے آپ کی فکر کرو اور دوسروں کی فکر چھوڑ دو۔

۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۹۳۹: محمد بن عبادہ' یزید بن ہارون' اسرائیل' محمد بن جحادہ' عطیہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل جہاد یہ ہے کہ انسان ظالم بادشاہ یا ظالم حکمران کے سامنے عدل وانصاف کی بات کہے۔

۹۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔

۹۴۰: محمد بن علاء، ابوبکر، مغیرہ بن زیاد، عدی بن عدی، حضرت عرس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس شخص نے وہ گناہ دیکھا اور اس نے اس گناہ کو برا سمجھا، مرہ نے کہا کہ اس گناہ کو اوپرا سمجھا تو اس شخص کی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص نے گناہ کو نہیں دیکھا اور جس شخص نے وہ گناہ نہیں دیکھا لیکن وہ اس گناہ سے رضامند ہے تو گویا اس شخص نے (گناہ) دیکھا ہے۔

۹۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا۔

۹۴۱: احمد بن یونس، ابوشہاب، مغیرہ بن زیاد، عدی بن عدی سے اسی طریقہ پر روایت ہے جس طرح عرس نے روایت کیا ہے اس روایت میں الفاظ اور بھی مختصر ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے گناہ ہوتا ہوا دیکھا مگر اسے برا سمجھا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے دیکھا ہی نہیں۔

۹۴۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ و قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْذِرُوا أَوْ يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

۹۴۲: سلیمان بن حرب، حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت ابو بختری، سے مروی ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے جب تک کہ لوگ گناہ کرتے کرتے اپنے لئے کوئی عذر نہ چھوڑیں۔

بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ

باب: قیامت قائم ہونے کا بیان

۹۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا

۹۴۳: احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، ابوبکر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات اقدس کے آخری ایام میں ایک رات عشاء کی نماز ادا فرمائی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم لوگوں نے اس رات کو دیکھا ہے کہ اس رات میں تمام زمین پر جس قدر انسان ہیں

سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِأَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ۔

ان لوگوں میں سے کوئی شخص ایک سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ بات سن کر لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ یہ تو ایسی احادیث نقل کرتے ہیں کہ سو سال میں قیامت آ جائے گی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا زمین پر آج کے دن جس قدر لوگ ہیں ان میں سے کوئی شخص سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا مطلب یہ تھا کہ یہ صدی گزر جائے گی اور دوسری صدی شروع ہو گی۔

۹۴۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ۔

۹۴۴: موسیٰ بن سہل' حجاج بن ابراہیم' ابن وہب' معاویہ بن صالح' عبد الرحمٰن بن جبیر' ان کے والد' حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس اُمت کو آدھے دن سے کم میں ختم نہیں کرے گا (آدھے دن سے مُراد قیامت کے دن کا آدھا دن (پانچ سو سال) ہے)

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ۔

۹۴۵: عمرو بن عثمان' ابو المغیرہ' صفوان' شریح بن عبید' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے توقع ہے کہ میری اُمت اس قدر عاجز نہیں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کو نصف دن کی مہلت نہ بخشے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ نصف روز کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے جواب دیا: پانچ سو سال۔

اَوَّلُ کِتَابِ الْحُدُوْد

حد کے معنی: حدود حد کی جمع ہے اور حد کے اصل معنی ہیں ممنوع نیز اس چیز کو بھی حد کہا جاتا ہے جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو اصطلاح شریعت میں ''حدود'' ان سزاؤں کو کہتے ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ سے ثابت ہیں اور ساتھ ہی متعین ہیں جیسے چوری' زنا' شراب نوشی کی سزائیں۔ لفظ حد کے اصل معنی ممنوع یا حائل اگر پیش نظر ہوں تو واضح ہو گا کہ شرعی سزاؤں کو ''حدود'' اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ سزائیں بندوں کو گناہوں میں مبتلا ہونے سے روکتی ہیں اور ان کا خوف انسان اور جرم کے درمیان حائل رہتا ہے۔

''حدود اللہ'' محارم کے معنی میں بھی منقول ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا اسی طرح مقادیر شرعی یعنی تین طلاقوں کا مقرر ہونا وغیرہ کے معنی میں بھی منقول ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا لیکن واضح رہے کہ ان دونوں میں بھی ''حدود'' کا اطلاق اصل معنی ''ممنوع'' ہی کے اعتبار سے ہے کہ محارم کی قربت (یعنی ان سے نکاح وخلوت) بھی ممنوع ہے اور مقادیر شرعی سے تجاوز کرنا بھی ممنوع ہے۔

سزا کی تفصیل: شرعی قانون نے "جرم وسزا" کا جو ضابطہ مقرر کیا ہے اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں سزائیں تین طرح کی ہیں:

① وہ سزائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے متعین کر دیا ہے مگر ان کے اجراء کو خود بندوں پر چھوڑ دیا ہے ان میں کسی خارجی طاقت جیسے حاکم یا حکومت کو دخل انداز ہونے کا حکم نہیں ہے، شریعت نے اس طرح کی سزا کا نام کفارہ رکھا ہے جیسے قسم کی خلاف ورزی یا رمضان میں بلاعذر شرعی روزہ توڑ دینے کا کفارہ!

② وہ سزائیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ساتھ ہی متعین ہیں، ان سزاؤں کو جاری کرنے کا اختیار تو حاکم یا حکومت کو ہے مگر ان میں قانون سازی کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے، اس طرح کی سزا کو شریعت میں حد کہتے ہیں جیسے چوری، زنا اور شراب نوشی کی سزائیں۔

③ وہ سزائیں جنہیں کتاب وسنت نے متعین تو نہیں ہے مگر جن برے کاموں کی یہ سزائیں ہیں انکو جرائم کی فہرست میں داخل کیا ہے اور سزا کے تعین کا مسئلہ حاکم یا حکومت کے سپرد کر دیا ہے کہ وہ موقع ومحل اور ضرورت کے مطابق سزا خود متعین کریں گویا اس قسم کی سزاؤں میں حکومت کو قانون سازی کا حق بھی حاصل ہے مگر اس دائرہ کے اندر جو شریعت نے متعین کیا ہے اس طرح کی سزا شریعت میں "تعزیر" کہلاتی ہے۔ تعزیز اور حد میں کئی اشخاص فرق نہیں کر پاتے اسلئے اس کی بابت تفصیل یوں ہے:

نوٹ: حد اور تعزیر میں فرق: حد اور تعزیر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ حد تو شریعت میں "عقوبت" ہے جو اللہ کا حق قرار دی گئی ہے اسی لئے اس کو حق اللہ کہا جاتا ہے بایں وجہ کہ اس میں کوئی بندہ تصرف نہیں کر سکتا اور تعزیر کو حق اللہ کہا جاتا ہے بایں وجہ کہ بندہ اس میں تصرف کر سکتا ہے یعنی اگر وہ کوئی مصلحت دیکھے تو قابل تعزیر مجرم کو بھی معاف کر سکتا ہے اور موقع ومحل اور جرم کی نوعیت کے اعتبار سے سزا میں کمی زیادتی اور تغیر وتبدل بھی کر سکتا ہے، حاصل یہ کہ حد تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہے جس میں کوئی تصرف ممکن نہیں اور تعزیر قاضی یا حکومت کے سپرد ہے اسی عدم تقدیر وتحقیق کی بنا پر تعزیر کو حد نہیں کہا جاتا۔

چونکہ "قصاص" بھی بندہ کا حق ہے کہ وہ اپنے اختیار سے مجرم کو معاف کر سکتا ہے اس لئے اس کو بھی "حد" نہیں کہا جاتا۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ ارْتَدَّ

٩٤٦: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ

باب: جو شخص مرتد ہو جائے

٩٤٦: احمد بن محمد بن حنبل، اسماعیل، ایوب، حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جو مرتد ہو گئے تھے جلوا دیا تھا۔ ابن عباسؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا (اگر میں اس وقت موجود ہوتا) تو لوگوں کو آگ سے نہ جلاتا کیونکہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب سے تم عذاب نہ دو بلکہ میں ان دین سے منحرف ہو جانے والوں کو فرمان نبوی کے مطابق قتل کر ڈالتا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کر لے تو اس کو قتل کر دو۔ پھر جب ابن عباسؓ کے اس فرمان کی اطلاع

فَاقْتُلُوهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

علیؓ کو ملی تو انہوں نے فرمایا شاباش اے ابن عباس! (یعنی علیؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کو پسند فرمایا)

ف: یادرہے کہ وَیْحَ کا لفظ کبھی ہمدردی اور کبھی اظہارِ افسوس کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہاں پہلے معنی میں استعمال ہوا ہے)۔

۹۴۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

۹۴۷: عمرو بن عون' ابومعاویہ' اعمش' عبداللہ بن مرہ' مسروق' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا حلال نہیں خون اس مسلمان کا جو اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور (اس بات کی شہادت دیتا ہو) کہ میں اللہ کا رسول ہوں' سوائے تین حالتوں کے ایک تو نکاح کرنے کے بعد زنا کرنے والا دوسرے جان کے بدلے جان' تیسرے مرتد شخص کو جس نے دینِ اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔

مسلمان کو قتل کرنے کی صورتیں:

مطلب یہ ہے کہ تین صورتوں میں مسلمان کا قتل جائز ہے ایک تو وہ شخص کہ جس نے نکاح کرنے کے بعد زنا کیا ہو۔ دوسرے وہ شخص جس نے دوسرے مسلمان کو قتل کیا ہو اور وہ قصاص میں قتل کیا جائے۔ تیسرے دین سے منحرف ہونے والے شخص کو۔

۹۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا۔

۹۴۸: محمد بن سنان' ابراہیم' عبدالعزیز' عبید بن عمیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا قتل جائز نہیں جو کہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے پیغمبر ہیں مگر تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے (۱) وہ شخص محصن ہو' پھر بھی زنا کرے (۲) وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے نکلے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس شخص کو سولی دی جائے یا جلا وطن ہو گا (۳) تیسرے وہ شخص جو کسی کو قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔

محصن کی تشریح اور مفہوم حدیث:

شریعت کی نگاہ میں محصن وہ شخص کہلاتا ہے جو عاقل و بالغ ہو اور جس کا نکاح ہو چکا ہو۔ اگر ایسا شخص زنا کا مرتکب ہو اور ثبوت شرعی سے اس کا زانی ہونا ثابت ہو جائے تو اسکو پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا اور اللہ رسول سے جنگ کرنے کے لئے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ لوٹ مار کرنے کے لئے نکلے اور کسی مسلمان کو ظلماً قتل کرنے والے کو مقتول کے عوض قصاص میں قتل کیا جائے گا بشرطیکہ ورثاء قصاص لینا چاہیں ورنہ دیت لے کر قاتل کو معاف کیا جا سکتا ہے۔

۹۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ أَوْ أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي۔

۹۴۹:احمد بن حنبل' مسدد' یحیٰی بن سعید' مسدد' قرہ بن خالد' حمید بن ہلال' ابو بردہ سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے ہمراہ دوسرے دو اشعری شخص تھے ان میں سے ایک میری دائیں جانب جبکہ دوسرا میری بائیں طرف تھا۔ دونوں نے آپ سے عامل کا منصب طلب کرنا چاہا آپ خاموشی سے تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابوموسیٰ یا فرمایا اے عبداللہ بن قیس تم اس سلسلہ میں کیا کہتے ہو میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ان دونوں نے مجھے اپنے دِل کی بات سے مطلع نہیں کیا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ عامل بننا چاہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا گویا میں اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو آپ کے ہونٹ کے نیچے تھی اور ہونٹ اُوپر کو اُٹھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا ہم اپنے کاموں پر اس کو مقرر نہیں کرتے جو ان (عہدوں کی) خواہش کرے لیکن اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس تم جاؤ (عبداللہ بن قیس حضرت ابوموسیٰ کا نام ہے) پھر آپ نے ابوموسیٰ کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔ جب حضرت معاذ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت معاذ سے کہا اُترو اور ان کے لئے ایک تکیہ رکھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے۔ پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا یہ یہودی شخص تھا۔ اس کے بعد اس نے اسلام قبول کیا پھر اب دین سے پھر گیا اور اپنے برے دین کی طرف چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ تم بیٹھو اسی طرح ہوگا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں میں کبھی بھی نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق قتل نہ کیا جائے تین مرتبہ یہی فرمایا اس پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر ابوموسیٰ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ دونوں نے رات کو جاگنے کے بارے میں بیان کیا تو ان دونوں میں سے کسی نے یہ کہا کہ شاید حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہی نے کہا ہو کہ میں تو رات میں سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں یا (کہا) عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے توقع ہے کہ مجھ کو سونے میں بھی اسی قدر اجر ملے گا جتنا کہ عبادت کرنے میں اجر ملتا ہے۔

۹۵۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ يَعْنِي عَبْدَ الْحَمِيدِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى وَبُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مُعَاذٌ وَأَنَا بِالْيَمَنِ وَرَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ قَالَ لَا أَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِي حَتَّى يُقْتَلَ فَقُتِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَكَانَ قَدْ اسْتُتِيبَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۹۵۰: حسن بن علی' عبدالحمید' طلحہ' یزید' ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ میرے پاس معاذ بن جبلؓ آئے اور میں ملک یمن میں تھا وہاں پر ایک یہودی شخص تھا جو کہ مسلمان ہونے کے بعد بے دین بن گیا تھا جب معاذ آئے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے جانور (یعنی سواری) سے نیچے نہیں اُتروں گا جب تک کہ یہ شخص قتل نہ کیا جائے پھر وہ شخص قتل کر دیا گیا ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ اس کو قتل کرنے سے پہلے استغفار کرنے کے لئے کہہ دیا گیا تھا۔ (حکم یہی ہے کہ مرتد کو قتل کرنے سے پہلے توبہ کرنے کیلئے کہا جائے۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو فبہا ورنہ ارتداد کے جرم میں قتل کر دیا جائے)۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ أَبُو مُوسَى بِرَجُلٍ قَدْ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَاهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَجَاءَ مُعَاذٌ فَدَعَاهُ فَأَبَى فَضَرَبَ عُنُقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ لَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِتَابَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الِاسْتِتَابَةَ۔

۹۵۱: محمد بن علاء' حفص' شیبانی' ابو بردہؓ سے یہی حدیث روایت ہے (البتہ) اس روایت میں اس طرح ہے کہ ابوموسیٰ اشعری کے پاس ایک شخص لایا گیا کہ جو کہ مرتد ہو چکا تھا۔ انہوں نے اس شخص سے اسلام قبول کرنے کے لئے قریباً بیس رات تک کہا۔ پھر معاذ بن جبلؓ آئے انہوں نے اس شخص سے کہا کہ تو اسلام لے آ۔ اس نے انکار کر دیا تو اس کی گردن اُڑا دی گئی۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عبد الملک نے ابو بردہ سے بغیر توبہ کرانے کے تذکرہ کے روایت کیا ہے اور ابن فضل نے اس روایت کو شیبانی' سعید بن ابی بردہ' ان کے والد ابو موسیٰ کے واسطہ سے استغفار کرانے کے تذکرہ کے بغیر روایت کیا ہے۔

مرتد کے لئے مہلت:

مذکورہ حدیث میں استغفار کرانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اسلام کی دعوت دی گئی اور مرتد کو اسلام کے بارے میں جو شبہ ہو اس کو دُور کرنے کے لئے مہلت دی جائے گی اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو بہتر ہے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا واضح رہے کہ تمام حدود کا نفاذ دارالاسلام میں ہوتا ہے نہ کہ دارالحرب میں۔

۹۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتَّى ضُرِبَ عُنُقُهُ وَمَا اسْتَتَابَهُ۔

۹۵۲: ابن معاذ' انکے والد' مسعودی' قاسم سے یہی حدیث روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ معاذؓ سواری سے نیچے نہیں اُترے یہاں تک کہ اس شخص کی گردن اُڑا دی گئی اور اس سے توبہ نہیں کرائی گئی۔

۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۹۵۳: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن سعد بن سرح' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرر تھے ان کو شیطان نے بہکا دیا۔ وہ پھر کفار میں

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

شامل ہو گئے جس دن فتح مکہ ہوئی اس دن حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا پھر ان کے لئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پناہ مانگی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو پناہ دے دی (یہ صاحب دوبارہ اسلام میں داخل ہو گئے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی:

یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دودھ شریک بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر ان کے گناہ کی معافی کی گڑگڑا کر درخواست کی تو ان کی غلطی معاف کر دی گئی۔

۹۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ۔

۹۵۴: عثمان بن ابی شیبہ احمد بن مفضل اسباط بن نصر سدی مصعب بن سعد سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن فتح مکہ ہوا تو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفانؓ کے پاس جا کر روپوش ہو گیا۔ عثمانؓ اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ یہاں تک کہ اس کو حضرت نبیؐ کے روبرو کھڑا کیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! عبداللہ کو بیعت فرما لیجئے۔ آپ نے اپنا سر مبارک اُوپر اُٹھایا اور آپ نے تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا اور ہر دفعہ اس کو بیعت کرنے سے انکار فرمایا۔ تین مرتبہ انکار فرمانے کے بعد آپ نے اس کو بیعت فرما لیا اس کے بعد آپ حضرات صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص ہوش مند نہیں تھا کہ جب اس نے دیکھا کہ میں نے اس سے بیعت نہیں لی تو (وہ شخص) کھڑا ہوتا اور اس کو قتل کر دیتا۔ ان حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم لوگ آپ کے قلب مبارک کے حال نہیں جانتے تھے۔ البتہ اگر آپ اپنی آنکھ سے (اس کو قتل کرنے کا) اشارہ فرماتے تو ہم لوگ ضرور اس کو قتل کر ڈالتے۔ آپ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا یہ بات نبی کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کنکھیوں سے مخفی اشارہ کرے۔

۹۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۹۵۵: قتیبہ بن سعید حمید ان کے والد ابو اسحٰق شعبی حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب غلام اپنے آقا سے شرک و کفر کی طرف بھاگ جائے تو اس کا خون (قتل) جائز ہو گیا۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ

٩٥٦: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔

باب: گستاخِ رسول (ﷺ) کی سزا

۹۵۶: عباد بن موسیٰ‘ اسماعیل‘ اسرائیل‘ عثمان‘ عکرمہ‘ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص کی ایک اُمّ ولد (باندی) تھی جو کہ نبیؐ کو برا کہتی تھی اور آپ کی ہجو بیان کرتی تھی۔ وہ نابینا شخص اس کو اس بات سے روکتا۔ لیکن وہ باندی (اپنی حرکت سے) باز نہ آتی اور وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹتا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی ایک رات (اس باندی نے حسب معمول) آپ کی ہجو بیان کرنا شروع کی اور آپ کو گالی دینے لگی۔ تو اس نے چھرا لے کر اس باندی کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس چھرے پر زور دے کر اسے قتل کر ڈالا۔ اس عورت کے دونوں پاؤں کے درمیان بچہ گرا اور خون میں لت پت ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو خدمت نبوی میں اس کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی (قسم دیتا ہوں) جو کہ میرا اس پر حق ہے کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے۔ یہ بات سن کر وہی نابینا شخص کھڑا ہو گیا اور وہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا اور کانپتا ہوا حاضر ہوا یہاں تک کہ وہ آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس باندی کو قتل کرنے والا شخص ہوں۔ وہ باندی آپ کو گالی دیا کرتی تھی اور آپ کی ہجو بیان کرتی تھی میں اس کو اس بات سے روکتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی اور میں اس کو ڈانٹتا تھا لیکن وہ جب بھی باز نہیں آتی تھی اور اس کے بطن سے دو موتیوں جیسے میرے دو بیٹے ہیں اور وہ میری بڑی اچھی ساتھی تھی گزشتہ رات وہ باندی آپ کو برا کہنے لگی اور آپ کی ہجو بیان کرنے لگی تو میں نے چھرا لے کر اسکے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر (اپنا) وزن ڈال دیا یہاں تک کہ وہ قتل ہو گئی۔ (یہ سن کر) نبیؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ رہو کہ اُس کا خون رائیگاں چلا گیا (یعنی کوئی قصاص نہیں لیا جائے گا)۔

٩٥٧: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى

۹۵۷: عثمان بن ابی شیبہ‘ عبداللہ بن جراح‘ جریر‘ مغیرہ‘ شعبی‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت رسول کریم ﷺ کو برا کہتی تھی اور آپ کی ہجو بیان کرتی تھی اس بات پر ایک شخص

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَمَهَا۔

نے اس عورت کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مرگئی تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔

آپ ﷺ کو بُرا کہنے والے کی سزا:

مطلب یہ ہے ایسے انسان کا خون رائیگاں ہے اور ایسے شخص کے قتل پر قصاص یا دیت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں مزید تفصیل کے لیے علامہ ابن عابدین شامی کی تالیف ''تنبیہ الولاۃ والحکام علیٰ شاتم خیر الانام'' علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول''، اور اُردو میں اسمٰعیل قریشی کی کتاب ''گستاخ رسول کی شرعی سزا'' ملاحظہ کریں۔

۹۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَفْظُ يَزِيدَ۔

۹۵۸: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' یونس' حمید بن ہلال نے نبیؐ سے روایت کیا ہے (دوسری سند) ہارون بن عبداللہ' نصیر بن فرج' ابواُسامہ' یزید بن زریع' یونس بن عبید' حمید بن ہلال' عبداللہ بن مطرف' ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر صدیقؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ ایک شخص پر غصہ ہوئے اور سخت ترین غصہ ہوئے۔ میں نے کہا اے رسول کریمؐ کے خلیفہ! آپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں' یہ بات کہنے سے ان کا غصہ جاتا رہا اور وہ کھڑے ہو کر اندر چلے گئے پھر انہوں نے مجھے بلوایا اور فرمایا تم نے ابھی کیا بات کہی تھی؟ میں نے عرض کیا مجھے آپ اجازت دیں تو میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا تم کو اگر میں حکم دیتا تو تم اس شخص کی گردن واقعی اُڑا دیتے؟ میں نے عرض کیا بلاشبہ میں اس کی گردن اُڑا دیتا۔ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا آنحضرتؐ کے بعد یہ مقام کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ یزید بن زریع کے ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ

باب: رہزنی کرنے کا بیان

۹۵۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ

۹۵۹: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے مدینہ منورہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئے ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان لوگوں کو کچھ دودھ دینے والی اُونٹنیاں عنایت فرمائیں اور انہیں ان کا پیشاب اور دودھ پینے کا حکم فرمایا وہ لوگ (ان اُونٹنیوں کو جنگل میں لے کر) چلے گئے جب وہ لوگ ٹھیک ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اُونٹوں کو ہنکا کر

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

لے گئے۔ آنحضرت ﷺ کو صبح کو یہ خبر ملی تو آپ نے لوگوں کوان لوگوں کے پیچھے دوڑایا تو زیادہ دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ تمام لوگ (پکڑ کر) حاضر کیے گئے آپ نے حکم فرمایا اوران کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اوران کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی گئی اور وہ لوگ جلتے ہوئے پتھروں پر ڈال دیئے گئے وہ لوگ (پیاس کی وجہ سے) پانی مانگتے تھے لیکن ان کو پانی نہیں ملتا تھا۔ ابوقلابہ نے بیان کیا ان لوگوں نے چوری اورقتل کیا اور ایمان قبول کرنے کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اس کے رسول سے انہوں نے جنگ کی (توان کی یہی سزا ہونا چاہئے تھی)۔

٩٦٠: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ۔

٩٦٠: موسیٰ بن اسماعیل وہیب حضرت ایوب سے اس روایت میں اس طرح مروی ہے کہ آپ نے سلائیاں گرم کرنے کا حکم فرمایا اور وہ سلائیاں ان لوگوں کی آنکھوں میں پھیری گئیں اوران لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اوران لوگوں کوایک ہی مرتبہ میں نہیں قتل کیا گیا۔

٩٦١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأُتِيَ بِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا الْآيَةَ۔

٩٦١: محمد بن صباح بن سفیان (دوسری سند) عمرو بن عثمان ولید اوزاعی ابوقلابہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی روایت بیان کی گئی ہے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے تعاقب میں مخبروں کو روانہ کیا وہ لوگ گرفتار ہو کر حاضر کیے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿إِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ نازل فرمائی۔ یعنی ''جولوگ اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں (فتنہ) وفساد برپا کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں گے یا سولی دیئے جائیں گے یا ایک جانب کے ہاتھ اور دوسری جانب کے پاؤں کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

٩٦٢: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا۔

٩٦٢: موسیٰ بن اسماعیل حماد ثابت قتادہ حمید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان لوگوں میں سے میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ پیاس کی وجہ سے اپنے منہ سے زمین کھودتا تھا یہاں تک کہ وہ سارے مر گئے۔

٩٦٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

٩٦٣: محمد بن بشار ابن ابی عدی ہشام قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح پر روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ

بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

اضافہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

مثلہ کرنے کا مفہوم:

شریعت میں ہاتھ پاؤں کاٹنے' آنکھ پھوڑنے' کان کاٹنے وغیرہ کو مثلہ کرنا کہا جاتا ہے مثلہ کیا جانا منع ہے لیکن آپ نے مثلہ کئے جانے کا جو حکم فرمایا وہ ممانعت سے قبل کا حکم ہے۔ بعض حضرات نے یہ جواب دیا کہ ان لوگوں نے بھی آپ کے چرواہوں کو مثلہ کیا تھا اس لئے ان لوگوں کو سزا کے طور پر مثلہ کئے جانے کا حکم فرمایا گیا۔

۹۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَحْمَدُ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ۔

۹۶۴: احمد بن صالح' عبداللہ' عمرو' سعید' ابوالزناد' عبداللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ لوٹ کر لے گئے اور مرتد ہو گئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جو مسلمان تھا' قتل کر ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا پھر وہ لوگ گرفتار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دیں۔ انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ﴾ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ہی لوگوں کا تذکرہ حجاج سے کیا تھا جب حجاج نے ان سے سوال کیا۔

۹۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَطَّعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا الْآيَةَ۔

۹۶۵: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' لیث بن سعد' محمد بن عجلان' حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہوں نے اُونٹ چوری کئے تھے' ہاتھ' پیر کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ﴾۔

غداروں کی سزا:

مطلب یہ ہے کہ ایسے غداروں کے لئے قصاص میں قتل کیا جانا یا پھانسی دیا جانا کافی تھا' ان کی آنکھیں پھوڑنا اور ان کو گرم زمین پر تڑپا' تڑپا کر مارنا غیر ضروری تھا اس بنا پر آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۹۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

۹۶۶: محمد بن کثیر' موسیٰ بن اسماعیل' ہمام' قتادہ' حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ (حکم) حدود کے نزول

قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ يَعْنِي حَدِيثَ أَنَسٍ۔

سے قبل کی ہے۔

۹٦۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ۔

۹٦۷: احمد بن محمد بن ثابت' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ﴾ یہ آیت کریمہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان لوگوں میں سے گرفتار ہونے سے قبل جو شخص توبہ کر لے تو یہ نہیں ہوگا کہ اس شخص کے ذمہ سے حد معاف ہو جائے۔

حدود کی سزا توبہ سے معاف نہ ہوگی:

انسان اگر گناہ سے توبہ کر لے تو آخرت کی سزا معاف ہو جائے گی لیکن حدود اور جرم کی سزا جو شریعت میں مقرر ہے وہ بہرحال لاگو ہوگی اور اگر کسی کافر نے' زمانہ کفر میں جب مذکورہ بالا کاموں میں سے کوئی کام کر لیا اور بعد میں وہ اسلام لے آیا اور سابقہ کاموں سے توبہ کر لی تو اس کے ذمہ سے حدود اور جرم کی سزا ساقط ہو جائے گی۔

بَاب فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ

باب: شرعی حد معاف کرنے کے لئے سفارش کرنے کا بیان

۹٦۸: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹٦۸: زید بن خالد (دوسری سند) قتیبہ بن سعید' لیث' ابن شہاب' عروہ' عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ مخزوم کی ایک عورت نے قریش کو مشکل میں ڈال دیا اسلئے کہ اس عورت نے چوری کی تھی پھر وہ آپس میں کہنے لگے کہ نبیؐ سے اس عورت کی بابت کوئی شخص بات کر سکتا ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ اس بات پر اُسامہ بن زیدؓ (ہی) جرأت کر سکتے ہیں اسلئے کہ وہ نبیؐ کے لاڈلے ہیں۔ پھر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہما نے خدمت نبوی میں عرض کیا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا اے اُسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے خطبہ دیا

يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

اورارشاد فرمایا اسی چیز نے تو ان کو ہلاک کر دیا جو کہ تم لوگوں سے قبل تھے کہ جب ان میں سے کوئی صاحب حیثیت چوری کا مرتکب ہوتا تو اس شخص کو سزا دیئے بغیر رہا کر دیتے اور جب ان لوگوں میں سے کوئی غریب شخص چوری کا مرتکب ہوتا تو اس شخص پر چوری کی سزا جاری کرتے اور اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی صاحبزادی فاطمہؓ بھی (خدانخواستہ) چوری کرلے تو اس کا بھی ضرور ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔

سزا سب کے لئے ہے:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ شریعت کا حکم سب کے لئے برابر ہے جو بھی جرم کرے سزا بہر حال اس کو ضرور ملے گی کسی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۹۶۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ فَقَالَ اسْتَعَارَتْ امْرَأَةٌ وَرَوَى مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ قَالَ سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِزَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۹: عباس، محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ مخزوم کی ایک عورت اس عادت کی تھی کہ وہ مانگی ہوئی چیز لے کر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ دوسری روایت میں (اس طرح) ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو ابن وہب نے یونس سے انہوں نے زہری سے روایت کیا انہوں نے زہری سے اور اس روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے کہ جس طرح لیث کی روایت میں ہے کہ عورت نے دور نبوی میں فتح مکہ کے سال چوری کی تھی اور اس روایت کو لیث نے یونس سے روایت کیا، انہوں نے ابن شہاب سے اسی سند سے روایت کیا اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے کوئی شے اُدھار لی تھی (پھر اس عورت نے اس شے کا انکار کر دیا) اور اس روایت کو مسعود بن الاسود رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے آپ کے گھر میں سے ایک چادر چوری کی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو ابوزبیر نے جابر سے روایت کیا کہ ایک عورت نے چوری کی پھر اس نے حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لی۔

عاریت کا انکار کرنے کی سزا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی سے کوئی شے اُدھار لے کر اس کا انکار کر دینا اس سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ ہاتھ چوری کرنے سے کاٹا جاتا ہے اور چوری' سرقہ کی تعریف یہ ہے کہ حفاظت سے رکھا گیا مال غیر کی ملکیت سے خفیہ طور پر لے لینا اور عاریت یعنی مانگی ہوئی چیز تو خود لینے والے کے پاس موجود ہے اس لئے عاریت سے انکار کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ واضح رہے کہ مطلقاً سرقہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا بلکہ سرقہ کا نصاب مقرر ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ نَسَبَهُ جَعْفَرٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ۔

۹۷۰: جعفر بن مسافر' محمد بن سلیمان' ابن ابی فدیک' عبدالملک بن زید' جعفر بن سعید بن زید' عمرو بن نفیل' محمد بن ابی بکر' عمرہ' عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اصحاب مروت لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو سوائے حدود کے۔ (یعنی ایسے لوگ جو عموماً نیک ہوتے ہیں اور عام طور پر گناہوں یا جرائم میں ملوث نہیں ہوتے' اگر ان سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے تو معاف کر دیا کرو۔ ہاں اگر ان سے کوئی ایسا جرم اور گناہ سرزد ہو جائے جو حدود کے زمرے میں آتا ہو تو وہ معاف نہ کیا جائے)۔

بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ

باب: جس وقت تک حدود کا معاملہ قاضی کے سامنے پیش نہ ہو تو اس کو معاف کرنا اچھا ہے

۹۷۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُّوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

۹۷۱: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن جریج' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ باہمی طور پر اپنی حدود کو معاف کر دیا کرو لیکن جب میرے پاس کوئی حد پہنچی (یعنی حدود سے متعلق کوئی معاملہ پیش ہوگا) تو ضرور حد واجب ہو گی (پھر معافی کا سوال نہیں ہوگا)

امام کے یہاں معاملہ پیش کرنے سے قبل معاف کرنا:

مطلب یہ ہے کہ قاضی' امیر المؤمنین کے یہاں معاملہ پیش کرنے سے قبل اگر حدود معاف کر دی جائیں تو بہتر ہے۔ قاضی کے یہاں معاملہ پیش ہونے کے کے بعد معاف کرنا درست نہ ہوگا بلکہ حد لاگو ہوگی۔ مذکورہ حدیث میں اگرچہ خطاب آپ کا اپنی جانب ہے لیکن مراد ائمہ' حکام اور قاضی حضرات کے یہاں معاملہ پیش کرنے سے ہے۔

بَابُ فِي السَّتْرِ عَلَى

باب: اگر کسی سے حد کا کام صادر ہو جائے تو جہاں

أَهْلِ الْحُدُودِ

تک ہوسکے اس کو چھپایا جائے

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ۔

۹۷۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' زید بن اسلم' یزید بن نعیم' ان کے والد حضرت نعیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے چار مرتبہ آپ کے سامنے زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور ہزال سے آپ نے فرمایا اگر تو اس بات کو کپڑا ڈال کر چھپا لیتا تو تمہارے لئے یہ بہتر ہوتا۔

ماعز رضی اللہ عنہ کی توبہ:

ہزال اس شخص کا نام ہے جس نے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو زنا کے اقرار کرنے کا کہا تھا حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے نادانی میں زنا کا ارتکاب ہو گیا تھا لیکن انہوں نے خشوع وخضوع کے ساتھ رو رو کر توبہ کی وہ توبہ قبول ہوئی اور حد بھی لاگو ہوگئی۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنْ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ۔

۹۷۳: محمد بن عبید' حماد' یحییٰ' ابن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو ہزال نے کہا تھا کہ تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی حالت بیان کرو کہ میں نے یہ زنا کا قصور کر لیا ہے۔

بَاب فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ

باب: حد والا جرم کر کے حاکم کے پاس آ کر اقرار کر لے

۹۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا

۹۷۴: محمد بن یحییٰ' فریابی' اسرائیل' سماک' علقمہ بن وائل' وائل بن حجرؓ سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں ایک خاتون نماز پڑھنے کے لئے نکلی اس خاتون کو (راستہ میں) ایک شخص مل گیا جو کہ اس پر چڑھ دوڑا اور اس نے اس سے صحبت کی اس خاتون نے شور مچایا لیکن وہ شخص چلا گیا۔ اس وقت ایک دوسرا شخص اس خاتون کے سامنے سے گزرا اس خاتون نے کہا "فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ کام کیا ہے اور مہاجرین میں سے ایک جماعت آئی ان سے اس خاتون نے یہی بات کہی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ حرکت کی ہے وہ تمام لوگ یہ بات سن کر چلے گئے اور اس شخص کو جا پکڑ لیا جس کے متعلق خاتون کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ پھر اس شخص کو (پکڑ کر) اس خاتون کے پاس لائے اس خاتون نے (تصدیق کی اور) کہا کہ ہاں وہ یہی شخص ہے۔ اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس شخص کو لے کر خدمت نبوی

رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُوذَ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ۔

میں حاضر ہوئے۔ آپ اس پر کا حکم فرما ہی رہے تھے کہ وہ شخص خود کھڑا ہوگیا اور اس نے کہا (اقرار کرلیا) کہ یارسول اللہ! میں نے یہ حرکت اس خاتون سے کی ہے آپ نے اس خاتون سے فرمایا تم چلی جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا اور آپ نے اس شخص کو کچھ اچھا فرمایا پھر صحابہؓ نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ اس شخص کو سنگسار فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اس شخص نے اس قسم کی توبہ کی ہے کہ اگر تمام مدینہ منورہ کے لوگ اس قسم کی توبہ کرلیں تو ان کی طرف سے (توبہ) قبول ہو جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو سماک سے اسباط بن نصر نے بھی روایت کیا ہے۔

بے قصور عورت:

خاتون سے آپ نے اس کا گناہ معاف ہو جانے کے بارے میں اس لئے فرمایا کیونکہ وہ خاتون بے قصور تھی اور اس سے زبردستی زنا کیا گیا تھا اور زنا کے اقرار کے باوجود آپ نے حدِ زنا کس وجہ سے لاگو نہیں فرمائی اس کی مختلف توجیہات بیان فرمائی گئی ہیں جس کی تفصیل شروحاتِ حدیث بذل المجہود جلد ۵ میں مذکور ہے۔

بَابٌ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

باب: حد کے لئے تلقین کئے جانے کا بیان

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' اسحق' حضرت اُمیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چور کو پیش کیا گیا جس نے اقرار بھی کیا تھا۔ لیکن اس کے پاس کچھ مال نہیں ملا۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میرا نہیں خیال کہ تم نے مال کی چوری کی ہو اس نے جواب دیا جی' کی ہے۔ پھر آپ نے اس کے سامنے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا تو آپ نے اس پر حد کا حکم فرمایا اور (اس کا ہاتھ) کاٹ دیا گیا پھر اس کو آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی جانب رجوع کرو تو اس نے کہا میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور اس کی جانب رجوع کرتا ہوں۔ پھر آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اے اللہ! اس شخص پر توجہ فرما' اور اس کی مغفرت فرما دیجئے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عمرو بن عاصم نے ہمام' اسحق' ابواُمیہ انصاری کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔

اجراءِ حدود سے مغفرت نہ ہوگی:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ حدود کے اجراء سے مغفرت نہیں ہوتی بلکہ شریعت نے عبرت اور مجرم کو سزا کے لئے حدود جاری کئے جانے کا حکم دیا ہے اور حد کے گناہ کی مغفرت استغفار کرنے سے ہی ہوتی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ

باب: کوئی شخص حد لازم ہونے کا اعتراف کرے لیکن یہ نہ کہے کہ کونسی حد ہے؟

۹۷۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَفَا عَنْكَ۔

۹۷۶: محمود بن خالد' عمر' اوزاعی' ابوعمار' حضرت ابواُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے حد کا کام کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم فرمادیں۔ آپ نے فرمایا جب تم ہمارے پاس آئے تو تم نے وضو کیا؟ اس شخص نے جواب دیا جی ہاں' آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ہمراہ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف فرمادیا۔

وضو کی برکت:

آپ نے شخص مذکور سے وضو کے بارے میں اس لئے دریافت فرمایا کیونکہ وضو کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں مذکور ہے۔

بَابٌ فِي الِامْتِحَانِ بِالضَّرْبِ

باب: تفتیش کے لئے مجرم کو مارنا پیٹنا

۹۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ

۹۷۷: عبدالوہاب' بقیہ' صفوان' حضرت ازہر بن عبداللہ حراری سے روایت ہے کہ قبیلہ کلاع کے کچھ لوگ تھے ان لوگوں کا مال چوری ہوگیا ان لوگوں نے کچھ جولاہوں پر چوری کی تہمت لگائی اور ان کو صحابی رسول نعمان بن بشیرؓ کے پاس لے کر آئے۔ نعمانؓ نے ان جولاہوں کو کچھ دن تک گرفتار رکھا پھر ان کو رہا کر دیا اس وقت قبیلہ کلاع کے لوگ حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپ نے جولاہوں کو مار پیٹ کئے بغیر اور انکی تفتیش کئے بغیر رہا کر دیا۔ نعمانؓ نے فرمایا تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کو منظور ہو تو میں ان کو مارتا ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر ان لوگوں کے پاس تمہارا سامان نکلے تو ٹھیک ہے ورنہ میں تم کو بھی اسی

مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ فَقَالَ هَذَا حُكْمُ اللّٰهِ وَحُكْمُ رَسُولِهِ ﷺ۔

قدر ماروں گا جس قدر اس کو مارا۔ انہوں نے جواب دیا کیا یہ تمہارا اپنا حکم ہے؟ نعمانؓ نے جواب دیا! یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

شبہ کی وجہ سے گرفتار کرنا:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ شبہ قوی کی بنیاد پر مجرم کو گرفتار کرنا درست ہے تا کہ اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے لیکن اس کے ساتھ زیادتی کرنا یا سختی کر کے جرم کا اقرار کرانا جائز نہیں ہے ظلم ہے۔

بَاب مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ

باب: کس قدر مال میں چور کا ہاتھ کاٹنا درست ہے؟

۹۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۹۷۸: احمد بن محمد' سفیان' زہری' عمرۃ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔

۹۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۹۷۹: احمد بن صالح' وہب بن بیان (دوسری سند) ابن سرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ' عمرۃ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جائے۔ احمد بن صالح نے بیان کیا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے۔

۹۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۹۸۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے تین درہم کی ڈھال کی چوری کرنے (کی صورت) میں ہاتھ کاٹا۔

۹۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۹۸۱: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' ابن جریج' اسمعیل' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے (مقام) صُفَّةِ النِّسَاءِ میں سے ڈھال چوری کی تھی اور اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَطَعَ

۹۸۲: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن ابی سری' ابن نمیر' محمد بن اسحق' ایوب بن موسیٰ' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹا' ایک ڈھال کی چوری کے بدلہ میں کہ جس ڈھال کی مالیت ایک دینار یا دس درہم ہو گی۔ امام

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ دِينَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ۔

ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محمد بن سلمہ اور معدان بن یحییٰ نے اسی سند کے ساتھ ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ

باب: جن اشیاء کی چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

۹۸۳: عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک باغ میں کھجور کا ایک پودا چوری کر لیا اور اس کو اپنے آقا کے باغ میں لگایا تو پودے کا مالک اپنے پودے کو تلاش کرتا ہوا نکلا پھر اس نے وہ پودا پا لیا اور اس وقت کے مدینہ منورہ کے حاکم مروان بن حکم کے یہاں مقدمہ لے گیا اور اپنے لئے مدد مانگی، مروان نے اس غلام کو قید کر دیا اور اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ اس غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے پھل کے چوری کرنے اور خوشہ کی چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس شخص نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو گرفتار کیا ہے اور (وہ) اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے، میری خواہش ہے کہ آپؓ مروان کے یہاں میرے ساتھ چلیں اور آپ نے جو حدیث، نبیؐ سے سنی ہے (وہ حدیث) مروان کو سنائیں۔ رافع بن خدیجؓ ان کے ہمراہ تشریف لے گئے یہاں تک کہ مروان کے پاس پہنچ گئے اور بیان کیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ پھل اور (پھلوں کے) گچھے کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہ بات سن کر مروان نے غلام کو رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ لفظ کثر کے معنی خوشہ (گچھے) ہیں۔

تعزیر کی مقدار:

جن اشیاء کی چوری کرنے میں ہاتھ کاٹے جانا کا حکم نہیں ہے ان میں تعزیر ہے یعنی حاکم یا قاضی کوڑے وغیرہ لگائے یا کوئی دوسری مناسب سزا تجویز کر دے اور تعزیر میں کوڑے مارنے کی سزا کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اُنتالیس کوڑے ہیں۔ بہر حال مذکورہ واقعہ میں مروان نے اس غلام کو کچھ کوڑے مارے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں صراحت ہے۔

۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ۔

۹۸۴: محمد بن عبید' حماد' یحییٰ' حضرت محمد بن یحییٰ سے اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ مروان نے اس کے غلام کے کچھ کوڑے مارے پھر اس کو رہا کر دیا۔

۹۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ۔

۹۸۵: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' حضرت عمرو بن شعیب' اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ سے کسی شخص نے لٹکے ہوئے میوے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس ضرورت مند شخص نے (وہ پھل) کھالیا اور اپنی گود میں پھل جمع نہیں کیا تو اس شخص پر کچھ گناہ نہیں ہے اور جو شخص اس میں سے کچھ لے کر نکلے تو اس شخص پر مار پیٹ ہوگی اور اس کو دوگنا جرمانہ ادا کرنے پڑے گا اور جس شخص نے اس میں سے اس کے خشک کرنے کی جگہ سے جمع کرنے کے بعد چوری کیا اور وہ ڈھال کی مالیت کا تھا تو اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

محفوظ پھلوں کی چوری سے ہاتھ کاٹا جائے گا:

یعنی جس وقت کسی جگہ پھل' خشک کرنے کے لئے ڈال دیئے جائیں اور اس جگہ سے کوئی شخص پھل چوری کرے تو اگر تین درہم کی مالیت کے بقدر پھل چوری کرے تو جس وقت درخت سے علیحدہ کر دیا جائے تو اس کا حکم درخت میں لٹکے ہوئے پھلوں جیسا نہیں رہا بلکہ دوسرے اموال جیسا حکم ہوگیا کہ جن کے چوری کرنے سے ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

الحمد للہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۷ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۲۸

بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ

باب: علی الاعلان کوئی چیز چھیننے یا امانت میں خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

٩٨٦: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ۔

٩٨٦: نصر بن علی' محمد بن بکر' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مال لوٹنے (زبردستی چھیننے یا اُچکنے) پر ہاتھ نہیں کٹے گا اور جس نے علی الاعلانیہ چیز چھین لی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسی سند سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خیانت کرنے والے پر بھی قطع ید نہیں ہے یعنی اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا:

ان دونوں قسم کے لوگوں کے ہاتھ نہ کاٹے جانے کی وجہ یہ ہے کہ ان پر چوری کی تعریف صادق نہیں آتی۔ کیونکہ سرقہ یا چوری کی تعریف یہ ہے کہ کسی کا جو مال حفاظت سے رکھا گیا ہو اس کو خفیہ طریقہ سے نکال لینا۔ (فتاویٰ شامی کتاب السرقہ)

لیکن یاد رہے کہ اُوپر ذکر کی گئی دونوں وارداتیں بہت ہی گھناؤنا جرم ہیں۔ مال لوٹ لینا یا اُچک لینا اور اسی طرح امانت میں خیانت کرنا شریعت کی نگاہ میں بڑی مذموم حرکتیں ہیں جو رذائل اخلاق میں آتی ہیں اور بہت بڑا گناہ ہیں۔

٩٨٧: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ زَادَ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

٩٨٧: نصر بن علی' عیسیٰ بن یونس' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اُچکنے والے شخص پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے ابوزبیر سے یہ دونوں احادیث نہیں سنی ہیں اور مجھے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے یہ خبر موصول ہوئی کہ ابن جریج نے یہ احادیث یاسین زیات سے سنی ہیں امام ابوداؤد فرماتے ہیں ان دونوں روایات کو مغیرہ نے ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ

۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَيَّ خَمِيصَةٌ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ مُجَاهِدٌ وَطَاوُسٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأُخِذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَائَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: جو شخص کسی شے کو محفوظ جگہ سے چوری کر لے؟

۹۸۸: محمد بن یحییٰ' عمرو بن طلحہ' اسباط' سماک بن حرب' حمید' حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں (ایک دن) مسجد میں ایک اُونی چادر پر سو رہا تھا جس کی مالیت تیس درہم تھی۔ اس وقت ایک شخص آیا اور مجھ سے وہ چادر اُچک کر لے گیا۔ پھر وہ آدمی گرفتار ہو گیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اس شخص کا ہاتھ کاٹنے کے لئے فرمایا۔ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تیس درہم کے لئے اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں میں اس چادر کو اس شخص کو اُدھار پر فروخت کرتا ہوں (یہ سن کر) آپ نے فرمایا تم کو اگر اس طرح کرنا تھا تو میرے پاس لانے سے قبل ایسا کیا ہوتا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو زائدہ نے سماک سے' انہوں نے عبد بن حجیر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سو گئے طاؤس اور مجاہد کہتے ہیں کہ وہ سو رہے تھے کہ اتنے میں چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر نکال لی۔ ایک روایت میں ہے کہ جب ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی تو وہ بیدار ہو گئے اور شور مچایا اور وہ چور پکڑ لیا گیا۔ دوسری روایت میں اس طریقہ سے ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ اپنی چادر کو تکیہ بنا کر مسجد میں سو رہے تھے کہ ایک چور آیا اور چادر لے گیا تو اس چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔

محفوظ مال کے سرقہ سے ہاتھ کاٹا جائے گا:

مذکورہ شخص کے ہاتھ کاٹے جانے کا اس وجہ سے حکم فرمایا گیا کہ وہ مال حفاظت سے رکھا گیا تھا جس طرح کہ کوئی شخص کسی کمرہ یا تالے میں رکھی گئی چیز چوری کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو چیز حفاظت سے نہ رکھی گئی ہو اس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ کتب فقہ میں ان مسائل کی مفصل بحث مذکور ہے۔

بَابُ فِي الْقَطْعِ فِي الْعَوَرِ إِذَا جُحِدَتْ

باب: عاریت پر کوئی شے لے کر مکر جانے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

۹۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ

۹۸۹: حسن بن علی' مخلد بن خالد' عبد الرزاق' معمر' ایوب' نافع' حضرت

الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنِ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ وَرَوَاهُ ابْنُ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ مخزوم میں ایک عورت ایسی تھی کہ جو عاریتاً سامان لیتی پھر مکر جاتی حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو جویریہ نے نافع سے روایت کیا انہوں نے ابن عمر یا صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کوئی عورت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرے۔ تین مرتبہ آپ نے فرمایا اور وہی عورت (جو کہ مانگ کر چیز لے کر انکار کر دیتی تھی) بیٹھی ہوئی تھی لیکن وہ نہ تو اُٹھی اور نہ ہی اس نے کوئی بات کی۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن غنج نے نافع سے اور انہوں نے صفیہ بنت ابوعبید سے روایت کیا ہے۔ جس میں فرمایا ہے کہ اس عورت پر گواہی دی۔

عاریت امانت ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مانگی ہوئی شے لے کر انکار کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ عاریت امانت ہے اور امانت میں خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن خیانت اپنی جگہ بذاتِ خود بہت بڑا گناہ ہے۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ تَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ۔

۹۹۰: محمد بن یحییٰ' ابوصالح لیث' یونس' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کو کوئی نہیں جانتا تھا اس نے کچھ مشہور و معروف لوگوں کے ذریعہ سے زیور مستعار لیا۔ پھر اس نے زیور فروخت کر دیا (اور اس کی رقم ہضم کر لی) اس عورت کو گرفتار کر کے حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اور یہ وہی عورت ہے جس کے سلسلہ میں اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سفارش فرمائی تھی اور آپ نے ارشاد فرمایا جو ارشاد فرمایا یعنی جو بہت ہی مشہور ہے)

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ

۹۹۱: عباس' محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی مخزوم میں ایک عورت ایسی تھی کہ وہ عاریتاً چیز لے کر انکار کر دیا کرتی تھی تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اس کے بعد قتیبہ لیث اور ابن

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَادَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا۔

شہاب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ جس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔

عاریت لے کر منکر ہو جانا:

ایسی عورت کے ہاتھ کاٹے جانے کی وجہ یہ ہے کہ کسی سے کوئی چیز لے کر منکر ہو جانا' چوری کرنے سے بھی بدتر ہے کیونکہ چوری تو چھپ کر کی جاتی ہے اور یہ طریقہ کھلے طور پر مکر و فریب ہے۔

بَاب فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا

باب: اگر کوئی مجنون چوری یا حد کے لائق کوئی جرم کرے تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی

۹۹۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ

۹۹۲: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' حماد' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخصوں سے قلم اُٹھالیا گیا ہے (یعنی وہ مرفوع القلم ہیں اور ان سے مواخذہ نہیں) ایک تو سونے والے شخص سے جب تک وہ بیدار نہ ہو دوسرے مجنون شخص سے جب تک وہ ہوش میں نہ آئے تیسرے لڑکے سے جب تک وہ سمجھدار نہ ہو (بالغ نہ ہو جائے)

بچہ اور مجنون غیر مکلّف ہیں:

یعنی بچہ یا بچی جب تک عاقل بالغ یا جوان نہ ہوں ان سے مواخذہ نہیں اور ان کی برائی' بھلائی قابل اعتبار نہیں اسی طرح مجنون اگر طلاق دے یا غلام آزاد کرے تو طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے اور جنون کی دو قسم ہیں ایک عارضی جنون اور دوسرے مستقل جنون' دونوں کے احکام میں فرق ہے۔

۹۹۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ مُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ

۹۹۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوظبیان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت پیش کی گئی جو کہ مجنون تھی اس عورت نے زنا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں رائے لی پھر انہوں نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا (اس وقت) اس طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو لوگوں نے اس عورت کے بارے میں بتلایا کہ یہ عورت مجنون ہے اور فلانی قوم کی ہے اس عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم فرمایا

الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ۔

ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس عورت کو پھر لے کر آؤ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اے امیر المؤمنین کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ تین اشخاص سے قلم اُٹھالیا گیا ہے۔ ایک تو مجنون سے جب تک کہ اس کو عقل نہ آئے دوسرے سونے والے شخص سے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو تیسرے نابالغ کے جب تک وہ سمجھ دار نہ ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پھر کس وجہ سے اس عورت کو سنگسار کیا جا رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دیجئے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور تکبیر فرمانے لگے (کہ اللہ تعالیٰ نے غلط اقدام سے محفوظ فرمایا)۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا حَتَّى يَعْقِلَ وَقَالَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ۔

۹۹۴: یوسف بن موسیٰ، وکیع، اعمش سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حَتّٰی يَعْقِلَ وَقَالَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ یعنی (بچہ) جب تک سمجھ دار نہ ہو اور کہا کہ مجنون جب تک اس کو جنون سے افاقہ نہ ہو۔ راوی نے بیان کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر پڑھنے لگے۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِمَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ أَوَ مَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَلَّى عَنْهَا۔

۹۹۵: ابن سرح، ابن وہب، جریر، سلیمان، ابوظبیان، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گزر ہوا۔ پھر عثمان کی حدیث کی طرح روایت کیا اور اس میں یہ ہے کہ کیا آپ کو یاد نہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں سے قلم اُٹھا لیا گیا۔ ایک مجنون سے کہ جس کی عقل مغلوب ہو جائے، دوسرے سونے والے شخص سے کہ جب تک وہ جاگے۔ تیسرے نابالغ سے کہ جب تک اس کو احتلام ہو (یعنی بالغ ہو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ آپ سچ اور درست کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ الْجَنْبِيُّ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ عَلِيٌّ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى

۹۹۶: ہناد ابو الاحوص (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عطاء، حضرت ابوظبیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بدکاری کی مرتکب ایک عورت کو لایا گیا۔ آپ نے اس عورت کو رجم کئے جانے کا حکم فرمایا اس طرف سے (اس وقت) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گزر ہوا انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر رہا کر دیا۔ حضرت عمر

سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ قَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَ : لَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ وَأَنَا لَا أَدْرِي۔

فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی انہوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو میرے پاس بلاؤ (چنانچہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا اے امیر المؤمنین! آپ کو معلوم ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قلم اُٹھالیا گیا تین اشخاص سے ایک نابالغ سے جب تک کہ وہ بلوغ کو پہنچے دوسرے سونے والے شخص سے جب تک وہ بیدار ہو تیسرے عقل فوت شدہ شخص سے جب تک وہ ٹھیک ہو (اور) یہ عورت تو فلاں قوم کی مجنون عورت ہے۔ ہوسکتا ہے (اس وقت) کسی نے اس عورت سے اس وقت زنا کیا ہو جب اس عورت کو پاگل پن کا دورہ پڑا ہوا ہو (یہ سن کر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا معلوم نہیں ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ یہ عورت زنا کے وقت دیوانی نہیں تھی۔

شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہے:

ہوسکتا ہے کہ اس عورت کو کبھی کبھی پاگل پن کا دورہ پڑتا ہو اس وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ اعتراض کیا کہ یہ بات کس طرح معلوم ہو کہ اس عورت سے جنون کی حالت میں زنا کیا گیا تھا؟ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس کا بھی ثبوت نہیں کہ اس عورت نے خوشی سے زنا کرایا ہو اس لئے شبہ ہو گیا اور فقہ کا مسلّم اصول ہے کہ شبہ کی وجہ سے حدود ساقط اور ختم ہو جاتی ہیں الاشباہ والنظائر میں فقہ کے مذکورہ قانون کی مفصل بحث مذکور ہے۔

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفِ۔

۹۹۷: موسیٰ' وہیب' خالد' ابوالضحیٰ' علیؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تین شخصوں سے قلم اُٹھالیا گیا ہے ایک تو سونے والے شخص سے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو' دوسرے بچے سے جب تک بالغ نہ ہو' تیسرے پاگل شخص سے جب تک کہ اس کو عقل نہ آئے امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو ابن جریج نے قاسم بن یزید سے اور انہوں نے علیؓ سے روایت کیا البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ (اس) بوڑھے شخص سے بھی کہ (بڑھاپے کی وجہ سے) جس کی عقل جاتی رہی ہو۔

بَاب فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ

باب: اس لڑکے کے بارے میں جو کہ لائق حد جرم کرے

۹۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ

۹۹۸: محمد بن کثیر' سفیان' عبد الملک بن عمیر' حضرت عطیہ قرظی سے مروی ہے کہ میں بھی قبیلہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھا تو لوگوں

الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ۔

نے دیکھنا (جانچنا) شروع کر دیا جس کے ناف کے نیچے بال ہوتے تو اس کو قتل کر دیتے تو میری ناف کے نیچے بال نہیں (اُگے) تھے (اس لئے مجھ کو رہا کر دیا گیا)۔

بنوقریظہ کے قیدی:

قبیلہ بنوقریظہ کے قیدیوں کے بارے میں یہ حکم ہوا تھا کہ نوجوان لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں' بچوں کو باندی اور غلام بنا لیا جائے۔ اس لئے یہ دیکھنے کے لئے کہ کون لڑکا بالغ ہوا ہے اس کے زیر ناف کے بال دیکھتے' جو بالغ ہوتا اس کو قتل کر دیا جاتا اور نابالغ کو چھوڑ دیا جاتا۔

۹۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبُتْ فَجَعَلُونِي مِنَ السَّبْيِ۔

۹۹۹: مسدد' ابوعوانہ' عبدالملک بن عمیر سے اسی طریقہ سے مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ لوگوں نے میرے ناف کے نیچے کا حصہ کھول کر دیکھا تو ان لوگوں نے دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں نکلے ہیں (اس لئے مجھ کو چھوڑ دیا گیا) اور مجھ کو قیدی بنا لیا گیا یا اور مجھ کو نابالغ ہونے کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا)

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

۱۰۰۰: احمد بن حنبل' یحیٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے گئے اور وہ اس وقت چودہ سال کے تھے آپ نے انہیں جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی پھر وہ غزوہ خندق کے دن آپ کے سامنے پیش کئے گئے جب وہ پندرہ سال کے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی (گویا بلوغت کی عمر پندرہ برس طے ہوگئی)۔

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدَّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ۔

۱۰۰۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' عبیداللہ بن عمر' نافع نے فرمایا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ

باب: جو شخص سفر جہاد کے دوران چوری کر لے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ

۱۰۰۲: احمد بن صالح' ابن وہب' حیوۃ بن شریح' عیاش بن عباس قتبانی' شییم' یزید' حضرت جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بسر بن

الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شِيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ۔

ارطاۃ کے ساتھ سمندر میں سفر کر رہے تھے۔ ان کے پاس ایک چور لایا گیا جس کا نام مصدر تھا اس نے ایک اُونٹ چوری کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دورانِ سفر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس بنا پر میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹتا ورنہ میں اس کا ہاتھ لازمی طور پر کاٹتا۔

مجاہد اگر چوری کرے:

مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر کسی مجاہد نے مالِ غنیمت میں سے چوری کی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ وہ بھی خود اس میں شریک ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا اس سفر سے مراد جہاد کا سفر ہے یعنی سفر جہاد میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا عام سفر مراد نہیں اور سفر جہاد میں ہاتھ نہ کاٹے جانے کی وجہ یہ ہے کہ تا کہ مجاہدین کی کمی نہ ہو جائے۔

بَاب فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ

باب: کفن چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹے جانے کا بیان

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ يُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ۔

۱۰۰۳: مسدد' حماد' ابوعمران' مشعث' حضرت عبد اللہ بن صامت' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں اور اطاعت گزار ہوں یارسول اللہ! پھر آپ نے ارشاد فرمایا جب لوگوں کو موت آجائے گی تو تم اس وقت کیا کرو گے؟ (اور اس وقت) گھر' خادم کے عوض ہوگا یعنی قبر۔ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب واقف ہیں یا عرض کیا کہ اللہ اور رسول میرے بارے میں جو ارشاد فرمائیں میں اسی طریقہ سے کروں گا۔ آپ نے فرمایا تم پر صبر کرنا ضروری ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا حماد بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ کفن چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس لئے کہ وہ مردے کے مکان میں داخل ہو گیا۔

مکان' خادم کے عوض ہونے کا مفہوم:

مکان خادم کے عوض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت لوگ اس قدر زیادہ تعداد میں مریں گے کہ ایک قبر کی جگہ غلام کے عوض خریدی جائے گی چند صفحات قبل بھی اسی جملہ کا مفہوم عرض کیا جا چکا ہے۔

بَاب فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا

باب: متعدد مرتبہ چوری کرنے والے شخص کی سزا

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔

۱۰۰۴: محمد بن عبداللہ' ان کے دادا' مصعب بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور کو پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے تو چوری کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا ہاتھ کاٹ دو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو دوسری مرتبہ لے کر حاضر ہوئے پھر آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ اس نے تو چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا پاؤں کاٹ دو۔ پھر اس شخص کا بایاں پاؤں کاٹ دیا گیا گیا اس کے بعد پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس شخص کے قتل کا حکم فرمایا پھر عرض کیا گیا یارسول اللہ اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ کاٹ دو تو اس کا (بایاں) ہاتھ کاٹ دیا گیا اس کے بعد اس کو چوتھی مرتبہ لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دیا جائے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا کاٹ دو تو اس کا دایاں پاؤں کاٹ دیا گیا پھر جب اس کو پانچویں مرتبہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے اس شخص کو قتل کرنے کا حکم فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں پھر ہم اس کو لے گئے اور اس کو قتل کر دیا اور اس کو گھسیٹ کر کنوئیں میں پھینک دیا اور اُوپر سے اس کے پتھر مارے۔

قصاص کی بابت منسوخ حکم:

مذکورہ بالا حدیث دیگر احادیث سے منسوخ ہے جو کہ چند صفحات قبل گزر چکی ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مسلمان تین جرم کے علاوہ کسی جرم میں قتل نہ کیا جائے اور مذکورہ جرم ان جرائم میں سے نہیں کہ جس کی وجہ سے قتل کرنا جائز ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ شخص مرتد ہو گیا ہو جس کی وجہ سے اس کو قتل کیا گیا۔

بَاب فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ

باب: چوری کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کے گلے میں لٹکا دینے کا بیان

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

۱۰۰۵: قتیبہ بن سعید' عمرو بن علی' حجاج' مکحول' حضرت عبدالرحمٰن بن

عَلِیٌّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ۔

محیریز نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکا دینا سنت ہے؟ انہوں نے جواب دیا یا یک مرتبہ) ایک چور کو حضرت رسول کریم ﷺ کے روبرو پیش کیا گیا اس چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور آپ نے اس کے ہاتھ کو لٹکانے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ ہاتھ اس چور کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

۱۰۰۶: موسیٰ بن اسماعیل ابوعوانہ عمرو بن ابی سلمہ ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو اگر چہ اس کی قیمت ایک نش ہی ملے۔

چور غلام کو فروخت کرنا چاہئے:

یعنی چاہے کم قیمت ہی وصول ہو ایسے غلام کو فروخت کر دینا چاہئے یہ حکم وجوبی نہیں ہے بلکہ استحبابی ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے اور اس کے حالات سے اطمینان ہو جائے کہ آئندہ چوری نہیں کرے گا تو فروخت نہ کرنا بھی درست ہے اور نش آدھے اوقیہ اور بیس دراہم کو کہا جاتا ہے رسالہ ''اوزانِ شرعیہ'' میں حضرت مفتی اعظم پاکستان نے عربی اوزان کی مفصل بحث فرمائی ہے ان اوزان کی مکمل تشریح مذکورہ رسالہ میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں۔

بَاب فِي الرَّجْمِ

باب: سنگسار کرنا

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا فَنَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

۱۰۰۷: احمد بن محمد علی بن حسین انکے والد یزید نحوی عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ سَبِيلًا یعنی تم لوگوں میں سے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان پر چار شخصوں کو گواہ بناؤ پس اگر وہ (چار گواہ) شہادت دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید کر دو یہاں تک کہ انکو موت آ جائے یا اللہ ان کیلئے کوئی راستہ نکال دے۔ پھر آپ نے عورتوں کے تذکرہ کے بعد مردوں کا تذکرہ فرمایا پھر مرد و عورت دونوں کو ساتھ بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا: وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا یعنی جو دو مرد بدکاری (لواطت) کا ارتکاب کریں تو انکو تکلیف دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نیک بن جائیں تو انکو چھوڑ دو (معاف کر دو) یہ آیات' اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ سے منسوخ ہوگئی۔ یعنی زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کو ایک سو کوڑ مارے جائیں۔

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ السَّبِيلُ الْحَدُّ۔

۱۰۰۸: احمد بن محمد' موسیٰ' شبلی' ابن ابی نجیح' حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے (زانی اور زانیہ کے لئے) راستہ نکال دے گا اس راستہ سے مراد حد لگنا ہے۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَمْيٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ۔

۱۰۰۹: مسدد' یحییٰ' سعید' قتادہ' حسن' حطان بن عبد اللہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مجھ سے سیکھ لو (تعلیم حاصل کرلو) مجھ سے سیکھ لو بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ مقرر کر دیا ہے' ثیب کو ثیب کے ساتھ ایک سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے اور کنواری لڑکی اور کنوارے مرد کو زنا کرنے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال تک جلا وطن کرنا ہے۔

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

۱۰۱۰: وہب بن بقیہ' محمد بن صباح' ہشیم' منصور' حسن سے پہلی روایت کی طرح روایت ہے اور اس روایت میں ہے کہ دونوں نے کہا ہے کہ (ثیب جس وقت ثیب کے ساتھ زنا کرے) تو اس کو ایک سو کوڑ اور سنگسار کرنا ہے۔

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ

۱۰۱۱: عبد اللہ بن محمد' ہشیم' زہری' عبید اللہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمایا اس میں (زانی کو) سنگسار کئے جانے کی آیت کریمہ تھی جس کو کہ ہم لوگوں نے تلاوت کیا اور یاد کر لیا اور اس کو خوب سمجھ لیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زانی کو) سنگسار کیا اور آپ کی وفات کے بعد ہم لوگوں نے بھی (زانی کو) سنگسار کیا اور اب مجھے ڈر ہے کہ ایک عرصہ گزر جائے اور کہنے والا شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو ہم سنگسار کرنے کا حکم نہیں پاتے پھر اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے فرض کو ترک کر دینے سے لوگ گمراہ ہو جائیں اور سنگسار کیا جانا ضروری ہے۔ زنا کرنے والے پر چاہے زنا کرنے والا مرد ہو یا عورت جو شادی شدہ ہو اور اس پر گواہ بن جائیں یا حمل ہو یا اقرار سے ثابت ہو اور اللہ کی قسم لوگ اگر یہ

اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَتَبْتُهَا۔

بات نہ کہتے کہ (حضرت) عمر فاروقؓ نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا تو میں اس آیت کو قرآن میں تحریر کر دیتا یعنی سنگسار کرنے کی آیت کو۔

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةٍ فَقَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۱۰۱۲: محمد بن سلیمان، وکیع، ہشام، حضرت یزید بن نعیم بن ہزیل سے مروی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ میرے والد کی زیر پرورش یتیم تھے۔ انہوں نے محلّہ کی ایک لڑکی سے زنا کر لیا تو میرے والد صاحب نے ان سے کہا تم نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو اور اپنے اس کام کی خبر دو۔ شاید نبیؐ تمہارے لئے گناہ سے توبہ کی دُعا فرمائیں اس (مشورہ) سے انکا مطلب یہ تھا کہ ان کیلئے کوئی راستہ نکلے تو حضرت ماعزؓ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے (غلطی سے) زنا کیا ہے مجھ پر آپ قرآن کے مطابق حکم [illegible] (یعنی سزا دیجئے) تو آپ نے چہرۂ انور پھیر لیا۔ (یعنی رخ موڑ لیا) تو دوبارہ انہوں نے یہی عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے زنا کر لیا ہے مجھ پر آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) کے مطابق حکم فرمائیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے چار مرتبہ آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے ان سے فرمایا تم چار مرتبہ کہہ چکے کہ میں نے زنا کیا ہے اب تم یہ بتلاؤ کہ تم نے کس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ ماعزؓ نے عرض کیا فلاں عورت سے۔ آپ نے فرمایا تم اس عورت کے ساتھ سوئے تھے؟ ماعزؓ نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تم اس عورت سے لپٹے تھے؟ ماعزؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم نے اس عورت سے صحبت کی تھی؟ ماعزؓ نے عرض کیا جی ہاں، تب آپ نے ان کو رجم کئے جانے کا حکم فرمایا۔ ان کو لوگ (مقام) حرہ میں لے کر گئے جب ان کو سنگسار کیا جانے لگا تو وہ پتھروں کی تکلیف سے گھبرائے اور دوڑ کر بھاگے تو عبد اللہ بن انیسؓ نے انکو جا لیا۔ انکے ساتھی تھک گئے تھے تو انہوں نے ان کو اُونٹ کا کھر لگا کر مارا اور ان کو قتل کر دیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو یہ واقعہ سنایا آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا شاید وہ تائب ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دیتا۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ

۱۰۱۳: عبید اللہ بن عمر، یزید، محمد بن اسحٰق سے مروی ہے کہ میں نے عاصم

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَتَّهِمُ قَالَ وَلَمْ أَعْرِفْ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ حِينَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنَ الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ أَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَمَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا يَا قَوْمُ رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي وَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ قَاتِلِي فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَجِئْتُمُونِي بِهِ لِيَسْتَثْبِتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَمَّا لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَا قَالَ فَعَرَفْتُ وَجْهَ الْحَدِيثِ۔

بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالکؓ کا واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حسن بن عمر محمد بن علی بن ابی طالب نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے نبیؐ کا یہ فرمان بیان کیا کہ تم نے اس شخص کو کیوں نہیں چھوڑا جس کو تم لوگ چاہو اسلم کے آدمیوں میں سے وہ لوگ کہ میں جن پر تہمت نہیں لگاتا اس نے بیان کیا میں اس حدیث کو نہیں مانتا تو میں جابر بن عبداللہؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے تذکرہ کیا کہ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جب انہوں نے پتھر پڑنے کی وجہ سے ماعزؓ کی گھبراہٹ کا واقعہ بیان کیا تو کہا کہ تم نے ان کو (ماعزؓ کو) کیوں نہیں چھوڑ دیا اور میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا تو حضرت جابر نے بیان کیا اے میرے بھتیجے میں اچھی طرح اس حدیث سے واقف ہوں۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا کہ جنہوں نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو رجم کیا تھا۔ جب ہم لوگ ان کو لے کر نکلے اور ان کو پتھر مارے تو ان کو پتھروں کے مارنے کی تکلیف ہوئی اور انہوں نے چیخ ماری اور کہا کہ اے لوگو تم لوگ مجھ کو نبیؐ کی خدمت میں واپس لے چلو کیونکہ میری قوم نے مجھ کو دھوکہ دیا اور مجھے انہوں نے قتل کر ڈالا انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ نبیؐ مجھے قتل نہیں کریں گے لیکن ہم لوگ باز نہیں آئے اور ان کو مار دیا۔ جب ہم لوگ نبیؐ کی خدمت میں واپس آئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا یعنی رجم کرنا موقوف کیوں نہ کر دیا) اور میرے پاس ان کو لے کر کیوں حاضر نہیں ہوئے اور آپ نے یہ بات اس وجہ سے فرمائی تھی کہ آپ ان کو (ماعز رضی اللہ عنہ) کو حد قبول کرنے کے لئے ثابت قدم بنا دیں کہ دُنیوی تکلیف برداشت کرنا عذابِ آخرت سے بہتر ہے نہ کہ اس وجہ سے کہ (سزا) ملتوی کر دی جائے اس وقت حدیث کا مطلب میری سمجھ میں آیا۔

حد لگاتے وقت اگر مجرم بھاگنے لگے؟

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے کہ زانی حد لگاتے وقت بھاگنے لگے تو اس کو چھوڑا نہیں جائے گا بلکہ اس کا تعاقب کر کے اس کو سنگسار کر دیا جائے گا دیگر ائمہ کی رائے حضرت امام صاحب کی رائے سے مختلف ہے۔

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَسَأَلَ قَوْمَهُ أَمَجْنُونٌ هُوَ قَالُوا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ أَفَعَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَانْطُلِقَ بِهِ فَرُجِمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

۱۰۱۴: ابوکامل' یزید بن زریع' خالد الحذاء' عکرمہ' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔آپ نے ان سے منہ موڑ لیا پھر انہوں نے بار بار یہی بات کہی تو آپ نے منہ موڑ لیا۔اس کے بعد آپ نے ان کی قوم سے یہ دریافت فرمایا کہ یہ شخص مجنون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں اس کو کسی قسم کا کوئی مرض لاحق نہیں ہے۔آپ نے فرمایا کیا تم نے اس عورت سے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا پھر لوگ ان کو لے گئے اور سنگسار کر دیا اور آپ نے ان کی نماز (جنازہ) نہیں پڑھی۔

زانی کی نمازِ جنازہ:

حضرت ماعز کی اس وقت نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی البتہ اگلے روز ان کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ زنا سے مرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَصِيرًا أَعْضَلَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْآخِرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ إِنْ يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَّلْتُهُ عَنْهُنَّ۔

۱۰۱۵: مسدد' ابوعوانہ' سماک' جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ جب ماعز بن مالکؓ کو خدمت نبوی میں لایا گیا تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے قد کے موٹے آدمی تھے۔ان پر چادر نہیں تھی انہوں نے اپنے خلاف چار شہادتیں پیش کیں کہ مین نے زنا کیا ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا شاید تم نے بوسہ لیا ہوگا۔انہوں نے جواب دیا واللہ اس راندۂ درگاہ نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔پھر آپ نے انکو سنگسار کیا اور خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا باخبر ہو جاؤ جب ہم لوگ راہِ الٰہی میں سفر کرتے ہیں (یعنی جہاد کیلئے روانہ ہوتے ہیں) تو کوئی آدمی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے اور کسی عورت کو کچھ دے دلا کر (زنا کر لیتا ہے) سن لو! اگر اللہ مجھ کو اس قسم کے کسی شخص پر قدرت عطا فرمائے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں کہ اسے عورتوں سے ہٹا کے ہی دم لوں۔ (یعنی میں اس کو سنگسار کیے جانے یا کوڑے مارنے کی سزا دوں گا)۔

اقرارِ زنا کتنی مرتبہ ضروری ہے؟

مطلب یہ ہے کہ انہوں نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے زنا کیا ہے اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہی ہے کہ زانی کو چار مرتبہ اور چار مجالس میں زنا کا اقرار کرنا لازمی ہے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ سِمَاكٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

۱۰۱۶: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' سماک کہتے ہیں کہ میں جابر بن سمرہؓ سے بھی اسی طرح روایت سنی ہے لیکن پہلی روایت اس سے زیادہ مکمل ہے اور اس روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبیؐ نے ماعزؓ کے اقرار کو دو مرتبہ رد کر دیا سماک کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے (ماعزؓ کا قول) چار مرتبہ رد کر دیا۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ فَقَالَ اللَّبَنُ الْقَلِيلُ۔

۱۰۱۷: عبدالغنیؒ' خالد' شعبہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سماک سے دریافت کیا کہ پہلی روایت میں کہ کثبہ کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ کثبہ تھوڑے سے دودھ کو کہا جاتا ہے (اس سے مراد منی ہے)۔

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

۱۰۱۸: مسدد' ابوعوانہ' سماک' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ماعز بن مالکؓ سے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو تمہارے متعلق جو اطلاع ملی ہے کیا وہ سچ ہے؟ (یعنی کیا تم نے زنا کیا ہے) انہوں نے عرض کیا کہ میرے متعلق آپ کو کیا معلوم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلہ کی لڑکی سے بدکاری کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر انہوں نے اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دی تو آپ نے حکم فرمایا اور ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ۔

۱۰۱۹: نصر بن علی' ابواحمد' اسرائیل' سماک بن حرب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے دو مرتبہ اپنے زنا کا اقرار کیا آپ نے اس کی بات رد کر دی۔ پھر وہ حاضر ہوئے اور انہوں نے دو مرتبہ زنا کرنے کا اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا اب تم نے اپنے اُوپر چار مرتبہ شہادت دے دی لوگو! اس کو لے جا کر سنگسار کر دو۔

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ح حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ

۱۰۲۰: موسیٰ بن اسماعیل' جریر' یعلیٰ' عکرمہ (دوسری سند) ظہیر' عقبہ' وہب' ان کے والد' یعلیٰ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا شاید تم نے بوسہ لیا ہوگا یا اس کو ہاتھ سے چھوا ہوگا یا آنکھوں سے اشارہ کیا ہو

يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا قَالَ أَفَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا لَفْظُ وَهْبٍ۔

گا۔ انہوں نے عرض کیا نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تم نے اس عورت سے صحبت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر اس اقرار کرنے کے بعد آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ نے اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام نہیں لیا اور یہ وہب کے الفاظ ہیں۔

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَا مِنْ هَذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ

۱۰۲۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت عبدالرحمٰن بن صامت جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں' کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور انہوں نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے ایک عورت سے حرام طریقہ سے ہمبستری کی ہے۔ آپ ہر مرتبہ اس سے چہرہ موڑ لیتے تھے۔ پھر آپ پانچویں مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کیا تم نے اس عورت سے صحبت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس طرح کہ تمہارا عضو اس عورت کے عضو میں غائب ہو گیا۔ حضرت ماعز نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ نے دریافت فرمایا اس طرح دخول ہوا کہ جس طرح سرمہ دانی میں سلائی اور کنویں میں رسّی جاتی ہے۔ حضرت ماعز نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ زنا کیا ہے؟ کہنے لگے جی ہاں' یہی کہ جو کام انسان حلال طریقہ سے اپنی بیوی سے کرتا ہے' میں نے وہی کام حرام طریقہ سے کیا ہے آپ نے فرمایا پھر اب تمہارا کیا مقصد ہے؟ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری خواہش ہے کہ آپ مجھے گناہ سے پاک فرما دیجئے۔ آپ نے حکم فرمایا اور اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپ نے حضرت ماعز کے رفقاء میں سے دو آدمیوں کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ دیکھو اس آدمی کو (یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو) کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا جرم چھپا دیا لیکن اس آدمی کے نفس نے اس آدمی کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ پتھروں سے ہلاک کیا جس طریقہ سے کتا ہلاک کیا جاتا ہے۔ آپ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر آپ کچھ دیر چلے تو آپ کو راستہ میں

أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْقَمِسُ فِيهَا۔

ایک مردہ گدھا ملا کہ جس کا پیر (پھول جانے کی بنا پر) اُٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا وہ شخص اور فلاں شخص کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم لوگ حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: نیچے اُترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص اس کا گوشت کھائے گا؟ آپ نے فرمایا تم نے کچھ دیر پہلے اپنے مسلمان بھائی کی جو عیب جوئی کی کہ وہ اس مردار گدھے کے کھانے سے زیادہ سخت ہے۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے! حضرت ماعز اس وقت جنّت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أُحْصِنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

۱۰۲۲: محمد بن متوکل' حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم میں سے ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اقرار کیا تو آپ نے چہرہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنے اُوپر چار بار زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تمہاری شادی ہوگئی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے رجم کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ ان کو سنگسار کر دیا گیا۔ جب ان پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ گئے اور پکڑ لئے گئے اور ان کو رجم کیا گیا۔ یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا آپ نے ان کی بھلائی بیان فرمائی اور ان پر (اس وقت) نمازِ جنازہ نہیں ادا فرمائی۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَوَاللَّهِ مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا

۱۰۲۳: ابوکامل' یزید بن زریع (دوسری سند) احمد بن منیع' یحییٰ بن زکریا' داؤد' ابونضرہ' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو ہم لوگ ان کو بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) کی جانب لے کر چلے تو واللہ ہم لوگوں نے نہ تو ان کو (رسّی وغیرہ میں) باندھا اور نہ ان کے لئے کوئی گڑھا کھودا لیکن (رجم کرانے کے لئے وہ خود کھڑے ہوگئے اور ہم لوگوں نے ان کو ہڈیوں' ڈھیلوں' کنکریوں سے مارا وہ بھاگنے لگے ان کے پیچھے ہم لوگ بھی بھاگے۔ یہاں تک کہ وہ (ایک سنگلاخ حصہ زمین) حرہ کی جانب پہنچے وہ وہاں پر کھڑے ہوگئے۔ ہم لوگوں نے بڑے بڑے پتھر لے کر ان کو مارا یہاں تک کہ وہ سرد ہوگئے (مرگئے)

سَبَّهُ۔

پھر نبیؐ نے ان کے لئے نہ تو دُعائے مغفرت فرمائی اور نہ ان کو بُرا کہا۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللَّهُ۔

۱۰۲۴: مؤمل' اسماعیل' جریری' ابونضرہؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے اقرارِ زنا کیا۔ پھر اس شخص کو سنگسار کیا گیا اس شخص کو لوگ برا کہنے لگے آپ نے (اس کو برا کہنے سے) منع فرمایا پھر لوگ اس شخص کیلئے دُعائے مغفرت مانگنے لگے۔ آپ نے (دُعائے مغفرت سے) منع فرمایا اور فرمایا وہ ایک شخص تھا کہ جس نے گناہ کا ارتکاب کیا اب اللہ (خود) اس کو سمجھ لے گا یعنی یا تو اسکی بخشش فرمادیگا یا عذاب میں مبتلا کریگا تم لوگ اسکے بارے میں رائے زنی نہ کرو)۔

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا۔

۱۰۲۵: محمد بن ابی بکر' یحییٰ' ان کے والد' غیلان' علقمہ بن مرثد' ابن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا منہ سونگھا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ سونگھا کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے کہیں شراب تو نہیں پی لی)

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْغَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا لَمْ يَطْلُبْهُمَا وَإِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ۔

۱۰۲۶: احمد بن اسحٰق' ابواحمد' بشیر' عبداللہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کرتے تھے کہ غامدیہ اور حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ اگر زنا کا اقرار کر کے انکار کر دیتے یا یہ کہا انکار نہ کرتے تو آپ ان کو سزا نہ دیتے (رجم نہ کرتے) بلکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس وقت سنگسار کیا کہ جب وہ (واضح طور پر) چار دفعہ زنا کا اقرار کر چکے تھے۔

غامدیہ کون ہے؟

غامدیہ عرب کی ایک عورت کا نام ہے جو کہ زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کی گئی تھی اور آپ نے زانی اور زانیہ دونوں کو جب رجم کیا جبکہ ان کے اقرارِ زنا میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہا۔

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ أَنَّ

۱۰۲۷: عبدہ' حرمی بن حفص' محمد بن عبد اللہ' محمد بن داؤد بن صبیح' عبدالعزیز بن عمر' خالد بن لجلاج کہتے ہیں کہ انکے والد لجلاج نے انہیں بتایا کہ وہ (ایک دن) بازار میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے اس وقت ایک عورت نکلی (گزری) جو کہ ایک بچہ کو لئے ہوئے تھی لوگ اس عورت کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے میں بھی لوگوں کے ہمراہ (اس کو دیکھ کر) کھڑا ہو گیا)

اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثُرْتُ فِيمَنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ قَالَ الْفَتَى أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ وَهُوَ أَتَمُّ۔

اور خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ دریافت فرما رہے تھے کہ اس بچہ کا والد کون شخص ہے؟ وہ عورت خاموش تھی۔ ایک نوجوان شخص نے جو کہ اس عورت کے برابر کھڑا تھا۔ عرض کیا یارسول اللہ! اس بچہ کا والد میں ہوں' نبیؐ پھر اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا اس لڑکے کا والد کون شخص ہے؟ نوجوان شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میں اس بچہ کا والد ہوں۔ آپ نے یہ بات سن کر اپنے اردگرد بیٹھے کچھ لوگوں کو دیکھ کر ان سے اس نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا ہم لوگ اس شخص کو نیک و صالح ہی سمجھتے ہیں۔ پھر آپ نے اس نوجوان سے دریافت فرمایا کیا تمہاری شادی ہوگئی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں' آپ نے حکم دیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس شخص کو لے کر نکلے (چلے) اور اسے ایک گڑھے میں گاڑ دیا پھر ہم نے اس شخص کو پتھروں سے مارا۔ یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا) اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نوجوان کے بارے میں معلوم کرنے لگا۔ ہم لوگ اس شخص کو خدمت نبوی میں لے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ شخص اس خبیث (زانی) کا حال دریافت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ شخص اللہ کے ہاں پاکباز انسان ہے مشک سے بھی بڑھ کر۔ پھر (بعد میں) پتہ چلا کہ وہ آدمی اس نوجوان کا والد تھا ہم لوگوں نے اس نوجوان (مرنے والے) کے غسل تجہیز و تکفین میں اسکی مدد کی۔ راوی نے بیان کیا کہ مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ یہ (لفظ) بھی فرمایا اسکی نماز جنازہ بھی پڑھو یا نہیں اور یہ عبدہ کی حدیث ہے جو زیادہ مکمل ہے۔

رجم کیے گئے شخص کی نمازِ جنازہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رجم کیے گئے شخص کی بھی نمازِ جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔ لقوله عليه السلام: صلوا على كل بر و فاجر۔

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ

۱۰۲۸: ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد (دوسری سند) نصر بن عاصم' ولید' محمد' ہشام نے بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ' خالد بن لجلاج' ان کے والد لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

۱۰۲۹: قتیبہ بن سعید' (دوسری سند) ابن ابی سرح' عبداللہ بن وہب' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا تو آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو حد مارنے کا حکم فرمایا اس عورت کے درے مارے گئے پھر آپ کو پتہ چلا کہ وہ تو شادی شدہ ہے۔ تو آپ نے حکم دیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ۔

۱۰۳۰: محمد بن عبدالرحیم' ابوعاصم' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے زنا کیا اس شخص کے محصن ہونے کے بارے میں پتہ نہیں تھا تو اس شخص کے درے لگائے گئے پھر پتہ چلا کہ وہ شخص محصن ہے تو اس شخص کو سنگسار کیا گیا۔

بَابُ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ

باب: قبیلہ جہینہ کی ایک عورت کا واقعہ کہ جس نے زنا کا ارتکاب کیا اور آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ وَأَبَانَ ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيًّا لَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُصَلِّي

۱۰۳۱: مسلم' ہشام' ابان' یحییٰ' ابوقلابہ' ابومہلب' عمران بن حصین سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور یہ کہ میں حمل سے ہوں آپ نے اس عورت کے ولی کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا تم اس عورت کو ٹھیک طریقہ سے رکھنا جب اس عورت کے بچہ کی پیدائش ہو جائے تو اس کو (میرے پاس) لے کر آنا چنانچہ جب اس عورت کے ولادت ہو گئی تو اس عورت کا ولی اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے اس عورت کے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو اس عورت کے کپڑے باندھے گئے پھر اس کو سنگسار کیا گیا اس کے بعد آپ نے صحابہؓ کو حکم فرمایا۔ ان حضرات نے اس عورت کی نماز (جنازہ) ادا کی عمر فاروقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (کیا ہم لوگ اس عورت پر نمازِ جنازہ پڑھیں) جبکہ اس عورت نے زنا کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس

عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبَانَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا۔

کے قبضہ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ مدینہ کے ستر اشخاص پر تقسیم کر دی جائے تو انکو کافی ہو تو کیا کوئی بات اس سے زیادہ اچھی ہوگی کہ اس عورت نے اپنے نفس (جان) کو قربان کر ڈالا یعنی وہ خود رجم کرانے کیلئے خدمت نبوی میں حاضر ہوگئی) راوی نے ابان کا نام نہیں لیا پھر اس عورت کے کپڑے باندھے گئے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي فَشُدَّتْ۔

۱۰۳۲: محمد بن وزیر، ولید، اوزاعی نے بیان کیا کہ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے کپڑے باندھے گئے (تاکہ سنگسار کرنے کے وقت عورت کا بدن نہ کھلے)۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ فَطَمَتْهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ

۱۰۳۳: ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، بشیر، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ غامد کی ایک عورت خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے زنا کر لیا۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا تم واپس ہو جاؤ تو وہ عورت واپس چلی گئی پھر اگلے دن اس عورت نے آ کر عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ جس طرح آپ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو واپس فرما دیا تھا' آپ مجھے بھی واپس فرمانا چاہتے ہیں (یعنی آپ مجھے رجم نہیں کرنا چاہتے) اور واللہ میں تو زنا سے حاملہ بھی ہوں تو بھی آپ نے اس سے فرمایا واپس ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ عورت چلی گئی۔ اگلے دن وہ عورت پھر حاضر ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا واپس چلی جاؤ اور جب تک بچہ پیدا نہ ہو مت آنا وہ عورت واپس چلی گئی جب اس عورت کے بچہ کی پیدائش ہوئی تو وہ بچہ لے کر حاضر ہوئی اور اس نے کہا اس بچے کو میں نے جنم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم واپس ہو جاؤ اور اس بچہ کو دودھ پلاؤ یہاں تک کہ تم اس بچہ کا دودھ چھڑاؤ۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں بچہ کا دودھ چھڑا کر اسے لے آئی اور اس بچہ کے ہاتھ میں کوئی شے تھی جس کو وہ کھا رہا تھا پھر بچہ کسی مسلمان کے سپرد کر دیا گیا اور اس عورت کے [illegible] فرمایا گیا تو اس عورت کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا اور اس کو رجم کرنے کا حکم ہوا تو وہ عورت رجم کی گئی اور اس کے رجم کرنے میں خالد بھی شامل تھے تو ان کا پتھر اس عورت کے ایسا لگا کہ اس عورت کے خون کا قطرہ ان کے چہرہ

وَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔

پر پڑا تو انہوں نے اس عورت کو گالی دی آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے خالد ٹھہرو! اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظالم انسان اور انسانوں کے حقوق میں خسارہ پیدا کرنے والا شخص ایسی توبہ کرتا تو اس کی بھی بخشش ہو جائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس عورت پر نماز پڑھی گئی اور اس کی (مسلمانوں کے قبرستان میں) تدفین ہوئی۔

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ امْرَأَةً فَحُفِرَ لَهَا إِلَى الثَّنْدُوَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَفْهَمَنِي رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْغَسَّانِيُّ جُهَيْنَةُ وَغَامِدٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلَ الْحِمَّصَةِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ فَلَمَّا طَفِئَتْ أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ۔

۱۰۳۴: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' زکریا ابوعمران' ایک محدث' ابن ابی بکرہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو اس کے لئے سینہ تک ایک گڑھا کھودا گیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بواسطہ عبدالصمد بن عبدالوارث' زکریا بن سلیم اسی طریقہ سے پہنچی ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کو چنے کے برابر کنکریوں سے مارا اور ارشاد فرمایا اس عورت کے مارو لیکن اس کے چہرہ کو بچا کر' جب اس عورت کا انتقال ہو گیا تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کو (گڑھے سے) نکالا اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور توبہ کے بارے میں وہی بات ارشاد فرمائی جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکی ہے۔

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَكَانَ أَفْقَهَهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ

۱۰۳۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' ابوہریرہ اور خالد جہنی سے مروی ہے کہ نبی کی خدمت میں دو آدمی مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے درمیان آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اور دوسرے شخص نے بھی گزارش کی اور وہ شخص زیادہ عقلمند تھا اس نے کہا) سچ ہے یا رسول اللہ! آپ ہم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ہی فیصلہ فرما دیجئے اور مجھے گزارش کرنے کی اجازت عطا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: بیان کرو۔ اس شخص نے عرض کیا بلاشبہ میرا لڑکا اس شخص کا نوکر تھا۔ عسیف' (مزدوری پر کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔) اس نے اس شخص کی بیوی سے زنا کیا اور لوگوں نے مجھے اطلاع دی کہ میرے لڑکے کو سنگسار ہونا ہے تو میں نے اس لڑکے کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک باندی فدیہ میں دے دی ہیں۔ پھر میں نے علماء سے دریافت کیا تو

فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

ان حضرات نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے پر ایک سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی لازمی ہے اور اس شخص کی بیوی پر سنگسار ہونا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم غور سے سنو اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی کے مطابق کروں گا تمہاری بکریاں اور باندیاں تو تم ہی کو واپس کر دی جائیں گی اور اس کے لڑکے کو آپ نے ایک سو کوڑے مارے اور ایک سال تک کے لئے جلاوطن کر دیا۔ پھر آپ نے انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ عورت اقرار کر لے تو اس کو رجم کر دے تو اس عورت نے اقرار کرلیا اور سنگسار کر دی گئی۔

بَابٌ فِي رَجْمِ الْيَهُودِيَّيْنِ

باب: یہودی اور یہودیہ کو زنا میں سنگسار کرنا

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الزِّنَا فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَجَعَلَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَيْكَ فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ۔

۱۰۳۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں یہودی حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے تذکرہ کیا کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ تورات میں زنا کے سلسلے میں کیا حکم دیکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ زنا کرنے والوں کو ذلیل کر کے کوڑے مارتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے ان لوگوں سے فرمایا تم لوگ جھوٹے ہو۔ بلاشبہ تورات میں زانی کو رجم کرنے کا حکم ہے پھر وہ تورات لائے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے زانی کو رجم کرنے کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس جگہ سے آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام نے اس شخص سے کہا تم اپنا ہاتھ اُٹھاؤ اس شخص نے اپنا ہاتھ جب اُٹھایا تو دیکھا اس میں سنگسار کئے جانے کی آیت موجود تھی۔ پھر تمام لوگ کہنے لگے اے محمد! آپ ہی نے درست فرمایا اس میں سنگسار کئے جانے کی آیت موجود ہے پھر آپ نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے اس مرد کو دیکھا کہ وہ مرد اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے اس پر جھکا جا رہا تھا۔

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ

۱۰۳۷: محمد بن علاء' اعمش' عبیداللہ بن مرہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَهُوَ يُطَافُ بِهِ فَنَاشَدَهُمْ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِهِمْ قَالَ فَأَحَالُوهُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَنَشَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ الرَّجْمُ وَلَكِنْ ظَهَرَ الزِّنَا فِي أَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا أَنْ يُتْرَكَ الشَّرِيفُ وَيُقَامُ عَلَى مَنْ دُونَهُ فَوَضَعْنَا هَذَا عَنَّا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا مَا أَمَاتُوا مِنْ كِتَابِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فَقَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَنَجْتَمِعُ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ

شخص نکلا یعنی گزرا) جس کا منہ کالا کیا گیا تھا آپ نے یہود کو طلب فرمایا اور ان سے دریافت کیا کیا تم لوگ توریت میں زنا کرنے والے شخص کی یہی سزا پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے ان لوگوں کے ایک عالم کو طلب فرمایا اور اسے اس اللہ کی قسم دی کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی (اور آپ نے فرمایا) کیا تم لوگ اپنی کتاب میں زنا کرنے والے شخص کی یہی سزا پاتے ہو (کہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیا جائے اور لوگوں میں اس کو گھمایا جائے) تو وہ کہنے لگا: نہیں اور اگر آپ مجھے اتنی بڑی قسم نہ کھلاتے تو میں آپ سے بیان نہ کرتا یعنی صحیح صحیح بات نہ بتاتا) ہم لوگوں کی کتاب میں زنا کرنے والے شخص کی حد اس کو رجم کرنا ہے لیکن جب امراء میں زنا عام ہو گیا تو جب کسی باعزت شخص کو ہم اس جرم میں پکڑتے تو اس کو رہا کر دیتے اور جب کسی غریب کمزور شخص کو پکڑتے تو اس کو حد لگاتے تھے۔ پھر ہم لوگوں نے مشورہ کیا کہ آؤ تمام لوگ مل کر ایک ہی سزا پر اتفاق کر لیں کہ جو باعزت اور کمزور شخص پر جاری کر سکیں تو ہم لوگوں نے منہ کالا کرنے اور مجرم کے کوڑے مارنے پر اتفاق کیا اور سنگسار کرنا ترک کر دیا۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا یا اللہ میں تمام لوگوں سے پہلے آپ جل جلالہ کے حکم کو زندہ کروں گا جب کہ ان لوگوں نے اسے کالعدم کر دیا تھا۔ تو آپ نے اس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور اس شخص کو سنگسار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی قولہ تعالیٰ: وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ۔ آپ ان لوگوں کی وجہ سے غمگین نہ ہوں جو کافر ہونے میں جلدی کر رہے ہیں یا کفار سے دوستی کرنے میں (جلدی کرتے ہیں) ان لوگوں میں سے جو لوگ اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایمان لے آئے اور ان لوگوں کے دل میں یقین نہیں آیا یہاں تک کہ ارشاد فرمایا اگر یہ لوگ حکم دیں کہ (زانی کو) درے مارے جائیں تو اس کو قبول کر لو اور اگر سنگسار کئے جانے کا حکم دیں تو اس کو تسلیم نہ کرو پھر ارشاد فرمایا وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ یعنی جو شخص کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا اور جو

فَاحْذَرُوا إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قَالَ هِيَ فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا يَعْنِي هَذِهِ الْآيَةَ۔

شخص کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ ظالم ہے پھر ارشاد فرمایا جو شخص کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ شخص فاسق ہے۔ ان تمام سے یہود مراد ہیں اور یہ آیاتِ کریمہ کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں (کتب تفسیر میں ان آیاتِ کریمہ کا شانِ نزول مفصل مذکور ہے)

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُودٍ فَدَعَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقُفِّ فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ أَنْزَلَكِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِكُمْ فَأُتِيَ بِفَتًى شَابٍّ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

۱۰۳۸: احمد بن سعید' ابن وہب' ہشام' زید بن اسلم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ یہود آئے اور حضور اکرم ﷺ کو (مدینہ منورہ میں واقع وادی) قف میں بلا کر لے گئے آپ لوگوں کے پاس بیت المدراس میں تشریف لائے تو انہوں نے کہا اے ابو القاسم ہم لوگوں سے ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا تو آپ ان کا فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر ان لوگوں نے آپ کے لئے ایک تکیہ رکھ دیا۔ آپ اس تکیہ پر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: میرے پاس توریت لے کر آؤ۔ چنانچہ تورات پیش کی گئی آپ نے اپنے نیچے سے تکیہ نکالا اور اس پر تورات رکھی اور ارشاد فرمایا اس شخص کو بلاؤ جو کہ تم سب میں سب سے زیادہ صاحبِ علم ہو تو ایک نوجوان شخص طلب کیا گیا اس کے بعد سنگسار کئے جانے کا واقعہ بیان کیا۔

توریت میں زانی کی سزا:

حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن صوریا کو طلب فرمایا اور ان سے حلفاً دریافت فرمایا کہ توریت میں زانی کے لئے سنگسار کئے جانے کی سزا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا بلاشبہ زنا کرنے والے شادی شدہ کے لئے سنگسار کئے جانے کی سزا ہے۔

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ

۱۰۳۹: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' قبیلہ مزینہ کا ایک شخص (دوسری سند) احمد بن صالح' عنبسہ' یونس اور محمد بن مسلم دونوں کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے سنا جوان لوگوں میں سے تھا جو علم کو حاصل کرتے اور اسے یاد رکھتے ہیں اس کے بعد دونوں ایک ہی طرح کی بات کہتے ہیں کہ ہم حضر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے کہ انہوں نے ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث سنائی کہ یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا تو ان

وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى أَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ قَالُوا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيهُ أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ وَتُقَابَلُ أَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ أَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَ اللَّهِ قَالَ زَنَى ذُو قَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا فَأَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُونَهُ وَقَالُوا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجُمَهُ فَاصْطَلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُمْ۔

دونوں نے ایک دوسرے سے کہا اس رسول کی خدمت میں چلو کیونکہ وہ رسول وزن ہلکا کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے پس اگر وہ سنگسار کرنے کے حکم سے نیچے کوئی کم درجہ کی سزا کا حکم دیں گے تو ہم اس حکم کو تسلیم کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت بھی پیش کریں گے کہ یہ حکم تمہارے انبیاء میں سے ایک نبی کا ہے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ یہود نے کہا اے ابوالقاسم! آپ اس مرد اور عورت کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں کہ جنہوں نے زنا کیا۔ آپ نے یہ بات سن کر کوئی جواب نہ دیا اور ان لوگوں کے مدرسہ کی طرف تشریف لے گئے وہاں پر دروازہ پر کھڑے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس اللہ کی کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی تم لوگ توریت میں کیا حکم پاتے ہو اس شخص کے بارے میں جو زنا کا مرتکب ہوا ہو جبکہ وہ شادی شدہ بھی ہو یہود نے بیان کیا کہ ایسے شخص کا منہ کالا کیا جاتا ہے اور اس کو گدھے پر بٹھلا کر (شہر میں) گھمایا جاتا ہے اور اس کے درے مارے جاتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں سے ایک نوجوان یہ بات سن کر خاموش رہا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو خاموش دیکھا تو آپ نے اس شخص کو دوبارہ قسم کھلائی۔ اس پر اس شخص نے کہا جب تم نے ہم لوگوں کو بھرپور حلف دلایا تو ہم لوگ تو تورات میں (زانی کو) سنگسار کئے جانے کا حکم پاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو کب سے ہلکا سمجھ کر ترک کر دیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کسی بادشاہ کے رشتہ دار نے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار نہیں کیا پھر ایک دوسرے شخص نے عام لوگوں میں سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس شخص کو سنگسار کرنا چاہا لیکن اس کی قوم کے لوگ درمیان میں آ گئے اور کہنے لگے ہمارا آدمی سنگسار نہیں کیا جائے گا' جب تک کہ تم اپنے آدمی کو پیش نہ کرو اور اس کو سنگسار نہ کرو۔ آخر تمام لوگوں نے متفقہ طور پر اسی سزا پر اتفاق کیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں

تو وہی حکم کرتا ہوں جو کہ تورات میں موجود ہے پھر آپ نے حکم فرمایا وہ یہودی مرد اور عورت (جو کہ زنا کے مرتکب ہوئے تھے) سنگسار کر دیئے گئے۔ زہری نے بیان کیا کہ مجھے یہ اطلاع ملی کہ یہ آیت ان ہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ (ترجمہ) ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔ اس کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں وہ رسول جو کہ اللہ کے اطاعت گزار ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی میں سے ہیں۔

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أُحْصِنَا حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَاةِ فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيهِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ فَاجْتَمَعَ أَحْبَارٌ مِنْ أَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فِيهِ قَالَ وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَخُيِّرَ فِي ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ۔

۱۰۴۰: عبدالعزیز، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحق، زہری، ایک مزنی آدمی، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ یہود میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لیا اور وہ دونوں محصن (شادی شدہ) تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ان لوگوں کی کتاب تورات میں (زانی کو) سنگسار کیے جانے کا حکم موجود تھا اور ان پر فرض تھا لیکن ان لوگوں نے اس حکم کو ترک کر دیا تھا اور (اسکے بجائے) انہوں نے (زانی کو) گدھے پر اُلٹے رخ سوار کرنا چاہا اور ایک سو مرتبہ روغن دار رسّی سے مارنا اختیار کر رکھا تھا۔ ان لوگوں کے علماء اکٹھے ہوئے اور ان لوگوں نے کچھ لوگوں کو خدمت نبوی میں حد زنا معلوم کرنے کیلئے بھیجا۔ پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا اور چونکہ وہ یہودی لوگ' آپ کے دین میں نہیں تھے اس لئے نبیؐ کو اس بات کا اختیار دیا گیا کہ آپ ان لوگوں کا فیصلہ فرمائیں یا فیصلہ نہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یعنی اگر یہود آپ کے پاس حاضر ہوں تو آپ ان کا فیصلہ کریں یا نہ کریں۔ آپ اگر فیصلہ نہیں کریں گے تو وہ لوگ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور آپ اگر فیصلہ کریں تو انصاف سے کام لیں۔ اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ مُجَالِدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي

۱۰۴۱: یحییٰ بن موسیٰ، ابواُسامہ، مجالد، عامر، جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ یہودی لوگ ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا' خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے دو زیادہ علم رکھنے والوں کو بلا کر لاؤ۔ وہ شخص صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ان دونوں کو قسم دی اور دریافت فرمایا ان کیلئے توریت میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو

التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّهُودِ فَجَائُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا۔

تورات میں یہ حکم پاتے ہیں جب چار گواہ شہادت دیں کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی شرم گاہ میں اس طرح سے دیکھا ہے کہ جس طرح سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو وہ دونوں سنگسار کیے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کو سنگسار کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے کہا کہ اب ہم لوگوں کی حکومت تو باقی نہیں رہی تو ہم لوگوں کو (کسی کو) مار دینا برا لگتا ہے۔ اس پر نبیؐ نے گواہوں کو طلب فرمایا وہ چار گواہ لے کر حاضر ہوئے۔ ان لوگوں نے اس طرح گواہی دی کہ ہم لوگوں نے مرد کے عضو مخصوص کو عورت کی شرمگاہ میں اس طرح دیکھا ہے جس طرح کہ سلائی' سرمہ دانی میں (ہوتی ہے) آپ نے (رجم کیے جانے کا) حکم فرمایا۔

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا۔

۱۰۴۲: وہب بن بقیہ' ہشیم' مغیرہ' ابراہیم' شعبی سے بھی یہی حدیث روایت ہے لیکن اس روایت میں یہ (مروی) نہیں ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہوں کو طلب فرمایا اور انہوں نے شہادت دی۔

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوٍ مِنْهُ۔

۱۰۴۳: وہب بن بقیہ' ہشیم' ابن شبرمہ' شعبی سے اسی روایت جیسی روایت بیان کی ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ

باب: اگر کوئی شخص اپنی محرم عورت سے زنا کا مرتکب ہو تو اس کی سزا کیا ہے؟

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ لِوَاءٌ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يَطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَذَكَرُوا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ۔

۱۰۴۴: مسدد' خالد' مطرف' ابوالجہم' براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اُونٹ گم ہو گئے تھے میں ان کو تلاش کر رہا تھا کہ اسی دوران کچھ سوار پہنچے ان لوگوں کے ہمراہ ایک جھنڈا تھا تو دیہاتی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میری قدر و منزلت کی وجہ سے میرے گرد گھومنے لگے۔ پھر وہ لوگ ایک قبہ پر پہنچے اور انہوں نے وہاں سے ایک شخص کو باہر نکال کر اسکی گردن اُڑا دی۔ اسکے بارے میں میں نے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا تھا۔

محارم سے نکاح:

شخص مذکورہ نے دورِ جاہلیت کے دستور کے مطابق سوتیلی ماں سے نکاح کیا تھا۔ اسلام میں محارم سے نکاح' نکاح باطل ہے اور صحبت کرنے سے حد لگائے جانے کا حکم ہے۔

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ۔

۱۰۴۵: عمرو بن قسیط' عبیداللہ' زید' عدی بن ثابت' یزید بن براء' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے چچا سے ملاقات کی ان کے ہمراہ ایک جھنڈا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے کہ جس نے اپنے والد کی بیوی (سوتیلی ماں) سے نکاح کرلیا ہے۔ تو آپ نے اس شخص کی گردن اُڑا دینے اور اس کا مال ضبط کر لینے کا حکم فرمایا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

باب: اگر کوئی شخص بیوی کی باندی سے زنا کر لے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا۔

۱۰۴۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' خالد' حبیب بن سالم سے مروی ہے کہ ایک شخص عبدالرحمٰن بن حنین نامی نے اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر لی تو یہ معاملہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے یہاں پیش ہوا اور وہ حاکم کوفہ تھے انہوں نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ اسی طرح کروں گا جس طرح نبیؐ نے فرمایا تھا۔ اگر تمہاری بیوی نے اپنی باندی کو تمہارے لئے حلال کر دیا تھا تو میں تمہیں ایک سو درے ماروں گا' اور اگر حلال نہیں کیا تھا تو میں تم کو پتھروں سے سنگسار کروں گا۔ پھر جب تحقیق واقعہ کی تو پتہ چلا کہ اس شخص کی بیوی نے اس شخص کیلئے اپنی باندی کو حلال کر دیا تھا۔ پس انہوں نے اس شخص کے ایک سو درے مارے۔ قتادہؒ نے بیان کیا کہ میں نے اس سلسلہ میں حضرت حبیب بن سالم کو تحریر کیا تو انہوں نے یہ حدیث تحریر فرما کر روانہ کی۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ۔

۱۰۴۷: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' ابو بشر' خالد بن عرفطہ' حبیب بن سالم' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کرے تو اگر بیوی نے اجازت دے دی تو اس شخص کو ایک سو درے ماروں گا ورنہ اسے سنگسار کر دوں گا۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۰۴۸: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' حسن' قبیصہ' حضرت سلمہ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا فَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَسَلَّامٌ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ يُونُسُ وَمَنْصُورٌ قَبِيصَةَ۔

بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے سلسلہ میں کہ جس نے اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر لی تھی یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ اگر اس شخص نے زبردستی صحبت کر لی تو وہ باندی آزاد ہے اور اسے اس باندی کی مالکہ کو اسی قسم کی باندی ادا کرنا ضروری ہوگا اور اگر اس باندی نے بخوشی صحبت کرائی تو وہ باندی اس شخص کی ہو جائے گی اور اس باندی کی مالکہ عورت کو اس جیسی دوسری باندی ادا کرنا ضروری ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حسن سے یونس' عمرو' منصور اور سلام نے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے (البتہ) یونس اور منصور نے روایت میں قبیصہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا۔

۱۰۴۹: علی بن حسین' عبدالاعلی' سعید' قتادہ' حسن' سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا اور اس حدیث میں اس طرح مذکور ہے کہ اگر اس باندی نے بخوشی صحبت کرائی تو وہ باندی اور اس جیسی ایک دوسری باندی' بیوی کو شوہر کے مال میں سے دلوائی جائے گی۔

بَاب فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

باب: اغلام بازی کرنے والے کی سزا

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ۔

۱۰۵۰: عبداللہ بن محمد' عبدالعزیز' عمرو' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جس شخص کو قوم لوط کا عمل (اغلام بازی) کرتے دیکھو تو کرنے والے (یعنی اغلام باز) اور کروانے والے' دونوں افراد کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو سلیمان بن ہلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے اور عباد بن منصور نے عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے مرفوعاً اور ابن جریج نے ابراہیم' داؤد' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

۱۰۵۱: اسحق بن ابراہیم بن راہویہ' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن خثیم' سعید بن جبیر' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بکر (یعنی

ابْنُ خُثَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُؤْخَذُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ۔

کنوارا) شخص اگر اغلام بازی میں پکڑا جائے تو اس کو سنگسار کر دیا جائے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اغلام بازی کی سزا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اغلام بازی کرنے والے کی سزا قاضی یا امیر المؤمنین کی رائے پر موقوف ہے یعنی قاضی یا امام اغلام باز کو تعزیر کرے کتب فقہ میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً

باب: جانور سے بدکاری کرنے والے کی سزا

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا أُرَاهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ۔

۱۰۵۲: عبداللہ بن محمد' عبدالعزیز' عمرو' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی چوپایہ سے زنا کیا تو اس شخص کو مار ڈالو اور اس کے ساتھ اس جانور کو بھی مار ڈالو عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ اس چوپایہ (جانور) کا کیا جرم ہے؟ عکرمہ خود ہی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے (جانور کو مار ڈالنے کی) بات اسلئے کی کہ جس جانور کے ساتھ ایسا برا کام کیا جا چکا ہو' ابن عباسؓ نے اس کے گوشت کھانے کو اچھا نہ سمجھا ہو۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ شَرِيكًا وَأَبَا الْأَحْوَصِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ وَ قَالَ الْحَكَمُ أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدَّ وَ قَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

۱۰۵۳: احمد بن یونس' شریک' ابوالاحوص اور حضرت ابوبکر بن عباس رضی اللہ عنہما' ابورزین' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چوپایہ سے بدکاری کرنے والے شخص پر کوئی حد نہیں لگائی جائے گی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عطاء نے اسی طریقہ سے بیان کیا اور حکم نے بیان کیا کہ اس شخص کے درے لگائے جائیں لیکن حد کے دروں سے کم' حسن نے بیان کیا کہ اس شخص کی سزا' زنا کرنے والے شخص جیسی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاصم کی روایت عمرو کی روایت کی تضعیف کر رہی ہے۔

بَابٌ إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْأَةُ

باب: اگر کوئی مرد اقرار زنا کرلے اور عورت منکر رہے؟

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

۱۰۵۴: عثمان بن ابی شیبہ' طلق' عبدالسلام' ابوحازم' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا۔

میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں نے فلانی عورت سے زنا کیا ہے اور اس عورت کا نام بھی لیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کو طلب فرمایا اور اس سے دریافت کیا مگر اس عورت نے انکار کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کے حد (زنا) لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

مرد کا اقرارِ زنا:

مذکورہ مرد کے حد لگائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ اس مرد کا زنا کا اقرار کرنا اس کے اُوپر حد جاری کرنے کے لئے کافی ہو گیا لیکن مرد کا اقرار کرنا عورت کے حد لگائے جانے کے لئے کافی نہیں جب تک کہ وہ خود اقرار نہ کرے یا چار گواہ نہ ہوں اس لئے آپ نے عورت کو حد نہیں لگائی اور چھوڑ دیا۔

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَبْنَاوِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ۔

۱۰۵۵: محمد بن یحییٰ' موسیٰ بن ہارون' ہشام' قاسم' خلاد' ابن مسیب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی بکر اور قبیلہ بنی لیث میں سے ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس شخص نے ایک عورت کے ساتھ اپنے زنا کرنے کا چار دفعہ اقرار کیا تو آپ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے اور وہ شخص کنوارا تھا۔ پھر اس شخص سے عورت کے خلاف شہادت طلب کی گئی تو عورت نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ شخص جھوٹا ہے تو اس شخص پر حد قذف لگائی گئی (اور اس کے اسّی کوڑے مارے گئے)۔

حد قذف لگائے جانے کا واقعہ:

شخص مذکورہ نے مذکورہ عورت پر زنا کی تہمت لگائی اور اس نے اپنے لئے حد قبول کی۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے مذکورہ عورت سے زنا کرنے پر حسب ضابطہ شرع چار شاہد طلب فرمائے وہ شخص دعویٰ زنا پر گواہ نہ پیش کر سکا تو آپ نے اس شخص پر حد قذف لگائی۔ لقولہ تعالیٰ: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً (النور ۱۸:٤) یعنی جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت (زنا) لگائیں اور پھر وہ چار گواہ (زنا کے) پیش نہ کر سکیں تو اس شخص کے اسّی کوڑے لگائے جائیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ دُونَ الْجِمَاعِ فَيَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ

باب: کوئی شخص کسی عورت سے صحبت کے علاوہ تمام کام کرے پھر' پکڑے جانے سے قبل تائب ہو جائے؟

۱۰۵٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۰۵٦: مسدد' ابوالاحوص' سماک' ابراہیم' علقمہ اور اسود' عبداللہ بن مسعود

الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَأَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً فَقَالَ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

"سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میں مدینہ کے کنارہ ایک عورت سے ملا اور میں نے صحبت کے علاوہ تمام کام کیا ہے۔ تو اب میں حاضر خدمت ہوں' مجھے جو چاہیں سزا دے دیجئے۔ عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا جرم چھپا دیا تھا اگر تم بھی اپنا جرم چھپا لیتے تو اچھا ہوتا۔ آپ نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ وہ شخص چل دیا۔ نبیؐ نے اسکے پیچھے ایک شخص روانہ کیا اور اس کو آپ نے طلب فرمایا اور اسکو یہ آیت سنائی: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ یعنی نماز کو قائم کرو' دن کے دونوں کناروں میں (اور ہر ایک فجر' ظہر' عصر میں) اور رات کے اندھیرے میں بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ حکم خاص اس شخص کیلئے ہے یا تمام لوگوں کے لئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں کے لئے۔

دن کے کناروں سے مراد:

دونوں کناروں سے مراد نمازِ فجر' ظہر' عصر سے اور رات کی تاریکی سے مراد مغرب' عشاء کے وقت کی نمازیں ہیں اور وضو کرنے سے گناہِ صغیرہ معاف ہو جانے کی تفصیل جلد اوّل کے ترجمہ میں عرض کی جا چکی۔ بعض مفسرین نے مذکورہ بالا مسئلہ میں مزید تفصیل بیان فرمائی ہے۔

بَاب فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ

باب: غیر شادی شدہ باندی زنا کرے تو اس کی سزا

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ۔

۱۰۵۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ' ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنیؓ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا کہ غیر شادی شدہ باندی جب زنا کرے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ باندی زنا کرے تو اس کے درے مارو پھر اگر وہ زنا کرے تو اسکے درے مارو۔ اگر پھر زنا کرے تو اس کے درے مارو۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو اس کو فروخت کر دو اگر چہ ایک رسّی کے عوض کیوں نہ ہو ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات اچھی طرح معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا یا چوتھی مرتبہ میں ارشاد فرمایا کہ اس باندی کو فروخت کر دو ایک رسّی کے عوض اور ضفیر رسّی کو کہتے ہیں۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ

۱۰۵۸: مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' حضرت ابوسعید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيرٍ أَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کسی شخص کی باندی زنا کاری کرے تو اس کو حد لگائے اسے صرف شرمسار کر کے نہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کو تین مرتبہ تک حد (زنا) لگائی جائے اور اگر وہ چوتھی مرتبہ زنا کی مرتکب ہو تو اس کو فروخت کر دو اگر چہ (اس کی قیمت) بال کی رسّی ہی ملے۔

عرب کا خلافِ شرع طریقہ:

عرب کا یہ وطیرہ تھا کہ وہ لوگ باندی کے زنا کرنے کو عیب نہیں سمجھتے تھے صرف اس باندی پر غصہ ہو کر اور اس کو ڈرا کر اس شخص کے پاس چھوڑ دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ایسی باندی سے صرف ناراضگی ہی کافی نہیں بلکہ اس کو حد بھی لگائی جائے گی۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

۱۰۵۹: ابن نفیل' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس باندی کو ہر مرتبہ کتاب اللہ کے مطابق مارے (یعنی حد لگائے) اور اس کو صرف ڈانٹ ڈپٹ کر نہ چھوڑے یا حد مارنے کے بعد پھر اس کو ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے۔ اگر وہ باندی چوتھی مرتبہ زنا کرے تو پھر اس کو کتاب اللہ کے مطابق حد لگائے اس کے بعد اس باندی کو فروخت کر دے اگر چہ اس کی قیمت بال کی رسّی ہی وصول ہو۔

باندی کی حد کی مقدار:

باندی کی حد آزاد عورت کے مقابلہ میں آدھی ہے غیر محصنہ یعنی غیر شادی شدہ باندی کی حد پچاس کوڑے ہے کتب فقہ میں باندی کی حد سے متعلق تفصیلات مذکور ہیں۔

بَابٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ

باب: مریض پر حد جاری کرنے کا بیان

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أُضْنِيَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ

۱۰۶۰: احمد بن سعید' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص بیمار پڑ گیا یہاں تک کہ وہ کمزور ہو کر ہڈی پر صرف کھال رہ گئی اس وقت اس شخص کے پاس کسی شخص کی باندی گئی اس کو دیکھ کر وہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس نے اس باندی سے صحبت کر لی۔ جب اس شخص کی

فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً۔

قوم کے لوگ اس شخص کے پاس مزاج پرسی کے لئے آئے تو اس شخص نے یہ واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تم لوگ آنحضرت ﷺ سے میرے متعلق دریافت کرو کیونکہ میں نے ایک باندی سے جماع کیا ہے جو میرے پاس آئی تھی۔ ان لوگوں نے یہ واقعہ خدمت نبوی میں عرض کیا اور کہا کہ ہم لوگوں نے تو ایسا مریض اور کمزور شخص کسی کو نہیں دیکھا جتنا کمزور اور مریض وہ شخص ہے۔ اگر ہم لوگ اس شخص کو آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوں تو اس شخص کی جسم کی ہڈیاں علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گی وہ تو صرف ہڈیوں پر کھال ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ درخت کی ایک سو شاخیں لے کر اس شخص کو ایک ہی مرتبہ مار دیں۔

قصاص یا دیت لازم ہونے کی صورت:

مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو درخت کی ایک سو شاخوں سے مارنا سو مرتبہ مارنے کے قائم مقام ہوگا پھر اگر وہ شخص مذکورہ طریقہ پر حد لگائی جانے کی صورت میں مرجائے تو اس شخص کا خون معاف ہے کسی پر قصاص یا دیت لازم نہ ہوگی۔

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِآلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَفَرَغْتَ قُلْتُ أَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيلُ فَقَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ قَالَ لَا تَضْرِبْهَا حَتَّى تَضَعَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

۱۰۶۱: محمد بن کثیر' اسرائیل' عبدالاعلیٰ' ابوجمیلہ' علیؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کے اہل بیت میں سے کسی شخص کی باندی نے زنا کرلیا تو نبیؐ نے ارشاد فرمایا اے علیؓ! اُٹھو اور اس کے حد مارو آپ نے دیکھا تو اس باندی کے خون جاری تھا۔ میں واپس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ تم حد مار کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس باندی کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس باندی کے خون جاری ہے تو نبیؐ نے ارشاد فرمایا اچھا' اس باندی کو چھوڑ دو جب تک اس کا خون بند نہ ہو اس کے بعد اس پر حد قائم کرو اور تم لوگ اپنے غلام اور باندی پر حد قائم کیا کرو۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ابوالاحوص نے یہ روایت عبدالاعلیٰ سے روایت کی اور شعبہ نے عبدالاعلیٰ سے روایت بیان کی ہے البتہ اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس باندی کو حد نہ لگاؤ یہاں تک کہ اس کے بچہ پیدا ہو لیکن روایت کا اوّل زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي حَدِّ الْقَذْفِ

باب: جھوٹی تہمت لگانے والے کی حد کا بیان

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ

۱۰۶۲: قتیبہ' مالک' ابن ابی عدی' محمد بن اسحٰق' حضرت عبداللہ بن ابی بکر' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب

أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذَاكَ وَتَلَا تَعْنِي الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ۔

میری تطہیر (پاکی) کے سلسلے میں آیت کریمہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تذکرہ فرمایا اور قرآن کریم تلاوت فرمایا اس کے بعد آپ جب منبر سے اُترے تو آپ نے دو مرد اور ایک عورت کے لئے (حد لگائے جانے کا) حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے انہیں حد لگائی۔

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ عَائِشَةَ قَالَ فَأَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَمِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَيَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ۔

۱۰۶۳: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق سے اسی طریقہ پر مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے دونوں مردوں اور ایک عورت کو کہ جنہوں نے بری بات کہی تھی (نعوذ باللہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی) وہ مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت حمنہ بنت جحش تھی۔

بَاب الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ

باب: حد شراب

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقِتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا۔

۱۰۶۴: حسن بن علی' محمد بن مثنیٰ' ابوعاصم' ابن جریج' محمد بن علی' عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کسی قسم کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ایک شخص نے شراب پی تو اسے نشہ ہو گیا اور وادی میں لڑکھڑاتا ملا تو اس شخص کو لوگ لے کر خدمت نبوی میں لے جانے لگے۔ جب وہ شخص ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مکان کے سامنے پہنچا تو وہ اچانک بھاگ گیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں داخل ہو کر ان سے لپٹ گیا پھر یہ پورا واقعہ خدمت نبوی میں عرض کیا گیا۔ آپ کو ہنسی آگئی اور آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس شخص نے اس طرح کیا ہے؟ اور آپ نے اس کے سلسلے میں کوئی حکم نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن بن علی کی اس قسم کی حدیث ہے جس میں اہلِ مدینہ متفرد ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرابی کو معاف کرنے کی وجہ:

شخص مذکور کو آپ نے اس وجہ سے معاف فرما دیا کہ ثبوتِ شرعی سے اس شخص کا شراب پینا ثابت نہیں تھا۔ واضح رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے شرابی کی حد اسّی کوڑے مقرر فرمائی گئی۔ بذل المجہود ج ۵ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے۔

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

۱۰۶۵: قتیبہ ابوضمرہ یزید محمد بن ابراہیم ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کو مارو۔ تو ہم لوگوں میں سے کسی شخص نے اسے ہاتھ سے کسی نے اپنے جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے مارا۔ پھر جب فارغ ہوگئے تو قوم میں سے کسی نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کرے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح نہ کہو اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔

سزایافتہ گنہگار کو برا کہنے کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے جب گنہگار کو سزا مل جائے تو اس کی برائی نہ کرو کیونکہ اس طرح برا کہنے سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ مسلمان کی ذلت سے شیطان خوش ہوگا تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی ایسی صورت میں تو یہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ مَا خَشِيتَ اللَّهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلَكِنْ قُولُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا۔

۱۰۶۶: محمد بن داؤد ابن وہب یحییٰ بن ایوب حیوۃ اور ابن لہیعہ ابن الہاد سے اس روایت میں اسی طریقہ پر بیان کیا گیا البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب لوگ اس شخص کو مار پیٹ کر فارغ ہو گئے تو آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اس شخص کو ڈانٹ ڈپٹ کرو تو لوگ اس کو یوں کہنے لگے: تجھے اللہ کا ڈر نہیں آیا۔ تجھے اللہ کا خوف نہیں ہے اور تجھے آنحضرت ﷺ سے بھی شرم وحیا نہیں آئی پھر اس شخص کو چھوڑ دیا۔ اس روایت کے اخیر میں یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن اے لوگو اس طرح کہو کہ اے اللہ اس شخص کی مغفرت فرمادے اور اس شخص پر رحم فرما اور بعض حضرات نے روایت میں کچھ کمی زیادتی کی ہے۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا

۱۰۶۷: مسلم بن ابراہیم ہشام (دوسری سند) مسدد یحییٰ ہشام قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے شرابی کو جوتوں اور کھجور کی چھڑیوں سے حد لگائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرابی کے چالیس کوڑے لگائے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو انہوں نے صحابہ رضی اللہ

وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرِّيفِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْقُرَى وَالرِّيفِ فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ۔

عنہم کو بلایا لوگ آبادیوں کے قریب ہو گئے مسدد نے بیان کیا گاؤں اور آبادی سے (مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ شراب پینے لگے) تو اب شراب پینے والے شخص کی حد کے سلسلہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ سب سے جو ہلکی حد ہے وہی متعین کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے چالیس مرتبہ مارا۔ شعبہ نے (اس طرح) بیان کیا کہ اس کو دو لکڑی سے چالیس مرتبہ مارا۔

سب سے کم درجہ کی حد:

حدود میں سب سے کم درجہ کی حد حد قذف ہے جس میں اسی کوڑے لگائے جانے کا حکم ہے۔ قرآن میں اسی کی وضاحت فرمائی گئی ہے اسی حد قذف کے مطابق شراب کی حد بھی اسی کوڑے مقرر کیے گئے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّانَاجُ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

۱۰۶۸: مسدد، موسیٰ، عبدالعزیز، عبد اللہ بن داناج، حصین بن منذر رقاشی جو ساسان کے والد ہیں سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اس وقت لوگ حضرت ولید بن عقبہ کو لے کر آئے اور ان پر عمران نے (جو کہ حضرت کے آزاد کردہ غلام تھے) اور ایک حبشی نے گواہی دی تو ایک شخص نے (گواہی میں) بیان کیا کہ میں نے اس کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو شراب کی قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے شراب کی قے تبھی تو کی ہے جب اس نے پی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حد مارنے کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو حضرت حسن سے حد مارنے کے لئے حکم فرمایا۔ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ جس شخص نے خلافت کا مزہ حاصل کیا ہے اس کو بوجھ بھی برداشت کرنا چاہئے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہما جو خلیفہ ہیں وہ ہی حد ماریں یا اپنے کسی رشتہ دار کو حکم لگانے کا فرمائیں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن جعفر سے فرمایا تم حد لگا

وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ۔

دو۔ انہوں نے درّہ لے کر اس شرابی کو مارنا شروع کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ شمار فرماتے رہے جب چالیس پر پہنچے تو فرمایا کافی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے (شرابی کو) چالیس کوڑے مارے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس ہی مرتبہ مارا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے ہیں اور تمام مسنون ہے اور مجھ کو تو یہ چالیس (کوڑے) مارنا بہت پسندیدہ ہے۔

شرابی کی حد:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرابی کی حد اور حد قذف کی حد ایک ہی ہے یعنی اسی اسی کوڑے۔

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا وَلِّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّنَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ۔

۱۰۶۹: مسدد' یحییٰ' ابن ابی عروبہ' داناج' حصین بن منذر' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے کی حد چالیس کوڑے مارے ہیں اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حد کو اسی کوڑوں سے مکمل فرمایا اور یہ تمام مسنون ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اصمعی نے بیان کیا وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص نے خلافت کی سہولیات حاصل کی ہیں اسی کو مشکلات بھی برداشت کرنے دو۔

بَاب إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

باب: جو شخص کئی مرتبہ شراب پئے تو اسکی کیا سزا ہے؟

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ۔

۱۰۷۰: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' عاصم' ابوصالح' حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو اور پھر اگر وہ (دوبارہ) شراب پئیں تو جب بھی ان کو کوڑے مارو اور اگر پھر بھی پئیں (یعنی تیسری مرتبہ) تو کوڑے مارو پھر (چوتھی مرتبہ) پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

شرابی کا قتل منسوخ ہے:

شرابی کو قتل کیے جانے کا حکم مندرجہ ذیل حدیث سے منسوخ ہے۔

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْخَامِسَةِ إِنْ شَرِبَهَا فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا فِي حَدِيثِ

۱۰۷۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا اور آپ نے پانچویں مرتبہ میں فرمایا اگر وہ شخص (پانچویں مرتبہ) شراب پئے تو اس کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ (راوی) ابوغطیف کی روایت میں بھی اسی طریقہ سے مذکور ہے کہ اس کو پانچویں مرتبہ میں قتل

أَبِي غُطَيْفٍ فِي الْخَامِسَةِ۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا حَدِيثُ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ وَرَفَعَ الْقَتْلَ وَكَانَتْ رُخْصَةً قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهَذَا

کرڈالو۔

۱۰۷۲: نصر بن عاصم‘ یزید‘ ابن ابی ذئب‘ حارث‘ ابوسلمہ‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نشہ کرے تو اس کو درے لگاؤ۔ اگر پھر (دوبارہ) نشہ کرے (شراب پئے خواہ تھوڑی یا زیادہ) تو پھر اس کے درے لگاؤ اگر پھر (تیسری مرتبہ) شراب پئے تو درے لگاؤ اور اگر وہ اس پر بھی نہ رکے تو چوتھی مرتبہ میں اس کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا عمرو بن ابی سلمہ نے اپنے والد‘ ابوسلمہ سے روایت کیا جب کوئی شخص شراب پئے تو اس کو درے مارو اور اگر وہ پھر بھی نہ مانے (یعنی تین مرتبہ تک) تو پھر چوتھی مرتبہ اس شخص کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سہیل نے ابوصالح سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا اور اس روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ چوتھی مرتبہ شراب پئیں تو ان کو قتل کر دو اور اسی طریقہ سے ابونعیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آپ سے ایسی ہی روایت ہے اور شرید کی روایت‘ حضرت رسول کریم ﷺ سے اور جدلی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے کہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۰۷۳: احمد بن عبدة‘ سفیان‘ زہری‘ حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب پئے تو اس کو درے مارو اور اگر پھر (دوبارہ) پئے تو درے مارو اور اگر وہ اس پر بھی نہ رکے تو تیسری یا چوتھی مرتبہ میں اس کو قتل کر دو پھر (صحابہؓ) ایک آدمی کو لائے جس نے کہ شراب پی رکھی تھی تو آپ نے اس شخص کو درے لگوائے پھر اس شخص کو لائے پھر اس کے درے مارے پھر اسے لایا گیا آپ نے اسے درے لگوائے پھر اسے لایا گیا تو آپ نے درے لگوائے اور اس کو قتل کرنے کا حکم اُٹھا لیا گیا جو کہ رخصت تھا۔

الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَمِخْوَلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا كُونَا وَافِدَيْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے اس حدیث کو اس وقت بیان فرمایا کہ جب انکے پاس منصور اور مخول بیٹھے ہوئے تھے ان سے زہری نے بیان کیا کہ تم اہل عراق کیلئے یہاں سے یہ روایت تحفتاً لیتے جانا۔

منسوخ حکم کی بابت حد شراب:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ شرابی کو قتل کیے جانے کا حکم منسوخ ہو گیا بہر حال شرابی پہلی مرتبہ یا زیادہ مرتبہ شراب پیے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا أَدِي أَوْ مَا كُنْتُ لِأَدِيَ مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ۔

۱۰۷۴: اسماعیل بن موسیٰ' شریک' ابوحصین' عمیر بن سعید' علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کے حد لگاؤں اور وہ شخص (حد لگنے کی وجہ سے مر جائے) تو میں اسکی دیت نہیں ادا کروں گا سوائے شراب پینے والے شخص کے' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (پینے والے شخص کیلئے) کوئی حد مقرر نہیں فرمائی جو کچھ متعین کیا ہے وہ تو ہم لوگوں نے کیا ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ الْمِصْرِيُّ ابْنُ أَخِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ الْجَرِيدَةُ الرَّطْبَةُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ۔

۱۰۷۵: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ' ابن شہاب' حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں اب بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں' آپ اُونٹوں کے پالانوں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اُونٹوں کا کجاوہ ملاحظہ فرما رہے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ تو آپ نے لوگوں سے حکم فرمایا اس شخص کو (کسی چیز سے) مارو تو کسی شخص نے جوتے سے اور کسی شخص نے لاٹھی سے اس کو مارا اور کسی شخص نے کھجور کی چھڑیوں سے اس کو مارا۔ ابن وہب نے بیان کیا کہ یعنی کھجور کے درخت کے بغیر پتوں کے کچی اور تازہ چھڑیوں سے اس شرابی کو مارا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے کچھ مٹی لے کر اس شخص کے چہرہ پر ڈال دی۔

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۱۰۷۶: ابن سرح' عبد الرحمٰن' عقیل' ابن شہاب' حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر کے والد سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شرابی شخص کو لے کر حاضر ہوئے آپ اس وقت غزوۂ حنین میں تھے۔ آپ نے اس شخص کے منہ پر مٹی ڈال دی اور صحابہ کرام رضی اللہ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ لَهُمْ ارْفَعُوا فَرَفَعُوا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ۔

عنہم سے اس شخص کو مارنے کا حکم دیا تو ان حضرات نے اپنے جوتوں سے اس شرابی کو مارا اور جوتوں کے علاوہ جو کچھ ان حضرات کے ہاتھ میں تھا اس سے مارا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا بس کرو اس پر لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کے بعد ابوبکر صدیقؓ حد شراب میں چالیس کوڑے لگاتے رہے پھر عمر فاروقؓ بھی اپنے ابتدائی زمانہ خلافت میں چالیس ہی کوڑے مارا کرتے تھے پھر اخیر زمانہ خلافت میں آپ نے اسی کوڑے مارے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی اسی کوڑے مارے اور کبھی چالیس کوڑے مارے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائے۔

بَابٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حد لگائے جانے کا بیان

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ۔

۱۰۷۷: ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، شعیثی، زفر، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر قصاص لینے اور وہاں پر شعر پڑھنے اور مسجد میں حد لگانے سے منع فرمایا۔ (تاکہ مسجد میں شوروغل نہ ہو)

بَابٌ فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ

باب: حد میں مُنہ پر مارنے کا بیان

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ۔

۱۰۷۸: ابوکامل، ابوعوانہ، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی شخص کو (ادب کے سکھلانے کے لئے) مارے تو منہ کو بچائے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيرِ

باب: تعزیر کا بیان

۱۰۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ

۱۰۷۹: قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، بکیر بن عبداللہ، سلیمان بن یسار، عبدالرحمن، جابر بن عبداللہ، حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے علاوہ (بطور تعزیر) دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں۔

جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۰۸۰: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' بکیر بن الاشج' سلیمان بن یسار' عبدالرحمٰن بن جابر' حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے۔ پھرانہوں نے پہلی روایت جیسی روایت بیان فرمائی۔

اَوَّلُ كِتَابِ الدِّيَاتِ

دیات کا بیان

بَابُ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ

باب: جان کے عوض جان لینا

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ۔

۱۰۸۱: محمد بن علاء' عبداللہ بن موسیٰ' علی بن صالح' سماک بن حرب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنوقریظہ اور بنونضیر میں سے قبیلہ بنونضیر زیادہ باعزت تھا جس وقت قبیلہ بنی قریظہ میں سے کوئی آدمی بنونضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو اس کے عوض (بنوقریظہ میں بطور قصاص ایک شخص قتل کر دیا جاتا) اور جب قبیلہ بنونضیر کا کوئی شخص بنوقریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو (قاتل) ایک سووسق کھجور فدیہ ادا کر کے رہا کرا لیا جاتا۔ جب آنحضرتؐ کی بعثت ہوئی تو قبیلہ بنونضیر کے ایک آدمی نے بنوقریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا۔ بنوقریظہ کے لوگوں نے کہا کہ قاتل کو ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ ہم لوگ اس کو قتل کریں (قبیلہ بنونضیر نے حسب سابق قاتل کو دینے سے انکار کر دیا) پھر ان لوگوں نے کہا کہ نبیؐ کی خدمت میں لے چلو آپ جو فیصلہ فرمائیں اس کو تسلیم کر لو یہ تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اس پر یہ آیت کریمہ: وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ نازل ہوئی یعنی اے نبی اگر آپ یہودیوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائیں عدل یہ ہے کہ جان کے عوض جان لی جائے پھر یہ آیت نازل ہوئی: أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ یعنی کیا وہ لوگ جاہلیت کے حکم کو پسند کرتے ہیں۔

بَاب لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ أَوْ أَبِيهِ

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي ابْنُكَ هَذَا قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلِفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى۔

باب: بھائی یا والد کے قصور کرنے کی وجہ سے بھائی یا بیٹے پر گرفت نہیں کی جائے گی

۱۰۸۲: احمد بن یونس' عبید اللہ بن ایاد' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میرے والد ماجد نے فرمایا جی ہاں۔ قسم ہے بیت اللہ شریف کے پروردگار کی۔ آپ نے فرمایا: سچ؟ میرے والد نے جواب دیا بلاشبہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' آپ مسکرائے اس لئے کہ میں کھلے طور پر والد کے ہم شکل تھا اور پھر میرے والد نے قسم کھائی کہ میں اس کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خبردار! نہ وہ تمہارے گناہ کی وجہ سے پکڑا جائے گا اور نہ تم سے اس کے گناہ میں مواخذہ ہوگا اور نبیؐ نے آیت: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى یعنی کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا' تلاوت فرمائی۔

بَاب الْإِمَامِ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلٍ أَوْ خَبْلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ وَمَنْ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

باب: اگر حاکم صاحب حق کو خون کی معافی کا حکم دے

۱۰۸۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحق' حارث' سفیان' ابوشریح خزاعی سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص پر قتل کی آفت پڑ جائے یا جسم کے کسی عضو کے کاٹنے کی (مصیبت پڑ جائے) تو اس شخص کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا قصاص (یعنی جان کے بدلے جان لے) یا معاف کر دے یا دیت وصول کرے۔ پھر اگر وہ شخص ان کے علاوہ کوئی چوتھی بات اختیار کرنا چاہے تو اس شخص کے ہاتھوں کو پکڑ لو (یعنی اس کو وہ بات کرنے سے باز رکھو) اور جو شخص حد سے تجاوز کرے تو ایسے شخص کیلئے دردناک عذاب ہے۔

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ

۱۰۸۴: موسیٰ بن اسماعیل' عبد اللہ بن بکر' عطاء بن ابی میمونہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب بھی آپ کی خدمت میں کوئی ایسا مقدمہ پیش ہوتا جس

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ۔

میں قصاص لازم ہوتو آپ معاف کرنے کا حکم فرماتے (یعنی مقتول کے ورثاء سے قاتل کو معاف کرنے کی ترغیب فرماتے)

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْوَلِيِّ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ۔

۱۰۸۵: عثمان بن ابی شیبہ ابومعاویہ اعمش ابوصالح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی دور نبوی میں قتل کر دیا گیا اور آپ کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا) تو آپ نے قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد فرمایا۔ قاتل نے عرض کیا یارسول اللہ! واللہ میں نے مقتول کو قتل کرنے کے ارادہ سے قتل نہیں کیا۔ رسول کریم ﷺ نے مقتول کے وارث سے فرمایا دیکھو! اگر یہ شخص سچا ہے اورتم نے اسے قتل کر دیا تو تم دوزخ میں جاؤ گے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے قاتل کو چھوڑ دیا اس (قاتل) کے دونوں ہاتھ تسمے سے بندھے ہوئے تھے وہ اپنے تسمہ کو کھینچتا ہوا نکلا اس دن سے قاتل کا نام ذَا النِّسْعَةِ یعنی تسمہ والا پڑ گیا۔

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِذِيُّ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جِيءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي عُنُقِهِ النِّسْعَةُ قَالَ فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِهِ قَالَ فَعَفَا عَنْهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ النِّسْعَةَ۔

۱۰۸۶: عبیداللہ بن میسرہ یحییٰ بن سعید عوف حمزہ علقمہ بن وائل وائل بن حجر سے مروی ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک قاتل آیا کہ جس کی گردن میں تسمہ بندھا ہوا تھا۔ آپ نے مقتول کے وارث کو طلب فرمایا اور آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا پھر اس کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کو (قاتل کو) لے جاؤ جس وقت وہ لے کر چلنے لگا تو آپ نے فرمایا تم اس کو معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا قتل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کو (یعنی قاتل کو لے جاؤ) پھر چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا دیکھو! اگر تم اسکو معاف کر دو گے تو وہ اپنا گناہ اور مقتول کا گناہ دونوں اپنے اُوپر اُٹھائے گا۔ یہ سن کر مقتول شخص کے وارث نے اسکو چھوڑ دیا۔ وائل نے بیان کیا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ تسمہ کھینچتے ہوئے جا رہا تھا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ

۱۰۸۷: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ یحییٰ بن سعید جامع بن مطر علقمہ بن حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔

مَطَرٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبَشِيٍّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَتَلَ ابْنَ أَخِي قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ ضَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلَ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ وَقَالَ مَرَّةً دَعْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ قَالَ فَأَرْسَلَهُ۔

۱۰۸۸: محمد بن عوف طائی' عبدالقدوس' یزید بن عطاء' سماک' علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبوی میں ایک حبشی شخص کو لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس شخص نے میرے بھتیجے کو قتل کر دیا ہے۔ آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا تم نے اس شخص کے بھتیجے کو کیسے قتل کیا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے اسکے سر پر کلہاڑی ماری ہے (وہ مرگیا) لیکن میں نے اسکو جان سے مار دینے کے ارادہ سے نہیں مارا تھا۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ مال موجود ہے کہ جس سے تم اسکی دیت ادا کرسکو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں تم کو چھوڑ دوں تو تم لوگوں سے سوال کر کے اسکی دیت جمع کر سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تیرے رشتہ دار تجھے مال دے دینگے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس پر آپ نے اس آدمی سے (یعنی مقتول کے چچا سے) فرمایا اسکو لے جاؤ۔ وہ اس کو قتل کرنے کے ارادہ سے لے کر چل دیا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ اس شخص کو قتل کر دیگا تو یہ بھی اسی جیسا ہو جائیگا یہ بات اس شخص نے سن لی (یعنی مقتول کے چچا نے) تو وہ شخص پھر اس حبشی کو لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یہ حاضر ہے جو چاہیں اسکے متعلق حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ شخص اپنا گناہ اور تمہارے بھتیجے کا گناہ اپنے سر پر لے کر دوزخ میں ہوگا۔ تو اس بات پر اس نے اس کو چھوڑ دیا (قتل نہیں کیا)۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ فَدَخَلَهُ عُثْمَانُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ آنِفًا قَالَ قُلْنَا يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۰۸۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' محمد بن جعفر' زیاد (دوسری سند) وہب' احمد بن سعید' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن ابوالزناد' عبدالرحمٰن بن حارث' محمد بن جعفر' زیاد بن سعد بن ضمیرہ' حضرت عروہ بن زبیر اپنے والد سے اور دادا سے روایت کرتے ہیں اور وہ دونوں حضرات غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ پھر ہم وہب کی حدیث کی طرف آتے ہیں کہ محلم بن جثامہ لیثی نامی شخص نے اسلام کے دور میں قبیلہ اشجع میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا اور یہ (سب سے) پہلی دیت ہے جس کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو عیینہ نے اشجعی کی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ وَلَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللَّهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي قَالَ أَبُو دَاوُد عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ تَرَكَا الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضُمَيْرَةَ الضُّمَرِيَّ ح و أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهَذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُوسَى وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتْ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَا وَاللَّهِ حَتَّى أُدْخِلَ

طرف سے گفتگو کی کیونکہ وہ قبیلہ غطفان میں سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی جانب سے گفتگو کی اس لئے کہ وہ خندف میں سے تھا تو کافی آوازیں بلند ہوئیں اور (دونوں فریق کی جانب سے گفتگو میں) شور وغل برپا ہوا' آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عیینہ تم دیت نہیں لیتے ہو؟ عیینہ نے جواب دیا: نہیں' اللہ کی قسم میں دیت نہیں لوں گا جس وقت تک کہ میں اس شخص کی عورتوں کو وہی تکلیف اور غم نہ پہنچاؤں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے۔ پھر صدائیں بلند ہوئیں اور خوب لڑائی اور شور وغل برپا ہوا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تم دیت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث میں سے کھڑا ہوا کہ جس کو مکیتل کہا کرتے تھے وہ شخص اسلحہ باندھے ہوئے تھا اور ہاتھ میں (تلوار کی) ڈھال لئے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس قتل کرنے والے شخص کے یعنی محلم کے شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں جس طرح کچھ بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کے لئے پہنچیں تو کسی نے پہلی بکری کو تو مار دیا کہ جس کی وجہ سے آخری بکری بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو آپ اج ایک دستور بنا لیجئے اور کل اس کو ختم کر دیجئے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پچاس اُونٹ اب ادا کرے اور پچاس اُونٹ اس وقت ادا کرے جب ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئیں (چنانچہ آپ نے اس شخص سے دیت ادا کرائی) اور یہ واقعہ دورانِ سفر پیش آیا تھا محلم ایک طویل قد گندمی رنگ کا شخص تھا وہ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا لوگ بیٹھے تھے کہ وہ بچتے بچاتے آنحضرت ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گناہ کیا ہے جس کی آپ کو اطلاع ملی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں آپ میرے لئے دُعائے مغفرت فرما دیجئے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس شخص کو اپنے اسلحہ سے قتل کیا ہے؟ اے اللہ! محلم کی مغفرت نہ کرنا آپ نے یہ بات باآوازِ بلند فرمائی (راوی)

عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هَذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ زَادَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

ابوسلمہ نے یہ اضافہ کیا کہ محلم یہ بات سن کر کھڑا ہوگیا اور وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا راوی) ابن اسحق نے بیان کیا کہ محلم کی قوم نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے بخشش کی دُعا فرمائی۔

فرمانِ نبوی ﷺ کی وضاحت:

مذکورہ حدیث کے جملہ ''شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں'' کا مطلب یہ ہے کہ ابھی اسلام کا شروع زمانہ ہے اگر قانون اسلام کے مطابق آپ قصاص میں اس شخص کو قتل کریں گے تو اس شخص کے دوسرے متعلقین جو کہ ابھی کافر ہیں وہ اسلام نہیں لائیں گے۔ بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں یہ کہا ہے کہ مفہوم حدیث یہ ہے کہ اگر آپ قصاص نہیں لیں گے اور قتل کرنے والے سے دیت وصول کر کے اس کو معاف فرما دیں گے تو عرب کے دیگر قبائل مسلمان نہ ہوں گے اور وہ اسلام سے نفرت اس بنیاد پر کریں گے کہ اسلام میں قاتل پر قصاص نہیں ہے پس یہ مثال صادق آئے گی کہ تم نے ایک بکری جو کہ ریوڑ کے شروع میں تھی اس کو مار کر بقیہ ریوڑ کی تمام بکریوں کو بھگا دیا اور بکریوں کی دوسری مثال کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ آج تو دیت وصول فرمائیں پھر آئندہ قاتل سے قصاص لیں تو سابقہ حکم منسوخ ہو جائے گا کیونکہ دیت ہمیشہ تو نہیں لی جائے گی۔ واللہ اعلم

بَابُ وَلِيِّ الْعَمْدِ يَرْضَى بِالدِّيَةِ

باب: مقتول کا ولی اگر دیت لینے پر رضامند ہو تو دیت دلائی جائے گی

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۰۹۰: مسدد بن مسرہد' یحییٰ بن سعید' ابن ابی ذئب' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے قبیلہ خزاعہ والو! تم لوگوں نے قبیلہ ہذیل میں سے اس آدمی کو قتل کر دیا اور میں اس کو دیت ادا کراؤں گا تو پھر ہمارے اس حکم کے بعد جس کا بھی کوئی مقتول ہو تو لوگوں (ورثاء) کو دو اختیار حاصل ہیں یا تو وہ لوگ دیت وصول کریں ورنہ قاتل کو قتل کر دیں۔

قتل عمد میں قصاص ہے:

مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ قتل عمد ہو اور قتل کی مختلف اقسام ہیں جن کی مفصل بحث تنویر الحواشی شرح سراجی ص ۶ پر تفصیلی طور پر مذکور ہے۔

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُودَى أَوْ يُقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُبْ لِي قَالَ الْعَبَّاسُ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۰۹۱: عباس بن ولید ان کے والد اوزاعی یحییٰ (دوسری سند) احمد بن ابراہیم ابوداؤد حرب یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب فتح مکہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو تو اس شخص کو اختیار حاصل ہے یا (قاتل سے) دیت وصول کرے یا قصاص (جان کے بدلہ جان) لے یہ حکم سن کر ایک یمنی شخص جس کا نام ابوشاہ تھا اٹھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم تحریر فرما دیں۔ عباس بن ولید (راوی) کہتے ہیں کہ ابوشاہ نے اُكْتُبْ لِي کے بجائے اُكْتُبُوا لِي کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو یہ حکم تحریر کرا دو اور یہ احمد کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ (اس شخص نے اس طرح کہا تھا) مجھے آنحضرت ﷺ کا خطبہ تحریر کر دو۔

بَاب مَنْ يَقْتُلُ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ

باب: قاتل سے دیت وصول کر کے قتل کرنا

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ۔

۱۰۹۲: موسیٰ بن اسماعیل حماد مطر حسن حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس شخص کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا جو کہ دیت وصول کر کے (قاتل کو) قتل کرے (یعنی ایسے شخص سے ضرور قصاص لیا جائے گا)۔

بَاب فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سَمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ أَيُقَادُ مِنْهُ

باب: زہر کھلانے والے شخص سے قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ فَقَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۳: یحییٰ بن حبیب' خالد بن حارث' شعبہ' ہشام' انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت' آنحضرت کے پاس زہر آلود بکری لے کر آئی۔ آپ نے اس میں سے کھا لیا پھر اس کو لوگ پکڑ کر نبی کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس سے معلوم کیا کہ تم نے کس وجہ سے زہر ملایا؟ اس نے جواب دیا میں نے آپ کو جان سے مارنے کی نیت سے زہر ملایا تھا' آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی یہ کام نہیں کرنے دے گا یا (آپ نے یہ فرمایا) اللہ تعالیٰ تم کو میرے اُوپر مسلط نہیں کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ حکم فرمائیں تو ہم اس کو قتل کر دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ انس نے فرمایا پھر اس زہر کا اثر ہمیشہ میں آپ کے مسوڑھوں میں دیکھتا رہا۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَارُونُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَاةً مَسْمُومَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذِهِ أُخْتُ مَرْحَبٍ الْيَهُودِيَّةُ الَّتِي سَمَّتْ النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۰۹۴: داؤد بن رشید' عباد بن عوام (دوسری سند) ہارون بن عبد اللہ' سعید بن سلیمان' عباد' سفیان' حسین' زہری' سعید' حضرت ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودیہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک زہر آلود بکری بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کوئی اُلجھاؤ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عورت مرحب نامی شخص کی ہمشیرہ تھی کہ جس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کے گوشت میں) زہر ملا کر دیا تھا۔

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ

۱۰۹۵: سلیمان' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ خیبر کی رہنے والی ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور نبی کی خدمت میں وہ (زہر آلود بکری) ہدیتاً بھیجی آپ نے اس میں سے (شانہ کا کچھ گوشت لے کر) کھایا اور آپ کے ہمراہ کچھ صحابہ نے بھی کھایا پھر آپ نے ان حضرات سے فرمایا ہاتھ اُٹھا لو اور آپ نے اس عورت کے پاس کسی کو بھیج کر اسے طلب فرمایا پھر اس سے دریافت فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا۔ اس نے عرض کیا

قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُودِيَّةُ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

آپ کو یہ بات کس نے بتلائی؟ آپ نے ارشاد فرمایا مجھ سے شانے نے بتلایا جو کہ میرے ہاتھ میں ہے (یعنی معجزہ کے طور پر خود دست کے گوشت نے بتلا دیا کہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے) اس عورت نے جواب دیا بلاشبہ میں نے زہر ملایا۔ آپ نے دریافت فرمایا (زہر ملانے سے) تمہارا کیا مقصد تھا؟ اس عورت نے جواب دیا میں نے اپنے دِل میں یہ کہا کہ اگر تو یہ اللہ کے پیغمبر ہیں تو ان کو زہر نقصان نہیں دیگا اور اگر آپ پیغمبر نہیں ہیں تو ہم لوگوں کو آپ کی طرف سے آرام مل جائیگا یعنی ہم سب آپ سے نجات حاصل کر لینگے) تو نبیؐ نے اس عورت کا جرم معاف فرما دیا اور اس عورت کو کوئی سزا نہیں دی اور نبیؐ کے بعض صحابہؓ میں سے کہ جنہوں نے گوشت تناول کیا تھا' وہ (زہر آلود گوشت کھانے کی وجہ سے) وفات پا گئے اور نبیؐ نے اسی زہر کی وجہ سے اپنے دونوں مونڈھے کے درمیان سینگی لگوائی اور ابوہند نے گائے کے سینگ اور چھری سے آپ کے سینگی لگائی اور ابوہند قبیلہ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

١٠٩٦: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْحِجَامَةِ۔

١٠٩٦: وہب بن بقیہ' خالد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری ہدیتاً بھیجی۔ پھر انہوں نے حدیث کو اسی طریقہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ بشر بن براء بن معرور انصاریؓ صحابی اس گوشت کے تناول کرنے سے وفات پا گئے۔ آپ نے اس عورت کو بلایا اور دریافت فرمایا تم نے ایسا کس وجہ سے کیا؟ آگے جابرؓ کی حدیث کی طرح بیان فرمایا۔ اسکے بعد آنحضرتؐ نے حکم فرمایا اور وہ عورت قتل کر دی گئی (یعنی حضرت بشر بن براء صحابی کے قصاص میں اس عورت کو قتل کر دیا گیا) اس روایت میں حجامت (سینگی) لگائے جانے کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَّلَ بِهِ أَيُقَادُ مِنْهُ

باب: جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے یا اس کا کوئی عضو کاٹ دے تو قصاص لیا جائے گا

١٠٩٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

١٠٩٧: علی بن جعد' شعبہ (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' سمرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم بھی اس شخص کو قتل کر دیں گے اور جو شخص

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

اپنے غلام کو جدع کرے گا یعنی ناک' کان کاٹے گا) تو ہم بھی اس کو جدع کریں گے (یعنی اس کے ناک' کان کاٹیں گے)

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذٍ۔

۱۰۹۸: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا تو ہم بھی اس کو خصی کریں گے پھر شعبہ اور حماد کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوداؤد طیالسی نے اس حدیث کو ہشام سے معاذ کی روایت جیسی روایت نقل کی ہے۔

منسوخ شدہ حکم بابت قصاص:

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مذکورہ حکم منسوخ ہے کیونکہ آقا سے اس کے غلام کا قصاص نہیں لیا جاتا۔ تفصیل کے لئے بذل المجہود ملاحظہ فرمائیں بہر حال مندرجہ ذیل حدیث سے بھی مذکورہ حکم ناسخ ہونا واضح ہے۔

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ زَادَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ۔

۱۰۹۹: حسن بن علی' سعید بن عامر' ابن ابی عروبہ' قتادہ سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر اس حدیث کے راوی حسن' اس حدیث کو بھول گئے اور وہ کہنے لگے کہ آزاد شخص غلام کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ۔

۱۱۰۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حسن سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا سَوَّارٌ أَبُو حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَارِيَةٌ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا لَكَ قَالَ شَرًّا أَبْصَرَ لِسَيِّدِهِ جَارِيَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۰۱: محمد بن حسن' محمد بن بکر' سوار' عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص چیختا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اسکی باندی تھی۔ آپ نے فرمایا او بھلے مانس! تجھے کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا بہت برا ہوا میرے مالک کی ایک باندی تھی میں نے اسکو دیکھ لیا تو اس نے مارے غیرت کے میرا عضو مخصوص کٹوا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے مالک کو بلاؤ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ مل نہ سکا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ تم آزاد ہو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! (اگر میرا مالک زبردستی مجھے غلام بنانا چاہے) تو میری کون

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي قَالَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

شخص امداد کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک مسلمان شخص یا ہر ایک صاحب ایمان تمہاری امداد کرے گا۔

غلام آزاد کرنے کے لئے حکم کا اختیار:

اگر کوئی آقا اپنی باندی یا غلام کو بلاوجہ شرعی تکلیف پہنچائے یا اُنکی طاقت سے زیادہ کام لے تو حاکم کو اس غلام یا باندی کو آزاد کر دینا جائز ہے۔

الحمدللہ وبفضلہٖ پارہ نمبر: ۲۸ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۲۹

بَابُ الْقَسَامَةِ

۱۱۰۲ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُبْرَ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأْ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ أَتَحْلِفُونَ

باب: قسامت کا بیان

۱۱۰۲: عبیداللہ بن عمر' محمد بن عبید' حماد' یحییٰ' بشیر حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور ایک نخلستان میں دونوں علیحدہ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل قتل کیے گئے ان کے متعلقین نے یہودیوں پر تہمت لگائی پھر ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور چچا زاد بھائی حویصہ اور محیصہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن جو چھوٹا بھائی تھا اس نے اپنے بھائی کے معاملہ میں آپ سے گفتگو کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا تم اپنے سے بڑے آدمی کی عظمت و احترام کرو یا تم اپنے سے بڑے شخص کو بات کہنے دو۔ پھر ان دونوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے پچاس شخص یہودیوں کے شخص پر قسم کھائیں (جس پر قتل کا شک ہو) پھر وہ اپنا گلا حوالے کر دے۔ ان لوگوں نے عرض کیا ہم نے تو قتل کرتے ہوئے نہیں دیکھا پھر ہم کس طرح قسم کھائیں گے آپ نے فرمایا پھر یہودیوں کے پچاس شخص قسم کھا کر اپنے آپ کو رہا کرا لیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں۔ راوی نے بیان کیا پھر آپ نے اپنی طرف سے ان کو دیت عطا فرمائی۔ سہل نے بیان کیا کہ میں ایک دن ان لوگوں کے اُونٹ باندھنے کی جگہ گیا وہاں پر ایک اُونٹ نے مجھے لات ماردی۔ حماد نے بھی یہی یا اس قسم کی بات کہی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھانے کے لئے تیار ہو اور اپنے قتل

خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمًا وَ قَالَ عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِحْقَاقَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

کرنے والے شخص کے خون کے مستحق بنتے ہو؟ بشر نے اپنی روایت میں دم کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ بشر کے علاوہ دوسرے راویوں نے یحییٰ سے حماد کی طرح روایت کیا ہے۔ ابن عیینہ نے یحییٰ سے تو رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے ابتداء کی: یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے اپنے آپ کو چھڑا لیں گے اور انہوں نے خون کے استحقاق کا تذکرہ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔

قسامت کی وضاحت:

جس وقت کسی قتل کئے گئے شخص کی نعش کسی محلہ میں پڑی ملے اور اس کے قاتل کے بارے میں معلوم نہ ہو تو جن اہل محلہ پر قتل کرنے کا الزام ہو ان سے پچاس قسم لیں گے اگر اہل محلہ پچاس افراد سے کم ہوں تو ان سے ہی دو بارہ سہ بارہ قسمیں لے کر پچاس قسمیں پوری کریں گے شریعت میں اسی کا نام قسامت ہے۔ واضح رہے کہ یہ احکام یا دیگر حدود پر دیت کے احکام دارالاسلام میں جاری ہوں گے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۱۰۳: احمد بن عمرو ابن وہب، مالک، ابولیلیٰ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے بزرگوں سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کسی پریشانی کی بنا پر خیبر کی طرف نکل گئے؟ پھر محیصہ واپس آئے اور بتایا کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا ہے اور انہیں کسی گڑھے یا چشمہ میں پھینک دیا گیا ہے۔ پھر وہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا اللہ کی قسم تم نے ہی اس کو قتل کیا ہے انہوں نے بیان کیا تو وہ ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ محیصہ نے یہ پورا واقعہ بیان کرنا شروع کیا اور یہ خیبر میں تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا عمر کے لحاظ سے بزرگی قائم رکھو بزرگی قائم رکھو اس کے بعد حویصہ نے بیان کیا پھر محیصہ نے بھی بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا یا تو یہ لوگ دیت ادا کر دیں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سلسلہ میں خط لکھا۔ ان لوگوں نے اس خط کا یہ جواب تحریر کیا کہ اللہ کی قسم ہم لوگوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمٰن سے ارشاد فرمایا کیا تم لوگ قسم کھا کر اپنے بھائی کے خون کا قصاص وصول کرو گے تو انہوں نے عرض کیا نہیں پھر

لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا یہودی لوگ تمہارے لئے قسم کھائیں گے۔انہوں نے عرض کیا وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں پھر آپ نے اپنی طرف سے ایک سو اُونٹنیاں بطور دیت عطا فرمائیں۔ یہاں تک کہ وہ اُونٹنیاں ان کی گھروں میں ان کے پاس پہنچ گئیں۔ سہل نے بیان کیا ان ہی میں سے ایک لال رنگ کی اُونٹنی نے میرے لات ماری تھی۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ۔

۱۱۰۴: محمود بن خالد' کثیر بن عبید (دوسری سند) محمد بن صباح' سفیان' ولید' ابوعمرو' عمرو بن شعیب اپنے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے قسامت میں ایک شخص کو بحرۃ الرغاء میں سمندر کے کنارے قتل کیا جو کہ قبیلہ بنی نصر بن مالک سے تھا راوی کہتے ہیں کہ قاتل اور مقتول دونوں کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا اور یہ محمود بن خالد کے الفاظ ہیں۔ بِبَحْرَةٍ کا لفظ صرف محمود نے کہا ہے۔لِيَّةِ الْبَحْرِ کے کنارے پر۔

حرۃ الرغا اور لیۃ البحر' قتل عمد میں قصاص لازم ہے:

حرۃ الرغا ایک گاؤں کا نام ہے اور لیۃ البحر ایک پہاڑی کا نام ہے جو شہر طائف میں واقع ہے بعض حضرات نے کہا کہ لیہ ایک وادی کا نام ہے۔

مذکورہ حدیث منقطع ہے اور اس حدیث کی سند کمزور ہے بہر حال قتل عمد میں بہر صورت قصاص واجب ہوتا ہے اس مسئلہ میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا اختلاف ہے بذل المجہود میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَاب فِي تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں قصاص ترک کرنے کا بیان

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا فَقَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونِي بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ هَذَا قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ

۱۱۰۵: حسن بن محمد' ابونعیم' سعید' بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انصار میں سے جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے پھر وہاں پر پہنچ کر (تمام لوگ) علیحدہ علیحدہ ہو گئے پھر ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا۔ جس جگہ وہ شخص مقتول ہونے کی حالت میں ملا تھا وہاں کے لوگوں سے انہوں نے کہا کہ تم نے اس شخص کو قتل کیا ہے۔ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں۔ اس کے بعد ہم تمام لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم گواہ پیش کرو اس شخص پر کہ جس نے اس کو قتل کیا ہے' ان لوگوں نے جواب دیا ہمارے پاس گواہ موجود نہیں۔ آپ نے

فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

فرمایا پھر وہ لوگ (یعنی جن کے بارے میں تمہارا خیال ہے کہ انہوں نے قتل کیا ہے) تمہارے واسطے قسم کھائیں گے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ یہود کے حلف کرنے پر رضامند نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ برا لگا کہ اس شخص کا خون برباد ہو جائے (یعنی نہ تو قاتل سے قصاص لیا جائے اور نہ دیت وصول کی جائے) آپ نے زکوٰۃ کے اُونٹ میں سے ایک سو اُونٹ اس کی دیت میں ادا کئے۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هَذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔

۱۱۰۶: حسن بن علی' ہشیم' ابوحیان' عبادہ بن رفاعہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی خیبر میں قتل کیا گیا تو اس شخص کے ورثاء خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے ان سے فرمایا تمہارے پاس دو ایسے شاہد موجود ہیں جو کہ تم لوگوں کے ساتھی کے قتل کئے جانے کی شہادت دیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر تو مسلمانوں میں سے کوئی موجود نہیں تھا اور وہ تو تمام کے تمام یہودی ہیں اور لازمی طور پر وہ لوگ اس سے زیادہ بڑے کام کی جرأت کر سکتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ان لوگوں میں سے پچاس آدمی منتخب کر لو اور ان سے قسم کھلواؤ مگر ان لوگوں نے انکار کر دیا پھر آپ نے اس کی دیت اپنی طرف سے ادا فرمائی۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ قَالَ إِنَّ سَهْلًا وَاللَّهِ أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَتِيلٌ فَدُوهُ فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ۔

۱۱۰۷: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن ابراہیم' عبد الرحمٰن بن بجید سے مروی ہے کہ سہل نے اس حدیث میں وہم کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو تحریر کیا کہ تم لوگوں کے درمیان ایک مقتول ملا ہے تو اب تم لوگ اس مقتول کی دیت ادا کرو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ پچاس قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اس شخص کو نہ قتل کیا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی (روایت میں) ایک سو اُونٹ ادا فرمائے۔

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

۱۱۰۸: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار انصار حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ وَبَدَأَ بِهِمْ يَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا فَأَبَوْا فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ اسْتَحِقُّوا قَالُوا نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةً عَلَى يَهُودَ لِأَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ۔

ﷺ نے پہلے یہود سے فرمایا تم لوگوں میں سے پچاس اشخاص حلف لیں انہوں نے انکار کیا۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا تم لوگ اپنا حق (حلف کر کے) ثابت کرو۔ ان لوگوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم لوگ غیب کی بات پر قسمیں کھائیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہود سے ان کی دیت ادا کرائی کیونکہ اس کی لاش ان لوگوں کے ہاں (پاس) سے ملی تھی۔

باب أَيُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ بِحَجَرٍ أَوْ بِمِثْلِ مَا قَتَلَ

باب: کیا جس طرح قاتل نے پتھر وغیرہ سے قتل کیا اسی طریقہ سے اسے بھی قتل کیا جائے

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

۱۱۰۹: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک لڑکی اس طرح پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں سے کچل دیا گیا تھا تو اس سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں فلاں شخص نے یہاں تک کہ اس یہودی کا بھی نام لیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کر کے بتایا۔ پھر اس یہودی کو پکڑ کر لایا گیا تو اس نے اقرار کیا اور آنحضرت ﷺ نے اس (یہودی) کا بھی سر کچلنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ۔

۱۱۱۰: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' ابوقلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے انصار کی کسی لڑکی کو اس کے زیور کی وجہ سے جان سے مار ڈالا اور پھر اس کو ایک کنویں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھروں سے کچل ڈالا پھر وہ شخص پکڑا گیا اور آپ کے روبرو پیش کیا گیا آپ نے اس کے رجم کرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص مر جائے تو اس شخص کو سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں ایوب سے ابن جریج نے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَقَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ مَنْ

۱۱۱۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' شعبہ' حضرت ہشام بن زید اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک لڑکی زیور پہنے ہوئے تھی اس لڑکی کو ایک یہودی شخص نے پکڑ لیا اور پتھر سے اسکا کچل دیا پھر نبی ﷺ اس لڑکی کے پاس تشریف لے گئے اور ابھی اس کی زندگی کی کچھ رمق باقی تھی۔ آپ نے اس سے معلوم کیا تمہیں کس نے قتل کیا ہے کیا فلاں فلاں شخص نے؟ اس لڑکی نے اپنے سر کے اشارہ سے بتلایا کہ نہیں۔ پھر

قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ نَعَمْ بِرَأْسِهَا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تمہیں قتل کیا ہے؟ پھر اس لڑکی نے اپنے سر کے اشارے سے انکار کیا پھر آپ نے اس لڑکی سے تیسری مرتبہ دریافت فرمایا کہ کیا فلاں شخص نے تمہیں قتل کیا ہے؟ اس لڑکی نے اپنے سر کے اشارے سے بتلایا جی ہاں۔ پھر آپ نے اس لڑکی کے قاتل کے بارے میں حکم فرمایا اور اسے دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کر دیا گیا۔

حنفیہ کے نزدیک قصاص صرف تلوار سے لینا درست ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا چاہے قاتل، مقتول کو کسی دھار والے آلہ یا کسی بھی طریقہ سے قتل کرے گویا تلوار کے علاوہ کسی دیگر چیز سے قصاص لینا درست نہیں ہے۔ ان کی دلیل طحاوی شریف کی حدیث ((لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ)) ہے یعنی تلوار کے علاوہ کسی چیز سے قصاص نہیں لیا جائے گا اور باقی تینوں ائمہ کے نزدیک تلوار کے علاوہ سے بھی قصاص درست ہے یعنی جس چیز یا جس طریقہ سے قاتل قتل کرے تو اس کو بھی اسی طریقہ سے قتل کیا جائے گا ان حضرات کی دلیل مذکورہ حدیث نمبر ۱۱۱۱ ہے حنفیہ نے اس حدیث کے مختلف جوابات دیئے جس کی تفصیل بذل المجہود میں مذکور ہے۔

بَابُ أَيُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

باب: مسلمان کو کافر کے بدلے قتل کیے جانے کا بیان

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا۔

۱۱۱۲: احمد بن حنبل، مسدد، یحییٰ، سعید، قتادہ، حسن، قیس بن عباد سے مروی ہے کہ میں اور اشتر بن مالک علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص حکم ارشاد فرمایا جو دوسروں سے نہ فرمایا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے جو میری کتاب میں ہے مسدد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے ایک کتاب نکالی امام احمد فرماتے ہیں کہ اپنی تلوار کے غلاف سے نکالی۔ اس میں یہ تحریر تھا کہ تمام اہل اسلام کا خون برابر ہے ہر ایک مسلمان شخص دوسرے مسلمان کے عوض قتل کیا جائے گا اور وہ ایک ہاتھ ہیں اپنے غیر (کافر) پر اور ان کا ادنیٰ آدمی بھی ان کے عہد و پیمان کا ذمہ دار ہوگا۔ خبردار کوئی صاحب ایمان شخص کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے نہ ذمی اپنے اقرار میں۔ اور جو شخص دین میں نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اسی کو ہوگا اور جو شخص دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا کسی نئی بات کرنے والے کو اپنے پاس جگہ (پناہ دے) تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ مسدد ابی عروبہ سے روایت کرتے کہ انہوں نے ایک کتاب نکالی۔

ذمی کے بدلہ مسلمان کو قتل کرنا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کسی ذمہ کافر یعنی اس کافر کے جو کہ دارالاسلام میں جزیہ ادا کر کے رہتا ہو اس کو کسی مسلمان نے قتل کر دیا وہ مسلمان اس ذمی کے بدلہ قتل کیا جائے گا دلیل یہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا: ((دمائهم كدمائنا واموالهم كاموالنا))۔

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَلِيٍّ زَادَ فِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ۔

۱۱۱۳: عبیداللہ بن عمرو ہشیم' یحییٰ' عمرو بن شعیب اپنے والد اور انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان فرمائی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ان لوگوں میں سے معمولی شخص پناہ دے سکتا ہے اور مال غنیمت میں عمدہ جانور اور کمزور جانور والا برابر ہوگا اور جو شخص لشکر سے باہر نکلے اور جنگ کرے اور جو لشکر ہی میں بیٹھا رہے (وہ بھی مال غنیمت میں برابر حصہ کا حقدار ہوگا)

بَاب فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ

باب: جو شخص اپنی بیوی کے پاس کسی غیر شخص کو پائے کیا وہ اس شخص کو قتل کر دے

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ۔

۱۱۱۴: قتیبہ بن سعید' عبدالوہاب' عبدالعزیز بن محمد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی غیر آدمی کو دیکھے تو کیا وہ شخص اس آدمی کو مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو عزت عطا فرمائی حق کے ساتھ (یعنی میں اس آدمی کو قتل کروں گا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! تم لوگوں کے سردار کیا کہتے ہیں راوی عبدالوہاب نے بیان کیا آپ نے فرمایا دیکھو سعد کیا کہہ رہے ہیں (غیرت دلانے کے لئے بھی)

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ۔

۱۱۱۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو مہلت دوں چار گواہ اکٹھا کرنے تک؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں (ضرور)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا اظہارِ غیرت:

حضرت سعد نے پھر فرمایا یا رسول اللہ میں تو ایسے شخص کو اسی وقت قتل کر ڈالوں گا۔ یہ سن کر آپ نے انصار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو تم لوگوں کے سردار کیا کہہ رہے ہیں؟ اور مجھ کو ان سے بھی زیادہ غیرت ہے یعنی ایسا شخص واجب القتل ہے یہ غیرت کا تقاضا ہے۔

بَاب الْعَامِلِ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا أَرَضِيتُمْ قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ

باب: اگر عامل کے ہاتھ سے غلطی سے کسی کے چوٹ لگ جائے؟

۱۱۱۶: محمد بن داؤد، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا ایک شخص نے اپنا صدقہ ادا کرنے کے سلسلہ میں ان سے لڑائی کی تو ابوجہم نے اس شخص کی پٹائی کر دی۔ اس شخص کا سر پھٹ گیا۔ اس پر اسکے متعلقین خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ (ابو جہم سے) قصاص دلوائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس قدر مال وصول کر لو۔ وہ لوگ اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا اس قدر مال قبول کر لو (لیکن) وہ لوگ رضامند نہیں ہوئے آپ نے فرمایا تو اس قدر مال لے لو وہ لوگ رضامند ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں آج تیسرے پہر لوگوں کے سامنے خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو تمہاری رضامندی کے بارے میں بتاؤں گا ان لوگوں نے جواب دیا ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا قبیلہ لیث میں سے یہ لوگ میرے پاس قصاص لینے کے مقصد سے آئے۔ میں نے ان لوگوں کو اس قدر مال ادا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ لوگ تیار ہو گئے۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم راضی ہو؟ ان لوگوں نے کہا نہیں۔ مہاجرین نے ان لوگوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے مہاجرین کو روکے رکھا وہ لوگ رکے رہے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو طلب فرمایا اور کچھ زیادہ مال ادا کرنے کیلئے فرمایا پھر ان لوگوں سے دریافت فرمایا کیا تم لوگ رضامند ہو گئے؟ ان لوگوں نے جواب دیا ہم لوگ رضامند ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کے سامنے خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کے سامنے تم لوگوں کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ۔

رضامندی بیان کروں گا ان لوگوں نے جواب دیا ٹھیک ہے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور ان لوگوں سے دریافت فرمایا کیا تم لوگ رضامند ہو گئے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَاب الْقَوَدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

باب: مارنے پیٹنے کی وجہ سے قصاص لینا اور حاکم کو اپنے سے قصاص دلانے کا بیان

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۱۷: احمد بن صالح' ابن وہب' عمر' بکیر' عبادہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور آپ کے اُوپر اوندھا گرنے لگا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس شخص کو ٹھوکا دیا جو آپ کے پاس تھی تو لکڑی اس شخص کے چہرہ پر لگی اور اس کے زخم ہو گیا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا آؤ مجھ سے قصاص لو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أُقِصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ۔

۱۱۱۸: ابوصالح' ابواسحٰق جریری' ابونضرہ' حضرت ابوفراس سے مروی ہے کہ عمر فاروقؓ نے خطبہ دیا تو فرمایا میں اپنے عاملین کو اس وجہ سے نہیں بھیجتا کہ وہ لوگ تم لوگوں کے بدن کو ماریں یا تم لوگوں کے مال وصول کریں اگر کوئی شخص ایسا کرے تو تم میرے پاس اس کا معاملہ پیش کرنا میں اس سے اُنتقام لوں گا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر کوئی عامل اپنی رعایا کو کچھ سزا دے تو آپ اس کا بدلہ اس شخص سے لیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تو بدلہ لوں گا۔ اور میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے اپنی ذات سے قصاص دلوایا۔

بَاب عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

باب: خواتین بھی قصاص معاف کر سکتی ہیں

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلَى

۱۱۱۹: داؤد بن رشید' ولید' اوزاعی' حصن' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لڑائی کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ قصاص لینے سے باز رہیں پہلے

الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ عَفْوَ النِّسَاءِ فِي الْقَتْلِ جَائِزٌ إِذَا كَانَتْ إِحْدَى الْأَوْلِيَاءِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ فِي قَوْلِهِ يَنْحَجِزُوا يَكُفُّوا عَنِ الْقَوَدِ۔

جو زیادہ نزدیکی (رشتہ دار) ہے وہ معاف کرے۔ پھر جو اس کے (رشتہ دار) کے بعد ہے (وہ معاف کرے) اگرچہ عورت ہو امام ابوداؤد فرماتے ہیں وہ يَنْحَجِزُوا کے معنی قصاص سے باز رہنے کے ہیں۔

قصاص معاف کرنا اولیٰ ہے:

مطلب یہ ہے کہ اگر مقتول کی وارث کوئی خاتون ہو تو وہ بھی معاف کر سکتی ہے بعض علماء نے اس کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ جو مسلمان آپس میں لڑائی کریں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ انتقام نہ لیں بلکہ اچھا یہ ہے کہ درگزر سے کام لیں۔ بعض حضرات نے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء قصاص لینا چاہیں یا قاتل کے ورثاء قصاص نہ دینا چاہیں تو اس صورت میں مقتول کے ورثاء کو قصاص کے معاف کرنے کی ترغیب دے کہ قصاص معاف کردو۔

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَوَدُ يَدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ۔

۱۱۲۰: محمد بن عبید حماد (دوسری سند) ابن سرح سفیان عمرو طاوس حضرت ابن عبید سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بغیر دیکھے ہوئے قتل کر دیا گیا یعنی تیراندازی میں جو لوگوں کے درمیان ہو رہی ہو یا درّے سے مارا گیا یا لاٹھی مارنے سے تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو شخص ارادہ سے قتل کیا گیا تو اس صورت میں قصاص واجب ہے ابن عبید کہتے ہیں کہ برابر کی دیت ہے اور جو شخص اس کے درمیان میں حائل ہو جائے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس کی ناراضگی سے اس کا نہ کوئی فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل۔

قتل خطا:

مطلب یہ ہے کہ آپس میں لڑائی کر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کا پتھر دوسرے شخص کے لگ گیا اور وہ شخص ہلاک ہو گیا۔

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ۔

۱۱۲۱: محمد بن ابی غالب سعید بن سلیمان سلیمان بن کثیر عمرو بن دینار طاوس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الدِّيَةِ كَمْ هِيَ

باب: مقدار دیت

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۱۲۲: ہارون بن زید بن ابی زرقا ان کے والد محمد بن راشد سلیمان

بْنُ رَاشِدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ ذَكَرٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جس شخص کو خطاء قتل کیا گیا اس کی دیت ایک سو اُونٹ ہوگی۔ جن میں تیس اُونٹنیاں ایک سال کی عمر کی اور تیس اُونٹنیاں دو سال کی عمر کی اور تین سال کی جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور دس اُونٹ دو سال کے۔ جو کہ تیسرے سال میں لگے ہوں۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ۔

۱۱۲۳: یحییٰ بن حکیم، عبدالرحمٰن، حسین معلم، حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار دراہم (دیت کے اُونٹوں کی قیمت) مقرر تھی اور اہل کتاب کی دیت اس وقت مسلمانوں سے نصف مقرر تھی راوی کہتے ہیں کہ پھر اس طریقہ سے دیت کا حکم جاری رہا' یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اُونٹ کی قیمت تو مہنگی ہوگئی راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والے کی دیت ایک ہزار دینار اور چاندی والے شخص پر بارہ ہزار (دراہم دیت) مقرر فرمائی اور گائے' بیل والے شخص پر دو سو گائے اور بکری والے شخص پر دو ہزار بکریاں اور حلہ والے شخص پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے اور آپ نے اہل ذمہ کی دیت چھوڑ دی اس کو نہیں بڑھایا جس طریقہ سے اہل اسلام کی دیت کو بڑھایا۔

اہل حلہ:

مذکورہ حدیث میں اہل حلہ کا مطلب ہے کپڑے والے یعنی اہل حلہ پر دو سو جوڑے کی دیت ہے عربی زبان میں حلہ' چادر اور تہبند کو کہا جاتا ہے اس کا اطلاق پورے جوڑے پر ہوتا ہے اور ذمی کی دیت چار سو دینار یا چار ہزار دراہم ہے اور مذکورہ حدیث میں ذمی لوگوں کی دیت کے نہ بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اہل ذمہ کی دیت چاندی سونے والے شخص کے برابر نہیں کی اس کو حسب سابق چھوڑ دیا۔

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۲۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے سلسلہ میں فرمایا کہ اُونٹ والوں پر ایک سو اُونٹ اور گائے اور بیل

قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ۔

والوں پر دو سو گائے اور بکریوں والے لوگوں پر دو ہزار بکریاں اور حلہ والوں پر دو سو حلے اور گیہوں والوں پر اس قدر گیہوں جو کہ اس حدیث کے راوی محمد بن اسحق کو یاد نہیں رہا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سعید بن یعقوب نے بواسطہ ابوتمیلہ' محمد بن اسحق' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے موسیٰ کی روایت کے طریقہ سے روایت بیان کی اور بیان کیا کہ گندم والوں کے ذمہ کچھ (دیت ہے) جو کہ مجھے یاد نہیں رہا۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُرٍ۔

۱۱۲۵: مسدد' عبدالواحد' حجاج' زید بن جبیر' خشف بن مالک' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قتل خطا کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس میں) بیس حلقے ہیں' بیس جذعہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس بنی مخاض نر ہیں (یعنی ایک ایک سال کے مذکر اُونٹ)۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۱۱۲۶: محمد بن سلیمان' زید بن حباب' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی عدی میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس شخص کی دیت بارہ ہزار مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن عیینہ نے عمرو' عکرمہ کے واسطہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَاب فِي دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: قتل خطا اور قتل شبہ عمد کی دیت کا بیان

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا

۱۱۲۷: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' خالد' قاسم' عقبہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مکہ مکرمہ کی فتح کے دن خطبہ دیا تو آپ نے تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا اور پھر فرمایا نہیں ہے خدائے واحد کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق' اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا' اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے (دُشمن کے) لشکر کو تنہا شکست

ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِ أَوْلَادِهَا وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ۔

دی راوی کہتے ہیں کہ یہاں تک میں نے مسدد سے یاد رکھا۔ پھر دونوں راوی ایک جیسی بات بیان کرتے ہیں سن لو' دورِ جاہلیت کی جس قدر فضیلت تھی اور ان کا تذکرہ ہوتا تھا یا دورِ جاہلیت کے جس قدر وعدے تھے چاہے وہ وعدے خون کے ہوں یا مال کے وہ تمام میرے دونوں پیروں کے نیچے ہیں مگر حاجیوں کا پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا خبردار قتل خطا کی دیت قتل شبہ عمد کے برابر ہوگی۔ جبکہ کوڑے اور لاٹھی سے (قتل کیا گیا ہو) اور وہ دیت ایک سو اُونٹنیاں ہیں ان میں چالیس اُونٹنیاں حاملہ ہوں گی (اور باقی اس قسم کی اُونٹنیاں) اور مسدد کی حدیث مکمل ہے۔

قتل عمد میں قصاص ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل عمد میں ہی قصاص لیا جائے گا اور قتل عمد کے علاوہ قتل کی دیگر اقسام' قتل خطا' قتل شبہ عمد' قتل حاری' مجرای خطا وغیرہ میں قصاص نہیں ہے بلکہ دیت ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ بندوق وغیرہ تیز دھار آلہ یا زخم دینے والے آلے سے قتل کرے جو کہ قتل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے جیسے تلوار' چاقو' خنجر' بندوق' رائفل وغیرہ اور قتل کی جملہ اقسام کی مفصل بحث تنویر الحواشی شرح سراجی پر تفصیلی طور سے مذکور ہیں اور دیگر کتب فقہ میں بھی قتل کی جملہ اقسام کی تفصیلی بحث واحکام مذکور ہیں۔

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوْ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۲۸: مسدد' عبدالوارث' علی بن زید' قاسم' ابن عمرؓ سے اسی طریقہ پر مروی ہے جس طرح اُوپر مذکور ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے مکہ معظمہ کی فتح کے روز بیت اللہ شریف یا فرمایا کہ کعبہ کی سیڑھی پر خطبہ دیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے علی بن زید کے واسطہ سے انہوں نے قاسم بن ربیعہ سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے اور ایوب نے قاسم بن ربیعہ سے' اور انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے خالد کی حدیث کے طریقہ پر روایت کیا اور حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے یعقوب سے اور انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اور انہوں نے نبیؐ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ

۱۱۲۹: نفیلی' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد سے قتل شبہ عمد کے سلسلے میں مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (قتل شبہ عمد میں) فیصلہ فرمایا کہ وہ تینتیس حقے اور تیس جذعہ ہیں اور چالیس اُونٹ چھ سال کی عمر

خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا۔

سے لے کر نو سال کی عمر تک کے ہیں۔

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا وَكُلُّهَا خَلِفَةٌ۔

۱۱۳۰: ہناد' ابو الاحوص' سفیان' ابو اسحٰق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قتل شبہ عمد کی دیت تین ثلثوں کی رو سے ہے یعنی تینتیس حقہ' تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ بازل کے سال تک ہیں اور یہ تمام حاملہ ہوں۔

قتل شبہ عمد:

مذکورہ حدیث میں قتل شبہ عمد کے سلسلے میں بیان فرمایا گیا ہے اور بازل اس اُونٹ کو کہا جاتا ہے کہ جس کے پورے دانت نکل آئیں اور اس میں پوری جسمانی طاقت موجود ہو اور اس دانت نکلنے کے بعد پھر کوئی دانت نہ نکلے اُونٹ میں یہ کیفیت آٹھ سال پورے ہونے کے بعد نوے سال کے شروع ہونے تک ہوتی ہے حدیث نمبر ۱۱۳۴ میں مذکورہ الفاظ کی تشریح مذکور ہے۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

۱۱۳۱: ہناد' ابو الاحوص' سفیان' ابو اسحٰق' حضرت عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل خطا کی دیت چوتھائی کے اعتبار سے ہے یعنی چار قسم سے ہے پچیس حقہ' پچیس جذعہ' پچیس بنت لبون' پچیس بنات مخاض ہیں۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

۱۱۳۲: ہناد' ابو الاحوص' ابی اسحٰق' حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ ۲۵ حقے' ۲۵ جذعے' ۲۵ بنت لبون اور ۲۵ بنت مخاض ہوں گی۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَإِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

۱۱۳۳: محمد بن مثنیٰ' محمد بن عبد اللہ' سعید' قتادہ' عبد ربہ' حضرت ابو عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظ (یعنی قتل شبہ عمد کے سلسلے میں) روایت ہے کہ چالیس حاملہ جذعہ' تیس حقہ' تیس بنت لبون اور قتل خطا کی دیت میں تیس حقہ' تیس بنت لبون' بیس ابن لبون اور بیس بنت مخاض ہیں۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً باب أسنان الابل قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَالْأُنْثَى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَيُرْكَبَ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَثَنِيَّةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابُهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ابْنَةُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ وَابْنَةُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ وَحِقَّةٌ لِثَلَاثٍ وَجَذَعَةٌ لِأَرْبَعٍ وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ وَلَيْسَ بِسِنٍّ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ فَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَإِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا لَقِحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ۔

۱۱۳۴: محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ، سعید، قتادہ، حضرت سعید بن میسب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظ کے سلسلے میں اس طریقہ پر روایت ہے کہ جس طرح اُوپر مذکور ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعبید نے ایک سے زائد افراد سے فرمایا کہ جب کوئی اُونٹنی چوتھے سال میں لگے تو وہ حق ہے اور اس کی مؤنث حقہ ہے۔ اس لئے کہ وہ سواری اور سامان لادنے کے لائق ہوگئی اور جب وہ پانچویں سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے یا جذع اور جس وقت وہ چھٹے سال میں لگے اور وہ سامنے کے دانت گرائے تو وہ ثنی ہے پھر جب وہ ساتویں سال میں لگے تو وہ رباع اور رباعیہ ہے۔ جب وہ آٹھویں سال میں لگے اور وہ دانت گرائے جو چوتھے سال کے بعد کا ہے تو وہ اُونٹنی سدیس اور سدس پھر جب وہ اُونٹنی نویں سال میں لگے اور اس کی دانتوں کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ اُونٹنی بازل ہے اور جب وہ اُونٹنی دسویں سال میں لگے تو وہ مخلف ہے اس کے بعد اُونٹنی کا کوئی نام نہیں لیکن پھر اس طرح کہا جاتا ہے کہ ایک سال کا بازل دو سال کا بازل ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف راوی بضر بن شمیل نے بیان کیا بنت مخاض ایک سال کی اُونٹنی، بنت لبون دو سال کی اُونٹنی اور حقہ تین سال کی اُونٹنی اور جذعہ چار سال کی، ثنی پانچ سال کی رباع چھ سال کی، سدیس سات سال کی، بازل آٹھ سال کی، ابوحاتم اور اصمعی نے بیان کیا کہ جذوعہ ایک وقت کا نام ہے کسی عمر کا نام نہیں ہے۔ ابوحاتم نے بیان کیا جس وقت وہ اُونٹنی رباعی گرائے تو وہ رباع بن جاتی ہے۔ ابوعبیدہ نے بیان کیا کہ جب وہ اُونٹنی حاملہ ہو جائے تو اس کو خلفہ کہا جاتا ہے دس مہینے تک۔ پھر دس مہینے کے بعد وہ اُونٹنی عشراء ہے۔ اور ابوحاتم نے بیان کیا جس وقت وہ اُونٹنی سامنے کے دانت نکالے تو اس کو ثنی کہا جاتا ہے پھر جب وقت رباعیہ اُونٹنی دانت نکالے تو وہ رباع ہے۔

بَابُ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ

باب: اعضاء کی دیت کا بیان

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

۱۱۳۵: اسحٰق بن اسماعیل' عبدہ بن سلیمان' سعید بن ابی عروبہ' غالب' حمید بن ہلال' مسروق بن اوس' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُنگلیاں سب برابر ہیں ان کی دیت دس دس اُونٹ ہیں۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ۔

۱۱۳۶: ابو ولید' شعبہ' غالب' مسروق بن اوس' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُنگلیاں سب برابر ہیں میں نے عرض کیا کیا ہر ایک اُنگلی کی دیت میں دس دس اُونٹ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو محمد بن جعفر نے شعبہ کے واسطہ سے انہوں نے غالب سے انہوں نے مسروق بن اوس سے سنا اور اسماعیل نے غالب سے ابوالولید کی سند سے بیان کیا۔ اور حنظلہ نے غالب سے اسماعیل کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ۔

۱۱۳۷: مسدد' یحییٰ' (دوسری سند) ابن معاذ' ان کے والد (تیسری سند) نصر بن علی' یزید' شعبہ' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی اُنگلی۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه الدَّارِمِيُّ عَنِ النَّضْرِ۔

۱۱۳۸: عباس' عبدالصمد' شعبہ' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُنگلیاں اور دانت (دونوں) برابر ہیں اور دانت برابر ہیں چاہے سامنے کے دانت ہوں یا داڑھیں ہوں یہ اور وہ (دونوں) برابر ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو نضر بن شمیل نے شعبہ سے' عبدالصمد کی طرح روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں سے دارمی نے بواسطہ نضر یہ حدیث بیان کی۔

جاڑے دانت کی دیت:

دانت برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دانتوں میں سے کوئی سا دانت ہو یا داڑھ ہو کسی نے اگر کسی کا دانت یا داڑھ توڑ ڈالی تو اس کی دیت پانچ اُونٹ ہیں۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ۔

۱۱۳۹: محمد بن حاتم' علی بن حسن' ابوحمزہ' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دانت برابر ہیں اور اُنگلیاں برابر ہیں۔

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً۔

۱۱۴۰: عبداللہ بن عمرو' ابوتمیلہ' حسین معلم' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کو برابر قرار دیا (یعنی دیت ہر ایک اُنگلی کی برابر ہے) خواہ پاؤں کی کوئی سی اُنگلی ہو یا ہاتھ کی۔

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۱۱۴۱: ہدبہ بن خالد' ہمام' حسین معلم' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت اپنی پشت مبارک) بیت اللہ کی جانب کئے ہوئے تھے اُنگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں۔

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ شَيْبَانَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبٌ لَنَا ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَإِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ

۱۱۴۲: زہیر بن حرب' یزید' حسین معلم' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں میں (دیت کے) پانچ پانچ اُونٹ ارشاد فرمائے (یعنی ہر ایک دانت کی دیت پانچ اُونٹ ہیں) امام ابوداؤد نے فرمایا میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت کیا لیکن میں نے ان سے اس حدیث کو نہیں سنا۔ پھر ہمارے ایک ساتھی ابوبکر نے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہوں نے محمد بن راشد سے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے اور سلیمان بن موسیٰ نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل خطا کی دیت کی قیمت لگاتے تھے اہل بستی پر چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی اور اس کی قیمت اُونٹوں کی قیمت سے لگاتے تھے۔ پھر جب مہنگائی ہوتی تو اس کی مالیت میں اضافہ فرما دیتے تھے اور جس وقت ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے کم کر دیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ وَعَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَيْ شَاةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَإِذَا جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ أُصْبُعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

آٹھ سو دینار تک ہوگئی اور اس کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے' بیل والے لوگوں پر دو سو گائے کا حکم فرمایا اور بکری والوں پر دو ہزار بکری کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دیت کا مال مقتول کے ورثاء کی وراثت ہے اپنی اپنی رشتہ داری کے مطابق پھر جو مال ان ورثاء سے فاضل رہ جائے وہ مقتول کے عصبات کو ملے گا۔ راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا جب پوری ناک کاٹ دی جائے تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب ناک کے نیچے کا نرم حصہ (جس کو نرمہ سے تعبیر کیا گیا ہے) تو نصف دیت ہوگی یعنی پچاس اُونٹ یا اس کے برابر سونا چاندی یا ایک سو گائے یا ایک ہزار بکریاں ہوں گی اور جب کسی کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے تو (اس صورت میں) نصف دیت ضروری ہوگی اسی طریقہ سے ایک پاؤں (کاٹنے) میں نصف دیت ادا کرنا ضروری ہوگی اور مامومہ (یعنی اس زخم وغیرہ میں جو کہ دماغ تک پہنچے) میں ایک تہائی دیت ادا کرنا ہوگی یعنی ۳۳ اُونٹ اور ایک ثلث یا اس کی مالیت' چاندی' سونے یا گائے' بکریاں ہیں اور جائفہ (یعنی پیٹ تک پہنچ جانے والے زخم) میں بھی اسی طرح ہے (یعنی جو حکم مامومہ کا ہے وہی جائفہ کا بھی ہے) اور اُنگلیوں میں سے ہر ایک اُنگلی کے عوض دس اُونٹ ادا کرنا ہوں گے اور دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت پانچ اُونٹ ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ عورت کی جنابت کی دیت اس کے عصبات کے درمیان تقسیم ہوگی یعنی وہ عصبات جو عورت کی کسی چیز کے وارث نہیں بن سکتے البتہ جو ذوی الفروض سے بچ جاتا وہ اس کے وارث بن جاتے ہیں۔ (یہ لوگ عورت کے ذمہ دیت کو آپس میں تقسیم کر کے ادائیگی کریں گے) پس اگر کوئی عورت خود مار ڈالی جائے تو اس کی دیت اس کے تمام ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہوں گے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قتل کرنے والے شخص کو ترکہ میں سے کچھ نہیں ملے گا اور مقتول شخص کا اگر کوئی وارث نہ ہو تو سب سے نزدیک رشتہ دار جو ہوگا وہی اس کا وارث بنے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گا۔لیکن قتل کرنے والا شخص ہرگز وارث نہیں ہوگا۔محمد نے بیان کیا کہ یہ تمام کے تمام سلیمان' عمرو بن شعیب' ان کے والد اور دادا کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

عصبہ کی تشریح اور قاتل کا ترکہ سے محروم ہونا:

عصبات ان ورثاء کو کہا جاتا ہے جو کہ ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد حصہ لیں۔ عصبہ کی دو قسمیں ہیں عصبہ بنفسہ' عصبہ لغیرہ' سراجی باب العصبات میں عصبات کی تفصیلی بحث مذکور ہے اور قاتل' مقتول کے ترکہ سے محروم ہے اور یہ سزا ان کے جرم کی ہے کہ وہ قتل کا مرتکب ہوا اس لئے ترکہ سے محروم ہوگا اور جو عورت کوئی جنایت کرے تو اس کی دیت اس کے عصبات کو ادا کرنا ہوگی۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ قَالَ وَزَادَنَا خَلِيلٌ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ وَذَلِكَ أَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَتَكُونُ دِمَاءٌ فِي عِمِّيًّا فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ۔

۱۱۴۳: محمد بن یحییٰ' محمد بن بکار' محمد بن راشد' سلیمان' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی طرح سخت ہے اور اس صورت میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا راوی کہتے ہیں کہ خلیل نے ابن راشد سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ شیطان لوگوں کے درمیان گھس جاتا ہے اور یوں اندھا دھند قتل ہو جاتا ہے جس میں کسی عداوت' دشمنی یا ہتھیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ۔

۱۱۴۴: ابو کامل فضیل' خالد بن حارث' حسین معلم' عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مواضع (کی دیت) میں پانچ اُونٹ ہیں۔ (ایسا زخم یا چوٹ جو کہ ہڈی کھول دے تو ایسے زخم کی دیت پانچ اُونٹ ہیں اور مواضح' موضحہ کی جمع ہے)۔

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ۔

۱۱۴۵: محمود بن خالد' مروان بن محمد' ہیثم علاء بن حارث' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو آنکھ اپنی جگہ جمی رہے لیکن آنکھ کی روشنی جاتی رہے تو اس میں تہائی دیت ادا کرنا ضروری ہے۔

بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ

باب: پیٹ کے بچہ کی دیت سے متعلق

۱۱۴۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

۱۱۴۶: حفص بن عمر' شعبہ' منصور' ابراہیم' عبید' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہذیل کے ایک آدمی کے پاس دو بیویاں تھیں پھر ان میں سے

نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

ایک عورت نے دوسری عورت کے لکڑی مار کر اس کو اور اس عورت کے پیٹ کے بچہ کو مار ڈالا اور دونوں قبیلہ والے اپنا مقدمہ نبیؐ کی خدمت میں لائے۔ان میں سے ایک نے عرض کیا ہم لوگ کس طریقہ سے اسکی دیت ادا کریں جو کہ نہ تو رویا اور نہ اس نے کھایا' پیا اور نہ وہ چیخا اور اس قبیلہ (والے) نے یہ بات قافیہ دار عبارت میں بیان کی آپ نے فرمایا کیا تم دیہات والوں کی طرح قافیہ بندی سے کام لے رہے ہو؟ پھر آپ نے قاتلہ (عورت) کے ورثاء کو ایک غرہ دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے (قاتلہ) عورت کے ورثاء کے ذمہ ڈالا (غرہ سے مراد ایک غلام یا لونڈی ہے) بچے کی دیت میں ایک غلام (یا باندی) دینے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ۔

۱۱۴۷: عثمان ابن ابی شیبہ' جریر' منصور نے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی جو کہ اُوپر مذکور ہوئی اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مقتول عورت کی دیت کو قتل کرنے والی عورت کے عاقلہ پر لازم قرار دیا۔آپ نے غرہ کو اس بچہ کی دیت میں جو کہ پیٹ میں تھا دیئے جانے کا حکم فرمایا۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حکم نے مجاہد کے واسطہ سے مغیرہ بن شعبہ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح حکم نے مجاہد سے اور انہوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

غرہ کیا ہے؟

غرہ غلام یا باندی کو کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس بچہ کو جو کہ پیدا ہونے سے قبل ہلاک کر دیا گیا تھا اس کی دیت میں ایک غرہ ادا کئے جانے کا حکم فرمایا۔(بذل المجھود)

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ زَادَ هَارُونُ فَشَهِدَ لَهُ يَعْنِي ضَرْبَ

۱۱۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' ہارون بن عباد' وکیع' ہشام' عروہ' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اسقاطِ حمل کے سلسلہ میں رائے لی تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں موجود تھا اور آنحضرت ﷺ نے ایک غلام' باندی ادا کرنے کا حکم فرمایا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک دوسرے شخص کو (بھی) لے کر آؤ جو کہ تمہاری بات کی شہادت دے تو وہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے انہوں نے اسقاطِ حمل کے متعلق شہادت دی کہ مرد نے اپنی بیوی کے پیٹ پر مکا وغیرہ مارا جس سے اس

الرَّجُلِ بَطْنَ امْرَأَتِهِ۔

کا بچہ ضائع ہو گیا۔

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تُزْلِقُهُ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلَقَ مِنَ الْيَدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ۔

۱۱۴۹: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام' ان کے والد' حضرت مغیرہ نے عمرؓ سے اسی طریقہ سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا اس روایت کو حماد بن زید' حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ' عروہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھ کو ابوعبید سے یہ بات پہنچی ہے کہ اسقاطِ حمل کو املاص کہا جاتا ہے کیونکہ املاص کے معنی ازلاق کے یعنی کسی چیز کے پھسلانے کے ہیں اور گویا عورت بچہ کی پیدائش سے قبل اس کو پھسلاتی ہے اسی طریقہ سے ہاتھ وغیرہ سے کوئی شے پھسل جاتی ہے تو اس کو بھی مَلَصَ کہا جاتا ہے۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمِسْطَحُ هُوَ الصَّوْبَجُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الْمِسْطَحُ عُودٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ۔

۱۱۵۰: محمد بن مسعود' ابوعاصم' ابن جریج' عمرو بن دینار' طاؤس' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں دریافت فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اسقاطِ حمل کے سلسلہ میں کیا حکم فرماتے تھے؟ تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا میں دو خواتین کے درمیان میں تھا ان میں سے ایک خاتون نے دوسری خاتون کے لکڑی مار کر اسے اور اس کے پیٹ کے اندر کے بچے کو قتل کر دیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اس کے بچے کی دیت میں ایک بردہ (غلام یا باندی) دیئے جانے کا حکم فرمایا اور اس خاتون کو قتل کرنے والی کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا (بطور قصاص کے) امام ابوداؤد نے فرمایا نضر بن شمیل نے بیان کیا کہ یہ لکڑی روٹی پکانے کی تھی۔ ابوعبید نے بیان کیا کہ وہ خیمہ کی ایک لکڑی تھی۔

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ وَأَنْ تُقْتَلَ زَادَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هَذَا۔

۱۱۵۱: عبداللہ بن محمد' سفیان' عمرو' طاؤس' عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ منبر پر کھڑے ہوئے۔ پھر اسی طریقہ سے روایت بیان کی جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ آپ نے اس خاتون کے قتل کئے جانے کا حکم فرمایا تھا۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ (غلام یا باندی) ادا کرنے کا حکم' فرمایا عمرؓ نے فرمایا اللہ اکبر! اگر ہم پہلے سے اس حکم کو نہ سنتے تو ہم کوئی دوسرا حکم دیتے۔

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ

۱۱۵۲: سلیمان' عمرو بن طلحہ' اسباط' سماک' عکرمہ' ابن عباسؓ سے حمل بن

أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتَهَا أَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمَّ غُطَيْفٍ۔

مالک کے واقعہ کے سلسلہ میں مذکور ہے کہ اس خاتون کے پیٹ سے بچہ گر گیا کہ جس کے بال اگ چکے تھے لیکن وہ بچہ مردہ برآمد ہوا اور پھر وہ خاتون بھی ہلاک ہو گئی تو آپ نے قاتلہ خاتون کے اہل خاندان سے دیت ادا کرائی۔ اس کے چچا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس خاتون کے پیٹ سے ایسے بچہ کا اسقاط ہوا کہ جس کے بال نکل چکے تھے۔ قتل کرنے والی خاتون کے والد نے عرض کیا یہ شخص جھوٹا ہے اللہ کی قسم وہ بچہ چیخا نہیں تھا اور نہ اس بچہ نے کھایا' پیا اس قسم کے بچہ کا قتل ضائع ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا تم اہل جاہلیت جیسی مقفی عبارت بول رہے ہو۔ جس طریقہ سے (عرب) کے کاہن بولا کرتے تھے۔ تم ایک بچہ کے عوض ایک غرہ ادا کرو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دونوں خواتین میں سے ایک کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام اُمّ غطیف تھا۔

پیٹ کے بچہ کو قتل کرنے کی دیت:

بچہ کا قتل باطل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بچہ کے قتل کرنے سے قصاص یا دیت کچھ واجب نہیں ہے اور جاہلیت میں لوگ کاہن وغیرہ بہت دلکش عبارت بولتے تھے تا کہ اپنے الفاظ کے جادو سے مخاطب کو مرعوب کر سکیں آپ نے اس سے روکا اور فرمایا جو اصل کام ہے یعنی دیت ادا کرنا وہ کرو' باتیں نہ بناؤ اور غرہ سے مراد غلام یا باندی ہے۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا قَالَ فَقَالَ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ مِيرَاثُهَا لَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا۔

۱۱۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' یونس' عبدالواحد' مجالد' شعبی' جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک عورت نے دوسری عورت کو قتل کر دیا اور ان میں سے ہر ایک عورت کا شوہر بھی موجود تھا اور اولاد بھی موجود تھی راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مقتولہ عورت کی دیت قتل کرنے والی عورت کے خاندان والوں سے ادا کرائی اور اس عورت کے شوہر اور اس کی اولاد سے کسی قسم کا مواخذہ نہیں کیا تو مقتول عورت کے خاندان والوں نے عرض کیا اس عورت کی وراثت ہم لوگوں کو ملنی چاہئے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اس عورت کی وراثت اس عورت کے شوہر اور اس کی اولاد کو ملے گی۔

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

۱۱۵۴: وہب' ابن سرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' سعید بن مسیّب' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتْ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةَ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ لَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ۔

ہذیل میں سے دوعورتوں میں آپس میں لڑائی ہوئی۔ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر سے ہلاک کر دیا پھر وہ جھگڑا خدمت نبوی میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بچہ کی دیت غرہ ہے یعنی غلام یا باندی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت کا قاتل کے خاندان والوں پر دیت دینے کا حکم فرمایا اور اس کے لڑکے کو اور جو اس کے ہمراہ تھے ان کو وارث قرار دیا تو حمل بن مالک بن نابغہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس وجہ سے اس بچہ کا تاوان دوں کہ جس نے نہ کچھ پیا تھا اور نہ کچھ کھایا تھا نہ اس نے آواز نکالی اور نہ وہ چیخا۔ایسا قتل تو باطل ہے۔آپ نے فرمایا یہ شخص تو کاہنوں کا بھائی لگتا ہے کیونکہ اس شخص نے قافیہ دار عبارت بولی ہے۔(یعنی بناوٹی اور پرتکلف گفتگو کر رہا ہے)

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

۱۱۵۵: قتیبہ لیث ابن شہاب ابن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کے متعلق مروی ہے کہ بے شک وہ عورت کہ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا حکم فرمایا تھا وہ ہلاک ہوگئی پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اس عورت کی وراثت اس عورت کے لڑکے کے لئے ہے اور اس کی دیت اس کے عصبات کے ذمہ ہے۔

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ۔

۱۱۵۶: عباس عبید اللہ یوسف عبداللہ بن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مار دیا اس عورت کا حمل ساقط ہوگیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بچے کے عوض پانچ سو بکریاں دلوائیں اور آئندہ کے لئے لوگوں کو کسی کے پتھر مارنے کی ممانعت فرما دی۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا اس طریقہ سے پانچ سو بکریوں کی روایت ہے اور صحیح ایک سو بکریاں ہیں۔

پتھر پھینکنے کی ممانعت:

بہت سے لوگ خواہ مخواہ ادھر اُدھر ڈھیلے پتھر پھینکتے ہیں۔آنحضرت ﷺ نے اس طرح کرنے کی ممانعت فرمائی کہ اس سے دوسروں کو اذیت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات تو نوبت قتل تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۵۷: ابراہیم عیسیٰ محمد بن عمرو ابوسلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو بچہ (عورت کے) پیٹ میں ہلاک ہو گیا اس کے عوض غرہ غلام ہو یا باندی یا گھوڑا یا خچر دیا جائے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو محمد بن عمرو' حماد خالد نے روایت کیا ہے جس میں کہ گھوڑے اور خچر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَبِيعَةُ الْغُرَّةُ خَمْسُونَ دِينَارًا۔

۱۱۵۸: محمد بن سنان' شریک' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ابراہیم سے اور جابر نے شعبی سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا ربیعہ الرائے نے فرمایا کہ غرہ سے مراد پچاس دینار ہیں۔

بَاب فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب کی دیت

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُودَى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْمَمْلُوكِ۔

۱۱۵۹: عثمان بن ابی شیبہ' یعلی' حجاج' یحییٰ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جب مکاتب قتل کیا جائے تو بدل کتابت میں سے جتنا حصہ وہ دے چکا ہے۔ اتنے حصہ کی دیت آزاد شخص کی دیت کی طرح ادا کی جائے اور باقی کی (دیت) غلام کی دیت کی طرح ادا کی جائے گی۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَعَلَهُ إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ۔

۱۱۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا وہ میراث کا حق دار ہو تو وہ جتنا آزاد ہوا ہو اس کے مطابق وہ وارث ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو وہیب نے ایوب کے واسطہ سے' انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور حماد اور اسماعیل نے ایوب کے واسطہ سے انہوں نے عکرمہ سے یہ روایت مرسلاً روایت کی ہے اور اسماعیل بن عیینہ نے اس روایت کو عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

مکاتب کی حد:

مکاتب پر اسی اعتبار سے حد قائم ہوگی مثال کے طور پر اگر مکاتب آدھا بدل کتابت دے چکا ہے تو وہ آدھا آزاد سمجھا جائے گا اور آدھا غلام سمجھا جائے گا اور اس کے مطابق سزا یا وراثت پائے گا۔

بَاب فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ۔

باب: ذمی کی دیت

۱۱۶۱: یزید بن خالد' عیسیٰ بن یونس' محمد بن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا معاہد (ذمی' اسلامی ریاست میں جزیہ دے کر رہنے والا) کی دیت آزاد شخص کی نسبت نصف دیت ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اُسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن نے اس روایت کو عمرو ون شعیب سے اس طریقہ سے بیان کیا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعِدَتْ سِنُّهُ۔

باب: کوئی شخص کسی سے لڑائی کر رہا ہو اور وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے اس کا نقصان کر دے

۱۱۶۲: مسدد' یحییٰ بن جریج' عطاء' صفوان بن یعلی اپنے والد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ میرے ایک خادم نے ایک شخص سے لڑائی کی تو اس نے اس شخص کے ہاتھ کو اپنے دانتوں سے کاٹ ڈالا۔اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اسکا دانت نکل گیا۔پھر یہ شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے اسکے دعویٰ کو باطل کر دیا (یعنی اسکی دیت نہیں دلوائی) اور آپؐ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں دے ڈالے اور تم اس کو اُونٹ کی طرح سے چبا ڈالو؟ راوی نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا اپنے دادا سے کہ صدیق اکبرؓ نے اس دانت کی دیت نہیں دلوائی اور فرمایا اللہ کرے اس شخص کا دانت دور ہو جائے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضَّهَا ثُمَّ تَنْزِعُهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ۔

۱۱۶۳: زیاد' ہشیم' حجاج' عبدالملک' حضرت عطاء' یعلی بن اُمیہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کاٹنے والے شخص سے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ ہو سکتا ہے کہ تم بھی اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دے دو وہ شخص (تمہارا ہاتھ) کاٹے پھر تم اس کو کھینچ لو اور آپ نے اس شخص کے دانتوں کی دیت نہیں دلوائی۔

باب فِي مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ

باب: جو شخص علم طب سے واقف نہ ہو اور وہ کسی کا

طِبٌّ فَأَعْنَتَ!

معالجہ کرتے ہوئے نقصان پہنچا دے؟

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ لَا نَدْرِي هُوَ صَحِيحٌ أَمْ لَا۔

۱۱۶۴: نصر بن عاصم' محمد بن صباح' ولید' ابن جریج' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم طب نہ جانتا ہو اور وہ شخص خود کو طبیب قرار دے (اور اس کے معالجہ سے کوئی شخص مر جائے) تو وہ شخص ضامن ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو صرف ولید نے بیان کیا ہے' ہمیں معلوم نہیں کہ درست ہے یا نہیں؟

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ۔

۱۱۶۵: محمد بن علا' حفص' عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ کچھ لوگ میرے والد کے پاس آئے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص طبیب نہ ہو اور وہ کسی کا معالجہ کرے اور اس شخص کا علم طب جاننا مشہور نہ ہو پھر اس شخص کا علاج معالجہ سے کسی کو نقصان پہنچ جائے تو وہ شخص ضامن ہے۔ عبدالعزیز کہتے ہیں کہ یہ صرف طبابت کی ہی بات نہیں بلکہ سینگی لگانے میں کوئی شخص رگ کو کاٹ دے یا برے طریقہ سے زخم ڈال دے یا داغ لگا دے (وہ بھی ضامن ہوگا)

طب نہ جاننے والے کا علاج:

مطلب یہ ہے کہ جو شخص طب سے واقف نہ ہو اور اس کے علاج سے کوئی مر جائے تو طبیب پر دیت ہوگی جیسے کہ فصد لگانے والا اگر رگ کاٹ دے یا چہرہ پر زخم کر دے تو اس پر دیت ہے اسی طرح اس طبیب پر بھی دیت ہوگی۔

بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ

باب: دانت کا قصاص

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِكِتَابِ اللَّهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا أَنَسُ

۱۱۶۶: مسدد' معتمر' حمید طویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انس بن نضر کی ہمشیرہ ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑ دیا۔ اس کے اولیاء خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے کتاب اللہ کے مطابق قصاص لینے کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے بیان کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا اس عورت کا دانت تو آج نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اے انس!

كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ أَخَذُوهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبْرَدُ۔

کتاب اللہ قصاص کا حکم دیتی ہے پھر جس عورت کا دانت ٹوٹا تھا اس کے ورثاء دیت لینے کے لئے رضامند ہو گئے تو آنحضرت ﷺ نے تعجب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے توکل پر کسی بات کا حلف کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے حلف کو سچا کر دیتا ہے۔

بَاب فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

باب: کوئی جانور کسی کے لات مار دے تو اس کے مالک سے دارو گیر نہ ہوگی

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ۔

۱۱۶۷: عثمان بن ابی شیبہ محمد بن یزید سفیان زہری سعید بن میسب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جانور کا پیر "جبار" ہے یعنی بیکار ہے (اور اس کے پاؤں رکھنے یا لات مارنے کی وجہ سے مالک پر دیت نہیں ہوگی)

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ۔

۱۱۶۸: مسدد سفیان زہری سعید ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چوپائے کا زخم لگانا باطل ہے اور کان اور کنواں بھی باطل ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس سے وہ چوپایہ مراد ہے جو کہ کھلا ہوا ہو اور اس کے ساتھ کوئی اس کی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو اور دن کے وقت ہو رات میں نہ ہو۔

اگر کوئی چوپایہ نقصان کر دے:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے جانور گائے بیل بھینس وغیرہ چوپایہ نے کسی شخص کی کھیتی یا مال ضائع کر دیئے تو اس میں تاوان وغیرہ نہیں ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ چوپایہ کے ہمراہ اس کا رکھوالا نہ ہو اگر جانور کا ہانکنے والا ساتھ موجود ہے تو اس صورت میں تاوان ہے کیونکہ جانور کی رکھوالی اس کے ذمہ تھی اور کان کھودنے سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی کسی جگہ کان کھدوائی یا اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا پھر کوئی شخص گر کر ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں اس جگہ کے مالک وغیرہ پر ضمان یا تاوان نہیں ہے اور رکاز زمین میں مدفون مال کو کہا جاتا ہے ایسے مال میں خمس حاکم کا ہوتا ہے اور باقی جو بچے وہ اس شخص کو ملے گا کہ جس کو وہ مدفون مال ملا ہے تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی باب الرکاز جلد اوّل ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي النَّارِ تَعَدَّى

باب: اس آگ کے بارے میں جو کہ پھیلتی چلی جائے

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارُ جُبَارٌ۔

۱۱۶۹: محمد بن متوکل' عبدالرزاق (دوسری سند) جعفر بن مسافر' زید بن مبارک' عبدالملک' معمر' ہمام' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا آگ باطل (بیکار) ہے۔

غلطی سے دوسرے کے آگ لگ جانا:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی مملوکہ زمین یا مکان میں آگ جلائی اور ہوا چلنے سے دوسرے کے مکان یا کھیت وغیرہ میں آگ لگ جائے تو آگ جلانے والے پر تاوان نہیں ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے جو کتب فقہ میں مذکور ہے۔

بَاب فِي جِنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ

باب: اگر نادار فقیر آدمی کا بچہ کسی قسم کی جنایت کرے تو اس سے دیت کی دارو گیر نہ ہوگی

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا۔

۱۱۷۰: احمد بن حنبل' معاذ' ان کے والد' قتادہ' ابونضرہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فقراء میں سے کسی فقیر کے لڑکے نے کسی مالدار آدمی کے لڑکے کا کان کاٹ لیا تو اس غریب لڑکے کے تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ تو نادار فقیر ہیں (یہ سن کر) آپ نے ان پر کوئی جرمانہ نہ لگایا۔

فقیر پر دیت نہیں:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے ان سے کوئی دیت وغیرہ نہیں دلوائی کیونکہ وہ نادار فقیر تھے ان کے پاس ادا کرنے کے لئے دیت موجود نہیں تھی اور آپ نے قصاص اس وجہ سے واجب نہ فرمایا کیونکہ غلطی سے جنایت ہوئی ہوگی اور ایسی صورت میں قصاص واجب نہیں ہوتا۔

بَاب فِي مَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ

باب: جو شخص اندھیر نگری میں قتل کیا جائے؟

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رِمِّيَّا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ وَمَنْ قَتَلَ

۱۱۷۱: سعید' سلیمان' عمرو بن دینار' طاؤس' ابن عباسؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص بغیر دیکھے (یعنی اندھا دھند) قتل کر دیا گیا یا پتھر چلانے میں یا کوڑے سے جو آپس میں ہو رہی تھی کوئی آدمی مارا گیا تو اس شخص کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جو شخص ارادہ سے قتل کیا گیا تو وہ شخص قصاص لئے جانے کا موجب ہے اور جو شخص دو شخصوں کے

عَمْدًا فَقَوَدُ يَدَيْهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

درمیان پڑ کر قتل کرنے والے شخص کو بچانے کے لئے درمیان میں حائل ہوتو اس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ السُّنَّة

سنت کے اتباع کا بیان

بَاب فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

باب: سنت کی تشریح

۱۷۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً۔

۱۷۲: وہب بن بقیہ خالد محمد بن عمرو ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی لوگ اکہتر یا بہتر فرقوں میں متفرق ہو گئے اور نصرانی اکہتر یا بہتر فرقوں میں متفرق ہو گئے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی۔

<u>یہود ونصاریٰ کے فرقے کے بیان میں شک راوی:</u>

مذکورہ حدیث میں ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں متفرق ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے وہ راوی کا شک ہے کہ آپ نے ۷۱ فرمایا یا ۷۲ آنحضرت ﷺ کا شک نہیں ہے اور ارشاد نبوی کا حاصل یہ ہے کہ تمام فرقے میری اُمت میں شامل ہیں اور جو فرقے میرے راستے پر نہیں ہیں وہ جہنم رسید ہوں گے۔

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ نَحْوَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي

۱۷۳: احمد بن حنبل محمد بن یحییٰ ابوالمغیرہ صفوان (دوسری سند) عمرو بن عثمان بقیہ صفوان سے اسی طرح مروی ہے۔ ازہر بن عبد اللہ ابوعامر حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا خبردار! تم لوگوں میں سے (تم سے قبل) اہل کتاب بہتر فرقے ہو گئے اور اس اُمت کے لوگ قریب ہے کہ تہتر فرقے بن جائیں ان فرقوں میں سے بہتر فرقے دوزخ میں داخل ہوں گے اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے۔ راوی ابن یحییٰ اور عمرو کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ میری اُمت میں اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جن میں گمراہیاں گھس جائیں گی جیسے کہ کلب انسان

الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

کی ہر ایک رگ اور (بدن کے ہر ایک) جوڑ میں گھس جاتا ہے۔

(جماعت اہل سنت: (مراد وہ فرقہ ہے جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول پر قائم ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' تابعین' تبع تابعین کے طریقوں پر چلتا ہے اور اس کا مسلک اعتدال ہے اور فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور کلب ایک قسم کی بیماری ہوتی ہے جو کہ پاگل کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے)۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

باب: قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنے اور قرآن کریم کے متشابہات کی جستجو

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

۱۱۷۴: قعنبی' یزید بن ابراہیم' عبداللہ' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ ہُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تلاوت فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس نے تم لوگوں پر کتاب نازل کی اس میں بعض آیاتِ کریمہ صاف واضح ہیں وہ تو کتاب (اللہ) کی اصل ہیں اور بعض آیاتِ کریمہ متشابہ ہیں۔ (جن کے مختلف پہلو ہیں) تو اب جن لوگوں کے قلوب میں ضلالت وگمراہی ہے وہ لوگ ان مشکل' آیاتِ کریمہ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں فتنہ برپا کرنے کے لئے اور اس کا مطلب پانے کے لئے۔ حالانکہ ان آیاتِ کریمہ کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم نہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو جو کہ قرآن کریم کی متشابہ آیاتِ کریمہ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو وہ لوگ وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نام لیا ہے تو تم لوگ ان لوگوں کی صحبت سے احتراز کرو (بچو)

محکم' متشابہ آیات:

قرآن کریم کی آیات کی دو قسمیں ہیں ایک قسم کو محکم اور دوسری کو متشابہ کہا جاتا ہے پہلی قسم یعنی محکم وہ آیاتِ کریمہ کہلاتی ہیں جن کا مفہوم واضح ہے اور متشابہ وہ آیاتِ کریمہ ہیں کہ جس کا مفہوم واضح اور صاف نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب پیچیدہ ہے تو جو آیاتِ کریمہ محکم ہیں وہ قرآن کریم کی اصل ہیں ان آیاتِ کریمہ پر عمل کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اور جو آیات متشابہات ہیں ان کی تحقیق وجستجو کا حکم نہیں ہے۔ ایک مسلمان محکم آیات پر عمل کرنے کا مکلف ہے اور جو آیات متشابہات ہیں ان پر بھی ایمان رکھنا لازم ہے لیکن اس کا مطلب اللہ کے سپرد کرے اور اس مسئلہ کی تحقیقی بحث حضرت ولی اللہ دہلوی نے الفوز الکبیر میں فرمائی ہے۔ کتب تفسیر میں بھی یہ بحث مفصل طریقہ سے مذکور ہے۔

بَاب مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

باب: بدعتی لوگوں کی صحبت سے بچنے اور ان سے بغض

وَبُغْضِهِمْ

رکھنے کا بیان

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔

۱۱۷۵: مسدد' خالد' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' ایک شخص' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ۔

۱۱۷۶: ابن سرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن' حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ ان کے تمام صاحبزادوں میں سے وہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے جب وہ نابینا ہو گئے تھے اور وہ کہتے ہیں غزوۂ تبوک میں ان کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا پھر میں نے حضرت کعب سے سنا اور ابن السرح کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اہل اسلام کو ہم تین شخصوں سے گفتگو کرنے سے منع فرما دیا جب یہ مدت میرے لئے طویل ہو گئی تو میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھاند کر ان کے پاس پہنچا۔ اور وہ میرے چچازاد بھائی تھے تو میں نے ان کو سلام کیا اللہ کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے اپنی توبہ نازل ہونے کا واقعہ بیان فرمایا۔

بَاب تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

باب: اہل بدعت کو سلام کے جواب نہ دینے کا بیان

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ۔

۱۱۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطا' یحییٰ بن عمر' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے تو انہوں نے میرے ہاتھ میں زعفران مل دی میں اگلی صبح کو خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا اور ارشاد فرمایا جاؤ اپنے ہاتھوں کو دھو کر آؤ۔

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ سُمَيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' سمیہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی کا اُونٹ بیمار پڑ گیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اُونٹ (ضرورت سے) زائد تھا حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے زینب رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا

وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ۔

"تم وہ اُونٹ صفیہ کو دے دو۔ انہوں نے کہا میں یہ اُونٹ اس یہودی عورت کو دے دوں؟ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ غصہ ہو گئے اور آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ماہ ذی الحجہ محرم اور صفر کے مہینہ کے کچھ ایام تک گفتگو فرمانا چھوڑ دی۔

طنزیہ کلام:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو طنز کے طور پر یہودیہ کہہ دیا تھا۔ صفیہ رضی اللہ عنہا اسلام لانے سے قبل یہودی تھیں بعد میں انہوں نے اسلام قبول فرمایا تھا زینب رضی اللہ عنہا کا مقصد خدانخواستہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حقیر سمجھنا نہیں تھا بلکہ یہ ایک طنزیہ جملہ تھا جو ایسے مواقع پر اکثر خواتین کی زبان پر آ ہی جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ناراضگی سے اس کی اصلاح فرمادی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآنِ کریم میں جھگڑنے کی ممانعت

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ۔

۱۱۷۹: احمد بن حنبل' یزید' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں شبہ کر کے جھگڑنا کفر ہے۔

بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ

باب: سنتِ نبوی کی اتباع لازمی ہے

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ

۱۱۸۰: عبدالوہاب' ابوعمرو' جریز' عبدالرحمٰن' مقدام بن معدی کربؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا سن لو! بلاشبہ دی گئی ہے مجھے کتاب یعنی قرآن اور اسی کے ساتھ اسی کے مثل (حدیث) دی گئی ہے۔ عنقریب ایک شکم سیر شخص (یعنی آسودہ آدمی) اپنے چھپر کھٹ (یعنی اپنے بستر وغیرہ' آرام کرنے کی جگہ) پر لیٹا ہوا کہے گا کہ تم لوگ اس قرآن کریم ہی کو اختیار کرو اور تم قرآن کریم میں جو حلال پاؤ اس کو تو حلال سمجھو اور قرآن میں جو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو خوب سن لو گھریلو گدھا تم لوگوں کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی درندوں میں سے دانت والا جانور حلال ہے (جیسے شیر' چیتا' بھیڑیا وغیرہ) اور نہ ذمی شخص کا پڑا ہوا مال (و اسباب حلال ہے) لیکن جب اس مال کا مالک مستغنی ہو اور جو آدمی کسی قوم کے پاس مہمان ہو تو اس قوم کے ذمہ اس شخص کی مہمانداری کرنا

فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

ضروری ہے اور اگر کوئی قوم اس کی مہمانداری نہ کرے تو اس مہمان کو حق حاصل ہے کہ اس قوم سے اپنی مہمانداری کا حق وصول کرے۔

مہمانداری کے وجوب کا حکم منسوخ ہے:

ابتدائے اسلام میں مہمانداری کرنا واجب تھا لیکن اب یہ حکم مستحب ہے اور اب زبردستی مہمان داری کا مذکورہ حق وصول کرنا منسوخ ہوگیا۔ بہرحال اب بھی مہمان کی خاطر کرنا مستحب ہے بخاری شریف کی حدیث ہے: ((من کان یومن باللّٰہ والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ)) یعنی جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر کامل ایمان رکھتا ہو تو وہ مہمان کی مہمانداری اور اس کی ہر ممکن عزت و احترام کرے۔

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ

۱۱۸۱: یزید بن خالد لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوادریس، یزید بن عمیرہ جو کہ معاذ بن جبلؓ کے رفقاء میں سے تھے کہ جب معاذ بن جبلؓ وعظ کرنے کیلئے بیٹھا کرتے تھے تو یہ فرماتے اللہ تعالیٰ بڑا عادل و حاکم ہے (دین میں) شبہ کرنے والے لوگ تباہ و ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے ایک دن بیان کیا تمہارے بعد بڑے بڑے فتنہ و فساد ہوں گے اور مال کافی ہو جائے گا (یعنی آج کے دور کی بہ نسبت لوگ بہت زیادہ دولت مند ہوں گے) اور قرآن کریم آسان ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کو مؤمن اور منافق مرد اور عورت، اور بڑے اور چھوٹے حاصل کر لیں گے۔ پھر قریب ہے کہ ایک کہنے والا شخص کہے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ میری اتباع نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن کریم کو پڑھتا ہوں۔ اب وہ میری اتباع نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے لئے قرآن کریم کے علاوہ کوئی نئی بات نہ نکالوں۔ پھر اگر وہ نئی بات پیدا کرے تو تم لوگ اس سے احتراز کرو۔ جو نئی بات پیدا ہوگی وہ ضلالت و گمراہی ہے اور میں تم کو عالم کی گمراہی سے ڈراتا ہوں اس لئے کہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبان سے کہتا ہے اور کبھی منافق آدمی حق بات کہہ دیتا ہے یزید نے بیان کیا میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ مجھے اس بات کا کس طرح علم ہوگا کہ دانا شخص گمراہی کی بات بتلا رہا ہے اور منافق کبھی حق بات کہہ دیتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں تم عالم شخص کی ان باتوں سے احتراز کرو جو کہ جھوٹ اور غلطی کے ساتھ شہرت پا جائیں اور تمام لوگ اس کا انکار کریں لیکن ایسی باتوں کی وجہ سے تو عالم سے منحرف نہ ہو جانا کیونکہ

ذٰلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُنْئِيَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ و قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْمُشَبِّهَاتِ مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ وَقَالَ لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ و قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ۔

ہوسکتا ہے کہ وہ واپس آجائے اور تم جب بھی حق بات سنو قبول کرلو کیونکہ حق ایک روشنی ہوتی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عمر نے زہری کے واسطہ سے یُثْنِیَنَّكَ کی جگہ لَا یُثْنِیَنَّكَ بیان کیا ہے اور صالح بن کیسان نے زہری سے لفظ مُشْتَهِرَاتِ کی جگہ مُشْتَبِهَاتِ بیان اور اس جگہ یُثْنِیَنَّكَ ہی بیان کیا ہے جس طریقہ سے عقیل نے بیان کیا ہے اور زہری ابن اسحٰق نے یہ روایت نقل کی ہے کہ معاذؓ نے فرمایا ہاں۔ دانا آدمی کی بات تجھے اشتباہ میں ڈال دے اور تو یوں کہہ اُٹھے کہ آخر اس بات سے کیا مراد ہے (مطلب یہ ہے کہ دانا آدمی کو دوٹوک واضح اور سچی بات کہنا چاہئے۔ ایسی بات کہنے سے احتراز کرنا چاہئے جو لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے۔ اگر اس کی زبان سے ایسی بات سنو تو سمجھ لو کہ دال میں کالا ہے)۔

۱۱۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ دُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ فَكَتَبَ أَمَّا بَعْدُ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ بِإِذْنِ اللَّهِ عِصْمَةٌ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا

۱۱۸۲: محمد بن کثیر حضرت سفیان سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے تقدیر کے بارے میں خط کے ذریعہ دریافت کیا (دوسری سند) ربیع بن سلیمان اسد حماد سفیان ثوری نضر روایت کرتے ہیں (تیسری سند) ہناد قبیصہ ابورجاء ابوصلت سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط تحریر کر کے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا ''حمد و ثنا کے بعد معلوم کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کے حکم اور اس کے نبی کے طریقہ پر راہ اعتدال پر چلنے کی وصیت کرتا ہوں اور اہل بدعت نے جو باتیں ایجاد کی ہیں ان کو چھوڑنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اہل بدعت نے یہ باتیں اس وقت ایجاد کیں جب نبی ﷺ کی سنت جاری ہو چکی تھی اور وہ لوگ اس کی شفقت سے سبکدوش ہو گئے تھے تو تم پر سنت نبوی پر عمل کرنا ضروری ہے اس لئے کہ سنت پر عمل کرنے سے تم گمراہی سے بچ جاؤ گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پھر یہ بات بھی سمجھ لو کہ لوگوں نے کوئی بدعت ایسی نہیں پیدا کی کہ جس کے باطل ہونے پر دلائل سامنے نہ آچکے ہوں یا اس کے دیکھنے سے عبرت حاصل نہ ہوئی ہو اس لئے کہ سنت کو اس شخص نے جاری کیا تھا جس کو معلوم تھا کہ اس کے خلاف کرنے میں کون کونسی غلطیاں اور بھول چوک اور بیوقوفیاں اور

وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا وَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى وَبِفَضْلٍ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَغَلَوْا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَعْتَ مَا أَعْلَمُ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ لَقَدْ كَانَ ذَكَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءُ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ وَإِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ كَذَا لِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ

گہرائیاں ہیں پس تم وہ طریقہ اختیار کرو جو طریقہ جماعت سلف نے اختیار کیا تھا اس لئے کہ وہ علم دین سے اچھی طرح واقف تھے اور بہت باریک بینی اور غور وفکر سے کام لے کر ان سے رکے تھے۔ اور وہ حضرات ہم لوگوں سے زیادہ مطلب سمجھنے پر قدرت رکھتے تھے اور ان میں جو فضائل تھے ان کی وجہ سے اور وہ زیادہ بہتر تھے۔ اگر تم لوگ جس طریقہ پر (قائم) ہو۔ یہی طریقہ ہدایت کا طریقہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ جن لوگوں نے نئی باتیں پیدا کیں وہ لوگ اگلے لوگوں کے راستہ پر نہیں چلے اور ان سے نفرت کی تو ہم لوگ بھی کہیں گے کہ اگلے لوگ ہی بہتر تھے اور وہ لوگ ان سے آگے بڑھے ہوئے تھے اور انہوں نے جس قدر بیان کر دیا وہ کافی ہے اور جس قدر کہہ دیا وہ شافی ہے ان کے پیچھے بھی کوئی کمی نہیں اور ان سے آگے بھی کوئی مقام نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے ان سے کمی کی انہوں نے ظلم کیا اور کچھ لوگ ان سے آگے بڑھ گئے اور انہوں نے غلو کیا (یعنی کچھ لوگوں نے افراط وتفریط سے کام لیا اور تعصب کیا) اور اگلے لوگ درمیان میں سیدھے راستے پر تھے۔ تم نے تقدیر کے بارے میں سوال لکھا ہے تو اللہ کے حکم سے تم نے یہ سوال اس شخص سے کیا جو کہ اچھے طریقہ سے جانتا ہے۔ میں تو یہ بات سمجھتا ہوں کہ لوگوں نے جس قدر بدعات پیدا کی ہیں اور جس قدر نئی چیزیں پیدا کی ہیں وہ تقدیر کا اقرار کرنے سے نہ تو اثر کے اعتبار سے زیادہ واضح ہیں اور نہ ہی حکم کے اعتبار سے زیادہ مضبوط ہیں۔ یہاں تک کہ دور جاہلیت میں جہلاء بھی اپنے اپنے کلام میں تقدیر کا تذکرہ کرتے تھے اور اپنے اشعار میں تقدیر سے ضائع ہونے والی چیز پر تسلی حاصل کرتے تھے۔ پھر اسلام نے اس خیال کو اور زیادہ قوت بخشی۔ نبیؐ نے ایک دو حدیث نہیں بلکہ متعدد احادیث میں تقدیر کا تذکرہ فرمایا اور مسلمانوں نے آپ سے سنا اور اس کو بیان کیا آپ کی زندگی اور آپ کے وصال کے بعد۔ اس پر یقین کر کے اور اس کو تسلیم کر کے اور خود کو کمزور جان کر کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ آئی ہو یا اس کی کتاب میں تحریر نہ کی گئی ہو یا اس کے متعلق تقدیر الٰہی جاری نہ کی گئی ہو

قَرَئُوا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ وَكُتِبَتِ الشَّقَاوَةُ وَمَا يُقْدَرْ يَكُنْ وَمَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا۔

ان تمام باتوں کے باوجود تقدیر کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی مستحکم کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے اس میں سے گزشتہ لوگوں نے مسئلہ تقدیر سیکھا اور اسی میں سے (تقدیر کا علم) حاصل کیا۔ تم اگر یہ بات کہو کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے یہ آیت کریمہ کس وجہ سے نازل فرمائی؟ اور اس طرح کیوں کیا؟ تو تمہاری اس بات کا یہ جواب ہے کہ پہلے لوگوں نے بھی ان آیاتِ کریمہ کو تلاوت کیا تھا۔ اور ان لوگوں کو اس کی تاویل کا اچھے طریقہ سے علم تھا جس کا تم کو علم نہیں۔ اس کے باوجود وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب (لوحِ محفوظ) اور تقدیر کو مانتے تھے مقدر میں جو ہے وہ ہو کر رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی جو مرضی ہوگی وہ ہوگا اور جو اللہ کی مرضی نہ ہو وہ نہیں ہوگا۔ ہم لوگ اپنے کو نفع یا نقصان پہنچانے کا مکمل اختیار وقدرت نہیں رکھتے پھر وہ لوگ اسی اعتقاد پر اچھے کام انجام دیتے اور برے کاموں سے ڈرتے رہے۔

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ۔

۱۱۸۳: احمد بن حنبل' عبداللہ' سعید' ابوضمرہ' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دوست ملک شام میں تھا جو کہ ان سے خط وکتابت کرتا رہتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو ایک مرتبہ تحریر کیا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم نے مسئلہ تقدیر کے بارے میں کوئی بات پیدا کی ہے تو اب تم مجھ سے خط وکتابت نہ کرنا اس لئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ تقدیر کی تکذیب کریں گے (یعنی اس کو جھوٹا بتلائیں گے)۔

منکرین تقدیر:

مطلب یہ ہے کہ آنے والے بعض لوگ تقدیر کا انکار کریں گے اور یہ بات کہیں گے کہ تقدیر کچھ نہیں اور تمام کام تدبیر سے ہی وجود میں آتے ہیں۔ بہرحال حکم شرع یہ ہے کہ اسباب اور تدبیر اختیار کرنے میں کوتاہی نہ کرو اور نتیجہ اللہ کے سپرد کر دو اور مسئلہ تقدیر پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تقدیر کیا ہے؟'' میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَرْضِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى

۱۱۸۴: عبداللہ بن جراح' حماد' خالد الحذاء سے روایت ہے کہ حسن بصری سے میں نے دریافت کیا کہ اے ابوسعید! مجھ کو بتلاؤ کہ آدم علیہ السلام آسمان کیلئے پیدا فرمائے گئے تھے یا زمین کیلئے؟ انہوں نے جواب دیا زمین کیلئے۔ میں نے عرض کیا اگر وہ بچ جاتے اور درخت میں سے نہ کھاتے؟ انہوں نے جواب دیا وہ ضرور (اس درخت میں سے) کھاتے (اسلئے کہ مقدر میں یہی لکھا ہوا تھا) میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ۔

شیاطین سے کہ تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اس کو جو کہ دوزخ میں جانے والا ہے۔تو انہوں نے جواب دیا بلاشبہ شیاطین اپنی گمراہی میں کسی کو نہیں پھنسا سکتے سوائے اس کو کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ بنائی۔

مسئلہ تقدیر کے بارے میں بحث کی ممانعت:

مسئلہ تقدیر کے بارے میں شریعت نے بحث کرنے سے منع فرمایا ہے اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اس مسئلہ کی مزید تفصیل حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ''مسئلہ تقدیر'' اور ''الاکسیر فی اثبات التقدیر'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۸۵ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ وَهٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ۔

۱۱۸۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت خالد الحذاء' حسن نے اس آیت کریمہ: وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنت کے واسطے اور ان لوگوں کو دوزخ کے واسطے پیدا فرمایا۔

۱۱۸۶ :حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ۔

۱۱۸۶: ابوکامل' اسماعیل' خالد الحذاء' حسن نے اس آیت: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ کے بارے میں فرمایا۔شیطان اسی کو پھنسائے گا کہ جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھ دی ہے۔

۱۱۸۷ :حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي۔

۱۱۸۷: ہلال بن بشر' حماد' حضرت حمید نے روایت کیا کہ حسن بیان کرتے تھے کہ آسمان سے گر جانا زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت یہ بات کہنے کہ معاملات میرے ہاتھ میں ہیں۔

۱۱۸۸ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ خَلَقَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هٰذَا

۱۱۸۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت حمید سے مروی ہے کہ حسن بصری ہمارے پاس مکّہ مکرمہ میں آئے تو مجھ سے مکّہ معظمہ کے علماء نے بیان کیا کہ حسن سے عرض کرو کہ ایک دن بیٹھ کر وعظ فرمائیں۔انہوں نے جواب دیا بہت بہتر ہے۔پھر تمام اہل مکّہ اکٹھا ہو گئے حضرت حسن نے ان سے خطاب فرمایا تو میں نے ان سے اچھا کوئی خطیب نہیں دیکھا۔ایک شخص نے عرض کیا یا ابوسعید! شیطان کو کس نے بنایا؟ انہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی پیدا کرنے والا (بنانے والا) ہے؟ شیطان کو اسی نے پیدا فرمایا۔اسی نے اچھا' برا پیدا فرمایا۔اس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے اس بزرگ کی

الشَّيْخِ۔

طرف کس قدر جھوٹ منسوب کرتے ہیں۔

۱۱۸۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ۔

۱۱۸۹: ابن کثیر' سفیان' حمید نے بیان کیا کہ حسن نے بیان کیا کَذٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ یعنی ہم شرک کو کفار کے قلوب میں ڈالتے ہیں۔یعنی یہاں ہٗ کی ضمیر شرک کی طرف راجع ہے۔

۱۱۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصِّيدِ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ۔

۱۱۹۰: محمد بن کثیر' سفیان' ابن کثیر' ایک شخص' سفیان' عبید الصید' حسن نے بیان کیا کہ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ یعنی ان لوگوں میں اور ایمان میں رکاوٹ پیدا ہوگئی یعنی مَا يَشْتَهُونَ سے مراد ایمان ہے۔

۱۱۹۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا۔

۱۱۹۱: محمد بن عبید' سلیمان' ابن عون سے مروی ہے کہ میں ملک شام جا رہا تھا کہ مجھے پیچھے سے ایک آدمی نے آواز دی۔ میں نے (مڑکر) دیکھا تو رجاء بن حیوۃ ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اے ابوعون! لوگ حضرت حسن بصری کے حوالہ سے کس بات کا چرچا کر رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ وہ زیادہ تر ان کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں۔

۱۱۹۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنَفِّقُوا بِذَلِكَ رَأْيَهُمْ وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا۔

۱۱۹۲: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب نے بیان کیا کہ دو قسم کے لوگوں نے حضرت حسن بصری کی طرف جھوٹ منسوب کیا۔ ایک تو (فرقہ) قدریہ نے وہ لوگ یہ بات چاہتے تھے کہ ان کے (حضرت حسن کے) نام لینے سے ہماری (یعنی قدریہ) کی بات کا اعتبار ہو۔ دوسرے وہ لوگ جو کہ ان سے عناد رکھتے تو وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فلاں اور فلاں بات نہیں کہی؟

۱۱۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ۔

۱۱۹۳: ابن مثنیٰ' یحییٰ بن کثیر' عنبری نے کہا کہ قرہ بن خالد بیان کرتے تھے کہ حضرت حسن کو قدریہ نہ سمجھو ان کی رائے سنت کے مطابق اور صحیح تھی۔

۱۱۹۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ

۱۱۹۴: ابن مثنیٰ' ابن بشار' مؤمل' حماد' ابن عون نے بیان کیا کہ اگر ہم لوگوں کو علم ہوتا (اس بات کا) کہ جو بات حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ اس بات کو اس قدر شہرت حاصل ہو جائے گی تو ہم لوگ

تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلٰكِنَّا قُلْنَا كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ۔

ان کے رجوع پر ایک کتاب تحریر کر لیتے اور لوگوں کی شہادتیں (قلم بند کرتے) لیتے ہم لوگ یہ سمجھے کہ چلو انہوں نے ایک بات بیان فرمائی ہے اب اس بات کو کون شہرت دے گا؟

۱۱۹۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا۔

۱۱۹۵: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب نے بیان کیا کہ حسن نے کہا کہ میں اب آئندہ اس قسم کی بات نہیں بیان کروں گا۔

۱۱۹۶ : حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَنِ الْإِثْبَاتِ۔

۱۱۹۶: ہلال بن بشر' عثمان بن عثمان' عثمان بتی نے بیان کیا کہ حضرت حسن نے جب بھی کسی آیت کریمہ کی تفسیر بیان فرمائی تو (انہوں نے) تقدیر کو ثابت فرمایا۔

۱۱۹۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

۱۱۹۷: احمد بن حنبل' عبد اللہ بن محمد' سفیان' ابونضر' عبید اللہ' حضرت ابورافع سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم لوگوں میں کسی شخص کو نہ دیکھوں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگا کر بیٹھا ہوا ہو کہ اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی اس قسم کا حکم آ جائے کہ میں نے اس کا حکم کیا ہے یا اس سے منع کیا ہے تو وہ شخص یوں کہے۔ مجھے تو علم نہیں میں نے تو کتاب اللہ میں جو چیز پائی بس ہم نے اسی کا اتباع کیا ہے۔

منکرین حدیث کا باطل خیال:

حدیث کے آخری حصہ میں جس شخص کا تذکرہ ہے اس سے مراد ایسا شخص ہے جو کہ نیک کام سے بچنا چاہتا ہے اور یہ لغو دلیل پیش کرتا ہے کہ یہ حکم تو قرآن کریم میں مذکور نہیں ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر جس طرح قرآن کریم نازل فرمایا ہے اسی طریقہ سے حدیث شریف بھی عنایت فرمائی ہے یعنی قرآن کریم متن ہے اور حدیث شریف اس کی شرح ہے اس لئے قرآن کریم میں جو حکم نہ ملے وہ حدیث وفقہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا

۱۱۹۸: محمد بن صباح' ابراہیم بن محمد (دوسری سند) محمد بن عیسیٰ' عبد اللہ' ابراہیم' سعد' قاسم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے اس کام میں نئی بات پیدا کرے یعنی ہمارے اس دین اور شریعت میں (نئی بات نکالے) جو اس میں نہیں تو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا شخص مردود ہے ابن عیسیٰ نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جو شخص کوئی کام کرے علاوہ اس

لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

کام کے (یعنی ہمارے طریقہ کے علاوہ کام کرے) تو وہ شخص مردود ہے۔

بدعت کیا ہے؟

مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین میں ایسی بات پیدا کرے کہ جس کی شریعت میں کچھ اصل اور بنیاد نہ ہو وہ بدعت ہے۔ دین کی اصل قرآن' حدیث' اجماع' فقہ و قیاس ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا تھا تو انہوں نے یہی فرمایا تھا کہ میں سب سے پہلے حکم شرع قرآن کریم میں تلاش کروں گا' اس کے بعد حدیث میں پھر صحابہ کے تعامل کو دیکھوں گا اس کے بعد قیاس سے کام لوں گا۔ بہر حال خیر القرون میں جس کی اصل نہ ہو وہ بدعت میں داخل ہے۔ جیسے کہ عرس' فاتحہ' قوالی' میلاد وغیرہ مروجہ رسوم بدعت ہیں اور دین میں ان کی کوئی اصل نہیں ہے حضرت مفتی محمود صاحب نے فتاویٰ محمودیہ میں اور حضرت مفتی اعظم پاکستان نے سنت و بدعت میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث فرمائی ہے اور کتاب ''بدعت کیا ہے'' بھی اس موضوع پر تحقیقی کتاب ہے۔

۱۱۹۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ

۱۱۹۹: احمد بن حنبل' ولید' ثور' خالد بن معدان' حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ ان حضرات میں شامل تھے کہ جن کی شان میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ۔ یعنی ان لوگوں پر کچھ حرج نہیں ہے جو تمہارے پاس اس وجہ سے آتے ہیں کہ تم ان کو سوار کرو پھر تم کہتے ہو میرے پاس سواری نہیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا اور ان سے کہہ دیا کہ آپ کی زیارت اور مزاج پرسی اور آپ سے استفادہ کے لئے حاضر ہوئے ہیں (یعنی علم دین سیکھنے کے لئے آئے ہیں) تو انہوں نے (یعنی حضرت عرباض نے) جواب دیا کہ ہم لوگوں کو ایک دن آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی پھر آپ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں پر اثر نصیحت فرمائی جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے قلوب خوف زدہ ہو گئے۔ پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ نصیحت تو گویا رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا میں تم کو خوف کرنے اور حکم الٰہی قبول کرنے اور اتباع کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ وہ دوسرا ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم لوگوں میں سے میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا' وہ بہت سے

وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

اختلاف دیکھے گا' تو تم میرا اور خلفاء کا طریقہ لازم پکڑلو۔ جونیک راستہ پر ہیں اور صراط مستقیم پر ہیں میرے اور خلفاء رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو تھام لو اور دانتوں سے پکڑلو۔ اور تم لوگ نئی باتوں سے بچو۔ کیونکہ جونئی بات ہے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا خلوص اور اتباع امیر کا حکم:

مذکورہ حدیث کی آیت کریمہ: وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ میں لوگوں کا خدمت نبوی میں سواری مانگنے کے لئے آنے کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی! وہ لوگ اپنی طرف سے جہاد میں شرکت کے لئے جانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے لیکن وہ بیچارے اپنے پاس سواری کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں۔ اور حبشی غلام کی اتباع کا آپ نے جو حکم فرمایا ہے تو آپ نے تاکید کے لئے مبالغہ فرمایا یعنی چاہے امیر اور حکمران کوئی بھی ہو۔ بہرحال اس کی اتباع لازمی ہے اور حکم قبول کرنے سے مراد یہی ہے کہ مسلمانوں کے سردار کی اتباع کرنا اور اس کے حکم کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۲۰۰: مسدد' یحییٰ' ابن جریج' سلیمان' طلق بن حبیب' احنف' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگاہ رہو' بہت مباحثہ اور جھگڑا کرنے والے ہلاک ہوگئے (یعنی حکم الٰہی نہ ماننے والے) یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی۔

بَاب لُزُومِ السُّنَّةِ

باب: اتباع سنت کی فضیلت کا بیان

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

۱۲۰۱: یحییٰ بن ایوب' اسماعیل' علاء' انکے والد عبدالرحمٰن' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کو نیک کام کی طرف بلائے گا تو اس شخص کو بھی ثواب ملے گا انکے ثواب کے برابر جو نیک کام میں اسکے تابع ہوں گے۔ اور رہبری کرنے والے کا اجر' عمل کرنے والے شخص کے اجر کو کم نہ کرے گا اور جو شخص لوگوں کو گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس شخص پر بھی اسی قدر گناہ (اور وبال) ہوگا کہ جس قدر اس کی بات ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والے کا گناہ (عمل) کرنے والوں کے گناہ کو کم نہ کرے گا (یعنی دونوں کے برابر گناہ ملے گا)

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ

۱۲۰۲: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان' زہری' عامر بن سعد اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام مسلمانوں میں بہت زیادہ گنہگار مسلمان وہ شخص ہے کہ جس نے ایسی بات کے متعلق دریافت کیا جو حرام نہیں تھی پھر اس کے معلوم کرنے کی

فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ۔ وجہ سےلوگوں پر حرام ہوگئی۔

بلاضرورت سوال کرنا:

ضرورت کے لئے حکم شرع دریافت کرنے کا تو حکم ہے لیکن بلاضرورتِ شرعی سوال کرنا اور غیر ضروری سوالات دریافت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ اے لوگو! ایسے سوالات نہ کرو کہ اگر ان کے جوابات معلوم ہو جائیں تو تم کو ناگواری ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ۔

بَابٌ فِي التَّفْضِيلِ

باب: صحابہؓ میں سب سے زیادہ کون افضل ہے؟

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔

۱۲۰۳: عثمان بن ابی شیبہ' اسود' عبدالعزیز' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دور نبوی میں ہم لوگ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں کرتے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے برابر' پھر حضرت عثمان عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہ کرتے تھے پھر دوسرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہم لوگ چھوڑ دیتے تھے ان میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ أَجْمَعِينَ۔

۱۲۰۴: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہم لوگ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُمت کے بہترین فرد ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُولَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَةِ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۲۰۵: محمد بن کثیر' سفیان' جامع' ابویعلیٰ' محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں کون افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر صدیقؓ۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر میں نے دریافت کیا پھر کون؟ (افضل ہے) فرمایا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ پھر میں اس بات سے ڈر گیا کہ میں دریافت کروں پھر کون (افضل ہے) اور وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا نام لیں تو میں نے کہا: پھر ابا جان آپ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں کیا ہوں میں تو صرف ایک شخص ہوں مسلمانوں میں سے۔

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تواضع:

حضرت محمد بن حنفیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے ہیں۔ کتب تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عظیم کارنامے

مذکور ہیں انہوں نے اہل اسلام میں سے اپنے کو ایک شخص یعنی عام مسلمان جو فرمایا ہے یہ آپ کا فرمانا عاجزی اور انکساری کے طور پر تھا ورنہ جمہور علماءِ اُمت کے نزدیک خلفاء ثلاثہ کے بعد سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کا مقام ہے۔

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۲۰۶: محمد بن مسکین‘ محمد فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا‘ وہ فرماتے تھے کہ جو شخص یہ بات سمجھے کہ علی کرم اللہ وجہہ‘ ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی بہ نسبت خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اس شخص نے ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور تمام مہاجرین اور انصار کی غلطی نکالی‘ اور جو شخص اس قسم کا اعتقاد رکھے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس شخص کا کوئی عمل آسمان کی طرف جائے۔

خلافتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت حضرات مہاجرین اور انصار کے اتفاق سے ہوئی تھی کتب تاریخ "اسد الغابہ فی احوال الصحابة" اور اردو میں ''تاریخ الخلفاء'' 'سیرت خلفاءِ راشدین میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے اور آسمان کی طرف عمل جانے سے مراد کوئی عمل قبول ہونا ہے یعنی حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی رائے میں ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں۔

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ السَّمَّاكُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ۔

۱۲۰۷: محمد بن یحییٰ‘ قبیصہ‘ حضرت عباد بن سماک کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوریؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ خلفاء پانچ ہیں: ابوبکر صدیقؓ‘ عمر فاروق رضی اللہ عنہ‘ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ‘ علی رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ۔

بَابِ فِي الْخُلَفَاءِ

باب: خلافت کا بیان

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا

۱۲۰۸: محمد بن یحییٰ‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ زہری‘ عبیداللہ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے رات (خواب کی حالت میں) ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا تو میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں وہ لوگ شہد اور گھی لے رہے تھے۔ کسی شخص نے بہت سا (شہد اور گھی) لے لیا۔ کسی نے تھوڑا سا لیا اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسّی لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے پہلے آپ کو دیکھا یا رسول اللہ! کہ آپ نے اس رسّی کو پکڑ لیا اور آپ اُوپر

الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوَصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

تشریف لے گئے اس کے بعد ایک دوسرے آدمی نے اس رسّی کو پکڑلیا وہ بھی اُوپر کی طرف چلا گیا پھر ایک اور شخص نے (اس رسّی کو) پکڑا۔ وہ بھی اُوپر چلا گیا پھر ایک اور (تیسرے) آدمی نے وہ رسّی پکڑی تو وہ رسّی (درمیان سے) ٹوٹ گئی' لیکن پھر مل گئی اور وہ شخص اُوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خواب سن کر فرمایا یارسول اللہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں مجھ کو اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا چلو تم تعبیر بیان کرو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بادل کا ٹکڑا تو دینِ اسلام ہے اور وہ گھی اور شہد جو اسلام میں سے ٹپک رہا ہے تو اس سے مراد قرآن کریم ہے جس میں نرمی اور مٹھاس ہے اور یہ جو کچھ لوگوں نے اس سے بہت سا لے لیا اور کچھ لوگوں نے اس سے تھوڑا سا حاصل کیا۔ تو (اس سے مراد) یہی ہے کہ کسی شخص نے بہت قرآن کریم حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا۔ پھر وہ رسّی جو کہ آسمان سے زمین تک معلق ہے تو وہ وہ حق ہے جس کو آپ لئے ہوئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اُٹھا لے گا (یعنی آپ کی وفات ہو جائے گی) اور آپ کے (وصال کے) بعد اس (خلافت کے) حق کو ایک دوسرا شخص لے لے گا اور وہ بھی اُٹھ جائے گا (یعنی اس کا بھی انتقال ہو جائے گا) پھر ایک اور شخص (خلافت) حاصل کرے گا وہ شخص کٹ جانے کے نزدیک ہوگا لیکن پھر وہ مل جائے گا۔ اور وہ اُوپر اُٹھ جائے گا یارسول اللہ آپ ارشاد فرمائیں کہ میں نے (خواب کی) تعبیر درست بیان کی یا غلط بیان کی؟ آپ نے فرمایا تم نے کچھ تو درست بیان کی اور کچھ غلط بیان کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ارشاد فرمائیں میں حلف کرتا ہوں کہ میں نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا نہیں تم قسم نہ کھاؤ۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلق:

حدیث میں جو فرمایا ہے کہ وہ شخص کٹ جانے کے قریب ہوگا اس کا مطلب یہ ہے کہ حالات ایسے بن جائیں گے وہ شخص خلافت چھوڑنے پر تیار ہو جائے گا جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال ہوا اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں قسم سے متعلق جو مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نہیں بتلاؤں گا' پھر تمہاری قسم پوری نہیں ہوگی آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعبیر کی غلطی اور اس کے درست ہونے کی تفصیل بیان نہیں فرمائی تا کہ پہلے ہی سے فتن وفساد کی خبریں شہرت حاصل نہ کرلیں' حکم الٰہی کے مطابق اس کو مبہم رکھنا ہی تھا اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ خلافت کا معاملہ مبہم رہے۔ اتفاق رائے سے مسلمان جس کو خلیفہ مقرر کرلیں وہی ٹھیک ہے۔

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ

۱۲۰۹: محمد بن یحییٰ' محمد بن کثیر' سلیمان بن کثیر' زہری' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی واقعہ مذکور ہے اس میں اس طرح ہے

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ۔

کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آپ ان کی غلطی بیان فرمائیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس سے انکار فرمادیا۔

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۱۰: محمد بن مثنیٰ' محمد بن عبداللہ' اشعث' حسن' ابوبکرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک دن ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جس نے (رات) کوکوئی خواب دیکھا ہوتو وہ (اپنا خواب) بیان کرے۔ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک ترازو اُتری۔ پھر آپ کو اور ابوبکرؓ کو (اس ترازو میں) تولا گیا تو آپ ابوبکرؓ کے مقابلہ میں وزنی تھے۔اسکے بعد ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وزنی ہوئے پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وزنی ہو گئے اور اس کے بعد وہ ترازو اُٹھ گئی۔راوی نے بیان کیا کہ اس خواب کی وجہ سے ہم نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری محسوس کی۔

رازِ خلافت کے اظہار پر آپ ﷺ کی ناراضگی:

اِس ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ خلافت کا راز مخفی تھا۔مذکورہ خواب بیان کرنے سے ایک درجہ میں وہ راز کھل گیا کیونکہ خلافت اسی ترتیب سے قائم ہوئی۔دوسری وجہ یہ ہے کہ مذکورہ شخص نے پورا خواب نہیں دیکھا کہ عثمانِ رضی اللہ عنہ کے بعد کون خلیفہ قرار دیا جائے گا؟ اسی طریقہ سے اس خواب میں علی کرم اللہ وجہہ کا بھی تذکرہ نہیں ہے اور مسئلہ خلافت کی تفصیل کتب تاریخ و مغازی میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَائَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ۔

۱۲۱۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' عبدالرحمٰن بن حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جس شخص نے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے۔اس کے بعد یہی حدیث بیان کی لیکن ناراضگی کا (اس روایت میں) تذکرہ نہیں کیا البتہ یہ بیان کیا کہ آپ کو یہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے ارشاد فرمایا تم نے جو یہ دیکھا ہے وہ نبوت کی خلافت ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے حکومت عنایت فرمادیں گے۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ

۱۲۱۲: عمرو بن عثمان' محمد بن حرب' زبیدی' ابن شہاب' عمرو بن ابان' عثمان' جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا ''آج کی شب ایک نیک شخص کو دکھلایا گیا کہ ابوبکر صدیق ؓ رسول اللہؐ کے

كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِىَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَو بْنَ أَبَانَ۔

ساتھ پیوست کیے گئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیوست کر دیئے گئے اور عثمان رضی اللہ عنہ' عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیوست کر دیئے گئے۔ جابر نے بیان کیا کہ پھر ہم لوگ جس وقت آپ کے پاس سے اُٹھ گئے تو ہم لوگوں نے (اپنے گمان سے یہ بات کہی کہ آپ نے جو نیک شخص ارشاد فرمایا تو (ہمارے خیال میں) اس سے مراد خود نبیؐ ہی ہیں اور بعض حضرات کا بعض سے جو پیوست کیا جانا اور ملنا (خواب میں دکھلایا گیا) ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ حضرات اس خدمت کیلئے (بھیجے گئے) ہیں کہ جس خدمت کیلئے اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو یونس اور ابن شہاب نے بھی بیان کیا ہے اور ان حضرات نے روایت میں عمرو بن ابان کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

ترتیب خلافت سے متعلق خواب:

نیک شخص (نے خواب میں) دیکھا سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا مراد ہے اور یہ واقعہ خواب کی حالت کا ہے اور اس خواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آپ کے اتصال اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک دوسرے سے غیر معمولی تعلق دکھلایا گیا ہے۔ اور اس خواب میں خلافت راشدہ کی ترتیب بھی دکھلائی گئی ہے چنانچہ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تفصیل کے لئے سیرت خلفاء راشدین از مولانا عبدالشکور لکھنوی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۱۲۱۳: محمد بن مثنیٰ' عفان' حماد' اشعث' عبدالرحمٰن' انکے والد' سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ (یعنی خواب دیکھا) آسمان سے ڈول لٹکایا گیا تو پہلے ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور انہوں نے لکڑی کے دونوں کونے پکڑ کر کچھ پیا (مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اچھی طرح نہیں پایا) پھر عمر فاروقؓ تشریف لائے تو انہوں نے اس کو پکڑ کر اچھے طریقہ سے خوب سیر ہو کر پانی نوش فرمایا اس کے بعد عثمانِ غنیؓ تشریف لائے انہوں نے اس لکڑی کو پکڑ کر پانی خوب اچھی طرح سے نوش فرمایا اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے انہوں نے اس کو پکڑا تو وہ ڈول (جگہ سے) ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی علی کرم اللہ وجہہ پر گر گیا۔

دورِ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں آنے والے فتنے:

مذکورہ بالا حدیث میں سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کے دورِ خلافت میں پیش آنے والے فتنہ وفساد کی طرف اشارہ ہے کہ جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت متاثر ہوئی۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقَ وَعَمَّانَ۔

۱۲۱۴: علی بن سہل' ولید' سعید' حضرت مکحول نے بیان کیا کہ اہل روم' ملک شام میں چالیس روز تک داخل رہیں گے ان لوگوں کے ہاتھ سے دمشق اور عمان کے علاوہ کوئی شہر محفوظ نہیں رہے گا۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُولُ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ۔

۱۲۱۵: موسیٰ بن عامر' ولید' حضرت عبدالعزیز بن علاء' ابو الاعیس' عبد الرحمٰن بن سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غلبہ پالے گا۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ۔

۱۲۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' برد' حضرت مکحول سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگوں کے وقت میں' اہل اسلام کا خیمہ ایک جگہ میں ہوگا جس کا نام غوطہ ہے (غوطہ ملک شام میں شہر دمشق کے قریب ایک مقام ہے)

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنْ الَّذِينَ كَفَرُوا يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ۔

۱۲۱۷: ابوظفر' جعفر' عوف بن ابی حمید سے مروی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ حجاج بن یوسف خطبہ دے رہا تھا اور (خطبہ میں) بیان کر رہا تھا کہ عثمانؓ کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کی پھر اس نے آیت: اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ پڑھی' یعنی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عیسیٰ! میں تم کو دُنیا سے اُٹھانے والا ہوں اور اپنی جانب تم کو بلانے والا ہوں اور تم کو کفار سے پاک کرنے والا ہوں قیامت تک (حجاج یہ کہہ کر) ہماری اور اہل شام کی طرف اشارہ کیا۔

حجاج: حجاج تاریخ اسلام کا ظالم ترین شخص ہے تاریخ کی کتب میں اس کے تفصیلی حالات مذکور ہیں حجاج کیونکہ ایک ظالم انسان تھا اس وجہ سے اس نے خود کو اور خلفائے بنی اُمیہ کو اور اہل شام کو حضرت عیسیٰ کے (ماننے والے) متبعین سے تشبیہ دی۔

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدٍ

۱۲۱۸: اسحٰق' زہیر' جریر' مغیرہ' حضرت ربیع بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ اپنے خطبہ میں بیان کر رہا تھا کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کا پیغام رساں مرتبہ میں زیادہ ہے یا اس

الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لِلَّهِ عَلَيَّ أَلَّا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتَّى قُتِلَ

کے گھر میں جو خلیفہ ہو وہ درجہ میں زیادہ ہے؟ میں نے اپنے دِل مین یہ بات کہی کہ اب اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں گا اور اگر مجھ کو اس قسم کے لوگ مل جائیں جو کہ تجھ سے جہاد کریں تو میں بھی ان کے ساتھ مل کر تیرے خلاف جہاد کروں گا۔ اسحٰق نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا کہ ربیع بن خالد نے جماجم کی لڑائی میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔

حجاج کا باطل خیال:

حجاج کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ لوگ حاکم وقت عبدالملک بن مروان کا درجہ آنحضرت ﷺ سے زیادہ سمجھیں اور حجاج کا کہنا یہ تھا کہ حضرات انبیاء تو دُنیا میں پیغامِ الٰہی لے کر آئے ہیں اور عبدالملک بن مروان اللہ کا خلیفہ تھا (نعوذ باللہ) اور اس کا یہ کہنا ظاہر ہے کہ بالکل باطل اور لغو تھا کیونکہ حضرات انبیاء اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں خاص طور پر آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کے سردار ہیں۔

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللَّهِ لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَاللَّهِ لَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللَّهِ حَلَالًا وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَائَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَام وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ فَوَاللَّهِ لَأَدَعَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّابِرِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ أَنَا وَاللَّهِ

۱۲۱۹: محمد بن علاء ابوبکر حضرت عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا' اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس میں نہ کوئی شرط نہ استثناء۔ اور اسی طرح امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کی اطاعت کرو' اس میں کوئی استثناء نہیں ہے قسم اللہ کی اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ وہ مسجد کے اس دروازہ سے باہر نکلا کریں مگر وہ لوگ دوسرے دروازے سے باہر نکل جائیں تو میرے لئے ان کے خون اور مال حلال ہو جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں (قبیلہ) مضر کی غلطیوں پر ربیعہ سے مواخذہ کروں تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ بات ٹھیک ہے۔ کون شخص میرے پاس عذر پیش کرے گا عبد ہذیل کی طرف سے (اس سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں) جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت میں کرتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ کی قسم وہ تو اہل عرب کے گانوں میں سے ایک گانے کی طرح پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے پیغمبر پر نازل نہیں فرمایا ان اہل عجم کی جانب سے کون شخص میرے پاس عذر پیش کرے گا کہ ان میں سے ایک آدمی پتھر پھینکتا ہے (یعنی فتنہ کی بات پیدا کرتا ہے) پھر وہ کہتا ہے (اے لوگو!) دیکھو کہاں تک پتھر جاتا ہے کوئی نئی بات پیدا

سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔ ہوئی۔ اللہ کی قسم! ان لوگوں کو گزشتہ کل کی طرح سے مٹا ڈالوں گا (یعنی ان کا نام ونشان نہیں رہے گا) راوی نے بیان کیا کہ میں نے اعمش کے سامنے یہ اقوال نقل کیے تو انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم حجاج سے میں نے بھی اسی طرح سنا ہے۔

حجاج کا زمانہ:

حجاج کا یہ خیال تھا کہ لوگ کسی قسم کی شرط کے بغیر اس کی اطاعت کریں اور اس کو امیر تسلیم کر لیں اس دور میں بنی اُمیہ کے غلبہ کے دور میں بعض متقی حضرات فتنہ سے بچنے کے لئے بیعت کر لیتے تھے اور کہہ دیتے تھے کہ ہم تمہاری اطاعت کریں گے بشرطیکہ تمہارا حکم خلافِ شرع نہ ہو اور حجاج کے مظالم اور اس کے واقعات کی تفصیل کتب تاریخ میں مفصل طور پر مذکور ہے۔

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ هَذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بِعَصًا لَأَذَرَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الذَّاهِبِ يَعْنِي الْمَوَالِيَ

۱۲۲۰: عثمان بن ابی شیبہ ابن ادریس اعمش نے بیان کیا میں نے حجاج سے سنا کہ یہ اہل عجم کاٹ ڈالنے کے لائق ہیں کاٹ ڈالنے کے۔ اللہ کی قسم اگر میں لکڑی کو لکڑی پر ماروں تو میں ان کا اس طرح نشان مٹا دوں گا کہ جس طریقہ سے گزشتہ کل (کا نام ونشان نہیں تھا)

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ فِيهَا فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللَّهِ وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۲۲۱: قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، داؤد بن سلیمان، شریک، سلیمان اعمش، نے بیان کیا کہ میں نے حجاج کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اس نے خطبہ پڑھا پھر پہلی روایت کی طرح روایت بیان کی۔ اس خطبہ میں حجاج نے بیان کیا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور بزرگ ہستی عبد الملک بن مروان کی فرمانبرداری کرو پھر انہوں نے گزشتہ کی طرح روایت بیان کی۔

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَعُمَرُ عَشْرًا وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٌّ كَذَا قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَفِينَةَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ كَذَبَتْ

۱۲۲۲: سوار، عبدالوارث، سعید بن جمہان، سفینہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا نبوت کی خلافت تیس سال تک (باقی) رہے گی پھر اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہیں گے سلطنت (یعنی خلافت) عطا فرما دیں گے۔ سعید نے بیان کیا کہ سفینہ نے مجھ سے بیان کیا اب تم لوگ حساب لگا لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دس سال اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال اور علی کرم اللہ وجہہ کی اس قدر سال۔ سعید نے بیان کیا کہ میں نے سفینہ سے کہا کہ یہ لوگ یعنی (مروان والے) سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے۔ انہوں نے جواب دیا انکے سرین جھوٹ بولتے ہیں (یعنی مروانی جھوٹے ہیں) اور یہ اس

أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ۔

قدر بیہودہ ہے کہ زبان سے نہیں نکلی بلکہ انکے سرین سے آواز نکلی ہے۔

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ وَسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ آثَمُ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۲۲۳: محمد بن علاء' ابن ادریس' حصین' ہلال بن یساف' عبداللہ' سفیان' منصور' ہلال بن یساف' عبداللہ بن مازنی سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن زید سے سنا' وہ کہتے تھے کہ جب فلاں شخص کوفہ میں آیا اور اس نے فلاں شخص کو خطبہ دینے کے لئے کھڑا کیا تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا تم نہیں دیکھتے اس ظالم شخص کو (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذمت بیان کر رہا ہے) میں نو آدمیوں کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں اور اگر میں دسویں شخص کا بھی تذکرہ کردوں تو میں گنہگار نہ ہوں گا۔ ابن ادریس کہتے ہیں اہل عرب اثم کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ حضرات کون کونسے ہیں؟ سعید نے جواب دیا آنحضرت ﷺ (کوہ) حراء تشریف لے گئے آپ نے وہاں پر ارشاد فرمایا (اے پہاڑ!) ٹھہر جاؤ۔ تم پر نبی اور شہید وصدیق کے علاوہ کوئی شخص نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا وہ نو حضرات کون کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پھر میں نے عرض کیا وہ دسواں کون شخص ہے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر انہوں نے جواب دیا وہ دسواں شخص میں ہوں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شجعی نے سفیان' منصور' ہلال بن یساف' ابن حیان' عبداللہ مازنی سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی ہے۔

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ

۱۲۲۴: حفص بن عمر' شعبہ' حر بن صباح' حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس سے مروی ہے کہ وہ (ایک دن) مسجد میں تھے اسی وقت ایک شخص نے (بطور مذمت) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ پر کہ میں نے آپ سے سنا ہے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ دس حضرات جنت میں ہیں۔ ایک تو آنحضرت ﷺ جنت میں'

فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَقَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ۔

ابوبکر صدیق جنت میں' حضرت عمر فاروق جنت میں' حضرت عثمان غنی جنت میں' حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنت میں' حضرت طلحہ جنت میں' زبیر بن عوام جنت میں' سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جنت میں' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا بھی نام بیان کردوں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ دسواں شخص کون ہے؟ وہ (یہ سن کر) خاموش ہوگئے جب انہوں نے پھر دریافت کیا کہ وہ دسواں شخص کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے انہوں نے اپنا نام سب سے آخر میں بیان فرمایا تا کہ فخر ومباہات ظاہر نہ ہوانہوں نے لوگوں کے اصرار پر اپنا نام عشرہ مبشرہ میں سے ہونا بیان فرمایا۔

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ سَعِيدٌ مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ

۱۲۲۵: ابوکامل' عبدالواحد' صدقہ' حضرت رباح بن حارث سے مروی ہے کہ میں فلاں آدمی کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا (فلاں شخص سے مراد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں) اور ان کے گرد کوفہ کے حضرات اکٹھے تھے۔ اسی وقت حضرت سعید بن زید اور عمرو بن نفیل تشریف لائے (حضرت مغیرہ بن شعبہ) نے مرحبا کہا اور السّلام علیکم کہا اور انہوں نے ان کو اپنے پیر کے پاس چارپائی پر بٹھایا پھر ایک کوفہ کا باشندہ حاضر ہوا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا اس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مذمت کی۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ شخص کس کی مذمت کر رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ (یہ شخص) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مذمت کر رہا ہے۔ سعید نے جواب دیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت بیان کرتے ہیں پھر نہ تو تم (اس سے) روکتے ہو اور نہ ٹوکتے ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور مجھے کیا پڑی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وہ بات منسوب کروں کہ جو آپ نے بیان نہیں فرمائی۔ پھر آپ مجھ سے قیامت میں بوقت ملاقات دریافت فرمائیں (حضرت) ابوبکر

وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ۔

صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اس کے بعد حدیث کو اخیر تک بیان اسی طریقہ سے بیان فرمایا کہ جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے پھر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی شخص کا آپ کے ہمراہ جہاد میں رہنا کہ جس سے اس شخص کے چہرہ پر غبار گیا' تم لوگوں میں سے زندگی بھر تمام اعمال سے افضل ہے اگرچہ اس شخص کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر ہو۔

صحابی (رضی اللہ عنہ) کا مرتبہ:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سینکڑوں سال تک بھی نیک کام کرتا رہے تو اس کا مرتبہ صحابی کے برابر نہیں ہوگا اور کوئی بزرگ یا ولی یا عبادت گزار شخص' صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا' حضرت مفتی اعظم پاکستان کی تالیف ''مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم'' میں صحابی کے مقام پر تفصیلی کلام فرمایا گیا ہے۔

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

۱۲۲۶: مسدد' یزید بن زریع (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' سعید بن ابی عروبہ' حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کوہ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ (اس وقت) پہاڑ کانپنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے اپنے پیر مبارک سے اس کو مارا اور فرمایا رُک جا اے اُحد! تم پر ایک نبی ہے' ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

صدیق کا مفہوم:

صدیق سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی اور دو شہداء سے مُراد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما ہیں۔ آپ کی مذکورہ پیشین گوئی درست ثابت ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبعی طریقہ سے وفات ہوئی اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما شہید کئے گئے۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۱۲۲۷: قتیبہ' یزید' لیث' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان آدمیوں میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (مراد صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان ہے)

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا

۱۲۲۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ (دوسری سند) احمد بن سنان' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' عاصم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى فَلَعَلَّ اللَّهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور ارشاد فرمایا تم لوگ جس قسم کے چاہے اعمال کرلو' اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی مغفرت فرمادی۔

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ۔

۱۲۲۹: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' عروہ' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے لئے نکلے۔ (یعنی حدیبیہ کے لئے تشریف لے گئے) پھر حدیث (مندرجہ بالا حدیث کی طرح) بیان کی تو عروہ بن مسعود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بات چیت کرنے لگا۔ پھر جب وہ آپ سے باتیں کرتا تو آپ کی داڑھی مبارک ہاتھ میں لیتا اور (اس وقت) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ آپ کے نزدیک کھڑے تھے (موجود تھے) ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور ان کے سر پر خود تھا۔ انہوں نے تلوار کے قبضہ سے عروہ کے ہاتھ پر مارا اور کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک سے اپنا ہاتھ الگ رکھو۔ عروہ نے سر اُٹھا کر پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ مغیرہ بن شعبہ ہیں (پھر عروہ حضرت مغیرہ پر ناراض ہوا کہ میں نے تم پر اِس اِس طرح کے احسانات کئے ہیں اور تم مجھ سے یہ کہتے ہو)

۱۲۳۰ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي۔

۱۲۳۰: ہناد بن سری' عبد الرحمٰن' عبد السّلام بن حرب' ابوخالد الدالانی' آل جعدہ کے آزاد کردہ غلام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبریل امین میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو جنت کا دروازہ دکھایا کہ جس میں سے میری اُمت (جنت میں) داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ہمراہ ہوتا اور جنت کا دروازہ دیکھ لیتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر! تم میری اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ

۱۲۳۱: حفص بن عمر' حماد بن سلمہ' سعید بن ایاس' عبد اللہ بن شقیق' اقرع'

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ الْأَقْرَعِ مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِّ فَدَعَوْتُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَهَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي قَالَ أَجِدُكَ قَرْنًا فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ قَرْنٌ مَهْ فَقَالَ قَرْنٌ حَدِيدٌ أَمِينٌ شَدِيدٌ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي فَقَالَ أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ قَالَ عُمَرُ يَرْحَمُ اللَّهُ عُثْمَانَ ثَلَاثًا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ قَالَ أَجِدُهُ صَدَأَ حَدِيدٍ فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ يَا دَفْرَاهُ يَا دَفْرَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِينَ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد الدَّفْرُ النَّتْنُ۔

جو کہ عمر فاروقؓ کے مؤذن تھے کہ مجھ کو عمر فاروقؓ نے نصرانیوں کے ایک پادری کی طرف بھیجا میں نے اس کو بلایا عمر فاروقؓ نے اس سے دریافت فرمایا تم اپنی کتاب میں میرے بارے میں کوئی بات دیکھتے ہو؟ (یعنی تمہاری مذہبی کتاب میں میرا تذکرہ ہے یا نہیں) اس نے کہا جی ہاں انہوں نے فرمایا کس طرح سے؟ اس پادری نے جواب دیا "قرن" اس بات پر عمر فاروقؓ نے کوڑا اٹھایا اور فرمایا: قرن کیا ہے؟ اس نے کہا قرن کے معنی امانت اور مضبوط طاقتور اور سخت کے ہیں۔ پھر عمرؓ نے فرمایا "میرے بعد جو شخص خلیفہ ہوگا اس کی کیا حالت ہے؟ اس نے جواب دیا وہ نیک خلیفہ ہے لیکن وہ اپنی رشتہ داری کا زیادہ خیال رکھے گا۔ عمرؓ نے (یہ سن کر) فرمایا اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد اسکے بعد جو خلیفہ ہوگا اس کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا وہ تو لوہے کا میل کچیل ہوگا (مطلب یہ ہے کہ وہ شب و روز یعنی مسلسل جنگ میں مشغول رہے گا) عمرؓ نے فرمایا اے بدبودار گندے شخص! کیا کہہ رہا ہے؟ وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! وہ نیک خلیفہ ہوگا لیکن جب وہ خلیفہ بنے گا تو اس وقت تلوار کھینچی ہوئی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ دَفر کے معنی بدبو کے ہیں۔

بَابٌ فِي فَضْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ لَا ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ۔

۱۲۳۲: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، زرارہ، عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے بہترین لوگ اس دور کے لوگ ہیں کہ جن میں میں مبعوث کیا گیا اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان کے نزدیک ہیں (یعنی حضرات تابعین کا دور) اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان سے قریب ہے (یعنی تبع تابعین) واللہ اعلم آپ نے تیسرے قسم کے حضرات کا تذکرہ فرمایا یا نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا پھر وہ لوگ نکلیں گے جو کہ فی مطالبہ گواہی دیں گے نذر مانیں گے لیکن پوری نہ کریں گے، وہ خیانت کریں گے، ان کے پاس امانت نہیں رکھی جائے گی اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ

باب: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت کی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ممانعت کا بیان

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ۔

۱۲۳۳: مسدد' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو برانہ کہو اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگوں میں سے (وہ لوگ جو کہ میرے بعد پیدا ہوں گے ان میں سے) کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو ان کے ایک مدیا آدھے مد کے برابر نہ ہوگا۔

صحابی کے صدقہ کی فضیلت:

مد عربی کا ایک وزن ہے جو کہ سوا رطل یا دو رطل کا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ صحابی کا معمولی سا صدقہ بھی دوسرے لوگوں کے کوہِ اُحد کے برابر سونا صدقہ کرنے سے بڑھ کر ہے۔

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ

۱۲۳۴: احمد بن یونس' زائدہ' عمر' حضرت عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ مدائن میں ان باتوں کا تذکرہ فرماتے تھے جو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ صحابہ سے غصہ کی حالت میں بیان فرمائی تھیں پھر کچھ لوگ ان سے یہ باتیں سن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو باتیں سنتے وہ ان کو بتاتے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان باتوں کو سن کر یہ فرماتے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا علم ان ہی کو ہے لوگ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور یہ کہتے کہ ہم نے آپ کی حدیث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے اس حدیث کی نہ تو تصدیق فرمائی اور نہ تکذیب۔ یہ بات سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اپنی سبزی کے کھیت میں تھے اور ان سے کہا: اے سلمان! تم کو کیا ہو گیا کہ تم میری ان باتوں کی تصدیق کیوں نہیں کرتے کہ جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض مرتبہ غصہ ہو جاتے تو آپ غصہ کی حالت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ باتیں فرما دیتے۔ پھر بعض مرتبہ آپ خوش ہوتے تو آپ خوشی میں کچھ باتیں اپنے صحابہ سے

عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ۔

فرماتے تم باز نہ آؤ گے جب تک کہ تم کچھ لوگوں کی محبت اور کچھ لوگوں سے نفرت لوگوں کے دلوں میں نہ ڈال دو اور جب تک کہ لوگوں میں اختلاف اور شقاق پیدا نہ کر دو حالانکہ تم لوگ واقف ہو کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا ''میں نے اپنی اُمت میں سے جس شخص کو برا بھلا کہا یا میں نے اس پر بحالتِ غصہ لعنت کی تو اس وجہ سے کہ میں بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں جس طرح دوسرے لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی اسی طرح غصہ آجاتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اے اللہ! تم اس لعنت یا برے کہنے کو قیامت کے دن ان لوگوں پر رحمت (کا باعث) بنا دے۔ واللہ تم رُک جاؤ (یعنی اس قسم کی روایات بیان کرنے سے باز آجاؤ) ورنہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ دوں گا (اور وہ صحیح بندوبست کر دیں گے)

بَابٌ فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ

باب: سیّدنا ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ مقرر کئے جانے کا بیان

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا فَقُلْتُ يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا قَالَ فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ يَأْبَى اللّٰهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ يَأْبَى اللّٰهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ۔

۱۲۳۵: عبداللہ بن محمد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، زہری، عبدالملک، حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ پر مرض (الوفات) کی شدت ہوئی تو میں آپ کی خدمت میں کچھ اور لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت نماز کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو بلانے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کسی دوسرے کو کہہ دو کہ وہ نماز پڑھا دے تو میں باہر آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی اور اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھائیں وہ (نماز پڑھانے کے لئے) آگے بڑھے اور انہوں نے تکبیر پڑھی جب آنحضرتؐ نے ان کی آواز سنی کہ وہ ایک گرج دار آواز کے شخص تھے تو آپ نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کا انکار فرماتے ہیں اور اہل اسلام میں بھی اللہ تعالیٰ اور مسلمان اس کو روا نہیں رکھتے پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی وہی نماز جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھا چکے تھے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل:

مذکورہ حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل ثابت ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے دیگر اجلاء

صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے امامت کرنے کے لئے فرمایا اور ظاہر ہے کہ یہ چھوٹے درجہ کی امامت بڑے درجہ کی امامت یعنی خلیفہ بنانے کے لئے موید ہے۔

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ ذَلِكَ مُغْضَبًا۔

۱۲۳۶: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' موسیٰ بن یعقوب' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' ابن شہاب' عبیداللہ' حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی گئی ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجرۂ سے باہر نکالا پھر ارشاد فرمایا: نہیں نہیں۔ لوگوں کو ابن ابی قحافہ نماز پڑھائیں۔ یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت غصہ میں فرمایا۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت:

وفات سے قبل آنحضرت ﷺ کی خواہش تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت فرمائیں چنانچہ دوسری روایت میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے آپ کا امامت کرنے کی بابت واضح فرمان مذکور ہے لیکن اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ خیال فرما کر کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ طبعاً نرم دِل ہیں ایسا نہ ہو کہ آنحضرت ﷺ کی امامت کرنے کی خالی جگہ دیکھ کر غمگین ہوں اس لئے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے امامت کے لئے فرمادیا لیکن آپ نے پھر دوبارہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے امامت کے لئے فرمایا اور ابن ابی قحافہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَاب مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے زمانہ میں خاموش رہنے کا حکم

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ۔

۱۲۳۷: مسدد' مسلم بن ابراہیم' حماد' علی بن زید' حسن' ابوبکرہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ' محمد بن عبداللہ' اشعث' حسن' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب میری اُمت کی دو جماعتوں میں مصالحت فرمادے۔ حماد کی روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں مصالحت کرادے۔

سچی پیشین گوئی:

آنحضرت ﷺ کی مذکورہ پیشین گوئی بالکل سچی ثابت ہوئی اور حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مصالحت فرمائی جس کی وجہ سے فتنہ عظیم ملتوی ہوگیا''تاریخ اسلام'' کی کتب میں اس واقعہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ۔

۱۲۳۸: حسن بن علی' یزید' ہشام' حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ لوگوں میں سے سوائے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جو فتنہ کو پائے اور اس میں مبتلا نہ ہو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ محمد بن مسلمہ سے ارشاد فرماتے تھے کہ تمہیں کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا قَالَ فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَ عَمَّا انْجَلَتْ ۔

۱۲۳۹: عمرو' شعبہ' اشعث' حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ حضرت ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک شخص سے واقف ہوں کہ جس کو کوئی فتنہ فساد نقصان نہیں پہنچائے گا پھر ہم لوگ ان کے پاس سے نکلے (چلے) تو ہم نے دیکھا کہ ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم لوگ اس میں داخل ہوئے۔ وہاں پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ہم نے ان سے خیمہ میں رہنے اور شہر چھوڑنے کی وجہ معلوم کی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ نہیں چاہتا (یعنی پسند نہیں کرتا کہ) تم لوگوں کے شہر میں سے کوئی جگہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے لے جب تک شہر ان فتنہ وفساد سے (پاک) صاف نہ ہو جائیں۔

بوقت فتنہ گوشہ نشینی کا حکم:

مسلمانوں کے درمیان جب فتنہ ہوا اور اصلاح کی کوشش غیر مفید ہو جائے تو ایسے وقت میں گوشہ نشینی بہتر ہے کتاب الفتن میں اس سلسلہ میں کافی کچھ ''خلاصۃ الباب'' کے تحت عرض کیا جاچکا ہے۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ۔

۱۲۴۰: مسدد' ابوعوانہ' اشعث بن سلیم' حضرت ابو بردہ' ضبیعہ بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی گئی ہے۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ أَخْبِرْنَا عَنْ

۱۲۴۱: اسماعیل' ابن علیہ' یونس' حسن' حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ آپ ہمیں اپنے سفر کے متعلق (جو آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑائی کے

مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأْىٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ رَأْىٌ رَأَيْتُهُ۔

لئے کرتے تھے) بتائیں یہ آپ کے لئے حضرت رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے یا آپ اپنے خیال میں اس بات کو مناسب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے تو مجھ کو اس سلسلہ میں حکم نہیں فرمایا البتہ یہ میری رائے ہے۔

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ۔

۱۲۴۲: مسلم بن ابراہیم' قاسم بن فضل' ابونضرہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہو جانے کے وقت ایک فرقہ پیدا ہوگا اس سے وہ فرقہ جنگ کرے گا جو کہ حق کے نزدیک ہوگا۔

بَابٌ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

باب: حضرات انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ۔

۱۲۴۳: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' عمرو' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو۔

ایک پیغمبر کو دوسرے سے افضل سمجھنا:

تمام حضرات انبیاء کو مقدس اور افضل تسلیم کرنا ضروری ہے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت کا مفہوم یہ ہے کہ ایک نبی سے دوسرے نبی کو اس طرح افضل نہ سمجھو کہ تحقیر کا کوئی پہلو نکلے۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ

۱۲۴۴: حجاج' محمد بن یحییٰ' یعقوب' ان کے والد' ابن شہاب' ابوسلمہ' عبد الرحمٰن' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے بیان کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برگزیدہ فرمایا۔ ایک مسلمان نے یہ بات سن کر اس کے طمانچہ مارا وہ یہودی شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ میدانِ حشر میں ایک مدہوشی کا عالم ہوگا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا' اور میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ تھامے ہوئے ہیں اب مجھے علم

يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَتَمُّ۔

نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہونے کے بعد مجھ سے قبل ہوش میں آ گئے یا وہ بے ہوش ہی نہیں ہوں گے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ (راوی) ابن یحییٰ کی حدیث مکمل ہے۔

فضیلت سے متعلق ایک اصول:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص کسی سے مفضول ہو تو افضل شخص سے تمام کمالات میں کم درجہ ہونا ضروری نہیں ہے مثلاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں بعض اس قسم کے کمالات تھے اور ایسی صفات تھیں جو کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم میں نہیں تھی۔

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

۱۲۴۵: عمرو بن عثمان' اوزاعی' ابوعمار' عبداللہ بن فروخ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں زمین سب سے پہلے (قیامت کے دن) میرے ہی پاس سے پھٹے گی۔ میں ہی سب سے پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول ہو گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت:

مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن صور پھونکے جانے کے وقت سب سے پہلے قبر سے میں نکلوں گا اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

۱۲۴۶: حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' ابوالعالیہ' حضرت ابن شہاب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کو اس طرح نہیں کہنا چاہئے کہ میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہوں۔

دیگر انبیاء علیہم السلام کو کم درجہ سمجھنا:

آپ کا فرمان عاجزی اور انکساری کے طور پر ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کو فضیلت دیتے دیتے دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی تحقیر نہ ہونے پائے۔ ورنہ تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انبیاء میں بھی بعض بعض سے افضل ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ

۱۲۴۷: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' اسماعیل' قاسم بن محمد'

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی نبی کے لئے یہ کہنا (اس کی) شایان شان نہیں کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہوں۔

۱۲۴۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ۔

۱۲۴۸: زیاد بن ایوب' عبداللہ بن ادریس' مختار بن فلفل' انسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو ایک آدمی نے ''یَا خَیْرَ الْبَرِیَّه'' (یعنی تمام مخلوقات میں سے سب سے افضل) کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

آپ ﷺ کی تواضع کا نمونہ:

آنحضرت ﷺ تمام مخلوق سے افضل اور برتر ہیں لیکن اس کے باوجود تواضع کی بنا پر آپ نے ''یا خیر البریہ'' کا لقب اپنے لئے پسند نہیں فرمایا۔

۱۲۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ أَمْ لَا وَمَا أَدْرِي أَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ أَمْ لَا۔

۱۲۴۹: محمد بن متوکل' مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' ابن ابی ذئب' سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ ''تبع'' لعنت کے لائق ہے یا نہیں اور مجھے علم نہیں کہ حضرت عزیر پیغمبر تھے یا نہیں؟

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

۱۲۵۰: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ کو سب سے زیادہ ابن مریم سے تعلق ہے اس لئے کہ حضرات انبیاء آپس میں باپ شریک بھائی ہیں اور اس وجہ سے کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نبی مبعوث نہیں کیا گیا۔

انبیاء علیہم السلام باپ شریک بھائی ہیں:

جس طریقہ سے باپ شریک بھائیوں کا ایک باپ ہوتا ہے اور ماں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے اسی طریقہ سے تمام پیغمبروں کے اصول ایک ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا بغیر کسی شرکت کے معبود برحق ہونا اور فرشتوں اور قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی وغیرہ اصول پر تمام پیغمبروں کا اتفاق ہے اور سب کی یہی تعلیم ہے البتہ جزئیات میں فرق ہے اور آپ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے

درمیان کا زمانہ زمانہ فترت کہلاتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آپ کی آمد کی خوشخبری دی۔

بَاب فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ

باب: فرقہ مرجیہ کی تردید

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۱۲۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل' عبداللہ بن دینار' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں سب سے افضل یہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور سب سے کم درجہ ایمان کا یہ ہے کہ راستہ سے ہڈی' کانٹے' پتھر کو ہٹا دے جس کی وجہ سے راہ گیروں کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فرقہ مرجیہ:

مرجیہ ایک فرقہ ہے اس کا مسلک یہ ہے کہ اگر مؤمن کسی گناہ کا مرتکب ہو تو گناہ کرنے سے ایمان کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا' اور اس کا کہنا یہ بھی ہے کہ نیک اعمال ایمان میں داخل نہیں ہیں یہ فرقہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے اور اس مسئلہ میں اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نیک اعمال مؤمن کے لئے لازمی ہیں اور گناہ اور اعمال بد کے ارتکاب سے ایمان کم ہو جاتا ہے اور ایمان کو نقصان پہنچتا ہے۔

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔

۱۲۵۲: احمد بن حنبل' یحییٰ' شعبہ' حضرت ابوحمزہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کے فرستادہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا آپ نے فرمایا تم لوگوں کو علم ہے کہ اللہ پر ایمان کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کو اچھی طرح علم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد اس کے پیغمبر ہیں اور نماز' وقت پر ادا کرے اور زکوۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور مال غنیمت میں سے خمس نکالو۔

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ۔

۱۲۵۳: احمد بن حنبل' وکیع' سفیان' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ کے اور کفر کے درمیان میں نماز کو چھوڑ دینا ہے۔

نماز چھوڑنے کی وعید:

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے:((مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ)) یعنی جس نے قصداً نماز چھوڑی اس نے کفر کیا اور نماز کفر کی رکاوٹ ہے جب کسی نے نماز ترک کردی تو گویا اب یہ شخص کفر کے قریب آ گیا۔

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ۔

۱۲۵۴: محمد بن سلیمان' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی جانب رُخ کرنا شروع کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے انتقال کر گئے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ نازل فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے ایمان ضائع نہیں کرے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک اشکال:

بیت اللہ سے قبل بیت المقدس قبلہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اشکال ہوا کہ جن حضرات نے قبلہ اوّل بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی تو ان کی نماز قبول ہوگی یا نہیں؟ اس پر مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ۔

۱۲۵۵: مؤمل بن فضل' محمد بن شعیب' یحییٰ' قاسم' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کے لئے محبت رکھے' اللہ کے لئے عداوت رکھے اور اللہ کے لئے دے (صدقہ کرے) اور اللہ کے لئے روکے اس شخص نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

اللہ کے لئے دوستی دشمنی رکھنا:

مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے تعلق رکھے اور دشمنی بھی اللہ کے لئے رکھنے والے کا ایمان مکمل ہے ورنہ ایمان ناقص ہے۔

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ

۱۲۵۶: احمد بن عمرو' ابن وہب' بکر' ابن الہاد' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے فرمایا میں نے دین اور عقل میں ناقص ہونے کے باوجود کسی دانشمند کو بیوقوف بنانے والا تم سے زیادہ (کسی کو) نہیں دیکھا۔ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا عقل کا نقصان یہ ہے کہ دو خواتین کی شہادت' ایک مرد کی

فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي۔

شہادت کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک خاتون رمضان المبارک میں روزے میں ناغہ کرتی ہے اور کئی کئی دنوں تک نماز نہیں پڑھتی۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ حیض اور نفس کی بناء پر خواتین کو روزہ اور نماز چھوڑنا پڑتی ہیں اگرچہ شریعت نے نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا صرف روزہ کی قضا کا حکم دیا ہے۔ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے۔

بَاب الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب: ایمان کے کم زیادہ ہونے کے دلائل

۱۲۵۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

۱۲۵۷: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا ایمان تمام لوگوں سے زیادہ مکمل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

خوش اخلاقی کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ وہ شخص خوش اخلاقی اور نرم دِل اور صاحب مروت ہو۔ خوش اخلاقی کے احادیث میں متعدد فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اور خوش اخلاقی کا حکم دیا گیا ہے ''اسلامی اخلاق'' نامی کتاب میں والد ماجد حضرت مولانا سید حسن صاحب سابق استاذ تفسیر وحدیث دارالعلوم دیوبند نے خوش اخلاقی کے فضائل پر متعدد احادیث جمع فرمائی ہیں۔

۱۲۵۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسْمًا فَقُلْتُ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ أَوْ مُسْلِمٌ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُكَبَّ عَلَى وَجْهِهِ۔

۱۲۵۸: احمد بن حنبل' عبدالرزاق (دوسری سند) ابراہیم' سلیمان' معمر' زہری' عامر اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے لوگوں کے درمیان مال تقسیم فرمایا (اور تقسیم میں ایک آدمی کو مال نہیں عطا فرمایا) میں نے عرض کیا فلاں شخص کو بھی مال عطا فرمائیں' وہ مؤمن ہے یا یہ لفظ بیان کیا کہ (وہ) مسلمان ہے۔ آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں اور میں جس شخص کو نہیں دیتا ہوں اس شخص سے مجھ کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جس شخص کو دیتا ہوں تو میں اسکو اس اندیشہ سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ دوزخ میں اُلٹے منہ گر جائے۔

ضعیف الایمان کو مال دینے کی وجہ:

آپ کی رائے یہ تھی کہ جس شخص کو میں مال دے رہا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص ابھی کفر چھوڑ کر مسلمان ہوا ہے اس کا اسلام ابھی مکمل نہیں ہوا' مال کے شوق میں وہ اسلام کی طرف راغب رہے گا اس کی جانب سے اسلام سے منحرف ہونے کا اندیشہ ہے اور جو لوگ پختہ مسلمان ہو چکے ان کی طرف سے اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے اس لئے میں ان کو مال نہیں دے رہا ہوں۔

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ۔

۱۲۵۹: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' حضرت عامر' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کچھ حضرات کو مال عنایت فرمایا اور آپ نے ایک شخص کو عنایت نہیں فرمایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں' فلاں کو عنایت فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ شخص صاحب ایمان ہے۔ آپ نے فرمایا یا مسلمان ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ تین بار کہا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (وہ شخص) مؤمن ہے یا مسلم ہے؟ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میں کسی شخص کو دیتا ہوں اور میں جس سے زیادہ محبت کرتا ہوں اس کو کچھ نہیں دیتا اس اندیشہ سے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ دوزخ میں اُلٹے مُنہ نہ گر جائیں (یعنی جن لوگوں کو کچھ نہ دوں۔ اس لئے انہیں دے دیتا ہوں)

ایمان میں کمی زیادتی:

اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے۔ **الایمان یزید وینقص** مذکورہ حدیث میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مذکورہ شخص کو مؤمن کہا اور آپ نے اس کو مسلم ہونے سے تعبیر فرمائی مسلم کی بہ نسبت مؤمن کا ایمان زیادہ کامل ہوتا ہے۔

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا قَالَ نَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ۔

۱۲۶۰: محمد بن عبید' ابن ثور' معمر اور زہری نے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا ہے: قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا یعنی (اے اعراب!) تم لوگ ایمان نہیں لائے لیکن اس طرح کہو کہ ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہم لوگوں کی رائے میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام زبان سے اقرار کرنے کو کہتے ہیں اور ایمان اعمال صالحہ انجام دینے کا نام ہے۔

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۲۶۱: ابو ولید' شعبہ' واقد بن عبد اللہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ میرے (وصال) کے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اُڑانے لگو۔

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا

۱۲۶۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' فضیل' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص کسی دوسرے مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ شخص (جس کی طرف کفر

رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ۔

منسوب کیا ہے) کافر ہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ کہنے والا شخص (خود) کافر ہو جائے گا۔

تکفیر میں احتیاط کی تاکید:

کسی شخص کو کافر قرار دینے میں بڑی احتیاط لازم ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے کہ اگر کسی شخص کے کلام میں ۹۹/ ۱۱ احتمالات کفر کے ہوں اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو مفتی کے لئے ضروری ہے کہ اس احتمال پر فتویٰ دے اور مؤمن ہونے کا حکم کرے۔ مزید تفصیل کے لئے کتاب ''ایمان وکفر قرآن کی روشنی میں'' ملاحظہ فرمائیں۔ بہر حال یہ بات انتہائی احتیاط کی متقاضی ہے اور ہر کہ ومہ کو بلاسوچے سمجھے دوسرے مسلمان بھائی پر کفر کا فتویٰ دینا انتہائی سنگین گناہ ہے اور اس کے جو نتائج بد نکل رہے ہیں وہ بھی کسی ہوش مند سے پوشیدہ نہیں۔

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

۱۲۶۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' عبداللہ بن نمیر' اعمش' عبداللہ بن مرہ' مسروق' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میں چار عادت ہوں گی وہ شخص خالص منافق ہے اور جس شخص میں ایک عادت ہو تو اس شخص میں ایک ہی نفاق کی عادت ہے جب تک کہ وہ شخص اس کو چھوڑ نہ دے۔ (منافق شخص کے خصائل یہ ہیں) جب وہ کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو (وعدہ کے) خلاف کرے اور جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے اور جب کسی شخص سے جھگڑا کرے تو زبان سے گالیاں بکے۔

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔

۱۲۶۴: ابوصالح' ابواسحق' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زانی زنا کے وقت صاحب ایمان نہیں ہوتا اور شراب پینے والا شخص شراب پیتے وقت صاحب ایمان (مؤمن) نہیں ہوتا اور چوری کرنے والا شخص چوری کرتے وقت صاحب ایمان (مؤمن) نہیں ہوتا پھر توبہ (واستغفار) کا معاملہ اس کے بعد ہوتا ہے۔

گناہِ کبیرہ کے مرتکب سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کے وقت ایمان اس سے جدا ہو جاتا ہے بعد میں ایمان واپس آجاتا ہے اور ایسا شخص صدق دل سے توبہ کرلے اور آئندہ یہ گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرلے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ

۱۲۶۵: اسحق' ابن ابی مریم' نافع بن یزید' ابن الہاد' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ

حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے اس میں سے ایمان نکل کراس کے سر پر چھتری کی طرح کھڑا رہتا ہے جب وہ اس حرکت سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان پھر واپس آ جاتا ہے۔

ایک توجیہہ:

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس وقت مؤمن سے حیا نکل جاتی ہے کیونکہ حیا اور شرم بھی ایمان کا جزء ہے اور بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ حکم بطور وعید کے ہے بہرحال مذکورہ گناہ کا مرتکب ایمان سے خارج نہیں ہوتا اگرچہ فاسق اور مستحق عذابِ الٰہی ہے۔

الحمد للہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۹ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۳۰

بَابٌ فِي الْقَدَرِ

باب: تقدیر کے بارے میں ارشاداتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ۔

۱۲۶۶: موسیٰ بن اسماعیل‘ عبدالعزیز‘ ان کے والد‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (فرقہ) قدریہ اس اُمت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ لوگ بیمار پڑ جائیں تو ان لوگوں کی عیادت نہ کرو اگر ان کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو۔

فرقہ قدریہ:

قدریہ ایک فرقہ ہے جو کہ اہلسنّت والجماعت سے خارج ہے اس کا کہنا یہ ہے کہ نیکی‘ بدی تمام افعال کا بندہ خود پیدا کرنے والا ہے اور اہلسنّت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نیکی اور برائی تمام افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے البتہ بندہ کو ہر قسم کے افعال کا اختیار دیا گیا ہے اگر وہ برے کام اور گناہ کا مرتکب ہوگا تو عند اللہ ماخوذ ہوگا اور اعمالِ صالحہ اختیار کرے گا تو عند اللہ ماجور ہوگا۔ شرح عقائد نسفی اور علم کلما کی دیگر کتب میں اس قسم کے مسائل کی مفصل بحث مذکور ہے۔

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ۔

۱۲۶۷: محمد بن کثیر‘ سفیان‘ عمرو بن محمد‘ عمر مولیٰ غفرہ‘ ایک انصاری شخص‘ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہر اُمت میں مجوسی لوگ ہیں اور اس اُمت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہ تقدیر کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے جب کسی کا انتقال ہو جائے تو تم اس کے جنازہ میں شرکت نہ کرو اور جب ان میں سے کوئی شخص بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو اور وہ لوگ دجال کے گروہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دجال ملعون سے ملا کر رہے گا۔

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى

۱۲۶۸: مسدد‘ یزید بن زریع‘ یحییٰ بن سعید‘ عوف‘ قسامہ‘ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک مشت مٹی سے

الْاَشْعَرِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْاَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیثُ وَالطَّیِّبُ زَادَ فِی حَدِیثِ یَحْیَى وَبَیْنَ ذٰلِكَ وَالْاِخْبَارُ فِی حَدِیثِ یَزِیدَ۔

پیدا فرمایا جو اس نے تمام زمین سے لی۔ (یعنی اکٹھا کی) پھر اولادِ آدم علیہ السلام اپنی اپنی خاک کے مطابق پیدا ہوں۔ کوئی سفید' کوئی سرخ' کوئی کالی اور ان لوگوں میں سے کوئی نرم' کوئی سخت اور بُرے اخلاق والا' کوئی نجس ہے (مشرک' کافر) کوئی پاک (یعنی مؤمن' مسلمان) راوی یحییٰ کی روایت میں جملہ ''بَیْنَ ذٰلِکَ'' کا اضافہ ہے اور اخبار' یزید کی روایت میں ہے۔

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ یُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَبِیبٍ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَام قَالَ كُنَّا فِی جَنَازَةٍ فِیهَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَقِیعِ الْغَرْقَدِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَجَعَلَ یَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰہُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِیَّةً أَوْ سَعِیدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَیَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ لَیَكُونَنَّ إِلَى الشِّقْوَةِ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُیَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَیُیَسَّرُونَ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَیُیَسَّرُونَ لِلشِّقْوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْیُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى۔

۱۲۶۹: مسدد' معتمر' منصور' سعد' حضرت عبداللہ بن حبیب' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جنازہ میں شریک تھے جس میں کہ بقیع غرقد (قبرستان) میں شریک ہوئے جس میں کہ آنحضرت ﷺ بھی شریک تھے تو آپ تشریف لائے اور آپ تشریف فرما ہوئے آپ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی آپ اس چھڑی کی نوک کو زمین پر مار رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنا سر مبارک اُونچا کیا اور ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص باقی نہیں یا کوئی نفس پیدا نہیں ہوا مگر اس کا ٹھکانہ تحریر فرما دیا گیا ہے جنت میں یا دوزخ میں اور یہ بھی تحریر فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص بد بخت ہے یا نیک بخت ہے۔ یہ بات سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم لوگ اپنے لکھے پر (یعنی نوشتہ تقدیر) پر تکیہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ نہ دیں؟ کیونکہ جو نیک بخت ہے وہ یقیناً نیک بختی ہی کی طرف جائے گا اور جو بد بخت ہے وہ بھی یقیناً بد بختوں میں سے ہی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر آدمی کو (اللہ ہی کی طرف سے) توفیق میسر ہوتی ہے۔ نیک بختوں کو نیک بختی کی توفیق ملتی ہے اور بد بختوں کو بد بختی کی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جس شخص نے اللہ کی راہ میں مال دیا' اللہ سے ڈرتا رہا اور سچی بات کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی کے اسباب مہیا کر دیں گے اور جس نے بخل کیا' بے پروائی برتی اور سچی بات کو جھٹلا دیا تو ہم اس کے لئے مشکل کے اسباب مہیا کریں گے۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِی

۱۲۷۰: عبید اللہ' ان کے والد' کہمس' ابن بریدہ' حضرت یحییٰ بن یعمر

حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوَفَّقَ اللَّهُ لَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَفَقَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَالْأَمْرَ أُنُفٌ فَقَالَ إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بُرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ

سے مروی ہے کہ مسئلہ تقدیر کے بارے میں سب سے پہلے جس شخص نے گفتگو کی وہ شخص بصرہ میں معبد جہنی تھا تو میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حج یا عمرہ کے قصد سے نکلے اور ہم نے اپنے دل میں یہ بات کہی کہ اگر ہماری کسی صحابی سے ملاقات ہو جائے تو ہم ان سے اس کی بابت دریافت کرلیں جو یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اسی قسم کی توفیق عطا فرمائی کہ ہم لوگوں کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد میں جاتے ہوئے ملاقات ہوگئی میرے ساتھی اور میں نے ان کو گھیر لیا (یعنی ان کے گرد ہم جمع ہو گئے) میں نے سمجھا کہ میرا ساتھی مجھے گفتگو کرنے دے گا تو میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ نمودار ہو گئے ہیں جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور اس میں وہ لوگ باریک باتیں پیدا کرتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے تمام کام اسی طرح (یعنی خود بخود) ہو گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو یہ کہنا کہ میں ان لوگوں سے علیحدہ ہوں وہ لوگ مجھ سے علیحدہ ہیں اس ذات کی قسم کہ جس کی عبداللہ قسم کھاتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم) اگر ان میں سے کسی شخص کے پاس کوہ احد کے بقدر سونا موجود ہو پھر وہ اس کو راہِ الٰہی میں خرچ کرے (صدقہ کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں فرمائیں گے جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد انہوں نے بیان فرمایا کہ مجھ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص اچانک نظر آیا جو کہ بہت صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور جس کے بال بالکل سیاہ تھے اور اس پر سفر کے کچھ نشان نہ تھے اور ہم لوگ اس شخص سے واقف نہ تھے وہ شخص آ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھ گیا اور آپ کے مبارک گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیئے اور اس نے رانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد ﷺ مجھے بتلائیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں

قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ۔

ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے فرستادہ ہیں اور نماز وقت پر ادا کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اگر قوت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرے۔ اس نے کہا: آپ سچ کہتے ہیں ہمیں اس پر حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر خود ہی تصدیق کرتا ہے اس کے بعد اس نے کہا مجھے بتلاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اس کے پیغمبروں ملائکہ اور اس کی کتب پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر پر ایمان لاؤ کہ اچھا اور برا تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: آپ سچ کہتے ہیں مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے۔ اس کو سائل سے زیادہ علم نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے قیامت کی علامات بتلائیں۔ آپ نے فرمایا اس کی علامت یہ ہے کہ باندی اپنی مالکہ کو جنے گی یا اپنے شوہر کو جنے گی اور تم ننگے پاؤں ننگے بدن بکریاں چرانے والے شخص کو دیکھو گے کہ وہ بلند بلند عمارتیں بنائیں گے۔ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تین روز تک یا تین گھڑی تک رکا رہا۔ آپ نے دریافت فرمایا اے عمر! تمہیں علم ہے کہ یہ دریافت کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو اچھی طرح علم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص حضرت جبریل امین تھے تم لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کی غرض سے تشریف لائے تھے۔

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ

۱۲۷۱: مسدد' یحییٰ' عثمان' عبداللہ' یعلی بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کی عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات ہوئی اور ہم نے ان سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا اور اس بارے میں لوگوں کے خیالات ذکر کئے۔ اس کے بعد گزشتہ روایت کی طرح بیان کیا اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ نے تقدیر کا مسئلہ بیان فرمایا تو قبیلہ مزینہ یا قبیلہ جہینہ کا ایک شخص کہنے لگا: کیا یہ سمجھ کر کہ یہ ایسا کام ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے یا یہ سمجھ کر کہ یہ بس یہ کام یوں ہی ابھی ہو گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں' یہ سمجھ کر کہ تمام کچھ مقدر میں لکھ دیا گیا ہے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا چند لوگوں نے یہ عرض کیا پھر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والے

أَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ۔

توفیق (الٰہی) بخشے جائینگے اہل جنت کے اعمال کی اور جہنم میں داخل ہونے والے لوگ اہل جہنم کے اعمال کی توفیق دیئے جائیں گے۔

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالِاغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَلْقَمَةُ مُرْجِئٌ۔

۱۲۷۲: محمود فریابی' سفیان' علقمہ' حضرت سلیمان بن بریدہ' یحییٰ ابن یعمر سے کچھ کمی زیادتی کے ساتھ یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں ہے کہ اس شخص نے عرض کیا مجھے بتلائیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علقمہ (فرقہ) مرجیہ میں سے تھے۔

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ قَالَ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

۱۲۷۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' ابوفروہ' ابوزرعہ' حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ صحابہ کے درمیان میں تشریف رکھتے تو جس وقت کوئی نیا آدمی حاضر ہوتا تو آپ کو نہ پہچان سکتا جب تک کہ وہ معلوم نہ کرتا۔ ہم لوگوں نے چاہا کہ آپ کے لئے ایک ایسی نشست گاہ بنا دیں کہ نیا (یعنی ناواقف) آدمی آتے ہی آنحضرت ﷺ کی شناخت کر لے۔ راوی کہتے ہیں پھر ہم لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنایا آپ اس پر تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ آپ کے گرد بیٹھ گئے پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی اس کے بعد بیان کیا کہ ایک آدمی حاضر ہوا جس کی حالت انہوں نے بیان کی۔ یہاں تک کہ اس شخص نے جماعت کے کونے سے سلام کیا اور عرض کیا السلام علیک یا محمد آپ نے سلام کا جواب دیا (وہ آدمی حضرت جبرئیل امین تھے)

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ

۱۲۷۴: محمد بن کثیر' سفیان' ابوسنان' وہب بن خالد' عبداللہ بن دیلمی سے مروی ہے کہ میں ابی بن کعبؓ کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا کہ میرے دِل میں مسئلہ تقدیر کے سلسلہ میں کچھ شک پیدا ہو گیا ہے۔ آپ اس سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دِل سے اس شک کو رفع فرما دے۔ اُبی نے بیان کیا کہ اگر اللہ تمام آسمان و زمین والوں کو عذاب دے دے تو وہ دے سکتا ہے اور ایسا کر کے وہ ظالم نہ ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ تمام (مخلوقات) پر رحم فرمائے تو اس

كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

کی رحمت ان لوگوں کیلئے ان کے اعمال سے زیادہ بہتر ہوگی اور اگر تم لوگ کوہ احد کے بقدر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سونا خرچ کر دو تو اللہ تعالیٰ اسکو قبول نہیں فرمائیں گے جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یہ یقین نہ رکھو کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتا تھا اور جو کچھ تجھ سے چوک کر چلا گیا ہے وہ تمہیں مل نہیں سکتا تھا۔ اگر تم اس اعتقاد کے علاوہ کسی دوسرے اعتقاد پر مرو گے تو دوزخ میں داخل ہو گے۔ پھر میں عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا پھر زید بن ثابتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی آنحضرتؐ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی۔

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي۔

۱۲۷۵: جعفر' یحییٰ' ولید' ابراہیم بن ابی عبلہ' حضرت ابوحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا اے میرے بیٹے! تم ایمان کی چاشنی کبھی حاصل نہ کر سکو گے جب تک تم یہ نہ سمجھو کہ تم کو جو ملا وہ کبھی خطا ہونے والا نہ تھا اور جو کچھ تم کو نہیں ملا وہ کبھی حاصل ہونے والا نہیں تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا لکھو اس نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہر ایک شے کا قیامت تک کا تخمینہ (تحریر کرو)۔ بیٹا! میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص کسی دوسرے عقیدہ پر مر گیا تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ

۱۲۷۶: مسدد' سفیان (دوسری سند) احمد بن صالح' سفیان' عمرو بن دینار' طاؤس' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے آدم! آپ ہمارے والد بزرگوار ہیں۔ آپ ہی نے ہم لوگوں کو محروم فرمایا اور جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے فرمایا اے موسیٰ! تم وہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرما کر بزرگ و برتر فرمایا اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تورات شریف تحریر فرمائی کیا تم مجھ پر

بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ۔

اس کام کے بارے میں ملامت کر رہے ہو کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں میرے پیدا ہونے سے چالیس سال قبل تحریر فرما دیا تھا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ ابن صالح کے توسط سے احمد نے عمرو' طاؤس' ابوہریرہؓ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوال کا مقصد:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی وجہ سے ہم سب دُنیا میں آئے ورنہ جنت میں آرام سے زندگی گزارتے تھے اور اس بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام مغلوب ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام غالب آئے کیونکہ انسان کو دوسرے شخص کی غلطی پر نکیر کرنے کا حق نہیں یہ تو ذات باری تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی گرفت کرے یا معاف فرمادے۔

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى قَالَ يَا رَبِّ أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَرَاهُ اللَّهُ آدَمَ فَقَالَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَقَالَ لَهُ آدَمُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

۱۲۷۷: احمد بن صالح' ابن وہب' ہشام' زید بن اسلم' ان کے والد' عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! ہمیں آدم علیہ السلام کا دیدار فرما دیجئے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو اور ہمیں بھی جنت سے نکلوا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آدم سے عرض کیا آپ ہمارے والد آدمؑ ہیں انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ وہی آدمؑ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن میں اپنی پیدا فرمائی ہوئی روح پھونکی ہے؟ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام نام سکھلائے اور اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آدمؑ نے جواب میں فرمایا جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر کیا ہوا کہ آپ نے ہم لوگوں کو اور اپنے آپ کو (جنت سے) نکالا' آدمؑ نے فرمایا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں موسیٰ ہوں۔ آدمؑ نے فرمایا آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں آپ سے اللہ تعالیٰ نے پردہ کی اوٹ میں گفتگو فرمائی۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آدمؑ نے فرمایا کیا تم کو علم نہیں جو میں نے کام انجام دیا ہے وہ کتاب الٰہی میں میری پیدائش سے قبل موجود تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں' علم ہے۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا پھر تم کس وجہ سے اس کام پر ملامت کر رہے ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے پہلے ہی تحریر فرما دیا تھا۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اس وقت آدم موسیٰ پر غالب آ گئے اور یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ۔

۱۲۷۸: عبد اللہ قعنبی' مالک' زید' عبد الحمید' حضرت مسلم بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے آیت: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ﴾ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ یعنی اس وقت کو یاد کرو کہ جب تمہارے ربّ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا پھر ان کو اس بات پر گواہ بنایا کہ میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا (اقرار کیا) کیوں نہیں (یعنی ضرور) ہم نے اس لئے تم کو گواہ بنایا کہ تم قیامت کو اس طرح نہ کہو کہ ہم لوگ اس سے غافل تھے یا اس طرح کہنے لگو کہ ہمارے باپ' دادا ہم لوگوں سے قبل شرک میں مبتلا ہو گئے ہم لوگ ان کی اولاد ہوئے کیا تم ہم کو ہلاک کر رہے ہو اس معصیت سے جو کہ جھوٹے لوگوں نے کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی آیت کریمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کے لئے پیدا کیا یہ لوگ اہل جنت کے کام انجام دیں گے پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور ارشاد فرمایا میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا یہ لوگ اہل جہنم کے کام کریں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ پھر عمل کیوں کیا جائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کسی بندہ کو اللہ تعالیٰ جنت کے لئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے اہل جنت کے کام کراتا ہے۔ یہاں تک کہ اس شخص کا اہل جنت کے کاموں میں سے کسی کام پر انتقال ہو جاتا ہے (یعنی اس کا انجام نیک اور خیر پر خاتمہ ہوتا ہے) تو اس کو جنت میں داخل کرتا ہے اور جس کسی بندہ کو جہنم کے لئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے اہلِ دوزخ کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اہلِ دوزخ کے کام میں سے کسی کام پر مر جاتا ہے (یعنی اس کا خاتمہ شر پر ہوتا ہے اللّٰھم حفظنا) پھر اس کو جہنم میں لے جاتا ہے۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ

۱۲۷۹: محمد بن مصفی' بقیہ' عمر بن جعثم' زید بن ابی انیسہ' عبد الحمید بن عبد الرحمٰن' مسلم بن یسار' حضرت نعیم بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پھر یہی حدیث روایت کی اور مالک کی حدیث مکمل ہے۔

رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا۔

۱۲۸۰: قعنبی‘ معتمر‘ ان کے والد‘ رقبہ بن مصقلہ‘ ابواسحٰق‘ سعید بن جبیر‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما‘ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے مارڈالا تھا وہ کفر پر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ لڑکا زندہ رہتا تو اپنے والدین کو فتنہ اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا۔

۱۲۸۱: محمود بن خالد‘ اسرائیل‘ ابواسحٰق‘ سعید بن جبیر‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما‘ حضرت ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس آیت کریمہ: ﴿وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ﴾ کی تفسیر کے بارے میں سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ لڑکا پیدائش کے دن ہی کفر پر پیدا ہوا تھا۔

کفر پر پیدا ہونے کا مطلب:

مطلب یہ ہے کہ اس لڑکے کی تقدیر میں لکھا تھا کہ بالغ ہو کر وہ لڑکا کافر ومشرک بنے گا۔ اس لئے حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو قتل کر دیا تفسیر معارف القرآن سورۂ کہف میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً الْآيَةَ۔

۱۲۸۲: محمد بن مہران‘ سفیان‘ عمرو‘ سعید بن جبیر‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو انہوں نے اس لڑکے کے سر کو پکڑ کر اُکھاڑ دیا (یعنی قتل کر دیا) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے ایک انسان کو قتل کر دیا کہ جس نے کوئی قتل نہیں کیا تھا۔

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ

۱۲۸۳: حفص بن عمر‘ شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر‘ سفیان‘ اعمش‘ زید‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے بیان فرمایا اور آپ صادق القول ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ (رحم) میں چالیس دن رکھا جاتا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

ہے پھر وہ نطفہ اسی طرح ایک خون کا ٹکڑا ہو جاتا ہے پھر اسی طرح گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے وہ فرشتہ حکم الٰہی سے چار چیزیں تحریر کرتا ہے (۱) روزی' (۲) اس کی زندگی' (۳) اس کے اعمال (۴) یہ کہ وہ شخص بد بخت ہے یا خوش نصیب ہے؟ پھر اس نطفہ میں روح پھونک دی جاتی ہے تم لوگوں میں سے کوئی شخص اہل جنت جیسے اعمال انجام دیتا ہے جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کے برابر فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کے مقدر میں جو لکھ دیا گیا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے اور وہ شخص' اہل دوزخ کا کام کرتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہوتا ہے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص اہل دوزخ کے کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلہ کے برابر رہ جاتا ہے پھر اس شخص پر مقدر کا تحریر کردہ زور لگاتا ہے تو وہ شخص اہل جنت کا کام انجام دیتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

اعتبار خاتمہ کا ہے:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اصل اعتبار خاتمہ کا ہے انما العبرة بالخواتيم اور انسان کو ہمیشہ اعمال صالحہ کی کوشش کرنا چاہئے اور خاتمہ بالخیر کی دُعا مانگنی چاہئے۔ شریعت نے اسی کا حکم دیا ہے۔

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

۱۲۸۴: مسدد' حماد' یزید' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جنتی اور دوزخی کا پہلے سے ہی علم ہو چکا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ پھر عمل کرنے والے کس بنیاد پر عمل کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک شخص کو اسی کام کی توفیق بخشی جائے گی کہ جس کے لئے اس کو پیدا کیا جاتا ہے۔

بَاب فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

باب: اولادِ مشرکین کا بیان

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۸۵: مسدد' ابو عوانہ' ابو بشر' سعید بن جبیر' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے کسی شخص نے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے کہ وہ بڑے ہونے کے بعد جو کچھ عمل انجام دیتے۔

کفار کے بچوں کا حکم:

مذکورہ شخص کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ کفار کے بچے' بالغ ہونے سے قبل مرجائیں تو ان کا کیا انجام ہوگا وہ دوزخ میں جائیں گے یا جنت میں؟ اور بڑے ہونے کے بعد عمل کا مطلب ہے بالغ ہونے کے بعد۔ واضح رہے کہ مذکورہ مسئلہ میں اہلسنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور اس مسئلہ میں متعدد اقوال ہیں حضرت تھانوی نے بوادر النوادر میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث بیان فرمائی ہے۔

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۸۶: عبدالوہاب' بقیہ (دوسری سند) موسیٰ' کثیر' محمد بن حرب' محمد بن زیاد' عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کی نابالغ اولاد کا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ اپنے والدین کے دین پر ہوں گے۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمل کے؟۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کی زیادہ خبر ہے (کہ وہ بڑے ہوکر) کیا کرتے۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ مشرکین کی نابالغ اولاد کا کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا وہ بھی اپنے والدین کے دین پر ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کیا بغیر (برے) عمل کے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ وہ (بڑے ہوکر) کس قسم کا عمل کرتے۔

اولادِ مشرکین کا حکم:

اولادِ مشرکین کے بارے میں علماء کے متعدد اقوال ہیں بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ بچے اپنے والدین کے تابع ہوں گے اگر ان کے والدین جنتی ہیں تو وہ بچے بھی جنتی ہوں گے اور والدین اگر دوزخی ہیں تو بچے بھی دوزخی ہوں گے۔ لیکن اس مسئلہ میں ہمارے حضرات نے خاموش رہنے کا حکم دیا ہے اللہ ہی کو علم ہے کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ واللہ اعلم بما کانوا عاملین بذل المجھود ج ۵ میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے وہاں ملاحظہ فرمائی جائے۔

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ فَقَالَ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي

۱۲۸۷: محمد بن کثیر' سفیان' حضرت طلحہ بن یحییٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے ایک لڑکے کا جنازہ آیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس کے لئے خوشخبری ہے نہ تو اس نے کسی قسم کا گناہ کیا نہ گناہ کو جانا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسی طرح سمجھتی ہو؟ حالانکہ (واقعہ) اس طرح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے انسانوں کو بھی پیدا فرمایا اور جنت کو ان ہی کے لئے بنایا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ

أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

کو پیدا فرمایا اور دوزخ کے لئے انسانوں کو (اور جنات کو) پیدا فرمایا جبکہ ابھی وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۸۸: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جس طرح اُونٹ کی صحیح و سالم جانور سے پیدائش ہوتی ہے کیا ان میں کوئی کان کٹا ہوا اُونٹ دکھلائی دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچپن میں انتقال کر جائے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے کہ (وہ بڑے ہو کر) کیا عمل کریں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میری موجودگی میں حارث بن مسکین کے سامنے اس طریقہ سے پڑھا گیا کہ یوسف ابن وہب سے روایت ہے کہ مالک سے بیان کیا گیا ہے کہ بے دین لوگ ہم لوگوں کے خلاف اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں تو امام مالک نے جواب دیا: تم آخر حدیث سے دلیل پیش کرو کیونکہ اس حدیث میں اس طرح ہے لوگوں نے کہا کہ اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے کہ جو بچپن میں انتقال کر جائے؟ تو آپ نے جواب دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کہ (وہ بڑے ہو کر) کس قسم کے عمل کریں گے۔

فطرت کا مفہوم:

فطرت پر بچہ کے پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بچہ بالکل کورا ہوتا ہے شرک و کفر کی گندگیاں اس کے ذہن میں نہیں ہوتیں۔ والدین اور ماحول اس کو کافر و مشرک بنا دیتے ہیں جس طریقہ سے جانور کا بچہ بالکل صحیح و سالم پیدا ہوتا ہے اس طرح انسان کا بچہ بھی بالکل صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور جس طریقہ سے جانور کے کان کاٹ کر اس کو عیب دار بنا دیتے ہیں اسی طرح انسان کے بچہ کو بھی شرک و کفر میں ڈال دیتے ہیں۔

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى۔

۱۲۸۹: حسن بن علی سے روایت ہے کہ حجاج بن منہال نے فرمایا کہ میں نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ اس حدیث كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ کی تفسیر بیان کرتے تھے کہ اس حدیث میں فطرت سے مراد وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے لیا تھا جبکہ وہ اپنے باپ دادا کی پشت میں تھے کہ کیا میں تم لوگوں کا پروردگار نہیں ہوں؟ ان لوگوں نے جواب دیا بلاشبہ آپ ہمارے پروردگار ہیں۔

بچہ توحید پر پیدا ہوتا ہے:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ہر ایک بچہ کی اسی اقرار کے بعد ولادت ہوتی ہے پھر وہ کفار و مشرکین کی صحبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی

وحدانیت کو فراموش کر دیتا ہے اور شرک وکفر اختیار کر لیتا ہے۔ چاہے نصرانی بن کر یا یہودی اور آتش پرست بن کر۔

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۹۰: ابراہیم' حضرت ابن ابی زائدہ اپنے والد عامر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندہ درگور کرنے والی اور جو لڑکی زندہ درگور کی گئی دونوں دوزخ میں جائیں گی۔ یحییٰ نے اپنے والد کے واسطہ سے ابواسحٰق' عامر' علقمہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

لڑکی کو زندہ درگور کرنا:

جس عورت نے زندہ درگور کیا وہ تو اس وجہ سے دوزخ میں جائے گی کہ وہ کافرہ ہے اور اس نے ناحق ایک انسان کو قتل کر دیا اور جس کو زندہ درگور کر دیا گیا وہ تو اس وجہ سے کہ وہ کافرہ کی اولاد ہے اور وہ اپنے والدین کے تابع ہے۔ واضح رہے کہ اگر کوئی مسلمان شخص کسی لڑکی کو زندہ درگور کر دے تو اس مسلمان لڑکی کا دوزخ میں داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ لڑکی مظلوم ہے۔

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ۔

۱۲۹۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' انسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرا والد کہاں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا والد دوزخ میں ہے۔ جب وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ نے فرمایا میرے والد بھی دوزخ میں ہیں اور تمہارے والد بھی دوزخ میں ہیں۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے والدین کے بارے میں حکم:

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے والدین کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے کا حکم ہے اور مذکورہ حدیث کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے کہ آپ نے اس شخص کی دلداری کے طور پر فرمایا تھا ایسا نہ ہو کہ وہ شخص غمگین ہو۔ کیونکہ اس شخص کا والد دوزخی تھا اس لئے آپ نے اپنے والد ماجد کی بابت بھی ایسا ہی فرمایا علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ "التعظیم والمنه ان ابوی رسول الله فی الجنة" میں اس مسئلہ میں تفصیل سے بحث فرما کر آپ کے والدین کو جنتی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

۱۲۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے جسم میں شیطان اس طرح سے دوڑتا ہے جس طرح خون دوڑتا ہے۔

شیطان جسم کے ہر ایک حصے میں داخل ہوتا ہے:

مطلب یہ ہے کہ انسان کے جسم کے ہر ایک حصہ اور ہر ایک رگ و ریشہ میں شیطانی اثرات پہنچتے ہیں جس کے نتیجہ میں ہر ایک عضو شیطانی عمل اختیار کرتا ہے۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ۔

۱۲۹۳: احمد بن سعید' ابن وہب' ابن لہیعہ' عمرو بن حارث' سعید بن ابی ایوب' عطاء بن دینار' حکیم بن شریک' یحییٰ بن میمون' ربیعہ جرشی' حضرت ابو ہریرہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (فرقہ) قدریہ کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان لوگوں سے سلام اور گفتگو کی پہل کرو۔

بَاب فِي الْجَهْمِيَّةِ

باب: جہمیہ کا بیان

فرقہ جہمیہ ایک گمراہ فرقہ ہے یہ فرقہ اللہ تعالیٰ کی صفات جیسے اللہ تعالیٰ کا سننا' گفتگو فرمانا' آسمان دُنیا پر تشریف لانا یا اللہ تعالیٰ کا کسی جگہ اُترنا' چڑھنا' دیکھنا وغیرہ وغیرہ کا منکر ہے۔ اس فرقہ کی نسبت جہم بن صفوان نامی شخص کی جانب ہے شرح عقائد نسفی اور دیگر علم کلام کی کتب میں اس سلسلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ۔

۱۲۹۴: ہارون' سفیان' ہشام' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ ہمیشہ جھگڑا اور مباحثہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو تمام مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا تو جس آدمی کو اس قسم کا شک ہو تو وہ اس طرح کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ!

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

۱۲۹۵: محمد بن عمرو' سلمہ' محمد بن اسحٰق' عقبہ بن مسلم' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا ہے اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ اس طرح کہنے لگیں تو تم لوگ اس طرح کہو اللہ ایک ہے اللہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں (وہ بے نیاز ہے) نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے پھر وہ شخص بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان (مردود) سے اللہ کی پناہ مانگے۔

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ

۱۲۹۶: محمد بن صباح' ولید' سماک' عبد اللہ بن عمیرہ' حضرت احنف بن قیس حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جس میں آنحضرت

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أُتْقِنْ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوْ اثْنَتَانِ أَوْ ثَ :لَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمْ الْعَرْشُ مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی تشریف فرما تھے کہ اسی وقت اُوپر سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا۔ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کو دیکھا اور ارشاد فرمایا تم لوگ اس کو کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا سحاب (یعنی آسمان' بادل) آپ نے ارشاد فرمایا مزن بھی کہتے ہیں؟ عرض کیا گیا مزن بھی کہتے ہیں آپ نے فرمایا عنان بھی' عرض کیا گیا عنان بھی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مجھے عنان کے بارے میں صحیح یاد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کو علم ہے کہ زمین وآسمان کے درمیان کس قدر مسافت ہے؟ عرض کیا گیا ہم لوگوں کو علم نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا۔ پھر اس کے اُوپر دوسرا آسمان بھی اسی قدر مسافت پر ہے پھر تیسرا آسمان (بھی اسی قدر مسافت پر ہے) حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان کو بیان فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا ساتویں آسمان کے اُوپر ایک دریا ہے کہ جس کے اُوپر اور جس کی گہرائی میں اس قدر مسافت ہے کہ جس طرح (ایک) آسمان سے دوسرے (آسمان تک) پھر اس کے اُوپر آٹھ بکریاں ہیں (مطلب یہ ہے کہ بکریوں کی شکل میں ملائکہ ہیں جن کے ناخن اور گھٹنوں میں اس قدر مسافت ہے کہ جیسے (ایک) آسمان سے دوسرے آسمان تک کی مسافت ہے پھر ان کی پشت پر عرش واقع ہے اس کے اُوپر کے اور نیچے کے کناروں میں اس قدر مسافت ہے کہ جتنی کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کی مسافت ہے پھر اللہ تعالیٰ اس عرش کے اُوپر ہے۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۱۲۹۷: احمد بن ابی شریح' عبدالرحمٰن' محمد بن قیس' عمرو بن ابی قیس' سماک سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ۔

۱۲۹۸: احمد بن حفص' ان کے والد' ابراہیم' سماک سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَحْمَدُ

۱۲۹۹: عبدالاعلیٰ' محمد بن مثنیٰ' محمد بن بشار' احمد بن سعید' وہب ان کے والد' محمد بن اسحٰق' یعقوب' حضرت جبیر بن محمد' محمد بن جبیر بن مطعم' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت

كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهِكَتْ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللَّهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللَّهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ لَهَكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ و قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي۔

نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ لوگ آفت میں مبتلا ہو گئے اور گھر بار برباد ہو گئے اور مال و اسباب گھٹ گئے اور جانور مر گئے تو آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے دُعا فرمائیں ہم اللہ تعالیٰ کے پاس آپ کی سفارش لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آپ کے پاس سفارش لاتے ہیں (یہ سن کر) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا بات کہہ رہے ہو؟ پھر آنحضرت ﷺ نے سبحان اللہ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ اس دیہاتی شخص کے کہنا کا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر اثر معلوم ہوا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا بھلا ہو اس کی مخلوق میں سے کسی پر اللہ کی سفارش نہیں کی جاتی' اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی شان ہے اور وہ اس قسم کی بات سے برتر ہے تمہارا بھلا ہو تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان کیسی ہے؟ اس کا عرش آسمانوں پر اس طریقہ سے ہے (اور آپ نے اُنگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کہ اس کا عرش گنبد کی طرح ہے اس کے باوجود وہ (عرشِ الٰہی کی عظمت اور اس کے خوف سے) چر چراتا ہے جس طرح کہ کسی سوار کے نیچے (اُونٹ وغیرہ کے) پالان چرچراتے ہیں۔ اپنی روایت میں ابن بشار نے اس قدر اضافہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اُوپر ہے۔ عبدالاعلیٰ' ابن مثنیٰ' ابن بشار نے یعقوب کے واسطہ سے' جبیر' محمد بن جبیر' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث احمد بن سعید کی سند سے صحیح ہے (اس لئے کہ) اس کی ایک جماعت نے موافقت فرمائی ہے جن میں یحییٰ' علی بن مدینی ہیں اور ابن اسحٰق سے ایک جماعت نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جس طریقہ سے احمد نے روایت کیا ہے اور مجھ کو جو اطلاع ملی ہے اس میں عبدالاعلیٰ ابن مثنیٰ' ابن بشار کا روایت سننا ایک ہی نسخہ سے ہے۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ

۱۳۰۰: احمد بن حفص' ان کے والد' ابراہیم' موسیٰ' محمد بن منکدر' جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ۔

کرنے کی اجازت ہوئی جو کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اس فرشتہ کے کان کی لو سے مونڈھے تک سات سو سال کا راستہ ہے۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِءُ يَعْنِي إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْنِي أَنَّ لِلَّهِ سَمْعًا وَبَصَرًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ۔

۱۳۰۱: علی بن نصر' محمد بن یونس' عبداللہ' حرملہ بن عمران' حضرت ابو یونس مولیٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس آیت کریمہ کی تلاوت فرماتے تھے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ تک اور فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ تلاوت فرماتے وقت انگوٹھا کان پر رکھا ہوا تھا اور شہادت کی اُنگلی آنکھ پر رکھی ہوئی تھی (اللہ تعالیٰ کی سننے اور دیکھنے کی صفت کو واضح کرنے کے لئے) یعنی اللہ تعالیٰ دیکھتا اور سنتا ہے جیسا کہ (فرقہ) جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد (اللہ تعالیٰ کا) علم ہے۔ مقری نے بیان کیا کہ یہ فرقہ جہمیہ پر رَد ہے۔

صفاتِ الٰہی سے مراد:

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر سے مراد اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا حقیقتاً مراد ہے نہ کہ مجازاً۔ فرقہ جہمیہ کا یہی قول ہے لیکن حضرات اہلسنت والجماعت کا قول اور مسلک یہ ہے کہ سمع و بصر وغیرہ اللہ تعالیٰ کی جیسی شان کے لائق ہے اسی جیسا یعنی مجازاً اسناد دیکھنا وغیرہ مراد ہے۔

بَاب فِي الرُّؤْيَةِ

باب: دیدارِ الٰہی

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ

۱۳۰۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' وکیع' اُسامہ' اسماعیل' قیس' جریر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کو دیکھو کہ جیسے اس کو (چودھویں کے چاند کو) دیکھتے ہو کہ اسکے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اسلئے اگر تم لوگوں سے ہوسکتا ہو تو اس نماز کی حفاظت کرو جو کہ سورج کے طلوع ہونے سے قبل ہے (یعنی صبح کی نماز کی) اور جو سورج کے غروب ہونے سے قبل ہے (یعنی عصر کی

لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا۔

نماز کی) تو ضرور کرو پھر آپ نے اس آیت: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ﴾ تلاوت فرمائی یعنی سورج کے طلوع ہونے سے قبل اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرو اور سورج غروب ہونے سے پہلے۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا۔

۱۳۰۳: اسحق بن اسماعیل' سفیان' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگ قیامت میں اپنے ربّ کا دیدار کریں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگوں کو دوپہر کے وقت آفتاب کے دیکھنے میں جب بادل نہ ہوں کوئی دُشواری ہوتی ہے عرض کیا گیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دیدار میں بھی کوئی دُشواری نہیں ہوگی مگر جس قدر کہ چاند یا آفتاب کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ مُوسَى ابْنِ عُدُسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ مُوسَى الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاللّٰهُ أَعْظَمُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ۔

۱۳۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) عبیداللہ' ان کے والد' شعبہ' یعلیٰ' وکیع' حضرت ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کہ کیا ہم لوگوں میں سے ہر ایک آدمی اپنے پروردگار کی ابن معاذ نے کہا علیحدہ علیحدہ زیارت کرے گا۔ قیامت کے دن (یعنی بغیر کسی دُشواری کے؟) اگر اللہ تعالیٰ کا (قیامت کے دن) دیدار کرے گا تو دُنیا میں اس کی کیا مثال ہے؟؟ آپ نے فرمایا اے ابارزین! کیا تم لوگوں میں سے ہر ایک آدمی چاند کو دیکھتا ہے' ابن معاذ نے کہا چودھویں رات کے چاند کو بغیر دُشواری کے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ (یعنی ضرور) آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت بڑی ہے چاند تو اس کی پیدا کی ہوئی ایک شے ہے۔

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ ثُمَّ

۱۳۰۵: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن علاء' ابواُسامہ' عمر بن حمزہ' حضرت سالم کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ دیں گے پھر ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر فرمائیں گے میں شہنشاہ ہوں۔ ظالم کہاں ہیں' متکبرین کہاں ہیں' پھر زمینوں کو لپیٹ کر ابن العلاء نے کہا دوسرے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمائیں گے

يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ۔

میں بادشاہ ہوں۔ بڑے بڑے ظالم بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

۱۳۰۶: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ' عبد اللہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارا ربّ ہر ایک رات کو آسمان اوّل پر نازل ہوتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہتا ہے پھر ارشاد فرماتا ہے کون شخص مجھ سے دُعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دُعا قبول کروں اور کون شخص مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو دوں' کون شخص مغفرت مانگتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

بَابٌ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کریم کا بیان

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي۔

۱۳۰۷: محمد بن کثیر' اسرائیل' عثمان' سالم' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ خود کو موقف میں لوگوں کے سامنے پیش فرماتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے کہ کیا کوئی شخص ہے جو مجھ کو اپنی قوم کے پاس لے کر چلے اس لئے کہ قریش نے مجھے میرے پروردگار کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے (موقف سے مراد میدانِ عرفات ہے)

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ۔

۱۳۰۸: اسماعیل' ابراہیم' ابن ابی زائدہ' مجالد' عامر شعبی' حضرت عامر بن شہر سے روایت ہے کہ میں نجاشی (بادشاہ) کے پاس موجود تھا ان کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت تلاوت کی تو میں ہنسنے لگا نجاشی نے کہا تم کلامِ الٰہی پر ہنستے ہو؟

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ

۱۳۰۹: سلیمان بن داؤد' عبد اللہ بن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' حضرت عروہ بن زبیر' سعید بن میسّب' علقمہ بن وقاص' عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اور سب نے مجھے حدیث کا ایک جزء سنایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کچھ کلام فرمائیں گے (جس کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی)۔

أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى۔

واقعہ افک کی طرف اشارہ:

مذکورہ حدیث میں واقعہ افک کی طرف اشارہ ہے جس میں منافقین اور بد بخت لوگوں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تہمت لگائی تھی جس کی تفصیل کتب تفسیر میں مذکور ہے۔ سورۂ نور کی دس آیات آپ کی برائت کے سلسلہ میں نازل ہوئیں۔ جن کی تلاوت تا روزِ قیامت جاری رہے گی۔

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحٰقَ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ۔

۱۳۱۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' منہال' سعید بن جبیر' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے اور اس طرح ارشاد فرماتے تھے میں تم کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ہر ایک شیطان ملعون سے اور زہریلی چیز سے (جیسے سانپ بچھو زہریلے جانور وغیرہ) اور ہر ایک آنکھ سے جو لگ جائے (یعنی بری نظر سے) پھر ارشاد فرماتے تھے کہ تمہارے والد یعنی ابراہیم علیہ السلام ان ہی کلمات کے ذریعے اسماعیل اور اسحٰق علیہما السلام کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتّٰى إِذَا جَائَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ الْحَقَّ فَيَقُولُونَ الْحَقَّ الْحَقَّ۔

۱۳۱۱: احمد بن ابی سریج' علی بن حسین' علی بن مسلم' ابو معاویہ' اعمش' مسلم' مسروق' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ (اپنے پیغمبر پر) وحی بھیجنے کے لئے گفتگو فرماتے ہیں (یعنی وحی نازل فرماتے ہیں) تو آسمان والے آسمان کی ایسی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر کو پتھر پر کھینچا جائے وہ یہ آواز سن کر مدہوش ہو جاتے ہیں پھر وہ اسی کیفیت میں رہ جاتے ہیں یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے ہیں جب حضرت جبریل علیہ السلام وہاں تشریف لاتے ہیں تو ان کو ہوش آ جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ حق فرمایا وہ بھی کہنے لگتے ہیں (ہمارے پروردگار نے) حق فرمایا ہے حق۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کی نوعیت:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ گفتگو فرماتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ کی گفتگو اور آپ کے کلام میں آواز بھی ہوتی ہے جس کو حضرت جبریل امین اور دیگر حضرات ملائکہ بھی سنتے ہیں آیت کریمہ: ﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓا اِبْرٰهِيْمُ، وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ اور دیگر آیات سے ایسا ہی مستنبط ہوتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک

آواز سے لوگوں کو پکاریں گے جس کو نزدیک اور فاصلہ کے لوگ سب ہی سن لیں گے۔

بَاب فِي ذِكْرِ الْبَعْثِ وَالصُّور

باب: قیامت اور دوبارہ اُٹھائے جانے والے صور کا بیان

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ۔

۱۳۱۲: مسدد' معتمر' ان کے والد' اسلم' بشر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صور ایک سنکھ ہے جس میں (قیامت کے دن) پھونک ماری جائے گی۔

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

۱۳۱۳: قعنبی' مالک' ابو الزناد' اعرج' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے تمام اعضاء کو زمین کھا لیتی ہے لیکن ریڑھ کی ہڈی۔ اسی سے انسان کی پیدائش ہوئی اور اسی سے (روزِ قیامت) دوسری مرتبہ زندہ ہوگا۔

مُردہ کی ریڑھ کی ہڈی باقی رہتی ہے:

دیگر احادیث سے بھی مردہ کے اعضاء میں سے ریڑھ کی ہڈی باقی رہ جانے کی صراحت مذکور ہے۔

بَاب فِي الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کا بیان

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي۔

۱۳۱۴: سلیمان' بسطام' اشعث' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہے جو لوگ میری اُمت میں سے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کریں۔

گناہِ کبیرہ:

گناہ کبیرہ بہت سے ہیں جیسے چوری کرنا' شراب پینا' سود کھانا' سودی لین دین کرنا' جھوٹی گواہی دینا' والدین کی نافرمانی کرنا وغیرہ اور گناہ کبیرہ وصغیرہ کی تفصیل حضرت مفتی اعظم پاکستان کی تالیف ''گناہ بے لذت'' میں مفصل طور پر مذکور ہے اور عربی میں کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر مصنفہ علامہ ابن حجر مکی میں بھی تفصیل ہے۔

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

۱۳۱۵: مسدد' یحییٰ' حسن' ابو رجاء' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ لوگ دوزخ میں سے میری شفاعت سے نکلیں گے پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' لوگ ان کو دوزخی کہیں گے۔

وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

اہل جنت کو دوزخی کہنا:

ایسے لوگوں کو دوزخی اس لئے کہا جائے گا تا کہ ان کو دوزخ کی یاد آئے اور وہ جنت کی نعمت کی اور زیادہ قدر دانی کر سکیں۔

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ۔

۱۳۱۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جنتی لوگ جنت میں کھائیں اور پئیں گے۔

بَاب فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: جنت' دوزخ دونوں کو اللہ تعالیٰ پیدا کر چکے ہیں

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

۱۳۱۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریلؑ سے فرمایا جاؤ' جنت کو دیکھ لو۔ وہ اور (جنت کو) دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا تیری عزت کی قسم اے میرے پروردگار! جو شخص بھی جنت کا حال سنے گا تو وہ اس میں ہی داخل ہونا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو دشواریوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جبریل سے فرمایا جاؤ جنت کو دیکھ کر آؤ چنانچہ وہ گئے اور (جنت کو) دیکھا پھر واپس آ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے رب! آپ کی عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ جنت میں کوئی بھی نہ داخل ہو سکے گا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جہنم بنائی تو ارشاد فرمایا اے جبریل جاؤ اور اس کو دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور اس کو دیکھا پھر اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا اے پروردگار تیری عزت کی قسم کوئی شخص جہنم کا حال سن کر اس میں داخل نہ ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو ڈھانپ دیا شہوتوں سے پھر ارشاد فرمایا اے جبریل جاؤ اور اس کو دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے اور عرض کیا اے رب! تیری عزت اور جلال کی قسم! مجھے تو خطرہ ہے (ایسا) کوئی نہ بچے گا کہ جو جہنم میں داخل نہ ہو۔

جنت دوزخ سے متعلق:

جنت کو ناگوار چیزوں سے ڈھانپ دینے کا مفہوم یہ ہے کہ جنت ایسے کاموں کے لئے مقرر کی گئی ہے جو کام نفس پر شاق ہیں جیسے کہ نماز' روزہ' زکوٰۃ' جہاد اور دوزخ کو شہوتوں سے ڈھانپ دینے کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ ایسے کاموں سے بھر دی گئی ہے

کہ جو کام انسان کو پسندیدہ ہیں جیسے شراب پینا' سود خوری اور نماز کو ترک کرنا وغیرہ یا اور دوسرے گناہ کا ارتکاب وغیرہ وغیرہ۔

بَاب فِي الْحَوْضِ

باب: حوضِ کوثر

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ۔

۱۳۱۸: سلیمان' مسدد' حماد بن زید' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کے سامنے ایک حوض ہے (یعنی قیامت کے دن تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا) اس کے دونوں کناروں میں اس قدر مسافت ہوگی جیسے (موضع) جربا اور موضع اُذرح کے درمیان۔

ملک شام کے دو گاؤں:

جربا اور اُذرح شام میں واقع دو گاؤں کے نام ہیں ان دونوں کے درمیان تین روز کی مسافت ہے اور یہ مثال آپ نے حوضِ کوثر کے مفہوم کو سمجھانے کے لئے بیان فرمائی۔

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ۔

۱۳۱۹: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو' ابوحمزہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ان لوگوں کے ایک لاکھ میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو بہ نسبت جو کہ (میدان) حشر میں حوضِ کوثر پر حاضر ہوں گے راوی نے فرمایا میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ لوگ اس روز کتنے تھے؟ تو حضرت زید نے جواب دیا: سات سو یا آٹھ سو۔

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

۱۳۲۰: ہناد بن سری' محمد بن فضیل' مختار' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ہلکی سی نیند آ گئی پھر آپ نے ہنستے ہوئے سر اُٹھایا تو آپ نے از خود ارشاد فرمایا یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ ﷺ کس وجہ سے آپ کو ہنسی آئی؟ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے اس سورت کو یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ تلاوت فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا تم لوگوں کو علم ہے کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو اچھی طرح علم ہے۔ آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر کا نام ہے کہ جس کو جنت میں

فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ۔

میرے ربّ نے دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اس میں بڑی بھلائی ہے اور اس پر ایک حوض بنا ہوا ہے کہ جس پر قیامت کے دن میری اُمت (پانی پینے کیلئے) اکٹھا ہوگی اسکے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ مَا هَذَا قَالَ الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۳۲۱: عاصم بن نضر، معتمر، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (معراج شریف کی رات میں) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں اُوپر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کو ایک نہر دکھلائی گئی کہ جس کے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو فرشتہ تھا اس نے ایک ہاتھ مارا اور اندر سے مشک نکالی۔ آپ ﷺ نے اس فرشتہ سے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ (حوض) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عنایت فرمایا ہے۔

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ نَعَمْ لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا۔

۱۳۲۲: مسلم بن ابراہیم، حضرت عبدالسلام بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو برزہ کو دیکھا کہ وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے پھر مجھ سے ایک آدمی ایک راوی نے اس کا نام مسلم بتایا ہے اور وہ جماعت میں شریک تھا۔ اس نے بتایا کہ جب ابو برزہ کو عبیداللہ نے دیکھا تو کہنے لگا کہ دیکھو تمہارا محمدی شخص (یعنی صحابی رسول آپ کی صحبت یافتہ) یہ موٹا اور پستہ قد ہے۔ حضرت ابو برزہ (اس بات کو سن کر) سمجھ گئے کہ (اس شخص نے میری اہانت کی ہے) انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو یہ گمان نہیں تھا کہ میں ایسے لوگوں میں رہ جاؤں گا جنہیں صحبت نبوی کی وجہ سے شرمندہ کیا جائے گا۔ عبیداللہ نے کہا کہ تمہارے لئے صحبت نبوی تو باعث فخر ہے نہ کہ عیب۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کو حوضِ کوثر کی کیفیت بیان کرنے کے لئے طلب کیا ہے؟ جو آپ نے اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ سے سنا ہے۔ ابو برزہ نے جواب دیا ہاں سنا ہے ایک، دو، تین، چار، پانچ نہیں بلکہ متعدد مرتبہ سنا ہے۔ جو شخص اس بات کی تکذیب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس حوض سے نہ پلائے؟ پھر اس کے بعد وہ غصہ میں نکل گئے۔

بَاب فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر میں سوال اور عذابِ قبر

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

۱۳۲۳: ابو ولید' شعبہ' علقمہ' سعد بن عبیدہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل اسلام سے قبر میں جب سوال ہوتا ہے تو وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں اور آیت کریمہ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ایمان کو آخرت میں پختہ بات کے ساتھ مضبوط کرتا ہے۔ تلاوت فرمائی۔

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ أَبُو نَصْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنِ اللَّهُ هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ هَذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيُقَالُ لَهُ

۱۳۲۴: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ قبیلہ بنی نجار کے باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں پر ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور دریافت فرمایا یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ کچھ لوگوں کی قبریں ہیں جو دورِ جاہلیت میں انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ دجال سے پناہ مانگو۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس وجہ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مؤمن جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو (دُنیا میں) کس کی عبادت کرتا تھا؟ پس اگر اللہ اس کو (سیدھا) راستہ دکھلاتے ہیں تو وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ پھر اس شخص سے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو (یعنی آنحضرت ﷺ کے بارے میں) وہ شخص جواب دیتا ہے کہ وہ (یعنی آپ) اللہ کے بندے اور اس کے فرستادہ ہیں۔ پھر اور کچھ سوال نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اس کو ایک گھر کی طرف لے جاتے ہیں جو کہ اس کے لئے دوزخ میں تھا اور اس سے کہتے ہیں تمہارا دوزخ میں یہ گھر تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری حفاظت فرمائی اور تم پر رحم فرمایا اور اس کے عوض جنت میں گھر عطا فرما دیا۔ وہ شخص (یہ سن کر) کہتا ہے کہ مجھ کو چھوڑ دو تو میں جاؤں اور اپنے اہل خانہ کو اس کی خوشخبری سناؤں (کہ مجھ کو جنت میں مکان مل گیا) لیکن اس شخص سے کہا جاتا ہے ٹھہرو اور جب کافر قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے

فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

اور ڈانٹ کر اس سے پوچھتا ہے کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں۔ پھر اس سے کہتے ہیں کہ تو نے نہ تو خود علم حاصل کیا اور نہ کسی کی اتباع کی۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص (نبی ﷺ) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں وہی بات کہتا تھا جو کہ لوگ کہتے تھے پھر وہ فرشتہ اس شخص کو اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے گرز سے مارتا ہے وہ شخص ایسی چیخ مارتا ہے کہ اللہ کی تمام مخلوق اس کو سنتی ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

قبر عالم برزخ کا نام ہے:

عالم برزخ میں مردہ سے آنحضرت ﷺ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کون ہیں؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کا نام لے کر معلوم کیا جاتا ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کی صورتِ مبارکہ دکھلائی جاتی ہے اور دیگر احادیث میں مذکورہ ملائکہ کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ منکر نکیر ہیں جو کہ مردے سے سوال کرتے ہیں واضح رہے کہ اگر کوئی شخص قبر میں دفن نہ کیا جائے بلکہ اس کو جلا دیا جائے یا پانی میں غرق کر دیا جائے اور اس کی لاش دفن نہ ہو جب بھی اس سے مذکورہ سوال اور عذاب وثواب ہوگا اور یہ سوال اور عذاب وثواب عالم برزخ میں ہوتا ہے قبر عالم برزخ کا نام ہے نہ کہ گھرے گڑھے کا اور جنات اور انسان کیونکہ احکام شرع کے مکلف ہیں اس وجہ سے ان کو غیبی اشیاء نہیں دکھلائی جاتیں دوسرے مخلوق کو دکھلائی جاتی ہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں جیسے کہ چوپائے چرند و پرند وغیرہ کو عذاب وثواب نظر آتا ہے۔

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ زَادَ الْمُنَافِقَ وَقَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ وَلِيَهُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

۱۳۲۵: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب سے اسی طریقہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے دوست اس کی تدفین کر کے پشت موڑتے ہیں تو وہ شخص ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس شخص کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کے بعد پہلی حدیث کے قریب قریب بیان فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کافر یا منافق شخص اور ارشاد فرمایا اس کی آواز جن اور انسان کے علاوہ جو اس کے قریب ہیں (سب) سنتے ہیں۔

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهَذَا لَفْظُ هَنَّادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا

۱۳۲۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر (دوسری سند) ہناد بن سری' ابومعاویہ' ہناد' اعمش' منہال' زاذان' براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرتؐ کے ہمراہ ایک انصاری شخص کے جنازہ میں (شرکت کرنے کیلئے) نکلے (چلے) جب قبر پر پہنچے اور ابھی قبر تیار نہ تھی اس لئے آنحضرتؐ وہاں پر بیٹھ گئے اور ہم لوگ آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں (یعنی بالکل خاموش بیٹھ

يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا الْآيَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا

گئے) آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس سے زمین کرید رہے تھے) آپ نے سر اُٹھایا اور ارشاد فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو آپ نے یہ جملہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ایک روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ مردہ ان لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے (جب وہ لوگ تدفین سے فارغ ہو کر چل دیتے ہیں) تب اس شخص سے (یعنی مردہ سے) کہا جاتا ہے کہ اے شخص تیرا پروردگار کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ ہناد نے بیان کیا کہ مردے کے پاس دو فرشتے (یعنی منکر نکیر) آتے ہیں اس کو (قبر میں) بٹھلاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر سوال کرتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو کہ تم لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا (یعنی آنحضرتؐ کے بارے میں معلوم کرتے ہیں) وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ تھے۔ پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ تم کو یہ کہاں سے پتہ چلا وہ جواب دیتا ہے میں نے کتابِ الٰہی (یعنی قرآن کریم) تلاوت کی اور اس پر ایمان لایا۔ اس کو برحق سمجھا جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ یہی مفہوم ہے آیت: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ کا اس کے بعد ایک منادی دینے والا شخص آسمان سے آواز دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اب جنت میں اس کا بستر کر دو اور اس کو جنتی لباس پہنا دو پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اس پر آنے لگتی ہے اور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک قبر کشادہ ہو جاتی ہے پھر کافر کی موت کا حال بیان کیا کہ اس کی روح اس کے جسم میں (واپس) لائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھلاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ ہاہ ہاہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ ہاہ ہاہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے کہ جو تم لوگوں کی جانب مبعوث کیا گیا (یعنی آنحضرتؐ) وہ جواب دیتا ہے ہاہ ہاہ مجھے معلوم نہیں۔ اس وقت ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرتا ہے یہ جھوٹا ہے۔ اس لئے دوزخ میں اس کا بستر کر دو اور اس

لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ۔

کو دوزخی لباس پہنا دو اور اس پر دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو اور پھر اس پر دوزخ کی گرمی اور لو آنے لگتی ہے اور اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اس طرف سے اس طرف ہو جاتی ہیں جریر راوی کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ پھر اس پر ایک نابینا گونگا فرشتہ (کہ جو نہ مردہ کی اذیت کو دیکھتا ہے اور نہ اس کی آہ وفغاں سنتا ہے) مقرر کر دیا جاتا ہے اس کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے وہ گرز اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو وہ مٹی بن جائے وہ فرشتہ اسی گرز سے اس (کافر کو) ایک مرتبہ مارتا ہے جس کی آواز جن اور انسان کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے وہ کافر مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔

کافر کا عذابِ قبر:

مطلب یہ ہے کہ کافر ایک مرتبہ مٹی بن جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کو زندہ کر کے عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تا قیامت اس پر عذابِ الٰہی مسلط رہتا ہے۔

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ أَبِي عُمَرَ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۳۲۷: ہناد بن سری' عبد اللہ بن نمیر' اعمش' منہال' ابوعمر زاذان' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ

باب: میزان کا بیان

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ

۱۳۲۸: یعقوب' حمید' اسماعیل' یونس' حسن' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے دوزخ کا تذکرہ فرمایا اور رونے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اے عائشہ) تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا مجھے دوزخ کی یاد آئی تو میں نے رونا شروع کر دیا آپ اپنے اہل خانہ کو قیامت کے روز یاد کریں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مقامات پر کوئی شخص کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ ایک تو میزان (یعنی نامہ اعمال وزن کئے جانے والی ترازو) کے پاس۔ جب تک کہ یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کی (نامہ اعمال کی) ترازو ہلکی ہوئی ہے یا وزن دار۔ دوسرے جب کہا جائے گا کہ اے لوگو! آؤ اپنی اپنی کتاب کو پڑھو (نامہ اعمال) جب تک یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کا نامہ اعمال کس طرف سے ملتا ہے دائیں ہاتھ سے یا بائیں ہاتھ سے یا

مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قَالَ يَعْقُوبُ عَنْ يُونُسَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ۔

پشت کے پیچھے سے اور تیسرے پل صراط پر جب وہ دوزخ پر رکھا جائے گا جب تک اس سے (یعنی پل صراط سے) گزر نہ جائیں۔ یعقوب نے یونس سے روایت کیا اور یہ انہی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

پل صراط:

پل صراط کی کیفیت کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے احادیث میں اس کی پوری کیفیت مذکور ہے۔

بَاب فِي الدَّجَّالِ

باب: دجال کا تذکرہ

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ۔

۱۳۲۹: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' خالد حذاء' عبداللہ بن شقیق' عبداللہ بن سراقہ' حضرت عبیداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نوح علیہ السلام کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوا کہ جس نے اپنی اُمت کو دجال ملعون سے نہ ڈرایا ہو۔ میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ نے اس ملعون کی کیفیت بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ممکن ہے کہ اس کو وہ شخص پائے جس نے مجھ کو دیکھا ہے اور میری بات سنی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس روز ہم لوگوں کے دِل کیسے ہوں گے؟ کیا اسی جیسے ہوں گے کہ جیسے (ہمارے قلوب) آج ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

زمانہ دجال سے متعلق:

دجال ملعون کے آنے کے وقت قلوب بہتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دور فتنوں وفسادات کا دَور ہوگا اور فتنہ وفساد کے دَور میں ایمان پر قائم رہنا مشکل ہے اور جس نے آنحضرت ﷺ کی زیارت کی اس کو دجال کے پانے کا مطلب یہ ہے کہ میرا ایک صحابی اس کو دیکھ لے گا اس سے مراد حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ دجال کو دیکھ کر آئے تھے اور آنحضرت ﷺ سے انہوں نے دجال کے بارے میں بیان کیا تھا پھر حضرت خضر علیہ السلام ہیں جو کہ قیامت تک زندہ رہیں گے اور دجال کو دیکھیں گے۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ

۱۳۳۰: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی تعریف بیان فرمائی پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا میں تم لوگوں کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی ایسا نہیں ہوا کہ جس نے اپنی اُمت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ یہاں تک

قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

کہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تم لوگوں کو ایسی بات بیان کرتا ہوں کہ کسی پیغمبر نے ایسی بات اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ اے لوگو خبردار! دجال ملعون کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

بَاب فِي قَتْلِ الْخَوَارِجِ

باب: خارجی لوگوں کو قتل کرنے کا بیان

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي جَهْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔

۱۳۳۱: احمد بن یونس' زہیر' ابوبکر' مندل' مطرف' ابوجہم' خالد بن وہبان' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی خارج ہوگیا تو اس نے اسلام کی رسّی کو اپنی گردن سے نکال دیا۔

خوارج: خوارج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں پیدا ہونے والے ایک فرقہ کا نام ہے۔ یہ فرقہ ایک گمراہ فرقہ ہے یہ فرقہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تھا اس فرقہ کا خیال تھا کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ فرقہ قرآن وحدیث کا غلط مفہوم پیش کرتا تھا۔

اور اس حدیث میں جماعت سے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہوگیا یعنی کفر کے قریب ہوگیا احادیث میں جماعت کے ساتھ رہنے کی بہت تاکید اور فضیلت آئی ہے اور جماعت سے ہٹ جانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ أَوْ أَلْحَقَكَ قَالَ أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي۔

۱۳۳۲: عبداللہ بن محمد' زہیر' مطرف' ابوجہم' خالد بن وہبان' ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب میرے بعد جو حکمران ہوں گے وہ مالِ غنیمت کو اپنا مال سمجھیں گے۔ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو پیغمبر برحق بنا کر مبعوث فرمایا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا پھر اس سے ماروں گا یہاں تک کہ میں آپ سے مل جاؤں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اس سے عمدہ تدبیر نہ بتلاؤں' تم صبر سے کام لو یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔

غنیمت سے متعلق پیشنگوئی:

مالِ غنیمت کو اپنا مال سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجاہدین کو حسب ضابطہ شرع حصے نہیں دیں گے گویا تقسیم غنیمت میں انصاف سے کام نہ لیں گے۔

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هِشَامٌ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِءَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

۱۳۳۳: مسدد' سلیمان' حماد' معلیٰ' ہشام' حسن' ضبہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد ایسے ایسے حکمران ہوں گے جن کے کام اچھے بھی ہوں گے اور برے بھی ہوں گے پھران میں سے جو شخص برے کام پر اپنی زبان سے نکیر کرے تو وہ شخص (گرفت سے) بری ہوگیا اور جو شخص زبان سے برا نہ کہہ سکے لیکن دِل سے اس کو بُرا سمجھے وہ بچ گیا۔ لیکن جس نے اس فعل پر رضامندی ظاہر کی اور اس کی اتباع کی (وہ شخص برباد ہوگیا اور اس کا دین تباہ و برباد ہوگیا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ انہیں قتل نہ کر دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ جب تک وہ لوگ نماز پڑھتے جائیں (ان کو قتل نہ کرو)

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِءَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ۔

۱۳۳۴: ابن بشار' معاذ' ان کے والد' قتادہ' حسن' ضبہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت ہے اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ جس نے بُرا سمجھا تو وہ شخص بری الذمہ ہوگیا اور جس نے نکیر کی وہ محفوظ ہوگیا۔ قتادہ نے بیان کیا یعنی جس شخص نے دِل سے نکیر کی اور دِل سے اس کو بُرا سمجھا۔

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

۱۳۳۵: مسدد' یحییٰ' شعبہ' زیاد' حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میری اُمت میں فتنہ وفساد ہوں گے' فتنہ وفساد ہوں گے' فتنہ وفساد ہوں گے۔ پھر جو آدمی مسلمانوں کے معاملہ میں پھوٹ اور اختلاف پیدا کرنا چاہے جبکہ وہ مسلمان اتفاق کئے ہوئے ہوں تو اس کو تلوار سے قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

۱۳۳۶: محمد بن عبید' محمد بن عیسیٰ' حماد' ایوب' حضرت عبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کا تذکرہ فرمایا تو فرمایا ان میں ایک آدمی ہے چھوٹے ہاتھوں والا۔ اگر تم لوگ میرا کہنا مانتے تو میں تم لوگوں کو وہ وعدہ بتلاتا کہ جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے مار ڈالنے کا حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک پر کیا ہے۔ عبیدہ نے بیان کیا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

آنحضرت ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں بیت اللہ شریف کے پروردگار کی قسم۔

نہروان کی وضاحت:

نہروان اس جگہ کا نام ہے کہ جہاں پر خارجی لوگ اکٹھا ہوئے تھے اور حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک پر جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو قتل کرنے کا عنداللہ اجر ملے گا۔

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَّمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِءُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ فَمَنَعَهُ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

۱۳۳۷: محمد بن کثیر‘ سفیان‘ ان کے والد‘ ابن ابی نعم‘ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ؐ کی خدمت اقدس میں مٹی میں لگا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا۔ آپ نے اس سونے کو چار حضرات حضرت اقرع بن حابس حنظلی المجاشعی‘ عیینہ بن بدر الفزاری‘ زید الخیل طائی جو بنی نبہان کے بھی ایک فرد تھے اور علقمہ بن علاثہ العامری جو بنی کلیب کے بھی ایک فرد تھے کے درمیان تقسیم فرما دیا تو قریش اور انصار غصہ ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ تو نجد کے مالدار لوگوں کو دیتے ہیں اور ہم کو نظر انداز کرتے ہیں (یہ سن کر) نبیؐ نے ارشاد فرمایا میں ان لوگوں کی تالیف قلب کرتا ہوں اسی وقت ایک آدمی حاضر ہوا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں اور اسکے رُخسار اُوپر کو تھے اور اس کی پیشانی بلند تھی اور اسکی داڑھی اچھی طرح سے گھنی تھی اس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ کہنے لگا: اے محمدؐ خوف الٰہی کرو‘ آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو پھر اسکی فرمانبرداری کون کریگا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اہل زمین پر امانت دار بنایا اور تم مجھ کو امانت دار نہیں سمجھتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی اور میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے آپ نے منع فرما دیا جب وہ شخص چلا گیا‘ تو آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل میں کچھ اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کے حلق کے نیچے سے قرآن کریم نہیں اُترے گا (یعنی ان لوگوں پر قرآن کریم کا کوئی اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے وہ لوگ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے میں اگر ان لوگوں کو پاؤں تو میں ان کو قومِ عاد کی طرح مار ڈالوں گا۔

نہروان کی وضاحت:

نہروان اس جگہ کا نام ہے کہ جہاں پر خارجی لوگ اکٹھا ہوئے تھے اور حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک پر جملہ کا مفہوم یہ ہے۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ الْحَلَبِيَّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَعْنِي الْوَلِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيقُ۔

۱۳۳۸: نصر بن عاصم‘ ولید‘ مبشر‘ ابوعمرو‘ قتادہ‘ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں افتراق و اختلاف ہوگا‘ کچھ اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ اچھی باتیں کریں گے اور برے کام کریں گے‘ تلاوت قرآن کریں گے لیکن وہ (قرآن) ان لوگوں کی ہنسلی (حلق کی ہڈی) سے نیچے نہیں اُترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے کہ وہ لوگ دین کی طرف نہیں لوٹیں گے جب تک کہ تیر تانت پر نہ واپس آئے۔ (اور تیر کا تانت پر واپس آنا ناممکن ہے پس اسی طرح وہ لوگ گمراہی میں اس طرح مضبوط ہوں گے کہ ان کا دینِ اسلام کی طرف واپس آنا ناممکن ہے) وہ تمام مخلوق میں بدترین لوگ ہیں۔ اس کے لئے خوشخبری ہے جو ان کو مار ڈالے اور جسے وہ قتل کر ڈالیں وہ لوگ‘ دوسروں کو کتابِ الٰہی کی طرف دعوت دیں گے حالانکہ اللہ کی کتاب سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا جو آدمی ان سے جنگ کرے وہ میری اُمت میں‘ اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کی کیا پہچان ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا سر منڈانا۔

باطل فرقہ سے متعلق فرمان:

مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے سر منڈے ہوں گے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ بالکل سر منڈانا اگرچہ درست ہے لیکن اچھا یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ سر پر بال ہونے چاہئیں۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَالتَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد التَّسْبِيدُ اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ۔

۱۳۳۹: حسن بن علی‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ قتادہ‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ ان لوگوں کی نشانی سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو ان کو مار ڈالو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ تسمیہ سے مراد بالوں کو جڑ سے نکالنا ہے۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ

۱۳۴۰: محمد بن کثیر‘ سفیان‘ اعمش‘ خیثمہ‘ حضرت سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں تم لوگوں سے

قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حدیث رسول بیان کروں تو جان لو کہ مجھ کو آسمان سے گر جانا آپ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور جب میں تم لوگوں سے آپس میں گفتگو کروں تو سن لو کہ جنگ فریب کا نام ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے آخر دور میں کچھ اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ کم عمر اور کم عقل ہوں گے وہ اس قسم کی باتیں بیان کریں گے کہ جو تمام مخلوق کی باتوں سے اچھی بات ہوگی وہ اسلام سے نکل جائیں گے کہ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں کا ایمان حلق سے نیچے نہیں اُترے گا تو تم جہاں بھی انہیں ملو ان کو مار ڈالو اس لئے ان لوگوں کا مار ڈالنا قتل کرنے والے کے لئے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنْ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ

۱۳۴۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' عبدالملک' حضرت سلمہ بن کھیل کہتے ہیں کہ حضرت وہب جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس لشکر میں موجود تھے جو کہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ خوارج سے جنگ کرنے کے لئے گیا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے لوگو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری اُمت میں اس قسم کے لوگ نکلیں گے جو کہ تلاوت قرآن کریں گے اور تم لوگوں کا تلاوت قرآن کرنا' ان لوگوں کے سامنے کچھ نہ ہوگا کہ تم لوگوں کی نماز ان لوگوں کے سامنے کچھ ہوگی۔ نہ تم لوگوں کا روزہ ان لوگوں کے سامنے کچھ ہوگا وہ لوگ قرآن کریم کی تلاوت ثواب سمجھ کریں گے حالانکہ وہ ان لوگوں کے لئے عذاب ہوگا ان لوگوں کی نماز ہنسلی (حلق کی ہڈی) کے نیچے نہ اُترے گی۔ وہ لوگ دینِ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے کہ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اس لشکر کے لوگ جو ان کو مار ڈالیں گے ان فضائل کو جان لیں جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے بیان فرمائے ہیں تو وہ لوگ مزید نیک عمل چھوڑ دیں گے۔ ان لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ ان لوگوں میں ایک اس قسم کا شخص ہوگا کہ جس کا بازو ہوگا لیکن ہاتھ (کلائی تک) نہیں ہوگا اور اس کے بازو پر پستان کی گھنڈی جیسی' ایک قسم کی گھنڈی ہوگی اس پر سفید بال

أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتَّى مَرَّ بِنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ قَالَ فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضِهِمْ قَالَ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ۔

ہوں گے کیا تم لوگ (حضرت) معاویہ اور ملک شام والوں سے جنگ کرنے کے لئے جاتے ہو؟ اور ان لوگوں کو اپنی اولاد اور سامان پر چھوڑ دیتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں توقع رکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو حضرت رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا وہ یہی لوگ ہیں کیونکہ ان لوگوں نے اس خون کو بہایا جو کہ حرام تھا اور لوگوں کی چراگاہ کو لوٹ لیا پس تم لوگ اللہ کا نام لے کر چلو۔ حضرت سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ مجھے زید بن وہب نے ان جگہوں میں سے ایک جگہ بتلائی کہ جس جگہ وہ جنگ کرنے کے لئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ ایک پل پر گزرے تو حضرت زید بن وہب نے فرمایا جس وقت دونوں جانب کے لشکر آمنے سامنے ہوئے خوارج کا سردار عبداللہ بن وہب تھا۔ اس نے اپنے لوگوں سے کہا تم لوگ نیزے پھینک دو اور میان سے تلواریں کھینچ لو ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ تم کو قسم کھلائیں کہ جیسی حروراء میں قسم کھلائی تھی۔ راوی نے بیان کیا انہوں نے نیزوں کو پھینک ڈالا اور تلواریں کھینچ لیں۔ اہل اسلام نے ان لوگوں کو اپنے نیزوں سے روکا۔ پھر وہ لوگ یکے بعد دیگرے قتل کئے گئے اور اس روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے دو شخصوں کے علاوہ کوئی نہیں قتل کیا گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگ ان لوگوں میں مخدج (گنجے) کو تلاش کرو۔ انہوں نے تلاش کیا لیکن اس کو نہیں پایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے اور ان کی لاشوں کے پاس آئے جو کہ اُوپر نیچے پڑی ہوئی تھیں اور فرمایا ان (لاشوں کو) علیحدہ کردو دیکھا تو وہ زمین پر سب لوگوں کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور کہا اللہ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے (اپنا پیغام) پہنچا دیا۔ پھر عبیدہ سلمانی کھڑا ہوا اور کہا اس اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کیا آپ نے یہ سب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپؓ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں (میں نے سنا ہے)۔ یہاں تک کہ اس شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تین مرتبہ قسم دی اور انہوں نے تین مرتبہ قسم کھائی۔

بدترین لوگ:

مذکورہ حدیث میں ان لوگوں کے لئے قرآن کو عذاب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ قرآن کریم کے صحیح معنی کو تسلیم نہیں

کریں گے اور قرآن کے معنی کا غلط مفہوم نکالیں گے اور نماز حلق سے نیچے نہ اُترنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا اثر قلب تک نہیں پہنچے گا صرف زبان سے اور ظاہری طور پر نماز ادا کریں گے اور مخدج' اپاہج' چھوٹے چھوٹے ہاتھ والا شخص مراد ہے اور حروراء ایک جگہ کا نام ہے کہ جہاں پر خارجی لوگ اکٹھا ہوئے تھے۔

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيءِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْنِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ۔

۱۳۴۲: محمد بن عبید' حماد' جمیل' ابوالوضی سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو' پھر حدیث کو بیان فرمایا تو لوگوں نے اس کو مقتول لوگوں میں سے مٹی کے نیچے سے نکالا' ابوالوضی نے بیان کیا گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں وہ ایک حبشی شخص تھا قمیص پہنے ہوئے تھا اور اس کا ہاتھ عورت کے پستان جیسا تھا اس پر اس قسم کے بال تھے کہ جیسے جنگلی چوہے کی دُم ہوتی ہے۔

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ أَبُو مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ۔

۱۳۴۳: بشر بن خالد' شبابہ' سوار' نعیم بن حکیم' حضرت ابومریم سے مروی ہے کہ یہ گنجا آدمی اس دن ہم لوگوں کے ساتھ تھا شب و روز وہ مسجد ہی میں بیٹھا رہتا تھا وہ غریب فقیر تھا۔ میں نے اس کو فقراء کے ساتھ آتے جاتے دیکھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے میں نے اس کو استعمال کے لئے ایک کپڑا دیا تھا ابومریم کہتے ہیں کہ اس کو نافع' ذوالثدیہ یعنی پستان والا۔ نافع کہتے تھے کیونکہ اس کے ہاتھ میں پستان تھی جیسی عورت کی پستان ہوتی ہے اور اس پر گھنڈی بھی تھی جس طرح سے پستان پر گھنڈی ہوتی ہے اور گھنڈی پر بلی کی مونچھ جیسے بال تھے۔

بَابٌ فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ

باب: چوروں سے مقابلہ کرنا

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۱۳۴۴: مسدد' یحییٰ' سفیان' عبداللہ' ابراہیم' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا ناحق مال حاصل کرنے کا قصد کیا جائے اور وہ شخص اپنے مال کی حفاظت کے لئے لڑائی کرے یہاں تک کہ وہ قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۳۴۵: ہارون بن عبداللہ' ابوداؤد طیالسی' ابراہیم ان کے والد' ابوعبیدہ'

دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا أَيُّوبَ الْهَاشِمِيَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

طلحہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کی خاطر قتل کر دیا جائے یا اہل وعیال یا اپنی جان یا اپنے دین کی حفاظت کی خاطر قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

درجہ کے اعتبار سے شہید:

کیونکہ ایسا شخص ظلم کرنے والے کے ظلم کو دور کر رہا ہے پس اگر اس حالت میں وہ قتل کر دیا گیا تو ظلماً قتل کیا گیا اور درجہ کے اعتبار سے ایسا شخص شہید ہے لیکن ایسے شہید کا درجہ میدانِ جہاد میں شہید ہونے والے شخص سے کم ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْاَدَبِ

بَابٌ فِي الْحِلْمِ وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: تحمل اور اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا۔

۱۳۴۶: مخلد، عمر، عکرمہ، اسحاق، انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہترین شخص تھے۔ آپ نے مجھے ایک دن کسی کام کیلئے بھیجا، میں نے کہہ دیا کہ بخدا میں اس کام کو نہیں جاؤں گا اور دل میں یہی ارادہ تھا کہ (ضرور) جاؤں گا کیونکہ حکم نبوی تھا چنانچہ میں نکلا تو میں نے لڑکوں کو بازار میں کھیلتا ہوا دیکھا (میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آ کر میری گردن پکڑ لی میں نے آپ کی جانب دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے انیس! (یہ لفظ انس سے ہے شفقت ومحبت میں آپ نے انس کے بجائے انیس فرمایا) جاؤ جہاں میں نے جانے کیلئے کہا ہے۔ میں نے عرض کیا بہت بہتر جا رہا ہوں یا رسول اللہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نے آپ کی سات سال یا نو سال خدمت کی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کوئی کام انجام دیا ہو اور آپ نے حکم فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

۱۳۴۷: عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ

سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ أَكُونَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هَذَا أَوْ أَلَّا فَعَلْتَ هَذَا۔

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے دس سال تک مدینہ منورہ میں خدمت کی اور میں لڑکا تھا اور میرا ہر ایک کام آپ کی مرضی کے مطابق نہیں تھا لیکن آپ نے کبھی اُف نہیں فرمایا اور نہ آپ نے کبھی یہ فرمایا تم نے یہ کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہ کیا؟

اُف کا مفہوم:

لفظ اُف عربی زبان میں جھڑکنے کے وقت بولا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر میں نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ نے کبھی مجھ پر اظہار ناگواری نہیں فرمائی۔ شمائل ترمذی میں اخلاقِ نبوی کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۱۳۴۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى۔

۱۳۴۸: ہارون' ابو عامر' حضرت محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور ہم سے گفتگو فرماتے جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم لوگ بھی (آپ کے ساتھ) کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم لوگ آپ کو اپنی کسی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔ ہم لوگوں نے ایک دن آپ سے باتیں کیں پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے ہم نے ایک دیہاتی شخص کو دیکھا کہ انہوں نے آپ کو پکڑ کر چادر ڈال کر کھینچا۔ یہاں تک کہ آپ کی گردن مبارک سرخ ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ چادر کھردری تھی آپ نے اس شخص کی طرف دیکھا اس دیہاتی نے کہا میرے ان دونوں اُونٹ کو آپ (غلّہ سے) لاد دیں کیونکہ آپ مجھ کو اپنا مال نہیں دیتے نہ اپنے والد (کا مال مجھے دیتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ میں اپنا مال نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا میں تمہارے اُونٹوں کو نہیں لادوں گا جب تک کہ تم مجھ کو اس کھینچنے کا بدلہ نہ دو گے جو تم نے مجھے کھینچا' دیہاتی شخص ہر مرتبہ یہی کہتا رہا کہ بخدا میں آپ کو بدلہ نہیں دوں گا۔ پھر آپ نے ایک شخص کو بلایا اور اس سے فرمایا اس شخص کے دونوں اُونٹوں کو لاد دو۔ ایک اُونٹ کو جو

سے اور دوسرے کو کھجور سے۔ پھر آپ نے ہم لوگوں کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی خیر و برکت پر توکل کر کے جاؤ۔

دیہاتی کا عمل:

غلّہ اُونٹ پر لادنے کے لئے اس دیہاتی نے آپ سے گستاخی کے طور پر کہا تھا۔ اس دیہاتی کو معلوم تھا کہ آپ انتقام نہیں لیں گے اس وجہ سے وہ انتقام دینے سے انکار کررہا تھا۔

بَاب فِي الْوَقَارِ

باب: باوقار رہنے کی فضیلت کا بیان

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۴۹: نفیلی' زہیر' قابوس بن ابی ظبیان' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نیک چال چلن' خوش اخلاقی' اعتدال' نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

اعتدال کا حکم:

اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کام میں میانہ روی قائم رکھے اور فضول خرچی سے بچے' نہ کنجوسی کرے اور نہ بہت زیادہ خرچ کرے ہر ایک کام میں شائستہ اور مہذب رہے۔

بَاب مَنْ كَظَمَ غَيْظًا

باب: غصہ پر قابو رکھنے کی فضیلت

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ ۔

۱۳۵۰: ابن سرح' ابن وہب' سعید' ابو مرحوم' حضرت سہل بن معاذ اپنے والد حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غصہ کو پی لے حالانکہ وہ اپنا غصہ اُتار سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ تم جس حور کو چاہو پسند کرلو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو مرحوم کا نام عبدالرحمٰن بن میمون ہے۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۳۵۱: عقبہ بن مکرم' عبدالرحمٰن بن مہدی' بشر بن منصور' محمد بن عجلان' حضرت سوید بن وہب' ایک صحابی کے بیٹے سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسی طرح فرمایا اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا اور اس حدیث میں (قیامت میں) بلانے کا حال بیان نہیں فرمایا ہے۔

ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللَّهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَعَالَى تَوَّجَهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔

البتہ یہ اضافہ ہے کہ جو شخص بطور عاجزی اچھے کپڑے پہننا چھوڑ دے حالانکہ وہ اس کے پہننے (استعمال کرنے) کی قدرت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے روز عزت کا جوڑا پہنائے گا اور جو شخص (کسی غریب محتاج) کا اللہ کے لئے نکاح کرا دے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ بادشاہی کا تاج پہنائے گا۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

۱۳۵۲: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' حارث' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ پہلوان' کشتی مارنے والے کس کو کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا وہ شخص کہ جس کو لوگ نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں' پہلوان وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس پر غصہ کے وقت قابو رکھے۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غصہ آنے کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا۔

۱۳۵۳: یوسف بن موسیٰ' جریر بن عبدالحمید' عبدالملک بن عمیر' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے گالم گلوچ کی۔ ان میں سے ایک آدمی کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ اس کی ناک غصہ کی وجہ سے پھٹ جائے گی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے ایک ایسی بات کا علم ہے کہ اگر یہ شخص اس کو کہہ لے تو اس شخص کا غصہ زائل ہو جائے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ آپ نے بیان فرمایا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس شخص کو یہ کلمہ پڑھنے کا حکم فرمانے لگے اس شخص نے انکار کر دیا اور اس نے مزید لڑائی کرنا شروع کر دی اور زیادہ غصہ کرنے لگا۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا

۱۳۵۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' عدی' حضرت سلیمان بن صرد سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گالم گلوچ کیا ان دونوں میں سے ایک آدمی کی آنکھیں لال ہو گئیں (غصہ کی زیادتی کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک

تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ۔

بات کا علم ہے اگر یہ شخص اس کو کہے تو اس کا غصہ زائل ہو جائے اور وہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے یہ سن کر اس شخص نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مجنون سمجھتے ہیں؟

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔

۱۳۵۵: احمد بن حنبل' ابومعاویہ' داؤد' ابوحرب' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص غصہ ہو (تو اگر وہ) کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ لیٹ جائے۔

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ۔

۱۳۵۶: وہب بن بقیہ' خالد' داؤد' اس سند سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے روایت کیا گیا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۱۳۵۷: بکر' حسن' ابراہیم' ابووائل قِصّہ گو سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے ان سے ایک آدمی نے باتیں کیں اور ان کو غصہ دلا دیا۔ وہ کھڑے ہوئے اور وضو کی اور کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے میرے دادا' عطیہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غصہ شیطان کی طرف ہوتا ہے اور شیطان کی آگ سے پیدائش ہوئی ہے اور آگ پانی سے ٹھنڈی کی جاتی ہے لہٰذا جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کو غصہ آجائے تو وہ وضو کرلے۔

بَاب فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ

باب: معاف کردینے کا بیان

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ

۱۳۵۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ آسان کام کو اختیار فرماتے جب تک کہ وہ گناہ کا کام نہ ہو اور اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس کام سے دُور رہتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے لئے انتقام نہیں لیا ہاں البتہ جس صورت میں کوئی شخص حرمت الٰہی کو چاک کرتا (یعنی

إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ بِهَا۔ حرام کا ارتکاب کرتا) تو آپ اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے۔

اُسوۂ نبوی ﷺ :

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص زنا کرتا تو آپ اس کو سنگسار کرتے اور چوری کرتا تو ہاتھ کاٹ دیتے اور شراب پیتا تو شراب کی حد قائم فرماتے لیکن اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہ لیتے۔

١٣٥٩: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ۔

۱۳۵۹: مسدد' یزید' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی خادم یا کسی خاتون کو نہیں مارا۔

١٣٦٠: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ۔

۱۳٦٠: یعقوب' محمد بن عبد الرحمٰن' ہشام' ان کے والد' حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ کی تفسیر میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے اخلاق میں سے معاف اور درگزر کر دینے کا حکم ہوا۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ

باب: حسن معاشرت اور مہذب رہنے کا بیان

١٣٦١: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا۔

۱۳٦۱: عثمان بن ابی شیبہ' عبد الحمید' اعمش' مسلم' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جس وقت کسی شخص کے بارے میں ناگوار چیز کا علم ہوتا تو آپ یوں نہ فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہو گیا کہ وہ اس طرح کہتا ہے بلکہ آپ اس طرح فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس اس طرح کہتے ہیں۔

١٣٦٢: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ

۱۳٦۲: عبید اللہ' حماد' سلم' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گیا اور اس پر زردی کا نشان تھا اور آپ کی یہ عادت تھی کہ کسی شخص کے سامنے اس شخص کی ایسی بات نہ کہتے کہ جو بات اس شخص کو ناگوار ہو۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کاش تم لوگ اس شخص سے کہو کہ وہ زردی کو دھو کر صاف کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کی اسناد میں مسلم علوی ہے اور علوی کو اس بنا پر نہیں کہتے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہے بلکہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ وہ شخص ستاروں کو دیکھتا تھا یعنی علمِ نجوم سیکھا کرتا تھا اس نے ایک مرتبہ ابن ارطاۃ کے پاس شہادت دی چاند

يُجِزْ شَهَادَتَهُ۔

دیکھنے کی۔ انہوں نے اس کی شہادت قبول نہیں فرمائی۔

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ۔

۱۳۶۳: نصر بن علی' ابواحمد' سفیان' حجاج' ایک شخص' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) محمد بن متوکل' عبدالرزاق' بشر' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن سیدھا (بھولا بھالا) اور شریف ہوتا ہے جبکہ فاسق و فاجر شخص دھوکہ باز اور کمینہ ہوتا ہے۔

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ۔

۱۳۶۴: مسدد' سفیان' ابن منکدر' عروہ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا (یہ شخص) خاندان کا برا شخص ہے پھر ارشاد فرمایا اس شخص کو اندر داخل ہونے دو۔ جس وقت وہ شخص حاضر ہوا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ' آپ نے اس شخص سے نرمی سے باتیں کیں اور اسکے متعلق آپ پہلے کیا ارشاد فرما چکے تھے (کہ یہ برا آدمی ہے اسکے ساتھ برا برتاؤ کرنا چاہئے تھا) آپ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے برا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہوگا کہ جس سے لوگ اس کی سخت زبانی (یا بدزبانی) کی وجہ سے میل جول چھوڑ دیں۔

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ۔

۱۳۶۵: عباس عنبری' اسود' شریک' اعمش' مجاہد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اے عائشہ وہ لوگ برے ہیں کہ جن کی زبان کے ڈر سے ان لوگوں کی تعظیم کی جائے۔

خوف کی وجہ سے تعظیم کرنا:

مطلب یہ ہے کہ لوگ ان کے فتنہ پرور ہونے کی وجہ سے ان کے خوف سے ان کی عزت کریں کہ ایسا نہ ہو کہ اگر ان کی تعظیم نہ کی تو شرانگیزی کریں گے۔

۱۳٦٦ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ۔

۱۳٦٦: احمد بن منیع' ابوقطن' مبارک' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی آدمی نے آنحضرت ﷺ کے کانوں پر (اپنا) منہ رکھا ہو (یعنی چپکے سے کوئی بات کہنے کے لئے) پھر آپ نے اپنا سر مبارک ہٹالیا ہو اس شخص کے سر ہٹانے سے قبل اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑا ہو پھر آپ نے اس شخص سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا ہو اس کے ہاتھ چھوڑنے سے قبل۔

۱۳٦٧: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ ۔

۱۳٦٧: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی' آپ نے فرمایا یہ شخص اپنے خاندان میں برا شخص ہے' جس وقت وہ شخص اندر داخل ہوا تو آپ اس شخص سے خندہ پیشانی سے ملے اور آپ نے اس شخص سے باتیں کیں جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس شخص نے جس وقت اجازت طلب کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا (یہ شخص) اپنے خاندان کا برا شخص ہے۔ پھر جب وہ شخص اندر داخل ہوا تو آپ نے اس شخص سے خندہ پیشانی سے ملاقات فرمائی۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ بے ہودہ گو اور فحش گفتگو کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

بَابٌ فِي الْحَيَاءِ

باب: شرم وحیا کے بارے میں

۱۳٦٨: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۱۳٦٨: قعنبی' مالک' ابن شہاب' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آنحضرت ﷺ کا ایک انصاری شخص کے پاس سے گزر ہوا وہ اپنے بھائی کو شرم وحیا کے بارے میں کہہ رہا تھا (یعنی اتنے شرم وحیا کی ضرورت نہیں) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو رہنے دے شرم و حیا تو ایمان میں داخل ہے۔

حیا کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ وہ انصاری دوسرے کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم وحیا نہیں کرنا چاہئے زیادہ شرمیلا ہونا ٹھیک نہیں۔ آپ نے اسے اس طرح کی نصیحت سے منع فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ بہر حال شرم وحیا کی احادیث میں بہت تاکید ہے بخاری شریف کی حدیث ہے: ((اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ)) یعنی شرم وحیا ایمان کا جزء ہے۔

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ وَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ۔

۱۳۶۹: سلیمان بن حرب' حماد' اسحق' حضرت ابوقتادہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور حضرت بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ تشریف فرما تھے تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا شرم وحیا سب سے بہتر ہے یا (فرمایا) شرم وحیا تمام کی تمام بہتر ہے۔ بشیرؒ نے کہا کہ ہم لوگوں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ بعض شرم وقار واطمینان کی وجہ سے ہوتی ہے اور بعض شرم وحیا کمزوری سے ہوتی ہے۔ حضرت عمران نے پھر یہی حدیث بیان کی۔ بشیرؒ نے پھر وہی بات کہی تب عمران کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور کہنے لگے کہ میں تم سے نبیؐ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور (تم اسکے بالمقابل) اپنی کتاب بیان کرتے ہو' ہم لوگوں نے عمران بن حصینؓ سے کہا اے ابونجید (یہ حضرت عمران کی کنیت ہے) بس کیجئے بس کیجئے۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔

۱۳۷۰: عبداللہ بن مسلمہ' شعبہ' منصور' ربعی بن حراش' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو پہلے حضرات انبیاء علیہم السلام کا جو کلام یاد رہ گیا ہے اس میں یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم وحیا نہ ہو جو چاہو سو کرو۔

بَاب فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: خوش اخلاقی کا بیان

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔

۱۳۷۱: قتیبہ' یعقوب' عمرو' مطلب' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے اُس شخص جیسا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے جو کہ تمام دن روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

۱۳۷۲: ابوولید' حفص بن عمر (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' قاسم' عطاء' اُمّ درداءؓ' ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میزان (نامہ اعمال کی ترازو) میں کوئی شے حسن اخلاق سے زیادہ وزن دار نہ ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ تمام نیک کاموں میں حسن اخلاق کا سب سے زیادہ وزن ہوگا اور قیامت کے دن تمام نیکیوں میں

شَیْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔

سب سے زیادہ پلہ حسن اخلاق کا بھاری ہوگا)۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ۔

۱۳۷۳: محمد بن عثمان' ابوکعب' سلیمان' حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک مکان کا ذمہ دار ہوں جو کہ لڑائی جھگڑا چھوڑ دے اگر چہ وہ شخص برحق ہو اور (میں اس شخص کے لئے (ذمہ دار ہوں) جنت کے درمیان میں ایک مکان کا جو کہ جھوٹ چھوڑ دے اگر چہ دِل لگی (جھوٹ موٹ) اور مذاق سے ہو اور (میں ذمہ دار ہوں) جنت کی بلندی میں ایک مکان کا اس کے لئے جس کے اخلاق عمدہ ہوں۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ۔

۱۳۷۴: ابوبکر' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' معبد' حضرت حارثہ بن وہب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا بدخلق و بدلحاظ اور مغرور ومتکبر شخص یا موٹا اور بداخلاق شخص جواظ' بدخلق اور بدطینت آدمی کو کہتے ہیں۔

جنت میں نہ جانے والا:

جنت میں موٹے آدمی کے داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مال حرام کھا کر موٹا ہوا ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور لفظ جواظ کے متعدد معنی ہیں چنانچہ مذکورہ حدیث میں جواظ کے چند معنی بیان کئے گئے ہیں جو کہ سب ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ

باب: شیخی بھگارنے کی ممانعت

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

۱۳۷۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (آنحضرت ﷺ کی اُونٹنی) عضباء کبھی شرط میں پیچھے نہیں رہتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص اپنے نوعمر اُونٹ پر آیا اور اس نے عضباء سے دوڑ کا مقابلہ کیا پھر وہ اُونٹ عضباء سے آگے نکل گیا تو یہ بات آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ناگوار گزری۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہے کہ جو شے بڑھ جائے اس کو نیچا دکھائے۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۳۷۶: نفیلی' زہیر' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ پر حق

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

ہے کہ جب دُنیا کی کوئی شے بہت بڑھ جائے تو اس کو کم کر دے (گھٹادے)۔

عادتِ الٰہی:

عادتِ الٰہی یہ ہے کہ جو چیز زیادہ آگے ہو جاتی ہے تو ایک دن اس کو اللہ تعالیٰ گھٹا دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار ہو۔ یہی بات آپ کی اُونٹنی کے ساتھ پیش آئی کہ وہ کبھی کسی سے ہارتی نہیں تھی لیکن اس دفعہ ایک اُونٹ سے ہار گئی۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ

باب: خوشامد، چاپلوسی کی مذمت

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ۔

۱۳۷۷: ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، منصور، ابراہیم، حضرت ہمام سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے ان کی خوشامد کرنے لگا تو حضرت مقداد بن الاسود نے مٹی لے کر اس کے چہرے پر ڈال دی اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم خوشامد کرنے والے لوگوں سے ملو تو ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَثْنَى عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ إِذَا مَدَحَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُهُ كَمَا يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ وَلَا أُزَكِّيهِ عَلَى اللّٰهِ۔

۱۳۷۸: احمد بن یونس، ابوشہاب، خالد حذاء، عبد الرحمٰن، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے کسی کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی ضرورت کے وقت تعریف کرے تو اس طرح کہے میں اس کو ایسا خیال کرتا ہوں لیکن میں اس کو اللہ کے سامنے بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کرتا۔

خُلاصَۃُ الباب: مطلب یہ ہے کہ میں یہ بات نہیں کہتا کہ وہ شخص عند اللہ بھی مقبول ہے۔ یہ تو اللہ ہی کے علم میں ہے کہ کون مقبول ہے اور کون نہیں۔

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ أَبِي انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ

۱۳۷۹: مسدد، بشر، ابومسلمہ، ابونضرہ، حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میرے والد قبیلہ بنی عامر کے لوگوں کے ساتھ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے آقا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا آقا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم نے عرض کیا ٹھیک ہے ہم تمام میں صاحب فضیلت اور مرتبہ میں آپ سب سے بڑے ہیں۔ آپ نے

تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔

ارشاد فرمایا تم لوگ جو کہتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول اور نبی کہو) یا اس میں سے کچھ کہو (یعنی رسول اللہ و نبی اللہ کہو) تم لوگوں کو شیطان وکیل نہ کر لے۔

سیّد کہنے سے منع کرنے کی وجہ:

سیّد کے معنی سردار کے ہیں حقیقی طور پر تو تمام کائنات کا سردار اللہ تعالیٰ ہے اور تمام انسان اسی کے بندے ہیں۔ آپ نے ان لوگوں کو خود اپنے کو سیّد کہنے سے اس وجہ سے منع فرمایا کیونکہ وہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ آپ کے سیّد ہونے کو دُنیاوی سردار جیسا نہ سمجھیں بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں اور اوّلین اور آخرین کے سیّد ہیں۔ درود شریف کے بعض صیغوں میں بھی سیّدنا کا لفظ موجود ہے۔

بَابٌ فِي الرِّفْقِ

باب: نرمی کرنے کا بیان

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔

۱۳۸۰: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، یونس، حسن، حماد، یونس، حمید، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نرم ہے (وہ) ملائمت اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر جو کچھ عطا فرماتا ہے، وہ تندخوئی اور سختی پر عطا نہیں فرماتا۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ مُحَرَّمَةٌ يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ۔

۱۳۸۱: عثمان اور ابوبکر، محمد بن صباح، شریک، حضرت مقدام اپنے والد شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جنگل میں جانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان نالوں کی جانب جنگل میں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے جنگل تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اُونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی زکوٰۃ کے اُونٹوں میں سے اور فرمایا اے عائشہ! نرمی کیا کرو کیونکہ جس شے میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس شے سے نرمی نکل جاتی ہے اس کو معیوب بنا دیتی ہے۔ ابن الصباح اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مُحَرَّمَةٌ کا مطلب ہے جس پر سواری نہیں ہوئی تھی۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ

۱۳۸۲: ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، تمیم، عبدالرحمٰن، حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی نرمی سے محروم ہے وہ تمام قسم کی خیر و خوبی

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ۔

سے محروم ہے۔

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ۔

۱۳۸۳: حسن بن محمد الصباح' عفان' عبدالواحد' سلیمان' اعمش' مالک' حضرت مصعب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کام میں ارشاد فرمایا جلدی نہ کرنا اچھا ہے لیکن آخرت کے کاموں میں۔

بَابٌ فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ

باب: احسان کا شکر ادا کرنا لازمی ہے

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ۔

۱۳۸۴: مسلم' ربیع' محمد بن زیاد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا (وہ) اللہ تعالیٰ کا شکر گزار نہیں ہوتا۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

۱۳۸۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' انسؓ سے مروی ہے کہ مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! انصاری لوگ تمام اجر و ثواب لوٹ گئے (لے گئے) آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں کیلئے دُعا مانگتے رہو گے اور انکی تعریف کرتے رہو گے (تمہیں بھی ان جیسا اُجر ملتا رہیگا)

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۳۸۶: مسدد' بشر' عمارہ' ایک شخص' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو کوئی شے دی جائے پھر اس کو قدرت ہو تو اس کا عوض ادا کرے اگر عوض نہ دے سکے تو اس کی تعریف کر دے جس شخص نے (کسی کی) تعریف کی اس نے اس کا شکر ادا کیا اور (احسان کو) جس شخص نے چھپایا اس نے ناشکری کی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو یحییٰ' عمارہ' شرحبیل' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔

۱۳۸۷: عبداللہ' جریر' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کوئی شے ملے وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کیا تو جس شخص نے اس کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ

باب: راستہ میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

۱۳۸۸: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' زید' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ راستوں (اور سڑک) میں بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہاں بیٹھے بغیر ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر راستہ پر بیٹھنا ضروری ہے تو راستہ کا حق ادا کیا کرو ان حضرات نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچانا' سلام کا جواب دینا اور خیر کی بات کا حکم دینا اور بری بات سے لوگوں کو روکنا۔

نگاہ نیچی رکھنے کا بیان:

نگاہ نیچی رکھنے کا اس لئے حکم فرمایا تا کہ نامحرم پر نظر نہ پڑے اور انسان برائی سے محفوظ رہے' واضح رہے کہ شریعت نے بازار کو بری جگہ قرار دیا ہے اس لئے بلاضرورت بازاروں میں گھومنا بہتر نہیں کیونکہ وہاں نظر کی حفاظت ایک مشکل مسئلہ ہے۔

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ۔

۱۳۸۹: مسدد' بشر بن مفضل' عبدالرحمن بن اسحٰق' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت بیان کی ہے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ (راستہ بھولے ہوئے کو) راستہ بتلانا۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ۔

۱۳۹۰: حسن بن عیسیٰ' ابن مبارک' جریر بن حازم' اسحٰق بن سوید' ابن حجیر' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ مصیبت زدہ شخص کی امداد کرو اور راستہ بھولے ہوئے کو راستہ بتلاؤ۔

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ

۱۳۹۱: محمد بن عیسیٰ' کثیر بن عبید' مروان' انسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی یارسول اللہ! آپ سے مجھ کو کچھ کام ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اچھا تم کسی گلی کے کونے میں چلو' جس جگہ تمہارا دل چاہے گا میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ وہ عورت بیٹھ گئی اور آنحضرتؐ نے (اس جگہ جا کر) تشریف فرما ہو گئے یہاں تک

لَهَا يَا أُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَجْلِسَ إِلَيْكِ قَالَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عِيسَى حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا و قَالَ كَثِيرٌ عَنْ حُمَيْدٍ۔

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ بِمَعْنَاهُ۔

کہ اس عورت نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ راوی ابن عیسیٰ نے راستہ میں بیٹھنا یہ الفاظ ''اس عورت نے کام مکمل کر لیا'' بیان نہیں کئے البتہ کثیر نے حمید سے اسی طرح بیان کیا۔ (اس عورت کو جو عرض کرنا تھا اس نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ واضح رہے کہ راستہ میں بیٹھ جانا اچھا نہیں ہے اگر ضرورت ہو تو کسی کونے میں جو راستہ سے علیحدہ ہو وہاں بیٹھ جائے)۔

۱۳۹۲: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خلل تھا۔ پہلی روایت کی طرح (روایت بیان کی)۔

بَاب فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔

باب: کشادہ ہو کر بیٹھنا

۱۳۹۳: قعنبی' عبدالرحمٰن بن ابوالموال' عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بیٹھنے کی عمدہ جگہ وہ ہے جو کہ کھلی ہوئی ہو۔

مجلس میں بیٹھنے سے متعلق ایک ادب:

مطلب یہ ہے کہ جس جگہ لوگوں کو تنگی کی وجہ سے تکلیف نہ ہو واضح رہے کہ مجلس میں اس طرح بیٹھنا چاہئے کہ جس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور مجلس میں تنگی کے وقت جگہ دینے کا حکم ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا﴾۔

بَاب فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ!

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ وَقَالَ مَخْلَدٌ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ

باب: کچھ دھوپ اور کچھ سایہ میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۴: ابن سرح' مخلد بن خالد' سفیان' محمد بن منکدر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کچھ دھوپ میں بیٹھا ہو اور مخلد کہتے ہیں کہ سائے میں بیٹھا ہو۔ پھر وہ سایہ اس سے سرک جائے جس کی وجہ سے اس کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو تو اسے وہاں سے اُٹھ جانا چاہئے۔

وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ۔

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ۔

۱۳۹۵: مسدد' یحییٰ' اسماعیل' قیس' ان کے والد' حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آئے جبکہ آنحضرت ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے آپ نے ان کے متعلق فرمایا تو وہ سائے میں آ گئے۔

بَاب فِي التَّحَلُّقِ

باب: حلقہ بنا کر بیٹھنا کیسا ہے؟

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ۔

۱۳۹۶: مسدد' یحییٰ' اعمش' مسیب' تمیم' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگ علیحدہ علیحدہ حلقے باندھے بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے کیا ہو گیا میں تم کو علیحدہ علیحدہ دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا قَالَ كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ۔

۱۳۹۷: واصل' ابن فضیل' حضرت اعمش سے اسی طرح روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ گویا آپ کو جماعت کی صورت میں بیٹھنا پسند تھا۔

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ وَهَنَّادٌ أَنَّ شَرِيكًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي۔

۱۳۹۸: محمد بن جعفر' ہناد' شریک' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی ہم وہیں بیٹھ جاتے۔

بَاب فِي الْجُلُوسِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

باب: حلقہ کے درمیان میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

۱۳۹۹: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' ابومجلز' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ

باب: کسی شخص کا دوسرے کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھنا

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى

۱۴۰۰: مسلم' شعبہ' عبد ربہ' ابوعبداللہ' حضرت سعید بن ابوالحسن سے مروی ہے کہ ایک شہادت کے سلسلہ میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہم لوگوں

آلِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَائَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ۔

کے پاس آئے تو ان کے لئے ایک آدمی اپنی جگہ سے اُٹھا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار فرما دیا اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا ہے اور آپ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنا ہاتھ ایسے کپڑے سے پونچھے جو اسے پہنایا نہیں گیا (یعنی اس کا اپنا نہیں ہے)

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

۱۴۰۱: عثمان بن ابی شیبہ‘ محمد بن جعفر‘ شعبہ‘ عقیل‘ ابوالخصیب‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے لئے ایک آدمی اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا اور وہ آدمی اس جگہ بیٹھنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس جگہ بیٹھنے سے منع فرما دیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوالخصیب کا نام زیاد بن عبدالرحمٰن تھا۔

بَاب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ

باب: کس شخص کی صحبت میں بیٹھنا چاہئے؟

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ۔

۱۴۰۲: مسلم‘ ابان‘ قتادہ‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج‘ اس کی بو بھی اچھی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا کھجور جیسی ہے اس کا ذائقہ عمدہ ہے اور اس کی خوشبو نہیں ہے اور اس فاسق شخص کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے گلاب جیسی ہے کہ جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس فاسق کی مثال جو کہ قرآن کریم نہیں پڑھتا اندرائن کے پھل جیسی ہے اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور اچھے ساتھی کی مثال مشک والے جیسی ہے اگر اس میں سے تم کو کچھ نہ ملے تو خوشبو ہی سہی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے کہ جیسے دھو نکنے والا‘ اگر اس کی کالک سے تم بچ بھی جاؤ تو دھواں ہی لگ جائیگا۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۴۰۳: مسدد‘ یحییٰ (دوسری سند) ابن معاذ‘ ان کے والد‘ شعبہ‘ قتادہ‘ حضرت انس‘ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم آپ س

وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

میں کہتے تھے کہ اچھے ساتھی کی مثال' پھر بقیہ حدیث اسی طریقہ سے ہے۔

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۴۰۴: عبداللہ بن صباح' سعید بن عامر' شبیل بن عزرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔

۱۴۰۵: عمرو بن عون' ابن مبارک' حیوۃ بن شریح' سالم' ولید' ابوسعید یا ابوالہیثم' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن کے علاوہ کسی شخص کا ساتھ نہ رکھو اور تیرا کھانا پرہیزگار شخص کے علاوہ کوئی نہ کھائے۔

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

۱۴۰۶: ابن بشار' ابوعامر' ابوداؤد' زہیر' موسیٰ بن وردان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا۔ (تم اچھی طرح دیکھ لو کہ تم کس شخص سے دوستی کرر ہے ہو؟)

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

۱۴۰۷: ابن بشار' ان کے والد' جعفر' یزید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ارواح منظم لشکر تھیں پھر جس میں باہمی طور پر وہاں (ایک دوسرے سے) شناخت تھی وہ تو دُنیا میں ایک دوسرے سے الفت کرتے ہیں اور جن میں وہاں ناواقفیت تھی وہ لوگ دُنیا میں بھی علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔

روح سے متعلق:

روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کے جسم کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح میں روحیں منظم لشکر کی صورت میں تھیں۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ

باب: جھگڑے فساد کی ممانعت کا بیان

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۴۰۸: عثمان بن ابی شیبہ' ابواُسامہ' یزید' ان کے دادا ابوبردہ' حضرت

أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا۔

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی شخص کو کسی کام پر روانہ فرماتے تو فرما دیتے نفرت نہ دلانا اور سہولت کرتے رہنا اور دُشواری نہ ڈالنا' تنگ اور پریشان نہ کرنا۔

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ قُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي۔

۱۴۰۹: مسدد' یحییٰ' سفیان' ابراہیم' مجاہد' قائد' حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور لوگ میرا تذکرہ اور میری تعریف کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہاری بہ نسبت اس کا زیادہ واقف ہوں میں نے کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ سچ فرماتے ہیں آپ میرے شریک تھے پھر آپ کتنے اچھے شریک تھے' نہ آپ لڑائی کرتے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔

بَابُ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ

باب: طریق گفتگو

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۴۱۰: عبدالعزیز' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' یعقوب بن علیہ' عمر بن عبدالعزیز' یوسف' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو کرنے کے لئے تشریف رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر آسمان کی جانب نظر اُٹھاتے۔

دورانِ گفتگو آسمان کی طرف دیکھنا:

گفتگو فرماتے وقت اکثر آپ آسمان کی جانب اس وجہ سے دیکھتے کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام وحی لے کر تشریف لا رہے ہوں۔

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ۔

۱۴۱۱: محمد بن علاء' محمد بن بشر' مسعر' ایک شخص' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف (یعنی واضح طور پر) گفتگو فرماتے تھے۔

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۴۱۲: عثمان اور ابوبکر' وکیع' سفیان' اُسامہ' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ طریقہ سے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ۔

علیحدہ علیحدہ (یعنی واضح الفاظ میں) گفتگو فرماتے کہ ہر ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سمجھ لیتا تھا۔

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يُونُسُ وَعَقِيلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ مُرْسَلًا۔

۱۴۱۳: ابوتوبہ' ولید' اوزاعی' قرہ' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گفتگو اللہ تعالیٰ کی تعریف سے شروع نہ کی جائے وہ ناقص اور اُدھوری ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو یونس' عقیل' شعیب' سعید بن عبدالعزیز' زہری نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ کے بارے میں

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔

۱۴۱۴: مسدد' موسیٰ بن اسماعیل' عبدالواحد بن زیاد' عاصم بن کلیب' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے کہ جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی ایسا خطبہ نامکمل اور اُدھورا ہے)۔

بَابٌ فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ

باب: ہر ایک شخص کو اس کے درجہ پر رکھنا چاہئے

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

۱۴۱۵: یحییٰ' ابن ابی خلف' یحییٰ بن یمان' سفیان' حبیب' حضرت میمون بن ابی شبیب سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک بھیک مانگنے والا شخص گزرا انہوں نے اس شخص کو روٹی کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا پھر کپڑے پہنے ہوئے ایک معقول صورت شخص گزرا تو انہوں نے اس شخص کو بٹھا کر (کھانا وغیرہ) کھلایا' لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہر ایک انسان کو اس کے درجہ پر رکھو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میمون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ أَخْبَرَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ

۱۴۱۶: اسحق بن ابراہیم' عبداللہ بن حمران' عوف بن ابی جمیلہ' زیاد بن مخراق' ابوکنانہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے سفید بالوں والے مسلمان کا اکرام کرنا اور ایسے حامل قرآن کی عزت

اللّٰہِ إِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَیْرِ الْغَالِی فِیہِ وَالْجَافِی عَنْہُ وَإِکْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

کرنا جو قرآن میں غلو اور کمی نہ کرتا ہو اور اس حکمران کی تعظیم کرنا جو کہ انصاف کرنے والا ہو۔

قرآن میں غلو اور نقصان:

مذکورہ حدیث میں غلو کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ شخص قرآن کریم میں حدودِ شرعیہ سے نہ بڑھے یعنی قرآن میں وسوسے یا شک وشبہ سے کام نہ لے یا تلاوتِ قرآن میں غیر معمولی جلدی نہ کرے اور اس کے آداب کی رعایت نہ رکھے اور نقصان کا مفہوم یہ ہے کہ احکامِ قرآن پر عمل پیرا نہ ہو۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَجْلِسُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ إِذْنِہِمَا

باب: کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان ان کی بلا اجازت نہ بیٹھے

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَی قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ عَنْ أَبِیہِ عَنْ جَدِّہِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یُجْلَسُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ إِلَّا بِإِذْنِہِمَا۔

۱۴۱۷: محمد بن عبید' احمد بن عبدۃ' حماد' عامر' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان بلا اجازت گھس کر نہ بیٹھے۔

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَہْرِیُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِی أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یُفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ إِلَّا بِإِذْنِہِمَا۔

۱۴۱۸: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے درست نہیں کہ بلا اجازت دو شخصوں کو علیحدہ کر دے۔

دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا:

مطلب یہ ہے کہ جو دو شخص مل کر یکجا بیٹھے ہوئے ہوں ان کے درمیان ان کی بلا اجازت گھس کر نہ بیٹھے کہ ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دے۔

بَابٌ فِی جُلُوسِ الرَّجُلِ

باب: کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ إِبْرَاہِیمَ قَالَ حَدَّثَنِی إِسْحَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِیُّ عَنْ رُبَیْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِیہِ

۱۴۱۹: سلمہ بن شبیب' عبداللہ' اسحٰق بن محمد' ربیح بن عبدالرحمٰن' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں

عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ احْتَبَى بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَيْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

ہاتھوں سے اِحْتِبَاء فرمالیتے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابراہیم حدیث کے انکار کرنے والے ایک شیخ ہیں۔

احتباء کیا ہے؟

احتباء اس نشست کو کہا جاتا ہے کوئی شخص زمین پر سرین رکھے اور دونوں ہاتھ سے ٹانگوں پر حلقہ بنالے یہ نشست نماز میں ممنوع ہے نماز کے علاوہ میں درست ہے۔

۱۴۲۰: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ قَالَ مُوسَى بِنْتِ حَرْمَلَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمُخْتَشِعَ وَقَالَ مُوسَى الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

۱۴۲۰: حفص بن عمر' موسیٰ بن اسماعیل' عبداللہ بن حسان' صفیہ' دحیبہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قُرْفُصَاءِ کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ عاجزی' انکساری فرمانے والے تھے تو میں خوف سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے) گزر گئی۔ (قرفصاء اس نشست کو کہتے ہیں کہ جس میں بطور احتباء (اس لفظ کا مفہوم اُوپر کی حدیث میں ہے) کے طریقہ پر بیٹھنا اور دونوں ہاتھ پر وزن دینا یا دونوں گھٹنے کے زور پر بیٹھنا اور دونوں ران کو پیٹ سے ملانا اور دونوں ہتھیلی کو بغلوں کے نیچے کرنا ہوتا ہے)۔

بَاب فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ

باب: ناپسندیدہ نشست

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

۱۴۲۱: علی بن بحر' عیسیٰ بن یونس' ابن جریج' ابراہیم' عمرو' حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں اس طریقہ سے بیٹھا کرتا تھا کہ میرا بایاں ہاتھ پیٹھ پر رکھا تھا اور میں ایک ہاتھ کے انگوٹھے پر سہارا لگائے ہوئے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو کہ جن پر غضب الٰہی نازل ہوا۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: بعد عشاء گفتگو کرنے کا بیان

۱۴۲۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ

۱۴۲۲: مسدد' یحییٰ' عوف' ابوالمنہال' حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے قبل سونے اور بعد عشاء

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا۔

باتیں کرنے کی ممانعت فرماتے تھے۔

ایک حکم:

نمازِ عشاء سے قبل سونے سے اس لئے منع فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز قضا ہو جائے اور بعد عشاء باتیں کرنے سے اس لئے منع فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ نمازِ فجر قضا ہو جائے اگر یہ وجہ پائے جانے کا امکان نہ ہو تو نمازِ عشاء سے قبل سونا اور بعد عشاء سے متعلق مذکورہ ممانعت نہ رہے گی۔ واضح رہے کہ بلاضرورت بعد عشاء باتیں کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا

باب: آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کا بیان

۱۴۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ۔

۱۴۲۳: عثمان بن ابی شیبہ ابوداؤد سفیان سماک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر پڑھ کر چار زانو پر بیٹھتے جب تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

بَابٌ فِي التَّنَاجِي

باب: سرگوشی کرنے کا بیان

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ۔

۱۴۲۴: ابوبکر بن ابی شیبہ ابومعاویہ اعمش (دوسری سند) مسدد عیسیٰ اعمش شقیق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا دو شخص اپنے تیسرے ساتھی کو نظرانداز کر کے کانا پھونسی (سرگوشی) نہ کریں اس لئے کہ اس سے اس کو تکلیف ہوگی (کہ گفتگو میں مجھے کس وجہ سے شریک نہیں کیا)

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ۔

۱۴۲۵: مسدد عیسیٰ اعمش ابوصالح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔ ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے میں نے معلوم کیا اگر چار آدمی ہوں تو انہوں نے جواب دیا کوئی حرج نہیں۔

سرگوشی کی اجازت کی صورت:

مطلب یہ ہے کہ اگر تین سے زیادہ آدمی ہوں تو اس صورت میں سرگوشی درست ہے کیونکہ اس صورت میں بدگمانی کا امکان نہ رہے گا اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک شخص کو یہ خیال ہوگا کہ شاید میرے متعلق گفتگو ہو کوئی ایک شخص متعین نہ ہوگا۔

بَاب إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ

باب: کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر گیا اور دوبارہ آ گیا

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

۱۴۲۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن حضرت ابی صالح سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہاں پر ایک لڑکا بھی موجود تھا وہ شخص اُٹھ کر گیا پھر واپس آیا تو میرے والد صاحب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی' انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پھر وہ واپس آئے تو وہی شخص اس جگہ کا حق دار ہے۔

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ۔

۱۴۲۷: ابراہیم بن موسیٰ' مبشر' تمام' کعب ایادی' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ بیٹھتے اور آپ ﷺ کے گرد ہم لوگ بھی بیٹھتے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور آپ ﷺ کا واپس تشریف لانے کا ارادہ ہوتا تو آپ ﷺ اپنے جوتے اُتار کر رکھ جاتے یا آپ ﷺ کوئی دوسری چیز (وہاں پر) رکھ جاتے آپ ﷺ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ جاتے (کہ آپ ﷺ دوبارہ تشریف لائیں گے) لہٰذا وہ وہیں پر ٹھہر جاتے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللَّهَ

باب: آدمی کا کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اُٹھ جانا مکروہ ہے

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً۔

۱۴۲۸: محمد بن صباح' اسماعیل بن زکریا' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ کسی جگہ پر (بیٹھ کر پھر اس جگہ سے) کھڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں تو وہ لوگ گویا مردہ گدھے کے پاس سے اُٹھے اور یہ بیٹھنا ان لوگوں کے لئے (قیامت کے روز) حسرت کا باعث ہوگا۔

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۲۹: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی جگہ بیٹھے اور وہ اس نشست میں ذکر الٰہی نہ کرے تو اس کو (قیامت

أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ۔

کے دن) شرمندگی ہوگی اور اگر وہ کسی جگہ لیٹے (آرام کرے) اور اس جگہ ذکر الٰہی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو شرمندگی ہوگی۔

ذکر الٰہی کے بغیر مجلس:

مطلب یہ ہے کہ خواہ ایک ہی مرتبہ سہی مگر ذکر اللہ ضرور کرے اگر بالکل کسی مجلس میں ذکر الٰہی نہ کیا تو انسان ایسی مجلس کو یاد کر کے حسرت کرے گا اور سوچے گا کہ کاش میں نے ذکر الٰہی کر لیا ہوتا۔

بَابٌ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ

باب: مجلس کا کفارہ

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

۱۴۳۰: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' سعید بن ابی ہلال' سعید بن ابی سعید' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند کلمات ہیں جو شخص ان کلمات کو مجلس سے اُٹھتے وقت پڑھے گا تو وہ (مجلس میں کیے گئے گناہوں کا) کفارہ بن جائیں گے اور اگر نیک کام یا ذکر الٰہی کی مجلس میں ان کلمات کو کہے تو وہ کلمات مُہر کے مانند خاتمہ بن جائیں گے جس طرح تحریر پر آخر میں مہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌو وَ حَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۴۳۱: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو اور اسی طریقہ سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرو' مقبری' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

۱۴۳۲: محمد بن حاتم' عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ بن سلیمان' حجاج بن دینار' ابو ہاشم' ابوالعالیہ' حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ﷺ یہ کلمات جو کہتے ہیں پہلے تو یہ نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ان اُمور کا کفارہ ہیں جو کہ مجلس میں

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى فَقَالَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ۔

پیش آئے۔

بَاب فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ الْوَلِيدُ ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ۔

باب: شکایت لگانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۳۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' فریابی' اسرائیل' ولید (دوسری سند) زہیر بن حرب' حسین بن محمد' اسرائیل' ولید' زید بن زائد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص میرے پاس دوسرے صحابی کی طرف بطور (شکایت) کوئی بات نہ پہنچائے اس لئے کہ میں چاہتا ہوں (میں) تم لوگوں کے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی آرزو:

مطلب یہ ہے کہ میرے دِل میں کسی شخص کی طرف سے کوئی میل نہ ہو اور جب میں تمہاری مجلس میں آؤں تو میرا دِل ہر ایک کے لئے صاف ہو اور یہ تب ہی ہوگا جب تم میں سے کوئی بھی کسی کی بات بطورِ شکایت مجھے نہ بتائے۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۳۰ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۳۱

بَاب فِي الْحَذَرِ مِنْ النَّاسِ

١٤٣٤ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِي قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي قَدْ فُتُّهُ

باب: لوگوں سے پرہیز کرنے کا بیان

١٤٣٤: محمد بن یحییٰ بن فارس' نوح' ابراہیم' ابن اسحٰق' عیسیٰ' حضرت عبد اللہ بن عمرو فغواء خزاعی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا آپ مجھے کچھ مال دے کر ابوسفیان کے پاس بھیجنا چاہتے تھے تاکہ وہ اس مال کو مکہ میں فتح مکہ کے بعد قریش میں تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنا دوسرا ساتھی تلاش کر لو۔ میرے پاس حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے میں نے سنا ہے کہ تم مکہ معظمہ جانا چاہتے ہو اور کسی ساتھی کی تلاش کر رہے ہو میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ساتھی مل گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کون شخص (ملا ہے) میں نے کہا عمر بن اُمیہ ضمری۔ آپ نے فرمایا جس وقت تم اس کی قوم کے ملک میں پہنچو تو تم ذرا بچ کر جانا (یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے خلاف سازش کر کے تم کو قتل نہ کرا دیں) اس لئے کہ ایک شخص کا قول ہے کہ اپنے حقیقی بھائی سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔ عمرو بن فغوا نے کہا پھر ہم لوگ نکلے (یعنی چل دیئے) جب ہم لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع مقام ابواء میں پہنچے تو حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری نے کہا کہ میں ایک ضرورت کی بناء پر اپنی قوم کے پاس (مقام) ودان میں جا رہا ہوں تو تم میرا انتظار کرنا میں نے کہا خوشی سے جاؤ جب وہ چلا گیا تو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آیا۔ میں اپنے اُونٹ پر سوار ہوا اور اس کو زور سے (یعنی تیزی سے) دوڑاتا ہوا نکل آیا۔ جب میں (مقام) اصافر میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ عمرو بن اُمیہ ضمری اپنی قوم کے کچھ لوگوں کو لئے ہوئے میرے مقابلہ کے لئے

انْصَرَفُوا وَخَانَنِي فَقَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ۔

آ رہا ہے۔ میں نے اُونٹ کو اور زیادہ دوڑا دیا یہاں تک کہ میں ان سے بہت زیادہ آگے نکل گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں اس کی پہنچ سے باہر ہو گیا ہوں تو ان کے ساتھی واپس ہو گئے اور وہ میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنے لوگوں سے کچھ کام تھا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے کام ہوگا۔ پھر ہم لوگ چلتے رہے یہاں تک کہ مکّہ معظمہ میں پہنچ گئے اور وہ مال ابوسفیان کے حوالے کیا۔

آدابِ سفر:

مذکورہ حدیث میں سفر سے متعلق آداب ارشاد فرمائے گئے حاصل یہ ہے کہ دورانِ سفر کسی پر حد سے بڑھا ہوا اعتماد نہ کیا جائے اس لئے کہ نہ معلوم دوسرے سے کیا نقصان پہنچ جائے۔ رسالہ ''رفیق سفر'' میں سفر کے آداب مفصل طریقہ سے مذکور ہیں۔

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

۱۴۳۵: قتیبہ' لیث' عقیل' زہری' حضرت سعید بن مسیّب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (یعنی ایک مرتبہ دھوکہ کھانے کے بعد دوبارہ دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔ ایمان کا تقاضا یہی ہے)۔

بَابٌ فِي هَدْيِ الرَّجُلِ

باب: چال چلن

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَوَكَّأُ۔

۱۴۳۶: وہب بن بقیہ' خالد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ گویا آپ آگے کی طرف جھکے جا رہے ہیں۔

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ۔

۱۴۳۷: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' سعید' حضرت سعید جریر کہتے ہیں کہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' میں نے کہا کس کیفیت میں دیکھا۔ ابوالطفیل نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے ملیح تھے۔ جب آپ چلتے تو ایسا لگتا کہ آپ نشیب میں اُتر رہے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

باب: لیٹتے وقت ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہیں رکھنا چاہئے

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۴۳۸: قتیبہ بن سعید' لیث (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' زبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسرے ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا۔ قتیبہ کی

أَنْ يَضَعَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى زَادَ قُتَيْبَةُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

روایت میں ہے کہ ٹانگ نہ اُٹھائے۔

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

۱۴۳۹: نفیلی' مالک (دوسری سند) قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ چت لیٹے ہوئے تھے۔ قعنبی کہتے ہیں مسجد میں اور آپ نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔ (معلوم ہوا کہ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو تو ٹانگ پر ٹانگ رکھی جا سکتی ہے)۔

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

۱۴۴۰: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ

باب: راز کی بات کسی کو بتانا

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔

۱۴۴۱: ابوبکر بن ابی شیبہ' یحییٰ بن آدم' ابن ابی ذئب' عبدالرحمٰن بن عطاء' عبدالملک بن جابر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کوئی بات کرے پھر اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (وہ بات راز ہے اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہئے)۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۱۴۴۲: احمد بن صالح' عبداللہ بن نافع' ابن ابی ذئب' ابن اخی جابر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھے تو وہ مجلس امانت ہے مگر تین قسم کی مجالس۔ ایک وہ مجلس کہ جہاں ناحق قتل کی بات ہو' دوسرے وہ مجلس کہ جس جگہ بدکاری کی بات کی جائے' تیسرے وہ مجلس کہ جس جگہ دوسرے کا مال ناحق لوٹ لینے کی بات ہو۔

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ

۱۴۴۳: محمد بن علاء' ابراہیم' ابواُسامہ' عمر' حضرت عبدالرحمٰن بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ ہوگی کہ مرد اپنی اہلیہ سے ہمبستر ہو اور عورت شوہر سے ہمبستر ہو' پھر مرد اس کے راز کو فاش کر دے۔

أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

بہت بڑی خیانت:

مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات کی نوعیت بھی اسلام کی نظر میں ایک امانت ہے اور ان خصوصی تعلقات کا کوئی حصہ کہیں بھی کہنے کی اجازت نہیں۔ مرد یا عورت میں سے کسی نے اگر ایسا اقدام کیا تو روز قیامت اس امانت کی خیانت میں گرفتار ہوگا۔

بَابٌ فِي الْقَتَّاتِ

باب: چغل خور کے بارے میں

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

۱۴۴۴: مسدد ٗ ابوبکر بن ابی شیبہ ٗ ابومعاویہ ٗ اعمش ٗ ابراہیم ٗ ہمام ٗ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چغل خور شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابٌ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب: دورُخے پن کا بیان

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

۱۴۴۵: مسدد ٗ سفیان ٗ ابوالزناد ٗ اعرج ٗ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں برا وہ شخص ہے جو کہ دومُنہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک مُنہ لے کر آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرا مُنہ لے کر آئے (یعنی چغل خوری کرے)

چغل خوری کی وعید:

چغل خوری اور دورخہ پن شدید ترین گناہ ہے۔ دیگر احادیث میں بھی اس کی سخت ترین وعید مذکور ہے دورخہ پن اور پیشاب کے قطرے سے نہ بچنا عذاب قبر کا بھی باعث ہے۔ دیگر احادیث میں اس کی صراحت ہے۔

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔

۱۴۴۶: ابوبکر بن ابی شیبہ ٗ شریک ٗ رکین ٗ نعیم ٗ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی کے دو چہرے ہوں قیامت کے دن اس کی دو زبانیں ہوں گی آگ کی۔

بَابٌ فِي الْغِيبَةِ

باب: غیبت کے بارے میں

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ

۱۴۴۷: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ٗ عبدالعزیز ٗ علاء ٗ انکے والد ٗ ابوہریرہؓ سے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

روایت ہے کہ آنحضرت ؐ سے کسی شخص نے دریافت کیا یارسول اللہؐ! غیبت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (غیبت یہ ہے کہ) اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طریقہ سے تذکرہ کرنا کہ (اگر وہ سامنے موجود ہو تو) اس کو ناگوار محسوس ہو کسی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جس کا میں تذکرہ کروں (تو وہ عیب ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا اگر اس شخص میں وہ عیب موجود ہے تب تو غیبت ہے اور اگر اس شخص میں وہ عیب موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

۱۴۴۸: مسدد، یحییٰ، سفیان، علی بن اقمر، حضرت ابوحذیفہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا آپ کو (حضرت) صفیہؓ کا فلاں فلاں عیب کافی ہے۔ مسدد کی روایت میں (اس طرح مذکور ہے کہ) یعنی ان کا قد چھوٹا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر وہ دریا میں گھول دی جائے تو وہ دریا پر غالب آ جائے۔ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل اُتاری آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میں کسی شخص کی نقل اُتاروں خواہ مجھے اس قدر اس قدر مال بھی ملے۔

شدید ترین کلمہ:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوکن تھیں۔ بشری تقاضا کی بناء پر سوکنوں میں اس قسم کی بات ہو ہی جاتی ہے اور مذکورہ کلمہ کے دریا میں گھولنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلمہ اس قدر سخت ہے کہ اس سے دریا بھی بدمزہ ہو جائے اور کسی کی نقل اُتارنا بھی عیب میں داخل ہے۔

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۱۴۴۹: محمد بن عوف، ابوالیمان، شعیب، ابن ابی حسین، نوفل، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام (قسم کی) زیادتیوں سے زیادہ یہ زیادتی ہے کہ کوئی شخص ناحق کسی مسلمان کی عزت کے بارے میں زبانِ طعن دراز کرے۔

مسلمان کی عزت سے کھیلنا:

مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے مسلمان بھائی سے اصل سے زیادہ مال وصول کرنا حرام ہے یعنی سودی لین دین کرنا حرام ہے اسی طریقہ سے اس کی عزت کے درپے ہونا بھی حرام ہے۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى۔

۱۴۵۰: ابن مصفی' بقیہ' ابومغیرہ' صفوان' راشد' عبدالرحمٰن' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جس رات معراج پر گیا تو میں نے ایسے لوگ دیکھے کہ جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ ان سے اپنے مُنہ اور سینے نوچ رہے تھے' میں نے دریافت کیا اے جبریل' یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہ انسانوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت کے درپے رہتے تھے (یعنی بے عزتی کرتے تھے) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحیٰی نے بقیہ سے اس روایت کو بیان کیا لیکن (اس روایت میں) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ نے ابومغیرہ سے ابن مصفی کے طریقہ سے روایت کیا ہے۔

گوشت کھانے کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے قرآن میں غیبت کرنے کو مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر فرمایا گیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ﴾

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ۔

۱۴۵۱: عثمان بن ابی شیبہ' اسود' ابوبکر' اعمش' سعید' حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے وہ لوگو! جو کہ زبان سے ایمان لائے ہیں اور ان لوگوں کے دِلوں میں ایمان نہیں پہنچا تم لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی عزتوں کے پیچھے (یعنی بے عزت کرنے کے درپے نہ ہو) نہ پڑو۔ اس لئے کہ جو شخص کسی شخص کی عزت کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے پیچھے پڑے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے تو وہ اس شخص کو اسی کے گھر میں ذلیل وخوار کرے گا۔

دوسروں کی بے عزتی کرنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر وہ شخص لوگوں سے پوشیدہ بھی ہو جائے گا جب بھی ایسا شخص دوسرے کی بے عزتی کرنے کی وجہ سے ضرور ذلیل وخوار ہو کر رہے گا۔

۱۴۵۲: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ

۱۴۵۲: حیوۃ بن شریح' بقیہ' ابن ثوبان' ان کے والد' مکحول' وقاص' حضرت مستورد بن شداد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی

وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

مسلمان بھائی کا عیب ذکر کر کے ایک نوالہ کھالے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوزخ سے اسی قدر نوالہ کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ذکر کر کے ایک کپڑا پہنے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوزخ سے اسی قدر کپڑا پہنائے گا اور جو شخص کسی شخص کو یا کسی کی وجہ سے ریاکاری اور تشہیر کے مقام پر پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے روز ایسے مقام پر کھڑا کرے گا کہ جہاں پر اس کی اچھی طرح سے شہرت ہو۔

ایک دُنیاوی سزا:

مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو سخت سزا دی جائے گی اور اس کو ایسا بدترین عذاب ہوگا کہ تمام لوگوں میں اس شخص کی شہرت ہوگی۔

۱۴۵۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَعِرْضُهُ وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

۱۴۵۳: واصل' اسباط بن محمد' ہشام بن سعد' حضرت زید بن اسلم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال' اس کی عزت وآبرو اور اس کا خون حرام ہے اور انسان میں اس قدر برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو کمتر سمجھے۔

باب الرَّجُلُ يَذُبُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ!

باب: کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کے لئے بولے

۱۴۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمُعَافِرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

۱۴۵۴: عبداللہ بن محمد' ابن مبارک' یحییٰ بن ایوب' عبداللہ بن سلیمان' اسمٰعیل بن یحییٰ' سہیل بن معاذ' معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی مسلمان کو کسی منافق شخص سے بچایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو کہ اس کے گوشت کو دوزخ سے بچائے گا اور جو آدمی کسی مسلمان شخص پر الزام تراشی کرے عیب لگانے کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر روک دے گا جب تک اس کی سزا پوری نہ ہو۔

۱۴۵۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمَعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنِ امْرِءٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قِيلَ عُتْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ۔

۱۴۵۵: اسحٰق بن صباح' ابن ابی مریم' لیث ' یحییٰ' حضرت اسمٰعیل بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری سے سنا وہ دونوں کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو ایسی جگہ رُسوا کرے کہ جہاں اس کی عزت کو نشانہ بنایا جا رہا ہو یا اس کی عزت کم ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسے مقام پر رسوا کرے گا کہ جہاں پر وہ اس کی امداد چاہے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی مدد کرے ایسی جگہ کہ جس جگہ اس کی عزت کم ہوتی ہو یا عزت جاتی رہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ مدد کرے گا کہ جس جگہ وہ اس کی مدد چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) یحییٰ نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عبداللہ اور عقبہ بن شداد نے مجھ سے یہ روایت بیان کی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سلیم بن زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے غلام ہیں اور اسمٰعیل بن بشیر قبیلہ بنی مغالہ کے آزاد کئے ہوئے غلام ہیں اور عقبہ کی جگہ عتبہ بن شداد بھی بیان کیا گیا ہے۔

بَابُ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ

باب: اس شخص کا بیان کہ جس کی غیبت کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُشَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى۔

۱۴۵۶: علی بن نصر' عبدالصمد' ان کے والد جریری' ابوعبداللہ جشمی' حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص آیا۔ اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اسے باندھا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ جب آپ نے نماز کا سلام پھیر دیا تو وہ اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کو کھول دیا پھر وہ اس پر سوار ہوا پھر اس نے آواز لگائی اے اللہ میرے اُوپر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو یہ دیہاتی شخص زیادہ بے وقوف ہے یا اس کا اُونٹ؟ کیا تم لوگوں نے نہیں سنا اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کیوں نہیں سنا (یعنی ہم نے بھی ضرور سنا ہے)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ

باب: ٹوہ لگانے کی ممانعت

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ نَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا۔

۱۴۵۷: عیسیٰ بن محمد ابن عوف فریابی سفیان ثور راشد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تم لوگوں کی عیب جوئی میں لگو گے تو تم انہیں مزید بگاڑ دو گے یا بگاڑنے کے قریب کر دو گے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ جملہ ہے جس کو آنحضرت ﷺ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے فائدہ پہنچایا۔

لوگوں کی عیب جوئی نہ کرنے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں لوگوں کے پردے دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تم جب لوگوں کے عیوب کی جستجو کرو گے اور ان کے عیب ان پر ظاہر کرو گے تو اس کا ان پر غلط ردعمل ہوگا اور وہ اس کے ردعمل میں اعلانیہ گناہ کریں گے کیونکہ اب تک تو وہ چوری سے اور خفیہ طریقہ پر گناہ کر رہے تھے اس لئے حسن تدبیر سے ہی لوگوں کو برائی سے روکنا چاہیے۔ قرآن کا یہی حکم ہے۔

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔

۱۴۵۸: سعید بن عمرو اسماعیل ضمضم شریح جبیر بن نفیر حضرت کثیر بن مرہ حضرت عمرو بن اسود حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حاکم جب لوگوں میں شک کی تلاش کرے گا تو وہ انہیں بگاڑ دے گا۔

حاکم کے لئے ایک ہدایت:

مطلب یہ ہے کہ جب حاکم ثبوت شرعی کو نظرانداز کر کے محض اپنے گمان کے مطابق فیصلہ کرے گا تو اس کے اس طریقہ کی وجہ سے لوگوں میں بگاڑ پیدا ہوگا اس لئے حاکم وقت کو چاہیے کہ وہ ثبوتِ شرعی کے مطابق فیصلہ کرے اور خواہ مخواہ کے لئے لوگوں کو مشکوک مت سمجھے۔

۱۴۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ هَذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ

۱۴۵۹: ابوبکر بن ابی شیبہ ابومعاویہ اعمش زید سے روایت ہے کہ ایک شخص کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے بتایا یہ وہ آدمی ہے کہ جس کی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں تجسس کرنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اگر کوئی بات ظاہر ہو

وَلٰكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهِ۔

جائے تو ہم اس پر گرفت کریں گے۔

بَابٌ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کے عیب کو پوشیدہ رکھنا بہتر ہے

۱۴۶۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً۔

۱۴۶۰: مسلم بن ابراہیم' عبداللہ' ابراہیم' کعب بن علقمہ' ابوالہیثم' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی کے عیب کو دیکھے پھر اس کو چھپا لے تو گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو زندہ کر دیا۔

۱۴۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ۔

۱۴۶۱: محمد بن یحییٰ' ابن ابی مریم' لیث' ابراہیم' کعب بن علقمہ' ابوالہیثم سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دُخین سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں کچھ لوگ رہا کرتے تھے جو کہ شراب پیا کرتے تھے میں نے ان لوگوں کو منع کیا لیکن وہ باز نہیں آئے میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارے تمام پڑوسی شراب پیتے ہیں میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے۔ اب میں ان لوگوں کے لئے پولیس کو بلاؤں گا۔ حضرت عقبہ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو۔ دوسری مرتبہ حضرت عقبہ کے پاس گیا اور کہا کہ ہم لوگوں کے پڑوسیوں نے شراب پینا نہیں چھوڑی اور میں نے ان لوگوں کو روکا لیکن وہ نہیں رکے۔ اب میں ان کے لئے پولیس کو بلانے لگا ہوں حضرت عقبہ نے فرمایا تمہاری خرابی ہو تم خاموش رہو۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اس حدیث کو بیان کیا جو اُوپر کی روایت میں بیان ہوئی تھی امام ابوداؤد نے فرمایا ایک روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ عقبہ نے کہا کہ تم داروغہ کو خبر نہ کرنا لیکن ان کو سمجھاتے اور ڈراتے رہو۔

بَابُ الْمُؤَاخَاةِ

باب: بھائی چارہ اور اُخوت کا بیان

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي

۱۴۶۲: قتیبہ بن سعید' لیث' عقیل' زہری' حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر کسی قسم کا ظلم کرتا ہے نہ اس کو آفت میں چھوڑتا ہے اور جو شخص اپنے مسلمان

حَاجَةِ أَخِيهِ فَإِنَّ اللّٰهَ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بھائی کے کام میں لگا ہوا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو پورا کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دُور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف کو رفع فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کے عیب کو چھپائے گا۔

بَاب الْإِسْتِبَاب!

باب: گالم گلوچ کرنے کا بیان

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ۔

۱۴۶۳: عبداللہ بن مسلمہ عبدالعزیز علاء ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب گالم گلوچ کرنے والے جو کچھ ایک دوسرے کو کہتے ہیں تو دونوں کا گناہ اس شخص پر ہوتا ہے کہ جس نے پہل کی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

بَاب فِي التَّوَاضُعِ

باب: تواضع اور عاجزی اختیار کرنا

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ۔

۱۴۶۴: احمد بن حفص ابراہیم حجاج قتادہ یزید حضرت عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور نہ ہی کوئی ایک دوسرے پر فخر کرے۔

بَاب فِي الْإِنْتِصَارِ

باب: انتقام لینے کا بیان

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَآذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

۱۴۶۵: عیسیٰ بن حماد لیث سعید بشیر حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے قریب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور ان کو تکلیف پہنچائی اور حضرت ابوبکر خاموش رہے۔ اس نے دوسری بار تکلیف پہنچائی تو بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے تیسری بار چھیڑ خانی کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ان کے جواب دیتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَلَكٌ مِنْ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ۔

نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ پر ناراض ہیں؟ آپ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا وہ تمہیں برا کہنے والے شخص کی تکذیب کرتا رہا جب تم نے جواب دیا تو شیطان (درمیان میں) آ گیا۔ پھر جب شیطان آ گیا تو میں بیٹھ نہیں سکتا۔

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ۔

۱۴۶۶: عبدالاعلیٰ بن حماد' سفیان' ابن عجلان' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر مروی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ پر صفوان نے بھی عجلان سے روایت بیان کی ہے۔

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْ الِانْتِصَارِ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَّنْتُهُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَغَلَبَتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ عَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ إِنِّي قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ

۱۴۶۷: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد (دوسری سند) عبیداللہ بن عمر' معاذ' حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ میں اس آیت کریمہ: ﴿وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ﴾ میں لفظ انتصار کے معنی معلوم کرتا تھا تو مجھ سے علی بن زید بن جدعان نے اور انہوں نے اپنے والد کی بیوی اُمّ محمد سے حدیث بیان کی کہ لوگ بیان کرتے تھے کہ وہ حضرت اُمّ المؤمنین (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں جاتی تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ اُمّ المؤمنین نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور (دوسری زوجہ مطہرہ) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہمارے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ اپنے ہاتھ سے مجھ کو چھیڑنے لگے۔ میں نے ہاتھ کے اشارے سے آپ کو بتلایا کہ حضرت زینب بنت جحش بیٹھی ہوئی ہیں میں نے آپ کو بتایا اور آپ سمجھ گئے تو آپ رک گئے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنے لگیں۔ آپ نے ان کو منع فرمایا۔ انہوں نے نہیں مانا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم بھی ان کو برا بھلا کہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو برا کہنا شروع کیا اور ان پر غالب آ گئیں تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئیں اور ان سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں برا بھلا کہا ہے۔ پھر حضرت فاطمہ آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي ذٰلِكَ۔

کے پاس تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارے والد کی لاڈلی ہے قسم ہے بیت اللہ شریف کے پروردگار کی یہ بات سن کر حضرت فاطمہ تشریف لے گئیں اور انہوں نے قبیلہ بنی ہاشم سے بیان فرمایا کہ میں نے آپ سے عرض کیا آپ نے ایسا فرمایا۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کی۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى

۱۴۶۸: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ۔

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ۔

باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت

۱۴۶۸: زہیر بن حرب' وکیع' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں کا ساتھی انتقال کر جائے تو تم لوگ اس کی مذمت کرنا چھوڑ دو اور اس کا عیب بیان نہ کیا کرو۔

۱۴۶۹: محمد بن علاء' معاویہ' عمران' عطاء' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کی اچھائیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے رک جاؤ۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ

باب: شرارت اور غرور کی ممانعت

۱۴۷۰: محمد بن صباح' علی بن ثابت' عکرمہ' ضمضم بن جوس' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں دو برابر کے آدمی تھے ایک آدمی تو (شب و روز) گناہ کے کام کرتا تھا اور دوسرا عبادت کیا کرتا تھا۔ عبادت گزار شخص دوسرے کو ہمیشہ گناہ کا ارتکاب کرتے دیکھتا تو کہتا کہ اس گناہ سے باز آ جاؤ۔ ایک دن اس نے اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا کہ باز آ جاؤ تو اس نے کہا کہ تو میرا معاملہ میرے ربّ کے حوالے کر۔ کیا تم میرے نگران بن کر آئے ہو؟ اس (عبادت گزار شخص) نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہیں کرے گا یا کہا کہ تم کو جنت میں داخل نہ کرے گا پھر دونوں شخصوں کا انتقال ہو گیا اور ان دونوں کی ارواح ایک ساتھ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار شخص سے فرمایا کیا تم کو میرے حال کا علم تھا یا تم میرے

بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ۔

اُو پر اختیار رکھتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے گنہگار شخص سے کہا میری رحمت کی وجہ سے تم جنت میں جاؤ اور عبادت گزار کے بارے میں فرمایا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس شخص نے ایسی بات کہی کہ جس نے اس کی دُنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر دیا۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ۔

۱۴۷۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن علیہ' عیینہ' ان کے والد' حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظلم و زیادتی اور قطع رحمی کے علاوہ کوئی اور گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو آخرت کی سزا کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی جلدی عذاب سے دوچار کر دے۔

شدید گناہ:

مطلب یہ ہے کہ شرانگیزی' تکبر اور رشتہ داری منقطع کرنا یہ ایسے سخت گناہ ہیں کہ انسان کی سزا کے لئے یہی گناہ بہت شدید ہیں اور ان گناہوں کی سخت وعید دیگر احادیث میں بھی بیان فرمائی گئی ہے۔

بَابٌ فِي الْحَسَدِ

باب: حسد کا بیان

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔

۱۴۷۲: عثمان بن ابی صالح' ابوعامر' سلیمان بن بلال' ابراہیم' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ حسد سے بچو۔ اس لئے کہ حسد نیک کاموں کو اس طرح کھا لیتا ہے کہ جس طرح آگ لکڑی یا گھاس کو کھا لیتی ہے۔

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْعَمْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي صَلَاةً خَفِيفَةً

۱۴۷۳: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' سعید' حضرت سہل بن ابی امامہ کہتے ہیں کہ وہ اور ان کے والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم لوگ اپنی جانوں پر سختی نہ کیا کرو تم لوگوں پر سختی ہو گی اس لئے کہ بعض لوگوں نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان لوگوں پر سختی کی اور گرجاؤں اور عبادت گاہوں میں انہی کے بقایا جات ہیں۔

دَقِيقَةً كَأَنَّهَا صَلَاةُ مُسَافِرٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَرَأَيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ أَوْ شَيْءٌ تَنَفَّلْتَهُ قَالَ إِنَّهَا الْمَكْتُوبَةُ وَإِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْطَأْتُ إِلَّا شَيْئًا سَهَوْتُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ۔

رہبانیت (دُنیاوی لذات کو ترک کر دینا) ان لوگوں نے اس کو (یعنی احکام میں شدت خود پیدا کی تھی) خود نکال لیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر (وہ سخت حکم) فرض نہیں فرمایا تھا۔

بَاب فِي اللَّعْنِ

باب: لعنت کے بارے میں

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ فِيهِ۔

۱۴۷۴: احمد بن صالح' یحییٰ' ولید' نمران' اُمّ درداء' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ کسی شخص پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اس کے جاتے ہی آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے دائیں بائیں گھومتی ہے اس کو جب کوئی راستہ نہیں ملتا تو پھر اس شخص کی طرف جاتی ہے کہ جس پر لعنت بھیجی گئی تھی اگر وہ لعنت کا مستحق نہیں ہوتا تو وہ لعنت' کہنے والے شخص کی طرف واپس آ جاتی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مروان نے بیان کیا کہ وہ (ولید بن رباح نہیں بلکہ) رباح بن ولید ہے جس کا سماع نمران سے ثابت ہے اور یحییٰ بن حسان سے اس میں وہم ہو کہ انہوں نے (نام کو اُلٹ دیا)۔

۱۴۷۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ۔

۱۴۷۵: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ لعنت کرو اللہ کی لعنت سے' نہ اس کے غصہ سے' نہ دوزخ سے (یعنی کسی شخص کو اس طرح نہ کہو تم پر اللہ کی لعنت ہو یا اس کا غضب نازل ہو)

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ

۱۴۷۶: ہارون بن زید' ان کے والد' ہشام' ابوحازم' زید بن اسلم' حضرت اُمّ درداءؓ' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ لعنت بھیجنے والے نہ سفارش کریں گے نہ قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ (مفہوم حدیث یہ ہے کہ ایسے لوگ قیامت کے دن اُمت محمدیہ

وَلَا شُهَدَاءَ۔ سے نہیں ہوں گے کیونکہ آپ کی اُمت دیگر اُمتوں پر گواہ ہوگی)۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ مختصراً یہ کہ ان حدیث کے ذریعہ لعنت کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ جس چیز کو لوگ بہت معمولی سمجھتے ہیں اور ہر کس و ناکس پر لعنت کرتے رہتے ہیں انجام کار خود ہی اس لعنت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت ابتداء ہی سے اس پر متوجہ نہیں ہوتی اور یہ چاہتی ہے کہ اِدھر اُدھر سے ہو کر باہر نکل جائے مگر جب کسی طرف کو راستہ نہیں پاتی تو آخر کار اس پر متوجہ ہوتی ہے بشرطیکہ وہ اس لعنت کا سزاوار ہو اور اگر حقیقت کے اعتبار سے وہ اس لعنت کا سزاوار نہیں ہوتا تو پھر انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوٹ کر اس شخص پر واقع ہو جاتی ہے جس نے وہ لعنت کی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جب تک یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو کہ فلاں شخص لعنت کا واقعی مستوجب ہے اس پر لعنت نہ کی جائے اور ظاہر ہے کہ کسی شخص کا قابل لعنت ہونا شارع علیہ السلام کی طرف سے بتائے بغیر متعین نہیں ہو سکتا۔

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ ح حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ زَيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَائَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

۱۴۷۷: مسلم بن ابراہیم' ابان (دوسری سند) زید' بشر' ابان بن یزید' قتادہ' ابوالعالیہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لعنت بھیجی۔ مسلم نے بیان کیا کہ دورِ نبوی میں (تیز) ہوا نے ایک شخص کی چادر اُڑا دی تو اس شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ فرمانبردار ہے اور بلاشبہ جو شخص کسی پر لعنت کرے اور وہ اس لعنت کا مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اس شخص پر واپس آ جاتی ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ہوا کا کوئی قصور نہیں وہ تو اپنے پروردگار کے حکم سے ہلکی اور تیز ہوتی ہے اس لئے ہوا یا کسی شے پر لعنت بھیجنا جائز نہیں)۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: ''وہ تو (فرمانبردار) حکم کے تابع ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ ہوا بذاتِ خود کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور نہ کسی طرح کا تصرف کرنے کے قابل ہے وہ تو چلنے پر منجانب اللہ مامور کی گئی ہے اور حق تعالیٰ نے اپنی حکمتوں اور مصالح کے تحت اس کو پیدا کیا اور چلایا ہے بس اس کا کام چلنا ہے اور وہ چلتی ہے اس صورت میں اگر اس کی وجہ سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس ہوا سے دل برداشتہ ہونا اور اس کو برا بھلا کہنا نہ صرف نہایت ناموزوں بات ہے بلکہ تقاضائے عبودیت اور استقامت کے منافی بھی ہے زمانہ کے حوادث و تغیرات اور انسان کے اپنے تابع ارادوں اور افعال کے بارے میں یہی حکم ہے کہ رنج و حادثہ کے وقت اپنے ظاہر و باطن دونوں میں قلب و زبان کو راضی و ساکت رکھے اور اگر کسی تکلیف و حادثہ کے وقت بتقاضائے بشریت اپنے اندر کوئی تغیر اور دل کو متاثر پائے تو لازم ہے کہ زبان کو قابو میں رکھے کہ اس سے شکوہ و شکایت اور اظہارِ رنج کا کوئی ایسا لفظ نہ نکل جائے جو مرتبہ عبودیت اور اسلامی تعلیمات و آداب کے خلاف ہو۔

بَاب فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ

باب: ظالم کے لئے بددُعا کرنے کا بیان

۱۴۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

۱۴۷۸: ابن معاذ' ان کے والد' سفیان' حبیب' عطاء' حضرت عائشہ

سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی کوئی شے چوری ہوگئی تو انہوں نے چور کو بددُعا کرنا شروع کر دی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (تم بددُعا کر کے) چور پر سے عذاب کم نہ کرو۔

بَاب فِيمَنْ يَهْجُرُ أَخَاهُ

باب: ناراض ہوکر اپنے بھائی سے ملاقات چھوڑنا

۱۴۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

۱۴۷۹: عبداللہ بن مسلمہ مالک ابن شہاب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ عداوت رکھو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے نہ پشت دکھاؤ ایک دوسرے کو اور آپس میں اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے تین روز سے زیادہ قطع تعلق کرنا درست نہیں۔

خلاصۃ الباب: "یھجر" کے معنی ہیں ترک کرنا کاٹنا اور "تقاطع" کے معنی بھی یہ ہیں اس اعتبار سے لفظ "تقاطع" معنوی طور پر لفظ تھاجر کی وضاحت اور اس کے بیان کے لئے ہے اور ان دونوں لفظوں سے مراد ہے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ سلام وکلام اور ملنا جلنا چھوڑے رکھنا' صحبت و ہم نشینی کے تعلق کو منقطع رکھنا اور اسلامی بھائی چارہ کو نظر انداز کرنا چونکہ ان امور کی ممانعت علی اطلاق نہیں ہے بلکہ بعض حالت میں اور بعض قیود کے ساتھ ان کو اختیار کرنا کوئی گناہ نہیں رکھتا۔

ترکِ ملاقات کی ممانعت:

مذکورہ حدیث میں پشت دکھانے کا مطلب یہ ہے یعنی ایسا نہ کرو کہ ایک دوسرے سے ملنا چھوڑ دو اور تین دن کے اندر صلح و صفائی کر لینا ضروری ہے یعنی کسی مسلمان سے اگر ناراضگی ہو جائے تو تین دن کے اندر دِل صاف کر لینا چاہئے لیکن اگر والد اپنی اولاد کو یا شوہر بیوی سے کسی شرعی وجہ سے قطع تعلق کر لے تو تین روز سے زیادہ بھی ضرورت کی بنا پر ترکِ تعلق کی گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ اگر وجہ شرعی کی بنا پر کسی سے ترکِ تعلق کیا ہے تو جب تک کہ وجہ شرعی موجود ہے تو میل جول ختم کرنے کی اجازت ہے۔

۱۴۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

۱۴۸۰: عبداللہ بن مسلمہ مالک ابن شہاب عطاء حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین روز سے زیادہ گفتگو چھوڑنا درست نہیں۔ کہ دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ اس سے پھر جائے اور وہ اس سے پھر جائے (یعنی ایک دوسرے سے دونوں کترا کر چلیں) اور ان دونوں میں وہ شخص بہتر ہے جو سلام میں پہل کرے۔

۱۴۸۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ

۱۴۸۱: عبیداللہ بن عمر احمد بن سعید ابوعامر محمد بن ہلال ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے

أَخبرَهُم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ زَادَ أَحْمَدُ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے مسلمان بھائی کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا درست نہیں کہ اگر تین روز گزر جائیں تو اس سے ملے اور اس کو سلام کرے پھر اگر وہ جواب دے تو دونوں شخص اَجر میں حصہ دار ہو گئے اور اگر جواب نہ دے تو تمام گناہ اسی شخص پر رہا (کہ جس نے سلام کا جواب نہیں دیا) احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ سلام کرنے والا شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا (یعنی اس پر اب ذمہ داری نہیں رہی)۔

خلاصۃ الباب: ''تین دن سے زیادہ'' کی قید کی بناء پر یہ سمجھا گیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے اظہارِ خفگی کی خاطر تین دن تک ملنا جلنا چھوڑے رکھا جائے تو یہ حرام نہیں ہے کیونکہ انسان کی طبیعت میں غیظ وغضب' غیرت وحمیت اور تندی و بے صبری کا جو مادہ ہے وہ بہر حال اپنا اثر ضرور ظاہر کرتا ہے اس لئے اس قدرت مدت معاف کر دی گئی ہے تا کہ انسان کے ان جذبات کی بھی کچھ تسکین ہو جایا کرے اور اس تین دن کے عرصہ میں خفگی و ناراضگی اور بغض ونفرت کے جذبات بھی ختم ہو جائیں یا کم سے کم ہلکے پڑ جائیں اور صلح وصفائی ہو جائے۔

بہر حال حدیث کی مراد یہ ہے کہ اجتماعی طور پر ایک جگہ رہنے سہنے اور روز مرہ کے باہمی معاملات کی وجہ سے آپس میں نزاع ہو جایا کرتا ہے اور ایک دوسرے سے کوئی شکایت پیدا ہو جانے کی وجہ سے خفگی و ناراضگی کی صورت پیش آ جاتی ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کی غیبت کر دی۔ اس کو برا بھلا کہہ دیا اور یا اس کو اس شخص سے خیر خواہی کی امید تھی مگر اس نے خیر خواہی نہیں کی تو اس طرح کی صورتوں میں اگر آپس میں ناراضگی و خفگی ہو جائے اور ترک ملاقات کی آ جائے تو اس خفگی اور ترک ملاقات کو تین دن سے زیادہ نہیں رہنے دینا چاہئے۔ ہاں اگر ترک موالات کسی دینی معاملہ کی وجہ سے ہو جیسے کوئی شخص خواہشات نفسانی کا غلام بن گیا ہو یا کوئی شخص بدعتی ہو تو اس سے ترک ملاقات اس وقت تک جائز ہے۔ جب تک کہ وہ توبہ کر کے راہِ راست اختیار نہ کرے اور حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

سیوطیؒ نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبد البرؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ اگر میں فلاں آدمی سے سلام کروں اور اس سے ملنا جلنا رکھوں تو اس کی وجہ سے مجھے دینی یا دنیاوی نقصان برداشت کرنا پڑے گا اور میرا قیمتی وقت لایعنی امور میں ضائع ہو گا کہ وہ اس شخص سے کنارہ کشی اختیار کرے اور اس سے دور رہنے کی کوشش کرے لیکن یہ کنارہ کشی اور دوری اختیار کرنا اچھے انداز میں ہونا چاہئے یہ نہیں کہ اس کی غیبت کی جائے۔ اس پر عیب لگائے جائیں اور اس کے تئیں کینہ وعداوت کو ظاہر کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے زمانہ کے ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں مسلمانوں کا دینی مصالح کے پیش نظر ایک دوسرے سے تین دن سے زیادہ بھی ترک ملاقات کئے رہنا ثابت ہے چنانچہ احیاء العلوم میں صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت کے بارے میں منقول ہے کہ ان میں سے بعض مرتے دم تک ترک ملاقات پر قائم رہے ان تین صحابہؓ کا واقعہ تو بہت مشہور ہے جو غزوۂ تبوک میں نہیں گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نفاق کی راہ پا جانے کے خدشہ سے ان کو تمام مسلمانوں سے الگ تھلگ کر دیا

تھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہؓ ان تینوں کی ازواج اوران کے عزیز واقارب کوان سے ترک ملاقات اورترک سلام و کلام کا حکم دیا تھا' یہ حکم اوراس پر عمل پچاس دنوں تک جاری رہا' خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک اپنی ازواج مطہراتؓ سے ملنا جلنا چھوڑے رکھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مدت تک حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا سے ترک ملاقات اختیار کررکھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹے حضرت بلالؓ سے ایک دینی معاملہ میں اس درجہ ناراض ہوئے کہ ان سے بات چیت کرنا چھوڑ دی تھی۔ غرضیکہ ایسے بہت سے واقعات منقول ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دینی معاملات میں خفگی و ناراضگی تین دن سے زیادہ بھی جاری رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نیت صادق رکھی جائے اوراس میں کسی نفسانی خواہش اور دنیاوی غرض کا دخل نہ ہو۔

''جوسلام کے ذریعہ ابتداء کرے'' کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں میں سے جوشخص خفگی و ناراضگی کوختم کرنے کے لئے پہلے سلام کرے گا۔ اس کا درجہ دوسرے کے مقابلہ پر بڑا ہوگا۔ نیز اس میں اسی طرف بھی اشارہ ہے کہ سلام میں پہل کرنا ترک ملاقات کے گناہ کو زائل کر دیتا ہے اور یہ کم سے کم ترک سلام کو توختم کر ہی دینا چاہیے تا کہ اخوۃ اسلامی کا یہ بنیادی حق ضائع نہ ہونے پائے۔

۱۴۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ۔

۱۴۸۲: محمد بن مثنیٰ' محمد بن خالد' عبداللہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لیے اپنے بھائی کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا درست نہیں پھر جب وہ اس شخص سے ملے تو وہ اس کو تین مرتبہ سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو تمام گناہ اسی شخص پر رہا۔

۱۴۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔

۱۴۸۳: محمد بن صباح' یزید' سفیان' منصور' ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا درست نہیں۔ جس شخص نے تین روز سے زیادہ چھوڑے رکھا پھر اس کا اسی حالت میں انتقال ہو گیا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔

۱۴۸۴: ابن سرح' ابن وہب' حیوۃ' ابوعثمان' عمران' حضرت ابوخراش سلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو آدمی اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑ دے تو گویا اس نے اس کو قتل کر دیا۔

بلاوجہ شرعی ترکِ تعلق کرنا:

یعنی بلاوجہ شرعی ایک سال تک ترکِ تعلق کرنا شدید گناہ ہے اور یہ گناہ تقریباً اتنا ہی شدید ہے کہ جتنا دوسرے کو قتل کر دینا۔ واضح رہے کہ یہ فرمان نبوی بطور تنبیہ کے ہے۔

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا قَالَ أَبُو دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا كَانَتْ الْهِجْرَةُ لِلَّهِ فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بِشَيْءٍ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطَّى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ۔

۱۴۸۵: مسدد' ابوعوانہ' سہیل' ان کے والد' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کے دن کھول دیئے جاتے ہیں پھر ان دونوں دنوں میں ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا لیکن وہ بندہ جو اپنے مسلمان بھائی سے بغض و عناد رکھتا ہو (اس کی مغفرت نہیں کی جاتی) پھر کہا جاتا ہے کہ ان کو رہنے دو جب تک کہ وہ ایک دوسرے سے صلح کر لیں۔ ابوداؤد نے فرمایا ان احادیث میں وہ ترکِ تعلق داخل نہیں جو اللہ کے لئے ہو۔ عمر بن عبد العزیز نے اپنا چہرہ ایک شخص سے ڈھانپ لیا تھا (یعنی ان کو جس شخص سے ملنا پسند نہیں تھا اس سے انہوں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا)۔

بَاب فِي الظَّنِّ

باب: بدگمانی کرنے کے بارے میں

۱۴۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا۔

۱۴۸۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے اور نہ خود تجسس کرو اور نہ دوسرے کو تجسس کرنے دو (یعنی نہ تم کسی کے عیب کی ٹوہ لگاؤ اور نہ دوسرے کو اپنے عیب کی ٹوہ لگانے دو)۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان کا معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بھاؤ سے براہ راست تعلق ہے ان باتوں سے اگر اجتناب کیا جائے تو معاشرہ میں پھیلنے والی بہت سی خرابیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

بدگمانی کو باتوں کا سب سے بدتر جھوٹ فرمایا گیا ہے چنانچہ جب کوئی شخص کسی کے بارے میں بدگمانی کرتا ہے تو وہ یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ وہ شخص ایسا ایسا ہے اور چونکہ وہ شخص حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اس لئے اس فیصلہ کو جھوٹ ہی کہا جائے گا۔ واضح رہے کہ ''باتوں'' سے مراد وہ باتیں ہیں جو نفس پیدا کرتا ہے اور حقیقت میں وہ شیطان کی طرف سے نفس میں ڈالی جاتی ہیں۔ اسی اعتبار سے بدگمانی کو ''بدترین جھوٹ'' کہا گیا ہے یا یہ کہ اس کو ''بدترین جھوٹ'' کا نام دینا گویا اس کی برائی کو زیادہ سے زیادہ کر کے بیان کرنا مقصود ہے! قرآن کریم میں یوں فرمایا گیا ہے: اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ چنانچہ ان الفاظ میں جس ظن کو گناہ قرار دیا گیا ہے اس

سے بدگمانی مراد ہے اور جیسا کہ علماء نے وضاحت کی ہے جس سے بدگمانی کے بارے میں ممانعت منقول ہے۔ اس سے وہ بدگمانی مراد ہے جو ذہن میں بیٹھ جائے اور اس پر یقین کرلیا وہ بدگمانی مراد نہیں ہے جو محض خیال کے طور پر دل میں گزر جائے اور بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ ''بدگمانی'' گناہ گار اس وقت کرتی ہے جب کہ اس کا ذکر کیا جائے اور اس کو زبان پر لایا جائے۔ نیز بہر صورت اس بدگمانی کے موجب گناہ ہونے کی شرط یہ بھی ہے کہ اس بدگمانی کو قائم کرنے کے لئے کوئی معقول وجہ اور دلیل نہ ہو یا اگر بدگمانی کی بھی معقول وجہ اور دلیل ہو تو بدگمانی نہ کرنے کی بھی کوئی معقول وجہ اور دلیل ہو اور دونوں دلیلیں باہم متعارض ہوں' ہاں اگر اس بدگمانی کو درست ثابت کرنے کے لئے کوئی ایسا واضح قرینہ اور معقول دلیل ہو جس کو تسلیم کرنے کے علاوہ اور کوئی چارۂ کار نہ ہو تو ایسی بدگمانی پر مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ اس کو حقیقی معنی میں ''بدگمانی'' کہیں گے۔

تحسس اور تجسس (یعنی ٹوہ اور جاسوسی) بظاہر ایک ہی مفہوم کے حامل دو الفاظ ہیں لیکن علماء نے کئی وجوہ سے ان دونوں کے درمیان فرق ظاہر کیا ہے اس سلسلے میں مختلف اقوال منقول ہیں چنانچہ صاحب قاموس نے جیم کی فصل میں لکھا ہے کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں خبروں کی تلاش میں رہنا جیسا کہ تجسس کے معنی ہیں اور ''جاجوس'' ''وجس'' اسی سے مشتق ہیں جن کے معنی ہیں ایسی پوشیدہ خبریں رکھنے والا جو اچھی نہ ہوں۔ پھر انہوں نے حاء کی فصل میں لکھا ہے کہ ''حاسوس'' کے وہی معنی ہیں جو جاسوس کے ہیں یا یہ کہ ''حاسوس'' خاص طور پر ایسی پوشیدہ خبریں رکھنے والے کو کہتے ہیں جو اچھی ہوں۔ بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں اچھی خبروں کو ہوشیاری اور نرمی کے ساتھ دریافت کرنا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں ان خبروں کو قوت حاسہ کے ذریعہ دریافت کرنا جیسے کوئی شخص کسی بات کو چوری چھپے سنتا اور دیکھتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں کسی شخص کی برائیوں اور عیوب کی تفتیش کرنا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں ان برائیوں اور عیوب کو سننا۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں دوسروں کے لئے خبر کی ٹوہ میں رہنا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں اپنے لئے کسی خبر کی ٹوہ لگانا! اور طیبیؒ نے یہ کہا ہے کہ اس ارشاد گرامی میں ''تجسس'' مراد ہے خود اپنے طور پر یا کسی کی مدد سے دوسرے لوگوں کے عیوب اور ان کے پوشیدہ ذاتی احوال و معاملات کی ٹوہ لگانا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں کسی کی مدد کے بغیر خود اپنے طور پر ٹوہ لگانا! بہرحال اگر حدیث کی مراد لوگوں کے ایسے احوال و معاملات کی لگانے اور ایسی خبروں کی تلاش میں رہنے سے منع کرنا ہے جن کا تعلق عیب و برائی اور کردار و احوال کی کمزوریوں سے ہو تو اس کی ممانعت بالکل ظاہر ہے اور اگر اچھی خبر کی تلاش میں رہنے اور اچھے احوال و معاملات کی ٹوہ میں رہنے سے بھی منع کرنا مراد ہے تو اس صورت میں اس ممانعت کی وجہ یہ بیان کی جائے گی کہ ہوسکتا ہے کہ کسی کے بارے میں کوئی اچھی خبر پانے کے بعد اپنے اندر حسد کا جذبہ پیدا ہو جائے یا طمع و حرص جاگ اٹھے جو کوئی اچھی چیز نہیں ہے لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ کسی کی اچھی خبر کی ٹوہ میں بھی نہ رہا جائے۔

بَاب فِي النَّصِيحَةِ

باب: خیر خواہی کرنے کا بیان

۱۴۸۷: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي

۱۴۸۷: ربیع بن سلیمان' ابن وہب' سلیمان' کثیر' ولید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان شخص دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی

هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ۔

ہے وہ اس کا نقصان روکتا اور غائبانہ طور پر (بھی) اس کی حفاظت کرتا ہے۔

بَاب فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

۱۴۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ۔

باب: تعلق درست کرانے کی فضیلت

۱۴۸۸: محمد بن علاء' ابومعاویہ' اعمش' عمرو' سالم' اُمّ درداء' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تم لوگوں کو وہ بات نہ بتلاؤں جو کہ درجہ کے اعتبار سے نماز' روزہ اور زکوٰۃ سے بہتر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا آپس میں صلح کرا دینا آپس کی لڑائی اور اختلاف مونڈ دینے والی ہے (یعنی دین کو ختم کر دینے والی ہے)

۱۴۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا۔

۱۴۸۹: نصر بن علی' سفیان' زہری (دوسری سند) مسدد' اسمٰعیل (تیسری سند) احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص نے جھوٹ نہیں بولا کہ جس نے دو شخصوں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے بات بنائی۔ احمد اور مسدد کی روایت میں یہ مذکور ہے کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو کہ لوگوں کے درمیان مصالحت کرائے پھر وہ شخص نیک بات بیان کرے (یا دوسرے کی طرف سے) بات بنائے۔

۱۴۹۰: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِي أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا

۱۴۹۰: ربیع بن سلیمان' ابوالاسود' نافع' ابن الہاد' عبدالوہاب' ابن شہاب' حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا لیکن تین مواقع میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اس آدمی کو جھوٹا نہیں سمجھتا جو کہ لوگوں کے درمیان صلح کرائے بات بنا کر کہے جس سے میل جول کرانا منظور ہو یا لڑائی کے دوران کوئی بات بنا کر بیان کرے یا شوہر اپنی بیوی سے کہے یا بیوی اپنے شوہر سے کہے۔

الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا۔

توریہ اور جھوٹ:

مطلب یہ ہے کہ صاف طور پر جھوٹ بول دینا تو کسی طرح بھی جائز نہیں البتہ ایسے الفاظ میں بات کہہ دے کہ جس سے بات واقعیت کے خلاف بھی نہ ہو لیکن سننے والا شخص اس کے ظاہری مفہوم سے دوسرے معنی سمجھے ایسا طریقہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جائز ہے شریعت میں اس کو توریہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بَاب فِي الْغِنَاءِ

باب: گانے سے متعلق

۱۴۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي الْغَدِ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ۔

۱۴۹۱: مسدد، بشر، خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ بنت عفراؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس نبیؐ تشریف لائے اس شب کی صبح کو جس شب میں مَیں اپنے شوہر کے پاس رہی (یعنی میری شادی کی صبح کو آپ میرے پاس تشریف لائے) تو آپ میرے بستر پر جس طریقہ سے تم بیٹھے ہو اسی طرح بیٹھ گئے۔ پھر ہمارے یہاں کی لڑکیوں نے ڈھول بجانا اور گانا شروع کر دیا وہ ہمارے باپ دادا جو کہ غزوۂ بدر میں قتل کر دیئے گئے تھے انکے بارے میں بیان کرنے لگیں۔ یہاں تک کہ ان لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کہنے لگی کہ ہم میں ایک اللہ کے رسول ہیں جو کہ آئندہ کی بات سے واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

شادی میں دَف کا استعمال:

مذکورہ حدیث سے شادی میں دَف بجانے کی گنجائش ثابت ہوتی ہے لیکن اس سے وہ دف مراد ہے کہ جس کی آواز میں گانے کی طرح اُتار چڑھاؤ نہ ہو اور نکاح کے اعلان کے لئے معمولی طور پر دف بجایا جائے اور یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے جس کی مکمل بحث بوادر النوادر میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل طور پر فرمائی ہے۔

۱۴۹۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتْ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ۔

۱۴۹۲: حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حبشی لوگ آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں اپنے نیزے لے کر کھیلے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ

باب: گانے بجانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ

۱۴۹۳: احمد بن عبید اللہ، ولید بن مسلم، سعید، سلیمان، حضرت نافع سے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک باجے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں دے لیں اور راستہ سے دور ہو گئے (تا کہ گانے کی آواز نہ سن سکیں) اور مجھ سے فرمایا اے نافع اب تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے اُنگلیاں کانوں سے نکال لیں اور فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ ﷺ کو بھی ایسی آواز آئی اور آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔

بَابٌ فِي الْحُكْمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ

باب: ہیجڑوں کے بارے میں

۱۴۹۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَّبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَالُ هَذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ۔

۱۴۹۴: ہارون بن عبداللہ محمد بن علاء ابواُسامہ مفضل اوزاعی ابو یسار ابو ہاشم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ہیجڑا (یعنی مخنث) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگ لئے تھے آپ نے فرمایا اس کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص عورت بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا اور اسے شخص کو (مقام) نقیع کی طرف نکال دیا گیا (یعنی اس کو شہر بدر کر دیا گیا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس شخص کو قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا مجھے نمازی لوگوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا گیا ہے ابواُسامہ نے کہا نقیع مدینہ منورہ سے باہر ایک مقام کا نام ہے اور یہ بقیع نہیں ہے۔

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِيهَا إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ۔

۱۴۹۵: ابوبکر بن ابی شیبہ وکیع ہشام ان کے والد عروہ زینب اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ انکے پاس تشریف لائے اور انکے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا وہ انکے بھائی عبداللہ سے کہہ رہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کل (شہر) طائف کو فتح فرما دیں گے تو میں تم کو ایک عورت بتلاؤں گا کہ جب وہ عورت سامنے آتی ہے تو چار تہیں لے کر سامنے آتی ہے اور جس وقت وہ پشت پھیرتی ہے تو وہ آٹھ تہیں لے کر جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا ان ہیجڑوں کو اپنے گھروں سے نکال دو (اسلئے کہ وہ عورتوں کی اچھائی برائی سے واقف ہیں اور انکو عورتوں کی طرف رغبت ہوتی ہے)۔

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ شَيْخٍ شَهِدَ أَبَا وَائِلٍ فِي وَلِيمَةٍ فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ يَتَلَعَّبُونَ يُغَنُّونَ فَحَلَّ أَبُو وَائِلٍ حَبْوَتَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ۔

۱۴۹۶: مسلم بن ابراہیم ہشام یحییٰ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی مخنث اور ہیجڑوں پر اوران عورتوں پر جومردانہ رنگ ڈھنگ اختیار کریں اورارشاد فرمایاتم انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ۔

۱۴۹۷: مسلم بن ابراہیم ہشام یحییٰ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہیجڑوں پر اور مردانہ عورتوں پر اورارشاد فرمایا ہیجڑوں کو اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں ہیجڑے کو نکال دو۔

خلاصۃ الباب: مُخَنَّثٌ یا مُخَنِّثٌ (زیادہ صحیح مُخَنَّثٌ ہی ہے) اصل "خنث" ہے جس کے لغوی معنی نرمی اور شکستگی کے ہیں۔ مخنث اس مرد کو کہتے ہیں جو عورتوں کا سا لباس پہنے عورتوں کی طرح ہاتھ پیروں کو مہندی کے ذریعہ رنگین کرے بات چیت میں عورتوں کا لب ولہجہ اختیار کرے اور اسی طرح جملہ حرکات وسکنات میں عورتوں کا انداز اپنائے ایسے مرد کو ہماری بول چال میں ہیجڑہ یا زنانہ بھی کہا جاتا ہے۔ مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ ان کے اعضاء جسم اور انداز میں خلقی اور جبلی طور پر عورتوں کی سی نرمی و لچک ہوتی ہے گویا ان میں قدرتی طور پر عورتوں کے اوصاف و عادات ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض مرد اگرچہ اپنے اعضاء جسم اور خلقت و جبلت کے اعتبار سے مکمل مرد ہوتے ہیں مگر جان بوجھ کر اپنے کو عورت بنانا چاہتے ہیں چنانچہ وہ بات چیت کے انداز اور رہن سہن کے طور طریقوں میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنے فوطے اور عضو تناسل کٹوا کر نامرد بھی بن جاتے ہیں۔ مخنثوں کی اسی قسم کے حق میں لعنت و مذمت فرمائی گئی ہے۔ اس کے برخلاف پہلی قسم اس لعنت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ تو معذوری کی شکل ہے اس میں اپنے قصد وارادہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

اسی طرح ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی گئی ہے جو اپنے آپ کو وضع قطع رہن سہن اور لباس وغیرہ میں مردوں کے مشابہ بناتی ہیں۔ شرعۃ الاسلام کی شرح میں لکھا ہے کہ مہندی لگانا عورتوں کے لئے تو مسنون ہے اور مردوں کے لئے بلا عذر لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں کی مشابہت لازم آتی ہے۔ اس قول سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے مہندی سے بالکل عاری رہنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں اس کی مردوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ

باب: گڑیوں سے کھیلنے کا بیان

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ

۱۴۹۸: مسدد حماد ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی تو بعض مرتبہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور لڑکیاں بیٹھی ہوتیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِى الْجَوَارِى فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ۔

جب آپ تشریف لاتے تو وہ لڑکیاں چلی جاتیں اور جب آپ تشریف لے جاتے تو وہ لڑکیاں آ جاتیں۔

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِى مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِى سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِى وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِى أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِى عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ۔

۱۴۹۹: محمد بن عوف، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، عمارہ، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لائے اور میرے گھر کے طاق پر پردہ پڑا تھا (اس میں گڑیاں رکھی تھیں) ہوا جو چلی تو پردہ کا ایک کونا ہوا سے اُڑ گیا اور میرے کھیلنے کی گڑیاں نظر آنے لگیں۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا میری گڑیاں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ان گڑیوں میں ایک گھوڑا تھا جس کے دونوں پر کپڑے کے تھے آپ نے فرمایا یہ گڑیوں کے درمیان مجھے کیا نظر آ رہا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا گھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کے اُوپر یہ کیا لگے ہوئے ہیں؟ میں نے عرض کیا اس پر پَر لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا گھوڑے کے بھی پَر ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کیا آپ نے نہیں سنا، حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والے گھوڑے تھے، یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کے مبارک داڑھیں کھل گئیں۔

خلاصۃ الباب: یوں تو ہر طرح کی تصویر اور مورت بنانا ناجائز ہے تاہم اکثر علماء نے لڑکیوں کے لئے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے یعنی ان کے نزدیک لڑکیوں کے حق میں گڑیاں بنانا مباح ہے لیکن امام مالکؒ نے مردوں کو ان کا خریدنا مکروہ قرار دیا ہے اور بعض علماء نے مذکورہ اباحت کو منسوخ قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِى الْأُرْجُوحَةِ

باب: جھولے کے بارے میں

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَنِى وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ أَوْ سِتٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَ نِسْوَةٌ وَقَالَ بِشْرٌ فَأَتَتْنِى أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ فَذَهَبْنَ بِى وَهَيَّأْنَنِى وَصَنَعْنَنِى فَأُتِىَ بِى رَسُولُ

۱۵۰۰: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے اور میں اس وقت جھولا جھول رہی تھی، میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے اور وہ مجھے لے گئیں اور مجھے سنوار کر خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جماع کیا۔ اس وقت میں نو سال کی تھی۔

اللّٰہِ ﷺ فَبَنٰی بِی وَأَنَا ابْنَۃُ تِسْعِ سِنِینَ۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ وَأَنَا عَلَى الْأُرْجُوحَةِ وَمَعِي صَوَاحِبَاتِي فَأَدْخَلْنَنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ۔

۱۵۰۱: بشر بن خالد' ابواُسامہ' ہشام بن عروہ سے یہی روایت بیان کی گئی ہے کہ میں ایک جھولے پر تھی اور میرے ہمراہ سہیلیاں تھیں وہ مجھے ایک کوٹھری میں لے گئیں وہاں پر انصار کی کچھ خواتین تھیں انہوں نے کہا آؤ خیر وبرکت کے ساتھ۔ (یعنی مبارک ہو)

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَعَلَى أُرْجُوحَةٍ بَيْنَ عِذْقَيْنِ فَجَاءَتْنِي أُمِّي فَأَنْزَلَتْنِي وَلِي جُمَيْمَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ۔

۱۵۰۲: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' محمد بن عمرو' یحییٰ بن عبد الرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم جب مدینہ منورہ آئے اور قبیلہ بنی حارث بنی خزرج کے پاس ٹھہرے تو اللہ کی قسم میں اس وقت جھولے پر تھی تو میری والدہ صاحبہ تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے اُتارا۔ اس وقت میرے سر پر چھوٹے چھوٹے بال تھے پھر راوی نے حدیث کو اخیر تک بیان کیا۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

باب: شطرنج کھیلنے کی ممانعت کا بیان

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

۱۵۰۳: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' موسیٰ' سعید' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی شطرنج کھیلے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ۔

۱۵۰۴: مسدد' یحییٰ' سفیان' علقمہ' حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی شطرنج کھیلے (تو وہ شخص ایسا ہے کہ) گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

شطرنج کھیلنا:

مطلب یہ ہے کہ شطرنج کھیلنا ایسا ہے کہ جیسے خنزیر کے گوشت میں ہاتھ ڈالنا' ابن ماجہ شریف کی حدیث میں شطرنج کو نَرْدِ شِیْر سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ بہر حال شطرنج کھیلنے کی سخت ممانعت بیان فرمائی گئی ہے۔ حنفیہ شطرنج کھیلنے کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ایک اور روایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ۔

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے ''شطرنج عجمی لوگوں یعنی غیر مسلم قوموں کا جوا ہے''۔ مطلب یہ

ہے کہ غیر مسلم قوموں کے لوگ شطرنج کے ذریعہ حقیقتاً جوا کھیلتے ہیں یا شطرنج کھیلنا صورۃً ان کے جوئے کی مشابہت رکھتا ہے اور ان کی ہر طرح کی مشابہت اختیار کرنا ممنوع ہے۔

ہدایہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی ''جس شخص نے شطرنج یا نردشیر کھیلا اس نے گویا سوٴر کے خون میں اپنا ہاتھ ڈبویا'' کی بنیاد پر نردشیر اور شطرنج کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔ جامع صغیر میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ شطرنج کھیلنے والا ملعون ہے اور جس شخص نے دلچسپی کے ورغبت کے ساتھ شطرنج کی طرف دیکھا گویا اس نے سوٴر کا گوشت کھایا اور بعض کتابوں میں جو یہ نقل کیا گیا ہے کہ امام شافعیؒ نے شطرنج کے کھیل کو کچھ شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے تو نصاب الاحتساب میں امام غزالیؒ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی یہ کھیل مکروہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ شافعیؒ پہلے اس کے جواز کے قائل رہے ہوں گے لیکن پھر انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا۔ درمختار وغیرہ کتابوں میں لکھا ہے کہ اس طرح کے سب کھیل مکروہ ہیں۔

بَاب فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

باب: کبوتر بازی کا بیان

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً۔

۱۵۰۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو کبوتر کا پیچھا کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا (یہ شخص) شیطان ہے جو شیطانہ کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔

کبوتر بازی کرنا:

مطلب یہ ہے کہ ہر وہ کھیل یا تفریح جو اللہ کے ذکر سے غافل کرے وہ منع ہے کبوتر بازی میں بھی انسان یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے اس لئے آپ نے اس سے بھی منع فرمایا اور مذکورہ حدیث میں کبوتر کے پیچھے اس شخص کو دیکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے اس شخص کو کبوتر اُڑاتے ہوئے دیکھا۔ بہرحال کبوتر پالنا وحشت دور کرنے اور خوش طبعی کے لئے اگرچہ درست ہے لیکن کبوتر بازی اور کبوتر اُڑانا منع ہے اور اس پر شرط لگانا حرام ہے۔ رسالہ احکام القمار میں حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جائز اور ناجائز کھیل کی تفصیلی بحث بیان فرمائی ہے اس بارے میں رسالہ کھیل کود کے شرعی احکام مصنفہ مفتی محمود اشرف بھی لائق دید ہے۔

خلاصۃ الباب: اس شخص کو شیطان اس لئے فرمایا ہے کہ وہ حق سے بعد اختیار کئے ہوئے تھا اور لایعنی و بے مقصد کام میں مشغول تھا اور ان کبوتروں کو اس بنا پر شیطان فرمایا کہ انہوں نے اس شخص کو بازی اور لہو ولعب میں مشغول کر کے ذکر الٰہی اور دین و دنیا کے دوسرے کاموں سے باز رکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور نوویؒ نے لکھا ہے کہ انڈے سے بچے حاصل کرنے کے لئے دل کو بہلانے کی خاطر اور نامہ بری کے مقصد سے کبوتروں کو پالنا بلا کراہت جائز ہے لیکن ان کو اڑانا مکروہ ہے۔

بَاب فِي الرَّحْمَةِ

باب: شفقت کرنا

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي

۱۵۰۶: مسدد' ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان' عمر' حضرت ابوقابوس مولیٰ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قَابُوسَ مَوْلَى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ۔

نے ارشاد فرمایا' رحم کرنے والوں پر رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) رحم نازل فرمائے گا۔تم لوگ اہلِ زمین پر رحم کرو' جو آسمان میں ہے وہ تمہارے اُوپر رحم فرمائے گا۔مسدد نے اپنی روایت میں مولیٰ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا۔

رحم کرنے کا مطلب:

مطلب یہ ہے کہ تم زمین والوں پر رحم کرو' اللہ تعالیٰ تم اُوپر رحم کرے گا۔ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے جو شخص اپنے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ فَقَالَ إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔

۱۵۰۷: حفص بن عمر (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' منصور' ابوعثمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کہ سچے تھے اور ان کو لوگ سچا سمجھتے تھے جو اس حجرے میں رہا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شفقت' مہربانی' رحمت اور نرمی نہیں چھینی جاتی ہے مگر بدنصیب شخص سے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۵۰۸: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابن سرح' سفیان' ابن نجیح' ابن عامر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

نصیحت کے بارے میں:

لفظ نصیحت کے مختلف معنی ہیں حدیث مذکور میں نصیحت کے معنی خلوص کے ہیں ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے ''الدین النصیحة'' یعنی دین نصیحت ہے اور نصیحت کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بھی ہے اور اللہ کی مخلوق اور حکام سے بھی ہے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ نصیحت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور تمام اعمالِ صالحہ اس کی رضامندی کے لئے کرے اور مسلمانوں کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے یعنی اچھائیوں کا حکم اور برائیوں سے روکے اور مسلمان

حکام کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ نیک کاموں میں ان کی فرمانبرداری کرے اور بلاوجہ شرعی ان کی نافرمانی نہ کرے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ آپ کی نبوت کی تصدیق کرے اور آپ کے احکام کی فرمانبرداری کرے اور آپ نے جن اُمور سے منع فرمایا ہے اس سے باز آجائے۔

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۱۵۰۹: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' عطاء' حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے۔ خیر خواہی کا نام ہے خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کس کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور مسلمانوں کے امراء اور حکام کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ

باب: خیر خواہی کے بارے میں

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوْ اشْتَرَاهُ قَالَ أَمَا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ۔

۱۵۱۰: عمرو بن عون' خالد' یونس' عمرو بن سعید' حضرت ابوزرعہ بن عمر بن جریر' حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سننے اور فرمانبرداری پر بیعت کی (یعنی آپ جس بات کا حکم فرمائیں گے ہم اس کو تسلیم کریں گے) اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر (بیعت کی) حضرت جریر جب کوئی شے فروخت کرتے یا خرید تے تو یہ فرماتے کہ بھائی صاحب ہم تم سے جو شے لے رہے ہیں وہ ہمیں اس چیز سے زیادہ پسند ہے جو تمہیں دے رہے ہیں اب تم کو اختیار ہے۔

خلاصۃ الباب: خیر خواہی پر بیعت ...... کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ چیز واجب ہے کہ وہ ہر حالت میں ایک دوسرے کے خیر خواہ و ہمدرد رہیں' جو مسلمان سامنے ہے اس کے ساتھ بھی خیر خواہی کی جائے اور جو نظروں سے دور ہے اس کے ساتھ بھی خیر خواہی کریں' یہ طرز عمل اختیار نہ کرنا چاہئے کہ جب کسی مسلمان کے سامنے آئیں تو اس کے ساتھ تملق یعنی خوشامد چاپلوسی کا رویہ اپنائیں اور جب وہ سامنے نہ ہو تو غیبت کریں یہ خالص منافقانہ رویہ ہے اور منافقوں کی خاصیت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ میں ہر ایک مسلمان کے ساتھ بھلائی کروں گا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤں گا۔

بَابٌ فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ

باب: مسلمانوں سے تعاون کرنا

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ

۱۵۱۱: ابوبکر' عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' جریر (دوسری سند) واصل'

الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ وَاصِلٌ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ۔

اسباط اعمش ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے کوئی دُنیاوی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اُوپر سے قیامت کی تکلیف دُور کرے گا اور جو شخص کسی نادار شخص پر آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دُنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا عوب چھپائے اتو اللہ تعالیٰ اس شخص کا دُنیا اور آخرت میں عیب چھپائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہے گا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عثمان نے (حدیث کی سند میں) ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کو اور (حدیث شریف کے متن میں) وَمَنْ يَسَّرَ عَلَىٰ مُعْسِرٍ کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

۱۵۱۲: محمد بن کثیر سفیان ابومعاویہ ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ایک نیک کام صدقہ ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اسی کے اَجر کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

''جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے''۔

بَابٌ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

باب: نام تبدیل کرنا

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَائَكُمْ۔

۱۵۱۳: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد ہشیم داؤد عبداللہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے آباء و اجداد کے ناموں سے بلائے جاؤ گے تو تم لوگ اچھے نام رکھا کرو۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۵۱۴: ابراہیم عباد عبیداللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو تمام

عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ۔

ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ ابْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ۔

۱۵۱۵: ہارون بن عبداللہ' محمد بن مہاجر' عقیل' حضرت ابووہب جشمی سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حضرات انبیاء علیہم السلام کے نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں اور تمام ناموں سے سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور تمام ناموں میں برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

۱۵۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ کو ان کی پیدائش کے وقت خدمت نبوی میں لے گیا اس وقت آپ ایک عبا پہنے ہوئے اپنے اُونٹ کو دوا لگا رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کھجور ہے میں نے عرض کی جی ہاں پھر میں نے چند کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے ان کو اپنے مُنہ میں ڈال لیا اور ان کو چبا کر بچہ کا مُنہ کھولا اور ان کو اس بچہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ بچہ اپنی زبان چلانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھجور انصار کی جان ہے۔ پھر آپ نے اس لڑکے کا نام عبداللہ رکھا۔

خلاصۃ الباب: بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس ارشاد گرامی سے مراد ہے کہ یہ دونوں نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن انبیاء کے ناموں کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ یہ دونوں نام اسم محمد سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہیں بلکہ پسندیدگی میں ان دونوں کا درجہ یا تو اسم محمد کے درجہ سے کم ہے یا برابر ہے۔

بَابٌ فِي تَغْيِيرِ الْاِسْمِ الْقَبِيحِ

باب: برے نام کو تبدیل کر لینا چاہئے

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ۔

۱۵۱۷: احمد بن حنبل' مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصیہ کا نام تبدیل فرما دیا اور ارشاد فرمایا تم تو جمیلہ ہو۔

خلاصۃ الباب: عربی زبان میں عاصیہ کے معنی گناہ کرنے والی کے ہیں یہ نام ایک برا نام تھا۔ اس وجہ سے آپ نے اس نام کو تبدیل فرما کر ان کا نام جمیلہ تجویز فرمایا لفظ جمیلہ جمیل سے بنا ہے جس کے معنی خوبصورت کے ہیں ایسا نام عورتوں کے لئے ایک اچھا نام ہے اور یہ عاصیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھی۔ زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کا نام عاصی یا عاصیہ رکھتے تھے اس کے لفظی معنی نافرمان' سرکش' متکبر اور خدا اور اس کے دین کا مخالف ہیں چنانچہ زمانۂ اسلام کے ظہور کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس طرح کے نام رکھنے کو ناپسند فرمایا اور جس کسی کا نام عاصی یا عاصیہ تھا اس کو بدل کر دوسرا نام رکھ دیا اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کو بدل دینا مستحب ہے۔

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا مُرَّةَ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ۔

۱۵۱۸: عیسیٰ بن حماد لیث 'یزید' محمد بن اسحٰق' حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی صاحبزادی کا کیا نام رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا برہ (یعنی نیک بخت نام رکھا ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے آپ کو پاک باز نہ کہو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے کہ تم میں سے کون نیک بخت ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ۔

۱۵۱۹: مسدد' بشر' بشیر' ان کے چچا' حضرت اُسامہ بن اخدری سے روایت ہے کہ ایک شخص کا نام ان شخصوں میں سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اصرم تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اصرم (یعنی کاٹ دینے والا) آپ نے ارشاد فرمایا نہیں تم زرعہ ہو (زرعہ کے معنی کھیتی اُگانے والے کے ہیں)

خلاصۃ الباب: ''اصرم' صرم سے مشتق ہے جس کے معنی قطع و برید کرنا' ترک سلام و کلام کرنا اور درخت کاٹنا ہیں ان معنی کی مناسبت سے آپ ﷺ نے اصرم نام کو ناپسند فرمایا اور اس کے بجائے مذکورہ نام رکھ دیا یہ لفظ زراعت سے ماخوذ ہے اور اپنے معنی کے اعتبار سے جود و سخاوت اور خیر و برکت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اس حدیث سے قبل اور بعد میں آنے والی احادیث میں امام ابوداؤد نے آنحضرت ﷺ کی طرف سے جن ناموں کے بدلے جانے کا ذکر کیا ہے ان میں عاص' عاصی کا مخفف ہے یہ نام لفظی مفہوم کے اعتبار سے عصیان و سرکشی' عدم اطاعت اور نافرمانی پر دلالت کرتا ہے جب کہ مؤمن کی خصوصیت اطاعت و فرمانبرداری ہے اس لئے کسی مؤمن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ عاص یا عاصیہ نام رکھے۔

عزیز چونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم پاک ہے اس لئے عبدالعزیز نام رکھنا تو مناسب ہے لیکن صرف ''عزیز'' نام غیر موزوں ہے۔ علاوہ ازیں یہ لفظ غلبہ و قوت عزت اور زور آوری پر دلالت کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان ہے جب کہ بندے کی

شان ذلت وانکساری' خضوع اور فروتنی ہے۔ اسی طرح حمید نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کی صفات میں سے ایک اسم ہے اور بطریق مبالغہ اس کی ایک صفت ہے اس اعتبار سے کسی شخص کا نام عبدالحمید موزوں ہے کریم وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

''عتلہ'' نام کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ناپسند فرمایا کہ اس میں غلظت وشدت اور سختی کے معنی نکلتے ہیں جب کہ مؤمن کو نرم و ملائمت کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے۔

شیطان نام رکھنا نہ صرف اس ذات کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے بلکہ اس کے لفظی مفہوم کے اعتبار سے بھی نہایت غیر موزوں ہے کیونکہ لفظ شیطان یا تو ''شیط'' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں جل جانا ہلاک ہو جانا یا ''شطن'' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں خدا کی رحمت سے دور ہونا۔

''حکم'' حاکم کا مبالغہ ہے اور حقیقی حاکم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ بس اسی کا حکم قابل نفاذ بھی ہے اور لائق اطاعت بھی اس اعتبار سے حکم نام بھی غیر موزوں ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالحکم کی کنیت کو پسند نہیں فرمایا جیسا کہ پیچھے روایت گزری ہے تو حکم نام کا تغیر بطریق اولیٰ مناسب ہے۔

غراب نام کی ناپسندیدگی کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ غراب کوے کو کہتے ہیں جو جانوروں میں پلید جانور ہے وہ مردار اور نجاست کھاتا ہے دوسرے یہ کہ اس کے معنی دوری کے ہیں۔

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ هَانِءٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ۔

۱۵۲۰: ربیع' یزید' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت شریح' اپنے والد ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ خدمت نبوی میں اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ان کی قوم کے لوگ ان کو ابو الحکم کے نام سے پکارتے ہیں آپ نے ان کو طلب فرمایا اور فرمایا کہ حکم تو (صرف) اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے تمہارا نام ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میری قوم کے لوگ جب کسی معاملہ میں اختلاف کرتے ہیں تو میرے پاس آتے ہیں میں اس معاملہ کا اس طرح فیصلہ کرتا ہوں کہ فریقین رضامند ہو جاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا عمدہ بات ہے؟ پھر دریافت فرمایا تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ میں نے عرض کیا شریح' مسلم' عبداللہ۔ آپ نے فرمایا ان تمام میں بڑا بیٹا کون ہے؟ میں نے عرض کیا شریح' آپ نے فرمایا بس تم ابوشریح ہو۔

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۱۵۲۱: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت سعید بن مسیّب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ قَالَ سَعِيدٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمَّى حَرْبًا سَلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ وَشَعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شَعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رِشْدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ۔

کہ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حزن' آپ نے فرمایا تم سہل ہو۔ اس شخص نے عرض کیا سہل کو تو لوگ (پاؤں) میں روند دیتے ہیں اور رُسوا کرتے ہیں۔ سعید نے بیان کیا میں سمجھا کہ ہم لوگوں کے خاندان میں کچھ شدت اور تکلیف پیش آنے والی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عاص' عزیز' عتلہ' شیطان' حکم' غراب' حباب' شہاب کا نام تبدیل فرما دیئے اور آپ نے شہاب کا نام (تبدیل فرما کر) ہشام نام رکھ دیا' اور حرب (نام تبدیل فرما کر) سلم نام رکھ دیا اور مضطجع کے بدلہ منبعث نام رکھ دیا اور جس زمین کا نام عفرہ تھا آپ نے اس نام کو تبدیل فرما کر خضرہ نام رکھ دیا اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنوالزنیہ کا نام بنورشدہ رکھا اور اور بنی مغویہ کا نام بنی رشدہ تجویز فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا میں نے ان ناموں کی تبدیلی کی اسناد بوجہ اختصار بیان نہیں کیں۔

درست اور غیر درست نام:

مذکورہ حدیث میں بعض ایسے نام مذکور ہیں کہ جن سے کسی کو موسوم کرنا درست نہیں۔ حزن دُشوار گزار اور سخت زمین کو کہا جاتا ہے۔ آپ نے اس کے بجائے سہل نام تجویز فرمایا۔ سہل کے معنی آسانی کے بھی ہیں اور نرم اور عمدہ زمین کو بھی سہل کہا جاتا ہے اور عاص کے معنی نافرمان اور گنہگار کے ہیں اور عزیز اللہ تعالیٰ کا نام ہے اس لئے اس نام سے منع فرمایا البتہ عبدالعزیز نام میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عتلہ کے معنی شدت اور سختی کے ہیں اور غراب کوّے کو کہتے ہیں اور اس کے معنی دُوری کے بھی ہیں اور حباب شیطان کا دوسرا نام ہے اور شہاب' شیطان کو مار بھگانے کے لئے ایک شعلہ ہے حرب کے معنی لڑائی' جنگ کے ہیں آپ نے اس کے بدلے سلم نام رکھا اس کے معنی صلح کے ہیں اور مضطجع کے معنی لیٹنے والے کے ہیں اور منبعث کے معنی اُٹھنے والا ہیں۔ عفرہ بنجر زمین کو کہتے ہیں اور خضرہ سرسبز و شاداب کو۔

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔

۱۵۲۲: ابوبکر بن ابی شیبہ' ہاشم' ابوعقیل' مجالد' سعید' شعبی' حضرت مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی انہوں نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا مسروق بن الاجدع۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے۔

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ۔

۱۵۲۳: نفیلی' زہیر' منصور' ہلال' ربیع' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا تم اپنے غلام کا نام رباح نہ رکھواور نہ ہی یسار نام رکھواور نہ نجیح اور نہ افلح نام رکھو کیونکہ جب تم معلوم کرو گے کیا (وہ) وہاں ہے؟ پھر دوسرا شخص کہے گا نہیں ہے۔ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ یہ صرف چار نام ہیں اب مجھ پر زیادہ کی تہمت نہ لگاؤ۔

تشریح: رباح کے معنی نفع کے ہیں اور یسار کے معنی مالداری' نجیح کے معنی نجات' افلح کامیابی۔ آپ نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ جب ان میں سے کسی کے متعلق دریافت کیا جائے اور کوئی جواب دے کہ وہ یہاں نہیں ہے تو دریافت کرنے والا بدفالی کا شکار ہوسکتا ہے اور بدفالی سے تو ہم پرستی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا۔

۱۵۲۴: احمد بن حنبل' معتمر' رکین' ان کے والد' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو اپنے غلاموں کا چار ناموں میں سے نام رکھنے سے منع فرمایا۔ (وہ نام یہ ہیں) افلح' یسار' نافع' رباح۔

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَدْرِي ذَكَرَ نَافِعًا أَمْ لَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَثَمَّ بَرَكَةُ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ۔

۱۵۲۵: ابوبکر بن ابی شیبہ' محمد بن عبید' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا اگر میں زندہ رہا تو میں ان شاءاللہ اپنی اُمت کو منع کروں گا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے' اعمش نے بیان کیا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ ابوسفیان نے نافع بھی بیان کیا یا نہیں؟ کیونکہ ایک آدمی معلوم کرتا ہے کہ اس جگہ برکت ہے وہ کہتا ہے نہیں ہے (اس لئے یہ ایک بری فال ہوئی) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابوزبیر نے جابر سے انہوں نے' آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں لفظ برکت کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِإِسْنَادِهِ

۱۵۲۶: احمد بن حنبل' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کو لوگ (دُنیا میں) بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں گے۔ (حالانکہ شہنشاہ تو اللہ تعالیٰ ہیں) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شعیب نے ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں اخنع کے بجائے

قَالَ أَخْنَى اسْمٍ۔

اخنا اسم ہے۔

بَابٌ فِي الْأَلْقَابِ

١٥٢٧: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي بَنِي سَلَمَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا فُلَانُ فَيَقُولُونَ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ۔

باب: برے القاب

١٥٢٧: موسیٰ بن اسماعیل وہیب داؤد عامر حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کی یعنی قبیلہ بنی سلمہ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا﴾ یعنی ایک دوسرے کو برے ناموں سے نہ پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام اچھا نہیں ہے ابوجبیرہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم میں سے کوئی شخص نہیں تھا کہ جس کے دو تین نام نہ ہوں (لیکن وہ شخص بعض نام لینے سے خوش ہوتا ہے اور بعض نام لینے سے ناراض ہوتا تھا) تو آنحضرت ﷺ پکارتے اے فلاں! تو لوگ آپ سے عرض کرے یارسول اللہ ﷺ آپ خاموش رہیں۔ اس لئے وہ شخص اس نام سے غصہ ہوتا ہے اس پر یہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ نازل ہوئی۔

بَابٌ فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى

١٥٢٨: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنَّى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ۔

باب: جو شخص ابوعیسیٰ کنیت رکھے

١٥٢٨: ہارون ان کے والد ہشام حضرت زید بن اسلم اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادہ کو اس بات پر مارا کہ اس نے ابوعیسیٰ اپنی کنیت رکھی تھی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم کو ابوعبداللہ کنیت رکھنا کافی نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا میری کنیت آنحضرت ﷺ نے رکھی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیے گئے تھے اور ہم لوگ تو ایک جھنجھناہٹ میں ہیں یا یہ فرمایا کہ ہم لوگ تو اپنے جیسے لوگوں میں ہیں پھر حضرت مغیرہ ہمیشہ ابوعبداللہ کی کنیت سے پکارے جاتے تھے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تواضع:

مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری اور آنحضرت ﷺ کی کیا مثال۔ آپ کے تمام گناہ یعنی لغزشیں معاف فرمادی گئیں اور ہم تو عام آدمی ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو ابوعیسیٰ کنیت رکھنے سے اس وجہ سے منع فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں مسلمانوں کا مشرکین سے کافی میل جول تھا ایسا نہ ہو کہ جہالت کی وجہ سے کفریہ عقیدہ دل میں آجائے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی باپ تھے جیسا کہ عیسائی کہتے تھے نعوذ باللہ۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ۔

باب: کوئی شخص دوسرے کے بیٹے کو کہے اے میرے بیٹے!

۱۵۲۹: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد' ابن محبوب' ابوعوانہ' ابوعثمان' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کو فرمایا اے میرے بیٹے! (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے شفقت ومحبت سے ان کو بیٹا کہہ کر پکارا اور اس طرح پکارنا درست ہے)۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کا بیان

۱۵۳۰: مسدد' ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان' ایوب سختیانی' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طریقہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوصالح نے روایت کیا ہے اور اسی طریقہ سے ابوسفیان کی جابر سے اور ابن منکدر کی حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بِهَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي

باب: جس کی رائے میں نام محمد رکھنا اور کنیت ابو القاسم رکھنا درست نہیں اس کی دلیل

۱۵۳۱: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو شخص میری کنیت رکھے وہ میرا نام نہ رکھے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عجلان نے اسی طریقہ سے' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور حضرت ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

هُرَيْرَةَ مُخْتَلِفًا عَلَى الرِّوَايَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِيهِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ۔

تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے کچھ اختلاف روایات کے ساتھ نقل کیا ہے اور اسی طریقہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عبد الرحمٰن کی' کچھ اختلاف کے ساتھ روایت ہے اس روایت کو ثوری' ابن جریج نے ابوزبیر کی طرح روایت کیا ہے اور معقل نے ابن سیرین کی طرح اور موسیٰ بن یسار اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے اس میں حماد بن خالد اور ابن فدیک نے اختلاف کیا ہے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا

باب: کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت کا بیان

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۳۲: عثمان' ابوبکر' ابو اُسامہ' فطر' منذر' حضرت محمد بن الحنفیہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا یارسول اللہؐ! اگر آپ کے (وصال کے) بعد میرے یہاں کسی لڑکے کی پیدائش ہوتو میں اس لڑکے کا نام آپ کے نام پر رکھوں گا اور اس کی کنیت بھی وہی رکھوں گا جو کہ آپ کی کنیت ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے (حضرت) ابوبکر صدیق بن شیبہ نے لفظ قُلْتُ نہیں فرمایا بلکہ بیان فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي۔

۱۵۳۳: نفیلی' محمد بن عمران' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ میرے ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی ہے۔ میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے پھر مجھ سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس کو برا سمجھتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کیا وجہ ہے کہ میرا نام رکھنا تو صحیح ہو اور میری کنیت رکھنا صحیح نہ ہو؟ یا فرمایا میری کنیت حرام ہو اور میرا نام رکھنا جائز ہو۔

خُلاصۃ الباب: کنیت اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ذات کی نسبت باپ یا بیٹے کی طرف کر کے اپنے کو مشہور و متعارف کرائے جیسے ابن فلاں یا ابوفلاں یعنی فلاں کا بیٹا فلاں کا باپ وغیرہ یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کنیت اس نام کو کہتے ہیں جو باپ' بیٹا یا بیٹی' ماں کے تعلق سے بولا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اور حدیث مبارکہ میں تقسیم کرنے والا بھی کہا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ یہ صفت تمہارے اندر موجود نہیں ہے اور تم اس مقام پر فائز نہیں ہو اس لئے تم میری کنیت کو اختیار کرنے کے مجاز نہیں البتہ اپنا نام یا اپنی اولاد کا نام لفظ اور

صورۃً میرے نام پر رکھ سکتے ہو۔حاصل یہ کہ میں محض اس سب سے ابوالقاسم نہیں ہوں کہ میرے بیٹے کا نام قاسم ہے بلکہ مجھ میں قاسمیت کے معنی کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے بایں اعتبار کہ مجھ کو دینی ودنیاوی اموروودولت کا تقسیم کنندہ قرار دیا گیا ہے لہٰذا جب میں نہ تو ذات کے اعتبار سے اور نہ صفات کے اعتبار سے تم میں سے کسی بھی شخص کی مانند ہوں تو تم کو میری کنیت پر اپنی کنیت مقرر نہ کرنی چاہئے۔واضح رہے کہ اس صورت میں ابو کے معنی باپ کے نہیں ہوں گے بلکہ اس وصف کے مالک ہوں گے جیسا کہ کسی شخص کو ابوالفضل کہا جائے درآنحالیکہ اس کے بیٹے کا نام فضل نہ ہو۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ محمد نام رکھنا تو جائز ہے لیکن ابوالقاسم کنیت مقرر کرنا درست نہیں ہے خواہ یہ صورت ہو کہ جس شخص کا نام محمد ہو وہ ابوالقاسم کو اپنی کنیت قرار دینا چاہے اور خواہ یہ صورت ہو کہ نام کچھ اور ہو اور محض کنیت ابوالقاسم مقرر کرنا چاہے۔حاصل یہ کہ کسی بھی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ابوالقاسم کو اپنی کنیت قرار دے خواہ اس کا نام محمد ہو یا کچھ اور ہو۔ چنانچہ حضرت امام شافعیؒ اور اصحاب ظواہر کا یہی قول ہے اور وہ انہیں حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں۔دوسرا قول محمد شیبانیؒ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ نام اور کنیت کو ایک ساتھ جمع کرنا درست نہیں ہے یعنی جس کا نام محمد ہو وہ اپنی کنیت ابوالقاسم نہ رکھے البتہ جس کا نام محمد نہ ہو اس کو صرف ابوالقاسم کہنا کہلانا جائز ہے۔ان کے نزدیک ان دونوں حدیثوں کا مطلب یہی ہے کہ کوئی شخص اپنی ذات کے لئے اس نام وکنیت کو ایک ساتھ اختیار نہ کرے۔تیسرا قول یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرنا بھی جائز ہے یعنی جس شخص کا نام محمد ہو وہ بھی اپنی کنیت ابوالقاسم رکھ سکتا ہے اس قول کی نسبت حضرت امام مالکؒ کی طرف کی جاتی ہے ان کا کہنا ہے کہ جن احادیث میں اس کی ممانعت منقول ہے وہ منسوخ ہیں۔ چنانچہ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ اس ممانعت کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ جائز ہے۔اس جماعت کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا تو میں اس کا نام اور کنیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام وکنیت کی طرح رکھوں گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ حضرت محمد بن الحنفیہؒ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پیدا ہوئے تھے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی۔ایک اور جماعت کہ جس کا قول ناقابل اعتماد ہے یہ کہتی ہے کہ کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا تمام اقوال کی روشنی میں جو قول سب سے صحیح اور حنفی مسلک کے مطابق ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنا تو جائز بلکہ مستحب ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر اپنی کنیت رکھنا اگرچہ اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے ہو ممنوع ہے۔ اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ ممنوع تر تھا اسی طرح نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنا بطریق اولیٰ ممنوع ہوگا۔جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکورہ بالا روایت کا تعلق ہے تو وہ ان کے ساتھ ایک مخصوص معاملہ تھا۔جیسا کہ حدیث کے سیاق سے واضح ہوتا ہے لہٰذا ان کے علاوہ کسی اور کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر اپنی کنیت رکھے۔اس کی تائید ابن عساکرؒ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو جمع الجوامع میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن اسی مسئلہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے اپنے لڑکے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر ابوالقاسم رکھی ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک شخص کے لئے ان دونوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

قریشی صحابہؓ کو بلوایا ان سب نے حاضر ہو کر گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخصوص طور پر اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے ہونے والے بچے کا نام وکنیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام وکنیت پر رکھ لیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ

باب: کوئی آدمی کنیت تو رکھے مگر اس کے بیٹا نہ ہو

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ قَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

۱۵۳۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لایا کرتے تھے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی اور اس کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا۔ اتفاقاً وہ چڑیا مرگئی پھر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ وہ (یعنی ابوعمیر میرا بھائی) رنجیدہ ہے۔ آپ نے اس کی وجہ دریافت فرمائی' لوگوں نے عرض کیا کہ اس کی پالتو چڑیا مرگئی (اس لئے رنجیدہ بیٹھا ہے) آپ نے فرمایا اے ابوعمیر' (تمہارا) نغیر کیا ہوا؟ (نغیر عربی زبان میں ایک چڑیا کا نام ہے جو کہ کبوتر سے چھوٹی اور چڑیا سے بڑی ہوتی ہے)۔

خلاصۃ الباب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چھوٹے بھائی کا ذکر کیا ہے ان کا نام کبشہ تھا اور وہ ان کے اخیافی یعنی ماں شریک بھائی تھے ان کے باپ کا نام ابوطلحہ زید بن سہیل انصاری رضی اللہ عنہ تھا۔

"نُغَیْرٌ" تصغیر ہے نُغَرٌ کی جو ایک چھوٹے پرندے کا نام ہے اور چھوٹی چڑیا کی طرح ہوتا ہے اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ پرندہ چڑیا کی طرح سرخ سروالا ہوتا ہے نیز بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اہل مدینہ اس پرندے کو بلبل کہتے تھے ہوسکتا ہے کہ یہ وہی پرندہ ہو جس کو ہمارے ہاں لال کہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی کبشہ اس پرندے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے جیسا کہ چھوٹے بچوں کو جب کوئی چڑیا وغیرہ مل جاتی ہے تو اس کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں اور اس کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں پھر ایک دن اچانک وہ پرندہ مرگیا اس کے بعد جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو از راہِ مذاق چھیڑتے اور پوچھتے کہ ارے ابوعمیر تمہارا نغیر کیا ہوا؟ گویا ان کو مخاطب کرتے وقت ظرافت کے ساتھ تفنن کلام کا اسلوب بھی اختیار فرماتے یعنی نغیر کی مناسبت سے اور اس لفظ کے قافیہ کے طور پر ان کو ابوعمیر کی کنیت کے ذریعہ مخاطب فرماتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کو چڑیا وغیرہ سے دل بہلانا اور ان کے ساتھ کھیل کود کرنا جائز بشرطیکہ اس کو تکلیف وایذا نہ پہنچائیں نیز اس سے معلوم ہوا کہ کسی چھوٹے اور کمسن بچے کی کنیت مقرر کرنا جائز ہے اور یہ جھوٹ میں داخل نہیں ہے نیک فالی ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اخْتِهَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ۔

باب: عورت کی کنیت رکھنے کا بیان

۱۵۳۵: مسدد' سلیمان' حماد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تمام سہیلیوں کی کنیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم بھی اپنے بیٹے عبداللہ کے نام سے کنیت رکھ لو (حضرت عبداللہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے لڑکے ہیں) مسدد نے بیان کیا عبداللہ بن زبیر' اس لئے ان کی کنیت اُمّ عبداللہ تھی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن اور معمر نے ہشام سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے اور ابو اُسامہ نے ہشام' عباد بن حمزہ سے اس کو روایت کیا ہے اور حماد اور مسلمہ نے ہشام سے ابواُسامہ کی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الْمَعَارِيضِ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ حِمْصَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ۔

باب: ذو معنی گفتگو کرنا

۱۵۳۶: حیوۃ بن شریح' بقیہ' صبارہ' ان کے والد' عبدالرحمن بن جبیر' ان کے والد' حضرت سفیان بن اُسید حضرمی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے اس قسم کی بات بیان کرو جس کو وہ سچ سمجھے اور تم اس سے جھوٹ بیان کرو۔

بَاب فِي قَوْلِ الرَّجُلِ زَعَمُوا

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو

باب: لفظ زَعَموا یعنی لوگوں کا گمان ہے کہنا

۱۵۳۷: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' اوزاعی' یحییٰ' حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوعبداللہ سے کہا یا ابوعبداللہ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ زَعَمُوْا کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے انسان کا 'زَعَمُوْا' تکیہ کلام مذموم ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابوعبداللہ کا نام حذیفہ ہے۔

دَاوُد أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حُذَيْفَةُ۔

گفتگو سے متعلق ایک ہدایت:

بہت سے لوگ گفتگو میں ایسے موقعہ پر کہ جہاں پر بات کا یقینی ہونا معلوم نہ ہو وہاں زَعَمُوْ ابولتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا گمان کیا ہے آپ نے اس طرح بات کو بیان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ جو بات یقینی نہ ہو اس کو بیان بھی نہ کرنا چاہیے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ

باب: خطبہ میں اَمابعد کہنے کا بیان

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

۱۵۳۸: ابوبکر بن ابی شیبہ محمد بن فضیل ابوحیان یزید حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خطبہ میں) فرمایا: ((اَمَّا بَعْدُ!))۔

اَمابعد پڑھنا:

اَمابعد اس جگہ پڑھا جاتا ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرنے سے فراغت ہوتی ہے اور بات کا آغاز ہوتا ہے۔

بَاب فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ

باب: انگور کو کرم کہنے اور زبان کو مشتبہ اور مشکوک الفاظ سے روکنے کی ممانعت

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلٰكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ۔

۱۵۳۹: سلیمان بن داؤد ابن وہب لیث جعفر بن ربیعہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص (انگوروں کو) کرم نہ کہے اس لئے کہ کرم مسلمان شخص ہے (بلکہ) اس طرح کہو کہ ''انگور کے باغات''

خلاصۃ الباب: انگور کو کرم کہنا: اہلِ عرب انگور کو کرم کہتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ عرب کے خیال میں انگور سے جو شراب تیار ہوتی ہے اس کو پینے سے انسان میں کرم یعنی مہربانی سخاوت وغیرہ صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں۔ اسلام میں جب حرمت شراب کا حکم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کو کرم کہنے سے منع فرمایا تا کہ شراب کا کوئی اچھا پہلو خیال میں نہ آئے کیونکہ لفظ کرم سے بری بات (یعنی شراب) کا بہتر پہلو سامنے آسکتا تھا اس لئے اسلام میں ایسے مبہم الفاظ کے استعمال سے منع فرمایا۔

بَاب لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ

باب: باندی یا غلام اپنے مالک کو اے میرے

رَبِّی وَرَبَّتِی

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ۔

رب نہ کہے

۱۵۴۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' حبیب' ہشام' محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص (اپنی باندی یا غلام کو) اس طریقہ سے نہ کہے اے میرے عبد اور میری امہ اور نہ باندی اور غلام میرا ربّ اور ربہ کہیں (یعنی آقا کو ربّ اور مالکہ کو ربہ نہ کہیں) مالک اپنے غلام کو میرا جوان اور باندی کو میری جوان کہے اور غلام اور باندی کہے میرے میاں اور اے میری بی بی' کیونکہ تم سب لوگ خود غلام ہو اور ماتحت ہو اور مالکِ حقیقی اور پالن ہار اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۴۱: ابن سرح' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابو یونس' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ غلام' باندی اس طریقہ سے کہیں سیّدی اور میرے مولیٰ۔

۱۵۴۲: عبید اللہ بن عمر' معاذ' ان کے والد' قتادہ' حضرت عبد اللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ منافق شخص کو سردار نہ کہو کیونکہ اگر وہ منافق سردار ہوا تو تم نے اپنے ربّ کو ناراض کیا۔

بَاب لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

باب: اِس طرح نہ کہو کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے

۱۵۴۳: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت ابو امامہ' سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ میرا دِل خبیث ہو گیا۔ بلکہ (اگر ضرورت پڑے تو) یوں کہے کہ میرا دِل پریشان ہو گیا' ویران ہو گیا۔

۱۵۴۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

لوگوں میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے کہ میرا دِل جوش مار رہا ہے (بلکہ اس طریقہ سے کہے کہ میرا قلب پریشان ہے ویران ہے)

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ۔

۱۵۴۵: ابوولید' شعبہ' منصور' عبداللہ بن یسار' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا یوں نہ کہو جو اللہ اور فلاں شخص چاہے بلکہ اس طرح کہو جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر فلاں شخص چاہے۔

ایک تعلیم بابت عقیدہ:

پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کر دیا حالانکہ ہر ایک کام میں رضائے الٰہی ضروری ہے چاہے دوسرے کی رضامندی ہو یا نہ ہو اور دوسری صورت میں رضائے الٰہی کے ساتھ دوسرے شخص کا چاہنا بھی شامل کر دیا اس لئے اس میں حرج نہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو چاہیں گے تو اس کے مقرب بندے بھی وہ کام چاہیں گے اگرچہ اللہ کے نزدیک نیک بندوں کا چاہنا بھی مرضی الٰہی کی وجہ سے ہی ہوگا۔

۱۵۴۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ۔

۱۵۴۶: مسدد' یحییٰ' سفیان' عبدالعزیز' تمیم طائی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کے سامنے خطبہ پڑھا تو کہنے لگا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی تو اس کو ہدایت ملی اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی (صرف یہ بات سن کر) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چلو جاؤ' تم بدترین خطیب ہو۔

برا خطیب:

آپ نے اس شخص کو اس وجہ سے خطبہ دینے سے منع فرمایا کیونکہ اس شخص نے نافرمانی میں اللہ اور رسول کو ساتھ ساتھ بیان کیا اس کو یہ چاہئے تھا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کو ذکر کرتا پھر رسول ﷺ کو بعض حضرات نے اس کی دوسری وجہ بھی بیان کی ہے۔

۱۵۴۷: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ دَابَّةٌ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي وَلَكِنْ قُلْ

۱۵۴۷: وہب' خالد بن عبداللہ' حضرت خالد حذاء' ابوتمیمہ سے اور وہ ابو الملیح سے اور وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی بیان کرتا تھا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ کی سواری پھسل گئی تو میں نے کہا بیڑا غرق ہو شیطان کا۔ آپ نے فرمایا یہ مت کہو کہ بیڑا غرق ہو شیطان کا۔ اس لئے کہ اس طرح کہنے سے شیطان (خوشی سے) پھول جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے وہ (خوشی سے) کہتا ہے کہ میری طاقت کو مان لیا بلکہ یوں کہو

بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔

بسم اللہ جب تم بسم اللہ کہتے ہو تو شیطان سکڑ کر اس قدر چھوٹا ہو جاتا ہے کہ جس قدر مکھی۔

۱۵۴۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوسَى إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ يَعْنِي فِي أَمْرِ دِينِهِمْ فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ۔

۱۵۴۸: قعنبی' مالک (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ برباد ہو گئے تو وہ شخص تمام لوگوں سے زیادہ برباد ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مالک نے بیان کیا جب کوئی شخص یہ کلمہ رنج وغم سے کہے لوگوں کے (دین کی حالت دیکھ کر تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب کوئی شخص تکبر وغرور کی بنا پر دوسروں کو کم تر سمجھ کر کہے تو مکروہ ہے اور اسی کی ممانعت ہے)

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا؟

۱۵۴۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلٰكِنَّهُمْ يَعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ۔

۱۵۴۹: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان' ابن ابی لبید' ابوسلمہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ عرب کے دیہاتی باشندے تم لوگوں پر اس نماز (عشاء) کے نام میں غالب آ جائیں خبردار! اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن وہ لوگ اُونٹنیوں کے دودھ نکالنے میں اندھیرا کرتے ہیں (اس لئے اس کو عتمہ کہتے ہیں)۔

عتمہ کی تشریح:

عربی زبان میں 'عتمہ' اندھیرے کو کہتے ہیں چونکہ عشاء کی نماز اندھیرے میں پڑھی جاتی ہے اس لئے اس کو اہلِ دیہات عرب عتمہ کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس نماز کو بوضاحت نمازِ عشاء فرمایا گیا ہے اس وجہ سے اس کو عشاء ہی کہنا چاہئے مذکورہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم لوگ عرب کے دیہات کے لوگوں کو اتباع نہ کرو اور عشاء کو عشاء ہی کہو اس کو عتمہ نہ کہو۔

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۵۵۰: مسدد' عیسیٰ' مسعر' عمرو بن مرہ' حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کاش میں نماز ادا کرتا تو مجھے آرام نصیب ہو جاتا۔ لوگوں نے اس شخص کی اس بات کو معیوب سمجھا اس شخص نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے اے بلال رضی اللہ عنہ تم نماز پڑھنے کے لئے تکبیر کہو ہم کو نماز سے آرام

اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا۔

پہنچاؤ۔

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ يَا جَارِيَةُ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ قَالَ فَأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ۔

۱۵۵۱: محمد بن کثیر' اسرائیل' عثمان' سالم بن ابی الجعد' حضرت عبداللہ بن محمد الحنفیہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد اپنے سسر کے گھر اس کی عیادت کے لئے چلے جو انصار میں سے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس نے اپنے گھر میں ایک لڑکی سے کہا کہ تم وضو کا پانی لے کر آؤ تاکہ میں نماز پڑھوں اور آرام حاصل کروں۔ کہتے ہیں کہ یہ بات' ہمیں بری لگی۔ تو اس شخص نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے بلال رضی اللہ عنہ اُٹھو اور ہم کو آرام دو نماز کے ذریعے۔

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْسِبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ۔

۱۵۵۲: ہارون' ان کے والد' ہشام' زید بن اسلم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو کسی کی نسبت دین کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف کرتے نہیں دیکھا۔

دینداری سے محبت:-

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ دنیوی اشیاء یا آباء واجداد کی جانب نسبت نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ ہر ایک کام میں دین کا ہی خیال رکھتے تھے۔ اور آپ نسبت بھی دین ہی کی طرف فرماتے تھے اور جو شخص دینداری میں جس قدر زیادہ ہوتا اس کو دوسروں سے مقدم فرماتے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ

باب: جھوٹ بولنے کی وعید

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى

۱۵۵۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' اعمش (دوسری سند) مسدد' عبداللہ' اعمش' ابووائل' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جھوٹ سے بچو۔ اس لئے کہ جھوٹ (انسان کو) گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ (انسان کو) دوزخ کی طرف لے جاتا ہے اور انسان جھوٹ بولتا ہے پھر وہ جھوٹ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ سچ بولنے کو لازم کر لو کیونکہ سچ انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی (انسان کو) جنت میں لے جاتی ہے اور انسان سچ بولتا ہے پھر سچ بولتے بولتے انسان اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھ دیا

الصِّدْقَ حَتّٰی يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا۔

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ۔

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصٌ أَبَا هُرَيْرَةَ۔

باب فِيمَا يُرْوٰى مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ!

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

جاتا ہے۔

۱۵۵۴: مسدد بن مسرہد' یحییٰ' حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو کہ لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔

۱۵۵۵: قتیبہ' لیث' ابن عجلان' ایک شخص' حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھے ایک دن بلایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے تو انہوں نے کہا اس طرف آؤ۔ میں تم کو کوئی شے دوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے اس کو کیا دینے کی نیت کی ہے؟ اس نے کہا میں کھجور دوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتی تو تم پر ایک جھوٹ کا گناہ لکھ دیا جاتا۔

۱۵۵۶: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) محمد بن حسین' علی بن حفص' شعبہ' حبیب' حفص بن عاصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اس کو بیان کر دے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حفص بن عمر نے اپنی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان نہیں کیا۔

باب: اس کے متعلق اجازت کا بیان

۱۵۵۷: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں (کسی دشمن کا) خوف محسوس ہوا تو آنحضرت ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے ڈر کی کوئی بات نہیں محسوس کی اور ہم نے اس گھوڑے کو (رفتار کے اعتبار سے) دریا پایا یعنی بہت زیادہ دوڑنے والا۔

بَاب فِي حُسْنِ الظَّنِّ

۱۵۵۸ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُهَنَّا أَبِي شِبْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ أَفْهَمْهُ مِنْهُ جَيِّدًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرٍ قَالَ نَصْرٌ ابْنُ نَهَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَصْرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔

باب: ہرایک شخص کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کا حکم

۱۵۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) نصر بن علی' مہناء ابی شبل' حماد بن سلمہ' محمد بن واسع سہیر یا شتیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (مسلمان سے) حسن ظن رکھنا بہترین عبادت ہے۔

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ وَقُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا۔

۱۵۵۹: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' علی بن حسین' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ کی خدمت میں رات کو آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں جانے کے لیے کھڑی ہوئی۔ آپ بھی میرے ساتھ مجھ کو پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ان دنوں حضرت صفیہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مکان میں رہتی تھیں۔ اسی دوران انصار میں سے دو آدمی گزرے۔ انہوں نے جس وقت آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنا شروع کر دیا۔ آپ نے ان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا تم لوگ اپنی رفتار سے چلو یہ خاتون صفیہ بنت حیی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا سبحان اللہ! یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا انسان کے اندر شیطان اس طرح گردش کرتا ہے جس طرح خون مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دِل میں شیطان بری بات نہ ڈال دے۔

بَاب فِي الْعِدَةِ

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِءْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ۔

باب: وعدہ کا بیان

۱۵۶۰: ابن مثنیٰ' ابوعامر' ابراہیم' علی بن عبدالاعلیٰ' ابوالنعمان' ابووقاص' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے تو اس شخص کی یہ نیت ہو کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا پھر وہ شخص وعدہ وفا نہ کر سکے اور وعدے پر نہ آئے تو اسے کوئی گناہ نہ ہوگا۔

۱۵۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ

۱۵۶۱: محمد بن یحییٰ' محمد بن سنان' ابراہیم' بدیل' عبدالکریم' ان کے والد'

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتًى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ بِشْرَ بْنَ السَّرِيِّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ۔

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ کی نبوت سے قبل کوئی شے خریدی۔ اس شے کی کچھ قیمت میری طرف باقی رہ گئی تھی تو میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں کل اسی جگہ آ کر قیمت ادا کروں گا۔ پھر میں بھول گیا اور مجھے تین روز کے بعد یاد آیا۔ میں وہاں گیا اور دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا اے نوجوان شخص! تم نے مجھے اذیت پہنچائی میں تین دن سے اسی جگہ پر ہوں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ نے بیان فرمایا کہ ہم لوگوں کے پاس عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہیں۔

بَاب فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب: جو شخص بطور فخر یا دوسرے شخص کو تکلیف پہنچانے کے لئے وہ چیزیں بیان کرے جو اس کے پاس نہیں

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَةً تَعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطِ زَوْجِي قَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

۱۵۶۲: سلیمان بن حرب‘ حماد‘ ہشام‘ فاطمہ‘ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے کیا مجھے گناہ ملے گا اگر میں اسے بتلاؤں کہ شوہر نے مجھے یہ دی ہیں حالانکہ اس نے مجھے نہیں دی۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے پاس وہ اشیا بیان کرے کہ جو اس کو نہیں ملیں تو اس کی مثال ایسے ہے کہ جیسے کسی شخص نے فریب اور جھوٹ کے دو کپڑے پہن لئے ہوں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

باب: خوش طبعی کرنے کا بیان

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ

۱۵۶۳: وہب بن بقیہ‘ خالد‘ حمید‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سواری عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہم تم کو اُونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے۔ اس شخص نے عرض کیا میں اُونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا آخر اُونٹوں کو بھی تو اُونٹنیاں ہی جنتی ہیں۔ یعنی

ﷺ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ۔

اونٹ بھی تو بچے ہی ہوتے ہیں۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا۔

۱۵۶۴: یحییٰ بن معین، حجاج، یونس، ابواسحق، عیز ار، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آواز بلند ہوئی ہے۔ جب وہ اندر تشریف لائے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو طمانچہ مارنے کے لئے پکڑا اور فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم آنحضرت ﷺ پر اپنی آواز بلند کر رہی ہو؟ آپ نے ان کو روکنا شروع کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصہ ہو کر باہر نکل گئے۔ جب وہ باہر تشریف لے گئے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم نے دیکھ لیا کہ میں نے تم کو اس شخص سے (یعنی تمہارے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے) کس طرح بچایا؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کئی دن تک نہ آئے اس کے بعد جب تشریف لائے اور نبیؐ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انہوں نے دیکھا کہ دونوں (ایک دوسرے سے) رضا مند ہو گئے ہیں (یعنی آپ اور عائشہ صدیقہؓ کا ملاپ ہو گیا) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگ مجھے اپنی صلح میں (بھی) شامل کرو جس طریقہ سے کہ مجھے لڑائی میں شامل کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم نے شامل کیا، ہم نے شامل کیا۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ۔

۱۵۶۵: مؤمل، ولید، عبداللہ، بشر، ابوادریس، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور ارشاد فرمایا اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا پورا اندر آ جاؤں؟ آپ نے فرمایا پورا تو میں اندر داخل ہو گیا۔

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ إِنَّمَا قَالَ

۱۵۶۶: صفوان بن صالح، ولید، حضرت عثمان بن ابی عاتکہ نے فرمایا کہ عوف نے یہ اس لئے دریافت فرمایا کہ وہ خیمہ چھوٹا

أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ۔

تھا۔

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ۔

۱۵۶۷: ابراہیم' شریک' عاصم' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے دو کان والے شخص۔

آپ کی خوش طبعی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد بطور خوش طبعی کے تھا۔ ویسے تو ہر ایک شخص کے دو ہی کان ہوتے ہیں۔ شمائل ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوش طبعی فرمانے کی متعدد روایات تفصیلی طور پر مذکور ہیں۔ جمع الوسائل شرح شمائل ترمذی میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

بَابُ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ عَلَى الْمِزَاحِ

باب: تفریح طبع میں کسی کی کوئی شے لے لینا

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلْ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنَ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۵۶۸: محمد بن بشار' یحییٰ (دوسری سند) سلیمان' شعیب' ابن ابی ذئب' حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ان کے دادا سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی شے نہ لے نہ سچے دِل سے اور نہ ہنسی مذاق میں اور جو شخص اپنے بھائی کی لکڑی لے تو اس کو واپس کر دے۔ محمد بن بشار نے اپنی روایت میں ابن یزید کا تذکرہ نہیں کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عاریت کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت کی بنا پر کسی سے کوئی شے بطور عاریت لے تو اس کو واپس کر دے اور عاریت سے متعلق تفصیلی احادیث اس سے قبل بیان ہو چکی ہیں۔

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى

۱۵۶۹: محمد بن سلیمان' ابن نمیر' اعمش' عبداللہ' حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو ان حضرات رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو نیند آ گئی کسی نے اس کے پاس سے اس کی ایک رسّی لے لی تو وہ شخص پریشان ہو گیا۔

حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے (دوسرے) مسلمان کو پریشان کرنا درست نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَدِّقِ فِي الْكَلَامِ

باب: ترتر باتیں بنانا (چپڑ چپڑ گفتگو کرنا)

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ الْعَوَقَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا۔

۱۵۷۰: محمد بن سنان' نافع' بشر' ان کے والد' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے بہت چبا چبا کر گفتگو کرنے والے سے جو کہ اپنی زبان کو اس طریقہ سے گھمائے کہ جس طریقہ سے گائے چپڑ چپڑ کرتی ہے۔

باتیں بنانا:

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے چبا چبا کر گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے جس طریقہ سے گائے گھاس کھاتے وقت چپڑ چپڑ کرتی ہے اس طریقہ سے انسان کو گفتگو کرنے باتیں بنانے سے منع فرمایا یعنی بغیر سوچے سمجھے دِل میں جو آیا وہ کہہ دیا اس کی ممانعت ہے۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

۱۵۷۱: ابن سرح' ابن وہب' عبد اللہ بن میتب' ضحاک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی آدمی لوگوں کے دِل پھیرنے کے لئے بہترین گفتگو سیکھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کے نفل اور فرض کچھ قبول نہیں فرمائے گا۔

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔

۱۵۷۲: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' حضرت زید بن اسلم' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص مشرق کی جانب سے آئے۔ انہوں نے خطبہ دیا لوگوں کو ان کے بیان سے حیرت ہوئی۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کچھ بیان جادو ہوتا ہے کچھ بیان جادو کی تاثیر رکھتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ جادو ہی جیسا اشعار اور بیان کا بھی اثر ہوتا ہے)۔

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنُهُ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۵۷۳: سلیمان بن عبدالحمید' اسمٰعیل محمد بن اسماعیل' ان کے والد' ضمضم' شریح' حضرت ابوظبیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی سے کہا کہ جس نے بہت لمبی تقریر کی تھی

أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔

اگر وہ درمیانہ طریقہ سے گفتگو کرتا تو بہت اچھا ہوتا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مجھے حکم ہوا یا فرمایا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں گفتگو کرنے میں درمیان کا طریقہ اختیار کروں کیونکہ (تمام کاموں میں) درمیان کی چال بہتر ہوتی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ

باب: شعر کے بارے میں

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِءَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هَذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَأَنَّ الْمَعْنَى أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذَلِكَ۔

۱۵۷۴: ابوولید' شعبہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگوں میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے اچھا ہے کہ اس شخص کا پیٹ اشعار سے بھرے۔ ابوعلی نے بیان کیا کہ مجھے ابوعبید سے معلوم ہوا کہ انہوں نے بیان کیا کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اس شخص کا پیٹ اشعار سے اتنا بھر جائے کہ وہ قرآن کریم اور ذکر الٰہی سے محروم رہے۔ جب قرآن کریم یا علمِ دین زیادہ ہو اور اشعار کم ہوں تو اشعار سے پیٹ کو بھرا ہوا نہیں کہا جائے گا اور (جملہ حدیث) ((وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا)) کا مفہوم یہ ہے کہ جس آدمی کا بیان اس درجہ کو پہنچ جائے کہ وہ جب کسی کی تعریف کرے تو اس خوش اسلوبی سے بیان کرے کہ لوگوں کے قلوب اس طرف متوجہ ہو جائیں پھر جب کسی شخص کی برائی بیان کرے تو اس طرح بیان کرے کہ دِل پھر اسی کی طرف آ جائیں تو اس شخص نے سامعین پر جادو کر دیا۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

۱۵۷۵: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابن مبارک' یونس' زہری' ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام' مروان بن حکم' عبدالرحمٰن بن الاسود بن یغوث' حضرت اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۱۵۷۶: مسدد' ابوعوانہ' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا۔

عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (غیر معمولی فصاحت و بلاغت سے) گفتگو کرنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ بیان جادو ہوتے ہیں اور کچھ اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُكَ۔

۱۵۷۷: محمد بن یحییٰ' سعید' ابوتمیلہ' ابوجعفر' حضرت عبد اللہ بن ثابت' حضرت صخر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کچھ بیان جادو ہوتے ہیں اور کچھ علم جہل ہوتا ہے اور کچھ شعر حکمت ہوتے ہیں اور کچھ گفتگو بوجھ ہوتی ہے۔ صعصعہ بن صوحان نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے سچ فرمایا کہ جو بیان فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی کا کسی شخص پر روپیہ واجب ہو وہ شخص اپنے مقروض شخص سے زبان میں تیز ہو اور لوگوں کے سامنے اس قسم کی باتیں کر کے دوسرے شخص کا روپیہ غصب کر لے اور حدیث میں جو یہ فرمایا ہے بعض علم جہل ہے وہ یہ ہے کہ عالم شخص ایسی باتوں میں اپنے علم کو لے جائے کہ جن کا اس شخص کو علم نہیں تو وہ شخص جاہل بن جائے گا اور یہ جو فرمایا کہ بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں تو وہ یہی نصائح اور امثال کے اشعار ہیں جن سے لوگوں کو نصیحت حاصل ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ بعض بات بوجھ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس شخص کے سامنے اپنا کلام پیش کرو کہ جو اس کلام کا خواہش مند نہ ہو یا اس کلام کے لائق نہ ہو۔

آداب وعظ وتقریر:

مطلب یہ ہے کہ مخاطب کو دیکھ کر بات کرو اور جاہل یا کم پڑھے لکھے کے سامنے ایسی باتیں بیان نہ کرو کہ جس کو وہ نہ سمجھ سکے گویا جاہل شخص کے سامنے باریک باتیں بیان کرنا اس پر بوجھ ڈالنا ہے اس لئے عربی کی مشہور مثال ہے: كَلِّمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ ۔ یعنی لوگوں کی عقل کے مطابق ان سے گفتگو کرو۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ

۱۵۷۸: ابن ابی خلف' احمد بن عبدہ' سفیان' زہری' سعیدؒ سے روایت ہے کہ عمرؓ کا حسان بن ثابتؓ کے پاس سے گزر ہوا اور وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو عمرؓ نے ان کی جانب دیکھا۔ حسانؓ نے بیان کیا کہ میں

يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

تو مسجد میں اس وقت اشعار پڑھتا تھا جب کہ یہاں آپ سے بہترین صاحب (یعنی آنحضرت ﷺ) تشریف فرما ہوتے تھے۔

١٥٧٩: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَهُ۔

١٥٧٩: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن میسب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندیشہ ہوا کہ اگر میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو (اشعار پڑھنے سے) منع کر دوں تو وہ نبی کی اجازت کی دلیل پیش کریں گے اس وجہ سے ان کو اجازت عطا فرمائی گئی۔

١٥٨٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ۔

١٥٨٠: محمد بن سلیمان' ابن ابی الزناد' ان کے والد' عروہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بچھاتے تھے وہ کھڑے ہو کر ہجو (یعنی اشعار میں کفار کی مذمت بیان کرتے تھے) ان لوگوں کی جو کہ آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں بے ادبی کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا حسان کے ساتھ رُوح القدس (یعنی حضرت جبریل امین) ہیں جب تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے رہیں۔

مددالٰہی:

مطلب یہ ہے کہ جب تک حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا دفاع کرتے رہیں اور آپ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کی اشعار کے ذریعہ مذمت کرتے رہیں تو اس وقت تک حضرت جبریل امین علیہ السلام ان کے ساتھ ہیں اور ان کے ساتھ مددِالٰہی بھی شامل ہے۔

١٥٨١: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا۔

١٥٨١: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے: ﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ یعنی شعراء کی وہ لوگ اتباع کرتے ہیں جو کہ گمراہ ہیں۔ اس حکم میں سے وہ لوگ مستثنیٰ ہو گئے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ میں بیان فرمایا۔ یعنی مگر وہ لوگ جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا

باب: خواب کے بارے میں

١٥٨٢: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

١٥٨٢: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' اسحٰق' زفر' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ

عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ فجر سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے کیا تم لوگوں میں سے کسی شخص نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے (وصال کے) بعد نیک خواب کے علاوہ نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہے گا۔

سچے خواب:

مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد نہ نبوت کے حصے پائے جائیں گے اور نہ نبوت رہے گی صرف نبوت کا ایک حصہ یعنی سچے خواب باقی رہ جائیں گے۔ مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ سچے خواب نبوت کے اجزاء میں سے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے اور بالکل درست ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب دیکھتے' اس کی تعبیر صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتی۔ اسی طریقہ سے سیّدنا یوسف علیہ السلام کا چاند' سورج اور گیارہ ستاروں کا خواب میں ان کو سجدہ کرنا اور اس کی تعبیر کا واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے اور خواب کی حقیقت اور اس کے متعلق تفصیلی بحث حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی میں بیان فرمائی ہے۔ مزید تفصیلی بحث وہاں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔ کتاب ''تعبیر نامہ خواب'' میں بھی تفصیل مذکور ہے۔

١٥٨٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

١٥٨٣: محمد بن کثیر' شعبہ' قتادہ' انس' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

١٥٨٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ

١٥٨٤: قتیبہ' عبدالوہاب' ایوب' محمد' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب زمانہ قریب آ جائے گا (یعنی قیامت قریب آ جائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور سب سے زیادہ اس شخص کا خواب سچا ہوگا کہ جس کی گفتگو سب سے زیادہ سچی اور صحیح ہوگی اور خواب تین قسم کے ہیں ایک تو بہتر خواب ہے وہ تو من جانب اللہ بشارت ہے۔ دوسرا خواب رنج و اذیت جو شیطان کی جانب سے ہوتا ہے۔ تیسرے اپنے دِل کے خیالات۔ پھر تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص خواب میں بری بات دیکھے تو (اس کو چاہئے کہ) کھڑے ہو کر نماز ادا کرے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا خواب میں گلے میں زنجیر دیکھنا میں برا سمجھتا ہوں اور پیر میں بیڑی

أَبُو دَاوُد إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ۔

دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اسلئے کہ اسکے دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص دین میں ثابت قدم رہے گا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جملہ حدیث إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت شب و روز برابر ہوں یعنی بہار کا موسم جو کہ اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے۔

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ۔

۱۵۸۵: احمد بن حنبل، ہشیم، یعلی، وکیع، ان کے چچا، حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خواب پرندے کے پیر پر ہوتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب اس کی تعبیر بیان کر دی گئی تو اسی طرح سامنے آئے گا یعنی جیسے تعبیر دی گئی اسی کے مطابق ہوگا۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا خواب صرف دوست یا عقلمند آدمی کو بتاؤ۔

پرندہ کے پاؤں پر خواب ہونے کا مطلب:

پرندہ کے پیر پر خواب کے ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ ابھی خواب ٹھیک طرح نہیں جما اور نہ کی تعبیر قرار پائی اور خواب کی جیسی تعبیر دے دی جائے تو اسی کے مطابق پیش آ سکتا ہے۔ اس لئے ایسے ہی شخص سے تعبیر حاصل کی جائے جو اس فن سے اچھی طرح واقف ہو اور صاحب فہم و فراست ہو اور دوست سے خواب بیان کرنے کا اس لئے حکم فرمایا گیا کیونکہ وہ دوست سے خیر خواہی کرے گا اور عقلمند شخص سے تعبیر معلوم کرنے کی بھی یہ وجہ ہے کہ وہ تمام نشیب و فراز سمجھ کر اور خواب دیکھنے والے شخص کے حالات پر غور کر کے ہی خواب کی تعبیر بیان کرے گا اور خواب کے سلسلہ میں مزید تحقیقی مباحث کتاب "تعطير الانام في تعبير المنام" از علامہ شیخ عبد الغنی نابلسی میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

۱۵۸۶: نفیلی، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سچے خواب اللہ کی جانب سے اور خراب خیالات اور پریشان کن خواب شیطان کی طرف سے ہیں اس لئے تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص خواب میں برائی دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور اس کے بعد اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ برا خواب اس شخص کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا

۱۵۸۷: یزید بن خالد، قتیبہ بن سعید، لیث، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ اپنی

رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

بائیں جانب تھوک دے اور اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ شیطان سے پناہ مانگے اور جس کروٹ پر (سو رہا تھا) اسے بدل کر دوسری کروٹ لے لے۔

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي۔

۱۵۸۸: احمد بن صالح' عبداللہ' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے جو آدمی خواب میں مجھے دیکھے تو قریب ہے کہ وہ شخص بیداری کی حالت میں دیکھے گا یا آپ نے اس طرح فرمایا (یہ راوی کو شک ہے) گویا اس نے مجھے جاگنے کی حالت میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل وصورت نہیں بنا سکتا۔

خواب میں آپ ﷺ کی زیارت:

جس شخص نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا درحقیقت اس نے خواب میں آپ کو ہی دیکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ آپ کی شکل وصورت بنا سکے اور بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دیگر انبیاء اور فرشتوں کا بھی یہی حکم ہے کہ شیطان ان کی بھی شکل وصورت نہیں بنا سکتا۔ لیکن پہلا قول زیادہ قوی اور علماء محققین کا مسلک ہے مزید تفصیل کے لئے خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی از حضرت شیخ الحدیث سہارنپوری اور جمع الوصائل شرح شمائل ترمذی میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۵۸۹: مسدد' سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی (جاندار) کی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عذاب دے گا جب تک کہ وہ اس میں روح نہ پھونک دے مگر وہ نہیں پھونک سکے گا اور جو شخص لوگوں کو جھوٹے خواب سنائے تو اسے کہا جائے گا کہ وہ جَو کے دو دانوں کو گرہ لگائے اور جو شخص دوسروں کی بات پر کان لگائے جبکہ وہ اپنی گفتگو اسے نہ سنانا چاہتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ العیاذ باللہ

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي

۱۵۹۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ جیسے ہم لوگ عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں اور ہم لوگوں کے پاس ابن طاب کی تر وتازہ کھجوریں لائی گئیں تو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہم لوگوں کے لئے دنیا میں بلندی ہے اور ہمارا دین عمدہ اور

الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔

بہتر ہوگا۔ (ابن طاب عرب کی اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثَاؤُبِ

باب: جمائی لینے کا بیان

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

۱۵۹۱: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' ابن ابی سعید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص جمائی لے تو وہ اپنا منہ بند کر لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۵۹۲: ابن علاء' وکیع' سفیان' سہیل سے اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اپنا منہ بند کر لے۔

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

۱۵۹۳: حسن بن علی' یزید' ابن ابی ذئب' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی لینے کو برا سمجھتے پھر تم لوگوں میں جب کوئی شخص جمائی لے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے اور ہاء ہاء نہ کرے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے وہ انسان کی یہ حالت دیکھ کر ہنستا ہے۔

چھینک' اللہ کو پسند ہے:

چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چھینک لینے کے بعد انسان کا جسم ہلکا ہو جاتا ہے مسامات کھل جاتے ہیں اور طبیعت میں فرحت محسوس ہوتی ہے جس سے عبادت میں لذت آتی ہے اور جمائی کو ناپسند ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمائی لینا سستی کی علامت ہے۔

بَابٌ فِي الْعُطَاسِ

باب: چھینکنا

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيَى۔

۱۵۹۴: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' سمی' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھینک لیتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑے کو منہ پر رکھ لیتے اور آپ ہلکی آواز سے چھینک لیتے۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

۱۵۹۵: محمد بن داؤد' حشیش' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ۔

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں ہر ایک مسلمان شخص پر دوسرے مسلمان بھائی کے لئے واجب ہیں: (۱) ایک تو سلام کا جواب دینا (۲) چھینک کا جواب دینا (۳) دعوت منظور کرنا (۴) مریض کی عیادت کرنا (۵) جنازہ کے پیچھے چلنا۔ (تدفین کے لئے)

باب كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ!

باب: چھینکنے والے شخص کا کس طرح جواب دینا چاہئے؟

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔

۱۵۹۶: عثمان بن ابی شیبہ‘ جریر‘ منصور‘ حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم لوگ سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی نے چھینکا اور کہا السّلام علیکم۔ سالم نے جواب دیا تم پر اور تمہارے ماں باپ پر سلام۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہیں میری بات ناگوار لگی ہے۔ اس نے جواب دیا میں تو یہ چاہتا تھا کہ آپ میری والدہ صاحبہ کا نہ بھلائی اور نہ برائی سے تذکرہ کرتے۔ سالم نے جواب دیا تم سے میں نے وہی کہا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ ہم لوگ ایک دن آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگوں میں سے کسی ایک نے چھینکا تو کہا السّلام علیکم آپ نے ارشاد فرمایا تم پر اور تمہاری والدہ پر سلام ہو۔ پھر ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص چھینکے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور جو شخص اس کے پاس بیٹھا ہوا ہو تو وہ یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا شخص اس کا جواب دے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۵۹۷: تمیم بن منتصر‘ اسحٰق بن یوسف‘ ابوبشر‘ منصور‘ ہلال بن یساف‘ خالد بن عرفجہ‘ حضرت سالم بن عبید اشجعی نے اسی طرح آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى

۱۵۹۸: موسیٰ بن اسماعیل‘ عبدالعزیز‘ عبداللہ‘ عبداللہ بن دینار‘ ابوصالح‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص چھینکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے اور اس شخص کا بھائی یا ساتھی

كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَيَقُولُ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے پھر وہ چھینکنے والا شخص یَهْدِیكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔

بَاب كَمْ مَرَّةً يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب: کتنی مرتبہ چھینک کا جواب دیا جائے؟

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ۔

۱۵۹۹: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین مرتبہ تک چھینک کا جواب دو پھر اگر کوئی شخص اس سے زیادہ چھینکے تو نزلہ اور زکام ہے۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۶۰۰: عیسیٰ بن حماد' لیث' ابن عجلان' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طریقہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابونعیم موسیٰ بن قیس' محمد بن عجلان' سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُشَمِّتَهُ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَكُفَّ۔

۱۶۰۱: ہارون بن عبداللہ' مالک بن اسماعیل' عبدالسلام بن حرب' یزید بن عبدالرحمن' یحییٰ بن اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ ان کی والدہ حمیدہ یا عبیدہ' ان کے والد حضرت عبید بن رفاعہ زرقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم چھینکنے والے شخص کو تین مرتبہ تک جواب دو اس کے بعد اگر تمہارا دل چاہے تو جواب دو چاہے جواب نہ دو (یعنی تین مرتبہ کے بعد جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ۔

۱۶۰۲: ابراہیم بن موسیٰ' ابن ابی زائدہ' عکرمہ بن عمار' ایاس بن سلمہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے چھینکا آپ نے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فرمایا پھر وہ شخص چھینکا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو (ایسا محسوس ہوتا ہے کہ) زکام ہے۔

بَاب كَيْفَ يُشَمَّتُ

باب: کافر ذمی کی چھینک کا کس طریقہ سے جواب

الذِّمِّيِّ

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

دینا چاہئے؟

۱۶۰۳: عثمان بن ابی شیبہ وکیع سفیان حکیم حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہودی چھینکا کرتے تھے اس توقع سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فرمائیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور تمہارا قلب ٹھیک کر دے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللَّهَ

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ أَوْ فَسَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ۔

باب: جس شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ نہ کہے تو؟

۱۶۰۴: احمد بن یونس زہیر (دوسری سند) محمد بن کثیر سفیان سلیمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے ایک کو جواب یعنی یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فرمایا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ایک شخص کو تو جواب عنایت فرمایا اور دوسرے کو نہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص نے چھینکنے کے وقت الحمد للہ کہا تھا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا (اس لئے میں نے دوسرے شخص کو جواب نہیں دیا)۔

أَبْوَابُ النَّوْمِ

نیند کے بارے میں

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْبَطِحُ عَلَى بَطْنِهِ

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ

باب: اگر کوئی پیٹ کے بل لیٹے تو کیسا ہے؟

۱۶۰۵: محمد بن مثنیٰ معاذ بن ہشام یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ حضرت یعیش بن طخفہ ان کے والد طخفہ بن قیس الغفاری سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ہمارے ہمراہ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلو تو ہم گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو کھانا کھلا دو وہ ساگ کی قسم کا کھانا لے کر تشریف لائیں وہ ہم نے کھایا۔ پھر آپ

عَائِشَةَ فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمُ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو کھانا کھلاؤ۔ وہ جبیا کے برابر خیس (عرب کا خاص کھانا) لے کر تشریف لائیں ہم نے وہ بھی کھایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو پلاؤ' سو وہ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے کر آئیں ہم نے پیا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو پلاؤ۔ وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں ہم نے پیا۔ پھر آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا تمہارا دل چاہے تو سو جاؤ ورنہ مسجد میں چلو۔ میرے والد نے کہا ہے کہ میں صبح کے وقت مسجد میں سینے کے درد کی وجہ سے اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلایا اور یہ کہنے لگا کہ ایسا لیٹنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) جب میں نے دیکھا تو آنحضرت ﷺ تھے۔

بَابٌ فِي النَّوْمِ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ

باب: جو آدمی کسی چھت پر سوئے کہ جس پر کوئی رکاوٹ نہ ہو

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَابِرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

۱۶۰۶: محمد بن مثنیٰ' سالم بن نوح' عمرو بن جابر' حضرت عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد حضرت علی بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر کی چھت پر سوئے کہ جس پر رکاوٹ نہ ہو تو اس شخص کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے (اگر گر کر مر گیا تو کوئی ذمہ داری نہیں)

ذمہ سے آزاد شخص:

مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کی ذمہ داری نہیں رہی وہ خود ہی اپنی ہلاکت اپنے ہاتھوں کر رہا ہے۔ شریعت نے انسان کو اپنی حفاظت کا حکم دیا ہے اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ یعنی تم لوگ خود اپنے کو ہلاکت میں مبتلا نہ کرو۔

بَابٌ فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ

باب: باوضو ہونا

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۶۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عاصم' شہر بن حوشب' ابوظبیہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص یادِ الٰہی کر کے باوضو سوئے پھر رات میں

قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا۔

چونکہ کر اللہ تعالیٰ سے دُنیا یا آخرت کی بھلائی مانگتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو وہ عنایت فرمائے گا۔ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کے پاس ابوظبیہ (بصرہ میں) تشریف لائے اور انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ثابت بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص نے بیان کیا کہ میں نے بیدار ہوتے وقت ان ذکرواذکار کے پڑھنے کی بہت سعی کی لیکن میں ایسا نہیں کرسکا۔

١٦٠٨: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بَالَ۔

١٦٠٨: عثمان بن ابی شیبہ وکیع سفیان سلمہ بن کھیل کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کی پھر ہاتھ مُنہ دھوکر سو گئے۔

بَابُ كَيْفَ يَتَوَجَّهُ الرَّجُلُ عِنْدَ النَّوْمِ!

باب: جس وقت انسان سوئے تو کس طرف چہرہ کرے؟

١٦٠٩: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔

١٦٠٩: مسدد حماد خالد ابوقلابہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رشتہ دار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اس طریقہ سے بچھا کرتا تھا کہ جس طریقہ سے انسان قبر کے اندر لٹایا جاتا ہے اور مسجد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے (سوتے وقت) ہوتی تھی۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت کیا دُعا مانگے؟

١٦١٠: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

١٦١٠: موسیٰ بن اسماعیل ابان عاصم معبد سواء حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ اپنے رُخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور ارشاد فرماتے: اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ یعنی اے اللہ! مجھے آپ اپنے عذاب سے بچا لیں جس روز کہ آپ اپنے بندوں کو اُٹھائیں گے۔ (یعنی قیامت کے دن)

١٦١١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي

١٦١١: مسدد معتمر منصور سعد بن عبیدہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تم سونے لگو تو وضو کرو جس طریقہ سے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر دائیں کروٹ پر

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

لیٹو اور کہو (یعنی یہ دُعا مانگو) اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ یعنی اے اللہ میں خود کو آپ کا فرمانبردار بنالیا اور میں نے تمام کام آپ کو سونپ دیئے اور میں نے آپ کی ذات سے اپنی پیٹھ کا سہارا حاصل کیا۔ رغبت اور ڈر صرف آپ کا ہے آپ سے بھاگ کر آپ ہی کی طرف ٹھکانہ اور جائے نجات ہے۔ میں آپ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا اور آپ کے نبی مرسل پر بھی ایمان لایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا انتقال ہو جائے گا تو تمہارا انتقال دینِ اسلام پر ہوگا اور تم سب سے اخیر میں یہ دُعا پڑھا کرو۔ براء نے بیان کیا کہ میں اس دُعا کو یاد کر لیتا ہوں تو میری زبان سے نکل گیا وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ آپ نے فرمایا نہیں اس طریقہ سے نہیں (بلکہ اس طریقہ سے ہے) وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ طَاهِرٌ فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۶۱۲: مسدد' یحییٰ' فطر' سعد' حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جب تم اپنے بستر پر باوضو جاؤ تو تم اپنے دائیں ہاتھ کا تکیہ کر لو آگے سابقہ حدیث ہے۔

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَحَدُهُمَا إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ طَاهِرًا وَقَالَ الْآخَرُ تَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ۔

۱۶۱۳: محمد بن عبدالملک' محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' منصور' سعد بن عبیدہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس طریقہ سے روایت کیا ہے اور اس میں اس طریقہ سے ہے کہ ایک راوی نے یہ بیان کیا کہ جب تم طہارت کی حالت میں بستر پر آؤ دوسرے راوی نے بیان کیا کہ تم نماز جیسا وضو کرو۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

۱۶۱۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' عبدالملک بن عمیر' ربعی' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب سوتے تو فرماتے (یعنی یہ دُعا مانگتے) اے اللہ میں آپ کے ہی نام پر زندہ ہوں اور آپ ہی کے نام پر مروں گا اور آپ جس وقت بیدار ہوتے تو فرماتے اس اللہ کا شکر و احسان ہے کہ جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور ہم

أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكَ۔

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ زَادَ وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ۔

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ يَعْنِي ابْنَ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۱۶۱۵: احمد بن یونس' زہیر' عبید اللہ' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے (آرام کرنے کے لئے) تو اس کو اپنے تہبند (وغیرہ) کے کونے سے جھاڑ لے اس لئے کہ اس کو علم نہیں کہ اس کے پیچھے کون آیا ہے۔ پھر وہ شخص دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور (یہ) پڑھے بِاسْمِکَ رَبِّی وَضَعْتُ الخ یعنی اے میرے رب میں آپ کے نام پر اپنی کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور میں آپ کے نام پر (سے کروٹ) اُٹھاؤں گا اگر آپ میری روح کو روک لیں تو اس پر رحم فرمانا اور اگر اس کو چھوڑ دیں تو اس کی حفاظت فرما جس طریقہ سے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۱۶۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب (دوسری سند) وہب بن بقیہ' خالد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے (سونے کے لئے) تو آپ فرماتے (یعنی یہ دُعا مانگتے) اَللّٰھُمَّ رَبُّ السَّمَاوَاتِ ...... یعنی اے اللہ! آسمانوں' زمین کے مالک اور ہر ایک چیز کے پالن ہار' چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے' تورات' انجیل' قرآن کریم کے نازل فرمانے والے میں آپ سے ہر ایک فتنہ فساد کرنے والے سے پناہ مانگتا ہوں جو کہ آپ کے قبضہ میں ہے آپ سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کچھ نہیں اور آپ سب کے بعد رہیں گے آپ کے بعد کچھ نہیں ہے آپ ظاہر ہیں آپ سے اُونچا کوئی نہیں ہے آپ پوشیدہ ہیں آپ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں آپ میرا قرض ادا فرما دیجئے اور مجھ کو میری محتاجی سے بے نیاز کر دیجئے۔

۱۶۱۷: عباس' احوص' عمار' ابو اسحٰق' حارث اور ابو میسرہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دُعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ...... یعنی اے اللہ! میں آپ کے چہرہ کی پناہ مانگتا ہوں جو کہ بزرگی والا ہے اور آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو کہ آپ کے قبضہ میں ہے اے اللہ' آپ ہی قرض ادا فرماتے ہیں اور گناہ کی مغفرت فرماتے ہیں اے ربّ' آپ کے لشکر کو شکست نہیں ہوگی اور آپ کا وعدہ خلاف نہیں ہوگا اور آپ کے سامنے کسی مالدار کی مالداری کام نہیں آئے گی آپ پاک اور برگزیدہ ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں۔

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔

۱۶۱۸: عثمان بن ابی شیبہ' یزید' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے اس اللہ کا شکر کہ جس نے ہم کو کھلایا پلایا۔ ہماری کفایت کی اور ہم کو ٹھکانہ (رہنے کے لئے) عطا فرمایا اور کتنے ایسے بندے ہیں کہ جن کی کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہے اور نہ ان کو کوئی جگہ دینے والا ہے۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيُّ۔

۱۶۱۹: جعفر' یحییٰ بن حسان' یحییٰ بن حمزہ' ثور' خالد' حضرت ابوالازہر سے روایت ہے کہ جب رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي' الخ یعنی اے اللہ' میرا گناہ معاف فرما دیجئے اور (مجھ سے) میرے شیطان کو دفع کر دیجئے اور میرے رہن کو چھڑا دیجئے اور مجھ کو آپ اُوپر کی مجلس میں کر دیجئے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ہمام نے ثور سے روایت کرتے ہوئے (ابوالازہر کے بجائے) ابوزہیر انماری بیان کیا ہے۔

اُوپر کی مجلس کا مطلب:

مذکورہ دُعا میں اُوپر کی مجلس سے مراد فرشتوں اور حضرات انبیاء علیہم السلام کی مجلس ہے اور گروی کو چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ میرے جسم کے جو اعضاء اس بات پر گروی اور رہن ہیں کہ اگر میں نے اعمالِ صالحہ کئے تو مجھ کو رہائی نصیب ہوگی ورنہ وہ اعضاء دوزخ کی آگ میں قید کئے جائیں گے۔

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى

۱۶۲۰: نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' فروہ' حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تم (سونے سے پہلے سورہ قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ لو پھر اس کو پورا کر کے سو جاؤ کیونکہ وہ (انسان کو)

خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَائَةٌ مِنَ الشِّرْكِ۔

شرک سے پاک کرتی ہے۔

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۶۲۱: قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد بن موہب' مفضل' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے ہر ایک رات میں تو (پہلے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے پھر ان میں پھونک مارتے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھتے پھر جہاں تک ممکن ہوتا اپنے تمام بدن پر ہاتھ پھیرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شروع فرماتے تھے اپنے سر اور چہرہ سے اور جسم کے سامنے سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ۔

۱۶۲۲: مؤمل بن فضل' بقیہ' بحیر' خالد' ابن ابی بلال' عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل مسبحات پڑھتے تھے اور فرماتے کہ ان میں ایک آیت کریمہ ہے جو کہ ہزار آیات کریمہ سے بہتر ہے۔

مسبحات کا مفہوم:

مسبحات ان سورتوں کو کہا جاتا ہے کہ جن کی ابتداء میں سَبَّحَ یا يُسَبِّحُ ہے۔ احادیث میں مسبحات کے متعدد فضائل مذکور ہیں۔ مثلاً سورۃ الحدید' الحشر' الصف' الجمعہ' التغابن اور سورۃ الاعلیٰ۔

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۲۳: علی بن مسلم' عبدالصمد' ان کے والد' حسین' ابن بریدہ' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعاء پڑھتے: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي......)) یعنی اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے میری ہر ایک قسم کی آفت سے حفاظت فرمائی اور مجھے ٹھکانہ عطا فرمایا اور کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا تو بڑا احسان کیا اور مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا فرمایا ہر ایک حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جو کہ ہر ایک شے کے پالن ہار ہیں اور ہر ایک شے کے مالک ہیں اور ہر ایک شے کے معبود میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۶۲۴: حامد بن یحییٰ' ابو عاصم' ابن عجلان' مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد نہ کرے تو اس کو قیامت کے دن افسوس ہوگا اور جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے تو قیامت کے روز اس کو شرمندگی اور حسرت ہوگی۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۳۱ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۳۲

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنْ اللَّيْلِ

۱۶۲۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔

باب: انسان کی جب رات میں آنکھ کھل جائے تو کیا دُعا مانگے؟

۱۶۲۵: عبدالرحمٰن' ولید' اوزاعی' عمیر بن ہانی' جنادہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی رات میں بیدار ہو جائے اور آنکھ کھلنے کے وقت یہ دُعا مانگے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) پھر یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ)) اے میرے پروردگار میرے گناہ معاف فرما دیجئے تو اس شخص کی دُعا قبول ہوگی اور اگر کھڑا ہو اور وضو کرے پھر نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

۱۶۲۶: حامد' ابوعبدالرحمٰن' سعید' عبداللہ بن ولید' حضرت سعید بن مسیّب' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے: تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اے اللہ تُو پاک ہے' میں تجھ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگتا ہوں' میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما' ہدایت دینے کے بعد میرے دِل کو ٹیڑھا نہ کر اور اپنی طرف سے مجھے رحمت عطا فرما بے شک تُو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔

بَاب فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

باب: سوتے وقت سبحان اللہ کی فضیلت کا بیان

۱۶۲۷: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' شعبہ' حکم بن ابن ابی لیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے اس تکلیف کی شکایت فرمائی جو کہ ان کو چکی پیسنے سے پہنچتی تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں (مشرکین کے) قیدی لائے گئے تو ایک خادم مانگنے کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن آپ نہیں ملے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرما کر چلی گئیں۔ جب آپ تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے بیان کیا (کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک خادم مانگنے کے لئے تشریف لائی تھیں) یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم لوگ سونے کے لئے اپنے اپنے بستروں پر جا چکے تھے ہم لوگوں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضروری نہیں تم لوگ اپنی جگہ رہو پھر آپ تشریف لا کر میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ میرے سینہ کو آپ کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ تم لوگ جب سونے کا ارادہ کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ کہو اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو یہ (عمل) تم لوگوں کے لئے ایک خادم سے بہتر ہے۔

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ

۱۶۲۸: مؤمل' اسماعیل' جریری' ابوالورد بن ثمامہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے بیان کیا کہ میں تم سے اپنا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا صاحبزادی رسول کی حالت ذکر نہ کروں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو تمام اہلِ خانہ سے زیادہ لاڈلی تھیں۔ وہ میری خدمت میں رہیں' انہوں نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے اور انہوں نے مشک سے پانی بھرا یہاں تک کہ ان کے سینے پر نشان (زیادہ مشقت کرنے کی وجہ سے) پڑ گئے۔ اور انہوں نے مکان میں جھاڑو دی یہاں تک کہ ان کے تمام کپڑے گرد وغبار میں بھر گئے اور انہوں نے ہانڈی پکائی یہاں تک کہ ان کے کپڑے (دھوئیں

ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتْ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتْ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ۔

سے) سیاہ ہوگئے اور ان کو تکلیف رہنے لگی پھر ہم لوگوں نے یہ بات سنی کہ چند غلام خدمت نبوی میں لائے گئے ہیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میں نے عرض کیا کاش تم اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور ان سے ایک خادم مانگتیں جو تمہاری خدمت کے لئے کافی ہوتا یہ بات سن کر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور دیکھا کہ لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے ہیں انہوں نے بوجہ حیا کچھ عرض نہ کیا اور واپس آ گئیں۔ دوسرے دن صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑھے ہوئے تھے آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرہانے تشریف فرما ہوئے انہوں نے والد ماجد کے لحاظ سے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: آپ کو آل محمد سے کیا کام تھا جو تم کل آئیں تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دو مرتبہ یہ سن کر خاموش رہیں۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ انہوں نے چکی پیسی اس قدر کہ ان کے (مبارک) ہاتھوں میں نشان ہوگئے اور مشکیں بھر بھر کے پانی لائیں یہاں تک کہ سینہ میں اس کا نشان پڑ گیا اور انہوں نے گھر میں جھاڑو دی یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہوگئے اور انہوں نے کھانا پکایا یہاں تک کہ ان کے کپڑے سیاہ ہوگئے اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی خدمت میں غلام باندی لائے گئے ہیں۔ اس بنا پر میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ آپ سے ایک خادم مانگ لیں پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا جس طریقہ سے اُوپر حدیث مذکور ہوئی اور وہ روایت زیادہ کامل ہے۔

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا۔

۱۶۲۹: عباس عنبری' عبدالملک' عبدالعزیز' یزید بن ہاد' محمد بن کعب' شبث بن ربعی' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جس طرح اُوپر مذکور ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پھر میں نے جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس تسبیح کو کبھی ناغہ نہیں کیا مگر صفین کی رات میں مجھ کو آخر شب میں یاد آیا۔ میں نے اسی وقت اس کو پڑھ لیا۔

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۶۳۰: حفص بن عمر' شعبہ' عطاء' ان کے والد' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا دو قسم کی خصلت و عادتیں ہیں جو

عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا۔

مسلمان شخص ان کو ہمیشہ کرے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ صلت عادتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں۔ ہر ایک نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور دس مرتبہ الحمد للہ کہنا اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا پس یہ کُل ملا کر زبان کے اعتبار سے تو ایک سو پچاس مرتبہ ہوئے اور قیامت کے دن میزان (نامۂ اعمال وزن کرنے کی ترازو) میں ایک ہزار پانچ سو مرتبہ ہوں گے (اس لئے کہ انسان کے ہر نیک عمل کا اَجر دس گنا ہوتا ہے) اور سوتے وقت ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر' ۳۳ مرتبہ الحمد للہ' اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا یہ زبان سے ایک سو مرتبہ ہوئے اور میزان میں ایک ہزار مرتبہ ہوں گے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ تسبیحات کو اُنگلیوں سے شمار فرماتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ دونوں کام آسان ہیں پھر ان پر عمل کرنے والے کم کس طریقہ سے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو شیطان ان کلمات کے پڑھنے سے قبل سلا دیتا ہے اسی طریقہ سے نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ شخص ان تسبیحات کے پڑھنے سے قبل چلا جاتا ہے۔

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنٍ الضَّمْرِيِّ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّسْبِيحِ قَالَ عَلَى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّوْمَ۔

۱۶۳۱: احمد بن صالح' عبداللہ' عیاش' حضرت فضل بن حسن ضمری کہتے ہیں کہ ابن اُمّ حکم یا ضباعہ بنت زبیر میں سے کسی ایک نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں قیدی حاضر ہوئے تو میں اپنی ہمشیرہ اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ہم نے اپنی محنت و مشقت کی حالت عرض کی اور ہم نے قیدیوں میں سے ایک ایک غلام' باندی مانگے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے غزوۂ بدر کی کچھ یتیم آ گئے تھے اور غلام' باندی ان میں تقسیم ہو گئے اس کے بعد تسبیح کا واقعہ عرض کیا لیکن نماز کے بعد کا ذکر کیا۔ سونے سے قبل نہیں بیان کیا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

باب: بوقت صبح کیا دُعا مانگے؟

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى

۱۶۳۲: مسدد' ہشیم' یعلی' عمرو بن عاصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

سے روایت ہے کہ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھ کو کلمات کا حکم فرمائیں کہ جن کو میں صبح وشام پڑھ لیا کروں۔ آپ نے فرمایا تم ((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَشِرْكِهٖ)) تک پڑھ لیا کرو یعنی اے اللہ آسمان وزمین کے خالق، حاضر وغیب کے مالک اور ہر ایک شے کا مالک ومختار میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شرک سے یا مکر وفریب سے پناہ مانگتا ہوں تم ان کلمات کو سوتے وقت اور صبح وشام پڑھ لیا کرو۔

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ۔

۱۶۳۳: موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، سہل، انکے والد، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ صبح کے وقت یہ دُعا فرماتے اے اللہ ہم نے آپ کے نام پر صبح کی اور آپ کے نام پر شام کی اور ہم آپ کے نام پر زندہ ہیں اور آپ کے نام پر مرتے ہیں اور مرنے کے بعد آپ کی ہی طرف لوٹ کر جائینگے اور آپ شام کے وقت یہ پڑھتے اے اللہ ہم نے آپ کے ہی نام پر شام کی اور ہم آپ کے ہی نام پر زندہ ہیں اور آپ کے ہی نام پر مرتے ہیں اور ہم مرنے کے بعد آپ کی ہی طرف لوٹ کر جائینگے۔

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللّٰهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۳۴: احمد بن صالح، محمد بن ابی فدیک، عبدالرحمٰن، ہشام، مکحول، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام یہ دُعا مانگے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ)) الخ یعنی اے اللہ میں نے صبح کی۔ میں آپ کو اور آپ کے عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو اور باقی فرشتوں کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ آپ اللہ ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا چوتھائی حصہ دوزخ سے آزاد فرما دے گا۔ اگر دو مرتبہ پڑھے تو آدھا حصہ آزاد فرمائے گا۔ اگر تین مرتبہ پڑھے تو تین چوتھائی آزاد فرمائے گا اگر چار مرتبہ پڑھے تو دوزخ سے مکمل آزاد فرمائے گا۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۱۶۳۵: احمد بن یونس، زہیر، ولید، ابن بریدہ، انکے والد بریدہؓ سے روایت

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمْسِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو صبح یا شام کے وقت یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تک یعنی اے اللہ آپ میرے پروردگار ہیں آپ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ آپ نے مجھ کو پیدا فرمایا میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے ساتھ جو عہد کیا ہے میں اس پر قائم و دائم ہوں اور میں آپ کے وعدے پر مجھ کو جہاں تک قدرت حاصل ہے مضبوط ہوں۔ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے اعمال کی برائی سے میں آپ کے احسان کا اقرار کرتا ہوں جو کہ مجھ پر ہے اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں' آپ میری مغفرت فرما دیجئے آپ کے علاوہ کوئی میرا گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے پھر اگر اس دن یا اس رات میں اس شخص کا انتقال ہو جائے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

١٦٣٦: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَمَّا زُبَيْدٌ كَانَ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ سُوءَ الْكُفْرِ۔

١٦٣٦: وہب بن بقیہ' خالد (دوسری سند) محمد بن قدامہ' جریر' حسن' ابن سوید' عبدالرحمن' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دُعا مانگتے: ((اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ لَا شَرِیْکَ لَہٗ)) تک۔ یعنی ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کی سلطنت نے بھی شام کی ان کا شکر و احسان ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ہے جریر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ بھی کیا ہے۔ اسی کی سلطنت ہے اور تعریف اسی کے شایانِ شان ہے اور وہ ہر ایک پر قدرت رکھتا ہے اے میرے ربّ' میں آپ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد جو رات آئے گی اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کاہلی سے یا برے کفر سے۔ اے پروردگار میں دوزخ کے عذاب سے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور آپ بوقت صبح بھی یہ دُعا مانگتے لیکن (الفاظِ دُعا) ((اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ)) کے بدلے ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ)) فرماتے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شعبہ' سلمہ' ابراہیم نے روایت کرتے ہوئے سوء الکفر کو نقل نہیں کیا بلکہ لفظ سوء الکبر نقل کیا۔

١٦٣٧: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ۔

١٦٣٧: حفص بن عمر' شعبہ' ابوعقیل' سابق بن ناجیہ' ابوسلام' سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک شخص گزرا۔ لوگوں نے عرض کیا یہ شخص آنحضرت ﷺ کا خادم ہے (چنانچہ) اس شخص کے پاس ابوسلام پہنچے اور کہا کہ تم مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو کہ تم نے خاص آنحضرت ﷺ سے سنی ہو درمیان میں کسی (راوی کا) واسطہ نہ ہو۔ اس شخص نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو آدمی صبح و شام یہ دُعا مانگے: ((رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا)) یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کی رسالت پر راضی ہوئے تو یہ اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اسے خوش کردے۔

١٦٣٨: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَإِسْمَعِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ۔

١٦٣٨: احمد بن صالح' یحییٰ' اسماعیل' سلیمان' ربیعہ' عبداللہ بن عنبسہ' حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی صبح کو یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ لَهُ الشُّكْرُ)) تک یعنی اے اللہ میرے پاس صبح کو جو نعمتیں ہیں وہ آپ کی ہی عنایت کی ہوئی ہیں آپ تنہا ہیں آپ کا کوئی شریک و حصہ دار نہیں ہے۔ تمام تعریف آپ کے ہی شایانِ شان ہے میں آپ کا ہی شکر ادا کرتا ہوں' تو اس شخص نے اس روز کا شکر ادا کر دیا پھر جو شخص شام کے وقت یہ پڑھے اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

١٦٣٩: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ

١٦٣٩: یحییٰ بن موسیٰ' وکیع (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' عبادہ' حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا' وہ کہتے تھے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دُعا پڑھتے اور ناغہ نہ فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ اسْتُرْعَوْرَتِیْ)) تک یعنی اے اللہ! میں آپ سے دُنیا اور آخرت میں صحت و عافیت چاہتا ہوں' اے اللہ میں تجھ سے دین و دُنیا خاندان اور مال و دولت میں عفو و درگزر اور عافیت چاہتا ہوں۔ اے اللہ ہماری ستر چھپا دے اور ہمارے قلوب کو امن عطا فرما۔ اے اللہ میرے سامنے سے اور پیچھے سے میری حفاظت فرما اور دائیں اور بائیں جانب اور اُوپر

عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ۔

کی جانب سے اور میں آپ کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں نیچے سے ہلاک ہوں (وکیع نے بیان کیا کہ یعنی میں زمین میں نہ دھنس جاؤں)

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

۱۶۴۰: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو' حضرت عبدالحمید سے جو کہ قبیلہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں' روایت ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی کسی صاحبزادی سے روایت کیا جن کی وہ خدمت کرتی تھیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو سکھلایا کہ تم صبح کے وقت یہ پڑھا کرو: ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّۃَ علمًا)) تک یعنی میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں اور اس کی تعریف کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی میں قوت و طاقت نہیں وہ جو چاہیں گے وہی ہوگا اور وہ جس کام کو نہ چاہیں گے وہ نہیں ہوگا۔ مجھ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شے پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ تمام چیزوں کو جانتے ہیں جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شخص شام کے وقت پڑھے گا وہ صبح تک (ہر ایک قسم کی آفت سے) محفوظ رہے گا۔

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ قَالَ الرَّبِيعُ عَنِ اللَّيْثِ۔

۱۶۴۱: احمد بن سعید (دوسری سند) ربیع بن سلیمان' ابن وہب' لیث' سعید بن بشیر' محمد بن عبدالرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کہے: ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی شام اور صبح کے وقت پاکی بیان کرو اور اس کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں کہ جس قدر لوگ آسمانوں و زمین میں ہیں اور اس کی پاکی بیان کرو تیسرے پہر اور بوقت دوپہر مذکورہ (اور آیت کریمہ کے جملہ) ﴿تُخْرَجُوْنَ﴾ تک پڑھے تو اس شخص کے ہاتھ سے اس دن جس قدر اجر و ثواب جاتا رہا وہ اس کو حاصل کر لے گا اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا وہ شخص رات کا ثواب جو اس سے ضائع ہو گیا ہو حاصل کر لے گا (یعنی یہ دُعا اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا)

۱۶۴۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۱۶۴۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' وہیب' سہیل' ان کے والد' حضرت

وَوُهَيْبٌ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ۔

ابوعیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی بوقت صبح یہ پڑھے:((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ)) تو اس کو غلام باندی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہو اس کے آزاد کرنے کا اَجر ملے گا اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی' دس برائیاں معاف ہوں گی' دس درجات بلند ہوں گے اور وہ شیطان کے شر سے شام تک محفوظ رہے گا۔ اور اگر شام کے وقت یہ کہے تو (اس کا) صبح تک یہی حال رہے گی (یعنی وہ صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا) حماد کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوعیاش' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوعیاش سچے ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اسماعیل موسیٰ' عبداللہ نے سہیل' ان کے والد' ابن عائش سے روایت کیا۔

١٦٤٣: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفِلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسَرَّهَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَحْنُ نَخُصُّ بِهَا إِخْوَانَنَا۔

١٦٤٣: اسحق بن ابراہیم' محمد بن شعیب' ابوسعید فلسطینی' حارث بن مسلم' ان کے والد حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی فرمائی کہ تم جب نمازِ مغرب سے فراغت حاصل کرلو تو سات مرتبہ ((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ)) یعنی اے اللہ مجھ کو دوزخ سے بچالیجئے پڑھ لیا کرو تم جب یہ (دُعا) پڑھ لو اور اسی رات میں تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہارے لئے دوزخ سے پناہ لکھی جائے گی اور جب تم نمازِ فجر پڑھ کر یہ پڑھو پھر اس روز تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہاری دوزخ سے پناہ لکھی جائے گی۔ محمد بن شعیب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسعید نے بیان کیا کہ حارث بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خاموشی سے ہم سے یہ بیان فرمایا اس وجہ سے ہم لوگ اپنے خاص بھائیوں سے اس (عمل) کو بیان کرتے ہیں۔

١٦٤٤: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَمُؤَمَّلُ

١٦٤٤: عمرو بن عثمان' مؤمل بن فضل' علی بن سہل' محمد بن مصفی تمیمی سے

بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ الْكِنَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ جِوَارٌ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِمَا قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَ أَحَدًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ فِيهِ إِنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ وَقَالَ عَلِيٌّ وَابْنُ الْمُصَفَّى بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي فَسَبَقْتُ أَصْحَابِي وَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِينِ فَقُلْتُ لَهُمْ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ تُحْرَزُوا فَقَالُوهَا فَلَامَنِي أَصْحَابِي وَقَالُوا حَرَمْتَنَا الْغَنِيمَةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَدَعَانِي فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ وَقَالَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنِّي سَأَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِي قَالَ فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لِي ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ و قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ۔

اسی طریقہ سے روایت ہے کہ جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ مغرب اور فجر کی نماز کے بعد کسی شخص سے گفتگو کرنے سے قبل یہ دُعا مانگے اور اسی روایت میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو ایک لشکر کے ٹکڑے میں روانہ فرمایا ہم لوگ جب ہم اس گاؤں میں پہنچے کہ جس کے لوٹنے (جہاد) کرنے کے لئے لڑائی کی جگہ پر پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کر لیا اور میں تمام ساتھیوں سے آگے نکل گیا گاؤں کے لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ (اگر) تم لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو تو بچ جاؤ گے ان لوگوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا میرے ساتھی میرے اُوپر ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے ہم کو غنیمت سے محروم کیا جب وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان لوگوں نے میرے عمل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باخبر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا اور میرے کام پر میری تعریف فرمائی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہر ایک شخص کے بدلے میں اتنا اتنا اجر عطا فرمایا ہے عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں وہ اَجر وثواب کی مقدار بھول گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے لئے اپنے بعد کا ایک وصیت نامہ لکھتا ہوں چنانچہ آپ نے لکھوایا اور اس پر مُہر لگا کر مجھے دے دیا اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ ابن مصفی کہتے ہیں میں نے حارث بن مسلم بن حارث تمیمی سے سنا وہ یہ حدیث اپنے والد سے بیان کرتے تھے۔

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ أَصَلَّيْتُمْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ

۱۶۴۵: محمد بن مصفی' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب' ابو اُسید' معاذ بن عبد اللہ' عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم لوگ بارش اور اندھیری رات میں نکلے اور ہم لوگ آنحضرت ﷺ کو اس لئے تلاش کرتے تھے کہ آپ نماز پڑھائیں۔ پھر ہم نے آپ کو پا لیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہو۔ میں نے کچھ عرض نہیں کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے کچھ عرض نہیں کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ میں کیا عرض کروں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا شام کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

قُلْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھو یہ (سورتیں) تم کو ہر ایک قسم کی آفت سے کفایت کریں گی۔ (حفاظت کریں گی)۔

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۱۶۴۶: محمد بن عوف، محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم بن شریح، حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگوں کو ایسی دُعا سکھلا دیں کہ جس کو ہم صبح و شام اور لیٹتے وقت پڑھ لیا کریں۔ آپ نے یہ دُعا پڑھنے کا حکم فرمایا: ((اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ)) تک یعنی اے اللہ، آسمانوں اور زمین کے خالق، حاضر اور غیب کا علم رکھنے والے آپ ہر ایک شے کے مالک ہیں اور فرشتے اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہم اپنے نفوس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں اور شیطان ملعون کے شر سے اور اس کے مکرو فریب سے یا اس کے شر سے اور خود گناہ کرنے یا کسی مسلمان سے گناہ کرانے سے پناہ مانگتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی اسناد کے ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت صبح ہو تو یہ پڑھے: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ)) تک یعنی ہم نے اور اللہ تعالیٰ کی سلطنت نے صبح کی جو کہ تمام جہان کا پالن ہار ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے فلاح و خیر کا خواستگار ہوں اس دن کی اور اس کی فتح اور اس کی مدد اور نور و برکت اور ہدایت کا اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے۔ پھر جب شام ہو جائے تو یہی دُعا پڑھے۔

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جُعْثُمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيقٌ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ

۱۶۴۷: کثیر بن عبید، بقیہ، عمر، ازہر، حضرت شریق ہوزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دُعا مانگتے؟ انہوں نے جواب دیا تم نے مجھ سے ایسی بات دریافت کی کہ جو تم سے قبل کسی نے دریافت نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات میں بیدار

مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمَّدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ۔

ہوتے تو دس مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) فرماتے اور دس مرتبہ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) فرماتے اور استغفار دس مرتبہ کرتے اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) دس مرتبہ پڑھتے پھر دس مرتبہ فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ)) الخ یعنی اے اللہ میں دُنیا کی تنگی سے اور قیامت کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے۔

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا اللَّهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۴۸: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' سلیمان' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دورانِ سفر صبح کا وقت ہوتا تو آپ پڑھتے: ((بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ......)) یعنی سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نعمت اور حسن امتحان کو سن لیا۔ اے اللہ ہماری رفاقت فرما اور ہم پر احسان فرما میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَ قَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا۔

۱۶۴۹: عبداللہ بن مسلمہ' ایک شخص' حضرت ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ آپ فرماتے تھے جو شخص تین مرتبہ (یہ دُعا) ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)) پڑھے تو اس شخص کو صبح تک کسی قسم کی آفت ناگہانی نہیں پہنچے گی اور جو شخص صبح میں اس کو تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کو شام تک کسی قسم کی آفت نہیں پہنچے گی پھر اس حدیث کے راوی حضرت ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تو جس نے یہ حدیث ان سے سنی تھی وہ شخص ان کی طرف دیکھنے لگا۔ ابان نے کہا تم میری طرف کیا دیکھ رہے ہو اللہ کی قسم میں نے نہ عثمان کی طرف جھوٹ منسوب کیا اور نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب سمجھا لیکن جس دن مجھ کو یہ مرض لاحق ہوا میں اس دن غصہ میں تھا اور اس دُعا کا پڑھنا بھول گیا تھا۔

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا

۱۶۵۰: نصر بن عاصم' انس بن عیاض' ابومودود' محمد بن کعب' ابان بن

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالِجِ۔

عثمان‘ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ سے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں فالج کے واقعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٦٥١: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ۔

١٦٥١: عباس بن عبدالعظیم‘ محمد بن مثنیٰ‘ عبدالملک بن عمرو‘ عبدالجلیل بن عطیہ‘ حضرت جعفر بن میمون کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان! میں آپ کو ہر ایک صبح کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں: ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) صبح کو تین مرتبہ اور شام کو تین مرتبہ' تو انہوں نے جواب دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا پڑھتے دیکھا تو مجھے سنت نبوی پر عمل کرنا پسندیدہ ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) صبح کو تین مرتبہ اور تین مرتبہ شام کو پڑھو مجھے پسند ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کروں۔ پھر فرمایا کہ جو شخص پریشان ہو اس کے لئے دُعا یہ ہے: ((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ)) بعض راویوں نے (اس دُعا کے الفاظ میں) کمی بیشی کی ہے۔

١٦٥٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ لَمْ يُوَافِ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى۔

١٦٥٢: محمد بن منہال‘ یزید بن زریع‘ روح بن قاسم‘ سہیل‘ سمی‘ ابوصالح‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ایک سو مرتبہ صبح اور ایک سو مرتبہ شام کو پڑھے تو اس شخص کے برابر مخلوق میں کسی شخص کا مرتبہ نہیں ہوسکتا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا

باب: جب چاند دیکھے تو کیا

رَأَى الْهِلَالَ

دُعا پڑھے؟

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

۱۶۵۳: موسیٰ بن اسماعیل ابان حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے میں اسی ذات پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا۔ یہ جملہ آپ تین مرتبہ ارشاد فرماتے پھر فرماتے اس اللہ کا شکر واحسان ہے کہ فلاں مہینہ (بخیر وعافیت) گزر گیا اور فلاں مہینہ شروع ہوا یعنی گزر رہا مہینہ لے گیا اور (اللہ) اگلا مہینہ لے آیا۔

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ۔

۱۶۵۴: محمد بن علاء زید ابو بلال حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو (تو دُعا کرتے وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چہرہ پھیر لیتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

باب: گھر سے نکلتے وقت کی دُعا

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۱۶۵۵: مسلم بن ابراہیم شعبہ منصور شعبی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب اپنی آنکھ اُٹھائی اور فرمایا اے اللہ میں گمراہ ہونے گمراہ کئے جانے پھل جانے یا پھلائے جانے ظلم سے اور ظلم کئے جانے سے اور جہل سے اور جہل کئے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔

۱۶۵۶: ابراہیم بن حسن حجاج ابن جریج اسحٰق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے اور ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) پڑھتا ہے تو اس وقت ملائکہ اس شخص سے کہتے ہیں کہ تم نے راہ (ہدایت) حاصل کر لی اور تم ہر ایک قسم کی آفت سے بچا لئے گئے اور تم کو یہ دُعا کافی ہے پھر اس شخص سے شیطان علیحدہ ہو جاتا ہے اور اس سے دوسرا شیطان کہتا ہے اب تم اس شخص کا کیا کر سکتے ہو جس کو راستہ مل گیا اور وہ دُعا اس شخص کے لئے کافی ہوگئی اور وہ شخص ہر ایک قسم کی آفت سے محفوظ کر دیا گیا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ۔

باب: گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

۱۶۵۷: ابن عوف' محمد بن اسماعیل' ان کے والد' ضمضم' شریح' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یہ پڑھے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوَکَّلْنَا)) تک یعنی اے اللہ میں آپ سے اندر داخل ہونے کی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری مانگتا ہوں اللہ کے نام پر ہم اندر داخل ہوتے ہیں اور اللہ ہی کے نام پر ہم باہر نکلتے ہیں اور ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں جو کہ ہمارا پروردگار ہے پھر (وہ شخص) اندر داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَوْحُ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللَّهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا۔

باب: آندھی طوفان کے وقت کی دُعا؟

۱۶۵۸: احمد بن محمد' سلمہ' عبدالرزاق' معمر' زہری' ثابت' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہوا اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان ہے کبھی رحمت لاتی ہے کبھی عذاب لاتی ہے۔ جب تم لوگ ہوا کو دیکھو تو اس کو بُرا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا

۱۶۵۹: احمد بن صالح' عبداللہ' عمرو' ابونضر' حضرت سلیمان بن یسار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کبھی آنحضرت ﷺ کو اس قدر کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ کا کوا (تالو میں لٹکا ہوا ٹکڑا) دیکھ سکوں بلکہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ تبسم فرماتے تھے (یعنی مسکراتے تھے) اور آپ جب بادل یا ہوا کو دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرۂ انور پر معلوم ہوتا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب لوگ ابر دیکھتے ہیں تو اس توقع سے خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی اور آپ جب بادل کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرۂ انور پر ناگواری معلوم ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ اس میں عذاب

عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا۔

الٰہی (پوشیدہ) نہ ہو۔ ایک قوم کو ہوا سے عذاب دیا جا چکا ہے اور اس قوم نے جب عذاب کو دیکھا تو وہ کہنے لگے تھے یہ تو برسنے والا بادل ہے اور وہ تمام لوگ ہلاک ہو گئے۔

١٦٦٠: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا۔

١٦٦٠: ابن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' مقدام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب آسمان کے کنارے سے بادل اُٹھتا ہوا دیکھتے تو آپ جس کام میں مشغول ہوتے اس کو چھوڑ دیتے اگرچہ آپ نماز میں بھی مشغول ہوتے اور ارشاد فرماتے اے اللہ میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں پھر اگر وہ بادل برسنے لگتا تو ارشاد فرماتے اے اللہ اچھے طریقہ سے بارش برسایئے بابرکت۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَطَرِ

باب: بارش کے بارے میں

١٦٦١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ۔

١٦٦١: مسدد' قتیبہ بن سعید' جعفر' ثابت' انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنا جسم مبارک کھول دیا یہاں تک کہ بارش آپ کے جسم پر گری ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کس وجہ سے کیا؟ ارشاد فرمایا اس وجہ سے کہ وہ ابھی تازہ دَم اپنے پروردگار کے پاس سے آئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ

باب: مرغ اور چوپاؤں کے بارے میں

١٦٦٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ۔

١٦٦٢: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز' صالح' عبیداللہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرغ کو بُرا نہ کہو اس لئے کہ وہ نماز (فجر) کے لئے بیدار کرتا ہے۔

١٦٦٣: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللَّهَ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا۔

١٦٦٣: قتیبہ بن سعید' لیث' جعفر' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جب مرغ کی اذان سنو تو فضل الٰہی طلب کرو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جس وقت تم لوگ گدھے کی آواز سنو تو شیطان ملعون سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ۔

۱۶۶۴: ہناد بن سری' عبدة' محمد بن اسحاق' محمد بن ابراہیم' عطاء بن یسار' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا آواز نکالنا سنو تو تم اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ جن کو تم نہیں دیکھ سکتے (یعنی عذاب وثواب وغیرہ کو اور دُنیا میں نازل ہونے والی آفات کو)۔

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَإِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ فَإِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ الْحَاجِبُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۶۶۵: قتیبہ بن سعید' لیث' خالد بن یزید' سعید بن ابی ہلال' سعید بن زیاد' حضرت جابر بن عبداللہ (دوسری سند) ابراہیم بن مروان' ان کے والد' لیث بن سعد' یزید بن عبداللہ' حضرت علی بن عمر بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بلاضرورت رات کو) آمدورفت موقوف ہونے کے بعد نہ نکلا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ہیں کہ جن کو وہ زمین میں پھیلا دیتا ہے پھر کتوں اور گدھوں کے شور کرنے کو بیان کیا جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے۔ اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے ابن الہاد نے بیان کیا کہ شرحبیل بن حاجب نے مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الصَّبِيِّ يُولَدُ فَيُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ

باب: بچے کے کان میں (اس کی پیدائش کے بعد) اذان دینا

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ۔

۱۶۶۶: مسدد' یحییٰ' سفیان' عاصم بن عبید اللہ' عبید اللہ' ان کے والد حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پیدا ہوئے ایسی اذان دی کہ جیسی نماز کے لئے اذان دیتے ہیں۔

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ

۱۶۶۷: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل (دوسری سند) یوسف بن موسیٰ' ابواُسامہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ يُوسُفُ وَيُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے برکت کی دُعا فرماتے اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دیتے۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ رُئِيَ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ۔

۱۶۶۸: محمد بن مثنیٰ' ابراہیم' داؤد بن عبدالرحمٰن' ابن جریج' ان کے والد' اُمّ حمید' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص نے مُغَرِّبین دیکھے ہیں میں نے عرض کیا مغربین کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مُغَرِّبین وہ ہیں کہ) جن میں جنات کی شرکت ہو۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ

باب: کوئی شخص کسی شخص سے پناہ مانگے تو کیسا ہے؟

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ نَصْرٌ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ۔

۱۶۶۹: نصر بن علی' عبیداللہ بن عمر' خالد بن حارث' سعید' نصر بن ابی عروبہ' قتادہ' ابونھیک' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی پناہ مانگے اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اس کو دے دو۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا اللَّهَ لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

۱۶۷۰: مسدد' سہل' ابوعوانہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مجاہد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں جو شخص اللہ کی پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو اور تم سے جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے تو اس کو دے دیا کرو سہل اور عثمان نے بیان کیا کہ جو شخص تمہاری دعوت کرے تو تم اس کو قبول کرو اور تم پر جو شخص احسان کرے تو اس کا صلہ دو۔ مسدد اور عثمان نے بیان کیا کہ اگر تم اس کا عوض نہ دے سکو تو اس شخص کے لئے دُعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ اس شخص کے احسان کا بدلہ تم نے چکا دیا ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ

١٦٧١: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ قَالَ وَضَحِكَ قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

١٦٧٢: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ۔

١٦٧٣: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ۔

باب: وسوسہ رفع کرنے کا طریقہ

١٦٧١: عباس نضر بن محمد' عکرمہ بن عمار' ابوزمیل سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا (نہ معلوم) میرے دل کو کیا ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا کیا بات ہے' کیا ہو گیا؟ میں نے کہا واللہ میں ان باتوں کو بیان نہیں کر سکتا انہوں نے فرمایا کیا کوئی شبہ ہے اور پھر ہنسنے لگے اور فرمایا اس سے کوئی شخص محفوظ نہیں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اگر تم کو اس کلام میں شبہ ہے جو ہم نے آپ پر نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے دریافت کر لیں جو کتاب (یعنی توریت' انجیل) پڑھتے ہیں آپ سے پہلے۔ آخر آیت تک۔ پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب تمہارے دل میں اس قسم کے خیالات آئیں تو تم یہ آیت پڑھو: ((هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ))۔

١٦٧٢: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' ان کے والد' ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اپنے دلوں میں اس قسم کے وسوسے محسوس کرتے ہیں کہ جن کو بیان کرنا ہمارے پر بہت گراں ہے اور ہم ان کو نقل کرنا نہیں چاہتے آپ نے دریافت فرمایا کیا تم واقعی لوگوں کو وسوسے پیش آتے ہیں؟ ان حضرات نے عرض کیا جی ہاں' آپ نے فرمایا یہ بات تو خاص ایمان کی علامت ہے۔

١٦٧٣: عثمان بن ابی شیبہ' ابن قدامہ' جریر' منصور' زر' عبد اللہ بن شداد' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سے کسی کے دل میں اس طرح کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کو بیان کرنے سے راکھ بن جانا یا جل کر کوئلہ بن جانا اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: اللہ اکبر' اللہ اکبر اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے شیطان کے مکر و فریب کو وسوسہ میں بدل دیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

باب: جو غلام اپنے آزاد کرنے والے کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا آزاد کرنے والا بتلائے؟

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَالْآخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِي بِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّهِ إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَعْنِي قَوْلَهُ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانُوا تَعَلَّمُوهُ مِنْ شُعْبَةَ۔

۱۶۷۴: نفیلی' زہیر' عاصم احول' ابوعثمان' حضرت سعد بن مالک سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دِل نے یاد رکھا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے والد کے علاوہ قصداً خود کو دوسرے کسی کا بیٹا قرار دے تو اس پر جنت حرام ہے۔ ابوعثمان نے بیان کیا کہ یہ حدیث سن کر میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی انہوں نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دِل نے یاد رکھا کہ آنحضرت ﷺ نے اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا۔ عاصم نے بیان کیا کہ میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ کے ہاں دو مردوں نے گواہیاں دیں تو وہ دو مرد کون کونسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ایک تو ایسے مرد ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے راہ اللہ میں تیر پھینکا دوسرے وہ ہیں کہ جو کہ (مقام) طائف سے بیس سے زیادہ افراد کے ساتھ پیدل آئے پھر ان کی فضیلت بیان کی۔ ابوعلی بیان کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد سے میں نے فرماتے ہوئے سنا نفیلی نے جب یہ حدیث بیان کی تو فرمایا اللہ کی قسم مجھے یہ حدیث شہد سے زیادہ میٹھی معلوم ہوتی ہے یعنی لفظ حدثنا اور حدثنی' ابوعلی بیان کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے احمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ کوفہ کے حضرات کی حدیث میں نور نہیں موجود ہے۔ احمد نے فرمایا میں نے بصرہ کے حضرات کی طرح کسی کو نہیں دیکھا جنہوں نے حضرت شعبہ سے پڑھا ہے۔

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ۔

۱۶۷۵: حجاج' معاویہ' زائدہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے ولاء کرے تو اس پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے قیامت کے روز نہ اس کے فرض قبول ہوں گے اور نہ نفل۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۶۷۶: سلیمان' عمر' عبدالرحمٰن' جابر' سعید' حضرت انس بن مالک رضی

الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُتَتَابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا والد قرار دے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کو آقا قرار دے تو اس پر لگاتار قیامت تک اللہ کی لعنت۔

بَاب فِي التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ

باب: حسب ونسب پر ناز کرنا

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنْ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ۔

۱۶۷۷: موسیٰ بن مروان‘ معافی (دوسری سند) احمد بن سعید‘ ابن وہب‘ ہشام‘ سعید‘ ان کے والد‘ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دورِ جاہلیت کے تکبر اور غرور اور اپنے آباء و اجداد پر فخر کرنے کو دور کر دیا۔ اب انسان دو قسم کے ہیں یا مؤمن متقی ہیں یا فاجر بد بخت ہیں (یاد رکھو) تم سب آدم کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ السلام کی خاک سے پیدائش ہوئی (تو تمام انسانوں کی اصل برابر ہے) تم لوگوں کو چاہئے کہ اپنی اپنی قوم پر فخر کرنا ترک کر دو وہ تو دوزخ کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہیں (اگر تکبر وفخر نہ چھوڑا تو) اللہ تعالیٰ کے ہاں گوبر کے کیڑے سے (زیادہ) ذلیل ہیں وہ گوبر کا کیڑا جو کہ گندگی کو اپنی ناک سے دھکیل کر لے جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے فخر کرنا نہ چھوڑا تو دُنیا اور آخرت میں ذلیل ہو جاؤ گے)

بَاب فِي الْعَصَبِيَّةِ

باب: تعصب کرنا

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ۔

۱۶۷۸: نفیلی‘ زہیر‘ سماک‘ عبدالرحمٰن‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے اُونٹ کنویں میں گر گیا اب اس کی دُم کو پکڑ کر اُسے کھینچا جائے۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۶۷۹: ابن بشار‘ ابو عامر‘ سفیان‘ سماک بن حرب‘ عبدالرحمٰن‘ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ (اس وقت) ایک قبہ کے اندر تھے جو کہ کھال کا تیار کردہ تھا۔ پھر آپ نے یہی ارشاد فرمایا جو کہ اُوپر مذکور ہے۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا مُحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔

۱۶۸۰: محمود بن خالد' فریابی' سلمہ' بنت واثلہ' حضرت واثلہ بنت اسقع سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ عصبیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم ناحق اپنی قوم کی مدد کرو (یہ عصبیت ہے)۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ۔

۱۶۸۱: احمد بن عمرو' ایوب' اُسامہ' سعید بن میسب' حضرت سراقہ بن مالک بن جشم مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ اپنی قوم کا دفاع کرے جب تک کہ گناہ نہ ہو۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ يَعْنِي ابْنَ اَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ۔

۱۶۸۲: ابن سرح' ابن وہب' سعید' محمد بن عبدالرحمٰن' عبداللہ' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کو تعصب کی دعوت دے اور تعصب کی وجہ سے لڑائی کرے اور تعصب پر مرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ اَبِي كِنَانَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

۱۶۸۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابواُسامہ' عوف' زیاد' ابوکنانہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں سے ہے۔

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عُقْبَةَ عَنْ اَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ

۱۶۸۴: محمد بن عبدالرحیم' حسین بن محمد' جریر' محمد بن اسحٰق' داؤد' عبدالرحمٰن' حضرت ابوعقبہ سے روایت ہے کہ وہ ملک فارس کے باشندہ تھے اور عرب کے آزاد کردہ غلام تھے کہ میں غزوۂ احد میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا میں نے مشرکین میں سے ایک شخص کو مارا اور میں نے کہا کہ لو یہ ہے میرا وار اور میں فارسی غلام ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ لو میرا وار اور میں انصاری غلام ہوں۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّى وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ۔

بَابُ إِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ إِيَّاهُ

باب: جس سے محبت کرے تو کہہ دے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ۔

۱۶۸۵: مسدد' یحییٰ' ثور' حبیب' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس سے کہہ دے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّى لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّى أُحِبُّكَ فِى اللّٰهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِى أَحْبَبْتَنِى لَهُ۔

۱۶۸۶: مسلم بن ابراہیم' مبارک بن فضالہ' ثابت بنانی' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت ایک آدمی نبیؐ کے پاس سے گزرا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کو اطلاع دی ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو بتلا دو یہ بات سن کر وہ اُٹھا اور اس سے مل کر کہا کہ میں تم سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں اس شخص نے جواب دیا تم سے بھی وہ محبت کرے کہ تم نے جس کی وجہ سے مجھ سے محبت کی (یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ کی) وجہ سے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرٍ يَرَاهُ

باب: ایک شخص کا دوسرے سے کسی نیک کام کی وجہ سے محبت رکھنا

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِى ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّى أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۶۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' سلیمان' حمید' عبداللہ' ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا کام نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تم اسی شخص کے ساتھ ہو گے کہ جس سے محبت کرتے ہو۔ ابوذرؓ نے عرض کیا میں تو اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہو گے کہ جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت ابوذر نے پھر یہی عرض کیا آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

۱۶۸۸: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی

يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرِحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس قدر خوش کبھی نہیں دیکھا کہ جس قدر اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ایک شخص دوسرے سے محبت کرتا ہے نیک اعمال کی وجہ سے لیکن وہ خود اس طرح کے اعمال نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا انسان اسی کے ساتھ ہوگا کہ جس سے وہ محبت و تعلق رکھتا ہو گا۔

بَاب فِي الْمَشُورَةِ

باب: مشورہ کا بیان

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

۱۶۸۹: ابن مثنیٰ' یحییٰ' شیبان' عبدالملک' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ شخص امین ہے۔

بَاب فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ

باب: نیک کام کی رہنمائی کرنے والا نیک کام کرنے والے کے برابر ہے

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنْ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔

۱۶۹۰: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابوعمرو شیبانی' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سواری موجود نہیں مجھے آپ سواری عنایت فرما دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے پاس تو سواری ہے نہیں' البتہ تم فلاں آدمی کے پاس جاؤ ہوسکتا ہے کہ وہ تم کو سواری دے دے۔ وہ شخص اس کے پاس پہنچا اس نے سواری دے دی پھر خدمت نبوی میں واپس آیا اور آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا جو کوئی نیک کام کی رہبری کرے تو اس کو اسی قدر اجر ہے کہ جس قدر کہ اس کام کے انجام دینے والے کو ہے۔

بَاب فِي الْهَوَى

باب: خواہشِ نفس

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ

۱۶۹۱: حیوۃ بن شریح' بقیہ' ابوبکر' خالد بن محمد' بلال' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شے کی محبت تم کو بہرا اور نابینا بنا دیتی ہے۔

ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔

بَاب فِي الشَّفَاعَةِ

١٦٩٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

باب: سفارش سے متعلق

١٦٩٢: مسدد' سفیان' برید' حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے سفارش کروتا کہ تم کو اُجر وثواب ملے نبی کی زبان سے فیصلہ تو وہی ہوگا کہ جو اللہ کو منظور ہوگا۔

بَاب فِيمَنْ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

١٦٩٣: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْعَلَاءِ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔

باب: خط لکھتے وقت اپنا نام پہلے

١٦٩٣: احمد بن حنبل' ہشیم' منصور' ابن سیرین' احمد' حضرت علاء بن حضرمی کے کسی بیٹے سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بحرین کے گورنر تھے۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھتے تو اپنے نام سے ابتداء کرتے۔

١٦٩٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ۔

١٦٩٤: محمد بن عبد الرحیم' معلیٰ' ہشیم' منصور' ابن سیرین' ابن العلاء' حضرت علاء بن حضرمی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو انہوں نے خط تحریر کیا تو پہلے اپنا نام تحریر کیا۔

بَاب كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ

١٦٩٥: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى قَالَ ابْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ

باب: کافر و مشرک کو کس طریقہ سے خط تحریر کیا جائے؟

١٦٩٥: حسن بن علی' محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کو اس طریقہ سے تحریر فرمایا: محمد (ص) کی جانب سے جو کہ رسول اللہ ہیں ہرقل شاہ روم کو اس شخص پر سلام ہو جو راہِ ہدایت پر عامل پیرا ہوا ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت ہے کہ ان سے حضرت ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہم لوگ ہرقل کے پاس پہنچے ہمیں اس نے اپنے روبرو بٹھایا۔ پھر اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ۔

مکتوب گرامی طلب کیا اس میں یہ تحریر تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ محمد اللہ کے رسول کی جانب سے ہرقل عظیم الروم کو سلام اس شخص پر کہ جو راہِ ہدایت پر چلے۔ اَمابعد

بَاب فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین سے حسن سلوک

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔

۱۶۹۶: محمد بن کثیر' سفیان' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا لڑکا اپنے والد کے احسان کا عوض ادا نہیں کر سکتا مگر صرف ایک صورت میں کہ اپنے والد کو کسی شخص کا غلام دیکھے اور خرید کر اس کو آزاد کر دے۔

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَلِّقْهَا۔

۱۶۹۷: مسدد' یحییٰ' ابن ابی ذئب' حارث' حمزہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے نکاح میں تھی میں اس سے محبت کرتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا تم اس کو طلاق دے دو۔ میں نے انکار کر دیا۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اس کو طلاق دے دو (یعنی والد کی فرمانبرداری کرو)

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ۔

۱۶۹۸: محمد بن کثیر' سفیان' حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ اپنے والد سے انہوں نے سنا' انہوں نے انکے دادا سے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کس کے ساتھ احسان کا معاملہ کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ۔ پھر اپنے والد کے ساتھ پھر جو سب سے نزدیکی رشتہ دار ہو پھر اسکے بعد جو اس سے نزدیکی رشتہ دار ہو اسی طریقہ سے پھر جو اس سے نزدیکی رشتہ دار ہو اور آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے آزاد کئے ہوئے غلام سے اس مال کا مطالبہ کرے جو کہ اسکی ضرورت سے زائد ہو پھر وہ اسے مال نہ دے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی شکل و صورت میں اسکے سامنے آئیگا۔

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ

۱۶۹۹: محمد بن عیسیٰ' حارث بن مرہ' حضرت کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا بکر بن حارث سے سنا وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں کس کے ساتھ بھلائی کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنی والدہ اور والد اور بہن بھائی کے ساتھ اور اپنے آزاد

وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ حَقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ۔

کرنے والے شخص کے ساتھ جن کا حق ادا کرنا لازمی ہے اور جس سے رشتہ کو قائم رکھنا اور صلہ رحمی کرنا ضروری ہے۔

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ۔

۱۷۰۰: محمد بن جعفر بن زیاد (دوسری سند) عباد بن موسیٰ ابراہیم ان کے والد حمید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ اپنے والدین پر انسان کس طرح لعنت بھیج سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے والد پر لعنت بھیجے اور وہ جواب میں اس کے والد پر لعنت بھیجے یا وہ اس کی والدہ پر لعنت بھیجے اور وہ جواب میں اس کی والدہ پر لعنت بھیجے۔

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا۔

۱۷۰۱: ابراہیم عثمان بن ابی شیبہ محمد بن علاء ابوعبداللہ عبدالرحمٰن اُسید ان کے والد حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ قبیلہ بنی مسلمہ میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین کا انتقال ہوگیا ہے۔ کیا اب بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کوئی طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ضرور۔ ان کے لئے دُعا و استغفار کرنا ان کی وصیت یا ان کے معاہدہ کو پورا کرنا اور اس رشتہ کو ملانا جو ان ہی سے قائم تھا اور ان کے دوست کی خاطر مدارات کرنا۔

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ۔

۱۷۰۲: احمد بن منیع 'ابوالنضر 'لیث 'یزید 'عبداللہ بن دینار 'حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا احسن سلوک یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے دوستوں کی خاطر مدارات کرے جب والد کا انتقال ہو جائے۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

۱۷۰۳: ابن مثنیٰ 'ابوعاصم 'جعفر 'عمارہ بن ثوبان 'حضرت ابوطفیل رضی اللہ

قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَائَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (مقام) جعرانہ پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت تقسیم فرما رہے تھے میں ان دنوں ایک لڑکا تھا جو اُونٹ کی ہڈی اُٹھایا کرتا تھا اسی وقت ایک عورت آئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو آپ نے اپنی چادر اس کے لئے بچھا دی وہ اس پر بیٹھ گئی میں نے دریافت کیا یہ کون عورت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ وہ عورت ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۱۷۰۴: احمد بن سعید' ابن وہب' عمرو بن حارث' حضرت عمر بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھایا وہ اس پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اپنے کپڑے کا دوسرا کونہ بچھا دیا وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر آپ کے دودھ شریک بھائی آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنے ساتھ بٹھایا۔

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى

باب: یتیم بچوں کی پرورش کرنے کا ثواب

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ۔

۱۷۰۵: عثمان' ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' ابومالک' ابن حدیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے بیٹی ہو پھر وہ اس کو زندہ در گور نہ کرے نہ اس کو ذلیل وخوار سمجھے نہ لڑکے کو اس پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔ عثمان نے لڑکوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ

۱۷۰۶: مسدد' خالد' سہیل' سعید اعشیٰ' امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وہ سعید بن عبدالرحمن بن مکمل تھے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین لڑکیوں کو پرورش کرے پھر ان کو تعلیم دے اور ان کا نکاح کر دے اور

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

١٧٠٧: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ۔

١٧٠٧: یوسف' جریر' سہیل سے اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ کسی کے تین بہنیں یا تین لڑکیاں ہوں یا دو بہنیں یا دو لڑکیاں ہوں۔

١٧٠٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا۔

١٧٠٨: مسدد' یزید' نہاس' شداد' حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اور سیاہ رخسار کی بد ہیئت خاتون اس طرح ہوں گے (یہ فرما کر) آپ نے شہادت کی اُنگلی اور درمیان کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا اس سے وہ خاتون مراد ہے کہ جو شوہر کے انتقال کے بعد یتیم بچوں کی پرورش کرنے کی وجہ سے اپنے کو روکے رکھے دوسرا نکاح نہ کرے۔ یہاں تک کہ وہ بچے بالغ ہو جائیں یا ان کا انتقال ہو جائے۔

بَابٌ فِي مَنْ ضَمَّ الْيَتِيمَ

باب: یتیم بچے کی پرورش کی ذمہ داری لینے والا شخص

١٧٠٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ۔

١٧٠٩: محمد بن صباح' عبدالعزیز' ان کے والد' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح نزدیک ہوں گے (یہ فرما کر) آپ نے کلمہ اور درمیان کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا (یعنی ہم دونوں ایک دوسرے کے بہت نزدیک ہوں گے)

بَابٌ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب: پڑوسی کا حق

١٧١٠: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ۔

١٧١٠: مسدد' حماد' یحییٰ' ابوبکر' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے حضرت جبریل امین ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرماتے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اس کو وراثت میں حق دلوائیں گے۔

١٧١١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ

١٧١١: محمد بن عیسیٰ' سفیان' بشیر' مجاہد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور کہا کہ تم نے میرے یہودی پڑوسی کے پاس حصہ بھیجا ہے اس لئے کہ میں نے

لِجَارِي الْيَهُودِيِّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جبریل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتے یہاں تک کہ میں سمجھا وہ اس کو وارث قرار دیں گے۔

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ۔

۱۷۱۲: ربیع بن نافع' سلیمان بن حیان' محمد بن عجلان' ان کے والد' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور صبر سے کام لو وہ شخص دو تین مرتبہ پھر آیا۔ آپ نے فرمایا تم اپنا سامان گھر سے نکال کر راستہ میں ڈال دو اس شخص نے اپنا سامان راستہ میں ڈال دیا۔ لوگوں نے وجہ دریافت کرنا شروع کر دی۔ اس شخص نے اپنے پڑوسی کے تکلیف پہنچانے کی کیفیت بیان کی تو لوگوں نے اس شخص کے پڑوس پر لعنت بھیجنا اور بددعا کرنا شروع کر دی کہ اللہ اس شخص کو ایسا بنا دے ویسا بنا دے اس بات پر اس شخص کا پڑوسی آیا اور اس نے کہا کہ اپنے گھر میں چلو اب آئندہ میں کوئی اس قسم کی بات نہیں کروں گا کہ جو تم کو ناگوار ہو۔

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۱۷۱۳: محمد بن متوکل' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو تو اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ زبان سے خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۱۷۱۴: مسدد' سعید بن منصور' حارث' ابوعمران' طلحہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کے ساتھ پہلے احسان کا معاملہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے جس شخص کا دروازہ قریب ہو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے اس حدیث میں فرمایا کہ طلحہ قریش میں سے تھے۔

بَاب فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ

باب: غلام باندی کے حقوق

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

۱۷۱۵: زہیر' عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل' مغیرہ' اُمّ موسیٰ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخیر گفتگو یہ تھی کہ نماز کا دھیان رکھو' نماز کا دھیان رکھو اور باندی (غلام) کے بارے میں خوف الٰہی اختیار کرو۔

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَاذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي عَلَى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هَذَا فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ۔

۱۷۱۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' معرور بن سوید سے روایت ہے کہ میں نے ربذہ میں ابوذرؓ کو دیکھا موٹی چادر اوڑھے ہوئے اور انکا غلام بھی اسی قسم کی چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوذر! تم غلام کی چادر کیوں نہیں لیتے تا کہ تمہارا جوڑا مکمل ہو جائے۔ تم اس کو ایک دوسرا کپڑا لے کر دے دینا۔ ابوذرؓ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو برا بھلا کہا اس کی ماں عرب میں سے نہیں تھی تو میں نے اسکی ماں کو گالی دی۔ اس نے نبیؐ سے میری شکایت کر دی۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تم اس قسم کے آدمی ہو کہ جس میں دورِ جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ آپ نے فرمایا غلام باندی تمہارے بھائی' بہن ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے تم کو فضیلت عطا کی ہے۔ تو تم کو جس سے مفاہمت نہ ہو اس کو فروخت کر دو (اور یہ نہ کرو کہ بلاوجہ ظلم و زیادتی کر کے اس کو رکھو) اور اللہ کی مخلوق کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَ غُلَامِكَ إِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ الْأَعْمَشِ

۱۷۱۷: مسدد' عیسیٰ' اعمش' حضرت معرور سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس (مقام) ربذہ میں گئے وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی اسی طرح کی چادر اوڑھے ہوئے تھا ہم لوگوں نے کہا تم اپنے غلام کی چادر کس وجہ سے نہیں لیتے۔ تمہارا ایک جوڑا بن جائے گا اور تم اس کو دوسرا کپڑا دے دینا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یہ تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے پھر جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو وہ شخص خود جو کچھ کھائے وہ ہی اس کو کھلائے اور خود جو پہنے وہی اس کو پہنائے اور اس سے ایسے کام کو نہ کہے کہ جیسے وہ نہ کر سکے اگر کہے تو خود بھی اس کی امداد کرے امام ابوداؤد

نَحْوَهُ۔

فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابن نمیر نے اعمش سے روایت کیا۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى مَرَّتَيْنِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَعَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔

۱۷۱۸: محمد بن علاء (دوسری سند) ابن مثنیٰ' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' ان کے والد' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا اسی وقت پیچھے سے ایک آواز آئی۔ اے ابومسعود! خوب یاد رکھو اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے کہ جس قدر تم اس پر اختیار رکھتے ہو۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس طرح نہ کرتے تو تم کو دوزخ کی آگ گھیر لیتی۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي أَسْوَدَ بِالسَّوْطِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْعِتْقِ۔

۱۷۱۹: ابوکامل' عبدالواحد' اعمش سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس میں یہ مروی ہے کہ میں کوڑے سے اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا اور اس روایت میں آزاد کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَائَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ۔

۱۷۲۰: محمد بن عمرو' جریر' منصور' مجاہد' مورق' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو غلام باندی تمہارے مزاج کے مطابق ہو تو جو تم کھاؤ اس کو کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اس کو پہناؤ۔ اگر وہ تمہارے موافق نہ ہو تو اس کو فروخت کر دو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

۱۷۲۱: ابراہیم بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' عثمان بن زفر' بنو رافع کا بیٹا' حارث' حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باندی غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنا باعث خیر و برکت ہے اور برا سلوک کرنا باعث نحوست ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

۱۷۲۲: ابن مصفیٰ' بقیہ' عثمان' حضرت محمد بن خالد بن رافع' رافع قبیلہ جہینہ میں سے تھے اور صلح حدیبیہ میں شامل تھے ان سے روایت ہے کہ

رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام باندی کے ساتھ حسن سلوک کرنا خیر و برکت کا سبب ہے اور بد سلوکی کرنا نحوست ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا حَدِيثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

۱۷۲۳: احمد بن سعید' احمد بن عمرو' ابن وہب' ابوہانی' عباس' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ خادم کی غلطی کو کتنی مرتبہ معاف کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر اس شخص نے (دوبارہ) دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستّر مرتبہ معاف کیا کرو۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ ﷺ قَالَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا قَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْفُضَيْلِ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ۔

۱۷۲۴: ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) مؤمل بن فضل' عیسیٰ' فضیل ابو نعیم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو القاسم نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام یا باندی پر زنا کا الزام لگائے حالانکہ وہ غلام یا باندی اس فعل سے پاک ہو تو اگرچہ دُنیا میں اس آقا پر حدِ قذف نہیں لگے گی (لیکن) قیامت کے دن اس کے حدِ قذف میں کوڑے مارے جائیں گے۔

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نُزُولًا فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَفِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَّةٌ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَمَا رَأَيْتُ سُوَيْدًا أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ ذَاكَ الْيَوْمَ قَالَ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ

۱۷۲۵: مسدد' فضیل' حصین' ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم لوگ سوید بن مقرن ؓ کے گھر میں اُترے تھے اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک ضعیف العمر گرم مزاج شخص تھا اس کی ایک باندی تھی۔ اس نے اس باندی کے طمانچہ مار دیا تو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ سوید اس قدر غصہ ہوئے ہوں جس قدر اس دن غصہ ہوئے اور فرمایا اب تم اس کے تدارک سے عاجز ہو علاوہ اس کے کہ تم اس کو آزاد کر دو اور میں نے خود اپنے کو دیکھا کہ میں

مِنْ وَلَدِ مُقَرِّنٍ وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَ أَصْغَرُنَا وَجْهَهَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِهَا۔

مقرن کی ساتویں نمبر کی اولاد تھا اور ہم لوگوں کے پاس ایک خدمت گزار تھا ہم میں سے جو سب سے چھوٹا تھا' اس نے اس خدمت گزار کے منہ پر طمانچہ مارا تو رسول اللہ! نے ہمیں اس غلام کے آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي فَقَالَ اقْتَصَّ مِنْهُ فَإِنَّا مَعْشَرَ بَنِي مُقَرِّنٍ كُنَّا سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْتَخْدُمْهُمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا فَلْيُعْتِقُوهَا۔

۱۷۲۶: مسدد' یحییٰ' سفیان' سلمہ' حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ میں نے ایک آزاد کردہ غلام کے طمانچہ رسید کیا تو میرے والد صاحب نے مجھے اور اس کو طلب فرمایا پھر اس غلام سے کہا کہ تم اپنا بدلہ لے لو کیونکہ ہم مقرن کے لڑکے ہیں ہم سات اشخاص تھے دور نبوی میں اور ایک خادم کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں تھا ہم لوگوں میں سے کسی نے اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو آزاد کر دو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی خدمت گزار نہیں ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا جب تک یہ لوگ مالدار نہ ہوں اس وقت تک یہی خدمت گزار خدمت کرے جب مالدار ہو جائیں تو اس کو آزاد کر دیں۔

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ۔

۱۷۲۷: مسدد' ابوکامل' ابوعوانہ' فراس' ابوصالح' حضرت زاذان سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا۔ انہوں نے زمین سے ایک تنکا یا کوئی اور چیز اُٹھائی اور پھر فرمایا کہ مجھے اس غلام کے آزاد کرنے میں اس قدر بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کے طمانچہ لگائے یا اس کی پٹائی کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس غلام کو آزاد کر دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ

باب: غلام یا باندی جب اپنے مالک کے ساتھ بھلائی کریں تو ان کے لئے کس قدر اجر ہے

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۷۲۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور بہتر طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو اس کو دوگنا ثواب ملے گا۔

بَاب فِيمَنْ خَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب: جو شخص کسی شخص کے غلام باندی کو بھڑکائے تو اس کو کس قدر سخت گناہ ملے گا

۱۷۲۹: حسن بن علی' زید' عمار' عبداللہ' عکرمہ' یحییٰ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کی بیوی یا باندی یا غلام کو بھڑکائے اور اس کے شوہر یا مالک سے باغی بنادے تو وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

بَاب فِي الِاسْتِيذَانِ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ۔

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى

باب: اجازت حاصل کرنے کا بیان

۱۷۳۰: محمد بن عبید' حماد' عبید اللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیر اُٹھا کر کھڑے ہوئے گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بے خبری میں ماردیں۔

۱۷۳۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے پھر وہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو اس کی آنکھ ضائع گئی (اور اس سے انتقام نہیں لیا جائیگا)

۱۷۳۲: ربیع بن سلیمان' ابن وہب' سلیمان' کثیر' ولید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب گھر کے اندر نظر ڈال لی تو پھر اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

۱۷۳۳: یحییٰ بن حبیب' روح (دوسری سند) ابن بشار' ابو عاصم' ابن جریج' عمرو بن ابی سفیان' عمرو بن عبداللہ' کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ نے ان کو خدمت نبوی میں دودھ' ہرن اور ککڑیاں دے کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے بالائی حصہ میں تھے' میں گیا اور سلام نہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهٰذَا أَجْمَعَ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ و قَالَ يَحْيَى أَيْضًا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ الْحَنْبَلِ أَخْبَرَهُ۔

فرمایا واپس جاؤ اور السلام علیکم کہہ کر اندر آؤ اور یہ واقعہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پیش آیا۔ عمرو نے بیان کیا کہ مجھے ابن صفوان نے یہ تمام روایت بتلائی لیکن اس روایت میں سننے کا تذکرہ نہیں ہے۔ اور یحییٰ نے یہ بھی بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل نے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے یہ روایت بیان کی۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ۔

۱۷۳۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابو الاحوص' منصور' حضرت ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص' آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ گھر میں تھے تو وہ کہنے لگا کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ آپ نے خادم سے فرمایا تم جاؤ اور اس کو اجازت کا طریقہ سکھلا دو کہ اور اسے کہو کہ وہ کہے السلام علیکم' کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ اس شخص نے یہ بات سن لی۔ اس نے کہا السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ آپ نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔

۱۷۳۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَالَ عُثْمَانُ سَعْدٌ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ قَالَ عُثْمَانُ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا عَنْكَ أَوْ هٰكَذَا فَإِنَّمَا الِاسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ۔

۱۷۳۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ' حفص' اعمش' طلحہ' ہزیل سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا۔ عثمان' سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر اجازت مانگنے کے لئے کھڑا ہوا اور بالکل دروازے کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان سے ارشاد فرمایا دروازے کے اس طرف کھڑے ہو یا اس طرف اس لئے کہ اجازت حاصل کرنا اسی وجہ سے ضروری ہے کہ گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

۱۷۳۶ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ۔

۱۷۳۶: ہارون بن عبد اللہ' ابو داؤد' سفیان' اعمش' طلحہ' بنو سعد کے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۷۳۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي

۱۷۳۷: ہناد بن سری' ابو الاحوص' منصور' ربعی سے روایت ہے قبیلہ بنو

الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ۔

عامر کے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے اجازت مانگی پھراسی طریقہ سے روایت کیا۔امام ابوداؤدفرماتے ہیں کہ اس طریقہ سے مسدد نے ابوعوانہ منصور سے روایت کیا ہے اوراس روایت میں قبیلہ بنو عامر کے شخص کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ۔

۱۷۳۸: عبید اللہ ان کے والد شعبہ منصور ربعی قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے اجازت مانگی پھراسی طریقہ سے بیان کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟

بَاب كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الِاسْتِئْذَانِ

باب: انسان اجازت لینے کے لئے کتنی مرتبہ سلام کرے

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ۔

۱۷۳۹: احمد بن عبدة سفیان یزید بن خصیفہ بسر بن سعید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مجلس میں انصار کے پاس بیٹھا تھا کہ ابوموسیٰ گھبرائے ہوئے پہنچے۔ہم نے معلوم کیا کیا پریشانی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلب کیا میں چلا گیا اور میں نے ان سے تین مرتبہ اندر جانے کی اجازت مانگی لیکن مجھے کسی قسم کا جواب نہیں ملا تو میں واپس ہو گیا۔ انہوں نے دریافت فرمایا تم کیوں اندر نہیں آئے؟ میں نے جواب دیا کہ میں آیا' تین مرتبہ اجازت مانگی لیکن کوئی جواب نہ ملا اور نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے پھر اس کو اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے عمرؓ نے فرمایا تمہیں اس بات پر کوئی گواہ پیش کرنا پڑے گا کہتے ہیں کہ ابوسعید نے کہا کہ تمہارے ساتھ وہ شخص جائے گا جو مجلس کے لوگوں میں سب سے چھوٹا ہے۔پھر حضرت ابوسعید حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ گئے اور شہادت پیش کی۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ

۱۷۴۰: مسدد عبداللہ بن داؤد طلحہ بن یحییٰ ابوبردہ ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ عمر فاروقؓ کے پاس آئے اور تین مرتبہ اندر داخل ہونے کی اس طریقہ سے اجازت مانگی کہ ایک مرتبہ کہا کہ ابوموسیٰ (اندر

يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ ائْتِنِي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هَذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هَذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنے کی) اجازت چاہتا ہے پھر کہا اشعری اجازت چاہتا ہے پھر کہا عبد اللہ بن قیس اجازت چاہتا ہے لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ وہ واپس ہوئے تو عمرؓ نے ان کے پیچھے ایک شخص روانہ کیا جب وہ واپس ہوئے تو کہا تم کس وجہ سے واپس ہو گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگے اگر اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو ورنہ واپس چلا جائے۔ عمرؓ نے فرمایا تم اس بات پر گواہ پیش کرو۔ وہ واپس آئے اور اُبی بن کعبؓ کو لے کر آئے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ یہ اُبی اس بات پر شاہد ہیں اُبی نے فرمایا اے عمر! رسول اللہؐ کے اصحاب کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ عمرؓ نے کہا میں ہرگز آپ کے اصحاب کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي السَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَلَكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ۔

۱۷۴۱: یحییٰ بن حبیب' روح' ابن جریج' عطاء' حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی پھر یہی واقعہ بیان کیا یہاں تک کہ حضرت ابوموسیٰ ابوسعید کو لے کر آئے۔ انہوں نے شہادت دی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حدیث مجھ سے مخفی رہ گئی مجھے بازار کے لین دین نے غافل بنا دیا اب تم جتنی مرتبہ چاہو سلام کیا کرو اور اندر آنے کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدٌ۔

۱۷۴۲: زید بن اخزم' عبدالقاہر' ہشام' حمید' حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے تم کو جھوٹا نہیں سمجھا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا بڑا مشکل کام ہے۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ

۱۷۴۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ربیعہ اور مدینہ منورہ کے دیگر علماء سے اس واقعہ کے سلسلہ میں یہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ سے فرمایا میں نے تمہیں جھوٹا آدمی نہیں سمجھا لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ لوگ آپ پر باتیں بنانے لگیں گے (یعنی حدیث نقل

يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

١٧٤٤: حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا قَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ اصْحَبْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَيْسٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ارْكَبْ فَأَبَيْتُ ثُمَّ قَالَ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ قَالَ هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ

کرنے میں احتیاط سے کام نہ لیں گے)

١٧٤٤: محمد بن مثنیٰ' ہشام' ولید' اوزاعی' یحییٰ' محمد بن عبد الرحمٰن' حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ملاقات کے لئے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (باہر سے ہی) السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہلکی آواز سے جواب دیا۔ قیس کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے رہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سلام کر لینے دو۔ آپ نے پھر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پھر ہلکی آواز سے آپ کے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ واپس تشریف لے جانے لگے حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے چل دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کا سلام سن رہا تھا لیکن میں ہلکی آواز سے اس تمنا میں جواب دے رہا تھا کہ آپ زیادہ (مرتبہ) ہم لوگوں کو سلام کریں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس تشریف لائے حضرت سعد نے آپ کے لئے غسل کے پانی کے بندوبست کا حکم دیا۔ آپ نے غسل فرمایا پھر حضرت سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چادر پیش کی جو کہ زعفران یا ورس میں رنگی ہوئی تھی۔ آپ نے اس چادر کو لپیٹ لیا اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ارشاد فرمایا اے اللہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی اولاد پر رحمت و برکت نازل فرما۔ پھر آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ جب واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کے لئے ایک گدھا لے کر حاضر ہوئے جس پر چادر پڑی ہوئی تھی آپ اس پر سوار ہوئے۔ حضرت سعد نے کہا اے قیس تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جاؤ۔ آپ نے مجھ سے فرمایا سوار ہو جاؤ میں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا یا تو تم سوار ہو جاؤ ورنہ واپس ہو جاؤ۔ کہتے ہیں کہ میں واپس آ

قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ۔

گیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد الواحد اور ابن سمعہ نے اس روایت کو مرسلاً اوزاعی سے روایت کیا ہے۔ قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلْ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ۔

۱۷۴۵: مؤمل' بقیہ' محمد بن عبد الرحمٰن' حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کی جانب چہرہ کر کے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوئے اور السلام علیکم السلام علیکم کہتے اس لئے کہ ان دنوں دروازوں پر پردے موجود نہیں ہوتے تھے۔

بَابُ دَقِّ الْبَابِ عِنْدَ الِاسْتِئْذَانِ

باب: بوقت اجازت دروازہ کھٹکھٹانا

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنِ أَبِيهِ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ۔

۱۷۴۶: مسدد' بشر' شعبہ' حضرت محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے قرضہ کی گفتگو کرنے کے سلسلے میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے دریافت فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں' گویا آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ يَعْنِي الْمَقَابِرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى دَخَلْتُ حَائِطًا فَقَالَ لِي أَمْسِكِ الْبَابَ فَضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ فَدَقَّ الْبَابَ۔

۱۷۴۷: یحییٰ بن ایوب' اسماعیل' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت رافع بن عبد الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ میں ایک باغ میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس کا دروازہ بند رکھنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے دریافت کیا کون؟ پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یعنی ابوموسیٰ کی حدیث کو بیان کیا۔ فَدَقَّ الْبَابِ ...... ' کو

بَاب فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيَكُونُ ذَلِكَ إِذْنَهُ

باب: کیا کسی شخص کا بلایا جانا اس کے لئے اجازت ہوگا؟

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۱۷۴۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب' ہشام' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی

عَنْ حَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی کسی کو بلانے کے لئے بھیجے تو وہی اس کی اجازت ہے۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي رَافِعٍ شَيْئًا۔

۱۷۴۹: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حضرت ابورافع' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مشہور ہے کہ قتادہ کا سماع ابورافع سے ثابت نہیں ہے۔

بَابُ الِاسْتِئْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ

باب: علیحدگی کے تین اوقات میں اجازت لینے کا حکم

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ وَإِنِّي لَآمُرُ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهِ

۱۷۵۰: ابن سرح (دوسری سند) ابن صباح' ابن عبدہ' سفیان' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اجازت لینے کی آیت کریمہ پر زیادہ تر لوگوں نے عمل نہیں کیا لیکن میں نے اپنی اس باندی کو بھی حکم دے دیا کہ میرے پاس اجازت لے کر آئے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے وہ اجازت لینے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ

۱۷۵۱: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' عمرو' عکرمہؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے جو کہ عراق کے باشندے تھے' ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ اس آیت کے سلسلہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جس میں ہمیں حکم ہوا' جو حکم ہوا۔ لیکن کسی نے اس آیت پر عمل نہیں کیا یہ آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ﴾ یعنی ''اہلِ ایمان! چاہئے کہ تمہارے پاس تمہارے غلام اور تمہاری باندیاں اور جو لڑکے سمجھدار ہیں لیکن ابھی بالغ نہیں ہوئے (یعنی مراہق اور بلوغت کے قریب لڑکے) تین مرتبہ اجازت لے کر داخل ہوا کریں' نماز فجر سے پہلے' اور جس وقت تم دوپہر کے وقت کپڑے اُتارتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات ہیں

الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَ : لَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ إِلَى عَلِيمٌ حَكِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ أَوِ الْوَلَدُ أَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ فَأَمَرَهُمُ اللَّهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَائَهُمُ اللَّهُ بِالسُّتُورِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذَلِكَ بَعْدُ۔

کہ جن میں ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ان تین اوقات کے علاوہ کسی قسم کا گناہ نہیں نہ تم پر اور نہ ان پر (یعنی ان داخل ہونے والوں پر) کہ ایک دوسرے کے پاس جائیں اور اللہ تعالیٰ بہتر طریقہ سے واقف ہیں حکمت والے۔ ابن عباسؓ نے بیان فرمایا اللہ تعالیٰ علم والے اور رحمت کرنے والے ہیں اہلِ ایمان کے ساتھ اور پردہ پوشی کو پسند فرماتے ہیں جس وقت آیت نازل ہوئی تو اس وقت لوگوں کے مکانات میں نہ پردے تھے نہ مسہریاں تھیں تو اکثر خدام یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت میں آجاتا کہ انسان اپنی اہلیہ سے ہمبستری کرتا ہوتا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان اوقات میں اجازت لینے کا حکم فرمایا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پردے عطا فرما دیئے اور تمام کچھ عنایت فرمایا جب سے میں نے کسی شخص کو اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

أَبْوَابُ السَّلَامِ

احکام اسلام

بَابٌ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب: بوقت ملاقات سلام کرنا

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

۱۷۵۲: احمد بن ابی شعیب' زہیر' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ جنت میں داخل نہ ہو گے جس وقت تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم لوگوں کا ایمان مکمل نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ باہمی طور پر ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو اور میں تم کو ایسا کام نہ بتلاؤں کہ جب تم اس کام کو انجام دو تو باہمی طور پر محبت کرنے لگو وہ کام یہ ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو السلام علیکم کو خواب رواج دو۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ

۱۷۵۳: قتیبہ' لیث' یزید' ابوالخیر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کا کونسا کام اچھا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ایک شخص کو سلام کرنا چاہے اس سے تمہاری واقفیت ہو یا

لسَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

واقفیت نہ ہو۔

بَاب كَيْفَ السَّلَامُ

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ۔

باب: کس طریقہ سے سلام کیا جائے؟

۱۷۵۴: محمد بن کثیر' جعفر' عوف' ابورجاء' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا السلام علیکم۔ آپ نے اس کو جواب دیا۔ وہ شخص بیٹھ گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو دس نیکیاں مل گئیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپ نے اس کو جواب عطا فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس شخص کو بیس نیکیاں مل گئیں۔ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب عطا فرمایا وہ شخص بیٹھ گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو تیس نیکیاں مل گئیں۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ قَالَ هٰكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ۔

۱۷۵۵: اسحٰق بن سوید' ابن ابی مریم' نافع' ابومرحوم' حضرت سہل بن معاذ' حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس (نیکیاں مل گئیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسی طریقہ سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ السَّلَامَ

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ۔

باب: سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

۱۷۵۶: محمد بن یحییٰ' ابوعاصم' ابوخالد' ابوسفیان' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ آدمی سب سے زیادہ فضیلت والا ہے جو کہ سلام کرنے میں پہل کرے۔

بَاب مَنْ أَوْلَى بِالسَّلَامِ

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ

باب: سلام کس کو کرے؟

۱۷۵۷: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوٹا شخص بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو

وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

سلام کریں۔

۱۷۵۸: یحییٰ بن حبیب' روح' ابن جریج' زیاد' حضرت ثابت' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا سواری والا شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے پھر اسی حدیث کو بیان کیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ

باب: جب کوئی شخص دوسرے سے علیحدہ ہو کر دوبارہ ملاقات کرے تو سلام کرنا چاہئے

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا قَالَ مُعَاوِيَةُ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

۱۷۵۹: احمد بن سعید' ابن وہب' معاویہ بن صالح' ابوموسیٰ' ابومریم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے اگر دونوں کے درمیان ایک درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے پھر ملاقات کرے تو پھر سلام کرنا چاہئے۔ معاویہ نے بیان کیا کہ عبدالوہاب نے ابو الزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت اسی طریقہ سے بیان کی ہے۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ۔

۱۷۶۰: عباس عنبری' اسود بن عامر' حسن بن صالح' ان کے والد' سلمہ بن کھیل' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حجرہ میں تشریف فرما تھے انہوں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیکم کیا عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اندر آ سکتا ہے؟

بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

۱۷۶۱: عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان' ثابت' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے پاس سے گزر ہوا جو کہ ایک جگہ کھیل رہے تھے۔ آپ نے ان کو سلام کیا۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ۔

۱۷۶۲: ابن مثنیٰ' خالد بن حارث' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سلام کیا اور پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنا خط دے کر روانہ فرما دیا اور میرے واپس ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے سائے میں تشریف فرما رہے۔

بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: خواتین کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔

۱۷۶۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' ابن ابی حسین' حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: کفار کو کس طریقہ سے سلام کیا جائے؟

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ۔

۱۷۶۴: حفص بن عمر' شعبہ' حضرت سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ ملک شام کے سفر پر گیا تو لوگ نصاریٰ کے گرجوں سے پاس سے گزرنے لگے اور ان کو سلام کرنے لگے تو میرے والد نے فرمایا تم لوگ سلام کرنے میں پہل نہ کرو کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ یہود و نصاریٰ کو سلام نہ کرو اور جب تم انہیں راستوں میں ملو تو ان کو تنگ راستہ پر چلنے پر مجبور کر دو۔

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

۱۷۶۵: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن مسلم' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودی آدمی جب تم لوگوں میں سے کسی کو سلام کرتا ہے تو السلام علیکم کے بجائے السام علیکم کہتا ہے (یعنی تم کو موت آئے) تو تم لوگ اس کے جواب میں وعلیکم کہا کرو (یعنی تم کو ہی موت آئے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں عبداللہ بن دینار سے مالک نے اسی طریقہ پر روایت کیا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ وَعَلَيْكُمْ۔

اور ثوری نے عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہوئے وعلیکم کا لفظ بیان کیا۔

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَائِشَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي بَصْرَةَ يَعْنِي الْغِفَارِيَّ۔

۱۷۶۶: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہلِ کتاب ہم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو ہم لوگ کس طریقہ سے ان کو جواب دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیکم کہا کرو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' ابوعبدالرحمٰن' ابوبصری غفاری کی روایت ہے۔

بَاب فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

باب: مجلس سے اُٹھتے وقت سلام کرنا چاہئے

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ۔

۱۷۶۷: احمد بن حنبل' مسدد' بشر' ابن عجلان' مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو السلام علیکم کہے پھر جب مجلس سے اُٹھنے لگے تو سلام کرے اس لئے کہ مجلس کی پہلی حالت اس کی آخری حالت سے زیادہ حقدار نہیں ہے (کہ آتے ہوئے سلام کیا جائے اور جاتے ہوئے نہ کیا جائے)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

باب: لفظ علیک السلام کہنے کی کراہت

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى۔

۱۷۶۸: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابوخالد' ابوغفار' ابوتمیمہ الجیمی' حضرت ابوجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا علیک السلام یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علیک السلام نہ کہو اس لئے کہ یہ مُردوں کا سلام ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں سے کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے دے تو کافی ہے

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ

۱۷۶۹: حسن بن علی' عبدالملک بن ابراہیم' سعید بن خالد' عبداللہ بن فضل' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِءُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِءُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ۔

روایت ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے مرفوع روایت کہا ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا اگر ایک جماعت گزرے اور ان میں سے ایک ہی آدمی سلام کرے تو پوری جماعت کا سلام متصور ہوگا اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بھی ایک کا جواب دینا کافی ہوگا (سب کو جواب نہ دینے کی ضرورت نہیں ہے)

بَاب فِي الْمُصَافَحَةِ

باب: مصافحہ کرنے کا بیان

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

۱۷۷۰: عمرو بن عون' ہشیم' ابی بلج' زید' حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کریں اور مصافحہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں اور اس سے بخشش مانگیں تو ان کی بخشش ہوگی۔

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا۔

۱۷۷۱: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابوخالد' ابن نمیر' اجلح' ابواسحق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان شخص ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو ان کے علیحدہ ہونے سے قبل ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَائَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ۔

۱۷۷۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہلِ یمن حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس یمنی لوگ آئیں ہیں اور یہ وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کیا۔

بَاب فِي الْمُعَانَقَةِ

باب: معانقہ کرنے کا بیان

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۷۷۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوحسین' ایوب بن بشیر' عنزہ قبیلہ کے ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جب وہ ملک شام سے رخصت ہونے لگے کہ میں تم سے ایک حدیث نبوی ﷺ سے متعلق دریافت کرتا ہوں۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بتلا دوں بشرطیکہ کوئی راز نہ ہو۔اس شخص نے کہا کہ نہیں راز کی بات نہیں ہے۔(وہ سوال یہ ہے کہ) کیا حضرت رسول کریم ﷺ بوقت ملاقات تم سے

إِذًا أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ لِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔

مصافحہ کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کبھی جب حضرت رسول کریم ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ایک دن آپ نے مجھ کو بلا بھیجا مگر میں اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا جب واپس گھر پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ نے مجھے بلا بھیجا ہے۔ میں حاضر ہوا اس وقت حضرت رسول کریم ﷺ تخت پر تشریف رکھتے تھے آپ نے مجھ کو گلے لگا لیا۔ یہ منظر نہایت عمدہ تھا' نہایت عمدہ تھا۔

خلاصۃ الباب: ''مصافحہ'' کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ دست یکدیگر را گرفتن۔ دو آدمیوں کا باہم ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا۔ معانقہ کے بارے میں یہ کہا گیا ہے دست درگرون یکدیگر درآوردن۔ یعنی دو آدمیوں کا ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈالنا یا دو آدمیوں کا باہم ایک دوسرے کو سینے سے لگانا۔

باہمی ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے' نیز دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہئے' محض ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا غیر مسنون ہے' کسی خاص موقعہ پر یا کسی خاص تقریب کے وقت مصافحہ ضروری سمجھنا غیر شرعی بات ہے' چنانچہ بعض مقامات پر یہ جو رواج ہے کہ کچھ لوگ عصر کی نماز یا جمعہ کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ تخصیص وقت کے سبب اس طرح کا مصافحہ مکروہ ہے اور بدعت مذمومہ ہے ہاں اگر کوئی شخص مسجد میں آئے اور لوگ نماز میں مشغول ہوں یا نماز شروع کرنے والوں ہوں اور وہ شخص نماز ہو جانے کے بعد ان لوگوں سے مصافحہ کرے تو یہ مصافحہ بلاشبہ مسنون مصافحہ ہے بشرطیکہ اس نے مصافحہ سے پہلے سلام بھی کیا ہو' تاہم یہ واضح رہے کہ اگرچہ کسی متعین اور مکروہ وقت میں مصافحہ کرنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اس وقت مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے تو اس کی طرف سے ہاتھ کھینچ لینا اور اس طرح بے اعتنائی برتنا مناسب نہیں ہوگا کیونکہ اس کی وجہ سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھانے والے شخص کو دکھ پہنچے گا اور کسی مسلمان کو دکھ نہ پہنچانا آداب کی رعایت سے زیادہ اہم ہے۔

جوان عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور اس بوڑھی عورت سے مصافحہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جس کی طرف جنسی جذبات مائل نہ ہو سکتے ہوں چنانچہ منقول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ان بوڑھیوں سے مصافحہ کرتے تھے جن کا دودھ انہوں نے پیا تھا' اسی طرح وہ بڈھا مرد جو جنسی جذبات کی فتنہ خیزیوں سے بے خوف ہو چکا ہو اس کو جوان عورت سے مصافحہ کرنا جائز ہے' عورت کی طرح خوش شکل امرد سے بھی مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے۔ واضح رہے کہ جس کو دیکھنا حرام ہے اس کو چھونا بھی حرام ہے' بلکہ چھونے کی حرمت دیکھنے کی حرمت سے بھی زیادہ سخت ہے جیسا کہ مطالب المؤمنین میں مذکور ہے۔

صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص سلام کرے تو اپنا ہاتھ بھی دے یعنی مصافحہ کے لئے ہاتھ دینا سنت ہے لیکن مصافحہ کا یہ طریقہ ملحوظ رہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھے محض انگلیوں کے سروں کو پکڑنے پر اکتفا نہ کرے کیونکہ محض انگلیوں کے سروں کو پکڑنا مصافحہ کا ایسا طریقہ ہے جس کو بدعت کہا گیا ہے۔

معانقہ یعنی ایک دوسرے کو سینے سے لگانا مشروع ہے خاص طور پر اس وقت جب کوئی شخص سفر سے واپس آیا ہو جیسا کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث منقول ہے' لیکن اس کی اجازت اسی صورت میں ہے جب کہ اس کی وجہ سے کسی برائی میں مبتلا ہو جانے یا کسی شک وشبہ کے پیدا ہو جانے کا خوف نہ ہو۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ دونوں حضرت معانقہ اور تقبیل یعنی ہاتھ کو منہ اور آنکھوں کے ذریعہ چومنے کی کراہت کے قائل ہیں ان کا یہ کہنا کہ معانقہ کے بارے میں نہی منقول ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے یہ نہی ثابت ہے۔ یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ جن روایتوں سے معانقہ کی اجازت ثابت ہوتی ہے ان کا تعلق اس زمانہ سے جب کہ معانقہ کو ممنوع نہیں قرار دیا گیا تھا۔ بہرحال اس سلسلے میں جو احادیث منقول ہیں اور جن کے درمیان بظاہر اختلاف نظر آتا ہے کہ بعض سے ممانعت کی اجازت ثابت ہوتی ہے اور بعض معانقہ کا تعلق محبت واکرام کے جذبہ سے ہو وہ بلاشک وشبہ جائز ہے۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ معانقہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان جو اختلاف ہے وہ اس صورت میں ہے جب کہ جسم پر کپڑے نہ ہوں بدن پر قمیص وجبہ وغیرہ ہونے کی صورت میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ بالاتفاق جائز ہے۔

تقبیل یعنی ہاتھ یا پیشانی وغیرہ چومنا بھی جائز ہے بلکہ بزرگانِ دین اور متبعین سنت علماء کے ہاتھ پر بوسہ دینے کو بعض حضرات نے مستحب کہا ہے۔ لیکن مصافحہ کے بعد خود اپنا ہاتھ چومنا کچھ اصل نہیں رکھتا بلکہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے اور مکروہ ہے۔

امرائے سلطنت اور علماء مشائخ کے سامنے زمین بوسی کرنا حرام ہے' زمین بوسی کرنے والا اور اس زمین بوسی پر راضی ہونے والا دونوں ہی گنہ گار ہوتے ہیں۔ فقہ ابوجعفرؒ کہتے ہیں کہ سلطان وحاکم کے سامنے زمین بوسی اور سجدہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس کی زمین بوسی وسجدہ عبادت کی نیت سے ہو اور اگر تحیہ سلام کے طور پر ہو تو کافر نہیں ہوتا لیکن آثم اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور بعض علماء کے قول کے مطابق کسی بھی طرح کی نیت نہ ہونے کی صورت میں بھی کافر ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اکثر علماء کے نزدیک زمین بوسی کرنا زمین پر ماتھا ٹیکنے یا رخسارہ رکھنے سے ہلکا فعل ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ کسی عالم یا سلطان وحاکم کے ہاتھ کو چومنا ان کے علم وانصاف کی بنا پر اور دین کے اعزاز واکرام کے جذبہ سے ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر ان کے ہاتھ چومنے کا تعلق کسی دنیاوی غرض ومنفعت سے ہو تو سخت مکروہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی عالم یا کسی بزرگ سے اس کا پیر چومنے کی درخواست کرے تو اس کو ہرگز نہیں ماننا چاہئے بچوں کو بوسہ سے پیار کرنے کی اجازت ہے اگرچہ غیر کا بچہ ہو بلکہ وہاں طفل پر بوسہ دینا مسنون ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ جو بوسہ شرعی طور پر جائز ہے اس کی پانچ صورتیں ہیں ایک تو مودت ومحبت کا بوسہ جیسے والدین کا اپنے بچے کے رخسار کا چومنا' دوسرے احترام واکرام اور رحمت کا بوسہ' جیسے اولاد کا اپنے والدین کے سر پر بوسہ دینا' تیسرے جنسی جذبات کے تحت بوسہ دینا' جیسے شوہر کا بیوی کے چہرہ کا بوسہ لینا' چوتھے تحیہ سلام کا بوسہ جیسے مسلمانوں کا ایک دوسرے کے ہاتھ کو چومنا اور پانچویں وہ بوسہ جو بہن اپنے بھائی کی پیشانی کا لیتی ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ اور چہرہ کا بوسہ دینا مکروہ ہے' بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا بوسہ لینا واجب ہے۔

امام نوویؒ نے یہ لکھا ہے کہ شوہر بیوی کے علاوہ کسی اور جنسی جذبات کے تحت بوسہ لینا بالاتفاق حرام ہے خواہ وہ باپ ہو یا کوئی دوسرا۔

باب مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ

باب: کسی کی عظمت وعزت افزائی کے لئے کھڑے ہونے کا بیان

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۷۴: حفص بن عمر' شعبہ' سعد بن ابراہیم' ابوامامہ بن سہل بن حنیف' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنو قریظہ کے لوگ حضرت سعد کے حکم پر اپنے قلعوں سے نیچے اُترے تو رسول اللہؐ نے انہیں بلا بھیجا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر پہنچے۔ نبیؐ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ یا فرمایا اپنے سے اعلیٰ شخص کی (عزت افزائی کیلئے) کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ۔

۱۷۷۵: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' حضرت شعبہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار حضرات سے فرمایا تم لوگ اپنے (سربراہ و) سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔

۱۷۷۶: حسن بن علی' ابن بشار' عثمان' اسرائیل' میسرہ' منہال' حضرت عائشہ بنت طلحہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے گفتگو اور چال چلن میں حسن کہتے ہیں کہ بات اور گفتگو کرنے میں۔ حسن نے چال چلن اور انداز کا تذکرہ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جس وقت وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور شفقت سے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو پیار کرتے اور ان کو اپنی جگہ بٹھاتے۔ اسی طریقہ سے جس وقت آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ (آپ کی تعظیم کے لئے) جگہ سے کھڑی ہو جاتیں اور محبت سے آپ کو پیار کرتیں اور اپنی جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھاتیں۔

خلاصۃ الباب: ''کھڑے ہونے'' سے مراد ہے کسی کے لئے تعظیماً کھڑے ہونا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ مجلس میں یا اپنے پاس آنے والے شخص کی تعظیم وتوقیر کے لئے کھڑے ہو جانا مسنون ہے۔ ان حضرات نے آنحضرت ﷺ کے اس ارشادِ

گرامی ﷺ سے استدلال کیا ہے کہ قوموا الی سید کم جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ مکروہ و بدعت ہے اور اس کی ممانعت ثابت ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس طرح عجمی کھڑے ہو جاتے ہیں اس طرح تم نہ اٹھو اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کا دستور ہے لیکن چونکہ یہ معاملہ تفصیل طلب ہے اس لئے یہاں کچھ مفصلاً تحریر کئے دیتا ہوں۔

صحیحین میں ہے کہ ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حکم و ثالث بنانے پر اتر آئے تو رسول کریم ﷺ نے کسی شخص کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (تا کہ وہ ان کو بلا لائے اور وہ آ کر بنو قریظہ کا مطالبہ طے کریں) اس وقت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ (کی قیام گاہ) کے قریب ہی فروکش تھے' چنانچہ وہ خر پر بیٹھ کر آئے اور جب مسجد کے قریب پہنچے تو رسول کریم ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا اے انصار تم اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ''۔

''بنو قریظہ'' مدینہ کے یہودیوں کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ سن ۵ ھ میں غزوہ خندق کے دوران ان یہودیوں نے جو منافقانہ کردار کیا اور باوجودیکہ سابقہ معاہدہ کے تحت مدینہ کے اس دفاعی مورچہ پر ان یہودیوں کو بھی مسلمانوں کے شانہ بشانہ کفار عرب کی جارحیت کا مقابلہ کرنا چاہیئے تھا لیکن انہوں نے اپنی روایتی بدعہدی اور شرارت کا مظاہرہ کیا اور مختلف قسم کی سازشوں کے ذریعہ اس دفاعی مورچہ کو توڑنے کے لئے کفار عرب کے آلہ کار بن گئے ان کی اس بدعہدی اور سازشی کارروائیوں کی بناء پر آنحضرت ﷺ نے غزوۂ خندق کی فتح سے فارغ ہوتے ہی ان بنو قریظہ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا اور ان سب یہودیوں کو ان کے قلعہ میں محصور ہونے پر مجبور کر دیا۔ مسلمانوں کی طرف سے بنو قریظہ کے قلعہ کا محاصرہ ۲۵ دن تک جاری رہا آخر کار انہوں نے یہ تجویز رکھی کہ ہمارا معاملہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا جائے جو قبیلہ اوس کے سردار تھے اور قبیلہ اوس و بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ ان یہودیوں نے کہا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو پنچ اور حکم تسلیم کرتے ہیں وہ ہمارے بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اس کو بے چون و چرا مان لیں گے۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ چونکہ ہمارے حلیف قبیلے کے سردار ہیں اور ان کے اور ہمارے درمیان تعلقات کی ایک خاص نوعیت ہے اس لئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ یقیناً ہمارے ہی حق میں فیصلہ دیں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ وہ آ کر اس معاملہ میں اپنا فیصلہ دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اگرچہ اس وقت آنحضرت ﷺ کی قیام گاہ کے قریب ہی فروکش تھے لیکن چونکہ غزوہ خندق میں وہ بہت سخت مجروح ہو گئے تھے اور خاص طور پر رگ ہفت اندام پر ایک زخم پہنچا تھا۔ جس سے خون برابر جاری تھا اس لئے خچر پر بیٹھ کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اس وقت تک ان کے زخم سے خون جاری تھا لیکن یہ آنحضرت ﷺ کا اعجاز تھا کہ جب آپ نے ان کو بلوا بھیجا تو خون رک گیا۔ بہر حال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے پورے معاملہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے اور ان کے جرم بدعہدی و غداری کی بنا پر انہی کی شریعت کے مطابق جو فیصلہ دیا اس کا اصل یہ تھا کہ ان کے لڑ سکنے والے مرد قتل کر دیئے جائیں' عورتیں اور بچے غلام بنا لئے جائیں اور ان کے مال و اسباب کو تقسیم کر دیا جائے۔ اس فیصلہ پر کسی حد تک عمل بھی ہوا۔

یہاں حدیث میں اسی وقت کے واقعہ کا ذکر ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضرت ﷺ نے انصار سے کہا کہ دیکھو تمہارے سردار آ رہے ہیں تو کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ اکثر علماء اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب فضل و قابل تکریم شخص آئے تو اس کے اعزاز و احترام کے لئے کھڑے ہو جانا چاہیئے۔ اس کے برخلاف بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ قوموا

الی سید کم سے آنحضرت ﷺ کی یہ مراد نہیں تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتکریم کے لئے کھڑے ہو جاؤ جیسا کہ کسی بڑے آدمی کے آجانے پر کھڑے ہونے کا رواج ہے اور جس کی ممانعت ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ چیز عجمیوں کے رائج کردہ تکلفات میں سے ہے۔ نیز یہ عمل آنحضرت ﷺ کے نزدیک آخر زمانہ تک ناپسندیدہ رہا۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ اگر اس ارشاد سے آنحضرت ﷺ کی مراد تعظیم وتکریم کے لئے کھڑے ہو جانے کا حکم دینا ہوتا تو آپ ﷺ اس موقع پر قوموا الی سید کم نہ فرماتے بلکہ یہ فرماتے کہ قموا السید کم لہٰذا ان علماء کے مطابق اس حکم سے آنحضرت ﷺ کی مراد یہ تھی کہ دیکھو تمہارے سردار سعد رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں' ان کی حالت اچھی نہیں ہے' جلدی سے اٹھ کر ان کے پاس جاؤ اور سواری سے اترنے میں ان کی مدد کرو تا کہ اترتے وقت ان کو تکلیف نہ ہو اور زیادہ حرکت کی بنا پر زخم سے خون نہ بہنے لگے۔ ان علماء کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ جو روایت ہے کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ جب بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے تھے یا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی جو یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ میرے لئے یا تو کھڑے ہو جاتے یا اپنی جگہ سے ہل جایا کرتے تھے تو ان روایتوں سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ محدثین نے ان روایتوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔

جو حضرات اہل فضل وکمال کے آنے پر کھڑے ہونے کو جائز قرار دیتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکورہ بالا روایتیں ضعیف ہیں اور ان سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے تو پھر اس روایت کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے کہ جب آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتی تھیں اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آنحضرت ﷺ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اگر اس روایت کی یہ تاویل کی جائے کہ ان کا کھڑا ہونا اظہار محبت واستقبال کے طور پر ہوتا نہ کہ تعظیم وجلال کے طور پر' تو یہ تاویل بعید از حقیقت سمجھے جانے سے خالی نہیں ہوگی علاوہ ازیں خود طیبیؒ نے محی السنۃ سے نقل کیا ہے کہ جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس حدیث کے پیش نظر اہل فضل وکمال جیسے علماء وصلحاء اور بزرگانِ دین کا اعزاز واکرام کرنا جائز ہے۔ علاوہ ازیں محی الدین نوویؒ نے یہ لکھا ہے کہ یہ کھڑا ہونا اہل فضل کے آنے کے وقت مستحب ہے اور نہ صرف یہ کہ اس سلسلے میں احادیث منقول ہیں' بلکہ اس کی صریح ممانعت کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مطالب المؤمنین میں قنیہ کے حوالہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ آنے والے کی تعظیم کے طور پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا قیام یعنی کھڑے ہو جانے مکروہ نہیں ہے اور یہ کہ قیام بنفسہٖ مکروہ نہیں ہے بلکہ قیام کی طلب وپسندیدگی مکروہ ہے۔ چنانچہ وہ قیام ہرگز مکروہ نہیں ہوگا جو کسی ایسے شخص کے لئے کیا جائے جو نہ تو اپنے لئے قیام کی طلب رکھتا ہو اور نہ اس کو پسند کرتا ہو۔

قاضی عیاض مالکیؒ نے یہ لکھا ہے کہ کھڑے ہونے کی ممانعت کا تعلق اس شخص کے حق میں ہے جو بیٹھا ہوا ہو اور بیٹھے رہنے تک لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جیسا کہ ایک حدیث میں منقول ہے۔

حاصل یہ کہ اگر کوئی ایسا شخص نظر آئے جو علم وفضل اور بزرگی کا حامل ہو تو اس کی تعظیم وتوقیر کے طور پر کھڑے ہو جانا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ ایسے شخص کے آنے پر کھڑے ہونا جو نہ صرف یہ کہ اس اعزاز کا مستحق نہ ہو بلکہ اپنے آنے پر لوگوں

کے کھڑے ہو جانے کی طلب وخواہش بھی رکھتا ہو' مکروہ ہے اور اسی طرح بے جا خوشامد و چاپلوسی کے طور پر کھڑے ہونا بھی مکروہ ہے۔ نیز دنیاداروں کے لئے کھڑے ہونا اور ان کی تعظیم کرنا بھی نہایت مکروہ ہے اور اس بارے میں سخت وعید منقول ہے۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

باب: اپنے بچے کو پیار کرنا

۱۷۷۷: مسدد' سفیان' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہا کو (شفقت سے) پیار کر رہے تھے تو کہنے لگے کہ میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو انسان رحم نہ کرے اس (پر بھی) رحم نہیں ہوگا۔

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا۔

۱۷۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (واقعہ افک) بیان فرمایا پھر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمہاری برائت نازل فرما دی ہے اور آپ نے وہ آیات پڑھ کر سنائیں اس وقت میرے والدین نے فرمایا اُٹھو اور تم آنحضرت ﷺ کو سر مبارک کا بوسہ لے لو۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ تمہارا۔

بَاب فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

باب: دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا

۱۷۷۹: ابوبکر بن ابی شیبہ' علی بن مسہر' اجلح' حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو آپ نے ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی دو آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

باب: رخسار پر بوسہ دینا کیسا ہے؟

۱۷۸۰: ابوبکر بن ابی شیبہ' معتمر' ایاس بن دغفل سے روایت ہے میں نے ابونصرہ کو دیکھا انہوں نے حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ عنہما کے رخسار کا بوسہ لیا۔

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

۱۷۸۱: عبداللہ بن سالم' ابراہیم' ان کے والد' ابواسحٰق' حضرت براء رضی

بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا جس وقت کہ وہ پہلی مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا ان کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا آرام فرما رہی ہیں اور ان کو بخار ہو گیا ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ بیٹی تم کیسی ہو؟ اور انہوں نے ان کے رُخسار کا بوسہ لیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ

باب: ہاتھ کا بوسہ لینا

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ۔

۱۷۸۲: احمد بن یونس' زہیر' یزید بن ابی زیاد' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ

باب: بدن کی دوسری جگہ کا بوسہ دینا

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي فَقَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

۱۷۸۳: عمرو بن عون' خالد' حصین' عبدالرحمٰن' اُسید بن حضیر سے روایت ہے جو کہ انصار میں سے ایک شخص تھے دو لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے اور ہنسی مذاق کر کے لوگوں کو ہنساتے تھے اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کوکھ میں لکڑی کی ایک ٹھونگ لگائی اُسید نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس کا بدلہ دیں۔ آپ نے فرمایا چلو بدلہ لے لو۔ اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کرتہ زیب تن فرمائے ہوئے ہیں (جب آپ نے مارا تھا) برہنہ تھا۔ آپ نے اپنا کرتہ مبارک اُٹھایا تو آپ سے حضرت اُسید رضی اللہ عنہ لپٹ گئے اور آپ کے پہلو مبارک کا بوسہ لینے لگے اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا یہی مقصد تھا۔

خلاصۃ الباب: لفظ "رجل" جس طرح مذکور ہے یعنی لام کے ساتھ وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ جس شخص کے مزاج میں خوش طبعی و ظرافت تھی اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ کا مطالبہ کیا وہ خود اسید رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ ترجمہ سے واضح ہوا۔ لیکن جامع الاصول میں یہ لفظ نہیں بلکہ رجلا منقول ہے۔ چنانچہ روایت کے الفاظ یوں ہیں عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیه مزاح فبینما هو یحدث القوم یضحکهم اذ طعنه النبی (یعنی حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص تھے جن کے مزاج میں خوش طبعی و ظرافت تھی چنانچہ ایک موقع پر جب لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور ان کو ہنسا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں لکڑی سے ٹھوکا دیا' اس سے یہ واضح ہو کہ خوش طبعی و ظرافت سے ہنسانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لینے کا مطالبہ کرنے والے کوئی دوسرے صاحب تھے۔ خود حضرت

اسید رضی اللہ عنہ نہیں تھے حضرت اسید رضی اللہ عنہ تو ان کے واقعہ کو نقل کرنے والے ہیں۔

چنانچہ طیبیؒ نے جامع الاصول ہی کی روایت کے پیش نظر متن حدیث کی روایت میں توجیہ وتاویل کر کے اس بات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ صاحب واقعہ خود اسید رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ وہ محض اس واقعہ کے راوی ہیں اور انہوں نے کوشش اس بنا پر کی ہے کہ حضرت اسید رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے ان کا تعلق اونچے درجہ کے صحابہ رضی اللہ عنہ کے زمرہ سے تھا لہٰذا ان کی جلالت شان سے یہ مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کا تعلق خود ان کی ذات سے ہو۔ واللہ اعلم۔

آنحضرت ﷺ نے ان کو پہلو میں ایک لکڑی سے ٹھوکا دیا ان الفاظ کا محمول یہ ہے کہ وہ صاحب (خواہ اسید رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی دوسرے صحابیؓ) مزاح وظرافت کی پھلجھڑیاں چھوڑ رہے تھے اور اپنی باتوں سے لوگوں کو ہنسا رہے تھے اس لئے آنحضرت ﷺ نے بھی اس موقع پر خوش طبعی فرمائی اور بطور مزاح ان کے پہلو میں لکڑی سے ٹھوکا دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی وظرافت کی باتیں کرنا اور ان باتوں کو سننا مباح ہے بشرطیکہ ان کی وجہ سے کسی غیر شرعی اور ممنوع بات کا صدور نہ ہو۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الرِّجْلِ

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنُ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتَّى أَتَى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمْ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلْ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

باب: پیر کا بوسہ لینا

۱۷۸۴: محمد بن عیسیٰ' مطر' حضرت اُمّ ابان اپنے دادا زراع سے روایت کرتی ہیں کہ وہ وفد عبدالقیس میں (شامل) تھے۔ عرض کیا کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو ہم لوگ اپنے اُونٹوں سے جلدی جلدی اُترنے لگے اور ہم لوگ آنحضرتؐ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کا بوسہ لینے لگے۔ اشج نے انتظار کیا یہاں تک کہ اپنی گٹھڑی سے دو کپڑے نکال کر پہن لئے پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر آپ نے فرمایا تمہارے میں دو عادتیں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں ایک تو تحمل دوسرے سکون وسنجیدگی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ دو عادتیں جو مجھ میں ہیں میں نے ان کو اختیار کیا یا اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے وقت سے مجھ میں یہ عادتیں (پوشیدہ) رکھی ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے وقت سے تم میں یہ عادتیں رکھی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے اس نے میرے اندر دو اس قسم کی عادتیں بنائیں کہ جن کو اللہ اور رسول پسند فرماتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے پیروں کو چومنا جائز ہے' لیکن فقہاء اس کو ممنوع قرار دیتے ہیں' چنانچہ وہ اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ یا تو یہ آنحضرت ﷺ کے خصائص میں سے تھا کہ صرف آپ ﷺ کے پاؤں کو بوسہ دینا جائز تھا۔ یا یہ ابتداً جائز تھا مگر پھر ممنوع قرار دے دیا گیا' یا وہ لوگ اس مسئلہ سے ناواقف تھے اور اس ناواقفیت کی بنا پر سے انہوں نے آپ ﷺ کے پاؤں کے بوسہ دیا اور یا یہ کہ شوق ملاقات میں اضطراری طور پر ان سے یہ فعل صادر ہو گیا تھا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ

باب: کوئی دوسرے سے کہے اللہ تم پر مجھ کو قربان کرے؟

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ۔

۱۷۸۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) مسلم' ہشام' زید' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آواز دی۔ اے ابوذر! میں نے عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر اور تیار ہوں اور آپ ﷺ پر قربان ہوں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا

باب: کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھیں؟

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ۔

۱۷۸۶: سلمہ' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں یوں کہا کرتے تھے یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھ ٹھنڈی رکھے یا تم صبح کو شاد و آباد رہو۔ جب اسلام آیا تو اس طرح کہنے کی ممانعت ہوگئی۔ عبدالرزاق نے بیان کیا' معمر نے بیان کیا کہ یہ کہنا مکروہ ہے یعنی أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا اور اس طریقہ سے کہنے میں کسی قسم کا حرج نہیں أَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری دونوں آنکھیں ٹھنڈی رکھیں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللَّهُ

باب: کوئی شخص دوسرے سے کہے اللہ تعالیٰ تم کو اپنی حفاظت میں رکھے

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ۔

۱۷۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' عبد اللہ بن رباح' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سفر میں تھے لوگوں کو پیاس لگی۔ وہ تمام لوگ جلدی سے چلے گئے اور میں ساری رات آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی رہا تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جس طریقہ سے تم نے اس کے رسول کی حفاظت کی۔

بَابٌ فِي قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

باب: کسی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کا بیان

۱۷۸۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب' حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن زبیر' اور ابن عامر کے پاس تشریف لائے تو ابن عامر کھڑے ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (اسی طرح) بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ کیونکہ آنحضرتؐ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے لئے (یعنی اسکی تعظیم کیلئے) کھڑے ہوں تو وہ شخص دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

۱۷۸۹: ابوبکر بن ابی شیبہ' عبداللہ بن نمیر' مسعر' ابوالعنبس' ابوالعدبس' ابومرزوق' ابوغالب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر سہارا لگائے تشریف لائے تو ہم تمام لوگ کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس طرح کھڑے نہ ہوا کرو جس طرح اہل عجم ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ۔

باب: کسی کا سلام پہنچانا اور جواب دینا

۱۷۹۰: ابوبکر بن ابی شیبہ' اسماعیل' حضرت غالب سے روایت ہے کہ ہم لوگ حسنؓ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے میرے دادا سے سنا کہ میرے والد ماجد نے مجھے آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں بھیجا اور فرمایا کہ تم جب آپ کی خدمت میں حاضر ہو تو تم میری طرف سے سلام عرض کرنا چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد صاحب نے آپ کو سلام عرض کیا ہے۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا تمہارے اُوپر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ

۱۷۹۱: ابوبکر بن ابی شیبہ' عبدالرحیم' زکریا' شعبی' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم کو حضرت جبریل امین سلام کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ یعنی ان پر سلام اور

السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

اللہ کی رحمت ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ وَلَا بَطَرٌ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

باب: کسی کی پکار پر لبیک کہنے کا بیان

۱۷۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' یعلی' ابو ہمام' حضرت عبدالرحمٰن فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا گرمیوں کے ایک سخت دن میں ہم چلے پھر ہم نے درخت کے سایہ میں پڑاؤ کیا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو میں زرہ پہنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ میں قیام پذیر تھے۔ میں نے عرض کیا السلامُ عَلَيْكَ يَارَسُولُ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اب روانگی کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال اُٹھو اُٹھو۔ وہ ایک درخت کے نیچے سے کود کر نکلے ان کا سایہ اس قدر پڑتا تھا کہ جس طرح کہ ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے انہوں نے کہا لبیک وسعدیک میں آپ پر قربان! آپ نے ارشاد فرمایا میرے گھوڑے پر زین کس لو انہوں نے ایک زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کی پوست کے تھے نہ ان میں بڑائی تھی نہ غرور۔ پھر آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی سوار ہو گئے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ وَأَنَا لِحَدِيثِ عِيسَى أَضْبَطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

باب: ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ تعالیٰ تم کو ہنستا رکھے

۱۷۹۳: عیسیٰ بن ابراہیم' ابوالولید' عیسیٰ' عبدالقاہر بن سری' حضرت ابن کنانہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا مرداس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أُصْلِحُهُ فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهَى فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا خُصٌّ لَنَا وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ قَالَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا

باب: مکان تیار کرنا

۱۷۹۴: مسدد' حفص' اعمش' ابو السفر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا۔ میں اور میری والدہ صاحبہ ایک دیوار پر مٹی لگا رہے تھے آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ اے عبداللہ میں نے عرض کیا' دیوار کو ٹھیک کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا موت تو اس سے بھی جلدی آنے والی ہے۔

۱۷۹۵: عثمان بن ابی شیبہ' ہناد' ابو معاویہ' اعمش سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ہم لوگ اپنے حجرہ کو ٹھیک کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہم لوگوں کا حجرہ ہے جو کہ پرانا ٹوٹا پھوٹا ہو گیا تھا ہم لوگ اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو موت کو اس سے بھی جلدی آنے والی سمجھتا ہوں۔

۱۷۹۶: احمد بن یونس' زہیر' عثمان' ابراہیم' ابو طلحہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے راستہ میں ایک بلند گنبد دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ فلاں انصاری شخص کا گھر ہے۔ آپ سن کر خاموش ہو گئے اور آپ نے دل میں اس بات کو رکھا۔ جب وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے مجلس میں آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور چند مرتبہ اسی طریقہ سے کیا یہاں تک کہ اس کو آپ کے غصہ کا علم ہو گیا۔ اس شخص نے اپنے دوستوں سے شکایت کی اور کہا واللہ میں آنحضرت ﷺ کے رویے میں ناگواری محسوس کرتا ہوں لوگوں نے عرض کیا آپ ایک دن باہر نکلے تھے تو آپ نے تمہارا مکان دیکھا تو یہ بات سن کر وہ شخص واپس گیا اور اس کو گرا کر زمین کے برابر کر دیا پھر ایک دن آپ نکلے اور اس مکان کو نہ دیکھا۔ آپ نے فرمایا اس مکان کا کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم سے اس مکان کے مالک نے آپ کی بے توجہی کی

صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

شکایت کی تو ہم نے اس کو بتلا دیا۔ اس لئے اس نے اس کو گرا دیا تو آپ نے فرمایا ہرایک گھر اس کے مالک پر باعث وبال ہے مگر یہ کہ اس کے بغیر کام نہ چلے (گزارانہ ہو سکے)۔

بَاب فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ

باب: بالا خانہ بنانا

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ۔

۱۷۹۷: عبدالرحیم عیسیٰ اسماعیل قیس حضرت دکین بن سعید مزنی سے روایت ہے کہ ہم لوگ غلّہ مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے عمر! جاؤ اور ان کو دے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ سن کر) ہم کو ایک بالا خانہ پر لے کر چڑھے پھر اپنے کمرے سے چابی لے کر اس کو کھولا۔

بَاب فِي قَطْعِ السِّدْرِ

باب: بیری کے درخت کاٹنا

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ۔

۱۷۹۸: نصر بن علی ابواُسامہ ابن جریج عثمان بن ابی سلیمان سعید بن محمد حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جو آدمی بیری کا درخت کاٹے تو اس نے اپنا سر دوزخ میں ڈال دیا۔

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۷۹۹: مخلد بن خالد سلمہ بن شبیب عبدالرزاق معمر عثمان بن ابی سلیمان قبیلہ ثقیف کا ایک شخص حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ

۱۸۰۰: عبید اللہ حمید حسین بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن عروہ سے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور حضرت عروہ کے گھر سے سہارا لگائے ہوئے تھے تو ہشام نے کہا تم ان دروازوں اور چوکھٹوں کو کیا سمجھتے ہو یہ تمام بیری کے بنے ہوئے ہیں اور حضرت عروہ اس کو زمین سے کاٹ کر لائے تھے اور فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں حمید نے اضافہ کیا کہ پھر ہشام نے کہ اے عراقی تم یہ بدعت لے کر آئے ہو۔ ہشام نے جواب دیا میں نے کہا یہ بدعت تو تم لوگوں کی طرف سے ہے میں نے سنا کوئی شخص مکّہ معظمہ میں کہتا تھا کہ

اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

آنحضرت ﷺ نے بیری کے درخت کاٹنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بَابٌ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

باب: راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ۔

۱۸۰۱: احمد بن محمد علی بن حسین ان کے والد عبداللہ بن بریدہ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اس کو چاہئے کہ ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کرے تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس میں اس قدر قوّت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوک (وغیرہ) دفنانا (دبانا) اور ایذا پہنچانے والی شے کو راستہ سے ہٹا دینا (اس میں بھی صدقہ کا اَجر ملتا ہے) اگر یہ نہ ہو سکے تو (کم از کم) نماز چاشت کی دو رکعت تم کو کافی ہیں۔

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِي شَهْوَةً وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ قَالَ وَيُجْزِءُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى۔

۱۸۰۲: مسدد حماد (دوسری سند) احمد بن منیع عباد واصل یحییٰ بن عقیل یحییٰ بن یعمر حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے ہر ایک پورے پر صبح کے وقت ایک صدقہ ہوتا ہے۔ اپنے ملنے والے شخص کو سلام کرنا صدقہ ہے اور خیر کی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی اہلیہ سے ہمبستری کرنا صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو اپنی شہوت پوری کرے گا تو بھلا یہ صدقہ کیسے ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ شخص اس شہوت کو غلط جگہ پر پوری کرتا تو گنہگار ہوتا یا نہیں؟ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ان تمام کی طرف نماز چاشت (یعنی اشراق کی دو رکعت) کافی ہیں۔

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ فِي وَسْطِهِ۔

۱۸۰۳: وہب بن بقیہ خالد بن واصل یحییٰ بن عقیل یحییٰ بن یعمر ابو الاسود حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ سے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۱۸۰۴: عیسیٰ بن حماد لیث محمد بن عجلان زید ابوصالح حضرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے کسی قسم کا کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا علاوہ اس کے کہ ایک کانٹے کی شاخ راستہ میں تھی اس کو راستہ سے ہٹا دیا تھا جو کہ درخت میں تھی اور اسے کاٹ دیا یا راستہ میں پڑتی تھی اور اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا یہی نیک عمل قبول فرمالیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

بَاب فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ

باب: سوتے وقت چراغ بجھا دینا چاہئے

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رِوَايَةً وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ۔

۱۸۰۵: احمد بن محمد بن حنبل' سفیان' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب (رات کو) تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَتَحْرِقَكُمْ۔

۱۸۰۶: سلیمان بن عبد الرحمٰن' عمرو بن طلحہ' اسباط' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چوہیا ایک بتی کھینچتی ہوئی آئی اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بوریا پر ڈال دیا کہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے اور اس میں سے ایک درہم کے برابر جلا دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ سونے لگو تو اپنے چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اسی قسم کی چیزوں کو یہ باتیں سکھلاتا ہے اور وہ تمہیں جلا دیتے ہیں۔

بَاب فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

باب: سانپوں کو مار ڈالنا

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۸۰۷: اسحٰق' سفیان' ابن عجلان' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم لوگوں نے سانپوں سے دوستی نہیں کی جب سے ان سے لڑائی شروع کی تو جو شخص خوف کی وجہ سے کسی سانپ کو چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ

۱۸۰۸: عبدالحمید' اسحٰق' شریک' ابواسحٰق' قاسم' ان کے والد' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرمایا سانپوں کو قتل کر ڈالو اور جو شخص انتقام سے ڈر جائے تو وہ ہم میں سے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي۔

نہیں ہے۔

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أُرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ۔

۱۸۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ' موسیٰ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سانپوں کو ان کے انتقام کے خوف سے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم نے اُن سے جب سے لڑائی شروع کی ہے کوئی صلح نہیں کی۔

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ۔

۱۸۱۰: احمد بن منیع' مروان بن معاویہ' موسیٰ' عبدالرحمٰن' حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا ہم لوگ زمزم کے نزدیک جھاڑو دینا چاہتے ہیں لیکن وہاں پر چھوٹے قسم کے سانپ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مار دینے کا حکم فرمایا۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ۔

۱۸۱۱: مسدد' سفیان' زہری' حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سانپوں کو قتل کر ڈالو اور اس سانپ کو (قتل کر ڈالو) کہ جس کے پیٹ پر دو سفید لائن ہوں اور جو بغیر دُم کا ہو اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی ختم کر دیتے ہیں اور حمل ساقط کر دیتے ہیں راوی نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جو سانپ ملتا وہ اس کو مار دیتے ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ یا حضرت زید بن خطاب نے ان کو ایک سانپ پر حملہ آور ہوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ آنحضرتؐ نے گھروں کے سانپ قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ۔

۱۸۱۲: قعنبی' مالک' نافع' حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں ہوتے ہیں مگر یہ کہ وہ سانپ دو دُم کا ہو یا دُم کٹا سانپ ہو اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی خراب کر دیتے ہیں اور خواتین کے حمل (دہشت کی وجہ سے) ساقط کر دیتے ہیں۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۱۸۱۳: محمد بن عبید' حماد' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ يَعْنِي إِلَى الْبَقِيعِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد یعنی حضرت ابولبابہ کی حدیث سننے کے بعد اپنے گھر میں ایک سانپ دیکھا تو انہوں نے اس کو بقیع (نامی قبرستان) میں پھنکوادیا۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ فِي بَيْتِهِ۔

۱۸۱۴: ابن سرح' احمد بن سعید' ابن وہب' اُسامہ' نافع نے اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ میں نے پھر اس سانپ کو ان کے گھر میں دیکھا۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودَانِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَنَا صَاحِبٌ لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۔

۱۸۱۵: مسدد' یحییٰ' محمد بن ابی یحییٰ' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض (قسم کے) سانپ جنات ہوتے ہیں جس وقت کوئی شخص اپنے گھر میں سانپ پائے تو اس سے تین مرتبہ کہہ دے کہ آئندہ پھر نہ نکلنا ورنہ تجھ کو اذیت ہوگی پھر اگر وہ سانپ (دوبارہ) باہر نکلے تو اس کو قتل کر دے۔ اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا لَكَ قُلْتُ حَيَّةٌ هَاهُنَا قَالَ فَتُرِيدُ مَاذَا قُلْتُ أَقْتُلُهَا فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ تِلْقَاءَ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ اسْتَأْذَنَ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۶: یزید' لیث' ابن عجلان' صیفی' حضرت ابو السائب سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ان کے تخت کے نیچے سے سرسراہٹ محسوس ہوئی دیکھا تو سانپ ہے۔ میں کھڑا ہوا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ایک سانپ ہے انہوں نے فرمایا تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں سانپ کو مارے دیتا ہوں اور کہا کہ انہوں نے اپنے گھر میں ایک کوٹھڑی بتلائی اور بتلایا کہ اس کوٹھڑی میں میرا چچازاد بھائی رہتا تھا جب غزوۂ احزاب کا واقعہ پیش آیا تو اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگی اور اس نے نئی نئی شادی کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا فرمادی اور حکم فرمایا کہ اسلحہ لے کر جاؤ۔ وہ گھر پہنچا تو

وَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ فَأَتَى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ تَرْتَكِضُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ أَوْ الْحَيَّةُ فَأَتَى قَوْمُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ صَاحِبَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدُ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ۔

اس نے اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا تو نیزہ سے اس کی طرف اشارہ کیا تو اس کی اہلیہ نے اس سے کہا کہ جلدی نہ کرو اور یہ دیکھو کہ میں کس وجہ سے نکلی ہوں وہ شخص گھر میں داخل ہوا تو اس نے ایک بری شکل وصورت کا سانپ دیکھا اس نے اس کو نیزہ سے مارا پھر اس سانپ کو نیزہ میں چبھو کر باہر لے کر آیا جبکہ وہ تڑپ رہا تھا۔ مجھ کو علم نہیں کہ اس شخص اور سانپ میں سے کون جلدی مرا (پھر) اس شخص کی قوم والے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ ہمارے دوست کو واپس فرما دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس کے لئے دُعاءِ مغفرت کرو پھر ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ میں جنات کی ایک جماعت نے اسلام قبول کیا ہے۔ پس تم لوگ جب ان سے میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین مرتبہ ڈراؤ کہ اب نہ نکلنا ورنہ تم کو قتل کر دیا جائے گا پھر اگر وہ نکلے تو تم اس کو قتل کر دو۔

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا قَالَ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ ۔

۱۸۱۷: مسدد، یحییٰ، ابن عجلان سے مختصر طور پر اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ تم اس کو تین مرتبہ خبردار کرو پھر اگر وہ نکلے تو تم اس کو قتل کر دو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۱۸۱۸: احمد بن سعید، ابن وہب، مالک، صیفی، ابوالسائب، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ اس کو تین دن تک خبردار کرو اگر وہ اس کے بعد بھی نکلے تو تم اس کو قتل کر دو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ

۱۸۱۹: سعید، علی، ابن ابی لیلیٰ، ثابت بنانی، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے گھروں میں (رہنے والے) سانپوں کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا جب تم لوگ کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو تم اس طرح کہو ہم تم کو اس اقرار کی قسم کھلاتے ہیں جو کہ تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور ہم تم کو اس اقرار کی قسم کھلاتے ہیں جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے

عَلَيْكُنَّ نُوحٌ أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ۔

لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر اس کے بعد بھی وہ نکلیں تو تم ان کو قتل کر دو۔

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ۔

۱۸۲۰: عمرو بن عون' ابوعوانہ' مغیرہ' ابراہیم' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا تمام قسم کے سانپوں کو قتل کر دو مگر جو بالکل سفید ہوں جیسے کہ چاندی کی چھڑی۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ

باب: گرگٹ کو مار ڈالنا

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

۱۸۲۱: احمد بن محمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' عامر' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا اور اس کو آپ نے چھوٹے قسم کا فاسق فرمایا۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ۔

۱۸۲۲: محمد بن صباح' اسماعیل' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پہلے وار میں ہی گرگٹ کو قتل کر ڈالے تو اس کو اس قدر نیکیاں ملیں گی اور جو شخص دوسرے وار میں اس کو قتل کرے تو اس کو اِس اِس قدر نیکیاں ملیں گی جو کہ پہلے کے مقابلہ میں کم ہوں گی اور جو شخص اس کو تیسرے وار میں قتل کرے تو اس کو اِس اِس قدر نیکیاں ملیں گی جو کہ دوسری مرتبہ سے (درجہ کے اعتبار سے) کم ہوں گی۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً۔

۱۸۲۳: محمد بن صباح' اسماعیل' سہیل' ان کے بھائی یا بہن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پہلے وار میں قتل کرنے پر ستر نیکیاں ملیں گی۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الذَّرِّ

باب: چیونٹی مارنا

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ

۱۸۲۴: قتیبہ بن سعید' مغیرہ' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا۔ ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ انہوں نے اس درخت کے نیچے سے سامان

نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

نکالنے کا حکم فرمایا اس کے بعد اس میں آگ لگادی (تو تمام چیونٹیاں جل گئیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ تم نے (صرف) ایک چیونٹی کو سزا کیوں نہیں دی۔

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

۱۸۲۵: احمد بن صالح‘ عبداللہ‘ یونس‘ ابن شہاب‘ ابوسلمہ‘ سعید بن میتب‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی علیہ السلام کے ایک چیونٹی نے کاٹا تو انہوں نے چیونٹیوں کے بل کو آگ میں جلا ڈالا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ تمہیں ڈسا تو ایک چیونٹی نے تھا اور تم نے ایک اُمت کو ہلاک کر دیا جو کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی تھی۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ۔

۱۸۲۶: احمد بن حنبل‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ زہری‘ عبید اللہ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا چیونٹی‘ شہد کی مکھی‘ ہدہد اور چڑیا۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَائَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

۱۸۲۷: ابوصالح‘ ابواسحٰق فزاری‘ ابواسحٰق شیبانی‘ ابن سعد‘ حضرت عبد الرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم لوگوں نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے بچے اُٹھا لئے۔ اس کی ماں (یعنی چڑیا) گرنے اور تڑپنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دریافت فرمایا اس چڑیا کا بچہ لے کر کس نے اس کو اذیت میں مبتلا کیا ہے؟ اس کا بچہ اس کو واپس کر دو اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جو ہم نے جلا ڈالا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کس نے جلایا؟ ہم نے عرض کیا ہم نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ مناسب نہیں کہ آگ کے رب کے علاوہ کوئی شخص کسی مخلوق کو جلائے۔

بَاب فِي قَتْلِ الضِّفْدَعِ

باب: مینڈک مار ڈالنا

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

۱۸۲۸: محمد بن کثیر' سفیان' ابن ابی ذئب' سعید بن خالد' سعید بن مسیّب' حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طبیب نے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الْخَذْفِ

باب: کنکریاں مارنا

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

۱۸۲۹: حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' عقبہ' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھیل کے طور پر بچوں کو بہلانے کے لئے) چھوٹی چھوٹی کنکریاں پتھر مارنے سے منع فرمایا کہ نہ اس سے شکار مرتا ہے نہ دشمن مگر یہ آنکھ پھوڑ سکتی اور دانت توڑ سکتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ

باب: ختنہ کرنے کا بیان

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ۔

۱۸۳۰: سلیمان' عبدالوہاب' مروان' محمد بن حسان' عبدالوہاب کوفی' عبدالملک بن عمیر' حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت عورتوں کا ختنہ کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا تم بہت گہرا ختنہ نہ کیا کرو اس لئے کہ اس میں عورت کو مزہ محسوس ہوتا ہے اور پسندیدہ ہوتا ہے مرد کو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طریقہ سے عبدالملک سے روایت کیا ہے لیکن یہ سند قوی نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: وروایه مجهول (اور اس کے راوی مجہول ہیں) میں جس طرح یہ احتمال ہے کہ یہاں جنس راوی مراد ہے یعنی اس حدیث کے سب راوی مجہول ہیں' اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ اس جملہ سے اصل میں یہ مراد ہے کہ کوئی ایک راوی مجہول ہے جیسا کہ ایک دوسرے صحیح نسخے میں منقول ہے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے وفی روایة مجهول بہرحال اس روایت کو طبرانیؒ نے صحیح سند کے ساتھ اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

احفضنی ولا تنهکی فانه انضر للزوجة واحظی عند الزوج۔

بَاب فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ۔

باب: راستہ میں خواتین کس طریقہ سے چلیں

۱۸۳۱: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' ابوالیمان' شداد' ان کے والد' حمزہ بن ابی اُسید' حضرت ابواُسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جب کہ آپ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے جب خواتین کے ساتھ راستہ میں مرد مل گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے فرمایا تم سب پیچھے ہٹ جاؤ تم کو راستہ کے درمیان میں نہیں چلنا چاہئے بلکہ سب ایک کونہ پر چلو۔ پھر عورت دیوار سے اس قدر لگ کر چلا کرتی کہ اس کا کپڑا اس کے لگ کر چلنے کی وجہ سے دیوار سے اٹک جاتا تھا۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ۔

۱۸۳۲: محمد بن یحییٰ' ابوقتیبہ' داؤد بن ابی صالح' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مرد کو دو خواتین کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ۔

باب: زمانہ کو برا کہنے کے بارے میں

۱۸۳۳: محمد بن صباح' سفیان' ابن سرح' زہری' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں تمام کام میرے دست قدرت میں ہیں۔ میں شب و روز کو گردش دیتا ہوں۔ راوی ابن سرح نے سعید کی جگہ ابن المسیّب بیان کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: زمانہ جاہلیت میں عام طور پر لوگوں کی عادت تھی کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی یا وہ کسی آفت و

مصیبت میں مبتلا ہوتے تو یوں کہتے: یا خیبة الدھر۔

اور درحقیقت اس لفظ کے ذریعہ گویا وہ زمانہ کو برابر کہتے تھے جیسا کہ اب بھی جاہلوں کی عادت ہے کہ وہ بات بات پر زمانہ کو برا کہتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع فرمایا کیونکہ زمانہ بذات خود کوئی چیز نہیں ہے۔ حالات میں الٹ پھیر اور زمانہ کے انقلابات مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں کہ جس بھلائی و برائی اور مصیبت وراحت کی نسبت زمانہ کی طرف کی جاتی ہے حقیقت میں وہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے اور وہی فاعل حقیقی ہے پس زمانہ کو برا کہنا دراصل اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور اسی وجہ سے اس کی احادیث مبارکہ میں اتنی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔

تَمَّ وَ كَمُلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۳۲ مکمل ہوا اور اسی پر ''سنن ابوداؤد شریف'' کا ترجمہ مکمل ہوا

خورشید حسن قاسمی

رفیق دارالافتاء ورکن رؤیت ہلال کمیٹی دارالعلوم دیوبند یوپی انڈیا

۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۰ء بوقت مغرب